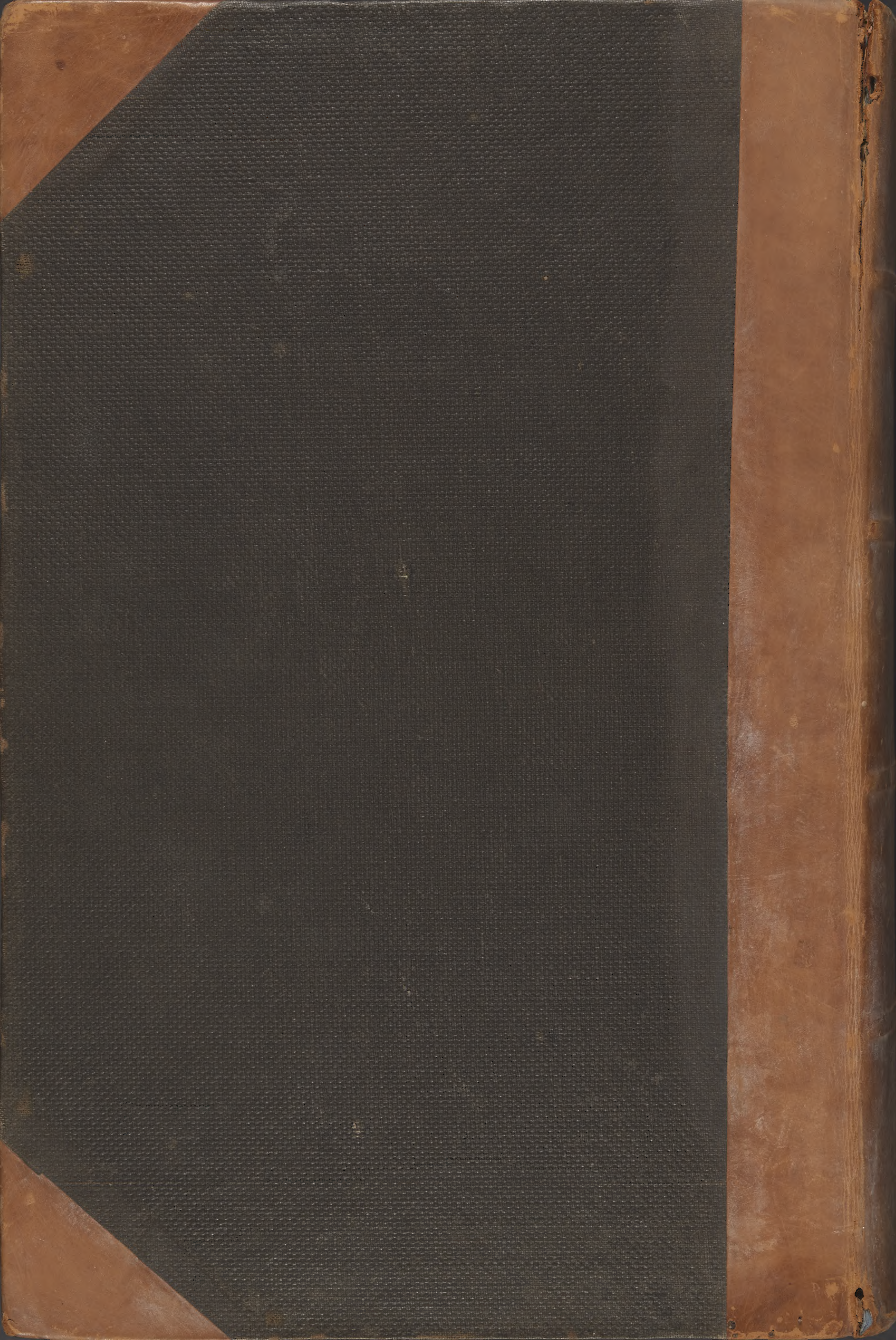




دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنی جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران
[illegible] ایکسو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی
اور پادزنگل مرحمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر کی جلد اول مین وہ
سب حالات مرقوم ہو چکے ہین

اب اس جلد مین سلسلۂ سخن اس عنوان سے آغاز کیا گیا ہے کہ

احوال ملکہ بدر سیمتن معشوقۂ آفتاب جادو اور پیدا ہونا برجیس کا اور اپنے تئین نائب آفتاب کہنا اور اپنی پرستش کا
حکم دینا اور پیدا ہونا ملکہ ثریا سیمتن کا اور برجیس کی خدائی کو ترقی ہونا حالات خواجہ خلیل بازرگان و حاکم
شہر خونریزہ و ورود خواجہ حسین تاجر اور اُنکا تصویر ملکہ ثریا سیمتن کھینچنا و عشق ارزنگ و حالات شہر خاور
لشکر کشی ارژنگ بر سر برجیس آفتاب پرست مع دیگر داستان متعلقہ

جلد دویم

جسکو [illegible] داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ
تصدق [illegible] صاحب داستان گو نے حسب الحکم رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر بحر مروت قدر شناس
علم و ہنر جناب منشی [illegible] نرائن صاحب مالک مطبع نے باعانت مولوی محمد اسمعیل صاحب اثر زبان اُردو مین ترجمہ کیا اور

بار اول

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بحسن و خوبی طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۳ء

اطلاع — اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب قصہ جات نثر اُردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر اُردو	
داستان امیر حمزہ صاحبقران جسکی ترتیب وتزئین آٹھ دفترون مین ہی جسکو ابوالفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امراء و سلاطین کے دربارون مین داستانگوؤن کے حُسن بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی - چونکہ شے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو مین ہوجائے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہوکر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہی	
۱- نوشیروان نامہ جلد اول -	عہ ب
۲- ″ جلد دوم -	عہ ب
۳- ہرمز نامہ متعلقۂ نوشیروان نامہ جلد دوم جدید الطبع	للعہ ب
۴- ہومان نامہ متعلقۂ نوشیروان نامہ جلد دوم -	عہ/ ب
۵- کوچک باختر -	عہ ب
۶- بالا باختر	عہ/ ب
۷- ایرج نامہ جلد اول -	عہ/ ب
۸- ″ جلد دوم -	عہ ب
۹- طلسم ہوش ربا جلد اول -	عہ/
۱۰- ″ جلد دوم -	عہ/
۱۱- ″ جلد سوم -	عہ/
۱۲- ″ جلد چہارم -	سے/
۱۳- ″ جلد پنجم کا حصۂ اول -	عہ/ ۴ ار
۱۴- ″ حصۂ دوم -	عہ/ ۴ ار

نام کتاب	قیمت
۱۵- طلسم ہوش ربا جلد ششم -	سے/ ۸ ار
۱۶- ″ جلد ہفتم -	سے
۱۷- بقیۂ طلسم ہوش ربا جلد اول مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب متخلص بہ قمر -	عہ/ ب ۱۲ ار
۱۸- ایضاً حصۂ دوم -	عہ/ ب
۱۹- صندلی نامہ دفتر ششم -	عہ/ ب
۲۰- تورج نامہ جلد اول دفتر ہفتم داستان امیر حمزہ	سے ب
۲۱- تورج نامہ جلد دوم - ″	صہ/ ب
۲۲- لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم -	عہ/ ب ۴ ار
۲۳- ایضاً - جلد دوم - ″	عہ/ ب ۱۲ ار
طلسم فتنۂ نور افشان جلد اول جسکی خوبی و عمدگی ملاحظہ پر موقوف ہی -	سے/ ب
۲- ″ جلد دوم -	سے/ ب ۸ ار
۳- ″ جلد سوم -	لعہ ب
ایضاً - کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے -	لعہ ب
طلسم ہفت پیکر مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب قمر جلد اول -	عہ/ ب
۲- ″ جلد دوم -	عہ/ ب ۱۲ ار
۳- ″ جلد سوم -	سے/ ب
طلسم خیال سکندری - جلد اول از منشی احمد حسین قمر	عہ ب
ایضاً - جلد دوم -	عہ/ ۸ ار
ایضاً - جلد سوم	عہ/
قصہ ٹھگ - در سہ حصہ مطبوعۂ غیر	عہ ۸ ار
ایضاً - حصۂ چہارم - ″	۱۲ ار
پیر نابالغ - در دو حصہ ″	عمہ ب

فہرست نفس کتاب دفتر آفتاب شجاعت جلد دوم

مضمون	صفحہ
نعت جناب سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظم۔	۳
منقبت جناب امیر علی ابن ابی طالب غالب کل غالب علیہ والسلام۔	۳
سبب تالیف کتاب۔	۴
آغاز داستان ظاہر ہونا حمل کا ملکہ بدر سیمتن کے اور غوغا کرنا اسکی [illegible] آگاہ ہونا خورشید کا ملکہ کا اقرار کر[illegible] حمل مجکو خداوند کا ہی سب کا کہنا کہ قسم [illegible] تو ہم کو یقین آئے اُسکا قسم کھانے [illegible]ی ہونا سب کا یقین کرنا بعد نو ماہ کے [illegible]یس کا پیدا ہونا اور اپنے کو نائب آفتاب [illegible]نا اور اپنی پرستش کا حکم دینا سب [illegible]ب غازہ سحر کے اُسکو سجدہ کرنا ملکہ [illegible] سیمتن کا بطن سے ملکہ بدر سیمتن کے [illegible] ہونا برجیس کی خدائی کو ترقی ہونا باقی حالات دیگر متعلق داستان ہذا ساقی نامہ	۵
اب کچھ حال سو[illegible]ات کا ملاحظہ ہو۔	۳۹
اب حال مین خواجہ خلیل کے قلم فرسائی کی جاتی ہی وہان حاکم جو نزدیک ہی و مرد شیر افگن تحریر ہوتا ہی اور دیگر حالات برجیس اور دیگر بادشاہون کا معرض تحریر مین آتا ہی۔	۵۱
اب کچھ حال خواجہ حسین تاجر کا تحریر ہوتا ہی۔	۹۲
خواجہ حسین کا وارد شہر آفتاب نما ہونا اور یہان کی حالت دیکھکر افسوس کرنا انکا دربار برجیس مین جانا وہان کی حالت دیکھکر توبہ کرنا اُسی دن وہان سے کوچ کرنا اتفاق سے اُس مقام پر پہونچنا جہان ثریاے سیمتن نے اپنی سیر کے لیے مقام تیار کیا ہی اُس مقام کی فضا و بہار دیکھکر انکا قیام کرنا ثریا کا برائے سیر آنا انکا اُسکو دیکھکر کسی طور پر اس خیال سے تصویر کھینچنا کہ یہ نازنین لائق اولاد صاحبقران ہی کسی سے دریافت کرنا کہ یہ کون ہی معلوم ہونا کہ دختر خداوند و ہمشیر نائب خداوند ہی خواجہ کا خیال کرنا کہ جب یہ تصویر کسی بہادر اسلام کو ملے گی وہ ضرور اسکی خواہش مین ادھر آئے گا یہ ملک و اقلیم بھی اسلام آباد ہو گی یہ نازنین بھی اُسکے قبضہ مین آئے گی بس اُسکا تصویرین لے کر وہان سے روانہ ہونا بعد قطع راہ کے خاوران مین پہونچنا وہان خراب حالت پانا دریافت ہونا کہ یہ کیا واقعہ ہی انکا افسوس کرنا اور اُس مقام پر جانا جہان ارزنگ اس قصد سے بیٹھا ہوا تھا کہ مین مقبرہ قاسم کو تباہ کرون اہل شہر کا جمع ہونا یہ حالت دیکھکر انکا ردیر وارزنگ کے جانا اور کچھ حال بیان کر کے ایک تصویر ثریا کی پیش کرنا اُسکا اُس تصویر کو دیکھکر عاشق ہونا اور اپنے قصد سے باز آنا اور اپنے مقام پر آکر ایک نامہ بنام برجیس بدست ایک سردار کے روانہ کرنا اُس نامہ بر کا شہر آفتاب نما مین پہونچنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجائے ساقی نامہ۔	۹۳
اب کچھ حال برجیس کا اور اُسکے دربار کا تحریر	۱۴۷

مضمون	صفحہ
ہوتا ہی و دیگر حالات۔	
اب تتمہ حال ارزنگ بن زمرد بدر اقبال راندہ درگاہ ذوالجلال تحریر ہوتا ہی مع دیگر حالات و لشکرکشی برسر برجیس بعد سُننے جواب نامہ کے و جنگ و پیکار و مطیع برجیس ہونا ارزنگ کا بصلاح سنخگان۔	۱۹۳
اب حال اُن فراریون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ شہر آفتاب نما سے بھاگے ہین کہ اُنپر کیا گذری اور وہ کیونکر ارزنگ کے پاس پہونچے اسکے بعد اور حالات بیان ہونگے۔	۲۰۶
اب حال اُن ساٹھنی سوارون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ نامہ لے کر گئے ہین اور اُس نامہ بر کا جو کہ قلعہ سیزباب کو نامہ لے کر گیا ہی اور اُن بادشاہون کا نامے دیکھکر روانہ ہونا مع سپاہ و لشکر کے خدمت مین ارزنگ کے اور راہ مین خبر پاکر کہ خداوند طرف اقلیم خورشیدیہ کے برسر برجیس آفتاب پرست گئے ہین ادھر کو روانہ ہونا مع دیگر حالات متعلق داستان ساقی نامہ۔	۲۱۱
اب حال تحریر ہوتا ہی چترنگ بن زمرد کا جو کہ بطن سے ایک ساحرہ کے ہی اور اُسکی خدائی کا حال اِس داستان مین بیان ہوگا اور اُسکا لشکرکشی کرکے طرف ارزنگ کے چلنا اور راہ مین خبر پاکر کہ ارزنگ طرف اقلیم خورشیدیہ کے گیا ہی اُسکا بھی اُسی طرف کو روانہ ہونا اور اُسکا راہ مین جو ملک کہ نقارپرستون کے تھے اُن سب کو اپنا شریک کرنا اور بڑے مجمع سے طرف اقلیم خورشیدیہ کے جانا اور دیگر حالات متعلق داستان ہذا۔	۲۱۵
اب کچھ حال چترنگ کے رفیقون اور لشکر کا تحریر ہوتا ہی۔	۲۴۲
اب حال شداد و جمود جادو کا ملاحظہ ہو کہ جب اُنکو یہ خبر ہوئی کہ چترنگ شکار کو گیا ہی تو اُنکا حال کیا ہوا۔	۲۴۶
اب کچھ حال تمود جادو اور چترنگ کا سُنیے۔	۲۵۰
اب حال تمود و چترنگ معرض تحریر مین آتا ہی و دیگر حالات۔	۲۶۵
اب طرف حال ارزنگ کے خامہ فرسائی کی جاتی ہی اور اُسکا حال تحریر ہوتا [illegible] اُن لوگون کا مع اُس لشکر کے جو کہ طرف طلسم قیر وزیر کے گیا تھا بہ سرکردگی طوفان کرگدن پشتیانی کے اور وہان سے شکست کھاکر بھاگا تھا اور راہ مین [illegible] لوگون کو ملا تھا جو کہ شہر آفتاب نما [illegible] آفتاب پرست ہونے [illegible] تھے اور خدمت مین ارزنگ کے جاتے تھے کہ یہ لشکر ملا تھا اسکو بھی اپنے ہمراہ لیا تھا اور پہونچکر جواب نامہ دینا ارزنگ کو ارزنگ کا جواب پڑھکر بہت غصہ کرنا اور اُسی وقت حکم دینا کہ تمام لشکر تیار ہو ہم مع لشکر طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرینگے [illegible] اور برجیس کو اِس سخت کلامی [illegible] شمشیر معشوقہ کو حاصل کرینگے [illegible] اسلام پر لشکرکشی کرینگے یہ حکم سُنکر لشکر [illegible] ہونا اُسکا مع گیارہ لاکھ فوج کے کوچ کرنا اور راہ مین ملنا شہرح پوش کج گردن کا و ہمراہ ان کج گردن کا اور ان سب کا ہمراہ ارزنگ طرف شہر آفتاب نما کے جانا اور باقی حالات متعلق داستان ہذا۔	
تتمہ حال شہر خاور سماعت فرمائیے۔	۳۰۲
تتمہ حال تمود جادو و جمود جادو و چترنگ	۳۲۷
ملاحظہ فرمائیے کہ آنا تمود جادو کا تا دم	۳۲۸

مضمون	صفحہ
جادوگوں سے کر اُسکا انتظام خدائی کرنا اور چترنگ کا خدا بننا اور اپنے کو ظاہر کرنا لوگون کو اسکی پرستش کرنا لشکر کا جمع ہونا چترنگ کا بصلاح محروم سپاہ لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہونے کا قصد کرنا کہ خبر پہونچنا کہ ایک شخص ارزنگ ہی اُس نے اپنے کو [illegible] کہ مین فرزند ہون زمرد کا اور زمرد نے مجکو [illegible] ہی اُس نے خورشید نگار سے برائے مقابلہ [illegible] سلام کوچ کیا ہی بلکہ ایک ملک اہل اسلام کا [illegible] اور کہتے ہین بے بھی لیا ہی اب وہ اُسی [illegible] ں ہی لوگون کو اپنی طرف طلب کرتا ہی کہ مین خدا [illegible] ہون بہت سے بادشاہ جو کہ زمرد پرست [illegible] پرست ہین اُنکی پرستش کرنے لگے اسکا [illegible] ذکر تے ہین اُسکے شریک ہوے اب اُس کے [illegible] ں کئی لاکھ کا لشکر جمع ہوگیا ہی یہ خبر [illegible] چترنگ کا برہم ہونا و بصلاح محروم جادو [illegible] لیے مقابلہ کو جانا راہ مین کئی ملکوں [illegible] پہلے قبضے مین لانا جو کہ لقا پرست تھے [illegible] ور کے قریب پہونچ کر یہ خبر پانا کہ [illegible] نب طرف شہر آفتاب کے گیا ہی اپنی [illegible] ی کرنے کو اسکا بھی ارادہ کور [illegible] ب سے کہ پہلے ارزنگ [illegible] مقابلہ ہرون میرے اُسکے فیصلہ ہوجائے یا وہ خدا قائم ہو یا مین اُسکے بعد اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اور یہ بھی خبر پائی تھی کوئی برحلیس ہی اُس نے بھی مذہب نو کے رواج دینے کی کوشش کی ہی کہ مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اسکی ایک بہن ہی بہت ہی خوبصورت ہی اسکو بھی اُسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی تھی اسنے بھی قصد کیا کہ بعد فیصلہ اہل اسلام مقابلہ کرونگا اُسپر قبضہ کرونگا بس یہ بھی طرف	
آفتاب نما کے روانہ ہوگا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجائے ساقی نامہ غزل۔	
اب حالات ثمود مین قلم فرسائی کی جاتی ہی۔	۳۴۴
اب حال ثمود کا تحریر ہوتا ہی۔	۳۵۶
کچھ حال شہر نیرنگ و جمود کا ۔ ماعت فرمائیے۔	۳۶۴
اب حال بدیع الملک نوجوان اخنی صاحبقران ثالث مین قلم فرسائی کی جاتی ہی یعنی بدیع الملک کا آتش افروختہ مین تشریف لے جانا قدرت خدا سے محفوظ رہنا اور آگ سے نکلنا الیقین خودسر کا دین اسلام قبول کرنا تمام ملک کا اسلام آباد ہونا اُس کے بعد صاحبقران کا پیش خیمہ طرف سمندر ریگ کے روانہ کرنا راہ مین ایک ملک کا ملنا اُسکے حاکم کو اُسکی خبر ہونا اور اُسکو اپنے سردار کا روانہ کرنا کہ بارگاہ چھین لو اُسکا آکر بارگاہ پر قبضہ کرنا لقا بدار کا ظاہر ہونا اُسکو قتل کر کے بارگاہ پر قبضہ کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجائے ساقی نامہ غزل۔	
تتمہ حال ہمراہیان غزالان کہ اُنکا جاکر سمندر جادو کو غزالان کے حال کی خبر کرنا سمندر و گلاب کا اُسکا غم کرنا اُس کے امور تعزیت سے فراغت کر کے پھر نامہ تحریر کرنا اور تاکید کرنا کہ بہت جلد آؤ اور اُن لوگون کا پہونچنا کہ جو برائے مدد یقینیہ کے گئے تھے اور بیان کرنا کہ یقین نے مذہب اسلام قبول کر لیا تھا تمام شہر خدا پرست ہوا بلکہ وہ سردار بھی مع لشکر خدا پرست ہوے جو کہ حضور نے برائے مدد یقین روانہ کیے تھے صرف ہم لوگ نہین مسلمان ہوے اور موقع پاکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوے کہ آپ کو خبر کرین	۴۳۵

مضمون	صفحہ
پہ سنکے سمندر کا عشاق سے کہنا کہ اُستاد کیا کیاجاوے اُسکا دریافت کرکے سمندر سے کہنا کہ وہ طرف سے اُن ملکون کے ادھر کو آتا ہی کہ جدھر ساحرون کی عملداری ہی لہذا ان سب کو تاکید تحریر کرو کہ جہان تک ممکن ہو روکین سمندر کا نامے تحریر کرنا و دیگر حالات داستان ہذا	
اب اُن بادشاہون کا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ کس فکر مین ہین اور یہ نامہ پہونچے اُنھونے کیا بندوبست کیا اُسکے بعد سمندر کا حال تحریر ہوگا پھر حال صاحبقران و دیگر حالات داستان ہذا۔	۴۵۶
تتمہ حال محراب شاہ کا کہ اُسکو ہرکارون کا آکر خبر دینا کہ صاحبقران نے ادھر کو کوچ فرمایا ہی اُسکا پیشش خیمہ مع ایک لاکھ سپاہ بہ سپردگی دو جوانان جرار کے ادھر آتا ہی اُسکے سپہ سالار ماران مارخوار کا یہ خبر سُنکے مع ایک لاکھ پچاس ہزار سوار کے روانہ ہونا کہ مین جاکر خیمہ و بارگاہ پر قبضہ کرتا ہون اور سب کو مار کر بھگا دونگا اُسکے جانے کی خبر سُنکے محراب شاہ کا اپنی فوج کو تیار کرنا اور منتظر اس خبر کا رہنا کہ خبر آوے تو مین یہان سے کوچ کرون اُدھر صاحبقران کا قریب حوالی محرانیہ پہونچنا اسکا پیش خیمہ لے کر آگے روانہ ہونا ماران سے مقابلہ ہونا جبرئیل کا زخمی ہونا لشکر پر وقت تنگ پڑنا صاحبقران کو خبر ہونا [illegible] صاحبقران سے اجازت [illegible] روانہ ہونا و نقابدار کا آنا اُسکو قتل کرنا بارگاہ پر اپنا قبضہ کرنا [illegible] بارگاہ کو [illegible] نقابدار سے چھپان لینا نقابدار و قہقہہ شاہ سے ملاقات	۴۶۱

مضمون	صفحہ
ہونا باہم دعوت کھانا و صاحبقران کا محراب شاہ سے مقابلہ کرکے اُسکو زیر کرنا طرف اقبالیہ کے روانہ ہونا۔ ساقی نامہ۔	
اب حال محراب شاہ مین خامہ فرسائی ہوتی ہی۔	۵۲۹
اب حال مین سمندر جادو کے خامہ فرسائی کی جاتی ہی۔	۶۱۰
اب تتمہ حال نقابدار سبز پوش مین خامہ فرسائی کی جاتی ہی۔	۶۳۲
اب حال نامہ برون کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ جو خدمت مین اُن سب کے پہونچے اور نامے دیے اور وہ لوگ روانہ ہوئے اُن سب کے حال مین قلم فرسائی کی جاتی ہی۔	۶۶۳
اب تھوڑا حال جبرئیل و عادل و اُن ساحرون کا	۶۶۴
تحریر ہوتا ہی کہ جو راہ روکنے بحکم سمندر شاہ کے گئے ہین اور آنا لشکر صاحبقران کا سمندر پر اور آنا نقابدار کا اور پہونچنا سمندر پر قسیم جادو و جسیم جادو کا سب سے پہلے اور اُنکو ہمراہ لے کر سمندر شاہ کا برابر آکے دیکھ لشکر صاحبقران آنا اور لشکر کو دیکھ کر چلا جانا قسیم و جسیم کا اُسی مقام پر قیام کرنا اس قصد سے کہ جب تک آپ لشکر لے کر آئین ہم خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے اُن کو باقبال حضور شکست دینگے دوسرے دن مقابلہ کرنا لشکر اسلام سے اور چند سرداران لشکر اسلام کے زخمی ہونا اُنکے ہاتھ سے اور اسیر ہونا نقابدار سبز پوش کا آکر اُنکو قتل کرنا اور شریک ہونا صاحبقران سے نقابدار کا و حال ظاہر ہونا اور سب کو معلوم ہونا کہ یہ نقابدار فرزند ہین صاحبقران کے و دیگر حالات لشکر کشی سمندر شاہ	۶۶۵

مضمون	صفحہ
کی وعیاریان خواجہ کی بطرز جدید اور آمد حاکمان دربند کی وباقی حالات متعلق داستان ہذا۔	
اب تتمہ حال نقابدار سرخ پوش کا تحریر ہوتا ہی مع مخمس ہذا۔	۷۶۱
اب تتمہ حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی اُسکے بعد دیگر حالات تحریر ہون گے اور آمد مددگاران سمندر شاہ وعیاریان خواجہ ثالث کی تحریر ہونگی ودیگر حالات داستان ہذا۔	۸۰۶
اب حال برق ثانی کا تحریر ہوتا ہی۔	۸۲۳
چند کلمہ حال برق وچالاک کے تحریر ہوتے ہین اور یہ حال معلوم ہونا خواجہ کو کہ سردار زمرد کوہ پر اسیر ہین ودیگر حالات۔	۸۲۵
حال چالاک کا تحریر ہوتا ہی۔	۸۲۸
تتمہ حال خواجہ وچالاک وبرق کا تحریر ہوتا ہی اور اُس لشکر کا۔	۸۴۵
اب تتمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی مقابلہ کرنا ضرباک وخرباک کا بحکم آفاق جادو اور مجروح ہونا سہراب وغزالان کا اور آنا خواجہ دکوکبہ کا عین وقت پر کوکبہ کا نکل کر مقابلہ کرنا اور دونون کو قتل کرنا عیاری خواجہ کی آفاق پر اور دیگر حالات۔	۸۵۵
اب حال سمندر شاہ کا قلم بند ہوتا ہی۔	۸۸۳
اُنکے حال مین قلم فرسائی کی جاتی ہی۔	۸۸۶
اب تتمہ حال سمندر شاہ اور اُسکے دربار کا تحریر ہوتا ہی۔	۹۴۰
اب کچھ حال حکیم صاحب اصلی کا تحریر ہوتا ہی اور اُن کے حال مین قلم فرسائی کی جاتی ہی۔	۹۶۶

مضمون	صفحہ
اب پھر حال دربار سمندر مین قلم فرسائی کی جاتی ہی۔	۹۶۹
اب تتمہ حال عشاق نہ طاقی کا تحریر ہوتا ہی مع حال قتل ودیگر حالات۔	۹۹۵
اب راوی نازک فہم ودقیقہ رس حال عشاق مین قلم فرسائی کرتا ہی کہ انجام کا کیا ہوا اسی سلسلہ مین حال سمندر بھی تحریر ہوگا۔	۱۰۳۴
کچھ حال سمندر کا حوالہ قلم عجائب رقم کرتا ہی۔	۱۰۴۵
اب تتمہ حال قران کا قلم بند ہوتا ہی۔	۱۰۵۴
تتمہ حال سمندر وعشاق کا تحریر ہوتا ہی لامکان بنانا عشاق نہ طاقی کا سرداران اسلام کو اُسی مین قید کرنا وخود بھی قیام کرنا ودیگر حالات متعلق داستان ہذا۔	۱۰۵۶
اب تتمہ حال عشاق نہ طاقی مین قلم فرسائی کی جاتی ہی۔	۱۰۷۰
اب تتمہ حال سمندر کا قلم بند کرتا ہی۔	۱۰۸۵
تتمہ حال سمندر کا قلم بند کیا جاتا ہی۔	۱۰۹۱
اب حال لشکر اسلام مین قلم فرسائی کی جاتی ہی۔	۱۰۹۴
اب تتمہ حال شہر سمندریہ کا تحریر ہوتا ہی اور سمندر شاہ کا۔	۱۱۰۱
اب راوی تتمہ حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر جادو کا بیان کرتا ہی کہ اُسکا کیا حال ہی فراق مین سہراب کے وحال سہراب ودیگر حالات داستان ہذا	۱۱۱۵
اب تتمہ حال لشکر اسلام کا بیان ہوتا ہی مقابلہ کرنا لشکر کفار کا اہل اسلام سے اور روانہ کرنا سمندر شاہ کا اُس	۱۱۴۲

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
صندوقچہ کو بذریعہ دوساحرون کے کھلا نا بہانہ اُنکا آنا میدان میں آنا ملکہ زعفران کا اور اہل اسلام کا مقابلہ کرنا چند ساحرون کو اہل اسلام کے اسیر کرنا اور خود قصد کرنا صاجقران کا اُنسے مقابلہ کا و دیگر حالات داستان ہٰذا و عین وقت پر آنا سہراب کا اور مقابلہ اُنکے سے تحریر ہوگا و باقی حالات غزل۔		اب تتمہ حال سہراب کا تحریر ہوتا ہے عین وقت پر اُسکا آنا اور زعفران کو قتل کرنا سب اہل اسلام کو اُس بلا سے نجات دینا و دیگر حالات داستان ہٰذا۔	۱۱۸۰
تتمہ حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہے۔	۱۱۴۹	اب تتمہ حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں و دیگر حالات داستان ہٰذا۔	۱۳۰۱
		خاتمۃ الکتاب۔	۱۳۲۵
		خاتمۃ الطبع۔	۱۳۲۶

تمام شد

دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنی جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی مع ایکسو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوئے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دل درست فرما کر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی بہ جملہ اس دفتر کی جلد اول مین یہ سب حالات مرقوم ہو چکے ہین

اب اس جلد مین سلسلۂ سخن اس عنوان [illegible] بیان ہوگا

احوال ملکہ بدر سیمتن معشوقۂ آفتاب جادو اور پیدا ہونا برجیس [illegible] آفتاب کنا اور اپنی عشق کا حکم دینا اور پیدا ہونا ملکہ ثریا سیمتن کا اور برجیس کی خدائی کو ترقی ہونا حالات خواجہ خلیل بازرگان حاکم شہر [illegible] ورود خواجہ حسین تاجر اور انکا تصویر ملکہ ثریا سیمتن کھینچنا و عشق ارژنگ و حالات شہر [illegible] و لشکر کشی ارژنگ بر سر برجیس آفتاب پرست دیگر داستان [illegible]

جلد دویم

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب نے استان گو [illegible] رئیس عالیوقار ملک التجار گوہر مروت قدر شناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع نے باعانت مولوی محمد حسین صاحب [illegible] زبان اردو مین ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین [illegible] طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۳ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم لکھ حمد خلاق دو عالم
کیا پیدا زمین و آسمان کو
بلند و پست سب اُس نے بنایا
دکھایا رنگ نیرنگ جہان کا
کسی کو عشق کی لذت عطا کی
بنایا صورت آئینہ حیران
نہ غافل ہو یہ فرزانہ باقی

کہ جس کے نور کا پرتو ہی آدم
مہ و خورشید و سایہ کو فلک دار
عدم سے عالم ہستی مین لایا
دیا سامان تماشا نہ کسی کو
مزہ دیتی رہی اندوہنا کی
چھپائے سیکڑون جلوے دکھا کے
فقط عالم مین ہی افسانہ باقی

بنایا جس نے کہہ دو جہان کو
سکھایا سب نے قدم انداز رفتار
کیا پیدا نشان ہر بے نشان کا
بنایا [illegible] ویرانہ کسی کو
دکھائے جلوہ ہاے حسن خوبان
تماشائین مصورین کیا کیا بنا کے

جمیع حمد مخصوص ہین واسطے اُس خداے پاک کے کہ جس نے ایک لفظ کن سے زمین و آسمان شجر و حجر وغیرہ کو پیدا کیا اور بشر کو اشرف مخلوقات گردان کر اُسکو طاقت گویائی عطا فرمائی چشم بصیرت مرحمت کی کہ جس سے اُسکی تمام صنائع و بدائع مشاہدہ کرے اور عجائبات نیرنگ و طلسمات ہزار رنگ و نیرنجات گوناگون و نادرات بوقلمون کو اپنی نگاہ عبرت سے دیکھکر اُسکے خالق یکتا و خداے برحق ہونے کی شہادت دے اور گوش عطا کیے کہ جس سے اُسکے اوصاف وحدانیت و عدل و انصاف سنے اور جو احکام کہ اُس نے نسبت امر و نہی کے فرمائے ہین اُنپر عمل کرے اور زبان مرحمت فرمائی کہ جس سے اُسکے نعمات جو کہ اُس نے خلق فرمائے ہین اُنکے ذائقہ سے آگاہ ہو اور ہماری نعمات کا شکریہ ادا کرے ماسوا اسکے انبیا و اوصیا و علماے دین کو خلق فرماکر دنیا مین کافرون کی رہنمائی کا اُنھین حکم فرمایا لاریب پروردگار عالم لایزال ہے قدرت نمائی مین بے مثال ہو اُسنے جب مشاہدہ فرمایا کہ باوجود ان سب نعمات کے پیدا کرنے کے بندے میرے راہ ضلالت کو ترک نہین کرتے اور باوصفیکہ کیسے کیسے نبی ہین نے خلق فرمائے اور اُنھون نے اپنی عمر اُنکی ہدایت مین صرف کی اور میری خوشنودی کے

لیے اُنکے ظلم و ستم گوارا کیے مگر زبان سے اُف نہ کی اور صبر کو کام مین لائے اور میری راہ دکہاتے رہے اور خلق سے ان ظالمون کے ہاتھ سے عاجز ہوکر میرے پاس چلے آئے آخر اُن سب کا ہمارا رہنما ہے جس کو خاتم المرسلین و حبیب اپنا مقرر فرمایا اے قلم تو کب تک اُسکی حمد مین سربسجود رہے گا اُسکی وہ ذات کہ اگر تمام عمر اُسکی وحدانیت مین روان رہے تو بھی ایک شمہ تحریر نہ ہو سکے لہذا اب کچھ نعت اُسکے حبیب کی تحریر کر

نعت جناب سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نظم

بہار کیا دنعت مصطفےٰ ہے
سنائے امر و نہی دین کے پیغام
یہان تک ذرہ کتائی مین پایا
عنایت کی جگہ دل کی بغل مین
شرکم ہونگے طفیل شوق بے حد
بلاغت نامۂ عصیان غلط ہو

زبان پر نغمۂ صل علےٰ ہے
زمین و آسمان زیر قدم ہے
کہ سایہ بھی نہ پابوسی کو آیا
لکھون کیا ذات فرق کبریائی
نیاز کبریا و ناز احمد
فقیری مین دیا شاہون کو انعام

سکھایا جس نے ہم کو دین اسلام
شب معراج سیر نیم دم ہے
اعادے نے میم احمد کو ازل مین
نہین گنجائش حرف جدائی
لیے بخشش اگر ایما فقط ہو
پڑھا لیے علم بے تفہیم و افہام

فدا ایسے مسبب بے سبب کے
تصدق عالم امی لقب کے

منقبت جناب امیر علی ابن ابی طالب غالب کل غالب علیہ السلام

ساقی رشک آفتاب منیر
تو لکھون مدح ساقی کوثر
ہے ہژبر صفدری ہے علی
محو فرمان ایزدی ہے علی
ہادی و رہنمائے عالم ہے
مفتی حکم سر ولولاک
صاحب ذوالفقار زوج بتول
مہتمم حق کے کارخانے کا
واقعی شیر کردگار ہے وہ
شان مین ہے اُسی کے نادعلی
بعد احمد اگر نبی ہوتا
تیری سرکار کے ہین ہرکارے
فیض تیرا جو کار فرما ہو
حق تری سمت تو ہے حق کی طرف
زائر اک سمت پاسبان نجف
دو جہان یہ خدا نے خلق کیے
ہے محمد سے بس محمد تک

ہون مین مست شراب خم غدیر
فرض مومن یہ ہے ثنائے علی
گوہر بحر برتری ہے علی
عاشق حق پناہ دین نبی
مرشد و پیشوائے عالم ہے
خضر وادی ہدایت ہے
اسد اللہ و ابن عم رسول
وارث علم انبیا وہ ہے
مرد میدان روزگار ہے وہ
شان مین اُسکے ہے کلام اللہ
تو ہی بے شبہ یا علی ہوتا
مرتبہ سب یہ آئنہ ہے ترا
قطرہ قطرہ سے کار دریا ہو
تیرے روضہ کا اے شہ نہ طاق
رکھتے ہین قدسیون یہ عز و شرف
ایک ہی نور سے ہین بارہ امام
چودہ معصوم ہین ہی بے شک

پاؤن گر جام بادۂ اطہر
عین ایمان ہے ولائے علی
قوت بازوئے نبی ہے علی
رونق شرع و جانشین نبی
قاضی مسند شریعت پاک
مشعل محفل امامت ہے
ہے وہ مشکل کشا زمانے کا
حاکم شرع مصطفےٰ وہ ہے
واقف راز ہر خفی و جلی
آیۂ انما یرید اللہ
سب یہ ثابت یہ ہے کہ سیارے
دل اسکندر آئنہ ہے ترا
تو ہے خورشید برج عز و شرف
ابروے حور خلد ہے ہر طاق
فقط اظہار پنج تن کے لیے
شش و پنج اسمین منکر دین کا ہے کام
انکے رتبون سے کون باہر ہے

مجھ خدا ہی یہ خوب ظاہر ہی	جو کرے فرق انمین کافر ہی	کہ وہ حکم خدا کا منکر ہی
دوست کا انکے خلد مسکن ہی	دشمن انکا خدا کا دشمن ہی	

سبب تالیف کتاب

ناظرین نکتہ بین پر واضح ہو کہ بعد تالیف کرنے نوشیروان نامہ و دیگر دفاتر کے یہ خاکسار ذرۂ بے مقدار
عبد گنہگار خلائق کوئین شیخ تصدق حسین بیکار خانہ نشین تھا اُس بیکاری اور پریشانی خاطر سے اندوہگین
تھا ایک روز بفضل خدا اور خوبی مقدر سے جناب معلی القاب خداوند نعمت عالی ہمت والا مرتبت فیض
منزلت رونق افزاے مسند کامرانی جلوہ فرماے اریکہ قدردانی ذی عزت و خوش اقبال قدردان ہر ذی
کمال خلیق و با مروت صاحب دولت و لیاقت نیر سپہر شوکت ماہ فلک عزت ذی قدر و ذی وقار مالک
مطبع اودھ اخبار صاحب جود و سخا بحر ذخار فیض و عطا معدن کرم و الطاف مخزن عدل و انصاف
ذی فہم خوش تدبیر بے مثل و بے نظیر فیاض زمان حاتم دوران یکتاے جہان شریف پرور کرم گستر عالی
ہمم والا حشم کیوان علم فلک بارگاہ عالی جاہ یکسان ظاہر و باطن منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ
و اجلالہ نے اس ہیچمدان خاکپاے سخنوران کو طلب فرمایا اس کمترین نے گوہر مدعا پایا جناب ممدوح
کا تو کیا ذکر ہے کہ قدردانی مین بے مثال ہین ملازم انکے خیر خواہ و ذی کمال ہین ہر ایک اپنے کام مین یکتاے
روزگار ہی ہر ایک ترقی خواہ و کارگزار دیانتدار رہی ہر اک منشی دفتر رشک دبیر فلک ہی ہر ایک مترجم
بوجہ ذی علم ہونے کے سیرت مین گویا ملک ہی الختصر یہ کمترین حسب الطلب جناب ممدوح تمنا سے
دل رو برو آنجناب کے حاضر ہوا اور تسلیم و آداب بجا لایا جناب موصوف نے کثرت خلق و مروت و عزت
افزائی سے حقیر کو قریب اپنے بیٹھنے کا حکم فرمایا یہ خاکسار آداب عرض کرکے رو برو بیٹھ گیا تب آنجناب
نے زبان درفشان صداقت بیان سے ارشاد فرمایا کہ تو فی الحال دفتر آفتاب شجاعت کو بعبارت فصیح و
بلیغ کہ خاص و عام فہم ہو اس طرح تحریر کر کہ نثر رنگین ہو اور نظم بھی دلچسپ ہو تازگی مضامین کا خیال رہے
تاکہ دل ناظرین کو مسرت کمال رہے عبارت اُسکی تخش سے صاف و پاک ہو تاکہ مرغوب طبع ہر ایک ذکا
و ادراک ہو اس خاکسار نے انکار کرنا مناسب نہ جان کر عرض کیا کہ انشاء اللہ موافق ارشاد فیض بنیاد
یہ حقیر کاربند ہوگا یہ عرض کرکے اور جناب ممدوح الشان سے رخصت ہو کر اپنے غریب خانہ پر آیا اور کمر ہمت
مستحکم باندھکر دفتر مذکور کے تحریر کرنے مین مصروف و مشغول ہوا تا اینکہ بشکر خدا جلد اول دفتر مذکور
بموجب حکم آن حضور تحریر کرکے پیش و حاضر خدمت کی گو کہ وہ اس قابل نہ تھی کہ پسند ہوتی مگر صرف
منشی صاحب نے اپنے خلق کے سبب سے اُسکو پسند فرمایا کہ جسکے سبب سے میرا دل پژمردہ مثل غنچہ گل
شگفتہ ہوا اور جرات ہوئی کہ دوسری جلد بھی تحریر کرون بس قلم اُٹھا کر اور نام خدا لیکر جلد دوم لکھنا
شروع کی اس امر مشکل کو بھی خدا اپنے فضل سے آسان فرمائے ناظرین کو معلوم ہو کہ اس جلد مین دو
داستانین عجائب و غرائب و طلسمات نادرہ و نیرنجات غریبہ تحریر و تسطیر ہین کہ جب ناظرین ملاحظہ
فرمائینگے تو میرے عرض کرنے کا لطف پائینگے ناظرین نکتہ بین و دوالا تمکین سے بعد التجا یہ عرض ہی کہ
اگر بمقتضاے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان اس خاکسار سے اس جلد مین کہین سہو یا غلطی ہو جائے
اور ناظرین یا سامعین اُسے ملاحظہ فرمائین تو عیب پوشی سے ہاتھ نہ اُٹھائین حجاب دل مین اُسکو جگہ دین
اس احسان سے دل مولف کو شادمان کرین اور سنگ اعتراض سے سینہ دل احقر کہ باریک تر از آبگینہ

ونازک زیادہ حباب سے ہی صدمہ بے حد نہ پہونچائین شعر آہستہ برگ گل بفشان برمزار ما ✣ بس نازکی ست شیشۂ دل درکنار ما ✣ دامن عفو سے عیب پوشی فرمائین والسلام خیر ختام

آغاز داستان ظاہر ہونا حمل کا ملکہ بدر سیمتن کے اور غوغا کرنا اسکی مان کا آگاہ ہونا خورشید کا ملکہ کا اقرار کرنا کہ یہ حمل مجکو خداوند کا ہی سب کا کہنا کہ قسم کہائے تو ہم کو یقین آئے اسکا قسم کہانے پر راضی ہونا سب کا یقین کرنا بعد نو ماہ کے برجلیس کا پیدا ہونا اور اپنے کو نائب آفتاب کہنا اور اپنی پرستش کا حکم دینا سب کا بسبب غارۂ سحر کے اسکو سجدہ کرنا ملکہ ثریا سیمتن کا بطن سے ملکہ بدر سیمتن کے پیدا ہونا برجلیس کی خدائی کو ترقی ہونا باقی حالات دیگر متعلق داستان ہذا

ساقی نامہ

پلا ساقیا بادۂ خوش گوار
چمن مین مسرت کنان ہی ہزار
جو گرتی ہین گہر ابر سے بوندیان
کہ بیشک ہی مثل مسیحا نفس
کرون کیا مین مثل غنچہ بیان
بعینہ ہین ہم صورت چشم یار
ہی مرغوب دل قامت سرو باغ
کہ ہین خوش نما مثل پستان یار
گلون سے چمن کے یہ ہی بس عیان
مجھے روز و شب بس یہی ہی خیال
دکہاؤن وہ اپنی طبیعت کا رنگ

کہ آئی ہی نئی اب کال فصل بہار
مرے دل کو ہر غنچہ مرغوب ہی
ہرا گل ہی گلشن مین خندہ کنان
گلون کی ہی گلشن مین طرفہ بہار
دہن کا ہی دلبر کے اسیر گمان
شگفتہ ہی اس طرح یان باغ باغ
ہی مثل قد یار عالی دماغ
گلستان مین سبزے کا ہی ایسا رنگ
کہ ہی قدرت باغبان جہان
لکہون حال برجلیس خانہ خراب
کہ جو میرے دشمن ہین ہو جائین تباہ
جو منصف طبیعت ہین ہون طرح خواہ

شگفتہ ہین گل باغ مین بے شمار
گہٹا چہائی گلشن پہ بہی خوب ہی
ہوا ہی روح جان بخش ایسے ہی بس
کہ ہین رنگ مین مثل رخسار یار
گلون کی ہی نرگس کی طرفہ بہار
ذرا بہی نہین دل مین لالہ کے داغ
عیان ہین درختون مین بس یون انار
کہ ہو مخمل سبز بہی جس سے داغ
جو اس فصل مین دل ہی شادان کمال
کہ شائق نہایت ہین سب شیخ و شاب
جو ہین دوست میرے وہ ہون شادمان

ببین سخن سازی کی معنی ساز کرد
سخن را این چنین آغاز کردہ

راویان خوش مقال اس داستان عدیم المثال کے فضائے وادی قرطاس مین اشہب قلم فصاحت رقم کو جولان کرکے یون مدعا طرازی کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان جلد اول مین یہان تک بیان ہوئی تھی کہ جب کہ ملکہ بدر سیمتن عشق مین آفتاب کے بیقرار ہو کر باغ مین گئی چونکہ اسکو بسبب عشق خورشید کے کہ جسکی اسکا باپ خورشید پرستش کرتا تھا اور آفتاب کو اپنا خدا تصور کرتا تھا ملکہ کو مرد کے نام سے نفرت تھی اور اکثر یہ کلام کرتی تھی کہ مین خداوند کی شیدا ہون پہر مین کیون اسکے بندون سے مواصلت کرون جب کبہی آفتاب عالم تاب بسبب ابر کے پوشیدہ ہوتا تھا تو بہت شکایت کرتی تھی یا حدت آفتاب اسکو تکلیف دیتی تو یہ کہتی کہ کوئی بہی اپنے عاشق کو یون جلاتا ہی یہ تحریر ہو چکا ہی کہ ایک دن وہ باغ مین گئی اور یہی شکایت کرنے لگی اسیر عالم طفلی سے ایک ساحر زبردست آفتاب جادو اپنے وقت کا ساحری عاشق تھا ہر روز اسکو

آکر دیکھ جاتا تھا اُس دن جو آیا ملکہ کو محل مین نہ پایا باغ مین آیا یہان ملکہ کو شکایت کرتے دیکھا فوراً اپنی
صورت ایک حسین کی بنا کر ملکہ کی طرف آیا اور ابر سحر سے آفتاب کو پوشیدہ کر دیا یہ بیان ہوا ہے کہ بعد گفتگو کے
ملکہ کے اپ کو طلب کرنے ملکہ کی درخواست کی تھی اور پوشیدہ سحر کیا تھا کہ جسکے سبب سے وہ راضی ہو گیا تھا
اور حکم بخوشی دیا تھا اور خود چلا آیا تھا وہان کے آنے کے بعد وہ سحر رفع ہو گیا اور بالکل بھول گیا وہان
ملکہ سے وہ ساحر ہم بستر ہوا اور ملکہ حاملہ ہوئی دوسرے روز وہ ساحر چلا گیا تھا ملکہ اپنے محل مین آئی تھی اور
بالاے بام آرام کرتی تھی آفتاب جادو ہر روز آتا تھا اور بعیش و عشرت شب بھر ملکہ کے ہمراہ بسر کرتا تھا
یہ راز اُن خواصون کو معلوم تھا جو کہ اُسکی خدمت کے لیے باغ مین تھین اور کوئی نہ جانتا تھا وہ بھی اُسکے
ہمراہ بالاے بام جاتی تھین یہ سب حال تحریر ہو چکا ہے براے یاد دہی ناظرین بطور تتمہ پھر تحریر کیا اب پہلے حال
خورشید کا شروع ہوتا ہے اب مین اصل قصہ کو شروع کرتا ہون کہ جب خورشید کو معلوم ہوا کہ آج شہر مین
خوشی ہے اور جشن ہے سبب جشن دریافت کیا لوگون نے عرض کیا کہ آپ کے حکم سے یہ سامان ہو رہا ہے چونکہ
اُسنے تو بسبب سحر آفتاب کے وہ حکم دیا تھا اُسکا اثر اسیر اُسی باغ تک تھا جب وہ وہان سے اپنے محل
مین آیا سب حکم فراموش کر گیا کہا کہ مین نے تو کوئی حکم نہین دیا مین کیون بیکار حکم دیتا لوگون نے عرض کیا کہ شاید
بدین سبب حکم فرمایا تھا کہ ملکہ کا عقد ہمراہ خداوند کے تھا بادشاہ یہ سنکے بہت برہم ہوا اور کہا کہ تم لوگ
دیوانے ہو گئے ہو کہ کبھی زمانہ سلف سے آج تک ایسا ہوا ہے کہ خدا بندے کے ساتھ عقد کرے ایک بات
اپنی طبیعت سے تراش کر بنالی مین نے کبھی کوئی حکم نہین دیا مین مثل سب کے دیوانہ نہین ہون یون جو
بادشاہ نے کہا تو سب کو خیال ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے مگر بسبب رعب و داب بادشاہ کے سب خاموش ہو رہے
اور جشن موقوف کر دیا یہان تو یہ سامان ہے اُدھر ملکہ کا زمانہ حمل گذرتا جاتا ہے جب کہ قریب پانچ چھ ماہ کے
گذرے تو اب آثار حمل ظاہر ہوے اہل محل مین چرچے ہونے لگے کہ ملکہ حاملہ ہے کسکا اسکو حمل ہے یا تو مرد کے
نام سے نفرت تھی یا یہ ہوا کہ بغیر شادی ہوے کسی سے آشنائی کی اور ایسی بے غیرتی کی یہ بھی خیال نہ کیا
کہ یہ جو ظاہر ہوگا تو مان باپ اور اپنے پرائے کیا کہین گے اس لڑکی کی آنکھ کا پانی ایسا ڈھل گیا اور
دیدہ ایسا بے باک ہوا کہ ایسے فعل شنیع خلاف وضع شاہان کے مرتکب ہوئی گو سب عشق عاشقی کرتے
آئے ہین مگر اس طور سے کوئی نوج کرتا کہ جسمین سراسر بدنامی اور ناموسی ہو معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ کسی کے
قبل سے عاشق تھی اُسکے عشق مین مرد کے نام سے نفرت تھی اب اُسکا وصل ممکن ہو گیا مگر بی بی اُف
تیرا دیدہ کہ کسی کا کچھ خوف نہین دیکھو کس چالاکی اور بیباکی سے رہتی ہین باغ مین یہ عجیب گل پھولا یہ نیا شگوفہ
چمن مین کھلا ہے ہمین کیا جب ملکہ اور بادشاہ کو معلوم ہوگا اُس وقت دیکھنا کیسی چھان بنان ہوتی ہے
اور کون کون سزا پاتا ہے ایک بولی کہ یہ کیا کہا کہ کون کون سزا پاتا ہے وہی سزا پائینگی جو اُنکے ہمراہ
رہتی ہین اُنھین سے دریافت ہوگا انھین کی ناک چوٹی کاٹی جاے گی ارے بی بی یہ کیسی بڑی دوا
اور اناجی ساتھ رہتی ہین کہ جنھون نے منع تک نہ کیا نہ اپنی آبرو کا خیال کیا ایک برہم ہو کر کہنے لگی
کہ وہ کیا منع کرتین اُنھون نے منع ضرور کیا ہوگا جب کوئی مانے بھی وہ کوئی اُنکی مالک تو ہین نہین
نوکر ہین جب اُنھون نے برہم ہو کر کہا ہوگا کہ جو ہمارا جی چاہتا ہے کرتے ہین تم کوئی ہمارے مالک نہین ہو
جو نصیحت کرتی ہو ہمارا جو جی چاہتا ہے وہ امر ہم کرتے ہین تم کو اگر اپنی آبرو کا خیال ہے تو ہمارے
پاس سے چلی جاؤ جب ہم سے کوئی سوال کرے گا ہم جواب دے لینگے وہ لوگ بھی یہ خیال کر کے
اور کوئی صورت اپنی خلاصی کی تجویز کر کے خاموش ہو رہے یہ خیال کیا جو جیسا کرے گا اُسکی سزا پائے گا

مگر اتنی غلطی کی خبر کر دینا تھی اُس امر کی جو کچھ اُنکو ملی اتنے وہ لوگ گنہگار ہین خیر ہم کو کیا یہ امر ایک نہ ایک
دن طشت ازبام ہوگا یہ ہی چرچے ہوا کرتے ہین کبھی کوئی کہتی ہی کہ بہن ذرا خیال تو کرو کہ اب تو بخوبی
ظاہر ہونے لگا اور اس لڑکی کو شرم وحیا نہین آتی کہ ہم نے کیا فعل کیا ہی اس حالت سے تو مان باپ
کے روبرو نہ جائین ہائے کیسی دنیا سے شرم وحیا اُٹھ گئی ارے ہم کو اب تک شرم آتی ہی گو کہ ہم کئی
بچون کی مان ہو چکی ہین مگر ایسی حالت جب ہوتی ہی تو بزرگون کے روبرو جاتے ہوئے شرم آتی ہی
اگر اتفاق سے چلے گئے تو خوب اپنے کو پوشیدہ کر لیا مگر اُسپر بھی مارے حیا کے پسینہ آجاتا ہی نہ کہ
یون بے باک پھرین گو کہ ہم نے کوئی کام خلاف شرافت نہین کیا نہ جسکے ہمراہ اُنھون نے عقد کر دیا
یہ اُسکا فعل ہی نہ کہ چوری چھپے سے اختفائی کی ہو اور اُسپر یہ بیحیائی دیکھنا اسکی کیسی بو پھیلتی ہی
اور یہ گل کیا رنگ لاتا ہی کب تک پوشیدہ ہوا گا ظاہر ہوا چاہتا ہی وہ مثل ہی کب تک چھپے گی
کیری پتون کے آڑ مین + آخر تو آم ہو کے بکے گی بزار مین + ایک بولی ہٹو بھی تم کو یہی پڑی رہتی ہی تمکو
کیا یہ امر غریبون مین ہی یہ اُن لوگون مین جو کہ صاحب ملک ومال یا صاحب دولت ہین بالکل خلاف
نہین ہے ہم لوگ تو خیال کرتے ہین کہ اگر ہم ایسا کرینگے تو لوگ یہ کہینگے کہ بسبب افلاس کے کیا
کوئی روپیہ والا مل گیا ہوگا اور انکو کون کہے گا اول تو صاحب ملک دوسرے سب کو یہ خوف کہ اگر
ہم انکے مُنھ پر کچھ کلام انکی شان کے خلاف کرینگے تو سزا پائینگے پیٹھ پیچھے تو کہتے ہوے خوف آتا ہی کہ کوئی
غمازی نہ کرے بڑی صاف ہو بھلا ملکہ کے مُنھ پر تو کہ دو کبھی نہ کہا جاے گا ہان اپنے مقام پر جو چاہے
کہ لو اس وقت کی بابت یاد رکھنا اگر مان باپ پر ظاہر بھی ہوا اُسی وقت سب کے دکھانے کو خوب خفا
بھی ہونگے قید بھی کرینگے آدمی بھی نکالے جائینگے مگر یہ نہ ہوگا کہ قتل کر ڈالین یا گھر سے نکال دین یہ
غیر ممکن ہے ایک زمانے کے بعد یہ ہوگا کہ جب لڑکا پیدا ہوگا یہ ہی نانا نانی پرورش کرینگے ملکہ کا عقد
اُسی مرد کے ساتھ کر دینگے جسکا یہ حمل ہی پھر سب ایک ہو جائینگے یہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ کوئی امر خلاف
وضع ہوا تھا تم کیا کہتی ہو یہ لوگ حاکم وقت ہین انکے طریقہ کوئی نہین جان سکتا ہی وہ بولی سچ کہتی ہو تو!
تمھارا قول درست ہی کیون نہ ہو زمانہ دیکھے ہوے ہو اتنی عمر ایسے ہی امرون کو دیکھتے ہوے گذری ہوگی
ہزارون واقعے نظر سے گذرے ہونگے تم نے بڑی دور کی بات کہی اب ہم بھی تماشہ دیکھتے ہین ہم کو
کیا کوئی ہماری عزیز تو ہین نہین جب یہ امر ظاہر ہوگا ہم بھی قہقہے لگائینگے یون جو ہر روز چرچے
ہونے لگے اور آپس مین کانا پھوسی ہونے لگی ملکہ کی مان کو خیال ہوا کہ یہ کیا امر ہے جو اہل محل مین
باہم سرگوشیان ہوتی ہین مگر اتنی بات تھی کہ کسی نے ملکہ کے آدمیون سے دریافت کیا نہ ملکہ کی مان سے
کہا اتفاق سے ایک روز مان نے ملکہ کو دیکھا کچھ آثار حمل پائے اپنے پاس اُسی وقت طلب کیا اور
تخلیہ کرکے کہا کہ اے پدر مین تجھ سے ایک امر دریافت کرتی ہون تو مجھ سے سچ سچ کہنا جھوٹ نہ بولنا ملکہ نے
عرض کیا کہ جو امر مجکو معلوم ہوگا سچ سچ عرض کر دونگی جھوٹ کبھی نہ بولونگی تب تو مان نے کہا کہ او گیسو بریدہ
ننگ خاندان یہ کونسی حرکت ہی کہ جب تجھ سے نسبت شادی کے کہا تو نے انکار کیا اور کہا کہ مجھکو
مرد کے نام سے نفرت ہی یہ کونسا فعل تھا کہ تو نے بغیر ہماری اطلاع کے یہ بے شرمی اختیار کی کہ اپنے
پردۂ ناموس مین رخنہ اندازی کی اور حجاب عصمت وعفت کی دریدگی قبول کی یہ کونسا طریقہ
اری تو نے اپنے شیشۂ عصمت کو سنگ بیحیائی سے چکنا چور کیا تمام خاندان کی ناک کاٹی جو فعل کہ
کبھی نہ ہوا تھا وہ تو نے کیا اگر ایسے ہی خواہش تھی تو کسی سے کہلوا دیا ہوتا کہ اب تک تو مجکو عقد

مناکحت سے نفرت تھی مگر اب رغبت ہوگئی ہی تو تیری شادی ہم بڑی دہوم دہام سے کسی شاہزادے کے ساتھ کر دیتے جو کہ ہماری بدنامی کا سبب نہ ہوتا تیری اس حرکت سے ہم انگشت نما مثل ہلال عید کے ہوگئے جب اہل خاندان سُنینگے تو کیا ہوگا تمام عمر کے لیے یہ کلنک کا ٹیکا ہوگا یہ کونسی بے شرمی اور بیحیائی تھی اگر کسی پر عاشق ہوئی تھی تو ہم سے کہا ہوتا ہم تیرا عقد اُسکے ساتھ کر دیتے جو کہ خرابی کا موجب نہ ہوتا اب تو او ننگ خاندان سے

عصمت مین لگایا داغ تونے ✣ لٹوائی بہار باغ تونے

جب ماں نے یون برہم ہوکر کہا تو ملکہ بدر سیمتن حور نژاد نے سر شرم سے جھکا کر کہا کہ اماں جان کیا عرض کرون اگر آپ اصل اصل دریافت فرماتی ہین تو یہ ہی کہ واقعی مرد کے نام سے مجکو نفرت ہی اور جس نے آپ سے یہ کہا ہی محض میرے اوپر بہتان اور افترا ہی مین نے ابھی تک کوئی فعل خلاف شرافت نہین کیا کہ جسکے باعث سے آپ کی بدنامی ہو یا آپ انگشت نما ہون نہ مین یہ خیال کرتی ہون کہ کوئی حرکت ایسی کرون کہ جو بدنامی کا سبب ہوسکتا ہو یعنی نہ مین نے کسی سے آشنائی کی نہ مین کسی پر عاشق تھی نہ ہون پھر آپ یہ کیا فرماتی ہین مین نے کیا خلاف کیا یہ جو اُسنے کہا ملکہ کو بہت غصہ آیا اور برہم ہوکر کہا کہ اری بے حیا ننگ خاندان ایک امر صریح ہی اُسکو تو کہتی ہی کہ مین نے کیا کیا جوتیون سمیت آنکھون مین پیٹھی جاتی ہی آنکھ سے ملا کر یون بات کرتی ہی تجکو شرم نہین آتی ہی تیری وہ مثل ہوئی کہ اندھا ترک چڑھ ہوتے اور کہے مجکو کوئی نہ دیکھے مرا تیرا آنکھون مین خاک جھونکتی ہی مین اُن ماؤن مین مان نہین ہون کہ بیٹی آشنائی کرتی پھرے اور مین پوشیدہ کر دون اری مین بڑی ظالم ہون یہ نہ خیال کرونگی کہ تو میری ایک لڑکی ہی مین زندہ دفن کر دونگی ایسا لاڈ نہین گوارا کرونگی مین کہے دیتی ہون کہ سچ سچ بیان کر اگر بدنامی کے ساتھ تو جی اور تیرے سبب بدنامی ہوئی اور ہم انگشت نما ہوے تو ایسی تیری زندگی کس کام کی وہ اولاد مر جائے تو اچھا کہ جو ماں باپ کی عزت کی خواہان ہو اور یہ پاس نہ ہو کہ ہم یہ کیا کرتے ہین اس صاحب اولاد سے بے صاحب اولاد ہونا اچھا ہی کہ یہ ایک ہی تو غم ہی کہ اولاد نہین ہی یہ تو نہین ہی کہ کوئی یہ کہے کہ فلان کی لڑکی نے فلان کے ساتھ آشنائی کی مین یہ جانتی کہ تو زندہ رہکر یہ رنگ کریگی تو مین تجکو مار ڈالتی افسوس تیرے سبب سے تمام کنبہ کی ناک کٹ گئی ارے بدنصیب نہ تیرے باپ کے خاندان مین کوئی بدوضع ہوئی نہ ہے نہ میرے خاندان مین یہ کسکا تو نے طریقہ اختیار کیا کسکا پرچھانوان تجہ پر پڑا اگر تو نہ بیان کریگی تو یاد رکھ کہ مین ابھی ابھی تجکو قتل کرا ڈالونگی اری کم بخت تجکو یہ خیال نہ ہوا کہ یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا ایک نہ ایک دن ظاہر ضرور ہوگا تو سب کیا کہینگے اہل محل اپنے عزیز سب برا کہینگے صحبت سے پرہیز کرینگے اور جب سب دریافت کرینگے تو مین کیا جواب دونگی اری جسکا باپ ایسا ظالم ہو اُسکی لڑکی کا یہ دیدہ ہو اگر وہ سن پائینگے تو فوراً قتل کر ڈالینگے کبھی زندہ نہ چھوڑینگے یہ امر اُنسے پوشیدہ ہو نہین سکتا ہے اگر مین نے پوشیدہ بھی کیا تو اور لوگ اُنکے کان تک خبر پہونچا دینگے اُسوقت میرے لیے بھی خرابی ہی دوسرے مجکو یہ کب منظور ہی کہ تو ایک فعل بد خلاف شرافت کرکے آئے اور مین اُسکو پوشیدہ کرون اپنے سر الزام لون تیرے ساتھ مین بھی بدنام ہون مین خود تیرے باپ سے آج ذکر کرونگی دیکھون کہ تو اُنکو کیا جواب دیتی ہی تیرے ساتھ کے لوگ جو کہ تیری نگہبانی کے واسطے مقرر تھے اُنپر دیکھنا کیا ستم ہوتا ہی یہ جو کچھ ہوا ہی یہ باغ مین جاکر ہوا ہی یہ نیا گل وہین کا کھلا ہوا ہی یہ شگوفہ اُسی باغ کا ہی یہ دس دس پندرہ پندرہ روز باغ مین جاکر رہنا خالی از علت نہ تھا یہی کرم ہوتا تھا اب مجکو معلوم ہوا خیر دیکھو تو سہی کیا تیری گت کراتی ہون آنے دے اپنے باپ کو کیسی تجکو سزا دلاتی ہون خداوند کی قسم اگر وہ قتل کر ڈالینگے تب بھی مین منع نہ کرونگی

یہ چوچلا روا نہ رکھونگی ماں نے جو یون برہم ہو کر کہا تب تو اُس نے کہا کہ اب مین آپ سے صاف صاف عرض کرتی ہون مین نے کسی بندے سے آشنائی نہین کی خداوند برین عاشق تھی خود خداوند آسمان پر سے میرے باغ مین تشریف لائے میرے ساتھ عقد کیا خداوند کی مین زوجہ ہون میری خواصون اور مصاحبون سے دریافت کر لیجیے بلکہ اُنھون نے والد بزرگوار کو طلب کر کے اُنسے اجازت لی تھی والد کو معلوم ہی یہ کوئی خلاف شرع و سنت نہین ہی بلکہ فخر کرنے کی جگہ ہی کہ کارخانہ خدائی اپنے گھر مین آیا مین خداوند کی زوجہ کہلاؤنگی اگر یہ امر خلاف ہی تو کیا اور کوئی امر اسکے سوا ہی جو خلاف شرافت نہین ہی ملکہ کی ماں نے برہم ہو کر کہا کہ اینگی بگو شگفت لو مجھ بوڑھی کو یہ فقرہ دیتی ہی مجکو مثل لڑکون کے بہلاتی ہی یہ فقرہ اور بہلانا اُنکے ساتھ زیبا ہی کہ جو تجھ سے چھوٹی ہین یا شیرخوار ہین وہ تیرے اس فقرے کو سچ خیال کرینگی یا جنکو عقل نہین ہی لو اور سُنو اُنکے واسطے آسمان پر سے خداوند اُتر کر آئے اُنکے ساتھ اُنکا عقد ہوا جو کہ سلف سے آج تک کبھی نہین ہوا ہی جسکو ہر ذی عقل کبھی گوارا نہ کریگا فقرہ تصور کریگا ادھوکری کیون باتین بناتی ہی مین تیری ماں ہون جس سے کہیگی وہ جھوٹ خیال کریگا دوسرے یہ بات کہ والد سے اجازت لے لی گئی ہی اُنکی اجازت سے عقد ہوا ہی بھلا یہ امر کہین بھی قیاس مین آتا ہی کہ باپ کو خبر ہو اور ماں کو نہ معلوم ہو اری فقرہ بھی کیا تو وہ کیا جو کبھی کو یقین نہ آئے بدر نے کہا خواصون کو بلا کر دریافت کر لیجیے میرے جھوٹ سچ کا حال ظاہر ہو جائے کہ مین جھوٹی ہون یہ جو ماں نے سُنا غضبناک ہو کر کہا کہ ایک تو چوری اُسپر سر زوری خواہ مخواہ کی تقریر کیے جاتی ہی شرم سے سر نہین جھکاتی ہی کیسا تیرا دیدہ ہوائی ہو گیا اری تیری غیرت کو کیا ہوا ہاے یہ کیسا زمانہ ہے کہ غیرت بالکل دنیا پر سے جاتی رہی مین ابھی تیری خواصون کو بلا کر تنبیہ کرتی ہون سزا دیتی ہون یہ امر کوئی پوشیدہ رہنے کا نہین ہی مین خود کیون نہ ظاہر کردن جو ہر ایک کا طعنہ سُنون معلوم ہوتا ہی کہ اسی امر کے چرچے ہوتے ہین اہل محل مین بھی سرگوشیان ہوتی ہین مگر کوئی میرے خوف سے میرے مُنھ پر نہین لاتا ہی آخر تا بہ کی کوئی نہ کوئی بیان ہی کریگا اُسوقت سواے سر جھکا لینے اور شرمندہ ہونے کے کوئی چارہ نہ ہوگا یہ نہ سمجھین سے نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ہ اے خداوند مین کس بلا مین مبتلا ہوئی اہل خاندان جب اس امر کو سُنینگے تو قرابت ترک کر دینگے جو کہ اس شہر کے بزرگ ہین اور بطور راہب کے ہین وہ ضرور حکم قتل دینگے اچھا تو ہوگا کہ تو قتل کی جاے میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ تیرا باپ تجکو خود قتل کر ڈالے تاکہ یہ بدنامی تیرے سبب سے جو ہی وہ سر پر سے ٹلے یہ کہکر خواصون کو آواز دی وہ جو آئین یہان کچھ اور رنگ پایا دیکھا کہ ملکہ بہت برہم ہی اور بدر سامنے سر جھکائے بیٹھی ہی عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی کہا کہ بدر کی خواصون و مصاحبون کو بلا لاؤ کہنا کہ ملکہ کی ماں طلب فرماتی ہین سب کو لانا کوئی باقی نہ رہے وہ خواصین یہ سُنتے فوراً اُس مقام پر آئین جہان بدر سیمتن کی ملازم رہتی تھین اُنھون نے جو ملکہ کی خواصون کو آتے ہوے دیکھا باہم کہا کہ آج کیون یہ ادھر آتی ہین یہ تو کبھی نہین آتی ہین کوئی نہ کوئی نئی بات ہی جب وہ قریب آئین تو اُن سب نے کہا کہ بہن کدھر آنا ہوا تم تو کبھی نہین آتی تھین آج کیا ہی کدھر ہوا سے اُڑ کر چلی آئین اُنھون نے کہا کہ ضرورت سے آئے ہین چلو تم سب کو ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی تمھاری ملکہ بھی اُنھین کے پاس موجود ہین یہ سُنتے وہ سب کی سب فوراً اُن خواصون کے ہمراہ ہو لین یہ کسی کی تاب نہ تھی کہ کچھ عذر کرتین فوراً حاضر ہوئین ملکہ عالم نے جیسے ہی انکو دیکھا آگ ہو گئین کہنے لگین کہ کیون حرامزادیون ہم نے تم کو اس امر کے لیے اس ننگ خاندان کے پاس مقرر کیا تھا کہ جو کچھ یہ کرے تم ہم کو خبر نہ کرنا خاموش بیٹھی دیکھا کرنا معلوم ہوا یہ سارا فعل تمھاری صلاح سے ہوا ہی تمھین نے

گُھٹنا پا کیا ہی سچ سچ بیان کرو ورنہ ایک ایک کی ناک چوٹی کاٹ کر تمام شہر مین تشہیر کراؤنگی اُسکے بعد قتل
بھی کراؤنگی آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ کیا امر ہی مین بھی تو سُنون کس سے اس گیسو بریدہ نے آشنائی
کی کس سے عشق بازی ہوئی کس سے آنکھ لڑی اُنھون نے جو یہ سُنا اور ملکہ کو برہم دیکھا سب مارے
خوف کے کانپ گئین رونے لگین اور عرض کرنے لگین کہ ملکہ عالم ہم سے کیا قصور ہوا ہی کہ ہم پر یہ عتاب
ہی ہم بھی تو آگاہ ہون ملکہ نے کہا کہ مین نے سب کچھ کہدیا اور پھر تم پر ظاہر نہ ہوا کیون چلا چلا کے باتین
کرتی ہو اس قدر کیون ننھی بنتی ہو مین اُن بھکی بھکی باتون مین نہین آنے کی اگر سچ سچ نہ کہوگی تو جو مین نے کہا ہی
اُسی کے موافق کرونگی یہ جو کہا تو جو خواصین ملکہ کے مان کی اُس مقام پر موجود تھین وہ بھی کہنے لگین کہ جو ملکہ عالم
دریافت کرتی ہین کیون نہین بیان کرتی ہو جو امر واقع ہوا اُسکو عرض کرو کوئی تمھارے لیے خرابی نہین ہی ملکہ
یہ دریافت کرتی ہین کہ تمھاری ملکہ نے کسی سے عشق کیا ہی یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ واہ واہ ہم کیون کسی پر
الزام لگائین کیون کسی پر بہتان باندھین جو امر اصلی ہی وہ ملکہ عالم پر بھی ظاہر ہی اور بادشاہ بھی بخوبی جانتے ہین
ایسا وہ امر نہین ہی جو کسی کو نہ معلوم ہو بادشاہ نے اُسکے جشن کا حکم فرمایا تھا کیا حضور سے تذکرہ نہ کیا ہوگا
اُسکے علاوہ کوئی اور امر ہو تو ہم عرض کرین ظاہر امر کا عرض کرنا کیا ضرور ہے یہ جو اُنھون نے کہا تو ملکہ نے کہا
کہ صاف طور سے بیان کرو کہ یہ کیا امر ہی جو مجھکو بھی معلوم ہی بادشاہ بھی جانتے ہین مین تو یہ جانتی ہون کہ اُسکو
مرد کے نام سے نفرت تھی کہ اُسنے کوئی پھول ایسا جو مرد کے نام کا ہو اپنے باغ مین نہ رہنے دیا پھر یہ کیا ہوا
تم لوگ چاہتی ہو کہ مین صاف صاف کہون تو سُنو یہ حمل اُسکو کسکا ہی وہ کون ایسا بے خوف تھا کہ جسنے
ایسے امر عظیم پر کمر باندھی اور ناموس شاہی مین رخنہ انداز ہوا ذرا مین بھی تو سُنون تب اُن خواصون نے
دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اگر ہم جان کی امان پائین تو عرض کرین کہا کہ اگر صاف صاف کہدوگی تو تمھاری
جان تم کو بخش دیجائیگی ورنہ ضرور قتل کی جاؤگی یہ سُنکے اُنھون نے از ابتدا تا انتہا کل واقعہ بیان کیا تب
ملکہ نے کہا کہ تم کو خوب سبق یاد ہی خوب اُستاد نے تعلیم کیا کو سُن لو صاحبو یہ لوگ مجھ ایسے جہان دیدہ کے
ساتھ فقرہ کرتی ہین مجھکو بناتی ہین اس مکر کی بھی کوئی حد ہی تو صاحبو بادشاہ نے بیٹی کا عقد کیا اور ان کو نہ شریک
کیا عقد بھی کسکے ساتھ خداوند کے ساتھ لوگو وہ بات کہو جو کہ قرین قیاس ہو عقل مین آئے جو زمانے کا دستور
ہی وہ بات کہو کہ جسکے یقین لانے مین ایک لڑکا بھی تامل نہ کرے اگر یہ کہین کہ فلان شہریار یا وزیر کا حقدار
شاہزادی کے ساتھ کر دیا تھا تو زیبا تھا نہ یہ کہ فقرہ بھی وہ فقرہ جو کہ خلاف عقل ہوا ہے یہ رائے کس عقلمند نے
تم سب کو دی جو کہ کبھی یقین نہ آئے معلوم ہوتا ہی کہ باہم صلاح ہوکر یہ کام ہوا ہی جو اُسنے کہا وہی تم
سب نے بھی کہا ایک بات کا بھی فرق نہ ہوا جب یہ ملکہ نے کہا تو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم خلاف
نہین گذارش کرتے ہین بلکہ ابھی تک روز خداوند شب کو تشریف لاتے ہین اور جب روز تک باغ مین رہے
خداوند کے نور سے تمام باغ روشن تھا مگر آسمان پر نور نہ تھا کیونکہ خداوند تو زمین پر تھے اسی سبب
سے شب کو تشریف لاتے ہین تا کہ اہل دنیا نور سے اُنکے محروم نہ رہین ملکہ بالاے بام جاکر آرام جو کرتی ہین
اُسکا بھی سبب ہی یون جو اُن خواصون نے کہا اب تو اُسکو اور غصہ آیا اور حکم دیا کہ ان سب کو پکڑ لو یہ
بہت گستاخ ہوگئی ہین ہم سے صاف حال نہین بیان کرتی ہین یہ کہنا تھا کہ ملکہ کی خواصون نے اُنکو پکڑ لیا
ملکہ نے حکم دیا کہ اُنکو خوب مارو لگی مار پڑنے مگر وہ وہی کلام کیے جاتی ہین اب تو تمام محل کی عورتین جمع
ہوگئین آپس مین اشارے کرنے لگین بدلہ کا یہ حال ہی کہ دم بخود وہی تمام محل مین غل پڑا ہوا ہی خوب اُنپر
مار پڑی مگر وہ اپنے قول پر پوری رہین ملکہ نے کہا کہ چھوڑ دو جب بادشاہ آئینگے وہ خود دریافت کر لینگے

وہ دردِ دل سُنتی اپنے مقام پر آئین یہان ملکہ نے بدر کو ایک کمرے مین بند کر دیا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد خورشید
دربار برخاست کر کے محل مین آیا یہان جو آیا اپنی زوجہ کو برہم پایا چونکہ ملکہ نے منع کر دیا تھا کہ کوئی بادشاہ
سے ذکر نہ کرے مین خود بیان کرونگی اس گیسو بریدہ کو قتل کراؤنگی مین اسکی زندگی نہین چاہتی ہون بادشاہ
نے جو زوجہ کو برہم دیکھا پاس آکر بیٹھے کہا کیون مزاج کیسا ہی آج طبیعت برہم معلوم ہوتی ہی کس پر عتاب
نازل ہوا ہی یا کون امر خلاف مزاج واقع ہوا ملکہ نے جواب دیا کہ کچھ نہین تشریف رکھیے بیان کرتی ہون
مجکو آپسے شکایت ہی خورشید یہ سُنکے بیٹھ گیا کہا کہ بیان کرو ملکہ نے کہا کہ یہ کیا امر تھا کہ بدر میری کوئی
سوت کی لڑکی تھی مین نے اُسکو نہین جنا تھا کہ تم نے اُسکا عقد مجھ سے پوشیدہ باغ مین جاکر کیا اور اسکی
خوشی کا جلسہ کیا اور مجکو بالکل خبر نہ کی کیا مین جل جاتی یا حسد کرتی مجکو تو اسکی شادی کی خوشی تھی کس کس
تکلیف سے پرورش کیا کیا زحمت اُٹھائی جب وہ جوان ہوئی تو ہمین غیر ہو گئے افسوس کا مقام ہی کہ جب
مین اپنی لڑکی سے جلو ٹھی تو اور کوئی کیا ہی میری طرف سے آپ کا ایسا خیال بڑا تعجب ہی یہ میرے
مقدر کا سبب ہی اگر سوت کی لڑکی ہوتی تو ایسا خیال کرنا زیبا تھا یہ تو مجکو آپ سے امید نہ تھی ملکہ نے
جو یون بادشاہ سے کہا خورشید نے جواب دیا کہ یہ تم کیا کہتی ہو کیا تم نے کوئی خواب دیکھا ہی یا کسی نے
تم کو بہکا دیا ہی اگر مین بدر کی شادی کرتا تو پہلے سے مین کسی کو خبر نہ کرتا ارے یہ کیا خیال ہی مین بدر
کی شادی بڑے دھوم سے کسی جلیل بادشاہ کے لڑکے کے ساتھ کرتا بہت کچھ جہیز مین دیتا اہل شہر وتمامی
خاندان کو جمع کرتا کیا میرے کوئی اور اولاد تھی کہ جسکے لیے یہ سب دولت دنیا اُٹھا رکھتا بادشاہ ہوکر
ایسا تو کبھی نہ کرتا بلکہ مین تو رات دن اسی غم مین مبتلا رہتا ہون کہ اُسکو شادی کے نام سے نفرت ہی
کیا تدبیر ہو کہ وہ راضی ہو اور تم یہ کہتی ہو یہ خیال تمہارا بالکل خلاف عقل ہی جب تم مان ہو کے ایسا خیال
کروگی تو اورون کو بدرجہا خیال ہوگا مجکو تمہاری عقل سے بڑا تعجب ہی بسے برین عقل و دانش بباید گریست
معلوم ہوا کہ تم کو اسی امر کا غصہ تھا اپنے حواس درست کرو بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ لڑکی کی شادی ہو
اور مان نہ خبر پائے جس نے تم سے کہا محض غلط کہا وہ کون ایسا ہی جو یہ شوشہ چھوڑ کے چلا گیا اور تم کو یقین
آگیا ملکہ نے کہا کہ کون سے کے طریقہ سے ظاہر ہی بادشاہ نے قسم کھائی اُسوقت ملکہ نے کہا کہ آپ ذرا
کان لگا کر سُنیے کہ آپ کی لاڈلی نے باغ مین جاکر کیا گل کھلایا ہی اور کیا ثمر غیرت نخل عفت و عصمت مین
پیدا کیا اور کس قدر پردہ ناموس کی حفاظت کی ہی ہم جو کہتے تھے کہ اس قدر اُسکو منھ نہ لگائیے لاڈ نہ
اُٹھائیے مگر آپ نے نہ سُنا اُسکا انجام یہ ہوا کہ ہم اب کنبہ مین منھ دکھانے کے قابل نہ رہے کسی سے
ہماری آنکھ نہ چار ہوگی سب مین انگشت نما ہونگے بڑا غضب کیا اس بدر نے کیا کرون جی مین آتا ہی کچھ
کھا کر سو رہون کہ اس بدنامی سے تو نجات ہو خورشید نے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ مین بھی آگاہ ہون تب
تو ملکہ نے کہا کہ بدر نے کسی سے آشنائی کی بالکل پاس غیرت نہ کیا بے حیائی پر کمر باندھی تمہارا ابھی
خوف نہ کیا اور پردہ دری کی ایسی بے باک ہوئی اور یون خود رفتہ ہوئی کہ اُسکے ساتھ رہنے لگی سُنا گیا ہی
کہ وہ ہر روز بالاے بام جاتی ہی اور وہ بھی آتا ہی یہ کوٹھے پر اُسکا سونا اُسکے واسطے مقرر ہوا ہی اب تو
حمل سے ہین جب ہی تو ظاہر ہوا یہ کہکر جملہ حال جو کہ گذرا تھا یعنی بدر کو بلا اُس سے دریافت کرنا اُسکا
پہلے انکار کرنا پھر اپنا خفا ہونا اُسکا کل واقعہ بیان کرنا اُسکی خواصون کو طلب کرنا اُنپر خفا ہونا اُنکا بھی
وہی حال بیان کرنا جو کہ بدر نے بیان کیا تھا اپنا اُنپر زدوکوب کرانا اُنکا اپنے قول پر ثابت قدم رہنا آخر
عاجز ہوکر اُنکو چھوڑ دینا بدر کو نظر بند کرنا بیان کیا خورشید سُنکے نہایت برہم ہوا اور کہا کہ تم نے اُسکو

زندہ کیون رکھا اچھا فقرہ گیا کوئی مردے پر بہتان لیتا ہی ان سب نے زندے پر لیا لوہین نے شادی کی یہ بھی کوئی امر ہے
اور کسیکے ساتھ خداوند آفتاب کے ساتھ تو ہم ایسے ہوے کہ ہماری لڑکی کو خداوند نے پسند کیا اور آکر
عقد کیا بلاؤ تو اُسکی خواصون حرامزدیون کو خورشید کا مارے غصہ کے یہ حال ہی کہ تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے ہین
دونون آنکھین لال ہین رخ سے اظہار جلال ہی بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی شمشیر برہنہ سامنے رکھی ہوئی مونچھون
کو تاؤ دے رہا ہی مُنھ سے کف جاری ہی غیظ و غضب طاری ہی اُدھر خواصون نے جاکر اُن سب سے
کہا کہ چلو بادشاہ طلب فرماتے ہین وہ سب کی سب اُسی وقت اُٹھکر طرف بادشاہ کے آئین اُسکو غیظ
مین پاکر ڈر گئین سلام کیا بادشاہ نے بنگاہ قہر اُنکی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون مالزادیون یہ کیا امر تھا یہ کیا
واقعہ ہی صاف صاف بیان کرو اُنھون نے ہاتھ جوڑکر وہی بیان کرنا شروع کیا جو کہ ملکہ کے روبرو بیان
کیا تھا بادشاہ نے کہا کہ یہ تو ہم سُن چکے ہین اصل واقعہ کہو تب اُنھون نے عرض کیا کہ ہم نے اصل
واقعہ خدمت عالی مین عرض کیا اب آپ کو اختیار ہی جو چاہیے سزا دیجیے خورشید نے اُسی وقت
اُنھین اپنے روبرو خوب کوڑے لگوا کے زدوکوب کرایا جب وہ بیحال ہوگئین حکم فرمایا کہ چھوڑدو سب
نے فوراً چھوڑ دیا وہ گرتی پڑتین اپنے مقام پر آئین اور بیٹھ رہین خورشید نے زوجہ سے دریافت کیا کہ
اس واقعہ کو تمھارے نزدیک کس قدر زمانہ ہوا ہوگا اُسنے کہا کہ اُسکو تو حمل کوئی چھ سات ماہ کا ہوگا
یہی زمانہ اس امر کا بھی خیال فرمایئے بس خورشید یہ سُنکے کہنے لگا کہ اتنا عرصہ ہوا اور ہم کو کسی نے
نہ خبر کی اگر آج تم نہ آگاہ کرتین تو وہان لڑکا بھی ہوجاتا اور ہم کو اطلاع نہ ہوتی مین سخت حیران
ہون کہ وہ کون شخص ہی اور تم نے بھی اتنے زمانے تک کچھ خیال نہین کیا کہ یہ نوبت بہم پہونچی خیر مین
کب اُسکو زندہ رکھتا ہون کہ بدنام کرنے کو زندہ رہے اور مان باپ کا نام ڈبوئے سہ بدنام کنندۂ
نکونامے چند ✤ یہ کہکر اور تلوار لے کر اُٹھا اور کہا کہ وہ گیسو بریدہ کس کمرے مین ہی اب تو مان کا محبت
مادری سے کلیجہ ڈوڈو ہاتھ سینہ مین اُچھلنے لگا خون مادری نے جوش مارا مگر دم نہین مار سکتی تھی
کیونکہ خورشید کو غصہ تھا دوسرے عزت کا مقدمہ تھا تمام محل مین ہل چل پڑگئی سب خواصین وغیرہ
جمع ہوگئین غل مچ گیا کہ بادشاہ اپنی دختر کو قتل کیے ڈالتے ہین ادھر تمام شہر مین یہ خبر منتشر ہوگئی کہ دختر
شاہ نے کسی سے آشنائی کی اُسکی تحقیقات ہورہی ہی جو کہ خاندان مین بزرگ لوگ تھے وہ آنے لگے
اہل شہر بھی اس امر کو بُرا جان کر آپس مین کہنے لگے کہ بادشاہ کو لازم ہی کہ دختر کو قتل کر ڈالین جو کہ
اُسوقت مین اُنکے مذہب کے پیشوا تھے وہ بھی یہ حال سُنکے فوراً در دولت کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ اُس
شہر کا یہی طریقہ تھا کہ جو کوئی بادشاہ ہوتا تھا وہ اُن پیشواے مذہب کے کہنے پر عمل کرتا تھا اُنکے کہنے
کے خلاف نہین کرسکتا تھا اگر خلاف کرے تو حکومت سے معزول کردیا جائے گویا عنان حکومت اُنکے قبضہ
مین تھی دوسرے یہ طریقہ تھا کہ جسکے خاندان مین کوئی عیب یا نقص ہوگا یا بعد حاکم ہونے کے ہو جائے
تو وہ بادشاہ نہین کیا جاتا ہی اگر پیشواے مذہب آفتاب پرست اُسکی بابت حکم دین کہ یہ شخص لائق
حکومت نہین ہی تو فوراً معزول کردیا جائے گا یہ لوگ اہل شہر کو جمع کرکے اس قصد سے چلے ہین کہ اگر خورشید
اس امر کو گوارا کرلے کہ وہ اپنی دختر کو اسی ظلم سے اس جرم کی سزا دے کہ اُسکے تمام بدن مین کیلین
ٹھوک کر اُسکو ہلاک کرے تو خیر ورنہ اُسکو حکومت سے معزول کردینگے اُدھر خاندان کے لوگ اس خیال
سے چلے ہین کہ چلکر پدر کو سزا دلوائین اس بدنامی کے دھبے کو اپنے خاندان سے مٹوائین یعنی قتل
کرا ڈالین ابھی یہ لوگ نہین آئے تھے کہ بادشاہ باشمشیر برہنہ اُس کمرے کے قریب پہونچا کہ جہان

بدر قید تھی اور مان نے قید کیا تھا یہان بدر بیٹھی ہوئی یہ سب باتین سن رہی تھی اور مارے خوف کے کانپ
رہی تھی اور خیال کرتی تھی کہ یہ کیا امر ہوا یہ تو بالکل خلاف قیاس ہوا مین تو جانتی تھی کہ یہ امر سب کو
معلوم ہی کیونکہ والد کی راے سے ایسا ہوا ہی اب تو وہ بھی انکار کرتے ہین اب کیا تدبیر کرون جھانک کر
جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ بادشاہ باشمشیر برہنہ آتے ہین عقب مین سب اہل محل ہین زندگی سے نا امید
ہو گئی خیال کرتے کرتے ایک تدبیر خیال مین آئی اور یہ تصور کیا اگر یہ تدبیر بن پڑی تو جان بچی ورنہ قتل
ہونگی آمادہ مرگ پر ہو کر بیٹھی کہ جیسے ہی بادشاہ دروازہ کھول کر کمرے مین آئے یہ دوڑ کر قدمون پر
گر پڑی اور یون عرض کرنے لگی کہ مین واقعی خطاوار ہون بہت بڑا قصور مجھ سے ہوا ہی کہ سواے قتل
کے کوئی اسکی سزا نہین مین ایک امر کی امیدوار ہون کہ آپ کیون میرے قتل مین مبتلا ہون اور کیون میرے
خون مین اپنے ہاتھ بھرین مین خود کیون نہ اپنی جان دون آپ کو ان سب زحمتون سے بچاؤن بادشاہ
نے ٹھوکر ماری اور کہا کہ دور ہو مین کبھی تجکو زندہ نہ چھوڑونگا ضرور قتل کرونگا چاہے جو کچھ تو عذر کرے
مین نہ مانونگا بدر نے کہا کہ میری عرض سن تو لیجیے پھر آپ کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین یہان سے جا نہین
سکتی ہون قتل تو ضرور ہونگی میری یہ بھی حسرت نہ رہے بادشاہ نے کہا کہ مین کچھ نہ سنونگا یہ کہکر قصد
کیا کہ تلوار مارون اُدھر بادشاہ کا ہاتھ بسبب محبت کے رُک گیا کیونکہ بہت چاہتا تھا جان سے زیادہ عزیز
تھی بغیر دیکھے قرار نہ آتا تھا ایسا انس تھا کہ جب تک وہ سامنے نہ آتی تھی تو کھانا نہ کھاتا تھا جب وہ باغ
مین جاتی تھی تو ہر روز جاکر اُسکو دیکھ آتا ایسا کیون نہ ہوتا یہی ایک لڑکی تھی تمام عمر مین یہ ایک اولاد
ہوئی تھی مگر اب کیا کرتا غیرت کا موقع تھا آبرو برباد ہوتی تھی اہل شہر مین بدنام اور تمام خاندان مین
انگشت نما ہوتا تھا جب بسبب محبت ہاتھ رُک گیا اُدھر مان کو بھی محبت آگئی دوڑ کر خورشید کے روبرو آئی
اور کہا کہ جو یہ کہتی ہی اُسکو سماعت کر لیجیے ملکہ بدر کی انّا دایہ بھی دوڑ کر قدمون پر گر پڑین اور عرض کرنے
لگین کہ اے بادشاہ ذرا سُن لیجیے کہ یہ کیا کہتی ہی خورشید نے بنظر قہر دیکھا اور کہا تم سب دور ہو میرے
روبرو سے مین ہرگز نہین سنونگا یہ جو کہا وہ سب کی سب خوف سے ڈر گئین اور کانپ کر الگ ہو گئین کہ
اتنے مین خورشید کو خیال آیا کہ سن لو کیا کہتی ہی آخر تو قتل ہو گی کیون اسکی یہ حسرت باقی رہے کہا کہ بیان
کر اُسنے کہا کہ آپ کو یہ یقین ہی کہ جو کچھ مین نے اور میری خواصون نے عرض کیا مفترہ ہی خیر جو آپ کی راے
لہذا مین اس قدر امیدوار ہون کہ آپ اس قدر مجکو مہلت دین اور مین یہ امر اپنی راے سے قبول کرتی ہون
اور آپ سے اقرار کرتی ہون اور خیال کرتی ہون کہ مین سچی ہون اور جو مین نے عرض کیا ہی وہ جھوٹ
نہین ہی بس مین قسم کھانے کو موجود ہون اس طور سے کہ آپ زیر محل آگ روشن کرائین مین اسمین
کود ون اگر مین سچی ہون تو زندہ نکلونگی اور وہ کہ جنکے سبب سے میرے اوپر یہ تہمت ہی اور مین انکی
بندگی کرتی ہون وہ میرے خدا ہین اور آپکے بھی ضرور اس آفت سے بچائینگے ورنہ مین جل کر خاک ہو جاؤنگی
آپ کی بھی مرضی کے موافق ہوگا اور مین مر بھی جاؤنگی یہ بدنامی بھی مٹ جاے گی آپ بھی میرے خون
سے بچ جائینگے اور میرے خون سے آپ کے ہاتھ آلودہ نہ ہونگے دوسرے یہ کہ جو آپ میرے قتل کا قصد
کرتے ہین اور ہاتھ رُک جاتا ہی اس سے بھی آپ بچینگے کہ یہ حالت بھی نہ ہو گی تیسرے یہ کہ مین آپ لوگون کو
اپنی صداقت دکھا دون اور یہ ظاہر کر دون کہ مین جھوٹ نہ کہتی تھی نہ فقرہ کرتی تھی اور مجھپر بھی ظاہر
ہو جائیگا کہ مین اپنے قول پر ثابت قدم رہی اور مین نے خلاف شرافت وخاندان نہین کیا اور شوہر
بھی ایسا کیا کہ جو سب کا خدا ہی اور سب اُسکی بندگی اور سجدہ کرتے ہین اس امر سے میرا بھی بڑا مرتبہ ہوگا

اہل شہر و اہل خاندان میری عزت و حرمت کرینگے آیندہ آپ کو اختیار ہی جو مجھے عرض کرنا تھا عرض کر دیا آپ کا
مطلب اسوقت بھی حاصل ہوتا ہی اور اُسوقت بھی ہر طرح مین قتل ہونگی اگر جھوٹی ہون اور اگر جھوٹی نہین
ہون تو بچ جاؤنگی آپ کی مامتا بھی ٹھنڈی ہوگی یہ داغ بھی آپ کو نصیب نہ ہوگا یہ جو اُسنے کہا تو بادشاہ
کو خیال آیا کہ یہ سچ تو کہتی ہی اگر یہ قسم کھانے پر راضی ہی تو اس سے قسم لو اگر سچ کہتی ہی تو زندہ رہے گی
گو یہ امر بالکل خلاف عقل ہی کہ خدا ابھی کہین بندے کے ہمراہ عقد کرنے آئے ہین خیر اسکی حسرت تو نکل جاے گی
یہ تو قتل بہر صورت ہوگی مگر یہ تو کوئی نہ کہیگا کہ بادشاہ کو لازم تھا کہ جب وہ قسم کھاتی تھی تو کیون نہ کھانے
دی یہ بات سب نے سُنی مگر مارے خوف کے کوئی کچھ کہہ نہ سکا خاموش کھڑے رہے بادشاہ نے یہ خیال کرکے
کہا کہ تو قسم کھانے پر راضی ہی اپنے اس قول سے نہ پھرے گی جو کہا ہی اُسپر قائم رہے گی اُسنے عرض کیا کہ
جو کہا ہی اُس سے کبھی نہ پھرونگی بلکہ جب تک قسم نہ کھا لونگی یہان سے باہر نہ نکلونگی جسوقت قسم کھانے
جاؤنگی اُسوقت یہان سے باہر قدم نکالونگی خورشید نے کہا اچھا اُسنے کہا کہ آپ دن مقرر کرین خورشید نے
کہا کہ پرسون قسم کھانا یہ کہکر اور تلوار کو نیام مین کرکے باہر چلا آیا مان و دایہ کی جان مین جان آئی مان اپنے
اوپر ہزار ہزار نفرین کرتی تھی کہ مین نے کیون بادشاہ سے کہا خداوند کرین کہ کوئی سبب ایسا ہو کہ یہ دختر
بچ جائے اور جب یہ خیال آتا تھا کہ اسنے آبرو و عزت کا خیال نہ کیا اور ناموس کی پردہ دری کی تو یہ خیال
سب جاتے رہتے تھے دل مین کہتی تھی کہ یہ مرجائے تو بہتر ہی کیا حاصل اس سے کہ جو جیسے جسکے سبب سے
ہم انگشت نما ہوے اور جو سب ہمارے ہمسر اور ہم عصر ہین وہ طعن کرینگے کہ انکی دختر نے زمانہ ناکتخدائی
مین کسی سے آشنائی کی اور انھون نے گوارا کیا جیسے ہم بعض لوگون کو جو کہ ایسے ہین کہتے ہین اگر مر جائے
تو یہ بات تو نہین جاے گی مگر اس طور سے کہینگے کہ انکی لڑکی نے آشنائی کی مگر یہ بڑی غیرت دار تھے کہ انھون
نے قتل کر ڈالا اس سے مرنا بہتر ہی ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خاموش ہو جاتی تھی خورشید جو کمرے
سے باہر آیا حکم دیا کہ اس گیسو بریدہ کے پاس کوئی نہ جائے یہ اکیلی اس کمرے مین قید رہے سوا ہے اسکی
دایہ کے وہ جاکر اسکو کھانا کھلا آیا کرے نہین ایسا ہو کہ یہ دونون دن تمام ہون اور یہ قسم کھانے تاکہ یہ جل کر
خاک ہو خوب خداوند نے مجکو اسکے خون سے بچایا وہ خود اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئی یہان تو یہ ذکر رہا
اُدھر در دولت پر پیشواے مذہب آفتاب پرست مع اہل شہر کے آئے اور بزرگ خاندان کہ جنکی راے سے
سب نے خورشید کو پھر حکومت بٹھایا تھا گو کہ شاہی اسکا ورثہ تھا اُسی کے آبا و اجداد بادشاہ ہوتے
آئے تھے مگر اس طور سے کہ جو بادشاہ ہوا وہ راے سے اہل خاندان کی اور اہل شہر و پیشواے مذہب کی صلاح
سے اور یہ بھی یون ہی بادشاہ ہوا تھا جب یہ سب آچکے اُسوقت خورشید کو خبر ہوئی کہ در دولت پر
سب پیشواے مذہب و اہل شہر و بزرگان خاندان حاضر ہین یہ سُننا تھا کہ خورشید متفکر ہوا اور خیال کیا
کہ یہ سب کے سب کیون آئے ہین کیا ضرورت ہی کہ خلاف وقت دربار آئے یہ خیال کرکے چونکہ پیشواے
مذہب آئے تھے اُسی وقت باہر محل سرا سے آیا سواے علماے مذہب کے سب نے تعظیم کی خورشید نے
بڑھکر اپنے مذہب کے موافق انکی دست بوسی کی اور اُنکے روبرو بیٹھ گیا تھوڑے عرصہ تک سب بیٹھے
رہے کہ ایک مرتبہ اُنھون نے خورشید سے کہا کہ ہمنے سُنا ہی کہ تمھاری دختر نے خلاف تمھارے
خاندان و شرافت کے فعل بد کیا یعنی با وصفیکہ تم نے اکثر اوقات اُس سے کہا کہ تیری شادی کر دی
جائے مگر اُسنے انکار کیا اور اپنی نفرت ظاہر کی اب یہ کیا ہوا کہ اُس سے یہ حرکت ہوئی جو کہ آج تک
اس شہر کے بادشاہون کی اولاد سے کسی سے ظہور مین نہین آئی اس شہر کو آباد ہوے سو برس کا عرصہ

ہو اگر کبھی کسی شہزادی نے خواہ صاحب شوہر ہو خواہ نا کتخدا ہو کسی سے آشنائی کی ہو یہ امر اس شہر مین
مشتہر و شائع ہی جیسے کہ شاہون مین چلا آتا ہی اور سُنا جاتا ہی کہ فلان ملکہ نے فلان سے آشنائی کی یا عشق
کیا یہان کی شاہزادی کا تو کیا ذکر ہی یہان کے غربا کی عورتون نے بھی ایسی حرکت نہین کی کہ کبھی انگشت نما
ہون یہ نئی حرکت ہوئی ہی لہذا ہم سب آئے ہین کہ یا تو اُس دختر کو اس حرکت کی سزا مین یون قتل کرو کہ
اُسکا ایک ایک عضو جدا کیا جائے کیونکہ اس جرم کی یہی سزا ہی جو کہ بیان کی گئی اگر اسکے خلاف
کروگے تو تم کو لازم ہے کہ حکومت سے دست بردار ہو اور اپنی زوجہ اور دختر کو ہمراہ لو اور کچھ زر و مال
لو اس شہر سے نکل جاؤ ہم یہان کسی اور کو بادشاہ کر دینگے کیونکہ یہ حکومت ہمارے قبضہ مین ہی اسکے
ہم مالک ہین سَو برس سے گو کہ یہ امر ضرور ہی کہ اُسی زمانے سے یہان کے حاکم اسی خاندان کے لوگ
ہوے وہ تمھارے آبا و اجداد تھے مگر کبھی یہ نہین ہوا جو کہ تمھارے زمانے مین ہوا اور جو حرکت تمھاری
لڑکی نے کی ہم اسکو کبھی گوارا نہ رکھینگے اس امر مین ہم کو اختیار ہی کہ جو ہم چاہین کرین ہان اور ملکی کامون
مین ہم دخل نہین دے سکتے ہین خورشید نے یہ تقریر اُنکی سُنکے جواب دیا کہ مین خود کب یہ بدنامی گوارا
کر سکتا ہون نہ یہ گوارا کر سکتا ہون کہ ترک حکومت کرون مگر چند امر مین جو کہ مین بیان کرتا ہون اول تو یہ کہ
جب مین نے سُنا فوراً اُسکے قتل پر آمادہ ہوا اور اُسکی خواصون کو طلب کرکے دریافت کیا اُنھون نے یہ تقریر
بیان کی یہ کہکر وہ تقریر جو ملکہ بدر نے اور اُسکی خواصون نے بیان کی تھی کہی اور کہا گو کہ یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ
خداوند نے آسمان پر سے آکر اپنا عقد اُسکے ہمراہ کیا ہو یہ امر ہم نے آج تک کبھی نہین سُنا نہ آپ لوگون نے
سُنا ہوگا مگر جب مین اُسکو قتل کرنے لگا اُسنے اقرار اس امر کا کیا کہ مین اس امر پر قسم کھاتی ہون کہ میرے
ساتھ خداوند نے آسمان پر سے آکر عقد کیا اور مجکو اپنی زوجہ بنایا اور یہ قسم کا طریقہ بیان کیا کہ آگ مشتعل
کی جائے اُسمین یہ قسم کھاکر کود دون کہ یہ حمل مجکو خداوند آفتاب تابان کا ہی جنھون نے مجکو اپنی زوجہ
بنایا ہی اگر مین سچ ہون تو زندہ نکلونگی ورنہ جل کر خاک ہوجاؤنگی جو مطلب آپ کا ہی کہ آپ مجکو اس
جرم پر قتل کرتے ہین وہ حاصل ہوگا اگر مین سچی ہون اور اگر آپ میرے اس کہنے پر عمل نہ کرینگے اور قتل کر ڈالینگے اور
یہ امر خداوند کو ناگوار ہوا اور کوئی عذاب نازل کرین تو اُسوقت آپ کو افسوس ہوگا اور پھر کوئی صورت
نجات کی نہ ہوگی اُسوقت سب الزام دینگے مین نے بھی یہ تقریر اُسکی سُنکے خیال جو کیا تو قرین قیاس
پایا بہتر ہوگا کہ یہ اپنے ہاتھ سے اپنی جان دے اور کیا عجب ہی کہ یہ شرف اس لڑکی کو حاصل ہوا ہو
کیونکہ حسین بہت ہی خداوند کو پسند آئی ہو بدین سبب اُنھون نے اسکو اس مرتبہ اعلیٰ سے مشرف
فرمایا ہو اور یہی وجہ ہو کہ یہ جو مرد سے نفرت کرتی تھی چونکہ خداوند کو اختیار ہی کہ جو جسکے حق مین چاہا پیدا
کر دیا یہ امر اسکے دل مین پیدا کر دیا کہ یہ مرد کے نام سے نفرت کرے کیونکہ اُنکو اپنی زوجہ بنانا منظور تھا
کیونکہ ہمارا خدا تو مثل خداے اہل اسلام کے نہین ہی اُنکو سب طور کی ضرورت ہوتی ہی اسکے باغ مین
تشریف لائے ہون اسکو اپنی زوجیت کے شرف سے مشرف فرمایا ہو ایک وجہ سے گمان ہوتا ہی کہ
مین نے بچشم خود دیکھا تھا کہ اکثر یہ خداوند کے روبرو اُنکے نور کے سایہ مین کھڑی ہوکر راز و نیاز کرتی تھی
اور اسکو بالکل اُنکے نور سے تکلیف نہ ہوتی تھی اور جب وہ اپنا روے انور پردہ نقاب مین پوشیدہ
کر لیتے تھے اور نور اُنکا دنیا پر سے اُٹھ جاتا تھا تو یہ کہتی تھی کہ کیون خداوند یہ کیا امر ہی کہ پہلے تو میرے دل
مین آپ نے الفت پیدا کی اور اب جو مین فریفتہ ہوئی ہون تو آپ نقاب مین منھ پوشیدہ کرتے ہین کوئی
بھی اپنے محبت کرنے والے سے یون روپوشی کرتا ہی نور النقاب کو وہ اُلٹ دیتے تھے تمام عالم نور

سے روشن ہو جاتا تھا مین یہ خیال کرتا تھا کہ ہوگا مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ کوئی بھی ایسا ہوگا
کہ پھر دن اُنکے نور مین گھٹ رہے یہ امر شک کا ہی کہ شاید ایسا ہو کہ اب اُنکو خیال آیا ہو اور اسکو منحرف
کیا ہو یہ خیال کر کے مین نے اُسکے قتل سے ہاتھ اُٹھایا اور خیال کیا کہ یہ جب اس امر پر راضی ہی اور
اپنی زبان سے قسم کا اقرار کرتی ہی شاید کہ سچی ہو ہم بشر ہین ہم کو اتنی عقل نہین ہی کہ خدا وند کے
کل کامون کو دریافت کر سکین اور ہم کو یہ تاب کہان کہ اُسکے عذاب کی برداشت کر سکین پس اس
خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ہم پر بلا نازل کرے اور ہم اُس بلا مین مبتلا ہون اور بعد کو آپ لوگ الزام
دین اِس مین اُسکے قتل سے باز رہا اور پرسون کا دن اُسکی قسم کھانے کے لیے مقرر کیا آیندہ جیسی راے
آپ سب لوگون کی ہو یا اُسکو اُسکے قول پر چھوڑ دیا جاے یا اسی وقت قتل کیا جاے جو آپ لوگ
حکم فرمائین کیونکہ یہ مقدمہ مذہبی ہی اسکے حاکم آپ لوگ ہین جو حکم آپ لوگ دینگے مین منظور کرونگا مجھکو ترک
حکومت و جلا وطنی کسی صورت منظور نہین ہی یہ تقریر خورشید کی سنکے اُس مذہب کے علما نے کہا کہ اسوقت
ہم کو تمھاری اس تقریر سے ایک قصہ یاد آیا وہ یہ ہی کہ

مذہب اہل اسلام مین بہت سے نبی ہوے جنمین ایک عیسٰی بھی تھے جنکی نسبت بہت سے کلام ہین
اور اُنکی پیدایش بدون باپ کے ہوئی کہ اُنکا کوئی باپ نہ تھا اُنکی والدہ ناکتخدا تھین کہ اُنکو حمل ہوا اہل قبیلہ
و خاندان نے اُنپر تہمت لگائی کہ انھون نے خلاف خاندان کیا چونکہ وہ اس گناہ سے بری تھین کوئی اُنکا
کچھ نہ کر سکا جب کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور زمانہ وضع حمل ہوا وہ کعبہ مین رہتی تھین وہان سے ایک صحرا مین
چلی گئین وہ لڑکا صحرا مین پیدا ہوا تو اکثر لوگ اُسکو خدا کہنے لگے کچھ خدا کا لڑکا اور جو لوگ کہ خدا کہتے ہین اُنکا یہ قول
ہی کہ سواے خدا کے کسی مین قدرت نہین ہی کہ بدون ماں کے پیدا ہو بس یہ خدا ہین اور جو کہ خدا کا
لڑکا کہتے ہین اُنکا یہ قول ہی کہ خدا نے اپنا بیٹا اُنکو کیا کہ یہ بن باپ کے پیدا ہوے اور خدا پرست
یہ کہتے ہین کہ وہ نبی تھے چونکہ خدا مین یہ قدرت ہی کہ جسکو جس طور سے چاہے خلق کرے چاہے بن
باپ کے پیدا کرے بطن مادر سے چاہے بن ماں کے پیدا کرے چاہے بن ماں و بن باپ کے پیدا کرے
جس طور سے حضرت آدم و حوا کی ہوئی کہ نہ اُنکے ماں تھی نہ باپ صرف خدا نے اُنکو مشت خاک سے
پیدا کیا جسکو ملک الموت زمین پر سے لے گئے تھے پھر طور ہر ایک اپنے مذہب کے طریقہ کے موافق
دلیل بیان کرتے ہین مگر وہ بن باپ کے خلق ہوے خواہ خود خدا ہون خواہ فرزند خدا خواہ نبی ہون
کیا عجب ہی کہ یہان بھی یہی طریقہ ہو کہ جیسے زمانے مین ہوا تھا لہذا ہم بھی یہی خیال کر کے اُسکو
مسیحی کی قسم پر رہنے دیتے ہین کہ وہ قسم کھالے اسکا جھوٹ سچ معلوم ہو جائیگا اگر وہ سچ کہتی ہی
تو زندہ نکلے گی ہم سب اُسکی بڑی عزت کرینگے اُسکی وقعت ہماری نظر مین بہت ہوگی تمھارے
گھر مین خدائی ہوگی اگر جھوٹی ہوگی جل جاوے گی ہمارا مطلب حاصل ہوگا اور ہم اُسکے خون سے
بری ہونگے وہ جو کہے اور کسی بلا کا خوف ہوگا مگر یہ خیال رہے کہ وہ بھاگ نہ جائے اُسنے صرف اپنی جان کی
حفاظت کے لیے یہ فقرہ اور مہلت لی ہو کہ اسوقت تو یہ فقرہ کر کے اپنی جان بچاؤ آج سے کل تک
جب موقع ہاتھ آئے اور یہ لوگ غافل ہون بھاگ جاؤ اسکی حفاظت خوب رہے خورشید نے
کہا کہ مین نے اُسکو ایک کمرے مین قید کیا ہی اُسکے چارون طرف پہرہ مقرر ہی اور حکم دیا ہی کہ کوئی اُسکے
پاس نہ جائے صرف اُسکی دایہ کہ وہ جا کر اُسکو کھانا کھلا کر چلی آیا کرے یہ سنکے وہ لوگ بہت خوش ہوے
کہا یہ انتظام بہت خوب مقرر کیا ہی پرسون بوقت سحر ہم بھی آئینگے اور یہ ضرور ہوگا کہ ہم بھی اُس وقت

موجود ہونگے کہ اُسکو قسم کہاتے ہوے دیکھین اگر وہ موافق اپنے قول کے سچی نکلی تو ہم اُسکی قدم بوسی کرینگے اُسکے قدمون کی خاک آنکھون سے لگاینگے خورشید نے کہا کہ آپ لوگ تو ضرور ہونگے مین کل اہل شہر کو آگاہ کرونگا کہ وہ بھی آکر یہ تماشہ دیکھین اور اُنکو بھی معلوم ہو کہ دختر شاہ نے قسم کہائی وہ سچی تھی یا جھوٹی تھی اُسکی سزا پائی کہ جل کر خاک ہوگئی اُسکی آلائش جسم سے یہ شہر پاک ہوا اور اہل شہر کو بھی خوف ہوگا کہ جو ایسی حرکت خلاف وضع شرافت کرے گا اُسکو یہ سزا دے جاے گی جب کہ حاکم شہر کا پاس نہ کیا گیا تو ہم کیا ہین کوئی ایسی حرکت نہ کرے گا بدین سبب سب اہل شہر جمع ہونگے مین بذریعہ ڈیگ کے اہل شہر کو ضرور آگاہ کرونگا اُن سب نے کہا کہ یہ راے خوب ہے ہم کو بھی بدل مرغوب ہے یہی ہمارا مطلوب ہے شرفا کا یہی اسلوب ہے جو کہ اہل خاندان ہوتے ہین اور عزت کا خیال رکھتے ہین ایسی ہی سیاست کرتے ہین جو کہ اسوقت مین آپ سے ہوئی با وصفیکہ ایک دختر اور وہ بھی کیسی جو کہ حسن مین بے مثال خوبصورتی مین بدرجہ کمال روے تابان صورت خورشید ابرو اُسکے مانند ہلال عارض گل سے نازک تر لب مانند برگ گل گیسو مثل سنبل کہان تک تعریف ہو حاصل یہ ہے کہ حسن وجمال مین یکتاے زمانہ اپنے عہد کی زلیخا ہے کس آرزوؤن سے یہ ایک گل شجر مراد مین پھولا ہے اب امید بھی نہین ہے کیونکہ زمانہ پیرانہ سالی کا ہے یہ تمہارا ہی دل تھا کہ اُسکو یون قتل کرنے چلے یہ صرف عزت کا مقتضا تھا ہم پر ثابت ہوگیا اب ہم زیادہ اسمین کلام نہین کر سکتے ہین اب ہم رخصت ہوتے ہین آپ سامان کرین ہم پرسون بوقت سحر آینگے یہ کہکر وہ لوگ رخصت ہوکر چلے گئے خورشید نے اُسی وقت حکم دیا کہ منادی شہر مین ندا کردے کہ پرسون بوقت سحر تمام اہل شہر جمع ہون کیا امیر کیا غریب کیا باشندے کیا غیر باشندے مسافر تا صغیر وکبیر وزیر وامیر سپاہ ولشکر پیادہ وسوار ہر صاحب پیشہ زیر محل شاہی حاضر ہون کہ شاہزادی قسم کہائے گی سب دیکھ لین کہ وہ سچی ہے یا جھوٹی تاکہ عبرت ہو اور وزیر باتدبیر کو اُسنے یہ حکم دیا کہ تم یہ تدبیر کرو کہ کل سے پرسون صبح تک تمام زیر قصر انبار ہیزم خشک جمع ہوجائے اور روغن نفت اُسپر ڈال کر تین بجے رات سے آگ لگادی جاے تاکہ بوقت سحر آگ مشتعل ہو کہ اُسوقت دیر نہ ہو شاہزادی قسم کہائے جو اُسکے مقدر مین ہو وہ پیش آئے یہ حکم دیکر خورشید محل مین چلا گیا اُدھر منادی نے ندا کی تمام شہر والون کو معلوم ہوا کہ شاہزادی پرسون قسم کہائے گی سب نے خیال کیا کہ یہ تماشہ لائق دید ہے ضرور چلنا چاہیے اہل شہر تو یہ خیال کر رہے ہین اُدھر وزیر نے تبردارون کو حکم دیا کہ جہان تک تم کو صحرا مین ہیزم خشک ملے کاٹ کر اور بذریعہ باربردارون کے زیر قصر جمع کرادو وہ طرف صحرا کے بموجب حکم وزیر روانہ ہوے اور ہیزم خشک کاٹ کاٹ کر روانہ کرنے لگے ادھر وزیر نے ہزارون پیپے روغن نفت کے منگاکر جمع کیے یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہے اُدھر خورشید محل مین گیا اپنی زوجہ سے کل حال بیان کیا کہ یہ پیشواے مذہب واہل خاندان واہل شہر کہتے تھے مین نے بموجب اقرار اُن کے گیسو بریدہ کیے اُنکو اس امر سے باز رکھا پرسون وہ سب بھی آئینگے زوجہ نے کہا کہ تم نے خوب کیا پدر نے بھی سُنا کہ پھر جل پڑی ہے دل مین کہا کہ اس زندگی سے تو مرنا اچھا ہے خیر پرسون تو ضرور مرنگی دو دن کی زندگی ہے اسی کمرے مین بیٹھ کر بسر کرو ادھر محل مین خورشید مع اپنی زوجہ کے مغموم ہے کیون نہ ہو اولاد ہے اور اولاد بھی کیسی اول تو ایک دوسرے لاکھون سے اچھی خوبصورت خلیق سے تمام عمر کی کمائی مگر کیا چارہ ہے ننگ بدنامی نہین گوارا ہے اُدھر پدر اس فکر مین ہے کہ کیا تدبیر کرون کہ جب خدا اور حبیب کو آئین تو اُنسے کوئی یہ سب حال کہدے کہ آپ کے بھروسے پر مین نے یہ امر گوارا کیا ہے اگر آپ سچے خدا ہین اور محکو نبی زوجہ بنایا ہو تو ہمکا پاس

رہے مین جھوٹی نہ ہون آگ سے زندہ نکلون ورنہ جو میرے مقدر مین تحریر کیا ہو بیان فرمائیے مین نے تو آپ کی الفت
مین اپنی جان دی اپنے دل سے یہ باتین کر رہی تھی کہ شام ہو گئی اسکی دایہ کھانا لے کر اسکے پاس بحکم خورشید
آ گئی اور کہا کہ یہ کھانا کھا لے کہ تیرے مان و باپ نے بھی ابھی نہین کھایا ہی بدر نے کہا کہ دایہ مین کھانا اُسوقت
تک نہ کھاؤنگی کہ جب تک مین قسم نہ کھا لونگی مجکو یہ کھانا و پانی حرام ہی دایہ نے کہا کہ کیون جہالت کرتی ہی اگر نہ
کھائے گی تو مر نہ جائے گی بدر نے کہا کہ مر جانا اس زندگی سے انسب ہی جب خداوند کھلائینگے تو کھاؤنگی دایہ
نے لاکھ لاکھ کہا اُسنے نہ کھایا اور کہا کہ دایہ اگر تم اتنی مہربانی کرو کہ خداوند کو جب تشریف لائینگے تم اُنسے کل حال کہدینا
اور کہنا کہ مین نے تمہارے بھروسے پر یہ امر گوارا کیا ہی اگر مین سچی ہون اور تم میرے خدا ہو تو مین آگ سے زندہ نکلون اور
ان سب کے روبرو سچی ہون ورنہ جو میرے مقدر مین تم نے تحریر کیا ہو مین راضی ہون مین نے تو تمہاری الفت مین
جان دی ہی یہ میرا پیغام اُن تک پہونچا دینا اور جو وہ جواب دین مجھ سے کہدینا چونکہ دایہ واقف تھی منظور کر لیا
اور کھانا لے کے چلی آئی اور کہا کہ وہ نہین کھاتی ہی مین نے لاکھ لاکھ طور سے کہا مگر اُسنے نہ مانا خورشید اور اُسکی
زوجہ نے بھی نہ کھایا یون ہی دستر خوان اُٹھا دیا گیا دایہ اُسوقت کوٹھے پر آئی اور ایک سمت سر جھکا کر بیٹھ رہی
کہ جب خداوند آئینگے تو مین اُنسے کل حال بیان کرونگی اتنے عرصہ مین آفتاب جادو تخت سحر پر سوار منہ پر
نقاب ڈالے ہوے مگر اُسنے سحر سے ایسا حسن بنایا تھا کہ نقاب کے اندر سے نور چھنتا تھا اور روشنی ہو جاتی تھی
چاندنی گرد ہوتی تھی اُسنے اپنا یہ طریقہ مقرر کیا تھا کہ رات کو آتا تھا دن کو اس سبب سے نہین آتا تھا کہ آفتاب تو
نکلا ہوا ہی اُسکو مین کیونکر پوشیدہ کرونگا کہان تک ابر سحر اُسپر قائم رہے گا اگر یہان رہا اور جگہ نکلا رہے گا دوسرے
مجکو یہ زیبا ہوگا کہ مین ایسا نور پیدا کرون کہ مثل آفتاب کے روشنی ہو جائے تو یہ کہان ممکن ہی رات کو تو یہ بات
ہی کہ آفتاب ڈوب جاتا ہی اگر کوئی کہے گا کہ اسوقت خداوند وہ نور کیا ہوا تو یہ جواب ہی کہ وہ نور دن کے
واسطے ہی رات کو مین نے اپنے نائب کو مقرر کیا ہی کہ وہ اپنے نور سے عالم کو منور کرے کیونکہ مین اسوقت
آرام کرتا ہون اور یہ اس سبب سے انتظام کیا ہی تاکہ دنیا مین تاریکی نہ ہو یہ اسنے پہلے سے سوچ لیا ہی قبل
نکلنے آفتاب کے چلا جاتا ہی خلاصہ یہ کہ وہ اپنے وقت پر یہان جو پہونچا دیکھا کہ نہ آج فرش ہی نہ روشنی ہی
نہ کوئی خواص نظر آتی ہی نہ ملکہ ہی صرف مسہری خالی پڑی ہی یہ دیکھکر حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی اگر کہین جانے
والی ہوتی تو مجکو ضرور خبر کرتی تاکہ مین نہ آتا کوئی نہ کوئی نئی بات ہی یہ خیال کرتا ہوا بلندی سے تخت
اُتار کر کوٹھے پر آیا یہان بالکل سناٹا پایا ادھر اُدھر دیکھنے لگا دیکھا کہ ایک طرف کوئی سر جھکائے رنجیدہ
بیٹھا ہوا ہی اُدھر کو آیا جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ ملکہ کی دایہ ہی یہ اُسکے پاس آکر کہنے لگا کہ ای دایہ رنجیدہ
کیون بیٹھی ہی کیا ہوا اُسنے جو یہ صدا سُنی سر اُٹھا کر کیا دیکھتی ہی کہ خداوند سر پر کھڑے ہین فوراً سجدے
کو جھک گئی کیونکہ یہ قاعدہ تھا کہ جب یہ مرتد آتا تھا سب اسکو سجدہ کرتے تھے کیونکہ اسنے اپنے کو خدا
ظاہر کیا تھا اپنی پرستش کراتا تھا الغرض دایہ تو ہوشیار جہان دیدہ ہی سجدے سے سر اُٹھا کر کہا کہ آپ سے
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی آپ پر سب ظاہر ہی کہ جو کچھ دنیا پر ہوتا ہی کیونکہ آپ خدا ہین آپ سے کوئی
امر پوشیدہ نہین ہو سکتا ہی اور کیونکر پوشیدہ ہو کیونکہ جب آپ ہر ایک کے دل کا حال جانتے ہین تو وہ
کیا ہی جو کہ ظاہر مین دنیا پر گذرے اور کسکی اتنی طاقت ہی کہ پوشیدہ کر سکے جو واقعہ ہم پر اور ملکہ پر گذرا ہی
وہ سب آپ پر روشن ہوگا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی اُسکے تدبیر کے دریافت کرنے کو حاضر ہون کہ جو
تدارک آپ فرماوین وہ کیا جاوے یہ جو دایہ نے کہا اُسکے ہوش اُڑ گئے خیال کیا کہ اسنے تو بڑا سخت سوال
کیا ہین اسکا کیا جواب دون طریقہ کی بات کہتی ہی نہ معلوم کیا گذرا ہی یہ خیال کرکے کہا کہ اچھا تم نہ بیان کرو

مین خود ہی بیان کیے دیتا ہون یہ کہکر فوراً اسم تر پڑھ کر کچھ تیار کیا چونکہ ساحر زبردست ہی جو کچھ گذرا تھا وہ سب اسکی
پشت دست پر تحریر ہو گیا کہا کہ دایہ یہ واقعہ گذرا ہی یہ کہکر کل حال بیان کر دیا جو کچھ محل مین گذرا اور جو
بیرون محل واقع ہوا اور کہا کہ تو یہ پیغام لیکر آئی ہی یہ تو تمہاری ملکہ نے خوب تدبیر نکالی ہی تم جاؤ مین
خود اُنکے پاس آتا ہون اور اُنکا اطمینان کیے دیتا ہون جس دن وہ قسم کھائینگی اُس دن مین خود یہ امر ظاہر کر دونگا
کہ یہ میری زوجہ ہین اور ضرور وہ آگ سے زندہ نکلین گی ایک موے تن نہ میلا ہوگا موے تن تو ایک طرف تا دامن
تا سر نہ جلے گا تمام اشیا کا مین خدا ہون آگ بھی میری تابع ہی وہ کیونکر میری زوجہ کو جلا سکتی ہی اور جو ظلم
کہ مین اُس دن دونگا وہ تم پر مین سامنے ملکہ کے ظاہر کر دونگا مجکو آج بڑا غصہ تھا کہ میری زوجہ کو ان لوگون
نے بہت پریشان کیا اُسنے اسوقت تک کچھ کھایا بھی نہین ہی کئی مرتبہ میرا قصد ہوا تھا کہ مین اپنا عذاب
نازل کرون مگر اس خیال سے نہ کیا کہ اُنسے دریافت کر لون تو نازل کرون بلکہ اسوقت بھی یہی قصد ہی کہ
عذاب نازل کرون اگر ملکہ کہین تو مین ملکہ کو آسمان پر لیے جاؤن دایہ نے کہا کہ جی نہین ملکہ کی کبھی یہ خواہش
نہ ہوگی اگر یہ خواہش ہوتی تو وہ ضرور میرے ہاتھ کہلا بھیجتی کہ مجکو آسمان پر لیے جایئے اُسنے کہا کہ یہ تو
ضرور ہوگا کہ برسون مین براے تنبیہ عذاب نازل کرونگا کہ پھر ایسی حرکت نہ کرین ان بندون نے بھی مثل
اُن بندون کے سر اُٹھایا ہی کہ جو خدا پرست ہین کہ وہ بالکل منحرف ہو گئے خیر اس قدر تو ہی کہ ابھی وہ منحرف
تو نہین ہوے ہین مگر خلاف حکم کرنے لگے ہین جب کہ ملکہ نے یہ کہا تھا کہ مین نے خداوند کے ہمراہ عقد کیا ہی
تو اُنکو یقین کر لینا تھا نہ کہ اس قدر اُسپر ظلم کرنا خیر دیکھا جائے گا تم جاؤ مین آتا ہون دایہ یہ سنکے اُسکو
برہم دیکھکر فوراً وہان سے اُترکر ملکہ کے پاس آئی یہان محل مین سب سو رہے تھے کوئی بھی نہین بیدار
تھا خورشید اور زوجہ اُسکی اسی غم سے نہ سوئی کہ دیکھیے کیا ہوگا یہ کل ضرور جل جائے گی ایسی بُری حرکت
کی اسکی سزا یہی ہی بدنامی سے تو جان بچے گی ہمارے مقدر مین ازل سے یہی تحریر ہوا تھا کہ اس سن مین
یہ داغ اُٹھائین کیا چارہ ہی مقدر سے کوئی زور ہی جب تک زندہ ہین اسی غم مین مبتلا رہینگے مگر غیرت یہ
نہین گوارا کرتی ہی کہ اس بدنامی کو اپنے سر لین اور اسکو لے کر کسی جانب نکل جائین زوجہ نے کہا کہ
یہ تو کوئی مشکل امر نہین ہی مگر ہمت نہین قبول کرتی ہی یہ باتین شوہر و زوجہ کر رہے تھے اور جاگ رہے تھے
آج پہرہ وغیرہ موقوف کر دیا تھا زوجہ نے خورشید سے کہا کہ مین تو بعد اسکے اپنی جان دونگی مجھ سے یہ گھر
ویران نہ دیکھا جائے گا خورشید بولا تم کیا جان دو گی مین خود اُس آگ مین کود پڑونگا کیا مین زندہ رہونگا
یہ حکومت و دولت کس کام کی اور کسکے لیے مین یہ خیال کرتا تھا کہ اگر لڑکا نہین ہی تو اسکا شوہر حکومت
کرے گا یہ نہ معلوم تھا کہ جوان ہو کر یہ حرکت کریگی اور یہ دن دکھائیگی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر بدر کمرہ مین
اس خیال سے اکیلی رہی تھی کہ دیکھیے دایہ کیا جواب لاتی ہی اتنے مین دایہ پہونچی کسی نے منع بھی نہ کیا تمام پاسبان
بے خبر سو رہی تھین کہ جیسے دروازے کی آہٹ سُنی ملکہ اُٹھ بیٹھی اور کہا کہ کون دایہ نے کہا کہ مین ہون
ملکہ نے کہا کہ دایہ اُسنے کہا کہ ہان دایہ اُسکے پاس جا کر بیٹھی اُسنے کہا کہ کیا جواب لائین دایہ نے کل حال
بیان کیا اور کہا کہ وہ بہت برہم ہین اپنا عذاب نازل کرنے والے ہین مین نے کچھ نہین بیان کیا اُنھون
نے خود کل حال بیان فرمایا کہ یہ امر آج ہوے کیون نہ بیان کرتے خدا ہین اُنپر کونسی بات ہی جو نہین ظاہر
ہی وہ خود آتے ہین بیٹی اتنا کام کرنا کہ منع کر دینا وہ اپنا عذاب نہ نازل کرین ورنہ سب لوگ تباہ ہو سکتے
ہے سب تیرے عزیز ہین جو کچھ کہا خیر تو صبر کر یہی باتین ہو رہی تھین کہ یکایک سقف کمرہ شق ہوئی آفتاب جادو
اُس شگاف سے مع تخت کمرے مین آیا واقعہ یہ ہوا کہ بعد آنے دایہ کے اُسنے سحر کیا کہ چھت شگافتہ ہو گئی چونکہ

یہ سحر سے دریافت کر چکا تھا کہ ملکہ فلان مقام پر ہی اُسی کمرے کی چھت توڑ کر آیا جیسے ہی ملکہ نے اسکو دیکھا کھڑی
ہو گئی اور بموافق قاعدے کے سجدہ کیا اُسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر تخت پر اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا کہ ملکہ میرے
ہمراہ آسمان پر چلو مین تم کو وہان براحت سے رکھونگا ملکہ نے کہا کہ یہ کیا کہتے ہو مین نہین جاؤنگی ابھی مجھکو دنیا
پر رہنے دو ابھی میرا دنیا سے دل نہین بھرا ہی جب دل سیر ہو جائیگا تو مین تم سے کہدونگی تب لے چلنا
ابھی کیا ضرورت ہی جواب دیا کہ تم کو ان سب نے بہت عاجز کیا اور تمھارے کہنے پر نہین عمل کیا اور تم کو
دروغ گو تصور کیا ملکہ نے کہا کہ اسکا کچھ خیال نہ کرو وہ لوگ واقف نہ تھے بندے ہین وہ کیا خدائی کامون
کو جانین کوئی علم غیب نہین پڑھے ہین دوسرے کبھی ایسا ہوا نہین جو یہ بھی یقین آتا زمانہ سابق مین
کبھی ایسا ہوتا تو یہ امر بھی یقین کر لیا جاتا اسمین کوئی انکی خطا نہین ہی اگر اب ایسا جاننے پر کرین گے
تو ضرور لائق سزا ہین مین نے سُنا ہی کہ تمھارا قصد تھا کہ انپر عذاب اپنا نازل کرو مین یہ کہتی ہون کہ
ابھی نہ عذاب نازل کرو کوئی فائدہ نہین ہی اب وہ لوگ ایسا نہ کرینگے آفتاب نے کہا کہ مجھکو بڑا غصہ
تھا مگر تمھارے خوف سے مین نے عذاب نہین نازل کیا کہ تم ناراض ہوگی مجھکو تمھاری خوشی منظور ہی
خرابی کی بات یہ ہی کہ بندے ہو کر ہمارے کامون مین دخل دین اور جو کوئی کہے اُسکو جھوٹ تصور کرین
اگر کبھی ایسا نہین ہوا تھا تو کیا خرابی کی بات تھی جب ہمارے مزاج مین جو امر آیا اُسکو کیا اب
ہماری طبیعت مین یہ امر آیا کہ ہم ایک بندی ایسی ایسی پیدا کرین کہ جسکے ساتھ دنیا پر عقد کرین اُس سے
جو لڑکا ہو اُسکو خدائی کا اختیار دین اُسکو سب اہل دنیا سجدہ کرین آسمان کے کام مین کردین زمین
کا انتظام وہ کرے ؏ تو کار زمین را نکو ساختی * کہ بر آسمان نیز پرداختی * آج تک کوئی حسین
عورت بھی اس خاندان مین پیدا ہوئی جیسی تم ہو یہ تو خیال نہ کیا کہ کتنا بڑا مرتبہ ہمارے خاندان کو حاصل
ہوتا ہی کہ ہمارے خاندان کی لڑکی خداوندی کی خلعت مین پہونچی اُسپر یہ ظلم وستم کیے یہ لوگ بہت مغرور ہو گئے ہین
جب تک یہ سزا نہ پاینگے یہ راہ راست پر نہ آئینگے ملکہ نے کہا کہ اب کی مرتبہ تو اور معاف کرو اگر اب کی
ایسی خطا ہو تو ضرور عذاب نازل کرنا آفتاب نے کہا کہ تمھارے کہنے سے معاف تو کرتا ہون مگر جس
دن تم قسم کھاؤ گی اُس دن انکی گوشمالی ضرور کرونگا کچھ تو عبرت ہو تاکہ پھر ایسی حرکت نہ کرین ملکہ نے
کہا کہ خیر اسکا کچھ حرج نہین ہی آفتاب نے کہا کہ اگر تم کہو تو مین یہ امر بغیر اس امر کے ظاہر کر دون کہ تم
قسم نہ کھاؤ اور سب پر یہ ظاہر ہو جائے کہ مین نے تمھارے ساتھ عقد کیا ہی ملکہ نے کہا کہ نہین مین اس
امر کی نسبت کہہ چکی ہون کہ مین قسم ضرور کھاؤنگی اپنے اقرار کے موافق ضرور کرونگی مین خلاف اقرار نہ کرونگی
ملکہ کی یہ تقریر سُنکے آفتاب نے کہا کہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر کہا کہ تم شوق سے آگ مین جانا کسی قسم کا
خوف نہ کرنا میری قدرت کا تماشہ سب اہل شہر کو دکھانا تاکہ وہ لوگ بھی جان لین کہ مین خدا ہون اور تم
سچی ہو دروغ گو نہین ہو اچھا اب اُٹھو اور میرے ساتھ کوٹھے پر چلو تاکہ تھوڑی دیر تک بیٹھکر کچھ باتین
کرین ملکہ نے کہا کہ ابھی مجھکو معاف کرو کیونکہ مین قسم کھا چکی ہون کہ جب قسم کھانے چلونگی تو اس کمرے
سے نکلونگی [illegible] سبب سے نہین جا سکتی ہون آفتاب نے کہا کہ خیر تم نے کچھ نہین کھایا ہی کچھ کھاؤ
[illegible] جب [illegible] مراد کو پہونچونگی تو کھاؤنگی آفتاب نے کہا کہ ہم کہتے ہین کھاؤ تم
[illegible] کیون خوف کرتی ہو یہ آگ ہماری پیدا کی ہوئی ہی وہ تم کو کیا تکلیف دے گی
جب یہ [illegible] آفتاب نے کہا ملکہ خوش ہو گئی کہنے لگی کہ مین [illegible] کھاؤنگی کیونکہ انکار کر چکی ہون
یہ سُنکے آفتاب نے کچھ پڑھکے ہاتھ دراز کیا کہ اُسکے ہاتھ مین طبق حلوے کا اور ایک تھال پوریون کا

آیا اُسنے ملکہ کے روبرو رکھا اور کہا کہ لو یہ تو کھاؤ گی ملکہ نے کہا کہ ہان یہ کہکر کھانا شروع کیا خوب سیر ہو کر کھایا
اُسنے سحر سے پانی بھی اُسکے لیے طلب کیا پانی خوب سرد اُسکو پلایا بعد ان سب کامون کے کہا کہ مین جاتا ہون
کل پھر آؤنگا تم کچھ خوف نہ کرو شوق سے اپنے اقرار پر مستعد رہو میری قدرت کا تماشہ دیکھو کہ ہوتا کیا ہی یہ
کہکر تخت کو سحر سے بلند کر کے جس طور سے آیا تھا چلا گیا وہ شگاف سقف برابر ہو گیا نشان تک باقی نہ رہا
دایہ بھی خوش خوش ملکہ کے پاس سے چلی آئی ملکہ بھی بے خوف ہو کر سو رہی یہان تک کہ سحر ہو گئی آفتاب
ملکہ کے صبح کے لیے بھی کھانا چھوڑ گیا تھا ملکہ بیدار ہوئی جو کچھ پانی ملکہ کے پاس تھا اُس سے مُنہ دھویا اور کچھ
حلوا وغیرہ کھا کر بیٹھ رہی خورشید بیدار ہو کر دربار مین آیا سب اہل دربار حاضر ہوے دربار جمع ہوا
خورشید نے وزیر سے دریافت کیا کہ جنگلون سے لکڑیان آکے جمع ہو گئین روغن نفت بھی آ گیا وزیر
نے عرض کیا کہ جی ہان سب سامان جمع ہو گیا تشریف لے چلیے ملاحظہ فرما لیجیے خورشید نے کہا کہ بعد دربار
کے مین چل کر دیکھونگا یہ کہکر اور کاروبار کرنے لگا کاغذات ملکی دیکھنے لگا تا اینکہ وقت دربار کے برخاست
کا آیا دربار جب برخاست ہوا اور سب رخصت ہو کر چلے گئے خورشید ہمراہ وزیر کے اُس مقام پر آیا دیکھا
کہ انبار ہیزم ایسا ہی کہ آسمان سے باتین کرتا ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ برابر قصر کے ایک پہاڑ اور بن کر تیار
ہو گیا روغن نفت کے ہزارون پیپے جمع ہین خورشید نے حکم دیا کہ روغن انبر ڈال کر تین بجے رات
سے آگ لگا دیجائے وزیر نے کہا کہ موافق ارشاد عالی کاربند ہونگا آپ اطمینان رکھین یہ حکم دے دیا
اور خود محل مین چلا آیا مگر مغموم وہ دن بھی تمام ہوا رات آئی خورشید رنجیدہ اس امر سے تھا کہ صبح کو
بدر جل کر خاک ہوگی اُسنے بھی یہ قصد مصمم کر لیا ہی کہ مین بھی اپنی جان دونگا اُسکی زوجہ نے بھی یہی قصد
کیا ہی تمام اہل محل مین تہلکہ پڑا ہوا ہی کہ دیکھیے صبح کو کیا پیش آتا ہی ہم سب کو کیا مقدر دکھاتا ہی خداوند
خیر کرین یہان تو یہ چرچے ہین یہ خیال ہین اُدھر کا حال سُنیے کہ آفتاب جو ملکہ کے پاس سے گیا وہ رات
تو اُسنے بسر کی صبح کو اُٹھکر خیال کیا کہ کیا تدبیر کرون کہ ملکہ آگ سے زندہ نکلے اور کوئی ضرر نہ پہونچے کیونکہ آگ
کا کام جلا دینا ہی اگر تدبیر نہ ہوگی تو ملکہ ضرور جل جائے گی وہ جل گئی تو میری زندگی محال ہی یہ خیال کرتے
کرتے ایک تدبیر اُسکے ذہن مین آئی اُسنے فوراً خون خوک سے چوکا دیا گوگل وغیرہ جلایا نہا کر تہمت باندھکر
چوکی پر روغن خوشبو و عطر سہاگ دو شیشے مین لے کر اپنے روبرو رکھا اور اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کرنا شروع
کیا دن بھر محنت کی وہ روغن و عطر اس قسم کا تیار کیا کہ جو کوئی اُسکو اپنے جسم اور کپڑون مین لگا کر آگ
مین چلا جائے آگ بالکل نہ جلائے گی بلکہ گرمی بھی نہ معلوم ہوگی اس قدر سردی معلوم ہوگی کہ گویا چلہ کا جاڑا
ہی یہ تدبیر کر کے بہت خوش ہوا اور اُس عطر و روغن کو ہاتھ پر لگا کر اور خوب کوئلے کو دہکا کر اپنا ہاتھ اُس
آگ مین براے امتحان رکھا کہ دیکھون جو تدبیر مین نے کی ہی وہ درست ہی یا نہین ایک عرصہ تک ہاتھ آگ
مین رکھے رہا گرمی تک محسوس نہ ہوئی پس ہاتھ نکال لیا اُسکو اُٹھا کر احتیاط سے رکھا کہ رات کو جا کر ملکہ کو
دونگا کہ اُسکو لگا کر کل بوقت سحر آتش مشتعل مین بلا خوف و خطر جائے کوئی ضرر نہ ہوگا اُسکے بعد اُسنے اور
ایک تدبیر کی کہ ان سب کو کسی قدر گوشمالی دینا ضرور ہی وہ بر وقت بیان ہوگی یہ سب تدارک کر کے رات کا
منتظر رہا کہ شام ہو لے تو جا کر دون کہ رات ہو گئی یہ وہ سب اسباب لے کر چلا یہان آج کوئی مارے فکر و
تردد کے سویا نہین خورشید و زوجہ خورشید کا یہ عالم ہی کہ اپنی آرام گاہ مین متفکر ٹہل رہے ہین نیند
نہین آتی ہی جی پر بنی ہی کچھ عقل کام نہین کرتی ہی کہ کیا تدبیر کرین یہان ملکہ انتظار کر رہی ہی کہ ابھی تک
خداوند نہین آئے کہ چھت شگافتہ ہوئی اور آفتاب تخت سحر پر سوار آیا ملکہ نے جیسے اُسکو دیکھا یا تو لیٹی تھی

یا اُٹھ بیٹھی اُسنے اپنا تخت برابر ملکہ کے اُتارا ملکہ نے سجدہ کیا آفتاب نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر
تخت پر بٹھایا اور جو کچھ میوہ وغیرہ لایا تھا روبرو ملکہ کے رکھا اور کہا کہ یہ میوۂ بہشت ہی اسکو کھاؤ
ملکہ نے بخوشی کھایا اور کہا کہ صبح کو مین قسم کھاؤنگی دیکھیے کیا پیش آتا ہی اب ملاقات ہوتی ہی یا نہین
آفتاب نے کہا ملکہ گھبراتی کیون ہو سب امر آسان ہونگے میری قدرت کو بھولی جاتی ہو مین تم سے کہتا ہون
کہ تم شوق سے قسم کھاؤ کچھ خوف نہ کرو اگر تم کو خوف ہی تو مین اسی وقت یہ امر ظاہر کیے دیتا ہون کہ ملکہ
میری زوجہ ہی اور مین خداوند آفتاب ہون تم لوگ بہت مغرور ہوگئے ہو کہ میری زوجہ کا کہنا نہین
مانتے ہو اور اُسکو دروغ گو تصور کرتے ہو اگر اب ایسا کروگے تو سزا پاؤگے ملکہ نے کہا کہ نہین مین قسم
ضرور کھاؤنگی جب یہ ملکہ نے کہا تب اُسنے وہ عطر و روغن ملکہ کو دیا اور کہا کہ یہ شیشی تمام جسم پر مل لینا اور
کپڑون مین لگانا یہ دونون عطر میرے لگانے کے ہین اس سے یہ ہوگا کہ آگ بالکل نہ اثر کرے گی ملکہ
نے کہا اچھا یہ کہکر اُسکے ہاتھ سے وہ شیشی لیلی وہ ایسا خوش ہوا کہ اختلاط کرنے لگا بوسے لب و عارض
کے لینے لگا ملکہ نے کہا کہ تم کو اچھی دل لگی سوجھی ہی یہان تو جان پر بنی ہی تم کو اپنی پڑی ہی یہ کوئی
موقع ہی اُسنے کہا کہ تم پریشان کیون ہوتی ہو خوش ہو عیش کرو یہی زمانہ عیش و عشرت کا ہی کل سے
مین بہت بیقرار ہون گلے سے لگ جاؤ تا کہ قلب کو قرار ہو ملکہ یہ سُنکے نازکی باتین کرنے لگی وہ اور زیادہ
بیقرار ہوا خوب زور سے گلے سے لگایا بوسے لینے لگا دست درازی شروع کردی ملکہ نے حرف سنانے
کے لیے کہا کہ بھئی ہم کو اسوقت کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی تم بیکار پریشان کرتے ہو یہ بھی کوئی موقع ہی
کہ کوئی تو اپنے رنج مین پڑا ہی تم کو اپنے مزے کی پڑی ہی بس بس ہو چکا زیادہ گرمی اچھی نہین
ہوتی ہی اپنے حواس درست کرو آفتاب نے کہا کہ ملکہ مین کیا کرون جو طبیعت کی حالت ہی مین بہت
پریشان ہون ملکہ نے کہا پریشان ہو تو ہو یہ بھی کوئی بات ہی تمھاری تو وہ مثل ہی کہ بڑھیا نے سیکھا سلام
نہ دیکھی صبح نہ دیکھی شام واہ خداوند آپ کو تو اپنی پڑی ہی آپ کے اوپر تو یہ مثل درست ہی چاہے
مردہ بہشت مین جائے چاہے دوزخ مین ہم کو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی صبر فرمائیے آپ
خداوند ہو کر بے صبری کرتے ہین آفتاب نے کہا کہ ملکہ تم میرا مطلب نہین سمجھین مین کسی اور غرض سے
اسوقت تم سے نہین بولتا ہون صرف گلے لگاکر اپنی بیقراری کا علاج کرتا ہون یہ کہکر خوب گلے سے
لگایا پیار کیا عارض کے بوسے لیے تین بجے رات تک ملکہ کے پاس رہا عیش مین مشغول رہا جب تین
بجے کہا کہ لو ملکہ جاتے ہین اب رات کو بالاے بام ملاقات ہوگی ملکہ نے کہا کہ جاؤ میرے بھی اب
قسم کے کھانے کا وقت آتا ہی اگر زندہ رہی تو رات کو ملاقات ہوگی یہ جو ملکہ نے کہا آفتاب نے قہقہہ لگایا اور
ملکہ کے پاس سے اُٹھکر اور تخت پر سوار ہو کر جس طور سے آیا تھا چلا گیا ملکہ بعد جانے آفتاب کے لیٹ رہی چونکہ
رات بھر کی جاگی ہوئی تھی سوگئی اُدھر بیرون قصر وزیر نے روغن نفت ہیزم پر ڈال کر آگ لگا دی شعلہ بلند
ہونے لگے لکڑیان جلنے لگین گرمی پھیل گئی اب کوئی اُسکے قریب نہین جا سکتا ہی وہ مقام اُسوقت دوزخ
سے کم نہ تھا اگر ایک عالم اُسمین گرتا تو جل کر خاک ہو جاتا روز محشر کی گرمی اُسکے حدت کی روبرو کوئی اصل نہ
رکھتی تھی وہ اُتنی رات بھی بسر ہوئی جیسے سحر ہوئی اہل شہر اپنے اپنے گھرون سے قصر شاہی کی طرف چلے خاندان کے
لوگ اور پیشواے مذہب تو قبل سے آگئے تھے وزیر نے اُن سب کو بڑی عزت سے بٹھایا تھا کہ اہل شہر بھی آکر
جمع ہوے اب اتنا مجمع ہوا کہ کبھی ایسا مجمع اُس شہر مین نہ ہوا تھا دس بارہ لاکھ سے آدمی کم نہ تھے علاوہ سپاہ
و لشکر کے اسقدر باشندے شہر کے تھے اب سب کو یہ انتظار ہی کہ دیکھیے ملکہ کب قسم کھانے آتی ہی یہان اندر محل مین

خورشید رات بھر نہین سویا نہ اُسکی زوجہ جب صبح ہوئی خورشید نے بدر کی دایہ کو بلا کر کہا کہ جا کر اُس کم بخت
وبیحیا سے کہو کہ آج قسم کھانے کا دن ہے یقین ہے کہ اہل شہر و خاندان و علماے مذہب آئے ہونگے اور اس انتظار
مین ہونگے کہ اب دختر شاہ قسم کھانے آتی ہے لہذا اگر تو اپنے اقرار پر قایم ہے تو چل کر قسم کھائے جو تیرے مقدر اور
ہماری قسمت مین ہو پیش آئے کیون رہجائے دایہ یہ سُنکے کمرے مین آئی دیکھا کہ ملکہ سورہی ہے پانون پر ہاتھ رکھکر
جگایا جب وہ ہوشیار ہوئی دایہ کو دیکھا کہ وہ جگا رہی ہے مگر آنسو آنکھون مین بھرے ہوے ہین کہا کیون
دایہ مجھکو کیون اُٹھایا اُسنے کہا کہ آپ کے والد نے فرمایا ہے کہ سب لوگ جمع ہوے ہین قسم کھانے چلو ملکہ نے کہا کہ
آج میرے قسم کھانے کا دن ہے خیر میرے واسطے پوشاک نفیس منگاؤ اور میرے زیور کا صندوقچہ اُٹھا لاؤ اور میری
مشاطہ سے کہدو کہ آکر میرے شانہ کرے دایہ یہ سُنکے کمرے کے باہر آئی خورشید سے کہا کہ وہ قول پر
موجود ہین بموجب اقرار قسم کھانے کو مستعد ہین آپ بند و بست فرمائین خورشید نے یہ سُنکے اپنی زوجہ
سے کہا کہ فلان قصر کے نیچے آتش افروختہ ہوگی تم بدر کو لیکر اُسی قصر پر آنا اور اُس سے کہنا کہ یہان سے
آگ مین کودے مین باہر جاتا ہون دیکھون کون کون آیا ہے یہ کہکر خورشید آب دیدہ باہر آیا یہان آکر دیکھا
کہ بڑا مجمع ہے سر ہی سر دکھائی دیتے ہین تمام شہر جمع ہو گیا ہے ایک بلندی پر وزیر مع تمام پیشوا اے دین و
افسران سپاہ و بزرگان قوم کے موجود ہین خورشید کو جو سب نے دیکھا سب اہل شہر نے سلام کیا غل پڑگیا بادشاہ
تشریف لائے خورشید سب کا سلام و مجرا لیتا ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان وہ لوگ موجود تھے سب نے تعظیم دی
صدر مین جگہ خالی تھی خورشید مسند حکومت پر متمکن ہوا اور سب حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ لوگون کو
مین نے بڑی زحمت دی اور تکلیف ہوئی لہذا معاف فرمائین تھوڑی دیر کی اور زحمت ہے بعدہ برخصت جا کر
اپنے بستروں پر آرام کرین پھر مین کسی صاحب کو تکلیف نہ دونگا یہ کلام خورشید کے سُنکے سب نے کہا کہ ہم کو
بالکل زحمت نہین ہوئی بلکہ آپ نے ہماری خوشی کے واسطے وہ امر گوارا کیا ہے کہ جو کبھی کوئی نہ گوارا کرے گا
خورشید نے اسکے جواب مین کہا کہ یہ تو خداوند پر روشن ہے بیرون محل تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اندر محل کے
تمام عورتین اُس قصر پر قبل سے جا کر موجود ہوگئین چلمنین پڑ گئین یہان دایہ نے مشاطہ سے کہا کہ چلو تمکو
تمہاری ملکہ یاد کرتی ہین وہ تمام سنگار کا سامان لیکر چلی دایہ نے بہت نفیس پوشاک اور صندوقچہ زیور
نکالا اور لیکر حاضر ہوئی ادھر مشاطہ نے آکر ملکہ کے شانہ کیا بعدہ ملکہ نے پوشاک پہنی زیور سے اپنے کو
آراستہ کیا ہر چند کہ حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را ✤ مگر بمقتضاے وقت چین
ذرا بی کو چمکایا ماہ آفتاب کا دیا ہوا عطر لگایا ایسی خوشبو تھی کہ تمام محل مہک گیا اپنے کو خوب آراستہ و پیراستہ کر کے
مثل عروس شب اول کے کمرے سے باہر نکلی جواہر مین از سر تا پا غرق تھی دھانی پوشاک پہنے ہوے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دھان کے کھیت مین آفتاب نکلا ہے یون اُسکا روے زیبا اُس پوشاک مین نمایان تھا ماں بیرون
کمرہ اس انتظار مین کھڑی تھی کہ بدر نکلے تو مین اُسکو ہمراہ لیکر قصر پر جاؤن وہ جو اس سامان سے نکلی ماں
دیکھکر بیتاب ہو گئی دوڑ کر گلے سے لگا لیا چلا چلا کر رونے لگی اُسکے رونے پر تمام اہل محل رو دیے ایک کہرام مچ گیا
ماں نے کہا کہ افسوس کوئی دم مین یہ صورت زیبا و شکل رعنا میری آنکھون سے پوشیدہ ہو جائے گی
پھر مین کہان پاؤنگی کاش مین اس واقعہ سے قبل مر جاتی تو یہ واقعہ اپنی آنکھ سے نہ دیکھتی افسوس جن کے
مرنے کے دن ہون وہ تو زندہ رہین اور جو کہ مرنے کے قابل نہون وہ خود اپنے پانون سے طرف موت کے
جائین کیا انقلاب زمانہ ناہنجار اور کیا اگر دس کر دن عذر ہے کیا اختیار ہے یہ کہکر اور آنسو پاک کر کے کہا
کہ بیٹی چل بدر نے اپنی ماں کی کسی بات کا جواب نہ دیا خاموش سُنا کی جب اُسنے کہا کہ چلو بس چلنے پر مستعد

ہوگئی ہمراہ ہولی بڑے تزک و تحشم سے بالائے قصر اپنے مان کے ہمراہ آئی یہان تمام قصر عورات محل سے
مملو تھا جیسے ملکہ کو آتے ہوئے دیکھا سب نے جگہ دی اور جو کوئی ملکہ کو دیکھتا تھا اُف کہکر کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیتا تھا
یہ اُس مقام پر آئی کہ جہان پر زیر قصر آگ بھڑک رہی تھی شعلے لپک لپک کر آسمان پر جاتے تھے اگر اتفاق سے
کوئی طائر اڑتا ہوا اُدھر سے چلا وہ بسبب حدت آتش اور گرمی کے اور بسبب شعلہائے بلند کے کہ جسکی وجہ
سے اُسکے پر پرواز جل جاتے تھے اور وہ آگ مین گر کر خاک ہو جاتا تھا اُدھر آفتاب جادو ملکہ کے پاس سے
جو چلا تھا اُس مقام پر آیا کہ جہان آگ مشتعل تھی اُس آگ سے علیحدہ بلندی پر اپنا تخت سحر قائم کیا اور
اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیا اور اس انتظار مین ہے کہ ملکہ آگ مین کودے تو مین اپنا کام کرون یہ تو اس انتظار مین ہے
اُدھر ملکہ اُس قصر پر آئی وہ قصر جو بسبب آتش مشتعل کے کہ زیر قصر تھی کرۂ نار ہو رہا تھا جس قدر عورتین اُس
قصر مین تھین سب کی سب دریائے عرق مین ازسرتاپا غرق تھین اُس قصر کی در و دیوار مثل آگ کے جل
رہی تھی پانوُن زمین پر نہ رکھے جاتے تھے بدنون سے شعلے نکل رہے تھے سب کا تو یہ خیال تھا مگر بدر کا
یہ عالم تھا کہ بالکل اُسکو گرمی نہ محسوس ہوتی تھی بسبب روغن و عطر سحر کے جو کہ وہ لگائے ہوئے تھی
جو کہ آفتاب بناکر دے گیا تھا یہان تک کہ ملکہ اُس مقام پر پہونچی کہ جہان پر زیر قصر آگ روشن تھی بس ملکہ
نے کہا کہ کوئی پکار کر کہدے کہ بدر قسم کھاتی ہے سب ہوشیار ہو جائین اور اپنی صداقت سب پر ظاہر
کرتی ہے یہ جو ملکہ نے کہا تو ایک عورت نے پکار کر کہا کہ سب اہل مجمع و بادشاہ کو معلوم ہو کہ ملکہ قصر پر تشریف
لائی ہین اور اب موافق اپنے اقرار کے قسم کھا کر آتش افروختہ مین کودتی ہین یہ جو اُسنے پکار کر کہا ایک مرتبہ
تمام مجمع اُس قصر اور آگ کی طرف دیکھنے لگا خورشید بھی متوجہ ہوا جب ملکہ نے دیکھا کہ سب مجمع ادھر متوجہ
ہو گیا ہے اور سب کی نگاہ ادھر لگی ہوئی ہے سر غرفے سے باہر نکالا اور سب کو اپنا جلوہ دکھایا سب نے
دیکھا کہ ایک چاند ہے کہ غرفے سے طلوع ہوا ہے سب نظر حیرت سے دیکھنے لگے ایک مرتبہ ملکہ در غرفہ کھول کر
باہر آئی اور باواز بلند یون کہنے لگی کہ اے اہل مجمع آگاہ ہو کہ مین دختر تمہارے بادشاہ کی ہون بدر سیمتن میرا
نام ہے مجھپر تہمت زنا کی لگائی گئی ہے گو کہ مین بالکل اس فعل سے بری ہون مین سچ کہتی ہون کہ میرے ساتھ
میرے اور تمہارے خدا نے عقد کیا یہ حمل مجھکو اُنھین کا ہے مگر کوئی یقین نہین کرتا ہے لہذا مین قسم کھاتی ہون
کہ اگر مین سچ کہتی ہون تو یہ آگ سوزان مجھکو ضرر نہ پہونچائے اور مین زندہ اس سے نکلون اور اگر جھوٹی ہون
تو جل کر خاک سیاہ ہو جاؤن یہ کہکر کہا کہ اے آتش سوزان تجھکو قسم ہے خداوند کی اگر مین دروغ گو ہون اور
یہ حمل مجھکو خداوند کا نہ ہو اور نہ خداوند نے میرے ساتھ عقد کیا ہو تو تو مجھکو جلا کر خاک کردے اگر سچی ہون
اور میرے ساتھ خداوند نے عقد بھی کیا ہو اور یہ حمل بھی اُنھین کا ہو تو کچھ ضرر نہ پہونچے یہ کہکر فوراً قصر پر سے
آگ مین کود پڑی سب نے دیکھا کہ ایک خورشید تھا کہ بلندی سے طرف پستی کے چلا ایک زلزلہ مجمع مین ہوا کہ
بادشاہ کی دختر نے اپنے تئین قسم کھا کر آگ مین گرا دیا تمام لوگ اُسکی صورت یاد کر کے رونے لگے مگر
خورشید کا یہ عالم ہے کہ خاموش صورت تصویر سکوت مین بیٹھا ہوا ہے قلب پر جو صدمہ گذر رہا ہے وہ اُسی
کے دل پر روشن ہے کس سے بیان کرے اُدھر جو آفتاب نے دیکھا کہ ملکہ نے اپنے کو آگ مین گرایا فوراً
ایک چلو پانی پر ایک اسم دم کر کے آگ کی طرف پھینکا کہ جسکے سبب سے تمام آگ سرد ہو گئی اُدھر تو آب
دمیدہ سحر آگ کی طرف پھینکا اور ادھر ایک برق چمکی کہ جسکے سبب سے تمام مجمع کی آنکھین بند ہو گئین
اُسی برق کے ساتھ ایک صدائے مہیب آئی کہ جسکے سبب سے تمام لوگون کے دل کانپ گئے قصر لرز گیا
بعضون کو غش آگئے جب یہ صدائے ہولناک آچکی اور سب کے حواس درست ہوئے اُسوقت صدا آئی

که ای بندگان من یه بشنید قدرت مرا که یون بچاتے ہین اُسکو جسپر ہم مہربان ہوتے ہین تم سب نے تو میری معشوقه
کے جلانے مین کوئی درجه نہین باقی رکھا تھا مگر آگ کیونکر جلاتی میری معشوقه کو یه بھی تو میری خلق کو ہوئی ہی
تم لوگون نے تو اُسکو دروغگو تصور کیا تھا مگر جو که سچا ہو اُسکو کیا خوف ای بندگان من معلوم ہوتا ہی که آج کل
تم نے انحرافی پر کمر باندھی ہی اور مغرور ہو گئے ہو دیکھو بڑی خرابی ہو گی میری بندگی سے باز نه آؤ مین تمھارا خالق
ہون تمھارا پیدا کرنے والا ہون تمھارا رزق دینے والا ہون حیف کا مقام ہی که تم نے میری معشوقه کے کہنے
پر عمل نه کیا اور نه یه خیال کیا که ہمارا یه مرتبه ہوا که بادشاه کی دختر کو خداوند نے اپنی زوجیت مین قبول کیا اور
ہمارے بادشاه کے محل مین نزول فرمایا یه کس درجه اعزاز کا باعث ہی که آفتاب نہاده قدم بخانه ما
یه شرف کیا کم تھا یه امر تو زیادتی اعتقاد کا سبب تھا نه یه که اُسکو دروغ تصور کیا ضرور تمھارے دلون مین
فرق آگیا ہی یه کوئی فرض نہین ہی که جو امر ہمیشه سے چلا آتا ہی وہی ہو جب ہمارا جی چاہا ویسا ہم نے کیا
جس گھر مین دل چاہا نزول کیا کوئی ہمارا حاکم نہین ہی ہم سب کے خدا ہین ہمین خورشید کی دختر خوبصورت
معلوم ہوئی گو که ہمین نے خلق کیا تھا ہمین اپنے تصرف مین لائے ای خورشید تو نے بھی اس شرف کو
اپنے لیے غنیمت نه خیال نه کیا تو بھی اُسکے کہنے کو دروغ سمجھا تو خود اپنے ہاتھ سے قتل کرنے کو چلا تھا اگر وه قسم
کھانے پر اقرار نه کرتی تو تو قتل کر ڈالتا اُسکے خون مین مبتلا ہوتا اب تو بہت مغرور ہو گیا ہی مجکو اپنی معشوقه
کا پاس ہی ورنه وه عذاب نازل کرتا که تمام شہر خاک سیاه ہو جاتا مگر یه پاس ہی که تو میری معشوقه کا باپ ہی
اب مین تم سب کو آگاه کرتا ہون که یه حمل میرا ہی مین نے اپنا نور قدرت اُسکے شکم مین اُتارا ہی یه لڑکا جو پیدا
ہو گا یه خدائی کرے گا میرا نائب ہو گا تمام لوگ اُسکو سجده کرینگے ای بندو میرے مین تم کو آگاه کرتا ہون
که میری بندگی سے باز نه آنا میری پرستش کیے جانا اور اپنے بادشاه و دختر شاه کی عزت کرنا که وه ہماری
منظور کرده ہین ہماری اُنپر نظر رحمت ہی اب ہم جلتے ہین بہشت مین سجده کرو یه صدا آئی تھی که سب کے سب
ایک مرتبه سجدے کو جھکے تھے که پھر صدا آئی که اب سر اُٹھا کر دیکھو ملکه زنده و سلامت بالاے آگ جو که میرے
حکم سے سرد ہو گئی ہی کھڑی ہی لایق عزت ہی یه سُنکے سب نے سر اُٹھائے اور کہا که خداوند تیری قدرت بہت
وسیع ہی ذات تیری رفیع ہی واقعی جسپر تیری نظر عنایت ہی وه ہمیشه سرفراز ہی ہم سے خطا ہوئی معاف
فرما اب ایسی خطا نه ہو گی ہم تیری بندگی سے سر نه اُٹھائینگے یه عذر کرکے آگ کی طرف جو دیکھا تو کیا دیکھا
که تمام آگ سرد ہی اور اُسی پر ملکه کھڑی ہوئی ہنس رہی ہین ع جب وه بت آتش سوزان سے مقرر نکلا +
آتشین برج سے گویا مه انور نکلا + بس یه دیکھنا تھا که خورشید بیتاب ہو کر دوڑا مگر جب قریب اُسکے پہونچا
ابھی تک اُس مقام پر اسقدر گرمی تھی که اُسکو یه جرأت ہوئی که وه اپنی لڑکی کے پاس جا سکے فوراً تھم گیا
اب تو ملکه کو دیکھکر اہل مجمع مین یه غل ہوا که ملکه سچی تھی دیکھو زنده ہی آگ سرد ہو گئی کیا قدرت خداوند آفتاب
ہی یه اہل اسلام کے بھی خدا ہین قدرت معاذ الله نہین ہی که وه آگ سے کسی کو بچا لے ہمارا خدا وه خدا ہی جو که
ہر وقت اپنے نور سے ہم کو سرفراز فرماتا ہی ہم اُسکے نور کی روشنی مین تمام دنیا کے کام کرتے ہین کیا اُسنے
اپنی قدرت ہم کو دکھائی که ملکه کو سلامت رکھا اور یه شرف ہمارے بادشاه کو بخشا اُسکے محل خاص مین
نزول فرمایا اُسکی دختر نیک اختر کو اپنے ناموس خاص مین شامل کیا دیکھو ملکه صحیح سلامت موجود ہی بیکار کی یه
تہمت اُسپر تھی وه بہت سچ کہتی تھی که خداوند نے میرے ساتھ عقد کیا ہی کسی کو یقین نه آیا اب تو وه
سچی نکلی زیر قصر تو یه غل ہو رہا ہی وہان بالاے قصر تمام عورتون مین ملکه کے واسطے شور گریه بلند ہی ملکه کی مان
مین دل خراش کر رہی ہی که جسکے سُننے سے سُننے والون کے کلیجه شق ہوئے جاتے ہین کان پڑی آواز بسبب

رونے کے نہین سُنائی دیتی ہی زوجہ خورشید ہر مرتبہ قصد کرتی ہی کہ اپنے کو آگ مین گرا دے کہ جل کر ہلاک
ہون عورتین پکڑے ہوے ہین کوئی نہین چھوڑتی ہی یہان جب ملکہ سب اہل مجمع و خورشید کو سلامت نظر آئی
اور خورشید دوڑکر قریب آگ کے آیا جرات جانے کی نہ ہوئی وہان سے واپس آکر حکم دیا کہ سلامی کی توپین
فوراً فیر کی جائین خوشی کی توپین بجین یہ حکم دے کر خود دل کو سخت کر کے اُس آگ پر گیا آگ تو سرد ہو چلی تھی صرف
گرمی باقی تھی اسنے اُس گرمی کی برداشت کر کے ملکہ کے قریب گیا اور گود مین اُٹھا لیا اِدھر ہو جب حکم خورشید
توپین جو سلامی کی فیر ہوئین صداے توپ جو بلند ہوئی اہل قصر نے جو سُنی تو زوجہ خورشید نے کہا کہ کوئی
خبر تو لائے کہ یہ توپین کیسی فیر ہوتی ہین یہ کیا واقعہ ہی ایک خواص دوڑ کر بالاے قصر آئی اُسنے دیکھا کہ تمام
اہل مجمع خوش رہے ہین باہم گلے مل رہے ہین بادشاہ کو دیکھا کہ وہ بالاے آگ کھڑے ہین آگ تمام سرد ہو گئی
ملکہ اُنکی گود مین ہی اور اہل مجمع خوش ہو رہے ہین یہ دیکھکر دوڑی ہوئی ملکہ عالم یعنی زوجہ خورشید کے پاس
آئی اور منہ کے بل مارے خوشی کے گر پڑی ملکہ نے کہا کہ تجھکو کیا ہو گیا ہی بہت بدحواس ہو گئی ہی تیرے حواس کدھر
گئے یہ کیا حرکت ہی ہم تو اپنے غم مین مبتلا ہین تو یہ نہین خیال کرتی ہی کہ ہم کیا کرتے ہین اُسنے اپنے حواس
درست کر کے کہا کہ ملکہ عالم مبارک ہو ملکہ آگ سے سلامت نکلین اہل مجمع مین خوشی ہو رہی ہی بادشاہ شاہزادی
کو لیے ہوے گود مین کھڑے ہین یہ اُنکی سلامتی کی توپین فیر ہو رہی ہین ملکہ نے کہا کہ کیون جھوٹ بولتی ہی میرے
بہلانے کے لیے کوئی بھی آگ سے زندہ نکلا ہی جو وہ نکلے گی یہ کبھی زمانہ سلف سے آج تک ہوا ہی جو اب ہوگا
ایسی آگ سے کون نکلیگا اگر پہاڑ بھی آگ مین گرے تو جل کر خاک سیاہ ہو جائے ایک مشت خاک کی کیا اصل
ہی ملکہ یہی کہہ رہی تھی کہ محل دار دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ ملکہ عالم مبارک ہو شاہزادی سلامت نکلین بڑی خوشی ہو رہی
ہی اب تو ملکہ کو کسی قدر یقین آیا یہان بھی گریہ وزاری موقوف ہوئی کہ ملکہ خود اُس غرفہ مین آئی کہ جہان سے بدر
آگ مین کودی تھی جھانک کر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ بادشاہ بدر کو گود مین لیے ہوے کھڑے ہین مگر ابھی اُسی
مقام پر ہین کہ جہان پر آگ افروختہ تھی تمام اہل مجمع خوش ہو رہے ہین یہ دیکھکر ملکہ بہت خوش ہوئی خورشید نے
اُسی وقت ایک نقاب منگاکر اپنی دختر کے منہ پر ڈالی اب اُسکو لیے کر چلے جیسے قریب اُس مجمع کے پہونچے
اب تو یہ حال ہوا کہ سب ٹوٹ پڑے کوئی دوپٹہ نوچے لیے جاتا ہی کوئی ہاتھ آنکھون سے لگاتا ہی کوئی پانون
چومتا ہی کوئی خاک قدم لے کر آنکھون سے لگاتا ہی بادشاہ کو دو قدم راہ چلنا دشوار ہو گیا ہی جون تون کر کے در
قصر پر آئے داخل قصر ہوے یہان سب اہل مجمع اُس راکھ کی انبار پر آکر گرے اور اُٹھا اُٹھا کر لے چلے کہ یہ خاک
متبرک ہی کہ اسیر خداوندی کی زوجہ بڑی دیر تک تشریف فرما رہین یہ آگ بحکم خداوند سرد ہو گئی یہ اس قابل ہی کہ ہم
اُسکو اپنی آنکھون سے لگائین متبرک خیال کرین اسکا ادب کرین تمام اہل شہر اُس راکھ کو لے گئے اُس مقام پر
راکھ کا نام بھی نہ رہا بلکہ کسی قدر اُس مقام کی خاک بھی اُٹھا لی وہ لوگ تو لے کر چلے گئے ادھر وزیر علماے
مذہب و اہل خاندان کو اپنے ہمراہ لے کر دیوان خانہ شاہی مین آیا بڑی عزت سے بٹھایا اُدھر جو بادشاہ
داخل قصر ہوا سب نے جو دیکھا کہ بادشاہ دختر کو لیے ہوے آتے ہین محل مین ہلچل پڑ گئی کہ بادشاہ
تشریف لائے ملکہ بھی ہمراہ ہین خوب خداوند نے سلامت نکالا ملکہ سچ کہتی تھین انکی تو عزت کرنا چاہیے یہ
کہکر اہل محل دوڑے یہ خبر سُنکے ملکہ کی مان دوڑی ہوئی آئی کہ بادشاہ مع دختر کے تشریف لاتے ہین جب
خورشید نے دیکھا کہ زوجہ آتی ہی پکار کر کہا کہ لو ملکہ مبارک ہو تمھاری دختر زندہ آگ سے نکلی یہ سچی تھی ہم
کو لازم ہی کہ ہم اُسکو اپنے سر کا تاج سمجھین بڑی عزت کرین ہماری عقل کا قصور تھا اسیر سے زر و جواہر
نثار کرنے کا موقع ہی کہ دوبارہ زندگی ہوئی کوئی بھی آگ سے آج تک زندہ نکلا ہی یہ ضرور خداوندی

زوجہ ہی خداوند نے ہم کو آگاہ کر دیا وہ بہت برہم ہوے واقعی ہم سے قصور ہوا تھا کہ ہم بیگناہ ملکہ کے
قتل کے درپے ہوے تھے یہ بالکل بے گناہ ہی خیر خوب اسنے قسم کھانے پر اپنی عقل سے اقرار کیا ہم کو گناہ
سے بچایا ورنہ بڑی خرابی ہوتی تو اسکو گود مین لو پیار کرو ملکہ نے دوڑ کر پدر کو گود مین لیا حکم دیا کہ لاؤ جواہر
مین اپنی دختر پر سے نثار کرونگی یہ حکم دینا تھا فوراً کئی صندوقچے جواہر کے حاضر کیے گئے ملکہ نے پدر پر سے
نثار کرنا شروع کیے اہل محل نے لوٹنا شروع کیا یہان تک کہ تا بارہ دری بہت سا جواہر نثار کیا لاکر خورشید
بٹھایا تمام اہل محل آنے لگے اور قدم چومنے لگے ہاتھ آنکھون سے لگانے لگے تمام پوشاک اُسکی اہل محل
نوچ لے گئے دوسری پوشاک زیب جسم کی بڑی دیر تک مان کے پاس بیٹھی رہی مان عذر و معذرت کرتی
رہی کہ بیٹی میری خطا اور اپنے باپ کی خطا معاف کر ہم سے قصور ہوا ہم کو نہین معلوم تھا کہ تم ہیچ کیسی ہو صرف
عزت و آبرو و انگشت نما ہونے کے خیال سے اتنی ہم نے سختی کی دوسرے آج تک ہمارے خاندان مین کسی
نے ایسا نہین کیا تھا اب تو جو ہونا تھا وہ ہوگیا پدر نے کہا کہ آپ یہ کیا فرماتی ہین خوب ہوا کہ یہ امر یون ظاہر
ہوا اگر یون نہ ظاہر ہوتا تو کوئی نہ یقین کرتا اور میرے مقدر مین بھی یون ہی لکھا تھا آپ کا اسمین کیا قصور
آپ کیون مجھکو شرمندہ کرتی ہین یہ جو کچھ کیا آپ نے یا والد بزرگوار نے صرف غیرت کے خیال سے کیا کہ کوئی
انگشت نما نہ کرے اب تو کوئی زبان سے بھی نکال نہین سکتا ہی مین کیون برا ماننے لگی ہر ایک مان باپ
اپنی اولاد پر جب اسکو بدراہ دیکھتے ہین تنبیہ کرتے ہین کوئی آپ نے خلاف قاعدہ نہین کیا کہ مین
برا مانونگی اب مین رخصت ہوتی ہون اپنے مقام پر جاکر آرام کرونگی کہ آج تین دن سے مین نے
آرام نہین کیا جاگ کر یہ راتین بسر کین ملکہ نے کہا کہ جاؤ آرام کرو کہین طبیعت نہ بدمزہ ہو جائے پدر مادر کے
پاس سے اٹھکر اپنے مقام پر آئی تمام خواصین مصاحبین آکر حاضر ہوئین اور شکایت کی کہ آپ کی
رفاقت مین ہم پر بڑے بڑے ظلم ہوے زد و کوب ہوئی مگر ہم نے جو اصل واقعہ تھا وہ بیان کیا اپنے
قول سے نہین پھرے لاکھ لاکھ دہائی دیا فقت کیا ہم بیان کیا کرتے جھوٹ بولتے پدر نے کہا کہ جو جسکے مقدر مین
تھا وہ ہوا یہ کہکر انکو انعام دیا اور کہا کہ آج بالائے بام ضرور سامان عیش و عشرت کرنا انھون نے کہا کہ اب
کیا خوف ہی یہان تو یہ باتین ہورہی ہین ادھر خورشید بیٹی کو محل مین پہونچا کر دیوان خانہ مین آیا
سب نے اٹھکر تعظیم کی اب تو اور زیادہ عزت کی ایک تو بادشاہ تھا دوسرے انکے نزدیک یہ شرف
حاصل ہوا کہ اسکی دختر پسند نگاہ قدرت و مطبوع طبع خداوند ہوئی وہ اپنے عقد مین لائے محل شاہی
مین نزول فرمایا یہ کس قدر بڑا مرتبہ حاصل ہوا اسکی بھی عزت کی گئی بلکہ سب نے خورشید کے ہاتھ چومے
خورشید نے کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی اور اسکی بابت کیا فرماتے ہین کہ مین کیا کرون آیا اسکو
اپنے مکان مین رہنے دون یا الگ کر دون سب نے کہا کہ اب کیا خوف ہی کوئی الزام آپکو نہین دے
سکتا ہی کوئی اب خلاف حکم و احکام خداوند نہین کہہ سکتا ہی سب پر ظاہر ہوگیا ہی کہ ملکہ کے ساتھ خداوند
نے عقد کیا کسی کو اس امر سے انکار ہو سکتا ہی کوئی اسکے حکم سے سرتابی کر سکتا ہی یہ تقریر سُنکے
خورشید نے کہا کہ جو کچھ آپ لوگ حکم دین سب نے کہا کہ شوق سے آپ ملکہ کو اپنے یہان رکھین بلکہ اسکی
عزت کرین کیونکہ اب وہ لائق عزت و توقیر و قابل پرستش کے ہی یہ سُنکے خورشید بہت خوش ہوا
خورشید نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ایک جشن اس خوشی کا کرون بہت سا انعام و اکرام اپنے ملازمون
اور سپاہ کو دون اسکی ایسی خوشی کرون کہ کسی بادشاہ نے نہ کی ہوگی کیونکہ تین خوشیان ہین اول تو شادی کی
خوشی نہین کی ہی ایک تو وہ خوشی دوسرے ملکہ کے بچنے کی تیسرے اس امر کی خوشی کہ خداوند نے میرے

اور یہ کرم کیا سب نے جواب دیا کہ ضرور ہے پس اُسی وقت خورشید نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کیا جائے
جس طور سے ہم حکم فرمائیں یہ یہ سامان ہو کہ تمام اہل شہر کی دعوت کی جائے کیا امیر کیا غریب کیا شاہ و وزیر
کیا پیر و جوان کیا صغیر و کبیر کیا تاجر و فقیر ہر صاحب پیشہ تا اینکہ کوئی اہل شہر سے باقی نہ رہے تمام شہر
آئینہ بند کیا جائے ہر ایک کے مکان پر ہماری طرف سے صحبت ناچ و رنگ برپا ہو تمام لشکر کو وردیاں
تقسیم کی جائیں ملازموں کو جوڑے ملیں جشن خسروانہ و بزم شاہانہ برپا ہو میں یہ خوشی پندرہ روز تک
کرونگا اپنے قریب غم کو نہ آنے دونگا اور شہر میں بھی یہ ہی منادی ندا کرے کہ پندرہ روز تک تمام اہل
شہر بادشاہ کے مہمان ہیں کوئی اپنے گھر میں طعام وغیرہ کی فکر نہ کرے جو کچھ ضرورت خرچ وغیرہ کی ہو خزانہ
شاہی سے لے کسی قسم کا لحاظ نہ کرے در خزانہ وا کر دو کسی طرح کا کچھ خیال نہ کرو یہ حکم جو بادشاہ نے
دیا وزیر نے اُسی وقت بموجب حکم شاہ احکام جاری کیے منادی نے ندا کی سامان جشن ہونے لگا تمام
شہر آئینہ بند کیا گیا شہر کی آراستگی کی گئی اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ہم بادشاہ کے مہمان ہیں ہر ایک نے اپنے
مکان کی آرائش کی دُکانیں آراستہ کی گئیں تمام شہر میں خوشی کا سامان ہوا شاد ہر ایک پیر و جوان ہوا
بارگاہ شاہی فرش وغیرہ سے مزین کی گئی ہزاروں طائفے اطراف و جوانب سے طلب کیے گئے ہر ایک
گلی کوچے میں ناچ کا سامان ہوا تمام لشکر کو وردیاں مخملی عنایت ہوئیں سب ملازموں کو اندر باہر جوڑے
مرحمت ہوئے تمام شہر گلنار ہو گیا ہر ایک کے مکان پر خوان کھانے کے روانہ کیے گئے ہر صبح و شام دونوں
وقت جو کہ مسافر تھے اُنکو سرا میں طعام ملتا تھا کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکو طعام لذیذ نہ ملتا ہو غرض کہ خورشید
نے بہت روپیہ صرف کیا سب کو انعام دیا فقیروں کو اس قدر روپیہ تقسیم کیا کہ وہ امیر ہو گئے گدا کا نام نہ رہا
پندرہ دن تک کوئی ایسا نہ تھا کہ خوش نہ ہو در زندان وا کیا گیا قیدی آزاد کیے گئے خورشید نے پندرہ
دن تک کوئی ملکی کاغذ نہیں دیکھا مالگزاری اہل دیہات پر ایک سال کی معاف کی گئی پندرہ دن کے بعد
بزم عشرت موقوف ہوئی اُدھر محل میں بھی بزم عشرت برپا تھی بالائے بام ملکہ ہر روز صحبت عیش و طرب
برپا کرتی تھی آفتاب جادو روز آتا تھا رات بھر رہتا تھا صبح ہوتے چلا جاتا تھا جس دن ملکہ نے قسم
کھائی تھی اور رات کو بالائے بام جا کر بزم عشرت برپا کی تھی ملکہ نے خوب شکایت کی کہ آپ نے پہلے نہ ظاہر
کر کے یہ امر پیدا کیا جو بدنامی کا سبب ہوا آفتاب نے کہا کہ بدنامی اُسوقت ہوتی کہ جب تم کوئی فعل
خلاف شرافت کرتیں جو سبب بدنامی ہوتا ایسی ویسی باتیں تو ہوا ہی کرتی ہیں اور خوشی سے بسر ہوتی ہے
اب تو بے خوف و خطر بسر کرنے لگے یہاں تک نو ماہ گذرے زمانہ وضع حمل قریب آیا ملکہ کو درد زہ شروع ہوا
ملکہ کی ماں کو جو معلوم ہوا کہ ملکہ کو درد زہ لگے ہیں اُس وقت تمام محل میں خبر ہو گئی دایہ وغیرہ طلب کی گئی
یہاں تک کہ ملکہ کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا نہایت حسین و خوبصورت بالکل اپنے نانا کی صورت تھا کوئی
فرق نہ تھا بعینہ خورشید تھا خورشید نے اُسکا نام برجیس رکھا اہل تنجیم کو طلب کیا اور اُن سے حکم فرمایا کہ
اس لڑکے کے طالع دیکھو کیسے ہیں اہل رمل نے حساب کر کے عرض کیا کہ یہ لڑکا بڑا صاحب اقبال ہے
نصیب ور ہے صاحب قسمت ہے بہت بڑا بادشاہ ہوگا لوگ اسکی پرستش کرینگے لاکھوں کا لشکر اسکے زیر
حکم ہوگا بہت سے ملکوں پر اہل اسلام کے اسکا قبضہ ہوگا اکثر اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا بڑی بڑی
لڑائیاں ہونگی مگر ہر مرتبہ یہی ظفر مند ہوگا خورشید یہ سنکے بہت خوش ہوا اور اُنکو انعام و خلعت دے کر
رخصت کیا بہت سا روپیہ تقسیم کیا بہت بڑی خوشی کی روز ولادت سے تا یوم چھٹی بزم عشرت برپا کی صحبت
ناچ و رنگ آراستہ کی تمام اہل شہر کی دعوت کی لشکر کو وردیاں تقسیم کیں تمام ملازموں کو جوڑے تقسیم

کیے چھٹی بڑے دھوم سے کی اُسکا بڑا سامان کیا جس دن لڑکا پیدا ہوا تھا اُس دن جو آفتاب آیا تو اُسکو
معلوم ہوا کہ ملکہ کے یہان لڑکا پیدا ہوا ہی وہ بہت خوش ہوا اور اُسی خوشی مین جو کہ یہ خبر دینے آئی تھی اور
اُسکے آنے کے قبل سے بالاے بام موجود تھی اُسکو انعام دیا بہت خوش کیا اُسی دن بوقت سحر جو خورشید بیدار
ہو کر اپنی آرام گاہ سے باہر نکلا تو ایک عورت نے روبرو آکر سلام کیا اور ایک کاغذ خورشید کے ہاتھ
مین دیا جب اُس کاغذ کو خورشید نے پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ اے بندۂ من آگاہ ہو کہ تم کو حکم دیا
جاتا ہی کہ اُس لڑکے کے پیدا ہونے کی نہایت درجہ خوشی کرنا اور ہم نے روپیہ اُسکے صرف کرنے
کے لیے فلان کمرے مین رکھ دیا ہی یہ رقعہ ہم نے تم کو اپنی ایک حور قدرت کے ہاتھ بھیجا ہی پس موافق
میری تحریر کے کاربند ہونا یہ رقعہ پڑھکر جو خورشید نے دیکھا اُس عورت کو نہ پایا بہت حیران ہوا
چونکہ وہ عورت سحر تھا آفتاب کا رقعہ ہاتھ مین دے کر غائب ہو گیا اب جا کر خورشید نے دیکھا تو
واقعی کئی لاکھ روپیہ اُس کمرے مین جمع تھا اُسکو لیا اپنے تصرف مین لایا صرف کرنے لگا خوب دھوم سے
چھٹی کی بہت سے لڑکے جو کہ اُس دن پیدا ہوے تھے اُنکو طلب کر کے برجلیس کے ہمراہ پرورش کے
لیے نوکر رکھے سیکڑون ملازم اُسپر معین کیے گئے برجلیس پرورش ہونے لگا خورشید نے اُسکی پرورش
مین بڑا روپیہ صرف کیا اس عرصہ مین جب کہ برجلیس کوئی ڈیڑھ برس کا ہوا ہوگا کہ ایک لڑکی بطن سے
ملکہ مدہر کے نہایت حسین و خوبصورت پیدا ہوئی کہ جسکے حسن کے روبرو خورشید فلک ماند تھا جسکا عارض
مثل آفتاب کے روشن تھا جٹی بھوین کشادہ پیشانی آنکھین اُسکی چشمہاے آہو کو شرمندہ کرین بینی
خوبصورت لب برگ یاسمین غنچہ دہن نازک بدن جس نے اُسکو دیکھا اُسکے منہ سے نکل گیا کہ یہ عالم شباب
مین ہزارون کے گلے کاٹے گی لاکھون اسیر ہونگے یہ اپنی ماں سے زیادہ خوبصورت ہوگی سہ پارہ خواہد شد
از دست گریبانے چند ؎ کیون نہ ہو خداوند کی دختر ہی نور خالص سے اسکا خمیر ہوا ہی حسن اُسکے خمیر مین
ملا ہی وہ بھی پرورش پانے لگی اُسکا نام خورشید نے ملکہ ثریاے سیمتن رکھا ان دونون کی بڑی عزت
کی جاتی تھی اس خیال سے کہ یہ دونون خداوند کے فرزند ہین نور خالص سے پیدا ہوے ہین نور چکیدۂ
قدرت انکو کہنا چاہیے لوگ انکی زیارت کو آتے تھے زیارت کرتے تھے خورشید نے اسکی ولادت مین بھی
بڑا روپیہ صرف کیا اسکے اوپر بھی سیکڑون ملازم نوکر رکھے اب پرورش پانے لگی یہان تک اُسکا دودھ
بڑھا اُسکی بھی بڑی خوشی ہوئی اُسکے بعد اُسکو براے تعلیم کے بٹھایا ہر فن کے کامل حاضر ہوے معلم
سپاہی ہر ایک قسم کی تعلیم برجلیس کو دی جانے لگی تیر اندازی شہسواری چوگان بازی نیزہ بازی
گرزبازی شمشیر زنی فن کشتی تیغ اندازی سب قسم کی تعلیم دی جانے لگی اب وہ سب فن سیکھنے لگا بہت
جلد اُسنے ترقی کی یہ نوبت پہونچی کہ سات برس کے سن مین جملہ علوم و فنون سے فراغت حاصل کر لی مشتاق ہوا
شہرۂ آفاق ہوا ایک دن کا ذکر ہی کہ خورشید دربار مین تھا ابھی تک آفتاب نے اپنے کو ظاہر نہ کیا تھا
مگر ہر روز آتا تھا عیش و عشرت سے بسر کرتا تھا اب جو اتنا زمانہ گذرا اسنے خیال کیا کہ اب کب تک یون
پوشیدگی مین بسر کرون اپنے کو ظاہر کرون تو بہتر ہی اب وہ زمانہ ہی کہ مین اپنے کو ظاہر کر کے ایسی تدبیر کرون
کہ دین آفتاب پرستی کو ترقی ہو اسنے جو سحر سے دریافت کیا کہ خورشید کی کس قدر عمر باقی ہی معلوم ہوا
کہ تھوڑا عرصہ باقی ہی کہ یہ دنیا سے طرف جہنم کے کوچ کرے گا پس اسنے یہ سوچ کر کہ اب موقع ہی اپنے کو
ظاہر کرنے کا جب خورشید مر جائے تو برجلیس کو برسر حکومت بٹھاؤن اسکو سجدہ کرنے کا اہل شہر کو حکم دون
دور جو جو امر کہ مین نے تجویز کیے ہین اُنکو ظاہر کرون بس خورشید دربار مین تھا یہ اپنی صورت ایک

ایک جوان رعنائی بنا کے مُنھ پر نقاب ڈالکے آیا اپنے اسقدر نور سحر سے پیدا کیا ہی کہ نقاب کے باہر نکلا آتا ہی
یہ جس مقام پر جاتا ہی روشنی ہو جاتی ہی خورشید یہان دربار مین تھا کہ وہ سحر سے اپنے کو درست کر کے
طرف دربار کے چلا یہان آکر سب دربار کو آراستہ پایا بس اپنے سحر سے برق چمکائی ایک روشنی ہوئی
سب کی آنکھون مین چکا چوند سی ہو گئی اب جو آنکھین مل کر دیکھا ایک جوان برابر خورشید کے تخت پر
نقاب ڈالے بیٹھا ہی نور نقاب سے باہر پھیلا ہوا ہی تمام دربار روشن ہی ایسی روشنی ہی کہ گویا
آفتاب نکلا ہوا ہی یہ دیکھکر سب پریشان صورت آئینہ حیران ہو کر رہ گئے کہ یہ جوان کون ہی اور کہان سے
آیا اور ایسا بے ادب کہ برابر بادشاہ کے بیٹھ گیا واقعہ یہ تھا کہ آفتاب نے برق چمکا کر سب کو
اُسکی چمک سے حیران کر کے خود برابر خورشید کے تخت سحر سے اُترکر آبیٹھا اب جو سب نے دیکھا یہ لوگ
حیران ہوے آفتاب نے ہر ایک کو حیران دیکھکر کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ تم لوگ اپنے خدا کو
نہین پہچانتے ہو جسکی ایک عرصہ سے بندگی کرتے ہو تم سب کو کیا ہو گیا ہی اسوقت جو مین آیا ہون
تو تم سب حیران ہو مین تو تمھارے پاس اس خیال سے آسمان پر سے آیا ہون اور وہان اپنا نائب مثل شب
کے کہ جیسے رات کو مقرر کرتا تھا مقرر کر دیا کہ اس ملک کی آب وہوا اور باشندے اچھے اور پرستش
کرنے والے ہین اور اس ملک کے بادشاہ کی دختر کے ساتھ عقد کیا میرا جی چاہا کہ اس ملک مین کچھ دنون
رہون پردہ دنیا پر اپنا مسکن کرون یہ شہر پسند آیا لہذا مین تم سب کا خدا ہون مجکو پہچانو یہ جو آفتاب نے
کہا سب اہل دربار سجدے کو جھک گئے سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا ایک مرتبہ دوڑکر قدم چوم
لیے ہاتھ آنکھون سے لگائے خورشید کی تو یہ حالت ہوئی کہ وہ گردش کرنے لگا تخت پر سے اُتر پڑا ا
اہل دربار خوش ہوے کہ ہمارے ملک کو یہ شرف حاصل ہوا کہ خداوند نے اپنا مسکن مقرر کیا پہلے ہم کو
یہ عزت دی کہ ہمارے ملک کے بادشاہ کی دختر کے ہمراہ عقد کیا اُسکو صاحب اولاد کیا دوسرا شرف یہ دیا
کہ ہمارے ملک کو اپنا مسکن فرمایا یہ مرتبہ عنایت کیا اس ملک مین بڑی برکت ہوگی اہل دربار ایسے ایسے
خیال کر رہے تھے اُدھر آفتاب نے خورشید سے کہا کہ ای بندے میرے مین تجکو یہ حکم دیتا ہون کہ تو اپنی
زندگی مین اپنے نواسے یعنی میرے فرزند برجلیس کو یہان کا بادشاہ کر اور خود اُسکی جانب سے بطور نائب
کے کام کر کیونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہین ہی جسکو مین نے خلق کیا ہی وہ مرے گا ضرور بہشت کی سیر کرے گا چونکہ
تیرا زمانہ بہشت مین جانے کا قریب آگیا ہی اب تو یہان رہ نہین سکتا ہی تیرے مان وباپ تیرے لیے بیقرار
ہین مجکو اُنکی خاطر سب سے زیادہ منظور نظر ہی اور ایک زمانہ دراز بھی ہوا ہی کہ تو دنیا پر آیا ہی خوب سیر کی
اور خوب راحت سے عمر بسر کی اب ہماری مرضی ہی کہ بہشت کی سیر کر وہان ہماری قدرت کا تماشہ دیکھو اب
یہان برجلیس حکومت وخدائی کرے گا مین اپنا نائب اُسکو کر دونگا اُسکی حکومت کو بڑی ترقی ہوگی مین
وسط شہر مین اپنے قیام کے لیے ایک مقام مقرر کر دونگا اور برجلیس کے لیے ایک محل اپنی قدرت سے
ایسا تیار کر دونگا کہ کسی نے آج تک نہ دیکھا ہوگا مین اپنے سجدہ کرنے کی کسی کو اجازت نہ دونگا برجلیس
کے لیے حکم دونگا کہ سب اُسکو سجدہ کرین لہذا یہ حکم میرا ہی جو مین نے بیان کیا خورشید واہل دربار نے
عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی ہم تو آپ کے تابع فرمان ہین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کر سکتے ہین جو کہ آپ ہماری
نسبت فرمائین جو آپ کے حکم ہونگے ہم بسر وچشم قبول کرینگے ایک قدم احاطہ حکم سے باہر نہ ہونگے جس مقام پر
آپ کا جی چاہے اپنا مسکن مقرر فرمائین ہم کو کچھ عذر نہین ہی آفتاب نے کہا کہ اب کچھ عرصہ تک میرا
نائب آسمان پر کام کرے گا مین یہان رہونگا جب تمام دنیا مین ایک مذہب ہوگا تو پھر مین یہان سے

چلا جاؤنگا کیونکہ آج کل بہت سے بندے منحرف ہو گئے ہین کئی مذہب ہو گئے ہین کوئی لقا پرست ہی کوئی
زہرہ پرست کوئی ساحری پرست یہ سب میرے نائب تھے انکو مین نے زمین پر بھیجا کہ تم جا کر میری خدائی کو
ترقی دو انھون نے اپنے کو آپ خدا کہلایا اپنی بندگی کا حکم دیا ایک مذہب ایجاد کیا جب
مین نے دیکھا کہ یہ لوگ خلاف حکم کرتے ہین تو مین نے انکو اپنے پاس طلب کر لیا مگر انکا مذہب قائم رہا
سب سے بڑا فرقہ خدا پرستون کا ہی کہ جو سب مذہبون کو برباد کرتے ہین اور اپنا مذہب تمام عالم مین
پھیلاتے ہین پس انکی بھی تنبیہ واجب ہی جب تک مین یہان آکر نہ کوشش کرونگا اُسوقت تک یہ
لوگ سزا نہ پائینگے بڑے مغرور و زور آور ہین گو ممکن ہی کہ مین اپنا اُنپر ایسا عذاب نازل کرون کہ وہ
خاک سیاہ ہو جائین مگر یہ منظور نہین ہی وہ بھی تو بندے ہین اُنکو بھی تو خلق کیا ہی اُنسے بھی الفت
ہو گئی ہی اگر وہ برجلیس کی ہدایت سے اُسکو سجدہ کرینگے تو خیر ورنہ بحالت ناچاری اُنکو سزا دیجائیگی
یہ جو تقریر بیہودہ اُس مرتد و منکر خدا نے کی سب نے کہا کہ خداوند پر سب حال روشن و ظاہر ہی خداوند کی
بڑی قدرت ہی جو منظور ہوگا وہ ہوگا اُسوقت آفتاب نے کہا کہ اب مین جاتا ہون کل برجلیس کی ضرور
تخت نشینی کا جشن ہو پرسون تم سب دیکھ لینا کہ کیا خوشنما محل سراے برجلیس تیار ہوگا اور میرے رہنے کا
بھی مقام تم سب کو نظر آئیگا یہ کہکر اور برق چمکا کر چلا گیا سب اہل دربار و خورشید یا خداوند آفتاب
کہکر سجدے مین گر گئے اُسکے بعد جو اُٹھے تخت کو خالی دیکھا نہ وہ نور تھا نہ خداوند تھے وہ مرتد ان سب کو
راہ ضلالت دکھا کر چلا گیا ایک تو گمراہ تھے اور گمراہ کر گیا ان سب کا مقام و مسکن قصر دوزخ کر گیا خورشید
نے حکم دیا کہ یہ تخت اُٹھا ڈالا جائے دوسرا بچھایا جائے مین اسپر قدم نہین رکھ سکتا ہون یہ میری لیاقت
نہین ہی کہ مین اُس تخت پر قدم رکھ سکون کہ جسپر خداوند تشریف فرما ہون پس بموجب حکم خورشید
وہ تخت اُٹھا لیا گیا اور دوسرا تخت اُس مقام پر لاکر بچھایا گیا خورشید اُس تخت پر بیٹھا تمام اہل دربار اپنے
مقام پر بیٹھے خورشید نے حکم دیا کہ سامان جشن کیا جائے کل مین برجلیس کو تخت نشین کرونگا خداوند
کی نافرمانی کرونگا جو جو حکم اُسنے دیئے اُسکا اُسیوقت سے سامان ہونے لگا خورشید دربار برخاست
کرکے محل مین گیا اپنی زوجہ سے کل حال کہا بدر کو طلب کرکے آگاہ کیا کہ آج خداوند دربار مین تشریف
لائے تھے یہ حکم فرما گئے ہین تمھارے فرزند کو بادشاہ کرنے کا حکم دیا ہی کل مین اُسکو تخت نشین کرونگا
اب خداوند اسی شہر مین رہینگے یہ حکم اُنکا ہی کہ مین برجلیس کو خدا کرونگا فی الحال تو مین اُسکا نائب
وہ بادشاہ بحکم خداوند ہوگا بدر یہ سنکے بہت خوش ہوئی وہ دن تمام ہوا ادھر تو سامان تخت نشینی ہوا
اُدھر بدر بالاے بام گئی حسب معمول قدیم آفتاب آیا ملکہ سے ملا جو کچھ کہ صبح کو تقریر دربار مین جاکر کی تھی
بیان کی اور کہا کہ تاکید کر دینا میرے حکم سے سرتابی نہ کرین ملکہ نے کہا کہ کوئی بھی اپنے خداوند کے حکم سے
سرتابی کر سکتا ہی جو وہ کرینگے رات بھر وہ عیش و عشرت سے ہمراہ بدر کے بالاے بام مقیم رہا بوقت سحر
چلا گیا بدر کوٹھے پر سے محل مین آئی یہ وقت وہ ہی کہ خورشید بیدار ہو چکا ہی اور حکم دیا کہ برجلیس کو
لباس شاہی سے آراستہ کرو یہان تو برجلیس کی آرائش ہو رہی ہی وہان بیرون محل در دولت پر
سب سامان سواری موجود ہی دربار مین سب انتظام تخت نشینی وزیر نے مہیا کر رکھا ہی کہ خورشید
تشریف لائین اور برجلیس کو بھی ہمراہ لائین تو تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا جائے یہ تو یہان سامان ہی
اُدھر بدر نے آکر باپ سے کہا کہ خداوند بہت تاکید کر گئے ہین خورشید نے کہا کہ اُنکے تاکید کرنے کی
کوئی ضرورت نہ تھی مین نے کل ہی حکم سامان درست ہونے کا دے دیا تھا آج مین ضرور تخت نشین

کرونگا یہ کہکر خود پوشاک پہنی اُدہر لوگون نے برجلیس کو آراستہ کیا اُسکا سن کوئی آٹھ برس کا ہوگا جب
آراستہ ہوچکا خورشید اپنے ہمراہ لیکر بیرون محل آیا یہان سواری موجود تھی پہلے برجلیس کو سوار کیا
اُسکے بعد خود سوار ہوا اور جو سردار کہ حاضر تھے وہ بھی اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوے اور ہمراہ رکاب ظفر انتساب
چلے بڑے شان و شوکت سے سواری برجلیس کی طرف دربار کے روانہ ہوئی یہان دربار مین سب کو انتظار
تھا کہ صداے آمد سواری بلند ہوئی نقیب بولنے چوبے جیسے آمد سواری کی صدا ان سب نے سُنی
براے تعظیم اُٹھے در دیوان خاص تک براے استقبال آئے کہ سواری پہونچی خورشید اُترکر مع برجلیس
کے داخل دربار ہوا سب نے مجرا کیا برجلیس و خورشید نے مجرا لیکر طرف تخت کے رُخ کیا وزیر نے
تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا خورشید نے برجلیس کو ہاتھ پکڑکر تخت پر بٹھایا حکم دیا کہ سلامی کی توپین فیر
ہون پس بڑھکر پہلے خود نذر دی اُسکے بعد کل اہل دربار نے نذرین گذرانی پھر تو نذرین گذرنے لگین اُدھر
توپین فیر ہونے لگین حکم ہوا کہ آج سے سکہ بنام برجلیس جاری ہو اسپر یہ تحریر ہو کہ برجلیس آفتاب پرست
نائب آفتاب پس حکم ناچ کا دیا ناچ ہونے لگا انعام تقسیم کیا گیا کہ لوگ مالامال ہوگئے بڑے بڑے عہدے
لوگون کو تقسیم کیے گئے جاگیر و منصب مرحمت ہوے محتاج امیر ہوگئے تین دن تک یہ صحبت جشن برپا
رہی چوتھے دن وہ صحبت برخاست ہوئی سب کو انعام کثیر عنایت کیا گیا سب رخصت ہو ہوکر اپنے
اپنے مکان کو گئے یہان تو یہ جشن ہورہا تھا اُدھر آفتاب جادو نے وسط شہر مین ایک مقام وسیع
دیکھکر سحر کا کل سامان مہیا کرکے سب کی نظرون سے پوشیدہ ہوکر چوکا دیا خون خوک سے غسل کیا ایک
تہمت باندھکر چوکے مین گیا جو جو اشیا کی اُسکو ضرورت تھی سب بہم کرلی تھین آپ بیٹھکر سحر کرنے لگا
اب جو سحر کرتا ہے ایک غبار بلند ہوا اور ایک محل کے برج مین اُسنے اُسکو سحر سے پھیلایا اور قلعہ کا نقشہ
بنایا اب جو سحر کرتا ہے تو چارون طرف چاردیواری جو کہ گنگا جمنی تھی تیار ہوگئی اُسپر جابجا یاقوت و
زمرد و نیلم کی پچیکاری کی ہوئی تھی اُس کے فصیل و برج تمام طلائی تھے اور ہر مقام پر شکل
آفتاب نصب تھی کہ جس سے نور پیدا ہوتا تھا یہانتک پر قلعہ کے بہت بڑا آفتاب تھا کہ جسکی روشنی
کئی کوس تک جاتی تھی وسط مین ایک محل تھا کہ جسکا گنبد تمام طلائی تھا اُسپر ہر قسم کا جواہر نصب
تھا وہ کئی کوس سے نظر آتا تھا اُسپر بھی ایک آفتاب بہت بڑا اُسکی یہ صورت تھی کہ ہمہ وقت
گردش کرتا تھا اور اُس سے بھی روشنی پیدا ہوتی تھی اور ایک باغ چارون طرف اُس محل کے
تھا کہ ہمہ وقت اُسمین ہر قسم کے گل کھلے رہتے تھے اور ہر قسم کے اثمار و میوہ اشجار مین لگا
رہتا تھا کوئی زمانہ بہار سے خالی نہ ہوتا ہر طرف نہر جاری تھی کہ جسکے لب گرداں بلور کے تھے گرد
اُس نہر کے طلائی و نقرئی ٹٹیان روشنی کی کہ جن پر گیلاس الماس تراش و زمرد تراش سحر سے
چڑھائے تھے دیوان عام و دیوان خاص جلوخانہ ہر مقام پر آفتاب لگے ہوے تھے جہان پر جو جائے
پہلے اُسکو صورت آفتاب نظر آئے اندرون محل ہر مقام و دالان مین فرش مکلف کیا ہوا چھت
پردون سے درست ہر مقام پر سایبان کھچے ہوے دیوان خاص مین تخت فتاہی کہ جسپر چھتر لگا ہوا اُسکے اوپر
صورت آفتاب بنی ہوئی گرد تخت کے کرسیان جواہر نگار رنگین مرصع کار اور وہ وہ سامان عجائب
و غرائب مگر سحر سے بنے ہوے وہ وہ گل بوٹے و مرقع کہ جسکو دیکھکر انسان کی بھوک پیاس جاتی رہے
یہ سب سحر سے براے برجلیس تیار کیا جب اُسکی خواہش کے موافق تیار ہوگیا بعد ازان اُسنے سحر کیا
کہ اُس قلعہ کی بلندی سے کچھ بلند ایک آسمان مثل آسمان اصلی کے بن گیا اُسپر ایک عمارت

بلور کی بہت صاف وشفاف ہزارون قسم کے جانور اُس عمارت کی چار دیواری پر بیٹھے ہوے تھے کہ
جنکی منقارون سے ہزارہا قسم کے نغمہ پیدا ہوتے تھے اور جو عمارت اُس چار دیواری مین درمیان
زمین و آسمان کے بنی ہوئی تھی وہ اس قدر صاف بلور کی تھی کہ اُسکے اندر کا کل حال معلوم ہوتا تھا
ہزارون صورتین انسان کی و دیگر اشکال کہ جنکو کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا اُسمین پھر رہی تھین مگر
آفتاب سے اُس عمارت مین بھی کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ خالی ہو ایک بہت بڑا آفتاب وسط مین اُس
عمارت کے بنایا تھا کہ جو دن کو روشنی آفتاب کی دیتا تھا اور رات کو ماہتاب کی اور طرفہ صفت
یہ تھی کہ وہ آسمان مع اُس عمارت کے گردش کرتا تھا رات دن کسی وقت اُسکی حرکت نہ تھمتی تھی
اور اُسمین سے ہر قسم کے پھول برستے تھے کہ جنکے سبب سے وہ قلعہ ہر وقت مہکا رہتا تھا جب انبار
پھولون کا ہو جاتا تھا ایک ہوا ایسی چلتی تھی کہ اُسکو اڑا دیتی تھی پھر گل برسنے لگتے تھے اُس آسمان
پر یون نہرین جاری تھین کہ اُنکی روانی محسوس ہوتی تھی اور جب روشنی نہ ہوتی تھی تو ہزارہا
طرح کے رنگ پیدا ہوتے تھے اُس قلعہ پر تو یہ تحریر تھا کہ این قلعہ برجیس آفتاب نما اور اُس
عمارت پر جو کہ معلق بالاے ہوا قائم تھی اُسپر بخط جلی یہ مرقوم تھا کہ این مسکن خداوند آفتاب
وہ عمارت بلوری یون بنی تھی کہ ہر جگہ ہر شئ نظر آتی تھی گلون کا یہ رنگ تھا کہ ہر رنگ کے اور ہر قسم
کے جواہر کا چمن بنا ہوا تھا روش پر بجاے سرخی کے یاقوت کے ریزے بچھے ہوے تھے کیسی کیسی
خوبصورت عورتین اُس عمارت بلوری مین پھر رہی تھین ہر قسم کے ناچ و رنگ کا سامان ہر وقت
موجود رہتا تھا اُس مرتد نے قاعدہ سحر سے یہ رکھا تھا کہ برجیس کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ اس آسمان نقلی پر سے
اُسکے پاس پہونچ جائے یا جو کوئی اُس سے جس قسم کا سوال کرے اُسکا جواب یہان سے اُسکی مرضی کے
موافق ملے وہ نہرین جو اُس آسمان بلور پر رواں تھین اُسمین ہر قسم کے جانور آبی مثل ماہی و مگر و گھڑیال
کے علاوہ اسکے چرند و پرند ہر قسم کے درندے و گزندے مثل ہرن و نیل گاے و اژدر و افعی و بلبل و
فاختہ وغیرہ کے تھے کہ یہ سب اُسنے سحر سے بنائے تھے یہ سامان تو سب اُسپر تھا مگر قلعہ مین بھی کیسے کیسے
خوشنما صحرا و جانور بنے ہوے تھے کہ جنکو دیکھکر انسان کی یہ نوبت ہو کہ صورت آئینہ ششدر ہو جائے
دوسرے یہ صفت تھی کہ وہ عمارت جو ہوا پر قائم تھی مثل ہنڈولنے کے جھونکے کھاتی تھی آفتاب
نے اُسکا نام آفتاب نما رکھا تھا اُسنے اپنی مرضی کے موافق جب دونون عمارتین درست کر لین تو پھر
چوتھے دن اسنے جو سحر کیا کہ وہ عمارت سب اہل شہر کو نظر آنے لگی آفتاب کی اس قدر روشنی ہوئی کہ
تمام شہر منور ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دوسرا آفتاب زمین پر نکلا ہے یہ دیکھکر تمام اہل شہر دنگ ہو گئے کہ
کہ یک بیک یہ آسمان و عمارت کیونکر پیدا ہو گئے سب مین تہلکہ پڑ گیا جو عقل مند تھے وہ تو دیکھکر خاموش
رہے مگر جو کہ جاہل تھے وہ باہم یہ گفتگو کرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہے اُسی وقت سب جمع ہو کر در دولت
پر حاضر ہوے خورشید اُسیوقت بزم عشرت سے اُٹھکر گیا تھا اُسی وقت صحبت برخاست ہوئی تھی کہ
سب اہل لشکر جمع ہو کر آئے خورشید کو خبر ہوئی کہ تمام اہل شہر جمع ہو کر آئے ہین اسنے خیال کیا کہ یہ
کیا واقعہ ہے یہ لوگ کیون جمع ہو کر آئے ہین اسکا کیا سبب ہے فوراً دربار مین آیا اور کہا کہ کیون آپ لوگ
آئے ہین کیا بات ہے اُنھون نے کہا کہ آج نیا واقعہ شہر مین ہم کو نظر آیا ہے کہ وسط شہر مین ایک عمارت
مثل قلعہ کے اور ایک آسمان کہ جسپر عمارت بنی ہوئی ہے یکایک پیدا ہو گئی کہ ہم نے ایسی عمارت
آج تک نہین دیکھی اسکا کیا سبب ہے یہ سنکے خورشید بھی حیران ہوا کہ مین کیا بیان کرون یہ تو واقعی

نیا واقعہ ہی یہ تو یہی خیال کر رہا تھا کہ ادھر آفتاب اس عمارت کو بنا کر اور ظاہر کر کے خورشید کے مقام پر آیا کہ دیکھون اہل شہر مین کیا غوغا ہوتا ہی اس عمارت کے ظاہر ہونے سے یہان جو پہونچا دیکھا کہ تمام اہل شہر جمع ہین اور اس امر کو خورشید سے دریافت کر رہے ہین اور وہ اُسکے جواب مین حیران ہی یہ دیکھکر آفتاب نے اُسی وقت صدا دی کہ اے بندگان من تم کیون حیران ہوتے ہو اور کیون خورشید کو پریشان کرتے ہو کہ یہ دونون عمارتین میری قدرت سے پیدا ہوئی ہین جو عمارت کہ بالاے قلعہ درمیان آسمان و زمین کے بنی ہوئی ہی وہ میرا مسکن ہی اور جو عمارت کہ مثل قلعہ کے ہی وہ براے برجلیس ہی جو کہ نیا بادشاہ ہوا ہی اور میرا فرزند ہی اور مجھکو منظور یہ ہی کہ مین اُسکو اپنا نائب کرونگا اُسکو سب اہل شہر اور جو لوگ آئین وہ سجدہ کرین اُسکی حکومت کو ترقی ہو اور میرا قصد ہی کہ اب مین آسمان پر سے آکر اس عمارت مین جو کہ میری قدرت سے ظاہر ہوئی ہی اپنا قیام کرونگا اسمین کوئی حیرت کی بات نہین ہی ایسے ایسے بہت سے امر ظاہر ہونگے جو کہ عقل بشری سے خارج ہونگے اُسوقت بھی تم کو استعجاب ہوگا کوئی مقام عجب نہین ہی جب کہ ہم آسمان پر سے زمین پر آتے ہین تو ہزارون طرح کے نیرنجات ہم سے جو کہ قدرت اپنی ظاہر کرنے کو ظاہر ہونگے یا اُن لوگون کے اعتقاد کے لیے جو کہ میرے منکر ہین ظہور مین آئینگے تو تم کو تعجب ہوگا پس اُسوقت متعجب نہ ہونا ورنہ جو کہ منکر ہین وہ میری خدائی کے لیے قائل نہ ہونگے کیونکہ یہ خیال کرینگے کہ کیسے اُنکے بندگی کرنے والے ہین اور کیسے اُنکو اپنا خدا جانتے ہین اُسکی قدرت کے کرشمے مشاہدہ کرتے ہین اور پھر بھی اُنکی قدرت کے قائل نہین ہوتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہ خدائی بالکل جھوٹی ہی صرف ہمارے بہکانے کے لیے یہ امر کیا گیا ہی کہ ہم اپنے مذہب سے منحرف ہو جائین کیونکہ جو امر ہمارے خدا سے ظاہر ہوتا ہی ہم اُسکو اُسکی قدرت خیال کرتے ہین اور جو امر اُنکے خدا سے ظاہر ہوتا ہی یہ اُسپر تعجب کرتے ہین پس اب تم کو لازم ہی کہ یہ خیال کر لو کہ ہم آسمان پر سے اسی امر کے ظاہر کرنے کو آتے ہین تا کہ اپنی قدرت نمائی جو کہ منکر ہین اُنکو دکھائین پس اب یہ امر ضروری ہی کہ کل سے برجلیس مع اپنے نانا خورشید کے اُس قلعہ مین جا کر مقیم ہو جو کہ اُسکے واسطے مقرر کیا گیا ہی اور اُسی مقام پر دربار کیا کرے یہ جو صدا آئی تمام اہل شہر و خورشید سجدے کے لیے جھک گئے سجدہ کیا سجدے سے جو سر اُٹھایا تو ایک ایک تصویر آفتاب کی ہر ایک کے گلے مین پڑی تھی اُسپر یہ تحریر تھا کہ این تصویر خداوند آفتاب است اُسنے یہ تدبیر کی تھی کہ اُدھر تو یہ لوگ سجدے مین جھکے اُدھر آفتاب نے سحر کر کے یہ تصویرین گلون مین ڈال دین اور صدا دی کہ جو لوگ کہ اس وقت یہان پر حاضر نہین تھے اُنکے واسطے یہ حکم ہی کہ ایک تصویر بیچ چوک مین لٹکا دی جائے اور ایک اشتہار اس مضمون کا چسپان کر دیا جاے کہ ہر ایک اہل شہر سے جسکے گلے مین تصویر خداوند نہ ہو وہ اُسکی نقل کھنچوا کر اپنے گلے مین ڈالین یہ حکم خداوند ہی اسکے خلاف نہ کرین اور ہر روز بوقت سحر اُسکو سجدہ کرین اور جو کہ حاضر ہین اُنکے لیے بھی حکم ہی اور جو کہ دربار مین حاضر ہوتے ہین اُنکے واسطے بھی اسوقت تو یہی حکم ہی بعد جو حکم صادر ہو اُسپر عمل کرین اور تمام سپاہ کو بھی خورشید اپنی یہی تصویر دے کہ وہ بھی اسکی پرستش کرین یہ حکم دے کر وہ صدا جاتی رہی تھوڑے عرصہ تک خورشید و اہل شہر نے تو یہ انتظار کیا کہ شاید کوئی حکم جاری ہو مگر جب دیکھا کہ اب صدا نہین آتی ہی تو سب اپنے اپنے مکان کو گئے خورشید نے وزیر کو طلب کر کے یہ حکم دیا کہ یہ تصویر اور اس مضمون کا اشتہار چوک مین آویزان کیا جاے اور اسی قسم کی تصویرین بنوا کر تمام سپاہ کو تقسیم کی جائین وزیر نے عرض کیا بہت خوب خورشید نے کہا کہ شہر مین منادی یہ ندا کرے کہ ہم کل سے اُس قلعہ مین دربار کیا کرینگے

جو کہ قدرت خداوندی سے ظاہر ہوا ہی سب اُسی مقام پر حاضر ہوا کو ین یہ حکم دے کر خورشید محل مین آیا اپنی
دختر اور زوجہ سے کل حال بیان کیا یہان اندرون محل بھی سب کے گلے مین تصویرین تھین خورشید کی
زوجہ نے خورشید سے کہا کہ واقعی عجب ذات خداوندی ہی ہر مرتبہ ایک نئی قدرت ظاہر ہوتی ہی ہم سب
بیٹھے تھے کہ یکایک برق چمکی اور سب لوگ بیہوش ہو گئے اب جو ہوش آیا تو سب کے گلے مین یہ تصویرین
تھین صدا آئی کہ اے اہل محل تم آگاہ ہو کہ آج سے حکم دیا جاتا ہی کہ تم سب ہر سحر اس خدمت کو
گوارا کرو کہ تصویر کو سجدہ کیا کرو کہ یہ تصویر خداوندی ہی اور بدر کو معلوم ہو کہ آج رات کو بالا سے
بام سامان نہ کرے بوقت شب دو فرشتے آئین گے وہ اُسکو ہمارے پاس اُس مقام پر پہونچا دینگے
جو کہ ہم نے اس شہر مین اپنے مسکن کے لیے مقرر کیا ہی جب خورشید اپنے اہل محل سمیت اُس قلعہ
مین داخل ہوگا تو ہم بھی کبھی کبھی آیا کرینگے بوقت سحر اُسکو وہی فرشتہ پہونچا دیا کرینگے اب یہ بھی قاعدہ
مقرر ہوا ہی کیونکہ اب ہم نے اپنا مسکن اسی شہر مین بنا لیا ہی اب کوئی ہم کو یہ ضرورت نہین ہی کہ ہم یہان آیا
کرین جب یہ صدا آئی تو ہم سب سجدے مین گئے اُسکے بعد پھر کوئی صدا نہ آئی خورشید نے کہا کہ یہ کوئی امر
عجب کا نہین ہی اب تمام اہل محل سامان کرین تاکہ اسی وقت ہم اُس قلعہ مین چلین حکم ہی کہ کل کا دربار
اُسی مقام پر ہو یہ حکم خورشید کا دینا تھا کہ تمام اہل محل نے اپنا اپنا سامان کرنا شروع کیا اسباب
باندھنے لگے شاہی اسباب ایک طرفۃ العین مین باندھکر درست کر دیا اُدھر بیرون محل تمام سامان
درباری بھی بندھکر تیار ہو گیا بس اُسی وقت خورشید نے حکم دیا کہ سواریان حاضر کی جائین پس اُسی
وقت در دولت پر سواریان حاضر ہوئین ناموس وغیرہ سوار ہوئے خورشید مع برجیس کے سوار
ہو کر طرف اُس قلعہ کے چلا ایک امر اور خیال مین رہے کہ یہ قلعہ قریب دریا کے واقع ہوا ہی اور دریا
اُس شہر کے وسط مین واقع تھا شہر آفتاب نما کہ جسکا حاکم خورشید تھا اور یہ قلعہ اُسی شہر مین ہی بہت
بڑا شہر ہی اس قدر وسیع ہی کہ جہان قریب بیس لاکھ کے لوگ آباد ہین علاوہ سپاہ و لشکر کے اسکے
قرب و جوار مین جو شہر ہین وہ اسکے خراج گزار ہین اس شہر مین تین سو سرائین ہین مندر وغیرہ کی تو
کوئی حد نہین ہی وہ وہ صحرا پُر بہار و با فضا اس شہر مین ہین کہ جن سے شان خالق و قدرت رازق
ظاہر ہوتی ہی برابر جہاز اندرون شہر آکر ٹھہرتے ہین دونون طرف دریا کے صحرا ہین جو کہ باغ کا لطف
دیتے ہین اور اس قلعہ پر سے بخوبی اُنکی سیر ہو سکتی ہی آمدم بر سر مطلب خورشید جو مع سب سامان
کے قریب قلعہ پہونچا تو دیکھا کہ در قلعہ پر حاجب و دربان کیسی زرق برق وردیان پہنے ہوئے بیٹھے ہین
چوبدار کھڑے ہین اُنکے ہاتھون مین عصائے طلائی ہین جیسے اُنھون نے خورشید کو آتے ہوئے
دیکھا سب کھڑے ہو گئے کیونکہ یہ سب سحر کے بنے ہوئے تھے بخوبی خورشید کو پہچانتے تھے خورشید
داخل قلعہ ہوا وہی سب سامان اُسنے دیکھا جو کہ تحریر ہو چکا ہی یہ حالت تھی کہ جو سامان دیکھتا تھا یا
خداوند آفتاب کہتا تھا اور سجدے کو جھک جاتا تھا یہان تک کہ محل مین پہونچا کوئی مقام
اُسنے آفتاب سے خالی نہ پایا یہی حالت سب اُسکے ہمراہیون کی دیکھی گئی کہ ہر ایک ہر قدم پر
سجدے کرتے تھے خورشید نے ہر مقام پر سامان تمام ہی مہیا پایا کوئی شے ایسی نہ تھی کہ نہ ہو یا اُسکو
اپنے پاس سے درست کرنے کی ضرورت ہو یہان تک کہ جلوخانہ وغیرہ کو طے کر کے دیوان عام و دیوان
خاص مین پہونچا اُسکو بھی خوب آراستہ پایا اُدھر در محل پر سواریان لگا دی گئین سب لوگ اُترے ایسا
مقام پایا جو کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا ہر قسم کے اسباب سے درست تھا کسی قسم کی ضرورت

نہ تھی ہر جگہ فرش لائق شاہون کے بچھا ہوا تھا یہ جو سامان دیکھا سب کے ہوش و حواس جاتے رہے جو
اسباب لائے تھے وہ سب بیکار تھا ہر ایک مقام مناسب اپنے اپنے قیام کے لیے تجویز کرکے مقیم ہوا ہمہ
وقت بہار تھی خورشید باہر سے سب سامان موجود دیکھا اندر محل کے آیا تو سامان یہان بھی پایا بہت خوش
ہوا یہ طریقہ تھا کہ جسکی جیسی لیاقت و مرتبہ تھا اُسکے لیے ویسا ہی مقام تھا اُسکے کمرے یا دالان یا محل کی
پیشانی پر اُسکا نام تحریر تھا ہر ایک اپنے مقام مین گیا اسی انتظام مین شام ہو گئی خورشید محل مین بیٹھا
ہوا سیر کر رہا تھا بیرون محل قلعہ مین جو سردار مغز ذیشان وزیر و سپہ سالار وغیرہ کے تھے اُنکے لیے بھی مقام
و محل مقرر تھے وہ لوگ اُسمین اُترے اور تمام سپاہ و لشکر و دیگر سردار بیرون قلعہ اپنے اپنے مقام پر رہے
جب شام ہوئی آفتاب نے یہ تدبیر کی کہ ہر قسم کا طعام لذیذ جو کہ قلعہ مین آئے تھے بذریعہ سحر کے ہر ایک
کے روبرو حسب مرتبہ رکھدیا سب کو حیرت ہوئی کہ یہ طعام کہان سے آیا صدا آئی کہ اہل قلعہ و خورشید
آگاہ ہو کہ تم لوگ آج رات کو ہمارے مہمان ہو ہم نے اپنے فرشتون کے ذریعہ سے تم کو طعام پہونچا دیا کوئی
مقام عجب نہین ہی اس طعام کو کھاؤ بہت قوت حاصل ہوگی یہ صدا سُنکے سب نے خوشی خوشی وہ طعام
کھایا ہر ایک بعد فراغ اکل و شرب اپنے اپنے مقام مین لیٹ رہا ادھر آفتاب نے سحر کے ذریعہ سے دریافت
کرکے کہ بلور کس مقام پر ہی دو پتلے سحر کے روانہ کیے کہ فلان مقام پر جو عورت مسہری پر سو رہی ہی مع مسہری
اُسکو اُٹھا لاؤ وہ پتلے سحر کے چلے ادھر بلور بیٹھی ہوئی یہ خیال کر رہی تھی کہ کیا سبب ہی نہ تو خداوند خود
تشریف لائے نہ مجکو طلب کیا کہ یکایک مسہری اُسکی بلند ہوئی اور ایک جانب کو چلی یہ مارے خوف کے
دم بخود ہو کر رہ گئی تھی کہ وہ مسہری کو لے کر اُس عمارت بلوری مین پہونچے جس مقام پر آفتاب سامان
عیش کیے ہوئے لیٹا تھا مسہری پہونچا دی آفتاب نے جو ملکہ کو بدحواس پایا ملکہ کے پاس آکر کہا کہ
کیون اس قدر بدحواس ہو کیا ہوا ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا خاموش لیٹی رہی یہ خیال کر رہی تھی کہ مین کہان
آئی ہون اور یہ کیا مقام ہی اور یہ کون شخص ہی یہ تو اُس خیال مین غرق تھی کہ آفتاب نے کہا ملکہ کچھ جواب دو
کیون خاموش ہو کیا ہوا مین ہون خداوند چونکہ مین نے وعدہ کیا تھا کہ اب مین نہ آیا کرونگا تم کو اپنے پاس
اپنے مقام پر طلب کر لیا کرونگا لہذا بموجب وعدہ تم کو طلب کر لیا یہ کوئی مقام حیرت نہین ہی کہ تم یون
حیرت زدہ لیٹی رہو مین کلام کرتا ہون تم جواب نہین دیتی ہو یہ جو ملکہ نے سُنا اب اُسکے حواس درست
ہوئے دم مین دم آیا آواز سے شناخت کیا آنکھین کھول کر صورت دیکھی اب تو بخوبی پہچان لیا کہا کہ
کوئی یون طلب کرتا ہی ایک مرتبہ ناگاہ بلا اطلاع پلنگ اُٹھوا لیا میرا دم نکل جاتا تو عجیب نہ تھا ایک نہ
ایک دن یہ ضرور ہوگا آفتاب نے کہا کہ مین اطلاع دے چکا ہون یہ خیال کرکے فرشتے روانہ کرکے
تم کو طلب کر لیا کوئی مقام خوف نہ تھا ملکہ نے کہا کہ مجکو یہ خوف ہوا کہ نہ معلوم کون مجکو اُڑائے لیے
جاتا ہی اور کہان لے جائیگا مین نے مارے خوف کے آنکھین بند کر لین کہ یہان پہونچی وہ پلنگ لانے
والے بھی نہ معلوم ہوئے کہ تم نے سوال کیا کہ کیا حال ہی مین نے خیال کیا کہ نہ معلوم یہ کون مرد ہی مین
کیون جواب دون جب آواز پہچانی اور تم نے وہ تقریر بیان کی تو معلوم ہوا کہ یہ آپ کی کارروائی تھی
آفتاب نے کہا کہ ملکہ تم نے یہ خیال نہ کیا سواے میرے یہ کسکی قدرت تھی کہ تم کو طلب کر سکے یہ
قدرت و طاقت مجھی مین ہی کیونکہ مین خدا ہون یہ سُنکے ملکہ خاموش ہو رہی آفتاب نے کہا کہ اب
مین تمکو اسی طور سے روز طلب کیا کرونگا اب خوف نہ کرنا ملکہ نے کہا کہ کیا اب مین دیوانی ہون جو
خوف کرونگی اب تو مین بخوبی واقف ہو گئی ہون یہ سُنکے آفتاب ملکہ سے لپٹ گیا راز و نیاز

ہونے لگا عیش و عشرت سے وہ شب بسر ہوئی بوقت سحر آفتاب نے ملکہ کو اُسکے مقام پر پہونچا دیا یہان
ہنگام صبح جب خورشید بیدار ہوا پوشاک پہن کر مع برجلیس دربار مین آیا سب اہل دربار حاضر دربار ہوے
چونکہ بموجب حکم خورشید منادی نے ندا کر دی تھی کہ کل بادشاہ اُس قلعہ مین دربار فرمائینگے جو کہ خداوند نے
اُنکے مسکن کے لیے مقرر کیا ہی جسکا نام قلعہ برجلیس آفتاب نما ہی سب وہان حاضر ہون اہل دربار
اپنے اپنے مقام سے چلے قریب قلعہ پہونچے حاجب و دربانون کو در قلعہ پر بیٹھے پایا یہ لوگ اُنکو دیکھکے اُنھون
نے کہا کہ آپ لوگ کیون رُکے ہم تو سواے دشمن کے اور کسی کے روکنے کے لیے نہین مقرر ہین آپ لوگ
تو شاہی ملازم ہین لوگ سب کے سب داخل ہوے قلعہ کو خوب وسیع و آراستہ پایا یہ قلعہ کی سیر کرتے ہوے
داخل دربار کفر آثار ہوے تھے دربار آراستہ ہوا خورشید مع برجلیس کے تخت پر متمکن ہوا اور وزیر نے
بموافق حکم کے اُسی مضمون کا اشتہار و تصویر آفتاب اندرون چوک آویزان کرا دی تمام لشکر کو تصویرین
تقسیم کر دین اہل شہر نے بموجب اشتہار تصویرین بنوا کر اپنے اپنے گلون مین بموجب تحریر اشتہار کاربند
ہوے ہر روز بوقت سحر اُس تصویر کو سجدہ کرتے تھے اب تو یہی قاعدہ مقرر ہو گیا تھا اب برجلیس
ہر روز دربار مین آتا ہی حکومت کرتا ہی لوگ بہت خوش ہین اسکو بھی ایک زمانہ گذرا اب برجلیس کا
سن کوئی بارہ تیرہ برس کا ہو گیا بخوبی قواعد سلطنت سے واقف ہو گیا ملکہ ثریا سے سیمتن اسکی
بہن بھی کوئی دس برس کی ہوئی ایسی حسین تھی کہ اُسکے رخ پر کسی کی نگاہ نہ ٹھہرتی تھی جو عضو تھا نور کے
سانچے مین ڈھلا ہوا تھا ابروم اسکے مثل ہلال شب عید آنکھین چشمہاے آہو کو شرمندہ کرتی تھین عارض
مثل گل کے لب مانند برگ گل کے نازک غنچہ دہن نازک بدن سینہ پر جوبن کا ابھار جب کبھی وہ بے نقاب
نکلتی تھی تو روے آفتاب زرد ہو جاتا تھا ایسی خوبصورت تھی کہ سب اُسکو ثانی بلقیس کہتے تھے بات بات
مین اُسکے مُنھ سے پھول گرتے تھے جب مسکرائی دلون پر بجلی گرائی اُسنے اپنی سیر کے لیے بیرون قلعہ
لب دریا صحرا مین ایک بارہ دری بنوائی تھی اُسکو خوب آراستہ کیا تھا اور بیرون اس عمارت کے کوسون
صحرا کو مثل باغ کے درست کرایا تھا ہر روز بوقت سہ پہر اُس صحرا مین براے سیر جاتی تھی بزم ناچ و رنگ
برپا کرتی تھی یہ اُسکا قاعدہ تھا اب ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ جب برجلیس کو ایک عرصہ ہوا حکومت کرتے
اُسی زمانہ مین خورشید علیل ہوا لاکھ لاکھ علاج کیا کچھ فائدہ نہ ہوا ایک دن بدر نے آفتاب سے
کہا کہ والد بزرگوار جو علیل ہوے ہین لاکھ لاکھ تدارک کیے جاتے ہین صحت نہین ہوتی اسکا کیا سبب ہی
چونکہ آفتاب سحر سے دریافت کر چکا تھا کہ خورشید کے مرنے کا زمانہ قریب ہی یہ اس مرض سے شفا نہ پائیگا
اُسنے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ میرا قصد ہی کہ مین خورشید کو بہشت کی سیر کو روانہ کرون کیونکہ اسنے یہان
کی بہت سیر کی اسکے مان باپ بہت بیقرار ہین ملکہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی مگر مجکو صدمہ بہت ہوگا
آفتاب نے کہا کہ صدمہ نہ کرو مین بعد تھوڑے عرصہ کے پھر اسکو وہان سے طلب کر لونگا یہ سنکے ملکہ خاموش
ہو رہی اُس روز کے دو دن کے بعد خورشید مر گیا بدر و برجلیس و ثریا و زوجہ خورشید و دیگر اہل
محل و قلعہ کے لوگون نے اور اہل شہر نے اُسکے غم مین بُرا حال کیا موافق اپنے مذہب کے اسکو جلا یا
تھوڑے عرصہ تک تمام لوگ سیاہ پوش رہے مگر قاعدہ یہ ہی کہ برجلیس اب فقط خود دربار کرتا ہی اہل دربار
و اہل شہر سب اُس سے خوش ہین کوئی ناراض نہین آفتاب روز بدر کو طلب کرتا ہی سمجھاتا ہی کہ سیاہ
لباس ترک کرو بس غم ہو چکا ملکہ جواب دیتی ہی کہ میرا دل نہین گوارا کرتا ہی یہ خاموش ہو جاتا ہی چالیس
دن جب گذرے آفتاب نے خیال کیا کہ اب کب تک یہ لوگ سیاہ پوش رہینگے انکے ترک لباس

کی تدبیر کرنا ضرور ہی اور اب وہ تدارک کرنا چاہیے کہ جس سے برجلیس کی حکومت کو ترقی ہو اور سب اسکو سجدہ
کرین خیال کرتے کرتے اسکے ذہن مین ایک تدبیر آئی یہ اُسوقت نقاب سحر مُنھ پر ڈال کر تخت سحر پر سوار ہو کر
اپنے مقام پر سے چلا یہان دربار مین برجلیس سیاہ لباس پہنے ہوے تخت پر بیٹھا تھا اور سب اہل دربار بھی
جمع تھے اب تو خورشید نے اپنی زندگی مین لشکر بھی کئی لاکھ کا جمع کر لیا تھا ہزارون سردار دربار مین بیٹھے تھے
دربار خوب ہوتا تھا اب بھی ویسا ہی دربار ہوتا ہی سب زیر حکم برجلیس ہین یہان دربار آراستہ تھا مگر سب
سیاہ پوش تھے کہ ناگاہ برق چمکی روشنی ہوئی اُسکے بعد یہ صدا آئی اے بندگان من مودب شوید کہ
خداوند تشریف لاتے ہین یہ سننا تھا کہ سب اہل دربار ساکت ہو کر رہ گئے اُدھر اُسنے سحر کیا اور پوشیدہ
برابر برجلیس کے پہونچا اور تخت پر بیٹھ گیا جب بیٹھ چکا تو سحر سے اپنے کو ظاہر کیا سب نے دیکھا کہ خداوند برابر
بادشاہ یعنی اپنے فرزند کے تشریف فرما ہین سب اہل دربار سجدے کو خم ہو گئے برجلیس نے سجدہ کیا جب
سجدے سے سر اُٹھایا تو دست بستہ روبرو کھڑا ہو گیا آفتاب نے برجلیس کی طرف دیکھا کہا کہ کیون
برجلیس کب تک تو خورشید کے غم مین سیاہ پوش رہے گا چالیس دن تو ہو چکے یہ اس طور سے
کہا کہ برجلیس مارے خوف کے کانپ گیا تھرانے لگا عرض کیا کہ مین ترک لباس سیاہ کرتا ہون اُس نے
کہا کہ بس اسی وقت ترک کرو حکم دو کہ کشتیان پوشاک کی حاضر کی جائین بس سیاہ پوشی ہو چکی برجلیس
نے اُسی وقت حکم دیا کہ کشتیان لباس کی حاضر کی جائین بموجب حکم برجلیس کشتیان حاضر کی گئین برجلیس
نے اُسیوقت تبدیل لباس کیا اہل دربار کو حکم دیا کہ آپ لوگ بھی لباس سیاہ ترک کرین خداوند جب ترک
لباس کر چکے کہا کہ مین جاتا ہون کوئی امر خلاف قاعدہ نہ ہو جو کہ خورشید مقرر کر گیا ہی جب تک ہم
کوئی احکام جدیدہ دین برجلیس نے عرض کیا کہ کبھی خلاف حکم خداوند نہ ہوگا خداوند اطمینان رکھین یہ
سُنکے آفتاب اُسی وقت وہان سے سحر کر کے غائب ہو گیا اور اپنے مقام پر چلا آیا جہان کہ یہ اب
رہتا تھا یہان پر سب سجدے کو جھکے سجدے سے سر اُٹھا کر جو دیکھا برجلیس کو تخت پر بیٹھے دیکھا برجلیس نے
دربار برخاست کیا داخل محل ہوا اندرون محل بھی سب سیاہ پوش تھے برجلیس کو دیکھ کر سب باہم گفتگو
کرنے لگے کہ لو ابھی بادشاہ کو مرے ہوے کیا عرصہ ہوا ہی کہ اس لڑکے نے سیاہ کپڑے اُتار ڈالے کچھ
غم نہ کیا کہ برجلیس نے ماں سے کل حال کہا آخر مجبور ہو کر اُسنے بھی لباس سیاہ تبدیل کیا تمام اہل محل کو جو حکم
ملا سب نے سیاہ کپڑے اُتارے زوجۂ خورشید نے بھی لباس سیاہ ترک کیا یہان تو یہ بندوبست ہی
اُدھر جو آفتاب اپنے مقام پر گیا فکر کرنے لگا کہ اب کیا تدبیر کرون اُسنے خیال کیا کہ اپنے اُستاد سوبناسف کو
بلاؤن اُنسے صلاح کرون چونکہ وہ بزرگ ہین اب تک تو مین نے اس تدبیر سے روکا مگر جو امر کہ مین چاہتا
ہون کہ لوگ برجلیس کو سجدہ کرین اسکو بخدائی مانین مین اپنے اُستاد سے اس باب مین صلاح لون بس
اُسی وقت ایک رقعہ بنام اپنے اُستاد کے تحریر کیا یہ لکھا کہ اے اُستاد آپ کو معلوم ہو کہ مین امیدوار
ہون کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے ایک عرصہ سے آپ کی زیارت نہین نصیب ہوئی آنکھین آپ کے
قدمون کی مشتاق ہین اور ایک ایسی ضرورت ہی کہ بدون آپ کے آئے نہ حل ہوگی مجھے ایک امر مین
آپ سے صلاح کرنا ہی مین خود حاضر خدمت عالی ہوتا مگر ایک امر سے مجبور ہو گیا اگر حاضر خدمت ہون گا تو
میرا کام بنا بنایا بگڑ جائیگا مفت مین یہ ساری محنت بیکار ہو گی ایک زمانہ دشمن ہوگا دوست عداوت
پر کمر باندھینگے میرے حاضر ہونے مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہونگی اگر آپ کی مہربانی ہو تو بعید از عنایت
نہ ہوگا زیادہ کیا عرض کرون تھوڑی تحریر کو بہت تصور فرمائیے گا مگر اس امر کا خیال رہے کہ بروقت

پہونچنے اس عریضہ کے ہمراہ حامل عریضہ تشریف لائین کیونکہ مین اُس مقام پر نہین ہون جہان پہلے
رہتا تھا جب آپ میرے پاس تشریف لائیے گا تو آپ پر میری کارگزاری ظاہر ہوگی یہ تحریر کرکے ایک پتلہ
سحر کا بنایا جب وہ مثل انسان کے باتین کرنے لگا وہ نامہ دیا اور کہا کہ اسکو سومنات جادو کے پاس
پہونچا دے اور اُنکو ہمراہ لے آنا وہ میرے پاس تشریف لائینگے وہ اس مقام سے واقف نہین ہین غرضکہ
وہ پتلہ نامہ لیکر سومنات کی طرف پردۂ ظلمات کو روانہ ہوا

اب کچھ حال سومنات کا ملاحظہ ہو

ناظرین کو معلوم ہو کہ سومنات ایک بہت بڑا ساحر زبردست ہی اور پہلو نشین سامری و جمشید ہی اُن
دونون کے سحر اُسکو آتے ہین کوئی ہزار برس کی عمر ہوگی گویا سحر مجسم ہی وہ خود سحر کا پتلہ ہی وہ وہ سحر
کرتا ہی کہ کوئی اُسکے سحر کا جواب نہین دے سکتا ہی جنبش لب مین کوہ کو کاہ و کاہ کو کوہ کرتا ہی اشارۂ
ابرو مین ہزارون کے سر کٹ جاتے ہین زیر زمین اسنے اپنا مسکن مقرر کیا ہی پردۂ ظلمات مین اس نے
وہ وہ نیرنجات و عجائبات بنائے ہین کہ جنکے دریافت کرنے مین بڑے بڑے ساحر عاجز ہوے ہین
سومنات ہمہ وقت سحر تیار کرتا ہی اسکے بڑے بڑے کامل شاگرد ہین جمشید و سامری کی صحبت اُٹھائی ہی
اُنکی آنکھین دیکھے ہوے ہی اسکا جواب دینے والا کوئی ساحر نہین ہی آفتاب اسی کا شاگرد رشید ہی اُسکے
سبب سے بہت بڑا ساحر ہو گیا ہی اس آفتاب کی ایک بہن ہی وہ اُسکی خدمت مین ہی اُس سے ایک
لڑکی ہی وہ بھی سحر مین کامل ہی آفت کی پرکالہ ہی مگر کسی قدر حسن بھی رکھتی ہی سومنات آفتاب کا
بڑا بہنوئی ہی جب آفتاب سحر کی تعلیم کو جاتا تھا تو بسبب اپنی بہن کے برسون رہتا تھا سومنات نے
آفتاب پر بڑی محنت کی ہی کیونکہ اُسکی بہت تاکید رہتی ہی کہ آفتاب کو کسی امر سے ایسا نہ رکھنا
کہ اُسکو نہ آئے ہر فن سحر مین کامل ہو سومنات نے بسبب تاکید اپنی زوجہ کے بڑی شفقت کرکے
آفتاب کو کامل کر دیا مثل اپنے ہر فن کا عامل کر دیا مگر وہ وہی ہی اور یہی اسکا اُسکا مرتبہ برابر نہین ہی
اُسکے آگے آفتاب ایک ذرہ ہی جب کوئی مشکل آفتاب پر پڑتی ہی تو اُسکے وہ مدد کرتا ہی اسکی بلا
رد کرتا ہی جب آفتاب تحصیل سحر سے فراغت کر چکا تھا تو یہ وہان سے چلا آیا تھا اسکا قاعدہ یہ تھا کہ
برسوین دن یہ اُسکی خدمت مین جاتا تھا دس پندرہ دن رہ کر چلا آتا تھا ایک نہ ایک سحر وہ اُسکو ضرور
تعلیم کر دیتا تھا اب جو آفتاب ادھر اس امر مین مشغول ہوا عشق و عاشقی مین پھنسا اور اپنے کو
خدا و غیرہ بنایا وہ عمارت جدید تیار کی اسکو فرصت نہ ہوئی کہ جاتا جب ایک عرصہ تک آفتاب نہ گیا
اُسکی بہن نے اپنے شوہر سومنات سے کہا کہ ای سومنات میرا بھائی کئی برس سے نہین آیا لہذا
میرا دل اُسکے دیکھنے کو چاہتا ہی اگر تم اجازت دو تو مین جاکر دیکھ آؤن یہ سُنکے سومنات نے کہا کہ
کیا خوب اچھی بات کہی تم تو جاکر دیکھ آؤ اور مین نہ دیکھون تمہارا تو بھائی ہی میرا تو شاگرد وہی ہی مین نے
تو اُسکو مثل اپنے لڑکون کے پرورش کیا ہی میرا خود دل اسکے دیکھنے کو چاہتا ہی آنکھین اُسکو تلاش
کرتی ہین نہ معلوم کیا ہوا جو وہ نہین آیا دیکھو مین سحر سے اُسکا حال دریافت کرتا ہون یہ کہکر اور کتاب
سحر اُٹھا کر آفتاب کے حال کو دیکھنے لگا یہ وہ زمانہ ہی کہ جب آفتاب نے اسکو نامہ لکھا ہی اس نے
جو آفتاب کا حال دریافت کیا تو کل واقعہ اسکے پیش نظر ہو گیا گویا سب امر اُسکے روبرو آئینہ تھا
اسنے وہ عمارت سحر و سامان سحر سب دیکھا پہلے اسنے اُس مقام کو دیکھا کہ جہان آفتاب مقیم تھا اُسکو

آفتاب سے خالی پایا اب تلاش کرنے لگا کہ اسکی نگاہ اُس عمارت و آسمان پر جو پڑی اسنے غور سے دیکھا
کہ یہ عمارت کس ساحر نے سحر سے بنائی ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہان آفتاب اُس آسمان پر طلائی
بنگلہ مین بڑے جاہ و حشم سے بیٹھے ہوے ہین ہزارون تیلہ ہاے سحر خدمت مین حاضر ہین زیر آسمان ایک
بہت بڑا قلعہ ہی وہ خوب آباد ہی اُسکے ہر مقام پر تصویر آفتاب لگی ہی ایسی عمارت سحر سے تیار کی تھی
کہ جہان ہمہ وقت فصل بہار تھی کیا کیا چمن بندیان کین ہین کہ بلبل کا دل اُسپر نثار ہی یہ حالت
دیکھکر سومنات نے اُسی کتاب مین خیال کیا کہ آفتاب کس کام مین مشغول ہی معلوم ہوا کہ اُسنے تمھارے
نام ایک نامہ لکھا ہی اور تم کو طلب کیا ہی کوئی دم مین وہ نامہ آتا ہی یہ دیکھکر سومنات نے اپنی زوجہ سے
کہا کہ تمھارے بھائی بہت اچھے طرح ہین اُنھون نے تو نیا رنگ پیدا کیا ہی خوب عیش و عشرت کرتے ہین بڑے
لطف سے زندگی بسر کرتے ہین یہ کہکر کل حال جو کتاب سحر سے معلوم ہوا تھا بیان کیا کہ خود نہین آتے مجکو
تکلیف دی ہی اُسکی زوجہ نے کہا کہ مین بھی چلونگی بھائی کو دیکھونگی سومنات نے کہا کہ اچھا یہی باتین
ہو رہی تھین کہ ایک تیلہ سحر کا سامنے سومنات کے آکر گرا اور یون گویا ہوا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون
اپنے مالک آفتاب کا یہ کہکر وہ نامہ سومنات کو دیا سومنات نے اُسکو لیکر لفافہ چاک کیا
مضمون نامہ پڑھا حال سے واقف ہوا زوجہ نے پوچھا کہ آفتاب نے کیا لکھا ہی سومنات نے کہا کہ
مجکو بلایا ہی لکھا ہی کہ بڑی ضرورت ہی مین خود حاضر ہوتا مگر مجبور ہون اگر آپ کی خدمت مین حاضر ہونگا تو میرا
بڑا ہرج واقع ہوگا سب کام بنا بنایا خراب ہوگا ایک زمانہ دشمن ہو جائیگا دوست سے عداوت ہوگی
کی کرائی محنت و مشقت بیکار ہوگی از حد ضرورت ہی آپ ہمراہ حامل رقعہ تشریف لائین لہذا مین تو جاتا ہون
نہ معلوم کیا ایسی ضرورت ہی زوجہ نے کہا کہ مین بھی چلتی ہون کہا کہ تم عقب سے آنا پھر خیال ہوا کہ اِسکو
تو وہ مقام معلوم نہین ہی جہان آفتاب مقیم ہی کیونکر پہونچیگی یہ خیال کرکے کہا کہ تم بہت جلد سامان
کرو اُسنے اُسی وقت سامان سفر کیا ان لوگون کا سامان کیا ایک لمحہ بھر مین تو اُس مقام پر جہان کا قصد
ہوتا ہی پہونچ جاتے ہین بدین سبب وہ کچھ سامان اپنے ہمراہ نہین رکھتے ہین پس زوجہ سومنات نے
کہا کہ چلو جو کچھ سامان کرنا تھا مین نے کرلیا یہ سُنکے اُسنے تخت سحر طیار کیا مع اپنی زوجہ و دختر کے طرف آفتاب
کے روانہ ہوا وہ تیلہ جو کہ نامہ لیکر آیا تھا آگے آگے آتے اُسکے تخت کے اُڑتا ہوا رواں تھا یہان تک کہ یہ
سب کے سب قریب اُس عمارت سحر کے پہونچے وہ تیلہ اُس عمارت مین داخل ہوا آفتاب کو خبر دی کہ
آپ کے اُستاد تشریف لاتے ہین یہ سُنکے آفتاب براے استقبال آیا پیشوائی کرکے بڑی تعظیم و تواضع
سے لیگیا بڑی عزت سے مسند پر بٹھایا بہن سے ملا بھانجی کو گلے سے لگایا سومنات نے دیکھا کہ آفتاب
نے تو وہ سامان کیا ہی کہ جو لائق دید ہی خوب طلسم بنایا ہی نئے طرح کے نیرنجات بنائے ہین وہ قلعہ
جو کہ زیر آسمان سحر ہی اُسمین عجب عجب رنگ کے عجائب و غرائب ایجاد کیے ہین یہ دیکھکر سومنات
بہت خوش ہوا آفتاب کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ اے آفتاب تو نے وہ کمال اپنا دکھایا ہی کہ جو
زمانہ سابق کے ساحر کرتے تھے آفتاب نے جواب دیا کہ یہ سب آپ کی تعلیم کا اثر ہی ورنہ مین کس
لائق ہون سومنات نے کہا کہ اے آفتاب یہ سب سامان تو مین نے دیکھا اب یہ بیان کرو کہ یہ کیا
واقعہ ہی کس امر کے لیے تم نے اسقدر محنت کی اور مجکو کیون طلب کیا ہی آفتاب نے کہا کہ تشریف
رکھیے مین سب حال بیان کرونگا اب آپ کی مدد کی ضرورت ہی اب میری عقل نہین کام کرتی ہی کہ مین
کیا کرون سومنات نے کہا کہ بیان کرو آفتاب نے کہا کہ سنیے مین عرض کرتا ہون اُسنے از ابتدا

تا انتہا کل حالات بیان کیے جب سومنات نے سُنا کہا کہ خوب خوب تدارک کیے ہین کہ جنکا مثل نہین ہی اب
کیا ضرورت ہی لوگ سجدہ کرنے لگے خدا سمجھنے لگے خوب خدا بنکے بیٹھے ایک عالم کو اپنا بندہ کیا خوب خورشید
کی لڑکی کو اپنی خدمت مین لائے آفتاب نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ لوگ برجلیس کو سجدہ کرین صرف
مین اُسکی مدد کیا کرون یہ ظاہر کرون کہ برجلیس کو مین نے اپنا نائب کیا ہی اب یہ خدا ہی کوئی تدبیر ایسی ہو کہ جو
کوئی اُسکی صورت دیکھے فوراً سجدے کو جُھک جائے اس سے یہ مطلب ہی کہ جب مین اسکو یہ عزت دونگا تو
اسکو لوگ بھی اپنا خدا جاننے لگینگے جب اس شہر کے لوگ سب اسکو اپنا خدا خیال کرلینگے اور اسکی
پرستش کرنے لگین گے تو مین حکم دونگا کہ تم لشکر کشی کرو مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دو مین پوشیدہ طور
سے اُسکی مدد کرونگا جس امر یا جس بات کی کوئی اُس سے درخواست کریگا مین وہ امر اُسکے حسب خواہش
سحر سے کردیا کرونگا بس میری خواہش یہ ہی کہ جو لوگ اور مذہب رکھتے ہون وہ اسکی صورت دیکھکر اُسکو سجدہ
کرین اور کوئی عذر نہ کرین چونکہ اہل اسلام اپنے مذہب کے بڑے پختہ ہین اُنکو کوئی اُنکے مذہب سے نہین پھیر
سکتا ہی یہ صرف اُنکے لیے تدارک ہی کہ یہ جب اُنکو اپنی صورت دکھالے اور کہے کہ مین نائب خداوند آفتاب
ہون اہا تم سب مجکو سجدہ کرو پس وہ سجدہ کرلین یہ جو آفتاب نے کہا سومنہات نے کہا یہ کتنی بڑی
بات ہی مین تدارک کرتا ہون یہ کہکر اور سحر کرکے غائب ہوگیا اور بعد تھوڑی دیر کے پھر اُسنے اپنے کو ظاہر کیا
آفتاب نے کہا اُستاد کہان تشریف لے گئے تھے جواب دیا کہ مین تمھارے کام کو گیا تھا واقعہ یہ تھا کہ جب
آفتاب نے بیان کیا کہ مین یہ تدبیر چاہتا ہون تو اسکو یہ خیال آیا کہ تو نے جو غازۂ سحر بنایا ہی جسکے یہ خواص
ہین کہ جو اُسکو اپنے مُنھ پر لگائے اور جسکے روبرو جائے یا جو اُسکے سامنے آئے وہ شخص اُسکو سجدہ
کرے جسکے وہ غازہ سحر لگا ہو یہ تو ایسی ایسی چیزین سحر سے تیار کیا کرتا تھا جب آفتاب نے کہا اسکو یاد
آگیا فوراً یہ اپنے مکان پر سحر کرکے پہونچا اور وہ اُسکو لے کر آیا آفتاب سے کہا کہ تو پریشان نہ ہو میرے
پاس وہ چیز ہی جو کہ تیرا مطلب بر لائے گی آفتاب نے کہا اُستاد مین اس فکر و تردد مین تھا کہ کیا
کرون اب تک تو مین نے اپنا سحر کیا اور جو چاہا کیا مگر اب کوئی تدبیر نہین پڑتی تھی کہ کیا کرون آپ کو
اسی غرض سے تکلیف دی کہ آپ کوئی تدبیر کرینگے میرے دل کی مراد پوری ہوگی سومنات نے کہا کہ
اے آفتاب سُن مین یہ غازہ سحر کا بنا ہوا لایا ہون تو یہ برجلیس کے مُنھ پر مل دے اور یہ حکم دے کہ
وہ ہر وقت نقاب ڈالے رہے جب دربار مین جائے اور سب حاضرین دربار حاضر ہون دربار آراستہ ہو
اُسوقت نقاب اُٹھائے سب سجدہ کرینگے اور اُسکے بعد پھر نقاب کو ڈال لے یا جو کوئی غیر مذہب کا اُسکے
دربار مین آئے پہلے تو اُسکو نصیحت کرے کہ اپنے خدا کو پہچانو مین تم سب کا خدا ہون فرزند آفتاب
ہون مذہب آفتاب پرستی اختیار کرو مین نائب ہون خداوند نے مجکو اپنا نائب کیا ہی جب وہ نہ مانے
تو نقاب اُٹھائے وہ اُسکے دیکھتے ہی سجدہ کریگا اور یہ بھی برجلیس سے کہدینا کہ کوئی اُسپر سختی ہو تو وہ
طرف اس آسمان کے جو تو نے بنایا ہی سر اُٹھا کر کہے کہ اے میرے خدا دیکھ یہ سختی مجھپر پڑی ہی میری مدد کرنا تجکو
لازم ہی پس تو اُسکی مدد کر اور جو کام ہو اُسکو سحر سے پورا کردے اور یہ بھی کہنا کہ جب کوئی اُس سے کسی
قسم کا سوال کرے اور وہ عاجز ہو اُسکے پورا کرنے مین تو تیری طرف خطاب کرکے کہے کہ فلان شخص یہ سوال
کرتا ہی پس تو سحر سے اُسکے سوال کو پورا کردے اگر یہی طریقہ مقرر کردگے تو خوب ترقی ہوگی جب وہ لشکر کشی کرکے
کسی ملک پر جائے تو تم اس طور کا ایک گنبد تیار کرنا جو کہ بالاے لشکر حاوی ہوئے اُس کے سایہ مین لشکر
چلے تم اُس گنبد مین رہنا ہر وقت جو برجلیس تم سے کہے تم اُسکے کہنے کے موافق کرنا یہ سب تدبیرین تم

میرے کہنے کے موافق جو کروگے تو بڑے مزے اُٹھاؤگے خوب خدائی کو ترقی ہوگی کل عالم دین آفتاب
پرستی قبول کرے گا اس امر کا بھی خیال رہے کہ یہ جو باتین برجلیس کو تعلیم کرنا اُسوقت سوا ے تمہارے
اور کوئی اُس صحبت مین نہ ہو تخلیہ ہو آفتاب نے کہا کہ مین اسی وقت برجلیس کو یہان طلب کرتا ہون
اور سب کچھ تعلیم کیے دیتا ہون آپ اُسکے مُنھ پر غازۂ سحر لگا دین سومنات نے جواب دیا کہ بہتر ہی
پس اُسی وقت آفتاب نے دو تیلے سحر کے روانہ کیے کہ برجلیس کو اُٹھا لاؤ ناظرین کو یہ خیال رہے
کہ سومنات کی لڑکی بھی اسکے ہمراہ آئی ہی وہ بھی اس جلسہ مین موجود ہی اسنے اپنے باپ اور ماں
کی سب تقریر سُنی یہ حسین بھی ہی مگر سحر مین پرکالۂ آفت ہی بلا کی ساحرہ ہی سومنات نے خوب
تعلیم کیا ہی کوئی پندرہ برس کی ہوگی اسنے خیال کیا کہ برجلیس کو دیکھنا ضرور ہی کیسا جوان ہی یہان
سے تو وہ تیلے چلے اور یہ لڑکی کہ جسکا نام ثمرات جادو ہی وہ یہ خیال کر رہی ہی وہان برجلیس
دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور دربار جمع تھا کہ وہ فرشتے یعنی تیلہ سحر دربار مین پہونچے کسی کو نظر نہ آسے
اُن تیلون نے تخت برجلیس کو اُٹھایا اور لے کر چلے اہل دربار نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ یکایک بادشاہ
کا تخت خودبخود بلند ہونے لگا تمام اہل دربار حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی سب متحیر ہو کر رہ گئے وہ
تخت نظرون سے غائب ہوگیا برجلیس نے جب دیکھا کہ میرا تخت بلند ہوا اور طرف اُس عمارت کے
چلا جو کہ خداوند نے اپنے مسکن کے لیے بنائی ہی خاموش ہو کر رہ گیا کہ کوئی خداوند کو ضرورت ہوگی
جو مجھکو طلب کیا ہی یہان تک کہ وہ تخت اُس عمارت مین جا کر پہونچا اور اُس مقام پر اُترا کہ جہان
آفتاب وسومنات زوجہ اُسکی اور لڑکی موجود تھی جیسے ہی تخت برجلیس کا پہونچا برجلیس نے
جو خداوند یعنی آفتاب جادو کو دیکھا سجدہ کیا اسکے بعد سجدے سے جو سر کو اُٹھا کر دیکھا کہ خداوند کے
برابر اور ایک مرد بزرگ بیٹھا ہی اور دو عورتین بھی بیٹھی ہین جن مین ایک لڑکی ہی مگر بہت خوبصورت ہی
اور دوسری سن دراز ہی برجلیس یہ دیکھکر سامنے آفتاب کے کھڑا ہو گیا آفتاب نے اشارہ کیا
بیٹھ جاؤ برجلیس بیٹھ گیا اُدھر ثمرات نے جو برجلیس کو دیکھا وہ اسیر فریفتہ ہوگئی دل مین خیال
کرنے لگی کہ اگر میری شادی اسکے ساتھ ہو تو کیا اچھی بات ہی یہ تو یہ خیال کر رہی ہی اُدھر برجلیس نے
ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ خداوند نے کیون مجھکو طلب فرمایا ہی مین اسوقت دربار مین تھا سب دربار جمع
تھا کہ آپ کے فرشتے یہان سے پہونچے اور مجھکو اُٹھا لائے کیا ارشاد ہوتا ہی آفتاب نے کہا کہ اے
برجلیس میرا قصد ہی کہ اب مین تجھکو اپنا نائب کرون اور سب تجھکو سجدہ کیا کرین اور تو خدائی کرے
لوگ تیرے بندے ہون تیرا یہ کام ہی کہ تو اُنکو جو کہ اس طرف آئین اور یا تو لشکر کشی کر کے جائے اگر وہ
مذہب آفتاب پرستی یعنے میری خدائی کو مانتا ہو تو خیر ورنہ اُسکو مذہب آفتاب پرستی کی طرف
راغب کر اور اپنے کو سجدہ کرا اس طور سے مذہب آفتاب پرستی کا رواج دے برجلیس نے کہا کہ
جو آپ حکم فرمائینگے مین بجا لاؤنگا آفتاب نے کہا کہ جو کوئی تجھکو سجدہ کرے تو اُسکو بڑی عزت
سے اپنے پاس رکھنا اے برجلیس اس امر کا خیال رہے کہ جب تجھپر کسی قسم کی سختی پڑے تو تو آسمان کی جانب
مُنھ کر کے کہنا کہ اے خداوند یہ سختی میرے اوپر پڑی ہی فوراً آسان ہو جائے گی یا جو کوئی تجھسے
کوئی سوال کرے اور تو اُسکا جواب نہ دے سکے اُس حالت مین بھی میری طرف متوجہ ہو کر اُسکا
سوال بیان کرنا اُسکے سوال کے موافق جواب ملے گا برجلیس نے کہا بہت خوب بس سومنات
نے وہ غازۂ سحر برجلیس کے مُنھ پر مل دیا جسکے ملنے سے یہ انجام ہوا کہ اُسکا حُسن چمک گیا اور

ہی صورت ہوگی اب تو برجلیس دو مرا ہو گیا آفتاب نے کہا کہ ای برجلیس اب تم منھ پر نقاب ہر وقت ڈالے رہنا کوئی وقت ایسا نہ ہو کہ نقاب منھ پر نہ ہو ہم تجھکو نقاب اُٹھانے کا طریقہ تعلیم کیے دیتے ہین طریقہ یہ ہی کہ جب تو دربار مین آنا اور دربار جمع ہو نقاب اُٹھانا سب تجھکو سجدہ کرینگے جب سجدہ کرلین پھر منھ کو نقاب سے پوشیدہ کرلینا یا جو کوئی دوسرے مذہب کا آئے پہلے اُسکو زبانی مذہب آفتاب پرستی کے جانب آنے کی ترغیب دینا جب وہ نہ مانے تو نقاب اُٹھا کر اُسکو اپنی صورت دکھانا وہ فوراً سجدہ کرے گا جب وہ سجدہ کرلے گا تو تم نقاب منھ پر ڈال لینا برجلیس نے کہا بہت بہتر آفتاب نے کہا کہ اسکے خلاف نہ کرنا برجلیس نے عرض کیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا آفتاب نے کہا کہ اب تم جاؤ برجلیس نے کہا کہ مین کیونکر جاؤن آفتاب نے کہا کہ ہم پہونچا دینگے سومنات نے کہا کہ ایک نقاب تو انکے منھ پر ڈال دو یہی نقاب منھ پر پڑی رہنے پس اُسی وقت آفتاب نے نقاب سحر منھ پر برجلیس کے ڈال دی اور سحر کیا کہ یکایک برجلیس کو غنودگی سی طاری ہوئی آنکھین بند ہوگئین پس مع تخت آفتاب نے برجلیس کو سحر سے دربار مین پہونچا دیا یہان آکر برجلیس کی آنکھ کھلی اپنے کو دربار مین مع تخت پایا بڑی حیرت ہوئی برجلیس سنبھل کر بیٹھا کہ ناگاہ صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو کہ مین نے برجلیس کو اپنا نائب کیا ہی اب تم لوگ اسکو سجدہ کیا کرو سجدے مانجو دین کہ قبل مین تھا وہی مذہب اب بھی رہے گا تم سب بندے میرے ہو مین تمھارا خدا ہون برجلیس کو اس غرض سے نائب کیا ہی تاکہ مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہو تمام دنیا مین ایک مذہب ہو جائے جب تک مین کوشش نہ کرونگا اُسوقت تک یہ مذاہب جو کہ رواج پائے ہوے ہین نہ برطرف ہونگے لہذا مین نے برجلیس کو نائب کیا ہی کہ یہ لشکر کشی کرکے ہر ملک پر جائے گا اور اپنا مذہب رواج دے گا میری مدد سے ہر امر اُسکا حل ہوگا تم لوگ برجلیس کو نائب خداوند جاننا اور اُسکو سجدہ کرنا اگر اسکے خلاف کروگے تو عتاب خداوند نازل ہوگا ای بندگان من برجلیس کو سجدہ کرو اور کہا کہ ای برجلیس تم سے یہ کہتا ہون کہ تم اپنے نائب ہونے کا جشن کرو اور تمام اہل شہر کو جمع کرکے یہ احکام میرے سناؤ اور سب کو آگاہ کرو ہر صبح کو جو تم دربار مین آیا کرو تو نقاب اُٹھایا کرو اب تم کو لازم ہی کہ اپنی صورت کسی کو نہ دکھاؤ کیونکہ کسی آنکھ مین ایسی تاب نہین ہی کہ نائب خداوند کی صورت دیکھ سکے ع آئینہ کیا مجال تری تاب لاسکے ✽ خورشید پہلے آنکھ تو تجھ سے ملا سکے ✽ پس بوقت سحر جب دربار مین آیا کرو ایک مرتبہ صورت دکھا دیا کرو تاکہ لوگ سجدہ کرین یہ جو صدا آئی تمام اہل دربار نے برجلیس کو سجدہ کیا اب اُس دن سے یہ قاعدہ مقرر ہوگیا کہ سب برجلیس کو نائب خداوند کہتے ہین یہی لقب برجلیس کا ہو گیا اُسی وقت برجلیس نے حکم دیا کہ منادی ندا کردے کہ تمام اہل شہر در دولت پر حاضر ہون مین اُنکو احکام خداوند سے آگاہ کرون سامان جشن کے مہیا کرنے کا وزیر کو حکم دیا اور منادی نے تمام اہل شہر کو بذریعہ ڈھول کے آگاہ کیا کہ حکم بادشاہ کا ہی کہ سب در دولت پر حاضر ہون مجھے کچھ احکام جو کہ درگاہ خداوندی سے صادر ہوے ہین سنانا ہین یہ تو منادی نے ندا کی اُدھر وزیر نے سامان جشن کرنا شروع کیا دوسرے دن جو برجلیس دربار مین آیا نقاب تو ہر وقت منھ پر پڑی رہتی ہی اُسنے دیکھا کہ سب اہل دربار حاضر ہین دربار خوب جمع ہی اسنے اپنے منھ سے نقاب اُٹھا کر یہ کہا کہ ای حاضرین دربار اپنے خداوند کے نائب کو سجدہ کرو نقاب کا اُٹھانا تھا کہ ایک برق چمکی ایک مرتبہ سب نے برجلیس کے چہرہ پر جو نظر کی غازۂ سحر کے سبب سے یہ جرأت نہ ہوئی کہ سجدہ نہ کرین خود بخود سجدے کو جھک گئے اور سجدہ کیا جب سر سجدہ سے اُٹھایا تو دیکھا کہ بادشاہ نقاب ڈالے ہوے تخت پر متمکن ہین سب اہل دربار نے کہا کہ واقعی اب آپ مین وہ رعب و جلال پیدا

ہو گیا ہی کہ کسی کو یہ جرات نہین ہو سکتی ہی کہ سجدہ نہ کرے ضرور آپ نائب و ولی عہد خداوند ہین برجلیس
سُنکے اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ میری یہ عزت ہوئی کہ لوگ مجکو سجدہ کرنے لگے کیون نہ ہو مین فرزند
ہو خداوند کا یہ اُنکے فرزند ہونے کا اثر ہی سب دربار جمع تھا خبر آئی کہ تمام اہل شہر در دولت پر جمع ہین یہ سنکے
برجلیس نقاب ڈالے ہوے مع اہل دربار کے قلعہ کے باہر آیا دیکھا کہ تمام اہل شہر جمع ہین اسنے کھڑے ہو کر
سب کو احکام خداوند سے آگاہ کیا وہ سب کے سب یہ حکم سنکے کہنے لگے کہ ہم خداوند کے حکم سے باہر نہین ہین
جو اُنکا حکم ہوگا اُسکو بسر و چشم بجا لاوینگے اب ہم آپ کو آج سے نائب خداوند و ولی عہد جانینگے بس یہ
سُنکے برجلیس نے جو نقاب اُٹھائی برق چمکی سب اہل شہر نے چہرۂ برجلیس پر نظر کی تاب نہ لا سکے یا خداوند
کہکر سجدے کو بے ساختہ جھک گئے ادہر برجلیس نے نقاب کو درست کر لیا اُن لوگون نے سجدے سے
سر اُٹھایا تو برجلیس نے سب سے کہا کہ آپ لوگ اب مجکو نائب خداوند خیال کرین اُن سب نے کہا کہ ضرور
آپ نائب خداوند ہین وہ رعب و جلال آپ کے رخ سے ظاہر ہوتا ہی کہ جسکے دیکھنے کی کسی آنکھ کو تاب
نہین ہوتی ہی اس امر مین کوئی شک نہین ہی کہ آپ نائب خدا ہین یہ سُنکے برجلیس نے ہر ایک کو پھول
تقسیم کیے اور مجمع کے برہم ہونے کا حکم دیا سب کے سب اپنے اپنے گھرون کو گئے برجلیس پھر دربار مین
مع اہل دربار کے آیا تھوڑی دیر دربار کر کے دربار برخاست کیا اُس دن سے تمام دیرون مین تصویر برجلیس
کی رکھی گئی جس صورت سے تصویر آفتاب تھی اُسی کے برابر برجلیس کی تصویر بھی رکھی گئی برجلیس کی
پرستش ہونے لگی مذہب آفتاب پرستی کو بڑی ترقی ہونے لگی جس دن آفتاب نے برجلیس کو
طلب کر کے وہ احکام سُنائے تھے اور بعد اُسکے برجلیس کو دربار مین پہونچا دیا تھا اور وہ تقریر بیان
کی تھی برجلیس جب دربار برخاست کر کے اپنے محل مین گیا اور اپنی مان سے کل حال بیان کیا وہ بہت خوش
ہوئی اور اپنے دل مین کہا کہ بڑا مرتبہ ملا خدائی بھی گھر مین آگئی اب کیا بات ہی جو چاہین گے وہ ہوگا یہ خیال
کر کے خاموش ہو رہی اُدھر کا حال سُنیے کہ جب آفتاب نے برجلیس کو اُسکے دربار مین پہونچا دیا تھا
اُسکے بعد سومنات کی رائے سے وہ تقریر اہل دربار کے یقین دلانے کے واسطے کی اور سب کو آگاہ کیا کہ
یہ میرا نائب اور ولی عہد ہی پس سب اسکو سجدہ کیا کرین اس تقریر کے بیان کرنے کے بعد برجلیس نے
تو ادھر یہ حکم دیا تھا کہ منادی ندا کرے اور سامان جشن کیا جائے یہ تو یہ حکم دے کر محل مین چلا گیا تھا
آفتاب جو یہ تقریر بیان کر کے اپنے مقام پر واپس گیا سومنات سے جا کر کہا کہ مین سب کو یہ حکم
دے آیا ہون کہ برجلیس میرا نائب و ولی عہد ہی سب اسکو سجدہ کیا کرین میرے اس حکم سے برجلیس
کو سب نے سجدہ کیا ای اُستاد کیا احمق ان سب کو بنایا ہی سومنات نے کہا کہ ای آفتاب اب
تو اس امر کو ترقی دے کہ مذہب آفتاب پرستی تمام عالم مین رواج پا جائے اسکے رواج دینے سے
غافل نہ ہونا یہ کہکر کچھ عجائبات اپنی طرف سے نئے بتائے اور کہا کہ جب کوئی مشکل لاحق ہو تو مجکو بلا لینا
مین اسکی تدبیر کر دونگا اب مین جاتا ہون لاکھ لاکھ آفتاب نے روکا مگر سومنات نے نہ مانا اُسی
دن رخصت ہو کر مع اپنی دختر و زوجہ کے اپنے مکان کو روانہ ہو یہان آفتاب نے بعد جانے اپنے
اُستاد کے بدر سیمتن کو حسب دستور طلب کیا وہ جو آئی وہ رات عیش سے بسر کی بوقت سحر
اُسکے محل مین اُسکو پہونچا دیا بعدہ اُس مقام پر آکر بیٹھا کہ جہان سے دربار کا بھی حال معلوم ہو اور
اور بیرون قلعہ کا بھی اسنے دیکھا کہ جب دربار جمع ہوا برجلیس دربار مین آیا سب نے اسکو سجدہ کیا
جب اہل شہر جمع ہوے برجلیس نے سب کو میرے احکام سنائے سب نے اسکو سجدہ کیا یہ بہت

خوش ہوا جب برجلیس نے دربار برخاست کیا اور محل مین گیا آفتاب اُٹھکر اپنے مقام آرام پر چلا آیا اب
یون ہی ہر روز ہونے لگا برجلیس دربار کرتا ہی اور پہلے سب اہل دربار اُسکو سجدہ کرتے ہین آفتاب
بیٹھا ہوا سیر دیکھا کرتا ہی برجلیس کے اپنے نائب ہونے کا بحکم آفتاب بہت بڑا جشن کیا بڑی خوشی ہوئی
جشن سے جب فراغت ہوئی اب یہ اس فکر مین ہی کہ کسی طرف کو لشکرکشی کرون سپاہ کو نوکر رکھ رہا ہی اور
فوج کی ترقی مین معروف ہی خوب عدل و انصاف سے حکومت کر رہا ہی کوئی ناخوش نہین ہی ادھر آفتاب
اس فکر و خیال مین ہی کہ لشکر جمع ہو جائے تو مین اسکو حکم لشکرکشی کا دون اسنے وہ گنبد سحر بھی تیار کر لیا ہی
جو کہ سومنات نے بنایا تھا یہان تو لوگ اُس فکر مین ہین اُدھر پرچہ نویسون اور مخبرون نے تمام اطراف
کے ملکون مین جو کہ مذہب دوسرا رکھتے تھے کوئی زمردپرست تھا کوئی لقاپرست علاوہ اسکے اور مذہب
اور وہ ملک جو اسکے ملک سے بہت وسیع تھے اور ہر ایک ملک لاکھون کا لشکر رکھتا تھا یہ خبرین پہونچائین
کہ شہر آفتاب نما مین گو کہ قبل سے مذہب آفتاب پرستی جاری تھا نہ کہ اس قدر جیسا کہ آج کل ترقی پر ہی
کل حالات یہان کے جو کچھ گذرے تھے اول سے آخر تک پرچون مین لکھکر اپنے حاکمون کی خدمت مین روانہ
کیے اُن شاہون کو جب خبر ہوئی تو اُنھون نے خیال کیا کہ جب ہم سے کوئی سوال ترک مذہب کا کرے گا
تو دیکھا جائے گا یا جب ہم پر لشکرکشی کرکے آے گا ہم اُسکو جواب دے لینگے کیون ہم اپنی طرف سے
پہل کرین ایسے ایسے خیال کرکے ہر ایک بادشاہ خاموش ہو رہا ناظرین پر ظاہر ہو کہ جب سومنات
آیا تھا تو یہ تحریر ہو چکا ہی کہ اُسکی لڑکی بھی اُسکے ہمراہ تھی اور وہ برجلیس کو دیکھکر فریفتہ ہوئی تھی چونکہ اس
وقت تک ایسی الفت نہ ہوئی تھی کہ بیقرار ہوتی بعد جانے برجلیس کے اُسکو ایسا خیال ہوا اور محبت
نے ترقی کرنی شروع کی جب سومنات آفتاب سے رخصت ہوکر مع اپنی دختر اور زوجہ کے اپنے
مقام پر چلا آیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ آتش عشق نے اُسکو جلانا شروع کیا اور اُسکے قلب مین آتش عشق
بھڑکنے لگی فراق برجلیس کا ناگوار ہوا اُسکی جدائی نے ستایا ؎ دل مین پوشیدہ تپ عشق بتان
رکھتے ہین ÷ آگ ہم سنگ کے مانند نہان رکھتے ہین ÷ پہلے تو اسنے دل کو سمجھایا کہ اے کم بخت یہ
کونسی بات ہی کوئی بھی ایسا کرتا ہی کہ یون بغیر سمجھے بوجھے کسی پر مرتا ہی نہ معلوم وہ کون ہی کسی پر عاشق
تو نہین ہی اُسکا دل کسی طرف مائل تو نہین ہی بغیر دریافت حال کسی پر دل آنا بالکل عبث ہی لاکھ لاکھ
طور سے پہلے تو چاہا کہ یہ محبت دفع ہو جائے مگر ممکن نہ ہوا اب نصیحت سے وہ آگ اور زیادہ مشتعل
ہوئی اور ترقی کرنے لگی جب یہ حالت اُسنے اپنی دیکھی کہ دن بدن میری طاقت طاق ہوتی ہی قوت
جواب دیتی ہی رنگ زعفرانی ہوتا جاتا ہی آنکھون مین حلقے پڑتے ہین شب فرقت مفارقت نہین کرتی
اگر یہی حالت رہی تو سب پر ظاہر ہوگا اسکے چرچے ہونگے لوگ دریافت حال کرینگے اُس وقت
کہنا پڑے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ اس طریقہ اور مذہب مین اس امر کا کوئی عیب نہین ہی جس عورت
کا جس مرد کے ساتھ الفت کرنے کو جی چاہے بلا خوف و خطر محبت کرے چاہے وہ عورت ناکتخدا ہو
چاہے صاحب شوہر ہو اپنے دل کو نہ رنجیدہ کرے اور اُسکو نہ غم مین مبتلا کرے پس مین کیون اسقدر
اپنے کو زحمت مین ڈالتی ہون یہ کیا امر ہی یہ خیال کرکے یہ اپنے مقام پر سے اُٹھی نہائی پوشاک تبدیل
کی سر سے پانون تک زیور جواہر نگار زیب تن کیا عطر سہاگ ملا فتنہ تازہ برپا کیا گویا سمند ناز کو اک
اور تازیانہ ہوا ÷ اُس عطر مین یہ صفت سحر سے پیدا کی کہ جو کوئی اُسکی خوشبو سونگھے وہ مست ہو جائے
اور اُسکے بھی دل مین الفت پیدا ہو بس اپنی صورت کو سحر سے اسنے آراستہ کیا اور تخت سحر پر سوار

ہو کر طرف قلعہ کے چلی اور سحر سے مسکن برجلیس کو دریافت کرلیا یہان تک کہ قریب شام متصل قلعہ پہونچی
خیال کیا کہ کوئی مقام ایسا تجویز کرنا چاہیے کہ جہان اُسکو لاکر شب بہم صحبت رہون مزے اُڑاؤن چونکہ
قریب قلعہ پہونچ چکی تھی ایک طرف قلعہ کے شہر ہے اور ایک جانب دریا ہے مگر قلعہ سے فاصلہ پر ہے اور دو طرف
صحرا ہین یہ تحریر ہو چکا ہے کہ یہ قلعہ وسط شہر مین واقع ہوا ہے اور دریا بھی ضرور ملا ہے بعد اس دریا کے پھر
شہر آباد ہے اور چارون طرف قلعہ کے آبادی ہے مگر فاصلہ سے پس جب یہ قریب قلعہ پہونچی اس نے ایک
جنگل مین اپنا تخت اُتارا بلندی پر سے وہ صحرا اُسکو بہت پسند آیا اسنے اُسی مقام کو اپنے قیام کے لیے تجویز کیا
کہ اسی صحرا مین سحر سے عمارت تیار کرلو اور اُس شخص کو اُٹھا لاؤ وہان اُسکے ساتھ عیش سے شب بسر کرو صبح کو پھر
پہونچا دینا خود اپنے مکان کو چلی جانا شب کو آنا پھر اُسکے مقام پر سے اُسکو اُٹھا لانا اور بعیش و عشرت بسر کرنا یہی
قاعدہ مقرر کرلینا اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے اگر وہ تجکو قبول کرلے تو تو بھی اُسکی مدد کرنا اُسکی خدائی و نیابت
کو ترقی دینا ادھر تو مدد کرے گی اُدھر آفتاب تیرا ماموں مدد کرے گا بہت جلد ترقی ہوگی پس یہ خیال کرکے
اُسنے اُسی صحرا مین ایک مقام بہت پُرفضا تجویز کرکے سحر جو کرتی ہے ایک باغ کیسا عمدہ تیار ہوگیا کہ جس باغ کی
یہ حالت تھی کہ تمام باغ مین وہ وہ اشجار لگے ہوے تھے کہ جنکی صفت نہین ہو سکتی نہرین جاری تھین روشین
پھری درست طائرون کے قفس درختون مین آویزان فوارے چھوٹتے ہوے لعل و سبز مچھلیان نہرون مین
پڑی ہوئین بلبلین خوش خوش فعلیان کررہی ہین طاؤس پھر رہے ہین طائر چہک رہے ہین ہواے سرد کے
جھونکے آرہے ہین اشجار کثرت اثمار سے زمین کے بوسے لے رہے ہین چار دیواری باغ کی طلاے خالص کی ہے
وسط باغ مین ایک بارہ دری بہت نفیس چھت پردون سے آراستہ فرش مخمل کیا ہوا چھپر کھٹ لگا ہوا مسند
آراستہ ہر قسم کے سامان سے پیراستہ سحر سے تیار کی بیرون بارہ دری ایک چبوترہ سنگ مرمر کا جسکو اُسنے
سحر سے مرمر کا تیار کیا تھا اُسپر نگیرہ زربفتی کہ جسکی چوبین طلائی تھین کھنچا ہوا موتیون کی جھالر مقیش کی
اُسکی طنابین گرد چبوترہ گملے رکھے ہوئے اُنمین خوشبو دار گلون کے درخت لگے ہوے فرش کیا ہوا کل سامان
مے کشی موجود سحر سے نوکر چاکر بھی پیدا کرلیے یہ سب انتظام کرلیا اُسکو اسی انتظام مین پہر بھر رات کے
قریب گذر گئی خوب روشنی کرادی اب یہ اُسی وقت تخت سحر پر سوار ہو کر داخل قلعہ ہوئی اور محل مین
گئی اور برجلیس کی خوابگاہ کے قریب جب یہ محل مین گئی تھی اسنے دیکھا تھا کہ کل اہل محل اپنے اپنے
مقام پر جاگ رہے ہین اسنے سحر کرکے سب کو غافل کردیا جب سناٹا ہوا یہ برجلیس کی خوابگاہ مین
پہونچی دیکھا یہان بھی جو لوگ پہرے وغیرہ پر مقرر ہین غافل ہین یہ اب تو برجلیس کی مسہری کے قریب آئی
دیکھا کہ دوشالہ تانے سو رہا ہے منہ پر سے دوشالہ سرکا کر دیکھا کہ یہ سو رہا ہے یا بیدار ہے مگر سوتا پایا دیکھا
کہ نقاب منہ پر پڑی ہے اسنے دوشالہ اُسی طرح سے منہ پر ڈال دیا اور اُٹھا کر اپنے تخت پر لاکر لٹایا اور
اُسکی مسہری پر ایک پتلا سحر کا اُسکی صورت کا بنا کر لٹا دیا اور وہی دوشالہ اُسکو اوڑھا دیا کہ شاید کوئی
بیدار ہو کر ادھر آئے تو دیکھے کہ بادشاہ ندارد ہے تو اُسی وقت سے تہلکہ پڑجائے گا اس سے کیا حاصل
جب وقت ظاہر کرنے کا آئے گا تو ظاہر کرینگے یہ تدبیر کرکے اور تخت سحر کو اُڑا کر اُس باغ مین جو کہ
تیار کر گئی تھی زیر نگیرہ مسند پر لاکر لٹایا اور ہوشیار کیا برجلیس کی جو آنکھ کھلی کیا دیکھتا ہے کہ مین ایک
نئے مقام پر ہون نہ وہ میرا محل ہے نہ میرے لوگ ہین یہ حیران ہوا کہ یہ کیا مقام ہے کیا پھر خداوند نے
طلب کیا ہے یا مین خواب دیکھ رہا ہون یہ خیال کرکے آنکھین بند کرلین ثمرات نے جو دیکھا کہ اسنے آنکھین
کھول کر بند کرلین آواز دی کہ اے جوان نائب خداوند کیون آنکھین بند کرلین ذرا آنکھین کھول کر دیکھو کہ

یہ کون مقام ہی اور مین کون ہون اب تو برجلیس نے یہ صدا سنکے اپنے حواس درست کیے کہ یہ کیسی صدا کہان سے
آئی جوکہ کبھی نہ سُنی تھی اور آنکھین کھول کر دیکھا کہ مین ایک چھپرکھٹ کے نیچے مسند پر لیٹا ہون روشنی خوب
ہو رہی ہی خوشبو پھولون کی آرہی ہی اب جو غور کرکے دیکھتا ہی کہ ایک نازنین مہر تمکین دھانی پوشاک
پہنے ہوے جواہر مین غوطہ لگائے میرے پہلو مین بصد ناز و ادا بیٹھی ہی یہ دیکھتے ہی بیقرار ہو گیا اور اُٹھ
بیٹھا کہ کسی کا کیسا سجا ہوا باغ ہی اسنے باغ کی طرف تو رخ بھی نہ کیا مگر اُس نازنین کی طرف بغور دیکھا اُسنے
بھی اسکی جانب دیکھکر مُسکرا دیا اور بسبب شرم سر جھکا لیا اب تو برجلیس سنبھل کر بیٹھا اور اُسکے پہلو مین
بیٹھ گیا اور کہا کہ ای ملکہ یہ کون مقام ہی اور تمھارا کیا نام ہی ثمرات نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہی
پھر برجلیس نے یہ سوال کیا کہ مجکو مقام سے اور اپنے نام سے آگاہ کرو اور یہ بیان کرو کہ مین یہان کیونکر
آیا اور مجکو کون لایا اگر یہ نہ بیان کروگی تو اس حیرت سے حیران ہوکر پریشان ہونگا تب اُسنے کہا کہ آگاہ
ہو کہ یہ مقام بہشت ہی اور مین حور جنان ہون مین تم کو تمھارے مکان سے یہان لائی ہون جس دن کہ
تم بالاے آسمان خداوند کے پاس آئے تھے مین نے تم کو دیکھا تھا اُس دن سے مین تم پر عاشق ہوئی تھی
مگر موقع نہ ملتا تھا کہ مین تم سے ملتی آتش فراق سے جلتی تھی یہان تک کہ آج مجکو موقع ملا مین تم کو اُٹھا لائی
یہ جو اُسنے کہا کہ مین حور ہون اور یہ باغ بہشت ہی برجلیس بہت خوش ہوا کہ خداوند کی بڑی عنایت ہی
کہ حور جنت میرے اوپر عاشق ہوئی ہی اب تو بخوبی میری عزت ہوگی یہ خیال کرکے اُس سے اختلاط کرنے لگا
یہان تک کہ پردے شرم و حیا کے درمیان سے اُٹھ گئے راز و نیاز ہونے لگا شراب کا جام چلنے لگا تخلیہ تو تھا
ہی کسی کا خوف نہ تھا اس شعر کا مضمون حسب حال تھا ؎ چو خانہ خالی و معشوق مست و ناز بود ؛ توان
گریست بر آن کس کہ پاکباز بود ؛ نہ یہ بات مانع تھی کہ بدون عقد کے کوئی امر نہ ہو انکے مذہب مین سب
جائز ہی غرض کہ باہم صحبت ہوئی رات بھر با آرام بسر ہوئی بوقت صبح ثمرات نے برجلیس کو اُسکے محل
مین پہونچا دیا آپ اپنے مکان کو روانہ ہوئی اب یہی دستور ہو گیا کہ ثمرات روز آتی تھی اور برجیس کو
اُٹھا لے جاتی تھی اُسی باغ سحر مین رات بھر بعیش و عشرت بسر کرتی تھی ثمرات نے بھی بہت سے عجائب
سحر سے بنائے کہ جنکا ذکر ہوگا ایک تختی سحر سے بناکر برجلیس کے گلے مین ڈالی جسکی خاصیت یہ تھی کہ جسکے
گلے مین وہ تختی ہو اُسپر کوئی غالب نہین آسکتا ہی کیسا ہی زبردست پہلوان ہو وہ زیر کرلے اور
ایک خاک بناکر اُسکے جسم پر ملے کہ جسکے سبب سے اُسکی یہ طاقت ہوگی کہ اگر وہ قصد کرے تو پہاڑ کو زمین
سے اُکھیڑ لے برجلیس نے لشکر بھی جمع کر لیا ادھر آفتاب نے سحر سے ایک بارگاہ بنائی کہ جو مخمل سُرخ
کی تھی اُسکے ستون تمام جواہر نگار تھے اُسمین وہ کام کیا ہوا تھا کہ جسکے دیکھنے سے عقل انسانی چکر
مین آئے تمام بارگاہ مین کئی ہزار دنگل و کرسیان بچھی تھین وسط مین تخت مکلل بجواہر تھا اُس تخت
پر تصویر آفتاب برابر اُسکے تصویر برجلیس بنی ہوئی تھی کلس بارگاہ طلائی تھا اُسپر بھی تصویر آفتاب بنی تھی
اُسپر چھتر قائم تھا کہ وہ ہمہ وقت گردش کرتا تھا جب ہوا آتی تھی تو تمام بارگاہ خوشبو سے مہک جاتی تھی
ہر ستون بارگاہ سے بآواز غائب خداوند کی صدا آتی تھی اور ایک نقارہ بنایا ہی کہ جسکی یہ خاصیت ہی کہ جہان
تک اُسکی صدا جائے گی اُس مقام کے باشندون کا یہ حال ہوگا کہ اُنکی قلب ماہیت ہو جائے گی اور
یہی دل خواہش کرے گا کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرلو اور ایک علم بنایا ہی کہ جو بالکل ہم صورت
آفتاب ہی اُسکے پھریرے پر تمام کار چوبی کام کیا ہوا ہی مگر سب کام مین ہر مقام پر تصویر آفتاب
بنی ہوئی ہی چھتر اُسکے طلائی ہی اُس علم مین جو آفتاب بنا ہوا ہی اُس سے ایسی روشنی ظاہر ہوتی ہی

که اگر شب تاریک مین وہ نشان نکالا جائے اور جہان نصب کیا جائے اُس مقام پر سے بارہ کوس تک
روشنی جائیگی ایسی روشنی ہوگی کہ جس روشنی مین انسان بخوبی کام کر سکے گا اور دن مین بھی اُسکی
ایسی ہی روشنی ہوگی اُس بارگاہ کا نام بارگاہ برجلیسی تھا اُسی پر بخط جلی لکھا تھا علم کا نام آفتاب نما اُس
علم کے پھریرے پر تعریف آفتاب و ثنائے آفتاب یعنی برجلیس کی بخط طلائی تحریر تھی آفتاب
جب یہ سب سامان درست کر چکا تو اُسنے وہ بارگاہ وہ نقارہ وہ علم تینون چیزین ایک درہ کوہ مین
جو کہ بیرون شہر آفتاب نما تھا رکھین اور چالیس ہزار سواران مسلح باساز و یراق مرصع کار و وردیان طلائی
کام کی کہ جن کے سینون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی رکھین اور اُسپر سحر کیا کہ وہ درہ پوشیدہ ہو گیا
لطف یہ تھا کہ چالیس ہزار مرکبون کا بھی سامان تھا مع زین و لگام کے اور ایک صندوق مین بہت
نادر کار اسلحہ اور پوشاک نفیس و یراق اسپ رکھکر اور یہ اُسپر لکھدیا کہ این برائے برجلیس اور اُن سب
پر یہ تحریر کر دیا کہ این برائے لشکر برجلیس یہ سب تدبیر کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا کہ اتفاق سے ایک
دن برجلیس جو سوار ہوکر شہر کی گشت کو قلعہ سے نکلا قلعہ کی و شہر کی گشت کرکے بیرون شہر اس خیال
سے گیا کہ آج شکار کھیلون اُسوقت حکم دیا کہ سامان صید افگنی حاضر کرو مین تھوڑے عرصہ تک شکار
کھیلونگا یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت کل سامان شکار حاضر کیا گیا یہ مشغول شکار ہوا اُدھر آفتاب
نے جو خیال کیا کہ یہی وقت ہے کہ اسکو اُس مقام پر پہونچا کے وہ اشیا دلوا دون بس یہ خیال کرکے
اُسی وقت ایک پرچہ اس مضمون کا تحریر کیا کہ ای نائب من یہان سے تھوڑی دور پر ایک پہاڑ ہے
اُسکے درہ مین تیرے واسطے کچھ اسباب رکھا ہوا ہے تجکو لازم ہے کہ تو اُسکو حاصل کرنے کیونکہ وہ تیرے ہی
لیے ہے اُسکے حاصل کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ تو یہان سے اکیلا مشرق کی طرف جا جب چالیس قدم کے فاصلہ پر
پہونچے تو یہ اسم جو کہ اس کاغذ پر لکھا ہوا ہے وہان کی خاک پر پڑھکر دم کرنا فوراً تڑاقہ ہوگا اور غبار بلند
ہوگا تو خوف نہ کرنا بعد تھوڑے عرصہ کے وہ پہاڑ ظاہر ہوگا اُسکے دہنہ پر ایک اژدر دہان بیٹھا ہوا منھ
سے شعلہ آتش چھوڑتا ہوگا تو اُس سے کہنا کہ ای افعی قدرت تو ہٹ جا مین اس مقام پر سے اپنی امانت
لیے لون وہ بزبان انسان گویا ہوگا کہ تم کون ہو اور کیا نام رکھتے ہو اور کیا تمھاری امانت ہے اور کس مقام پر ہے
تم کہنا کہ ای افعی قدرت مین نائب و ولیعہد خداوند ہون میرا نام برجلیس آفتاب پرست ہے میری
امانت اس درے مین ایک بارگاہ ہے کہ جسکا نام بارگاہ برجلیسی ہے اور ایک نقارہ ہے کہ جسکو نقارہ
قدرت کہتے ہین ایک علم ہے کہ جسکا نام علم آفتاب نما ہے اور ایک صندوق اسلحہ ہے جسپر میرا نام لکھا ہے
اور چالیس ہزار سوارون کا سامان مع اسلحہ و یراق مرکب و پوشاک ہے یہ میری امانت ہے وہ اژدر
یہ سنکے ہٹ جائے گا تو فوراً اُس درے مین جانا وہان سب اشیا تیرے لیے رکھی ہین اپنے قبضہ مین
لانا جب تیرا قبضہ ہولے تو تو کھڑے ہوکر اور میرے مقام کی طرف منھ کرکے کہنا کہ ای خداوند یہ امانت
مین نے اپنی پائی مین اسکو لیے جاتا ہون یہ کہکر چلے آنا درے پر وہی اژدہا بیٹھا ہوگا اُس سے کہنا کہ
مین اپنے لشکر کو جاتا ہون میرے آنے تک حفاظت کرنا کہ مین اسکو یہان سے لے جاؤن لشکر مین جا کر
اور لوگون کو لاکر یہ سب اُٹھوائے جانا اب جب لشکر کشی کرنا یہ علم آگے ہو یہ نقارہ بجتا ہو اسی بارگاہ مین
دربار کرنا یہ بارگاہ ہمراہ ہو سوائے اسکے اور بھی خیمہ وغیرہ ہون مگر یہ ضرور ہو اسمین فرق نہ ہو یہ تحریر کرکے
بذریعہ سحر کے برجلیس کی گود مین ڈال دیا برجلیس نے جو دیکھا کہ ایک رقعہ میری گود مین خود بخود کسی طرح
سے آگیا اُسکو اُٹھاکر جو دیکھا اور اُسکا مضمون پڑھا بہت خوش ہوا بغیر کسی کے سُنے جانب مشرق

روانہ ہوا جس طرح سے اُس پرچہ مین تحریر تھا اُسی طور سے سب کام کیے اور لشکر مین آکر لوگون کو ہمراہ لے جا کر بارگاہ و نقارہ و علم و صندوق وغیرہ اُس درے سے نکلوایا اور اپنے ہمراہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوا اُدھر وہ اژدر جو سحر کا تھا خود بخود غائب ہو گیا چونکہ اُسکو آفتاب کا اسی قدر حکم تھا کہ جب یہ اسباب سب اس مقام سے چلا جائے تو تو بھی اپنے مقام کو چلا جانا تیری یہی خدمت ہے وہ اپنے مقام کو چلا گیا ادھر برجلیس وہ سب اشیا لیکر داخل شہر ہوا تمام شہر مین شہرت ہو گئی کہ نائب خداوند شکار کو گئے تھے وہان اُنھون نے کوئی طلسم فتح کیا یہ اشیا وہان سے لائے ہین بڑی عنایت اُنکے اوپر خداوندی ہے کیسے کیسے کام بنتے ہین شکار کو گئے تھے کہ یہ اسباب ملا یہی چرچا تمام شہر مین ہونے لگا برجلیس داخل شہر ہوا اور اُسی وقت حکم دیا کہ چالیس ہزار کا لشکر جو کہ بہت جرار ہو کل ہمارے روبرو حاضر ہو ہم اُسکو اپنے طور سے درست کرینگے سپہ سالار کو طلب کر کے حکم دیا کہ کس قدر سپاہ ہے اُسنے عرض کیا کہ قریب سات لاکھ کے سوار و پیدل علاوہ افسر و عملے کے ہونگے یہ سُنکے حکم دیا کہ اس سات لاکھ سے چالیس ہزار سوار جو کہ نہایت جری اور بہادر اور آزمودہ کار ہون انتخاب کر کے حاضر کرو کل ہم اُنکو کچھ حکم دینگے سپہ سالار نے عرض کیا بہت بہتر یہ حکم دے کر داخل قلعہ ہوا سب کو رخصت کر کے محل مین گیا اپنی مان سے ساری حالت بیان کی وہ بہت خوش ہوئی جب رات ہو گئی ثمرات نے بذریعہ سحر کے برجلیس کو اُٹھا منگوایا ادھر آفتاب نے بدر کو اپنے پاس طلب کیا بدر نے کہا کہ خداوند آج آپ کے نائب کو یہ اشیا صحرا سے دستیاب ہوئین آفتاب نے کہا کہ اُسکے لیے تو امانت کئی ہزار برس سے رکھی تھین کیون نہ دستیاب ہوتین وہی تو مالک اُنکا ہے بدر بہت خوش ہوئی یہان برجلیس نے سب حال ثمرات سے بیان کیا وہ بھی خوش ہوئی دل مین کہنے لگی کہ ماموں جان نے خوب اسکو احمق بنا رکھا ہے اسکا انجام خوب ہو گا تمام عالم آفتاب پرست ہو گا یہ خیال کر کے اُسنے سحر سے دریافت کیا کہ آیا اُن اشیا کی کیا خاصیت ہے یہ کس غرض سے دی ہین اب جو دریافت کرتی ہے تو وہی خاصیت پائی جو تحریر ہو چکی ہین اب تو یہ بہت خوش ہوئی اور برجلیس سے کہا کہ تم کو یہ وہ اشیا ملین جو کہ کبھی کسی کو کسی وقت نہ ملی تھین اور نہ ملینگی تم بڑے صاحب اقبال اور صاحب نصیب ہو اور جو جو خاصیت تھی سب بیان کی برجلیس بہت خوش ہوا رات بعشرت بسر کی بوقت صبح اپنے مقام پر آیا وہان سے دربار مین آیا سب نے سجدہ کیا حکم احکام جاری ہونے لگے کہ سپہ سالار نے آکر عرض کیا کہ چالیس ہزار مع افسرون کے حاضر ہین یہ سُنکے برجلیس مع اہل دربار کے اور وہ صندوق لے کر جلو خانہ مین آیا سب کو اپنے روبرو طلب کر کے ایک ایک دستہ اسلحہ کا مع زرہ و خود و بکتر و دو بلغہ و چار آئینہ و جوشن و دستانین و موزے وغیرہ و سپر و کمان و ترکش و شمشیر و گرز و یراق اسپ کا مرحمت کیا جیسا جو افسر و سوار تھا اُسکو اُسکی لیاقت کے موافق دیا یہ سب اسلحہ وغیرہ طلائی تھے ہر ہر چیز پر تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی سپہ سالار کو بھی اُسکے مرتبہ کے لائق دیا اور اُن سب کو حکم دیا کہ تم یہ لباس و اسلحہ اُسوقت اپنے جسمون پر آراستہ کیا کرنا جب کہ ہم سوار ہون اور ہمارے تخت کے گرد تم لوگ رہنا اور جہان ہمارا لشکر جائے اُس حالت مین تمھاری جگہ قلب لشکر مین جہان ہمارا تخت ہو گا ہو گی گویا تم لوگ ہماری سواری کے ہمراہ رہا کرو اُن سب نے سجدہ کیا اور سلام کر کے وہ اشیا لیے اور رخصت ہو کر اپنے مقام پر چلے اُس دن سے اُن چالیس ہزار کا لقب لشکر خداوندی ہو گیا اُس دن سے لوگ اُنکی بڑی عزت کرنے لگے برجلیس نے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ جو اسلحہ و پوشاک مع تاج کے اُسکو اُس درے سے ملی تھی پہن کر دربار مین آتا تھا اور تخت

سلطنت پر متمکن ہوتا تھا اب مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہونے لگی برجلیس نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ دوپہر
تک شکار دو دربار مین رہتا ہی بعد دوپہر کے دربار برخاست کرکے فنون سپہ گری کے حاصل کرنے مین کوشش
کرتا ہو ایک پہر بھر یہ شغل رہتا ہی بعد اُسکے ناچ و رنگ کی صحبت برپا رہتی ہی رات کو عورات کے ہمراہ عیش
کرتا ہی ایک زمانہ اسی طور سے بسر ہوا کہ اب تو شہرون شہرون مشہور ہو گیا کہ مذہب آفتاب پرستی خوب
مذہب ہی اور بڑی ترقی پر ہی آفتاب نے خیال کیا کہ اب برجلیس کو حکم لشکر کشی کا دینا چاہیے کہان تک
اسی شہر مین رہنا چاہیے یہان برجلیس نے بھی فنون سپہ گری سے فراغت حاصل کر لی تھی کسی امر کی
اُسکو ضرورت نہ تھی شہرۂ آفاق ہر فن مین طاق تھا بہت چست و چالاک تھا سے ہر فن مین ہون مین طاق
مجھے کیا نہین آتا * جب یہ بخوبی آفتاب پر ظاہر ہو گیا اب اُسنے خیال کیا ضرور ہی کہ یہ لشکر کشی کرے
کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا جب مجھ ایسا ساحر اسکی مدد کرے گا علاوہ میرے سومنات ایسے ساحر سے
کون مقابلہ کر سکتا ہی میرے سبب سے وہ بھی مدد کرے گا جب ہم دو ساحر زبردست اسکے مربی ہون گے
تو کون اسکے حکم سے سرتابی کر سکتا ہی اور کون اس سے مقابلہ کر سکتا ہی اسکے قبضہ مین تمام عالم ہو گا
یہ ہر مذہب کو نیست و نابود کر دے گا بس فوراً اسنے ایک پرچہ لکھکر جسوقت برجلیس تخت حکومت پر
دربار مین بیٹھا تھا اور دربار جمع تھا بھیجے برجلیس کے روبرو رکھدیا برجلیس نے اُٹھا کر پڑھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ تم کو
لازم ہی کہ اب لشکر کشی کرنے کی تدبیر کرو اور اپنے لشکر کو تیار کرو کیونکہ تمہارے پاس لشکر کم نہین ہی دوسرے
تم کو کوئی لشکر کی ضرورت نہین ہی کیونکہ تم نائب ہمارے ہو ہم تمہاری مدد کرینگے لشکر صرف تزک و احتشام
کے لیے درکار ہی جو ملک کہ تمہارے ملک کے قریب ہین پہلے اُنکو اپنا تابع کرو اُنمین اپنا مذہب رواج
دو اپنے نام کا سکہ جاری کرو اُسکے بعد اور ملکون کی طرف کوچ کرو جو بغیر جنگ و جدل تمہاری اطاعت
قبول کرے تو خیر ورنہ اُس سے مقابلہ کرکے اُسکے ملک پر قبضہ کرو خواہ اُسکو قتل کرو خواہ گرفتار کرو جب
لشکر تیار ہو جائے گا تو حکم دینا کہ پیش خیمہ نکلے مگر جب تک ہم کوئی دوسرا حکم نہ دین اُسوقت تک
پیش خیمہ نکلنے کا حکم نہ صادر کرنا ہم وقت و ساعت نیک دیکھ کر تم کو کوچ کرنے کا حکم دینگے یہ جو مضمون
برجلیس نے تحریر پایا چہرہ اُس کا فزومند کا فرط خوشی سے لعل ہو گیا اُس پرچہ کو سب اہل دربار کو پڑھکر
سُنایا اور سپہ سالار کو حکم دیا کہ لشکر کو تیار کرو اور ہمہ وقت آمادۂ سفر رہو نہ معلوم کس وقت حکم ملے اس
غرض سے لشکر تیار رہے جب حکم ملے اُسوقت فوراً کوچ کرین عرصہ نہ ہونے پائے اُسنے عرض کیا ایسا
ہی ہو گا آپ اطمینان رکھین جیسا حکم فرمایا ہی اُسی کے موافق ہو گا آپ کے حکم کے خلاف نہ ہو گا جس وقت
دربار مین یہ حکم و احکام جاری ہوئے تھے ایک تاجر کہ نام اُسکا خواجہ خلیل تھا وہ بھی دربار مین موجود تھا اُسنے
بھی یہ تقریر سُنی اور خیال کیا کہ اسکی حکومت کو بڑی ترقی ہوتی جاتی ہی بڑی خرابی ہوئی جو ملک کہ اسکے
ملک کے قریب ہین اُنکے حاکم بے خبر ہونگے یہ دفعۃً اُنپر لشکر کشی کرے گا اور وہ نہایت پریشان ہونگے
اُنکے ملک تباہ ہونگے اسکو ترقی ہو گی مین جس جس ملک مین اپنا مال فروخت کرنے جاؤنگا اُنکو یہان کے
حال سے اور اسکے قصد سے آگاہ کر دونگا تاکہ وہ لوگ ہوشیار تو ہو جائین یہ خیال کرکے بادشاہ سے
رخصت ہو کر اپنے مقام پر آیا چونکہ اسکا مال فروخت ہو چکا تھا اس نے اُسی دن وہان سے کوچ
کیا ایک طرف کو روانہ ہوا یہان برجلیس نے دربار برخاست کیا محل مین گیا سب اپنے اپنے مقام کو
روانہ ہوئے برجلیس تو ہر روز دربار حسب قاعدہ کرتا ہی لشکر اسکا تیار ہی اسکو یہ انتظار ہی کہ حکم ہو تو
مین لشکر کشی کرون مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اپنا کوس نیابت بجاؤن اور علم ولی عہدی

و خدائی بلند کرون اور مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اسکو تو اس خیال مین رکھا جاتا ہی

اب حال مین خواجہ خلیل کے قلم رسائی کی جاتی ہی وحال حاکم خونریزیہ ومرد شیر افگن تحریر ہوتا ہی اور دیگر حالات بر جلیس اور دیگر بادشاہون کا معرض تحریر مین آتا ہی

ناظرین کو معلوم ہو کہ خواجہ خلیل جو شہر آفتاب نما سے کوچ کر کے چلا بعد طی مراحل وقطع منازل شہر خونریزیہ مین پہونچا تمام شہر مین خبر منتشر ہوئی کہ تاجر آیا ہی بہت اسباب نفیس اُسکے ہمراہ ہی چونکہ قاعدہ یہ ہی کہ جب کوئی تاجر آتا ہی تو پہلے کل اسباب لے کر دربار بادشاہ مین جاتا ہی جب بادشاہ خرید کر لیتا ہی تو پھر اور اہل شہر خرید کر لیتے ہین پس خلیل نے اُس دن تو اسباب کے اُتارنے مین بسر کیا اور سرا مین اُترا جب رات گذری بوقت صبح درباری کپڑے پہن کر اور تمام اسباب تجارتی اپنے ہمراہ لے کر طرف دربار کے چلا یہان دربار خونخوار خونریز حاکم خونریزیہ کا آراستہ تھا تمام ارکین سلطنت وافسران لشکر ووزیران بہت حاضر دربار تھے ہر ایک اپنے مقام پر بصد شوکت وصولت بیٹھا ہوا تھا دربار پہلوانون وافسرون سے مملو تھا چار لاکھ سپاہ تھے افسر حاضر دربار تھے خود بادشاہ دعوی پہلوانی رکھتا تھا جس قدر پہلوان وسردار دربار مین تھے وہ سب اسکے زیر کیے ہوے تھے اسنے سب کو زیر کیا تھا ایک پہلوان اسکے لشکر مین تھا کہ وہ بادشاہ کو بہت عزیز تھا بڑا جری اور باتمیز تھا اُسکا نام شیر افگن تھا وہ شیر کو زندہ گرفتار کر لیتا تھا واقعی جو کہ اُسکا نام تھا اُسی کے موافق اُسکا کام تھا اسم بامسمی تھا بادشاہ اُسکو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا وہ بھی بادشاہ کو اپنا ولی نعمت اور مربی سمجھتا تھا ایام طفلی سے نمک شاہی سے پرورش پائی تھی مرد نمک حلال وباغیرت تھا بادشاہ واہل شہر کا مذہب لقاپرست تھا اپنے مذہب پر سب جان ودل سے فدا تھے تمام ملازم شاہی باوفا تھے بادشاہ بہت عادل اور منصف تھا ظلم کو پسند نہین کرتا تھا مرد جری وبہادر تھا مردون کا دوست نامردون کا دشمن تھا حیا ومروت اُسکا کام تھا اس امر مین اُسکا بڑا نام تھا کہ بادشاہ خونریزیہ سپاہی دوست ہی لشکر بھی اُسکا بڑا جرار تھا اور ہر وقت لڑائی کا خواستگار تھا جس ملک پر یہ لشکر کشی کر کے گیا سوا ے ظفر کے کبھی شکست نہ پائی کئی ملک اُسنے مقابلہ کر کے زیر حکومت کیے ہین اُن ملکون کے بادشاہ خراج دیتے ہین اگر لقاپرست نہ ہوتا تو اُسکو یہ کہنا زیبا تھا کہ بڑا مرد باخدا ہی سوا ے اس نقص کے کہ وہ کافر تھا اور سب اوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ رکھتا تھا خلاصہ یہ کہ دربار اُسکا آراستہ تھا درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک تاجر حاضر دولت ہی باریابی چاہتا ہی حکم ہوا کہ اندر بھیج دو دیکھین کیا کیا اسباب لایا ہی اور کدھر سے اُسکا آنا ہوا ہی کچھ اہل اسلام کا بھی اُسکو حال معلوم ہی کہ اُنکا لشکر کہان ہی اور اب اُنکا کیا قصد ہی افسوس یہ ہی کہ وہ ادھر لشکر کشی کر کے نہین آتے ورنہ اُنکو یہان جنگ کا لطف ملتا اکثر اوقات ایسے ایسے تذکرے اسکے دربار مین ہوا کرتے تھے اسکو ازحد شوق تھا اور وہ اخبار دیکھا کرتا تھا کہ جسمین اہل اسلام کی جنگ وپیکار کا مذکور ہوتا تھا یہ اُنکو دیکھکر بہت خوش ہوتا تھا کہ واقعی یہ لوگ بڑے جری اور بہادر ہین جرأت انپر ختم ہی جب کہ یہ درگہ سالار نے عرض کیا اور بادشاہ نے یہ حکم دیا اُسنے بیرون دربار آکر کہا کہ جاؤ بادشاہ نے طلب فرمایا ہی خواجہ خلیل مع اپنے ملازمون اور اسباب کے دربار مین گیا مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لایا حکم بیٹھنے کا ملا تسلیم کر کے کرسی چوبی پر بیٹھ گیا ملازمون نے اسباب روبرو رکھدیا اُسنے پہلے ایک لعل بیش قیمت نذر شاہی کیا

اُسکے بعد جو جو اسباب کی بادشاہ کو ضرورت تھی اُس سے دریافت کیا جو کچھ اُسکے پاس تھا اُسنے پیش کش کیا
اور جو مقام قیام پر تھا اُسکا اقرار کیا کہ کل حاضر کرونگا بادشاہ نے اُس اسباب سے جو کہ پسند آیا لے لیا اور
باقی واپس کر دیا اور کہا کہ جو اسباب کہ تم نے لانے کا اقرار کیا ہی وہ بھی دیکھ لیا جاے جو اُسمین پسند آئے گا
وہ لے لیا جائے گا باقی تم کو واپس کیا جائے گا اسکی اور اُسکی قیمت ہمراہ ملے گی اُسنے عرض کیا کہ یہ غلام
آپ کی مہربانی اور پرورش کا خواستگار ہی جو حکم حضور نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہی یہ مال اور جو حضور پسند
فرمائین سر حضور سے نثار ہی بلکہ میری جان تک حاضر ہی مین غلام ہون یہ مال کیا حقیقت رکھتا ہی بادشاہ نے
کہا کہ تم مجکو بڑے مرد معقول معلوم ہوتے ہو اُسنے عرض کیا کہ یہ صرف آپ کی غلام نوازی ہی ورنہ بندہ کسی لائق
نہین ہی جیسا صاحب اخلاق مین نے حضور کو پایا سواے اہل اسلام کے ایسا خلیق کسی کو نہین پایا خلق
کا خاتمہ آپ پر ہی یا اہل اسلام پر اُنمین کا ایک ایک ادنا شخص ایسا خلیق ہی کہ مین کیا عرض کرون وہ لوگ
تو ہمہ تن خلق ہین خصوصاً صاحبقران ثانی اور اولاد و سردار ایسے ہین کہ کچھ اُنکے خلق کی حالت بیان نہین
ہوسکتی ہی ادنا ادنا سے یون ملتے ہین کہ جیسے کوئی اپنے برابر والے سے ملتا ہی ویسا ہی لطف مجکو یہان
بھی حاصل ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہی امر تو انسان مین ہی ورنہ حیوان و انسان مین کیا فرق ہی ؎ بخلق
آدمی بہترست از دواب ÷ دواب از تو بہ گر نگوئی صواب ÷ یہ کہکر کہا کہ تم اپنے نام سے تو ہم کو آگاہ
کرو کیونکہ تم اب کی مرتبہ پہلے پہل آئے ہو خواجہ خلیل نے عرض کیا جی ہان واقعی ابکی مرتبہ میرے
آنے کا اتفاق ہوا ہی حضور اصل امر یہ ہی کہ مجکو ممالک اہل اسلام سے مہلت نہین ہوتی ہی کہ مین
اور ملکون مین جاؤن جو کچھ اسباب میرے پاس ہوتا ہی وہ اُنھین ملکون مین صرف ہو جاتا تھا حضور حسن
اتفاق سے ابکی مرتبہ میرا آنا ادھر ہوا اکثر ملکون مین گیا مگر جیسا دربار مین نے آپ کا دیکھا جیسے سردار
حضور کے دربار مین ہین ایسے کسی بادشاہ کے یہان نہین دیکھا نہ ایسا دربار آراستہ پایا واقعی آپ کے
دربار کا طریقہ اہل اسلام کے دربار سے ملتا ہی اور پہلوان بھی بے مثل ہین اہل اسلام کے سردارون سے
مشابہ ہین بہت جی خوش ہوا بادشاہ نے کہا کہ اپنا نام بتاؤ تو ہم تم سے کچھ حال دریافت کرین
خواجہ نے عرض کیا کہ غلام کو سب خواجہ خلیل بازرگان کہتے ہین اسی نام سے یہ حقیر مشہور ہی بادشاہ
نے کہا کہ اے خواجہ خلیل یہ بیان کرو کہ آج کل لشکر اسلام کس مقام پر ہی اور کس فکر مین ہی خواجہ خلیل
نے عرض کیا کہ حضور صاحبقران ثانی جو افسر لشکر اسلام تھے مع ایک سو چالیس سردارون اور عزیزون کے
اپنے لشکر کو بدیع الملک کے سپرد کر کے اور اُنکو صاحبقران کر کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے ہین
بعد اُنکے تشریف لے جانے کے صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک طرف ایوان نہ طاق گئے کہ وہ ایک
طلسم ہی تعاقب مین آئینہ اندام کے جو کہ طلسم آئینہ کا خدا تھا اور خدائی کرتا تھا تشریف لے گئے ہین اور
عزیز و اقربا صاحبقران کے جو کہ اُنکے ہمراہ گئے ہین وہ تو خیر باقی اپنے اپنے ملکون پر جو کہ اُنھون نے
فتح کیے تھے چلے گئے اہل اسلام کی تو یہ خبر ہی جو کہ مین نے عرض کی علاوہ اسکے اور اُنکا حال مجکو نہین
معلوم نہ اُنکے قصد سے اطلاع ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ کچھ معلوم ہی کہ بدیع الملک جو نہ طاق پر گئے تھے اُنھون نے
اُسکو فتح کیا یا نہین خواجہ نے کہا کہ مجکو ایک وجہ مزید تھا کہ مین ظلمات مین تھا جب کہ مین ظلمات
کو گیا تھا تو اہل اسلام مین یہ بند و بست ہو رہا تھا جو کہ عرض کیا اُسکے بعد سے مجکو پھر حال نہین معلوم ہوا
مین ظلمات مین جا کر بعارضہ تپ مبتلا ہو گیا دو برس تک صاحب فراش رہا طاقت زائل ہو گئی تھی اور
تنہا بیٹھنا دشوار تھا تین برس تک یہ نوبت رہی اب نو برس دن سے مین نے تجارت شروع کی ہی

ابھی مین اہل اسلام کے ملکون کی طرف براے تجارت گیا بھی نہین ہون بادشاہ نے کہا کہ اب کدھر سے آتے ہو
عرض کیا فی الحال تو یہ حقیر شہر آفتاب نما سے آتا ہی بلکہ اور بہت سے ملک ظلمات سے یہان تک ملے انمین خرید و
فروخت کرتا ہوا اس ملک مین حاضر ہوا بادشاہ نے کہا کہ اُن ملکون کی حالت بیان کرو کہ کیسے ملک ہین کیا
حالت ہی آبادی کیسی ہی حاکمون کے مزاج کیسے ہین رعایا کچھ شاد ہی سوداگر نے عرض کیا کہ جن جن ملکون
مین یہ حقیر گیا سب کو آباد پایا رعایا کو شاد دیکھا ہر ایک بادشاہ اپنے ملک کے بند و بست مین مصروف
ہی مگر جب شہر آفتاب نما مین آیا تو یہان کا رنگ دیکھکر میرے حواس جاتے رہے ایک ماہ کامل مین اُس شہر مین
رہا روز نئے حکم و احکام سُنے بادشاہ نے کہا کہ وہ کیا نئے حکم و احکام جاری ہوتے ہین خواجہ نے کہا کہ
خداوند عرض کرتا ہون مین ہر روز دربار مین جاتا تھا بادشاہ کو مین نے دیکھا کہ وہ ابھی کم سن ہی بادشاہ
نے کہا کہ وہ تو ضعیف ہوگا حاکم شہر آفتاب نما کا خورشید ہی جس شہر کا تم ذکر کرتے ہو اُسکا اور کچھ نام
ہوگا کیونکہ اُس ملک کے حاکم کو تو خورشید آفتاب پرست کہتے ہین خواجہ نے عرض کہ مین کیونکر حضور کی
بات کو جھوٹ کہون مین تو دیکھ آیا ہون کوئی پندرہ سولہ برس کا سن ہوگا برجلیس نام بڑا خوش کلام
ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ خیال کیا جائے کہ خورشید کا پسر ہوگا تو اُسکے سواے ایک لڑکی کے کوئی
لڑکا نہین ہوا تمام عمر اُسکی اسی امید مین بسر ہوگئی علاوہ اسکے اُس لڑکی کی بھی شادی نہین ہوئی نہ وہ
شادی کرنے پر راضی ہوتی ہی کہ مین یہ خیال کرون کہ داماد کو سلطنت پر بٹھا دیا ہوگا اگر خورشید
مرجاتا تو ہم کو اس امر کی ضرور اطلاع دیجاتی ہم پر کیا منحصر ہی جو بادشاہ اس ملک کے اطراف و جوانب
مین ہین سب کو آگاہ کیا جاتا گو ہر ایک مذہب جدا اور طریق دوسرا رکھتا ہی مگر اس اقلیم مین یہ قاعدہ
ہمیشہ سے مقرر چلا آتا ہی کہ جس بادشاہ کی اولاد مین کوئی لڑکا نہ ہو اور وہ مرجائے تو تمام اقلیم کے
بادشاہ جمع ہونگے اور اُسکی لڑکی کو تخت حکومت پر بٹھاوینگے اگر لڑکا ہوگا تو کوئی ضرورت نہین وہ
خود سلطنت کرے گا اور ہم کو آگاہ کردے گا کہ فلان شخص نے اس تاریخ قضا کی اب مین یہان کا
حاکم ہون یہان کا یہ طریقہ ہی اگر خورشید مرجاتا تو ہم کو ضرور بالضرور خبر ہوتی مگر ایک امر ہی کہ ہم نے کئی
سال سے اور ملکون کے اخبار بھی نہین دیکھے ہین کہ حال معلوم ہوتا شاید کوئی واقعہ ہوا ہو کوئی لشکر کشی
کرکے آیا ہو اُسنے خورشید کو قتل کیا ہو اور اپنا قبضہ کرلیا ہو یا خورشید نے اپنی زندگی مین اپنے کسی عزیز
کو اپنا ملک دے دیا ہو تو وہ دوسری بات ہی وہی حاکم ہو بہان تم بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ حضور وہ
بادشاہ ہر وقت نقاب پوش رہتا ہی اور سُنا گیا ہی کہ اہل شہر بادشاہ کو ہر صبح جب حاضر دربار ہوتے ہین
سجدہ کرتے ہین مین نے جو وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا سب نے یہ بیان کیا کہ یہ جو حاکم وقت ہین انکو
خداوند نے اپنا نائب و ولی عہد کیا ہی اور یہ فرزند ہین خداوند کے بطن سے ہماری ملکہ کے اور ایک دختر بھی
انکی ہمشیر ہین وہ بھی نور خالص خداوند سے بنی ہین یہ دو اولادین خداوند آفتاب کی ہین جو کہ ہمارے
ملک مین بزرگ خیال کیے جاتے ہین اور یہ لائق پرستش ضرور ہین بدین سبب ہم سجدہ کرتے ہین انکو اپنا خداو
نائب خداوند ضرور جانتے ہین حضور دریافت کرنے سے یہ امر ظاہر ہوا کہ خورشید کی دختر کو اُسکے خداوند
اپنے تصرف مین لائے بلکہ اسی سبب سے مرد کے نام سے نفرت رکھتی تھی کیونکہ خداوند کی مرضی تھی کہ مین
اسکے ساتھ عقد کرونگا تو یہ بادشاہ خورشید کا نواسہ ہی اور خداوند کا فرزند ہی خداوند نے ہم کو اسکی
بندگی اور سجدہ کرنے کا حکم فرمایا ہی ہم بموجب حکم خداوند سجدہ کرتے ہین یہ کہکر خواجہ نے ابتدا سے
جو حال سُنا تھا کہنا شروع کیا حمل کا ظاہر ہونا سب کا غوغا کرنا ملکہ کا قسم کھانے پر راضی ہونا اور

قسم کھانا آگ سے سلامت نکلنا سب کا یقین کرنا کہ ضرور خداوند نے ملکہ کے ساتھ عقد کیا ہی اُس
دن سے سب کا ملکہ کی عزت کرنا بعد نو ماہ کے لڑکے کا پیدا ہونا اُسکی پرورش ہونا خورشید کا برجلیس
نام رکھنا اس لڑکے کے ڈیڑھ برس بعد لڑکی کا پیدا ہونا اُسکی بھی خوشی کرنا یہان تک کہ ان دونون کا
سن تمیز کو پہونچنا خورشید کا انپر محبت کرنا برجلیس کا پڑھ لکھکر و دیگر فنون سے فراغت کرنا بموجب حکم
خداوند خورشید کا برجلیس کو تخت پر بٹھانا آپ نائب ہونا اور اُسکا سلطنت کرنا یہ کہکر عرض کیا کہ
حضور ایک نئی چیز مین نے شہر آفتاب نما مین دیکھی ہی جو کہ مین نے کبھی نہین دیکھی تھی وہ یہ ہی کہ وسط شہر
مین ایک قلعہ بنا ہی آج کل برجلیس کا تخت اُسی قلعہ مین ہی اُس قلعہ کی یہ حالت ہی کہ تمام قلعہ کی
عمارت نقرئی و طلائی ہی اور وہ وہ عمارت ہی کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی ہی اور تعجب خیز یہ امر ہی کہ ہر مقام پر
تصویر آفتاب بنی ہوئی ہی اور اُن آفتابون سے روشنی مثل خورشید اصلی کے پیدا ہوتی ہی برج کا جو
برج قلعہ کا ہی اُسکے اوپر ایک بہت بڑا آفتاب بنا ہوا ہی کہ جسکی یہ حالت ہی کہ اُسکی روشنی دن کو مثل
آفتاب کے اور رات کو مثل ماہتاب کے ہوتی ہی یون تو کوئی مقام آفتاب سے خالی نہین ہی اور اُس
قلعہ مین باغ ایسے ایسے ہین کہ جن مین ہمیشہ بہار رہتی ہی کبھی خزان نہین آتی ہی کیسی صاف صاف
نہرین جاری ہین کہ مین کیا عرض کرون ان سب امرون کے علاوہ یہ امر سب سے زیادہ حیرت انگیز و
تعجب خیز ہی کہ جسکو مین عرض کرتا ہون وہ یہ ہی کہ اُس قلعہ سے کسی قدر بلند ایک آسمان بنا ہوا ہی
اور ایسا صاف و شفاف ہی کہ جو عمارات اور باغات وغیرہ اُسکے نیچے ہین سب زیر آسمان سے نظر
آتی ہین اُسپر بھی عمارت طلائی ہی کیسے کیسے نفیس جانور اُس عمارت کی دیوارون پر بیٹھے ہین حضور
میرے تو حواس اس کارخانے کو دیکھکر جاتے رہے لطف یہ ہی کہ شہر مین سے یا قلعہ مین سے جس مقام پر سے
دیکھو وہ آسمان نظر آتا ہی مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خداوند نے اس قلعہ کو اپنی قدرت
سے پیدا کیا ہی اور اسکا مالک اپنے نائب کو کیا ہی اور یہ آسمان اپنے واسطے پیدا کیا ہی کیونکہ اُنکا
قصد ہی کہ کچھ دنون دنیا پر رہین جو جو مذہب کہ دنیا پر رواج پائے ہوے ہین اُنکو نیست و نابود کرین اور اپنا
مذہب اور اپنی پرستش کو ترقی دین اور اپنے نائب کو سجدہ کرائین چنانچہ حضور اُس آسمان پر خداوند
آفتاب رہتے ہین وہ اُنکا مسکن ہی مگر ایک بات ہی کہ ہر وقت اُس آسمان پر سے بارش نکل ہوتی ہی
حضور یہ نئی چیز مین نے اُس ملک مین دیکھی بادشاہ نے کہا کہ واقعی نئی بات ہی ہان اور کچھ بیان کرو
یہ تو تم نے عجیب قصہ بیان کیا اُسنے عرض کیا اور سماعت فرمائیے کہ ہر ایک اہل شہر کے گلے مین تصویر آفتاب پڑی ہوئی ہی
کیا امیر کیا فقیر اور مذہب آفتاب پرستی کو بڑی ترقی ہی اُس قلعہ اور آسمان کے ظاہر ہونے کے کئی برس بعد
خورشید مر گیا اہل شہر مین یہ امر مشہور ہی کہ خداوند نے بادشاہ کو بہشت کی سیر کے لیے روانہ کیا ہی بعد چند روز
کے پھر وہ پردہ دنیا پر بہشت سے آئین گے اُس دن سے برجلیس کا حکم و احکام جاری ہوا ہی وہی سلطنت کرتا ہی سلطنت
کیسی گویا خدائی کرتا ہی بڑا رعب و داب ہی بڑا جاہ و حشم ہی کوئی اُسکے حکم سے باہر نہین قدم رکھتا ہی یہ تو سب
امر شنیدہ نہین ہی جو کہ مین نے دیکھا وہ حضور مین عرض کیا اسی طور سے ایک زمانے سے چلا آتا ہی برجلیس کو سب
نائب خداوند و خدا اپنا تصور کرکے اُسکو سجدہ کرتے ہین اب بڑی ترقی ہوتی جاتی ہی لوگ مذہب آفتاب
پرستی قبول کرتے ہین ابھی تھوڑے دنون کا ذکر ہی کہ پانسو آدمی کسی طرف سے اُس شہر مین آئے تھے اُنھون
نے مذہب آفتاب پرستی قبول کیا یہ میرے روبرو واقعہ گذرا مین تو ہر روز دربار مین جایا کرتا تھا ایک دن
جو برجیس شکار کو گیا تو صحرا سے ایک بارگاہ اور ایک نقارہ اور ایک علم لایا ہی اور چالیس ہزار سوارون کا سامان

مع اسلحہ وغیرہ لایا تھا سب کو تقسیم کیا بڑا سامان اُسکے پاس جمع ہو گیا ہے لشکر بھی قریب سات آٹھ لاکھ کے
فراہم کر لیا ہے اب اُسکا قصد ہے کہ جو جو ملک میرے شہر کے قریب ہیں اُنپر لشکر کشی کر کے اپنا مطیع کر دوں اور
اُن سے خراج لوں اور مذہب آفتاب پرستی اُنمیں رواج دوں جو عالم کا بادشاہ میری اطاعت کرے خیر
ورنہ اُسکو قتل کر دوں تمام عالم میں مذہب آفتاب پرستی رواج پائے لوگ مجھکو سجدہ کریں یہ اُسکا قصد تھا
مگر اُسنے ابھی سامان نہیں کیا تھا ایک دن دربار جمع تھا میں بھی موجود تھا کہ ایک پرچہ اُسکے پاس خود بخود
کہیں سے بر زیر تخت کے آیا اُسمیں صاف صاف یہ تحریر تھا کہ اے نائب من تم کو لازم ہے کہ اب لشکر کشی
کرو اور تمام ملتوں کو برباد کر دو اپنی خدائی کو ترقی دو یہ تحریر پڑھکر اُسنے سب اہل دربار کو سُنائی میں نے بھی
سُنی اُسنے یہ ظاہر کیا کہ پہلے میں اُن ملکوں پر لشکر کشی کرونگا جو کہ قریب ہیں جب میرے پاس لشکر کثیر
ہو جائیگا تو میں ممالک اسلام کی طرف رخ کروں گا اُسی وقت اُسنے لشکر کے تیار ہونے اور سامان
سفر کے فراہم ہونے کا حکم دیا میں نے جو سُنا خیال کیا کہ یہ بڑا امر ہے اور کوئی بادشاہ جو کہ یہاں اس کے
قریب ہیں اسکے قصد سے ماہر نہ ہونگے یہ لشکر لیکر آئیگا اور دفعۃً پہونچے گا وہ لوگ پریشان ہونگے میں
تو تجارت کے لیے نکلا ہوں ہر ملک میں جاؤنگا سب کو آگاہ کرونگا یہ خیال کر کے چونکہ میرا مال تو فروخت
ہو چکا تھا میں نے اُسی روز وہاں سے سفر کیا اور حضور کے ملک میں پہونچا یہ واقعہ میں نے دیکھا تھا یہ سُنکے
بادشاہ بہت ہنسا اور بہت سے امر خواجہ نے برخلیل کے ملک کے بیان کیے تھے جو اس کے حال میں تحریر
ہو چکے ہیں جو خواجہ خلیل نے اہل دربار سے سُنے تھے ان باتوں کو سُنکے خونخوار بہت ہنسا اور اہل دربار کی طرف
متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ کیا خوب ایسے واقعے شہر آفتاب میں گذر گئے اور ہم کو بالکل خبر نہ ہوئی واقعی خواجہ
خلیل نے بڑی دانائی کی جو ہم کو آگاہ کر دیا ورنہ خرابی ہوتی یہ تو کبھی نہیں ہوتا کہ وہ ہمارے مقابلہ کو آتا اور
ہم اُسکا مذہب قبول کرتے یا اُسکی اطاعت کرتے گر جنگ عظیم واقع ہوتی طرفین کا لشکر کام آتا پھر
جسکو خداوند لقا فتح دیتے وہ حکومت کرتا اور اب کیا یہ نہ ہوگا مگر اب ایک امر ہے کہ میری رائے تو یہ ہے کہ
وہ کیوں لشکر کشی کر کے ادھر آئے یہ امر بالکل خلاف شجاعت ہے کہ ہمپر کوئی سپاہ لے کر مقابلہ کے لیے
آئے آج تک تو ایسا نہیں ہوا ہے کہ کوئی ہم پر لشکر کشی کر کے آیا ہو ہمیشہ ہمیں سب پر لشکر لے کر گئے ہیں
یہ تو بالکل ہماری بہادری کے خلاف ہے کہ وہ شخص ہم پر لشکر کشی کر کے آئے کہ جسکے باپ کا کوئی نشان
نہ ہو اور بالکل ایک افترا اور فقرہ اہل دنیا کے گمراہ کرنے کے لیے بنا لیا ہو اسکی کوئی اصل نہیں ہے یہ سب
اشیا آفتاب و ماہتاب زمین آسمان شجر و حجر سب پیدا کیے ہوے خداوند لقا کے ہیں بھلا آفتاب
میں کب یہ قدرت ہے کہ وہ خدائی کرے یہ بھی کہیں کسی کے منھ سے سُنا ہے یا کسی کتاب میں دیکھا ہے
یا کبھی زمانہ ماقبل میں گذرا ہے کہ آفتاب آسمان پر سے اُتر کر آیا ہو اور صورت بشر پیدا کی ہو یہ تو
ہم کو کبھی یقین نہ آئیگا زمانہ لقا میں جو کہ اُسکا خالق تھا آسمان پر سے اُسکی خدمت میں تو آیا نہیں
یہ کیا حقیقت رکھتے ہیں اور آفتاب بھی مثل اور ستاروں کے ایک ستارہ ہے جو کہ گردش کرتا ہے اسکو
ستارہ کہتے ہیں وہ کوئی فرشتہ بھی نہیں ہے کوئی حور بھی نہیں ہے کوئی غلمان نہیں کہ خورشید کی
رخ کی کے حسن پر عاشق ہو کر زمین پر آیا ہو اُسنے یہ مکر کیا ہے کوئی جادوگر ہے جس نے ان سب کو دہشت میں
رکھا ہے یہ سب مکار خانے سحر کے ہیں جو کہ خواجہ نے بیان کیے ہیں مگر ہم کو کیا تھا اگر وہ ہماری طرف کا رخ
نہ کرتا اور ملکوں میں اپنے مذہب کو رواج دیتا تو ہم کو کوئی غرض نہ تھی کہ ہم اُس سے مقابلہ کرتے اب تو
یہ خیال ہے کہ وہ پہلے ہمارے ملک پر آئے گا پھر اور طرف جائے گا اس سے بہتر یہ امر ہے کہ ہم خود کیوں نہ

اُسکے ملک پر جاکر اُس سے مقابلہ کرین کیون وہ ادہر آئے بلکہ پہلے اُسکو نصیحت کرین کہ کیون تونے گمراہی
پر کمر باندھی ہی کیون اپنے کو سجدہ کراتا ہی جو خورشید کا مذہب آفتاب پرستی تھا اُسی پر قائم رہ ہم لوگ
تیری عزت نہین کرنے کے کیونکہ نہ معلوم تیرا باپ کون ہی اگر وہ اسپر عمل کرے اور اپنے کردار سے باز
آئے تو خیر ورنہ مقابلہ کرین جسکے مقدر مین فتح ہو اُسی کے ملک پر لشکر کشی کرکے جانا میری راے مین
خوب ہی دوسرا امر یہ ہی کہ ایک عرصہ بعید ہوا اس اقلیم کو آباد ہوے آج تک کسی نے بابت مذہب کے
کسی سے مقابلہ نہین کیا ہمیشہ بابت ملکون اور دیگر امور کے مقابلہ ہوا کیے جو جس مذہب کا ہوا وہ
اپنے ملک پر قابض رہا اور اُسنے اپنا مذہب اپنے ملک مین جاری کیا دوسرے کو کوئی تعرض نہین کیا
نہ ہم نے کسی کتاب مین دیکھا نہ کسی کی زبان سے سُنا یہ کیا بات کہ اسنے نئی بات ایجاد کرنا چاہی ملک
آفتاب نما ہمیشہ سے خورشید کے بزرگون کے قبضہ مین رہا اور اُسی خاندان کے لوگ بادشاہ ہوتے
آئے کسی نے کبھی کسی کی اطاعت نہین کی نہ خراج دیا اور غیر اقلیم کے جو ملک فتح کیے اُس سے بیشک
خراج لیا گیا جیسے کہ مین لیتا ہون پھر ہم کیونکر گوارا کرینگے کہ کسی کی اطاعت کرین اور اُسکو خراج
دین اسکا سر اُسی مقام پر کچلنا بہتر ہی تاکہ یہ اور زیادہ سربلندی نہ کرے اور دوسرونکو بھی عبرت ہو کہ اگر ہم ایسا
کرینگے تو یہی حال ہمارا بھی ہوگا اگر اسمین غفلت کی تو اورون کو بھی جرأت ہوگی پھر تو سب لشکر کشی کرنے
لگین گے جو زیادہ قوت رکھتا ہوگا وہ تمام اقلیم پر قبضہ کرلے گا ایک مذہب ہو جائیگا برسون کے
طریقہ مین فرق آئیگا علاوہ اسکے تمام اقلیم مین ایک تلاطم عظیم مچ جائیگا پس سواے اس تدبیر کے
اور کوئی تدبیر نہین ہی مین تو ضرور لشکر کشی کرونگا اور جس بادشاہ کا جی چاہے وہ کرے ہر ایک کو اپنے
اپنے فعل کا اختیار ہی یہ جو بادشاہ نے کہا اہل دربار تو اسکی خصلت سے واقف تھے کہ جو زبان سے
کہتا ہی اُسپر عمل کرتا ہی چاہے جان پر بن جائے مگر اپنے قول کی پابندی کا ضرور خیال رہتا ہی بدین سبب
سب نے اپنی راے بھی موافق راے بادشاہ کے ظاہر کی عرض کیا کہ جو حضور کی راے ہی بہت عمدہ
اسکے خلاف کوئی راے ظاہر نہین کر سکتا ہی ہم سب بھی آپ کی راے کے پابند ہین جو اہل دربار
نے کہا خونخوار بہت خوش ہوا اور اُسی وقت حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم پرسون طرف شہر آفتاب نما
کے مع لشکر کے کوچ کرینگے اسکا ایک فرزند ہی وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ خلیق اور بہادر ہی حسین بھی
بہت ہی اُسکا نام لعلان خونریز ہی اُسنے عرض کیا کہ اے والد بزرگوار مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا بادشاہ
نے کہا کہ اے فرزند میری راے یہ ہی کہ تم یہان رہو سلطنت کرو کیونکہ اگر تم بھی میرے ہمراہ چلوگے تو
یہان کون رہیگا جو کہ حاکم ہو شاہزادے نے عرض کیا اور کسی کو یہان کا حاکم آپ مقرر فرمائیے مجھکو
ہمراہ لے چلیے بادشاہ نے کہا کہ یہ نہین ہو سکتا ہی کہ یہان کا حاکم اور کسی کو کرون سواے تمھارے
یہ سُنکے شاہزادہ خاموش ہو رہا بادشاہ دربار برخاست کرکے محل مین گیا سب اہل دربار اپنے اپنے
مکان کو روانہ ہوے خواجہ خلیل بھی مقام قیام پر گئے یہان وزیر نے سامان سفر درست ہونے کا حکم دیا
اُدھر سپہ سالار نے لشکر کو حکم شاہی سے آگاہ کیا کہ جلد سامان کرو پرسون بادشاہ یہان سے طرف شہر
آفتاب نما کے کوچ کرینگے یہ حکم جو لشکر نے سُنا یہ تو ہر وقت مقابلہ کا جویا رہتا تھا خوش ہو گیا کوئی لشکری
ایسا نہ تھا کہ جسکا چہرہ فرط خوشی سے لعل نہ ہو اُسیوقت سے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا یہان تو یہ بندوبست
ہی جب وہ رات اور دن تمام ہوا سحر ہوئی خونخوار نے دربار کیا سب حاضرین دربار حاضر دربار ہوے
دربار آراستہ ہوا خلیل وہ اشیا لیے کر جو کہ بادشاہ نے طلب کی تھین حاضر ہو کر پیشکش شاہی

گین بادشاہ نے پسند فرمائین اور روپیہ اُنکی قیمت کا خزانہ سے دلوا دیا گیا اور بہت کچھ اُسکو انعام ملا
اور ایک خلعت گران قیمت مرحمت ہوا وہ تسلیم بجا لا کر رخصت ہوا چونکہ اُسکو تعجیل تھی کہ ان ملکون سے
بہت جلد فراغت کرکے ممالک اسلام مین پہونچون اور شاہان اسلام کو اس حال سے آگاہ کرون تاکہ وہ
اپنی تدبیر سے غافل نہ ہون اسنے اُسی دن وہان سے کوچ کیا اور یہ اب اپنا قاعدہ اسنے مقرر کیا ہی
کہ جس ملک مین جاتا ہی اُس ملک کے بادشاہ کو اُس حال سے آگاہ کرتا ہی اپنا مال فروخت کیا اور دوسری
طرف کو روانہ ہوا اب ان بادشاہون کا حال جو جسنے اپنی راے کے موافق کیا ہی آیندہ تحریر ہوگا خواجہ
جلیل کو تو اُدھر اس فکر مین روان رکھا جاتا ہی اور شہر خونریز کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ بھی دن
گذرا اور وہ دن آیا کہ جس دن خونخوار نے کہا تھا کہ مین سفر کرونگا وزیر سے دریافت کیا سب لشکر و
سامان سفر تیار ہی اُسنے عرض کیا کہ سب تیار ہی جس وقت حضور کا جی چاہے سفر فرمائین لشکر تیار
ہی یہ سُنکے بادشاہ نے اپنے فرزند کو ملک کا حاکم کیا اور آپ مع تین لاکھ سپاہ کے اور اپنے سپہ سالار
کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کیا یہ تو ادھر سے کوچ کرکے اور لشکر کو لے کر اُدھر کو چلا ہی یہان برجلیس
اس خیال مین ہی کہ جب حکم خداوند ہو تو مین سفر کرون کہ خونخوار قطع منازل و طے مراحل کرکے مع لشکر
قریب شہر آفتاب نما کے پہونچا بیرون شہر مقام وسیع لائق جنگ و پیکار و پُر از آب و گیاہ دیکھ لشکر کو
اُترنے کا حکم دیا لشکر اُترنے لگا پڑاؤ ہونے لگا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے بارگاہ شاہی برپا ہوئی
بازارین آراستہ ہو گئین ادھر بادشاہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اور سب سردار وغیرہ اپنے اپنے
خیمون مین گئے چونکہ وہ دن تو لشکر کے اُترنے وغیرہ مین تمام ہو گیا شام ہو گئی اُس روز تو خونخوار
نے یہ خیال کیا کہ آج تو مین یہان پہونچا ہون کل برجلیس کے نام نامہ لکھونگا اسی خیال مین وہ رات
بسر کی اتفاق سے جس روز یہ لشکر آیا تھا چند ہرکارے لشکر برجلیس کے کسی ضرورت سے بیرون شہر
آئے تھے کہ اُس مقام پر انکا گذر ہوا جہان یہ لشکر اُتر رہا تھا انھون نے جو لشکر اُترتے دیکھا یہ صورتین
بدل کر داخل ہوئے اور کسی سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اُسنے صاف صاف کہدیا کہ یہ بادشاہ
خونریز کا ہی برائے مقابلہ برجلیس آفتاب پرست کے آیا ہی یہ سُنکے ہرکارے ایک طرف کو چلے گئے
اور باہم صلاح کی آج کی رات تو اسی لشکر مین بسر کرو کل بوقت سحر اسکے لشکر کے بادشاہ کو دیکھکر
اور دربار کی حالت دریافت کرکے اپنے شہر مین جاینگے اور نایب خداوند کو خبر کرینگے جب یہ رائے
باہم کر چکے تو وہ رات اُسی لشکر مین اُنھون نے بسر کی چونکہ لشکر اُسی روز آیا تھا کوئی بند و بست نہ ہوا تھا
یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر تمام لشکر بیدار ہوا بطریق آفتاب پرستان اُنھون نے پوجا کیا
بعدہ سب سردار اپنے اپنے خیمون سے نکل کر طرف بارگاہ بادشاہ کے روانہ ہوئے دربار آراستہ ہوا
خونخوار بھی بیدار ہو کر اور سب کامون سے فراغت کرکے دربار مین آیا تخت پر جلوہ گر ہوا وہ ہرکارے
بھی صورت بدلے ہوئے دربار مین موجود تھے کہ خونخوار نے دبیر کی طرف دیکھکر حکم دیا کہ ایک نامہ
بنام برجلیس آفتاب پرست کے اس مضمون کا تحریر کر دیو کہکر مضمون اُسکا بتایا دبیر نے اُسی مضمون کا
نامہ تحریر کرکے پیش کیا بادشاہ نے دیکھکر حکم دیا کہ لفافہ کرکے حاضر کرو اُسنے لفافہ کرکے اور مہر شاہی
سے مزین کیا روبرو بادشاہ کے حاضر کیا جب نامہ تیار ہو گیا تو بادشاہ نے کہا کہ اے حشمداران
بارگاہ تم مین کوئی ایسا مرد بھی ہی کہ جو نامہ میرا برجلیس کے پاس پہونچا دے اور اسکا جواب لائے
بس یہ سُننا تھا کہ اپنے دنگل پر سے مرد شیر افگن اُٹھا اور روبرو بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ اس خدمت کو

یہ غلام بجا لائے گا بادشاہ نے سر سے پانون تک اُسکو دیکھا اور کہا کہ تم کیون اُٹھے یہ کوئی مشکل کام نہ تھا
کہ جسکو کوئی نہین کر سکتا تھا کوئی اور یہ کام کر لیتا اگر اب مین تم کو نہین جانے دیتا ہون تو میرے
قاعدے کے خلاف ہوتا ہی خیر لو یہ نامہ تمھین لے جاؤ اور اسکا جواب لاؤ اُس مرد جری نے وہ نامہ
لے لیا اور تسلیم کی اور اپنے دنگل پر آکر بیٹھ گیا ان ہرکارون نے یہ سب واقعہ دیکھا اور دربار کو پہلوانون
سے ایسا آراستہ پایا کہ باوصفیکہ اُس اقلیم مین اب فی الحال برجلیس کا دربار خوب تھا اور ہزارون
سردار و پہلوان خورشید نے نوکر رکھے تھے اور بعد خورشید کے برجلیس نے بھی نوکر رکھے تھے مگر یہ بات
نہ تھی ایسا دربار انھون نے خواب مین نہ دیکھا تھا انکے حواس جاتے رہے خیال کرنے لگے کہ باوجودیکہ
ہمارا آقا دعوائے نائب خداوندی ہی اور سب اُسکو سجدہ کرتے ہین اور قریب آٹھ لاکھ کے لشکر ہی اُسکے
دربار مین حاضر ہوتے ہین مگر یہ رعب وداب نہین ہی جو کہ ہم اس بادشاہ کے دربار مین دیکھتے ہین
باوجودیکہ ہمارے بادشاہ کے دربار مین اب یہ نیا قاعدہ جاری ہوا ہی کہ دربار مین کوئی کلام نہین کر سکتا ہی
سب کو خاموش بیٹھنے کا حکم ہی سب سر جھکائے بیٹھے رہتے ہین کوئی کسی سے کلام نہین کرتا ہی مگر یہ حالت
نہین ہی جو کہ اس دربار کی ہی یہ دونون اپنے اپنے دل مین ایسے ایسے خیال کر رہے تھے کہ دربار برخاست
کیا گیا اپنے اپنے خیمون کو سب روانہ ہوے مرد شیر افگن جو دربار سے اپنے خیمہ مین پہونچا فوراً
لباس تبدیل کیا اور دوسری پوشاک پہن کر اور ایک ہزار سوار ہمراہ لے کر بطور نامہ بر کے طرف شہر
آفتاب نما کے چلا وہ ہرکارے جو کہ دربار مین تھے جب کہ دربار برخاست ہوا دونون نے باہم یہ صلاح
کی کہ جب نامہ بر روانہ ہوگا تو ہم اُس سے قبل یہان سے روانہ ہونگے اور جا کر خبر دینگے یہ صلاح باہم
کر رہے تھے دیکھا کہ نامہ بر اپنے خیمہ سے نکلا اور مع ایک ہزار سوار کے طرف ہمارے شہر کے چلا یہ دونون
بھی اُسکے لشکر مین مل گئے اور چلے کہ نامہ بر قریب شام متصل شہر پناہ پہونچا اپنے ہمراہیون سے صلاح
کی کہ اس وقت یہان قیام کرو بوقت سحر داخل شہر ہو کر دربار مین جا پہنچینگے اور جواب نامہ حاصل کرینگے
سب نے عرض کیا کہ یہ رائے آپ کی بہت خوب ہی بس اُس قدر دن جو کہ باقی تھا اسی مقام پر بسر
کیا رات ہو گئی رات بھی بسر کی بوقت سحر اُٹھے اور اپنے قواعد مذہبی ادا کرنے مین مصروف ہوے
وہ دونون ہرکارے فوراً اُسی وقت داخل شہر ہوے یہان قلعہ مین برجلیس کا دربار جمع تھا سب
سردار حاضر دربار ہو چکے تھے کہ برجلیس بر آمد ہوا سب نے پہلے اُسکو سجدہ کیا وہ تخت پر متمکن ہوا
کہ ہرکارے حاضر دربار ہوے آداب شاہی بجا لائے اور بعد دعا دے کر عرض کیا کہ خداوند یہ غلام بیرون
شہر کل ایک ضرورت سے گئے تھے ایک طرف جو ہمارا گذر ہوا تو ہم نے دیکھا کہ لشکر کثیر اُس صحرا مین اُتر
رہا ہی ہم نے جا کر جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر حاکم خونریزہ کا ہی آپ کے مقابلہ کے لیے وہ
لشکر کشی کر کے آیا ہی ہم نے اُس لشکر مین شب بسر کی صبح کو اُسکے دربار مین گئے اُسکے دربار کو پہلوانون
سے آراستہ پایا ایک ایک اپنے وقت کا رستم و سہراب معلوم ہوتا ہی خوب آراستہ دربار تھا ہم اُسی
مقام پر موجود تھے جب بادشاہ نے بنام حضور ایک نامہ تحریر کرایا اور ایک اپنے سردار کے ہاتھ آپ کے پاس
روانہ کیا جب دربار برخاست ہوا وہ سردار مع ایک ہزار سوار کے نامہ لے کر ادھر کو چلا ہم بھی اُسکے
ہمراہ چلے قریب شام شہر کے نزدیک پہونچ کر قیام کیا ہمنے بھی اُسی جگہ قیام کیا اسوقت قبل اُسکے روانہ
ہونے کے ہم حاضر خدمت ہوے تاکہ آپ کو خبر کرین یہ خبر برجلیس نے سنا تو ہرکارون کو انعام
دے کر رخصت کیا اور فکر کرنے لگا حکم دیا کہ دربار آراستہ کیا جائے یہ حکم دے کر اور اُس آسمان

نقلی کی طرف مُنہ کرکے کہا کہ یا خداوند شہر خونریز کے بادشاہ نے لشکرکشی کی ہے اور قریب شہر آکر اُترا ہے میرے
پاس نامہ روانہ کیا ہے اُسکا نامہ بر آتا ہے اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے صدا آئی کہ اے نائب میرے تمام پہرون
پر حکم پہلے روانہ کردے کہ کوئی نامہ بر کو نہ روکے آنے دے جس طور سے آتا ہے اور اپنے دربار کو خوب
آراستہ کرا اور دیکھ کہ نامہ مین اُسنے کیا تحریر کیا ہے بعد اُسکے پھر ہم تم کو حکم دینگے جو ہم کو مناسب ہوگا اُسپر عمل
کرنا یہ صدا سُنکے برجلیس نے فوراً حکم دیا کہ سب مقامون پر حکم پہونچا دیا جائے کہ کوئی نامہ بر کو نہ روکے
آنے دے یہ حکم دینا تھا کہ تمام شہر و قلعہ دار و درگہ سالار کو حکم پہونچ گیا کہ نامہ بر کو نہ روکنا حکم خداوند ہے
کہ جسطور سے آئے آنے دینا مزاحمت نہ کرنا یہ حکم سُنکے سب حیرت مین آئے کہ نہ کوئی نامہ بر آتا ہے نہ کوئی اور
یہ کیسا حکم ہم کو ملا ہے یہ لوگ تو اس فکر مین تھے کہ ادھر مرد شیر افگن اپنے ضروری امور سے فراغت
کرکے مع اپنے لشکر کے داخل شہر ہوا شہر کو خوب آباد پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع دیکھا صرافہ بزازہ
آراستہ پایا چاندنی بازار مین جواہرات کا ہر دوکان پر انبار دیکھا ہر جگہ کٹورہ بج رہا ہے اہل شہر اپنے کاروبار
مین معروف ہین خرید و فروخت مین دلال دوکاندار سے اپنے حق کے لیے لڑ رہے ہین کہین کمرون پر کسبیان
بیٹھی ہین تماشبین ٹہل رہے ہین ایلچی ان سب مقامون کو طے کرکے قریب عمارت شاہی کے پہونچا اُس مقام کو
خوب آباد پایا ایلچی نے اپنے ایک ہمراہی سے کہا کہ دریافت کرو کہ دربار شاہی کہان ہے کیونکہ یہی عمارت
شاہی ہے یہان تو کوئی طریقہ دربار کا نہین معلوم ہوتا ہے اگر یہان دربار ہوتا تو سردارون کی سواریان در
دولت پر موجود ہوتین یہ سُنکے ایک سوار نے اہل شہر سے دریافت کیا کہ بادشاہ کا دربار کہان ہے گو کہ عمارت
شاہی یہ ہے مگر یہان کوئی طریقہ دربار کا نہین ہے چند آدمیون نے کہا کہ تم کو دربار سے کیا غرض ہے اُسنے
کہا کہ ہمارے افسر اعلیٰ اپنے بادشاہ کا نامہ لیکر آئے ہین وہ دربار مین جایا چاہتے ہین تب اُسنے
کہا کہ اے بھائی قبل مین یہان بادشاہ رہتے تھے اور دربار بھی ہوتا تھا جب سے قلعہ قدرت ظاہر ہوا ہے اور
بادشاہ کو حکم خداوند ہوا ہے کہ تم اس قلعہ مین قیام کرو اور یہین دربار بھی کرو اُس دن سے بادشاہ
اُسی قلعہ مین دربار کرتے ہین وہ سامنے قلعہ ہے وہ سوار یہ سُنکے اپنے افسر کے قریب آیا اور جو کچھ اُس سے
سنا تھا بیان کیا مرد شیر افگن نے اُسی قلعہ کا رخ کیا جب سے یہ شہر مین داخل ہوا ہے تو اُسنے ایک
روشنی علاوہ روشنی آفتاب کے دیکھی ہے اسکو حیرت ہے کہ یہ روشنی کیسی ہے مگر یہ مرد عاقل ہے اُسنے
کسی سے دریافت نہین کیا اب تو یہ خاموش طرف قلعہ کے چلا جاتا ہے جب یہ کسی قدر قریب پہونچا تو اُسنے
دیکھا کہ ایک آسمان زیر آسمان اور قائم ہے اور اُسپر طلائی عمارت بنی ہوئی ہے اور ایک آفتاب
اُسپر بنا ہوا ہے کہ یہ روشنی اُسی آفتاب کی ہے اب جو قریب پہونچا تو دیکھا کہ قلعہ تمام گنگا جمنی ہے اور
وسط قلعہ مین ایک برج طلائی ہے اُسپر بھی آفتاب بنا ہوا ہے اُس سے بھی روشنی پیدا ہوتی ہے قلعہ
کے پھاٹک پر بھی آفتاب بنا ہوا ہے اب یہ قلعہ مین داخل ہوا اسکو کسی نے نہ روکا نہ کوئی مزاحم ہوا
اُسنے کوئی مقام آفتاب سے خالی نہین پایا جو حالت کہ خواجہ خلیل نے یہان کی بادشاہ سے بیان
کی تھی سب مشاہدہ کی وہی سب کیفیت تھی جو کہ قبل مین تحریر ہو چکی ہے یہ سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا
عمارت قلعہ نقرئی و طلائی دیکھی اور آسمان نقلی قلعہ پر سایہ افگن پایا اور اُسپر سے پھول برستے دیکھے تمام
قلعہ کو باغات سے آراستہ دیکھا جب یہ در دولت پر پہونچا اُدھر برجلیس سے آفتاب نے کہا کہ اے
نائب ما بدولت ایلچی آگیا ہے کسی سردار کو اُسکے استقبال کے لیے روانہ کرو یہان اس عرصہ مین دربار
آراستہ ہو چکا تھا صدا کا سُننا تھا کہ فوراً برجلیس نے ایک سردار کو کہ نام اُسکا زحل تیغ زن

تھا حکم دیا کہ تو ایلچی کا استقبال کرکے دربار مین لے آ وہ بموجب حکم برجلیس اپنے دنگل پر سے اُٹھکر طرف
جلوخانہ کے چلا اُدھر نامہ بر نے درگہ سالار سے کہا کہ ہماری خبر کر دو کہ ایک نامہ بر حاضر دربار ہوا چاہتا ہی
اُسنے کہا کہ کچھ خبر کرنے کی ضرورت نہین ہی آپ تشریف لے جائین آپ کی خبر قبل سے ہو گئی ہی کوئی خبر
کرنے کی حاجت نہین ہی یہ سنکے نامہ بر نے اپنے ہمراہیون کو اُسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم دیا آپ اکیلا
پردہ اُٹھا کر چلا اُدھر سے وہ سردار جو کہ براے استقبال چلا تھا آپہونچا اُسکو دیکھکر کہنے لگا کہ کیا
آپ ہی نامہ لے کر آئے ہین شیر افگن نے کہا کہ جی ہان مین ہی نامہ بر ہون اُس سردار نے
جو شیر افگن کو دیکھا سردار زبردست پایا اُسکے چہرے سے رعب و داب شجاعت آشکار دیکھے کہا
کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلین مجھکو آپ کے استقبال کا حکم ہوا ہی شیر افگن نے کہا کہ مین
حاضر ہون آپ چلین یہ سنکے وہ سردار اسکو اپنے ہمراہ لے کر داخل دربار ہوا سات جلوخانے تھے ہر جلوخانے
مین دونون طرف غلامان زرین کمر پہرے پر مقرر تھے یہ سب کو دیکھتا ہوا اُسکے ہمراہ دربار مین پہنچا دربار کو
خوب آراستہ دیکھا یہ بات نئی پائی کہ ہر ایک کے سینہ پر تصویر آفتاب نمایان تھی بادشاہ کو دیکھا
کہ ایک زینہ کا تخت ہی اُسپر متمکن ہی منہ پر نقاب پڑی ہی سر پر چھتر گردش کر رہا ہی وزیر
سلطنت عقب پشت کھڑا ہی شیر افگن نے مجرا گاہ سے مجرا کیا حکم بیٹھنے کا ہوا اسنے دیکھا کہ کوئی
کرسی یا دنگل خالی ہو تو مین بیٹھ جاؤن مگر کوئی کرسی و دنگل خالی نہ پایا یہ فکر کرنے لگا کہ کسکو ہٹا کر بیٹھون
ملازمون نے دنگل لاکر روبرو تخت کے بچھا دیا اشارہ ہوا کہ بیٹھ جاؤ یہ سلام کرکے دنگل پر بیٹھ گیا اسنے
دیکھا کہ اس قدر سردار دربار مین موجود ہین مگر سب خاموش سر جھکائے ہوے بیٹھے ہین کوئی بات
تک نہین کرتا ہی نہ کسی جانب کو دیکھتا ہی یہ رعب دربار تھا جب شیر افگن بیٹھ چکا برجلیس نے
ساقی کو اشارہ کیا کہ جام شراب ناب دے ساقی نے جام بلورین لبریز کرکے شیر افگن کے روبرو
پیش کیا شیر افگن نے جام لے کر پی لیا پھر ساقی نے جام دیا اُسنے پی لیا اُدھر آفتاب جادو
بھی پوشیدہ سب کی نظرون سے دربار مین موجود ہی سب واقعہ دیکھ رہا ہی جب دماغ اُسکا بادہ ناب
سے گرم ہوا اُسنے کہا کہ مین نامہ لے کر آیا ہون برجلیس نے پوچھا کہ کسکا نامہ لے کر آئے ہو اُسنے
کہا کہ مین نامہ لے کر پہلوان جہان گرشتاسب دوران خدیو زمان شاہنشاہان حاکم ملک خونریزہ یعنی
خونخوار خونریز نامہ لایا ہون یہ نامہ آپ کے نام ہی اسکو ملاحظہ کرکے جواب تحریر فرمائیے یہ سُن کے
برجلیس نے کہا کہ وہ نامہ کہان ہی شیر افگن نے نامہ نکال کر برجلیس کے ہاتھ مین دیا برجلیس نے نامہ
لے کر دبیر کو دیا اور کہا کہ بآواز بلند پڑھو دبیر نے نامہ لے کر لفافہ چاک کیا اور پڑھنا شروع کیا بعد تعریف
لقا اور اُسکے گاؤ دنبہ کے یہ تحریر تھا کہ ای نبیرہ خورشید تجکو بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو شاہان اُولو العزم
پر لشکر کشی کرے تیرے نانا خورشید نے کبھی یہ قصد نہین کیا مگر یہ تیرا قصور نہین ہی تیرے نطفہ کا ہی جسکا
پتہ نشان نہین ہی نہ معلوم تو کس کے نطفہ کا ہی ایک امر مہمل اپنے مقام پر تجویز کر لیا کہ خداوند آفتاب
کے ہم فرزند ہین ای نادان یہ بھی کوئی قیاس کرنے کی بات ہی کوئی بھی عقلمند اسکو گوارا
کرے گا کہ تو آفتاب کا فرزند ہی ارے نادان آفتاب کی کب یہ قدرت ہی اول تو یہی امر خلاف
عقل تھا کہ تیرا نانا آفتاب کی پرستش کرتا تھا جو کہ خلق کیا ہوا خداوند لقا کا ہی ای خلل یہ بھی اُسکی نادانی
اور بے عقلی تھی کہ جسقدر اشیا دنیا مین خلق ہوئی ہین سب پیدا کی ہوئی خداے باختر مالک خشک و تر
یعنی لقا کی ہین بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جب ایسا خدا جو کہ ہیجدہ ہزار ملک باختر کا حاکم ہو اور

اشیا اُس مے اپنی قدرت سے خلق کی ہون کیا آفتاب کیا ماہتاب کیا ستارے کیا شجر وحجر کیا زمین و آسمان
کیا جن و البشر وغیرہ وغیرہ اور جو چیزین کہ دنیا مین پیدا کی ہون اُسکو تو نہ مانین اور اُسکی پیدا کی ہوئی
چیزون کو خدا جانین مگر ہم کو اس سے کوئی غرض نہ تھی کیونکہ اس اقلیم کا قاعدہ ہی کہ جو کوئی جو مذہب
رکھتا ہو دوسرے سے اُسکو کوئی مطلب نہین وہ اپنے ملک مین اُس مذہب کو رواج دے یہ طریقہ
ہمیشہ سے چلا آتا ہی بلکہ جو لوگ تیرے دربار مین زمانہ سابق کے ہونگے اُن سے اس امر کو دریافت کر لینا
اور سُننا کہ وہ کیا کہتے ہین مگر یہ سُنا ہی کہ تو کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنے والا ہی یعنی اپنے مذہب آفتاب پرستی
کو رواج دینے والا ہی اول تو یہ خیال کرنا ضرور ہی کہ پہلے ہم اپنے مین لیاقت اس امر کی پیدا کرین کہ جو عالی
خاندان ہین اُنکے ہم سر ہون دوسرے وہ مرتبہ حاصل کرین کہ سب ہم کو اپنے برابر کا تصور کرین یہ
تو خیال کرنے کی بات ہی کہ تیرا نانا ایک چھوٹے سے ملک کا بادشاہ ہمیشہ سے تھا اُسکے مرنے کے
بعد تو بھی اُسی ملک پر قابض ہوا اُسنے کبھی اس امر مین فکر نہ کی نہ کوشش کی کہ اپنے ملک کو ترقی دیتے
یا کسی طرف کو لشکر کشی کرتے یہ جرات نہ ہوئی سوائے اپنے ملک کی حفاظت کے دوسری فکر نہ تھی
نہ ایسا لشکر تھا کہ وہ یہ جرات کرتا اب مین حیران ہون کہ وہ کونسی قوت تجھکو حاصل ہو گئی ہی کہ تو نے
یہ جرات کی اور یہ قصد کیا میرے خیال مین یہ امر کسی صورت سے نہین آتا ہی کہ کیا امر تجھکو لاحق ہوا ہی
صرف اس امر پر خیال کر لینا کہ ہم خداوند کے فرزند ہین بھلا کون اسکو تسلیم کرے گا کہین یہ بھی سُنا گیا ہی
کہ آفتاب جو کہ لقا کا بندہ ہو وہ کیونکر آسمان پر سے زمین پر آسکتا ہی جس طرح اور ستارے ہین
اُسی طور سے یہ بھی ہین آفتاب و ماہتاب یہ بالکل بے عقلی ہی یہ خیال کر لینا کہ ہمارا جو خداوند یعنی آفتاب
ہمارے اوپر مہربان ہوا اور وہ میرا باپ ہی اور مین اُسکا فرزند ہون اور اُسنے مجکو اپنا نائب کیا ہی یہ کبھی نہین
ہو سکتا ہی میرے نزدیک وہ کوئی ساحر ہی جو کہ اپنے کو خداوند کہتا ہی پس تم کو لازم ہی کہ تم اپنے قصد
سے باز آؤ اور اپنا وہی مذہب قدیم جو کہ تمھارے نانا کا تھا اُسی پر قائم رہو اور وہی طریقہ رکھو جو کہ ہمیشہ کا
تھا یہ امر بالکل خلاف ہی کہ تم اپنے کو سجدہ کرنے کا حکم دو کیسا خدا اور کیسے نائب خدا صرف لقا ایک خدا
تھا جو کہ کسی سبب سے پردہ دنیا سے بہشت کی طرف تشریف لے گئے ہین جب اُنکا جی چاہے گا وہ تشریف
لائین گے میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ تم اپنے اسی ملک پر اکتفا کرو اور زیادہ ہوس نہ کرو ورنہ
خرابی ہوگی مین نے جو سُنا کہ تمھارا یہ قصد ہی کہ تم لشکر کشی میری طرف کروگے مین نے خیال کیا کہ تم کو
کیون زحمت ہو مین خود کیون نہ تمھارے ملک پر لشکر کشی کر کے جاؤن اور اگر ممکن ہو تو تم کو تمھارے قصد
سے باز رکھون پس میری نصیحت پر عمل کرو ورنہ آمادہ جنگ ہو یہ امر بالکل خلاف دانائی و عقل ہی کہ
آفتاب کو اپنا باپ تصور کرے جو کہ ایک بالکل بے حس چیز ہی سوائے روشنی کے اور کوئی فائدہ
نہین ہی زمین پر آنا کیسا اور تیری مان سے عقد کرنا کیسا بس میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ تم میرے
کہنے پر عمل کرو آیندہ اختیار ہی کیون اپنے کو خراب کرتے ہو بے عقلی سے کام لیتے ہو وہ مثل نہ ہو کہ بعد
کو جب کوئی زک اُٹھاؤ تو یہ کہو کہ ہم نہ جانتے تھے کہ یہ امر یون ہی تم ابھی لڑکے ہو وہ کام کرو کہ بڑے
بڑے بزرگ عزت کرین یہ خیال نہ کرین کہ یہ لڑکا ہی بالکل بے عقل ہی طفل مکتب خیال کر کے مثل میرے
لشکر کشی نہ کرین پھر اُسوقت بڑی مشکل ہوگی کس کو کس کو جواب دوگے اور کس کس سے مقابلہ کروگے
یہ حرکت تمھاری تمام شاہان اقلیم کو ناگوار ہوگی سب ضرور مقابلہ کو آئینگے جس جس کو خبر ہوگی اس
سے کیا حاصل کہ ذرا سے امر کے لیے اس قدر لوگون کو اپنا دشمن کرو یہ بالکل خلاف عقل ہی یہ یقین ہی کہ بعد

کو پھر وہی کام کرنا پڑے گا جو کہ مین خیال کرتا ہون کہ آخر کو اس خودسری کا یہ انجام ہوگا کہ یہ ملک بھی ہاتھ سے
جاتا رہے گا لشکر تباہ ہوگا اور اگر صلح کر لی تو یہ انجام ہوگا کہ یہی مذہب جو کہ تمھارا آفتاب پرستی ہے اسی
پر قائم رہو جو کوئی صلح کرے گا اسی اقرار پر وہ مثل ہوگی کہ سب الزام دینگے کہ لڑکا تھا جوانی کی اُمنگ مین
کچھ خیال نہ کیا یہ کیسے مشیر کار ہین کہ جنھون نے ایسی صلاح دی ہے وہ میرے نزدیک تمھارے دوست
نہین ہین بلکہ دشمن ہین یہ خیال کرو کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے میرے اور تمھارے
ماناؤں کے بڑی دوستی اور ملاقات تھی بدین سبب مین نے تم کو اس طور سے یہ نامہ تحریر کیا ورنہ مین صرف
اطلاع کر دیتا کہ مین مقابلہ کو آتا ہون اگر میرا مقابلہ کر دیکھو کیا غرض تھی کہ مین یون نصیحت کرتا صرف
اس خیال سے لکھا کہ یہ میرے دوست کا ملک ہے اور اُسکا نواسہ اسوقت اُسپر حاکم ہے اور بسبب
اپنی کم سنی و خردسالی کے عقل سلیم نہین رکھتا ہے جو کچھ چند بربادکنندگان حکومت نے تعلیم کیا ہے
اور کان مین پھونک دیا ہے اُسکو اُسنے اپنا ذریعہ ترقی خیال کر لیا ہے تو یہ بالکل خلاف ہے کہ اپنے
دوست کا عزیز خواہ لڑکا خراب ہو اور دوست دیکھا کرے اُسکی مروت سے بعید ہے اس سبب سے
مین نے تم کو بطور نصیحت کے یہ نامہ تحریر کیا ہے کہان تک تحریر کو طول دون اس شعر کے مضمون پر مین
اپنے نامہ کو ختم کرتا ہون ؎ منت آنچہ حق بود گفتیم تمام ٭ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ٭ یہ مضمون
جو جہجلیس نے سُنا بہت برہم ہوا اور کہا کہ کچھ خونخوار کی شامت آگئی ہے ضرور قضا سر پر کھیل رہی ہے
جو نابدولت کی شان مین ایسے کلمات تحریر کیے ہین یون کوئی نائب خداوند کو تحریر کرتا ہے جو کہ اُسنے
تحریر کیا ہے وہ خود اپنی لیاقت کی طرف خیال کرے اور نابدولت کی لیاقت و عالی خاندانی کی
جانب دیکھے کجا مین فرزند خداوند آفتاب کجا وہ بندۂ آفتاب میرا اُسکا کیا مقابلہ ؎ چہ نسبت
خاک را با عالم پاک ٭ اُسکو لازم ہے کہ اپنی لیاقت سے زیادہ نہ کلام کرے احاطۂ لیاقت سے قدم
باہر نہ رکھے اوّل تو اُسنے بڑی خطا یہ کی کہ مجھ ایسے صاحب اختیار پر لشکر کشی کر کے آیا یہ نہ خیال کیا کہ
مین نائب خداوند و خود خداوند ہون یہ مین کس پر لشکر کشی کر کے جاتا ہون اگر آیا بھی تھا تو اُسکو لازم
تھا کہ میری خدمت مین حاضر ہوتا میری اطاعت کرتا اور مجھکو سجدہ کرتا بخدائی مانتا اگر مین اُس مین
لیاقت پاتا تو اُسکو مرتبہ پیغمبری عنایت کرتا نہ یہ کہ اس طور کی تحریر میرے نام روانہ کی چونکہ مین خدا
و نائب خداوند ہون رحم و کرم میرا طریقہ ہے بدین سبب مین بھی اُسکو پہلے بطور نصیحت اس نامے کا
جواب تحریر کرتا ہون اور اُسکی اس خطا سے درگذر کرتا ہون اگر اُسنے اسپر عمل کیا تو خیر ورنہ وہ سزا
سخت دونگا کہ تمام شاہان دنیا کو کان ہونگے اگر ہم خلاف حکم خداوند کرینگے تو یہی امر ہمارے
لیے بھی رکھا ہے یہی سزا ہم کو بھی ملے گی پھر کوئی سرتابی نہ کریگا سب بلا جنگ و پیکار دائرہ اطاعت مین داخل
ہونگے اور میری نیابت و خدائی کے قائل ہونگے پھر میرے حکم کو بجا لائینگے یہ جو تقریر مرد شیر افگن نے اپنے
مالک کے حق مین سُنی خلاف الفاظ سُننے کی اپنے قلب مین جرأت نہ پائی چونکہ خاندانی حال اور صاحب
غیرت تھا کچھ اسکا خیال نہ کیا کہ یہ دربار غیر بادشاہ کا ہے یہان سوائے میرے کوئی میرا شریک
نہین ہے سب اسکے ملازم ہین مرد جری و بہادر تھا بہادر و صاحب غیرت اکثر ہوتے ہین کچھ جان کا
خوف نہ کیا جرأت کر کے یون کہنے لگا کہ اگر اجازت ہو تو مین کچھ عرض کرون جہجلیس نے جواب دیا کہ جو
تم کو کہنا ہو کہو کوئی مانع نہین ہے یہ سُنکے اُس مرد جری نے کہا کہ یہ خیال آپ کا بالکل خلاف ہے میرا
مالک کسی سے نہین خوف کرتا ہے اُسکے دربار مین اسوقت کئی ہزار سردار ہین وہ آج تک جس

شہر پر لشکر کشی کرکے گیا سوا سے ظفر کے کبھی اُنکے لشکر نے شکست نہین کھائی ہمیشہ ظفر مند رہا ہی بھلا وہ
کیون کسی سے خوف کرنے لگے اور کیون اطاعت کرنے لگے وہ ہمیشہ ہر ایک پر لشکر کشی کرکے گئے ہین
اُنپر آج تک کوئی لشکر کشی کرکے نہین آیا ہی نہ آج تک کبھی اس اقلیم مین مذہب کی بابت مقابلہ ہوا بس
اب مین عرض کرتا ہون کہ آپ بادشاہ سے صلح کرلین مقابلہ نہ کرین واقعی دراصل یہ امر بالکل خلاف
عقلمندی و دانائی ہی کہ آفتاب کو جو کہ ایک ستارہ ہی خدا تصور کرنا اُسپر طرہ یہ کہ وہ آسمان پر سے
زمین پر آیا اُسنے صورت بشری پیدا کی اور اہل دنیا سے مواصلت کی اول تو اُسمین یہ قدرت
نہین ہی وہ ستارہ ہی ہمارے خداوند لقا کی قدرت سے خلق ہوا ہی بھلا وہ کب زمین پر آسکتا ہی
اور عقد کرسکتا ہی یہ سب بندے لقا کے ہین اگر کوئی کہے کہ فلان شجر نے صدا دی یا اپنی جگہ سے حرکت
کی یا صورت انسانی پیدا کی تو آپ یقین کرسکتے ہین کہ ایسا ہوا یہ سب بندے لقا کے ہین اور اُنکی
قدرت سے پیدا ہوتے ہین لہذا مین آپ سے بلا خوف و خطر عرض کرتا ہون کہ یہ خیال اپنے دل
سے دور فرمائیے کہ مین فرزند ہون آفتاب کا اور نائب ہون خداوند آفتاب کا پس یہی اپنا طریقہ
رکھیے کہ آفتاب کی پرستش کیجیے اور اپنے کو سجدہ نہ کرائیے اول تو یہی خلاف عقل ہی کہ آفتاب کو خدا
مانا جائے خیر یہ آپکا اور آپکے خاندان کا مذہب قدیم ہی اسمین کسی طور کی دست اندازی
نہین کی جاسکتی ہی کیونکہ اگر کسی طور کی دست اندازی کی جائے گی تو تمام شاہان اقلیم فساد پر
آمادہ ہوجائینگے اور بجز اُکھین گے دوسرے کوئی نیا طریقہ نہین ایجاد کیا جاسکتا ہی آئندہ آپ
کو اختیار ہی جو چاہیے جواب نامہ دیجیے سخن نہ گویم کہ این کن آن کن + مصلحت بین و کار آسان
کن + مگر یہ ضرور خیال کرلیجیے کہ وہ اپنے مذہب سے نہ انحراف کرینگے نہ آپ کی اطاعت کرینگے کیونکہ
جب اُنکا قصد اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کا ہی کہ جو اسوقت لشکر کثیر اور اتنی بڑی طاقت
رکھتے ہین کہ کوئی بادشاہ نہ رکھتا ہوگا نہ اس قدر لشکر اُسکے پاس ہوگا اہل اسلام کے ایک ایک
سردار و افسر کے ماتحت اس قدر لشکر ہی کہ اکثر شاہون کے پاس نہ ہوگا اُسکے ایک ایک افسر نے
اس قدر ملک و طلسم فتح کیے ہین اور اُنکے قبضہ مین ہین کہ کسی بادشاہ کے پاس نہ ہونگے گو کہ خدا
پرستون نے تمام دنیا کے مذہبون کو تباہ کیا اور نیست و نابود کیا گو کہ یہ امر بہت مشہور ہی کہ خداوند
کو اہل اسلام نے بہت پریشان کیا اور خداوند لقا نے رحم کو کام فرمایا بدین خیال کہ یہ بھی بندے
میرے ہین گو کہ اس وقت منحرف ہوگئے ہین مین کیون ان پر اپنا عذاب نازل کردون جو اُنھون نے کہا
گوارا کیا اور عاجز ہوکر دنیا سے بہشت کی طرف چلے گئے اور اس رحم کا انجام یہ ہوا کہ اُنکی خدائی
بالکل دنیا پر سے جاتی رہی کوئی اُنکا ماننے والا نہین رہا یہ چند ملک جو باقی ہین وہ لوگ اس فکر
مین ہین کہ ان ملکون سے بھی مذہب لقا پرستی کو نیست و نابود کردین جو کہ ایسے ہون اُن سے
ہمارا مالک قصد مقابلہ رکھتے ہین بھلا وہ اور کسی کو کب خیال مین لائینگے میرے نزدیک آپ کا
اُن سے یہ سوال کرنا بیکار ہی یہ سنکے برجیس نے کہا کہ اے زہیی تو بھی مذہب لقا پرستی رکھتا ہی
شیر افگن نے کہا کہ جو میرے بادشاہ کا مذہب ہی وہ میرا بھی مذہب ہی برجیس نے
کہا کہ زہیی میری دو باتین سن لے مین کہتا ہون بھلا یہ کون سی عقل ہی کہ ایک بندے آفتاب
کو جو مثل ہمارے اور تمھارے ہو اُسکی بندگی کرین اور اُسکو اپنا خدا جانین اور اپنے
خدائے حقیقی کو نہ پہچانین کہ جس کے نور سے تمام عالم روشن ہی تم بتاؤ کہ یہ کیسا خدا ہی

کہ جو اپنے بندون سے مقابلہ کرے اور شکست کھا کر ملک بملک فرار کرتا پھرے اور بندون کے ہاتھ سے اُسکو پناہ
نہ ملے آخر کو اسقدر عاجز ہو کہ اُنکے ہاتھ سے قتل ہو یہ کوئی خدائی شان ہی اور جو کہ خداے حقیقی ہی اُسکی
بابت یہ کہا جائے کہ یہ لقاکے پیدا کیے ہوے ہین خدا کی یہ صفت ہی کہ جسکی ذات سے تمام عالم کو نفع پہونچے
دیکھو یہ کتنی بڑی خداوند آفتاب کی صفت ہی کہ اُنکے نور جمال سے تمام دنیا روشن ہی اگر اُنکا نور
جمال نہ ہوتا تو اس قدر تاریکی ہوتی کہ کوئی چیز نہ دکھائی دیتی سب ٹکرا ٹکرا کر تمام ہو جاتے بھلا یہ صفت
لقا مین کب تھی دوسری صفت یہ ہی کہ مثل آسمان کے دوسرا اور آسمان کس قدر اپنے قریب رہنے کے
لیے بنایا ہی بھلا لقانے بھی کوئی چیز کبھی بنائی تھی تیسری بات یہ ہی کہ اپنا نائب مجکو مقرر کیا ہی یہ امر کوئی
تعجب کی جگہ نہین ہی کہ خداوند نے میری والدہ کے ساتھ عقد کیا اُنکو اختیار ہی کہ جس بندے کو چاہین اپنے
ہمراہ کر لین یہ قدرت نہ تھی تو اُس آسمان پر سے اس آسمان پر کیونکر آئے ابھی جو وہ چاہین تو میرے دربار
مین چلے آئین تمھارے آنے کی اُنھون نے مجکو خبر دی تھی کہ ایلچی در دولت پر آیا ہی اُسکو استقبال
کرا کے اپنے دربار مین طلب کرو اگر وہ نہ خبر دیتے تو کبھی نہ معلوم ہوتا اور خیال کرنے کی جگہ ہی کہ بقول تمھارے
بادشاہ کے میرے نانا کا چھوٹا سا ملک تھا یہ خداوند کے قدم کی برکت سے اسکو شرف حاصل ہوا ہی کہ
اس وقت جو رتبہ اس ملک کو حاصل ہی اور کسی کو نہین ہی جس قدر اس وقت میرے پاس اس چھوٹی
سی حکومت پر لشکر ہی کسی کے پاس نہ ہوگا اور جو جو سامان کہ میرے پاس ہی کسی بادشاہ کے پاس
نہ ہوگا اور کیون نہ ہو جب کہ باپ خدا ہو تو اُسکے پاس کس چیز کی کمی ہوگی اس وقت تمام شہر مجکو
اپنا خدا اور نائب خدا تصور کرتا ہی اور ہر صبح مجکو سجدہ کرتا ہی پس میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ تم لقا پرستی
سے باز آؤ اور مجکو سجدہ کرو اور اپنا خدا جانو میری اطاعت کرو اور خدمت اپنے بادشاہ کی ترک
کرو اپنے پیدا کرنے والے اور خالق کو پہچانو اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو مین تم کو اپنا سپہ سالار
کرونگا اے ایلچی اپنے خدا کو پہچان کیون گمراہ ہوتا ہی اور اپنی عاقبت کو خراب کرتا ہی اپنے خالق
کو کیون نہین سجدہ کرتا ہی مرد شیر افگن نے یہ تقریر سُنکے جواب دیا کہ اے بد جنس اپنی زبان
کو روک اور کوئی کلمہ خلاف زبان سے نہ نکال تا مین لاکھ لاکھ لعنت مذہب آفتاب پرستی پر کرتا ہون
اور اُسکے ماننے والے کو کافر جانتا ہون مرد جری کہین یہ کرتے ہین کہ اپنے مذہب کو ترک کرتے ہین
مذہب کو ترک کرنا گویا اپنے باپ سے منحرف ہونا ہی دنیا مین سواے مذہب کے کوئی امر ایسا نہین ہی
کہ جسکے لیے کوئی اپنی جان دے مذہب وہ چیز ہی کہ جو اسکے پابند ہین وہ جان دینا گوارا کرتے ہین
اور مذہب ترک کرنا گوارا نہین کرتے ہین اُن لوگون کا ذکر نہین ہی کہ جو غیرت نہین رکھتے ہین اپنے
باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنا لیتے ہین اور اسپر بھی کوئی منحصر نہین ہی بلکہ بعض ایسے ہین کہ جنکے
باپ کا نشان تک نہین اُنھون نے ایک تمہید فضول اپنے دل سے تراش لی اور اُسپر اورون
کو بھی ترغیب دلاتے ہین کہ تم بھی مذہب ہمارا قبول کرو اُسپر طرہ یہ کہ اپنے کو سجدہ کرنے کو کہتے ہین اور
کہتے ہین کہ ہم فرزند خداوند ہین اور نائب خداوند جو امر کہ آج تک کبھی نہین سُنا وہ اب سننے مین آتا ہی
اور اپنے مذہب کو سچا کہتے ہین مین صاف صاف کہتا ہون کہ مین اپنے جان سے نہین ڈرتا ہون جو کچھ
آپ کو تحریر کرنا ہو تحریر کرا دیجیے مجھ سے بابت ترک مذہب اور اطاعت کے نہ کہیے مین ایسی نوکری کو کچھ
خیال مین نہین لاتا ہون کہ جس مین ترک مذہب کی گفتگو ہو دوسرے مین نمک حرام نہین کہ مین اپنے
مالک کی رفاقت ترک کرون اور ایک غیر کی اطاعت کرون اب مجھ سے اس امر مین کسی طور کی

تقریر نہ فرمائیے گا ورنہ مین کچھ اسکا پاس ولحاظ نہ کرونگا کہ یہ دربار غیر ہی مرد سپاہی بات پر جان دیتے ہین جسکی
زبان ایک اسکا باپ ایک میرے باپ مین فرق نہین ہی جو میری زبان مین فرق ہو اور میرا نام شیر افگن
نہین کہ اگر کوئی اس امر مین کلام کرے اور مین اسکو زبان تیغ سے جواب نہ دون یہ جو تقریر شیر افگن نے
کی تمام اہل دربار کے تیور بگڑ گئے اور سب کو غصہ آگیا مگر بسبب خوف برجلیس کے کوئی دم نہ مار سکا مگر ایک
سردار جو کہ قریب تخت اپنے دنگل پر بیٹھا تھا اسکا نام مریخ برجلیس پرست تھا اور وہ نیا نیا انکے مذہب
مین آیا تھا اسکو تاب نہ رہی برہم ہوکر کہنے لگا کہ اے ایلچی بد دولت تیرے روبرو خداوند و نائب خداوند کی
شان مین یہ کلام بس اپنی زبان کو روک تیرے باپ کا پتہ نہ ہوگا یہ تو طعن خداوند یعنی برجلیس پر کرتا ہی
انکے تو وہ والد بزرگوار ہین جو کہ تمام دنیا کی خدا ہین ایسا ذی شرف تو کوئی نہ ہوگا جیسے نائب خداوند
ہین انکی شرافت مین جو کوئی شک کرے وہ کافر ہی ہم خود مذہب لقا پرستی پر طعن کرتے ہین کہ وہ ہمارے
خداوند آفتاب کا ایک بندہ تھا ان سے منحرف ہوگیا خدائی کرنے لگا اسکی سزا اسکو خداوند نے اہل اسلام
کے ہاتھ سے دلائی ہم اسکی بندگی کرنے والے کو کافر جانتے ہین اور اسکا قتل ہم پر واجب ہی مگر کیا کرین
دو امر مجبور کرتے ہین اول تو یہ کہ تیرے قتل کی خداوند و نائب خداوند نے اجازت نہین دی دوسرے
تو نامہ لے کر آیا ہی ورنہ ابھی اس چرب زبانی کی سزا دیتا ایک ہاتھ مین تیرا سر دس قدم پر جا کر گرتا یا تیرے
زبان گدی کی طرف کھینچ لیتا بھلا ان کلام کی تاب کب شیر افگن کو تھی کبھی ایسے کلام سنے بھی نہ تھے
فوراً غصہ آگیا اور کہا کہ او گبر آفتاب پرست تو کیا سزا دے گا تیری بھی یہ لیاقت ہوئی ابھی کل کا ذکر ہی
کہ فلان مقام پر قزاقی کرتا تھا پوشیدہ ہوکر قافلے لوٹتا تھا آج یہان بیٹھکر دلاوری کا دعوی کرتا ہی
ہمیشہ تو قزاقی مین بسر کی اب جو بیٹھکر چین سے روٹی نصیب ہوئی تو بہادرون کے منھ چڑھنے لگا سچ کہا ہی
کسی نے کہ کبھی کم ظرف کو عزت نہ دے جہان عزت دی وہ یہ خیال کرتا ہی کہ ہمچنین دیگرے نیست پھر وہ
مارے غرور کے زمین پر قدم نہین رکھتا ہی تو کیا کرے یہ تیری اصالت کا سبب ہی سچ ہی جیسا جو ہوتا ہی
اسکو اسی کی صحبت پسند آتی ہی جیسا تیرا بادشاہ ہی ویسا تو بھی ہی بقول شخصے ع کند ہم جنس با ہم جنس
پرواز + کبوتر با کبوتر باز با باز + ذرا میری طرف دیکھ اور چار آنکھین کرکے کلام کر یا تو اگا دیکھون تو کہ سر دس
قدم پر جاکر گرتا ہی یہی منھ اور یہ کلام وہ وقت اپنا بھول گئے چوری سے مقابلہ کرتے تھے جب کسی بہادر
کا سامنا ہوگیا تو منھ چھپا کر بھاگ گئے پھر پلٹ کر نہ دیکھا کہ کون آتا ہی اور آج یون تقریر کرتا ہی یہ نہ خیال کرنا
کہ مین اس امر سے خوف کرون کہ یہان تیرے حمایتی ہین یہ ممکن نہین کہ مین نہ بولون جیسی تو تقریر کرے گا
ویسا مین جواب دونگا لے اب صاف صاف سن کہ میری ماں پر تہمت زنا لگائی گئی تھی میری ماں نے
قسم کھائی تھی اسی وجہ سے تو میرے باپ کا نشان نہین ہی میری ماں نے بھی یہی کہا تھا کہ میرے ساتھ
خداوند آفتاب نے عقد کیا ہی یہ حمل مجکو انسے رہا ہی یہ سارا واقعہ میرے اوپر گذرا ہی یا تیرے بادشاہ پر جسپر
گذرا ہو بیان کردے اصل امر یہ ہی کہ جو کھری بات کہتا ہی وہ ہمیشہ برا قرار پاتا ہی اب مین کہان تک اپنی تقریر
کو طول دون تو کیون مجبور ہی مین موجود ہون جو تیرے بنا کے میرا ہو سکے تو قصور و کوتاہی نہ کر اگر بہادر ہی
ورنہ مین تجکو نامرد تصور کرونگا آج سے پھر کبھی ایسی تقریر کسی بہادر سے نہ کرنا یہ جو تقریر شیر افگن نے کی
اور سر دربار یون صاف طور سے بیان کیا پس مریخ کو غصہ آگیا تلوار میان سے نکال کر اپنے دنگل پر سے
اٹھا اور شیر افگن کی طرف چلا شیر افگن نے جو اسے اپنے طرف آتے دیکھا یہ بیٹھے بیٹھے دیکھا کیا تلوار سے نگاہ لڑی
رہی کہ جب وہ وار کرے قبضہ پر ہاتھ ڈال کر تلوار چھین لو اور اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے اسکو اٹھا کر جو مارو

نقش زمین ہوجائے یہ بھی کوئی چیز ہی یہ تو یہ خیال کر رہا ہی اور اہل دربار خاموش بیٹھے تماشہ دیکھ رہے ہین اور برجلیس کی یہ نوبت ہی کہ مارے غصہ کے تھر تھر کانپ رہا ہی مگر کچھ منھ سے کہتا نہین ہی خاموش ہی ادھر سب کی نظرون سے پنہان آفتاب بھی موجود تھا وہ بھی یہ تقریر سن رہا تھا اُسنے بھی یہ واقعہ دیکھا اب جو فساد ہوا چاہتا ہی اسنے سحر سے دریافت کیا کہ برجلیس کا پہلوان اسپر غالب ہوگا معلوم ہوا کہ اگر مقابلہ ہوا تو وہی غالب ہوگا یہ پہلوان مغلوب ہوگا نامہ بر بہت زبردست ہی بس یہ دیکھنا تھا کہ اس نے دل مین کہا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر یہ فساد دفع ہو بس یہ امر اسکے خیال مین آیا کہ تو برجلیس سے یہ کہہ کہ اپنے پہلوان کو منع کرے اور نامہ بر سے یہ کہے کہ ادھر دیکھ اور اپنے منھ پر سے نقاب اُٹھا دے بسبب غازۂ سحر کے وہ اُسکو سجدہ کرے گا ادھر مین سحر کرتا ہون کہ اسکے قلب ماہیت ہوجائے اور یہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرے لقا پرستی ترک کرے اپنے مالک کی اطاعت سے منھ موڑے برجلیس کی اطاعت کرے یہ خیال کرکے برجلیس کے برابر آکر اُسکے کان مین آہستہ کہا کہ ای نائب من کیون خاموش بیٹھا ہی اپنے پہلوان کو کیون نہین منع کرتا ہی اور کیون نہین اپنے منھ پر سے نقاب اُٹھاتا ہی یہ کہنا کہ ای نامہ بر میری طرف دیکھ اور اپنی خدائے برحق کو پہچان جیسے وہ تیری طرف دیکھے فوراً نقاب اُٹھانا وہ تجھکو سجدہ کرے گا تو اُسکو اپنا سپہ سالار کرنا اور نامے کا جو کچھ جواب بھیجنا اُنکے ہاتھ بھیجدے جو کہ اسکے ہمراہ آئے ہین کیونکہ جب یہ تجھکو سجدہ کرے گا تو تیری اطاعت بھی ضرور کرے گا اب یہ اپنے آقا کے پاس یہان سے نہین جائے گا بس یہ جو برجلیس کے کان مین آہستہ آفتاب نے کہا اُسنے خیال کیا کہا کہ خداوند نے خوب تدبیر بتائی بس اسنے باواز بلند کہا کہ او مریخ کیا کرتا ہی یہ دربار خداوندی ہی اس جگہ ایسی بے ادبی کیا ہم سزا نہین دے سکتے ہین جو تو اپنے مقام پر سے اُٹھا اور بھی تو سردار ہین کوئی نہ بولا تو بڑا جوان مرد معلوم ہوتا ہی یہ جی چاہتا ہی کہ اس بے ادبی کے عوض مین تجھکو نامہ بر کے ہاتھ سے قتل کراؤن جا بیٹھ اپنے مقام پر ہم خدا ہین اگر ایسی ایسی باتون پر لوگون سے فساد کرینگے اور اُنکو قتل کرنے پر آمادہ ہونگے تو کوئی کاہے کو ہماری طرف رجوع ہوگا یہ جو ڈانٹ کر برجلیس نے کہا مریخ کانپ کر رہ گیا گو قریب شیر افگن کے پہونچ چکا تھا قصد کیا تھا کہ وار کرون بس یون ہی سہم کر رہ گیا اور ہٹ آیا ادھر برجلیس نے صدا دی کہ ای ایلچی میری طرف دیکھ اور اپنے خدا کو پہچان یہ سنکے شیر افگن نے اُسکی طرف دیکھا برجیس نے اپنے منھ پر سے نقاب اُٹھائی اور کہا بر من نگر شاید کہ بشناسی مرا ادھر نقاب اُٹھائی اُدھر آفتاب نے سحر کیا کہ شیر افگن کی قلب ماہیت ہوجائے سحر نے اپنا اثر کیا جیسے ہی شیر افگن نے برجلیس کی طرف دیکھا اور اُسکے چہرے پر نگاہ پڑی قلب ماہیت ہوگئی دوڑکر قدمون پر گرا پہلے سجدہ کیا پھر قدم چومے اور رو رو کر یون کہنے لگا کہ افسوس مین آج تک اپنے خدا سے نہ واقف تھا مجھکو خونخوار نے گمراہ کر رکھا تھا میرا خالق تو یہ ہی مین نے کیسی اپنی عمر گمراہی مین بسر کی اور کیا کیا کلام مین نے خدمت مین اپنے خداوند کے کہے میری زبان لائق کاٹ ڈالنے کے ہی آج مین نے اپنے خدا کو پہچانا لقا واقعی بندہ ہی بھلا وہ کیا خدائی کرسکتا ہی اگر مین جانتا کہ لقا میرا خدا نہین ہی تو کبھی اُسکی پرستش نہ کرتا ای خداوند میری خطا کو معاف فرما میرا قصور عفو کر گو کہ مین لائق عفو نہین ہون ع ہرچند نیم لائق بخشائش تو * بر من منگر بر کرم خویش نگر * مگر تیرے رحم و کرم سے بعید نہین ہی کہ تو مجھ پر رحم کرے تو بڑا رحیم ہی کریم ہی یہ کہتا ہی اور روتا ہی آنکھون سے باران اشک ہی کہ جاری ہی آنسوؤن کا تار بندھا ہوا ہی متواتر آنسو جاری ہین یہ حالت جو برجیس نے اُسکی دیکھی اپنے منھ پر کی نقاب درست کرکے

اور اُسکا سر اُٹھا کر کہا کہ کیون اس قدر گریہ کرتا ہی میری ذات رحیم ہی مین نے تیرا قصور معاف کیا تیری خطا کبھی
کی یہ تیرا قصور نہ تھا تو نہین واقف تھا کہ مین تیرا خدا ہون اور تیرے خدا کا نائب ہون چونکہ یہ منظور رہی کہ امر
خدائی کا مجکو مختار کرین بدین سبب اُنھون نے میرے سجدے کا حکم دیا اور بہت سے کلام تشفی آمیز زبان
سے اپنے کہے کہ جس کے سبب سے اُسکو تسلی ہوئی وہ جوشش رقت کم ہوا آنسو تھمے برجلیس کے
قدمون پر سے اُٹھکر اُس مقام پر آیا جہان پر بیٹھا ہوا تھا اور بیٹھکر کہنے لگا کہ اے خداوند مین آپ کا
بندہ بہت گنہگار ہون میرے قصور کو معاف فرمائیے مین توبہ کرتا ہون مین نے بڑی گستاخی کی کہ بہت
کلام سخت شان مین خداوند کے اپنے زبان سے کہے وہ کلام جو کہ ادنی کے بھی شان مین نہین کہے
جاتے ہین مجکو خونخوار نے گمراہ کر رکھا تھا اگر اُسکو پاؤن تو اُس کے پرزے پرزے اور ٹکڑے ٹکڑے
کرون جیسا کہ مجکو میرے خدا سے گمراہ رکھا تھا برجلیس نے یہ حالت دیکھکر شیر افگن سے کہا کہ تم
جواب نامہ لیکر خونخوار کے پاس جاؤگے یا نہین اُسنے جواب دیا کہ اب مین اُسکی صورت نہ دیکھونگا
جانا کیسا میرے روبرو خداوند اُسکا نام اپنی زبان پر جاری نہ فرمائین بس فوراً برجلیس نے حکم دیا کہ لاؤ
خلعت ہم نے شیر افگن کو اپنا سپہ سالار کیا آج سے اسکو ہم نے ستون قدرت لقب عطا کیا بموجب
حکم فوراً خلعت سپہ سالاری حاضر کیا گیا برجلیس نے شیر افگن سے کہا کہ اے ستون قدرت مین تم
یہ خلعت زیب تن کرو آج سے تم میرے لشکر کے سپہ سالار ہو اور میری بارگاہ قدرت کے ستون ہو
تم کو کوئی نہین زیر کر سکتا ہی بس فوراً شیر افگن نے وہ خلعت پہن لیا اور دنگل اُسکا سب سے
بالا دست برابر تخت برجلیس کے بچھایا گیا یہ اُس دنگل پر آکر بیٹھ گیا جب ان کامون سے فراغت
ہو چکی اُسوقت برجلیس نے دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے خونخوار کو تحریر کرو کہ تم بڑے مغرور
ہو گئے ہو اور بڑے گستاخ ہو ایسے کلام کوئی شان مین خداوند کے تحریر کرتا ہی اگر تم کو چشم بصیرت ہو
تو دیکھو کہ کیسی یہ قدرت کاملہ ہی کہ اپنے نور جمال سے تمام عالم کو روشن کیے ہوے ہی اور بہت سی
ایسی ایسی قدرتین ظاہر ہین کہ وہ لقا کیا ظاہر کر سکتا تھا جسکی کہ تم پرستش کرتے ہو وہ بھی ایک بندہ تھا
خداوند کا اُسکو خداوند نے اپنی قدرت سے اس قدر ثروت دی تھی کہ کسی کو اُس زمانے مین نہ
دی تھی وہ مغرور ہو گیا اور خدائی کرنے لگا کیسا اُسکو ذلیل اور خوار کیا ہی خداپرستون نے یہ اُسکے
غرور کی سزا تھی جو غلام اپنے آقا سے پھر جاتا ہی اُسکو یہی سزا دی جاتی ہی وہ کیا گیدی تھا اور کیا لیاقت
رکھتا تھا کہ خدائی کرتا خداے حقیقی خداوند آفتاب ہی جسکا مین فرزند و نائب ہون پس مین تم کو تحریر
کرتا ہون کہ تم کو لازم ہی کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرو غاشیہ اطاعت دوش ہوش پر رکھ کر
حاضر خدمت ہو میری اطاعت کرو اور لقا پرستی ترک کرو ورنہ یہ یاد رکھو کہ وہ سزا دیجاے گی کہ تمام
عمر یاد کروگے دیکھو یہ خدا ہی کہ جس نے اپنے بندون کی ہدایت کے واسطے چند روز کے لیے اپنے
سجدے کو موقوف کیا اور مجکو سجدہ کرنے کو حکم دیا کہ میرے نائب و فرزند کو سجدہ کرو اور یہ قدرت دکھائی
کہ اُس آسمان کو چھوڑ دیا اور مثل اُسی کے اور ایک آسمان تیار کیا جو کہ فی الحال اپنا مسکن مقرر کیا ہی
مین کہان تک اُسکے اوصاف تحریر کرون اور کہان تک اُسکی مدح مین قلم فرسائی کرون اور کیون نامہ کو
طول دون اور تمہاری بیکار تحریر کا کیا جواب دون مین ایسے مہمل تحریر کا جواب نہین تحریر کرتا ہون صرف
اس قدر تمہارے راہ دکھانے کو تحریر کیا ہی تا کہ تم جو گمراہ ہو رہے ہو راہ راست پر آؤ اور اپنے خدا کو
پہچانو ورنہ تم نے خطا تو ایسی کی تھی کہ اگر قہر خداوندی نازل ہوتا اور دریاے غیظ و غضب جوش زن

ہوتا تو تم مع لشکر خاک سیاہ ہو جاتے مگر چونکہ ذات خدا رحیم ہوتی ہے اور اُسکا فرض ہے کہ اپنے
بندون پر رحم کرے کیونکہ وہ تو اُسکے پیدا کیے ہوے ہین سب اپنے مالک سے ناز و نیاز کرتے ہین
بدین خیال تمھاری خطا عفو فرمائی گئی تم کو لازم بلکہ الزم ہے کہ مثل شیر افگن کے جو کہ تمھارا نامہ لیکر
آیا تھا اور یہان آکر اُسنے اپنے خدا کو پہچان لیا اور مذہب باطل کو ترک کیا اور مجکو سجدہ کیا وہ بڑا مرد
عقیل تھا کہ جب اُسکو ہدایت کی گئی کیونکہ وہ عقل سلیم رکھتا تھا فوراً اُسنے مجکو سجدہ کیا اور اپنی لاعلمی
کا قائل ہوا کہ مین واقف نہ تھا کہ لقا خدا نہین ہے خدا میرا آفتاب عالمتاب ہے ایسی حالت مین مین
کیون گمراہ رہون کیون نہ اُسکی پرستش صدق دل سے کرون اُسنے یہ خیال کرکے لقا پرستی ترک
کی اور میری اطاعت قبول کی مین نے اُسکا یہ مرتبہ کیا کہ اُسکو اپنا سپہ سالار کیا اور دستون قدرت
لقب دیا لہذا تم کو قلمی کیا جاتا ہے کہ بفور دیکھنے اس فرمان واجب التعظیم کے میری خدمت مین آؤ اور
اپنی خطا مثل شیر افگن کے معاف کراؤ اُس کے عوض مین مرتبہ شمشیر زنی پاؤ گے اور وہ مرتبہ ہو گا
کہ تمام شاہان اقلیم اُسکی خواہش کرینگے اور تمھارے بعد پھر کسی کو نہ نصیب ہو گا آیندہ تم کو اختیار
ہے اگر اسکے خلاف کروگے عذاب و عتاب اور قہر خداوندی مین مبتلا ہوگے بس مین نے نامہ اپنا اس شعر
پر ختم کیا باب سپردم بتو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را + یہ مضمون جو کہ برجیس نے
کہا دبیر نے فوراً قرطاس پر تحریر کیا جب نامہ تیار ہو چکا تو پیش کیا کہ یہ نامہ حاضر ہے برجیس
نے وہ نامہ لے کر ایک چوبدار کو دیا کہ بیرون دربار جو لوگ کہ شیر افگن کے ہمراہی کھڑے
ہین اُنکو دے دینا کہ یہ جواب نامہ ہے اور کہنا کہ تمھارے افسر نے بادشاہ کی ملازمت ترک کی
اور خداوند و نائب خداوند کی اطاعت قبول کی اور مذہب لقا پرستی کو بھی ترک کیا مذہب اصلی
آفتاب پرستی قبول کیا اب وہ دربار مین تمھارے بادشاہ کے نہین جائیگا لہذا یہ نامہ تم لے جاؤ
یہ سُنکے اُس چوبدار نے وہ نامہ لیا اور باہر آکر شیر افگن کے ہمراہیون کو دیا اور جو کچھ برجیس
نے کہا تھا اُن سے کہدیا وہ نامہ لے کر اور تقریر سُنکے اُسی وقت باہم یہ تقریر کرتے ہوے اُس
مقام پر سے چلے کہ ہمارے افسر نے بُرا کیا جو برجیس کی اطاعت قبول کی افسوس نمک حرامی پر
کمر باندھی ایسا مرد باغیرت ہو کر ایسی بے غیرتی کرے اول تو اپنا مذہب ترک کرے دوسرے
اطاعت بھی ترک کی یہ کیا ہو گیا ہم ایسا نہین جانتے تھے بادشاہ اسے بہت دوست رکھتے تھے
بسبب جرأت و غیرت کے جس وقت وہ سُنینگے نہایت صدمہ ہوگا کسی کا اعتبار نہین ہے
ہمارے افسر کو بادشاہ مثل فرزند کے خیال کرتے تھے جس طور سے کوئی فرزند کی خاطر کرتا ہے وہ
اسی طور سے اُنکی خاطر کرتے تھے ایسا بادشاہ تو کوئی نہ ملیگا ایسی ایسی تقریر کرتے ہوے قلعہ اور
شہر سے باہر آئے اور اپنے لشکر کی راہ لی قریب شام لشکر مین پہونچے چونکہ دربار برخاست ہو چکا تھا
بادشاہ داخل بارگاہ آرام تھا کیونکر خبر کرتے اپنے مقام پر قیام کیا اہل لشکر نے دریافت کیا کہ تمھارا
افسر کہان ہے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کو کیا معلوم اُنھون نے ہمکو راہ سے واپس کر دیا ان سب نے
خیال کیا کہ کیا حاصل جوان سے یہ حال کہین پیشتر بادشاہ کو خبر کرلین پھر تو خود بخود سب پر ظاہر ہو گا
یہ امر ایسا تو ہے نہین کہ پوشیدہ رہے اور کوئی نہ سُنے مگر ہم کو کیا ضرورت ہے جو ہم اپنی زبان سے
بیان کرین اس خیال سے کہدیا کہ ہم کو راہ سے واپس کر دیا وہ لوگ یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے
کہ کوئی مصلحت ہوگی وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر خونخوار نے دربار کیا سب لوگ حاضر دربار

ہوئے خونخوار نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ آج دو روز ہوئے کہ شیر افگن نامہ لیکر گیا ہی
واپس نہین آیا مین نے اُسکو دو روز سے نہین دیکھا ہی طبیعت پریشان ہی دوسرے بدون اُسکے میرا دربار
سونا پڑا ہی وہ رونق دربار کی نہین ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور وہ نامہ لیکر گیا ہی ابھی نامہ کا
جواب نہ ملا ہوگا وہ اِسی انتظار مین مقیم ہونگے کہ جواب ملے تو روانہ ہون آج ضرور حاضر خدمت
ہونگے یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر وہ لوگ جو اُنکے اور اُنمین جو معزز افسر تھے اُنھون نے درباری
کپڑے پہنے اور وہ نامہ جو اُنکو ملا تھا اُسکو لیکر طرف دربار کے روانہ ہوئے داخل دربار ہوکر مجراگاہ سے
مجرا کیا بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم لوگ کیون آئے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ ہمراہی مین مرد
شیر افگن کے تھے جب کہ وہ نامہ حضور کا لیکر طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہوئے تھے تو اُنھون نے اپنے
ہمراہ ہم کو لیا تھا ہم اُنکے ہمراہ گئے تھے بادشاہ نے متحیر ہوکر دریافت کیا کہ پھر وہ تمھارا افسر کہان ہی
اُنھون نے جو تقریر کہ اُس چوبدار سے سُنی تھی بادشاہ کے روبرو بیان کی اور وہ نامہ نکال کر روبروے
بادشاہ پیش کیا بادشاہ نے دبیر کو اشارہ کیا کہ نامہ لے کر پڑھو دبیر نے اُنکے ہاتھ سے نامہ لیا تمام کمال
پڑھکر سُنایا اب جو اُسکا مضمون خونخوار نے سُنا اور آگاہ ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ شیر افگن نے
میری اطاعت ترک کی اور اطاعت برجلیس کی قبول کی اور مذہب لقا پرستی ترک کرکے مذہب آفتاب پرستی
اختیار کیا اور برجلیس کو سجدہ کیا چونکہ یہ مرد جری اور باغیرت ہی نہایت غصہ آیا اور ایک دود غلیظ
تھا کہ کاخ دماغ کو توڑکر گذر گیا آنکھین فرط غیظ سے لعل ہوگئین دونون ابرو مثل نیش عقرب کے حرکت
کرنے لگے تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ شیر افگن نے بُری حرکت
کی اُسکی ذات سے یہ امید نہ تھی وہ مرد باغیرت و بہادر تھا یہ کیا اُسکے دل مین سمائی میرے خیال مین
نہین آتا ہی کہ یہ کیا اُسنے کیا بالکل خلاف شجاعت کیا مرد بہادر کو یہ زیبا نہ تھا جو اُس نے ایسی حرکت کی
نہ معلوم اُسکی وہ غیرت کیا ہوئی کدھر گئی بے غیرتی پر کیون کمر باندھی نہ معلوم اُسکی سمجھ کیسی افسوس ہا کہ میری رفاقت
ترک کی مین نے اُسکو مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا تھا برابر لڑکون کے خیال کرتا تھا یہ کیا فعل اُس سے
سرزد ہوا بالکل اُسنے بہادری کا نام ڈبو دیا اپنے خاندان کی عزت کو برباد کیا جیسا اُسکا خاندان شجاعت
و بہادری مین مشہور تھا ویسا ہی اُسنے اب بدنام کیا ناخلف اپنے خاندان مین پیدا ہوا شیخ سعدی علیہ الرحمہ
نے سچ فرمایا ہی ؎ زنان باردار اے مرد ہشیار ٭ اگر وقت ولادت مار زایند ٭ ازان بہتر بہ نزدیک
خردمند ٭ کہ فرزندان ناہموار زایند ٭ یہ کہکر بادشاہ نے اہل دربار کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم مین
کوئی ایسا بھی ہی کہ جو شیر افگن کو سر دربار جاکر قتل کرے یا زندہ گرفتار کرکے لے آئے اُسکا بھائی
مرد تیغ زن کہ وہ اُس سے بزرگ تھا جب سے اُسنے یہ سُنا ہی کہ شیر افگن نے مذہب آفتاب پرستی
قبول کیا تا و پیچ کھا رہا ہی جیسے ہی پھر دوبارہ بادشاہ نے کہا کہ اے حاضرین دربار ہے تم مین کوئی ایسا بہادر کہ جاکر
سر دربار قتل کرے یا گرفتار کرکے لائے مرد تیغ زن یہ سُنتے ہی فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور کہا کہ غلام
جان نثار حکم والا بجا لانے کو موجود ہی کیونکہ اُس ناشدنی ننگ خاندان نے بالکل خلاف مردی و مردانگی
کے کام کیا کہ آپ کی اطاعت سے منھ موڑا اور دوسرے کی اطاعت قبول کی اپنا مذہب لقا پرستی
چھوڑکے دوسرا مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا میری دانست مین اُسنے مذہب نہین چھوڑا بلکہ اپنے
باپ سے انحراف کیا تمام خاندان مین داغ لگایا یہ جو بادشاہ نے سُنا مرد تیغ زن سے کہا کہ تم ٹھہرو
مین خود جاتا ہون یا تو اُسکو فہمائش کرکے لاتا ہون یا اُسکا سر کاٹ کر لاتا ہون مین اُسکا روادار نہین

ہون کہ میرے لشکر کا ادنا سپاہی نامردی کرے اور مین اُسکو گوارا کرون نہ وہ کہ جسکو مین نے مثل فرزند کے
پرورش کیا ہو مین قسم کھا کر کہتا ہون اپنے دین و مذہب کی کہ اگر میرا فرزند بھی یہ حرکت کرتا تو یہی سزا اُسکو
بھی دیتا مگر یہ صدمہ نہ ہوتا جو اس شیر افگن کے لیے ہوگا مگر کیا کرون کہ نامرد کا تو مین دشمن ہون معلوم ہوتا ہی
اُسنے صرف جان کے خوف سے یہ بے غیرتی گوارا کی بلا سے جان جاتی تو جاتی کوئی یہ تو نہ کہتا کہ خونخوار
کے لشکر کا سردار اعلیٰ ہمارے بادشاہ کا شریک ہوگیا مذہب لقا پرستی ترک کرکے ہمارا مذہب
آفتاب پرستی اختیار کیا کتنی بڑے شرم کی بات ہی اور غیرت کا مقام ہی کہ جو الفاظ ہم نے آج
تک کانون سے نہین سُنے تھے وہ اس نامرد کے سبب سے سُننا پڑے ہم پر فرض ہی کہ ہم اُسی کو کیون زندہ
رکھین کہ جو یہ الفاظ ناشایستہ اور کلام نازیبا کانون سے سُننا پڑین جب وہی نہ ہوگا تو پھر کوئی کیون کہنے لگا
اُسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور بجا ارشاد کرتے ہین خونخوار نے کہا کہ مین ابھی جاکر اُسکو اس
فعل بد کی سزا دیتا ہون اُس مرد نے کہا کہ آپ کیون زحمت اُٹھائین اور تکلیف گوارا فرمائین یہ غلام
خانہ زاد جاتا ہی اور حکم والا بجا لاتا ہی خونخوار نے کہا کہ نہین مین خود جاتا ہون اب اُسکی یہ جرأت نہ تھی
کہ پھر مکرر عرض کرتا اس شعر پر عمل کرکے اپنے مقام پر آبیٹھا ؎ خلاف راے سلطان راے جستن ؎
بخون خویش باید دست شستن ؎ بس خونخوار بقصد غیظ و غضب اپنے تخت پر سے اُٹھا تلوار میان سے
لی اور اہل دربار سے پلٹ کر کہا کہ اگر کوئی میرے عقب مین چلا تو مین اُسکو اُسی مقام پر قتل کرونگا یہ وہ مثل
ہی کہ مرد مرے نام پر اور نامرد مرے نان پر اُس مردود کو جو ایسی نامردی کرنا تھی تو میرے ہمراہ کیون آیا اور
میرا نام لے کر کیون گیا اُسی مقام سے اُسکا شریک ہوگیا ہوتا اس کم بخت نے مجھکو بھی بدنام کیا کہ خونخوار
نے کیسے نامرد کے ہاتھ نامہ روانہ کیا تھا کہ جو جان کے خوف سے اُسکا مطیع ہوگیا اور اُسکا مذہب بھی
قبول کرلیا اور اپنی شجاعت و بہادری مین دھبہ لگایا ننگ خاندان مشہور ہوا یہ کہکر تلوار لیے ہوے
باہر آیا اور مرکب پری پیکر پر کہ جو ہوا سے کہے کہ تو تھم جا مین تیرے آگے جاتا ہون سوار ہوکر ایسا تیز چلا کہ
جو ایک پل مین تمام عالم کی گشت کرے اور جسکے روبرو یک نظر بھی تھک کر رہ جائے اور وہ نہ تھکے
باگ جو لی مرکب ہوا ہوگیا اور مثل سایہ کے نظرون سے نہان ہوگیا گویا ایک جھونکا ہواے تیز کا تھا کہ
چل کر رہ گیا یہ مرکب اُٹھائے ہوے تلوار علم منھ مین کف رخ لال غیظ سے عجیب حال جسم کے بال
کھڑے ہوے چلا جاتا ہی یہان دربار مین یہ تذکرہ ہی کہ افسوس بہت بڑا پہلوان زبردست و سردار
بالا دست آج بادشاہ کے ہاتھ سے قتل ہوگا بڑی خرابی کی بات ہوگی تدبیر کرین کہ اُسکی جان بچے اور
بادشاہ کی بھی بات رہے اگر ہم مین سے کوئی جاتا تو سمجھا کر لے آتا مگر وہ خود تشریف لے گئے ہین وہ زندہ
نہ چھوڑینگے شیر افگن کے بھائی نے کہا کہ آپ لوگ بیکار افسوس کرتے ہین ایسے کا مرنا ہی بہتر ہی کہ
جس کے سبب سے باپ دادا کا نام ہو ایسے بدنام کرنے والے جیے تو کیا جیے جو اپنی بدنامی کو فخر خیال کرین
یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر قلعہ شہر آفتاب تما مین بر جلیس تخت حکومت پر متمکن ہوا اور سب
اہل دربار جمع ہین دنگل برابر تخت کے شیر افگن بھی بیٹھا ہی سب خاموش ہین کوئی کسی سے بات
نہین کرتا ہی دربار کا یہ رنگ ہی اُدھر خونخوار خونخوار بنا ہوا مرکب کو اُڑاتا ہوا یہ کلام زبان پر مرد مرے
نام پر نامرد مرے نان پر میرے ہاتھ سے بچکے کہان جاتا ہی بغیر قتل کیے ہوے نہ پھرونگا چاہے میری
بھی جان جاتی رہے شہر پناہ پر پہونچا یونہی دروازہ داخل شہر ہوا اہل شہر یہ حالت دیکھکر دنگ ہوگئے
کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر بدین خیال کہ یہ امر بھی شاید کوئی اور خدائی سے ہو ہم جو دخل دین تو خلاف

خداوند ہوگا نا ہوشش ر دیکھا کیسے خونخوار کو یہ بھی خیال نہین کہ کوئی پائمال ہوجائیگا یا کوئی گر پڑے گا مرکب
دوڑائے ہوے چلا جاتا ہی خود بھی کسی سمت نہین دیکھتا ہی کئی مقام پر ایسا ہوا کہ دو ایک آدمی
مرکب کی جھپیٹ مین آکر گر پڑے کچھ زخمی ہوے کچھ بچ گئے کچھ کچل کر مر بھی گئے مگر یہان خبر بھی نہین کہ
کون مرا اور کس پر کیا گذری یونہی کوچہ بزرکے سامنے قلعہ کے پہونچا چونکہ اُن لوگون سے سب مقام
کا پتہ نشان دریافت کر لیا تھا اسی سبب سے بلا خوف و خطر مرکب اُٹھائے چلا آیا یہان تک کہ
قلعہ سامنے دکھائی دینے لگا اُسنے قلعہ کو دیکھکر اور مرکب کو تیز کیا اور ایک کوڑا مرکب کو مارا جس مرکب
نے کہ کبھی پھول کی چھڑی نہ کھائی ہو اُسپر جو تازیانہ پڑے تو اُسکا کیا حال ہوا ہوگا طرارے بھرکے
قریب در قلعہ پہونچ گیا یہان در قلعہ پر جو دربان تھے انھون نے جو اسکو آتے ہوے دیکھا کہ ایک
سوار اس قصد سے چلا آتا ہی کہ مین قلعہ مین جاؤن اُسکی یہ حالت ہی کہ شمشیر برہنہ ہاتھ مین ہی منھ مین
کف ہی چہرہ لال ہی سر پر تاج جوہر سے جلال شاہی عیان مرکب تیز رفتار زیر ران بصد تیزی چلا آتا ہی
ان لوگون نے خیال کیا کہ اسکو در قلعہ پر روکیے اور ایسی حالت سے قلعہ کے اندر نہ جانے دیجیے یہ قصد
کرکے دربان کھڑے ہو گئے جیسے یہ بڑھکر قریب در قلعہ پہونچا دربانون نے روکا اور کہا کہ اس صورت
سے قلعہ کے اندر جانے کا حکم ہرگز نہین ہی جب تک کہ ہم اجازت نہ لے لین یہ کب سنتے ہین انھون نے
مرکب کو پیچھے ہٹا کر پیش کیا اور مہمیز کرکے تلوار جو انکو دکھاتے ہین تو وہ تلوار کی چمک دیکھکر پیچھے ہٹے
مرکب کو مہمیز کرکے آگے بڑھے مرکب نے طرارہ بھرا اور سب کے سرون پر سے ہوکر بیرون در قلعہ میدان مین جاکر
اُترا یہ لوگ لینا لینا کہکر عقب مین چلے مرکب نے جو میدان پایا تو اب وہ کب قرار لیتا ہی برابر چلا جاتا ہی کہان
وہ سوار اور یہ لوگ پیدل کب پاتے ہین تھوڑی دور چلکر رہ گئے ایک قدم نہ چل سکے مرکب نے گرد قدم بھی
نہ پائی ٹھٹھک کر مثل گرد قافلہ کے رہ گئے خونخوار مرکب کو تیز کرکے قریب در دولت کے پہونچا اسنے
قلعہ کی کچھ کیفیت بھی نہ دیکھی اپنی حالت مین چلا گیا جب در دولت پر پہونچا تو دیکھا کہ تمام سردارون کی
سواریان موجود ہین دربارگاہ پر حاجب و دربان کھڑے ہوے ہین یہ اُسی طور سے مرکب اُٹھائے ہوے
چلا آتا ہی جو کوئی منع کرتا ہی یہ اُسپر نگاہ قہر ڈالتا ہی اور تلوار دکھاتا ہی چونکہ بادشاہ ہی وہ لوگ مارے
خوف کے پھر کچھ نہین کہتے ہین یہان تک کہ یہ سب مقام طے کرکے اُس مقام پر پہونچا جہان درگہ سالار
بیٹھا ہوا تھا اُس نے جو کہ سوار کو اس حالت سے دیکھا اور شور و غل بھی سنا کہ ہم لاکھ لاکھ منع کرتے ہین
مگر یہ سوار نہین مانتا ہی مع مرکب چلا آتا ہی بڑا مغرور معلوم ہوتا ہی کہتا ہی کہ مین یونہی دربار مین جاؤنگا
یہ غل بھی درگہ سالار نے سُنا اور سوار کو بھی دیکھا تلوار تول کر سر راہ کھڑا ہو گیا کہ اتنے عرصہ مین خونخوار
اُسکے قریب پہونچا اُسنے کہا کہ او سوار کہان بے ادبانہ آتا ہی آگے مقام ادب ہی دربار نائب خداوند
ہی یہان بڑے بڑے بادشاہ دست ادب جوڑ کر جاتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اُنکی بابت حکم نہین ہوتا ہی
وہ واپس جاتے ہین بغیر اجازت بار نہین پاتے ہین بھلا تو کیونکر یون جا سکتا ہی کہ بلا اجازت مع مرکب
چلا جائے مرکب پر سے اُتر تلوار میان مین کر وہین جا کر تیری خبر کرتا ہون اگر اجازت ہو تو جاؤ ورنہ اپنے
مقام کو واپس جاؤ کل پھر آنا یہ تقریر سُنکے خونخوار نے کہا کہ وہ نامرد ہوتے ہونگے جو بہ اجازت
جاتے ہونگے ہم تو بلا اجازت مع مرکب دربار مین جائین گے دیکھین ہم کو کون روک سکتا ہی
جسکا قدم آگے بڑھا اُسکے تن پر سر نہ ہوگا درگہ سالار نے کہا کہ تیری کیا لیاقت ہی جو تو جا سکے
خوب یاد رکھنا کہ بلا عرض معروض تجھکو اندر دربار کے ہرگز نہ جانے دونگا ایسی جرات اچھی نہین ہوتی

بس آگے مرکب کا قدم نہ بڑھانا ورنہ تن پر تیرے سر نہ ہوگا نہ مرکب کے پانون ہونگے خونخوار نے کہا کہ
کیا لاف وگذاف کرتے ہو کیون بیکار اپنے جان کے پیچھے پڑے ہو مین ان گیدڑ بھبکیون سے نہین
ڈرنے والا ہون مع مرکب ضرور مین جاؤنگا یہ سُنکے درگہ سالار نے تلوار میان سے کھینچ لی یہان جو
شور وغل ہوا اور برجلیس نے جو یہ صدا سُنی اہل دربار سے کہا کہ یہ کیسا غل ہی کوئی براے خبر تو
جائے یہ سُنکے چوبدار نے قصد کیا تھا کہ ادھر جب خونخوار نے دیکھا کہ اُسنے تلوار میان سے کھینچ لی
آگے بڑھکے ایک وار جو کیا تو درگہ سالار کا سر زخمی ہوا وہ وار کرتا کرتا رہ گیا اُسکا وار جھیل گیا کاری
زخم لگا جب وہ زخمی ہوا انھون نے نوک شمشیر سے پردہ بارگاہ کا اٹھایا جب درگہ سالار زخمی ہوا تو کسی کا
پھر یہ قصد نہ ہوا کہ روکے یہ خیال کیا کہ جب ہمارے افسر اعلیٰ زخمی ہوے تو ہماری کیا اصل ہی کون ایسے
ہمت جھپٹ سے مقابلہ کرے دوسرے اپنے مالک کی خبر لینے مین مصروف ہوے یہ خیال کیا کہ کہین یہ
قتل نہ کر ڈالے یہ غل کرنے لگے کہ یہ سوار بڑا زبردست ہی اُسنے درگہ سالار کو زخمی کیا اب مع مرکب
دربار مین جاتا ہی یہان ایک چوبدار بحکم برجلیس براے دریافت حال چلا تھا کہ پردہ اُٹھا یہ پردہ
نوک شمشیر سے اُٹھا کر مع مرکب داخل دربار ہوا اہل دربار نے جو دیکھا کہ ایک سوار باشمشیر عریان منھ مین کف
بھر چہرے سے شان وشوکت شاہی نمودار نہایت جرار مع مرکب چلا آتا ہی غیظ وغضب کا سپہر
نہایت طاری ہی یہ لوگ بھی دست بقبضہ ہوے کہ نہ معلوم کسکی تلاش مین آیا ہی ادھر برجلیس کی بھی
نگاہ اُسپر پڑی ڈانٹ کر کہا کہ او بے ادب کدھر آتا ہی یہ بارگاہ خداوندی ہی تو بڑا بے ادب معلوم
ہوتا ہی کہ مع مرکب و باشمشیر برہنہ دربار مین آیا تجکو کسی نے منع بھی نہین کیا کیون بے ادب نہ جا بس
اسی مین خیر ہی کہ جدھر سے آیا ہی واپس چلا جا ورنہ خرابی ہوگی یہ جو برجلیس نے کہا اُس سوار نے جواب
دیا کہ او گیدی تو کیا بکتا ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تیرے دربار مین کوئی با ادب آئے مین جس کام کو
آیا ہون وہ کام اپنا کرکے چلا جاؤنگا تیرے دربار مین قیام نہ کرونگا نہ تیرے اہل دربار سے کسی کو اذیت
دونگا نہ تجکو چھیڑونگا تجھ سے تو سر میدان سمجھونگا مین اُس نامرد و نمک حرام کو سزا دینے آیا ہون جس نے
جان کے خوف سے تجکو سجدہ کیا اور اپنا مذہب ترک کیا وہ کہان ہی اُسنے یہ خیال نہ کیا کہ ہم کیا حرکت نامعقول
کرتے ہین اُسکا وہ حال کرونگا جو کسی نے کسی کا نہ کیا ہوگا یہ کہتا جاتا تھا اور چلا آتا تھا یہان تک جب قریب
ایوان پہونچ گیا مرکب سے کود پڑا اور باشمشیر برہنہ داخل دربار ہوا ادھر برجلیس نے دیکھا کہ اس نے
میرے کہنے پر عمل تک نہ کیا اور اُسی حالت سے چلا آیا خیال کیا کہ دیکھا چاہیے کس غرض سے آیا ہی اور
کیا کرتا ہی بس خاموش ہو رہا یہ خیال کر لیا کہ یہ زندہ تو اب یہان سے جا نہین سکتا ہی یا سجدہ کرے گا یا
جان سے مارا جائے گا یہ تو اسی خیال سے خاموش ہو رہا اور پھر نہ کچھ کہا اہل دربار بسبب برجلیس کے
خوف کے کچھ نہ بولے دوسرے خونخوار نے کسی سے کچھ مزاحمت بھی نہ کی جب یہ ڈانٹ کر برجلیس نے
کہا تھا کہ او بے ادب کدھر آتا ہی تو مرد شیر افگن نے بھی سر اُٹھا کر دیکھا تھا دیکھتے ہی یہ فوراً پہچان گیا کہ یہ
میرا بادشاہ ہی مگر ایسا سحر مین مبتلا ہی کہ خاموش بیٹھا رہا کسی سے کچھ نہ کہا نہ خود کچھ جواب دیا ادھر خونخوار
نے ایوان مین پہونچ کر چارون طرف دیکھا تمام دربار کو دنگلون وکرسیون سے آراستہ پایا اُسپر پہلوانون کو
متمکن دیکھا سب طرف تلاش کیا مگر شیر افگن کو کہین نہ پایا یکایک اسکی نظر تخت پر جا پڑی دیکھا کہ تخت
پر ایک لڑکا بیٹھا ہی کہ اُسکے منھ پر نقاب پڑی ہی اور برابر تخت کے ایک دنگل پر شیر افگن کمر و خود سے
قبضہ شمشیر پر ہاتھ رکھے ہوے خاموش بیٹھا ہوا ہی وہ تخت کے جانب دیکھ رہا ہی میری طرف نگاہ بھی

نہین

نہین کرتا ہی اسکو اور غصہ آیا اور ڈانٹ کر کہا کہ او نمک حرام و نامرد بس اسی مین خیریت ہی کہ اپنے ہاتھ رومال
سے باندھ کر میرے روبرو حاضر ہو اور اپنی خطا کو معاف کرا ورنہ تیری آج زندگی نہین ہی تیرا پیمانہ عمر لبریز
ہو گیا ہی تو میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچیگا مین تجھکو قتل کرونگا تیری اس نامردی کی سزا دونگا ارے او
نامرد تو نامہ لے کر آیا تھا یا اس مکار کی اطاعت کرنے آیا تھا کہ جس کے باپ کا نان تک نہین ہی کر
ایسا نامرد ہی کہ مین یون چلا آیا کسی نے روکا تک نہین واہ کیا خدائی ہی کہ خبر بھی نہ ہوئی کہ کون ہمارے
دربار مین آتا ہی اور کس حالت و قصد سے آتا ہی اور کیا اسکی غرض ہی یہ کیسا خدا ہی کہ بالکل آگاہ نہ ہوا
یہ جو خونخوار نے کہا برجلیس کو غصہ آیا اور کہا کہ ارے اسکو کسی نے روکا تک نہین خونخوار نے کہا کہ
ملک الموت کو کوئی روک سکتا ہی برجلیس نے کہا کہ تو ملک الموت ہی خونخوار نے کہا کہ ہان اسیکے لیے
ملک الموت ہون جو کہ نامرد ہی اور بہادر کے لیے ملک الموت نہین ہون اس وقت تو مین صرف شیر افگن
کی روح قبض کرنے آیا ہون خونخوار نے ایسے ایسے کلام کیے مگر شیر افگن خاموش بیٹھا رہا اور یہ
سب کلام سنا کیا اور کسی بات کا جواب نہ دیا خونخوار کو اور غصہ زیادہ ہوا اور یہ کلمہ زبان پر لایا کہ ارے
شیر افگن ہم تجھ سے کہتے ہین اور ہمارے کہنے کو تو گوز شتر سمجھ کر بالکل اسپر عمل نہین کرتا ہی او نامرد
تیری وہ غیرت اور شجاعت کیا ہو گئی تیرا تو یہ قول تھا کہ مرد مرے نام پر او نامرد مرے نان پر اب
تو نے کیا نام پیدا کیا ہی خوب مردی کی داد دی ہی صد آفرین بادرین ہمت مردانہ تو + بس خیریت اسی
مین ہی کہ اٹھ اور میرے ساتھ چل اگر تو نہ چلیگا تو تجھکو اسی دربار مین تہ تیغ کرونگا اور جہنم مین پہونچا دونگا
کہے دیتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے اسوقت زندہ نہ بچیگا لقمہ موت ہو جائیگا یہ کہکر اور تیغ از غلاف کے
چلا اور چاہا کہ اسکو سزاے موت دون کہ مرد شیر افگن نے برجلیس سے کہا کہ خداوند اسکے ہاتھ سے
مجھے بچائیے یہ میرا بادشاہ ہی مین اسی کے حکم سے نامہ لے کر آیا تھا اب یہ میرے قتل کرنے کو اپنے لشکر
سے آیا ہی یہ بغیر قتل کیے یہان سے نہ جائیگا یہ اپنے قول کا بڑا پابند ہی میری جان بچائیے اور مجھپر رحم
کرکے اپنے دامن عاطفت مین پناہ دیجیے ادھر شیر افگن برجلیس سے یہ کہہ رہا تھا کہ خونخوار
قریب پہونچ گیا اور تلوار علم کرکے کہا کہ مجھکو معلوم ہوا کہ تیری قضا آگئی ہی کہ تو میری بات کا جواب نہین دیتا اور
قصد کیا کہ ایک ہاتھ ایسا لگاؤن کہ اسکے سر کے دو ٹکڑے ہو جائین ادھر مرد شیر افگن سہم کر رہ گیا اب
برجلیس پریشان ہو گیا کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اسکو اسکے دست قوی سے بچاؤن فوراً خیال آیا کہ نقاب
اٹھا دے یہ خیال آتا تھا کہ برجلیس نے خونخوار کی طرف دیکھکر کہا کہ ای مرد زبان دراز ذرا اپنے خدا کو تو پہچان
کہ جسکا تو بندہ ہی جس نے تجھکو پیدا کیا ہی کیون اپنی عمر گمراہی مین بسر کرتا ہی جیسے ہی یہ کلام سنکے خونخوار
نے برجلیس کی طرف دیکھا اور قصد کیا کہ کچھ کہون کہ برجلیس نے یہ کہکر نقاب منھ سے اٹھائی اور کہا کہ برہمن
نگر برہمن نگر شاید کہ بشناسی مرا بس نقاب کا اٹھانا تھا اور ادھر آفتاب جادو نے بھی سحر کیا کیونکہ
یہ تو ہر وقت دربار مین موجود رہتا ہی مگر سب سے پوشیدہ رہتا ہی یہ سب کو دیکھتا ہی اسکو کوئی نہین
دیکھتا ہی جیسے ہی نظر خونخوار کی برجلیس کے روے نحس پر پڑی فوراً غازہ سحر نے اپنا اثر کیا کہ اسکا
غصہ فوراً دفع ہو گیا قلب ماہیت ہو گئی مثل شیر افگن کے یہ بھی سحر مین مبتلا ہو گیا کوئی خبر نہ
رہی دوڑ کر برجلیس کے قدمون پر گر پڑا اور سجدہ کیا اور کہا کہ افسوس میری عمر اسقدر مفت برباد
ہوئی گمراہی مین واقعی مذہب آفتاب پرستی اصلی مذہب ہی اور تو بیشک نائب خداوند ہی اور آفتاب
خالق حقیقی اور خداے برحق ہی اسی کے نور سے تمام عالم منور ہی مین نہ جانتا تھا کہ آپ خداوند کے فرزند

[illegible] ہین میری خطا کو معاف فرمائیے مین نے بہت بڑی گستاخی آپ کی خدمت مین کی مین گردن
زدنی ہون یہ کہتا ہے اور زار زار روتا ہے افسوس کرتا ہے کہ میری تمام عمر گمراہی مین ضائع ہوئی مین نے
اپنے خدا کو نہین پہچانا خداے باطل جو کہ بندہ خداوندی کا تھا اُسکو خدا تصور کیا اُس نے بیکار رکھا تھا خوب
ہوا جو وہ مرگیا یہ حالت جو برجلیس نے خونخوار کی دیکھی اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور کہا کہ کیون
اس قدر بیقرار ہوتا ہے تیری خطا مین نے اور خداوند دونون نے معاف کی کیونکہ تو لاعلم تھا اگر یہ امر ہوتا
کہ تو لاعلم نہ ہوتا اور اس حالت مین ایسی حرکت کرتا تو بیشک تیری خطا تھی اُسوقت مین تو لائق سزا
تھا کہ دانستہ ایسے فعل کا مرتکب ہوتا اور ایسی حالت لاعلمی مین تو لائق سزا نہین ہے تو پریشان نہ ہو اور
دریاے انفعال مین غوطہ زن نہ ہو یہ سُنکے خونخوار کے ہوش و حواس درست ہوے اور اُدھر ادھر دیکھنے لگا
برجلیس نے کہا ہمارے دوست کے واسطے تخت لاؤ یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ملازمون نے تخت حاضر کیا برجلیس
نے حکم دیا کہ ہمارے تخت سے برابر بچھا دو جب تخت برابر تخت برجلیس کے بچھا دیا گیا برجلیس نے
خونخوار سے کہا کہ تخت پر بیٹھ جاؤ یہ تمھارے لیے ہے مین تمھین اپنا مرسل کردونگا بس خونخوار اُسی وقت
اُس تخت پر بیٹھ گیا جب وہ تخت پر بیٹھ چکا برجلیس نے ساقی کو اشارہ کیا کہ ایک جام خونخوار کو شراب کا
پلا دو ساقی نے جام شراب ناب کا اُسکو دیا جب دماغ خونخوار کا شراب سے گرم ہوا اُس وقت شیر افگن
کی طرف دیکھکر کہا کہ واقعی تو بڑا مرد عاقل تھا کہ تو نے مذہب آفتاب پرستی کو قبول کیا اپنی عقبیٰ درست
کی خیر مین بھی تیرے سبب سے اس مرتبہ کو پہونچا اگر تیرے قتل کے لیے نہ آتا تو یہ افتخار کیونکر حاصل ہوتا قدم
راہ ضلالت و گمراہی سے باہر نہ نکلتا برجلیس نے کہا کہ تم دونون صاحب آپس مین گلے مل جاؤ اور اے خونخوار
تم اس مرد جری کی خطا بحل کردو اسکا قصور نہ تھا یہ کیونکر اطاعت نہ کرتا اور کیونکر راہ ضلالت سے نہ نکلتا جب کہ
اُسنے اپنے خدا کو پہچان لیا مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا خونخوار نے کہا کہ واقعی بہت بجا اور درست ہے
برجلیس نے شیر افگن سے کہا کہ تم وہان سے ہاتھ باندھکر اپنے آقا کے روبرو آؤ تاکہ وہ تمھاری خطا
معاف کرین خونخوار نے کہا کہ اے نائب خداوند مین نے اسکی خطا معاف کی کوئی ہاتھ جوڑکر آنے کی
ضرورت نہین ہے بس یہ کہکر خونخوار نے حکم دیا کہ کوئی میرے لشکر مین جائے اور میرے سردارون کو مع لشکر
لے آئے اُن سے کہے کہ خونخوار تمھارے آقا نے مذہب لقا پرستی ترک کرکے آفتاب پرستی جو کہ مذہب
اصلی اور برحق تھا قبول کیا آج تک ہم سب کے سب حالت گمراہی مین تھے اب اپنے خدا کو پہچان لیا ہے لہذا
تم سب کو طلب کیا ہے کہ تم بھی آکر اپنے خدا کو پہچانو اور گمراہی سے نکلو یہ میرا مرکب براے نشانی لیتا جاے
تاکہ اُن لوگون کو یقین آئے یہ خونخوار نے جو کہا تو برجلیس نے اپنے ایک سردار کو جسکا نام زنبور نیش زن
تھا حکم دیا کہ تم جاکر خونخوار کے لشکر کو لے آؤ وہ فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور مرکب خونخوار کو ہمراہ لے کر
طرف لشکر کے چلا یہان دربار مین خونخوار کے سب سردار جمع ہین اور اُسکا انتظار کر رہے ہین کہ
اب بادشاہ یا تو شیر افگن کو لے کر آتے ہین یا اُسکو قتل کرکے واپس آتے ہین کہ اتنے مین یہ سردار
جو اُنکے طلب کے لیے چلا تھا داخل لشکر ہوا اہل لشکر نے جو اپنے بادشاہ کا مرکب اُسکے ہمراہ دیکھا
سب کے سب اُسکے گرد جمع ہوے اور دریافت کرنے لگے کہ بتاؤ ہمارا بادشاہ کہان ہے اُسپر کیا
گذری کہ تم اُسکا مرکب لے کر آئے ہو اُس سردار نے کہا کہ جو افسر اعلیٰ تمھارے بادشاہ کے بعد ہین
اُنکو ہمارے آنے کی خبر کردو کہ ایک شخص تمھارے بادشاہ کا کچھ پیغام لے کر آیا ہے اُسکو کچھ تم سے
کہنا ہے جو پیغام بادشاہ نے تم کو دیا ہے وہ سن جاؤ یہ سُنکر وہ لوگ دوڑکر بارگاہ مین آگئے اور کہا

که آپ لوگ بآرام تمام یہان بارگاہ مین بیٹھے ہین وہان ایک شخص وہ مرکب لے کر آیا ہے جسپر بادشاہ
سوار ہو کر تشریف لے گئے تھے ہم نے جو دریافت کیا کہ بادشاہ کہان تشریف رکھتے ہین تو اُس نے
کہا کہ تم اپنے سردارون کو خبر کرو کہ وہ آکر جو پیغام تمھارے بادشاہ نے دیا ہے سُن جائین لہذا آپ
لوگ اُسکے پاس تشریف لے چلین اور سُنین کہ وہ کیا پیغام لایا ہے اور کیا واقعہ گذرا ہے کہ جو خالی
مرکب آیا ہے یہ سُنتے ہی وہ لوگ پریشان ہو گئے اور اُنکے ہوش و حواس بجا نہ رہے دل مین خیال
کرنے لگے کہ کیا بادشاہ گرفتار ہو گئے یا قتل ہو گئے چل کر دریافت کرین اور اُس واقعہ سے آگاہ
ہون اگر قتل ہو گئے ہون تو چل کر ہم لوگ بھی اپنی جانین دین حق نمک سے ادا ہون کیونکہ اب ایسا
قدردان بادشاہ ہم کو نہ ملے گا اگر گرفتار ہو گئے ہون تو جس تدبیر سے ممکن ہو رہا کر لائین اور
چل کر سُنین کہ کیا پیغام ہمارے بادشاہ نے ہم کو بھیجا ہے بس سب سردار بارگاہ سے نکل کر اُس مقام
پر آئے جہان وہ سردار مرکب لیے ہوے کھڑا تھا اُن سب نے وہان اکر اُس سے دریافت کیا کہ
پہلے یہ بیان کرو کہ ہمارا بادشاہ بخیریت ہے پھر بادشاہ کا پیغام بیان کرنا تاکہ ہم لوگون کو اطمینان
ہو اُسنے کہا کہ تم لوگ پریشان نہ ہو تمھارا بادشاہ خیریت سے ہے یہ سُنکر ان لوگون نے کہا کہ اچھا اب
بیان کرو کہ کیا پیغام دیا ہے اُس سردار نے وہی تقریر جو کہ خونخوار نے بیان کی تھی بیان کی اور کہا کہ
مرکب اپنا برائے نشانی روانہ کیا ہے تاکہ تم کو یقین آئے یہ سُنکے اُن سب نے کہا کہ ہم تو اُنکے تابع علم
ہین جو فرمائین گے ہم بجا لائینگے جادۂ اطاعت سے قدم باہر نہ نکالینگے اگر اُنھون نے یہ مذہب
ترک کیا اور ہم کو بھی اس مذہب کے ترک کرنے کے لیے طلب کیا ہے تو ہم یہ مذہب ترک کرینگے اور
جو مذہب کہ ہمارے بادشاہ نے اختیار کیا ہے ہم بھی وہی مذہب قبول و منظور کرینگے بقول اس کلمہ
کے کہ الناس علی دین وکہم جو ہمارے بادشاہ کا مذہب وہ ہمارا مذہب اور ہم چلتے ہین بس
اُسی وقت وہ سردار کل لشکر کو ہمراہ لے کر اُس سردار کے ہمراہ چلے جو کہ بادشاہ کا پیغام لایا تھا
باقی سب سامان اُسی مقام پر چھوڑ دیا اور کچھ لشکر بھی حفاظت کے لیے وہین چھوڑا یہان تک کہ داخل
شہر ہوے یہان برجلیس نے خونخوار کو مرتبۂ پیغمبری سے سرفراز کیا اُسکو لقب نامرسل عنایت کیا وہ
بہت خوش ہوا طرہ پیغمبری اُسکو دیا گیا شیر افگن اور خونخوار کے گلے مین تصویر آفتاب
کی ڈالی گئی اور ان دونون کے سینون پر بھی جو لباس کہ اُنکو سرکار برجلیس سے مرحمت ہوا تھا
تصویر آفتاب بنی ہوئی تھی یہان تو یہ بندوبست ہو رہا تھا کہ وہ سردار مع سرداران خونخوار کو لے کر
حاضر دربار ہوا یہان اُن سب نے جو دیکھا کہ دربار آراستہ ہے ہمارا بادشاہ بھی تخت پر برابر اُس بادشاہ
کے بیٹھا ہے انھون نے قواعد شاہی ادا کیے خونخوار نے کہا کہ نائب خداوند کو سجدہ کرو انھون
نے قصد کیا تھا کہ سجدہ کرین کہ برجلیس نے منہ پر سے نقاب اُٹھائی سب اہل دربار و شیر افگن
و خونخوار اور دیگر سردارون نے سجدہ کیا اور سب کے سب سحر مین مبتلا ہوے اُن لوگون نے عرض
کیا کہ لشکر آپ کا بیرون قلعہ حاضر ہے اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے خونخوار نے کہا کہ ہمارا لشکر بھی شامل
لشکر خداوندی ہوا اب ہم یہان سے نہ جائینگے صرف ایک نامہ اپنے فرزند کو تحریر کر دینگے کہ وہ بھی
یہ مذہب قبول کرلے اور تمام شہر مین اسی مذہب کو رواج دے یہ حکم سُنکے وہ سردار رخصت ہو کر
لشکر مین آئے اور جو کچھ سامان تھا وہ سب لے کر داخل شہر ہوے لشکر خونخوار شامل لشکر برجلیس
ہوا ہر ایک سردار کے رہنے کو مقام عنایت ہوا خونخوار کو حکم ہوا کہ تم بیرون قلعہ اُس عمارت مین

قیام کرو کہ جہان پہلے ہم رہتے تھے ہر صبح کو ہمارے دربار مین آیا کرو خونخوار بعد برخاست ہونے دربار
کے قلعہ سے نکل کر اُس عمارت مین آیا اور ہر سردار کو حسب لیاقت و مرتبہ مقام قیام کرنے کو ملا
سرداران برجلیس نے بہت عزت و آبرو سے اُتارا اور سب اہل لشکر اور سردارون کو تصویر آفتاب
عنایت ہوئی کہ اسکو گلے مین ڈال لو وہ تصویرین سحر بند تھین تاکہ یہ لوگ بھی سحر مین مبتلا ہون اور
بموجب حکم اُنھون نے تصویرین گلے مین پہن لین یہان خونخوار جو آیا اُس مقام پر جو کہ اُس کے
قیام کے لیے مقرر تھا اُسکو خوب آراستہ پایا یہ دیکھکر بہت خوش ہوا تھوڑے عرصہ مین ایک چوبدار
نے آکر کہا کہ خداوند نے فرمایا ہی کہ آج تمہاری دعوت مع لشکر کے ہمارے یہان ہی خونخوار نے
منظور کیا شام کے وقت سب کو علی قدر مرتبہ طعام لذیذ پہونچ گیا کوئی ادنی سے اعلی تک ایسا نہ تھا
کہ جسکو طعام نہ پہونچا ہو سب اُس طعام کو کھا کر بہت خوش ہوے جو کچھ سامان خونخوار کے
ہمراہ تھا وہ سب شامل سامان برجلیس ہو گیا وہ رات خونخوار نے بسر کی وقت سحر خونخوار
مع اپنے سردارون نے داخل دربار برجلیس ہوا اپنے سردارون کا مقام دست چپ مین پایا سب
کے بالادست شیر افگن ہو بعد اُسکے ہر سردار کو علے قدر مراتب جگہ مرحمت ہوئی خود تخت پر
برابر تخت برجلیس کے متمکن ہوا اُس اُسوقت ایک نامہ اپنے فرزند کے نام اس مضمون کا تحریر کیا
کہ اے فرزند جگر پیوند قوت بصیرتم کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ ہم یہان شہر آفتاب نما بخیریت مع لشکر کے
پہونچے مقابلہ کی نوبت نہین آئی صرف نامہ و پیغام مین یہ انجام ہوا کہ ہم نے مذہب لقاپرستی ترک
کیا جو کہ بالکل بے اصل مذہب تھا آج تک ہم گمراہی مین رہے اب جو دریافت کیا فی الواقع
مذہب آفتاب پرستی مذہب حق ہی اُسکی کیا صفت تحریر کرون لہذا مین نے جب کہ خوب دریافت
کر لیا تو مع لشکر اُس مذہب کو قبول کر لیا جب کہ اُسکی بزرگی مجھپر ظاہر ہوئی اور مین اُسکے طریقہ اور
اصول سے ماہر ہوا لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہی کہ تم بھی بعد دیکھنے اس محبت نامہ کے تمام شہر مین منادی
کرا دو کہ سب لقاپرستی ترک کرین اور آفتاب پرستی جو کہ اصلی اور سچا مذہب ہی اختیار کرین اور تم
بھی یہی مذہب قبول کر لو اور اپنے لشکر کو بھی یہی تعلیم کرو اور مجھپر تو خداوند کی اس قدر عنایت ہی
کہ مجھکو اپنا پیغمبر مقرر فرمایا ہی اور لقب مرسل سے سرفراز فرمایا کتنی بڑی خوشی کی بات ہی کہ مرتبہ
پیغمبری میرے خاندان مین آیا اب ہمیشہ ہمارے خاندان کے لوگ پیغمبر ہوا کرینگے اور یہ چند تصویرین
خداوند اور نائب خداوند کی مرسل ہین انمین سے ایک تصویر تم اپنے گلے مین ڈال لو اور باقی تصویرین
اہل شہر و لشکر کو تقسیم کر دو اگر کم ہون تو انھین کے مثل اور بنوا لینا اور جس جس مقام پر تصویر لقا
کھچی ہو اُس اُس مقام پر تصویر خداوند و نائب خداوند حفاظت سے رکھوا دو اور تصویر لقا کو
دریا برد کر دو اور اب آج سے سکہ بنام نائب خداوند جاری کرو اُسمین یہ تحریر ہو کہ برجلیس فرزند خداوند
و نائب خداوند ہی زیادہ دعا یہ نامہ تحریر کر کے اور کئی ہزار بلکہ قریب لاکھ کے تصویرین لے کر
اُس نامہ کے ہمراہ روانہ کین بعد روانہ کرنے نامہ و تصویر کے برجلیس نے حکم دیا کہ سامان جشن
کرو ہم خوشی کرینگے ہم نے اپنے تجربے شخص کو اپنا نائب کیا جو کہ اس اقلیم کا ایک رکن اعظم ہی
یہ جس قدر کام برجلیس نے کیے ہین سب آفتاب کی تعلیم سے کیے ہین کوئی اپنی طبیعت سے
نہین کیا ہی ناظرین پر واضح رہے کہ جو جو آفتاب کہتا گیا برجلیس اُسکے موافق حکم دیتا گیا
یا جو ارادہ کرنے کا تھا اُسکو خود اُسنے کیا کوئی کام بے حکم آفتاب برجلیس نے نہین کیا

کیونکہ آفتاب تو مثل سایہ کے ہمہ وقت ہمراہ برجلیس کے رہتا ہی علاوہ رات کے کیونکہ رات کو تو وہ
ہمراہ بدر کے عیش مین مصروف ہوتا ہی اور برجلیس ہمراہ قمرات کے بس برجلیس نے بعد حکم دینے سامان
جشن کے دربار برخاست کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو گیا یہان تو سامان جشن ہونے لگا اُدھر وہ نامہ بر
نامہ لے کر طرف شہر خونریزیہ کے روانہ ہوا بعد قطع راہ کے داخل شہر ہوا اُسوقت دربار مین لعلان کے
پہونچا خونخوار کا نامہ اُسکو دیا اُس نے جو نامہ اپنے باپ کا پایا پہلے سر پر رکھا اُسکے بعد جو لفافہ چاک
کرکے پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگ بھی آگاہ ہون والد بزرگوار نے مذہب
لقاپرستی ترک کیا کیونکہ اُنکو اس مذہب کی بے اصلی اور مذہب آفتاب پرستی کی سچائی ثابت ہو گئی
بدین سبب اُنھون نے یہ مذہب ترک کیا اور آفتاب پرستی قبول کی اب آپ لوگون کو اپنے اپنے فعل کا
اختیار ہی یہ سُنکے اہل دربار نے کہا کہ جب بادشاہ نے یہ مذہب ترک کیا تو ہم لوگون کو بھی واجب ہی
کہ اپنے بادشاہ کے پیرو ہون لہذا ہم سب نے بھی مذہب لقاپرستی ترک کیا کیونکہ ہم لوگ تو اونکے پیرو ہین
الناس علی دین ملوکہم ؂ ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر ست ٭ بس اُسی وقت سب اہل دربار نے
مع لعلان کے تصویر لقا کو گلے سے دور کیا اور تصویر آفتاب کو گلے مین ڈالا وہ مثل ہوئی کہ گو سے نکل کر
موت مین گرے پھر کافر کے کافر ہی رہے اور زیادہ گنہگار ہوے لعلان نے بموجب تحریر اپنے باپ کے شہر مین
منادی کرا دی جس طور سے نامہ مین تحریر تھا موافق اُسکے کاربند ہوا جہان جہان تصویر لقا رکھی تھی اُس
اُس مقام پر سے اُٹھوا کر تصویر آفتاب رکھوائی اور اُسکو دریا مین ڈلوا دیا اب تمام شہر خونریزیہ آفتاب پرست
ہو گیا ہر ایک کے گلے مین تصویر آفتاب پڑ گئی سب اپنا خدا آفتاب کو خیال کرنے لگے جب یہ سب
بند و بست ہو چکا وہ شخص جو کہ نامہ لے کر آیا تھا بعد اس انتظام کے لعلان سے رخصت ہو کر خونخوار
کے پاس روانہ ہوا لعلان نے اُسکو خلعت فاخرہ سے سرفراز کیا وہ بصد خوشی یہان سے چلا یہان
شہر آفتاب نما مین بموجب حکم برجلیس سامان جشن مہیا ہوا بڑے انتظام سے جشن ہفت روزہ
برپا ہوا سات روز تک کوئی ملکی کام برجیس نے نہین کیا بعد سات دن کے پھر موافق دستور حکم و
احکام جاری ہونے لگے اتنے مین وہ نامہ بر خونریزیہ سے واپس آیا تمام حالات وہان کے بیان کیے
خونخوار و برجلیس سُنکے بہت خوش ہوے یہ خبر تمام اقلیم مین مشہور ہوئی کہ خونخوار حاکم خونریزیہ نے
اپنا مذہب لقاپرستی ترک کرکے مذہب آفتاب پرستی شہر آفتاب نما مین جا کر قبول کیا کیونکہ وہ مذہب
بہت سچا ہی فرقہ پیغمبری پایا بڑی عزت ہوئی اب تو ہر بادشاہ کو جسکو خواجہ خلیل سے حالات معلوم ہوتے
تھے کہ شہر آفتاب نما مین مذہب آفتاب پرستی کی ترقی ہی اور حاکم آفتاب نما کا قصد ہی کہ لشکرکشی کرین
اور تمام عالم مین اپنا مذہب رواج دین یہ سُنکے ہر ایک کو فکر پیدا ہوئی تھی اور سامان جنگ و جدال
کرنے لگے تھے کہ یہ خبر سُنکے خونخوار نے بھی وہ مذہب قبول کیا کیونکہ ہر ایک نے دل مین خیال کیا
کہ خونخوار اسوقت اور شاہون سے ایک بادشاہ قوی اور مرد جری تھا اور اپنے مذہب کا بھی پابند
ہی اور جس ملک پر لشکرکشی کرکے گیا ہی اُسکو فتح کر لیا ہی اگر اُسنے اس ملک کو بھی فتح کر لیا تو خیر ورنہ جو کچھ ارادہ
اُسکا ہوگا وہ بھی معلوم ہو جائے گا جب وہ اس ملک کے بادشاہ سے سربر نہ ہوگا تو ہماری کیا اصل
ہی کیونکہ اسوقت وہ ہم پلہ ہی افریق شاہ کو دیرست کا جو کہ تمام اقلیم خورشیدیہ کا شہنشاہ مشہور ہے
گو کہ آج کل اُسکی قوت بہت کم ہو گئی ہی مگر پھر وہ شہنشاہ ہی تمام بادشاہ اقلیم خورشیدیہ اُسکا حکم مانتے ہین
جو وہ فیصلہ کر دیتا ہی اُسپیر عمل کرتے ہین پس جب اتنے بڑے بادشاہ نے شکست کھائی تو ہم کس شمار

وقطار ہین ہین بس ہم بھی مذہب آفتاب پرستی اختیار کرلین گے اپنی دولت و ملک کو تباہ نہ کرینگے
یہ خیال کرکے سب اپنے اپنے ملک کی حفاظت مین مصروف تھے کہ یہ خبر پہونچی کہ خونخوار نے مذہب
آفتاب پرستی قبول کرلیا اور اُسکا مطیع ہوا بس یہ خبر سُنکے سب کے جی چھوٹ گئے خیال کیا کہ جب
خونخوار نے اُسکی اطاعت کی تو ہم اب کیا کرسکتے ہین ایک نے دوسرے کو نامہ تحریر کیا کہ اب تمھارا
اس امر مین کیا قصد ہے اُسنے یہ جواب تحریر کیا کہ ہم تو افریق شاہ کے اوزیر بیٹھے ہین کیونکہ وہ ہمارے
شہنشاہ ہین گو کہ ہم لوگ آج کل اُنسے منحرف ہین مگر اس امر مین اُنکی پیروی کرینگے کوئی خونخوار کے
ہم تابع حکم نہ تھے کہ اُنکی اطاعت کرلینے سے ہم بھی اطاعت کرلین یہ کیونکر ہوسکتا ہے پس جب افریق شاہ
اطاعت کرلینگے تو ہم بھی اُسی پر عمل کرینگے کیونکہ خونخوار بھی مثل ہمارے بادشاہ تھا فی الحال اُسی نے
اپنی قوت کو ترقی دیہی ہے کوئی اس سے وہ ہم پر حاکم نہین ہوگیا لہذا ہمارا یہ قصد ہے ہر ایک کو اپنے اپنے
فعل کا اختیار ہے جب یہ نامہ و پیام باہم ہوے جو بادشاہ کہ ملک خونریزیہ کے قریب تھے اور خونخوار سے
سلسلۂ دوستی رکھتے تھے اُنھون نے تو مصمم قصد کرلیا کہ ہم جاکر مذہب آفتاب پرستی مثل خونخوار کے
قبول کرلین کیون اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین ہم کوئی افریق شاہ کے زیر حکم نہین ہین جب
خونخوار ایسے نے اطاعت قبول کرلی تو افریق شاہ کی کیا اصل ہے اُسمین تو اسوقت کسی قسم کی قوت
نہین ہے یقین ہے کہ وہ بھی اطاعت کرے تو پھر ہم کیون دیر کرین اور اپنے کو سلسلۂ دشمنان مین شمار
کرائین یہ خیال کرکے بذریعہ نامہ و پیام کے ایک رائے ہوکر ایک مقام پر جمع ہوے اور قصد طرف آفتاب نما
کے جانے کا کیا اور جو بادشاہ ملک افریقہ سے قریب تھے اُنھون نے یہ قصد کرلیا کہ جب افریق شاہ
اطاعت کرے گا تو ہم بھی اطاعت کرینگے اور جو حاکم کہ باہم جمع ہوے تھے اُنکے نام یہ ہین مسمار شاہ
حاکم مسماریہ اسکا مذہب شجر پرستی ہے ضحاک شاہ حاکم ضحاکیہ یہ مذہب مار پرستی رکھتا ہے سانپ کو
اپنا خدا جانتا ہے طومار شاہ حاکم طوماریہ اسکا مذہب بھی لقا پرستی ہے قنطور شاہ حاکم قنطوریہ یہ
سامری پرست ہے قمبور شاہ حاکم قمبوریہ آلات پرست ہے یہ سب جمع ہوکر کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ
سے طرف شہر آفتاب نما کے چلے کہ چلکر مذہب آفتاب پرستی قبول کرین یہانتک کہ قریب شہر آفتاب نما
کے پہونچے اور سب ایک مقام پر اُترے اور ایک نامہ اسی مضمون کا تحریر کیا کہ ہم چند حاکم چند ممالک
متفرقہ کے حاضر ہوے ہین چاہتے ہین کہ ہم کو اجازت ملے کہ ہم آکر آپ کی اطاعت کرین اور اپنا مذہب
ترک کرکے آپ کے مذہب کی پیروی کرین کیونکہ ہم کو ثابت ہوگیا ہے کہ یہ سب مذہب باطل ہین آپ کا
مذہب سچا ہے بس ہمارے دلون مین اُسکی محبت اور صداقت نے اپنا گھر کرلیا اور زنگ کفر و ضلالت
مثل کافور کے اُڑگیا لہذا ہم کو حکم دیا جاے کہ حاضر ہوکر قواعد مذہبی سے آگاہ ہون یہ نامہ تحریر کرکے اور سب
نے اپنے اپنے دستخط کرکے روانہ کیا نامہ بر نامہ لیکر داخل شہر ہوا چونکہ اب تو مشہور ہوگیا ہے کہ اندرون
شہر ایک قلعہ ہے اُسمین دربار ہوتا ہے نامہ بر تمام شہر کو طے کرکے داخل قلعہ ہوا در دولت پر پہونچ کر درگہ سالار
سے عرض کیا کہ خبر کردو کہ نامہ بر نامہ لیکر آیا ہے وہ حاضر خدمت ہوا چاہتا ہے درگہ سالار نے جاکر دربار
مین با ادب عرض کیا کہ حضور ایک نامہ بر نامہ لیکر حاضر ہوا ہے بار چاہتا ہے برجلیس نے حکم دیا کہ اسکو
حاضر کرو درگہ سالار نے اُس نامہ بر کو حاضر دربار ضلالت آثار کیا وہ مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا اور دست بستہ
ہوکر یون عرض کرنے لگا کہ چند حاکمان اقلیم خورشیدیہ کا نامہ لیکر آیا ہون برجلیس نے یہ سُنکے حکم دیا کہ نامہ
دبیر کو دیدو اور اُسکو کرسی چوبی عنایت ہوئی وہ نامہ دبیر کو دیکر اُس کرسی پر بیٹھ گیا دبیر نے نامہ پڑھا

برجلیس مضمون نامہ سے بخوبی آگاہ ہوا اور خوش ہوا بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ بادشاہان وقت بہت
لائق اور عاقل ہین یہ کہکر خونخوار سے کہا کہ تم کسی سردار کو حکم دو کہ وہ ان سب کا استقبال کرکے حاضر دربار
کرے اور اُنکے ہمراہ جو لشکر ہو اُسکو شامل لشکر بادولت کردے اور اُنکے قیام کے لیے جو مقام شہر مین
عمارت شاہی کے قریب مقرر کیا گیا ہو اُن سب کو بڑی عزت سے رکھے جس طور سے تم ہر روز دربار مین حاضر
ہوتے ہو اُسی طور سے وہ بھی حاضر ہوا کرین یہ حکم سُنکے خونخوار نے ایک سردار کو کہ نام اُسکا محمل مارخوار تھا
مع چند سردارون کے اُس نامہ بر کے ہمراہ کیا کہ تم اُنکا استقبال کرکے لاؤ وہ سردار اُسی وقت مع اپنے
ہمراہیون کے اُس نامہ بر کے ہمراہ رخصت ہوکر دربار سے چلا اور قلعہ اور شہر سے نکل کر اُنکے لشکر مین پہونچا
اور اُن سب بادشاہون سے ملا وہ بہت عزت او حرمت سے پیش آئے بڑی آبرو سے اُسکو اپنا مہمان کیا وہ
بہت خوش ہوا رات بھر اُنکے لشکر مین بسر کی بوقت سحر اُن سب کو ہمراہ لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہان
بعد جانے نامہ بر کے برجلیس نے دربار برخاست کیا تھا سب اپنے اپنے مقام پر گئے تھے خونخوار نے بموجب
حکم برجلیس اُن سب کے لیے مقام عمدہ خالی کرا رکھے تھے سب سامان درست کر لیا تھا دوسرے دن پھر دربار
ہوا سب حاضر دربار ہوے کہ وہ سردار اُن سب کو لیکر داخل دربار ہوا اُن سب نے دربار کو خوب آراستہ
پایا کہ جسکو دیکھکر اُنکے ہوش جاتے رہے اپنے دلون مین کہا کہ بھلا ہم کیونکر مقابلہ کرسکتے تھے دیکھا کہ خونخوار
برابر تخت کے ایک تخت پر متمکن ہے بڑی اُسکی عزت ہے یہ حال دیکھکر یہ لوگ بہت خوش ہوے کہ اُس سردار
نے عرض کیا کہ خداوند یہ سب بادشاہ تشریف لائے ہین پس یہ سُنکے برجلیس نے اپنے مُنہ سے نقاب
اُٹھائی قاعدہ ہے کہ جہان نقاب اُٹھی سب نے سجدہ کیا یہ پانچون بادشاہ بھی مع اپنے اپنے سردارون کے
خم ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے اب جو سجدے سے سر اُٹھایا اُنہی مطیعون کا اور رنگ پایا دوڑ کر برجلیس کے
قدمون پر گرے اور یون عرض کرنے لگے کہ آج ہم نے اپنے خدا کو پہچانا کہ یہ ہمارا خدا ہے سب کے
سب آج تک گمراہی مین پڑے تھے برجلیس نے اُن سب کی تشفی و دلاسا کیا اور اُنکو مع اُنکے سردارون کے
ایک ایک تصویر آفتاب کی دی کہ اسکو گلون مین ڈال لو انھون نے گلون مین ڈال لی وہ بھی مسحور
ہوگئے کیونکہ یہ تصویرین سحر سے تیار ہوئی ہین آفتاب نے ایسا سحر کیا ہے کہ جو کوئی اس تصویر کو پہنے وہ کبھی
نہ برجلیس سے پھرے اور اُسکو سجدہ کرے اور اپنا خدا جانے چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے بعد اسکے اُن سب
کے واسطے دربار مین جاے معقول علے قدر مراتب عنایت کی گئی اُسکے بعد اُسنے دریافت کیا کہ تم سب
کے ہمراہ کس قدر لشکر ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارے ہمراہ قریب دس گیارہ لاکھ کے ہوگا حکم ہوا کہ
اُن سب کو داخل شہر کرو اُنکو بھی تصویرین دو کہ وہ بھی گلون مین پہنین اُنکو بھی معلوم ہو کہ یہ ہمارا خدا ہے
پس اُسی وقت وہ بادشاہ رخصت ہوکر اپنے اپنے لشکر مین آئے اور اپنے اپنے لشکر کو آفتاب پرست
کیا وہ تصویرین اُنکو دین اُنھون نے پہنین اور سب آفتاب پرست ہوے اُسوقت وہ اپنے لشکر
کو لیکر داخل شہر ہوے یہ لشکر بھی شامل لشکر برجلیس ہوا اُنکے لیے اور اُنکے سردارون کے لیے جو مقام
مقرر کیا گیا تھا وہ لوگ اُس مقام پر فروکش ہوے یہان دربار برخاست ہو چکا تھا دوسرے دن پھر
دربار ہوا اُس دن سب کی دعوت ہوئی برجلیس نہایت اخلاق سے سب کے ساتھ پیش آیا الغرض جب
دربار ہوا ہر ایک نے اپنے اپنے ملک کو اپنے نائب کے نام نامہ لکھا کہ ہم نے دین آفتاب پرستی قبول کیا تم بھی
شہر مین یہی مذہب رواج دو اور تصویرین روانہ کین اُنکے نائبون نے موافق تحریر اپنے مالک کے عمل کیا
اور تمام شہر نے مذہب آفتاب پرستی اختیار کیا کسی نے سرتابی نہین کی اب یہ خبر تمام شہرون مین پہونچی کہ

اسقدر شہرون کے حاکمون نے جا جا کر مذہب آفتاب پرستی قبول کیا اور اپنے ملکون مین بھی یہی مذہب
رواج دیا وہ لوگ یہ خبر سنکے بہت پریشان ہوے کہ یہ کیا امر ہی کہ جو جاتا ہی وہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرتا ہی
مگر یہ لوگ اپنی اُس راے پر قایم رہے کہ جب **افریق شاہ** یہ مذہب قبول کرے گا تو ہم بھی قبول کرینگے
اب سب کے سب اسی راے پر قائم ہوکر بیٹھے ہین ناظرین پر ظاہر ہو کہ **خواجہ خلیل** جو تمام اقلیم کی گشت لگاکر
شہر افریقہ مین پہونچے اور حاضر دربار **افریق شاہ** ہوے اسکا دربار خوب آراستہ پایا سرداروں سے
دربار مملو تھا ناظرین کو واضح ہو کہ **افریق شاہ** قبل مین اس تمام اقلیم کا بادشاہ تھا اور یہ جو حاکم ہین
سب اُسکی طرف سے ہر ملک کے نائب تھے جب کہ **افریق شاہ** جو کہ اس **افریق شاہ** کا باپ تھا
بیمار ہوا اور مر گیا اُس زمانے مین اسکا سن کوئی تین یا چار برس کا تھا اسکا چچا اپنے بھائی کی جگہ پر بیٹھا
چونکہ وہ ظالم تھا اُسنے ظلم کرنا شروع کیا پس ان سب نے یہ کیا کہ جو ملک جسکے قبضہ مین تھا اُسکو دبا
لیا اور خود صاحب اختیار ہوکر بیٹھے اور لشکر جمع کرکے اسکے چچا سے مقابلہ کیا آخر کو اُسنے شکست
کھائی یہ سب لوگ اُس ملک پر بھی قابض ہوے چونکہ ایک وزیر اس سلطنت کا بہت خیرخواہ تھا
اُس نے ان سب سے یہ کہا کہ تم لوگ ہمیشہ سے اس حکومت کے ماتحت رہے اور کبھی سرکشی نہین
کی اور ہمیشہ خراج دیتے رہے جب تک **افریق شاہ** زندہ رہے چونکہ بھائی نے حکومت پر بیٹھکر
ظلم کیا آپ لوگون نے اُنکو اُس ظلم کی سزا دی اور اس ملک پر بھی قبضہ کر لیا لہذا میری راے یہ ہی
کہ اب اپنے ملک کو تشریف لے جائیں اور یہ ملک میرے سپرد کر دین جب کہ فرزند شاہ جوان ہوگا
تو اُسکو اس ملک کا بادشاہ کرونگا تب ان لوگون نے منظور کیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ اب ہم لوگ
جن جن ملکون پر قابض ہوگئے ہین ہمیشہ قابض رہینگے کبھی کوئی ہم سے اطاعت کی خواستگاری
نہ کرے ہم اطاعت نہ کرینگے اور خراج نہ دینگے وزیر نے اس شرط کو منظور کیا اور ایک عہدنامہ تحریر
ہو گیا اُس دن سے یہ سب اُن ملکون پر قابض رہے جب یہ **افریق** جوان ہوا وزیر نے اُسکو بادشاہ
کیا اُسنے بھی اُسی عہدنامے پر عمل کیا اور کبھی کسی سے خراج کا خواستگار نہ ہوا جس طور سے سب
بادشاہ تھے اُسی طور سے یہ بھی تھا مگر اسکو یہ فکر تھی کہ کسی طرح لشکر جمع کرکے ان سب سے مقابلہ
کرون اور ان سب ملکون پر قبضہ کرون اسی فکر مین اس نے یہ لشکر جمع کرنا شروع کیا تھا کہ اُسی زمانہ
مین یہ واقعہ درپیش ہوا **افریق** کو یہ معلوم ہوا کہ شہر آفتاب نما مین آج کل یہ غوغا مچا ہوا ہی اور برجیس کا
یہ قصد ہی کہ لشکر کشی کرون اور اپنے مذہب کو رواج دون اسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اُسکی شامت
آئی ہی کہ اُسنے قصد کیا ہی میرا تو پہلے ہی یہ قصد تھا کہ لشکر جمع ہوجاے تو لشکر کو ہمراہ لیکر سب ملکون پر
لشکر کشی کرون خیر اب مجکو یہ حیلہ خوب ہاتھ آگیا پہلے آفتاب نما سے لگا لگاؤن گا اُس پر قبضہ
کرکے پھر اور ملکون کا قصد کرونگا خواجہ خلیل تو خبر دے کر چلے گئے یہ تو سوداگر تھے انکو کیا غرض تھی
افریق اُس دن سے اسیر لشکر کشی کا سامان کرنے لگا یہ امر بھی ناظرین پر ہویدا رہے کہ یہ اقلیم خورشیدیہ
کی آبادی کا سبب افریق کا ایک دادا تھا وہ مواہی پہلے یہ سرزمین بالکل ویران تھی وہ بہت بڑا
بادشاہ تھا اُسکا نام خورشید شاہ تھا وہ ایک دن جو شکار کو نکلا تو اُس طرف اُسکا گذر ہوا اُسنے
اس سرزمین کو بہت شاداب پایا تب اُسنے اسکے آباد کرنے کی فکر کی اُسکے ہمراہ ایک حکیم برجیس
نامے تھا اُسنے اس سرزمین کو تقسیم کیا اور ایک ایک ملک قائم کیا ہر ایک ملک کا جدا جدا نام رکھا اور
اس ملک کو کہ جسمین افریق شاہ حاکم ہی دارالحکومت قرار دیا خورشید کا ایک فرزند

افریق نامے تھا اُسکے نام سے اُس ملک کو آباد کیا اور اُسی کو اسکا حاکم کیا اور مختلف مذہب کے
لوگون کو اُس ملکون مین آباد کیا اور یہ قاعدہ مقرر کیا کہ جو جسکا مذہب ہو وہ اُسی مذہب پر قائم رہے
اُسکی اولاد بھی وہی مذہب اختیار کرے اور کبھی بابت مذہب کے لڑائی و فساد نہ ہو اُس دن سے یہ طریقہ
چلا آتا ہی کہ کبھی بابت مذہب کے فساد نہ ہوا اور اُس اقلیم کا نام خورشیدیہ رکھا اور دوسری وجہ اُسکے نام کی
یہ بھی ہی کہ خورشید اسی زمین سے طلوع ہوتا ہی اس سبب سے بھی اسکو خورشیدیہ کہتے ہین کئی سو برس کے
بعد وہ واقعہ ہوا تھا جو کہ تحریر ہوا آمدم بر سر مطلب کہ یہان افریق شاہ اپنے ملک مین لشکر کشی کی فکر
مین تھا کہ اسکو خبر پہونچی کہ خونخوار و سمارہ و ضحاک و قنطور و قمتور و طومار نے مذہب
آفتاب پرستی قبول کیا اور سب شریک برجلیس آفتاب پرست ہوے اسکو بہت غصہ آیا یہ اُسی وقت
لشکر آٹھ لاکھ کا لے کر اور اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم شہر کر کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کیا اسکے
دو سپہ سالار ہین ایک کا نام طہران مارخوار دوسرے کا نام سرشار مارخوار ہی یہ دونون بڑے
زبردست ہین رستم سرزمین خورشیدیہ کہلاتے ہین انکا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہی پس جب یہ کوچ کر کے
چلنے لگا تو اُسنے چند نامے بنام اُن بادشاہون کے تحریر کیے جو کہ ابھی تک اپنے اپنے مذہب پر قائم
تھے اُس نامہ کا یہ مضمون تھا کہ مین نے سنا ہی کہ برجلیس نے سر اُٹھایا ہی اور اپنے مذہب کو ترقی دینے
کا ارادہ رکھتا ہی اور چند بادشاہ شریک ہو گئے ہین اُنھون نے بھی اُسکا مذہب قبول کر لیا ہی لہذا مین
اب اُسپر لشکر کشی کر کے جاتا ہون کہ اُسکو اس سرکشی کی سزا دون اور اپنے مذہب کی حفاظت کرون
بدین خیال تم سب کو تحریر کیا جاتا ہی کہ اب اُس ملک کا طریقہ اور طور دوسرا ہو گیا ہی لوگون نے سر
اُٹھایا ہی کہ دوسرا مذہب اختیار کرین اور ایک مذہب ہو جائے جسکو اپنے مذہب کی حفاظت منظور ہو
میرا شریک ہو اور مل کر مقابلہ کرے آیندہ اختیار ہی بر رسولان بلاغ باشد و بس + یہ نامہ جو ہر ایک
بادشاہ کو پہونچا اُسی وقت سب نے قصد لشکر کشی کیا مثل تاتار شاہ حاکم تاتاریہ و سرشار شاہ
و نعمار شاہ حاکم نعماریہ و حصار شاہ حاکم حصاریہ و قلفار شاہ حاکم قلفاریہ کوئی پچاس ہزار سے کوئی ایک
لاکھ سے کوئی دو لاکھ سے کوئی اسی ہزار سے کوئی نوے ہزار سے ہر ایک بادشاہ مختلف مذہب رکھتا تھا اپنے اپنے
ملک سے کوچ کر کے شریک لشکر افریق شاہ ہوے یہ لشکر قریب تیرہ لاکھ کے تھا اب کوئی بادشاہ ایسا نہ تھا کہ
رہ گیا ہو اقلیم خورشیدیہ مین یہی چند بادشاہ باقی تھے کہ جنھون نے برجلیس کی شرکت نہین کی تھی پس افریق
مع ان شاہون کے کوچ کر کے قریب شہر آفتاب نما کے پہونچا برجلیس کو خبر ہوئی یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ
ہرکارون نے آکر خبر دی کہ اس قدر لشکر آپکے مقابلہ کو آیا ہے اور بیرون شہر مقیم ہے یہ خبر جو اسنے سنی اہل دربار
سے صلاح کی کہ کیا تدبیر کی جاے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند کو اختیار ہے جو جی چاہے وہ نائب خداوند کرین
برجلیس نے خونخوار سے کہا کہ تم لشکر اپنے ہمراہ لو اور جا کر مقابلہ کرو بس یہ جو حکم دیا خونخوار نے عرض کیا کہ جو
آپ کے حکم سے کوئی عذر نہین ہے بمصداق اسکے سہ خلاف راے سلطان راے جستن + بخون خویش باید
دست شستن + مین ابھی بحکم نائب خداوند لشکر لیکر جاتا ہون تھوڑے عرصہ کے بعد برجلیس نے دربار برخاست کیا
اور سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے خونخوار نے بموجب حکم برجلیس چار لاکھ کا لشکر ہمراہ لے کر شہر سے
کوچ کیا اور مقابل لشکر افریق شاہ فروکش ہوا اُس دن تو طبل جنگ نہین بجا دوسرے دن افریق نے
طبل جنگ بجوایا باہم مقابلہ ہوا دونون لشکر صف آرا ہوے کہ نقیب نکلے نقابت کی لشکر افریق سے سرشار مارخوار
میدان مین آیا ادھر سے شیر افگن نے نکل کر مقابلہ کیا آخر کار اسکو شیر افگن نے زیر کیا اور گرفتار کر کے اپنے

لشکر مین روانہ کیا پھر مبارز طلب کیا طیران مار خوار نے نکل کر مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار ہوا تا شام شیر افگن نے بیس
پہلوان لشکر افریق کے گرفتار کیے بوقت شام دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا سب اپنے اپنے مقام پر
پھر کر واپس گئے رات بھر طبل جنگ بجا کیا صبح کو پھر دونون لشکر میدان کارزار مین آئے صف آرائی ہوئی نقیب
نقابت کر کے چلے گئی کہ شیر افگن نے نکل کر مبارز طلب کیا افریق کے لشکر سے کنود کوہ پرست نکلا اُس سے
مقابلہ ہوا وہ بھی گرفتار ہوا پس افریق نے یہ خیال کیا کہ میرا لشکر کثیر ہے اور لشکر حریف قلیل ہے جنگ مغلوبہ
کردے ادہر سے خونخوار مع لشکر جا پڑا اتفاق سے شیران آفتاب پرست و مہران آفتاب پرست
دیگران آفتاب پرستا یہ تین پہلوان مع تین لاکھ سپاہ کے اپنے اپنے ملکون سے کہ جو قبل سے یہ آفتاب پرست تھے
یہ خبر سنکے کہ آفتاب نما مین خداوند نے نزول فرمایا ہے چلے تھے اُسوقت پہونچے کہ جب یہان جنگ مغلوبہ
ہو رہی تھی انھون نے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے معلوم ہوا کہ آفتاب پرستون اور کوہ پرستون سے مقابلہ
ہے چونکہ یہ آفتاب پرست تھے فوراً مع اپنے لشکر کے شریک خونخوار ہوے اور لڑنے لگے خوب جنگ مغلوبہ
ہوئی کہ یہ نوبت پہونچی کہ دونون لشکر ایک ہوگئے قریب تھا کہ آفتاب پرست شکست کھائین دفعتہً آفتاب جادو
کو خیال آیا کہ جنگ دیکھنا چاہیے کہ لڑائی کا کیا حال ہوا یہ سحر سے اڑکر اور سب سے پوشیدہ اُس مقام پر پہونچا کہ
جہان مقابلہ ہو رہا تھا یہان آکر یہ دیکھا کہ حریف کا لشکر غالب آنے کو ہے اور لشکر برجلیس قریب شکست کھانے
کے ہے پس آفتاب جادو نے فوراً سحر کیا کہ ایک ہوا چلی جسکی یہ خاصیت تھی کہ تمام لشکر حریف بیہوش ہو کر
گرا جس قدر لشکر تھا سب کا سب مسحور ہو گیا یہ حالت جو خونخوار نے دیکھی قصد کیا کہ سب کو قتل کرون آواز
آئی کہ اے خونخوار انکو قتل نہ کر ان سب پر مین نے اپنا عذاب نازل کیا ہے ان سب کو گرفتار کر لو اور داخل
شہر ہو یہ صدا سُننا تھا کہ اسی وقت خونخوار نے لشکر کو منع کیا کہ اب انکو قتل نہ کرو بلکہ زندہ گرفتار کر لو یہ سُنتے ہی
سب لشکر نے اُن سب کو گرفتار کر لیا اور تمام خیمے وغیرہ لوٹ لیے وہ کل لشکر جو کہ قریب تیرہ لاکھ کے تھا اسیر ہو گیا
خونخوار مہران شیران دیگران اُن سب کو گرفتار کیے ہوے اور سب انکا مال و اسباب لیے ہوے اُسی
دن داخل شہر ہوے ابھی تک یہ سب کے سب بیہوش ہین یہان سُنیے کہ اس عرصہ مین آفتاب جادو نے
ایک برج بالاے قلعہ سحر سے بنایا اور اُسکا نام برج آفتاب نما رکھا اور وہ برج اس طور کا تھا کہ تمام قلعہ
شہر سے دکھائی دیتا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسی مقام پر ہے اور ایک مکان سحر سے تیار کیا کہ اُسکا نام خانہ
زرق رکھا اور ایک بہت وسیع مکان سحر سے تیار کیا اور اُسکو خوب آراستہ کیا اُسمین یہ طریقہ قرار دیا کہ اسمین
بروز ولادت برجلیس جشن ہوا کرے اور تمام اہل شہر و لشکر کی دعوت ہوا کرے اور یہ سحر سے بند و بست کیا کہ
جسکو جس چیز کی خواہش ہو وہ اسکے لیے بہم ہو جاے نہ کوئی کھانا کھلانے والا ہو اور نہ کوئی چیز کا دینے والا
ہو یہان تمام کارخانہ سحر کا تھا جب یہ بند و بست کر چکا تو اُسکو ظاہر کیا برجلیس حسب معمول دربار مین بیٹھا
ہوا تھا کہ لوگون نے آکر عرض کیا کہ خداوند خود بخود بالاے قلعہ ایک برج پیدا ہوا ہے اور اندرون قلعہ دو
مکان ظاہر ہوے ہین اُس برج پر تو بخط طلائی یہ تحریر ہے کہ این برج قدرت آفتاب نما اور ایک مکان
پر یہ تحریر ہے کہ این خانہ زرق اور دوسرے مکان پر یہ تحریر ہے کہ این خانہ جشن اور یہ سب عمارت طلائی ہے
اُس برج مین یہان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیسے کیسے درجے بنے ہین اور کیا کیا خوشنما باغ ہین کہ پیر فلک
نے بھی بایین پیرانہ سالی کبھی آنکھون سے نہ دیکھا ہوگا اور اُسکے کل درجے خوب آراستہ ہین چل کر ملاحظہ
فرمایئے یہان سے بھی وہ برج بخوبی نظر آتا ہے برجلیس نے جو سر اُٹھایا دیکھا تو وہ برج سامنے نظر آتا تھا
برجلیس نے حیران ہو کر دیکھا اور کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ایک پرچہ برجلیس کی گود مین آکر گرا برجلیس نے

اُس پرچہ کو اُٹھا کر دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے نائب من تو اب اِس برج مین رہا کرا ور اب نقاب مُنہ سے
نہ اُٹھایا کر کیونکہ اب کوئی تیرے جمال کی تاب نہ لاسکیگا اب تجکو لازم ہے کہ تو دربار مین صرف بیٹھا رہا کر
ہان جو کوئی نیا شخص آئے اُسکو اپنی صورت دکھایا کر کیونکہ اب یہ سب تیرے مطیع ہوچکے ہین اب کیا
ضرورت ہے اور وہ جو دو مکان ظاہر ہوے ہین جن پر یہ لکھا ہی کہ این خانہ زرق و این خانہ جشن جسپر یہ لکھا ہی
کہ این خانہ زرق وہ تو اسلیے ہی کہ جو شہر آفتاب نما مین غریب اور محتاج ہین یا اور جو دیگر ملکون کے
محتاج ہین اور وہ آفتاب پرستی یعنی مجکو بخدائی مانتے ہین اُنکو اُس مکان سے اُنکی لیاقت و بسر کے
موافق رزق ملا کرے گا اُنکو حکم دے دے کہ وہ ہر روز بوقت سحر اُس مکان مین چلے جایا کرین جو جسکو ضرورت
ہوا کرے وہ طلب کرے فوراً ملا کرے گی یہ محتاج اور غربا کے لیے ہی اور جسپر یہ تحریر ہی کہ این خانہ جشن وہ
اسلیے ہی کہ جس روز تو پیدا ہوا ہی اُس روز ایک جشن کیا کر یعنی سال بھر کے بعد اور تمام اہل شہر و
لشکر کی دعوت کیا کر اُسی مکان مین مگر تو کوئی سامان دعوت نہ کرنا اُس مکان مین خود بخود سامان
ہوجایا کرے گا یعنی ہمارے فرشتے سامان کیا کرینگے اور جسکو جس چیز کی خواہش ہوا کرے گی وہ اُسکو
مل جایا کرے گی اور اب تو جسکو صورت دکھانا اُس برج پر سے دکھایا کرنا تو جس مقام پر جانا چاہے گا
وہ برج تجکو وہان پہونچا دے گا جب کوئی بندے منحرف آئین اُسوقت تجکو لازم ہے کہ اُسکی دریچی کو
کھول کر اور سر باہر نکال کر اپنے مُنہ پر سے نقاب اُٹھانا اب یہ طریقہ مقرر کیا گیا اور یہی برج تیرے مقام
کے لیے مقرر کیا گیا ہی سوائے اس برج کے اب تو کسی اور مقام پر نہ قیام کرنا کل خونخوار مع اُن سب
گنہگاروں کے تیرے دربار مین آئے گا لہذا تجکو لازم ہے کہ تو کل اُن سب لوگون کو اپنی صورت
برج پر سے دکھانا کل بوقت سحر جب وہ زیر برج پہونچین تو دریچی سے سر نکال کر اپنے مُنہ پر سے نقاب
اُٹھانا وہ سب تجکو سجدہ کرینگے تیری نیابت اور میری خدائی کے قائل ہونگے اور ہمیشہ تیری اطاعت
اور فرمان برداری کیا کرینگے برجلیس نے یہ عبارت پڑھکر اُن سب سے کہا کہ یہ برج میرے رہنے کے
لیے ظاہر ہوا ہی اب مین اسی برج مین دربار کیا کرونگا اور یہ مکان جسپر خانہ رزق تحریر ہی اُس سے
جو غریب اور محتاج شہر مین یا دیگر شہرون سے آکر مذہب آفتاب پرستی اختیار کرینگے اُنکو اُس سے
رزق ملا کرے گا اور جسپر خانہ جشن تحریر ہی اُسمین سال بھر کے بعد تمام اہل شہر و لشکر کی دعوت ہوا
کرے گی یہ سب قدرت خداوندی سے ظاہر ہوا ہی ادھر آفتاب نے ایسا سحر کیا کہ اب جب برجلیس
مُنہ سے نقاب اُٹھائے ایسا نور پیدا ہو کہ جسقدر آدمی ہون تاب نہ لاسکین بیہوش ہوجائین ایک
تو غازۂ سحر کی یہ خاصیت تھی دوسرے سحر نے اسکے اور دونی خاصیت کر دی پس برجلیس اُس دن
سے اُسی برج مین رہنے لگا اُس برج مین جو گیا اُسکو خوب آراستہ پایا کسی چیز کی ضرورت نہ تھی
ہمہ وقت ہر چیز موجود رہتی تھی اور ایک حجاب پڑا تھا کہ اُسکا نام حجاب قدرت تھا اُسکے عقب مین
تخت بچھا تھا اُس مقام پر برجلیس کو ایک پرچہ ملا جسپر یہ تحریر تھا کہ اس حجاب کے عقب مین تو بیٹھا کر
اور اہل دربار اسکے باہر بیٹھین صرف خونخوار کو اپنے پاس آنے کا حکم دینا جو جسکو عرض کرنا ہو وہ
اُسکے ذریعہ سے عرض کرے وہ آکر تجھسے عرض کرے گا جو مناسب وقت ہو وہ اُسکو جواب دینا اور
یہ دریچی جو تیرے تخت کے پشت پر ہی اُس سے جو تو سر نکال کر دیکھے گا تو تمام شہر و قلعہ و لشکر تیرے
پیش نگاہ ہوگا اور یہان سے جو تو جس سے کہے گا وہ سن لے گا اور اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ کوئی میرے
پاس بیٹھا ہوا کلام کر رہا ہی - ناظرین پر واضح ہو کہ یہ گنبد تمام سحر سے آراستہ تھا اور اس کے اگیس

درجے تھے اور ہر درجہ بہت وسیع تھا کہ جسمین پچاس پچاس ہزار دنگل وکرسیان بچھی ہوئی تھین اور
جہان تخت رکھا ہوا تھا وہ درجہ بھی بہت وسیع تھا اُسمین قریب ایک لاکھ کے دنگل مرصع نگار بچھے ہوے تھے
اور تمام درجون مین مخمل سبز کا فرش کیا ہوا تھا آفتاب نے یہ صفت رکھی تھی کہ درجہ بالا سے جو کوئی
دیکھے تو درجۂ پائین تک کا حال معلوم ہو اور درجۂ پائین سے جو کوئی دیکھے تو درجۂ بالا کی کیفیت اُسپر ظاہر
ہو اور ہر وقت صدا اے نغمہ وسرود سا کنان گنبد کے کان مین آیا کرے بڑے بڑے عجائب اُس گنبد مین
بنائے تھے اور یہ بھی صفت تھی کہ جہان برجلیس حکم دے وہ گنبد یعنی بُرج چلا جائے اُس گنبد کی چوٹی پر
ایک آفتاب نصب تھا کہ جس سے روشنی ظاہر ہوتی تھی اور بارہ کوس تک وہ روشنی ظاہر ہوتی تھی
اُسکی یہ خاصیت تھی اور یہ اثر تھا کہ جو کوئی اُس روشنی کو دیکھتا تھا اُسکو پھر روے آفتاب نہین نظر آتا تھا
جب تک وہ اُس روشنی مین قیام کرتا تھا جہان اُس سے نکلا پھر وہ آفتاب کو بخوبی دیکھ سکتا تھا یہ گنبد
دیکھکر برجلیس بہت خوش ہوا اور اُسی وقت حکم دیا کہ کل سے ہم اسی گنبد مین دربار کیا کرینگے سب
اہل دربار یہان حاضر ہوا کرین یہ حکم دے کر برجلیس نے اُسی گنبد مین قیام کیا اور یہ حکم دیا کہ شہر مین
منادی کی جاے کہ جو غریب ومحتاج ہون وہ اُس مکان مین جا کر ہر صبح کو اپنی خواہش ظاہر کیا کرین
اُنکی خواہش کے موافق اُنکو رزق ملا کرے گا بموجب حکم منادی نے ندا کر دی بس اُس دن سے
یہ قاعدہ مقرر ہو گیا کہ جو غریب اور مفلس تھے اور نان شبینہ کو محتاج تھے وہ اُس مکان مین بوقت سحر
جاتے تھے اور اپنی خواہش ظاہر کرتے تھے اُنکو اُنکی خواہش کے مطابق رزق ملتا تھا مگر کوئی دینے والا
نظر نہ آتا تھا سب حیران تھے کہ یہ کیا اسرار ہے خیر یہان تو یہ طریقہ جاری ہے اب سُنیے کہ جب خونخوار
اُن سب کو لے کر داخل شہر ہوا رات تو اُسنے شہر مین بسر کی بوقت سحر طرف قلعہ کے چلا اب جو قریب
قلعہ پہونچا تو اُسکو وہ گنبد نظر آیا جسکے اوپر نگاہ نہین کام کرتی تھی جیسے ان سب کو لے کر زیر گنبد پہونچا
چونکہ اُسنے یہ نئی تدبیر کی کہ چھوٹن بادشاہ جو تھے اور جو سردار سفر تھے اُنکو لے کر یہ دربار کو چلا تھا یہ بھی
قریب بیس ہزار کے تھے اور باقی تمام لشکر کو اُسی طور سے بیہوش چھوڑ کر چلا آیا تھا کیونکہ اُسنے یہ خیال کیا
کہ جب یہ سب مطیع ہو جائینگے تو اہل لشکر بھی اطاعت قبول کر لینگے ان سب کے جانے کی کیا ضرورت
ہے بس یہ اُن سب کو لیے ہوے جیسے ہی اُس گنبد کے نیچے پہونچا کہ آفتاب نے فوراً اسحر کیا وہ سب
اپنے ہوش مین آئے اب جب حواس درست ہوے آنکھین کھول کر جو دیکھا اپنے کو گرفتار پایا
خونخوار وشیران وبیران ودیگران نے دیکھا کہ ہم سب کو گرفتار کیے ہوے لیے جاتے ہین انھون
نے کہا کہ اے خونخوار یہ کیا حرکت تھی کہ تو نے ہم کو سوتے مین گرفتار کیا یہ تو بالکل خلاف مردی و
دلاوری کے کیا ہم تو تجکو مرد دلاور جانتے تھے خونخوار نے کہا کہ اے افریق مین نے سوتے مین تمھین گرفتار نہین کیا
بلکہ جب تم میدان مین مقابلہ کر رہے تھے اور جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ غضب خداوند نازل ہوا تم سب بیہوش
ہو گئے مین گرفتار کر لایا اب تم کو نائب خداوند کے روبرو لیے جاتا ہون جو وہ حکم تم سب کی بابت فرمائینگے وہ کیا جائیگا
افریق نے کہا کہ کیسا نائب اور کیسا نائب خداوند وہ کیا گیدی ہے مین تو کبھی نہ سجدہ کرونگا نہ اطاعت کرونگا وہ
کیا چیز ہے ہم اُسکی کچھ وقعت نہین خیال کرتے مین اپنے مذہب سے ہرگز نہ پھرونگا خونخوار نے کہا کہ کیا کرون مجکو
حکم نہین ہے کہ تم لوگون کو قتل کر کے جہنم واصل کرون صرف یہی حکم ہے کہ اُنکو میرے نائب کے پاس لے جاؤ ورنہ مین
اس سخت کلامی کی ابھی سزا دیتا افریق نے کہا کہ تو کیا سزا دیتا مین خود مجبور ہون کہ گرفتار ہون ورنہ مین خود اس
تیری نامردی کی تجکو سزا دیتا کہ تو مجکو بےبسی کی حالت مین لیے جاتا ہے خونخوار نے کہا کہ مین تجکو رہا کیے دیتا ہون

تو مجکو سزا دے افریق نے جواب دیا کہ رہا کر کے دیکہ لے خونخوار چلا تھا کہ رہا کر دون شیران نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو تمہاری عقل کدھر ہی شہر مین تہلکہ پڑ جائے گا اول تو تمام شہر تباہ ہوگا دوسرے خلاف حکم خداوند ہوگا ناحق تمہارے سر الزام آئے گا یہ سُنکے خونخوار نے کہا سنتے ہو کہ یہ کیا کلام کرتے ہین مجکو ان کلمون کے سُننے کی تاب نہین ہی شیران نے کہا کہ تہوڑی دیر کا واسطہ ہی برداشت کرلو یہ سُنکے خونخوار اپنے قصد سے باز آیا اور اُنکو لے کر چلا ادہر بموجب حکم برجیس سب اہل دربار داخل گنبد ہوے پہلے درجے مین جو پہونچے تو یہ صدا آئی کہ یہان جن جن لوگون کے نام کرسیون پر یا دنگلون پر تحریر ہون وہ اسی درجہ مین قیام کرین باقی درجہ بالا پر جائین اور اپنے اپنے نام کی کرسی اور دنگل پر بیٹھ جائین اسی طور سے جس درجے مین جسکے نام کی کرسی یا دنگل ہو وہ قیام کرے بس یہ حکم سنکے جنکے نام کی کرسی یا دنگل جس درجے مین تھا وہ اُسی درجے مین رہ گیا علے قدر مراتب جگہ ملی درجہ آخر مین جہان پردہ قدرت تھا اور نائب خداوندی کی جگہ تھی وہان شاہان اطراف اور افسران معزز پہونچے اپنے اپنے نام کی کرسی و دنگل پہ بیٹھے جب سب دربار جمع ہو چکا عقب پردہ سے صدا آئی کہ ابھی تک خونخوار نہین آیا یہ صدا کل ساکنان گنبد نے سنی یہ عرض ہو چکا ہی کہ درجہ بالا والے درجہ پائین کا حال دیکھتے ہین اور پائین والے درجہ بالا کے حال سے ماہر ہو سکتے ہین یہ صدا سُنکے جو لوگ کہ قریب پردہ تھے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند وہ تو آپ کے حکم سے برائے مقابلہ افریق گئے ہین جب جنگ فتح ہو گی قیدیون کو لے کر حاضر ہونگے جب یہ اُنھون نے کہا تب آواز آئی کہ لڑائی فتح ہو گئی تمام لشکر گرفتار ہو گیا بلکہ وہ سب کو لیے ہوے آتا ہی کیا سبب ہوا جو دیر ہوئی اُنھون نے عرض کیا کہ اس امر سے یا خداوند ماہر ہونگے یا نائب خداوند یہ سُنکے صدا آئی کہ میدان کی طرف دیکھو کہ کیا واقعہ ہی یہ سُنکے ان سب نے جو سر اُٹھاکر میدان کی طرف دیکھا تو یہ نظر آیا کہ خونخوار سب کو گرفتار کیے ہوے لیے آتا ہی خیال رہے کہ جو حرکت درجہ والا کرتے ہین وہی حرکت سب حاضرین گنبد کرتے ہین ایک مرتبہ سب نے دیکھا تو وہی واقعہ نظر پڑا سب نے عرض کیا کہ خداوند خونخوار سب کو گرفتار کیے ہوے لیے آتا ہی حکم ہوا اُسی طرف دیکھتے جاؤ یہ حکم دے کر وہ صدا آنی موقوف ہو گئی یہان تک کہ برجیس کو بھی نظر نہین آتا ہی صرف صدا اسکے کان مین بھی آتی ہی جو وہ کہتا ہی اُسکے موافق یہ حکم دیتا ہی صرف اتنی بات ضرور ہی کہ وہ صدا برجیس ہی سنتا ہی دوسرا نہین سنتا صدا بھی نہین سنتا ہی یہان تو سب دیکھ رہے ہین اور صفت یہ ہی کہ یہ سحر اس طور سے تیار کیا ہی کہ جو کچھ بیرون گنبد واقعہ گذرے اور جب اہل گنبد کو حکم ہو کہ دیکھو بیرون گنبد کیا ہو رہا ہی تو وہ سب واقعہ اُنکو نظر آئے واقعی یہ عجیب صفت اس ملعون نے رکھی ہی ایسا ساحر زبردست ہی کہ خوب خوب عجائب سحر سے بنائے ہین کہ قابل دید ہین اسیلیے سبب سے ایک عالم گمراہ ہو رہا ہی دیکھیے یہ کس کس کو گمراہ کرتا ہی اندرون گنبد و قلعہ تو یہ حال ہی اُدھر افریق نے جب دیکھا کہ خونخوار میرے رہا کرنے کو چلا تھا مگر شیران نے منع کیا اُسکے منع کرنے سے وہ رُک گیا اسکو اور غصہ آیا اور حالت غضب مین شیران کو گالیان دینے لگا اور خونخوار کی تو وہ گت زبان سے کی کہ اُسکو غصہ آگیا اور وہ تلوار لے کر چلا کہ اسکو قتل کر دون گا اور نائب خداوند سے عذر کر لونگا کہ مجہ سے اُسکے کلام کی برداشت نہ ہوئی مین نے اُسکو قتل کر ڈالا جو چاہین مجکو سزا دین مین حاضر ہون بس یہ خیال کر کے اور قریب پہونچ کر جو ہاتہ تلوار کا مارا افریق نے اپنے بچانے کو ہاتہ بلند کیا تلوار جو پڑی ہاتہ کی ہتکڑی کٹ گئی بس افریق نے زور کر کے اپنی تمام قید توڑ ڈالی اور وہی کٹی ہوئی ہتکڑی لے کر خونخوار پر چلا یہ حال دیکھکر اُسکے تمام سرداران نے اپنی اپنی قید توڑی اور اُن پانچون بادشاہون نے بھی قید توڑی اور اُنکے سرداروں نے بھی قید توڑی یہ بیسون ہزار آدمی ایک ہی مرتبہ نرغہ کر بیٹھے کہ

پہلے ہم خونخوار کو قتل کرینگے اُسکے بعد قلعہ مین گھس کر برجلیس کو اُسکے کردار کی سزا دینگے قلعہ کو اور تمام شہر کو
تاراج کر دینگے اب ہمارے ہاتھ سے بچ کر جاتے کہان ہین یہ حال جو اہل شہر نے دیکھا تمام شہر مین تہلکہ
پڑ گیا تلاطم مچ گیا کہ قیدی بگڑ گئے اور قید توڑ کر فساد پر آمادہ ہو گئے فوراً سب دوکاندار اپنی اپنی دوکانین
بند کرنے لگے اہل شہر نے اپنے اپنے مکانون کی زنجیرین دے لین کہ اب کوئی دم مین غدر ہوگا شہر لٹیگا تلوار
چلے گی فوج شاہی سے مقابلہ ہوگا میدان کارزار گرم ہوگا شہر مین تو یہ غوغا مچا ہوا ہے اُدھر افریق طرف
خونخوار کے جھپٹ کر چلا ہے ممارشاہ طرف شیران کے حصارشاہ طرف شیران کے قلقارشاہ
طرف بیکران کے سرشارشاہ طرف شیرافگن کے تاتارشاہ طرف ہژبران کے حملہ کر کے چلے یہان
اہل قلعہ و اہل گنبد جو کہ دربار مین بیٹھے ہوئے ہین یہ واقعہ عجیب دیکھکر دل مین کہتے ہین کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے
خونخوار کی کیونکر جان بچتی ہے اور کیونکر یہ قلعہ سلامت رہتا ہے بڑا غضب ہو گیا ہے کہ اندرون شہر یہ نوبت
جنگ وپیکار کی آئی ہے برجلیس بھی بیٹھا ہوا یہ واقعہ دیکھ رہا ہے حیران ہے کہ کیا کرون پردہ پڑا ہوا ہے اُسکے
حال سے کوئی واقف نہین ہے کہ اُسکا کیا حال ہے برجلیس کا ایک عیار ہے کہ اُسکو مہتر ہومان کمندزن کہتے ہین
لقب اُسکا نایب خداوند ہے اُسکے کوئی تین چار سو عیار شاگرد ہین وہ اُس وقت دربار مین جاتا تھا کہ راہ
مین یہ واقعہ نظر پڑا اُسنے اپنے شاگردون سے کہا کہ تم مین سے کوئی جاکر لشکر کو خبر کرے اور باقی اسی مقام
پر رہین مین دربار کو جاتا ہون اور نائب خداوند سے اس واقعہ کی اطلاع کرتا ہون دیکھون وہ کیا حکم
فرماتے ہین یہ کہکر بصد تیز گامی اپنے تئین قلعہ مین پہونچایا اُدھر چند عیارون نے جاکر چھاونی مین لشکر
کو آگاہ کیا کہ جلد تیار ہو کر آؤ شہر مین پہونچ کر قیدی بگڑ گئے ہین قید توڑ ڈالی ہے آمادۂ فساد ہین آ کر
اُن سے مقابلہ کرو ورنہ سب شہر تباہ ہوگا بلکہ لٹ جائے گا یہ سننا تھا کہ لشکر مین قرنا ہوئی کوس
حربی پر چوب پڑی لشکر تیار ہونے لگا ادھر خونخوار سے اور افریق سے مقابلہ ہوا اور ہر ایک بادشاہ
سے اور ہر ایک سردار سے سامنا ہو گیا جو جسکی طرف چلا تھا ادھر مہتر ہومان کمندزن قلعہ مین پہونچا راہ
مین گر کے برج پر گیا مگر پریشان حال تھا سب درجے طے کر کے آخر کے درجے مین پہونچا دیکھا دربار جمع ہے
برجلیس عقب پردہ بیٹھا ہے کہ اُسکے پاس پہونچ کر کہا کہ یا نائب خداوند بڑا غضب ہو گیا سب قیدی
بگڑ گئے شہر مین تلوار چلا چاہتی ہے ہنگامہ کارزار بلند ہوا چاہتا ہے جلد خبر لیجیے لشکر کو طلب فرمائیے تاکہ
وہ مقابلہ کرے ورنہ شہر تباہ ہوگا برجلیس نے کہا کہ تو اس قدر پریشان کیون ہوتا ہے مجھ پر سب حال ظاہر ہے مین
سب واقعہ دیکھ رہا ہون ذرا خونخوار کو اُسکی حرکت کی سزا ملے جیسا اُسنے میرے خلاف حکم کیا مین نے اُسکو
قتل کرنے کا حکم نہین دیا تھا وہ افریق کو اپنی رائے سے قتل کرنے چلا تھا جیسے اُسنے خلاف مرضی بادولت
و خداوند کیا اُسکو ویسی سزا ملی تو پریشان نہو شہر تباہ نہ ہوگا نہ کوئی زخمی ہوگا تم بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھو یہ
سب بخوشی میری خاطر کرینگے اور اطاعت و فرمانبرداری تہ دل سے اختیار کرینگے اور مذہب نقارپرستی چھوڑ کر
مذہب آفتاب پرستی قبول کرینگے مہتر ہومان یہ سنکے خاموش ہو رہا ادھر باہم خونخوار اور افریق کے مقابلہ
ہونے لگا اتفاق سے خونخوار پر افریق غالب آنے لگا ہر ایک سردار پر ہر ایک بادشاہ غالب ہوا یہ لوگ
پسپا ہو کر عقب کو ہٹنے لگے یعنی قلعہ کی جانب ہٹنے لگے جب زیر گنبد و قلعہ پہونچے انکے عقب مین اُنکے دو تین
ہزار سوار تھے مگر یہ بات تھی کہ نہ کوئی جان سے مرا نہ کوئی ابھی تک زخمی ہوا تھا اُدھر لشکر تیار ہو کر چھاونی سے چلا
ادھر یہ لوگ پسپا ہو کر زیر قلعہ پہونچے ایک مقام پر افریق نے قصد کیا کہ وہین ٹھہر کر سر پر خونخوار کے مارے
جس سے جیسے خونخوار کے رد کرتا تھا اور اپنے کو بچاتا تھا اُدھر اُن پانچون بادشاہون نے پانچون سردارون

کو زخمی کرنے کا قصد کیا با وصفیکہ ہتھیار کسی کے پاس نہ تھے اور یہ لوگ سب مسلح تھے مگر اُسپر پس پا ہوسے
پس یہ حال دیکھکر برجلیس نے پردے کے اندر سے کہا کہ آپ لوگون نے دیکھا کہ عدول حکمی کی یون سزا
ملتی ہی باوصفیکہ یہ سب مسلح ہین اور اُنکے پاس کوئی ہتھیار نہین ہی مگر انکے اوپر غالب آئے ہین یہ
صرف ہماری قدرت نمائی ہی کوئی کیا بہادری کر سکتا ہی اگر ہم نہ چاہین تو کسی کی کیا طاقت کہ بہادری کا
فن دکھا سکے اہل دربار نے کہا کہ آپ کی قدرت بہت بڑی ہی آپ نائب خداوند ہین آپ کی کوئی کیا
نافرمانی کر سکتا ہی جو آپ کی عدول حکمی اور نافرمانی کرے گا اُسکو یہی سزا ملے گی بلکہ اس سے اور زیادہ
سزا پانے کا مستحق ہوگا برجلیس نے کہا کہ اب میری قدرت دیکھو کہ یہ لوگ کیونکر زیر ہوتے ہین اور مین انکو
کیونکر اپنا مطیع اور فرمانبردار کرتا ہون یہ تو ابھی سب کے سب مجکو سجدہ کرتے ہین یہ کلام برجیس نے
کرکے بموجب کہنے آفتاب کے دریچہ کھولا جو کہ اُس طرف کے رُخ کا تھا اور سر نکال کر کہا کہ یہ کیا غوغا ہی
چونکہ شور مچا ہوا تھا کہ قیدیون نے قید توڑ کر خداوند کے ملازمون کو قتل کرنے پر کمر باندھی ہی یہ جو صدا دی
کہ یہ کیسا غوغا ہی بھلا اُس ہنگامے مین کون کسی کی سُنتا ہی قریب ہی کہ خونخوار وغیرہ زخمی ہون کہ
برجیس نے یہ دیکھکر باواز بلند کہا کہ ای بندگان مغرور و نافرمان دست خود را نگہ دارید خداے خود را بشناسید کہ
مین تمہارا خداے حقیقی اور نائب خداوند آفتاب ہون در این جانب نگاہ کنید یہ جو بصداے ہولناک کہا
ایک مرتبہ سب کے ہاتھ رک گئے اور سوچنے لگے کہ یہ صدا کہان سے آئی آواز آئی کہ بالاے قلعہ نظر کنید یہ سُنتا تھا
کہ سب نے سر اُٹھا کر قلعہ کی جانب دیکھا کہ ان سب کی نگاہ اُس گنبد پر پڑی دیکھا کہ ایک دریچی کھلی ہوئی ہی اُس
دریچی سے ایک سر باہر نکلا ہی مگر مُنھ پر نقاب پڑی ہی ان سب نے قصد کیا تھا کہ سر جھکائین آواز آئی کہ
اپنے خدا کو پہچانو برمن نگرید شاید کہ بشناسید مرا یہ کہکر ایک مرتبہ نقاب مُنھ پر سے ہٹائی یہ جو بادشاہ
مع اپنے ہمراہیون کے اسی طرف دیکھنے لگے ملیسون ہزار ہمراہ اُٹھے ہوے تھے اسی طرف سب کی نگاہ تھی کہ
جیسے نقاب اُٹھی یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمکی اور ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ سب کی آنکھین خیرگی کرنے لگین
اور یہ نوبت ہوئی کہ سب کے سب ایک بارگی سجدے کو جھک گئے اور یا خداوند کہکر زمین پر گرے اور حالت
سجدے مین بیہوش ہوکر رہ گئے کسی کو ہوش نہ آیا آواز آئی کہ جب ہمارے جمال کی کہ مین نائب خداوند ہون
تاب نہ لا سکے تو خداوند کی صورت کیونکر دیکھ سکوگے کہ جسکا جمال اس جمال سے زیادہ منور ہی یہ تو اُسکا
ایک شمہ نور ہی جو کہ تم لوگون کو دکھایا گیا جب تم میری صورت نہ دیکھ سکے اور بیخود ہوکر گر پڑے تو بھلا
تم لوگ کیا صورت خداوند دیکھ سکوگے یہ کہکر خونخوار کا نام لے کر کہا کہ ای خونخوار اب یہ سب میرے مطیع ہوے
اور خداوند کے قائل ہوے ان لوگون کو بڑی عزت سے قلعہ مین لانا کہ یہ سب صاحبان ملک و مال ہین اور
صاحبان عزت و آبرو ہین انکی توقیر و منزلت مین کوئی فرق نہ ہونے پائے جو لوگ کہ دربار مین موجود تھے انھون نے
بھی یہ واقعہ دیکھا کہ سب نائب خداوند کی صورت دیکھکر بیخود ہوگئے اور سب نے نائب خداوند کو سجدہ
کیا قدرت خداوند ہی کہ جس نے اُنکے نائب کی صورت دیکھی فوراً سجدہ کیا ادھر برجلیس نے مُنھ پر نقاب ڈالی کر
سر دریچے کے اندر کیا اور اپنے عیار سے کہا کہ تو جا کر ان سب کو لے آ اور میر لشکر جو چھاونی سے تیار ہوکر آتا ہی
اُسکو آنے سے منع کر اور کہدے کہ اب کوئی ضرورت نہین ہی وہ سب مطیع ہوگئے اور جمال خداوندی دیکھکر سجدہ
کیا وہ یہ سُنکے فوراً روانہ ہوا اور قلعہ و گنبد کو طے کرکے اُس مقام پر پہونچا جہان یہ سب لوگ بیہوش پڑے تھے
آتے ہی اپنے شاگردون سے کہا کہ تم جا کر لشکر کو منع کرو کہ اب کوئی ضرورت آنے کی نہین ہی وہ سب کے سب
مطیع خداوند ہوے اور خداوند کی خدائی کے قائل ہوے یہ سنتے ہی چند عیار روانہ ہوے جو لشکر کہ تیار ہو چکا تھا

وہ تو روانہ ہوا تھا باقی تیار ہو رہا تھا کہ عیاروں نے جا کر راہ میں روکا اور منع کیا کہ اب کوئی ضرورت جانے
کی نہیں ہے لڑائی فیصل ہو گئی اور سب مطیع نائب خداوند ہو گئے یہ سُنکر لشکر واپس گیا ادھر کا حال ملاحظہ
ہو کہ جب یہ لوگ ہوشیار ہوئے تو انکے لب و زبان پر یہ کلام تھا کہ بلاشک تو خداوند اصلی ہے برجیس
تیرا نائب ضرور ہے ہم نے آج وہ جلوہ دیکھا کہ جو کبھی آج تک اپنے خداوندوں میں نہ دیکھا تھا وہ تیری قدرت
دیکھی جو کبھی نہ دیکھی تھی ہم لوگ سب گمراہ تھے وہ سب خداے باطل تھے تو خداے اصلی ہے تیرے خدا
ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے ہم ضرور تیرے بندے ہیں تیری خدائی میں جو شک لاوے وہ کافر ہے کوئی
کہتا ہے کہ یہ قدرت کبھی لقا میں نہ تھی کوئی کہتا ہے یہ شان کبھی ہم نے خداوند کوہ میں نہ دیکھی کسی کی زبان پر
یہ جاری ہے کہ یہ صورت کبھی ہم نے خداوند شجر میں نہ دیکھی کوئی یوں گویا ہوا کہ یہ خاصیت اور یہ زہر اُگلنا
ہم نے خداوند مار میں نہ پایا ہم ہمیشہ پیچ و تاب کھاتے تھے جو بندے کہ انکو نہیں مانتے ہیں یہ انکو قتل
کرتے ہیں اور وہ انکا کچھ نہیں کر سکتے ہیں وہ کیسے خداوند ہیں معلوم ہوا کہ وہ سواے زہر اُگلنے کے اور
کچھ نہیں جانتے تھے یہ سب مکر اور پیچ تھا بلکہ یہ ہماری قسمت کا پیچ تھا کہ ہم بل کھا کھا کر سواے اُنکے اور
کسی کو اپنا خدا نہ تصور کرتے کیا فرشتے کی بات ہے کہ عجب موذی کے پنجہ میں آ گئے تھے اس پنجہ گمراہی
سے خوب ہم کو خداوند نے نکالا اور کس عمدگی و خوبصورتی سے موذی کے بل سے نجات دلوائی اگر ہم
ادھر نہ آتے تو سدا اسی بل میں پڑے رہتے کیونکر نکلتے جو کوہ پرست تھے وہ کہتے تھے کہ عجب سختی کی گھڑی
تھی کہ جب اُنکی خدائی کے قائل ہوئے تھے بڑی سختی ہم پر پڑی تھی کیا کرختگی خداوند نے دکھائی کیا کیا
سختیاں ہم نے اٹھائیں کوئی دست ہمارے کام نہ آئے جو شجر پرست تھے وہ یہ بولے ہم لوگ برگ خزان
دیدہ کی طرح خشک و تباہ ہوئے ہماری یہاں آ کے مدد نہ کی یہ بلا رونہ کی کوئی اصل ہوتی تو شاخوں کو
بچاتے وہ خود مرجھا کر رہ گئے ہونگے کسی تیز خلیم سے قلم ہوئے ہونگے وہ کسی کی کیا خبر لینگے وہ تو خود پانی
کے پانی کے محتاج ہیں اور جو لقا پرست تھے وہ یہ کہنے لگے واہ واہ کیا خوب ہم کو گمراہ کر رکھا تھا اسوقت
تک ہماری خبر نہ لی یہ آفت ہم پر سے نہ ٹالی یہ کیسے لقا خدا کہلاتے ہیں ہماری دانست میں تو بالکل بے اصل
تھے اگر ہم جانتے تو کبھی اُنکی پرستش نہ کرتے یہ کہتے تھے اور روتے تھے کہ افسوس ایسی بڑی خطا ہوئی کہ ہم نے
خداوند کی شان میں کیا کیا کلام نازیبا اپنی زبان پر جاری کیے یہ ہماری بالکل نادانی اور بے عقلی تھی
کہ ہم نے خداے اصلی کی پرستش چھوڑ کر خداے باطل کی پرستش اختیار کی کہ یکایک آفتاب
نے جو یہ حالت اُنکی دیکھی صدا دی کہ اے بندگان من کیوں روتے ہو کیوں اپنے کو ناحق ہلاک کرتے ہو
بس ہم نے تمھاری خطا معاف کی خاطر جمع رکھو اب تم ہمارے نائب کی خدمت میں حاضر رہو اور اُسکی
اطاعت و فرمانبرداری صدق دل سے کرو اور ہماری خدائی کے قائل ہو یہ شجر و کوہ و مار سب میرے
پیدا کیے ہوئے ہیں یہ کوئی خدا نہ تھے یہ سب میرے بندے تھے میں ان سب کا خالق تھا اور لقا کو
میں نے اپنا نائب کر کے روانہ کیا تھا وہ یہاں آ کر خدائی کرنے لگا جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے
منحرف ہو گیا بس میں نے اُسکو خداے نادیدہ کے ماننے والوں کے ہاتھ سے ذلیل کرایا اور قتل کرایا
اُسکے کردار کی اُسکو سزا دی گئی اسی طور سے جو خدائی ہوئی وہ برباد ہوئی میں نے یہی خیال کیا کہ ان
سب کو خدائی کر لینے دو آخر کو تو برباد ہونگے سواے میری خدائی کے جو کہ اصلی ہے سب نابود ہونگے دیکھو
انجام ہوا جو کہ میں نے خیال کیا تھا اور کیوں نہ ہوتا اب تم بتاؤ سواے میرے کون خدا ہے تم دیکھ لینا یہ خدا
پرست کیونکر میری خدائی کے قائل ہوتے ہیں اگر نہ قائل ہونگے اُنکے اوپر میں اپنا عذاب نازل کروں گا

اگر تم کہو تو مین اپنی بھی صورت تم کو دکھا دون مگر تم تاب نہ لاؤ گے یہ صدا سُنکے وہ سب لوگ توبہ توبہ کرنے لگے
اور کہا کہ ہماری آنکھین اس قابل نہین ہین کہ ہم جمال خداوندی دیکھ سکین ہم تیرے نائب کا تو جمال دیکھ
نہ سکے بیہوش ہو گئے یہ جو کہا صدا آئی کہ اچھا تم خونخوار اور ہمارے پیک کے ہمراہ ہمارے نائب کے پاس
آؤ یہ صدا آکے پھر نہ صدا آئی خونخوار اُن سب کو ہمراہ لے کر داخل قلعہ ہوا قہتر ہومان اُن سب کو لیکر مع
خونخوار کے اُس گنبد مین داخل ہوا جو لوگ کہ انکے ہمراہ اور خونخوار اور شیران اور بیران اور
پیکران و زہربران کے ہمراہ تھے سب کے ہمراہیون کے نام کی کرسیان و دنگل علے قدر مراتب ہر درجہ
مین بچھی ہوئے تھے صدا آئی کہ سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائین کیونکہ کوئی مقام نائب تک نہین جا سکتا ہے
سوائے معزز لوگون کے وہ البتہ جا سکتے ہین یہان تک کہ ہر ایک درجے پر سب ہمراہی بیٹھ گئے جہان
برجلیس تخت پر بیٹھا تھا اور پردہ پڑا تھا اُس مقام تک خونخوار و افریق و تاتار و حصار و معمار و قلقاف
و سرشار و شیر افگن و شیران و بیران و پیکران و زہربران کے سوا کوئی نہین تھا اور اُنکے معزز ہمراہ
سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھ لئے یہ لوگ قریب دو ہزار کے ہونگے اور قہتر ہومان بھی مع اپنے عیارون کے موجود تھا
یہ لوگ جب اُس درجے مین پہونچے صدا آئی کہ سب لوگ اپنے اپنے مقامون کو تلاش کر کے بیٹھ جائین
اب جو تلاش کیا جس کرسی خواہ دنگل پر جسکا نام تھا وہ بیٹھ گیا افریق و خونخوار کا مقام قریب پردہ
تھا اور باقی سردار سب کے سب درجون مین تقسیم ہو گئے تھے مگر اُس پر بھی کرسیان و دنگل خالی تھے اُن پر
بھی کچھ تحریر تھا مگر پڑھا نہ جاتا تھا جب یہ سب بیٹھ چکے صدا آئی کہ اے خونخوار تم اندر پردہ کے آؤ خونخوار
ہاتھ جوڑے ہوئے اندر پردے کے گیا دیکھا کہ برجیس نائب خداوند تخت پر بیٹھے ہوئے ہین مور چھل
ہو رہا ہے مگر کوئی مور چھل ہلانے والا نظر نہین آتا ہے وہ مقام خوب آراستہ ہے پھول برس رہے ہین
تمام درجہ مہکا ہوا ہے عود سوز اگر سوز رکھے ہوئے ہین اُن سے دھوان اُٹھ رہا ہے خوشبو چلی آتی ہے لخلخہ
کے لوٹے سلگ رہے ہین مشک وغیرہ کی خوشبو آتی ہے کیوڑے کی کبھی گلاب کی ہر قسم کے پھولون
سے وہ مقام بسا ہوا ہے ہوا سرد و خوشگوار چلی آتی ہے کہ آنکھ بند ہوئی جاتی ہے اُس مقام پر نہ
کوئی خادم ہے نہ خدمتگار ہے جس چیز کی برجلیس کو ضرورت ہوتی ہے وہ خود اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلی آتی ہے
اب تو بڑا رعب و داب ہے کہ جگر کانپا جاتا ہے جاتے ہی خونخوار نے سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا تو
برجلیس نے کہا کہ تجکو حکم دیا جاتا ہے کہ تو اور افریق اور پیک قدرت سوائے ان تین شخصون کے
اور کسی کو اجازت پردے کے اندر آنے کی نہین ہے پس تمہین تین آدمی راز دار قدرت ہو تمہارا بڑا
مرتبہ اور اعزاز کیا گیا ہے جو جسکو عرض کرنا ہو تم تینون کے ذریعہ سے عرض کرے اور تم اگر ہم سے عرض
کرو جو مناسب وقت ہوا کرے گا وہ فرمان جاری کیا جائے گا جو اس حکم کے خلاف کرے گا وہ
اپنے کردار کی سزا پائے گا اور اُسپر ہمارا عتاب و خداوند کا عذاب نازل ہو گا یہ حکم تم جا کر سب
حاضرین دربار کو سُنا دو بلکہ ہر درجے مین اسی احکام کے کاغذ لکھوا کر لگا دو تاکہ ہر ایک اس حکم سے
مطلع ہو جاوے یہ کہکر پھر کہا کہ اچھا اسکی کچھ ضرورت نہین ہے تم صرف یہ حکم سُنا دو اُسکا بندوبست خود
قدرت کر لینگے یہ سُنکے خونخوار نے پردے سے نکل کر وہی حکم سنایا حاضرین دربار نے از درجہ اول
تا درجہ آخر سنا پھر صدا آئی کہ اے خونخوار حاضر ہو خونخوار پھر پردے مین گیا برجلیس نے حکم دیا کہ اے
خونخوار جسقدر لوگ ہماری خدائی کے قائل ہوئے ہین اُن سب کو خلعت عنایت کرو اور تصویرین
دو اور ہر ایک بادشاہ سے کہو کہ وہ جا کر اپنے لشکر کو ہماری پرستش کی طرف رغبت دلانے اور تمام لشکر

کو تصویرین دے کہ وہ اپنے اپنے گلون مین پہنین اور اپنے اپنے ملک کو نامہ لکھین کہ جو اُسکی طرف سے وہان کا
نائب ہو وہ ہمارے مذہب آفتاب پرستی کو وہان رواج دے ہمارے نام کا سکہ جاری کرے اور ہماری
تصویر اُسس مقام پر روانہ کرے کہ کل اہل شہر اور تمام لشکر اُنکو گلون مین پہنین اور ان سب کے لیے شہر
مین مقام عمدہ دیکھکر جگہ رہنے کی تجویز کرو اور لشکرون کو شامل لشکر خداوندی کرو ہر ایک کے واسطے
علے قدر مراتب جگہ دو اسس حکم مین ذرا فرق نہ ہونے پائے خونخوار نے عرض کیا بہت خوب جو حکم ہوا ہے
اُسکے خلاف ہرگز نہ ہوگا برجلیس نے کہا کہ اُن سب سے کہدینا کہ تم سب کی مع لشکر کے کل ہمارے
یہان دعوت ہے یہ حکم سُنکے برجلیس سے خونخوار رخصت ہوکر بیرون پردہ آیا اور اُسنے حکم برجلیس
اُن سب سے بیان کیا وہ سب بہت خوش ہوے تھوڑی دیر کے بعد صدا آئی کہ اب سب اپنے
اپنے مقام کو جائین اب وقت ہمارے آرام کرنے کا ہے یہ سُننا تھا کہ سب اپنے اپنے مقامون پر
روانہ ہوے اور گنبد وقلعہ طے کر کے شہر مین آئے افریق وغیرہ تو طرف اپنے لشکر کے چلے کیونکہ ان
سب کو تو خونخوار نے کر چلا آیا تھا اور سب مال وخزانہ اُنکا لوٹ لیا تھا وہ بھی لے آیا تھا اور تمام لشکر کو
گرفتار کر کے اُسی مقام پر چھوڑ دیا تھا اور لاشین بھی دونون لشکرون کی اُسی مقام پر پڑی ہوئی تھین
یہ ان سب قیدیون کو اور اپنے لشکر کو لے کر مع اُن چارون سردارون کے جو کہ بوقت جنگ مغلوبہ پہونچے تھے
شیران وبیران وپیلران توشہ یک جنگ ہوے تھے اور بیران جب یہ سب کو گرفتار کر کے
لے چلا تھا تو مع زنگی ہزار کے آکر اسکا شریک ہوا تھا ان چارون کا لشکر تو اُسی وقت جب یہ
داخل شہر ہوے تھے ہمراہ لشکر خونخوار کے چھاونی مین چلا گیا تھا کیونکہ یہ قبل سے آفتاب پرست
تھے اور خبر نزول خداوندی سنکے زیارت کو نائب خداوندی اپنے اپنے مقام سے روانہ ہوے تھے
بس خونخوار نے شہر مین آکر اُن چارون کو مع اُنکے لشکر اور سردارون کے تصویرین دین اور کہا کہ انکو اپنے
اپنے گلون مین ڈالو اور سردارون اور اُن چارون بادشاہون کو خلعت دیجیے کہ جنکے سینون پر تصویر
آفتاب بنی ہوئی تھی اور اُنکے واسطے اور اُنکے سردارون کے واسطے علے قدر مراتب مقام آراستہ
کیے اور انکو بڑی عزت وحرمت سے اُتارا اور کہا کہ آج آپ کی دعوت مع سردارون وغیرہ کے ہمارے
خداوند کے یہان ہے یہ سُنکر وہ لوگ بہت خوش ہوے جب ان لوگون سے فراغت ہوئی ان سب کے
لیے مقام آراستہ کیے مکانات خالی کرائے درستی سامان کی یہان تو یہ بندوبست ہونے لگا اُدھر وہ
بادشاہ مع اپنے سردارون کے جو چلے تو اپنے اپنے لشکر مین پہونچے یہان تمام لشکر بیہوش پڑا تھا کہ یکایک
اُنکو ہوش آیا وہ جو ہوشیار ہوے تو دیکھا کہ نہ خیمے ہین نہ بارگاہین ہین نہ سردار ہین نہ بادشاہ یہ لوگ
حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہے دیکھا کہ سامنے سے سب بادشاہ مع سردارون کے چلے آتے ہین ویسے ہی
ان سب نے دیکھا کہ بادشاہ مع افسرون کے آتے ہین سب کے سب دوڑکر اُنکے قریب آئے اور یون
عرض کرنے لگے کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے اور یہ خیمے وغیرہ کیا ہوے اُنھون نے تمام واقعہ جو
گذرا تھا بیان کیا اور کہا کہ ہم نے تو خداوند اور نائب خداوندی کی صدق دل سے اطاعت قبول کی کہ یہی مذہب
حق ہے جو مذہب کہ ہم اختیار کیے ہوے تھے وہ فی الواقع غلط اور جھوٹ تھا اُسکی کوئی اصل نہ تھی اُسس
مذہب کی بزرگی اور عظمت ہم پر ظاہر ہوگئی اہل لشکر نے کہا جو آپ کی مرضی ہم تو سب آپ کے ہمراہ رکاب
ہین بس اُسی وقت افریق مع اپنے لشکر کے داخل شہر ہوا جتنے اسکے لشکر کے اور لشکر برجلیس کے تھے
سب کو اُنھون نے ایک جا جمع کیا اُنکو جلا کر شہر مین آیا خونخوار نے تمام لشکر کو تصویرین دین اور

چھاؤنی کی جانب روانہ کیا سرداروں کو مع افریق کے خلعت اور تصویرین دین اور جو مقام اُنکے لیے
مقرر کیے تھے اُنکو علی قدر مرتبہ دیے یہ لوگ وہان اُترے اور اُن سے کہا کہ آپ سب کی خداوند کے یہان
دعوت ہی افریق شاہ وغیرہ یہ سُنکر بہت خوش ہوے اسی طور سے جو بادشاہ آیا خونخوار نے اُنکو
اور اہل لشکر کو تصویرین دین اُنھون نے اپنے گلون مین پہنین اور بموجب حکم خونخوار وہ اپنے بادشاہ
کے ہمراہ طرف چھاؤنی کے گئے اور شامل لشکر برجلیس ہوے اب چھاؤنی مین اُترنے کی جگہ بالکل نہین ہی
آفتاب جادو ہر مقام کو سحر سے دریافت کرتا ہی اور اُسکو سحر سے وسیع کرتا ہی یہ حالت ہی کہ اب شہر
مین سیکڑون مقام مین سحر کے تیار ہو گئے ہین سیکڑون عمارتین سحر کی ہین ایک تو وہ شہر در اصل بہت وسیع
اور آباد تھا اُسکے آبادی کی یہ نوبت تھی قبل مین کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان زراعت نہ ہوتی ہو اب
یہ نوبت پہونچی کہ دریا کے اُس پار تک آبادی ہو گئی تھی اب دریا وسط شہر مین ہو گیا نصف شہر اِس پار
و نصف شہر اُس پار ہو گیا اب جہاز وغیرہ اندرون شہر آتے ہین لنگرگاہ اندرون شہر ہے اب تو اور آبادی
زیادہ ہوئی ہی کیونکہ تمام اقلیم کے لوگ و بیرون اقلیم کے لوگ آ آ کے بسے ہین آفتاب نے سحر سے
عمارت تیار کی ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ تمام اقلیم کے جب لوگ ایک ملک مین جمع ہون تو اُس ملک کی
آبادی کی کیا کیفیت ہوگی سحر کے سبب سے آفتاب نے وسعت دی ہی اور ملک نہایت آباد اور وسیع
ہوتا جاتا ہی اتفاق سے یہ ہوا کہ وہ چھاؤنی جو کہ سحر سے تیار ہوئی ہی اُسمین لوگ اُترنے لگے اب جو لشکر
آتا ہی اُسمین اُترتا ہی وہ پانچون بادشاہ بھی یکے بعد دیگرے اپنا اپنا لشکر لے کر آئے اُسی طریقہ سے اُترے
خونخوار نے سب کے لشکر کو تصویرین دین سب بادشاہون کو خلعت و تصویرین دے کر جو مقام اُنکے لیے
تجویز کیے تھے سب کو اُتارا اور سب سے کہا کہ آپ کی اور آپ کے کل لشکر کی ہمارے خداوند کے یہان
دعوت ہی وہ لوگ خوشی خوشی اپنے اپنے مقام پر اُترے اور لشکر چھاؤنی مین اُترا گویا برات ہو گئی ہر ایک
مع افریق اور پانچون بادشاہ کے لشکرون کو طعام لذیذ علے قدر مراتب پہونچا کوئی دینے والا نظر آتا تھا
اسی طور سے ہر سردار و ہر بادشاہ کو طعام لذیذ پہونچا صبح کو سب دربار مین گئے ہر درجہ مین جسکی جہان
جگہ مقرر تھی وہ وہان ٹھہر گیا جو کہ معزز اور مقرب بارگاہ تھے وہ درجۂ بالا مین قیام پذیر ہوے حجاب
قدرت سے اُدھر برجلیس آکر تخت پر بیٹھ گیا ناظرین کو واضح ہو بارہا تحریر ہو چکا ہی کہ یہ جو کچھ حکم احکام
برجلیس دیتا ہی یہ سب حکم آفتاب کا ہوتا ہی سوا رات کے برجلیس سے کسی وقت آفتاب
جدا نہین ہوتا ہی مگر یون کہ خود برجلیس کو نظر نہین آتا ہی مثل سایہ کے ساتھ رہتا ہی گویا ہمزاد ہی
ہمہ وقت یہ کان مین کہے جاتا ہی یہ کر یہ حکم دے بس جو آفتاب کہتا ہی وہی برجلیس کرتا ہی اور
وہی حکم دیتا ہی آج برجلیس نے بموجب حکم آفتاب حکم دیا کہ جو جو بادشاہ تازہ شریک ہوے ہین
وہ اپنے اپنے ملکون کو اپنے اپنے نائبون کے نام نامے تحریر کرین اور تصویرین روانہ کرین کہ اُنکے نائب
اُن ملکون مین بھی مذہب آفتاب پرستی رواج دین اور میرے نام کا سکہ جلدی کرین اب یہ قاعدہ ہی
کہ افریق و خونخوار یہ دونون قریب اپنے اپنے دنگلون پر متمکن تھے کہ یہ حکم سنا بس اُسی وقت
حصار شاہ و معمار شاہ و قلقار شاہ و سرشار شاہ و تاتار شاہ و افریق نے اسی مضمون کے
نامے تحریر کر کے روانہ کیے اُنکا مضمون یہ تھا کہ ہم نے مذہب آفتاب پرستی قبول کیا چونکہ یہ مذہب
اصلی تھا اور ہمارا مذہب باطل تھا لہذا تم کو تحریر کیا جاتا ہی کہ تم بھی یہی مذہب اختیار کرو اور شہر مین بھی
جاری کرو اور نائب خداوند کے نام کا سکہ جاری کرنا یہ تصویرین روانہ کی جاتی ہین انکو اہل شہر و اہل لشکر

کو تقسیم کرنا اور تم بھی اپنے گلے مین ڈالنا اور سب کو حکم دینا کہ سب اپنے گلون مین پہنین اور جو جو معابد ہمارے ہین اُنمین بھی یہ تصویرین رکھی جائین یہی مضمون ہر ایک نے تحریر کرکے اپنے اپنے ملک کو روانہ کیا جب نامے اُنکو پہونچے پس وہ موافق تحریر اپنے بادشاہون کے کاربند ہوے تمام ملکون مین مذہب آفتاب پرستی رواج پا گیا اقلیم خورشید یہ اور اُسکے قرب وجوار مین مذہب آفتاب پرستی ہو گیا کوئی ایسا نہ تھا کہ آفتاب کی پرستش نہ کرتا ہو خلاصہ یہ کہ بڑی ترقی ہوئی اب تو یہ حالت ہی کہ لوگ اپنی خواہش سے آتے ہین اور مذہب آفتاب پرستی قبول کرتے ہین شہر آفتاب نما مین تو روز بروز ترقی مذہب ہوتی جاتی ہی کوئی بیس ہزار سے آیا اور کوئی دس ہزار سے کوئی پچاس ہزار سے کوئی پانچ ہزار سے آکر برجلیس کو سجدہ کیا اور تصویرین گلے مین پہنین اور داخل مذہب برجلیس ہوے اطراف وجوانب سے لوگ آنے لگے جو کہ غریب مسکین و مفلس آتے ہین بعد قبول کرنے مذہب کے اُنکا خانہ رزق سے رزق مقرر ہوتا ہی اس حال کو یہان موقوف رکھا جاتا ہی کیونکہ اب یہ قاعدہ ہو گیا ہی کہ برجلیس ہر روز دربار اُسی گنبد مین کرتا ہی سب اہل دربار درجہ بدرجہ اپنے اپنے دنگلون و کرسیون پر متمکن ہوتے ہین جسکی جگہ جس درجے مین ہوتی ہی بہت سے دنگل و کرسیان ہر درجے مین خالی ہین اور اُنپر بھی کچھ تحریر ہی مگر بخوبی پڑھا نہین جاتا ہی جو نیا آدمی مذہب قبول کرتا ہی اور لائق دربار ہوتا ہی اور جس مرتبہ اور درجہ کی لیاقت رکھتا ہی اُسی درجہ کی کرسی خواہ دنگل پر اُسکا نام ظاہر ہوتا ہی یہان تو یہ طریقہ ہی مذہب کو ترقی ہوتی جاتی ہی کفر کے پھیلنے کا سامان ہی بہت بڑا مکر اس آفتاب نے کر رکھا ہی اور دام سحر پھیلایا ہی کہ اُسمین لوگ مثل طائرون کے آکر اسیر قفس گمراہی ہوتے ہین کفر کی اقلیم خورشید یہ مین ترقی ہی گو وہ قبل سے کفر آباد تھی مگر اب زیادہ ہو گئی ہی نشان کفر بلند ہونے کی تدبیر ہی اس حال کو اب یہان چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال خواجہ حسین تاجر کا تحریر ہوتا ہی خواجہ حسین کا وارد شہر آفتاب نما ہونا اور یہان کی حالت دیکھکر افسوس کرنا انکا دربار برجلیس مین جانا وہان کی حالت دیکھکر توبہ کرنا اُسی دن وہان سے کوچ کرنا اتفاق سے اُس مقام پر پہونچنا جہان ثریا بے بیتان نے اپنی سیر کے لیے مقام تیار کیا ہی اُس مقام کی فضا و بہار دیکھکر انکا قیام کرنا ثریا کا براے سیر آنا انکا اُسکو دیکھکر اُسکی کئی طور پر اس خیال سے تصویر کھینچنا کہ یہ نازنین لائق اولاد صاحبقران ہی کسی سے دریافت کرنا کہ یہ کون ہی معلوم ہونا کہ دختر خداوند و ہمشیر نائب خداوند ہی خواجہ کا خیال کرنا کہ جب یہ تصویر کسی بہادر اسلام کو ملے گی وہ ضرور اسکی خواہش مین ادھر آئے گا یہ ملک و اقلیم بھی اسلام آباد ہوگی یہ نازنین بھی اُسکے قبضہ مین آ جائے گی بس اُسکا تصویرین لیکر وہان سے روانہ ہونا بعد قطع راہ کے خاور مین پہونچنا وہان خراب حالت پانا دریافت ہونا کہ یہ کیا واقعہ ہی انکا افسوس کرنا اور اُس مقام پر جانا جہان ارژنگ اس قصد سے بیٹھا ہوا تھا کہ مین مقبرہ قاسم کو تباہ کرون اہل شہر کا جمع ہونا یہ حالت دیکھکر انکا دربار ارژنگ کے جانا اور کچھ حال بیان کرکے ایک تصویر ثریا کی پیش کرنا اُسکا اُس تصویر کو دیکھکر عاشق ہونا اور اپنے قصد سے باز آنا اور اپنے مقام پر آکر

ایک نامہ بنام برجیس بدست ایک اپنے سردار کے روانہ کرنا اُس نامہ بر کا شہر آفتاب نما مین پہونچنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ غزل

اے چرخ مت حریف اندوہ بیکسان ہو
اے اشک شوق ایکدم رخسار پر روان ہو
تا چند کوبکو گردی جیسے صبا زمین پر
مانند عندلیب گم کردہ آشیان ہو
کیا ہے حباب سایان آ دیکھ اپنی آنکھون
کہتے ہین لوگ اکثر اسوقت تم کہان ہو
اُس تیغ زن سے کیو قاصد میری طرف سے
رقم می کنند این زکلک خطیب

کیا جانے منہ سے نکلے نالے کی کیا سما ہے
ہم دور ماندگان کی منزل رسان کر اب
اے آہ صبح گاہے آشوب آسمان ہو
یہ جان تو کہ ہے اک آوارہ دست قاتل
گر بیرہن مین میرے میرا تجھے گمان ہو
تیغ سے توڑ ڈالون اپنے کو آپ ہی مین
ابتک مین نیم جان ہون گر قصد امتحان ہے

کبتک گرا رہیگا سینہ مین دل کے مانند
یا ہو صداے جرس کی یا گرد کاروان ہو
گر ذوق سیر ہے تو آوارہ اس چمن مین
خاک چمن کے اوپر برگ خزان جہان ہو
از خویش رفتہ ہر دم رہتے ہین ہم جو این ن
گر روے خوبصورت تیرا نہ درمیان ہو
بیت - نویسندہ کا ماجراے عجیب

رہ نوردان صحراے معانی رنگین و غواصان دریاے مضامین مصوران صنعت گلشن فصاحت و نامہ نویسان مبتلاے عشق و مصیبت اس داستان کو قلم عجلت رقم سے صفحۂ قرطاس صداقت اساس پر یون قلمبند کرتے ہین کہ خواجہ حسین ایک مرد بزرگ دنیا دیدہ اور بڑا تجار و صاحب مال تھا ہمیشہ اُسکو سیاحی مین گذرا ہر ایک ملک کی سیر مین بسر ہوئی تمام ممالک اسلام آباد مین اُسکی عمر گذری اتفاق سے ایکی جو بردۂ ظلمات مین براے خرید جواہرات گیا اُدہر سے جو واپس ہوا اسکا گذر اس اقلیم مین ہوا دریافت کیا کہ یہ کون اقلیم ہے اسکا کیا نام ہے لوگون نے دیکھا یہ تاجر ہین براے خرید و فروخت آئے ہین کہا کہ اسکو اقلیم خورشید یہ کہتے ہین پوچھا کہ یہان کون بادشاہ ہے لوگون نے کل حالت ابتدا سے بیان کیے اُنھون نے جو سُنا کہ قبل مین یہان مذاہب مختلف تھے ابکی سال سے ایک مذہب آفتاب پرستی تمام اقلیم مین رائج ہوگیا ہے کوئی برجیس شہر آفتاب نما مین بچہ شیطان پیدا ہوا ہے اُسنے اپنے کو نائب خداوند مشہور کیا ہے اور کہتا ہے کہ مین فرزند خداوند ہون اوسی نے یہ مذہب رواج دے رکھا ہے جو جاتا ہے وہ سجدہ کرتا ہے لوگ دور دور سے آ کر اُسکا مذہب قبول کرتے ہین شہر آفتاب نما مین بڑے بڑے بادشاہ و سردار جمع ہوے ہین وہان طرح طرح کے عجائبات پیدا ہوئے ہین یہ سنکے اُنکے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ چل کر وہان کی حالت دیکھنا ضرور ہے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا طریقہ ہے اور وہ کون سا بچہ شیطان ہے اور کیا کیا عجائبات ہین اُس ملک کی بھی سیر ہوگی یہ سب حالت دریافت کرکے اہل اسلام سے خبر کر دونگا کہ وہ آکر اس اقلیم کو اسلام آباد کرین کہ یہان بہت کفر پھیلا ہوا ہے کہین ایسا نہو کہ ترقی کر جاے یہ خیال کرکے خواجہ نے مع اپنے ہمراہیون کے وہان سے کوچ کیا بعد قطع راہ داخل شہر آفتاب نما ہوئے یہان آکر وہ آبادی پائی باوصفیکہ جہان گرد تھے اور ہزارون ملکون کی سیاحی مین بسر ہوئی تھی مگر اسقدر آباد کوئی ملک نہ پایا تھا نہ اسلام آباد و نہ کفر آباد ہزارون نشان جن پہ تعریف آفتاب و برجیس تحریر تھی ہر مقام پر نصب تھے انکے پھریرے ہوا سے اُڑ رہے تھے کثرت لشکر اُن سے ثابت ہوتی تھی آبادی کا یہ حال تھا کہ کھوے سے کھوا ہر وقت چھلتا تھا بازار آراستہ تھے اہل شہر خرید و فروخت کر رہے تھے نانبائیون کی دوکانون مین ہر طرح کی نان و کلچے کی قسمون سے لوگ چھلے بھر رہے ہین حلوائیون کی کثرت ہے نان برون کی تو گنتی کیا نام تک نہین دوکانون پر ہر قسم کی مٹھائی چنی ہوئی تھالیون مین قرینہ کے ساتھ لگی ہر قسم کا پکوان تیار ہر دوکان پر خریدارون کا مجمع یہ سیر کرتے ہوے اور یہ سنتے ہوے کہ ہر مقام پہ یا خداوند آفتاب و برجیس کی جو پکاری جاتی ہے کوئی مقام ایسا نہین ہے کہ جہان پر آفتاب کی تصویر نہو اور اُسکے برابر برجیس کی تصویر نہو یہ خیال کرتے ہوئے کہ بڑی آبادی ہے

یہان بڑی ترقی ہی آفتاب پرستی کی اچھا لوگون کو گمراہ کر رکھا ہی خوب دام مکر و فریب گسترده کیا ہی
یہی دل مین باتین کرتے ہوے سرا مین آئے سرا کو مسافرون سے مملو پایا مگر سب آفتاب پرست کوئی کمرہ
یا کوٹھری خالی نہ تھی انکے ہمراہ اول تو اسکے ملازم بہت تھے دوسرے اسباب تجارتی بہ کثرت تھا اُنھون نے
اپنا گذر اُس مقام پر نہ دیکھا یہ وہان سے واپس چلے گو لہ بھٹیاری نے صدا دی کہ میان تاجر ادھر آکر ٹھہرو
تمھارے لیے مقام خالی کر دیا جائیگا اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا دوسری سرا مین آئے اُسکو بھی خالی نہ پایا جس
سرا مین جاتے ہین اُسکو خالی نہین پاتے انھون نے عاجز ہو کر آدمی روانہ کیے کہ کوئی مکان تلاش کرین تاکہ
اُسمین قیام کرین مگر مکان چوک مین ہو اور اُسمین دوکان بھی ہو آدمی گئے مکان تلاش کیا کوئی نہ ملا اسقدر کثرت
خلقت کی تھی کہ مکان کا ملنا امر دشوار تھا یہ لوگ واپس آئے عرض کیا کہ اس شہر مین نہ کوئی مکان خالی ہی
نہ دوکان خواجہ عاجز ہو کر آگے کو روانہ ہوے تمام سرائین دیکھین کسی کو مسافرون سے خالی نہ پایا بہت
پریشان ہوئے خیال کیا کہ بیرون شہر چل کر خیمہ وغیرہ برپا کر کے اُسمین قیام کرین اور کیا کرین انکو مکان کی تلاش
وسرا کی خواہش مین وہ دن تمام ہوا شام ہونے کو آگئی تو یہ شہر سے باہر جانے کے قصد سے چلے جب قریب
شہر پناہ پہونچے مشرق رُخ کو ایک سرا نظر آئی اُنھون نے ملازم سے کہا کہ جا کر دیکھو شائد یہ سرا خالی ہو
گو امید نہین ہی مگر جا کر دیکھو وہ ملازم جو گیا تو اُس سرا کو خالی پایا دیکھا دو ایک مسافر ہین اسنے یہ آکر
خواجہ حسین اپنے مالک سے عرض کیا کہ حضور یہ سرا خالی ہی اور وسیع بھی ہی اور چند مسافر ہین چلکر اسمین
قیام فرمائیے یہ سُنکے خواجہ خوشی خوشی مع اپنے ملازمون کے اُس سرا مین آئے بھٹیارون نے جو دیکھا
فوراً جو سب کی افسر تھی دوڑتی ہوئی آئی اور کہا کہ میان تاجر کیا کوئی کمرہ وغیرہ درکار ہی انھون نے کہا اگر
نہ درکار ہوتا تو ہم سرا مین کیون آتے ایک کمرہ کیا دو تین کی ضرورت ہی وہ انکو لیکر اپنے ہمراہ آئی سب جتنے
کمرون کی انکو ضرورت تھی اُن کے خالی کر دیے انکے ملازمون نے اسباب اُتارا یہ مرکب پر سے اُترے جا کر
نے مرکب کو ٹہلانا شروع کیا پلنگون کی جس قدر ضرورت ہوئی بھٹیاری نے لا کر موجود کیے نوکرون نے اُسپر
بچھونا بچھایا یہ بیٹھے نوکر پانی بھر کر لائے انھون نے ہاتھ مُنھ دھویا گرد راہ چہرے پر سے دور ہوئی بھٹیاری
نے دریافت کیا کس قدر طعام کی ضرورت ہی انھون نے کہا میرے ہمراہ باورچی ہی وہ کھانا طیار کریگا
کوئی کھانے کی ضرورت نہین ہی وہ بھٹیاری یہ سنکے اپنے مقام پر چلی آئی جو کرایہ کمرون اور پلنگون کا
اُسنے انسے طلب کیا انھون نے بلا عذر دیدیا چونکہ رات ہو گئی تھی یہ کھا پی کر سو رہے انکے ساتھ مرکب
بہت تھے اور شتر جن پر اسباب بار تھا کثرت سے تھے وہ بھی سب اُسی سرا مین باندھے گئے ایک حصہ سرا
کا انکے تصرف مین آیا چونکہ وہ سرا بہت وسیع تھی رات گئے اور مسافر بھی آئے جو کہ شہر کی سیر کو گئے ہوے تھے
وہ بھی آکر اپنے اپنے مقام پر کھا پی کر سو رہے صبح ہوئی یہ اُٹھے نوکرون نے آب گرم حاضر کیا انھون نے
منھ ہاتھ دھویا کپڑے پہنے اور چند ملازمون کو ہمراہ لیکر اس قصد سے چلے کہ کوئی دوکان خواہ مکان چوک
مین ملجائے تو اُسکو کرایہ لون اُسمین قیام کر کے اپنا مال فروخت کرون اور یہان کی حالت دیکھون بس یہ
سیر کرتے ہوے ہر مقام و گلی کوچہ کو دیکھتے ہوئے چلے ہر مقام کو آباد پایا اہل شہر کے سبب سے راہ نہ ملتی تھی کہ
کوئی راہ چل سکے وہ صبح کا وقت تھا لوگ جوق جوق گروہ گروہ دربار کو چلے جاتے ہین کوئی اسپ سوار
ہی کوئی فیل سوار کوئی بوچے پر سوار کوئی تامدان پر سوار کوئی کلاہ وزارت سر پر رکھے ہوئے کوئی تاج
پہنے ہوے مگر سب درباری کپڑے پہنے ہوے سینون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی چلے جاتے ہین خواجہ حسین
نے دیکھا کہ جتنے اہل شہر ہین سب کے سینون پر تصویر آفتاب بنی ہوئی ہی صبح کا ہنگام ہی یہ مقام پر پوجا پاٹ

ہو رہا ہی گھنٹہ وناقوس بج رہے ہین بار بھول اہل شہر خرید خرید کر اپنے اپنے مقام ومعابد کو جارہے ہین بعض
دوکانین کھلی ہین بعض کھل رہی ہین بعض ابھی بند ہین چونکہ یہ دوسرے پھاٹک پر شہر کے اُترے تھے اس شہر
کے چار پھاٹک ہین ایک شمالی ایک جنوبی ایک مشرقی ایک مغربی اور چارون سے جو سڑکین نکلی ہین وہ ایک
مقام پر آکر تمام ہوئی ہین اُسی مقام پہ چوک ہی اور اُس مقام سے ایک راہ تو چھاونی کو گئی ہی اور ایک
قلعہ کو جہان اب دربار ہوتا ہی اور ایک اُس عمارات شاہی کو جو کہ قدیم ہین اور سیکڑون شاخین نکلی ہین
جو کہ تمام شہر مین پھیلی ہین مگر جو جہان سے چلتا ہی وہ چوک مین ضرور آتا ہی اُس شہر مین سیکڑون بازارین
ہین اُس شہر کے چوک اور بازار کی آبادی کا کیا کہنا خواجہ حسین سب مقام کی سیر کرتے ہوے چلے رعایاے شہر کو
جو دیکھا سب کو حسین پایا خصوصاً عورتون کو مردون سے زیادہ ہر ایک عورت نازنین نازک اندام لباس
اُنکے خوشنما ہر ایک سر سے پانون تک غرق جواہر غم کا تو نام نہ تھا کوئی مغموم نظر نہ آتا تھا ہر مقام پر
چُہلین اور قہقہہ ہو رہے تھے باہم دس دس پانچ پانچ آدمی ایک مقام پر کھڑے آپسین ہنس بول رہے
تھے عورتین ومرد دریا کی طرف نہانے چلے جاتے تھے لڑکے چھاجون کے چھوٹی چھوٹی ڈلیون مین بیٹھے
ہوئے نوکر اُنکو ہاتھون سے ریلتے ہوئے چلے جاتے تھے وہ گوری گوری اُنکی صورتین وہ سر سے پانون
تک جڑاو گہنا پہنے ہوئے مٹھائی کے دونے آگے رکھے ہوئے ہنستے ہوے بعض اپنے اپنے باپ کی
دو کاندھون پر بیٹھے ہوے سیر کر رہے ہین یہ صفت ہی ہر بازار مین جوہری بازار چاندی بازار تر تازہ طرفہ
میوہ فروش گلفروش حلوائی پان والے ہین ہر مقام پر گل لالہ کھلا ہوا ہی کنجڑنین ترکاری لیے ہوئے
بیٹھی ہین یہ سیر کرتے ہوے اور تعریف کرتے ہوئے اپنے دل مین چلے جاتے ہین اپنے ہمراہیون سے
کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ برجیس کا دربار بہت بڑا ہوتا ہی جب سے مین ادھر آیا ہون اہل شہر کو لوگ راہ چلتے
ہوے دیکھتا ہون مگر اہل دربار زیادہ چلے جاتے ہین سواے سوارون کے کوئی پیدل نہین جاتا ہی
بہت بڑا جاہ وحشم اس گبر کا معلوم ہوتا ہی دیکھو ہزارون نشان لشکر بلند ہین اُنھون نے جواب دیا
کہ ہمنے آجتک ایسی کثرت نہین دیکھی نہ معلوم کیا مکر کیا ہی کہ اسقدر لوگ مطیع ہوے ہین یہی باتین کرتے
چلے جاتے تھے کہ ایک مرتبہ اُنھون نے دیکھا کہ جلوس سواری چلا آتا ہی بہت جلوس کے بعد گذر جانے
جلوس کے اُنھون نے جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک تخت پر ایک گبر تاج پہنے ہوے گلے مین تصویر
آفتاب پڑی ہوئی پوشاک طلائی گرد تخت کے بہت سے سردار سب طلائی رنگ کی پوشاکین پہنے ہوے چلے
جاتے ہین اُسکے عقب مین اور جلوس نمودار ہوا اُسکے بعد اور ایک تخت نشین اسی طور سے دس تخت نشین گذرے
ایکی مرتبہ بہت شور وغل ہوا خواجہ نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ ہین جو ایمان لاے ہین اور اسی
اقلیم کے ہین اور جو بادشاہ وسردار بیرون اقلیم کے ہین اُنکی یہ شوکت نہین ہی وہ سب داخل بارگاہ ہو چکے
ہین اب یہ لوگ جاتے ہین یہ ذکر تھا کہ ایک طرف سے شور وغل کی صدا آئی خواجہ اُس مقام پر ٹھہر گئے
دیکھا کہ کیسا ازرق برق لباس پہنے ہوے ایک عیار اُسکے عقب مین تین چار سو اُسکے شاگرد سب لباس
مکلف پہنے ہوے چلے آتے ہین خواجہ حسین نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ کون ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ
جہتر ہومان عیار نایب خداوند ہی لقب اسکا پیک خداوند ہی یہ بھی دربار کو جاتا ہے اُسکے بعد ایک اور
سواری ترک واحتشام سے آئی خواجہ حسین کو معلوم ہوا کہ یہ سواری کوتوال شہر کی ہی نام اسکا بہزاد آفتاب
پرست ہی خواجہ نے دیکھا کہ ایک گبر قوی ایک مرکب پر سوار عقب مین کوتوالی کے پیادے مگر سبکے
گلون مین تصویرین پڑی ہوئین اُسکے گذر جانے کے بعد دیکھا کہ ایک جانب سے بہت سے چوبدار اور

عصابردار و خاص بردار چلے آتے ہین اُنکے بعد سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اب جو دیکھا کہ ایک جوان مندیل وزارت سر پہ رکھے ہوئے مگر جوان حسین مرکب پر سوار گرد و پیش اُسکے مصاحب چلا آتا ہی خواجہ گو کہ سمجھ گئے کہ یہ وزیر ہوگا گر دریافت کیا کہ یہ کون ہی ایک شخص نے کہا کہ وزیر شہر ہین انکا نام وزیر روشن رائے ہی یہ بھی دربار کو تشریف لیے جاتے ہین اب تو خواجہ حسین اُسی مقام پر مع اپنے ہمراہیون کے کھڑے ہین کہ ایک طرف سُمہاے مرکبان کی آواز آئی یہ حیران ہوکر اُدھر دیکھنے لگے کہ انھون نے دیکھا کہ ہزارون سوار چلے آتے ہین مگر سب سنہری پوش اُنکے بعد دیکھا کہ دو جوان بہت پُرتکلف لباس پہنے ہوئے اسلحہ الماس نگار لگائے ہوئے خود طلائی سرون پہ مرکبان پری پیکر پہ رانِ برابر چلے آتے ہین اُنکے ہمراہ اور بہت سے سردار مثل بہران دشیران و پیکران و ہزبران و کتو و دمو و صمصام تنگ پیشانی و حسام عقرب چشم وغیرہ کے ہین اُنکے عقب مین پھر سوار ہین خواجہ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہین ایک شخص نے کہا کہ اے مسافر آگاہ ہو کہ یہ دونون جوان جو برابر مرکب پر سوار ہیں یہ دونون سپہ سالار قدرت ہین سپاہ کے افسر ہین انمین ایک کا نام شیر افگن دوسرے کا نام حسام شیر صولت ہی تمام لشکر انکے زیر حکومت ہی اور باقی کوئی کرنیل فوج کوئی جرنیل فوج ہی یہ سب دربار کو جاتے ہین خواجہ حسین جون جون یہ حال دیکھتے ہین دل مین کہتے ہین کہ بڑی شوکت اسنے بہم کی ہی یہ دل سے باتین کر رہے تھے کہ دو جانب سے نقیبون کے بولنے کی صدا آئی جو لوگ راستہ چل رہے تھے وہ سب کنارے کو ہو گئے سڑک کو بالکل چھوڑ دیا مگر سب مؤدب ہو گئے جس مقام پہ یہ کھڑے تھے اُس مقام پر ایک جوہری کی دوکان تھی وہ بہت مرد بامروت تھا اُسنے جو انکو شریف وضع دیکھا اُسنے کہا کہ آئیے آپ میری دوکان پہ ٹھہر جائیے ان سواریون کو نکل جانے دیجیے پھر آگے تشریف لیجائیے گا کیونکہ بسبب کثرت جلوس سواری کے راہ نہ ملیگی انھون نے انکار کرنا مناسب نجانا چونکہ یہ تھک گئے تھے اور دیر سے کھڑے ہوئے تھے اُسکی دوکان پر چلے گئے اُسنے انکو بڑی عزت سے بٹھلایا انھون نے اُس سے دریافت کیا کیون بھائی یہ کسکی سواری آتی ہی اُسنے جواب دیا کہ سواری کو نکل جانے دیجیے تو مین عرض کرونگا یہ خاموش ہو کر دیکھنے لگے دونون طرف سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ جیسے کوئی روشنی بکثرت ہوتی ہوئی چلی آتی ہی یہ اُدھر دیکھ رہے تھے کہ دیکھا دونون طرف سقے چھڑکاؤ گلاب کیوڑے کا کرتے ہوئے چلے گئے اُنکے گلون مین سنہرے کام کی کرتیان سرون پہ پگڑیان دہانون پہ ہزارے طلائی لگے اُنکے بعد دونون جانب مرکبہائے کوتل بازین ولگام مرصع دو دو چاکر چوریان لیے ہوئے ہمراہ نہایت آراستہ و پیراستہ اُنکے بعد چوبدار عصابردار مرد ہے خاص بردار اور جلوس سواری مگر دونون طرف سے ایک قسم کا اُس مقام پہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ آگ لگ گئی ہی بعد جلوس سواری کے دونون طرف دو بادشاہ دو تختون پر سوار چتر مرصع لیے ہوتے ہوئے چتر سرون پہ لگے سامنے ڈنکا بجتا ہوا گھنٹ و ناقوس بجتے ہوئے نقیب بولتے ہوئے مگر انکے گلون مین تصویرین پڑی ہوئی ہین یہ دونون پوشاک پُرتکلف پہنے ہوئے سرون پر تاج اُنہر کے طلائی لگے ہوئے رو برو شمشیرہائے الماس نگار رکھے ہوئے چلے آتے ہین تمام اہل بازار نے سلام کیا انھون نے یہ بھی نہ دیکھا کہ کون سلام کرتا ہی اپنے کبر و غرور مین تختون پر بیٹھے ہوئے چلے گئے انکے جانے کے بعد سب اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے خواجہ نے اُس صاحب دوکان سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب تھے اُسنے کہا کہ اے بھائی یہ دونون پیغمبر خداوند ہین قبل مین یہ دونون اُس اقلیم کے بادشاہ تھے مگر جب نائب خداوند پر لشکرکشی کرکے آئے تو یہان آکر سجدہ کیا مطیع خداوند ہوئے اُسدن سے انھین طرہ پیغمبری ملا ہی یہ پیغمبر کے لقب سے مشہور ہوئے ہین انمین ایک کا نام جو کہ جانب شمال سے آئے تھے تو نخوار خونریز ہی اور جو کہ جنوب سے آئے تھے اُنکا نام

افریق شاہ ہی یہ دونون صاحب حجاب قدرت کے اندر پاس نائب خداوند کے جاتے ہین تیسرے پیک قدرت انکے سوا اور کوئی نہین جانے پاتا ہی یہ سب دربار کو تشریف لیگئے ہین سہ پہر تک دربار ہوگا اُسکے بعد سب اپنے اپنے مقام کو واپس جائینگے خواجہ حسین نے دریافت کیا کہ اس شہر کے بادشاہ کے پاس لشکر کسقدر ہوگا اُس جوہری نے انکے منھ سے لفظ بادشاہ سُنکے انکی صورت دیکھی اور اپنی اُنگلی زبان کے نیچے رکھی اور کہا کہ کوئی ایسی بے ادبی اور گستاخی کرتا ہی کہ نائب خداوند کو بادشاہ کہتا ہی اب تو آپ سے ایسی خطا نادانستگی مین ہوگئی آئندہ خیال رکھیے گا کسی کے منھ پر یون نہ کہہ بیٹھیے گا ورنہ خرابی ہوگی مین نے آپ کو سمجھا دیا آگے آپ کو اختیار ہی خواجہ نے کہا بھائی مین تازہ وارد مسافر ہون چونکہ ابھی کل ہی اس شہر مین وارد ہوا ہون یہانکے قاعدون سے آگاہ نہین ہون بدین سبب میرے منھ سے یہ نکل گیا تمنے بڑی عنایت کی کہ یہ سمجھا دیا ورنہ اسی طور سے اور کسی کے روبرو نکل جاتا وہ کچھ سخت و درشت اپنی زبان پر لاتا اُسنے جواب دیا کہ یہ یہان کا قاعدہ نہین ہی کہ کوئی کسی کو سخت یا درشت کہے یا کسی طور سے اُسکی ذلت کا روادار یا کسی قسم کا ظلم کرے یہان حکم نائب خداوند ہی کہ جو کوئی جو خطا کرے اُسکی فریاد ہماری جناب مین کرو ہم اُسکو اُسکے کردار کی سزا دینگے تم مت اُسکے ساتھ سختی کرو یہان کوئی ظلم و ستم نہین کر سکتا ہی اگر کرے تو عذاب شدید مین مبتلا ہوا ہی بھائی یہان چور وغیرہ کا تو نام نہین ہی ہم یونہین دوکانین کھول کر اکثر چلے جاتے ہین جب آتے ہین اپنی سب چیز تمام و کمال پاتے ہین ذراسا فرق نہین ہوتا ہی یہ جو دوکانین بند ہوتی ہین یہ لوگ صرف اپنے اطمینان خاطر کے لیے بند کرتے ہین ورنہ نائب خداوند کا حکم ہی کہ یون ہی کھلی چھوڑ جاؤ تمکو تمھاری چیز بامانت ملیگی کوئی فرق نہوگا خواجہ حسین نے کہا کہ ہان نائب خداوند کا کسقدر لشکر ہی یہ سُنکے اُسنے کہا کہ قبل مین تو لشکر قلیل تھا صرف سات آٹھ لاکھ کا لشکر تھا مگر اب قریب تیس ۳۰ پنتیس ۳۵ لاکھ کے ہوگا یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ بھائی لشکر بھی کم نہین ہی اب مین جاتا ہون بڑی دیر ہوگئی جس کام کو نکلا تھا اُسکا کوئی بندوبست نہوا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ آپ کس ضرورت سے اس شہر مین وارد ہوئے ہین اور کہان فروکش ہین خواجہ حسین نے کہا کہ بھائی مین تجارت پیشہ جواہرات کی تجارت کرتا ہون ابکی مرتبہ جو پردہ ظلمات کو براے خرید جواہر گیا اُدھر سے جو واپس آیا تو اِسی اقلیم مین پہونچا سب شہرون کی سیر کرتا ہوا کل اِس شہر مین پہونچا تمام دن کل تباہ رہا نہ کوئی سرا خالی ملی نہ کوئی مکان نہ دوکان کہ مین اُسمین قیام کرتا آخر کو عاجز ہو کر بیرون شہر چلا تھا کہ جو مشرق کی جانب پھاٹک ہی اُسکے قریب ایک سرا خالی ملی گو وہ خالی نہ تھی مگر خیر رات تو بسر کی اب صبح کو ملازمون کو مال کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر اور چند آدمیون کو ہمراہ لے کر تلاش مکان نکلا تھا کہ ایک مکان خواہ وہ خواہ جسقدر کرایہ لین لے لون دوکان آراستہ کرون تا کہ مال فروخت ہو دو تین مکان کی ضرورت اسلیے ہی کہ میرے ساتھ اول تو اسباب بہت ہی دوسرے ہر کیسے مین شتر ہین نوکر چاکر کئی سو ہین اُن سب کے موافق ہو مگر شرط یہ ہی کہ چوک مین ہو اور اسمین دوکان بھی ضرور ہو اس خیال سے نکلا تھا کہ یہان تماشون مین مبتلا ہوگیا اب دن نہت آگیا ہی اب مین سرا کو واپس جاؤنگا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ آپ ذرا دیر ٹھہر جائین کہ میرے ملازم ایک ضرورت کو گئے ہین وہ آلین تو آپ کے ہمراہ کر دون کہ وہ آپ کو میرے بھائی کے پاس پہونچا دینگے چونکہ اُنکی دوکان چوک مین ہی وہ کوئی نہ کوئی مکان آپ کی خواہش کے موافق اپنے نوکرون سے تلاش کرا دینگے آپ کہان پریشان ہونگے اگر آپ اس مقام پر لین تو مین اسی وقت آپ کی مرضی کے موافق دو کیا بلکہ چار مکان بہم کر دون زیادہ جو سامنے آپ مکان دیکھتے ہین جسکے نیچے وہ دوکان صراف کی ہی خالی ہی بہت بڑا مکان ہی اسکے برابر اور ایک مکان خالی ہی مین خیال کرتا ہون دونون مکان آپ کے لیے کافی ہین اور اُن مین

دوکانین بھی ہین گر رُکی ہین صرف ایک دوکان خالی ہی وہ آپ کے مطلب کی بھی ہی اور اس شہر مین تو چوک ہر مقام پہ ہی
کیونکہ آبادی اسقدر ہی دوسرے ہر طرف سے سواریان سردارون کی جاتی ہین کیونکہ حکم ہی کہ تمام شہر کی گشت
کیا کرو سب کی خبر لیا کرو جو کوئی جو کچھ عرض کرے اُسکی خبر ہمکو کرو مگر آپ کی مرضی چوک کی ہی تو کیا مضائقہ
ہی خواجہ حسین نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ کل میرے ملازم تمام دن تباہ رہے اور اُنکو کوئی
خالی مکان نہ ملا اور آپ یون فرماتے ہین کہ کئی مکان خالی ہین اچھا اگر چوک مین نہ ملیگا تو پھر مین اسی مقام پر
لیلونگا اُس جوہری نے کہا کہ جسکا نام زمرد لال تھا کہ واقعی اگر آپ بھی تلاش کرین تو نہ ملین سبب اسکا یہ ہی کہ
کسی کو کرایہ کی تو پروا ہی نہین ہی جو اس امر کی خواہش کرے کہ ہمارا مکان کرایہ کو جاوے یہ صرف اس خیال سے
خالی پڑے ہین کہ جو کوئی کسی کا عزیز آئے یا کوئی تاجر آکر اُترے اور اُسکو مکان خواہ دوکان کی ضرورت
ہو تو اسکو دیا جاوے یہ عمارتین سب خداوند کی طرف سے ہین ہم لوگون کے اختیار مین ہین آپ یہی کہکر
تلاش کرتے کہ ہمکو مکان و دوکان کرایہ کی درکار ہی کبھی کوئی نہ بتاتا یہی آپ کے نوکرون نے بھی کہا ہوگا۔
خواجہ نے کہا کہ ہان آپ سچ کہتے ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُسکے نوکر آگئے اُسنے اُنکی طرف دیکھکر کہا
کہ آپ کو بھائی یاقوت لال کے پاس پہونچا دو اور میری طرف سے کہنا کہ ای بھائی صاحب آپ مرد مسافر ہین
تاجر پیشہ ہین آپ کی جو حاجت ہو اُسکو پورا کر دیجیئے آپ کے ہمراہ بہت کچھ مال ہی ہماری سرا مین
اُترے ہوئے ہین کل سے تباہ ہین یہ سنکے اُس نوکر نے خواجہ حسین سے کہا کہ آپ تشریف لے چلین
مین پہونچائے دیتا ہون یہ سنکے خواجہ اُٹھے اور اُس سے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اُسنے جواب دیا کہ
بھائی صاحب کے پاس سے واپس ہوکر میرے پاس ضرور تشریف لائیے گا خواجہ نے کہا کہ ضرور حاضر ہونگا
یہ کہکر اُسکے نوکر کے ہمراہ ہو لیے وہ انکو لیے ہوے قریب کی راہ سے چارسو بازار یعنے چوک مین پہونچا
یہان خواجہ نے چوک کو خوب آراستہ پایا ہر مقام پر خریدارون کا مجمع دیکھا دلالون کو لڑتے ہوئے پایا سکڑون
دوکانین صرافون جوہریون میوے والون گلفروشون بزازون کی تھین کوئی ایسی شے نہ تھی کہ جسکی دوکان
چوک مین نہو بساطی وغیرہ کی بھی دوکانین بکثرت تھین ہر ایک شے کی دوکانون کی کثرت تھی کمرون پر کسبیان کرسیون
پہ بیٹھی ہوئی تھین تماشبین پھر رہے تھے ساقنین اپنے اپنے تختون پر بیٹھی ہوئی تھین نشہ بازون کا جمگھٹا
تھا کہین طبلہ بج رہا تھا کہین ستار چھڑ رہا تھا کوئی گا رہی تھی کسی کے رقص کی صدا آرہی تھی کوئی تعلیم
لے رہی تھی کہین جوسر ہو رہی تھی یہ سب صدائین سنتے ہوے سیر کرتے ہوئے اُسکے ساتھ چلے جاتے تھے
کہ وہ انکو لیکر ایک مقام پر آیا کہ بہت سی دوکانین مہاجنون کی تھین ایک ایک اُمین کھتری کر دیتی طلائی
زنجیرین کمرون مین باندھے ہوئے گدی پر بیٹھا تھا گماشتے کام کر رہے تھے جواہر روبرو رکھے تھے کسی
کے روبرو روپیون کا انبار تھا کوئی اشرفیان پرکھ رہا تھا کسی کے روبرو سونے کا ڈھیر تھا کوئی چاندی کی
سلین دیکھ رہا تھا کسی کے روبرو جواہر کے ڈبیے کھلے ہوے رکھے تھے اُنکی جانچ کر رہا تھا کوئی موتیون
کی لڑیان درست کر رہا تھا کوئی اپنا بہی کھاتہ دیکھ رہا تھا گماشتہ اُسکو حساب دکھا رہا تھا کہ وہ آدمی
خواجہ کو لیکر یاقوت لال کی دوکان پر پہونچا وہ بھی اپنی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا اُسکے گماشتے کام کر رہے
تھے کہ اُسکو اسنے سلام کیا اُسنے سر اُٹھا کر کہا کہ کیون اسوقت کسلیے آیا ہی خیریت تو ہی اُسنے عرض کیا
کہ آپ کے بھائی نے ان میان مسافر کو آپ کے پاس بھیجا ہی کہ یہ تاجر ہین اور کل سے پریشان ہین جو
یہ آپ سے کہین وہ کام انکا آپ کر دین کیونکہ انکے ہمراہ اسباب وغیرہ بہت ہی یہ سنکے اُسنے خواجہ حسین
کی طرف دیکھا اور کہا کہ تشریف لائیے خواجہ حسین اُسکی دوکان پر گئے وہ اُٹھ کھڑا ہوا انکو اپنے برابر

بڑی عزت سے بٹھایا اور اُس سے کہا کہ تو جا کہہ دیا کہ جو تمنے کہا ہے اُسکے موافق ہوگا وہ تو سلام کرکے چلا گیا اُسنے
الائچیان اور چکنی ڈلیان انکے روبرو رکھین اور کہا کہ نوش فرمایئے اور اب اپنے مطلب سے آگاہ کیجیے
خواجہ حسین نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہے مین تو اپنے مطلب سے حاضر ہوا ہون آپ تو شرمندہ کرتے ہین
اُسنے کہا کہ شرمندہ کرنے کی کیا بات ہے یہ سب آپ کا ہے آپ تو مسافر ہین ہم سے آپ کی کیا خاطر
ہو سکتی ہے یہ بھی کوئی چیز ہے خواجہ نے اُسکے کہنے سے الائچی کھائی اور کہا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ مین یہان کل وارد ہوا
ہون کل سے تلاش مکان کر رہا ہون مگر نہین ملتا ہے اسوقت مین اُسی تلاش مین نکلا تھا کہ آپکے بھائی سے
ملاقات ہوئی اُنسے سب کیفیت عرض کی اُنھون نے آپ کی خدمت مین روانہ کیا کہ وہ آپ کو مکان تلاش
کر دینگے لہذا مین حاضر ہوا ہون یہ سنکے یاقوت لال نے کہا کہ آپ کو کس قسم کا مکان درکار ہے تب خواجہ حسین
نے جس طور کے مکان کی ضرورت تھی اُس سے بیان کی اُسنے اُسی وقت اپنے ایک ملازم سے کہا کہ وہ جو
کوتوالی کے قریب دو مکان بہت بڑے خالی ہین اُنمین دوکان بھی ہے جاکر دیکھو کہ خالی ہین یا اُنمین
کوئی آگیا ہے اگر خالی ہون تو ہمکو آکر آگاہ کر وہ نوکر اُسی وقت گیا اور فوراً واپس آیا اور آکر کہا کہ حضور
وہ مکان دونون خالی ہین بس اُسنے اُسوقت ایک رقعہ بنام نیلم لال جو کہ اسکا چچا تھا اس مضمون کا تحریر
کیا کہ وہ جو دونون مکان قریب کوتوالی کے خالی ہین اُنکی کنجیان آپکے پاس ہین اور اُنکی حفاظت آپکے
تعلق خداوند کی طرف سے ہے لہذا ایک تاجر کل اس شہر مین وارد ہوئے ہین اُنکو دو مکانون کی ضرورت ہے
لہذا یہ مکان اسی ضرورت سے بنائے گئے ہین کہ جو کوئی مسافر یا تاجر آئے اور اُسکو ضرورت مکان
خواہ دوکان کی ہو تو اسکو دینا اور اُسکی خبر لینا لہذا اسکی کنجیان آپ میرے پاس روانہ کر دین تاکہ مین اُن کو
اُتارون اُنکی خاطر کرون اور خداوند کی جناب سے نیکنامی حاصل کرون تاکہ وہ اپنے ملک مین جاکر
یہان کی تعریف کرین یہ لکھکر اپنے ایک نوکر کے ہاتھ وہ رقعہ روانہ کیا اور خواجہ سے کہا کہ آپ تشریف
رکھین رقعہ کا جواب آلے تو مین اور فکر کرون یہ کہکر کہا کہ آپ کا آنا کدھر سے ہوا خواجہ حسین نے
اپنی کل کیفیت بیان کی اُسنے کہا کہ اپنا مال ہمکو بھی دکھایئے گا اگر ہمارے پسند آئیگا اور قیمت طے
ہو جائیگی تو ہم بھی خرید کرینگے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر اُس ملازم نے وہ رقعہ نیلم لال کو جاکر دیا
اُسنے رقعہ دیکھکر اُسی وقت وہ کنجیان اُسکے حوالہ کین اور ایک پرچہ پر لکھدیا کہ یہ کنجیان موجود ہین
وہ نوکر کنجیان لے کر اپنے مالک کے پاس آیا اور کہا کہ کنجیان حاضر ہین اُسنے کنجیان لیکر خواجہ سے کہا
کہ لیجیے یہ کنجیان حاضر ہین اب آپ اپنا کل اسباب لے آئین خواجہ نے کنجیان اُس سے لین اور
کہا کہ مین آپ کا بہت ممنون ہوا گویا آپ نے مجھکو اپنا بندۂ احسان کیا اُسنے کہا کہ یہ کیا کوئی بڑی بات ہے ایسے
سے جو ہو جائے وہ کم ہے خواجہ اُس سے رخصت ہوکر چلے اُسنے کہا کہ پھر بھی ملاقات ہوگی انھون نے
جواب دیا کہ ضرور ہوگی یہ کہکر اُسی راہ سے اُسکے بھائی کے پاس آئے اُسنے پوچھا کہ آپ کا کام ہوا یا نہین
خواجہ نے کہا کہ آپ کی عنایت سے حسب دلخواہ کام ہوا آپ کو اور آپ کے بڑے بھائی صاحب کو
بڑی زحمت ہوئی اُسنے کہا کہ کوئی زحمت نہین انسان کا کام انسان سے ہوتا ہے یہ کوئی نئی بات نہین ہے
خواجہ نے کہا کہ آپ کے بھائی بہت خلیق ہین معلوم ہوا کہ یہان کے باشندے سب بامروت ہین اُسنے
کہا اگر ہم ایسا نہ کرین تو یہان لوگ کیون آکر آباد ہون دوسرے کوئی ہماری گرہ کا تو خرچ نہین ہوتا ہے
کہ ہم اُسمین بخل کرین یہ کچھ بات نہین ہے کہ زبان ہلا دی یہ سنکے خواجہ اُس سے بھی رخصت ہوکر سرا مین
آئے تمام مال اپنا اٹھوا کر اور بار کر اسکے وہان سے روانہ ہوئے راہ طے کرکے اُس مقام پر پہونچے

کہ جہان دوکان تھی یاقوت لال کی اُس سے کہا کہ ایک اور زحمت دینے آیا ہون کوئی آدمی ہمراہ کر دیجیے
تاکہ مین اُس مقام پر پہونچ جاؤن اُسنے اُسوقت اپنا ایک نوکر اُنکے ہمراہ کر دیا کہ انکو وہ مکان بتا آوے
نوکر خواجہ کو ہمراہ لیکر اُس مقام پر آیا اور کہا کہ یہی مکان ہی اندر جائیے مین رخصت ہوتا ہون خواجہ
نے اُسکو کچھ روپیہ دے کر رخصت کیا گو وہ نہین لیتا تھا کہتا تھا کہ لالہ خفا ہونگے خواجہ نے کہا کہ کوئی
اُنسے نہین کہیگا تم بیکار خوف کرتے ہو اُسنے جب دیکھا کہ یہ نہین مانتے ہین آخر کو عاجز ہو کر لے لیا اور
سلام کرکے رخصت ہوا یہان خواجہ اُن دونون مکانون کو کھول کر اندر گئے جیسے مکانون کی خواہش تھی
ویسے پائے بہت خوشی حاصل ہوئی خوب عمدہ مقام پر تھے دوکان بھی خوب موقع سے اُنھون نے تمام
مال واسباب اپنا قرینہ سے رکھا اپنے رہنے کا مقام الگ درست کیا مکان کو خوب آراستہ کیا دوسرے
مکان مین مرکب وشتر وغیرہ کا بندوبست کیا سب ملازم وغیرہ اُترے خوب راحت کا مقام رہنے کو ملا بہت
خوش ہوئے خواجہ نے کھانا کھایا برآمدے پر آکر کرسی بچھا کر بیٹھے چوک کی سیر کرنے لگے تھوڑے
عرصہ مین شام ہو گئی پہر برات گئے جا کر آرام کیا وہ رات تو بسر کی بوقت سحر اُٹھے دوکان اپنی آراستہ
کی خوب اُسکو سجا مسند بچھا کر بیٹھے جواہر کے صندوقچے کھول کر آگے رکھے اب تو تمام چوک بھر مین غلغلا
مچ گیا کہ ایک سوداگر بہت بڑا آج وارد ہوا ہی خوب خوب نفیس مال اُسکے پاس ہی اب تو خریدار آنے لگے
مال فروخت ہونے لگا زمرد لال ویاقوت لال بھی آئے جو مال پسند آیا اُسکو خرید کر لے گئے خواجہ
تو یہان دوکان آراستہ کیے ہوے بیٹھے ہین اُسی طور سے آج بھی سب دربار کو گئے اب حال دربار کا
سُنیے آج جو دربار جمع ہوا جب سب حاضر دربار ہو چکے تو برجیس نے صدا دی کہ ای خونخوار
اِدھر آؤ یہ اُٹھکر اندر پردہ کے گیا برجیس نے کہا کہ شہر مین منادی ندا کرے چارچی چارچ دے کہ
پرسون تمام شہر کی مع لشکر ومسافر وادنے واعلے وصغیر وکبیر وبرنا وپیر وجوان وطفل وزن ومرد و
فقیر وامیر وبادشاہ ووزیر وتاجر وغیر تاجر وہر صاحب پیشہ کی مع میرے سردارون کے دعوت
خانہ عیش مین ہی اور یہ ہی حکم اہل دربار کو بھی ہی خونخوار نے باہر نکل کر باآواز بلند کہا کہ سب اہل دربار کو
معلوم ہو کہ پرسون نائب خداوند کی ولادت کا دن ہی اُسکی خوشی کی گئی ہی لہذا پرسون جشن ہوگا سب
اہل دربار کی دعوت ہی خانہ عیش مین سب حاضر ہو کر طعام لذیذ کھائین اور ناچ وگانا سُنین یہ کہکر
کوتوال کو اپنے روبرو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ تو آج بعد برخاست ہونے دربار کے منادی سے یہی
ندا کرا دینا اُسنے کہا بہت خوب بالکل خلاف حکم نہوگا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ مہتر ہومان نے قریب
پردہ آکر عرض کیا کہ اے نائب خداوند یہ حقیر جو آج حاضر دربار ہوتا تھا تو چوک سے جو گذرا تو دیکھا کہ
ایک سوداگر بوضع اسلام برابر کوتوالی کے اُترا ہی اور دوکان آراستہ کی ہی بہت نفیس نفیس مال
اُسکے پاس ہی نہ معلوم کب سے آیا ہی کوتوال صاحب نے آپ سے آکر عرض نہین کیا بلکہ کوتوالی کے قریب
اُسنے دوکان آراستہ کی ہی یہ سُنکے برجیس نے افریق کو صدا دی کہ تم ادھر آؤ افریق اندر پردے
کے گیا برجیس نے کہا کوتوال سے دریافت کرو کہ یہ سوداگر کب سے آیا ہی اور تم نے اطلاع کیون
نہ کی اور ایک چوبدار کو روانہ کرو کہ وہ اُس تاجر سے جا کر کہے کہ کیا تم قواعد دربار سے وتجارت سے
نہین واقف ہو کیا نئی نئی تجارت کی ہی یا پیشہ اپنا اختیار کیا ہی کہ اُسکے طریقہ سے آگاہ نہین یا کسی شہر
مین جا کر تجارت نہین کی کہ قاعدہ سے آگاہ ہو کیونکہ یہ طریقہ کل ملکون کا ہی کہ جب تاجر کسی شہر مین
جاتا ہی تو پہلے دربار مین جاتا ہی جب مال بادشاہ خرید لیتا ہی تو دوکان آراستہ کرتا ہی اور اہل شہر

خرید و فروخت کرتے ہین ہمنے سنا ہی کہ تم آج کئی روز سے ہمارے ملک مین آئے ہو باوجودیکہ ہم بادشاہ
نہین ہین نائب خداوند و فرزند خداوند ہین اسپر ہمارے دربار مین نہین آئے یہ تمنے بالکل خلاف پیشہ تجارت
کے کیا لہذا یہ خطا تمہاری معاف کیجاتی ہی تمکو لازم ہی کہ کل تم ہمارے دربار مین حاضر ہو افریق نے بیرون
پردہ آکر پہلے کوتوال سے دریافت کیا کہ یہ امر نائب خداوند تمسے دریافت کرتے ہین اسنے یون عرض
کیا کہ یہ سوداگر کل وارد ہوا ہی آج مین بھول گیا ورنہ عرض کرتا نائب خداوند میرا قصور معاف فرمائین اب
ایسی خطا نہوگی افریق نے یونہی اندرون حجاب قدرت جاکر عرض کیا برجیس نے کہا کہ کہنا یہ خطا تیری
معاف کی گئی اگر اب کی ایسی خطا ہوگی تو سزا دیجائیگی افریق نے آکر حکم سنا دیا وہ کانپ گیا اسکے بعد افریق
نے ایک جانب نگاہ اُٹھا کر دیکھا اور اشارہ کیا ایک چوبدار حاضر ہوا اُس سے کہا کہ تو اسی وقت چوک مین
قریب کوتوالی کے جا وہان ایک سوداگر آیا ہی تو اُس سے یہ کہنا یہ کہکر جو کچھ برجیس نے کہا تھا وہ حکم اُسکو دیا
چوبدار اُسی وقت طرف چوک کے دربار سے روانہ ہوا اور اُس مقام پر آکر خواجہ حسین کو حکم برجیس سے
آگاہ کیا خواجہ نے کہا کہ میری طرف سے خدمت نائب خداوند مین عرض کرنا کہ مین کل وارد شہر ہوا ہون
آج مین نے دوکان کھولی ہی مین کل خود حاضر دربار ہوتا شرف قدمبوسی و آستانہ بوسی حاصل کرتا
مین ضرور طریقہ تجارت سے ماہر ہون مجھے خود اشتیاق زیارت والا ہی کیونکہ ایسے آستانہ پر پہونچکر محروم رہون
یہ ممکن نہین ہی کہ طالع نے یہان تک رسائی کی اور پھر مین نہ حاضر ہون ایسا دربار کب نصیب ہوگا کہ جہان
زیارت جمال خداوندی ہو اور جمال نائب خداوند سے آنکھین روشن ہون لہٰذا مین ضرور حاضر ہونگا خواستگار
معافی کا ہون یہ میری جانب سے عرض کر دینا وہ چوبدار یہ سُنکے اُسی وقت دربار مین آیا اور افریق سے
جو کچھ خواجہ حسین نے عرض کیا تھا بیان کیا افریق نے عرض کیا کہ مجھے کچھ گذارش کرنا ہی مین حاضر ہوتا ہون
صدا آئی کہ آؤ افریق نے جو تقریر چوبدار نے بیان کی تھی وہ روبرو برجیس کے عرض کی برجیس سُنکے
خاموش ہو رہا یہ آکر اپنے مقام پر بیٹھ رہا یہان تک کہ وقت برخاست ہونے دربار کا آیا دربار برخاست
ہوا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے کوتوال نے اپنے مقام پر آکر منادی کو حکم دیا اُسنے تمام شہر مین
یہ ندا کر دی کہ خلق خداوند آفتاب کی حکم نائب خداوند کا سب کو معلوم ہو کہ پرسون ولادت نائب خداوند
کا جشن ہی لہذا ہر امیر و فقیر برنا و پیر وضیع و شریف مختار و کبار شاہ و وزیر تاجر و مسافر عورت و مرد کی خانہ نائب
مین دعوت ہی سب حاضر ہون طعام لذیذ کھائین یہ ندا کرکے تمام شہر مین چلا گیا ہر ایک کو معلوم ہو گیا وہ دن
تمام ہوا رات بھی گذری سحر ہوئی یہان دربار کا ڈنکا ہوا اہل دربار حاضر ہونے لگے یہان تک کہ دربار جمع ہو گیا
اور سب حاضر ہوئے یہان خواجہ حسین چند صندوقچے جواہرات نفیس کے لیکر اپنے چند ملازمان خاص کے
ہمراہ برائے نذر برجیس آئے اور اپنے کارندہ کو دوکان پر چھوڑ کر روانہ ہوئے چونکہ یہ واقف تو ہو چکے تھے
کہ قلعہ مین دربار ہوتا ہی یہ اُسی طرف کو چلے تھے راہ طی کرکے داخل قلعہ ہوئے قلعہ کی تو آراستگی و عجائب
جو کچھ ہین وہ تحریر ہو چکے ہین یہان تحریر کرنے کی کیا ضرورت ہی بیکار کا طول ہوگا یہ قلعہ کی سیر کرتے ہوئے
وہی سامان دیکھتے ہوئے کہین پھول برستے تھے کہین بہار تھی کہین نہرین جاری تھین کہین پر آفتاب
نکلا ہوا تھا کہین طائران خوش الحان بول رہے تھے بلبلین چہچہ زنی کر رہی تھین یہ سیر کرتے ہوئے قریب
دربار یعنے گنبد قدرت کے پہونچے دیکھا درگہ سالار کرسی صندلی پر بیٹھا ہی سامنے سپر و تلوار رکھی ہی ملازم
پس پشت کھڑے ہین خواجہ حسین نے درگہ سالار سے کہا کہ خبر کر دیجیے کہ ایک تاجر در دولت پر حاضر
ہی اور بار چاہتا ہی یہ سُنکے درگہ سالار اُسی وقت اٹھکر داخل گنبد ہوا اور سب درپے ہوکر کے خدمت مین خوشخوالہ

وافریق کے پہونچا اور عرض کیا کہ ایک تاجر در دولت پر حاضر ہے خدمت مین بار چاہتا ہے کیا حکم ہوتا ہے کہا کہ طلب کرو
پس خونخوار نے درگہ سالار سے کہا کہ اُسکو طلب فرماتے ہین روانہ کرو درگہ سالار بیرون گنبد آیا اور
خواجہ سے کہا کہ چاہیئے طلبی ہوئی خواجہ مع ملازمون کے پردہ اٹھا کر چلے پہلے تو اُنکو صحن ملا بعد اُسکے یہ
قریب ایک دروازے کے پہونچے دیکھا کہ چوبدار عصاے طلائی لیے ہوئے کھڑا ہے وہ تمام گنبد طلائی ہے جب وہ
چوبدار دیکھکر آگے خواجہ حسین کے گیا کہا کہ کیا آپ دربار مین جائیے گا خواجہ نے کہا کہ ہان وہ چوبدار
اپنے ہمراہ لیکر چلا خواجہ نے دیکھا کہ اُسی مقام پر دوسرا چوبدار خود بخود پیدا ہو گیا اور عصا لیکر کھڑا ہو گیا
یہ چوبدار خواجہ کے ہمراہ چلا ایک زینہ پر لے گیا خواجہ جب قدم اُٹھاتے تھے صداے راگ و رنگ
سنائی دیتی تھی طائرون کی چہچہہ زنی کی صدا آتی تھی یہ رنگ و حالت دیکھتے ہوے اور اس صدا کو سنکے
حیران ہوتے تھے اُس چوبدار کے ہمراہ ایک درجے مین پہونچے اُس درجے کو خوب آراستہ دیکھا ہزارون
رنگل و کرسیان بچھی ہوئی تھین اُسپر اہل دربار بیٹھے ہوے تھے جن لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تھا اُنکو
دربار مین پایا خواجہ نے سلام کیا سب نے اشارے سے جواب سلام دیا مگر مُنہ سے نہ بولے خواجہ
نے اُس درجہ مین مخمل سرخ کا فرش دیکھا اور تمام در و دیوار پر خوب تصاویر بنی ہوئی پائین وہ
چوبدار لیکر دوسرے دروازے پر آیا اور چوبدار کہ اُس مقام پر کھڑا تھا اُسکے سپرد کر کے
چلا گیا وہ چوبدار خواجہ کو لیکر آگے روانہ ہوا دوسرے درجے مین پہونچا اُسکو اُس سے زیادہ آراستہ
پایا یہان بھی اہل دربار کو بیٹھے ہوے دیکھا اس درجے کو اُس سے وسیع پایا اور یہ نیا ماجرا دیکھا کہ پہلے
درجہ کا بھی حال معلوم ہوتا تھا اسی طرح سے ہر ایک درجے کی کیفیت و بہار دیکھتے ہوئے درجہ بالائی
جہان تخت قدرت پردہ حجاب کے اندر تھا پہونچا وہان اُن بادشاہون و سردارون کو بیٹھے ہوئے دیکھا
کہ جنکی سواریان بڑے جاہ و حشم کی دیکھی تھین خونخوار و افریق کو دیکھا کہ وہ ایک پردہ کے قریب
کرسیون پر سر جھکائے بیٹھے ہین اُس درجہ کی حالت یہ ہے کہ وہ بہت وسیع و رفیع درجہ ہے ہزارون کرسیان
و رنگل اسمین آراستہ ہین اور سب پر اہل دربار متمکن ہین مگر خاموش سر جھکائے ہین کوئی آنکھ اُٹھا کر بھی
نہین دیکھتا ہے نئی بات یہ ہے کہ اوپر سے تمام نیچے کا حال معلوم ہوتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ وہ پردہ گھڑی
گھڑی رنگ بدلتا ہے اور جو وہ رنگ بدلتا ہے وہی رنگ از درجہ بالا تا درجہ آخر اہل دربار کا بھی ہو جاتا
ہے خواجہ یہ رنگ اور یہ حالت دیکھکر اپنے دل مین کہتے ہین کہ یہ کوئی بڑا شعبدہ گر اور کوئی بہت بڑا
ساحر زبردست ہے کہ اُس چوبدار نے بڑھکر خونخوار سے عرض کی کہ اے مخبر قدرت یہ تاجر مع اپنے
ملازمون و اصحاب کے حاضر ہے خونخوار نے سر اٹھا کر اُس چوبدار کی طرف دیکھا اُسنے اشارہ کیا خونخوار
نے خواجہ کی جانب نظر کی خواجہ حسین نے دیکھا کہ سواے خونخوار کے اور کسی نے سر اُٹھایا سب کے
سب اُسی طور سے سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے خونخوار نے خواجہ کی طرف دیکھکر اپنے مقام پر سے
اُٹھکر اور پردہ کی جانب منہ کر کے یون عرض کی کہ یہ تاجر حاضر خدمت ہے اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہے صدا
آئی کہ اسکو پردہ کے پاس کرسی ملے تاکہ بیٹھے خواجہ نے جرأت کر کے بڑھکر خونخوار سے عرض کیا مین خدمت
والا مین مجرا عرض کرتا ہون عرض فرما دیجیے خونخوار نے کہا کہ وہ تاجر مجرا عرض کرتا ہے قواعد شاہی بجا لاتا ہے
یہ کوئی تحریر کرنے کی ضرورت نہ تھی کہ خواجہ ہر مقام پر قواعد شاہی بجا لائے کیونکہ وہ کل درجے اہل دربار
سے مملو تھے سب شاہ و شہریار و سردار حاضر دربار تھے جب یون خونخوار نے عرض کیا تو کوئی صدا
نہ آئی خواجہ نے دیکھا کہ ایک کرسی خود بخود برابر پردے کے پیدا ہوئی صدا آئی اے تاجر اس کرسی پر بیٹھ جا

خواجہ حسین آداب و تسلیمات عرض کر کے اُس کرسی پر بیٹھ گئے جب وہ بیٹھ چکے تو صدا آئی ای تاجر
کیا تیرا ہی نام خواجہ حسین ہی اور تو ہی پرسون وارد شہر ہوا ہی خواجہ نے عرض کیا جی ہان اسی غلام کو
خواجہ حسین کہتے ہین یہی خاکسار حاضر شہر والا ہوا ہی بس یہ کہکر خواجہ خاموش ہوئے پھر صدا آئی کہ تو
کیون نہ حاضر دربار ہوا خواجہ نے عرض کیا مین ضرور حاضر دربار ہوتا شرف ملازمت حاصل کرتا اور آستانہ
والا پر اپنی جبین کو جھکاتا اور خاک آستان کو اپنی آنکھون مین مثل سرمہ کے لگاتا قدمبوسی حاصل کرتا
نور جمال حضور سے اپنی چشم بے نور کو روشن کرتا بھلا یہ ممکن تھا کہ مین ایسی سعادت سے ایسے مقام پر
آکر محروم رہجاتا اگر ایسا ہوتا تو یہ میری کم نصیبی اور بدبختی تھی میری بھی وہ حالت ہوتی جیسا کہ اسکندر سا
بادشاہ آبحیات تک پہونچکر محروم رہ گیا اُسی صورت سے کیا مین بھی محروم رہتا یہ تو کبھی نہوتا کہ آپ
ایسے متبرک کی خدمت مین نہ حاضر ہوتا یہ سنکے خواجہ کو جواب ملا کہ تو سچ کہتا ہی کہ یہ کیونکر ہو سکتا تھا ہمکو
خود تیرے آنے کی خبر ہوگئی تھی مگر ہمنے اس خیال سے تامل کیا کہ دیکھین تجکو بھی کچھ خیال ہی یا تو طریقہ
تجارت سے واقف ہی یا نہین ہمنے صرف تیری آگاہی کے لیے بذریعہ چوبدار خبر کی تو بڑا امر دلایق
اور بامروت معلوم ہوتا ہی اب تو بیان کر تیرا آنا کدھر سے ہوا خواجہ حسین نے کہا کہ مین بردۂ ظلمات
سے آیا ہون آپ کی شہرت سنکے آپ کے جمال کے اشتیاق مین یہان حاضر ہوا اور کل حالت بیان کیے
یہ سنکے آواز آئی کہ ہم تیرے تمام حال سے ماہر ہین مگر تیری زبان سے سننے کے زیادہ مشتاق ہین ہان کیا کیا مال
لایا ہی جو مال لایا ہو اُسکو لیکر پردے کے اندر ہمراہ خونخوار کے حاضر ہو یہ سنکے خواجہ نے تمام صندوقچے
لیے اور خونخوار کے ہمراہ اندرون پردہ گئے جاکر خواجہ حسین نے دیکھا کہ عقب پردہ تخت پر ایک جوان
کہ جسکا سن ۱۸ اٹھارہ ۱۹ انیس برس کا ہوگا لباس پر تکلف پہنے ہوئے تاج سر پر رکھا ہوا منھ پر نقاب پڑی ہوئی
بڑے کبر و غرور سے ایک تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا ہی گلے مین موتیون کے مالے پڑے ہوے بازوؤن
پر الماس کی ایلے بندھے ہوئے تاج مین بجاے پر ہما کے الماس کی تراشی ہوئی کلغی لگی ہوئی ہی سامنے منھ کے
پیشانی پر ایک لعل بدخشان کی جسکی ضو سے تمام وہ جگہ روشن ہی تاج مین لگا ہی سر پر مروحہ جنبانی ہو رہی ہی
مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ہی ایک بنگرہ زرنار استادہ ہی کہ اُسکے ستون الماس نگار ہین تمام فرش مخمل سبز کا لگا ہوا
ہی اُسپر کارچوبی کام کیا ہوا حاشیہ بنا ہوا ہی جدھر آنکھ اُٹھاکر دیکھو طرفہ بہار معلوم ہوتی ہی ہر طرف چمنبندی
کی ہوئی ہی جواہرات کے درخت لگے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا اصلی چمن ہی پھول برس رہے
ہین خوشبو چلی آتی ہی قد آدم آئینہ لگے ہوئے ہین جنکے چوکھٹے طلائی ہین اُنپر جواہرات نصب ہی لخلخہ کے
لوٹے جابجا رکھے ہین عودسوز اگرسوز روشن ہین مشک و عنبر و عود و اگر سلگ رہا ہی خوشبو سے تمام درجہ
مہکا ہوا ہی یہ حال دیکھکر خواجہ نے بڑا تعجب کیا اور خیال کیا کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہی بس خواجہ نے
جھک کر مجرا کیا اور وہ صندوقچے نذر گذرانے برجیس نے اُسپر ہاتھ رکھا اور کہا کہ ہان حاضر کرو
یہ صدا دینا تھا کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی روبرو تخت کے آئی برجیس نے خونخوار کو اشارہ کیا اُسنے
تورہ پوش اُٹھایا برجیس نے خواجہ سے کہا کہ یہ خلعت تمکو ہماری سرکار سے مرحمت ہوا ہی تم بہت
خلیق و شیرین زبان ہو ہمکو تمھاری گفتگو بہت پسند آئی جو مال کہ تمھارے پاس ہی ہمکو دکھاؤ خواجہ
نے تسلیم کر کے وہ خلعت لیکر اُسی وقت پہن لیا جو جواہرات برائے فروخت لائے تھے پیش کیا بس
برجیس نے سب پسند کیا اور کہا کہ اسکی قیمت تمھارے مکان پر پہونچ جاے گی خواجہ نے کہا کہ
جب آپ کی مرضی مبارک ہو کوئی جلدی نہین میرا جس قدر مال ہی سب خداوند ہی سے صدقہ ہی اسکی کیا

حقیقت ہے مین تو صرف چشم عنایت کا خواستگار ہون برجیس نے جواب دیا کہ تم بہت مرد لائق ہو جب تک
تم یہان ہو میرے دربار مین ہر روز آیا کرنا خواجہ نے کہا کہ مین جب تک ہون روز حاضر دربار ہوا
کرونگا حکم ہوا کہ جاؤ اپنے مقام پر بیٹھو جب دربار برخاست ہوگا تب تم بھی اپنے مقام پر جانا
خواجہ یہ سنکے آداب بجالاکر بیرون پردہ ہمراہ خونخوار کے آئے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے خونخوار اپنے
مقام پر آکر بیٹھا تا اینکہ دربار کے برخاست ہونے کا وقت آیا دربار برخاست ہونے لگا اہل دربار اٹھ اٹھکر
رخصت ہوکر جانے لگے خواجہ بھی رخصت ہوکر اپنے مقام کی طرف چلے راہ مین اپنے ہمراہیون سے
کہنے لگے کہ یہ کوئی بڑا ساحر زبردست و مکار معلوم ہوتا ہے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہے بڑے بڑے
شعبدے دکھاتا ہے اس برجیس کا کوئی ساحر مربی ہے یہ سب اُسی کی کاریگری ہے یہ تمام اقلیم کفر آباد ہے
یہان قیام کرنا بیکار ہے میرا ایمان دل نہین لگتا مین یہان سے بہت جلد کوچ کرتا ہون یہان سوا سے
کلنٹ و ناقوس کے اذان کی صدا تک نہین آتی ہے ایسی ایسی باتین اور افسوس کرتے ہوئے کہ یہ تمام
ملک کفرستان ہوگیا ہے اپنے مقام پر پہونچے اور اسی افسوس مین دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ دیکھا
چوبدار شاہی اُسکے عقب مین ایک صندوق طلائی اُنکی دوکان پر آیا اور کہا کہ یہ روپیہ آپ کے مال کی
قیمت کا موجود ہے یہ کہکر وہ صندوق کھول کر تین توڑے زر سرخ کے خواجہ کو دیے اور ایک کاغذ
دیا کہ اسپر دستخط کر دیجیے خواجہ نے اُسپر اپنے نام کے نیچے دستخط کر دیے گویا یہ رسید تھی اور وہ چوبدار
مع اُس صندوق کے چلا گیا قاعدہ یہ تھا کہ برجیس جو مال خرید کرتا تھا اُسکی قیمت دونی صاحب مال کو
اُسکے مقام پر بذریعہ قبلہ ہاے سحر کے پہونچا دیتا یہی قاعدہ مقرر ہے یہان تک کہ وہ بھی دن تمام ہوا رات
بسر ہوئی دوسرا دن آیا یہان وہ دن ہے کہ جو دن جشن کا مقرر ہوا تھا بوقت سحر سب دربار مین آئے
جب تک دربار آراستہ رہا حاضر رہے اُسکے بعد سب رخصت ہوکر اپنے مقام کو روانہ ہوئے یہان تک کہ
دن ختم ہوا شام ہوئی یکایک تمام شہر مین خود بخود علاوہ روشنی کے اور روشنی ہوگئی ہر گلی کوچہ مین مثل
چاندنی کے روشنی تھی ہر ایک کے کان مین صدا گانے کی آنے لگی اب اہل شہر طرف قلعہ کے روانہ ہوئے
داخل قلعہ ہوکر طرف خانۂ عیش کے دعوت کھانے چلے قلعہ کو خوب آراستہ دیکھا وہ وہ عجائبات نظر آئے
کہ جو کبھی نہ دیکھے تھے خواجہ حسین بھی مع اپنے ملازمون کے گئے تھے کیونکہ عام دربار تھا و حکم عام تھا کہ سب اہل
کی دعوت ہے کہین پر تو گل سرخ برستے دیکھے کہین گل لالہ کہین بیلا کہین چنبیلی کہین کیوڑا تمام قلعہ کو شیشہ
آلات سے آراستہ پایا اسقدر روشنی تھی کہ اگر کوئی چاہے تو اُس روشنی مین سوزن باریک مین رشتہ ڈالے
ایسی روشنی تھی کہ نابینا بغیر کسی کی اعانت کے باوجودیکہ کور ہے گر چلا جاے کوئی اسکو زحمت نہو ہر مقام پر
نئے نئے راگ و رنگ کی صدا آتی تھی یہ کیسے کیسے طائران خوش گلو و خوش الحان کے بولنے کی صدا آتی تھی
یہ معلوم ہوتا تھا کہ وقت سحر ہے یعنے صبح صادق کا ہنگام ہے یہ سب اہل شہر سیر کرتے ہوئے انھین کے ہمراہ
خواجہ حسین بھی تھے کہ در خانۂ عیش پر پہونچے دیکھا کہ مجمع اہل شہر کا ہے یہ لوگ بھی داخل مکان ہوئے خواجہ
بھی گئے خواجہ نے اُس مکان کو بہت وسیع پایا جابجا چمن بندی دیکھی خوب آراستہ تھا مگر دیکھا کہ کوئی
منتظم و محافظ نظر نہین آتا ہے دسترخوان کئی مقام پر آراستہ ہین لوگ اُسپر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے ہین
جسکو جس چیز کی احتیاج ہوتی ہے وہ خیال کرتے ہی فوراً مہیا ہو جاتی ہے مگر کوئی دینے والا نظر نہین آتا ہے
ایک جانب امیران شہر جمع ہین ایک سمت غریب و غربا ہین ایک مقام پر تمام اہل لشکر کا مجمع ہے ایک طرف
تاجران شہر و دیگر پیشہ ور ہین ایک مقام پر شاہزادگان و شاہان دیگر ممالک ہین خواجہ حسین

بھی اُنھین تاجر ون بن جاکر بیٹھ گئے جو لوگ کہ کھانے سے فراغت کرکے اُٹھے اُنھین عطر و پان و ہار وغیرہ
ملے مگر یہ کہ کوئی موجود نہین خواجہ نے دیکھا کہ ان سب نے ایک طرف کو سلام رخصتی کیا اور چل کھڑے ہوئے
صدا آئی کہ اور لوگ آئین اب کی مرتبہ یہ سب اسکے سبب جن مین خواجہ بھی شامل تھے دسترخوان پر جا کر
بیٹھے خواجہ نے دیکھا تھا کہ جسقدر لوگ آتے ہین اُتنی کرسیان خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتی ہین جب وہ کھانا
کھاکر رخصت ہوکر چلے جاتے ہین وہ غائب ہوجاتی ہین یہ طریقہ بھی دیکھکر خواجہ کو حیرت ہوئی اب تو خواجہ
کو حیرت بالائے حیرت ہوئی یقین کامل ہوگیا کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی خواجہ حسین بھی جاکر دسترخوان پر بیٹھے
جب سب لوگ بیٹھ چکے تھے ابھی تک کوئی چیز دسترخوان پر نہ تھی جب سب جمع ہو چکے اُسوقت دسترخوان
ہر قسم کی نعمت سے مملو گیا اور صدا آئی کہ جسکو جس چیز کی خواہش ہو علاوہ ان اشیا کے وہ اپنے دل مین
خیال کرلے اُسکو ملجائے گی یہ صدا سُنکے خواجہ نے براے امتحان اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اسوقت
تازے تازے کباب ماہی ہوتے تو مین کھاتا یہ خیال کرتا تھا کہ فوراً کباب ماہی کے رکابی مین لگے
ہوئے موجود ہو گئے جسنے جو خواہش کی اُسکے لیے موجود ہوگیا خواجہ حسین یہ واقعہ دیکھکر دل مین کہنے
لگا کہ افسوس کیا غضب ہی کہ یہ سحر مین مبتلا ہین یہ ظالم تمام عالم کو ایسے ایسے شعبدے کرکے گمراہ کرے گا
یہ ایسے ایسے خیال دل مین کر رہے ہین یہان تک کہ کھانا کھا کر سب کے سب اُٹھے منھ ہاتھ دھویا اسی طور
سے پھول پان عطر وغیرہ ملا اور سب اُسی جانب جدھر سے صدا آتی تھی سلام کرکے اپنے اپنے مقام کو چلے
راہ مین ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ قدرت ہمنے کبھی خداوند لقا مین بھی نہ دیکھی تھی جو یہان نظر
آئی باوجودیکہ وہ بہت بڑی خدائی کرتے تھے جو جو قدرت نمائی اُنھون نے کی اسکے روبرو اُسکی کوئی حقیقت
نہ تھی ثابت ہوگیا کہ یہ اصلی خدا ہین دوسرے نے کہا کہ بھائی سچ کہتے ہو کہ یہ قدرت ہمنے خداوند سنجر مین بھی
نہین دیکھی واقعی وہ لوگ گمراہ کرنیوالے لوگ تھے ضرور انکے بندے تھے جو لوگ آفتاب پرست سے قبل سے تھے
وہ بولے کہ قبل مین بھی یہ مذہب کچھ دنون رواج پایا تھا مگر پھر اہل اسلام نے اُسکو برباد کر دیا نہ معلوم
یہ وہی خداوند ہین یا وہ بھی مثل لقا وغیرہ کے تھے باہم کئی مذہب کے لوگون سے جو کہ نئے نئے آفتاب پرست
ہوئے تھے یہ صلاح ہوئی کہ سب ملکر ایک درخواست اس مضمون کی دین کہ اے خداوند ہمپر یہ ظاہر ہو جائے
کہ جن جن کی ہم پرستش کرتے تھے وہ اصلی خدا تھے یا تیرے بندے تھے وہ رات بسر ہوئی یہان رات بھر
خانۂ عیش مین سب کی دعوت ہوئی یہ بھی مقام خیال کرنے کا ہی کہ قریب ایک کرور کے مع لشکر و رعایا و مسافر
وغیرہ کے تھے سب کے کھانے سے رات بھر مین فراغت ہوگئی یہان تک کہ سحر ہوئی دربار آراستہ ہوا
سب اہل دربار حاضر دربار ہوئے خواجہ حسین بھی روز دربار مین حاضر ہوتے ہین یہی لوگ موجود ہین کہ وہ
اہل شہر جو کہ نئے نئے آفتاب پرست ہوئے ہین اور باہم رات کو صلاح درخواست کی ہوئی تھی آ کے
اور آکر ایک مقام پر جمع ہوئے اور اس مضمون کی درخواست بہت خوشخط تحریر کرائی کہ اے خداوند یہ ہمپر ظاہر
ہو جائے کہ لقا و زمرد ثانی و فرعون ثانی و سنجر و ماہتاب و ستارے و زبرجد شاہ و مار وغیرہ
جنکی مخلوق پرستش کرتے تھے اور بخدائی مانتے تھے یہ سب اصلی خدا تھے یا تیرے بندے تھے اور یہ ہمپر
ظاہر کر کہ جو خداوند آفتاب زمانہ سابق مین تھے اور انکا مذہب رواج پا گیا تھا انکو لوگ خدا جانتے
تھے اور ہبیرہ اعظم کے لقب سے مشہور تھے آپکی ذات والا صفات تھی یا وہ بھی مثل لقا وغیرہ کے تھے یہ لکھ
اور سب نے اپنے دستخط کرکے ایک معزز شخص کے ذریعہ سے خدمت بدجیس مین روانہ کی وہ عرضی لیکر
دربار مین پہونچا درگہ سالار نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کیون آئے ہو اُسنے کہا کہ مین اہل شہر کی عرضی

لیکر آیا ہون کہ اُسکو خدمت مین نائب خداوند کی پیش کرون یہ سُنکے درگہ سالار اندر گنبد کے گیا خونخوار سے
عرض کیا خونخوار نے وہی تقریر قریب پردہ جاکر عرض کی صدا آئی کہ اُسکو طلب کرکے عرضی ہماری خدمت
مین پیش کرو بس خونخوار نے درگہ سالار سے کہا کہ اُسکو بھیجدو درگہ سالار نے جاکر اسکو اندر روانہ
کیا وہ سب درجے طے کرکے خاص دربار مین آیا اور قواعد شاہی بجالایا اُسکو کرسی بحکم برجیس بیٹھنے کو ملی اُسنے
وہ عرضی افریق کو دی کہ اسکو نائب خداوند کی خدمت مین پیش کرو افریق نے وہ عرضی لیکر اندر پردہ کے
جاکر پیش کی برجیس نے کہا کہ دبیر کو طلب کرو بس یہ حکم دینا تھا کہ دبیر حاضر ہوا برجیس نے کہا کہ گو مین مضمون عرضی سے بخوبی واقف
ہون مگر اہل دربار ہنوز واقف نہین وہ سُن لین کہ اہل شہر نے عرضی مین کیا تحریر کیا ہے اسکو بصدائے بلند پڑھو دبیر نے پڑھنا
شروع کیا تمام حاضرین دربار مع خواجہ حسین کے سب نے سنا اور دل مین کہا کہ اہل شہر نے خوب ترکیب یہ نکالی ہے اس سے ہمیں
بھی ظاہر ہو جائیگا جب کل عرضی تمام ہوئی برجیس نے افریق سے کہا کہ اس شخص سے کہنا کہ اسکا جواب
کل ملیگا اور منادی کردو کہ کل کل اہل شہر داخل قلعہ ہون تاکہ اُنپر بھی ظاہر ہو جائے کہ جنھے دین اصلی
قبول کیا ہے پہلے ہم گمراہ تھے یہی حکم افریق نے آکے اس سے کہدیا کہ کل تم آنا تمکو اسکا جواب ملیگا
وہ یہ سُنکے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آیا اور سب سے کل حال کہا کہ کل جواب ملیگا وہ لوگ یہ سُنکے اپنے اپنے
گھر گئے اور دربار برخاست ہوا اپنے اپنے مقام پر آئے افریق نے کوتوال سے کہا کہ یہ منادی کرادو کہ کل
سب اہل شہر زیر گنبد آفتاب نما حاضر ہون کیونکہ نائب خداوند اپنی زبان سے ارشاد فرمائینگے بموجب حکم
کوتوال نے منادی کرادی تمام اہل شہر کو معلوم ہو گیا کہ کل کیونکہ نائب خداوند تقریر فرماوینگے دیکھیے کیسا
فرماتے ہین وہ دن تمام اہل شہر کو اسی فکر مین تمام ہوا رات آئی وہ رات بھی بسر ہوئی بوقت سحر دربار تخت
ہوا وہ لوگ مع اُس شخص کے جو کہ عرضی لیکر گیا تھا حاضر دربار ہوے دربار جمع ہوا ادھر زیر دربار لینے
اُس گنبد کے نیچے سب اہل شہر آکر جمع ہوے خواجہ حسین بھی حاضر دربار تھا کہ برجیس نے خونخوار
کو اندر پردے کے طلب کیا اور کہا کہ جو اس عرضی پر دستخط خداوند کی طرف سے ہوئے ہین سب اہل دربار
کو سنادو اور عرضی دستخط شدہ انکو دیدو اُسکے بعد جو ہمکو تقریر کرنا ہوگی ہم تمام اہل مجمع کے روبرو دریچۂ قدرت
سے سر نکال کر کرینگے کیونکہ دیکھو بموجب ہمارے حکم کے سب اہل شہر زیر گنبد جمع ہین یہ سُنکے خونخوار نے
وہ عرضی لاکر جو اُسپر دستخط ہوے تھے دبیر سے کہا کہ پڑھو دبیر نے پڑھنا شروع کیا اُسپر یہ دستخط ہوئے تھے
کہ تمکو معلوم ہو کہ واقعی یہ سب خدا لسے باطل تھے کیا لقا کیا زرجمہر کیا زمرد وغیرہ ان سب کو مین نے اپنی
قدرت سے پیدا کیا تھا چونکہ انکو مین نے دولت و حشمت بہت عنایت کی تھی اور بہت سے ملکون پر حاکم
کیا تھا وہ دعوے خدائی کا کرنے لگے پہلے تو مین نے خیال کیا کہ اب یہ اپنے فعل سے باز آئینگے جب
دیکھا کہ وہ کسی طور سے باز نہین آتے ہین اور مغرور ہو گئے ہین مجکو غصہ آگیا مین نے ایک فرقہ نیا پیدا کیا جو کہ
خدائے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین اور اپنے خدا کو کہتے ہین کہ وہ سب کا خالق ہے اور تمام دنیا اسکی خلق
کی ہوئی ہے پس اُنھون نے کس طور سے ان سب مذہبون کو مثل حرف غلط کے صفحۂ دنیا پر سے مٹا دیا
اور قلم انداز کیا سوائے دو چار ملکون کے جو کہ باقی رہ گئے تھے اور اب بھی ہین کہ اُنکا اس طرف گذر نہین
ہوا وہ بھی مثل اُن سب کے اُنکے قبضہ مین آتے اور کوئی غیر مذہب سوائے مذہب اسلام کے تمام دنیا پر
نہوتا اور یہی میرا قصد تھا کہ مین ایسا ہی کرون کہ یہ جو دو چار یا دس بیس ملک باقی ہین جن مین مذاہب
مختلف ابھی تک جاری ہین انکو بھی اُن خداپرستون کے ہاتھ سے برباد کرادون پھر مین ظہور کرون جبکہ
ایک مذہب خدائے نادیدہ کے ماننے والون کا رہجائے اُسوقت مین ظاہر ہوکر اُنکو ترغیب کرون

کہ آفتاب پرستی قبول کر دین تمہارا خدا ہون اگر وہ مان لین تو خیر ورنہ اُنپر عذاب نازل کرکے اُنکو نیست و نابود کر دون
اور تمام عالم مین آفتاب پرستی رائج ہو جاے مگر بابدولت نے خورشید اپنے بندۂ خاص کے یہان ایک صورت ایسی پیدا کی
کہ جسکو دیکھکر خود بابدولت فریفتہ ہو گئے اور خیال کیا کہ یہ کسی بندہ کے تصرف مین کیون آئے بابدولت خود
کیون نہ اپنے تصرف خاص مین لائین اور اپنے نور خالص سے اسکے شکم سے ایک طفل حسین و دختر جمیل
پیدا کرین کہ جسکو اپنا نائب کرکے مذہب آفتاب پرستی کو رواج دین اپنی خدائی کی ترقی کرین یہ جو کچھ ملک مختلف مذہبون سے آباد
ہین یہ بھی رفتہ رفتہ مذہب آفتاب پرستی قبول کر لینگے کیونکہ اب اہل اسلام نے بہت سر اُٹھایا ہے مغرور ہو گئے ہین انکی سزا اب
لازم ہے دوسرے زیادہ تر اس خیال سے کہ یہ بندی تیرے پسند آئی ہے اور جوان بھی خوب ہوئی ہے اب تصرف مین لانیکے قابل ہے تصرف
مین لاؤ پس عقد کیا اور اپنا قبضہ اپنے مال پر کیا پس تمکو معلوم ہو کہ بعد اسکے جو کچھ گذرا وہ ظاہر ہے اور مین ہی خدا اے
اصلی ہون وہ سب خدا اے باطل تھے اور نالائق تھے خدا ہوتے اور یون بندون سے بھاگتے پھرتے اور
دامن مین بندون کے پناہ لیتے نہ کہ بندے خود اُنسے پناہ کے خواستگار ہوتے اور بندون کے ہاتھ سے مثل
سگ و خوک یون مارے جاتے اور کہین پناہ نہ ملتی یہ صفت خدائی نہین ہے خصوصاً لقا تو ایک میری درگاہ
کا سگ خارشتی تھا چونکہ اُسنے ایک زمانہ مین بہت خدمت کی تھی بدین سبب مین نے اسکو اسقدر ثروت دی
کہ وہ تمام ہیجدہ ہزار ملک باختر کا مالک ہوا اور اسقدر مغرور ہوا کہ دعوی خدائی کرنے لگا مگر کیسا ذلیل
و خوار کئے اُسکی موت مارا گیا اُسکا لڑکا زمرد کہ جسکو خاک تمیز نہ تھی اُسنے بھی دعوے خدائی کیا اُسکی جو گت
ہوئی وہ سب پر ظاہر ہے پس خیال کرلو کہ یہ ہی خدائی کی اور خدائی کی شان ہے ہان بیشک مین خدا ہون اور
میری قدرت و طاقت تم سب پر ظاہر ہے اور آیندہ ظاہر ہوگی یہ میرا نائب و فرزند جو جو کام کرے گا وہ
سب مثل میرے کیے ہوے کے ہین کیونکہ مین نے اسکو اپنی خدائی کا مختار کیا ہے اور کیون نہ کرتا کہ
فرزند ہے باپ کی وراثت فرزند کو پہونچتی ہے فرزند اُسکی کل بالون کا مالک ہے پس تم لوگ میرے فرزند کو
اپنا خدا تصور کرو اور اُسکی بندگی سے کبھی سرتابی نہ کرنا ورنہ مثل اور لوگون کے تمہاری بھی گت ہوگی
کیونکہ غرور و کبر سواے میری ذات اور میرے فرزند کی ذات کے کسی کو زیبا نہین ہے اور نہ مین کسیکا
غرور پسند کرتا ہون اور یہ جو تمنے دریافت کیا کہ زمانہ سابق مین جو مذہب آفتاب پرستی جاری ہوا تھا اسوقت
بھی آپ ہی کی ذات تھی یا وہ بھی مثل لقا وغیرہ کے تھا وہ بھی مین ہی تھا اور مین نے قصد کیا تھا کہ ایرج
کے ذریعہ سے رواج دون کہ وہ بہت جری و دریا ور تھا اور خیال کیا تھا کہ لقا وغیرہ کو خیال ہوگا وہ
بھی قبول کرینگے مگر وہ لوگ بھی اپنی شجاعت اور پہلوانی پر غرور کرنے لگے اور مجکو بھول گئے کہ میری طاقت
دی ہوئی اور میری قوت عنایت کی ہوئی اُسپر یہ ناز کہ ہم پہلوان زبردست اور مرد جری ہین پس جبتک
کہ وہ میری اطاعت اور پرستش بانکسار کیا کیے اور میری خدائی کو مانا کیے اور اپنا خدا جانا کیے مین نے اُنکی
مدد کی اور اٹھارہ برس تک ایرج کو تمام ممالک اسلام سے لڑوایا اور اُسکی شوکت کو ترقی
دی اور اسقدر قوت دی کہ اُسنے سواے چند سردارون کے سب سرداران لشکر اسلام کو زیر کر لیا پس
اُسکو غرور ہو گیا مجکو بڑا صدمہ ہوا مین نے اُسکو صاحبقران کے ہاتھ سے زیر کرایا اتنی اسکی عزت رکھی
کہ کسی اور نے سردار سے نہ زیر کرایا پس اُسوقت سے خداوند نے اپنے کو پوشیدہ کر لیا اور بابدولت
خاموش ہو کر آسمان پر بیٹھ رہے کہ ان سب کو آپس مین باہم جنگ فنا کر لینے دو جب ایک مذہب
ہو جائیگا اُسوقت ظاہر ہو کر اُسکو نابود کرتا اور اپنی خدائی کی شان دکھاتا مگر اسپر بھی چند ملک
ایسے ہے کہ جو مجکو مانتے جاتے تھے وہ میرے بندے خاص تھے مثل خورشید و شیران و بیران

وغیرہ کے اور اسی طور سے میری بھی اُسپر بڑی چشم عنایت تھی خصوصاً خورشید پر اُسکے صلہ مین اُسکی اتنی بڑی قدر کی کہ اُسکی دختر کو اپنے تصرف مین لایا اپنا نور خالص اُسکے جامۂ تاریک مین اُتارا اور اپنے نور جمال سے روشن کیا اُسکے عوض مین کہ جو کہ وہ اپنے مذہب قدیم پر قایم رہا اور نہ پھرا اُسکے نبیرے کو گو میرا فرزند تھا اگر میری مرضی نہوتی تو کیونکر نائب ہو سکتا اور آئینا بہ اصاحب اختیار ہوا میرا اور جسکو جی چاہتا یہ شرف عنایت کرتا مگر صرف اُسکے خلوص عقیدت کے سبب سے یہ مرتبہ دیا گیا کہ اسکو اپنا نائب کیا اور تم لوگون کو اُسکے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور کارخانہ خدائی اُسکے خاندان مین دیا کہ اب برجیس خدائی کرے یہ سبب تھا کہ مین نے اس زمانہ مین صرف تھوڑے دنون کے لیے اپنے کو ظاہر کیا تھا کہ دیکھون کون کون میری بندگی کرتا ہے اور کون کون نہین کرتا اور کون بندگی کرکے ترک کرتا ہے اور کون اُسی مقام پر قایم رہتا ہے اچھا بدولت ... تم سب کو اپنے کل راز پوشیدہ سے آگاہ کیا وہ جو شک تمھارے دل مین پیدا ہوا تھا وہ برطرف ہو گیا اب تم سب کے دل کا حال جانتا ہون مین تمھارا خدا ہون یہ بھی ظاہر کیے دیتا ہون کہ وہ سزا اس گمراہی کی اہل اسلام کو ملیگی کہ اُنکے حال پر ماہیان دریا و طائران ہوا افسوس کرینگے اگر اُنھون نے میرے حکم سے سرتابی کی اور میری خدائی کو بھی مثل اور خدائیون کے خیال کیا معاذ اللہ اُس کافر نے تحریر کیا تھا کہ وہ جو خدا سے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین او سا اپنا خدا جانتے ہین وہ بالکل کافر ہین نہ کوئی خدا ہے نہ دیدہ ہے سوائے میرے مین سب کا خدا ہون اور سب میرے بندے ہین مین الیکدم مین تو آسمان و زمین کو خاک سیاہ کر سکتا ہون وہ لوگ تمام عالم کو گمراہ کرتے ہین اور جو اُنکے ساتھ ہین وہ سب گمراہ ہین اگر میری مرضی کے خلاف رہے تو سب کو داخل دوزخ کرونگا اب مین کہان تک تمھے اس حال کو بیان کرون اس میری تحریر کو تھوڑا نہ جاننا بلکہ اسکو ایک دفتر خیال کرنا جو جو مین نے تمسے حکم کیا ہے اُسکے خلاف کبھی نہ کرنا ورنہ اپنی سزا اپنی کنار مین دیکھوگے آیندہ تمکو اختیار ہے بس مین نے ختم کیا یہ مضمون تجلی خاص خداوند سب کے سب اہل دربار کانپ گئے اور لرز گئے اُنکے بدنون مین رعشہ پڑ گیا اور توبہ توبہ کرنے لگے اور یہ نوبت ہوئی کہ سب ایک مرتبہ از درجہ بالا تا درجۂ آخر سجدے کو جھک گئے مگر خواجہ حسین بھی بسبب اسکے کہ اگر مین سجدہ نہ کرون اور یہ ساحر ہے اُسکو حال کھلجائے اور کوئی سحر کرے کہ مین بھی مثل ان سب کے گمراہ ہو جاؤن تو کیا فائدہ دو انگلیون کی محراب بناکر یہ بھی سجدہ کو خم ہوئے اور کہا کہ اے خالق برحق تو لائق سجدہ ہے یہ کیندی کیا ہے جو مین اسکو سجدہ کرونگا تو وحدہ لاشریک ہے یہ کہکر یہ شعر آہستہ زبان پر جاری کیا شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید ✤ وحدہ لاشریک لہ گوید ✤ سب نے سجدے سے سر اُٹھائے یہ بھی اُٹھے مگر دل مین توبہ توبہ کرتے ہوئے اور قصد کر لیا کہ مین آجسے دربار مین نہ آونگا بلکہ آج ہی کوچ کرکے اور کسی طرف چلا جاؤنگا اور جاکر اہل اسلام کو اس حال سے آگاہ کرونگا تاکہ وہ لوگ آکر اس کفرستان کو اسلام آباد کرین یہ تو بڑا غضب ہے یہ تو اپنے دل مین یہ خیال کر رہے تھے اُدھر جب سب سجدہ کرنے کو جھکے تو خونخوار نے وہ عرضی دستخط شدہ اُسکو دی جس نے عرضی دی تھی اور کہا کہ تو نے سن لیا جو عرضی پر دستخط ہوا ہے لیجا کر یہ سبکو دکھا دینا خونخوار جب عرضی دیچکا برجیس نے صدا دی کہ ادھر آ جب وہ بردے مین گیا تو برجیس نے کہا کہ تم اس دریچے سے سر نکالکر کہو کہ سب ہوشیار ہو جائین نائب خدا وند اپنا جلوہ دکھاتے ہین اور جو اُنکو بیان کرنا ہے وہ بیان کرتے ہین یہ سُنکے خونخوار نے اُس دریچے سے سر باہر نکالا دیکھا کہ کوسون آدمی ہی آدمی ہین دس برس کے لڑکے سے لیکر سو برس کا بوڑھا تک اُس مقام پر ہے اگر تھالی پھینکی جاے

تو سر ہی سر جاے اسقدر کثرت مردم تھی خونخوار نے سر نکال کر بصداے بلند کہا کہ ای اہل مجمع ہوشیار و خبردار باشید
نایب خداوند سب کو اپنا جمال دکھانے آتے ہین دریچۂ قدرت مین اور اپنی زبان درفشان سے کچھ ارشاد
کرینگے یہ سُننا تھا کہ سب مودب ہو گئے یہ بھی امر تعجب خیز ہی کہ ایک مرتبہ مین سب اہل مجمع کو خبر ہوگئی آفتاب
نے بذریعہ سحر کے سب کو ہوشیار کر دیا یہ صدا دے کر خونخوار ہٹ آیا تب برجیس تخت پر سے اُٹھا اور
اُس دریچہ مین آیا سر باہر نکالا اور منھ سے نقاب اُٹھائی برق چمکی سب کے سب بیہوش ہو گئے سجدے کو خم
ہوئے جب ہوش آیا سر سجدے سے سب نے بلند کیا اُسوقت وہی تقریر برجیس نے جو کہ اُس عرضی پر
تحریر تھی بیان کی اور بہت سی مذمت لقا وغیرہ کی زبان پر لایا اور کہا کہ مین تمھارا خدا ہون اور نایب و فرزند خداوند
ہون میری اطاعت و بندگی تم سب پر واجب ہی جو میری اطاعت سے منحرف ہوگا اُسکا مقام دوزخ ہی یہ
تقریر جو اہل شہر نے سُنی سب کے سب خاموش ہو رہے کسی نے دم نہ مارا بلکہ خوف کے سبب سے یہ حالت
ہوئی کہ فرط خوف سے سبکے بند بند کانپنے لگے رگون پر افراط خوف سے عرق آگیا سب تھرا کر رہ گئے گویا
مرغ روح قفس جسم سے پرواز کر گیا یا حواس خمسہ مثل طایران خوف خوردہ کے باختہ ہو گئے تھے یہ حالت بڑے
عرصہ تک سبکی رہی اُدھر برجیس یہ تقریر کرکے تخت پر آکر بیٹھا سب کے حواس درست ہوئے تو یکایک سب کو
پھول پان سے کوئی دینے والا نظر نہ آتا تھا سب کے ہاتھون مین یہ اشیا خود بخود پہونچ جاتی تھین جب سبکو
برابر سے تقسیم ہو چکا اُسوقت صدا آئی کہ اب آپ لوگ تشریف لیجائین جو حکم دیتا تھا وہ میرا نایب دیکھا
بس اسکے خلاف نہو اور اسی مضمون کا ایک اشتہار قلعہ کے پھاٹک پر لگا دیا گیا ہی جسکا جی چاہے دیکھ لے یہ سنتے
سب اہل شہر طرف قلعہ کے چلے دیکھا کہ واقعی اُسی مضمون کا ایک بہت بڑا تختہ طلائی کہ جسپر آب زر و رنگ
سے وہی عبارت تحریر تھی جو کہ نایب خداوند نے اُنکے روبرو بیان کی تھی یہ طرفہ واقعہ تھا کہ جو کچھ برجیس
بیان کرتا تھا وہ تمام مجمع سنتا تھا باوجودیکہ مجمع کثیر و جم غفیر تھا اہل شہر وہ عبارت مرقومہ بالا جسمین تمام
مذہبون کی مذمت تحریر تھی اور خصوصاً لقا وغیرہ کی تو از حد برا بیان انکی شان مین کلمہ فحش تحریر تھے اور خداے
برحق کی گو مذمت نہ تھی مگر اہل اسلام کی شان مین بہت کچھ تھا اور اپنی از حد تعریف و توصیف تھی اور ہر
مقام پر یہی تحریر تھا کہ مین خدا ہون سواے میرے اور خدا نہین ہی اہل اسلام کا بھی مذہب باطل ہی معاذ اللہ
ایسے ایسے بہت سے کلمے تھے اہل شہر یہ عبارت دیکھتے ہوئے خوشی خوشی اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے
ادھر برجیس نے اہل دربار سے کہا کہ سبکے دلون کا حال مجھپر روشن ہی کہ بعض لوگ ایسے ہین کہ جو ابھی
تک ایمان نہین لائے ہین اور اپنے مذہب قدیم پر قایم ہین باوصفیکہ خداوند نے ایسی ایسی قدرتین
دکھائی اسپر بھی اُن کے قلب تاریک مین روشنی ایمان نہ چمکی اور اُسی صورت سے قلب تاریک رہا
ہی یہ ہم سب بیان کیے دیتے ہین کہ جو صاحب اسلام ہین اور خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین اُنکے
قلب تاریک کبھی نہ روشن ہونگے اور یہ نور اُنکے قلب مین نہ چمکیگا وہ اسی کفر و گمراہی مین دنیا سے
سفر کرینگے اور اُنکا مقام دوزخ ہوگا اور میری رحمت اُنکے شریک نہوگی کیونکہ وہ مذہب باطل مین مرینگے
مذہب اسلام کوئی مذہب نہین ہی وہ اپنے خیال مین اُسکو مذہب حق تصور کرتے ہین مذہب حق یہ مذہب
ہی اور مین سب اشیاء کا خالق ہون اور یہ سب میرے بندے ہین اور وہ اہل اسلام گو میرے بندے
ہین مگر بندۂ مغضوب بارگاہ ہین بادولت اُنکو کبھی نہ اپنی رحمت سے بخشین گے اور مین اسوقت دیدہ و دانستہ
اُن لوگون سے چشم پوشی کرتا ہون کہ دیکھون کب تک یہ اُنکی حالت رہتی ہی اور کب تک اُنکے قلب تاریک
رہتے ہین گو کہ وہ میری قدرت دیکھتے ہین اسپر یہ ہی کہ کوئی ساحر ہی اور یہان موجود ہین مگر مین ابھی اُنسے

کچھ نہ ہوگا خود بخود ایمان میرے اوپر لاوینگے مین کیون کوشش کرون اُنکے مقدر مین لکھا ہی کہ بے ایمان مرینگے تا قیامت عذاب مین مبتلا رہینگے بس مین کہان تک بیان کرون یہ کہکر جب حسین خاموش ہو رہا خواجہ حسین خاموش بیٹھا یہ تقریر سنا کیا اور توبہ توبہ اپنے دل مین کیا کیا یہان تک کہ دربار برخاست ہوا سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے خواجہ حسین جو اپنے مقام پر پہونچا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ سامان سفر طیار کردو بلکہ ہمارے رہنے کے قابل نہین ہی یہ کفرستان ہی ہم تو اسلام آباد ملکون کے رہنے والے ہین یہ کفر کیون گوارا کرین جلد یہان سے چلو اس ملک کو چھوڑو خدا یہان سے ایمان کے ساتھ نکالے یہ سنکے ملازمون نے سامان سفر مہیا کیا تھوڑے عرصہ مین خواجہ نے سب سے کہا کہ کیون سامان درست کرچکے عرض کیا جی ہان سب سامان درست ہی خواجہ نے کہا کہ بار کرو تمام اسباب بار کیا گیا انھون نے مکان خالی کرکے قفل دیا اور اُسکی کنجیان لیکر خود یاقوت لال کی دوکان کی جانب چلے ملازمون سے کہا کہ تم آگے روانہ ہو مین یاقوت لال و زمرد لال سے مل لون اور رخصت ہولون تو آتا ہون ملازم یہ سنکے شمالی پھاٹک کی طرف روانہ ہوئے خواجہ حسین مرکب پر سوار یاقوت لعل کی دوکان پر آئے اُس سے صاحب سلامت کی مزاج پرسی کرکے اُسکو کنجیان دین اور کہا یہ کنجیان حاضر ہین مین رخصت ہوتا ہون اُسنے کہا کہ کیون آپکو کے دن آئے ہوئے گذرے کیا سب مال فروخت ہوگیا خواجہ نے کہا کہ جی ہان جو یہانکا مال خرید کرنا تھا مین نے خرید کرلیا اب میرے جانے کے دن آگئے اُسنے کہا کہ تھوڑی دیر تو تشریف رکھیے خواجہ نے کہا کہ دیر ہوتی ہی دوسرے آپکے بھائی سے بھی ملاقات کرنا ہی میرے ملازم اسباب لیکر آگے روانہ ہوئے ہین وہ انتظار کرتے ہونگے بدین سبب مین قیام نہین کرسکتا ہون اُسنے کہا کہ آپکو اختیار ہی انھون نے کہا کہ جو میری خطا ہو معاف فرمایئے گا اُسنے کہا کہ ای خواجہ جب کبھی آپکا یہان آنے کا اتفاق ہو تو ہم سے ضرور ملیے گا خواجہ نے کہا ضرور یہ کہکر اور صاحب سلامت کرکے زمرد لال کی دوکان پر آئے اُس سے بھی ملکر اور آنے کا اقرار کرکے روانہ ہوئے مگر دل مین کہا کہ خدا ایسے کفرستان مین کسی فرویشر کو نہ لائے جہان سواے سحر وساحری کے کوئی بات نہین یہان مُردہ بھی خراب ہو اور زندہ بھی ایسی ایسی باتین دل سے کرتے ہوئے یہ بھی قریب قافلہ پہونچے دیکھا کہ سب لوگ قریب پھاٹک شہر منتظر کھڑے ہین جب یہ داخل قافلہ ہوئے پس اُسی وقت کوچ کردیا اور بیرون شہر نکلکر ایک جانب کو روانہ ہوئے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ آفتاب غروب ہونے لگا انھون نے خیال کیا کہ ابھی شہر قریب ہی اسی مقام پر قیام ہونا بہتر ہی اگر آگے چلون نہ معلوم کیسے مقام پر گذر ہو اور کیا صورت پیش آئے اس سے کل صبح کو روانہ ہونگے یہ خیال کرکے حکم دیا کہ اسی مقام پر قیام کرو اب بوقت سحر یہان سے کوچ کرینگے یہ سنکے ملازمون نے اُسی مقام پر خیمہ وغیرہ برپا کیے خواجہ اُترے چونکہ دن بہت باقی تھا بیٹھے ہوئے سیر کررہے تھے کہ دل پریشان ہوا یہ وہی سفری کپڑے پہنے ہوئے کہ جس مین سب سامان سفر کا موجود رہتا ہی اور تمام اشیاے ضروری کہ نہ معلوم کس مقام پر کس چیز کی احتیاج ہو کیونکہ تمام اشیا بلہ ہوتی ہین کیونکر بارسے نکلین گے اور دقت ہوگی اس سے اپنے پاس رکھتے تھے ٹہلتے ہوئے ایک جانب کو چلے اپنے مقام سے کچھ دور چلے ہونگے کہ ایک صحرا انکو ملا وہ صحرا نمونہ بہشت تھا سبزہ کوسون برنگ دھانی زمین پر روئیدہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا فرش مخمل سبز کا گستردہ ہی جا بجا روش پٹڑی بنی ہوئی ہی درختان میوہ دار قرینہ سے لگے ہوئے ہین مثل معشوقان طناز کے اکڑ رہے ہین کہین پر سرو کہین پر شمشاد کہین پر تختہ لالہ کا کسی مقام پر تختہ گلاب کہین پر کیوڑا کھلا ہوا بیلے کے چمن نئے ہوئے

جوہی چنبیلی موگرہ موتیا مدنبان کوڑیالہ گل شبو کی یہ حالت ہر کہ گویا چاندنی کا کھیت ہر کسی مقام پر گل خودرو کی بہار بلبلین درختون پر بیٹھی ہین گلون سے ناز و نیاز کر رہی ہین طائران خوش الحان چہک رہے ہین کہین فاختہ کہین قمری کہین پر کویل کوک رہی ہر پپیہا پی پی کا شور کر رہا ہر طاؤسان صحرائی یہ حالت صحرا دیکھکر رقص مین مصروف ہین طرفہ بہار ہر عالم فضا ہر موسم خزان کو اُس صحرا مین بار نہین ہر ہر نوک خار مثل مژگان بت طناز کے سبزے پر چشمک زن ہر ہوا ے سرد کے جھونکے چلے آتے ہین خواجہ حسین اُس صحرا کی بہار دیکھکر حمد خدا کرنے لگے یہ زبان پر جاری کیا کہ باغبان قدرت نے کیا خوب چمن بندی کی ہر یہ صحرا لائق سیر ہر شعر اگر فردوس بر روے زمین ست ✤ ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست ✤ اور آگے کو روانہ ہوئے کہ دیکھا ایک نہر آب مصفا سے بھری ہوئی لب گردان اُسکی سنگ مرمر کی جسکو فرہاد ایسے سنگ تراش نے مرمر کے بنایا ہر اُس پر بہ نجی نانذ سے گملے رکھے روش پر اشجار گل خوشبو لگے ہوے ہزارہ نہر مین لگا ہوا اُس سے پانی گر رہا ہر ایک لمحہ بھر یہ اُس مقام پر ٹھہرے وہان سے اور آگے کو روانہ ہوے دیکھا کہ اُس صحرا کے ایک طرف کوہ فلک شکوہ ہر از قلہ کوہ تا پائین کوہ گلون سے بھرا ہوا ہر آبشار جاری ہر شعر ز حرم کوہ تا میدان غبرا ✤ کشیدہ خط گل طغرا بہ طغرا ✤ اُس مقام پر ایسی خنکی ہر کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوے جاتے ہین ہواے سرد جب آتی ہر دماغ جان معطر ہوا جاتا ہر روح کو تازگی حاصل ہوتی ہر چشم کو طراوت خواجہ حسین صحراے سبزہ زار کی ہواے دلکش کھا کر شگفتہ مزاج ہوے پھول پر جو اوس پڑی تھی تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ بتان سیم تن فرش مخمل سبز پر سو رہے ہین **اشعار**

لہلہاتا ہوا چار سو سبزہ زار　　گلستان عالم کے صدقے بہار
تمنا ہو سونے کی دل لوٹ جائے　　نگہ جس طرف اپنی ہر دم اٹھائے

ایسا وہ صحرا تھا کہ جسکو دیکھکر دل نہایت فرحناک و باغ باغ ہو جاے ہواے سرد سے اُس صحرا کی غنچہ دل کو شگفتگی حاصل ہو دماغ معطر ہو جاے اگر بیمار صد سالہ آے تو وہان کی ہوا کھا کر تندرست ہو جاے وہان کی ہوا عیسی دم مسیح نفس تھی سبزے پر نظر لوٹی جاتی تھی اُسکی سبزی نظر مین کھبی جاتی تھی غنچہ دل خواجہ شگفتہ ہوا جاتا تھا **اشعار**

سنگریزے وہان کے سب زردار　　وہ چمک اُس پہاڑ کی وہ نور　　گل خودرو کی جابجا وہ بہار
رفعت اُسکی فلک نے جو دیکھی　　شرم سے گردن اپنی خم کرلی　　ہو خجل جسکے آگے کوہ طور

یہ اُس کوہ و صحرا کو دیکھتے ہو آگے کو چلے ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ ایک بارہ دری بہت رفیع اُسکی بلندی کے روبرو بلندی فلک پست تھی پردے پڑے ہوئے تھے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا روبرو اُسکے بنا ہوا تھا انکو اُسکے دیکھنے کا اشتیاق ہوا پردہ اُٹھا کر اُسکے اندر گئے دیکھا کہ خوب آراستہ ہر چھت پردے شیشہ آلات سے مزین ہر فرش مخمل کاشانی بچھا ہوا ہر **اشعار**

تکلف کے وہ جھاڑ اور وہ کنول　　وہ چھتگیریان زینت انجمن　　وہ فرش زری کی ہر اکجا پھبن
جھلاجھل کے پردے وہ ہر ایک جا　　بلورین وہ مردنگیان بے بدل　　وہ دیوارگیری ہر اک خوشنما
لگی تھین جو تصویرین چارو نطرف　　بچھے تھے جو قالین ہر جا تمام　　تصدق فلک ہوتا تھا صبح و شام
کہین تھے سبوئے مئے لالہ فام　　نظر آتا تھا آئینہ پر تکلف　　کہین کشتیون مین تکلف کے جام
کہین پاندان اور کہین خاصدان　　خمون مین بھری بادۂ مشکناب　　تکلف کے قابون مین شامی کباب
دکھاتے تھے عاشق کو تازہ بہار　　گلابی دھرے تھے کہین عطر دان　　چنگیرون مین بیلا چمیلی کے ہار

طاقون پر گلابیان رکھی ہوئین براسکٹون پر گھڑیان قرینہ سے لگی ہوئین جو کہ مثل عاشقون کے کھڑکھڑ کر رہی تھین پل پل بھر کی خبر دیتی تھین کرسیان ایک جانب جواہر نگار مزین الماس تراش

لگی ہوئین اس سامان سے ثابت ہوتا تھا کہ ابھی ابھی کوئی عاشق مزاج یہان سے اُٹھکر گیا ہی خواجہ حسین
یہ تکلف اور زینت بارہ دری کی دیکھکر مثل آئینہ ششدر ہوکر رہ گیا اور خیال کیا کہ یہ کسی عاشق مزاج
کے سیر کرنے کی جگہہ ہی معلوم ہوتا ہی وہ کہین سیر کو مع اپنے ہمراہیون کے گیا ہی یہ بارہ دری کی سیر کرکے
باہر آئے گو باہر آنے کو جی نہ چاہتا تھا ایسی خوشبو تھی کہ دماغ معطر ہوا جاتا تھا مگر بحالت مجبوری کہ نہ معلوم یہ
کسکا مقام ہی کوئی آجائے اور چور چور کرکے پکڑ لے تو بڑی خرابی ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان سے چلو یہ
اُس بارہ دری سے نکلکر ایک جانب کو روانہ ہوئے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ ایک دریا دیکھا جسکے دوسرے
کنارے کا نشان تک نہین ہی کس زور و شور سے بہہ رہا ہی اُسکے سامنے فلک ایک حباب معلوم ہوتا ہی موجین
پیچ و تاب کھا رہی ہین گرداب پڑ رہے ہین مگر گھڑی گھڑی مُنہ نکالتے ہین گھڑیال پل پل بھر کے بعد
شور کرتے ہین حباب نہین ہین یہ معلوم ہوتا ہی پانی نے آنکھین نکالی ہین لہرین باہم لڑ رہی ہین مچھلیان
کنارے پر آتی ہین ماہیت دریا سے آگاہ کرتی ہین اُس قلزم بے کنار کا پانی شفاف مثل آئینہ صاف نظر
آتا ہی عکس آفتاب عالمتاب پانی مین یون نظر آتا ہی کہ جیسے زیر آب اور ایک آفتاب نکلا ہوا ہی مرجان تہ سے
نظر آتے ہین اور جھلملاتا ہی مروارید صدف خوشنما کی آبرو بڑھاتا ہی خواجہ یہ ساحل ناپیداکنار دیکھکر
اُسکے کنارے بیٹھ گئے مُنہ ہاتھ دھونے لگے کہ دریا مین ایک جانب سے کچھ تلاطم ہوا موجین
آنے لگین لہرین بڑھنے لگین کچھ روشنی سی نظر آئی جیسے آفتاب نکلتا ہی اسنے کہا کہ یہ وقت آفتاب کے
غروب ہونے کا ہی نہ کہ طلوع ہونے کا اگر صبح ہوتی تو مین خیال کرتا کہ آفتاب طلوع کر رہا ہی یہ کیا
واقعہ ہی یہ اپنے دل مین خیال کر رہے تھے کہ دیکھا وہ روشنی قریب آگئی اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ
دیکھا کہ ایک بجرا طلائی اُسپر نمگیرہ زرتار استادہ ہی اور اُسپر آفتاب کی صورت بنی ہوئی نہایت نزاکت
اور چالاکی سے پانی پر روانہ ہی اور چلا آتا ہی اب تو خواجہ اسطرف دیکھنے لگے کہ اُسپر کیسے کیسے حسین و
خوبصورت مہ جبین بیٹھے ہوئے ہین طلائی ڈانڈون سے اُسکو کھیتے چلے آتے ہین اُسپر مور کی صورت
بنی ہوئی ہی عقب مین اُسکے اور سب مورپنکھیان ہین وہ بھی چلی آتی ہین جب وہ قریب پہنچا تو خواجہ
نے دیکھا کہ زیر نمگیرہ مسند زرنگار پر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین بیٹھی ہوئی ہی سرخ جوڑا پہنے گلے مین
ہی گرد و پیش اُسکے اُسکی مصاحبین انیسین جلیسین ہمرازین دمسازین بیٹھی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گرد
ماہتاب ستارے ہین یا جیسے شمع کے گرد پروانے جمع ہین اور باقی تمام مورپنکھیون پر اہل عملہ سوار ہین کہ وہ
سب مورپنکھیان کنارے پر آگئین اُدھر خواجہ نے اپنے کو ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ کر لیا
اور بیٹھکر تماشا دیکھنا شروع کیا خیال کیا کہ دیکھون یہ کون نازنین ہی اور کس غرض سے اس مقام پر
آئی ہی یہ تو اس خیال سے بیٹھے ہوئے ہین ناظرین پر ظاہر ہو کہ یہ نازنین ثریا سے تمکین مشتری
بر جلیس ہی جو کہ بطن سے بدر ریحان کے صلب آفتاب جادو سے پیدا ہوئی ہی اسکا یہ طریقہ ہی کہ اسی
صحرا مین اپنی سیر کرنے کے لیے ایک بارہ دری بنائی ہی کیونکہ اُس صحرا کی بہار اُسکو پسند آئی تھی
تو یہ مقام اُسنے اپنی سیرگاہ کا مقرر کیا تھا ہر روز بوقت سہ پہر بجرے پر سوار ہوکر قلعہ سے آتی ہی اور
نصف شب یہ یہان قیام کرتی ہی بزم ناچ و رنگ و شراب و کباب گرم رہتی ہی حسب معمول قدیم یہ
آج بھی آئی اور بجرے سے اوترکر طرف بارہ دری کے چلی خواجہ حسین نے دیکھا کہ ایک نازنین
مہ جبین مہر تمکین سراپا ناز مثل طاؤس طناز کے بجرے سے اُتری سن اسکا کوئی پندرہ سولہ برس
کا ہوگا بقول شاعر شعر

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن	جوانی کی راتین مرادون کے دن

انھون خواجہ کی آنکھ لڑ گئی اُسی طرف دیکھنے لگے باوجودیکہ پیر تھے مگر دل اُسکو دیکھکر بیتاب ہو گیا اُسکے سراپا پر جو نظر کی یہ عالم پایا کہ ایک نازنین حور نژاد رشک دہ حسن پریزاد پیشانی نورانی بہتر از ماہ تابان تابندگی رخسار مثل خورشید درخشان ابرو خمدار ماہ نو بانکا ئی ہوئی تلوار مژگان تیرون کی سریان چہرہ مثل آفتاب گیسوے مشکین پیچ و تاب گلا صراحی دار غنچہ دہن نازک بدن لب مثل گل برگ آنکھین چتیان آہو کو شرماتی تھین پیشانی نورانی آفتاب کو شرمندہ کرتی تھی سُتوان ناک معلوم ہوتا ہی کہ الف آزاد ہی رخسار مثل گل زلفین رشک دہ مشک و عنبر صراحی دار گردن نور کی بنی ہوئی چتون بھوین ابرو یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو دو اوپی ہوئی تلوارین رکھی ہین سینہ دریاے نور اُسپر جوبن کا ظہور یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو حباب نور یا قمقمہ نور ہین بازو گول گول نور کے سانچے مین ڈھلے ہوے کلائیان شاخ صندل اُسمین سیاہ چوڑیان شعر سیہ چوری بدست آن نگار سے + بشاخ صندلی پیچیدہ مارسے پنجۂ نازک مثل پنجۂ مرجان کے حنا سے لال لال اگر عاشق پا سکے تو آنکھون پر رکھے گلے لگائے اُسپر بھی اُسکو چین نہ آئے اُنگلیان شاخ مرجان ناخن رشک دہ ماہ شکم صاف و شفاف دریاے نور کی ناف مثل گرداب نور کے آگے قلم کو یارا ے گویائی و طاقت تحریر نہین اتنی موشگافی نہین کر سکتا ہی اتنا اشارہ کافی ہی کہ آئینۂ حسن مین بال پڑ گیا ہی رانین و ساق پا مثل ستون نور کے کف پا کے روبرو ماہتاب گرد ہی زہرہ و مشتری اُسکی کنیز ہین گلعذار حور وش طرحدار بانکی ترچھی ناز و ادا مین بیمثال انداز و غمزہ و عشوہ مین طاق و باکمال حیرت سے ہویدا دلربائی رنگ رخسار پر صفائی بڑی بڑی آنکھین جنچی بھوین ابرو کمان مژگان ناوک براے دل عاشق پھول سے گال لب پان کی سرخی سے لال لال دلفریب جامہ زیب مزاج مین معشوق پن دل مین عشق کی گھاتون کے چلن لبون پر اعجاز مسیحائی ظاہر بات جو کرے تو منھ سے پھول گرین بوقت تبسم بتیس بر قین چمک جاتی ہین آنکھون کے وہ لال لال ڈورے یہ ثابت کرتے تھے کہ گویا دو شرابی ہین شعر میران نیم باز آنکھون مین + ساری مستی شراب کی سی ہی + نازکی ان لبون کی کیا کہیے + پنکھڑی اک گلاب کی سی ہی + سر سے پاؤن تک غرق جواہر چوٹی گندھی ہوئی اُس مین موباف پڑا ہوا آنکھون مین سرمہ دیا ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ڈھال پر اوپی ہوئی تلوار رکھی ہی سیندور کا قشقہ پیشانی پر دمیان دونون ابرو کے شعر نہین سیندور کا ٹیکہ عیان محراب ابرو مین + چراغ اُس قمر وش نے عین کعبہ مین جلایا ہی + لبون پر مجلس حیران لگی ہوئی اُسپر پان کی لالی شعر شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر بدخشان مین + لب لعلین یہ مسی مل کے اُسنے پان کھایا ہی + پائجامہ سرخ اطلس کا پاؤن مین آب روان کا دوپٹہ شبنم کی کرتی جسم مین غضب کی پھرتی آڑا دوپٹہ اوڑھے ہوے بس حسن اُسکا عابد فریب و زاہد کش تعریف اُسکے سراپا و لباس کی چند شعرون مین اور تحریر ہوتی ہی نظم

زلف تھی جدول بیاض سحر
کوئی چوٹی کا ڈھونڈھ کر مضمون
صاف چوٹی سے آشکارا تھا
زلف کے نیچے تھا بلا مکھڑا
زلف مین یون تھا وہ رخ انور
باسویدا ے دیدۂ دل تھا
گل گلدستۂ وفا آنکھین
اک تحرک چشم مین تھی کٹار
نہی انگشت قدرت یزدان

کب رخ و زلف مین تھا فرق اظہار
زلف تھی گیسوے شب عنبر
اونچی چوٹی گندھی ہوئی شفاف
ایک دنبالہ دار تارا تھا
اُسکی پیشانی کر رہی تھی عیان
جیسے آغوش شام مین ہو سحر
بیت ولوان حسن سے تھے ابرو
نرگس گلشن حیا آنکھین
صف مژگان نے کام ایسا کیا
تھی براے نشان وہی دہان

پوچھٹی تھی سحر نے تھے آثار
صفت جعد سے کبھی موزون
نقرئی وہ پڑا ہوا موباف
تھی وہ پیشانی ماہ کا ٹکڑا +
صاف ہی عکس ماہ مجھ مین عیان
خال رخ چشم حور کا تل تھا
طاق ایوان حسن تھے ابرو
تھی نہ دنبالہ دار چشم نگار
کہ ورق دل کا بس الٹ ہی دیا
تنگ حورون کا ایسا کب تھا دہن

قفل دروازۂ عدم تھا دہن
تیغ مصری تھے وہ لب شیرین
عکس مژگان سے ہوگئے تھے کبود
ناشپاتی تھا اُسکا سیب ذقن
دو ستارے قمر کے تھے چپ و راست
گردن اک موتی تھا صراحی دار
نیچے تھے وہ ساعد و بازو
سینۂ خجلت دہ سپر تیغ تھا
قمر تھی چھاتیون کی نبی سختی
تھا شکم صاف نور کا دریا
لوح الماس پر پڑا تھا بال
ساغر ماہ کا نشہ زانو
اُسکے تلوے کا اک جواب تھا چاند
قد تھا وہ نونہال گلشن ناز
نازو انداز خانہ زاد غلام
کیا بیان کیجے کہ کیا تھی وہ
کس قدر زرق برق تھی پوشاک
جسکی پرتو سے چادر مہتاب
نخل قامت پہ چڑھ گئی تھی بیل
گوٹے لوزات کی وہ نور آگین
جیسے ابر تنک مین نکلے دھنک
وہ گلابی گٹوریان اُسکی
دلکش کو بھٹی کا نمونہ تھا
ہر کلی پائیچے کی غنچۂ گل
برق جیسے شفق مین جلوہ کنان
موتیون کی بنت ہر وہ نایاب
چشم اختر تنک جھپکاتی تھی
لہر خلقی کی اُسپہ یون تھی عیان
کچھ وہ طول امل سے بھی تھے فزون
سلوٹین اُسپہ تھر وجوبن کی
تازیانہ برائے توسن ناز
بالیان پہنے وہ مرصع کار
گردہ کاکل سے تھے حسین موتی لگے

لب جان بخش کا جو وصف لکھون
جسپہ جان عزیز وارے شیرین
دانت وہ موتیے کی کلیان تھین
نانکی کھاتی تھی فریب ذقن
وہ بنا گوش تھا ستارۂ صبح
ششپتیوں سے سمجھتے تھے مے خوار
دست رنگین تھا رشک پنجۂ حور
نور افزائے چشم شمس و قمر
کوئی شے اسقدر نہین تھی کرخت
یا کہ کہیے بلور کا ٹکڑا
ہائے پایا تھا کیا کمر کولا
ساق یادست سا تھے مہرو
فرش گل پر اگر چلے وہ نگار
کیسے مہر خدلیقۂ اعجاز
عضو تھی اک بدن کا چست و گداز
غرض اک قدرت خدا تھی وہ
نشہ تھا بادۂ جوانی کا
چاک ہوو سے کتان کی طرح شتاب
موج تھین کامدانی کی چھڑیان
لوڈ ہر ایک تھی لب شیرین
نور آگین و تنگ و چست انگیا
رگ گل کی تھین ڈوریان اُسکی
پائجامہ وہ اطلس گلنار
صاف چھڑیان تھین طرۂ سنبل
گوکھرو وہ مریض الفت کو
موتی اک ایک گوہر نایاب
سبز اطلس کی پائچون مین وہ گوٹ
جیسے سبزے پہ موج آب روان
نیفہ بیچے کا برق افگن دل
اور وہ چہرہ حسین قیامت آسن کی
سر سے پاتک وہ گوہر خوبی
تھے لگے جن مین گوہر شہوار
سر کی چوٹی کا دیکھکر طاؤس

گلی آب حیات سے کرلون
لب نازک پہ کب مسی تھی نمود
دانت ہیرے کی صاف کیان تھین
گوش نازک تھے پارۂ الماس
یا منور تھا گوشوارۂ صبح
ہاتھ آیا ہر یہ بنا پہلو
اُنگلی اُنگلی تھی مثل شعلۂ طور
نور کی اُسکی تھی وہ چھب تختی
دل ظالم سے بھی سوا تھین سخت
نئی ہوئے کمر کی ہر یہ مثال
سچ ہے تھا نور کا کمر کولا
سورج اُس پشت پا کے آگے تھا ماند
رگ گل پشت پا سے ہوا اظہار
تمکنت اُسکی باندیون کا تھا کام
رخ بنا قہر ادا ستم انداز
کتنی سج دھج سے ٹھیک وہ بیباک
اوڑھ ڈوپٹہ وہ کامدانی کا
عشق پیچان تھی صاف آڑی بیل
یون گل افشان تھین جیسے پھلجڑیان
جلوہ دکھلا رہی تھی یون وہ چمک
سب طرح قطع مین درست انگیا
جو کٹوری کا اُسکے بنگلہ تھا
کار چوبی بنا ہوا زرتار
یون بنت گوکھرو تھا اُسپہ عیان
دین جب تہر یہ مین تو صحت ہو
چکی ایسی چمک دمک کی تھی
اطلس طور تھی ہر جسپہ لوٹ
طول کیا پائچون کا عرض کرون
تھا وہ بیضۂ اسحاب دامن دل
نور کا وہ ازاربند دراز
عطر مین موتیے کے ڈوبی ہوئی
تیتے کانون مین تھے جواہر کے
مار گیسو تھا جان سے مایوس

کب وہ صبح جبین پہ ٹیکا تھا
ابر گیسو کے پاکے جھالے سے تھے
حلقۂ چشم مہر تھا بالا
غیرت افزاے ہیکل گردون
نور کی پور پور وہ چھلیے
ہوتی ایک ایک حسن مین ٹھسکا
طوق تھا وہ جبڑاو گردن مین
بے بہا تھے جواہر اُسمین جڑے
صاف کنگن طلائی مہر کے تھے
چین اُسکا تھا دست برد شکیب
تھی زمرد نگار وہ خلخال

سحر حشر کا ستارہ تھا
مچھلیان کانون مین جڑاؤ تھین
حسن مین بدر سے بھی تھا بالا
نورتن بازون پہ یون تابان
دلِ عاشق کے جو روہ چھلے
صدف حسن کا تھا در یتیم
پڑتا تھا جسکا عکس دامن مین
دست نازک مین تھے کڑے اسطرح
جلوے رو کش ضیاے مہر کے تھے
زیب پا اُسکی کب تھی وہ خلخال
جسکے دیکھے سے ہووے دل پامال

کانون مین موتیون کے جھالے تھے
مچھلیان ہیرے کی تھین جنمین نگین
ہیکل اُس حور کی تھی پر افسون
تارے جسطرح گرد کاہکشان
تھا گلے مین وہ نور کا مالا
قیمت اُسکی خراج ہفت اقلیم
وہ مرصع تھے زیب دست کڑے
شاخ گل مین لگے ہون گل جسطرح
جلوہ گر پاؤن مین تھی کیا پازیب
بدر کے گرد ہالہ سان تھا ہلال

خواجہ حسین نے جو یہ سراپا

اور پوشاک اُسکی دیکھی کلیجہ پر کف افسوس رکھ لیا خیال مین آیا اسکی تصویر ایک طیار کرنا ضرور ہے پس اُسی وقت اسباب تصویر کشی نکالکر اُس پری کی تصویر اُس مقام پر کی کھینچی جہان وہ مع خواصون کے ناز و ادا سے استادہ تھی اس خیال سے کہ یہ تصویر سرداران اسلام کے نذر کرونگا کوئی نکوئی عاشق ہوکر اسکی ہواے وصل مین ضرور آویگا شاید اسی حیلہ سے یہ ملک اسلام آباد ہوجاے یہ بھی ایک وسیلہ بہت اچھا ہاتھ آیا اسی سبب سے میرا اُدھر گذر ہوگا پس تصویر اُسکی ساتھ صنعت کے طیار کی اُدھر وہ پری کہ اُسکے دست نازک مین ایک چھڑی یاقوت کی ترشی ہوئی لیے ہوے جھرمٹ خواصون کے سبزے خوابیدہ کو مثل نسیم سحری کے پامال کرتی ہوئی چلی اپنے قد موزون سے نہال شمشاد کو شرمندہ کردیا کہ وہ مارے خجالت اُسکے زمین پر گڑ گیا اور چہرۂ نور آگین سے نرگس شہلا کو شرمندگی حاصل سنبل اُسکے زلف عنبر سرشت سے خجالت زدہ ہوئی لالہ اُسکی پوشاک دیکھکر داغ بر دل ہوا گلہاے باغ اُسکے عارضون سے شرمندہ ہوکر پژمردہ ہوگئے بلبلین گلون کو چھوڑکر اُسکے گرد جمع ہوگئین وہ گل رعنا انداز معشوقانہ سے حشر برپا کرتی ہوئی طرف نہر کے چلی خواصین ہاتھون مین عہدے لیے ہوے ہمراہ ہین کسی کے ہاتھ مین خاصدان کسی کے ہاتھ مین اُگالدان کوئی پنکھا لیے ہوے اسی طور سے ہر ایک کے ہاتھ مین عہدہ کس ناز و ادا سے وہ حوروش پری خصال خرامان خرامان لب نہر پہونچی خواصون نے جواہر نگار کرسی لاکر بچھادی وہ اُسپر جلوس فرما ہوئی اُسکا روے منور یون اُس پانی پر نظر آتا تھا کہ گویا تہ آب آفتاب نکلا ہوا ہے ملکہ نے پائنچے چڑھاکر دونون پاؤن اپنے نہر مین ڈال دیے اور پانی سے کھیلنے لگی ساق پا اُسکی پانی مین یہ معلوم ہوتی تھین کہ گویا دو مشعل نور پانی مین روشن ہین خواجہ نے اُسکی تصویر اس ادا کی طیار کی اور دوسری اُس ادا کی جبکہ وہ خرام ناز سے قیامت برپا کر رہی تھی اُس وقت کی بھی طیار کی تھی جب پانی سے ملکہ کھیل چکی اُدھر خواصون نے چبوترے پر نمگیرہ استادہ کیا مسند زرین بچھائی اور سب سامان عیش و آرام ملکہ کا لاکر نہایت قرینہ سے رکھا کہ اس عرصہ مین شام ہوگئی روشنی کی گئی پردے بارہ دری کے باندھ دیے گئے تمام بارہ دری مین جسقدر شیشہ آلات تھا روشن کیا گیا کہ اتنے مین ملکہ نہر کے کنارے سے اُٹھکر زیر نمگیرہ آکر بیٹھی خواجہ حسین نے جو کہ پوشیدہ تھے اُسی حالت پوشیدگی مین ملکہ کی اُس صحبت کی بھی تصویر کھینچی کہ مسند پر ملکہ بیٹھی ہوئی گرد اُسکے مصاحبین

اٹھیں چلیں یہ سب قرینہ اور قاعدہ سے بیٹھی ہین روبرو کشتی شراب کی رکھی ہی خواجہ تو تصویر کشی مین مصروف
تھے کہ ایک خواص کو ضرورت پیشاب کی جو ہوئی تو وہ لوٹا لیکر اُس مقام پر آئی کہ جہان پر خواجہ بیٹھے
ہوے تھے کہ اُسکی نگاہ جو خواجہ پر پڑی دیکھا اُسنے کہ ایک مرد بزرگ آدمی ریش اُسکی
سفید اور آدھی کالی سپید کپڑے پہنے ہوے درختون کی آڑ مین بیٹھا ہوا ملکہ کی طرف دیکھ رہا ہی یہ
دیکھا وہ خواص چلا اُٹھی کہ ارے یہ کون شخص ہی یہ کہکے لوٹا پٹک کے الٹے پاؤن بھاگی اور بدحواس
سانس پھولی ہوئی روبرو ملکہ کے جاکر گر پڑی اور یہ کہا کہ اے ملکہ یہ کون شخص بیٹھا ہوا ہی سب خواصین
اور ملکہ اُسکا یہ حال دیکھکر گھبرا گئین اور پوچھا کہ کیا ہوا کیون اسقدر بدحواس ہو گئی اُسنے اپنے حواس
درست کرکے کہا کہ ملکہ مین جو اس غرض مین درختون کے پیشاب کرنے گئی تو مین نے وہان یہ دیکھا
کہ ایک آدمی سپید کپڑے پہنے ہوے زیر درخت بیٹھا ہی میرا اُسکو دیکھکر مارے خوف کے دم
نکل گیا لوٹا پھینک کے مین بھاگی دیکھیے میرا دل ابھی تک گھبرا رہا ہی ملکہ نے کہا کہ تو نے دریافت نہین
کیا کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ میرے حواس ہی بجا نرہے مین دریافت کیا کرتی ملکہ نے پانچ اصیلون کی طرف
اشارہ کرکے یہ کہا کہ کوئی اور جاکر دیکھے کہ وہ کون ایسا جری و دلیر ہی کہ باوصف ایسی حالت مین کہ ہم
یہان آئے ہین اُسکو یہ خیال نہ ہوا کہ اگر کوئی دیکھ لیگا تو کیا خرابی ہوگی بلا خوف و خطر وہ بیٹھا ہوا ہی
اُسکو اپنی جان کا کوئی لایح نہین ہی کوئی جاکر پکڑ لائے مین صبح کو اپنے بھائی کے دربار مین بھیجکر
اُسکو سزا اس حرکت کی دلاؤن گی یہ سُن کے جو کہ ذرا سن رسیدہ تھین وہ بولین کہ دار ہی یہ جنگل کا
واسطہ ہی کوئی ہوگا مثل شہید غرض کیا ضرورت ہی کہ کوئی جاکر دیکھے کیا اتبک وہ بیٹھا رہا ہوگا ادھر بھی گذر
ہو گیا ایسے لوگ کہین ٹھہرتے ہین وہ تو ہوا ہین ملکہ نے کہا کہ ہان تو جن اور شہید ہوگا برسون گذر
گئے یہان آتے ہوے کبھی کسی نے نہ دیکھا آج نظر آیا معلوم یہ ہوتا ہی کہ کوئی شخص یہان آیا ہی اُسنے
ہمکو جو دیکھ لیا تو درختون مین پوشیدہ ہو گیا ہی یا کسی خواص کی تاک مین آیا ہی تاک انگور مین یہ
بیٹھا ہوا تاک جھانک کر رہا ہی جاکر دیکھو تو یہ سُن کے چند جوان جوان کم سن کم سن خواصین جوانی کی
ترنگ مین اُٹھ کر چلین کہ ہم جاکر ابھی پکڑے لاتے ہین یہان خواجہ تصویر کشی سے فراغت کرکے
سب سامان قرینہ سے رکھکر اور تصویر دان کو بھی رکھکر بیٹھے تھے اور خالی تھے مگر دیکھ اُسی جانب رہے
تھے کہ وہ خواصین پہونچین دیکھا کہ واقعی ایک مرد بزرگ سفید ریش والا بیٹھا ہوا ملکہ کی طرف بغور دیکھ رہا ہی
خواجہ حسین ایسے محو تھے کہ اُنکو خبر بھی نہ ہوئی اپنے دل مین اُسکے حسن خداداد کی تعریف کر رہے تھے اُسکی
توصیف زبان پر جاری تھی کہ تو نے ایسے ایسے حسین اور صاحب حُسن بھی خلق کیے ہین کہ جنکے حسن کی
کوئی تعریف نہین کر سکتا ہی بیشک یہ نازنین کسی نہ کسی اہل اسلام کے قبضہ مین آئیگی کوئی نہ کوئی
اولاد صاحبقران سے اسکو اپنے تصرف مین لائیگا یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ خواصین پہونچین
اور اُنکو دیکھکر پکارین کہ تو کون ہی او موے موڈی کاٹے یہ دیدہ پٹم ہو جائین کہ جن آنکھون سے تو ملکہ کو
بیٹھا ہوا گھور رہا ہی ہین دیکھو تو سہی اس موے کی کیسی بڑی بڑی آنکھین ہین خدا کرے جن آنکھون
ہماری ملکہ کو گھور رہا ہی وہ پھوٹ جائین ارے دیکھو تو یہ کمبخت کس دلیری سے بیٹھا ہوا ہی کچھ خوف و خطر
نہین ہی اب صبح کو اس گستاخی کی سزا جب ملیگی تو اس دلیری کا حال معلوم ہوگا ذرا اور دیکھو کس قدر
بڑا دیدہ ہی کہ جسکو یہ خیال نہوا کہ ہم جو یہان بیٹھے ہوے ہین اور پرائے ناموس کو دیکھ رہے ہین
تو ہماری حالت کیا ہوگی جو کوئی دیکھ لیگا خداوندا ایسے دیدے سے بچائین باوجودیکہ اب بوڑھے ہو گئے ہین

بڑھاپے مین یہ بڑبھس لگا ہی کہ دیدہ بازی کرتے ہین وہ کہان ہین جو کہ جن یا شہید کہتی تھین آکر دیکھین یہ تو زندہ
شہید ہین کوئی مردہ شہید ہوتا ہی یہ زندہ شہید ہین نہ جن ہین آؤ ہمین اسکو ملکہ کے پاس پکڑکے لے چلین یہان
تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہان خواجہ حسین محو ہو رہے تھے کہ انکو خبر بھی نہ ہوئی کہ یہ سب آفت اور بارکس پر نازل ہو رہی
ہی کہ دوڑکر دو تین خواصون نے پکڑ لیا اور کہا کہ تو چور ہی چوری کرنے آیا ہی یہان اس خیال کو ٹھیکا کیا ہی کہ جب
سب سو جائینگے تو مین اپنا کام کرونگا چل ہم تجھکو اپنی ملکہ کے پاس لیے چلتے ہین دیکھین تو سہی وہ کیسی
سزا دیتی ہین اور نائب خداوندا اپنے بھائی سے کیکر تیری کیل گت کراتی ہین لو اور سنو کہ یہ نیا گل کھلا اور نیا
شگوفہ پیدا ہوا جب خواجہ کا ہاتھ پکڑ لیا تو انکو خبر ہوئی کہ یہ کیا ہوا گھبراکر جو دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ چند وہ
خواصین جو کہ ملکہ کے ہمراہ تھین میرے گرد کھڑی ہین اور باہم کانون کان کا کر رہی ہین وہ ایک نے میرا ہاتھ بھی پکڑ لیا ہی
یہ گھبراکر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ کیون تم لوگ ادھر آئے ارے مجھکو چھوڑ دو مین کوئی چور نہین ہون بلکہ
مین مسافر ہون انھون نے یہ سنکر آپس مین یہ کہا کہ لو بہن اور سنو کہ یہ بدذات کیا کہتا ہے کہ مین چور
نہین ہون مسافر ہون ہم انکو چھوڑ دین کیا چور کے سر پر سینگ لگے ہوئے ہوتے ہین اسکی اور کوئی
شناخت ہی چونکہ خواجہ حسین بہت ظریف تھے کہا کہ اگر مین چور ہون بھی تو کیا ایسی چیز کا ہون کہ جسکی چوری
مین سزا ملے اور تم راضی ہو جاؤ اور خوشی خوشی چورانے دو بلکہ مین خود خیال کرتا ہون کہ تم خود اسکو چورا لوگی
اور مین ہاتھ مل کر رہ جاؤنگا میرے چورانے کا وہ مزا پاؤگی کہ پھر خواہش کروگی کہ مین چوری ہی کرون مین
مال کا چور نہین ہون بلکہ اور اشیا کا چور ہون جو کہ تمھارے پاس موجود ہین یہ لطیفہ سنکے سبکی سب
خاموش ہو رہین ایک نے دوسری کی طرف دیکھا اور اشارے سے کہا کہ ہی تو بڈھا مگر ظریف بڑا
ہی عاشق مزاج معلوم ہوتا ہی اور زبان دراز ہی ایک ان مین بہت چالاک تھی وہ بول اٹھی کہ بھلا تم کیا
چوری کروگے کہ ہم راضی ہو جائینگے قبر مین تو پاؤن لٹکائے ہوئے ہو خواجہ نے کہا کہ ہم تو بڑے بڑے
محل پھاندنے کو مستعد ہین کہین مال ملے تو اور ہم ایسے خراب مال پر نظر نہین کرتے قیمتی مال کو تاکتے
ہین ایسے ویسے مال پر نظر نہین ڈالتے ہین ارے ہم تو اس پیرانہ سالی مین کیسا مقام سخت ہو اسکو بھی
آسان جانتے ہین ہم پرانے لوگ ہین اسنے کہا کہ اگر کسی سخت سے سامنا ہو جائے تو سب کری کری
جائے میان کی شیخی بغل مین دبی رہجائے منھ چھپاکر بھاگو پھر ادھر کا رخ نہ کرو خواجہ نے کہا کہ جسکو امتحان
مدنظر ہو کوئی مال نفیس ہمکو دکھادے اور پھر ہماری جرأت و مردمی کا تماشا دیکھ لے کہ کیونکر چرا کر لیجاتے
ہین اور کیونکر قفل کو کلید فکر و مردمی سے کھولتے ہین کہ وہ تمام عمر یاد کرے کہ ہان کسی سے سامنا ہوا تھا
یہ جو خواجہ نے کہا تو ایک بولی کہ بس بس تقریر کرچکے چلو ملکہ کے روبرو اے شخص تجھکو یہ خیال
نہ آیا کہ ہم جو یہ جرأت کرتے یہان بیٹھے ہین اور غیر ناموس ہی کوئی دیکھ لیگا تو کیا حال کریگا ہم نے
فرض کر لیا کہ تم چور نہین ہو شاہ ہو مگر پرائے ناموس کو دیکھنا کس مذہب و ملت مین جائز ہی ارے
ناموس بھی وہ ناموس کہ جو خداوندزادی ہو اور نائب خداوندی کی بہن ہو کہ جسکے دیکھنے کو لوگ عرصے
مشتاق ہون اور اسکی زیارت کو فخر اپنا تصور کرین اور انکو نصیب نہو اور تو یون بالمشافہ دیکھے تجھکو
کیونکر نور خالص کے دیکھنے کی تاب رہی تیرے دیدے کیون نہ پھوٹ گئے ارے غضب کیا خداوند
زادی کو دیکھ لیا افسوس ہی تیری پیرانہ سالی پر کہ تو کل صبح کو قتل کیا جائیگا یہ کتنی بڑی خطا ہوئی کہ جسکا خمیر
نور خالص خداوندی سے بنا ہو اسکو ایک ادنی آدمی یون دیکھ لے چل تو سہی ملکہ کے روبرو خواجہ نے
کہا کہ نہ معلوم کہتی کیا ہو صاف صاف کہو تو مین جواب دون کیونکہ مین کسی کی رعیت نہین ہون کسی سے خوف

نہین کرتا ہون مین نے چوری نہین کی ہی کوئی خون کیا نہین ہی کوئی فعل حرام کا مرتکب ہوا نہین ہون اور فعل
حرام کرتا بھی تو کسکے ہمراہ تم جتنی اس مقام پر موجود ہو یا وہان ہو تم مین کوئی اس قابل ہی نہین مین نے وہ
وہ حسین لوگ دیکھے ہین کہ تم لوگ انکے کف پا کی برابری کر نہین سکتی ہو بھلا پھر مین کیا فعل حرام کرتا تم میری
آنکھون مین خاک اچھی معلوم ہوتی ہو یہ سُن کے اُس عورت کو تاب نہ رہی اور قہقہہ لگا کر ہنسی اور کہا کہ ہو
آپکو اور کچھ خیال ہی اور سودا انکو سوجھا ہی لو یہ بھی خیال کرتے ہین کہ ہم بھی کوئی چیز ہین بس بس اپنی زبان
بند رکھیے یہان کوئی اپنے کو پسند نہین کراتی جو آپ ایسی تقریر کرتے ہین وہ چالاک جس نے خوش لہجہ سے پہلے تقریر
تقریر ہوتی تھی بول اٹھی کہ میان تم اس قابل ہی نہین ہو کہ کوئی اپنے کو پسند کرائے مرنے کے تو قریب ہو گیا
کوئی دیوانہ ہی جو اپنی زندگی خراب کریگا مُردے کی تو بدن سے بو آتی ہی خواجہ نے جواب دیا کہ کیا کہون کوئی
پسند نہین آئی ورنہ ابھی اپنے پہلو مین سلا لیتی اُس وقت بو آنے کا مزا معلوم ہوتا کہ کیسی بو آتی ہی وہ یہ کلمات
سُنکے سر جھکا کر خاموش ہو رہی خواجہ نے کہا کہ بیکار کا غوغا کر رکھا ہی صاف صاف کہو کہ کیا ہوا جو تم نے آکر
بیکار کا دماغ پریشان کر رکھا ہی مین نے کسی کو دیکھ لیا کیسی خداوندزادی کیسا نور خالص یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی
اُنکو جو دیر لگی ملکہ نے کہا کہ وہ مرداریں جو گئین تو بیٹھ رہین کوئی خبر لیکر نہ آئی مین خود چلکر دیکھتی ہون کہ وہ
کہان چلی گئین جو کہ سن رسیدہ تھین وہ بولین کہ لڑکی دیوانی ہوئی ہی بس بیٹھ کہان جاتی ہی رات کے وقت
درختون مین ملکہ نے کہا کہ مین ابھی آتی ہون یہ کہکر اُٹھی اور خواصون کو لیکر چلی وہ بھی ہمراہ ہوئین روشنی
کے کنول دو ایک خواصون نے اُٹھا لیے آگے آگے روشنی اُسکے عقب مین ملکہ جبکہ قریب اُس درختون کے
پہونچی اور اُن سب نے روشنی دیکھی اور صداے خلخال سُنی تو باہم کہنے لگین کہ اس مردے نے ایسی تقریر کی
اور دیر لگائی کہ ملکہ خود گھبرا کر چلی آئین یہ کہکر وہ سب کی سب علحدہ ہوئین مگر اس طرح سے کہ خواجہ حسین کو بیچ
مین لے لیا کہ اس عرصہ مین ملکہ پہونچین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ لباس مسافرت پہنے ہوے کھڑا ہی اور گرد اُسکے
خواصین ہین ملکہ یہ دیکھکر اُنکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ مرداروں اسقدر کیون تم سبھون نے دیر لگائی
اور اپنے باپ کو لیکر مجھ تک نہ آئین کہ مجھکو زحمت ہوئی نہ آکر خبر دی کہ ہمارا باپ آیا ہی ارے کیون اس
مرد بزرگ کو گھیرا ہی اس بیچارے کو کیون پریشان کر رکھا ہی ایک اُنمین سے یہ سُن کے عرض کرنے
لگی کہ قربان جاؤن ہمنے کیون دیر لگائی اسنے خود دیر لگائی بیکار کی تقریر کرنے لگا کہتا ہی مین مسافر ہون
ہمنے کہا کہ تو چوری کرنے آیا ہی اس پر ہمارے اُسکے بحث ہونے لگی اس مین دیر ہوئی یہ سُن کے
ملکہ نے کہا کہ معلوم ہوا تم بہت چالاک ہوگئی ہو بیکار کی مجھکو زحمت دی یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ بس اب تقریر
ہو چکی شریعت وباجی دیکھکر بات کیا کرو بھلا کہو نکر نہ یہ تقریر و بحث کرتے کیونکہ وہ بزرگ آدمی ہین تم سب کی
سب انکو پریشان کرتی ہوگی یہ کہکر خواجہ کی جانب مخاطب ہو کر یون گل فشان ہوئی کیون جناب آپ
کون صاحب ہین اور یہان آپ کے تشریف لانے کا کیا سبب ہوا خواجہ حسین نے کہا کہ مین مرد سوداگر
ہون میرا قافلہ اس مقام پہونچا چونکہ شام ہوگئی تھی مین نے یہان قیام کیا جب سب لوگ اُتر چکے مین اس
طرف سیر کرتا ہوا چلا آیا چونکہ یہ مقام بہت پر فضا تھا یہان کی بہار دیکھکر دل باغ باغ ہو گیا مین ٹہل رہا تھا
کہ آپ کی سواری آئی مین ان درختون مین آپ کے خوف سے پوشیدہ ہو گیا اس خیال سے کہ نہ معلوم
یہ کسکا ناموس ہی کیون دیکھو اگر کوئی دیکھ لیگا تو خرابی برپا ہوگی جب یہ لوگ سیر کرکے چلے جائینگے
تو تم بھی اپنے مقام پر چلا جاتا بس اصلی واقعہ یہ ہی جو مین نے عرض کیا نہ مین چور ہون نہ بدمعاش ہون
نہ بدنگاہ ہون ملکہ نے کہا کہ آپ واقعی سچ کہتے ہین اس مین کوئی بات دروغ نہین ہی خواجہ نے کہا

کہ مین اس مقام پر نہ آتا اگر کوئی طور کی دیوار وغیرہ ہوتی چونکہ نہ دیوار تھی نہ کوئی اس قسم کا بندوبست
تھا کہ جس سے یہ خیال ہوتا کہ یہ کسکا باغ ہی اس مین نہ جانا چاہیے ایک صحرا کے طور پر ہی مگر یہان
آکر مین پریشان بہت ہوا ان آپ کی خواصون نے بہت عاجز کیا اگر یہ جانتا تو مین نہ پوشیدہ ہوتا اپنے
مقام پر چلا جاتا کسیکو خبر بھی نہ ہوتی ملکہ نے کہا کہ آپ برا نہ مانین انکا بھی کہنا حق بجانب ہی انہون
نے اپنے نزدیک یہ خیال کیا اس مقام پر کوئی کیون آنے لگا اور یون پوشیدہ ہوکر کیون بیٹھنے لگا
ضرور یہ کوئی بدمعاش ہی بدین خیال انھون نے آپ کو پریشان کیا آپ انکی خطا معاف کرین کیونکہ آپ
مرد بزرگ ہین خواجہ نے کہا کہ میری انہون نے خطا کیا کی ہی بلکہ مین خود سراسر خطاوار ہون آپ
میرے قصور کو معاف فرمائین تاکہ مین اپنے دل مین آپ کی تعریف کرون کہ فلان مقام پر یہ قصور
ہوا تھا مگر ملکہ نے اپنے خلق کے سبب سے اُسکو عفو کر دیا ملکہ نے کہا کہ آپنے میرا کچھ قصور نہین کیا ہی
جو مین معاف کرون آپ بزرگ ہین بلکہ میرا خود قصور معاف فرمائیے کہ میری خواصون نے آپ کو
پریشان کیا ہی یہ کہکر کہا کہ ذرا چل کر چبوترے پر تشریف رکھیے مین کچھ آپ سے دریافت
کرونگی خواجہ نے کہا تشریف لے چلیے مین حاضر ہون انکو تو یہ امر اس سبب سے منظور تھا
کہ یہ معلوم ہوجائے کہ یہ کون ہی اور کیا نام ہی اس خیال سے یہ ملکہ کے ہمراہ ہوگئے اور کوئی عذر نکیا
ملکہ آکر چبوترے پر مسند پر بیٹھی خواصین گرد و پیش جمع ہوئین خواجہ روبرو بیٹھے ملکہ نے کہا کہ آپ کا
آنا کدھر سے ہوا اور اب کہان کا قصد ہی آپ کا اسم شریف اور سن اقدس کیا ہوگا خواجہ نے کہا
کہ اس حقیر کا نام خواجہ حسین ہی اور سن میرا ساٹھ برس کا ہی مین بُرد ظلمات سے آتا ہون یہ کہکر تمام واقعہ
اپنا شہر آفتاب تمابین آنے کا اور دربار مین جانے کا از ابتدا تا انتہا بیان کیا اور کہا کہ اب
سب مال فروخت ہوگیا یہان کا مال خرید کر اور شہرون کو جاتا ہون یہ سنکے ملکہ نے کہا کہ ہمنے بھی
شہر مین سنا تھا کہ کوئی تاجر نئے آئے ہین مال بہت نفیس نفیس انکے پاس ہی مین نے خیال
کیا کہ بھائی صاحب کے دربار مین ضرور مال کی خریداری ہوگی خواجہ حسین نے کہا کہ مین تو سواے
دربار نائب خداوند کے اور کسی دربار مین نہین گیا اور وہ ہی دربار مین نے نہین دیکھا ملکہ نے کہا کہ
وہی میرے بھائی ہین مین انکی حقیقی بہن ہون مین بھی خداوندزادی ہون میرے بھائی نائب
خداوند ہین خواجہ حسین نے کہا کہ آپ نائب خداوند کی ہمشیر ہین آپ کی زیارت سے تو بڑی برکت
ہوگی مین نے بڑا شرف پایا کہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا نائب خداوند کی زیارت سے
تو مین مشرف ہو ہی چکا تھا اب آپ کی زیارت سے یون مشرف ہوا آپ کا اسم مبارک کیا ہی ارشاد
فرمائیے ملکہ نے کہا کہ مین کیا اور میرا نام ہی کیا سنکے کیا کیجیے گا بلکہ شاید آپ کو میرا نام سننے سے نفرت
ہوگی خواجہ نے کہا جی ہان بہت درست ایسے اسماے نامی وگرامی کاہے کو سننے کو ملتے ہین مہربانی سے
اپنا نام نامی ظاہر فرمائین ملکہ نے کہا مجھے نام ظاہر کرنے مین ایک قسم کی شرم معلوم ہوتی ہی خواجہ نے کہا نہ سہی آپکو
نام کے بتانے مین اسقدر تکلف ہی مجھے کیجیے کہ مین کتنا بڑا شوخ ہون کہ بلاتوقف آپ کے ساتھ چلا آیا جب ملکہ نے
دیکھا کہ خواجہ نہایت بر افروختہ ہین تو ہنسکر یہ کہا کہ بہت اچھا آپ رنجیدہ ہوئے ہین اپنا نام بتاے دیتی ہون لے
سنیے مجھے ثریا سیمتن کہتے ہین مین دختر ہون خداوند کی نواسی خورشید شاہ کی خواجہ نے
یہ سنکے اسی وقت ایک لعل بدخشان نذر کیا وہ ایسا لعل تھا کہ جسکی چھوٹ پڑتے ہی وہ تمام چبوترہ اسکی
ضو سے منور ہوگیا جس قدر روشنی تھی سب اُسکے روبرو ماند ہوگئی ملکہ اُس لعل کو دیکھکر بہت خوش

ہوئی اور اُسکے عوض مین ایک خلعت گران قیمت بیش بہا خواجہ کو دیا اور بہت سا روپیہ انعام دیا خواجہ نے
ملکہ کو سلام کرکے لے لیا اُدھر خواصین باہم ملکہ کی جبکہ خواجہ ملکہ سے باتین کررہے تھے وہ یہی کہہ
رہین تھین کہ یہ ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی اس نے ملکہ کو سحر سے دیکھو کیسا رام کرلیا ہی یہ ضرور بضرور
کوئی ساحر زبردست ہی جو رتو اکثر ساحر ہوتے ہین یہ ہی باتین کررہی تھین دوسری بولی کہ تو اُسنے
ملکہ کو لعل نذر کیا ملکہ نے خلعت عنایت کیا یہی گفتگو باہم ہو رہی تھی کہ اسی باتون مین نصف رات
آگئی ملکہ کی دایہ نے ملکہ سے کہا کہ وقت جانے کا آگیا چلو یہ سن کے ملکہ اُٹھ کھڑی ہوئی مع اپنی
خواصون کے ملکہ جس طور سے آئی تھی اپنے مقام پر روانہ ہوئی خواجہ حسین بعد جانے ملکہ کے اُس
صحرا سے طرف اپنی فرودگاہ کے چلے چونکہ شب ماہ تھی یہان اُنکے ملازمون نے بیٹھے اُنکا بہت انتظار
کیا جب بہت دیر ہوئی تو اب تلاش کرنے نکلے تھے کہ اتنے مین خواجہ پہونچے اُنھون نے عرض
کیا کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے خواجہ نے جواب دیا کہ مین اس صحرا مین ایک مقام پر بیٹھا ہوا صحرا
کی سیر کررہا تھا اب نیند نے غلبہ کیا مین چلا آیا یہ کہکر اپنے مقام پر جا کر آرام کیا وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر
بیدار ہوکر حکم دیا کہ سامان سفر درست کرو نوکرون نے فوراً حکم کے پاتے ہی سامان سفر تیار کیا تھوڑے
عرصہ مین سب اسباب بندھ کر تیار ہوگیا قافلہ بھی مستعد ہوگیا خواجہ سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے کوچ و مقام
کرتے ہوئے بعد طی مراحل و قطع منازل کے اتفاق سے شہر خاورین پہونچے یہ وہ زمانہ ہی کہ ارژنگ
قید سے چھوٹ کر عیاری سے گوجر کی آیا تھا اور دربار کیا تھا بعد عہد و پیمان لے کے اہل شہر سے بوقت سہ پہر
برائے گشت شہر نکلا تھا اور اتفاق سے اُس مقام پر پہونچا تھا کہ جہان مقبرہ ملک قاسم کا بنا تھا اُسکی سیر
کرکے بعد دریافت کرنے کل حال کے اور ورغلانے کشتہ تیغ بختگان کے حکم اُسکے منہدم کرنے کا دیا تھا پہلے
اُسکے مجاور و ملازم نے سمجھایا تھا جب اُسنے نہ مانا تھا تو اُنھون نے اہل شہر کو خبر کی تھی اہل شہر اور عمائد
شہر کو لیکر چلے تھے اُدھر اسلم و دیلم بھی یہی خبر سُن کے اور اس قصد سے چلے تھے کہ ہم ارژنگ کو
پہلے سمجھائینگے اگر اُسنے مان لیا تو بہتر ورنہ ہم بھی مقابلہ کرینگے کیونکہ یہ مقبرہ ہمارے ایک بزرگ کا
ہی اسکو کیا ہوا ہی یہ جو اُسکے منہدم ہونے کا حکم دیتا ہی یہ ساری شرارت تیغ بختگان کی ہی اور کسی کی
نہین اُسی کو اُن لوگون سے عداوت قلبی ہی یہ دونون بھائی چلے تھے اُسی دن خواجہ حسین پہونچے یہ جو
داخل ہوا شہر کو ویران پایا یہ سیر کرتا ہوا قریب ایک محل کے پہونچا وہان سے رونے کی صدا آرہی تھی
یہ وہ محل ہی جبکہ لوہان سب ناموس شاہی کو لیکر چلنے لگا تھا بموجب حکم بہرام کے تو خورشید
خاوری کے پاس آیا تھا اور عرض کیا تھا کہ آپ بھی تشریف لے چلین کیونکہ ارژنگ
نے فتح پائی والد بزرگوار گرفتار ہوگئے اب کوئی دم مین وہ داخل شہر ہوگا مین بموجب حکم اُنکے
خزانہ و ناموس کو لیے جاتا ہون تمام محل خالی کردیجیے کیونکہ یہ وہ وقت نہین ہی کہ یہان ناموس کو
چھوڑا جاے خورشید خاوری نے فرمایا تھا کہ فرزند اب مین قریب مرگ ہون میرا زمانہ اب آخر
ہی وقت مرگ قریب آیا جام عمر لبریز ہی دوسرے شہرون مین نہین رہتی ہون کہ خوف ہو کہ مین اہل شہر کو
ترغیب جنگ دونگی نہ مرد ہون کہ لوگ میری اطاعت کرینگے صاف صاف یہ امر آپ لوگون سے
بیان کیا جاتا ہی کہ اب جو چاہے ہو جاے مین یہان سے ہرگز ہرگز نہ جاؤنگی میرے بچے کی
یہان قبر بنی ہی مین جو تھے پانچوین قبر پر جا کر اپنے دل کی بھڑاس نکال آتی ہون اور بلکہ قبر کی بلائین بھی لے
آتی ہون کچھ تھوڑی سی دل کو تسکین ہوجاتی ہی اگر مجھے صورت دیکھنی نہین نصیب ہوتی ہی تو قبر کی

زیارت تو نصیب ہو جاتی ہی میرا کلیجہ تو ٹھنڈا ہو جاتا ہی کہ یہ میرے نور نظر کی قبر ہی بھلا مین وہان سے کیونکر
آیا کرونگی مجکو نہین رہنے دو لاکھ لاکھ توماں نے کہا تھا ملکہ نے نہ قبول کیا اور یہ بھی کہا کہ میری زندگی کا
کوئی اعتبار نہین اگر مین ترکستان مین مرگئی تو مجکو میرے بچہ کا پہلو کیونکر نصیب ہوگا یہان تو یہ بھی امر ہی
کہ اگر مرگئی تو لوگ ترس کھاکر مجکو میرے بچہ کے پاس دفن تو کر دینگے تمکو یہ خوف ہی کہ شاید وہ کافر مجپر کسی
قسم کا ظلم کرے اگر وہ میرے اوپر ظلم کریگا تو مجکو یہ بھی گوارا ہی مگر اس مقام کو نہین ترک کیا جاتا ہی کہ
جہان میرے بچہ کی قبر ہو مین اس جگہ کو چھوڑ کر چلی جاؤن گو میرا قصد تھا کہ مین اسکی قبر پر مجاور بنون مگر حضرت
صاحبقران مین مجبور ہون کیا کرون کہ وہ ناراض ہونگے بدین خیال مین نے اپنے اس قصد کو فسخ
کیا تھا اب مین چاہے جان جاے چاہے رہے مین یہان سے نجاونگی اگر تم مجپر جبر کروگے تو مین اپنی جان
دونگی توماں مجبور ہو کر چلا گیا تھا یہان تک کہ وہ زمانہ گذر گیا ارزنگ بیدین بھی ہوا چھوٹ کر آیا بھی وہ عہدنامہ
بھی تحریر ہوا مگر ملکہ اس شہر سے نہ نکلی وہ ہی قاعدہ تھا کہ جو سکھے روز مقبرے مین جاتی تھی اور قبر سے
لپٹ کر خوب روتی تھی اور کہتی تھی کہ اے قاسم تو اپنے پاس مجکو بلا لے اب مین کب تک تیرے فراق مین بیقرار
رہون یہی قاعدہ ملکہ ہی جبکہ ارزنگ نے مقبرے کے منہدم کرنے کا حکم دیا اور تمام شہر مین غوغا مچا تھا
اور اہل شہر تلملا کر کے چلے تھے اسوقت ملکہ اپنے محل مین بیٹھی ہوئی تھی یہ حال جلد اول مین نہین تحریر
ہوا تھا صرف اسقدر تحریر ہوا تھا کہ ارزنگ نے حکم منہدم کرنیکا دیا تھا اور اہل شہر واسطہ و دیلم چلے تھے ناظرین
کو یاد ہوگا کہ جلد اول مین یہ داستان اس مقام پر چھوڑی گئی تھی کہ ارزنگ قریب مقبرہ بیٹھا ہوا ہی سنگ کان
در غلطان رہا ہی اور قبردار طلب کیے گئے ہین اہل شہر غوغا کرکے چلے ہین مع عمائد شہر کے واسطہ و دیلم
بھی چلے ہین یہ حال تحریر ہوا تھا اب پہلے حال خورشید خاوری کا تحریر ہوتا ہی بعد اسکے اور حال تحریر
ہوگا کہ ملکہ اپنے محل مین بیٹھی ہوئی صحن مین سیر چمن کر رہی تھی کہ یکایک شور وغل کی صدا کان مین آئی
ملکہ نے خواصون سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ آج شہر مین یہ غوغا کیسا ہی کیونکہ صبح کو تو ارزنگ سے
اقرار ہو چکا ہی اسکی جانب سے تو کوئی خوف نہین ہی کہ وہ خلاف عہد کریگا مگر یہ کیسا غوغا ہی کیا کوئی آفت
تازہ آئی ہی یہ صدا تو میرے بچہ کے مقبرے کیطرف سے آتی ہی چونکہ محل ملکہ کا قریب مقبرہ ہی جب سے
قاسم نے انتقال کیا ملکہ نے اس مقام پر یہ محل بنوا کر رہنا اختیار کیا کل عمارت شاہی کو ترک کردیا
ہی وہ جو حاکم شہر ہوتا ہی اسکے قبضہ مین رہ جاتی ہی جبکہ بہرام حاکم تھا اسکے ناموس رہتے تھے وہ دربار کرتا تھا
جب وہ شکست کھاکر چلا گیا اور توماں بھی مع ناموس وخزانہ ترکستان کو گیا تو ارزنگ قابض ہوا مگر ملکہ اپنے
محل مین جوکہ قریب مقبرہ بنوایا تھا اسمین رہتی تھی جبکہ یہ ملکہ نے کہا کہ دریافت کرو یہ غوغا کیسا ہی خواصون
نے محلدار کو پکارا کہ ملکہ یاد کرتی ہین محلدار دوڑی ہوئی قریب آئی کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا
کہ کسی سے کہو کہ بہت جلد دریافت کرکے آوے کہ یہ غوغا کیسا ہی محلدار نے پھاٹک پر آکر پہرے والے
سے کہا کہ کسی چوبدار سے کہو کہ ملکۂ عالم کا حکم ہی کہ خبر تو لاوے کہ یہ غوغا شہر مین کیون ہو رہا ہی کیا سبب ہی کہ
میرا دل پریشان ہوا جاتا ہی اس چوبدار نے جو کہ پہرے پر تھا ایک چوبدار سے کہا وہ اسی طرف شہر کے
چلا چونکہ مقبرہ کا راستہ اس طرف سے بھی تھا پہ تھوڑی دور راہ چلا تھا کہ اسنے دیکھا اہل شہر جوق جوق غول
غول چلے جاتے ہین کسی کے ہاتھ مین لٹھ ہی کوئی تلوار لیے ہی کوئی بانس کوئی چھڑی کوئی ہیزم سوختنی
کوئی کچھ یا کسی کو جو کچھ نہین ملا تو وہ کنکر پتھر بڑی بڑی اینٹین ہاتھ مین لیے مقبرے کی جانب یہ کہتے ہوے
چلے جاتے ہین مارو اس کافر کو کہ یہ اپنے عہد سے پھر گیا ہم بھی پیمان شکن ہو گئے ہین اگر ہمارے

کہنے پر عمل نہ کریگا تو ہم ضرور قتل کرینگے چاہے ہماری بھی جان جاے یہ خبر چوبدار نے سنا ایک شخص سے
اُس چوبدار نے پوچھا کہ تم لوگ کہان جاتے ہو اور کس پر یہ حربہ لیکر جاتے ہو کون اپنے عہد سے پھر گیا
ہی اُسنے یہ جو سنا اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ ای بھائی کیا تمکو نہین معلوم ہی کہ کیا آفت تازہ ہم پر آئی ہی اور
کون بلا نازل ہوئی ہی بار صفیکہ ہم لوگ تمھاری سرکار کے کارن لڑنے جاتے ہین کیونکہ یہ لوگ
پہچانتے ہین کہ یہ ملکہ کے ملازمون مین سے ہی اُس چوبدار نے کہا صاف صاف کہو اُسنے کہا کہ تمکو
نہین معلوم ہی ارے بھائی بڑا غضب ہونے والا ہی قیامت آنیوالی ہی ارے بھائی یہ بات ہی کہ اڑزنگ
نے ظلم پر کمر باندھی صبح کو تو عہد نامہ تحریر کیا اسوقت اپنے عہد سے پھر گیا خلاف عہد کرنے لگا کہ مقبرہ ہمارے
آقاے نامدار قاسم عالی وقار کا منہدم کرنے کا قصد رکھتا ہی اور بڑا مجمع اہل شہر کا اُس مقام پر ہوا ہی
اگر مان لیا تو خیر ورنہ بڑا کشت و خون ہو گا ہمتو مقبرہ نہ کھودنے دینگے یہ کیونکر ہو گا کہ خاموش رہین وہ
ہمارے ملک کا مقبرہ کھود ڈالے اس سے پہلے ہمنے عہد کر لیا اُسکے بعد ہمنے اطاعت کی ورنہ ہم کبھی اطاعت
نہ کرتے یہ ساری خرابی عمائد شہر کی ہی کہ اُنھون نے ہمارے کہنے پر عمل نہ کیا اُس سے یہ عہد نامہ تحریر کرا لیا
اگر ہم یہ جانتے تو کبھی نہ اُنکے کہنے پر عمل کرتے اور نہ اطاعت کرتے بغیر دھوکا ہمنے کھایا اب پچھتانے سے کیا
ہوتا ہی یہ وہ مثل ہوئی کہ آگے کے دن پاچھے گئے اور ہر سے کیو نہ ہیت ✤ اب پچھتائے کیا ہوت ہی جب
چڑیان چگ گئین کھیت ✤ دیگر مثے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد ✤ بقول این مصرعہ چرا کارے
کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ✤ یہ سنکے اُس چوبدار کا رنگ رو اُڑ گیا حواس جاتے رہے اور رونے لگا
اور اُسی وقت دوڑا ہوا طرف محل کے چلا گیا وہان محلدار قریب پردہ کے کھڑی ہوئی تھی کہ یہ چوبدار پہونچا
اور کہا کہ ای بی محلدار جا کر ملکہ سے عرض کر دو کہ حضور بڑا غضب ہو گیا کہ ارژنگ اپنے قول سے پھر گیا
افسوس ظلم پر اُسنے کمر باندھی ہاے ہمارے شاہزادے کا مقبرہ کھودنے کا حکم دیا ہی یہ شور و غل اہل شہر
کا ہی کہ اُوہ منع کرنے جاتے ہین اور یہ قصد ہی کہ اگر وہ نہ مانے گا تو مقابلہ کرینگے یہ اُسی کا غوغا ہی یقین ہی
بہت کشت و خون ہو گا اور ملکہ سے عرض کرنا کہ ہم لوگ بھی اُسی مقام پر جاتے ہین صرف ایک سپاہی کو
پہرے پر چھوڑے جاتے ہین کہ دیکھین وہان کیا واقعہ گذرتا ہی تاکہ ہم آپکو خبر دین یہ کہکر اس چوبدار نے
اپنے افسر کو خبر کی اور سپاہیون کے جمعدار کو آگاہ کیا وہ سب کے سب ایک سپاہی کو پہرے پر چھوڑ کر طرف مقبرہ
کے چلے یہان ملکہ کو آکر محلدار نے خبر دی کہ حضور یہ واقعہ ہی آپ کے ملازم بھی گئے ہین یہ سننا تھا کہ ملکہ کے
حواس جاتے رہے دھڑا دھڑ پیٹنے لگی اور اپنی حالت تباہ کرنے لگی اور یہ بین تھی کہ ہاے مین کیا کرون کیونکر
اپنے بچہ کے مقبرے کو بچاؤن میرے اوپر تو فلک رنج و غم لوٹتا ہی مجکو تو فوج الم نے لوٹا ہی ہاے کوئی میرا
حامی نہین ہی پہلے وارث سے جدائی ہوئی مانگ اُجڑی کوکھ آباد تھی وہ بھی برباد ہوئی گود اُجڑ گئی مجھ
کمبخت کا تو کوئی خبر لینے والا نہین ہی کون صاحبقران کو خبر کرے کہ آپکی بیوہ بہو تباہ ہوتی ہی آپ کے پوتے
قاسم کہ جسکو آپ جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اُسکے مقبرے کھودنے کی تدبیر ہو رہی ہی کوئی روکنے والا نہین
ہی جب سے آپ خانہ کعبہ مین تشریف لے گئے ہین ہمپر تو پہاڑ غم و الم ٹوٹ رہے ہین مین تو لٹ گئی کوئی میرا وارث
نہ رہا اس بچہ کا سہارا تھا وہ مر گیا مین نے صبر کیا اس خیال سے کہ جو اُسکی مرضی اب مین صرف اسکی قبر کی
زیارت کر لیتی تھی دو گھڑی اسکی قبر پر بیٹھ کر رو لیتی تھی وہ بھی ظالمون کو گوارا نہوا اور مجکو ستانا شروع کیا
خدا اُس ارژنگ کو غارت کرے کہ جو میرے بچے کی قبر کا نشان مٹانے کو موجود ہی اُسپر خدا کا قہر نازل
ہو یہ حکم نہ دینے پاے کہ اُسکی زبان خشک ہو جاے موے پر بجلی گرے جوان مرے ارے کوئی اُس سے جا کر

اُکسے کہ کیون اپنے حق مین بد دعا لیتا ہی کیون مصیبت زدون پر ستم کرتا ہی کیون اتنا سر اُٹھاتا ہی ارے موذی
کیون بل کی لیتا ہی خدا تیرا زور ڈھائے تیرا سر کچلا جائے رسّی کی طرح تیرا بل نکلے یہ کیا ستم ہی کوئی
مُردے پر بھی جور کرتا ہی ہائے نشان میرے بچے کی قبر کا کیون مٹاتا ہی ارے اُسنے تیرے ساتھ
کیا بُرائی کی ہی وہ تو چین سے اپنی قبر مین سو رہا ہی ارے اسقدر اہل شہر ہین کوئی منع کرنے والا نہین یہ
کیسا اندھیر ہی لوگو یہ دن ہی کہ رات مجکو دکھائی نہین دیتا ہی ارے اسوقت کوئی اُسکا عزیز نہین ہی
ورنہ یہ ستم کرنے پاتا یہ کس نے راے دی ہی الٰہی کرے یہ سب کے سب خاک سیاہ ہون ایک تو ملک
لے لیا دوسرے اُسپر یہ ستم مین تو سنتی تھی کہ عہدنامہ تحریر ہوا ہی تب اہل شہر نے اطاعت کی ہی اُس عہدنامہ مین
یہ بھی شرط ہی کہ میرے نور نظر کی قبر کا نشان مٹا دے لو واری اب تمھارے استخوان بھی اس شہر سے
جاتے ہین واری تمکو یہ شہر اسقدر مرغوب تھا کہ تم جب زخمی ہوکر آئے تھے تمنے وصیت کی تھی کہ مجکو دادا جان
کے پاس نہ روانہ کرنا اگر مین مرجاؤن تو میری لاش اسی شہر مین جو مسجد میری عبادت کرنے کی ہی اسکے
برابر دفن کرنا کیونکہ یہ مسکن میری ولادت کا ہی مجکو اس سے بہت محبت ہی گو کہ بابا جان اُسی مقام پر
دفن ہین اُنکا پہلو ملتا مگر جہان ولادت ہوئی اُسی مقام پر شہادت بھی ہو اور دفن بھی ہو تا کہ لوگ آکر دیکھا
کرین اور کہین کہ یہ کسی بہادر کی قبر ہی مین نے موافق تمھاری وصیت کے کیا اور خود بھی خیال کیا کہ اگر
میرے بچے کی لاش خانہ کعبہ چلی گئی تو مین اُسکی قبر کیونکر دیکھا کرونگی پس مین نے اس مقام پر دفن کیا یہ
طریقہ اُسدن سے مقرر کیا کہ چوتھے روز آکر تیری قبر دیکھ جاتی تھی اے واری اب مین کسکی قبر دیکھنے کو
آیا کرونگی اُسکا تو نشان ہی مٹا جاتا ہی اے خدا مجکو موت دے کہ مین یہ خبر نہ سنون کہ مقبرہ کھد گیا ملکہ یہ
کہتی ہی اور روتی ہی خاک سر پر ڈالتی ہی اپنے سر کے بال کھول دیے ہین منھ کعبہ کی طرف کرکے کہہ رہی ہی
اے حمزہ صاحبقران آئیے میرے بچہ کی قبر کو بچائیے اس کافر کو قتل فرمائیے اسنے بہت سر اُٹھایا ہی
میرے بچے کے مقبرے کو کھودنے آیا ہی یہ ستم تازہ زیر گنبد دوار آپ کے پوتے کی قبر پر ہوتا ہی کہ جسکے
لیے سارا شہر روتا ہی کسی کو اپنے شہر سے روانہ فرمائیے کہ وہ آکر اسکو سزا پہونچائے سواے آپ کے اور کون
خبر لینے والا ہی اُسکا باپ بھی مرگیا ہی فرزند کا کہین نشان نہین کہ کہان ہی اسوقت بدر مین کون خبر لے
اے عملشاہ تم ہی قبر سے اُٹھکر آؤ اپنے فرزند کی قبر بچاؤ ہاے میرے بچے کی قبر کا نشان اس شہر سے
مٹتا ہی اب کسکی قبر پر جایا کرونگی کسکی قبر گلے سے لگایا کرونگی اسی سبب سے مین ترکستان نہین گئی کہ مین وہان
کہان اپنے دلبند کی قبر پاؤنگی خدا اُس کافر کو گور نہ نصیب کرے جو میرے بچے کی قبر کھودے الٰہی کرے
اُسکو کُتّے کوّے کھائین اُسکا ایک ایک عضو جدا کیا جاے جو میرے بچہ کے استخوان کو تکلیف دے
اے خدا مین صبر کرون تو نہ صبر کرتا اس ظلم کی اُسکو سزا دیتا تو بڑا منتقم حقیقی ہی تو کسی کا ظلم گوارا نہین کرتا ہی
ظالم کو سزا دیتا ہی تیرے بندے کی قبر پر یہ ظلم ہوتا ہی کوئی سبب ایسا پیدا کردے کہ وہ اس فعل سے باز آئے
ملکہ یہ باتین کرتی ہی ملکہ کے بین کرنے سے اور رونے سے تمام خواصین بھی رونے لگین تمام محل مین ایک
حشر برپا ہوگیا ہر ایک ارزنگ کو کوسنے دے رہی تھی اور رو رہی تھی کہ یکایک ملکہ اُٹھی اور طرف
محل سے پھاٹک کے چلی کہ مین خود جاکر اپنے بچہ کی قبر کو بچاؤنگی اُس مُردے کو قتل کرونگی یا اپنی جان
دونگی دیکھون کہ وہ کیونکر مقبرہ کھودتا ہی چلی تھی کہ خواصون نے ملکہ کو پکڑ لیا اور کہا کہ ملکہ یہ کیا
خیال ہی نامحرمون مین نکلی جاتی ہو صاحبقران جو سنین گے تو ناراض ہونگے یہ بدنامی کیون گوارا کرتی
ہو کہ صاحبقران کی بہو عملشاہ کی زوجہ باہر نکل آئی ملکہ تم اُسوقت تو باہر نکلین نہین کہ جب دار شے

قتل ہونے کی خبر آئی ملکہ نے کہا کہ اُسوقت میرے پردے کا رکھنے والا غیور بہرا پیارا موجود تھا اب کون
ہی خواصون نے عرض کیا کہ ملکہ عالم تم اُسوقت تو نکلی نہین کہ جب تمھارے فرزند کی لاش گھر سے نکلی
ہی یہ کیا کرتی ہو ذرا دل کو روکو خدا پر نظر رکھو کہ وہ مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی سبب پیدا کریگا ملکہ نے
کہا کہ اُسوقت بھی یہ خیال تھا کہ میرے بچے کا نام بدنام ہو کہ قاسم کی مان گھر سے نکلی اب جب
اُسکی قبر کھدتی ہی اور اسکے استخوان بیرون شہر پھیکے جاتے ہین تو مین گھر مین بیٹھ کر کیا کرون جہان اسکے
استخوان ہونگے اُسی مقام پر خورشید بھی ہوگی اُنکو گلے سے لگائیگی اپنی گود مین لیگی اور یونہین سر و پا
برہنہ خانۂ کعبہ کو جاوے گی صاحبقران سے فریاد کریگی کہ آپ کے پوتے کی قبر پر اس اندرنگ
نے ظلم کیا ملکہ نے یہ اس طرح سے کہا کہ سبکی ہچکیان بندھ گیئن ایک دریاے اشک تھا کہ سب کی
آنکھون سے روان تھا ہنگامہ حشر عیان تھا مگر ملکہ کو کسی نے چھوڑا نہین کوئی کمر سے لپٹ گئی
کوئی قدمون پر گر پڑی کوئی ہاتھ جوڑنے لگی کوئی مثل بسمل گرکر تڑپنے لگی جب ملکہ مجبور ہوئی تو مقبرے
کی طرف مُنہ کر کے یہ کہنے لگی کہ اے بیٹا ملک قاسم یہ مان تیری نصیبون جلی مجبور ہی کہ کیا کرے کیونکر تیری
قبر بچاے کوئی نہین آنے دیتا ہی ورنہ مین آکر تیری قبر کو گلے سے لگاتی اور کہتی کہ اسی قبر کے ساتھ
میری بھی گردن کاٹ لو پہلے مجکو قتل کرو اُسکے بعد قبر کھودو مین تو یہ قصد کر کے چلی تھی مگر ان کمبختون
نے روک لیا اے فرزند تم شکایت نہ کرنا کہ مان نے میری قبر نہ بچائی بیٹا میرا کوئی سواے تیرے وارث
نہین ہی جب تو مر گیا مین بے وارث ہو گئی دنیا مین کوئی کسی کا نہین ہی یہ مان بدنصیب کسکو بلاے
کون اسوقت میرے کام آئے نہ تو کوئی بچانے والا ہی نہ کوئی خبر لینے والا مین تیرے نام پر اپنی زندگی
بسر کر رہی تھی اے فرزند یاد رکھنا ادھر خبر آئی کہ قبر کھد گئی یہ تیری مان بھی اُسی وقت مر گئی مین فرزند اپنی
جان دونگی اُدھر تیری قبر سے تیرے استخوان نکلینگے ادھر محل سے میرا جنازہ کیونکہ ایسی زندگی پر خاک ہی
کہ مان زندہ ہو اور بیٹے کی قبر کھد جاے کیا غضب کی بات ہی مجکو تو اُسی دن مر جانا تھا جبکہ وارث
کے قتل ہونے کی خبر آئی تھی مگر سخت جان تھی تیرا داغ مقدر مین بدا تھا کہ تجکو بھی رو دون وہ بھی ہوا
پھر بھی نہ مری زندہ رہی یہ صدمہ نصیب مین کاتب ازل نے خط پیشانی مین قلم قدرت سے لوح جبین
پر تحریر کر دیا تھا کیونکر مرتی اے فرزند مین از حد مجبور ہون کیونکر تیری قبر تک آؤن ملکہ یہ کہتی ہی اور
روتی ہی پچھاڑین کھاتی ہی یہ کہا رہی ہی خواصین عرض کرتی ہین کہ ملکہ دعا کرو شاید یہ ظلم نہو ملکہ
فرماتی ہی کہ دعا جو میرے پاس سے ہٹ جاؤ مجکو رونے دو مین رو رو کر اپنی جان دونگی کبھی
نہ مانونگی مجکو رونے کو منع نہ کرو مین کوئی قیدی نہین ہون خیر تمھارے کہنے سے مین نے
یہ امر منظور کر لیا کہ گھر سے نہین نکلی مگر رونا نہ موقوف کرونگی تمکو کیا خبر جو میرے قلب کا
حال ہی میرے سینے مین دل تہ و بالا ہی تمکو اپنی پڑی ہی کہ ملکہ نہ روے دعا کرو بیبیون ذرا تمھین دعا کرو
شہریار کو پکارو خدا کو اُنکا واسطہ دلاؤ کوئی تو میری رفاقت ادا کرے ارے کوئی بی بی کی برمانے
کوئی صحنک کوئی رتجگہ کوئی کونڈے کھڑی ہوئی میرا منھ کیا دیکھتی ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ملکہ آپکے
فرمانے کی کیا ضرورت ہی ہم پہلے ہی سب کچھ مان چکے ہین کوئی بات ہمنے باقی نہین رکھی ہی یہان تو ملکہ کا
یہ حال ہی اور خواصین بھی بیقرار ہین کہ اُسوقت خواجہ حسین اُسطرف آ نکلے تھے کہ یہ شہر خاور زمین
اُسوقت بوقت سہ پہر پہونچے سرا کو تلاش کرتے ہوئے کیونکہ یہ کبھی اُس شہر مین نہ آئے تھے شہر کو جو
ویران دیکھا چونکہ اُسکی آبادی کی تعریف سن چکے تھے یہ حیران حیران پھرتے پھرتے اُسی مقام پر پہونچے

اس گریہ وزاری کی صدا سنکے انکا بھی دل بیقرار ہوگیا چونکہ شام بہت قریب تھی یہ اُس مقام پر ٹھہر نہ سکے وہانسے
آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک سرا نظر آئی مگر وہ بھی ویران یہ اُس سرا مین پہونچے انھون نے دیکھا کہ تمام کمرون
مین قفل پڑے ہوے ہین چند بھٹیاریان بیٹھی ہوئی ہین مگر پریشان انھون نے جو یہ حالت دیکھی قصد
کیا کہ یہان سے واپس چلین اپنے ہمراہی کے لوگون سے کہا کہ یہان کوئی مقام قیام کرنے کے لیے
نہین ہی ہم اس شہر مین ایک مرتبہ آے تھے جب تو یہ بہت آباد تھا اب تو ویران معلوم ہوتا ہی گو یہ اسلام آباد
ہی مگر اسکی بربادی و ویرانی کا سبب نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوا یہ ہی گفتگو کر رہے تھے اور قصد تھا کہ واپس چلین
کہ بھٹیاری نے دیکھا کہ بہت سے آدمی تجارت پیشہ سرا مین آئے ہین مگر مرد مسلم معلوم ہوتے ہین شاید
مقام فرو کش ہونے کا تلاش کرتے ہین اسنے یہ خیال کرکے صدا دی کہ میان مسافرون آؤ ہم آپ کے واسطے
مکان خالی دینگے خواجہ حسین مع اپنے ملازمون کے اُسکے قریب آئے اُسنے کہا کہ کیا آپ کو درکار ہی خواجہ
نے کہا کہ کئی کمرے درکار ہین ہمارے ساتھ مال بہت ہی اور سامان باربرداری بھی ہمراہ ہی اُسنے جواب
دیا کہ جسقدر کمرون کی آپ کو ضرورت ہو یہان موجود ہین خواجہ نے پانچ کمرے لیے بھٹیاری نے
پلنگ لاکر حاضر کیے خواجہ حسین نے تمام مال اُتروایا اچھا راستے رکھا مرکب و شتر سب صحن مین سرا
کے باندھے گئے ملازمون نے خواجہ کے لیے پلنگ بچھایا اُسپر فرش کیا بعدہ اپنے اپنے بستر لگائے جو کہ
کھانا پکانے پر مقرر تھے وہ کھانا پکانے لگے جب خواجہ اطمینان سے بیٹھے تو نوکرون سے کہا کہ بھٹیاری
کو بلا لاؤ ہم اُس سے شہر کا حال دریافت کرینگے وہ جاکر بلا لایا بھٹیاری جو آئی خواجہ حسین نے اس سے
دریافت کیا کہ ای بھٹیاری یہ شہر تو خوب آباد تھا اب جو مین دیکھتا ہون تو ویران نظر آتا ہی اسکا کیا سبب
ہی وہ بھٹیاری یہ سن کے زار زار مثل ابر نوبہار کے رونے لگی خواجہ اور پریشان ہوے کہا کہ ای بوا کچھ
سبب تو بیان کر اُسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ ای میان سوداگر کیا بیان کرون کہا یہ شہر اب نہین
آباد ہی بلکہ پیشتر سے زیادہ آباد ہی مگر ہان آج سے اسکے آباد رہنے کا شک ہی کیونکہ ایک بلا ایسی
نازل ہوئی ہی کہ جسکے سبب سے اسکی آبادی ساتھ ویرانے کے بدل جائیگی اور اسکے باشندون کی
مسلمانی ساتھ کفر کے مبدل ہوگی آجتک تو یہ شہر اسلام آباد تھا اب یہ کفر آباد ہو جائیگا اگر کوئی تلاش
کریگا کہ کوئی مسلمان ملے تو نہ پائیگا خواجہ نے کہا اسکا کیا سبب کیونکہ یہ ملک تو ملک قاسم کا ہی گو وہ
انتقال فرما گئے ہین مگر خدا اُنکے ورثا کو تا صد و سی سال سلامت رکھے کہ جنکے سبب سے انکا نام برقرار
ہی وہ کیون کفر آباد ہونے دینگے خدا ایرج نوجوان رستم عالی شان شہریار عالی وقار کو صحیح و تندرست
رکھے کہ جو کہ اس وقت جرأت و شوکت مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اپنے اپنے وقت کے رستم و
سہراب ہین دوسرے ہر دو صاحبقران کہ جنکی نہیب شمشیر سے تمام عالم کانپتا ہی شیرون کو صحرا مین جنکا اسم
مبارک سن کے غش آتا ہی جنھون نے آب شمشیر سے ضلالت کفر کو پاک و صاف کیا اور علم اسلام
کو بلند کیا اور جو کہ گمراہ تھے اُنکو راہ ہدایت دکھلائی صحراے ضلالت سے نکالکر سر چشمۂ ہدایت
پر پہونچا دیا ان صاحبون کی موجودگی مین یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ کفر آباد ہو اُسنے کہا یہی تو سبب ہی کہ اُن
صاحبون کو یہان کی حالت کی بالکل خبر نہین ہی کہ یہان کے باشندون پر کیا گذرتی ہی اور کیا کہین ہم سب کے
سب ایک حالت تباہی مین مبتلا ہین خواجہ نے کہا کہ بیان تو کرو مین بھی تو سنون تب اُس بھٹیارہی نے
ابتدا سے حال کہنا شروع کیا ارژنگ کا لشکر کشی کرکے آنا بہرام کا مقابلہ کرنا بہرام کا شکست کھا کر
گرفتار ہونا تو مان فرزند بہرام کا تمام ناموس و خزانہ لیکر یہان سے فرار کرنا سواے خورشید خاوری

مادر ملک قاسم کی وہ تو یہان باقی رہین تھین اور باقی کل محلات ہمراہ تومان چلے گئے تھے خواجہ نے کہا
کہ وہ کہان تشریف فرما ہین اُسنے اُس مقام کا نشان دیا خواجہ نے خیال کیا کہ مین تو اُسی مقام پر
گیا تھا وہان تو ایک کہرام مچا ہی بھٹیاری سے کہا کہ جب مین سرا مین آتا تھا تو میرا گذر اُس محل کے قریب
جسکا تو نشان دیتی ہی کہ وہ ملکۂ عالم مادر ملک قاسم کا محل ہی اُس محل سے تو اسقدر صداے گریہ بلند تھی
اور ایسی دردناک تھی کہ مین اُس مقام پر نہ ٹھہر سکا دل پریشان ہوگیا ادھر کو چلا آیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا
کسی جوان رعنا کا انتقال ہوا ہی اُسکو سب رو رہے ہین کیا کوئی اُس محل مین مر گیا ہی بھٹیاری نے
کہا کہ آج کل کی حالت اُس امر سے بہت بدتر ہی کہ کوئی مرجاے وہ تو پھر بھی اس حال سے بہت اچھی
حالت ہی ملکہ پر تو واقعی کوہ غم ٹوٹا ہی جو حالت ہو بجا ہی یہ پیرانہ سالی اور اُسپر یہ رنج و غم کے فوج کی
کشور دل پر چڑھائی اُنھین کا کام ہی جو اس قدر صبر کیا ہان اگر پورا قصہ سنئے اُسمین انکو ملکہ کے رونے
کا بھی حال معلوم ہوجائیگا جب تومان مع ناموس و خزانہ نکل گیا ارژنگ داخل شہر ہوا قتل عام شروع
کیا اہل شہر نے جمع ہو کر امان طلب کی اُس کافر نے امان دی اور کہا صبح کو حاضر ہونا ہم تمھاری بابت
حکم دینگے یہ حکم دیکر وہ مرتد مع اپنے سردارون کے داخل عمارت شاہی ہوا کچھ سپاہ بیرون شہر
رہی کچھ اندر شہر کے اُتری نہ معلوم رات کو کیا واقعہ ہوا سب اہل شہر جو بوقت سحر در دولت پر
گئے تو معلوم ہوا کہ ارژنگ بیمار ہوگیا ہی دربار نہ کرے گا جب وہ دربار کریگا تو آپ لوگون کی
طلبی ہوگی تھوڑے دنون تک اُسنے دربار نہین کیا ہم لوگ اُسی طور سے آباد رہے اتفاق سے
کل حکم ہوا کہ خداوند یعنی ارژنگ دربار کرین گے سب اہل شہر حاضر ہون آج صبح کو دربار ہوا بھٹیاری
نے کل حال عہدنامہ تحریر کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ وہ مرتد آج سپہر کو سوار ہو کر جو شہر کی گشت کو
نکلا اتفاق سے مقبرے پر ملک قاسم کے پہونچا جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ مقبرہ اُنکا ہی یہ سُن کے
اُسکو غصہ آیا اور اُسنے اُسکے کھُدنے کا حکم دیا یہ خبر جب اہل شہر کو ملی سب کے سب اس قصد سے
گئے ہین کہ اگر وہ ہمارے کہنے پر عمل نہ کریگا تو ہم اُس سے مقابلہ کرینگے اپنی جان دینگے تا حیات اپنے
مقبرے کو کھُدنے نہ دینگے اس سبب سے تمام شہر ویران معلوم ہوتا ہی اور کوئی شہر مین نہین ہی اس امر
سے تمام ادنی و اعلی بگڑ گئے ہین کیونکہ وہ اپنے عہدنامے سے پھر گیا اور خلاف شرط نامہ کرنے لگا یہ سبب
ہی کہ شہر خالی ہی ہر ایک از قسم ... سے گیا ہی سواے عورتون کے شہر مین کوئی مرد نہین ہی کیا رئیس
کیا غریب کیا مسافر کیا صاحب پیشہ کیا غیر پیشہ سب اُس مقام پر ہین ملکہ کے رونے کا یہ سبب ہی کہ اُنکے
فرزند کا مقبرہ کھُدتا ہی وہ کیون نہ روئین اور اپنی حالت تباہ کرین اب تو تمکو شہر کی ویرانی کی حالت معلوم
ہوئی یہ سُن کے خواجہ کے ہوش جاتے رہے اور رونے لگے اور کہا کہ افسوس ہم دونون
کے نہ ہونے سے یہ تباہی ہی افسوس کیا دنیا کا کارخانہ ہی کہ ہر گھڑی نیا طور ہوتا ہی کوئی مقام آباد ہوتا ہی
کوئی ویران کوئی روتا ہی کوئی ہنستا ہی افسوس ہی کہ کفار خوش ہون اہل اسلام پر تباہی آئے ہر گھڑی
فلک کی نئی گردش ہی ہر ساعت وہ نئے طور سے رنگ بدلتا ہی کیا برا وقت آگیا حیف ہی کہ کفار یون ظلم
کرین اور کوئی خبر نہ لے کیا پھر کوئی نیا طور ہونے والا ہی اہل اسلام پر ادبار آنے والا ہی کہ کفار کا یہ زور
ہی اور طریقہ یہ اختیار کیا ہی ابھی تو بہادرون سے زمانہ خالی نہین ہوا ہی خدا اُنکو سلامت رکھے کہ جنکے
سبب سے مذہب اسلام کی یہ رونق ہی اگر اُنکو خبر ہو جاے تو کیا طاقت اُس مرتد کی ہی جو یہ مقبرہ کھود
سکے اُسکے خود قصر تن کو وہ تلوارون سے گرا دینگے اس ملک اور صاحب مقبرہ کے وارث وہ زندہ

زمرہ مین اگر وہ نہ ہوتے تو یہ امر تھا کہ کون ہی جو خبر لے کیون اسنے اسقدر ظلم پر کمر باندھی ہی یہ کہکر خواجہ
نے اپنے نوکرون سے کہا کہ تم مین سے چند آدمی یہان رہین باقی میرے ہمراہ چلین مین بھی اُس
مقام پر جاؤنگا دیکھون تو کہ کیا ہوتا ہی اگر مقبرہ کھد گیا تو مین بھی ضرور اپنی جان دونگا ہر ایک پر اُن لوگون
کے احسان ہین کوئی انکے احسان سے بچا نہین ہی ان سب کے سبب سے ہم راہ نجات پر پہونچے ہین ورنہ
تمام عمر گمراہ رہتے اسی حالت گمراہی مین دنیا سے جاتے یہ کہکر اپنے غلامون کو ہمراہ لیکر طرف مقبرے کے
چلا اسکو تو راہ مین رکھیے پہلے حال اُس مقام کا سُنیے کہ جہان ارزنگ موجود ہی اور حکم دے رہا ہی
کہ مقبرہ کھودا جاے اور سب اہل شہر چلے آتے ہین ابھی اہل شہر نہین پہونچے ہین کہ اسلم و دیلم چین
برجبین روبرو ارزنگ کے پہونچے یہ مردود تخت رکھوائے ہوے اُسپر بیٹھا ہی اور سب سردار کرسیون
پر بیٹھے ہین اُسی مقام پر دربار آراستہ ہی کہ اسلم و دیلم جو پہونچے یہ بھی برابر تخت کے کرسیون پر بیٹھ گئے
اور ارزنگ کی طرف مخاطب ہوکر دیلم نے کہا کہ اے خداوند مین نے سُنا ہی کہ آپکا قصد ہی کہ ملک قاسم کا
مقبرہ کھدوایے یہ کیا خیال آپ کے دل مین پیدا ہوا ہی یہ بخوبی ثابت ہی کہ یہ مرد مسلم اور بڑا مرشد
تھا ضرور اسنے خداوند کے باپ دادا کو تکلیفین دی ہین مگر اب وہ مرگیا تو اُسکے مقبرے سے عوض
لینا بالکل خلاف عقل و دانائی ہی کوئی بھی مرد عاقل مردے سے عوض لیتا ہی جو کہ بالکل بے حس و حرکت ہو دوسرے
آپکو یہ لازم نہین ہی کہ آپ خلاف عہدنامہ کرین جو کہ باہم آپکے و اہل شہر کے تحریر ہوا ہی یہ کیا طریقہ
ہی کہ بوقت سحر تو اپنے اتنے بڑے مجمع کے روبرو وہ اقرار کیا ہو اور پھر خلاف اُسکے کیا جاے یہ امر بالکل
خلاف شرافت اور مردی کے ہی جو کہ آپ کرتے ہین اس امر مین صورت فساد نظر آتی ہی ابھی پورے طور
سے تسلط نہین ہوا ہی کہ آپنے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ جسکے سبب سے ایک فساد عظیم کا سامنا معلوم ہوتا
ہی ضرور یہ امر خلاف اہل شہر کے ہوگا وہ ضرور فساد کرینگے اور واقعی یہ امر بالکل خلاف ہی کہ کسی کے مقبرے
کو جو کہ اُنکے آقا اور مالک کا کوئی کھدواے اور وہ نہ بولین بدین سبب وہ پہلے ہی سے اقرار نامہ
تحریر کرا چکے ہین جسمین یہ بھی شرط ہی کہ ہم کوئی تمہاری عمارت شاہی یا مساجد یا مقبرہ یا مدارس سے
غرض نہین رکھینگے اُسکا تمکو اختیار ہی پھر اُسی پر دست اندازی کی جاے یہ کیونکر وہ لوگ گوارا
کرینگے ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ آپکو چند لوگون نے اس امر پر اغوا کیا ہی وہ آپ کی جان و مال کے دشمن ہین
اور آپکی ترقی کے خواستگار نہین ہین اس امر مین دو سبب ہین کہ جو اُنکو منظور ہین ایک تو یہ کہ آپکے
اور اہل شہر کے فساد ہو اور کشت و خون ہو دوسرے یہ کہ اہل اسلام کی ذلت ہو اور وہ بذلت و خواری
آپکے ہاتھ سے نکالے جائین تو ہمکو بھی منظور ہی کہ کسی طور سے اُنکا استیصال ہو اور ہمارا ڈنکا بجے
مگر ہر کام کے لیے ایک طریقہ ہوتا ہی اور ساتھ تدبیر کے وہ انجام پاتا ہی یہ امر خیال کرنے کے قابل ہی کہ
ابھی تو عالم عالم مسلمان ہو رہا ہی اور اُنکی کثرت ہی اگر اُنکو خبر ہوگی اور سب ایک مرتبہ اُٹھ کھڑے ہوگئے
تو بڑی خرابی ہوگی کسکو کسکو جواب دیجیگا اور کس کس سے مقابلہ کیجیے گا ایک شہر جو فتح کر لیا
تو کیا تمام ممالک اسلام پر قبضہ ہوگیا ایسے ایسے بہت سے ملک پڑے ہین کہ جنکے قبضہ سے نکل جانے
سے کوئی نقصان نہین ہی وہ یہ خیال کرینگے کہ جب ہم قصد کرینگے فوراً قبضہ کر لین گے اس ملک پر اُنکا
قبضہ ہونے سے تو کوئی اُنکو خیال نہ ہوگا مگر جب وہ یہ سنین گے کہ مقبرہ کھودا گیا تب ضرور اُنکو خیال
ہوگا اُس وقت لشکرکشی ہوگی اور ہر طرف سے سپاہ کی چڑھائی ہوگی آیندہ آپکو اختیار ہی ہماری جو
راے مین آیا عرض کیا یہ تقریر ارزنگ نے سن کے کہا کہ ما بدولت کو نہ اہل شہر سے خوف ہی نہ اہل اسلام

سے اگر وہ لشکر کشی کرکے آئے تو میرا کیا بنا لینگے مین خود اُنپر لشکر کشی کرونگا اُنکی کیا مجال جو وہ میرا مقابلہ کرسکین
یہ بالکل خلاف ہے اب وہ بات نہین ہے لقا کی خدائی ہے نہ زمرد کی نہ مین ویسا خدا ہون کہ اہل اسلام سے
خوف کرون اور اُنکے ڈر کر اپنے قصد سے باز رہون وہ زمانہ گذر گیا اب اُنکا وہ زور نہین رہا اب میری
خدائی کا زمانہ ہے بھلا میرا کوئی کیا مقابلہ کریگا اور کیا مجادلہ کریگا اگر اہل شہر فساد کرینگے تو میرا کیا کرین گے
مین اُنسے خوف نہین کرتا ہون اپنی سزا کو پہونچین گے اور سب کو مین ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کرینگے
یہ سُن کے دیلم تو خاموش ہوگیا اور دل مین کہا کہ یہ اغوا کیا ہوا سختگان کا ہے مگر اسلم نے کہا کہ ای
خداوند یہ امر تو بالکل آپ کے قول کے خلاف ہے آپ کے ہمراہ وہی لشکر ہے جو کہ ہمیشہ لشکر اسلام سے
بھاگا گیا ہے اور کوئی قوت آپ کو ایسی نہین ہے جسکے سبب سے آپ اُنکا مقابلہ کرین ابھی کل کی بات ہے کہ بڑے
زور وشور سے میان محمور لشکر لیکر خانہ کعبہ پر گئے وہان تک اُنکو پہونچنا نہ نصیب ہوا راہ مین ایک
چھوٹا سا قلعہ ملا اُس سے جو نوبت مقابلہ کی آئی باوصفیکہ راہ مین ایک اور بادشاہ کو اپنا شریک کرلیا
تھا کہ وہ بھی چار لاکھ سے شریک ہوا تھا اُسکا بڑا شہرہ تھا مگر یہ دونون ملکر اُس صاحب قلعہ کا کچھ نہ کرسکے
اور شکست کھا کر بھاگے محمور کو تو پھر یہان آنا نہ میسر ہوا اور نہ اُس بادشاہ کو اپنے ملک واپس
جانا نہ نصیب ہوا صرف دونون لشکر اپنے اپنے مقام کو واپس گئے اُس وقت خداوند نے اُنکی مدد نہ کی یہ
بخوبی ثابت ہے کہ یہ ساری فتنہ پردازی سختگان کی ہے کہ اُسکو ان لوگون سے ازحد عداوت قلبی ہے وہ یہ
چاہتا ہے کہ کسی صورت سے یہ امر ہو کہ فساد ہو اور کشت وخون ہو یہ تو اُسیکا سارا فساد ہے دیکھیے سمجھ بوجھ کر
حکم دیجیے ہمارے کہنے پر عمل کیجیے ہم آپ کے خیرخواہ ہین اور یہ نہین چاہتے ہین کہ فساد ہو جبتک کہ بالکل
آپ کو قوت حاصل نہو اُس وقت تک ہم یہ راے ندین گے کہ آپ ایسے کام کرین کہ جس امر سے فساد
ہو یہ جو اسلم نے کہا سختگان نے کہا کہ آپ لوگون کی تو اُنسے قرابت ہے اور اپنی قرابت کا پاس
کرتے ہین آپ مین خون ملا ہے یہ اُسی خون کا سبب ہے جو اس وقت آپ لوگ سفارش کر رہے ہین
خداوند کوئی اہل شہر کے تابعدار نہین ہین اُنکی رعایا نہین ہین جو خداوند کا جی چاہے گا وہ کرینگے ضرور
مقبرہ کھدے گا اگر اہل شہر فساد کرینگے تو کرین کیا خوف ہے خداوند کے ہمراہ لشکر کثیر ہے بڑا جم غفیر ہے
کوئی خوف کا مقام نہین ہے ارزنگ نے کہا کہ ہان مین ضرور مقبرہ کھدواونگا یہ سنکے اسلم و دیلم نے اپنے اپنے
دل مین کہا کہ ضرور اِسکے ادبار کا زمانہ آیا ہے ابھی اچھی طرح سے قبضہ نہ ہونے پایا تھا کہ یہ فساد اُسنے برپا کرنا
چاہا ہے باہم اشارے کیے کہ ہم بھی شریک اہل شہر ہین یہی باتین ہو رہی تھین ابھی تک کوئی خبردار نہین آیا
تھا کہ شہر کی طرف سے غل وشور کی صدا آئی اب جو دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہے اور کیسا شور ہے ارزنگ
بھی یہ صدا سنکے سر اُٹھایا کیا دیکھتا ہے کہ شہر کی طرف سے لوگ جوق جوق انبوہ انبوہ چلے آتے ہین ہر ایک کے
ہاتھ مین کوئی نکوئی حربہ ہے اور یہ کہتے چلے آتے ہین کہ اگر مقبرہ کھد گیا ہو تو مار دو مرتد کو اور ہزار ہا گالیان دیتے
ہوے آتے ہین کہ ہمنے ایسا خدا نہین دیکھا کہ جو اپنے قول سے پھر جاے ارزنگ بادشاہ نہین ہے
یہ کوئی بدقوم ہے کہ صبح کو ہم سے عہد کیا اس وقت خلاف عہد کرتا ہے یہ امر سلف سے آج تک کسی بادشاہ
نے نہین کیا کوئی بادشاہ پیمان شکن نہین ہوا پیمان شکنی خلاف شان بادشاہت ہے اگر ارزنگ نے
ہمارے کہنے کو مان لیا تو خیر ورنہ ہم ضرور مقابلہ کرینگے ہم تو پہلے ہی اطاعت نہین کرتے تھے مگر ہمکو تو
مجبور کیا گیا کہ تمکو اطاعت کرنی پڑے گی ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ ارزنگ کبھی اپنے قول وقرار پر
قائم نہین رہیگا کیونکہ چند مفسد اُسکے ہمراہ ہین جو کہ اُسکو فساد پر آمادہ کرینگے سختگان ایسا مفسد ہمراہ

ہے

ہو یہ کہتے ہوئے لوگ مقبرے کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اُنکے اس کلام پر ارزنگ کو اور غصہ آیا اور
برہم ہونے لگا اور کہنے لگا کہ جلد تبر واردن کو لاؤ دیکھوں اہل شہر میرا کیا کر سکتے ہین یہ تو حکم دے رہا ہے
اور اہل شہر چلے آتے ہین یہ حالت ہے کہ ابتو جہان تک نظر کام کرتی ہے سواے اہل شہر کے اور کوئی نہین
نظر آتا ہے اور ایک شور و غل ہے اُسی مجمع مین ملکہ خورشید خاوری کے بھی ملازم ہین کہ اس عرصہ مین وہ عمایدِ
شہر کہ جن سے عہد و اقرار ہوا تھا ہونچے اہل شہر کے مجمع کو دیکھکر اُنکی تقریر کو سُن سکے یہ لوگ اپنی جانون پر
کھیل کر اس مقام پر آئے کہ جہان ارزنگ بیٹھا ہوا تھا یہ لوگ جب قریب ارزنگ پہونچے اُنہون نے
قصد کیا کہ ہم پاس ارزنگ کے جاکر گفتگو کرین کہ تختگان نے انکو آتے ہوئے دیکھا خیال کیا کہ یہ لوگ بھی
اسی امر کے لیے آتے ہین کہ ارزنگ کو منع کرین شاید یہ قریب آکر منع کرین اور ارزنگ نہ مانے اور یہ حملہ
کرین تو خرابی ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ اُسی مقام پر روکو یہ خیال کرکے کہا کہ اسی مقام پر ٹھہرو اور جو کچھ کہنا ہو
اُسی مقام پر سے کہو کوئی قریب آنے کی ضرورت نہین ہے یہ سُن سکے ان لوگون نے کہا کہ ہم تو قریب آکر
گفتگو کرینگے ہم سب اپنی جان پر کھیل کر آئے ہین یہ سارا فساد کیا ہوا تیرا ہے ہم ضرور قریب آکر گفتگو کرینگے یہ سنکے
اسلم و دیلم نے کہا کہ کیا حرج ہے آنے کیون نہین دیتے ہو سچ تو ہے کہ اتنی دور سے وہ کیا کلام کرینگے تختگان نے
ارزنگ سے کہا کہ آنے دو ہم بھی تو سنین کہ کیا کہتے ہین یہ لوگ قریب ارزنگ پہونچے سلام کیا اور کہا کیون آپنے ہمکو یاد فرمایا
ہے ارزنگ نے کہا کہ مین نے نہین یاد کیا ہے جس نے یہ تم سے کہا وہ دروغ گو تھا مین تمکو کیون
طلب کرتا عمایدِ شہر نے عرض کیا کہ ہمنے سُنا ہے کہ خداوند نے قصد مقبرہ ملک قاسم کے کھدوانے کا کیا ہے اور
یہی سبب ہماری طلبی کا ہے لہذا جو کچھ ہم عرض کرین اُسکو سماعت فرمائیے ارزنگ نے کہا کہ کیا بیان کرتے ہو
اُنھون نے عرض کیا کہ ہماری عرض یہ ہے کہ بادشاہ ہوکر آپ کو یہ نہین لازم ہے کہ آپ خلاف عہد کرین ہم رعایا
ہوکر تو عہد پر قائم رہین اور آپ والی ملک ہوکر خلاف عہد ہون یہ عہدنامہ موجود ہے اسکو ملاحظہ فرمائیے کہ اسمین
ہمارے آپ کے کن کن امرون کا اقرار ہوا ہے اُسکے ہم بھی پابند ہین اور آپ بھی ارزنگ نے یہ سُن کے
جواب دیا کہ اسکے پڑھنے اور دیکھنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مجھکو سب شرائط یاد ہین اُن شرائط کی تم پابندی
کر سکتے ہو مین بادشاہ بلکہ خود خدا ہون مگر مین اُسکی پابندی نہین کر سکتا ہون مین نے جو قصد کر لیا ہے اُس سے
نہ پھرونگا اُس خاوری کی قبر کو ضرور کھدواؤنگا مین فساد سے نہین ڈرتا ہون اُن عمایدِ شہر نے عرض
کیا کہ اگر آپ نہین ڈرتے ہین تو ہم بھی اپنی جان دینے پر آمادہ ہین کیونکہ ہمارا آپ کا مقابلہ کیا آپ حاکم ہم
رعایا کہین حاکم اور رعایا سے مقابلہ ہوا ہے ہان یہ ضرور ہے کہ جسقدر لوگ اس مقام پر موجود ہین جو آئینگے وہ سب
جب قتل ہو لین گے تو یہ مقبرہ کھدے گا اتنا ضرور ہوگا یہ عرض کیے دیتے ہین کہ اب ہمسے بھی خدمت عالی مین
گستاخی ہوگی جب آپ اپنے عہد پر نہین قائم رہتے ہین تو ہم کیون رہنے لگے ہم بھی اپنے عہد کو توڑ ڈالینگے
اور اسکے خلاف کرینگے اتنا امر اور ہماری جانب سے سُن لیجیے وہ یہ ہے کہ بھلا یہ کون سے مذہب مین روا
ہے کہ مُردے پر ظلم کیا جاے اگر وہ زندہ ہوتے تو البتہ یہ امر تھا یہ تو کسی مذہب مین نہین دوسرے یہ
خیال فرمائیے کہ جب یہ خبر تمام ممالک اسلام مین پھیلے گی اُس وقت یہ ہوگا کہ کل اہل اسلام لشکر کشی کرینگے
اُس وقت آپ کے لشکر کو دقت ہوگی آپ کو یہ زیبا تھا کہ جب کبھی ملکون پر قبضہ کر لیتے اُس وقت یہ حرکت
زیبا تھی ہم لوگ تو اپنی جان پر کھیلے ہوے ہین ہمکو کب یہ امر گوارا ہوگا کہ ہمارے آقا کہ جسکے سبب سے
ہم راہ ہدایت پر پہونچے اُسکے مقبرے کو کھودنے دین اور ہم خاموش رہین یہ تو کبھی نہوگا ہم لوگ پہلے تمام ہونگے
بیلچون کے نیچے اپنے گلے رکھ دینگے جب ہم سب قتل ہو لین گے اُس وقت آپ کو اختیار ہے اب آپ صاف صاف

سنین کہ ہماری زندگی مین اس مقبرے کا کھدنا دشوار ہی سواے عورتون کے اس شہر مین مرد کوئی زندہ نہ رہیگا تنہا
ہوگا عورتین بھی کوشش کرینگی یہ جو ارزنگ نے سنا کہ اہل شہر کی طرف سے عائد شہر یہ کہتے ہین اور انکا منشا
ہی کہ مقبرہ نہ کھدے ارزنگ نے کہا کہ ماہدولت تو کبھی اپنے قول سے نہ پھرینگے ضرور ہم مقبرہ کھدوائینگے
عائد شہر نے کہا کہ اس قول سے تو آپ اپنے نہ پھرینگے اور اس عہدنامہ سے پھر جائینگے کہ جو کہ تحریری
اقرار ہی ارزنگ نے کہا کہ وہ کوئی اقرار نہ تھا یہ سن کے عائد شہر نے کہا کہ اے اہل شہر بادشاہ اپنے اقرار سے
پھر گیا اب تم لوگ بھی اپنے اقرار سے پھر جاؤ ہم تمہارے شریک ہین یہ کہکر اس عہدنامہ کو چاک کرنے کا
قصد کیا اسیر اسلم و دیلم نے کہا کہ تم لوگ اقرارنامہ نہ چاک کرو یہ نشانی ہی بادشاہ کے پیمان شکن ہونے کی
اور ہم بھی تمہارے شریک ہین مگر اس وقت تک توقف کرو کہ جبتک مقبرے پر بیلچہ نہ پڑے ادھر بیلچہ پڑا
ادھر ہمنے تلوار کھینچی یہ جو ارزنگ نے سنا ہو اُسکے ہوش جاتے رہے سخنگان نے ارزنگ سے
کہا کہ خداوند دیکھیے اسلم و دیلم شریک اہل شہر ہوگئے اب بڑی خرابی ہوئی کیونکہ پہلے تو یہ بات تھی کہ اہل
شہر کے پاس کوئی لشکر نہ تھا مگر اب یہ امر ہی کہ اسلم و دیلم شریک ہوے تو انکا لشکر بھی ہی اسلم ساحر ہی بڑی خرابی
ہوگی ہمین اسلم و دیلم سے یہ امید نہ تھی کہ وہ شریک اہل اسلام ہونگے اسی گفتگو مین شام ہوگئی ادھر
عائد شہر نے جو یہ پکار کر کہا کہ اب تم سب کو اختیار ہی اپنے اقرار سے پھر جاؤ ہم تمہارے شریک ہین جو کچھ ہو
پس تمام اہل شہر بیلچہ کرکے طرف مقبرے کے چلے ارزنگ کے ہمراہیون نے قصد کیا کہ روکین یہ حال جو
ارزنگ نے دیکھا کہ فساد ہوا اور رات ہوگئی ہی اور میرا لشکر یہان پر موجود نہین ہی صرف تھوڑے آدمی میرے
ہمراہ ہین اور اہل شہر لاکھون ہین نوبت یہ ہی کہ میرے قریب تک موجود ہین جبتک میرے لشکر کو خبر ہو ہو
یہان میرا خاتمہ ہوجائیگا بڑی خرابی ہوئی اسلم و دیلم بھی برخلاف ہوگئے ہین جب یہ خبر لشکر مین جائیگی کہ اسلم و دیلم
بھی ارزنگ سے بگڑ گئے اور اُنکے اور ارزنگ کے تلوار چل رہی ہی پس اُنکا لشکر بھی بگڑ جائے گا
اپنے اپنے مالک کے شریک ہوجائین گے یہ نوبت ہوگی کہ لشکر سے تلوار چلنے لگی مجھ تک لشکر نہ
پہونچے گا یہان میرا خاتمہ ہوگا کیا کرنا چاہیے پس سخنگان سے صلاح کی کہ کیا کرون اُسنے کہا کہ خداوند
اس امر کو اس وقت موقوف کرو کیونکہ بوقت سحر اسکا تدارک کیا جائے گا ابھی تک تبردار بھی نہین آئے
ہین رات کو ہم آپ صلاح کرکے اسکا انتظام کرینگے بڑی خرابی یہ ہی کہ اسلم و دیلم کو کیونکر موافق کرتین
وہ تو بگڑ گئے ہین یہ سُن کے ارزنگ نے کہا کہ خیر اس وقت تو شام ہوگئی ہی خداوند بوقت سحر اس مقبرے کو
ضرور کھدوائین گے دیکھین کون روکتا ہی مین بسبب رات کے اپنے قصد کو فسخ کرتا ہون صبح کو انتظام
ہوگا دیکھون کس قدر اہل شہر اپنی جانین دیتے ہین یہ صرف دکھانے کی باتین ہین جب مقبرہ کھدنے لگیگا کوئی
بھی نظر نہ آئیگا یہ کہکر کہا کہ ہمارے قیام کرنے کے لیے ایک خیمہ اس مقام پر استادہ کیا جاے ہم یہان
سے بغیر اس مقبرے کے کھدواے ہوے نہ جائین گے جب سب مقبرہ کھد لے گا تب ماہدولت
یہان سے جاکر اپنے مقام پر آرام کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسلم و دیلم نے الگ جا کر باہم صلاح کی اس وقت
تو یہ امر موقوف ہی صبح کو دیکھا جائیگا یہ تو یقین ہی کہ ہمارے اور ارزنگ کے فساد ہوگا ہم ضرور مقابلہ کرینگے
اسی وقت ہم نے اپنی راے ظاہر کردی ہی اگر اس وقت وہ یہ کوشش کرتا کہ اسی وقت مقبرہ کھدے
تو سب سے پہلے ہماری تلوار ارزنگ کے خون سے بھرتی ہمکو کوئی خوف نہین ہی ہم خود اس ملک مین
حکومت کرین گے یہ دونون باہم صلاح کر رہے ہین ادھر تمام اہل شہر گرد مقبرہ کھڑے ہوے ہین اور یہ
کہہ رہے ہین بالاعلان کہ اگر یہ مرتد بغیر مقبرہ کھدواے نہ جائے گا تو ہم بھی بغیر اسکو مارے اور اپنی جان

دیے بجائین گے جو صاحبان تہذیب ہین اُنکا تو یہ قول ہی جو کہ بد تو ہے اور کم لیاقت ہین وہ سیکڑون گالیان دے
رہے ہین ادھر ارژنگ کے نوکرون نے ایک نمگیرہ لاکر استادہ کردیا ہی سب سردار ارژنگ کے
قریب بیٹھے ہوے ہین متحگان کہ رہا ہی کہ خداوند اسلم وغیرہ کو طلب کرکے اُنکو سمجھائین ارژنگ نے
حکم دیا ہی کہ اسلم و ویلم کو بلا لاؤ لوگ اُنکے بلانے کو چلے ہین یہان جو لوگ کہ ملکۂ خورشید خاوری کے
ملازم تھے وہ اُسی وقت محل کو گئے یہان ملکہ رو رہی تھی اپنا حال تباہ کر رہی تھی کہ اُنھون نے محلدار کو
بلا کر کہا کہ ہم اُس مقام پر گئے تھے تمام اہل شہر جمع ہین اور آمادہ فساد ہین پہلے تو ارژنگ کو خوب
سمجھایا جب اُسنے نہ سنا تو یہ قصد کر لیا گیا ہی کہ مقابلہ کرینگے چونکہ اُسنے جو اہل شہر کو آمادہ فساد دیکھا
اور یہ خیال کیا کہ رات ہو گئی ہی بدین سبب اس وقت تو اُسنے ملتوی رکھا ہی صبح کو جب وہ قصد
کھودنے کا کریگا اُسی وقت اہل شہر فساد کرینگے باقی خیریت ہی محلدار نے جا کر ملکہ سے عرض کیا کہ حضور
کے جو نوکر برائے دریافت خبر گئے تھے وہ حاضر ہوے ہین یہ سُن کے ملکہ نے رقت کو ضبط کیا
اور فرمایا کہ کیا خبر لائے ہین اُسنے کل واقعہ جو اُنھون نے اس سے کہا تھا عرض کیا ملکہ نے کہا خدا
اہل شہر کو جزاے خیر دے کہ جنکی وجہ سے اسوقت میرے بچہ کا مقبرہ کھدنے سے بچ گیا خدا کوئی نکوئی
اب ضرور ایسا سبب پیدا کریگا کہ جو کہ اس امر کا ضرور مانع ہو انسے کہو کہ تم لوگ اُسی مقام پر جاؤ اور اہل شہر کو
میری جانب سے دعا کہنا اور کہنا کہ تم لوگون نے مجھ رانڈ بیوہ پر بڑا احسان کیا خدا تمھاری ہمتون مین ترقی
دے اور تمھارے حسب دلخواہ کام ہو خدا کرے تم ارژنگ پر ظفریاب ہو مقبرہ نہ کھدنے پاے
مین تمام عمر احسانمند رہونگی محلدار سے جو کہ ملکہ نے فرمایا تھا آکر اُن سب سے کہا وہ اس وقت وہان سے
اس مقام پر آئے اور ایک مقام پر کھڑے ہوے اور پکار رہے ہین کہ اے اہل مجمع آگاہ ہو کہ ہم
ملازم ہین ملکۂ عالم کے جو کہ والدہ ہین ان صاحب مقبرہ کی اُنھون نے آپ لوگون سے کچھ ارشاد
کیا ہی یہ جو ان لوگون نے کہا سب اہل شہر اُنکی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ کیا ملکۂ عالم نے ارشاد
فرمایا ہی وہ بیان کرو کہ ہم اُسکو بسر و چشم بجا لائین ملازمین ملکہ نے کہا کہ ملکۂ عالم نے آپ کسبکو دعا
کہی ہی اور فرمایا ہی کہ خدا تمھاری ہمتون مین برکت دے کہ تمنے مجھ رانڈ بیوہ کی پرسش کی اور میرے بچہ
کے مقبرے کے بچانے کی کوشش کی یہ احسان تمھارا میری گردن پر تمام عمر رہیگا اور مین اس بار احسان
سے تمھارے سبکدوش نہ ہونگی خدا تمکو اسکی جزا عنایت کریگا اب میری یہ دعا ہی کہ تم اُسپر ظفریاب ہو اور
ارژنگ تمھارے ہاتھ سے قتل ہو خدا تم سب کی عمر دن مین ترقی عطا کرے اولاد کو زندہ رکھے یہ جو ان
لوگون نے کہا تمام مجمع مین کہرام پڑ گیا ہر ایک کی آنکھون سے دریاے اشک روان ہوا ہر ایک نے
اپنی اپنی جگہ یہ خیال کیا کہ خدا کسی فرد بشر پر وقت بد نہ ڈالے خواہ وہ امیر ہو خواہ فقیر خواہ گدا ہو خواہ شاہ
افسوس کا مقام ہی کہ یہ وہ ملکہ ہی کہ جنکی عزت خود خسرو خاوری آپکے والد بزرگوار کرتے تھے
جب اُنکی سواری نکلتی تھی تو ہزارون سوار و پیادے ہمراہ اُنکے ہوتے تھے ایک تو یہان یہ تشریف
کب رکھتی تھین جو سوار ہوتین سواے محلات صاحبقران مین شاید کبھی کبھی جب یہان تشریف لائین تو یہ
اتفاق سے ہمنے کبھی آجتک یہ نہین سُنا کہ ملکہ نے فلان خواص کو ناراض ہو کر نکال دیا وہ عادل
بڑی ہین جب سے اُنکے شوہر عالمشاہ نے انتقال کیا اور یہ وہان سے تشریف لائین پھر نہ تشریف لیگئین
نہ اُس دن سے سوار ہوئین سواے ایک روز کے کہ جبکہ ہمارے آقا ملک قاسم نے انتقال کیا اور
یہ مکان قریب مقبرہ طیار کرایا پس جب اُسمین تشریف لائی تھین تو سوار ہوئین مگر وہ تزک و حشم نہ تھا گو کہ

گو کہ خدا کا دیا سب کچھ موجود تھا مگر کچھ خیال بھی نہ کیا اور نہ ہمراہ لیا جس دن سے اس محل مین آئی ہین سوائے
مقبرے کے اور کسی مقام پر تشریف نہین لے جاتی ہین مگر یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کہ کب تشریف لے گئین
اور کب نہین نہ کوئی ملک سے غرض رکھی جسکی بائی نام صاحبقران ملک خاور کی حکومت کر گئے کوئی
اُنکو غرض نہین گو اُنکے خاندان سے یہ بھی بادشاہ تھے مگر کوئی ملک و مال سے مطلب نہ تھا افسوس جس
ملکہ کی یہ عزت و توقیر ہو وہ یون ناچار و مجبور ہو اور ہمکو اسطور سے پیام بھیجے یہ گردش فلکی ہی یا یہ کہ ہم لوگ
اُسکے ور دولت پر اپنی التجا لے جاتے تھے اور ہماری حاجت روائی ہوتی تھی یا اب وہ ہم سے خود التجا کرتی ہی
یہ زمانے کا انقلاب ہی جائے حسرت و افسوس ہی مقام عبرت ہی یہ ہر ایک لئے خیال کر کے کہا کہ ای
ملازمین ملکہ ہماری جانب سے ملکہ کی خدمت مین عرض کرنا کہ ای ملکہ عالم آپ یہ کیا فرماتی ہین ہم غلامون نے
کیا ایسا کام کیا ہی کہ یہ کلام آپنے ہماری نسبت اپنی زبان سے فرماتے ہین آپکا ہمپر خود احسان ہی کہ جو
آجتک ہمسے ادا نہو سکا اور نہوگا اور ہم سب تو آپ کے غلام و جان نثار ہین جہان پر خدا نخواستہ حضور
کا پسینہ گرے تو ہم اپنا خون گرائین اس مرتد و کافر ارژنگ کی یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ اس شہر پر قبضہ کر سکتا
مگر یہ گردش فلکی تھی یا یہ کمی اجل ہی کہ ہم ایک کافر کی اطاعت کرتے جن وجہون سے اطاعت کی اُسنے اُسکے
خلاف کیا اب یہ بھی لیاقت رکھتا ہی کہ وہ مقبرے کی جانب بہ نگاہ کج دیکھ سکے جبتک ہمارے تنون
جان ہی جب ہم نہونگے اُس وقت اُسکو اختیار ہی یہ کہکر اُسنے اور سبنے یہ صلاح کی کہ اب صبح کو جائین لڑاؤ
کفار کو مقبرے کے پاس سے ہٹاؤ یہ صلاح کر کے ہر ایک اپنی زندگی سے مایوس ہو کر خاموش ہو رہے
تھے اودھر تو یہ حال ہی اودھر اُس کے نوکرون نے جا کر اسلم و دیلم سے کہ خداوند یاد کرتے ہین اسلم و دیلم چین
بر جبین اپنے مقام پر سے اُٹھ کر آئے ارژنگ کو دیکھا کہ تخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہی نمکو ایستادہ ہی
اور سردار بھی حاضر ہین سختگان بھی موجود ہی یہ سختگان کو دیکھکر افروختہ ہوئے قریب ارژنگ کے پہونچکر
یہ بولے کہ کیون ہمکو طلب کیا ہی ارژنگ نے کہا کہ آپ تشریف رکھیے اسقدر افروختہ نہ ہو جیے جو مین
کہون اُسکو سُنیے اور انصاف سے کہیے اسلم و دیلم نے کہا کہ فرمایئے یہ کہکر دونون بھائی کرسیون پر بیٹھ گئے
ارژنگ نے کہا کہ بڑا امر تعجب ہی کہ آپنے اہل اسلام کی شرکت کی اور میری رفاقت ترک کرنے پر کمر باندھی
گو کہ یہ تخت و حکومت آپ ہی دونون بھائیون کے سبب سے مجھکو ملا حالانکہ مین اسکو قبول نہین کرتا تھا جب
بہت آپنے اصرار کیا تب مین نے مجبور ہو کر قبول کیا اور اب آپ یون منحرف ہو گئے ہین کہ آمادہ
فساد ہوتے ہین ادنیٰ اتنی سی بات پر اُس وقت کیا کیا کلام کیے ہین پس اگر میری حکومت سے آپ کو
انحراف ہی تو یہ تاج و تخت حاضر ہی اگر انحراف نہین ہی تو جو مین حکم کرون اُسمین آپ لوگ دخل نہ دین اور
اور یہ جو اُس وقت آپنے بطور طعن کے کہا کہ ابھی کیا قوت بہم ہوئی ہی جو ایسے امر پر کمر باندھی اگر تمام اہل اسلام
ایک جگہ اُٹھ کھڑے ہون تو جواب دینا مشکل ہو اور کس کس سے مقابلہ کرو گے تو یہ جو کچھ مین کرتا ہون یہ صرف
آپ کے بھروسے پر اور اہل اسلام سے جو قصد مقابلہ رکھتا ہون تو مین صرف آپ کے سبب سے یہ خیال
کرتا تھا کہ آپ ایسے لوگ جری اور دلاور میرے ہمراہ ہین بھلا کون ایسا مجھکو شکست دے سکتا ہی اور کون میرا
مقابلہ کر سکتا ہی جب آپ یون پہلو تہی کرینگے اور آپس مین مقابلہ کرینگے تو کیون ترقی ہونے لگی خیال
کرنے کی جگہ ہی کہ آپ کے والد نے ساتھ میرے والد کا کسی صورت مین نہ چھوڑا آخر کو جان دی آپ کیسے
اُنکے فرزند ہین ابھی ارژنگ یہی کہہ رہا تھا کہ سختگان بول اُٹھا کہ یہ تو ہائی اُس ہاتھی کی سی ہی جو کہ اپنی
فوج کو آپ مارتا ہی یہ کلمہ اسلم کو بہت ناگوار ہوا اور بہ نظر قہر سختگان کی طرف دیکھا اُسکے یہ کلام

کرنے سے تمام سرداروں میں قہقہہ پڑا مگر اسلم اسکی طرف دیکھکر خاموش رہا سخت گان بھی یہ کہکر خاموش ہو رہا
گو کہ اسکا قصد تھا کہ کچھ اور کلام کرے مگر اسلم کی اس نگاہ قہر کے دیکھنے سے خاموش ہو گیا ارزنگ
نے سخت گان کی طرف دیکھکر کہا کہ تمسے کس نے کہا تھا کہ تم کلام کرو بس اب جب تک ہم کلام کرتے ہیں
تم نہ بولنا یہ سخت گان سے کہکر طرف اسلم و دیلم کے متوجہ ہو کر یہ کہا کہ یہ جو آپنے اس وقت فرمایا کہ تمہارا
لشکر جو کہ خانہ کعبہ گیا تھا اُسنے ایک چھوٹے سے قلعہ پر شکست کھائی سردار تک قتل ہوا اسکا آپ نے
کیا کر لیا اسکا یہ سبب تھا کہ وہ کوئی سردار زبردست نہ تھا میں وہان پر تھا کہ اس لشکر کے ساتھ میں بھی
بھاگا ہوں تو یہ کلام اس وقت زیبا تھا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا اس لشکر کو کس نے شکست دی ہے
آپنے سنا ہوگا کہ شہریار پسر ایرج نے فرنگستان سے آکر شکست دی ہے میں یقین کرتا ہوں اگر میں وہان
ہوتا تو ضرور وہ بھی قلعہ ہاتھ آتا اور آپ مثل بہرام کے شہریار کو زیر کرتے اسی طور کی چاپلوسی اور خوشامد
ارزنگ نے کی ان سب باتوں کا اسلم و دیلم نے یہ جواب دیا کہ یہ سب باتیں تو صحیح ہیں یہ جو کہا
کہ ہمیشہ آپ کے باپ ہمارے باپ کے ہمراہ رہے یہانتک کہ جان دی تو آپ کے باپ نے کبھی ایسی
حرکت نہ کی جو اُنکے خلاف ہوتی نہ اُنکے بزرگوں کی قبر کھدوانے پر آمادہ ہوئے جو اُنھوں نے کہا
وہ اُنھوں نے منظور کیا جو بات کہ نقصان کی دیکھی اگر اُنھوں نے منع کیا کہ ابھی اس امر میں نقصان ہے
فوراً منظور کر لی یہ امر نہ تھا کہ کوئی لاکھ سمجھائے مگر خیال میں نہیں آتا ہے اگر یہ امر آپ کے خیال میں تھا کہ ہم
یہ جو کرتے ہیں اُنکے بھروسہ پر کرتے ہیں بقول آپ کے تو پھر یہ آپ کو خیال کرنا تھا کہ جبکہ ہمنے آپ کو
منع کیا تھا کہ ابھی اِسکا موقع نہیں ہے کیونکہ اسمیں فساد ہے اور کشت و خون ہوگا بس یہ خیال کرنے کا
مقام تھا کہ جنکے بھروسے پر یہ امر کرتے ہیں وہ تو ہمکو منع کرتے ہیں کوئی تو وجہ ہے نہ کہ ایک کم عقل
کے کہنے پر آپ نے ہمکو بھی جواب صاف دیا بقول آپ کے اگر ہم لوگوں کے سبب سے آپ اہل اسلام
سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہیں اور بیشک ہم نے بھی آپ سے یہ اقرار کیا ہے اور اسی سبب سے آپ کو
بادشاہ کیا بلکہ آپ کی خدائی کے قائل ہوے کہ یہ خاندان خداوندی سے ہیں انکی عزت کرنا چاہیے اور
جو جو ملک کہ انکے باپ دادا کے اہل اسلام کے قبضہ میں ہیں اُنکو لڑکر انپر قبضہ کرنا چاہیے اور انکو بقول
خدائی پر لے جاکر بٹھانا چاہیے مگر یہ امر رفتہ رفتہ سرانجام پائیگا نہ یہ کہ ایک مرتبہ جب ہمنے ملک پر اس طور کی
زیادتی ہوگی تو اور ملکوں کے باشندوں کو کان ہونگے کہ جہان اُنھوں نے عہد و اقرار کیا اُنسے تو یہ
برتاو کیا اب ہم انسے جس طور سے ہو مقابلہ کرکے انکو ہٹا دیں پس ہر ملک پر بڑی جنگ و جدل ہوگی
قبضہ مشکل سے ہوگا اور ہم لوگ کبتک مقابلہ کرینگے اور جب اس ظلم کی خبر کل اسلام کو ہوگی ایک مرتبہ
سب لشکر کشی کرینگے اُس وقت میں کیونکر ہر ایک کو جواب دینگے ایک کی دوا دو دو کی دوا چار اور ہزاروں کا
کیونکر علاج ہوگا وہ جو سنا ہو کہ قطرہ قطرہ سیلے و ذرہ ذرہ خیلے جو کام رفتہ رفتہ ہوتا ہے وہ بہت خوب ہوتا ہے
ایک مرتبہ میں بہت خرابی ہوتی ہے طریقہ زمانہ سابق کے شاہوں کا یہ تھا کہ جہان اُنھوں نے کسی ملک پر قبضہ
پایا تو اُسکی رعایا سے وہ برتاو کیا کہ وہ خوش ہوئی اوروں کو یہ خیال ہوا کہ اسی طور سے ہمسے بھی برتاو
کیا جائیگا بس اُنھوں نے رفتہ رفتہ لشکر کشی کرنا شروع کی اُنکے قبضہ میں ملک آتے گئے یہ تو کوئی
بات جھوٹ نہیں ہے اہل اسلام کے طریقہ کو دیکھیے کہ اُنھوں نے کیونکر اپنے مذہب کو ترقی دی ہے
جو جس ملک کی رعایا نے کہا بادشاہ نے اُسپر عمل کیا جو شرائط اُسنے کیے اسکو پورا کیا کبھی رعایا پر ظلم نہیں
کیا کبھی اُنکے مقابر کو نہیں کھدوایا پس کسقدر ترقی ہوئی آپ کے دیکھنے کی بات ہے کہ جس پر آپ کے دادا

لقا خدائی کرتے تھے وہ قیطول ابھی تک موجود ہین گو کہ اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا ہی اگر وہ چاہتے تو کھدوا ڈالتے
مگر اُنھون نے براے یادگاری کے رہنے دیے تاکہ جو لوگ آئین دیکھین کہ لقا اسپر بیٹھ کر خدائی کرتا تھا
پس ہمنا لیسے ایسے خیالات سے منع کیا تھا دوسرا امر یہ ہی کہ یہ صاحب مقبرہ ہمارا بزرگ بھی تھا ہمکو اسکا بھی
خیال تھا کہ جو یہ سُنیگا کہ ملک قاسم کا مقبرہ کھد گیا اور اُسکے پوتے موجود تھے گو کہ وہ کافر تھے مگر انکو
خون کا تو پاس کرنا تھا اُسکے لشکر کے بادشاہ نے یہ ستم کیا وہ دیکھا کیے مردے نے کیا کیا تھا جو اُنھون
نے کچھ اُسکا تدارک نہین کیا اور منع بھی نہین کیا بس ہم آپ سے صاف صاف کہتے ہین کہ اگر آپ اس
خیال سے درگذر کیجیے گا تو ہم آپ کے شریک ہین ورنہ ہم بھی آپ سے فساد کرینگے گو کہ ہمارا یہ قصد کبھی نہین
ہی کہ ہم مذہب اسلام قبول کرین مگر جہانتک ممکن ہوگا مقبرے کے بچانے مین کوشش کرینگے اور ہماری
تو بقول گنجینگان کے اُس ہاتھی کی مثل ہی جو کہ اپنی فوج کو مارتا ہی پھر جو ہو جبکہ اب اپنے قول سے نہین
پھرتے ہین تو ہم کیونکر اپنے قصد سے پھرین اور اپنے ایک بزرگ کے مقبرے کو کھد جانے دین یہ سنکے
ارزنگ نے کہا کہ اگر تم لوگ اپنے قصد کو نہین فسخ کر سکتے ہو تو مین کیونکر اپنے قصد کو فسخ کرون مجھ کو
کچھ خوف نہین ہی پس اگر تمکو فساد منظور ہی تو مین مجبور ہون گو یہ قول تمھارا درست ہی کہ اگر پہلے ہی ملک پر ظلم و
ستم کیا جائے گا تو دوسرون کو کان ہونگے وہ اطاعت کرنے مین ضرور کوتاہی کرینگے مگر مین اب تو مجبور ہون
کہ ایک حکم دیچکا ہون کیونکر اُسکے خلاف کرون چاہے اسمین جو کچھ خرابی ہو کچھ مجھے خوف نہین ہی مین ضرور
ضرور مقبرے کو کھدوا دونگا اسلم نے برہم ہو کر کہا کہ بڑا فساد ہوگا ارزنگ نے کہا کہ مین فساد سے نہین
ڈرتا ہون میرے پاس بھی لشکر کثیر ہی یہ اہل شہر میرا کیا کر لینگے ایک حملہ مین سب کے سب فرار
کر جائینگے یہ جو سب جمع کر کے آئے ہین یہ مجمع بوقت سحر دکھائی بھی نہ دیگا دیلم نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی کہ آپ کو
کسی نے ایسی بات بتائی ہی کہ آپ اُسکے خلاف نہین کر سکتے ہین خیر جو جسکو منظور ہے وہ کرے ہم آپ کو
مجبور نہین کرتے ہین کہ آپ ہمارے کہنے پر عمل کرین کسی کی یہ مثل ہی گو رنگیات ہی کہ مثل اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا
راگ سحر کے وقت یہ بھی ہوگا ارزنگ نے جواب دیا پروا ہے نہ دارم یہ کہکر ارزنگ خاموش ہو رہا
اسلم و دیلم بھی خاموش ہو کر اپنے مقام پر بیٹھے رہے اس قصد سے کہ بعد تھوڑے عرصہ کے یہان
سے روانہ ہونگے ارزنگ نے سردارون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ لشکر مین اسی وقت حکم پہونچا دیا جائے
کہ بوقت سحر کل لشکر طیار ہو کر اس مقام پر آئے اگر کوئی راہ مین روکے تو نصف لشکر اس سے مقابلہ
کرے اور نصف یہان آئے اسلم و دیلم نے دیکھا کہ ضرور بوقت سحر فساد ہوگا اُنھون نے بھی قصد
کر لیا کہ جو ہو ہم ضرور اہل شہر کی شرکت کرینگے یہ دونون تو خیال کر رہے ہین ابھی کوئی سردار ارزنگ کے
پاس سے اٹھکر طرف لشکر کے نہین گیا ہی اس عرصہ مین تبر دار بھی آگئے ہین وہ ایک جانب حکم کے منتظر بیٹھے ہین
انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اب حال خواجہ حسین کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو تمام اسباب اپنا سرائین رکھکر اور
اپنے غلامون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف مقبرے کے چلے تھے راہ طے کر کے اُس وقت پہونچے تھے جبکہ ارزنگ
اس قصد سے وہان ٹھہرا کہ مین صبح کو مقبرہ کھدوا کر یہان سے جاؤنگا اور وہ تقریر اسلم و دیلم سے ہوئی
جو کہ تحریر ہو چکی ہی اور وہ طیاری لشکر کا حکم دیچکا ہی ابھی تک اسلم و دیلم اُسی مقام پر ہین کہ یہ بھی
پہونچے دیکھا اُنھون نے اہل شہر کا اسقدر مجمع ہی کہ راہ نہین ملتی ہی دس بارہ برس کے لڑکے سے لیکر ساٹھ
برس تک کا پیر اس مقام پر ہی راہ مین جو مکان اہل شہر کے ملے تھے تو اُنھون نے دیکھا تھا کہ اُنکے کوٹھون پر
عورتین بیٹھی ہین اور ارزنگ اور اُسکے اہل لشکر کو گالیان دے رہی ہین بڑی بڑی اینٹین اُنکے ہاتھ مین ہین

خواجہ نے اُس وقت یہ خیال کیا تھا کہ بڑا فساد عظیم اِس شہر مین ہوگا بڑا بلوہ ہی غدر مچیگا یہان کے زن و مرد
دونون بڑے مذہب کے پکے اور صاحب جرأت اور اپنے مالک کے خیر خواہ ہین یہ اسی خیال مین
غرق اِس مقام پر پہونچے اہل شہر کا مجمع دیکھا کہ اُنکو اور خوف ہوا اور افسوس کیا کہ جاے افسوس
ہی کہ یہ لوگ یون قتل ہون افسوس ہی کہ کوئی اِنکی مدد کرنے والا نہین ہی صرف دو ایک دمون کے نہ ہونے
سے یہ فساد ہی اگر رستم ثانی یا شہریار یا ایرج نامدار یا صاحبقران ہوتے تو یہ فساد کیون ہوتا یہ اِسی
فکر مین غرق اور افسوس کرتے ہوے مجمع کو طے کرتے ہوے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان ارزنگ
مع سردارون کے بیٹھا ہوا تھا روشنی از حد تھی کہ ارزنگ کی نگاہ خواجہ پر پڑی اُسنے تہمتنگان سے کہا کہ
یہ کوئی تاجر ہی اُسکو طلب کرو تاکہ اس سے کچھ حال اہل اسلام کا دریافت کرین کہ وہ کس خیال مین ہین اور کہان
ہین یہ تاجر مجھکو نیا وارد معلوم ہوتا ہی اور یہ رات بھی تمام ہوگئی تہمتنگان نے ایک چوبدار سے کہا کہ وہ جو شخص
مع چند غلامون کے اہل شہر کی طرف جاتا ہی اُسکو بلا لاؤ وجہ یہ تھی کہ خواجہ حسین ایک طرف سے مجمع کو
دیکھتے ہوے آہستہ آہستہ چلے کہ جہان اہل شہر تبرے کے گرد جمع تھے تو سامنے سے ارزنگ کے ہوکر چلے
کہ اُسنے دیکھ لیا چونکہ یہ سوداگری لباس پہنے تھے اس سبب سے اُسنے پہچان لیا کہ یہ تاجر ہی پس
اُسنے طلب کیا وہ چوبدار تہمتنگان سے یہ کلام سُن کے اور لبیک کر اُنکے قریب آیا اور کہا کہ اے سوداگر
چلو تمکو ہمارے خداوند طلب فرماتے ہین یہ سُن کے خواجہ حسین نے دل مین خیال کیا کہ چل کر دیکھو کہ
ارزنگ کیا کہتا ہی چلو شاید کوئی تدبیر چل جاے اور یہ قصد اسکا فسخ ہو جاے پس یہ اُس چوبدار کے ہمراہ
اُس مقام پر آئے کہ جہان ارزنگ بیٹھا ہوا تھا کہ چوبدار خواجہ کو لیکر پہونچا خواجہ نے ارزنگ کو سلام کیا
ارزنگ نے حکم بیٹھنے کا دیا خواجہ حسین سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گئے غلام اُنکی پس پشت صف بستہ
ہو ادب کھڑے ہوے ارزنگ نے خواجہ کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی خواجہ نے جواب دیا
کہ اِس خاکسار کو خواجہ حسین کہتے ہین ارزنگ نے کہا کہ مین نے تمکو جو دیکھا تو خیال کیا کہ تم تاجر ہو
بس فوراً میرے دل مین آیا کہ تمکو طلب کرکے کچھ ممالک اہل اسلام کا حال دریافت کرون اور یہ دریافت
کرون کہ آج کل لشکر اسلام کہان ہی کیونکہ میرا قصد ہی کہ مین یہان کی مہم سے فراغت کرکے طرف سباہل کے
کوچ کرون اور اُسپر اپنا قبضہ کرون بعدہ دیگر ممالک اہل اسلام کی طرف جاؤن تو تم حال لشکر اسلام بیان
کرو خواجہ نے کہا کہ مجھکو لشکر اسلام کے حال سے ایک مدت ہوئی کہ خبر نہین ہی کہ کہان لشکر ہی مین تو مدت
سے طرف بہروشہ ظلمات کے گیا ہوا تھا اب وہان سے واپس آیا ہون مجھکو کچھ حال نہین معلوم ہی
خواجہ نے کہا کہ ظلمات سے تم اسی طرف آئے ہو خواجہ نے کہا کہ جی نہین مین جب وہان سے چلا تھا تو راہ مین
ایک اقلیم ملی کہ اُسکو اقلیم خورشید کہتے ہین اُسمین بارہ ملک ہین ہر ایک ملک مین گیا سب ملکون کو
دیکھا اہل شہر سے جو دریافت کیا کہ یہان کے ملک کے لوگون کا کیا طریقہ ہی اُنھون نے بیان کیا کہ پہلے تو
کوئی شہر کے باشندے زر پرست تھے کسی نے کہا کہ ہم تو آب پرست تھے کسی نے کہا کہ ہم کوہ پرست
تھے غرضکہ ہر ایک ملک مین گیا اور ہر ایک ملک کا جدا طریق تھا مگر یہ سب نے کہا کہ اب تھوڑے عرصہ سے
سب ملکون کا ایک مذہب ہو گیا ہی مین نے پوچھا کہ وہ کون مذہب ہی اُنھون نے کہا کہ آفتاب پرستی
مین نے دریافت کیا کہ اسکا کیا سبب ہی اُنھون نے بیان کیا کہ اِس اقلیم مین ایک شہر ہی کہ اُسکو آفتاب نگار
کہتے ہین اُسکا بادشاہ خورشید تھا کہ جسکا مذہب آفتاب پرستی تھا اتفاق سے اُسکے ایک لڑکی تھی اُسپر خداوند
آفتاب عاشق ہوے پس خواجہ حسین نے کہا کہ مین نے جو یہ سنا کہ خداوند عاشق ہوے میرے ہوش جاتے رہے

کہ یہ کون جلہ ہے مین نے اُس سے کہا کہ یہ کیا ہوا اُسنے کہا کہ خداوند نے آسمان پر سے آکر اُسکے ہمراہ عقد کیا اُسکو
اپنے تصرف مین لائے وہ لڑکی ناکتخدا تھی اور حسین بہت تھی پس اُسکے حمل رہا ہے جب اُسکا حمل ظاہر ہوا اُسکے
باپ مان نے اس سے دریافت کیا اُسنے ظاہر کیا کہ مین خداوند پر عاشق تھی خداوند سے مجھے ہمیشہ رازونیاز
ہوا کرتے تھے آخر کو خداوند میرے پاس آئے میرے ہمراہ عقد کیا یہ حمل اُنکا ہے کسیکو یقین نہ آیا اُسپر تہمت
کی اُسنے کہا کہ مین قسم کھاتی ہون پس اُسنے قسم کھائی وہ آگ سے سلامت نکلی تب سب پر ظاہر ہوا کہ یہ
سچی ہے اُس روز سے اُسکی بڑی عزت کی جانے لگی اور مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہونے لگی بعد نو ماہ کے
ایک لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام برجیس رکھا گیا ہے جب خورشید نے انتقال کیا اُسکو خداوند نے اپنا نائب کیا
اُسکے رہنے کو قلعہ اپنی قدرت سے بنایا آپ خود آسمان پر سے اپنا نائب مقرر کرکے زمین پر تشریف لائے
ہین ایک آسمان بنایا ہے اُسپر رہتے ہین جب ہمارے حاکمون کو اُسکی خبر ہوئی وہ اُسپر لشکرکشی کرکے گئے آخر کو
اُنھون نے بھی مذہب آفتاب پرستی قبول کیا ہمکو بذریعہ نامون کے خبر دی پس ہم جب اُسنے حکم کے یہ مذہب
جاری ہوا خداوند مین نے جو یہ سُنا اور جس ملک مین گیا یہی حقیقت سُنی گئی اور یہ بھی سُنا کہ اب اُس
ملک مین بڑے مجمع ہین لوگ آتے ہین مذہب آفتاب پرستی قبول کرتے ہین پس مجھکو بھی شوق
اُس ملک کے دیکھنے کا ہوا مین بھی گیا اُس ملک کو واقعی خوب آباد پایا کہ ایسا کوئی ملک آباد نہ تھا ایسی
آبادی مین نے کسی ملک مین نہ پائی جیسی اُس ملک مین دیکھی ملک بھی بہت وسیع دیکھا پس خواجہ نے
اپنا سفر اکو تلاش کرنا کسی سرا کا مسافر سے خالی نہ ملنا آخر کو عاجز ہو کر شہر کے باہر جاکر قیام کرنے کا قصد کرنا
مکان و دوکان برائے کرایہ تلاش کرنا اُسکا بھی نہ ملنا کہ قریب ایک پھاٹک کے سرا کا ملنا اُسمین رات بھر
قیام کرنا بوقت سحر برائے تلاش مکان و سیر شہر کے نکلنا راہ مین سردارون کی سواریون کا ملنا اور شہر کی
کیفیت و اُنکی سواری کی حالت اور اہل شہر کی خوشی و عمارت شہر و اپنا بذریعہ یاقوت لعل کے مکان لینا
اور جو جو حالت کہ سُنی تھی اور پیغمبرون کی سواری کا حال و خونخوار و دیگر بادشاہون کا مع افریق شاہ کے مذہب آفتاب
پرستی قبول کرنا اور اپنا چوک مین دوکان آراستہ کرنا دوسرے روز چوبدار کا آنا کہ دربار مین طلبی ہے اپنا دربار
مین جانا قلعہ کی حالت اور اُسکے عجائبات و سبزیجات اور آسمان نقلی و کیفیت عمارت طلائی و حالت گنبد
و کیفیت دربار و حال پردۂ قدرت و کیفیت خانہ زرق و اپنا قریب پردہ جانا اور گفتگو کا ہونا اور اپنا
اندر بوسے کے ہمراہ خونخوار کے جانا نذر دینا برجیس کی حالت اُسکا مال خرید کرنا اور دربار کا برخاست
ہونا اپنا دوکان پر آنا قیمت مال کا چوبدار کا دیجانا اور یہ حکم پانا کہ تم ہر روز دربار مین آیا کرو اپنا جانا ہر روز
اور ولادت برجیس کا جشن ہونا سب اہل شہر و لشکر کی دعوت خانہ عیش مین ہونا خانۂ عیش کی حالت اور
وہان کی کیفیت اور دوسرے دن اہل شہر کا عرضی دینا اور مضمون عرضی اُسپر حکم ہونا کہ کل جواب ملیگا اور شہر مین
بموجب حکم برجیس منادی کا ندا کرنا کہ تمام شہر کل زیر گنبد جمع ہو دوسرے دن دربار کا ہونا دستخط جو عرضی پر
ہوئے تھے اُسکا پڑھا جانا اُس مین مذمت لقا و زمرد و دیگر خداوندون کی تھی پھر اُس عرضی کو لیکر اہل شہر کا جانا
اور برجیس کا دریچہ گنبد سے سر نکالکر اپنا جمال دکھانا سبکا بیہوش ہونا اُسکے بعد وہ تقریر جو کہ
لقا نے بیان کی تھی وہ اور جو تقریر کہ دربار مین کی تھی وہ اُس اشتہار کا بخط زمرد نگار کہ جسپر مذمت لقا
و زمرد و دیگر خداوند تحریر تھی اور اپنا وہان سے کوچ کرکے اُس صحرا مین پہونچنا بیان کیا اور بارگاہ
و طلسم و لباس کا ملنا بیان کیا ارژنگ نے جو یہ کیفیت سُنی کہا کہ یہ سب کارخانے سحر کے ہین
سوائے لقا و زمرد کے کوئی خدا نہین تھا اور اب سوائے میرے کوئی نہین ہین تو یہ جانتا ہون

کہ شکل زبرجد شاد کے یہ بھی مکار ہی کہ جیسے اسکے تاج مین لعل لگا ہوا تھا کہ اسکے سبب سے سب اسکو سجدہ کرتے
تھے اسکو اہل اسلام نے تباہ کیا خواجہ عمر نے عیاری کر کے اسکی حقیقت سب پر ظاہر کی یہ بھی کارخانہ
شکل اسکے معلوم ہوتا ہی مگر خوب ذریعہ گمراہ کرنے کا نکالا ہی کوئی ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی مگر مین یہ
دیکھتا ہون کہ خوب مذہب آفتاب پرستی کو ترقی ہوگی زمانۂ سابق مین سُنا گیا ہی کہ جب ایرج آیا ہی تو اسکا
بھی مذہب آفتاب پرستی تھا مگر کچھ دنون جاری رہا بعد اسکے جب ایرج زیر ہو گیا وہ مذہب جاتا رہا کچھ
دنون تورج بھی اسی مذہب مین رہے جب اسپر اسکے باطل ہونے کی حقیقت ظاہر ہوئی تو اسنے بھی
زمرد پرستی قبول کی سواے لقا کے کوئی اصلی خدا نہ تھا وہی سبکا خدا تھا اسکے بعد انکے فرزند زمرد خدا
ہوے انکے بعد مین ہوا ہون سواے خاندان لقا کے کسی دوسرے خاندان مین خدائی جا نہین سکتی ہی یہ
یہ شرف اسی خاندان کو حاصل ہی وہ آفتاب کیا چیز ہی وہ بھی لقا کا پیدا کیا ہوا ہی وہ ہر چنین جھک مارتا ہی
گو کہتا ہی خداوند لقا اسکو خاک سیاہ کر دینگے اسکو اس بدزبانی کی کیفیت معلوم ہوجائیگی اول تو مین ہی
اسکی خدائی کو برباد کر دونگا اس فرد دو کی کیا حقیقت ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیحد مغرور ہو گیا ہی یہ غرور اسکا مین تلے
کے راستے نکال دونگا ارزنگ تو یہ کلام کر رہا ہی اسلم و دیلم نے خیال کیا کہ بعد مدت کے سننے مین آیا کہ
کہ مذہب آفتاب پرستی نے رواج پایا یہی مذہب باباجان کا تھا یہی مذہب دادا جان بھی رکھتے تھے خوب ہوا کہ اس مذہب نے رواج پایا یہ بہانہ
یہانسے ملک کو کوچ کرینگا ارزنگ کی رفاقت ترک کرینگے اسلم نے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ یہ تو بتایئے کہ جب مین شہر مین دریافت کیا تھا کہ سابق
مین مذہب آفتاب پرستی جاری تھا وہ اصلی تھا یا نقلی تھا اسکا کیا جواب ملا تھا خواجہ نے کہا کہ بیٹے بیان نہین کیا کہ اسکا یہ جواب ملا تھا
کہ اس وقت مین بھی ہمین سے تھے مگر جب ہمنے دیکھا کہ یہ لوگ اپنی قوت و طاقت پر ناز کرتے ہین تو ہمنے
انکو زیر کرا دیا اور خود بابدولت نے یہ خیال کیا کہ ابھی ان مذہبون کے لوگون کو باہم جنگ و جدل
کرنے دو جب ایک مذہب رہجائیگا تو پھر اپنی خدائی کو ظاہر کرنا جب سے مین اپنے آسمان پر خاموش تھا
جب مین نے دیکھا کہ اب چند ملک ایسے رہ گئے ہین کہ جنمین دیگر مذہب جاری ہین باقی کل ممالک
اہل اسلام کے قبضہ مین ہین پس اب مجھکو ضرور ہوا کہ اپنے کو ظاہر کرون چونکہ مین نے ایک
صورت خوب پیدا کی تھی پیدا کر کے اسپر خود فریفتہ ہو گیا مین نے خیال کیا کہ ایسی خوب صورت
حسین و نازنین جسکو مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیا کیون کسی کے تصرف مین آئے مین خود
کیون نہ اپنے تصرف مین لاؤن پس موافق اپنے خیال کے اسکو اپنے تصرف مین لایا اور یہ
لڑکا پیدا ہوا آخر جسکو مین نے اپنا نائب کیا ہی کہ اب اسکے ذریعہ سے مذہب آفتاب پرستی اور
اپنی خدائی کو رواج دونگا یہ تقریر اس عرضی پر تحریر تھی اور یہی تقریر برجیس نے اہل شہر کے
روبرو بھی بیان کی تھی اور یہی تقریر اُس تختۂ طلائی پر بخط زمردی تحریر تھی جو کہ مین نے عرض کی
ارزنگ نے تو کہا کہ وہ بالکل دروغ گو ہی مگر اسلم نے جواب دیا کہ یہ قول بہت سچ ہی ضرور
وہی خداوند تھے خیر دیکھا جائیگا خواجہ حسین نے ارزنگ سے عرض کیا کہ یہ دوسرا واقعہ اور
سماعت فرمایئے ارزنگ نے کہا کہ وہ کیا ہی خواجہ نے کہا کہ دیکھیے عرض کرتا ہون ارزنگ نے
سنگتان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بابدولت کا قصد تھا کہ بیان کی مہم سے فراغت کر کے طرف مسمائل
کے لشکر کشی کرونگا مگر اب مین قصد مسمائل موقوف رکھونگا پہلے مین اقلیم خورشیدیہ مین جا کر برجیس
کو اسکی اس سخت کلامی کی سزا دون اور نائب خداوند بنکر بیٹھنے کا مزہ چکھا دون اسکے بعد اور طرف
قصد کرون گا اور مسمائل پر لشکر کشی کرونگا یہ سنکے اسلم و دیلم نے اپنے دل مین کہا کہ یہ

وہان جاکر جوتیان ضرور کھائینگے جب ایسے ایسے بادشاہ جو کہ بڑی بڑی قوتین رکھتے تھے وہ اُسکے مطیع ہوئے اور اُسکو سجدہ کیا تو انکی کیا حقیقت ہے یہ تو جاتے ہی سجدہ کرینگے اگر وہان خدائی جتائینگے تو سزا پائینگے یہ تو سب اپنے دل سے ایسی ایسی باتین کر رہے تھے کہ خواجہ نے کہا کہ خداوند سماعت فرمائین وہ واقعہ یہ ہے جو کہ مین خدمت خداوند مین عرض کرتا ہون حضور جبکہ مین شہر سے کوچ کر کے بیرون شہر آیا اور کچھ دور شہر سے گیا ہونگا کہ مجھکو ایک صحرا مین وہ دن تمام ہوا اور ہنگام شام کا قریب پہونچا کوئی پچھلا پہر بھر دن باقی تھا مین نے یہ خیال کیا کہ اسی صحرا مین رات بسر کرو صبح کو یہان سے کوچ کرینگے لوگون کو اُترنے کا حکم دیا سب مال و اسباب اُترنے لگا مین ٹہلتا ہوا ایک جانب کو چلا کوئی آدھا میل راہ طے کی ہوگی کہ ایک اور صحراے پُر بہار سبزہ زار جو کہ نمونہ فردوس برین تھا نظر پڑا جس صحرا مین اُترا تھا گو وہ بھی بہت پُر بہار تھا مگر اُسکے روبرو کوئی حقیقت نہ تھی وہ صحراے سبزہ زار نہایت وسیع تھا میدان حشر سے وسعت مین کچھ کم نہ تھا صدہا منازل تک فرش سبزہ شاداب زمین پر گسترده تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ مخمل سبز کا فرش ہے گلہاے خود رو رنگارنگ مانند کوڑیالے و لالہ صحرائی وغیرہ کے کھلے تھے چشمے بھی جا بجا جاری تھے کہین نسرین کہین نسترن کہین گل شبو کا تختہ کسی مقام پر گل سرخ کی بہار کسی طرف بیلا و چنبیلی بیشمار کسی سمت موتیا و موگرہ کسی جانب مدنظر باغ وہ صحرا کیا نمونۂ بہشت عنبر سرشت تھا روش پٹری مثل چمن کے بنی ہوئی تھی اُسپر سرخی پڑی ہوئی تھی مہندی کی ٹٹیان گرد گرد ہر چمن کے کہین پر گل مہندی کہین پر گل صد برگ کی بہار کسی مقام پر اشجار انار کہ انار اُسمین مانند پستان یار کے لگے ہوئے اور دیگر اشجار میوہ دار قرینہ سے آراستہ بسبب بار اثمار کے ڈالیان بوسے زمین کے رہی تھین ایک نہر وسط صحرا مین تھی کہ لب گردان اُسکے بلور شفاف کی تھی اُسکی پٹری پہ گملے رکھے ہوئے تھے اُسمین چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوئے تھے نہر مین فوارا لگا ہوا تھا اُس مین سے پانی مثل ساون بھادون کی جھڑی کے گر رہا تھا ہر رنگ کی مچھلیان اُس نہر مین پڑی ہوئین تھین گرد نہر کہین سنبل بل کھا رہے تھے مثل زلف یار کے کہین نرگس دیدہ بازی کر رہے تھے مثل چشم نگار کے طائران صحرا مثل کبک و طاؤس کے پھر رہے تھے بلبلین چہک رہین تھین قمریان بول رہین تھین فاختہ کا نوحہ حق سرّہ بلند تھا وہ صحرا بہت دل پسند تھا وہ طائران صحرائی خوش الحانی مین لاجواب تھے اشجار صحرا پر طائر چہچہہ زنی کر رہے تھے سب اپنی زبان مین ذکر خدا مین مصروف تھے اور چوپاے مانند آہو و نیل گاؤ کے بکثرت تھے جا بجا صحراے سبزہ زار مین نظر آتے تھے اور کس خوشی کے ساتھ جست و خیز کر رہے تھے کہ مین کچھ عرض نہین کر سکتا ہون حضور اُس سبزہ زار کی تعریف بخوبی تو ہو نہین سکتی ہے مختصر یہ ہے جو کہ مین چند اشعار آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون نظم

خوب ہی سبزہ زار تھا وہ بس
تندرستی کے ساتھ ہو بیدار
آبشارین بھی تھین روان ہر سو
اُسکو خوش چشم چر رہے تھے ہرن
آرہی تھی کہین سے صوت ہزار
آرہی تھی کہین ہوا سے سرد
بیل بوٹے پہ تھا بنا جو بنا
ہستے تھے جست و خیز مین آہو

چلتی تھی وہان ہوا مسیح نفس
لالہ پھولا ہوا تھا نافرمان
فاختہ کا تھا نالۂ کوکو
کہین رفتار کبک جلوہ کنان
کہین پھولی ہوئی گلون کی بہار
کوڑیالے کے وصف کیا ہون بیان
دامن دشت پر کڑھی تھی چکن
کہین چشمہ وہ صاف اور پُر تاب

سوئے اُس سبزہ پر اگر بیمار
اُسکی خوشبو کے تابع فرمان
تھا جو مرغوب سبزہ زار چمن
کہین خنیا گری طاؤسان
زعفران کا کہین تھا تختہ زرد
غیرت مار زلف پُر افشان
مثل اطفال حور وش ہر سو
موج زن مثل چشم ابر سحاب

پیکے آب اُنسیے روز و شب رضوان
فرحت افزا بہ رنگ نغمۂ ساز
اک طرف چشم نرگس کہسار
نغمہ آموز عندلیب جہان

سینچتا تھا ریاض باغ جنان
ہر شجر دان کا نخل گلشن طور
دیدۂ مست کی طرح سرشار

دلربا آبشار کی آواز
ہر ثمر رشک سیب عارض حور
وہ درختون پر مرغ خوش الحان

حضور یہ خاکسار یہ بہار اور کیفیت سبزہ و فضاے لالہ زار دیکھتا آگے کو روانہ ہوا چند گام راہ طے کی تھی کہ اُسی صحرا مین ایک عمارت عالی شان کہ جسکی بلندی کے روبرو بلندی گردون پست نظر پڑی تھی مین طرف اُس عمارت کے چلا جب قریب پہونچا ایک بارہ دری دیکھی کہ جسکی دیوارین میناکار ہین گنبد اُسکا طلائی ہے اُسکی ضوآفتاب سے چشمک کرتی ہے محراب اُسکی مثل محراب ابروے معشوقان و ستون اُسکے مانند ساق حور کے پر نور پردے پڑے ہوے آئینن کلابتون کی ڈوریان پڑی ہوئین روبرو بارہ دری کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا تمام بارہ دری پر جواہر جڑا ہوا تھا مین پردہ اُٹھا کر اندر گیا شان خدا نظر آئی فرش مخمل کا کیا ہوا حاشیہ پر کارچوب بنا ہوا تھا چھت بہت نادر کار لگی ہوئی تمام شیشہ آلات مثل کنول دیوارگیریان جھاڑ وغیرہ سے آراستہ قد آدم آئینہ لگے ہوے گھڑیان خوبصورت خوبصورت لگی ہوئین میز کرسی ہر ایک جا قرینہ سے لگی ہوئی طاقون پر گلابیان مے ناب کی رکھی ہوئین ایک مسند زرنگار آراستہ برابر مسند کے کشتیان سلفچی رکھی ہوئی اُسپر تورے پوش پڑے ہوے یہ چند اشعار تعریف مین اُس بارہ دری کے آپکے روبرو عرض کرتا ہون

نظم

تھی جواہر سے سب بھری دیوار
کاخ تھا وہ نئے وتیرے کا
غیرت شمع طور تھے وہ ستون
شمسۂ شمسہ تھا شمسۂ خورشید
غیرت افزاے ابر نوروزی
آئینہ ایک ایک برق نسب
موج آئینہ موج شعلۂ طور
آئینے سنگ کوہ طور کے تھے

طاق کسرا سے حسن مین وہ چند
صاف ترشا ہوا تھا ہیرے کا
در فردوس سے بھی خوش تر در
بیضہ بیضہ تھا بیضۂ خورشید
شیشہ آلات وہ لگا تھا تمام
رشک رخسار شاہدان حلب
بیش قیمت بھی اسقدر تھے وہ سب
جھاڑ سب ایک ڈال نور کے تھے

تھی جو بارہ دری وہ میناکار
قصر قیصر سے مرتبہ مین بلند
ساق سیمین حور تھے وہ ستون
رشک آغوش حورعین ہر در
سائبان وہ برنگ زردوزی
صبح جنت مین جیسے نور دوام
خانۂ آئینہ تھا منظر نور
جنکا بیعانہ تھا خراج حلب
[illegible] دیوارگیرون پر بہار

لیے پستان شاہد دیوار

غلام کیفیت بارہ دری دیکھکر دنگ ہوگیا اور یہ خیال کیا کہ اس صحرا مین اُنکی حفاظت کیونکر ہوتی ہوگی یہ ثابت ہوتا تھا کہ ابھی ابھی کوئی یہان سے اُٹھکر براے سیر گیا ہے مین نے دل مین خیال کیا کہ یہ کسی شہریار کا مقام سیر گاہ ہے وہ یہان آکر سیر کرتا ہے اور مشغول شکار رہتا ہے یہ خیال کرکے مین بارہ دری کے اندر سے باہر آیا اور قدرت خدا دیکھکر اور تعریف اُسکی کرتا ہوا اُسی خیال سے آگے چلا کہ شاید کوئی اور تماشہ اُس صحرا مین ہو اُسکو بھی دیکھنا چاہیے تھوڑی دور چلا تھا کہ ایک دریا نظر پڑا کہ جوش مثل دریاے حشر کے تھا کہ جسکا دوسرا کنارہ ہم آغوش عدم تھا آسمان ایک حباب اُسکا معلوم ہوتا تھا چونکہ مین تھکا ہوا تھا گرد و غبار راہ کا منہ پر پڑا ہوا تھا مین کنارے بیٹھ گیا منہہ ہاتھ دھونے لگا وہ وقت تھا کہ آفتاب قریب غروب تھا کہ اُس دریا مین ایک جانب سے کچھ روشنی نمودار ہوئی مگر ایسی ضو تھی کہ جسکے روبرو روے آفتاب گرد تھا نظر خیرگی کرتی تھی اُسپر قائم نہین ہوسکتی تھی مین اُس جانب دیکھنے لگا کہ دیکھا مین نے ایک بجرہ کہ جسپر سائبان زربفتی استادہ ہے بانجھین طلائی تھا پیون سے کھیلتی چلی آتی ہین عقب مین اُسکے اور بہت سی مورپنکھیان ہین کہ اُسپر سیکڑون نازنین سوار ہین

وہ بجرا طلائی ہے جو اُسکی تھی وہ بجرا اسی جانب چلا آتا تھا یہ دیکھکر خاکسار ایک فرغہ مین درختون کے پوشیدہ
ہوگیا اور دیکھنے لگا کہ اس بجرے مین کون ہی جب وہ بجرہ کنارے پر پہونچا تو دیکھا کہ اُس بجرے مین مسند
زرنگار پر ایک نازنین مہر تمکین ماہ جبین پیشانی مثل مہر کے تابان ابرو ہلال رخسار مثل ماہ چہاردہ کے درخشان
زلف پریشان رخسار کے یون قریب تھی کہ جیسے ظلمت و نور باہم گلے ملین خال جبین جوڑہ کی چشم کا تل تھا
بقول اُستاد شعر خال رُخ چشم حور کا تل تھا + یا سویدا سے دیدۂ دل تھا گلا صراحی وار سینہ تختۂ نور اُسپر پستان
کا اُبھار بازو کلائی نور کے سانچے مین ڈھلے ہوے تھے اُنگلیان مثل شعلۂ طور کے تھین پور پور چھلے جو دل عاشق
کے چور تھے سر سے پاؤن تک نور کی بنی ہوئی تھی جواہر مین غرق پوشاک گلنار زیب جسم عالم شباب سن پندرہ
سولہ برس کا ہاتھ مین یاقوت نگار چھڑی اُس بجرے سے اُتری اُسکے اُترتے ہی تمام اُسکی خواصین ہمرازین اُترین
اُسکے گرد و پیش کھڑی ہوئین اے خداوند یہ ثابت ہوتا تھا کہ گرد ماہ ستارے ہین اُسکا رو سے تابان اُس لب نہر
گلنار مین یہ بہار دیتا تھا کہ جیسے مہر درخشان شفق مین ہو بس حضور مین نے اُسکی تصویر اُسی وقت کھینچ لی
اتنے عرصہ مین وہ گل رعنا سبزۂ خوابیدہ کو مثل صبا کے اپنی رفتار ناز سے پامال کرتی ہوئی اور کبک
کو رفتار قیامت افزا سے شرماتی ہوئی نرگس کو اپنی آنکھون سے شرمندہ کرتی ہوئی زلف پیچان سے
سنبل کو خجل کیا شمشاد اُسکے قد رعنا کو دیکھکر بارے خجالت کے زمین مین لپیٹ کر گڑ گیا بس وہ نازنین مع
اپنی خواصون کے نہر پر جاکر بیٹھی کچھ دیر کھیل کر پانی سے اور وہان سے اُٹھ کر طرف بارہ دری کے چلی
وہان خواصون نے چبوترے پر فرش وغیرہ کر رکھا تھا وہ نازنین جاکر مسند پر بیٹھی یہ خاکسار بھی درختون
کی آڑ مین بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا دو پہر رات تک وہ حور وش بزم آرا رہی جب زلف لیلاے شب تا کمر پہونچی
تو اُٹھ کر طرف دریا کے چلی گئی اور بجرے پر سوار ہو کر جدھر سے آئی تھی مع خواصون کے روانہ ہوئی مین اُسی
مقام پر تھا کہ چند سپاہی اُس مقام پر آئے اور پہرہ دینے لگے مین نے اُنسے جو یہ حال دریافت کیا کہ یہ کیا
مقام ہی اور یہ بارہ دری کس کے قیام کرنے کی جگہ ہی اُنھون نے سر سے پاؤن تک میری صورت دیکھی
اور کہا کہ تم ہمکو مسافر معلوم ہوتے ہو اس اقلیم کے رہنے والے نہین ہو مین نے کہا کہ مین سوداگر ہون
اسی صحرا سے قریب ایک اور صحرا ہی اُسمین میرا قافلہ اُترا ہی میرا جو دل گھبرایا چونکہ شب اندھیری مین سیر کرتا ہوا
ادھر نکل آیا اُنھون نے کہا کہ یہ صحرا اقلیم زرین شہر آفتاب نما کے ہی جہان خداوند آفتاب کے نائب دو فرزند
حکومت کرتے ہین وہ شہر پانچ کوس کے فاصلہ پر ہی یہ آراستہ کیا ہوا نور خالص یعنی دختر خداوند ملکہ [illegible]
سیمتن کا ہی جو کہ ہمشیرہ ہین نائب خداوند کی اور لخت جگر ہین خداوند کی یہ بارہ دری اُنھون نے
اپنے قیام کے لیے آراستہ کی ہی اور بوقت سہ پہر اس صحرا مین تشریف لاتی ہین بارہ دری مین بیٹھکر تماشای
سبزہ زار کرتی ہین اور بوقت نصف شب یہان سے تشریف لیجاتی ہین ہم اُنھین کے ملازم ہین یہ جو دریا
تم دیکھتے ہو یہ اُنکے قلعہ کے نیچے روان ہی جہان اُس حور وش کا مکان ہی جس قلعہ مین نائب خداوند سلطنت
کرتے ہین اور وہ قدرت خداوند سے پیدا ہوا ہی چونکہ مین ملکہ کو دیکھ چکا تھا مین نے بطور تجاہل کے کہا کہ ملکہ
کیا بارہ دری مین تشریف فرما ہین اُنھون نے کہا کہ بارہ بج گئے ہین اب وہ کہان براے آرام قلعہ کو تشریف
لیگئین ہین اب کل سہ پہر کو تشریف لائینگی یہ سن کے مین اپنے قیام گاہ پر چلا آیا یہان میرے ملازم
و غلام پریشان تھے جب مین پہونچا اُنکو اطمینان ہوا ناظرین کو معلوم ہو کہ خواجہ حسین نے اُتنی کیفیت جو کہ
اُنپر گذری تھی کہ اُنکو خواص نے دیکھ لیا اور جو خواصین آئین اور باہم گفتگو ہوئی کہ خود ملکہ آئی اور اپنے
ہمراہ چبوترے پر لے گئی خود اپنی زبان سے اپنی کیفیت بیان کی خواجہ نے نہین بیان کی بلکہ اُتنے

مقام پر یہ تقریر جو کہ تحریر ہوئی ہی بیان کی روبرو ارزنگ کے یہ سن گے ارزنگ نے کہا کہ یہ بھی کچھ معلوم ہوا تھا
کہ اُس نازنین کی شادی ہوگئی ہی یا کہ ناکتخدا ہی خواجہ نے کہا کہ ابھی شادی نہین ہوئی ہی جب مین نے اُنسے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی اسکی شادی نہین ہوئی ہی کیونکر ہو کہ یہ خیال ہی کہ کوئی نوخالص ہو تو اُسکے
ہمراہ عقد کیا جاسے ایسے ویسے کے ہمراہ کیونکر ہو ملکہ کا پیوند نہین ملتا ہی جو عقد ہو یہ سبب ہی جو ابھی تک ملکہ کی
شادی نہین ہوئی ہی وہ گوہر ناسفتہ میری راے مین آپ کے قابل ہی ایک تو یہ سبب ہی کہ آپکے اور اُسکے
حسن مین سرمو فرق نہین ہی اگر آپکے پہلو مین بیٹھے تو بہت خوب ہی زینت کا نشانہ ہو دوسرے جیسا وہ شوہر
چاہتی ہین اُسی صفت کے آپ ہین اگر وہ بقول اُنکے خداوندزادی ہی تو آپ بھی فرزند خداوند و نبیرۂ خداوند ہین
اُنکی تو ایک پشت مین خدائی ہی یہان دو پشتین ہوئی ہین آپ خدائی کرتے آے ہین باپ خدا تھے دادا
خدا تھے کیسے خدا کہ جنکے قبضہ مین اٹھارہ ہزار ملک باختر تھے یہ مرتبہ اُسکو کب نصیب ہوگا اُسکے قبضہ
مین تو صرف بارہ یا تیرہ ملک ہین جو جو قدرت آپکے دادا نے دکھائی ہی وہ تو کبھی خواب مین نہین کسی نے
دیکھی ہوگی بس یہ تصویر آپکے لائق ہی آپ اسکو لین گو میرا قصد تھا کہ مین کسی شاہ خواہ شہریار کے ہاتھ فروخت
کرونگا مگر میرے نزدیک آپ سے بہتر کوئی میری نگاہ مین نہین ہی کہ جسکو دون یہ کہکر خواجہ نے وہ
تصویر جو کہ لب دریا کی طیار کی تھی کہ جب ملکہ بجرے سے اُتر کر مع اپنے خواصون کے کنارے
دریا کے استادہ ہوئی تھی نکالکر ارزنگ کو دی ارزنگ نے لیکر اُسکو جو دیکھا اور غور جو کیا تو دیکھا
کہ ایک نازنین مہر تمکین بصد ناز و ادا لب دریا کھڑی ہی گرد اُسکے خواصین ہین جو تعریف خواجہ نے
کی تھی اُس سے زیادہ اُسکو حسین دیکھا ایک ناوک دل دوز تھا کہ قلب کے پار ہوا دل بیقرار ہوا اُسکے
تیر مژگان نے جگر کو غربال کردیا یعنے ارزنگ اُس صاحب تصویر پر عاشق و دل دادہ ہوگیا عنان صبر و
قرار ہاتھ سے جاتی رہی بے اختیار ہوکر اور اُس تصویر کی طرف مخاطب ہوکر یہ دو شعر وردزبان کیے شعر
ساغر اپنی حیات کا چھلکا ∴ لو خبر میری جلد اے ملکہ ∴ تیری الفت سے دل ہوا گھائل ∴ دیکھکر تجکو مین ہوا مائل ∴
یہ شعر پڑھکر اور تصویر کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ مین تو تیرا دیوانہ ہوگیا ہون اس صاحب تصویر پر شیدا
و فریفتہ ہون کیا بانکی چتون ہی کیا سرمگین آنکھین ہین کیا خوب یہ صورت دلپذیر ہی اسکو لقا نے اپنے ید قدرت
سے بنایا ہی یہ سوداگر سچ کہتا ہی کہ یہ آپ کے لائق ہی خواجہ نے کہا کہ گو خداوند یہ تصویر مین نے اپنے
لیے طیار کی تھی مگر اب مین اس قابل نہ تھا کہ مین عشق و عاشقی کرتا بدین خیال مین نے قصد کیا تھا کہ کسیکو
نذر دونگا کہ اُسکے عوض مین زر کثیر ہاتھ آئے گا یہان جو پہونچا اور آپنے جو حال دریافت کیا فوراً یہ خیال ہوا کہ
یہ تصویر آپ کی نذر کرون کیونکہ یہ آپ کے لائق ہی بس مین نے اپنے خیال کے موافق کیا واقعی یہ نازنین
آپکے لائق ہی ارزنگ تو اسقدر محو ہوا کہ سواے تصویر کے اور کسی طرف نگاہ اُٹھاکر نہین دیکھتا ہی تصویر کی جانب
ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی لب پر آہ ہی دل مین صاحب تصویر کی چاہ ہی اب کچھ خیال نہین ہی کہ مین کس ضرورت سے
یہان آیا تھا اور کس کام سے یہان پر رات بسر کی ہی اول تو خواجہ حسین نے اسقدر طول دیکر اُس قصہ کو
بیان کیا تھا کہ وہ رات اسی ذکر مین تمام ہوگئی تھی اور ارزنگ اسقدر محو ہوتا کہ سب خیال فاسد اُسکے دل
سے جاتے رہے تھے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ پہلے چل کر شہر آفتاب نما کی سیر کرون اور برجیس کو اپنا
مطیع کرون اُسکے بعد اہل اسلام سے مقابلہ کرون اور جب سے اُس ملکہ کی حالت سُنی تھی بغیر تصویر دیکھے
اُسکے دل مین یہ خیال ہوا تھا کہ اُس نازنین کے ہمراہ چل کر عقد کرون جسکی تعریف تاجر کرتا ہی اور جبسے تصویر جو دیکھی ہی
اب تو قصد مصمم ہوگیا ہی حالت جنون بہم پہونچی ہی اب تو قصد اپنا بالکل ہی فسخ کردیا ہی اور یہ خیال کرلیا ہی کہ بعد اس مہم

سے یعنی عقد ہوجانے کے اور ملکہ کے ہاتھ آنے کے اہل اسلام سے سمجھا جائیگا بڑا ہوشیار ہو اسنے خیال کیا کہ اگر مین یہان پھنس گیا اور اہل اسلام سے مقابلہ ہونے لگا تو خرابی ہوگی کوئی دوسرا ملکہ کو لے جائیگا ایسی نازنین کے بہت سے خواستگار ہین خصوصا اہل اسلام تو زیادہ تر اور وہ لوگ بڑے زبردست ہین اگر انکو کسی کی زبانی اُسکے حسن و جمال کی خبر مل گئی اور سُن لیا اور کوئی عاشق ہوگیا تو پھر ہاتھ آنا محال ہی وہی لیجائیگا چند سبب ہین اول تو وہ لوگ خود ہی خوبصورت ہین دوسرے جری ہین تیسرے اُنکو اپنی جان کی کچھ پرواہ نہین ہی وہ لوگ تو جان لڑا دینگے اور جس طور سے ممکن ہوگا لیجائینگے مین ہاتھ ملکر رہجاؤنگا سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا وہ لیجانیوالا خوب مزے اُڑائیگا مین رات دن اس آتش غم سے مثل ہیزم خشک کے جلا کرونگا زندگی دوبھر ہوگی مرنا پڑیگا آب و غذا ترک ہوگی کچھ اچھا نہ معلوم ہوگا اس سے کیا حاصل یہان کسی کو اپنا نائب کرو اور یہان سے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرو ایسی حالت مین مقبرہ نہ کھدواؤ اس مین خرابی ہی وہ یہ کہ اہل شہر تو الگ آمادہ فساد ہین اسلم و دیلم علیحدہ بگڑے ہوئے ہین اگر کوشش مقبرہ کھدوانے کی کی تو فساد عظیم ہوگا اور یہ ہوگا کہ برسون اسی مقام پر گذر جائینگے کل اہل اسلام بقول اسلم و دیلم اپنی اپنی لشکر کشی کرینگے اور لشکر لیکر دوڑ پڑینگے کی جان بچانی دشوار ہوگی میرا اصل مطلب فوت ہوجائیگا بعد ملکہ کے حاصل کرنے کے پھر اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا ابھی بسبب عشق کے میرے حواس بھی بجا نہین ہین یہ لوگ کہین بھاگے تو جاتے نہین ہین کہ یہ ملک قبضہ سے جاتا رہیگا یہ سب کام بعد کو بھی ہوسکتے ہین اگر اس مین تساہل کیا تو ملکہ البتہ ہاتھ سے جاتی رہیگی بس یہ امر خیال کرکے سنجگان و دیگر سردارون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ بالفعل ماہ دولت نے مقبرہ کھدوانے کو ملتوی کیا کہ کیونکہ اب یہ دماغ خداوندکا بسبب عشق اس نازنین کے نہین ہی کہ طرف امور ملکی کے توجہ کرے اور جنگ و جدل کی طرف رُخ کرے لہذا بعد عقد ہوجانے کے پھر مین اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اب مین نے تا ہونے عقد کے اپنے کل ارادے فسخ کیے اب مین تا امکان اس امر مین کوشش کرونگا کہ عقد ہوجاے کیونکہ دل ماہ دولت کا آتش فراق مین اس صاحب تصویر کے بیقرار ہو رہا ہی سوائے اُسکی وصل کے اور کسی امر کا خیال نہین ہی آئندہ جو ہو سو ہو بس اب ماہ دولت اپنی قیام گاہ پر تشریف لیجائینگے یہ کہکر اُسنے اُٹھنے کا قصد کیا کہ نظر تصویر پر جا پڑی آہ کہکر دل پکڑ لیا اور کلیجہ پر ہاتھ رکھکر یہ شعر پڑھنے لگا نظم حسب حالی مقام ہذا

طائر نے آشیان ہی بیقراری اندنون	ناز پروردہ چمن کے تھے اب اسیر دام ہین	دل نے کی ہی مشق ضبط آہ و زاری اندنون
ہی سلیمان کو سرے جوش جوانی کا غرور	مرکب باد صبا پر ہی سواری اندنون	کچھ تو اے صیاد کر خاطر ہماری اندنون
کون کرتا ہی ہماری غمگساری اندنون		حل لیسے ہوش و حواس و طاقت و صبر و قرار

شعر پڑھ کر کہنے لگا شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ❊ دگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ❊ دیگر آہستہ برگ گل نفشان بر مزار ما ❊ بس نازک ست شیشۂ دل رکنار ما یہ شعر پڑھکر اور تصویر کو لیکر ارزنگ اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ کیا کرون میرا اب کسی کام کو جی نہین چاہتا ہی سوائے خیال معشوق کے ورنہ مین کبھی بغیر کھدوانے ہوے مقبرے کے یہان سے نہ جاتا خیر پھر دیکھا جائیگا اب تو مین معشوق کے ملنے کی تدبیر کرلون کیونکہ ماہ دولت کا اب قصد ہوا ہی کہ اپنی شادی کرین بعد انفراغ عقد ماہ دولت اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے اور اس مقبرے کو کھدوائینگے یہ کہکر کہا کہ تخت اُٹھاؤ کچھ دنون یہ مقبرہ اور باقی رہیگا خیر دیکھا جائیگا بس سب سردار بھی اُسیوقت ہمراہ ارزنگ آئے اسلم و دیلم بھی خوش ہوگئے اور کہنے لگے اپنے اپنے دل مین کہ اس سوداگر نے خوب یہ بلا اس وقت ٹالی اور خوب مقبرہ بچا یا شنگان تو بڑا حرامزادہ ہی اُسنے بڑھ کر ارزنگ سے کہا کہ خداوند ایک امر میرے ذہن مین آیا ہی وہ یہ ہی کہ اکثر یہ لوگ جو کہ تصویر بناتے ہین مصنوعی بھی بناتے ہین کہین خواجہ نے یہ مصنوعی تصویر نہ بنائی ہو کیونکہ انداز سے اہل اسلام کا دوست معلوم ہوتا ہی اُسنے اس فقرے سے یہ بلا

نہ ٹالی ہوتا کوئی اہل شہر سے سوداگر کی صورت بنکر نہ آیا ہو وہی عیار نہ ہو جو کہ بہرام کو لیگیا ہو اس سوداگر
سے یہ تو پہلے دریافت فرمائیے کہ یہ تصویر اصلی ہی یا نقلی ارزنگ نے کہا کہ تو بڑا مرشد ہی خیر تیرے کہنے پر
عمل کرتا ہون یہ کہکر ارزنگ نے خواجہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای خواجہ جو کچھ تمنے بیان کیا یہ اصلی اور
یہ تصویر بھی اصلی ہی اسمین تمنے کوئی صنعت تو نہین کی ہی خواجہ نے یہ سنکے دست بستہ عرض کیا کہ یہ جو کچھ مین نے
عرض کیا ہی اگر اُسمین فرق نکلے یا جو تصویر مین سے نذر خداوندی کی ہی اُسمین سر مو فرق ہو جو چور کا حال
وہ میرا حال اگر یہ خوف ہو کہ مین فرار کر جاؤنگا تو مین اس امر سے دست بردار ہوتا ہون کہ مین اپنا مال تجارتی
نہین فروخت کرونگا آپکے ہمراہ لشکر مین رہونگا مگر ایک شرط ہے کہ اگر مین جھوٹا نکلون تو میرا قتل آپ پر
واجب ہی ورنہ اگر سچا نکلون تو جس شخص نے آپ سے عرض کیا ہی کہ یہ تصویر مصنوعی ہی خداوندا اُسکو میرے
سپرد کرین پہلے مین اُس سے اپنے تمام مال کا جو کہ تجارتی تھا اور مین نے اُسکو بسبب اس امر کے نہین
فروخت کیا کہ مین آپکے ہمراہ تھا جو کچھ نقصان ہوا ہی مین اُس سے لونگا اور اُسکو پھر قتل کرونگا کوئی مزاحم اور
کوئی میری جان کا خواہان نہو یہ سُن کے ارزنگ نے کہا کہ ہمکو یقین آگیا کوئی ضرورت نہین ہی اُس وقت
ارزنگ مع اپنے سردارون کے طرف ایوان شاہی کے چلا گیا بصرہ کھدنے سے بچ گیا اہل شہر نے اُسیوقت
سجدۂ شکر ادا کیا اور بہت خوش ہوے ہر ایک نے خواجہ کے قریب آکر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپکا یہ احسان
ہم سبکی گردن پر ہوا کہ آپنے ہماری سبکی جان بچائی خواجہ نے کہا کوئی مین نے یہ امر جان کے نہین کیا خدا نے
اپنی قدرت سے یہ سبب پیدا کر دیا بھائیون کل ہی تو مین وارد شہر ہوا تھا کہ یہان کی خرابی کی خبر ملی مین نے یہی
خیال کیا کہ چل کر مین بھی اہل شہر کا شریک ہون یہان پہونچا ارزنگ نے طلب کیا مین چلا گیا اُسنے حالات
دریافت کیئے مین نے جو دیکھا تھا وہ بیان کر دیا اور تصویر دیدی وہ عاشق ہو گیا سودائے عشق مین یہ بھی
خیال آیا کہ پہلے عقد کر لون تو پھر اہل اسلام سے مقابلہ کرون یہ اُس خدا کے کارخانے ہین جسنے ہمکو پیدا کیا
اور ہم جسکی پرستش کرتے ہین اور وہ خالق برحق اور رازق مطلق ہی بھائیون شکر کرو کہ یہ بلا بغیر جنگ و جدل
ٹل ہوگئی اور تم سبکے حسب دلخواہ کام ہوا اہل شہر خواجہ حسین کی تعریف کرتے ہوے اپنے اپنے مکان کو
بخوشی و خرمی روانہ ہوے اہل بصرہ اپنے اپنے مقام پر جاکر بیٹھے جو جو جسنے مراد و منت مانی تھی وہ ادا کرنے لگا
عمائد شہر اپنے اپنے مقام کو گئے جو اہل شہر اپنے مکان مین پہونچا اُسکی اہلخانہ نے اُس سے دریافت کیا
کیا گذری بصرہ تو نہین کھدا اُسنے ساری کیفیت بیان کی ہر ایک خواجہ کو دعائین دے رہا ہی تمام شہر مین گھر گھر
خوشی ہو رہی ہی عمائد شہر بھی اپنے اپنے مکان پر پہونچے ساری کیفیت اپنے لوگون سے بیان کی وہ لوگ
بھی بہت خوش ہوے نذرین ہونے لگین تمام شہر مین تو یہ حال ہی اُدھر ملازمین ملکہ جو واپس گئے تو محلدار کو
بلاکر کل حال کہا اور کہا کہ ملکہ سے عرض کرنا کہ ہم لوگ انعام کے امیدوار ہین محلدار نے جاکر کل حال ملکہ سے
عرض کیا ملکہ خوش ہوگئی نوبت یہ تھی کہ شادی مرگ ہو جاے پس اُس وقت سب کو انعام دینا شروع کیا
سامان نذر و نیاز کا ہونے لگا ان لوگون کو اسی خوشی مین چھوڑیے حال ارزنگ کا ملاحظہ ہو کہ اسکو راہ مین
خیال آیا کہ اُس تاجر کو کچھ انعام دینا ضرور ہی اُسی وقت ایک چوبدار کو روانہ کیا کہ جس تاجر نے ہمکو تصویر دی تھی
اُسکو بلالاؤ کہنا خداوند یاد فرماتے ہین چوبدار اُدھر چلا سواری ارزنگ کی طرف در دولت کے چلی زبان پر
ارزنگ کے شعر عاشقانہ ہین سواے خیال ثریاے سیمتن کے دوسرا خیال نہین ہی یہ اُسکے عشق مین
غرق ہی دریاے عشق مین غوطے کھاتا ہوا چلا آتا ہی شراب الفت ثریاے سیمتن نے اپنے سے از خود رفتہ
کر دیا ہی اُسکی تو یہ نوبت ہی کہ اتنے عرصہ مین ہونٹ خشک ہو گئے ہین رنگ زرد ہو گیا ہی آنکھون مین حلقے

پڑے گئے ہین آثار حضرت عشق کے ظاہر ہین اُدھر اسلم و دیلم و دیگر سردار خوش ہین مگر بختگان کو بڑا رنج ہی
دل مین کہتا ہی کہ یہ کیا ہوا یکایک یہ تو ورق اُلٹ گیا بنا بنایا کام بگڑ گیا کیا تدبیر کرون کہ ارزنگ پھر اس طرف
متوجہ ہوا کہا یہ تاجر کہان سے آ گیا بڑا اسنے دھوکا دیا ضرور یہ کوئی عیار ہی اُسنے مکر کیا ایسے ایسے خیال کرتا
ہوا خاموش خواصی مین بیٹھا چلا آتا ہی مگر رنج بہت ہی یہانتک کہ ارزنگ قریب ایوان شاہی کے پہونچا اور تخت
سے اُترکر داخل دربار ہوا سب سردار بھی ہمراہ ہین ارزنگ آکر تخت پر بیٹھا تمام سردار اپنے اپنے مقام پر
بیٹھے مگر حالت یہ ہی کہ ارزنگ نہ کسی سے بات کرتا ہی نہ حیت خاموش بیٹھا ہی تصویر کو دیکھ رہا ہی اگر بات
بھی کی تو کچھ شعر عاشقانہ پڑھے مجنون ہو گیا ہی یہان تو یہ حالت ہی اُسکو بھی خبر نہین کہ دربار مین کون کون ہی اور کون
نہین ہی یہ بھی نہین خبر ہی کہ مین کس مقام پر ہون اُدھر وہ چوبدار اُس مقام پر کہ جہان مقبرہ ہی پہونچا دیکھا کہ ابھی
بہت سے اہل شہر ہین اور خواجہ سے گلے مل رہے ہین کہ اس چوبدار نے کہا کہ آپ کو خداوند یاد فرماتے
ہین انھون نے کہا کہ چلو انکو خیال ہوا کہ اب کیون طلب کیا ہی معلوم ہوتا ہی کوئی پھر بختگان نے رخنہ اندازی
کی ہی چلو دیکھا جائیگا وہ چوبدار اُنکو لیکر دردولت پر آیا اُنکو بڑا افسوس ہوا اُس مقام کو دیکھکر اُنھون نے
اپنے دل مین کہا کہ یہ وہ مقام ہی کہ جہان پرندہ پر نہین مار سکتا تھا انسان کا کیا مقدور تھا یون ویران پڑا ہی
یہان اہل اسلام کا قبضہ تھا اُسکا ڈنکا بجتا تھا یا اب یہان ایک کافر حاکم ہی گھنٹ و ناقوس بجتے ہین جہان خسرو
خاوری بیٹھ کر حکم و احکام جاری کرتا تھا یہ اپنے دل مین خیال کرتے ہوے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان ارزنگ تخت
پر بیٹھا تھا اور دربار جمع تھا اور سب اہل دربار حاضر تھے کہ چوبدار نے عرض کیا خواجہ حسین حاضر ہین ارزنگ
نے سر اُٹھا کر خواجہ کی طرف دیکھکر یہ شعر پڑھا شعر ای پیک راستان خبر یار ما بگو ۔ احوال گل بہ بلبل بستان سرا بگو
یہ کہکر کہا کہ خواجہ مین نے تمکو اس لیے طلب کیا ہی کہ تمنے اپنی آنکھون سے میرے یار کو دیکھا ہی مین اُن
آنکھون کو دیکھ لون دوسرے مینے تمکو کچھ انعام نہین دیا ہی وہ دون یہ کہکر جو پوشاک کہ اسوقت پہنے ہوے
بیٹھا تھا کئی لاکھ کی تھی مع تلوار کے خواجہ کو عنایت فرمائی اور کئی لاکھ روپیہ اُسکے ہمراہ یہ اس خیال سے
کہ اسنے میرے معشوق کو اپنی آنکھون سے دیکھا ہی ایسے شخص کی بڑی عزت کرنا زیبا ہی آپ اور پوشاک
پہنی خواجہ بہت خوش ہوے اور سب اسباب لیکر دربار سے باہر آئے اور طرف سرا کے روانہ ہوے
اور سرا مین پہونچکر اپنے مقام پر بیٹھے ملازم خوش ہوے بھٹیاری نے حال دریافت کیا خواجہ نے کل حال بیان کیا
ملازمون سے کہا کہ کل مکان تلاش کرنا ہم اب کچھ دنون یہان قیام کرینگے انکو تو اب یہین چھوڑیے اب حال
ارزنگ سنیے کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب اہل دربار حاضر ہین کہ بختگان کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ ارزنگ
کی طرف منہ کرکے کہنے لگا کہ میرے خیال مین یہ امر نہ آیا کہ خداوند نے مقبرہ کھدوانے سے کیون دست برداری
کی خیر سبائل کی طرف سے تو اس عزم کو فسخ کیا کہ اُدھر لشکر کشی کرکے جاتا تھا یہان کوئی لشکر کشی تو کرنا
نہ تھی صرف زبان کا ہلانا تھا حکم دینے کی دیر تھی کل کام انجام پاجاتا ارزنگ نے کہا کہ تو اتنا بڑا عقلمند ہو کر ہماری
بات کو نہ سمجھا ارے احمق ہمنے اس خیال سے اس امر کو ملتوی کیا کہ اب تو ہمکو سودائے محبت کی تلاش ہی
اور ہم ایک بت رعنا کے عشق مین مبتلا ہین اور یہ ہمکو یقین تھا اور ہی کہ بغیر کشت و خون ہوے مقبرہ نہ کھدتا اور
یہ جنگ و جدل ایسی نہ تھی کہ یہ آج ختم ہو جاتی اسمین برسون صرف ہو جاتے جسوقت یہ خبر تمام ممالک اہل اسلام مین
منتشر ہوتی وہ سب لشکر کشی کرکے ادھر آتے اسی ملک مین خاتمہ جنگ و پیکار کا ہوتا اور کل اہل اسلام
اسی مقام پر قتل ہوتے مجھکو استقدر کب صبر تھا کہ مین بعد ختم جنگ و جدل اپنے معشوق کی طرف جاتا بس
مین نے اس خیال سے اس امر کو موقوف کیا کہ بعد عقد و شادی کے مین اس طرف توجہ کرونگا بختگان

۲۰

کہا کہ اب میری سمجھ مین آیا ہان یہ راے تو آپ کی بہت خوب ہی میرے پسند ہی ارزنگ نے یہ سنکے کہا کہ اب تمھاری
کیا راے ہی جو آیا مین یہان سے کوچ کرون اور قریب شہر ہونچکر نامہ تحریر کرون اور اپنے قصد سے برجیس
کو آگاہ کرون کیونکہ میرے دل کو قرار نہین ہی بغیر کوے یار کے سخنگان نے کہا کہ میری تو یہ راے نہین ہی
بلکہ یہ راے ہی کہ آپ پہلے اسی شہر سے اُسکے نام نامہ تحریر فرمائین اور اُسمین ملکہ کی طلب ظاہر کرین اگر وہ اُسکے جواب
مین تحریر کرے کہ آپ اپنے ملک مین موجود ہین ہم عقد کر دینگے تو آپ یہان سے خوشی خوشی مع لشکر سفر کرین اور وہان
جاکے شادی کیجیے اور اُس طرف سے سب اہل پر لشکر کشی فرمائیے اور اہل اسلام سے مقابلہ فرمائیے اور اگر وہ
انکار کرین تو پھر آپ اُسپر لشکر کشی فرمائیے جاکر مقابلہ کر کے اپنی معشوقہ کو حاصل کیجیے اُسکے بعد پھر اور طرف
لشکر کشی کیجیے مین تو یہ راے دیتا ہون ارزنگ نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا کہ میری راے اچھی ہی
یا سخنگان کی سب اہل دربار نے کہا کہ اگر خلاف طبع عالی نہو تو عرض کرین ارزنگ نے کہا کہ شوق سے
عرض کرو انھون نے کہا کہ ہمارے نزدیک وزیر صاحب کی راے اچھی ہی اسمین یہ ضرور فائدہ ہی کہ جس عرصہ
مین نامہ بر جواب لیکر آئیگا اُس عرصہ مین خداوند یہان سامان سفر درست کرلین اور سامان جنگ اگر جواب موافق
مرضی کے آئے تو خیر ورنہ اسی وقت لشکر کشی کردین اور یون بے سر و سامان کہین کے ملک پر جانا جہان سُنا جاتا ہی
کہ کئی ملکون کے بادشاہ شریک ہین تین تیس لاکھ کے قریب لشکر ہی اسقدر قلیل لشکر سے جو کہ اس وقت
اُسکا آٹھوان حصہ ہی کوئی چھ سات لاکھ کے قریب لشکر مین آدمی ہین اُتنے بڑے لشکر کے روبرو کیا حقیقت ہی اور اپنا
لشکر اُسکے پاس اُسوقت تھا جبکہ خواجہ حسین اُس شہر سے کوچ کر کے چلے تھے خواجہ یہ تو کہتے تھے کہ لوگ
آکے جاتے ہین اور شریک ہوتے جاتے ہین اگر اس عرصہ مین اور لشکر جمع ہو گیا ہو تو کیا عجب بدون دریافت
حال ایک مرتبہ لشکر کشی کرنا بالکل خلاف عقل ہی نامہ بر روانہ کر کے منشاے دل تو دیکھیے کہ کیا منشا ہی اور کیا
جواب آتا ہی اس عرصہ مین آپ بھی اپنا لشکر بڑھائیے اول تو آپ اتنے بڑے بادشاہ کی بہن کے ساتھ شادی
کرنے جاتے ہین جو کہ اپنے کو اس وقت نائب خداوند کہتا ہی اور لوگ اُسکی اطاعت کرتے ہین دوسرے آپکا
یہ دعوی ہوگا کہ مین خداوند ہون تم میری بندگی کرو اور اپنی بہن کی شادی میرے ساتھ کردو جبکہ آپ کے ہمراہ
لشکر قلیل ہوگا تو اُسکی نگاہ مین آپکی کیا وقعت ہوگی خیال کریگا اگر مین ایک حملہ کرونگا تو تمام لشکر کو کاٹ ڈالونگا
اگر اُسکی مرضی شادی کرنے کی ہوگی بھی تو نہ کریگا اس نامہ کے جانے سے یہ امر ہوگا کہ آپکی وقعت اُسپر ظاہر ہوگی اور
جو کوئی نامہ لیکر جائیگا اُسکے ہمراہ دس ہزار سوار کر دینگے جب اُسکو خبر ہوگی کہ فلان شخص کا نامہ بر آیا ہی جو کہ خدا ہی
اُس وقت وہ دریافت کریگا کہ کسقدر لوگ نامہ کے ہمراہ ہین جب معلوم ہوگا کہ دس ہزار سوار نامہ بر کے ہمراہ
ہین تو خیال کریگا کہ بڑا لشکر ہی جب تو نامہ بر کے ہمراہ دس ہزار کا لشکر ہی اور آپ کی بھی وقعت ہوگی اگر یہ خیال
کریگا کہ مین خدا ہون تو یہ بھی کوئی بادشاہ بزرگ ہی آپ کے بزرگون کا بڑا نام ہی کیونکہ سنا گیا ہی کہ زریر قیطول
خداوندی جو سٹھ لاکھ کے لشکر کی چھاونی تھی اور ہر نامرسل کے پاس بیس لاکھ سے کم لشکر نہ تھا یہ تو وقعت ہی
اور یہ نام ہی اور آپ اُسکے پوتے ہو کر کہ جو اسقدر سپاہ رکھتا ہو اور خداوند ہو کر ایک بندے پاس اس حقارت
سے تشریف لیجائین بلکہ اپنی شان سے جانا زیبا ہی کہ اُسکو بھی معلوم ہو کہ ضرور یہ خداوند لقا کے پوتے ہین
اُنکے ساتھ شادی کرنے مین کوئی نقصان نہین بلکہ ہماری عزت ہی یہ جو اہل دربار نے تقریر کی ارزنگ کے
بھی خیال مین آگئی کہا کہ بہتر نامہ تحریر کیا جاے بہت کچھ اُسمین شان و شوکت تحریر ہو اہل دربار نے کہا کہ بہت خوب
لیکن فرمائیے کہ نامہ لیکر کون جائیگا ارزنگ نے کہا کہ یہ امر سواے سخنگان کے اور کوئی نہین کرسکتا ہی وہ نامہ لیکر
جائیگا یہ کلام سُنکے ارزنگ کے مُنھ سے سخنگان کے ہوش اُڑ گئے کیونکہ برجیس کے دربار کا حال سُن چکا تھا

عرض کیا کہ خداوند یہ سختی مجھسے نہ اُٹھیگی کڑی مجھ سے نہ سہی جائیگی مین یہ سختی نہ برداشت کرسکونگا خداوندا اور کسی کو
روانہ فرمایئے یہ سنکے ارزنگ نے کہا کہ اگر تم نہ جاؤ گے تو میرا پہلوان قدرت سلیم شیر صولت نامہ لیکر جائیگا
بلکہ اُسکا جانا بہت خوب ہوگا یہ بھی معلوم ہوگا کہ ایسے ایسے پہلوان و سردار لشکر مین ہین کچھ تو ضرور خیال ہوگا کہ اگر
مقابلہ ہوگا تو بڑا کشت وخون ہوگا اُنکے حملہ کون روکیگا اچھا تم لوگ نامہ تحریر کراؤ اور سلیم شیر صولت
سے کہا کہ تمکو نامہ لیکر جانا ہوگا اُسنے عرض کیا کہ غلام بسر وچشم نامہ لیجائیگا یہ تو میرا افتخار ہی کہ مین خداوند کا نامہ بر
ہون اور مین جہانتک ممکن ہوگا بہت اُسکو سمجھاؤنگا یہ جو اُسنے عرض کیا ارزنگ نے اُسکو حکم دیا کہ دس ہزار سوار
لشکر سے منتخب کرلو اُنکو نئی وردیان دی جائین علمون کے پھریرے نئے ہون خیمے وغیرہ بہت نفیس ہون ایک
بارگاہ بھی ہمراہ ہو بس یہ جو حکم لگانے دیئے سلیم اُسی وقت اُٹھکر دربار سے رخصت ہوکر طرف چھاونی کے آیا یہان
ارزنگ نے کہا کہ نامہ ابھی تیار ہوجاے تاکہ کل پہلوان قدرت روانہ ہو اور یہ حکم دیا جاتا ہی کہ کل سے لشکر کی
بھرتی شروع کردیجاے ایک بارگاہ بہت نفیس ہمارے لیے طیار کیجاے تمام لشکر کے لیے نئی وردیان طیار
ہون یہ حکم سُنکے اُسی وقت دبیر کو طلب کرکے ایک نامہ کہ جسمین تعریف لقا و زمرد شانی اُسکے بعد تعریف
ارزنگ بعد اُسکے شوکت وشان اُسکے بعد مطلب بہت فصیح مضمون اور خوب صورت الفاظ مین تحریر کیا گیا
نامہ کو ختم کیا ارزنگ کو نامہ سُنایا گیا اُسنے پسند کیا اُسکے بعد لفافہ کرکے اُسپر مُہر ارزنگ کی کی اور پیش کیا پس
ارزنگ نے کہا کہ پہلوان قدرت کہان ہی لوگون نے عرض کیا کہ وہ خداوند سے رخصت لیکر لشکر کو گئے ہین کہ سوار
دس ہزار انتخاب کرین ارزنگ نے حکم دیا کہ دس ہزار وردیان نئی اور ایک بارگاہ اور چند خیمے عمدہ داروغہ
فراشخانہ سے طلب کیے جائین کہ وہ پہلوان قدرت کے ہمراہ کیا جائیگا پس اُسی وقت حکم داروغہ فراشخانہ کو
دیا گیا اُسنے اُسی وقت بارگاہ وخیمے وردیان وغیرہ نکالین اور بار کرکے دردولت پر حاضر ہوا اُدھر پہلوان قدرت
سلیم شیر صولت چھاونی مین گیا تمام لشکر مین سے دس ہزار سوار انتخاب کیے اور اُنکو لیکر دردولت پر آیا
سوارون کو باہر ٹھہرا کر اندر دربار کے گیا ارزنگ نے کہا کہ سوار انتخاب کرلائے کہا کہ جی ہان پس اُسی وقت
ارزنگ نے کہا کہ داروغہ فراشخانہ کدھر ہی حاضر ہو وہ دست بستہ حاضر ہوا عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی کہا وہ بارگاہ
خیمے وردیان اُنکے سپرد کردو اور سلیم سے کہا کہ تم نامہ لو اور کل بوقت سحر یہ نامہ لیکر مع دس ہزار سوار کے
یہان سے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرنا اور اپنا ملبوس خاص اُسکو عنایت فرمایا وہ مجرا بجا لایا اور وہ
لباس اُسی وقت پہنکر ہمراہ داروغہ کے بیرون دربار آیا اور سب اشیا جو کہ ارزنگ نے کہین تھین اُنپر اپنا
قبضہ کیا اور سب سوارون کو وردیان تقسیم کین بارگاہ کا اثالہ لدوا کر درست کیا یہان ارزنگ نے دربار
برخاست کیا اور اپنے مقام آرام مین آکر قصر مین ملکہ کے پلنگ پر لیٹ رہا یہانتک کہ وہ رات ارزنگ نے
تڑپ تڑپ کر بسر کی سحر ہوئی دربار مین ارزنگ آیا سب اہل دربار حاضر ہوے دربار جمع ہوا اُدھر سلیم
بھی مع اپنے دس ہزار سوار کے زرق برق لباس پہنے ہوے طرف دربار کے آیا سوارون کو دردولت
پر ٹھہرا کر دربار مین گیا اور مجرا بجالایا اور عرض کیا کہ یہ خاکسار رخصت ہوتا ہی ارزنگ نے کہا کہ جاؤ
مگر بہت جلد جواب نامہ لیکر حاضر ہونا کہ مین تیرے انتظار مین ہون سلیم نے کہا کہ مین بہت جلد حاضر ہونگا
جانے کی دیر ہی وہان پہونچا اور جواب نامہ حاصل کیا اور روانہ ہوا اور حاضر خدمت حضور ہوا ارزنگ یہ سُنکے
خاموش ہو رہا یہ سلام رخصت کرکے بیرون دربار آیا اور مرکب پر سوار ہو کر طرف شہر آفتاب نما کے مع
دس ہزار سوارون کے روانہ ہوے خیمہ وبارگاہ وغیرہ آلات عقب مین تھا شہر سے نکلکر بصد تیز روی روانہ ہوا دس
کوس پر جاکر قریب شام قیام کیا اُسکو توڑہ مین چھوڑ دیئے یہان لب جانے نامہ بر کے ارزنگ نے کہا کہ لشکر

کے بھرتی کرنے کی کوشش کی جاے اُسی دن سے بھرتی شروع ہو گئی اب امد زنگ کو نامہ بر کے انتظار مین اور لشکر جمع کرنے مین رکھا جاتا ہی اور نامہ بر کو اثناے راہ مین چھوڑا جاتا ہے

اب کچھ حال ہر جبیس کا اور اُسکے دربار کا تحریر ہوتا ہی و دیگر حالات

ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ حال یہانتک تحریر ہوا ہی کہ ہر جبیس نے دربار کیا تھا اور اہل شہر کی عرضی پر جو دستخط ہوے تھے وہ پڑھے گئے تھے اور اہل شہر زیر گنبد جمع ہوے تھے اُنکو وہ تقریر سُنائی گئی تھی جو کہ تحریر ہو چکی ہی اُسکے بعد ہر جبیس نے وہ تقریر بیان کی تھی کہ جسکی وجہ سے خواجہ حسین بعد برخاست دربار کے اُس شہر سے کوچ کر کے ممالک اسلام کو روانہ ہوے تھے خواجہ حسین کا تو حال بیان ہو چکا اب یہان کا حال بیان ہوتا ہی کہ جب دوسرے روز دربار آراستہ ہوا سب حاضرین دربار جمع ہوے کوتوال شہر نے آکر خوشخوار سے عرض کیا کہ خدمت مین خداوند کے آپ عرض کر دین کہ جو تاجر آکر برابر کوتوالی کے اُترا تھا وہ کل یہان سے مع اپنے مال و اسباب کے کوچ کر گیا یہ ضروری عرض تھی خوشخوار نے عرض کیا ہر جبیس نے کہا کہ ہمکو معلوم تھا اور وہ مرد مسلمان تھا ہمنے جان کر اُسکو جانے دیا تاکہ وہ ہماری خدائی کے حالات بیان کرے لوگ سبق سُنکے ادھر کو آئین پس کوئی ہرج کی بات نہین ہی ناظرین کو معلوم ہو کہ آفتاب نے ایک سحر سے آئینہ بنایا ہی کہ جو کچھ واقعہ شہر مین و اقلیم خورشیدیہ مین گذرتا ہی وہ اُسکو معلوم ہو جاتا ہی سحر اُسکو خبر دیتا ہی وہ اُسکا تدارک کر دیتا ہی اب یہ حالت ہی کہ دور دور سے لوگ آتے ہین مذہب آفتاب بہی قبول کرتے ہین اور شریک ہر جبیس ہوتے ہین دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی ناظرین پر واضح ہو کہ اقلیم خورشیدیہ سے ہٹکر ایک بیشہ ہی کہ اُسکو بیشہ طرید کہتے ہین اُس بیشہ مین ایک پہلوان رہتا ہی کہ نام اُسکا شبرنگ خود پرست ہی اُسکے پاس چالیس ہزار کا لشکر ہی اُسنے اُن سبکو زیر کیا ہی اُنمین ہر ایک مثل اُسکے ہی کوئی اُس سے کم نہین ہی وہ بارہ سو من کا گرز باندھتا ہی تین سو من کی تلوار آٹھ سو من کا تیر اُسکی زرہ سو من کی ہی خود پچاس من کا نیزہ نو سو من کا قد اُسکا اسّی اُرج کا ہی اُسکی پیشانی پر ایک شاخ ہی جو کہ نو گز کی ہی ہاتھ اُسکے مثل شاخ چنار کے ہین سر اُسکا مانند گنبد کے سینہ مثل فراخ کوہ کے دونون پاؤن مثل درخت خرما کے پچیس اُرج کا اُسکا سینہ ہی کرگدن مست پر سوار ہوتا ہی خم کے خم شراب کے زہر مار کرتا ہی رستم کو زال و سہراب تو کو دک خیال کرتا ہی اُسپر ایک ساحرہ کہ نام اُسکا مجھر جادو ہی بڑی زبردست ساحرہ ہی اپنے وقت کی ساحری ہی عاشق ہی اور رات کو آتی ہی باہم عیش و عشرت مین رات بسر ہوتی ہی خوشی خوشی سحر ہوتی ہی اُس ساحرہ نے اُسکو سحر سے ایک زرہ بنوای ہی کہ اُسپر تلوار کام نہین کرتی ہی ایک عطر اُسکی جسم پر ملا ہی کہ جسکے سبب سے اُسکو کوئی زیر نہین کر سکتا ہی ایک تو اصل مین قوی تھا دوسرے یہ جو اُسنے تدارک کیا اور قوی ہو گیا وہ مثل ہوئی کہ ایک تو کڑوا کریلا اُسپر چڑھا نیب وہ خود پسند اپنے کو بہت کچھ جانتا تھا کسی کی اپنے روبرو اصل نہ جانتا تھا مذہب اُسکا خود پرستی تھا اور جسقدر اُسکے ہمراہی تھے وہ اُسکو سجدہ کرتے تھے اُس بیشہ مین کوئی نہین جاتا ہی طریقہ اُسکا یہ ہی کہ جو قافلہ اُدھر سے نکلا اُسنے لوٹ لیا تمام شیران صحرائی کو اُسنے مشت و تپیڑ سے مار ڈالا ہی افعی دراز کو وہ ایک گھونسے سے مارتا ہی اژدر کے کلے چیر ڈالتا ہی یہ قوت کا حال ہی درخت تناور کو کولی مین لیکر ایک جنبش مین زمین سے نکال لیتا ہی تمام بیشہ مین اُسکا قبضہ ہی رنگ اُسکا اسقدر سیاہ ہی کہ اُسپر شب تاریک کا دھوکا ہوتا ہی وہ ملعون اسم با مسمّی ہی ہمیشہ اپنے مقام پر کہا کرتا ہی کہ جب قصد کرونگا تمام دنیا پر قبضہ کر لونگا میرا کون مقابلہ کریگا کسکو میرے مجادلہ کی تاب ہوگی مین خود طرح دیتا ہون اہل اسلام کی بہادری کی تعریف سنتا ہون اُنسے ضرور مقابلہ کرونگا اُنسے کچھ لطف سپہ گری

حاصل ہوگا یہ تو اس فکر مین ہمیشہ رہتا ہی کہ اب کوچ کرون اب کوچ کرون مگر اُسکی معشوقہ او محبوبہ ہمیشہ اُسکو منع کرتی
ہی کہ تو ابھی کوچ نہ کر جب مین کہون تب کوچ کرنا وہ اپنے قصد کو فسخ کر دیتا تھا اس سبب سے وہ منع کرتی
تھی کہ جب یہ جنگ وجدل مین مصروف ہوگا تو میرے کام مین کوتاہی ہوگی میری آتش شہوت کیونکر فرو ہوگی
دوسرے یہ خیال کرتی تھی کہ یہ اہل اسلام سے قصد مقابلہ رکھتا ہی وہ لوگ ایسے بہادر ہین کہ اُنسے کوئی
سر بر ہوگا اُنکے مقابلہ کو جو جائیگا وہ یا زیر ہوگا یا قتل وہان سے کوئی واپس نہ آئیگا اگر زیر ہوگیا تو مجھکو
نہ قبول کریگا اگر قتل ہوگیا تو مین کیونکر اُسکے فراق کی تاب لاؤنگی پس بہتر یہ ہی کہ اسکو جانے نہ دون ایک
باغ اسی بیشہ مین اپنے سحر سے بنایا ہی اُسی مین یہ رہتا ہی اور بیرون باغ تمام اسکا لشکر رہتا ہی کہ یہ خبر رفتہ رفتہ
اُسکے بھی کان تک پہونچی کہ اقلیم خورشیدیہ مین ایک شہر آفتاب نما ہی اسمین مذہب آفتاب پرستی
کی ترقی ہی اور تمام واقعہ سنا بہت برہم ہوا اور اپنے لوگون سے کہا کہ جو اشیا کہ مین نے خلق کی ہین اُنکو
لوگ آفتاب و ماہتاب ابھی کہتے اور پھر اپنا خدا تصور کرتے ہین یہ بڑی نادانی ہی پس مین جا کر اُنکو سزا
دونگا اس گمراہی کی پس میرا لشکر طیار ہو کل ہم ضرور طرف آفتاب نما کے کوچ کرینگے اس بیشہ سے
قریب ایک اور بیشہ ہی کہ نام اسکا بیشہ آذر ہی اسمین تین بھائی رہتے ہین جو کہ اس سے بھی طاقت و قوت
مین بدرجہا زیادہ ہین اور اُنکے حربہ بھی اسکے حربون سے وزن مین زیادہ ہین وہ بھی مثل اسکے کافر ہین ایک
کا نام منصور دراز آواز ہی دوسرے کا نام مقہور آدم خوار ہی تیسرے کا نام جو کہ چھوٹا بھائی ہی مریخ مارخوار
یہ تینون بھائی ایک مقام پر رہتے ہین اُنکے پاس قریب دو لاکھ کے لشکر ہی انکے شمشیر زنی سے شہرہ ہین انمین
ایک ایک لاکھ کے مجمع مین شمشیر زنی کرتا ہی انکی خوراک گوشت مردم و مار ہی پس شیر ہنگ نے ایک نامہ
انکے نام تحریر کیا اور جو حالات سنے تھے وہ سب تحریر کیے اور یہ بھی لکھا کہ مین تو لشکر کشی کرکے جاتا ہون اگر
تمھارا بھی جی چاہے تو تم لوگ بھی میرے ہمراہ چلو ورنہ اختیار ہی یہ نامہ جو اُنکے پاس پہونچا وہ بھی بہت برہم
ہوے اور اُسی وقت مع دو لاکھ سپاہ کے تینون بھائیون نے کوچ کیا اور شیر ہنگ کو جواب تحریر کیا کہ ہم تو
جاتے ہین تم بھی آؤ نامہ بر جواب لیکر ادھر آیا وہ اُدھر کو روانہ ہوے چونکہ بیشہ قریب تھا نامہ کا جواب
جو شیر ہنگ نے دیکھا اور سنا کہ وہ سبقت کر کے چلے گئے اُسکو بہت غصہ آیا کہ یہ مجھپر سبقت کر گئے یہ بھی
فوراً مع اپنے چالیس ہزار کے اُس طرف کو روانہ ہوا پہلے اُنکا حال تحریر ہوتا ہی جو کہ قبل روانہ ہوے تھے
کہ یہ تینون مع لشکر قطع راہ کرتے ہوئے بعد تیز روی قریب شہر آفتاب نما کے پہونچے بیرون شہر خیمہ وغیرہ
برپا کیے لشکر اُترا اُنکا لشکر اُتر چکا تھا کہ یکایک میدان سے گرد اُوڑی اور شیر ہنگ مع چالیس ہزار کے
پہونچا آگے آگے شیر ہنگ خود فولادی سر پر چار آئینہ بر مین زرہ تن مین جست و استانین موزے پہنے ہو
گرز کاندھے پر تلوار ڈاب مین دوش پر کمان پشت پہ سپر ترکش کمر مین نیزہ ہاتھ مین کرگدن مست پر
سوار عقب مین لشکر جرار وہ بھی موزے پہنے ہوے خود سرون پہ زرہین تنون مین تلوارین کمرون مین مرکبون پر
سوار چلے آتے ہین یہ دیکھ کر تینون بھائی اپنے مرکبون پر سوار ہو کر تھوڑی دور تک اُسکے لینے کو گئے جا کر راہ
مین ملے اُسنے جو اُنکو دیکھا کہ یہ میرے استقبال کو آئے ہین وہ بہت خوش ہوا اور اُنکے ہمراہ اُنکے لشکر مین آیا
اپنا لشکر بھی اُس لشکر مین شامل کیا یہ لشکر بھی اُترا یہ تو یہان اُترے اُدھر کا حال سنیے کہ برجیس دربار مین بیٹھا
ہوا تھا سب دربار جمع تھا کہ یکایک برجیس نے خونخوار کو پکارا جب وہ اندر پردے کے گیا تو برجیس نے کہا
کہ اے خونخوار شیر ہنگ بیشہ نشین مع چالیس ہزار کے منصور و مقہور و مریخ بیشہ نشین مع دو دو لاکھ
سپاہ کے بیرون شہر برائے مقابلہ آکر فروکش ہوے ہین اُنکا قصد ہی کہ مقابلہ کرین لہذا تم بھی شیر افگن

مع چار لاکھ سپاہ کے اُنکے مقابلہ کو روانہ کرو شیر افگن سے کہنا کہ وہ صف آرائی کرے ہمارا پہلوان قدرت
آئیگا وہ اُسکے مقابلہ کریگا اور گرفتار کرکے یہاں لائیگا یہ لشکر صرف برائے شوکت نمائی روانہ کیا جاتا ہی تاکہ یہ
معلوم ہو کہ خداوند کے پاس لشکر نہیں ہی خونخوار نے عرض کیا کہ بہت خوب تب پردے سے باہر آکر یہ حکم
شیر افگن کو دیا اُسنے عرض کیا کہ یہ جان نثار حاضر ہی آج ہی کوچ کرکے اُنکے مقابلہ کو جائیگا اور اُنکے
مقابل خیمہ زن ہوگا پس یہ حکم دیکر برجیس نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگئے
ان چاروں کے آنے کی خبر آفتاب کو سحر سے معلوم ہوئی تھی جو اُسنے بذریعہ برجیس کے وہ حکم دیا تھا
پس جب شیر افگن دربار سے چھاونی میں چار لاکھ سوار لیکر آیا اور خیمہ وغیرہ بار کرا کے اُسی وقت طرف
اُنکے کوچ کیا یہ دھر سے مع لشکر چلا اُدھر اسکا حال سماعت ہو جب لشکر اُتر چکا وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر باہم مشورہ
کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے صلاح ہوئی کہ ایکنامہ تحریر کیا جاوے یہی صلاح ہو رہی تھی پردے بارگاہ کے اُٹھے
ہوئے تھے کہ شہر کی طرف سے گرد نمودار ہوئی یہ سب کے سب اُسیطرف دیکھنے لگے کہ وہ گرد قریب اُس صحرا
کے آکر شق ہوئی دیکھا کہ آگے آگے ایک جوان مرکب پر سوار خود سر پہ زرہ بر میں تلوار کمر میں نیزہ ہاتھ میں
عقب میں چار لاکھ کا لشکر علم آفتاب پیکر کے پھریرے کھلے ہوے اُن پر تعریف آفتاب و نائب آفتاب تحریر سے چلا
آتے ہیں یہ حالت ہی کہ سب دوش بدوش رکاب برکاب چار آئینہ بند جلیتہ پوش ہیں کہ وہ لشکر مقابل اُنکے آکر
اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے افسر و سردار خیموں میں گئے بازاریں کھل گئیں جھنڈے بازاروں کے آراستہ ہوگئے
لشکری صحرا میں پھرنے لگے یہ دیکھکر اُنھوں نے ہرکاروں سے کہا کہ خبر لاؤ یہ لشکر کہاں سے آیا اور صاحب لشکر
کا کیا نام ہی پس وہ ہرکارے لشکر شیر افگن میں آئے حال دریافت کیا دریافت کرکے اپنے لشکر میں آکے
اُنکی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یہ لشکر آفتاب نما سے آپ کے مقابلہ کو آیا ہی چار لاکھ کا لشکر ہی اسکا
افسر سپہ سالار دست راست شیر افگن نام ہی یہ سنکے وہ خاموش ہو رہے اور بوقت شب انھوں نے کوس حربی
بجوایا یہ خبر شیر افگن کو ہوئی اُسنے بھی نقارہ رزمی بجوایا چونکہ یہ لشکر آج ہی آیا تھا پورے طور سے بند و بست
نہوا تھا رات بھر تمام لشکر بیدار رہا آلات حرب و ضرب کی دونوں لشکروں میں درستی ہوتی رہی یہاں تک کہ سحر
ہوگئی اُدھر وہ چاروں خواب غفلت سے اُٹھے اور بعد فراغ امور ضروری کے مع لشکر کے میدان میں آکر
صف آرا ہوئے اور شیر افگن بھی سوار ہوکر مع اپنے لشکر کے آکر صف آرا ہوا تبر داروں نے نکل کر
پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا سقوں نے نکلکر آبپاشی کی گرد و غبار کو بٹھایا
نقیبوں نے نکلکر نقابت کی اور نقابت کرکے چلے گئے ابھی کوئی دونوں طرف سے میدان جنگ میں نہیں
آیا تھا کہ جنگل کی طرف سے گرد بلند ہوئی وہ گرد یہ ثابت کرتی تھی کہ کوئی یکہ سوار آتا ہی کہ دامن گرد کا
قریب لشکر شیر افگن آکر شق ہوا اُس سے ایک سوار جرار مرکب تازی پر سوار نیزہ ہاتھ میں خود سر پہ
تلوار کمر میں آکے پہونچا شیر افگن سے کہا کہ ابھی کوئی میدان میں گیا تو نہیں ہی شیر افگن نے کہا کہ نہیں
پس یہ نیزہ ہلاتا ہوا مرکب کو مہمیز کرکے میدان میں آیا مرکب کو جولان کیا نیزے کے ہاتھ نکالے جب آپ
اور مرکب دونوں عرق عرق پسینہ میں غرق ہوگئے نیزہ زمین میں گاڑا اسکو مشت میں استوار پکڑ کر اور پسینہ خشک
کرنے لگا نقاب اُسکے منہ پر پڑی ہوئی تھی جب دم اُسکا استوار ہوگیا تو طرف لشکر حریف کے دیکھکر صدا دی کہ
جسکو تمنا سے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے یہ سنتا تھا کہ لشکر شہرنگ سے سنتور نیزہ باز مقابلہ کو آیا
اور باہم ہم تنگ ہوا اور سب نے دیکھا کہ مرکب نقابدار کا کوئی دو قدم پیچھا ہوا اور مرکب سنتور کا کوئی
سات قدم ہٹا دونوں مرکبوں کو رانوں میں مسلکے ہم مقابل ہوئے سنتور نے نیزہ مارا نقابدار نے

نیزے کو نیزے پر روک لیا اور منھ پر نقاب بلند کی جیسے اسکی نگاہ اُسکے منھ پر پڑی پس وہ غش کھا کر مرکب پر سے زمین پر گرا اسکا گرنا تھا کہ صحرا سے ایک پیادہ نقابدار پیدا ہوا اور اُسکو اُٹھا کر لے گیا اُسنے پھر مبارز طلب کیا لشکر حریف سے اشمار تیغ زن نکلا وہ بھی اُسی طور سے گرفتار ہوا اسکو بھی وہ پیادہ اُٹھا کر لیگیا پھر مبارز طلب کیا غماز گرز باز نکلا وہ بھی گرفتار ہو گیا تا شام تیدرہ پہلوان لشکر حریف سے گرفتار ہوے شام کو دونوں لشکروں مین طبل بازگشت بجا دونوں لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے وہ سوار یہ کہہ گیا کہ مین پھر کل آؤنگا دونوں لشکر تو قیامگاہ پر گئے وہ سوار طرف صحرا کے چلا گیا دونوں لشکروں مین رات بھر طبل جنگ بجا کیا صبح کو صف آرا ہوے وہی نقابدار آیا مبارز طلب کیا حسب یوم گذشتہ آج بھی بیس سوار لشکر حریف سے گرفتار کیے شام کو دونوں لشکر واپس آئے فرودگاہ پر وہ سوار صحرا کی طرف چلا گیا اسی طور سے دس میدان داریان ہوئین اس عرصہ مین کوئی سردار باقی نہین رہا جو اُس نقابدار سے مقابلہ کو نکلے پس منصور خود مقابلہ کو آیا اُسکا بھی وہی حال ہوا جو کہ سب کا ہوا تھا یہ بھی غش کھا کر گرا اور گرفتار ہوا یہ حال دیکھ کر مقہور مقابلہ کو نکلا وہ بھی گرفتار ہوا نوبت حرب و ضرب کی آتی ہی نہین ہے کچھ جوہر سپہ گری کھلتے صرف نقاب اُٹھی غش کھا کر گرا گرفتار ہو گیا اُس دن اسی پر لشکر حریف سے اتفاق کوئی مقابلہ کو نہین نکلا لاکھ مبارز طلب کیا جب کوئی نہ نکلا تو وہ سوار واپس چلا گیا دونون لشکر اپنی اپنی فرودگاہ پر واپس آئے چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ مجمر جادو ہر روز شبرنگ پاس آتی ہے حالت جنگ دیکھا کرتے چلی جاتی ہے آج جو آئی تو اسکو مغموم بہت پایا سبب دریافت کیا اُسنے کل حال کہا کہ یہ واقعہ گذرا اب کل میری نوبت ہے مجمر نے کہا کہ اے جان جہان تجکو لازم ہے کہ تو بر بیں کی اطاعت قبول کرلے کہ وہ واقعی سچا خدا ہے اور اُسکا کوئی ہم پلہ نہین ہوسکتا ہے نہ کوئی مقابلہ کر سکتا ہے بدین سبب کہ جسکا وہ نایب ہے وہ خدا سے برحق ہے اور رزاق مطلق اُسی کا یہ سب عالم پیدا کیا ہوا ہے نہین تو بھی مثل اُن سب کے گرفتار ہوگا کوئی خدا سے مقابلہ کر سکتا ہے جو تو کرے گا شبرنگ نے ناز سے کہا کہ مین تو اطاعت نہ کرونگا جبتک کوئی قدرت نہ دیکھ لونگا اُسنے کہا کہ یہ قدرت کیا کم ہے کہ ایک سوار آتا ہے بغیر مقابلہ کیے اپنا منھ دکھا کر گرفتار کر لیجاتا ہے اُسنے کہا کہ یہ تو کوئی قدرت نہین ہے اسکے علاوہ اور کوئی قدرت دکھا ئیے تو مجکو یقین آوے مجمر نے کہا کہ اے جانی مین اس سبب سے یہ کہتی ہون کہ مجکو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کل لشکر زیر ہوگا اور تو بھی اُسکی بندگی ضرور کریگا اگر بیعزتی کے ساتھ کی تو کیا حاصل جسوقت تو اُسکا منھ دیکھے گا فوراً سجدہ کریگا شبرنگ نے کہا کہ جو ہو مین تو بغیر مقابلہ کیے اُسکی اطاعت نہ کرونگا اور کل میرے مقابلہ کا دن ہے یہ کہکر منھ پھیر کر لیٹ رہا ہے اسکو اسکی گب تاب ہے یہ حال دیکھ کہنے لگا کہ اے جانی تم خفا ہو مین جاتی ہون اسکی تدبیر کرتی ہون کہ میرا دل خوش کر دو یہ سنکے شبرنگ نے اسکے دل کو خوش کیا وہ بعد فراغ خیمہ سے باہر آئی اور سحر سے دریافت کیا کہ یہ سوار کدھر سے آتا ہے سحر نے اسکے نشان دیا وہ اُسی سمت کو روانہ ہوئی بذریعہ سحر کے دریافت کرتی چلی جاتی تھی کہ ایک مقام پر پہونچی سحر سے دریافت کیا کہ اب کدھر جاؤن معلوم ہوا کہ اسی مقام پر تلاش کر یہ تلاش کرنے لگی اُسنے دیکھا کہ درے مین پہاڑ کے ایک مرکب بندھا ہوا ہے یہ اور آگے بڑھی تو دیکھا کہ ایک کنگرہ استادہ ہے اُسکے نیچے ایک مسہری بچھی ہے اُسپر کوئی سوتا ہے نیند خواب بلند ہے یہ دبے پاؤن قریب آئی اور دوشالہ اُٹھایا دیکھا کہ ایک جوان سو رہا ہے منھ پر نقاب پڑی ہے اسنے جو اُسکو دیکھا دل نے اور طرف رجوع کی اور کچھ خواہش ہوئی پس اسنے خیال کیا کہ پہلے نقاب اُٹھا کر

اسکا منھ تو دیکھوں پھر جیسا کہ اپنی خواہش اس سے ظاہر کروں گی یہ خیال کرکے اسنے منھ پر سے اُسکے
نقاب اُٹھائی کہ ایک برق چمکی اور یہ غش کھا کر گری وہ بھی بیدار ہوا اور اسکو بھی گرفتار کر لیگیا یہاں شیر افگن
اس انتظار میں رات بھر جاگا کیا کہ مجمر جادو واقع ہوگی یہ خبر نہ تھی کہ وہ خود مجمر سحر میں سپند ہو کر جل گئیں یعنی
گرفتار ہوگئیں یہ تو اسی انتظار میں رہا وہاں سحر ہوگئی یہ تو اسی فکر میں تھا کہ وہاں مجمر فلک پر ستارے
مانند سپند کے نیچے اور رات تمام ہوئی سپیدۂ سحری آسمان پر چمکا شیر افگن بیدار ہوا اپنا لشکر لیکر
میدان میں آیا ناظرین پر واضح ہو وہ جو سوار نقاب پوش آتا ہی وہ تیلۂ سحر آفتاب ہی اسکی یہی خاصیت ہی کہ جو
اسکی صورت دیکھتا ہی وہ غش کھا کر گرتا ہی اور جو پیادہ آتا ہی وہ بھی سحر کا تیلہ ہی یہ اُن سب کو کہ جسکو گرفتار
کرکے لیجاتا ہی آفتاب پاس پہونچا دیتا ہی وہ قید کرتا ہی جب اُسکو ہوش آتا ہی اپنے کو قید پاتا ہی فکر کرتا
ہی کہ میں تو میدان میں مقابل پہلوان کھڑا تھا یہاں کیونکر پہونچا اور کیونکر قید ہوا صدا آتی ہی کہ تجکو ہمنے
پہلوان قدرت سے زیر کرکے اور گرفتار کرکے ہمارے پاس روانہ کیا تو پریشان نہو جب سب لشکر
گرفتار ہولیگا یا جو سردار اسکے ہیں اُسوقت تمہارا دربار کیا جائیگا کوئی تمکو زحمت نہ پہنچائے گی کوئی
تکلیف تمکو نہوگی وہ مجبور رہ کر رہجاتا ہی اسی طور سے مجمر بھی گرفتار ہو کر پہونچی اسکو جب ہوش آیا تو اپنے
کو قید پایا اب جو سحر یاد کرتی ہی تو سحر بالکل فراموش ہی خیال کیا کہ تو تو اس زمانے میں اُس جوان پر
عاشق ہوئی تھی اور تو نے نقاب اُٹھائی تھی تو یہاں کیونکر اسیر ہو کر آئی صدا آئی کہ اے مجمر سحر فراموش
ہونے کی یہ وجہ ہی کہ یہ مقام متبرک ہی یہ مقام خدا اور اللہ کے رہنے کا ہی یہاں سحر و ساحری کو کیا دخل ہی اور تو
جو گرفتار ہو کر آئی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ تو نے قصد کیا تھا کہ میں راز خداوندی کو افشا کروں اور پہلوان
قدرت کے منھ پر سے نقاب اٹھائی تھی بھلا کوئی بھی ہمارے راز کو افشا کرسکتا ہی اور ہمارے بھید
کو پہونچ سکتا ہی کیا تو نے یہ شعر کسی شاعر کا نہیں سنا شعر توانی در بلاغت بسحبان رسید ٭ نہ در کنہ بیچون سبحان
رسید ٭ بھلا تو کیا ہمارے راز کو اور کارخانہ خدائی کو سمجھ سکتی ہی ایک برق جمال کی تو تاب نہ لاسکی
اور غش کھا کر گر پڑی ہمارے راز کو کیا پہچانے گی بھلا بندہ بھی کبھی خدا کے راز کو پہچان سکتا ہی بس یہ
قید رہ تا وقتیکہ تیرا معشوق نہ گرفتار ہو کر آلے یہ سنکے مجمر مارے خوف کے کانپ گئی خاموش ہو کر
بیٹھ رہی اُدھر جو اُس نقابدار کی آنکھ کھلی اپنی نقاب کو اُلٹا ہوا پایا پہلے نقاب درست کی اُسکے
بعد مرکب پر سوار ہو کر طرف میدان کے چلا ایک جملہ ناظرین پر اور واضح ہو کہ جب یہ مجمر نے مہر سے
دریافت کیا کہ وہ نقابدار کدھر سے آتا ہی تو یہ نہ دریافت کیا کہ یہ سوار کون ہی اگر دریافت کرتی
تو ثابت ہوجاتا صرف اس خیال سے نہیں دریافت کیا تھا کہ جب میں اُسکو دیکھونگی تو بزور سحر
گرفتار کرلونگی وہاں جاکر جو دیکھا تو اسکی دوسری صورت ہوئی یعنی اسکو اسکی شکل دیکھنے کی خواہش
ہوئی صورت جو دیکھی غش کھا کر گری یہ سبب تھا جو نہیں دریافت کیا خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر
مطلب بیان دونوں لشکر میدان میں صف آرا ہیں کہ وہ نقابدار پہونچا میدان میں آکر مبارز طلب کیا
فرخ مار خوار مقابلہ کو آیا اسی طور سے اُسنے وار کیا اُسنے نقاب اُٹھائی وہ غش کھا کر گرا دوسرا
نقابدار پیدا ہوا اُسکو پکڑ کر لے گیا یہ دیکھکر شیر افگن کو تاب نہ رہی فوراً گرز بارہ سو من کا اُٹھا کر اور
گلگون کو تیز کرکے چلا اور آتے ہی منھ کو پھیر کر وار کیا نقابدار نے خالی دیا اُسنے خیال کیا کہ پھر
گرز سے نقابدار چور چور ہوگیا ہوگا اب دیکھا چاہیے ادھر تو اُسنے ادھر منھ کیا اُدھر اُسنے
منھ پر سے نقاب اُٹھائی بس اسکی نظر جو اُسکے چہرے پر پڑی بس یہ بھی غش کھا کر گرا اور وہ نقابدار

دوسرا پیدا ہوا اور اُٹھا لے گیا یہ حال جو لشکر نے دیکھا ایک مرتبہ سب کے سب تلواریں لے کر دوڑ پڑے
اُدھر سے شیر افگن نے بھی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ لشکر حریف کو مقابلہ کر کے بھگا دو بس یہ چار لاکھ کا
لشکر نیزہ و تلوار لے کر چلے اور باہم ملگئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی گھمسان کی تلوار چلنے لگی بازار مرگ
گرم ہوا خون کی ندی بہنے لگی زمین تمام لاشوں سے پٹ گئی نظم

کہ صحرا ہوا خون سے لالہ زار
وہ تیغ سرافشان کی بانکی جھپک
فرد و تکبر فرو ہو گیا
کسی کا کلائی سے پنجہ کٹا
لڑائی سے منہ پیچھے کو مڑ گیا
کوئی تھا نظر کردہ ہاے دجل

ہوا دشت میں خون کا دریا رواں
چھپاتی تھی ہر بار چشم فلک
کسی کا جدا تن سے سر ہو گیا
کسی جسم کا سب شکنجہ کٹا
لڑائی ہوئی ایسی گھمسان کی
ستمگا کوئی بڑا ہر دو غل

ہوئی جنگ مغلوبہ وہ آشکار
نظر آیا مثل حباب آسمان
جسے ہاتھ مارا وہ دو ہو گیا
دو پارہ کوئی پر جگر ہو گیا
کسی کا جو شانہ سے ہاتھ اُڑ گیا
پڑی جور سے ایک ایک کو جان کی

ایسی جنگ عظیم ہوئی کہ لاکھوں کا
کھیت ہوا سروں کا انبار لاشوں کا ڈھیر ہو لشکر کے سردار کب تک مقابلہ کرتے آخر کو شکست کھا کر
فرار برقرار لیا جب وہ لشکر بھاگنے لگا اور لشکر شیر افگن نے قصد کیا تعقب کریں صدا آئی کہ ای جوانان
لشکر بابد وقت انکا تعاقب نہ کرو انکو بڑا اُدہر جا کر قیام کرنے دو جب انکے سردار ہماری اطاعت کرینگے
تو یہ بھی سب اطاعت کرینگے بس اتنی سزا انکو کافی ہے اب کوئی ضرورت نہیں ہے یہ صدا سنکے لشکر نے
جنگ سے ہاتھ روک لیا وہ لوگ بھاگ کر پڑاؤ پر گئے قصد کیا کہ یہاں سے فرار کریں جب دیکھا کہ
ہمارے عقب میں کوئی نہیں آتا ہے تو انکو اطمینان ہوا انھوں نے اُسی مقام پر قیام کیا ہر طرح سے بھی
لوٹ سے محفوظ رہا ادھر شیر افگن اپنے لشکر کو لے کر قیامگاہ پر واپس آیا چونکہ رات ہو گئی تھی لشکر
آسودہ ہوا وہ رات بسر کی بوقت سحر اُٹھکر شیر افگن نے اپنے لشکر کے کشتوں کا جو شمار کیا تو
معلوم ہوا کہ دس ہزار قتل ہوئے اور پانچ ہزار زخمی اور حریف کے لشکر کے کشتوں کا جو شمار کیا
تو معلوم ہوا کہ پچاس ہزار کام آئے شیر افگن نے اُسی روز اپنے کشتوں کو جلایا دھونکا اور بعد
اُسکے اُسی روز لشکر کو ہمراہ لے کر طرف شہر کے کوچ کیا اور داخل شہر ہوا تمام شہر میں شور مچگیا
کہ شیر افگن لڑائی سر کر کے آتے ہیں اسنے لشکر کو تو چھاونی کی طرف روانہ کیا اور آپ بخط مستقیم
طرف دربار کے چلا اُسی حالت سے کہ لباس زریں پہنے ہوے اور قریب قلعہ پہونچکر داخل قلعہ ہوا ادھر
کا حال سماعت ہو کہ جبکہ شبرنگ و مریخ اُسی صورت سے گرفتار ہو کر پاس آفتاب جادو کے
پہونچے جبکہ انکو ہوش آیا اپنے کو گرفتار پایا بہت پریشان ہوئے کہ ہمکو کسنے اسیر کیا ہمتو برا مقابلہ
تھا بدار میدان میں آ گئے تھے ہار کے اُسکے مقابلہ بھی نہیں ہوا کہ ہم خیال کریں کہ اُسنے ہمکو اسیر
کر لیا ہو گا شبرنگ تو یہ خیال کرتا ہے کہ آج تک تو میں کبھی کسی سے زیر نہیں ہوا آج کیونکر اسیر ہوا اور
قید سلاسل میں گرفتار ہوا یہ تحریر ہو چکا ہے کہ جو گرفتار ہوتا ہے وہ بالاے آسمان نقلی جاتا ہے اسکو آفتاب
اپنے طور سے قید سحر میں مبتلا کرتا ہے گو بظاہر قید اصلی معلوم ہوتی ہے مگر دراصل وہ قید سحر ہے پس
جب ان دونوں نے یہ خیال کیا تو فوراً صدا آئی کہ ای بندگان من پریشان نہو تمکو ہمارے
پہلوان قدرت نے زیر کیا ہے کہ جسکو اس پردہ دنیا پر کوئی زیر نہیں کر سکتا ہے تم گھبراو نہیں صبح
کو تم کو ہماری خدائی کا حال معلوم ہو گا اور تم بھی ہمپر ایمان لاؤگے یہ صدا آکے رہ گئی
یہ لوگ بھی خاموش ہوئے وہ رات تمام ہوئی جب سحر ہوئی اور دربار رہبہ جبیں کا یہان

گنبد مین آراستہ ہوا سب اہل دربار جمع ہوئے ابھی تک شیرافگن نہین آیا تھا کہ یکایک صدا آئی کہ یہ
قیدی آتے ہین ای نائب من تو اپنا جمال انکو دکھا گو یہ تیرے ہی جمال کی تاب نہ لا سکین گے مگر خیر
اور یہ میرا تو جمال بالکل دیکھ نہین سکتے ہین بھلا یہ انکی نظر دلن مین کب تاب و طاقت ہے کہ میرے شعلۂ نور
کو دیکھ سکین یہ صدا آنے کے بعد ایک جانب کی دیوار شق ہوئی آگے آگے سب نے دیکھا کہ چار آدمی
سردارون کی سی وضع اور اُنکے عقب مین بہت سے سردار مع ایک عورت کے اُنکے ہمراہ گرفتار ہی
اُس شگاف سے نکلی جب وہ نکل چکی وہ دیوار برابر ہوگئی صدا آئی کہ ای اہل دربار آگاہ ہو کہ ان قیدیون
مین سردار ہین جو کہ سب سے آگے ہین مگر امر تعجب خیز یہ تھا کہ اُنکا لانیوالا کوئی نظر نہ آتا تھا گویا خود بخود
چلے آتے تھے پھر یہ صدا آئی کہ جو کہ سردار ہین انکے نام یہ ہین شبرنگ شاخ پیشانی منصور بلند آواز
مقهور مردم خوار مریخ مارخوار اور یہ جو عورت ہے یہ عاشقہ ہے شبرنگ کی یہ بھی ہمارے پہلوان قدرت کو
گرفتار کرنے کو آئی تھی مگر یہ کہین ممکن ہوسکتا ہے کہ کوئی ہمارے راز کو پہونچے آخر کو گرفتار ہوئی اسکا
نام مجمر ہے یہ ہماری بندی خاص ہے جب یہ صدا آچکی اور وہ قیدی قریب پردہ قدرت کے پہونچے پر جلیس نے
اندرون پردہ سے کہا کہ ای خونخوار سب اہل دربار سے کہو کہ ہوشیار ہوجائین اور خبردار ہون مین
اپنا جمال ان قیدیون کو دکھاتا ہون یہ سنکے خونخوار نے فوراً اہل دربار کو آگاہ کیا یہ ثبار ہا عرض
ہوچکا ہے کہ درجۂ اول کے لوگ تمام درجون کی حالت کو دیکھتے ہین اور اسی طور سے ہر درجہ کو خیال
کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے درجہ بالا و درجہ ما بین کا حال معلوم ہوتا ہے پس یہ حکم جو خونخوار کو جلیس نے
دیا تھا گو کہ خونخوار نے اُسی مقام پر کھڑے ہوکر کہا مگر سب درجون کے لوگ آگاہ ہوگئے اور اپنے اپنے
مقام پر مودب ہوکر بیٹھ گئے گو سب کے سب طریقے سے بیٹھے ہوئے تھے مگر اور بھی ہوشیار ہوئے کہ
یکایک پردۂ قدرت خود بخود بلند ہوگیا سب نے دیکھا کہ نائب خداوند تخت پر جلوہ گر ہین کہ یکایک یہ
صدا آئی برمن نگر برمن نگر شاید لشنا سی مرا ادھر تو یہ صدا آئی اُدھر جلیس کے منہ سے نقاب اُٹھی کہ ایک
برق چمکی کہ سب کی آنکھین خیرہ گی کرگئین اور سب سجدے کو جھک گئے جسقدر قیدی تھے وہ بھی سجدے
کو خم ہوئے اور غش کھاکر گرے ادھر نقاب پھر منہ پر جلیس کے پڑ گئی اور حجاب قدرت اُسی طور سے
قایم ہوگیا کہ ایک جھونکا ہوا سے سرد کا آیا اور ایسی بوے خوش آئی کہ سب کے دماغ معطر ہوگئے
اور سب کو ہوش آگیا اہل دربار جو اُٹھے تو وہ اپنے اپنے مقام پر سجدہ کرکے بیٹھ گئے مگر وہ لوگ جو ہوشیار ہوئے
تو رونے لگے مع مجمر کے کہ واقعی ہم لوگ آج تک گمراہ تھے اور اب ہم پر ثابت ہوا کہ تو ہمارا خدا ہے اور بیشک
یہ تیرا نائب ہے ہمسے بڑی خطا ہوئی کہ ہم جو لشکر کشی کرکے آئے ہمارا قصور معاف ہو کہ ہم بالکل خبردار نہ تھے
اور راہ ضلالت مین پڑے ہوئے تھے یہ کہکر رونے لگے اور بہت بیقرار ہوئے کہ صدا آئی کہ اب تو تم کبھی
گمراہ نہوگے ہماری قدرت تمپر ظاہر ہوئی سب نے جواب دیا کہ اب کیا دیدہ و دانستہ اپنے کو عذاب
مین مبتلا کرینگے اب تو ہم تمام عمر آپسے نہ پھرینگے اگر ہمکو کوئی قتل بھی کرڈالے صدا آئی کہ ہمنے بھی تو تمھارے
مرتبے بلند کیے یہ کہکر کہا کہ ای اہل دربار ہمنے شبرنگ کو لقب ستون قدرت کا دیا اور منصور کو
سر الفیل قدرت اور مریخ کو جلاد قدرت مقهور کو ہیرا ول قدرت کہ یہ پیش خیمہ میرے نائب کا
لیکر جب کہین برا سے مقابلہ لشکر جایا کرے گا تو یہ روانہ کیا کریگا ہر ایک کا لشکر و سردار ہر ایک کے ساتھ
رہینگے اور یہ صدا دی کہ ہان ہمارے بندون کو ہماری سرکار سے خلعت دیے جائین یہ صدا آتی تھی کہ دیکھا
سب نے کہ ایک برق کوندی کہ جس قدر قیدی تھے سب کے جسمون پر سے وہ جو لباس انکے

تنون مین تھے وہ دور ہوئے اور لباس عملی قدر مرتبہ ہر ایک کے جسم پر جو کہ آفتاب پرستون کے تھے
خود بخود آگئے اور گلون مین وہی تصویرین آفتاب کی پڑگئین اب حکم ہوا کہ ہم جاکر اپنے اپنے لشکر کو آفتاب
پرست کرو کل سے حاضر دربار ہوا کرنا وہ لوگ کوئی ہزار بارہ سو کے قریب تھے سب پھر سجدے مین گئے
اور ایسے مبتلاے سحر ہوئے کہ جن کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا خصوصاً مجمر تو ایسی سحر مین مبتلا ہوئی
کہ جو اپنے کو بھول گئی مثل خربے دم کے مارے خوشی کے بھول گئی باوصف ساحرہ ہونے کے کوئی
فن ساحری نے کام ندیا یہ لوگ سجدہ سے اُٹھکر دربار سے باہر آئے راہ مین اندرون قلعہ شیر افگن
مع اپنے سردارون کے ملا کہ دربار کو جاتا تھا شیر افگن نے جو انکو دیکھا کہ یہ تو وہی لوگ ہین جو کہ
گرفتار ہوے تھے اور انکو پہلوان قدرت اسیر کر لیگیا تھا کیا یہ رہا ہو گئے ہین جو یہ یون جاتے ہین
اب جو قریب آکر دیکھتا ہے تو دیکھا کہ سب کے سب ایمان لائے آفتاب پرست ہوئے ہین یہ دیکھتا ہوا
انکو دربار مین گیا یہ لوگ اپنے اپنے لشکر کو گئے اُسنے اُنسے نہ کچھ سوال کیا نہ انھون نے اُس سے یہ
لوگ جو لشکر مین پہونچے تو ہر ایک اہل لشکر انکے قریب آئے اور عرض کیا کہ آپ کیونکر رہا ہوئے آپ پر
کیا گذری اُنھون نے کل حال کہا اور کہا کہ تم لوگ بھی مثل ہمارے آفتاب پرست ہو پس وہ
سنکے سب کے سب مذہب آفتاب پرستی مین آئے اُنھون نے جو لشکر کی حالت دیکھی تباہ پائی کہا
یہ کیا آفت آئی اُنھون نے عرض کیا کہ جب آپ اسیر ہو گئے ہمکو تاب نرہی ہمنے جنگ مغلوبہ کی ہمنے
اسمین شکست پائی یہ لوگ زخمی ہوئے اسقدر لوگ کام آئے مگر حریف پڑ اوپر نہین آیا پڑاو لٹنے
سے محفوظ رہا یہ سنکے اُنھون نے افسوس کیا اور اسی وقت اپنے اپنے لشکر کو لیکر طرف شہر کے چلے
اور داخل شہر ہوئے مجمر جادو جو دربار سے آئی تھی جب لشکر مین پہونچی خیال جو کرتی ہے تو سحر یاد ہے
وہان بالکل فراموش تھا اب اسکو یقین ہو گیا کہ ضرور یہ خداے برحق ہے جسکی ہم پرستش کرتے تھے
وہ خداے باطل تھا اب ہم راہ راست پر آئے ہین شبرنگ سے کہا کہ ای شبرنگ اب تو مین اپنے
مقام پر جاتی ہون دیکھ تجھ سے کہی دیتی ہون کہ تو کبھی حکم سے نائب خداوند کے سرتابی نہ کرنا پہلے تو
مین یہ خیال کرتی تھی کہ یہ کارخانہ سحر ہے مگر جب سے مین گرفتار ہو گئی اور اُس مقام پر میرا سحر فراموش
ہوا مین نے لاکھ لاکھ یاد کیا مگر یاد نہوا تو مجکو یقین ہوا کہ ضرور یہ مقام متبرک ہے اب جب سے مین یہان آئی
ہون تب سے سحر مجکو یاد ہے اب تو یقین کامل ہو گیا کہ ضرور یہ خداوند برحق ہے اور جو ہم اور تم مذہب رکھتے تھے وہ
بالکل باطل تھا واقعی آج تک گمراہی مین پڑے ہوے تھے خوب یہان آکر ضلالت سے نکلے یہ کہکر جانیکا
قصد کیا شبرنگ نے کہا کہ ملکہ کب آؤ گی اُسنے جواب دیا کہ جب تم شہر مین داخل ہو گئے اور کوئی مقام تم کو
رہنے کے لیے ملیگا اُسدن سے مین حسب معمول آیا کرونگی شبرنگ نے یہ سنکے کہا کہ ملکہ مجکو ایک پل کی جدائی
تمھاری شاق گذرتی ہے کل سے ہم اور تم ایک جا بھی نہین بیٹھے ہین لہذا آج ضرور آنا مجمر نے کہا کہ
دیکھا جائیگا تم پریشان نہو یہ کہکر مجمر تو چلی گئی یہان یہ لوگ اپنے اپنے لشکر کو لیکر طرف شہر کے چلے وہان
جو شیر افگن دربار مین پہونچا اور حجاب قدرت کو تسلیم کر کے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اُس
پردے کو جو کوئی دربار مین آتا ہے مجرا کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر دریچہ مین حجاب معلوم ہوتا ہے اور سبب
سلام و مجرا کرنے کا یہ ہے کہ اُسپر برحبیس علیہ اللعن کی تصویر بنی ہوئی ہے اسکو سب مجرا کرتے ہین گویا برحبیس کو
مجرا کیا جب یہ مجرا کر کے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اُسوقت برحبیس نے افریق کو پردے کے اندر طلب کیا
اور ایک آفتاب یاقوتی دیا اور کہا کہ یہ شیر افگن کو دو کہ اسکو وہ اپنے بازو پر لگائے تاکہ یہ لوگونکو

معلوم ہوا کہ اس جنگ کے فتح کرنے کا یہ صلہ سرکار سے نائب خداوند کی جانب سے ہمنے شیر افگن کو
سپہ سالار قدرت کا لقب عنایت فرمایا اُسنے بہت بڑی لڑائی فتح کی ہے یہ حکم سنکے افریق باہر حجاب
کے آیا اور وہ آفتاب یاقوتی شیر افگن کو دیا اور جو لقب ملا تھا اُس سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ لقب ملا وہ
آفتاب لیکر اور یہ لقب سنکے بہت خوش ہوا اب جو سب نے دیکھا کہ گرد اُس سورج یاقوتی کے بخط زردی
یہ تحریر ہے کہ این شیر افگن مرد جری و سپہ سالار قدرت است یہ لقب اسکو آج سے ملا اسکا مرتبہ بڑھا
جب یہ عنایت سب نے خداوند کے نائب کی دیکھی ہر ایک کو یقین ہوا کہ ضرور ہماری یہاں قدر ہوگی
شیر افگن نے تو طرف حجاب کے سجدہ کیا اور آداب بجا لایا کہ اس امر کیلیے پھر برجیس نے افریق کو طلب
کیا اور حکم دیا کہ شیر افگن سے کہو کہ وہ چاروں پہلوان مع اپنے لشکر کے آج داخل شہر ہونگے
لہذا اُنکو ایک مقام مناسب پر اُتارا جاے اور اُنکے لشکر علیحدہ رہین اور اُنکے لیے ایک چھاؤنی
ابھی ابھی ہماری قدرت سے ظاہر ہوگی اُسی مین یہ لشکر رہین اور اُسکے برابر جو عمارت ہوگی اُسمین
اُسکے سردار اپنے اپنے نام کا مکان دیکھکر اُترین پس یہ حکم دیا جاتا ہے شیر افگن کو کہ وہ بہت اچھے
طور سے سب کو اُتارے دیکھو کسی کو کسی امر کی تکلیف نہو یہ حکم دیکر برجیس نے دربار برخاست
کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے اب یہ قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ ایک روز افریق پردہ
حجاب مین جاتا ہے ایک دن خونخوار جاتا ہے دربار سے اُٹھکر جو شیر افگن اپنے مقام پر آیا وہ لباس اُتارا
دوسرا لباس پہنکر طرف چھاؤنی کے چلا جب قریب چھاؤنی کے پہونچا تو دیکھا کہ واقعی ایک چھاؤنی
اور طیار ہوگئی ہے جو کہ کبھی نہ تھی اور اُسکے برابر ایک بہت بڑی عمارت بھی ہے یہ اُس چھاؤنی مین
آیا دیکھا چار مقام ہین ہر ایک کی پیشانی پر اُس سردار کا نام تحریر ہے کہ جسکے لشکر کے لیے وہ مقام بنایا گیا
ہے یہ چھاؤنی کو دیکھکر باہر آیا کہ اس عرصہ مین خبر آئی کہ وہ چاروں سردار مع اپنے لشکر کے داخل
شہر ہوئے ہین یہ سن کے شیر افگن طرف اُنکے چلا راہ مین اُنسے ملاقات کی اپنے ہمراہ لے کر
اُس چھاؤنی مین آیا ہر ایک کے لشکر کو جو جسکے نام کا تھا اُسمین اسکو اُتارا بعد اُسکے اُنکے افسروں و
سرداروں کو لیکر اُس عمارت مین آیا وہ جو جس افسر کے نام کا مکان تھا اُسمین اسکو جگہ دی سب کو
براحت اُتارا اُن سب نے دیکھا کہ ہر چیز آرام کی مہیا ہے بہت خوش ہوئے شیر افگن سب انتظام
کر کے چلا آیا دوسرے روز جب دربار ہوا یہ چاروں سردار مع اپنے سرداروں کو لیکر دربار مین
آیا موافق قاعدہ کے ہر درجہ مین اُسکے سردار جسکے نام کرسی یا دنگل تھا وہ اُسی درجہ مین رہ گیا
جو معزز سردار تھے وہ اُس درجہ مین پہونچے کہ جہاں پردہ قدرت تھا اُنکے بھی نام جس دنگل یا کرسی
پر تحریر تھے وہ اُسپر متمکن ہوئے حسب قاعدہ جس دن کہ وہ داخل شہر ہوئے تھے اُنکی دعوت خداوند کے
یہاں سے ہوئی تھی جس طور سے سب کی ہوئی تھی اب یہاں دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے مہجادو
بھی ہر روز شبرنگ کے پاس آتی ہے اب حال نامہ بر تحریر ہونا چاہیے وہ ملاحظہ ہو یہ جو نامہ
لے کر مع دس ہزار سپاہ کے طرف آفتاب نما کے چلا راہ کو طے کرتا ہوا بعد قطع منازل و طے مراحل
کے قریب اقلیم خورشیدیہ کے پہونچا اُسی صحرا مین قیام کیا جہاں اسکو شام ہوئی صبح داخل اقلیم ہوا
جب سے سرحد خورشیدیہ مین داخل ہونے سوائے مردم آفتاب پرست کے کوئی مذہب کے لوگ
نہین آتے ہین جس شہر مین یہ خبر پہونچی ہے کہ ایک نامہ بر نامہ لے کر نائب خداوند کے پاس جاتا ہے
اُسکے ہمراہ دس ہزار سوار ہین اُس شہر کا حاکم اپنے لشکر مین بندوبست مقابلہ کرتا ہے یہ بیرون شہر سے

چلا جاتا ہے مگر ہر مقام کی حالت بذریعہ ہرکارون کے دریافت کرلیتا ہے یونہین سب حال دریافت کرتا ہوا
اور کیفیت سنتا ہوا شہر آفتاب نما کے قریب پہونچا کوئی شہر دو کوس کے فاصلہ پر رہ گیا تھا کہ اسکو رات
ہوگئی رات اُسی مقام پر قیام کیا اور مع لشکر اُترا وہ رات بسر کی بوقت سحر طرف شہر کے چلا یہان کا حال سنیے
کہ صبح کو جو دربار جمع ہوا سب حاضر دربار ہوچکے اُسوقت یہ جس نے خونخوار کو اندر حجاب کے طلب کیا
کیونکہ آج خونخوار کی باری تھی اور کہا کہ ای خونخوار مقہور سے ماہ دولت کی طرف سے یہ کہو کہ ایک نامہ بر
آج شہر مین داخل ہوگا اُسکو قیام مناسب دیکھکر اُتاریے خاطر مدارات کریے کیونکہ وہ نامہ بر ایک
معزز شخص کا ہے جب نامہ آئیگا سب کو معلوم ہوجائیگا اگر وہ یہ کہے کہ مین نامہ بر ہون دربار مین جاؤن گا
تو اُسکا یہ جواب دیا جاے کہ یہان کا یہ طریقہ ہے کہ کوئی دربار مین نہین جانے پاتا ہے سواے اہل دربار کے
یا جو کہ مذہب قبول کرتا ہے یہان قیام کرو نامہ کا مُرسل خداوند آئینگے تم انکو دیدینا وہ پیش کرکے اُس کا
جواب حاصل کرکے تحریر کردین گے گو وہ انکار کریگا مگر اُس سے کوئی سواے اس تقریر کے دوسری تقریر
نہ کیجاے اگر وہ نہ مانے تو جواب دیا جاے کہ اچھا اپنا لیجاؤ کچھ پروا نہین اگر وہ کہنے سننے سے قیام کرے تو تمکو لازم ہے
کہ کل جب تم حاضر دربار ہونا تو اُسکے پاس سے نامہ لیتے آنا کہ ہم دیکھین کیا تحریر ہے اُسکے مطلب سے ہم بخوبی واقف ہین مگر تم سب
کو بھی معلوم ہو کہ یہ مضمون نامہ تھا یہ جواب ملا اور فلان شخص کا نامہ ہے پس جاؤ موافق حکم کے بجالاؤ خونخوار
نے مقہور کو حکم دیا وہ اسی وقت دربار سے اُٹھکر چلا یہان نامہ بر داخل شہر ہوچکا تھا تمام شہر مین
یہ غوغا تھا کہ کسی کا نامہ لیکر ایک سردار بہت زبردست آیا ہے اُسکے ہمراہ دس ہزار کا لشکر ہے وہ داخل
شہر ہوا ہے مشرقی پھاٹک سے شہر کی سیر کرتا ہوا چلا آتا ہے کہ مقہور جو دربار وقلعہ سے باہر آیا اور چوک
مین پہونچا مع اپنے سرداروں کے اُسنے یہ غوغا سنا یہ بھی اُسی جانب کو چلا اُدھر سلیم شیر صولت سیر کرتا ہے
دیکھتا ہے ہر مقام پر گلزار کھلا ہوا ہے اہل شہر کا مجمع ہے کیسے کیسے نفیس لباس پہنے ہوے پھر رہے ہین کٹورا
بج رہا ہے خرید و فروخت جاری ہے جوہریون کی دوکانین کھلی ہین شہر خوب آراستہ مثل گلشن کے پیراستہ ہے
جیسا کہ خواجہ حسین نے بیان کیا تھا اُس سے زیادہ پایا بہت خوشی خوشی سیر کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اُدھر
سے خونخوار کے کہنے سے مقہور مع اپنے سرداروں کے نامہ بر کے استقبال کو چلا آتا تھا کہ سامنے
سے نامہ بر مع دس ہزار سپاہ کے اُسکو نظر آیا اُسنے بڑھکر اُسکو سلام کیا اور کہا کہ نامہ لیکر آپ ہی تشریف
لائے ہین نامہ بر نے کہا کہ جی ہان مین ہی نامہ بر ہون مقہور نے کہا کہ آپ میرے ہمراہ تشریف لیچلین تاکہ
مین آپ کو قواعد سے یہان کے آگاہ کردون پس نامہ بر مقہور کے ہمراہ اُس مقام پر آیا کہ جو خیمے برائے
نامہ بر اور دیگر خیام برائے اہل لشکر قریب دروازہ شمالی کے برپا کیے گئے تھے کیونکہ ادھر اس مقام پر
کسی قدر میدان وسیع تھا اُدھر آبادی بھی کم تھی اب اُدھر بھی آبادی ہوتی جاتی تھی جبکہ مقہور دربار سے
باہر آیا تھا اور یہ حکم اپنے ملازمونکو دے آیا تھا کہ فلان مقام پر نامہ بر کے لیے ایک بارگاہ اور اُسکے اہل لشکر
کے لیے چند خیمے طیار کر رکھنا بموجب حکم بندوبست ہوگیا تھا کہ مقہور نامہ بر کو لیکر پہونچا خیمے وغیرہ برپا دیکھکر
قریب بارگاہ آکر مرکب سے اُترا نامہ بر نے کہا کہ آپ بھی تشریف لائین اور اپنے سرداروں سے کہا
کہ اپنے اہل لشکر کو اُتروا دو یہ نامہ بر کو لیکر اندر بارگاہ کے گیا سلیم نے اُس بارگاہ کو خوب آراستہ
پایا جابجا [illegible] لگے ہوے کہین پر فرش مخمل کا بچھا ہوا شیشہ آلات لگا ہوا وسط مین بارگاہ کے ایک مسند
بچھی ہوئی تھی مقہور اُس مسند پر آیا نامہ بر کو بٹھایا سلیم حیران ہے کہ یہ مجھکو کہان لایا ہے یہ کیا مقام ہے مجھکو
دربار مین کیون نہین لے گیا مگر سلیم شیر صولت نے مقہور کو ایک پہلوان زبردست و قوی ہیکل دیکھا

اُدھر مقہور نے اس سبب سے پہچانا تھا کہ اول تو اُسکے لباس کو اپنے شہر و لشکر کے لباس سے خلاف پایا
دوسرے یہ امر تھا کہ اُسنے سلیم کو ایک پہلوان قوی اور اعلے درجہ کا دیکھا پس یہ سمجھا تھا کہ یہ نامہ بر
ہی اور شہر مین کیونکر معلوم ہوا کہ نامہ بر نامہ لیکر مع دس ہزار سپاہ کے آیا ہی کہ جب یہ شہر پناہ پر
پہونچا تو حاکم شہر کی طرف سے چند آدمی اِسی امر پر مقرر ہین کہ وہ ہر روز شہر پناہ پر آتے ہین اور وقت
سحر سے دوپہر تک پہرہ دیتے ہین آج جو وہ لوگ حسب قاعدہ آئے یہ لوگ پہرے پر مقرر تھے کہ نامہ بر پہونچا
مع لشکر انھون نے دریافت کیا کہ آپ کون ہین اور اسقدر لشکر لیکر شہر مین کیون جاتے ہین نامہ بر نے کہا
تھا کہ مین نامہ لیکر آیا تھا نامہ بر ہون اُنھون نے روکا تو نہین مگر ایک سوار سے کہا کہ تم آگے آگے
اہل شہر کو آگاہ کرتے جاؤ کہ نامہ بر آتا ہی تاکہ اہل شہر پریشان نہون یہ سبب تھا کہ جو اہل شہر کو معلوم ہوگیا
تھا کہ یہ نامہ بر ہی پس جب مقہور نے سلیم شیر صولت کو مسند پر بٹھایا برابر آپ بھی بیٹھا اور کل سامان عیش
مہیا تھا بڑی خاطر سے پیش آیا سلیم نے کہا کہ آپ مجکو کہان لائے ہین مین تو نامہ لیکر آیا ہون
دربار مین جاتا تھا آپ مجکو یہان لے آئے اسکا کیا سبب تھا مقہور نے کہا آپکو معلوم نہوگا کہ آپ کے
آنے سے قبل خداوند نے حکم فرمایا کہ مقہور ایک نامہ بر نامہ لیکر آج شہر مین داخل ہوگا اُسکو تو
بڑی راحت سے اُتروانا اور بڑی خاطر او مدارات سے پیش آنا اور یہان کے طریقے سے آگاہ کرنا مین بموجب
حکم خداوند آپ کے استقبال کو آیا اور آپ کا استقبال کرکے اس مقام پر لایا یہ مقام آپ کے
قیام کے لیے مقرر ہوا ہی آپ یہان تشریف رکھین کیونکہ یہان کا قاعدہ یہ ہی کہ کوئی سوائے اہل دربار
کے دربار مین نہین جانے پاتا ہی وہ جو کہ مذہب قبول کرے پس اب خلاف قاعدہ نہین ہوسکتا ہی آپ
کیونکر داخل دربار ہون سلیم شیر صولت نے کہا کہ یہ نیا طریقہ ہی آج تک کسی دربار کا یہ طریقہ نہین ہی کہ نامہ بر
دربار مین نجائے ہم نے بڑے بڑے دربار بڑے بڑے شاہان جلیل القدر کے دیکھے اور سنے جیسا کہ دربار
خداوند لقا کا ہوتا تھا کہ جسمین اٹھارہ ہزار ملکون کے سردار حاضر رہتے تھے خداوند سال بھر کے بعد اپنا جمال
دکھاتے تھے ایسے خداوند کہ جنھون نے اپنی قدرت سے ہشت دوزخ زمین پر بھی علاوہ آسمان
کے پیدا کیے اسی طور سے زبرجد شاہ نمرود ثانی فرعون ثانی زمرد ثانی مگر ان سب کے دربار مین ہر ایک
کے جانے کی اجازت تھی وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم اگر دربار مین آنے کی ممانعت کردین گے تو ہم تک کیونکر
ظلم و جور کا حال معلوم ہوگا جو لوگ ہمارے لازم ہین اور بسبب ہماری ملازمت کے غریب و غربا پر ظلم کرینگے تو
وہ ظاہر ہوگا اور ہم کیونکر عدل و انصاف کرین گے اور کیونکر ہماری رعایا جو کہ ہمارے بندے ہین ہم تک
اپنی حالت کی خبر کرین گے تاکہ ہم اُنکی داد دین اور اُنکو ظالمون کے ہاتھ سے بچائین اسکے خلاف یہان باہون
ہرے نزدیک اہل شہر ظلم و ستم بھی خوب ہوتا ہوگا کیونکہ وہ اپنی غرض حاجت نہین کر سکتے ہین اور یہ لوگ یہی تصور کرتے
ہون گے کہ جسقدر تمھارا جی چاہے ظلم کرلو وہان تک خبر تو ہوگی نہین پس بیچاری رعایا اُن ظالمون کی ظلم
کی برداشت کرکے رہجاتے ہون گے یہ کون سا عدل و انصاف ہی بالکل خلاف عدل ہی ہم تو بہت
عدل کی شہرت سنتے تھے مقہور نے جواب دیا کہ جیسا آپ نے سنا تھا واقعی اُسی طور سے ہی اسکے
خلاف نہین ہی یہان خوب انصاف ہوتا ہی جیسا کہ یہان عدل و انصاف ہوتا ہی کسی ملک مین نہین ہوتا ہی
نامہ بر نے کہا کہ یہی طریقہ انصاف کا ہی کہ نامہ بر ایک تو دربار مین جانے نہین پاتا ہی اور لوگون کی کیونکر
رسائی ہوتی ہوگی یہ خیال کرلو کہ فی زمانہ جیسا کہ دربار اہل اسلام کا ہوتا ہی ویسا کسی کا نہین مگر
وہان بھی ممانعت نہین ہی یہ امر ہمارے خیال مین نہین آتا ہی یہ بات بالکل خلاف ہی قواعد شاہی کے مقہور نے

کہا کہ ہاں بلاشک یہ خلاف ہی قواعد کے جو کہ شاہ ہو ورنہ جو کہ خدا ہو اسکے قواعد کے خلاف نہیں ہی یہ کوئی
بادشاہ نہیں ہیں یہ تو نائب خداوند و پیغمبر خداوند ہیں انپر تو سب حال جو صبح سے شام تک اور شام سے سحر
تک دنیا پر گذرتا ہی روشن ہی یہ ہر ایک کی داد کو خود پہونچتے ہیں ان سے عرض کرنے کی کیا ضرورت
اُسپر بنظر مزید احتیاط وہ پیغمبر مقرر کیے ہیں کہ جب تم دربار میں آیا کرو تو تمام شہر کی گشت کرکے آیا کرو اور
جو کچھ گذرے یا جو کوئی جو کچھ فریاد کرے اُسکو سن لو اور اُسکو تسلی دو ہم سے آکر عرض کرو ہم
اُسکو اُسکے کردار کی سزا دیں اُنپر کیا منحصر ہی سب افسروں و سرداروں کو حکم ہی جو جو کہ دربار میں
حاضر ہوتے ہیں وہ وقت ہر سردار گشت شہر کرتا ہی یعنے بوقت جانے دربار کے اور بوقت واپسی
علاوہ بریں آج تک کسی نے کسی پہ ظلم نہیں کیا کہ جو خداوند کو سزا دینے کی ضرورت ہوتی اسقدر عنایات
ہی کہ قبل سے خانہ رزق ظاہر کر دیا کہ جو غریب و مسکین و محتاج ہوں وہ یہاں سے رزق پائیں تاکہ
کوئی کسی کے روبرو ہاتھ اپنا نہ پھیلائے اور جن کا آپ نے ذکر کیا وہ بادشاہ تھے کوئی خدا نہ تھے
سوائے ہمارے خداوند کے پھر وہ کیونکر نہ حکم عام دیتے کہ جسکا جی چاہے دربار میں آئے کوئی روک
ٹوک نہیں ہی انکو کوئی خبر تو ہوتی نہیں ہی کہ کیا گذری تھی اور گذرتی ہی یہ علم غیب تو پڑھے نہ تھے کہ سب
حال اُنپر روشن ہو مثل اسکے کہ اہل اسلام کہتے ہیں کہ ہمارا خدا آسمان پہ ہی اور ہم اُس تک نہیں جا سکتے
ہیں اُسنے ہماری ہدایت کیلیے نبی خلق کیے جنہوں نے ہمکو راہ کفر سے نکالا اور انہیں کے ذریعہ سے ہمکو جو کچھ
عرض کرنا ہوا کیا یا یہ طریقہ اُنکے مذہب میں جاری ہی کہ وہ نماز پڑھکر دعا کرتے ہیں اُنکا یہ قول ہی کہ
جبکہ ہم نماز پر کھڑے ہوتے ہیں تو گویا ہم اپنے خدا کے روبرو استادہ ہوتے ہیں اور جو کچھ عرض کرنا ہوتا
ہی اپنے معبود سے ہم اُسوقت عرض کرتے ہیں اور وہ تو اسکے قائل ہیں کہ ہم اپنے خدا کو دیکھ نہیں سکتے
ہیں اور جسقدر یہ مخلوق ہی سب ہمارے خدا کی پیدا کی ہوئی ہی اُنکا تو یہ قول ہی کہ وہ واحد ہی اُسکا کوئی
شریک نہیں ہی نہ اُسکے ماں ہی نہ باپ ہی نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ جورو نہ وہ کسی شے سے بنا ہی نہ وہ پیدا
ہوا ہی اُسنے یہ کل اشیا اپنی قدرت سے خلق کی ہیں اُنکا تو یہ مقولہ ہی کہ نہ اسکے ہاتھ ہیں نہ پیر ہیں
نہ جسم ہی نہ گوش کوئی اعضا اعضائے انسانی سے نہیں رکھتا ہی نہ اسکو غذا کی خواہش ہوتی ہی نہ پانی کی
ضرورت امور ستہ ضروریہ سے کوئی ضرورت اُسکو نہیں ہی وہ مطلق نور ہی ہر جگہ وہ موجود رہتا ہی
وہ تمام امور دنیوی سے بری ہی اُن کا یہ قول ہی کہ وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ تک رہیگا
بخلاف اسکے ہمارے خداوند میں یہ سب باتیں ہیں کہ وہ ماں بھی رکھتے ہیں باپ بھی اور تمام امور دنیوی
سے اُنکو مطلب ہی اور وہ کبھی کبھی اپنی صورت بھی دکھاتے ہیں مگر اور امور میں فرق ہی جس طور
سے خدائے نادیدہ کے پاس کوئی نہیں جا سکتا ہی اُسی طور سے ہمارے خداوند کے پاس کوئی
نہیں جا سکتا ہی اُنکا مرتبہ ہی اُن کے نائب اور فرزند پاس کوئی نہیں جا سکتا ہی سوائے بعض مخصوصوں
کے وہ مرسل قدرت ایک بیباک قدرت کے گو انکا بہت بڑا دربار ہوتا ہی مگر سوائے اُن لوگوں
کے جو کہ قبل سے حاضر دربار ہوتے ہیں وہ جاتے ہیں کوئی غیر نہیں جانے پاتا ہی سلیم
شہر صولت نے کہا کہ یہ تو میں نے سنا اب آپ یہ فرمائیں کہ یہ نامہ کیونکر نائب خداوند تک پہونچیگا
مقہور عدو نے کہا کہ آپ تشریف رکھیں کل آپ کی خدمت میں پیغمبر خداوند خود بخود تشریف لائینگے اُنکو
آپ نامہ دیں وہ پیش کرکے اُسکا جواب حاصل کرکے آپکے پاس بھیجدینگے یہ طریقہ ہی یہاں کا جو کہ میں نے عرض کیا سلیم
نے کہا کہ میں نامہ اپنے ہاتھ سے دونگا اور اسکا جواب لونگا کیونکہ نامہ کوئی ایسے ویسے کا نہیں ہی کہ وہ یوں دیا جائے

نامہ ہی خداوندا ابن خداوندا ابن خداوند کا جو کہ اسوقت سب کے خدا ہین یعنے اندزنگ بن زمرد بن لقا جو کہ اُٹھارہ
ہزار باکت باختر کے خدا تھے جنکی خدائی کو اب تک لوگ مانتے ہین بھلا مین نامہ کیونکر دون مین نائب خداوند
یعنے برجیس کے ہاتھ مین دونگا میرے نزدیک تو وہ ایک بادشاہ ہین اور یہ نامہ خداوند کا ہی اُن کو
اس نامہ کی عزت کرنا چاہیئے مقہور نے بہ نظر قہر طرف سلیم کے دیکھا اور کہا کہ کیا کہون مجکو تمھاری
خاطر و مدارات کا حکم ہی ورنہ مین اس کلام کا مزا آپ کو چکھاتا کہ جیسے آپ نے یہ کہا کہ میرے
نزدیک ایک بادشاہ ہی اب مین صاف صاف کہتا ہون کہ اگر آپ کو نامہ دینا منظور ہو تو خیر
ورنہ آپ نامہ لے کر چلے جائین آپ کا جانا کسی طور سے دربار مین نہین ہو گا ہم خلاف قانون کے
نہین کر سکتے اور اگر یہ مد نظر ہی کہ نامہ نائب خداوند تک پہونچے تو کل اُنکے پیغمبر آئین گے اُنکو نامہ
عنایت کیجیے گا وہ جواب نامہ لا دین گے یہ سنکے سلیم نے خیال کیا کہ خیر نامہ دو تو دیکھو کیا جواب
آتا ہی مگر افسوس دربار مین نہ جانا ہوا ذرا دربار کی حالت دیکھنے مین تو آتی کہ کسطور کا دربار ہی کیسے
کیسے سردار ہین گو اسکی صورت سے تو ثابت ہوتا ہی کہ سردار تو اچھے معلوم ہوتے ہین کیونکہ یہ تو سردار
زبردست ہی ایسے ہی سردار ہین تو دربار خوب ہو گا خیر دیکھا جاے گا یہ خیال کر کے کہا کہ گو یہ طریقہ نہین ہی
کہ نامہ دیا جاے مگر مین نامہ لے کر چونکہ آیا ہون ایسی حالت مین یہ مناسب نہین جانتا ہون کہ نامہ واپس
لیجاؤن کیونکہ جواب لینے آیا ہون پس جواب حاصل کر کے جاؤنگا خیر جس طور سے ہو مقہور نے کہا کہ
کل مرسل نائب خداوند یعنے پیغمبر خونخوار خونریز تشریف لائین گے اُنکو نامہ مرحمت کر دیجیے گا سلیم نے
جواب دیا کہ بہت خوب یہ کہکر اور طور پر گفتگو ہونے لگی کہ تمام حال جو کہ مقہور نے سنا تھا از ابتدا تا انتہا
بیان کیا یہ حالت سن کے نامہ بر بہت حیران ہوا اور کہا کہ بڑے بڑے نیرنجات یہان ہین کہ جنکا دیکھنا
ضرور ہی مقہور نے کہا کہ جب خونخوار جو کہ مرسل ہین آپ پاس تشریف لائین تو آپ اُن سے یہ خواہش فرمایئے گا
کہ مین قلعہ کے دیکھنے کی خواہش رکھتا ہون اگر آپ میرے لیے اجازت اس امر کی دین تو مین
دیکھ لون اگر خداوندا اجازت دین گے تو آپ کو مین تمام قلعہ کی زیارت کرا دونگا مقہور نے کہا بہت
خوب پس وہ دن تمام ہوا شام ہوئی بوقت شب تمام لشکر کو سلیم کے خود بخود ہر قسم کا طعام لذیذ پہونچا حسب مرتبہ
سلیم کے لیے بھی طعام لذیذ آیا مگر طعام کا لانے والا کوئی نظر نہین آیا اُسنے وہ طعام لذیذ کھایا یہ کارخانہ
دیکھکر اور حیران ہوا کہ جو یہان کا رخانہ ہی وہ نئے طور کا ہی یعنے یہ کوئی نہ کوئی ساحر زبردست ہی پس یہ رات
بھر اُسی بارگاہ مین رہا ایسے ایسے خیالات مین غرق رہا کہ اُسکو تمام رات نیند نہ آئی سحر ہو گئی بوقت
سحر یہ اُٹھا سب امور ضروری سے فراغت کر کے بیٹھا جو سردار اُسکے ہمراہ آئے تھے وہ اسکے پاس آئے وہ بھی
اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے کہ اُسنے پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے ہین مقہور جو اُسکو فروکش کر کے
گیا ہی اور وہ تقریر کر گیا ہی جب سے نہین آیا ہی یہ حیران ہی کہ کیا کرون کیونکر یہ نامہ جلے گا وہان خداوند
کو میرا انتظار ہو گا اور فراق مین اُس صاحب تصویر کے بیقرار ہو گا یہان کل سے جو آیا ہون اُسوقت
تو تھوڑے عرصہ کے لیے وہ آکر بیٹھا تھا اور وہ تقریر کی تھی جبکہ طعام وغیرہ سے فراغت ہوئی تو وہ چلا گیا
جب سے نہین آیا پھر کسی نے خبر تک نہ لی کہ کون آیا ہی اور کون نہین مین تو عجب عذاب مین مبتلا ہوا ہون
تھوڑی دیر اور انتظار کرتا ہون اگر کوئی آیا تو خیر ورنہ مین خود طرف دربار کے جاؤنگا مین یہان کب تک پڑا
رہونگا یہ خیال کر کے اپنے ہمراہیون سے کل حال کہا اور جو تقریر مقہور نے کی تھی وہ بھی بیان
کی اُنھون نے کہا پھر آپ کا کیا قصد ہی سلیم شیر صولت نے کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ کیا میرا قصد ہی

یہان کا تو نیا طریقہ ہی جو کہ آج تک کسی دربار کا نہین ہی بہت سے دربارون کا حال دیکھا ہی اور سنا ہی مگر یہ
طریقہ نہین سنا ہی مین پریشان ہون کیا کرون اب میرا یہ قصد ہی کہ اگر کوئی نہین آیا تو مین خود نامہ لے کر
جاؤنگا ہمراہیون نے کہا کہ ہماری بھی یہی راے ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر مقہور نے خونخوار
سے جاکر کہا کہ کل نامہ بر کے پاس جاکر نامہ لیکر پاس خداوند کے تشریف لیجائیے گا وہ نامہ دینے
پر راضی ہی خونخوار بھی یہ سنکے کہنے لگا کہ اچھا کل مین ضرور جاؤنگا مقہور نے کل تقریر ابتدا سے
انتہا تک جو کہ اُس نامہ بر سے ہوئی تھی بیان کی خونخوار نے کہا کہ وہ بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہے
کہ ایسی تقریر کرتا ہی مقہور نے کہا کہ مین نے قائل کر دیا پھر اُسنے کسی بات کا جواب نہ دیا خاموش ہو رہا
خونخوار یہ سنکے کہنے لگا کہ تم نے اچھا کیا جو ایسی تقریر کی مقہور نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون پہلے
آپ کو اطلاع دے دی مقہور رخصت ہوکر چلا گیا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو دربار کی
کیفیت یہی کہ بڑے تزک و احتشام سے جو کہ خواجہ حسین کے آنے کے زمانہ مین بیان ہوا تھا
اب بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی بس اُسی صورت سے چلا پہلے یہ طرف اُس مقام کے چلا جہان نامہ بر
اُترا ہوا تھا یہان سلیم شیر صولت اپنے ہمراہیون سے بیٹھا ہوا باتین کر رہا تھا کہ اُسکے کان مین ڈنکے
کی صدا آئی چہ پیران ہوکر دیکھنے لگا کہ یہ صدا ڈنکے کی کہان سے آتی ہی یہ حیران حیران دیکھ رہا
تھا کہ اُسنے دیکھا سامنے سے کچھ جلوس سواری نظر آیا اُسکے بعد بہت سا سامان تھا وہ سب جلوس وغیرہ
اُس مقام پر سے اُس بارگاہ کے ٹھہر گیا جس مین نامہ بر تھا اب اُسنے دیکھا کہ بعد آنے جلوس کے
ایک شخص بڑے کبر و غرور سے تخت پہ بیٹھا ہی تاج اُسکے سر پر لباس پر زر اُسکے بر مین تاج مین
ایک کلغی بطور خسروکے یاقوت کی لگی ہی سر پہ چتر طلائی گردش کرتا ہوا آگے نقیب صدائے باادب باش
لگا رہے ہوے ڈنکا ہوتا ہوا کئی سو غلامان زرین کمر گرد تخت چوبدار و عصابردار و خاص بردار نئی نئی
وردیان پہنے ہوے ہمراہ سواری کے سب طلائی پوش گلون مین آفتاب کی تصویرین پڑی ہوئی سب آگے
صف بستہ استادہ ہوے اُس تخت نشین نے کہا کہ میرا تخت یہان رکھدو یہ کہتا تھا کہ کہارون نے تخت
رکھدیا اُسنے ایک چوبدار سے کہا کہ اس خیمہ مین جاکر جو شخص کہ نامہ لے کر آیا ہی اُس سے کہنا کہ آپکو
پیغمبر خداوند و نائب خداوند طلب کرتے ہین جلد چلیے یہ سنکے وہ چوبدار ادھر کو چلا یہان بارگاہ
مین بیٹھا ہوا سلیم شیر صولت دیکھ رہا تھا کہ وہ چوبدار آکر پہونچا اور یہ کہا کہ نامہ بر صاحب کو پیغمبر صاحب نے
طلب فرمایا ہی وہ اپنی سواری روکے ہوے استادہ ہین یہ سنکے سلیم شیر صولت اپنے مقام سے اُٹھا
اور ہمراہ اُس چوبدار کے قریب خونخوار کے تخت کے آیا چوبدار نے عرض کیا کہ آپ ہی تشریف لائے ہین یہ
سنکے خونخوار اپنے تخت پر سے اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ نامہ لے کر آپ ہی تشریف لائے ہین سلیم شیر صولت
نے کہا کہ جی ہان مین ہی نامہ لے کر آیا ہون خونخوار نے کہا کہ لائیے وہ نامہ میرے حوالے کیجیے
تاکہ مین پیش کرکے اُسکا جواب حاصل کرلون اور وہی جواب آپ کو لاکر دون سلیم شیر صولت
نے کہا کہ جناب یہ قاعدہ تو کسی دربار کا نہین ہی کہ نامہ بر داخل دربار نہو بلکہ یہ طریقہ ہے کہ نامہ بر
خود اپنے ہاتھ سے نامہ دیتا ہی خونخوار نے کہا کہ اگر آپ کو نامہ دینا ہو تو دیجیے ورنہ مین تقریر نہین کرسکتا
ہون کیونکہ تجکو دربار مین جانے کی پہلے تاخیر ہوگی اب وقت دربار ہی اگر وقت پہ نہ پہونچونگا تو عتاب
خداوندی مین مبتلا ہونگا دوسرے تجکو کوئی یہان کے طریقے کے بیان کرنے کی ضرورت نہین ہی
کیونکہ ایسے سب طریقے مقہور ہراول لشکر قدرت بیان کرچکا ہوگا کوئی طریقہ اُس کے

خلاف ہوگا یہ سنکے سلیم نے کہا کہ بہت خوب مین نامہ حاضر کرتا ہون مگر یہ طریقہ بیجا ہی میری ایک عرض ہی وہ
خدمت خداوند مین عرض فرمایئے گا خونخوار نے کہا کہ وہ کیا عرض ہی سلیم شیر صولت نے کہا کہ
میری خواہش یہ ہی کہ مین قلعہ کی سیر کرون اور قدرت خداوند کا تماشا دیکھون اگر اجازت ہو یہ
سنکے خونخوار نے کہا کہ مین خدمت مین عرض کر دونگا جو وہ ارشاد فرماینگے مین گذارش کر دونگا یہ سنکے
سلیم نے کہا کہ خیمہ مین تشریف لیچلیے جواب دیا کہ اسقدر مہلت نہین ہی آپ نامہ دین بس سلیم نے
فوراً نامہ خونخوار کے ہاتھ مین جیب سے نکال کر دیا اور یہ کہا کہ نامہ بہت ضروری ہی بدین سبب
مین یون دیتا ہون ورنہ کبھی نہ دیتا جب تک موافق قاعدہ کے نہوتا اگر واپس لیجاتا ہون تو مطلب
رہا جاتا ہی بدین خیال مین نے یہ گوارا کیا اور نامہ دیا یہ سنکے خونخوار نے وہ نامہ لے لیا اور اپنے
پاس تخت پر رکھ لیا اور کہا کہ اب آپ چین سے تشریف رکھین اور اطمینان رکھین اسکا جواب
آپ کو آج ہی ملیگا اور جہان تک ممکن ہوگا مین کوشش کرونگا کہ آپ کی طلبی دربار مین ہو سلیم
نے کہا کہ یہ آپ کی عنایت و مہربانی ہوگی یہ کہکر سلیم تو اپنے خیمہ کی طرف چلا اور ادھر سواری خونخوار
کی طرف دربار کے روانہ ہوئی یہان آکر سلیم نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ واقعی یہان بڑے
بڑے کارخانہ ہین یہ خدائی واقعی بہت بڑی ہی کہ جسکے زیر حکم اتنے بڑے بڑے بادشاہ مثل غلامون کے
حاضر رہتے ہین اور اپنا فخر تصور کرتے ہین دیکھو کس تزک و حشم سے دربار مین جاتے ہین یہ حالت تو
کبھی ہمنے لقا کی خدائی کی بھی نہین سنی ہی باوجودیکہ وہ بہت بڑی شوکت رکھتے تھے گنجاب
ایسے مرسل کاولنگی ایسے سرافیل مگر یہ شوکت نہ تھی اسکے ہمراہیون نے کہا کہ ہم کو تو یہ ثابت ہوتا
ہی کہ یہ خدائی ترقی کریگی اور ضرور خدا اسے تا دیرہ کے ماننے والون کو انکے ہاتھ سے زک ہوجائیگی
اور کچھ عجب نہین کہ یہ لوگ انپر ظفر یاب ہون مگر لقا یہ کرین کہ ہمارے خداوند سے اور انسے نہ بگڑے جو
امر کہ انھون نے تحریر کیا ہی یہ منظور کرلین تو بڑی اچھی بات ہوگی ورنہ خرابی ہوگی کیونکہ یہ امر ہوگا کہ انکے
اور انکے مقابلہ ہوگا انجام کیا ہو سلیم نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو کہ وہ منظور کرلین میری نگاہون مین یہ امر
بہتر ہی کہ ارزنگ سے اور بختیارک سے بہت بڑی جنگ ہوگی وہ اپنی خدائی ظاہر کرینگے یہ اپنی خدائی
کی ترقی چاہینگے جو تزک و حشم انکو اسوقت بہم ہی وہ تو ہمارے خداوند اگر برسون کوشش کرین گے
تو بہم ہوگا یہ اپنی شان کے خلاف تصور کرینگے دوسرے یہ کہ انھون نے اپنی خدائی کی تعریف کی ہی
یہ چاہینگے کہ میری خدائی یہ مانین اور خدا تصور کرین اور ہمارے خداوند یہ خیال کرینگے یہ میری خدائی کو
مانین پس ایسی مین فساد ہوگا اور جس امر کے لیے انھون نے تحریر کیا ہی وہ تو کبھی یہ منظور نہ کرینگے ہمراہیون
نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا دیکھیے جواب نامہ کیا آتا ہی سلیم نے کہا کہ انکار یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی ادھر
خونخوار وہ نامہ لیکر دربار مین پہونچا اور قریب پردہ جاکر عرض کیا کہ خداوند وہ نامہ مین اُس نامہ بر
سے لیکر حاضر ہوا ہون گو وہ نہین دیتا تھا اور جو تقریر کہ حضور سے ہوئی تھی وہ بالکل بیان کی اور کہا
کہ وہ یہ تقریر کرتا تھا اسکا جواب دیا گیا اور جب وہ نامہ دیچکا تو اسنے یہ خواہش اپنی ظاہر کی ہی کہ میرا جی
چاہتا ہی کہ مین حاضر دربار ہون اور قدرت خداوند کا تماشا دیکھون کہ جو لوگ جو مجھ سے دریافت کرین گے
اگر تم نامہ لیکر گئے تھے تو تمنے کیا دیکھا اور کیسا دربار پایا اور کیا کیا خدائی کی نیرنجات دیکھی تو مین
کیا کہونگا یہ تو بالکل خلاف ہی کہ مین اتنے بڑے مقام پر جاؤن اور پھر وہان سے محروم پھرون الکشر
سوداگر ذوی اور اغیار ستے یہان کے دربار کی حالت سنی گئی اور دیکھی گئی تو اشتیاق پیدا ہوا یہ بھی اعتراض

کیا کہ سوداگر تو داخل دربار ہون اور جو ایک سردار دوسرے ملک کا نامہ لیکر آئے تو وہ دربار
سے محروم رہے یہ کون طریقہ ہی یہ امر جو کہ خونخوار نے کہا یہ اپنی طرف سے کہا کہ وہ کہہ آیا تھا
کہ مین کوشش کرونگا کہ تمہاری طلبی دربار مین ہو اس سبب سے خونخوار نے یہ تقریر اپنی
طرف سے کی یہ سُن کے برعیش نے کہا کہ جب تم جواب نامہ لیکر اُسکے پاس جانا تو اُس سے یہ کہنا
کہ جب تک ہم نے یہ طریقہ جاری رکھا تھا مگر اب ہمنے بالکل یک قلم حکم قطعی دیا ہی کہ کوئی ہمارے
دربار مین نہ آئے سوائے ہمارے اہل دربار کے یا جو کہ ہماری خدائی کو مانے وہ اور کوئی نہ
آئے خواہ سوداگر ہو خواہ پیغمبر ہو خواہ نامہ بر خواہ فریادی اسی سبب سے ہم نے اپنے
سردارون اور پیغمبرون کو حکم دیا ہی کہ تم لوگ دونون وقت شہر کی سیر کیا کرو جو کوئی جو کچھ عرض
یا فریاد وغیرہ کرے اُسکو سنو اور ہماری خدمت مین عرض کرو دوسرے جو کوئی عرضی یا
نامہ وغیرہ آئے اُسکو اُس لانے والے سے لیکر ہماری خدمت مین پیش کرو اور اُسکی خاطر
و مدارات کرو کسی پر ظلم ہونے پائے کوئی ظالم شہر مین نہ رہنے پائے یہ سب امر اس سبب سے
ہین کہ یہ مقام ایسا نہین ہی کہ ہر ایک چلا آئے کوئی بھی اپنے خدا کے پاس جا سکتا ہی سوائے اُن
لوگون کے جو کہ مقرب بارگاہ خدائی ہین یہ سبب ہی پس بدین خیال تمہارا یہان آنا کسی صورت سے
نہین ہو سکتا ہی ہان اگر یہ خواہش ہی کہ قلعہ کی سیر کرون تو یہ امر کوئی مشکل نہین ہی ہمارے سردار
تم کو قلعہ کی سیر کرا دینگے قلعہ کی سیر کرنے مین کسی امر کا نقصان مابدولت کا نہین ہی کیونکہ اکثر لوگ اسکی
زیارت کو دور دور سے آتے ہین کیونکہ یہ قلعہ تو قدرت خدا سے پیدا کیا گیا ہی اور جو جو نادر راست
اسمین ہین وہ سب ہماری قدرت کے نمونے ہین اور ہمارے خداوند ہونے کو ظاہر کرتی ہین یہی امر
کیا کم ہی کہ لوگ ہمکو اپنا خدا تصور کرین اور جو کہ صاف باطن اور روشندل ہین اُنکے قلب اس نور
سے منور ہوتے ہین اور اس ایمان کی روشنی کو وہ لوگ اپنے دلون مین جگہ دیتے ہین اور ظلمت کفر کو
نور ایمان مثل ظلمت شب کے کہ جیسے ہمارے جمال کے سبب سے بوقت ظاہر ہونے ہمارے نور کے زائل
ہوتی ہی دفع کرتا ہی جسکو کہ عام لوگ آفتاب تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جب آفتاب طلوع ہوتا
ہی تو دن ہوتا ہی اور جب غروب ہو جاتا ہی تو رات ہوتی ہی تو اُس سے کہنا کہ جو لوگ یہ تصور کرتے
ہین وہ نور ایمان نہین لاتے ہین کافر رہتے ہین اور جو یہ نہین تصور کرتے ہین بالکل ہماری قدرت
کو دیکھکر قائل ہوتے ہین اُنکے دل ہمارے نور سے روشن ہوتے ہین اور یہ ایک راز و اسرار
خداوندی ہی کہ جو تاریکی ہو جاتی ہے یہ کسی پر نہ ظاہر ہوا ہی نہ ظاہر ہوگا اور آفتاب کیسا اور ماہتاب
کیسا یہ میرا نور ہی خیر اس سے تو کوئی مطلب نہین ہی جو جسکا جی چاہے تصور کرے جو جو سیاہ قلب
ہین اُنکو حال بعد مرنے کے ظاہر ہوگا اور جو ایمان لا چکے ہین اور لا وینگے اُنکو بھی حال معلوم ہوگا
جسوقت وہ لوگ جو کہ ایمان نہین لائے ہین اور جو نہ لاوینگے وہ ان کے مرتبے اور درجے اپنی نظر
کوتاہ اور چشم نابینا سے دیکھین گے اُسوقت حسد کرین گے اور باہم ملکر یہ افسوس کرینگے ہم کیون نہ
ایمان لائے اور وہان پر کیا منحصر ہی جو مرتبہ اُنکے یہان ہین اُسپر بھی اُنکو حسد ہوگا مگر اس وقت تو
اپنے دل کے تابع ہین اور خیال کرتے ہین کہ ہمارا مذہب حق ہی اور ہم راہ راست پر ہین باوجودیکہ
مین نے اُنکو چشم بصیر دی ہی اُسپر وہ لوگ کور بنے ہوئے ہین اور میری قدرت کو دیکھتے ہین اور
قائل نہین ہو سکتے ہین خیر تو بھی آکر قلعہ کو دیکھ لے کوئی میرا نقصان نہین اگر قلب صاف رکھتا

ہوگا تو ضرور میری خدائی کا قائل ہوگا میرا نور جمال تیرے قلب تاریک کو مثل شب چہاردہ کے
روشن کر دیگا یہ جواب میری طرف سے اُسکی اُس خواہش کا دینا اور کہنا کہ دربار مین تو کسی صورت
سے ایسی حالت مین آنا نہین ہو سکتا ہی کہ تو مذہب دیگر رکھتا ہی اور یہی خیال کر لیا جاے نہ اب
کوئی تاجر آنے پائیگا گو میرے اس حکم سے تو لوگون کو یہ گمان ہوگا کہ نہ معلوم کیا امر ہی جو دربار
مین آنے کی ممانعت ہی اور کوئی دربار مین نہین جانے پاتا ہی ما بدولت کو کوئی خوف نہین ہی
جو جسکا جی چاہے تصور کرے کوئی میرا نقصان نہین ہی وہ اپنے گناہ مین آپ مبتلا ہوگا میرے
لیے کیا ہوگا بلکہ مین ایسے شخص کو بخشونگا بھی نہین ہان اُس زمانہ مین جبکہ مین تمام عالم کو سیر اپنا
نور دکھاتا ہون یعنے سال بھر کے بعد ایک جشن کرتا ہون اور اُسی کی دعوت کرتا ہون اُسمین مین
جو دربار کرتا ہون عام اجازت ہی کہ جسکا جی چاہے آئے کوئی ممانعت نہین ہی وہ دن تو اسی دن
کے لیے ہی اور کوئی جشن ایک روز کا نہین ہوتا ہی وہ جشن ایک ماہ کا ہوتا ہی برابر ایک ماہ تک دربار
عام ہوتا ہی اور سب کی دعوت ہوتی ہی اُسکو جشن قدرت کہتے ہین اس سے کہنا کہ اگر تجھکو خواہش
میرے دربار کے دیکھنے کی ہی تو تو اُس زمانہ مین آ میرا دربار بھی دیکھ لے اور جشن کی بھی کیفیت
دیکھ کہ کیا کیا قدرت خدا ظاہر ہوتی ہی پس اے خونخوار تو یہ میری طرف سے کہنا اور اگر وہ یہ
خواہش کرے کہ اچھا مین قلعہ کی سیر کرونگا تو اسکو بھی سیر کرا لینا ہان وہ نامہ کہان ہی دبیر کو دے
کہ وہ پڑھے تاکہ سب اہل دربار مضمون نامہ سے آگاہ ہون کہ کیا اُسمین تحریر ہی گو مین اُسکے
مضمون سے ماہر ہون مگر تم لوگ بھی تو سن لو اِس عرصہ مین کل دربار جمع ہوگیا اکیسون درجے
سرداروں داہل دربار سے مملو ہوگئے تھے کہ خونخوار نے وہ نامہ دبیر کو دیا دبیر نے وہ نامہ
لیکر اور ایک صندلی طلائی پر کھڑے ہو کر پہلے تو یون کہا کہ اے اہل دربار پہلے تو مین تعریف و
توصیف اپنے خداوند و نایب خدا کی بیان کرتا ہون اُسکے بعد اس نامہ کو شروع کرونگا کیونکہ
ہر فرد بشر کو لازم ہی کہ پہلے جو کام کرے خداوند کا نام ضرور شریک کر لے اور یہ مجکو یقین کلی ہی کہ
اس نامہ مین نام خداوند ہوگا کہ اسطور سے کہ تعریف کے ساتھ ہو پس لازم ہوا مجکو کہ مین
پہلے تعریف خداوند سے زبان کو برکت دون اُسکے بعد اس نامہ کو پڑھون اور بعد
ختم نامہ مین پھر تعریف خداوند کرونگا اور آپ لوگون کے دل خوش کرونگا یہ کہکر اُسنے
کہا کہ سب آگاہ ہون کہ یہ وہ خدا ہی کہ جسکے نور کے سبب سے تمام عالم ایجاد از مشرق تا مغرب
و از جنوب تا شمال و از سمان تا سمک سب روشن اور منور رہی اور تمام عالم اس نور سے بہرہ مند
اور جب یہ نور کسی سبب سے نقاب قدرت یا حجاب قدرت مین چلا جاتا ہی تو کسقدر تاریکی
ہو جاتی ہی یا وقت شب کہ جسکو لوگ رات کہتے ہین خداوند اپنے نایب کو چھوڑ کر اور امور
خدائی کو دیکھتے ہین باوجودیکہ روشنی ہوتی ہی مگر اسپر بھی یہ کیفیت نہین ہوتی ہی جو خداوند کے
نور سے ہوتی ہی بہ نسبت اس روشنی کے وہ ظلمت ہوتی ہی کہان نور خداوندی کہان نور نایب
اور پھر یہ امر ہی کہ خداوند ہمہ وقت ایک نقاب ایسی منھ پر ڈالے رہتے ہین کہ جو مانع نور ہی
ورنہ کسکو تاب ہی کہ اُنکے نور کی تاب لا سکے یقین ہی کہ اگر نقاب نہو تو تمام عالم جل کر
خاک سیاہ ہو جاے آپ لوگ خیال کر لین کہ کس قدر اس نقاب پوشی پر حدت ہی اور
اسکا سبب یہ ہی کہ اگر یہ حدت نہوتی تو یہ غلہ وغیرہ کیونکر خشک ہوتا یہی تو سبب ہی کہ

کہ عقل کو خدا سے خرد اور نائب خدا سے بڑا کہتے ہین کہ یہ نور خداوندی سے نشو و نما پاتا ہی اور اُسی نور کی حدت
سے اپنی مراد کو پہونچتا ہی ورنہ کیونکر پختہ ہوتا اور کیونکر اپنی مراد پر پہونچتا کیا اسکی قدرت ہی
اسیلئے خداوند نے اپنی قدرت سے دریاے قدرت اور بذریعہ سحاب قدرت آب رحمت براے
رویندگی غلہ برسایا اور جب وہ زمین روئیدہ ہوئی تو زمین کو یہ حکم دیا کہ اسکی پرورش
کرے بموجب حکم خداوند کے زمین نے پرورش کرنا شروع کیا خداوند نے اپنی قدرت
سے اُسمین دانہ پیدا کیا بھلا یہ بھی قدرت کسی مین ہی کہ ایک دانہ سے اسقدر دانہ پیدا ہون
سواے خداوند کے جبکہ دانے پیدا ہو چکے تو اُسکو آپ اپنے نور جمال سے خشک کیا کہ وہ
اس قابل ہوا کہ ہم لوگ اُسکو کھائین خیال کرنے کی جگہ ہی کہ ایسا خدا کہ جسکو اپنے بندون
کی پرورش یون منظور ہی کسکا ہی اور اسی طور سے اور میوہ جات اور خواکہات ہر قسم کی
ترکاری وغیرہ پیدا کرتا ہی اور اسکو اپنے نور جمال سے پختہ کرتا ہی اہل دربار یہ سبب ہی
حدت نور کا اگر یہ حدت نہوتی تو یہ بات نہ حاصل ہوتی یہ ایک ادنے اُسکی قدرت ہی اگر یہ ایسا
نہ ظاہر کرتا تو کیونکر ہم اُسکو اپنا خدا تصور کرتے دوسرے یہ خیال کرنے کی جگہ ہی کہ دیکھو ایک
قطرے سے کیسی کیسی خوبصورت صورتین پیدا کرتا ہی اور کیونکر اسکی پرورش کرتا ہی بھلا
کوئی بھی سواے خداوند آفتاب کے ایسا کرسکتا ہی اور جیسی اُسکی عنایت اور رحمت
ہم بندون پر ہی ایسی تو کسی پر نہین ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ کس زمانہ سے دنیا خلق ہوئی ہی
اور کئی لاکھ برس گذر گئے اور کس قدر مذاہب دنیا مین ہوئے کوئی لات پرست ہوا کوئی لقا پرست
کوئی فرعون پرست کوئی نمرود پرست کوئی زہرجد پرست کوئی سامری پرست کوئی جمشید پرست
کوئی خود پرست کوئی شجر پرست کوئی ابلیس پرست یہ سب مذہب جاری ہوگئے مگر کسی نے
خداوند کو نہ پہچانا اور اُسکی بندگی نہ کی اور نہ یہ خیال کیا کہ یہ کوئی ہمارا خدا نہین ہی خدا ہمارا
اور ہی کوئی ہی یہان تک تو نوبت پہونچی کہ لوگ آتش پرستی کرنے لگے اور اُسکو اپنا خدا
بنانے لگے تب تو خداوند نے دیکھا کہ یہ لوگ میری طرف رجوع نہین کرتے ہین اپنے اپنے
دلون سے خدا مقرر کرلیے پس اُنھون نے ایک اور طریقہ اپنی قدرت سے پیدا کیا کہ یہ فرقہ
میری پرستش کریگا اور اُنکو اسقدر طاقت دی کہ جو سب پر غالب ہون اُنھون نے جو دیکھا
کہ ہم مین اسقدر طاقت ہی تو انھون نے اپنا ایک اور مذہب بنا پیدا کیا کہ جسکو مذہب اسلام
کہتے ہین اور وہ خداے نادیدہ کی بندگی کرتے ہین چونکہ خداوند نے وہ فرقہ اس لیے
پیدا کیا تھا کہ ان سب خدائیون کو برباد کرے باوصف اس نافرمانی کے خداوند نے اُنکو ایسے امر پر مامور
کیا اور تمام خدائیون کو اُنکے ہاتھ سے برباد کرایا اُس زمانہ مین بھی ایک مرتبہ خداوند نے اپنا نور
ظاہر کیا تھا کہ ایک فرقہ پیدا ہوا تھا کہ وہ خداوند کی پرستش کرتا تھا اسکو خداوند نے اسقدر
طاقت عطا فرمائی تھی کہ وہ خداے نادیدہ کے ماننے والون سے بھی زیادہ قوت رکھتے تھے
اٹھارہ برس تک ان سے مقابلہ کیا اور بہت سے ملک اُنکے قبضے مین آئے وہی زمانہ تھا لقا
کی بھی خدائی کا یہ نوبت پہونچی کہ لقا نے بھی خدائی کو ہمارے خداوند کی قبول کیا مگر وہ لوگ
اسقدر اپنی طاقت پر مغرور ہوگئے کہ خداوند نے اُنکو مسلمانون کے ہاتھ سے زیر کرایا اور اب
جو اس سے پوشیدہ ہوگئے تو پھر نہ ظاہر ہوئے صرف اپنا جمال دنیا پر رکھتے ہین دنیا

تاریک ہو جاے جب سے آپ ظہور کیا ہم بندون پر یہ رحمت کی اس اقلیم سے اس مذہب کی ترقی کرائی
اور یہ شرف خاندان خورشید مین دیا کہ ایک دختر حسینہ اپنی قدرت سے پیدا کرکے اُسکو اپنے تصرف مین لاے
اور ایک فرزند پیدا کیا کہ جسکو اپنا نایب کیا اور اُسکے ذریعہ سے اپنی خدائی کی ترقی کی بنا ڈالی وہ فرزند
بھی مثل خداوند کے کریم ورحیم وہم سب پر مثل برادران شفیق کے ہی اور ہماری ترقی دولت ومرتبہ
اور ہماری پرورش کا ہمہ وقت خیال رکھتا ہی اور ہمکو خداوند نے اُسکے سجدہ کرنے کا حکم دیا
اُسکو بھی ایسا جمال عطا فرمایا کہ ہم اُسکی تاب نہین لا سکتے ہین اور اُسکے نور کو دیکھکر غش کر جاتے ہین
اُسکا اسقدر مرتبہ بلند کیا کہ مثل اپنے ہر ایک امر کا اختیار دیا کہ جو کام وہ چاہے کرے یہان تک کہ
اپنے سجدے کو موقوف کیا اور اُسکے سجدے کا حکم فرمایا بھلا ایسا خدا اور ایسا نایب خدا کس کو
نصیب ہوا ہی اور جو قدرت دکھائی کہ جسکی تعریف ہم سے نہین ہوسکتی اگر ہم اسپر بھی ایمان نہ لائین
تو یہ ہماری بدقسمتی اور سیاہ قلبی ہی پس ای اہل دربار مین نے اپنی تقریر ختم کی اب مین نامہ پڑھتا
ہون یہ کہکر اُسنے لفافہ کو چاک کیا ناظرین پر واضح ہو کہ یہ دبیر جسنے یہ تقریر کی بہت واقف تھا
اکثر اسنے کتابین اور اخبار دیکھے تھے جو اسنے یہ تقریر بیہودہ تراش کرکے اور تعریف آفتاب پرستی
کی اور جب وہ نام آفتاب یا برجیس کا لیتا تھا اُسوقت ایسی ہواے سرد آتی تھی کہ سبکے غنچہ دل
مثل گل کے شگفتہ ہوجاتے تھے اور ایسی بوے خوش آتی تھی کہ دماغ معطر ہوجاتے تھے اور سب
وجد مین آکر جھومنے لگتے تھے اور یہ نوبت ہوتی تھی کہ سجدے کرتے تھے اور اُس دبیر کی بہت
تعریف کرتے تھے ابھی اُسنے نامہ نہین شروع کیا تھا کہ برجیس نے اندر سے حجاب کے کہا کہ ہمنے
اس دبیر کو آج سے مذہب آفتاب پرستی کا پیشوا کیا یہ سب کو قواعد مذہب سے آگاہ کیا کرے گا
کیونکہ ہمنے اسکے قلب مین تمام قواعد مذہب اپنی قدرت سے جمع کیے ہین یہ بہت خوب ہمارے راز و
اسرار سے ماہر ہی یہ صدا سُن کے وہ دبیر بہت خوش ہوا اور اُسی صندلی پر اُسنے خم ہوکر طرف حجاب قدرت
کے سجدہ کیا اور سر سجدے سے اُٹھا کر کہا کہ آپ لوگون نے عنایت ورحمت خداوندی ملاحظہ فرمائی
یہ بندہ پروری اور یہ خاک نوازی ہی جسے چاہین ایک پل مین بادشاہ کردین اور بادشاہ کو گدا اب جو اسپر
بھی اس خدائی کا قائل نہو وہ بالکل سیاہ قلب ہی بقول شاعر ❊ گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ ❊ بآب
زمزم وکوثر سفید نتوان کرد ❊ گو یہ قول اہل اسلام کا ہی اور یہ شعر بھی کسی اُنہی فرقہ کے شاعر نے کہا ہی مین نے
اُسکو بطور مثال کے پڑھا نہ کہ میرا اُسپر عمل ہی پس اب آپ لوگ نامہ سماعت فرمائین یہ کہکر اُسنے نامہ
شروع کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای برجیس شفیق من ساتھ عبارت سلیس کے تمکو تحریر کیا جاتا ہی آگاہ ہو کہ
یہ محبت نامہ میری طرف سے بنام تمھارے اس غرض سے تحریر کیا جاتا ہی کہ تمکو معلوم ہو کہ مین فرزند ہون
خداوند زہرد کا اور نبیرہ ہون خداوند لقا کا کہ جو قبل میری خدائی کے خدا تھے تمام عالم کے جن کے
قبضہ مین اٹھارہ ہزار ملک باختر تھے جو کہ سبابل مین قیطولون پر خدائی کرتے تھے جنھون نے بہشت
و دوزخ دنیا پر بھی علاوہ آسمان کے بنائی تھی جن کے پاس چوسنٹھ لاکھ کا لشکر تھا جو کہ برس روز کے
بعد بروز نوروز اپنا نور جمال خلائق کو دکھاتے تھے اور لوگ اُنکو سجدہ کرتے تھے جن کے گنج آب
ایسے چار مرسل تھے کہ جنکی سرکار مین اٹھارہ اٹھارہ لاکھ کا لشکر ہمہ وقت موجود رہتا تھا جن کا
گاؤ فلکی ایسا سرافیل تھا جسکی خدائی کے سب لوگ قائل تھے اور اسکی بندگی کرتے تھے وہ بھی سب کا
خدا تھا اُسنے یہ زمین و آسمان شجر و حجر جن و بشر دیو و پری پیدا کیے اُسنے یہ آفتاب و ماہتاب و دیگر

ستارے و ہوا و ابر و دریا کوہ و صحرا خلق کیے یہ آفتاب کہ جسکی تم پرستش کرتے ہو اور اپنا خدا جانتے ہو
یہ بھی اُسی کا خلق کیا ہوا ہی اور یہ جو کچھ تمنے شعبدہ کر رکھا ہی مجھپر بخوبی ظاہر ہی کہ یہ سب سحر و ساحری
کا ہی مین نے سُنا ہی کہ تم نے لقا کی کہ اتنا بڑا خدا تھا کہ جسکا مین نبیرہ جو کہ اسوقت خدا ہون موجود
ہی بہت مذمت کی ہی یہان تک تو غنیمت تھا کہ تمنے اور خدایان باطل کی مثل نمرود و شداد اور
زیر جدر شاہ وغیرہ کے مذمت کی بہت خوب کیا کہ وہ اسی قابل تھے اور خدا ے باطل تھے مگر یہ تمنے
اپنے حق مین بہت برا کیا کہ زمرد و لقا کی مذمت کی جو کہ خدا ے برحق و خالق ہیجدہ ہزار ملک باخبر
تھے اور جن کے یہ سب بندے ہین اور یہ تمام عالم پیدا کیے ہوے ہین مین یہ تمسے سوال کرتا ہون کہ اس
گمراہی سے کیا حاصل ہی تم خیال کرلو کہ یہ مذہب جو کہ تم رکھتے ہو اور آجکل ترقی پذیر ہی یہ کبھی اور
بھی جاری ہوا تھا کہ اب جاری ہوا ہی زمانہ سابق مین جبکہ میرے دادا لقا کی خدائی کا زمانہ تھا تو ایرج
جو کہ نبیرہ تھا صاحبقران کا وہ اغوا کرنے کو عمرو کے کہنے سے اور اُسکی عیاری سے یہ ایک شعبدہ
کر کے آیا تھا کہ ایک لشکر کثیر اپنے ہمراہ رکھتا تھا اور عمرو خود قطب بنا تھا اور اُسنے اپنے کو نائب آفتاب
بنایا تھا یہ صرف اسلیے تھا کہ اُس سے حمزہ سے کسی امر پر بگاڑ ہوگیا تھا تو وہ یہ مذہب ایجاد کر کے
اور ایرج کو صاحبقران بنا کر لایا تھا اور مقابلہ کرایا تھا اُسی زمانہ مین اُسکے لڑکے چالاک نے
عیاری کر کے اُسکو ظاہر کیا اور وہ لشکر ایرج سے چلا گیا ایرج بہت عرصہ تک صاحبقران سے
لڑا کیا آخر کو مرید ہوگیا تب وہ مذہب اُس دن سے جاتا رہا اُسی زمانہ مین یہ مذہب رہا اسکے
ثبوت مین یہ بات ہی کہ وہی عیار اور ایک مذہب ایجاد کر کے آیا تھا کہ لڑکا بچا تھا صاحبقران کا جو کہ
وارث تھا اسکو بھی صاحبقران بنا کے اور ایک مذہب آب پرستی ایجاد کر کے آیا تھا وہ بھی کوئی
اصل نہین رکھتا تھا وہ مذہب اُسی زمانہ مین برباد ہوا پس یہ سب مذہب برباد ہوے اُس دن سے
نہ جاری ہوئے مگر اب بعد کئی برس کے پھر یہ مذہب اب جاری ہوا ہی خاص کر سُنا گیا ہی کہ تم نے
مشہور کیا ہی کہ مین نائب خداوند و فرزند خداوند ہون ای برادر مین یہ سوال کرتا ہون کہ جو کہ ایک
بیحس و حرکت چیز ہو وہ کیونکر دعوی خدائی کر سکتی ہی پس تمکو لازم ہی کہ اپنی عقل سے دریافت کرو کہ ہمارا
خدا کون ہی جہان تک عقل کو اپنی دوڑاؤ گے وہان تک سوائے لقا و زمرد و بابر دلت کے کسی کو اپنا
خدا نہ پاؤ گے پس ایسی صورت مین کیون اپنے کو گمراہ کرتے ہو اور اپنے ساتھ اور لوگون کو بھی اور یہ
مشہور کرنا کہ مین فرزند خداوند ہون یہ کون سی عقلی دلیل ہی کبھی بھی ایسا ہوا ہی کہ کسی خدا نے اپنی بندی
کو اپنے تصرف مین لیا ہو اُسکو اُنھین سے جو کہ اپنے واسطے خلق ہین فرصت کب ہوتی ہی اور کیا ضرورت
ہی کہ دنیا پر آکر وہ بندی سے سلسلہ مواصلت کرے اور اُسکے بطن سے لڑکا پیدا ہو اسکو اپنا نائب
کرے کیا اُسکو اور کوئی نہین میسر ہوتا تھا پس مین تمسے یہ کہتا ہون کہ تم اب میرے کہنے پر عمل کرو اور
یہ سب باطل پرستی ترک کرو اگر کوئی دلیل قوی رکھتے ہو تو آمدم بر سر مطلب یہ تو امر مذہب و مشرب کے
متعلق تھے اب مین ابھی توسن خامہ کو طرف میدان مدعا کے جولان کرتا ہون اُسمین چند مطلب ہین اول
یہ کہ میری غرض یہ ہی کہ مین نے صرف اس امر کو تھوڑی دیر کے لیے مان لیا کہ بیشک تمھارا مذہب ضرور حق
ہی اور آفتاب ہی خدا ہی اور تم حضور اُسکے فرزند اور نائب ہو اور مین بھی خدا ہون اور میرے خدا
ہونے مین کوئی امر ایسا نہین ہی کہ جس سے شک ظاہر ہو کوئی امر شک کا نہین ہی ہوگا نہ کبھی تھا نہ ہی پس

مین یہ چاہتا ہون کہ تمھاری بھی خدائی اور نیابت قائم رہے کیونکہ ایک عالم پر یہ روشن ہوچکا ہی کہ تم فرزند
خداوند آفتاب ہو اور تم نے اپنے مذہب کے ترقی دینے مین بہت کوشش کی ہی اور خوب خوب
عجائب وغرائب طیار کیے ہین پس مین یہ چاہتا ہون کہ یہ امر ایسے طور سے رہے کہ ایک جانب تم خدائی
کرو اور ایک سمت مین نصف عالم مین تمھاری خدائی کا ڈنکا بجے نصف مین مین نہ مین تمھاری طرف
کے لوگون کو اس امر پر رغبت دلاؤن کہ وہ میری طرف رجوع کرین نہ تم میرے بندون کو اپنی طرف بلاؤ
اور ہم اور تم اُن بندگان خدائی سے جنکو لقا کے باختر نے پیدا کیا ہی اور حد سے زیادہ قوت دی ہی
جنکی موت خلق کرنا بھول گئے تھے یعنے اہل اسلام سے مقابلہ کرین اُنکے تباہ و برباد کرنے کی کوشش
کرین جب مین اور تم ایک دل ہوکر اور کمر ہمت کو مستحکم کس کر اُنسے مقابلہ کرین گے تو یقین کلی ہی کہ وہ
برباد ہونگے کیونکہ بقول شاعر ؎ دو دل یک شود بشکند کوہ را ٭ پراگندگی آرد انبوہ را ٭ جب وہ لوگ
برباد ہوجائین گے اور ہم تم رہ جاینگے اُسوقت نصف نصف عالم پر قبضہ کر لینگے اگر یہ لوگ برباد نہوے
تو یاد رکھو کہ نہ تمکو ترقی ہوگی نہ مجکو نہ یہ ہوگا کہ ہم اور تم اپنی خدائی کو ترقی دے سکین کیونکہ یہ وہ لوگ
ہین کہ جن کے سبب سے خداوند لقا و خداوند زہر دہشت کو تشریف لیگئے اور ان لوگون نے
بڑے بڑے شاہون کو ایک آن مین شکست دی اور اُنکے ملکون پر قبضہ کر لیا انکے ہاتھ سے دونون
خداوند پریشان ہوکر شہر بشہر و دیار بدیار تباہ پھرے اور آخر کو بہشت مین چلے گئے گو ممکن تھا کہ وہ انکو
تباہ کرتے اور خاک سیاہ کردیتے مگر وہ لوگ کریم تھے وہ یہ خیال کرتے تھے کہ عدل کے خلاف ہی کہ
اسقدر بندون کو برباد کرون دوسرے اُن کو بھی اُن بندون سے محبت ہوگئی تھی وہ بسبب محبت کے
اُنکے تباہ کرنے کے درپے نہوئے اور اپنے اوپر اُنکے ظلم و بدعت کو گوارا کیا اور ہمیشہ پریشان
رہے اور تباہ پھرے مگر اُنکو قتل و غارت نہین کیا مگر وہ لوگ تو رحیم تھے گو مین بھی رحیم ہون
اور رحم میری ذات مین ہی مگر وہ بندے خدا کے نادید کے ماننے والے بہت مغرور ہو گئے ہین
پس مین مثل اُنکے تو ہون نہین کہ محبت مین اپنے کو تباہ کرون اور پریشان ہون پس مین نے اُنکے
غارت کرنے کا قصد مصمم کر لیا ہی اور اُنکے ایک ملک پر قبضہ بھی کر لیا ہی جو کہ بہت بڑا ملک تھا پس
میری یہ خواہش ہی کہ میرے اور تمھارے سلسلۂ محبت و قرابت ہو اور دو خدائیان ایک ہو کر
مسلمانون سے مقابلہ کرین اور اُنکو شکست دین اور بعد اُنکے امن سے اپنی اپنی خدائی کو رواج
دین مین سبائل مین جاکر قبطول خدائی آراستہ کرون اور اُسی مقام سے جہان تک نصف عالم کی
حد ہو مین خدائی کرون اور بعد اُس حد کے تمھاری خدائی شروع ہو نصف پر تم قابض ہو یہ ایک
صورت سے ہو سکتا ہی وہ صورت یہ ہی کہ مین نے سنا ہی کہ ایک تمھاری ہمشیر ہی اور وہ بھی دختر
نیک اختر خداوند کی ہی اور حسن و جمال مین بے نظیر اور بیمثال ہی اور اسکی تصویر مابدولت کے پاس
ایک تقریب سے پہونچ گئی ہی اور مین اُس تصویر دلپذیر کو دیکھکر فریفتہ ہوگیا ہون اب بغیر اُسکے وصل کے
میرے دل کو قرار نہین ہی اور کسی ساعت دل کو چین نہین آتا ہی لہذا میری یہ خواہش ہی کہ اس مشتری
آسمان خدائی کو مجھ آفتاب خدائی کے ہمراہ منعقد کرو تاکہ سلسلہ اتحاد فیما بین جاری ہو اور یہ ہو
نہین سکتا ہی کہ وہ بے شوہر رہے کوئی نہ کوئی اسکا شوہر ضرور ہوگا اور یہ دُر ناسفتہ ضرور کسی نہ کسی
کے رشتۂ زوجیت مین جاے گی خیال کرنے کا مقام ہی کہ مجھ ایسا شخص تمسے خود اس امر کی درخواست کرے

جو کہ خود خداوند ہو اور خاندان خداوندی سے ہو یہ امر تو تمھارے فخر کرنے کا ہی کہ تمھارے خاندان مین
خدائی آتی ہی اور دو خدائیان ایک ہوئی جاتی ہین خیال تو کرو کہ جب کہ میرے تمھارے سلسلۂ
قرابت ہو جاے گا تو اُسوقت مین تمکو یہ خیال ہو گا کہ مین کوئی ایسا امر نہ کرون کہ انکی عزت کے خلاف
ہو اور مجکو یہ خیال ہوگا کہ مین بھی کوئی امر خلاف انکی شان کے نہ کرون بس خوب طور سے سمجھے کی خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے
دو میری راے مین تو یہ امر ضرور ہی اور مین یقین کرتا ہون کہ تمکو بھی ضرور منظور ہو گا کیونکہ اس امر سے خدائیون
کو ترقی ہوگی تو کیا خوشی کی بات ہی کہ خدائی خاندان مین آتی ہی جبکہ ایک زمانہ سے ہی یہ کتنی بڑی
بات ہی کہ دو خدا ایک ہوے جاتے ہین باہم کا سلسلۂ پرخاش دفع ہو جاتا ہی یہ تو وہ مثل ہوئی کہ گویا
قند مکرر ہو گیا کہ دو خدا ایک ہوگئے اس تقریب سے یہ ہوگا کہ ہم اور تم یک روح دو قالب ہونگے جب تمپر
کوئی آفت آئیگی تو ہم تمھاری مدد کرینگے اور جب ہمپر کوئی بلا نازل ہوگی تم مدد کروگے کبھی تم زمین کا بندوبست
کرنا کبھی ہم کبھی تم آسمان کا انتظام کرنا کبھی ہم جب دو راے ایک ہونگی تو خوب ترقی ہوگی تصور تو کرو
کہ لوگ کس قدر تمھاری اور تمھاری ہمشیرہ کی عزت کرینگے اس خیال سے کہ یہ نازنین دختر خداوند
ہی ہمشیر نائب خداوند ہی اُسپر یہ طرہ ہوا کہ زوجۂ خداوند ہوئی اور جو خداوندی ہی ترقی عزت و توقیر
ہوتی گئی ہر ایک کی نگاہ مین ازدیاد آبرو ہوئی لوگ یہ خیال کرینگے کہ انکی عزت کرنی ضرور ہی کہ انکے یہان
دو خدائیان ہین باپ بھی انکا خدا ہی اور شوہر بھی خدا ہی اور لوگ تمھاری بھی عزت اس سبب سے زیادہ
کرینگے کہ ایک تو تم فرزند خدا ہو دوسرے نائب خداوند تیسرے مجھ ایسا خداوند تمھارا بہنوئی ہوگا کہ جسکے
خاندان مین پشت در پشت خدائی چلی آتی ہی اور تمھارے یہان تو پہلی پشت ہی ابھی لوگون کو اچھی طرح سے یقین نہین ہوتا
ہی جب یہ سلسلہ ہوگا تو اسوقت سب کو یقین ہو جاے گا کہ ضرور انکی خدائی درست ہی کیونکہ باہم خداؤن
مین سلسلۂ قرابت ہو گیا اگر یہ خدا نہوتے تو کیون نبیرہ خداوند جو کہ اسوقت خاندانی خداوند ہین اور خود
بھی خداوند ہین یہ قرابت جاری کرتے یہ فایدے ہین یہ بھی خیال کرو کہ جو لڑکا کہ اس نازنین کے بطن
سے پیدا ہوگا وہ بڑا صاحب عزت و حسب و نسب کا درست ہوگا اُسکے برابر کوئی نہوگا کیونکہ اسکا باپ
بھی خداوند ہوگا مان دختر خداوند ماموں نائب خداوند یہ امر ہوگا کہ وہ لڑکا نواسہ ہوگا خداوند کا پوتا ہوگا
خداوند کا اُسکی عزت کی کون برابری کر سکتا ہی جاے فخر و افتخار ہی کہ مجھ ایسا بہنوئی تمکو بہم پہنچیگا دوسرے مین
حسن مین بھی اپنا مثل نہین رکھتا ہون ایسی حور وش کو مجھ ایسا حسین شوہر زیبا ہی اور ابھی مین نوجوان
بھی ہون اور مین نے اپنی شادی بھی ابھی تک نہین کی ہی کیونکہ میری زوجیت کے قابل کوئی نہین تھا مین یہ
خیال کرتا تھا کوئی خاندان اعلے ہو تو مین سلسلۂ قرابت کرون بس میرے خیال کے موافق یہ خاندان ہی
اور جیسی مین حسین نازنین چاہتا تھا ویسی حسین تمھاری بہن ہی تمکو لازم ہی کہ میری تحریر پر عمل کرو اور اپنی ہمشیرہ
کو عروس بنا کر اور محافہ مین سوار کر کے میرے پہلوان قدرت کے ہمراہ کر دو جو کہ نامہ لیکر آیا ہی اور نام
اُسکا سلیم شیر صولت ہی وہ بحفاظت تمام محافہ میرے پاس پہونچا دیگا مین اپنے طریقہ کے موافق اس سے
عقد کرونگا اگر اسکے خلاف کروگے اور اس امر پر نہ خیال کروگے کہ دونون خدائیان ایک ہون تو یہ
خیال کر لو کہ مین لشکر کثیر لیکر آؤنگا اور مقابلہ کر کے اپنی معشوقہ کو تمسے حاصل کرونگا اسوقت یہ امر
ہوگا کہ تمھاری خدائی برباد ہوگی اور کم عزتی کا سامنا ہوگا کیونکہ مین تو خاندانی خداوند ہون میرے باپ دادا
خدائی کرتے آئے ہین سب میرے شریک ہونگے کوئی تمھاری شرکت نہین کریگا بیکار کو خدائی
برباد ہوگی میری بے عزتی کا سامنا ہوگا کیونکہ مجکو اس نازنین کے فراق کی تاب نہین ہی مین ضرور نہ

لشکر کشی کرونگا اور جب مین براے مقابلہ اپنے مقام سے حرکت کرونگا تو اسوقت زمین و آسمان کو زلزلہ سا ہوگا اور تمام کوہ و دشت مین تہلکہ پڑجاے گا میرے ہمراہ وہ لشکر جرار ہی کہ جسکی تلوار کی پناہ نہین ہی اگر ایسا لشکر نہوتا تو مین کیون خداے نادیدہ کی پرستارون سے مقابلہ کرتا اور آپنے امید مقابلہ رکھتا یہ دل اور جگر سواے میرے کسی کا نہین ہی کہ جو ایسے بہادرون سے مقابلہ پر آمادہ ہوا ہو کہ جن کی تلوار سے تمام عالم مین سکے پڑے ہوے ہین ان سے قصد مقابلہ رکھتا ہون پس مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اگر تم خلاف میری تحریر کے کروگے تو یہ یاد رکھو کہ مین اہل اسلام کیطرف جانے کو ملتوی کرونگا اور تمپر لشکر کشی کرکے آؤنگا اور تمام اقلیم خورشید یہ کو مثل بادپایان سے برباد کرونگا اور اس وقت کوئی خدائی کا پاس نہ کرونگا اور اپنی معشوقہ کو ضرور حاصل کرونگا اسوقت یہ امر بہ صلح یون سطے ہوتا ہی کہ تم اسکا عقد میرے ہمراہ کر دو تم بھی خدائی کرو مین بھی اسوقت یہ ہوگا کہ جب مین مقابلہ کرکے حاصل کرونگا تو اسوقت یا تو تم میرا مذہب قبول کروگے اور مجکو سجدہ کروگے یا اپنے قتل پر آمادہ ہوگے یہ کارخانہ خدائی بالکل نیست و نابود ہوجاینگے اور ذلت فاش حاصل ہوگی اسوقت مین یہ نہ کرونگا کہ تمکو برابر خدائی پہ رہنے دون اور نصف نصف عالم پر قبضہ میرا اور تمہارا رہے یہ امر تو نیہ پر ہی مگر اسے پر نہین بموجب مصرعہ ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند بموجب این مثل جسکی تیغ اسکی دیگ + مین قبل سے سمجہاے دیتا ہون دیکھو ذرا سمجھ بوجھکر جواب تحریر کرنا جہان تک ممکن ہو میرے کہنے کو نہ ٹالنا اگر اپنی ترقی اقبال و دولت کے خواستگار ہو ورنہ تمکو اختیار ہے دیکھو بہکانے پر کسی کے نہ آنا ورنہ خراب ہوگے عقل سے کام لینا مین اب اس جواب کے بعد نامہ نہین تحریر کرونگا اور لشکر کشی کرونگا مجکو جو کچھ کہنا اور سننا تھا مین نے اس نامہ مین تحریر کردیا اور ان چند اشعار پر اپنے نامہ کو ختم کرتا ہون یہ اشعار بھی بطور نصیحت کے ہین آیندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہے جو میرا کام تھا وہ مین کرچکا مجکو عشق مین اس نازنین کے ہوش اپنے تن بدن کا نہین یہ اشعار تمکو مین بموجب اپنی راے کے تحریر کرتا ہون اور خیال کرتا ہون کہ ضرور میری تحریر پر عمل کروگے ورنہ خراب اور برباد ہوگے نظم

مزن پنجہ با شیر جنگ آزماے
حذر کن ز خشم جگر جوش من
تو در رخنہ باشی دلیری مکن
زخاکے کہ بر آسمان افگنی
شود عاصی اندر خداوند خویش
سف لشکرت گر شود دشمنم
ہمین گومیت باز گویم ہمین

اگر نہ جہانت و ہم گوش ہیچ
بباش ایمن از خواب خرگوش من
بجائے میاور کہ جنبم ز جاے
سر و چشم خود را زیان افگنی
چرا تی مکن گرچہ ہستی دلیر
اگر کوہ آہن بود بشکنم
مست انچہ حق بود گفتم تمام

الا ای طفل ناپختہ و خام راے
کہ دانی تو ہیچی و کمتر ز ہیچ
مزن رخنہ در خاندان کہن
مدار و دریشہ بر پیل پاے
خداوند ملکم بہ پیوند خویش
منہ پاے گستاخ در کام شیر
مجنبان مرا تا نہ جنبد زمین
تو دانی دگر بعد ازین والسلام

جب نامہ تمام ہوا اور تمام اہل دربار نے سنا اور معلوم ہوا کہ یہ نامہ ارژنگ بن زمرد بن لقا کا ہی کیونکہ عبارت مین تو اسنے کسی مقام پر اپنا نام نہین تحریر کیا تھا بعد ختم نامہ یہ تحریر کیا تھا کہ این نامہ محبت شمامہ از طرف خداوند ارژنگ بنام برجیس آفتاب پرست نائب خداوند آفتاب بس ہر ایک کو حیرت ہوئی کہ اسنے یہ کیا خرافات نامہ مین تحریر کیا ہی اور یہ کلام کسکے نسبت تحریر کیے ہین کیا اسکو جنون ہوگیا ہی لقا کی خدائی برباد ہوئی زمرد کی خدائی نابود ہوئی یہ ارژنگ کون کیہ ہی

ہی کہ جو اپنے کو خدا تصور کرتا ہی کیا اسکو خبط ہوا ہی یہ ایک بادشاہ کی لڑکی کے بطن سے ہی کہ جسکے حسب نسب
کا کچھ حال نہین معلوم اور زمرد اور لقا دونون خداے باطل تھے انکی خدائی کب درست تھی
اگر خدا ہوتے تو یون بھاگتے پھرتے اور یون ہر ایک کے دامن مین جا کر پناہ لیتے اور وہان
بھی پناہ نہ ملتی اور اہل اسلام کا ایک موے زہار بھی نہ کم کر سکتے یہ بالکل خلاف عقل ہی ہمارے
نزدیک تو ارژنگ کو خبط ہو گیا ہی لو اور سنیئے کہ خداوندزادی لوز خالص پر فریفتہ ہوے
ہین اس گدھے کو کیا ہوا یہ تو وہ مثل ہوئی کہ کجا زاغ سیاہ اور کجا بلبل ہزار داستان
کہان خار کہان گل اہل دربار مین تو باہم باشارے یہ کلام ہونے لگے کہ ارژنگ کی ضرور شامت
آئی ہی ایسی اپنے کلام نافرجام کی سزا پاے گا کہ تمام عمر یاد کرے گا اور یہ عشق سب تلے کے رستے
نکلجاے گا یہ عشق ناجنس بزور تلوار اترے گا اور ایسا ذلیل ہو گا کہ پھر کبھی عشق کا نام نہ لیگا کیونکہ
مارے کے روبرو بھوت بھی بھاگتا ہی اسکی بھی یہ لیاقت ہی کہ ہمارے اوپر لشکرکشی کرکے آئے اگر آئے
بھی تو وہ سزا پاے کہ یاد کرے اہل دربار تو یہ اشارے کر رہے ہین ادھر برجیس نے جو یہ نامہ
سنا اور معلوم ہوا کہ میری بہن کی درخواست کی ہی اور بہت مزخرفات بکا ہی بہت غصہ آیا ایک دود غلیظ
تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر گذر گیا فرط غیظ سے مانند بید کے کانپنے لگا تمام جسم کے بال مثل
خار سیاہی کے کھڑے ہو گئے حالت غیظ مین بڑے زور سے کہا کہ او افریق اندر حجاب قدرت
کے آ اور اس نامہ کو بھی لیتا آ اور دبیر سے کہ قلم و کاغذ ہاتھ مین لیکر بیٹھے جو مین کہون وہ
جواب تحریر کرے ادھر دبیر نے قصد کیا کہ کچھ تعریف آفتاب و نایب آفتاب کی بیان کرے
کیونکہ اسنے اقرار کیا تھا کہ مین بعد ختم نامہ بھی تعریف کرونگا یہ جو حالت اسنے دیکھی اور صداے
غیظ آلود سنی وہ بھی کانپ کر دم بخود ہو گیا پس افریق اپنے مقام پر سے اٹھا اور نامہ دبیر کے
ہاتھ سے لیکر لرزتا ہوا کانپتا ہوا اندر حجاب قدرت کے گیا اور دونون ہاتھون پر نامہ رکھکر کہا کہ یہ
نامہ حاضر ہی برجیس نے بہ صداے غیظ کہا کہ اس نامہ کو چاک کر ڈال پس افریق نے فوراً
اس نامہ کو چاک کیا اور ریزہ ریزہ کر ڈالا برجیس نے کہا کہ یہ نامہ چاک شدہ ایک چوبدار
کو دے کہ وہ لیجاے اور اس نامہ بر کو دے کہ جو پہلوان قدرت بنکے آیا ہی اور کہے کہ یہ
حکم ہی نایب خداوند کا کہ اسکی بتی بنا کر اپنے مقام مبرز مین رکھ لو تاکہ بحفاظت تمام رہے اور
یہان سے لیجا کر اپنے خداوند کے مقام مقصود مین رکھ دینا اور یہ کہنا کہ یہ تحفہ تمکو عوض مین اس
نازنین کے دیا گیا ہی کہ تم اسکے قابل تھے اور میری طرف سے جواب یہ تحریر کیا جاے کہ او گبر
ناہنجار او کندۂ ناتراش او عقل سے بے بہرہ او بیوقوف ازلی و ابدی ذرا گوش ہوش سے
سن اور پنبۂ غفلت کو اپنے کانون سے نکال ارے چھوٹا منہ بڑی بات تیری بھی یہ لیاقت ہی
کہ تو خدائی کا دعوے کرے او فراریون کے فراری اور فراری ابن فراری تو انھین فراریون
کا نطفہ ناتحقیق ہی جو کہ ہمیشہ اہل اسلام سے بھاگا کیے ہین اور انکی تلوار کے روبرو کبھی نہین
ٹھہرے ہر ایک کے پاس پناہ لی مگر پناہ نہ ملی آخر کو اہل اسلام کی تیغ شمشیر کے لقمہ ہوے
اور اپنے مقام اصلی کو پہونچے تو کیا ہمپر لشکرکشی کرکے آئیگا اور آوے گا تو ہماری تلوار
کی تاب نہ لائیگا مثل اپنے باپ دادا کے بھاگیگا جیسے وہ ہمیشہ اہل اسلام سے بھاگتے تھے
ارے وہ کب خدا تھے جو تو خدا بنا ہی جیسا انھون نے دعوے باطل کیا ویسی سزا پائی

اپنے کردار کو پہونچے خداوند نے تو اُنکو پیدا کیا اور دولت و حشمت دی وہ اُسپر مغرور ہوئے
اور دعوے خدائی کر بیٹھے ارے تونے کیا یہ نہین سنا ہی کسی شاعر کا شعر ہی جسکا یہ ایک
مصرعہ اُنکے حسب حال ہی ع اُنھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے + تو ہماری کیا برابری
کرے گا بس اپنی حد سے باہر قدم نہ رکھو اپنی حد مین رہو اب وہ زمانہ گذر گیا کہ تمھاری خدائی
تھی لوگ تمکو خدائی مانتے تھے اب وہ زمانہ ہی کہ خداے اصلی نے نزول کیا ہی اور مجھکو اپنا نائب
کیا ہی اب آفتاب کا زمانہ ہی کہ جو سب کا خدا ہی ایسا دین روشن کب کسی کا ہوگا یہ جو تونے تحریر
کیا ہی کہ آفتاب ایک بندہ لقا کا ہی اور اُسی کا پیدا کیا ہوا ہی اور وہ بے حس چیز ہی وہ کیا خدائی
کرے گا اور یہ کس وقت ہوا ہی کہ خداوند نے اپنی بندی سے ساتھ مواصلت کی ہو کہ اُن کو
اُنھین سے فرصت نہین ہی جو کہ اُنھون نے اپنے واسطے خلق کی ہین ارے نادان یہ کوئی امر
تعجب کا نہین ہی یہ راز و اسرار خداوندی ہین کہ جو امر جی مین آیا وہ کیا یہ ہی جی مین آیا کہ اُنھون نے
ایک بندی ایسی پیدا کی کہ جسکا ثانی کوئی نہ تھا اور پھر اسکو اپنے تصرف مین لائے اُس سے
مین پیدا ہوا اور مجھکو اپنا نائب کیا وہ قدرت نمائی دکھلائی کہ جو تیرے باپ دادا نے کبھی
نہ دکھائی ہوگی وہ وہ عجائبات و نادرات خلق کئے کہ جنکے دیکھنے سے اُنکی قدرت ظاہر
ہوتی ہی ارے ادبیر توقف یہ وہی خداوند ہین جو زمانہ سابق مین ظاہر ہوے تھے جن کا تو خود
قائل ہی کہ خواجہ عمرو عیار ایرج کو صاحبقران بنا کر لائے تھے اور ایرج کا یہی مذہب
تھا اُسوقت مین خداوند نے اپنے کو اُس پردے مین ظاہر کیا تھا کہ دیکھین کون کون یہ مذہب
قبول کرتا ہی اُسوقت تیرا دادا ایرج پاس پناہ لیکر گیا تھا اور یہ اقرار کیا تھا کہ جب آپ صاحبقران
کو زیر کرینگے تو مین بھی آپ کا مذہب قبول کرونگا یہ کیسا خدا تھا کہ دوسرون کا مذہب قبول کرنے کو
کہتا تھا بلکہ اُسکو لازم تھا کہ وہ اپنی طرف بلاتا اور اپنے دین اور اپنے بندگی کی ہدایت کرتا اُسنے
جو ایرج کو زبردست دیکھا فوراً اسکا شریک ہو گیا چونکہ ایرج نے غرور کیا اور اپنی قوت پر ناز
کیا جیسے کہ اہل اسلام نے کہ جنکو خداوند نے سب کی سرکوبی کے لیے پیدا کیا تھا اُنھون نے
غرور کرکے خداے نادیدہ کی بندگی شروع کر دی گو کہ یہ ممکن تھا کہ خداوند اُنکو تباہ کر سکتے تھے
مگر اُن کو تو ان سب کی سرکوبی منظور تھی جو اُنھون نے کہا اُسکو گوارا کیا اور سب مذہب اُنکے ہاتھ سے
نابود کرائے اُنکی سرکوبی کے لیے ایرج کو اُنھین کے خاندان سے پیدا کیا وہ کچھ دنون تو
راہ راست پر رہا بعد کچھ عرصہ کے مثل اُنکے مغرور ہو گیا پس خداوند نے اُسکو اُنکے ہاتھ سے زیر
کرا کے اُنھین کا شریک کیا اور خود خاموش ہو رہے کہ اُنکو خوب سی قوت بہم کر لینے دو اُسکے
بعد تو مین سزا دونگا بس اب اُنکی سزا کے لیے اپنے کو ظاہر کیا علاوہ اُنکے اور جو مذہب ہین
سب برباد ہونگے اب وہی زمانہ ہی لہذا اب مین نائب خداوند ہون کیون اپنی دولت کی تباہی
اور اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ تو آپ آکر مجھکو سجدہ کر ورنہ یاد رکھو
کہ وہ حال کرونگا کہ تیرے حال زار پر مرغان ہوا و ماہیان دریا رحم کھائینگے اور مجکو ترس
نہ آئیگا تو میرا شریک ہو کر کیا اہل اسلام سے مقابلہ کرے گا مین ایسے فراری کو اپنا شریک
نہین کرتا ہون تیری شرکت میری بدنامی کا سبب ہی اور تیری عزت کا باعث بلکہ تو فخر و افتخار
کر کہ مین نے تجکو مرتبہ بادشاہی کا دیا ہی اگر ہم مرتبہ نہ دیتے تو تو بھلا اس مرتبہ کو پہونچ سکتا

یہ شعر تیرے حسب حال ہے ع پرستار زادہ نیاید بکار ÷ اگرچہ بود زادہ شہریار ÷ دیگر عاقبت گرگ زادہ
گرگ شود ÷ گرچہ با آدمی بزرگ شود ÷ ارے تو اپنی اصلیت کی طرف رجوع ہوا نہ ارے آدمی
کو آدمیت لازم ہے بقول شاعر ع آدمی را آدمیت لازم است ÷ عود را گر بو نباشد ہیزم است ÷ ارے
تیری بھی یہ لیاقت ہے کہ تیرے ساتھ نور خالص کا عقد کیا جاے کجا تو اور کجا یہ بت رعنا آدمی کو لازم ہے
کہ اپنی لیاقت کے موافق بات اپنے منہ سے کہے حد سے باہر قدم نہ رکھے ورنہ اسکی سزا پائیگا بموجب
اس مثل کہ کوا اپنی چال چلتے چلتے ہنس کی چال چلا اب جو بھولتا ہے تو اپنی بھی چال بھولا اور ہنس
کی بھی لگا بس کھیت بیٹھا سے نے تو کہیں ایسا نہو کہ بادشاہت سے خدائی کا دعوے کیا اسپر بھی
اکتفا نہ کی اور خدا زادی سے منسوب ہونے کی خواہش کی اگر ایسی بلند پروازیاں ہونگی تو تیری
بربیخ کیجاے گی سب یہ بلند پروازیاں بھول جاؤگے یہ تو بتاؤ تمنے یا تمھارے باپ نے
یا دادا نے دعوے خدائی کرنے کے کونسی قدرت نمائی کی اور کونسا کام ایسا کیا کہ جس سے
یہ ثابت ہو کہ تم خدا ہو بموجب شعر ع تو کار زمین را نکو ساختی ÷ کہ بر آسمان نیز پرداختی ÷ ہمارا تو
قول اسپر ہے کہ ہم ہمیں ہیں اور تو تو ہی اگر لاکھ مقابلہ کرے گا تو کیا ہوگا آپ ہی منہ کی کھاے گا اور
ایسی سزا پاے گا کہ تمام عمر یاد کرے گا یہ شعر تو نے شاید نہیں سنا ہے ع گر خار لاے رنگ
مگر گل نہوئے گا ÷ کوا ہزار بولے پہ بلبل نہوے گا ÷ کوا لاکھ بلبل کی بولی بولے مگر وہ کوا ہی رہیگا
ارے ظالم کیوں میرے منہ لگتا ہے میں کبھی تیری حقیقت نہ سمجھونگا ارے جس زبان سے تو نے نور خالص
کا نام لیا ہے وہ زبان جل جاے گی یا جس نگاہ سے تو نے طرف تصویر نور خالص کے دیکھا ہے
اور نظر بد ڈالی ہے وہ آنکھ کور ہو جاے گی یہ یاد رکھنا کہ اگر اب تو نے نام لیا یا نگاہ بد سے
طرف اس تصویر کے دیکھا یاد رکھنا کہ میں فرشتہ قدرت کو روانہ کر کے تیری زبان اور آنکھیں
نکلوا لونگا کہ تو بالکل کورا اور بے زبان کا ہو جاے گا ارے وہ کسی نور خالص کے ہمراہ
منعقد ہوگی اب جب کہیں اور خداوند کوئی صورت پیدا کرینگے اور اسکو اپنے تصرف میں لائینگے
اور اس سے نور خالص پیدا ہوگا تو اسوقت یہ نور خالص اور وہ نور خالص ایک ہو گا نہ کہ تیرے
ساتھ تجھ ایسے گدھے کے لایق یہ نازنین ہے تیرے اوپر سواے خشت و کج کے اور کچھ بار نہیں
ہو سکتا ہے پس اب کبھی ایسی خواہش نہ کرنا اور میں تجکو نصیحت کرتا ہوں کہ اب اس نازنین کا
نام لینا نہ لشکر کشی کا ورنہ پچھتاے گا یہ مجکو یقین کلی ہے کہ یہ نصیحت تجھ کام نہ کرے گی بموجب
شعر ع پرتو نیکان نہ گیرد ہر کہ بنیادش بد است ÷ تربیت نا اہل را چون گردکان برگنبد است ÷
تو چکنا گھڑا ہے کہ جیسے اسپر پانی کی بوند پڑی پھسل گئی ویسی تیری بھی حالت ہے یہ جو کچھ تیری
شان میں کہا گیا تجکو اسکا خیال ہوگا بالکل نہیں ہنس کر ٹال دیگا اور پھر اپنی حرکتیں کرنے لگا جس
طور سے تیرے بزرگ کرتے تھے کہ انکو کیسی کیسی ذلتیں عمرو نے دیں مگر وہ اپنی حرکت
سے باز نہ آئے اسوقت تو کچھ عرصہ کے لیے وہ خفیف ہوئے جب وہ وقت گذر گیا پھر
وہ اپنی حرکتیں کرنے لگے کسی نے سچ کہا ہے کہ جو جسکی اصل ہوتی ہے وہ اسی پر جاتا ہے بقول
کسی مثل کے ع باپ پوت پرا پت گھوڑا ÷ بہت نہیں تو تھوڑا ہی تھوڑا ÷ دیگر لڑکا وہ ہی سعید ہے
جو قدم بقدم باپ کے ہو تجھ میں ساری حرکتیں اپنے باپ دادا کی ہیں اب میں کہانتک
نامہ کو طول دوں خلاصہ یہ کہ وہ نازنین تو تیرے ہاتھ نہ آے گی اور نہ ہم تیری لشکر کشی سے

توخوف کرتے ہین تو ایک مرتبہ نہین بلکہ لاکھ مرتبہ لشکر کشی کرکے آجب آئیگا شکست کھا کر جائیگا زک اُٹھائیگا
یہان یہ خوف نہین کہین خداوند بھی بندون سے ڈرتے ہین جو بندہ ہوگا وہ خود خوف کریگا
اگر ہم یونہین خوف کھا کھا کر ہر ایک کے کہنے پر عمل پر کرین تو پھر خدا کیسے ہم کبھی تیری لشکر کشی
سے نہین خائف ہین ایک ہمارا استون قدرت تیرے لیے کافی ہی جلبا کہ ہم تیرے انتظار
مین ہین اور دیکھتے ہین کہ تو کیسا جوانمرد اور بہادر ہی اور کیسا تیرا لشکر ہی اور کیا ہین آجکو اس
سخت کلامی کی سزا دون اگر غیرت رکھتا ہی تو تیرے لیے اسی قدر تحریر کافی ہی اگر غیرت نہین ہی
تو یہ بھی بیکار اور فضول ہی اور کیون مین اپنی زبان کو خراب کرون مین تو وہ رحمدل ہون
کہ کبھی کسیکو کچھ نہین کہتا ہون مگر تیری تحریر نے تمام تن بدن مین آگ لگا دی اُس غیظ مین یہ
یہ جواب تحریر کر اسکے روانہ کیا اور وہ تیرا نامہ جو کہ تو نے لکھا تھا چاک کیا ہوا اُسکے ہمراہ
ہی اُسکی تہی بہا کے اپنے مقام مبرزمین رکھ لے کیونکہ یہ اُس نازنین کے عوض مین تجکو تحفہ دیا گیا
ہی کہ تو اسی لائق ہے وہ نازنین تیرے قابل نہین ہی کیا کرون کہ مجکو تیرے حال زار پر
رحم آتا ہی ورنہ وہ عذاب نازل کرتا کہ تو کچھ دنون یاد کرتا اور پھر تیری خدائی کی قدرت
دیکھتا اور تیرے نامہ بر کا وہ حال کرتا کہ وہ بھی اس نامہ کو لیکر آنے کا مزا پاتا پھر کبھی ایسا
نامہ لیکر کہین نجاتا اور اُسکے پہلوان قدرت ہونے کی کیفیت دکھاتا کیا کرون کہ نامہ بر پر
کسی مذہب مین ظلم روا نہین ہی صرف اُسکے ہمراہیون کے ناک کان کاٹ کر تیرے پاس روانہ
کرتا ہون اگر وہ میرے کہنے پر عمل نہ کرینگے اُس حالت مین اگر عمل کیا تو خیر پس اے دبیر نامہ کو ختم کر
اور ایک پرچہ بنام نامہ بر اس مضمون کا تحریر کر کہ اے نامہ بر یہ نامہ چاک شدہ پہلے تو اپنے اُس
مقام مین رکھ لے اُسکے بعد یہان سے اپنے مالک کے پاس جانا تو اُسکو نکال کر دینا کہ وہ رکھ لے
کہ اس سے بہتر کوئی مقام نہین ہی اور ابھی یہان سے جلد جا تاخیر نہ کر ورنہ تیرے اور تیرے
ہمراہیون کے ناک وکان کاٹے جائینگے اس صورت سے تجکو اپنے ملک کی طرف واپس جانا ہوگا
اگر اسوقت نہ جائیگا اور کچھ عذر درپیش لائیگا تو بڑی ذلت پائیگا اور مفت ندامت حاصل ہوگی
مین نے صرف اس بات کا پاس کیا ہی کہ تو نامہ بر ہی ورنہ ایسی سزائے سخت ملتی کہ تمام عمر یاد کرتا اگر
میرے حکم کے خلاف کیا تو بیشک سزا قرار واقعی دیجائیگی آیندہ تجکو اختیار ہی والسلام یہ جو مضمون دونون
نامون کا بہ صحیں نے بیان کیا دبیر نے فوراً لکھکر پیش کیا حکم صادر ہوا کہ لفافہ کر کے دے دو کہ
پھر دار لیجائے اور اب کوئی نامہ بر کے پاس نجائے اور مریخ قدرت کے نام حکم جاری کیا جاتا
ہی کہ وہ اسی وقت بیس ہزار سوار جرار اپنے ہمراہ لیکر اُس مقام پر جائے اگر نامہ بر اسیوقت اپنا
سامان سفر درست کر کے شہر سے نکلجائے تو خیر ورنہ اُسکے اور اُسکے ہمراہیون کی ناک اور کان
کاٹ کر اُن کے گلون مین ڈال کر شہر سے نکال دے اگر وہ کچھ فساد کرین تو گرفتار کر کے بدولت
کے روبرو پیش کرے مین ابھی دربار برخاست نہین کرونگا جب تک یہ خبر نہ آلیگی کہ وہ نامہ بر
یہان سے چلا گیا یا جس طور سے مین نے حکم دیا تھا اُسپر عمل کیا گیا یہ حکم سُنکے اہل دربار کانپ گئے
بدن مین رعشہ آگیا اور اپنے اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ آج نائب خداوند کو بڑا غصہ ہی
پس اُسی وقت دبیر نے دونون نامے طیار کیے اور افرلق نے نکل کر وہ نامہ چاک شدہ اور
وہ دونون نامے دیے اور کہا کہ یہ نامے اُسی نامہ بر کو دے اور زبانی یہ کہنا کہ حکم ہی کہ ابھی شہر

خالی کردو ورنہ مریخ قدرت آکے تمکو سزا دیگا اور تمھاری ناک و کان کاٹ ڈالیگا اور کہا کہ اپنے
مالک سے کہنا کہ تو شوق سے برائے مقابلہ آ ہم موجود ہین یہی نامہ کا جواب ہی اور یہی مضمون نامہ
مین بھی تحریر ہی اور کہدینا کہ اگر ابکی وہ نامہ لکھے اور کسی کو اس نامہ کو لیکر جاویتو تم نامہ لیکر
نہ آنا ورنہ ہرگز ہرگز تمھارا پاس ابکی نہ کیا جائے گا فوراً سر کاٹ کر در قلعہ پر آویزان کیا جائے گا
آیندہ تمکو اختیار ہی وہ چوبدار نامہ لیکر طرف سلیم شیر صولت کے مقام قیام کے چلا اور یہان
دربار سے اٹھکر مریخ قدرت طرف اپنے لشکر کی چھاونی کے چلا کہ بیس ہزار سوار لیکر
ایلچی کی گوشمالی کے لیے جاؤن یہ تو ادھر کو چلا اور چوبدار ادھر یہان سُنیے کہ سلیم شیر صولت بیٹھا ہوا
اپنے ہمراہیون سے کہ رہا تھا کہ اگر جواب میرے خداوند کی مرضی کے موافق آیا تو خیر ورنہ
مین اسی مقام پر لڑکر جان دونگا تاکہ ان لوگون کو بھی معلوم ہو کہ کوئی ایلچی آیا تھا ہمراہیون نے کہا
کہ یہ کیا خیال ورہیات ہے اور آپ کو یہ حکم خداوند کا نہین ہی کہ تم میری مرضی کے خلاف
جواب نہ لانا بلکہ جو جواب ملے وہ لانا تو پھر کیا ضرورت ہی کہ بیکار کا فساد کیا جائے اور خداوند کو یہ
الزام ملے کہ ہمارے حکم کے خلاف کیا اُسکی سزا ملی وہ تو سرکار ایسی ہی کہ اگر سپاہی اپنی مرضی سے
لڑکر جان دیدے بجائے انعام کے الزام ملتا ہی اور یہ کہا جاتا ہی کہ ہم نے یہ حکم نہین دیا تھا کہ جو تم نے
کیا شاید اسوقت خلاف جواب ملے اور بعد کو کوئی صورت صلح کی نظر آئے اور اب جو فساد کرین
تو یہ نہ کہنے کو ہو کہ اگر تمھارا ایلچی نہ فساد کرتا تو ہم ضرور صلح کرتے اُسنے فساد کرکے ہماری طبیعت
کو برہم کر دیا اب ہم کبھی صلح نکرینگے یہ امر امین ہین یہ سنکے سلیم شیر صولت نے کہا کہ تمنے سچ کہا اور تمھاری
رائے بہت ٹھیک ہی جیسا جواب ملیگا مین لیکر چلا جاؤنگا یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ چوبدار آکر
پہونچا اُسنے پہلے تو وہ نامہ چاک شدہ دیا اور یہ کہا کہ یہ نامہ وہ ہی کہ جو تم لے کر آئے تھے جب وہ چوبدار
آیا تو سلیم حیران ہوا تھا کہ یہ چوبدار کہان کا ہی اور کس غرض سے آیا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو یہ دیکھا
کہ وہ چوبدار ہی خداوند کے یہان کا جو کہ خونخوار کے ہمراہ تھا پس اُسنے وہ نامہ دیکر کہا کہ یہ وہ نامہ
ہی جو آپ لائے تھے نائب خداوند نے غیظ مین آکر چاک کر ڈالا ہی اور کہا ہے کہ اسکی بتی بناکر
اپنے مقام مقصود مین رکھ لو کہ وہ مقام بہت حفاظت کا ہی اور فرمایا کہ اسی وقت ہمارا شہر
خالی کر دو اور اپنے مقام کی طرف کوچ کر دو ورنہ ہمارا مریخ قدرت ابھی آکر تمھاری اور تمھارے
ہمراہیون کی ناک و کان کاٹ کر شہر سے باہر نکال دے گا اور بڑی ذلت دیگا اور ایسی بُری
طرح پیش آئیگا کہ عمر بھر یاد کروگے آیندہ تمکو اختیار ہی اور یہ جواب نامہ ہی اور یہ پرچہ آپ کے
نام ہی مین مقام خداوند آپسے کہکر جاتا ہون میرے نزدیک یہی بہتر ہی بلکہ انسب ہی کہ آپ اسی وقت
یہان سے کوچ کر جائیے ورنہ بڑی خرابی ہوگی اور پھر کچھ آپ کے بنائے نہ بنیگی کیونکہ مریخ قدرت
چل چکے ہین اور اُنکو حکم مل چکا ہی کہ اگر وہ لوگ ایک پہر کے عرصہ مین شہر سے نہ نکل جائین اور
شہر نہ خالی کردین تو تم اُنکو عدول حکمی کی سزا دینا اور اُنکی ناک اور کان کاٹ کر اُنکو گوشمالی
دے کر اور اُن کے گلون مین ڈال کر یہان سے نکال دینا اور اگر وہ آمادۂ فساد ہون تو اُن کو
جہانتک ممکن ہو گرفتار کرنا ورنہ قتل کرنا پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا ہمکو کسی طرح کا خوف نہین ہی
وہ کیا گیدی ہی کہ جنکا ہمکو خوف ہو اور یہ کیا مال ہین اور اُنکی کیا اصلیت ہی جو ہم سے فساد کرینگے
یہ کہکر وہ چوبدار تو دونون نامے دے کر اپنے منصب کو ادا کرکے طرف اپنے دربار کے روانہ ہوا

ادھر سلیم شیر صولت نے وہ نامہ جو کہ اُسکے نام تھا چاک کرکے پڑھا تو وہی مضمون تھا پس اُسکا اُس نامہ کا پڑھنا تھا کہ ایک دود غلیظ اُسکے کاخ دماغ سے نکل گیا اور تمام تن بدن فرط غصہ سے کانپنے لگا اول تو اُسکو چوبدار کے کلام پر غصہ آیا اور غیرت کا تقاضا ہوا تھا کہ اُسی چوبدار کو قتل کردن مگر کچھ سوچ سمجھ کے اور خون کے گھونٹ پی کے رہ گیا تھا مگر اُس نامہ کو دیکھکر تاب ضبط باقی نرہی آنکھیں فرط غیظ سے لال ہوگئیں مثل خون کبوتر یا پیالہ شراب ارغوانی کے منھ سے کف جاری ہوا تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے موچھون کو تاؤ دینے لگا اور اپنے ہمراہیون کی طرف مخاطب ہوکر اور جھوم کر اور قبضۂ شمشیر آبدار کو چوم کر کہا کہ مین تو بغیر اب یہان سے جنگ کیے اور اپنی جان دیے خواہ اُسکی جان لیے ہرگز ہرگز نہ جاؤنگا وہ اپنے دل مین سوچا کیا ہے اور کیا خیال اُسکے دل مین جاگزین ہے مردان عالم کی شان مین یہ کلام جو کبھی آج تک گوش زد نہین ہوے ہین قلعہ کے اندر گھس کر اُنکو عین دربار مین قتل کرونگا یہ مقابلہ بھی یادگار عالم ہوگا ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہوگا کہ ایلچی نے بڑی جوانمردی اور جرات کی اور وہ جنگ عظیم کی کہ جو کبھی آج تک کسی ایلچی نے نہین کی میرا بھی نام مثل رستم و اسفندیار کے صفحۂ روزگار پر باقی رہیگا اور ہر ایک کلمۂ خیر کے ساتھ زبان پر جاری کریگا اے دلاورو ہم نے تم نے برسون اپنے مالک کا نمک کھایا ہے کچھ تو حق نمک ادا کرین یہی وقت نمک حلالی کا ہے کہ یہ شہر پرایا ہے اور ہزار ہا آدمی ہین اگر اسمین ہزارون کو قتل کیا تو بڑا ہی نام ہوگا ہر ایک ادنے اور اعلے یہی کہیگا کہ نامہ بر نے بڑا نام کیا ضرور مرد جری اور ذی ہمت تھا اے بھائیو یہی دن نام کا ہے اپنے مالک کے اوپر جان نثار کرو تمہارا بھی فسانہ مثل رستم و سام و اسفندیار وغیرہ کے صفحۂ روزگار پر تا قیام قیامت باقی رہیگا یہ وہ وقت ہے کہ اپنے مالک کے نام اپنی اپنی جان نثار کرو مردود اپنے دل مین کیا خیال کرتا ہے مثل عورتون کے قلعہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھا ہے کسی کو دربار مین نہین آنے دیتا ہے اسی خیال سے کہ شاید کوئی بگڑے دل آئے اور میری زبان سے کوئی حرف اُسکی شان کے خلاف نکل جائے وہ بگڑ جائے تو بڑی خرابی ہو دربار مین تلوار چلے نہ معلوم انجام کیا ہو اس سے یہ بہتر ہے کہ کسی کو اپنے دربار مین نہ آنے دو اور جو مزاج مین آئے حق مین بہادران جہان و پہلوانان جنگ زمانہ کے کہو اور جو جی مین آئے حکم جاری کردو یہ لوگ تو اُسکے سحر مین مبتلا ہین اور اُسکے غلام ہو رہے ہین یہان کوئی اُس مردود کا غلام نہین ہے یہ جو کلمے اُسنے زبان سے کہے بھلا یہ کان ایسے کلمے سننے کی کب تاب لا سکتے ہین جو بہادر ہین وہ تو کبھی سننے کے روادار نہونگے اور جو کہ نامرد ہین اس سے زیادہ سُن سکتے ہین بلکہ اُنکے کان و ناک بھی کٹ جائے تو وہ فخر تصور کرینگے یہان یہ کلمہ سنتے ہی آگ لگ گئی اب مین کب رکتا ہون بغیر اُسکو قتل کیے ہوئے اگر مین نے قلعہ مین گھس کر نہ قتل کیا تو اپنا نام سلیم شیر صولت نہ پایا یہ کہکر تلوار ٹیک کر اُٹھ کھڑا ہوا یہ حال دیکھکر جو سردار کہ اُسکے پاس تھے وہ بھی تلوارین ٹیک ٹیک اُٹھ کھڑے ہوے یہ کہتے ہوے کہ ہم آپ کے ساتھ ہین جو آپ کا حال وہ ہمارا حال جو آپ پر گذرے گا وہ ہمپر بھی گذر جائے گا واقعی اس مقابلہ مین نام ہوگا اور یہ مشہور خاص و عام ہوگا کہ دس ہزار آدمیون نے لاکھون مین شمشیر زنی کی بڑے دل و جگر کے یہ لوگ تھے اور اُس لشکر و اہل لشکر کو بھی معلوم ہوگا کہ یہ لوگ بڑے

بہادر ہین یقین ہی کہ جس قدر خداوند کے ہمراہ ہونگے ایسے ہی ہونگے اُنسے مقابلہ کرنا خلاف [illegible] اُسکو بھی
خوف ہوگا شاید اِن دباؤ مین کام نکلے اپنا نام ہو یہ کہتے ہوئے مُڑے اُسکے عقب مین بیٹے اُسکی یہ حالت ہی
چہرہ فرط غیظ سے لال ہی نور قہر و جلال ہی منھ سے کف جاری ہی غصہ طاری ہی بدن کے بال
کھڑے ہین شمشیر برہنہ ہاتھ مین ہی اُسکے عقب مین دس ہزار لشکر کے سردار ہین نامہ اُس مقام
پر پھینکدیا ہی وہ جواب نامہ بھی پڑا ہی اور نامہ چاک شدہ بھی اُسکو اسقدر غصہ آیا ہی کہ کچھ ہوش
نہین ہی بادۂ جرأت کا جوش ہی دراصل یہ مرد سرفروش ہی ہر مرتبہ اپنے منھ پہ ہاتھ پھیر کر کہتا ہی
تو میرا نام سلیم شیر صولت جو برجیس کو قلعہ مین جاکر بر سر تخت بیک ضرب تیغ بہادر تیغ دو پارہ
نہ کرے تو اپنا نام نہ پایا مین تو اپنی جان بدست ملک الموت فروخت کرچکا ہون اپنی کو مردہ تصور
کرچکا ہون کیونکہ اُسکے دربار مین بڑے بڑے سردار ہونگے اُنسے تلوار چلیگی بڑی لڑائی پڑیگی
ہم دس ہزار ہین کہان تک لاکھون سے مقابلہ کرینگے آخر کو یہ ہوگا کہ قتل ہونے لگین گے
مگر یہ یاد رکھو کہ ہزارون کو مار کر مرینگے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھینگے آج ضرور خون کے دریا قلعہ
آفتاب نما مین بہین گے آج تک کسی بہادر سے سامنا ہوا ہوگا نامردون سے پالا پڑا ہوگا
یہ کہتا ہوا بیرون خیمہ آیا اور در خیمہ پر آکر صدا دی کہ اے بھائیو جسکو ان دس ہزار مین سے میرا ساتھ
دینا منظور ہو وہ تلوارین سونتے اور اپنی جان سے ہاتھ دھو ڈالے کہ اب ملک الموت کا سامنا
ہی اگر جان عزیز ہو اور جو میرا شریک ہو اور اپنی جان عزیز رکھتا ہو تو ابھی لشکر سے علیحدہ ہو جائے
اور نامہ اندر خیمہ کے پڑا ہی اُسکو اپنے ہاتھوں مین اُٹھالے اور سیدھا طرف خاور کے چلا جائے
کیونکہ مین تو آج ضرور جان دونگا خون آفتاب پرستون سے ہاتھ بھر لونگا جو جائے میری طرف
سے خدمت خداوندی مین عرض کرے کہ سلیم شیر صولت آپ کے قدمون پر نثار ہوا کیونکہ
کسی قدر غیرت رکھتا تھا اور نمک حلال تھا اُسکو جو کلمے کہ شان مین آپ کی برجیس نے کہے بہت ناگوار
معلوم ہوئے اُسنے لڑکر اپنی جان آپ کے قدم مبارک پر فدا کی اور بہادران عالم مین اپنا نام کیا جہان
اور بہادرون کا قصہ صفحۂ روزگار پر یادگار ہوگا اور ہی اُسی طور سے اس خاکسار ذرہ بیمقدار
کی بھی لڑائی یادگار زمانہ و افسانہ ہوگی اور آپ کی بھی نام آوری ہو گی کہ خداوندار زنگ کے
لشکر مین بڑے بڑے جری لوگ تھے کہ جو لاکھون سے مقابلہ کرتے تھے خیال کرنے کی جگہ ہی
کہ جس شہر مین تیس تیس لاکھ کی چھاؤنی تھی وہان مقابلہ کیا اور خوب لڑے اور غور کرنے کا
مقام ہی کہ اُنکی جمعیت دس ہزار سے زیادہ نہ تھی پس مین کیون نہ ایسی نام آوری کرون یہ عرض
کردین اور مین تو قلعہ مین جاتا ہون اور برجیس کو قتل کرتا ہون کیونکہ مجکو اُن کلامون سننے کی
تاب نہین ہی جو اُسنے میری اور آپ کی شان مین کہلا بھیجے ہین اور نہ مجکو یہ منظور ہی کہ مین ایسا جواب
سخت اپنے خداوند کی خدمت مین لے کر جاؤن کہ جو زہر ہلاہل سے بھی سخت زیادہ ہی اے بھائیو
جو میرا ساتھ دو مجکو یہ منظور نہین ہی کہ میرے ناک و کان کاٹے جائین یا یہ کہ میرے ہمراہیون کے
اس ذلت سے تو مر جانا خوب ہی یہی امر دل کو مرغوب ہی نام آوری مطلوب ہی یہ کہکر مرکب طلب
کیا یہ خبر جو اُسکے لشکر مین پھیلی بس دس ہزار کے دس ہزار آمادۂ قضا ہوئے اور مقابلہ کے لیے
طیار ہوئے فوراً کمر بندی ہوئی جو سوار تھے وہ بھی اپنے اپنے مرکبون پہ سوار ہوئے ادھر لشکری
بھی طیار ہوئے جب لشکر طیار ہو چکا اُسوقت سلیم شیر صولت نے کہا کہ اے اہل لشکر مین نہ

یہ نہین کہتا ہون کہ کوئی میرے ساتھ اپنی جان دے اور خواہ مخواہ میرا شریک ہو یہ خیال کرکے کہ یہان سے زندہ پھر کر جانا نہ ہوگا مین قلعہ مین جاکر برجیس کو سزا دونگا جس منھ سے اُسنے یہ کلام نافرجام کہے ہین اُسکو بتاؤنگا خون کے دریا بہاؤنگا بس ایسی حالت مین زندگی کی کیونکر امید ہو جن جن کا جی چاہے میرا ساتھ دین اور جن جن کا جی وہ ساتھ ندین مگر وہ صاحب اتنا تو ضرور کرین کہ جواب نامہ لیتے جائین جو کہ برجیس نے تحریر کیا ہی مین کہچکا ہون کہ خیمہ مین دونون نامے پڑے ہوئے ہین چاک شدہ بھی اور جواب بھی اُسکو لے لین اور چلے جائین اور میرے حال پُر ملال کی خبر خداوند سے کہدین کہ آپ کے نمک خوار پر یہ گذری یہ کہکر مرکب کو مہمیز کیا اور کہا کہ آؤ جن جن کو نشۂ بہادری و جوشش دلاوری ہو یہ جو کلام اُس نے کیا پس تمام اُسکے ہمراہیون نے خیال کیا کہ ہمارے سردار کا یہ قول بہت ٹھیک ہی ایسی ذلت سے تو مرنا بہتر ہی جس سے کہ بدنامی اور رسوائی ہو اور مرنے مین تو نیک نامی ہوگی یہ خیال کرکے ہر ایک نے تلوار میان سے نکالی برابر سے تلوارین کھچ گئین صدائے شمشیر بلند ہوئی ادھر سلیم شیر صولت بھی مرکب کو جوان کرکے چلا اسکے عقب مین سب سردار اور سردارون کے عقب مین نو ہزار سوار اور جو سوار کہ کچے دل کے تھے اُنھون نے یہ خیال کیا کہ یہ لوگ تو بالکل نادان اور عقل سے بے بہرہ اور کوچۂ خرد سے ناواقف ہین انکا کون ساتھ دے جسکو مرنا منظور ہو وہ ساتھ دے یہ امر تو ظاہر ہے کہ ضرور قتل ہونگے کیونکہ بتیس یا تینتیس لاکھ کے لشکر سے کیونکر دس ہزار کارزار کرسکتے ہین اور پیش لیجاسکتے ہین بموجب اس مثل کے جیسے آنٹے مین نمک اگر وہ ایک ایک مشت خاک اُٹھا کر ڈالدین گے تو ہم لوگ پوشیدہ ہون گے پس اس سے بہتر ہی کہ ہم اپنی حفاظت خود کرین ان سب کی تو قضا آئی ہی موت سر پر کھیل رہی ہی یہ انکا خیال خام و تصور ناتمام ہی کہ ہم قلعہ مین گھُس کر بادشاہ سے مقابلہ کرین گے اور اُسکو قتل کرینگے ہمارے نزدیک انکا قلعہ تک جانا محال ہی راہ مین مقابلہ ہوگا وہ لوگ جو کہ انکی تنبیہ کے لیے روانہ کیے گئے ہین وہ خود ہی روکین گے پس ہم خود انکے مانند اپنی جان ضائع کرین میان جان ہی تو جہان ہی اگر ایسی غیرت کرین گے یا کرتے تو آج تک کیون کر جان بچتی پس انکو جانے دو آؤ ہم اور تم اندر خیمہ کے چلین اور نامے لیکر خدمت مین خداوند کی جاکر عرض کرین اور جواب نامہ دین وہ ایک ہزار یہ صلاح کرکے رُک گئے یہ نو ہزار مع سلیم شیر صولت کے یہ شور کرتے ہوئے کہ لینا جانے ندینا اندر قلعہ کے جاکر اس بدزبان برجیس کو قتل کرنا یہ کہتے تلوارین کھینچے ہوئے مرکب اُٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے طرف قلعہ کے اور ہر ایک کی زبان پر یہی کلام تھا کہ بہادرون کی شان مین یہ کلام مزخرفات یہ برجیس کس خواب خرگوش مین مبتلا ہی اسکو کیا ہوا ہی کہ بہادران جہان کی نسبت ایسا حکم جاری کیا ہم وہ لوگ ہین کہ اگر دریائے آتش ہو تو پیر کر سطے کرین اور موت سے نہ ڈرین یہ اپنے دل مین سوچا کیا ہی آسئے وہ شخص جو ہمارے کان و ناک کاٹنے کو آتا تھا ہم موجود ہین تو ہی جو ہم برجیس کی ناک و کان نہ کاٹ لین اپنی سحر و ساحری پر بہت مغرور ہی خودی سے بہت دور ہی بادۂ کبر و نخوت سے از حد چور ہی یہ سارا نشہ اُسکا اُتارے دیتے ہین ساری سرہنگی اُسکی ہم نکالے دیتے ہین ابھی قلعہ مین گھس کر قتل کرتے ہین اُسکے خون سے ہاتھ بھرتے ہین تمام میدان کو لاشون سے پاٹ دین گے زمین قلعہ کو خون سے لالہ رنگ کردین گے دیکھین ہمارا کون مقابلہ کرتا ہی ہم تو مرنے پر آمادہ ہین وہ مرد میدان ہی جو مردانون سے مقابلہ کرے اور اپنی جان کا خوف نہ کرے یہی تقریر ہر ایک کی زبان پر تھی اور برابر چلے

جاتے تھے یہ اُدھر کو چلے وہ ایک ہزار سوار اندر خیمے کے گئے اور وہ نامہ اُٹھا کر اپنے پاس رکھا اور
اندر سے نکل کر اس خیال سے اُسی جانب چلے کہ جا کر اُنکے مقابلہ کا تماشا دیکھین کہ کیا گذرتی ہی
اگر یہ لوگ مقابلہ کرکے ظفریاب ہوئے تو ہم بھی شریک ہون گے اگر قتل ہوے اور گھر گئے تو ہم اُسی
وقت یہان سے فرار بر قرار لین گے اور جا کر خداوند کو اُنکی نادانی کی خبر دین گے یہ باہم مشورہ
کرکے وہ ہزار سوار کچھ فاصلہ سے ٹھہرے رہے کہ اگر کچھ بلا آئے تو وہی مبتلا ہون ہم محفوظ رہین
اب ناظرین ملاحظہ فرمائین راوی نے یون کہا ہی کہ جب وہ لوگ نو ہزار کے نو ہزار اس قصد سے چلے
اور یہ کلام کرتے ہوے کہ جو کوئی راہ مین ملے اُسکے دو پرکالے کرو کیونکہ سب کے آگے آگے سلیم
شیر صولت تلوار تولے ہوے مرکب کو مہمیز کرتا چلا جاتا ہی جو کوئی آتا ہی اُسکے اژدر شمشیر کا لقمہ ہوتا ہی
اب تو شہر بھر مین تہلکہ پڑ گیا ہر ایک کے دل مین کھلبلی مچی کہ نامہ بر بگڑ گیا مع اپنے ہمراہیون کے
وہ تیغ دو دم علم کیے ہوے اپنے مقام قیام سے برابر قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی جو اُسکے روبرو آیا اب قلعہ
کی طرف جاتا ہی اُسکے عقب مین دس ہزار سوار کے قریب ہین وہ سبھی تلوارین علم کیے ہوے ہین
جلدی دوکانین بند کرو اپنے اپنے مکان مین چلکر بیٹھ رہو بہت بڑی جنگ ہوگی خون کے دریا جاری
ہون گے کیونکہ ان سب کا یہ قول ہی کہ ہم قلعہ مین جا کر نائب خداوند کو قتل کرین گے وہ سب بے ادبی
کے ساتھ نام لیتے ہین جب اُنکا یہ خیال ہی تو ضرور غلامان نائب خداوند مقابلہ کرین گے کشتون کے پشتے
بندھینگے لاشون کے انبار ہون گے شہر کے تباہ ہونے کا ایسی حالت مین خوف ہی کہین ایسا نہو کہ دوکانین
لٹ جائین شہر غارت ہونے لگے اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ دوکانین بند کر لیجائین پس یہ جو غوغا ہوا جھٹ
دوکانین بند ہونے لگین لوگ اپنے اپنے مکانون کی طرف بسبب خوف کے چلے اور جو کہ مرد سپاہی
اور جری تھے اُنھون نے خیال کیا کہ چل کر اس جنگ کا تماشا دیکھنا ضرور ہی کیونکہ یہ جنگ بھی یادگار ہوگی
طرف قلعہ کے چلے تھوڑے عرصہ مین یہ حال ہوا کہ تمام شہر مین سناٹا سا ہو گیا راستے بند ہوگئے
وہ شہر ایسا آباد تھا کہ جہان ہر مقام پر ہزارون آدمیون کا مجمع رہتا تھا کٹورا ہر وقت بجا کرتا تھا
میلہ سا معلوم ہوتا تھا شانہ سے شانہ چھلتا تھا کوئی گلی کوچہ ایسا نہ تھا کہ جو آباد نہو مثل گلزار پر بہار
کے آباد تھا اس خبر وحشت اثر کے منتشر ہوتے ہی سناٹا سا ہو گیا لاکھون اہل شہر یہ شور کرتے
ہوے غل مچاتے ہوے طرف قلعہ کے چلے کہ یہ کیا غضب ہی کوئی خبر نہین لیتا ہی کوئی ایلچی کو نہین روکتا
ہی کہ وہ بدعت پر کمر باندھے ہوے اور اہل شہر پر دست ظلم دراز کیے ہوے ہی جو کوئی اُسکے سامنے
آیا اُسکو قتل کیا چلا آتا ہی بڑا ظالم معلوم ہوتا ہی کیا خداوند کچھ اہل شہر سے ناراض ہین کہ یہ بلا نازل
کی ہی بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ خداوند کی شان مین وہ کلام مزخرفات کرتا ہی اور ساتھ بدی
کے نام لیتا ہی اور بے ادبی سے کچھ اُنکے حق مین کہتا ہی کہ جسکے سننے کے ہمارے کان متحمل نہین ہو سکتے
ہین ہم لوگ تو یہ تو یہ کر رہے ہین یہ لوگ تو ادھر سے یعنی اہل شہر یہ غوغا کرتے ہوے چلے ادھر یعنی
شمالی پھاٹک کی طرف سے جو کہ اُسکے مقام کی جگہ تھی وہ یہی کلام کرتا ہوا طرف قلعہ کے مع اپنے
ہمراہیون کے چلا آتا ہی اور حالت یہ ہی کہ جو کوئی ملا اُسکو قتل کیا سب بکراون کی نوبت آگئی ہے
اب تو راہ بند ہو گئی ہی لوگ بھاگے ہوے طرف قلعہ کے جاتے ہین یہ کہتے ہوے کہ ہمارے پاس ہتھیار
نہین ہین ورنہ ہم مقابلہ کرتے کیونکہ برجیس کا یہ حکم تھا کہ اہل شہر ہتھیار نہ لگائین بغیر ہماری
اجازت کے بدین سبب اہل شہر کے پاس ہتھیار نہ تھے اسی سبب سے بھاگے جاتے تھے

اگر صاحب ہوشیار ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے یہ قتل کرتا ہوا اور دہی کلام کرتا ہوا چلا آتا ہی اور اہل شہر
الگ غوغا کرتے ہوے چہار طرف سے قلعہ کی طرف جاتے ہین انکو تو یہلے ہین چھوڑئیے مرتخ جلاد
قدرت کا حال سماعت فرمائیے کہ یہ جو چھاؤنی مین پہونچا جہان کہ اسکے لشکر کی چھاؤنی تھی اسنے
فوراً بیس ہزار سوار دن کو حکم کمر بندی کا دیا وہ کمر بندی کرنے لگے تھوڑے عرصہ مین سبکے
سب مسلح اور طیار ہو گئے مرکبون کی پشتون پر کاٹھیان رکھکر اور لگامین دے کر سوار ہوئے مرتخ
جلاد قدرت اُنکو اپنے ہمراہ لے کر شمالی پھاٹک کی طرف چلا اس قصد سے کہ اگر نامہ بر
چلا گیا تو خیر ورنہ بموجب حکم نائب خداوند کے ناک اور کان کاٹ کر اُن سب کو شہر سے باہر کرون
اگر وہ مقابلہ کرین تو مقابلہ کرون اب جو یہ چھاؤنی کی سڑک کو طے کر کے شہر مین پہونچا تو اُسنے دیکھا
کہ تمام شہر مین سناٹا پڑا ہی اہل شہر ایک جانب کو بھاگے جاتے ہین اسنے خیال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے
حیرت افزا ہی کیا دیکھتا ہی کہ تمام شہر کی دوکانین بند ہین جو کھلی ہین وہ بھی بند ہو رہی ہین اور رعیت وہ طرف
قلعہ خداوند کے چلا جاتا ہی اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ ابھی جب مین دربار سے اُٹھکر چھاؤنی کو آیا
ہون تو وہ چہل پہل شہر مین تھی کہ راہ چلنے والون کو راستہ نہ ملتا تھا اتنے عرصہ مین یہ کیا آفت ناگہانی
نازل ہوئی کہ سب دوکانین یک لخت بند ہو گئین شہر مین سناٹا ہو گیا یہ حالت ہی کہ جیسے کوئی لوٹ
لے گیا اور جو ہی وہ طرف قلعہ اور دریا کے قدم اُٹھائے بھاگا جاتا ہی یہ کیا سبب ہی کچھ سمجھ مین
نہین آتا مجکو تو کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان یہ تو آج نئی بات ہی
آپ تشریف لے چلین آگے بڑھ کر معلوم ہو جاے گا کہ جو سبب ہی آپ اپنے کام کو تشریف لیچلین
یہ گفتگو اُن لوگون سے ہوئی ہی کہ جو اسکے ہمراہ دربار مین جاتے ہین اور اُسکے لشکر کے سردار ہین
پس اُسنے کہا کہ مین تو چلتا ہون یہ راہ طے کر کے اور شہر کی حالت دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی اور اہل شہر
اسقدر بدحواس ستھے کہ کوئی اسکو خبر نہین دیتا ہی جو ہی مُنھ اُٹھائے چلا آتا ہی اگر کسی کو اسکے حکم سے اسکے
لشکر کے لوگ پکارتے بھی ہین تو وہ جواب نہین دیتا ہی صرف اشارہ سے کہتا ہی کہ ادھر چلے آؤ اور لینا
ہوتا ہی یہ حیران ہی کہ یہ کیا ماجرا ہی اہل شہر کی بدحواسی کا یہ سبب ہی کہ کبھی آج تک شہر مین ایسا واقعہ
نہین ہوا کہ کوئی مع لشکر شہر مین گھس آیا ہو اور تلوار چلنے کی نوبت آئی ہو اور کبھی دو ایک آدمی اہل شہر
سے بھی قتل ہوے ہون گو کہ دو مرتبہ یہ واقعے گذر چکے ہین ایک جبکہ شیر افگن نے مذہب
آفتاب پرستی قبول کیا تھا جبکہ نامہ لے کر آیا تھا اور جب یہ خبر خونخوار جادو کو پہونچی تھی تو وہ
یکہ و تنہا اپنے لشکر سے برائے قتل شیر افگن چلا تھا اسکے ساتھ جا کر تک نہ تھا اتنی بات تھی کہ
اُسنے کسی کو قتل نہین کیا تھا جو مرکب کی ڈپٹ مین آکر کچل گیا یا مر گیا اُسنے اپنے ہاتھ سے
کسی کو قتل نہین کیا تھا اور نہ اسکے ہمراہ لشکر تھا نہ وہ اہل شہر سے بولا تھا اپنے مرکب کو مہمیز
کرتا ہوا طرف قلعہ کے چلا گیا مگر اسپر بھی اہل شہر مین طلاطم مچ گیا تھا اور دوکانین تمام شہر کی
بند ہونے لگی تھین اس خیال سے کہ جب اسکے لشکر کو خبر ہو گی تو وہ ضرور بالضرور یورش کر کے
اندر شہر کے گھس آئیگا اور کیا عجب کہ اُسکے عقب مین کوئی نہ کوئی سردار مع لشکر کے آتا ہو مگر
جبکہ یہ ثابت ہوا کہ وہ بھی آفتاب پرست ہوا پھر شہر کی وہی حالت ہوئی دوسری مرتبہ جب
خونخوار اور افریق اور دیگر سلاطین کو گرفتار کر کے مع بیس ہزار سرداردن کے شہر مین
لایا تھا اور افریق سے اور خونخوار سے زیر قلعہ تکرار ہوئی تھی اور افریق نے قید توڑ ڈالی تھی اور دیگر سرداردن

وشاہون نے اورسب ایک مرتبہ خونخوار وشیر افگن وببران وپیکران وہزبران پرحملہ کرنے
کو چلے تھے اور اہل شہر کو معلوم ہوا تھا کہ قیدی پکڑ گئے ہین تو اُنھون نے دوکانین بند کردی تھین اور
اُسوقت بھی اُسی طور کا تہلکہ پڑگیا تھا باوصفیکہ یہ ثابت تھا کہ یہ لوگ نہتے ہین اور چھاؤنی مین
خبر گئی ہی سپاہ آکر گرفتار کرلے گی مگر ہلچل پڑگئی تھی سب بدحواس ہوگئے تھے اُسوقت کسی کی
نکسیر تک نہین پھوٹی تھی مگر تہلکہ تھا شہر کے مکانون کی زنجیرین بند ہوگئی تھین دوکانین بند ہوگئی
تھین راستے بند ہوگئے تھے نہ کہ اتنے بڑے واقعہ سے اہل شہر کیون نہ پریشان ہون اُس
حالت مین تو سب کے حواس جاتے رہے تھے نہ کہ دو تین سو آدمی اہل شہر سے پیہم قتل ہون اور
دس ہزار آدمی تلوارین برہنہ لیے ہوے اندر شہر کے چلے آئین تو کیونکر اُنکے حواس رہ سکتے ہین
یہ بدحواس ہونے کا سبب تھا آمدم برسر مطلب راوی نے بیان کیا ہی کہ جبکہ مریخ جلاد
قدرت نے اہل شہر کی یہ حالت دیکھی تو یہ سخت پریشان وبدحواس ہوا مگر راہ طے کرکے
اُس مقام پر پہونچا جہان ایلچی اُترا ہوا تھا اُسنے دیکھا کہ اُس مقام پر کوئی نہین ہی وہ مقام بھی ہُو
مار رہا ہی چند خیمے کھڑے ہوے ہین اُسکو گمان ہوا کہ ایلچی اپنی جان وآبرو بچا کے چلا گیا بڑا خردمند عاقل
ودانا تھا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہی ضرور پابندی حکم خداوند کرتا اور کوئی ایساہی نامرد ہوگا کہ
اپنے جیتے جی اپنی ناک وکان کٹوا دے گا اور ہاتھ کو حرکت نہ دے گا اور رگ حمیت جوش زن
نہوگی میرے نزدیک نامرد مطلق بھی ایسا نہ کرے گا ضرور کچھ نہ کچھ اپنے ہاتھ پانون کو حرکت دے گا
بس اگر ایسا ہوتا تو ضرور مقابلہ ہوتا مجھکو کچھ مقابلے سے تو خوف تھا نہین مگر اُس امر کا خیال ضرور
دامنگیر تھا کہ شہر مین مقابلہ ہوتا اہل شہر بہت پریشان ہوتے یہ اپنے ہمراہیون سے باتین کر رہا
تھا کہ اُسنے دیکھا کچھ لوگ بدحواس طرف قلعہ کے جاتے ہین اُسنے چند سوارون سے کہا کہ ان سب
کو میرے پاس پکڑ لاؤ اور جلد آکر خبر دو کہ یہ کیا ماجرا ہی کچھ ظاہر نہین ہوتا ہی سوار یہ حکم پاتے
ہی فوراً اُدھر کو چلے کہ وہ لوگ جو کہ برجیس کی طرف سے اِن خیمون کے نگہبان تھے جبکہ
نامہ بر مع اپنے لشکر کے براے قتل برجیس اس حالت سے طرف قلعہ کے چلا گیا اور کوئی نہ رہا
تو یہ سب لوگ خیمے وغیرہ لینے آے تھے اور چند خیمے جو کہ عقب مین نامہ بر کے خیمہ کے تھے
اُسکو گرا کر بار کر کے چلے تھے کہ اُدھر سے فراغت کر کے ادھر آے اب کیا دیکھتے ہین کہ مریخ
جلاد قدرت مع اپنے لشکر کے تشریف رکھتے ہین مگر یہ حالت ہی کہ حیران حیران مضطر وپریشان ادھر
اُدھر دیکھ رہے ہین یہ لوگ پھر کر مریخ کی طرف آئے مریخ نے اُنکو دیکھکر اپنے قریب طلب
کیا اور اُن سے پوچھا کہ بتلاؤ تم لوگ کہان رہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ خیمہ وغیرہ بار کرانے
آے تھے کہ نامہ بر تو یہان سے چلا گیا ہم خیمہ وغیرہ اُٹھا لیجاتے ہین مریخ جلاد قدرت
نے کہا کہ نامہ بر کو گئے ہوے کتنی دیر ہوئی اُنھون نے کہا کہ تھوڑی ہی دیر ہوئی مریخ
نے کہا کہ کدھر گیا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ کیا آپ کو نہین معلوم وہ طرف قلعہ کے اس ارادہ
سے مع اپنے لشکر کے گیا ہی کہ مین قلعہ مین گھسکر نائب خداوند کو قتل کرونگا اور اس سخت کلامی
کی سزا دونگا جو اُسنے میرے ساتھ اور میرے مالک کی شان مین لکھے ہین کیونکہ آج تک کسی نے
ایلچی کے کان وناک نہین کاٹے ہین اور نہ کسی بہادر نے اپنی ناک وکان کٹوائے ہین جو مین
اس امر کو گوارا کرون اپنی بھی جان دونگا اور اون کی بھی جان لونگا تو ای مریخ جلاد قدرت

بیان

نامہ بر تو اس قصد سے طرف قلعۂ قدرت کے بڑے جوش و خروش سے گیا ہی نہ معلوم اُسپر کیا گذری
آیا قلعہ تک پہونچا یا نہین یہ کلام وجبر سنکے مریخ کو بڑا غصہ آیا اور کہا کہ نامہ بر کی اکیا شامت آئی ہی
اور قضا دامنگیر ہوئی ہی کسی نے سچ کہا ہی کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن قریب آتے ہین تو اسکے
پر نکلتے ہین کہ وہ اوڑکر ہر ایک کے کاٹتی ہی اور یہ مصرعہ کسی شاعر کا حسب حال نامہ بر ہی ع صید را چون
اجل آید سوئے صیاد رود ؛ کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے وہ قلعہ تک جب زندہ پہونچے گا تو اُسوقت اُسکو
اختیار ہی کہ وہ قلعہ مین جاکر نائب خداوند سے مقابلہ کرے مین راہ مین جاکر قتل کرتا ہون اُسکے خون
سے ہاتھ بھرتا ہون مجکو وہ بڑا بدزبان معلوم ہوتا ہی اپنے قیاس مین اپنے کو بڑا بہادر اور جنگ آزما
جانتا ہی میرے نزدیک کبھی بہادرون کی صورت بھی نہ دیکھی ہوگی اور نہ کبھی کسی بہادر سے مقابلہ ہوا ہوگا
کیا سوچ کر طرف قلعہ کے گیا ہی یہ تو اُسی فراری کا پیر دہی کہ جسکے باپ دادا ہمیشہ بھاگا کئے ہین خدا
پرستون سے یہ بھی پچاس ساٹھ مرتبہ بھاگا ہوگا اب اسکو کہان سے اسقدر جرأت ہوئی کہ لون اپنی
جان پر کھیل کر چلے ہین یہ بھی کوئی ایسا ویسا مقام خیال کیا ہی یا کوئی کھیل سمجھا ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان
شیرون کو آتے ہوئے تپ لرزہ آتا ہی مریخ فلک کو یہان کے نام سے بخار چڑھتا ہی تو یہان بہادری
دکھانے آئے ہین ہم سے مقابلہ کرین گے یہ سوائے پہلوان قدرت کے کسی کی تاب نہ تھی کہ وہ ہمسے
مقابلہ کرتا پہلوان قدرت کے سبب سے ہم زیر ہوئے ورنہ ہمکو کوئی کیا زیر کرتا اور ہم کیا اس
نامہ بر فراری سے خوف کرین گے اگر راستہ ہی مین جاکر قتل نہ کیا تو اپنا نام مریخ نہ پایا اُدھر وہ
سوار جو کہ اُن لوگون کو بلانے کو بھیجے تھے اُنکے پاس جو گئے تو اُن سے کہا کہ آپ کو مریخ قدرت
طلب کرتے ہین وہ لوگ ایسے بدحواس تھے کہ انھون نے کہا کون مریخ قدرت ہی ہم نہین جانتے ہین
ہمکو جانے دو نہ معلوم وہان قلعہ پر کیا گذر رہی اور اہل شہر پر نامہ بر کے ہاتھ سے کیا مصیبت نازل
ہوئی اُنھون نے کہا کہ تمکو نہین جانے دینگے جب تک تم ہمارے افسر کے پاس نہ ہو آؤ گے وہ لوگ
مجبور ہوئے اُنکے ہمراہ مریخ کے پاس لائے اور کہا کہ یہ لوگ حاضر ہین اُنھون نے جو دیکھا کہ یہ تو
مریخ قدرت ہین اب پہچانا اور جانا کہ یہ تو خداوند کے لشکر کے افسر ہین اور دیکھا کہ اُنکے ہمراہ
کچھ لشکر بھی ہی تب تو اُنکے حواس درست ہوئے اور مریخ قدرت نے اپنے قریب طلب کرکے
آہستہ سے کہا کہ تم لوگ کہان بدحواس بھاگے ہوئے جاتے ہو اور یہ شہر کی کیا حالت ہی کیون اسقدر
سناٹا پڑ گیا ہی تب اُنھون نے کہا کہ آپ یہان کیون لشکر لیے ہوئے کھڑے ہین اسکا کیا سبب ہی
وہان جائیے کیا آپ کو کچھ خبر نہین ہی کہ نامہ بر قلعہ پہ یورش کرکے گیا ہی اسی سبب سے شہر مین سناٹا
ہی دوکانین بند ہو گئی ہین اہل شہر سب طرف قلعہ کے بھاگے جاتے ہین یہی سبب ہی جو ہم بدحواس
ہین تب تو مریخ کو بڑا غصہ آیا اُن لوگون سے کہا کہ نامہ بر نے کئی سو آدمی اہل لشکر سے جو کہ
اُسکے روبرو آئے اُنکو قتل کر ڈالا وہ بیچارے راہ مین مرے ہوئے پڑے ہین اُنکے وارث
مارے خوف کے اُنکی لاشین بھی نہین اُٹھا سکتے ہین یہ سُنا تھا کہ مریخ کو اور زیادہ غصہ آیا اور
اُسیوقت مع لشکر کے طرف قلعہ کے چلا اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی اب اُدھر کی حالت سنئیے کہ سلیم
بغیر مہلت مع لشکر کے اہل شہر کو قتل کرتا اور وہ ہی کلام کرتا ہوا قریب قلعہ پہونچا اُدھر اہل شہر بھی غوغا کرتے ہوے
قریب قلعہ پہونچے اب تو سلیم کی یہ حالت تھی کہ جو سامنے آیا اُسکو قتل کیا کیونکہ یہان شہر کے لوگون کا
بہت مجمع ہی اور یہ بیچارے بے گناہ قتل ہو رہے ہین اب تو بہت شور و غل مچا ہوا ہی کہ کان پڑی صدا

نہین سُنائی دیتی ہو اہل شہر سلیم کو فحش گالیان دے رہے ہین اور کچھ یہ فریاد کر رہے ہین کہ ای نائب
خداوند واسطہ آپ کو اپنی نیابت کا اور سر خداوندی کا ہماری داد کو پہونچیے ادھر تو یہ شور و غوغا
ہو رہا ہی اُدھر برحبیس دربار مین حجاب قدرت کے عقب مین بیٹھا ہوا ہی اور دربار جمع ہی سواے
مرّیخ کے اور اُسکے سردارون کے سب دربار مین حاضر ہین برحبیس کو یہ انتظار ہی کہ مرّیخ
آلے تو مین دربار برخاست کرون کہ یکایک اہل شہر کے شور و غل و سلیم کے شور و چلّانے کی صدا
کان مین برحبیس کے پہونچی اور اہل دربار اور اہل قلعہ نے سنا سب نے اپنے کان کھڑے کیے اور حیران
ہو کر ادھر اُدھر سر اُٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے کہ یہ صدا کدھر سے آتی ہی اُدھر برحبیس کے کان
مین آفتاب نے کہا کہ ای نائب من اہل دربار سے کہو کہ سر اُٹھا کر طرف شہر کے دیکھین اور اِس
شور و غل کے سبب کو دریافت کرین اور تم یہ تدبیر کرو کہ دریچۂ قدرت سے سر نکال کر کہو کہ
ای بندگان من یہ کیا غوغا کر رکھا ہی آگاہ ہو کہ ایلچی کے پاس جواب نامہ جو پہونچا اور یہ جو اسکو معلوم
ہوا کہ لوگ میری ناک اور کان کاٹنے آتے ہین برہم ہو کر بڑے غیظ و غضب مین مع اپنے اہل
لشکر کے تلوارین لیے ہوے اس ارادے سے آتا ہی کہ قلعہ مین آکر تم سے مقابلہ کرے اور قتل
کرے بھلا کیا ہوتا ہی اُسنے کئی سو اہل شہر کو قتل کر ڈالا ہی یہ اُسی کا غوغا ہی اور اہل شہر
تمسے فریاد کر رہے ہین پس تمکو لازم ہی کہ سر دریچہ سے نکال کر ایلچی کو اپنا جمال جہان آرا
دکھا تا کہ وہ تمکو سجدہ کرین اور مذہب آفتاب پرستی بخوشی خاطر قبول اور منظور کرین اور تیرے
شریک ہون پس یہ سنکے برحبیس نے اہل دربار سے کہا کہ ای حاضرین دربار حیران و مضطر نہو طرف
شہر کے دیکھو تمکو اس شور و غل کا حال معلوم ہو جاے گا گو مین بیان کر سکتا ہون مگر تم لوگ
خود اپنی آنکھ سے دیکھو لو یہ صدا سنکے سب اہل دربار نے از درجۂ بالا تا درجۂ آخر نظر اُٹھا کر
طرف شہر کے دیکھا یہ نوبت ہوئی کہ گویا پردے آنکھون پر سے اُٹھ گئے اور یہ معلوم ہوا کہ گویا
وہ دیوار قلعہ و گنبد مثل آئینہ کے ہو گئی سب کو یہ نظر پڑا کہ زیر قلعہ لاکھون اہل شہر جمع ہین اور
فریاد کر رہے ہین ایک طرف سے ایک لشکر کثیر کہ جسکے روبرو ایک پہلوان قوی ہیکل مرکب پرپوش
پر سوار ہاتھ مین شمشیر آبدار عقب مین تمام سوار تلوارین برہنہ لیے ہوے طرف قلعہ کے چلے
آتے ہین اور جو کوئی سامنے آتا ہی اُسکو وہ سردار ایک وار مین دو پرکالے کرتا ہی کہ وہ بیچارا
مصیبت کا مارا قتل ہو جاتا ہی یہ حال دیکھکر سب حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کون ہی خونخوار
و مقہور تو ایلچی کو دیکھ چکے تھے یہ تو یہ رنگ دیکھکر گھبرا گئے اور ان دونون کو غصہ آگیا اور اسی حالت
غیظ مین پردے کی طرف منہ کر کے بولے کہ ای خداوند یہ تو وہی ایلچی ہی کہ جو نامہ لے کر آیا تھا اُسنے
سر اُٹھایا ہی اہل شہر کو قتل کرتا چلا آتا ہی اسکو کیا ہو گیا کیا دیوانہ ہی کہ یہ حرکت اس سے حالت جنون
مین سرزد ہوئی کہ کچھ اسکو اپنی جان کا خوف نہین ہی اُدھر شہرنگ نے یہ حال دیکھکر
غول خونخوار سے کہا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ مین جا کر اسکو سزا دون بیک ضرب شمشیر دو
پرکالے کرون یا ضرب گرز سے پیوند خاک کرون کہ اس کمبخت نے بہت سر اُٹھایا ہی اسی
طور سے منصور و دیگر اہل دربار نے بھی یہی عرض کیا از درجۂ آخر تا درجۂ بالا سبکو
اُسکی بدعت دیکھکر غصہ آیا ہر ایک مثل زلف پرخم برہم ہوا اور فرط غیظ سے کانپنے لگا مگر یہ
رعب و داب ہی کہ کسی نے اپنے مقام سے حرکت تک نہین کی اور یہ عرض کر سکے کہ جو شہرنگ نے

منصور نے عرض کیا تھا سب سر جھکائے بیٹھے رہے مگر کانپا کیے اور اسکی بدعت و سرکشی کو دیکھا کیے
ادھر برجیس نے خونخوار اور شبر ناگ و دیگر اہل دربار کی عرض سنی اور اُسکا یہ جواب
دیا کہ اے بندگان من تم غصہ کو اپنے دل مین جگہ نہ دو اور برہم نہو اور میری قدرت کا تماشا دیکھو
کہ کیونکر یہ زیر ہوتا ہی گو اسنے بہت سر اُٹھایا ہی مگر میرا بندۂ خاص ہی اسکو ارزناگ نے
گمراہ کر رکھا ہی جب یہ میرا نور جمال باکمال دیکھیگا تو سجدہ کریگا اور اپنی حرکت پر نادم ہوگا کیون
حیران ہوتے ہو یہ کہکر اپنے تخت پر سے اُٹھا ادھر اسکی یہ تقریر سُنکے اہل دربار خاموش ہو رہے
پھر یارا سے دم زدن نہ ہوا اُدھر برجیس اُس دریچہ قدرت مین پہونچا کہ جسکے نیچے یہ غوغا
مچا ہوا تھا اور اہل شہر فریاد کر رہے تھے اور سب اہل دربار نے دیکھا کہ اب وہ نامہ بر زیر قلعہ
پہونچ چکا ہی کچھ دیر باقی ہی کہ داخل قلعہ ہو اُدھر در قلعہ پر جو نگہبان تھے وہ سب اپنے اپنے
آلات حرب و ضرب سنبھال کر اس قصد سے کھڑے ہوئے ہین کہ ادھر اسنے در قلعہ پر قدم
رکھا اور ہم نے مقابلہ کیا پہلے ہم لڑکر اپنی جان دینگے اُسکے بعد اُسکو قلعہ مین جانے دینگے
اب اُسنے رُخ در قلعہ کا کیا ہی کہ اُدھر برجیس نے دریچہ سے سر نکال کر اسکی بدعت کو دیکھا
اور اہل شہر کی فریاد کو سُنا اور وہ ہزار سوار جو کہ اس خیال سے دور دور آتے تھے کہ کون
اپنی جان دے اُنھون نے دیکھا کہ بالاے قلعہ ایک گنبد طلائی تھا کہ جسکے اوپر آفتاب
لگا ہوا ہی اور اس آفتاب کی روشنی تمام سرزمین پر پھیلی ہوئی ہی اور اسکے اوپر نظر کام نہین کرتی
ہی یہ لوگ تو دور دور چلے آتے تھے اور سب تماشے دیکھتے ہوئے اور نامہ بر اور ہمراہیان
نامہ بر تو اپنی رو مین چلے آتے تھے یہ کیا دیکھتے اُنھون نے دیکھا کہ اُس گنبد مین ایک دریچہ تھا
کہ جسکے اوپر وہ زربفتی پڑا ہوا تھا وہ خود بخود بند ہو گیا اور اُس سے ایک کھڑکی ظاہر ہوئی کہ
جسکے پٹ یاقوت احمر کے تھے اور جو کھٹ یا زمرد کی تھا وہ پٹ کھلا اور اُس سے ایک سر باہر
ہوا کہ اُسپر نقاب پڑی ہوئی تھی اُس سر کے نکلنے کے ساتھ ہی ایک برق چمکی یہ حال دیکھکر وہ
لوگ یا تو رفتہ رفتہ چلے آتے تھے یا اُسی مقام پر ٹھہر گئے کہ یہ کیا تماشہ ہی ذرا اسکو اسی مقام
سے دیکھنا چاہیئے شاید کوئی بلاے ناگہانی آفت آسمانی نازل ہو تو ہم بھی اُس بلا مین مبتلا ہون
جو کچھ گذرے انھین پر گذرے جو آفت آئے انھین پر آئے کہ اپنے غفلت کی حالت مین بلا خوف و
خطر چلے جاتے ہین جو پھر کر بھی نہین دیکھتے ہین ہمکو اپنی اپنی جانین عزیز ہین یہ تو یہین ٹھہرے رہے
اُدھر بعد برق چمکنے کے ایک صداے رعد کے مانند آئی کہ جس سے سب کے جگر ہل گئے کلیجے پاش
پاش ہوگئے مع اہل شہر و نامہ بر اور اُسکے ہمراہیون کے یا تو یہ لوگ اپنی رو مین چلے جاتے تھے
یا صداے مہیب کے آتے ہی سب کے سب تھم گئے اور ایک غبار سا اُنکی آنکھون مین چھا گیا
یہ حالت سلیم شیر صولت و اُسکے ہمراہیون کی ہوئی اور اہل شہر کی نہین ہوئی وہ صرف ٹھہر کر
رہ گئے اب تو سلیم شیر صولت اور اسکے ہمراہیون نے جو غبار سا دیکھا اور وہ صدا سنی خود بخود
کانپ کر رہ گئے اُنکے کان کھڑے ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ غبار کیسا ہی اور یہ صدا کہان سے آئی اور ہم
خود بخود کانپ کیون اُٹھے ابھی یہ خیال کر رہے تھے کہ اُنھون نے سنا کہ جیسے کوئی کہہ رہا ہی کہ اے
نامہ بر کیون اسقدر مغرور ہوا ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی دیکھ اپنے خدا کو اور پہچان ارے
ارزناگ خداے باطل ہی وہ کل کا بچہ ہی یہ ساری ہماری کرامت ہی اور ہمارا کرم اور رحم ہی کہ ہمنے اُسکو

اور اُسکے باپ و دادا کو یہ ثروت دی اسکو کیا دی ہی جو اُنکو دی تھی اور دیتے اگر وہ ہمسے منحرف نہوتے
اور اسکو بھی دیتے جو یہ اُنکے قدم با قدم نہ چلتا اور اُنکی پیروی نہ کرتا اور مثل اُن کے
خدائی کا دعوی نہ کرتا اور میرے نائب کو اس طور کا نامہ نہ تحریر کرتا اور میرے نور خالص کی
خواستگاری نہ کرتا اُسنے اور اُسکے باپ و دادا نے تو یہ مثل کی اور ہمین سے مقابلہ اور مجادلہ
پر آمادہ ہوئے چنانچہ ہمنے تو اُنکو خداپرستون کے ہاتھ سے ذلیل و خوار کرا کے قتل کرایا اب
اسکی نوبت آئی تو یہ بھی اُنھین کی طرح گمراہ ہی اُن سب کی یہ مثل تھی اور ہی کہ بازی بازی
با ریش بابا ہم بازی یا یہ جو شعر کسی اہل زبان نے خوب موزون کیا ہی اور اُنکے حسب حال ہی
کس نیاموخت علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + یہ اُسکا خیال خام اور تصور ناتمام ہی
وہ ہمسے اپنی خدائی جتائیگا جبکہ ہم اُسکے خالق ہین تو کہین خدا سے بندے کا زور چلتا ہی کہین بندہ
خدا سے لڑ سکتا ہی بس آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ عاجز ہو کر ہمکو سجدہ کرے گا اور ہمارے نائب کی
اطاعت کرے گا بس تجکو بھی معلوم ہو کہ تو کیون اپنے کو خرابی مین ڈالتا ہی خود بھی زحمت مین
مین پھنستا ہی اور دوسرون کو بھی پھنساتا ہی اب تیرا ظلم حد سے زیادہ ہو چکا ابھی تک ہمارا دریا
رحمت جوش زن ہی ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اب تجکو خیال آئے اور اپنے خیال خام سے درگذرے
مگر تو حد سے زیادہ مغرور ہوا ہی اور خیال کرتا ہی کہ مین بہادر ہون ارے قوت و زور کے دینے
والے ہمین ہین ہمارے اوپر تیرا کیا زور چلے گا اگر ہم یہ قوت نہ دیتے تو تو کیونکر یہ جرأت کرتا
اور باین لاف و گزاف پیش آتا یہ تیرا خیال بالکل ناقص ہی کہ قلعہ مین جاکر میرے نائب کو تکلیف
دے اور اُسکے اہل دربار اور میرے بندون سے مقابلہ کرے یہ کبھی نہوگا اور غیر ممکن ہی اگر اب
تونے قدم آگے بڑھایا تو یاد رکھ اور یقین کرلے کہ ایسی برق غضب تیرے اوپر گرے گی کہ تو جل کر
خاک سیاہ ہوجائیگا مع اپنے ہمراہیون کے اگر اپنی جان کی خیریت درکار ہی تو سر اُٹھا کر میری
قدرت کا تماشا دیکھ اور یہ اثر میرا غضب تھا جو کہ تیرے روبرو پیش آیا کہ تو حیران و پریشان
کھڑا ہی کہ یہ غبار کیسا ہی اور یہ صدا کیسی آئی ارے یہ غبار نہین ہی بلکہ پردۂ قہر میرا تیری نظر پر حائل
ہوا تھا کہ تو قلعہ کو نہ دیکھ سکے اور میرے فرشتۂ قدرت کی یہ صدا تھی کہ جسکو تو سنکے ٹھرا گیا اور تیرا
زہرہ آب ہوگیا اور کانپ گیا قدم تیرا اور تیرے ہمراہیون کا نہ اُٹھ سکا یہ شمہ میرا قہر تھا
دیکھ مین تجکو سمجھائے دیتا ہون کہ میرے غضب سے ڈر اور جو میرا نائب کہتا ہی اُسپر عمل کر اور اپنی زندگی
کو خراب نہ کر اور اپنی عمر کو گمراہی مین نہ بسر کر آئندہ تجکو اختیار ہی یہ صدا جو آئی سلیم اور اُسکے
ہمراہی سنکے کانپنے ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ صدا کہان سے آئی اور اس صدا کا دینے والا کون ہی کہ پھر
صدا آئی کہ تم لوگ بڑے نادان اور بے عقل ہو ارے کسی نے بھی آج تک اپنے خدا کو دیکھا ہی جو تم
دیکھنا چاہتے ہو اور میری صدا سنکے ادھر اُدھر دیکھتے ہو ارے یہ صدا تمھارے خدا کی تھی اگر
تم میرے نائب کے کہنے پر عمل کروگے اور اُسکے جمال کی تاب لاؤگے تو مین بھی اپنا جمال تمکو دکھا دونگا
بس مین یہ تمکو نصیحت کرتا ہون کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرو دیکھو تمھارا کیا مرتبہ ہوتا ہی بس یہ صدا آکے موقوف
ہوگئی یہ صدا سب نے سنی مع اہل لشکر و ہمراہیان سلیم کے اب تو سلیم اور اسکے ہمراہیون کو حیرت ہوئی اور وہ حالت
جو سلیم کی تھی کسی قدر کم ہوئی اور کچھ غصہ بھی کم ہوا اور یہ صدا سنکے ٹھرا اُدھر اُن ہزار آدمیون نے
بھی یہ صدا سنی مگر وہ اپنے مقام سے آگے نہ بڑھے بلکہ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے اور باہم کہنے لگے کہ کوئی نکوئی

بلا اُنپر نازل ہوتی ہو اس سرکشی کی سزا ملتی ہو ناظرین پر یہ ظاہر ہو کہ مین سابق مین عرض کرچکا ہون کہ وہ جو آفتاب وسط قلعہ
مین بالاے برج ہو اُسکی روشنی بارہ کوس تک جاتی ہو اور سحر بند ہو اسی طور سے اس آفتاب کی بھی روشنی ہو جو کہ اس
گنبد پر لگا ہوا ہو جسمین برجیس دربار کرتا ہو اور یہ گنبد بھی اندرون قلعہ ہو مگر ان دونون روشنیون کا اثر اُسوقت ہوتا ہو جبکہ
برجیس اپنی صورت نقاب اُٹھاکر دکھاتا ہو یہ طریقہ رکھا ہو کہ اُدھر برجیس کے رُخ کی روشنی چمکی ادھر اس نور آفتاب نقلی
نے بھی اثر کیا بس جو کوئی ہو وہ مبتلاے سحر ہو کر برجیس کو سجدہ کرتا ہو بہت بڑا اثر تو اُس غازۂ سحر کا ہو جو کہ سومنات
جادو اُستاد آفتاب برجیس کے منہ پر لگا گیا ہو یہی خاصیت ہو کہ جہان کسی نے اُسکی صورت دیکھی مبتلاے سحر ہوا
اور اُسکو سجدہ کیا دوسرے آفتاب نے بھی اپنا سحر کیا ہو کہ جب برجیس نقاب اپنے منہ پر سے اُٹھائے ایک برق
چمکے اور ایسا نور پیدا ہو کہ کسی کو اُسکے دیکھنے کی تاب نہو بسبب اُس نور اور غازۂ سحر کے اُسکو غش آئے اور سجدے
کو خم ہوا اور اب جو سجدے سے اُٹھے تو اُسکا مقر ہو کہ تو میرا خدا ہو اور یہ مذہب سچا ہو اور اُس روشنی آفتاب کا یہ اثر
ہوتا ہو کہ وہ اسکے دل کو پھیر دیتی ہو مگر اُسوقت جب برجیس نقاب اپنے منہ پر سے اُٹھاکر اپنی صورت دکھاچکتا
ہو تب روشنی کا اثر ہوتا ہو اس آفتاب نے ہر طور سے اپنا بندوبست خوب طور سے کرلیا ہو کہ جو تصویرین انکے گلون
مین آفتاب کی ہین وہ سب سحر بند ہین اور جو کہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرتا ہو اور اُسکو تصویر ملتی ہو وہ بھی سحر بند
ہوتی ہو پس راوی نے بیان کیا ہو کہ یہی سبب تھا جو نامہ بر اُس روشنی مین گیا اور اُسنے اپنا اثر اسکے دلپر نہین کیا
کیونکہ ابھی برجیس نے اپنی صورت اسکو نہین دکھائی تھی پھر کیونکر روشنی آفتاب سحر اثر کرتی اسی سبب سے وہ ہزار
سوار بھی محفوظ تھے مبتلاے سحر نہین ہوے بس ادھر برجیس نے نقاب اُلٹی اور مبتلاے سحر ہوے اُدھر وہ
سوار جو کہ نامہ بر سے علیحدہ تھے اور دور ہٹ گئے اس خیال سے کہ شاید کوئی بلا آئے تو ہم بھی مبتلا ہون اسقدر
فاصلے سے ہین کہ اُن تک اثر روشنی چہرہ برجیس نہین پہونچسکتا ہو کہ وہ بھی مبتلاے سحر ہون مگر ان سب واقعات کے
پیش نظر ہو نہ وہ یہ جانتے تھے نہ وہ اس خوف سے دور ہٹ گئے تھے یہ تو تحریر ہوا ہو کہ وہ قبل سے الگ تھے
کچھ اس خیال سے نہین ہٹ گئے تھے بس اب مین عرض کرتا ہون کہ جب وہ صدا آئی اور سب نے سنی اور سلیم وغیرہ بڑھے
تو یہ صدا آئی کہ یہ کیا غوغا ہو اور کیا آفت سر پر آئی ہو کہ سب شور کر رہے ہین اے بندگان من کیون اسقدر پریشان
ہو رہے ہو جو کچھ ہوتا ہو وہ تمھارے روبرو ہوتا ہو خاموش رہو یہ جو آواز سب نے سُنی تو سر اُٹھاکر طرف بلندی قلعہ
کے دیکھا یہ نظر پڑا کہ نائب خداوند نے دریچہ قدرت سے سر نکالا ہو یہ اُنھین کے نور کی چمک تھی جو قبل مین مثل برق
کے چمکی تھی اور وہ صداے ہولناک تو فرشتہ قدرت کی تھی اور وہ جو صدا آئی تھی خود خداوند کی تھی اب یہ کلمہ نائب قدرت
نے اپنی زبان سے فرمایا ہو یہ حال دیکھکر وہ شور و غل کم ہوا جب شور و غل کم ہوا اُسوقت برجیس نے بصداے ہولناک
و باآواز مہیب کہا کہ او نامہ بر یعنی سلیم شیر صولت یہ کیا بے ادبی ہو اور کیا بے عقلی ہو اور کیون تو مبتلاے گمراہی و
ضلالت ہو رہا ہو کیون اپنے کو عذاب مین مبتلا کرتا ہو عقل سے کام لے جہالت سے باز آ ور نہ خراب ہوگا یہ تو نہ خیال
کرنا کہ مین تیرے حال سے غافل ہون جو جو تو نے بدعت و ظلم اس عرصہ مین کیا ہو وہ سب مجھپر روشن ہو اور جو جو کہ کلمے
تو نے اپنی زبان نجس پر جاری کیے ہین سب میرے اوپر ظاہر اور روشن ہین تو نے بہت گستاخی اور گناہ کیا ہو مگر میری
ذات رحیم ہو اور مین فرزند کی رحیم کا ہون پس تیرے اوپر رحم کرتا ہون نہین تجھے ابھی برق جمال سے اپنی جلادونگا
تو اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا سب تیری جرأت و ہمت میرے روبرو ہیچ ہو وہ جو تیرا خداوند ہو وہ کیا ہو اُسکی میری
آگے کیا حقیقت ہو وہ بھی میرا بندہ ہو مین نائب خداوند ہون پس مین تجھسے یہ کہتا ہون اور نصیحت کرتا ہون کہ مذہب
آفتاب پرستی قبول کر میری طرف دیکھ اور اپنے خدا کو پہچان اور سجدہ کر یہ جو صدا نامہ بر یعنی سلیم نے سنی اپنے
ہمراہیون سے کہا تم نے بھی سنا پہلے تو صدا آئی برق چمکی یہان تو نئے نئے طور کے کرشمے ہوتے ہین مین کس بلا مین مبتلا ہو گیا

نہ معلوم یہ صدا کہان سے آرہی ہی ہمراہیون نے عرض کیا کہ ہمکو خود حیرت ہی اُدھر جلبیس نے یہ کہکر تھوڑے عرصے
تک خموشی اختیار کی نامہ بر ادھر اُدھر حیران حیران دیکھنے لگا کہ یہ صدا کہان سے آئی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان
تو یہ کیفیت ہی اُدھر مریخ جو مع لشکر کے طرف قلعہ کے تعقب مین نامہ بر کے چلا تھا کہ مین جا کر اسکو اس گستاخی کی سزا
دونگا بہت تیز مرکب اُٹھائے ہوے تیرہ سو من کا گرز دوش پر رکھے ہوے چلا آتا ہی عقب مین اُسکے بیس ہزار سوار
ہین یہ واضح رہے کہ گرد قلعہ کے چارون طرف تو شہر آباد ہی مگر اس طور سے کہ قلعہ کے چارون جانب ایک میدان
وسیع مربع آٹھ کوس سے آٹھ کوس تک واقع ہی اُسکے بعد شہر کی حد ہی مگر اُسپر بھی اسقدر آبادی بکثرت ہی کہ اُس میدان مین بھی
مکانات و دوکانات تعمیر ہونے لگی ہین پس تین جانب تو یہ آبادی ہوتی جاتی ہی مگر ایک جانب اُسی طور سے میدان
ہی حد پر شہر اصلی ہی یہ اس غرض سے کیا گیا ہی کہ تا کہ جب اہل شہر کے جمع کرنے کی ضرورت یا کوئی میلہ وغیرہ ہو تو اُسی
میدان مین ہو اور یہ میدان جانب مشرق قلعہ ہی اور ہر پھاٹک کی سڑک اس میدان تک آئی ہی اور بہت ہی سڑکین ہین
اُنپہ سرخی پڑی ہوئی ہی کنارے کنارے اُن سڑکون کے گز گز بھر چوڑی نہر کھدی ہوئی ہی مگر ہر مقام پر میل
بنا ہوا ہی اور اُس میدان مین جو آٹھ کوس کا ہی تمام سبزہ لگا ہوا ہی اور کنارے کنارے نہر کے دوکانین
بنی ہوئی ہین اُنمین دوکاندار اپنی دوکانین آراستہ کیے ہوے بیٹھے ہین مگر آج تو تمام دوکانین بند ہین اور یہ مجمع
اُسی میدان وسیع مین جمع ہوا ہی ایک جانب کو اہل شہر ہین سڑک شمالی کی طرف قلعہ کا رخ کیے نامہ بر مع اپنے نو ہزار
سوارون کے حیران کھڑا ہی اور ہر طرف سے اہل شہر چلے آتے ہین یہ لوگ تو سب میدان مین کھڑے ہین نامہ بر کچھ قریب قلعہ
پہونچ گیا ہی چونکہ اسکے ہمراہ نو ہزار سوار ہین وہ سڑک کے قریب ہین وہ ہزار سوار سڑک پر ہین قلعہ سے اور شمالی پھاٹک
سے تیرہ کوس کا فاصلہ ہی پس مریخ جو اُس مقام سے خبر پاکر چلا تو جا بجا راہ مین اہل شہر کو دیکھا چلے جاتے ہین اور ہر ایک
مقام پر دو ایک بیچارے کشتۂ شمشیر قضا پڑے ہوے ہین مگر یہ حالت ہی کہ لاشین بھی بعض کی پائمال ہوگئین ہین اسکا
سبب یہ ہی کہ وہ جو مر کر گرے یہ لوگ تو اپنی رو مین چلے جاتے ہین وہ پائمال ہوگئے یہ حال دیکھکر مریخ کو بہت غصہ
آیا اور مرکب کو تیز کیا اور بہت جلد اُس مقام پر پہونچا کہ جہان یہ ہزار سوار کھڑے تھے چونکہ انکا لباس دیگر طرز کا تھا یہ فوراً
سمجھ گیا کہ یہ نامہ بر کے ہمراہی ہین یہ تو حالت غیظ مین تھا اور سب کے آگے تھا فوراً تلوار میان سے لیکر اُنپر جا پڑا
اور قتل کرنا شروع کیا جو سردار اُسکے ہمراہ تھے وہ بھی تلوارین لے لے کر اُنپر گرے اور قتل کرنا شروع کیا ایک ہی حملہ
مین کوئی دو سو آدمی قتل ہوے پس وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوے یہ کہتے ہوے کہ ہمنے تو کوئی خطا نہین کی تھی
ہم تو اُنسے الگ تھے ہمکو بیکار قتل کیا اس عرصہ مین مریخ کا لشکر بھی آگیا اب مریخ نے قصد کیا کہ انکو گھیر کر قتل
کرون کہ اُنھون نے فریاد کی ہمکو نہ قتل کرو ہم لوگ خود ہی بھاگے جاتے ہین ہم سلیم کے ہمراہیون سے گو ہین
مگر اُسکی راے کے خلاف ہین ہم صرف تماشہ دیکھنے آئے تھے ہم بھاگے جاتے ہین آپ ہمکو جانے دین وہ سامنے
نامہ بر مع نو ہزار سوار کے قلعہ کے روبرو کھڑے ہین ہم تو اُنسے علیحدہ تھے اور الگ ہین یہ سنکے مریخ نے کہا
کہ ہمکو کیونکر یقین آئے اُنھون نے عرض کیا کہ آپ ہمکو قتل نہ کرین بلکہ یہ کرین کہ ہمکو رہا کردین ایک طرف کی راہ
کھول دیجیے ہم ابھی بھاگے جاتے ہین یہ تماشہ نہ دیکھینگے یہ سُنکر مریخ کو یقین ہوا اُسنے دو ہزار سوار اُسی مقام پر
چھوڑے کہا کہ تم انکی حفاظت کرو اگر یہ لوگ کچھ فساد پر آمادہ ہون تو فوراً انکو قتل کرنا اور مع اپنے لشکر کے طرف
نامہ بر کے چلا اور قریب اُسکے لشکر کے پہونچکے للکار کر پکارا کہ او نامہ بر گستاخ تو کسقدر بے ادب ہی بس آگے قدم
نہ بڑھانا مین تیری سرکوبی کو آپہونچا ہون یہ کہکر قصد کیا کہ لشکر نامہ بر پر جا پڑے اُدھر گنبد پر سے برجلبیس نے دیکھا
کہ مریخ میر اجلاد قدرت مع لشکر کے آپہونچا ہی اور لشکر نامہ بر پر مع اپنے لشکر کے گرا چاہتا ہی بس اسنے خیال کیا
کہ کہین ایسا نہو کہ مقابلہ ہونے لگے بیکار کشت و خون ہوگا یہ خیال کرکے اُسی مقام پر سے صدا دی کہ اے مریخ

دست خود را نگہدار تو انکو قتل نکر ابھی ٹھہر جا اگر یہ میرا کہنا نہ مانینگے تو اُسوقت ہم تجکو حکم دینگے انکو قتل کرنا گوا ہے
نسبت گستاخی کی ہی مگر ہین رحیم ہون میری عادت رحم کی ہی بس مجبور رحم آگیا ہی کہ بیکار اسقدر لوگون کا کیون خون ہو
اگر یہ میرے کہنے کو سنینگے تو بہتر ورنہ میرا دریاے غضب جوش زن ہوگا اگر تیرا جی چاہتا ہی کہ مین انسے مقابلہ کرون
تو خیر تیرے ہی ہاتھ سے انکو قتل کراؤنگا تیرے ہی ذریعہ سے انپر عذاب نازل کرونگا تو پھر انہین یہ کہکر برجیس
نے یہ جو کہا مریخ کانپ کر رہ گیا اور اُسی مقام پر صف باندھ کر کھڑا ہوگیا یہ صدا جو نامہ بر اور اُسکے ہمراہیون نے سنی
پلٹ کر دیکھا کہ یہ کسکی بابت حکم ہو رہا ہی اور حکم دینے والا کون ہی دیکھتے کیا ہین کہ ایک پہلوان قوی ہیکل بلند بالا مثل
عفریت ہیبت کے دراز قامت نہایت قوی خود فولادی سر پہ گرز گران بر دوش ایک مرکب قوی زیر ران تلوار آبدار
حمائل کیے ہوے اُسکے عقب مین کئی سو سردار اُنکے عقب مین کوئی بیس ہزار کا لشکر میرے لشکر کے قریب کھڑا ہی اور
اُسکی تلوار سے خون ٹپک رہا ہی اور جسقدر سردار اُسکے ہمراہ ہین وہ بھی تلوارین برہنہ لیے ہوے ہین اُنسے بھی خون
ٹپک رہا ہی اور اُس پہلوان کا یہ حال ہی کہ فرط غیض سے چہرہ اُسکا لال بشرے سے رعب و جلال آشکار ہی اور
میری شان مین کلام بیہودہ کہہ رہا ہی اسنے قصد کیا تھا کہ مین جواب دون اور مقابلہ کرون کہ یکایک یہ قصد اُسکا
دیکھکر برجیس سمجھ گیا کہ یہ بھی اُسکو جواب دیا چاہتا ہی اور اگر یہ جواب سخت دیگا تو میرے مریخ قدرت کو تاب
نرہیگی فوراً اُسکے لشکر پر جا پڑیگا تو ضرور مقابلہ ہوگا اور میرا مریخ ضرور اسکو قتل کریگا کیونکہ وہ ایسا ویسا پہلوان
نہین آخر نامہ بر کی اُسکے روبرو کوئی حقیقت نہین ہی بیک ضرب گرز پیوند زمین کر دیگا پس یہ خیال کرکے کہا کہ
نامہ بر کیون اسقدر حیران ہی کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی ارے تو مع اپنے ہمراہیون کے طرف قلعہ کے
دیکھ اور اپنے خدا کو پہچان میری طرف دیکھ یہ جو صدا آئی ایک مرتبہ سلیم اور اُسکے ہمراہیون نے سر اُٹھاکے دیکھا
کہ بالاے قلعہ ایک گنبد طلائی ہی اُسمین ایک دریچہ بنا ہوا ہی اُس دریچہ سے ایک سر نکلا ہوا اُسکے منھ پر نقاب
پڑی ہوئی ہی جیسے نامہ بر اور اُسکے ہمراہیون نے اُس قلعہ کے طرف دیکھا اور سر پر برجیس کے نگاہ پڑی
اور برجیس نے دیکھا کہ ان سب نے ادھر کو دیکھا بس یہ کہکر اپنے منھ پر سے نقاب اُٹھائی ادھر اس قصد
سے سلیم نے سر اُٹھایا کہ قلعہ کی طرف دیکھکر مین اس پہلوان سے مقابلہ کرونگا اور قلعہ کے اندر جاؤنگا
یہ قصد کرکے اُدھر دیکھا اور باگ پر بھی مرکب کے ہاتھ ڈالا کہ ادھر مین دیکھ چکا اُدھر مین مرکب جھکا کر اسکے
مقابل ہوا کیونکہ مردان عالم کی شان مین کیا کلام مزخرفات کہہ رہا ہی جیسے اُسکی نگاہ اُٹھی اُدھر برجیس نے
نقاب اُٹھائی اور یہ صدا دی کہ بر من نگر بر من نگر شاید بشناسی مرا بس نقاب کا اُٹھنا تھا کہ ایک برق
چمکی اور ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ تمام صحرا روشن ہوگیا اور جیسے ہی ان سب کی نگاہ چہرہ برجیس پر پڑی
فوراً سب کو غش طاری ہوا اور وہ سب مع سلیم شیر صولت کے مرکبون پر سے زمین پر گرے اور گرکے
بیہوش ہوگئے اور برجیس نے نقاب اپنے منھ پر درست کرلی جب اُنکی یہ حالت ہوئی وہ جو سوار پہلے سے
الگ تھے اور دو ہزار سوارون کے محاصرہ مین تھے ایک مرتبہ یہ حالت دیکھکر اور یہ خیال کرکے کہ بھاگو
یہان سے نہین تو یہی حالت ہوگی پس مرکبون کو مہمیز کرکے بے سر و پا ایک جانب کو فرار ہوے اس
خیال سے کہ خداوند کو جاکر اس حالت کی خبر کردین اور یہ جواب نامہ دین اگر ہم بھی یہان اس عذاب مین
مبتلا ہوے تو کون اُنکو خبر کریگا وہ تو جواب کے منتظر ہونگے یعنے یہ لوگ مرگئے ہین اس نور نے انکو جلایا ہی
ضرور یہ کارخانہ سحر کا ہی کوئی ساحر زبردست ہی اُسی حالت مین کچھ تو فرار کرگئے اور کچھ اس خیال سے رہ گئے
کہ دیکھین انکا انجام کیا ہوتا ہی وہ جو سوار انکو گھیرے کھڑے تھے اُنھون نے بھی انکو بھاگتے دیا کہ کیا حال ہی جو
یہ بیچارے قتل ہون یہ اُدھر کو بھاگے ادھر کا حال سنیے کہ بعد تھوڑے عرصے کے ایک ہوا سے مرد چلی

اور کچھ بوندیان بغیر ابر کے پڑین جسپر بوندی پڑی ہوشیار ہوا اور سجدے کو جھک گیا سلیم جو اُٹھا تو اُسکو تن بدن کا ہوش
نہ تھا یہ سب کے سب مبتلاے سحر ہو گئے تھے ابتو سب جو اُٹھے یہ حالت تھی کہ آنکھون سے اشک روان تھے گویا
ابر باران تھا کہ برس رہا تھا ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ ہمنے پہچانا کہ تو خداے برحق ہی ہم ضرور باطل پرست
تھے ہمکو ارژنگ نے گمراہ کر رکھا تھا ہم یہ نہ جانتے تھے کہ ہمکو گمراہ کر رکھا ہی بہ بھی مثل ہمارے بندہ ہی ای
خداوند ہمارا گناہ معاف کر دے گو ہم اس قابل نہین ہین کہ ہمارا گناہ معاف کیا جائے مگر تیری رحمت سے بعید
نہین ہی کیونکہ تیری ذات رحیم ہی تیری عادت رحم کرنے کی ہی واسطہ تجکو اپنی ذات کا کہ ہمارا گناہ بخش دے ہم
تیرے عذاب کی تاب نہین لا سکتے ہین ہم مین یہ قوت نہین ہی کہ تیرے قہر کی برداشت کر سکین ہم بندے ہین
تو خدا ہی ضرور یہ زمرد ولقا و ارژنگ خداے باطل تھے ہمکو گمراہی اور ضلالت مین مبتلا کر رکھا تھا اگر وہ ہمکو
ملجائے تو اُسکو ابھی قتل کرین اُسکے پرزے پرزے کر کے اور اُسکے جسم کے پارچے کر کے زاغ و زغن کو دین
کہ جسنے ہماری عمر کو مفت برباد کیا ہمکو ضلالت مین رکھا ہاے کیا کرین کیونکر ہمارے گناہ معاف ہونگے کیونکر
ہم ان عذابون سے نکلینگے ای خداوند ہمپر رحم کر اور ہماری خطا کی طرف نہ خیال کر کیونکہ تیری ذات خطا بخش و
عیب پوش ہی تو جو چاہیگا تو ہمارے سب گناہ عفو ہونگے یہ کہتے تھے اور روتے تھے اور زمین پر تڑپتے تھے
اور کبھی سجدے کرتے تھے کہ ہم تیرے آستان پر اپنے سرون کو پٹکتے ہین تاکہ تجھکو رحم آئے اور ہمارے قصور کو
معاف کر دے یہ ہمنے بہت بڑا قصور ہوا کہ تیرے اوپر تلوارین تول کر اپنے مقام سے چلے تھے کہ تجھسے مقابلہ
کرینگے اگر یہ ہاتھ خشک ہو جائین یا کسی فرشتہ قدرت کو روانہ کر کہ وہ ہم سب کے ہاتھون کو قلم کرے ہمارے منہ
اس قابل نہین ہین کہ ہم تیرے روبرو آئین یہ لوگ تو یہ تقریر کر رہے تھے اُدھر سلیم کی یہ حالت تھی کہ سجدے
مین سر جھکا ہوا تھا مثل ابر نوبہار آنکھون سے آنسو روان تھے ہچکی بندھی ہوئی تھی زار و قطار رو رہا تھا اور یہ کلام
لب پر تھا کہ یہ زبان اس قابل ہی کہ پس گردن سے کھینچی جائے اور مین اس لایق ہون کہ برق غضب تیری میرے
اوپر گرے اور مین جلکر خاک سیاہ ہون تاکہ میرے گناہ تو پاک ہون اور بالکل گناہون سے پاک تیری خدمت
مین پہونچون کیونکہ مجھسے تیرے عذاب کی برداشت نہوگی کیونکہ تونے مجھکو نازک پیدا کیا ہی ای میرے خدا
مین بیشبہ ضرور لایق سزا ہون مین عبد گنہگار ہون بہت تجھسے شرمسار ہون کہ تجھکو فراموش کیے ہوے تھا اور
گمراہی مین پڑا ہوا تھا تو جلد اُس ارژنگ مرتد کو غارت کر کہ جسنے مجھکو گمراہ کر رکھا تھا وہ بڑا مرتد ہی جعلساز
بڑا فیلسوف ہی بڑا مکار اُسنے پھیلا رکھا ہی جال مکر و دغا بچھا رکھا ہی لوگون کو گمراہ کرتا ہی باپ دادا بھی اُسکے گمراہ
کرنے والے تھے ای میرے خداوند میرے اوپر رحم کر مین تیرے قتل کا قصد کر کے اپنے مقام سے چلا تھا
افسوس مین نے راہ مین بہت سے بندگان خداوند کو بیگناہ قتل کر ڈالا اُنکا خون میری گردن پر ہوا مین اُنکے
خون مین مفت مبتلا ہوا مین کدھر جا کر پوشیدہ ہون کدھر نکلجاؤن کیونکر ان گناہون سے اپنے کو بچاؤن مجھپر جو کچھ
عذاب ہو کم ہی یہ تو بڑا ستم ہی کہ مین خداوند کے قتل کرنے کو تلوار لیکر آیا تھا یہ میرے دل مین کیا سمایا اور بہت
کچھ گریہ و زاری کرنے لگا اور قصد کیا کہ اپنے کو آپ ہلاک کرے کہ اہل شہر نے دوڑ کر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ
کیون اپنے کو ہلاک کرتا ہی خداوند تیرے گناہ ضرور بخشدینگے اگر اُنکو گناہ نہ بخشنا ہوتے تو اپنی صورت کیون
دکھاتے ایک امر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ جب برجیس نے نقاب الٹی تھی تو سواے اُن دو ہزار آدمیون اور جسقدر
وہ لوگ تھے جو کہ نامہ بر کی ہمراہی سے الگ رہگئے تھے اور قریب قلعہ نہین پہونچے تھے وہ دو ہزار وہ تھے
کہ جنکو مرزیخ انکی حفاظت کے لیے چھوڑ گیا تھا وہ تو نہین غش کھا کے گرے تھے باقی کل اہل شہر و نامہ بر و مرزیخ
اور اُسکے سردارا اور اُسکا لشکر و ہمراہیان نامہ بر سب بیہوش ہو کر گرے تھے مگر سب سے پہلے اہل شہر و مرزیخ

کو اور اُسکے ہمراہیون کو ہوش آیا وہی بوندیان اُنپر بھی پڑی تھین یہ جو ہوش مین آ گئے تھے تو پہلے سجدے کو خم ہوے تھے
اُسکے بعد جو سر اُٹھا کر دیکھا تھا تو ان سب کو بیہوش پایا تھا کہ تھوڑے عرصے کے بعد ہوش آنے لگا تھا یہان تک
کہ سب کو ہوش آ گیا تھا اور وہی تقریر ہر ایک کرنے لگا تھا پس جب اہل شہر نے سلیم شیر صولت کو پکڑ لیا اور یون
سمجھایا تو اُسکی رقت کم ہوئی ادہر برجلبیں نے کہا کہ ای سلیم تو نے دیکھی میری قدرت اور پہچانا اپنے خدا کو اب تو
تو اُس راہ ضلالت سے نکلا تو نے ہمکو سجدہ کیا ہمنے تیرا سب قصور عفو کیا تو رو نہین ہمکو تیرے حال پر مع تیرے
ہمراہیون کے رحم آ گیا ہمکو خوب معلوم ہی کہ تو پہلے اس حال سے بالکل نہین واقف تھا تجکو ارژنگ نے گمراہ
کر رکھا تھا اور تو نے یہ جو حرکت کی یہ عین نمکحلالی اور جوانمردی کی تھی جو کہ نمک حلال اور بہادر ہوتے ہین وہ اپنے
مالک کی بیعزتی کے خواہان نہین ہوتے ہین اور جو کوئی اُنکے یا اُنکے مالک کے خلاف شان کلمہ اُنکے روبرو یا
اُنکی غیبت مین کہتا ہی اور اُنکو معلوم ہوتا ہی تو وہ اپنی جان دینے پر آمادہ ہوتے ہین سچ یہ امر ہی کہ آبرو کا صدقہ
جان ہی اور جان کا صدقہ مال ہی جب آبرو نہ رہی اور انگشت نما تمام اپنون اور بیگانون مین ہوے تو ایسی زندگی
بیکار ہی یہ تیرا خیال بہت بجا تھا اور تو نمکحلال ہی جو بہادر ہین وہ ایسا ہی کرتے ہین یہ کوئی امر تو نے خلاف نہین کیا
ہمنے تیری خطا بحل کی تیرے گناہ سے درگذرے اب تو کچھ خوف نہ کر جبکہ مین بخشنے والا ہون یہ کہکر مریخ سے کہا
کہ ان سب کو ہمارے دربار مین لاؤ کیونکہ اب تو یہ ہمارے شریک ہوے میری اطاعت قبول کی مذہب
آفتاب پرستی قبول کیا ہی ہم ان سب کو بڑا مرتبہ دینگے اپنے بندون مین جو کہ خاص ہین اُنھین شامل کرینگے یہ کہکر
برجلبیں نے اپنا سر اندر دریچے کے کر لیا کہ پھر صدا آئی کہ ای بندگان من دیکھا تمنے قدرت کو میری کہ مین نے کیونکر اُنکو
زیر کیا اور کیونکر اپنا مطیع کیا اُن سب نے میرا مذہب قبول کیا اور میری خدائی کے قائل ہوے اب مین تمسے یہ
کہتا ہون کہ تم لوگ پریشان ہوے جاتے تھے سب دوکانین بند کر دین شہر ویران نظر آنے لگا سناٹا ہو گیا بھلا
کوئی ہمارے شہر مین جسمین ہمارا نائب ہو کوئی قسم کی دست اندازی کر سکتا ہی اگر میری مرضی کے خلاف کرے تو
مین خاک سیاہ یا اُسکو سنگ سخت کا بنا دون کوئی میری خدائی سے باہر نہین ہو سکتا ہی یہ کہکر کہا کہ ای بندگان من
تمکو معلوم ہو اور جو لوگ کہ سلیم کے ہاتھ سے اہل شہر سے مارے گئے ہین اُنکے وارثون کو معلوم ہو کہ وہ رنج و غم نہ کرین
ہمنے اُنکو بڑے مرتبے اعلی دیے ہین اور ہم یہ اقرار کرتے ہین کہ دس برس کے بعد سب کو پھر زندہ کرینگے اُن سب کی
لاشون کو اُٹھوا کر دریاے رحمت مین ڈالدو جو کہ ہمارے نائب کے زیر قصر رواں ہی تاکہ یہ لاشین بحفاظت تمام رہین
یہ صدا دے کر کہا کہ ای سلیم شیر صولت وای ہمراہیان نامہ بر تمکو معلوم ہو کہ جبکہ تم میرے نائب کے جمال کی تاب
نہ لا سکے اور غش کھا کر گر پڑے اور یہ نوبت ہوئی کہ جو کبھی کسی کی نہین ہوئی تھی بھلا تم میرے نور جمال کی کیا تاب
لا سکو گے یقین ہی کہ مر جاؤ گے اُس شعلۂ نور سے جل جاؤ گے یہ وہ نور ہی جو کہ معاذ اللہ کوہ طور پر گرا تھا کہ وہ جلکر خاک سیاہ
ہو گیا اُسکو وہ مرتبہ دیا گیا کہ وہ چشم مردم مین رہے یہ کسکو تاب ہی اور کس چشم مین قوت ہی کہ ہمارے نور کو دیکھ سکے
بس اب تمکو لازم ہی کہ اس مذہب سے کبھی گمراہی نہ کرنا ورنہ خراب ہو گے اور تم اپنی چشم سے خود دیکھ لوگے کہ جو حال
اُس مرتد ارژنگ کا ہوگا جیسا وہ خدا بنکر بیٹھا ہی ویسی اُسکو سزا دیجائیگی لقا ذرہ مرد تو کیا پریشان ہوے
کہ جو ارژنگ پریشان ہوگا اُنکو کیا سزا ملی ہی جو اسکو ملیگی کہ تمام عمر یاد کریگا سر پر ہاتھ رکھکر رویگا وہ تو دعوی خدائی
کر کے چلے گئے اسکو ایک راہ بتا گئے اب پہلے مین ارژنگ کی تدبیر کر کون تو پھر خدا پرستون سے مقابلہ
کرون انکو بھی اُنکی گمراہی کی سزا دون یہ صدا سنکر سلیم شیر صولت مع اپنے ہمراہیون کے پھر سجدے مین
گرا اور کہا کہ بیشک تو خداے برحق ہی یہ کہکر سر سجدے سے اُٹھایا ایک صداے مہیب آئی اور برق چمکی اور
وہ غبار جو کہ انکی نظر کے روبرو تھا وہ غائب ہو گیا اب تو قلعہ کی جانب سب نے دیکھا ادھر مریخ نے آکر کہا

کرائی سلیم شیر صولت تم مع اپنے لشکر کے میرے ہمراہ چلو تمکو قلعہ مین لیچلون اور داخل دربار کرون اُسکے بعد جو حکم ہوگا اُسکو بجا لاؤ نگا پس سلیم شیر صولت ہمراہ مریخ مار خوار کے مع اپنے ہمراہیون کے طرف قلعہ کے چلا اور اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ چھاؤنی کو جاؤ جو کہ سردار تھے وہ تو اُسکے پاس رہے اور تمام سوار طرف چھاؤنی کے گئے اہل شہر یہ حال دیکھکر اپنے اپنے مقام کی طرف روانہ ہوے جا کر دوکانین کھولین پھر بازارین آراستہ ہوئین پھر وہی چہل پہل ہونے لگی پھر اُسی طور سے شہر آراستہ ہوگیا اور وہ جنکے وارث مر گئے تھے کسیکا فرزند تھا کسیکا قوت بازو تھا کسیکا پدر تھا کوئی بچا کو روتا تھا کوئی باپ کا غم کرتا تھا وہ سب روتے پیٹتے اُس مقام پر آئے جہان وہ لوگ مرے ہوے پڑے تھے ہر ایک نے اپنے وارث کی لاش کو اُٹھایا اور اپنے اپنے مکان پر لائے عورتون نے ماتم کرنا شروع کیا کوئی بھائی کہتی تھی کوئی ہاے باپ کہکر روتی تھی کوئی شوہر کو پکارتی تھی کوئی فرزند کا نام لیکر چلاتی تھی کوئی اپنے بھانجے کو یاد کر کے فریاد کرتی تھی بعد اسکے اُن سب کے مردون نے وہ لاشین لاکر اُس دریا مین ڈالدین جو کہ زیر قلعہ بڑے زور و شور سے روان ہی یہ جدھر دریا ہی اُسطرف بھی آبادی ہی پس بعد فراغت اس کام کے ہر ایک اپنے مقام کو چلا گیا اور عورتون کو سمجھایا کہ خداوند نے وعدہ کیا ہی کہ بعد دس برس کے ان سب کو زندہ کر دیگا تم لوگ پریشان نہو اُنھین کے حکم سے ہم لاشین دریا مین ڈال آئے ہین وہ عورتین یہ سنکے خاموش ہو رہین اب ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب سلیم شیر صولت داخل قلعہ ہوا وہ لوگ جو اس سے الگ کھڑے تھے یہ سب حالت دیکھکر اُس مقام سے بھاگے کہ یہ لوگ سب مرتد ہو گئے ہین خوب ہوا جو ہم لوگ انکے ہمراہ نہ تھے ورنہ یہی حال ہمارا بھی ہوتا پھر تو اُسی وقت چلے گئے تھے جب یہ لوگ غش کھا کر گرے تھے اور باقی ماندہ اب مفرور ہوے اور طرف خاور کے چلے کہ جا کر ارژنگ کو اس حال کی خبر کرین انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اب اُدھر قلعے کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جبکہ مریخ سلیم شیر صولت کو مع اُسکے ہمراہیون کے لیکر داخل قلعہ ہوا سلیم سیر قلعہ کرتا ہوا اور عجائبات دیکھتا ہوا اُسکے ہمراہ چلا جاتا ہی وہی نیرنجات ہین جو قبل مین بیان ہو چکے ہین ہر مرتبہ تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی بیکار کے طول سے کیا حصول یہ تمام قلعہ کی سیر کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا کہ جہان سردارون کی سواریان موجود تھین مریخ اپنے مرکب پر سے اُترا اور سردار بھی اُترے سلیم بھی مع اپنے سردارون کے اُترا سوارون سے مریخ نے کہا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو تمھاری بابت جیسا حکم صادر ہوگا وہ بجا لانا یہ کہکر اور اُن سب کو ہمراہ لیکر داخل گنبد ہوا سلیم نے گنبد کو طلائی پایا اور تمام اُسپر مینا کاری کی ہوئی تھی اُسی طور سے مریخ کے ہمراہ سب درجون کو طی کرتا ہوا مریخ کے ہمراہی اپنے اپنے مقام پر ٹھہرتے ہوے چلے جاتے ہین وہ بھی چند مقرب سردار رہ گئے مگر ہمراہیان سلیم کسی درجہ مین نہین ٹھہرے ہمراہ اُسکے گنبد بالا مین یعنی درجۂ اعلی مین پہونچے وہان بڑا ساماں دیکھا جو کبھی اُنھون نے خواب مین بھی نہ دیکھا تھا اور پردہ دیکھا کہ پڑا ہوا ہی اُسکے اندر کوئی شخص معلوم ہوتا ہی کہ بیٹھا ہوا ہی مگر بڑے معزز معزز سردارون کو اُس مقام پر پایا کہ وہ سر جھکائے ہوے بیٹھے ہین کہ مریخ نے جاکر خونخوار سے عرض کیا کہ آپ عرض کر دین کہ یہ سب لوگ حاضر ہین انکا لشکر بیرون دربار موجود ہی پس چونکہ وہ دن افریق کا تھا اُسنے اُٹھکر ہاتھ باندھکر جو مریخ نے عرض کیا تھا عرض کیا اب تو اہل دربار اسکو بخوبی پہچانتے ہین کیونکہ انکے روبرو سب واقعہ گذرا یہ لوگ دربار مین بیٹھے ہوے دیکھا کیے جب یہ سب واقعہ ہو چکا تو وہ حالت جاتی رہی اُسی طور سے پھر وہ دیوارین ہو گئین تھین جیسے کہ سابق مین تھین پس جب افریق نے عرض کیا تو صدا آئی کہ انکو خلعت ہماری سرکار سے عنایت کرو اور انکے لشکر کو تصویرین دیکر رخصت کرو کہ جاکر چھاؤنی مین قیام کرین اور تصویرین گلے مین ڈال لین اور انسے کہو کہ یہ خلعت پہنکر اور تصویرین گلے مین ڈال کر ہر ایک اپنی نشست کی جگہ تلاش کر لے جسکا جس درجہ مین نام حسب کرسی یا ذنگی ہو وہ اُسی مقام کو اپنی

جائے نشست خیال کرے اور ہر روز اُسی مقام پر بیٹھا کرے کوئی اُس سے کہنے کی ضرورت نہو یہ صدا سب نے سُنی ادھر تو
صدا آئی اُدھر کشتیان خلعت کی آئین اور ایک کشتی مین تصویرین تھین ہر ایک خلعت پر ہر ایک کا نام تحریر تھا افریق نے
پہلے خلعت سلیم کو دیا اُسنے خلعت پہنا اور تصویر گلے مین ڈالی طرف پردے کے سجدہ کیا پھر افریق نے سب کو خلعت
دیکر اور تصویرین دین ہر ایک پہن پہن کر اور سجدہ کرکے الگ کھڑا ہوا وہ جو تصویرین باقی رہین اُنکو افریق لیے ہوے
سب درجون کو طے کرکے بیرون دربار آیا اور وہ جو نو ہزار سوار در گنبد قلعہ پر اس انتظار مین کھڑے تھے کہ دیکھیے ہمکو کیا حکم
ہوتا ہی وہ تصویرین لاکر اُنھین دین اور اُنسے کہا کہ یہ گلے مین پہن لو اور ہر روز انکو سجدہ کیا کرو اور تم سب چھاؤنی مین جاؤ
تمھارے لیے چھاؤنی مین مقام خالی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو چھاؤنی نہین معلوم ہی پس اُسی وقت افریق نے
ایک سوار کو اُنکے ہمراہ کر دیا کہ انکو چھاؤنی مین پہونچا دو وہ سواران سب کو لیکر طرف چھاؤنی کے چلا ادھر افریق انکو
روانہ کرکے دربار مین آیا ادھر سلیم نے جو دیکھا تو ایک کرسی پر اُسی درجہ مین اپنا نام پایا وہ اُسی کرسی پر بیٹھ گیا اُس درجہ
مین جس جس سردار کا نام جس کرسی پر تحریر تھا وہ اُس کرسی پر بیٹھ گیا اُسی طور سے سب سردار جو کہ ہمراہ سلیم کے تھے اپنے اپنے
نام کی کرسی دیکھکر جس درجہ مین ملی بیٹھ گئے یہان تو یہ بندوبست ہوا اُدھر وہ سوار اُن سوارون کو لیکر چھاؤنی مین آیا
اب جو یہ لوگ پہونچے تو دیکھا کہ ایک پھاٹک عظیم الشان لگا ہی اُسکے اندر چھاؤنی ہی جب یہ اندر پہونچے تو دیکھا
کہ لاکھون آدمی ہین کہ اُترے ہوے ہین سیکڑون اصطبل بنے ہوے ہین یہ دیکھا کہ ہر ایک لین پر نام اُس کے سوارون
کا تحریر ہی اُنھون نے دیکھا کہ ایک خالی ہی اُسکو جو دیکھا اُسپر اپنے افسر یعنی سلیم کے نام کو تحریر پایا کہ یہ لین برائے لشکر
سلیم شیر صولت نامہ بر ارژنگ مرتد اُسکے برابر کئی مکان بڑے بڑے عظیم الشان بنے ہوے تھے اُنپر نام ہر ایک
سردار کا تحریر ہی بعض پر کئی سردارون کا نام ہی اور ایک پر سلیم کا نام یہ سوار اُس لین مین جا کر اُترے اُسکے برابر اصطبل تھا
اُسمین مرکب باندھے گئے سب نے اپنے اپنے بستر لگائے آرام سے بیٹھے کہ اُدھر دربار برخاست ہوا سب اہل دربار
اپنے اپنے مقام کو اپنی اپنی سواری پر سوار ہوکر چلے کہ سلیم جو دربار سے اوٹھا اور مع اپنے سردارون کے بیرون دربار آیا
تو یہ حیران تھا کہ مین کدھر جاؤن اور کس مقام پر قیام کرون کہ افریق جو دربار سے آیا اُسکو کھڑا پایا اور سب اہل دربار
کو دیکھا کہ وہ چلے گئے ہین یہ قاعدہ ہی کہ جب بالکل دربار برخاست ہو چکتا ہی اور کوئی نہین دربار مین رہتا ہی تب
خونخوار و افریق دربار سے باہر آتے ہین اور اپنے مقام کو روانہ ہوتے ہین اُسی طور سے آج بھی ہوا جب
افریق نے سلیم کو مع سردارون کے استادہ دیکھا چونکہ اسکو حکم ہو چکا تھا کہ اسکا مقام بھی چھاؤنی مین اسکے لشکر
کی لین کے برابر ہی پس یہ سمجھ گیا کہ یہ اس فکر مین کھڑا ہی کہ مین کہان جاؤن اور کس مقام پر قیام کرون یہ خیال کرکے
اُسی وقت اپنی اردلی کے سوارون مین سے ایک سوار سے کہا کہ انکو اُس چھاؤنی مین پہونچا دو جو کہ نئی تیار ہوئی ہی
اور سلیم سے کہا کہ آپ جس لین پر اپنے لشکر کا نام تحریر پائیے گا اُسی کے برابر آپ کے قیام کرنے کے لیے اور آپکے
سردارون کے لیے مقام مقرر ہوا ہی اور اُسپر نام تحریر ہی آپ سب صاحب اُسی مین قیام پذیر ہون ہر روز دربار مین
تشریف لایا کرین اور آج آپ کی مع لشکر خداوند نے دعوت کی ہی اور یہ طریقہ ہی کہ جو کوئی یہان آکر مذہب آفتاب پرستی
اختیار کرتا ہی اُسکی دعوت ہوتی ہی پس آپ کی بھی دعوت ہی یہ سنکر سلیم اُسی وقت اُس سوار کے ہمراہ چلا افریق
و خونخوار سوار ہوکر اُسی ترک و حشم سے طرف اپنے اپنے مقام کے چلے گئے کہ وہ سوار سلیم کو لیکر اُس چھاؤنی
مین آیا سلیم نے عمارت عظیم الشان پائی اندر اُسکے گیا لاکھون لینین دیکھین کہ اُنمین سپاہ کے سوار و پیادے
اُترے ہوے ہین کہ وہ سوار انکو چھاؤنی مین پہونچا کر خود رخصت ہوکر چلا گیا یہ ٹہلتے ہوے مع اپنے سردارون کے ایک
طرف کو چلے اُنسے یہ بھی کوئی نہین دریافت کرتا ہی کہ تم کہان سے آئے ہو کون ہو کسکی تلاش ہی سب اپنے اپنے
بستیرون پر بیٹھے ہوے ہین اپنے اپنے کام مین مصروف ہین کوئی کھانا پکا رہا ہی کوئی کھا رہا ہی یہ چھاؤنی کی سیر کرتا ہوا

اُسطرف بھی پہونچا نہ کہ جہان اسکے لشکر کی لین تھی کہ اسکے لشکر کے سوارون نے اپنے افسر کو پہچانا اور دوڑکر اُسکے پاس
آئے اور عرض کیا کہ یہ مقام ہمکو رہنے کو ملا ہی اور اسکے برابر کئی مکان ہین اُنپر آپ کا نام اور سب سردارون کے
نام تحریر ہین یہ سنکے سلیم اُس مقام پر آیا جہان وہ مکانات تھے موافق اُنکے کہنے کے پایا پھر تو ہر ایک اپنے اپنے
مکان کو جسپر اُسکا نام لکھا تھا دیکھکر اندر گیا جس مکان پر دو سردارون کا نام تھا اُسمین وہ دو سردار گئے سلیم اپنے
مکان مین گیا ہر ایک نے مکان کو خوب آراستہ پایا کوئی ایسی چیز ضرورت کی نہ تھی جو موجود نہو ہمہ اسباب ضروری
موجود تھا تمام مکان فرش وغیرہ سے درست تھا یہ دیکھکر ہر ایک بہت خوش ہوا راحت سے اپنے مقام پر بیٹھا
کہ وہ دن تمام ہوا ہر ایک اس فکر مین تھا کہ ابھی تک کوئی سامان دعوت نظر نہین آتا ہی یہ تو یہ فکر کر رہے تھے اور
اُدھر لشکری بھی اپنے اپنے بسترون پر بیٹھے ہوے تھے کیونکہ سلیم نے کہدیا تھا کہ تمھاری دعوت ہی خداوندی سرکار
مین وہ لوگ بھی بیفکر ہو رہے تھے مگر اب متردد تھے کہ دیکھیے کب طلب ہوتی ہی برائے دعوت کہ خود بخود ہر ایک
لشکری از جاکر تا سوار کے روبرو خود بخود طعام لذیذ موجود ہو گیا اور صدا آئی کہ لو یہ دعوت کا کھانا موجود ہی مگر نہ کوئی لانیوالا
نظر آیا نہ صدا دینے والا وہ لوگ یہ حال دیکھکر حیران ہوے ادھر یہی حال سردارون کے لیے بھی ہوا کہ ہر ایک کو
کھانا علی قدر مراتب ملا مگر کوئی نظر نہ آیا سب نے کھایا ظروف خود بخود غائب ہو گئے یہ لوگ بہت حیران ہوے
کہ یہان جو کارخانہ ہی طلسمی ہی یہ نئی بات ہی اور نئی خدائی ہی جبسے ان سے ہم یہان آگئے ہین ہر روز ایک نئے واقعہ
سے سامنا ہوتا ہی کہ جسمین ہماری عقل کام نہین کرتی واقعی بہت سی خدائیان سنین اور کئی خدائیان دیکھین مثل خدائی
لقا و زہرہ کے مگر یہ طریقہ اور قاعدہ کسی خدائی مین نہین پایا ضرور یہ خدائی اصلی اور برحق ہی اور یہ مذہب درست و
راست ہی اب ہمنے اپنے خدا کو پہچانا اور راہ راست پر آئے آج تک ضرور ہم لوگ گمراہ و لامذہب تھے خیر خوب ہوا
کہ ہمنے قبل یہ مذہب قبول کیا ارژنگ ضرور لائق نفرین ولعن ہی جسنے ہمکو گمراہ کر رکھا تھا اور جو کچھ جواب نامہ مین
لکھا گیا ہی بہت ٹھیک لکھا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ کلمات سخت کا مستحق ہی یہ چرچے ہر جگہ ہو رہے ہین بعض بعض باہم
یہی تقریرین کرکے سو رہے ہین یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی اور سحر ہوئی سلیم مع سردارون کے اُٹھکر اور لباس
درباری پہنکر طرف دربار کے گیا موافق اپنے طریقہ کے جو کہ کل درپیش ہوا تھا داخل دربار ہوکر اُسکا ہر ایک ہمراہی اپنے
اپنے مقام پر بیٹھ گیا یہانتک کہ کل دربار آراستہ ہوا حسب معمول جسوقت تک دربار ہوتا تھا آراستہ رہا اسکو
تو یہان رکھا جاتا ہی کہ یہ مذہب آفتاب پرستی قبول کرکے بہت خوش ہی اور ہر روز دربار مین آتا ہی اور اُن لوگون کو جوکہ
اسکی ہمراہی سے الگ ہو گئے تھے لو یہ سب حالت دیکھکر طرف خاور کے برائے خیر و جواب نامہ لیکر گئے تھے
راہ مین رکھا جاتا ہی کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا اب ارژنگ کا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ کس فکر مین ہی اور کیا اُسکی حالت
ہی عشق مین ثریا ے سیمتن کے اور جو کچھ واقعہ گذریگا وہ اب روبروے ناظرین پیش ہوتا ہی بس اب مین
طرف خاور کے اپنے اشہب قلم کو جولان کرتا ہون اس داستان کو ناظرین بنظر غور ملاحظہ فرمائین کہ یہ داستان
بھی عجب طرز سے بیان ہوگی اور اسکا ہر مقام بہت نادرات سے مملو ہوگا جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو لطف کافی و
وافی پائینگے اس داستان مین رنگ رزم و بزم و سحر وغیرہ سب ہین انشاءاللہ تعالے یہ داستان نہایت ہی
دلچسپ ہی مین کہان تک تعریف کرون وقت ملاحظہ آپ قدردانون پر خود ظاہر ہو جائیگا تعریف کرنے
سے کچھ حاصل نہین ہی بقول صائب مصرعہ ثناے خود بخود گفتن نمی زیبد ترا صائب۔ مصرعہ دیگر قدر گوہر شاہ داند
یا بداند جوہری پس مین کیون تعریف کرکے طول دون اور اپنے مطلب کو فوت کرون اب مین اصل حال
تحریر کرتا ہون زیادہ تقریر کو طول دینا فضول ہی ناظرین و سامعین خود ملاحظہ فرمائینگے شعر کجا بودم اکنون فتادم کجا
عنان قلم شد ز چنگم رہا

اب شمہ حال ارزنگ بن زمرد بد اقبال راندۂ درگاہ ذوالجلال تحریر ہوتا ہی مع دیگر حالات و لشکرکشی بر سر برجیس بعد سننے جواب نامہ کے و جنگ و پیکار و مطیع برجیس ہونا ارزنگ کا باصلاح سخنگان

راوی بیان کرتا ہی کہ جبکہ ارزنگ نامہ روانہ کرچکا تو اُسنے حکم دیا کہ فوج کی نگہداشت کی جائے اور وزیر کو طلب کرکے کہا کہ چند نامہ جو جو لوگ اور والی شہر میرے باپ دادا کے بندگی کرنے والے باقی ہین اُنکو تحریر کرو تاکہ وہ میرے شریک ہون مین اُنکو اپنے ہمراہ لیکر اہل اسلام پر لشکرکشی کرون بعد الفراغ کہ خدائی خود اگر برجیس منظور کرلے تو خیر ورنہ پہلے مین برجیس پر لشکرکشی کرکے اُس سے اپنی معشوقہ کو حاصل کرکے پھر طرف اہل اسلام کے رُخ کرون یہ جو ارزنگ نے کہا بس اُسی وقت دبیر نے چند نامے اس مضمون کے تحریر کیے کہ ای بندگان لقا و زمرد تم کو معلوم ہو کہ یہ نامہ ہی طرف سے خداوند ارزنگ بن زمرد کے جو کہ آج کل تم سب کے خدا ہین اور آجکل امر خدائی کے وہ مختار ہین یہ نامہ اُنکی طرف سے بنام تمھارے ہی لہذا تمکو تحریر کیا جاتا ہی کہ تمکو لازم ہی کہ تم خداوند کے شریک ہوکر برائے مقابلہ اہل اسلام چلو کہ اُنسے اور خداوند سے مقابلہ ہی اور اب خداوند کو منظور ہی کہ انکا استیصال کرین کیونکہ اُنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی اور ایک امر ضروری اور درپیش ہی جب تم لوگ یہان آؤ گے تو تمپر وہ امر بھی ظاہر کیا جائیگا بس فوراً اس نامہ کو دیکھتے ہی مع اپنی سپاہ و لشکر کے کوچ کرکے آؤ اور شرکت کرو دوسرے یہ کہ اب تمپر اطاعت خداوندی ضرور ہی اگر اسکے خلاف کروگے غضب خداوندی مین مبتلا ہوگے آیندہ تمکو اختیار رہے والسلام۔ یہی مضمون ہر نامہ کا تھا جب سب نامہ تیار ہو چکے ملفوف کرکے اور اُسپر مہر کرکے خدمت مین خداوندی کی پیش کیے ارزنگ نے حکم دیا کہ چند سانڈنی سوار نامے لیکر اُن ملکون مین جائین جن جن ملکون مین ہمارے بندگی کرنیوالے حاکم ہون اور ایک نامہ بنام مہران کج گردن اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمکو معلوم ہوا ہی کہ تمھارا باپ ہماری شرکت کرکے قتل ہوا جبکہ ہمارا لشکر مخمور لیکر برائے مقابلہ گیا تھا اُسکو تمھارا قلعہ راہ مین ملا تمھارے باپ سے اُسنے مدد کی درخواست کی اُنھون نے اس خیال سے شرکت کی کہ یہ لشکر خداوندی کا ہی بس وہ مع اپنے سپہ سالار کے ہاتھ سے اہل اسلام کے مارے گئے ہمکو یقین کلی ہی کہ تمکو کمال رنج ہوا ہوگا لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ تم رنج نہ کرو مین اُنکو مع اُنکے سپہ سالار کے بعد الفراغ مہم اہل اسلام و بعد فراغ کتخدائی خود زندہ کردونگا تم اطمینان رکھو اور مع لشکر میرے پاس آؤ کیونکہ میرا قصد ہی کہ مین مسلمانون سے مقابلہ کرون اُنکے مقابلے کے لیے لشکر جمع کر رہا ہون اور اطراف و جوانب کے حاکمون کو مین نے اپنی شرکت کے لیے طلب کیا ہی مین نے ایک ملک پر اہل اسلام کے قبضہ کرلیا ہی اور آجکل مین خاور مین ہون یہان اُن سب کا انتظار کر رہا ہون صرف اسقدر انتظار ہی کہ لشکر جمع ہولے تو مین لشکرکشی کرون لہذا بموجب میری درخواست کے مع اپنے لشکر کے کوچ کرکے آؤ اور میری شرکت کرو اور اہل اسلام کو قتل کرکے ثواب حاصل کرو اُنسے اپنے باپ کے خون کا عوض لو یہ نامہ تحریر کراکے ایک سانڈنی سوار کے ہمراہ مع اُس اسوار کے جو کہ قلعہ سیہ تاب پر مخمور کے ہمراہ گیا تھا نامہ دیگر روانہ کیا و دیگر سانڈنی سوار اور نامے لیکر اس تلاش مین روانہ ہوے کہ جو ملک اسلام آباد ہین اُنسے ہمکو کیا غرض ہان وہ ملک کہ جو زمرد پرست ہون خواہ لقا پرست ہون اُنکے حاکمون سے مطلب ہی با وجودیکہ اسقدر شمشیر زنی کرکے صاحبقران اول و ثانی نے تمام دنیا اسلام آباد کردی ہی مگر اُسپر بھی ابھی سیکڑون ملک ایسے ہین جو کہ لقا پرست و زمرد پرست ہین اور کافر ہین کہ اُنکا ذکر اب ہوگا سانڈنی سوار تو نامے لیکر اُدھر جاتے ہین

ور جہان جہان یہ نامے پہونچے اور وہ لوگ لشکر لیکر ارژنگ کی مدد کو چلے ہین اُنکا حال وقت پر تحریر ہوگا اب پہلے
حال ارژنگ کا قلمبند ہوتا ہی کہ یہ بعد روانہ کرنے نامون کے اور حکم دینے بھرتیے سپاہ کے دربار برخاست کرکے
اپنے مقام آرامگاہ پر آیا سختگان کو طلب کیا وہ حاضر ہوا اُسنے آکر یہ حال دیکھا کہ ارژنگ پلنگ پر لیٹا ہوا ہی
آنکھون سے آنسو جاری ہین اور یہ شعر زبان پر ہین اشعار محبت مسبب محبت سبب + محبت سے ہوتے ہین کار عجب
محبت سے سب کچھ زمانے مین ہی + محبت ہی اس کارخانے مین ہی + محبت سے روتے گئے یار خون +
محبت سے ہو ہو گیا ہی جنون + محبت ہی کار رخ آب و گل + محبت ہی گرمی بازار دل + اور کبھی یہ شعر پڑھتا ہی
شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + اور کبھی یہ شعر پڑھتا ہی اشعار
خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو + یہ غذا ملتی ہی لیلیٰ ترے دیوانے کو + آہ کچھ تجکو خبر عاشق بیدل کی نہین
آیا ہی پیک اجل اب اُسے لیجانے کو + شہر مین اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کردی + کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو
اور گاہ یہ اشعار عاشقانہ ورد زبان کرتا ہی شعر مرتا ہون ترے ہجر مین ای یار خبر لے + اب جان سے جاتا ہی یہ بیمار خبر لے +
یہ حالت جو سختگان نے ارژنگ کی دیکھی اُسکی مسہری کے برابر آکر بیٹھ گیا مگر حالت یہ پائی کہ اشکون کا تار
بندھا ہوا ہی آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین لب پر آہ ہی رنگ رُخ زرد دل مین درد ہی عجب حالت تباہ ہی یہ حال دیکھکر
سختگان نے کہا کہ کیون خداوندا اس خاکسار کو کیون طلب فرمایا ہی کیا ضرورت ہی اسنے تو یہ کہا مگر ارژنگ نے
کچھ جواب نہین دیا خاموش پڑا ہوا آہ آہ کیا کیا کہ پھر سختگان نے بعد تھوڑی دیر کے عرض کی کہ خداوندا خاکسار
حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی اب ارژنگ نے اُسکی طرف منہ کرکے کہا کہ کیا میری معشوقہ کے پاس سے کچھ پیغام لایا ہی
کہو اُسکا مزاج تو اچھا ہی اُسنے کیا پیام دیا ہی کیا میری خبر دریافت کی ہی یا مجھکو طلب کیا ہی اگر طلب کیا ہی تو مین موجود
ہون چلتا ہون اور اگر خبر دریافت کی ہی تو یہ عرض کرنا کہ تیرے ہجر مین جان لبون پر ہی یہ حالت ہی کہ سوکھ کر کانٹا
ہو گیا ہون تیرا انتظار ہی ہجر مین تیرے زندگی ناگوار ہی موت کا یہ تیرا عاشق خواستگار ہی قسم ہی مجھکو تیرے سر نازک
کی کہ مین رات دن تیرے فراق مین اختر شماری اور آہ وزاری مین بسر کرتا ہون رات کو جاگ کر سحر کرتا ہون سوا ے
تیرے دیدار کے کوئی تمنا نہین ہی جب سے تیری تصویر دیکھی ہی دل کی یہ نوبت ہی کہ پریشان رہتا ہی سوا ے تیرے
خیال کے دوسرا اُسکو کام نہین ہی مین تیرے عشق مین از خود فراموش ہون اور نہایت مدہوش کہ کچھ خیال نہین ہی ہر وقت
تیرا خیال ہی تیری جدائی کا ملال ہی ابتر میرا حال ہی جلد خبر لے مین بہت بیتاب ہون تیرے لیے بیقرار ہون تیرے
بھائی کو نامہ لکھا تھا اُسکا بھی ابھی تک کوئی جواب نہین آیا ہی اُسیکا انتظار ہی ورنہ اب تک تیرے کوچے مین پہونچکر
اپنی جان تیرے قدم پر نثار کرتا یا تجھکو حاصل کرتا صرف جواب کا منتظر ہون جواب آلے تو مین یہان سے روانہ
ہون یہ کہکر یہ شعر پڑھا شعر ای پیک راستان خبر یار ما بگو + احوال گل بہ بلبل دستان سرا بگو + اور یہ شعر زبان پر جاری
کیا شعر میرے قاصد تجھے خدا کی قسم + جلد ہو تو روانہ سوے صنم + پہلے تو اپنی چشم تر کرنا + پھر مرے حال کی
خبر کرنا + یہ شعر پڑھکر ارژنگ خاموش ہو رہا یہ حال جو سختگان نے دیکھا کہا کہ ای خداوند ذرا اپنے حواس درست
فرمائیے اپنی حالت تباہ نفرمائیے ورنہ لوگ طعنہ زنی کرینگے کہ یہ کیسے خداوند ہین کہ ایک بندی کے عشق مین
جنسے صبر نہین ہو سکتا ہی اور اپنی حالت تباہ کرتے ہین یہ امر بالکل آپ کی شان کے خلاف ہی صبر کو کام فرمائیے
دلبر جبر فرمائیے ورنہ آئین بڑی خرابی ہی ہمتو خیر خواہ دولت ہین جو ہمکو عرض کرنا تھا عرض کیا ماننے نہ ماننے کا آپ کو
اختیار ہی آپ نے مجھکو کیون طلب کیا تھا مین ہون سختگان کوئی آپ کی معشوقہ کے پاس سے نہین آیا ہی جس سے
آپ یہ پیغام کہہ رہے ہین جب کوئی اُسکے پاس سے آئیگا تب اُس سے یہ کلام فرمائیے گا مجھکو کیون یاد کیا ہی کیا غرض
ہی یہ جو اُسنے کہا تو ارژنگ نے اُسکی طرف منہ کرکے کہا کہ کیا میرے نامے کا جواب آیا ہی وہان سے قاصد

جواب نامہ لیکر آتا ہی سختگان نے عرض کیا کہ خداوند یہ کیا آپ مجنونانہ کلام کرتے ہین مین رخصت ہوتا ہون بیکار مجھکو
آپ نے طلب کیا اگر مین یہ جانتا کہ مین جاکر اس عذاب مین مبتلا ہو جاؤنگا تو کبھی نہ آتا یہ کہکر قصد کیا کہ ارژنگ کے
اس تقریر سے حواس درست ہوے اور وہ حالت جنون کی کم ہوئی کہنے لگا کہ اے سختگان مین کیا بیان کرون
جو اسوقت میرے قلب کی نوبت ہی اُسکی جدائی مین دل از حد بیقرار ہی مثل مرغ بسمل کے سینہ مین تڑپ رہا ہی یہ اُسی
سبب سے مین نے کلام مجنونانہ کیے ہین مین نے تجھکو اس لیے طلب کیا ہی کہ کچھ تجکو یاد ہی کہ نامے کو گئے ہوے کتنے
دن ہوے ہین اسکا کیا سبب ہی جو ابھی تک جواب لیکر نہین آیا سختگان نے عرض کیا کہ کئی روز ہوے ہین
کل تین دن ہوے ہین ابھی وہ پہونچا بھی نہوگا یہ آپ کو کیا ہوا ہی کہ سب مالی و ملکی کاروبار سے ہاتھ اُٹھایا
اور عشق مین مبتلا ہوے ہین یہ آپ کو زیبا نہین ہی یہ امر سواے اہل اسلام کے اور کسی کو زیبا نہین ہی کہ وہ لوگ
اس قابل ہین اگر آپ صاف صاف مجھسے دریافت کرتے ہین تو صاف امر یہ ہی کہ وہ کبھی اس امر کو منظور ہی نکریگا
اور نہ وہ نازنین آپ کے قبضے مین آئیگی بلکہ یہ اسوقت کا قول ہمارا آپ یاد رکھین کسی نکسی اہل اسلام کی نظر ہوگی
کہ اگر دراصل یہ نازنین ایسی حسین ہی تو ضرور اُس سوداگر نے اُسکی کئی تصویرین کھینچی ہونگی جب وہ ممالک اسلام مین جائیگا
اور اُسکا گذر دربار مین اولاد صاحبقران کے ہوگا تو ضرور وہ یہ تصویر پیش کریگا کوئی نہ کوئی ضرور اولاد صاحبقران
سے یا اُنکے سردارون مین سے عاشق ہوگا اور لشکرکشی کرکے اُسپر قبضہ کریگا اور وہ نازنین بھی اُسکو پسند کریگی
یہ شرف اُنھین کو اُنکے خدا نے دیا ہی کہ جہان اُنکو عورت نے ہماری قوم کی دیکھا پس اُنکے اوپر فریفتہ ہوگئی سبب
یہ ہی کہ ہماری قوم کی عورتین خوبصورت ہین اور مرد بدصورت اور اُنکی قوم کے مرد بھی خوبصورت ہوتے ہین اور عورتین
بھی پس ہماری قوم کی عورتین اُنکی خوبصورتی پر گرتی ہین اور فریفتہ ہوتی ہین بدین سبب کہ مرد تو اس قوم کے بدصورت و
نامرد ہوتے ہین کہ عورت پر قبضہ کرہی نہین کرسکتے ہین جرأت تو بالکل اس قوم مین ہی ہی نہین جہان اہل اسلام عورت
کو لے گئے وہ اُنکا کچھ نہین کرسکتے ہین اور دوسرے یہ سبب ہوتا ہی کہ اس قوم کی عورتین آزادانہ مزاج رہتی ہین اُنکے
پردے ستر کا اس قوم مین خیال نہین ہی باغون مین راہون مین بلا پردے نکلتی ہین پس جبکہ عورت آزاد ہوئی تو اُسکو
کوئی نہین روک سکتا ہی جو اُسکا جی چاہے سو کرے اگر خبر ہوئی جبتک اُسکا تدارک کیا جائے اُسوقت تک
وہ اور طریقہ پیدا کرتی ہین آشنا کو طلب کرکے مقابلہ کرتی ہین اُسکو آمادہ کرتی ہین آخر کو وہ مقابلہ کرکے لیجاتا ہی
جیسا کہ آپ نے سنا ہوگا بلکہ اکثر کتابون مین اور اخبارون مین اہل اسلام کے واقعات دیکھے ہونگے کہ وہ کیونکر
ہم لوگون کے قوم کی عورتون کو نکال لے گئے ہین کچھ کوئی حد نہین اور کسقدر عورتین ہمارے قوم کی اہل اسلام
کے قبضہ مین ہین کوئی بھی اپنی قوم کے مرد کے ہمراہ نکلی ہی جو نکلتی ہی خداپرستون کے ہمراہ اور بڑے بڑے عالی
خاندان کی عورتین مثل پیغمبرزادیون و خدازادیون کے ہین اگر نام لونگا تو آپ خفا ہونگے مین آپ کے خوف کے
سبب سے نام نہین لے سکتا ہون پس اُسی طور سے یہ بھی کسی کے ہمراہ نکل جائیگی باپ مان بھائی سب ہاتھ
ملکر رہجائینگے یہ بھی حصہ خداپرستون کا ہی یہ تو بخوبی ثابت ہی کہ تمام عالم مین جسقدر حسین عورتین ہین اور جسقدر
بہادر ہین اور جسقدر دولت و حشمت ہی سب اہل اسلام کے لیے ہی کیونکہ اُنکا اقبال یاور ہی اور ستارہ اوج اقبال
ترقی پر ہی اور دیگر اقوام کی قسمت خراب ہی اور اُنکے ادبار کا زمانہ ہی یہ اقبال کی بات نہین ہی کہ ملک پر قبضہ
تو ہوا مگر کچھ کر نہین سکتے ہین صرف ایک مقبرہ کھود ڈالنے کا آپ نے قصد کیا تھا تو کسقدر بلوہ ہوا تھا اور آپ کے
ہمراہی جنسے بڑی امید تھی وہ ایسے خلاف ہوگئے تھے اُسی وقت اُنکے اقبال نے ایسی ترقی کی کہ آپ دوسری طرف
متوجہ ہوگئے اور مقبرہ بچ گیا اور یون بچا ضرور جب آپ قصد کھودنے کا کرتے اہل شہر فساد کرتے دو چار ہزار آدمی
کام آتے کچھ ادھر کے کچھ اہل شہر جب یہ نوبت ہوتی تو آپ ہی آپکو رحم آتا آپ رحم کھا کر موقوف کردیتے یہ تو مجھکو

یقین تھا کہ یہ مقبرہ کبھی نہین کھُد سکتا ہی صرف وقتی جوش ہی کیونکہ یہ ایسے ویسے کا مقبرہ نہین ہی جو کھد جائے یہ اُس
مرد جری کا مقبرہ ہی کہ جو نور خالص کو نکال لیگیا اور خداوند لقا اُسکا ایک موے تن نہ کم سکے بھلا یہ کیونکر کھد سکتا ہی وہ ہی
ہوا کہ آپ تو عشق مین مبتلا ہو کر دیوانے ہو گئے اور مقبرہ بچ گیا یہ ادنیٰ اُنکا اقبال ہی پس میرے نزدیک
اس امر مین کوشش کرنا اور اپنے کامون سے منحرف ہو کر اُس نازنین کے عشق مین اپنی جان دینا جو اہل اسلام کا
حصہ ہی محض خلاف عقل ہی پس میری راے یہ ہی کہ آپ اس خیال سے ہاتھ اُٹھائیے اور اہل اسلام سے مقابلہ پر
کمر کسیے یہ تو ضرور اُنکا حصہ ہی اور یہ بھی خیال کر لیجیے کہ مہرجبین نے صاف انکار کیا اور بلکہ کچھ سخت و سست آپکی
شان مین کہا پس ایسی حالت مین یہ خیال بیکار ہی ہرگز ہرگز اُس نازنین پر آپ کا قبضہ نہوگا وہ ضرور بالضرور اہل اسلام
کے تصرف مین جائیگی اور اُس سے کوئی ایسا جری پیدا ہوگا جو کہ سب اقوام کا جو جو مذہب اسلام کے خلاف ہین
دشمن جانی ہوگا کہ جسکی شمشیر زنی سے سیکڑون کفار قتل ہونگے مین یہ امر آپ کی خیرخواہی و مآل اندیشی کی راہ
سے کہتا ہون آیندہ آپ کو اختیار رہی اور مثالاً عرض کرتا ہون کہ آپ نے سنا ہوگا کہ بدیع الزمان پسر حمزہ گنجاب
کی دختر گوہر ملک کو کیونکر نکال لائے اول تو تمام ملک کوچک باختر اسلام آباد ہوا گنجاب مارا گیا گوہر ملک
پر بدیع الزمان کا قبضہ ہوا اُنکے تصرف مین آئی بلکہ وہ خود جا کر بدیع الزمان کو لگا کر اُسکے لشکر سے سنجان مین
لائی تھی باوجودیکہ جبرئیل قدرت کے ہمراہ منعقد ہو چکی تھی صرف ڈولا نکلنے کی دیر تھی اُسپر بدیع الزمان کا کسی نے
کیا کر لیا نہ کچھ پیغمبر صاحب کر سکے نہ جبرئیل قدرت سب اپنا منہ دیکھ کر رہ گئے اور خیال کرنے کی جگہ ہی کہ وہ سنجان
مین اکیلا تھا کسقدر جرأت کی تھی اور کیا کیا بہادری سے لڑا ہی میرے نزدیک آجتک جسقدر طلسم و خدائیان و
ملک اہل اسلام کے قبضے مین آئے انھین عورتون کے سبب سے آئے کہ وہ انپر عاشق ہوئین اُنکو اپنے شہر ملک لے گئین
یا طلسم مین اُنھون نے وہان جا کر شمشیر زنی کی اور مقابلہ کر کے اُس ملک کو اسلام آباد کیا پس ہر ایک کی بربادی
دولت و مذہب کا باعث اُنکی بیٹیان ہوئی خداوند لقا کی خدائی دونون نور خالص جگیدۂ قدرت نے سیتے ملکہ
گیتی افروز و ملکہ جہان افروز نے مٹائی اور وہ ہی باعث بربادی خدائی کی ہوئین نہ یہ اُنپر عاشق ہوتین نہ اُنکو
اپنے باغ مین جگہ دیتین نہ وہ لوگ روز خون و شبخون مارتے مگر امر انصاف و غور طلب یہ ہی کہ جرأت ہو تو ایسی
ہو کہ جو نسٹھ لاکھ کے لشکر پر یہ تن واحد شبخون مارنا یا روز خون مارنا انھین لوگون کا دل و جگر ہی اصل یہ ہی کہ دوسری
قوم کا تو کوئی نہین کر سکتا ہی سبب یہ ہی کہ یہ لوگ مرنے سے تو ڈرتے ہی نہین مرنے کو حیات اور حیات کو موت
تصور کرتے ہین بھلا جو مرنے سے نہ ڈرے اُس سے کون مقابلہ کر سکتا ہی پس مین آپ کے روبرو قسم کھا کر
کہتا ہون کہ مہرجبین کی بھی زوال دولت و حشمت کی تباہی اسکی بہن کے سبب سے ہوگی یہ اسوقت کا کہنا میرا آپ یاد
رکھین اگر اسکے خلاف ہو تو میرا نام سنگتگان نہ رکھیے گا اور جو چور کا حال وہ میرا حال فرمائیگا اور یہ یاد رکھیے کہ
آپ کے نامہ کا جواب صاف آئیگا مین مکرر سہ کرر عرض کرتا ہون اور بارہا عرض کر چکا ہون کہ آپ اس خیال سے
دست بردار ہون آیندہ آپ کو اختیار ہی میری جو عقل مین آیا وہ مین نے عرض کیا یہ تقریر سنکے ازرنگ
بہت برہم ہوا اور کہا کہ ہمنے سوال کچھ کیا تو نے اُسکے جواب مین ایک طول طویل داستان بیان کی جو ہمارے
خیال مین نہین آئی اور بیکار کی پریشانی حاصل ہوئی ہم یہ نہین دریافت کرتے ہین کہ یہ لوگ کیونکر تباہ ہوے جو تو نے
یہ قصہ بیان کیا نہ ہمنے یہ دریافت کیا تھا کہ اہل اسلام کا اقبال کیسا ہی جو تو نے اُنکے اقبال کی کیفیت بیان کی نہ
ہمنے تجکو اسواسطے طلب کیا ہی کہ تو آگے اور پیچھے کے مرے ہوے مردے اُکھاڑے اور اُنکی کیفیت ہمسے بیان
کرے تجکو ہمارے امور خدائی مین کیا دخل ہی اُسوقت ہمارا جی چاہتا تھا کہ مقبرہ کھودین بعد اُسکے ہمنے دوسری
تقدیر کر دی کہ نہین کھودا اس امر مین تیرا کیا دخل ہی تقدیر ہی تو ہی جو چاہا سو کر دیا اب ہمنے یہ تقدیر کی کہ ہم اپنی

شادی کرین اُسکے بعد اہل اسلام سے مقابلہ کرین اور یہ جو تو نے کہا کہ یہ نازنین اہل اسلام کا حصہ ہے اور آپکے قبضہ مین کبھی
نہ آئیگی اور اُسکی تو نے ایک دلیل فضول اور پرانے قصون سے مثال دی یہ محض تیرا خیال خام ہے جسپر ما بدولت فریفتہ ہون
وہ دوسرے کے قبضہ مین جائے یہ ممکن نہین بلکہ غیر ممکن ہے ما بدولت جواب کے منتظر ہین اگر اُسنے ما بدولت کے پہلوان
قدرت کے حوالے کر دی تو ما بدولت نے اُسی مقام پر اُسکے ساتھ عقد کیا اور ساتھ عیش و عشرت کے بسر کی اور اپنے
تصرف مین لایا اور اگر اسکے خلاف اُسنے کیا تو ما بدولت فوراً لشکر کشی کر کے جائینگے اور مقابلہ کر کے اُسپر قبضہ حاصل کرینگے
اہل اسلام کے فرشتون کو بھی اسکی خبر نہو گی اور جب ما بدولت کے قبضے مین آگئی تو پھر کوئی اُسکو کیا پا سکتا ہے اُسکا کوئی ایک
موے تن تک تو پا نہین سکتا اُسکا ملنا تو امر دشوار ہے اور یہ امر ہونا ضرور ہے مین تجکو دکھا دونگا اور میرے اسوقت کے کہنے
کو یاد رکھنا کہ یہ نازنین میرا حصہ ہے اہل اسلام کا حصہ نہین ہے یہ جو تو نے کہا کہ خواجہ حسین سوداگر تصویر اسکی لیجا کر کسی خدا پرست
کو دیگا وہ عاشق ہو کر جائیگا اور اُسپر قبضہ کریگا اور وہ نازنین بھی اُسپر فریفتہ ہو گی تو اسکی تدبیر مین کل کر دونگا خواجہ حسین کو دربار
مین طلب کر کے اُس سے تصویر طلب کرونگا کہونگا کہ اگر تمھارے پاس کوئی اُس نازنین کی تصویر اور ہو تو ہمکو دو کہ وہ تصویر
ہمارے پاس سے گم ہو گئی ہے اور جسقدر تصویرین تمھارے پاس اُسکی ہون یا اور نازنینون کی ہون سب ہمارے ہاتھ فروخت
کرو ہم خرید کرینگے اگر اُسنے دیدین تو خیر اور اگر اُسکے پاس تصویرین ہوئین اور اُسنے ندین تو مین اُسپر ظلم و بدعت کرونگا
اور جسطور سے ہوگا اُس سے تصویرین لونگا جب اُسکے پاس وہ تصویر نہو گی تو وہ اہل اسلام کو کیا دیگا اور وہ کیونکر
عاشق ہونگے جہان ما بدولت کا دل آئے اُس مقام پر کوئی دوسرا قبضہ کر سکتا ہے اور عاشق ہو سکتا ہے یہ امر محال ہے اور
تصور ناتمام اور خیال خام ہے یہ سب تقدیر بیکار اُلٹی تھی مین یہی تقدیر کئی ہزار برس پیشتر کر چکا ہون کہ یہ نازنین میرے
قبضے مین آئے اور میری زوجہ بنے اور مین شوہر ہون یہ جو تقریر ارژنگ نے کی سخنگان قہقہہ لگا کر ہنسا اور یہ مصرعہ
پڑھا مصرعہ این خیال است و محال است و جنون ٭ یہ آپکی تدبیرین سب بیکار ہین اور اُسوقت آپکو تقدیر گریز کرنا پڑیگی جیسے کہ
ہمیشہ آپکے دادا صاحب تقدیر گریز کرتے رہے جب کوئی امر انکی تقدیر کے خلاف ہوا اُنھون نے فوراً تقدیر تبدیل کر دی یہی
انجام آپکا بھی ہونیوالا ہے جیسے کہ ابھی کل کا ذکر ہے کہ پہلے تو یہ تقدیر کی کہ مقبرہ کھدے جب دباؤ پڑا تو یہ تقدیر کی کہ بعد شادی
ما بدولت کے پھر اسلام سے مقابلہ کیا جاویگا یہ تو آپکے خاندان کی بات ہے کہ پہلے تو ایک امر کرتے ہین اور کمر باندھکر
مثل مردون کے اُسکے انجام دینے پر آمادہ ہوتے ہین جب دباؤ پڑتا ہے تو فوراً اُسکے خلاف کرتے ہین وہی اثر ہے وہ اثر کیونکر
جاتا رہے گستاخی معاف بہت تقدیر تقدیر کا نام زبان پر نہ جاری فرمائیے وہ لوگ بھی یہی کہتے کہتے دنیا سے گئے یہ امر آپکے
یہان راس نہین ہے آگ لگے اِس تقدیر کو کہ جو کہ خراب کرے یہ جو سخنگان نے کہا اِسکا جواب ارژنگ نے یہ دیا کہ
وہ لوگ کمزور تقدیر کرتے تھے اور مین ایسا بیوقوف نہین ہون کہ کمزور تقدیر کرون کہ مجکو تبدیل کرنا پڑے مین تو وہ تقدیر کرونگا
کہ جو پتھرون سے نہ ٹوٹے تبدیل کرنا کیسا اُسپر سخنگان اور ہنسا اور دل مین کہا کہ یہ زمرد و لقا سے زیادہ بے عقل ہے
اور یہ اُنسے زیادہ خراب ہوگا اسمین کچھ بھی جرأت نہین ہے بالکل نامرد ہے وہ لوگ تو سنتے ہین کہ ورغلانے سے آمادہ ہو جاتے
تھے اور جرأت کرتے تھے اور جہانتک ممکن ہوتا تھا جو کہتے تھے اُسپر عمل کرتے تھے مگر یہ تو کچھ بھی نہین ہے اِسکو اپنی بات کا
خیال تک نہین ہے افسوس کس نامرد ازلی و ابدی سے سامنا ہوا ہے اور نباہ کرنا پڑا ہے اگر مین یہ جانتا تو کبھی اِسکو نہ لشکر کا
بادشاہ اسلم و دیلم سے کہکر کراتا یہ تو تخت پر بیٹھتے ہی اور ہو گیا بالکل نامرد ہو گیا مین تو یہ سمجھا تھا کہ یہ اِس جرأت دلانے
اور ورغلانے سے پھر آمادہ ہو جائیگا اور یقین ہے کہ سحر کو مقبرہ کھودنے کا حکم دے اور یہ کہے کہ جب مین اہل اسلام کی مہم
سے فراغت کر لونگا تو شادی کرونگا مگر یہ ایسے عشق مین مبہوت ہوئے ہین اور شہوت پرستی پر کمر باندھی ہے اور خواہش
نفس کے مطیع ہوئے ہین کہ کچھ بھی خیال نہین ہے مین یہ چاہتا ہون کہ جبتک نیچا نہ دیکھینگے اسوقت تک یہ غرور انکے
دماغ سے نہ نکلیگا میرے نزدیک کوئی نہ کوئی اہل اسلام اسے ضرور انکا یہ غرور نکالدیگا اُسوقت یہ ساری شہوت پرستی

اور مادۂ جنون رفو چکر ہو جائیگا اور یہ سب عشق بھول جائینگے اچھا ہمین کیا ہمکو جو نصیحت کرنا تھی کر دی مقام افسوس ہی
کہ ایک ملک کو فتح کر کے یہ غرور ہوا کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہین ہی اگر یہ کہین شل لقا کے ہوتے تو زمین پر پانؤن نہ رکھتے یہ اپنے
دل سے باتین کر کے کہا کہ ہان آپ فرمائین کہ آپ نے کسلیے مجکو طلب کیا ہی یہ تو قصہ ہوتا رہیگا جیسی پڑیگی وہ سہی جائیگی ہمکو
بھی دیکھنا ہی کہ ہمارا کہا ہوتا ہی یا آپکا اب مین اس امر مین کوئی تقریر نہ کرونگا سواے ہان ہان کے کیونکہ آپکے مزاج کے
خلاف ہوتا ہی یہ جو سخنگان نے کہا تو ارزنگ نے کہا کہ مین نے اسلیے طلب کیا ہی کہ تم اسوقت جاکر اسلم و دیلم کو
میری طرف سے حکم دو کہ وہ فوج کی نگہداشت شروع کرین گو مین دربار مین حکم دے چکا ہون اور کیون سخنگان مین نے
یہ تدبیر خوب کی کہ جو ہر ایک اپنے اور اپنے باپ دادا کے ماننے والون کو نامہ لکھے خصوصًا مہران کو کہ جسکا باپ قلعۂ
قمر بخش پر ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوا ہی وہ ضرور جلا ہوا ہی فورًا نامے کے پہونچتے ہی ادہر کو روانہ ہوگا اس عرصے مین
میرا نامہ بر بھی واپس آئیگا اگر وہ موافق مرضی جواب لایا اور معشوقہ میری اُسکے ہمراہ ہوئی تو مین بعد عقد پہلا جو کام کرونگا
تو وہ یہ ہوگا کہ اس مقبرے کو کھودونگا اُسکے بعد اور کامون کی طرف رجوع ہونگا اور اہل اسلام پر لشکر کشی کرونگا اور اگر
میری مرضی کے خلاف جواب آیا تو مین پہلے اُسپر لشکر کشی کرونگا اور اس مہم سے فراغت کر کے اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا
ابتو مین سب کامون سے اس کام کو مقدم تصور کرتا ہون کہ جسکے سبب سے میری جان پر بنی ہی اور ہر وقت مین اسی فکر
مین رہتا ہون کہ کیونکر مین اپنی معشوقہ تک پہونچون سخنگان نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت خوب ہی اب مین رخصت ہوتا ہون
اور اسلم و دیلم کو آپکے حکم سے آگاہ کرتا ہون یہ کہکر اور رخصت ہوکر چلا آیا یہان ارزنگ اُسی حال مین مبتلا ہوا
یہ اُسیوقت اسلم و دیلم کے پاس آیا اُن دونون نے اسکو تعظیم و تکریم کر کے بٹھایا اور کہا کہ ملک جی اسوقت کدہر آنا ہوا
کسلیے کفش خانے پر تشریف فرما ہوئے سخنگان نے منہ بنا کر جواب دیا کہ ملک جی جائین جہنم مین جو لوگ ملک جی سے
وہ سمجھے ہمتو نام بدنام کرنے والے ہین ہم وہ لیاقت کب رکھتے ہین جو کوئی ہمکو ملک جی کہے عجب گدھے سے سابقہ پڑا ہی
جو کہ شہوت کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہی عشق و عاشقی کی سوجھی ہی یہ عشق و عاشقی خراب کریگی اور مفت مین تم بدنام ہوسکے
میان ہم تمسے صاف صاف کہتے ہین کہ بس انکی خدائی کا خاتمہ ہوا افسوس اس امر کا ہی کہ کچھ ترقی نہونے پائی کچھ عروج نہ
پکڑا کہ ایکمرتبہ بیٹھ گئے بس انکے مقدر مین اسی قدر راحت تھی جو کہ انھون نے کی اور جو کچھ کہ یہ اب کرینگے وہ خواب و
خیال ہین ابتو انکی باتین اور قسم کی ہوگئی ہین وہ اپنی راے کے نزدیک کسی کی راے کو مقدم نہین جانتے ہین بڑی خرابی
کی بات ہی جو کوئی اُنکو سمجھائے تو وہ برہم ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تقدیر کر چکے ہین جو ہمنے تقدیر کیا ہی اُسکے خلاف نہوگا
خیال تو کرو کہ ابھی کی آمدی و کی پیرشدی کا نقشہ ابھی کیا کیا تھا کہ عشق و عاشقی کی سمائی ہی اُنکا تو اب یہ قول ہی بموجب شعر
سودا ہوا ہی مرغ جنون کے شکار کا + پھندا بنا رہا ہون گریبان کے تار کا + اور ہم یہ کہتے ہین اور یہ شعر پڑھتے ہین شعر حسرت
پر اُس مسافر بیکس کی روئیے + جو تھک گیا ہو بیٹھکے منزل کے سامنے + دیگر قسمت کی کم نصیبی سے ٹوٹی کمان کمند +
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا + میری نظر مین یہ حال آ در یہ واقعہ پھر رہا ہی کہ وہان سے جواب صاف آیا یہ غصے مین آکر اور
جوش عشق سے مدہوش ہوکر اُس طرف کو لشکر کشی کر کے گئے اور وہان تو کارخانہ ساحر کا ہی یہ وہان گئے اور سحر مین مبتلا
ہوکر اُسکے مطیع ہوگئے اور اگر اطاعت نہ کی تو مارے گئے ہم سب تباہ و خراب ہوئے اب یہ امید کرنا کہ یہ اکیلے اہل اسلام
سے مقابلہ کرین بالکل خلاف ہی اور یہ امید کرنا کہ انکو وہ نازنین ملے یہ بھی محال ہی بلکہ یہ مطیع ہونگے اسی امید مین اُسکے
ہمراہ لشکر کشی کرینگے کہ شاید بعد الفراغ مہم اہل اسلام یہ نازنین قبضہ مین آسکے اسکا انجام یہ ہوگا کہ کوئی خدا پرست اُسکو
لیجائیگا اور اُس ملک پر بھی اُسکا قبضہ ہوگا یہ اور یہ جلیس شل لقا و زمرد کے شہر بشہر دیار بدیار مارے مارے پھرینگے
اور کہین پناہ نہ ملیگی یہ جو تقریر سخنگان نے کی تو اسلم و دیلم نے کہا کہ ملک جی صاف صاف کہو کیا ہوا جو تم اسوقت
اسقدر ناراض ہو سخنگان نے کہا کہ ملک جی کیا اپنی ایسی تیسی بیان کرین میان اسوقت مجکو ارزنگ نے طلب کیا تھا

جب دربار سے اُٹھ گئے تھے جب مین گیا تو مین نے یہ حالت دیکھی اور تمام حالت جو کہ دیکھی تھی بیان کی اور جو تقریر اور گفتگو ہوئی تھی سب کہہ سنائی اور کہا کہ یہ حالت مدہوشی تھی وہ بھی بیان کی یہ سنکے اسلم و دیلم نے کہا کہ یہ سبب ہی آپکے خفا ہونے کا سخنگان نے کہا کہ خفا ہونے کی کیا بات ہی جب جی جلتا ہی تو یہی حالت ہوتی ہی اسلم نے کہا کہ یہ نہ معلوم ہوا کہ آپکو طلب کسلیے کیا تھا سخنگان نے کہا کہ بیکار صرف ستانے کو تکلیف دینے کو اتنے سے امر کے لیے کہ اسلم و دیلم سے جاکر کہو کہ نگہداشت لشکر کرین اور بھرتی جاری کرین اتنے سے کام کے لیے طلب کیا تھا مگر اب مین تمسے کہے دیتا ہون کہ زمانہ ادبار قریب آگیا ہی اور یہ بھی یاد رکھو کہ جس نازنین پر یہ فریفتہ ہوئے ہین وہ نازنین انکے قبضے مین کبھی نہ آئیگی بلکہ وہ حصہ اہل اسلام کا ہی ایسی عورتین تو اُنکے حصے کی ہوتی ہین یہ سنکے اسلم و دیلم نے کہا کہ عجب طور کا مزاج ہو گیا ہی کہ سوا اپنے وہ کسی کو موجود نہین جانتے ہین وہ اپنے خیال مین بڑا عقلمند اپنے کو تصور کرتے ہین میرے نزدیک خاک بھی عقل نہین ہی اس مقبرے کے کھودنے کے بارے مین کسقدر ہمنے سمجھایا اور کوشش کی کہ ہمارے کہنے کو مان لین اور نہ کھودین مگر نہ مانا جبکہ دیکھا اہل شہر مجمع کر کے آئے ہین اور فساد ہوگا تو ایک بہانہ تجویز کر کے اُسکے کھودنے سے باز رہے خیر یہی ہماری مرضی تھی ہمکو اس سے کیا کام ہی کہ کسسبب توقف کیے انھون نے یہ کام موقوف کیا کہ دراصل یہی امر ہی اور یہ کہنا تمہارا کہ اسکے اقبال کا ادبار آیا بہت ٹھیک ہی ضرور وہانسے جواب صاف آئیگا یہ اُسکی خواہش مین ضرور لشکر کشی کر کے جائین گے وہان لشکر کثیر ہی جبکہ خواجہ حسین گیا تھا تو تیس پینتیس لاکھ کا لشکر تھا اب تو اور کثرت ہوگئی ہوگی بس یہ اُسکے مقابلے سے یا تو گریز کرینگے یا گرفتار ہونگے یا قتل کیونکہ یہ ممکن نہین کہ اتنے بڑے لشکر سے یہ سربر ہون یہ غیر ممکن ہی نہ انکے پاس اسقدر لشکر ہی نہ ہوگا اگرچہ بھرتی بھی جاری کی جائے اور جسقدر انھون نے نامے تحریر کیے ہین وہ لوگ بھی انکے شریک ہون تو بھی تو انکے پاس اُتنا لشکر نہین ہو سکتا ہی اور پھر نئی بھرتی کی ہوئی سپاہ کیا مقابلہ کریگی ہمکو کیا ہم توکل سے بھرتی جاری کر دینگے ملک جی ہمکو طلب کر کے کہنے کی کیا ضرورت تھی دربار مین تو حکم دے چکے تھے اور یہ کہنا تمہارا بہت درست ہی کہ وہ نازنین کسی نہ کسی مرد خداپرست کا حصہ ہی اُنکے تصرف مین آئیگی یہ ضرور ہی وہ لوگ بلا کے ہین ہمتو زمانہ سابق کے حالات سنتے چلے آئے ہین جو حسین و نازنین ہوئی اہل اسلام کے قبضے مین گئی پھر یہ کیون نہ جائیگی اُنکا اقبال ترقی پر ہی اُسکے اقبال کی قسم کھانا چاہیے اُنکا سایہ جسپر پڑجائے وہ بھی صاحب اقبال ہو جائے یہ سنکے سخنگان نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو اور میرے کلام کی تصدیق کرتے ہو اور یہ جو تمنے کہا کہ نئی بھرتی کی سپاہ کیا مقابلہ کریگی اسکا جواب یہ دینگے کہ صرف سپاہ دکھانے کو تو کافی ہی لڑیگی تو یہ فوج جو کہ برسون سے نمک کھا رہی ہی اور جو لوگ کہ اپنا لشکر لیکر آئین گے اور میرے شریک ہونگے اُنکی سپاہ مقابلہ کریگی یہ سنکے اسلم نے کہا کہ یہ اُنکی عقل کی خوبیان ہین ضرور یہ اُنکا خیال ہی اور یہی خیال اُنکو تباہ کریگا بس ہماری بات اسوقت کی یاد رکھو کہ جبکہ یہ فوج لڑیگی اور اُنکی سپاہ نے یہ دیکھا کہ یہ لشکر قلیل ہی اور جنگ مغلوبہ کی اور جنگ مغلوبہ مین یہ نئی فوج بھی لڑی بس ایک حملے تک تو میدان جنگ مین قیام کرینگے اُدھر دوسرا حملہ ہوا بھاگ کھڑے ہوئے پھر لاکھ کوئی اُنکو روکیگا وہ نہ رکین گے جہان اُسکے پیر اُٹھے اُسکے عقب مین یہ سپاہ بھی جسپر اُنکو بڑا بھروسا ہی وہ بھی بھاگے گی کوئی نمک کا پاس نہ کریگا اور نہ یہ خیال کریگا کہ ہمارا مالک تو ابھی میدان مین ثابت قدم کھڑا ہی اُسوقت ہر ایک کی زبان پر یہ کلام ہوگا کہ آپ زندہ ہم جہان زندہ ہم اپنی جان ہی تو جہان ہی اگر زندہ رہین گے تو دوسری جگہ نوکری کر کے اپنی بسر کرینگے بال بچون کی پرورش کرینگے اگر مر گئے تو کون ہمارے بچون کی خبر لیگا اور جب کہا جائیگا تو یہی جواب دینگے کہ انکی فوج بہت تھی ہم اُنکے حملے کی تاب نہ لا سکے اور ہمتو ضرور مقابلہ کرتے مگر اُسوقت مین کہ جب تمام سپاہ مقابلہ کرتی نصف تو میدان سے فرار کر گئی ہین کیا صرف نمک خوار تھے وہ کیا نوکر نہ تھے کیا ہمکو اپنی جانین گران تھین کہ ہم میدان سے نہ ہٹتے یہان نوکری نہو گی تو ہم دوسرے مقام پر نوکری کرلین گے یہ سنکے دیلم نے کہا کہ ہمکو اور آپ کو کیا مثل مشہور ہی جو آگ کھائیگا وہ انگارے ہگے گا اور آپ لوگون کا تو یہ نقشہ ہی کہ قاضی جی دبلے کیون ہین کہا شہر کے اندیشے سے میان ہمکو کیا جسپر پڑیگی

وہ اُسکو اُٹھائے گا ہم بھی بطور تماشہ بین کے ہمراہ ہین بقول شاعر شعر ما راچہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت ؎ قاضی بشہر آمد و کوتوال بدر رفت ؎ جب کوئی بلا نازل ہوگی اور ہم دیکھین گے کہ اِس بلا مین ہم مبتلا ہوتے ہین ہم بھی اپنی عقبٰ گذاری کرینگے جب ہمسے کوئی شکایت کریگا تو ہم اُسکا جواب دیدینگے کوئی ہماری زبان کو کوئی نہین لیگئی ہی ہم بے زبان ہین ہم بھی جسوقت جیسا موقع دیکھین گے ویسا کرینگے ہر ایک اپنی نیکی بدی کو سمجھ سکتا ہی بس بیکار کی تقریر کرنے سے کیا حصول یہ جو دیلم نے کہا اسلم وغیرہ خاموش ہور ہے سخنگان نے کہا کہ اب مین جاتا ہون ابلاغ علم کیے جاتا ہون یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا اسلم و دیلم نے اُسوقت بلا کے جارجی کو اُس سے کہا کہ تمام شہر خطا و اور اُسکے گرد و نواح مین ندا کردے کہ جسکو فوج مین نوکری کرنا ہو وہ در دولت پر حاضر ہو ہر قسم کے لوگ نوکر رکھے جائین گے جو لائق سوارون کے ہونگے وہ سوارون مین جو لائق پیادون کے ہونگے وہ پیادون مین اِسکے علاوہ اور لوگ درکار ہین اور جن جن تاجرون کے پاس مرکب ہون وہ لیکر حاضر ہون کہ خداوند کی سرکار مین درکار ہین بس جارجی نے یہ کلمہ سُنکے اُسیوقت شہر مین آکے یہ ندا لگائی کہ ملک خداوند ارژنگ کا اور حکم خداوند کا جسکو سپاہ مین ملازمت کرنی ہو وہ در دولت پر کل سے حاضر ہو اور جن تاجرون پاس مرکب ہون وہ بھی لیکر حاضر ہون قیمت معقول سے فروخت ہونگے اُسدن تو اُسنے تمام شہر مین منادی کی اہل شہر نے جو سنا باہم کہا کہ کون کافر کی نوکری کرے اگر وہ اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کو کہے تو اُسوقت کیا کرین بعض نے جو کہ زیادہ غرض مند تھے یہ خیال کیا کہ نوکری کر لو خوب مال کافر کھاؤ مزے اُڑاؤ اگر کفار سے مقابلہ ہو تو شرکت کرو اگر اہل اسلام سے مقابلہ ہو تو وقت مغلوبہ اُنکے شریک ہو کر کفار کو قتل کرو ہزارون نے ایسے ایسے خیال کرکے قصد ملازمت کر لیا وہ دن وہ رات گذری بوقت سحر ارژنگ نے دربار کیا مگر رات بھر اُسکی یہ حالت رہی کہ سویا نہین آہ و زاری مین بسر کی اختر شماری مین سحر کی تھی دربار مین آیا دربار جمع ہوا تخت پر بیٹھتے ہی حکم دیا کہ کوئی چوبدار جاکر خواجہ حسین سوداگر کو بلا لائے کہے کہ خداوند طلب کرتے ہین یہ سُنکے ایک چوبدار طرف قیام گاہ خواجہ حسین کے گیا اُدھر بوقت سحر ہزارون کیا بلکہ ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب اہل شہر از غریب تا امیر جوان جوان جنکے مزاج مین جرأت تھی حاضر ہوئے اور درگہ سالار سے کہا کہ جاکر عرض کرو کہ کچھ لوگ برائے ملازمت حاضر ہین اُدھر سوداگر اپنے اپنے مرکب لیکر حاضر ہوئے درگہ سالار نے جاکر عرض کیا یہ سُنکے اسلم و دیلم اُسیوقت اپنے مقام سے اُٹھے اور بیرون دربار آکر دیکھا کہ بڑا مجمع ہی اور سب جوان ہین انھون نے کہا کہ آپ لوگ برائے ملازمت تشریف لائے ہین سب نے کہا کہ جی ہان خطا تو ہوئی ہی اگر آپکی مرضی ہو تو نوکر فرمائیے بس اسلم و دیلم نے جو دیکھا تو سب کو لائق ملازمت پایا بس اُسیوقت بلا کے منشی فوج کو جو جس لائق تھا اُسکا نام اُس عہدے پر قائم کیا اُس روز ایک ہزار سوار و پیادہ بھرتی ہوا علاوہ چاکر و سقے وغیرہ کے سب قریب دو لاکھ کے بھرتی ہوئے بعد اُسکے جب نام لکھے جاچکے اسلم نے حکم دیا کہ کل سے آپ لوگون کو قواعد تعلیم کی جائیگی اب آپ کل تشریف لائین یہ سُنکے وہ لوگ رخصت ہو ہو کر اپنے مکانون کو گئے اب اسلم و دیلم طرف تاجرون کے متوجہ ہوئے کہ جو کہ مرکب لیکر حاضر ہوئے تھے اُنسے کہا کہ آپ کے پاس کسقدر مرکب ہین ہر ایک نے بتاسے سب خرید کر لیے گئے اُنکو خزانۂ خداوندی سے قیمت دلوادی گئی ان کامون سے فراغت کرکے مرکبون کو اصطبل کو روانہ کرکے یہ دونون دربار مین فہرست اسماے نو ملازمین و فہرست خرید مرکب لاکر ارژنگ کے روبرو پیش کی ارژنگ نے اُسکو دیکھکر اُسپر اپنے دستخط کیے وہ داخل دفتر ہوئین اِدھر اُس منادی نے ندا بیرون شہر جاکر دی دس کوسی بیچکوسی دیہات و قریہ اور قصبے و موضع سے یہ خبر سُنکے جنکو ضرورت ملازمت تھی وہ چلے کہ چلکر ملازمت کرین کافر کا پیسہ کھانا حلال ہے بس اُسی روز سے بھرتی جاری ہوگئی اب اِدھر دربار کا حال سماعت فرمائیے کہ وہ چوبدار جاکر خواجہ حسین کو طلب کر لایا کہ چلیے خداوند نے یاد فرمایا ہے یہ سُنکے خواجہ حسین مع اپنے عملے کے ہمراہ اُس چوبدار کے راہ طے کرکے داخل دربار ہوا اُسکے کرسی بیٹھنے کو ملی وہ کرسی پر بیٹھا مجرا کرکے

جب وہ بیٹھ چکا تو ارژنگ نے اُس سے کہا کہ اے خواجہ وہ تصویر میرے پاس سے جاتی رہی اگر اور کوئی تصویر ہو تو مجھکو دو اور
اُسکی قیمت لو کیونکہ میں اُس صاحب تصویر پر فریفتہ ہوں اور جسقدر کہ تصویریں تمہارے پاس نازنینوں کی ہوں میرے ہاتھ
فروخت کر ڈالو میں نے اسی غرض سے تمکو طلب کیا ہے خواجہ نے یہ سنکے عرض کیا کہ اے خداوند میں آپکی خدمت میں اُسیدن
عرض کر چکا تھا کہ یہ تصویر میں نے طیار کی تھی اس خیال سے کہ کسی کے ہاتھ فروخت کرونگا جبکہ آپکی خدمت میں حاضر ہوا
تو فوراً خیال آیا کہ یہ تصویر آپ کے لائق ہے اور آپ کے تصرف میں آ سکے تو بہتر ہوگا بس میں نے حاضر خدمت کی اب کوئی
تصویر میرے پاس نہ اُس نازنین کی ہے نہ اور کسی نازنین کی ہے ورنہ میں ضرور حاضر خدمت عالی کرتا ایک پرچہ کاغذ کبھی نہ
میں حضور سے پوشیدہ کرتا خیال کرنے کی جگہ ہے کہ اگر میں پوشیدہ کرتا تو وہ کیوں حاضر خدمت کرتا میرے کس کام کی ہے میں
پیر ہو گیا ہوں اور کیا مجھکو خبط ہے کہ ایک تصویر آپ کو دی اور یہ بھی مجھپر ظاہر ہو گیا ہے کہ آپ اُس صاحب تصویر پر فریفتہ ہیں
اور پھر میں تصویر دوسرے کے لیے رہنے دیتا یہ تو کبھی نہوتا یہ جو خواجہ نے کہا ارژنگ نے کہا کہ دیکھو خلاف نہ عرض
کرنا خواجہ حسین نے جواب دیا کہ حضور مجھپر کوئی جبر نہیں کرتے ہیں قیمت عنایت فرماتے ہیں میں کیوں جھوٹ یا خلاف
عرض کرنے لگا یہ جو خواجہ نے کہا بس سخنگان کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ بول اُٹھا کہ اے خواجہ حسین تم بالکل خلاف
عرض کرتے ہو تمہارے پاس اِسوقت سیکڑوں تصویریں نازنینوں کی ہونگی اور اُس نازنین کی بھی تصویر ہوگی تمنے
وہ تصویر ضرور کسی اہل اسلام کے لیے رکھی ہے اور تم دروغگوئی کر رہے ہو بقول شاعر شاید یہ شعر تمنے نہیں سُنا اور میرا تو اس شعر
پر عمل ہے شعر اگر راست می خواہی از من شنو ٭ جہاندیدہ بسیار گوید دروغ ٭ چونکہ تم مرد بزرگ ہو بدین سبب مجھے تمہارے
قول کا اعتبار نہیں ہے اگر کوئی نوجوان ہوتا اور وہ واقعی جھوٹ بھی کہتا تو میں یقین کر لیتا اگر تم سراسر راست ہی کہتے ہو
مگر مجھکو تمہارے کلام سے بوے صداقت نہیں پائی جاتی ہے ضرور کوئی نہ کوئی پیچ اس کلام میں ہے اور ضرور تمہارے
پاس اُس نازنین کی تصویر ہے میں نہ مانونگا اگر تم لاکھ قسمیں بھی کھاؤ گے یہ جو سخنگان نے کہا خواجہ کو نہایت غصہ آیا
چونکہ اُسنے اصلی بات کہی تھی اور جو سچ کہتا ہے اور وہ بات بھی سچی ہوتی ہے اور دوسرا اُسکو کسی مصلحت سے پوشیدہ کرتا ہے
اور دروغگوئی کرکے یہ چاہتا ہے کہ میں اُسکو ٹالدوں اور اُسپر عمل کرتا ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اور دوسرا
اُسکا پردہ فاش کرتا ہے اور اُسکو کہتا ہے کہ تو دروغ کہتا ہے یہ بات یوں نہیں ہے بلکہ یوں ہے تو اُسکو پوشیدہ کرتا ہے اور در اصل وہ
ہوتی ہے اُسی طور پر ہوتی ہے جسطور سے وہ کہتا ہے تو کہنے والے کو نہایت غصہ آتا ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ اسنے ہماری
پردہ دری کی وہ اپنی صداقت کے لیے بہت برہم ہوتا ہے بس یہی امر یہاں بھی ہوا کہ خواجہ حسین نے تو کسی مصلحت سے
پوشیدہ کیا تھا کہ میرے پاس تصویر نہیں ہے اس خیال سے کہ اس گیدی کے قابل تو یہ صاحب تصویر ہے نہیں مگر ہاں
کسی اہل اسلام کی اگر طبیعت آ گئی تو یہ نازنین اُسکے قابل ہے اور اسی ذریعہ سے یہ اقلیم اسلام آباد ہو جائیگی اس خیال
سے باقی تصویریں اپنے پاس رہنے دی تھیں اور ایک خراب تصویر جو کہ جلدی میں طیار کی تھی اُسکو دی تھی اور اب
جو اُسنے دریافت کیا تو اِسی خیال سے انکار کیا جب سخنگان نے یوں کہا تو خواجہ کو نہایت غصہ آیا اور اُسکی طرف
متوجہ ہوکر کہا کہ تو بڑا مفسد ہے جیسا تو دروغگو ہے اُسی طور سے ہر ایک کو تصور کرتا ہے ارے کاذب تیرے تو آب و گل میں
دروغگوئی شامل ہے تیرے باپ دادا ہمیشہ جھوٹ بولا کیے اور جوتیاں کھایا کیے ہم لوگوں کی شان میں یہ کلام ہیں اسکا
کبھی پاس نہ کرونگا نہ تو وزیر ہے اور مقرب بارگاہ ہے میرے جو منھ میں آئیگا وہ کہونگا اور جس سے تیری ساری فضیحت
ظاہر ہوگی اُسوقت اِس شعر کا مزا معلوم ہوگا کہ جو تو نے پڑھا اگر اب کچھ تو نے زبان سے کہا میں تجھکو ضرور سر دربار
ذلیل کرونگا میں تو یہ خیال کر چکا ہوں کہ اب میری عمر تمام ہو چکی ہے کسی نہ کسی کے سر ہوں اور یہ جان لے کہ میں اکیلا نہیں فرنگ
بغیر ہزار بارہ سو کی جان جائیگے بدین سبب جب میں تیری حقیقت یہاں ظاہر کرونگا تو روبرو اہل دربار کے ذلیل ہوگا
تو تجکو غصہ آ جائیگا جب تجکو غصہ آئیگا تو تو کلام سخت کریگا میں اُسکا جواب یوں نہیں دونگا بلکہ زبان تیغ سے دونگا مجکو تو

تاجر و ضعیف تصور نہ کرنا مین مرد سپاہی بھی ہون اور تاجر بھی بس جب مین تلوار سے تجکو جواب دونگا تیرے ملازم
بولین گے اُنکو میرے غلام روکین گے اسی دربار مین تلوار چلنے لگے گی کشت و خون ہوگا اس سے کیا حاصل مین تیرے
پاس نہین آیا ہون مین خداوند کا طلب کیا ہوا آیا ہون اور مین تجھ سے کلام نہین کرتا ہون مین خداوند سے کلام کرتا
ہون جو اُنھون نے فرمایا مین نے اُسکا جواب دیا وہ چاہے مانین چاہے نہ مانین تجکو کیا اور اگر کچھ فساد منظور ہو تو مین
موجود ہون بس مین سب وزارت ابھی ابھی نکالدونگا یہ جو خواجہ نے کہا سخنگان تو دم بخود ہو کر رہ گیا گو کہ اُسکے ملازم
دربار مین موجود تھے مگر ایسا خوف زدہ ہوا کہ پھر جواب نہ دیا گویا اُسکی ساری جرأت نکل گئی مگر ارزنگ نے خواجہ
سے کہا کہ آپ برہم نہون یہ اسی قابل ہے اور یون ہی ہر ایک کی بات مین بول کر ذلیل ہوتا ہے کیا کرے کہ اسکی عادت یہی ہوگئی
ہے کہ بغیر اس سے بولے رہا نہین جاتا ہے اور بولتا ہے تو ایسی بات جو ناگوار گذرے ہمکو آپ کے کہنے کا یقین آگیا ہے آپ
شوق سے رخصت ہون بس مین نے اسی امر کے لیے طلب کیا تھا کہ اگر تصویر ہو تو میرے ہاتھ فروخت کیجیے یہ سُنکے
خواجہ نے کہا کہ مین قسم کھاتا ہون سر حضور کی کہ میرے پاس تصویر نہین ہے اگر ہوتی تو مین آپ کے قدمون پر نثار کرتا
یہ بھی کوئی چیز تھی مین تو حضور پر اپنی جان نثار کرنے کو موجود ہون یہ کہکر خواجہ اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور مجرا کر کے اور
رخصت ہو کر اپنے مقام کو روانہ ہوئے جب دربار سے باہر نکلے تو اُدھر سخنگان نے کہا کہ خداوند ضرور خواجہ کے
پاس تصویر ہے میرا یہ کہنا بہت ناگوار گذرا بھلا وہ کیون تصویر آپکے ہاتھ فروخت کرنے لگا اُسنے جسکے لیے رکھی ہے وہ
اُسکو دیگا کہ اُسکو عوض مین انعام کثیر ملے نہ معلوم اُسوقت کیا مصلحت تھی جو اُسنے وہ تصویر آپکے روبرو پیش کی مین
یقین کرتا ہون کہ وہ آپ پشیمان ہوتا ہوگا اب کو اُسکو قید کرنا تھا ارزنگ نے کہا کہ تو بڑا مفسد ہے بیکار کو مین ایک بیگناہ
کو قید کرون اپنی عدالت مین فرق لاؤن لوگ تجکو نفرین کرین کہ سوداگر نے کیا کیا تھا جو اُسکو قید کیا کوئی مالی یا ملکی جھگڑا
تھا جو وہ بیچارہ مبتلا ہو قید ہوا جو کوئی سنے کہ ایک تصویر اُس سے طلب کی اُسنے انکار کیا کہ میرے پاس نہین ہے
اُسپر یہ تہمت رکھی کہ تو دروغ کہتا ہے یہ خطا قرار دیکر اُسکو قید کیا جو کہ کبھی کسی نے نہین کیا تو مین ایسا بدنام ہونا نہین
چاہتا ہون فرض کردم کہ تمھارے خیال کے موافق وہ جھوٹ ہی بولا اور اُسنے تصویر پوشیدہ بھی کی تو مین کیا کرون
کسی کے مال پر اختیار نہین ہے گو مین حاکم وقت ہون مگر کسی شخص کا مال زبردستی نہین لے سکتا ہون اور
کسی پر جبر نہین کر سکتا ہون کہ ضرور میرے ہاتھ فروخت کر و اور نہ مین قید کرونگا مین اپنے کو ظالم نہ مشہور
کراؤنگا مین اتنا ظلم کر کے اپنے عدل و انصاف مین فرق لاؤن اور نا انصاف مشہور ہون معلوم ہوا کہ تو یہی چاہتا ہے
کہ میرے اوپر مثل لقا و زمرد کے بھی الزام آئین جیسے تیرے باپ دادا نے ان لوگون کو تباہ و برباد کرایا اُسی طور سے
تو مجکو خراب کرنا چاہتا ہے مین مثل اُنکے نادان و بیعقل نہین ہون سخنگان تیوریان بدل کر بولا کہ وہ جو مقبرہ آپ کھودنے
پر تیار ہوئے تھے وہ خلاف انصاف و عدل نہ تھا جسکے سبب سے آپ عہد شکن تمام زمانہ مین مشہور ہوگئے ہین اور سب
آپکو پیمان شکن کہتے ہین اہل شہر تو اب بغیر اس لفظ کے یاد نہین کرتے ہین جبتک پیمان شکن نہین کہ لیتے ہین اور واقعی
خیال کرنے کا مقام ہے کہ صبح کو تو عہد و اقرار ہوا اور وقت سہ پہر اپنے اقرار سے پھر گئے اور جو جو شرائط عہد نامے مین
تھے اُنکے خوف کرنے لگے یہ ضرور امر انصاف تھا کہ ایک بیچارے کی قبر کو جو کہ مرگیا ہے کھدواتا اور اُسکے استخوان کے
پھینکنے کا مزبلہ پر حکم دینا عین عدالت و انصاف ہے اسی کا نام انصاف ہے سچ ہے جو اسلم و دیلم بر سر فساد آمادہ ہوئے
تھے آپ اُنہین لوگون سے دبے ہوئے رہتے ہین اور مین تو آپکی بربادی کا خواستگار ہون یہ جو اُسنے کہا ارزنگ
کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ یہ امر بھی تیری ذات سے ہوا اگر تو نہ ورغلاتا اور نہ اشتعالک دلاتا نہ مین اتنے بڑے ظلم پر آمادہ
ہوتا اور نہ پیمان شکن مشہور ہوتا یہ بھی تیری ذات سے ہوا خوب ہوا جو مین اُس امر سے باز رہا اور صرف اسقدر مشہور ہوا اب
معلوم ہوا کہ تو دوستی کے بدلے دشمنی کرتا ہے تجھ سے امید دوستی رکھنا نادانی ہے ہان سچے دوست میرے اسلم و دیلم

ہین تو نے اس امر پر آمادہ کر کے اُنسے بھی دشمنی کرائی تھی خوب ہوا جو مجکو خیال آگیا اور آپس مین نفاق نہین ہوا معلوم
ہو گیا کہ تو اہل اسلام کا دشمن جانی ہی جیسے تیرے باپ دادا تھے وہ بھی اُنکے ہاتھ سے ذلیل ہوتے تھے تو بھی ذلیل
ہوگا دیکھ مین کہے دیتا ہون تو میرے کسی امر مین دخل نہ دیا کر جبتک مین تیری طرف متوجہ ہوکر تجھ سے سوال نہ کیا
کرون ورنہ خراب ہوگا جیساکہ تو اِسوقت خواجہ حسین کے منہ سے مین سر دربار ذلیل ہوا ارے کم بخت غیرت
تو تجھ مین چھو نہین گئی ہی چینی بھر پانی مین ڈوب مرنے کی جگہ ہی کہ ایک تاجر سر دربار یون کہہ جاے اور تو دانت نکال کر
رہجاے انسان کو زیبا ہی کہ وہ بات نہ کرے کہ جسکا انجام پشیمانی ہو نہ موت مین ڈھیلا ڈالے نہ چھینٹ پڑے یہ کلام سنکے بختگان
کو بڑی غیرت آئی اور کہنے لگا کہ آپ کا بھانجا تک جی چاہے ذلیل فرمایئے مین نے تو ذلیل ہونے کا کام نہین کیا صرف
آپکے پاس سے اُس تاجر کو جانے دیا ورنہ وہ ذلیل کرتا کہ تمام عمر یاد کرتا پھر کبھی کسی سے ایسی تقریر نہ کرتا اسلم
ہنسکر بولا ملک جی آپکی خفت میرے سر آنکھون پر ہان ضرور آپنے خداوند کے پاس سے اُسکو چھوڑ دیا ورنہ اُسکی اتنی
بھی طاقت تھی کہ وہ ایسی زبان لڑا سکتا یا کوئی کلمہ آپکے شان کے خلاف کہہ سکتا اور اُسنے کہا کیا صرف یہی کہا
نہ کہ تیرے باپ دادا جیسے دروغگو تھے ویسا تو بھی ہی تو وہ کوئی کاذب نہ تھے جو آپ برا مانتے اور اِس کہنے سے کوئی
وہ دروغگو ہو نہین سکتے آپ کوئی خیال نہ کرین خداوند یون ہی فرماتے ہین یہ کہکر ارزنگ سے کہا کہ خداوند ملک جی
آپ کے بڑے خیرخواہ مآل اندیش ہین انکو اپنا دشمن نہ خیال فرمائین یہ جو امر عرض کرینگے خدمت خداوند مین وہ خلاف
نہ عرض کرینگے بڑے عقل کے آدمی ہین انھین کے جد امجد آپ کے جد امجد کی درگاہ کے شیطان تھے انکو لقب
شیطانی ملا تھا وہی تو آپ کے دادا کے خدائی کی بربادی کے باعث ہوے نہ ہرمز و فرامرز کو لیکر آتے نہ خداوند
تباہ رہتے نہ یہ انجام ہوتا یہ جو اسلم نے کہا تو ارزنگ نے ہنسکر جواب دیا کہ کیا خوب تمنے تعریف کی ہی واہ واہ
یہ تعریف کی ہے کہ مذمت کی ہے اِسکا مطلب یہ ہے کہ جسطور سے وہ اُنکی خدائی کے منحرف ٹھہرے اُسی طور سے
یہ میرے امور حکومت کے منحرف ہونگے یہ امر تو تم سچ کہتے ہو مین کوئی امر اسکی راے کے موافق نہ کرونگا جو چاہے
ہو کیونکہ مین نے خیال کر لیا کہ جو امر اسکی راے کے موافق کیا اُسمین سراسر نقصان نظر آیا جو میرے ذہن مین آئیگا
وہ کرونگا مین مثل اُنکے اسکو اپنی خدائی مین نہ دخیل کرونگا کہ خرابی ہو اور بربادی کی صورت ہو یہ سُنکے بختگان جل گیا
اور کہنے لگا کہ آپ کو خدائی کرنا نصیب بھی نہو گی کہ جو آپ خدائی کرین اِسی امید مین آپکی عمر تمام ہو جائیگی بس یہ جو کچھ
حشم و ثروت ہی اِسی مقام تک ہی ادھر لشکر کشی کر کے برجیس پر گئے اور اُس سے مقابلہ ہوا اور ساری خدائی فراموش
ہو گئی مثل اپنے باپ و دادا کے جیسے وہ لوگ جسکو زبردست دیکھتے تھے اُسکی اطاعت کر لیتے تھے جب وہ برباد
ہوتا تھا پھر اپنی برکٹی اُڑانے لگتے تھے تقریر بگھارنے لگتے تھے وہی اپنے قدیم طریقے پر آجاتے تھے مابدولت
کر کے بات کرنے لگتے تھے جب پھر کوئی سختی پڑی پھر کسی کا دامن تلاش کیا اور اُسکے غلام ہو گئے آپ لوگ تو ہمیشہ کے
اہل غرض ہین بس مین آپکی نوکری کر چکا مین جہان جاؤنگا لوگ میری قدر کرینگے دیلم نے کہا کہ ملک جی برہم نہو یہی
سنا کیا ہی ہمتو اُسوقت مین نہین تھے نہ تم تھے جو دیکھتے مگر سنا ہی کہ اسی طور سے خداوند سے اور تمھارے دادا
سے بھی دل لگی ہوتی تھی یہ کوئی بات برا ماننے کی نہین ہی اِسی طور کی باتین ہوا کرتی تھین یہ بھی سنا گیا ہی یہ سنکے بختگان
نے کہا کہ کیا خوب کسی کو ذلیل کر ڈالا اور پھر کہا کہ اسی طور کے کلام ہوتے تھے مین باز آیا وہ وقت گیا وہ بات گئی انھون نے
گوارا کیا مین نہین گوارا کرتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصے مین دربار کے برخاست ہونے کا وقت آیا ارزنگ
نے دربار برخاست کیا جب اپنی آرامگاہ کو جانے لگا تو بختگان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لیگیا اور لیجا کر بہت اُسکی خاطر کی اور
اپنا لباس خاص اُسکو دیا کہ وہ خوش ہو گیا اُسکے بعد رخصت ہو کر چلا آیا اب یہان ہر روز دربار ہوتا ہی اور دو ہزار تین ہزار
سوار و پیدل ملازم ہوتے ہین ایک ماہ تک یہی طریقہ رہا اب جو شمار کیا تو تین لاکھ کا لشکر اور ہوا اب کل لشکر ارزنگ کے

پاس گیارہ لاکھ کا ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ ارزنگ دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر دولت
پر حاضر ہی باریابی چاہتا ہی ارزنگ نے کہا کہ اُسکو اندر بھیجدو درگہ سالار نے جاکر اُسکو بھیجا کہا کہ چلو طلب ہی وہ نامہ بر دربار مین
آیا مجرا کیا پہر سے مجرا بجالایا ارزنگ نے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا ارزنگ نے ساقی کو اشارہ
کیا اُسنے جام لبریز کرکے اُسکو دیا وہ جام لےکر پی گیا جب اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا تب وہ پکارا کہ منم نامہ دار منم
نامہ دار ارزنگ نے کہا کہ کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون پہلوان جہان گرشاسپ زمان باشندۂ بیشۂ
نہنگان نہنگ آدمخوار کا اُنھون نے آپ کی خدمت مین یہ نامہ روانہ کیا ہی یہ سُنکے ارزنگ نے کہا کہ لاؤ
نامہ ہمکو دو ہم دیکھین کہ ہمارے دوست نے ہمکو کیا تحریر کیا ہی یہ سُنکے اُسنے نامہ پگڑی سے نکالکر روبرو ارزنگ کے
پیش کیا ارزنگ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے لفافہ چاک کرکے اُسکو پڑھنا شروع کیا سر نامے مین تعریف لقا
و زمرد کی تحریر تھی اُسکے بعد ارزنگ کی مدح و ثنا تھی اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ مین ایک بندہ ہون خداوند لقا و زمرد کا اور
آپ کا غلام جان نثار ہون مجکو پرچۂ اخبار سے معلوم ہوا کہ آپ نے خروج فرمایا ہی اور خداوند زمرد اپنی خدائی آپکو دے گئے
ہین اور اب آپ اُس خدائی پر قابض ہین لہذا یہ جو سنا گیا تو مجکو اشتیاق قدمبوسی پیدا ہوا بس مین مع دو لاکھ آپ کے
ماننے والون کے موجود ہون اگر آپکی مرضی ہو تو مین حاضر خدمت والا ہون پہلے مین نے نامہ شہر خورشید نگار کو روانہ
کیا تھا جب نامہ بر وہان پہونچا تو معلوم ہوا کہ خداوند نے یہان سے مع لشکر برسر اہل اسلام لشکر کشی فرمائی ہی اس سے مجکو فکر ہوئی کہ
خداوند کس طرف تشریف لیگئے ہین اگر معلوم ہوتا تو مین اُنکے ہمراہ ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرتا کیونکہ اُنکے ہاتھ سے کئی
بزرگ میرے قتل ہوئے ہین اُنکے خون کا عوض لیتا اسی فکر مین تھا کہ پرچۂ اخبار جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ خداوند نے لشکر کشی
کرکے پہلے شہر خاور پر قبضہ کیا آجکل لشکر خداوند خاور مین ہی بس مین بہت خوش ہوا اور اُسوقت یہ عریضہ آپکی خدمت
مین روانہ کیا میری عرض یہ ہی کہ مین حاضر ہوتا ہون تا حاضر ہونے اِس غلام کے خداوند کسی جانب کو تشریف نہ لیجائین زیادہ
حد ادب یہ جو نامہ ارزنگ نے سنا تو بہت خوش ہوا اُسکی پشت پر یہ تحریر کرادیا کہ ہمکو تمھارا نامہ پہونچا ہم اُسکو سنکے بہت
خوش ہوئے لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ بفور دیکھنے اِس نامے کے تم کوچ کرکے ہمارے پاس مع لشکر کے آؤ ہم تمھارے
منتظر ہین کیونکہ اب ہمکو یہ منظور نہین ہی کہ ہم اہل اسلام کو مہلت دین اب اُنکو مہلت دینا سراسر نادانی ہی یہ لکھوا کر اُسکو
خلعت دےکر رخصت کیا اور کہا کہ بہت جلد اپنے مالک کے پاس جا اور یہ نامہ دیکر اُنسے زبانی کہنا کہ خداوند نے طلب
فرمایا ہی وہ نامہ بر نامہ لیکر اُسی وقت رخصت ہوکر طرف بیشۂ نہنگان کے روانہ ہوا قطع منازل و طی مراحل کرکے
اپنے بیشے مین پہونچا ناظرین کو معلوم ہو کہ راوی نے اِس قصے کو یون بیان کیا ہی کہ نہنگ آدمخوار ایک پہلوان ہی
نسل سے نستور کشتی گیر کے جسکو بدیع الزمان نے کشتی لڑکر جبکہ سنجان پسر حکیم فاروس سے ہوئی تھی وہ
حکیم بدیع نام تھا جبکہ یہ نستور مشہور پر جو کر اسے کو آیا تھا کہ اگر کوئی پہلوان ہو تو مجھ سے کشتی لڑے ورنہ میرے شہر
پر مہر کردے بس بدیع الزمان نے کشتی لڑکر اُسکو چیر ڈالا تھا یہ اُسکی نسل سے ہی بلکہ اُسکا پوتا ہی ایک اُسکا [illegible]
ساحرہ سے وہ ہمیشہ صحرا مین رہتا تھا اُس سے اور ایک ساحرہ سے آشنائی تھی یہ اُسی ساحرہ کے بطن سے ہی بڑا
قوی اور جوانمرد ہی تیرہ سو من کا گرز باندھتا ہی اور مردم خواری اِسکا شعار ہی جو کوئی مسافر اُس طرف سے نکل جاتا ہی اُسکو
گرفتار کرکے قید کرتا ہی اور خوب اُسکو عمدہ عمدہ طعام لذیذ کھلاکر فربہ کرتا ہی اور جب وہ خوب فربہ ہوجاتا ہی تو اُسکو حلال کرکے
خوب عمدہ طور سے پکاتا ہی اُسکو بطور تبرک کھاتا ہی اُسکے ہمراہ دو لاکھ جوان ہین اُسکا قد چالیس گز کا ہی گینڈے پر سوار ہوتا ہی
بہت فربہ ہی یہ حالت اُسکے تن و توش کی ہی کہ لوگ اُسکو دیکھ کہتے ہین واقعی یہ امر ہی کہ بے سینگ کا دیو معلوم ہوتا ہی جری بھی ہی
مگر لقا پرست ہی آجتک یہ اپنے بیشہ سے نہین نکلا ہی کیسی کیسی اِسکو خبر پہونچی مگر اُسنے اپنا قدم بیشے سے نہین نکالا اب خود
بخود ہمکو خیال آیا تو پہلے اِسنے نامہ خورشید نگار مین ارزنگ کے پاس روانہ کیا تھا جب یہ معلوم ہوا تھا کہ ارزنگ

لشکر کشی کرکے اہل اسلام پر گیا ہے تو اسکو بھی فکر ہوئی تھی کہ تو بھی اپنے دادا کا عوض اسنے لے اور خداوند کے شریک
ہو کر انسے مقابلہ کرے یہ سبب ہو اسکے نکلنے کا جیساکہ تحریر ہوا کہ نامہ آیا اور ارژنگ نے وہ جواب تحریر کیا اب تحریر
ہوتا ہے کہ جب نامہ بر نے وہ نامہ جا کر اسکو دیا اُسنے جواب جو پڑھا تو بہت خوش ہوا اُسی وقت اسنے حکم دیا کہ کل ہمارا لشکر
تیار ہو ہم یہاں سے طرف خاور کے کوچ کرینگے تاکہ خدمت خداوند مین پہونچکر شرف قدمبوسی حاصل کرین اور زیارت
سے نور جمال خداوند کے اپنی آنکھون کو روشن کرین یہ جو حکم دیا اسوقت سے اُسکے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا تمام
شب سامان سفر ہوا بوقت سحر نہنگ مردمخوار مع دو لاکھ سیاہ کے طرف خاور کے روانہ ہوا وہ منزل بہ منزل کرتا
ہوا قریب خاور پہونچا اپنے عیار مہتر سوسن خنجر زن کو براے خبر خدمت مین ارژنگ کے روانہ کیا یہ داخل شہر ہو کر
شہر کی سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا وہ وقت ہے کہ ارژنگ دربار مین بیٹھا ہوا ہے ذکر سلیم شیر صولت کا ہو رہا ہے
کہ وہ ابھی تک جواب نامہ لیکر نہین آیا یہان یہ جو در دولت پر پہونچا اسنے درگہ سالار سے کہا کہ لیاکر میری خبر کردو کہ ایک
عیار نہنگ مردم خوار پہلوان جہان کا در دولت پر حاضر ہے اور باریابی چاہتا ہے کچھ عرض کرنا ہے یہ سنکے درگہ سالار
دربار مین گیا اور جو عیار نے کہا تھا عرض کیا حکم ہوا کہ اُسکو بھیجدو درگہ سالار نے آکر کہا کہ جاؤ یاد فرمایا ہے وہ اندر دربار
کے آیا قواعد شاہی بجالایا ارژنگ نے کہا کہ کیون کسلیے حاضر ہوئے ہو اُسنے عرض کیا کہ پہلوان جہان مع لشکر کے
قریب خاور پہونچے ہین مجکو براے خبر روانہ کیا ہے آپکی خدمت مین یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ اے سنگتگان تم چند
سردارون کو لیکر جاؤ اور اُسکا استقبال کرکے لاؤ یہ سنکے سنگتگان اُسی وقت اُٹھا اور چند سردارون کو لیکر ہمراہ اُس
عیار کے چلا وہ عیار اپنے ہمراہ لیے ہوئے بیرون شہر آیا جب اُسکا لشکر قریب رہگیا تو اُسنے کہا آپ تشریف لائین
وہ سامنے صحرا کے لشکر اُترا ہوا ہے مین جا کر اپنے مالک کو خبر کردون کہ وزیر خداوند تشریف لاتے ہین سنگتگان نے کہا
بہتر وہ پاے شاطری مارتا ہوا اپنے لشکر مین پہونچا اور داخل خیمہ ہو کر نہنگ سے کہا کہ وزیر خداوند آپ کے استقبال
کو بحکم خداوند تشریف لاتے ہین مین اُنکو راہ مین چھوڑ کر آپکو خبر کرنے حاضر ہوا ہون یہ سنکے وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور خیمے
سے نکل کر طرف سنگتگان کے مع اپنے سردارون کے چلا تھوڑی دور راہ طے کی ہوگی کہ عیار نے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمایئے
وہ سامنے وزیر صاحب آتے ہین اسنے دیکھا کہ ایک شخص جوان مگر خچر پر سوار رفیدہ بر سر گرد و پیش اور چند سردار مرکبون
پر سوار ادھر کو چلے آتے ہین اُدھر جو سنگتگان کی نگاہ اسپر پڑی تو دیکھا کہ ایک پہلوان قوی ہیکل کہ قد اُسکا مثل
شجر تناور کے ہاتھ پانون قوی سینہ تختہ آبنوس رنگ آبنوس سے بھی زیادہ سیاہ بڑے بڑے دانت سر پر خود رکھے
ہوئے چلا آتا ہے گرد اُسکے کئی سردار ہین جو مثل اُسکے ہین بس سنگتگان نظر اول مین پہچان گیا کہ یہی وہ پہلوان ہے دیکھا کہ
برابر اُسکے وہ عیار بھی ہے اسنے اپنے دل مین کہا کہ یہ کسی نہ کسی اہل اسلام کا شکار ہوگا کیونکہ اسکی پیشانی سے حرامزادہ
پنے کی علامت ظاہر ہے یہ کبھی نہ مسلمان ہوگا بس مارا جائیگا ایسی ایسی باتین دل سے کرتا ہوا چلا آتا ہے جب اُسکے قریب
پہونچا اُسنے دیکھا کہ وزیر خداوند قریب آگئے وہ فوراً گینڈے پر سے کود پڑا اُسکے کودنے سے جتنے سردار تھے سب
اپنے اپنے مرکبون سے اُتر پڑے یہ حرامزادہ اپنے دونون ہاتھ رومال سے باندھکر طرف سنگتگان کے یہ کہتا ہوا چلا
کہ آپ وزیر خداوند ہین میرا قصور خداوند سے معاف کرا دیجیے گا کہ مجکو آنے مین تاخیر ہوگئی سنگتگان نے کہا کہ معاذ اللہ یہ اتنا
بڑا کافر ہے اور اتنا بڑا ارژنگ کا ماننے والا ہے کہ جسکی حد نہین ہے بس یہ بھی خچر پر سے اُترا اور اُسکی طرف چلا وہ مین دونون
بغلگیر ہوئے سنگتگان نے اُسکے ہاتھ کھولدیے اور کہا کہ خداوند بہت تمسے خوش ہین اسی سبب سے مجکو تمہارے لینے کو
روانہ کیا اگر ناراض ہوتے تو کیون مجکو روانہ کرتے یہ کہکر اُسکو گینڈے پر سوار کیا آپ اپنے خچر پر سوار ہوا اُسکے
ہمراہ اُسکے خیمے مین آیا اُسنے بڑے اعزاز سے لاکر مسند پر بٹھایا آپ روبرو بیٹھنے کا قصد کیا تھا کہ سنگتگان نے ہاتھ
پکڑکر اُسکو برابر اپنے بٹھا لیا مزاج پرسی کی اُسنے بہت ادب سے جواب دیا کہ سنگتگان اُسکی اس تہذیب سے بہت خوش

ہوا بعد مزاج پرسی کے سخت گان سنے کہا کہ اب آپ میرے ہمراہ دربار خداوندی مین تشریف لیچلین کیونکہ خداوند کو آپکا ازحد اشتیاق ملاقات ہی وہ انتظار مین دربار مین تشریف فرما ہونگے اُسنے جواب دیا کہ میرا قصد تھا کہ مین آج آپکی یہان دعوت کرتا کل بوقت سحر آپکے ہمراہ دربار خداوندی مین چلتا مگر آپ فرماتے ہین کہ خداوند کو انتظار ہوگا تو بندہ مجبور ہی بندہ حاضر ہی تشریف لے چلیے تاخیر نہ فرمایئے کہین ایسا نہو کہ عتاب خداوندی نہ نازل ہو یہ سنکے سخت گان اُٹھا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر مع اپنے سرداروں کے اور اُسکے افسرون کے طرف شہر کے چلا اور اہل لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ زیر دیوار شہر پناہ پڑاؤ کر دو گے اُسوقت خیمے وغیرہ اُکھڑنے لگے اُدھر یہ لوگ داخل شہر ہوکر دربار مین پہونچے جیسے ہمنگ نے ارژنگ کو دیکھا دوڑکر قدمون پر گرا ہاتھ چومے آنکھون سے لگائے قدمون پر بوسے دیئے بہت کچھ عذرخواہی کی ارژنگ اُسکو دیکھکر بہت حیران ہوا اور خیال کرنے لگا کہ ایسا کوئی سردار میرے دربار مین نہین ہر اہل دربار اُسکو دیکھکر ششدر ہوکر رہگئے ارژنگ نے اُسکے لیے اپنے تخت کے برابر کرسی بچھوائی کہ یہ جگہ اُسکے لائق تھی اور کہا کہ یہ مقام تمھارے لائق ہی وہ بڑے کبر و غرور سے کرسی پر بیٹھا تمام اہل دربار کو بنظر غور دیکھا سب کو اپنے سے حقیر پایا سوائے اسلم و دیلم کے باوصفیکہ دربار مین بڑے بڑے پہلوان تھے مگر سب اُسکے روبرو مثل طفل کے معلوم ہوتے تھے اسکے سردار اُسکے ایسے قوی تھے تمام سردار اسکے علی قدر مراتب بیٹھے تو دربار کا اور ہی رنگ ہوگیا یہان تو ہمنگ دربار مین آیا اُدھر اُسکے لشکر نے تمام خیمہ وغیرہ زیر دیوار شہر پناہ برپا کیے لشکر اُترا اُدھر دربار مین ارژنگ نے حکم دیا کہ اُنکی دعوت کا سامان کیا جائے کیونکہ یہ ہمارے مہمان ہین یہ حکم دے کر دربار برخاست کیا اُسکے قیام کرنے کے لیے ایک محلے عمدہ مقرر ہوئی وہ اُسمین مع سردارون کے اُترا یہان سامان دعوت ہونے لگا انکو تو سامان دعوت مین مصروف رکھا جاتا ہی کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا

اب حال اُن فراریون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ شہر آفتاب نما سے بھاگے ہین کہ اُنپر کیا گذری اور وہ کیونکر ارژنگ کے پاس پہونچے اُسکے بعد اور حالات بیان ہونگے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جبکہ ہمراہیان سلیم شیر صولت ہمراہی سے سلیم کے کنارہ کر کے الگ کھڑے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے جبکہ سلیم شیر صولت مع اپنے ہمراہیون کے روشنی جمال برجلیس سے اُسکے چہرے پر نگاہ کرکے سہم کر غش کھا کر گرا تو کچھ لوگ تو اُسکی یہ حالت دیکھکر بھاگے تھے اور کچھ باقی رہگئے تھے وہ اس خیال سے کہ ہم اسکے بعد کی حالت کو دیکھین کہ کیا گذری جبکہ اُنکے روبرو سلیم مع اپنے ہمراہیون کے سہما ہوا غش سے اُٹھا اور سجدہ کیا جیسا کہ تحریر ہوچکا ہی اور ہمراہ مریخ کے طرف قلعہ کے چلا گیا اور اہل شہر اپنے اپنے مقام کو اور لشکر مریخ طرف چھاؤنی کے تو لوگ باقی ماندہ بھی وہانسے بھاگے یہ جو بھاگے تو بھی اِنسے کوئی مزاحم نہین ہوا پہلے اُنکا حال تحریر ہوتا ہی کہ جو کہ قبل مین بھاگے تھے یہ جو بھاگے تو سیدھے مُنھ اُٹھائے ہوئے طرف پھاٹک شمالی کے چلے جدھر یہ اُترے ہوئے تھے گو کہ یہ جانب جنوب سے آئے تھے مگر اُس بدحواسی مین کچھ خیال نہ رہا اُسی طرف کو چلے گئے اور بہت جلد راہ طی کر کے شہر سے نکل گئے اِس خیال سے کہ کہین یہ بلا ہمپر بھی نازل نہو کہ ہم بھی اِسی شہر مین رہجائین خداوند کو کون اِس حال کی خبر کریگا اِس سبب سے یہ لوگ بھاگے اور شہر سے باہر آکر دو کوس پر ایک صحرا مین دھر لیا اِس خیال سے کہ شاید وہ لوگ جو کہ ہمارے ساتھی ہین اِس بلا سے محفوظ رہین اور چلے آئین تو ہمسے اِس مقام پر اُنسے ملاقات تو ہوجائے یہ خیال رہے کہ نامے انھین کے پاس ہین اور یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ شہر آفتاب نما حد آخر اقلیم خورشید پر واقع ہوا ہی اِسکے بعد اِس اقلیم کا تو کوئی مشہور نہین ہی یون تو ہزارون شہر ہین بلکہ جب سے یہان خدائی کا چرچا ہوا ہی یہ شہر اور

کیا گیا ہی قبل مین اِسقدر وسیع نہ تھا کہ جواب حالت ہی لہذا اب تجربہ ہوتا ہی یہ لوگ تو یہان ٹھہرے ہوئے ہین کہ وہ لوگ
جو بھلے تو وہ بھی اِسی جانب چلے مگر بہت تیز اِس خیال سے کہ شاید سلیم دربار مین پہونچکر یا قلعہ مین پہنچکر خیال کرے
یا کوئی عرض کرے کہ اِسقدر سوار اُنکی ہمراہی سے نکل گئے تو وہ یہ سنکے کہ ہم ہو اور کسی کو برائے گرفتاری روانہ کرے
تو بہتر ہوگا کہ جلدی یہان سے نکل چلو یہ لوگ بھی بہت جلد راہ کو طی کرکے بیرون شہر آئے اور اُسی صحرا مین پہونچے وہان پہونچکر
اپنے ہم جنسون سے ملے اُنھون نے حالت دریافت کی اُنھون نے جو کچھ حالت گذری تھی سب بیان کی وہ یہ سنکے کہنے
لگے کہ خوب خداوند نے ہمکو بچایا ورنہ مثل اِنکے ہم بھی اِسی بلا مین مبتلا ہوتے اب تو ہمکو یقین ہو گیا کہ یہ ساحر ضرور ہی اب ہم سب حاضر
خداوند کی خدمت مین جاکر عرض کرتے ہین آج تو یہان قیام کرینگے کل بوقت سحر یہان سے کوچ کرینگے اُنھون نے
کہا کہ اچھا وہ رات اُسی صحرا مین بسر کی بوقت سحر وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوئے یہ لوگ بہت تیزی سے راہ
طی کرتے جاتے ہین تین منزلین طی کی ہونگی کہ اِنکو ایک صحرا ملا بہت شاداب کوسون سبزہ لگا ہوا ہر مقام پر لالہ نافرمان
کھلا ہوا موتیے موگرے کی خوشبو سے صحرا نہایت بسا ہوا طائران صحرائی درختون پر بیٹھے ہوئے چہچہے کر رہے ہین بلبلین چہک
رہی ہین طاؤس پھر رہے ہین جابجا چشمے جاری ہین جانوران شکاری بکثرت ہین ایک کوہ بلند ہی از قلۂ کوہ تا پائین
گلہائے رنگا رنگ سے آراستہ ہے آبشار اُسپر سے گر رہی ہی ہوائے عیسیٰ دم مسیح نفس چل رہی ہی خوشبو سے گلہائے
خود رو کے دماغ معطر ہوئے جاتے ہین یہ حالت اُس صحرا کی دیکھکر باہم صلاح کی آج اِسی صحرا مین قیام کرین کل
یہان سے کوچ کرینگے یہ راے سب کو پسند آئی یہ لوگ کئی روز کے بھوکے بھی تھے اُس صحرا مین اشجار میوہ بکثرت
تھے ان سب نے میوہ توڑکر کھایا پانی اُس چشمے سے پیا حواس درست ہوئے جو کہ ذرا شوقین مزاج تھے وہ برائے
شکار چلے اور چند آہوؤن کا شکار کرکے لائے اُنکے کباب لگا کر سب نے ملکر کھائے دس دس پانچ پانچ باہم ہوکر صحرا
کی سیر کرنے لگے کوئی اُدھر چلا گیا کوئی اِدھر کوئی درۂ کوہ مین گیا جو جس مقام پر پہونچا اُسنے اُس مقام کو پر از لالہ و گل پایا
گویا وہ بہشت تھا صحرا نہ تھا یہ لوگ سیر کر رہے تھے کہ اِنکو دور پر ایک بارگاہ نظر آئی اُسکا کلس مثل آفتاب کے چمک
رہا تھا یہ لوگ اُس جانب کو چلے کہ جاکر دیکھین یہ کیا چیز چمک رہی ہی آیا کوئی پہاڑ ہی یا کوئی عمارت ہی کہ جسکا گنبد طلائی
ہی کہ وہ چمک رہا ہی یہی خیال کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ جب بہت قریب پہونچے تو یہ دیکھا کہ ایک بارگاہ فاخرہ شاہانہ
برپا ہی اُسکے گرد و پیش اور بہت سے خیمے استادہ ہین ایک لشکر اُترا ہوا ہی بازار مین آراستہ ہین مگر یہ ثابت ہوتا ہی کہ کوئی
بادشاہ برائے شکار آیا ہی وہ جو چمک معلوم ہوتی تھی اِس بارگاہ کے کلس کی تھی کیونکہ کلس اِسکا طلائی تھا وہی دور
سے چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا یہ لوگ یہ حالت دیکھکر اُدھر کو چلے اور اُس لشکر مین داخل ہوئے دیکھا کہ وہ لشکر خوب آباد
ہی سب لوگ دل شاد ہین کوئی بادشاہ جلیل القدر کا لشکر ہی کہ وہ برائے شکار اِس صحرا مین آکر مقیم ہوا ہی جو نشان
لشکر مین ہین اُنکے پھریرون پر تعریف لقا و زمرد تحریر ہی یہ لوگ یہ دیکھکر بہت خوش ہوئے کہ یہ لشکر کسی زمرد پرست کا
ہی اب تو یہ لشکر کی سیر کرنے لگے اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے ابھی یہ سیر کر رہے تھے کہ ایک طرف سے کچھ مرکبون کے ٹاپون
کی صدا آئی سب لوگ اُدھر کو دیکھنے لگے کہ انھون نے دیکھا کہ ایک تاجدار مرکب تیز رفتار پر سوار گرد اُسکے بہت سے سردار
ہر ایک شکار بند سے ہرن شکار کیا ہوا باندھے چلا آتا ہی داخل لشکر ہوکر وہ تاجدار اُسی بارگاہ کے قریب آکر مرکب
پر سے اُترا اُسکے اُترتے ہی وہ سب سردار بھی مرکبون پر سے اُترے اور اُسکے ہمراہ داخل بارگاہ ہوئے ملازم وہ شکار لیگئے
ان لوگون نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ کون بادشاہ ہی اور کیا نام ہی اور کس شہر کا بادشاہ اور کسقدر سپاہ و لشکر رکھتا ہی
اُسنے کہا کہ یہ بادشاہ ہین ملک فیروزیہ کے فیروز شاہ اِنکا نام ہی لشکر اِنکے ہمراہ ہمہ وقت دو لاکھ کا رہتا ہی یہ آج
کئی روز سے اپنے شہر سے برائے شکار یہان تشریف لائے ہین اِنکے دو سپہ سالار ہین ایک کا نام اکرام شیر پیکر
اور دوسرے کا نام احرام خوک پیشانی ہی بڑے زبردست ہین اِنھون نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ خداوند لقا کی

مدد کو جائین مگر کچھ سوچکر خاموش ہو رہے اُسوقت اِنکے باپ صاحب تخت وتاج تھے یہ ولیعہد تھے جب وہ
مر گئے تو یہ صاحب حکومت ہوے اُس حالت مین بھی یہ قصد کیا کہ خداوند لقا کی مدد کو جائین معلوم ہوا کہ خداوند
چولا بدل کر طرف آسمان کے چلے گئے اب اُنکے فرزند رشید خداوند ہوے ہین اُنکا اسم مبارک زمرد ثانی ہی
یہ بھی خاموش ہو رہے کہ جبکہ خداوند نہین ہین تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم اُنکی مدد کرین جبکہ وہ ہمکو یاد نہین کرتے
ہین مگر یہ کیا کہ اُسدن سے خداوند زمرد کی بھی تعریف اپنے شہر مین کرنے لگے اور اُنکے بھی صفت اپنے نشانون پر
تحریر کرائی اب یہ خبر پہونچی کہ وہ مسلمانون سے عاجز ہوکر تبدیل چولا کرکے آسمان پر چلے گئے اُنکے فرزند ارژنگ
اب اُس خدائی کے مالک ہوے اُنکا قصد ہی کہ وہ خدا پرستون سے مقابلہ کرین چنانچہ اُنھون نے ایک ملک
پر اہل اسلام کے قبضہ بھی کرلیا ہی اب اُنکا قصد اور طرف جانیکا ہی وہ لشکر جمع کر رہے ہین یہ سنکے ہمارے شہنشاہ
بھی تین لاکھ سپاہ کے اِس قصد سے اپنے شہر سے چلے تھے کہ خداوند کی شرکت کرین اپنے فرزند ارجمند
یاقوت شاہ کو اپنی طرف سے شہر کا حاکم کیا اور اپنے دونون سپہ سالارون کو ہمراہ لیکر چلے کہ اس صحرا مین
پہونچکر کچھ رائے پلٹ گئی فرمایا کہ کون جائے اسی صحرا مین قیام کرو یہان کی آب وہوا بہت خوب ہی سیر اِس
صحرا کی دل کو مرغوب ہی کچھ شغل صید وشکار مطلوب ہی کیونکہ یہ امر دل کو بہت محبوب ہی بس آج پندرہ یوم سے اس
صحرا مین فروکش ہین ہر روز شکار کو تشریف لیجاتے ہین اور شکار کھیل کے بوقت دوپہر تشریف لاتے ہین ابھی ابھی سواری
اُنھین کی آئی تھی وہ سپہ سالار ہمراہ نہ تھے ورنہ تم دیکھتے کہ قالب انسانی مین دیو سمائے ہین یہ سنکے وہ لوگ
خاموش ہو رہے کہ اُس لشکر کے چند سوارون نے انسے دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہین چونکہ انکو معلوم ہو چکا تھا
کہ یہ لشکر لقا پرستون کا ہی اُنھون نے کہا کہ ہم ملازم ہین خداوند ارژنگ کے جو کہ آجکل خداوند ہین ہم اُنکے لشکر
کے سوار ہین یہ سنکر وہ سوار اُنکو لیکر اپنے افسر کے پاس آئے کہا کہ یہ خداوند کے لشکر کے سوار ہین انکو شہنشاہ
کی خدمت مین حاضر کرنا چاہیے وہ افسر یہ سنکے اُنکو ہمراہ لیکر دربارگاہ پر آیا یہان فیروز شاہ شکار پر سے آیا تھا سب
سردار جمع تھے دربار آراستہ تھا کہ وہ افسر اندر گیا اور مجراگاہ سے مجرا بجا لایا اور دست بستہ ہوکر یون عرض کرنیلگا
کہ یہ غلام ایک خبر خوش لایا ہی بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ چند سوار آپ کے لشکر مین اسوقت
کسی طور سے لشکر خداوند کے آگئے ہین آپ کے لشکر کے سوارون نے جو اُنکو غیر دیکھا تو اُنھون نے بیان کیا
کہ ہم لشکر خداوند کے سوار ہین وہ اُنکو لیکر میرے پاس آئے مین نے جو دریافت کیا تو وہی تقریر اُنھون نے
مجھسے بھی کی ہین اُنکو لے کر حضور کی خدمت مین حاضر ہوا ہون وہ بیرون بارگاہ کھڑے ہین یہ سنکے فوراً
فیروز شاہ نے کہا کہ اُنکو اندر بارگاہ کے طلب کرو اُس افسر نے ایک چوبدار سے کہا کہ وہ لوگ جو کہ بیرون
بارگاہ کھڑے ہین اُنکو اندر بلا لو کہ تمکو شہنشاہ یاد فرماتے ہین اگر وہ آئین تو اُنکو اپنے ہمراہ لے آؤ وہ چوبدار
یہ سنکے بیرون بارگاہ آیا اور اُن سوارون سے کہا کہ چلو تمکو شہنشاہ طلب فرماتے ہین وہ سب کے سب
چوبدار کے ہمراہ ہوے اور اندر بارگاہ کے آئے بارگاہ کو خوب دنگل وکرسی سے آراستہ پایا سرداروں سے
بارگاہ کو مملو دیکھا یہ سوار دیکھکر حیران ہوے اور حیرت زدہ ہوکر دیکھنے لگے کہ وہ چوبدار انکو لیکر مجراگاہ پر آیا
اور کہا کہ مجرا کرو وہ سامنے بادشاہ تشریف فرما ہین ان سب نے مجرا کیا قواعد شاہی بجا لائے اُسکے بعد
دست بستہ ہوکر سامنے کھڑے ہوے فیروز شاہ نے خود اپنی زبان سے اُنسے دریافت کیا کہ تم لوگ
کون ہو اُنھون نے دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ حضور ہم تمام خداوند کے لشکر کے سوار ہین یہ سنکے فیروز شاہ
نے کہا کہ تم ادھر کہان آنکلے کیونکہ برسون ہوگئے کہ کبھی کوئی لشکر خداوند کا آدمی ادھر نہین آیا آدمی کا
آنا تو درکنار غبار لشکر بھی نہین آیا یہ میری خوبی قسمت ہی کہ آپ لوگ تشریف لائے مین کہا تک آپ کا

تشکر یہ ادا کرون یہ تو فرمائیے کہ آپ کا آنا ادھر کیونکر ہوا کیا سبب ہوا یہ اُن لوگون سے آپ آپ کرکے
اس سبب سے کلام کرتا ہی کہ یہ جانتا ہی کہ یہ لشکر خداوندی کے لوگ ہین انکا اعزاز کرنا ضرور ہی پس
جب اسنے یون تقریر کی تو اُنھون سنے عرض کیا کہ ہم آپ کو اپنی سرگذشت سے آگاہ کرتے ہین یہ کہکر
ازابتدا تا انتہا تمام قصہ کہ سنایا اور کہا یہ سبب ہمارے اسطرف آنیکا ہوا یہ سنکر فیروز شاہ بہت حیران
ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور اُسنے کہا کہ وہ جواب نامہ ذرا مین بھی دیکھون یہ تو آج نئی بات سننے مین آئی ہی
کہ کوئی خداوند آفتاب ہین اُنھون نے خدائی کا دعوی کیا ہی علاوہ خداوند کے بہ حبیس اُسکا
فرزند ہی اُسکو اُسنے اپنا نائب کیا ہی اور اُس خداوند آفتاب کی لڑکی ہی اُسکی درخواست خداوند نے
کی تھی اُسکی طلب مین نامہ تحریر کیا تھا نامہ برپر تو یہ اُفتاد پڑی تم لوگ نامہ لیکر بھاگے جو جو زمانہ
گذرتا جاتا ہی وہ وہ نئے نئے مذہب ایجاد ہوتے جاتے ہین یہ کیا اُسکو خبط ہوا ہی جو اُسنے خداوند
کی درخواست سے انکار کیا کیا اُسکی قضا آئی ہی اگر اُنکو غصہ آگیا اور دریاے قہر خداوندی جوش زن
ہوا تو ایک چشم زدن مین تمام ملک وغیرہ سب خاک سیاہ ہو جائیگا نہ اُسکا نشان ہوگا نہ خدائی کا پتہ ہوگا
او روہ اپنے دل مین سوچا کیا ہی یہ بھی کوئی اُسکی خدائی ہی کہ بنی ہوئی خدائی ہی یہ تو کئی پشتون سے خدائی
ہوتی آئی ہی اُنکی خدائی سے کون انکار کر سکتا ہی معلوم ہوا کہ اُسکی قضا دامنگیر ہوئی ہی کہ اُسنے خداوند سے
فساد پر کمر باندھی ہی ذرا مین بھی تو نامہ دیکھون اُن سوارون نے کہا کہ وہ نامہ ہمارے پاس نہین ہی بلکہ
اور جو ہمارے ہمراہی ہین اُنکے پاس ہی یہ سنکر فیروز شاہ نے کہا کہ اُنکے پاس سے وہ نامہ لے آؤ ذرا ہم
دیکھ لین یہ سنکے اُنمین سے ایک سوار اجازت لیکر بیرون بارگاہ اور طرف اُس مقام کے چلا اور اُس مقام پر پہونچکر
تمام واقعہ اپنے ہمراہیون سے بیان کیا اور کہا کہ نامہ طلب کیا ہی وہ لوگ یہ سنکے کہنے لگے کہ چلو ہم بھی
چلتے ہین یہ کہکر وہ لوگ اُس سوار کے ہمراہ ہوے اور اُس لشکر کی طرف روانہ ہوے اور لشکر مین پہونچکر
بارگاہ کے قریب پہونچے اور وہ سوار اندر بارگاہ کے گیا اور عرض کیا کہ اے بادشاہ وہ لوگ حاضر
ہین جنکے پاس نامہ ہی یہ سنکے فیروز شاہ نے حکم دیا کہ اُنکو بلا لو اُسنے چوبدار سے کہا کہ جو لوگ کہ باہر
بیرون بارگاہ کھڑے ہین اُنسے کہنا کہ تمکو شہنشاہ طلب کرتے ہین جسکے پاس نامہ ہو وہ میرے ہمراہ چلے
یہ سنکر چوبدار بیرون بارگاہ آیا اور اُسنے جو اُس سوار نے کہا تھا کہا چنانچہ وہ لوگ کہ جنکے پاس نامہ
تھا اُسکے ہمراہ ہوے اور مجراگاہ پر سے مجرا بجا لائے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا جب وہ مجرا
کر چکے اُنسے فیروز شاہ نے نامہ طلب کیا اُنھون نے نامہ فیروز شاہ کو دیا فیروز شاہ نے جو وہ نامہ پڑھا
اور اُسکا مضمون دیکھا نہایت غصہ آیا اور اُنسے کہا کہ کیا کرون کہ یہ جواب نامہ ہی ورنہ مین چاک کر ڈالتا
خیر تم لوگ تو یہ جواب لیکر خدمت مین خداوند کی جاؤ مین اقلیم خورشید یہ کو مع لشکر جاتا ہون اگر بن پڑتا ہی
تو مقابلہ کرکے خداوند کی معشوقہ حاصل کرکے لیکر حاضر خدمت ہوتا ہون یہ سنکے وہ کہنے لگے کہ آپ کے
ہمراہ لشکر کسقدر ہوگا اُسنے کہا میرے ہمراہ دو لاکھ سپاہی ہین ابھی ایک لاکھ کا لشکر شہر سے بہت جلد
طلب کر سکتا ہون اُنھون نے عرض کیا کہ ہم کچھ عرض نہین کر سکتے ہین اگر خلاف مزاج مبارک و طبع عالی
نہو تو عرض کرین اگر گستاخی ہماری معاف کیجائے بادشاہ نے کہا جو کچھ تمکو عرض کرنا ہو عرض کرو ہمارے
خلاف مزاج نہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ حضور جسقدر لشکر لیکر جائینگے وہ اُس لشکر کے روبرو کوئی حقیقت نہین
رکھتا ہی یہ حالت ہی کہ جیسے آٹے مین نمک ایک حملہ مین یہ بھی تو نہ معلوم ہوگا کہ یہ لشکر کسکا تھا کیونکہ وہان
اب قریب چالیس پینتالیس لاکھ کے لشکر ہی اُسکی چھاؤنی اندرون شہر و بیرون شہر ہی اور روز بروز لشکر زیادہ ہوتا جاتا ہی

کوئی دن ایسا نہین ہوتا ہی کہ دس ہزار یا بیس ہزار شریک نہوتے ہون پھر ایسی سپاہ کے روبرو یہ تین لاکھ
کیا اصل رکھتے ہین جو واقعہ اصلی تھا ہمنے بیان کر دیا آیندہ حضور کو اختیار رہی یہ جو اُنھون نے کہا بادشاہ
نے کہا کہ یہ میرا لشکر ایک کرور سے مقابلہ کرنے کو موجود ہی اسقدر لشکر کی اُسکے روبرو کیا حقیقت ہی
یہ جو بادشاہ نے کہا وہ سنکے خاموش ہو رہے کہا کہ اب ہم رخصت ہوتے ہین بادشاہ نے دریافت
کیا کہ تم کسقدر آدمی ہو اُنھون نے عرض کیا کہ قریب آٹھ نو سو کے ہونگے بس اُسی وقت فیروز شاہ
نے ان سب کو خلعت دینے کا حکم دیا چونکہ بقصد شرکت ارژنگ اپنے شہر سے چلا تھا تو کل سامان اُسکے
ہمراہ تھا بس اُسی وقت اہلکارون نے خلعت سب کو دیے وہ خلعت لیکر اپنے مقام پر آئے بس اُدھر
اُسی وقت فیروز شاہ نے ایک سانڈنی سوار اپنے شہر کو پاس اپنے فرزند کے روانہ کیا کہ اُس سے
کہنا کہ بادشاہ نے تمکو دعا کہی ہی اور کہا ہی کہ ایک لاکھ سپاہ اور ہمارے پاس روانہ کرو مین فلان صحرا
مین لشکر کے انتظار مین قیام پذیر ہون سپاہ آلے تو مین یہان سے طرف اقلیم خورشیدیہ کے کوچ کرون
کیونکہ اُس اقلیم مین ایک نیا مذہب جاری ہوا ہی اور وہ لوگ بہت مغرور ہین اُنکے حاکم نے خداوند کے
نامہ کو چاک کیا اور جواب سخت لکھا لہذا مین چاہتا ہون کہ قبل پہونچنے خداوند کے مین جاکر اُس اقلیم کو
تاخت و تاراج کرون اور جب خداوند تشریف لائین تو بہت خوش ہون وقت ملاقات کے یہی تحفہ اُنکی
نذر کرون بس یہ پیام میرا دینا اور بتاکید کہنا اور اسی مضمون کا ایک نامہ لکھوا کر روانہ کیا وہ سانڈنی سوار
فوراً نامہ لیکر روانہ ہوا یہان فیروز شاہ انتظار لشکر مین اُسی مقام پر فروکش رہا جب وہ رات گذری
سحر ہوئی سواران مفرور بوقت سحر طرف خاور کے روانہ ہوے قطع راہ کرتے ہوے جاتے ہین کہ ایک
روز دور سے اک گرد بلند ہوتی ہوئی معلوم ہوئی اُس گرد سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا کوئی لشکر آتا ہی یہ لوگ
اُس کو دیکھکر ایک جانب کھڑے ہو گئے کہ وہ دامن گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوا اور اُس گرد سے وہ لشکر
ظاہر ہوا جو کہ ارژنگ نے طرف طلسم فیروزیہ کے بسپردگی طوفان کرگدن پیشانی روانہ کیا تھا اور وہ طلسم فیروزیہ
پر جاکر تہمتن جادو سے لڑا تھا اور صبح آفتاب علم کے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگا تھا اور پہلے تو طرف
خورشید نگار کے گیا راہ مین خبر ملی کہ خداوند لشکر کشی کر کے طرف نہ طاق کے روانہ ہوے تھے کہ راہ مین شہر
خاور ملا اُس مقام پر لشکر فروکش کیا مقابلہ ہوا بہرام خاوری سے اُسنے شکست کھائی خداوند کا قبضہ شہر خاور
پر ہو گیا ہا تو یہ لوگ خورشید نگار کو جاتے تھے یا اُدھر سے پلٹ پڑے اور طرف خاور کے روانہ ہوے قطع راہ
کرتے ہوے چلے آتے تھے کہ یہ بھی اُسی مقام پر پہونچے جس صحرا مین وہ سوار راہ طی کرتے ہوے چلے جاتے تھے
کہ وہ گرد نمودار ہوئی یہ گرد اُسی لشکر کی تھی جو کہ خاور کو جاتا تھا پاس ارژنگ کے پس جب ان سوارون نے دیکھا
کہ یہ تو لشکر ہمارا معلوم ہوتا ہی جو کہ طلسم فیروزیہ پر گیا تھا اور اُسکا افسر طوفان تھا راہ مین اسکی یہ کیا حالت ہوئی بالکل
تباہ ہی نہ کوئی افسر نہ اُسقدر سپاہ ہی یہ کیا انپر آفت نازل ہوئی یہ جو حالت دیکھی کہ نہ خیمہ ہی نہ خرگاہ ہی لشکر بہت
تباہ ہی تو یہ لوگ بہت گھبرائے اُدھر اُن لوگون نے اِن سب کو پہچانا تب تو اُس لشکر سے بہت سے سوار انکی طرف
چلے اور انکے نام لیکر پکارے اور کہا کہ تم لوگ یہان کہان سے آئے ہو لشکر خداوندی کہان ہی جو تم یون اس صحرا مین
پھر رہے ہو ہمنے تو سنا تھا کہ خداوند نے خاور پر قبضہ کر لیا ہی اور شہر خاور قبضے مین خداوند کے ہی یہ تو اُسکے خلاف
معلوم ہوتا ہی اُنمین سے چند سوار بڑھکر آئے اور کہا کہ تم سے کیا بیان کرین کہ جو واقعہ ہمپر گذرا تم بیان کرو کہ تمپر کیا گذرا
تم تو طوفان کرگدن پیشانی کے ہمراہ برائے فتح طلسمات گئے تھے اور ہمنے سنا تھا کہ تمھارا لشکر بمقابلہ لشکر
تہمتن خاوری فروکش ہی اور مقابلہ ہونے والا ہی یہ کیا ہوا کہ تم لوگ بصورت تباہ و بحالت خراب چلے اور یہ نوبت

بہم پہونچی اور تمھارے افسر صاحب کیا ہوے اُنھون نے کہا کہ ہم اپنی حالت بیان کرینگے مگر تم یہ کہو کہ خداوند تو اچھے
ہین کیونکہ ہمارے دل بہت پریشان ہین یہ سنکے اُن سب نے کہا پریشان نہو خداوند بہت اچھے طور سے ہین یہ سنکے
وہ لوگ بہت خوش ہوے کہا کہ آؤ ہمارے لشکر مین یہ کہکر اُنکو اپنے ہمراہ لیکر لشکر مین آئے اُنھون نے اپنی سرگذشت
بیان کی تمام روداد جنگ کہی اُنھون نے اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ ہم اِس سبب سے اس صحرا مین تباہ ہین
یہ سنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ خوب ہوا کہ آپ لوگ ہمکو مل گئے لہذا اب ہم آپ ملکر خدمت مین خداوند کی چلینگے وہ رات
اُسی مقام پر بسر کی بوقت سحر روانہ ہوے یہ لشکر کوئی قریب اسی ہزار کے ہی چالیس ہزار اس جنگ مین کام آیا ہی یہ تو
اُدھر کو روانہ ہوے کہ انکا ذکر کیا جائیگا پہلے حال **فیروز شاہ** بیان ہوتا ہی اور اُس سانڈنی سوار کا جو کہ نامہ لیکر
گیا ہی پس جب وہ سانڈنی سوار نامہ **فیروز شاہ** کا لیکر اُسکے لڑکے کے پاس پہونچا تو وہ دربار مین تخت پر بیٹھا ہوا تھا
دربار جمع تھا سب سردار حاضر تھے کہ اسنے مجرا کر کے نامہ دیا اُسنے وہ نامہ لیکر سر پر رکھا نامہ پر بوسہ دیا اور اُس نامہ
کو دبیر کو دیا دبیر نے نامہ پڑھا وہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اور سانڈنی سوار نے وہ نامہ دیکر جو زبانی بادشاہ نے
کہا تھا عرض کیا وہ پیغام اور مضمون نامہ سنکے **یاقوت شاہ** نے فوراً حکم دیا کہ ایک لاکھ کا لشکر تیار ہوکر اور کوچ کر کے بابا جان
کی خدمت مین جائے کیونکہ طلب فرمایا ہی یہ سنکے وہ جو سردار اُس دربار مین تھے عرض کرنے لگے کہ جن جن سرداروں کو
حکم صادر ہو وہ جائین **یاقوت شاہ** نے کہا جو جو سردار معزز ہین وہ جائین پس اُسوقت جن جن کے نام لیے وہ وہ
سردار رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر آئے سامان سفر کرنے لگے اُدھر حکم چھاؤنی مین پہونچا کہ ایک لاکھ سوار و پیادے
تیار ہون کل اُنکو خدمت مین بادشاہ کی جانا ہوگا یہ حکم سنکے لشکر مین بھی سامان سفر ہونے لگا اُسقدر دن اور
وہ رات تو اسی سامان مین گذری دوسرے روز وہ سردار جو کہ منتخب کیے گئے تھے اُنکے ہمراہ کر کے **یاقوت شاہ**
نے ایک لاکھ سوار و پیادے طرف اُس صحرا کے کہ جہان باپ فروکش تھا روانہ کیا اور سانڈنی سوار بیشتر پیش
لشکر جاتا تھا یہانتک کہ وہ لشکر اُس صحرا مین پہونچا اور اُس سانڈنی سوار نے بڑھکر **فیروز شاہ** کو خبر دی اُسنے
چند سردارون سے کہا کہ لشکر کو لا کر اُتارو وہ گئے اور اُس لشکر کے افسرون سے ملے اُنکو لشکر مین لائے لشکر کو پڑاؤ پر
اُتارا افسر ہمراہ اُنکے خدمت مین بادشاہ کی آئے مجرا بجا لائے قواعد شاہی ادا کیے اُنکو حکم بیٹھنے کا ملا وہ علی قدر
مرتبہ سلام کر کے بیٹھ گئے بادشاہ نے اپنے فرزند کی حالت دریافت کی اُنھون نے عرض کیا بہت اچھی طرح سے
ہین آپ کو یاد کرتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ حکومت کس طور سے کرتے ہین عرض کیا کہ بہت عدل و انصاف کے ساتھ
تمام اہل شہر و اہل دربار و اہل لشکر سب اُنسے بہت خوش ہین اور اُنکے حکم کو مثل آپ کے حکم کے مانتے ہین اور اُنکو مثل آپکے
جانتے ہین یہ سنکے بادشاہ بہت خوش ہوا اُسی وقت حکم دیا کہ کل وقت سحر لشکر تیار ہو ہم یہان سے طرف شہر **آفتاب نما** کے کوچ کرینگے
یہ حکم فرما کے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمے مین سامان سفر کرنے لگے جب وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر تین لاکھ فوج سے
فیروز شاہ نے طرف شہر **آفتاب نما** کے سفر کیا کہ انکا ذکر بھی آیندہ ہوگا

اب حال اُن سانڈنی سوارون کا تحریر ہوتا ہی کہ جو نامہ لیکر گئے ہین اور اُس نامہ بر کا جو کہ قلعہ سیہ تاب کو نامہ لیکر
گیا ہی اور اُن بادشاہون کا نامے دیکھکر روانہ ہونا مع سپاہ و لشکر کے خدمت مین ارژنگ کے اور راہ مین خبر
پانا کہ خداوند طرف اقلیم خورشیدیہ کے برسر جلسہ آفتاب پرست گئے ہین اُدھر کو روانہ ہونا مع دیگر حالات متعلق داستان باقی نامہ

ساغر مے شتاب لا ساقی
خم کے خم مے کے کرتا ہون خالی

قدح آفتاب لا ساقی
سرخ آنکھین ہین چال متوالی

کیون نہ ہر دم کہون شراب شراب
نشہ گھٹتا نہین مرا برسون

زندگی ہو دہری کباب شراب
پھولی رہتی ہین آنکھونین سرسون

لب ساغر کو چومتے ہین ہم
زہد و تقوے سے کیا غرض کیا کام
تو نے سمجھا مجھے نمازی ہی
آسمان پر سیاہ بادل ہو
لطف دنیا مین جب ہی جینے کا
لا یہان دخت رز کو دیکر دم
نشے مین ماجرا سُناؤن پھر

مست ہو ہو کے جھومتے ہین ہم
دختر رز کو تاکتا ہون مدام
ارے توبہ یہ جعلسازی ہی
اور بغل مین سفید بوتل ہو
پھر مزا ہی شراب پینے کا
یار تجھکو ہمارے سر کی قسم
تجھکو قصہ نیا سناؤن پھر

مے کے دینے مین قیل و قال نکر
مائل زہد مین بھلا کب ہون
آج قبلہ سے گر گھٹا اُٹھے
کاگ بھی بیٹھا ل ہو اُسمین
ای مرے مہربان مرے ساقی
مے پیو نہین تو ہوش آجائے

پارسائی کا کچھ خیال نہ کر
مین شرابی ہون پارسا کب ہون
مے کے پینے کا کیا مزا اُٹھے
مے بھری لال لال ہو اُسمین
ای مرے رازدان مرے ساقی
پھر جوانی کا جوش آجائے

بیت نگارندۂ معنی خوش بیان ✣ چنین کرد این داستان را بیان ✣ راویان خوش تقریر نے اس داستان کو یون تحریر کیا ہی کہ جبکہ نامہ بر ارژنگ کا راہ کو طے کرکے قلعہ سہ باب کے قریب پہونچا اُسکو شام ہوگئی بیرون قلعہ اُترا کہ رات بسر ہولے تو داخل شہر ہون یہ داستان جلد اول مین یہان تک بیان ہوچکی ہی کہ مہران کج گردن بعد تبدیل لباس اپنے چچا کی راے سے شبران نامے ایک امراے شہر کو اپنی طرف سے حاکم کرکے مع تین لاکھ اسی ہزار فوج کے طرف قلعہ قمر بخش کے براے مقابلہ اہل اسلام قلعہ سے نکلکر چلا تھا یہ بیان ہوچکا ہی اور سر خپوش اپنے شہر خابیہ کو چلا گیا اُسکے لڑکے کا نام ہی اسکا حال تو پھر تحریر ہوگا مگر پہلے حال مہران قلمبند ہوتا ہی کہ یہ ایک صحرا مین قلعہ سے نکلکر فروکش ہوا تھا جسروز یہ شہر سے نکلا تھا اُسی دن یہ نامہ بر قریب پہونچا تھا چونکہ یہ شہر سے نکلکر کوئی دو کوس پر خیمہ زن ہوا تھا اسکے خیمہ زن ہونیکا اُس مقام پر ایک سبب اور بھی تھا وہ یہ سبب تھا کہ ابھی اسکا کل لشکر اسکے ہمراہ نہین ہوا تھا یہ اُسکے انتظار مین اُس مقام پر اُترا تھا کہ وہ لشکر بھی آلے تو کوچ کرون یہ تو اس انتظار مین وہان اُترا ہی اور یہ نامہ بر دوسری راہ سے قریب قلعہ پہونچا چونکہ رات ہوگئی تھی یہ اُسی مقام پر ٹھہر گیا جب رات بسر ہوگئی تو صبح کو اسنے قصد داخل ہونے شہر کا کیا ابھی یہ داخل شہر نہین ہوا تھا کہ اسنے دیکھا کہ شہر کے اندر سے کچھ سپاہ چلی آتی ہی یہ اُس سپاہ کو دیکھکر ٹھہر گیا جب تمام لشکر نکلکر ایک طرف روانہ ہوا اسنے خیال کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی کسی سے دریافت کرنا ضرور ہی پس اسنے اُن لوگون سے جو کہ عقب مین لشکر کے رہگئے تھے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہان جاتا ہی اُنھون نے دیکھا کہ ایک سانڈنی سوار بطور نامہ دار کے ہی مگر لقا پرست ہی جو کہ علامت لقا پرستی کی ہم رکھتے ہین یہ بھی رکھتا ہی یہ دیکھکر کہا کہ ای بھائی کیا بیان کرین ہمپر ایک نئی آفت نازل ہوئی ہی کہ ایک تھوڑا عرصہ گذرا ہی کہ ایک پہلوان خداوند ارژنگ کا مع اسی ہزار فوج کے ادھر آیا کیونکہ وہ براے مقابلہ اہل اسلام جاتا تھا اور ہمارے بادشاہ سے مدد کا خواستگار ہوا چونکہ بادشاہ لقا پرست تھے اُنھون نے اُنکی مدد کی یعنی اُنکے ہمراہ مع تین لاکھ سپاہ کے تشریف لیگئے چونکہ وہ خانہ کعبہ جو کہ معبدگاہ اہل اسلام کا ہی اُسپر لشکر کشی کرکے جاتے تھے بحکم خداوند ارژنگ راہ مین کوئی قلعہ ہی قمر بخش وہ ملا اُسکا حاکم مسلمان تھا اُنکو جو خبر معلوم ہوئی مخمور اور ہمارے بادشاہ نے یہ قصد کیا کہ پہلے اس قلعہ کو فتح کرلین تو آگے روانہ ہون پہلے اسکو نامہ لکھا اُسنے جواب نامہ سخت دیا جنگ کی نوبت پہونچی اور مقابلہ ہوا پہلے تو سر میدان آکر مقابل ہوا جب اُسنے شکست کھائی تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا اور اپنے مددگارون کو خبر کی جسدن ہمارا بادشاہ یورش کرکے قلعہ پر گیا اُسی روز اسکی کمک آگئی مخمور وغیرہ مع ہمارے بادشاہ کے کوئی شہریار ہی کہ وہ نبیرہ ہی حمزہ کا اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے لشکر نے شکست کھائی ہم تو اپنے مالک کی لاش لیکر ادھر چلے آئے اور سپاہ ارژنگ اپنے سردار کی لاش لیکر اپنے شہر کو واپس گئی جب ہمنے اپنے آقازادے یعنی مہران کو آکر خبر کی تو پہلے اُنھون نے بہت رنج و غم کیا شہر بھر کو سیاہ پوشی کا حکم دیا اپنے چچا کو اپنے باپ کے قتل ہونے کا نامہ لکھا اور ترک حکومت کرکے بیٹھ رہے جب اُنکے چچا کو خبر ہوئی تو وہ اُسی وقت تھوڑا سا لشکر لیکر اپنے بھتیجے کے پاس آئے سمجھا بجھا کر ترک لباس کرایا اور پھر حکومت پر بٹھایا اب اُنکی

رائے سے براے مقابلہ اہل اسلام قلعہ محمد بخش کو مع تین لاکھ اسی ہزار فوج کے تشریف لے چلے ہین ہم اُنھین کے لشکر کے لوگ ہین اور یہ جو لشکر ابھی ابھی شہر سے نکلکر گیا ہی یہ اُسی شہزادے کا لشکر ہی کیونکہ وہ کل شہر سے کوچ کرکے دو کوس پر اُترا ہی یہ جو اُس سانڈنی سوار نے سُنا کہا خوب ہوا کہ مین اسوقت پر پہونچا ورنہ شہزادہ اگر کوچ کرکے چلا جاتا تو بڑی خرابی ہوتی اُنھون نے کہا کہ تمکو کیا ضرورت ہی شہزادے سے سانڈنی سوار نے کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون خداوند ارژنگ کا اُنھون نے اُنکو طلب کیا ہی کہ وہ براے مقابلۂ اہل اسلام جاتے ہین یہ سنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ اب تم شہر مین جا کر کیا کروگے ہمارے ہمراہ لشکر مین چلو اُسنے کہا مجھے اُنھین سے ملنا ہی بس سانڈنی سوار بھی ہمراہ اُنکے لشکر مین آیا یہان جو آکر پہونچا دیکھا کہ بہت بڑا لشکر اُترا ہوا ہی سیکڑون خیمہ و بارگاہین استادہ ہین اور یہ لشکر بھی آکر اُترا یہ سانڈنی سوار قریب بارگاہ پہونچا دیکھا درگہ سالار در بارگاہ پر بیٹھا ہوا ہی اسنے کہا کہ میری خبر کرو کہ ایک نامہ بر پاس سے خداوند ارژنگ کے آیا ہی نامہ لایا ہی کچھ خداوند نے تحریر کیا ہی وہ درگہ سالار یہ سنکے اندر بارگاہ کے گیا عرض گاہ پر سے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر پاس سے خداوند ارژنگ کے آیا ہی نامہ لایا ہی بار چاہتا ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی مہران نے حکم فرمایا کہ اُسکو بارگاہ مین لے آؤ کیونکہ میرے نصیب نے ترقی کی کہ خداوند نے خبر لی ورنہ ایک مدت ہوگئی نہ لقا نے خبر لی نہ زمرد شاہ ثانی نے مگر ہم اُنکی بندگی کیے گئے نہین معلوم کیا ہوا کیا میرے ستارے نے گردش کی کہ خداوند ارژنگ کو میری طرف رغبت ہوئی اسی امید مین والد بزرگوار رہے کہ خداوند لقا یاد فرمائین اُنھون نے نہ یاد کیا جب وہ چولا بدلکر آسمان پر چلے گئے اور اپنی طرف سے اپنے فرزند زمرد شاہ ثانی کو خدا کر گئے تو یہ خیال ہوا کہ اب یہ خبر لینگے مگر انکو بھی کچھ خیال نہ آیا آخر کو وہ بھی چلے گئے اپنی خدائی اُنکو دے گئے اُنھون نے بھی ایک مدت تک خبر نہ لی مگر ہم ایسے اُنکے بندے ہین کہ انکے ایک سردار نے آکے کہا کہ ہماری شرکت کرو والد بزرگوار نے ایسی شرکت کی کہ اُسکے ہمراہ جان دی یہان بھی شرکت کی اور وہان بھی ساتھ نہ چھوڑا چلے گئے مرکے بھی ساتھ رہے ایسی شرکت کرے جیسے والد نے کی اب کیون خبر لی ذرا دیکھنا چاہیے یہ تو اپنے مقام پر بیٹھا ہوا یہ تقریر کر رہا تھا کہ درگہ سالار نے جا کے اُس سے کہا کہ جاؤ تمھاری طلب ہی اندر بارگاہ کے وہ اپنی سانڈنی پر سے اُتر کے اندر بارگاہ کے پردہ اُٹھا کر آیا مجرا گاہ سے مجرا ادا کیا مہران نے مجرا لیکر اُسکو بیٹھنے کا حکم دیا وہ کرسی خالی پر بیٹھ گیا اُسنے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا دیکھا کہ ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوے چہرہ مثل آفتاب کے روشن چہرے سے رعب شاہی و صولت جہان پناہی آشکار ہی دوسرے یہ بات ہی کہ وہ ہم بادشاہ و ہم پہلوان ہی اور برابر تخت کے دنگل پر ایک پہلوان بیٹھا ہوا ہی بعدہ سپہ سالاری کہ جسکا مثل و نظیر نہوگا مگر شرارت اُسکے چہرے سے آشکار ہی وہ بادشاہ اُس سے استاد استاد کرکے کلام کرتا ہی اور بہت سے سردار ہین تمام بارگاہ سرداروں سے مملو ہی یہ اس دربار کو دیکھکر دنگ ہوگیا مہران نے کہا کہ اے نامہ بر کسکا نامہ لایا ہی اُسنے کہا کہ خداوند ارژنگ کا نامہ لایا ہون مہران نے کہا لاؤ مین نامہ دیکھون نامہ بر نے نامہ مہران کو دیا اُسنے نامہ لیکر سر پر رکھا آنکھون سے نامے پر بوسہ دیا چوما اُسکے بعد دبیر کو دیا کہ پڑھو اسمین خداوند نے کیا تحریر کیا ہی بس دبیر نے نامہ لیکر اور لفافہ سے نکال کر پڑھنا شروع کیا جو کہ مضمون تحریر ہو چکا ہی وہی مضمون تھا مہران یہ مضمون نامہ سُنکے بہت خوش ہوا اور طرف اہل دربار کے متوجہ ہوکر کہا کہ اب خداوند کو خیال آیا ہی اور مجھکو براے شرکت مقابلہ مسلمانان طلب فرمایا ہی جبکہ مین خود قصد کرکے شہر سے نکلا ہون خیر میرے فخر کرنیکی جگہ ہی کہ خداوند کو خیال تو آیا ورنہ کب ایسا ہوا تھا اسی امید مین کون کون نہ انتقال کر گیا کتنے بڑے افسوس کا مقام ہی کہ اسوقت والد نامدار نہ حیات ہوئے ورنہ بہت خوش ہوتے کیونکہ ہمیشہ یہ امید رہی کہ مجھکو خداوند طلب فرمائین اور مین اُنکی خدمت مین جاؤن خیر وہ تو انتقال کر گئے مین اُنکی امید کو برلاتا ہون خداوند کی

خدمت مین جاؤنگا یہ کہکر حکم دیا کہ اس نامہ بر کو بڑی عزت سے اُتارو جگہ قیام کرنیکی دو کہ یہ نامہ بر خداوند کا ہی بس لوگون
نے اُسی وقت اُسکو لیجا کر ایک خیمۂ معقول مین اُتارا ادھر مہران نے دربار برخاست کیا اور خاصہ نوش فرما کے چند
معزز سردارون کو مثل اپنے سپہ سالار وغیرہ کے طلب کیا اور صحبت تخلیہ برپا کی شمع راے روشن کی کہ کیا کرنا چاہیے
اس نامہ کا کیا جواب تحریر کرون آیا قلعہ قمر بخش پر بر سر اہل اسلام جاؤن اور اُنسے اپنے باپ کے خون کا عوض
لون یا خدمت خداوند مین جاؤن اُنکا شریک ہو کر اہل اسلام سے مقابلہ کرون اس امر مین آپ لوگون کی کیا
راے ہی سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہماری تو یہ راے ہی کہ آپ قلعہ قمر بخش پر لشکر کشی کر کے تشریف لیجیے
اور اُنسے بادشاہ کے خون کا عوض فرمائیے خداوند کے پاس جانیکی کوئی ضرورت نہین ہی اُنکا منشا بھی تو اسی امر
کے لیے ہی اور آپ بھی تو تشریف لیے جاتے ہین آپ ادھر سے مقابلہ کرتے ہوے اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہوے
تشریف لے چلین خداوند اُدھر سے آئین اہل اسلام کو گھیر کر قتل فرمائین جب دونون جانب سے اُنپر دباؤ پڑیگا تو خوب ہوگا ایسی
حالت مین یقین ہی کہ اہل اسلام پریشان ہون اور عاجز ہو کر اطاعت قبول کرین یہ سنکے مہران نے طرف سپہ سالار کے
دیکھا اور کہا کہ آپ کچھ نہ بولے اسکا کیا سبب ہی کیا آپ کی یہ راے نہین ہی جو ان لوگون کی راے ہی مین تو آپ کی
راے کے موافق کاربند ہونگا یہ سنکے سپہ سالار نے اُن لوگون کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ آپ لوگ کیا نقص
خیال کرتے ہین اس امر مین کہ بادشاہ پاس خداوند کے تشریف لیجائین جو منشا کہ آپ قلعہ قمر بخش کے اوپر جاتے مین
خیال کرتے ہین وہی امر تو اُنکے پاس جانے مین بھی حاصل ہوتا ہی یہی مرضی ہی کہ اہل اسلام سے مقابلہ ہو وہی امر تو
اُس مقام پر پہنچ جانے سے حاصل ہوتا ہی اور بلکہ ایک امر یہ ہی کہ ایک بہت بڑا احسان خداوند پر ہوتا ہی کہ اُنکی مدد
کرینگے اور اُنکی زیارت سے مشرف ہونگے جو کہ برسہا برس سے امید ہی میری تو یہ راے ہی کہ اُدھر کا قصد معطل کیا جائے
اور طرف خداوند کے کوچ کیا جائے مہران نے کہا کہ آپ نے میری مرضی کے موافق ارشاد کیا مین اس راے
کو پسند کرتا ہون وہ لوگ جو کہ اُسوقت حاضر تھے اور وہ راے دی تھی جب یہ سپہ سالار نے کہا کہ کیا نقص خداوند
کے پاس جانے مین آپ کے نزدیک ہی اُنھون نے کہا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ ہمکو خداوند کی شرکت منحوس معلوم ہوتی ہی کہ ہمارے
بادشاہ نے شرکت اُنکے پہلوان کی کی قتل ہوے یہ سبب تھا جو ہمنے اُدھر جانے سے ممانعت کی مہران نے فرمایا کہ
یہ کوئی دلیل قوی نہین ہی کہ جو اس امر کی مانع ہو بس میرے اُستاد کی راے بہت ٹھیک ہی کل مین ادھر کے جانے کو معطل کر کے
خدمت خداوند مین روانہ ہونگا جب یہ راے قرار پا چکی تو سب کو مہران نے رخصت کیا اور خود بھی اپنے مقام پر آرام کیا یہانتک
کہ وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر اُس سانڈنی سوار کو ہمراہ لیکر مع تین لاکھ اسی ہزار لشکر کے طرف شہر خاور کے کوچ کیا کہ
اسکا ذکر پھر ہوگا جب وقت آئیگا اب اور نامہ برون کا حال تحریر ہوتا ہی ایک نامہ بر شہر سرخابیہ مین سرخوش گجگرون
کے پاس پہونچا اور داخل شہر ہو کر در دولت پر جو پہونچا درگہ سالار سے اپنے آنیکی خبر کرائی داخل دربار ہوا اور قواعد شاہی
بجا لا کر ارژنگ کا نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھکر اُسکی پشت پر تحریر کر دیا کہ مین حاضر ہوتا ہون اور نامہ بر کو خلعت وغیرہ
دیکر رخصت کیا وہ اُدھر کو چلا اُسنے تین چار روز کے عرصے مین سامان سفر درست کر کے ایک لاکھ پچاس ہزار لشکر سے طرف
شہر خاور کے کوچ کیا اپنے فرزند سرخاب کو اُس شہر کا حاکم کیا کہ اسکا بھی ذکر وقت پر تحریر ہوگا دیگر نامہ بر کوئی تو شہر
مضرابیہ مین مضراب شاہ کے پاس پہونچا کیونکہ وہ لقاپرست تھا اُسکو نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھ کے اور نامہ بر کو
رخصت کر کے اور پچاس ہزار فوج سے طرف خاور کے روانہ ہوا کوئی نامہ بر شہر محرابیہ مین محراب شاہ کے پاس گیا اُسکو
نامہ دیا وہ بھی ایک لاکھ بیس ہزار فوج لیکر روانہ ہوا کوئی سانڈنی سوار تلاش کرتا ہوا شہر خنجریہ مین خنجر شاہ کے پاس
نامہ لیکر پہونچا اُسکو نامہ دیا وہ بھی نامہ دیکھکر اسی ہزار سپاہ سے طرف خاور کے روانہ ہوا ایک سانڈنی سوار شہر شمشادیہ
مین شمشاد شاہ کے پاس گیا اُسکو نامہ دیا وہ بھی نامے کے مضمون سے واقف ہو کر ایک لاکھ دس ہزار فوج لیکر روانہ ہوا

ایک سانڈنی سوار شہر زنگبار مین پہونچا اور نامہ احمر زنگی کو دیا وہ بھی نامے کے حال سے آگاہ ہوکر مع ایک لاکھ بیس ہزار زنگیون کے طرف خاور کے چلا بس اسی قدر نامے سانڈنی سوار لیکر چلے تھے اُن سب نے ملک کفار کے تلاش کرکے پہونچا دیے یہ خیال رہے کہ بادشاہ چلا ہی اُسکے ہمراہ پہلوان زبردست ہین کیونکہ اہل اسلام کے مقابلہ کو چلا ہی اور یہ لوگ اہل اسلام کی شمشیرزنی کی خبر سنے ہوے ہین مقام خیال کرنیکا ہی کہ اسقدر اہل اسلام نے شمشیرزنی کرکے اور کفارکشی کرکے دنیا کو پاک کیا مگر اسپر بھی کفارون کے شہر پر شہر نکلتے چلے آتے ہین انشاء اللہ اس دفتر مین سب کا خاتمہ بھی ہی کوئی نہ باقی رہیگا اور یہ جسقدر بادشاہ ارژنگ کی مدد کو چلے ہین سب لقاپرست زمردپرست ہین ابھی اور باقی ہین جنکا ذکر آیندہ ہوگا بس یہ بادشاہ مع لشکرون کے کوچ مقام کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ ہرایک کا ذکر وقت پر ہوگا دیکھیے کس وقت پہونچتے ہین اور کس مقام پر ارژنگ کے شریک ہوتے ہین شعر ازین قصہ یکدم فراموش کن ❊ زجاے دگر داستان گوش کن ❊

اب حال تحریر ہوتا ہی چترنگ بن زمرد کا جو کہ بطن سے ایک ساحرہ کے ہی اور اُسکی خدائی کا حال اس داستان مین بیان ہوگا اور اُسکا لشکرکشی کرکے طرف ارژنگ کے چلنا اور راہ مین خبر پاکر کہ ارژنگ طرف اقلیم خورشیدیہ کے گیا ہی اسکا بھی اُسی طرف کو روانہ ہونا اور اُسکا راہ مین جو ملک لقاپرستون کے تھے اُن سب کو اپنا شریک کرنا اور بڑے مجمع سے طرف اقلیم خورشیدیہ کے جانا اور دیگر حالات متعلق داستان ہذا

راویان شیرین گفتار نے اس داستان عجائب نگار کو یون زیب گوش سامعان ذی ہوش کیا ہی کہ جب زمرد ثانی ہاتھ سے صاحبقران ثانی کے واصل جہنم ہوا تھا اور اُسکا لشکر تباہ ہوا تھا اُسی زمانے مین ایک ساحرہ اُسپر عاشق ہوئی تھی اور اُسنے اُس سے وصل حاصل کیا تھا اور ایک زمانے تک اُسکے ہمراہ رہی تھی یہ داستان لعل نامہ مین نہین تحریر ہوئی تھی اب لکھی جاتی ہی جبکہ لشکر تباہ ہوا تو وہ ساحرہ بھی ایک جانب کو تباہ ہوکر نکل گئی اُس ساحرہ کا نام حمود جادو تھا کوئی ساحرہ زبردست نہ تھی یہ جو بھاگی تو بسبب خوف اہل اسلام کے اسنے اپنا مسکن کوہ وصحرا مقرر کیا یہ اپنی بسر درہ کوہ مین کرنے لگی اسنے سحر سے ایک باغ بنا لیا تھا اُسمین رہتی تھی چونکہ شہوت پرست بہت تھی اسنے یہ دستور اپنا کیا تھا کہ جو کوئی مسافر اُدھر سے برگشتہ بخت ما نکلا اسنے اُسے سحر سے اپنا عاشق بنایا اپنا کام نکالا پھر اُسکو اُسی مقام پر چھوڑ آئی اور اپنا سحر اُتار لیا وہ اپنی راہ کو روانہ ہوا یہ بیٹھی ہوئی اپنے باغ مین یہ کرشمہ کیا کرتی تھی اور اپنے باغ کو اسنے سحر سے نظر مردم سے پوشیدہ کردیا تھا کوئی دیکھ نہین سکتا تھا ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی تھی کہ اُسی صحرا کے قریب ایک ملک ہی کہ اُس ملک کا نام شہر نیرنگ ہی اور اُسکا حاکم شہدادشاہ کرکے مشہور ہی مرد جوان خوبصورت مگر زمردپرست ہی وہ جو شکار کھیلتا ہوا اُدھر آنکلا اسکی جو نگاہ پڑی یہ اُسکو بنجہ بنکر اپنے باغ مین اُٹھا لائی چونکہ حاملہ بھی تھی زمانہ وضع حمل قریب تھا مگر اسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہ آتی تھی رات دن اسی فکر مین رہتی تھی کہ کسی صورت سے کام نکلے جائے چاہے جوان ہو چاہے ضعیف اُسکو اپنے مطلب سے مطلب تھا شہدادشاہ کو جو اُٹھا لائی وہ بیہوش ہوگیا تھا اُسنے اُسکو مسہری پر لاکر لٹا دیا اور آپ سحر سے ایک حسین کی صورت بنکر تیار ہوئی اور اُسکے بالین پر آکر کھڑی ہوئی اور گلاب وغیرہ اُسکے منھ پر چھڑکا اُسکو ہوش آیا اُسنے جو آنکھ کھول کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین بالین پر کھڑی ہی کہ جسکے نور رخسار سے تمام مکان روشن ہی اور مین ایک مسہری پر لیٹا ہون اور ایک مکان خوب آراستہ و پیراستہ ہی اسنے جو اُس نازنین کو دیکھا اُسکی محبت اسکے دل مین پیدا ہوئی اور یہ اُٹھ بیٹھا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بٹھا لیا وہ تو اسکی بھوکی تھی

اور یہی اُسکا مطلب تھا مگر ناز و غمزے سے کہنے لگی یہ کون حرکت ہی آپ کی تو وہ مثل ہی مان نہ مان مین تیرا مہمان نہ مین آپ کو جانتی ہون نہ آپ مجھکو پہچانتے ہین اور آپ میرا ہاتھ پکڑے لیتے ہین مین کیونکر آپ کے برابر بیٹھ جاؤن یہ کوئی بات ہی کہ مین غیر مرد کے پہلو مین بیٹھون نہ معلوم کیا ہو گیا مجھے مین مرد کے نام سے ڈرتی ہون کیونکہ سنا گیا ہی کہ یہ لوگ بڑے بیوفا اور بیمروت ہوتے ہین پھر ایسے لوگون سے ملنا کیا ضرور ہی بس لے بس اپنے اخلاص کو اپنے پاس رکھیے نہ معلوم کون طرح آپ کو یہان پہونچا گئی اگر مین یہ جانتی تو کبھی اسوقت باغ مین نہ آتی آج تو یہ نئی بات ہوئی ہی کہ جو کبھی نہوئی تھی برسون سے مین اس باغ مین آتی ہون سیر کرتی ہون مگر اسکے گرد و نواح مین مرد کی صورت نظر نہ آتی تھی یہ سنکے شداد شاہ نے کہا کہ ای جان جہان گھبراؤ نہین مین انسان ہون کوئی بلا نہین ہون وہ کہنے لگی مین تو یہی خیال کرتی ہون کہ تم ضرور کوئی بلا ہو یا تو کوئی دیو ہو یا جن اسطرف آ نکلے ہو یہ باغ اچھا معلوم ہوا تھوڑی دیر کے لیے تھم گئے کہ مین آگئی تمنے اپنی صورت انسان کی بنائی مین مارے خوف کے مری جاتی ہون اگر مین یہ جانتی کہ آج باغ مین بلا ہی تو مین کبھی نہ آتی ہوا و سنو مجھکو مردار مین بارہ دری مین اکیلا چھوڑ کر چلی گئین ایسی مستانیان ہوئی ہین کہ انکو مارے مستی کے کچھ خیال ہی نہین رہتا آج مکان پر جا کر امان جان سے کہکر کتنی جوتیان کھلواتی ہون ان کمبختون کو کسی امر کا خیال نہین ہی یہ کہکر جھوٹ موٹ دو چار نام لیکر پکارنے لگی اری سیوتی اری شبتو اری چاندنی کدھر گئی اری نرگس دیکھ تو تجھکو اس دیدہ بازی کی امان جان سے کیسی سزا دلاتی ہون کہ تو عمر بھر یاد کریگی تیری تو آنکھین نکلوا لونگی جیسے تو مجھکو تنہا چھوڑکر دیدہ بازی کرنے کو چلی گئی ہی دیا کوئی ہو تو بولے یہ تو اُسکا فقرہ ہی ادھر شداد شاہ بھی ڈرا کہ شاید کوئی آجائے یہ کون میرا ایسا دشمن تھا جو مجھکو اس مقام پر پہونچا گیا مین تو شکار کھیل رہا تھا کہ خود بخود مین بلند ہو گیا آنکھ بند ہوئی تھی اب جو آنکھ کھلی اپنے کو اس مقام پر پایا اور اس بلا مین مبتلا ہوا مین تو اسپر فریفتہ ہو گیا ہون یہ ایسی باتین کرتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسی ملک کی شاہزادی ہی اور یہ باغ اسنے اپنی سیر کے لیے بنایا ہی کبھی کبھی اس باغ مین سیر کرنے کو آتی ہی آج بھی حسب معمول قدیم آئی ہی کہ مجھکو پایا کیونکہ ایک نئی بات دیکھی بدین خیال یہ میرے سرہانے کھڑی ہو گئی اسکی خواصین مصاحبین سیر باغ کر رہی ہونگی کہ جنکو یہ پکار رہی ہی اب دیکھیے آبرو کیونکر بچتی ہی کوئی بہت بڑا دشمن تھا کہ جسنے یہ حرکت کی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر وہ پکار کر چپ ہو رہی شداد اس خیال مین غرق مسہری پر بیٹھا ہی جب کوئی نہ آیا اور دیر ہو گئی تو ایک مرتبہ پھر جرأت کرکے شداد نے اُسکا ہاتھ پکڑا وہ نخرے کرنے لگی اب تو شداد سمجھا کہ یہ صرف اسکے نخرے ہین اسنے خود اُن سب سے کہدیا ہوگا کہ مین یون پکارونگی تم نہ آنا یہ صرف اسکی باتین ہین یہ بڑی مکارہ معلوم ہوتی ہی یہ خیال کرکے بس یہ کہکر کہ ای جان جہان تم یہ خوف نہ کرو کہ مین کوئی دیو ہون یا جن مثل تمھارے انسان ہون مین خود اپنے معاملہ مین حیران ہون کہ مین کیونکر اس باغ مین آیا اور یہ کون مقام ہی اور یہ کسکا باغ ہی مین تو شکار کھیل رہا تھا کہ ایک پنجہ میری کمر مین پڑا اور مجھکو لیکر ہوائے آسمان ہوا مین شدت ہوا سے بیہوش ہو گیا اب جو آنکھ کھلی اپنے کو اس مقام پر پایا تمکو بالین پر دیکھا تمکو قسم ہی نہ مرد ثانی کی بیان کرو کہ یہ کیا مقام ہی ورنہ مین اسی حیرت مین مرجاؤنگا یہ کہکر کہا کہ ای ملکہ عالم مین تجھپر فدا میری پہلو مین بیٹھ جا میری روح کو چین ملے اور قلب کو سرور ہو مین تو تیرے روے زیبا پر فریفتہ ہو گیا ہون مین تیرے اوپر جان و دل سے عاشق ہون عاشق کشی نکر میری مراد دلی بر لا آ مین تجھکو اپنے گلے سے لگا لون لب نازک کے بوسے لون عارض رنگین کے بوسے لون سیب ذقن کو چوسون زلف عنبرین کی خوشبو سونگھون یہ جو تقریر اُسنے کی وہ تحفہ سمجھی کہ کام بن گیا مراد بر آئی کہنے لگی یہ کیا تقریر کرتے ہو تم مجھکو بڑے بیباک دِکھائی دیتے ہو مجھے تمسے خوف معلوم ہوتا ہی تم مجھکو فقرہ دیتے ہو ضرور کوئی نہ کوئی بلا ہو یہ کہکر ہاتھ اپنا چھڑا کر قصد بھاگنے کا کیا شداد نے دوڑکر پکڑ لیا اور بیخوف و خطر گلے سے لگا لیا اور چٹا چٹ بوسے لینے لگا ایسا خود رفتہ تھا کہ بوسے بھی اُسکے دماغ مین نہ آئی اُدھر اُدھر ہاتھ دوڑانے لگا جیسے کوئی کچھ تلاش کرتا ہی وہ یہ حالت دیکھکر تڑپنے لگی اپنے کو بچانے لگی اور جھوٹ موٹ چلانے لگی کہنے لگی کہ دیکھو

کوئی آنہ جائے دیکھو میری کلائی مڑی جاتی ہے مین کس بلا مین مبتلا ہوگئی ارے مردوے تیری تو وہ مثل ہوئی کہ جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام ارے تو نے تو ہاتھ پکڑتے پہونچا پکڑا آپ بڑی خوشی مین آئے یہ کب سنتا ہے سمجھ گیا کہ یہ سب باتین ہین اُٹھا کر مسہری پر لایا وہ وہان ہان ہان کرتی رہی اسنے نہ دیکھا آؤ نہ تاؤ اپنے کام مین مصروف ہوا وہ حرافہ اسکے دکھانے کو کوسنے دگالیان دیتی رہی اسنے فراغت کرلی مگر یہ سمجھا تھا کہ ناکتخدا ہے وہان دوسرا سامان نظر آیا اُسکو حاملہ پایا گو اُسنے اپنی صورت سحر سے نوجوان بنائی تھی مگر حمل کو نہ پوشیدہ کرسکی مجبور تھی جب وہ فراغت کرچکا اُسکے دماغ کی گرمی کم ہوئی جب منھ کالا ہوچکا تو یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ زمرد شاہ تجھکو غارت کرین جیسے اسوقت مجھکو تکلیف دی ہے ارے موے یہ تجھکو کیا سوجھی تھی کوئی بھی ایسی حرکت کرتا ہے میری عجب حالت ہوئی نہ معلوم وہ کون سی گھڑی تھی جو مین گھر سے چلی تھی یہ کہکر اُٹھی مگر ایسی صورت بنی ہوئی تھی کہ یہ ممکن نہ تھا کہ شداد اُس سے پرہیز کرتا پھر اُسکو یہ کہکر گلے سے لگایا کہ جانی کیون پریشان ہوتی ہو ایسا ہی ہوتا ہے ارے مین تیرے اوپر مرتا ہون ابتو اسکی گرمی دماغ کی کم ہوگئی تھی اب جو یہ بقصد بوسہ اُسکے منھ کے پاس منھ لیگیا ایسی بو سے بدآئی کہ اسکا دماغ پریشان ہوگیا دور ہٹ گیا اور خاموش ہو رہا وہ بھی یہ حالت اُسکی دیکھکر خاموش ہو رہی تھی گو سمجھ گئی مگر کچھ بولی نہین کہ بعد تھوڑی دیر کے پھر اسنے قصد کیا کہ بوسہ لون کیونکہ وہ مرتا ہی ہے یہ نوبت ہوئی کہ بیتاب ہوگیا اور گلے سے لگایا پھر بقصد بوسہ جھکا کہ وہی بوسے بدآئی ابتو یہ دور ہو کر بیٹھا اُسنے جو یہ حالت دیکھی تو کہنے لگی ارے یہ کیا ہے تو وہ گریا کرتی یا یہ سبب کی پہلے تو کس شدت سے پیش آئے کہ مین منع کرتی رہی چلاتی رہی ایک نہ سنی یا یہ کہ ہر مرتبہ قصد کرتے ہو اور ہٹ جاتے ہو یہ جو اسنے کہا شداد کے ہوش جاتے رہے اول تو اُسی وقت سے یہ حیران تھا کہ مین نے کچھ خیال کیا تھا یہان کچھ پیش آیا یہ تو حاملہ نکلی وہ صرف اسکی مکاری تھی یا یہ اب اس صورت سے باتین کرتی ہے اور یہ کیا سبب تھا کہ پہلے کیون نہ بوسے بدآئی جواب آتی ہے یہ خیال کرکے کہنے لگا کہ ضرور کوئی نہ کوئی آئین اسرار ہے یہ واقعی خالی از اسرار نہین ہے ذرا اس امر کو دریافت کرنا ضرور ہے یہ سوچکر اُسکی اس تقریر کا یہ جواب دیا کہ مین کیا کرون مین لاکھ لاکھ تمھارے پاس بیٹھنے کا قصد کرتا ہون مگر تمھارے منھ سے ایسی بو سے بدآتی ہے کہ دماغ اُسکی یہ برداشت نہین لاسکتا ہے بدین سبب مین تم سے الگ ہوگیا ہون اور پہلی مرتبہ یہ بات نہ تھی سچ بتاؤ یہ کیا سبب ہے وہ قہقہہ لگا کر ہنسی اور کہنے لگی تمھاری تو وہ مثل ہے کہ گڑ کھاؤن گلگلون سے پرہیز پہلے تو جو کرنا تھا کر چکے اور اب یہ باتین کرتے ہو شداد نے کہا ملکہ مین سچ کہتا ہون اُسنے کہا کہ مین کب کہتی ہون کہ تم جھوٹ کہتے ہو شداد نے کہا تم مجھکو یہ بات بتاؤ کہ یہ کیا امر ہے اُسنے کہا کہ تم یہ قسم کھاؤ کہ جو تم کہو گی مین اُس سے منحرف نہونگا تمھارے کہنے پر عمل کرونگا اور تمھاری اطاعت سے کبھی باہر نہونگا تو مین ابھی ابھی سب حال بیان کیے دیتی ہون اور اب قید حیرت سے تمکو آزاد کیے دیتی ہون شداد نے کہا کہ مجھکو قسم ہے تمھارے سر نازنین کی جو تم کہوگی اُسپر عمل کرونگا تمھاری اطاعت سے باہر نہونگا اُسنے کہا کہ یہ نہین تم اپنے دین آئین کی قسم کھاؤ تب مجھکو یقین آئے شب شداد نے زمرد کی قسم کھائی اُسنے کہا کہ سنو اصل حقیقت یہ ہے کہ مین ساحرہ ہون میرا نام حمود جادو ہے قبل ازین مین زوجہ تھی خداوند زمرد شاہ کی جبکہ وہ ہاتھ سے خداپرستون کے طلسم آئینہ مین قتل ہوے اور اُنکا لشکر تباہ و برباد ہوا خدائی مٹی مین بھی اُسی حالت مین تباہ ہوکر ادھر اُدھر ماری ماری پھرنے لگی بوجہ خوف خداپرستون کے جب مین اس صحرا مین آئی یہان کی آب و ہوا مجھکو خوشگوار معلوم ہوئی یہین مین نے اپنا بود و باش اختیار کی اور یہ باغ بنایا اسکو چشم مردم سے پوشیدہ کیا یہ محل جو کہ ہے یہ خاص خداوند کا ہے مین اس باغ مین رہنے لگی تھوڑا زمانہ مجھکو یہان آئے ہوے ہوا ہے کہ آج جو مین بالاے بام براے سیر گئی مین نے تمکو شکار مین مشغول دیکھا تمھاری صورت اچھی معلوم ہوئی مین تمکو جاکر اُٹھا لائی اب میری مرضی یہ ہے کہ تم اپنی زوجیت مین مجھکو قبول کرو اور ہر روز اس باغ مین آیا کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو پچھتاؤ گے یہ سنکے شداد نے کہا کہ زہے فخر کہ زوجہ خداوند ہوکر مجھکو اپنی شوہریت مین قبول کرے

جو کہ جسم خداوند سے مس ہوا ہو وہ مجھسے مس ہو مگر یہ امر خلاف ادب ہی کہ مین ایسی حرکت کا مرتکب ہون اگر مجھکو پہلے معلوم ہوتا تو مین
ہرگز ایسی حرکت نہ کرتا بس آپ کی عنایت اسی قدر کافی ہی کہ آپ نے مجھکو اپنے اصلی حالت سے آگاہ کیا ورنہ مین بالکل لاعلم
تھا مجھکو لازم ہی کہ مین آپ کی عزت کرون اور آپ کی خدمت کو اپنا فخر خیال کرون مگر از راہ مہربانی اس امر سے باز رکھا
جاؤن کیونکہ میری یہ لیاقت نہین ہی کہ ایسی معززہ میرے تصرف مین آئے گو کہ بہت بڑا گناہ مجھسے سرزد ہوا ہی مگر حالت
نادانستگی مین ہوئی اسکا عذر خداوند سے کرونگا بس معاف فرمایا جاؤن ہان یون بطور زیارت اور براے خبرگیری ہر روز
باغ مین آیا کرونگا یہ جو شداد نے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین نے اسی امر سے قسم لے لی اور پہلے تم پر ظاہر نہین کیا اور اگر
تم اقرار نہ کرتے تو مین کبھی اس راز کو نہ ظاہر کرتی اور جبکہ کوئی دریافت کرتا تو کوئی فقرہ کر دیتی اور جب لڑکا پیدا ہوتا تو اور
کسی کی زوجہ اپنے کو بیان کرتی اگر مین یہ جانتی تو تمسے جھوٹ بولتی یہ مجھکو بالکل خیال نہ تھا کہ سچ کہنے سے تم انکار کروگے
اگر یہ یقین ہوتا تو کبھی سچ نہ بولتی کوئی اور فقرہ کرتی مگر مجبور اس امر سے ہوگئی تھی کہ جسطور سے تم نے قسم کھائی تھی اُسی طور سے
مین نے بھی اپنے دل مین عہد کیا تھا کہ مین بھی سچا سچا کل واقعہ بیان کر دونگی بس مین نے اپنے عہد کے موافق کیا تمکو بھی لازم ہی کہ اپنی
قسم پر قایم رہو اور اُس سے ایک سر مو تجاوز نہ کرو ورنہ خراب ہو گے یہ تو تمنے ضرور سنا ہوگا کہ قول مردان جان دارد
وسخن مردان اعتبار بس اس امر پر عمل کرو اور یہ جو تمھارا گمان ہی کہ مین خداوند کی زوجہ سے کیونکر ایسے امر کا مرتکب ہون
اور کیونکر اپنی زوجیت مین قبول کرون یہ بالکل خلاف عقل ہی کیونکہ اگر یہ امر ہوتا کہ خداوند زندہ ہوتے تو اُس حالت مین نازیبا
تھا نہ کہ جب وہ چولا بدل کر بالاے آسمان چلے گئے تو کیا ضرور ہی کہ اُنکی عزت کا پاس کیا جائے اب مین کوئی اُنکے
تصرف مین نہین ہون کہ یہ خیال ہو کہ خلاف خداوند ہوگا دوسرے یہ امر بھی لایق عذر نہین ہی کہ اس مذہب مین کوئی
کسی پر حرام نہین ہی جبکہ مان بیٹے پر اور بیٹی باپ پر اور بہن بھائی پر اور صاحب شوہر کسی پر حرام نہین ہی جب جسکا جی
چاہے اور جسپر طبیعت آئے اُسکو اپنی زوجہ بنا لے یا عورت اپنا شوہر بنا لے کوئی امر خلاف نہین ہی جبکہ مین خداوند
کے تصرف مین تھی اور جس مرد کو میرا جی چاہتا تو بلا سکتی تھی اور اُس سے اپنا کام دل حاصل کر سکتی تھی کبھی خداوند
کے خلاف نہوتا تھا نہ یہ کہ جب وہ مجھکو دنیا پر چھوڑ کر چلے گئے اس حالت مین کب خلاف ہوگا تم شوق سے اپنے تصرف
مین مجھکو رکھو بلکہ یہ ہوگا میرے مس ہونے سے جتنے گناہ تمنے کیے ہین سب پاک وصاف ہو جاینگے اور تم بیگناہ
دنیا سے جاؤگے کیونکہ مین خداوند سے مس ہو چکی ہون اور یہ بھی خیال کرلو کہ مین ساحرہ ہون اگر تمنے انکار کیا اور مجھکو غصہ
آیا اور مین نے سحر سے تمکو راضی کیا تو کیا لطف ہوا جو مزا دلی خواہش سے ہوتا ہی وہ جبر سے نہین ہوتا آیندہ تمکو اختیار ہی
اور اگر میری بوے بدبغلی گندہ دہنی اس امر کا باعث ہو اور صرف یہ تمھارا فقرہ اور عذر مجہول ہو تو اسکی بابت مین یہ
کہتی ہون کہ سواے اس امر کے اور کوئی عیب مجھ مین نہین ہی جوان بھی ہون اور خوبصورت بھی ہون صاحب دولت
بھی ہون اور ایک امر یہ بھی ہی کہ جب یہ لڑکا جو کہ میرے شکم مین ہی اور خاص نطفہ خداوند کا ہی پیدا ہوگا تو یہ خدائی
کا دعوی کرے گا کیونکہ خدائی اسکو پہونچتی ہی سواے اسکے کون خدا ہوگا یہ کتنے بڑے فخر کی بات ہی کہ تم اسکی خدائی
کے مقر ہو گے اور اسکی شرکت کرکے اہل اسلام سے مقابلہ کروگے کسقدر خداوند تمسے خوش ہونگے اور کسقدر توقیر
تمھاری اُنکے روبرو ہوگی یہ جو تقریر اُسنے کی چونکہ شداد تو اُسکی صورت نقلی پر مرا ہوا تھا اُسکی بھی عقل ناقص نے اس
امر کو قبول کیا اور کہا کہ تم سچ کہتی ہو یہ امر میرے خیال مین نہ آیا تھا تمنے خوب بتایا مین نے اب جو غور کیا تو کوئی حرج
نہین ہی یہ سنکے وہ خوش ہوگئی اور کہنے لگی کہ تمھاری شادی تو ہوگئی ہوگی شداد نے کہا کہ شادی تو ہوئی تھی مگر جورو
بعد ایک برس کے مرگئی مین نے جب سے شادی نہین کی گو بہت سے پیغام آئے مگر مین نے منظور نہین کیے اُسنے
کہا کہ چلو خوب بات ہی مین تمھارے محل مین چلکر رہونگی تم یہ ظاہر کرنا کہ مین نے اسکے ہمراہ مدت ہوئی کہ عقد کیا تھا اب
میری بسر خوب ہوگی کیونکہ مین سوت کو نہین دیکھ سکتی ہون اب تمکو یہ لازم ہی کہ تم محافہ وغیرہ لاکر مجھکو اس باغ سے

لیجاؤ اور محل مین رکھو کیونکہ تمکو یہان ہر روز آنے مین تکلیف ہوگی یہ سنکے شداد نے کہا یہ بھی راے تمھاری بہت ٹھیک ہی
مین پسند کرتا ہون یہ کہکر اُسکو گلے سے لگا دلپر جبر کرکے بوسے لیے کیونکر نہ جبر کرتا کیونکہ مرتا تھا لیس بعد تھوڑے عرصے کے
پھر باہم منھ کالا کیا ناظرین کو معلوم ہو کہ حرامی کی رسی دراز ہوتی ہی خیال کرنیکی جگہ ہی جب سے یہ حاملہ ہوئی ہی اُسکو یہی
فکر ہی کہ کسی طرح سے یہ حمل گر جائے تاکہ مین خالی ہو جاؤن اور خوب مزے اُڑاؤن مگر یہ لاکھ لاکھ تدبیر کرتی ہی ہر بار ایک
مرد کے تصرف مین آتی ہی مگر چونکہ وہ حرامزادہ تھا اور اُسکے سبب سے ایک عالم گمراہ ہونے والا تھا نہ اسقاط ہوا
اور کئی ماہ کا زمانہ گذرا جب شہ منھ کالا کرچکا تو اُسنے کہا کہ اے ملکہ مین جاتا ہون اور محافہ روانہ کرتا ہون تاکہ تم سوار ہو کر
محل مین چلو یہ کہکر کہا کہ مجکو پہونچا دو اُسنے کہا کہ تم اب در باغ سے جاؤ مین نے اب باغ کو چشم مردم سے نہین
پوشیدہ کیا ہی بلکہ ظاہر کر دیا ہی یہ سنکے شداد اُٹھا اور طرف در باغ کے چلا باغ کو خوب آراستہ و پیراستہ گل و بوٹے
سے پایا خوب روشن پٹری درست پائی وہ ساحرہ اُسکو در باغ تک پہونچا گئی یہ باغ سے باہر نکلکر ایک طرف کو
چلا کتھوڑی دور چلا تھا کہ اسنے دیکھا میرا مرکب چرا مین مشغول ہی یہ مرکب کے پاس آیا اُسپر سوار ہو کر طرف اپنے لشکر
کے چلا جہان کہ لشکر اسکا اُترا ہوا تھا یہان اسکے لشکر کے لوگ پریشان تھے کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک بادشاہ
سلامت نہین تشریف لائے ہین اسکا کیا سبب ہی اور کیا وجہ ہی اب لوگ براے تلاش چلنے کے قصد سے اُٹھے
تھے کہ سامنے سے دیکھا بادشاہ سلامت مرکب کو مہمیز کرتے ہوے چلے آتے ہین سب لوگ دوڑکر قریب اُنکے آئے
عرض کیا کہ آپ کہان تشریف لیگئے تھے کہا کہین نہین تم مین سے کوئی طرف شہر کے جائے اور ایک محافہ مع جلوس
سواری کے لے آئے مجھکو ایک ضرورت ہی چونکہ شہر قریب تھا اُسی وقت چند سوار مرکب کو مہمیز کرکے شہر مین گئے
اور محافہ و جلوس سواری لیکر طرف صحرا کے چلے اور خدمت مین بادشاہ کی پہونچکر عرض کیا کہ یہ محافہ حاضر ہی بادشاہ
نے کہا کہ آؤ میرے ہمراہ رہنا بس وہ لوگ محافہ ہمراہ لیکر بادشاہ کے ساتھ چلے بادشاہ قریب اُس باغ کے پہونچا
محافہ در باغ پر رکھوا کر خود اندر باغ کے گیا جاکر کیا دیکھتا ہی کہ اتنے عرصہ مین اُسنے دوسری پوشاک تبدیل
کی ہی از سر تا پا جواہر مین غوطہ مارے ہوے بیٹھی ہی یہ دیکھکر شداد اور فریفتہ ہوا اور کہا کہ اے جان جہان چلو
محافہ در باغ پر موجود ہی یہ سنکے وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ یہ تو بتاؤ کہ جب تم مجھکو محل مین لیجاؤ گے اہل محل
مجھکو حاملہ دیکھکر کیا کہینگے شداد نے کہا کہ ہمین پردہ بیکار ہی جب کہ تم خداوند سے پردہ نہین رکھتی ہو تو بندون سے
کیا پردہ اور جو کہ خداوند ہین جنکی تم زوجہ ہو جب اُنسے خوف نہین تو بندون سے کیا ڈر ہی جو اصل واقعہ ہی تم بیان
کر دینا جب لڑکا پیدا ہوگا اُسوقت مین خود ظاہر کرونگا بڑی دھوم سے اُسکے پیدا ہونے کی خوشی کرونگا کیونکہ
خداوند زادہ ہی یہ کہکر کہا اب سوار ہو دیر نہ کرو ساحرہ نے کہا کہ خیر یہ راے تمھاری ٹھیک ہی بس یہ سنکے ساحرہ
اُسی وقت کھڑی ہوگئی اور ہمراہ شداد کے در باغ پر آکر محافے مین سوار ہوئی کہارون نے محافہ اُٹھایا اور طرف
شہر کے چلے بادشاہ بھی شکارگاہ سے واپس ہوا اور داخل شہر ہوا اُدھر محافہ در محل پر پہونچا محافہ لگا دیا گیا وہ
اُترکر داخل محل ہوئی اہل محل نے جو اسکو دیکھا سب کے سب دوڑکر آئے اس عرصے مین شداد بھی محل مین
آیا اور سب اہل محل سے کہا کہ یہ ہماری ملکہ ہین میری زوجہ ہین انکی عزت کرو اب تو خواصین ترکنین حبشنین دوڑین
اور بعزت تمام اُتار کر لائین سب حیران تھین کہ بادشاہ نے کب عقد کیا ہمکو خبر بھی نہوئی جو کہ شداد کے خاندانی
بزرگ تھے وہ یہ خبر سنکے شداد کے پاس آئے اور اُس سے کہا کہ یہ کیا حرکت تھی اُسنے کہا کہ مین نے کوئی خلاف
نہین کیا یہ کہکر کل حال بیان کیا وہ لوگ بھی یہ حال سنکے بہت خوش ہوے اور اُس ساحرہ کی بڑی عزت
کی اور زیادہ عزت کرنے کا کیا سبب ہی وہ یہ سبب ہی کہ یہ لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اسکے شکم مین نور خالص
خداوندی موجود ہی یعنے یہ خداوند سے حاملہ ہی اگر ہم اسکی عزت کرینگے تو خداوند بہت خوش ہونگے یہان اُسی دن

شداد نے اپنے وزیر کو جسکا نام مملوک تھا اُسکو بلا کر کل واقعہ بیان کیا اُسنے عرض کیا کہ آپ نے خوب کیا بڑی عقلمندی
کی اس امر سے خداوند آپ سے بہت خوش ہونگے شداد نے کہا کہ مین یہ خوف کرتا ہون کہ خداوند اس امر سے کہین
ناخوش نہون کہ اسنے ہماری زوجہ کو اپنی زوجہ بنایا اور اُسکو اپنے تصرف مین لایا وزیر نے کہا کہ یہ کوئی نقصان کی
بات نہین ہی بلکہ جاے خوشی ہی اور آپ کی عزت کا سبب ہی ایک امر یہ ہی کہ جب خداوند اپنی زوجہ کو چھوڑکر اور
چولا بدل کر چلے گئے تو کیا نقصان ہی جسکا جی چاہے اُنکی زوجہ کو اپنے تصرف مین لائے اور اس مذہب مین تو
ان باتون کا کچھ عیب نہین ہی شداد نے کہا پہلے مین نے انکار کیا تھا تو ملکہ نے بھی یہی تقریر کی جو کہ تمنے بیان کیا
یہ سنکے وزیر کہنے لگا کہ ایسی تو وہ عورت عقلمند ہی شداد نے کہا وہ کیون نہ عقلمند ہوگی جو کہ خداوند کی خدمت مین
رہے اور عقل سے اُسکو بہرہ نہو یہ سنکے وزیر نے کہا بڑی خوشی کی بات یہ ہی کہ ملکہ حاملہ ہی اور طفل جو کہ پیدا
ہوگا بڑا صاحب نصیب ہوگا کیونکہ خداوندزادہ ہوگا شداد نے کہا اُسکے سبب سے ہماری بڑی عزت
ہوگی وزیر ایسی باتین کرکے رخصت ہوا وہ ساحرہ شداد کے مکان مین رہنے لگی یہ حرامزادی دن
بدن بذریعہ سحر کے دولت شداد کو ترقی دیتی جاتی تھی اور بعیش وعشرت بسر کرتی ہی ساتھ عیش کے سحر کرتی
ہی یہان تک کہ دہ زمانہ گذرا اور وضع حمل کا زمانہ قریب آیا دردزہ شروع ہوے اسکے بطن سے ایک لڑکا
ہمصورت زمرد ثانی پیدا ہوا کوئی سرمو فرق نہ تھا بعینہٖ ہمشکل زمرد ثانی تھا یہ دیکھکر وہ ساحرہ کہنے لگی
کہ جسنے خداوند کو نہ دیکھا ہو وہ اس طفل کو دیکھ لے مگر ایک صفت اسمین زیادہ ہی کہ اسکی پیشانی پر ایک شاخ
بھی ہی جیسے گینڈے کے ہوتی ہی مگر چھوٹی سی اور آنکھین ازرق تھین رنگ رخ مثل رنگ زمرد ثانی کے
اور سب باتین زمرد ثانی کی تھین کوئی اعضا مین فرق نہ تھا بس اُسی وقت شداد نے چترنگ بن زمرد نام
رکھا اور اُسی وقت انائین نوکر رکھی گئین بہت بڑی خوشی شداد نے کی وہ لڑکا پرورش پانے لگا اُسی زمانے
مین جو عیار شداد کا تھا کہ نام اُسکا مہتر کلبک عضبان ہی اُسکا تمام شہر نیرنگ عیاری مین شاگرد ہی اس
شہر مین عیاری کا بہت چرچا ہی اُسکی زوجہ کے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا وہ اُسکو لیکر خدمت مین شداد کی حاضر
ہوا عرض کیا کہ غلام کے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا ہی شداد نے حکم دیا کہ اس لڑکے کو بھی محل مین داخل کرو یہ بھی
خداوندزادے کے ہمراہ پرورش پائے اور شداد نے اُسکا نام اُسی وقت مہتر گربک رکھا یہ بھی ہمراہ
چترنگ پرورش پانے لگا اُسی عرصہ مین ایک غنیم لشکرکشی کرکے شداد پر آیا جس سے ہمیشہ شداد
بمقابلہ سربرنہوتا تھا اُسکا نام گلزار شاہ تھا بہت زبردست بادشاہ تھا جب یہ خبر شداد کو ہوئی کہ گلزار شاہ
لشکرکشی کرکے آیا ہی یہ بہت پریشان ہوا ملکہ در محل مین گیا اسکی حالت جو اُس ساحرہ نے دیکھی تو بہت متفکر پایا
سبب تفکر دریافت کیا شداد نے کل حال بیان کردیا وہ بہت ہنسی اور کہا کہ اتنی سی بات سے تم ایسے پریشان
ہو تم لشکر لیکر اُسکے مقابلہ کو جاؤ اور مقابلہ کرو اس طفل کے قدم کی برکت سے فتح پاؤ گے یہ سنکے شداد کو بھی
یقین آیا یہ اُسوقت محل سے باہر آیا اور حکم دیا کہ ہمارا پیش خیمہ نکلے ہم گلزار شاہ سے مقابلہ کرینگے ابکی ایک
مقدمہ جنگ کو کردینگے کہ ہر مرتبہ کے قصے سے نجات پائین وہ یہ خیال کرتا ہی کہ مین نے شداد کو دبا لیا ہی اسنے
یہ جو حکم دیا بس اُسی وقت یہ خبر لشکر مین پہونچی لشکر مین کمربندی ہونے لگی ایک لاکھ کا لشکر اسکے پاس ہی وہ تیار
ہوا ہوا اُسی دن مع لشکر مقابلے مین گلزار شاہ کے پہونچا گلزار شاہ کو خبر ہوئی کہ شداد لشکر لیکر میرے مقابلہ
کو آیا ہی اُسکو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی آج تک کبھی شداد مقابل ہوکر نہین لڑا آج کیا سبب ہی کہ خبر سنتے
ہی میرے مقابلہ مین مع لشکر آپہونچا کیا کوئی دوسرا شداد ہوگیا ہی بس اسنے یہ سوچکر اُسی وقت پیام روانہ
کیا کہ جاکر شداد سے کہو کہ کیون اپنی قضا بولاتا ہی مین ابکی اسی قصد سے آیا ہون کہ تیرا کام تجھ سے لے لون یا

تو مجھکو خراج دینا قبول کرے یہ پیغام بھیجا یہ جو پیغام شداد کے پاس پہونچا وہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا لشکر اسکا اُتر
چکا تھا پڑاؤ ہو چکا تھا بازارین وغیرہ آراستہ ہوچکی تھین وہ پیغام بر اُسکی بارگاہ مین گیا پیغام دیا وہ پیغام سنکے کہنے لگا
کہ اُس سے کہنا کہ آپ اپنے اُس خیال کو برطرف کرین مین خود آپسے مقابلہ کرنے کو موجود ہون اور مین خود آپ سے
خراج لونگا بس یہ کہدینا مین خود اُسکو پیغام دینے والا تھا کہ وہ اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو یہان سے چلا جاے
اسی مین اُسکی خیریت ہی کہ وہ یہان سے چلا جائے ورنہ میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگا مین اُسکی بغیر قتل کیے ہوے
نچھوڑونگا وہ کس خیال مین بھولا ہوا ہی وہ پیغام بر یہ جواب لیکر اپنے بادشاہ گلزار شاہ کے پاس واپس
آیا اور جو کچھ پیغام کا جواب ملا تھا وہ سب حرف بحرف بیان کردیا گلزار شاہ جواب سنکے بہت برہم ہوا اور
اُسی وقت طبل جنگ بجوادیا یہ خبر شداد کو پہونچی اُسنے بھی کوس حربی بجوایا رات بھر دونون لشکرونمین طبل جنگ
بجا کیا اور سپاہ مین تیاری جنگ کی ہونے لگی کوئی تلوار کو آبداری دے رہا ہی کہین نیزے چرخ چڑھ رہے
ہین کوئی کہتا ہی بھائی صبح کو میدان جنگ مین سویرے سے چلینگے سب سامان درست کرلین آج نہ سوئے تو
نہ سہی ایسا نہو لشکر حریف پہلے ہمسے میدان مین آجائے ہر سپاہی اپنے کام مین مصروف ہی کوئی خود
صاف کر رہا ہی کوئی زرہ کو درست کرتا ہی کسی نے چار آئینہ مثل آئینہ کے صاف و شفاف کیا ہی اور سائیسون
کو حکم قطعی دے دیا ہی کہ رات بھر گھوڑون کی مالش کرین کہ صبح کو گھوڑے خوب چاق و چوبند رہین کمی نہ کرین
اشارون پر چلین دونون لشکرون مین رات بھر تیاریان ہوا کین یہان تک کہ ستارہ سحری آسمان پر چمکا بادشاہ
ماہ تابان مع فوج ثوابت و سیارگان بخوف روز عالم افروز قلعہ مغرب مین جا کر پنہان ہوا بادشاہ خورشید درخشان
مع فوج ضیا و شعاع قلعۂ مشرق سے برآمد ہو کر تخت زبرجدی فلک پر براے تماشاے جنگ رونق پذیر
ہوا دونون لشکر میدان جنگ مین آکے صفین آراستہ ہوئین میمنہ و میسرا قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ دونون
طرف سے درست ہوچکین تبردارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حایل نگاہ تھے اُنکو
کاٹ کر گرا دیا جب یہ چلے گئے تو سقے آئے اُنھون نے آبپاشی کی اسکے بعد نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے
کڑکا کہا کہ ای جوانو آج روز جنگ ہی ایسا لڑو کہ نام تمھارا اس دنیا مین رہجائے اور اپنے باپ دادا کا نام روشن
کرو ایسا نہو کہ دنیا مین لوگ تمھین بزدل کہین دنیا چند روزہ ہی زندگی کا کیا اعتبار بڑے بڑے نام آور اس زمین مین
چلے گئے مگر نام اپنے ایسے چھوڑ گئے کہ لوگ اب تک اُنکا ذکر کرتے ہین ایکدن اس دنیاے ناپائدار سے
سے گذرنا ہی نام نیک پیدا کرو وہ جرأت دکھاؤ کہ نام رستم کا صفحۂ ہستی سے مٹجائے یہ جو کڑکیتون نے کلمات حیرت خیز
عبرت انگیز کہے جوانان شیر دل جھومنے لگے اور کچ دلے آپسمین کہنے لگے کہ بھائیو جسوقت لڑائی کو طول ہوگا ہم تو چلے
جائینگے جان نہ دینگے جان ہی تو جہان اگر ہمارے بادشاہ نے شکست کھائی تو کہین اور چلکر نوکری کرینگے اور اگر
فتح ہوئی تو پھر آکر لشکر مین شامل ہو جائینگے اگر پوچھیگا کہ تم لوگ کہان تھے تو کوئی نہ کوئی بہانہ کردینگے ایک نے
کہا ہم کہینگے کہ ہمارے گھر سے چٹھی آئی تھی کہ لڑکا بہت بیمار ہی دوسرے نے کہا مین تو اتنا کہدینا کافی ہی کہ ہمارے یہان
شادی ہونیوالی تھی اسوجہ سے چلے گئے تھے کوئی کہتا ہی ہم تو یہ صاف صاف کہدینگے کہ ہم تو چھٹی مین گئے تھے
آپ نے ہمکو اطلاع نہین کی ورنہ ہم آکر لڑائی مین شریک ہوتے اور رسالدار صاحب سے کہینگے کہ لوٹ کے
مال مین ہمارا بھی حصہ ہی کہین فراموش نہ کیجیگا یہ لوگ تو یہان آپسمین یہ راے قرار دے رہے ہین اُدھر گلزار
شاہ کی طرف سے ایک پہلوان تیغزن نامے نکلا اور اُسنے سامنے آکر مبارزطلبی کی شداد کی طرف سے
اسکا سپہ سالار کمود تبرزن نے نکلکر مقابلہ کیا پہلے نیزہ بازی ہوئی اُسکے بعد تلوار کی نوبت آئی آپسمین خوب
دونون سے تلوار چلی یہانتک کہ تیغزن ہاتھ سے کمود کے مارا گیا دوسرا پہلوان کہ نام اُسکا سرجوق نیزہ باز

تھا اُسنے نکلکر مقابلہ کیا یہان تو یہ مقابلہ ہو رہا ہی اُدھر کا حال سنیے کہ جمود جادو کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ
وہان مقابلہ ہو رہا ہوگا اب چلنا چاہیے ایسا نہو کہ شداد شکست کھا کر بھاگے تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے اور مین
کسی طرف کی نہ رہون یہ سوچکر فوراً اُسنے سحر سے ایک پتلہ اپنی صورت کا بناکر تیار کیا اور وہ پتلہ اُسی مقام پر چھوڑا
اور آپ بزور سحر اُڑکر میدان جنگ مین آئی اور ایک مقام پر پوشیدہ ہو کر سحر کرنے لگی جو سردار گلزار شاہ کی طرف
سے براے مقابلہ نکلتا تھا یہ سحر کرکے اُسکی قوت کم کردیتی تھی شداد کا سپہ سالار اُسکو قتل کرتا تھا یا گرفتار کرلیتا تھا تا
شام کئی پہلوان گلزار شاہ کے ہاتھ سے سپہ سالار شداد کے مارے گئے اور کئی گرفتار ہوے گلزار شاہ
نے یہ حال دیکھکر طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر اپنی اپنی جانب واپس گئے پھر گلزار شاہ نے اپنے مقام
پر جاکر طبل جنگ بجوایا یہ خبر ہلکارے لیکر لشکر شداد مین آئے شداد سے کہا کہ گلزار شاہ نے میدان جنگ
سے واپس جاکر پھر طبل جنگ بجوایا ہی شداد نے کہا ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارہ زرمی پر چوب
پڑی رات بھر تیاری جنگ مین بسر ہوئی بوقت سحر دونون لشکر میدان جنگ مین آئے صفین براے جدال و قتال
آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی گرد کیت کرڈکا کہکر ہٹے لشکر شداد سے اُسکا سپہ سالار گمود نکلا اُسنے مبارز
طلب کیا خود گلزار شاہ نے نکلکر مقابلہ کیا اور اُسکو زخمی کیا یہ حال دیکھکر خود شداد اُسکے مقابلے کو آیا پہلے تو
باہم گفتگو ہوئی اُسکے بعد نوبت شمشیر زنی کی آئی بعد رد و بدل کے کشتی ہونے لگی آج ساحرہ ابھی تک میدان جنگ
مین نہ آئی تھی اسکو چلتے چلتے مکان سے دیر ہوگئی کیونکہ ایک روز سحر کرکے آئی تھی تھک گئی تھی اور سامان سحر
بھی درست کرنا تھا تاہم اُسنے بتعجیل سب سامان درست کیا اور روانہ ہوئی مگر دیر اتنی ہوئی تھی کہ شداد کا سپہ سالار
ہاتھ سے گلزار شاہ کے زخمی ہوا اور شداد اور گلزار شاہ مین مقابلہ ہونے لگا یہ اُسوقت آکر پہونچی کہ جب
دونون کشتی مین مشغول تھے اسنے یہ واقعہ جو دیکھا گھبرا گئی پوشیدہ ہوکر بہت جلد جلد سحر کرنا شروع کیا اُدھر گلزار شاہ کا
زور کم ہونے لگا آخر شداد نے کشتی مین اُسکو زیر کیا یہ حال دیکھکر اُسکے لشکر والون نے جنگ مغلوبہ کردی
ادھر لشکر شداد نے شداد کی مدد کی اُدھر سے ساحرہ نے سحر کیا کہ لشکر گلزار شاہ نے شکست کھائی اور
فرار پر قرار کیا اور پڑاؤ پر گئے وہان بھی لشکر شداد نے ٹھہرنے نہ دیا وہان بھی جاکر قتل کیا وہ لوگ پڑاؤ چھوڑ
کر بھاگے پڑاؤ لوٹ لیا بہت دور تک لشکر شداد نے تعاقب کیا جب دیکھا کہ تمام لشکر تباہ ہوگیا بہت سے
لوگ قتل ہوے بہت سے لوگ گرفتار ہوے بہت سے مطیع ہوے امان دی لشکر شداد اپنے پڑاؤ پہ آکر
اُترا شداد نے گلزار شاہ کو گرفتار کرلیا تھا اب زندان خانے مین روانہ کردیا گو کہ گلزار شاہ کے ہمراہ دو لاکھ
پچاس ہزار کا لشکر تھا مگر اسنے بسبب سحر کے شکست کھائی کبھی ایسا نہوا تھا کہ شداد نے یون مقابلہ کیا ہو
اُسکے اغوا کرنے سے جو کہ اُسکی زوجہ تھی کہ اُسنے کہا تھا کہ اس طفل کے قدم کی برکت سے تو ظفر پا رہا ہوگا
بس اُسنے سحر سے اسکو اُسپر غالب کردیا جب گلزار شاہ کو اسنے گرفتار کرلیا تو یہ اپنے مقام پر چلی آئی
اُس پتلہ سحر کو جلا دیا جو اپنے مقام پر اپنے عوض بناکر بٹھا دیا تھا سب کی نظرون سے پوشیدہ یہ کام کیا یہان
جب رات گذر گئی اور صبح ہوئی تو شداد نے دربار کیا گلزار شاہ کو طلب کیا اُس سے اطاعت کی درخواست
کی چونکہ وہ مرد منصف تھا اُسنے خیال کیا کہ اسنے مجھے کشتی مین زیر کیا ہی یہ نہین جانتا تھا کہ اسکی بھی یہ لیاقت
تھی کہ یہ زیر کرتا یہ سبب ہی اور تھا خیر مگر بظاہر تو سب کے سامنے زیر کیا ہی جب اُسنے گلزار شاہ
سے سوال اطاعت کیا اُسوقت گلزار شاہ نے کہا تمھاری تو یہ لیاقت نہ تھی کہ تم مجھسے مقابلہ کرتے
مگر کوئی خطا مجھ سے درگاہ خداوندی مین ہوئی ہی کہ جسکا عوض یہ ہی کہ مین تجھ سے زیر ہوا مگر مین منصف
ہون تیری اطاعت ضرور کرونگا شداد نے کہا کہ اسکی قید کاٹ دو فوراً آہنگرون نے آکر اسکی قید کاٹ دی

جب قید کٹ چکی تو گلزار شاہ کو شداد نے اپنے برابر بٹھایا اُسکے جو سردار زیر ہوے تھے اُنکو بھی قید سے رہا کیا وہ بھی اگر بارگاہ مین بیٹھے اُسوقت شداد نے کہا ای گلزار شاہ یہ امر ضرور ہی کہ مین تمھارا مقابلہ نہین کرسکتا ہون اور نہ مقابلہ کرسکتا تھا مگر یہ عنایت خداوندی ہی ابھی اُسکی چھٹی بھی نہین کی تھی کہ تم لشکر کشی کرکے آئے مین تمھارے مقابلے کو چلا آیا اُسکے قدم کی برکت سے مین تمپر ظفریاب ہوا اصل امر یہ ہی اور یہ کوئی امر عجب نہین ہی تم ہمیشہ مجھپر لشکر کشی کرکے آئے مین نے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا ابکی کیون باہم سرکھ ہوکر مقابلہ کیا اب کی یہ سبب تھا جو مقابلہ میرا تمھارا ہوا مگر جو میرا خیال تھا اُسکے مطابق ہوا یہ سنکے گلزار شاہ نے کہا کہ تمکو درگاہ خداوندی سے بڑا شرف ملا جبھی مین نے تو تمھاری اطاعت کی اب مین تمسے کبھی نہ مقابلہ کرونگا یہ سنکے شداد نے کہا میری تو یہ راے ہی کہ تم میرے ہمراہ شہر مین چلو مین اُس طفل کی چھٹی کرونگا اسکا بہت بڑا جلسہ قرار دیا جائیگا تم بھی اُسکی چھٹی کے جلسے مین شرکت کرو گلزار شاہ نے کہا کہ بہت مناسب ہی یہ تو سبب میرے افتخار کا ہی کہ مین خداوندزادے کی چھٹی مین شریک ہون بس اُسی دن شداد شاہ مع گلزار شاہ وا اپنے لشکر کے شہر کی طرف روانہ ہوا اور گلزار شاہ نے اپنا لشکر بھی جو کہ پراگندہ ہوگیا تھا جمع کرلیا اور اُن سب سے کہا کہ ہم نے تو اطاعت شداد کی قبول کی تم لوگ کیا کہتے ہو اُنھون نے بھی جواب دیا کہ ہم بھی حاضر ہین جہان آپ ہونگے ہم بھی موجود ہین ہم کو کیا عذر رہا اُن سب نے بھی شداد شاہ کی اطاعت قبول کی دو لاکھ پچاس ہزار مین دو لاکھ باقی رہے تھے وہ سب سپاہ بھی ہمراہ تھی یہ سب کے سب داخل شہر ہوے شداد نے براے گلزار شاہ ایک محل معقول خالی کرایا اُسکو تمام سامان سے درست کیا اُسمین گلزار شاہ کو اُتروایا گلزار شاہ کا لشکر جو کہ تباہ ہوگیا تھا وہ بیرون شہر اُترا ہوا تھا کہ دوسرے دن جو شداد نے دربار کیا تو آراستگی بزم کا حکم ہوا کہ خداوندزادے کی چھٹی کا سامان کیا جائے بڑی دھوم سے چھٹی کی سات دن تک بزم عشرت برپا رہی بعد سات دن کے بزم طرب برخاست ہوئی سب اپنے اپنے مقام کو گئے دوسرے دن گلزار شاہ بھی شداد سے رخصت ہوکر طرف اپنے شہر گلزاریہ کے چلا گیا یہان تک کہ اب وہ لڑکا پرورش پانے لگا جب وہ لڑکا چار برس کا ہوا اُسکو تعلیم کے لیے مکتب خانے مین سپرد معلم کیا مہتر گرنیک بھی ہمراہ خداوندزادے کے پڑھتا تھا یہان تک کہ وہ پڑھ لکھکر فاضل ہوا اُسکو فنون سپہ گری و قواعد شاہی تعلیم کیے جانے لگے اور گرنیک کو اُسکا باپ فنون عیاری کی تعلیم دینے لگا جب ان دونون کے سن دس دس برس کے ہوے خداوندزادہ تو فنون سپاہگری نیزہ بازی گرز بازی شمشیر زنی اسپ بازی چوگان بازی و فنون کشتی وغیرہ سے خوب واقف ہوا شہرۂ آفاق ہوا پہلوان زبردست نکلا اور مہتر گرنیک عیاری مین اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا کہ ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ اپنے ہم صحبت کے لوگون مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک نے کہا ای جہز نگ تمکو اپنے باپ کا بھی نام معلوم ہی اُسنے کہا کہ میرے باپ کا نام شداد شاہ جو کہ اس ملک کا بادشاہ ہی اُسکے منھ سے یہ نکل گیا کہ واہ کیا خوب ہمتو یہ سنتے ہین کہ جب تمھاری والدہ نے شداد کے ساتھ عقد کیا تھا وہ حاملہ تھین نہ معلوم کسکا حمل تھا چونکہ عورت خوبصورت تھین شداد شاہ اُنپر عاشق ہوچکا تھا اُس حالت عشق مین اُسنے اس عیب کو بھی ہنر سمجھ کر قبول کیا عقد کے دو ماہ کے بعد تو تم پیدا ہوے ہو نہ معلوم کسکے نطفے کے ہو اور یہ کہتے ہو کہ مین شداد کا فرزند ہون تمھاری مان نے تو ایک فقرہ جھوٹ سچ بناکر شداد شاہ سے بیان کردیا کہ مین زوجہ تھی خداوند زہرہ ثانی کی جبکہ وہ چولا بدل کر آسمان پر خدا بےستون کے ہاتھ سے چلے گئے اُنکا لشکر تباہ ہوا مین بھی بھاگی اور یہ حمل مجھکو خداوند کا ہی بادشاہ چونکہ محبت مین چور ہو رہا تھا اُسکے اس کہنے کو بھی [illegible]ور کرلیا اور کسی قسم کا خیال نہ کیا اُنکے ساتھ عقد کرکے گھر مین لے گئے

مگر یہ بالکل خلاف عقل ہی یہ سنکر چتر نگار بہت برہم ہوا اور کہنے لگا تو لایق صحبت شاہ و شہریار نہین ہی تو ہماری
صحبت مین نہ آیا کر چھوٹا منہ بڑی بات اُسکا اسنے یہ جواب دیا کہ ہان جناب جو سچ کہتا ہی وہ ہمیشہ ذلیل و
خوار تصور کیا جاتا ہی مین خود ایسی صحبت سے پرہیز کرتا ہون اگرچہ مجھکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی
نہ آیا کرتا مگر خیر اب سہی ہرگز بھولے سے بھی اس مقام پر قدم نہ رکھونگا اور یہ مثل تو آپ نے ضرور سنی ہوگی
تمام عالم مین مشہور ہی مثل گھری بات سعد اللہ کہے سب کے من سے اُترا رہے بس مین نے جو
سچ کہا تو آپ کو بہت ہی بُرا معلوم ہوا خیر اب مجھکو اس مقام پر آتے ہوے نہ دیکھیے گا یہ کہکر اُسی وقت
وہ تو اُٹھکر چلا گیا مگر چتر نگار جو اُس محل سے اُٹھکر اپنے محل مین گیا تو پہلے شداد کے پاس آیا مگر یہ حالت
کہ خنجر بکف اور تیوری پر بل آنکھین غصہ سے لال چہرے پر گرد ملال آستین چڑھی ہوئی آکر قریب شداد کے دوزانو
بیٹھ گیا اور یون کہنے لگا کہ ایک امر مین آپ سے دریافت کرتا ہون اُسکو بلا مبالغہ مجھسے صاف صاف ارشاد
فرمائیے گا ورنہ آج مین اپنی جان دیدونگا شداد نے اسکو دیکھا کہ حالت غیر ہوئی جاتی ہی آج تو نیا طور
نظر آتا ہی جو کبھی یہ طریقہ نہوا تھا اُسکی طرف متوجہ ہو کے بولا کہ کیا کہتے ہو کہو کیا ہوا ہی کہ جسکے سبب سے یہ
حالت ہی اسے غصہ تو آیا ہوا ہی مثل ہنڈیے کے بنا ہوا ہی تمام بال بدن کے کھڑے ہوے ہین یہ تو حالت
ہو رہی ہی یہ جو شداد نے کہا کہ کیا کہتے ہو تو چتر نگار نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا کہ شداد نے پھر کہا
کہ کیون اسقدر غصہ ہی خداوند زمرد نہ کرین کہ تم اپنے کو ہلاک کرو جو تم دریافت کروگے مین ضرور صاف صاف
کہدونگا تم سے کون ایسی بات ہی کہ پوشیدہ کی جائیگی غصہ نہ کرو یہ جو شداد نے کہا تو چتر نگار نے غصہ
کو ضبط کر کے کہا کہ یہ بتائیے کہ میرے باپ کا کیا نام ہی اگر یہ کہیے گا کہ مین تیرا باپ ہون تو مین کبھی اس
امر کو باور نہ کرونگا جب تک کہ اس حقیقت سے بالکل نہ ماہر ہو لونگا تب تک کسی بات کو نہ مانونگا یہ تو مجھے یہ
بخوبی ظاہر ہی کہ مین آپ کا فرزند نہین ہون بلکہ اور کسی شخص کا ہون صرف آپ نے پرورش کی ہی کیونکہ مین آپکے
محل مین پیدا ہوا ہون بدین سبب یہی مشہور رہا ہی مین بخوبی واقف ہو چکا ہون اگرچہ صاف صاف یہ امر نہ
معلوم ہوگا مین اپنی جان ضرور دیدونگا گو اب تک مجھکو خود اس امر کا یقین تھا کہ مین آپ کا فرزند ہون مگر آج
یہ امر ظاہر ہوا کہ مین آپ کا فرزند نہین ہون بس اب مین صاف طور سے عرض کرتا ہون کہ اسکے علاوہ
جو بات ہو وہ آپ ارشاد کرین زیادہ آپ نہ ضد کو کام فرمائین یہ جو اُس خوک سیرت گینڈے کی صورت
نے کہا شداد شاہ نے دیکھا کہ اسکو آج غصہ ہی آج جوش خداوندی آیا ہی کہین ایسا نہو کہ خداوند کو ناگوار ہو
اور کوئی عذاب نازل کرین یہ خیال کر کے کہا کہ مین بھی تمسے صاف صاف بیان کیے دیتا ہون جو کہ مین نے
سنا ہی یہ کہکر تمام واقعہ جو کہ اسے معلوم تھا سب بیان کر دیا اور کہا کہ یہ امر مجھے تمھاری مان کی زبانی
معلوم ہوا چتر نگار نے کہا کہ جب آپ سے اُنھون نے عقد کیا تو وہ حاملہ تھین شداد نے کہا ہان یہ امر ضرور
تھا میرے عقد کرنے کے دو ماہ بعد تم پیدا ہوے اصل مین تم نطفہ خداوند زمرد کا ہو بقول تمھاری والدہ کے
کہ وہ قبل ازین خداوند زمرد کے تصرف مین تھین جب وہ عاجز ہو کر اہل اسلام سے اور اپنا چولا بدل کر بظاہر
اُنکے خیال مین تو قتل ہوے مگر وہ اپنے جسم ظاہر کو چھوڑ کر طرف آسمان کے تشریف لے گئے سب لشکر
تباہ ہوا تمھاری والدہ بھی تباہ ہو کر اودھر نکل آئین چونکہ یہ شرف میری تقدیر مین تھا مجکو پسند کیا مین اُنکی خدمت
مین خدمت کرنے کو حاضر ہوا اصل واقعہ یہ ہی جو کہ مین نے بیان کیا آپین سر مو فرق نہین ہی جسطرح کہ
مجھسے بیان کیا گیا تھا مین نے تمسے اظہار کر دیا یہ سب واقعہ چتر نگار نے سنکر جواب دیا کہ آپ نے
مجھسے پہلے ہی سے کیون نہ ظاہر کر دیا کہ تم خداوند کے فرزند ہو پوشیدہ کیون کیا اسکا کیا سبب تھا اور کیا

مصلحت تھی یہ سنکے شداد نے کہا کہ اسکا سبب یہ تھا کہ خداوند کے سیکڑون دشمن ہین کہین اگر کسی کو خبر ہو جائے
اور وہ لشکر کشی کر کے آئے تو بڑی خرابی ہوگی اس خوف سے یہ امر آپ سے پوشیدہ کیا تھا کہ جب آپ کو
یہ معلوم ہوگا تو آپ ضرور اہل اسلام سے اپنے باپ کے خون کا عوض لینے جاوینگے وہ لوگ از حد بہادر
اور اشجع دہر ہین اُنکو آپ کے جدا مجد خلق کر کے چھوڑ گئے اور اُنکی موت خلق کرنا بھول گئے چنانچہ اُنکو کوئی قتل
نہین کر سکتا ہو لاکھ لاکھ تقدیرین اُنھون نے اور آپکے والد نے کین اور جب اُنپر اپنا عذاب نازل کیا جب
وہ مبتلاے عذاب ہوے پھر رحم آگیا تقدیر پلٹ دی کہ وہ اُس عذاب سے خلاصی پا گئے حاصل کلام یہ
کہ خود اُنکے ہاتھون سے پریشان ہوکر بالاے آسمان چلے گئے مگر اُنکو نہ برباد کیا جب کہ وہ موت اُنکی خلق
کرنا بھول گئے تو اُنکو کون قتل کر سکتا ہو بدین خیال آپ سے اس امر کو پوشیدہ کیا یہ سنکے چترنگ نے کہا
کہ تمنے بہت بُرا کیا اسقدر زمانہ گذر گیا کہ دنیا بے خدائی کے رہی تمام کاروبار عالم خراب ہو گیا ہوگا بقول شاعر ع گمان مبر کہ این بندہ بے خداوند ست مجھکو
معلوم ہوتا تو مین ضرور خدائی کا دعوی کرتا خیر دیکھا جائیگا خوب مجھکو تحقیق ہو لے تو پھر مین تدبیر کرون یہ کہکر
وہان سے اُٹھا اور اپنی مان کے پاس آیا اور اُس سے بھی برہم ہو کر وہی کلام کیے پہلے تو اُسنے خوب
سمجھایا کہ اسمین خرابی ہو اس امر کو اسی طور سے رہنے دو کیون بگڑتے ہو بیکار ہو جب یہ برہم ہوا تو اُسنے
بھی وہی تقریر بیان کی جو شداد نے تقریر کی تھی اب اسکو یقین واثق ہو گیا کیونکہ مان کے اقرار سے ثابت
ہوتا ہو اگرچہ باپ کا اقرار شرط ہو مگر اُس حالت مین کیونکر ثابت ہو جبکہ باپ ایسی حالت مین مرجائے کہ آثار
حمل نہ ظاہر ہون اور وہ مرگیا تو ایسی حالت مین مان کا اقرار کافی ہوگا جبکہ وہ یہ کہنے لگی کہ مین خداوند
زہرد کی زوجہ ہون اور یہ حمل مجھکو اُنھین کا ہو بس اب چترنگ کو یقین ہوگیا اور ایک بات اُس [illegible]
نے یہ بھی کہی کہ اگر کچھ شک ہو تو وہ تصویر جو معبد گاہ مین زہرد ثانی کی تیرے باپ کی موجود ہو اُسکو منگا کر
دیکھ لے کہ تیری صورت اور تیرے باپ کی صورت مین سر مو فرق نہین ہو سواے ایک امر کے کہ اُنکی
پیشانی پر شاخ نہین تھی تیری پیشانی پر شاخ ہو یہ کوئی فرق نہین ہو یہ سنکے وہ کہنے لگا کہ اب یہ بتاؤ
کہ پوشیدہ کرنے کا کیا سبب تھا وہی عذر مجہول جو کہ شداد نے بیان کیا تھا بیان کیا جو کہ بالکل خلاف
عقل تھا بس یہ وہان سے اُٹھکر پھر شداد کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھکو معبد گاہ سے میرے باپ کی
تصویر منگا دیجیے کہ مین اپنی صورت سے مشابہ کرونگا تا کہ یہ امر مجھپر بخوبی ظاہر ہو جائے شداد نے
کہا معبد گاہ سے تصویر طلب کرنے کی کیا ضرورت ہو میرے پاس تصویر ہر وقت موجود رہتی ہو کہ
جسکو مین بوقت سحر سجدہ کرتا ہون اسکو اپنی صورت سے ملا لیجیے آپ کے دادا کی بھی تصویر ہو یہ سنکے
چترنگ نے کہا کہ لاؤ بس شداد نے اُسی وقت دونون تصویرین گلے سے اُتار کر اُسکو دین اب خود
جو اُن تصویرون کو دیکھتا ہو اور اپنی صورت دیکھتا ہو تو بالکل وہ تصویرین ہمصورت ہین کوئی بات
کا فرق نہین ہو سواے اُس فرق کے کہ اُن تصویرون مین شاخ نہین ہو اسکے شاخ ہو اب تو
یقین کلی ہو گیا بہت خوش ہوا کہنے لگا اپنے دل سے کہ اگر تو دعوی خدائی کریگا تو لوگ تجھکو ضرور
خدا تصور کرینگے اور تجھکو سجدہ کرینگے مگر ایکہی مرتبہ یہ حکم دینا بالکل خلاف عقل ہو مگر ہان رفتہ رفتہ اس
امر کو سب پر ظاہر کرو اور لشکر جمع کر کے اہل اسلام پر لشکر کشی کرو دوسرا امر یہ ہو کہ آجکل کوئی خدائی نہین
ہو تمام دنیا بے خدائی کی ہو سواے آسمانی خدا کے کیونکہ لقا بھی جو کہ خداے اول تھے وہ بھی
آسمان پر چلے گئے خداے ثانی والد بزرگوار وہ بھی بالاے فلک اپنے باپ کے پاس گئے اب
کوئی جاگتی جوت کا خدا دہر مین نہ رہا بس ضرور لوگ تیری خدائی کو قبول لینگے دوسرے تو کوئی ایسا

ویسا آدمی بھی نہین ہی خداوند کا فرزند خداوند کا پوتا ہی یہ باتین سن سے کرکے شداد کے پاس سے اُٹھا
اور اپنے مقام پر آکر فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کہ یکایک کچھ آسمان پر ابر ہلکا ہلکا آگیا اور کچھ بوندیان پڑنے لگین
وہ ہلکا ہلکا ابر اُسمین برق کا چمکنا عجیب لطف دیتا تھا کہ یہ کیفیت دیکھکر اسکے منھ سے یہ کلمہ نکلگیا کہ
واہ کیا میری قدرت ہی کیا مین نے ابر پیدا کیا ہی یہ اسی خیال مین غرق تھا اور یہی کہ رہا تھا کہ اسکا عیار
گرگیک کمندزن سامنے سے نمودار ہوا اُسکو دیکھکر یہ کہنے لگا کہ تم مجھکو سجدہ کرو مین تمھارا خدا ہون کیونکہ
مین فرزند ہون زمرد ثانی کا جو کہ خدا تھے گرگیک نے ہنسکر کہا کہ کوئی قدرت دکھاؤ کہ جس امر سے تمھاری
خدائی کا ثبوت ہو چترنگ نے کہا کہ دیکھ یہ میری قدرت نہین ہی کہ اسوقت کوئی موقع نہ تھا نہ فصل تھی بارش
کی مگر مین نے اپنی قدرت سے کیسا ابر تنک پیدا کیا کہ وہ اسوقت کیا لطف دے رہا ہی اور جو کہ فصل بہار
کا مزا دے رہا ہی یہ سنکے اُس عیار نے اُسکے کہنے پر عمل کیا اور اُسکو سجدہ کیا کیونکہ یہ امر تو بخوبی ظاہر
ہو چکا تھا کہ یہ فرزند مین خداوند زمرد کے انکین اور صورت خداوند مین کوئی فرق نہین ہی بس اسنے یہ خیال
کیا کہ خداوند کی تصویر کو سجدہ نہ کیا انکین کو سجدہ کیا کوئی نقصان کی بات نہین اور انکی خوشی بھی ہوتی ہی سجدہ
کرکے سر اُٹھا لیا اور عرض کیا کہ مین آپ کی خدمت مین اس وقت اسلیے حاضر ہوا ہون کہ یہ ابر جو آیا
ہی تو اسوقت یہ جی چاہتا ہی کہ شکار ہو تو مزا ہی لہذا برائے شکار تشریف لے چلیے تو بہتر ہوگا کچھ دیر شغل شکار
فرماکر واپس آئیے گا بادشاہ سے اجازت حاصل فرما لیجیے کہ وہ بزرگ ہین چترنگ نے کہا کہ اب مجھکو کوئی
ضرورت کسی سے اجازت لینے کی نہین ہی مین خود صاحب اختیار ہون مین کسی کا تابعدار نہین ہون کیونکہ
مین خداوند کا فرزند ہون جب تک نہین ظاہر تھا اُسوقت تک تو کوئی امر نہ تھا اب مین خود سب سے اطاعت
کا اپنی حکم دونگا جو میری اطاعت نہ کریگا اُسپر اپنا غضب نازل کرونگا اور جو اطاعت قبول کریگا اُسپر نگاہ
رحمت کرونگا اور اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور اُسکے لیے تقدیر عمدہ کرونگا اور اُسکا نام بڑھاؤنگا یہ جو گرگیک نے
سنا اپنے دل مین کہنے لگا کہ اسکا دماغ خراب ہو گیا ہی خودی نے اس کے دماغ مین جگہ کی اب خداوند زمرد
خیر کرین دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی میرے نزدیک تو اسکی کوئی اطاعت نہ کریگا کیونکہ یہ ابھی طفل کم سن ہی
اور طفل کی بات کا کیا اعتبار خیر دیکھا جائیگا اور ہم دیکھتے ہین یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہی یہ کہکر عرض کیا کہ مین
نے ابھی آپ سے کیا عرض کیا تھا اُسکا آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور دوسری تقریر شروع فرما دی یہ سنکر
چترنگ نے کہا کہ مین نے اسی امر کے لیے تو یہ ابر پیدا کیا ہی میرا دل خود شکار کو چاہتا ہی تم سامان شکار
مہیا کرو مین چلنے کو موجود ہون تم سواری میری لے لاؤ یہ سنکے وہ عیار اُسی وقت باہر آیا اور سب سامان
شکار درست کرکے حاضر ہوا کہا تشریف لے چلیے مین نے سب انتظام کر لیا ہی یہ سنکے چترنگ نے اُسیوقت
شکاری کپڑے زیب تن کیے اور باہر آکر مرکب پر سوار ہو کر بغیر اطلاع اپنی ماں و شداد کے برائے شکار
روانہ ہوا شہر سے باہر نکلکر ایک صحرا کی طرف رُخ کیا کوئی شہر سے دس کوس پر جاکر ایک صحرائے سبزہ زار
ملا جو کہ گلون سے مملو تھا سب رنگ کے اشجار لگے ہوئے تھے جابجا چشمے جاری تھے جگہ جگہ کوڑیالے
اور لالے کے پھول کھلے ہوئے تھے تختے شبو کے اور بیلا چنبیلی موگرے کے درخت لگے ہوئے تھے
کہین پر گل خودرو کی بہار ایک طرف کو سوسن سبزہ زمردنگار لگا ہوا تھا طائران صحرائی اشجار پر بیٹھے ہوئے
بزبان بے زبانی حمد سبحانی کر رہے تھے کوئی اپنی زبان مین یہ کہتا تھا کہ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار کوئی یہ کہتا تھا شعر بر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + فاختہ قلندر و
مشرب سرو پر بیٹھی ہوئی کو کو کر رہی تھی قمریان درخت شمشاد پر سایہ فگن تھین اور بعض بیٹھی ہوئی یا ہو یا ہو کا

وہ

دم بھر رہی تھین طاؤسان صحرائی اوس ابر نو بہار کو دیکھکر از وجد مین آکر رقص مین معروف تھے بلبلاین گلون کے
پہلو مین بیٹھی ہوئی چہچہ زنی کر رہی تھین وہ وقت تھا کہ کچھ اثناء خوف صیاد بھی نہ تھا اُس صحرا پر عالم بہار تھا جو مقام
تھا گلزار تھا درخت میوہ دار بسبب بار اثمار کے اُس معبود حقیقی کی یاد مین سربسجود تھے ہر نوک خار بزبان حال
حمد خالق روزگار کر رہی تھی اور اُسکی محبت کا دم بھر رہی تھی سبزہ کیسا لہلہا رہا تھا صحرا خوشبوے
گل سے مہک رہا تھا ہر ایک طائر خوش الحان ابر بہار کو دیکھکر چہک رہا تھا وہ بھورا بھورا ابر آسمان پر چھایا
ہوا اُسکے سبب سے روے آفتاب پنہان وہ جا بجا درختون کا بسبب ہوا کے سر کے جھومنا جسطرح کوئی
معشوق طناز بصد ناز و انداز جھوم کر مستانہ وار چلتا ہو نسیم خوشگوار کا وہ گلون سے کھیلنا وہ سبزۂ نو دمیدہ
کو اپنی رفتار معشوقانہ سے پامال کرنا وہ سبزے کا بسبب آبپاشی شبنم کے زمردگون ہونا گو کہ دن بھر کی
دھوپ اُسپر پڑ چکی ہو مگر اُسپر بھی آنکھون مین کھبا جاتا دل کو پامال کیے ڈالتا ہو وہ اودی اودی گھٹا مین
گلہاے سرخ و سفید کا کھلا ہوا نظر آتا عجب سمان دکھاتا تھا اور نگاہ کو بھلا معلوم ہوتا تھا اُسکو دیکھکر صناعی
باغبان قدرت کی یاد آتی تھی اور وقت بھی وہ تھا کہ آفتاب غروب ہو چکا ہو طائر اپنے اپنے آشیانون کی
فکر مین اُڑتے ہوے چلے جاتے ہین تا کہ سویرے سے اپنے مقام پر پہونچ جائین چرندون کا یہ حال
ہو کہ کوئی کسی سے بولتا نہین ہرن و شیر و نیل گاے چیتے وغیرہ سب بصد عجلت اپنے اپنے مقام کو روان
ہین سبب یہ ہو کہ ایک تو وقت بسیرے کا قریب ہو دوسرے ابر جو چھایا ہوا ہو تو اور تاریکی ہو گئی ہو اتفاق
سے یہ حرامزادہ مع اپنے ہمراہیون کے اُس صحرا مین پہونچا یہ سمان اور یہ بہار دیکھکر اُسکے دل کو ایک فرحت
ہوئی عالم وجد مین آکر مرکب پر جھومنے لگا اُسی حالت وجد مین اسکے منہ سے یہ کلمہ معاذ اللہ نکلگیا کہ اے
بندگان من ببینید قدرت مرا کیونکہ یہ تو اپنے دل مین تصور کر چکا ہو کہ مین خدا ہون بس اسی تصور مین
غرق ہو اسی دریاے فکر خدائی مین غوطہ زن ہو اور خواہش کر رہا ہو کہ کوئی تو گوہر مراد ہاتھ آجائے اور
کوئی ایسی قلب ماہیت ہو کہ لوگ مجھکو خدا ماننے لگین بس اِسی خیال مین اسکے منہ سے یہ کلمہ نکلا اور
اسکے اوپر طرہ یہ کہ کہنے لگا کہ یہ صحرا مین نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہو اور یہ ساری میری قدرت
کا تماشا ہو آج اسی صحرا مین خیمے وغیرہ برپا ہون ہم یہین شغل صید و شکار مین مصروف ہونگے یہ حکم جو سنا
تو ملازمون نے خیمے وغیرہ اُسی مقام پر فضا مین استادہ کرنا شروع کیے یہ اپنے مصاحبون کے ہمراہ
گلگشت صحرا مین مصروف ہوا ادھر اُدھر ٹہلنے لگا جو مقام دیکھتا ہو وہ گلون سے مملو ہو طائران خوش
الحان تعریف آفرینندہ ہیجدہ ہزار عالم اپنی اپنی زبان مین کر رہے ہین یہ کور نمک یہ صداے
خوش سنکے اپنے ہمراہیون کی طرف متوجہ ہوکے کہنے لگا کہ دیکھی میری قدرت اور کرشمۂ خدائی کہ
مین نے کیسے کیسے طائر خوش رنگ و خوش الحان پیدا کیے ہین اور کیا کیا صحراے پر بہار بنائے ہین
یہ قدرت سواے میرے اور کس مین ہو جب سے پدر بزرگوار بالاے آسمان گئے امر خدائی مجھکو
دے گئے جب تک مین پوشیدہ رہا یعنی شکم مادر مین اُس حالت مین بھی غافل نہ رہا دنیا کا بندوبست
کرتا رہا جب عالم ظہور مین آیا اور حالت طفلی رہی اُسوقت بھی اسی انتظام مین رہا اب جب سے سن
شعور کو پہونچا اب تو بخوبی قدرت حاصل ہو گئی اب مین نے خیال کیا کہ اپنی خدائی کو ظاہر کرون کہ اب
زمانہ ہمارے خروج کرنے کا آگیا ہو پہلے تو مجھکو یہ خیال تھا کہ یہ لوگ خود میری طرف رجوع کرینگے جب
مین نے دیکھا کہ کوئی رجوع از خود نہین کرتا بس اب مین نے خود قصد کیا کہ تم سب کو اپنی قدرت دکھا کر
اپنی بندگی کا حکم دون بدین سبب مین تمکو اس صحرا مین لایا ہون کہ دیکھو میری قدرت کا تماشا اور

اور میری خدائی کے قائل ہو اور جانو کہ مین تمھارا خدا ہون یہ کلام اُسکے سُنکے ایک نے دوسرے کی
طرف دیکھا اور اشارے سے کہا کہ اس صحرا مین آکے اور یہان کی ہوا کھا کے اور مزاج ہو گیا یہان
کی ہوا نے ایسا اثر کیا کہ اپنے کو خدا تصور کرنے لگا اس صحرا کو دیکھکر رنگ بدل گیا دوسرا رنگ پیدا ہوا
این گل دیگر شگفت کیا خوش لطیف اور با فضا اس صحرا کی ہوا تھی کہ جسکے سبب سے یہ مادۂ جنون پیدا ہو گیا
سچ کہتے ہین کہ جسکے دماغ مین بادی جنون ہوتا ہو وہ فصل بہار مین جوش زن ہوتا ہو اور اُسکو دیوانہ کردیتا ہی بقول شاعر ؎ این سبزہ واین
صحرا بوے زجنون دارد ٭ دیوانگی و مستی اینوقت شگون دارد ٭ بس اس شہزادے کی بھی یہی نوبت ہوئی ہی کہ صحرا کی جو ہوا کھائی اور کچھ ابر بھی ہی تو اسکے مادۂ
سوداوی نے زور کیا ہی بیٹھے بیٹھے یہ خبط ہوا کہ مین خدا ہون واہ کیا خوب بات ہی خداوند ہم سب کے
حواس درست رکھین کہ حواس مقدم ہین اس صحرا کی ہوا کچھ بدلی ہوئی نظر آتی ہی وہ راہ دکھاتی ہی
جو کہ گمراہ کرنے والی ہی یہ باہم سب کے سب اشارے کرکے خاموش ہو رہے ایک نے دوسرے
کا منھ دیکھا اور سب نے ایک مرتبہ چترنگ کا منھ دیکھا اور خاموش ہو رہے کہ اتنے عرصے مین بالکل
شام ہوگئی اُدھر خیمے استادہ ہو گئے ملازمون نے آکر عرض کیا کہ حضور تشریف لے چلیے خیمے وغیرہ برپا
ہو چکے یہ سنکے چترنگ مع رفقا کے طرف بارگاہ کے آیا اور مرکب سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا سب رفیق
اپنے اپنے خیمون مین گئے اسکے ہمراہ دس ہزار کا لشکر تھا کیونکہ جتنا لشکر شداد کا ہی وہ سب اسکو اپنا
شاہزادہ تصور کرتا ہی جب اسنے سامان شکار کا حکم دیا تھا تو اسکے عیار نے سب سامان درست
کیا تھا اور لشکر کو بھی حکم دیدیا تھا کہ دس ہزار سوار تیار ہون کیونکہ شاہزادہ براے شکار تشریف
لے جائیگا تو وہی دس ہزار سوار تیار ہوکر ہمراہ ہوے تھے بس جب داخل خیمہ ہوے چترنگ خاصہ
کھاکر سو رہا اُدھر ہر ایک رفیق اُسکا کھانے سے فراغت کرکے سو رہا کہ وہ رات تمام ہوئی مگر ابر
ابھی تک اُسی طور سے آسمان پر چھایا ہوا ہی وقت صبح ہی سبزہ لہک رہا ہی گل کھلے ہوے ہین
خوشبو سے صحرا مہک گیا ہی طائر بول رہے ہین اور آشیانون سے طائر اُڑ اُڑکر فکر قوت مین سب
جا رہے ہین صداے کبک دری سے تمام صحرا گونجا ہوا ہی شور آمد سحر دیکھکر خوشی سے رقص مین
مصروف ہین بلبلین گل کے رخون کے بوسے لی رہی ہین طائر حمد الٰہی کر رہے ہین چرندے اپنے
اپنے مقام سے نکلکر چرا مین مشغول ہوے ہین اور اُسکی عنایت کا شکر ادا کرتے ہین تمام سبزے
پر قطرہاے اوس یون پڑے معلوم ہوتے ہین کہ جیسے فرش مخمل سبز پر گوہر آبدار گستردہ ہین خواہ
وہ بوندیان جو کہ پڑ رہی ہین وہ برگ اشجار پر بھی یہی سمان دکھاتی ہین کہ گویا برگ زمرد پر گوہر جڑے
ہوے ہین کٹورۂ گل مین جو قطرہاے آب شبنم مجتمع ہو گئے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی غنچہ دہن کے لیے
ساغر بلورین مین آب صاف و شفاف بھرا ہی نسیم سحری گلون کو پامال کرتی پھرتی ہی سبزے کو روندتی ہوئی
چلتی ہی آہوان صحرائی غول کے غول سبزۂ نودمیدہ کو کس خوشی کے ساتھ چر رہے ہین نیل گاے وغیرہ پھر رہے
ہین کچھ لب دریا اپنی تشنگی بجھا رہے ہین کہ ادھر خیمے مین یہ لطف بے وقت یعنی چترنگ بیدار ہوا
اور منھ ہاتھ دھوکر قصد کیا کہ عیار کو بھیجکر رفیقون کو طلب کرون کہ اُدھر وہ بھی اوگ بیدار ہو ہوکے
اپنے اپنے مقام سے اسکے خیمے مین آئے اسکو آمادۂ شکار پایا اُدھر خادمون نے مرکب تیار کرکے
در خیمہ پر حاضر کیے چترنگ نے عیار کو حکم دیا کہ سب سامان شکار طرف صحرا کے روانہ کرو کہ ما بدولت
جاکر شکار کرین گر یک عیار نے خیمے سے باہر نکلکر سب سامان شکار و صید افگنی طرف صحرا کے روانہ
کیا جسمین بہت سے باز و جرہ وغیرہ تھے شکار کے طول سے کیا حصول اگر کہین موقع ہوگا تو خدمت

ناظرین مین عرض کرونگا اگر بیان کو طول دیتا ہون تو اصل مطلب فوت ہوتا ہی میرا یہ خیال ہی کہ اصل مطلب پر
آؤن کہ ابھی بہت کچھ بیان کرنا ہی بس بعد روانہ کرنے سامان شکار کے عیارنے آکر عرض کیا کہ تشریف لیچلیے
سب سامان درست ہی یہ سنکے چترنگ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور رفقا کو ہمراہ لیکر بیرون خیمہ آیا اور مرکب
پر سوار ہوکر طرف صحرا کے روانہ ہوا صحرا مین پہونچکر پہلے تو پرندون کا شکار کیا ہزارون طائر صید کیے بعد اسکے
طرف چرندون کے متوجہ ہوا ہر ایک رفیق نے ایک ایک ہرن کو شکار کیا چترنگ نے بھی تیر سے کئی
ہرن گرائے کہ کچھ لوگون نے آکر عرض کیا کہ فلان مقام پر ایک وسیع میدان مین نہایت عمدہ سبزہ لگا ہوا ہی
وہان پر ایک جھیل ہی اُسکے کنارے بہت سے ہرن چرا کرتے ہین سبزے کو دیکھکر خوش فعلیان کر رہے ہین
اگر حضور اُس مقام پر چلکر شکار کرین تو بہت آہو ہاتھ آئین یہ سنکے چترنگ نے مرکب کا پوڈالیا اسکے پوڈا
لیتے کے ساتھ ہی تمام رفیق بھی اپنے اپنے مرکب کو مہمیز کر کے اسکے ہمراہ چلے تھوڑے عرصے مین اُس مقام
پر پہونچے دیکھا واقعی سیکڑون ہرن چرا مین مصروف ہین بعض اُنمین سے لب جھیل کھڑے ہوے پانی پی رہے
ہین یہ دیکھکر چترنگ نے اپنے رفیقون سے کہا کہ دیکھو یہ قدرت ہی یا دولت کی کہ یون جانور پیدا کیے ہین
یہ تو اپنی کہانی بیان کرتا ہی وہ لوگ مسکراتے ہین اسکو تو اتنا پتہ ہے کہ اس صحرا کی ہوا کھا کے آگئی ہی اور کچھ
نہین آتا ہی قدرت قدرت کے سوا اور کچھ نہین جانتا ہی یہ لوگ اس خیال سے اُسکی بات کا جواب
نہین دیتے ہین کیونکہ اسکے سبب سے پرورش پاتے ہین اسی کے پاس نوکر ہین اگر کوئی بات اُسکی مرضی
کے خلاف منہ سے نکالین تو نوکری مین فرق آجائے دال روٹی کا سہارا جاتے گو کافر ہین مگر اُنکو بھی یہ
باتین بری معلوم ہوتی ہین مگر خاموش ہین دل ہی دل مین جل رہے ہین مگر کیا کرین یہ پیٹ جو کچھ نہ سنوائے
گوارا کرنا پڑتا ہی یہ سب جب اُس صحرا مین پہونچے غزالان صحرائی نے جو مرکبون کی ٹاپون کی صدا سنی کان
کھڑے کیے اور چوکنا ہوکر دیکھنے لگے دیکھا کہ بہت سے لوگ مرکب اُٹھائے چلے آتے ہین صید اپنے
دشمن کو خوب پہچانتا ہی بس جست وخیز کرکے ایک طرف کو چلے یہ لوگ بھی قریب پہونچ گئے تھے اُنھون
نے بھی مرکب اُنکے عقب مین ڈالدیے وہ آہو برابر چلے جاتے ہین کسی مقام پر دم نہین لیتے اُسمین سے
ایک آہو کے عقب مین اسنے بھی مرکب ڈالا ہی وہ بھی جست کرکے چلا ہی ایک مقام پر اُسکے قریب پہونچکر
اسنے تیر مارا کہ اُسکی پیشانی پر بیٹھا نزار وہ ہوگیا وہ چرخ کھا کر زمین پر گرا یہ بھی مرکب پر سے کود پڑا اور اُسکے
ہرا ہرا کر اُسکو موافق اپنے مذہب کے ذبح کیا قریب ایک درخت بہت بڑا تھا اُسکے سایے مین کھینچکر لایا اس
انتظار مین ہی کہ کوئی آجائے تو مین اسکو لیکر اپنے قیام گاہ پر چلون کہ دیکھا سامنے سے سب رفیق ہرن
شکار کیے ہوے اسکو تلاش کرتے ہوے چلے آتے ہین یہ اُنکو دیکھکر خوش ہوا اور قصد کیا کہ صدا دون
کہ وہ سب کے سب اسکو دیکھکر اسکی طرف آئے اور قریب پہونچکر مرکبون سے کود پڑے کہ اسنے اُنسے
کہا کہ تم سب نے بھی آہو شکار کیے عرض کیا جی ہان مگر بڑی مشکل سے یہ آہو ہاتھ آئے ہین بڑی عرق ریزی
کرنا پڑی چترنگ نے کہا کہ کچھ دیر یہان توقف کرو تو پھر خیمہ گاہ کو چلینگے کیونکہ اب وقت دوپہر کا ہی یہان
تھوڑی دیر استراحت کرین پھر سہ پہر کو شکار کرینگے اُنھون نے عرض کیا کہ جو آپ کی مرضی ہو مناسب ہی
بہتر تو ہی اسوجہ سے کہ اسوقت ملاحظہ تو فرمائیے کہ کس شدت سے آفتاب کی گرمی سے طپش ہی کہ جابجا
چشمون مین جو پانی بھرا ہی وہ بھی گرم ہو رہا ہی اور ثبوت یہ ہی کہ مچھلیان اوپر پانی کے اُبھر اُبھر کر چلی آئی ہین
اور منہ کھولے ہوے ہین اور جسوقت آفتاب کی ضو اُنکے سرون پر پڑنے لگتی ہی اُسوقت پھر غوطہ لگا کر پانی
کے اندر چلی جاتی ہین اور چرند و پرند بھی اسوقت اپنے اپنے آشیانون اور جگھون مین جا کر پوشیدہ ہو گئے

ہین اور اسوقت یون بھی بشدت ہی یہ باتین ہو رہی تھین اُس میدان مین ایک جھاڑی لگی ہوئی تھی اُسمین سے
ایک بہت بڑا ہرن اُسپر کارچوبی جھول پڑی ہوئی طلائی گھنگھرو اُسکے گلے مین چھم چھم کرتا ہوا نکلا اور طرف ان
لوگون کے چلا چترنگ کی جو نگاہ اُسپر پڑی اسنے اپنے رفیقون سے کہا دیکھنا کیا خوش قطع ہرن ہی یہ تو
کسیکا پالو معلوم ہوتا ہی دیکھو یہ انسان سے رم نہین کرتا اُن لوگون نے کہا بجا ارشاد ہوا ایک مرتبہ چترنگ
وہی بولی بولا کہ یہ میری قدرت ہی سب لوگ مسکرا کر رہ گئے مگر اُسکی جانب سے منھ پھیر لیا اُس ہرن کو
دیکھنے لگے کہ وہ ہرن ان سب کے قریب آیا چترنگ نے کہا کہ اسکو پکڑ لو یہ جو چترنگ نے کہا تو اُسنے
گردن اُٹھا کر چترنگ کی طرف دیکھا اور اسکی طرف دیکھکر صحرا کی جانب رُخ کیا ویسے ہی ایک رفیق چترنگ
اس قصد سے بڑھا کہ اسکو گرفتار کرلون وہ برق جہندہ جست کرکے ایک تیر کے فاصلہ پر جا کر گرا
یہ حال دیکھکر چترنگ نے کہا کہ جب تک مین اس ہرن کو نہ گرفتار کرلونگا یہان سے نہ جاؤنگا یہ کہکر مرکب
پر بہت جلد سوار ہوا اور اُسکے رفیق بھی سوار ہو کر چلے چترنگ نے مرکب کو اُس آہو کے عقب مین جولان
کیا اور رفیقون سے کہا کہ جو کوئی اس آہو کو زندہ گرفتار کر لائیگا اُسکو مین بہت انعام دونگا کیونکہ مجھکو یہ آہو
بہت پسند آیا ہی یہ سنکے ہر ایک نے کمان کو دوش پر رکھا اور کمند لیکر اُسکی طرف رُخ کیا چترنگ نے اپنے
مرکب کو بھی اُسکے عقب مین تیز کیا ہر ایک نے گھیر لیا اور کمندین اُسپر مارین وہ حلقۂ کمند سے یون نکلگیا کہ جیسے
شرارہ سنگ سے یا ہوائی گنج سے یہ کیفیت دیکھکر چترنگ کو بہت غصہ آیا اور مرکب کو اُسکے عقب مین
سرپٹ ڈالدیا رفیقون نے بھی مرکب اُٹھائے مگر وہ آہو جست وخیز کرتا ہوا چلا جاتا ہی کسی کے ہاتھ
نہین آتا ہی جب چترنگ قریب پہونچکر کمند مارتا ہی وہ صاف تیر شہاب کے مانند نکل جاتا ہی تا اینکہ
تمام رفیق اُسکے پیچھے رہ گئے کوئی عقب مین نہ پہونچ سکا مگر چترنگ کہ اسکا مرکب بہت تیز تھا اور نہایت
عمدہ تھا وہ تو برابر چلا گیا کسی مقام پر دم نہ لیا کوئی تین چار کوس کے فاصلہ پر نکلگیا کہ وہ آہو جست و
خیز کرتا ہوا ایک سمت کو روانہ ہوا اب یہ حالت بہم پہونچی ہی کہ چترنگ ہرچند مرکب کو تازیانہ مار کر دوڑاتا
ہی کہین گھوڑا اُس آہو کے پاس اب پہونچ سکتا ہی کیونکہ وہ مثل برق یا ہوا کے تیز رو تھا چترنگ حیران
و پریشان اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ یہ آہو نہایت چالاک اور سبکرو ہی کہ مجھ ایسا شہسوار اور میرا ایسا مرکب
تو روے زمین پر نہین ہی مگر یہ آہو وہ جست وخیز کرتا ہی کہ اب تو قریب بھی اپنے آنے نہین دیتا ہی نہین معلوم
یہ کس بلا کا آہو ہی یہ باتین دل سے کرتا تھا اور مرکب کو مہمیز کرتا چلا جاتا تھا اور مرکب کی طرف جو خیال کرتا
تھا تو از سرتا پا عرق عرق پاتا تھا اسکا بھی کچھ خیال نہ تھا سمند کو اپنے دوڑائے اُسکے عقب مین چلا ہی
جاتا تھا اور دل سے یہ کہتا تھا کہ مین اس آہو کو تیر سے نہ مارونگا زندہ حلقہ ہاے کمند سے گرفتار
کرونگا کہان تک یہ بھاگ کر جائیگا آخر کسی مقام پر ضرور ٹھہریگا مین اسپر قبضہ کرلونگا ابھی یہ باتین
دل سے کر رہا تھا اور برابر چلا جاتا تھا کوئی دو پہر تک اُسکے تعاقب مین پریشان رہا مگر وہ آہو ہاتھ نہ آیا
کوسون راہ طی کرکے نکلگیا تھا کہ ناگاہ دور سے ایک باغ دکھائی دیا کہ وہ آہو قریب اُس باغ کے پہونچکر
ٹھہرا جب چترنگ اپنے مرکب کو دوڑا کر اُسکے قریب پہونچا تو آہو جست کرکے دیوار باغ کو پھاند کر اندر
باغ کے چلا گیا اُسوقت چترنگ کو بہت غصہ آیا اسنے بھی قصد کیا کہ مین بھی مرکب کو مہمیز کرکے اور
دیوار باغ پھاند کے اندر باغ کے چلا جاؤن مگر مرکب مین حالت نہ پائی اور باغ کو جو دیکھا تو اُسکی
چار دیواری بہت اونچی اور منقش اور مینا کار پائی جب وہ آہو اندر باغ کے چلا گیا اور اسنے اپنے
مرکب مین طاقت نہ پائی مجبور ہو کر رہ گیا اور خیال کرنے لگا کہ یہ باغ ضرور کسی بادشاہ یا شہزادے کا ہی

اسکا دروازہ تلاش کرکے اُسکے ذریعہ سے اندر جانا چاہیے اور اُس آہو کو گرفتار کرکے لانا چاہیے یہ تصور دل مین کرکے اور مرکب کو مہمیز کرکے اُس باغ کی دیوار کے نیچے چلا جب وہ حد تمام ہوئی دوسری حد شروع ہوئی یہ اُسی طور سے چلا جاتا ہو وسط دیوار کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک پھاٹک طلائی اُسپر مینا کیا ہوا لگا ہو مگر کھلا ہوا ہو پہلے تو اسنے قصد کیا کہ مع مرکب اندر جاؤن پھر خیال کیا کہ کیا ضرور ہو پشت مرکب سے اُترا مرکب ایک درخت سے باندھ دیا جو کہ دونون طرف دروازے کے چنار کے لگے ہوے تھے مگر بہت خوشنما تھی اور خود کمند ہاتھ مین لیے ہوے مگر عرق عرق تھا از سرتا پا پسینے مین غرق تھا اندر باغ کے چلا حالت یہ ہو کہ ہر چہار طرف دیکھتا جاتا ہو جب اندر باغ کے پہونچا تو باغ کو بہت شاداب دیکھا ہر قسم کے گلون کے اشجار لگے ہوے تھے روش بڑی بنی ہوئی مہندی کی ٹٹیان روشون پر لگی ہوئین اُنپر سرخی پڑی کہین پر چمن لالے کا کہین کوڑیالے کی بہار بیلا چنبیلی موگرا تو بکثرت ہی ہر قسم کے پھول کھلے ہوے ہین قفس طائرون کے شاخہاے درخت مین لٹکے ہوے ہین وہ چہک رہے ہین بلبلین بول رہی ہین طاؤس بھر رہے ہین ہوا سے سرو کے جھونکے آرہے ہین موجب نظم

بارہ فرسخ کے گرد مین تھا وہ باغ
اور کرن کی تھی اُسپر گھانس لگی
درون کی جا پہ ہیرے موتی تھے
اُسپہ تھا سب جڑاو مینا کار
کوئی دیوار پہ اگر چڑھ جائے
بلبلین بیٹھتی تھین آآکر
مونیا موگرا گل شب بو
تھی ہر ایک طرح کی ہر اک پہ بہار
گل لالہ کہین بدخشان کا
تھا دکھاتا بہار وہ ہر آن
گل اورنگ لعل کا تھا بنا
سرو پر قمری کرتی تھی کوکو
تختہ تھا ایک طرف گلاب کا جو
باغ مین انکا تھا حد آئین
تھے درخت اور میوے کے جو جو
جسکے سائے مین عشق ہو مرغوب
بادلہ ہر روش پہ بچھا تھا
صاف ترشے ہوے اتنا سی
بادلہ پوش وہ ہر ایک شجر
دل مین آنکھون مین جو سمائی تھی
لہر بانی کی باندھ رہی تھی دل
صاف پانی تھا آب مروارید

دیکھ رضوان کو کھائے سینہ پہ داغ
تھے خذف کی جگہ پڑے یاقوت
کہ کئی جنکی جان و دل مین چبھے
کیا بلندی کرون مین اُسکی عیان
تو فرشتون کا مرتبہ وہ پالے
چہچہاتی تھین بلبلین خوش ہو
ڈھونڈھاتی تھین کھل کے راتون کو
کہین گیندے لگے ہوے تھے زرد
کیون نہ بلبل کو کھٹکا ہو جان کا
گل چہنیا عقیق زرد کا تھا
جسپہ بلبل کا دم نکلتا تھا
سیوتی کی بہار ایک طرف
کیا بیان آب و تاب اُسکی ہو
کہین نرگس کہین پہ داؤدی
کرون کیا مین بیان اب اُنکو
باغ وہ گلشن تخیل تھا
صحن گلشن سپہر آسا تھا
یون بچھی تھا لون مین اُنکی جلوہ گری
وہ تمامی کی تھیلیون مین ثمر
تھی لبالب گلاب سے ہر نہر
دیکھنے والے ہوتے تھے بسمل
قرب موج و حباب تھا اسطرح

مشک خالص کی تھی زمین سبھی
روح حورون کی جس سے پائے قوت
تھی طلائی کھڑی جو وہ دیوار
کیا تنا باغ کی کرون مین بیان
اُسمین انواع قسم کے تھے شجر
آنکھ اُنسے لڑاتی تھی شبو
اشرفی جاہی جوہی ہار سنگھار
یار کے رُخ کے عکس سے پر درد
اور نیلم کا تھا جو نافرمان
عاشقون کو سبب وہ درد کا تھا
لاجوردی بھتا وہ گل خیرو
کیتکی کی قطار ایک طرف
نسترن رائے بیل اور نسرین
اور جھومی ہوئی گھٹا اودی
تاک انگورون کی تھی ایسی خوب
ہر چمن معدن تجلی تھا
نخل وان وہ تمام الماسی
جس طرح سے نگینہ شجری
نہرین اسطرح کی بنائی تھین
جوش سے پانی مارتا تھا لہر
موجزن مثل چشمۂ خورشید
چشم و ابرو مین متصل جسطرح

فتح کرتی تھی موج تیغ خوش آب	دم بدم ہوتی تھی شکست حباب

یہ سماں باغ کا دیکھکر اسکا دل باغ باغ ہوگیا اور جو کچھ عرق آیا تھا وہ خشک ہوگیا اسکے حواس درست ہوے اب یہ ہرن کو ہر ایک چمن مین تلاش کرنے لگا اسنے کہین ہرن کا نشان تک نہ پایا یہ بہت حیران ہوا کہ وہ آہو کیا ہوا میرے سامنے باغ مین کود کر آیا اور غائب ہوگیا جب کہین اسکو آہو نہ ملا تو یہ اس قصد سے آگے چلا کہ ذرا اس باغ کو تمام و کمال دیکھنا ضرور ہی کہ یہ باغ کسی خوش مزاج کا ہی اور خوب آراستہ کیا ہی اور خوب خوب چمن بندی کی ہی مگر افسوس یہ ہی کہ وہ آہو ہاتھ نہ آیا نہ معلوم کیا ہوا اُسکو زمین کھا گئی یا آسمان نگلگیا کچھ پتا نہین چلتا ہی خیر اس حیلہ سے اس باغ کی سیر ہوگئی یہ خیال کرتا ہوا چلا آتا ہی کیفیت باغ کو دیکھ دیکھکر دل بشاش ہوتا جاتا ہی کہ اسنے دیکھا کہ ایک بارہ دری بھی بہت نفیس باغ مین ہی اسکو اُسکے دیکھنے کی بھی خواہش ہوئی ہنوز یہ ابھی بارہ دری کی جانب نہین گیا تھا اُسی مقام پر لب نہر کھڑا ہوا نہر کی سیر کر رہا تھا کہ کچھ عورتون کی باتین کرنے کی آواز کان مین آئی اسنے جو صدا زنانی سنی اس زناسنے نامرد نے یہ خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسیکا ناموس ہی جو کہ اس باغ مین اُترا ہوا ہی یہ اُنھین عورتون کے کلام کرنے کی صدا آتی ہی دیکھنا چاہیے کہ کوئی اسمین خوبصورت بھی ہی یا کوئی نہین اور مجھسے تو کوئی پوشیدہ نہوگا کیونکہ مین تو خداوند ہون کوئی خدا سے بھی پردہ کرسکتا ہی یہ خیال کرکے اُسی مقام پر کھڑا رہا یہ انسان نہین ہی قالب بشر مین دیو ہی کہ سمایا ہوا ہی گو اسکا ابھی کچھ سن نہین ہی کوئی تیرہ برس کا ہی مگر قد اسکا کئی گز کا ہی ہاتھ پیر بہت قوی ہین رنگ سیاہ ہی یہ مثل دیو کے نہر کے کنارے کھڑا ہوا اُسی جانب کو دیکھ رہا ہی جدھر سے وہ صدا آتی ہی کوئی کسی طرح کا خوف نہین ہی چونکہ وقت سہ پہر کا تھا چند عورتین باغ کی سیر کرتی ہوئی اور پھول چنتی ہوئی چلی آتی تھین مگر سب جوان تھین مزاج مین شرارت آپسمین چہلین کرتی جاتی تھین کہ وہ بھی اسی مقام پر پھولون کو دھونے کو آئین اور یہ بھی خیال ہا ہوا کہ نہر مین چلکر منہ ہاتھ بھی دھولین کہ اُنکی نگاہ چترنگ پر پڑی کہ وہ سب کی سب ووئی کھکر چلا کر رہ گئین اور ایک نے دوسری سے کہا بہن تمنے دیکھا کہ یہ نہر کے کنارے موا دیو کہان سے آگیا اور یہ کون موا مونڈی کاٹا ہی کہ جسکو مین دیکھکر ڈر گئی خداوند زہرد اسکو جلدی غارت کرین یہ کمبخت کیونکر باغ مین چلا آیا یہ تو دیو کا بچہ معلوم ہوتا ہی دیکھو تو رنگ کیسا سیاہ ہی جیسے آبنوس اس موے کے ہاتھ پیر آبنوس کے کندے معلوم ہوتے ہین یا جلے ہوے درخت کے ٹھنٹے معلوم ہوتے ہین دانت کیسے بڑے بڑے ہین معلوم ہوتا ہی کہ جیسے سوگر کے دانت ہوتے ہین اور آنکھین زرد ہین یہ تو کوئی بچہ شیطان معلوم ہوتا ہی بہن یہان سے جلدی چلو کہین ایسا نہو کہ یہ لپٹ جائے چلکر ملکہ سے عرض کرین کہ حضور آپ یہان سے تشریف لیچلین اب یہ مقام رہنے کے قابل نہین ہی یہان بھوت اور پلید کا گذر ہوگیا ہی اُسنے کہا بہن مین بھی ڈر گئی دیکھو بہن بڑے بڑے دیدون سے ادھر کو دیکھ رہا ہی زہرد کرین یہ آنکھین پھوٹ جائین کسقدر موا لمبا ہی تاڑ کا درخت معلوم ہوتا ہی اور موا موٹا کسقدر ہی کہ جیسے فیل مست ابھی بہن تمنے کچھ اور بھی دیکھا تو اُسکی پیشانی پر ایک شاخ بھی ہی یہ تو مجھکو گینڈے کا بچہ معلوم ہوتا ہی تیسری بولی کہ چلو چلو یہان سے کہین ایسا نہو کہ یہ کسی کو کھا جائے باہم غوغا کرنے لگین ایک نے پکار کر اُسی مقام سے کہا کہ او موے مردے غارت گئے اس باغ مین کیون آیا ہی یہ ہماری ملکہ کا باغ ہی یہان غیر کوئی نہین آنے پاتا ہی ملکہ بڑی خونخوار ہی ارے تجھکو قتل کر ڈالے گی ایک نے کہا کہ خوب ہو جو ملکہ اسکو قتل کر ڈالین ارے مین تو اسکو دیکھکر ڈر گئی میرا کلیجہ تو ابھی تک قابو مین نہین ہی بانسون اُچھل رہا ہی ایک اُن مین بہت ظریف تھی وہ بولی کہ مین تو اسکو دیکھکر یہ سمجھی کہ کوئی نئے قسم کا جانور ہی یہ تو انسان نہین ہی ایک نے کہا کہ تمکو نہی دکھائی دیتا ہی ارے بہن میری تو

یہ نوبت پہونچی تھی کہ مارے خوف کے پیشاب قریب نکلجانے کے تھا وہ جو ظریف تھی یہ کہنے لگی کہ یہ کیون نہین کہتین کہ
نکل گیا اسکا سبب مین سمجھ گئی تمنے جو مرد قد آور اور خوب موٹا تازہ دیکھا تھا اور خیال کیا ایسا خیال کیا کہ اُسکی صورت دیکھکر
ایسی مست ہوئین کہ یہ نوبت پہونچی اسکو پوشیدہ کرنے سے کیا حاصل سچ ہی کہ زن فاسق کو مرد سے جدا نہ کرے خصوصًا اُس
عورت کو جو اسکی بھوکی ہو اُسکی یہی حالت ہوتی ہی کہ جہان مرد کو اُسنے دیکھا موت دیا کیونکہ اُسکا قصور تو اوری ہوتا ہی
یہین جانتی ہون کہ تمکو ایک زمانہ ہوا کہ مرد سے نہین واقف ہوا اگر یہ پسند خاطر ہی تو ہم جوڑ ہی آپ اپنے ہمراہ
لیجائیے ہمکو تو اسکی صورت دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہی سچ تو یہ بات ہو کہ یہ کام تو ضرور رعوب کریگا یہ جو اُسنے
ہنسکر کہا تو وہ برہم ہوکر بولی کہ مین نے سو مرتبہ تمکو منع کیا ہی کہ تم جیسے ایسی ہنسی نہ ہنسا کرو مگر تم نہین منتی ہو ہنسی
بھی وقت وقت پر اچھی معلوم ہوتی ہی یہ نہین کہ جسوقت چاہا ہنسنے لگے یہ بھی کوئی موقع ہنسی کا ہی بیان تو دم پر
بنی ہی اور آپ کو ہنسی سوجھی ہی اور ہنسی بھی وہ ہنستی کہ جو بالکل مہمل اور واہیات ہو مجھکو ایسی واہیات ہنسی اچھی
نہین معلوم ہوتی ہی میرا تو جی نہین چاہتا ہی معلوم ہوا کہ تیرا جی چاہتا ہی کہ تو اورون پر ڈھالتی ہی تیری تو وہ
شل ہوئی اپنی ہائی آور دون پر گنوائی مین تو اپنی حالت بیان کی کہ مجھکو اسقدر اسکی صورت دیکھکر خوف معلوم
ہوا وہ اُسمین لگانے لگین بس مین نے کہدیا کہ ایسی ہنسی مجھسے نہ ہنسا مین تیرے ہنسنے کے قابل نہین ہون
کوئی تو مرے انکو دل لگی کی پڑی ہی ارے ہم تیرا سا دل کہان سے لائین تم تو دیدہ دلیر ہو اُسنے جو یہ سنا
ہنسکر کہنے لگی کہ تم اسقدر ریا نجامے سے کیون باہر ہوئی جاتی ہو کوئی اسکو نہین پسند کریگا تمھین کو مبارک
رہے اور کسی کو کیا غرض پڑی ہی جو ایسے دیو کے بچہ کو پسند کرے اور اُسکی صورت دیکھکر موت مارے
یہ حالت تو آپ ہی کی ہوئی ہی اُسنے کہا کہ پھر وہی کلام کرتی ہو اب ایسی تقریر نہ کرنا ادھر تو یہ دونون
باہم ہنس رہی ہین ایک ہنستی ہی ایک برہم ہوتی ہی اور جو ہین وہ چیترنگ کو گالیان دے رہی ہین کہتی
ہین کہ موئے چلا جا نہین تو ملکہ آکر قتل ہی کر ڈالیگی مجھکو یہ بھی خوف نہ آیا کہ ہم ہمارے باغ مین جاتے ہین
کہین ایسا نہو کہ کوئی دیکھ لے تو خرابی ہو یہ تو باہم باتین کر رہی تھین اور اُسپر آوازے کس رہی تھین کہ یہ
ہو اسقدر بد صورت ہی اسکی صورت دیکھکر ڈر آتی ہی ادھر وہ ان سب کو دیکھکر اور کیفیت باغ دیکھکر آہو
کو بھی بھول گیا حیران حیران ادھر ادھر دیکھ رہا ہی اور دل سے یہ کلام کرتا ہی کہ یہ عجب باغ ہی اور عجب طور
کی یہ بارہ دری ہی کہ مجھ ایسے خداوندگار کی بھی ایسا کوئی باغ نہین ہی باوصفیکہ مین خدا ہون میرے نزدیک
جس ملکہ کا یہ باغ ہی وہ کسقدر خوبصورت اور صاحب ثروت ہوگی چیترنگ تو یہ کہہ رہا ہی اور بنظر حیرت ہر
جانب نگران ہی جب تھوڑے عرصے تک اُسکی یہ حالت رہی اور وہ انکی طرف متوجہ نہوا اور انکے کسی
کلام کا جواب نہ دیا اُس ظریف عورت نے جو کہ اُس اپنی ساتھ والی سے ہنس رہی تھی ایک کنکری اُٹھا کر
چیترنگ کو ماری اور کہا کہ کیا ادھر اُدھر حیران حیران دیکھ رہا ہی ارے یہان سے بھاگ جا نہین تو ملکہ
بُرے طور سے پیش آئیگی یہ جو حرکت اُسنے کی ایک مرتبہ آپ کو ہوش آیا اور اُنکی طرف منھ کرکے کہنے لگا
کیا بیہودہ بک بک لگا رکھی ہی جاؤ میرے روبرو سے دور ہو ورنہ مین اپنے غضب کی برق سے جلا کر خاک
سیاہ کر دونگا اور تمھاری ملکہ کی کیا اصل ہی کہ جو مجھکو قتل کریگی مین خود اُسکو ابھی سنگ سیاہ کر دونگا تم نہین جانتی
ہو کہ مین خداوند ہون میرا جان جی چاہتا ہی چلا آتا ہون آج میرا اسطرف گذر ہوا جاؤ اپنی ملکہ سے کہو کہ وہ آکے
میرے قدم چومے اور میری خدمت کرے کہ یہ اُسکی عزت کا سبب ہی بیکار کی چائین چائین کر رکھی ہی ہم جو
کچھ بولتے نہین مین ابھی اپنے فرشتہ قدرت کو جو حکم دون تو وہ ابھی ابھی تم سب کو کھا جائے یہ بھی ہماری قدرت
ہی کہ مین نے تم سب کو ایسی طاقت گویائی عطا کی ہی ورنہ تم کیا کرتین یہ کلام حیرت انجام سنکر سب نے قہقہہ زدا

اور کہا کہ لو شان زمردی یہ خداوند ہین چلو ہن یہ کوئی دیوانہ ہی ملکہ اسکا دیوانہ پن نکالینگی تب اسکو ہوش آئیگا لو خداوند
آئے ہین کیا خوب خداوند ہین تو یہ بھی اپنا غضب ہمپر نازل کرینگے تو یہ ملکہ کو خاک سیاہ کر دینگے اُس موے
کے منھ مین خاک جو ہماری ملکہ کے شان مین یہ کلمہ کہے چلو بھی ہو گا لاتون کا بھوت باتون سے نہین مانتا ہی
ہمنے تو یہ خیال کیا کہ بیکار اسکی جان جائیگی ملکہ قتل کر ڈالیگی یہ باتین بناتا ہی ایک نے کہا کہ تم بھی کس کی بات
کا برا مانتی ہو وہ اپنے آپ مین نہین ہی دیوانہ ہو رہا ہی حالت جنون مین تو اس باغ مین چلا آیا ہی اور مجنونانہ باتین کرتا
ہی یہ بھی کوئی بات ہی کہ مین خداوند ہون اسی سے اسکا دیوانہ پن ظاہر ہوتا ہی دوسری نے کہا کہ اگر اسپر
جنون کا دیو سوار ہی تو ملکہ آکر اُتار دیگی کیونکہ مار کے آگے دیو بھی بھاگتا ہی سب خداوندی کا مزا معلوم ہو گا اسی طرح
کی باتین باہم کرنے لگین اب احوال دیگر سنیے کہ جب چترنگ اندر باغ کے آیا تھا اور سیر باغ کرتا ہوا
و تلاش آہو اس باغ مین پہونچا اور وہ عورتین آئین اور باہم یہ گفتگو اور چترنگ سے وہ تقریر کرنے لگین یہ
غوغا سنکے ملکہ جو کہ اُس باغ کی مالک ہی ایک چمن مین بیٹھی ہوئی جو کہ اُسکے قریب تھا سیر کر رہی تھی یہ شور سنکے اپنے
مقام پر سے اُٹھی اور اس طرف کو چلی دس بیس خواصین اُسکے ہمراہ ہولین یہ اُسوقت پہونچین کہ جب یہ باہم گفتگو
کر رہی تھین اور چترنگ اور طرف وہ تقریر کرکے دیکھنے لگا تھا کہ ملکہ پہونچی مگر ہمراہ جو خواصین آئی تھین اُنمین
سے ایک عورت نے دوسری عورت سے اشارہ کرکے کہا کہ دیکھو تو یہ مرد کسقدر بدصورت ہی اسکی صورت
دیکھنے سے مجھے تو قی آتی ہی اُسنے جواب اشارے سے دیا کہ کیون باتین بناتی ہو ہرچند بدصورت ہی لیکن دیکھ
تو کیسا جوان قوی ہی تیرے مطلب کا ہی تو نہین آتی ہی تیری رال ٹپکی پڑتی ہو گی وہ مسکرا کر بولی کہ تجھ
ایسی بلسی نہ ہونو چاہئین مجھ مین فوج مین ایسے کریہ منظر مرد کو پسند کرون اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے
اتارون مو انکھڑے کا تجھے معلوم ہوتا ہی کوئی نازنین اُسکی صورت دیکھکر دوسری نازنین سے کہنے لگی کہ دیکھا
جیسا یہ موا کسقدر طویل القامت اور قوی الجثہ ہی انسان کاہے کو دیو ہی وہ اُسکو یہ جواب دیتی ہی کہ یہ جوان
پہلوان نہایت قوی معلوم ہوتا ہی قوم انسان سے ہی نہ بنی جان سے اس سے ڈرنا بیکار ہی کوئی خوبرو کسی
ماہرو سے اُسکی طرف اشارہ کرکے کہتی ہی کہا ہی بہن یہ شخص موا موٹی کاٹا کسقدر موٹا تازہ ہی کسقدر طویل القامت
صورت کیا بری ہی آنکھین کسقدر رکھو دہین خداوند ہمکو سب کو اسکی تقریر اور نگاہ زہر آلود سے بچائین مین نے
ایسی آنکھ کی مذمت مین ایک شعر کسی شاعر کا سنا ہی وہ شعر یہ ہی شعر چند زکینہ چشمے کہ آسمان گون است ✤
پیکان نیزہ و شمشیر تشنہ خون است ✤ چونکہ وہ عاقلہ تھی اور کسیقدر بات کو سمجھتی تھی اسنے جب سے اُسے
دیکھا یہی خیال کیا کہ کبھی آج تک اس باغ مین کوئی مرد نہین آیا اسکے آنیکا کیا سبب ہی انہین یہ تصور کرکے
کہنے لگی اری نادان خاموش رہو کیون اسقدر مذمت کرتی ہی اگر ملکہ عالم دیکھ لینگی تو غضب ہو جائیگا تیرے
نزدیک یہ شخص ہر طرح برا ہی یا نزدیک لانے والے کے ارے یہ آپ سے نہین آیا ہی کوئی نہ کوئی اسکو
لگا کر لایا ہی اری لانے والے سے اس جوان کے کوئی خوبیان دریافت کرے اور تو اسکی نگاہ سے
دیکھے تو کبھی برا نہ کہے اس جوان کو ایک تدبیر سے یہان کوئی لایا ہی تھوڑی دیر مین یہ سب تحیر ظاہر
ہو جائیگا وہ عورت یہ سنکے فکر کرنے لگی کہ اسکو کون لایا ہی اور ادھر ملکہ کی نظر چترنگ پر پڑی اور ادھر
چترنگ کی نگاہ ملکہ پر ہو گئی وہ اور طرف دیکھ رہا تھا مگر آہٹ پانون کی سنکے اُسنے اُدھر کو دیکھا کہ شاید
وہ عورتین چلی گئین کہ یہ صدا قدم کی آئی اب جو دیکھتا ہی تو ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین سر سے پا تک
نور کے سانچے مین ڈھلی ہوئی ابرو سے خمدار آبی ہوئی تلوار پیشانی مثل بدر کے روشن اور سپر بلندو
کا ٹیکہ ہزار ہزار لطف دیتا تھا آنکھین نرگس شہلا عارض گل سرخ سے نازک غنچہ دہن نازک بدن

گلا صراحی دار سینہ تختہ بلور پستان اُسپر یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو حباب نور کے رکھے ہوے ہین اُسکا سراپا کیا بیان ہو اور جوڑا گلنار پہنے ہوے چند عورتون کے حلقہ مین کھڑی تھی یہ تو دیکھتے ہی عاشق ہوگیا اور اُسکی جانب بغور دیکھنے لگا اُدھر ملکہ نے جو اُسکو دیکھا اپنی ایک خواص سے کہا کہ انسے دریافت کرو کہ آپ کون ہین اور آپ کا یہان آنا کیونکر ہوا آپ نے کیون قدم رنجہ فرمایا ابھی وہ پوچھنے بھی نہ پائی تھی کہ وہ ظریف بول اٹھی کہ آپ خداوند ہین یہی صورت خداوندنکو پسند آئی کہ اس صورت بد سے تشریف لائے ہین کیا خوب خداوند ہین اور کیا خوب صورت ہین دیو کا بچہ معلوم ہوتے ہین یہ جو اُسنے کہا ملکہ نے برہم ہوکر کہا تو چپ نہین رہتی بہت ظریف بنی ہی یہ سنکے وہ تو خاموش ہو رہی ایک اور بول اُٹھی کہ ملکہ سیوتی سچ کہتی ہی یہی اس شخص نے کہا تھا ہم سب کے سب اسکو اس باغ سے نکل جانے کو کہتے ہین یہ یونہین کھڑا ہوا ہی جاتا نہین بڑا ہی ناشنوا ہی ملکہ نے کہا تم سب کی سب بڑی حرامزادیان ہو اگر کوئی بھولے سے چلا آوے تو اُسکو دیوانہ بنا لیتی ہو کیا خراب عادت ہی جاؤ یہان سے اب جو کوئی بولی تو سزا دونگی یہ کہکر اُس سے کہا کہ جان دریافت کرو اُسنے دو قدم بڑھکر اور چنگیز بگ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ہماری ملکہ عالم دریافت فرماتی ہین کہ آپ کا کیونکر آنا ہوا اور آپ کون صاحب ہین کیون قدم رنجہ فرمایا ہی مین بھی آگاہ ہون اسنے تو یہ کہا اور یہان خبر کسکو ہی اب تو اسکی حالت اور ہی ہوگئی ہی حضرت عشق نے اثر کیا دل پر شمشیر محبت نے گذر کیا ہی اُسکی صورت دیکھکر اپنے آپ سے جاتا رہا ہی دل پر قابو نہین رہا ہی ٹکٹکی باندھے ہوے دیکھ رہا ہی یہ بھی نہین سنا کہ کون ہی اور کیا بکتا ہی کچھ جواب نہ دیا خاموش کھڑا دیکھا کیا جب اُسنے دیکھا کہ کچھ جواب نہ ملا اُسنے پھر اُسی کلام کا اعادہ کیا پھر جواب نہ ملا جب دو مرتبہ یہ نوبت ہوئی تو ملکہ خود آگے بڑھی اور اُسی تقریر کو اپنی زبان پر لائی اُدھر اسکے آگے بڑھنے سے یہ حالت ہوئی کہ قلب پر چوٹ لگی قلب بے قابو ہوگیا اور ایک آہ کی خاموش کھڑا ہوگیا کہ ملکہ نے کہا کہ مین آپ سے عرض کرتی ہون کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان سے تشریف لائے ہین کیا ضرورت ہی ملکہ نے جو یہ کہا تو اُسنے ایک آہ کرکے یہ شعر پڑھا شعر حال دل کچھ کہا نہین جاتا ❊ خوب سنبھلا نہین غش آجاتا ۔۔ دیگر ۔ تیر الفت سے دل ہوا گھائل + دیکھکر تمکو مین ہوا مائل ۔۔ یہ اشعار پڑھکر خاموش ہو رہا ملکہ نے کہا کہ مین یہ نہین سمجھی کہ آپ کیا کہتے ہین اور کیا انچی زبان مین ارشاد فرماتے ہین گو یہ ضرور سمجھ گئی کہ یہ میرے اوپر عاشق ہوگیا ہی مگر تجاہل کرکے پوچھا اور یہ بھی خوب جانتی تھی کہ جو یہ شخص ہی مگر سب کے دکھانے کو لاعلمی تھی جب یہ ملکہ نے کہا اور اُسنے دیکھا کہ ملکہ خود کلام کرتی ہی تو کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ مین کون ہون اور کیا ہون بس یہی کافی ہی کہ ایک دل جلا ہون حضرت عشق کی کشور دل پر چڑھائی ہی یہان کسی کی محبت کھینچکر لائی ہی اگر مین یہ جانتا کہ اس باغ مین آکر یہ صورت ہوگی تو مین کبھی نہ آتا لو سنو مین ایک آہو کے عقب مین کہ وہ آہو بہت خوبصورت تھا آیا تھا اس خیال سے کہ اُسکو زندہ گرفتار کرلون مگر وہ اسقدر چالاک تھا کہ ہاتھ نہ آیا اس باغ کے قریب آکر اس باغ مین کود پڑا مین بھی اس خیال سے اس باغ مین آیا کہ چلکر اُسکو اسیر کرلون یہان آکر اُسکو تلاش کیا نہ پایا تمام باغ چھان مارا کہین نشان تک نہ پایا اُسی کو تلاش کرتا ہوا اس نہر پر بھی آنکلا ہون چونکہ یہ باغ بہت خوب بنا ہوا ہی اور دلچسپ ہی مین سیر کرنے اور ہوا کھانے لگا اس مقام کی ہوا مین کسی قدر خنکی تھی اور مین گرمی سے چلا آتا تھا کھڑا ہوگیا کہ اس عرصے مین یہ چند عورتین آگئین اور یہ باہم غوغا کرنے لگین مین انکی تقریر سننے لگا گو انھون نے مجھکو بہت پریشان کیا مگر مین نے انکی کسی بات کا جواب نہ دیا کیونکہ مین خداوند ہون اور خدا کو ہر امر کی برداشت کرنا ضرور ہی اپنے بندون پر ناراض ہونا زیبا نہین ہی بس مین نے یہ خیال کرکے اور انکے حال پر رحم کھاکے صرف اسقدر تو کہا کہ اپنی ملکہ کو جاکر میری خبر کردو کہ تمھارے باغ مین خداوند براے اسیری آہو آئے ہوے ہین یہ ہنسنے لگین مگر مین کچھ نہ بولا کیونکہ مجکو آہو کی گرفتاری کا خیال تھا اور یہ فکر تھی کہ آہو کدھر نکل گیا اسی فکر مین تھا کہ مین خود اسیر کمند عشق ہوا

وہ مثل ہوئی کہ جو غیر کے لیے کنوان کھودتا ہی وہ آپ ڈوب مرتا ہی مین آہو کو اسیر کرنے آیا مین خود یہان کمند زلف
مین گرفتار ہو گیا دل کا کوئی اور خریدار رہا اپنا چھٹنا مجھکو دشوار ہوا بغیر اُسکے وصل کے ملکہ نے یہ سنکے کہا کہ آپ
میرے ہمراہ تشریف لائیے جسپر دل آیا ہوگا انمین سے وہ حاضر کی جائیگی کیونکہ آپ مہمان ناخواندہ ہین اُسکی جبر سے زیادہ
خاطر کرنا چاہیے بسبب مہمان خواندہ کے کیونکہ وہ بلایا ہوا ہوتا ہی اور اسکو خداوند بھیجتے ہین یہ کہکر ملکہ نے خواصون
سے کہا کہ چبوترے پر فرش کرو کہ یہ مہمان عزیز ہین انکی خاطر ضرور ہی مین انکی دعوت خوب اچھی طور سے کرونگی
کیونکہ خداوند نے بھیجا ہی اُس ظریف عورت یعنی سیولی سے تاب نہو سکی مسکرا کر بولی کہ جی یہ بھی تو خود خداوند ہین وہی
انکی خاطر لازم ہی ایسے متبرک کی جہان تک ممکن ہو اور جس طور سے ممکن ہو خاطر کرے اور جس امر کی وہ خواہش
کرے اُسکو بھی پورا کرے مہمانی کے تو یہ معنے ہین یہ سنکے ملکہ نے تیوری چڑھا کر کہا کہ کیون قحبہ تجھے بھی ہنسنے لگی
اب تیری زبان بہت چل نکلی ہی اورون سے مذاق کرتے کرتے میری بھی طرف آڑی ترچھی آنے لگی مین مارے
کوڑون کے کھال گرا دونگی مین کوئی تیری برابر کی جہین ہون مین کوئی تیری نوکر نہین ہون جو ڈر جاؤنگی بس اب
زیادہ زبان تیز نہ کرنا ورنہ بہت سخت سزا ملیگی آپس والیون سے مذاق کرتے کرتے مجھسے بھی دل لگی کرنے لگی
سچ ہی کہ کبھی چھوٹی قوم سے منہ لگا کر بات نہ کرے جہان اُسکو منہ لگایا اُسکا دماغ بالاے آسمان پہونچا ہر وہ یہ
خیال کرتا ہی کہ کوئی تو بات ہی کہ یہ شخص ہمارا پاس کرتا ہی پس پھر تو یہ حالت ہوتی ہی کہ وہ یہ قصد کرتا ہی کہ اسکے
سر پر چڑھ کر موتو تونے اپنی برابر والیون کو گیا اپنی زبان سے دبا لیا ہی وہی حرکت میرے ساتھ بھی کرنا چاہتی ہی
وہ بیچاریان میرے سبب سے نہین بولتین ہین کہ یہ ملکہ کی منہ لگی ہی ورنہ تیری یہ بھی مجال تھی کہ تو کچھ کلام کرسکے
اتو ایسی دل لگی کی اب نہ کرنا ورنہ تیری خرابی آجائیگی وہ یہ کلام ملکہ کا سنکے خاموش ہو رہی اور اپنے دل مین
برا بھلا کہنے لگی ادھر خواصون نے جا کر موافق حکم کے چبوترے پر فرش کیا مسند لگائی تمام سامان عیش مہیا کیا
چنگیر دان پاندان عطردان پھولدان گلابیان شراب کی قابین کباب کی قرینے سے مہیا کر دین یہ سب سامان مہیا کرکے
عرض کیا کہ سب سامان درست ہو گیا ہی حضور تشریف لے چلین کیونکہ وقت شام کا قریب تھا چترنگ تمام دن اُس
آہو کے تعاقب مین خراب رہا تھا جب اس باغ مین پہونچا تھا تو وقت سہ پہر تھا اس گفتگو مین قریب شام وقت
ہو گیا ملکہ نے جب یہ سنا اور سیولی پر خفا ہو چکی تو چترنگ سے کہا کہ تشریف لے چلیے وہ تو اسکا امیدوار تھا
کہ میرے اسکے صحبت ہو تو مین اسکو رام کرون ورنہ مین ہلاک ہو جاؤنگا اگر اس سے فراق ہوا تو بڑی خرابی ہوگی
یہ ملکہ کا کہنا تھا کہ تشریف لے چلیے فوراً ہمراہ ہو لیا اور ملکہ کا ہاتھ آ کر بے تکلف پکڑ لیا ملکہ صورت دیکھکر خاموش
ہو رہی اتنا تو کہا کہ آپ مہمان ہین ملکہ وہان سے ہمراہ لیکر اُس چبوترے پر آئی جہان فرش کیا ہوا تھا ملکہ نے
چترنگ کو مسند پر بٹھایا آپ روبرو بیٹھنے لگی چترنگ نے ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھا لیا اور کہا کہ یہ جگہ ہی ملکہ بھی
شرما کر بیٹھ گئی خواصین اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے قرینے سے کھڑی ہو گئین ملکہ نے کہا کہ آپ ارشاد فرمائین
کہ آپ کا کدھر سے آنا ہوا یہ تو مجھکو معلوم ہوا کہ آپ آہو کے تعقب مین اس باغ مین تشریف لائے ہین مگر یہ
نہ معلوم ہوا کہ آپ کہان کے بادشاہ ہین اور کیا اسم مبارک ہی اور کسپر آپ کا دل آیا ہی اسقدر میری خواصین
اور مصاحبین ہین انمین سے جسپر دل آیا ہو بیان فرمائیے وہ آپ کی خدمت مین حاضر کی جائے یہ کلام ملکہ کا سنکر
ہر ایک خواص و مصاحب نے اپنی تیوری بدلی اور اپنے دل مین کہا کہ نوج دور پار جو ہم ایسے بد صورت کو
پسند بھی کرین یا اسکی صحبت مین بیٹھین خداوند نہ کرے جسکی صورت دیکھکر نفرت ہوتی ہی قے آتی ہی خداوند کرے
کہ یہ موا جلدی یہان سے جائے بھلا یہ کیا ہمکو پسند کرے گا کوئی چڑیل اسکے قابل ہو جیسا یہ بھتنا ہی ویسی
بھتنی اسکو زیبا ہی ہم مین سے تو کس کی یہ شامت ہی کہ جو اسکی صحبت کو قبول کریگی اگر اندھیری رات مین

کوئی اُسکی صورت دیکھ لے تو مارے خوف کے مر جائے خداوند ایسی صورت خواب مین بھی نہ دکھائین نوج ایسی
صورت کا خیال آئے سچ تو یہ امر ہی اگر خیال بھی آئے تو انسان ڈر جائے کیا بدصورت ہی خواصین و مصاحبین تو
دل مین یہ خیال کر رہی ہین اُدھر سیوتی نے ملکہ سے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ پھر حضور برہم ہونگی اور فرماینگی کہ تو بڑی
زبان دراز ہوگئی ہی اب تو لونڈی سے صبر نہین ہو سکتا ہی لونڈی عرض کرتی ہی کہ حضور خداوند نہ کرین کہ یہ کسی کو ہم مین
سے پسند کرے اس کالی بلا سے کون نبھائیگا صورت کو دیکھکر خوف آئیگا یہ اِدھر کہین جا کسی کو پسند کرین جو اسکے
قابل ہو یہان کوئی اس قابل نہین ہی سب بیکار ہین محض دیکھنے کی یہ صورتین ہین ورنہ کوئی لطف نہین ہی ہم مین
سے تو کوئی اُنکی صحبت کو پسند نہ کریگا بلکہ صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ ہوگا بولنا تو کیسا کوئی بیت الخلا مین بھی لوٹا
نہ رکھوائیگا مین یہ نہین کہتی کہ کوئی اور پسند نہ کرے جسکا دل چاہے یہ کوئی اختیار نہین ہی ملکہ نے کہا بس خاموش
رہ بات کرنے دے تجھسے کوئی نہین پوچھتا ہی جو تو دخل درمعقولات دیتی ہی بڑی بے غیرت ہوگئی ہی ابھی خفا
ہو چکی ہون کچھ خیال نہین یہ کہکر ملکہ نے کہا کہ آپ کلام کرین اسکے کہنے کا برا نہ مانین یہ بہت بڑی ظریف ہی اور
بڑی چالاک ہی یہ جب تک سزا نہ پائیگی اُسوقت تک اپنی حرکت سے باز نہ آئیگی یہ سنکر وہ بولی حضور سچی بات سبکو
ناگوار معلوم ہوتی ہی آپ پر کیا منحصر ہی اب مین نہ بولونگی کیا ضرور ہی جو مین باتین سنون یہ کہکر خاموش ہو رہی
اُدھر ملکہ نے جو چترنگ سے مخاطب ہوکر کلام کیا تو وہ نطفۂ حرام اُس فاحشہ سے کہنے لگا کہ مین شہر نیرنگ کا
شہزادہ تھا مگر اب خداوند ہون شداد شاہ نے مجھکو پرورش کیا ہی مین اصل مین فرزند ہون خداوند زمرد بن لقا کا
اور نبیرہ ہون خداوند لقا کا اب مین خدا ہون یہ سنکے اُسنے کہا کہ چترنگ آپ ہی کا نام ہی چترنگ نے کہا کہ میرا
ہی نام ہی مین شکار کو آیا تھا اور کئی دن سے اس صحرا مین مصروف ہون آج اتفاق سے ایک ہرن نکلا صحرا مین کہ
مجھکو پسند آیا مین نے اُسکی صورت دیکھکر مع اپنے رفیقون کے اُسکی گرفتاری کا قصد کیا وہ بھاگا مین مرکب کو اُسکے
تعاقب مین تیز کرکے چلا آیا سب رفیق وغیرہ پیچھے رہ گئے نہ معلوم اُنپر کیا گذری بس چترنگ نے تمام حال بیان کیا
ملکہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ آپ خداوندزادے ہین مجھکو آپ کی اطاعت کرنا فرض ہی اسوقت تو آپ میرے
مہمان ہین بوقت سحر لشکر کو تشریف لے جائیگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہماری گانے والی کو بلاؤ یہ حکم دینا تھا کہ ایک مہ جبین
پشواز پہنے ہوئے مع سازندون کے حاضر ہوئی اُدھر ساقی نے بموجب ایما ملکہ جام لبریز کرکے چترنگ کو دیا
اُسنے اُسکے ہاتھ سے لیکر ملکہ کی طرف بڑھایا ملکہ نے کہا آپ نوش کرین مین بھی پیونگی یہ سنکے چترنگ نے وہ جام
لاجرعہ کرکے پی لیا ساقی نے دوسرا جام مملو کرکے ملکہ کو دیا وہ بھی پی گئی اب تو ساقی نے دورا باندھ دیا کبھی ملکہ
کو کبھی چترنگ کو دو دو تین تین جام دونون نے پیے کہ خوب نشہ ہوا اُدھر اُس مطربہ نے پہلے تو خوب کھڑے
ہوکر کت ناچی اُسکے بعد یہ غزل عاشقانہ شروع کی اسکے دو ایک شعر گائے غزل

لائق پابوس جانان کیا حنا بھی مین نہ تھا
کوئی جا سکتا نہین عصمت سرا یار تک
یہ سراپا شوخی دزد حنا بھی مین نہ تھا

مین تڑپتا رہگیا اور مر گئے فرہاد و قیس
پردۂ در جلسے اُلٹا وہ ہوا بھی مین نہ تھا

یار تھا گلزار تھا مے تھی فضا تھی مین نہ تھا
کیا اُنھین دونون کے حصہ مین قضا تھی [illegible]
ہاتھ کیون باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا

اُس نازنین نے جو یہ چند شعر گائے چترنگ کی تو یہ نوبت ہوئی کہ آنکھون سے
آنسو جاری ہوئے آہ سرد دل پر درد سے بھر کے نگار رنگ رو متغیر ہوگیا کہ اُس عرصے مین ایک خواص نے آکر
عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی ملکہ نے ناچ کے برخاست ہونیکا حکم دیا اور کہا کہ لاؤ خاصہ اب وقت خاصہ کا ضرور ہی
بس ناچ برخاست ہو یہ کہنا تھا کہ دسترخوان بچھ گیا طعام ہائے لذیذ چن دیے گئے ملکہ اور چترنگ نے دونون
نے ملکر کھانا کھایا آپسمین رد و قدح ہوا کی بعد فراغ طعام کے دونون وہان سے اُٹھے اور آکر مسند پر بیٹھے
کہ چترنگ نے کشتی شراب کی اپنے آگے کھینچی اب کوئی دو پہر رات کے قریب آگئی ہوگی بس چترنگ نے

گلابی سے شراب جام مین بھری اور وہ جام ملکہ کی جانب بڑھایا اور اُسکے منھ سے لگا دیا اور کہا ملکہ مین نے جب سے
تمکو دیکھا ہی تمھارے اوپر عاشق ہو گیا ہون تمھارے اوپر جان جاتی ہی از براے خداوند میری آرزو پوری کرو
اور میرے دل کو شاد کرو یہ خیال تو کرو کہ مین خداوند ہو کر تمپر مرتا ہون اپنی زوجہ بناؤنگا تمھارا تو فخر ہی یہ شرف
کب کسی کو ملتا ہی ملکہ نے یہ سنکر اپنا سر جھکا لیا یہ حد سے سوا ایسا عشق مین مبہوت ہی کہ اسنے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ تم
کون ہو اور کون نہین ہو کس ملک کی شاہزادی ہو کیا نام ہی صاحب شوہر ہو یا نا کتخدا ہو ایسا عشق سوار تھا یہ بھی نہ خیال رہا
کہ یہ خواصین سامنے موجود ہین دوسرے مین ایک غیر مرد ہون ملکہ تو سر جھکا ئے شرم کے مارے خاموش بیٹھی ہوئی
ہی اسنے وہ جام اُسکے ہونٹھون سے لگا دیا اور کہا تمکو ہمارے سر کی قسم جو نہ پی جاؤ وہ پی گئی دوسرا جام مملو کر کے اسنے
خود پیا کچھ سرور جو ہوا تو اُسکے برابر ہی تو یہ بیٹھا ہوا تھا دست گستاخ کو دراز کرنا چاہا یہ رنگ دیکھکر سب خواصین اسکے
پاس سے اُٹھکر چلی گئین کوئی کسی حیلے سے کوئی کسی بہانے سے اور ایک مقام پر جمع ہو کر یہ گفتگو کرنے لگین کہ اب
ہمپر کھلا کہ یہ شخص ملکہ کی مد نظر ہی وہی اسکو لائی ہین یہ جوان ہان اُنکے قابل ہی اُنکی خوب خدمت کریگا یہ انکو راضی
بھی کر دیگا سیوتی بولی کہ مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ یہ ساری کارروائی ملکہ کی ہی وہ تو اسی فکر مین پھرا کرتی ہین مگر
بہن کیا بد صورت ہی ایک بولی کہ اے بیوقوف تمھارے نزدیک بد صورت ہی ملکہ کی تو آنکھ سے دیکھو اور ملکہ
کے دل سے تو اسکی حقیقت دریافت کرو تو نے نہین سنا کسی نے کہا ہی کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید تمکو برا معلوم
ہوتا ہی وہ عورت جو کہ ملکہ کے ہمراہ آئی تھی اُسنے کہا کہ تھوڑے عرصے مین یہ احوال ظاہر ہو جائیگا کہ کون انکو
لایا ہی سیوتی بولی کہ کیون ہمنے کہا نہین تھا کہ یہ احوال تھوڑے عرصے مین ظاہر ہو جائیگا ہم ملکہ کی صورت دیکھکر پہلے
ہی سمجھ گئے تھے یہان تو باہم یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر ملکہ و جہر رنگ ایک مقام پر تنہا بیٹھے ہوے تھے اب جو جہر رنگ
نے تخلیہ پایا اور صحبت کو غیر سے خالی دیکھا بس اسکو تاب نہ رہی اسنے دست درازی شروع کر دی اور کسی مقام پر ہاتھ
لیجا کر مزے لوٹنے لگا ملکہ نے جو یہ رنگ دیکھا اُسکے پہلو سے اُٹھنے کا قصد کیا صرف اُسکے ستانے کو ورنہ خود اسکی
خواہش تھی ناظرین پر تھوڑے عرصے مین ظاہر ہو جائیگا کہ یہ کون ہی اور کس غرض سے اسکو لائی ہی جب جہر رنگ نے
اُسکا یہ قصد دیکھا اور زیادہ بیتاب ہوا اور اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور خوب دبوچ کر گلے سے لگا یا اور کہا ملکہ کیون ستاتی ہو
کچھ منھ سے بولو اپنے عاشق سے بات کرو ازی نادان اسمین تیرا کیا نقصان ہی لوگ تیری عزت کرینگے کیونکہ مین
خدا ہون خداوند کی زوجہ کہلاؤ گی اور مرد عورت اسی لیے ہوتے ہین یہی زندگی کا مزہ ہی یہی جوانی کا لطف ہی مین نے
جب سے تمکو دیکھا ہی دل قابو مین نہین ہی یہی دل چاہتا ہی کہ تمکو گلے سے لگاؤن پیار کرون تمتا سے دل حاصل کرون
یہ کہکر قصد کیا کہ بوسہ لون کہ ملکہ نے شرم سے سر جھکا کر کہا کہ ہمکو بھی خوف معلوم ہوتا ہی یہ بھی کوئی بات ہی کہ بیکار
کو لپٹے جاتے ہو یہ مردار ین مجھکو اکیلا چھوڑ کر نہین معلوم کہان چلی گئین میرا تو دل گھبراتا ہی یہ مردوا لپٹا ہی جاتا ہی اب
جہر رنگ کی طرف متوجہ ہو کے کہا کہ یہ کون سی گفتگو ہی کوئی بھی ایسی تقریر کرتا ہی ارے مجھکو چھوڑ دے میرا دم گھبراتا
ہی میری پسلیان تو نے دبا ڈالین دیکھو مین چلاتی ہون مجھکو یہ باتین نہین بھاتی ہین اگر مین جانتی کہ مین اس عذاب
مین مبتلا ہونگی تو مین کبھی تمکو وہان سے اپنے ساتھ نہ لاتی مین نے تو رحم کھا کر یہ کام کیا اور یہ خیال کیا کہ نہ معلوم
آپ کا مقام یہان سے کتنی دور ہی رات ہو گئی ہی آج کے دن اپنا مہمان کرون اب تو مین دوسرے عذاب مین
مبتلا ہو گئی خداوندا ایسے دل کو غارت کرین کہ جسکو دیکھا رحم آگیا اور اُسکی ہمدردی کرنے کو موجود ہو گئی یہ نہ خیال
کیا کہ یہ غیر مرد ہی کچھ اونچ نیچ پڑے تو کیا ہو مین تو کسی طرف کی نہ رہون اور وہ اپنا کام کر لے جیسا کیا اُسکی سزا
پائی خود کردہ را علاجے نیست اپنے پاؤن مین اپنے ہاتھ سے کلہاڑی ماری خیر جو ہوا سو ہوا آپ کی کوئی خطا نہین
لے ذرا میرے پاس سے الگ ہٹ کر بیٹھو یہ جو اُسنے کہا جہر رنگ کے دل کو جیسے کسی نے بیچین کر دیا اور بیقرار ہو گیا

ابتو یہ حالت ہوگئی کہ آنکھون مین پردے پڑگئے اور اسقدر بیقرار ہوا کہ سرد آہین بھرنے لگا اور خوب دبوچنے لگا اور
مزے کسی چیز کو ہاتھ مین لیکر اڑانے لگا جب زنے دیکھا کہ یہ اب خوب مست ہوگیا ہی اب میرے افسون نے خوب
اثر کرلیا ہی اسنے کہا کہ مین تمھارے مطلب کو سمجھ گئی گو بہت مشکل امر ہی اور مجھکو خوف بھی معلوم ہوتا ہی مگر مجھکو تمھاری خاطر
ہر طرح منظور ہی کیونکہ تم ہمارے مہمان ہو اور تم کسقدر بے لطف ہو کہ جس چیز کا لطف ہی اُسی سے کچھ غرض نہین تھوڑی
شراب خود نوش کرو اور تھوڑی شراب مجھے پلاؤ تو مزہ ملے یہ جو اُسنے کہا چترنگ نے شیشہ اُٹھاکر جام لبریز کیا
اور ملکہ کو دیا وہ پی گئی اس سے اسکا مطلب یہ تھا کہ یہ اور مست ہوجائے چونکہ یہ بھی تو اب مست ہو چلی ہی اُسکے گلے
لگانے سے اور دست ہوس کے دراز کرنے سے اسکا یہ مطلب ہوا کہ جب یہ شراب پیئیگا تو مجھکو بھی دیگا مین بھی
مست ہونگی اور ایسی حالت مین خوب مزا ملیگا بس اس سبب سے زنے شراب کی ترغیب دی چترنگ جب اُسکو
جام دے چکا پھر آپ پیا اُسکے بعد اُسکو پھر دیا پھر خود پیا اسی طور سے کوئی چار جامون کی نوبت آئی ابتو دونون خوب
مست ہوے کہ اُسی حالت مستی مین چترنگ نے قصد کیا کہ اسکے روے زیبا کا بوسہ لون کہ ایسی بوے بد آئی کہ
اسکی ساری مستی فوراً جاتی رہی دماغ پریشان ہوگیا یہ الگ ہٹ کر بیٹھا بعد تھوڑی دیر کے پھر طبیعت نے نہ مانا
پھر اختلاط کرنے لگا اب کی مرتبہ جو منھ بوسہ لینے کو اسکے منھ کے قریب پہونچاتا ہی تو پھر وہی بوے بد آئی کہ اُس سے
زیادہ بدتر حالت ہوئی بلکہ کچھ متلی بھی ہونے لگی ابتو یہ بہت دور جاکر اُس سے بیٹھا اور خیال کرنے لگا کہ صورت تو
یہ کہ جسکو دیکھکر میری یہ حالت ہوئی کہ جان جانے لگی مگر منھ کاہیکو ہی سنڈاس ہی یا کسی مکان کا بدررو ہی کہ جب
منھ کے برابر منھ گیا ایسی بوے بد آئی کہ طبیعت پریشان ہوگئی ساری شیخی کرکری ہوگئی اُسنے جو یہ حالت دیکھی کہ یہ
دو مرتبہ قصد کرکے آیا اور جو تو نے تدبیر کی تھی وہ پوری ہوئی کہ خوب مست ہوا مگر بغیر مطلب حاصل کیے یہ یون
خوف کرتا ہی صرف بوسہ لینے کو منھ بڑھایا اور بوسہ تک نہ لیا اور ہٹ گیا اسکا کیا سبب ہی سواے اس امر کے
کہ ابھی یہ بچہ ہی اور کوئی بات نہین کی ہی دوسرا سبب نہین معلوم ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ ڈرتا ہی یہ خیال کرکے کہا
کہ کیون کیا ہوا آیا تو وہ ذرہ ذرہ زوری یا بے سپہ نگی کوئی نقص ہی یا خوف معلوم ہوتا ہی یہ سنکر چترنگ نے کہا کہ
کیا بیان کرون دل تو بہت بیقرار ہی اور نہایت بیتاب ہی مگر ایک امر ایسا ہوا ہی کہ جو میرے خیال مین نہین آتا ہی
وہی امر مانع ہوتا ہی اور میری حالت کو کم کردیتا ہی مین نہایت متعجب ہون کہ یہ کیا سبب ہی اُسنے کہا کہ بیان تو کرو کہ
وہ کیا سبب ہی یہ سنکر چترنگ نے کہا کہ جب مین بوسے کے قصد سے منھ تمھارے منھ کے برابر لاتا ہون ایسی
بو تمھارے منھ سے آتی ہی کہ طبیعت پریشان ہوجاتی ہی پھر وہ حالت باقی نہین رہتی ہی کہ مین کوئی اور قصد
کرون یہ کیا امر ہی میری سمجھ مین نہین آتا ہی کچھ بیان تو کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی اور یہ بوے بد منھ سے کیسی آتی ہی
کہ طبیعت گھبراتی ہی اُسنے کہا کہ ارے نادان سواے اس بات کے کوئی اور تو بات نہین ہی مین تو ڈری تھی کہ
تو اس قابل نہین ہی ناظرین یہ نہ خیال کرین کہ عورت ہوکر ایسے کلام کرے یہ فرقہ ہی ایسا ہی بہت سے مقامون
پر اور بہت سی جگہون مین تحریر ہوچکا ہی کہ اس سے زیادہ حرکتین اس قسم کی عورتون نے کی ہین کہ جو
بالکل شرم وحیا کے خلاف ہین اور یہ تو کوئی بات نہین ہی اب ناظرین والاتمکین اور سامعان ذیشان کو معلوم
ہو کہ وہ اپنا حال بیان کرتی ہی یہ کہکر کہا کہ ارے مجھ مین اس عیب کے سوا اور کوئی عیب نہین ہی کیونکہ مین
خوبصورت ہون اور ابھی جوان ہون کوئی تین سو برس کا سن ہوگا ابھی میری شادی نہین ہوئی ہی مین مرد کی
صورت سے اچھے طور سے واقف نہین ہون ہان اسکی تو قسم نہین کھاتی ہون کہ مین نے کسی مرد کو دیکھا نہین
مگر شادی نہین کی ابھی ناکتخدا ہون تو ایسی حالت مین یہ کوئی عیب نہین ہی اپنے دل پر جبر کرکے میری طرف سے
منھ پھیر کر اپنا کام کر اگر میرے کہنے پر عمل کریگا تو یاد رکھ کہ تمام عالم مین تیری حکومت کرادونگی سب تیری

اطاعت کرینگے تیری فرمانبرداری کا دم بھرینگے جو تیرا خیال ہی اُسکے موافق تیرا کام کردونگی تو اپنے کو خدا کہلانا چاہتا
ہی تو ایسا کردونگی کہ سب تیری خدائی کو قبول کرینگے اور تمام عالم تجھکو سجدہ کریگا میرے اسوقت کے کہنے کا تجھکو
اُسوقت لطف ملیگا جب تو اسکا مزا اُٹھائیگا ارے صاف سن لے مین ساحرہ ہون میرا نام قتال جادو ہی ارے
مین تجھسے ایک بات دریافت کرتی ہون اُسوقت نفرت نہوئی کہ جب ایسی بو سے پیدا ہوے اور اسی بو کا دودھ
پیا وہ مثل ہوئی گڑ کھاؤن گلگلون سے پرہیز ارے تیرا تو گوشت پوست اسی بو کا بنا ہوا ہی تیری مان کون ہی
وہ بھی تو ساحرہ ہی اور اُسپر یہ لطف ہی کہ بدصورت ہی اور نوسو برس کی عمر ہی وہ اپنے کو سحر سے جوان بنائے
رہتی ہی ورنہ اُسکی عمر بہت بڑی ہی اب اصل حقیقت سے آگاہ ہو کہ مین کون ہون اور تیری مان کون ہی سن جبکہ
حمزہ اول تیرے دادا کے تعاقب مین زبرجد نگار مین پہونچے اور حمزہ وغیرہ دمامہ جادو کے سحر مین مبتلا
ہوکر زبرجد نگار کو سجدہ کرنے لگے تو حمزہ اول کہ جسکے فرزند یعنے امیر ثانی نے تیرے باپ کو طلسم آئینہ مین
قتل کیا ہی وہ حمزہ چاہ الماس مین براے قتل دمامہ جادو گیا تھا اور اُسنے تمام چاہ الماس کو ساحرون سے
پاک کیا تھا اُس زمانے مین مین بھی اور تیری مان بھی بچہ تو نہین تھی مگر جوان تھی اور کچھ سحر نہین جانتی تھی صرف
دو ایک منتر یاد تھے اب یہ سن کہ مین اور وہ کون ہون بو تیمار جادو دمامہ جادو کی ایک بہن تھی اُسکی
ایک لڑکی سمار جادو تھی اُسکی دو لڑکیان تھی ایک کا نام ناکام جادو تیری نانی اور ایک خود کام جادو
میری مان چونکہ یہ دونون بہنین جوان تھین یہ تو اپنی مان کے ساتھ لڑکر ماری گئین ہم دونون اُس زمانے مین
کچھ نہین جانتے تھے میری مان اور تیری نانی ہم دونون کو چاہ بابل مین براے تعلیم سحر چھوڑ آئی تھین گو کہ خود
بہت بڑی زبردست ساحرہ تھین مگر اُنکو مہلت نہ تھی کہ ہمکو تعلیم سحر کرتین بدین سبب ہم دونون بچ گئے جب
ہمکو بربادی چاہ الماس کی خبر ہوئی ہم بہت پریشان ہوے مگر کیا ہوتا ہی اب یہ فکر ہوئی کہ کسی صورت سے سحر
مین کمال پیدا کرو اور اہل اسلام سے مقابلہ کرکے اپنی اپنی مان کا عوض لو جب سحر مین کمال ہوا تو اُس مقام پر
سے چاہ الماس مین آئے یہان تمام چاہ الماس کو ویران پایا جا بجا اہل اسلام کا زمانہ دیکھا اُنکے نام کا سکہ
خطبہ جاری تھا ہم کو اور رنج ہوا ہم وہان سے اور طرف کو چلے جہان جاتے ہین سواے اہل اسلام کے اور
کوئی نظر نہین آتا ہی ابھی تک دونون ہمراہ ہین جب یہ حالت دیکھی تو خیال کیا اور باہم صلاح کی اب اہل اسلام
سے سربر ہونا غیر ممکن ہی کیونکہ اُنکے مذہب کو بڑی ترقی ہو گئی ہی اور ہمنے یہ بھی سنا کہ لقا قتل ہوے طلسم
ہوشربا جو بہت بڑا طلسم تھا جہان بڑے بڑے ساحر رہتے تھے مسلمانون نے فتح کرلیا طلسم نور افشان بھی اُنکا
قبضہ ہوا اب اُنھون نے بڑی ترقی کی ہی اُنسے لڑکر اپنی جان دینا ہی اور دوسرے حمزہ اول جسنے چاہ الماس
کو بربار کیا اور وہ اپنے معبدگاہ کو چلا گیا اور امیر ثانی اپنے فرزند کو صاحبقران کر گیا اب وہ مقابلہ کرتا پھرتا
ہی اُسکا کوئی جادوگر کچھ نہین کرسکتا ہی بدین سبب ہم دونون نے اپنے قصد کو فسخ کیا اور اُسی دن سے
بخوف اہل اسلام ہم دونون نے الگ الگ رہنا قبول کیا ایک ایک باغ بنایا اُسکو چشم مردم سے پوشیدہ
کیا اُسمین رہنے لگے چونکہ جب میری مان نے انتقال کیا میرا کمسن تھا اس سبب سے میری شادی نہین
ہوئی نہ پھر مین نے شادی کی نہ تیری مان کی شادی ہوئی تھی مگر اُسنے تو اپنی شادی زہرو ثانی کے ساتھ
ایک مدت کے بعد کرلی کیونکہ وہ تو اُسپر عاشق ہوئی تھی کہ جس سے تو پیدا ہوا تو ضرور خداوند زہرد کا لڑکا
ہی وہ تو زہرد کے پاس رہنے لگی کوئی دوسرا برس تھا شادی کو کہ زہرد کو بھی مسلمانون نے قتل کیا لشکر تباہ
ہوا یہ بھاگی یہ اپنے باغ مین تو آئی نہین اور ایک باغ اپنے رہنے کے واسطے بنایا اُسمین رہنے لگی تو پیٹ
مین تھا چونکہ تیری مان بہت شوقین مزاج تھی بغیر مرد کے اُسکو قرار نہین تھا اُسنے کسی ترکیب سے شدادشاہ

گو پھانسا اور اُسکے ساتھ عقد کیا تو اُسی زمانے مین پیدا ہوا اور اب تیرا سن کوئی تیرہ برس کا ہوگا جب تو پیدا ہوا تھا اور ایک
دن تیرے انا جبکہ تجھکو صحن مین لیے ہوے کھڑی تھی مین اُدھر کسی ضرورت سے جاتی تھی تجھپر جو نگاہ پڑی عاشق ہوگئی
گو مین جانتی تھی کہ تو میری بہن کا فرزند ہی مگر دل کو کیا کرون کوئی قابو کی چیز ہی اسپر کسیکا کچھ زور نہین ہی اس سے سب
عاجز ہین اب اُسدن سے یہ فکر تھی کہ کسی صورت سے مین تیرے اوپر قابض ہون مگر بس نہ چلتا تھا یہانتک نوبت
پہونچی کہ تو جوان ہوا اور تمام باتون کے قابل ہوا اور خوب فنون سپہ گری و علم وغیرہ سے ماہر ہوا اب مجھکو یہ فکر ہوئی
کہ کسی طور سے مین تجھکو اپنے باغ مین لاؤن تو جو شکار کو نکلا مجھکو خبر ہوئی کہ تم شکار کو آئے ہو مین بیقرار ہوگئی فوراً
اپنے باغ سے سحر کرکے چلی اور اُس مقام پر پہونچی جہان تم اپنے رفیقون کے ہمراہ بیٹھے ہوے تھے ہنس بول رہے
تھے کہ مین ہرن بنکر تمھارے روبرو آئی اور تمکو لگا کر یہان لائی اصل واقعہ تو یہ ہی جو کہ مین نے بیان کیا اب لازم
ہی کہ میری آرزو کو پورا کرو جو کہ ایک مدت سے میرے دل مین ہی اگر تو میری حسرت پوری کریگا تو مین وہ کام کرونگی
کہ تو بھی خوش ہوگا اور وہ امر یہ ہی کہ جو تو اپنے دل مین خیال کرتا ہی اور ہر مرتبہ کہتا ہی کہ مین خداوند ہون تو ضرور
تجھکو خداوند بنا دونگی وہ تدبیر کرونگی کہ سب تجھکو اپنا خداوند تصور کرینگے اور تیری خدائی ایک عالم مین پھیل جائیگی مین
ایک خبر اور تجھکو دیتی ہون وہ یہ ہی کہ مجھکو سحر کے ذریعے سے دریافت ہوا ہی کہ ارژنگ کوئی شخص ہی اور وہ بھی
زمرد ثانی کا بیٹا ہی اور تمھارا بھائی ہی اُسنے دعوی خدائی کیا ہی اُسکے ہمراہ اسلم بن تورج و دیلم بن
تورج و سختگان بن بختگان ہین اور آٹھ نو لاکھ کا لشکر بھی جمع کیا ہی ایک عالم اُسکی خدائی کا قائل ہوا ہی اور
اُسنے دام مکر پھیلا رکھا ہی لوگ اُسکو سجدہ کرتے ہین میرے نزدیک وہ قابل خدائی نہین ہی مگر کیا کیا جائے
کہ کوئی اور خدا نہ تھا کہ جسکی لوگ پرستش کرتے بس لوگون نے اُسکی خدائی کو قبول کرلیا اور اُسنے لشکرکشی کرکے
ایک ملک اہل اسلام کا اپنے قبضہ مین کرلیا ہی کہ جسکا نام خاور ہی اور اب اُسکے پاس بہت بڑا لشکر ہی اسکا قصد ہی کہ
اہل اسلام پر لشکرکشی کرے یہ ایک نئی خبر ہی بس تجھکو لازم ہی کہ تو میرے کہنے کو قبول کر اور میرے دل کو
خوش کرتا کہ اُسکے عوض مین تیری خدائی کو ترقی دون اور یہ مشہور کردون کہ ارژنگ نے غلط دعوی کیا ہی اور
ارژنگ نے بالکل مکر و دغا کی ہی کہ اپنے کو خدا کہلوایا ہی یہ خداوند ہین کہ جسکا نام چترنگ بن زمرد ہی اور یہی خدا
ٹھیک ہی اور سب نے غلطی کے سبب سے ارژنگ کو خداوند سمجھا ہی اور وہ لائق خدائی کے نہین ہی چترنگ
کو حق خدائی بھی پہونچتا ہی اور وہ تجھکو کرشمہ بتا دونگی کہ جس سے سب کو تیری خدائی کا یقین ہو جائے اور وہ
تدبیرین کرون کہ ہر شہر کے لوگ تجھکو سجدہ کرنے لگین چترنگ نے کہا کہ مین سحر کی مدد سے خدائی نہین کرنا
چاہتا ہون بلکہ اپنے قوت بازو کے زور سے خدائی کرونگا اُس ساحرہ نے کہ جسکا نام شمود جادو تھا کہا کہ او
نادان یہ جتنے خدا گذرے کیا لقا کیا زمرد کیا فرعون کیا زبرجد شاہ یہ سب سحر کے سبب سے خدائی
کرتے تھے اور ارژنگ کے لشکر مین بھی اسلم بن تورج ساحر زبردست موجود ہی کوئی نقصان کی بات نہین ہی
یہ جو اُسنے کہا تو اسکو بھی ہوس ہوئی اور کہنے لگا کہ اگر تم اس بات کی قسم کھاؤ کہ مین تیرے کارخانہ خدائی کو درست
کردونگی اور تیری خدائی کو رواج دونگی تو جو تم کہوگی مین قبول کرونگا اور تمکو خوش کردونگا اُسنے کہا کہ تم بھی اسکی قسم
کھاؤ کہ جو تم کہوگی مین اُسکو قبول کرونگا کبھی تمھارے حکم سے سرتابی نہ کرونگا اور تمھارے کہنے کے خلاف
نہ کرونگا ہمیشہ تمھارے کہنے پر عمل کرونگا تو مین بھی قسم کھاتی ہون پس چترنگ نے یہ سنکے اُسی وقت قسم
کھائی اُسکے بعد شمود جادو نے بھی قسم کھائی باہم دونون مین عہد و پیمان ہوے بعد اسکے اب پھر چترنگ اُسکے
قریب آکر بیٹھا اور اختلاط کرنے لگا مگر ہر مرتبہ یہ کہتا جاتا ہی کہ دیکھو ملکہ اپنے اقرار کے خلاف نہ کرنا یہ سنکر وہ کہتی
ہی کہ مجھسے کبھی خلاف ورزی نہوگی مگر تم اپنی عہد شکنی کا خیال رکھنا اور مین تو ہر طرح سے تیری خدائی کو ترقی دونگی

پس یہ اُس سے سنکر بہت خوش ہوا اسنے خوب اختلاط کیا خوب بوسے لیے اب تو کچھ بوسے بد کا بھی خیال نہ کیا خوب خوب لپٹا اور خوب پیار کیا جب خوب مست ہو گیا اُسکو اُٹھا کر مسہری پر لایا وہ لاکھ تڑپی پھڑکی مگر کچھ چھوڑا خوب اپنا اُسکا منھ کالا کیا خوب اُسکو راضی کیا وہ بہت خوش ہوئی اُٹھکر بلائین لینے لگی کہان تک بیان کیا جائے وہ رات اسی شغل مین بسر ہوئی جب سحر ہوئی تو اُسنے چترنگ سے کہا کہ تم ایک تدبیر کرو کہ مین تمکو تمھارے لشکر مین پہونچا ئے دیتی ہون کیونکہ وہ لوگ بہت پریشان ہین تم آج اُسی مقام پر قیام کرنا اگر لوگ دریافت کرین تو کہنا کہ مجھکو ایک قصبے مین رات ہو گئی مگر وہ ہرن ہاتھ نہ آیا مین نے اُسی قصبہ مین شب بسر کی بوقت سحر ادھر کو روانہ ہوا اور تمسے آکر ملا وہ لوگ یقین کر لینگے دن بھر تو راحت سے لشکر مین رہنا رات کو مین آکر تمکو اس باغ مین لے آؤنگی رات بھر یہان عیش کرنا بوقت سحر مین تمکو پھر تمھارے لشکر مین پہونچا دونگی جب بیدار ہونا اور سب لوگ جمع ہون تو کہنا کہ رات کو خداوند میرے خواب مین تشریف لائے تھے اُنکے ہمراہ میرے پدر بزرگوار یعنی زمرد ثانی بھی تھے جنکا مین فرزند ہون اور وہ خداوند تھے تو مجھسے خداوند لقا و خداوند زمرد ثانی نے فرمایا کہ ہم تمکو کل فرشتہ قدرت روانہ کر کے آسمان پر طلب کرینگے اور جو کچھ تمکو علم خدائی تعلیم کرنا ہی تمکو تعلیم کرینگے اور اپنا خامہ خدائی تمکو دینگے کیونکہ آجکل دنیا مین کوئی خدا نہین ہی اور کارخانہ خدائی ابتر پڑا ہی اور ایک شخص نے جھوٹا دعوی خدائی کا کیا ہی زمرد کا فرزند بنکے پس مین تمکو اُسکے نام سے بھی آگاہ کرونگا اور کلید کارخانہ خدائی بھی تمکو دونگا کہ تم تمام عالم کو اپنے خدا ہونے سے آگاہ کرو اور اسکو اس دعوی باطل کی سزا دو یہ خواب کا بیان تم اپنے اہل لشکر اور رفیقون سے کہنا کہ اگر مین بالا آسمان چلا جاؤن تو تم لوگ یہان سے شہر کو چلے جانا مین وہان سے ہو کر شہر ہی مین آؤنگا اور شداد شاہ و دیگر لوگون سے یہ خواب اور میرا جانا آسمان پر بیان کرنا تا کہ اُنکو بھی معلوم ہو گو کہ وہ لوگ تمھارے اس کہنے کو باور نہ کرینگے مگر اُسوقت جب تم اُنکے روبرو بالا ے آسمان جاؤ گے لیئے تم سوار ہو کر براے شکار روانہ ہونا مین سحر سے تمکو اُٹھا لاؤنگی اور دس دن یہان رکھکر جو جو کام مجھکو کرنا ہین درست کرونگی اور جو جو امر تمکو تعلیم کرنا ہین تعلیم کرونگی پھر دیکھنا کہ کیسی تمھاری خدائی کو ترقی ہوتی ہی کہ کسی کی خدائی کو نہوئی ہو گی اور کسقدر لوگ تمھارے معتقد ہونگے کہ ایسے کسی اور خداوند کے معتقد نہوے ہونگے اور خداوندان گزشتہ سے تمھاری خدائی کا روز بہت بڑھ جائیگا اور ارژنگ کی خدائی بالکل منسوخ ہو جائیگی پھر اہل اسلام سے اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینا اور اُنکو بھی مطیع بنانا اور جو لوگ انکار کرین اُنکو قتل کرنا اور اُنکے ملک و جاگیر وغیرہ چھین لینا مگر یہ مسلمان کو نہایت سخت جان ہوتے ہین جہان کہین گرفتار ہوئے یا مبتلاے سحر ہوے انکی مدد کے واسطے عجیب عجیب طرح کے سامان مہیا ہو جاتے ہین اور یہ لوگ رہا ہو جاتے ہین تو انکی فطرت سے تم اپنے کو بچانا اور خوب ہوشیاری سے کام کرنا یہ باتین سنکے چترنگ نے کہا کہ تدبیر تو خوب نکالی ہی کیا کہنا ہین موافق تمھارے کہنے کے کرونگا سر مو فرق نہوگا جو تدبیر تم بتاؤگی اُسی کے مطابق عمل کرونگا یہ کہکر اُسکو خوب پیار کیا اور اُسکے عوض مین اسکا دل خوش کر دیا بعد ان باتون کے وہ اسکو لیکر سحر سے اُڑکر ایک صحرا مین آئی اور اسکا مرکب بھی لائی اور کہا کہ اب تم اپنے لشکر کی طرف جاؤ مین باغ کو جاتی ہون یہ سنکے چترنگ نے اُسکو خوب گلے سے لگایا پیار کر کے کہا کہ جاؤ مگر رات کو ضرور لے جانا مین تمھاری جدائی کی تاب نہین لا سکتا ہون اُس نے کہا کہ تم گھبراؤ نہین مین ضرور آکر لیجاؤنگی مجھے کب صبر آئیگا یہ کہکر وہ تو اپنے باغ کو چلی گئی یہ طرف لشکر کے مرکب پر سوار ہو کر چلا اسکو تو ابھی راہ مین رکھا جاتا ہی

اب کچھ حال چترنگ کے رفیقون اور لشکر کا تحریر ہوتا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ جب چترنگ اُس ہرن کے تعاقب مین گیا اور تھوڑی دور تک اُسکے رفیق بھی گئے

جب انکے مرکب نہ چل سکے اور وہ رہ گئے اور یہ نکلا چلا گیا اُسکا تو حال روبروے ناظرین بیان ہو چکا اب ان لوگون کا حال سماعت فرمائیے کہ تھوڑے عرصہ تک تو یہ اُسی صحرا مین اسکے منتظر کھڑے رہے کہ اب واپس آئے اور اب واپس آئے جب نہ واپس آیا تو اُنھون نے خیال کیا کہ قیام گاہ پر چلو شاہزادہ بھی قیام گاہ پر واپس ہوکر ضرور آئیگا یہ سوچکر سب پلٹے اُس مقام پر آئے جہان ہرن پڑے ہوے تھے اُنکو وہان سے لیکر طرف قیام گاہ کے روانہ ہوے اور راہ طے کرکے یہ لوگ قیام گاہ پر آئے انکو رات ہوگئی تھی اور لوگون اور اہل لشکر نے دریافت کیا کہ شاہزادے صاحب کہان ہین اُن لوگون نے کہا کہ وہ ایک آہو کے تعاقب مین گئے تھے ابھی تک واپس نہین آئے ہم نے بہت انتظار کیا اور تلاش بھی کیا کہین نشان تک نہ ملا آخر عاجز ہوکر اسطرف چلے آئے کہ شاید لشکر مین تشریف لیگئے ہون چلکر دیکھنا چاہیے کیا یہان تشریف نہین لائے انھون نے کہا کہ یہان تو نہین تشریف لائے نہین معلوم کدھر نکل گئے ہین اب تو رات ہی سحر ہولے تو تلاش کرین یہ کہکر ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا مگر وہ رات اسی فکر مین بسر کی اور جاگ کر سحر کی کہ نہ معلوم شاہزادہ کدھر نکلگیا کہ صبح طالع ہوئی ہر ایک اُٹھکر اپنے اپنے مقام سے بارگاہ مین آیا اور باہم مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے کہ شاہزادہ تو رات کو بھی نہ آیا اب اسوقت ضرور تلاش کرنا چاہیے اور ہر سمت سوار روانہ کرنا چاہیے کہ وہ تلاش کرین اور ہم لوگون کو بھی تلاش کرنیکے لیے جانا چاہیے یہ صلاح کرکے اُسی وقت چند سوارون کو بلا کر کہا کہ جاؤ اور شاہزادے کو تلاش کرو وہ سوار یہ حکم سنکر اپنے بستر پر آئے اور لباس پہنکر مرکبون پر سوار ہوکر چلنے کے قصد سے کھڑے ہوے تھے اُدھر وہ لوگ بھی اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر چلے تھے اور رائین قایم ہورہی تھین کہ کوئی مغرب کی جانب ڈھونڈھنے کو جائے اور کوئی مشرق کی سمت روانہ ہوا اور چند سوار تو جنوب کی طرف قریات اور دیہات مین تلاش کرین اور چند سوار جانب شمال براے تلاش شہزادہ جائین ہر چہار سمت تلاش کرین یقین ہی کہ بہت جلد پتہ ملجائے اور کل لشکر جو ہمراہی مین ہو اُنسے کہدیا ہی کہ سب تیار رہین کہ جسوقت کوئی سوار خبر بد سنالے فوراً فوج براے مدد جائے کیونکہ آج کل مسلمانون کا نہایت زور ہو رہا ہی اس وجہ سے خوف معلوم ہوتا ہی کہ ایسا نہوا ہو کہ کسی مقام پر کسی بلا مین مبتلا ہوگیا ہو تو بڑی مشکل کی بات ہی یہ کہ سنکر سب نے قصد کیا کہ ایک ایک سمت کو روانہ ہون سب نے مرکبون کی باگ لی کہ دیکھا سامنے شہزادہ مرکب اُڑاے چلا آتا ہی یہ سب کے سب دیکھکر اور مرکبون کو بڑھاکر **چتر نگ** کے قریب آئے اور عرض کیا کہ حضور کہان تھے ہمکو تمام رات جاگتے اور تشویش مین بسر ہوئی اب ہم لوگ براے تلاش حضور چلے تھے اور یہ سوار بھی جاتے تھے **چتر نگ** نے کہا کہ بارگاہ مین چلو تو بیان کرون کہ کہان رات بسر ہوئی یہ سنکے وہ سب کے سب اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے سوار اپنے اپنے مقام پر آئے کمرین کھولین یہان بارگاہ مین آکر **چتر نگ** اپنی کرسی پر بیٹھا تمام رفیق اسکے گرد بیٹھ بیٹھے کمر **یگ** اُسکا عیار بھی اُسکے آنے کی خبر سنکے بارگاہ مین آیا کیونکہ اُسکا قصد بھی براے تلاش جانیکا تھا جب سب بیٹھ چکے اُسوقت **چتر نگ** نے وہی فقرہ جوکہ اُس ساحرہ نے بتایا تھا کہ مین آہو کے تعاقب مین بہت دور نکلگیا اور وہ آہو قریب ایک قصبہ کے جاکر گم ہوگیا چونکہ رات ہوگئی تھی بدین سبب مین اُسی قصبہ مین رہ گیا بوقت سحر ادھر کو روانہ ہوا تم سے آکر ملا سب کے سب یہ کیفیت سنکے خوش ہوے اور کچھ صدقہ وغیرہ شاہزادے کے اوپر سے اُتارا **اگریگ** نے کہا کہ اب مکان کو تشریف لے چلیے کیونکہ آپ اطلاع کیے بغیر چلے آئے تھے سب پریشان ہونگے **چتر نگ** نے کہا کہ کل سے روزہ اور شکار کرلین پرسون چلینگے آج تو کل کے تھکے ہوے ہین آج استراحت کرکے کل شکار کھیلین گے پرسون ضرور چلینگے یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا کیونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا اور **چتر نگ** بھی تو رات بھر کا جاگا ہوا ہی اسکے رفیقون کو بھی رات جاگتے جاگتے بسر ہوئی

تھی معجون پینے ساتھ چترنگ کے خاصہ تناول کیا اور اپنے اپنے مقام پر براے آرام چلے گئے اور جا کر سو
رہے اور چترنگ بھی اپنی خوابگاہ مین جا کر سو رہا دن بھر سویا کیا قریب شام اُٹھا منھ ہاتھ دھو کر بیرون بارگاہ آکر
بیٹھا سب رفیق بھی آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے کوئی پہر رات تک صحرا کی سیر کیا کیا بعد اسکے بارگاہ مین آیا خاصہ
طلب کیا مع رفیقون کے کھانا کھایا اُسکے بعد آرامگاہ مین جا کر سو رہا پہرہ چوکی سب موقوف کر دیا ہر ایک رفیق
بھی اپنی اپنی بارگاہ مین جا کر سو رہا جب دو پہر رات آئی تو ثمود جادو اپنی خواصون کو محفل عیش آراستہ کرنیکا
حکم دیکر اور سحر سے اپنے کو آراستہ کر کے اور تخت سحر پر سوار ہو کر طرف لشکر چترنگ کے چلی اور لشکر مین پہونچکر
دیکھا کہ تمام لشکر مین سناٹا پڑا ہوا ہی سب سو رہے ہین یہ چترنگ کے مقام خوابگاہ کو سحر سے دریافت کر کے اُسکی
خوابگاہ مین آئی اُسکو بھی سوتا پایا اُٹھا کر اپنے تخت پر لٹایا اور لیکر اپنے باغ کو روانہ ہوئی اسنے اتنا دن اور
اسقدر رات اسکے فراق مین تڑپ تڑپ کے بسر کی بس یہ اسکو اپنے باغ مین لیکر آئی یہان سب سامان تو
درست ہی تھا اسنے چترنگ کو مسند پر لا کر لٹایا اور اُسکو ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اُسی باغ مین مسند
پر لیٹا پایا اور ثمود جادو کو سرھانے بیٹھے دیکھا یہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور کہنے لگا کہ تم نے مجھکو ہوشیار بھی نہ کیا اور
وہان سے اُٹھا لائین اُسنے کہا کہ ہوشیار کرنے کی کیا ضرورت تھی وہان نہ ہوشیار کیا یہان تو لا کر ہوشیار کیا یہ
یہ کہکر اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالدیے اُسنے اُسکے بوسے لینا شروع کر دیے خواصین یہ کیفیت دیکھکر ہٹ گئین
خوب تخلیہ مین اختلاط ہوے اُسکے بعد خواصون کو پکارا کیونکہ یہ دونون دن بھر کے چھوٹے ہوے تھے تو
ثمود جادو نے کھانا نہ کھایا تھا خواصین جو آئین تو اسنے خاصہ طلب کیا انھون نے خاصہ حاضر کیا گو کہ چترنگ
کھائے ہوے تھا مگر اسکی خاطر سے پھر کھانے کو بیٹھ گیا اور کھایا بعد کھانا کھانے کے دو ایک جام شراب
کے پیے کچھ دیر گانا سنا اُسکے بعد بارہ دری مین جا کر دونون عیش مین مصروف ہوے اور منھ کالے ہونے لگے
کیونکہ دونون اسی کے طالب تھے یہان تک کہ قریب صبح بھی شغل رہا جب صبح قریب ہوئی ثمود جادو نے کہا کہ اب
مین تمکو تمھارے لشکر مین پہونچائے آتی ہون تم صبح کو سب کے روبرو وہی خواب بیان کرنا اور سوار ہو کر شنکار
کو جانا ہین آکر لیجاؤنگی مگر جب کچھ بلند ہونا تو یہ کہنا یہ کہکر کچھ اُسکو تعلیم کیا کہ وہ وقت پر ظاہر ہوگا یہ سنکر چترنگ نے پھر
اُسکے رخسار کے بوسے لیے اب لطفہ حرام کو بوسے بدھی نہین معلوم ہوتی ہی اب مزے مزے لیے لیتا
ہی جیسا نطفہ ہی ویسا ہی تو ہوگا اسکا باپ نہین جمود جادو کے ہمراہ منھ کالا کیا کرتا تھا وہی اثر بیٹے مین بھی ہی
وہ جو مثل سنی ہو مثل کہ گوہ کا کیڑا گوہ ہی مین جاتا ہی فرزند وہی سعید ہی جو باپ کی پیروی کرے اور باپ
کے قدم پر قدم رکھے ورنہ وہ فرزند نہین ہی جو اسکے خلاف ہو الیسون کا فرزند نہین گو کا پوت نوسادہ ہی بس اختلاط کر کے
وہ اسکو تخت پر سوار کر کے اُسکے لشکر کی طرف چلی راہ مین بھی یہ اپنی حرکت سے باز نہ آیا اُسکو خوش کرتا ہوا
آیا اُسنے لا کر اُسکو اُسکی خوابگاہ مین اُتارا اور آپ رخصت ہو کر طرف اپنے باغ کے چلی گئی یہ مسہری پر
لیٹ کر خواب مرگ مین مبتلا ہو گیا اب راوی بیان کرتا ہی کہ ثمود جادو تو اپنے باغ مین جا کر کچھ دیر سوئی اُسکے بعد
اُٹھا اور سحر کر کے طرف چترنگ کے روانہ ہوئی اور ایک مقام پر صحرا مین آکر ایک درخت سایہ دار کے نیچے
پوشیدہ سحر کر کے اپنے کو کھڑی ہوئی اور چترنگ کا انتظار کرنے لگی کہ وہ آئے تو مین اُسکو لیکر سحر کے ذریعے سے اپنے باغ کو جاؤن یہ تو یہان کھڑی ہوئی ہی
اُدھر کا حال سنیے کہ چترنگ جو بیدار ہوا منھ ہاتھ دھو کر بارگاہ مین آیا سب رفیق حاضر دربار ہوے گر نگ عیار بھی آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا
جب سب لوگ دربار والے آچکے اور قرینے سے اپنے اپنے عہدے پر جلوہ افروز ہو چکے تو چترنگ
نے سبکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مینے آج ایک خواب دیکھا ہی اور وہ نیا خواب ہی مین تم سب کے روبرو بیان
کرتا ہون یہ کہکر وہی جھوٹ خواب سب کے روبرو بیان کیا وہ سب کے سب سنکے اپنے اپنے دلونمین ہنسے

ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ بالکل دماغ خراب ہو گیا ہی کہ جسکی حد نہین ہی بڑی خرابی کی بات ہی کہ یہ تو نئی
نئی باتین کرتے ہین ہم بسبب پاس نمک کے سوائے ہان اور بجا کے کچھ نہین کہ سکتے ہین لو اور سنو کہ خواب مین خداوند
آئے تھے جو بات ہی نئی ہی جو تقریر ہی وہ عمدہ ہی دل مین یہ سما گئی ہی کہ مین خدا ہون بس اب یہ کیونکر دل سے نکلے یہ لوگ
تو باہم یہ اشارے کر رہے تھے کہ چترنگ نے کہا کہ یہ بھی مجھکو خوب معلوم ہی کہ تم لوگ مجھکو جھوٹا اور کاذب جانتے ہو
مگر یہ حال تھوڑی دیر مین تمپر ظاہر ہو جائیگا اُسوقت تمکو یقین آئیگا لہذا تم لوگ بعد میرے آسمان پر جانے کے لشکر کو
لیکر شہر کی طرف چلے جانا اور شداد شاہ اور اہل شہر کو میرے حال سے آگاہ کرنا اور یہان نہ قیام کرنا ورنہ بڑی خرابی
ہوگی یہ کہکر حکم دیا کہ سامان شکار تیار کیا جائے ہم جا کر صید افگنی کرینگے یہ حکم سنکے عیار نے بارگاہ سے باہر نکلکر سامان
شکار کیا چاکرون نے مرکب لا کر در خیمہ پر موجود کیے کہ چترنگ مع رفقا باہر آیا مرکبون پر سب رفقا وغیرہ سوار
ہوے چترنگ مع رفقا کے طرف صحرا کے بقصد شکار چلا جب اُس جنگل مین پہونچا جہان ثمود جادو اسکی منتظر کھڑی
تھی جب ثمود نے دیکھا کہ موافق میرے کہنے کے یہ شکار کو آیا ہی بس اسنے اُسی مقام پر سے سحر کیا کہ ایک برق چمکی
کہ جس برق سے کئی درخت جل گئے اور جو گھاس لگی تھی وہ بھی جلی ایک غبار پیدا ہوا اور تمام صحرا مین تاریکی چھا گئی
اور صدا آئی کہ ای بندگان من مین اپنے فرزند کو بالائے آسمان بذریعہ ایک فرشتہ قدرت کے بلائے لیتا ہون یہ صدا
آکے پھر برق چمکی اور وہ تاریکی اور غبار برطرف ہو گیا سب نے دیکھا کہ ایک پنجہ چترنگ کی کمر مین پڑا اور لیکر بلند ہوا
وہ پنجہ ایسا درخشندہ تھا کہ اُسپر کسی کی نگاہ نہ کام کرتی تھی چترنگ کو لیکر وہ پنجہ طرف آسمان کے چلا اُسوقت چترنگ نے
کچھ بلند ہو کر کہا کہ کیون تم لوگون کو تو میرے کہنے کا یقین نہ تھا تم لوگ مجھکو کاذب جانتے تھے جسوقت سے مین اس
صحرا مین آیا تھا اُسوقت سے میرے دل کو یقین ہو گیا تھا کہ مین خدا ہون اب خدائی میری طرف عود کریگی اسی سبب سے
تو مین ہر چیز کو کہتا تھا کہ یہ میری قدرت سے خلق ہوئی ہے مین اسکا خالق ہون تم لوگ باہم اشارے کر کے ہنستے
تھے اور کہتے تھے کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہی اور جب مین نے بوقت سحر خواب بیان کیا تھا تو اُسوقت بھی تم لوگون نے مجھے
سڑی قرار دیا تھا یہ تمھارے اعتقاد تھے بس اب سجدہ کرو اور توبہ کرو کہ کبھی آپ کے قول کو دروغ نہ خیال کرینگے
بلکہ آپ کو اپنا خدا تصور کرینگے اگر اسکے خلاف کرین تو آپ ہمپر اپنا غضب نازل فرمائین سجدہ کر کے اور سب سامان لیکر
شہر کو جاؤ شداد و کل اہل دربار سے حال بیان کرنا اور اُنکو میری خدائی کی خبر دینا یہ جو چترنگ نے کہا اب تو
سب کو یقین آیا مع گرگ عیار کے سبنے سجدہ کیا اور سب نے توبہ کی اُدھر چترنگ بلند ہو گیا اب جو سب نے
سر اُٹھا کر دیکھا تو اُسکا نشان تک نہ پایا یہی تقریر ثمود نے بوقت سحر اس سے بیان کی تھی بس یہ لوگ اُس مقام
سے باہم یہ تقریر کرتے ہوے پلٹے کہ در اصل ہم جھوٹ تصور کرتے تھے اور ہنستے تھے کہ یہ دیوانے ہو گئے ہین
اور خواب کو بھی دروغ تصور کیا تھا مگر یہ سچا نکلا ہمارے روبرو بالائے آسمان فرشتہ قدرت لے گیا اب شداد
کی بھی بڑی عزت ہوگی اور اُسکا مرتبہ بڑا ہو گا کہ اُسنے خداوند زادے کو پرورش کیا ہی یہی تقریر کرتے ہوے
سب مقام قیام پہ آئے اور اُسی وقت سامان کر دیا کہ یہان سے چلو طرف شہر کے اور سب نے جو دریافت کیا
تو وہی واقعہ جو کہ دیکھا تھا اُسنے بھی وہی سب بیان کر دیا وہ لوگ بہت خوش ہوے اُسی وقت سب خیمہ وغیرہ
اُکھیڑ کر اُونٹون پہ بار کرایا اور بار برداری بھی اُونٹون پر بار کر اسکے طرف شہر کے روانہ ہوے طی منازل و قطع
مراحل کر کے قریب شام داخل شہر ہوے اہل شہر نے ان لوگون سے دریافت کیا کہ شاہزادہ کہان ہی اُنھون نے
سب سے کہدیا کہ کل دربار مین آنا ہم سب حال شاہزادے کا بیان کرینگے عجب واقعہ ہی جو سنیگا وہ حیران ہوگا
جسنے دریافت کیا اُنھون نے یہی بیان کیا وہ لوگ خیال کرنے لگے کہ کل صبح دربار مین ضرور جائینگے یہ لوگ تو اس
فکر مین ہین کہ دیکھنا چاہیے نہین معلوم کیا واقعہ ہوا ہی کہ جو کل کے روز بیان کیا جائیگا ادھر تو یہ سب اس تردد مین ہین

اُدھر وہ سب کے سب اپنے مقام پر آئے لشکر اپنے مقام پر گیا یہ لوگ تو اس انتظار مین ہین کہ صبح ہو لے تو دربار مین
جاکر شداد سے کل حال بیان کرین انکو تو چھوڑیے

اب حال شداد و جمود جادو کا ملاحظہ ہو کہ جب انکو یہ خبر ہوئی کہ چترنگ شکار کو گیا ہی تو اُنکا حال کیا ہوا

راوی نے اس داستان کو اسطرح سے بیان کیا ہی کہ جبکہ شداد کو یہ معلوم ہوا کہ چترنگ شاہ بغیر اجازت ابر بہار کو دیکھکر
برائے شکار مع دس ہزار سوارون کے گیا ہی اسکو بڑا رنج ہوا اور اُسی وقت دربار برخاست کیا کیونکہ دربار مین تھا اور
قاعدہ یہ تھا کہ چترنگ بھی ہر روز حاضر دربار ہوا کرتا تھا برابر تخت کے کرسی پر بیٹھتا تھا جب اُسروز چترنگ نہین آیا تو
شداد شاہ نے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ آج چترنگ دربار مین نہین آئے معلوم ہوا کہ برائے شکار گئے ہین اسکو
رنج ہوا تھا اور اُسی وقت دربار برخاست کرکے محل مین گیا تھا جمود جادو اپنی زوجہ کو طلب کرکے کہا کہ کچھ آپ کو خبر بھی ہی کہ آپکے
فرزند نے کیا حرکت کی ہی کہ ہمسے بغیر اطلاع کیے ہوے شکار کو چلے گئے کیا تمسے اجازت لیکر گئے ہین جمود جادو
نے کہا کہ مجھکو تو خبر بھی نہین ہی کہ وہ کب گئے ہین کچھ لشکر بھی ہمراہ گیا ہی یا نہین شداد نے کہا کہ ہان دس ہزار کا لشکر
ہماری سپاہ سے ہمراہ گیا ہی اُسنے کہا کہ مجھکو یہ خوف ہی کہ وہ کہین اہل اسلام سے مقابلے کو نہ چلا جائے کیونکہ جب سے
اُسنے یہ سنا ہی کہ زمرد ثانی میرے باپ کو اہل اسلام نے قتل کیا اُسکو اُسدن سے اُنکے مقابلے کی ہوس ہی ہر مرتبہ
یہ کہتا ہی کہ مین مسلمانون سے ضرور مقابلہ کرونگا اور عوض خون کا لونگا بس میرے نزدیک وہ ضرور اہل اسلام کے
مقابلے کو چلا گیا یہ صرف بہانہ ہی شکار کا کہ شکار کو گیا ہی کیونکہ اپنے لوگون سے کہ گیا ہوگا کہ جو کوئی دریافت کرے
تو کہدینا کہ شکار کو گئے ہین اگر ایسا کیا تو بہت بُرا کیا کیونکہ دس ہزار سے کیا مقابلہ کریگا اہل اسلام کا لشکر کثیر ہی
اُن مین ایک ایک کے ہمراہ لاکھون کی جمیعت ہی یہ کثرت ہی کہ جہان وہ لشکر اُترتا ہی اُس صحرا کے قرب و جوار
کے قصبہ وغیرہ خالی ہو جاتے ہین غلہ کی قلت ہوتی ہی یہ دس ہزار کیا معلوم ہو سکینگے شداد نے یہ سُنکے کہا کہ اگر
وہ مجھسے ذکر کرتے کہ میرا یہ قصد ہی تو مین خود اُنکے ہمراہ جاتا گلزار شاہ کو طلب کرتا وہ بغیر کہے سُنے چلے گئے
ہمکو اطلاع بھی نہین کی ہم مجبور ہین مگر اب سوار روانہ کرتا ہون کہ اُنکو تلاش کرکے لائین یہ معلوم ہو کہ کس مقام پر جاکر
یہان سے فروکش ہوے ہین جمود جادو نے کہا کہ تم کیون تکلیف کرو مین خود دریافت کیے لیتی ہون کہ وہ کہان ہی اگر
شکار کو گیا ہی تو تو خیر ورنہ تم لشکر ابھی ابھی اپنے ہمراہ لیکر جانا گلزار شاہ کو خبر کردینا کہ ہم فلان طرف لشکر لیکر
جاتے ہین تم اپنا کل لشکر لیکر وہان آنا کیونکہ ہمارا قصد اہل اسلام پر لشکر کشی کا ہی وہ ضرور آئیگا تم یہ نامہ روانہ کرکے
اُسکی طرف کو روانہ ہونا شداد شاہ نے کہا کہ پھر دریافت کرو کہ وہ کہان ہین یہ سُنکے جمود جادو نے کچھ پڑھکر اپنی
پشت دست پر دم کیا اور ایک پرچہ کاغذ کا اُٹھا کر اُسپر کچھ لکیرین بنائین اور اُسکو طرف آسمان کے اُڑا دیا کہ وہ
کاغذ نظرون سے غائب ہوگیا یہ بیٹھکر کچھ پڑھنے لگی اور دم کرنے لگی کہ تھوڑی دیر کے بعد شداد نے دیکھا کہ وہ
کاغذ اُڑتا ہوا چلا آتا ہی اور سامنے اُسکے آکر گرا اُسنے اُسکو اُٹھا کر دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ آگاہ ہو کہ فی الواقع چترنگ
برائے شکار گیا ہی کوئی مقام تشویش نہین ہی وہ فلان صحرا مین برائے شکار اُترا ہوا ہی یہ دیکھکر اُسکو اطمینان
ہوا اور وہ کاغذ جمود جادو نے سامنے شداد کے ڈالدیا اور کہا دیکھ لو اُسنے جو دیکھا تو وہی عبارت تحریر پائی
وہ بھی اس کیفیت سے آگاہ ہوکر خاموش ہو رہا اور اپنے مقام پر چلا آیا مگر خیال یہ ہوا کہ یہ لڑکا بڑا چالاک ہی
اسکو کسی کا خوف نہین ہی کہ یہ کسی سے خوف کرتا ہوا سنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ ہم اجازت تو لے لین یہ ایسا خود مختار
ہوگیا ہی یہ تو ایسے ایسے خیال کرنے لگا اب حال سماعت فرمائیے کہ جب کئی دن گذر گئے اور چترنگ شکار سے واپس نہ آیا
تو جمود جادو نے کہا کہ اب تو کئی دن ہوے چترنگ کو شکار کو گئے ہوے اب اُسکی خبر منگانا چاہیے کہ کس خیال مین ہی

اور کہان ہی شداد شاہ نے کہا کہ مین کل سوار روانہ کرونگا یہ سنکر جمہور جادو خاموش ہورہے وہ رات تمام ہوئی صبح کو شداد دربار مین آیا سب اہل دربار جمع ہوے دربار آراستہ ہوا ابھی کوئی حکم دینے نہ پایا تھا وہ لوگ جو ہمراہ چترنگ کے گئے تھے اور جو جب اُسکے حکم کے شہر کو واپس آئے تھے بسبب رات ہو جانے کے اور دربار کے نہونیکے اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے صبح کو اُٹھکر دربار مین آئے اور شداد کو مجرا کیا شداد نے مجرا لیکر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ چترنگ کے رفیق ہین اُنکو اشارہ بیٹھنے کا کیا اس عرصے مین بعض اہل شہر بھی دربار مین آ گئے تھے جنکو چترنگ سے الفت تھی جب وہ بیٹھ چکے تو شداد نے دریافت کیا کہ شاہزادہ کہان ہی اور تم لوگ کیون چلے آئے انکو کہان چھوڑا کیا وہ محل مین گئے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب واقعہ عرض کرتے ہین جو کچھ گذرا ہی یہ کہکر اُنھون نے ابتدا سے کل حال یون عرض کیا کہ ہم ہمراہ شاہزادے کے فلان صحرا مین پہونچے اُنھون نے صحرا کو دیکھکر یہ تقریر کی کہ یہ میری قدرت ہی اور مین خدا ہون مین نے اسکو خلق کیا ہی ہم لوگ سنا کیے چونکہ رات ہو گئی تھی اُسدن اُنھون نے اُسی صحرا مین قیام کیا چونکہ بسبب رات ہو جانے کے شکار نہین کھیلا صبح کو برائے شکار نکلے دو پہر تک بہت سے چرند و پرند شکار کیے دو پہر کو ایک آہو نہایت خوبصورت نظر پڑا اُسکے عقب مین اُسکے گرفتار کرنیکو مرکب جولان کیا وہ آہو جو کڑیان بھرتا ہوا چلا اُسکے تعاقب مین نکل گئے ہم لوگ بھی ہمراہ تھے جہان تک ہمارے مرکبون نے ساتھ دیا ہم لوگ بھی ہمراہ گئے جب ہمارے مرکب نہ چل سکے تو ہم رہ گئے بڑی دیر تک اُنکا انتظار کیا جب وہ واپس نہ آئے تو ہم لوگ قیام گاہ کو چلے آئے یہ خیال تھا کہ وہ بھی وہین تشریف لائینگے رات بھر انتظار کیا وہ تشریف نہین لائے ہم لوگ بہت پریشان ہوے کہ کہان تشریف لیگئے ہین کہ ابھی تک واپس نہین آئے صبح کو اُٹھکر چند سوارون کو حکم دیا کہ تلاش کرو اور ہم لوگ خود بھی تلاش کرنے کو چلے تھے ہنوز کوئی گیا نتھا صرف آمادہ ہوے تھے کہ شاہزادے صاحب تشریف لے آئے معلوم ہوا کہ دن بھر اُس آہو کے تعاقب مین پریشان رہے اور وہ آہو ہاتھ نہ آیا قریب ایک قصبہ کے پہونچکر وہ آہو غائب ہو گیا شاہزادے نے فرمایا کہ وہان اُسوقت رات ہو گئی تھی اور مقام قیام بہت دور تھا مین شب کو اُسی قصبہ مین رہا اسوقت ادھر کو آیا حضور وہ دن تو شاہزادے نے راحت سے بسر کیا شام کو آرام فرمایا صبح کو بیدار ہوکر جب بارگاہ مین تشریف لائے تو ہم سب بھی حاضر ہوے جب ہم سب جمع ہو لیے تو فرمایا کہ مین نے شب کو ایک خواب دیکھا ہی ہمنے عرض کیا کہ کیا خواب ملاحظہ فرمایا ہی وہ خواب بیان فرمایا اُن لوگون نے شداد کے روبرو اُس خواب کی سب کیفیت بیان کی اب تو شداد کے حواس جاتے رہے کہ یہ کیا امر ہی کہ یہ خواب دیکھا اُن لوگون نے شداد سے کہا کہ خداوند ہمکو یقین نہ آیا کیونکہ وہ ابھی بچہ ہین ہمنے جانا کہ یہ تقاضا سے سن ہی کہ اسی خیال مین آرام فرمایا تھا خواب و خیال تو مشہور ہی اسیکا تصور بندھا رہا وہی سامان خواب مین بھی نظر آیا کیونکہ جب سے یہان تشریف لائے ہین یہی فرما رہے ہین کہ مین خدا ہون مین خدا ہون ویسے ہی یہ خواب بھی ہی ہم لوگ خاموش ہو رہے اسکے بعد سامان شکار درست ہونیکا حکم فرمایا سب سامان درست ہوا ہم لوگون کو ہمراہ لیکر برائے شکار روانہ ہوے کوئی لشکر سے ایک میل آئے ہونگے کہ ایک برق چمکی جسنے تمام گھانس جلا دی اور کئی درخت بھی جل گئے ایک غبار پیدا ہوا تمام صحرا مین تاریکی ہو گئی اُسکے بعد صدا آئی کہ مین اپنے فرزند کو لیے جاتا ہون بالائے آسمان تاکہ اسکو علم خداوندی تعلیم کرون تم لوگ پریشان نہونا شہر کو چلے جاؤ اُسکے بعد پھر برق چمکی وہ تاریکی اور غبار برطرف ہو گیا ہمنے دیکھا کہ شاہزادہ ابھی تک اپنے مرکب پر موجود ہی کہ ایک پنجہ خودبخود پیدا ہوا اور شاہزادے کی کمر مین پڑا اور اُنکو مرکب سے لیکر بلند ہوا اب تو ہمارے حواس جاتے رہے پھر جو تقریر کہ چترنگ نے کی تھی وہ اُنھون نے شداد سے بیان کی اور عرض کیا کہ جو جو خیال ہمنے کیے تھے وہ سب شاہزادے نے بیان فرمائے اب تو ہمکو یقین کلی ہوا کہ یہ سب امر سچ ہین اُنھون نے ہمکو سجدہ کا حکم دیا تھا ہمنے سجدہ کیا

اب جو سجدے سے سر اُٹھا کر دیکھا تو شاہزادے کو نہ پایا ہم بموجب ارشاد وہانسے قیام گاہ پر آئے سب کو ہمراہ لیکر
شہر کیطرف چلے کل شب کو آکر پہونچے تھے چونکہ رات تھی ہمنے آکر خبر کرنا مناسب نہ جانا اپنے اپنے مقام پر چلے
گئے اسوقت حاضر دربار ہوے یہ واقعہ گذرا جو کہ ہمنے خدمت عالی مین عرض کیا اب تو کل حاضرین دربار کے
ہوش جاتے رہے ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ کیا قدرت خداوندی ہی کوئی زمانہ خداوند سے خالی رہ نہین سکتا
ہی اگر آپ چولا بدل کر آسمان پر چلے گئے تو دوسرا خدا ہمارے لیے مقرر کیا ہی اب اُنکو علم خداوندی تعلیم کر کے
زمین پر بھیجدینگے اہل دربار تو یہ ذکر کرنے لگے شداد نے اُن لوگون سے کہا کہ گریک کہان ہی اُنھون نے
عرض کیا کہ وہ نہین آئے اُنھونے کہا کہ جب مین سُن لونگا کہ شہزادہ آیا تو مین آؤنگا ورنہ مین اب نہ آؤنگا یہ سنکے
شداد کے ہوش جاتے رہے اُسی وقت بحال خراب و باقلب بیتاب دربار برخاست کیا اور محل مین چلا گیا مگر
حالت یہ ہی کہ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے لبون پر آہ سرد چہرہ زرد اب جو طرف خوابگاہ جمجو جادو کے گیا
اور اُسنے یہ حالت دیکھی کہا کچھ بیان تو کرو کہ کیا ماجرا ہی اور یہ تمھارا کیا حال ہی کیا کچھ میرے بچہ کی خبر آئی کیا
کچھ اُسکے دشمنون پر بلا نازل ہوئی جلد بیان کرو میرے تو دل کی عجیب حالت ہی تمھاری یہ کیفیت دیکھکر میرا
کلیجہ منھ کو چلا آتا ہی شداد اُسکے قریب بیٹھ گیا اور کل حال از ابتدا تا انتہا سب جمجو سے بیان کیا جو کہ چترنگ
کے رفیقون سے سنا تھا یہ سننا تھا کہ جمجو نے ایک چیخ ماری اور سر پیٹنے لگی اور تڑپنے لگی پچھاڑین کھانے لگی
ہاے چترنگ وا ے چترنگ کہکر چلانے لگی اور یہ بین کرنے لگی کہ بیٹا مجھ ماں کو رونے کے لیے چھوڑ
گئے اپنے باپ پاس چلے گئے یہ کیا قیامت کی تمنے یہ ہمپر کیا آفت نازل کی ایسا بھی کوئی کرتا ہی ابھی تو تم
پورے جوان بھی نہونے پائے تھے اب کون خدا پرستون سے زمرد کے خون کا عوض لیگا مین نہ مانون گی
یہ ان لوگون کا فقرہ ہی میرے بچہ پر کوئی اور بلا نازل ہوئی ہی اگر یہ بات ہوتی تو گریک ضرور آتا یہ کیا معنے
کہ گریک نہین آیا اُسی صحرا مین رہا اور یہ کہا کہ جب شاہزادہ آئیگا تو مین بھی آؤنگا اسمین کچھ نہ کچھ بھید ہی یہ بالکل
خلاف عقل ہی جلدی میرے بچہ کی خبر منگاؤ ورنہ مین اپنے کو ہلاک کرون گی کوئی بھی زندہ آجتک آسمان پر گیا
ہی سوا ے مرکے یا چولا بدل کے وہ بھی بمنزلہ مرنے کے ہوتا ہی اچھے زمرد تھے کہ جو میرے بچہ کو یون
لے گئے مین ایسی خدائی سے باز آئی وہ اپنی خدائی کو اپنے پاس رکھین یا اور کسی کو دین اگر میرا بچہ ہوگا تو سب
کچھ ہی ورنہ بیکار ہی ابھی اُسکا سن کیا ہی جو وہ خدائی کریگا یہ تو کسی جہاندیدہ سرد و گرم عالم چشیدہ کا کام ہی اور
دوسرے یہ کب مجھکو گوارا ہی کہ وہ خدائی کرے اور اس خدائی کے سبب سے تمام عالم اُسکا عدو ہو جائے کہ
جیسے اُسکے باپ کے خون کا ہر ایک پیاسا تھا آخر عاجز ہو کر چولا بدلنا ہی پڑا ارے عالم عالم تو خدا پرست
ہو رہا ہی جب وہ لوگ یہ سنینگے کہ زمرد کے لڑکے نے خدائی کا دعوی کیا ہی وہ لشکر کشی کر کے ادھر کو آئینگے جب
لقا ایسا خداوند اُنکا کچھ نہ کر سکا کہ جسکے پاس لشکر بیشمار رہتا ہمیشہ اہل اسلام کے ہاتھ سے عاجز رہا اور بھاگتا پھرا
تو یہ کیا کر سکے گا یہ سارا کام لقا کا تو برباد کیا ہوا ہی کہ ان لوگون کو پیدا کر سکے اور زور و طاقت حد سے زیادہ
دیکے اور انکی موت خلق کرنا بھول گیا وہ لوگ منحرف ہو گئے اب کس مین ایسی قدرت ہی کہ موت خلق کرے
میان لقا سے تو خلق نہو سکی یہ کیا ہین اور زمرد کیا تھے سب عاجز رہے اور عاجز رہینگے تو مین یہ نہین چاہتی
ہون کہ وہ مثل اپنے اسکو بھی تباہ کرین مین اسی سبب سے تو اس گوشے مین آکر بیٹھ رہی کہ اگر یہ لڑکا اُس
ملک مین پیدا ہوگا جہان زمرد کے ماننے والے ہین اور اُسکے لشکر کے لوگ ہین وہ اسکو خدا مشہور کرینگے اور
یہ بھی اُنکے کہنے کو قبول کریگا تو خرابی ہوگی وہی امر میرے لیے یہان بھی ہوا مین ایسی خدائی کو بالوش پر مارتی
ہون کہ جسکے سبب سے میرے بچہ کی جان پر بنے یہ کہکر چیخین مار کے رونے لگی اشکون سے منھ دھونے لگی

اپنی جان کھونے لگی شداد کے بھی ہوش اُڑ گئے تمام اہل محل جمع ہو گئے ہر ایک جمود کو سمجھانے لگا اور کہنے لگا کہ
اس رونے سے کیا ہوگا اب تو جو ہونا تھا ہو گیا جمود نے کہا کہ بیبیو تمکو کیا معلوم جو اسوقت میرے قلب پر صدمہ ہی اگر تم مین
سے کسی کا لڑکا یون چلا جاتا تو معلوم ہوتا میرے قلب مین آگ لگی ہی مین کہان سے اُسکو تلاش کرکے لاؤن کیونکر
اُسکی صورت دیکھون یہ سب فتنہ ہو اُسپر کوئی اور بلا نازل ہوئی ہی کیونکہ وہ ابھی خدائی کے قابل نہ تھا یہ اُسکے ہین
سنکے سب اہل محل رونے لگے شداد کے بھی حواس جاتے رہے کہ شداد نے اپنے حواس درست کرکے جمود
سے کہا کہ ملکہ کیون اسقدر پریشان ہوئی ہو اپنے حواس کھوتی ہو اور جان دیتی ہو اور دوسرون کو بھی پریشان کرتی ہو
اس سے کیا حاصل ذرا سی تو بات ہی تم خداوند کی زوجہ ہو اُنھون نے کچھ نہ کچھ تمکو بھی علم خدائی تعلیم کیا ہوگا اُسکے
ذریعہ سے دریافت کر لو یہ تو کہہ نہ سکا کہ سحر سے دریافت کرو کیونکہ تمام اہل محل جمع تھے اِن لوگون کا جھوٹ سچ معلوم
ہو جائیگا یہ تلاطم بیکار کا ہی کہ جسکا نہ کچھ سر ہی نہ پیر اگر واقعی اُنکو خداوند لیگئے ہین تو صبر کرو کہ اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا
کون اُنکے امرون مین دخل دے وہ خداوند ہین اگر زمین پر ہوتے تو کہا جاتا جبکہ وہ ہمسے دور ہین تو ہمارا اور تمھارا
کیا بس ہی جب اُنکا جی چاہیگا واپس کر دینگے اگر موافق تمھارے خیال کے کوئی بلا نازل ہوئی ہی تو اُسکی کوئی تدبیر
کیجائے اور ان لوگون کو اس فتنہ کرنے کی سزا دی جائے تاکہ پھر ایسی حرکت نہ کرین یہ جو شداد نے کہا تو جمود
نے کہا کہ جب اسقدر رٹوا لیا تو یہ تدبیر بتائی پہلے کیون نہ بتائی شداد نے کہا تمھارے رونے سے تو میرے
حواس باختہ کر دیے تھے مین کیا تدبیر بتاتا اب کچھ حواس درست ہوے تو خیال آیا تو مین نے کہا بس یہ سنکر اُسیوقت
جمود نے کچھ پڑھکر دم کیا اور اپنے ہاتھ پر کچھ قلم سے لکھا اُسکے بعد اُسکو طرف آسمان کے دکھایا اور کچھ پھول منگاکر
اُنپر کچھ پڑھا اور اُنکو چارون طرف اپنے پھینکا سب اہل محل دیکھ رہے ہین اور اس خیال مین ہین کہ دیکھین کیا خبر آتی ہی
اور اُدھر جمود نے ایک پرچہ کاغذ سرخ کا لیا اور اُسپر ایک ہاتھ سے کچھ لکیرین بنائین اور اُسکو اپنے زانو کے نیچے
رکھا اور ایک کو طرف آسمان کے بلند کیا اب کچھ اور پڑھنے لگی اور دم کرنے لگی جب پڑھ چکی اُس ہاتھ کو جو طرف
آسمان کے بلند تھا اُدھر سے ہٹا لیا اور دیکھا کہ اسمین کیا تحریر ہی اور اُس پرچہ کاغذ کو بھی جو زانو کے نیچے تھا نکالا اُسکو
بھی دیکھا کہ کیا تحریر ہی اب جو کاغذ کو دیکھا تو اسمین یہ نکلا کہ ای جمود پریشان نہو تیرا لڑکا زندہ ہی اور ثمود کے
باغ مین موجود ہی وہ اُسپر عاشق ہو کر لے گئی ہی عیش و عشرت مین مصروف ہی ثمود نے اقرار کیا ہی کہ مین تیری خدائی
کو درست کردونگی اور تیرے مذہب کو ترقی دونگی وہ اسکی تدبیر کر رہی ہی تجھکو لازم ہی کہ اس راز کو افشا نہ کر ورنہ
خرابی ہوگی کوئی اُسکے کہنے کو نہ مانیگا اور نہ وہ اس امر سے باز آئیگا کہ مین دعوی خدائی نہ کرون سارا کام اُسکا
خراب ہو جائیگا اور سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا انجام یہ ہوگا کہ لڑکا بھی ہاتھ سے جائیگا اب تو وہ دو ایک
روز مین آکر یہان اپنا رنگ جمائیگا سب اُسکو سجدہ کرینگے بڑا لشکر اُسکے پاس ہوگا بہت سے ملک اُسکے قبضے مین
آئینگے خدا کہلائیگا اگر تو کد کریگی تو ثمود اُسکو لیکر چلی جائیگی اور کہین اُسکی خدائی کو ترقی دیگی تو اُسکا مقابلہ نہین کر سکتی ہی
وہ ساحرہ زبردست ہی اور خوب خوب اُسکو سحر یاد ہین تو اُسکے ایک سحر کا بھی جواب نہین دیسکیگی کیون اپنی آبرو گنوائیگی
بلکہ تجھکو لازم ہی کہ تو بھی اُسکی شرکت کر اور اُسکو مدد دے گو وہ تیری مدد کی محتاج نہین ہی مگر تو اپنی جگہ پر بند و بست کر
جب دو دل کے کام کرینگے تو وہ کام خوب انجام پائیگا یہ شعر تو نے سنا ہوگا شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را +
پراگندگی آرد انبوہ را + آیندہ تجھکو اختیار ہی یہ خیال رہے کہ یہ لڑکا بہت قوی ہی اور نہایت زبردست ہی اسکے
ہاتھ سے اہل اسلام بہت پریشان ہونگے۔ والسلام۔ یہ جو تحریر دیکھی اسکے منہ پر ایک علامت خوشی کی ظاہر ہوئی
اور خوش ہوکر شداد سے کہنے لگی کہ جو وہ لوگ کہتے ہین بہت ٹھیک کہتے ہین اسمین سر مو فرق نہین ہی ضرور خداوند جبرئیل
کو لیگئے ہین اور سب علم اُسکو تعلیم کر رہے ہین یہ خبر مجھکو میرا علم دیتا ہی مین جو بیتاب ہوئی تھی تو اس سبب سے کہ کوئی

اور آفت تو نہین نازل ہوئی کہ جسمین وہ مبتلا ہو گیا ہو کیونکہ اُسکے دشمن ہزارون ہین یہ سنکے شہدادنے کہا کہ تم نے توبیفائدہ ہاے ہاے کرنا شروع کی انسان کو لازم ہی کہ پہلے سب پہلو دیکھ لے اُسکے بعد پھر ہاے واے کرے اب تم ہی بتاؤ کہ سواے ہلاکت کے کیا حاصل ہوا اپنی جان کو بیکار ہلکان کیا اُسپر طرہ یہ کہ دوسرون کو بھی پریشان کیا کہ اُنکے بھی ہوش و حواس جاتے رہے آئی ہوئی عقل گم ہونے لگی کوئی بات بنائے نہین بڑتی تھی یہ سنکر جمود نے کہا کہ اب کوئی بات خوف کی نہین ہی مجھکو اطمینان ہو گیا شہداد نے کہا کہ تمکو تو خوشی لازم ہی کہ تمھارا فرزند خدا کہلائیگا لوگ اُسکو سجدہ کرینگے اور اُسکو اپنا خدا تصور کرینگے نہ کہ غم و الم کرنے کی ضرورت ہو کتنی بڑی شرافت حاصل ہوتی ہی یون جو شداد نے کہا اب تو جمود کا مارے خوشی کے یہ حال ہوا گویا اپنے مقام پر جم گئی حرکت تک نہ رہی کہنے لگی کہ اگر مین یہ جانتی تو کبھی نہ اسقدر اپنے کو پریشان کرتی یہ کہکر کہنے لگی کہ تم ایک تخت اس طور کا بنواؤ جو کہ مین تمکو نقشہ بتاے دیتی ہون کیونکہ مین تو تخت خداوند زہرہ کا دیکھ چکی ہون کہ جسپر وہ بیٹھکر خدائی کرتے تھے اور اب میرا فرزند بھی ویسے ہی تخت پر بیٹھکر خدائی کیا کریگا مگر سب نقرئی ہو اور اُسپر جواہر لگا ہو بہت جلد تیار کرانا کیونکہ اب وہ بہت جلد آئیگا شداد نے کہا کہ تم مجھکو نقشہ دو مین کل سے انتظام کرونگا پرسون تک تیار ہو جائیگا یہ سنکے جمود نے ایک نقشہ اپنی راے سے تیار کر کے شداد کو دیا اُسنے اسکو دیکھا اور کہا کہ یہ کیا مشکل ہی کل ہی اسکا بند و بست کرونگا سب اہل محل چلے گئے یہی دونون اس مقام پر رہ گئے اس خوشی مین اسنے اپنا منھ شداد سے کالا کرایا ناظرین یہ جو نقشہ جمود نے شداد کو دیا ہی جب یہ تخت تیار ہو جائیگا اور چترنگ جب اُسپر بیٹھیگا تو اُسکا حال عرض کیا جائیگا عنقریب وہ بھی وقت آتا ہی کچھ دور نہین ہی شداد تو اُٹھکر اپنی خوابگاہ مین چلا آیا چونکہ اسے رونے پیٹنے اور دیکھنے بھالنے مین شام ہو گئی تھی یہ تو اگر سو رہا اودھر جمود نے اپنی صورت کا ایک پتلہ بناکر پلنگ پر لٹا دیا اور سحر سے پرواز پیدا کر کے حضرت ثمود جادو کے باغ کے چلی اسکو تو راہ مین رکھیے

اب کچھ حال ثمود جادو اور چترنگ کا سنیے

ثمود جادو جو چترنگ کو اُس صحرا سے اُسی ترکیب سے اُٹھا کر لائی اپنے باغ مین پہونچی اسکو تخت پر سے اتارا اور کہا کہ اب تم چین سے یہان رہو میرے ساتھ عیش کرو مین تدبیر کرتی ہون پرسون سے تدارک کرونگی سات روز مین سب بند و بست کر کے تمکو شہر مین پہونچا دونگی اُسدن سے یہ معمول کرونگی کہ جب سب سو جایا کرینگے مین تمکو اس باغ مین اُٹھا لایا کرونگی رات بھر عیش سے بسر ہو گی بوقت سحر پہونچا دیا کرونگی تم دربار مین جاکر جو مین تعلیم کرون اُسکے موافق کام کیا کرنا بعد ایک ماہ کے جب لشکر جمع ہو جائے پھر لشکر کشی کرنا پہلے ارژنگ پر اُسکو اپنا مطیع کر کے پھر اہل اسلام پر لشکر کشی کرنا کیونکہ ارژنگ کے پاس لشکر بہت ہی یہ سنکے چترنگ بہت خوش ہوا اور اُسی خوشی مین اُسکو بھی خوش کر دیا کہ جس خوشی کی وہ بھوکی تھی اور جسکے سبب سے اِسکی خدائی درست ہوئی ہی اگر یہ کچھ بھی کمی کریگی اُسی دن سب کارخانہ برباد ہو جائیگا کچھ بھی ہاتھ نہ آئیگا وہ مثل ہو گی کہ جیسے لوگ کہتے ہین کہ بیحنشاخہ ہاتھ مین کھڑے ہوے پوچھ رہے ہین کہ ہاتھی کدھر گئے انکی یہ حالت ہو گی بیحنشاخہ تو کہان ممکن مگر تین شاخہ ہاتھ مین ہو گا اور یہ دریافت کرتے ہونگے کہ خدائی کدھر گئی اگر ذرا بھی اسکے کام مین کمی ہوئی تو یہ حالت ہو گی اس لالچ مین جان دے کر کام کرتا ہی جب وہ کہتی ہی یا ذرا مرضی پاتا ہی فورا موجود ہو جاتا ہی کوئی عذر نہین کرتا ہی گویا کاٹ کا لنگور ہی کہ جب ڈورا ایکڑ کے حرکت دی وہ کودنے لگا وہ حالت ہی کہ انکی خدائی کا رشتہ یہی کام ہی اور یہی اُسکا عوض ہی جو کہ وکا کام کریگی وہ اس سے بہت خوش ہی یہ اُس سے کیونکہ وہ ایسے ہی امر کی تلاش مین تھی اب اصل حال سماعت فرمایئے کہ یہ تو رہنے لگا وہ دن تمام ہوا رات آئی

رات بھر عیش مین بسر ہوئی صبح ہوئی دونون خلوت خانہ سے نکلے امور ضروریہ سے فراغت کرکے کچھ دیر اُس باغ کی سیر
کی اُسکے بعد کھانا زہر مار کیا پھر جاکر سو رہے سہ پہر کو بیدار ہوئے باغ مین نہر کے کنارے آکر بیٹھے آج ثمود نے
بزم عشرت برپا ہونیکا حکم دیا ہی بہت خوب سنوری ہی آج اسنے اپنی صورت اور حسن کو اور ترقی کی ہی خوب اپنے
کو آراستہ کیا ہی اب جو چترنگ نے دیکھا بے چھری کے حلال ہو گیا اُدھر خواصون نے بزم عشرت برپا کی کہ
اتنے عرصے مین شام ہو گئی ملکہ مع چترنگ کے آکر بزم مین بیٹھی ناچ رنگ ہونے لگا ایک مطربہ پیشواز پہنکر
مع اپنے سازندون کے محفل مین آئی سازندون نے ساز ملایا ایسی گت ناچی کہ دیکھنے والون کی بری گت ہوئی
خوب خوب ناچی خوب خوب بتایا اُسکے بعد یہ غزل گانا شروع کی غزل

رہے لاکھون برس ساقی ترا آباد میخانہ
مجھے آنا ملے کیونکر تری صحبت مین جانانہ

نبھے کیونکر ہمارے اُس پری پیکر کے یارانہ
وہ بے پروا مین سودائی وہ سنگدل مین دیوانہ

یہ وحشی مرگیا بس ہوچکا آباد ویرانہ
گذر یا رب گلستان مین ہوا ہی کس شرابی کا

بہار آئی ہو بھر دے بادۂ گلگون سے پیمانہ
مری صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ
غزال دشت بولے دیکھکر مجنون کی میت کو
کہ شاخین جھومتی ہین نالۂ بلبل ہی مستانہ

یہ چند شعر اس غزل کے اس طور سے گائے کہ تمام محفل و ناسا ہو گئی ہر ایک عالم سکوت مین آگیا جھومنے لگا چترنگ و
ثمود کا تو یہ حال ہوا کہ آنکھون سے آنسو جاری ہوئے لبون پر آہ کے نعرے تھے یہ حال دیکھکر وہ خاموش
ہو رہی بہت کچھ انعام چترنگ و ثمود نے اُسکو دیا وہ بہت خوش ہوئی کہ اتنے عرصے مین ایک خواص نے آکر
دسترخوان لاکر بچھا دیا اور ہر ایک قسم کا کھانا لاکر دسترخوان پر چن دیا ان دونون نے کھانا زہر مار کیا اُسکے بعد
دو دو جام شراب کے پیے دوسرے طائفہ کے حاضر ہونیکا حکم دیا دوسرا طائفہ یہ کہتا تھا کہ حاضر ہوا اُسنے
پہلے گت ناچی اہل محفل کو بے گت کر دیا اُسکے بعد نہایت ناز و ادا سے یہ شعر اس غزل عاشقانہ کے گائے غزل

غم رہا جب تک کہ دم مین دم رہا
دم کے جانیکا نہایت غم رہا

جس مین مجنون کا صدا ماتم رہا
میرے رونے کی حقیقت جسمین تھی

خیمۂ لیلی کو سنتے ہین سیاہ
ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا

یہ جو شعر گائے اور رات بھی قریب ڈیڑھ پہر کے آئی تھی تمام محفل اُلٹ گئی ہر ایک کی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے
سب عالم سکوت مین تصویر ہوکر رہ گئے بڑی دیر تک یہی حالت رہی اُسکے بعد سب کے حواس درست ہوئے
اُس مطربہ کی بہت تعریف کی اور بہت انعام ملا وہ بہت خوش ہوئی کہ ثمود نے ناچ برخاست ہونیکا حکم
دیا ناچ برخاست ہوا ان دونون نے شراب پی ابتو نشہ جو ہوا تو دوسری حالت ہوئی اہل محفل یہ رنگ دیکھکر
اُٹھنے لگے اُنھون نے جوان دونون کی یہ حالت بے رنگ دیکھی اب کب ٹھہرتے ہین سب چلے گئے یہان
جو تخلیہ ہوا تو دوسرا کام ہونے لگا آخر دونون شراب کے نشے مین مست مسہری پر آئے یہ تو یہان اپنے کام
مین مصروف ہین اُدھر سب کے سب جا جا کر سو رہے باغ مین سناٹا ہو گیا کہ کوئی نہین جاگتا تھا ادھر جمود
جادو جو سحر کرکے چلی تھی تو ایک صحرا مین آکر پہونچی اسنے سحر سے سمت باغ ثمود جادو دریافت کی کہ کدھر کو ہی جب
سمت معلوم ہو گئی تو یہ اُسی جانب کو روانہ ہوئی اور باغ مین ثمود کے آکر پہونچی دیکھا کہ باغ مین روشنی
تو خوب ہو رہی ہی کہ تمام باغ روشن ہو رہا ہی مگر سناٹا پڑا ہی کوئی معلوم نہین ہوتا یہ بالا ے ہوا سے زمین
پر آئی برابر چبوترے کے اُتری جہان کہ صحبت عیش برپا تھی دیکھا کہ ایک مسند بچھی ہوئی ہی اُسکے برابر کشتیان
شراب کی و جام بلورین رکھے ہوئے ہین کچھ کچھ شراب جام مین باقی ہی اسنے خیال کیا ۔ یہان تو کوئی بزم آرا تھا
ابھی ابھی اُٹھکر گیا ہی مین جانتی ہون کہ مین اور کسی باغ مین چلی آئی یہ باغ شاید ثمود جادو کا نہین ہی اگر اُسکا
باغ ہوتا تو کوئی نہ کوئی یہان ضرور ہوتا یہ باغ تو خالی معلوم ہوتا ہی میرے نزدیک تو باغ جس کسی کا ہی وہ
صاحب باغ آیا تھا اُسنے بزم آراستہ کی تھی معلوم ہوتا ہی رات جو زیادہ گئی تو وہ اپنے مقام کو روانہ ہو گیا

ناظرین پر واضح ہو کہ گو کہ ثمود نے اپنے باغ کو چشم مردم سے پوشیدہ کیا ہی مگر یہ امر ساحر کے لیے نہین ہی جب تک
کوئی سحر قوی نہو جب تک اُسکی نظر سے نہین پوشیدہ ہو سکتا ہی ہان غیر ساحر کے نظر سے پوشیدہ ہوگا بس اسی
سبب سے جمود نے اُس باغ کو دیکھ لیا اسنے یہ خیال کیا کہ یہ صاحب باغ کل سامان اُسی طور سے چھوڑ کر
چلا گیا ہی بس چلکر ثمود جادو کے باغ کو تلاش کرو پھر خیال کیا کہ شراب تو پی لو بڑی دیر سے شراب نہین
پی ہی یہ خیال کرکے چبوترے پر آئی اور مسند پر بیٹھکر کئی جام لبریز کرکے بے اندیشۂ انجام پی گئی تین چار جام
متواتر پیے اب اسکو نشہ ہوا نشہ مین جھومنے لگی ایک مرتبہ خیال آیا کہ یہان کی خاک سے تو دریافت کرون کہ
یہ باغ کسکا ہی بس یہ خیال کرکے مسند پر سے اُٹھی اور زیر چبوترہ آئی اور وہان کی مٹی اُٹھا کر اُسپر کچھ پڑھا
اور کہا کہ اے خاک بتا کہ یہ باغ کسکا ہی اور اس باغ کا مالک کون ہی اُس خاک سے صدا آئی کہ اے ملکہ عالم یہ
باغ ثمود جادو کا ہی وہی اس باغ کی مالک ہی یہ سنکے جمود نے کہا کہ وہ اسوقت کہان ہی خاک نے کہا کہ
اپنے خلوت خانہ مین ہوگی یہ دریافت کرکے اسنے خاک کو پھینک دیا اور مسند پہ آکر بیٹھی دو جام اور شراب
کے پیے اور زیادہ مست ہوئی نشے مین جھومتی ہوئی اُٹھی اور طرف بارہ دری کے چلی پردہ اُٹھا کر اندر داخل
ہوئی دیکھا بارہ دری بھی خوب آراستہ ہی روشنی ہو رہی ہی یہ جھومتی ہوئی آگے بڑھی مارے نشے کے اسکو کچھ
دکھائی نہین دیتا ہی جھومتی چلی جاتی ہی کہ یہ قریب اُس مقام کے پہونچی کہ جس کمرے مین یہ دونون باہم عیش
مین مصروف تھے اور راز و نیاز ہو رہا تھا منھ کالا کرنے سے فراغت نہین ہوئی تھی کیونکہ یہان تو رات و
دن یہی شغل ہی اور سوا اسکے کیا کام ہی یہ جو اُس مقام پر پہونچی اسکے کان مین چٹاچٹ کی صدا آئی کہ جیسے
کوئی کسی کے بوسے لیتا ہی یہ صدا جو آئی تو اسنے کان کھڑے کیے کہ یہ نئی صدا کہان سے آتی ہی یہ تو
صدائے شفتالو بلند ہی جیسے کوئی عاشق اپنے معشوق کے ساتھ ہم صحبت ہوتا ہی یہ صدا سنکے اسکو بھی اپنی
جوانی یاد آئی گو جوان بنی ہوئی ہی بس اب یہ اُس صدا کی جانب چلی اور اُس کمرے کے قریب آئی کہ
جہان وہ دونون ہم صحبت تھے یہ خیال رہے کہ سناٹا ہی اور رات کا وقت ہی دوسرے کسیکا خوف بھی
نہین ہم مخلے بالطبع ہین رات کو صدا بسبب سناٹے کے دور تک جاتی ہی اور یہ اسقدر بیباک ہین کہ خوب زور زور سے
زورے بوسے لیتے ہین بدین سبب اسنے بھی صدا سن لی ورنہ کہان ممکن تھا مگر یہ ایسی صدا بلند تھی کہ جیسے
کسی پر جوتیان پڑتی ہین چٹاچٹ کا تار بندھا ہوا تھا جب یہ قریب کمرے کے پہونچی اسکو معلوم ہوا کہ
کہ اسی کمرے سے صدا آتی ہی بس اسنے جو بڑھکر دیکھا تو کمرے کے دروازے کو بند پایا اسنے ہاتھ
رکھکر جو دیکھا تو وہ بند تھا مگر زنجیر نہین لگی تھی یہ بلا خوف اس اشتیاق مین کہ یہ کون عاشق و معشوق ہین
جو ایسی حسرت سے کہ جیسے مدت کے چھوٹے ہون اور ملین اور صحبت راز و نیاز گرم ہوا اور دل کی حسرتین
نکلتین ہون یہ دروازہ کھول کر اندر چلی دو قدم چلی تھی کہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی وہ ایسے مصروف تھے کہ
اُنکو خبر بھی نہوئی کہ کس نے دروازہ کھولا اور کون اندر کمرے کے آیا وہ اپنے کام مین مصروف ہین یہ
خیال بھی نہین ہی کہ کوئی آئیگا جب جمود جادو نے اِدھر اُدھر دیکھا تو اسکو یہ نظر پڑا کہ ایک طرف ایک
مسہری آراستہ ہی اُسپر ایک حسین مہ جبین نازنین کم سن لیٹی ہی اور ایک مرد بیٹھا ہوا مثل لنگور کے کہ جیسے
کاٹ کا لنگور اڑے پر کودتا ہی کود رہا ہی اور جھک جھک کر اُسکے لب نازنین کے خوب زور سے بوسے
لیتا ہی یہ حال دیکھکر اسکے بھی دل نے خواہش کی اور اب بغور دیکھا چونکہ اُس مرد کی اُسکی طرف پشت
تھی ثمود کے بھی منھ کی آڑ تھی یہ ایک گوشے مین کھڑی ہو کر تماشہ دیکھنے لگی اب اسنے خیال جو کیا تو دیکھا
کہ یہ مرد چتر ناگ اور وہ نازنین ثمود ہی کہ اُسنے اپنے کو سحر سے آراستہ کیا اور اپنی صورت سحر سے ایک نازنین کی

بنائی ہی پس اسنے اس امر کو سحر سے بھی دریافت کیا کہ اسکو شک تھا سحر نے بھی یہی خبر دی کہ یہ چترنگ ہی اور وہ ثمود جادو
ہی پس اسکا شک دفعہ ہو گیا اور ایک غیظ طاری ہوا سبب اسکا یہ تھا کہ یہ خود چترنگ اپنے فرزند پر عاشق ہو چکی تھی
اور اسکا قصد تھا کہ موقع پا کر اپنا مطلب ظاہر کرونگی اگر یہ راضی ہوا تو خیر ورنہ بزور سحر اس سے اپنا مدعا حاصل کرونگی کیونکہ
اس قوم میں اسکا لحاظ و پاس نہیں ہی ماں بیٹے پر اور بیٹا ماں پر حلال ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ ماں میں اور خالہ میں
کیا فرق تھا ہی گو رشتہ کی ہو پس جب ثمود سے اسنے مطلب حاصل کیا تو ماں کی کیا حقیقت ہی بدین سبب اسکو غصہ آیا اور
حالت غیظ و غضب میں آکر پکار اٹھی کچھ خیال اسکا نہ کیا کہ یہ امر بالکل خلاف ہی کہ ایسی حالت میں جو کہ مقام شرم و حیا ہی
کہ وہ تو اپنے کام میں مصروف ہیں میں کیون پکارون شرم کا مقام ہی یہ قوم تو بالکل بیحیا ہوتی ہی حیا کا تو نام ہی نہیں ہوتا ہی
پس یہ پکار کر کہا کہ او ناشدنی میں تو تیرے فراق میں جلون اور تو اورون کے ہمراہ عیش کرے میں نے تجھکو اس لیے
جنا تھا بلکہ اپنے مطلب کے لیے نو ماہ تک تکلیف اٹھائی کہ جب تو جوان ہوگا اپنا مطلب نکالونگی تو نے جوان
ہو کر یہ رنگ پیدا کیا میں کب گوارا کرونگی کہ تو اسکے ہمراہ عیش کرے اور میں سوختہ ہون مثل ہیزم خشک کے او
ثمود میں نے تجھکو پہچانا کہ تو ساحرہ ہی اور میرے بچہ و معشوق کو تو نے مکر سے اپنے قابو میں کیا ہی اور میرے اوپر سوتاپا
دیا ہی من کی گذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی ارے میں تو ایک زمانے سے اسپر عاشق ہون گو ماں
ہون مگر دل کو کیا کرون میں تو اسکی آتش فراق سے کباب ہون اور تو مزے کرے یہ کب ہو سکتا ہی دیکھ تو تیرا کیا حال
کرتی ہون میں جمود جادو اسکی ماں ہون میں خود اس فکر میں تھی کہ اس سے اپنا کام لون کیونکہ شدا داب کمی کرتا ہی
یہ جو کہا ادھر وہ بھی فراغ کر چکی تھی کہ یہ صدا سنکر چترنگ نے پلٹ کر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ جمود جادو مادر نامہربان بحالت
غیظ و عتاب کھڑی ہی اور بصورت مار سر و دم بریدہ پیچ و تاب کھا رہی ہی یہ حالت دیکھکر ایک خوف سا اسپر طاری ہوا
ادھر ثمود نے جو جمود کو دیکھا یہ بھی اسکی صورت دیکھکر ٹھٹکی گو اس سے بدرجہ اولی اور زبردست ہی ساحرہ بے بدل ہی
وہ اسکے روبرو طفل مکتب ہی مگر بڑی بہن ہی دوسرے ایک حرکت نامناسب بھی ہوئی ہی گو جائز ہی مگر دفعتاً اسکا ایسے
وقت پر آنا اور ایکبار یہ صدا دینا باعث خوف ہوا دوسرے یہ بھی ثمود کو نہیں معلوم ہی کہ میں زبردست ہون کیونکہ
کبھی سابقہ تو پڑا نہیں ہی جو اسکی سحر و ساحری کا حال ظاہر ہوتا اسنے یہ بھی خوف کیا کہ جمود بھی ساحرہ ہی اگر میں کچھ
زیادتی کرتی ہون تو برابر مقابلہ ہوگا یہ مجھسے بڑی ہی برسون یہ اسی فن میں مصروف رہی ہی بدرجہ اولی ساحرہ زبردست
ہی ایسی حالت میں اس سے عذر کرنا بہت بجا ہی اور حال سماعت فرمائیے کہ ساری مستی دونون کی کافور ہو گئی سارا
نشہ شراب کا رفوچکر ہو گیا چترنگ تو مسہری پر سہم ہو کر رہ گیا ہی ثمود جادو بہ خیال عذرخواہی اپنے مقام پر سے اٹھی
اور اپنے کو درست کر کے اسکی طرف چلی اتنے عرصے میں چترنگ نے بھی اپنی حالت کو درست کیا اور کچھ غصہ بھی جو کہ جمود کو دیکھکر
آیا تھا کہ ایسے وقت میں جبکہ ہم خلوت میں تھے چلی آئی اور کچھ خوف بھی تھا برطرف ہوا یہ بھی اٹھا ادھر جمود نے دیکھا کہ ثمود میری
طرف چلی آتی ہی کیونکہ اسکو دریافت ہو چکا تھا کہ یہ ساحرہ زبردست ہی اور میں اس سے کمزور ہون یہ سحر خوب جانتی ہی
پس اسکو بھی خیال ہوا کہ یہ تو نے کیا کیا کہ ایسے وقت میں اسکو ٹوکا اور اپنا دشمن کیا اگر غصہ آیا بھی تھا تو صبر کیا ہوتا
یہ تو اس خیال میں کھڑی تھی کہ ثمود قدمون پر آکر گر پڑی اور کہنے لگی کہ آپ میری خطا کو معاف فرمائیں دوسرے
جمود کو یہ بھی نہیں معلوم ہی کہ وہ ثمود ہی جو کہ میری خالہ خودکام جادو کی دختر ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی ایسی
شدت نہ کرتی ادھر ثمود جب اسکے قدمون پر گری اور کہا میری خطا آپ معاف کرین کیونکہ آپ میری ہمشیر بزرگ ہین
اور میں آپ کی خورد ہون اور اسکو بدرجہ اولی خورد ہو گئی ہون شاید آپ نے مجھکو نہیں پہچانا کہ میں کون ہون میرا نام
ثمود جادو ہی میں دختر ہون خودکام جادو آپ کی خالہ کی آپا باجی صاحبہ میں نے تو آپ کو ایک مدت کے بعد
دیکھا اگر میں یہ جانتی تو کبھی ایسی حرکت نہ کرتی کہ آپ خود اسپر عاشق ہین یہ حرکت مجھسے نادانستگی میں ہو گئی دوسرے

دل کی بیقراری سے یہ حرکت کرائی یہ سنکے جمود کو اور غصہ آیا یہ غصہ صرف دباؤ ڈالنے کے لیے تھا نہ کہ کوئی ارخیر (؟)
کے لیے ہو جب اسنے یہ سنا کہ یہ میری خالہ کی لڑکی ہی بس اب تو اسکو یقین کلی ہوگیا کہ یہ ضرور مجھ سے زبردست ہی میں اسکا
مقابلہ نہیں کرسکتی ہون مگر یہ دیکھا کہ وہ عذر کر رہی ہی اسوقت مین اگر اسپر رعب ہوگیا تو بڑی اچھی بات ہوگی یہ غصہ اسی امر
کا تھا صرف رعب ڈالنے کے لیے غصہ مین آکر کہنے لگی کہ او ثمود تجھکو غیرت نہ آئی کہ مین بھانجے پہ عاشق ہوتی ہون اسکو
اپنا خصم بناتی ہون اگر ایسی خواہش تھی تو تونے کوئی اور تدبیر کی ہوتی کہ جس سے تمام عمر کے لیے خواہش رفع ہوجاتی
اور اس کام کی نہ رہتی آگ لگے تیری خواہش کو کہ تونے یہ بے غیرتی پر کمر باندھی ہی کیا کوئی اور مرد دنیا کے پردے
پر نہ تھا سوا بھانجے کے اور اس مردک کو بھی کوئی اور عورت نہ ممکن تھی سوا خالہ کے اگر ایسی مردمی سے
شدت کی تھی تو کاٹ کر پھینک دیا ہوتا یہ سنکے ثمود نے کہا اگر خطا معاف ہو تو مین بھی کچھ عرض کرون جمود نے
کہا کہ مین ایسے چھنال گنگوٹے خوب جانتی ہون مین تجھ سے بڑی ہون زمانہ دیکھے ہوے ہون سب طریقے برتے ہوے
ہون عشق و عاشقی کی راہون سے خوب واقف ہون سیکڑون پر عاشق ہوئی سیکڑون کو دیوانہ بنایا اب بھی سامری
و جمشید و زمرد کے کرم سے جسکو چاہون اپنا عاشق بنالون مگر اب کیا بناؤن کیونکہ جب سے خداوند زمرد نے مجھپر
کرم کیا اور دست شفقت رکھا مین نے اس امر کو ترک کردیا اور پارسا ہوگئی صرف دیکھنے بھالنے کے لیے ایک دو
مرد سے بول لیتی ہون اسی سبب سے تو شداد سے عقد کرلیا کہ اب حالت پارسائی مین آوارگی اچھی نہین کیونکہ
توبہ کرچکی ہون مگر اسپر بھی کوئی زمانہ ایسا نہین ہوتا ہی کہ جو مین دو ایک کو عاشق نہ کرتی ہون اور انکے قلب ناصبور
کو مسرور نہ کرتی ہون کیونکہ قلب بشر کو مسرور کرنا یہ بھی تو ایک عمل نیک اور ذریعہ پارسائی کا ہی اسکے سبب سے
خواہ مرد ہو خواہ عورت درجہ اعلی پاتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ جب قلب بشر خوش ہوگا تو وہ دعاے خیر حق مین خوش کرنیوالے
کے کریگا اسوقت کی دعا درگاہ مین سامری و جمشید و زمرد ثانی و لقا کے قبول ہوگی وہی اسکی بخشش کا سبب
ہوگی اس خیال سے یہ عمل نیک مین نے جاری رکھا ہی مگر کبھی ایسا نہین کیا جو کہ تونے کیا اسپر طرہ یہ کہ پھر میرے روبرو
مقر اپنی خطا کی ہوتی ہی اور عذر کرتی ہی یہ تیرا عذر بدتر از گناہ ہی اری کم بخت تونے سنا ہوگا کہ ڈائن بھی اپنے ہمسایہ کے
دو ایک مکان چھوڑ کر کھاتی ہی تو تو اس سے بھی بڑھ کر نکلی کہ تونے تو میرے دل کو کباب کیا تونے یہ نہ خیال کیا کہ اسکی
جو شادی ابھی تک نہین ہوئی ہی اسکا کیا سبب ہی کوئی تو وجہ ایسی ہی اور تونے اسکو جو کہ ابھی کچھ نہین جانتا تھا بالکل
نادان تھا اسکا کورا پنڈا تھا خراب کیا تو کیا حصول ہوا جو مزا تھا وہ تو تونے حاصل کرلیا جسنے اسکو مزا حاصل کرنے کو
رکھا تھا وہ اسی طور سے محروم رہا جیسا تونے میرے دل کو اس آتش حسد سے کباب کیا ہی سامری کرے تیری آگ
ایسی بھڑکے کہ تو جلا کرے اور کسی کے بجھائے سے نہ بجھے تیری تمام عمر یون ہی بسر ہو اور تو عمر بھر اس امر سے محروم
رہے اب تو ثمود کو غصہ آیا اور کہا کہ ای ہمشیرہ اپنی زبان کو روکو مین تو یہ خیال کرکے عذر کرتی ہون کہ تم بڑی بہن
ہو کیا فائدہ کہ کوئی فساد کی صورت ہو اسپر تم ہزارون باتین سناتی ہو اور کوستی ہو تو مین باز آئی عذر سے اب مین بھی
صاف صاف کہتی ہون خیال کرنے کی جگہ ہی کہ جب آپ ضعیف ہوکے ایسی خواہش کرتی ہون کہ کوئی وقت مرد سے
خالی نہ رہتی ہون اور یہ نوبت ہو کہ اپنے فرزند پر فریفتہ ہون جسکو خود جنا ہو اس سے وصل کی خواہش رکھین گو کہ
یہ امر کوئی خلاف شریعت سامری و جمشید نہین ہی اکثر ایسا ہوا ہی کوئی مقام خلاف نہین ہی مگر یہ امر اس حالت مین ہوا
ہی کہ جب جوانی دونو کی تھی نہ کہ زمانہ بڑھاپے مین اگر مین نے کیا تو کیا برا کیا کوئی مین نے اسے پیٹ مین نہین رکھا
ہی میرا تو حق ہی اور کوئی خلاف نہین ہی کیونکہ مین بھی جوان ہون اور وہ بھی جوان ہی بس اب آپ اسمین کد نہ کرین جو ہونا
تھا ہو گیا اگر آپ عاشق ہین تو کیا نقصان ہی آپ بھی اپنا مطلب حاصل کرین مجھکو کوئی رشک نہوگا اور یہ بھی خوش ہوگا
یہ کہکر خنجر نگاہ سے کہا کیون جان جہان تمکو بھی منظور ہی اسنے کہا کہ کیا نقصان ہی جیسے تم ویسے وہ میرے

نزدیک دونون برابر ہین اس فعل مین ہرایک عورت مرد پر حلال ہے چاہے مان ہو خواہ خالہ چچی ہو مامی ہو ہم بطن و مختلف البطن
سب جائز ہین مین انکی بھی خدمت کرنے کو موجود ہون اگر یہ راضی ہین کیونکہ مین خود انپر ایک مدت سے فریفتہ ہون
مگر بسبب انکے خوف کے کچھ نہ کہہ سکتی تھی شداد کا تو کچھ خوف نہ تھا کہ وہ میرا کیا بناتا ایک ضرب تیغ مین اُسکا
کام تمام تھا مین پورے طور سے قابض ہوتا مگر یہ خیال تھا کہ شاید یہ انکار کرین یقین ہے کہ اسوقت کی حالت
دیکھکر انکا بھی دل خواہش کرنے لگا سچ ہے شداد مین یہ بات کب ہوگی وہ بھی تو قریب ضعیف ہونے کے ہے اور
مین تو جوان رعنا و نوخاستہ ہون کیون نہ دل قبول کرے یہ سنکے جمود مسکرائی اور کہنے لگی کیون بے موے
تو مجھکو بناتا ہے اور میرے سامنے ایسی باتین کرتا ہے ابھی کل کا ذکر ہے کہ تو ان باتون سے کب واقف تھا جو آج
میرے ساتھ تقریر کرتا ہے چترنگ نے کہا کہ اگر مین واقف نہ تھا تو مین تمپر عاشق کیونکر تھا یہ سنکے جمود ہنسی کہا خیر
دیکھا جائیگا ان باتون سے اُسکا غصہ کم ہوا اسنے دیکھا کہ ثمود کو بھی غصہ آیا ہے ایسا نہو کہ خرابی ہو اور یہ اُسکو لیکر
کسی جانب چلی جائے تو مین اسکے آتش فراق مین جلا کرون اور یہ خود اکیلی اسکے ساتھ مزے کرے یہ تو ظاہر ہے
کہ اسکے مقابل مین نہین ہو سکتی ہون یہ ساحرہ زبردست ہے دوسرے چترنگ بھی اسکا عاشق ہے بس یہ مقام اور یہ وقت
غصہ کرنے کا نہین ہے ورنہ آبرو برباد ہوگی اور کچھ نہ حاصل ہوگا یہ خیال کرکے کہنے لگی یہ تو نے سچ کہا اگر تو اسکا
اقرار نہ کرتا اور یہ عذر نہ کرتی تو مین ضرور دونون کو اس حرکت کی سزا دیتی یہ سنکے ثمود نے کہا کہ سچ کسی نے
کہا ہے کہ از خوردان خطا و از بزرگان عطا واقعی یہ قول بہت ٹھیک ہے کہ ہم دونون قابل عفو نہ تھے آپ تشریف
لائیے یہ سنکے جمود نے کہا کہ بی بی ذرا تم یہان سے چلی جاؤ مین کچھ اس سے باتین کرونگی یہ سنکے ثمود کو غصہ
تو آیا اس آتش حسد نے جلایا کہ یہ اسوقت ضرور اس سے مطالب دل حاصل کریگی اور یہ جہان دیدہ ہے کوئی
ایسی تدبیر نہ کرے کہ اسکا دل میری طرف سے پھر جائے اور یہ پھر مجھسے رغبت نہ کرے اُسکی خواہش کم ہے کیونکہ
ابھی بالکل نادان ہے یا یہ کہ میری خواہش نہین کم ہوئی ہے ابھی مین اور یہ مصروف تھے کہ یہ کمبخت آگئی کہین ایسا نہو کہ
اسکا نور طبیعت اسکے ساتھ کم ہو جائے مین یونہین رہ جاؤن مگر کیا کرتی ایک خوف دو طرف غالب تھا یہ خیال
کرتی تھی کہ جمود پرانی ساحرہ ہے یہ مجھ سے زبردست ہے مجبور رہے ہو اس بلا کو ٹالون اور جمود کو یقین تھا کہ یہ
زبردست ہے اور اسکا سحر بھی اسکو خبر دیکھا ہے اسنے اس سبب سے زیادہ سختی نہین کی بس ثمود نے یہ خیال کیا کہ اب
اسوقت جو کچھ ہو دل پر جبر کرو اور اسکے کہنے پر عمل کرو یہ بعد تھوڑی دیر کے چلی جائیگی پھر تو ہم ہین اور یہ جوان ہے رات
دن کی صحبت ہے کب تک نہ دل سیر ہوگا جب تک نہ دل سیر ہو اسکو نہ جانے دینا یہ خیال کرکے کہا کہ مین جانے کو
موجود ہون مگر آپ ابھی آئی ہین کچھ شغل شراب و کباب ہو وہ ابھی آپ کے خوف سے بدحواس ہو رہے ہین
اُنکے بھی حواس درست ہو لین پھر جو کچھ آپ کو کہنا ہے اُنسے تخلیہ مین فرمائیگا مجھکو کوئی عذر نہین مگر یہ خیال رہے کہ
شاید وہ آپ کی بات کا جواب ٹھیک نہ دین کیونکہ اُنکے حواس ابھی درست نہین ہین اس سے اسکا مطلب یہ تھا
کہ کچھ دیر اگر رہ جائے شاید اسکی طبیعت بدل جائے کیونکہ واقعہ تو اسکے روبرو پیش تھا اُسکو دیکھکر اسکی بھی طبیعت
نے زور کیا ہے جب تھوڑی دیر ٹھہریگی تو یہ بات جاتی رہیگی اور نیز ابھی مطلب ہو جائیگا اس امر کو تصور کرکے کہا
جمود نے جواب دیا کہ مجھکو ٹھہرنے کی مہلت نہین ہے کیونکہ مین بدون کہے چلی آئی ہون شداد کو میرا انتظار رہیگا
اور مجھکو یہ منظور نہین ہے کہ یہ امر سب پر ظاہر ہو کہ مین یہان آئی تھی کیونکہ مین نے کئی روز سے دیکھا نہ تھا اسکے
دیکھنے کو مین اپنے عیش کو ترک کرکے آئی ہون یہ سنکے وہ مجبور ہوئی اور اُسی وقت باہر چلی آئی مگر دروازے
سے لگ کر کھڑی ہو رہی کہ دیکھون کیا ہوتا ہے یہ تو اس خیال سے یہان کھڑی ہے اُدھر جمود نے مسہری کے
قریب جاکر چترنگ کی بلائین لین اور پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ تیرے فراق نے مجھکو بیتاب کیا کہ مین

یہان چلی آئی ارے یون کوئی بدون اطلاع آتا ہی خوب مجھکو ہلکان کیا مین خوب روئی پیٹی اپنی حالت خراب کی جب
سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا ورنہ مین نے یہ خیال کیا تھا کہ کسی بلا مین مبتلا ہو گیا مگر فضل زمرد سے تجھکو زندہ
پایا یہ کہکر چترنگ کے پہلو مین بیٹھ گئی وہ حرامزادہ بکرے کی اولاد یہ سمجھا کہ یہ میری بلائین لیتی ہی اور اسقدر محبت
جتاتی ہی صرف اپنی غرض سے گو اُسکا جی نہ چاہتا تھا اور اُسکو اسکی کچھ محبت نہ تھی صرف اُسکی خوشی اور غصہ
رفع کرنے کو وہ تقریر کی تھی اور اسوقت بھی اور قصد کا ارادہ کیا اور اُسکی طرف منھ کرکے لپٹ گیا اور قصد
بوسہ لینے اور دست درازی کرنے کا کیا وہ یہ حالت دیکھکر کہنے لگی کہ اسپنے ہوش مین آ اگرچہ مین تیرے اوپر
عاشق ہون مگر ابھی یہ نوبت عشق کی نہین پہونچی ہی کہ تجھ سے اپنا کام دل حاصل کرون وہ جو تقریر تھی وہ صرف
حالت غیض مین تھی تو اپنی معشوقہ سے یہ گرمی نکال کیونکہ وہ بھی جوان ہی اور تو بھی جوان ہی ابھی تو شداد زندہ
ہی وہی کیا کم ہی کہ جسپر مین خود عاشق ہوئی ہون اُسکو پسند کیا ہی اُسکی زندگی مین مین تجھسے کسی امر کی طالب نہین
ہون اور تجھکو فقرہ کرکے اپنے اجراے کام کے لیے روک رکھا ہی یہ سنکے چترنگ نے اُسکے دل خوش کرنیکو
کہا کہ امان جان مین تو آپ پر مدت سے مرتا ہون اور اسوقت سے بڑھ کر کوئی وقت نہ ملیگا پہلے مجھے اپنی
حسرت نکال لینے دیجیے پھر مین آپ سے کل حال کہونگا اُسنے کہا کہ دُر ہوے مجھسے ایسی باتین نہ کر با مین نے
جو اُسوقت وہ تقریر کی تو آپ کو بھی دن لگے وہ مثل ہوئی مثل کہ بی بینڈکی کو بھی چلین مدارون کو پایہ کہ شعر
عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل ٭ چھچھوندر بھی ڈالے چنبیلی کا تیل ٭ مین نے جو منھ لگایا تو آپ کو بھی دن
لگے اور آپ بھی کچھ چل نکلے بس اپنی طرف خیال کر اور میری طرف سے الگ ہٹ مین ایسی نہین ہون کہ یون بیتاب
ہو جاؤن ایسی ازار بند کی ڈھیلی نہین ہون بس میرے پاس سے ہٹ نہین تو ایک طمانچہ مارونگی کہ دانت حلق
مین جاتے رہینگے سارا مستی نکلجائیگی سارا قصہ بھول جائیگا یہ جو جمود جادو نے برہم ہوکر کہا یہ بھی سوچا کہ تیرا جی
خود بھی نہین چاہتا ہی صرف بلا کاٹنے کو یہ کرتا تھا جبکہ اسکی مرضی نہین تو خوب جان بچی کیون زیادہ پریشان کر زیادہ
پریشان کرنے سے اگر یہ غضبی ہو جائے تو پھر کوئی بات نہ بن پڑیگی یہ سوچکر کہنے لگا کہ خیر جہان تک جی چاہے
آتش فراق مین جلاؤ اور بیقرار کرو یہ کہکر قصد کیا کہ بوسہ لون اُسنے کہا کہ پھر تو وہی حرکت کرنے لگا کوئی تیرا دماغ
تو نہین بدل گیا ہی شامت تو نہین آئی ہی زمرد میرے شوہر کو زندہ وسلامت رکھین کہ وہ میری آرزو پوری کردیتا
ہی اگر ایسی تیری خواہش ہی تو اور کسی وقت دیکھا جائیگا جبکہ فرصت کا وقت ہوگا اسوقت مجھکو فرصت نہین ہی نہ مین
بھاگی جاتی ہون نہ تو یہ کہکر کہنے لگی کہ میری بات کا جواب دے کیونکہ مجھکو دیر ہوتی ہی دوسرے تیری معشوقہ
بھی بیقرار ہوگی یہ سنکر چترنگ نے کہا کہ خیر مین صبر کرونگا ہان سچ ہی صبر مین بڑا مزا ہوتا ہی بقول شاعر کہ مصرعہ
کیا خوب کہا ہی مصرعہ صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد ٭ دیگر شعر جو مزا انتظار مین پایا ٭ وہ نہین وصل یار مین
پایا ٭ اچھا آپ بیان کرین کہ آپ کس امر کو دریافت کرتی ہین جمود نے کہا کہ تیری خدائی کی کوئی تدبیر شمود نے
کی یا نہین چترنگ نے کہا کہ ابھی تو کوئی تدبیر نہین کی ہی اقرار کیا ہی کہ پرسون سے تدارک کرونگی جمود نے کہا کہ
مجھکو تو یہ فقرہ معلوم ہوتا ہی مین خود دریافت کرتی ہون اور بیٹا تم ناامید نہ ہونا تمھاری آرزو بھی پوری کردونگی
اسوقت ایک مصلحت ہی جو مین انکار کرتی ہون گو میرا خود دل یہ گوارا نہین کرتا ہی کہ تو آزردہ ہو مگر مجبوری ہی جمود
کی رگ خواہش نے جو حرکت کی تھی مگر جمود کچھ خیال کرکے خاموش ہو رہی اور صبر کیا مگر اسقدر تو ضرور کیا کہ خوب
اُسکو گلے سے لگایا اور بوسے لیے اور کہا کہ ناخوش نہو مین ضرور تیری امید برلاؤنگی اور اگر تیری یہی مرضی ہی تو مین یہ
بھی گوارا کر سکتی ہون کہ جو کچھ ہو مگر تو ناخوش نہو جو آفت مجھپر آئیگی گوارا کرونگی یہان کب اسکا دل چاہتا تھا صرف
یہ بھی ایک فقرہ اور حیلہ تھا کہ کیا کرے بغیر اسکے مفر نہ تھا کہا اچھا جیسی آپ کی مرضی آپ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالین

ہین مجھے منظور ہی نہ آپ کہین جاتی ہین نہ مین اُسنے کہا کہ جان مادر مین تیرے اوپر سے نثار ہون تونے خوب میرے کہنے پر عمل کیا مین بہت خوش ہوئی یہ کہکر اُسنے اُٹھکر کمرے کا دروازہ کھولدیا اور آواز دی کہ بی ثمود آؤ اپنے معشوق سے ملو یہان ثمود یہ سب واقعہ دیکھ رہی تھی اور سن بھی رہی تھی اپنے دل مین کچھ خوش ہوئی تھی کچھ ناخوش یہ صدا سنکے مسکراتی ہوئی یہ وہان سے چلی جمود نے جو انکار کیا اسکا سبب یہ تھا کہ یہ تو جہاندیدہ تھی اسنے خیال کیا کہ اگر مین اسوقت اسکے کہنے پر عمل کرتی ہون اپنی خواہش کو اسکے وصل سے بر لاتی ہون اور اپنی آتش شہوت کو اسکے آب وصال سے فرو کرتی ہون تو اسمین خرابی ہوگی یہ خود بہت بیقرار ہوئی تھی اسکی ان حرکتون سے یقین بیٹھے ہے مگر مصلحت کہ شاید ثمود دیکھتی ہو اور اُسکو ناگوار ہو اور وہ اسکے کام مین اس غصہ مین اگر کمی کرے تو خرابی ہوگی پھر جب [illegible] ہو جائیگا تو دیکھا جائیگا گو مین اسکو چھوڑونگی نہین مگر اسوقت مصلحت وقت یہی ہو یہ سبب تھا کہ انکار کیا ورنہ کیا مقدور تھا کہ انکار کرتی اُسکی تو خود خواہش تھی اس سے کیا غرض تھی جب ثمود ہنستی ہوئی آئی ادھر چترنگ نے یہ خیال کیا کہ شاید ثمود کھڑی ہوئی سن رہی ہو اور یہ ناراض ہو جیسے ہی اسکی صورت دیکھی جمود کا خیال کیا نہ حیا کو کام مین لایا دوڑکر اُسکو گود مین اُٹھا لیا اور بوسے لینے لگا کہ اُسنے چپکے سے کہا کہ یہ وقت نہین ہو انکو جانے دو پھر اختیار ہو وہ بھی کچھ سوچکر خاموش ہو رہا لاکر برابر جمود کے بٹھا دیا جمود نے ثمود سے کہا کہ تمنے کچھ اُنکے کام کی بھی فکر کی ہو کیا انھون نے تمسے کچھ کہا ہی یا نہین تمکو تو انکی ضرور کچھ فکر کرنا چاہیے کہ تمھاری بھی عزت کا سبب ہوگا اور تم ایسا معشوق انکے پاس ہو اور یہ اپنے مقصد کو نہ پہنچین اگر تم یہ کہو کہ آپ کیون نہین فکر کرتی ہین تو مین ضعیف ہوئی مجھسے محنت نہین ہوسکتی ہو اور یہ کام مشقت کا ہی جب تک مشقت نہو گی کوئی امر درست نہوگا لہذا تمکو ضرور انکی فکر کرنا چاہیے کیونکہ یہ اسی فکر مین تمام ہوے جاتے ہین اگر یہ فکر نہوئی تو پھر تم کسکی زوجہ ہوگی اور کسسے اپنا دل بہلاؤگی لہذا میرے نزدیک پہلے اُسکی فکر لازم ہو جسکے سبب سے انکی جان بچتی ہو ثمود نے کہا کہ بابی اماں مین غافل نہین ہون اور مینے اُنسے اقرار کیا ہو کہ پرسون سے کام شروع کرونگی مگر مین اس فکر مین ہون کہ کیا تدبیر کرون کہ کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہو ساری بات یہ ہو کہ آپ کے ہوتے مین کیا کرسکتی ہون آپ کے روبرو کیا حقیقت ہو مین آپ کے روبرو ہوکر نہین ہلاسکتی ہون جمود نے کہا مین تمسے پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ مجھسے کچھ نہین ہوسکتا ہو مین بالکل بیکار رہون کیونکہ ضعیف ہوگئی ہون اب تمھارا زمانہ ہی کہ تم جوان جہان ہو جو کام کروگی خوب محنت کے ساتھ کروگی اُسنے کہا کہ جبتک آپ کی مدد نہوگی کچھ بھی نہوگا جمود نے کہا کہ اگر یہی تمھاری مرضی ہو تو مین وقتاً فوقتاً مدد کرتی رہونگی جو کام تمھاری سمجھ مین نہ آئیگا تو مین بھی اُسمین ضرور غور کرونگی اور تمھاری مدد کرونگی یہ سنکے ثمود نے کہا کہ اب کوئی رائے اسمین آپ دین خوب ہوا کہ آپ تشریف لائین یہ میری خوبی قسمت ہی مین تو خیال کر رہی تھی کہ کس سے رائے لون کیونکہ استاد صاحب نے انتقال کیا جمود نے کہا کہ کیا اُستاد مرگئے ثمود نے کہا کہ جی ہان اُنکو مرے ہوے کئی برس ہوے جمود نے کہا کہ بہت بڑا ساحر زبردست دنیا سے اُٹھ گیا چراغ سحر و ساحری گل ہوگیا آفتاب افسونگری غروب ہوگیا مجھکو خبر نہوئی ورنہ مین اُنکے پیرہن کو اپنے قبضے مین کرلیتی کیونکہ وہ بڑے بڑے کامل پیر تھے اور جو کتابین اُنکے پاس اس فن کی تھین سب حاصل کرتی کیونکہ اُنکے کوئی اولاد تو تھی نہین نہ از قسم ذکور نہ اناث وہ کیا کرتے وہ تو پہلو نشین ساحری تھے ثمود نے کہا کہ یہ حقیرہ غافل نہ تھی نہ اُنسے جدا رہتی تھی بلکہ ہر روز خواہ دوسرے روز اُنکی خدمت مین جاتی تھی اور اُنکی خدمت کرتی تھی جو وہ کہتے تھے کبھی عذر نہین کرتی تھی بلکہ ایک امر مین اُنھون نے مجھکو مشتاق کردیا یہ سنکے جمود ہنسی اور کہا کہ کبھی نہ کبھی دست شفقت بھی پھیرا ہوگا کیونکہ اُنکی عادت تھی کہ وہ جہان جوان عورت یا لڑکی جوان کو دیکھتے تھے ضرور دست شفقت پھیرتے تھے بلکہ میرے اوپر کئی مرتبہ مہربانی ہوئی جبکہ مین اُنکی خدمت مین تعلیم کو جاتی تھی وہ بہت مجھسے خوش تھے ایسے اپنے کسی شاگرد سے نہین خوش تھے کیونکہ مین کبھی اُنکی مرضی کے

خلاف نہین کرتی تھی اکثر صحبت تخلیہ بھی ہوئی ہین تمسے کیا کہون تمپر خود گذری ہوگی ایسون کی خدمت کرنا فخر ہی یہ اُسی خدمت کا سبب ہی جو اسوقت ہم سحر کا نام لیتے ہین ورنہ اُنکو کیا ضرورت تھی جو ہمپر ایسی محنت کرتے یہ صرف ہماری اُس رضامندی کا سبب تھا جس سے اُنکا دل خوش ہوتا تھا اور ہماری خوشی ہوتی تھی وہی برتاؤ تمہارے ساتھ بھی کیا ہوگا اگر تمنے اُنکی خوشی کی ہوگی شمود نے مسکرا کر کہا کہ آپ کو تو ایسی باتین نہ کرنا چاہیئین کیونکہ مین آپ کی چھوٹی ہون اور جو امر آپ کو معلوم ہی اُسکا دریافت کرنا کیا ضرور رہی جبکہ یہ ظاہر ہی کہ ایک شخص کی عادت یہی تھی تو وہ ضرور ہر ایک کے ساتھ اُسی طریق کو برتنے لگا مین کیا عرض کرون کہ جو شفقت اُنکی میرے اوپر تھی یا اچھی بات یہ ہی کہ دونون ہاتھ سے تالی بجتی ہی ایک سے نہین بجتی پا ہو جب مین نے اُنکی خوشی کی اور اُنکے دل کو خدمت کرکے خوش کیا اُنھون نے بھی نظر عنایت میرے حال پر رکھی جب مین نے اُنکی خدمت کی اور وہ مجھسے خوش ہوے ناراض نہین ہوے تھے مین نے یہ طریقہ کر لیا تھا کہ ہر روز ایک وقت اُنکی خدمت مین جاتا اور دو پہر بیٹھتا وہ صحبت ایسی ہوتی تھی کہ اُسوقت اور کوئی نہین ہوتا تھا وہ وہ سحر خوشی مین اگر تعلیم کرتے تھے کہ جسکا مثل و نظیر نہین ہی اور اُسوقت کی صحبت کا کیا حال عرض کرون جب وہ وقت یاد آتا ہی دل روتا ہی قلب کو ایک رنج ہوتا ہی مگر مجبوری ہی آپ نے اسوقت اُنکا ذکر کرکے دل کو بے چین کر دیا ایسا اُستاد شفیق نصیب نہوگا ہم اُستاد ہمارا یہ حالت ہوگئی تھی کہ مجھکو بغیر اُنکے پاس جائے قرار نہ آتا تھا اور وہ بغیر میرے بیتاب رہتے تھے جہان مین گئی جو کام کرتے ہوے اُٹھا کر رکھدیا یا کوئی بیٹھا ہوا اُسکو رخصت کر دیا اور مجھسے باتین کرنے لگے یہ حالت تھی اب جب بیمار ہوگئے تو ایک ماہ قبل سے مجھسے کہا تھا کہ تو اب میرے پاس سے نہ جا یہین رہا کر مین نے اُسکو بھی قبول کیا بس جسدن سے مین اُنکے پاس رہنے لگی اُسدن سے اُنھون نے کل سے ملاقات ترک کر دی تھی دن رات میرے پاس بیٹھے رہتے تھے اور سحر تعلیم کیا کرتے تھے اور جو کچھ کام ہوتا تھا مجھسے لیتے تھے مین بھی اُن کی خدمت کنیزون کے طور سے کرتی تھی مجھکو کم بخت کا جانا اُنکے حق مین مضر ہوا کہ وہ بیمار ہوگئے چونکہ ضعیف تو تھے ہی کثرت جو سحر و ساحری کی ہوئی اور محنت جو پڑی میری تعلیم مین اور مین نے اُنکی خوشی جو کی تو اس اوسے وہ میرے اوپر شفقت کرنے لگے اسی سبب سے علیل ہوگئے اُس علالت مین بھی مین نے وہ محنت اور خدمت کی کہ اُنھون نے اُس خوشی مین کل اپنے بیر میرے قابو مین کر دیے اور کل اپنی کتابین مجھے دیدین اور فرمایا کہ تو مثل میرے ہوگئی کوئی تیرے سحر کا جواب نہین دیگا فرمایا کہ محنت سے عظمت حاصل ہوتی ہی تو نے میرے قلب کو خوب خوب مسرور کیا یہ اُسکا صلہ ہی اور اب مین رخصت ہوتا ہون یہ یاد رکھنا کہ ایسا شفیق کوئی نہ ملیگا اور اُس حالت مین کئی مرتبہ آپ کو یاد کیا اور کہا کہ اُسنے بھی ہماری خدمت خوب کی تھی اور جب تک وہ ہمارے پاس سحر کی تعلیم کیا کی کبھی اُسنے ہماری مرضی کی خلاف کام نہین کیا جو ہمنے کہا بخوشی خاطر قبول کیا انکار نہین کیا نہ معلوم وہ کہان ہی کچھ تجھکو پتہ معلوم ہی مین نے کہا جی نہین مین بالکل نہین واقف ہون جب سے چاہ الماس تباہ ہوا اُنکا پتہ ہی نہین لگا کہ کیا ہوئین بہت افسوس کیا کہ وقت آخری اُسکی صورت بھی نہ دیکھی اگر مین بچ گیا تو اُسکو ضرور تلاش کرونگا کیونکہ وہ بھی میری بہت عاشق تھی اے بہن اُسی شب کو انتقال کیا کیا کہون جو صدمہ پہونچا مگر ساحری کی مرضی مین کیا چارا تھا ناچار منظور کرنا پڑا جو اُنھون نے ہمپر ڈالا یہ اُنکی جو تیونکا صدقہ اور اپنی محنت اور اُنکی خوشی کرنے کا انجام ہی جو اسوقت ہم یہ دو ایک منتر کام مین لاتے ہین یہ سنکے جمود نے کہا یہ میری کم نصیبی تھی کہ وہ یاد کرین اور مین اُن تک نہ پہونچون شمود نے کہا کیا کہون کہ جیسا وہ تمہارے لیے بیقرار تھے خیر وہ تو وقت گیا اب اِسکے کام مین کوئی تدبیر بتاؤ یہ سنکے جمود نے کہا تم بڑی نادان ہو کہ ایسے صاحب کمال کی کل کتابین تمہارے پاس ہین اور کل منتر قبضے مین ہین اور تم اُنسے کام نہین لیتی ہو کہ وہ ضرور کام دینگے ایک کتاب اُستاد کے پاس تھی کہ جس سے وہ حال آئندہ و گذشتہ اور جس کام مین اُنکو فکر کرنی ہوتی تھی اور وہ کام فکر سے نہین بنتا تھا تو اس کتاب مین ایک اسم تحریر ہی وہ اُسکو پڑھ کر دریافت

کرتے تھے کہ یہ کام مین کیونکر کرون اُنکو اُسکے ذریعہ سے تدبیر معلوم ہو جاتی تھی جسطور سے وہ کرتے تھے پورا ہوتا تھا اور جو حکم
ہوتا تھا اُسکے خلاف نہین کرتے تھے وہ کتاب بھی ضرور ہوگی اُسکو نکال کر دیکھو اور دریافت کرو کہ اس کام کو کیونکر کرون جیسا
حکم ملے اُسپر عمل کرو دیکھو کہ کیونکر یہ امر مشکل آسان ہوتا ہی یہ سنکے ثمود کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا اور کہنے لگی کہ خوب
تدبیر بتائی اب یہ کام خوب انجام پائیگا اور ہان مجھکو بھی یاد آیا گویا اسوقت آپ اسی کام کے لیے آئی تھین وہ کتاب ہی ضرور
اور کوئی کتاب نہین رہی ہی یہ کہکر ایک خواص کو آواز دی کہ ادھر آ پھر کچھ خیال کر کے کہا کہ اچھا نہ آ جمود سے کہا کہ مین
خود جا کر وہ صندوقچہ لے آؤن جسمین وہ کتاب ہی جمود نے کہا کہ جاؤ وہ اُٹھکر چلی کہ جمود نے کہا کہ مین بھی چلون ثمود
نے کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی مین ابھی آتی ہون یہ کہکر ایک طرف کو باغ کے ایک گوشے مین گئی جمود نے چترنگ
سے کہا کہ چلو دیکھین یہ صندوق لینے کہان گئی ہی یہ نہایت عمدہ چیز اسکے ہاتھ لگ گئی ہی چترنگ نے کہا چلو یہ دونون
بھی اُسکے عقب مین دبے پانون چلے کہ انھون نے دیکھا کہ ثمود ایک گوشے مین پہونچی اور ایک مقام پر کھڑے ہوکر
دستک دی دستک کا دینا تھا کہ ایک برق چمکی معًا برق کا چمکنا تھا کہ ان دونون نے سنا کہ ایک تڑاقہ ہوا ساتھ ہی اُس
تڑاقے کے اُس مقام کی جسقدر خاک تھی غبار ہوکر اُڑگئی اور ایک تختہ نظر پڑا جمود اور چترنگ نے دیکھا کہ اُسمین ایک زنجیر
لگی ہی اور قفل پڑا ہی کہ ثمود نے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور اُسمین سے ایک کنجی نکالی اُس قفل کو کھولکر زنجیر کھولی وہ پٹرا اُٹھایا
اُس پٹرے کا اُٹھنا تھا کہ اُسمین سے ایک زنگی سیاہ رو تیرہ درون نکلا اُسکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ تھی اُس زنگی کی
صورت دیکھکر چترنگ کو یہ خوف طاری ہوا کہ اسنے اپنی آنکھین بند کرلین اور کانپ کر رہگیا اُس زنگی نے نکلتے ہی اسکی
پشت کی طرف اشارہ کیا اسنے جو دیکھا کہ زنگی پشت کی طرف اشارہ کرتا ہی کیا سبب ہی کبھی آج تک اسنے یہ حرکت
نہین کی اُدھر جمود نے بھی اسکا اشارہ دیکھا قصد کیا کہ سحر غائب ہونیکا کر کے غائب ہو جاؤن کہ ادھر ثمود نے
پلٹ کر دیکھ لیا تو چترنگ اور جمود کو کھڑے پایا اور یہ بھی دیکھا کہ جمود سحر سے غائب ہونیکا قصد رکھتی ہی اتنی بڑی ساحرہ ہی
کہ اُسکے ہونٹھ کی حرکت سے سمجھ گئی یہ دیکھکر ہنسی اور کہا کہ کیون بہن تکلیف کرتی ہو مین تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ تم ضرور آؤگی
اب سحر غائب ہونیکا نکرو میرے پاس آؤ میرے سحر کا تماشا دیکھو مین تو جانتی تھی کہ تم مع چترنگ کے میرے تعاقب مین
آؤگی مین اسی سبب سے تو تمکو چھوڑ آئی تھی کہ تمھارے دل کا حال معلوم ہو جائے یہ کیا سحر ہی اور سحر دکھاؤنگی وہ
زمانہ تو آئے مین ایسے ویسے کی شاگرد نہین ہون مین نے ایسی محنت کی ہی برسون خدمت کی ہی جب یہ کمال حاصل
ہوا ہی دوسری عورت میرے مقام پر ہوتی تو دوسرے دن چلا کے بھاگ جاتی وہ وہ سختیان اُٹھائین کہ میرا دل
خوب جانتا ہی بھلا کوئی کیا اُٹھائیگا دو دو پہر صحبت تخلیہ رہی ہی جب یہ علم نصیب ہوا ہی مین تو خیال کرتی ہون کہ دوسری
عورت ایک دن مین بھاگ نکلتی یہ ہمارا ہی دل و جگر تھا کہ جو جو محنت کی اور جن جن مشکلون پر صبر کیا اور کوئی کیا کرسکتا ہی
ہر روز نئی مصیبت پڑتی تھی چھٹی کا دودھ زبان پر لذت دے جاتا تھا جب ہمنے یہ مشقت سہی اور یہ محنت کی اور ہر
مشکل پر صبر کیا اور ہر سختی کو گوارا کیا تو یہ سحر آئے اور چیزین اور باتین جو نایاب ہین وہ سب یاد کرلین یہ سنکے جمود
شرمندہ ہوئی اور قصد کیا کہ پلٹ جاؤن مگر ثمود نے کہا آؤ تمکو ہمارے سر کی قسم اور چترنگ کو بھی لیتی آنا یہ کہکر
اُس زنگی سے کہا کہ انکو بھی آنے دے یہ سنکے وہ زنگی الگ ہوگیا کہ جمود و چترنگ کا ہاتھ پکڑکے اُس تختے کے
برابر آئی اب جو دیکھا تو ایک زینہ ہی سنگ مرمر کا پہلی سیڑھی پر ثمود کھڑی ہی جب یہ دونون بھی قریب آگئے ثمود
نے کہا کہ اب انتظار کسکا ہی آؤ یہ سنکے جمود اور چترنگ بھی اُس زینے پر آئے کوئی دو زینے اُترے ہونگے
کہ تڑاقہ ہوا وہ زنگی بھی اُسی زینے پر آکر کھڑا ہوگیا اب وہ تختہ خود بخود بند ہوگیا اسکا سبب یہ تھا کہ ادھر یہ لوگ
زینے پر آئے اُدھر ثمود نے سحر کیا کہ وہ زنگی بھی اندر چلا آیا اسنے پھر سحر کیا کہ تختہ بند ہوگیا اب بالکل تاریکی ہوگئی
کہ ایک دوسرے کو نظر نہ آتا تھا پردۂ ظلمات تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا جب یہ تاریکی ہوئی تو یہ دونون

پریشان ہوے کہ اُدھر ثمود نے کچھ پڑھ کر دم کیا کہ ایک برق چمکی اُسی طور سے تڑاقہ ہوا اور صدا آئی حاضر حاضر
اب اُنھون نے دیکھا کہ ایک زنگی اُسکے ہاتھ مین فانوس کہ جسکے سبب سے وہ تمام تاریکی دفع ہوگئی اور روشنی پھیل گئی
وہ زنگی سامنے ثمود کے آکر کھڑا ہوا کہا کیا حکم ہوتا ہی ثمود نے کہا کہ آگے چل اور کیا حکم ہوتا ہی اب ان لوگون نے
دیکھا کہ ہم لوگ چوتھے زینے پر کھڑے ہین اور ہمارے برابر ثمود بھی کھڑی ہی چترنگ کے ہوش جاتے رہے
اسنے کبھی سحر تو دیکھا نہ تھا اسکی کیا اصل ہی جو کہ ساحرہ بی جمود تھین اُنکے بھی حواس جاتے رہے کہ اُنھون نے
بھی یہ سحر اور یہ کارخانے نہین دیکھے تھے خیال کرنے لگی کہ خوب ہوا جو مین نے مقابلہ نہین کیا ورنہ یہ ایک
سحر مین میرا کام تمام کرتی اب تو سب باتین بھول گئی یہان سے اپنے مقام کو واپس جانا فراموش ہوگیا اب رات
کوئی ڈھائی پہر کے قریب آئی ہی ابھی رات باقی ہی کہ وہ زنگی فانوس لیکر آگے بڑھا یہ لوگ اُسکے عقب مین چلے
آگے آگے ثمود اُسکے بعد جمود و چترنگ برابر دونون تھے وہ زینہ اکیس زینون کا تھا جب وہ راہ تمام ہوئی تو ایک
دیوار نظر آئی کہ اُسپر کچھ نقش و نگار بنے ہوے تھے اُس دیوار کے قریب پہونچکر وہ زنگی کھڑا ہوگیا کہ ثمود نے
اُس دیوار کے قریب پہونچکر اُس دیوار پر کچھ بنایا اور کچھ پڑھ کر دم کیا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور اُسمین ایک دروازہ
پیدا ہوا اُنھون نے دیکھا کہ وہ بھی مقفل ہی بعدہ ثمود نے کچھ دستک دی کہ خود بخود اُسکے سامنے ایک کنجی گری
اُسنے اُٹھا کر وہ کنجی قفل مین لگائی کہ وہ قفل کھلا یہ اُسکے اندر چلی جب چلنے لگی اسنے دستک دی کہ وہ زنگی جو فانوس
لیے تھا غائب ہوگیا اب روشنی بخوبی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ دن ہی جیسے آفتاب نکلا ہوا ہی اُس دروازے کے برابر
ایک اژدر دہان بیٹھا ہوا تھا کہ وہ اژدر ثمود کی صورت دیکھکر ہٹ گیا ثمود نے جمود و چترنگ کی طرف اشارہ
کرکے کہا کہ اِنکو بھی آنے دینا یہ لوگ بھی ثمود کے عقب مین گئے جب یہ لوگ اندر اُسکے داخل ہوے وہ اژدر
اپنے مقام پر جا بیٹھا دروازہ بند ہوگیا یہ خیال رہے کہ قفل ہر مقام پر چھوڑتی جاتی ہی اب جمود و چترنگ نے دیکھا
کہ کیسا باغ پر بہار ہی کہ نمونہ بہشت معلوم ہوتا ہی ہوا سے سرد کے جھونکے چلے آتے ہین درخت میوہ دار لگے
ہین طائر چہچہہ زنی کر رہے ہین بلبلین بول رہی ہین نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین ثمود مع چترنگ
و جمود کے سیر اُس باغ کی کرتی ہوئی طرف بارہ دری کے چلی اگر باغ و بارہ دری کی تعریف تحریر کی جائے
تو اصل مطلب رہجائے کیونکہ وہ مثل ہی کہ رات کم اور سوانگ بہت بس اسی پر موقوف کیا کہ وہ باغ اور بارہ دری
لائق دیدنی تھی اب ملاحظہ ہو کہ یہ سیر باغ کرکے مع اُن دونون کے بارہ دری مین آئی بارہ دری بھی خوب آراستہ
تھی ایک مسند بچھی ہوئی تھی یہ اُسپر آکر بیٹھی اُن دونون کو بھی اپنے برابر بٹھا لیا کچھ پڑھکر دستک دی ایک پتلی پیدا ہوئی
اُسکے ہاتھ مین ایک ساغر تھا اور ایک صراحی بلورین اسنے اشارہ کیا اُسنے شراب ساغر مین اُنڈیل کر ایک جام
ثمود کو دیا جب یہ پی چکی تو جمود اور چترنگ کو بھی جام شراب لبریز کرکے دیا اسی طرح کوئی تین تین جام کی نوبت
آئی ہوگی کہ تڑاقہ ہوا وہ پتلی تو غائب ہوگئی اُسکے مقام پر ایک اور پتلی پیدا ہوئی کہ اُسکے سر پر ایک کشتی تھی
اُسنے وہ کشتی لاکر سامنے رکھی تو رسے پوش اُٹھایا اُسمین تین قابین کباب کی اور تین قابین میوے اور شیرنی
کی تھین ہر ایک کے روبرو اُسنے وہ قابین اُٹھا کر رکھین سب نے کباب کھائے میوہ وغیرہ بھی کھایا جب
کھا چکے ایک برق چمکی وہ پتلی مع اُس کشتی اور قابون کے غائب ہوگئی اُسکے تھوڑے عرصے کے بعد سناٹا ہوا
صدائے راگ و رنگ ہر در و دیوار سے آنے لگی اور کچھ پتلیان پیدا ہوئین کہ وہ گانے کی صدا پر ناچنے لگین جمود و
چترنگ کی تو یہ حالت ہی کہ ششدر بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہین اور عالم سکوت طاری ہی جمود اپنے دل مین کہہ رہی
ہی اسیر کیا یہ ساحرہ زبردست ہی اسکا کون مقابلہ کرسکتا ہی اُستاد اِسنے خوب تعلیم کرگئے ہین اسنے اُنکی خدمت بھی خوب
کی ہی اور اُنکو معلوم ہوتا ہی کہ خوب راضی کیا ہی تو مجھسے اُنکی سختی نہ سہی گئی مین تو بھاگ نکلی واقعی یہ بڑی جبر و صبر کی

عورت تھی کہ اتنے زمانے تک اُنکا ساتھ دیا اور اُنکو خوش رکھا کیا اُنکے قلب کو مسرور کیا ہی جو وہ یہ سحر کمال کے بتا گئے
دراصل اسیکا دل وجگر تھا جو اسنے ایسے مرد کی خدمت کی اور اسی کا کام تھا کہ حالت کمسنی مین اسنے نباہ کیا یہ
خیال کرکے ثمود کی طرف منھ کرکے کہا کہ بہن تعریف نہین ہوسکتی ہی کہ کیا کمال تمنے بہم کیا ہی مرحبا سچ ہی کہ بعد
مصیبت کے راحت ہوتی ہی ثمود نے کہا کہ بہن مین نے جو تکلیف اُٹھائی ہی یہ اُسکا ثمرہ ہی خیر کچھ ہوتا نہین یہی اُسکا
ثمرہ ہی کہ تم اسوقت تعریف کر رہی ہو یہ سنکے جمود نے کہا کہ کمال یہ ہی کہ اُس کمسنی مین تمنے یہ تکلیف برداشت
کی اُسکا ثمرہ یہ ہوا کہ جسکو دیکھکر دل خوش ہوگیا یہ سنکے ثمود نے سر جھکا لیا جمود نے کہا کہ تمھارے نزدیک کیا بات
ہی جسکو چاہو خدا بنا دو ثمود نے جواب دیا کہ یہ سب اُستاد و ہمدوست کا صدقہ ہی کہ تم خوش ہوکر تعریف
کر رہی ہو یہ کہکر اُن پتلیون کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا دیکھنا تھا کہ ایک سناٹا ہوا وہ سب پتلیان غائب ہوگئین
اور صدائے راگ ورنگ موقوف ہوگئی اب یہ مسند پر سے اُٹھی جمود وچترنگ کو ہمراہ لیکر ایک جانب
بارہ دری کے چلی اور ایک مقام پر آکر اشارہ کیا اُس مقام کا فرش خود بخود ہٹ گیا اب اسنے پڑھ کر دستک دی کہ وہ
زمین شق ہوئی اور اُسکے اندر سے صدا آئی کہ حاضر حاضر اب جو دیکھا تو چار پتلے قوی ہیکل ایک صندوق آہنی کو
سر پر رکھے ہوے کہ وہ صندوق طولاً کوئی چار گز کا ہوگا اور عرضاً دو گز کا اور اونچا کوئی ڈیڑھ گز کا ہوگا اور اُنکے
آگے آگے ایک پتلہ بہت قوی تن قوی من ہاتھ باندھے ہوے سر جھکائے ہوے حاضر حاضر کہتا ہوا چلا
آتا ہی کہ وہ پانچون پتلے اُس غار سے نکلے اور وہ پتلہ جو آگے بڑھا ہوا چلا آتا ہی وہ پتلہ ثمود کے روبرو آکے
کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ کیا ارشاد ہوتا ہی ملکہ یہ آپ کی امانت حاضر ہی ثمود نے اُسکی طرف نگاہ اُٹھا کر کیا کہ وہ
پتلہ خاموش ہوگیا اب ثمود نے اشارہ کیا اُن پتلون کو جو صندوق اُٹھائے ہوے تھے طرف مسند کے
اُن پتلون نے بڑھکر وہ صندوق مسند کے برابر رکھدیا اور پھر ثمود کے پاس واپس آگئے اسنے اشارہ کیا وہ
پانچون پتلے اُسی شگاف مین چلے گئے اب اسنے اشارہ اُس شگاف کی جانب کیا وہ بھی برابر ہوگیا اسکے بعد
اُسی طور سے فرش بھی برابر بچھ گیا اب ثمود مع چترنگ وجمود کے پلٹ کر آئی اور اُسی مسند پر آکے بیٹھی اب
جمود وچترنگ نے دیکھا کہ ایک قفل اُس صندوق مین لگا ہی جب ثمود اُس مسند پر آکے بیٹھ چکی اُسوقت اسنے
کچھ اسم سحر پڑھ کر دستک دی کہ ایک برق چمکی اور ہوا چلنے لگی مگر بہت تیز اُسکے بعد دیکھا کہ چھت اُس بارہ دری
کی شگافتہ ہوئی اور پتلے بہت خوبصورت حاضر حاضر کہتے ہوے اُس شگاف چھت سے پیدا ہوے اور
اسکے روبرو آکے کھڑے ہوے اُسکے سر پر ایک صندوقچہ تھا اسنے اشارہ کیا اُسنے صندوقچہ اسکے روبرو
رکھدیا اور صندوقچہ رکھکر غائب ہوگیا اب ثمود نے چترنگ وجمود سے کہا کہ اب باغ مین چلنے کی کیا
ضرورت ہی تم بھی یہان موجود ہو مین بھی یہین ہون جو کچھ دریافت کرنا ہو مین کتاب نکالتی ہون دریافت کرلو جو
حکم ہوا اور جو طریقہ تعلیم ہو اُسپر عمل کیا جائے اگر تم لوگ یہان نہ موجود ہوتے تو مین کتاب باغ مین لیکر آتی
جمود نے کہا کہ ہان وہان چلنے کی کیا ضرورت ہی یہ جو جمود نے کہا ثمود نے طرف صندوقچہ کے دیکھا
اسکا دیکھنا تھا کہ تڑاق سے پٹرہ صندوقچہ کا اُڑگیا اور اُسمین سے بالشت بھر کی ایک ناگن کیسی کالی کہ جسکے
کاٹے کا منتر نہو زہر نہ اُترے جست کرکے اسکے روبرو آگری اُسکا گرنا تھا کہ وہ پٹرا پھر برابر ہوگیا اب جو دیکھا
تو وہ ناگن نہ تھی بلکہ کنجی تھی جمود وچترنگ نے قصد بھاگنے کا کیا تھا یہ دیکھکر خاموش ہو رہے ثمود نے
کنجی اُٹھا کر اُس صندوق کا قفل کھولا اور اُسکا پٹرا بلند کیا دیکھا کہ ایک افعی اُس صندوق سے نکلا اور ایک
طرف کو ثمود کی صورت دیکھکر بغور چلا گیا مگر ان دونون کو یعنے جمود وچترنگ کو بہ نظر زہر آلود دیکھا کہ ثمود
نے اُسکی طرف بہ نگاہ قہر وغضب دیکھا مطلب یہ تھا کہ انسے نہ بولنا وہ افعی سر جھکا کے راہی ہوا اب

ان دونون نے دیکھا کہ وہ تمام صندوق کتابون سے مملو ہی ٹھو وے نے مسند پر بیٹھکر اشارہ کیا کہ خودبخود وہ کتابین اسکے
روبرو آ آکے انبار ہوگئین اُنمین ایک لفافہ بھی تھا وہ بھی نکلا ٹھو وے نے اُس لفافہ کو اُٹھاکر اپنے زانو کے نیچے رکھا
اب ہر ایک کتاب کو اُٹھاکر دیکھنے لگی یہان تک کہ وہ کتاب نکلی جسکا اُسکو پتہ جمود نے دیا تھا لیس اسنے اُس کتاب
کو اُٹھا لیا باقی کتابون کی طرف نگاہ اُٹھاکر دیکھا کہ وہ سب کی سب کتابین پھر اُسی صندوق مین خودبخود چلی گئین
سوائے اُس کتاب اور لفافہ کے اب اسنے اُس کتاب کو کھولا اور بہ نیت کرکے دیکھا کہ میری عقل نہایت حیران
ہی اور بہت متفکر ہون کہ کیا کرون اور کیونکر خدائی چتر نگ کی درست کرون اسکی تدبیر بتائی جائے اور یہ
ظاہر کیا جائے کہ اگر مین اس امر مین کوشش کرونگی تو کامیاب ہونگی یا نہین جب سب سے لے دیکھا تھا تو وہ
کتاب سادی تھی اب جو دیکھا تو اُسپر یہ تحریر تھا کہ یہ چتر نگ بہت صاحب نصیب ہی اور اسکی خدائی ضرور
ترقی کریگی چند روز اگر تو کوشش کریگی تب اسکی خدائی ترقی کریگی تیری کوشش پر منحصر ہی اور اسکی تدبیر تیرا اُستاد
اس لفافہ مین لکھ گیا ہی اسکو اُٹھاکر دیکھ لے اگر کچھ مین نہ ظاہر ہو تو پھر اس کتاب مین دیکھ لینا یہ کتاب بہت کام دیگی
یہ تحریر اُسنے اُس کتاب مین دیکھکر اُسنے اُس کتاب کو بند کردیا اور وہ لفافہ زانو کے نیچے سے اُٹھایا اور لفافہ
چاک کیا اُسمین سے ایک دو ورقہ نکلا اُسکو اسنے دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ ای ٹھو وے آگاہ ہو کہ تجھکو ایک وقت
مین ایسی ضرورت درپیش ہوگی کہ تو خدائی کا بندوبست کرے اُسکے لیے بہت سی چیزون کی ضرورت ہوگی
اور وہ چیزین بھی تجھکو مدد سے سامری کے دستیاب ہونگی کوئی شخص چتر نگ نامے زہرہ کا فرزند ہوگا اور
تیری بہن جمود کا لڑکا ہوگا تو اُسپر عاشق ہوکر اُسکو اپنے باغ مین لائیگی وہ تجھسے اس امر کی درخواست کریگا
کہ تو میری خدائی کو درست کردے تو ولولہ عشق مین قبول کریگی اور فکر کریگی تیری بہن میری کتاب کا نشان
دیگی تو اُس کتاب مین دیکھے گی وہ کتاب اس لفافہ کا پتہ دیگی اب اسکی تدبیر یہ تجھکو لازم ہی کہ تو اس لفافے کو
لیکر اپنے باغ مین جانا اور ایک رات اپنے باغ مین بیٹھکر یہ اسم پڑھنا دوسرے دن تو تنہا طرف شرق کے
روانہ ہونا اُسکے بعد جو اس لفافے مین تحریر ہو دیکھ لینا اور اُسی تحریر پر عمل کرنا اور خلاف اُس تحریر کے کوئی کام نکرنا
ورنہ سب کام خراب ہوجائیگا پھر انجام نہ پائیگا یہ سب باتین خیال رہین اور بدون ساحر مجرو وہم کے ملے ہوے
تیرا کوئی کام نہ بنیگا اور جن جن اشیا کی خدائی کے درست کرنے مین ضرورت ہی وہ اُسکو معلوم ہین اور وہ
میری بہن ہی اُسکے مقام کا پتہ اس لفافے مین تحریر ہی مگر وہ تحریر وقت پر ظاہر ہوگی اور جو مشکل پڑیگی وہ اس
کاغذ پڑھنے سے ظاہر ہوجایا کریگی اُسکی تدبیر بھی تحریر ہوا کریگی دیکھ یہ کمال ہی کہ بعد مرنے کے بھی میرا سحر برقرار رہا
ورنہ بعد مرجانے ساحر کے سحر برطرف ہوجاتا ہی اور یہ لفافہ تو مین نے تجھکو وقت مرنے کے دیا تھا اور کہدیا تھا
کہ ایک وقت اسکو دیکھنا تو بھول گئی تیرا کام نو نکلا یہ اُسکا اثر ہی جو تو نے میری خدمت کی تھی اور میرے دل کو
ہر وقت خوش رکھا تھا یہ اُسکا ثمرہ ہی کہ مین نے محنت کرکے یہ سحر تیار کیا یہ خاص تیرے ہی لیے مین نے کوشش
اور مشقت کی تھی اور یہی وجہ میرے سحر کے قایم رہنے کی ہی کہ مین نے اپنے کل پیر تیرے قبضے مین کردیے
ہین مین تجھسے بہت خوش ہون کہ تو نے میرے دل کو خوب خوب مسرور کیا اور میرے کہنے کو کسی وقت نہین
ٹالا مین سامری سے تیری ترقی عمر کی دعا کرونگا اور جب ملاقات ہوگی تو سفارش کرونگا وہ میرے کہنے کو
ضرور خیال کرینگے اور تیری ہر وقت مدد کیا کرینگے اور جس کام کا تو قصد کیا کریگی وہ فوراً حل ہوجائیگا اور مجرو وہم جادو
بہت بڑا ساحر زبردست ہی اُسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی وہ ہیلونشین سامری ہی اور جمشید کی
مصاحب خاص تھی جب سے ابتک وہ زندہ ہی اب آیندہ حال معلوم ہوگا یہ پڑھکے سارا مضمون چتر نگ
و جمود کو سنایا وہ دونون بہت خوش ہوے وہ لفافہ تو اسنے اپنے پاس رکھا اور وہ کتاب صندوق مین

رکھی جدھر کو سانپ گیا تھا دیکھا کہ وہ سانپ چلا آیا گو غائب تھا مگر اسکے دیکھنے کے ساتھ ہی وہ سانپ ظاہر ہوا اور آگر اُس صندوق
مین چلا گیا اسنے پٹرا صندوق کا بند کر دیا اور قفل لگا یا اُسی طور سے صندوقچہ کی طرف دیکھا اُسکا پٹرہ اُڑ گیا ادھر اسنے اس
کنجی کی طرف دیکھا وہ پھر ناگن ہو گئی اور اُسی صندوقچے مین چلی گئی اسنے دستک دی کہ وہ پتلی پیدا ہوئی اسکو اشارہ کیا وُ
صندوقچہ لیکر اُسی شگاف شقف مین غائب ہو گئی چھت برابر ہو گئی یہ اُٹھی اُسی مقام پر آئی جہان سے وہ صندوق نکلا
تھا اُسی طور سے وہ فرش ہٹ گیا اور زمین شق ہوئی اور وہی زنگی نکلے پانچون اسنے اشارہ کیا وہ چار زنگی اُس صندوق
کو اُٹھا لائے جب قریب اُس غار کے پہونچے اسنے اُس زنگی سے کہا کہ میری امانت سے خبردار وہ زنگی مع اُس صندوق
کے چلا گیا زمین برابر ہو گئی اسنے یہان آکر مسند پر بیٹھ کر کچھ پڑھکر دم کیا کہ ایک چمک ہوئی بعد اُس چمک کے تاریکی
ہو گئی تھوڑے عرصے کے بعد وہ تاریکی برطرف ہوئی اب جو جمو و چہرنگ نے دیکھا کہ ایک زنگی اُسکے روبرو
کھڑا ہی اور اسکے ہاتھ مین قلمدوات ہو اور ایک ہاتھ مین ایک کتاب ہو اسنے وہ دوات و قلم اُسکے ہاتھ سے لیا
اور کتاب بھی کھول کر کچھ اُسپر لکھا اور اپنے دستخط بنائے اُس زنگی نے ایک بیاض نکالکر اپنے پاس سے دی اسنے
اُس بیاض کو کھول کر دیکھا جمو و چہرنگ نے بھی دیکھا کہ اُس بیاض مین کچھ بطور حساب کے مدین بنی ہین اُنکے
نیچے کچھ لکھا ہو کہ شمو و نے ایک مد کو کاٹ دیا اور اُسپر اپنے دستخط کر دیے اور وہ دوات و قلم و کتاب وغیرہ اُسی زنگی
کے ہاتھ مین دیدی اُسی طور سے پھر تاریکی ہوئی برق چمکی جب روشنی ہوئی دیکھا کہ نہ وہ زنگی ہی نہ کوئی اب اسنے
یعنے شمو و نے کہا کہ چلو سب چلنے پر آمادہ ہوے کہ ادھر شمو و نے کچھ پڑھا ایک صداے مہیب آئی برق چمکی
تاریکی ہوئی ہوا سے تیز چلی اور ایک ایسی برق چمکی انکی آنکھین اُسکی چمک سے خیرگی کرنے لگین جب تھوڑی دیر کے
بعد وہ تاریکی و چمک وغیرہ دفع ہوئی تو جمو و چہرنگ نے دیکھا کہ ہم اُسی باغ مین چبوترے پر جو کہ برابر بارہ دری
کے ہی کھڑے ہین اور شمو و ایک طرف سے ہنستی ہوئی چلی آتی ہو نہ وہ باغ ہو نہ بارہ دری ہو قدیمی باغ مین ہین
جہان سے اُس باغ مین صندوق کتابون کا لینے شمو و گئی تھی یعنے شمو و اپنے قیام کرنے کے باغ مین لے آئی
اب جو جمو و نے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ صبح قریب ہو اسنے کہا کہ ای بہن اب مین جاتی
ہون اب تو تم خوب بند و بست کر لوگی شمو و نے کہا کہ بدون تمھارے مین کوئی کام نہ کرون گی جب تک تم نہو گی
کیونکہ تم سن چکی ہو کہ مجھکو اسم سحر پڑھنے کا حکم ملا ہو مین چاہتی ہون کہ تم بھی ہوتا کہ تمکو بھی معلوم ہو کہ یہ محنت
مین نے کی ہو جمو و نے کہا کہ تم میرے عیش مین خلل ڈالوگی میرا معشوق میرے لیے بیقرار ہو گا بدون میرے
اُسکو چین نہین آتا ہو شمو و نے کہا کہ جو کچھ ہو اُسکے جواب مین جمو و نے کہا کہ اسوقت تو مین جاتی ہون کل شام کو
پھر آؤنگی شمو و نے جواب دیا بہتر یہ کہکر شمو و تو مع چہرنگ کے بارہ دری مین گئی یہان باغ مین سناٹا پڑا
ہو سب ملازم اسکے سو رہے ہین یہ دونون بارہ دری مین آئے جمو و سحر کر کے طرف اپنے شہر کے روانہ
ہوئی داخل شہر ہو کر اپنے محل مین جا کر اپنی شبیہ کو رخصت کیا اور خود خلوت خانہ مین شیدا کے آئی کیونکہ بدون
اُسکے پریشان تھی اُسکو بیدار کیا وہ سو رہا تھا آنکھ جو کھلی جمو و اپنی زوجہ کو دیکھا بیقرار ہو کر اُٹھا اور کہنے لگا کہ آج
تمنے بہت پریشان کیا رات بھر تڑپتے گذرا تمنے آج ایسا کیا کہ کبھی اسطرح کا اتفاق نہوا تھا کوئی اپنے عاشق کو
اسطرح تڑپاتا ہو رات اس دشواری سے گذری کہ جسکا بیان کرنا غیر ممکن ہو آخر یہ نوبت ہوئی نیند کی وجہ سے نہایت
پریشان تھا ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہو گا کہ مین سویا ہون اور مین جانتا ہون کہ صبح ہونے مین کچھ ہی عرصہ باقی ہو گا
آج تم تھین کہان کیا میرا خیال تمھارے دل سے جاتا رہا مین نے ایسا تو خیال تمھارا دیکھا نہ تھا مگر نہین معلوم
کیا وجہ ہو اور تمھین اکیلے نیند کسطرح آئی ہو گی تم تو آج تک کبھی تنہا سونے کو پسند نہ کرتی تھین یہ سب باتین شیدا و
کی سنکر وہ لگاتہ بولی مجھے کیا معلوم مین تو آج ایسی بیخبر سوئی کہ ہوش نہ رہا نہ تمکو بلایا نہ مین خود تمھارے پاس آئی

ابھی جو آنکھ کھلی تمھارے پاس اُٹھکر چلی آئی ہون رات سے کیا غرض یہ کہکر بیٹھ گئی عیش وعشرت کی باتین ہونے لگین
یہان یہ عیش مین مصروف ہین اُدھر ثمو و چیرنگ بھی عیش مین مشغول ہوے کہ وہ رات جسقدر باقی تھی تمام ہوئی
ثمو و چیرنگ کو تو عیش مین مصروف رکھیے یہان صبح کو شداد اُٹھکر منھ ہاتھ دھوکر دربار مین آیا اُسی وقت فوراً
زرگرون کو طلب کر کے اُنکو وہ نقشہ تخت کا دیا جو کہ جمود نے بنا کر دیا تھا اور کہا کہ اس نقشہ کے موافق ہمکو ایک
تخت بہت جلد تیار کر دو اور نہایت عمدگی و خوبصورتی سے بناؤ تمکو علاوہ تمھاری اجرت کے انعام بھی دیا جائیگا
کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنا جسقدر چاندی درکار ہو خزانہ شاہی سے لینا کوئی مانع نہوگا مگر اس نقشہ کے مطابق ہو
سرمو فرق نہو اور بہت جلد تیار کرو اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند نعمت ایک ہفتہ کے عرصے مین تیار ہوگا اس سے
پیشتر نہین تیار ہوسکتا ہی وہ بھی ہمکو رات دن کوشش کرنا پڑیگی شداد نے کہا اچھا جہانتک ہوسکے جلدی کرنا
زرگر حکم لیکر اپنے اپنے مکان پر آئے اُسکے بندوبست مین مصروف ہوے کہ انکا ذکر پھر ہوگا یہان شداد نے
دربار برخاست کیا داخل محل ہوا جمود سے کہا کہ مین نے تخت کے بنانے کا حکم دیدیا زرگرون نے ایک ہفتہ کا اقرار
کیا ہی اُسنے کہا کہ بہتر ہی یہ دونون کھانا کھا کے خلوت خانے مین چلے گئے وہ دن تمام ہوا رات آئی جمود نے
خیال کیا کہ اب چلنا چاہیے کیونکہ ثمو میرے انتظار مین ہوگی یہ سوچکر قصد چلنے کا کیا اب کوئی پہر رات کے قریب
وقت آچکا ہی اُسنے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا قبل مین یہ بندوبست کیا کہ جسقدر عورتین اسکے پاس برائے پہرہ بیٹھی
تھین کوئی خواص تھی کہ اُسکا یہ خواص تھا کہ وہ پانون دباتی تھی کوئی پیش خدمت تھی یہ کام متعلق تھا کہ وہ آگے کا کام
کرتی تھی کوئی پہرہ دینے والی تھی اسنے اُن سب کو اسم سحر پڑھکر بیہوش کیا کہ ہواے سرد کا جھونکا آیا کہ وہ سب کی
سب بیخود ہوکر حالت غنودگی مین اپنے مقام پر لیٹ رہین اسنے بذریعہ سحر کے جسقدر روشنی تھی گل کی صرف دو ایک
شمعین اس خیال سے روشن رہنے دین کہ جب تاریکی ہوگی تو جو کوئی اُٹھیگا تو تاریکی دیکھکر خیال کریگا کہ یہ کیا سبب
کہ ملکہ کی آرامگاہ مین تاریکی ہی بس وہ آئیگا اور میرے تئین یہان نہ پائیگا سب حال میرے جانیکا کھلجائیگا اسنے
خیال کیا کہ شاید کوئی رات کو اُٹھکر آہی جاوے تو احتیاط ضرور ہی یہ بات دل مین سوچکر جھولی سے اُس بدمعاش نے
ماش کا آٹا نکالا اور اپنے قماش کا ایک پتلہ بنایا اور اُسے سحر کر کے صرف اپنی صورت کا بنا دیا مگر اُسمین کوئی بیر
اُس بے تدبیر نے نہین اُتارا کہ وہ صاحب روح ہوتا یہ امر تھا کہ جو کوئی دیکھے تو خیال کرے کہ ملکہ پلنگ پر آرام
کررہی ہی یہ اس خیال سے کہ یہ تو سب بسبب میرے سحر کے بیہوش ہین اگر کوئی پہرہ بدلنے کو آیا اور اُسنے پلنگ کو
خالی پایا تو خرابی ہوگی یا شداد خود چلا آیا تو بھی خرابی ہوگی اس امر سے بہتر یہ ہی کہ یہ تدبیر کرو اُسکے بعد خیال آیا
کہ اگر شداد آیا اور اُسنے اُٹھانیکا قصد کیا تو یہ نہ تو اُٹھیگا اور نہ بات کریگا اُسوقت بھی خرابی ہوگی بس اسنے یہ سحر
کیا کہ جو کوئی اُس مقام پر آئے وہ بیہوش ہوکر گر پڑے یہ بندوبست کر کے اور تخت سحر درست کر کے اُسپر سوار ہوکر بطرف
باغ ثمود کے مثل بلبل قفس آزاد کے کہ جیسے وہ قفس سے چھوٹ کر براے نظارۂ گل جاتی ہی روانہ ہوئی پہلے
ادھر کا حال سماعت فرمائیے کہ بعد جانے اُس قحبہ کے کچھ عرصے کے بعد جو میان شداد کی آنکھ کھلی اور کچھ اور ضرورت
جو ہوئی تو اپنے خلوت خانہ سے اپنا کمر بند کھولتے ہوے اور بہت بیچین اور یہ خیال کرتے ہوے کہ یہ اچھا طریقہ
ملکہ نے کل سے مقرر کیا ہی کہ نہ تو خود آتی ہی اور نہ مجھکو بلاتی ہی کل بھی ساری رات مین بیچین رہا اور آج بھی اسقدر
رات آئی ہی یا تو وہ بات تھی کہ کوئی وقت جدائی کی خواستگار نہ تھی اب جو مین اسکا عادی ہوگیا تو خود مفارقت
کرنے لگی سچ ہی کہ ان لوگون کی ذات کا کوئی بھروسا نہین بالکل بیوفا ہوتی ہی اور یہ قوم اپنی غرض کی ہوتی ہے
جبتک اپنی غرض ہی ہم سے زیادہ کوئی نہین جہان اپنی غرض نکلی پھر کیا پروا ہی چاہے کوئی مرے چاہے کوئی
زندہ رہے اُنکو کوئی غرض نہین ہی تف ہی ایسی محبت والی ذات پر یہ اپنے دل سے کلام کرتا ہوا بہت جلد اُسکی خلوتگاہ

سکے قریب آیا جو عورتین خاص ملازم اسکے پاس موجود تھین اُنھون نے جو اسکو جاتے ہوے دیکھا قصد کیا کہ ہم بھی اسکے ہمراہ چلین
اسنے منع کیا کہ تم نہ آؤ مین ملکہ کے خلوت خانہ مین جاتا ہون وہ سب عورتین وہین ٹھہر گئین سوچین کہ خوب جان بچی آج
ابھی تک ہم لوگون کی سونے کی نوبت نہین آئی ہی جب یہ آویگا تو دیکھا جائیگا اُسی مقام پہ جو فرش بچھا ہوا تھا وہین لیٹ کر
سو رہین خیال کیا کہ جب بادشاہ تشریف لائینگے ہم لوگ اُٹھا دیے جائینگے پس سب تو سو رہین مگر شداد جو گھبرایا ہوا
تھا ایک مرتبہ داخل خلوت خانہ ہوا دیکھا کہ تمام لوگ جو کہ ملکہ کے پاس موجود رہتے ہین یعنی پہرے دارنیان و باری دارنیان
سب پڑی بیخبر سو رہی ہین اسنے بھی جگانا اُن سب کا مناسب نہ جانکر طرف مسہری ملکہ کے بہت بیقرار چلا برابر مسہری کے
ایک جوان باری دارنی گوری گوری رنگت بڑی بڑی آنکھین پیاری پیاری صورت سن کبھی کوئی سولہ سترہ برس کا بڑی
بیخبر ہاتھ پانؤن پھیلائے جوانی کے عالم مین سو رہی ہی دوپٹہ جو سینے پر سے ہٹ گیا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو گیند بلور
کے ہین کہ رکھے ہوے ہین یا دو حباب بیجرش ہین اسکو اُسکی یہ حالت دیکھکر قرار نہ رہا چاہتا ہی کہ مین مسہری پر جاکر ملکہ کو بیدار
کرون کہ جو تکا ہوا سے مردکا آیا کہ جسنے اسکو بیخود کر دیا اور غش کھاکر برابر اُسی نازنین کے گرا یون گرا کہ اسکے ہاتھ اُسکے
ہاتھ اُسکے سینے پر اور منھ برابر منھ کے جیسے کوئی اپنے معشوق کے پاس اپنی حسرت دل نکالنے کو لیٹتا ہی یہ تو عرض کرچکا
ہون کہ یہ اپنے خلوت خانے سے اور قصد سے چلا ہی کہ کمربند کو کھولے ہاتھ مین لیے تھا اُس گرنے مین زیر جامہ بھی اسکا
کسی قدر ہٹ گیا ہی گر کر کروٹ جو لیتا ہی تو اُس سے لپٹ گیا اُسکی ٹانگین اسکی ٹانگون مین آگئین بس یہ حالت تو اسکی ہوئی
جو کہ عرض ہوئی اب جو کچھ کیفیت اسپر گذرے گی وہ اُسوقت زیب گوش سامعان ذہوش کیجاویگی جب کہ جمود آئیگی

اب حال ثمود و چترنگ معرض تحریر مین آتا ہی و دیگر حالات

راوی نے بیان کیا ہی جبکہ جمود اپنے مکان کو گئی تھی تو ثمود و چترنگ خلوت خانے مین گئے تھے اُتنی رات عیش و
عشرت مین بسر کی جب صبح ہوئی دونون باہر آئے منھ ہاتھ دھوکر کچھ زہر مار کیا اُسکے بعد کچھ شراب وغیرہ کا شغل ہوا اسی
اثنا مین ثمود نے کہا کہ ای چترنگ آج رات کو ہم تمسے جدا رہینگے دیکھین یہ رات کیونکر بسر ہوتی ہی چترنگ نے کہا یہ تو
غیر ممکن ہی کہ مین تمسے جدا ہون کیا تم کہین جاؤگی ثمود جادو نے جواب دیا کہ کہین جاؤنگی تو نہین بلکہ اسی مقام پر رہونگی
اُسپر جدائی واقع ہوگی یہ سننا تھا کہ چترنگ نے ایک آہ کی اور کہا یہ سبب میری سمجھ مین نہین آتا ہی کہ تم ہوگی اسی مقام
پر اور پھر جدائی ہوگی ثمود نے کہا کہ آج وہ اسم سحر پڑھنے کا دن ہی کہ جسکے سبب سے تمھاری خدائی کا بند و بست ہوگا یقین
ہی کہ مین کل براے تلاش محروم جادو جاؤن کہ جسکے سبب سے تمھاری خدائی کا انصرام ہوگا یہ سبب ہی جدائی کا
چترنگ نے کہا یہ کیا مشکل ہی تم اسم سحر بیٹھکر پڑھنا مین تمھارے روبرو بیٹھا رہونگا اگر قربت نہوگی تو صورت تو دیکھنے
مین آئیگی الکو تقویت تو رہیگی ثمود نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر دونون خاموش ہورہے بعد تھوڑے عرصے کے دونون اُٹھکر
خلوتخانہ مین آئے وہ اُسقدر دن ساتھ عیش کے بسر کیا خوب راحت سے شام کی کہ رات ہوئی جب روشنی ہوئی تو یہ دونون
خلوت سے باہر آئے اپنے مقام پر بیٹھے خواصون نے کھانا لاکر حاضر کیا دونون نے کھایا شراب پی اُسکے بعد یہ اُٹھی اسنے اُس
مقام پر پہونچکر اپنی خواص کو کہ جسکا نام شبلو تھا صدا دی کہ ادھر آو وہ آئی اُس سے کہا کہ تھوڑا پانی لاؤ وہ پانی لینے گئی اسنے
اتنے عرصے مین ساری باندھی وہ پانی لیکر آئی اسنے غسل کیا اُسکے بعد اُس خواص سے کہا کہ وہ جو ہمنے بچہ خوک پرورش کر رکھے
ہین اُنمین سے ایک بچہ لے آؤ وہ گئی اور بچہ خوک لائی اسنے اُسکو جھٹکا کیا اور اُسکا خون ایک ظرف مین لیا قدرے خون پانی
مین ملایا اور چوکا دیا اُسکے بعد اسنے شبلو سے کہا کہ وہ چوکی جسپر ہم بیٹھکر اسم سحر پڑھتے ہین اُسکو لاؤ شبلو گئی وہ چوکی لائی اسنے
چوکے مین بچھائی اور جھولی اپنے سحر کی اُس چوکی پر رکھی اب اس انتظار مین بیٹھی کہ جمود آئے تو اسم سحر پڑھنا شروع کردن
یہ تو انتظار کر رہی ہی کہ اُدھر جمود جو چلی تھی تو سحر کرتی ہوئی تخت سحر اُڑاتی ہوئی آکر باغ مین پہونچی دیکھا کہ باغ مین سناٹا

رہے ہین کہ یہ چبوترے پر آکر اُتری اسکے آنے سے برق چمکی اُدھر ثمود نے جو برق کی چمک دیکھی شبو سے کہا کہ جا بہن جمود تشریف لائی ہین اُنکو اور چتر نگ کو لے آ یہ اتنی بڑی لکا نہ ساحرہ ہی کہ برق کی چمک سے پہچان گئی کہ جمود آئی ہی یہ بھی نہ خیال ہوا کہ شاید یہ برق کسی اور چیز کی نہو یا برق اصلی نہو برق کی چمک سے کہدیا کہ جمود جادو آئی ہی لے آ شبو نے بھی نہ دریافت کیا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ بہن جمود آئی ہین خاموش اُس مقام سے چلی ادھر جمود جو چبوترے پر اُتری تمام اسکی خواصون وغیرہ نے جو جمود کے تخت کو دیکھا اور برق کی چمک دیکھی اپنے اپنے مقام سے چلین کہ دیکھین کون آیا ہی اُدھر چتر نگ بھی برق کی چمک دیکھکر بارہ دری سے باہر چلا آیا تھا کہ اسنے دیکھا جمود مادر نامہربان تشریف لائی ہین یہ کچھ پوچھا چاہتا تھا کہ شبو آکر پہونچی اسنے دیکھا کہ ایک ساحرہ مگر نہایت خوبصورت کیونکہ یہ اپنے کو ہمہ وقت سحر سے خوبصورت بنائے رہتی ہی چبوترے پر کھڑی ہی اُسکے برابر چتر نگ بھی کھڑا ہی یہ سمجھ گئی کہ انھین کو ملکہ نے طلب فرمایا ہی بڑھکر کہا کہ آپ کو ملکہ ہماری یاد فرماتی ہین جمود نے کہا کہ کہان ہین اسنے عرض کیا کہ گوشہ باغ مین تشریف فرما ہین چتر نگ سے کہا کہ آپ بھی تشریف لیچلین جمود و چتر نگ دونون چلے جمود کو حیرت ہوئی کہ اسکو کیونکر خبر ہوئی پھر خیال کیا کہ بیرنے خبر دی ہوگی یہ خیال کرتی ہوئی شبو کے ہمراہ چلی وہ جو عورتین اپنے اپنے مقام سے اس غرض سے چلی تھین کہ دیکھین کون آیا ہی اُنھون نے جو دیکھا کہ ایک ساحرہ اور ملکہ کا معشوق ہمراہ شبو کے ایک طرف کو جا رہے ہین انھون نے خیال کیا کوئی کام ہی جو شبو اپنے ہمراہ لیے جاتی ہی سب اپنے اپنے مقام پر جا کر بیٹھ رہین اُدھر شبو جمود و چتر نگ کو لیکر ثمود کے پاس پہونچی اُسنے جو جمود کو دیکھا اور سامنا ہوا تو کہا واہ بہن تمنے بڑی دیر کی در نہین ابتک اسم پڑھنے بیٹھ بھی گئی ہوتی جمود نے کہا جب فراغت ہوئی تب مین آئی چتر نگ وغیرہ نے دیکھا کہ ثمود انتظام کر چکی ہی چوکا وغیرہ دی چکی ہی اب صرف اگیاری روشن کرنے کی دیر ہی جب یہ لوگ پہونچے ثمود نے شبو سے کہا کہ دو کرسیان لے آ وہ دوڑ کر کرسیان اُٹھا لائی ایک دہنی طرف بچھوائی اُسپر چتر نگ سے کہا کہ تم بیٹھو اور تماشہ دیکھو دوسری کرسی بائین جانب بچھوائی جمود سے کہا کہ تم بھی بیٹھ کر دیکھو کیونکہ تمھارا ہونا پر ضرور ہی شاید کوئی بلا نازل ہو تو تم اُسکو دفع تو کر سکتی ہو وہ بھی بیٹھ گئی اُسکے بعد ثمود نے جھولی سے ماش کے دانے سرسون رائی کالا دانہ گوگل لونگ سپند وغیرہ نکالا اور اُس چوکے مین رکھا اگیاری مین آگ روشن کی اُسپر یہ سب چیزین تھوڑی تھوڑی نکال کے ڈالین اور کچھ سوزن کے گچھے نکال کر رکھے اس خیال سے کہ اگر مجھکو اس اسم سے جلدی فرصت ہوگی تو کچھ اپنا سحر جگا لونگی اسکے بعد شبو سے کہا کہ تھوڑا حلوہ جلدی سے طیار کر کے ایک تھالی مین لا مگر خوب عمدہ حلوہ ہو وہ حلوہ طیار کرنے گئی ادھر اسنے اُس بچہ خوک کا دل و جگر نکال کر چوکی پر رکھا اب اسنے تھوڑا سا خون پانی مین ملایا اُس سے غسل کیا اور دو بوتلین شراب کی منگا کر چوکی پر رکھین اب خود آکر چوکی پر بیٹھی پہلے تو کچھ پڑھکر اُس بدمعاش نے ماش کے دانون پر دم کیا کہ وہ دانے خود بخود اُڑنے لگے اور اُسپر سے صدقہ ہو ہو کر گرنے لگے اسکے بعد اسنے کچھ پڑھکر اُنگلی سے چارون طرف اشارہ کیا جیسے کوئی حصار کرتا ہی اب لفافہ جھولی سے نکالا وہ اسم سحر پڑھنے لگی کہ اتنے عرصے مین شبو حلوہ لیکر آئی اُسکو اشارہ کیا کہ چوکی پر رکھدے اُسنے چوکی پر رکھدیا وہ حلوا جو رکھا تو یہ ہوا کہ ایک مرتبہ شبو چرخ کھا کر زمین پر گر پڑی یہ جو اسنے دیکھا جمود سے اشارہ کیا کہ اسکو الگ کر دو جمود نے کرسی پر سے اُٹھکر اسکو اُٹھا کر الگ ڈال دیا وہ بیہوش ہو گئی تھی اُسی حالت سے پڑی رہی کہ جمود کرسی پر آکر بیٹھ گئی یہ اب اسم بیٹھی ہوئی پڑھ رہی ہی کہ جب اُسکی تعداد ختم ہوئی اور اسم تمام ہوا اب کوئی پہر بھر رات باقی ہی کہ ایک برق چمکی اور بہت شور و غل ہوا اور تاریکی بھی ہو گئی بعد تھوڑے عرصے کے وہ سب باتین دفع ہوئین اور روشنی ہوئی کہ دیکھا پھر برق چمکی اُس برق کے چمکنے کے ساتھ ہی ایک دیو کو دیکھا کہ وہ آکر روبرو ثمود کے کھڑا ہو گیا اور کہا کہ لا میری خوراک اسنے وہ دل و جگر بچہ خوک کا اُسکو دیا کہ وہ لیکر کھا گیا اب اُسنے کہا کہ میرے پینے کو کچھ دے اسنے

ایک بوتل شراب کی اُس خون خوک مین ملا کر اُسکے روبرو کی اور ایک کاسنہ بھی پیش کیا وہ شراب پی گیا اب اسنے ایک خط
سر بمہر نکال کر ثمود کو دیا اور کہا کہ یہ خط سربستہ رہنے دینا یہ خط ہی بنام محروم جادو تیرے اُستاد کا اُنھون نے
میرے پاس امانت رکھا تھا کہ جب ثمود تجکو طلب کرے تو اسکو یہ خط دینا اور پہلے اُس سے اپنی خوراک طلب کرنا
وہ تجھکو دیگی کیونکہ مین اُسکے نام بھی ایک خط لکھکر لفافہ مین بند کیے دیتا ہون جب اُسکو ضرورت ہوگی وہ تجھکو طلب
کریگی یہ خط اُسکو دیدینا اور اُس سے کہنا کہ جب تجھسے اور محروم سے ملاقات ہو تو یہ اُسکو پہلے دینا بعد اُسکے اپنا
مطلب کہنا لہذا مین حسب طلب تمھاری آیا تمنے میری خوراک دی مین اُنکے حکم کو بجا لایا اُنکی امانت تم تک پہونچا دی
اب مین رخصت ہوتا ہون پھر کبھی ضرورت ہو تو یہی اسم پڑھنا مین حاضر ہونگا یہی خوراک میرے لیے رکھ چھوڑنا یہ کہکر
کہا میری دوسری خوراک لاؤ ثمود نے بڑھکر وہ خط اُسکے ہاتھ سے لیا اور وہ تھال حلوے کا اُسکے روبرو پیش کیا
وہ حلوہ کھا کر فوراً روانہ ہوا پھر ایک برق چمکی اور وہ دیو غائب ہوگیا اُسکے جانے کے بعد تاریکی ہوئی تھوڑے
عرصے کے بعد تاریکی دفع ہوگئی اب ثمود نے اپنا سحر جگانا شروع کیا جمود و چترنگ بیٹھے ہوے یہ سب کیفیت
دیکھا کیے کہ وہ سحر جگایا کی یہان تک کہ سحر ہوگئی اسنے سحر جگانا موقوف کیا سب اسباب اُٹھا کر جھولی مین رکھا وہ
جو ایک بوتل شراب کی بچی تھی اُسکو اُٹھا کر چوسکے مین اُنڈیل دی اور بچہ خوک کو اُسی مقام پر ایک گڑھا کھود کے
دفن کردیا آپ چوکی پر سے اُترکر شبو کے پاس آئی اور ایک چلو مین پانی لیکر اُسپر کچھ پڑھکر دم کرکے جو اُسکو چھینٹا دیا
تو وہ ہوش مین آئی اب جمود و چترنگ کو ہمراہ لیکر اُس مقام پر سے بارہ دری مین آئی مسند پر بیٹھی جمود و چترنگ کو بھی
اپنے پاس بٹھایا جمود نے کہا کہ بہن یہ کیا بات تھی کہ تمنے خود تو شبو سے کہا کہ تھال تخت پر رکھدے جب اُسنے تھال تخت
پر رکھا تو وہ غش کھا کر گر پڑی اسکا کیا سبب تھا ثمود نے کہا یہ سبب تھا چونکہ مین سحر کرنے لگی تھی بس وہ جو آئی تو تاب
سحر نہ لا سکی غش کھا کر گر پڑی میرے تو خیال مین یہ بات آئی جب مین سحر ختم کرچکی تو اُسکو ہوشیار کیا یہ سنکے جمود خاموش
ہو رہی تھی کہ ثمود نے کہا تمنے دیکھا اُستاد نے صرف یہ تحریر کردیا تھا کہ یہ اسم سحر پڑھنا مگر یہ نہ کہا تھا کہ دیو آئیگا خط
دیگا مگر اُستاد کے بھی کیا سحر ہین کہ مرنے پر بھی اُنکا اثر باقی ہی یہ کہکر ثمود تو خاموش ہوئی جمود نے جواب دیا کہ یہ
جو تدارک تمنے کیا تھا کہ سب سامان کر رکھا تھا کیا یہ اُستاد نے تحریر کیا تھا ثمود نے کہا کہ یہ بھی تدبیر تحریر کردی تھی
یہ سنکے جمود نے کہا کہ اب تم محروم جادو کی تلاش مین جاؤ یہ سنکے ثمود نے وہ لفافہ پھر دیکھا یہ تحریر تھا کہ جب تمکو
دیو تمھر کس نامہ جو کہ محروم جادو کے نام مین نے تحریر کرکے اُسکے پاس امانت رکھا ہی دیکر چلا جائے تو تمکو لازم ہی کہ
تم طرف مشرق کے تخت سحر پر سوار ہوکر جاؤ جب اپنے مقام سے کوئی دس کوس پر جانا تو پھر اس لفافہ کو دیکھنا جو تحریر
ہو اُسپر عمل کرنا آیندہ حال پھر تحریر ہوگا اور بغیر دیکھے تحریر کے کوئی کام نہ کرنا ورنہ سب کام خراب ہو جائیگا آیندہ
تمکو اختیار ہی اب لازم ہی کہ دیر نہ کرو یہ تحریر اُس لفافہ کی جو پڑھی سر اُٹھا کر ثمود نے جمود و چترنگ سے کہا کہ مین تو
اب جاتی ہون کیونکہ اُستاد کا حکم ہی یہ کسی طرح ٹل نہین سکتا ہی اگر اسکے خلاف ہوگا تو سب کام بگڑ جائیگا یہ سنکے
چترنگ نے کہا کہ کب پلٹ کر وہان سے آؤگی ثمود نے کہا کہ جب کام سے فرصت ہو کیونکہ مین تمھارے ہی تو کام کو
جاتی ہون کوئی آسان امر تو ہی نہین چترنگ خاموش ہو رہا کہ جمود نے کہا مین بھی جاتی ہون کیونکہ رات تمام ہوگئی
ہی میرا راز افشا ہو جائیگا ثمود نے کہا کہ اچھا جاؤ یہ سنکے جمود اپنے تخت سحر پر سوار ہوکر طرف اپنے محل کے روانہ ہوئی
اور یہ کہ گئی کہ مین روز آکر خبر لے جایا کرونگی ثمود نے کہا یہ امر تو ضروری ہی اُسکے جانیکے بعد ثمود نے چترنگ
سے کہا کہ جانمن مین جاتی ہون تم غم نہ کھاؤ کوئی نقصان کی بات نہین ہی مین تمھارے کام کو جاتی ہون کیونکہ بدون محروم
کے آئے تمھارا کام نہ انجام پائیگا یہ سنکے چترنگ نے اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالدیے خوب بوسے لیے ثمود اسکو سمجھا کر تخت سحر
پر سوار ہوکر طرف مشرق کے روانہ ہوئی اب یہ حال آیندہ تحریر ہوگا شعر ازین قصہ یکدم فراموش کن + زجاے دگر داستان گوش کن

اب طرف ارژنگ کے خامہ فرسائی کی جاتی ہی اور اُسکا حال تحریر ہوتا ہی کہ پہونچنا اُن لوگون کا مع
اُس لشکر کے جو کہ طرف طلسم فیروزیہ کے گیا تھا بسرکردگی طوفان کرگدن پیشانی کے اور وہان سے
شکست کھاکر بھاگا تھا اور راہ مین اُن لوگون کو ملا تھا جو کہ شہر آفتاب نما سے بعد آفتاب پرست ہونے
سیلم کے بھاگے تھے اور خدمت مین ارژنگ کی جاتے تھے کہ یہ لشکر ملا تھا اسکو بھی اپنے ہمراہ لیا تھا اور
پہونچکر جواب نامہ دینا ارژنگ کو اور ارژنگ کا جواب نامہ پڑھکر بہت غصہ کرنا اور اُسی وقت حکم دینا کہ تمام
لشکر طیار رہو ہم مع لشکر طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کرینگے اور جبیں کو اس سخت کلامی کی سزا دیکر بزور
شمشیر اپنی معشوقہ کو حاصل کرینگے اُسکے بعد اہل اسلام پر لشکرکشی کرینگے یہ حکم سنکر لشکر کا طیار ہونا اسکا مع
گیارہ لاکھ فوج کے کوچ کرنا راہ مین ملنا سُرخ پوش کج گردن کا و مہران کج گردن کا اور اُن
سب کا ہمراہ ارژنگ طرف شہر آفتاب نما کے جانا اور باقی حالات متعلق داستان ہذا

راوی یہ بیان کرتا ہی کہ جب وہ آٹھ سو سوار جو کہ آفتاب نما سے بھاگے تھے اور راہ مین انکو وہ لشکر ملا جو کہ طلسم فیروزیہ پر گیا
تھا اور شکست کھاکر بھاگا تھا جب باہم ملاقات ہوئی تھی تو ایک دوسرے کے حال سے آگاہ ہوے تھے یہ باہم ملکر تھا وہ رکو
روانہ ہوے تھے ابھی یہ راہ مین تھے کہ نہنگ جو کہ پہلوان قدرت کی اولاد سے تھا اور وہ خود خبر خدائی لقا سنکے آیا تھا
اُسکے آنیکا جشن ارژنگ نے کیا تھا اُسکے برپا ہونیکا حکم دیا تھا کہ سامان جشن کیا جائے یہ جو حکم دیا تھا اہلکارون نے
جشن کا سامان شروع کیا تھا اب پہلے حال جشن تحریر ہوتا ہی کہ اہلکارون نے سامان شروع کیا تمام شہر کو آئینہ بند کیا آتشبازی
طیار کرائی خوب عمدہ عمدہ کھانے پکوائے گئے کیونکہ پہلوان قدرت لقا کے پوتے کی خداوند کے پوتے کے مہمان دعوت ہی خوب
دیوان عام وخاص کو آراستہ کیا طائفہ دور دور سے طلب کیے گئے شام کو تمام شہر مین روشنی ہوئی ہر گلی کوچہ بہتر از روز عید
معلوم ہوتا تھا وہ رات نہ تھی شب برات تھی کہ تمام چراغان تھا اسقدر روشنی تھی کہ اگر نابینا جائے تو باوصف نمونہ چشم روشن کے
مگر اُسپر بھی کوئی اُسے مشکل نہو بلا خوف راہ طے کرے دربار خاص وعام کی تو حالت تحریر ہی نہین ہو سکتی ہی کہ کسقدر آراستہ کیا تھا تمام
اہل شہر کی دعوت کی تھی اب لوگ آنے لگے جو جو مقام تجویز ہوے تھے اُسپر بیٹھنے لگے کہ اتنے مین نہنگ بھی مع اپنے
سردارون کے آیا ارژنگ بھی آکر تخت پر بیٹھا اُسکے بھی سردار مثل سلم و دیلم وغیرہ کے آئے سخت گان بھی اپنے مقام
پر آکر بیٹھا محفل آراستہ ہوئی ارژنگ نے ساقی کو حکم دیا کہ شراب ناب کا دورہ چلے یہ سننا تھا کہ وہ فوراً میخانے مین گیا
اور کئی کشتیان شراب کی طیار کرکے محفل مین آیا اور اُسنے جام لبریز کرکے ارژنگ کو دیا ارژنگ نے اُسکے ہاتھ سے لیکر
لاجرعہ پیلیا اور اُسنے دور بادہ دیا تمام محفل کو شراب پلائی جب خوب سب مست ہوے تو ارژنگ نے حکم دیا کہ داروغہ ارباب
نشاط سے کہو کہ طائفہ حاضر کرے یہ سننا تھا کہ ایک چوبدار دوڑ گیا اور داروغہ ارباب نشاط سے جاکر حکم ارژنگ
کا سنایا وہ اُسی وقت طائفہ لیکر طرف محفل کے چلا داخل محفل ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا حکم ہوا کہ ناچ شروع ہو وہ یہ حکم
پاکر محفل کے باہر آیا اور ایک طائفہ کو حکم دیا کہ طیار رہو کر محفل مین جائے پس مطربہ پیشواز پہنکر اپنی سپڑدائیون کو ہمراہ
لیکر محفل مین آئی ارژنگ کو مجرا کیا ارژنگ نے اُسکو حکم ناچنے کا دیا کہ اسکی سپڑدائیون نے ساز ملایا ابھی ساز
نہ درست ہوا تھا کہ داروغہ مطبخ نے آکر مجرا کیا اور دست بستہ یون عرض کیا کہ خاصہ حضور طیار ہی یہ سنکے ارژنگ نے

سختگان سے کہا کہ اسکو منع کردو کہ ابھی نہ ناچے ما بدولت خاصہ نوش فرمالین تو اُسکے بعد ناچ دیکھینگے یہ سنتے ہی سختگان نے اُس مطربہ کی طرف متوجہ ہوکر اور مسکرا کر کہا کہ بی ابھی ٹھہر جاؤ خداوند خاصہ نوش فرمالین تو تمھارا کمال ملاحظہ فرمائین اُدھر ارژنگ نے داروغہ مطبخ کو حکم دیا کہ دسترخوان طیار کرو بس داروغہ مطبخ نے دسترخوان آراستہ کرکے آکر عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہی یہ سنکے ارژنگ و مہنگ مع اپنے رفقا وغیرہ کے اُسمقام پر آئے جہان دسترخوان آراستہ تھا سب نے ملکر کھانا کھایا بعد فراغ طعام وغیرہ کے آتشبازی کا تماشا دیکھا اُسکے بعد سب آکر پھر محفل مین بیٹھے اتنے عرصے مین ادھر مطربہ برائے ناچ و گانا درست ہوکر آمادہ تھی جب یہ سب محفل مین آچکے دورہ شراب و کباب کا ہو چکا تب اُسکو حکم ہوا کہ ہان ناچ شروع ہو اُس گائن نے پہلے گت شروع کی کہ اہل محفل کو بے گت کردیا خوب بتا بتا کے ناچی کہ مطربہ فلک دنگ ہوگئی اہل محفل اسقدر محظوظ ہوے کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ہی خوب اُسکو انعام ملا گت ناچکر یہ غزل گائی شعر

جلا ہی اور دل بے راحت طلب کیا شادمان ہوکر
کمند آسا چڑھین تار نظر پر ناتوان ہوکر

زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر
لب بام آکے تم بیٹھو تماشا تمکو دکھلائین

یہ دو شعر اس غزل کے اسطرح گائے کہ جس سے محفل کا یہ حال ہوا کہ سب کے سب بیخود ہوگئے اُسکے بعد اُسنے یہ غزل ہدف کی گانا شروع کی

غزل

صدا بلبل کی ای گل پیرہن کچھ اور کہتی ہی
ہوے ہین قتل لاکھون تیغ ابرو سے مگر اب بھی
طبیعت اپنی سن ای برہمن کچھ اور کہتی ہی
اسے صیاد تو تیغ جفا و جور سمجھا ہی
مگر اب گردش چرخ کہن کچھ اور کہتی ہی
ہوا فارغ بنا کر جوے شیر اور سر کو بھی پھوڑا
مگر دل سے مرے حب وطن کچھ اور کہتی ہی
کیا سینے مثل مجنون کے گریبان چاک چاک اپنا
ہدف اب الفت چاہ ذقن کچھ اور کہتی ہی

محبت مین تمھاری دوست بھی سب دشمن جان ہین
تری آنکھون کی سرخی گلبدن کچھ اور کہتی ہی
ہزارونکے جلے دل آتش گل کے سبب لیکن
مگر یہ عندلیب پر محن کچھ اور کہتی ہی
احبا کہ رہے ہین جی کو بہلاؤ مگر دل سے
طبیعت تیری اب ای کوہکن کچھ اور کہتی ہی
نہ اسکو تو سمجھ مین ہیچ گلشن مین بلبل کے
مگر بجھیر لیلی گل پیرہن کچھ اور کہتی ہے

فغان عاشقان خستہ تن کچھ اور کہتی ہے
کہ حق مین ہیر سبھاری انجمن کچھ اور کہتی ہی
بتون سے عرض حاجت کرتے کرتے تھک گئے اب تو
شرارت تیری ای غنچہ دہن کچھ اور کہتی ہی
فراق یار مین تا زیست چھانی خاک در در کی
تری الفت بت پیمان شکن کچھ اور کہتی ہی
تقاضا وحشت دل کا ہی سوے دشت غربت چل
صدائے عندلیب خستہ تن کچھ اور کہتی ہی
کنوئین مین بھی گرا کر ہجر مین اپنا نہ دم نکلا

یہ غزل اس پریرو نے خوب خوب گائی ایک ایک شعر کو دو دو مرتبہ تین تین مرتبہ گایا تمام اہل محفل کا یہ حال ہوا کہ دنگ ہوگئے آنکھون سے آنسو جاری ہوے خصوصًا ارژنگ کا تو یہ حال ہوا کہ آہ سرد کے نعرے بھرنے لگا کیونکہ تازہ تازہ عاشق ہوا ہی عشق کا نیا نیا سودا ہی اس درد سے واقف نہین ہی نئی بات کا مزا پڑا ہی یہ جو غزل گائی گئی بہت اچھی معلوم ہوئی بعد تھوڑی دیر کے کہنے لگا کہ اگر کوئی غزل اور ہدف کی یاد ہو تو گاؤ کیونکہ مجھکو انکا کلام نہایت پسند آیا کیا کیا شعر اس غزل مین نظم کیے ہین ایک ایک مصرعہ پر اثر ہی عشق و عاشقی کے الفاظ سے پوری غزل بھری ہی مضمون شایستہ تناسب لفظی سے آراستہ ایک ایک شعر اس غزل کا میرے دل پر نقش کالحجر ہوگیا ہی مگر ہان کیون نہین شاعر بھی تو لاجواب سب شاعرون مین انتخاب ہین بیقراری کو کس حسن سے نظم کیا ہی کہ میرا ہی دل مزے اُٹھا رہا ہی طبیعت سنکر نہایت محظوظ ہوئی وہ مطربہ یہ غزل گاکر خاموش ہو رہی تھی محفل کا رنگ دیکھ رہی تھی غرض جب کہ ارژنگ نے کہا تو اُسنے عرض کیا کہ خداوند پہلے دو شعر ایک غزل کے سماعت فرمالین مین پھر غزل گاؤن کی یہ دو شعر جناب آغا جو صاحب شرف نے خوب نظم فرمائے ہین مین اُنکو آپ کے حضور مین گاتی ہون اگر بن پڑا تو سب اہل محفل کے پسند آئینگے اور کیا عجب ہی کہ ہر شخص محظوظ ہو یہ عرض کرکے یہ دو شعر نہایت ناز و ادا سے گانے لگی

اشعار

چھٹپٹا ہو گیا بہتا ہوا دریا ٹھہرا
ہاتھ سینے پہ جو رکھا تو کلیجا ٹھہرا

صبح سے شام ہوئی دل نہ ہمارا ٹھہرا
کیا ہتھیلی پہ دعائے خفقان لکھی تھی

یہ دونون شعر جو بتا بتا کے گائے تمام محفل مثل مرغ بسمل کے ہوگئی ہر ایک تڑپنے لگا اور بیتاب ہوگیا ہر جانب سے صدائے واہ واہ آنے لگی جو کہ جوان تھے اور عاشق مزاج تھے ہجر کے صدمے اُٹھائے ہوے بلا سے

مفارقت سر پر جھیلے ہوے تھے اُنکا تو یہ حال ہوا کہ اُنکی آنکھون سے سیل اشک جاری تھی اور دیگر اہل محفل کو سکوت تھا تھوڑے عرصے تک تو یہ نوبت رہی اُسکے بعد وہ حالت برطرف ہوئی سب کے حواس درست ہوے تب اُس حوروش نے حسب فرمایش ارژنگ یہ غزل عاشقانہ عجب ناز و کرشمہ دکھا کر نہایت خوش الحانی سے گانا شروع کی

غزل

تیر مژگان چلے نظر کی طرح
دل مین در آئے نیشتر کی طرح
وقت ہنسنے کے کوندتی ہی برق
دل کو ہی شوق نامہ بر کی طرح
بے نقاب آئے شب کو وہ لب بام
دل ہی جلتا مرا اگر کی طرح
کبھی تربت پہ ہم غریبون کی
ہی ذہن بھی نہان کمر کی طرح
میرے پہلو سے جب وہ اُٹھ کے چلے
نگران چشم فتنہ گر کی طرح
اے ہدف ہجر شعلہ رویان مین
دل ہدف ہو گیا جگر کی طرح
میرے نالون نے بھی نہ کی تاثیر
دانتون مین ہی صفا گہر کی طرح
تیرے ابرو کی تیغ کو قاتل
چاندنی کھل گئی قمر کی طرح
میری میت کو دیکھ کر غافل
ابر برسے تو چشم تر کی طرح
دیکھ فصل خزان کو گھبرائے
رنگ فق ہو گیا سحر کی طرح
آہ سوزان کے ساتھ ہجر کی شب
دل سے اُٹھا دھوان اگر کی طرح
تیری مژگان کے تیر او ظالم
یار پر آہ پر اثر کی طرح
وصل کا لیکے جاؤن خود پیغام
دل پہ ہون روکتا سپر کی طرح
آتش رشک غیر سے سر بزم
پوچھتا ہیگا بے خبر کی طرح
کہیے قاتل کی نازکی تا چند
بال سنبل ہے نوحہ گر کی طرح
گل نرگس چمن مین ہے کچھ کچھ
دل مرا جل بجھا شرر کی طرح

یہ غزل نئے طور سے گائی اہل محفل کا دوسرا رنگ ہوگیا سب نے اس غزل کو پسند کیا سب بہت خوش ہوے اسکو بہت کچھ انعام ملا کوئی دو پہر کے قریب گائی اُسکے بعد حکم ارژنگ ہوا کہ دوسرا طائفہ حاضر کیا جائے اور طائفہ حاضر ہوا وہ بھی خوب گایا اور خوب ناچا یہان تک کہ تا صبح یہی چرچا رہا صبح کو بھی محفل برپا رہی سات دن تک یہی حال رہا آٹھوین دن محفل برخاست ہوئی سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے ارژنگ بھی محل مین گیا مہنگ اپنے مقام قیام پر گیا اسکا لشکر اُترا ہوا ہی بیرون شہر سات دن تک یہ لشکر بھی مہمان رہا چونکہ سب لوگ سات دن کے تھکے ہوے تھے جا جا کے اپنے اپنے مقام پر پڑ رہے اُسدن ارژنگ نے دربار نہین کیا وہ دن وہ رات آرام مین بسر کی نوین دن دربار مین آیا دربار رون کا ہوا سب اہل دربار حاضر ہوے ایک مرتبہ ارژنگ کو خیال آیا کہ ابھی تک سلیم جواب نامہ لیکر نہین واپس آیا اسکا کیا سبب ہی اور یاد نے ملکہ ثریاے سمتین کی بیقرار کردیا سختگان کی جانب دیکھکر کہا کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک سلیم واپس نہین آیا بہت عرصہ ہوگیا ہی سختگان نے عرض کیا کہ ابھی جواب نامہ نہ ملا ہوگا یہ کلام سنکر ارژنگ نے ایک آہ سرد کھینچی اور یہ شعر پڑھا شعر لیکر جواب نامہ جو آتا نہین ہی تو ✦ کیا راہ کوے یار مین کی نامہ بر غلط ✦ یہ شعر پڑھ کر سختگان سے کہا کہ اب تو صبر نہین ہو سکتا ہی کیا تدبیر کرون سختگان نے کہا کہ مین کیا عرض کرون کیونکہ کوئی امر خیال مین نہین آتا ہی سواے اسکے کہ ابھی جواب نہ ملا ہوگا کیونکہ دربار شاہی ہوگا ہی یہان کسکو پروا ہی کیونکہ یہ نامہ طلب مین ملکہ کی گیا ہی اور مضمون نامہ دوسرا ہی اگر جنگ و پیکار کی نسبت ہوتا تو اب تک جواب آچکا ہوتا یہ دوسرا امر ہی آپس مین صلاحین ہو رہی ہونگی ابھی کوئی صلاح قرار نہ پائی ہوگی کوئی کہتا ہوگا قبول فرمائیے کوئی کہتا ہوگا نہ قبول فرمائیے کوئی اونچ نیچ دکھا رہا ہوگا کوئی سمجھاتا ہوگا کہ خداوندزادے ہین ایسی آپ کو کوئی ضرورت نہین ہی کہ آپ اُنسے عقد کرین کیونکہ اُنکے خاندان سے ہم واقف نہین ہین کوئی یہ کہتا ہوگا کہ وہ بھی تو خداوندزادے ہین ایسا شوہر ملکہ کو نہ ملیگا یہی تقریر باہم ہو رہی ہوگی اسی سبب سے دیر ہوئی آپ کوئی فکر نہ کرین یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ وہ لوگ جو کہ بھاگے تھے مع اُس لشکر کے قطع راہ کرتے ہوے قریب خاور کے پہونچے تھے کہ اُنکو دور سے نظر آیا کہ ایک لشکر قریب شہر اُترا ہوا ہی اُنکو یہ خیال ہوا کہ یہ کیا سبب ہی جب ہم نامہ لیکر

گئے تھے تو یہ لشکر یہان پر نہ فروکش تھا بس اُسی وقت اُن سب نے باہم صلاح کرکے کہ اسی مقام پر اُترو اور دریافت کرلو کہ یہ لشکر کسکا ہی تو پھر آگے چلو اور داخل شہر ہو یہ تو ادھر باہم صلاح کرکے اُترے ادھر یہ لوگ جو اترے ہوے تھے اُنھون نے دیکھا کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی دامن گرد سے ایک لشکر ظاہر ہوا اُسمین کچھ تو ساحر ہین اور کچھ غیر ساحر مگر ساحر بہت ہین اور وہ لشکر اسی طرف چلا آتا ہی یہ لوگ بھی متفکر ہوے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا تو یہ قصد معلوم ہوتا ہی کہ یہ داخل شہر ہو اسوقت کیا کرین کیونکر روکین کیونکہ ہمارا افسر تو خداوند کی خدمت مین ہی بدون اُسکے حکم کے ہم کوئی دست اندازی نہین کرسکتے ہین یہان اسی طور کی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ صلاح کرکے اُدھر اُترے اور چند سوار اس جانب کو چلے کہ چلکر دریافت کرین کہ یہ لشکر کسکا ہی بس اتنے عرصے مین وہ سوار داخل لشکر ہوے اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ جو کہ لشکر مین آئے تھے وہ بھی زہرہ پرست تھے اُنھون نے دیکھا کہ اس لشکر کے جسقدر لوگ ہین وہ سب زہرہ پرست ہین نشانون پر بھی تعریف زہرہ و لقا وار ژنگ تحریر ہی جب ان لوگون نے زہرہ پرستی کی علامت پائی تو دریافت کرنے لگے بہت سے لشکری انکے گرد جمع ہو گئے اور انسے کہا کہ آپ ہمارے افسر کی خدمت مین تشریف لے چلیے تو اُنسے حال مفصل معلوم ہوگا یہ سنکے وہ اُنکے ہمراہ اُنکے افسر کے پاس آئے اُن لوگون سے اُس افسر نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین جو تمھارے ہمراہ ہین اُنھون نے عرض کیا کہ یہ لوگ دریافت کررہے تھے کہ یہ لشکر کسکا ہی ہم انکو آپ کی خدمت مین لیکر حاضر ہوے ہین یہ سنکے افسر نے تب اُن لوگون سے کہا کہ پہلے آپ لوگ بیان کرین کہ آپ کون لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ لشکر خداوند کے ہین اور ہمارے ہمراہ اور بھی لشکر ہی جو کہ آپ کے لشکر کو دیکھکر وہ سامنے صحرا مین اُترا ہی اور وہ لشکر خداوند کا طرف طلسمات کے گیا تھا وہان سے واپس آیا ہی ہمکو راہ مین ملا تھا اور ہم لوگ نامہ لیکر طرف شہر آفتاب نما کے گئے تھے یہ کہکر کل حال بیان کیا اور کہنے لگے ہمنے تو اپنا حال بیان کردیا اب آپ لوگ اپنا حال ہمپر ظاہر کرین کہ آپ کون لوگ ہین اُنھون نے یہ سنکر کہا کہ ہم لوگ ہین لشکر پہلوان نہنگ کے جو کہ خاندان سے پہلوان قدرت لقا کے ہین ہم لوگ براے مدد خداوند آئے ہین اپنے افسر کے ہمراہ آج آٹھ روز سے برابر ہمارے افسر کی دعوت ہو رہی ہی خداوند کے یہان ہم لوگ بموجب حکم خداوند بیرون شہر فروکش ہین یہ سنکے اُن سوارون نے کہا کہ ہم لوگ بیکار راہین مقام پر فروکش ہوے اگر یہ جانتے تو ضرور اسی لشکر مین چلے آتے آج رات یہان بسر کرتے صبح ہوتے خدمت خداوند مین جاتے یہ سنکے اُن سب نے کہا کہ اب چلے آؤ وہ بولے کہ ہم جاکر اپنے افسر سے کہتے ہین اگر وہ راضی ہوے تو ہم ابھی آکر شامل ہوتے ہین کیونکہ ہمکو ثابت ہوگیا نشانہاے لشکر سے کہ آپلوگ بھی مثل ہمارے زہرہ پرست ہین خداوند کو اپنا خدا جانتے ہین اُنھون نے کہا کہ اسمین کیا شک ہی اب اسکے سوا اور کون خدا ہی اُن سوارون نے کہا کہ جی ہان جہان ہم نامہ لیکر گئے تھے وہ بھی خدائی کا دعوی کرتے ہین کہ آفتاب سب کا خدا ہی اور مین اُسکا نائب ہون یہ تو حماقت دیکھیے کہ وہ کہتا ہی کہ اُس شخص کی مان کو خداوند آفتاب اپنے تصرف مین لائے ہین اُنسے مین پیدا ہوا ہون مجکو خداوند نے اپنا نائب کیا ہی اور جس ملکہ کی ہمارے خداوند نے خواہش کی تھی اُسکو بھی کہتے ہین کہ یہ خداوند کی دختر نیک اختر نور خالص ہی جب خداوند کوئی اور معشوقہ پیدا کرینگے اُسکے شکم مین نور خالص اُتارینگے اُس سے کوئی لڑکا پیدا ہوگا تو اُسکے ساتھ اُسکی شادی کیجائیگی یہ تو اُنکا اعتقاد ہی بڑی خدائی کو ترقی ہو رہی ہی بڑے بڑے سامان ہین مین نے آپ سے سجدہ کرنیکا طریقہ بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ نامہ بر کو دربار مین نہین طلب کیا میری تو راے مین یہ آتا ہی کہ یہ سب کارخانہ سحر کا ہی کوئی ساحر زبردست ہی اُسنے یہ کرشمہ کیا ہی اور وہ بھی بدر سیمتن پر عاشق ہوگا اُسنے اپنے کو خداوند ظاہر کرکے بدر کو اپنے تصرف مین لایا چونکہ یہ لوگ قبل سے آفتاب پرست تھے اُسنے یہ ظاہر کیا کہ مین خداوند آفتاب ہون اُس افسر نے کہا کہ بدر کون ہی وہ سوار بولے

کہ سنا گیا ہی کہ کوئی شہر آفتاب نما مین قبل برجلیس کے بادشاہ تھا کہ اُسکا نام خورشید شاہ تھا اُسکی ایک لڑکی بہت خوبصورت تھی اُسکا نام بدر سیمتن تھا اُسکے بطن سے یہ برجلیس ثریا معشوقہ خداوند پیدا ہوے تھے یہ ضرور کسی ساحر کی اولاد ہی وہ عاشق ہوا اُسنے سحر سے ان سب کو گمراہ کر رکھا ہی میرے خیال مین ہی کہ وہ خود ثریا سے سیمتن کو بھی بتصرف مین لائیگا کسی نہ کسی کی صورت بن کے یہ فعل کریگا یہ سنکے اُس افسر نے کہا یہ کہو کہ اور ایک خدائی ظاہر ہوئی ہی مگر کیا ہوگا ہمارے خداوند اسکو باطل کر دینگے مٹا دینگے اور ملکہ معشوقہ اپنی پر قبضہ کر کے تصرف مین لائینگے ان سوارون نے کہا کہ بڑی مشکل سے ملکہ ہاتھ آئیگی کیونکہ بہت لشکر ہی اُسکے پاس بڑے بڑے پہلوان ہین بڑا کشت و خون ہوگا جب جاکر یہ فیصلہ ہوگا کیا آج ہوا جاتا ہی اسکو ایک زمانہ چاہیے اس مقابلہ مین طرفین کے لاکھون آدمی کام آئینگے ہزارون کا کھیت ہوگا کیونکہ مثل رستم و سہراب کے اُس اقلیم مین پہلوان ہین اور وہ سب کے سب شہر آفتاب نما مین جمع ہین اور وہ برجلیس کے تابع حکم ہین یہ سنکے اُس افسر نے کہا کہ خداوند ہمارے افسر کو یہان سے روانہ فرمائین وہ جاکر ضرور لڑائی فتح کرینگے اور خداوند کی معشوقہ کو لیکر حاضر ہونگے اُسکی اتنی بھی طاقت ہی کہ وہ ندے اُس سوار نے کہا کہ ہمارے افسر بڑے زور مین جواب نامہ پڑھکر گئے تھے زیر قلعہ پہونچکر اُسنے جب اپنی صورت دکھائی اُسکو سجدہ کیا اور اُسکے مطیع ہوگئے جو کوئی جائیگا سواے خداوند اُسکا یہی حال ہوگا خداوند اُسکو اپنی زور خدائی سے زیر کرینگے اور یہ کرشمہ اُس سے دور کرینگے کیونکہ یہ تمنے سنا ہوگا کہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہی جب برابر کی چوٹ ہوتی ہی تو حال کھلتا ہی یہ جو اُس سوار نے کہا تو وہ افسر خاموش ہوا تھوڑے عرصے کے بعد کہا کہ کچھ اور حال جو تمنے دیکھا اور سنا ہو وہ بھی ذرا بیان کرو یہ سنکے اُس سوار نے اول سے آخر تک کل حال کہہ سنایا جو کچھ کہ سنا اور دیکھا تھا وہ افسر یہ حالات سنکے کہنے لگا کہ بیشک یہ کارخانہ تو سحر کا معلوم ہوتا ہی کوئی نہ کوئی ساحر ہی ان سب سوارون نے کہا کہ ہم اب جاتے ہین صبح کو داخل شہر ہونگے یہ کہکر وہ سوار وہان سے پلٹ کر اپنے لشکر مین آئے اور کل لشکر سے کہا کہ یہ لشکر کوئی نہنگ ہی کہ وہ خداوند کی مدد کو آیا ہی اُسکا ہی یہ سنکے وہ لوگ بھی خاموش ہو رہے ان لوگون نے کہا کہ اب چلکر اُسی لشکر مین قیام کرو مگر انھون نے نہ منظور کیا وہ رات سب نے اُسی مقام پر بسر کی بوقت سحر آٹھ سو سوار وہ اور اُس لشکر کے وہ افسر جو کہ قتل ہونے سے بچ رہے تھے وہ سب طرف شہر کے چلے اور داخل شہر ہوے اس لشکر نے روکا نہین چونکہ معلوم ہو چکا تھا دوسرے نشانی بھی ارژنگ پرستی وغیرہ کی موجود تھی جب یہ لوگ داخل شہر ہوے تو تمام شہر مین غل ہوگیا کہ خداوند کے نامہ پر واپس آئے ہین وہ لوگ جو کہ نامہ بر کے ہمراہ گئے تھے جو کہ سلیم شیر صولت سے علاقہ رکھتے تھے اُنھون نے دریافت کیا کہ کیا جواب نامہ لائے اور تمھارا افسر کہان ہی اور اُن افسرون کو دریافت کیا کہ یہ کون ہین کیونکہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ نئے نئے ارژنگ پرست ہوے ہین اور جو لوگ انکو پہچانتے تھے اُنھون نے صرف سلیم کو دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ ہم جاکر خداوند سے حال بیان کرینگے سبکو سننا ہو دربار مین آکر سن لے یہ سنکے وہ لوگ انکے ہمراہ ہوے یہ در دولت پر آئے چونکہ درگہ سالاران سب سے واقف نہین تھا روکا اُن آٹھ سو مین سے جو کہ افسر تھے وہ نامہ لیکر داخل دربار ہوے یہ وقت وہ ہی کہ اسی نامہ کا ذکر ہو رہا ہی سختگان وار ژنگ مین وہی مرقومہ بالا تقریر ہو رہی ہی کہ یہ لوگ پہونچے اور انکے عقب مین وہ لوگ جو کہ ہمراہ لشکر کے براے فتح طلسمات گئے تھے اور جو افسر قتل ہونے سے بچ رہے تھے پہلے اُن لوگون نے مجرا کیا جو کہ نامہ بر کے ہمراہ گئے تھے کہ سختگان نے انکو دیکھکر کہا کہ خیر باشد کیون تم تنہا کیون آئے اور تمھارے اور افسر کیا ہوے اور تمھارے افسر اعلیٰ میان سلیم شیر صولت کہان ہین کچھ بیان تو کرو اور کیا جواب نامہ لائے اسنے یہ باتین جو اُنسے خطاب کر کے کہین ارژنگ ملکہ کے خیال مین سر جھکائے ہوے بیٹھا تھا ایک مرتبہ سر اُٹھا کر کہنے لگا کیونکہ پہچان گیا تھا کہ یہ لوگ وہ نہین ہین جو کہ سلیم کے ہمراہ گئے تھے اور یہ خیال کیا معلوم ہوتا ہی کہ برجلیس نے ملکہ کو میرے خوف سے سلیم کے ہمراہ کر دیا جب وہ قریب شہر پہونچا تو اُسنے ان لوگونکو میری خدمت مین روانہ کیا کہ یہ جاکر خبر کرین تاکہ کسی سردار کو

براے استقبال روانہ کرین اور محل کی آراستگی فرمائین یہ خیال کرکے اُنکی طرف دیکھکر یہ شعر پڑھنا شروع کردیا ؎
اے پیک راستان خبر یار ما بگو ✤ احوال گل ببلبل بستان سرا بگو ✤ دیگر بیا بیا کہ ترا تنگ درکنار کشم ✤ بہ تنگ آمدہ ام
چند انتظار کشم ✤ اے میرے قاصد کے ہمراہیو ہین تو تمھارے انتظار مین تھا جلد مجھسے حال بیان کرو کیونکہ دل از حد بیقرار
ہو یہ سنکے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند پہلے ان دونون نامون کو ملاحظہ فرمائین اُسکے بعد پھر ہم غلام جان نثار جو کچھ
گذرا ہو عرض کرینگے سخنگان نے کہا تمھارے افسر اعلی کیا ہوے اُنکی تو خیریت بیان کرو کہ زندہ ہین یا اُنکو خداوند لقا
ونرمہ جو نے اپنی خدمت مین طلب کرلیا وہ کیون نہین آئے اُنھون نے کہا کہ جی ہان زندہ تو ہین مگر مردے سے بتر
ہین اُنکا زندہ ہونا اور مرنا دونون برابر ہین بلکہ اگر مرگئے ہوتے تو یہ بدنامی تو نہ ہوتی نیک نامی سے تو مرتے وہ
مثل ہو کہ نکٹا جیا برے حال تو کیا حاصل ہم ایسی زندگی سے تو مرنا اچھا جانتے ہین یہ باتین سنکر سخنگان نے کہا کہ تم
لوگ تو نئی تقریر کرتے ہو جو کہ ہماری سمجھ مین نہین آتی کیا اُنکی ناک کٹ گئی صاف طور سے کہو کیونکر کٹی کسنے کاٹی
کون ایسا زبردست تھا جو کہ اُنکی ناک کا دشمن تھا اُنکی ناک تو ایسی بے موقع بھی نہ تھی جو کہ کاٹ کر برابر کی گئی ہو
اُنکو تو قدرت نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جس چیز کو قدرت بنائین وہ بھلا بری بن سکتی ہو معلوم یہ ہوتا ہو کہ کوئی
نقص قدرت سے صرف ناک مین رہ گیا ہوگا وہ نقص دوسری قدرت نے درست کردیا ہوگا گویا اصلاح دی وہ
قدرت کے اُستاد ٹھہرے کوئی مقام خوف نہین ہو سچ ہو کہ بغیر استاد کی تعلیم کے کوئی کام درست نہین ہوتا ہو وہ جو
سنا ہو کہ جاے استاد خالی سچ ہو کوئی قدرت کا بھی استاد ہونا ضرور تھا کیا مضائقہ ہو ہمارے قدرت آجتک بے اُستاد
کے تھے اب اُنکا بھی اُستاد پیدا ہوا کوئی بہت بڑے ولی ہین جو قدرت کے کامون پر اپنا قلم قدرت کھینچتے ہین
وہ تو لایق قدمبوسی کے ہین ایسا کوئی کاہیکو ملتا ہو کہ جو بغیر شناسائی بغیر شاگردی اصلاح دی یہ تقریر اُسنے جو کی
اسکے خیال مین آیا کہ برجلیس نے جواب صاف دیا ہو سلیم کچھ بگڑا ہو اُسنے ناک کٹوا لی یہ خیال کرکے تقریر کی اُسی تقریر
مین کہا کہ معلوم ہوتا ہو سب کی ناکین کٹ گئین مگر مجھے تمھارے منھ پر ناکین تو نظر آتی ہین یہ کیسی ناکین ہین جو پھر
درست ہوگئین کیا تمنے موم کی بنا کر لگا لین ہین کیونکہ جب کہ قدرت کے اُستاد نے قدرت کے بناے ہوے
پتلے پر اصلاح دی تو اور جسقدر لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ تو فرشتون کے بناے ہوے ہین ضرور اصلاح دی ہوگی
کوئی شک نہین اچھا کیا کہ تمنے جو موم کی ناکین لگا لین کیونکہ کوئی یہ تو نہ کہیگا کہ فلان لوگ نکٹے ہین اور لونڈے
یہ تو لکر نہ عاجز کرینگے کہ نکٹے آئے چیز چھپاؤ مگر کوئی بڑا زبردست ہو یہ جو سخنگان نے کہا دربار مین ایک قہقہہ
پڑا اور سب نے اُن لوگون کی طرف دیکھا وہ برہم ہوکر بولے کہ ملک جی آپ تو بیکار کا مذاق کرتے ہین نرمہ و
خداوند نہ کرین کہ ہماری ناکین کٹتین جو ہمارے دشمن ہون اُنکی ناکین کٹین وہ کون ہو جو ہماری ناک کاٹیگا
ذرا ہم بھی اُسکی صورت دیکھین یہ مذاق اچھا نہین ہو ایک تو ہمپر نہ معلوم کیا مصیبت گذری نہین معلوم ہم کس
عذاب مین مبتلا ہین اُسپر آپ کو مذاق سوجھا ہو ذرا سمجھ بوجھ کے کلام کیا کیجیے کوئی وقت کیسا ہو کوئی ذمت کیسا ہو
ہماری کیون ناک کٹنے لگی جو جیسا کام کریگا ویسا اُسکے ساتھ سلوک ہوگا ہم کیا کوئی نادان تھے جو ہماری ناک
کٹتی یہ سنکے سخنگان نے مسکرا کر کہا کہ بھائیو معاف کرنا جب تمنے یہ کہا کہ اُنکی کیا حالت بیان کرین نکٹا جیا برے
حال تو مجھکو خیال ہوا کہ جب افسر کی ناک کٹی تو پہلے اور سب کی کٹی ہوگی اُسکے بعد اُنکی نوبت آئی ہوگی اس خیال
سے مین نے کہا کوئی مین تمھارا دشمن نہین ہون جو یہ کہتا خیر خوب ہوا جو اُنکی ناک کٹی خداوند نے تم سب کو تو بچا لیا
جاے شکر ہو اور مقام خوشی ہو مین معافی کا امیدوار ہون میرا قصور معاف ہو یہ جو سخنگان نے کہا وہ بولے
کہ پہلے تو ذلیل کرلیا اب معافی کے خواستگار ہین واہ آپ کی بھی کیا باتین ہین اگر دراصل ہوتا تو ہم اس وقت
کیسے ذلیل ہوے تھے صدقے آپ کی تقریر کے اور دل لگی کے یہ سنکے سخنگان کہنے لگا کہ جو تمھارا جی چاہے مجھکو

کہ لو مین تمھاری کسی بات کا برا نہ مانونگا کیونکہ ابتو نادانستگی مین خطا ہو گئی یہ جو کہا تو اور زیادہ لوگ ہنسے اُدھر ارژنگ نے سختگان کی جانب رخ کر کے کہا کہ تجھکو ہر وقت دل لگی کی پڑی رہتی ہی بات کرنا دشوار ہی اُنکو کچھ حال نہ بیان کرنیدیا دوسری جانب متوجہ کر لیا اب ذرا دیر خاموش رہو بس تقریر دل لگی و مذاق کی ہو چکی یہ جو ارژنگ نے کہا تو سختگان اُسکی طرف دیکھکر خاموش ہو رہا ادھر ارژنگ نے اُن لوگون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ہان تم حال بیان کرو کیا کہتے ہو اسکی تو باتین اسی قسم کی رہتی ہین تم انباتون کا کچھ خیال نہ کرو مجھے تو وہان کے حال سننے کا اشتیاق ہی اُنھون نے دو نون نامے یعنی ایک جوابی نامہ دوسرا وہ نامہ جو کہ ارژنگ نے لکھا تھا اور وہ بتی بنا ہوا تھا پیش کیا اور کہا کہ پہلے آپ اسکو ملاحظہ فرمالین تو پھر ہم اور حالت عرض کرین جو گذری ہی یہ جو سختگان نے دیکھا کہ ایک تو لفافہ ہی دوسرا ایک کاغذ کا کچھ لمبا سا بنا ہوا ہی اُن لوگون کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ تو مین سمجھ گیا کہ یہ لفافہ جو ہی اسمین جواب نامہ ہی اور لمبا سا جو یہ بنا ہوا ہی کیا یہ بیچا نہ روانہ کیا ہی کہ اگر اسکے برابر دیکھ سکتے ہو تو یہان شادی کرلے آؤ ہمارے خداوند کے پاس اس سے بڑا ہی تمنے خود جواب دیدیا ہوتا اسکے لانے کی کیا ضرورت تھی یہ جو کہا اور سب ہنسے وہ لوگ برہم ہو کر کہنے لگے کہ ملک جی تم خداوند سے بھی مذاق کرتے ہو ارے یہ وہ نامہ ہی جو خداوند نے اُنکو تحریر کیا تھا اُسکو پڑھکر اور چاک کر کے بتی بنا کر اُنھون نے بھیجا ہی اور لکھدیا ہی کہ یہ خداوند کے وزیر کے کام آویگا اُسکو اسکی بہت خواہش رہتی ہی یہ سنکے سختگان کہنے لگا یہ تو اُنھون نے خوب کیا کہ یہ تحفہ میرے لیے روانہ کیا ہی مین بہت خوش ہوا مگر میرے ذہن مین ایک اور بات بھی آئی ہی کہ یہ اُنھون نے اس لیے بھی روانہ کیا ہی کہ خیال کر لو جو یہان کے مرد ہین اُنکے ہتھیار اتنے بڑے ہین اگر خداوند یہان آئینگے تو بہت پریشان ہونگے اس لیے کہ برداشت اُنکے ہمراہیون سے نہ ہو گی اگر برداشت کر سکتے ہون تو ادھر کا قصد کرین تو مین تو باز آیا اُدھر منھ کر کے بھی نہ سوؤنگا مجھے یہ تاب نہین ہی کہ مین برداشت کر سکون جسکو برداشت ہو گی وہ جائیگا یہ جو سختگان نے کہا سب لوگ قہقہہ مار کر ہنسنے لگے مگر ارژنگ برہم ہو کر کہنے لگا کہ تجھسے بغیر بولے رہا نہین جاتا کسی کے اور جگہ بواسیر ہوتی ہی تمھاری زبان مین بواسیر ہی اُسوقت سے زبان نہین ٹھہری ہی مین جانتا ہون کہ اگر منھ بند کر دیا جائے تو کسی اور طرف سے صدا نکلے سختگان کہنے لگا کہ یہ تو اچھی بات ہی نئی صفت ہی کوئی بھی ایسا ہی کہ جسکے دو منھ ہون سوائے میرے اگر خداوند نہ کرین کسی سبب سے میرا منھ بند ہو جائے تو مین خاموش نہ رہون آپ کو آپ کے سوال کا جواب تو دون ارژنگ مسکرا کر خاموش ہو گیا مگر سختگان بھی خاموش ہو رہا کہ ارژنگ نے نامہ اُٹھا کر دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے لفافہ چاک کر کے نامہ بہ آواز بلند پڑھنا شروع کیا وہ ہی نامہ تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی یہان اُسکا مضمون تحریر کرنے سے سوائے طول کے کچھ حاصل نہ تھا اس سبب سے موقوف رکھا جب تمام و کمال نامہ پڑھا جا چکا اور ارژنگ مضمون نامہ سے بخوبی آگاہ ہوا بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ معلوم ہوا اُسکی قضا آئی ہی کہ مابدولت کی شان مین یہ کلمات ناشایستہ تحریر کیے ہین اگر جا کر بزور شمشیر اُس سے اپنی معشوقہ کو نہ حاصل کیا تو نام اپنا ارژنگ نہ رکھا وہ سحر کے بھروسے پر بھولا ہی مثل خر کے پھولا ہی کہ مابدولت کو یہ عبارت تحریر کی ہی جب قضا آتی ہی تو سچ ہی کہ زبان دراز ہو جاتی ہی مین بالکل رحم نہ کرونگا جاتے ہی اُنپر اپنا غضب نازل کرونگا یہ لوگ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین وہ برجلیس تو کل کا لونڈا ہی ابھی اُسکو پوری بات بھی تو کرنا نہ آتی ہو گی اُسکے مشیر کیسے ہین کہ اُسنے یہ جواب لکھوایا اور منع بھی نہ کیا سختگان نے کہا کہ خداوند کو تو یہ مزا نہ تھا یہ کب سے عادت ہوئی کہ برجلیس کو پسند کیا کیا خوب بہن ہی اور بھائی ہی ہان دوہری سواری تو اچھی ہوتی ہی جسوقت جی چاہا گھوڑی پر سوار ہوے اور جسوقت جی چاہا گھوڑے پہ سوار ہوے ہان واقعی وہ تو لونڈا ہو گا مگر بڑا زبان آور معلوم ہوتا ہی اور سنیئے کہ لکھا ہی

کہ اس نامہ کو مین نے چاک کر کے اسلیے روانہ کیا ہی کہ اسکو اپنے مقام برازین رکھو کیونکہ بہت حفاظت سے رہیگا واہ کیا
خوب مقام محفوظ تجویز کیا ہی جو جی چاہے کہے معشوقہ کا بھائی ہی اور خود بھی تو معشوق ہی کیونکہ جو معشوق سے
تعلق رکھتا ہو وہ بھی معشوق ہوتا ہی اگر اُسنے اسقدر تحریر کیا تو کوئی بیجا نہین کہا معشوق کے بُرا بھلا کہنے سے کوئی
نقصان نہین ہوتا ہی بقول شاعر شعر ای داغ برا مان نہ تو اُسکے کہے کا ٭ معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی
اگر وہ منھ در منھ گالیان دے تو کوئی قباحت نہین ہی آپ کیون اسقدر برا مانتے ہین یہ جو آپ نے سنا ہو کہ نا ذکر
نا زبردار سے اور سوداگر خریدار سے یہ نازیبا ہین مگر مین ایک بات کہے دیتا ہون کہ یہ جو اُنھون نے تحریر کیا ہی کہ یہ
کسی نور خالص کے ہمراہ ہو نہ ہوگی تو وہ نور خالص سوائے اہل اسلام کے کوئی نہین ہی یہ حصہ اُنھین کا
ہی میرے اسوقت کے کہنے کو یاد رکھیے گا اگر خلاف ہو تو سو جوتے میرے لگائیگا ارژنگ یہ سنکے کہنے لگا
کہ مین تجھسے یہ نہین دریافت کرتا ہون آپ خاموش رہین میان طوطے نہ بولین یہ سنکے سختگان کہنے لگا کہ مجھکو
کیا ضرورت ہی اب مین نہ کلام کرونگا جب آپ میرے کہنے کو یقین نہین لاتے اور بُرا مانتے ہین یہ کہکر خاموش
ہو رہا ادھر ارژنگ کو رہ رہ کر مضمون نامہ پر تاؤ پیچ آ رہا ہی اپنی مونچھون کو تاؤ دے رہا ہی جو مثل زہار
کلب کے ہین بڑی دیر تک غصے کے عالم مین جھوما کیا اسکے بعد ان لوگون کی طرف دیکھکر کہا کہ ہان جبیس کی تو
حالت بیان کرو اور یہ بیان کرو کہ قبل نامہ دینے کے وہ لوگ کیونکر پیش آئے دربار کی کیا حالت ہی لشکر کسقدر
ہی شہر کیسا ہی یہ سنکر اُن لوگون نے عرض کیا شہر بہت آباد ہی رعایا بہت شاد ہی لشکر قریب چالیس لاکھ کے ہوگا
ہر شخص جبیس کے نام پر جان نثار کرنے کو موجود ہی بڑے بڑے پہلوان اُسکے تابع حکم ہین اُسکا حکم مثل قضا کے
ہی یا حکم نادری کہنا چاہیے کہ ٹلتا ہی نہین ہی جیسے قضا ٹلتی نہین ہی جو حکم صادر ہو اُسکے بموجب کام ہو اُسمین ذرا
فرق نہو آسمان ٹلجائے مگر اُسکا حکم نہ ٹلے اور دربار کی جو حالت فرمائی ہمکو نہین معلوم بلکہ ہمارے افسر کو بھی
نہ معلوم ہوتی مگر اب تو وہ بخوبی ماہر ہوگئے ہونگے یہ کہکر تمام حالت اپنے پہونچنے کی خونخوار کے آکر اتروانے کی
باہم گفتگو ہونے کی آخر کو مجبور ہو کر یہ قبول کرنا کہ ہم نامہ دیدینگے دوسرے دن خونخوار کا بڑے جاہ و حشم سے
آنا اور نامہ لیکر جانا اُسکے بعد یہ جواب نامہ آنا سلیم کا برہم ہو کر مع نو ہزار کے برائے قتل جبیس جانا زیر قلعہ
پہونچکر سجدہ نہ کرنا اپنا بھاگنا نامے لیکر جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا کوئی امر فروگذاشت نہین کیا یہانتک کہ اپنا
یہان آنا راہ مین اُس لشکر سے ملاقات ہونا اپنا حال دریافت کرنا اُنکا کیفیت بیان کرنا اپنا اُنکو ہمراہ لیکر ادھر کو آنا عرض کیا
یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین اُنھون نے کہا کہ حاضر ہین یہ کہکر اُسنے کہا کہ خداوند یاد فرماتے ہین روبرو خداوند
کے آؤ وہ لوگ بھی سامنے آگئے ارژنگ کو مجرا کیا ارژنگ نے حالت جنگ دریافت کی اُنھون نے بھی کل کیفیت
عرض کی ارژنگ نے سنکے ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری اور کہا کہ جو تدبیر کرتا ہون وہ اُلٹی ہوتی ہی وہ مثل ہی ؎
ہر بلائے کہ از آسمان آید ٭ خانہ انوری کجا باشد ٭ جو رنج و غم ہی وہ میرے ہی لیے ہی پہلے تو یہ الم کہ نامہ کا وہ جواب
آیا اُسپر طرہ یہ ہوا کہ میرا رفیق قدیم سحر مین مبتلا ہو کر گمراہ ہوگیا گمراہی پر کمر باندھی رفاقت ترک کی اکیلے نہین مع نو ہزار
فوج جرار کے اُسپر یہ الم و غم ہوا کہ لشکر کے شکست کھانے کی خبر آئی افسر لشکر مارا گیا واہ کیا مقدر نے کیفیت دکھائی
الم بالائے الم ہوا میرا تو کلیجہ مثل غربال کے ہوگیا اگر کوئی اور میرے مقام پر ہوتا تو اب تک مر جاتا خون تھوکنے لگتا
سختگان نے کہا دبی زبانسے کہ بعض نے سنا اور بعض نے نہین سنا کہ واقعی آپ کی جان تو کتے کی بھی جان سے زیادہ
سخت ہی کہ کسی طور سے نکلتی ہی نہین یہ سنکے ارژنگ نے بنظر قہر اُسکی طرف دیکھا بعد ازان اُس لشکر کے افسرون سے
کہا کہ تمھارا اور لشکر کہان ہی اُنھون نے عرض کیا کہ وہ بیرون شہر فلان صحرا مین فرودکش ہی ارژنگ نے کہا کہ تم اُسکو
اُس مقام پر سے لے آؤ اور شامل لشکر نہنگ پہلوان قدرت کے کرو وہ لوگ تو مجرا کرکے گئے ادھر اپنے

لشکر مین پوچھکر اُس مقام سے سے آئے اور اُس لشکر مین شامل ہوے جو کہ بیرون شہر اُترا ہوا تھا جسکو یہ لوگ دیکھکر
اُس صحرا مین اُترے تھے اسکا تو یہ حال ہوا انکے آنے کے بعد ارژنگ نے اُن لوگونکو بھی رخصت کیا کہ تم بھی جاؤ اپنے
مقام پر بلکہ اُنکو اس کام کی اجرت مین کہ وہ بھاگ کر چلے آئے اور ارژنگ کو خبر دی انعام دیا جب وہ چلے گئے تو اب
ارژنگ متوجہ ہوا طرف اہل دربار کے اور کہا آپ نے جواب نامہ سنا یا نہین اور سلیم شیر صولت کی حالت سنی کہ اُسپر
کیا گذری اب کیا کرنا چاہیے یہ سنکے نہنگ نے کہا کہ خداوند مجھکو حکم فرمائین مین جا کر اُس سے مقابلہ کرکے بزور
شمشیر آپ کی معشوقہ کو لے آؤن یہ بھی اُسکی مجال ہی کہ وہ نہ دے اور آپ کے اقبال سے مین بغیر لائے وہین آؤنگا اُسکو
دیتے ہی بنے گا یہ جو نہنگ نے کہا سختگان کو تاب نہ رہی کہنے لگا کہ واہ کیا خوب آپ تقریر کرتے ہین بھلا
آپ سے اُنکے ناز اُٹھینگے پہلے تو وہ ناز کرینگے آپ کیون برداشت کرنے لگے آپ سپاہی آدمی آپ کیا جانیے
کہ ناز کیا چیز ہی پس آپ کے وہان جانے سے کام ابتر ہوگا خود خداوند اگر تشریف لے چلین تو بہتر ہوگا کیونکہ
وہ ناز کرینگے یہ برداشت کرینگے اور ہر نشیب و فراز کو بخوبی سمجھ لینگے تو سب کام بن آئینگے شاید آپ نے یہ نہین سنا
کہ ناز بران کن کہ خریدار تست اس مضمون کو سمجھ لیجیے ارژنگ نے کہا کہ یہ تو مسخرہ ہی اسکی کوئی بات قابل اعتبار نہین
ہی میری راے سنو میری راے تو یہ ہی کہ مین خود یہان سے مع لشکر کوچ کرون یہ تو معلوم ہو چکا ہی کہ وہ لوگ بیخبر ہین
ایک مرتبہ یلغار کر کے داخل شہر ہون شہر کو غارت کرنا شروع کردون یون ہی لڑتا ہوا داخل قلعہ ہون برجلیس کو گرفتار کرلون
جب برجلیس گرفتار ہوگیا تو پھر کسکی مجال ہی کہ مقابلہ کریگا مین قبضہ کرلونگا ملکہ ہاتھ آجائیگی یہ صورت ہی ورنہ سن چکے ہو
کہ وہ صورت دکھا کر بیہوش کر دیتا ہی اُسکے اس سحر سے کیونکر مفر ہوگا جو جائیگا وہ سلیم کی طرح مبتلاے سحر ہو جائیگا
سواے اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہین ہی مین تو یہ راے دونگا اور مین نے تو یہ تقدیر کی ہی سختگان نے کہا یہ بھی تقدیر
اُلٹی ہو گی مین آپ سے پوچھتا ہون اُسکی تو تدبیر بتائیے کہ جہان زیر قلعہ پہونچے اُسنے دریچے سے سر نکالا اور نقاب اُلٹی
صورت دکھائی غش آیا اب جو اُٹھے تو اُسکا دم بھرتے ہوے اُٹھے جب آپ زیر قلعہ مقابلہ کرتے ہوے پہونچے گو کہ
داخل شہر ہونا ہی محالات سے ہی مگر فرض کردم کہ داخل شہر ہو گئے مقابلہ بھی ہونے لگا اور تم ہی غالب آئے اور
لڑتے ہوے زیر قلعہ پہونچے مگر جب اُسنے صورت دکھائی تو کیا انجام ہوگا میری نظر مین تو وہ حالت پھر رہی ہی کہ سبنے
اُسکو سجدہ کیا سواے اسکے اور کیا انجام ہوگا ارژنگ نے کہا میری قدرت کے روبرو اُسکا کچھ سحر کام نہ دے گا
جب مین دیکھونگا کہ اُسنے سر دریچہ سے نکالا مین برق غضب اُسکے سر پر گراؤنگا کہ اُسکا سر اُڑ جائیگا جب سر ہی نہوگا تو وہ
صورت کسکو دکھائیگا کہ لوگ بیہوش ہونگے یہ سنکے سب اہل دربار کہنے لگے کہ یہ راے آپ کی بہت ٹھیک ہی ہم لوگ
پسند کرتے ہین ملک جی بالکل خلاف بیان کرتے ہین آپ ضرور لشکر کشی کرین ہم مقابلہ کرینگے برسون سے نمک سرکار
کھاتے ہین اُسکو ادا کرینگے یہ سنکے ارژنگ نے حکم دیا کہ کل لشکر ہمارا تیار ہو کل ہم طرف شہر آفتاب نما کے
کوچ کرینگے اور نہنگ کو حکم دیا کہ تم پیش خیمہ مابدولت کا لیکر روانہ ہو یہ حکم دیکر ارژنگ نے دربار برخاست
کیا یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہو گئی کہ کل ارژنگ یہان سے مع لشکر کوچ کریگا تمام اہل شہر خوش ہوے کہ یہ بلا یہان سے
ٹلی جان بچی اہل شہر مین تو باہم خوشیان ہونے لگین مگر سختگان بہت مغموم ہی کہ پورا بندوبست نہونے پایا کہ یہانسے
بندوبست سفر کا ہوگیا کیا تدبیر کیجائے یہ تو اس فکر و تردد مین ہی کہ دن بسر ہوا رات ہوئی وہ رات بھی تمام ہوئی صبح کو
ارژنگ نے دربار کیا سب لوگ آکر دربار مین حاضر ہوے اُدھر جو اہل شہر کو خبر ہوئی کہ کل ارژنگ کا مع لشکر یہانسے کوچ ہی
صبح کو سب حاضر دربار ہوے اب دربار مین ایک مجمع عام ہی تمام چھاؤنیون مین لشکر تیار ہی سب اپنا اسباب سفر
کسے ہوے آمادہ ہین کہ ادھر نقارہ کوچ بجے اور ہم سب روانہ ہون سب ارابون پر اسباب لدا ہوا ہی جبکہ سب دربار
جمع ہو چکا تو ارژنگ نے عمائد شہر سے کہا کہ آپ لوگ کیون آئے ہین اُنھون نے کہا ہمنے سنا ہی کہ آپ آج سفر کرینگے تو آپکی خدمت

آپکی خدمت مین حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کرین کیونکہ دیکھیئے اب کب یہ قدم اس شہر مین آتے ہین کیونکہ برکت
ہمارے شہر سے جاتی ہی جب سے یہ قدم مبارک آئے تھے اسوقت سے یہان اور رونق ہوگئی تھی نہ وہ
مفلسی تھی نہ گرانی تمام شہر مین ایک چہل پہل تھی جسقدر بیماریان تھین سب دفع ہوگئی تھین بیماری کا نام نہ تھا
مثل عنقا کالعدم ہوگئی تھی اور کہان تک آپ کے قدمون کی تعریف کیجائے اور کہان تک آپکی مہربانیونکا
شکریہ ادا کیا جائے یہ سنکے ارژنگ نے کہا کہ مین بھی آپ لوگون سے بہت خوش ہون آپ لوگ اس لائق ہین
کہ آپکو شہر کی حکومت دیجائے لہذا مین ایک امر مین آپکی راے لیتا ہون اس سے کوئی میرے اہل دربار کو
غرض نہین ہی وہ یہ ہی کہ مین تو جاتا ہون میری راے مین کوئی شخص ایسا میرے اہل دربار مین نہین ہی کہ جو امور
سلطنت کو سرانجام دے سکے سب لڑنے اور مرنے والے ہین جو کہ ایسے لوگ ہونگے اُنسے کیا امور سلطنت درست
ہونگے لہذا کوئی شخص آپ لوگ ایسا تجویز کرین کہ جو اس کام کو سرانجام دے سکے اور ساتھ عدل و انصاف کے کام
کرے رعایا شاد رہے کوئی کسی قسم کی شکایت نہ کرے کیا کرین کہ کوئی شاہی خاندان سے باقی نہین رہا ہی اور ہی بھی تو
از قسم عورت ہی وہ کیا حکومت کریگی اگر کوئی خاندان شاہی سے ہوتا تو ضرور مین اُسکو یہان کا حاکم کرتا مگر کیا کرون مجبور
ہون یہ جو ارژنگ نے کہا سخنگان نے کہا کہ یہ تو آپکی راے بالکل خلاف ہی کہ کوئی میرے لشکر و دربار مین
ایسا نہین ہی کہ جو سلطنت کر سکے جسکو حاکم فرمایئے وہ حکومت کرے یہ آپ نے ضرور سنا ہوگا کہ کوتوالی خود
سکھا لیتی ہی جب پڑتی ہی تو خود آدمی اُسکی فکر کرتا ہی تھوڑے عرصہ مین اُس کام مین کمال حاصل کر لیتا ہی تو یہ امر
کیا مشکل ہی اور یہ جو آپکی راے تھی کہ اگر کوئی خاندان شاہی سے ہوتا اُسکو یہان کا حاکم کرتا یہ بالکل خلاف تھا
کیونکہ یہ امر ضرور تھا کہ جب آپ اُسکو یہان کا حاکم کرکے جاتے وہ بعد جانے آپکے پھر اپنے مذہب کو جاری کرتا
تمام رعایا کو اپنے سے موافق کرتا جو لشکر کہ آپ براے حفاظت چھوڑ جاتے اُسکو وہ شہر سے نکال دیتا اور لشکر ملازم کرتا
خود قبضہ کر بیٹھتا یہ انجام ہوتا میرے نزدیک چاہے کسی کو برا معلوم ہو یہان کی رعایا سے حاکم شہر کرنا یا خاندان شاہی
سے کسی کے ہاتھ مین عنان حکومت دینا بالکل خلاف دانائی ہی گویا اپنے ہاتھ سے اپنے دشمن کی پرورش کرنا ہی
اور اپنے ہاتھ سے خود حکومت اُنکے قبضہ مین دینا ہی یہ تو بالکل خلاف قیاس ہی میرے نزدیک تو بہتر یہ ہوگا کہ
آپ ہی کو اپنے ملازمون سے یہان کا حاکم مقرر فرمایئے تاکہ وہ یہ تو نہ کریگا اگر کوئی غنیم چڑھ کر آئیگا اطلاع تو دیگا
کہ فلان شخص نے لشکر کشی کی ہی اے خداوند کوئی اعتبار نہین ہی اہل اسلام کا یہ اپنی قوم کی بہت ہمدردی کرینگے
اور دوسری قوم کو جہان تک ممکن ہوگا قتل و غارت کرینگے یہ تو وہ مثل ہوتی ہی کہ افعی را کشتن و بچہ اش را
نگاہ داشتن کا معاملہ ہی ان لوگون کو مار آستین تصور فرمایئے جب تک آپ یہان ہین اُسوقت تک یہ لوگ
دبے ہوئے ہین ادھر آپ تشریف لیگئے اور جسکو حاکم کر گئے اُنسے سب کو اپنے سے موافق کرکے بیٹھے تو لشکر
زبردست سے شہر کو خالی کیا اُسکے بعد اہل اسلام کو خبر دی بلکہ بہرام کو اطلاع دینگے کہ آپکا شہر خالی ہی تشریف
لائیے وہ آکر قبضہ کر لیگا ابکی مرتبہ ہاتھ آنا کوئی منہ کا نوالا نہین ہی نہ معلوم ابکی کیا سبب ہوا کہ قبضہ ہوگیا ورنہ یہ بھی
ممکن تھا کہ قبضہ ہوتا اُسکے بعد بھی دیکھا تھا کہ کیا کیا بلوے ہوئے تھے اگر یہ لوگ خوش ہوتے تو جو تم کرتے وہ یہ
قبول کرتے کبھی باہم عہد و پیمان نہ ہوتے مقبرہ کھدوانے پر اسقدر فساد نہوتا کیا عقل کے خلاف کام کرتے ہو
سمجھانا ہمارا کام ہی یہ سنکے ارژنگ نے اسکا جواب دیا کہ بقول تمھارے یہ لوگ دشمن ہین اور وقت کے منتظر ہین
ادھر مین شہر سے نکلا انہین سے کسی کو حاکم کر گئے ادھر اُنسے قبضہ کر لیا میری سپاہ و لشکر کو جو کہ مین یہان
براے حفاظت چھوڑ جاؤنگا نکالدیا تو تم خیال کرو کہ اگر مین اپنی طرف سے اپنے ملازمون سے حاکم ہی کر گیا
تو کیا انجام ہوگا یہی جو کہ تمھاری عقل مین آتا ہی کہ یہ سب اہل شہر تو باہم جمع کر سکے دربار ایک ہوکر جسکو مین حاکم

کرجاؤن وہ گرفتار کرلین اور لشکر کو نکالدین تو کوئی اُنکا کیا کرسکتا ہی یا کسی اہل اسلام کو خبر دین کہ فلان شخص
یہان کا حاکم ہی آپ اگر اس ملک پر پھر قبضہ فرمائیے تو اُسوقت مین کیا کرسکتا ہون انکے قبضے مین رہنے سے ایک یہ
فائدہ ہی کہ جب انکو حکومت کا مزا ملیگا تو یہ لوگ اس خیال سے کسی کو خبر نہ کرینگے نہ بہرام کو نہ دیگر اہل اسلام کو
کیونکہ اگر ہم خبر کرینگے تو وہ آکر قبضہ کرلینگے ہمارے اختیار سے حکومت جاتی رہیگی پس کبھی نہ آگاہ کرینگے نہ اپنے
عہد و اقرار سے پھرینگے یہ سُنکے سختنگان نے کہا کہ آپکو اختیار ہی یہ گفتگو باہم آہستہ آہستہ ہوئی بادشاہ و وزیر مین
جب یہ سختنگان نے کہا تو ارژنگ کو فرض ہوا کہ اور لوگون سے بھی صلاح لے یہ تقریر جو ہوئی تھی تو سوا ارژنگ
و سختنگان کے کوئی نہین واقف تھا جبکہ یہ خیال کیا ارژنگ نے تو اُسیوقت حکم دیا کہ فلان فلان مثل اسلم
و ویلم وبستگان بن سختنگان و نہنگ وغیرہ فلان مقام پر مع سختنگان کے حاضر ہون ہمین کچھ مشورہ کرنا ہی
یہ کہکر خود اُٹھکر چلا گیا یہ لوگ بھی یکے بعد دیگرے چلے جب سب جمع ہوے تو ارژنگ نے وہی تقریر جو کہ
سختنگان سے کی تھی اُن لوگون کے روبرو زبانی سختنگان کے کہہ سنائی اور اُسکے بعد اپنا جواب تب اُن
لوگون سے کہا کہ اس مین آپکی کیا راے ہی اور آپکی کیا صلاح ہی اُن سب نے جواب دیا کہ ملک جی کی تو
تو راے ۔ بالکل خلاف ہی بلکہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی اہل شہر سے کسی کو حاکم شہر کرنا زیبا ہی اِس مین
بڑے بڑے فائدے ہین جب یہ راے سبکی ہوچکی تو ارژنگ پھر دربار مین تشریف لایا اور عمائد شہر سے
کہا کہ یہ میرا مطلب ہی کہ آپ لوگ کسی کو تجویز کردین کہ جو یہان کی حکومت کرسکے خوب ہوا جو آپ اِسوقت
سب صاحب تشریف لاے ہین بلکہ میری راے یہ ہی کہ آپ لوگ اِسیوقت جاکر شہر مین منادی کرادین
کہ سب اہل شہر حاضر ہون ہم لوگ کچھ صلاح لینگے جب سب جمع ہون تو اُنسے راے لیجیے جسکی نسبت وہ صلاح دین
اُسکو مین یہان کا حاکم کردون اگر وہ کسی قسم کا جور و ظلم کرے تو یہ تو نہ کہنے کو ہو کہ ایسا حاکم کرگئے تھے کہ جسنے یہ جور و ظلم کیا
اور جبکہ یہ لوگ خود اپنی راے سے حاکم کرینگے تو ضرور ہی کہ کوئی امر شکایت کا نہ ہوگا یہ سُنکے عمائد شہر نے کہا
کہ ہم کسکی بابت اُنسے صلاح لین جسکی بابت آپ حکم دین ارژنگ نے کہا کہ آپ لوگ خود تجویز کرلین اور
ہم سے کہین تو ہم اُسکو اپنی جانب سے حاکم شہر کردین آئین ایک شخص نہایت ضعیف کہ نام اُسکا
ابرار خاوری تھا واقعی مرد ابرار تھا بڑا پرہیزگار تھا اُسی کو سب نے تجویز کیا اور اُسکو پکڑکر سامنے
ارژنگ کے پیش کیا کہ آپ اِنکو حاکم شہر کرین کیونکہ یہ کسی قدر قرابت بعیدہ خاندان شاہی سے رکھتے ہین
اِنکی حکومت کل اہل شہر پسند کرینگے کوئی نقصان کی بات نہین ہی کوئی ناخوش نہ ہوگا کیونکہ یہ مرد ایسے
نہین ہین بہت لائق ہین بلکہ اگر آپ کسی کو اپنی طرف سے حاکم کرجاتے ضرور اہل شہر کے خلاف ہوتا مگر لوگ
بھی اُسکی اطاعت مین کوتاہی ضرور کرتے اب کوئی امر ایسا نہین ہی انکو بسر و چشم اطاعت کرینگے کبھی پہلوتہی
نہ کرینگے یہ سُنکے ارژنگ نے اُسکو اپنی طرف سے اُس ملک کا حاکم کیا اور کہا کہ جہان تک ممکن ہو نقصان کو
ہاتھ سے نہ دینا اور سب عمائد شہر کو اُسکی اطاعت کا حکم دیکر اور اہل شہر کو بھی کہا کہ آپ لوگ اُنکو بھی میرے
حکم سے آگاہ فرمائین اب مین آپ لوگون سے رخصت ہوتا ہون یہ کہکر نہنگ کو حکم دیا کہ تم پیش خیمہ لیکر
آگے روانہ ہو وہ رخصت ہوکر مع اپنے سردارون کے اور اپنے خیمہ وغیرہ اور دیگر اسباب کے لیکر بیرون شہر
آیا اُسکا لشکر بھی تیار تھا اُسکو ہمراہ لیکر نقارہ کوچ کا بجایا کوس سفری پر چوب پڑی نہنگ اٹالہ بارگاہ ارژنگی لیکر
طرف اقلیم خورشید یہ کے روانہ ہوا بستگان بن سختنگان سے کہا کہ تم خزانہ مابدولت کا لیکر روانہ ہو
وہ بھی سلام کرکے دربار سے باہر آیا اور اپنے مرکب پر بیٹھکر اپنے سردارون کو لیکر لشکر مین آیا لشکر تو تیار تھا
پچاس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر اور اپنے خزانے کے لیکر چلا اُسکے بعد جب ارژنگ اِن دونون کو روانہ کرچکا

لاہور نیری بن گیا ہو رخون آشام سے کہا کہ تم اور جو کچھ اسباب ہو اُسکو لیکر چلو پھر حکم دیا کہ سب اُٹھیں اپنے اپنے
مرکبون پر سوار ہون یہ حکم دینا تھا کہ ڈنکا دربار کے برخاست ہونے کا ہوا یہان لشکر مین لاہور نے آکر خبر دی
کہ خداوند تشریف لاتے ہین سب تیار رہین یہ کہکر چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر اور جو کچھ خیمہ وغیرہ باقی تھے
اُنکو لیکر روانہ ہوا یہان لشکر تیار ہو گیا اُدھر ارژنگ اُٹھا سب کو ہمراہ لیکر بیرون دربار آیا کہارون نے
تخت لاکر حاضر کیا ارژنگ تخت پر سوار ہوا سردار مرکبون پر سوار ہوئے سواری چلی سنجتگان خواصی مین تھا
یہان تک کہ سواری ناف شہر مین پہونچی اُدھر چھاونی مین خبر پہونچی تمام لشکر چھاونی سے نکل کر بیرون شہر پہونچ گیا
کہ ارژنگ نے سنجتگان کو حکم دیا کہ دیلم سے کہو کہ قریب بیس ہزار کے مع چند سردارون کے لشکر برائے حفاظت
شہر چھوڑ دیا جائے وہ لوگ ہون جو نئے ملازم ہوئے ہین اور اسی شہر کے باشندے ہین سنجتگان نے عرض کیا کہ نہین
بلکہ اپنے لشکر قدیم سے یہان چھوڑیے کہ وہ لوگ نمک خوار ہین اگر یہان کوئی امر خلاف پائینگے تو اطلاع دینگے اگر کوئی
اہل اسلام سے لشکر کشی کریگا تو مقابلہ تو کرینگے ارژنگ نے کہا کہ انکے یہان چھوڑنے مین کیا نقصان ہی سنجتگان نے
عرض کیا کہ یہ نقصان ہی کہ یہ لوگ ایک ہین اگر کوئی امر ہوگا بھی تو خبر نہ دینگے بلکہ اُنکی شرکت کرینگے دوسرے یہ کہ
اگر لشکر کشی کرکے کوئی اہل اسلام سے آئیگا اُس سے مقابلہ نہ کرینگے وہ بلاخوف وخطر ملک پر قبضہ کرلے گا آپ کو
خبر بھی نہوگی ارژنگ نے کہا کہ مین نئی فوج اس لیے یہان چھوڑے جاتا ہون کہ ان لوگون کا مجکو بالکل اعتبار نہین
ہی کہ یہ اہل اسلام کے مقابلہ مین میرا ساتھ دین بلکہ اُنکی شرکت کرینگے اگر یہ کہو کہ پھر ملازم کیون رکھا یہ لوگ صرف
اتنے زمانہ تک میرے ملازم ہین کہ مین مقابلہ کرکے برجیس سے اپنا مطلب نکال لون اُسکے مقابلہ مین میری
شرکت کرینگے دوسرے تعداد سپاہ بھی بہت ہوگی اِدھر میرے اور برجیس کے فیصلہ ہوا اُدھر مین نے انکو نوکری
سے برطرف کیا کیونکہ یہ خوف ہی کہ یہ لوگ بمقابلہ اہل اسلام موقع پاکر مجکو قتل نہ کرین یا گرفتار کرکے اُنکے حوالے نہ کردین
یہ سنکے سنجتگان نے کہا کہ یہ تو بہت ٹھیک ہی مگر یہ ملک جو قبضہ سے جاتا رہے گا جسکو کہ ایک مدت مقابلہ کرکے
اور سیکڑون کی جانین تلف کرکے حاصل کیا ہی ارژنگ نے اسکے جواب مین کہا کہ اگر یہ جاتا رہیگا تو پھر ہاتھ
آسکتا ہی جب سب ممالک اسلام پر قبضہ ہوگیا تو اسکا ہاتھ آنا کوئی امر دشوار نہین ہی مگر فوج باقاعدہ ملنا غیر ممکن
بلکہ دشوار فرض کردم اگر مین نے بیس ہزار سپاہ اپنی قدیم ملازم یہان چھوڑ دی تو اُسکا کیا انجام ہوا ایک تو یہ
کہ سپاہ جو کہ لڑنے والی ہی برسون نمک کھایا ہی سیکڑون مقابلہ کیے ہوئے ہی قواعد جنگ سے ماہر ہی اُس مین سے
ایک تعداد معقول کم ہوگی اور جو کہ نئی ہی اور اُسکا کوئی اعتبار نہین ہی وہ کثیر ہی دوسرے یہ کہ اگر کوئی اہل اسلام سے
یہ خبر سُنیگے کہ خاور پر ارژنگ کا قبضہ ہوگیا ہی اب ارژنگ کچھ سپاہ برائے حفاظت شہر چھوڑ کر طرف شہر آفتاب نما
واقلیم خورشید یہ سُنے گیا ہی تو وہ لوگ لشکر کثیر لیکر آئین یہ قلیل ہون مقابلہ کرین وہ لوگ اپنے ایمان قبول کرنے کو کہین
اِدھر اہل شہر بھی اپنے قول سے پھر جائین اُنکی شرکت کرین دونون طرف سے دباؤ پڑے یا تو یہ لوگ پریشان ہوکر
ایمان اُنکا قبول کرین یا اپنی جانین ضائع کرین دونون طور سے نقصان ہی بس اگر اسی شہر کے لوگ سب ہونگے تو
کچھ تو اہل اسلام پاس کرینگے جانین تو نہ تلف ہونگی سنجتگان خاموش ہو رہا بلکہ دیلم کو طلب کرکے حکم ارژنگ سے
آگاہ کیا اُسنے اُسی وقت لشکر مین آکر قریب بیس ہزار کے سپاہ جو کہ نئی ملازم تھی اور کچھ باشندے شہر کے تھے کچھ
اطراف جوانب کے کل نئے ملازمین دو لاکھ کے قریب سوار و پیادے تھے انتخاب کرکے جو کہ تعداد تحریر
ہو چکی ہی اُنکو حکم دیا کہ تم چھاؤنی مین جاؤ تمکو حکم خداوند ہی کہ تم شہر کی حفاظت کرو وہ لوگ خوشی خوشی الگ ہو گئے
بس دو ایک افسر جو کہ معزز تھے مگر اسی شہر کے باشندے تھے اُنکو اُنکا افسر کیا اِدھر آکر ارژنگ سے راہ
مین عرض کیا کہ بموجب حکم خداوند ہمنے بند و بست کیا چونکہ تمام عمائد شہر مع ابرار خاوری جو کہ حاکم شہر

مقرر ہوا تھا ہمراہ ازرنگ کے تھے اس خیال سے کہ اس گبر کو شہر سے نکال آئین انکو ہمراہ ازرنگ نے اپنے
قریب طلب کیا اور ابرار سے کہا کہ مین اپنا ملک آپکے سپرد کیے جاتا ہون اور آپکی کمک کے لیے بتیس ہزار سپاہ
چھوڑے جاتا ہون اگر کوئی لشکر کشی کر کے آئے ہمکو خبر پہنچیگا ہم اسکے مقابلہ کے لیے کسی سردار زبردست کو روانہ
کرینگے کہ وہ آکر اس سے مقابلہ کریگا کیونکہ یہ تو ہمارے آپکے عہد ہی کہ ہم اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرینگے نہ انکی
مدد کرینگے ہان اگر کوئی غیر مذہب علاوہ اہل اسلام کے ہوگا اس سے ضرور مقابلہ کرینگے اسکی شرکت سے آپکی شرکت
کو منظور ہم جانینگے بس اگر اہل اسلام سے کوئی لشکر کشی کر کے آئے تو ہمکو آگاہ فرمائیے گا اور اگر کوئی غیر مذہب ہو
اس سے خود مقابلہ کیجیے گا ابرار نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا مگر اسپر بھی اس حرام زادے نے بصلاح سختگان ایک شخص کو
خفیہ طریقے سے مع چند آدمیون کے مقرر کیا کہ تو پرچہ اخبار کے ذریعے سے ہمکو بطور خفیہ خبر دیتا اور جو واقعہ شہر مین گذرے
ہمکو آگاہ کرتا اسکا نام اشنوطہ تھا وہ اتنا بڑا نطفہ حرام و نطفہ شیطان تھا کہ جسکی کچھ حد نہین ہر دم بھی لشکر مین
شامل ہو کر چلا آیا کیونکہ یہ سب حکم و احکام جاری کرتا ہوا ازرنگ جیران شہر پہونچ گیا تھا یہان لشکر تیار
کھڑا تھا تمام لشکر نے ازرنگ کو سلام کیا اپنے سلام لیکر کوس سفری کے بجنے کا حکم دیا صدا اسکی جس سے
آگاہ کیا کہ اب کوچ ہوا ادھر تخت برازرنگ آگے آگے سامان و جلوس سواری کئی سو فیلان مست ملھاے
خوک پیکر انکے کالے کالے پھریرے عقب مین انکے مرکبان تیز رفتار با یراق مرصع کار انکے عقب مین سانڈنی سوار
خاص بردار چوبدار اور سامان سواری اسکے بعد تخت ازرنگ کئی فیلان مست پر کسا ہوا اسپر ازرنگ
سوار خواصی مین سختگان نابکار گرد و پیش مرکبون پر افسران سپاہ و سرداران بارگاہ و مرکبان تیز رفتار پر
اسلم و ولیم اپنی فوج کے پرے جمائے ہوے ایک جانب اسلم کے ساحران غدار آزمودہ کار آفت کے پرکالے
جھولیان شانون پر ڈالے اپنی اپنی سواریون پر سوار کوئی قاز پر کوئی قرقرے کوئی باز و بط پر کوئی اژدر سحر پر
کہ وہ قلابہ آتشین جھومتا ہوا کسی کے زیر ران شیر ژیان اسکے شانے پر دو پر لگے ہوے کہ وہ پران کوئی
تخت سحر پر کوئی گرم خو آتش مزاج دریاے آتش مین نہائے ہوے اس سے شعلے نکلتے ہوے کوئی ابر سحر بنائے
ہوے پھوار پڑتی ہوئی کوئی برقین چمکاتا ہوا کوئی نیرنگ دکھاتا ہوا کسی کے روبرو چمن سحر سے تیار کیا ہوا
کسی کے سحر سے موتی برستے ہوے اسلم ان سب کو لیے ہوے کہ یہ لوگ بھی قریب چار لاکھ کے تھے
چلا جاتا ہی ایک طرف ولیم اپنی فوج کو درست کیے ہوے جو کہ غیر ساحر تھے کہ ہر ایک سلاح مین سر سے
پانون تک غرق جلتہ پوش چار آئینہ مغفر سر وہی تلوارین کمر ان مین نیزے کنوتیون پر مرکبون کے
رکھے موزے پانون مین دستانے ہاتھون مین دوش بدوش رکاب برکاب ہمراہ ازرنگ خانہ خراب
اس خوشی مین کہ ہمارا مذہب قدیم جاری ہوا ہی ہم بھی اسی مذہب کو قبول کرینگے چلے جاتے ہین عقب مین
سپاہ کی ازرنگ ہی اس شان سے سواری اس ناری کی طرف شہر افتاب تما کے برسر جیس چلی
سپاہ مین گھنٹ و ناقوس بجتے ہوے گویا القادیا منودیا ازرنگ کی جے پکارتے ہوے ازرنگ
کی الفت کا دم بھرتے ہوے روانہ تھے یہ طے مراحل کرتا ہوا بصد عجلت جاتا ہی قاعدہ یہ ہی کہ نہنگ
دس کوس پر جا کر بارگاہ برپا کرتا ہی دستگان مع خزانے کے اسی مقام پر پڑاو کرتا ہی لاہور بھی مع دیگر اسباب کے
پڑاو برابر کرتا ہی یہی دستور ہی ازرنگ بھی جا کر اسی بارگاہ مین فروکش ہوتا ہی اسی طور سے کئی
منزلین طے کی ہونگی اب شہر خاور کئی کوس پر چھوٹ گیا ہی کہ ایک صحراے پر بہار دیکھ کر نہنگ نے
خیمہ وغیرہ برپا کیا یہ دونون بھی مع اپنے لشکر کے پہونچے کہ صبح کو آمد لشکر ازرنگ شروع ہوئی تمام لشکر آکر
اترا ازرنگ داخل بارگاہ ہوا وہ صحرا بہت پر بہار تھا بکثرت اس مرغزار مین شکار تھا ازرنگ نے

حکم دیا کہ ہم یہان شکار کھیلین گے دو ایک روز یہان قیام کرینگے کیونکہ یہان کی آب و ہوا بہت ہمکو مرغوب ہی یہ صحرا ابھی
بہت خوب ہی بڑے شکار ہونگے لشکر بھی کئی روز کا تھکا ہوا ہی وہ بھی آرام پائیگا کہین ایسا نہو کہ پڑے پڑے راہ طی کرنے مین
لشکر کے سوار و پیادے بسبب تکلیف راہ کے کسلمند ہو جائین لہذا انکو راحت دینا بہ ضرور ہی یہ بھی خداوندی کا
اسلوب ہی کہ اپنے بندون کو راحت دین تاکہ وہ اسکی اطاعت کرین یہ سنکے تمام لشکر خوش ہو گیا کیونکہ راہ چلتے چلتے
عاجز ہو گیا تھا وہ اتنا دن تو اسی مقام پر بسر کیا رات ہوئی رات بھر پہرہ چوکی لشکر مین رہا کیونکہ نیا مقام ہی
دوسرے جنگل کا مقدمہ ہی خزانہ ہمراہ ہی کہین چور خواہ ڈاکو نہ آپڑین تو خرابی ہو رات اہل لشکر نے جاگ کر بسر کی
صبح کو ارژنگ اٹھکر بارگاہ مین آیا سب سردار آکر حاضر ہوے ارژنگ نے پردے بارگاہ کے بلند کرا دیے تھے
کہ تماشاے صحرا دیکھونگا وہ صحرا کوسون تک اشجار سایہ دار سے مملو تھا اسمین میوہ وغیرہ لگا ہوا تھا کوسون
گلون کے درخت لگے ہوے بوے گل سے صحرا بسا ہوا تھا جب ہوا کا جھونکا آتا تھا دماغ معطر ہو جاتا تھا نرمون
سبزہ لگا ہوا تھا جس سے چشم کو ایک نوع کی تازگی ہوتی تھی چونکہ وقت سحر تھا جا بجا اوس کے قطرے
پڑے ہوے مثل گوہر آبدار کے چمک رہے تھے آب یا شبنم سے اس صحرا کی گیاہ کو باغبان قدرت نے سینچا تھا
جو قطرے شبنم کے برگہاے درخت پر آگئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ لوح زمردین پر گوہر آبدار کسی کاریگر نے
جڑے ہین کٹورا ہاے گل آب شبنم سے مملو ہین جب ہوا کا جھونکا آتا ہی درختون کو جو حرکت ہوتی ہی انپر سے یون
قطرے اوس کے جو کہ انپر جمے ہوے ہین گرتے ہین کہ جیسے ابر بہار سے بوندیان پڑتی ہین کیا بھلا معلوم ہوتا ہی وہ سبزے
کی طراوت نظرون مین کھبی جاتی ہی ہنگام سحر جو ہین ہوا طائران خوشنوا بصد الحان اپنے معبود کی درختون پر بیٹھے ہوے
کچھ آشیانون مین بیٹھے صفت و ثنا کر رہے ہین اسکے عشق کا دم بھر رہے ہین طاؤسان صحرائی کی عنبا گری تدروان کوہسار
کی جلوہ گری بلبلان خوش گفتار کی چہچہہ زنی عالم وجد مین لاتی ہی یہ پرندون کا عالم ہی چرندے مثل آہو چیتے نیل گاؤ
وغیرہ کے اپنے اپنے مقام سے نکل کر لب دریا گھانس چرنے مین مصروف ہین چلتے بتلاش قوت لایموت کے انگڑائیان
لیتے ہوے ایک جانب پھر رہے ہین ادھر چرخ اخضری پر خسرو خاور کی آمد آمد کا غل وہ آفتاب کی کرنون کا صحرا مین
پھیلنا اسکے سبب سے اوس کے قطرون کا چمکنا نیا لطف تازہ سما دکھاتا تھا سرداران ارژنگ نے یہ سما دیکھکر
ارژنگ سے عرض کیا کہ کیا خوشنما صحرا ہی کیا یہ مقام پر بہار ہی لائق صید و شکار ہی ارژنگ نے اسکے جواب
مین کہا کہ یہ صحرا میری قدرت کا ادنے نمونہ ہی ایسے لاکھون صحرا پیدا کیے ہین جو کہ ابھی کسی نے نہین دیکھے ہین
سختگان نے کہا کہ اسکی کیا اصل ہی ابھی جو آپ تقدیر کرین تو اس سے بہتر صحرا پیدا ہو مگر کیا کرین کہ تقدیر بنانے کا
آلا ٹوٹ گیا بدین سبب تقدیر بگڑ جاتی ہی اگر آلا درست ہوتا تو کیا مزا تھا یہ سنکے ارژنگ مسکرا دیا کہا کہ کسقدر
تو بد معاش ہی یہ کونسا ہنسی کا وقت ہی یہ سنکے سختگان نے عرض کیا کہ حضور اسوقت کچھ طبیعت کو کلفت ہی اگر
شراب خواری ہو تو مزا ہی کہ یہ وقت اس فعل کے لیے بہت اچھا ہی ارژنگ نے کہا کہ واقعی کیا بات کہی ہی
کہ میرا بھی دل خوش ہو گیا یہ کہکے کہا کہ بلاؤ ساقی کو کہ ہمارے وزیر اعظم دستور معظم کا شراب خواری کو جی چاہتا
ہی یہ حکم دینا تھا کہ اسی وقت کشتیان شراب کی حاضر کی گئین شراب خواری ہونے لگی ساقی پلانے لگے
ہر ایک پینے لگا کہ یکایک ارژنگ کو ثریاے سیمتن کا خیال آگیا چہرہ متغیر ہو گیا آنکھون سے سیل اشک
جاری دل پر ابر غم چھا گیا وہ صحرا بد تر از ویرانہ نظر آنے لگا اور یہ شعر پڑھنے لگا شعر یاد دلبر مجھے ساون مین رلا جاتی ہی
جب گھٹا آتی ہی اک رنج دلا جاتی ہی ❊ یہ پڑھکر فلک کی طرف دیکھکر ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور خاموش
ہو کر رہ گیا کہ یہ تیر پھر حلق پر لگا ہماری تو یہ نوبت ہی کہ جسم تو یہان ہی روح کوچہ جانان مین پھر رہا ہی
بموجب اس شعر کے ۔ شعر ۔ چمن مین دفن ہوا کوے یار مین نکلا + زمین مین بھی نہ ٹھہرا وہ بیقرار ہون مین

یا یہ کہ شعر - علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ٭ بلاکشان محبت بکوئے یار روند ٭ میری تو یہ حالت ہی
کہ مجکو تو ہر وقت اُس محبوب جانی یار جاودانی کا تصور بندھا رہتا ہی نہ ہواے سرد اچھی معلوم ہوتی ہی نہ صحراے
خوشگوار کی فضا نہ شراب وکباب کا مزا بغیر اُسکے میرے نزدیک سب بیکار یہ صحراے سبزہ زار بدتر از خار ہی شراب
وکباب زہر ہلاہل ولخت جگر معلوم ہوتی ہی ہاے مین کیونکر اُس تک پہونچ جاؤن اپنے جانی کو آغوش مین لیکر
اُسکے لب و عارض کے بوسے لون مثل نیشکر کے اُسکو چوسون لعاب دہن میری حیات کا سبب ہی خال رخ مریض عشق
کے لیے بمنزلہ حبوب شفا کے ہی سیب زنخدان ابیمار محبت کے واسطے مثل سیب اصلی کے ہی لعاب دہن بجاے لعاب بہدانہ
ہی مریض عشق کے لیے یہی دوا ہی کہ اُسکو وصل یار ممکن ہوا اکثر اطبا نے عشق کو بھی از قسم جنون تجویز کیا ہی اُسکا علاج وصل یار
مقرر فرمایا ہی پھر مین کیونکر بغیر اُسکے وصل کے اِس عارضہ سے اچھا ہو سکتا ہون اتو ماہ دولت بغیر اُسکا وصل حاصل
کیے قرار نہین لیتے ہین کیونکہ تقدیر یہ ہی کر چکے ہین اب اِسکے خلاف نہین تقدیر کر سکتے ہین اور وہ جو تقدیر بدل جاتی ہی
وہ ماہ دولت کا فعل نہین ہی بلکہ اسی طور سے تقدیر کی تھی اپنے حق مین جو ماہ دولت تقدیر کرتے ہین وہ ایک
ہوتی ہی بندون کے حق مین دو تقدیرین کرتے ہین ایک تقدیر ظاہری اور ایک باطنی آخر کو وہی تقدیر باطنی رہ جاتی ہی
ظاہری ساتھ باطنی کے بدل جاتی ہی گو عشق مین مبتلا ہی مگر اپنی حرکت سے نہین باز آتا ہی اہل دربار سے کہتا ہی کہ
بالفعل ماہ دولت کی طرف عشق وعاشقی کے طبیعت آئی ہی کہ کسی سے عقد کر کے ایک نور خالص اُسکے شکم سے پیدا کرون
کہ اُسکو اپنا نائب کرون یہ خیال ایک مدت سے تھا جب سے اس تصویر کو دیکھا اسکے سراپا کو دیکھا کہ یہ نازک نازک
ہاتھ پاؤن اس قابل ہین کہ میری گردن مین یہ ہاتھ حمائل ہون پاؤن سے پاؤن گتھے ہون صدا لبے شفتالو بلند ہو
آہی اُوہی کی صدا آتی ہو مین اُسی حالت مین نور قدرت اُتار دون اتھو دل اس تصویر کو دیکھکر اور زیادہ تر
اس امر کا مشتاق ہو گیا ہی گو مدت سے اسکی فکر تھی مگر یہ صاحب تصویر اسی امر کے لائق ہی کہ اسکو اگر مین
اپنے تصرف مین لاؤن تو خوب خوبصورت لڑکا ہوگا ایک مرتبہ تو نور خالص سے لڑکا پیدا کرونگا کہ جسکو اپنا نائب
کرونگا دوسری مرتبہ ایک لڑکی جو کہ حسینان جہان کے سر کا تاج ہوگی اس سے نتیجہ یہ ہی کہ جب یہ معشوقہ ضعیف
ہونگی اس عرصے مین وہ جوان ہوگی اُسکو ماہ دولت تصرف مین لاینگے یہ نتیجہ نکالا ہی کہ ہمیشہ جوان معشوقہ ماہ دولت
کے پاس ہوگی سخنگان کو تاب نرہی کہنے لگا کہ واقعی تاؤ تو خوب ہی اور نتیجے بھی اچھے ہونگے مگر وہ عنقاے فلک
حسن وجمال آپ کے قبضے مین نہین آئیگی وہ اور لوگون کا حصہ ہی جسکا حق ہی اُسکو پہونچے گا نہ کہ الفتون کو ازرنگ
نے کہا کہ کسکو وہ کون مجھ سے زیادہ حقدار ہی سخنگان نے مسکرا کر کہا کہ خدا پرست اُنکا حق سب سے زیادہ
ہی اور بالا ہی آنکی تو یہ ہائی ہوتی ہی کہ ہانڈی پکائی کسی نے محنت کسی نے کی وہ آکر پکی پکائی ہانڈی پر بیٹھے
بیٹھے لقمہ کھا کر چلے گئے پکانے والا منھ دیکھو کر رہ گیا کوئی کچھ نہ کر سکا مین کیا کہون کہ کیا صاحب اقبال
ہین کہ کبھی انکا داؤن خالی جاتا نہین مجکو تو یہ عجب ہوتا ہی کہ جو محنت کرتا ہی اُسکا تو کچھ بس نہین چلتا ہی وہ
اتنی محنت کرتا ہی خیال کرنے کی جگہ ہی کہ محنت کرکے راتون کو جاگ کے اپنے کو دوسرے کو تکلیف دیکر
پرورش کر کے حمل رکھا یا اُسنے نو ماہ تک زحمت گوارا کی اُسکے بعد کس مشکل سے جنا کہ چھٹی کا دودھ زبان پر
لذت دے گیا اور زمانے بھر کی تکلیفین گوارا کین پالا پرورش کیا باپ کا تو اور قصد ہوا کہ اسکو اپنے
تصرف مین لاسیے جورو پر سوت لائے یعنی بیٹی کو اُسکی سوت بنالے کیونکہ جو کوئی درخت بوتا ہی تو
اِسی امید پر کہ اِسکا پھل کھائینگے ماں کو یہ حسرت کہ اسکی شادی کرون بہو تو اسی حسرت مین رہی
وہ یہ خیال کرتے رہے کہ جب یہ لائق تصرف مین لانے کے ہولے کہ یہ امور دنیوی کی برداشت کرے
تو تصرف مین لاؤن وہان وہ دوسرے کے ساتھ بھاگی اور وہ بھی خوشی خوشی یار کے ہمراہ چلی گئی

اُنھون نے خیال کیا کہ مان کی تو مرضی ہی کہ کسی کے ساتھ شادی ہو مگر باپ خود ڈورے ڈالتے ہین یہ ہوا
بڑھا اس سے ہوگا کیا یہ جوان جو کہ ابھی تک پورا واقف نہین اِسکو کیون نہ کرو کہ جسکے پاس جا کر کل
حسرتین نکلین تو یہ حالت ہوتی ہی خداوند جو خیال کرتے ہین کہ یہ صاحب تصویر میرے تصرف مین آئیگی
اول تو وہ جسکی لڑکی ہی اُسنے خود اپنے لیے رکھا ہوگا کیونکہ حسین بہت ہی اگر شاید اُسکا ایسا خیال نہو تو اُسکا
بھائی خود جوان ہی اُسی کے سنون ہی کوئی برس دو برس کا چھوٹا یا بڑا یا وہ اپنے تصرف مین لانے کی فکر مین
ہوگا مگر یہ سب فکرین بیکار ہین صرف یہ حصہ اہل اسلام کا ہی اسی سبب سے سب کے ہاتھ سے بچا ہوا ہی ادھر
اُنکو خبر ہوئی وہ آئے اور لے گئے سب ہاتھ ملکر رہ جائینگے کسی سے نہ اُکھڑی ہی نہ اُکھڑے گی اگر فرض کرو دم
کسی صورت سے اُنکے آنے کے قبل خداوند پہونچ گئے اور کوئی داؤ پڑ گیا اور جبراً جبیس نے خداوند کے
حوالہ کردی تو وہ منظور نہ کرے گی آپ لاکھ اُسپر قبضہ کرنا چاہینگے وہ اپنے کو بچائیگی
اور آپکو نہ قابض ہونے دے گی آپ ہاتھ ملکر رہ جائینگے اور وہ کسی صورت سے نکل جائے گی جیسی کہ تصویر مین
صورت ہی اگر اسکے خلاف ہوئی تو خداوند کو قبول کرلے گی خداوند مزے کرینگے اگر ناؤ بن پڑا اور کوئی لڑکی
پیدا ہوگئی تو بڑی عمدہ بات اور کہین صورت دار ہوئی تو وہ بھی حق اہل اسلام کا ہوگی جیسے خداوند لقا
کی دختر ملکہ گیتی افروز و جہان افروز و مہرافروز کو اہل اسلام لے گئے خداوند لقا اُنکا کچھ نہ کرسکے تو
آپ کیا بنا لینگے یہ سُنکے ارزنگ نے کہا بلا سے آپکی تم نہ بولا کرو جو ہوگا دیکھا جائے گا یہ کہکر اُسکی یاد مین کچھ
شعر عاشقانہ پڑھنے لگا اب یہ نوبت ہی کہ مثل دیوانون کے بک رہا ہی اہل دربار باہم اشارے بازی کرنے لگے
کہ یہ بڑا فریبی ہی کہ کیسی بیہودہ تقریر کرتا ہی ایک عورت کی بیکار عزت لیتا ہی سختگان سچ کہتا ہی بڑا سچا آدمی ہی
وہ ہی خوب درست کرتا ہی اُس سے خداوند دبتے ہین کیونکہ وہ کھری کہتا ہی دیکھو تو کیسی باتین خداوند کرتے ہین
کہ بوسہ لیتا ٹانگون مین ٹانگین پڑی ہوئی ہوتین مین نور خالص اُتارتا ہوتا صدائے آہ آوہ بلند ہوتی کہو یہ
کس کام کی تقریر تھی اسی امر سے تو جبکہ سختگان نے ایسی تقریر کی دوسرے یہ دیکھو ابھی لڑکی ہوئی نہین
اُسکی بنسبت خیال فاسد کیا کہ مین اُسکو خود اپنے تصرف مین لاتا یہ کونسی تقریر تھی بھلا یہ بھی کوئی بات کہنے
کی تھی ایسے لوگ تو بے غیرت کہلاتے ہین اگر ہم لوگ ایسی تقریر کرتے تو زیبا ہی یہ تو خداوند ہین انکو کب زیبا ہی
کہ یہ بندون کے روبرو بیٹھکر ایسی تقریر کرین اور مثل بندون کے بیقرار ہون جو کہ خدائی کا اختیار رکھتے ہون
ہمکو تو انکی خدائی مین شک معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسی مین بعض لوگ ایسے بھی دربار مین ہین جو کہ لقا کے
اور زمرد کے دربار مین تھے اُنسے اگر دریافت کرو کہ کبھی لقا نے یا زمرد نے بھی ایسی تقریر سر دربار کی یا اپنی
لڑکیون سے خیال فاسد کی امید رکھی ہمکو تو یقین نہین آتا ہی کہ وہ لوگ ایسے بے غیرت ہون ہان وہ خداوند
تھے اگر انکی ایسی حرکتین ہونگی جو کہ بندون کی ہین تو ہم تو انکی اطاعت نہ کرینگے اور کسی مذہب مین اپنے کو
شامل کرینگے یہ تو بالکل اپنی شان کے خلاف تقریر کرتے ہین یہ تو اس طور کے باہم اشارے کررہے ہین
ارزنگ اُس خیال مین بیٹھا ہی کہ کیونکر مین اپنی معشوقہ کو حاصل کرون یہ تو اس فکر مین ہی اور لوگ
باہم وہ گفتگو اشارون مین کر رہے ہین کوئی دو پہر اسی گفتگو مین بسر ہوئی ارزنگ کو نہ اب فکر شکار ہی
نہ فکر آب و طعام ہی اہل دربار بھی کچھ کشیدہ ہین اسکی تقریر سے سب خاموش بیٹھے ہوئے ہین پردے اُٹھے
ہوئے ہین یکایک ایک گوشہ صحرا سے گرد بلند ہوئی کہ جسکے سبب سے روئے آفتاب پنہان ہوگیا تمام زمانہ
تیرہ و تاریک ہوگیا جو لوگ کہ دربار مین بیٹھے ہوئے تھے وہ اُس گرد کو دیکھکر باہم کہنے لگے کہ یہ گرد کیسی بلند
ہوئی ہی دیکھو کیا بڑا بگولہ اُٹھا ہی اگر اس گرد مین کوئی آجائے تو وہ ضرور اُڑ جائے زیادہ تر امر عجیب یہ ہی کہ آجکل اسکی فصل

نہین ہی اسپر یہ بگولا اور اس صحراے سبزہ زار مین یہ بگولا کہان کہ جہان سواے گہاس کے خاک کا نام نہین ہی
یہ سنکے ہر ایک طرف صحرا کے دیکھنے لگا سختگان نے جو دیکھا کہ سب اہل دربار طرف صحرا کے دیکھ رہے ہین
یہ کیا سبب ہی اسنے بہی نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ یہ کیا دیکھ رہے ہین مین بہی دیکھون اسکو بہی گرد و غبار بلند نظر آیا
یہ گرد و غبار دیکھکر سختگان نے خیال کیا کہ یہ گرد و غبار آمد لشکر کثیر کا ہی نہ کہ بگولا یہ دیکھکر اسنے ارزنگ
کی طرف دیکھکر کہا کہ مرگ تو مبارک باشد دیکھیے کوئی لشکر کثیر آتا ہی یہ لشکر جو کہ آتا ہی ضرور اہل اسلام کا ہی
کہ وہ بیخبر سنکے کوئی سردار انکین کا اس خیال سے چلا ہی کہ چلکر ارزنگ کو خاور سے نکالدین کہ اسنے جو قبضہ کرلیا ہی
جب وہ اس صحرا مین پہونچے گا اسکو یہ معلوم ہوگا کہ ارزنگ اس صحرا مین مع لشکر اترا ہوا ہی تو وہ ضرور مقابلہ
کریگا یہ جو کہا اب تو میان ارزنگ کا یہ حال ہوا کہ تمام عشق رفوچکر ہوگیا ساری عشق و عاشقی دماغ سے نکل گئی
یہ سنکے کہ یہ گرد لشکر اسلام کی ہی رنگ رو متغیر ہوگیا اور یہ بہی گرد کی طرف دیکھنے لگا اور سختگان سے کہا کہ اول تو
یہ لشکر میری مدد کو آتا ہی اور شاید اہل اسلام کا ہوگا تو ما بدولت کو کوئی خوف نہین ہی اگر آئینگے تو مین انکو
ابہی ابہی غارت کردونگا انپر عذاب نازل کرونگا کیونکہ آجکل مجھکو جلدی ہی کہ مین جاکر اپنی معشوقہ سے وصل
حاصل کرون اور یہ لوگ بیکار کا جھگڑا کرینگے دیر لگائینگے مین کیون نہ وہ امر کرنے لگا کہ جس مین زحمت ہو ارزنگ
کی تقریر سنکے سختگان نے کہا کہ ظاہر ہوا جاتا ہی میرے نزدیک تقدیر گریز ہی مین تو ابہی سے اپنا سامان کرتا ہون
تا کہ میرا تو مال و اسباب بچے یہ سنکے ارزنگ نے کہا کہ جاؤ مین تو ضرور مقابلہ کرونگا یہ ہی ذکر ہو رہا
تہا کہ دامن گرد قریب اس صحرا کے پہونچکر شگافتہ ہوا اس گرد سے فیلان مست کہ جنکی مستکون پر آئینہ
لگے ہوے انکے آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے گرد کو بٹھاتے ہوے ہاتھیون پر علمہاے خوک پیکر انکے
پھریرون پر تعریف القاب زمرد تحریر قریب دو سو کے انکے بعد مرکبان خاص با زین و لجام مرصع چلے آتے ہین
آمد فوج دیکھکر ارزنگ نے گوہر سے کہا کہ جاکر خبر تو دریافت کر کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کسکی مدد کو جاتا ہی
اور کدھر سے آیا ہی ادھر وہ لشکر بہی قریب اس صحرا کے پہونچا صاحب لشکر نے جو اس صحرا کو با فضا دیکھا حکم دیا
کہ اسی صحرا مین قیام کرو آج ہم یہین فروکش ہونگے یہ حکم سنکے نشان لشکر قائم ہوے اسکے لشکر کے ہرکارے
آگے پہلے کہ اسنے حکم دیا تہا کہ جاکر دیکھو کہ یہ صحرا کسقدر وسیع ہی وہ ہرکارے جو آگے چلے انہون نے دیکھا کہ
اس صحرا مین ایک لشکر کثیر اترا ہوا ہی یہ ہرکارے اس لشکر مین آئے اہل لشکر سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اس
لشکر کے لوگون نے کہا کہ یہ لشکر خداوند کا ہی وہ طرف شہر آفتاب نما کے تشریف لیجاتے ہین وہ ہرکارے
یہ حال دریافت کرکے اور لشکر کا انتشار دیکھکر طرف اپنے لشکر کے چلے ادھر گوہر نے اپنے شاگردون سے
کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر جو آیا ہی کسکا ہی اور کہان سے آیا ہی بس فوراً شاگردان گوہر ادھر کو چلے
ابہی اس لشکر کے ہرکارے یہ خبر لیکر نہ گئے تہے کہ شاگرد گوہر کے اس لشکر مین پہونچے دیکھا کہ لشکر
قریب دو لاکہ کے ہوگا خیمے وغیرہ برپا ہو رہے ہین دیکھا کہ ایک جوان تخت پر سوار ہی گرد اسکے
افسران سپاہ مرکبون پر ہین چونکہ ابہی لشکر نہین اترا ہی نہ خیمہ وغیرہ برپا ہوے ہین تمام لوگ بسر و سامان
کھڑے ہین کہ ان ہرکارون نے کہ اپنی صورت مسافر کی بنائے ہوے تہے اہل لشکر سے پوچہا کہ یہ لشکر کسکا ہی
صاحب لشکر کا کیا نام ہی اور کدھر سے آیا ہی اور کدھر جائے گا یہ سنکے اس لشکری نے کہا کہ تمکو کیا ہی
انہون نے کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین اگر یہ لشکر جدھر ہم جانے والے ہین جائے تو ہم بہی ہمراہ چلین کیونکہ
ہم اس امر سے محفوظ ہو جائین کہ کوئی لوٹ نہ سکے اسنے کہا کہ آگاہ ہو یہ لشکر سرخیوش کج گردن کا ہی
شہر سمرخا سے آیا ہی طرف خاور کے جاتا ہی چونکہ ہمارے بادشاہ کو خداوند ارزنگ کا نامہ پہونچا تہا

کہ ہم براے مقابلہ اہل اسلام جانے کا قصد رکھتے ہین بہتر اُنکو لازم ہی کہ تم میری شرکت کرو چنانچہ بموجب طلب
خداوندانہ ارزنگ ہمارا بادشاہ مع دو لاکھ سپاہ کے طرف خاور کے جاتا ہی آج ایکماہ کا عرصہ ہوا ہی کہ بادشاہ نے
شہر کو چھوڑا ہی یہ سُنکے وہ ہرکارے جو کہ نقلی مسافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو بات اچھی ہوئی ہمارا بھی ساتھ ہوا کیونکہ ہم بھی
خاور کو جاتے ہین بس ہم بھی اپنے ٹھہرنے کے لیے مقام تجویز کرتے ہین یہ کہکر وہ ہرکارے ایک طرف کو راہی ہوے
اور سبکی نظرون سے پوشیدہ ہوکر لشکر سے نکل کر طرف اپنے لشکر کے چلے اُدھر وہ ہرکارے جو کہ سرخپوش
نے صحرا کے دیکھنے کو روانہ کیے تھے وہ خدمت مین اُسکی حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور ہم جو بموجب حکم عالی
براے دیکھنے صحرا کے گئے تو ہمنے دیکھا کہ صحرا تو بہت وسیع ہی اُس صحرا مین ایک لشکر کثیر فردکش ہی جو کہ کوسون تک
اُترا ہوا ہی لاکھون خیمہ وغیرہ برپا ہین یہ جو ہمنے دیکھا تو ہم لشکر مین گئے اہل لشکر سے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لشکر خداوندا ارزنگ کا ہی کہ جنھون نے آپ کو طلب فرمایا ہی اب طرف شہر آفتاب نما کے تشریف لیے جاتے
ہین ہم یہ خبر دریافت کرکے چلے آئے یہ سُنکے سُرخپوش نے اپنے وزیر سے کہا کہ خوب ہوا کہ مین اس صحرا مین
پہونچ گیا ورنہ مین خاور مین جاتا تو خداوند سے ملاقات نہوتی یہ کہکر حکم دیا کہ تم لوگ خیمے وغیرہ برپا کرو مین
خداوند کی خدمت مین جاتا ہون کیونکہ کوئی مجکو یہ ضرورت نہین ہی کہ جب وہ طلب فرمائین تو مین
جاؤن مین تو اُنکی خدمت مین اُنکی مدد کے لیے جاتا ہون دوسرے وہ خداوند ہین اُنکے سامنے کوئی تزک و
حشم کام نہ آئے گا کوئی ضرورت بھی نہین ہی یہ کہکر چند سردارون کو ہمراہ لیکر طرف لشکر ارزنگ کے چلا
یہ تو اِدھر سے چلا اُدھر گوہر کے شاگردون نے گوہر سے جاکر عرض کیا کہ اے اُستاد یہ لشکر زمرد پرستون
ولقا پرستون وارزنگ پرستون کا ہی کیونکہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ علمہاے لشکر پر تعریف تینون
خداوندون کی تحریر ہی ہمنے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس صاحب لشکر کا نام سرخپوش کج گردن
ہی اور شہر سرخابیہ سے آیا ہی خداوند کا نامہ گیا تھا وہ بادشاہ مع دو لاکھ سپاہ کے براے مدد خداوند
خاور کو جاتا ہی ایک ماہ اپنے شہر کو چھوڑے ہوے ہوا ہی یہ سُنکے گوہر اندر بارگاہ کے آیا اور دست بستہ
ہوکر جو ہرکارون نے بیان کیا تھا عرض کیا یہ خبر سُننا تھی کہ ارزنگ کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہوگیا
وہ جو مردنی چہرے پہ چھائی تھی مبدل بخوشی ہوئی اور اہل دربار کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ دیکھی قدرت میری میرا
وزیر تو کہتا تھا کہ اہل اسلام کا لشکر ہی مین نے کہا تھا کہ یہ لشکر میری مدد کو آتا ہی وہی امر نکلا تا کہ
سرخپوش میرا طلب کیا ہوا آیا ہی یون تقدیر کرتے ہین مین نے یہ تقدیر کئی برس پیشتر کی تھی
کہ مجھسے اور سرخپوش سے اس صحرا مین ملاقات ہوگی چند سردار اُسکے لشکر مین جائین اور اُس سے
کہین کہ خداوند نے تمکو طلب کیا ہی وہ اس صحرا مین فردکش ہین ایسی تقدیر کرتے ہین مین کیا کوئی غافل ہون
ہر وقت تقدیر کیا کرتا ہون اور جو تقدیر کرتا ہون پختہ کرتا ہون کچی نہین کرتا ہون یہ حکم سُنکے چند سردار
جو کہ معزز تھے اُنھون نے قصد اُٹھنے کا کیا کہ یہ تقریر سُنکے بختیارک جل گیا کہنے لگا کہ یہ تو وہ مثل ہوئی
کہ ایک نابینا تھا اُسکے ہاتھ کہین سے ایک بٹیر آگیا اب وہ اُسکو نہین چھوڑتا ہی ہر وقت ہاتھ مین لیے ہی
جو کوئی بٹیر باز آیا اور اُسکو معلوم ہوا کہ یہ بٹیر باز ہی وہ اُس سے کہتا ہی کہ میرے پاس بھی ایک
بٹیر ہی مین تمسے لڑاؤنگا تو یہ تقدیر اندھے کے ہاتھ کی بٹیر ہی کہ بن گئی اسقدر نہ پھولیے اتنا نہ آپ کو
بھولیے یہ کوئی امر خوشی کا نہین ہی ایسی بہت سی باتین بنا کرینگی مگر انجام ان سب کا وہی ذلت ہی
جو کہ ہمیشہ آپ کے باپ دادا کو نصیب ہوئی ہی اور میرے لیے وہی جوتے ہین جو میرے باپ دادا
کے نصیب مین تھے کیونکہ مین نے ساتھ آپ ایسے شخص کا دیا کہ جو عقل سے بالکل بے بہرہ ہی کوچہ دانائی

سے بالکل نابلد صحراے حماقت کا سیاح میدان نادانی کا رہرو جسکے ذہن مین یہ سمائی ہوئی کہ مین بڑا عقیل ہون
خاک عقل نہین مثل اپنے بزرگون کے نادان مگر اُنمین یہ ایک بات تھی کہ وہ کہنے پر عمل کرتے تھے تم مین یہ بات
اور یہ صفت زائد ہی کہ اپنے رو برو کسی کی نہین سُنتے ہو ارزنگ نے سخنگان کی طرف دیکھا اور کہا کہ
بس خاموش یہ وقت اس تقریر کا نہین ہی اور کسی وقت یہ تقریر کرنا اب اپنی زبان کو روکو سخنگان
خاموش ہو رہا کہ ارزنگ سرداروں کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کہ کون کون گیا ہی سرخ پوش
کے لینے کو یہ سُنکے چند سردار اُٹھے کہ ہم جاتے ہین پس وہ بارگاہ سے نکل کر طرف اُس صحرا کے چلے کہ
جس مین وہ لشکر اُتر رہا تھا یہ خیال رہے کہ ارزنگ کی بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوے ہین یہ لوگ تو
اُدھر کو چلے اور سرخ پوش اپنے لشکر سے چل چکا ہی قریب لشکر ارزنگ پہونچ چکا ہی کہ یہ لوگ لشکر سے
نکلے اُنھون نے دیکھا کہ ایک بادشاہ مع چند افسرون کے مرکبون پر سوار ہمارے لشکر کے قریب پہونچ گیا ہی
یہ لوگ سمجھ گئے کہ یہ ہی سرخ پوش ہی پس ان سب نے سلام کئے سرخ پوش نے دیکھا کہ چند سردار
لشکر خداوند سے آئے ہین اُنھون نے ہمکو سلام کیا ہے جواب سلام دیکر اُنسے کہا کہ آپ کون لوگ ہین
اُنھون نے عرض کیا کہ ہم بموجب حکم خداوند کے آپ کے استقبال کو حاضر ہوے ہین کیونکہ خداوند کو خبر
ہو گئی ہی کہ یہ لشکر آپکا ہی آپ براے مدد خداوند تشریف لائے ہین یہ سُنکے سرخ پوش نے جواب دیا کہ مین خود
حاضر ہوتا تھا آپ لوگون کو خداوند نے کیون زحمت دی اُنھون نے کہا کہ یہ مروت کے خلاف تھا
کہ آپ تو اتنی دور سے اُنکی مدد کو تشریف لائے وہ کسی کو آپ کے استقبال کو بھی نہ روانہ کرتے بالکل
خلق خداوندی سے بعید تھا یہ عرض کر کے سرخ پوش کو ہمراہ لیکر طرف لشکر کے چلے داخل لشکر ہوے
رخ بارگاہ کا کیا حاضرین بارگاہ نے دیکھا کہ وہ جو سردار گئے تھے اُنکے ہمراہ ایک جوان تاج شاہی سر پر
رکھے اور اپنے سرداروں کے بیچ مین چلا آتا ہی مگر جوان خوبصورت ہی مرد معقول معلوم ہوتا ہی سخنگان
نے کہا کہ خداوند یہ کوئی ہزار بر دست بادشاہ معلوم ہوتا ہی اسکے چہرے سے رُعب شاہی ظاہر ہی آپ کو
اُسکی عزت کرنا ضرور ہی ارزنگ نے کہا کہ عزت کرنے کی کیا ضرورت ہی میرا بندہ ہی یہان کوئی ایسا نہین ہی
کہ ایک کو دوسرے پر فوق دیا جاے ہمارے رو برو سب کا مرتبہ برابر ہی جیسے یہ بندے ہین اُسطور سے
وہ بھی بندہ ہی یہ ابھی گفتگو ہو رہی تھی کہ سردار سرخ پوش کو لیکر داخل بارگاہ ہوے سرخ پوش
نے ارزنگ کو سجدہ کیا اور اُسکے سردارون نے بھی بعد اُسکے سرخ پوش نے سر سجدے
سے اُٹھا کر مجرا کیا اب جو دیکھا کہ ایک گبر بادہ نخوت سے مست تخت پر بڑے تکبر سے بیٹھا ہی اور اُسکے عقب
مین ایک [illegible] عورت کھڑا ہوا ہی اور تمام بارگاہ سردارون سے بھری ہوئی ہی دو جوان دونون طرف
تخت کے دنگلون پر بیٹھے ہوے ہین کہ جنکے رخ سے حرام زادے پن کی علامت ظاہر ہی مگر بہت قوی
ہین اور ایک پہلوان بہت قوی اُس بارگاہ مین ہی کہ اُسکے مثل اُس بارگاہ مین کوئی نہین ہی
وہ بھی دنگل پر بیٹھا ہی پس یہ رنگ بارگاہ کا دیکھکر سرخ پوش اپنے دل مین کہنے لگا کہ خداوند کے بندے
بہت قوی قوی ہین پس ایک لعل بدخشان اپنے ہاتھون پر رکھکر اور سر جھکائے ہوے طرف تخت ارزنگ
کے چلا اور قریب تخت پہونچکر بصد عجز و انکسار کہا کہ یہ بندہ گنہگار آپ کا امیدوار ہی کہ یہ ہدیہ حقیر جو کہ
کچھ قدر و منزلت نہین رکھتا ہی قبول ہو اور مین عفو کا خواستگار ہون اور میری عدم حاضری معاف
فرمائی جاے مین اس امر کا امیدوار ہون کہ یہ جو میرے آنے مین دیر ہوئی یہ بھی معاف ہو گو مین سزا کا
مستحق ہون اور یہ میری خطا ایسی نہین کہ عفو کیجائے مگر رحم خداوند سے امید عفو ہی یہ جو اُسنے کہا ارزنگ نے

مسکرا کے کہا کہ تیری سب تقصیرین معاف ہین اور تیرا ہدیہ بھی قبول ہی کیونکہ میری ذات رحیم ہی خطا بخش عطا پوش ہی
تیرے سب گناہ عفو کیے تیرا بڑا مرتبہ ہوگا مین نے تقدیر کی کہ تو ہمیشہ زندہ رہے گا یہ کہکر لعل اُسکے ہاتھ سے لے لیا
اور سخنگان سے کہا کہ یہ لعل بہت حفاظت سے رکھنا مین اپنی معشوقہ کو بوقت شب عروسی حالت تخلیہ مین
جب مین اور وہ ہوگی اور مین اُسکی صورت دیکھونگا تو دونگا دوسرے یہ ایک میرے بندۂ مقرب کا نذر دیا
ہوا ہی سخنگان نے لعل لے لیا اور مسکرا کر کہا کہ وہ دن تو نصیب ہو کہ جسکی آپکو امید ہی ایسا نہو کہ تقدیر
پلٹ جائے ارزنگ مسکرا کر رہ گیا جب مسکراتا ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ ہنستا ہی اُسکے بعد سرخ پوش کو حکم دیا
کہ بٹھواتے عرصہ مین ایک تخت برابر تخت ارزنگ لا کر بچھا دیا گیا ارزنگ نے سرخ پوش سے کہا کہ اسپر بیٹھو
اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین خداوند کے روبرو بھلا تخت پر بیٹھ سکتا ہون تخت نشینی آپ کے لائق ہی
مین ایک ادنے بندہ ہون بھلا یہ کب زیبا ہی کہ خداوند کے روبرو تخت پر بیٹھون مجکو ایک گوشہ بارگاہ مین
ایک جگہ ملجائے کہ مین بوریا بچھا کر مثل غلامون کے بیٹھون اور کوئی خدمت مرحمت ہو کہ مین اُسکو بجا لاؤن
تا کہ میری بخشش کی صورت ہو قسم ہی مجکو آپ کے عزت وجلال کی مین کبھی تخت پر آپ کے روبرو نہ بیٹھونگا
ہان جب یہان سے اپنے ملک کو آپ کی خدمت سے واپس جاؤنگا تو پھر صاحب تخت ہونگا یہ سُنکے ارزنگ
نے کہا کہ آپ کے لیے کرسی لاؤ فوراً کرسی مرصع کار حاضر کی گئی گو سرخ پوش کج گردن کرسی پر بھی نہین بیٹھتا تھا
مگر ارزنگ نے مجبور کرکے اُسکو بٹھایا جب وہ سلام کرکے بیٹھ چکا تو اُسکے سردار بھی مجرا کرکے علیٰ قدر مراتب
بیٹھ گئے جب سب بیٹھ چکے تو سرخ پوش نے دست ادب جوڑ کر بہت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہ
عبد گنہگار کچھ حالی دریافت کرے کہ جس امر مین کچھ عقل کام نہین دیتی ہی ارزنگ نے کہا کہ اجازت ہی دریافت
کرو اُسنے عرض کیا اول تو یہ امر ہی کہ یہ راز میرے اوپر ظاہر کیا جاے کہ باوجود کہ مین بندہ ہون خداوند صرد دلقا کا
وآبا واجداد بھی بندے تھے اور یہ ساری ثروت وحشمت عطا کی ہوئی خداوندون کی ہی مگر یہ مصائب خداوند پر
گذرے اور اس بندے کو نہ یاد کیا یہان تک کہ عاجز ہوکر بالاے آسمان چولا بدلکر تشریف لے گئے اس مین کیا
راز تھا کہ میرے آبا واجداد اسی امید مین رہے مین بھی اسی امید مین رہا میرے برادر بزرگ کہ جنکی حکومت
بہت بڑی تھی وہ بھی ہمیشہ اسی امید مین رہے اور آخر کو یہ حسرت لیکر خدمت مین خداوند کی چلے گئے
مگر یہ امر اُنکی خوش اعتقادی کا تھا کہ گو اُنکو خدمت مین خداوند کی نہ آنا نصیب ہوا مگر کام مین خداوند کے
جان دی یعنی خداوند کے لشکر کے شریک ہوکر اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے مع اپنے وزیر کے دوسرا امر
یہ ہی کہ جبکہ خداوند نے طلب فرمایا تھا تو کیون اسقدر عجلت کرکے خاور سے کوچ فرمایا مین نے سُنا ہی
کہ خداوند کا قصد اب اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کا نہین ہی بلکہ کوئی برجیس ہی پہلے اُسپر لشکرکشی فرماینگے
گو ہمکو اس سے کوئی بحث نہین ہی کہ کیون نہین اہل اسلام سے مقابلہ کیا جاتا ہی برجیس سے کیون مقابلہ
ہوتا ہی ہمکو تو خداوند کی شرکت سے غرض ہی مگر کچھ تو ہم بھی آگاہ ہون مجکو یہ خیال ہوتا ہی کہ اگر مین اس
صحرا مین اتفاق سے نہ وارد ہوتا اور راہ سے خاور مین جاتا تو خداوند کی زیارت سے محروم رہتا اس
زحمت پر بھی خداوند کی قدمبوسی نہ حاصل ہوتی یہ سُنکے ارزنگ نے جواب دیا کہ یہ تقدیر تو ہو چکی تھی
کہ میرے اور تمہارے اس صحرا مین ملاقات ہوگی کیونکر نہ ملاقات ہوتی کیونکہ کوئی تقدیر میری خلاف
نہین ہوتی ہی بلکہ ایسی پوری ہوتی ہی کہ جسکی کچھ حد نہین ہی کیونکہ مین خوب سوچ سمجھکر تقدیر کرتا ہون اور
تیرے اُن دونون سوالون کا جواب میرا وزیر سخنگان دے گا کیونکہ مین نے کچھ راز خداوندی سے اُسکو بھی
آگاہ کر دیا ہی یہ کہکر سخنگان سے کہا کہ ہان اسکے سوالون کا جواب دو مجکو یہ دماغ کب ہی کہ مین اتنی بڑی تقریر کا

جوابدون سختگان نے یہ حکم سُنکے سرخ پوش کی جانب مخاطب ہوکر کہا کہ آپ مجھ سے سُنئیے مین آپ کے سوالون کا جواب
دیتا ہون یہ کہکر اپنے دل مین خیال کیا کہ خوب اپنی بلا میرے سر پر ڈالی کیونکہ خود تو کوئی جواب دیتے بن نہین پڑا میرے
اوپر ڈالا واقعی یہ ہی امر تھا کہ ازرنگ کے کوئی جواب نہ خیال مین آیا اِسنے تصور کیا کہ یہ سختگان بہت عقلمند ہی وہ
خوب جواب دیگا یہ ہی سوچکر سختگان کے سر پر ڈالا تھا بس اب سختگان نے خیال کیا کہ کیا جواب دون خوب
ازرنگ نے مبتلاے بلا کیا یہی خیال کرتے کرتے سمجھ مین جواب آگیا کہا کہ ای سرخ پوش یہ جو تمنے سوال کیا کہ مجھکو یا
میرے آبا و اجداد کو کسی خداوند نے نہین طلب کیا گو کہ ہم لوگ اُنکے بندے تھے اِسکا یہ جواب ہی کہ اُن دونون خداوندون
نے یہ تصور کیا تھا کہ ہمارے زمانے کے بعد ازرنگ خدا ہوگا جو کہ میرا پوتا اور زمرد کا بیٹا ہوگا اگر ہم سب اپنے
بندون کو بُلا کر اہل اسلام سے قتل کرا ڈالین یا اُنکا مذہب ہمارے بندے قبول کرلین اور تمام دنیا مین خداپرستون
کی حکومت ہوجاے تو اِنکی کون مدد کرتا اور کون اِنکی خدائی کو مانتا انکی پرستش مین اپنی عقبے درست کرتا اِسی
خیال سے چھوڑ دیا تم لوگون کو نہین طلب کیا تاکہ تم لوگ اِنکی شرکت کرکے انکی خدائی کو ترقی دو اور یہ جو تم نے
کہا کہ میرے بڑے بھائی نے اپنی جان دی خداوند کے کام مین وہ کون تھے سرخ پوش نے کہا کہ حاکم قلعہ سیہ تاب
قیران سیہ پوش کج گردن یہ سُنکے ازرنگ نے کہا کہ وہ تمھارے بھائی تھے سرخ پوش نے کہا کہ جی ہان
سختگان نے کہا کہ خیر خوب اُنھون نے خداوند کی مدد کی جیسے خداوند کے لشکر کی مدد کی ویسے اُنکی مدد کی
بس تمھارے آبا و اجداد کو جو خداوند لقا و زمرد نے نہین طلب کیا نہ تمھارے بھائی کو تو یہ مصلحت تھی کہ تم
اِنکے زمانے مین انکے شریک ہو ورنہ کون اہل اسلام سے مقابلہ کرتا یہ سبب تھا جو نہ طلب کیا دیکھو تمھارے بھائی
نی اِسطور سے شرکت خداوندون نے مقرر کی تھی اور یہ جو تمنے کہا کہ خداوند نے اہل اسلام کا مقابلہ ترک کرکے
برجیس پر جو لشکر کشی کا قصد کیا اِسمین دو سبب ہین اول تو یہ کہ اُسنے ایک نئے مذہب کے رواج دینے مین
کوشش کی ہی اور بہت سے لوگون کو گمراہ کر رکھا ہی اور دین آفتاب پرستی کو ترقی دے رہا ہی دوسرے یہ کہ
اُسکی ہمشیر پر خداوند فریفتہ ہوے ہین اُس سے پہلے طلب کیا اُسنے انکار کیا اب خداوند کی حالت اُسکے عشق
مین خراب ہوئی صبر نہ ہوسکا کسی کا انتظار نہ کیا لشکر لیکر اُسکی طرف کوچ فرمایا اِسمین یہ بھی امر ہی کہ اِسی
مقابلہ مین دونون کام انجام پذیر ہونگے یعنی خداوند اپنی معشوقہ کو بھی حاصل کرینگے اور اُسکو اِس گمراہی کی
سزا دینگے یہ سبب تھا جلدی کوچ کرنے کا اتنے مین نے کل تمھاری باتون کا جواب دیا مجھکو تو یہ سبب معلوم تھے
آئندہ جو خداوند کو معلوم ہون اُسکا مجھکو علم نہین ہی یہ کہکر ازرنگ سے کہا کہ کیون خداوندا جو سبب مین نے
عرض کیے اور اِنکے سوالون کا جواب دیا یہ ہی یا اور کچھ اِسکے خلاف ہی ازرنگ نے کہا یہ ہی ہی بلکہ یہ مین نے
تقدیر کی تھی کہ تم لوگون کو نہ طلب کیا جائے تم لوگ میری خدائی کے بند و بست مین شریک ہو ورنہ یہ ممکن تھا
کہ ہزارون شہر تباہ ہوگئے ہر مقام پر خداوند پناہ لینے گئے تمھارے ملکون کی طرف نہ آسکے صرف یہ میری تقدیر
کی ہوئی تھی کہ اگر کل بندے خداپرست ہوجاتے یا قتل ہوتے تو اِسوقت کیونکر میری خدائی کو ترقی ہوتی مجھکو اور بندے
پیدا کرنے پڑتے یہ سُنکے تمام اہل دربار نے مع سرخ پوش اور اُسکے سردارون کے کہا کہ خداوند سچ ارشاد
کرتے ہین آمنا و صدقنا ازرنگ نے کہا کہ مین نے چند راز خدائی سے سختگان کو بھی آگاہ کردیا ہی ایسے ویسے
جو [illegible] نہ دے لیتا ہی جیسا کہ ابھی اُسنے جواب دیے یہ سُنکے سختگان نے عرض کیا کہ یہ آپکی عنایت ہی ورنہ آپ
کس لائق ہین بندہ سب لائق ہی اگر تو یہ مین بھول گیا آپ سب لائق ہین بندہ کسی لائق نہین ہی یہ سب میری جوتیون کا
صدقہ ہی اور یہ سب آپکی پاپوشون کا صدقہ ہی کہ میرا یہ مرتبہ ہی سختگان کی ایسی باتون پر تمام اہل دربار بہت ہنسے خصوصاً
سرخ پوش و اُسکے ہمراہی اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ خداوند آپکا وزیر بہت مسخرہ ہی ازرنگ نے کہا کہ اِسکا باپ و دادا

میرے باپ دادا کی درگاہ مین عہدۂ شیطانی پر مقرر تھے وہ بھی ایسے مسخرے تھے مگر مین نے یہ عزت کی کہ اسکو عہدہ وزارت
دیا مگر اب مین بھی اسکو وہی عہدہ دونگا یہ سُنکے سخنگان نے کہا کہ وہ عہدہ تو خوب ہی طوق طلائی تو ملتا ہی وزارت
مین کیا ہی سواے تنخواہ کے اور کیا ملتا ہی اسمین تو بہت کچھ حصول ہو جاتا ہی یہ سُنکے ازرنگ نے کہا کہ مین
تقدیر کرتا ہون کہ بعد اپنی شادی کے تجکو عہدۂ شیطانی اپنی درگاہ کی دونگا جبکہ خدا پرستون پر لشکر کشی کرونگا
سخنگان خوش ہو گیا ادھر سرخ پوش نے عرض کیا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اپنے لشکر کو جاتا ہون ازرنگ
نے کہا کہ اپنے لشکر کو بھی میرے لشکر مین شامل کر دو سرخ پوش نے کہا بہت خوب اُسوقت اپنے سردارون سے کہا کہ مین
تو یہان حاضر ہون تم جاکر میرا کل لشکر لے آؤ جہان بارگاہ خداوندی برپا ہوا کرے گی میری بھی بارگاہ اسی مقام پر
برپا ہوا کریگی جہان لشکر خداوند فرکش ہوگا اُسی مقام پر میرا بھی لشکر اُترا کرے گا یہ سُنکے وہ سردار گئے اور جو کچھ
خیمہ وغیرہ برپا ہوئے تھے اُنکو اُکھڑوا کر اور کل لشکر کو لیکر اُسیوقت لشکر ازرنگ مین داخل ہوئے کیونکہ
ابھی تک کل لشکر اسی طور سے کھڑا ہوا تھا ابتک خیمہ وغیرہ نہین برپا ہوئے تھے دوسرے سردار لشکر ابھی اپنے خیمون مین
نہین داخل ہوئے تھے لشکر کیونکر پڑاؤ کرتا یہان سردارون نے لا کر جاے معقول تجویز کر کے لشکر کو اُترنے کا حکم دیا
اب خیمہ وغیرہ برپا ہوئے ادھر تھوڑے عرصے کے بعد ازرنگ نے دربار برخاست کیا سب اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے
مقام کو گئے سرخ پوش بھی اپنی بارگاہ کی طرف چلا یہان اُسکی بھی بارگاہ برپا ہو چکی تھی یہ بھی اپنی بارگاہ مین
داخل ہوا اسکی سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے وہ دن اُسنا تمام ہوا رات آئی پھر ڈنکا دربار کا ہوا اہتمام کا دربار
آراستہ ہوا سرخ پوش بھی دربار مین آیا کل اہل دربار حاضر ہوئے ازرنگ تخت پر متمکن ہوا ادھر اُدھر کی
گفتگو ہونے لگی کہ ازرنگ نے کہا کہ پرسون مین یہان سے کوچ کرونگا کل اور یہان کی سیر کرونگا اس وجہ سے کہ
لشکر سرخ پوش بھی آسودہ ہولے کیونکہ یہ لوگ ایک ماہ کے تھکے ہوئے ہین یہ بھی راحت پالین سرخ پوش نے
کہا کہ آپکو اختیار ہی مین حاضر ہون جب آپ کوچ کرین مین آپ کے ہمراہ ہون ازرنگ نے کہا کہ کل اور سیر کر لین
اور اپنی قدرت تمکو دکھالین کہ دیکھو یہ ہمنے اپنی قدرت سے صحرا پیدا کیا ہی سرخ پوش نے کہا کہ یہ جو کچھ کارخانہ ہی
سب آپکی قدرت کا نمونہ ہی ازرنگ نے کہا یہ تو بتاؤ کہ تم اپنے ملک مین کسکو حاکم کر آئے ہو کوئی زبردست ہی
یا کوئی کم زور ہی سرخ پوش نے کہا کہ وہ آپکا بندہ ہی میرا فرزند ہی سرخاب بہت زبردست ہی اگر کوئی غنیم لشکر کشی کر کے
آئیگا وہ مقابلہ کرے گا اول تو کوئی اُدھر غیر ہی نہین چارون طرف میرے ملک ہین اُسکے بعد میرے بھائی کے
ملک ہین ازرنگ نے کہا کہ تمھارے قبضے مین کسقدر ملک ہین اور تمھارے بھائی کے قبضے مین کسقدر ملک ہین
سرخ پوش نے عرض کیا کہ آپ اُنکے ملکون کا کیا حال دریافت کرتے ہین بھائی کے قبضے مین ایسے ایسے ملک
ہین کہ جسقدر میرے کل ملک کی آمدنی ہی اُتنی اُنکے ایک ملک کی چوتھائی حصہ کی آمدنی ہوگی جسقدر میرے کل ملکون کی
وسعت ہوگی اُتنا بڑا ایک ایک ملک اُنکے قبضے مین ہی سولہ بڑے بڑے بادشاہ اُنکو خراج دیتے ہین اور
چار ملک کے بادشاہ مجکو خراج دیتے ہین مین اُنکو یعنی اپنے بھائی کو خراج دیتا ہون جو کہ اُنکا دار الحکومت ہی وہ اتنا بڑا
شہر ہی کہ بعض محلے اُسکے ایسے ہین کہ جو کہ بمنزلہ ایک شہر کے ہونگے چالیس پچاس لاکھ آدمی اُسمین رہتے ہین مسافر و
تاجر کا کچھ ذکر نہین ہی بہت بڑے بادشاہ ہین اُس اطراف و جوانب مین جب کسی پر کوئی غنیم چڑھ کر آتا ہی تو اُنکی
فوج جاکر مدد کرتی ہی اور وہ لڑائی فتح کرتی ہی اُنکا فرزند جو کہ اب بادشاہ ہوا ہی اُنکے قتل ہونے کے بعد اتنا بڑا زبردست
پہلوان ہی کہ اُس سرزمین کا رستم کہلاتا ہی مہران کج گردن اسکا نام ہی دو سپہ سالار اُنکے ملک مین اُنکے
وزیر کے لڑکے تھے کہ جو اسوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین ایک کا نام قہار فیل زور گردن شیبالی
ہی دوسرے کا بہرام شیر زور نام ہی جب آپکا پہلوان اُنکے قلعہ کے قریب پہونچا تھا تو اُسنے اُنسے مدد

جا رہی تھی وہ مع ایک اپنے سپہ سالار یعنی بہران شمشیرزن وزیرکے اور اپنے وزیر جو کہ زمانہ سابق مین سپہ سالار تھا اب
بسبب پیرانہ سالی کے بھائی صاحب نے وزیر کیا اُسکے دونون بیٹون کو جو کہ بدرجہ اُس سے قوی تھے اپنا
سپہ سالار مقرر کیا تھا ایک کو دست چپ کا دوسرے کو دست راست کا یہ دونون سپہ سالار اُسی وزیر کے
فرزند تھے خلاصہ یہ کہ مع تین لاکھ سپاہ کے کوچ کیا کوئی قلعہ ہی قمر بخش اُسپر مقابلہ ہوا پہلے اہل اسلام نے شکست
کھائی پھر اُنکی کہین سے مدد آئی ہونے والی بات جب قلعہ پر یورش کر کے اِنکا پہلوان پہونچ گیا اُسوقت اُنکی مدد آئی
کوئی شہریار تھا اُسنے آکر اِنکے پہلوان کو قتل کیا بھائی صاحب کو قتل کیا وزیر کو بہران کا پتہ بھی نہ لگا کہ کیا
ہوا کون اُسکو میدان جنگ سے اُٹھالے گیا بھائی صاحب کی فوج دو لاشے مع بادشاہ وزیر کے لیکر بھاگی
اُنکی فوج اپنے افسر کی لاش لیکر بھاگی جب یہ خبر مہران کو پہونچی اُسنے اپنی بُری حالت کی مجکو خبر کی مین نے جاکر
اُسکو تخت پر بٹھایا اب اُسنے قصد کیا کہ مین جاکر اپنے باپ کے قاتل کو قتل کرون اُس سے عوض خون لون لہذا وہ بھی
مع تین لاکھ سپاہ اور اپنے سپہ سالار کے جو کہ بہت قوی ہی اور اُستاد بھی ہی بھائی صاحب اُسکو اپنے فرزند کے پاس
چھوڑ گئے تھے کوچ کیا ہی دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی خداوند وہ لڑکا ہمہ صفت موصوف ہی اول تو یہ کہ وہ حسین بہت
ہی دوسرے یہ کہ جری بہت ہی اور خلق کی تو کوئی حد نہین ہی یہ سُنکے ارزنگ نے کہا کہ ایک نامہ مین نے
اُسکو بھی روانہ کیا ہی اب معلوم ہوا کہ مہران تمھارا عزیز ہی ابھی تک اُسکے پاس سے نامہ بر واپس نہین آیا ہی مین نے
بہت سے نامے روانہ کیے ہین کئی بادشاہون کو طلب کیا ہی اُنمین سے ایک تم آئے ہو دیکھیے اور لوگ
کب آتے ہین اور مہران کے پاس سے کیا جواب آتا ہی سرخ پوش نے عرض کیا کہ اگر آپکا نامہ اُسکو ملگیا
تو وہ ضرور مع لشکر ادھر آئیگا اور طرف نہ جائیگا اگر نہ ملا تو وہ مجبور ہی اب جب نامہ بر آئیگا تو
حال معلوم ہوگا ارزنگ نے کہا کہ ہان ایک مرتبہ سختگان بولا کہ ای سرخ پوش اب تم کیا کروگے
اپنے برادر زادے کو خراج دوگے سرخ پوش نے کہا کہ ہان اس مین کوئی کلام بھی ہی سختگان نے کہا کہ تم خود کیون
نہین اُس سے خراج لیتے ہو اُسکے باپ کی حکومت پر کیون نہین قبضہ کرتے ہو کیونکہ یہ حکومت تو موروثی ہی سرخ پوش
نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی جسقدر ملک کہ علاوہ شہر سیہ تاب کے ہین وہ سب برادر صاحب اور اُنکے فرزند
نے بزور شمشیر حاصل کیے ہین شہر سیہ تاب موروثی ہی پھر مین کیونکر قبضہ کرون دوسرے مین اُسکا کسی حالت
مین مقابلہ نہین کر سکتا ہون نہ میرے پاس اُسقدر لشکر ہی نہ مین اتنا زور رکھتا ہون کہ مقابلہ کرون اور اس سے
کیا حاصل کہ چھوٹے سے مقابلہ کر کے اپنی آبرو برباد کرون جبکہ بھائی صاحب حیات تھے جب تو مین نے
مقابلہ کیا نہین اب کیا کرون دوسرے بڑے بڑے احسان اس لڑکے اور بھائی صاحب کے میرے اوپر ہین
ہمیشہ اُنھون نے میری مدد کی ہین احسان فراموش نہین اور بن باپ کے بچے سے مین کیا مقابلہ کرون
خلق مجکو کیا کہے گی تیسرے جبکہ اُسکے باپ کے مرنے کی خبر آئی وہ خود ترک حکومت کر کے بیٹھا تھا اور مجکو
طلب کیا تھا کہ آکر حکومت پر قبضہ کر دین تارک سلطنت ہوتا ہون مین نے خود اُسکو تخت پر بٹھایا اور
حکومت پر راضی کیا ایسی حالت مین مین ضرور اُسکی اطاعت کرونگا وہ میرے بھائی کی نشانی ہی اور بہت
بڑی وجہ یہ ہی کہ مین اُس سے کسی صورت نہین لڑ سکتا ہون وہ ہر طرح مجھ سے قوی ہی نہ مجکو زور بل ہی نہ بازو بل ہی
اور میرے نزدیک جیسے سرخاب ویسے مہران سختگان نے کہا کہ تمنے بہت بڑی غلطی کی کہ جب
وہ خود تمکو حکومت دیتا تھا تو تمکو ضرور قبضہ کر لینا تھا اُسکو گرفتار کرنا تھا سرخ پوش نے کہا
کہ میرا کہین نشان بھی نہ معلوم ہوتا نہ میرے ملکون کا تمام لشکر اُسکا فوراً بگڑ جاتا اور مجکو گرفتار کر لیتا
اگر مین مقابلہ کرتا از شہر سیہ تاب تا شہر سرخابیہ جسقدر ملک تھے سب اُسکے شریک ہوتے

میرا کوئی شریک نہوتا خصوصًا جو بادشاہ کہ مجکو خراج دیتے ہین وہ بھی میری شرکت ترک کرتے مہران کی شرکت
کرتے کیونکہ اُسی کے زیر کیے ہوے ہین صرف اُسکے کہنے سے مجکو خراج دیتے ہین تو مین مہران سے دشمنی کرکے ایک
عالم کو اپنا دشمن کرتا سختگان نے کہا کہ اگر یہ امر تھا تو تمنے بڑی عقلمندی کی اب یہ بتاؤ کہ سب بادشاہ اُسکے
ہمراہ ہونگے اُسنے کہا کہ نہین اُسکا حکم ہی بلکہ یہ ہی حکم بھائی صاحب کا تھا کہ جب تک ہم طلب نہ کرین تم
اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا اگر اِسکے خلاف کروگے تو ہم اِسکی تمکو سزا دینگے تو کوئی بادشاہ ہمراہ نہوگا کیونکہ اُسنے کسی کو
خبر نہین کی ہی صرف اپنے باپ کے مرنے سے تو آگاہ کردیا ہی اور یہ خبر کردی ہی کہ اب مین حاکم ہوا ہون تم سب
مجکو خراج دو وہ کیون ہونے لگے کیونکہ اُسکا یہ قول ہی کہ مرد وہ ہی جو مدد غیر سے انکار کرے اور جہان تک
ممکن ہو اپنے قوت بازو سے کام لے وہ مرد نہین ہی جو دوسرون کے بھروسے پر حکومت کرے خداوند نے
کیا کم مجکو طاقت عطا فرمائی ہی کہ جو مین اورون کی مدد کا خواستگار ہون اپنی بہادری مین یہ دھبا لگاؤن
کہ اگر ہم نہوتے تو کبھی مہران یہ لڑائی نہ فتح کرسکتا بدین وجہ جب کبھی گیا ہمہ تن اپنی فوج لیکر اُسے مقابلہ کیا
باپ کو بھی نہ جانے دیا نہ معلوم ابکی کیا تھا جو بھائی صاحب گئے تھے اُسکا انجام یہ ہوا کہ قتل ہوے اگر
مہران جاتا تو ضرور یہ لڑائی بھی فتح ہوتی اُسکی لڑائی کا طریقہ اور ہی پہلے وہ کسی پر زیادتی نہین کرتا ہی جہانتک
ممکن ہوتا ہی صلح سے کام نکالتا ہی جب حریف اُسکے کہنے پر عمل نہین کرتا ہی تو وہ مقابلہ کرتا ہی اُسکا طریقہ یہ ہی
کہ پہلے کسی پر وار نہین کرتا ہی جب اُسکی ضرب سے بچ لیتا ہی تو اپنی ضرب کرتا ہی کسی کے ساتھ مکر و فریب
نہین کرتا ہی اہل اسلام کی بہادری کی بہت تعریف کرتا ہی اکثر اُنکے قواعد جنگ کو پسند کرتا ہی یہ بھی پیروی اُنھین
کی ہی کہ حربہ کرنے مین سبقت نہین کرتا ہی کہتا ہی کہ یہ لوگ بڑے بہادر ہین اپنے مقابلہ ہو تو جوہر مردی و مردانگی کھلین
اور سب بودے ہین کوئی قوم بہادر نہین ہی اکثر جنگ نامے خدا پرستون کے دیکھا کرتا ہی سرخ پوش نے
مہران کی بہت تعریف کی سختگان نے کہا کہ اگر آپ کے خلاف نہو تو مین ایک بات عرض کرون جو کہ میری
عقل مین آئی ہی سرخ پوش نے کہا کہ بیان کرو سختگان نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو وہ پوشیدہ
مسلمان ہین کسی مصلحت سے نہین ظاہر کرتے ہین اہل اسلام کی تعریف کرنا اُنکے طریقون پر عمل کرنا اِسکی
دلیل ہی یہ سُننا تھا کہ نہایت غیظ سرخ پوش کو آیا مارے غصے کے کانپنے لگا اور تیور بدلکر کہنے لگا
کہ اگر تو خداوند کا ملازم و وزیر نہوتا تو مین تجکو اِسکی سزا دیتا کیا کرون خداوند کا پاس مانع ہی
ناچار ہون مگر یہ کہے دیتا ہون کہ میرے منھ پر تو تو نے یہ کلمہ کہا مگر مہران کے منھ پر نہ کہنا وہ خداوند کا
پاس نہ کرے گا زبان تیغ سے تجکو اِسکا جواب دیگا کہ ضرب تلوار سے تیرے دو پرکالے کرے گا وہ بہت
صاحب غیظ ہی ہر وقت اُسکی آنکھون سے خون ٹپکا کرتا ہی وہ اپنے روبرو کسی کو نہین خیال مین
لاتا ہی اور امر بھی اصل مین یہ ہی کہ کوئی ہم پلہ اُسکا نہین اِسوقت خداوند کے دربار مین بڑے بڑے پہلوان
زبردست موجود ہین مگر میری نگاہ مین ایک بھی اُسکے سپہ سالار کے مقابل نہین ہی اُسکا تو درہی مرتبہ ہی یہ جو
خداوند کے سپہ سالار ہین اِنکے ایسے تو اُسکے لشکر کے سوار ہین نہ معلوم کیا بجوگ پڑا کہ اُس لشکر نے
شکست کھائی کوئی نہ کوئی امر ضرور ہوا ورنہ ممکن نہ تھا کہ شکست کھاتا مگر یہ خیال رہے کہ
شاید وہ آجاے تو اُسکے روبرو ایسی گفتگو نہو وہ ابھی طفل ہی وہ یہ نہ خیال کرے گا کہ یہ مسخرہ ہی
وزیر خداوند ہی فورًا ایک وار مین دو حصہ کرے گا اور اگر کوئی اور بولے گا تو وہ بھی قتل
ہوگا اسی مقام پر کشت و خون ہونے لگے گا یہ سُنکے ارژنگ نے کہا کہ ای سرخ پوش تم
اُسکی بات کا بُرا نہ مانو یہ اِسی طور سے بکا کرتا ہی ہم خداوند ہو کے تو بُرا مانتے نہین ہین تم کیون بُرا

مانتے ہو سرخ پوش نے کہا کہ مین تو نہین بُرا مانتا ہون مگر مہران ضرور برہم ہوگا آئندہ انکو اختیار ہی
ارزنگ نے کہا کہ اسکو تمنے سمجھا دیا ہی یہ خود بھی ایسا بے عقل نہین ہی کہ ایسی حرکت کرے جو کہ
خلاف ہو سرخ پوش سُنکے خاموش ہو رہا تھوڑی دیر تک دربار مین بیٹھا رہا اُسکے بعد رخصت ہو کر اپنی
بارگاہ کو چلا گیا اُسکے سردار بھی اُسکے ہمراہ چلے گئے جب دربار مین صرف ارزنگ کے اہل دربار رہے تو ارزنگ
نے سختگان سے کہا کہ تو میرے ساتھ مذاق کرتے کرتے ہر ایک کے ساتھ مذاق کرنے لگا یہ اچھی بات نہین ہی
ایک نہ ایک دن ذلیل ہوگا سختگان نے کہا کہ مین کیا کرون مجھ سے نہ سُنا گیا سرخ پوش نے اپنے برادرزادے
کی اسقدر تعریف کی کہ جسکی کوئی حد نہین بعض باتین الٰہی بیان کین کہ جو خدا پرستون کی ہین تب مین نے
جلکر کہا کہ وہ پوشیدہ طور سے خداپرست ہین ای خداوند آپ اسوقت کا میرا کہنا یاد رکھین کہ یا تو یہ خداپرست
ہی یا ہو جائے گا مگر انکی اس تقریر سے یہ امر ثابت ہوتا ہی جو کہ اسوقت سرخ پوش نے کی ہی ارزنگ نے کہا
کہ نہین یہ امر نہین ہی بلکہ یہ لوگ بڑے مذہب کے پختہ معلوم ہوتے ہین سختگان نے کہا کہ جو پختہ ہوتے
ہین وہ ہی تو کچے ہو جاتے ہین ارزنگ نے کہا کہ ہمکو اس سے کیا اور ہمارا کیا ہوگا اسقدر لوگ ہمسے
پھر گئے تو ہمارا کیا بنا لیا جو یہ بنا لینگے یہ گفتگو کر کے ارزنگ نے دربار برخاست کیا جا کر آرام کیا سب
اپنے اپنے مقام کو گئے ادھر سرخ پوش نے اپنے سردارون سے کہا کہ ایک تو مجھکو امید نہین ہی کہ مہران
یہان آئے شاید آگیا تو ضرور اس سختگان کی ذات سے فساد ہوگا اسوقت مین اُسکی شرکت کرونگا
خداوند کا کچھ پاس نہ کرونگا کیونکہ میرے اُسکے تو عزیزداری ہی میرے فرزند کی جگہ ہی دوسرے
میرا اُسکا ملک ملا ہوا ہی مین کیونکر نہ اُسکی شرکت کرونگا اگر نہ آیا تو میرے اور خداوند کے خود بگڑ جائیگی
ابھی مین نے طرح دی اور کچھ جواب نہین دیا ابھی جو سختگان کچھ کہے گا مین ضرور جواب دونگا اگر وہ سُنکے
خاموش ہو رہا تو خیر ورنہ مین اُسکو قتل کرونگا مین صرف بادشاہ نہین ہون بلکہ سپاہی بھی ہون مین اُنمین کا
نہین ہون مرغ زرین بنا کر بٹھا دیا سوائے بیٹھے رہنے کے کوئی کام نہین ہی اگر وقت پڑا تو پیٹھ دکھا کر
بھاگے اور کہا کہ اگر جان ہی تو سلطنت ملجائیگی اگر ہم خود نہونگے تو حکومت کو کیا لیکر چاٹینگے تو یہ میرا
قول نہین ہی مین آبرو کے وقت جان کو جان نہین جانتا ہون میری دولاکھ سپاہ اس ساری سپاہ کو
کافی ہی یہ لوگ جو ہمیشہ اہل اسلام سے بھاگے ہین تو ایسے ہی بودے تھے وہ لوگ واقعی بہادر ہین
اشجع روزگار ہین شجاع دہر ہین آتے ہین یہ کیا مقابلہ کرینگے دیکھو تو پہلے مجھکو تانتا تھا کہ تمنے کیون نہ قبضہ
کر لیا کوئی دنیا کا خون سفید نہین ہو گیا تھا کہ مین بھتیجے کو محروم کرتا اُسکے باپ کے ملکون پر قبضہ کرتا اور
وہ بھتیجا کہ جسکو مین نے خود پرورش کیا ہی میرے سرخاب سے کچھ بڑا ہی دوسرے مین کبھی نہ اُس سے
سر بر ہوتا وہ بڑا بہادر ہی سردارون نے عرض کیا کہ ہم آپ کے سبب سے نہین بولے ورنہ اُسکو
اسکی سزا دیتے ایک تو وہ تم تم کرکے کلام کرتا ہی بڑا دزیر بنا ہی یہ نہین جانتا ہی کہ ہم کون ہین اور یہ
کون ہین کیا کہین کہ اگر ہم جانتے کہ یہ لوگ ایسے ہین تو ہم آپکو کبھی ادھر نہ آنے دیتے بلکہ ہمارے نزدیک
تو بہتر ہوگا کہ آپ یہان سے اپنے ملک کو کوچ فرمائین سرخ پوش نے کہا کہ یہ امر اب زیبا نہین ہی کہ اگر جائین
اگر نہ آتے تو وہ اور بات تھی آکر جانا تو بالکل خلاف مردانگی ہی کیونکہ لوگ یہ بھی طعن کرینگے کہ اہل اسلام کے
خوف سے چلے گئے جب سُنا کہ خداپرستون سے مقابلہ ہی تو اُنکا یہ خوف غالب ہوا کہ آکر چلے گئے اب جو کچھ
ہوا سو ہوا اس سے کیا حاصل سردار خاموش ہو رہے یہ لوگ تا دربارگاہ اُسکے ہمراہ آئے کیونکہ
رات زیادہ آچکی تھی سرخ پوش جا کر اپنی بارگاہ مین سو رہا سب سردار اپنے اپنے مقام پر

چلے گئے جاکر سو رہے یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی ارزنگ نے نکل کر بارگاہ مین آکر دربار کیا سب دربار مین
حاضر ہوئے سرخ پوش بھی مع اپنے سردارون کے آیا اپنے مقام پر بیٹھا کہ ارزنگ نے حکم دیا کہ میرا جی چاہتا ہی
کہ مین صحرا کی سیر کرون لہذا حکم دو کہ دربارگاہ پر سواریان حاضر ہون آج دن بھر تمام صحرا کی سیر کرینگے یہ سُنکے سختگان
نے حکم دیا فوراً مرکب دربارگاہ پر حاضر ہوئے ارزنگ مع سردارون کے اُٹھکر باہر آیا مرکب پر سوار ہوکر طرف
صحرا کے برائے سیر چلا سرخ پوش بھی مع سردارون کے ہمراہ تھا وہ صحرا دیکھا کہ جو کسی کی نظر سے نہ گذرا تھا سیر کرتے
ہوئے دور نکل گئے ایک مقام پر بہت درخت سایہ دار تھے سبکے سب اُن درختون کے نیچے مرکب روک کر کھڑے ہوگئے
اُس مقام پر ایک بہت بڑا ٹیکرا تھا کہ وہ تمام گیاہ سبز سے زمرد گون ہو رہا تھا اُسکے اوپر بہت سے درخت سایہ دار
لگے ہوئے تھے ارزنگ نے کہا کہ اس ٹیکرے پر چلکر کھڑے ہون یہان سے اُس مقام پر بہت سایہ ہی یہ سُنکے سبکے سب
بموجب حکم ارزنگ اُس ٹیکرے پر آئے اور کھڑے ہوکر ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ سختگان کی جو ایک جانب کو نظر جاتی ہی
کیونکہ آسیر سے بڑی دور تک کا حال معلوم ہوتا تھا تو اُسنے دیکھا کہ ایک غبار عظیم بلند ہی کہ جسنے سپہر دوار کو
گرد برد کر دیا ہی ایک اور زیر آسمان آسمان خاکی بنکر تیار ہوگیا ہی اسقدر غبار بلند ہی کہ روے آفتاب اُس غبار مین
پوشیدہ ہوا جاتا ہی یہ دیکھکر اسکے حواس جاتے رہے اسنے ایک مرتبہ ارزنگ سے کہا کہ اب لشکر کو واپس لے چلیے
کیونکہ بہت زور سے آندھی اُٹھی ہی دیکھیے وہ چلی آتی ہی سرخ پوش برابر ارزنگ کے مرکب پر کھڑا تھا اُسنے کہا کہ
یہ زمانہ آندھی اُٹھنے کا نہین ہی یہ تو فصل بہار ہی آج کل آندھی و بگولہ کیسا یہ کیا تم کہتے ہو سختگان نے کہا کہ
اگر میرے کہنے کا یقین نہو تو خود ملاحظہ فرمالیجیے کہ وہ سامنے کیسا غبار بلند ہی ارزنگ نے اور سرخ پوش نے
نگاہ اُٹھاکر اُس جانب جو دیکھا تو واقعی غبار بلند نظر آیا تب تو ارزنگ نے کہا کہ ضرور آندھی ہی مگر
سرخ پوش کے مُنہ سے نکل گیا کہ یہ غبار تو آمد سپاہ کا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی لشکر عظیم آتا ہی اب تو
سب اُسی طرف دیکھنے لگے اُس غبار کی یہ حالت ہی کہ برابر بلند ہوتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہی اور تیرگی کرتا جاتا ہی
اور یہ نوبت ہی کہ تاریکی ہوتی جاتی ہی بموجب اس شعر کے شعر۔ زگرد و غبار کہ شد بر سپہر * رہ رفتن خویش گم کرد مہر *
وہ غبار یہ آیا وہ آیا ایک آن واحد مین قریب اُس صحرا کے پہونچ گیا اُس غبار سے تلوارون کی جھنکار
مرکبون کے سمون کی آواز صداے نقارہ آتی تھی اور نوکین سنانون کی مثل ذرون کے چمکتی تھین یہ جو حالت
سختگان نے دیکھی سرخ پوش کی طرف منہ کرکے کہا کہ تم سچ کہتے تھے کہ یہ غبار آمد سپاہ کا ہی کوئی لشکر عظیم
آتا ہی سرخ پوش سے یہ سُنکر ارزنگ سے کہا کہ ابھی کوئی نہ کوئی سردار خداپرستون کا تمہارے خروج کی
خبر سُنکے اور یہ سُنکے کہ خاور پر قبضہ کرلیا ہی تمہارے مقابلہ کو ضرور آتا ہی یا خود بہرام خاوری ہی کہ لشکر جمع کرکے
آتا ہی میرے نزدیک تو مناسب ہوگا کہ لشکر مین چلو ارزنگ نے کہا کہ آتا ہی تو آنے دو ہمارا کیا بنالےگا کوئی ہو
خواہ بہرام ہو خواہ کوئی اور خداپرست ہو مین اُس سے مقابلہ کرونگا تیرا بیکار دم نکلا جاتا ہی اگر تجھکو
اہل اسلام کا اسقدر خوف ہی تو تو ہمارے ہمراہ کیون آیا خداپرستون مین رہا ہوتا سختگان نے کہا کہ مجھکو
کچھ خوف نہین ہی صرف یہ خیال ہی کہ یہ لوگ بڑے شوم دست ہوتے ہین جہان انکا ہاتھ لشکر پر لگا
پھر وہ لشکر سلامت نہین بچتا ہی شکست پر شکست کھاتا ہی ارزنگ نے کہا کہ وہ زمانہ گیا اب
اور وقت ہی مین مثل اُنکے نہین ہون کہ تلوار پر کمر باندھون سب کو خاک سیاہ کردونگا جیسم تونگا
مین تقدیر کرچکا ہون کہ خداپرست سبکے سب میرے ہاتھ سے قتل ہونگے اُنکا قاتل مین ہون
والد بزرگوار و جد نامدار کا یہ خیال تھا کہ مین نے ان بندون کو عالم خواب مین پیدا کیا ہی اور قوت بھی
خوب دی ہی تو مین اپنے ہاتھ سے نہ قتل کرون کوئی اور قتل کرے وہ اسی فکر مین رہے آخر کو عاجز ہوکر چولا بدلکر

چلے گئے ہین مثل اُنکے نہ کرونگا کوئی پیرے تو پیدا کیے ہین نہین کہ تجکو رحم آئے ہین خاک سیاہ کرونگا سختگان نے
کہا کہ آپ کو اختیار ہی مگر یہان سے لشکر مین تو تشریف لے چلیے کیونکہ کہین ایسا نہو کہ وہ لوگ تھوڑے سے آدمیون سے
آپ کو دیکھ پاوین آپکو نرغہ کرکے گرفتار کرلین تو کیا ہوا ارزنگ نے کہا کہ کیا مجال اُنکی جو وہ میری طرف آنکھ اُٹھا کر
بھی دیکھ سکین ایک گردش چشم مین سب کو سنگ سیاہ کردونگا اگر اُنھون نے میری طرف کا قصد کیا مین
اسی مقام پر سے اُنکے لشکر کی آمد کا تماشا دیکھونگا سختگان نے کہا کہ آپکو اختیار ہی مجکو جو کچھ عرض کرنا تھا عرض کردیا
یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے ہو نکر شق ہوئی دامن گرد سے کئی سو سقے لنگیان بادلے کی
باندھے ہوے مشکون کے منھ پر ہزارے چڑھے ہوے گلاب کیوڑے کا چھڑکا کرتے ہوے چلے آتے ہین
گرد و غبار کو ہٹاتے جاتے ہین کہ وہ سامنے سے ارزنگ کے گذر گئے ارزنگ مع سرخ پوش
اور سب سردارون کے اُس ٹیلے پر کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی کہ سقون کے بعد قریب تین سو ہاتھیون کے کہ جنکے مستکون پر
آئینہ لگے ہوے خرطوم مین زنجیرین طلائی لپٹی ہوئی ہین اُن پر فیلبان بہت عمدہ وردیان پہنے ہوئے پشتون پر
علمدار علم ہاتھون مین لیے ہوے کہ جنکے پھریرے سیاہ اُسپر تعریف لقا زمرد نگار پر ہی جو ارزنگ نے
دیکھا سختگان سے کہا تونے میری قدرت دیکھی کہ یہ بھی کوئی میرا بندہ خاص ہی کہ میری تلاش مین اپنے
ملک سے چلا ہی سختگان نے کہا کہ تو بیشک خداوند ہی ایکی اپنے کوئی کلام مسخرے پن کا نہین کیا اس
خیال سے کہ اگر مین مسخرہ پن کرونگا لوگ میری طرف متوجہ ہونگے لشکر کی آمد کا تماشا نہ دیکھ سکینگے
بس یہ کہکر ارزنگ پھر اُسی طرف دیکھنے لگا کہ جب وہ ہاتھی نکل گئے تو اُنکے عقب مین سانڈنی سوار
کیسی کیسی سانڈنیان تیز رفتار پر سوار چلے آتے ہین جب یہ بھی جاچکے تو کئی ہزار مرکبان بادرفتار
باساز و سامان مرصع کار چاکر چومریان لیے ہوے باگ ڈورین پکڑے ہوے چلے آتے ہین ایسے خوبصورت
ہین کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہی نازک ایسے کہ مکس کا بیٹھنا ناگوار ہوتا ہی اُنکے بعد خاص بردار خاصگیان طلائی
ہاتھون مین غول کے غول چلے آتے ہین اُنکے بعد چوبدار غٹ کے غٹ اُسکے بعد ماہی مراتب اور جلوس شاہی
جب یہ سب گذر گیا تو دیکھا کہ ڈنکا ہوتا ہوا نقیب باادب باش کی صدا دیتے ہوے چلے آتے ہین اب
ارزنگ نے دیکھا کہ ایک جوان کوئی سولہ سترہ برس کا سن و سال چہرہ مثل آفتاب کے تابان
بہت خوبصورت مگر پہلوان قوی اس خوبصورتی پر کوئی اُسکی فربہی بدنما نہین معلوم ہوتی ہی بلکہ اُسکی
خوبصورتی پر دال ہی بازو بھرے بھرے سینہ چوڑا غبغب گردن سر پر تاج رکھے ہوے گلے مین قبائے قلمکار
کمر مین شمشیر الماس نگار مرکب ہی سکر پر سوار برابر اُسکے ایک پہلوان کہ جسکا قد بہت بلند ہاتھ پاؤن بہت قوی
مثل فیل کے خود فولادی سر پر زرہ جسم مین مگر بہت چست چار آئینہ بر مین جوشن پوش دستانے فولادی
ہاتھون مین موزے پاؤن مین سلاح جنگ سے آراستہ و پیراستہ نیزہ افعی کی زبان کنوتی مرکب پر رکھا ہوا
گرز گران دوش پر برابر اُس جوان تاجدار کے رکاب سے رکاب ملائے ہوے چلا آتا ہی علاوہ اُسکے
کئی ہزار سردار و افسر و پہلوان ہین کہ جو مثل اُسی پہلوان کے ہونگے یا کم مگر سب دریاے آہن مین
غرق ہین اُنکے عقب مین تخت شاہی تو ہاتھیون پر کسا ہوا اُسپر غاشیہ پڑا ہوا اُسکے عقب مین چار
لاکھ کا لشکر ہر ایک چلتہ پوش دوش بدوش اپنے افسرون کے ساتھ پرے جمائے ہوے باجے
جنگی بجاتے ہوے بصد شان و شوکت چلے آتے ہین کوئی اُنمین ایسا نہین ہی کہ جسکے چہرے سے دلاوری نہ پیدا ہو اُنکے
عقب مین اٹالا بارگاہ کا و دیگر سامان بازارین چلی آتی ہین جب اُس جوان پر ارزنگ کی نظر پڑی سختگان
سے کہا کہ کیا خوبصورت جوان ہی لائق بارگاہ مین بیٹھنے کے ہی زینت بارگاہ ہی مگر اُسکے ہمراہ پہلوان بھی خوب ہین

ای سختگان تو اسکو پہچانتا ہی یا نہین اُسنے کہا کہ مین نے اس جوان کو کبھی نہین دیکھا کہ یہ کون ہی تب اُرزنگ سرخ پوش
کی طرف متوجہ ہوا کہ وہ برابر اُسکے مرکب کے کھڑا تھا کہا کہ کیون سرخ پوش شاہ تم اس جوان سے واقف ہو
اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ میرا برادرزادہ ہی مہران کج گردن اسکا نام ہی اور یہ جو برابر اسکے پہلوان ہی یہ ہی اسکا
سپہ سالار ہی اور وزیر کا فرزند ہی اور مہران کا اُستاد بھی ہی اور یہ مرکبون پر گرد و پیش افسران سپاہ و پہلوان لشکر
و سرداران بارگاہ ہین اور عقب مین جو تخت خالی ہی اسی کا ہی تخت ہمراہ اسکے رہتا ہی کیونکہ جب مین نے اسکو تخت پر
بٹھایا ہی تو اسنے اقرار کیا ہی کہ جب تک مین خداپرستون سے والد کے خون کا عوض نہ لیلونگا اُسوقت تک تخت پر
نہ بیٹھونگا مگر تخت میرے ہمراہ رہیگا اُسپر غاشیہ پڑا رہیگا اور یہ لشکر بھی جو کہ عقب مین ہی اسوقت اسکے ہمراہ
کچھ لشکر نہین ہی اسکے ماتحت سات آٹھ لاکھ کا لشکر ہی صرف اسقدر لیکر آیا ہی باقی کو شہر مین چھوڑ آیا ہی
سرخ پوش نے اُسیوقت پہچان لیا تھا جب علم فوج دیکھے تھے کیونکہ یہ اپنے سامنے تو روانہ کرکے اپنے ملک کو گیا تھا
یہ اُسیوقت بموجب حکم اپنے چچا کے لشکر کو لیکر براے مقابلۂ اہل اسلام چلا تھا اپنے باپ کا عوض لینے راہ مین
بیرون شہر ارزنگ کا نامہ بر پہونچا تھا جیسا کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی یہ اُدھر کو روانہ ہوا تھا کہ چلکر خاور زمین
خداوند سے ملاقات کرون اُنکا شریک ہوکر خداپرستون سے مقابلہ کرون اپنے باپ کے خون کا عوض لون
اُنکے قاتلون کو قتل کرون تو یہ خاور کو لشکر لیے ہوے جاتا تھا ادھر ارزنگ نے جو سرخ پوش سے سنا کہ
یہ مہران ہی تو بہت خوش ہوا اور اُس سے کہا کہ تم اپنے برادرزادے پاس جاؤ اسکو میری خدمت مین لاؤ
اُسنے عرض کیا کہ مین کیونکر جاؤن کیونکہ وہ تو مع لشکر چلا جاتا ہی اگر اس صحرا مین قیام کرتا تو کیا مضائقہ
تھا مین ضرور اُسکے پاس جاتا نہ معلوم کدھر کا قصد رکھتا ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر مہران کی
نگاہ ان لوگون پر پڑی اسنے دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر کئی سو آدمی مرکبون پر سوار میری طرف دیکھ رہے ہین
اُنمین ایک بادشاہ معلوم ہوتا ہی چونکہ یہ ارزنگ کو پہچانتا نہین ہی بدین خیال اسنے یہ خیال کیا کہ کوئی بادشاہ
ہوگا اب جو دیکھتا ہی تو ایک شخص برابر اُس بادشاہ کے مشابہ سرخ پوش کے ہی جو کہ مرکب پر سوار ہی اور
میری طرف دیکھ رہا ہی اسنے مرکب کو روک لیا اور قہارہ اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم نے کچھ تماشا دیکھا
اُسنے عرض کیا کہ کیا مہران نے کہا کہ وہ جو ٹیلہ ہی اُسپر کوئی بادشاہ کھڑا ہوا ہمارے لشکر کی سیر کر رہا ہی
اُس بادشاہ کے برابر جو شخص کھڑا ہی وہ بالکل میرے چچا کے مشابہ ہی سر مو فرق نہین ہی ایسے بھی بندے
خداوند لقا نے پیدا کیے ہین کہ جو ایک دوسرے کے مشابہ ہین اگر مین یہ کہون کہ عم بزرگوار ہین تو وہ یہان
کہان اور یہ کون بادشاہ ہی کہ جسکے ہمراہ وہ یون بے سروسامان کھڑے ہون اور ایک امر دیکھو کہ کئی سردار
مثل اُنکے سردارون کے ہین قہار نے سر اُٹھا کر ادھر کو دیکھا بڑی دیر تک دیکھا کیا مہران بھی دیکھنے لگا
اب قہار نے عرض کیا کہ حضور آپکے عم بزرگوار مجکو تو معلوم ہوتے ہین کیونکہ مین اُنکے سردارون کو خوب
پہچانتا ہون کئی سردار اُنکے اس مقام پر ہین اور اُنکو بھی خوب پہچانتا ہون کمسنی سے مین نے اُنکو دیکھا ہی
ضرور آپ کے چچا ہین مہران نے کہا کہ مجکو تو شک ہوتا ہی مین کیونکر یقین کرلون اگر یہ سرحد ہوتی
تو مین یقین کرلیتا کہان شہر سرخاب کہان یہ سرزمین ہمکو آج ڈیڑھ مہینہ ہوا ہی کہ ہم اُس سرزمین کو چھوڑکر
ادھر آئے ہین بھلا وہ یہان کہان سپہ سالار نے عرض کیا کہ مین زیادہ تو نہین کہ سکتا ہون کیونکہ
خلاف ادب ہی مگر کسی کو روانہ فرماکے دریافت فرمالیجیے یہ سُنکے مہران نے اپنے عیار سے کہا کہ اُسکا نام
مہتر رنگار ہی کہا کہ ای رنگار ذرا تو جا کر اس ٹیلے پر دیکھ تو کہ یہ عم بزرگوار ہین اگر وہ ہون تو اُنکو میرے
پاس لے آنا مین دریافت تو کرون کہ یہ کون مقام ہی اور یہ کون بادشاہ ہی کہ جسکے ہمراہ عم بزرگوار یون

کھڑے ہین زنگار عیار یہ حکم سُنکے فوراً اُس ٹیلہ کی طرف چلا اُدھر سرخ پوش نے دیکھا کہ یا تو یہ مہران چلا
جاتا تھا یا اس ٹیلہ کی طرف دیکھکر مرکب روک لیا تمام لشکر بھی رک گیا ارزنگ نے بھی دیکھا سرخ پوش
سے کہا کہ دیکھو تو مہران نے لشکر کو روک لیا اسکا کیا سبب ہی اُسنے کہا کہ مین آپکی خدمت مین ہون مجھکو کیا
معلوم کہ کیا سبب ہی ہین یہ جانتا ہون کہ اسی مقام پر قیام کرے گا ارزنگ یہ سُنکے کہنے لگا کہ اگر قیام کرے
تو تم جا کر اُس سے ملاقات کرنا سرخ پوش نے کہا کہ بہت خوب یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ زنگار عیار اُس ٹیلہ پر
آیا اُسنے جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ واقعی یہ بادشاہ سرخ پوش ہی مگر یہ کون ہی جو کہ تاج سر پر رکھے ہوے اسکے
برابر مرکب پر سوار ہی کسقدر سیاہ ہی کہ کندۂ آبنوس معلوم ہوتا ہی یہ تاج اسکے اوپر کیا برا معلوم ہوتا ہی جی چاہتا ہی
کہ جوتے مار کر چھین لون ادھر سرخ پوش کی نگاہ زنگار پر پڑی دیکھا کہ مہران کا عیار ٹیلے پر آیا ہی اور میری طرف
چلا آتا ہی بیقرار ہو کر پکارا کہ زنگار کدھر آئے کیون کیا ضرورت ہی اُسنے آگے بڑھکر سرخ پوش کو سلام کیا ارزنگ
کی طرف دیکھکر ہنسا ارزنگ نے دیکھا کہ ایک عیار خبیث وچالاک ہی میری صورت دیکھتا ہی اور ہنستا ہی
یہ اُسکو دیکھنے لگا کہ سرخ پوش نے زنگار کو اشارہ کیا کہ ہنس مت وہ خاموش ہو گیا اور سرخ پوش سے کہا
کہ آپکے بھتیجے نے آپکو طلب کیا ہی وہ بہت پریشان ہین کہ آپ یہان کہان سرخ پوش نے کہا کہ یہ مہران
کہان مع لشکر جاتے ہین اُسنے عرض کیا کہ آپکی راسے سے براے مقابلہ خداپرستان جاتے تھے آپ تو انکو
رخصت فرما کے اپنے شہر تشریف لے گئے وہ شہر سے باہر نکلے تھے اور ایک مقام پر قیام کیا تھا کچھ لشکر شہر
مین رہ گیا تھا اُسکا انتظار تھا کہ وہ آلے تو کوچ ہو کہ نامہ خداوند ارزنگ کا پہونچا کہ ہم خاور مین ہین
ہمنے اہل اسلام سے مقابلہ کر کے ایک ملک اُنکا کہ جسکا نام خاور ہی قبضے مین لائے ہین لہذا اب ہمارا قصد ہی
کہ ہم اُنسے مقابلہ کرین تو اُنپر لشکر کشی کرنے کا ارادہ ہی بس تم بھی آؤ اور اپنے باپ کے خون کا عوض اُنسے لو
میری شرکت کرو بس ہمارے شاہزادے نے اپنا قصد فسخ کیا اور خدمت مین خداوند کی روانہ ہوے
اب مع لشکر خاور کو جاتے ہین کہ اس صحرا مین پہونچے آپ کو اس ٹیلے پر دیکھکر حیران ہوے گو انکو آپکا
یقین نہ تھا مگر سپہ سالار نے کہا کہ یہ آپ کے عم بزرگوار ہین اور اُنکے سردار ہین اُنھون نے فرمایا کہ یکونکر
مین یقین کرلون کہان شہر خاور کہان یہ سرزمین یہ کوئی شخص اُنکے ہمشکل ہی سپہ سالار نے عرض کیا کہ
کسی کو روانہ کر کے دریافت فرما لیجیے بس اُنھون نے مجکو براے دریافت روانہ کیا ہی اور مجھ سے فرمایا تھا
کہ اگر عم بزرگوار ہون تو اُنسے عرض کرنا کہ میرے پاس تشریف لائیے کہ مین بہت پریشان ہون یہ سُنکے
سرخ پوش نے کہا کہ تو نے نہین پہچانا کہ یہ کون ہین ارے کمبخت یہ ہی خداوند ہین کہ جنکی خدمت مین مہران
جاتے ہین انکو سجدہ کر زنگار یہ سمجھا کہ بادشاہ مذاق کرتا ہی ہنس کر رہ گیا اور دل مین کہا کہ زمرد
نہ کرے کہ خداوند ایسے ہون مین تو کبھی نہ مانونگا اگر یہ خداوند ہین تو مین کبھی نہ سجدہ کرونگا یہ تو کسی کا
غلام معلوم ہوتا ہی یا زنگی بچہ ہی مین تو کبھی زنگی بچے کو اپنا خدا نہ بناؤنگا یہ تو یہ دل سے تقریر کر رہا تھا
کہ سرخ پوش نے کہا کہ ارے سلام کر اُسنے سرخ پوش کی صورت دیکھی اور ہنسا اشارے سے کہا کہ مین تو سجدہ
ایسے بدصورت کو نہ کرونگا کہ جسکی صورت دیکھکر نفرت ہوتی ہی یہ تو بندر معلوم ہوتا ہی سرخ پوش نے اشارے
سے کہا کہ توبہ کر دیکھو کہین عذاب نہ نازل ہو اُسنے سرخ پوش کے کہنے سے بکراہت سلام کیا مگر سجدہ
نہ کیا ادھر سرخ پوش نے ارزنگ سے کہا کہ مین اپنے برادرزادے کے پاس جاتا ہون اُسنے بلایا ہی
آپ اسی مقام پر تشریف رکھین ارزنگ نے کہا کہ جاؤ مین تمہارے آنے تک اسی مقام پر ہون
زنگار اُسکی آواز سُنکے ڈر گیا دل مین کہا کہ خداوند زمرد جلدی اسے غارت کرین کیا ہولناک صدا ہی کہ جسکے

سُننے سے خوف آتا ہی سرخ پوش ازرنگ سے رخصت ہو کر زنگار کو ہمراہ لیکر چلا اُدھر مہران نے کہا کہ ای
اُستاد دیکھیے وہ زنگار اُنکے پاس پہونچا جو کہ مشابہ ہین عم بزرگوار کے دیکھیے وہ کچھ تقریر کر رہے ہین مگر اُستاد یہ جو
بادشاہ کھڑا ہی کیا بد صورت ہی کہ جسکی صورت دیکھکر قے آتی ہی نہ معلوم یہ بچہ میمون کون ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی
تھی مہران ازرنگ کی صورت دیکھ دیکھکر ہنس رہا تھا اور سب اسکے ہمراہی ہنس رہے تھے جب زنگار سرخ پوش
کو ہمراہ لیکر چلا تو مہران نے کہا کہ اُستاد آپکا قول ٹھیک نکلا کہ عم بزرگوار ہی نکلے اگر وہ نہوتے تو کیون زنگار کے
ہمراہ آتے قمار نے کہا کہ اگر مین یہ کہتا کہ نہین وہ ہی ہین تو آپکو ناگوار ہوتا آپ اپنے دل مین خیال کرتے کہ
یہ ہماری بات کو جھوٹا کہتا ہی اس سے مین خاموش ہو رہا مہران نے کہا کہ مجکو بڑی حیرت ہی یہان کہان اور مجھسے
پیشتر پہونچ گئے آیا یہ کون مقام ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی اور تمام لشکر کھڑا ہوا تھا تمام سامان سواری رکھا ہوا تھا
ڈنکے پر چوب پڑ رہی تھی کہ سرخ پوش زنگار کے ہمراہ راہ طی کرکے قریب مہران کے پہونچا جیسے مہران کی
نگاہ چچا پر پڑی فوراً مرکب پر سے کود پڑا اُسکا کودنا تھا کہ سب سردار کود پڑے اِدھر سرخ پوش بھی
اپنے مرکب پر سے کود اور دوڑ کر مہران کو گلے سے لگایا اُسنے جھک کر سلام کیا اِسنے پیشانی پر بوسہ دیا مہران
نے عرض کیا کہ ای عم بزرگوار آپ یہان کہان سرخ پوش نے کہا کہ مین بیان کرتا ہون مہران نے عرض کیا کہ
جلد بیان فرمائیے مین بہت پریشان ہون اور یہ کون کندۂ ناتراش میمون خصال براور شغال تاج پہنے
آپکے برابر کھڑا تھا کہ جسکے اوپر جوتیان پڑ رہی ہین تاج کیا پہنے ہی جی چاہتا کہ مار کر تاج چھین لون عجب
بد صورت آدمی ہی زنگار نے کہا کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ ہی خدا وند ہین مین تو کبھی ایسے خداوند کو
سجدہ نہ کرونگا یہ تو بالکل نامعقول معلوم ہوتا ہی کسی کا غلام ہی زنگی بچہ ہمراہ پھر تو زنگار خاموش آیا
یہان آکر یہ گفتگو کرنے لگا سرخ پوش نے کہا بس خاموش رہو بات کرنے دو زنگار نے عرض کیا کہ مین کیا
کہتا ہون آپ کلام کرین سرخ پوش نے کہا کہ یہ تم بتاؤ کہ تم کہان جاتے ہو اور ادھر آنے کا کیا اتفاق
ہوا مہران نے عرض کیا کہ جب آپ مجکو رخصت کرکے برائے مقابلہ اہل اسلام اپنے شہر کو
تشریف لے گئے مین شہر سے نکل کر بیرون شہر مقیم ہوا دوسرے دن مجکو خداوند کا نامہ پہونچا اُسکا مضمون
جو تھا وہ مہران نے سرخ پوش سے بیان کیا اور کہا کہ مین یہ سوچکر کہ خداوند کی ہی شرکت مین خداپرستون سے
مقابلہ ہوگا اُسی مقام پر عوض خون ہو جائیگا مین ادھر کو روانہ ہوا کہ خداوند خاور زمین ہین مین اُنسے
جلکر اپنے عفو قصور کراؤن زیارت سے مشرف ہون بس مین ادھر کو آیا خداوند کی خدمت مین
جاتا ہون اب آپ اپنی کیفیت بیان فرمائیے کہ یہ کونسا مقام ہی سرخ پوش نے کہا کہ ای مہران آگاہ ہو جبکہ
مین تمھارے پاس سے روانہ ہو کر اپنے شہر مین پہونچا میرے پاس بھی ایک نامہ خداوند کا پہونچا کہ مجکو
بھی خداوند نے طلب کیا تھا کہ آکر میری شرکت کرو کہ مین خداپرستون سے مقابلہ کرونگا مین مضمون نامہ
سے آگاہ ہو کر مع دو لاکھ سپاہ کے طرف خاور کے روانہ ہوا کہ چلکر خداوند کی زیارت کرون قطع راہ
کرکے اس صحرا مین پہونچا اتفاق سے خداوند ایک ملکہ ہی کہ نام اُسکا ثریا ہے سے عشق ہی اُسپر فریفتہ ہوے
اُسکی خواہش اُسکے وارثون سے کی اُنھون نے انکار کیا جب خداوند کو معلوم ہوا تو بہت غصہ آیا اور
بیقرار ہوے اُسی حالت بیقراری مین مع گیارہ لاکھ سپاہ کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کیا
کہ اُس شہر مین اُس ملکہ کے بھائی نے مذہب آفتاب پرستی رواج دے رکھا ہی اور اپنے کو ظاہر کیا ہی
کہ فرزند ہون خداوند آفتاب کا اور نائب بھی ہون اور اس ملکہ کو بھی خداوند کی دختر کہتا ہی بس اس خیال سے
کہ اُسکو اس کردار کی سزا بھی دیجائے کہ یہ جو اُسنے مذہب تو جاری کیا ہی اور اپنی معشوقہ کو بھی حاصل کرین تشریف لیے جاتے تھے

اتفاق سے خداوندکا اس صحرامین گذر ہوا یہان کی فضا اچھی معلوم ہوئی لشکر کا قیام اس صحرا مین کرایا خود بھی
فروکش ہوے حسن اتفاق سے دوسرے دن مین بھی اس صحرا مین پہونچا دریافت کرکے کہ یہ لشکر کس کا ہی جب
معلوم ہوا کہ خداوند کا لشکر ہی تو مین براے قدمبوسی اپنے لشکر کو ٹھہرا کر روانہ ہوا ادھر خداوند کو میرے حال سے
خبر ہوئی انھون نے چند سردار براے استقبال روانہ فرمائیے مین خداوند کی بارگاہ مین گیا قدمبوسی حاصل کی
بڑے عرصے تک عفو جرائم کا امیدوار رہا انھون نے میرے گناہ بخشے مین نے عرض کیا کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون
حکم ہوا کہ میرے لشکر مین شامل کرلو مین نے اپنے لشکر کو طلب کرکے شامل لشکر خداوند کیا میری بھی بارگاہ
برپا ہوئی وہ دن بسر ہوا رات کو مین دربار مین گیا بڑے عرصہ تک حاضر دربار رہا بعد اسکے اپنے مقام پر آیا آج صبح کو
پھر دربار ہوا کہ خداوند نے فرمایا کہ چلو صحرا کی سیر کرین خداوند سب کو ہمراہ لیکر براے تماشا سے تشریف لے چلے
مین بھی ہمراہ ہوا اتفاق سے اس صحرا مین پہونچے چونکہ وقت تمازت کا آگیا تھا خداوند اس ٹیلے پر زیر اشجار
جاکر ٹھہرے ہوے صحرا کی سیر کرنے لگے کہ تمھارے لشکر کا غبار بلند ہوا سب کو یہ گمان ہوا کہ کوئی اہل اسلام
سے با فوج کثیر آتا ہی کہ تم پیدا ہوے یہ میرا واقعہ ہی مہران کے منہ سے بیساختہ نکل گیا کہ یہ کیدی کیا خداوند
ہوگا جو کہ بڑا بد صورت ہی یہ کیا خدائی کریگا یہ تیل بیچنا جانے یا خدائی کرنا کوئی تیلی یا کوے والا معلوم
ہوتا ہی آپ اسکو خداوند کہتے ہین کیونکر آپ نے جانا کہ یہ خداوند ہین کہین فریب نہو کوئی قزاق وغیرہ نہو یا کوئی
غول صحرائی نہو کہ اسنے آپ کو دھوکا دیا ہو میری راے مین توکسی صورت سے یہ خداوند نہین ہی یہ جو
مہران نے کہا سرخ پوش نے دانت کے نیچے انگلی رکھی اور کہا کہ توبہ کرو کوئی ایسا کلام کرتا ہی خداوند کی
شان مین وہ عالم الغیب ہین اگر خبر ہوگئی تو فوراً عذاب نازل کرینگے ای فرزند بڑی خرابی ہوگی بین کیا کرسکونگا
اور مین نے تو انکو بخوبی پہچان لیا ہی جب تو مین نے شرکت کی ہی انکی تصویر میرے پاس تھی مین نے
تصویر سے بالکل مطابق پایا کسی بات کا فرق نہ تھا یہ سنکے مہران نے کہا کہ اگر آپ کو یقین ہوگیا ہی تو
خیر مین بھی آپکی پیروی کرونگا مگر خوب طور سے یقین کرلیجیے بعد کو دھوکا نہو کہ پھر یہ امر ہو کہ ہمیشہ بڑا دھوکا
کھایا مگر مین مبتلا ہوے سرخ پوش نے کہا کہ مین نے بالکل اطمینان کرلیا ہی اور تمکو خداوند نے طلب
فرمایا ہی یہ سنکے مہران نے جواب دیا کہ گو اسکی اطاعت و شرکت کرنے کو جی نہین چاہتا ہی اور سجدہ کرنے سے
کراہت معلوم ہوتی ہی مگر کیا کرون کہ اب یہ ہی ایک خدا ہی اگر کوئی اور بھی ہوتا تو مین ضرور اسکی
بندگی کرتا اور انکی اطاعت ترک کرتا انکے منھ پر تو ابھی سے نامردی برس رہی ہی بھگوڑاپن ظاہر ہی ایسے
نامرد کی شرکت مین ذلت ہی سرخ پوش نے کہا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو کہ نامردی تو اسکے چہرے سے ہویدا ہی
اور مین ضرور خیال کرتا ہون کہ یہ نامرد ہی کہ جب اسکے وزیر نے کہا کہ یہ لشکر اہل اسلام کا آتا ہی
تو یہ حال ہوا کہ منھ پر ہوائیان اڑنے لگین رنگ کی یہ حالت ہوئی کہ جیسے مہتاب چھوٹ جاتی ہی
باوجود اس سیاہ ہونے کے اسقدر زرد ہوگیا تمام اندام مین رعشہ پڑگیا مگر سبکے دکھانے کو غصہ
کی حالت بنائی اور کہا کہ آتے ہین تو آئین مین خاک سیاہ کردونگا اسوقت تک یہ حالت رہی جبتک
نشان نہ ظاہر ہوے جب نشان ظاہر ہوے اور اسپر علامت زہرہ پرستون کی تھی یعنی حمد و تعریف
لقا و زہرہ و شتر پر تھی دیکھی تب حواس درست ہوے اور پھر کلام کیا ورنہ خاموش کھڑے تھے اس امر سے
تو ظاہر ہوا کہ ضرور نامرد ہی مہران نے کہا کہ پھر ایسے خداوند کی شرکت بیکار ہی سرخ پوش نے کہا
کہ ایک امر مین اور کہتا ہون وہ یہ ہی کہ تم کیون لقا و زہرہ کی بندگی کرتے ہو کیونکہ وہ دونون خداوند بھی
توہمیشہ بھاگا کیے ہین شہر دن شہر پناہ لیتے پھرے ہین آخر کو عاجز ہوکر بالاے آسمان چلے گئے اگر یہ خوف

کرتے ہین تو کوئی نقصان کی بات نہین ہی کیونکہ یہ امر تو انکے خاندان مین ہی اگر تم انکی بندگی اس امر پر ترک کرتے کہ وہ نامرد تھے
بندون سے بھاگتے تھے تو انکی بھی شرکت سے انکار کرنا لازم تھا جب انکی بندگی کی اب انکی شرکت سے انکار زیبا نہین
ہی مہران نے کہا کہ مین نے نہ انکی شرکت کی نہ انکی کرتا مگر جب طلب کیا گیا تو مجبور ہوگیا آنا پڑا مین ایسے بھگوڑون
سے پرہیز رکھتا ہون کہ کہین انکی صحبت کا نہ اثر ہو کیونکہ آپنے سنا ہوگا کہ تخم تاثیر صحبت کا اثر زہر ونہ صحبت بد
مین بٹھائے کیسا ہی لائق ہو مگر صحبت ضرور اثر کرتی ہی یہ سنکے سرخ پوش نے کہا کہ اب اس تقریر کو جانے دو
چلو خداوند کی خدمت مین اچھا جب وہ بھاگینگے تب تم انکا ساتھ نہ دینا تم میدان مین قائم رہنا انکو جانے دینا
مہران نے کہا کہ یہ تو ہونا ہی ہی کیا مین بھی انکے مثل بھاگونگا گو میرا جی نہین چاہتا ہی مگر آپکے حکم کی سرتابی
نہین کرسکتا ہون چلتا ہون مگر ایک امر ہی کہ مین سجدہ نہ کرونگا مین خداوند سابق کی تصویر کو سجدہ کرونگا
اور باقی اطاعت سے باہر نہونگا سرخ پوش نے کہا کہ اسوقت تو جاکر سجدہ ضرور کرنا اسکے بعد اختیار ہی
مہران نے کہا کہ آپ تو ہمارے مین کد کرتے ہین اگر مین یہ جانتا تو آپ سے نہ ملتا خیر سجدہ بھی کرونگا اور زنگار نے
بھی سمجھایا کہ آپکے چچا فرماتے ہین آپکے خیال کرنے کا مقام ہی کہ جب ہمارے بزرگ نے سجدہ کیا تو ہم کیون
عذر کرین مگر زنگار خاموش کھڑا اشارے سے منع کرتا ہی کہ سجدہ نہ کیجیے گا یہ لائق سجدہ نہین ہی اور
ان سبکی تقریر سنتا ہی جب یہ تقریر ہوچکی تو مہران لشکر کو اسی مقام پر ٹھہرا کر اپنے سپہ سالار کو ہمراہ لیکر اور
چند سردارون کو بھی لیکر ساتھ سرخ پوش چلا زنگار عیار نے جو مہران کو جاتے دیکھا عرض کیا کہ مین اسی
مقام پر خیمہ وغیرہ برپا کراتا ہون تاکہ آپ آکر آرام سے فروکش ہون مہران نے کہا کہ مین اس صحرا مین
نہین اترونگا بلکہ دوسرے صحرا مین اترونگا تم نہ چلوگے اسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ مجکو اسی مقام پر رہنے دیجیے
کیونکہ مجکو اسکی صورت دیکھکر ہنسی آئے گی آپکے عم بزرگوار اور دیگر لوگون کے خلاف ہوگا دوسرے مین
تو سجدہ نہ کرونگا مہران نے کہا کہ کیا ایسی مضحک صورت ہی زنگار نے عرض کیا کہ جب قریب سے ملاحظہ فرمائیے گا
تو معلوم ہوگا پیشانی پر برص کا داغ ہی دانت بڑے بڑے ہین دو دانت مثل خوک کے ہین لب مثل دو گردون کے
ہین بینی دراز ہی دونون سوراخ دو ناہدان معلوم ہوتے ہین بدتمیز ایسا ہی کہ ناک کے بال اسقدر دراز ہوئے ہین کہ بروت
مین ملگئے ہین اسی طور سے اور مقام کے بھی بال ہونگے یقین ہی کہ وہ ریش مین اگر ملجائین یہ سنکے مہران نے کہا کہ
کیا شکل مبارک ہی خداوند کی کیا خوب قربان ایسی شکل کے نہ معلوم جس ملکہ پر خداوند عاشق ہوے ہین
اسکی بھی ایسی صورت ہی زنگار نے عرض کیا کہ کیا اس شکل وشمائل پر آپ کسی پر فریفتہ بھی ہوے ہین مہران
نے کہا کہ تمنے سنا نہین کہ شہر آفتاب نام کی شاہزادی کی تصویر دیکھکر فریفتہ ہوے ہین نام تو اس
ملکہ کا نازک ہی شہرہ پارے سیمتن نہ معلوم صورت کیسی ہی یہ سنکے سرخ پوش نے کہا کہ چلو
دیر نہ کرو مہران نے اشارے سے زنگار سے کہا کہ چلو دلگی تو ہی یہ سنکے زنگار بھی ہمراہ چلا ادہر سنیے
یہ چلے ادھر کا حال سنیے جب سرخ پوش اپنے بھتیجے مہران کی طرف ہمراہ زنگار کے مع اپنے
سردارون کے چلا گیا تھا تو اسوقت ازرنگ نے کہا کہ مہران جوان وجیہ معلوم ہوتا ہی اور قوی
بھی ہی لشکر مین جو اسکے ہی وہ بہت قوی ہی سپہ سالار اسکا نہایت زبردست ہی سختگان نے کہا کہ
ای خداوند یہ لوگ مغرور بہت معلوم ہوتے ہین آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ حیاو جو آیا تھا اسنے سوا اسکے
سرخ پوش شاہ کے کسی کو سلام نہین کیا جب سرخ پوش نے کہا کہ سلام کرو سجدہ کرو تو خاموش کھڑا
ہنسا کیا کچھ جواب نہ دیا جب اسنے بہت کہا تو سلام کیا وہ بھی اس طور سے کہ جیسے کوئی مگس اڑادیتا ہی مگر سجدہ نہ کیا
دیکھیے وہ لوگ آپکی طرف دیکھ دیکھکے ہنس رہے ہین قہقہہ لگا رہے ہین ضرور یہ لوگ بنے ہوے مرد بیست ہین انکے

مذہب کا کوئی اعتبار نہین ہی ارزنگ نے کہا کہ ای سختگان دیکھو ایسی تقریر اُسکے روبرو نہ کرنا کیونکہ وہ
بدمزاج معلوم ہوتا ہی کیون دوست کو دشمن بناؤ ارزنگ نے یہ جو کہا سختگان نے کہا کہ کیا مین دیوانہ
ہون جو ایسی تقریر اُسکی روبرو کرونگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سرخ پوش مع مہران اور اُسکے سپہ سالار
اور دیگر سردارون کے اُس ٹیلے پر پہونچا مہران کی جیسے نگاہ ارزنگ کے مُنہ پر پڑی بیساختہ ہنسی آئی
مگر صاحب تہذیب تھا کیونکہ شاہزادہ ہی آداب شاہی سے واقف ہی ہنسی کو ضبط کیا مگر زنگار سے ضبط
نہوسکا ہنس دیا اور دیگر سردار مُسکرائے ادھر مہران نے بمجبوری سجدہ کیا مگر قہار نے تو بخوشی سجدہ کیا جب
سب نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سب نے سلام کیا سرخ پوش نے عرض کیا کہ خداوند مہران بموجب حکم
خداوند حاضر ہی یہ آپکی خدمت مین خاور جاتا تھا اپنے قصور سے توبہ کرتا ہی امیدوار عفو ہی یہ سُنکے ارزنگ
نے کہا کہ مین نے عفو کیا اسکو سب گناہون کے عذاب سے بچایا یہ سُنکے سرخ پوش نے مہران سے کہا کہ
تمھارے سب گناہ بخشے گئے پھر سلام کرو اُسنے سلام کیا اب سرخ پوش نے مہران سے کہا کہ تم خداوند
سے کہو کہ مین اپنے لشکر کو جاتا ہون مہران نے کہا ای خداوند مین اپنے لشکر کو جاتا ہون کیونکہ بڑے عرصے
سے یہان ٹھہرا ہوا ہی ابھی تک کوئی مقام پڑاؤ تجویز نہین ہوا ہی ارزنگ نے کہا کہ ای بندۂ مقرب و خاص
اپنے لشکر کو بھی مثل اپنے چچا کے میرے لشکر مین شامل کر مین ادھر سے اپنے لشکر کو جاتا ہون تم لشکر کو لیکر
آؤ یہ سُنکے مہران نے کہا کہ بہت خوب بس مہران رخصت ہوکر طرف اپنے لشکر کے ٹیلے پر سے اُترکر چلا
ادھر ارزنگ بھی مع اپنے سردارون کے طرف لشکر کے مرکب اُٹھا کر چلا سرخ پوش مہران کے ہمراہ
گیا کیونکہ ارزنگ نے کہا کہ تم بھی جاؤ کیونکہ مہران کو لشکر نہین معلوم ہی کسی اور طرف لشکر لیکر نہ چلا جائے
بس ارزنگ تو تھوڑے عرصہ مین اپنے لشکر مین پہونچ گیا اور بارگاہ مین جاکر بیٹھا سب سردار حاضر ہوے
دربار آراستہ ہوا گو کہ تھکا ہوا تھا مگر مہران کے خیال مین بیٹھا ادھر مہران مع سرخ پوش کے اپنے لشکر مین پہونچا
اور اپنے مقام پر آکر لشکر کو چلنے کا حکم دیا لشکر روانہ ہوا یہان تک کہ سرخ پوش مہران کو لیکر اُس مقام پر آیا جہان
ارزنگ کا لشکر اُترا ہوا تھا اور اسکا بھی لشکر تھا مہران نے دیکھا کہ کوسون تک خیمے برپا ہین لشکر کہ [illegible]
کے فاصلے مین اُترا ہوا ہی لشکر کی آمد دیکھکر ہرکارون نے ارزنگ سے عرض کی کہ ایک لشکر آتا ہی اسکا رُخ ادھر ہی کا ہی
ارزنگ نے کہا کہ آنے دو وہ میرے دوست و بندۂ خاص کا لشکر ہی بلکہ مین نے اس لشکر کے لینے کو سرخ پوش
اپنے بندۂ خاص کو روانہ کیا ہی کہ تو جاکر لے آ کوئی نہ روکے لشکر کو آنے دو یہ سُنکے ہرکارے بارگاہ سے چلے آئے
ادھر وہ لشکر لشکر ارزنگ کی سرحد مین داخل ہوا سب نے دیکھا کہ واقعی سرخ پوش ہمراہ ہی جب لشکر مہران کا
ارزنگ کے لشکر مین داخل ہوا اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ خیمے وغیرہ برپا کرو جاے معقول دیکھکر لشکر کو اُتارو مین
آتا ہون یہ کہکر سردارون کو ہمراہ لیکر مع سپہ سالار کے ہمراہ سرخ پوش اپنے چچا کے بارگاہ مین آیا ارزنگ نے اُسکو بھی
کرسی عنایت کی برابر اپنے تخت کے اُسنے دیکھا کہ بارگاہ سردارون سے آراستہ ہی اچھے اچھے سردار ہین مگر اُسکی نگاہ مین کوئی
نہ سمایا سب کو اُسنے نظر حقارت سے دیکھا اسکے سردارون کو بھی مقام علیٰ قدر مرتبہ ملے ہر ایک اُس مقام پر بیٹھا جو اُسکے لیے مقرر ہوا تھا
جب یہ سب بیٹھ لیے تو ارزنگ نے کہا کہ ہان میرے بندۂ خاص کے لیے شراب لاؤ ساقی جام و صراحی لیکر حاضر ہوا
پہلے ارزنگ کو ساغر لبریز کرکے دیا اُسنے پیا اب تو ساقی نے دورہ باندھ دیا تمام اہل دربار کو شراب پلائی کوئی نہین
باقی رہا یہ رنگ دیکھکر کہ سب مست ہوکر جھوم رہے ہین ارزنگ نے حکم کیا کہ پھر ایک دورہ ہو ابکی جو دورہ ہوا تو
سب شعر عاشقانہ مست و مدہوش ہوکر پڑھنے لگے مگر مہران و سرخ پوش اور ان دونون کے سردار خاموش
بیٹھے ہین کوئی چون نہین کرتا ہی مست تو ہین مگر جھومتے تک نہین ہین عالم سکوت مین مثل تصویر گلی کے بیٹھے ہوے ہین

مگر ارژنگ کے سردارون کا یہ حال ہی کہ ایک دوسرے سے مذاق کر رہا ہی کوئی تو یہ شعر پڑھتا ہی شعر ۔ گر یار
مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے ٭ زاہد نہین ہین شیخ نہین کچھ ولی نہین ٭ کوئی کسی کو دیکھکر منھ چڑھاتا ہی کوئی کسی کے
سر پر ایک دھپ لگاتا ہی اور یہ شعر پڑھتا ہی شعر ۔ زاہد کے سر پر ایک لگائی چٹاخ سے ٭ اور ہاتھ مل رہے ہین
کہ اچھی پڑی نہین ٭ کوئی کسی کی پگڑی اچھالکر یہ کہتا ہی شعر ۔ قدم رکھنا سمجھکر صحبت رندان مین لالہ جی ٭ یہان پگڑی
اچھلتی ہی اسے میخانہ کہتے ہین ٭ انمین بھی جو صاحب تہذیب ہین وہ خاموش بیٹھے ہین بعض کچھ اشعار عاشقانہ
پڑھ رہے ہین بعض بیٹھے ہوے جھوم رہے ہین اور جو بدتہذیب ہین انکی تو حالت عرض کر چکا ہون گالم
گلوج ہو رہی ہی اور بدرنگ نوبت پہونچی ہی دربار کاہے کو جوے خانہ یا بدک خانہ یا میخانہ یا دھوبیون کی
پنچائت ہی میان ارژنگ کا یہ حال ہی کہ اس نشہ مین جو معشوق کا خیال آیا بہت جلد جیب سے تصویر
نکالی اور یہ شعر پڑھا شعر ۔ ایک تصویر یار جانی ہی ٭ دوسرا داغ دل نشانی ہی ٭ اور تصویر کی طرف دیکھکر
کہنے لگا کہ ملکہ ہم تو سب دنیوی امور چھوڑکر تمھارے اشتیاق مین آتے ہین دیکھیے کب منزل مقصود پہ یہ نامراد
پہونچے یہ کہا اور آنکھون سے اشک حسرت جاری ہوے یہ نوبت پہونچی کہ دیوانون کے طور سے تقریر کہنے لگا نہایت
بے خود ہی نشہ مین چور ہی ادھر مہران کا اور سرخ پوش کا جو نشہ کم ہوا انھون نے جو دربار کی یہ حالت دیکھی مہران
نے سرخ پوش سے کہا کہ آپ نے حالت دیکھی کہ یہ دربار خداوندی ہی یہان باہم خوب جوتی پیزار ہوتی ہی واہ کیا
دربار ہی قصائیون کی بازار معلوم ہوتی ہی کیسے یہ لوگ کم ظرف ہین کہ ذراسی شراب زیادہ ہونے سے یہ نوبت پہونچی
ہی اور کیا خوب خداوند ہین کہ جنکے روبرو یہ حرکت ہو سکا اور وہ خاموش ہون ان سب کو دربار سے نکال کیون نہ دیا
تب اسکے عیار نے عرض کیا کہ خود خداوند کی تو حالت ملاحظہ ہو کہ کیا کر رہے ہین چونکہ یہ دونون قریب تخت کے تو
بیٹھے تھے اب جو پلٹ کے دیکھتے ہین کہ خداوند کے ہاتھ مین ایک چھوٹا سا پرچہ ہی اسکو دیکھ رہے ہین روتے جاتے ہین کچھ
بڑھتے جاتے ہین نشہ طاری ہی مگر از حد بیقراری ہی کہ مہران نے پھر کر اور ذرا جھک کر جو اس کاغذ کو دیکھا تو اسپر
ایک تصویر پائی کہ جو آج تک کبھی نگاہ سے نہ گزری تھی مگر اسکو کچھ محبت نہوئی بلکہ افسوس کیا کہ یہ نازنین اس زاغ سیاہ
کے قابل ہی اگر خداوند ہین تو ہون مین نہین دیکھ سکتا ہون یہ کہکر زنگار سے اشارہ کیا وہ قریب آیا جب قریب
پہونچا تو کہا کہ تمنے دیکھا کہ یہ کیا دیکھ رہے ہین کیا شان الٰہی ہی کہ یہ نازنین اور یہ خرس صورت یہ اسپر عاشق
ہون وہ انکو قبول کریگی یہ جو مہران نے کہا عیار نے دیکھا سکتہ ہو گیا ششدر ہو کر رہ گیا طرف آسمان کے دیکھا
قہار و سرخ پوش نے بھی وہ تصویر دیکھی چونکہ اب نشہ ہرن ہوا اور وہ حالت برطرف ہوئی ارژنگ کو ہوش آیا
ادھر سب اہل دربار کو بھی ہوش آیا ارژنگ نے دیکھا کہ سب لوگ جو کہ تازہ وارد ہین میری طرف دیکھ رہے ہین
مگر خاموش ہین اسنے جلد ہی سے وہ تصویر جیب مین رکھ لی اور آنسو رومال سے پاک کیے مہران کی طرف
دیکھکر کہا کہ آج آپ آرام کرین کل لشکر کا کوچ ہوگا مہران نے عرض کیا بہت خوب مگر اسکی حالت یہ ہی کہ رہ
رہ کر اسکو غصہ آتا ہی مگر کیا کرے سواے خاموشی کے کوئی چارا نہین ہی اسنے بیٹھے بیٹھے خیال کیا کہ ہر روز دربار مین آنا
اچھا نہین ہی گو مین آج ہی آیا ہون بدین سبب پہلے سے اسکا بند و بست کر لینا چاہیے کیونکہ یہ قاعدہ ہی کہ جو کوئی
دربار مین جاتا ہی خواہ ملازم ہو خواہ غیر ملازم ہر روز دربار مین ضرور حاضر ہوگا بس اسنے اس خیال سے جب دیکھا
کہ سب ہوشیار ہو گئے اور خود خداوند نے وہ گفتگو کی تو اسنے کہا کہ مین ایک امر عرض کرتا ہون اسکو آپ قبول فرمائین
ارژنگ نے کہا کہ جو تم کہوگے وہ مین عرض تمھاری قبول کرونگا مہران نے عرض کیا کہ مین ہر روز کے دربار
کی حاضری سے معاف فرمایا جاؤن کیونکہ مجکو اسقدر ضرورت درپیش رہتی ہی کہ مین عرض نہین کر سکتا ہون جس زمانے
مین پدر بزرگوار حیات تھے تو وہ کل کاغذ دربار کے دیکھتے تھے مین نیابت کا کام کرتا تھا جب سے انھون نے انتقال

کیا تمام کاروبار ملکی میرے سر پڑے ہین ایکدم کی مہلت نہین ہی ارژنگ نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی اسنے اس غرض
سے یہ عذر کیا کہ یہ دربار لائق آنے کے نہین ہی یہان تو غیر مہذب صحبت ہوتی ہی کون یہان آکر اپنی عزت دے
جب یہ ارژنگ نے کہا یہ رخصت ہوکر اپنی قیام گاہ کی طرف چلا ارژنگ نے دربار برخاست کیا سب
اپنے اپنے مقام کو گئے ادھر اسکا لشکر بھی اُترا اسنے اپنے لشکر کو برابر لشکر سرخ پوش کے اتارا غرض وہ دن وہ رات
بسر ہوئی صبح ظاہر ہوئی کہ ارژنگ بیدار ہوا اسنے اُٹھکر حکم دیا کہ اثاثہ بارگاہ کا بار ہو اور بارگاہ روانہ ہو
حکم دینا تھا کہ تینون لشکرون مین بند و بست ہونے لگا تھوڑے سے عرصے مین بارگاہین بار ہوگئین سب خیمے
اُکھڑ گئے لشکر مین تیاری ہونے لگی کہ بارگاہ ارژنگ لیکر منہنگ صحرا نشین اور خزانہ بیدار بیشتگان و دیگر
اساسہ لیکر لاہور روانہ ہوئے مہران کی بارگاہ لیکر اُسکا ہراول لشکر و سرخ پوش کا ہراول مشتاق اسکی بارگاہ
لیکر راہی ہوئے اسکے بعد بموجب حکم ارژنگ سرخ پوش مع اپنی دو لاکھ سپاہ کے اُسکے عقب مین مہران مع
تین لاکھ سپاہ کے اسکے بعد خود ارژنگ مع نو لاکھ سپاہ کے اُس صحرا سے طرف شہر آفتاب کے روانہ ہوا انکا
حال آئندہ تحریر ہوگا کہ وہ عجب لطف کی داستان ہی اب کچھ حال شہر خاور کا تحریر ہوتا ہی

شمہ حال شہر خاور سماعت فرمایئے

راوی بیان کرتا ہی کہ جبکہ ارژنگ ابرار خاوری کو حاکم شہر کر گئے اور بیس ہزار لشکر برائے حفاظت چھوڑ کر
چلا گیا اہل شہر بہت خوش ہوئے کہ یہ بلا سر سے ٹلی گھر گھر صحبت ناچ و رنگ برپا ہوئی یہ خبر ملکہ خورشید خاوری
کو پہونچی وہ بھی بہت خوش ہوئی کہ خداوند کریم نے یہ بلا سر سے ٹالی ملکہ تو دعائین کرنے لگی یہان تو شہر مین خوشی ہی
یہ جو حال خواجہ حسین نے سُنا تو بہت اپنے دل مین خوش ہوئے اور کہا کہ خوب مین نے ٹھیک ڈالا کر دو کتون کو باہم
لڑوا دیا یہ جب تک باہم جنگ و جدل کرینگے اتنے عرصے مین کوئی نہ کوئی اہل اسلام سے آجائیگا یا رستم ثانی یا بدیع الملک
وہ ان دونون کا فیصلہ کر دینگے اتنے عرصے تک تو اہل اسلام ان دونون کے شر سے محفوظ رہے یہ خیال کرکے اُسی دن اپنا
اسباب بار کراکے طرف کوچک باختر کے روانہ ہوئے تصویرین ملکہ کی اُنکے پاس ہین انکو یہ خیال ہی کہ کسی شاہزادے کو
اولاد صاحبقران مین سے دونگا وہ اسکے اشتیاق مین جا کر یہ ملک بھی فتح کرے گا وہ اقلیم بھی آباد ہوگی مسلمانون سے
اور ملکہ سے عقد بھی کرے گا اور مجھ سے بہت خوش ہوگا اور مجکو بھی ثواب ہوگا کہ وہ گبر جو لوگون کو گمراہ کرتا ہی وہ اسکی
گمراہی سے بچینگے یہ ایسے ایسے خیال کرکے طرف باختر کے روانہ ہوا راہ بہ تیزی طی کرکے بعد قطع منازل و طئے مراحل
شہر سنجان مین پہونچا آجکل شہر سنجان مین رستم خان بن گنجاب حاکم سنجان تھا خواجہ حسین کاروان سرا مین آئے
بار اُتروایا کمرہ کرایہ لیا اُسمین اُترے شہر مین غل مچ گیا کہ سوداگر ظلمات سے آئے ہین چونکہ قاعدہ ہی کہ جب تاجر آتا ہی
تو پہلے دربار مین بادشاہ کے جاتا ہی اُسکے بعد اہل شہر کے ہاتھ فروخت کرتا ہی الغرض وہ دن تو اُترنے مین بسر کیا بار
سے مال نکالا بوقت سحر درباری لباس پہنکر چند کشتیان برائے نذر لیکر چلا در دولت پر پہونچا درگاہ سالار سے کہا
کہ بادشاہ کو خبر کرو کہ خواجہ حسین ظلمات سے واپس آئے ہین حاضر دربار ہونا چاہتے ہین درگاہ سالار نے جا کر عرض کیا
حکم ہوا کہ بھیجدو اسنے آکر خواجہ سے کہا کہ چلئے بادشاہ نے طلب فرمایا ہی خواجہ حسین جلو خانہ طی کرکے پہونچے دربار مین
بجز انگاہ پر سے مجرا کیا آداب بجا لائے حکم بیٹھنے کا ہوا سلام کرکے پہلے نذر دی اسکے بعد کرسی پر بیٹھے دربار کو دیکھا خوب آراستہ
ہی ہر ایک سردار اپنے دنگل و کرسی پر متمکن ہی کہ خواجہ سے رستم خان نے پوچھا کہان سے آتے ہو خواجہ نے کہا کہ ظلمات سے
آتا ہون انھون نے کہا کہ کچھ بدیع الملک و رستم ثانی کا حال معلوم ہی کہ یہ دونون صاحب کہان تشریف فرما
ہین اور صاحبقران ثانی کا کہان نزول اجلال و ورود اقبال ہی لشکر اسلام کی کیا خبر ہی یہ سنکر خواجہ حسین

نے عرض کیا کہ کیا آپکو بذریعہ پرچہ اخبار کے نہ معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبقران ثانی بعد قتل کرنے زہرہ ثانی نو تو یح
کے سرداروں کو ملک تقسیم کر کے خانہ کعبہ کو مع ایک سو چالیس سرداروں کے تشریف لیگئے تھے اور اسما یہ صاحبقرانی
بدیع الملک نوجوان کو عنایت فرما گئے تھے اور انکو لقب صاحبقران ثالث کا عطا کیا تھا اور حکم فرمایا تھا
کہ تم ایوان نہ طاق میں جا کر آئینہ اندام جادو کو قتل کرو اور جو جو کافر باقی ہیں انکو قتل کرو اور جو ملک کہ
کفرستان ہیں انکو اسلام آباد کرنا یہ حکم فرما کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہیں اور رستم ثانی مع اپنے لشکر کے
ہمراہ صاحبقران کے براے تمہارے تشریف لیگئے تھے انکا کچھ حال ابھی تک نہیں معلوم ہوا نہ صاحبقران ثانی
کا کچھ حال ظاہر ہوا کہ وہ خانہ کعبہ پہونچے نہ بدیع الملک کی کیفیت ظاہر ہوئی کہ انھوں نے نہ طاق فتح
کیا کیونکہ جب یہ سب انتظام ہوسے تھے تو مین لشکر ظفر اثر مین تھا جب یہ سب لوگ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگئے
تو مین ظلمات کو راہی ہوا پھر مجکو حال نہ معلوم ہوا آپکو تو سب پرچہ اخبار سے معلوم رہتا ہے ای بادشاہ مین کیا عرض
کرون جو کہ حال تھا جبکہ صاحبقران سب کو رخصت کر کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہیں ایک کہرام بخا
لشکر فیروزی اثر مین ہر ایک زمین پر مثل زن بیسر مردہ کے خاک پر پچھاڑین کھاتا تھا کسی کو ہوش نہ تھا سب تڑپ رہے تھے
کیا عرض کرون جو حال تھا نہیں فراموش ہوتا ہی مجکو بدیع الملک کا صاحبقران سے گلے لگ کر رونا جب وہ وقت
یاد آتا ہی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں قلب بیقرار ہو جاتا ہی رستم خان نے کہا کہ یہ تو خبر مجکو
معلوم ہوئی تھی بلکہ یہان تک کی خبر معلوم ہوئی تھی کہ صاحبقران ثانی بمیدان تاج باج مین پہونچے تھے
اسکے بعد پھر کوئی خبر پرچہ اخبار سے نہیں معلوم ہوئی اسدن سے فکر ہی اور صاحبقران ثالث یعنی بدیع الملک
کی یہ خبر معلوم ہوئی تھی کہ وہ دشت بہار افزا مین مع لشکر فروکش ہوے تھے اور جشن کیا تھا تخت نشینی
دارا ابن جمشید کا کہ انکو اپنے لشکر کا بادشاہ کیا تھا اور خود دریاے سبز رنگ کے کنارے فروکش
تھے جب سے انکی خبر نہ معلوم ہوئی کہ انپر کیا گذری رستم ثانی کی کوئی خبر نہ معلوم ہوئی تھی نہ کچھ خبر ہی یہ سنکے
خواجہ حسین نے کہا کہ ان لوگون کے متفرق ہو جانے سے بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین کہ مین کیا عرض
کرون رستم خان نے کہا کہ کچھ اور ہمالک کا حال بیان کرو کیا حالت ہی خواجہ حسین نے کہا کہ کیا عرض
کرون ایک واقعہ نیا رو بکار ہوا ہی مین جو ظلمات سے واپس آیا تو ایک اقلیم خورشید یہ ملا جو کہ کبھی مین نے
نہ دیکھی تھی اسمین میرا گذر ہوا وہان ایک عجیب غوغا دیکھا کہ تمام لوگ آفتاب پرست ہو رہے ہین کوئی شہر
آفتاب نما ہی وہان یہ مذہب رواج پایا ہی مین بھی اس شہر مین گیا اسکو خوب آباد پایا یہان تک کل حال
خواجہ حسین نے ازابتدا تا انتہا شہر آفتاب نما مین جانا اور دکان لیکر اترنا دربار مین طلب ہونا
خانہ عیش و خانہ زرق کا ظاہر ہونا سب کا دعوت مین طلب ہونا اپنا بھی جانا قلعہ کی اور گنبد کی
حالت اور جو کچھ حال کہ خواجہ حسین کے روبرو گذرا تھا اہل شہر کا درخواست کرنا اسکے خواب مین
مذمت کل مذہبون کی درخواست پر تحریر ہونا برجیس کا سب کو جمع کر کے کل مذہبون کی مذمت کرنا اپنا
مذہب اسلام کی برائی سنکے وہان سے فرار ہونا کہ یہ ملک قابل بود و باش نہیں ہی اپنا اس مقام سے سفر
کرنا راہ مین صحراے پر بہار کا ملنا وہان ملکہ ثریاے سیمتن کا آنا اپنا تصویر کھینچنا اور وہان سے روانہ ہونا
خاور مین پہونچنا وہان غوغا مقبرے کے کھدنے کا سنکے افسوس کرنا اہل شہر کا بلوہ کرنا اپنا بھی اس مقام پر
جانا وہان برسا بان کشت و خون پانا اہل شہر کو آمادہ فسا د دیکھنا ازرنگ کا مجکو طلب کرنا
اپنا جا کر کل حال بیان کرنا اسکو تصویر دینا اسکا اس تصویر پر عاشق ہونا اس سبب سے
مقبرے کا کھدنے سے بچنا اور اسکا عشق مین مبتلا ہو کر اس مقام سے شعر عاشقانہ پڑھتے ہوا اپنے مقام پر آنا

اُسی دن نامہ تحریر کرنا بہ جیبس کے نام اور ایک پہلوان کے ہاتھ روانہ کرنا اُسکا شہر آفتاب نما مین جانا اور وہان سے جواب صاف آنا بیان کیا پھر خواجہ حسین نے یہ بھی کہا کہ وہ اُس جواب کو پڑھکر بہت رنجیدہ ہوا اور مع گیارہ لاکھ سپاہ کے طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کر گیا ہی مین نے لوٹی ڈالکے دو کتون کو باہم لڑا دیا ہی ایک کا سر دوسرے کے دندان دونون سمجھ لینگے جاتے کہان ہین کیونکہ ازرنگ نے تو بڑا غضب کیا کہ خورشید نگار سے خروج کیا اور آپ لوگون کو خبر بھی نہوئی اُسنے خاور پر قبضہ کر لیا بہرام خاوری بھاگ گیا یہ کچھ واقعہ ہوا کسی اہل اسلام نے خبر تک نہ لی یہ تو بڑی خرابی کی بات ہی افسوس ہی دو تین دم کے نہونے سے یہ تفرقہ پڑ گیا کہ ایک دوسرے کی خبر نہین لیتا ہی جمیعت اسلام جاتی رہی صاحبقران کا خانہ کعبہ کیا جانا ہوا کہ جمیعت اسلام بالکل تشریف لیگئی ایک ستم مین مبتلا ہوا دوسرے نے خبر نہ لی نہ معلوم بیچارہ بہرام کدھر بھاگ گیا اُسپر کیا گذری مین نے یہ خیال کیا کہ یہ تصویر دیکھو شاید یہ افسون چل جائے اور یہ دونون باہم مقابلہ کرین کیونکہ بڑی خرابی ہوتی کہ ایک طرف سے ازرنگ اور ایک جانب سے برجیبس اہل اسلام پر لشکر کشی کرتے اور بیچارے مسلمان قتل ہوتے ایک دوسرے کی خبر نہ لیتا اس سے یہ تو ہوا کہ کچھ دنون یہ فتنہ برطرف ہوا اس عرصے مین کوئی نہ کوئی اولاد صاحبقران سے ظاہر ہوگا خواہ بدیع الملک خواہ رستم ثانی وہ ان دونون کی خوب سرکوبی کرینگے یہ سنکے رستم خان نے کہا کہ ای خواجہ حسین یہ تدبیر تو تمنے خوب کی خوب باہم فساد کرا یا دو کافرون کو لڑوا دیا خوب اُنکا زور کم کیا مگر یہ تو بڑی خرابی کی بات ہی کہ یہ اخبار نویس بالکل بے خبر ہین کہ اتنا بڑا واقعہ گذر گیا اور کسی نے خبر نہ دی ورنہ یہ ممکن تھا کہ مین خاور کے تباہ ہونے کی خبر سُنتا اور خاموش رہتا ضرور اُنکی مدد کرتا ای خواجہ حسین اب کون خاور مین حاکم ہی خواجہ حسین نے کہا کہ ایسے مین پالاخانی ہی ابرار خاوری کو ازرنگ اپنی طرف سے حاکم کر گیا ہی کل بیس ہزار کا لشکر ہی تم جا کر خاور پر قبضہ کر دا اُسکو پھر اسلام آباد کرو رستم خان نے کہا کہ رای تمھاری بہت خوب ہی مین مع لشکر جاتا ہون مگر یہ کتنی بڑی غفلت کی بات ہی کہ ازرنگ نے خروج کیا لشکر جمع کیا اور خاور پہ پہونچا اور خبر نہوئی یہ اہل اخبار کی غفلت ہی اسی غفلت سے اُنکی نہ رستم ثانی کا حال معلوم ہوتا ہی نہ بدیع الملک کا خیر جو ہونا تھا وہ ہوا خواجہ حسین نے کہا کہ ای رستم خان یہ تصویر موجود ہی کیونکہ مین تو پیر ہوا اگر تمھارے پسند آئے تو بسم اللہ رستم خان نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ اگر تم پیر ہو تو کیا مین جوان ہون ای بھائی خواجہ حسین طاقت جواب دے چکی ضعف نے ترقی کی بصارت مین کمی ہو گئی ہی مردے کی بو آنے لگی مین خود اس فکر مین تھا کہ اگر صاحبقران تشریف لائین تو اُنسے عرض کرون کہ آپ یہان کا حاکم کسی اور کو کرین مین خانہ کعبہ مین جا کر اپنی باقی عمر بسر کرونگا کیونکہ گنہگار بہت ہون عبادت کرون شاید یہی ذریعہ میری بخشش کا ہو مگر وہ تشریف نہین لائے مجبور ہون مین اپنی رای سے کسی کو یہان کا حاکم نہین کر سکتا ہون ایسی حالت مین جبکہ پیرانہ سالی کا وقت ہی تو عشق و عاشقی مین کرکے کیا کرونگا ای بھائی میرا تو وہ حال ہی کہ گور مین پاؤن لٹکائے ہوئے بیٹھا ہون مین تو لاکھ عاشقی کرون مگر دل بھی چاہے دل تو روز بروز مردہ ہوتا جاتا ہی قوت کم ہوتی جاتی ہی ہم تو اب بھی موجود ہین مگر کوئی ہمکو کیون پسند کرنے لگا ہم تو بیکار ہو گئے بموجب ـ شعر ـ جبکہ ہم گل تھے تو لگتے تھے ہزار دن ہگے + جب سے ہم خار ہوئے سب کنارے ہی بیٹھے + بھائی اب تو یہ حالت ہی کہ کوئی ہماری طرف رغبت سے دیکھے گا بھی نہین ہم لوگ تو بیکار ہین وہ جو تمنے سنا ہو کہ شعر بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ میگردد + صراحی چون شود خالی صدا پیمانہ میگردد + کا نقشہ ہی جو محبت کرتے تھے اب وہ بھی نفرت کرنے لگے ایسی نوبت ہو چکی ریش سفید ہو گئی

صداے کوس رحیل بلند ہوئی آواز آچکی ہی کہ زاد آخرت مہیا کر تیرا زمانہ سفر قریب ہی اى بھائی کوئی توشہ نہین ہی کہ جو سبب
نجات ہو دوسرے زمانہ توبہ کرنے کا قریب ہی نہ کہ یہ زمانہ کہ دلکو کسی کی طرف رجوع کرین بلکہ یاد خالق مین رجوع
کرنے کا ہنگام ہی نہ کہ خلائق کی یاد مین خواجہ حسین نے عرض کیا کہ یہ ہی اپنی بھی نوبت ہی اچھا صرف ایک نظر
ملاحظہ فرمایئے کہ خداوند کریم نے ایسے بھی خوبصورت لوگ خلق کیے ہین کہ جنکو بلقیس وقت کہنا زیبا ہی
یہ تو یقین کامل ہی کہ یہ حصہ اولاد صاحبقران کا ہی کہ خدا نے انکو بھی ایسا ہی حسن و جمال عطا فرمایا ہی مین نے
اسی خیال سے یہ تصویر کھینچی تھی ورنہ کیا ضرورت تھی کیونکہ اب ہمکو کوئی ہوس نہین ہی ہم کیا عاشقی
کرینگے یہ جوانون کا کام ہی کہ وہ عشق و عاشقی کرین ہمارا تو بقول آپ کے یہ کام ہی کہ کسی گوشہ عافیت
مین بیٹھ کر زندگی جو کچھ باقی ہی بسر کرین اُسکی عاشقی کا دم بھرین کہ جسکے سبب سے صورت نجات کی ہو
رستم خان نے کہا کہ لاؤ دیکھون بس خواجہ حسین نے وہ تصویر نکال کر رستم خان کے روبرو
پیش کی جیسے ہی نظر رستم خان کی تصویر پر پڑی ایک آہ کی رنگ رو متغیر ہو گیا باوجود پیر ہونے کے
کچھ ولولہ پیدا ہوا عالم سکوت طاری ہوا اُس صاحب تصویر کی صورت کو خیال کرکے سکتہ ہو گیا بصورت
زلف پریشان ہوا مانند آئنہ حیران ہوا تھوڑے عرصے تک یہ نوبت رہی دلکو اپنے قابو مین کیا اور اُسکی
طرف خطاب کرکے کہا کہ ارے نادان یہ تیرا وقت بیقرار ہونے کا نہین ہی تو تو اب مثل گل پژمردہ
کے ہی کون تیری خواہش کرے گا اب تو طرف اُسکے راغب ہو جو کہ تیرا خالق ہی اُسکی یاد مین بیقرار ہو
تاکہ بخشش کی سبیل ہو دنیا کے امور سے پرہیز کر راہ نیک کی جانب رغبت کر کہ وہ ہی سبب نجات کا ہی
زمانہ حیات کا گذرا وقت موت قریب پہونچا ہی اب کیون کسی کو دیکھکر بیقرار ہوتا ہی بس اب ایسے
خیالات سے درگذر یہ جوانون کا پیشہ ہی اب تجھ سے ہجر کی سختیان نہ گوارا ہو سکینگی ایسی راہ مین قدم زنی
کرنا جوانون کا کام ہی یہ بہت بڑی راہ سخت ہی اسمین ہر گھڑی بلا کا سامنا ہی مجنون نے جو قدم رکھا تو
کیا انجام ہوا برسون خاک تلاش لیلیٰ مین چھانی آخر انجام یہ ہوا کہ حسرت لیکر دنیا سے گیا فرہاد نے
مصیبت گوارا کرکے کس سختی سے قلب پر سنگ صبر رکھکر اشتیاق مین شیرین کے سنگ تراشی کرکے
ستون بنایا بڑی بڑی سختیان پیش آئین بڑی بڑی کرخت منزلین طے کین آخر یہ نتیجہ ہوا کہ تیشہ مارکر
مرگیا یہ شعر اُسکی زبان پر تھا شعر۔ فرہاد ہنر پیشہ بر سنگ زدے تیشہ ٭ میگفت باندیشہ سنگ آمد سخت آمد
حسرت وصل شیرین لیکر گیا مگر جان شیرین اپنی دیدیا تحمل عشق سے کوئی ثمر شیرین نہ پایا سوائے ثمر مفارقت کے
کہ وہ کسقدر تلخ و ناگوار ہی جبکہ ایسے ایسے لوگ یون حسرتین لیکر گئے تو تیری کیا اصل ہی ایک گردش مین عمر تمام
ہی کیونکہ اب قریب موت کا ہنگام ہی صرف کوچہ جانان کی طرف قدم رکھا کہ عمر نے جواب دیا وہان تک
پہونچے نہین کہ خواب مرگ نے سُلا دیا یہ جو تقریر کی چونکہ کوئی مادہ عشق و عاشقی دل مین اب باقی تو
تھا نہین صرف وقتی جوش تھا جو کہ کبھی ہو جاتا ہی ایسے خیال کرنے سے برطرف ہو گیا دل قابو مین آگیا
بس تصویر خواجہ حسین کے ہاتھ مین دیکر کہا کہ واقعی یہ صاحب تصویر بڑی حسین ہوگی کہ جسکی تصویر سے
یہ شان حسن و عالم نزاکت ظاہر ہوتا ہی کہ باوجودیکہ اب زمانہ میرا اس امر کا مقتضی نہین ہی کہ مین دلکو
کسی جانب مائل کرون مگر اُسپر بھی دل سے بیساختہ آہ نکل گئی قلب کی حالت خراب ہو چلی تھی
مگر اب کیا ہوتا ہی وہ مادہ ہی نہین ہی کہ جو مادہ جنون کو برانگیختہ کرے اگر ایسا ہوتا تو بھلا اب نصیحت
سے یہ آتش عشق کہین فرو ہوتی مگر غضب کی یہ نازنین صاحب تصویر حسین ہی کہ جس کے تیر ناز نے
میرے دل کو نشانہ کیا تھا مگر کیا ہوتا ہی اگر عالم شباب ہوتا تو مین ضرور اُسکے خدنگ ناز کا

مجروح ہوتا خواجہ حسیبین نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ جب مین نے صورت دیکھی تھی تو دل کی
کیا نوبت ہوئی تھی کہ جو مین عرض نہین کرسکتا ہون رستم خان نے کہا کہ جو کچھ کہو بہت بجا ہی جبکہ
میری حالت تصویر دیکھکر خراب ہو چلی تھی تو معاذ اللہ اصلی صورت دیکھکر اگر تمھارے قلب کی
حالت خراب ہوئی تو کیا عجب تھا بلکہ تم بڑے صابر ہو کہ ایسے وقت مین تمنے صبر کیا دل کو قابو مین رکھا
خواجہ حسیبین نے عرض کیا کہ یہ کوئی اختیاری فعل نہ تھا بلکہ یہ خیال فرمائیے کہ وہ مادہ ہی نہین باقی رہا ہی
جو کہ ایسی حالت پیدا کرتا ہی یہ جو اچھی صورت دیکھکر ایسی حالت ہو جاتی ہی یہ صرف اُس وقت کا اثر ہی
کہ جو کسی وقت مین ہمارے دل مین مادۂ عشق تھا اب وہ بسبب پیر ہونے کے جاتا رہا ہی رستم خان
نے کہا کہ یہ قول تمھارا بہت درست ہی خیر اب اس کو جانے دو مجکو یہ تعجب ہوتا ہی کہ ایسی نازنین پر ارزنگ
ایسا دیو بچہ عاشق ہوا ہی گو مین نے ارزنگ کی صورت نہین دیکھی ہی مگر جیسی صورت اُسکے باپ اور دادا
کی تھی ویسی اسکی بھی ہوگی خواجہ حسیبین نے ارزنگ کا سراپا بیان کیا رستم خان ہنس پڑے اور
اہل دربار بھی قہقہہ لگا کر ہنسے خواجہ حسیبین نے عرض کیا کہ مین جاتا ہون اب آپ جلدی فرمائیے
اور خاور کی خبر لیجیے اور مین یہ بھی عرض کیے دیتا ہون کہ مین تمام ممالک اسلام مین خبر کردونگا
اور جہان بدیع الملک یا رستم ثانی تشریف فرما ہونگے اُنکو بھی آگاہ کردونگا رستم خان نے فرمایا کہ مین ابھی
بندوبست کرتا ہون اور کل یہان سے طرف خاور کے روانہ ہوتا ہون یہان کسی کو اپنی طرف سے
حاکم کرونگا یہ ذکر ہی ہو رہا تھا کہ پرچۂ اخبار آیا رستم خان نے اُسکو اُٹھا کر دیکھا تو اُسمین یہ کل
حالت تحریر تھی کہ ارزنگ نے خروج کیا خاور کو فتح کرلیا بہرام خاوری قید ہوا تھا اُسکے بعد اُنکا
عیار اُنکو رہا کرلے گیا بلکہ ارزنگ کو بھی اسیر کیا تھا مگر اُسکا عیار رہا کرلایا جو عہد و اقرار باہم اہل شہر اور
ارزنگ کے ہوا تھا وہ بھی تحریر تھا اُس اخبار مین اُسکے بعد اُسکا مقبرہ کھودنے کا قصد کرنا اہل شہر کا
بلوہ کرنا تحریر تھا اور جو کچھ کہ واقعہ خواجہ حسیبین نے بیان کیا وہ سب تحریر تھا سوا اسکے کہ یہ خواجہ حسیبین
کو نہ معلوم تھا کہ تومان پسر بہرام طرف خاور کے مع خزانہ و ناموس گیا ہی اور بہرام رہا ہو گیا ہی ارزنگ
قید ہوگیا تھا یہ اخبار پڑھکر رستم خان نے کہا کہ اب ہوش آیا کہ جب تمام واقعے گذر چکے وہ مردود
وہان سے چلا گیا اگر قبل سے یہ خبر ہوتی تو مین ضرور جا کر مقابلہ کرتا اُسکو اُسکے اعمال کی سزا دیتا خیر اب جا کر
اہرار کو قتل کرتا ہون اور خاور کو پھر اسلام آباد کرتا ہون مگر اخبار سے معلوم ہوتا ہی کہ اہل خاور نے
کوئی عہد نامہ اُس سے تحریر کرایا ہی اُسنے تحریر کردیا ہی اخبار مین وہ تحریر بھی ہی مگر اہل خاور نے اُسکے مذہب
کو کیون قبول کیا جب جاؤنگا تو حال معلوم ہوگا یہ اخبار پڑھکر رستم خان نے حکم دیا کہ ایک لاکھ
کے قریب لشکر یہان رہے باقی سب تیار رہو مین کل یہان سے طرف خاور کے کوچ کرونگا یہ حکم
دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے سامان سفر کرنے لگے یہان رستم خان نے
بھی سامان سفر کیا رستم خان کا ایک پوتا ہی برس پندرہ ایک کا بہت بہادر اور جری ہی اُسکو
طلب کرکے کہا کہ ای فرزند مین تو مع لشکر طرف خاور کے جاتا ہون سُنا گیا ہی کہ اُسپر ارزنگ
کوئی مرتد ہی اُسنے قبضہ کرلیا ہی گو وہ اسوقت خاور مین نہین ہی اور جانب کوچ کرگیا ہی مگر اپنی جانب
سے خاور مین کسی کو حاکم کرگیا ہی مین جا کر اُسکو قتل کرون خاور پر قبضہ کرون مین تمکو یہان کا
حاکم کرتا ہون خوب ہوشیاری کے ساتھ حکومت کرنا انصاف سے کام لینا اگر کوئی ادھر لشکر کشی کرکے
آئے تو ہمکو خبر کرنا ہم فوراً تمھاری مدد کرینگے مین بہت جلد خاور پر قبضہ کرکے آتا ہون افسوس یہ ہی کہ

کوئی خبر نہ بدیع الملک کی معلوم ہوئی کہ وہ کہان تشریف رکھتے ہین نہ رستم ثانی کی کہ اُن صاحبون کو
اسکی خبر کیجاتی انکا نبیرہ کہ جسکا نام طوس خان ہی یون عرض کرنے لگا کہ یہ ارزنگ کون مرتد ہی رستم خان
نے فرمایا کہ ای فرزند یہ ارزنگ مرتد اپنے کو زمرد ثانی کا فرزند مشہور کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین خداوند ہون
کیونکہ مین فرزند ہون معاذ اللہ خداوند کا اور نبیرہ ہون مین ہی وارث ہون خدائی کا بس یہ مرتد شہر
خورشید نگار مین ظاہر ہوا ہی وہ لوگ جو کہ ابھی تک دائرۂ اسلام مین نہین آئے تھے اور بہت سے ملک ایسے
تھے کہ جو اسلام آباد نہوے تھے اور وہ لشکر جو کہ کافر تھا اور جنگ مغلوبہ مین اہل اسلام کے ہاتھ سے
بچکر کوہ و صحرا مین پنہان ہوگیا تھا سب اُسکے پاس جمع ہوگیا اُسنے ان سبکی تسلی کی اور کہا کہ بلا تشبیہ
مین خدا ہون اور خدائی میرے حصے مین ہی تم لوگ اطاعت کرو اُسکے ہمراہ سختگان ساحرامی موجود ہین
جو کہ نطفہ ہی بختگان ولد الحرام کا دو فرزند تورج بدرگ حرامی کے شریک ہوے ہین جو کہ بلقیس دختر
فرعون کے بطن سے پیدا ہوے تھے اُن مین ایک ساحر زبردست ہی ایک پہلوان قوی ہیکل جب یہ
سب لوگ جمع ہوگئے اور قریب سات آٹھ لاکھ کے لشکر جمع ہوا اُسنے خروج کیا اور ظاہر کیا کہ مین
خدا ہون اور با اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا ای نور نظر وہ مرتد پہلے ختاور پر پہونچا چونکہ بہرام ختاوری
کو خبر نہ تھی دو بہرے وہ مرد جری ہی خاندان سے ختاور سیاہ کے ہی بھلا وہ کب ایسے مرتد کی اطاعت کرتا
ہی چونکہ ستارہ ہم لوگون کا خراب تھا بہرام نے شکست کھائی اور گرفتار ہوگیا اُسنے ملک پر قبضہ کرلیا رستم خان
نے کل واقعہ جو کہ اخبار مین دیکھا تھا اور خواجہ حسیبین سے سُنا تھا اپنے نبیرے کے روبرو بیان کیا وہ سُنکے
عرض کرنے لگا کہ آپ تشریف رکھین مین جا کر ختاور پر قبضہ حاصل کرتا ہون رستم خان نے کہا کہ نہین
بلکہ تم یہان رہو کیونکہ جوان ہو بلکہ ابھی پورے جوان بھی نہین ہوے ہو لڑکے ہو تمھارے مزاج مین تیزی ہی
حدت جوانی کے سبب سے ختاور پر تمھارا کام نہین ہی وہان مرد جہان دیدہ کی ضرورت ہی کہ وہ جاکر
بصلاح کام نکالے کیونکہ وہ لوگ اہل اسلام سے تھے اگر بصلاح اُنسے کام نکلے تو کیون قتل کیے جائین
کیون بندگان خدا کا خون ہوا اور تم جاتے ہی برس پڑوگے یہ خیال نہ کروگے کہ کس طور سے مقابلہ کرنا چاہیے
اُسمین جو کام بننے والا بھی ہی وہ بھی خراب ہو جائے گا طوس نے کہا کہ جو آپکی مرضی مین نے اس سبب سے
عرض کیا تھا کہ آپ پیر ہین رستم خان نے کہا کہ مین نے اسی سبب سے تم سے پہلے ہی کہا کہ وہان مرد جہان دیدہ
کا کام ہی بس مین کل یہان سے کوچ کرونگا تمکو حاکم کرکے تمکو لازم ہی کہ خوب خُلق سے پیش آنا جو کوئی ادھر کفار
سے لشکر کشی کرکے آئے اُسکو جو مناسب وقت دیکھنا جواب دینا اور ہمکو اور دیگر شاہان اسلام کو آگاہ
کرنا کہ وہ سب بھی خبردار رہین مجکو اسقدر فرصت نہین ورنہ مین خود سب کو اس واقعے سے خبردار کرتا
کیونکہ مین نے خواجہ حسیبین کی زبانی یہ بھی سُنا ہی کہ کوئی برجیس ہی اُسنے اپنے کو خداوند آفتاب کا کہ جو اُسکا
مذہب تھا وہ لوگ آفتاب پرست تھے فرزند ظاہر کیا ہی اور نائب آفتاب کہتا ہی اور تمام کارخانہ
سحر و ساحری کا ہی اور اُسکے شریک بہت سے بادشاہ ہوے ہین اُسکو سجدہ کرتے ہین یہ نیا مذہب ایجاد ہوا ہی
لہذا تمکو اُس سے بھی آگاہ کرتا ہون کہ اُس مرتد کا بھی قصد ہی کہ وہ بھی لشکر کشی کرے اور مذہب آفتاب پرستی
کو رواج دے اب یہ دو دشمن تازہ اہل اسلام کے پیدا ہوے ہین مین تمسے بیان کرچکا ہون کہ خواجہ حسیبین
نے اپنی حکمت عملی سے ان دونون مرتدون کو باہم لڑوا دیا ہی تاکہ اہل اسلام اس حال سے واقف ہون اور اس عرصے
مین اپنا بند و بست کرلین ایسا نہو کہ وہ غافل ہون اور کسی قسم کی زک اٹھائین طوس نے کہا کہ یہ تدبیر خوب
کی ہی خواجہ حسیبین نے کوئی دو پہر رات تک دادا پوتون مین یہ تقریر رہی اُسکے بعد جاکر دونون اپنی اپنی آرام گاہ مین

سو رہے بوقت سحر دونو بیدار ہوئے امور ضروری سے فراغت کرکے رستم خان دربار مین آیا یہان سب اہل دربار
حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا رستم خان تخت پر آکر متمکن ہوا اپنے پوتے طوس کو اپنے برابر تخت پر جگہ دی
جب سب دربار جمع ہوچکا تو رستم خان نے اہل دربار سے کہا کہ مین تو آج لشکر لیکر طرف خاور کے جاتا ہون جو
لوگ کہ میرے ہمراہ جائینگے اُنسے تو نہین میرا سوال ہی بلکہ جو یہان قیام کرینگے اُنسے مین کہتا ہون کہ مین اپنی جگہ
پر تا آنے اپنے اپنی طرف سے اپنے نور نظر پارۂ جگر قوت بصر طاقت قلب مانوس شاہزادہ طوس کو کہ یہ میرا
فرزند زادہ ہی اور میری آنکھ کا تارا ہی حاکم کیے جاتا ہون اور خدا کے حفظ و امان مین اسکو دیتا ہون اور اُسکے
بعد آپکے سپرد کرتا ہون اور یہ میرا حکم ہی کہ آپ یا سب صاحب اسکی اطاعت سے مُنہ نہ موڑین بجاے میرے تصور
کرین گویا مین ہی ہون اور یہ فرزند بھی آپکی خوشنودی کا جویا رہے گا عدل و انصاف سے حکومت کرے گا رعایا کو
خوش و خرم آپکو شاد و آباد رکھے گا ظلم و جور نہ کرے گا اور اگر کوئی امر خلاف داب حکومت سرزد ہو تو اسکو آپ اُسکے
سن کی طرف خیال کرکے اُس سے درگذر کرین اور مجکو اُس امر سے خبر دین کہ مین اُسکا تدارک کرون کیونکہ یہ ابھی
بالکل نادان ہی یہ تقریر اہل دربار سے کرکے طوس سے کہا کہ ای فرزند تم سواے عدل و انصاف کے کوئی امر خلاف
داب سلطنت نہ کرنا جو امر کرنا بغیر مشورے اہل دربار کے نہ کرنا کیونکہ خداوند عالم نے بھی فرمایا ہی کہ - شاورہم
فی الامور یعنی مشورہ کرو تم اپنے کامون مین مشورے سے بڑے بڑے کام نکلتے ہین بڑی بڑی مشکلین حل ہوتی
ہین بغیر مشورۂ اہل دربار کوئی کام نہ کرنا طوس نے عرض کیا کہ جسقدر آپ نے ارشاد کیا ہی اُسکے خلاف نہوگا
اگر خلاف اُسکے ہو تو جو سزا آپ تجویز فرمائینگے اُسکو مین قبول کرونگا رستم خان نے پوتے کو گلے سے لگایا اور
کہا کہ خدا تیری عمر مین ترقی دے ادھر اہل دربار نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد کیا ہم سب نے منظور کیا یہ
ہمارے مرشدزادے ہین ہمارے سر کے تاج ہین ہم انکو ضرور آپکی جگہ خیال کرینگے بلکہ انکی اطاعت آپکی اطاعت
سے زیادہ کرینگے خدا نے یہ روز سعید ہمکو نصیب کیا کہ ہمنے اپنے شاہزادے کو آپکی زندگی مین تخت حکومت پر
بیٹھے دیکھا خداوند کریم انکی عمر مین ترقی دے ہملوگون کے سرون پر سلامت رکھے یون جو اہل دربار نے عرض کیا
رستم خان نے یہ تقریر سُنکے سب کے حق مین دعا کی اور کہا کہ شاباش و مرحبا جو نمک حلال ہوتے ہین اُنکی یہی تقریر
ہوتی ہی اور وہ اپنے مالک کے خیرخواہ ہوتے ہین یہ کہکر تخت پر سے اُٹھا طوس کو اپنے مقام پر بٹھایا اور چند سردارون کو
دربار مین چھوڑا کہ جنکو نہ لیجانا منظور تھا باقی سب کو لیکر بیرون دربار آیا بموجب حکم ایک لاکھ سوار تو اُسی شہر
سنجان مین رہے باقی تین لاکھ سامان سفر سے تیار تھے اُنکو خبر پہونچی کہ بادشاہ تیار ہوکر تشریف لاتے ہین سب
اُٹھ کھڑے ہوئے مرکبون پر سوار ہوئے تا آنے رستم خان کے لشکر چلنے پر تیار ہوگیا رستم خان جلوخانہ سے باہر تشریف
لائے تمام مرکب سردارون کے در دولت پر موجود تھے کہ رستم خان نے بیرون جلوخانہ آکر مرکب سواری
طلب کیا رستم خان نے سردارون کو حکم دیا کہ مرکبون پر سوار ہو ادھر چاکر نے مرکب خاص حاضر کیا
رستم خان نے طوس سے کہا کہ ای فرزند اب تم جاؤ مین سوار ہوتا ہون طوس سلام کرکے مع اُن سردارون
کے دربار مین گیا اور تخت پر آکر بیٹھا ادھر رستم خان سوار ہوے اور سب سردار بھی سوار ہوے
گرد و پیش اپنے افسر کے آکر موجود ہوے ڈنکا بجا جلوس سواری آگے بڑھا نقیب صدا لگانے لگے سواری
کوچۂ سلامت کو طی کرکے شہر مین آئی ادھر افسر لشکر کو لیکر آئے یہان تک کہ رستم خان مع تین لاکھ
سپاہ کے بیرون شہر آیا اور طرف خاور کے روانہ ہوا و منزلہ بہ منزلہ کرتا ہوا چلا یہان تک کہ
قطع منازل اور طے مراحل کرتے ہوئے عرصہ پندرہ روز مین قریب خاور پہونچے چونکہ خاور باختر
سے ڈیڑھ ماہ کی راہ تھا مگر رستم خان نے پندرہ دن مین طی کی اور قریب خاور پہونچکر ایک میدان

وسیع دیکھکر لشکر کے پڑاؤ کا حکم دیا فوراً خیمہ وغیرہ برپا ہوے لشکر اُترا بارگاہ رستم خان کی برپا ہوئی رستم خان
داخل بارگاہ ہوا جو سردار کہ دربار مین حاضر ہوتے تھے آکر حاضر بارگاہ ہوے رستم خان نے اپنے عیار کو طلب
کرکے حکم فرمایا کہ ہرکارون کو روانہ کرو کہ شہر خاور کی خبر لاوین کہ کیا کیفیت ہی یہ حکم سُنکے عیار نے اپنے چند
شاگردون کو حکم دیا کہ بادشاہ کا حکم ہی کہ جاکر شہر کی خبر لاؤ کہ حال کیا ہی وہ شاگرد اُسی وقت طرف
شہر خاور کے سلام کرکے روانہ ہوے یہ ادھر کو روانہ ہوا یہان رستم خان نے دبیر کو طلب کرکے کہا کہ ایک نامہ
بنام ابرار خاوری جو کہ حاکم فی الحال ہی شہر خاور کا طرف سے اُس مرتد ازلی وابدی ازرنگ بن زرد
کے تحریر کرو دبیر نے عرض کیا کہ مضمون اُسکا کیا ہوگا رستم خان نے اپنی زبان سے مضمون نامہ بیان کیا دبیر نے
نامہ تحریر کرکے پیش کیا رستم خان نے اُسکو ملاحظہ کرکے دبیر سے کہا کہ اسے ملفوف کرو اور ہمارے پاس لاؤ
دبیر نے ملفوف کرکے اور مہر رستم خان اُسپر ثبت کرکے دوسری مرتبہ حاضر کیا رستم خان نے نامہ لیکر
اپنے عیار کو دیا کہ یہ نامہ لیکر تم کل بوقت سحر شہر خاور مین جانا اور ابرار کے دربار مین جاکر یہ نامہ اُسکو دینا
اور اُس سے جواب نامہ لیکر میرے پاس آنا بعد جواب آنے کے تدبیر کیجائیگی دیکھین جواب کیا آتا ہی عیار نے سلام
کرکے نامہ لے لیا اور پھر آکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا ادھر کا حال ملاحظہ ہو یہان تو رستم خان دربار مین بیٹھا ہوا ہی
قاعدہ یہ ہی کہ تخت شاہی ہمراہ لشکر رہتا ہی مگر اُسپر غاشیہ پڑا رہتا ہی برابر اُسکے نیم تخت پر بادشاہ بیٹھتا ہی جو کہ
طرف سے اہل اسلام کے بادشاہ ہین یہ سب نائب ہین بادشاہ اسلام کے جو کہ لشکر امیر کے بادشاہ ہین کیونکہ سکہ
خطبہ بادشاہ اسلام کا تمام مملکت اسلام مین جاری ہی ہر دربار کا یہ طریقہ ہی کہ تخت شاہی پر غاشیہ پڑا رہتا ہی
اور نیم تخت پر اُس ملک کا حاکم حکم واحکام جاری کرتا ہی یہ ادب کرتے ہین کہ ہم مقام پر اپنے مالک و آقا کے
بیٹھین یہ بالکل خلاف ہی بلکہ یہ قاعدہ ہی کہ جب دربار مین آتے ہین اُس تخت کو باادب ہوکر سلام کرتے ہین گویا کہ
اُسپر بادشاہ اسلام جلوہ گر ہین یہ ادب مانتے ہین اور تمام قواعد شاہی بجا لاتے ہین یہی طریقہ و قاعدہ ہر ایک
ملک و شہر مین جاری ہی بلکہ یہ طریقہ ہی کہ وہ تخت شاہی ہمراہ لشکر کے رہتا ہی غاشیہ پوش اُسکو قلب لشکر مین
قائم کرتے ہین اور اُسکا بہت ادب کرتے ہین یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم بر سر مطلب یہان دربار جمع ہی
اُدھر ہرکارے طرف شہر خاور کے روانہ ہوے ہین چونکہ وقت سہ پہر کا ہی چند ہرکارے شہر خاور سے برائے
بالادوی کے نکلے تھے بیرون شہر سے دیہات و قریہ کی خبر لیتے ہوے اب شہر کو جاتے تھے کہ اپنے افسر اعلیٰ
کو خبر دین کہ یہ حالات ہین بس یہ جو پھرتے ہوے ادھر آنکلے دیکھا انھون نے کہ ایک لشکر اُترا ہوا ہی خیمہ وغیرہ
برپا ہین نشان جو لشکر کے ہین اُنپر تعریف خداوند کریم بخط جلی و نعت رسول اکرم تحریر ہی اور ایک بارگاہ وسط
مین لشکر کی برپا ہی کہ جو اپنی بلندی کے روبرو بلندی چرخ دوار کو پست کئے دیتی ہی اور شمسہ اُسکا شمسہ خورشید پر
چشمک زن ہوتا ہی یہ ہرکارے پہلے ہی سمجھ گئے کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی اور یہ لوگ خداپرست ہین بس وہ ہرکارے داخل لشکر ہوے
ادھر اُدھر کی سیر کرنے لگے لشکر کو بہت دیکھا ایک مقام پر جو پہونچے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوے ہین جو سفر بچھی ہوئی ہی کھیل
ہو رہا ہی یہ ہرکارے بھی جاکر کھڑے ہوے کہ اُنمین سے ایک نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ چند آدمی بشکل جاسوس ہمارے
جلسہ کے قریب کھڑے ہین مگر وضع سے خاوری معلوم ہوتے ہین اُسنے کہا کہ آؤ بھائیو بیٹھو کیون تھا کہ ادھر سے
آنا ہوا کیا خاور مین رہتے ہو اور یہ جو شناخت کر لیا تھا کہ یہ جاسوس ہین اسکا سبب یہ تھا کہ انھون نے صورت
نہین تبدیل کی تھی اس سبب سے کہ یہ لشکر تو خداپرستون کا ہی کیا خوف ہی بس جب اُسنے یہ کہا کہ آؤ بیٹھو
وہ ہرکارے آکر بیٹھ گئے صاحب سلامت کرکے جب بیٹھ چکے تو دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہین اور یہ لشکر کسکا ہی اور کہان
جاتا ہی یہ تو بخوبی ثابت ہی کہ آپ لوگ مسلمان ہین بابت مذہب کے تو کوئی ضرورت دریافت کرنے کی نہین ہی یہ جو انھون کہا یا تو سب

کھیل رہے تھے یا انکی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ شہر سنجان کے رہنے والے ہین یہ جو لشکر کہ تم دیکھتے ہو یہ
رستم خان بن گنجاب کا ہی جو کہ حاکم ہی سنجان کا اور ہم اُسکے ملازم ہین رستم خان یہ خبر سُنکے کہ ارژنگ بن زمرد
نے شہر خورشید نگار سے خروج کیا اور لشکر کشی کرکے شہر خاور پر قبضہ کیا بہرام شاہ خاوری شکست
کھا کر طرف ترکستان کے فرار کر گیا اب فی الحال ارژنگ اپنی طرف سے ابرار خاوری کو حاکم شہر
کرکے طرف شہر آفتاب نما کے برائے مقابلہ بہمن آفتاب پرست کے گیا ہی بس ہمارے آقا نے خیال
کیا کہ چلکر ابرار سے مقابلہ کرکے شہر خاور پر قبضہ کرین اُسکو پھر اسلام آباد کرین گو انکو یہ خبر اسوقت پہونچی
کہ جب ارژنگ ولد ارژنا یہان سے کوچ کر گیا ہی ورنہ اُس سے ہی مقابلہ ہوتا اب تم بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو
اور کہان کے رہنے والے ہو انھون نے کہا کہ ہم ملازم ہین ابرار خاوری کے بعہدہ جاسوسی آج ہم ارادے بالادی شہر
سے نکلے تھے صبح سے اِدھر اُدھر پھرا کیے جو جو خبرین دریافت کرنا تھین دریافت کین اب شہر کو واپس جاتے تھے کہ
صبح کو جاکر دربار مین حاکم کے عرض کرین یہان جو پہونچے تو یہ لشکر دیکھا خیال آیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کون
بادشاہ ہی کدھر کو جاتا ہی کس پر لشکر کشی کی ہی کیونکہ یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا تھا نشان لشکر سے کہ خدا پرستون کا
ہی مگر یہ نہین معلوم تھا کہ اس لشکر کا عزم خاور پر لشکر کشی کا ہی افسوس کا مقام ہی اب یہ نوبت پہونچی خاور کی
کہ ہر ایک لشکر کشی کرنے لگا پہلے ارژنگ نے آکر تباہ کیا مگر فطرت سے اہل شہر کی بالکل تباہ نہین ہوا کچھ آباد رہا
مگر اب امید نہین ہی کیونکہ جو حاکم شہر ہی نہ وہ طرف سے ارژنگ کی ہی تبھی وہ اطاعت نہ کریگا یہ لوگ چاہین گے
اطاعت کرے بس مقابلہ ہوگا اہل اسلام وہ لوگ ہین کہ جس ملک پر گئے اُسپر اپنا قبضہ کیا اور در اصل واجبی بات ہی
کہ کیون نہ قبضہ کرین کیونکہ یہ ملک بھی تو اسلام آباد تھا اور اس ملک مین اُس شخص کا مقبرہ واقع ہوا ہی کہ جسنے عالم کو
اپنی شمشیر سے خدا پرست کیا اور کیسے کیسے بہادرون کو نہ شمشیر کیا راہ خدا مین برسون جہاد کیا کافر کشی پر کمر باندھی اور
اپنی جان راہ حق مین فدا کی کیونکر ہو سکتا ہی کہ یہ فکر نہ کیجائے کہ یہ ملک اسلام آباد رہے یہ تقریر جو کی تو انھون نے کہا کہ
یہ ملک کیا کفر آباد ہو گیا ہی ہرکارون نے کہا کہ تمام ملک تو نہین کفر آباد ہوا ہی مگر بعض بعض مقام کفر آباد ہوئے ہین اُنکے
خوف سے تمام شہر نے تقیہ کیا ہی چونکہ حاکم شہر ابھی تک تو کافر معلوم ہوتا ہی مگر یہ وہ شخص تھا کہ رات دن عبادت مین
خداوند کریم کی مصروف رہتا تھا بلکہ اسکو کسی قدر قرابت بھی ہی حاکم اول یعنی خسرو خاور سے اسی خیال سے تمام اہل شہر
نے انکو حاکم قرار دیا ہی کیونکہ ارژنگ نے کہا تھا کہ اہل شہر تجویز کرلین کہ فلان شخص حاکم ہو بس اہل شہر نے انکو تجویز کیا
ارژنگ نے اپنی طرف سے انکو حاکم کیا اُسی عبادت کے سبب سے یہ ابرار ہوئے اور انکو سب ابرار کہنے لگے اُن لوگون نے کہا
کہ تمھارا کیا طریقہ ہی انھون نے کہا کہ ہم خدا پرست ہین مگر حالت تقیہ مین ہین یہ سُنکے انھون نے کہا کہ اب تم نہ جاؤ کہا کہ یہ تو
ہو نہین سکتا ہی کہ ہم نہ جائین اور حاکم شہر کو خبر نہ کرین کیونکہ یہ ہمارے طریقہ کے خلاف ہی اور نمک حرامی ہی اور ہمارے مشرب
مین نمک حرامی حرام ہی مگر ہان ہم خبر کرکے ضرور اس لشکر مین چلے آئینگے کیونکہ یہی ذریعہ ہی نجات کا وہ لوگ یہ سُنکے خاموش
ہو رہے جب رات ہونے لگی انھون نے کہا کہ اب ہم جاتے ہین کل اگر خدا نے چاہا تو ضرور آئینگے انھون نے کہا کہ ہمارے افسر
کے پاس چلو جواب دیا کہ جب کل آئینگے تو تمھارے افسر کے پاس چلینگے آج کوئی ضرورت نہین وہ لوگ خاموش ہو رہے
یہ لوگ یعنی ہرکارے سلام کرکے اپنے شہر کی طرف چلے اِدھر یہ لوگ اُس مقام سے اُٹھکر اپنے افسر کے پاس آئے وہ دربار سے
آچکا تھا کیونکہ قریب شام رستم خان نے دربار برخاست کیا تھا کیونکہ اُسی روز تو اس صحرا مین پہونچا تھا راہ کا تھکا ہوا
بھی تھا جاکر اپنے مقام پر راحت پذیر ہوا تھا بس ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آیا تھا یہ افسر بھی دربار سے اپنے مقام پر آیا تھا کہ
ان سب نے وہ تقریر آکر جو کہ اُن ہرکارون سے سُنی تھی بیان کی اُس افسر نے کہا کہ مین کل ضرور بادشاہ سے
بیان کرونگا کہ یہ حالت ہی شہر کی انکو تو اب راحت و آرام مین رکھا جاتا ہی اور کچھ حال اُن ہرکارون کا تحریر ہوتا ہی

جو کہ بحکم رستم خان شہر کو گئے تھے راہ طی کر کے داخل شہر ہوئے شہر کو اُسی طور سے آباد دیکھا بلکہ یہ دیکھا کہ مساجد وغیرہ
تو اُسی طور سے ہین مگر جا بجا مندر وغیرہ نو تیار ہین کہ جن پر لقا و زہرہ کی تصویرین بنی ہوئی ہین اُنکے دروازون پر
مہنت وغیرہ بیٹھے ہوئے ہین ناقوس بج رہے ہین جریکاری جارہی ہی یہ ہر کارے لاحول پڑھتے ہوئے اوسطرف
روانہ ہوئے چونکہ یہ کئی مرتبہ آچکے تھے بدین سبب انھین سب مقامات معلوم تھے ناظرین والا تمکین عالی فہم دقیقہ سنج
نکتہ بین پر واضح ہو کہ راوی نے یہ بیان کیا ہی بسند معتبرہ کہ جب ارژنگ تمام امور سے فارغ ہوا تھا
اور عشق مین مبتلا ہوا تھا تو اسنے بعض بعض مقام پر مندر بنوائے تھے اُنکو خوب آراستہ کیا تھا مہنت وغیرہ
نوکر رکھے تھے اور چند محلے نئے آباد کیے تھے کہ جن مین سب زہرہ پرست و ارژنگ پرست رہتے ہین یہ بندوبست
کر کے اور لشکر لیکر چلا گیا انھین لوگون مین جو کہ دراصل زہرہ پرست و ارژنگ پرست تھے ایک ایسا
شخص تھا کہ جسکو یہ عہدہ دے گیا تھا کہ جو حال یہان گذرے اُسے خفیہ طور سے ہمکو خبر دینا ہم اُسکا تدارک
کرینگے تو یہ مرتد روز روز کا حال تحریر کرتا ہی ابھی تک تو کوئی نئی بات نہین ہوئی ہی کہ وہ تحریر کرے اُسنے یہ
طریقہ مقرر کیا ہی کہ دربار مین بھی جاتا ہی حالت دربار بھی دیکھتا ہی جو کچھ ہوتا ہی اُسکو بذریعہ پرچہ اخبار کے
ارژنگ کو خبر کرتا ہی یہ ہی روزمرہ کی کیفیت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ گو ابرار خافری جو کہ حاکم شہر ہی
مرد باخدا ہی مگر حالت تقیہ مین ہی اس خوف سے کہ شاید اہل شہر نے عمائد شہر کے دکھانے کو تقیہ کیا ہو اور بباطن
ارژنگ پرست ہو گئے ہون اگر مین اپنے کو ظاہر کرون اور یہ لوگ مجکو گرفتار کرلین تو خرابی ہو اور جو امر کہ مین نے
اپنے مقام پر تجویز کیا ہی وہ رہ جائے ہان دو ایک روز رہ کر اور اہل دربار سے صلاح کر کے اُنکا عندیہ لیکر کہ دیکھون وہ
لوگ کیا طریقہ رکھتے ہین یا ارژنگ پرست ہین اگر ارژنگ پرست ہین تو اُنکو سمجھا کر مذہب اصلی کی رغبت دلاؤن
جب سب اہل دربار میرے قبضے مین ہو جائین تو فوج کی فکر کرون تاکہ وہ بھی میرے قبضے مین آجائے جب سب یہ تدبیرین
بن پڑجائین تو اپنے کو ظاہر کرون اور چند نامے ممالک اہل اسلام کے نام لکھون کہ یہان یہ آفت ہو رہی ہی اگر یہ لوگ
میرے کہنے پر نہ عمل کرینگے تو مین اپنے کو پوشیدہ رکھونگا اور اگر میرے کہنے پر عمل کر لیا تو کچھ پروا نہین بس اسی خیال سے
ابھی تک کوئی دست اندازی نہین کی تھی اُسی طور سے ابھی تمام شہر ہی اُسی طور سے مندر وغیرہ تیار ہین جسطور سے
ارژنگ چھوڑ گیا تھا اہل شہر اس خوف سے اپنے مذہب اصلی کو نہین ظاہر کرتے ہین کہ شاید حاکم شہر ارژنگ
پرست ہو گو ہمنے اپنے خیال کے بموجب کہ یہ مثل ہمارے ہونگے یعنی انھون نے بھی تقیہ کیا ہوگا جب یہ حاکم ہونگے
تو ضرور تدارک کرینگے ہمارا خیال غلط نکلا کہ ابھی تک اُنھون نے کوئی بندوبست نہین کیا جسطور سے ارژنگ چھوڑ گیا
تھا اُسی طور سے ہی اہل شہر اس فکر مین ہین کہ ہم کسی طور سے انکو مسند حکومت سے اُٹھا دین اور یہ تدبیر کرین کہ کسی کو
حاکم کرین اور اپنے حاکم اور بادشاہ کو خبر کرین یہ تو ثابت ہو گیا ہی کہ وہ ترکستان گئے ہین یہ خیال اہل شہر کے تھے
مگر وہ کچھ ظاہر نہین کرتے ہین ابرار کو تو اہل شہر کا خوف تھا اور اہل شہر کو ابرار و لشکر کا خوف تھا اسی سبب سے ابھی تک
کوئی انتظام نہین ہوا تھا راوی نے کہا ہی کہ وہ ہر کارے سیر کرتے ہوئے تمام شہر کو دیکھتے ہوئے دن بھر پھرے قریب شام
اس خیال سے کہ چلکر خبر کرین کہ یہ کیفیت ہی بیرون شہر چلے آئے اور اپنے لشکر کا راستہ لیا چونکہ شام ہو گئی تھی وہ
ہر کارے اپنے لشکر مین آئے اپنے اُستاد کے پاس یعنی مہتر ہما کمند زن کے پاس گئے اور جو کچھ حال دیکھا بیان کیا اُسنے کہا
کہ مین بوقت سحر بیان کرونگا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی رستم خان بارگاہ مین آکر بیٹھا سب اہل دربار
حاضر ہوئے جب دربار جمع ہو چکا تو اُس افسر نے جو کہ اپنے ماتحت کے لوگون سے سُنا تھا بیان کیا کہ کل ہر کارے
شہر خاور کے آئے تھے فلان فلان سے یہ بیان کرتے تھے رستم خان نے سُنکے کہا کہ مین نے نامہ تو تحریر کیا ہی مگر پہلے
ہی سے یہ گمان تھا کہ ضرور حالت شہر کی خراب ہو گی مقابلہ کرنا ہو گا کیونکہ ابرار ضرور ارژنگ کا پاس کرے گا اور اسکا بھی

پاس کرے گا کہ مجکو ارزنگ حاکم کرگیا ہی یہ جو تقریر ختم ہوئی مہتر بیما نے وہ خبر جو کہ ہرکارے دریافت کرکے آئے تھے بیان کی
رستم خان نے فرمایا کہ تم نامہ لیکر جاؤ اور اُسکا جواب لاؤ تاکہ بندوبست کیا جائے مہتر بیما اُسیوقت بصد تیزی
سلام کرکے طرف شہر کے روانہ ہوا ساعت بھر مین سبکی نظرون سے پنہان ہوگیا سایہ بھی نہ نظر آیا یہ تو ادھر سے
نامہ لیکر چلا ادھر کا حال سماعت ہو کہ بوقت سحر ابرار نے دربار کیا سب اہل دربار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا ابرار
اسی فکر مین رات دن غرق رہتا ہی کہ کیا تدبیر کرون کیونکہ یہ امر ظاہر ہو آج اسنے دربار مین آکر یہ حکم دیا کہ چوبدار کو
یہ حکم دیا جائے کہ تمام عمائد شہر کو خبر کرے کہ حاکم زنت نے کل بوقت سہ پہر طلب کیا ہی کچھ حکم دینا ہی یہ حکم دیکر خاموش
ہوا کہ وہ ہرکارے پہونچے اُنھون نے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا دست ادب باندھکر کھڑے ہوے ابرار نے کہا کہ
کیا خبر لائے اُنھون نے پہلے تو تمام شہر کی خبرین عرض کین اُسکے بعد عرض کیا کہ غلام جو بالا دوی کو گئے تھے تو کل بوقت سہ پہر
شہر کو واپس آتے تھے کہ ہمنے قریب شہر ایک لشکر کثیر کو دیکھا کہ اُترا ہوا ہی کہ سون تک پڑاؤ ہی خیمہ وغیرہ برپا ہین مگر علمہائے
لشکر پر حمد خدا و نعت رسالت پناہ مرقوم ہی ہم اس خیال سے اُس لشکر مین گئے کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی دریافت کرنا
چاہیے کہ کہان سے آیا ہی اور کدھر کو جاتا ہی اور کون حاکم لشکر ہی ہمنے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حاکم لشکر تو رستم خان
ہین گنجاب ہین سنجان سے ادھر آئے ہین خاور کا قصد ہی خرابی خاور کی خبر پاکر لشکر لیکر آئے ہین کہ مقابلہ کرین
اور شہر پر قبضہ کرین حضور یہ خبر تازہ ہی جو کہ غلامون نے عرض کی یہ سُنکے ابرار بظاہر تو کہنے لگا کہ اگر آیا ہی تو کیا کرے گا
مگر دل مین بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ خوب ہوا جو رستم خان آگیا ہی اب خوب بندوبست ہو جائے گا مین تو
مقابلہ کبھی نہ کرونگا بلکہ یہ ظاہر کرونگا کہ مین حالت تقیہ مین تھا یہ ملک موجود ہی جو چاہو کرو یہ ہی خیال
کر رہا تھا اور ہرکارے روبرو کھڑے تھے کہ ادھر مہتر بیما جو راہ طی کرکے داخل شہر ہوا شہر کو دیکھتا بھالتا
طرف دربار کے چلا یہ اکثر اوقات زمانے مین بہرام شاہ کے آچکا ہی جو لوگ کہ ملازم بہرام تھے وہ پہچانتے
تھے مگر یہ کہان ہی یہ دربار وغیرہ سے واقف ہی دردولت پر پہونچا وہ ہی حال شہر کا دیکھا جو کہ ہرکارون نے
بیان کیا تھا دیوان پر درگاہ سالار تھا اُس سے کہا کہ تم جاکر خبر کرو کہ ایک نامہ دار پاس سے رستم خان
کی نامہ لیکر آیا ہی جو کہ آپکے نام ہی وہ باریابی چاہتا ہی یہ تقریر اُسنے قبل سے بیان کردی درگاہ سالار کچھ دریافت
بھی نہ کرنے پایا بس درگاہ سالار فوراً اُٹھا اور پردہ اُٹھاکر جلوخانہ طی کرکے دربار مین پہونچا مجرا گاہ سے
مجرا عرض کیا اور یون عرض کرنے لگا کہ ایک عیار بوضع نامہ دار حاضر دردولت ہی باریابی کا خواستگار ہی
اُسکا یہ بیان ہی جو کچھ مہتر بیما نے عرض کیا تھا عرض کیا ابرار خاوری نے حکم دیا کہ طلب کرلو درگاہ سالار
مجرا کرکے بیرون دربار آیا کہا کہ جاؤ طلب کیا ہی بس مہتر بیما اجازت پاکر طرف دربار کے چلا اور داخل
دربار ہو کر مجرا کیا اور دربار کو دیکھنے لگا دربار کو آراستہ پایا مگر وہ ہی معمولی طور سے وہ دربار نہ تھا
جو بہرام خاوری کے وقت مین تھا بلکہ اُس تخت پر ابرار خاوری کو بیٹھے دیکھا جو کہ ہمیشہ غاشیہ پوش
رہتا تھا کہ ابرار خاوری نے اُسکو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ یہ ابھی دربار کو دیکھ رہا تھا اور افسوس
کر رہا تھا کہ یہ وہ ہی دربار ہی کہ جہان بہرام شاہ ایسا بادشاہ بیٹھتا تھا گو کہ اُسکے وقت مین بھی
کوئی دربار نہ تھا مگر ہان اس سے بہت اچھا تھا وہ دربار کہان جو کہ خسرو کے وقت مین تھا گو
دیکھا نہین مگر سنا جاتا ہی یہ تو افسوس کر رہا تھا کہ ابرار خاوری نے حکم بیٹھنے کا دیا تھا جو لی کرسی
بچھا دی گئی تھی یہ سلام کرکے بیٹھ گیا ابرار خاوری نے کہا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کیا ضرورت رکھتے ہو
اُسنے عرض کیا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون رستم خان حاکم شہر سنجان کا اُنھون نے آپکے نام ایک نامہ لکھا ہی اور
وہ لشکر لیکر آئے ہین قریب شہر فلان مقام پر اُترے ہین ابرار نے کہا کہ نامہ لاؤ مہتر بیما نے نامہ پکڑ دی

سے کھولکر دیا ابرار نے لیکر دبیر کو دیا اور حکم کیا کہ اسکو پڑھو دبیر نے نامہ لیکر لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کیا اُسکا
مضمون یہ تھا کہ ای ابرار یہ کیا فعل ہی کہ وہ مرتد تو آکر یہ قیامت برپا کر گیا کہ ملک پر قبضہ کر لیا خیر یہ تو مقابلہ جنگ و
بیکار کا ہی کوئی مضائقہ نہین تھا مگر جبکہ وہ تمکو حاکم کر گیا تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم پھر اپنے مذہب کی طرف رجوع کرتے
اور اہل شہر کو بھی ترغیب دیتے اور جو لوگ کہ زردپرست تھے اُنکو قتل کرتے مندر وغیرہ منہدم کراتے ڈنکا
دین اسلام کا بجاتے ہمکو اور دیگر شاہان اسلام کو خبر کرتے کہ وہ خوش ہوتے نہ یہ کہ تم خود تو بادشاہ ہو بیٹھے
کوئی تمنے اپنی راے سے کام نہین کیا بالکل اُسی طور سے رہنے دیا تمکو لازم تھا کہ بادشاہ سابق بہرام شاہ کو
تلاش کر کے اُنکو تخت پر بٹھاتے گو یہ امر ثابت ہی کہ تم بھی رشتہ قرابت رکھتے ہو خاندان شاہی سے مگر یہ امر کیونکر
ہو سکتا ہی کہ جسکو صاحبقران بادشاہ کر جائین اگر وہ کسی سبب سے بیکار کر دیا جائے اور اُسکے مقام پر
کوئی شخص غیر اپنی راے سے حاکم کرے تو وہ ملکیت اُسکی کسی طور سے نہین ہو سکتی ہی نہ وہ حاکم سابق
بے حق تصور ہو سکتا ہی بس یہ حق اُسی کا ہی اور اُسکی جانب عود کرتا ہی ازرنگ کوئی ہمارا یا تمھارا حاکم نہ تھا
کہ ہم اُسکے کہنے پر عمل کرین اور جو وہ کہہ گیا ہی اُس سے انحراف نہ کرین بلکہ ہمکو زیبا ہی ہم بالکل اُسکے حکم کے
خلاف کرین پس مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم بفور دیکھنے اس نامہ کے میری اطاعت کرو اور اپنے مذہب
قدیم کو قبول کرو ورنہ یاد رکھو کہ مین تمکو ضرور قتل کرونگا اس ملک مین کفر رواج نہین پا سکتا کیونکہ
یہ ملک بڑے باخدا کا ہی کہ جسنے راہ خدا مین اپنی جان دی پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ یہ ملک کفر آباد ہو
افسوس کا مقام ہی کہ نام تو ابرار ہو مگر خوف سے ایک مرتد و مشرک کے اپنے کو عذاب خدا مین مبتلا
رکھو اور اُسکے مشرک ہونے مین شرکت کرو یہ تو تمھاری عقل سے بالکل بعید ہی ورنہ یا تو میرے کہنے پر
عمل کرو یا آمادۂ جنگ ہو مین نامے کو تمام کرتا ہون کیون اسقدر لوگون کو گمراہ کر رکھا ہی بروز قیامت
یہ سب تمھارے ہمراہ ہونگے اور اُنکے گناہ بھی تمھارے سر پر ہونگے کیون اپنے سر پر اسقدر بار عصیان
لیتے ہو کیون اُس اپنی عبادت کو جو کہ تمنے تمام عمر کی ہی برباد کرتے ہو اگر یہ حرکتین صاحبقران اول یا ثانی
یا بدیع الملک سُنینگے تو وہ لوگ بہت ناراض ہونگے اور کسی ایسے کو روانہ کرینگے کہ جو گھڑی سواری
اس ملک پر قبضہ کر لے اگر کہین رستم ثانی یا ملک ایرج کو خبر ہو گئی تو وہ دونون صاحب آتش خو
شعلہ مزاج ہین کسی کی نہ سُنینگے تمام اہل شہر کو مع زن و مرد قتل کرینگے اُنکا یہ قول ہی کہ جان دے دے
مگر مذہب نہ ترک کرے اگر وہ مرتد لشکر کشی کر کے آیا تھا تو کیون نہ ہمکو خبر کی اگر خبر نہ کی تھی اور بہرام نے
مقابلہ کیا تھا اور شکست کھائی تھی اور اُسکا قبضہ شہر پر ہو گیا تھا تو اہل شہر کو لازم تھا کہ سب نے مقابلہ
کیا ہوتا یا شہر کو بالکل خالی کر دیا ہوتا وہ مرتد خود ہی عاجز ہو کر چلا جاتا نہ یہ کہ اُسکا مذہب قبول کر لیا
بس اسی جرم پر وہ ضرور سب کو تہ تیغ بیدریغ کرینگے یہ خیال کر لو کہ مثل لقا و زمرد کے اسکی بھی قضا ہی جب تک
اسکی زندگی ہی یہ ظلم و جور کرلے جہان ان صاحبون سے کسی کو اسکے خروج کی خبر ہو گئی سب ایک مرتبہ اس پر
لشکر کشی کرینگے اور مثل سگ و خوک کے قتل کرینگے جسقدر رہ جاہے لوگون کو اتنے زمانے مین گمراہ کر لے انجام
اسکا وہی ہی جو کہ اُن دونون مشرکون کا ہوا ہی بموجب شعر وہی حال ہوگا شعر۔ بیک گردش چرخ نیلوفری ✣
نہ نادر بجا ماند نے نادری ✣ دوسرے شاعر نے بھی اسی مضمون کو دوسرے طور سے نظم کیا ہی وہ بھی تحریر ہی اُسکو
ملاحظہ کرو اور اپنی عقبے نہ خراب کرو شعر۔ رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا ✣ مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا ✣
اب آئندہ تمکو اختیار ہی بس اسقدر زمانہ سخت تھا اہل خاور پر جو کہ گذر گیا اب روز سعید اُسکے لیے پھر آ گیا ہی اگر زمانہ
سخت نہوتا تو کبھی یہ امر نہوتا کسی نہ کسی کو اُسکے خروج کی خبر ہوتی وہ آکر اُسکی سرکوبی کرتا یہ نہوتا کہ جب وہ یہان سے

چلا جاتا تب مجکو خبر ہوتی ہین قسم خدا کی کھا کر کہتا ہون اگر مجکو جب وہ یہان موجود تھا خبر ہوتی تو مین ضرور آکر اُس سے مقابلہ کرتا اُسکو شکست دیکر اس ملک پر قبضہ کرتا مگر افسوس یہ ہی کہ اب خبر ہوئی مگر اُسپر بھی مین فورًا ادھر کو روانہ ہوا مقام تاسف ہی کہ اُس آرام گاہ خلد مکان کے نہونے سے جو کہ اسوقت براحت و آرام بہشت عنبر سرشت مین تشریف فرما ہین یعنی ملک قاسم اگر وہ ہوتے تو کبھی یہ خرابی نہوتی جو کہ اسوقت پیش نظر ہی وہ خلد آشیان اپنے ملک کا بہت خیال رکھتے تھے معلوم ہوتا ہی کہ یہان کے اخبار نویس اُس مرتد سے ساز کر گئے تھے کہ انھون نے اس قہر وحشت اثر کو پرچۂ اخبار مین نہ لکھا ورنہ یہ ممکن تھا کہ اہل اسلام کو اس خرابی کی خبر ہوتی اور ہر ایک اپنے اپنے مقام پر خاموش بیٹھا رہتا ہر ایک مثل میرے لشکرکشی کرتا بس اب مین کہان تک اپنے نامے کو طول دون اس شعر کے مضمون پر نامہ کو ختم کرتا ہون شعر۔ بیک گردش چرخ بیداد گر ✦ نہ نوذر رہا اور نہ وہ کروفر ✦ بس جب نامہ تمام ہوا ابرار خاوری نے جو مضمون نامہ سنا بظاہر تو بہت برہم ہوا اور کہا کہ بس اس نامے کا یہی جواب ہی کہ اسکی پشت پر لکھ دو کہ ہمکو جنگ منظور ہی ہم آتے ہین تم پریشان نہونا ہم ضرور مقابلہ کرینگے بس اُسکی پشت پر جواب جنگ لکھوا دیا اور اُس عیار کو دیا کہ اپنے آقا کو دینا اور زبانی کہنا کہ مین نے جواب اس لیے نہین تحریر کیا کہ بیکار کا طول ہوگا مجکو تو صرف جنگ منظور ہی بیکار کی تقریر و تحریر سے کیا حاصل اب مین اُنکا نہ تمھارے کسی کا تابعدار نہین ہون مین خود بادشاہ ہون اگر تابعدار ہون تو ازرنگ کا ہون کہ وہ مجکو حاکم شہر کر گئے ہین مین بدون مقابلہ یہ شہر نہ دونگا کیونکہ اب یہ شہر پھر اپنے طریقے پر آگیا ہی چنانچہ سابق مین بھی یہی طریقہ رکھتا تھا یہان کے لوگ لات پرست تھے اب زہرہ پرست ہین غرض زمانے نے گردش کرکے پھر اصلی حالت پر اسکو پہونچا دیا آپ کیون اسقدر کوشش کرکے آئے ہین یہ سب بیکار ہی مین ایسی دھمکیون سے نہین ڈرتا ہون یہ زبانی کہدینا جواب نامہ تو جنگ ہی عیار یہ سُنکے رخصت ہوکر چلا گیا اہل دربار کو یہ تقریر ابرار خاوری کی بہت ناگوار گذری مگر بپاس و لحاظ کچھ نہ کہا اپنے اپنے دل مین یہ امر مقرر کرلیا کہ جب ابرار خاوری ہمکو لیکر برائے مقابلہ شہر سے نکلے گا اور صف آرائی ہوگی تو ہم اُسسے علیحدہ ہوجائینگے اُسوقت ساتھ چھوڑ دینگے پھر دیکھین کہ کسکے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین یہ امر ہر ایک نے اپنے نزدیک ٹھہرا لیا اور ابرار خاوری سے اہل دربار کے سبب سے یہ تقریر کی تھی اور جواب جنگ دیا تھا جب وہ عیار جا چکا تو ابرار خاوری نے حکم دیا کہ لشکر تیار رہو ہم جاکر رستم خان سے مقابلہ کرینگے یہ امرا اور اہل دربار کو گران گذرا اور کہا کہ بڑی خرابی کا سامنا ہی ہمارے خیالات بالکل خلاف ہوے ہم یہ سمجھے تھے کہ یہ ضرور مذہب کا پاس کرینگے یہ بھی حالت تقیہ مین ہونگے مگر یہ تو ہمہ تن اُسی کے شریک ہوے اور اسقدر برخلاف ہوے کہ وہ عہدنامہ بھی فراموش کیا کیونکہ اُسکا یہ مضمون ہی کہ ہم اہل اسلام سے نہ مقابلہ کرینگے خلاف اہل اسلام کے اور سب سے مقابلہ کرینگے یہ تو اُسکے بالکل خلاف کرتے ہین خود مقابلہ کو جاتے ہین ہم تو نہ مقابلہ کرینگے اہل دربار تو یہ اپنے اپنے دل مین منصوبے کررہے ہین ابرار خاوری نے دربار برخاست کیا بعد برخاست ہونے دربار کے ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا ابرار خاوری تو جاکر فکر کرنے لگا کیا کرون کیونکر رستم خان کو خبر کرون یہ تو اسی فکر مین ہی اُدھر لشکر مین خبر پہونچی کہ رستم خان بن گنجاب لشکر لیکر آیا ہی اُسکا قصد ہی کہ اس شہر پر قبضہ کرے اُسنے نامہ لکھا تھا حاکم شہر نے جواب جنگ دیا ہی اور حکم لشکر کی تیاری کا ہی آج ہی برائے مقابلہ جائے گا کل مقابلہ ہوگا اہل لشکر باہم جمع ہوے اُنھون نے باہم صلاح کی کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی کہ ہم لوگ تو خدا پرست ہین بظاہر زہرہ پرست بنے تھے اور رستم خان بھی خدا پرست ہین پھر ہم اُنسے کیونکر مقابلہ کرسکتے ہین اپنے عہد کے خلاف ہوگا دوسرے ہم ہم مذہب سے کیونکر

مقابلہ کر سکتے ہین یہ کیا کیا اہل شہر نے جو ابرار کی حکومت کو قبول کر لیا کہ جسکے سبب سے یہ روز بد ہمکو نصیب ہوا
کیا تدبیر کیجاے ہر ایک اپنی اپنی راے بیان کرنے لگا کہ یکایک ایک نے کہا کہ جو سب کا افسر تھا کہ میری راے تو
یہ ہے کہ یہان سے تو ہمراہ ابرار کے جاوے جب لڑائی ہو تو ابرار کو گرفتار کرکے رستم خان کے حوالے کر دو اور اسکا ملک پر
قبضہ کرا دو بس جو اسنے کہا سب نے اسکی راے کو پسند کیا بلکہ ہزار ایک راے ہو یہان تو یہ راے قائم ہو گئی
علاوہ ان بتیس ہزار کے قریب دس ہزار سپاہ [illegible] ارزنگ [illegible] چھوڑ گیا تھا پہلے انہین یہ خبر پہونچی
وہ شخص کہ جسکو ارزنگ نے [illegible] اخبار [illegible] خفیہ نویسی پر مقرر کیا تھا اسنے ان دس ہزار سے جا کر کہا کہ
یہ واقعہ گذرا تم لوگ بھی تیار ہو [illegible] خبر آتی ہے کہ تیار ہو کہ ہم براے مقابلہ روانہ ہونگے یہ وہ
لوگ ہین کہ جو [illegible] ایک جگہ مین آباد ہین [illegible] جو کہ ارزنگ نے [illegible] آباد کیے ہین یہ لوگ بھی خبر پاکے
تیار ہونے لگے ادھر ابرار کا حکم [illegible] تیار رہو بادشاہ براے مقابلہ تشریف لے جائیگا بس
بتیس ہزار سپاہ تیار ہوئی کہ یہان ابرار [illegible] پریشان ہوا جب کوئی تدبیر نہ بڑی تو عاجز ہو کر
بیرون محل آیا یہان سب سردار در دولت پر حاضر تھے جو کہ [illegible] تھے یہ وہی لوگ ہین جو کہ عمائد شہر
کہلاتے تھے انکے یعنی ارزنگ و اہل شہر کے باہم صلح کے یہ ہی لوگ سبب ہوے تھے ورنہ بڑا کشت
و خون ہوتا یا اہل شہر مین سے کوئی نہ رہتا یا تمام فوج ارزنگ کی کام آتی اور ارزنگ بھی قتل ہوتا
مگر ان لوگون نے عقلمندی کر کے ان سب کو بچا لیا اور باہم کشت و خون نہونے دیا جب ابرار خاوری
حاکم ہوا تو ان سب کو ملازم کیا اور چند وہ افسر تھے اور اہل دربار جنکو ارزنگ چھوڑ گیا تھا
اور اس دس ہزار سپاہ کے افسر بھی دربار مین آتے تھے جو کہ [illegible] طور سے یہان مقیم رہتے تھے اور
چند محلے ابسا لیے تھے بس یہ سب افسر وغیرہ در دولت پر حاضر تھے ادھر اس نطفہ حرام نے یہ کل خبرین بذریعہ اخبار
ارزنگ کو روانہ کین کہ یہان یہ حال ہے پس ابرار خاوری محل سے نکل کر مرکب پر سوار ہوا سب کو
ہمراہ لیکر چلا ادھر چھاونی سے سپاہ آئی ادھر دس ہزار وہ لوگ تھے جو کہ پوشیدہ طور سے تھے مگر اہل لشکر
ارزنگ تھے ابرار خاوری کے ہمراہ ہوے ابرار خاوری بتیس ہزار سپاہ سے براے مقابلہ
روانہ ہوا جب اہل شہر کو خبر ہوئی کہ رستم خان بن گنجاب لشکر لیکر براے مقابلہ تشریف لائے ہین اور
شہر پر قبضہ چاہتے ہین یہ ابرار خاوری انکے مقابلے کو لشکر لیکر جاتے ہین تمام اہل شہر یہ حال سنکے حیران
ہوے کہ ابرار خاوری نے یہ کیا حرکت کی یہ تو بڑے خدا پرست تھے ہمکو انسے ایسی امید نہ تھی بڑا دھوکا
کھایا خیر اگر براے مقابلہ جاتے ہین تو جانے دو اگر مقابلہ ہوا اور ابرار خاوری نے شکست کھائی
اور طرف شہر کے آئے تو ہم اہل شہر سب ایک مرتبہ آنپر حملہ کرینگے ادھر سے ہم ادھر سے رستم خان کا
لشکر انکو بیچ مین رکھکر قتل کرینگے یہ صلاحین اہل شہر مین ہو رہی تھین یہان ابرار شہر سے نکل کر طرف لشکر
رستم خان کے چلے عقب مین خیمہ وغیرہ تھا ادھر عیار جواب نامہ لیکر اپنے لشکر مین آیا یہان بارگاہ مین
رستم خان بیٹھا ہوا تھا سب اہل دربار جمع تھے کہ عیار نے جاکے نامہ دیا اور زبانی ابرار نے جو کہا تھا
بیان کیا رستم خان سنکے بہت برہم ہوا کہا کہ ابرار کو بڑا غرور ہو گیا ہے یہ اب مرتد ہو گیا اسکا
قتل لازم ہوا کہ یہ خداوند کریم کی وحدانیت مین شرک لاتا ہے مشرک ہو گیا ہے جواب نامہ جو دیکھا تو جواب
جنگ تھا رستم خان نے فرمایا کہ مین آج و کل اور انتظار کرونگا پرسون لشکر لیکر شہر پر حملہ کرونگا گھڑی سواری
شہر کو لے لونگا تمام اہل شہر کو پھر مسلمان کرونگا جو دیر و بتکدے ہین انکو منہدم کرونگا اس اس مقام پر
بناے مساجد کرونگا اہل دربار نے کہا کہ انتظار کی کیا ضرورت ہے کل ہی ترغیب فرمائیے کہا کہ نہین اسنے لکھا ہے

اور زبانی بھی کہلا بھیجا ہی کہ مین برائے مقابلہ آتا ہون پھر مین کیون پیش قدمی کرون اور اہل اسلام کے طریقے
کے خلاف کرون رستم خان کی یہ تقریر سنکے اہل دربار نے کہا کہ آپکو اختیار ہی ہم موجود ہین جو آپ کا حکم ہو
رستم خان نے بیان کیا کہ یہی میری رائے ہی جوکہ مین نے بیان کی بس سب خاموش ہو رہے
تھوڑی دیر کے بعد رستم خان نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمے کو گئے تھوڑے عرصہ کے بعد
رستم خان نے دربار پھر کیا سب آکر موجود ہوے دربار آراستہ ہوا رستم خان نے پردے بارگاہ کے
اٹھا دیے سیر صحرا کرنے لگے کہ یہ سیر کر رہے تھے کہ شہر کی جانب سے گرد اڑی اور آمد لشکر کی علامت
پیدا ہوئی کہ لشکر آتا ہی مگر قلیل اُس دامن گرد سے تیس ہزار کا لشکر ظاہر ہوا ابرار خاوری مرکب پر
سوار گرد و پیش سردار عقب مین سامان ضروری ابرار نے لشکر اسلام کو دیکھکر میدان جنگ کو درمیان مین
چھوڑ کر پڑاؤ کا حکم دیا خیمہ وغیرہ جوکہ ہمراہ تھے برپا ہونے لگے سامان جنگ بھی ہونے لگا جب خیمہ وغیرہ
برپا ہوچکے ابرار مرکب سے اُترکر اپنے خیمہ مین گیا اور سردار اپنے خیمہ مین گئے چونکہ آمد شام ہوگئی تھی ابرار
نے دربار نہ کیا ادھر رستم خان نے لشکر ابرار کو دیکھکر اپنے اہل دربار سے کہا کہ اسی سپاہ کے بھروسے پر
ابرار مقابلہ کرنے آیا ہی ایک حملہ مین تباہ ہوگا کیونکہ میرے ہمراہ تین لاکھ سپاہ ہی مین توخیال کرتا تھا کہ
بڑا لشکر ہوگا یہان تو کچھ بھی لشکر نہ نکلا اہل دربار نے کہا کہ بھلا یہ لوگ کیا مقابلہ کرسکتے ہین بہرام شاہ تو اپنا
کل لشکر لیکر فرار کرگیا تو اب لشکر کہان سے آئے سُنا گیا ہی کہ یہ لشکر ارژنگ سنے تیار کیا ہی اُسکو
یہان چھوڑ گیا ہی اپنا کل لشکر ہمراہ لے گیا ہی یہ کیا مقابلہ کرے گا یہ گفتگو سُنکے رستم خان نے دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہے یہان تو یہ لوگ آرام پذیر ہین تلایہ پھر رہا ہی صدائے خبردار باش
و ناظر باش بلند ہی اُدھر جب ابرار اپنے خیمہ مین داخل ہوا اپنے عیار مہتر اسرار کو طلب کیا اور
اُس سے یہ کہا کہ تو جاکر خیمہ رستم خان کا دریافت کرآ کہ کس مقام پر ہی تو پھر مین تیرے ہمراہ اُسکے
خیمہ مین چلونگا مجھے اُس سے کچھ خفیہ طور پر تقریر کرنا ہی مہتر اسرار نے عرض کیا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو مین
رستم خان کو گرفتار کرلاؤن ابرار نے کہا کہ نہین اسکی کوئی ضرورت نہین ہی مہتر اسرار اپنے مالک کے
بموجب حکم اپنے لشکر سے نکل کر اپنی صورت بدل کر لشکر سنجان مین آیا اور خیمۂ رستم خان دریافت کرکے واپس گیا
اور اپنے مالک سے کہا کہ مین خیمہ معلوم کرآیا ابرار نے کہا کہ ذرا رات گذرنے دو مین چلونگا عیار پاس ابرار کے موجود رہا جب نصف رات
کے قریب پہونچی تمام لشکر سو گیا تلایہ کے لوگ بیدار رہے ابرار خاوری نے لباس شب روی تن پر آراستہ
کیا اور اپنے ہمراہ اپنے عیار کو لیکر چلا کیونکہ مہتر اسرار پر یہ اسرار ظاہر تھا کہ بادشاہ خداپرست ہی
کسی مصلحت سے نہین ظاہر کرتے ہین بس یہ اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر رستم خان کے چلا تمام راہ سے
بچتا ہوا تلایہ کی گشت سے اپنے کو پوشیدہ کرتا ہوا داخل لشکر رستم خان ہوا دیکھا کہ تمام لشکر سو رہا
ہی یہ عقب خیمہ رستم خان آیا اور سراچہ چاک کیا اُسکے اندر جھانک کر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ تمام
پہرے والے اور جو جو جس کام پر مقرر تھے سب سو رہے ہین صرف ایک خادم بیٹھا ہوا چپی
کر رہا ہی اور روشنی خوب ہو رہی ہی انکو کچھ اب تو خوف تھا نہین اپنے لشکر سے نکل آئے تھے رستم خان
کے بھی لشکر سے پوشیدہ یہان تک پہونچے تھے اسی سراچے کے ذریعہ سے مع اپنے عیار کے داخل
خیمہ ہوے در خیمہ سے اس لیے نہین آئے کہ کوئی دیکھ لے اور شور کرے تو راز افشا ہو جائے اپنا مطلب
رہ جائے میرے لشکر کو خبر ہو جائے تو خرابی ہو اس خیال سے عقب خیمہ سے گئے تھے اُس خدمتگار نے
دیکھا کہ دو سیاہ پوش سراچہ چاک کرکے داخل خیمہ ہوے ہین اور اسطرف چلے آتے ہین یہ اُنکو دیکھکر ایسا

خوف زدہ ہوا کہ کچھ کلام نہ کر سکا آواز تک نہ دے سکا خاموش بیٹھ رہا کہ وہ دونون قریب مسہری کے پہونچے ابرار
نے اُس خادم سے کہا کہ اپنے آقا کو بیدار کر دے اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش صورت دیکھا کیا کہ خود ابرار نے
منھ پر سے دوشالہ اُٹھایا اور صدا دی کہ اے رستم خان بیدار ہو مین تمھارے پاس آیا ہون مجھے تمسے کچھ کہنا ہے
یہ صدا اُسنکے رستم خان کی آنکھ کھل گئی دیکھا کہ دو سیاہ پوش برابر مسہری کے کھڑے ہین اور میرا خادم
خاموش بیٹھا ہے رستم خان نے آواز دی کہ تم کون ہو جو یون میرے خیمہ مین چلے آئے ہو ابرار نے کہا کہ
آپ پریشان نہون مین ابرار خاوری ہون آپ سے کچھ عرض کرنا ہے یہ سُنکے رستم خان اُٹھ بیٹھے اور کہا کہ
کیون اسوقت اس صورت سے تشریف لائے ہو ابرار نے کہا کہ مین ایک ضرورت سے آیا
ہون اور اگر آپکو یقین نہو تو آپ جسکی فرمائین مین قسم کھاؤن یہ دوسرا میرا عیار ہے رستم خان نے
کہا کہ مجکو کسی قسم کا خوف نہین ہے نہ مین قسم لیتا ہون یہ کہکر مسہری پر سے اُتر کر مسند پر آکر بیٹھے برابر اپنے
ابرار کو بٹھایا مزاج پرسی کی اُسکے بعد کہا کہ فرمائیے کیا آپکو فرمانا ہے ابرار نے کہا کہ مین اسوقت اس لیے
حاضر ہوا ہون کہ آپ سے اپنی کیفیت عرض کرون وہ کیفیت یہ ہے کہ آپکا نامہ میرے پاس پہونچا مین
اُسکے مضمون سے آگاہ ہوا مجکو کوئی عذر نہین ہے یہ ملک حاضر ہے آپ قبضہ فرمائین مین دراصل
حالت تقیہ مین ہون اور یہ میرا عیار بھی مگر اور لوگون کا حال مجکو نہین معلوم ہے کہ اُنکی کیا حالت
ہے اور اُنکے دلون کی کیا کیفیت ہے مگر مین تو خدا پرست ہون مین نے تو کسی وقت مین خدا پرستی
سے انکار نہین کیا جب ارژنگ تھا تو بھی مین حالت تقیہ مین تھا مگر یہ جو جواب مین نے
آپ کو تحریر کیا تھا اُسکا سبب یہ تھا کہ مصلحت وقت یہی تھی کیونکہ مجکو اہل دربار اور اہل لشکر پر
اپنے اعتبار نہ تھا کہ اُنکی کیا کیفیت ہے آیا وہ بھی خدا پرست ہین یا نہین مجکو یہ خوف ہوا کہ مین اگر
اپنی اصلی حالت ظاہر کرون اور کسی قسم کی بے عنوانی کرون اور یہ لوگ میری اس بے عنوانی
سے ناراض ہون اور مجکو گرفتار کر لین اور کسی کو بادشاہ کر دین تو خرابی ہے مین اس فکر مین تھا
کہ کسی طور سے مین کسی اہل اسلام کو خبر کرون وہ لوگ لشکر کشی کر کے آئین اور شہر پر قبضہ کرین یہ
فکر میری تھی اور اسی فکر مین غرق رہتا تھا بظاہر تو وہ جواب تحریر کیا اور اُسی روز لشکر کو لیکر آپ کے
مقابلہ کو آیا مین کیا آپ سے مقابلہ کر سکتا ہون کیونکہ مین بھی خدا پرست آپ بھی خدا پرست اب مین
ارژنگ کا کیا پاس کرونگا جب تک یہان ارژنگ تھا تو کل اہل شہر جو کہ اسوقت میرے ملازم
ہین سب برخلاف تھے بات بات پر آمادہ فساد تھے وہ عہد و اقرار کیا کہ جو کسی نے نہ کیا ہوگا خوب شہر کو
تباہی سے محفوظ رکھا دوسری مرتبہ مقبرہ کھودنے سے بچایا مگر نہ معلوم اب اُنکی کیا کیفیت ہے مین اسی
خوف سے آپکے پاس آیا ہون کہ مجکو خلائق یہ نہ کہے کہ ابرار خاوری مرتد ہو گیا اپنے ہم مذہبون سے
مقابلہ کرتا ہے دوسرے مین اس حکومت سے عاجز ہون خدا آبرو رکھے میری رائے یہ ہے کہ مین صبح کو
طبل جنگ بجوا کر آپکے مقابلے کو نکلون کسی کو نہ بھیجون خود مقابلہ کرون آپ بھی اپنے لشکر سے نکل کر میرا
مقابلہ کرین میرے آپکے جنگ دیکھار ہو مین آپ کا کسی حالت مین مقابلہ نہین کر سکتا ہون
آپ مجکو ضرور گرفتار کر لینگے پس مین آپ سے کہونگا کہ مین نے اپنا مذہب قدیم قبول کیا اُسکے
بعد لشکر کا بھی حال معلوم ہو جائیگا رستم خان نے ابرار خاوری کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ
مین خود حیران تھا کہ یہ کیا سبب ہے کہ ابرار خاوری نے مذہب خدا پرستی ترک کیا اور کفر
اختیار کیا اور اسی صورت سے شہر کو کفر آباد رہنے دیا اور میرے نامے کا جواب جنگ لکھا مجکو

یہ امید تھی کہ ادھر مین لشکر لیکر گیا ادھر ابرار میرے استقبال کو نکلے گا کیونکہ مرد خدا پرست ہے اور کوئی ضرورت حکومت کی اسکو نہین ہے صرف اسنے اسوقت اس خیال سے قبول کر لیا ہوگا کہ یہ مرتد کسی اور کو نہ حاکم کر جائے کہ جو اہل اسلام کو تکلیف دے اور اُنپر ظلم کرے میرا تو یہ خیال تھا مگر جب مین نے جواب نامہ دیکھا تو غصہ بہت آیا اب مین نے قصد کر لیا تھا کہ کھڑے کھڑے شہر کو خالی کرا لونگا مگر اب معلوم ہوگیا تم کوئی فکر نہ کرو ایک آنین فیصلہ ہو جائے گا تم یہ کیون کرو کل صبح کو تمام لشکر کو ایک مقام پر جمع کرو اور صف آرا ہو ادھر مین میدان مین آکر صف آرائی کرون تم باعلان یہ کلام کرو کہ مین دراصل خدا پرست ہون اور حالت تقیہ مین تھا مگر چند وجہون سے مین نے اپنے کو نہین ظاہر کیا تھا اب مین ظاہر کرتا ہون کہ جسکو میرا ساتھ دینا ہو آوے کیونکہ مین رستم خان کے لشکر مین جاتا ہون اور اُنکو لیکر شہر مین جاؤنگا شہر پر اُنکا قبضہ کرا دونگا پس جب تم یہ تقریر کر دوگے جو جو خدا پرست ہونگے وہ تمھارے ہمراہ چلنے پر آمادہ ہونگے پس تم اُنکو لیکر وہ جو لشکر باقی رہے اسپر جا پڑنا ادھر مین بھی تمھاری مدد کرونگا سب کو قتل خواہ گرفتار کر لینا ایک کو زندہ نہ چھوڑنا اور اسی طور سے شہر کی طرف لڑتے ہوے چلنا اور شہر پر بھی قبضہ کر لینا یقین ہے کہ کوئی اہل شہر سے نہ بولے بخوبی اطاعت کرے ابرار خاوری نے کہا کہ یہ تدبیر خوب ہے رستم خان نے کہا کہ اس مین تمھاری ذلت تھی ابرار خاوری نے کہا کہ مین جاتا ہون یہ کہکر اور رخصت ہوکر اسی طور سے اپنے لشکر مین آیا اپنے خیمہ مین جا کر سو رہا ادھر رستم خان بھی اپنے خیمہ مین سو رہا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی ادھر رستم خان بیدار ہوے امور ضروری سے فراغت کر کے بارگاہ مین آئے ادھر ابرار خاوری بھی اپنے لشکر مین بیدار ہوا اور بارگاہ مین آکر جب سب سردار آچکے تو حکم دیا کہ ابھی طبل جنگ بجے مین میدان جنگ مین جا کر ابھی مقابلہ کرونگا تاکہ جلد فیصلہ ہو جائے ہر ایک سردار اپنے دل مین بُرا کہنے لگا علاوہ ان لوگون کے جو کہ دراصل ارژنگ پرست تھے اور اس شہر کے باشندے نہ تھے اُنکو ارژنگ محلہ آباد کر کے چھوڑ گیا تھا تاکہ یہان کی حالت معلوم ہوتی رہے یہ حکم دینا تھا کہ طبل جنگ بجے فوراً طبل پر چوب پڑی یہ خبر رستم خان کو معلوم ہوئی رستم خان نے بھی اپنے لشکر مین کوس رزمی بجوایا دونون لشکر تیار ہونے لگے ابرار کے لشکر کے بیس ہزار سوار دل نے یہ قصد کر لیا کہ جب لڑائی شروع ہوگی تو ہم فوراً ایک مرتبہ نرغہ کر کے ابرار خاوری کو گرفتار کر لینگے یہ دس ہزار جو کہ اُسکے ہمراہ ہین یہ کیا کرینگے اُنکی تو ہمکو خبر نہ تھی یہ کہان سے نکل آئے ادھر سوارون نے بھی یہ ہی قصد کیا پس ابرار خاوری اپنے خیمہ سے آلات جنگ سے درست ہوکر نکلا اتنے عرصے مین لشکر بھی تیار ہو چکا تھا یہ کل لشکر و سردارون کو لیکر طرف میدان جنگ کے چلا ادھر سے رستم خان اپنی تین لاکھ سپاہ کو لیکر میدان جنگ مین آیا دونون لشکر باہم مقابل ہوے صف بندی ہونے لگی دونون جانب جب صف بندی ہو چکی ابھی نقیب کسی جانب سے نہین نکلے تھے کہ ابرار نے بصدائے بلند کہا کہ اے اہل لشکر آگاہ ہو کہ مین خدا پرست ہون اور حالت تقیہ مین تھا مگر چند وجہون سے ظاہر نہین کر سکتا تھا وقت کا منتظر تھا خداوند کریم نے میری دعا سن لی رستم خان کو یہان بھیجدیا پس مین خدا پرست اپنے ہم مذہب سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون مین تو اسکا شریک ہون جسکو میری شرکت منظور ہو وہ میرے ہمراہ ہو لے مین نے یہ امر اس سبب سے آج تک نہین ظاہر کیا کہ شاید کوئی درانداز اسکی خبر ارژنگ مرتد ولد الزنا کو کر دے یا وہ خود ایسے کسی شخص کو مقرر کر گیا ہو کہ جو خبر کرے دوسرے یہ کہ اہل دربار میرے برخلاف ہون یا شہر و اہل لشکر میرے اس امر کے ظاہر کرنے سے وہ میرے دشمن ہون اور مجکو گرفتار کر کے کسی اور کو یہان کا بادشاہ کرین

کہ وہ ظلم و جور کرے اُسکے سبب سے بندگان خدا کو تکلیف ہو تو اس تکلیف کا باعث مین ہونگا اور جو
کچھ لوگ اُسکے ہاتھ سے قتل ہونگے اُنکے قتل کا باعث مین ہونگا اُنکا خون ناحق میری گردن پر ہوگا یہ مین
خیال مین نے اپنے کو ظاہر نہین کیا اور فکر کرتا رہا کہ یہ دن نصیب ہوا اور اب مین نے اپنے کو ظاہر کیا اب
مین جاتا ہون یہ جواب ابرار نے کہا بس اُسیوقت بیس ہزار سوار ایک مرتبہ یہ کہکر الگ ہوگئے کہ ہم لوگ خود
حالت تقیہ مین تھے اور اس فکر مین تھے کہ یہ کیا ہوا ہمنے تو اس خیال سے آپکو بادشاہ کیا تھا کہ یہ اپنے مذہب کو
پھر ظاہر کرینگے دیر و بتکدے جو کہ اُس مرتد نے بنوائے ہین اُنکو منہدم کرینگے اُسکے خلاف ہوا مگر بخوف
آپکے نہ کلام کر سکتے تھے نہ ظاہر کر سکتے تھے کہ ہم خدا پرست ہین جب آپ نے اپنے کو ظاہر کیا تو ہمنے بھی ظاہر کیا اسی طور
سے وہ جو سردار تھے انھون نے بھی کہا اُسوقت ابرار نے کہا کہ یہ تو نئی بات تھی مین تمھارے خوف سے اور
تم میرے خوف سے اظہار مذہب نہ کر سکتے تھے ایک خوف دونون طرف غالب تھا یہ امر یونہی پوشیدہ رہتا خوب ہوا اب جو مینے تمیز
ظاہر کیا کہ تم سبکے مذہب کا حال بھی ظاہر ہوگیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی جو جو لوگ دربار مین آتے تھے سبکے سب یہ تقریر کرنے لگے جو کہ
مذکور ہوئی مگر وہ دس ہزار جو کہ دراصل ارژنگ پرست تھے اُنکے افسر یہ رنگ دیکھکر دنگ ہوگئے اور پریشان
ہوے کہ یہ کیا حالت گذری یہ تو ورق کا ورق اُلٹ گیا دفتر ہی گاؤ خورد ہوگیا یہ تو بڑی خرابی ہوئی
بڑی دغا کی اگر ہم لوگ شہر مین ہوتے اور یہ امر ہمپر ظاہر ہوتا تو ہم ایک مرتبہ شہر مین تہلکہ ڈالدیتے شہر کو
غارت کرنے لگتے ہزار دو ہزار کو قتل کرتے مگر کیا کرین مجبور ہین افسوس بڑی دغا کی مگر ہم انکو زندہ
کب جانے دیتے ہین یہ باہم صلاح کر لی کیونکہ جب یہ تقریر ابرار نے شروع کی تھی جتنے خدا پرست تھے سب
الگ ہوگئے تھے سوار و سردار سب کے سب یہ لوگ اُنسے الگ تھے بس ایک مرتبہ دس ہزار تلوارین مع
اپنے افسرون کے علم کرکے ابرار کی طرف چلے اور وہ جو خفیہ نویسی کے عہدے پر مقرر تھا وہ بھی ہمراہ تھا
اُسنے جو یہ کیفیت دیکھی فوراً سب سے الگ ہوکر طرف شہر کے چلا اور داخل شہر ہوکر اُن محلون مین آیا جہان
یہ لوگ جو کہ ارژنگ پرست رہتے تھے اور یہ بھی رہتا تھا چونکہ اُنھین دس ہزار لشکری تھے وہ ابرار کے ہمراہ
گئے تھے اور قریب دو ہزار کے اُس مقام پر اپنے اپنے مکانون مین موجود تھے کہ اسنے وہان پہونچکر پکار کر
کہنا شروع کیا کہ بڑا غضب ہوگیا ابرار جسکو خداوند اپنی طرف سے حاکم کر گئے تھے وہ مسلمان تھا اُسنے
تقیہ کیا تھا اور حالت تقیہ مین تھا اور تمام لشکر بھی یہی حالت رکھتا تھا ابھی میدان جنگ مین
پہونچکر اُسنے اپنے کو ظاہر کیا ارے بھائیو اُنسے اور ہمارے مذہب کے دس ہزار سے مقابلہ ہوتا ہی
خیال کرو دس ہزار کیا مقابلہ کرینگے ایک حملہ مین کام آوینگے لہذا جسکو اپنی جان بچانا ہو وہ اس شہر سے
بھاگ نکلے ورنہ خرابی ہوگی اگر وہ لوگ آگئے تو کسی کو زندہ نہ رکھینگے یہ جو پکار کر کہا جسقدر لوگ اُن
مقامات پر تھے یہ صدا سُنکے اپنے اپنے گھرون سے نکلے اور اُس سے حالت دریافت کی اُسنے کل حالت
بیان کی یہ سننا تھا کہ ہلچل پڑگئی ہر ایک اپنے اپنے اسباب کی گھر مین جاکر فکر کرنے لگا بلکہ اُن دس ہزار کا
بھی اسباب لے لیا اور اُسی وقت شہر سے نکلنے کی تدبیر کی دو دو چار چار چلے چونکہ قریب اس پھاٹک
کے یہ محلے آباد تھے جو کہ صحرا کی طرف تھا اُدھر آبادی بھی کم تھی یہ دو ہزار رفتہ رفتہ نکل گئے مقام تک
ایک نہ رہا نہ کوئی چیز چھوڑی یہ سُنکے سب آ آکے ایک مقام پر جمع ہوے وہ جو خفیہ نویسی کے عہدے پر
تھا اُسنے آکر خبر دی تھی وہ بھی انکے ہمراہ تھا ان سب نے اُسکو اپنا افسر مقرر کیا اُسکے ماتحت ہوکر اور
تاجرون کی صورت بنکر طرف شہر آفتاب نما کے پاس ارژنگ کے چلے کہ انکا ذکر پھر ہوگا اب میدان جنگ
کا حال سُنیے کہ جب یہ سب پر ظاہر ہوا اور تلوارین لیکر چلے تو یہ کلام اُنکی زبان پر تھے کہ ہم سے

بڑی دغا کی اور ہمنے بڑا دھوکا کھایا اور ہماری کیا اصل ہی خدا نہ دے دغا کی اگر ہمکو یہ حال قبل سے معلوم
ہوتا تو ہم ضرور آج شب کو ابرار کو قتل کرتے اور لشکر کو تباہ و برباد کرتے مگر کیا کرین اب کب
چھوڑتے ہین یہ جو ابرار نے دیکھا تلوار اپنے میان سے لی برابر آن افسرون اور سردارون و اہل لشکر
نے بھی تلوارین علم کین جو کہ ابرار کے پاس موجود تھے وہ دس ہزار یہ بتیس ہزار ایک غریبہ بخوف وخطر ملگئے
اور تلوار چلنے لگی یہ حال دیکھکر ایک افسر کو رستم خان نے مع دس ہزار سوارون کے انکی مدد کو روانہ کیا
خیال کیا کہ کیا دس ہزار پر تین لاکھ کو لیکر جاؤن بالکل خلاف مردی ہی اول یہ کہ دس ہزار سے بتیس ہزار
مقابلہ کرین نہ کہ تین لاکھ کیونکہ کفار کی جمعیت قلیل معلوم ہوتی ہی اور ابرار کی جمعیت کثیر ہی مگر
خیر مین نے اقرار کیا تھا کہ مدد کرونگا بنا بر اپنے اقرار کے اسقدر لشکر کافی ہی جو کہ مین نے روانہ کیا ہی
یہان کفار جان دیے ہوے لڑ رہے تھے مگر کیا کر سکتے ہین اول تو خود قلیل مسلمان کثیر دوسرے بے فکر
تیسرے ہمیشہ کے بودے ایک ہی حملے مین جی ہار دیے لڑائی کا رنگ بدل گیا کیونکہ پہلے تو لشکر اسلام انکے
حملے روکا کیا اور جب یہ لوگ زد پر آگئے اور انکو بیچ مین اپنے لے لیا پھر جو حملہ کیا حواس باختہ کر دیے
قدم نہ جم سکے نوبت یہ پہونچی کہ فرار پر آمادہ ہوے مگر جائین کیونکر چارون طرف سے خدا پرست حلقہ
کیے ہوے ہین کوئی راہ نہین ملتی ہی کہ نکل کر جائین آخر مجبور ہو کر پھر لڑنے لگے جہان تک ایسے قتل کیے گئے
قتل کیے اسکے بعد سب کو گرفتار کر لیا تھوڑے عرصے مین کوئی کافر اس میدان مین نرہا سوا ان لاشون
کے جو کہ زندہ تھے وہ اسیر ہو گئے تھے رستم خان نے اسیوقت اپنے لشکر کو حکم دیا کہ خیمہ وغیرہ اکھڑواؤ
بار کرکے طرف شہر کے آؤ اور بیرون شہر پا کر ہم شہر مین جاتے ہین چند اپنے افسرون کو ہمراہ لیکر
چلے ادھر ابرار نے ان سب کو قتل و اسیر کر کے قصد کیا تھا کہ طرف رستم خان کے چلون کہ دیکھا خود
رستم خان آتے ہین یہ خود مع سردارون کے استقبال کو چلا راہ مین صاحب سلامت ہوئی غرض بڑی
ہوئی رستم خان نے ابرار سے کہا کہ اب آپ مع اپنے لشکر کے شہر مین چلیے تاکہ اہل شہر کا بھی حال
معلوم ہو جائے یہ جو رستم خان نے کہا ابرار نے اسیوقت اپنے لشکر سے کہا کہ چلو اندر شہر کے خیمہ وغیرہ
بعد کو آئینگے یہ لوگ سب کے سب مع ابرار و رستم خان کے اور سردارون و افسرون کے طرف شہر کے
چلے وہان مخبرون نے اہل شہر کو خبر دی کیونکہ انھون نے مخبر مقرر کر رکھے تھے کہ ہمکو دم بدم کی خبر دیتے رہنا جبکہ
ابرار نے وہ تقریر کی تھی جاسوسون نے یہ بھی خبر اہل شہر سے کی تھی جب سب لشکر ابرار کا شریک ہوا تھا
یہ بھی خبر یہان کی تھی جب جنگ مغلوبہ ہوئی یہ بھی یہان کی اب یہ خبر کہی کہ وہ رستم خان کو لیکر لاتے ہین
تمام اہل شہر خوش ہو گئے کہ خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ پھر اہل اسلام کا سکہ جاری ہو گا دین کا ڈنکا بجے گا
تمام شہر یہ خبر پا کے ہر گلی کوچہ سے سو سو دو دو سو دس دس بیس بیس چلے کہ چلکر رستم خان کو دیکھین
ہر مکان کے کوٹھے پر جو کہ سر راہ تھے انپر لوگ جمع تھے انتظار مین بیٹھے ہوے تھے کہ ابرار خاوری مع
رستم خان کے داخل شہر ہوے اور طرف در دولت کے چلے ہر طرف سے صداے مبارکباد بلند تھی
رستم خان و ابرار سب کا سلام لیتے ہوے چلے جاتے تھے یہان تک کہ قریب ایوان شاہی کے پہونچے
ابرار نے لشکر کو رخصت کیا لشکر تو چھاونی کو گیا ادھر یہ داخل محل ہوا رستم خان کے لیے محل خالی کیے گئے
یہ لوگ سب اترے بڑی دھوم سے دعوت ہوئی اب ہر گلی کوچہ مین صداے اذان بلند ہوئی تمام شہر مین
خوشی ہو رہی ہی مبارکباد کی نوبتین بج رہی ہین ادھر لوگ ابرار کا خیمہ وغیرہ لیکر داخل شہر ہوے رستم خان
کا لشکر قریب شہر آکر اترا یہان وہ رات بسر ہوئی صبح کو ابرار نے دربار کیا رستم خان بھی مع اپنے سوارون

کے تشریف لاے ابرار نے بزبردستی رستم خان کو تخت پر بٹھایا آپ کرسی پر بیٹھا دربار جمع ہوا رستم خان نے
تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ جسقدر دیر و بتکدے ہون سب منہدم کیے جائین اور اُنکے مقام پر مساجد کی بنا ڈالی جائے
یہ حکم جو صادر ہوا اُسیوقت بتکدے کھدنے لگے اب رستم خان نے فکر کی کہ کسکو یہان کا حاکم کرون کہ اُسیدن
ہرچہ اخبار آکر گزار رستم خان نے جو اُسکو دیکھا اُس مین یہ تحریر تھا کہ بدیع الملک یعنی صاحبقران
ثانی دشت بہار افزا مین فردکش ہوے تھے مع لشکر کے وہان جشن کیا تھا دارا بن جمشید
کو بادشاہ کیا اُسی زمانے مین صنوبر شاہ سے ملاقات ہوئی کنارے دریاے سبز رنگ کے درمیان
انھون نے دیوانہ مبہوت کو زیر کیا وہ مسلمان ہوا صنوبر شاہ بھی مسلمان ہوا دریاے سبز رنگ
سے شیر نکلا اُسکو صاحبقران نے قتل کیا خرس کو جو کہ ہمراہ جادو تھا گرفتار کیا خضران
بن عمرو ثانی نے اُس سے کل حال دریاے سبز رنگ کا معلوم کیا صاحبقران نے قصد اُسکے فتح
کرنے کا کیا تھا کہ شہر صنوبریہ سے لوگ آئے کہ سمندر جادو نے ساحرون کو روانہ کرکے صنوبر شاہ
کو اسیر کیا مع اُسکے ناموس و سردارون کے اور تمام شہر کو مسخر ہوا دیا صاحبقران کا اُدھر جانا اور
سب کو حالت اصلی پر لانا اور واپس آنا یہان جنگ ہونا اور خواجہ کا براے فتح دریاے سبز رنگ
جانا اور اُسکو برباد کرنا کل خبرین مرقوم تھین اور یہ مرقوم تھا کہ اب صاحبقران طرف شہر
یقینیہ کوچ کرکے مع لشکر تشریف لیگئے ہین یہ خبر دیکھکر رستم خان کے دل کو خوشی ہوئی کہ یہان
بدیع الملک کی تو خبر معلوم ہوئی جو کہ ایک مدت سے نہ سُنی تھی اب رستم خان نے
فکر کی سر تمام ممالک اہل اسلام کو اس امر سے آگاہ کرنا چاہیے کہ سب ہوشیار ہون اور لشکر
لیکر براے مدد صاحبقران روانہ ہون یہ تو اسی فکر مین تھا راوی بیان کرتا کہ اُسی زمانے مین
اتفاق سے خواجہ حسام بازرگان وارد شہر خاور ہوا یہ وہ تاجر ہے جسنے رستم ثانی کو صاحبقران
بدیع الملک کی خبر دی تھی اور پھر لشکر صاحبقران یعنی بدیع الملک مین چلا آیا تھا جب کہ
بدیع الملک طرف شہر یقینیہ کے مع لشکر کوچ کرکے تشریف لیگئے یہ اُس لشکر سے نکلکر ادھر کو
چلا اتفاق سے خاور مین پہونچا اُسکے روبرو کل حال گذرا تھا جب یہ خاور مین پہونچا اُسنے کل کیفیت
خاور کی سُنی جب اُسکو معلوم ہوا کہ رستم خان یہان کے حاکم فی الحال ہین یہ اُنکے دربار مین آیا
سلام کیا کرسی ملی کہ بیٹھو یہ کرسی پر بیٹھ گیا رستم خان نے دریافت کیا کہ تم کہان سے آتے ہو مجھکو
لشکر اسلام کی بھی حالت معلوم ہے اور رستم ثانی کی بھی کیفیت سے ماہر ہوا اور صاحبقران ثانی
کی حالت ظاہر کرو کہ خانہ کعبہ کوچ کر گئے یا نہین اُسنے عرض کیا کہ جو کچھ مجھکو معلوم ہے مین عرض کرتا ہون
یہ کہکر اُسنے ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا صاحبقران ثانی کا بدیع الملک کو صاحبقران کرنا رستم ثانی کا
قبل سے شکار کو جانا صاحبقران ثانی کا مع ایک سو چالیس سردارون و عزیزون کے خانہ کعبہ کو
تشریف لیجانا اور عرض کیا کہ اسکے بعد صاحبقران کا حال تو مجھکو معلوم نہین ہے مگر ہان حال عرض
کرتا ہون بدیع الملک کا مع لشکر طرف نہ طاق کے کوچ کرنا دشت بہار افزا مین پہونچکر جشن کرنا
دارا کو بادشاہ کرنا اپنا بعد جشن کے براے تجارت جانا رستم ثانی سے ملاقات ہونا انکو اس حال سے آگاہ کرنا انکا
برہم ہونا پھر اپنا لشکر صاحبقران مین واپس آنا اُسکے بعد جو کچھ کیفیت لڑائی و فتح دریاے سبز رنگ کی
تحریر ہوئی تھی سب بیان اور عرض کیا کہ سواے اسقدر حال رستم ثانی کے کہ فلان صحرا مین فردکش تھے اور انکا
حال مجھکو نہین معلوم ہان جب مین لشکر فیروزی اثر صاحبقران سے چلا تھا تو صاحبقران کا قصد تھا کہ مین

طرف شہر سمندریہ کے کوچ کرون جو ملک راہ مین ملین اُنکو فتح کرتا ہوا چلا جاؤنگا بعد فراغت جشن فتح دریاے
سبز رنگ صاحبقران ثالث کا پیش خیمہ روانہ کرنا اُسکے بعد ہر سردار کا اپنا اپنا لشکر لیکر روانہ ہونا اُسکے
بعد خود صاحبقران کا مع بادشاہ کے کوچ کرنا عرض کیا اور اپنا ادھر کو آنا رستم خان یہ سنکے بہت خوش
ہوا کہ اس ناچیز کے سبب حال معلوم ہوا خواجہ حشام کو انعام دیا وہ رخصت ہوکر دربار سے اپنے مقام پر
آیا رستم خان نے دربار برخاست کیا اپنے مقام پر آیا وہ رات آنا دن بسر کیا بوقت صبح پھر دربار
کیا رات اسکو تدبیر رستم خان نے سوچ لی تھی پس جب صبح کو دربار کیا دبیر کو طلب کرکے کہا کہ ایک نامہ تو
تحریر کر دبیر نے کہا کہ کسکے نام کہا کہ سمندر شاہ کے نام پس دبیر نے اُسی وقت نامہ تحریر کرنا شروع کیا
پہلے تو حمد خدا و نعت رسالت پناہ تحریر کی اُسکے بعد تحریر کیا کہ تمکو معلوم ہو کہ ارزنگ بن زمرد نے
خروج کیا ہی اور کئی لاکھ کا لشکر اُسکے پاس جمع ہوگیا ہی اسلم و دیلم پسران اورج و سختگان سپر سختگان
اُسکے ہمراہ ہین اور بہت سے بادشاہ اُسکے شریک ہوے ہین اور ایک نیا مذہب اور ایجاد ہوا ہی کہ کوئی
برجلیس ہی کہ وہ اپنے کو خداوند کا نائب کہتا ہی جو کہ اُسکے نزدیک خداوند ہین معاذ اللہ وہ لوگ آفتاب کو
اپنا خدا کہتے ہین جیسے کہ زمانہ صاحبقران اول مین ایرج نوجوان آفتاب پرستی کا دعوی کرکے آیا تھا
اور بعد زیر ہونے کے وہ مذہب برطرف ہوگیا اُسی مذہب کے وہ لوگ پیرو ہین اور یہ برجلیس کہتا ہی
کہ مین آفتاب کا فرزند و نائب ہون کوئی ساحر اُسکا حربی ہوا ہی اُسکا بڑا سامان کیا ہی مین اُسکا سامان
کیا تحریر کرون جو لوگ دیکھ آئے ہین وہ بہت کچھ بیان کرتے ہین کہتے ہین کہ واقعی خدائی کرتا ہی کوئی زبردست
ساحر اُسکا شریک ہی قلعۂ سحر تیار کیا ہی گنبد سحر آفتاب سحر سب لوگ جو کہ اُس شہر مین رہتے ہین برجلیس کو
سجدہ کرتے ہین کیونکہ اُسکا یہ قول ہی کہ میرے والد نے اپنا سجدہ تم پر سے موقوف کیا میرے سجدے کا حکم دیا ہی
دوسرے نہ معلوم سنا جاتا ہی کہ جہان اُسنے منہ پر سے نقاب اُٹھائی اور اُسکے چہرے پر نظر پڑی وہ شخص کہ
جسکی نظر پڑی ہی وہ خود بخود سجدے کو جھک جاتا ہی اگر ہزار دن ہون تو ایک مرتبہ سجدہ کرتے ہین
خدا جانے کیا اسرار ہی وہ بھی اہل اسلام کا دشمن ہی خدا اُسکے شر سے ہم سب کو بچاے اور ہمارے اوپر
رحم کرے وہ شہر آفتاب نما سے لشکر کشی کرنے والا ہی لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہی کہ خبردار ہوجاؤ اور
اُسکے آنے کی خبر رکھو جب وہ آئے تو اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکے روبرو کبھی نہ جانا اور ارزنگ نے
تو یہان تک زور پکڑا کہ شہر خاور پر قبضہ کر لیا تھا مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ وہ بلا یہان سے دفع ہوئی
وہ مرتد بھی اُسی جانب کو گیا ہی یقین ہی کہ وہ ضرور اُسکو ورغلا کر لائیگا کیونکہ اُسکے ہمراہ بہت بڑا
مفسد و دشمن اہل اسلام کا سختگان موجود ہی اُسکی بھی حرکتین مثل سختک و سختیارک و سختگان
کے سنی جاتی ہین یہ لکھکر کل حال اپنی خبر پانے کا خاور کی کیفیت کا اور مع لشکر اپنا خاور پر
آنا اور بعد ظاہر کرنے کے اسرار حالت تقیہ مین تھا داخل شہر ہونا تحریر کرایا اور اُسکے بعد بدیع الملک کی کیفیت
تحریر کرائی اور یہ تحریر کرایا کہ تمکو لازم ہی کہ اپنے ملک مین کسی کو جو کہ بہادر ہو جری ہو عادل و منصف ہو ظالم نہو
حاکم کرکے مع لشکر طرف شہر سمندریہ کے براے مدد صاحبقران ثالث روانہ ہو کیونکہ آخیر برا وقت
ہی اور بڑے بڑے ساحرون و غیر ساحرون سے مقابلہ ہی یہ وقت اُنکی شرکت کا ضرور ہی اور ہم سب
لوگ تو اُنکے غلام ہین اُنکے سبب سے یہ مرتبے ہمکو حاصل ہین ورنہ ہم کہان اور یہ حکومت کہان یہ
سب خدا کا فضل اور اُنکا احسان ہی کہ اُنکے باپ دادا نے ہمکو دین اسلام بتایا دوزخ سے
بچایا راہ ضلالت سے نکالا راہ نیک پر پہونچا دیا اُسکے بعد یہ مرتبہ دیا کہ ہمکو بادشاہ کیا جو کہ ہم کبھی

اس منصب جلیل کے قابل نہ تھے یہ صرف اُنکی بندہ پروری و غلام نوازی ہی بس ہمکو بھی لازم ہی کہ ہم بھی
اپنی جانین اُنکے قدمون پر فدا کرین بس یہی وقت ہی کہ اُنکی مدد کرو وہ لوگ کبھی تمکو اپنی مدد کے لیے
نہین طلب کرینگے کیونکہ وہ لوگ غیور ہین سواے خدا کے اور کسی کی مدد کے خواستگار نہین ہین وہ اپنے
خدا پر بھروسا رکھتے ہین گو یہ امر ضرور ہی کہ جو اُسکی مصلحت مین ہوگا وہ ضرور ہوگا ہماری شرکت
کرنے سے کیا ہوگا مگر ہمکو لازم ہی کہ ہم اپنا حق غلامی ادا کرین لہذا مین تو یہان کسی کو جو کہ میرے نزدیک
لائق حکومت ہوگا حاکم کرکے مع دو لاکھ کے لشکر کے طرف شہر سمندریہ کے جاتا ہون میرے ہمراہ
تین لاکھ سپاہ ہی ایک لاکھ یہان چھوڑ دونگا کہ یہان لشکر بالکل نہین ہی شاید کوئی غنیم آئے تو مقابلہ
تو کر لیا جاے یہ تو نہو کہ بدون جنگ و پیکار یہ ملک اُسکے قبضے مین آجاے اب تمکو بھی لازم ہی کہ کچھ
لشکر چھوڑکر اپنے ملک مین طرف شہر سمندریہ کے آؤ والسلام خیر ختام یہ نامہ لکھا گیا جب نامہ تیار
ہو چکا تو رستم خان نے کہا کہ اسکی نقلین کر لو قریب چار ساڑھے چار سے کے اور سب کے نام بتا دیے
اور یہ بھی لکھ دیا تھا کہ جنکے نام مین فراموش کر گیا ہون یا جو ملک تمھارے ملکون کے قریب ہون اُنکو بھی
آگاہ کر دینا اور تاکید تحریر کرنا کہ سب براے مدد صاحبقران روانہ ہون ناظرین پر واضح ہو کہ جنکے
نام رستم خان نے نامے تحریر کرائے ہین اُنہین سے چند نام اس مقام پر تحریر کیے جاتے ہین باقی اور
نام وقتاً فوقتاً تحریر ہونگے وہ اسمایہ ہین منذر شاہ دار زنگ حبشی و طوق حیران گرد و
قلا چینی و کیابہ چینی و اسفانوش یل و قدح نوش یل و مینوش یل و آزر نوش یل و
عبد الجبار و عبد القادر وغیرہ کے نام کہ یہ سب چار سو یا ساڑھے چار سو ہونگے تحریر کرائے
اور اُنکو ملفوف کرکے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ کل مین ان نامون کو روانہ کرونگا اسکے بعد خود مع دو لاکھ
سپاہ کے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کرونگا یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو
گئے وہ دن و رات تمام ہوئی صبح کو پھر رستم خان نے دربار کیا جب سب حاضر دربار ہو چکے اُسوقت
ایرار نے عرض کیا کہ اے رستم خان وہ لوگ جو کہ اُسدن گرفتار ہوے ہین اُنکی بابت کیا حکم ہوتا ہی رستم خان
نے کہا کہ اُنکو طلب کرو اُنکا دربار بھیجا جائے پس اُسوقت ایرار نے حکم دیا کہ زندان خانے سے وہ لوگ
طلب کیے جائین چوبدار نے یہ حکم داروغہ زندان کو پہونچایا اُسوقت داروغہ زندان اُن قیدیون کو
لیکر چلا جو کہ قریب چھ سات ہزار کے تھے یہان تک کہ دردولت پر حاضر ہوا خبر کرائی کہ قیدی حاضر ہین پس طلب
کیے گئے یہ سب کو لیکر دربار مین آیا رستم خان کو سلام کیا اسکے بعد ایرار کو پس رستم خان نے اُن قیدیون
کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین جو کہتا ہون اُسکو بگوش ہوش سنو اگر اُسکے خلاف جواب دوگے یا میرے
کہنے پر عمل نہ کروگے تو مین تمکو قتل کرونگا اگر میرے کہنے پر عمل کروگے تو مین تمھارے عہدے بڑے کرونگا
مشاہرے زیادہ ہونگے اور سب سے بڑا کام یہ ہی کہ نار دوزخ سے نجات پاؤگے سیر بہشت
کروگے اگر قتل ہوے کفار کے ہاتھ سے تو شہادت پائی اور لڑائی سر کی تو غازی کہلائے بڑے
مرتبے پائے پس میری راے یہ ہی کہ دین اسلام قبول کرو اس مذہب ذلیل کو ترک کرو
دیکھو کہین ایسا خدا ہوتا ہی جو مثل تمھارے ہمارے حاجتین رکھتا ہو یعنی سوتا ہو جاگتا ہو
کھاتا ہو پیتا ہو بول و براز کی ضرورت ہو مثل ہم بندون کے خواہش نفسی ہو کوئی اچھی صورت
دیکھی فریفتہ ہو گئے اور پھر یہ قدرت نہین کہ اُسکو اپنے پاس طلب کرلین بلکہ یہ کہ مثل بندون
کے اُسکی جدائی مین بیقرار ہون اور بندون سے بعجز طلب کرین اُسکا جواب صاف ملے اور

پھر اُنکا کچھ نہ کر سکے یہ کوئی بھی قبول کرے گا کہ یہ خدا ہی یہ تو بندہ ہی بندہ بھی وہ بندہ جو کہ عقل سے بالکل
بے بہرہ جسکی عقل کے روبرو ہم لوگ عاقل ہین جبکہ یہ خدا ہی تو اسکو سب قدرت ہی جو چاہے کرے جسکو
چاہے اپنی قدرت سے طلب کرے جس طور سے خدا سے برحق جو کہ ہمارا خدا ہی کہ جب اُسکو منظور ہوا
کہ یہ بندہ دنیا پر سے چلا آئے تو کیونکر طلب کر لیتا ہی کہ بندون کو سواے چارہ نہین ہی کوئی
روک نہین سکتا ہی تمنے قصہ حضرت سلیمان جو کہ ہمارے نبی تھے سُنا ہوگا وہ اس طور سے ہی کہ
جبکہ خداوند کریم نے اُنکو بادشاہ عظیم فرمایا وہ جن و انس و وحش و طیر و ہوا و آب و گیاہ و زمین و خاک پر
قابض ہوے تمام لشکر اُنکا جو کہ لاکھون سے زیادہ تھا اُسمین دیو و پری بھی تھے ہوا بھی اُنکے تابع تھی
بحکم خدا اُنکا حکم چرند و پرند مانتے تھے ایک روز آنحضرت نے اپنے وزیر آصف بن برخیا سے
ارشاد فرمایا کہ میری خواہش یہ ہی کہ مین اپنی تمام فوج کا معائنہ کرون لہذا ایک قصر عالیشان تیار
کیا جاے کسی میدان وسیع مین کہ جسکے بالاخانہ پر سے مین اپنی کل فوج کا معائنہ کرون پس بموجب
حکم والا کہ یہ حکم نبی خدا و بادشاہ وقت کا تھا وزیرون نے فوراً قصر کی تیاری کا بندوبست کرنا شروع
کیا تھوڑے عرصے مین وہ قصر تیار ہو گیا وزیرون نے عرض کیا کہ یا نبی خدا وہ قصر تیار ہو گیا
ہی فرمایا کہ اچھا بس آپ نے حکم فرمایا کہ میرے تمام لشکر کو آگاہ کرو کہ فلان صحرا مین آکر جمع ہون کوئی
باقی نرہے انسان سے لیکر حیوان تک بنی جان دیو و پری یہ حکم حضرت سلیمان کا ہوا نے سب کے
کان تک پہونچا دیا جو دن کہ آپ نے مقرر فرمایا تھا سب اُسدن آکر جمع ہونے لگے یہان تک کہ کوئی
نہ کوسون تک صحرا ہر ایک قسم کی مخلوقات خدا سے مملو ہو گیا جہان تک نگاہ کام کرتی تھی سواے
سیاہ کے کچھ نظر نہ آتا تھا جب سب جمع ہو گئے وزیرون نے عرض کیا کہ بالاے قصر تشریف لیچلیے
کیونکہ سب حاضر ہین جناب سلیمان وزیرون کے ہمراہ قریب اُس قصر کے تشریف لائے
اور وزیرون سے حکم فرمایا کہ مین اس قصر مین جاتا ہون کوئی ذی روح بدون میرے حکم کے
اس قصر مین نہ آئے انسان کی تو کیا اصل تھی جن و پری بھی نہ جا سکتے تھے آپ یہ فرما کر داخل قصر
ہوے وزیرون نے تمام دروازے قصر کے بند کرکے مقفل کر دیے اُسپر پہرہ مقرر کر دیا تاکہ کوئی
نہ جا سکے حضرت سلیمان بالاے قصر تشریف لائے اور اپنے عصا کو جو کہ اُنکے دست مبارک
مین تھا زیر زنخدان رکھکر گویا اُسپر تکیہ کرکے اپنی فوج کو مشاہدہ فرمانا شروع کیا ہزارون کوس تک
لشکر پڑا ہوا تھا آپ نے یہ سپاہ کثیر ملاحظہ فرما کر شکر خداوند کریم کا کیا اور خیال فرمایا کہ مجھ سے ضعیف
کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا اور اسقدر اپنی مخلوق کو میرے تابع حکم فرمایا آپ ابھی یہی تصور فرما رہے تھے
کہ ایک مرد اعرابی جوان ایک گوشہ قصر سے ظاہر ہوا اور انکی طرف چلا اور سلام کیا آپ اُسکو دیکھکر
متحیر ہوے اور خیال فرمایا کہ مین جب اندرون قصر آنے لگا تھا تو وزیرون کو حکم دے آیا تھا
کہ کوئی نہ آنے پاے یہ شخص کیونکر آیا کیا میرے حکم کو وزیرون نے فراموش کرکے اسکو آنے دیا وہ
جب آپ کے قریب پہونچا آپ نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ اے مرد اعرابی مین تو حکم کر آیا تھا کہ کوئی
اندرون قصر بدون میرے حکم کے نہ آئے تو نے میرا خوف بھی نہ کیا اور نہ وزیرون نے میرے
حکم سے تجکو آگاہ کیا کہ تو یہان بلا خوف چلا آیا یہان آنے کی کسی کو بدون حکم اجازت
نہین ہی وہ جوان ہنسا اور کہا کہ اے سلیمان مجکو سب جگہ جانے کی اجازت ہی مجکو کوئی نہین
منع کر سکتا ہی مین اُسکے حکم سے آیا ہون کہ جسکا حکم ٹل نہین سکتا ہی اور وہ سب کا مالک ہی

میرا نام ملک الموت ہی مین ہر مقام پر بلا اجازت جا سکتا ہون مجکو حکم ہی جہان چاہون چلا جاؤن
کوئی مجکو روک نہین سکتا ہی نہ منع کر سکتا ہی مجکو حکم ہوا کہ ہمارے دوست سلیمان کو ہمارے پاس لے آؤ
مین آپکی روح قبض کرنے کو بحکم خداوند جلیل آیا ہون آنحضرت نے یہ سُنکے ملک الموت سے فرمایا
کہ اتنی مہلت دو کہ مین اپنی کل سپاہ کا معائنہ کرلون ملک الموت نے عرض کیا کہ حکم نہین ہی اُنھون نے
فرمایا کہ بسم اللہ کرو کوئی مجکو عذر نہین ہی مین موجود ہون بس ملک الموت نے حضرت سلیمان کی روح قبض کی
یہ خدائی کے معنی ہین یہ خدا ے حقیقی و رب تحقیقی ہی کہ اُسکا حکم ٹل نہ سکا اور جسکو اُسنے طلب کیا وہ بلا عذر
چلا گیا یہ کیسا خدا کہ اپنے بندون سے خواہش کرے اور وہ انکار کرین یہ تو صفت خدا کی نہین ہی اے نادانون
نہ خدا کی آنکھ ہی مگر دیکھتا سب کچھ ہی ہر ایک کی رگ گلو سے قریب ہی قلب مومن خانہ خدا کہلاتا ہی منھ نہین ہی
مگر کلام کرتا ہی کوئی اعضا مثل اعضاے بشری کے نہین رکھتا ہی نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہی نہ اُس سے کوئی پیدا
ہوا ہی صرف اُسکے حکم سے یہ تمام دنیا زمین و آسمان جن و بشر شجر و حجر دیو و پری بہشت و دوزخ خلق ہوے
ہین اُسنے ہم گمراہون کی ہدایت کے لیے نبی برحق خلق فرمائے تاکہ ہمکو راہ نیک کی ہدایت کرین اُسکو
بھجوائین تاکہ ہم راہ ضلالت کو ترک کر کے راہ ہدایت اختیار کرین یہ صرف اُسکی ہمارے حال پر عنایت
تھی اگر وہ مرسل نہ خلق فرماتا تو ہم لوگ ہمیشہ گمراہ رہتے ہر ایک شی کو اپنا خدا تصور کرتے جو چیز ہماری
سبب حیات ہوتی وہی ہماری خدا تھی یہ اُسکی عین قدرت ہی کہ اُسنے کیا کیا اشیاء ہمارے لیے جو کہ زندگی
کا سبب ہین پیدا کین خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیونکر نو ماہ تک شکم مادر مین بچہ کو رزق پہونچاتا ہی اور نو ماہ
تک پرورش کرتا ہی جب زمانہ ولادت کا عنقریب ہوتا ہی تو تین دن قبل پستان مادر مین شیر پیدا کرتا ہی
اس قسم کا خدا ہی یہ خدا کیسا کہ بندون سے بھاگا بھاگا پھرے اِسی ارژنگ کے باپ دادا اسقدر
پریشان ہوے کہ ہر ایک ملک و دیار مین پوشیدہ ہوتے پھرے دامن کوہ مین پناہ لیتے پھرے مگر ایسے
منحوس قدم تھے کہ جہان گئے اُس ملک کو ویران کیا اور اُس ملک کے بادشاہ کو قتل کرایا آخر کو
خود بھی قتل ہوے یہ ہی شان خدائی ہی یہ ہی قدرت نمائی ہی کہ ایک عمرو عیار نے کیا کیا گت کی ایسا
بے خبر خدا کہ اُسکی ریش پر عمرو نے پیشاب کر کے گُن اُسترے سے مونڈا اور اُسکو خبر تک نہوئی یا مثل
اسکے بہت سی ذلیل باتین کین جو کہ بیان کرتے ہوے حجاب آتا ہی تو یہ امر بالکل خدائی کے خلاف ہی
جو صفتہ ضروری کہ بشر کو ہوتی ہین وہ خدا مین نہین ہین اول تو وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا نہ اُسکی
مان ہی نہ باپ نہ بیٹا نہ بیٹی نہ جورو وہ ایک بقعۂ نور ہی ایسا نور ہی کہ کوئی اُسکے جمال کی تاب نہین لاسکتا
ہی اُسکو کون دیکھ سکتا ہی زمانہ سابق مین حضرت موسیٰ کی امت نے اسکی خواہش کی تھی کہ ہم خدا کو
دیکھینگے ایسا شعلہ پیدا ہوا کہ کسی کو تاب نرہی سب بیہوش ہو کر گر پڑے کوہ طور جل گیا نہ یہ کہ خدا اسکے
سامنے موجود ہی سب اُسکو دیکھتے ہین وہ مثل ہمارے کھاتا ہی بول و براز کرتا ہی یہ صفت خدا کی نہین ہی
وہ وحدہ لاشریک ہی وہ اکیلا ہی تمام دنیا سے قبل ہی اور سب فنا ہونگے وہ باقی رہیگا بموجب این آیہ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔ اُسکے سوا کوئی باقی نرہیگا سواے
اُسکی ذات کے سب کو فنا ہی بس اے بھائیون تمکو لازم ہی کہ تم اس گمراہی کو دور کر کر راہ نیک کو
اختیار کرو دیکھو تو اس راہ کے اختیار کرنے سے تمکو کیا مرتبہ ملتا ہی بہشت تمھارا مسکن ہوگا
بعد وفات زمانہ حیات مین مومن کہلاوگے ہر ایک عزت کریگا وہ لقا کیا مرتبہ تھا وہ زہر دکیا
سنگ خارشتی ارژنگ تو نطفہ حرام و رحرام بلکہ ولد الزنا ہی یہ کیا کر سکتا ہی اسکی کبھی تدبیر ہو جائیگی

دیکھنا تم ایسی جوتیان کھائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا کوئی خدا پرستون پر منحصر نہین ہی یہ جہان لشکر کشی کرکے بڑے
زورون مین اپنی شادی کرنے اور خدائی جتانے گئے ہین برجیس انکو درست کریگا ساری خدائی فراموش
ہو جائیگی عشق رفو چکر ہوگا سواے فرار کرنے کے کوئی تدبیر نہ بن پڑیگی تمیز ظاہر ہو جائیگا کچھ دور نہین ہی
سن لینا یہ جو تقریر رستم خان نے کی انکے دلون پر اسکی تقریر نے اثر کیا زنگ کفر آئینۂ دل پرسے دور ہوا
اور کہا کہ جو کوئی مذہب اسلام قبول کرے تو کیا کہے رستم خان نے اپنی زبان پر یہ کلمہ جاری کیا کہ
کلمہ پڑھے اور کلمہ طیبہ انکو بتایا وہ کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے رستم خان نے حکم دیا کہ
انکو قید سے رہا کردو فوراً انکی قید دور کردی گئی وہ رہا ہوے بہت سی تعریف رستم خان کی کی اور
کہا کہ آپ بہت درست فرماتے ہین ہمنے آج تک کوئی کرامت ایسی نہین دیکھی کہ جس سے ہم یہ تصور کرتے کہ
ضرور ارژنگ خدا ہی ہم خود اس فکر مین تھے کہ کوئی تو سبب ایسا پیدا ہو کہ ہم اس راہ کفر سے نکلین یا کوئی
ہمکو راہ نیک دکھانے والا ہو کہ جسکی ہدایت سے ہم سرچشمۂ ہدایت پر پہونچین تو آج ہماری مراد دلی بر آئی ہمنے
راہ نیک پائی یہ جو تقریر ان سب نے کی رستم خان نے انکو اسیوقت انعام دیا ملازم اپنا کیا تنخواہ زیادہ
کی عہدے جلیل دیے انکو اپنے دربار مین جگہ دی یہ جو عہدے پائے وہ لوگ بہت خوش ہوے جو جو مقام
انکے لیے مقرر کیے گئے تھے وہ اسپر بیٹھے اسوقت رستم خان نے حکم دیا کہ چار سو سانڈنی سوار حاضر دربار ہون
تاکہ مین نامے بنام حاکمان اسلام روانہ کرون انکو خروج ارژنگ و برجیس سے آگاہ کرون و حالات
صاحبقران ثانی سے مطلع کرون تاکہ وہ لوگ اپنا بند و بست کرکے طرف شہر سمندریہ کے براے
مدد صاحبقران مع لشکر روانہ ہون یہ حکم سنتا تھا کہ اسیوقت سانڈنی سوار حاضر ہوے رستم خان نے
ایک سانڈنی سوار کو دو نامے دیے ایک اسمین تھا بنام منذر شاہ و ارژنگ حبشی کے دوسرا
نامہ صرف ارژنگ حبشی کے نام تھا اس سانڈنی سوار سے کہا کہ یہ نامے سرزمین مغرب مین لیجا اور
منذر شاہ کو ایک دوسرا ارژنگ حبشی کو دینا وہ سانڈنی سوار وہ نامے لیکر طرف مغرب کے روانہ ہوا
کہ اسکا ذکر پھر ہوگا اسکے بعد ایک نامہ بنام طوق حران گرد دوسرا بنام کبابہ چینی تیسرا بنام قلابہ چینی
کے ایک سانڈنی سوار کو دیکر کہا کہ یہ تینون نامے تم دربند علانیہ مین ان تینون بادشاہون کو پہونچا دو
اسکے بعد چند سانڈنی سوار جانب یونان روانہ کیے ہر ایک کو ایک ایک نامہ دیا جو کہ اسفالونش ییل
و قلدح لوتش ییل و مینوش ییل و آزر لوتش ییل کے نام تھے انسے کہا کہ یہ نامے ان بادشاہون کو پہونچا دو
یہ لوگ جہان ہون اسی مقام پر یہ نامے دینا خواہ یہ سب ایک مقام پر ہون خواہ اپنے اپنے ملک مین ہون
وہ سانڈنی سوار بھی مجرا کرکے طرف یونان کے روانہ ہوے کہ وقت پر انکا ذکر ہوگا اور دو نامے دو
سانڈنی سوار کو دیکر جانب حلب طرف عبد الجبار و عبد القادر کے روانہ کیا اور کہا کہ یہ دونون بھی
اپنے اپنے ملک مین ہونگے انکو نامے پہونچا دو وہ سانڈنی سوار بھی جانب حلب روانہ ہوا ایک نامہ طرف مصر
بنام لقمان بن عقیل روانہ کیا تین نامے طرف ہندوستان کے روانہ کیے ایک انمین بنام فرسنگ بن
لندھور اور ایک بنام قرشی و ترشی کے تھا اور کہا کہ انکو یہ نامے دینا تم سب طرف ہندوستان کے جاؤ
اور انکو دینا کپتان فرنگ و اراہبہ فرنگ کے نام دو نامے روانہ کیے یہ تینون سانڈنی سوار رخصت ہوکر روانہ
ہوے ایک طرف ہندوستان کے دو طرف قرشی و ترشی کے دو طرف فرنگ کے ایک نامہ پر کو
جانب فرنگ ان ملکون سے جو کہ پریمائے فرنگی کے قبضے مین ہین اور شہریار عالیوقار انپر قابض ہین بنام
شہریار پریمائے فرنگی روانہ کیا ایک نامہ طرف قلعہ قمر بخش کے بنام فیروز بخت کے روانہ کیا

ایک نامہ طرف سبائل کے ایک نامہ طرف زرائیل کے ایک نامہ طرف غروبیہ باختر کے ایک نامہ زبرجد نگار کو
ایک نامہ چاہ الماس کو ایک نامہ فرنگوشبیہ کو ایک ختن کو ایک ترکستان کو ایک چین کو ایک ایران کو ایک
مدائن کو ایک جانب روم ایک طرف زبرباد فرنگ کے ایک سمت زابل کے اور کئی سو نامے
طرف تمام طلسمات کے اور باقی شاہان اسلام کے جو جو ملک کہ صاحبقران اول و ثانی اولاد صاحبقران
و سرداران صاحبقران نے فتح کیے ہین روانہ کیے اُسکے بعد ایک نامہ بنام اولاد پیر فرخاری طرف آب آگ
کے ایک نامہ طرف طرطوس کے بنام اولاد جمہور ایک نامہ طرف حوالی مغرب کے بنام اولاد فرامرز مغربی
ایک نامہ طرف مازندران کے روانہ کرکے یہ چند نامے طرف منزل ارزلہ کے ملکون کی طرف بنام ان حاکمون کے
روانہ کیے ملک فرخ و داراب و عیس گاویہ و بہلول و ملک خورشید و عنقاے عنقویل گردن و
کاکات زنگی انکے بعد چند نامے طرف زنگبار کے اور طرف قسطنطنیہ باد و کشمیر و کاشغر کے روانہ کیے اسکے بعد ایک
نامہ بیشہ کلنگان کو بنام اولاد طہماس و عنقویل روانہ کیا اُسکے بعد چند نامے طرف اقلیم فتان کے روانہ
کیے پھر چند نامے طرف اصفہان بنام مہلیل وغیرہ روانہ کیے ایک نامہ سمت سیستان بنام محراب شاہ
کرسی نشین روانہ کیا چند نامے جانب نیشاپور بنام نوح و سہراب افقان و دیوانہ سر برہنہ کے روانہ کیے ایک نامہ
جانب بصرہ بنام اولاد خواجہ بزرجمہر ایک نامہ بنام اولاد آلاگرد و بالا گرد و کبھی زلزال و کبھی زلزال و
نہنگ بچہ دریائی و مسروق دیوانہ روانہ کیا یہ چار ساڑھے چار سو نامے جب رستم خان روانہ کر چکا یہ سب
سانڈنی سواران ملکون کی طرف روانہ ہو چکے اُسکے بعد رستم خان نے دربار برخاست کیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو
گیا اب اس داستان کو اس مقام پر چھوڑا جاتا ہے کہ بعد نامے روانہ کرنے کے رستم خان اس فکر مین ہے کہ کسی کو طرف
سے اپنے یہان کا حاکم کرون اور خود طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہون چھوڑا جاتا ہے اور حال چترنگ و ثمود جادو
و جمود جادو کا تحریر ہوتا ہے اسکے بعد داستان بہرام شاہ خاوری کی تحریر ہوگی انشاءاللہ تعالیٰ کہ وہ بھی عجب
دلچسپ داستان ہے بوقت ملاحظہ لطف ہوگا اب حال چترنگ تحریر ہوتا ہے

شمہ حال ثمود جادو و جمود جادو و چترنگ ملاحظہ فرمائیے کہ آنا ثمود جادو کا محروم جادو کو
لیکر اسکا انتظام خدائی کرنا اور چترنگ کا خدا بننا اور اپنے کو ظاہر کرنا لوگون کو اسکی پرستش
کرنا لشکر کا جمع ہونا چترنگ کا بصلاح محروم سپاہ لیکر برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہونے کا قصد
کرنا کہ خبر پہونچنا کہ ایک شخص ارزنگ ہے اُسنے اپنے کو ظاہر کیا ہے کہ مین فرزند ہوا ہون زمرد کا اور
زمرد نے مجکو خدا کیا ہے اُسنے خورشید نگار سے برائے مقابلہ اہل اسلام کوچ کیا ہے بلکہ ایک ملک
اہل اسلام کا جسکو خاور کہتے ہین لے بھی لیا ہے اب وہ اُسپر قابض ہے لوگون کو اپنی طرف طلب
کرتا ہے کہ مین تمہارا خدا ہون بہت سے بادشاہ جو کہ زمرد پرست و لقاپرست ہین اُسکی پرستش کرنے
لگے اُسکو سجدہ کرتے ہین اُسکے شریک ہوے اب اُسکے پاس کئی لاکھ کا لشکر جمع ہو گیا ہے یہ
خبر سُنکے چترنگ کا برہم ہونا و بصلاح محروم جادو اُسکے مقابلہ کو جانا راہ مین کئی ملکون کو
اپنے قبضے مین لانا جو کہ لقاپرست تھے اور خاور کے قریب پہونچکر یہ خبر پانا کہ ارزنگ طرف شہر
آفتاب نما کے گیا ہے اپنی شادی کرنے کو اسکا بھی ادھر کو روانہ ہونا اس سبب سے کہ پہلے
ارزنگ سے مقابلہ کرون میرے اُسکے فیصلہ ہو جائے یا وہ خدا قائم ہو یا مین اُسکے بعد
اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اور یہ بھی خبر پائی تھی کوئی ریچھ بیس ہے اُسنے بھی مذہب لقا کے رواج دینے

کی کوشش کی ہی کہ مذہب آفتاب پرستی کو ترقی دون اُسکی ایک بہن ہی بہت ہی خوبصورت ہی
اسکو بھی اُسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی تھی اسنے بھی قصد کیا کہ بعد فیصلہ اہل اسلام مقابلہ کرونگا اُسپر
قبضہ کرونگا بس یہ بھی طرف آفتاب نما کے روانہ ہوگا و دیگر حالات باقی داستان ہذا غزل بجاے

ساقی نامہ غزل

گرتا نہین نشانے کو تیر نظر غلط
جو غیر کہ رہے ہین وہ ہی اے قمر غلط
اُسکو سنایا جب کبھی فرقت کی شب کا حال
ہنسکے یہ بولا مجھ سے وہ بیداد گر غلط
آئینگے وہ جگر کو سنبھالے ہوے ضرور
فقرہ ہی اسکا اور ہی درد جگر غلط
کہتا ہی پڑھکے نامہ کوئی شوخ بدگمان
نامہ بر ہی لکھ رہے ہین یہ سراسر خبر غلط

تو ہی بتا ہی راست کہ بیداد گر غلط
جس سے ملی نگاہ وہ مجروح ہو گیا
ہنسکر کہا یہ اُسنے کہ ہی سر بسر غلط
درد جدائی کا جو مین کہتا ہون ماجرا
ہرگز نہین ہی آہ کا اپنی اثر غلط
سُنتے ہی ہنسکے ٹال دیا اعتنا نہ کی
لکھا ہی جو کچھ اسمین وہ ہی سر بسر غلط
بیت۔ نگارندہ معنی خوش بیان

مشرق ہی داغ عشق سے دل مہربان مرا
پڑتا نہین کبھی ترا تیر نظر غلط
جسدم کہا کہ مرتا ہون درد فراق مین
کہتا ہی ہنسکر اکے کوئی اسیمبر غلط
سینے پہ ہاتھ رکھکے وہ شوخی سے کہتے ہین
سمجھے وہ میرے مرنے کی شاید خبر غلط
مرنے کا میری سُنکے وہ افواہ ای ہدف
چنین کرد این داستان را بیان +

راویان سحر نگار و حاکیان شیرین سازو ناقلان افسون طراز اس داستان عجائب بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ
ناظرین کو یاد ہوگا کہ جمود جادو سحر کرکے اور سب کو بیہوش کرکے اپنے محل سے باغ مین ثمود جادو اپنی بہن کے
آئی تھی اتفاق سے شداد اُسکا معشوق اُسکی خوابگاہ مین آیا تھا وہ بھی ایک خواص کے پہلو مین اُسکے سحر کے
سبب سے مدہوش ہوکر گر پڑا تھا اور عجب حالت تھی کہ اُسکی ٹانگین اسکی ٹانگون مین شداد کے ہاتھ اُسکے سینے پر جو کہ
دل معشوق سے بھی سخت تھا رکھے ہوے تھے مُنھ برابر مُنھ کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بوسہ لینے کا قصد ہی اسی طور سے ہر اعضا
ہر اعضا سے مس تھا بلکہ یہ نئی بات تھی کہ کمر بند شداد کا کھلا ہوا تھا کیونکہ یہ اپنی خوابگاہ سے بیقرار ہوکر بقصد فاسد چلا
تھا جبکہ جمود اُسکے پاس نہ گئی تھی اور یہ انتظار کرکے پریشان ہوگیا تھا اسنے یہ قصد کیا تھا کہ مین جاتے ہی اپنی خواہش کو
دفع کرونگا اُسکے بعد اور کچھ کلام کرونگا کمر بند کے وا ہونے کا یہ سبب تھا یہ داستان یہان تک تحریر ہو چکی ہی کہ جبکہ صبح ہوگئی
اور جمود ثمود سے رخصت ہوکر طرف اپنے محل کے روانہ ہوئی اور ثمود طرف مشرق براے تلاش مجرم جادو چیر نگ
سے رخصت ہوکر چیر نگ کو باغ مین چھوڑ کر چلی پہلے حال جمود کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ تخت سحر کو اُڑاتی ہوئی اپنے بالاے محل
پہونچی دیکھا کہ بخوبی صبح ہو چکی ہی تمام اہل محل بیدار ہین اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین یہ دیکھکر اسنے خیال کیا کہ اگر
یون جاتی ہون تو سب مجکو دیکھ لینگے میرا راز ظاہر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ سبکی نگاہون سے پوشیدہ جاؤن یہ سوچکر
اور اسم سحر پڑھکر اپنے کو پوشیدہ کرکے پہلے خوابگاہ مین شداد کے آئی اُسکو خالی پایا خیال کیا کہ شاید دربار مین گیا ہی
اگر میری خوابگاہ مین بھی گیا ہوگا تو بیہوش ہوگیا ہوگا یہ خیال کرکے اپنی خوابگاہ مین آئی سب کو بیہوش پایا
اُسی طور کیونکہ یہ تو سحر کرگئی تھی جب تک یہ قتل نہوتی یا کوئی ساحر سحر دور نہ کرتا یا یہ خود سحر دفع نہ کرتی اسوقت تک وہ لوگ
ہوش مین نہ آتے سب بیہوش تھے اب یہ آگے کو بڑھی جب قریب مسہری پہونچی تو عجب تماشہ دیکھا کہ میان شداد
ایک خواص کے پہلو مین اسی حالت سے لیٹے ہوے ہین اور منھ اُنکا قصد اور ہی کر رہا تھا کمر بند کھلا ہوا ہی اور وہ چت
پڑی ہوئی ہی ہر ایک عضو اُسکا صاف ظاہر ہوتا ہی ٹانگین باہم ملی ہوئی ہین دست گستاخ دراز ہی بوسہ بازی کا موقع ہی
یہ دیکھکر آگ ہوگئی آتش رشک و حسد نے جلا دیا اُس مقام کو ملنے لگی اپنے دل کو بہت برا بھلا کہنے لگی ایسی آگ بھڑکی

کہ تلوون سے جو لگی تو دماغ مین جاکر جھی دماغ سے شعلے نکلنے لگے دنیا آنکھون مین تاریک ہوگئی یہ بھول گئی کہ مین سحر
کر گئی تھی کہ جو کوئی مسہری پاس آئے بیہوش ہو کر گرے اور یہ خواص اسکے سامنے اسی مقام پر بیہوش ہوئی تھی مگر یہ حالت
دیکھکر اُسکا یہ خیال ہوا کہ شداد جو یہان آیا اسکو جو جوان دیکھا اسپر اسکا دل آگیا اسکے پاس اس قصد سے لیٹا
اُسنے کچھ انکار کیا ہوگا بس اُسی تکرار مین یہ اُس سے لپٹکر اور اپنا مطلب دل پورا کرنے کا قصد رکھتا ہوگا کہ سو گیا
اُسوقت سے بیدار نہین ہوا ہی یہ خیال کر رہی تھی کہ اسکو خیال آیا کہ یہ خواص تو میرے سامنے بیہوش ہو گئی
تھی اسکی کچھ خطا نہین ہی بلکہ یہ ساری شرارت شداد کی ہی یہ آیا ہی اسکو جوان پاکر اس سے لپٹا ہی کہ کام دل
حاصل کرون کہ بیہوش ہو گیا مگر یہ خیال نہین آتا ہی کہ یہ میرا سحر ہی کہ اُسکے سبب سے بیہوش ہوا ہی بس یہ اسکو
خیال آیا کہ اسکو ہوشیار کرو کہ کیا ارادہ ہی اسکا بس یہ اُسکے قریب آئی اور شانہ پکڑکر ہوشیار کرنا چاہا وہ
تو سحر سے بیہوش ہوا تھا جب تک سحر نہ دفع ہو کیونکر ہوشیار ہو یہ ہوشیار کرتے کرتے عاجز ہو گئی یہ خیال کرنے لگی
کہ کیا یہ مر گیا ہی سینے پر جو ہاتھ رکھا تو سانس کو پایا وہ گمان اُسکا جاتا رہا کہ مر گیا ہی مگر حیران ہی کہ یہ کیا
سبب ہی جو ہوشیار نہین ہوتا پھر خیال آیا کہ یہ تیرے سحر کا اثر ہی یہ تیرے سحر سے بیہوش ہوا ہی گو اسکا قصد تھا کہ
مین اس سے اپنا کام دل حاصل کرون مگر بسبب سحر کے بیہوش ہو گیا اب مین اسپر سے سحر دفع کرون دیکھون کہ
کیا اسکی کیفیت ہی بس اسنے اپنا سحر شداد پر سے دفع کیا اُسکی جو آنکھ کھلی اپنے کو عجب حالت سے دیکھا
کہ مین ایک خواص کے پہلو مین لیٹا ہون میری ٹانگین اور اُسکی ٹانگین باہم ملی ہوئی ہین اور ایک ہاتھ
میرا اُسکے پستان پر ہی ایک اُسکے کمر بند کے پاس میرا مُنہ اور اُسکا مُنہ برابر ہی یہ حالت دیکھکر شداد بدحواس
ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی کیا مین کوئی خواب دیکھ رہا ہون اپنی آنکھین ملکر جو دیکھا کہ دراصل یہی حال ہی یا خواب
و خیال ہی اب جو دیکھا تو دراصل اُسی حالت کو پایا بس بہت جلد اُس سے جدا ہو گیا اور طرف مسہری
کے دیکھا کہ ملکہ سو رہی ہی یا جاگتی ہی کہین اُسنے تو یہ حالت نہین دیکھی اگر دیکھی ہوگی تو بڑی خرابی ہوگی کیا
تدبیر کرون مگر ملکہ سے کیا کہونگا جو وہ دریافت کریگی بس یہ خیال کرکے ملکہ کے خوف سے اُسکے پہلو سے
اُٹھکر عرق شرم مین ڈوبا ہوا ایک طرف سر جھکا کر بیٹھ گیا ملکہ نے جو اُسکو شرمندہ پایا تو معلوم ہوا کہ ضرور
یہ اپنی حالت سے نہین اُس سے لپٹا تھا یہ میرے سحر مین مبتلا ہو کر اسکے برابر گر پڑا اسکی خطا نہ تھی نہ اُسکی خطا ہی
یہ سحر سے تو پوشیدہ تھی اُسی حالت مین مسہری پر آئی اُس پتلے کو سحر سے غائب کر دیا آپ پلنگ پر لیٹ رہی اب
اپنے کو ظاہر کیا چونکہ جاگ رہی تھی ایک انگڑائی لی اور دوپٹہ مُنہ پر سے اُٹھایا مُنہ کھولکر دیکھا کہ یہ میری ہی
صورت دیکھکر کیا کرتا ہی جب شداد نے دیکھا کہ ملکہ بیدار ہوئی یہ اور شرمندہ ہوا اور زانوے فکر پر سر کو
جھکا لیا اور دریاے فکر مین غوطہ زنی کرنا شروع کی کہ کیا تدبیر کرون ملکہ اتنے مین اُٹھ بیٹھی گو یہ سب
باتین جمود کی صرف بنانے اور اس سبب سے تھین کہ کوئی یہ نہ جانے کہ ملکہ یہان نہ تھی جب بیٹھی
تو شداد کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ کیون تم وہان کیون بیٹھے ہو مسہری پر کیون نہ آئے مجکو جگا
کیون نہ لیا مگر شداد نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا ملکہ نے کہا کہ کیون جواب نہین
دیتے ہو کیا کچھ خفا ہو شداد نے کہا کہ مین کیا جواب دون تم سے شرمندہ ہون آج ایک نئی
بات ہوئی کہ جو کبھی آج تک نہوئی تھی مجکو بڑی حیرت ہی کہ یہ کیا امر تھا جمود نے کہا کہ کیا ہوا
شداد نے کہا کہ جب مین نے تمھارا انتظار کیا اور تم میری خوابگاہ مین نہ آئین تو مین تمھاری
خوابگاہ مین آیا تمکو دیکھا کہ تم مسہری پر لیٹی ہو مین مسہری کے قریب آیا یہ خواص جو مسہری
پاس دیکھو لیٹی ہی اسی حالت سے پڑی ہوئی تھی مین جیسے ہی مسہری پاس پہونچا نہ معلوم

کیا خواص تھا کہ ایک ہواے سرد آئی میری آنکھ بند ہوگئی پھر مجکو خبر نہین کہ مجھپر کیا گذری کیا نیا خواص تھا
اُس ہوا کا کہ جس سے یہ حالت پیدا کی ابھی ابھی میری آنکھ کھلی لیتے کو اس خواص کے پہلو مین لیٹے ہوے
پایا اور عجب صورت سے وہ حالت بیان کی جس سے میری یہ حالت ہوئی مین شرمندہ ہون
میری آنکھ چار نہین ہوسکتی ہی کہ تم اپنے دل مین کیا کہتی ہوگی کہ عجب اسکی خراب طبیعت ہی خواص پر یہ فریفتہ
ہوگیا اسکو میرا بھی خوف نہوا ملکہ ہنسی اور کہا کہ واہ کیا خوب یہ تو نئی بات ہی خوب فقرہ کیا قسم تمھارے
سر کی مین نے اس حالت کو نہین دیکھا تم شرمندہ نہو کوئی عارضہ تمکو لاحق ہوا ہوگا جسکے سبب سے تم
گر پڑے مین سوئی تھی ورنہ اُسکی تدبیر کرتی یہ نہوتا کہ تم بیہوش پڑے رہتے خیر جو کچھ گذرا اسکو گذرا
اسکو جانے دو آؤ یہ خواصین کسقدر بیباک ہوگئی ہین اور نمک حرامی پر کمر باندھی ہی کہ اب تک سو رہی ہین
بڑی مغرور ہوگئی ہین کوئی کام کا خیال نہین ہی مستانیان ہوگئی ہین یہ کہکر کچھ پڑھا کہ کسی کو نہ معلوم
ہوا سب پر سے سحر دفع ہوگیا بس اسنے ایک مرتبہ پکار کر اور غصہ کر کے کہا کہ تم بہت بے ادب ہوگئی ہو کہ
ابھی تک سو رہی ہو کوئی خیال نہین ہی کہ مالک اُٹھے ہونگے تمھاری نیند تو ہماری بھی نیند سے زیادہ ہی تم
سبکی سب لائق سزا کے ہو یہ جو کہا سحر تو دفع ہو چکا تھا سبکی سب گھبرا کر اُٹھین خصوصاً وہ خواص جو کہ
اُس حالت سے پڑی ہوئی تھی اب جو اُٹھی اپنے کو درست کرنے لگی کیونکہ دیکھا کہ بادشاہ بیٹھے ہوے ہین
حمود سب پر بہت خفا ہوئی شداد کی بھی شرمندگی کم ہوئی خواصون نے عذر کیا کہ ملکہ خطا ہوئی اب
ایسی خطا نہوگی معاف فرمائیے ملکہ نے کہا کہ اب ایسی خطا ہوگی تو سزا دونگی یہ کہکر مسہری پر سے
اُٹھی اور شداد کو ہمراہ لیکر بیرون خوابگاہ خفا ہوتی ہوئی آئی کہ آج سبکی سب مر گئین تھین کسی نے
نہ بیدار کیا سب اس لائق ہین کہ برطرف کیجائین کسی کو خیال نہین ہی سب مارے مستی کے بلبلاتی ہین
مرد کی تلاش ہی کسی کو مستی کے سبب سے ہوش نہین ہی کہ ملکہ و بادشاہ ابھی تک بیدار نہین
ہوے ہین چلکر بیدار کرین وہ سبکی سب عذر کرنے لگین کہ ہم سے خطا ہوئی ہمنے اس سبب سے
نہین بیدار کیا کہ شائد آپ خفا ہون حمود نے کہا کہ تمکو یہ بھی خیال نہ آیا کہ یہ وقت دربار کا ہی
بادشاہ کو دربار مین جانے کی دیر ہوتی ہی اہل دربار منتظر ہونگے حمود بہت خفا ہوئی سب نے
عذر کیا اتنے عرصہ مین شداد نے سب امورون سے فرصت کر کے طرف دربار کے راہ لی
یہان حمود سب پر غصہ کیا کی شداد دربار مین گیا اہل دربار نے مجرا کیا کہا کہ پرچہ اخبار آیا اُسمین
یہ تحریر تھا کہ گلزار شاہ پر گلاب شاہ بادشاہ گلابستان نے لشکر کشی کی ہی اور باہم دونون
لشکر مقابلہ کر رہے ہین شداد نے طرف وزرا کے دیکھکر کہا کہ ہمکو گلزار شاہ نے خبر نہ کی ہم
ضرور اُسکی مدد کرتے وزرا نے عرض کیا کہ مہلت نہ ملی ہوگی جو آپ کو خبر کرتے خیر اب جو حال
گذرے گا وہ پرچہ اخبار سے معلوم ہوگا شداد نے کہا کہ تمھاری رائے کیا ہی کہ مین مدد کرون اور
لشکر لیکر جاؤن یا نہ وزرا نے کہا کہ آپ کو کیا ضرورت ہی جب اُسنے خبر نہ کی تو بے سبب
ایک بادشاہ کو اپنا دشمن کرنا کیا ضرور ہی گلاب شاہ بہت بڑا بادشاہ ہی اُسکے پاس لشکر کثیر ہی
ایسے شخص کو دشمن کرنا کسی صورت مین زیبا نہین ہی ہان اگر گلزار شاہ کمک کا خواستگار ہوتا تو
ضرور اُسکی مدد کرنا واجب تھی شداد نے کہا کہ تمھاری رائے خوب ہی اب شداد نے بعد
تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا محل مین گیا وہ دن تمام ہوا رات ساتھ حمود جادو
کے آرام سے بسر کی صبح کو پھر دربار مین آیا راوی نے بیان کیا ہی کہ ازرنگ بن زمرد

نے دو پہلوان روانہ کیے تھے کہ تم تمام عالم عالم مین میرا مذہب جاری کرو لوگون کو میری بندگی پر راضی
کرو ایک خط منشور دیا کہ تم جس ملک مین جانا یہ خط منشور اُس ملک کے حاکم کے روبرو پیش کرنا
اور کہنا کہ یا تو اس خط منشور پر مہر کرو کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان نہین ہی جو پہلوان
قدرت ارژنگ سے مقابلہ کرے اور مذہب ارژنگ پرستی قبول کرو یا کسی پہلوان کو حکم دو کہ
وہ میرا مقابلہ کرے اگر مین اُسکو زیر کرلون تو اُسوقت مین بھی تمکو مہر کرنا ہوگی اور مذہب ارژنگ
پرستی قبول کرنا ہوگا اور اگر مین مغلوب ہونگا تو تمھاری اطاعت کرونگا یہ تقریر دونون کو بصلاح
سنجیدگان تعلیم کی تھی چنانچہ وہ دونون مرتد اسی قصد سے روانہ ہوے تھے اُنمین سے ایک تو
شہر زرین حصار مین ہاتھ سے رستم ثانی کے قتل ہوا کہ جسکا ذکر جلد اول مین ہوچکا ہی اسکا نام صیقل کشتی گیر تھا
جبکہ رستم ثانی حالت فقیری مین تھے اور فقیر ہوکر نکل گئے تھے یہ داستان تو ناظرین کی نظر اشرف
سے گذر چکی ہوگی دوسرا کہ نام اُسکا مرید تیغ زن تھا وہ خط منشور لیکر جو چلا تھا تو پہلے اس شہر مین پہونچا
اسکے ہمراہ پانچ ہزار اسکے شاگرد اور ملازم تھے جب یہ اس شہر مین پہونچا ایک شہر مختصر پایا مگر بہت
آباد کاروان سرائین بہت رعایا شاد ملک آباد ہر جگہ کٹورا بج رہا ہی یہ شہر کو دیکھتا ہوا مع اپنے
ہمراہیون کے ایک سرا مین پہونچا اور کئی کمرے لیکر اُترا تمام شاگرد و ملازم اُترے ایک بھٹیاری
سے پوچھا کہ اس ملک کا کیا نام ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اور کیا نام رکھتا ہی اور کیا مذہب ہی
اُسنے اسکی صورت دیکھی اور بہت جوان قوی پایا صورت دیکھکر حیران ہوکر کہنے لگی کیون پہلوان
صاحب آپ یہ فرمایئے کہ سواے زمرد پرستی کے کوئی اور مذہب ہی جو آپ دریافت فرماتے ہین
کہ کیا مذہب رکھتا ہی ہمکو ایک زمانہ ہوگیا اس شہر مین رہتے ہوے اور دنیا پر آئے ہوے ہمنے تو
سواے لقا پرستی اور زمرد پرستی کے دوسرا مذہب نہین سُنا ہی دو خدا ہین لقا پہلے خدا تھے
وہ جب چولا بدلکر بالاے آسمان تشریف لے جانے لگے تو خدائی اپنے فرزند زمرد کو دے گئے اُنکی لوگ
بندگی کرنے لگے اب سُنا ہی کہ وہ بھی چولا بدلکر بالاے آسمان تشریف لیگئے ہین مگر ہم لوگ اُنھین کو
خدا جانتے ہین اس ملک مین یہی مذہب جاری ہی یہان کے بادشاہ کا بھی یہی مذہب ہی ہمنے سوا
اسکے اور کوئی مذہب سُنا نہین نہ کوئی خدا ہی کہ جسکا مذہب ہو مرید تیغ زن نے کہا کہ لو ایک مذہب
اور ایک عرصہ سے رواج پاچکا ہی اور اُنکے قبضے مین بہت سے ملک مین وہ مذہب یہ ہی کہ وہ
لوگ خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین اُسکو اپنا خدا جانتے ہین وہ خدا پرست کہلاتے ہین اُنھون
نے بہت زور باندھے ہین اُنھین کی باتون سے دونون خداوند عاجز ہوکر بالاے آسمان تشریف لیگئے
ہین اسی سبب سے مین نے دریافت کیا کہ یہان کے لوگ کیا مذہب رکھتے ہین کیونکہ جدھر جاؤ اب تو
سواے خدا پرست کے کوئی ملک ایسا نہین ملتا ہی جو لقا پرست ہو یا زمرد پرست ہو مین تو عاجز
ہوگیا کیونکہ یہ لوگ ہمارے نزدیک نجس ہین اگر انکی ہوا بھی لگ جائے تو ہم ناپاک ہوگئے ہمکو ضرور ہی
کہ ہم اشنان کرین تو مین پریشان ہوتا ہوا تھا وہ اس ملک مین آنکلا مین سمجھا تھا کہ یہ ملک بھی انھین
ملعونون سے آباد ہوگا خیر میرے مذہب کے لوگ اس ملک مین آباد نکلے ہان بتاؤ کہ اس ملک کا نام کیا ہی
اُسنے کہا کہ اسکو ملک نیرنگ کہتے ہین یہان کے حاکم کا نام شداد شاہ ہی یہ سُنکے اُسنے اُسکو خرچ دیا کہ ہم
پانچ ہزار آدمی ہین ہمارے لیے کھانا تیار کر دو وہ بھٹیاری بہت خوش ہوئی انتظام کرنے لگی اسنے وہ دن تو اُس
سرا مین بسر کیا بھٹیاری نے کھانا وغیرہ پکا کر لا کر کھلایا وہ رات بھی بسر ہوئی چونکہ یہ راہ کا تھکا ہوا تھا اُس دن تو

اُسنے سرا مین قیام کیا دوسرے دن چند اپنے شاگردون کو لیکر اور خط منشور لیکر طرف دربار کے چلا راہ طی کرکے
در دولت پر پہونچا درگاہ سالار سے کہا کہ جا کر عرض کرو کہ ایک پہلوان پاس سے خداوندار زرنگ بن
زمرد کے آیا ہی اُسکو کچھ عرض کرنا ہی باریابی چاہتا ہی درگاہ سالار یہ سُنکے اندر بارگاہ کے آیا مجرا گاہ پر سے
مجرا کیا عرض کیا کہ حضور مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون شداد نے کہا کہ کیا عرض کرتا ہی درگاہ سالار نے
عرض کیا کہ ایک پہلوان در دولت پر حاضر ہی باریابی چاہتا ہی کچھ عرض کرنا ہی شداد نے یہ سُنکے کہا کہ اُسکو
بھیجدو کہ وہ کیا عرض رکھتا ہی یہ سُنکے درگاہ سالار اُسیوقت باہر دربار کے آیا اور اُس سے کہا کہ
آپکو طلب کیا ہی یہ سُنکے وہ پہلوان مع اپنے شاگردون کے داخل دربار ہوا مجرا گاہ سے قواعد شاہی
بجا لایا دربار کو دیکھا کہ خوب آراستہ ہی چند پہلوان کرسیون پر دنگلون پر بیٹھے ہوے تھے یہ
سردار جو کرسیون پر بیٹھے تھے وہ اسکو دیکھکر دنگ ہو گئے کہ یہ پہلوان زبردست ہی ایسا کوئی جوان اُس دربار
مین نہ تھا سب سے زیادہ زبردست تھا قد اُسکا کوئی پچاس ہاتھ کا ہاتھ پانون قوی سینہ تختہ کوہ سر
گنبد دوار کے مقابل آلات جنگ سے درست سر پر خود آہنی رکھے ہوے سامنے آکر کھڑا ہوا شداد
دیکھکر حیران ہو گیا تمام اہل دربار پر اُسکا رعب طاری ہوا شداد نے جو اُسکو دیکھا تو اُس سے کہا آئیے
تشریف لائیے یہ سُنکے وہ پہلوان ایک دنگل پر جو کہ برابر تخت شاہی کے بچھا ہوا تھا بیٹھ گیا وہ دنگل
دراصل چتر زرنگ کا تھا جب سے وہ گیا ہی اُسپر غاشیہ پڑا رہتا تھا یہ غاشیہ اُٹھا کر اُسپر بیٹھ گیا یہ حرکت
دیکھکر اہل دربار دنگ ہو گئے یہ اُسنے حرکت بہت بیجا کی کہ اُس دنگل پر بیٹھ گیا جو کہ بہت بڑے
شخص کا ہی اگر وہ ہوتا تو بہت بڑی خرابی ہوتی کیونکہ وہ بہت بڑا بدمزاج تھا ضرور کشت و خون
ہوتا یہ باہم اشارے کرکے سب خاموش ہو رہے مگر شداد نے کہا کہ ای پہلوان تو نے بڑا
غضب کیا کہ اُس شخص کے دنگل پر بیٹھ گیا کہ جو کہ خداوندزادہ ہی یعنی زہرد بن لقا کے فرزند
ہین وہ آجکل بالاے آسمان پاس اپنے پدر بزرگوار کے گئے ہوے ہین کیونکہ اُنکو اُنکے والد بزرگوار
نے براے سیر و کرنے خدائی کے طلب کیا ہی وہ وہان گئے ہین اگر وہ ہوتے تو اسوقت بڑا
غضب ہوتا وہ بہت بڑے بدمزاج تھے وہ پہلوان یہ سُنکے کہنے لگا کہ یہ کون فرزند ہی زمرد کا
زمرد ثانی کے ایک فرزند ازرنگ ہین جو کہ خداوند ہین یہ سُنکے شداد نے کہا کہ کیا کوئی ازرنگ
خداوند زمرد کے فرزند ہین اُسنے کہا کہ ہان مین جنکا روانہ کیا ہوا آیا ہون بعد اُنکے وہی خداوند
ہوے ہین مین اُنھین کا روانہ کیا ہوا آیا ہون اُنھون نے خط منشور میرے ہاتھ روانہ کیا ہی کہ یا تو
مجھ سے کوئی مقابلہ کرے یا یہ امر ظاہر کرے کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان نہین ہی کہ جو آپکے
پہلوان قدرت سے مقابلہ کرے بس مہر کردے خط منشور پر اور اطاعت کرے خداوند ازرنگ
کی شداد نے کہا کہ یہ تو مین نے سُنا کہ آپ خط منشور لیکر آئے ہین میرے ملک مین بہت سے
ایسے پہلوان ہین کہ جو تمھارا مقابلہ کر سکتے ہین مگر جب تک وہ نہ آئینگے جنکو ہم فرزند خداوند کہتے
ہین اور وہ بالاے آسمان تشریف لے گئے ہین کیونکہ اب ہم اُنکے تابع ہین آپ جب تک قیام
فرمائین کہ وہ آلین اُس پہلوان نے کہا کہ گو مین قیام نہین کر سکتا ہون مگر آپ فرماتے ہین تو مین ضرور
قیام کرونگا تاکہ فیصلہ ہو جاے یا آپ مہر فرمائین یا آپکا پہلوان مجکو زیر کرے یہ سُنکے شداد نے کہا
کہ بہت اچھا اور حکم دیا کہ انکے قیام کرنے کے لیے کوئی مقام تجویز کیا جاے تاکہ آپ اُس مقام پر قیام
فرمائین یہ حکم دیکر شداد نے کہا کہ آپ کہان تشریف رکھتے ہین اُسنے جواب دیا کہ مین سرا مین اترا ہون شداد نے

کہا کہ آپ اپنا اسباب وغیرہ منگالین اُسنے اُسیوقت اپنے ملازم کو حکم دیا کہ میرا اسباب لے آؤ یہان اُسکے
قیام کرنے کے لیے مقام تجویز ہوا وہ اُسوقت تک دربار مین رہا جب تک دربار آراستہ رہا جو کہ حکم ازرنگ
نے اُسکو دیا تھا اور راوپر ذکر ہو چکا ہی بیان کیا تھا اور کہا تھا کہ کوئی اور فرزند نہ تھا خداوند زمرد کا
جو کوئی یہ دعوی کرتا ہی محض غلط دعوی کرتا ہی یہ سُنکے گو شداد اور اہل دربار کو برا معلوم ہوا تھا
مگر اُسکو زبردست پایا تھا باہم یہ اشارے کرکے خاموش ہو رہے کہ یہ بڑا مغرور ہی کہ ایسے کلام
کرتا ہی اول تو یہ بے ادبی کی کہ اُنکے دنگل پر بیٹھ گیا ہمنے کچھ خبر نہ لی کہ خیر بیٹھ گیا تھا تو بیٹھ گیا وہ اسوقت
دربار مین بھی نہین ہین بالاے آسمان گئے ہوے ہین اُسپر یہ تقریر کرتا ہی مگر کیا کرین کہ بادشاہ کا حکم
نہین ہی ورنہ اس سخت زبانی کی سزا دینا ضرور تھی بادشاہ نے اُنکے تشریف لانے پر جو موقوف رکھا ہی
تو ضرور جب وہ تشریف لائینگے تو فساد ہوگا کیونکہ جب یہ اُنکو معلوم ہوگا کہ یہ میرے مقام پر بیٹھ گیا ہی
تو وہ ضرور سزا دینگے یہ تو باہم مشورے کر رہے تھے کہ شداد نے دربار برخاست کیا اور داخل محل
ہوا جمود جادو سے تمام ماجرا بیان کیا وہ سُنکے کہنے لگی کہ تمنے خوب بلا ٹالی اُسکو میرے فرزند کے
آنے تک رہنے دو وہ اگر ایسی تقریر کریگا کہ یہ زیر ہو جائیگا شداد نے کہا کہ اسی سبب سے
تو مین نے یہ بہانہ کیا کیونکہ یہان کوئی پہلوان اُسکا ہم مقابل نہ تھا جو اُس سے مقابلہ کرتا سواے
اس تدبیر کے کوئی اور تدبیر نہ تھی شاید اُنکے آنے تک کوئی پہلوان زبردست بہم ہو جاے
جو کہ اسکا مقابلہ کرے اور اسکو زیر کرے جمود جادو نے کہا کہ ہان تم خوف نہ کرو بس شداد اُسیوقت
باہر آیا اور اپنے وزرا کو طلب کیا اور کہا کہ کیون مین نے جو یہ تدبیر کی اچھی تدبیر کی یا بری اُنلوگون
نے عرض کیا کہ آپ نے تدبیر تو خوب کی مگر یہ ہمکو بڑا مغرور و متکبر معلوم ہوتا ہی کیونکہ اسنے وہ
حرکت کی ہی جو کہ ہم سبکے خلاف ہوئی اگر شاہزادہ ہوتا تو ضرور فساد ہوتا شداد نے کہا کہ وہ تو
جو کچھ ہونا تھا ہو گیا اب بتاؤ کہ کون اس سے مقابلہ کریگا وزرا نے عرض کیا کہ خداوندا اس
شہر کے قریب ایک صحرا ہی اُس مین ایک قلعہ ہی کہ اُس قلعہ کو نمرود یہ کہتے ہین اُس قلعے کا حاکم نمرود
فیل پیکر ہی بہت قوی ہی زبردستان روزگار سے ہی آج تک اُسکا کسی نے مقابلہ نہین کیا ہی ہمنے
اکثر سُنا ہی اور دیکھا بھی ہی کہ وہ صحرا مین تن تنہا جا کر شیر ببر کو پکڑ لاتا ہی اور اُسکے کلون مین
ہاتھ ڈالکر مثل کرباس کہنہ کے چیر ڈالتا ہی فیل مست کو ایک ضرب مشت سے پست کر دیتا ہی
اگر آپ اُسکو نامہ تحریر فرمائین اور اُسکو طلب کرین اور اسکا امیدوار کرین کہ مین تجکو اپنا
سپہ سالار کرونگا تو یقین ہی کہ وہ آپکی مدد کرے کیونکہ مرد صحرائی ہی اُسکو کسی کا خوف نہین ہی
یہ سُنکے شداد نے کہا کہ یہ تدبیر تمنے خوب بتائی مین نامہ تحریر کرتا ہون تم مین سے کوئی لیکر
جائے بس اُسیوقت شداد نے اسکو نامہ تحریر کیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے پہلوان جہان گرشاسب
زمان رستم دوران نمرود فیل پیکر تکو بعد سلام کے معلوم ہو کہ ہمکو معلوم ہوا کہ تم ایک
زمانہ سے اس صحرا مین مسکن گزین ہو مگر ہمکو اسکی بالکل خبر نہ تھی ایک عرصے سے ہم اس فکر مین
تھے کہ کوئی پہلوان قوی ہمکو دستیاب ہو تو ہم اپنا سپہ سالار کرین کیونکہ ہمارا لشکر بدون
سپہ سالار کے بیکار ہی کوئی بند و بست لشکر کا کرنے والا نہین ہی کہ جو لشکر کو درست کرے
مگر کوئی بہتری نظر مین نہ آتا تھا قدرت سے خداوند زمرد کی تم اس اقلیم کے قریب آکر مقیم ہوے ہو
تمنے یہ قلعہ آباد کیا ہی اُسکو اپنے نام سے نامزد کیا ہی مگر تمنے آج تک ہمکو خبر نہ کی کہ ہم یہان آکر

مقیم ہوے ہین یہ صحرا ہماری قلمرو مین ہی لہذا ہم یہ امید رکھتے ہین کہ تم اس نامے کو دیکھکر ضرور ہمارے
پاس آؤگے کیونکہ آجکل ہمپر ایک بلاے عظیم نازل ہوئی ہی وہ یہ ہی کہ ایک پہلوان زبردست کوئی
ارزنگ ہی اُسکی طرف سے آیا ہی اور وہ یہ چاہتا ہی کہ کوئی مجھ سے مقابلہ کرے اگر مین زیر کرلون
تو وہ میری اطاعت کرے اور جو مذہب مین کہون اُسکو قبول کرے اور بادشاہ اُس ملک کا یہ عبارت
لکھکر مہر کردے کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی کہ جو اس سے مقابلہ کرے لہذا ہمنے مہر
کردی ایک پہلوان تھا وہ زیر ہوگیا یا اگر کوئی نہو تو مہر کردے لہذا پہلا ملک اُسکو میرا ملا میرے لشکر
و شہر مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی جو اُسکا مقابلہ کرے بس مین بہت پریشان ہون میری آبرو جاتی ہی
ذلت حاصل ہوگی تمام شہر کی ناک کٹجائیگی لہذا مین یہ امید رکھتا ہون کہ تم ضرور اُسکو مقابلہ کرکے
زیر کروگے تم بھی تو اسی سرزمین کے رہنے والے ہو پس اگر ہماری آبرو ریزی ہوئی تو تمہاری بھی آبرو ریزی
ہوئی کیونکہ لوگ یہ کہینگے اُس سرزمین پر اتنا بڑا پہلوان موجود تھا اُسنے نہ مقابلہ کیا اور مہر خط مشتور پر
کردی یہ بدنامی تمہارے لیے بھی ہی لہذا تم آکر اُسکا مقابلہ کرو اُسکا حلقۂ اطاعت یہان کسی کو نہ پہننے دو
بلکہ اپنا حلقۂ اطاعت اُسکی گردن مین ڈالو تمھارے سبب سے تمام شہر کی آبرو بچتی ہی دوسرا مذہب
نہین رواج پاتا ہی گو مذہب اُسکا بھی زہرہ پرست ہی مگر اب وہ یہ کہتا ہی کہ ارزنگ بن زہرہ خداوند
ہین اُنکو سجدہ کرو تو کتنی بڑی خرابی کی بات ہی یہ احسان بہت بڑا تمھارا اہل شہر پر ہوگا اور اِسکے عوض مین
مین تمکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا بہت بڑا عہدۂ جلیل دونگا لہذا تم ہم سبکی آبرو رکھو اور بہت
سے کلمات خوشامد تحریر کیے یہ نامہ تحریر کرکے اپنے وزیر کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ لیکر تم آج ہی روانہ ہو
وزیر نے کہا کہ ایک امر کا خیال رہے کہ کل وہ جو دربار مین آئے تو اُسکے لیے دنگل الگ بچھوائیگا جس دنگل پر
شاہزادہ متمکن ہوتا تھا اُسپر اُسکو جگہ نہ دیجیے گا اور ایک دنگل جب آپ سنیے گا کہ ثمود آتا ہی تو برابر اپنے
تخت کے اُسکے لیے بچھائیگا اور اُسکا بہت اعزاز فرمائیگا سرداروں کو اُسکے استقبال کے لیے روانہ فرمائیگا
شداد نے کہا کہ جو تمنے کہا ہی اسکے موافق ہوگا تم اطمینان رکھو بس وزیر بادشاہ سے رخصت ہوکر
طرف قلعہ ثمودیہ کے روانہ ہوا اُس نامے کو لیکر کہ اسکا ذکر آئندہ ہوگا شداد وزیر کو رخصت کرکے
محل مین آیا اب حال شداد پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال ثمود کا تحریر ہوتا ہی یہ قصہ اسی مقام پر موقوف
کیا جاتا ہی آئندہ تحریر ہوگا

اب حال ثمود مین قلم فرسائی کیجاتی ہی

کہ یہ جو تخت سحر پر سوار ہوکر طرف مشرق کے روانہ ہوئی تھی یہ تخت سحر اڑاتی ہوئی چلی جاتی ہی کہین پر
دم نہین لیتی ہی برابر چلی جاتی ہی جب دو پہر دن اسکو راہ روی مین گذرا اب اسکی یہ حالت ہوئی کہ مارے
گرمی کے از سر تا پا غرق ہوگئی پیاس شدت سے لگی گرسنگی نے غلبہ کیا اسنے ایک سایہ دار درخت دیکھکر
اپنا تخت سحر بالاے ہوا سے زمین پر نیچے اُس درخت کے اُتارا کیونکہ وہ صحرا بہت شاداب تھا
تمام صحرا مین گھانس لگی ہوئی تھی اُس درخت کے نیچے ایک چاہ بھی تھا یہ تخت سے اُترکر اُس
چاہ پر آئی اور جگت پر بیٹھکر ادھر اُدھر دیکھنے لگی اور تصور کرنے لگی کہ کوئی پانی بھرنے آئے
تو اُس سے ڈول لیکر مین بھی پانی بھرون اور اپنی پیاس کو بجھاؤن بڑی دیر تک انتظار کیا
کوئی نہ آیا اب تو یہ مارے پیاس کے بیتاب ہوئی اتنے عرصے مین وہ وقت آگیا کہ وہ تمازت

آفتاب کم ہوگئی اتنے عرصے تک یہ مارے پیاس کے بیتاب رہی جب سہ پہر کا وقت قریب آیا تو
اُٹھی کہ چلکر تلاش آب کرون تھوڑی ہی راہ طی کی ہوگی کہ دیکھا چند عورتین باہم باتین کرتی ہوئین
ادھر کو چلی آتی ہین مگر جوان ہین خوبصورت ہین یہ اُنکو دیکھکر اُسی جانب چلی اودھر اُنھون نے
دیکھا کہ ایک عورت حسین خوبصورت سر سے پانون تک لباس فاخرہ پہنے ہوے زیور جسم پر
آراستہ ہماری طرف آتی ہی اُنھون نے خیال کیا کہ ہمکو برسون ہوے اس صحرا مین آتے ہوے
مگر کبھی ہمنے کسی کو یہان غیر سے نہین دیکھا یہ کیا سبب ہی کہ آج ایک غیر عورت جو کسی ملک کی
شاہزادی معلوم ہوتی ہی نظر آتی ہی اسکے پاس چلکر دریافت کرنا چاہیے کہ یہ کہان کی شاہزادی
ہی یہان کیونکر آئی یہ باہم تقریر کرتی ہوئی قدم اُٹھائے ہوے چلی آتی تھین جب ثمود جادو کے قریب
پہونچین تو اُسکو جھک کر سلام کیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا آپکا کدھر سے تشریف لانا ہوا کیونکہ اس
صحرا مین کوئی نہین آتا ہی جب تک حکم ہمو خداوند حجر کا یہ سرزمین کوہ پرستون کے قبضے مین ہی آج تک
کوئی ہماری قوم کے خلاف اس صحرا مین نہین آتا ہی یہان اکثر ظہور ہوتا ہی ہمارے خداوند کا
کہ جنکی ہم بندگی کرتے ہین یہان سے قریب ایک پہاڑ ہی کہ وہ بہت پُر فضا ہی اُسپر درخت میوہ دار
لگے ہین اُسی پہاڑ سے ہمیشہ صدا آتی ہی کبھی ہنسی کی کبھی راگ و رنگ کی اور ہمکو یہ حکم ہی کہ تم
اس پہاڑ کو سجدہ کرو کہ یہ تمھارا خدا ہی ہم اُسکو سجدہ کرتے ہین اس سرزمین مین تمام عورتین
بستی ہین مرد کا نام نہین ہی یہان کی بادشاہ ایک ملکہ ہی کہ جسکو ملکہ الصرام کوہ پرست کہتے ہین
بڑی بہادر ہی کوئی آج تک اس سرزمین پر لشکر کشی کرکے نہین آیا ہی سواے آپ کے آج ہمنے
آپکو دیکھا بڑا تعجب ہوا کہ آپ کیونکر یہان تشریف لائین یہ کیا سبب ہی ثمود جادو نے کہا کہ مین
ادھر سے جاتی تھی پیاس نے غلبہ کیا مین نے اس صحرا کو پُر فضا دیکھا اس صحرا مین آئی
پانی کی تلاش کرنے لگی کہ تم سے ملاقات ہوئی یہ تو بتاؤ تمنے یہ جو بیان کیا کہ یہان سواے عورتون کے مرد کا
نام نہین ہی تو اولاد کیونکر پیدا ہوتی ہوگی اُنھون نے کہا کہ ہم آپ سے اس امر کو کیا بیان کرین یہ بہت بڑا
قصہ ہی آپ تشریف رکھین ہماری ملکہ تھوڑی دیر مین تشریف لاتی ہین آپ اُنسے ملاقات کرین اور جو
آپکو دریافت کرنا ہو اُنسے دریافت فرمائین وہ بیان کردیگی وہ خوب ماہر ہین ثمود جادو نے
کہا کہ تمھاری ملکہ یہان کیون تشریف لانے لگین اُنھون نے عرض کیا کہ یہان آٹھوین دن ظہور خداوند
ہوتا ہی اور جو کچھ اُنکو حکم و احکام جاری کرنا ہوتے ہین وہ ملکہ سے بیان کرتے ہین ملکہ اُسپر عمل
کرتی ہین تو آج وہی دن ہی آج خداوند اُس کوہ سے نکلکر یہان تشریف لائینگے ثمود جادو نے
کہا کہ ای بہنون تمھارا بڑا احسان ہوگا جو تھوڑا پانی ہمکو پلادو وہ یہ سُنکے صورت دیکھنے لگین اور
کہنے لگین کہ تم پیاسی ہو اور تمنے ابھی تک پانی نہین پیا ثمود جادو نے کہا کہ پانی کہان تھا جو مین
پیتی اُنھون نے کہا کہ وہ سامنے چاہ قدرت ہی اور تم کہتی ہو کہ پانی کہان تھا جو مین پیتی ثمود جادو نے
کہا کہ یہ تو مین نے بھی دیکھا کہ کنوان ہی کچھ رسی ڈول ہو تو پانی کنوئین سے نکلے وہ یہ سُنکے اور حیران ہوئین
کہ یہ کہتی کیا ہی کہا بہن ڈول رسی کسے کہتے ہین کس چیز کا نام ہی ہمنے تو یہ نام آج تک نہین سُنا ہمکو جب
پیاس لگی ہم کنوئین پر چلے آئے ہمنے کہا کہ ای چاہ قدرت ہم پیاسے ہین بس پانی بلند ہو آیا ہمنے پی لیا ڈول رسی
کی کیا ضرورت ہی جو لوگ اس کنوئین سے دور ہین اور شہر مین رہتے ہین ہر ایک کے گھر مین چاہ قدرت ہی اسی
طور سے سب پانی پیتے ہین سب اپنے مصارف مین لاتے ہین یہان سے ایک کوس بھر کے فاصلے پر ایک شہر آباد ہی

کہ جسمین ملکۂ انصرام حکومت کرتی ہین اُنکے تابع کئی ملک ہین جہان تمام عورتین حاکم ہین ثمود نے
کہا کہ تم لوگ کیونکر کہاتے پیتے ہو انھون نے کہا ہماری خوراک تو ثمر صحرائی ہین اُس کنوئین کا پانی پیتے
ہین اور جو شہر مین رہتے ہین وہ کھانا وغیرہ کھاتے ہونگے مگر پانی اسی طور سے پیتے ہین کیونکہ ہر محلہ اور
ہر مکان مین چاہ قدرت ہی یہ خداوند کی رحمت ہی ہم لوگ صحرائی ہین یہان اس سبب سے رہتے ہین کہ ملکہ آتی
ہین اُنکے آنے کا بندوبست کرتے ہین ثمود نے کہا کہ یہ خوب بات ہی یہان نیا طریقہ ہی خیر مجکو کیا مطلب ہی
مین آج اس صحرا مین رہونگی کل یہان سے جس کام کو جاتی تھی روانہ ہونگی ای بہن چلو مین تھوڑا پانی تو
پی لون پھر اُس کوہ کے پاس چلونگی جس سے صدا آتی ہی یہ سُنکے وہ عورتین اُسکو لیکر اُس پہاڑ کے پاس
آئین اسنے کہا مین پانی تو پی لون پھر اودھر چلنا انھون نے کہا ایک چاہ قدرت اس مقام پر بھی ہی یہ کہکر
کنوئین پر لائین اسنے دیکھا کہ اُس چاہ کی جگت یاقوت سرخ کی ہی وہ اُس چاہ پر آکر ٹھہری اُن عورتون نے
کہا اس کنوئین سے پانی پی لو اسنے کہا کیونکر عورتون نے کہا کنوئین کی جگت پر جاکر یہ کہو کہ ای چاہ
قدرت مین پیاسی ہون پانی اوپر کو آجائیگا بس تم پی لینا ثمود نے اُس کنوئین پر آکر کہا کہ ای چاہ قدرت
مین پیاسی ہون یہ کلمہ زبان سے نکلنا تھا کہ ایک مرتبہ کچھ شور سا ہوا اب جو اسنے دیکھا تو پانی جگت سے
ملا ہوا ہی ایک ساغر بلوری اُسپر تیر رہا ہی اسنے وہ ساغر مملو کرکے خوب سیر ہو کر پانی پیا ساغر اُسی
پانی پر چھوڑ دیا ساغر کا رکھنا تھا کہ وہ پانی پھر کنوئین مین چلا گیا جب اسکی پیاس بجھ چکی اب اسنے کہا
کہ چلو مین پہاڑ کی سیر کرون چونکہ کوہ کے قریب آچکی تھی تھوڑی سی جو راہ طی کی اسنے دیکھا کہ ایک
پہاڑ سر بفلک کشیدہ ہی از قلۂ کوہ تا پائین ہزارون اقسام کے گل لگے ہوے ہین گویا دلھن شب اول
معلوم ہوتا ہی بالاے کوہ ہزارون قسم کے درخت لگے ہوے ہین گیاہ سبز روئیدہ ہی آبشار جاری ہی
ہواے سرد چلی آتی ہی خوشبو ہر قسم کی پھیلی ہوئی ہی کبھی اگر کی خوشبو آتی ہی کبھی مشک وعنبر کی کبھی گلہاے
نو دمیدہ کی خوشبو سے دماغ معطر ہوتا ہی کیوڑے کی مہک سے صحرا بسا ہوا ہی گلاب کی اسقدر خوشبو ہی
کہ دماغ جان معطر ہوا جاتا ہی گویا چھڑکاؤ کیا ہوا ہی ایک ابر تنک اُس کوہ پر سایہ فگن ہی اُس سے موتی
برس رہے ہین کبھی بوندیان پڑتی ہین کہ جسکے سبب سے وہ سبزہ تر وتازہ ہی نوک خار بصد آرزو
گلون کو اپنے دامن مین لیے ہوے ہی کہ میرے سبب سے کسی گل کو تکلیف نہو یہ صفت ہی کہ جسقدر گل
اُس صحرا مین ہین سب اس قسم کے ہین کہ سب مونث ہین مذکر کوئی گل نہین ہی مگر خوشبو اسکی بھی آتی ہی
یعنی بیلے کی بھی خوشبو ہی گلاب وکیوڑا بھی معلوم ہوتا ہی کہ لگا ہوا ہی مگر دکھائی نہین دیتا ہی جو گل کہ مثل
یاسمن ونسترن کے ہین وہ نظر آتے ہین طائران خوش الحان بلبلان خوش بیان درختون پر بیٹھے ہوے
چہچہ زنی کر رہے ہین مگر مقام عجب یہ ہی کہ کوئی طائر سرخ رنگ ہی کوئی سبز رنگ کوئی اخضر کوئی اودہ
ہی کوئی فیروزی ہی کوئی زعفرانی ہی کوئی نارنجی ہی کوئی گلنار کوئی نیلم کے رنگ کا ہی کسی کے پر سرخ
شکم وگردن وپیر سبز ہین کوئی شکم وپیر وگردن سرخ رکھتا ہی تو پر سبز ہین کوئی ہفت رنگ کا ہی
کوئی کتین رنگ رکھتا ہی کوئی بالکل سفید ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ سب طائر جواہرات کے ترشے ہوے
ہین طلائی قفسون مین کچھ ہوا مین بالاے کوہ وہ قفس درختون پر آویزان ہین ہزارون شاخہاے
درخت پر بیٹھے ہوے نغمہ سنجی کر رہے ہین وہ صحرا نہ تھا نمونۂ بہشت شدادی تھا وہ کوہ اُس صحرا
مین ایک عروس شب اول تھا کہ گلون سے لدا ہوا زیر کوہ بہت سے عورتین بصورت مہیب بیٹھی ہوئی
پوجا پاٹ کر رہی تھین گھنٹ وناقوس بج رہے تھے جو خداوند کوہ کی پکاری جا رہی تھی شمع والی

بصورت حسین از قسم اناث خوش پوشاک زیور نفیس پہنے ہوے جوڑے ترچھے باندھے ہوے دوپٹے آڑے
پڑے ہوے ہار پھول لیے ہوے بیٹھی ہین جو کوئی مراد مند آتا ہی وہ اسکو ہار پھول شمع دیتی ہین ایک جانب
حلوائنین حسین جمیل برنجی تھالون مین ہر قسم کی شیرینی لیے ہوے بیٹھی ہین جو کوئی آئے اُسکے ہاتھ فروخت
کرتی ہین جب ثمود اُن عورتون کے ہمراہ اُس کوہ کے قریب پہونچی جو وہان عورتین تھین وہ اسکو دیکھکر
حیران ہوئین کہ یہ غیر ذالک عورت کون ہی مگر بسبب اسکے کہ وہ عورتین ہمراہ تھین جو اُس مقام کی رہنے
والی تھین گویا بطور مجاور کے تھین کسی نے کچھ سوال ثمود سے نہ کیا کہ تم کون ہو سب اپنے مقام پر بیٹھی
رہین اُن عورتون نے ثمود سے کہا کہ یہین کچھ ہار وغیرہ خرید کرو کچھ شیرینی لو نذر خداوندگی دو یہ ایسی
بہوت ہوئی ہی اُس صحرا کی بہار کو دیکھکر کہ اب اسکو کچھ اپنے کام کی بھی فکر نہین ہی کہ مین کس ضرورت سے
چلی تھی اور کس کام کو آئی تھی اور کدھر کا قصد رکھتی ہون جب انھون نے اس سے یہ کہا اسنے ہار خریدے
شمعین مول لین شیرینی خرید کی اور کہا کہ کیا طریقہ ہی نذر کا انھون نے کہا کہ ہمارے ہمراہ آؤ وہ سبکی
سب ایک طرف کو چلین یہ بھی اُسکے عقب مین ہو لی وہ اسکو لیکر اُسی پہاڑ کے ایک درے کے
قریب آئین کہ اُس درے پر دو عورتین بہت حسین سُرخ پوشاک پہنے ہوے موجود
تھین اُنکے ہاتھون مین طلائی مجمرین تھین وہ عود و عنبر جلا رہی تھین ایک پردہ پڑا ہوا تھا جو کہ
کارچوبی تھا اُن دونون نے ان سب کو سلام کیا اور پردہ اُٹھا دیا وہ عورتین اُس پردے کے
اندر گئین ثمود ٹھہری تھی کہ اُن دونون نے کہا کہ آپ بھی تشریف لیجائین کوئی منع نہین کرے گا ثمود
بھی اندر پردے کے آئی تھوڑی دور تک تو تاریکی رہی اُسکے بعد روشنی نظر آئی اسنے دیکھا کہ وہ
عورتین کھڑی ہوئی ہین جب یہ قریب پہونچی چونکہ اتنا وقفا ہوا تھا کہ یہ ٹھہر گئی تھی وہ اور آگے
چلی گئی تھین جب اُس درے مین پہونچی تھین تو پلٹ کر دیکھا تو اسکو نہ پایا تھا یہ بھی ٹھہر گئی تھین کہ
وہ آئین تو چلین اتنے مین ثمود پہونچی اُنھون نے کہا تم کہان رہ گئی تھین اسنے کہا کہ جب تم اندر
پردے کے آئین تو مین ٹھہر گئی کہ شاید مین اندر جاؤن کوئی منع کرے مگر اُن عورتون نے کہا آپ
جائین کوئی منع نہ کرے گا بس مین اندر آئی اتنی دیر ہوئی اُنھون نے جواب دیا یہان کسی کی مناہی
نہین ہی جسکو ہم لیکر آئینگے اُسکو کوئی منع نہین کرسکتا ہی اگر ہان کوئی خود آئیگا خواہ غیر قوم کا ہو
خواہ ہماری قوم کا اُسکو جاتا نہ ملے گا جب تک کہ ہم آکر اُسکو پہچان نہ لینگے اور اپنے ہمراہ نہ لیجائینگے کیونکہ
ہم اسی کام پر مقرر ہین کہ جو کوئی آئے اُس سے نذر دلوائین اُسکے بعد زیارت سے خداوند کی مشرف
کرائین اب تم نذر دے لو تو تمکو خداوند کی زیارت نصیب ہو یہ نہ خیال کرنا کہ خداوند کی صورت
نظر آئے گی صرف صدا آئیگی اسکے سوا اور کچھ نہ معلوم ہوگا مگر ہان اُسوقت صورت نظر آئیگی جب ملکہ
تشریف لائینگی اور خداوند کا ظہور ہوگا وہ بھی وقت آتا ہی جلدی کرو یہ سُنکے ثمود نے کہا کہ جو تم فرماؤ
مین بجالاؤن اُنھون نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلی آؤ جب وہ مقام آئے گا جہان نذر دیجاتی ہی ہم بتادینگے
اُسکا طریقہ تعلیم کر دینگے تم اُسی طور سے کرنا ثمود وجوہات دریافت کرتی ہی وہ یہ کہتی ہین کہ تمھارے
ان سب سوالون کا ملکہ انصرام جواب دینگی ہمکو حکم یہ ہی جو کوئی آئے اُسکو زیارت کرادو قسم ہی خداوندگی
ہمکو کچھ حال معلوم ہی نہین ہی ورنہ ہم ضرور بیان کرتے ثمود خاموش ہو جاتی ہی ثمود نے اس مقام کو
اُس صحرا سے زیادہ سرسبز پایا اور بہت شاداب تھا یہان اُس سے زیادہ بہار تھی عجب مقام پر بہار
تھا یہان اور قسم کے جانور تھے ثمود یہ مقام دیکھکر اور زیادہ حیران ہوئی اور اُنکے ہمراہ چلی گئی

تھوڑی دور پر جاکر ایک حوض ملا کہ وہ خالی تھا مگر اُسمین ہر قسم کی مچھلیان بدون پانی کے زندہ تھین جب یہ عورتین پہونچین وہ حوض خود بخود پانی سے مملو ہو گیا اور ایک نہنگ اُس حوض سے پیدا ہوا وہ بالاے آب آیا اور اُسنے منھ کھولا اُسکے منھ سے شعلہ نکلا کہ تمام صحرا اُس شعلہ سے جلنے لگا اُس نہنگ نے شعلہ چھوڑ کر اپنا سر پانی مین کر لیا کہ اُس حوض سے ایک گنبد ظاہر ہوا اُسکے دروازے پر ایک عورت خوبصورت سر پر تاج رکھے ہوے بیٹھی تھی ایک کرسی جواہر نگار پر اُسکے ہاتھ مین ایک طبق تھا طلائی کہ اُسمین حلوا تھا اور ایک تھال برنجی اُسکے دوسرے ہاتھ مین تھا وہ خالی تھا اُسنے صدا دی کہ کون نذر لیکر آیا ہی بس اُن عورتون نے ثمود سے کہا کہ تم بڑھکر یہ ہار اور شمع او شیرینی اس تھال برنجی مین رکھ دو اور جو کچھ تمھارے پاس نقد ہو بس ثمود نے وہ ہار اور شمع اور مٹھائی ایک مالا موتیون کا جو کہ اُسکے گلے مین تھا اُتار کر اُس تھال برنجی مین رکھ دیا جب یہ رکھنے چلی تھی تو اُسنے اپنا ہاتھ اسکی طرف دراز کیا تھا کیونکہ وہ گنبد وسط حوض مین تھا جب یہ رکھ چکی تو اُسنے اپنے دوسرے ہاتھ کو اسکی طرف دراز کیا کہ جسمین حلوے کا طبق تھا اور کہا کہ لے تبرک یہ تیرے لیے موجود ہی تھوڑا سا لیلے بس ثمود نے تھوڑا حلوا لے لیا ادھر اُسنے حلوا لیا ایک برق چمکی اور وہ گنبد غائب ہو گیا حوض کا پانی خشک ہو گیا وہ عورتین اس سے کہنے لگین کہ تیری نذر قبول ہو گئی ہے اب چلو خداوند کی زیارت کرو ثمود اُنکے ہمراہ بیرون درہ آئی مگر اسنے وہ حلوا لے تو لیا کھایا نہین اُن عورتون نے کہا کہ اسکو کھا لو تمھاری عمر زیادہ ہو جائیگی یہ سُنکے اُسنے کھا لیا جب بیرون درہ آئی تو اُس مقام پر پہونچی جہان گھنٹ و ناقوس بج رہے تھے اسکا پہونچنا تھا کہ ایک برق چمکی تمام صحرا روشن ہو گیا وہ جو عورتین گھنٹ وغیرہ بجا رہی تھین اور زیادہ بجانے لگین اور کچھ گانے لگین کہ اتنے مین صدا آئی کہ سب خاموش ہون کچھ خداوند کلام کرینگے یہ سُننا تھا کہ سب خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ برق چمکی تھی اور گھنٹ و ناقوس بجنے لگے تھے تو وہ طائر بھی اور زیادہ خوش ہو کر چہچہ زنی کرنے لگے تھے اور ادھر سے اُدھر اُدھر سے ادھر اُڑنے لگے تھے اُنکے پرون سے جو ہوا آتی تھی وہ دماغ کو معطر کیے دیتی تھی اور کچھ بوندیان بھی اُنکے پرون سے گرتی تھین کہ جو گلاب و کیوڑے کی خوشبو دیتی تھین جب یہ صدا آئی تو یہ سب امر موقوف ہو گئے جب سب خاموش ہوے تو صدا آئی کہ کیون ای ثمود تم یہان کہان یہ صدا آئی تھی کہ جسقدر یہ عورتین اُس مقام پر تھین وہ سب سجدے کو خم ہو گئین ثمود نے بھی سجدہ کیا جب سجدے سے سر اُٹھایا تو یہ صدا آئی کہ بیان کرو تم یہان کہان آئین کیونکہ تم تو ایک ضرورت سے جاتی تھین وہ ضرورت بھی بھول گئین اس صحرا مین پہونچکر مبہوت ہو گئین بس لے بس دیکھ لیا تم بڑی عقلمند تھین ارے ای ثمود تم راہ فراموش کر کے دوسری اقلیم مین چلی آئین یہ اقلیم تمام عورتون سے آباد ہی یہان کی حاکم عورتین ہین آگاہ ہو کہ مین خدائے برحق ہون یہ سب میری بندیان ہین مین انکا خالق ہون مین نے اپنا مقام یہ صحرا اور یہ کوہ مقرر کیا ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان کوئی نہین آسکتا ہی نہ معلوم تیرا کیونکر ادھر آنا ہوا ای ثمود آگاہ ہو کہ اس صحرا کو صحراے جلوۂ خداوندی کہتے ہین یہان مین آٹھوین دن ظہور کرتا ہون تجکو لازم ہی کہ تو اُس ملکہ کے پاس جا جسکا نام النصرام ہی وہ تجکو یہان کے حالات سے بالکل آگاہ کر دے گی اور تیرا کام بھی اسی صحرا مین نکلے گا تیرے پاس کاغذ تو موجود ہی اُسکو دیکھ لے جو اُسمین تحریر ہو اُسپر عمل کر بس اب اس صحرا کی عمر تمام ہوئی اب ہم یہان سے اور طرف کو جائینگے کیونکہ یہ لوگ بہت مغرور ہو گئے ہین یہ ملک بالکل تباہ ہو گا یہ جو صدا آئی ثمود نے کہا کہ مین ضرور اپنے کام کو جاتی تھی

مگر اتفاق سے اس مقام پر پہونچی جب یہان آئی تو پیاس نے غلبہ کیا دوپہر کا وقت تھا اس صحرا کو
پُر بہار دیکھا پانی کی تلاش مین آئی ان عورتون سے ملاقات ہوئی انھون نے یہان کی زیارت کرائی
اب مین ملکہ سے ملکر اپنے کام کو جاؤنگی صدا آئی کہ جہان تو جاتی اور کاغذ جو تیرے اُستاد کا تیرے
پاس تھا اُسکو دیکھتی تجکو اسی صحرا مین آنے کی ہدایت کرتا کیونکہ تیرا کام اسی مقام پر سرانجام پائیگا اور یہ
سب تیری مطیع ہونگی یہ ملک تباہ ہونیکے گو اسکی راہ نابود تھی مگر تجکو بزور علم خدائی ثابت ہوگیا تھا
کہ تو آتی ہی مین نے راہ ظاہر کردی تا کہ تو چلی آئے تجکو کسی قسم کی دقت نہو کیونکہ تجکو کاغذ اسی صحرا کی
ہدایت کرتا کیونکہ یہ سمت مشرق ہی جہان کی تجکو ہدایت ہوئی تھی ای ثمود جب تجھ سے اور انصرام سے
ملاقات ہوا ور سب حالت یہان کی معلوم ہولے تو تو اُسکے ساتھ نہ جانا اسی صحرا مین رہنا کیونکہ
تجکو لازم ہی کہ بہت جلد اپنے کام سے فراغت کر کیونکہ دیر اچھی نہین ہی اور رات کو کاغذ دیکھنا جو طریقہ
اُسمین تحریر ہو اُسپر عمل کرنا ثمود نے کہا کہ بہت خوب پھر صدا آئی کہ اب جاؤ اُس مقام پر جہان
ملکہ انصرام آنے والی ہی جب وہ آلےگی تو مین بھی اپنا جلوہ دکھاؤنگا ثمود یہ سُنکے حیران ہوئی اور
اُسکے حواس جاتے رہے کہ یہ تو بالکل میرے حال سے واقف ہین ضرور خداوند ہین صدا آنی موقوف
ہوئی ثمود نے کہا کہ اب چلو وہ عورتین ثمود کو لیکر ایک مقام پر آئین کہ جہان پر بہت سے درخت
لگے ہوے تھے اور ایک چالیس گز کا چبوترہ تھا جیسے ثمود آکر پہونچی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ دیکھا ایک
طرف سے چند عورتین کچھ سامان فرش وغیرہ لیکر آتی ہین اُنھون نے لاکر وہ فرش اُس چبوترے پر
بچھا دیا ایک مسند بچھائی اور سب سامان شاہی مہیا کیا تھوڑے عرصے مین صداے نقارہ آئی
اب جو دیکھا ایک طرف سے جلوس سواری نمودار ہوا بعد جلوس سواری آنے کے دیکھا کہ ایک تخت پر
ایک جوان عورت سر پر تاج شاہی رکھے ہوے ایک عورت بعہدۂ وزارت پاے تخت کو پکڑے ہوے چلی آتی
ہی مگر اس مقام پر بھی جو ہی وہ عورت ہی مرد کا نام نہین سب ملازم وغیرہ از قسم اناث ہین کہ وہ جلوس آکر
ایک طرف اُس صحرا مین ٹھہرا تخت برابر چبوترے کے آیا انصرام کی نظر ثمود پر پڑی اسنے دیکھا
کہ ایک عورت بہت خوبصورت ہی مگر میرے ملازمون کے ہمراہ جو مجاور ہین درگاہ خداوندی کی
کھڑی ہی یہ دیکھکر وہ حیران ہوئی کہ یہ کون عورت ہی یہ تخت پر سے نہ اُتری اسنے اشارے سے اپنے
وزیر سے کہا کہ مجاور درگاہ خداوندی کو میرے پاس طلب کر مین کچھ دریافت کرونگی یہ کہکر انکی طرف
دیکھا سب نے مع ثمود کے انصرام کو سلام کیا کہ اُسکی وزیر نے کہا کہ تم مین سے ایک ملکہ پاس آ کے
ملکہ کچھ کلام کرینگی یہ سُننا تھا کہ ایک عورت ہاتھ باندھے ہوے ملکہ کے روبرو آئی ملکہ نے پوچھا
کہ یہ کون عورت ہی اُسنے عرض کیا کہ ای ملکہ یہ آج نئی عورت وارد ہوئی ہی ہم اسکو نہین جانتے ہین
مگر اسنے جو ہمنے کہا وہ کیا اسنے نذر بھی دی تمام حالت بیان کی اور کہا کہ اسکو حکم خداوند ہی کہ ملکہ
انصرام کے پاس جاؤ اُس سے ملاقات کرو وہ تمام حالت بیان کرینگی یہ بموجب حکم خداوند
آپکے پاس آئی ہین یہ سُننا تھا کہ انصرام نے کہا کہ اُنکو میرے پاس لے آؤ وہ عورت جا کر ثمود کو اُسکے
پاس لائی جب ثمود قریب تخت پہونچی تو وہ اپنے تخت پر سے اُتری اور ثمود کو اپنے ہمراہ لیکر مسند پر آکر
بیٹھی نام پوچھا ثمود نے کہا مجکو ثمود کہتے ہین رہنے والی ہون شہر نیرنگ کی مین ایک ضرورت سے
جاتی تھی کہ اس مقام پر پہونچی ثمود نے سب حالت اپنی بیان کی مگر یہ نہ کہا کہ مین محروم جادو کی
تلاش مین آئی ہون مگر یہ دیکھا کہ انصرام بھی ساحرہ معلوم ہوتی ہی اور جسقدر اُسکے ہمراہ عورتین ہین

سبب ساحرہ ہین انصرام ایک عورت حسین اور خوبصورت اور جمیلہ ہی کہ اُسکے حُسن کے روبرو آفتاب شرماتا تھا
جب ثمود اپنی حالت بیان کر چکی تو عرض کیا کہ آپ یہ فرمائین یہ کون مقام ہی اور یہان عورتون کی کیون حکومت ہی
اور اس ملک کا کیا نام ہی یہ ہی ایک ملک ہی یا اور بھی کوئی ملک ہی اور یہان عورتین کہان سے آتی ہین انصرام
نے کہا کہ آگاہ ہو مین دختر ہون خداوندگی یہان عورتون کی حکومت ہونے کی یہ وجہ ہی کہ مین مرد کے نام
سے نفرت رکھتی ہون اور جو ملک اس سرزمین پر ہین سب میرے قبضے مین ہین یا مین نے انمین بھی سب
عورتین مقرر کی ہین تمام باشندے ہر شہر کے عورات کی قسم سے ہین آگاہ ہو کہ مرد کا یہان نام نہین ہی ثمود
نے کہا کہ بتائیے یہ عورتین کہان سے آتی ہین انصرام نے کہا کہ یہان پیدا ہوتی ہین ثمود نے کہا کہ مرد تو
ہی نہین پھر پیدا کیونکر ہوتی ہین انصرام نے کہا کہ جب زمانہ بہار کا آتا ہی سال بھر کے بعد خداوندکا
حکم ہوتا ہی کہ چارسو عورتین اس صحرا مین آکر رات کو مقیم ہون بس بموجب حکم خداوند چارسو عورتین آکر شب کو
مقیم ہوتی ہین صبح کو سب حاملہ ہوتی ہین انکے بطن سے جو لڑکے پیدا ہوتے ہین وہ تو اُسیوقت قتل کیے جاتے
ہین جو لڑکیان پیدا ہوتی ہین انکی پرورش ہوتی ہی میرے حکم سے جب وہ جوان ہوتی ہین تو ملکون مین
روانہ کیجاتی ہین اُنسے یہ ملک آباد ہوتے ہین یہ طریقہ پانسو برس سے جاری ہی یہان کی آب و ہوا ایسی ہی
کہ سب جوان رہتی ہین بڑھاپے کا نام نہین ہی جو ہی بیس برس سے زیادہ نہین ہی یہ سُنکے ثمود نے
کہا کہ یہ سبب ہی انصرام نے کہا یہان کی خاصیت یہ ہی کہ ایک ماہ کے بعد لڑکی خواہ لڑکا پیدا ہوتا ہی
اور ایک برس مین اس قابل ہوتا ہی یعنی بیس برس کا ہو جاتا ہی لڑکا تو اُسیوقت میرے حکم سے قتل ہوتا ہی
لڑکی کی پرورش کیجاتی ہی وہ سال بھر مین تیار ہوجاتی ہین یہ ہی طریقہ ہمیشہ سے جاری ہی مین نے اپنی
شادی نہین کی اسی سبب سے کہ مرد بیوفا ہوتے ہین ثمود یہ سُنکے خاموش ہو رہی مگر خیال کرنے لگی یہ کیا
اسرار ہی انصرام از روے سحر کے اُسکے خیال سے واقف ہوگئی کہنے لگی کہ اے ثمود آگاہ ہو یہ سال بھر کے
بعد چارسو عورتین طلب کیجاتی ہین اسکا سبب یہ ہی کہ چارسو فرشتے بحکم خداوند آتے ہین اس صحرا مین
وہ ان عورتون کے ساتھ ہمبستر ہوتے ہین مگر اُنکو دکھائی نہین دیتے ہین مگر وہ عورتین حاملہ ہوجاتی ہین
چونکہ فرشتون کا نطفہ ہوتا ہی قدرت سے خداوندکی ایک ماہ مین بچہ قابل پیدا ہونے کے ہو جاتا ہی پیدا
ہوتا ہی چونکہ اولاد انسان کی تو ہی نہین کہ اُسکو زمانہ چاہیے ایک سال مین بقدرت خداوند بیس برس کی
ہو جاتی ہی یہ سبب ہی ثمود نے کہا کہ ان ملکون کا کیا نام ہی انصرام نے کہا جہان مین حکومت کرتی ہون
اُسکو انصرامیہ کہتے ہین اور جو ملک ہین اُن سب کے ایک نام ہین سب کو محروسیہ کہتے ہین اور اس
صحرا کو جلوہ گاہ خداوندی کہتے ہین اب تو تمکو حال معلوم ہوا ثمود نے کہا کہ بخوبی معلوم ہوا انصرام
نے کہا کہ یہ سرزمین نئی ہی اب جو ثمود یاد کرتی ہی تو سحر بالکل فراموش تھا ایک حرف نہ یاد تھا وہ جو حلوا کھایا
تھا وہ سحر کو فراموش کرنے والا تھا اسکا حال ناظرین پر ظاہر ہوگا اب تو ثمود کو بالکل اعتقاد ہوگیا کہ یہ ضرور
خداوند برحق و مطلق ہی آج تک مین گمراہ رہی یہان یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک برق چمکی تمام صحرا مین روشنی
ہوگئی یہ وہ وقت ہی کہ قریب شام ہی جب روشنی ہوئی تو انصرام کھڑی ہوگئی اور ثمود سے کہا کہ خداوند تشریف
لاتے ہین یہ بھی کھڑی ہوگئی کہ پھر برق چمکی ایکی سب کی آنکھین بند ہوگئین تھوڑے عرصہ کے بعد صدا آئی کہ آنکھین
کھولو ثمود نے کھولا کو چاہا تھا جبکہ اسکی آنکھین چمک کے سبب سے بند ہوئی تھین کہ کھولون مگر نہ کھل سکین
جب صدا آئی اب جو کھولا کھل گئین اسکو اور حیرت ہوئی اسنے جو سر اُٹھا کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک گنبد بالاے
ہوا قائم ہی اور اس گنبد کے چارون طرف چار چار اژدہے ہین کہ وہ اپنے منھ سے شعلے چھوڑ رہے ہین وہ شعلے بالاے

ہوا جاکے قندیلین ہو جاتے ہین اور گرد اُس گنبد کے وہ قندیلین گردش کرتی ہین یہ ہی متواتر ہو رہا ہی کہ یکایک صدا آئی ہم باہر تشریف لائے ہین سب ہوشیار ہون یہ صدا آئی تھی کہ انصرام وغیرہ جو اُس مقام پر تھے سب برائے سجدہ خم ہوئے اُدھر زیر کوہ گھنٹے وناقوس بجنے لگے کیونکہ وہ کوہ روبرو تھا سب یہ حال معلوم ہوتا تھا ثمود بھی سجدے کو جُھکی ابھی کسی نے سجدہ نہین کیا تھا کہ ثمود نے دیکھا اُس گنبد سے ایک مرد پیر پیدا ہوا اُسکے سر پر ایک تاج رکھا ہوا تھا کہ جس سے ضو پیدا ہوتی تھی اُسنے گنبد سے نکلکر طرف آسمان کے اشارہ کیا ایک تخت پیدا ہوا وہ اُس تخت پر بیٹھا صدائے راگ ورنگ خود بخود پیدا ہوئی اور وہ سب طائر جو بالائے کوہ درختون پر بیٹھے ہوئے تھے اور قفسون مین بند تھے اُڑ اُڑ کر اُس مرد پیر کے سر پر سایہ فگن ہوئے جو قفس مین بند تھے خود بخود قفس کُھل گئے وہ نکلکر آئے اور سایہ کیا وہ ابر جو کہ کوہ پر سایہ فگن تھا اس مرد پیر کے سر پر سایہ فگن ہوا اور موتی برسنے لگے تمام عورتین سجدے کو جُھکی تھین مگر جلدی جلدی سجدہ کرنے لگین ثمود نے بھی سجدہ کیا اب جو سر اُٹھایا تو اُس تخت کے ایک گوشہ پر اُسی عورت کو جو اُس درہ کوہ مین اُس حوض مین جبکہ پانی پیدا ہوا تھا اور ایک گنبد اور یہ در گنبد پر بیٹھی ہوئی تھی جسنے نذر لی تھی دیکھا کہ کھڑی ہی اور تین گوشون پر اُس تخت کے تین گلدستے رکھے ہوئے ہین کہ جو ہر مرتبہ رنگ بدلتے ہین اور اُنسے ہر قسم کے پھول گرتے ہین یہ عورتین اُٹھا کر اُن پھولون کو کھا لیتے ہین بعد تھوڑے عرصے کے اُنکے مُنھ سے ایک طائر بنکر نکلتا ہی اور اُڑ جاتا ہی ثمود نے جو پھول کھایا اُسکے مُنھ سے کوئی جانور نہ نکلا نہ انصرام کے مُنھ سے جب یہ سب تدارک ہو چکے اُسوقت صدا آئی کہ ای بندگان من آگاہ ہو اب زمانہ خدائی میرا تمام ہوا کیونکہ مین پیر ہو گیا ہون دوسرے امر یہ ہی کہ مین نے لقا کو اپنا نائب کر کے اور ملکون کی طرف روانہ کیا اُسنے سبائل مین جا کر قیطول بنا کے خدائی کرنے لگا مین نے اُسکو اُدھر کا کل اختیار دیدیا تھا مین نے صرف اپنے ملکون پر اپنا دار ومدار کر لیا تھا کہ مین یہان خدائی کرونگا اور میری دختر کو حکومت ان چند ملکون کی جو اُسوقت عورتون سے آباد ہین کافی ہی لقا کو بہت بڑا اختیار دیا تھا کہ وہ مثل میرے خدا تھا پیدا کرنے اور مارنے کا اُسکو اختیار تھا اُسنے عالم غفلت مین ایسے بندے پیدا کیے کہ جنکی موت خلق کرنا بھول گیا اور اُنکو ازحد قوی پیدا کیا جنکی قوت کے روبرو کوئی چیز کی اصل نہین ہی وہ بندے اُس سے منحرف ہو گئے اُسکا سبب یہ تھا کہ لقا ان بندون کو پیدا کر کے مغرور بھی ہو گیا تھا اُسکو اپنی خدائی پر دعویٰ تھا بس وہ بندے جو منحرف ہوئے اُنھون نے اور مذہب خلق کیا یعنی خدائے نادیدہ کی بندگی کرنے لگے پہلے اُنھون نے نوشیروان ایسے بادشاہ کو زیر وزبر کیا کیونکہ آئین سب کا جو افسر تھا اُسکو نوشیروان نے اپنے وزیر بزرجمہر کی رائے سے پرورش کیا تھا جب وہ جوان ہوا تو اُس نے پہلا حربہ نوشیروان پر کیا کہ اُسکے تمام ملک چھین لیے اُسکو تباہ کیا اب اولاد اُس خدا پرست کی زیادہ ہو گئی اُسکا حمزہ نام تھا اُسکی اولاد جو ہوئی وہ بھی مثل اُسکے ہوئے اُسی حمزہ نے لقا کی بھی خدائی کو برباد کیا کہ وہ دربدر ہر ایک کے دامن مین پناہ لیتا پھر القا کی دختر دن بہنون کو اُسکی اولاد و سردار لیگئے وہ اُنکے ہمراہ نکل گئین کوئی پاس خداوندی نہین کیا تمام قصہ حمزہ صاحبقران کا از ابتدا تا انتہا اُس مرد پیر نے جو کہ اپنے کو معاذ اللہ خدا کہتا ہی بیان کیا اُسکے بعد تمام حال زمرد ثانی وصاحبقران ثانی کا بیان کیا اور کہا کہ اُسکا فرزند چترنگ جمود کے بطن سے ہوا ہی اور زمرد کا اصلی فرزند ہی گو ارزنگ اپنے کو بھی فرزند زمرد کہلاتا ہی اور دعویٰ خدائی کا کیا ہی لوگ اُسکی طرف رجوع ہوئے ہین یہ دعویٰ اُسنے بالکل باطل کیا ہی کیونکہ وہ زمرد کا

فرزند نہین ہی ہان ایک شخص جیتر نگ نامے شہر نیرنگ مین ہی وہ ضرور زمرد کا فرزند ہی اب میرا قصد ہی کہ
مین بالاے آسمان جاؤن اور مثل اُسکے باپ رودادا کے اُسکو اپنی طرف سے خدا کر دون کیونکہ اب میرا
یہان بہت دم گھبراتا ہی ذرا بہشت مین جاکر ہمراہ حورون کے اپنا دل بہلاؤن بس اب یہ سب ملک تباہ
و برباد ہونگے کیونکہ انکا بندوبست میرے ذمہ تھا الضرام کو لازم ہی کہ جو مین حکم دون اُسپر عمل کرے اب مین
جاتا ہون ابکی ہفتہ کو مین آکر جو حکم دون اُسی پر عمل کیا جاے کوئی اُسمین خلاف امر نہو ورنہ میرے غذاب
مین مبتلا ہوگی یہ کہکر کہا کہ سجدہ کرو بس سب سجدے کو خم ہوئین ادھر برق چمکی اور غبار بلند ہوا صداآئی
کہ سر اٹھاؤ اب سر اٹھاکر دیکھا نہ وہ گنبد تھا نہ وہ پیر مرد جو کہ کلام کر رہا تھا صرف میدان صاف تھا ثمود یہ
دیکھکر بہت حیران ہوئی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ یہ سب امرون سے واقف ہی ضرور یہ خدا ہی اسکے بتانے
تھا زمرد خدا تھے کیونکہ جو کچھ حال زمانہ آئندہ مین ہونے والا ہی وہ بھی بیان کیا اور زمانہ ماضی مین
گذرا وہ بھی بیان کیا گویا موجود تھا یہ تو یہ خیال کر رہی تھی کہ خدا ہونے مین کوئی شک نہین ہی ضرور یہ
سب کا خدا ہی کہ ادھر الضرام نے کہا اب مین جاتی ہون بہن ثمود تم بھی چلو ہم تمھاری دعوت کرینگے ثمود نے
کہا کہ مجکو خداوند کا حکم نہین ہی مین اسی صحرا مین رہونگی تمھارے ساتھ نہ جاؤنگی کیونکہ مجکو اس صحرا مین
ضرورت ہی الضرام نے کہا کہ وہ کیا ضرورت ہی ثمود نے کہا مین بیان نہین کرسکتی ہون کیونکہ مجکو حکم نہین ہی
دوسرے یہ امر ہی کہ مین جس کام کے لیے اپنے مکان سے نکلی ہون اُسمین تاخیر ہوگئی ہان جب اس سے فراغت
کرکے آؤنگی تو تم سے ملاقات کرونگی اور دعوت کھاؤنگی الضرام نے کہا نہ معلوم تم کب آؤ اور یہان تو خاتمہ
ہوا جاتا ہی کیونکہ سُنا ہوگا تمنے کہ خداوند نے فرمایا ہی کہ ابکی ہفتہ کو مین آکر حکم دونگا اُسپر عمل کرنا اس ہفتے بھر
تمھاری اور عمر ہی زندگی ہی بس ادھر حکم صادر ہوا ادھر ہم لوگ تمام ہوے پھر کس سے آکر ملاقات
کروگی ثمود نے کہا یہ تو سچ ہی مگر مین اسی ہفتہ مین اپنے کام سے فراغت کرکے آتی ہون کیونکہ مجکو بھی تو جلدی
منظور ہی کیونکہ لوگ میرا انتظار کرتے ہونگے بس مین کل پرسون مین واپس آؤنگی اور تا زمانہ ظہور
خداوند اسی مقام پر قیام کرونگی اُسی عرصہ مین تمھاری دعوت بھی قبول کرونگی الضرام خاموش ہورہی اور
جس طور سے آئی تھی اُسی بندوبست اور جلوس سے اپنے مقام کو چلی گئی مگر کچھ فرش وغیرہ براے
ثمود چھوڑ گئی جب جانے لگی تو ثمود نے کہا کہ ہمشیرہ یہ جو تم چھوڑے جاتی ہو تو اسکی نگہبانی کون
کریگا کیونکہ میرا کوئی ٹھیک نہین ہی مین ابھی اپنے کام کو روانہ ہون یا سحر کو الضرام نے کہا کہ
تم اسکو اسی مقام پر چھوڑ جانا کوئی نگہبانی کی ضرورت نہین ہی یہ ہم تک پہونچ جائیگا فرشتہ
خداوند پہونچا دینگے یہ سُنکے ثمود خاموش ہورہی جب الضرام جاچکی اب بالکل تنہائی ہوئی اور رات بھی
کوئی پہر بھر کے قریب گذری چونکہ تاریکی تھی تاریخین آخر کی تھین وہ تاریکی وہ جنگل کا سائین سائین
کرنا جابجا وہ شعلون کا اٹھنا وہ شیاطین کا اُس صحرا مین پھرنا کیونکہ وہ مسکن تھا انکا وہ لوگ
جو کہ زیر کوہ مقیم تھے سب سو رہے دوسرے اس سے دور بھی تھے یہ اس مقام پر اکیلی تھی وہ وقت عجب
وقت تھا گو ساحرہ تھی مگر یہ حالت تھی کہ خوف کے مارے دم نکلا جاتا تھا دن کو تو وہ صحرا
نمونۂ جنت معلوم ہوتا تھا مگر رات کو صحراے قیامت کا ہم پلہ تھا مگر یہ تو حالت تھی کہ خوف طاری
تھا دم پر بنی ہوئی تھی کیا کرتی کیونکہ اُس کوہ سے صدا آئی تھی کہ اسی صحرا مین قیام کرنا اور وہ جو رقعہ تیرے
پاس ہی اُسکو ملاحظہ کرنا اُسپر جو تحریر ہو اُسپر عمل کرنا کیونکہ وہ تیرے کام کا ہی اور بہت بڑے شخص کا ہی اُسکے ذریعہ
سے تیرا کام نکلے گا یہ اسی سبب سے الضرام کے ہمراہ نہین گئی کہ مین آج شب کو رقعہ دیکھکر اپنے کام سے تو فراغت کرون

اب جو اکیلی ہوئی اور خوف معلوم ہوا مگر مرتا کیا نہ کرتا اُسی حالت خوف مین اُسنے اُس لفافہ کو جھولی سے نکالا اور قصد کیا کہ پڑھون مگر تاریکی تھی کچھ حرف نہ دکھائی دیے یہ اُسکو پریشان ہوئی کہ کیا کرون کیونکر پڑھون یہ اسی فکر مین تھی کہ اُسنے دیکھا ایک طرف روشنی ہو رہی ہی سنا ہوگا آپ نے کہ الغرض مجنون کا معاملہ برا ہوتا ہی اُسنے اپنی غرض جو تھی تو کچھ خوف جان بھی نہ کیا اور مارے غرض کے جان پر بنی ہوئی تھی کانپتی ہوئی اُس روشنی کی جانب چلی مگر اُسکو یہ خوف اور زیادہ ہوا کہ یہ روشنی کیسی ہی کوئی بلا تو نہین ہی مگر ڈرتی ہوئی طرف روشنی کے دو تین قدم چلی تھی کہ اسکو خیال آیا کہ اپنے سحر سے تو کیون نہ مشعل سحر کو روشن کرے اور اُسکی روشنی مین پڑھ لے اب جو سحر کو یاد کرتی ہی تو سحر یاد نہین آتا ہی کیونکہ وہان تو پہلے ہی بند و بست ہو چکا تھا سحر کیونکر یاد آتا اُسکو یہ اور مجبور ہوئی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ یہ کون مقام ہی جہان سحر تک فراموش ہو گیا ہی یہ تو بڑی خرابی ہوئی آخر کو عاجز ہو کر اُسی روشنی کی طرف چلی مگر بہت جلد جب قریب اُس روشنی کے پہونچی تو دیکھا کہ ایک جوگی بیٹھا ہوا ہی اُسکے آگے روشنی ہی وہ روشنی یہ ہی کہ نہ تو شمع ہی نہ چراغ ہی نہ کوئی فانوس ہی ایک اژدر ہی کہ وہ زمین پر بیٹھا ہی اُس جوگی کے روبرو اُسکے منہ سے جو شعلہ نکلتا ہی وہ اُس اژدر کے سر پر قائم ہو جاتا ہی اُسکی لو بند ہو جاتی ہی گویا چراغ روشن ہو جاتا ہی برابر شعلے نکل رہے ہین اُسی لو مین ملتے جاتے ہین جوگی کے روبرو کچھ اگیاری سلگ رہی ہی گوگل رائی سرسون کے جلنے کی بو آرہی ہی جو کا دیا ہوا ہی اُس جوگی کی یہ صورت ہی کہ زمین پر دوزانو بیٹھا ہوا ہی گلے مین کالے کوڑیالے پڑے ہوئے ہین پیشانی پر سیندور کا ٹیکا دیا ہوا ہی بھبوت ملے ہوئے ہی گیروی تہمت باندھے ہوئے بجائے ابرو دو عقرب سیاہ بیٹھے ہوئے نیش زنی کر رہے ہین یہ حالت تھی کہ منہ سے برابر شعلے نکل رہے ہین دونون آنکھین مثل دو مشعل کے روشن ہین کانون سے شعلے نکل رہے ہین دسون انگلیان ہاتھون کی روشن ہین وہ دوزخی بیٹھا ہوا ہی ہمہ تن آگ کا پتلہ بنا ہوا ہی اُسکی ایسی صورت دیکھکر کمود ڈر گئی باوجودیکہ خود بھی ساحرہ زبردست ہی اور اپنے اُستاد کی صحبت مین رہ چکی ہی مگر ایسی صورت نہ دیکھی تھی جو اسوقت نظر سے گذری تھی وہ جوگی بیٹھا ہوا کچھ سحر پڑھتا جاتا ہی اُسکے آگے ایک چرخا رکھا ہوا ہی اُسکو گردش دیتا جاتا ہی اُس چرخے سے کچھ غبار سا نکلتا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو تار بنتا تاگے کا کہ وہ مثل غبار کے معلوم ہوتا تھا اور ایک مقام پر جمع ہوتا جاتا ہی اور اُسکے روبرو ایک ظرف گلی رکھا ہی کہ اُسمین خون تازہ بھرا ہوا ہی جب وہ سوت جو چرخے سے نکلکر جمع ہوتا ہی اور زمین پر گرکے سوت کی صورت پیدا کرتا ہی اُسکو وہ اُٹھا کر اُس ظرف مین ڈالدیتا ہی وہ سرخ ہو جاتا ہی یہ نکالکر اُسے زمین پر رکھ دیتا ہی اور کچھ پڑھکر دم کرتا ہی زمین شق ہوتی ہی اور دو پتلے پیدا ہوتے ہین وہ اُسکو اُٹھا لیجاتے ہین بعد تھوڑے عرصے کے نکلتے ہین اُنکے ہاتھون مین اُس سوت کے چھوٹے چھوٹے بنے ہوئے پتلے ہوتے ہین وہ اُسکے روبرو رکھکر چلے جاتے ہین یہ اُنپر کچھ پڑھکر دم کرتا ہی کہ اُنمین گوشت پیدا ہوتا ہی اور وہ صورت انسان کی پیدا کرتے ہین جب وہ سب ہیئت انسانی پیدا کر چکتے ہین تو وہ یہ کرتا ہی کہ اُنپر کچھ پڑھکر دم کرتا ہی زمین شق ہوتی ہی اُس زمین سے دو پتلے پیدا ہوتے ہین یہ اُنسے اُن پتلون کی طرف اشارہ کرتا ہی کہ یہ تیار ہین انکو لیجاؤ وہ پتلے ان چھوٹے چھوٹے بچون کو جو کہ دراصل سوت کے بنے ہوئے پتلے تھے جیسے چھوٹی چھوٹی لڑکیان اپنے کھیلنے کے لیے سوت کو خواہ کپڑے کو بٹ کر گڑیان بناتی ہین وہ ویسے تھے یا اب یہ حالت ہوئی کہ بچے انسان کے معلوم ہونے لگے بچے اُٹھا کر لے گئے کمود یہ حالت دیکھا کی بڑے عرصے تک حیران کھڑی رہی وہ اُسی طور سے اپنے کام مین مصروف رہا اسکی جانب اُسنے نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا اب تو اسکو خیال آیا کہ تو جس کام کو آئی تھی وہ اپنا کام کر تو کیون بیکار کھڑی ہوئی تماشا دیکھ رہی ہی یہ کوئی تماشا گر ہی تماشا

کر رہا ہی یہ خیال کر کے لفافے کو نکالا اور اُسکو دیکھنا شروع کیا مگر مارے خوف کے ہاتھ پاؤن
کانپ رہے ہین جب سے اُس جوگی کی صورت دیکھی ہی اور خوف کی زیادتی ہو گئی ہی کچھ کہہ نہین
سکتی ہی بس کھڑی ہوئی کاغذ دیکھ رہی ہی اُسمین یہ تحریر تھا کہ ای ثمود جب تو جانب مشرق
روانہ ہوگی اور بہت دور نکل جائیگی تو تجھکو ایک صحرا ملیگا جو کہ بڑا پُر فضا ہوگا تجھکو لازم ہی کہ اُس صحرا
مین ضرور قیام کرنا کیونکہ تیرا مقصد اُس صحرا سے حاصل ہوگا کیونکہ وہ ہی قیام گاہ ہی محروم جادو کا
اور تمام حالت اُس صحرا کی تحریر تھی وہ حالت اور کیفیت وہ ہی تھی جو کہ بیان ہو چکی اسی صحرا کی کیفیت تحریر
کی تھی جس صحرا مین یہ موجود ہی اُسکے بعد تحریر تھا کہ تجھکو پیاس بشدت معلوم ہوگی تو تلاش آب مین ایک
جانب روانہ ہوگی چند عورتین ملینگی اُنسے اُس صحرا کی حالت معلوم ہوگی وہ تجھکو ایک درہ کوہ مین
لیجائینگی وہان نذر دلوائینگی تیرا سحر فراموش ہوگا اُسکے بعد انصرام جادو سے ملاقات ہوگی وہان
سے خداوند اُس صحرا مین ظہور کرینگے اور تجھسے بھی کلام کرینگے قبل ظہور کرنے کے کوہ جس سے صدا
آئیگی اور جو کچھ ثمود پر گذرا سب تحریر تھا اُسکے بعد یہ تحریر تھا کہ تجھکو لازم ہی تو اُس پہاڑ کے دہنی طرف کو
روانہ ہو جب ان سب امرون سے تجھکو فراغ ہوئے پھر جب تو چالیس قدم راہ طی کریگی تجھکو ایک درہ ملیگا
تو اُس درے مین چلی جانا تو اُس مقام پر پہونچیگی جہان وہ حوض ہی بس تو یہ اسم سحر پڑھکر اُس حوض پر
دم کرنا اُسمین ایک دریچہ نمودار ہوگا تو اُس دریچہ مین چلی جانا وہان ایک صحرا ملیگا تو اُس صحرا مین تلاش کرنا
ایک صندل کا درخت ہوگا اُس درخت کے قریب جا کر تو یہ کہنا کہ ای محروم جادو باہر تشریف لائیے
مین آپکی ملاقات کی بہت مشتاق ہون کچھ صدا نہ آئیگی تو پھر یہ ہی کہنا پھر صدا نہ آئیگی جب تو تیسری مرتبہ کہیگی
تو صدا آئیگی کہ تو کون ہی اور کیا کام ہی تو کہنا مین ثمود جادو آپکے بھائی کی شاگرد ہون یہ جو تو کہیگی تو صدا
آئیگی کہ کیا ثبوت ہی کہ تو ثمود ہی تو کہنا آپ تشریف لائین تو مین اُنکا رقعہ آپکو دون بس جب یہ تو کہیگی تو
ایک ہاتھ اُس درخت سے نکلیگا اور یہ صدا آئیگی کہ وہ رقعہ ہمکو دو پہلے ہم دیکھلین پھر باہر آئینگے تو رقعہ
دیدینا اُسکے بعد جو وہ ارشاد کرین اُسپر عمل کرنا اب یہ کاغذ بیکار ہی اس سے کوئی امر نہ ظاہر ہوگا اور وہ صدا
کوہ سے آئی تھی کہ تو کاغذ کو دیکھ جو وہ حکم کرے اُسپر عمل کر اگر تو اور کسی مقام پر جاتی پھر تجکو اسی مقام پر
آنا ہوتا وہ سچ امر تھا اب تو بخوبی ظاہر ہو گیا ہوگا بس اب تاخیر نہ کر اپنے کام مین مصروف ہو یہان
کی کل حالت تجکو محروم جادو سے معلوم ہوگی تو محروم نرہے گی تیرا مطلب خوب پورا ہوگا وہ
بھی مثل میرے تیری خدمت کرے گی کہ تو رضامند ہو گی یہ جو تحریر پائی ثمود فوراً اُس مقام سے
چلی اور اُس کوہ کے پاس آئی جہان سے صدا آئی تھی اور دہنی طرف روانہ ہوئی درہ ملا اُس
درے مین گئی ایک صحرا ملا اُس صحرا کو طی کر کے اُس مقام پر پہونچی جہان وہ حوض تھا مگر اُسی طور سے
خشک اُسنے وہ اسم سحر جو کہ اُس کاغذ مین تحریر تھا یاد کر لیا تھا اُسکو پڑھکر حوض پر دم کیا دریچہ
ظاہر ہوا یہ اُس دریچہ مین گئی وہان ایک صحرا ملا یہ اُس صحرا مین پھرنے لگی یہ صفت تھی کہ باہر
اُس صحرا کے یعنی جہان وہ کوہ تھا اور جہان حوض تھا بالکل تاریکی تھی کچھ دکھائی نہین دیتا تھا
یہ صرف قدم کے شمار سے اُس درے مین گئی تھی کیونکہ چالیس قدم کی قید تھی جب یہ درے سے
باہر نکلی تھی تو یہ صرف اپنے خیال کے موافق گو ایک مرتبہ یہ اُس حوض پر گئی تھی مگر اسکو اُس حوض کی صورت
یاد تھی اور اُس صحرا کی کیفیت جب یہ درے سے نکلی تھی تو اُسنے اُسی صحرا کی حالت پائی جو اُن عورتون کے
ہمراہ دیکھ چکی تھی صرف اندازے سے اور وہان بہ نسبت اس صحرا کے کسی قدر روشنی بھی تھی ایسی تاریکی بھی نہ تھی

کہ جیسے اُس صحرا مین تھی جہان سے یہ دریے مین آئی تھی تاریکی تھی مگر اسقدر روشنی تھی کہ چیزین دکھائی دیتی تھین
یہ اُسی روشنی مین اُس حوض کو تلاش کرکے آئی تھی حوض کو بخوبی پہچانتی تھی یہ بھی ایک طلسم تھا کہ یہ حوض کو
ایک مرتبہ دیکھکر بھولی نہین بس ہر دریچہ سے اُس صحرا مین پہونچی یہان بخوبی روشنی تھی مثل روز روشن
کے یہ خیال رہے کہ ابھی رات باقی ہی کوئی دو پہر رات اس کام مین گذری ہوگی مگر وہان بہت روشنی تھی
اسکو اور عجب ہوا کہ جہان مین پہلے تھی یعنی اُس صحرا مین جہان انصرام سے ملاقات ہوئی تھی تو ایسی تاریکی
تھی کہ کچھ معلوم نہوتا تھا جب دریے مین آئی اُس صحرا مین پہونچی جہان حوض تھا تو اُتنی تاریکی نہ تھی
یہان تو بالکل تاریکی نہین ہی یہ طرفہ ماجرا ہی مگر یہ درخت صندل تلاش کرنے لگی یہان تک کہ درخت
صندل اسکو ملا اُسنے اُسکے قریب جا کر اُسی طور سے صدا دی صدا نہ آئی دو مرتبہ ایسا واقعہ ہوا تیسری مرتبہ
وہی صدا آئی اسنے کہا کہ مین ہون ثمود جادو آپکے بھائی کی شاگرد وہی سوال ہوا اسنے کہا مین اُنکا
رقعہ لائی ہون یہ سُنکے ایک ہاتھ پیدا ہوا اور کہا کہ رقعہ مجکو دے اُسنے رقعہ دیدیا وہ ہاتھ پھر غائب ہوگیا
آواز آئی کہ گھڑی رہو ہم رقعہ دیکھین اسمین کیا تحریر ہی یہ رقعہ وہ تھا جبکہ اسنے اپنے باغ مین بیٹھکر
وہ اسم سحر پڑھا تھا اور ایک پتلا دے گیا تھا کہ یہ رقعہ مجروم کے نام ہی اُسنے اُس رقعہ کو اپنے پاس
رکھا تھا جب کاغذ دیکھا تھا تو اُسنے اُسی کا پتہ دیا تھا کہ رقعہ دینا اسنے بموجب حکم اپنے اُستاد کی تحریر
کے گیا وہان اُس رقعہ کو اُس ساحر نے پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ ای بھائی تمکو معلوم ہو کہ مین نے علم سحر
سے دریافت کیا تھا کہ تم فلان مقام پر فلان وقت مین تشریف رکھتے ہوگے کیونکہ پہلو نشین سامری
و جمشید ہو جو سحر کہ تمکو معلوم ہین وہ کسی کو نہین معلوم ہین اور یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ایک زمانہ
ایسا آئیگا کہ تمام دنیا مین دین خدا پرستی ہوگا لقا و زمرد قتل ہونگے اُنکی بندگی کرنے والون کو پناہ
نہ ملے گی یہ دریافت ہوا تھا کہ اُس عہد مین چترنگ نامے زمرد کا فرزند یہ خواہش کرے گا کہ مین دعوۂ
خدائی کرون اُسی عہد مین کئی مذہب ہونگے ایک ارزنگ ہوگا کہ وہ یہ دعوی کرے گا کہ مین زمرد
کا فرزند ہون اور خدا ہون ایک طرف برجیس نامے ایک آفتاب پرست ہوگا وہ یہ دعوی کرے گا کہ مین
فرزند آفتاب ہون میرا مذہب درست ہی ایک طرف ایوان نہ طاق والے خدائی کا دعوی کرینگے ایک سمت
طلسم نور آگین والے اپنا یہ دعوی کرینگے کہ ہم خدا ہین اور ان سبکے پاس لشکر کثیر اور جم غفیر ہونگے مگر
چترنگ کے پاس کچھ نہو گا صرف تھوڑا سا لشکر ہوگا اُسکا کوئی مددگار نہوگا اتفاق سے ایک میری شاگرد
ثمود نامے چترنگ کی مان کی بہن وہ اُسپر عاشق ہوگی اُس سے اقرار کرے گی کہ مین تیری خدائی کو ترقی
دونگی اور کوشش کرونگی ای بھائی مین نے ثمود کو مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا ہی اُسنے میری خدمت
بھی خوب کی ہی مین اُس سے بہت خوش تھا مین نے اُسکو مثل اپنے اُسکو کر دیا ہی مگر یہ طاقت نہین
ہی کہ وہ خدائی کو درست کر سکے تو لہذا مین تو ہونگا نہین ورنہ مین خود اُسکی مدد کرتا اور بڑی
کوشش کرتا مگر کیا کرون کہ اسوقت مین مجھ سے زمانہ خالی ہوگا اور کوئی اس کام کا نہین ہی کہ
وہ یہ کام کرے بس تم مجھپر احسان کرنا اور اُسکی مدد کرنا اور اپنے مقام کو ترک کرکے اُسکے ہمراہ
جا کر سب بندوبست کرنا اُسکے معشوق کی خدائی کو درست کر دینا اور تمام دنیا مین اُسکا عمل کرا دینا اُسکے
بعد تمکو اختیار ہی گو مجکو یہ معلوم ہی کہ تم ترک دنیا کرکے بیٹھے ہو مگر کیا کیا جاے اور تمھارے مثل کوئی ساحر
نہین ہی جہان تک ممکن ہو خدا پرستون کو مٹانا یہ احسان سامری و جمشید کی روح پر ہوگا مین کیا چیز ہون دوسرا
امر یہ ہی کہ یہ لوگ جو دعوۂ خدائی کرتے ہین ان سبکے مددگار ساحر ہین انھین کے سبب سے انکی خدائی کو زور ہی

صرف ارژنگ کے تو پاس کوئی ساحر ایسا نہوگا کہ جو اُسکی خدائی مین شریک ہو وہ اپنے باپ دادا کی خدائی
کے بھروسے پر خدا بن بیٹھے گا یہ دلیل ہوگی کہ میرے باپ دادا خدا تھے اُنکا وارث مین ہون مجکو یہ حق پہونچتا ہی
مگر لشکر مین اُسکے بھی ساحر ہونگے یہ بھی خیال رہے کہ نہ طاق و نور آگین کو خدا پرست برباد کرینگے اور یہ
دونون مقام اُسکے قبضے مین آئینگے پر جبیس کی خدائی کو بھی تباہ کرینگے مگر تم ایسا بند وبست کرنا کہ تم اُنکو تباہ
کرنا آئندہ تم خود مرد عاقل و جہاندیدہ ہو جہان جسطور کا موقع ہو اُسپر عمل کرنا یہ احسان تمھارا بہت بڑا ہوگا آئندہ
تمکو اختیار ہی مین نے اپنا سمجھکر قبل اپنے مرنے کے یہ رقعہ لکھکر ایک مقام پر ایک پتلا سحر کا بناکر اُسکے پاس رکھدیا تھا
اُسکو سحر بند کردیا تھا اور ایک خط بطور امانت کے اپنی کتابون مین رکھدیا تھا اُسمین اس رقعہ کے ملنے
کی ترکیب صرف اس قدر لکھدی تھی کہ یہ اسم سحرات پھر پڑھنا اور تمام حالت تمھارے مقام کی لکھی تھی
اور جو کچھ مجکو معلوم تھا وہ لکھا تھا اُسکو سحر بند کیا تھا کہ جہان پر جس امر کی ضرورت ہو اُتنی تحریر ظاہر ہو
لہذا اُسی طور سے ہوگا پس جب ثمود تمھارے پاس آئے تو پہلو تہی نہ کرنا ضرور مدد کرنا اُسکو اپنے فرزند کے
مقابل تصور کرنا جیسے الصرام ویسے ثمود مجکو یقین ہی کہ ثمود ضرور تمھارے پاس حسب ہدایت میرے آئے گی
جب میری کتاب مین دیکھے گی کتاب اُسکو اُس لفافہ کا نشان دے گی کہ نیز امطلب اس لفافہ سے ظاہر ہوگا
لفافہ اُسی صندوق مین ہوگا جسمین کتابین ہین وہ اُسکو دیکھکر پہلے رقعہ حاصل کرے گی اُسکے بعد تمھارے
پاس آئے گی ورنہ اُسکو تمھارے مقام کا نشان کیا معلوم اُسپر کیا منحصر ہی کسی کو نہین معلوم ہی مین نے بھی
سحر کے ذریعہ سے دریافت کیا ہی تمکو لازم ہی کہ میرے کہنے پر عمل کرو کیونکہ مین تمھارا بڑا بھائی ہون بزرگ
ہون مین اور تم دونون ایک مدت تک سامری و جمشید کی صحبت مین رہے ہین کچھ پاس عزیزداری
کرنا کچھ دوستی کا مین مثل اپنے تمکو خیال کرتا ہون کیا کرون موت نے مہلت نہ دی نہین تو اُسی طرح ملنے
مین آکر تمکو سمجھا دیتا اس تحریر کو مثل میرے تصور کرنا زیادہ کیا لکھون شعر سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را * یہ رقعہ پڑھکر اُسنے اپنی موچھون پر تاؤ دیا اور سر ہلایا یہ حالت ثمود کو
کیا معلوم کیونکہ اُسکے روبرو تو درخت صندل کھڑا ہی اُس سے ہاتھ پیدا ہوا اور رقعہ لے گیا یہ اُس مقام کا ذکر ہی کہ
جہان محروم جادو ہی جب رقعہ پڑھ چکا تو اُسنے کچھ پڑھکر دستک دی یہ حال کچھ ثمود کو نہین معلوم کہ درخت
کے اندر کیا ہو رہا ہی یہ یہان خاموش کھڑی ہی اسکا حال پھر تحریر ہوگا جب اُس نابکار نے دستک دی
تو ایک ہاتھ پیدا ہوا اُسمین ایک صندوقچہ تھا اسنے وہ صندوقچہ لیا اور ایک طرف دکھا اور ایک ہاتھ پیدا ہوا
اُسکے ہاتھ مین کلید تھی اسنے وہ کلید لیکر صندوقچہ کھولا اُسمین سے چند ورق کاغذ کے نکالے اور اُنکو بہ نیت کرکے دیکھا
کہ مین جاکر ثمود کی مدد کرون اُسمین یہ نکلا کہ ضرور ہی کیونکہ اگر خدا پرست قتل ہوے تو بڑا ثواب ہوگا اور روح
خداوندون پر احسان ہوگا اور سواے تمھارے اس کام کو کوئی سر انجام نہین دے سکتا ہی اب
تم اس مقام کارخانہ کو برباد کرو اب اور انتظام کرو بس تمھارے طلسم کی عمر ختم ہوئی اب زمانہ تمھارے
ظاہر ہونے کا آیا یہ ہی سبب تھا کہ سامری و جمشید تم سے کہہ گئے تھے کہ تم اپنے کو پوشیدہ کرنا ایک وقت
مین تمھاری ضرورت ہوگی ہمارے بندون کو جو تمھارے بھائی نے تحریر کیا ہی اُسپر عمل کرو اب کچھ تاخیر نہ کرو
یہ کام کرنا تمکو ضرور ہی یہ جو اُسنے حکم پایا وہ صندوقچہ بند کرکے کلید جس سے لی تھی اُسکو دی اور صندوقچہ جس سے
لیا تھا اُسکو دیا وہ دونون ہاتھ غائب ہوگئے اب اسنے کیا کیا کہ طرف زمین کے دیکھا چونکہ جو ساحر زبردست
ہوتے ہین اُنکے پاس جھولی وغیرہ نہین ہوتی ہی صرف اشارون سے کام لیتے ہین اسنے زمین کی جانب دیکھا زمین
شق ہوئی اُسمین سے دوات و قلم و کاغذ پیدا ہوا اسنے کاغذ اُٹھا کر قلم سے اُسپر کچھ لکھا اور رکھکر پھر اُن اشیاء

کو اسی طور سے دفن زمین کیا یعنی اُسی طور سے وہ زمین مین چلی گئین بعد اُسکے اُسنے ہاتھ نکالکر صدا دی کہ ثمود
یہ کاغذ لے اور جو اسمین تحریر ہو اُسپر عمل کر جو اس کاغذ مین تحریر ہی جب ان سب اشیاء کو بہم کر لے گی اور جنکو
مین نے طلب کیا ہی اُنکو لے آئے گی تو مین باہر آؤنگا کیونکہ اُئین ایک شخص ایسا ہی کہ جسکے آنے پر میرا نکلنا منحصر ہی
یہ جو کہکر اُسنے ہاتھ نکالا یہ سُنتے ہی ثمود نے وہ کاغذ نکالا ہوا لے لیا اور اُسکو دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ ای
ثمود تجکو لازم ہی کہ تو اُسی حوض مین اُسی دریچہ سے جا اور جو اسم سحر اس کاغذ مین تحریر ہی پڑھنا ایک تخت
پیدا ہوگا اُسپر سوار ہو کر جانا وہ تجکو اُس صحرا مین پہونچا دے گا کہ جہان وہ جوگی ہی جہان تو نے لفافہ
پڑھا تھا اُسکے روبرو جا کے کہنا کہ ای مجرود جادو تمکو تمھارے اُستاد مجرودم جادو نے طلب
کیا ہی تم جاؤ مین آتی ہون اور جو جو لوگ اُنھون نے طلب کیے ہین اُنکو لیکر آتی ہون یہ کہکر تو اُسی
تخت پر سوار ہونا وہ تجکو کچھ جواب نہ دے گا تو وہان سے اُس کوہ پر آنا جہان سے تجکو وہ صدا آئی تھی کہ
جسکو وہ لوگ خداوند کہتے ہین یہ تخت جب اُس کوہ پر پہونچے تو تو اُس تخت پر سے اُترنا اور سیر کرتی ہوئی ایک
طرف کو جانا بعد چند قدم کے تجکو ایک قبر ملے گی اُسپر سنگ مرمر رکھا ہوگا اُس پتھر کو اُٹھانا ایک
نقب کا دہانہ ظاہر ہوگا تو اُس نقب مین چلی جانا تو اتفاق سے ایک گنبد مین پہونچے گی جب اُس گنبد
مین پہونچنا تو ایک حجرہ گنبد مین ایک نوجوان آدمی تجکو ملے گا کہ وہ بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہوگا اُس سے کہنا کہ
مجرودم جادو نے بلایا ہی یہ اُس سے کہکر اُس حجرے سے نکلکر پھر اُسی گنبد مین آنا وسط گنبد مین ایک
صندوق نظر آئے گا اُس صندوق کو تو کھولنا اُسمین سے ایک کنجی نکلے گی اُسکو لینا اور اُس صندوق کو ہٹانا
اُسکے نیچے ایک تختہ ظاہر ہوگا اُسمین قفل پڑا ہوگا اُس قفل کو اس کلید سے وا کرنا اور تختہ اُٹھانا ایک نقب ظاہر ہوگی
بلا خوف اُس نقب مین چلی جانا یہان تک کہ ایک باغ مین پہونچے گی اُسمین بارہ دری ہوگی اُس بارہ دری
مین وہی ساحر جو کہ بوقت سہ پہر بصورت بزرگ یعنی اپنے کو خداوند کہلاتا ہی تجکو ملے گا اُسکو میرا
یہ پیغام دینا کہ ای حمروت جادو تمھارے اُستاد نے تمکو طلب کیا ہی اور کہا ہی کہ اب تمام کارخانہ
مین اپنا مٹا دونگا تم میرے پاس چلے آؤ اور اُس جوان کا نام یہ ہی ناشاد جادو حمروت
جادو تجھ سے یہ کہے گا کہ اور کسی کو بھی طلب کیا ہی کہنا کہ ہان تمام اپنے شاگردون کو طلب
کیا ہی اُنکو بھی لیتے آنا اپنے ہمراہ مین جاتی ہون تا کہ اُن اشیاء کو بہم کرون جو اُنھون نے طلب فرمائی
ہین یہ کہکر اُس نقب کے ذریعہ سے گنبد مین اور پھر اُسی کوہ پر آنا اور تخت پر سوار ہو کر اُس صحرا مین پہونچنا
جہان الضرام جادو نے جلسہ کیا تھا جس چبوترے پر جلسہ ہوا تھا اُسپر کھڑے ہو کر یہ اسم سحر پڑھنا
جب اسم تمام ہوگا ایک سیاہ آندھی آئے گی اور وہ چبوترہ تمام اُڑ جائے گا ایک دروازہ ظاہر
ہوگا اُس دروازے کو کھولکر اندر اُسکے جانا ایک مکان مین پہونچے گی اُس مکان مین ایک کمرہ ہی اُسکو کھولنا
اُس کمرے مین ایک صندوق رکھا ہی اُسکو اُٹھا کے لے آنا بس یہ کام بہت جلد کرنا کہ مین اس درخت سے
نکلون اور تیرا کام کرون حمروت جادو آکے مجکو نکالے گا بغیر اُسکے آئے مین نہین نکل سکتا ہون
اور ایک امر یہ ہی کہ جہان سے وہ صندوق لائے گی اُسی مکان مین ایک الماری ہی اُسمین نو شیشے
رکھے ہین اُنکو بھی لانا کیونکہ اُنکی بہت ضرورت ہی یہ مضمون پڑھکر ثمود اُسی وقت اُس حوض پر آئی اسم
پڑھا تخت پیدا ہوا اُسپر سوار ہو کر چلی وہ تخت اُسکو اُس جوگی کے پاس لایا ثمود نے جوگی سے کہا اُسنے جواب
تو دیا نہین مگر کچھ پڑھکر غرق زمین ہوگیا اُسکا غرق ہونا تھا کہ اُس چرخے اور تمام پیالے مین آگ لگ گئی وہ کل
سامان جو اُسکے پاس رکھا تھا جلکر خاک ہوگیا یہ تخت پر سوار ہوئی تخت نے اُسی کوہ پر پہونچا دیا کہ جہان سے

صدا آئی تھی یہ سنگ اُٹھا کر گنبد مین گئی ناشاد کو پیام دیا وہ بھی سنتے ہی غرق زمین ہوا یہ اُس صندوق
کے پاس آئی صندوق کو کھولا کُنجی نکالی صندوق کو اُٹھا کر اُس نقب سے باغ مین گئی دیکھا ایک طرف
وہ گنبد رکھا ہی جو کہ ظاہر ہوا تھا جسکے چارون طرف اژدر آتش فشان لگے ہوے تھے اور اُنکے مُنھ سے
شعلے نکلتے تھے اور صورت قندیل پیدا کر کے قائم ہو جاتے تھے وہ ہی گنبد ہی یہ اُس باغ کی سیر کرتی ہوئی بارہ دری
مین آئی اسنے بارہ دری مین اُس مرد کو دیکھا کہ جسکو اُس گنبد کے دروازے پر تخت پر سوار دیکھا تھا
اور سب نے سجدہ کیا تھا اور وہ تقریر کی تھی جسکو سب خداوند کہتے ہین یہ اُسکو دیکھکر وہ ہی پیام کہنے لگی
اُسنے کہا کہ کسی اور کو بھی طلب کیا ہی ثمود نے کہا شاگردون کو وہ یہ سُنکے اُٹھا اور ایک طرف کو روانہ
ہوا یہ گنبد سے نکلکر تخت پر سوار ہوئی اُس چبوترے پر پہونچی اسم سحر پڑھا وہ چبوترہ غائب ہو گیا
دروازہ ظاہر ہوا یہ مکان مین گئی وہ صندوق لیا اور شیشے لیے اور باہر نکلکر تخت پر سوار ہو کر چلی وہ تخت
اُسکو اُسی مقام پر لایا جب یہ حوض پر پہونچی تخت پر سے اُتر کر اُسی دریچہ کی راہ سے اُسی صحرا مین زیر درخت
صندل پہونچی اسنے دیکھا کہ اُس مقام پر وہ جوگی موجود ہی اور ناشاد بھی مگر ابھی حمروت نہین آیا ہی
یہ جب قریب درخت کے پہونچی درخت سے صدا آئی کہ سب کو خبر کر آئی اور وہ صندوق اور شیشہ بھی
لائی ثمود نے کہا جی ہان حاضر ہی پھر یہ صدا آئی کہ مجرود و ناشاد تو آگئے مگر حمروت ابھی تک نہین
آیا وہ آئے تو میرے باہر آنے کی تدبیر کرے یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ گرد اُڑی اور برق چمکی اب جو دیکھا
تو حمروت اُسکے ہمراہ کوئی تین چار سو ساحر اُنکو لیے ہوے چلا آتا ہی اُسکو مجرود و ناشاد نے
دیکھا جُھک کر سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا جب قریب درخت پہونچا تو اُسنے پکار کر کہا کہ اُستاد میرا بھی
پہونچے صدا آئی کہ جیتے رہو خوب پہونچاتے ہوے آئے اب آپ بڑے ظریف ہو گئے ہین یہ ہی زیبا ہی
کہ اُستاد کو اپنا پہونچائیے بڑی زبان درازی اختیار کی ہی خیر آئیے آپکو مین ابھی ابھی یاد کر رہا
تھا یہ سُنکے حمروت نے کہا کہ غلام حاضر ہی جو حکم ہو بجا لاؤن آواز آئی کہ اے حمروت اب وہ زمانہ
آیا ہی کہ مین اس درخت سے نکلا چاہتا ہون بلکہ تجکو اسی امر کے لیے طلب کیا ہی کہ جب تم کوشش
کروگے تو مین نکلونگا اب میرے طلسم کی عمر تمام ہوئی یہ کارخانہ تو مین نے صرف اپنے دل بہلانے کے
لیے بنایا تھا اب تجکو لازم ہی کہ تو ابکی ہفتہ کو یہ کہنا کہ اب خداوند طرف آسمان کے جاتے ہین اور
اپنی طرف سے جنتر تنگ کو دنیا کا خداوند کرونگا اور یہ سب کارخانہ برباد ہوتا ہی اب مین ظہور نہ کرونگا
یہ کہکے چلے آنا اسکے بعد سب کارخانہ برباد ہو جائیگا صرف جو لوگ اصلی ہین وہ رہجائینگے یہ سُنکے
حمروت نے کہا بہت خوب مین کوشش کرتا ہون یہ کہکر اُسنے سامنے درخت کے چوکا دیا اور اُس چوکے
مین بیٹھکر کچھ اشارہ کیا کہ خود بخود کشتی پیدا ہوئی اُسمین اسباب سحر رکھا ہوا تھا وہ کشتی اسکے روبرو
آئی اور ایک بچہ خوک بھی پیدا ہوا اُسنے اُسکو پکڑ کر ذبح کیا اور اُسکا خون لیکر اپنی پیشانی پر
ٹیکا دیا اور آگیاری روشن کر کے بخور جلانے لگا اور کچھ رائی کالے دانہ پر پڑھکر ادھر اُدھر پھینکنے لگا
ایک مرتبہ اسنے کیا کیا کہ اپنی ران مین نشتر دیا اور خون لیکر اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا اُس
خون کو اُس درخت صندل پر کھینچکر مارا کہ ایک تڑاقہ ہوا برق چمکی غبار بلند ہوا وہ درخت
جڑ سے اُکھڑ گیا اور اُسمین آگ لگ گئی درخت کی جڑ سے ایک غار ظاہر ہوا حمروت یہ دیکھکر اُسیوقت اُس
غار مین کود پڑا اور بہت جلد کچھ خاک لیکر باہر آیا اُس خاک پر کچھ پڑھ کر دم کیا اُس غار مین
ڈالی کہ پھر برق چمکی اب جو دیکھا تو وہ غار نہین بلکہ ایک دریچہ ہی یہ چوکے مین سے اُٹھا اور سب کو

اشارہ کیا کہ میرے ساتھ آؤ سب کو اپنے ہمراہ لیکر اُس دریچہ مین آیا اب جو باہر دریچہ کے ہوا تو دیکھا
ثمود و دیگر ساحرون نے کہ ایک باغ بہت پُر فضا ہی کہین لالہ کے درخت لگے ہین کسی مقام پر بیلا کھلا ہوا
ہی کسی جگہ جوہی و یاسمن ہی کسی طرف نسرین و نسترن کی بہار ہی کسی سمت کوڑیالے کی قطار ہی سرو شمشاد
کے ہزارون اشجار ہین اُنپر فاختہ و قمریان بیٹھی ہوئی یاد الٰہی کر رہی ہین طاؤسان باغ خنیاگری مین مصروف ہین
عنادل چہچہہ زنی کر رہے ہین و دیگر طائران خوش بیان چہک رہے ہین نہرین جاری ہین روشین پٹری
درست ہی گل حنا کی ایک جانب عجب خوشبو ہی گلاب و کیوڑا کھلا ہوا ہی لالہ سے چمن دہک رہا ہی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ آگ لگی ہوئی ہی فوارے چھوٹ رہے ہین اُنسے اس طور سے پانی گرتا ہی جیسے ساون بھادون
کی جھڑی روبرو نہر کے ایک بارہ دری سنگ موسیٰ کی ہی اُسپر کالے پردے پڑے ہوئے ہین مینا کاری
کی ہوئی ہی اُسکے روبرو ایک چبوترہ ہی وہ بھی سنگ اسود کا اُسپر ایک شامیانہ سیاہ مخمل کا کارچوبی
آراستہ ہی زیر شامیانہ ایک قبر ہی اُسپر چادر سیاہ پڑی ہوئی ہی اُسپر کچھ بخور سُلگ رہا ہی حمروت
جادو مع اُن سب ساحرون و ثمود کے پردہ اُٹھا کر اندر بارہ دری کے آیا یہان تمام بارہ دری
کو ثمود نے سیاہ فرش سے آراستہ پایا شیشہ آلات نفیس نفیس لگا ہوا چھت پردون سے بارہ دری
آراستہ گلدستے ہر قسم کے پھولون کے لگے ہوئے اُنسے خوشبو چلی آتی ہی تمام بارہ دری مہکی ہوئی ہی
سحر ہو چکی ہی کہ یہ سبکے سب وسط بارہ دری مین پہونچے ثمود نے دیکھا کہ ایک مسند زرنگار نہایت
نادر کار آراستہ ہی اُسکے روبرو کل سامان میخواری رکھا ہوا ہی طاقون پر گلابیان شراب کی ساغر
بلورین رکھے ہوئے ہین مگر کوئی نظر نہین آتا ہی کہ حمروت نے اس مقام پر پہونچکر ان سب کو طریقے سے
بٹھایا اور اشارہ کیا کہ تمام پردے بارہ دری کے بند ہو گئے وہ چبوترہ و قبر سب کے روبرو تھی کہ ثمود
نے دیکھا حمروت نے کچھ پڑھکر اُس قبر کی جانب اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ اُس قبر پر سے وہ چادر ہٹ گئی
اور قبر شق ہوئی اُس قبر سے ایک ساحر کہ کوئی اُسکا سن پندرہ سو برس کا ہوگا پیدا ہوا جسکے ہر تن مو سے
شعلے آتش کے نکلتے ہوئے تمام کالے کوڑیالے گلے مین مثل ہار کے پڑے ہوئے دسون انگلیان
مثل شمع کے جلتی ہوئین آنکھین دو کاسۂ خون عقرب سیاہ اُسکے ابرو پر بیٹھے ہوئے پیشانی پر سیندور لگا ہوا
صورت سیاہ قد مثل درخت تاڑ کے نکلا اور ایک مرتبہ بصدائے مہیب پکارا کہ مین آتا ہون سب
ہوشیار ہو جائین وہ مرد دلو ناچماری کا بھائی یا تاریک شکل کش کا شوہر معلوم ہوتا تھا یہ جو صدا
دی فوراً حمروت اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ استاد تشریف لائیے ہم لوگ تو آپکے منتظر تھے یہ سُنتا تھا کہ وہ
جست کرکے اُس مسند پر آیا اور بیٹھ گیا اب جو اشارہ کیا تو اُس قبر سے ساحر نکلنے لگے کوئی قریب بیس بائیس
ساحرون کے نکلے جو کہ بظاہر ملازم ہمیشہ تھے جب وہ نکل چکے تو قبر بند ہو گئی نشان قبر باقی بھی نہ رہا زمین برابر ہو گئی
وہ چادر بھی نابود ہو گئی صرف تکیہ باقی رہ گیا ادھر وہ ساحر اپنے اپنے عہدے پر آکر قائم ہوئے اُسنے
تمام اپنے شاگردون کی طرف دیکھا حمروت سے کہا سب آگئے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان استاد اب تو یہ
متوجہ ہوا طرف ثمود کے ثمود اُسکی صورت دیکھکر ڈر گئی تھی مارے خوف کے مری جاتی تھی کلام کرنے کی تاب نہ تھی مگر کیا
کرتی اپنی غرض سے آئی تھی مگر دل مین ہزار ہزار نفرینین کر رہی تھی کہ بُرا ہو اس دل خانہ خراب کا کہ جسنے یہ نوبت
کی اگر یہ دل چنر نگ پر نہ آتا اور نہ مین اقرار کرتی تو کیون ایسی صورت نظر آتی مگر اب تو حالت ناچاری ہی خود کردہ را
درمان چیست بموجب مصرعہ مصرعہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + اگر مین جانتی کہ یہ زحمتین گوارا کرنی ہونگی
تو مین کبھی نہ اقرار کرتی یہ ہوا تو مجکو عجب تیور سے دیکھ رہا ہی اسکا قصد فاسد معلوم ہوتا ہی اگر اُس کسی امر کو کہے گا تو

ہین صاف انکار کرونگی یہ تو اس خیال مین ہی اُدھر مجروم نے جو ثمود کو دیکھا تو ایک حسین عورت پایا خیال
کیا کہ اگر یہ راضی ہو تو خوب مزا حاصل ہو ایک مدت ہوئی تو اس لطف سے واقف بھی نہین ہوا ہی جب سے
اپنی دختر نیک اختر انصرام سے ہم بستر ہوا ہی وہ بھی کبھی کبھی اگر تیرے دل کو خوش کرتی تھی مگر جو مزا اس سے
حاصل ہوگا وہ اسمین کب تھا اور اب کب ہوگا وہ اور چیز ہی یہ اور چیز ہی یہ تمام اُسکے امرون سے واقف ہی
وہ ابھی بچہ ہی وہ کیا جانے یہ ایسے خیال کرکے اُسکی طرف دیکھنے لگا بڑے عرصے تک دیکھا کیا تھوڑے عرصے
کے بعد کہنے لگا کہ ای ثمود تم خیریت سے رہین ذرا میرے قریب آکر بیٹھو کیونکہ مجھے تم سے کچھ کلام کرنا ہی یہ سنتے ہی
ثمود کا دم نکل گیا گو خود بھی ساحرہ تھی اور اسکا بھی سن کوئی سات آٹھ سَو برس سے کم نہوگا یہ اپنے کو
سحر سے جوان بنائے ہوئے ہی صرف چتر رنگ کے عشق مین یہ جب اُسنے کہا یہ ڈرتی ہوئی اُسکے قریب جاکر
بیٹھی مگر یہ خیال ہی کہ یہ تو مولے بے غیرت ہی کہین ایسا نہو کہ کوئی حرکت کر بیٹھے تو خرابی ہو گو کوئی ہرج نہوگا
اُستاد کا بھائی ہی جیسے وہ ویسے یہ مگر صورت سے خوف معلوم ہوتا ہی صرف صورت کے سبب سے انکار ہی
اور کوئی سبب نہین ہی یہ تو یہ خیال کرتی ہوئی قریب آئی اُسنے اسکا ہاتھ پکڑکر اپنے برابر بٹھا لیا اور کہا کہ
تم ہماری مہمان ہو ہمکو تمھاری خاطر کرنا زیبا ہی ہم تمھاری عزت کرین یہ مجبور ہوکر برابر بیٹھ گئی خرابی یہ ہی کہ
سحر بھی تو فراموش ہی صورت بھی تو تبدیل نہین کرسکتی ہی کیا کرے مجبوری سب کچھ کراتی ہی اسنے کہا کہ ای
ثمود تمھاری تعریف بھائی صاحب نے بہت لکھی ہی افسوس کا مقام ہی کہ بھائی صاحب نہوے ورنہ
مین اُنسے تمکو مانگ لیتا کیا کرون کہ وہ دنیا سے چلے گئے مگر واقعی بہت بڑے ساحر زبردست تھے مین اُنکو
ایسا نہ جانتا تھا کہ وہ ایسے ساحر ہین مین اُنکو مثل اور ساحرون کے تصور کرتا تھا اگر مین اُنکو ایسا جانتا
ہوتا تو کبھی اُنکے پاس سے جدا نہوتا جو کچھ اُنکی مایہ بساط تھی سب پر قبضہ کرتا خیر وہ تو تیرے مقدر کا تھا وہ
تحریر فرما گئے ہین کہ ثمود کو مین نے مثل اپنے کردیا ہی کوئی اُسکے سحر کا جواب نہین دے سکتا ہی اور تحریر
فرمایا ہی کہ اسنے میری خدمت بھی بہت کی ہی اُسکے عوض مین مین نے اسکو ہر فن مین کامل کردیا ہی اور مجکو
تاکید کرکے تحریر فرمایا ہی کہ تم ضرور اسکی مدد کرنا ورنہ مین کبھی نہ نکلتا صرف اُنکے فرمانے سے نکلتا ہون تو یہی خیال
کرکے یہ کتنے بڑے عجب کا مقام ہی کہ آج بھائی صاحب کو دنیا کو ترک کیے ہوے کوئی سو برس کے قریب
ہوے ہین مگر اُنھون نے اسوقت کی پوری حالت دریافت کرکے اُسکا یون بندوبست کیا اور یون
مجبور ہو گیا کہ مین سوائے اُنکی تحریر پر عمل کرنے کے کوئی اور راہ نہین کرسکتا ہون بس مین ضرور تیری
مدد کرونگا اور تیرے ہمراہ چلونگا کیونکہ تو مجکو اپنے اُستاد کی جگہ تصور کرتی ہی اور مین تجکو اسوقت
سے اپنی دختر کی جگہ تصور کرونگا جیسے میری لڑکی ویسے تو اب مین تجھ سے اپنی حالت بیان کرتا ہون
مین اصل مین پہلونشین سامری و جمشید ہون تیرے اُستاد کا برادر خورد ہون جب سامری و
جمشید یہان سے جانے لگے تو ارشاد کرگئے تھے کہ تو اپنے کو پوشیدہ رکھنا تیری ایک وقت مین ایک ساحرہ کو
ضرورت ہوگی بس جب وہ تشریف لیگئے تو مین مع اپنی دختر اور شاگردون کے جو کہ تیرے روبرو موجود ہین
وہان سے چلا اور اس صحرا مین آیا یہ صحرا مجکو بہت پسند آیا مین نے یہان یہ طلسم بنایا یہ وہ طلسم ہی
کہ کسی کو نہ معلوم تھا سبکی نظرون سے پوشیدہ تھا اور یہ جو کچھ تو نے سامان دیکھا یہ سب سحر کا ہی جو ملک
ہمنے بنائے ہین سب عورتون سے آباد یہ بھی سحر کے ہین مین نے اپنی دختر انصرام کو جو کہ مثل میرے ساحرہ ہی ان سب کا حاکم
مقرر کیا اور یہ طریقہ جاری کیا کہ کوئی مرد یہان نہو اپنے شاگردون کے ذمہ کام کردیے یہ جوگی کی صورت
ہین انکا یہ کام تھا کہ صورتین بنا بنا کر ایک مقام پر روانہ کرتے تھے وہ صورتین جب جمع ہوتی تھین تو سال بھر کے بعد

چار سو عورتون کو طلب کر کے اُنکے شکم مین وہ پتلے سحر کے ڈالے جاتے ہین بعد ایک ماہ کے پیدا ہوتے ہین جسطور سے لڑکے
پیدا ہوتے ہین اُنکو یہی تعلیم کیا جاتا ہی کہ یہ جو صدا کوہ سے آتی ہی یہ تمہارے خداوند کی ہی اور آٹھوین دن
خداوند ظہور کرتے ہین یہ جو حمروت جادو ہی اسکو مین نے خداوند مقرر کیا ہی یہ ناشاد اسکا مددگار تھا وہ
جو تونے گنبد کل دیکھا تھا کہ جب انصر اعم آچکی تھی تو ظاہر ہوا تھا اُسکے چارون گوشون پر چار اژدر تھے اور ایک
مرد بزرگ اُس گنبد سے ظاہر ہوا تھا اُسکے سر پر تاج تھا اُسنے اشارہ کیا تھا تخت ظاہر ہوا تھا وہ یہ حمروت تھا وہ گنبد
بیلا سحر ہی اور وہ اژدر حمروت کا سحر ہی وہ تخت ناشاد کا سحر ہی چونکہ یہ آٹھوین دن ظاہر ہوتا ہی تو طریقے مذہب کے
تعلیم کرتا ہی یہ تمام ملک پتلہاے سحر سے آباد ہین انمین سواے انصر اعم و چند خواصون کے کوئی اصلی نہین ہی اب
مین تیرے ہمراہ چلتا ہون یہ سب کارخانہ مٹا دونگا مین نے یہ طریقہ رکھا تھا کہ پتلے سحر کے بنا بنا کے سال بھر
کے بعد چار سو عورتون کے جو کہ خود سحر کے بنے ہوئے ہین پیدا کرتا ہون اُنکے شکم سے اور یہ پتلے جو مرد کی صورت کے
ہوتے ہین وہ مٹا دیے جاتے ہین جو عورت کی صورت کے ہوتے ہین وہ پرورش کیے جاتے ہین چونکہ سحر کے پتلے
ہین سال بھر مین جو مقدار کہ اُنکے قد کی منظور ہوتی ہی پہونچ جاتے ہین بس اس سے یہ طریقہ ہی تو خود دیکھ چکی
ہی اب سن جب یہ مجھکو معلوم ہوا کہ تو ادھر کو آتی ہی کیونکہ مین بھی تو ہر روز اس مقام پر بیٹھا ہوا خیال کرتا
رہتا تھا کہ دنیا مین کیا ہوتا ہی مجھکو سب حالات معلوم ہین جو ابتدا سے خدا پرستون نے ظلم کیے ہین دراصل کوئی خدائی
باقی نرہی سواے نہ طاق و لوزالین کے یا ارژنگ ساے نے خروج کیا ہی یا برجیس کی خدائی کی ترقی ہی چیزنگ
کی خدائی اب تیرے سبب سے درست ہوگی مگر مین یہ سمجھے دیتا ہون کہ کچھ ہوگا خدا پرست سب پر غالب ہونگے
مگر کیا کرون کہ بھائی کی تحریر پہونچی اور وہ تحریر جو کہ انھون نے وقت مرگ لکھی تھی دوسرے میری خود کتاب سحر
نے اجازت دی بدین سبب مین نے اپنے کو ظاہر کیا ورنہ مین کبھی نہ ظاہر کرتا نہ خدا پرست ادھر کو آتے نہ مین نے
کوئی طلسم اس طور کا بنایا تھا کہ کوئی ادھر آکر گرفتار ہوتا کہ جسکے سبب سے یہ طلسم ظاہر ہوتا کوئی بھی اس راز سے
ماہر ہوتا مین نے اپنے قیام کا یہ مقام مقرر کیا تھا یہ باغ سحر سے تیار کیا تھا اُسپر بھی اکتفا نہ کی ایک تہ خانہ تیار
کیا اُسمین رہنا اختیار کیا مگر یہ طریقہ مقرر کیا کہ شاید کوئی شاگرد میری تلاش مین آئے تو کیونکر پاے تو یہ درخت
صندل مقرر کیا کہ اسکے قریب آکر صدا دے اسمین یہ تاثیر مقرر کی کہ وہ مجھکو آگاہ کر دے گا یہ بھی خیال رہی کہ
یہ دراصل درخت صندل نہ تھا بلکہ صندل جادو میرا شاگرد تھا کہ وہ درخت بنا تھا جب حمروت نے
اُسکو سحر سے آگاہ کیا کہ اب تم اصلی صورت پر آؤ اور مین نے اُسکو درخت بنایا تھا مگر اپنے نکلنے کا طریقہ
حمروت کو تعلیم کر دیا تھا اور یہ بھی تعلیم کر دیا تھا کہ اس طریقے سے یہ انسان ہوگا اُسی طور سے حمروت نے مجھکو
نکالا اور اسکو انسان کیا تو نے دیکھا ہوگا یہ سب صحرا و کوہ و باغ وغیرہ سحر کا کارخانہ ہی کوئی اصلی نہین ہی
تیرے سامنے برباد ہوگا تو دیکھے گی بس سن لے کہ جب تمام حالات دنیا کے دیکھتا رہتا تھا تب تو تیرے
اُستاد کا خط لکھنا بنام میرے اور اُسپر سحر کرنا اور تیرے نام لفافہ لکھنا اُسپر سحر کرنا اُنکا پڑھنا تیرا اُس صحرا مین
جا کر رہنا اور جمود تیری بہن کا زمرد پر عاشق ہونا اُسکا حاملہ ہونا زمرد کا قتل ہونا جمود کا تباہ ہو کر حوالی
مین شہر نگ کی پہونچنا سحر سے باغ تیار کرنا اُسمین قیام کرنا شیدا دیو پر عاشق ہونا اُسکو اڑا لانا پھر اُسکے ہمراہ
اُسکے شہر مین جانا اور چیزنگ کا پیدا ہونا تیرا عاشق ہونا اور اُسکو اُٹھا لانا شکارگاہ سے ہرن بنکے اور جو
کچھ حالت گذری سب معلوم ہی تیرا فرار کرنا جمود کا آنا یہ خبر شیشے سحر سے دریافت کرکے چیزنگ کی تلاش مین
تیرا صندوق کتابون کا کھولنا لفافہ کا نکلنا تیرا ہو جب لفافہ اسم سحر پڑھکر میرے نام کا رقعہ حاصل
کرنا اور ادھر کو روانہ ہونا سب ظاہر ہوتا جاتا تھا اور ظاہر تھا جب تو چلی تھی تو مین نے اس مقام کو

ظاہر کر دیا اس خیال سے کہ یہ ضرور ادھر آئیگی بھائی کی تحریر اسکے پاس ہی اُنھون نے ضرور اس مقام سے
ظاہر ہونے کی تدبیر تجویز کی ہوگی اگر تم نہ ظاہر کروگے تو یہ اُسکے ذریعہ سے ظاہر کر لے گی اور یہان آئے گی
اور تمکو اُسکی مدد کرنا ضرور ہوگی کیونکہ اسکے دو تین روز قبل خداوند جمشید و سامری تشریف لائے تھے
اور فرما گئے تھے کہ ای محروم اب تیری گوشہ نشینی کا زمانہ تمام ہوا تو اپنے کو ظاہر کر ثمود جادو تیرے پاس
آنے والی ہی تیرے بھائی کی تحریر اُسکو مل گئی ہی اُسکی مدد کرنا ضرور ہی وہ ہماری نیک بندی ہی ہم اُسپر بہت
مہربان ہین بس تو اُسکی خوشی کرنا یہ تو مجھ پر ظاہر ہو چکا تھا اور یون بھی معلوم ہوا بس مین نے اس صحرا کو
ظاہر کر دیا مگر مین نے بذریعہ جمروت کے یہ حکم جاری کر دیا تھا کہ کچھ عورتین یعنی سحر کے پتلے اس صحرا مین
مقرر کیے جائین کہ جو کوئی اس صحرا مین آئے وہ ہماری زیارت اُسکو کرائین یعنی اُس درے مین لیجائین جہان
یہ وہ پڑا ہوا ور یہ عورتین بطور پاسبان کے ہین بس اُس سے یہ طریقہ جاری تھا کہ وہ پتلے آتے تھے کیونکہ
وہ تو خیال کرتے ہین کہ ہم انسان ہین اور انصرام بھی یہ ہی تصور کرتی ہی وہ کیا جانے گو ساحرہ زبردست ہی مگر
مین نے اُنکو اس کام مین نہین شریک کیا جب میرا جی اُسکے دیکھنے کو چاہتا ہی یا اور کسی امر کو تو مین اُسکو
طلب کر لیتا ہون دیکھ بھی لیتا ہون اور اپنی ضرورت بھی نکال لیتا ہون مگر اُسپر یہ نہین ظاہر ہی وہ اپنے کو
نا کتخدا تصور کرتی ہی مگر دراصل وہ میرے مصرف مین آچکی ہی تجسے کوئی پردہ نہین ہی یہ امر اس لیے تھا
کہ جب تم یہان آؤگی تو یہ عورتین جو کہ سحر کی ہین تمکو بھی اُسی مقام پر لیجائینگی تم ضرور اُنکے ہمراہ آؤ گی
اس سے یہ غرض تھی کہ کسی طور سے تمکو سحر فراموش ہو تا کہ تم سحر سے یہان کی حالت نہ دریافت کر سکو بس وہ ہی
جو مین نے خیال کیا تھا اور تدبیر کی تھی جب مین نے اس صحرا کو ظاہر کیا تم آئین تمکو عورتین لیکر اُس مقام پر
آئین کہ جس حوض سے تم یہان آئی ہوا اور وہ گنبد ظاہر ہوا اور تمنے نذر دی اور حلوا لیا اور کھایا
وہ حلوا نہ تھا سحر کے فراموش کرنے کا عمل تھا تم اُسے کھا کر ایسی بیخود ہوئین کہ تمکو سحر فراموش ہو گیا
یہ ہی سبب تھا جو تمکو سحر فراموش ہی اتنو تم پر سب حال ظاہر ہو گیا اب تمکو لازم ہی کہ تم یہ صندوق اور
یہ شیشہ لیکر اپنے باغ مین جاؤ مین یہ سب کارخانہ برباد کر کے آتا ہون آنے کے بعد سب کام درست
کر دونگا مگر اسمین شرط ہی کہ اگر تم اُسکو قبول کرو وہ شرط یہ ہی کہ تم مجکو اپنے وصل سے شاد کرو میرے
دل کو اس غم سے آزاد کرو یہ تقریر سنکے ثمود نے کہا کہ یہ تو سب مین نے سُنا اور شرط سے بھی آگاہ ہوئی
مین بھی آپ سے صاف صاف کہے دیتی ہون کہ یہ امر نہو گا خواہ آپ میری مدد کرین خواہ نہ کرین کیونکہ
مین چتر نگ کے عشق مین مبتلا ہون اُسکی زندگی مین مین دوسرے مرد سے نہ بولونگی کیونکہ میرا یہ ہی
طریقہ ہی دوسرے میرا سن بھی آپکے قابل نہین ہی کیونکہ مین ابھی بچہ ہون آپ پیر ہین محروم نے کہا کہ میرا
کیا سن ہی مین خود ابھی بچہ ہون صرف دو ہزار برس کا سن ہوگا ثمود نے یہ سنکے کہا کہ مین تو خیال کرتی
تھی کہ ہنوز دہ سو برس کے ہونگے یہ تو اور زیادہ نکلے خداوند سامری محفوظ رکھے کس آفت مین مبتلا
ہوئی ہون یہ تو اسنے دل مین خیال کیا اُسکی تقریر کا وہ جواب دیا جو کہ تحریر ہوا اُسنے کہا کہ خیر مجکو کوئی اس سے
غرض نہین ہی جب تیری خوشی ہوگی تو خود راضی ہوگی کیونکہ تیری صورت مجکو اس وقت بھلی معلوم ہوئی
دوسرے مین نے یہ خیال کیا کہ اسکو آزماؤن تو کہ یہ کس طور سے چتر نگ پر عاشق ہی کہین ایسا نہو کہ
مین تو کوشش کرون اُسکی خدائی کو درست کرون اسکا دل کسی اور پر آجائے اور یہ چتر نگ کو چھوڑ کر
اُسکی طرف متوجہ ہو تو میری کوشش بیکار ہو مگر مین نے تجکو ثابت قدم پایا اب میرا بھی دل لگے گا اور کام خوب
انجام پائیگا لہذا اب تو جا کل سے پرسون تک مین بھی آتا ہون یہ سنکے ثمود خاموش ہو رہی اُسنے جمروت سے کہا کہ تو کل اپنے کو

ظاہر کرنا اور جو تقریر مین نے تعلیم کی ہی بیان کرنا اور سب کو آگاہ کرنا کہ یہ دنیا تمام ہوتی ہی اسکی عمر آخر ہوئی اب
ہم آسمان پر جاتے ہین کہکر یہ نارنج جو کہ مین تجکو دیتا ہون اسکو طرف آسمان کے اچھال دینا اسکے بعد تماشا
دیکھنا کہ کیا ہوتا ہی کیونکہ یہ سب مین نے اس سبب سے تیار کیا تھا کہ مین ظاہر تو ہونگا نہین بیکار ہون کیا
کرون سحر کو تازہ کرتا رہون اور تمکو اپنے سحر کی قوت دکھاتا رہون تم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکے کام کو
مین درست نہ کرتا ہون سب نے کہا کہ یہ امر تو ضرور رہا ہم شاگرد ہین آپ استاد ہین مگر اب ہمارے نزدیک
آپکے مثل کوئی ساحر نہین ہی کہ جو آپکا جواب دے سکے محروم نے کہا کہ نہین ایسا نہ کہو برجیس کے پاس
جو ساحر ہی وہ مجھ سے بھی زبردست ہی مین یہ کہے دیتا ہون اگر اس سے مقابلہ ہوا تو باہم صلح کرنی ہوگی
انجام یہ ہوگا کہ ہم وہ باہم شریک ہونگے اور دونون خدائیان ایک ہونگی یہ مین اسوقت کہے دیتا
ہون مگر جہان تک ممکن ہوگا مین اس سے مقابلہ کرونگا مگر سربر ہونا ممکن نہین ہی ضرور باہم صلح کرنی ہوگی
تمود نے یہ سنکے کہا کہ ہم اسکو قتل کرینگے محروم نے کہا یہ خیال خام ہی خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر وہ نارنج
حمروت کو دیا اسنے اپنے پاس رکھا اب محروم نے شرابخواری شروع کی نشۂ شراب مین جو ایک
طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا ادھر سے صدا آئی حاضر حاضر اب جو دیکھا تو چار دیو حاضر ہوے اسنے کہا کہ انصرام کو
اٹھا لاؤ یہ سنکے فوراً روانہ ہوے یہان انصرام اپنے شہر مین جو کہ سحر سے محروم کے تیار تھا بیٹھی ہوئی حکومت
کر رہی تھی تمام عورتین دربار مین حاضر تھین اور ملکون کے کاغذات آئے ہوے تھے اسکو دیکھ رہی تھی کہ وہ دیو
اٹھا کر اسکو لیگئے تمام عورتین جو کہ دربار مین حاضر تھین دنگ ہوکر رہ گئین سب ساحرہ تھین کہ یہ کیا واقعہ ہوا
شاہزادی کہان دفعتاً غائب ہوگئی کبھی ایسا واقعہ نہوا تھا جو آج ہوا آخر کو سب اہل دربار عاجز ہوکر اپنے
اپنے مقام کو چلے گئے دربار برخاست ہوگیا مگر ہر ایک عورت حیران ہی محل مین بھی یہی گفتگو ہو رہی ہی کہ ملکہ کو
کون اٹھا لے گیا خداوند خیر کرین یہان تو سب اس فکر مین ہین وہان انصرام کو ان دیوون نے محروم کے
پاس پہونچا دیا یہان محروم بیٹھا ہوا شرابخواری کر رہا تھا کہ انصرام پہونچی آج تو انصرام جادو نے
بڑا سامان دیکھا کہ تمام شاگرد موجود ہین تمود جادو بھی ہی یہ سامان دیکھکر خیال کرنے لگی کہ
یہ کیا صورت ہی آج کیا ضرورت ہی جو یہ سب جمع ہین کہ محروم نے جو انصرام کو دیکھا اٹھکر اسکو
گلے سے لگایا پیار کیا رخسار کے بوسے لیے اور لاکر اپنے برابر بٹھایا اور اسکو کل حال سے آگاہ کیا
اپنی بھی کارروائی سے ماہر کیا اور کہا کہ اب مین یہ سب کارخانہ برباد کرتا ہون اور یہان سے
چلکر حیتر نگ کی خدائی کو درست کرتا ہون یہ تمود جادو اسی غرض سے یہان آئی ہین
جب انصرام کو معلوم ہوا کہ یہ سب کارخانہ سحر کا تھا بہت حیران ہوئی اپنے دل مین کہا
کہ بڑا دھوکا کھایا کبھی سحر سے نہ دریافت کیا والد بزرگوار بڑے ساحر زبردست ہین یہ
خیال کرکے کہا کہ آپکو اختیار ہی مین تو آپکی تابع حکم ہون بس محروم نے کہا کہ کل جو تم دربار
مین آنا تو یہ حکم دینا کہ آج ہم میدان جلوہ گاہ مین جائینگے کیونکہ کل پھر خداوند ظہور فرمائینگے
اور کل جو مین دربار سے غائب ہوگئی تھی خداوند نے طلب کیا تھا یہ خبر دینے کو اور اسیوقت
جے ملک ہین ان سبکے نام نامے تحریر کرنا کہ سب آج سہ پہر کو میدان جلوہ گاہ مین حاضر ہون وہ
وہ نامے انکو اسیوقت پہونچ جائینگے تم لکھکر اپنے تخت پر اپنے زانو کے نیچے رکھ لینا وہ لوگ سب
حاضر ہونگے اور تمام شہر مین منادی کرا دینا کہ سب اہل شہر میدان جلوہ گاہ مین حاضر ہون
خداوند اپنی قدرت دکھائینگے بس یہ منادی کرا دینا اور سہ پہر کو تم اس میدان مین آنا جب سب

جمع ہوینگے تو حمروت اپنے کو اُسی طور سے ظاہر کریگا اور جو مین نے اُسے تعلیم کیا ہی اُس سے ہرایک کو ماہر کریگا بعد اُسکے تاریخ سحر سے سب کو جلا دیگا سواے تمہارے اور تمہارے چند ملازمون کے جو کہ اصلی ہین کوئی باقی نرہے گا یہ باغ و صحرا و کوہ اور تمام ملک سب برباد ہونگے سواے صحراے اصلی کے کچھ باقی نرہے گا مین بھی تمہارے پاس ہونگا یہ جو میرے تمہارے تفاوت ہی صرف سحر کا ہی ورنہ مین اور تم ایک مقام پر ہونگے یہ سُنکے انصرام خاموش ہو رہی کہ اتنے عرصے مین ثمود جادو نے کہا کہ مین رخصت ہوتی ہون یہ جو مخروم نے سُنا تو کہا کہ اچھا یہ کہکر ایک شیشہ اپنی بغل سے نکالکر دیا کہ اسکو میرے روبرو پی لو تا کہ تمکو تمہارا سحر یاد آجائے بس یہ سُنکے ثمود نے وہ شیشہ لیکر پی لیا اب جو خیال کرتی ہی تو سب سحر یاد تھا بس اُسیوقت اُٹھکر مخروم کو سلام کیا اور باہر بارہ دری کے آئی وہ صندوق اور شیشہ بھی ہمراہ لائی تخت سحر بناکر اور اُسپر صندوق و شیشہ رکھکر خود بھی بیٹھی اور سحر سے اُسکو اُڑا کر چلی ادھر مخروم نے اپنا سحر برطرف کیا اُسکو راہ ملی یہ اُس صحرا مین آئی کہ جہان کنوئین پر اُتری تھی پانی پینے کو اور صحرا کی سیر کرنے کو جہان وہ عورتین ملی تھین اسنے ابھی تک اُسی طور سے سب کارخانہ پایا یہان جو پہونچی تو دیکھا کہ سہ پہر کا وقت ہی وہان یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی صبح ہوئی ہی وہ وقت ہی کہ آفتاب نہین نکلا ہی اسنے اپنے دل مین کہا کہ اسنے اچھا کارخانہ تیار کیا ہی تخت سحر کو اُڑاکر اُسی سمت کو روانہ ہوئی جدھر سے یہ آئی تھی یہ تو اُدھر جاتی ہی کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا اِدھر انصرام جادو بھی مخروم جادو سے رخصت ہوکر اپنے مقام کو چلی اُنھین دیوون کے ذریعہ سے حمروت جادو سب ساحرون کو مخروم کے پاس چھوڑ کر ناشاد جادو کو ہمراہ لیکر اپنے مقام پر آیا مجرو و جادو مخروم کے پاس رہا یہان مخروم نے بعد جانے ثمود جادو و انصرام جادو و حمروت جادو و ناشاد جادو کے سحر جو کیا نہ وہ باغ تھا نہ وہ بارہ دری صرف ایک صحرا تھا یہ سبکے سب اُس صحرا مین بیٹھے ہوے تھے کہ مخروم نے سحر کرکے کچھ خیمے وغیرہ برپا کیے انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی وہان حمروت اپنے مقام پر پہونچا اور اپنے کام مین مصروف ہوا کیونکہ ابھی اسکو کل پھر جانا اور سحر مخروم کو مٹانا ہی ناشاد اپنے مقام پر آکر اپنے کام مین مصروف ہوا کیونکہ یہ حمروت کا مددگار ہی یہان محل طلسمی مین تمام عورات سحر براے انصرام گریہ وزاری کر رہی تھین کوئی ایسی نہ تھی کہ روتی نہو کہ انصرام پہونچی سب نے دیکھا کہ ملکہ خود بخود ظاہر ہوئی یہ سب دوڑین کہ ملکہ آپ کہان تشریف لے گئین تھین انصرام نے کہا کہ خداوند نے طلب فرمایا تھا وہ سب خاموش ہو رہین یہان تک کہ صبح ہوئی انصرام نے دربار کیا سب ارکین سلطنت حاضر ہوے انصرام نے وہی حکم جاری کیا شہر مین ندا کرائی نامے لکھکر زیر زانو رکھے کہ خود بخود غائب ہوگئے یہان تک کہ دربار برخاست کیا بوقت سہ پہر مع سامان و جلوس سواری کے طرف میدان جلوہ گاہ کے روانہ ہوئی یہان جو آکر پہونچی تو دیکھا کہ تمام شہر بھر کی عورتین جمع ہین اور چلی آتی ہین اُدھر وہ نامے جو غائب ہوے ہرایک عورت جو کہ جس ملک کی حاکم تھی اُسکی گود مین جاکر گرے اُسنے اُسکو دیکھا مضمون سے آگاہ ہوئی شہر مین منادی کرائی اور خود مع سامان طرف جلوہ گاہ کے روانہ ہوئی کیونکہ یہ کارخانہ سحر ہی ایک آن مین سب آکر پہونچے شام تک سب ملکون کے باشندے اور حاکم آگئے وہ صحرا سب عورتون سے مملو ہوگیا بوقت شام قریب مغرب برق چمکی گنبد ظاہر ہوا سب اُسی طور سے [illegible] کو خم ہوے کہ وہی مرد پیر یعنی حمروت جادو گنبد سے نکلا تخت طلب کیا اُسپر بیٹھا سب نے سجدہ کیا اسنے باواز بلند کہا کہ اے بندگان من آگاہ ہو کہ آج کا دن میرے ظہور

کرنے کا نہ تھا مگر ایک ضرورت تھی اور اپنی قدرت دکھانی منظور تھی اور سبب یہ تھا کہ دنیا یہ تمام ہونے کو ہی ہم بالائے آسمان تشریف لیجائینگے اور اپنی طرف سے جمشید بن زمرد ثانی کو خدا کرینگے کیونکہ اب ہمارا دل برائے سیر بہشت بیقرار ہی اب ہم کچھ دنون جنت کی سیر کرینگے اب تم لوگ ہمکو آخری سجدہ کرو اور ہماری قدرت دیکھو یہ جو اُس مرد پیر نے کہا ایک مرتبہ سبکے سب برائے سجدہ خم ہوئے اور سجدہ کیا اودھر اُس مرد نے جب دیکھا کہ یہ سب سجدے کو خم ہوئی ہین اُسنے وہ نارنج جو کہ مخروم نے دیا تھا جھولی سے نکالا اتنے عرصے مین یہ سبکی سب سجدے سے اُٹھین کہ اُدھر ثمروت نے اُٹھا کر وہ نارنج طرف آسمان پھینکا اُسکا طرف آسمان کے جانا تھا اور اونچا ہونا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور نارنج ٹوٹا اُس سے شعلے نکلے اور ریزکا نکلے اُڑے اور تمام میدان مین پھیل گئے ایک برق چمک کر گری کہ جسقدر اُس مقام پر عورتین جمع تھین جو کہ اصلی تھین اُنکو تو نہین جو کہ سحر کی تھین اُن سب مین آگ لگ گئی وہ کوہ بھی جلنے لگا وہ صحرا بھی جلنے لگا ہر شجر شجر آتش تھا ہر پھول پھول آتشبازی تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون انار چھوٹ رہے ہین اور جو جو ملک کہ سحر سے بنائے تھے اُن سب مین آگ لگ گئی کیونکہ یہ نارنج جو تھا یہی سب کا مٹانے والا تھا مخروم نے یہ ہی ترکیب رکھی تھی کہ جو کوئی اس نارنج کو اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکے خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر یہ طلسم تمام برباد ہو جائے گویا یہ نارنج جان تھی اُس طلسم کی یہان کوئی مقام اصلی نہ تھا سوائے اُس صحرا کے اور چند عورتون اور چار پانچ سو ساحرون کے اور سب سحر کا کارخانہ تھا بس جب نارنج پھٹا اور شعلے نکلے جہان جہان جو جو چیز طلسمی تھی سب مین آگ لگ گئی اور جلکر خاک سیاہ ہوگئی ایک آندھی سیاہ اُٹھی بڑا شور و غل ہوا تاریکی ہوگئی اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ نہ وہ کوہ ہی نہ وہ لوگ ہین نہ وہ گنبد ہی نہ وہ صحرا ہی نہ کہین اُن ملکون کا نام و نشان ہی نہ وہ عورتین انصرام نے دیکھا کہ مین ہون اور میری چند خواصین جو کہ اصلی تھین وہ ہین ایک مقام پر ثمروت کھڑا ہوا ہی ناشاد ایک طرف بیٹھا ہوا ہی چند خیمے ایک جانب استادہ ہین اُنمین سے آواز آدمیون کی آتی ہی انصرام اُس طرف کو چلی چونکہ اسکو مخروم اس حال سے آگاہ کر چکا تھا یہ سمجھ گئی کہ وہ ہی ہوا جو کہ والد بزرگوار نے فرمایا تھا جو اصلی عورتین تھین وہ باقی رہین اور سحر کی تمام جلکر خاک سیاہ ہوگئین اب نہ وہ ملک ہونگے نہ وہ لوگ ہونگے غرض ان خیمون مین دیکھین کہ کیا ہی یہ اپنے ملازمون کو ہمراہ لیکر چلی کہ اُدھر سے مخروم نکلا کہ تمام کارخانہ مٹ گیا اب چلو انصرام کو اپنے ہمراہ لے آؤن آج کا دن اس مقام پر بسر کرون کل یہان سے طرف باغ ثمود کے چلینگے یہ تصور کرکے خیمے سے نکلا تھا کہ انصرام پہونچی اُسنے باپ کو جھک کر سلام کیا مخروم نے دوڑ کر اُسکو گلے لگایا بوسے لیے اور خیمے مین لیگیا کہ اتنے عرصے مین ثمروت جادو و ناشاد جادو اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر آئے اور مخروم سے عرض کیا کہ اب آپکی کیا رائے ہی مخروم نے کہا کہ کل یہان سے طرف باغ ثمود جادو کے روانہ ہونگے پرسون تک پہونچ جائینگے وہان پہونچکر جو امر کہ ہمکو منظور ہی اُسکا بندوبست کرینگے یہ کلام سُنکے وہ دونون خاموش ہو رہے اسنے شراب طلب کی ہمراہ اپنی دختر نیک اختر کے شرابخواری کرنے لگا جب نشہ خوب ہوا اور ضبط نہو سکا تو انصرام جادو کو لیکر خلوت مین گیا باپ نے بیٹی کے ساتھ مُنہ کالا کیا بیٹی نے باپ کو راضی کیا بعد اسکے دونون اپنے اپنے مقام پر جا کر سو رہے چونکہ کوئی دو پہر رات اسی بندوبست مین بسر ہو چکی تھی باقی رات بھی

تمام ہوئی ہر ایک ساحر اُٹھا اور اپنے امور ضروری سے فراغت کر کے سامان سفر کرنے لگا کیونکہ محروم نے کہا تھا کہ مین کل طرف باغ ثمود کے روانہ ہونگا ادھر محروم بھی خواب مرگ سے مع اپنی دختر بد اختر انصرام جادو کے بیدار ہوا تھا سب کامون سے فراغت کر کے بیرون خیمہ آیا اور جمروت کو طلب کر کے کہا کہ ای جمروت بند وبست چلنے کا کرو جمروت نے اُسیوقت سب ساحرون سے کہا کہ اپنا انتظام کرو اُستاد روانہ ہوتے ہین یہ سُنکے سب ساحر اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ ہم سب تیار ہین آپ سفر کرین یہ سُنکے جمروت جادو نے کہا کہ مین اُستاد سے عرض کر آتا ہون اور جا کر محروم سے کہا کہ اُستاد تشریف لیچلین یہ سُنتے ہی محروم اُٹھا اور بیرون خیمہ آکر تخت سحر تیار کر کے اُسپر سوار ہوا ادھر انصرام جادو نے طاؤس سحر تیار کر کے اُسپر سوار ہوئی جمروت جادو و ناشاد جادو و مجرود جادو و ہر ایک اژدر سحر تیار کر کے سوار ہوے پھر تو تمام ساحر اپنے اپنے سواریان تیار کرنے لگے تھوڑے عرصے مین سب تیار ہو گئے خیمہ وغیرہ اژدر سحر پر بار کیے گئے یہ سب سامان لیکر طرف ثمود جادو کے روانہ ہوے انکو روانہ رکھا جاتا ہی در

اب حال ثمود کا تحریر ہوتا ہی

یہ جو محروم جادو سے رخصت ہو کر طرف اپنے باغ کے مع اُس صندوق و شیشہ کے چلی تھی تخت سحر اُڑاے ہوے چلی آتی ہی کسی مقام پر دم نہین لیتی ہی کیونکہ اسکو فراق چترنگ کا بہت ناگوار ہی بدون اُسکے اسکو قرار نہین آتا ہی یہ تخت سحر پر سوار تصور مین چترنگ کے چلی آتی ہی یہان چترنگ کا اُسکے فراق مین یہ حال ہی کہ ہر وقت آنکھون سے آنسو روان ہین لب پر آہ سوزان ہی اُسکی مصاحبین خواصین اگر کہتی ہین کہ خداوندا اسقدر بیقرار ہوں ملکہ تشریف لاتی ہونگی آپ کیون اپنے کو پریشان کرتے ہین وہ کہتا ہی کہ مین کیا کرون میرے دل کو قرار نہین آتا ہی وہ سبکی سب خاموش ہو جاتی ہین آج چوتھا دن ہی کہ اسنے ایک نوالہ نہین کھایا ہی سواے رونے کے کوئی کام نہین ہی آج یہ بہت بیقرار ہی گھڑی گھڑی باغ مین آتا ہی پھر بارہ دری مین جاتا ہی اسکی تو یہ نوبت ہی کہ یہ کسی پہلو قرار نہین لیتا ہی خواصین وغیرہ تسلی دے رہی ہین کہ ملکہ آپکے کام کو تشریف لیگئی ہین آپ کیون بیقرار ہوتے ہین وہ فرصت کر کے تشریف لاتی ہونگی یہ خاموش نہین ہوتا ہی یہ تو اسی حالت مین بیقرار ہی اور اپنے کو ہلاک کیے ڈالتا ہی ادھر وہ اسکے فراق مین بیقرار بصد تیزی چلی آتی ہی چونکہ قریب شام چلی تھی اُسقدر دن اور رات اسنے راہ مین بسر کی صبح ہوتے ہوتے یہ قریب اپنے باغ کے پہونچی ابھی آفتاب نہ نکلنے پایا تھا کہ یہ داخل باغ ہوئی ادھر چترنگ بھی یوقت سحر رات بھر کا جاگا ہوا اسکو چار دن ہوے ہین کہ یہ بالکل نہین سویا ہی باغ کی سیر کرنیکو نکلا تصور مین ثمود کے اُسکو ہر ایک گل خار معلوم ہوتا تھا بیٹھا ہوا کنارے نہر کے اُسکے فراق مین رو رہا تھا کہ دفعتہً سناٹا ہوا اور برق چمکی کہ اسنے سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک تخت آسمان سے زمین کی طرف آتا ہی یہ گھبرا کے دیکھنے لگا جب وہ تخت بالکل نیچا ہوا تو اسنے دیکھا کہ اُسپر ثمود میری معشوقہ بیٹھی ہوئی ہی ایک صندوق اُسکے پاس ہی اور دو شیشے ہین ادھر ثمود نے دیکھا کہ میرا معشوق چترنگ نہر کے کنارے بیٹھا ہوا ہی کسی کو یاد کر کے رو رہا ہی یہ جو اسنے دیکھا

فوراً تخت کو نیچے اُتار لائی قریب چتر نگ کے تخت اُترا جیسے تخت اُترا چتر نگ دوڑ کر ثمود کے قریب
پہونچا اُدھر ثمود بھی تخت سے بہت جلد اُتری دونون باہم خوب گلے ملے اور روئے چتر نگ نے
کہا کہ واہ ملکہ تمنے خوب اپنے فراق مین بیقرار کیا کہ آج کئی دن ہوے ہین کہ کچھ نہ کھایا ہی نہ پیا ہی نہ سویا
ہون سوائے رونے کے دوسرا کام نہ تھا کوئی یون بیخبر ہو جاتا ہی ثمود نے کہا کہ کیون فقرے کرتا ہی مجکو
دھوکا دیتا ہی کسی اور کو فقرہ دے جو تیرے فقرے مین آئے مین کوئی بچہ نہین ہون کہ تیرے فقرے مین
آؤن یہ سُنکے چتر نگ نے کہا کہ ای ملکہ اپنی خواصون سے دریافت کرو میرے جھوٹ سچ کا حال معلوم ہو جائیگا یہ
جو چتر نگ نے کہا ثمود نے کہا کہ مین تیرے ستانے کو کہتی تھی کہ تو فقرہ کرتا ہی تیرے چہرے سے ظاہر ہی مجھپر تیری
حالت بخوبی روشن ہی تیرا چہرہ کہتا ہی کہ تو میرے فراق مین بیقرار تھا مین کس سے اپنا حال کہون کہ میرے دل پر کیا گذری
میرے دل کی خبر میرے خداوند پر روشن ہی مین بہت جلد آئی ورنہ ابھی فرصت نہوتی مین کوئی اپنی ضرورت کو
نہین گئی تھی بلکہ تمھارے کام کو گئی تھی خیر جو ہونے والا تھا وہ ہوا آؤ چلو بارہ دری مین یہ کہکر چتر نگ سے
کہا کہ شیشے اُٹھا لو اُسنے شیشے اُٹھائے خود صندوق کو سحر کے ذریعے سے اُٹھایا اور بارہ دری مین لائی کیونکہ
ابھی تک تمام خواصین و مصاحبین سو رہی ہین کوئی کہانتک جاگے اور چتر نگ کا ساتھ دے جس سے جسقدر
جاگا گیا جاگی پھر اپنے مقام پر جا کر سو رہی یہ سبب تھا جو خود اُٹھا کر لائی دوسرے یہ ابھی ظاہر نہین کرنا تھا
کہ ملکہ صندوق و شیشے لائی ہی جب بارہ دری مین آکر وہ صندوق و شیشے حفاظت سے رکھ لیے اب دونون
باہم ملکر بیٹھے اور اپنی ثمود نے ساری حالت بیان کی اپنا اُس صحرا مین پہونچنا اور صحرا کی بہار دیکھکر تخت کا اُتارنا اور
ایک درخت سایہ دار کے نیچے اپنا ٹھہرنا پیاس کا بشدت معلوم ہونا تلاش آب مین ایک سمت کو جانا عورتون
سے ملاقات ہونا اُنسے کل حالت کا معلوم ہونا جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ اب محروم نے
آنے کا اقرار کیا ہی کیونکہ اُسنے اپنا مسکن ترک کیا ہی مین اُس سے رخصت ہو کر پہلے چلی آئی ہون وہ بھی کل تک
تشریف لائینگے اب سب کام ہو جائیگا اور تمھارے فراق نے بہت بیقرار کیا تھا چتر نگ نے کہا یہی حالت
میری تھی کہ مین بھی بہت بیقرار تھا کسی پہلو قرار نہ آتا تھا جب سے مین نے ثمود دیکھا ہی دل کو قرار آیا ہی ثمود نے کہا
کہ سچ ہی کسی شاعر کا شعر ہی شعر۔ دل را بدل رہ الیست درین گنبد سپہر + از سوے کینہ کینہ واز سوے مہر مہر +
وہان مین بیقرار تھی یہان تم بیتاب تھے خیر ان باتون کو جانے دو اور کچھ باتین کرو یہ سُنکے چتر نگ نے ثمود کو
گلے سے لگایا اُسکے لب و عارض کے خوب بوسے لیے دوسرے امر کا قصد کیا یہان کب انکار تھا راضی تھی
ادھر یہ تو اس امر مین مصروف ہین اُدھر خواصین اُٹھین مُنھ ہاتھ دھو کر طرف بارہ دری کے چلین
یہان آکر پردے پڑے ہوے پائے خیال کیا کہ اسوقت چتر نگ آرام کر رہا ہی خاموش پلٹ گئین کہ یہ
دونون فراغت کر کے باہر آئے دیکھا کہ تمام خواصین بیدار ہین ملکہ کو دیکھکر سب کی سب دوڑ پڑین اور عرض کرنے لگین کہ
آپنے تو بڑا عرصہ کیا یہان خداوند بیقرار تھے بغیر آپکے ثمود نے کہا کہ عرصہ تو نہین ہوا مین تو بہت جلد آئی ہون کوئی پانچ
دن ہوے ہونگے خیر اب تم اپنے اپنے کام مین مصروف ہو وہ سلام کر کے اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئین جب وقت
کھانے کا آیا کھانا کھایا دن بھر عیش سے بسر کی رات کو جلسہ نشاط برپا کیا خوب گانا ہوا قریب دو پہر رات کے
جلسہ برپا رہا جب رات زیادہ آئی یہ دونون جا کر اپنے اپنے مقام پر سو رہے کہ صبح ہوئی سب اُٹھے حسب معمول اپنے اپنے
کام مین مصروف ہوے وہ دن تمام ہوا قریب شام ثمود و چتر نگ دونون کنارے نہر کے بیٹھے ہوے باہم باتین
کر رہے تھے کہ یکایک مشرق کی طرف سے ایک ابر نمودار ہوا اُسمین برق کی چمک تھی کہ وہ ابر آکر اُس باغ پر قائم
ہوا ثمود نے جو اُس ابر کو دیکھا تو سمجھ گئی کہ کسی ساحر کی آمد ہی مگر چتر نگ نے ثمود سے کہا کہ ملکہ

بارہ دری مین چلو کیونکہ ابر بہت گھر آیا ہی کہین برسنے نہ لگے ثمود مُسکرائی اور کہا کہ پریشان نہو یہ ابر برسنے والا
نہین ہی بلکہ جو امر اس ابر ظاہر ہوگا وہ بعد تھوڑی دیر کے تمپر روشن ہو جائیگا تم بیٹھے رہو یہ ہی گفتگو تھی کہ یکایک
ایک تڑاقہ ہوا اور اُس ابر سے ایک تخت اور ایک طاؤس پیدا ہوا تخت پر تو محروم اور طاؤس پر انصرام
تھے جب محروم چلنے لگا تھا تو اُسنے ابر سحر بنا کر اُسمین اپنے کو پوشیدہ کیا تھا تاکہ کوئی میرے حال سے واقف
نہو یہ وہ ہی ابر تھا جو کہ یہان آکر قائم ہوا تھا بس اُس ابر سے محروم و انصرام پیدا ہوے
ثمود نے جو اُنکو دیکھا جتر نگ سے کہا کہ خوش ہو محروم جادو تشریف لائے ہین یہ ابر اُنکی آمد کا ہی
دیکھو وہ تخت پر سوار ابر سے ظاہر ہوے ہین یہ سُنکے جتر نگ نے سر اُٹھا کر جو دیکھا تو ایک ساحر کو دیکھا
کہ بہت پیر ایک تخت پر سوار اُسکے برابر ایک ساحرہ طاؤس پر سوار بالائے ہوا سے طرف زمین کے چلے آتے ہین
یہ دیکھکر جتر نگ محروم کی صورت سے ڈر گیا اور مارے خوف کے آنکھین بند کر لین کہ ایسی صورت کون دیکھے
ادھر وہ دونون زمین پر آئے ثمود نے اُٹھکر تعظیم کی جتر نگ بھی اُٹھ کھڑا ہوا تو ساحر آنے لگے حمروت و ناشاد
و مجرود وغیرہ و دیگر محروم کے شاگرد ادھر ثمود محروم و انصرام و حمروت و ناشاد و مجرود کو لیکر بڑی
عزت سے بارہ دری مین لائی جسنے محروم کی صورت دیکھی وہ ڈر گیا ہر ایک عورت ثمود کی ملازم مارے
خوف کے کانپنے لگی ثمود نے محروم کو لا کر مسند پر بٹھایا برابر اُسکے انصرام اسکی دختر بیٹھی سامنے خود بیٹھی اور
جتر نگ کو اپنے پہلو مین محروم کے جگہ دی حمروت وغیرہ روبرو بیٹھے اُدھر تمام باغ ساحرون
سے مملو ہو گیا کہ اتنے عرصے مین رات ہو گئی محروم نے کہا کہ ای ثمود تیرے باغ مین کیا شراب
نہین ہی ثمود جادو نے جواب دیا کہ سب چیزین حاضر ہوتی ہین یہ کہکر اپنی خواصون کو حکم دیا
کہ شراب وغیرہ حاضر کرو اُسیوقت کشتیان شراب کی حاضر کی گئین دور شراب ہونے لگا
جام بے اندیشۂ انجام گردش مین آیا جب خوب نشہ ہو لیا تو ثمود نے کہا کہ ای اُستاد یہ ہی ہین زہرہ ثانی
کے فرزند جو آپکے پہلو مین بیٹھے ہین انھین کا نام جتر نگ ہی انھین کے لیے سامان خدائی درکار ہی یہ جو
ثمود نے کہا محروم نے جتر نگ کی طرف دیکھا اور انصرام نے بھی دیکھا محروم نے کہا کہ ضرور انکو
لازم ہی کہ یہ دعوۂ خدائی کرین کیونکہ انکے تو باپ و دادا خدا ہوتے آئے ہین مین انتظام کرتا ہون کل سے بندوبست
کرونگا آج تو تھکا ہوا راہ کا ہون ثمود نے کہا کہ بہت خوب اتو سوائے آپکے اور کون ہی جو اس کام کو
سر انجام دیگا بعد اس تقریر کے اور گفتگو ہونے لگی یہانتک کہ ہر ایک کو خوب نشہ ہوا اور مست
ہو کے جھومنے لگا اُدھر ثمود کے نوکرون نے اُن سب ساحرون کو مقام قیام کرنے کی خاطر دیے ہر ایک بستر
لگا کر آرام سے بیٹھا ادھر برائے انصرام و محروم و حمروت و ناشاد و مجرود بھی مقام آراستہ کیے گئے تھے
جب خوب نشہ ہو لیا تو ہر ایک اُٹھ اُٹھکر جو مقام جسکے لیے آراستہ ہوا تھا ہمراہ ثمود کی خواصون کے
اُس مقام پر گیا وہ خواص پہونچا کر چلی آئی یہ سو رہا نصف رات تو شرابخواری مین گذری تھی اور
نصف ہر ایک کو خواب مرگ مین بسر ہوئی کہ سحر ہوئی ہر ایک اُٹھا ثمود و جتر نگ بھی اُٹھکر بارہ دری
مین آئے محروم بھی آیا حمروت و ناشاد و انصرام بھی آئے جب سب جمع ہوے اب رائے ہونے لگی
کہ کیا تدبیر کیجائے کیا کیا بندوبست کیا جائے کن کن اشیاء کی ضرورت ہی ثمود اور ہر ایک نے
کہا کہ ای اُستاد یہ تو آپ ہی کو معلوم ہوگا اور جو کچھ بندوبست ہوگا وہ آپ سے ہوگا ہم کیا عرض کرین
جو کام آپ ہم سبکے سپرد کرینگے اسکو ہم بجا لائینگے اُسمین کوشش کرینگے قصور نہ کرینگے یہ سُنکے محروم نے
کہا کہ مین قبل سے واقف تھا ای ثمود وہ شیشے کہان ہین وہ صندوق جلد لاؤ جو مین نے تمکو دیا تھا کہ اسکو

لیجاؤ اپنے باغ مین وہ تم لے آئین تھیں لہذا اُسکو جلد لاؤ کیونکہ اُنمین چند چیزین ایسی ہین کہ مین اُس سے
کام لونگا یہ جو کہا ثمود وہ صندوق اور شیشے اُٹھا لائی مخروم نے چترنگ سے کہا کہ اب آپ یہ کرین
کہ ان شیشون کے پانی سے غسل کرین یہ سُنکے چترنگ نے وہ شیشے اُٹھا لیے اور بیرون بارہ دری
آکر اُس سے غسل کیا اُس سے یہ بات پیدا ہوئی کہ تمام چہرہ اُسکا روشن ہو گیا اور بدن مثل نقرہ خالص
کے چمکنے لگا اور ایک نور ایسا ظاہر ہوا کہ نگاہ نہ کام کرتی تھی غسل کرکے بارہ دری مین آیا جو کوئی دیکھتا ہی کہ یہ
کیا چترنگ ہی کیونکہ وہ پانی دمیدہ سحر تھا اُسکا اثر یہ ہی تھا کہ جو کوئی غسل کرے اُسکی یہ ہی حالت
پیدا ہو اتنے عرصے مین یہان مخروم نے وہ صندوق کھولا اُسمین سے ایک تاج نکالا اور ایک دست بقچہ پوشاک
کا اور گلدستہ پھولون کا اور ایک چتر وہ پوشاک چترنگ کو پہنائی اور تاج سر پر رکھا اور گلدستہ روبرو رکھا
اور کہا کہ جب تک یہ تاج سر پر رہیگا اور یہ پوشاک جسم مین ہر ایک آپکو سجدہ کریگا مگر آپکو لازم یہ ہی کہ آپ
یہ حکم فرمائین کہ مین اُسوقت تک سجدہ نہ لونگا جب تک تمام خدا پرستون سے دنیا کو نہ پاک کرلونگا مین ایک
مرتبہ تمام اہل دنیا سے سجدہ کراؤنگا اگر تم لوگون نے کیا تو کیا کیونکہ تم تو میرے تابع حکم ہو اور مجکو خداوند اپنا
خیال کرتے ہو جو کوئی آئے اُس سے یہ ہی فرمائیگا اور یہ فرمائیگا کہ تم لوگ اُسوقت تک زمرد میرے پدر
بزرگوار کی تصویر کو سجدہ کرو جب تک مین اپنے سجدے کا حکم دون ثمود نے کہا کہ اُستاد اسمین کیا امر ہی جبکہ
آپنے ایسی پوشاک اور تاج پہنایا کہ جو کوئی دیکھے سجدہ کرے پھر کیون سجدے کو منع کیا جائے مخروم
نے کہا کہ تم اُس امر کو نہین سمجھتین کہ اسمین کیا بھید ہی وہ یہ امر ہی کہ جو کوئی خدا اپنا اُسنے سجدہ کرنے کا
حکم دیا مثل لقا و زمرد کے اور زبرجد شاہ و فرعون شاہ کے فی زمانہ ارزنگ و برجیس
کہ یہ سب سجدے کا حکم دیتے ہین لوگ انکو سجدہ کرتے ہین زبرجد شاہ کے تاج مین لعل تھا کہ جسکے سبب
سے لوگ سجدہ کرتے تھے اسی طور سے کوئی سحر کی چیز فرعون کے پاس بھی تھی کہ جس چیز سے مسحور ہو کر لوگ
سجدہ کرتے تھے لقا و زمرد کو لوگ اپنی طبیعت سے سجدہ کرتے تھے لہذا مین نے اس سبب سے منع کیا ہی
کہ لوگ آپکو بھی مثل ارزنگ و برجیس کے تصور کرینگے ارزنگ کو جو سجدہ کیا جاتا ہی اُسکا سبب
یہ ہی کہ لوگ اُسکو زمرد کا فرزند خیال کرتے ہین اور یہ تصور کرتے ہین کہ جب انکے باپ خدا تھے تو یہ ضرور خدا
ہونگے کیونکہ خاندان مین انکے خدائی آئی ہی اور برجیس کو جو لوگ سجدہ کرتے ہین اُسکے پاس بھی کوئی چیز ایسی ہی
کہ مسحور ہو کر سجدہ کرتے ہین میرے نزدیک یہ نئی بات ہی کہ چترنگ اپنے سجدہ کو منع کرین اور یہ جو گلدستہ ہی
اسکی خاصیت یہ ہی کہ جہان اسکو کسی نے دیکھا فوراً مسحور ہو گیا پھر اطاعت سے سر نہ پھیریگا دوسرا امر
یہ ہی کہ جہان اسکے تاج پر نظر پڑی وہ سجدے کو خم ہوا ادھر گلدستہ پر نگاہ پڑی مطیع ہوا اگر سجدے
سے باز رہا اس سبب سے یہ مین نے حکم دیا کہ یہ ہر ایک کو سجدے سے منع کرین تاکہ سب پر ظاہر ہو رہے
کہ انکو خود منظور نہین ہی کہ کوئی ہمکو سجدہ کرے بلکہ یہ مد نظر ہی کہ ابھی سجدہ نہ کرین ثمود نے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت
ٹھیک ہی چترنگ سے کہا کہ یہ گلدستہ اُسوقت تک آپکے روبرو رہے جب تک آپ دربار مین
تشریف رکھتے ہون خواہ کہین سوار ہو کر گئے اور جب محل مین تشریف لائیے کہین حفاظت سے
رکھو دیا جایا کرے پھر کہا کہ یہ پوشاک بھی اُسوقت کے لیے ہی جب دربار مین جائیے یا سوار ہوجیے اُسکے بعد
دوسری پوشاک زیب تن فرمائیے یہ پوشاک بھی حفاظت سے رکھی جائے ثمود نے کہا کہ اسکی تدبیر بتائیے
کہان رکھی جائے مخروم نے کہا کہ مین اسکا بھی بندوبست کرلونگا اُسکے بعد کہا کہ اب آپ یہ فرمائین کہ کچھ لشکر بھی
آپکے پاس ہی چترنگ نے کہا میرے پاس لشکر نہین ہی مگر ہان جو میرا مددگار ہی اور جسنے مجکو پرورش کیا ہی وہ بادشاہ

ہی اُسکے پاس لشکر ہی مخروم نے کہا کہ یہ تو مجکو بھی معلوم ہی مگر آپکے پاس بھی کچھ سپاہ ہی چیترنگ نے کہا میرے
پاس نہین ہی تب مخروم نے کہا کہ ای ثمود یہ کیونکر تیرے باغ مین آئے ہین ثمود نے کہا کہ اُسدن تو
آپنے ساری حالت مجھ سے بیان فرمائی تھی آپ کیا فراموش کر گئے ہین مخروم نے کہا ہان یاد آگئی ای چیترنگ
اب کل ہم آپکو شداد کے دربار مین پہونچا دینگے آپکو لازم یہ ہی کہ آپ یہ ظاہر کرین مین خداوند ہون دیکھو مجکو
میرے پدر بزرگوار نے آسمان پر طلب فرمایا تھا یہ جامۂ خدائی اور تاج خدائی مرحمت کیا اور فرمایا کہ تو خدا ہی اور
سب تیرے بندے ہین بس آج سے لوگ میری پرستش کرین مذہب چیترنگی اختیار کرین مگر ابھی مجکو سجدہ نہ کرین
جب تک مین خداپرستون کو غارت نہ کرلونگا اُسوقت تک کسی سے سجدہ نہ لونگا بس میرا یہی سجدہ ہی کہ میری اطاعت
کرو مجکو اپنا خدا تصور کرو کوئی سجدہ نہ کرنے سے خدائی نہین جاتی رہتی ہی بس جب آپ یہ فرمائینگے تو لوگ آپکی خدائی
کو مان لینگے اور اطاعت کرینگے اپنے نام کا آپ سکہ جاری فرمائین تمام شہر پر اپنا حکم جاری کرین شداد کو اپنا
نائب کرین وہ بطور نائب کے کام کرے فوج ملازم رکھین ایک تخت اس قسم کا تیار کرائین یہ جو مین
نقشہ دیتا ہون یہ کہکر ایک نقشہ نکالکر دیا ثمود نے کہا کہ اسی قسم کا ایک نقشہ اور نکلا تھا یقین ہی
کہ تخت تیار ہوگا کیونکہ مین نے انکی مان سے کہدیا تھا مخروم نے کہا کہ آپ یہ بھی دربار مین تخت پر بیٹھکر
فرمائیے گا کہ آسمان پر سے میری مدد کے لیے فرشتے آئینگے آج سہ پہر کو اُنکی سپاہ آئیگی اُنکے افسر
کا نام ناشاد فرشتہ ہی مین پتلہاے سحر تیار کرکے اُنکو سحر سے صورت انسان بناکر تمام سامان جنگ
سے آراستہ کرونگا ای ثمود تم انکے ہمراہ ضرور جانا مین ایک ابر سحر بناکر اُسکو انکے محل پر قائم کرکے مین اُسمین
قیام کرونگا انکو لازم ہی کہ یہ اہل دربار سے کہین کہ جسکو شک ہو میری خدائی مین وہ میری قدرت دیکھے
کچھ مجھ سے طلب کرے دیکھو مین اُسکو اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے دیتا ہون یا نہین بس جو شخص ان سے جو چیز طلب کرے
یہ یہ کہکر ہاتھ کو اپنے بلند کرین کہ ای فرشتۂ قدرت فلان چیز فلان شخص طلب کرتا ہی بہشت سے لے آ
ادھر انکا ہاتھ بلند ہوگا اُدھر وہ چیز انکے ہاتھ مین آجائیگی اسی طور سے یہ جس کام کو چاہینگے وہ ہو جائیگا
کیونکہ ہم تو مع حمروت و الضرام و مجرود کے ہر وقت انکی خبر لیا کرینگے اور سبکی نظرون سے پوشیدہ
ہونگے جب یہ کہین سوار ہوکر جایا کرینگے وہ ابر انکے سر پر سایہ فگن ہوگا اُس سے ہزارون جانور پیدا
ہوا کرینگے وہ انپر سایہ کرینگے ایک گنبد اُس طور کا جیسا کہ تونے میدان جلوہ گاہ مین دیکھا تھا انکی سواری
کے لیے تیار کیا جائیگا وہ گنبد اُسی ساحرون کے لشکر کے ہمراہ آئیگا تم جب سوار ہونا اُسی گنبد مین سوار
ہونا دربار مین جب تخت پر بیٹھنا تو اس گلدستے کو روبرو رکھ لینا اور جب سوار ہونا تو گنبد کے در پر
رکھنا مگر روبرو اپنے رکھنا بلکہ تمکو رکھنا بھی نہ پڑیگا اسکا مین خود بندوبست کرلونگا یہ کہکر مخروم نے
خود چیترنگ کو نذر دی اور کہا کہ خدائی مبارک اُسکے بعد الضرام سے نذر دلوائی پھر تو حمروت و ناشاد
و مجرود نے نذر دی اب تو چیترنگ کو سب خداوند کہنے لگے یہان تو یہ کاروائی ہوئی اُسکے بعد مخروم
اپنا سحر درست کرنے لگا ثمود کو جو کچھ سحر سے تیار کرنا تھا وہ اُسکا بندوبست کرنے لگی حمروت
اپنا سحر کرنے لگا کیونکہ مخروم نے اُس سے کہا تھا کہ تو میرا شریک رہنا الضرام بھی اپنے باپ کی شریک
ہوئی مخروم نے ابر سحر تیار کیا الضرام نے اُسکے اوپر سحر کیا کہ اُس سے موتی برسنے لگے اور جانور پیدا ہونے لگے
حمروت نے گنبد سحر تیار کیا مجرود نے پتلہاے سحر تیار کیے وہ قریب ایک لاکھ کے تھے اسنے کیا کیا کہ کاغذ کے
پتلے مقراض سے کاٹ کر اور جھاڑو کے تنکون کے تیر کمانین تیار کین کاغذ کی تلوارین کاٹین اور سپرین ان سب کو زمین پر
رکھا اور سحر کرکے کالا دانہ و ماش جو مارے وہ سبکے سب صورت انسانی پر ہوگئے اُنکو اسنے وہ ہتھیار

دیے کہ تم انکو لگاؤ ان سب نے وہ ہتھیار لگائے قریب ایک لاکھ کے یہ لشکر تیار کیا ان سب کو اسی تدبیر مین
وہ دن تمام ہوا ثمود نے ایک تختی تیار کی دو گلے مین چترنگ کے ڈالی اسی تدبیر مین رات ہوگئی سب
اپنا اپنا بندوبست کر کے بارہ دری مین آئے یہان جلسہ آراستہ ہوا چترنگ کو مسند پر بٹھایا اور سب گرد و پیش بیٹھے
جام شراب گردش مین آیا ارباب نشاط حاضر ہوئے گانا ہونے لگا یہان تو جلسہ آراستہ ہوا ادھر کا حال سنیے
کہ شداد کے دربار مین زرگر تخت بنا کر لائے یہ وہ دن ہی کہ اسنے بنام نمرود فیل پیکر نامہ روانہ کیا ہی
اور خود دربار کیا ہی مرید تیغ زن بھی دربار مین آیا ہی کہ زرگر تخت لیکر آئے وہ تخت اسطور کا تھا کہ
پہلے ایک تخت تھا اسپر سات زینے اس تخت پر بنے ہوئے تھے بعد انکے ایک نقرئی سہ دری تھی اسکے اوپر
ایک چتر لگا ہوا تھا اس سہ دری مین ایک تخت آراستہ تھا برابر اس تخت کے چار کرسیان آراستہ تھین
اور ایک کرسی روبرو تخت کے تھی اور اس تخت پر جسپر یہ سہ دری واقع ہوئی تھی اسپر آٹھ ڈنگل آراستہ
تھے وہ تخت اس طریقے کا تھا اور یہ ہی نقشہ بنا کر ثمود نے دیا تھا اور ثمود کو اسی طرح یہ نقشہ محروم نے
دیا تھا جب یہان یہ تخت آچکا تو شداد نے اس تخت کو وسط ایوان مین آراستہ کیا اور اپنا تخت اسکے برابر
بچھا لیا اب دربار کا اور ہی رنگ ہوگیا ادھر تو دربار مین یہ حالت تھی ادھر وہ وزیر نامہ لیکر جو
طرف قلعہ نمرود یہ کے روانہ ہوا تھا قریب قلعہ کے پہونچا وہان نمرود فیل پیکر اپنے قلعے مین بیٹھا ہوا ہی
اسنے قریب ایک لاکھ کے لشکر جمع کیا ہی اسکے افسر اسکے پاس موجود ہین اسکا قصد یہ ہی کہ اب میرے پاس
سپاہ ہوگئی ہی اب مین طرف شہر گلریز کے لشکر کشی کر کے چلون اور اس شہر کو اپنے قبضے مین کرون
یہ اسی فکر مین ہی کہ وزیر شداد اسکے قلعے مین داخل ہوا قلعہ کی سیر کرتا ہوا در ایوان پر پہونچا ایک
چوبدار در دولت پر کھڑا تھا اسنے اس چوبدار سے کہا کہ ای چوبدار خبر کرو کہ وزیر شداد
حاکم شہر نیرنگ نامہ لیکر آیا ہی باریابی چاہتا ہی یہ سنکے وہ چوبدار گیا اور جا کر نمرود فیل پیکر
سے جا کر عرض کیا کہ وزیر شداد نامہ لیکر آپکے در دولت پر آیا ہی باریابی چاہتا ہی
یہ سنکے اسنے حکم دیا کہ اس سے کہو تمکو طلب کیا ہی یہ سنکے وہ چوبدار باہر آیا اور وزیر
سے کہا کہ آپ کو طلب کیا ہی وزیر یہ سنکے اسیوقت اندر چلا مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا
نمرود نے مجرا لیکر حکم دیا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ وزیر نے دیکھا کہ ایک کرسی روبرو تخت کے
آراستہ ہی یہ اس کرسی پر بیٹھ گیا اب جو دربار کو دیکھا تو تمام دربار کو پہلوانون سے مملو
پایا ہر ایک انمین رستم وقت سہراب زمانہ معلوم ہوتا تھا اور نمرود ایک ڈنگل مرصع پر
بصد شوکت متمکن تھا اسکے چہرے سے شان و شوکت پیدا تھی وزیر یہ دیکھکر دنگ ہوگیا
کہ نمرود نے وزیر سے کہا کہ آپ کسکا نامہ لیکر تشریف لائے ہین وزیر نے جواب دیا کہ
مین نامہ شداد حاکم شہر نیرنگ کا لیکر آیا ہون نمرود نے کہا کہ کون شداد مین نے
تو آج تک یہ نام بھی نہ سنا تھا یہ مجکو معلوم تھا کہ اس قلعہ کے قریب و جوار مین کئی ملک
ہین ایک کا نام گلریز ہی وہان کا حاکم گلریز شاہ ہی ایک ملک کا نام گلزار یہ وہان کا حاکم
گلزار شاہ ایک ملک نام احترامیہ وہان کا حاکم احترام شاہ ہی ایک کا نام احترامیہ ہی
وہان کا حاکم احترام شاہ ہی یہ سب ملک میرے سنے ہوئے ہین یہ نیا ملک کیونکر ظاہر ہوا کہ
جسکا نام آج تک مین نے نہین سنا اور نہ کوئی اس سمت کو آیا سوا اے تمہارے خیر
یہ بیان کرو کہ اس نامے مین کیا تحریر ہی وزیر نے کہا اے پہلوان جہان یہان سے قریب

کوئی چار پانچ کوس پر ایک شہر واقع ہوا ہی یہ صحرا اُسی شہر کے قلمرو مین ہی اور تم اُسی بادشاہ کی رعایا ہو جو کہ
نیرنگ مشہور ہی یہ سنکے عمرو نے کہا کہ اب معلوم ہوا بھلا یہ تو بیان کرو اُس بادشاہ نے مجکو کیون نامہ
تحریر کیا ہی وزیر نے کہا کہ اس نامے کے تحریر کرنے کا یہ سبب ہی کہ ایک پہلوان ارزنگ کا خط منشور لیکر
آیا ہی اُس خط منشور پر یہ چاہتا ہی کہ مہر کیجاے کہ ہمارے ملک مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہی کہ جو تم سے
مقابلہ کرے اور مذہب ارزنگ قبول کرو زمرد کی تصویر کو سجدہ نہ کرو بلکہ ارزنگ کی تصویر کو سجدہ کرو
کیونکہ یہ اُنکے فرزند ہین اور اب یہ خداوند ہین اور اگر ایسا نہ کروگے تو مین مقابلہ کرونگا اور خداوند سے
فریاد کرونگا وہ تمپر اپنا عذاب نازل کرینگے اگر کوئی پہلوان ہو تو وہ مجھ سے مقابلہ کرے اور اگر وہ مجکو
زیر کرے تو مین اُسکی اطاعت کرون اگر مین زیر کرلون تو وہ میری اطاعت کرے حاکم شہر اُس خط منشور پر
یہ مضمون تحریر کردے کہ ہمارے پہلوان نے پہلوان قدرت سے مقابلہ کیا تھا اُسکو پہلوان قدرت
نے زیر کیا اب کوئی نہین ہی جو مقابلہ کرے بس ہمنے اطاعت کی اور مذہب ارزنگی قبول کیا یہ خط منشور
اُسکے پاس ہی وہ مہر کراتا پھرتا ہی لہذا پہلا ملک اُسکو نیرنگ ملا ہی اگر یہان کسی نے اُس سے مقابلہ
نہ کیا اور خط منشور پر مہر کردی گئی تو تمام ملکون کی ناک کٹجائیگی کیونکہ یہ امر کہنے کو ہوگا کہ کوئی ایسا نہین
تھا کہ مقابلہ کرتا اس سبب سے بادشاہ نے نامہ تحریر کیا ہی آپکو کیونکہ اُنکے ملک مین کوئی ایسا پہلوان نہین
ہی کہ اُس سے مقابلہ کرے وہ بہت زبردست پہلوان ہی آپکی جوانمردی اور دلاوری کی شہرت سُنی
گئی ہی بس بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ اگر مہر کردی گئی تو بڑی خرابی ہوئی لہذا اگر آپ مدد کرین تو
سبکی ناک رہجاے یہ سُنکے عمرو دو فیل پیکر نے کہا کہ یہ سبب ہی آج تک کبھی شداد نے ہماری
خبر نہ لی اب جو ضرورت پڑی ہی تو نامہ لکھا ہی لاؤ مین نامہ تو دیکھون یہ سُنکے وزیر نے نامہ نکالکر
عمرو کے ہاتھ مین دیا عمرو نے نامہ لیکر لفافہ چاک کرکے پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ
قبل مین تحریر ہوچکا ہی مضمون نامہ پڑھکر عمرو مُسکرایا اور اپنے حاضرین سے کہا کہ کیا خوب
شداد ہمکو تحریر کرتے ہین کہ ہم سپہ سالاری دینگے لو اور سنو ہمکو لالچ دیتے ہین ہم لالچ مین آکر اُنکی
اطاعت کرین گو اُنکا یہ تحریر کرنا کہ تمھارے سبب سے تمام ملکون کی ناک رہجائیگی بہت ٹھیک ہی
مگر یہ جو اُنھون نے تحریر کیا ہی کہ مین سپہ سالاری دونگا اگر یہ نہ تحریر کرتے تو مین ضرور اُنکی مدد کرتا اب
جو مدد کرونگا تو لوگ یہ کہینگے کہ لالچ مین آکر مدد کی مگر یہ امر ضرور ہی کہ یہ اُنکا تحریر کرنا کہ سبکی
ناک کٹجائیگی تو مین کیا کرون میرا خود قصد ہی کہ مین ملک گیری کرون مین نے یہ قصد کیا تھا کہ بادشاہ
گلرزیہ کو اپنا شریک کرکے اُسکو لشکر کا بادشاہ کرونگا خود سپہ سالار ہونگا اور تمام ملکون مین
اُسکی حکومت کراونگا پہلے اُس سے مقابلہ کرونگا گلرز شاہ کو زیر کرکے اُسکے ملک پر قبضہ کرکے
یہ تدبیر کرتا اور کرونگا یہ سُنکے وزیر نے کہا کہ ای پہلوان جہان میری آپ دو باتین سماعت
فرمالین مین جو کچھ عرض کرون اُسکو سماعت کرین قبول کرنے نہ کرنے کا آپکو اختیار ہی عمرو نے
کہا کہ بیان کرو وزیر نے کہا کہ یہ جو آپنے ارشاد کیا کہ اگر وہ یہ نہ تحریر کرتے کہ مین سپہ سالاری
دونگا تو مین ضرور مدد کرتا اُنکو بالکل اِس امر سے آگاہی نہ تھی کہ آپ خود حاکم ہین اور
خزانہ وغیرہ رکھتے ہین ورنہ وہ کبھی نہ تحریر کرتے اور یہ کوئی امر غصہ کرنے اور اِس امر کو نہین
منع کرنا ہی کہ آپ اُنکی مدد نہ کرین آپنے اکثر اخبارون دیکھا ہوگا کہ لندھور و مالک و دیگر سردار جو کہ حمزہ کی
اطاعت کرتے تھے خود صاحب تاج و مال تھے سیکڑون ملک اُنکے قبضے مین تھے مگر سپہ سالاری لشکر حمزہ

کی قبول کی اس امر سے اُنکی اور عزت افزائی ہوئی یہ امر تو آپکی رضامندی پر موقوف ہی اگر آپ راضی ہونگے
تو خیر ورنہ آپ اُسکو زیر کے اپنے قلعے کی جانب چلے آئیے گا دوسرا یہ امر ہی کہ جب آپکو یہ منظور تھا کہ مین
گلریز شاہ کو اپنا بادشاہ کرون اور خود سپہ سالار رہون تو وہ ہی امر تو یہان بھی ہی بلکہ اُس سے بہتر ہی کیونکہ
وہ ملک آپکے قلعے سے بہت دور ہی اور کوئی آپ سے تعلق نہین ہی بہ نسبت شہر نیرنگ کے اس بادشاہ کی آپکو
زیادہ خاطر کرنا زیبا ہی نہ کہ اُسکی کہ جسکے قلمرو سے آپکو کچھ تعلق نہین ہی جو حق شداد کا آپ پر ہی وہ گلریز شاہ
کا نہین ہی تیسرا یہ امر ہی کہ شہر نیرنگ مین اب یہ امر ہونے والا ہی کہ خاص زمرد ثانی کا فرزند خداوند ہوگا
وہ آج کل بالاے آسمان اپنے باپ کے پاس براے طلب خدائی گیا ہی اُسکو خود خداوند لقا و زمرد نے
طلب کیا ہی اب اُنکی خدائی ہوگی یہ کتنا بڑا شرف شہر نیرنگ کو ہونے والا ہی ایسے ملک کے بادشاہ کی مدد کرنا
لازم ہی یہ جو وزیر نے کہا تو نمرود نے کہا کہ یہ کیا جملہ تمنے بیان کیا پھر صاف طور سے کہو وزیر نے ابتدا سے
آنا جمود زوجہ زمرد کا اور عاشق ہونا شداد پر اور اپنے باغ مین لیجانا شداد کا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آنا اور
چترنگ کا پیدا ہونا اُسکا پرورش ہونا یہانتک کے جوان ہونا اُسکا پھر یہ سُنکے کہ مین فرزند ہون زمرد ثانی کا
جو کہ خداوند تھے اور خدائی کا اُنکو دعوی تھا اور وہ خدا تھے اُسوقت سے اُنکو یہ فکر ہوئی کہ مین خدائی
کرون کیونکہ فرزند خدا ہون خدائی مجکو پہونچتی ہی بس اسی فکر و تردد مین تھے کہ ایک دن جو شکار
کو گئے بوقت سحر جو براے شکار نکلے تو وہ چلے جاتے تھے کہ اُنکو کوئی مرکب پر سے اُٹھا لے گیا اور یہ صدا
آئی کہ تم لوگ جاؤ اپنے شہر کو ہم اپنے فرزند کو لیے جاتے ہین اسکو علم خدائی جا کے خدائی دینگے چنانچہ
وہ خواب بھی اسی قسم کا دیکھ چکے تھے اُنکے والد نے کہا تھا خواب مین آکر کہ مین کل صبح کو تمکو اپنے
پاس آسمان پر براے تعلیم علم خدائی طلب کرونگا تم اپنے ہمراہیون سے کہنا کہ وہ چلے جائین
فکر نہ کرین چنانچہ وہ جب سے آسمان پر گئے ہوے ہین اب جب وہ تشریف لائینگے تو خدا ہوکر آئینگے اُنکی
خدائی ہوگی اُنکی لوگ بندگی کرینگے یہ سُنکے نمرود نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ امر ہی اگر یہ بات ہی تو
مین چلتا ہون تم قیام کرو پرسون مین ضرور روانہ ہونگا تمنے یہ بات طریقے کی کہی کہ گلریز شاہ سے یہ بہتر
ہین اُنکو اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا قبضہ تمام ملکون پر آزاد دونگا مین یہ قصد کر چکا تھا کہ خداپرستون سے
کبھی مقابلہ کرونگا بس اب میری راے اس امر پر جم گئی کہ مین ضرور شداد کی مدد کرون گو یہ امر بہت
ناگوار گذرا تھا کہ مین تمکو اپنے لشکر کی سپہ سالاری دونگا کس سبب سے گذرا تھا کہ مین خود ثروت
رکھتا تھا اور رکھتا ہون یہ ہی سبب ناگواری کا تھا کہ مجکو فقیر تصور کیا ہی مگر تمنے خوب تقریر کرکے میرے دل کو
اس امر سے پھیر دیا یہ سُنکے وزیر نے کہا کہ خداوند زمرد آپکی عمر مین ترقی دین کہ آپنے میرے کہنے پر عمل کیا
مین نے کوئی امر خلاف نہین عرض کیا ضرور اُنکا حق آپ پر ہی اور آپکا حق اُنپر ہی آپ اُنکے ملک کے قریب
رہتے ہین اور وہ آپکے قلعہ کے سایہ مین اگر آپ یہان نہ رہتے ہوتے تو وہ کیون آپکو یہ امر تحریر کرتے
اور اپنی مدد کو طلب کرتے اسکا یہ سبب تھا کہ اُنھون نے آپکو اپنا تصور کیا تو یہ آپکو تحریر کیا ورنہ اور
بادشاہ بھی تو ہین جنکے آپنے نام لیے جسکو چاہتے براے مدد طلب کرتے یہ امر خوش ہونے کا ہی
نہ کہ ناراض ہونے کا ہی نمرود نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو مین ضرور چلونگا ایسی چاپلوسی کی کہ
نمرود راضی ہوگیا اُسنے حکم دیا کہ انکو لیجا کر ایک مقام نفیس پر اُتارو اور اُنکی دعوت کرو اور سامان
سفر درست کرو پرسون ہم یہان سے کوچ کرینگے یہ جو حکم دیا کہ سب سامان درست کرو
یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سے سامان درست ہونے لگا وزیر کو لاکر ایک مکان مین اُتارا

اُسکی دعوت کرنے کا سامان کیا بڑے بہا مان سے دعوت کی دوسرے دن پھر ثمرود نے دربار کیا وزیر آیا بڑی دیر تک دربار آراستہ رہا جب دربار کے برخاست کا وقت آیا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو جانے لگے اُسوقت ثمرود نے حکم دیا کہ کل ہم کوچ کرینگے تم لوگ سب صبح سے تیار رہنا یہ سُنکے ہر ایک نے عرض کیا بہت خوب یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی رات کٹی صبح کو تمام افسر مسلح و مکمل ہوکر آئے لشکر تیار رہا خیمے وغیرہ نکالے گئے اراہون پر بار ہوے سب سامان سفر درست ہو گیا وزیر بھی تیار ہوکر آیا اس عرصے مین ثمرود بھی محل سے برآمد ہوا مگر مسلح اُسیوقت نکل کر اپنے فرزند ثمرود کو حاکم قلعہ کیا اور مع ایک لاکھ لشکر کے ہمراہ وزیر کے طرف شہر نیرنگ کے روانہ ہوا کہ انکا ذکر آئندہ ہوگا اب حال پھر شہر نیرنگ کا تحریر کیا جاتا ہی

کچھ حال شہر نیرنگ و جمود کا سماعت فرمایئے

کہ جب تخت تیار ہوکر آیا اور وہ دربار مین بچھایا گیا یہانتک کہ شداد نے دربار برخاست کیا محل مین آیا جمود سے بیان کیا کہ تخت آگیا ہی مگر ابھی تک آپکے فرزند نہین تشریف لائے آسمان پر سے اتبو بہت زمانہ گذرا ہی یہ سُنکے جمود نے کہا کہ ای شداد کیا کہون مین خود اس فکر مین ہون کہ کیا سبب ہی وہ دن تمام ہوا رات آئی ہر ایک اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہا شداد اپنی خوابگاہ مین گیا جمود اپنی خوابگاہ مین گئی کہ بیٹھے بیٹھے اسکا دل گھبرایا اور بہت پریشان ہوئی خیال آیا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی جو ابھی تک جتر نگ نہین آیا ہی چلو آج چلکر دیکھین کہ کیا بند و بست ہوا یہ خیال کرکے جمود نے تمام اپنے کو اسباب سحر سے درست کیا اور کچھ پڑھا کہ تمام خواصین سو گئین یہ کمرے سے باہر آئی پر پرواز پیدا کرکے اُڑکر طرف باغ ثمود کے روانہ ہوئی یہ وہ دن ہی کہ وہان جلسہ آراستہ ہی اور ہر ایک اپنا اپنا سحر تیار کرچکا ہی ثمود نے تختی سحر تیار کرکے جتر نگ کے گلے مین ڈالدی ہی جلسہ آراستہ ہی سب خوش خوش بیٹھے ہین شرابخواری ہو رہی ہی کہ جمود آکر پہونچی اب جو باغ مین آئی ہی کیا دیکھتی ہی کہ تمام باغ ساحرون سے بھرا ہوا ہی ایک ایک اُنمین اپنے وقت کا زبردست ہی ساحری و جمشید معلوم ہوتا ہی یہ جو اُسنے دیکھا تو اپنے کو پوشیدہ کیا اور بارہ دری مین آئی یہان آکر دیکھا کہ جتر نگ تو تاج سر پر رکھے ہوے بیٹھا ہی بہت نفیس پوشاک تن مین ہی ثمود اُسکے برابر بیٹھی ہی اور کئی ساحر ہین مگر ایک ساحر بہت زبردست ہی کہ سب کا افسر معلوم ہوتا ہی یہ دیکھکر جمود نے اپنے کو ظاہر کیا کہ نگاہ ثمود کی جمود پر پڑی آوازدی کہ آؤ ہمشیرہ تمہارا تو انتظار تھا تمنے تو اُسدن سے خوب خبر لی ہمنے یہان سب بند و بست کرلیا اگر تمنے خبر تک نہ لی یہ جو جمود نے سُنا تو اُسیوقت اُس جلسہ مین آئی ثمود نے کہا کہ تمنے نہین پہچانا استاد کے بھائی صاحب کو یہ چھوٹے اُستاد ہین یہ سُنکے جمود نے محروم کو سلام کیا کیونکہ ثمود نے اشارہ کردیا تھا کہ وہ جو سامنے جتر نگ کے بیٹھے ہوے ہین اُستاد ہین محروم نے دعا دی یہ بھی بیٹھ گئی ساقی نے اسکو بھی جام شراب لبریز کرکے دیا اسنے لیکر پی لیا اب تو خوب شراب چلنے لگی بے پرکی اُڑنے لگی ہر ایک مست ہوا اپنے اپنے طور کی کہنے لگا اُسی نشئہ شراب مین جمود نے کہا کہ ای ثمود تمنے کیا تدبیر کی ثمود نے جو کچھ کہ کام کیا تھا بیان کیا جمود نے کہا کہ خوب بند و بست کیا ای بہن مین نے بھی تخت تیار کرالیا ہی یہ کہکر وہ نقشہ پیش کیا جو کہ برائے درستی تخت دیا تھا اب جو ثمود نے دیکھا کہ یہ نقشہ تو بعینہ وہی نقشہ ہی جو کہ محروم نے دیا تھا کہ ایسا تخت بنواؤ ثمود نے وہ نقشہ محروم کو دیا اور کہا کہ چھوٹے اُستاد تخت بھی تیار رہی

یہ سُنکے مخروم نے کہا کہ کل صبح کو یہ دربار مین جائین اور جو مین نے تعلیم کیا ہی بیان کرین کوئی بات فروگذاشت نہ کرین
دیکھو اسکا خیال بہت رہے کہ کوئی سجدہ نہ کرنے پائے ورنہ تم بھی مثل ازرنگ وغیرہ کے تصویر کیے جاؤگے یہ ہی
اسمین بھید ہی ع نکتہ ہا ہست بسے محرم اسرار کجا۔ یہ سُنکے چترنگ نے کہا کہ کوئی فروگذاشت ہونے نہ پائیگی آپ اطمینان
رکھین اور کوئی سجدہ نہ کرنے پائیگا مخروم نے کہا کہ ہان یہ تدبیر کرنا کہ تمام دربارون مین اپنی تصویرین آویزان
کرا دینا اور یہ حکم دینا کہ لوگ اسکی پرستش کرین اور تصویر زمرد کی بھی پرستش کرین یہ سُنکے چترنگ نے کہا
کہ بہت خوب ایسا ہی ہوگا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کیا کہین تشریف لیجائینگے مخروم نے جواب دیا کہ نہین مین جاؤنگا
تو نہین نہ تمھارے پاس ہر وقت موجود رہونگا جب ضرورت ہوگی تو تم سے پوشیدہ مل لیا کرونگا نہ کوئی میرا
شاگرد جو کہ مثل میرے ہی تمھارے پاس رہے گا ہان تمود ضرور تمھارے پاس رہے گی چترنگ نے کہا کہ یہ بات ہی
آپ پوشیدہ رہیے گا مخروم نے کہا کہ ہر وقت مین تمھارے پاس رہونگا جہان تم سفر کروگے اسوقت بھی ہمراہ
ہونگا اور میرا ہر ایک شاگرد ہمراہ رہے گا اور یہ جو چار پانچ سو شاگرد میرے ہین وہ جو لشکر آئے گا اُسکے افسر
ہونگے اُس لشکر کے ہمراہ ایک گنبد ہوگا اور ایک خیمہ جسکو کہ بارگاہ کہینگے اُسکا نام بارگاہ چترنگی ہوگا
اور اُسکو چترنگی بھی کہینگے جو اُسمین عجائبات ہونگے وہ اُسوقت ظاہر ہونگے جبکہ وہ برپا ہوگی اور وہ
گنبد اس امر کے لیے ہوگا کہ تم اُسمین سوار ہونا اُسوقت جب لشکر کسی طرف کوچ کرے یا میدان جنگ
مین جائے اور جب تم دربار سے آیا کروگے اور یہ پوشاک اُتارا کروگے تو ایک ہاتھ پیدا ہوا کریگا
وہ لے جایا کرے گا اور وہ گلدستہ بھی اور جب تم کہین سوار ہو کر جایا کروگے یا دربار مین آیا
کروگے تو وہ پوشاک بھی آ جایا کرے گی اور گلدستہ بھی چترنگ نے کہا کہ بہت خوب یہ تقریر کرکے
پھر شرابخواری کرنے لگا کہ رات کوئی قریب تین پہر کے آئی ہوگی اُسوقت مخروم نے کہا کہ مین تو جاکر
سوتا ہون جسکا جی چاہے سوئے جسکا جی چاہے جاگے یہ سُنکے سب نے کہا کہ ہم سب کو نیند آئی ہی ہم
آپکے سبب سے جاگ رہے تھے جب یہ تقریر مخروم نے کی تو تمود نے کہا کہ مین رخصت ہوتی ہون مین
کسی پر ظاہر کرکے نہین آئی ہون کہ مین فلان مقام پر جاتی ہون نہ مجکو ظاہر کرنا ہی اُسوقت مخروم نے
کہا کہ ای تمود اگر تو جاتی ہی تو یہ تدبیر کرنا کہ شداد سے کہنا کہ ای شداد مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ زمرد
ولقا فرماتے ہین کہ کل بوقت سحر میرا فرزند آسمان پر سے آئے گا دربار مین پہنچ اُسکو خدا کر دیا ہی اور
تمام علم خدائی اُسکو تعلیم کر دیا ہی اور تاج خدائی اور لباس خدائی اُسکے جسم پر آراستہ کیا ہی مگر یہ حکم دیا
ہی کہ تو اپنے کو سجدہ نہ کرانا اُسوقت تک جب تک تمام عالم مین تیری خدائی نہو جائے اور خداپرست
نہ غارت ہو جائین یہ سُنکے مین نے کہا کہ پھر کیا ہوگا کیونکر معلوم ہوگا کہ یہ خدا ہی جبکہ لوگ سجدہ نہ کرینگے
اُسکا جواب یہ فرمایا کہ یہ تدبیر کیجائے کہ جہان جہان میری اور میرے والد لقا کی تصویرین ہین وہان
وہان اُنکی بھی تصویر لگادی جائے کوئی مقام باقی نرہے جو لوگ میری بندگی کرین اُنکی بھی بندگی کرینگے دوسرا
امر یہ ہی کہ ایک لشکر قریب ایک لاکھ کے بوقت سہ پہر آئیگا اُسکے ساتھ بارگاہ ہوگی ایک گنبد سات
درجون کا ہوگا وسط کے درجہ مین تخت ہوگا اور درجۂ بالا مین کچھ سامان گھنٹے و ناقوس وغیرہ ہوگا
کہ وہ خودبخود بجتے ہونگے اُسکے نیچے جو درجے ہونگے اُنمین پتلے ہونگے اور وہ پتلے صدائے جی چترنگ کی
بلند کرینگے اور صدا دینگے اور نیچے کے جو تین درجے ہونگے اُنمین سب خدمت پیشہ ہونگے ایک مین شرابخانہ ہوگا
یہ لشکر فرشتون کا ہوگا یہ لشکر ہمیشہ چترنگ کے ساتھ رہے گا تو یہ شداد سے خواب بیان کرنا اور کہنا کہ
دربار کو خوب آراستہ کرو اور ایک ابر ہر وقت بالائے قصر قائم رہا کرے گا اور چترنگ اپنی قدرت دکھایا کرے گا

جو کوئی جو چیز اُس سے طلب یا جو حاجت ہوگی مین اُسکو پورا کردونگا یہ کہنا کہ چترنگ بر لائیگا اپنی قدرت سے
نہ کہ مین یہ جو فوج آئے گی نہ کھائیگی نہ پیئیگی یہ بڑی صفت ہی کہ وہ ہی گنبد کو اُٹھائے ہوئے ہونگے کہ اُس گنبد
کو کوئی نہین اُٹھا سکتا ہی نہ اُنکے مرکب کچھ کھائینگے یہ کہنا کہ یہ امر مجھسے فرما گئے ہین جمود نے کہا کہ بہت خوب مین
یہ ہی کہونگی مخروم نے کہا کہ جاؤ بس اُسیوقت جمود اپنے محل کی طرف روانہ ہوئی اور بہت جلد اُس مقام سے
اپنی خوابگاہ مین آئی یہان بعد جانے جمود کے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہے یہان جو جمود پہونچی
دیکھا کہ سب بیخبر سو رہے ہین یہ بھی اپنی مسہری پر لیٹ رہی اور چونکہ رات بھر کی جاگی ہوئی تھی سو رہی یہانتک
کہ سحر ہوگئی شداد بیدار ہوا ادھر جمود بیدار ہوئی اُسکی خواصین وغیرہ اُٹھین چونکہ اسنے اگر اپنا سحر دفع
کر دیا تھا جب یہ سب اُٹھین تو اسنے کہا کہ کوئی جاکر بادشاہ سے میری طرف سے عرض کرے کہ بدون ہم سے
ملاقات کئے ہوئے دربار مین نہ تشریف لیجائیگا کیونکہ کچھ عرض کرنا ہی یہ سب خواص دوڑی ہوئی شداد
کی خوابگاہ مین گئی یہان شداد درباری کپڑے پہن رہا تھا کہ اس خواص نے جا کر سلام کیا اور عرض کیا کہ ملکہ
نے فرمایا ہی بدون میرے پاس آئے ہوئے اور مجھ سے ملے ہوئے دربار مین نہ تشریف لیجائیگا مجھے
کچھ عرض کرنا ہی اور وہ ضروری امر ہی یہ جو اُسنے کہا شداد نے کہا کہ مین آتا ہون وہ خواص یہ
جواب پاکر جمود کے پاس آئی اور جو شداد نے کہا تھا بیان کیا جمود یہ سُنکے خاموش ہو رہی کہ
اتنے عرصے مین شداد آیا اور کہا کہ ملکہ بیان کرو کیا عرض کرنا ہی جمود نے جو کہ مخروم نے تعلیم کیا تھا
سب شداد سے کہا اور کہا کہ یہ خواب دیکھا ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ تم دربار کو آراستہ کرو شداد نے
کہا کہ مین دربار کو آراستہ کرتا ہون یہ کہکر دربار مین آیا تخت پر بیٹھا حکم دیا کہ سب دربار آراستہ
کیا جاے آج خداوند چترنگ تشریف لائینگے بالاے آسمان سے کیونکہ اُنکو جامۂ خدائی و تاج خدائی
خداوند زمرد ولقا نے عنایت کیا اور علم خدائی تعلیم کر دیا ہی اور آج شام کو یعنی بوقت سہ پہر
قریب شام کے لشکر فرشتگان آئیگا جو کہ گنبد اور بارگاہ رکھتا ہوگا گنبد مین خداوند سوار ہونگے
جب کہین سفر کو جایا کرینگے اور بارگاہ برپا ہوا کرے گی یا جب میدان جنگ مین جایا کرینگے تو اُسی
گنبد مین سوار ہوا کرینگے اور ایک ابر ہر وقت ایوان اور قصر پر قائم رہا کرے گا جو کوئی حاجت
یا چیز طلب کرے گا اُسکو خداوند اپنی قدرت سے اُسکی حاجت بر لائینگے یہ جو شداد نے کہا تمام اہل دربار
دنگ ہو گئے خصوصاً صرصر بدتیغزن کہ وہ ابر زنگ پرست ہی شداد کی طرف دیکھکر کہنے لگا کہ کیا خداوند
ابر زنگ تشریف فرما ہونگے اہل دربار نے کہا کہ نہین ہمارے خداوند چترنگ ابن زمرد صرصر بدتیغزن
یہ سُنکے اپنے دل مین کہنے لگا کہ خوب ہوا مین بھی ذرا اُنکے خداوند کو دیکھ لون اچھے زمانے مین آیا اور
خوب ہوا جو مین نے جلدی نہین کی ورنہ انکی زیارت سے محروم رہتا یہ تو اپنے دل مین یہ تقریر کر رہا ہی ادھر
دربار آراستہ ہونے لگا تمام فرش تبدیل کیا گیا اور درستی ہوئی کرسی دنگل وغیرہ آراستہ ہوے بعد
اس بند و بست کے ہر ایک سردار دربار اپنے قرینے اور قاعدے سے کرسی و دنگل پر متمکن ہوا یہان تو
سب بند و بست ہو رہا ہی ادھر جب مخروم خواب مرگ اور ہر ایک ساحر خواب غفلت سے اُٹھا تو چترنگ
نے کہا کہ اب آپ لوگ میرے جانے کی تدبیر فرمائین بس یہ سُنکے مخروم نے الصرام سے کہا کہ تمھارے
سپرد یہ کام کیا جاتا ہی کہ تم اس کام پر مقرر ہوتی ہو کہ جب یہ پوشاک و تاج اُتار کر رکھین تو تم
اُسکو اُٹھا لیا کرنا اور گلدستہ بھی اُٹھا لینا اور جب یہ دربار مین جائین خواہ کہین سوار ہون تو پہونچا
دیا کرنا مگر سبکی نگاہون سے پوشیدہ رہنا اور جہان یہ جائین انکے ہمراہ رہنا اور جمروت سے کہا کہ تم اس

کام پر مقرر کیے جاتے ہو کہ تم یہ کیا کرنا کہ جو کوئی دربار میں آئے خواہ راہ میں خواہ کسی مقام پر اپنے کوئی چیز
طلب کرے اور وہ جب ہاتھ اٹھا کر طرف ابر یہ کہیں کہ ای فرشتۂ قدرت فلان شخص یہ چیز طلب کرتا ہی ذرا
بہشت سے لا دوے پس تم فوراً پہونچا دیا کرو اور مین نے اپنے سپرد یہ کام کیا ہی کہ جو کوئی جو
حاجت طلب کریگا مین اسکو بذریعہ سحر کے بر لاؤنگا اور مجبر و د کے متعلق یہ کام کیا جاتا ہی کہ وہ بیٹھا ہوا
میرے پاس میری خبر رکھے جو چیز مین طلب کرون از قسم بخورات وہ بہم کر دیا کرے اور بارگاہ کی خبر
رکھا کرے اور جب چتر نگ سوار ہو تو گنبد مین جو گھنٹ و ناقوس ہین انکو سحر سے بجاے اور یہ سحر
کرے کہ وہ بتلہاے سحر صدا حق کی بلند کرین اور ناشاد کے سپرد یہ کام کیا گیا ہی کہ وہ آج ان پانچ سو ساحرون
کو لیکر اور جو لشکر سحر ہی اسکو لیکر اور جو بارگاہ سحر سے تیار کی گئی ہی اور خیمہ وغیرہ اور گنبد شہر نیرنگ
مین پہونچے اور اپنے سحر سے ان بتلہاے سحر کو درو بتا رہے اور مرکب سحر سے تیار کرے ان سب کا
بندوبست اسکے متعلق ہی اور یہ مین کہتا ہون کہ کوئی اپنے کو ظاہر نہ کرے سواے ناشاد و ثمود کے
یہ تو ہمراہ چتر نگ کے تخت پر بیٹھکر روانہ ہوگی اسکو چتر نگ یہ کہے کہ یہ حور بہشتی ہی میرے ہمراہ آئی ہی اور
مین نے اسکو اپنی زوجہ بنایا ہی اور ناشاد لشکر لیکر جائیگا باقی جو کہ ہین وہ پوشیدہ رہین جب چتر نگ
سوار ہو کر سب میرے پاس اس ابر سحر مین چلے آیا کرین سب نے کہا کہ جو کچھ آپنے فرمایا ہی اسمین کمی نہوگی محروم
نے کہا کہ پھر سب جاؤ پس الصرام اسیوقت سحر کرکے غائب ہو گئی حمرت بھی پوشیدہ ہو کر چلا گیا اور
محروم نے وہ ابر پیدا کیے اور مجبر و د کو ہمراہ لیکر طرف اس ابر کے روانہ ہوا ناشاد سے کہا کہ تم سہ پہر کو
آنا ناشاد نے کہا کہ بہت خوب ثمود نے کہا کہ اب مین طرف دربار کے انکو لیکر جاتی ہون محروم نے کہا کہ جاؤ
پس اسیوقت ثمود نے ایک تخت سحر تیار کیا اسپر چتر نگ کو بٹھایا گلدستہ سامنے رکھا چتر نگ وہی تاج سر پر
رکھے ہوے تھا اور وہی جامہ پہنے ہوے تھا اور جسقدر خواصین مصاحبین ثمود کی تھین وہی سحر کرکے برابر
تخت کے ہو گئین کوئی کسی سواری پر نہ سوار تھی بظاہر مگر باطن مین ہر ایک سواری سحر پر سوار تھی پس ثمود
تخت پر بیٹھی اور سحر کیا کہ تخت بلند ہوا اور وہ خواصین اور مصاحبین بھی چلین وہ ابر سحر کرناک سر پر چتر نگ کے
قائم ہوا اس سے گوہر برسنے لگے یاقوت سرخ کی بوچھار ہونے لگی اس تخت پر یہ سامان تھا کہ بخورات جل رہے
تھے عود و عنبر سلگ رہا تھا اسکی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اس جاہ و حشم سے چتر نگ طرف شہر نیرنگ کے
روانہ ہوا کیونکہ ثمود نے سحر سے شہر کو دریافت کر لیا تھا پس اسی کے ہمراہ حمرت والصرام بھی پیدل اور
ابر مین محروم جادو تھا اور مجبر و د یہانتک کہ وہ ابر جاکر قصر پر قائم ہوا جس قصر مین شداد دربار کر رہا تھا
شداد و اہل دربار سب انتظار کر رہے تھے کہ خداوند تشریف لاتے ہونگے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین
خیرگی کرنے لگین اور ایک نور پیدا ہوا اور صدا آئی کہ ای اہل دربار ہوشیار ہو خداوند تشریف لاتے ہین اور
موتی و یاقوت برسنے لگے اور عود و عنبر کی خوشبو آنے لگی اب جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک تخت ہوا پر سے اترا چلا
آتا ہی اور اس تخت پر ایک نوجوان تاج سر پر رکھے ہوے بیٹھا ہی اسکے برابر ایک عورت حسین مہ جبین بیٹھی ہی اور برابر اسکے
بہت سی عورتین ہین جو کہ ملازم معلوم ہوتی ہین نہ اس تخت کو کوئی اٹھائے ہی خود بخود چلا آتا ہی نہ وہ عورتین
کسی چیز پر سوار ہوا پر اڑتی چلی آتی ہین یہ حالت دیکھکر سب اہل دربار مع ہر ید تیغ زن کے دنگ ہو گئے
یہ جو شداد نے دیکھا کہ چتر نگ اس شان و شوکت سے آئے ہین تخت پر سے اٹھ کھڑا ہوا اسکا اٹھنا تھا کہ سب
اہل دربار کھڑے ہو گئے شداد طرف صحن کے چلا ادھر تخت اسکا ہوا پر سے صحن مین اترا اور زمین پر قائم ہوا وہ عورتین
بھی قرینے سے کھڑی ہو گئین یہ خیال رہے کہ اس قوم مین کوئی پردے وغیرہ کا خیال نہین ہی خواہ ملکہ خواہ کوئی ہو

ہر ایک کے سامنے ہوتی ہی اسی سبب سے ثمود چترنگ کے ہمراہ تھی اور تمام خواصین بھی بلا پردہ موجود تھین
کہ جب شداد قریب تخت پہونچا اور اُسکی نظر چترنگ کے چہرے پر پڑی فوراً خمیدہ ہوا کہ سجدے کو خم ہون کہ صدا
آئی ای اہل دربار ابھی سجدہ نہ کرو کیونکہ انھون نے ابھی اپنا سجدہ موقوف کیا ہی صرف انکی اطاعت کرو اور انکو
اپنا خدا تصور کرو یہ صدا جو آئی ادھر چترنگ نے بھی یہی کہا اور شداد کو بھی خیال آیا کہ خداوند جمود سے بھی خواب
مین منع کر گئے ہین اور شداد کی نگاہ بھی اُس گلدستے پر پڑ گئی کیونکہ اسکا اثر یہ تھا کہ وہ سجدے سے منع کرتا تھا یہ جو
سبب ہوے شداد نے سجدہ تو نہ کیا مگر مسحور ہو گیا اور اطاعت پر کمر باندھی یہی حال کل اہل دربار کا ہوا
صرید خیفزن بھی مسحور ہو گیا وہ سب امر فراموش ہو گیا کہنے لگا دل مین کہ ضرور یہ خداوند ہین اور یہی فرزند ہین
خداوند زمرد کے اور بیچارے ہین لقا کے از رنگ بالکل جھوٹا اور کاذب ہی وہ خدا ہے باطل ہی یہ خیال کرکے خاموش
ہو رہا ادھر شداد نے پھر کر چترنگ کو مجرا کیا اور کہا کہ دربار مین تشریف لیچلیے کیونکہ ابتو ہمکو آپکی اطاعت لازم ہی
چترنگ نے کہا کہ پہلے تم یہ بندوبست کرو کہ اس حور بہشتی کو اور یہ جو حورین اسکی ملازم ہین انکو محل مین پہونچادو
اُسکے بعد مین دربار مین چلونگا یہ سُنکے شداد نے ثمود سے کہا کہ آپ تشریف لیچلین ثمود اُسیوقت ہمراہ
شداد کے مع اپنی خواصون و مصاحبون کے داخل محل ہوئی شداد نے جمود سے جاکر کہا کہ ای جمود یہ خداوند
کی زوجہ ہین انکو خداوند اپنے ہمراہ آسمان پر سے لائے ہین یہ سب انکی ملازم ہین جو کہ خداوند ہوکر آئے ہین یعنے
آپکے فرزند کی زوجہ ہے چونکہ آپکو خداوند خواب مین آکر انکے تشریف لانے کی خبر دے گئے تھے لو وہ تشریف لائے
ہین انکو محل مین بھیجا ہی یہ جو جمود نے سُنا بڑی عزت کی اور ثمود کو اپنے ہمراہ ایوان مین لیگئی شداد واپس آیا
بیرون محل آکر عرض کیا کہ اب آپ تشریف لیچلین مین انکو پہونچا آیا یہ سُنکے چترنگ تخت پر سے اُترا جیسے
زمین پر پانون رکھا تخت خالی ہوا اب جو اہل دربار نے دیکھا تو تخت غائب تھا چترنگ کو اہل دربار و
شداد بڑی عزت و توقیر سے ایوان مین لائے اور اُس تخت پر بٹھایا چترنگ اُس نئے طور کے تخت کو
دیکھکر دنگ ہو گیا مگر خاموش اُس تخت پر بیٹھ گیا کہ سب نے دیکھا کہ وہ گلدستہ جو کہ اُس تخت پر روبرو خداوند
کے رکھا ہوا تھا وہ یہان بھی موجود ہی جب چترنگ تخت پر بیٹھ چکا اُسوقت چترنگ کے کان مین کسی نے کہا
کہ تم یہ حکم دو شداد میرے تخت کے برابر جو کرسی آراستہ ہی اس پر قیام کرے آج سے یہ جگہ اسکی ہی اور جو بادشاہ
تمھاری اطاعت کریگا اُسکو بھی جگہ ایسے مقام پر دیجائیگی اور یہ حکم دینا کہ جو سردار مقرر ہونگے وہ اس تخت پر جو کہ
دنگل ہین یہ جگہ اُنکے لیے مقرر کی گئی ہی یہ سُنکے چترنگ نے کہا کہ ای شداد شاہ تم میرے پاس آؤ جب شداد
آیا تو جو کرسی روبرو آراستہ تھی شداد کو چترنگ نے اُس کرسی پر جگہ دی اور کہا کہ آج سے تم اس کرسی پر
بیٹھا کرنا اور جو بادشاہ میری اطاعت کرینگے یہ کرسیان اُنکے لیے مقرر کی گئی ہین شداد یہ سُنکے اُس
کرسی پر متمکن ہوا تب چترنگ نے کہا کہ ای شداد آج شہر مین منادی ندا کردے کہ سب
خداوند چترنگ کی اطاعت قبول کرین آج سے مذہب چترنگی جاری کیا گیا ہی یہ سُنکے شداد
نے اُسیوقت جارچی کو طلب کرکے حکم دیا کہ شہر مین ندا کردو کہ مذہب زمردی منسوخ کیا گیا
مذہب چترنگی جاری کیا گیا اب خداوند چترنگ بن زمرد ہین اُنکی خدائی ہی یہ جاگتی جوت کے
خداوند ہین انہین بڑی بڑی کرامتین ہین انکا یہ حکم ہی کہ مین اپنے کو ابھی سجدہ نہ کراؤنگا جب سب عالم
میرے قبضے مین آجائے گا اُسوقت تک اور جب سب خدا پرست غارت ہو لینگے صرف تصویر
خداوند معبدون مین ہم لوگون کے رکھی جائیگی دوسرے جو احکام مذہب زمردی اور مذہب
لقا کے تھے سب وہ ہی ہین صرف نام خداوند تبدیل ہو گیا ہی ورنہ کوئی فرق نہین ہی

صرف اسقدر ہی کہ اُنکو سجدہ کیا جاتا تھا انکو ابھی سجدہ نہ کیا جائیگا یہ حکم سُنکے چارجی اُسیوقت روانہ ہوا اور
موافق حکم کے اپنے چارج دیا تمام شہر مین سب اہل شہر کو معلوم ہو گیا کہ چترنگ بن زمرد آسمان پر سے
تشریف لائے ہین کیونکہ یہ خبر تمام شہر مین پھیل گئی تھی کہ چترنگ بالائے آسمان تشریف لے گئے ہین
جب یہ چارج دیا گیا تو اب یہ سب کو معلوم ہوا کہ آسمان پر سے تشریف لے آئے اور اُنکی خدائی مقرر ہوائی
اُنکو زمرد ثانی و خداوند لقانے خدا مقرر کیا اب اچھا ہو گیا ہر ایک مقام پر یہی چرچا ہونے لگا لوگ آمین
تقریر کرنے لگے شہر مین تو یہ حالت ہی اُدھر چترنگ نے شداد سے کہا کہ تمام ویرون مین میری تصویر اسیوقت
درست کراکے روانہ کرو میرے نام کا سکہ جاری کرو میرے نام سے وردی بجا کرے میرے نام کی جی پکاری
جاے اور آج سہ پہر کو میرا خاص لشکر جو کہ والد بزرگوار و جد نامدار نے مقرر کیا ہی مع بارگاہ و گنبد سواری کے آئیگا
اُسکو استقبال کرکے لانا یہ حکم سُنکے شداد نے اُسیوقت مصور کو طلب کرکے کئی سو تصویرین چترنگ کی بنوائین
اور اسیوقت تمام شہر کے ویرون مین جو بدار سرکاری ہمراہ کرکے روانہ کین اور حکم دیا کہ آج سے خداوند
چترنگ کی جی پکاری جائے نوبت خانون مین حکم بھیجدیا کہ اب خداوند چترنگ کی تعریف مین نوبت بجائی
جایا کرے اور زرگرون کو بُلا کر کہا کہ اب آج سے سکہ بنام خداوند چترنگ جاری کیا جاوے یہ وہ زرگر
ہین جو کہ سرکاری ملازم ہین روپیہ درست کرتے ہین اُنکو یہ حکم دیا گیا بس شداد نے حکم دیا کہ سکہ جاری
کیا جائے اُسی دن سے سکہ چترنگ کے نام کا جاری کیا گیا اب یہ حکم دیکر چترنگ نے تمام اہل دربار کی
طرف نظر کی تو دیکھا کہ ایک پہلوان غیر اس دربار مین ہی جسکو کہ کبھی مین نے نہین دیکھا تھا شداد کی طرف
متوجہ ہو کر کہا کہ گو مین بخوبی علم خدائی سے واقف ہون اور اسکا نام بھی جانتا ہون مگر یہ بتاؤ کہ یہ نیا پہلوان
کون ہی تب شداد نے آنا مہریار بیغزان کا اور خط منشور پر مہر کی خواستگاری کرنا اور اپنا اقرار کرنا کہ ہمارے
خداوند آسمان پر سے آلین تو تمسے ہمارے پہلوان مقابلہ کرینگے اور اپنا خفیہ طور سے ثمرود کو نامہ لکھنا و زیرکا
نامہ لیکر جانا اور ثمرود کے حال سے واقف ہونا کہ وہ پہلوان فلان مقام پر اُسکا قلعہ ہی سب بیان کیا یہ سُنکے
چترنگ نے جواب دیا کہ یہ حال سب مجھ پر روشن ہی اور مین جانتا ہون صرف مین نے اس سبب سے پوچھا
کہ دیکھون تم کیا بیان کرتے ہو دوسرے یہ امر ہی کہ مین اکثر اپنے کام تم سے متعلق کرا دونگا جو تمھاری ہوانے
ہی کیونکہ مین خدا ہون اور مین نے تمکو اپنا نائب کیا ہی شداد یہ بات سُنکے خوش ہو گیا یہ جو سب تقریر
مہریار نے سُنی مسحور تو ہو چکا تھا ایک مرتبہ یہ خیال کرکے اپنی کرسی پر سے اُٹھا کہ بیشک یہ خدا ہے اصلی ہی اور
ازرنگ باطل ہی لہذا اس سے کوئی سوال کرو یعنی کوئی چیز طلب کرو اگر یہ تمھاری خواہش کے موافق اُسکو
بہم کردے تو اسکی قدرت نمائی بھی ہو گئی اور یہ بھی بخوبی ظاہر ہو گیا کہ یہ خدای اصلی ہی اور خدای برحق ہی
ازرنگ خداے کاذب ہی بس اسنے روبرو تخت کے آکر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای خداوند مین آپکی اطاعت
کرتا ہون مگر ایک شرط سے کہ جو چیز مین طلب کرون وہ میری خواہش کے موافق آپ اپنی قدرت سے بہم
کردیجیے یہ سُنکے چترنگ نے کہا کہ طلب کر اور میری قدرت کا تماشا دیکھ مہریار نے کہا کہ اگر آپنے اپنی قدرت سے
میری خواہش پوری کردین تو مین ابھی یہ خط منشور چاک کر ڈالونگا اور ازرنگ پر لعنت کرونگا مع پانچ ہزار کے آپکا مطیع
ہونگا چترنگ نے کہا کہ طلب کیون نہین کرتا ہی دیر کیون کرتا ہی مہریار نے یہ سُنکے کہا کہ میری خواہش یہ ہی کہ ایک طبق حلوے کا
جو کہ ابھی تیار کیا گیا ہو مجکو آپ بہشت سے منگا دین دیر نہو یہ سُنکے چترنگ نے اُس ابر کی طرف ہاتھ بڑھایا جو کہ صحن قصر
پر قائم تھا اور کہا کہ ای فرشتہ قدرت ایک بندہ میرا جو کہ ابھی تک حالت کفر مین ہی اور ازرنگ کوئی خداے باطل ہی
اُسکی بندگی کرتا ہی جو کہ ہمارے خاندان کا غلام تھا اُسنے دعوٰۂ خدائی کیا ہی اُسکا ماننے والا ہی وہ حلوۂ بہشتی طلب کرتا ہی

اُسکی خواہش کے موافق بہشت سے لاؤ یہ جملہ جیسے ہی ختم ہوا فوراً ایک ہاتھ ابر سے پیدا ہوا اُسمین ایک طبق طلائی
کہ اُسپر نقرئی جھابہ رکھا ہوا تھا وہ ہاتھ قریب ہاتھ جیتر نگ کے آیا تو اُس ابر سے اور جیتر نگ سے بڑا فاصلہ
تھا اول تو وہ ابر صحن قصر پر سایہ فگن تھا یہ وسط ایوان مین بیٹھا ہوا تھا وہ ہاتھ ابر سے نکلکر اُسکے ہاتھ
کے قریب آیا اسقدر دراز ہوا اور صدا آئی کہ خداوند یہ حاضر ہی جیتر نگ نے ایک مرید کو دیا کہ لو دیکھو اور میری
قدرت کا تماشا کرو اب جو مرید نے جھابہ اُٹھایا تو اُسکے اندر سے ایسی خوشبو نکلی کہ تمام دربار مہک گیا اُسمین سے
گرما گرم بھاپ نکل رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی چولھے پر سے اُترا ہی مرید اور اہل دربار نے جو یہ رنگ دیکھا
سب نے کہا کہ بلاشک آپ خدا ہین یہ قدرت ہمنے یا آپ مین دیکھی یا لقا مین دیکھی تھی مگر ایسی نہ تھی جیسی آپ مین
ہی آپ برحق خدا ہین وہ حلوا تو مرید نے کھالیا اور عرض کیا کہ مین نے آپکی اطاعت کی یہ کہکر وہ خط منشور نکالکر چاک کرڈالا
یہ رنگ دیکھکر جیتر نگ نے حکم دیا کہ اسکو خلعت دیا جائے اور کہا کہ اسکی جگہ اس تخت پر جو دنگل ہو اول دنگل پر
مقرر کی یہ بندۂ خاص ہی یہ سُنکے مرید نے سلام کیا خلعت ملا دنگل اول پر آکر بیٹھا اور اہل دربار بھی اسکو نذرین
دینے لگے جو معزز سردار تھے اُنکو اُس تخت کے دنگلون پر جگہ ملی اور باقی برابر تخت کے کرسیون و دنگلون پر متمکن ہوئے
دربار آراستہ ہوا اہل دربار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کہ شداد نے دریافت کیا کہ خداوند یہ عورات کون ہین جو کہ
آپکے ہمراہ آئی ہین جیتر نگ نے کہا کہ جو میرے برابر تخت پر بیٹھی تھی وہ تو میری زوجہ ایک حور بہشتی ہی کہ وہ
میرے اوپر مائل ہوئی اور خداوند سے اجازت لیکر بصورت انسانی میرے ہمراہ آئی اور باقی عورتین جو ہین
یہ سب حورین ہین اور اسکی ملازم ہین مگر سب نے عورتون کی شکل بنائی ہی اس سبب سے کہ ہم انسانون مین
جاتے ہین کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ انسان نہیں ہین بلکہ اور قوم مین کیا کرین کہ ہماری مالکہ دنیا پر جاتی ہین اب تمکو بخوبی
ظاہر ہوا شداد خاموش ہو رہا کہ ادھر جیتر نگ کے کان مین صدا آئی کہ اے جیتر نگ ہمنے جو دریافت کیا
سحر سے تو معلوم ہوا کہ اس قرب وجوار مین کئی ملک ہین بس تمکو لازم ہی کہ تم اُن حاکمون کے نام نامے
تحریر کرو تمرو جسکا شداد نے ذکر کیا ہی کل آکر اس شہر مین پہونچے گا لہذا تم حکم دو کہ کل صبح کو سب سردار
برائے استقبال روانہ ہون کیونکہ میرا پہلوان قدرت تمرو فیل لیکر ہمراہ وزیر کے آتا ہی کل داخل شہر ہوگا
اُسکا استقبال کرکے لاؤ بڑی عزت سے اور آج سہ پہر کو فرشتگان قدرت کے لشکر کا استقبال کرنا اور وہ
جو حاکم ہین اُنکے نام یہ ہین گلریز شاہ حاکم گلریز یہ گلزار شاہ حاکم گلزار یہ وہ بادشاہ ہین کہ انسے
ہمیشہ شداد شکست کھاتا تھا مگر جب تم پیدا ہوئے ہو یہ اُسوقت مین بھی لشکر کشی کرکے آیا تھا تمھاری مان
نے بذریعہ سحر کے اسکو شکست دی تھی یہ جب سے فرمانبردار ہی احرام شاہ حاکم احرامیہ احترام شاہ حاکم
احترامیہ غفار شاہ حاکم غفاریہ زنار شاہ حاکم زناریہ گلاب شاہ حاکم گلابستان انکے نام نامے تحریر
کرواو انکو طلب کرو جو بادشاہ آکے اطاعت کرے تو خیر ورنہ پہلے اُسپر لشکر کشی کرو اُسکے بعد پھر اور طرف کا رخ کرو
اگر یہ لوگ اطاعت قبول کرلین تو بس ارژنگ کی طرف ان سب کو لیکر چلو پہلے اُسکو اس امر کی سزا دو کہ جیسے
اُسنے اپنے کو خدا مشہور کر رکھا ہی اُسکی خدائی کو درہم و برہم کرو اُسکے بعد پھر خدا پرستون سے مقابلہ کرو اُنکو تہ تیغ کرو
یہ جو صدا آئی سوائے جیتر نگ کے کسی نے نہ سُنی بس جیتر نگ نے حکم دیا کہ دبیر کو طلب کرو کہ مین چند نامے
تحریر کراؤنگا شداد نے حکم دیا کہ دبیر حاضر ہو بس وہ دبیر حاضر ہوا جیتر نگ نے کہا کہ پہلے تعریف لقا و زمرد کی تحریر کر
اُسکے بعد میری تعریف اور میری خدائی کی حالت اور جسطور سے مجھکو خدائی پہونچی ہی اُسکے بعد یہ تحریر کر اے شاہان متفرقہ تمکو
معلوم ہو کہ مین فرزند ہون اُسکا جو کہ خداوند تھا اور پوتا ہون اُسکا جو کہ خدا تھا اور اب مین خدا ہون میرے باپ اور دادا نے
مجھکو آسمان پر طلب کرکے مختار بخلقت خدائی کیا اور کل خدائی کا مختار کیا اور میرے نام پر خدائی کو ختم کیا اب جب تک

ہین ہون دنیا بھی ہی ادھر مین آسمان پر گیا اُدھر دنیا بھی تمام ہوئی لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم بغور دیکھتے اس نامہ کے غاشیۂ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہوا ور میری اطاعت کرو اگر اسکے خلاف کروگے تو یہ خیال کرو کہ مین
اپنا عذاب تمپر نازل کرونگا اور لشکر قدرت کو روانہ کرونگا کہ وہ تمکو گرفتار کرلائے گا اور تمھارے ملک کو تباہ و برباد کرے گا
آئندہ تمکو اختیار ہی ہمنے دونون امرون سے تمکو آگاہ کر دیا یہ جو حیرت نگ نے کہا ویسے ہی فوراً نامہ تحریر کیا اور عرض کیا کہ خداوند نامہ
تیار ہی حیرت نگ نے کہا کہ اسکی نقل ایک بنام گلاب شاہ اور ایک بنام گلزار شاہ اور ایک بنام احترام شاہ و ایک بنام
گلزیر شاہ و ایک بنام احتشام شاہ کرکے روانہ کرو اور اصلی نامہ کو داخل دفتر شاہی خداوندی کرو کہ وقت پر کام آئیگا
غرضکہ اسیوقت یہ نامے تیار کیے اور اُسپر مہر حیرت نگ کی حیرت نگ نے اپنے ہاتھ سے انگشتری اُتار کر دی جو سحر سے بنی تھی جب نامے
تیار ہو چکے جو نامے تھے اُسیقدر سانڈنی سوار بھی طلب کیے گئے اور اُنکو وہ دیے گئے کہ تم یہ نامے لیکر طرف گلزاریہ و گلزیریہ
واحترامیہ واحتشامیہ کے جاؤ اور دو نامے جو کہ غفار شاہ و زنار شاہ کے نام تھے اور سانڈنی سوار کو دیے گئے اُنسے علاوہ کہا
کہ تم یہ نامے لیکر زناریہ و غفاریہ کو جاؤ اور ان حاکمون کو یہ نامے دو سانڈنی سوار نامے لیکر روانہ ہوے جب
سانڈنی سوار جا چکے اُسوقت حیرت نگ نے حکم دیا کہ ای اہل دربار آگاہ ہو کہ کل ہمارا پہلوان قدرت ثمرود فیل پیکر
ہمراہ وزیر شداد شاہ کے آئیگا اور داخل شہر ہوگا لہذا جسقدر سردار ہین سب اُسکے استقبال کو جائین اور بڑی
آبرو سے دربار مین لائین اور آج سے پہر کو لشکر قدرت کا استقبال کرکے چھاؤنی مین اُتروائین گنبد و بارگاہ و لشکر خانۂ
خداوندی مین داخل کرین یہ سُنکے سب اہل دربار عرض کرنے لگے بہت خوب حیرت نگ نے کہا کہ ابھی ابھی علم خدائی
سے ثابت ہوا ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ جو آہستہ سے کان مین حیرت نگ کی کہتا ہی یہ الضرام جادو ہی یہ ابر سحر مین
جاتی ہی اور جو محروم سحر سے دریافت کرتا ہی وہ آکر کہتی ہی اور گلدستہ بھی اسنے اُس تخت پر سے اُٹھا کر یہان رکھدیا تھا
اور تخت بھی اسی نے غائب کر دیا تھا اور وہ جو ہاتھ ابر سے پیدا ہوا تھا وہ حمروت کا تھا کہ یہ کام اُسکے سپرد تھا
جیسے حیرت نگ نے یہ کہا اُسنے سحر سے حلوا تیار کیا اور اپنا ہاتھ سحر سے دراز کرکے حیرت نگ کو دیا تھا حیرت نگ نے
مرید کو دیا تھا جسکے سبب سے وہ اور مرید ہوا بلکہ پلید ہوا آمدم بر سر قصہ یہ حکم دیکر حیرت نگ نے کہا کہ اب دربار
برخاست کیا جاے یہ اسکا حکم دینا تھا اور تخت پر سے اُٹھنا فوراً سب اہل دربار اُٹھے اُدھر اُس ابر سے صدا آنے لگی
جی خداوند حیرت نگ کی حیرت نگ شداد کو ہمراہ لیکر طرف محل کے چلا اب اہل دربار نے دیکھا تو تخت پر گلدستہ ندارد ہی
انکو تعجب ہوا کیونکہ ادھر حیرت نگ تخت پر سے اُترا الضرام نے گلدستہ اُٹھا لیا اور ابر مین پہونچا آئی اور ہمراہ
ہو گئی ادھر تو حیرت نگ و شداد دونون کافر محل کی طرف چلے محل کا حال ملاحظہ ہو کہ جب سے ثمود پہونچی ہی جمود
بڑی خاطر کر رہی ہی اہل محل آآکر زیارت کرتی ہین کہ یہ زوجہ ہین خداوند کی ثمود و جمود دونون انعام تقسیم کر رہی ہین
مگر ثمود بہت بڑی ساحرہ ہی اسنے یہ تدبیر کی ہی کہ ایک سحر ایسا تیار کیا ہی جو تمام دربار کی خبرین دے رہا ہی جو جو وہان گذرتی ہی
اسکو معلوم ہوا حیرت نگ آتا ہی اسنے کہا کہ ای جمود عالم آپکے فرزند تشریف لاتے ہین جو کہ خداوند ہین اول ڈیوڑھی پر پہونچے
ہین اُنکے ہمراہ شداد بھی ہین جمود یہ سُنکے خوش ہوئی اور کہا کہ بی بی تمکو کیونکر معلوم ہوا اُس قحبہ نے جواب دیا کہ مین
زوجہ ہون خداوند کی دوسرے حور بہشتی ہون اس سے ثابت ہوا سب کے سامنے تو یہ کہا اور اشارے سے
کہا کہ سحر نے خبر دی جمود پر یہ تو بخوبی ظاہر ہی کہ یہ ثمود ہی مگر اسنے بڑی کوشش کی ہی اس امر مین اس لیے کہا ہی جو کچھ کہا ہی
بس جمود ثمود سے یہ سُنکے اُٹھی اور اپنے سب ملازمون کو لیکر یعنی خواصون انیسون جلیسون مصاحبون کو
طرف صحن کے چلی ثمود بھی مع ملازمین کے ہمراہ تھی کہ دیکھا آگے آگے چوبدار کوڑا ہاتھ مین سب کو ہٹاتی ہوئی
اور یہ کہتی ہوئی کہ خداوند تشریف لاتے ہین اُسکے عقب مین حیرت نگ بڑی شان وشوکت سے تاج الماس نگار
و یاقوت نگار سر پر قبائے قلم کار زیب تن چلا آتا ہی اُسکے عقب مین شداد شداد کی جو نگاہ پڑی جمود

کو دیکھا مع اپنی خواصون کے اور اُسکے ہمراہ وہ بھی عورت ہی جو کہ دراصل حور ہی اور اُسکی بھی خواصین صحن مین کھڑی ہوئی
انتظار کر رہی ہین یہ جو شہزادہ نے دیکھا پکار کر کہا کہ ملکہ خداوند تمھارے فرزند تشریف لائے ہین مجرا کرو حمود
نے مسکرا کر چترنگ کو مجرا کیا اور دوڑ کر گلے سے لگ گئی اور بڑے اعزاز سے اپنے مقام پر لائی مسند پر بٹھایا
برابر اُسکے تمود کو بٹھایا سب اہل محل نے آ کر نذرین گذرانین انعام ملا کہ مالا مال ہو گئے بڑے غریب تک چترنگ
اُس مقام پر رہا اُسکے بعد جو محل اُسکے قیام کرنے کا تھا درست اور خوب آراستہ تھا اُسمین گیا تمود بھی گئی اُسکو
خوب آراستہ پایا چترنگ نے وہ پوشاک اُتاری دوسری پوشاک پہنی اب جو دیکھا تو وہ پوشاک غائب ہو گئی وہ انصرام
بیگئی کیونکہ وہ تو اس کام پر مقرر ہی اب یہ دونون باہم بیٹھے خاصہ آیا خاصہ کھایا جا کر خوابگاہ مین آرام کیا بڑی خوشی
حمود کو ہوئی کہ میرا فرزند خدا ہوا معاذ اللہ یہ تو یہان آرام کر رہے ہین جب وقت سہ پہر کا آیا تو سب سردار مسلح و مکمل
ہو کر ایک مقام پر جمع ہوئے اور طرف شہر پناہ کے روانہ ہوئے یہ ادھر سے چلے ادھر ناشاد نے دن بھر یہ کام کیا کہ
مرکب کاغذ کے کاٹے اور اُنکو سحر سے اصلی مرکب بنایا اُسپر وہ پتلہاے سحر سوار ہوئے اور پانچ سو ساحرون
کو اُنکا افسر کیا اور خود افسر اعلیٰ یعنی سپہ سالار بنا اور بارگاہ سحر اثر در سحر پر لادی اور وہ گنبد چار بہت بڑے
پتلے بنائے اُنپر سحر کر کے صورت انسان کیا وہ اُس گنبد کو اپنی دوش پر لیے ہوئے تھے اس تزک و حشم سے وہ سبکے سب
طرف شہر چترنگ کے چلے یہ جو ساحر تھے اُنھون نے اپنی سواری کے بھی مرکب سحر سے تیار کیے تھے اُنپر سوار تھے یہ سحر سے
شہر کو دریافت کر کے اُس باغ سے چلے چونکہ وہ باغ شہر سے بہت قریب تھا مگر بظاہر دور تھا قریب شام پہونچے ادھر سے
یہ شہر مین داخل ہوا چاہتے ہین اُدھر سے وہ لوگ اُنکے استقبال کو آتے ہین کہ راہ مین ملاقات ہوئی اُن سب نے دیکھا
کہ ایک لشکر کثیر چلا آتا ہی ایک جوان ہی کہ بعہدۂ سپہ سالاری آگے آگے ہی اور اُسکے عقب مین کئی سو افسر اعلیٰ
ہین علمون اور نشانون کے پھریرے کھولے ہوئے ہین اُنپر تعریف چترنگ کی تحریر ہی اور باجے جنگی بجتے ہین اور ایک گنبد
ہی کہ وسط لشکر مین چلا آتا ہی کہ وہ طلائی ہی اور جب وہ چمکتا ہی تو اُسکی ضو دور تک جاتی ہی عقب مین اُس لشکر کے
بارگاہ اژدر سحر پر لدی ہوئی ہی یہ لوگ یہ دیکھ کر اُسی مقام پر کھڑے ہو گئے وہ افسر جو کہ سبکے آگے آگے تھا اور بڑے
تزک و حشم سے تھا اُنکے قریب پہونچا اُنمین سے ایک افسر جو کہ بہت معزز تھا وہ آگے بڑھا اور عرض کیا کہ آپکا کیا
اسم مبارک ہی اور یہ لشکر کیسا ہی اُسنے جواب دیا کہ مین ناشاد فرشتہ ہون اور لشکر ہی خداوند چترنگ کا جو کہ قدرتی لشکر
ہی سپہ سالار ہون اُنکا لشکر قدرت لیکر آیا ہون یہ سُنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ ہمکو آپکے استقبال کا خداوند نے
حکم دیا تھا ہم اُسی کے لیے آئے ہین آپ ہمارے ہمراہ تشریف لے چلیں یہ سُنکے ناشاد جادو انسے بڑے تپاک
سے ملا اور کہا کہ آپ لوگ بڑے لائق ہین ہمکو جب ہی خداوند نے حکم دیا تھا کہ تم لوگ بصورت انسانی آنا
اپنی اصلی صورت پر نہ آنا ورنہ کوئی تمھاری خاطر نہ کریگا نہ کوئی تمسے ملاقات کرے گا واقعی امر یہ ہی کہ انسان بڑے
خلیق ہوتے ہین باوصفیکہ نفس رکھتے ہین اُسپر یہ خلق ہوتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم خداوند کے بندے ہین جو
ہمکو حکم ملا ہم اُسکو بجا لائے ناشاد نے کہا کہ جو ہمکو حکم ملا ہم اُسکو بجا لائے یہ کہکر اور لشکر کو لیکر اُنکے ہمراہ داخل شہر ہوا ادھر
ان لوگون نے لا کر ان سب کو چھاؤنی مین مقام معقول پر اُتارا اور وہ گنبد اور بارگاہ بموجب حکم چترنگ داخل
توشک خانہ کی گئی وہ گنبد تو توشک خانہ مین نہ آیا تو اُسکو چھاؤنی مین اُسی افسر کے سپرد کر دیا اُسکے بعد اپنے
اپنے مقام کو چلے گئے سواے اُن پانسو کے جو کہ اصلی ساحر تھے بظاہر لشکری بنے ہوئے تھے کھاتے پیتے تھے باقی تمام پتلے سحر کے
تھے نہ وہ کھا سکتے تھے نہ وہ پی سکتے تھے اور نہ مرکب اُنکے مگر یہ لوگ بھی اسطور سے کھاتے تھے کہ کسی پر ظاہر نہوتا
تھا جب یہ لشکر اُتر چکا چھاؤنی آباد ہو گئی اس لشکر کے آنے مین اور اُترنے مین رات ہو گئی تھی وہ
رات بھی تمام ہوئی بوقت سحر وہ ہی افسر جو کہ اس لشکر کو لینے گئے تھے طرف شہر پناہ کے اپنے کو درست کر کے روانہ ہو سکے

کہ پہلوان قدرت تشریف لاتے ہونگے اُنکے استقبال کو چلین یہ خیال کرکے ہر ایک چلا اور جو اُس سے کم معزز تھے
وہ دربار کی طرف روانہ ہوئے اور جو لشکر سحر کا تھا اوسمین جو افسر اعلی تھے مثل ناشاد۔ اد و وغیرہ کے وہ اپنے
اپنے مقام سے اُٹھکر طرف دربار کے روانہ ہوئے اُدھر محل مین چترنگ بیدار ہوا اور امور ضروری سے
فراغت کرکے تیار تھا کہ پوشاک خود بخود کسی نے چترنگ کے روبرو رکھدی چترنگ نے وہ پوشاک
پہنی اور تاج سر پر رکھا اُدھر شداد بھی تیار ہوکر آیا چترنگ شداد کو ہمراہ لیکر دربار مین آیا یہان آکر
دیکھا کہ اہل دربار جمع ہین یہ تخت پر جاکر بیٹھا پہلے سب کا مجرا ہوا جیسے اسنے تخت پر قدم رکھا شداد نے
دیکھا کہ کسی نے گلدستہ رکھدیا مگر گلدستہ رکھنے والا نظر نہ آیا چترنگ سب کا مجرا و سلام لیکر تخت پر بیٹھا شداد
اپنی کرسی پر متمکن ہوا جو سردار نہ آئے تھے اونکے ڈنگل خالی تھے کہ ناشاد مع اُن سب ساحرون کے جو
کہ بظاہر افسر سپاہ قدرت بنے ہوئے تھے ہوا پر گرد ایوان سے نہین گیا بلکہ بالائے ہوا آیا بذریعہ سحر کے جو صحن
بارگاہ پر قائم تھا یہ پہلے محروم کے پاس گیا اور سب حالت بیان کی اُسکے بعد دربار مین آیا یکایک
پانسو آدمی ہوا پر سے صحن مین اُترے سب اہل دربار دنگ ہوگئے اور حیران ہو ہو کر دیکھنے لگے شداد
نے جو دیکھا تو ایک مرتبہ یہ کہنے لگا کہ خداوند یہ کون لوگ ہین چونکہ شداد تو بخوبی پہچانتا تھا پہلی نگاہ مین پہچان
گیا کہ یہ ناشاد جادو ہی اور یہ سب ساحر ہین اسنے کہا کہ یہ لشکر قدرت کے افسر اعلے ہین جو کہ افسر معزز
تھے مین نے انکو حکم دیا تھا کہ تم دربار مین آیا کرنا اور جو معزز نہین تھے مین نے اُنسے کہا کہ تمھارے آنے کی
کوئی ضرورت نہین ہی تو یہ وہی افسر ہین ای شداد اِنکے واسطے ڈنگل و کرسیان طلب کرو اتنے عرصہ مین
وہ سب کے سب ایوان مین پہونچے کہ اہلکارون نے ڈنگل و کرسیان لاکر طریقہ سے بچھا دین ناشاد کو قریب
تخت کے ایک ڈنگل پر بیٹھنے کا حکم ملا وہ تو اور سب بیٹھ گیا مجرا کہ ان لوگون نے پہلے ہی آنے سے مجرا کیا تھا
اور عرض کیا تھا کہ خداوند کی جے ہے اُسکے بعد اور سب اپنے اپنے مرتبہ کے موافق بیٹھے جب یہ سب بیٹھ چکے
تو چترنگ نے کہا کہ ای فرشتہ قدرت لشکر میرا آگیا ناشاد نے کہا کہ جی ہان تمام لشکر قدرت کا آگیا
چھاونی مین اُترا ہی جو افسر کہ کم مرتبہ تھے اُنکو مین لشکر مین چھوڑ آیا ہون اور دیگر افسران اعلے کو لے آیا
ہون اور ہر روز دربار مین یہی لوگ آیا کرینگے چترنگ نے کہا کہ اچھا اور اہل دربار کی طرف دیکھکر پوچھا کہ کوئی
ہمارے پہلوان قدرت کو بھی لینے گیا ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ افسران معزز گئے ہین چترنگ خاموش
ہو رہا یہان تو دربار جمع ہے اور حکم و احکام جاری ہو رہے ہین اُدھر سرداران چترنگ جمع ہوکر طرف
صحرا کے شہر سے چلے یہ تو اُدھر سے چلے اُدھر شداد و نمرود کا حال سماعت ہو یہ جو اپنے قلعہ سے مع لشکر
روانہ ہوا تھا تو راہ طی کرتا چلا آتا ہے بعد طے منازل و قطع مراحل کے قریب شہر نیرنگ کے پہونچا
چونکہ کوئی پہر رات گئے پہونچا تھا اسنے خیمے وغیرہ برپا ہونے کا حکم دیا اُسکی بارگاہ برپا ہوئی یہ وہ دن ہی کہ جس دن
چترنگ آیا ہی اور سہ پہر کو لشکر سحر آیا ہی لشکر سحر کے آنے کے بعد یہ آیا تھا رات کو تمام لشکر اُترا چونکہ شہر
بالکل قریب تھا اسنے اس سبب سے اور لشکر کے اُترنے کا حکم دیا کہ اب صبح کو مع وزیر کے اور چند افسرون کے
ہمراہ لیکر داخل شہر ہونگا اور دربار مین شداد شاہ کے جاؤنگا یہ رائے قائم کرکے اسنے لشکر کو اُتارا تھا
وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر سوار ہوکر اور سب اسباب سے آراستہ ہوکر چند سرداران معزز کو ہمراہ لیکر اور وزیر کو
طرف شہر کے چلا یہ سب مرکب اُٹھائے چلے آتے ہین اُدھر سے شداد کے سردار کہ راہ مین ملاقات
ہوئی افسران شداد نے دیکھا کہ آگے آگے وزیر اور عقب مین اُسکے ایک پہلوان قوی ہیکل کوہ پیکر آلات
حرب و ضرب سے آراستہ اُسکے عقب مین اور چند سردار ہین وزیر نے اُدھر سے دیکھا کہ میرے بادشاہ کے

سردار چلے آتے ہین یہ دیکھکر نمرود سے کہا کہ ای پہلوان جہان ہمارے بادشاہ کے لشکر کے سردار آتے
ہین اگر حکم ہو تو مین اُنسے ملاقات کرون اور آنے کا سبب دریافت کرون نمرود نے کہا کہ جاؤ کیا حرج ہی مین
بھی تو اُسطرف چلتا ہون وزیر آگے بڑھکر آیا اور سردارون سے ملا سردارون نے خود وزیر کو دیکھا کہ وزیر چلے
آتے ہین وہ بھی اپنے مقام پر ٹھہر گئے اور وزیر کو سلام کیا وزیر نے کہا کہ تم لوگ کیون آئے ہو کدہر
جاتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم آپکا استقبال کو آئے ہین کیونکہ ہمکو حکم ملا تھا کہ وزیر و پہلوان قدرت
آج داخل شہر ہونگے وزیر نے کہا کہ کیونکر خبر ہوئی کہا ہرکارون نے اطلاع کی یہ سنکے جواب دیا کہ جی نہین بلکہ کل
خداوند اسمان پر سے تشریف لائے ہین اتنے دربار ہی رنگ بدلا بڑے بڑے سامان ہین اونکو اپنی قدرت سے ظاہر ہو گیا ہی
کہ آپ تشریف لاتے ہین اُنکے ہمراہ پہلوان قدرت ہین یہ سنکے حکم دیا کہ استقبال کرکے بڑے تزک و حشم
سے لاؤ یہ جو وزیر نے سنا کہا کہ کیا جیرنگ آسمان پر سے تشریف لائے اُنھون نے عرض کیا کہ ہان بلکہ
لشکر قدرت بھی آگیا ہے کل سے ہمرہ ہم اُنکا استقبال کرکے تھہا دن مین لیگئے تھے آج اُنکے استقبال کو آئے
ہین وزیر نے یہ سنکے کہا کہ ابھی ٹھہر کر رہو دیکھو کہ پہلوان قدرت چلے آتے ہین ہمکو دیکھکر آگے چلا آیا وہ لوگ خاموش
ہو رہے وزیر نے دریافت کیا کہ مرد بیغرن ہو یا چلا گیا اُنھون نے عرض کیا کہ وہ موجود ہی بلکہ اُس نے
خداوند کی اطاعت کی اور خط منشور کو جاکر ڈالا اور ازرنگ پر لعنت کی یہ سنکے وزیر خوش ہوا کہ اتنے
عرصہ مین نمرود مع اپنے سردارون کے پہنچا اُن سبنے نمرود کو سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا اور اتنے عرصہ مین وزیر سے دریافت
کیا کہ یہ لوگ کیون آئے ہین وزیر نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ آپکے استقبال کو آئے ہین بحکم خداوند کیونکہ
خداوند آسمان پر سے تشریف لائے ہین اور آپکو پہلوان قدرت خطاب عنایت کیا ہی نمرود نے کہا کہ کیا
زہرہ تشریف لائے ہین وزیر نے کہا کہ جی نہین بلکہ اُنکے فرزند جنکا مین نے آپ سے حال عرض کیا تھا کہ وہ
بالائے آسمان گئے ہین اپنے والد کے پاس یہ سنکے نمرود خاموش ہو رہا اور کہا کہ چلو دیر نہ کرو بس وہ سرداران
سب کو لیکر اور نمرود کے لشکر کو اُس مقام پر چھوڑ کر روانہ ہوئے داخل شہر ہوکر دربار مین آئے یہان دربار
آراستہ تھا کہ وزیر اور نمرود اور اُسکے ہمراہیون نے جو دربار کو دیکھا خوب آراستہ پایا بڑی رونق دیکھا کیسے
کیونکہ وہ پانچ سو ساحر مع استاد جادو کے بڑے بڑے قوی ہیکل افسر و سردار سجے ہوئے بیٹھے تھے
ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار تھا یہ حالت جو دربار کی دیکھی اتنو نمرود کے ہوش جاتے رہے دل مین
کہنے لگا کہ واقعی بہت بڑا دربار ہی وزیر نے اب جو دربار کو دیکھا تو اُسکی اور حالت پائی جو کبھی نہ دیکھی تھی نئے
نئے سردار ہین جنکی صورت سے مین کبھی واقف نہ تھا وہ سردار ہین کہ جنکے نام سے مین نہین واقف ہون حیران
ہوکر دیکھنے لگا کہ اتنے عرصہ مین نمرود نے شداد و جیرنگ کو سلام کیا اور اُسکے سردارون نے کیونکہ اُسنے
طریقے سے پہچانا کہ یہ جو تخت پر بیٹھے ہین یہ خداوند ہین اور جو کرسی پر بیٹھے ہین یہ شداد ہین اب جو نمرود
کی نگاہ جیرنگ پر پڑی تو اُسکا مع افسرون کے یہ حال ہوا کہ مسحور ہوگیا اور قصد کیا کہ سجدہ کرون کہ شداد
نے جو یہ قصد دیکھا تو منع کیا کہ ای پہلوان یہان سجدہ نہ کرو کیونکہ ابھی حکم خداوند نہین ہے کہ کوئی ہمکو سجدہ کرے
جب ہماری تمام دنیا مین حکومت ہو جائیگی تو ہم سب سے سجدہ لین گے جب خدا پرست غارت ہو لینگے
یہ سنکے نمرود سیدھا ہوا کہ اُسکی نگاہ اُس گلدستہ پر پڑی اتنو یہ بالکل مسحور ہوگیا اور عرض کرنے لگا کہ مین آپکا
بندہ ہون مین نے آپکی اطاعت کی آپکا مذہب قبول کیا اور میرے کل لشکر و سردارون نے بھی کیونکہ جو سردار
نمرود کے ہمراہ تھے وہ بھی مسحور ہوگئے تھے وزیر نے بھی قصد سجدہ کرنے کا کیا تھا کہ وزیر کو بھی منع کیا وہ بھی مطلع ہوا
جیرنگ نے نمرود سے کہا کہ تمہاری طرف جو دنگل آراستہ ہے اُس پر بیٹھو نمرود بیٹھ گیا اُسکے سردارون کے واسطے

بھی کرسیان لائی گئین وہ علے قدر مراتب کرسیون پر بیٹھے وزیر کو حکم ہوا کہ تم اگر میرے عقب مین کھڑے ہو
وہ آکر عقب چترنگ کے کھڑا ہوا اور مگس رانی کرنے لگا وزیر تو اپنے عہدے پر قائم ہوا اب دربار جب
آراستہ ہوا یہان تو دربار ہر روز آراستہ رہتا ہی انکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی کہ اُسی طور سے دربار برخاست
کیا گلدستہ تو پہلے غائب ہوا جب محل مین داخل ہوا اور اپنے مقام پر ہو نچکر پوشاک اُتاری تو پوشاک بھی
غائب ہو گئی ادھر وزیر نے بہت عمدہ محل برائے نمرود خالی کیا اور اسکے سردارون کو علے قدر مراتب جگہ دی
بڑی عزت سے اُتارا اُسکے لشکر کو بیرون شہر جا کر جائے معقول پر فرو کش کیا بڑی دھوم سے نمرود کی ضیافت
کی یہان تک کہ وہ دن و رات تمام ہوئی دوسرے دن پھر دربار ہوا نمرود اور اسکے سردار تاشاد و دیگر ساحر
بھی آئے اور مرید بھی مع اپنے ہمراہیون کے آیا ناظرین پر ظاہر ہو کہ مرید نے اُسیدن جا کر سب
سردارونکو اور اپنے ہمراہیون کو جو کہ اُسکے ہمراہ پانچ ہزار آدمی تھے سب کو چترنگ پرست کیا تھا دوسرے
دن خدمت مین چترنگ کے حاضر کیا تھا انکو چترنگ نے بڑے بڑے مرتبون پر سرفراز کیا تھا اب وہ بھی
دربار مین آنے لگے ادھر نمرود نے اپنے سردارون کو روانہ کرکے اپنے لشکر کو حکم دیا تھا کہ تم بھی آج سے
سب چترنگ کی بندگی کرو اور کسی سے تصویرین لیکر لشکر مین بھیجین تھین اور کہا کہ چند تصویرین قلعہ نمرود
پر بھیجکر روانہ کر دینا اور میرے فرزند قمرود کو تحریر کر دینا کہ مین نے یہان آکر یہ مذہب قبول کیا لہذا تم بھی یہ مذہب
اپنے شہر مین رواج دو کہ یہ مذہب برحق ہی نمرود کے سردارون نے ایسا ہی کیا تھا کہ لشکر مین آکر تمام لشکر
کے دیرون مین وہ تصویرین آویزان کین تھین اور ایک سانڈنی سوار کے ہمراہ اُس مضمون کا نامہ اور
تصویرین قلعہ نمرود کو روانہ کر دین تھین یہ کام کرکے آئے تھے لشکر مین اُسوقت سے یہی مذہب جاری ہو گیا
تھا اور ہر ایک چترنگ کی بندگی کرنے لگے اب حال سماعت ہو کہ جب چترنگ نے دربار کیا تھا تو سب حاضر دربار
ہو کے تھے اتنے دربار کا اور رنگ تھا ایک لاکھ کا لشکر سحر کا تھا اُسکے سردار بھی خود شداد کے سردار تھے
کیونکہ اسکے پاس بھی ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب لشکر تھا اُسکے سردار تھے اب جو نمرود آیا ہی اُسکے بھی
ہمراہ ڈیڑھ لاکھ کا لشکر ہے اُسکے بھی سردار ہین یہ سب سردار دربار مین آتے ہین آج جو دربار جمع ہوا تو نمرود
نے شداد کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ وہ پہلوان کہان ہی جو کہ خط منشور لیکر آیا تھا مین اُس سے مقابلہ کرونگا
شداد نے کہا کہ ای پہلوان قدرت وہ پہلوان یہ ہین جو کہ دست چپ کے دنگل پر بیٹھے ہین مگر وہ بھی
مطیع ہو گئے ہین انھون نے اطاعت کی ہی خط منشور چاک کر ڈالا ہی ارژنگ کی اطاعت سے مونھ پھیر لیا
نمرود یہ سنکے خاموش ہو گیا یہان تو دربار ہر روز آراستہ ہوتا ہی چترنگ کو انتظار اُن نامونکا ہی جو کہ روانہ کئے
ہین یہ قصہ یہان موقوف کیا جاتا ہی اور نامہ برونکا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ نامہ بر نامے لیکر ہر ایک بادشاہ کے
شہر مین گئے اور داخل دربار ہو کر قواعد شاہی بجالائے اُسکے بعد نامے دیے ہر ایک ملک کے بادشاہ نے نامہ
پڑھکر اُسکا یہ جواب تحریر کیا کہ ہم آتے ہین آپکی اطاعت کرینگے مگر اُسوقت جبکہ ہم جو شرط کرین آپ اُسکو پورا کرین
یہ مضمون ہر ایک نے تحریر کیا گویا سبکی ایک رائے تھی اور نامہ برونکو رخصت کیا بعد جانے نامہ برون کے گلزار
شاہ اپنے ملک سے مع دو لاکھ سپاہ کے اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم کر کے اور پچاس ہزار کا لشکر برائے حفاظت
شہر چھوڑ کر چلا گلاب شاہ اپنے ملک سے تین لاکھ کا لشکر لیکر وزیر کو اپنی طرف سے حاکم شہر کر کے اور قریب سات ہزار
کے لشکر چھوڑ کر یہ بھی روانہ ہوا بہرام شاہ مع چار لاکھ کے وزیر کو حاکم کر کے ایک لاکھ لشکر شہر مین چھوڑ کر روانہ ہوا احترام شاہ تین
لاکھ کا لشکر لیکر وزیر کو حاکم شہر کر کے چلا احترام شاہ اپنے ہمراہ چار لاکھ کا لشکر لیکر اپنے فرزند محترم کو حاکم شہر کر کے
اور کچھ سپاہ چھوڑ کر روانہ ہوا اعفار شاہ ایک لاکھ سے فرزند کو شہر مین چھوڑ کر اور کچھ سپاہ دیکر روانہ ہوا آثار شاہ اسّی ہزار لشکر لیکر

اور اپنے بھانجے کو حاکم شہر کر کے روانہ ہوئے یہانتک کہ سب بادشاہ اتفاق سے ایک مقام پر آکر اُترے اور جب دریافت
حال سب شہر یک ہوئے جبکہ یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک بادشاہ طرف شہر نیرنگ کے براے اطاعت خداوند چیترنگ جاتا ہی سب
ملکر طرف شہر نیرنگ کے روانہ ہوئے وہان وہ نامہ بر جوکہ جواب نامہ لے لیکر چلے تھے شہر نیرنگ مین پہونچے داخل
دربار ہوئے مجرا کرکے ہر ایک نے نامہ کا جواب دیا چیترنگ نے وہ سب پڑھوایا جواب نامہ سنکے چیترنگ بہت
خوش ہوا کہ اب میرے پاس بھی لشکر جمع ہو جائیگا یہان تو یہ حالت تھی کہ چیترنگ خوشی خوشی خدائی کر رہا ہی اُدھر
وہ سب بادشاہ مع لشکر جو کہ قریب اٹھارہ لاکھ کے تھا طی منازل و قطع مراحل کرتے ہوئے قریب شہر نیرنگ پہونچے
یہان بیرون شہر نمرود کا لشکر اُترا ہوا تھا ان سبنے جو دیکھا کہ ایک لشکر قریب شہر فروکش ہی انھون نے میدان وسیع دیکھکر
قیام کیا کیونکہ لشکر کثیر تھا جہان اُترا تھا اُس صحرا مین اشجار تک کا نام نہ رہتا تھا کیونکہ یہ لشکر تمام صحرا کو برباد کر ڈالتا
تھا کوسون سواے خیمہ و خرگاہ کے کچھ نظر نہ آتا تھا لشکر کا پڑاو کئی کوس کے حلقہ مین ہوتا تھا جب یہ لشکر اُترا
اُنھون نے باہم صلاح کی کہ کسی قاصد کو اندرون شہر روانہ کرین کہ وہ ہمارے آنے کی خبر کرے چونکہ یہ سب
بادشاہ ایک مقام پر جمع تھے باہم دریافت کیا کہ تمھارے پاس جو نامہ آیا تھا تمنے اُسکا کیا جواب تحریر کیا تھا
سبنے اپنے اپنے جواب کو بیان کیا ہمنے یہ جواب دیا تھا اُسوقت سبنے کہا کہ گویا باہم صلاح ہو گئی تھی کہ ہم یہ
جواب دینگے کیونکہ سب کا جواب ایک ہی بس اب راے قرار دو کہ کیا سوال کیا جاے جس سے قدرت
ظاہر ہو باہم راے ہونے لگی گلزار شاہ نے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ ایک راے کی جاے اور سب اُس
راے پر قائم ہون اگر وہ سوال پورا ہو تو سب اطاعت کرین ورنہ نہ کرین سب نے یہ راے پسند کی اُس گلزار
شاہ نے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ میرا فرزند تو انتقال کر گیا مین تو یہ سوال کرونگا کہ اُسکی صورت مجکو دکھادو اور اُسکو
زندہ کردو اگر اُنھون نے صورت دکھا دی اور اسکا اقرار کیا کہ مین زندہ کردونگا تو مین ضرور اطاعت کرونگا ہر ایک
نے کہا کہ اگر انھون نے یہ سوال پورا کر دیا تو ہم بھی اطاعت کرینگے مگر ایک امر ہی اگر زندہ نہ کیا تو اطاعت
نہ کی جائیگی گلزار شاہ نے کہا کہ اگر زندہ نہ کرین تو اقرار کرین کہ ہم زندہ کر دینگے مگر جب تک اُسکی صورت
نہ دکھلائینگے ہم اطاعت نہ کرینگے سبنے اس راے کو پسند کیا اور ایک قاصد کو روانہ کیا کہ وہ جاکر خبر کرے اِدھر
جب یہ لشکر یہان آکر اُترا تھا تو وہ لشکر جو کہ نمرود کا فروکش تھا اُسنے جو اُس لشکر کو دیکھا تھا تو اُسوقت خود ہرکارے
روانہ کیے تھے کہ دریافت کرکے خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کون اسکا حاکم ہی کیونکہ اس لشکر مین سات بادشاہ
ہین وہ ہرکارے گئے تھے اور خبر لاے تھے کہ یہ لشکر سات بادشاہون کا ہی ہر ایک کا نام بیان کیا تھا اور کہا تھا کہ سب
حسب طلب خداوند آئے ہین پس اُسیوقت اُنھون نے ایک سردار کو یہ خبر دریافت کرکے طرف دربار کے
روانہ کیا تھا چونکہ وہ وقت دربار کا تھا دربار دن بھر آراستہ رہتا ہی وقت شام برخاست ہوتا ہی یا کچھ دیر کے لیے دوپہر کو
چونکہ چیترنگ نے حکم دیا ہی کہ مین خداوند ہون مجکو دن بھر دربار مین موجود رہنا ضرور ہی تاکہ فریادیون کی دادرسی
کرون اس سبب سے دربار آراستہ رہتا ہی پس وہ سردار آکر پہونچا اِدھر محروم نے جو سحر سے دریافت کیا
کیونکہ اُسکو خبر انصرام نے دی تھی کہ اُن بادشاہون نے یہ جواب تحریر کیا ہی جس سبب سے گو یہ ہر وقت قریب
چیترنگ کے موجود رہتا ہے مگر پوشیدہ جو حال گذرتا ہی سب محروم سے بیان کر دیتا ہے دوسرے خود محروم
کو جلدی تھی کہ کسی طور سے وہ سب بادشاہ آجائین اور اطاعت کرین تو مین چیترنگ کو حکم دون کہ لشکر
لیکر طرف ازرنگ کے کوچ کردے پہلے اُس سے مقابلہ کرو اُسکے بعد پھر خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا اس سبب
سے یہ ہر وقت سحر سے دریافت کرتا رہتا تھا کہ اسکو معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ سب آکر قریب شہر فروکش ہوئے
ہین اور یہ صلاح ہوئی اور ایک قاصد براے خبر دہی روانہ کیا ہے اور یہ شرط بیان کے جائیگی اور ایک افسر

لشکر نمرود کا بھی یہی خبر لیکر آتا ہو پس یہ سحر سے دریافت کرکے ایک کاغذ پر یہ تحریر کیا کہ ای انصرام میرے پاس بہت
جلد آ کیونکہ انصرام چترنگ کے دربار مین تھی وہ کاغذ پوشیدہ انصرام کے پاس بھیجا وہ کاغذ دیکھ کر محروم
کے پاس لیگئی محروم نے انصرام سے کہا کہ تو چترنگ سے جاکر کہہ کہ ای چترنگ ہوشیار ہو وہیب دشتاہ
آ گئے ہین اور قریب شہر اُترے ہین سات بادشاہ ہین چار کرسیان تو تیرے تخت کے برابر ہین مین کرسیان
اور طلب کرکے بچھادو اور قبل آنے اُس قاصد اور اُس سردار کے جو نمرود کے لشکر سے آتا ہو اور ہمارے پہلوان
قدرت کے لشکر سے ایک سردار یہ خبر دریافت کرکے آتا ہو لہذا کرسیان بچھائی جائین تمام دربار مین اور
دنگل دربار خوب آراستہ کیا جائے اور سرداران سب استقبال کو جائین بلکہ شداد اور پہلوان قدرت اُنکا
استقبال کرکے لائین بڑی عزت سے جب وہ آلین تو اُن سے یہ شرط ہو کہ اگر ہمارے فرزند کی صورت دکھادین اور
زندہ کردین تو ہم سب آپکی اطاعت کرتے ہین ایک جو شخص گلزار شاہ ہو اُسکا فرزند مرگیا ہو قبل اُن سب کے سوال
کرنے کے تم کہنا کہ مجکو تمھارے دل کا حال سب معلوم ہو لہذا تم اپنے فرزند کی تصویر ہمکو دو ہم بہشت مین سے آ
کردین تاکہ تمھارا فرزند یہان آجائے کیونکہ ایک صورت کے بہت سے بندے پیدا ہوگئے ہونگے مگر تم کو فرق
ہوگا بغیر اِس تصویر سے مقابل کیے ہوئے اب کیونکر تمھارے فرزند کی شناخت ہوسکتی ہے اُسکے
فرزند کی تصویر اُسکے پاس موجود رہتی ہو وہ تمکو دیگا تم ہاتھ بلند کرکے ابر سحر کی طرف کہنا کہ ای فرشتہ قدرت
یہ تصویر لیجاکر اِس صورت کا جو انسان ہو بہشت مین سے اُسکو ہمارے پاس پہونچا جب تصویر دینگے تو یہ بھی سوال کرینگے
کہ خداوند اُسکو زندہ کردین تم اُسکا یہ جواب دینا کہ جب ہم کاروبار دنیوی سے فرصت حاصل کرینگے اور خداپرستونکا
خاتمہ کردینگے اُسکے بعد جو جو مرگئے ہین ہمارے وقت مین یا ہمارے پدر بزرگوار کے وقت یا جہ نامدار کے
زمانے مین یا جب کہ ہم نہ تھے سبکو زندہ کرینگے اور اپنی قدرت دکھائینگے ابھی ہمکو خداپرستون سے مہلت نہین ہو
دوسرے ہمین ارژنگ کی الگ فکر ہو کہ وہ دعوے خدائی کر رہا ہو اور ہمارے خاندان سے اپنے کو بیان کرتا
ہو اور ہمارے پدر بزرگوار کا فرزند بنتا ہو اُنکا کوئی فرزند نہین ہو سوائے میرے ہان وہ غلام تھا جب اُسنے
دیکھا کہ اب کوئی خدا نہین ہو وہ خود دعوے خدائی کر بیٹھا تو مجکو اُسکی بھی فکر ہو بادولت ان فکرون سے فراغت
کرلین تو اُس طرف متوجہ ہون جب تم یہ کہوگے تو ہر ایک قبول کرلیگا اور تمھارا اعتقاد کامل طور سے ہوگا اِس
عرصہ مین مین سحر سے پتلا بناکر ابر سے باہر کردونگا اور صدا دونگا یہ فرزند گلزار حاضر ہو اگر وہ نام دریافت کرے
تو کہنا کہ شمشاد شاہ تیرے فرزند کا نام ہو اور یہ بھی کہنا کہ وہ ابھی گفتگو نہین کریگا جب تک پھر زندہ نہوگا کیونکہ
اب اُسمین اِس قسم کی خاصیت دی گئی ہو کہ وہ سوائے جنت کے اور کہین کلام نہ کرے جب وہ دیکھ چکین تم
اُسکی طرف اشارہ کرنا کہ ای شمشاد شاہ اب تم پھر جنت کو جاؤ پس فوراً ہاتھ پیدا ہوگا اُس پتلے کو اُٹھا لیجائیگا
اور جب وہ قاصد اور سردار خبر لیکر آئے تو اُس سردار سے کہنا کہ تم تو جاؤ اپنے لشکر مین کیونکہ یہ لشکر میرے
دوستونکا ہو اور خاص بندونکا ہو کوئی مقام خوف نہین ہو اور اُس قاصد سے کہنا کہ ہمکو اپنے علم سے آگاہی ہوگئی
ہو تم بھی جاؤ اپنے لشکرون مین اپنے بادشاہون سے کہو کہ ہمارے سردار اور شداد شاہ تمھارے استقبال
آتے ہین اور ہمکو تمھاری شرط سے خبر ہو تمھاری شرط ہم پوری کردینگے پس اب تم جاؤ اور یہ تقریر تمام و کمال
چترنگ کو تعلیم کردو انصرام اُسی وقت چترنگ کے پاس آئی اور تمام حال جو کہ محروم نے بیان کیا
تھا سب چترنگ سے بیان کیا چترنگ خاموش ہوکر یہ سُنا کیا سوائے اُسکے کسی نے نہ سُنا جب وہ تقریر بیان
کرچکی اور سب امرون سے آگاہ کرچکی تو ایک مرتبہ چترنگ طرف اہل دربار کے متوجہ ہوا اور کہا کہ ای اہل
دربار آگاہ ہو کہ وہ جو نامے لکھے تھے اور اُنکے جواب آنے ابھی اپنے مجکو علم خدائی سے ظاہر ہوا کہ چھ بادشاہ مع

لشکر دونکے آئے ہین اور قریب شہر اُترے ہین کئی کوس کے گرد مین اُنکا لشکر فروکش ہی قریب اٹھارہ
لاکھ کے لشکر ہی کیونکہ یہ بھی مجھ دم سے دریافت کر لیا تھا اور انتظام سے کہدیا تھا لہذا اُنکے واسطے
تین کرسیان اور ایک تخت پر لا کر آراستہ کرو کہ یہ سب بادشاہ اسی تخت کے برابر میرے تخت کے اس
سہ دری مین بیٹھا کرینگے اور تمام دربار کو آراستہ کرو کئی ہزار کرسیان و دنگل دربار مین اور آراستہ
کیے جائین کیونکہ اُنکے سردار کرسیون اور دنگلون پر حسب قدر مراتب متمکن ہونگے اور وہ ایک شرط
رکھتے ہین مین تم سبکے روبرو اُسے بیان کرونگا اور اُسکو پورا کرونگا بلکہ تمپر یہ امر تھوڑے عرصہ مین ظاہر
ہوا جاتا ہی گو کہ تم لوگ سب میرے معتقد ہو مگر ابھی ہر ایک کو شک واقع ہوا ہی وہ کیونکر ظاہر ہوگا کہ اُن لشکرون
سے تو قاصد براے اطلاع روانہ ہو چکا ہی اور میرے پہلوان قدرت کے لشکر سے ایک سردار یہ حال
دریافت کرکے آتا ہی کہ اسقدر لشکر آیا ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی تم لوگون کو لازم ہی کہ تم سب کے سب
براے استقبال جاؤ بلکہ تمھارے ہمراہ شداد شاہ و پہلوان قدرت و سپہ سالار لشکر قدرت و
مرید ہیغزن بھی ہونگے ان سبکی بڑی عزت کرنا چاہیے کیونکہ یہ میرے بندے خاص ہین جو تمھاری
محبت رکھتا ہوگا وہ اُنکے استقبال کو روانہ ہوگا یہ جو تقریر چترنگ سے سننے کی سب اہل دربار نے خیال
کیا کہ ضرور خداوند حقیقی ہین جو کچھ کہ انھون نے بیان کیا ہی اگر پورا ہو مگر ہم کو تو نہین معلوم ہوتا ہی کہ پورا
ہو تو اہل دربار خیال کر رہے ہین اِدھر بموجب حکم چترنگ تین کرسیان لا کر اُس سہ دری مین برابر
اُن کرسیون کے آراستہ کی گئین وہ مرصع نگار تھین اور تمام دربار کو خوب آراستہ کیا کئی ہزار اور
دنگل و کرسیان آراستہ کی گئین اور دربار خوب آراستہ نہ ہو چکا تھا کہ وہ سردار جو کہ لشکر نمرود سے
براے خبر دہی روانہ ہوا تھا داخل دربار ہوا اُسکو درگہ سالار نے منع نہین کیا کہ یہ لوگ تو ہر وقت کے
آنے والے ہین اُسنے جو آکر دیکھا کہ دربار کی درستی ہو رہی ہی ہر روز تو چار کرسیان برابر تخت خداو
کے ہوتی تھین آج سات کرسیان خالی ہین اور ہزارون کرسیان و دنگل اور دربار مین خالی آراستہ کیے
گئے ہین یہ دیکھکر حیران ہوا مگر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور دست ادب جوڑ کر عرض کیا کہ مین کچھ خبر لایا ہون
چترنگ نے کہا کہ بیان کرو مجکو آگاہی ہی مگر تم بھی بیان کرو یہ دربار جو آراستہ کیا گیا ہی تو اُنھین لوگون کے لیے
تب یہ سنکے اُسنے تمام حال بیان کیا جو کہ عرض ہو چکا ہی یعنے اُن شاہونکا لشکر لیکر آنا اور فروکشی اپنے
لشکر کی ہرکارونکا خبر کو جانا اور معلوم کرنا کہ حسب طلب خداوند آئے ہین اپنا ادھر کو براے خبر آنا اور
عرض کرنا کہ اُنکی بابت کیا حکم ہوتا ہی چترنگ نے کہا کہ تم اپنے لشکر کو جاؤ وہ ہمارے دوست ہین اور بندے
خاص ہین اُنکی بابت ہم حکم جاری کر چکے ہین ہمکو علم خدائی سے خبر تھی وہ سردار مجرا کرکے بیرون دربار آیا
اور اپنے لشکر کو روانہ ہوا اب تو اہل دربار کا وہ شک دور ہو گیا اب سماعت ہو کہ وہ قاصد جو
براے اطلاع چلا تھا وہ داخل شہر ہوا تمام شہر کو خوب آباد پایا رعایا کو دلشاد دیکھا ہر جگہ کٹورا بجتا پایا ہرایک
گلی و کوچہ مثل گلزار کے آراستہ دیکھا چوک تو نمونہ جنت تھا کیسے کیسے جوہری و صراف و پان والے
ساقنین طرحدار ہزارہا پھول والے گجرون پر طوائفان شہر بناو سنگار کیے ہوئے بیٹھی ہین تماش بین ٹہل
رہے ہین آوازے کس رہے ہین اہل شہر خرید و فروخت کر رہے ہین دلال اپنی بولیون مین بول رہے
ہین یہ سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا اُسنے قصد اندر جانے کا کیا درگہ سالار نے منع کیا کہ بغیر خبر کیے جانے کی
اجازت نہین ہی یہ بتاؤ کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ خبر کر دیجیے کہ مین شاہان کے پاس ہی شاہان ہفت ملک
سے آیا ہون مجکو کچھ عرض کرنا ہی درگہ سالار اندر آیا مجرا کرکے عرض کیا کہ ایک قاصد شاہان ہفت ملک کا کچھ پیام لیکر

در دولت پر حاضر ہوا ہی اُسکی نسبت کیا حکم ہوتا ہی چہرنگ نے کہا کہ اُسکو اندر بھیجدو درگہ سالار نے آکر اُس سے
کہا کہ اب جاؤ کوئی منع نہین کر سکتا ہی وہ قاصد جو اندر آیا اُسنے بہت بڑا جلوخانہ پایا اُسکو طی کرکے جو گیا اور
صحن مین جو پہونچا تو دیکھا کہ کرسیون پر غلامان زرین کمر دو طرفہ استادہ ہین اور دربار خوب آراستہ ہی ہزارون ہزار
وافسر اورنگون پر اور کرسیون پر متمکن ہین اور ہزارون کرسیان دونکل خالی ہین یہ مجراگاہ پر آیا مجرا کیا اسکے ہوش
دربار کو دیکھکر جاتے رہے تھے مگر حواس درست کرکے عرض کیا کہ مین ایک پیام لیکر حاضر ہوا ہون اگر اجازت
ہو تو بیان کرون چہرنگ نے شداد سے کہا کہ اے شداد اس سے کہو کہ گو ہمپر ظاہر ہی جو تو پیام لایا ہی اور براے
خبر آیا ہی کہ شاہان ہفت ملک آئے ہین انھون نے خبر کرائی ہی اسپنے آنے کی پس اسکا جواب یہ ہی کہ تم جاؤ اُنسے
کہو کہ ہم اپنے سردارون کو روانہ کرتے ہین تم سب اپنے اپنے لشکر کو اسی مقام پر فروکش کرکے اور اپنے افسرون
اور پہلوانون وسردارون کو لیکر آؤ ہم تمھاری شرط سے بھی واقف ہین مابدولت تمھاری شرط کو بھی پورا کر دینگے
تم سب لوگ اطمینان رکھو بس تیرے بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہی اور اُسکو خلعت دیکر رخصت کردو اور تم کل سبکو
لیکر جانا اور انکا استقبال کرکے لانا یہ سنکے شداد نے اُس سے کہا کہ خداوند یہ فرماتے ہین کہ تمھارے بیان
کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی سب امرون سے بعلم خدائی واقف ہین ہمپر کوئی بات پوشیدہ نہین ہی تم اپنے لشکر کا
اور یہ پیغام اپنے حاکمون کو دینا یہ کہکر وہی تقریر جو کہ چہرنگ کی تھی اُس قاصد سے کہی اور اُسکو خلعت دیکر رخصت
کیا وہ قاصد تعریف کرتا ہوا طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا ناظرین نکتہ بین پر یہ امر ظاہر ہو کہ یہ کیا سبب تھا جو
چہرنگ کی صورت دیکھکر یہ قاصد براے سجدہ کیون نہ جھکا اور کیون نہ مسحور ہوا اسکا سبب یہ تھا کہ عمرو نے
ایک اسم اُسوقت الحصر اعظم ایسا تعلیم کر دیا تھا کہ جب قاصد آئے تو تو یہ اسم سحر آسکے اور یہ دم کر دینا کہ وہ مسحور نہ ہو اور
نہ سجدہ کرے اسکا سبب یہ تھا کہ عمرو کو منظور یہ تھا کہ اگر قاصد مسحور ہو گیا تو کیا ہوگا اسلیئے کہ جب وہ بادشاہ اطلاع
کرینگے تو یہ مطیع ہوگا اس خیال سے تدارک کیا تھا جب وہ قاصد جا چکا تو شداد نے چہرنگ سے کہا کہ خداوند یہ
کیا سبب ہی کہ قاعدہ تو یہ ہی کہ جو کوئی نیا آدمی دربار مین آتا ہی وہ ضرور خداوند کو دیکھکر براے سجدہ خم ہوتا ہی یہ
قاصد کیون نہ خم ہوا جب ہم اُسکو منع کرتے ہین تو وہ سجدہ نہین کرتا ہی پس اُسوقت الحصر اعظم نے یہ جواب
اُسکو تعلیم کیا کیونکہ ہم جسکے دل مین کچھ شک دیکھتے ہین اُسکو اس امر کی طرف رغبت نہین دیتے ہین کیونکہ ابھی
اُس کے بادشاہون کے دل مین ہماری طرف سے شک ہی لہذا ہمنے بھی اسکے دل مین ابھی یہ امر
نہین قرار دیا کہ یہ ہمکو سجدہ کرنے کو خم ہو ورنہ کیا قدرت تھی جو نہ خم ہوتا یہ تقریر سنکے یہی جواب شداد کو دیا شداد
نے کہا کہ بیشک آپ خداوند ہین ایک مرتبہ تمام اہل دربار پکار اُٹھے کہ خداوند چہرنگ کی جے رہے اسکے بعد
کہا کہ اب کل تم سبکے سب استقبال کو جانا شداد نے کہا کہ کل اہل دربار چہرنگ نے کہا کہ نہین مین نام بتائے
دیتا ہون تم اور پہلوان قدرت سپہ سالار لشکر قدرت فرید تیغزن تمھارے ساتھ جائین دیو افسر پہلوان
قدرت مغز افسر سپہ سالار قدرت کے مغز سردار فرید تیغزن کی صاحب تیغ باقی سب اہل دربار دربار
مین آئین اگر سب چلے جائینگے تو مین کیا اکیلا دربار مین رہونگا شداد نے عرض کی بہت خوب ایسا ہی
ہوگا چہرنگ نے کہا کہ ہمارے مطبخ مین حکم دو کہ کل طعام ہاے لذیذ تیار ہون ہم ان سبکی
دعوت کرینگے پس اُسیوقت شداد نے یہ حکم جاری کیا چہرنگ نے کہا کہ اب دربار برخاست ہو یہ
کہکر اُٹھ کھڑا ہوا شداد کو ہمراہ لیکر داخل محل نکہت اثر ہوا یہان اُسی طور سے گلدستہ نابود ہو گیا
سب اہل دربار باہم تعریفین کرتے ہوئے اپنے اپنے مسکن کو روانہ ہوئے یہان محل مین آکر چہرنگ نے
لباس تبدیل کیا وہ لباس وتاج بھی نابود ہوا یہ تو یہان چین سے اپنی آرامگاہ مین بیٹھا ہی اُدھر وہ مُرا

جوکہ خبر لیکر آیا تھا لشکر نمرود سے وہ اپنے لشکر مین گیا اور اہل لشکر سے کہا کہ ضرور یہ خداوند برحق ہے کہ اسکو میرے
جانے سے قبل بعلم خداوندی معلوم ہو گیا مجھسے فرمایا کہ جاؤ یہ لشکر میرے دوستونکا اور بندگان خاص کا ہے
کوئی مقام خوف نہین ہے سب اہل لشکر تعریف کرنے لگے اور خاموش ہو رہے مگر وہ قاصد جو خلعت پہنے ہوئے
اور تعریفین کرتا ہوا راہ طے کرکے اپنے لشکر مین گیا اب جو اہل لشکر نے اسکو مخلع دیکھا اُس سے دریافت
کرنے لگے کہ کہان سے گئے تھے جو ایسا گران قیمت خلعت زیب تن کرکے آئے ہو اُسنے سب حالت
بیان کی اور کہا کہ ضرور یہ خداوند برحق اور مطلق ہین ضرور یہ ترمرد ثانی کے فرزند اور ہمارے خداوند ہین یہی
خبر سب لشکرون مین منتشر ہو گئی اسطور سے ایک نے دوسرے سے دوسرے نے تیسرے سے تیسرے
نے چوتھے سے غرض کہ سبھون سے دور تسلسل جاری ہو گیا ادھر قاصد لشکر مین یہ خبر کرتا ہوا اُس
بارگاہ مین آیا جہان تمام بادشاہ بیٹھے ہوئے تھے اب جو قاصد پہونچا سبنے کہا کہ خبر کر آئے اور کیا جواب لائے
اُسنے عرض کیا کہ مجکو بیان کرنے کی فرصت نہین دی اُنھون نے خود سب حالت بیان فرمائی اور جو کچھ کہ خبر
نے کہا تھا اُس قاصد نے سب بیان کیا اور کہا کہ یہ خلعت مجکو عنایت فرمایا وہ سب بادشاہ یہ حال سنکے
دنگ ہو گئے اور کہنے لگے کہ ضرور یہ خداوند ہین اچھے کا دامن ہاتھ مین آیا ہے اے قاصد تجھ دربار کا حال بیان کر
جو قاصد نے دیکھا تھا سب بیان کیا وہ بادشاہ اُسکی زبانی حال سنکے خاموش ہو رہے تھے کہ وہ دن تمام ہوا رات
آئی ہر ایک نے اپنے اپنے سردارون کو حکم دیا کہ تم لوگ بوقت سحر تیار رہنا کیونکہ ہمارے ہمراہ چلنا ہوگا
ہر ایک سردار نے یہ سنکے عرض کیا کہ بہت خوب ہم تیار رہینگے یہ بادشاہ اپنے اپنے آرام کے مقام پر گئے
سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر گئے کہ وہ رات تمام بسر ہوئی اور صبح ہوئی سپیدی صبح کی پھیلنے لگی یہان لشکرون
مین وردی بجنے لگی جے پکاری جانے لگی شہر مین گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے جے چترنگ کی پکاری جانے لگی
سب کافر اندرون شہر و بیرونجات خواب راحت سے بیدار ہوئے پوجا پاٹ کرنے لگے جب سب کامون سے
فراغت ہو چکی سردار ساتون بادشاہون کے آراستہ ہو ہو کر بارگاہ مین آئے کہ وہ بادشاہ اپنے اپنے
خیمون سے نکلکر بارگاہ مین آئے دیکھا کہ سب سردار موجود ہین دربار آراستہ ہوا باہم صلاح کی کہ
جب وہ لوگ ہمکو لینے آئینگے تو ہم چلین گے ورنہ آج تو نہین جائینگے دیکھین ہماری کیا عزت ہوتی ہے دوسرے
یہ پیام بھی دیا ہے کہ ہمارے سردار لینے کو کل آئینگے یہ تو یہان انتظار مین ہین اُدھر شداد محل مین بیدار
ہوا چترنگ بھی سب کامون سے فراغت کرکے پوشاک پہنکر دربار مین آیا اتنے عرصہ مین سب سردار
آچکے تھے کوئی باقی نہ تھا کہ چترنگ محل سے برامد ہوا خداوند کی جے بولی گئی یہ تخت پر آکر بیٹھا آج دربار خوب
آراستہ ہے کہ کسی وقت مین نوشیروان کا دربار ایسا آراستہ نہوگا جیسا چترنگ کا آج دربار ہے ادھر جب
چترنگ تخت پر بیٹھ چکا شداد نے عرض کیا کہ اب مین اُن سبکے استقبال کو جاتا ہون چترنگ نے
کہا کہ ہان جاو بہت جلد اُنکو لے آو چترنگ سے یہ سنکے شداد اُسیوقت نمرود و باشاد و مریہ کو اور
ہر ایک معزز سردارون کو جو کہ ذی لیاقت معزز تھے لیکر دربار سے باہر آیا اور مرکبون پر سوار ہو ہو کر بیرون
شہر کی طرف روانہ ہوئے شہر کو طے کرکے نمرود کے لشکر مین پہونچے نمرود نے سبکو اپنا لشکر دکھایا اور
کہا کہ یہ لشکر اس احقر کا ہے شداد نے لشکر کو بہت پسند کیا اُس لشکر سے نکلکر طرف اُس لشکر کے روانہ ہوئے
جو کہ باہم ملا ہوا اُترا تھا اُدھر ان سب بادشاہون نے اُس قاصد کو طلب کرکے دربار مین سمجھا لیا تھا کہ وہ دربار
ہو آیا ہے پہچانتا ہے جو کوئی آئیگا اُسکو وہ ہمین بتا دیگا اور بارگاہ کے پردے اُٹھا دیے ہین کہ یہ سبکے سب
لشکر مین پہونچے لشکر کی سیر کرتے ہوئے طرف بارگاہ کے چلے گو کہ سات بارگاہین تھین مگر باہم جو اتفاق تھا

تو ایک بارگاہ برپا تھی دور سے نظر آتی تھی یہ اُسطرف کو چلے اہل لشکر نے جو نئے آدمی دیکھے اور سبکو معزز پایا تو
باہم جمع ہو کر آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم پر یہ ظاہر کر دیجیے کہ آپ کون لوگ ہین شداد نے جواب دیا کہ ہم لوگ
بندے خداوند حیرت نگ کے ہین ہم حکم سے خداوند کے آئے ہین اُنکے ایک سردار نے کہا کہ یہ بادشاہ ہین شہر
نیرنگ کے اور نائب قدرت اُنکا لقب ہی اور یہ جو اُنکے برابر ہین یہ دیوان قدرت ہین اور یہ جو اُنکے دہنے
ہاتھ پر بیٹھے ہین یہ سپہ سالار قدرت ہین اور یہ جو اُنکے عقب مین ہین یہ پہلوان قدرت ہین اور ہم سب
ملازم و سردار انکے ہین یہ سُنکے وہ لشکری خاموش ہو رہا مگر اسقدر دریافت کیا کہ آپ لشکر مین کسلیے تشریف لائے ہین کہا
کہ ہم تمہارے بادشاہون کے استقبال کو آئے ہین اُنکے خیمے کو جاتے ہین اتنے مین وہ لوگ اپنی اپنی طرف کو چلے
گئے یہ لوگ طرف بارگاہ کے چلے اب تو تمام لشکر مین یہ معلوم ہو گیا ہی کہ یہ لوگ ملک نیرنگ سے استقبال کے
لیے آئے ہین اب کوئی نہین دریافت کرتا ہی کہ یہ سامنے بارگاہ کے پہونچے چونکہ پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوئے
تھے گلزار شاہ کی نظر شداد پر پڑی کہا کہ ای بھائیو شداد برائے استقبال آیا ہی اُسکے ساتھ اور بھی لوگ
ہین کیونکہ یہ شداد کو بخوبی پہچانتا ہی اور اُس قاصد نے بھی دیکھکر کہا کہ انمین سب معزز سردار ہین کوئی غیر معزز
نہین ہی کیونکہ مین دیکھ چکا ہون کہ دربار مین اِن سبکی بڑی عزت ہی یہان تو گفتگو ہو رہی تھی کہ یہ سب در بارگاہ
پر پہونچے کہ اُدھر سے اُن سبنے قبل سے درگہ سالار سے کہلا بھیجا تھا کہ یہ جو لوگ آتے ہین انکو منع نہ کرنا آنے
دینا انکی اجازت ہی پس یہ سب جب در بارگاہ پر پہونچے درگہ سالار نے منع نہ کیا یہ لوگ بارگاہ کے اندر گھوڑون پر
سے اُتر کر داخل ہوئے چاکرون نے مرکبون کو ٹہلانا شروع کیا جب یہ صحن بارگاہ مین پہونچے وہ سب بادشاہ
مع اپنے سردارون کے اُٹھکر آئے اور انکا استقبال کرکے جا نشست صدر پر لا کر بٹھلایا ہر ایک کو جائے معقول دی
ہر ایک سردار اپنے مرتبہ سے بیٹھے اُنکے سردار بھی بیٹھے صاحب سلامت ہوئی جب بیٹھ چکے تو مزاج پرسی ہوئی
اُنھون نے انکا مزاج پوچھا انھون نے انکا مزاج شداد نے کہا کہ ای شاہان ہفت ملک مجکو اور پہلوان
قدرت و سپہ سالار لشکر قدرت و دوسرے پہلوان قدرت کو خداوند نے آپ کے استقبال کو روانہ کیا ہی
ہم سبکے سب آپکے لینے کو آئے ہین آپ تشریف لے چلین انھون نے جواب دیا کہ ہم موجود ہین چلیے مگر کچھ دیر
یہان توقف تو فرمائیے شداد نے کہا کہ ہمکو حکم ہی کہ بہت جلد انکو لیکر حاضر ہونا ہمکو اُن سب کا نہایت اشتیاق
ہی پس یہ جو شداد نے کہا ہر ایک بادشاہ اپنے مقام سے اُٹھا انھون نے شداد سے دریافت کیا کہ لشکر
کی بابت کیا حکم فرمایا ہی شداد نے جواب دیا کہ لشکر کی بابت یہ حکم ہی کہ وہ اسی مقام پر قیام کرے کیونکہ شہر مین
اسقدر لشکر کی جگہ نہین ہی دیکھو کہ پہلوان قدرت کا لشکر بیرون شہر مقیم ہی یہ سنکے اُن سب نے تھوڑے تھوڑے
سردار معزز اپنے اپنے ہمراہ لیے اور حکم دیا کہ تم لوگ اسی مقام پر فروکش رہو مع لشکر کے ہم دربار مین خداوند کے
جاتے ہین وہ سردار خاموش ہو رہے یہ ساتون بادشاہ مع شداد وغیرہ اور اپنے سردارون کے بیرون بارگاہ
آئے اور مرکبون پر سوار ہو کر ہمراہ شداد کی طرف شہر نیرنگ کے چلے شداد ان سب کو لیے ہوئے بڑے جاہ
و حشم سے داخل شہر ہوا اور سب کو شہر کی سیر کراتا ہوا در دولت پر لایا اور سبکو لیکر داخل دربار ہوا اب جو سب
بادشاہ داخل دربار ہوئے اُنھون نے دربار کو خوب آراستہ دیکھا کبھی ایسا دربار نہ دیکھا تھا ہر ایک شاہ و سردار دربار
کی حالت دیکھکر دنگ ہو گیا جب یہ لوگ ایوان مین پہونچے ہر ایک کی نگاہ حیرت نگ پر پڑی اور قصد کیا کہ سجدہ
کرین یہی حالت اُنکے سردارون کی ہوئی تب شداد نے سبکو منع کیا اُن لوگون نے پھر اسطرف کو دیکھا تو
دیکھا کہ ایک جوان بیٹھا ہوا ہی اُسکے روبرو گلدستہ رکھا ہوا ہی اُنکی نگاہ جو گلدستہ پر پڑی تو وہ سبکے سب بیہوش
ہو گئے مع سردارون کے یہ حالت ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا کہ مسحور نہو جب یہ مجرا کر چکے اور سجدہ بجا لا چکے

شداد کے باز رہے اور گلدستہ کو دیکھکر مسحور ہوگئے اُسوقت چیترنگ نے شداد سے کہا کہ ان
سب کو ہمارے پاس لے آؤ اسکے سرداروں کو علی قدر مراتب کرسیان اور دنگل دو مین ان سبکی عزت کرونگا
کیونکہ یہ بندے خاص ہمارے ہین پس شداد نے ان سبکے سرداروں کو جگہ دی اسکے بعد ان ساتوں بادشاہونکو
لیکر اُس تخت پر آیا چیترنگ نے ہر ایک بادشاہ کی عزت کرکے کرسی پر بٹھایا اور بڑی عزت کی جب یہ سب
بیٹھ چکے اُسوقت چیترنگ نے طرف اُن سبکے متوجہ ہوکر کہا کہ وہ جو سوال تمھارا ہی اور جو تمھاری شرطیں ہی ہمکو
معلوم ہی اور ہمیں بذریعہ علم خدائی ظاہر ہوئی لہذا اُسکی بابت یہ امر ہی کہ تم اپنے فرزند کی تصویر ہمکو دو اُسکو بھی بہشت سے
طلب کرکے اُسکی صورت دکھادین اور تصویر طلب کرنے کی ضرورت یہ ہی کہ بہشت مین ایک صورت کے
ہزاروں بندے ہین اور اُنمین جو فرق ہین وہ مجکو معلوم ہین مگر فرشتگان قدرت کو نہین معلوم ہین یا اُنکے ان کو
معلوم ہین بظاہر ایک صورت ہی لہذا اُسکی تصویر دو کہ اُسیکے موافق طلب کرلیا جاوے ہان اگر مین بہشت مین ہوتا
تو کوئی ضرورت تصویر کی نہ تھی یہ سنکے وہ سبکے سب اور دنگ ہوگئے مثل آئینہ ششدر و حیرت زدہ
ہوکر رہگئے گلزار شاہ نے عرض کیا کہ واقعی تو خداے برحق ہی تیرے خدا ہونے مین کوئی شک نہین ہے
کیونکہ ہمنے یہ صلاح اس طور سے کی تھی کہ سواے ہم سات آدمیوں کے اُس مقام پر کوئی نہ تھا مگر ہمکو
ثابت ہوگیا کہ تو ضرور خدا ہی کہ تجکو ہمارے دل کا حال معلوم ہوگیا اور تو ہمارے ہر ایک فعل سے ماہر ہوگیا
یہ تصویر حاضر ہی مگر ایک سوال ہی چیترنگ نے کہا کہ مجکو وہ سوال بھی معلوم ہی وہ سوال یہ ہی کہ تم یہ عرض کروگے
کہ اُسکو زندہ کردے تجھے صورت دیکھنے سے کیا حاصل ہوگا اور یہی دو شرطین ہین کہ پوری ہوں تو تم
لوگ اطاعت کروگے اگر نہ پوری ہوگی تو نہ اطاعت کروگے ہر ایک نے متفق ہوکر کہا جی نہین اگر یہ بھی
پوری ہوگی تو بھی ہم اطاعت کرینگے کیونکہ اسقدر قدرت نمائی کیا کم ہی کہ آپ ہمارے دلوں کے حال سے
ماہر ہین تب چیترنگ نے کہا کہ تمھاری دوسری شرط ابھی نہین پوری ہوگی اُسکے بر آنے مین زمانہ باقی
ہی یہ کہکر وہ جو تقریر انصرام نے تعلیم کی تھی بیان کی یعنی جب ہم خدا پرستون سے فراغت کرلینگے اور ازسرنو
اُسوقت جو جو لوگ مرگئے ہین لقا کے زمانہ سے آجتک سبکو زندہ کرینگے اُسی زمانہ مین تیرے فرزند کو بھی
زندہ کرینگے مگر ہان صورت اسوقت دکھا دینگے اور ایک امر کا خیال رہے کہ وہ کلام نہ کریگا تمھارے
سامنے خاموش بیٹھا رہیگا بلکہ اُسکو یہان کی ہوا ناپسند اور ناگوار ہوگی گلزار شاہ نے کہا کہ خیر صورت ہی
دیکھ لونگا اگر آپ صورت بھی نہ دکھاتے تو بھی ہم لوگ اطاعت سے سرتابی نہین کرسکتے ہین یہ سنکے
چیترنگ نے کہا کہ نہین صورت دیکھ لو وہ تصویر لاؤ گلزار شاہ کے پاس ہر وقت تصویر اُسکے فرزند
شمشاد شاہ کی موجود رہتی تھی جیب سے نکالکر دی چیترنگ نے کہا کہ اسکا نام شمشاد شاہ تھا
گلزار شاہ نے عرض کیا کہ جی ہان پس وہ تصویر گلزار شاہ سے لیکر اور اُس ابر کی طرف کو ہاتھ اُٹھاکر کہا
کہ اے فرشتہ قدرت یہ تصویر لیکر بہشت مین جا اور وہان سے اس صورت کا جو آدمی ہو اُسکو لے آ یہ
جو چیترنگ نے کہا اُس ابر سے فوراً ہاتھ نکلا اور تصویر کو چیترنگ کے ہاتھ سے لیلیا اور غائب ہوگیا
جب تصویر ہو چکی مجوم نے اُسی تصویر کے بموجب سحر سے پتلا بناکر اُسکو بصورت انسان متشکل کیا مگر
گویائی نہ دی جان وغیرہ تھی صرف اسقدر فرق تھا کہ کلام نہ کرسکتا تھا یہ اُسنے عمداً کیا تھا جب تیار ہوچکا
تو اُسکو ایک تخت پر بٹھاکر سحر کیا کہ اُس ابر مین ایک در ظاہر ہوا اب جو سحر کیا تو وہ تخت خود بخود اوس ابر
سے باہر آیا اور صحن مین سہولیت کے ساتھ بارگاہ کے اُترا اور یہ صدا آئی کہ اے خداوند یہ شمشاد شاہ حاضر ہی
ہم اسکو بہشت سے لائے ہین یہ یہان آنے سے انکار کرتا تھا جب ہمنے بہت سمجھایا تو آیا ہی مگر جلدی

اُسکو فرصت دیجیگا کیونکہ یہ اقرار کرکے آیا ہی یہ جو صدا آئی سب اہل دربار نے سُنی اتنے مین سبنے سر اُٹھا اُٹھا کر
دیکھا کہ صحن بارگاہ مین ایک تخت پر ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہی مگر خاموش حیران ادھر ادھر
دیکھ رہا ہی چیر تنگ نے کہا کہ ای گلزار شاہ اپنے فرزند کو پہچان لے کہ یہی ہی کہ کوئی اور ہی اب جو گلزار شاہ
صحن کی طرف دیکھا تو اپنے فرزند جگر پیوند کو تخت پر موجود پایا چیر تنگ سے عرض کیا کہ خداوندا ہان یہ میرا فرزند
ہی پس چیر تنگ نے اشارہ کیا کہ ای شمشاد شاہ تو میرے پاس آ کہ تیرا باپ اور سب لوگ تجھکو دیکھین لیکن یہ
جو اشارہ کیا اُدھر محروم نے سحر کو زور دیا وہ مبتلا تخت پر سے اُتر کر اندر ایوان کے آیا اور اُس تخت پر آ کر
بیٹھ گیا اتنے مین سب نے دیکھا گلزار شاہ نے گلے سے لگایا اور اپنے پاس کرسی پر بٹھا لیا تھوڑے عرصہ تک
وہ اُس مقام پر رہا سب اہل دربار دیکھکر حیران رہے کہ اتنے عرصہ مین چیر تنگ نے کہا کہ اب تم جاؤ یہ کہکر
اور طرف موتہ کرکے کہا کہ فرشتہ قدرت یہ شمشاد موجود ہی اسکو لیجاؤ یہ سنکے وہ مبتلا سحر کا اسی تخت پر جا کر
بیٹھا اور وہ تخت خود بخود بلند ہوا اُس ابر کے قریب پہونچا ابر مین شگاف ظاہر ہوا وہ تخت اُس شگاف مین چلا
گیا گلزار شاہ دیکھکر رہگیا اُسکے جانے کے بعد ایک ہاتھ ابر سے پیدا ہوا اور صدا آئی کہ یہ تصویر موجود ہی وہ تصویر
چیر تنگ کے قریب پہونچی چیر تنگ نے تصویر لیکر گلزار شاہ کو دی اتنے مین گلزار شاہ تک سب بادشاہ
مطیع ہوگئے مع اپنے سردارون کے اُسوقت چیر تنگ سے عرض کیا کہ ہمکو تصویرین عنایت ہون ہم اپنے
لشکرمین اور شہرون مین روانہ کرین تاکہ سب آپکی بندگی کرین پس اُسوقت ہزار تصویرین اُن سب کو
ملین اُنھون نے اپنے سردارون کے ہاتھ اپنے لشکرمین روانہ کین اور کہدیا کہ ایک تصویر ہر ایک شہرمین
روانہ کردینا اور ہمارے بھائیون کو تحریر کرنا کہ ہمنے یہ مذہب قبول کیا لہذا ہمارے شہرمین یہ مذہب
رواج دو وہ سردار تصویرین لیکر لشکرمین آئے اور اہل لشکر کو اس حال سے آگاہ کیا وہ سب کے سب مطیع
مذہب چیر تنگ ہوئے اُسکے بعد اُنھون نے ایک ایک تصویر اور نامہ ہر ایک بادشاہ کے ملک کی طرف
روانہ کیا اور وہی مضمون جو کہ اُنھون نے تعلیم کیا تھا تحریر کردیا خلاصہ یہ کہ وہ نامے ہر ایک ملک مین گئے اور ہر ایک بادشاہ
کو نامہ و تصویر دی اُسنے بموجب مضمون نامہ کے کام کیا تمام شہرمین منادی کردی کہ سب چیر تنگ پرستی اختیار کرین
اُن ساتون ملکون مین چیر تنگ پرستی ہونے لگی چیر تنگ کے نام کی جے پکاری جانے لگی یہ تو اُن شہرون کی حالت
ہوئی اسی طور سے قلعہ نمرودیہ مین بھی نمرود کا نامہ پہونچا قمرود دین نمرود نے بموجب اپنے باپ کی تحریر کے
دین چیر تنگی کو رواج دیا یہان چیر تنگ نے اُن بادشاہون کی دعوت کی بڑی دھوم سے ایک جلسہ قرار دیا
اطراف و جوانب سے حلوائی طلب کیے کھانے لذیذ لذیذ تیار کرائے تھے اُنکو کھلائے کیونکہ پہلے سے حکم دیچکا
تھا کہ ہم دعوت کرینگے دعوت کے دن بڑا جلسہ رات کو ہوا پہر رات گئے آتشبازی چھوٹی سب لوگ جلسہ مین بیٹھے
اُس روز چیر تنگ نے دربار برخاست نہین کیا محل مین بھی نہین گیا باہر دربار مین رہا رات کو جلسہ مین آکر
بیٹھا ساغر گلفام گردش مین آیا محفل کے لوگ مست ہوئے حکم ناچ کا ہوا طائفہ طلب کیا گیا ایک مطربہ خوشبو نامی
بہت حسین و خوبصورت محفل مین آئی کہ سبکی نگاہ اُسپر پڑی جو سردار کہ اپنے لشکرون رہ گئے تھے وہ بھی جلسہ مین
طلب کیے گئے اب کوئی پچاس ہزار کے قریب لوگ جلسہ مین ہین کہ اُس مطربہ کے سازندون نے ساز درست
کیے وہ حسینہ خوب گت ناچی کہ اہل محفل کو بے گت کردیا اُسکے بعد بہت خوش آوازی سے یہ غزل گائی غزل

دلمین ہی روح کی صورت سے محبت انکی
ایک کانٹا ہی مرے دلمین عنایت انکی
کہین معشوق بھی دنیا مین وفا کرتے ہین

جیتے جی جائیگی کسطرح سے الفت انکی
شب فرقت جو کیا انکا تصور مین نے
کسلیے کرتا ہی اے دل تو شکایت انکی

چین لینے نہین دیتی ہی محبت انکی
پھر گئی آنکھونمین وہ چاند سی صورت انکی
دیدیا تیرے لیے ہیر نکو طبیبون نے جواب

اسقدر غیر ہوئی ہجر مین حالت انکی
مرے ارمان ز افسوس نکلنے پائے
مجکو بدنام کریگی یہ محبت انکی
گرد سمان و اس لدار سے لپٹی مری خاک
مین ہون اور شام و سحر دل سے حکایت انکی
کیون یہ بلبل کو زر گل پہ چمن مین ہی غرور
سُن لے جو بلبل خوش لہجہ فصاحت انکی
کسی گلشن مین نہین گل کوئی آنکھون سا
ہاتھین ہین ہنس کے وہ کرنا دم رخصت انکی
دیکھنے والے تری ہجر کے بیمارون کے
ای نسیم سحری دیکھ نزاکت انکی

نضین ملتی نہین غش آتے ہین بیمارونکو
کٹ گئی چشم زدن مین شب وصلت انکی
غیر کو جام دیا مجکو دکھا کر سر بزم
پہونچی جسوقت سواری سر تربت انکی
غیر نے عارض گلرنگ نہوا تا نہ خال
سب سے دوروز مین گھٹ گئی دولت انکی
جب سنا طالب وصل اُسنے ہمین فرمایا
ہی فقط نرگس شہلا مین شباہت انکی
عوض جور و جفا ظلم ہین جان بازونپر
خود بھی دل تھامے ہین یہ غیر ہی حالت انکی
جنکو صیاد نے اک تیر ادا سے مارا

ہجر نے تیرے بگاڑی ہی یہ حالت انکی
سُنکے حالت مری وہ کہتے ہین ہمراز دن سے
دیکھ لی ای دل ناشاد مروت انکی
ہجر مین ہی کوئی ہمدم نہ رفیق اور نہ دوست
پھونکے دیتی ہی مرے دلکو شرارت انکی
بھول جاتے اکھی وہ زمزمہ سنجی ساری
فصدین کھلوائین کہ آئی ہی شامت انکی
یاد دلوا کے دل زار بھی روتا ہی مجھے
اتبو کچھ راہ یہ آئی ہی طبیعت انکی
باغ کی سیر سے رخسار ہوکے جاتی ہین لال
اسکا کیا رشک ہی ف خوبی قسمت انکی

یہ غزل جو گائی تمام اہل محفل محو ہو گئے ہر ایک شعر کو خوب بتا بتا کے گایا اسقدر انعام پایا کہ اُٹھ نہ سکتا تھا وہ انعام لیکر واپس گئی دوسرا طایفہ طلب ہوا وہ بھی خوب گا اور ناچ کر انعام کثیر لیکر چلا گیا اسی طور سے تمام شب جلسہ ناچ و رنگ کا برپا رہا بوقت سحر قریب صبح کے ایک طایفہ اور آیا اُسنے ایسی گت ناچی کہ سب اہل جلسہ دنگ ہو گئے اور غزل شروع کی وہ غزل یہ ہے

غزل

مرے مرنے کی وہ سنکر خبر کو
یہ ہجو بن انکا کہتا ہے اُبھر کے
وہ پہلو سے چلے اُٹھکر ہمارے
کیا افسوس رسوا تونے مرکے
کہین اس بت سے کیا احوال اپنا
نقاب زلف رخ پر سے جو سرکے
کسیکے بھولے بھولے مُنہ کے اوپر
صدا رہتے ہین جو عازم سفر کے

ملا ہم بسملون کو چین مرکے
بہت غمگین ہوئے اک آہ بھر کے
الٰہی خیر کرنا سر کٹ آج
ہوئے آثار جب ظاہر سحر کے
تری ترچھی نظر نے ہائے ظالم
نہین دلپر اثر جس سے خبر کے
جواب نامہ لایا حسب دلخواہ
غضب کرتے ہین گیسو سنور کے
ہدف پوچھی نہ جسنے چلتے جی بات

تصدق مین تری بانکی نظر کے
دل مشتاق پر نشتر چلین گے
چلا ہون در پہ اُس بیداد گر کے
مری میت پہ یہ کہتے وہ آئے
کیے ٹکڑے مرے قلب جگر کے
غش آئے عاشقونکو مثل موسے
نہ کیونکر ہون مین صدقے نامہ بر کے
سرائے دہر مین عاقل وہی ہین
ہوا ہون ہجر مین اُس بیخبر کے

یہ غزل جو بھیرو ین کی دُھن مین گائی محفل کا اور رنگ ہو گیا سب اپنا سر دُھننے لگے جو عاشق تن تھے وہ تو مست ہوکر جھومنے لگے لب پر صدا ے آہ تھی آنکھون سے آنسو جاری تھے قلب و جگر بیقرار تھا اہل محفل کا یہ حال زار تھا ہر ایک شراب الفت کا سرشار تھا یہی جی خواہش کرتا تھا کہ کسی طرف کو نکل جائیے دامن صحرا مین مُنہ چھپایئے یا مثل قیس کسی جنگل مین جا کر بیٹھیے اور اُسکے مقام کو آباد فرمایئے تاکہ اُسکی روح شاد ہو غم و فکر سے آزاد ہو یہ تو عاشق مزاجونکا حال تھا کہ اپنے اپنے معشوق کی تصویر سامنے تھی اُسکی طرف اشارہ کر کے یہ کلام کرتے تھے ایسے بیخود تھے کہ سر و پا کا ہوش نتھا اور یہ کلام لب پر تھا کہ ای جان جہان تمھارے ہجر نے ہمکو بیقرار کیا ہی تمنے خبر تک نلی یہ کونسی بے پروائی ہی کہ عاشق تو مرے اور معشوق خبر نہ لے از براے خدا وند اپنے لب رنگین کا بوسہ دو تاکہ دل کو آرام ملے کوئی زلف کے بوسہ کا طالب تھا یہ جو رنگ محفل کا اُس مطرب نے دیکھا گانا موقوف کیا خاموش ہوکر دیکھنے لگی کوئی اُس دم بیہوشی مین یہ کہتا تھا کہ ای آفت جہان تم اپنے اس مار سیاہ کو حکم دو کہ مجکو ڈس لے تاکہ قصہ تمام ہو اس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن ایک عجیب سما بندھا ہوا تھا ہر ایک یہی

اپنی گا رہا تھا کسی کو یہ خیال نہ تھا کہ یہ دربار خداوندی ہے خداوند بھی موجود ہیں یہ ہم کیا تقریر کرتے ہیں جیسا وہ ا
تھا ویسے بے ادب بندے تھے اسکی کچھ پرواہ نہ تھی اسی طور سے تھوڑے عرصہ تک یہ حال رہا کہ کسیکو
خبر نہ تھی جب اسنے گانا موقوف کیا تو سبکی حالت درست ہوئی اپنے ہوش میں آئے ایک شرمندگی سی
حاصل ہوئی کہ ہم کیا تقریر کر رہے تھے کہ جسکی وجہ سے ہمکو یہ شرمندگی ہوئی یہ خیال کرکے سب خاموش
سر جھکا کر بیٹھ رہے ادھر وہ مطربہ انعام لیکر اپنے مقام پر گئی اُدھر مطربہ فلک نشاط خانہ مغرب کے مع اپنے
سازندوں وہمراہیوں کے روانہ ہوا اور آمد آمد رقاصہ زہرہ کی طرفسے خانہ مشرق کے شروع ہوئی ستے نغے
صبح ہوگئی آفتاب عالمتاب نے ظہور کیا ماہتاب اسکی آمد کے خوف سے راہی ہوا اعلام نور ظہور کرنے لگے
تیرگی شب دور ہونے لگی طائر نغمہ سرائی میں مشغول ہوئے بلبلیں گلہائے شگفتہ کو دیکھکر خوش فعلیاں کر
لگیں باغبان تھالوں میں پانی دینے لگے خوشبوئے گلہائے رنگا رنگ سے تمام باغ مہکا ہوا تھا نسیم
سحری چال مستانہ چل رہی تھی سبزہ نوخیز اپنی بہار جدا دکھا رہا تھا وہ آفتاب کا نکلنا اور باغوں میں اسکی
کرن کا پھیلنا نیا جوبن دکھاتا تھا درختوں پر جو دھوپ پڑتی تھی اُنکے برگ نو دمیدہ یوں چمکتے تھے جیسے زمرد
کی لوح چمکتی ہے اور وہ جو دھوپ چھن چھنکر زمین پر آتی تھی اور کہیں پر سایہ کہیں پر دھوپ تو یہ معلوم ہوتا
تھا کہ فرش مشجر کیا ہوا ہے بموجب مصرعہ + زمین پہ سایہ نتھا فرش تھا مشجر کا + یہ تو عالم باغوں کا تھا صحرا پر
اور طور کی بہار تھی کاشتکار کھیتوں میں پانی دے رہے تھے گیاہ نودمیدہ کو غزالان خوش چشم چر رہے تھے
اور جست وخیز میں مصروف تھے طاؤسان باغ وصحرا خنیاگری میں مصروف تھے طائران صحرائی درختوں پر بیٹھے
ہوئے چہچہے کر رہے تھے کسی طرف فاختہ کی صدا تھی کسی جانب قمریوں کی صدا تھی صبح کا وقت تھا ہر ایک
اپنے خالق کی یاد میں سرگرم تھا یہاں جب سحر ہوگئی اُسوقت چترنگ نے حکم دیا کہ دربار برخاست کرو اب
جلسہ ہوچکا یہ کہکر اٹھکر طرف محل کے چلا وہ گلدستہ اسکے روبرو یہاں بھی موجود تھا جب یہ اٹھا تو وہ
گلدستہ اٹھ گیا اور غائب ہوگیا اسکے اُٹھنے کے بعد اور سب اُٹھکر اپنے مقام کی طرف روانہ ہوئے وہ ساتوں
بادشاہ اُس مقام کی طرف جو اُنکے واسطے مقرر ہوا تھا گئے بڑے اعزاز سے اُتارے گئے ہر ایک سردار
اُنکا بھی اپنے مقام پر اُترا ادھر یہ سردار جا جا کر آرام پذیر ہوئے اُدھر چترنگ محل میں جاکر سو رہا اُس دن
دربار نہ کیا کیونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا اسدن تمام روز وشب آرام کیا بوقت سحر پھر دربار میں آیا ہر ایک آآکر
حاضر ہوا ساتوں بادشاہ وشداد آکر اپنی کرسیوں پر بیٹھے چترنگ تخت پر متمکن ہوا سب سردار جمع
ہوئے پھر دربار ضلالت کا آثار آراستہ ہوا ابھی کوئی حکم چترنگ نے نہیں دیا تھا کہ اُدھر محروم نے
الیصرام سے کہا کہ تو چترنگ سے کہہ کہ اب یہ حکم دے کہ سب لشکر تیار ہوں ہم طرف خاور کے کوچ کرینگے کیونکہ
امیرنگ جو کہ دعوئے خدائی کرتا ہے اور وہ اس خاندان کا غلام ہے پہلے اُس سے مقابلہ کریں اور اُسکو
زیر کرکے پھر خداپرستوں سے مقابلہ کرینگے اُنکو اُس اُنکے کردار کی سزا دینگے اُسکے بعد تمام دنیا پر اپنا قبضہ
کرینگے اور جو قبتول ہمارے دادا کے خداپرستوں نے غارت کردیے ہیں اُنکو درست کرکے گنبد جہاں نما
میں بیٹھکر سب سے سجدہ کرائینگے اور ہیجدہ ہزار ملک باختر آباد کرینگے کیونکہ وہ بھی خدائی کرنے کا مقام
ہے اُس گنبد میں بیٹھکر اپنے بندوں کو جو کہ خداپرستوں کے ہاتھ سے مارے گئے ہیں یا جو کہ خود مر گئے ہیں زندہ کرینگے
بعد ایک سال کے بروز اپنی ولادت کے ایک جشن کیا کرینگے کہ جس میں ہم سبکی روحیں زیادہ کیا کرینگے اور عمر کی ترقی
دینگے یہ سنکر الیصرام اُسی طور سے دربار میں آئی اور پوشیدہ ہوکر آہستہ سے سب حال جو کہ محروم نے تعلیم کیا تھا
چترنگ سے کہا بس یہ تقریر سنکے چترنگ نے سر اُٹھا کر طرف اہل دربار کے دیکھا اور کہا کہ ای اہل دربار

آگاہ ہو کہ مین حکم دیتا ہون کہ سب لشکر تیار ہو مین پرسون سفر کرونگا اور پہلے ارزنگ کو اُسکی بے ادبی کی سزا دونگا اُسکے بعد خداپرستون پر لشکرکشی کرکے سب کو غارت کرونگا جب تمام دنیا مین میری حکومت ہوجائیگی تو جبائل مین جاکر قیطولون کو درست کرونگا وہان خدائی کو ترقی ہوگی کیونکہ وہ مقام بہت عمدہ ہے ہجدہ ہزار ملک باختر کو آباد کرونگا گنبد جہان نما مین بیٹھکر سب سے سجدہ لونگا اور سجدہ کراونگا اور اپنی ولادت کے دن جشن خوشی کا کیا کرونگا عمر دن مین ترقی دیا کرونگا جو جو کہ قتل ہوئے ہین یا مرگئے ہین سب کو زندہ کرونگا اب مین ان خداپرستون پر ہرگز ہرگز رحم نہ کرونگا اور اُنپر اپنا عذاب نازل کرونگا اب میرے دل مین یہ بات سما گئی ہے یہ جو تقریر جیپرتنگ نے کی سب اہل دربار کانپ گئے اس تیور سے یہ کہا تھا کہ سب گم بخود ہوکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور سبنے عرض کیا کہ سب لشکر تیار ہین آپ جسوقت چاہین سفر کرین پس جیپرتنگ نے حکم دیا کہ ہماری بارگاہ و گنبد و سامان سواری نکلے ہم کل یہان سے کوچ کرینگے کیونکہ ہمکو اب تاب نہین ہے نہ ہم سے صبر کیا جاتا ہے ناشاد سے کہا کہ تم بھی اپنے لشکر کو تیار کرو شداد سے کہا کہ تم بھی تیاری کا حکم دو نمرود سے جو کہا اُسنے عرض کیا کہ اے خداوند میرا لشکر تیار ہے اور بیرون شہر موجود ہے کوئی تیار کرنے کی ضرورت نہین ہے یہ عرض اُن ساتون بادشاہون نے بھی کی یہ سنکے جیپرتنگ خاموش ہورہا اُسدن دربار برخاست کیا نہین تو دن بھر دربار آراستہ رہتا تھا اور محل مین آیا ثمود سے کہا سے کہ مجکو حکم سفر ہوا ہے اُسنے کہا کہ مین بھی چلونگی جیپرتنگ نے کہا کہ اجازت ہوئے تو بہتر ہے یہ کہہ رہا تھا کہ ایک پرچہ گرا اسمین یہ تحریر تھا کہ ثمود کو ضرور ہمراہ لینا پس اُسوقت جیپرتنگ نے شداد کو طلب کرکے کہا ایک خیمہ بہت عمدہ برائے ناموس بھی ہمراہ لے لینا اُسنے عرض کیا بہت بہتر ثمود کو بلا کر کہا کہ آپ بھی تشریف لے چلین اُسنے کہا کہ مین تو ضرور چلونگی پس یہ بندوبست کرکے جیپرتنگ خاموش ہورہا یہان محل مین سب اپنا اسباب بار کرنے لگے ضروری اسباب لیلیا گیا اور باقی کو کوٹھون مین بند کرکے قفل لگادیے گئے دن بھر مین تمام اسباب بندھ گیا محل اُداس نظر آنے لگے یہی حال مقام جیپرتنگ کا تھا اندرون محل تو یہ حال تھا بیرون محل شداد نے سردارون کو طلب کرکے حکم دیا کہ لشکر کو تیار کرو خزانہ بار کرو خیمہ وغیرہ اراہون پر بار کیے جائین سب سامان سفر درست ہو کل خداوند کوچ کرینگے اور کیسے جیسے معقول برائے ناموس ضرور ہمراہ ہون یہ حکم سنکے اہلکارون نے سب سامان درست کرنیکا بندوبست کیا بہت خزانہ بار کیا گیا خیمے وغیرہ توشک خانہ سے نکالے گئے اراہون پر بار ہوئے لشکر مین جو یہ خبر پہونچی وہان بھی بندوبست ہونے لگا ہر لشکری نے اپنا اسباب باندھا سردارون نے بھی سامان سفر درست کیا اپنے اپنے سب احباب سے ملے اور رخصت ہوئے تمام شہر مین خبر منتشر ہوگئی کہ کل خداوند سفر کرینگے اہل شہر برائے تماشائے سواری سر شام سے مقامات تجویز کرکے بیٹھنے لگے اُدھر وہ بارگاہ اژدہون پر بار ہوئی وہ اژدر جو کہ اُس بارگاہ کو لیکر اُسپر تھے ناشاد نے بھی لشکر سحر کو درست کیا گنبد نکالا گیا وہ بھی چار ستون پر تھا اُسکو لیکر سر شام سے در دولت پر لا کر موجود ہوئے نمرود و گلزار شاہ وغیرہ نے خبر لشکرون مین کردی کہ کل تیار رہنا کیونکہ ہمراہ خداوند کے سفر کرنا ہوگا وہ لشکر بھی تیار ہوگیا سعد جلد سامان درست ہوا کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے وہ رات تمام ہوئی بوقت سحر ہر ایک سردار و افسر رخصت اپنے اہل و عیال سے حاصل کرکے آیا یہان جو پہونچا تو دیکھا کہ تمام سردار جمع ہین اور گنبد در دولت پر رکھا ہے اُس گنبد کو دیکھکر سب دنگ ہوگئے کہ ناشاد بھی آیا اور اُسکے افسر بھی وہ ساتون بادشاہ بھی آئے نمرود مرید بھی حاضر ہوئے در دولت پر ایوان برائے ناموس آکر موجود ہوگئین کہ ناموس بحکم جیپرتنگ سوار ہونے لگے جب سب ناموس سوار ہوچلے محل شاہی مین سناٹا ہوگیا اسوقت جیپرتنگ باہر آیا دربار مین

سب جمع تھے مگر دربار ویران تھا کوئی رونق نہ تھی اسنے آتے ہی وہ تخت اُٹھوا دیا وہ بھی اڑا لے برپا کیا گیا
اُسپر غاشیہ پڑ گیا کہ بارگاہ میں تجھی کا اسنے حکم دیا کہ مرید تیغزن مع پچاس ہزار کے بارگاہ لیکر آگے روانہ ہو پیش از وقت
مرید تیغزن پچاس ہزار کا لشکر لیکر اور بارگاہ کو لیکر روانہ ہوا اُسکے ہمراہ وہ پتلے جو کہ بارگاہ برپا کرنے
میں سے گئے اور چند ساحر اُسکے بعد حیرت ناک سب کو لیکر بیرون دربار آیا تخت بھی ہمراہ بارگاہ کے گیا
کیونکہ یہ اُسنے بارگاہ کی رونق کے لیے بار گرایا تھا جسقدر دنگل اور کرسیاں تھیں سب بارگاہ کی تھیں وہ تخت
جس پر شداد بیٹھکر حکمرانی کرتا تھا اُتار رکھا گیا حیرت ناک نے عماد منیر ملّی کو جو کہ شداد کا بھائی ہوتا ہے اپنی طرف سے
حاکم شہر کیا اور کہدیا کہ جب کوئی وقت تجھپر پڑے تو ہمکو آگاہ کرنا اور ہمارے مذہب کے رواج دینے
میں بہت کوشش کرنا اور بیس ہزار کا لشکر برائے حفاظت شہر چھوڑے جاتا ہوں یہ حکم دیکر خود اُس گنبد
میں بذریعہ زینہ کے گیا جب درجہ وسط میں جاکر بیٹھ چکا گلدستہ اسکے روبرو آگیا وہ ابر آکر اس گنبد پر
قائم ہوا اُس گنبد کی بارہ دری کے دروازے ایک مرتبہ کھل گئے کچھ درجہ بالا پر منحصر نہیں ہے تمام درجون
کے دروازے کھل گئے درجہ بالا سے آواز نوبت کی آنے لگی درجہ دوم میں جو سنکھ و ناقوس لگے ہوے
تھے خود بخود بجنے لگے درجہ سوم میں جو پتلے اور پتلیاں تھیں وہ صداے جے حیرت ناک کی بلند کرنے لگیں اور
رقص میں مصروف ہوئیں درجہ چہارم میں تو خود حیرت ناک ہے یہ سب نے دیکھا کہ اُسکے سر پر مگس رانی
ہو رہی ہے کوئی مگس ران نظر نہیں آتا ہے درجہ پنجم میں کچھ لوگ ہیں کہ وہ کاروبار کر رہے ہیں خم
کے خم شراب کے رکھے ہوئے ہیں درجہ ششم میں ارباب نشاط ہیں کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں درجہ ہفتم خالی
ہے کہ حیرت ناک نے تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ جو ہمارے خدمتگار ہیں اور ہمارا وزیر ہے وہ اس درجہ میں آکر بیٹھے
اور شداد و دیگر شاہوں کو حکم دیا کہ تم مرکبوں پر سوار ہو کر گرد اس گنبد کے مع اپنے سرداروں افسرون
کے رہو یہی حکم دیا ناشاد کو اور نمرود کو یہ حکم دیا کہ تم بعہدہ سپہ سالاری آگے گنبد کے مرکب پر سوار
ہو کر چلو جس طور سے حیرت ناک نے کہا اُسی طور سے سب بجا لائے اب حکم دیا کہ جلوس سواری بڑھے
آگے آگے ماہی مراتب سقے آبپاشی کرتے ہوئے اُسکے عقب میں مرکبان تازی و عراقی اُنکے بعد سانڈنی سوار
بعد اُنکے خاص بردار چوبدار عصاہاے طلائی ہاتھوں میں لیے اُنکے بعد نقیبان خوش گو صداے ادب
باش و ہوشیار باش کی دیتے ہوئے اُنکے عقب میں دس ہزار سواران زرہ پوش یہ کہتے ہوئے کہ جے
رہے خداوندی اُنکے بعد سب لشکروں کے سردار اُنکے بعد اونچا بنا ہوا نمرود فیل پیکر سپہ سالار
اب تمام شاہان اور وہ گنبد پتلے سحر کے اُٹھائے ہوئے گنبد کے عقب میں وہ لشکر سحر اُسکے بعد ایک
لاکھ تیس ہزار سپاہ شداد کی اُس سپاہ کے پیچھے خزانہ و ناموس کی سواریاں اس تزک و حشم سے
سواری اُس مردود ازلی کی شہر سے چلی اہل شہر دیکھکر دنگ ہوگئے اُس ابر سے بوچھار موتیوں اور
لعل و یاقوت کی ہوتی ہوئی نوبت نقارے بجتے ہوئے کوس سفری پر چوب پڑتی ہوئی ڈنکا بجتا ہوا
وہ سواری نہ تھی بلکہ یہ ثابت ہوتا تھا کہ بناے کفر و عناد نے اپنی جگہ سے حرکت کی ہے جو آئین تھا خدا پرستوں کا تشنہ خون
تھا کارخانہ سحر کا تھا یہانتک کہ سواری حیرت ناک کی بیرون شہر پہونچی اہل شہر تماشا سواری کا دیکھکر اپنے اپنے
مکانوں کو واپس گئے یہاں لشکر نمرود کا تیار کھڑا تھا کیونکہ اُسکو معلوم ہو چکا تھا کہ جب مرید تیغزن پیش خیمہ
لیکر نکلا تھا تو سب تیار تھے سواری کا جلوس نکلا سب نے اپنے مرکب جھکا کر صدا دی کہ خداوندی جے رہے جب
جلوس سواری کا نکل گیا اور گنبد سامنے آیا اُنھوں نے اپنے سردار کو بڑی عزت سے دیکھا اُن لوگوں نے
پہلے حیرت ناک کو سلام کیا اسکے بعد نمرود کو یہ خیال رہے کہ اُس گنبد پر پردے ایسے پڑے ہوئے ہیں کہ صاف طور سے

صورت چترنگ کی ظاہر نہین ہوتی تھی چونکہ یہ سن چکے تھے کہ خداوند گنبد مین سوار ہین اور وہ گنبد اسطور کا
ہے اس سبب سے اُنھون نے پہلے گنبد کی طرف سلام کیا اُسکے بعد اپنے سردار نمرود کو اُسنے اشارہ کیا کہ
عقب مین ہمراہ لشکر خداوند کے آو جب سب لشکر نکل گیا یہ بھی ہمراہ ہوئے اُسکے عقب مین اُنکے خیمہ وغیرہ
ارابون پر بار تھے یہان تک کہ یہ لشکر بھی جو کہ قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے تھا شریک لشکر چترنگ ہو کر چلا
اُس لشکر کا بھی جلوس ہمراہ جلوس سواری چترنگ کے ہو گیا اب یہ اُس مقام پر پہونچے کہ جہان اُن ساتون
بادشاہون کا لشکر طیار کھڑا تھا جو کہ قریب اٹھارہ لاکھ کے تھا خبر آمد لشکر خداوند اور اُنکی خداوندی کی بزبانی
مرید تیغزن سنکے منتظر آمد تھے کہ ڈُنکے کی صدا آئی یہ سب مودب ہو کر کھڑے ہوگئے ہر ایک بادشاہ کے
لشکر نے الگ اپنی صف بندی کی کہ سامان سواری آنے لگا ہر ایک بادشاہ کے لشکر سے سامان سواری جدا
ہو کر اُس سامان کے ہمراہ روانہ ہونے لگا یہان تک کہ گنبد کے قریب پہونچا اُسی طور سے سب نے پہلے چترنگ
کو سلام کیا اُسکے بعد اپنے بادشاہون کو اور مثل لشکر نمرود شامل ہو کر چلا اے ناظرین اب چترنگ کو طرف
خاور کے روانہ کیا گیا ہے جب کہ یہ ایک منزل طے کر کے ایک صحرا مین پہونچا وہ صحرا بہت پُر فضا تھا اُسنے حکم دیا
کہ اسی صحرا مین قیام کرو خیمے وغیرہ برپا ہون مگر وہ بارگاہ نہ برپا ہو اُسکو جب تم حکم دین جب برپا کیجیے یہ حکم دیتا تھا
کہ لشکر نے اُسی صحرا مین قیام کیا مگر مرید تیغزن اُس بارگاہ کو لیکر دو کوس آگے اُترا یہان اُس صحرا مین لشکر
اترا تمام خیمے وغیرہ برپا ہوئے ایک رات اور ایک دن اُس صحرا مین قیام کیا اُسکے بعد پھر روانہ ہوا یہان تک
کئی منزلین طے کین تھین کیونکہ اُسکو یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ یہ شہر نیرنگ مین تھا پہلے تو یہ قصد تھا کہ مین
اہل اسلام سے مقابلہ کرون مگر جب یہ معلوم ہوا کہ ارزنگ نے دعوے خدائی کیا ہے اُدھر مجروم نے سحر سے
پہلے اُسکو دریافت کر کے آگاہ کر دیا تھا تو اُسنے اہل اسلام کے مقابلہ کا قصد فسخ کر دیا تھا اور ارزنگ کے مقابلہ
کا عزم ارادہ کر لیا تھا اُسی زمانے مین اُسکو پرچۂ اخبار سے یہ ثابت ہوا تھا ارزنگ نے شہر خورشید نگار سے
کوچ کیا ہے اور بہت بادشاہ اُسکے شریک ہین اُسنے اہل اسلام کے ایک ملک پر قبضہ بھی کر لیا ہے جو کہ خاور مشہور رہا ہے
یہ بہت برہم ہوا تھا اسی سبب سے مجروم نے پہلے اُسکو طرف خاور کے کوچ کرنے کا حکم دیا تھا یہ اُسی طرف کو
روانہ ہوا ہے یہ سبب سے وہان پر بسبب طول کے نہین تحریر کیا گیا اور نہ کوئی ایسی بات نہ تھی کیونکہ پرچۂ اخبار
سے اکثر خبرین معلوم ہوتی رہتی تھین جب یہ کئی منزلین طے کر کے ایک صحرا مین اُترا اُسنے اُس صحرا مین دو روز
قیام کرنے کا حکم دیا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوئے لشکر اُترے وہ دن تمام ہوا اور رات آئی رات بھی گذر رہی
بوقت سحر چترنگ ایک بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا جو کہ گلاب شاہ کی تھی پردے اُٹھے ہوئے تھے صحرا کی سیر
کر رہا تھا کہ سامنے سے گرد پیدا ہوئی جب وہ گرد شق ہوئی اُس سے ایک قافلہ سوداگرون کا ظاہر ہوا اُن تاجرون
نے جو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اُترا ہوا ہے یہ اس خیال سے اُس لشکر مین آئے کہ شاید کچھ مال فروخت ہو جائے
اور ایک جانب لشکر کے قیام کیا ادھر چترنگ نے دیکھا کہ تاجر لوگ آئے ہین تو اُسنے چوبدار کو حکم دیا
بصلاح شداد وغیرہ کہ ان تاجرون کو طلب کر کے دریافت فرمائیے کہ یہ کہان سے آتے ہین یہ حکم چوبدار کو دیا
کہ اس قافلے کا جو سردار ہو اُسکو بلا لاؤ وہ چوبدار اُسی وقت طرف قافلے کے جاتا چونکہ وہ قافلہ اُس لشکر مین آچکا تھا
اُس چوبدار نے جا کر دریافت کیا کہ سردار قافلہ کون ہے لوگون نے کہا کہ خواجہ طاہر اُسنے کہا کون سے ہین اُنھون نے
کہا کہ وہ جو مرکب پر سوار ہین اور اُنکے گرد غلام کھڑے ہین جو کہ زرین پوش ہین جبکہ یہ قافلہ لشکر مین آنے لگا
تھا تو اہل لشکر نے روکا تھا اُنھون نے جواب دیا تھا کہ آپکا کیا حرج ہے ہم کوئی بادشاہ نہین نہ قزاق مین کہ خوف ہو
دوسرے ہمارے ہمراہ بہت لوگ ہونگے تو دس پانچ ہزار آدمی ہونگے اور آپ لوگ لاکھون مین ہم آپکا کیا کر سکینگے

یہ جو تقریر کی تھی اُسکے بھی خیال مین آگیا تھا کہ یہ سچ کہتے ہین پس اُنھون نے آنے دیا تھا یہ چوبدار خواجہ طاہر کے
پاس پہونچا اور سلام کیا اور کہا کہ آپ کو ہمارے خداوند طلب کرتے ہین چونکہ یہ اس لشکر مین پہونچکر سُن چکا
تھا کہ یہ لشکر حیرتناک کا ہی اور وہ خدائی کا دعوے کرتا ہی اسوجہ سے اسنے اہل اسلام کی طرف جانے کا قصد کیا
تھا مگر جب اسنے ارزنگ کے خروج کا حال سُنا تو اُسنے اہل اسلام کے مقابلہ کا قصد فسخ کیا اب یہ خاور کی طرف
جاتا ہی پس وہ سوداگر چوبدار سے یہ سنکے کہ طلب کیا ہی اہل قافلہ کو اُسی مقام پر چھوڑ کر طرف بارگاہ کے
چلا اُدھر محروم نے سحر کیا کہ یہ مسحور نہو کیا حاصل ہی کہ یہ مسحور ہو کیونکہ تاجرونکا کوئی مذہب نہین ہوتا ہی خواجہ
طاہر حیرتناک کی بارگاہ مین آئے حیرتناک کو سلام کیا کرسی چوبی بیٹھنے کو ملی یہ سلام کرکے بیٹھ گیا کوئی
دربار کا طریقہ نہین ہی بہت سے سردار نہین ہین حیرتناک نے خواجہ سے پوچھا کہ تم کدھر سے آئے ہو خواجہ
نے کہا پھرتا ہوا یہان آیا ہون اور بعد اسکے خواجہ نے نذر بھی دی وہ قبول کی خواجہ نے کہا کہ فی الحال غلام
شہر خورشید نگار سے آتا ہی حیرتناک نے کہا کہ وہان کی خبر بیان کرو اُسنے کہا کہ ارزنگ بن زمرد ثانی
نے خروج کیا ہی بہت سے لوگ اُسکے شریک ہو گئے ہین اُسکو سجدہ کرتے ہین وہ لشکر کشی کرکے اہل اسلام
پر گیا تھا مین نے راہ مین سنا ہی کہ اُسنے ملک خاور پر قبضہ کر لیا ہی اب وہین ہے یہ سنکے حیرتناک بہت
برہم ہوا کہ وہ غلام ہوکے دعوے خدائی کا کرنے لگا یہ خبر تو مین قبل سے سُن چکا ہون بلکہ مجھکو علم خدائی
سے ثابت ہو چکا ہی گو میرا قصد تھا کہ مین خداپرستون سے مقابلہ کرون مگر جب یہ معلوم ہوا کہ ارزنگ نے
دعوے خدائی کیا ہی تو وہ قصد فسخ کیا اور اُسکی طرف لشکر کو لیکر چلا ہون کہ پہلے اُس سے فیصلہ کر لون تو
اسکے بعد خداپرستون سے مقابلہ کرونگا خواجہ نے کہا کہ خداوند کی تو بڑی قدرت ہی کہ سب حال بزور
خدائی ثابت ہو جاتا ہی حیرتناک نے کہا کہ خدا مین یہی صفت ہونا چاہیے ای خواجہ ارزنگ مین یہ بات
کیا نہین ہی سوداگر نے کہا کہ یہ بات کب ہی بلکہ وہ اپنے عقب کی حالت کو بیان نہین کر سکتا ہی حیرتناک
نے کہا کہ پھر وہ کیا دعوے کرتا ہی اب بتاؤ کہ لوگ اسکو سجدہ کرتے ہین خواجہ نے کہا کہ ہان سجدہ کیون نہین
کرتے حیرتناک نے کہا کہ مین اپنے کو سجدہ نہین کراتا ہون جب تک مین تمام دنیا پر قبضہ نہ کرونگا اور خداپرست
نہ قتل ہونگے اُسوقت تک مین سجدے کا حکم نہ دونگا میری خدائی اور قسم کی ہی جو کہ کبھی کسی کی نہین ہوئی
مین خدائے برحق ہون خواجہ طاہر نے کہا یہ بہت بجا ہی حیرتناک نام دریافت کر چکا تھا اُسکے بعد خلعت
دیا خواجہ نے عرض کیا کہ خداوند یہان سے کب کوچ کرینگے حیرتناک نے کہا کہ با بدولت یہان سے کل
کوچ کرینگے یہ سنکے خواجہ طاہر نے عرض کیا کہ غلام رخصت ہوتا ہی حیرتناک نے کہا جاؤ گے اُسنے کہا
جی ہان ابھی قافلے کے لوگ اُترے نہونگے حیرتناک نے کہا کہ اچھا جاؤ تم بہت مرد معقول معلوم ہوتے ہو
خواجہ نے کہا کہ یہ سب آپ کی عنایت و بندہ پروری ہی یہ کہکر سلام کرکے اُٹھا مگر دل مین یہ کہتا تھا
کہ یہ جلدی غارت ہو بڑا کافر الکفر ہی اسکے سایہ سے خدا بچائے اگرچہ تاجر مسلمان ہوتے ہین یہ ایسی باتین
اور توبہ کرتا ہوا اُس بارگاہ سے اپنے قافلے مین آیا اور اہل قافلہ سے کہا کہ یہان نہ قیام کرو کہ یہ مرتد
بڑا ملحد معلوم ہوتا ہی ایسے کے لشکر مین قیام کرنا کسی صورت زیبا نہین ہی یہ سنکے وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم لوگ
آپ کے تابع ہین اگر یہ ملحد ہی تو یہان قیام نہ فرمائیے پس اُسیوقت خواجہ طاہر اپنے قافلے کو لیکر اُس
لشکر سے نکل گیا اُسدن تو اُسی صحرا مین قیام کیا دوسرے دن وہان سے کوچ کیا اور ایک صحرا مین پہونچا
وہان قیام کیا اُس صحرا مین ایک بادشاہ برائے شکار آیا ہوا تھا اُسنے جو لشکر کثیر کو اُترے ہوئے دیکھا
تو ہرکارون کو روانہ کرکے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ ہرکارے دریافت کرکے آئے عرض کیا کہ یہ لشکر

خداوند چیر نگ بن زمرد ثانی کا ہی چونکہ یہ بادشاہ بھی زمرد پرست تھا اسنے اپنے وزیر سے کہا کہ چونکہ
خداوند زمرد تو آسمان پر تشریف لیگئے ہین اور کوئی جاگتی جوت کا خداوند نہین ہو لہذا اُنکی بندگی کرنا ضرور ہو
اور یہ سُنا ہو کہ اُسی خاندان سے ہین وزیر نے عرض کیا کہ آپکی راے بہت ٹھیک ہو پس وہ بادشاہ یہ صلاح
وزیر کے چند افسرون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر کے چلا اور اپنے لشکر اُسی مقام پر قیام کرنے کا حکم دیا
یہ تو ادھر سے چلا اُدھر مخدوم نے سحر سے اِس صحرا کی حالت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اِس صحرا کے نواح مین چند
شہر ہین اور سب لقا پرست ہین مع حاکمو نکے اور اس صحرا مین ایک بادشاہ کہ نام اُسکا ارمان شاہ ہو شہر ارمانیہ کا
بادشاہ ہو شکار کھیلنے آیا تھا اُسنے جو اس لشکر کے آنے کی خبر سُنی تو دریافت کرکے براے اطاعت آتا ہے
ناظرین پر ظاہر ہو کہ کوچ اور مقام سب مخدوم کی راے سے ہوتا ہو جو وہ کہلا بھیجتی ہو وہی ہوتا ہو جہان جتنی
دیر قیام کرنے کو کہتی ہو اُتنی دیر چیر نگ قیام کرتا ہی یہ مرلکاہ ہر مقام کی حالت سحر سے دریافت کرلی پھرتی ہے
مگر اسنے نہین دریافت کرلیا ہو کہ ارزنگ کہان ہو کیونکہ یہ تو اُسکو یقین ہو کہ ارزنگ خاور مین ہو اور ہر جانب کا
حال اس سبب سے اسکو نہین معلوم ہوتا ہو کہ اسکو اُدھر کی کوئی خبر نہین معلوم ہوئی ہے کہ تمام عالم کی حالت
کو سحر سے دریافت کرے گو کہ ہمُود کے اُستاد نے رقعہ مین تحریر کردیا تھا کہ ہر جلیس بھی دعوی خدائی کرتا ہو گا اُسکا
مذہب آفتاب پرستی ہوگا اسنے اُسطرف توجہ اس سبب سے نہین کی کہ ہمکو کیا ضرورت ہو کہ ہم بیکار کو درد سر
مول لین جب خدا پرستون سے فراغت ہوے گی تو اُس سے بھی سمجھ لیا جائیگا کہ بیچ مین ارزنگ کا قصد درپیش
ہوگیا اسکی بھی خبر ہمُود کا اُستاد رقعہ مین تحریر کر گیا تھا گو اسکا قصد نہ تھا مگر جب متواتر خبرین پہنچین اور مخدوم
نے بھی سحر سے دریافت کرلیا تو یہ لشکر کشی کرکے چلا ورنہ پہلے خدا پرستون سے مقابلہ کا قصد تھا لہذا مخدوم
بر سر مطلب یہ حرامزادی ہر مقام کی حالت سحر سے معلوم کرلیتی تھی جب لشکر کے اُترنے کا حکم چیر نگ سے دلاتا تھا
مگر یہ امر کوئی نہین جانتا ہو کہ یہ کیا ماجرا ہی سب اسکو اس قدرت تصور کرتے ہین پس جب اُسکو یہ حالت سحر سے
معلوم ہوئی تو اُسنے الصرام سے کہا کہ تو جاکر چیر نگ سے کہہ کہ ارمان شاہ حاکم ارمانیہ تیرے یہان اُترنے کی
خبر سنکے براے اطاعت آتا ہو اُسکے پاس قریب اسی ہزار کے لشکر ہو اُسکی پیشوائی کے لیے سردار روانہ کراور
دوسرے کبھی ملک اِس حوالی مین ہین جو کہ لقا پرست ہین اُن سبکے نام نامے لکھ کہ وہ آکر تیری اطاعت کرین الصرام
نے آکر چیر نگ کے کان مین آہستہ سے کہا کہ الصرام کو کسی نے نہ دیکھا نہ کسی نے سُنا پس اُسیوقت چیر نگ
نے چند سردارون کو حکم دیا کہ ایک بادشاہ ارمان شاہ نامی اس صحرا مین شکار کھیلنے آیا ہوا تھا اُسنے جو میرے
لشکر کے آنے کی خبر سُنی چونکہ وہ دادا اور باپ کا ماننے والا ہی اب جو اُسنے سُنا کہ مین خدا ہون اور اُنکا فرزند
ہون تو میری اطاعت کرنے آتا ہی لہذا تم لوگ اُسکا استقبال کرکے لے آو یہ سُنکے چند سردار روانہ ہوکے اُدھر
ارمان شاہ قریب لشکر پہونچ چکا ہی اُدھر چیر نگ نے اُسی بارگاہ کو آراستہ کیا اور سب بادشاہون کو
طلب کرکے اور سب افسرون کو طلب کرکے بارگاہ مین بٹھایا اور خود بھی بڑے تزک و حشم سے بیٹھا یہان تو یہ
بند و بست ہو رہا ہی اُدھر وہ سردار جو لشکر سے نکلے تو اُنھون نے دیکھا کہ واقعی ایک بادشاہ کثیر التعداد مع چند
سردارون کے اِدھر کو آتا ہی یہ لوگ تیز قدم کرکے اُنکے قریب پہونچے اُدھر اُنھون نے بھی دیکھا کہ چند سردار
اُس لشکر کے اِدھر کو آتے ہین وہ بھی براے دریافت حال چلے کہ وزیر نے ارمان شاہ کے قریب آکر کہا کہ آپ
کون لوگ ہین جو اِدھر آتے ہین اور کیا غرض ہی اُنھون نے جواب دیا کہ پہلے آپ فرمائین کہ آپ کون لوگ ہین اور اس
شہر کی طرف کیون جاتے ہین اور کیا غرض ہو وزیر نے کہا کہ یہ شہر ہمارے قبضہ مین ہو بلکہ سب بادشاہ اُن کے قبضہ مین
ہی اور آبا و اجداد سے برابر قبضہ اقتدار مین ہماری بادشاہ کے چلا آتا ہی اور کسی نے آجتک اس ملک کی بابت کچھ نہین کہا

جوکہ اسکے گرد رہتے ہین اور اُنکے شہر قریب ہین کسو اسطلے کہ یہ سب کا شکارگاہ ہی ہر ایک بادشاہ یہان آکر
شکار کا شغل کرتا ہی چونکہ ہمارا بادشاہ یہان شکار کو آیا ہوا تھا جو کہ آپکے روبرو تشریف رکھتے ہین اُنھون نے
سنا کہ کوئی خداوند چیرنگ کا لشکر اُترا ہی انھون نے خیال کیا کہ چلکر دریافت کرین کہ اگر یہ خداوند خداوند لقا کے
خاندان سے ہون تو اطاعت کرین ورنہ اُنسے کہینگے کہ آپ یہان سے تشریف لیجائیے اس قصد سے ہم اس لشکر
کی طرف جاتے ہین اُن سردارون نے کہا کہ ہم آپکے استقبال کو آئے ہین کیونکہ خداوند کو علم خدائی سے معلوم
ہوا کہ بادشاہ ارمان شاہ ہمارے لشکر کی طرف آتے ہین تو انھون نے ہمکو روانہ کیا کہ استقبال کرکے لے آؤ
چنانچہ ہم براے استقبال حاضر ہوئے ہین یہ جو اُن سردارون نے کہا ابتو ارمان شاہ کو یقین کامل ہوگیا کہ فی الواقع
خدا ہی کہ میرے نام اور میرے آنے سے آگاہ ہوگئے یہ سمجھے ہین خدائی کے ارمان شاہ ہمراہ اُن سردارون
کے لشکر مین آیا اور بارگاہ مین پہونچا چیرنگ کو دیکھا اُسیطور سے سجدہ کو خم ہوا اپنے منع کیا گلدستہ کے سحر مین مبتلا ہوا مع سردارونکے
اُسنے اطاعت کی اسکے بعد بیٹھنے کو کرسی ملی یہ کرسی پر بیٹھا اور سب سردار بھی بیٹھے دربار کو خوب آراستہ پایا چیرنگ نے حالت
پوچھی گو معلوم تھی مگر یہ زمرد کا فرزند ہی کیونکہ سرکاری دریافت کر چکے تھے مگر وہی تقریر چیرنگ کے روبرو بیان کی جو کہ وزیر نے
سرداروں سے بیان کی تھی چیرنگ نے کہا کہ مین فرزند ہون زمرد ثانی کا اور پوتا ہون لقا کا بس ابتو ارمان شاہ زیادہ مطیع
ہوا ادھر انکا سبب دریافت کیا چیرنگ نے انکا حال بیان کیا وہ سنکے کہنے لگا کہ میری خوبی تقدیر ہی کہ آپ ادھر تشریف لائے چیرنگ
نے کہا کہ مجکو علم خدائی سے معلوم ہوا ہی کہ چند شہر اور اسکے قریب ہین اور وہ سب میرے دادا کی بندگی قبول کرتے ہین لہذا مین تمکو بھی
اپنی طرف سے طلب کرتا ہون کہ میری اطاعت اگر کرین ارمان شاہ نے کہا کہ جی ہان چند شہر کیون ہین چار شہر ہین ایک شہر کا نام قزاقیہ
ہی قزاق شاہ وہانکا حاکم ہی اسی ہزار کا لشکر رکھتا ہی دوسرے شہر کا نام برطانیہ ہی طاغوت شاہ بن فرعون شاہ حاکم ہی ستر ہزار
سپاہ رکھتا ہی تیسرے شہر کا نام امراضیہ ہی امراض شاہ وہانکا حاکم ہی وہ اسی ہزار لشکر رکھتا ہی چوتھا ملک املاکیہ ہی املاک شاہ
وہانکا حاکم ہی نوے ہزار کا لشکر اُسکے پاس ہی چیرنگ نے کہا کہ نام بھی ہمکو معلوم ہین اور یہ سبب بھی معلوم ہی کہ جس سبب سے ان
چار ملکون کے نام بادشاہ کے نام پر ہین ایک تمھارا ملک تین اور ملک مگر اہل دربار نہین جانتے ہین اور یہ بدولت کا اسقدر
دماغ کہان کہ بیان کرین اگر تمکو معلوم ہو تو بیان کرو کیونکہ یہ لوگ بہت حیران ہین ارمان شاہ نے عرض کیا کہ حضور انسبکو
معلوم ہو کہ ملک برطانیہ کا جو نام برطانیہ ہے اسکی وجہ یہ ہی کہ برطان شاہ اس ملک کا حاکم تھا اُسنے یہ ملک آباد کیا تھا
اپنے نام پر نام رکھا مگر یہ قاعدہ اُسکے خاندان مین تھا کہ اب جو اس ملک مین بادشاہ ہو برطان شاہ کے نام سے مشہور ہو بلکہ جو
جسکا جی چاہے نام رکھے ہمارے اور تینون بادشاہ کے آباواجداد کے یہی نام تھے جو ہمارے نام ہین کیونکہ قاعدہ
ان چارون خاندانون کا یہ ہے جو باپ کا نام ہوگا وہی فرزند کا ہوگا چونکہ جس بادشاہ نے اس شہر کو
آباد کیا تھا جسکا مین حاکم ہون اُسکا نام ارمان شاہ تھا پس اُنکے بعد جو اُنکا فرزند ہوا اسکا
بھی نام ارمان شاہ رکھا گیا اور اُنھون نے اپنے نام پر اس ملک کا نام رکھا اُسی قاعدہ پر ہر ایک جو کہ یہانکا
بادشاہ ہوا اُسکا نام ارمان شاہ رکھا گیا پشتہا پشت تو اسی طرح سے گذرین ہین اور گذرینگی اور یہ جو نام
مین نے بیان کیے ہین وہی جد اعلی کے اُنکے نام تھے یہی سبب ہے کہ بادشاہ کے نام پر ملک کا نام
ہی چیرنگ نے کہا کہ یہی طریقہ اُن لوگون کے بھی خاندان کا ہی جو کہ تمھارے روبرو میرے دربار مین حاضر
ہین سواے شداد شاہ کے کہ اُنکے خاندان مین تو یہ قاعدہ نہین ہے مگر ہان گلزار شاہ
و گلاب شاہ وغیرہ کے کیونکہ جو اُنکے نام ہین وہی اُنکے ملک کے بھی ہین اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان
بس یہ سنکے چیرنگ خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصہ کے دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ چار نامے اس مضمون
کے تحریر کرو کہ چونکہ ہم تمھارے ملکون کے قرب و جوار مین تشریف لائے ہین اور تم لوگ ہمارے دادا کی

بندگی کرنے والے ہو لہذا تم کو لازم ہے کہ مین اُنکا نبیرہ ہون پس میری آکر اطاعت کرو مثل ارمان شاہ کے
ورنہ میرے عذاب مین مبتلا ہوگے آیندہ تمکو اختیار ہے پھر یہ کہنا کہ خداوند نے ہمکو آگاہ نہ کیا ورنہ ہم اطاعت
کرتے جو امر ہمکو منظور ہو وہ کرو اور اس نامے کا جواب بدست نامہ بر روانہ کرو اگر اطاعت کرنا ہو تو مین اُس
صحرا مین فروکش ہوا ہون جو کہ تمہارا شکارگاہ ہے آکر میری مع لشکر اطاعت کرو کیونکہ مین خداپرستون اور
ارزنگ سے مقابلہ کرنے جاتا ہون جو کہ میرے خاندان کا غلام ہے اور اُسنے دعوے خدائی کا کیا
ہے پہلے اُسکو اس کردار کی سزا دونگا اُسکے بعد خداپرستون سے مقابلہ کرونگا پس یہ مضمون ہو چکا تھا اُس پر نے
پہلے تو تعریف لقا و زہرہ و چترنگ کی لکھی اُسکے بعد وہ بھی مضمون جو چترنگ نے کہا تھا تحریر کیا چترنگ
نے کہا کہ نامے تیار ہو گئے اُسنے وہ نامہ تیار کر کے دئے چترنگ نے نامہ لیکر ارمان شاہ کو دئیے اور
کہا کہ میرے لشکر کے سواران ملکون سے نہین واقف ہین لہذا تم اپنے سوارون کے ہاتھ یہ نامے روانہ کرو
ارمان شاہ نے وہ نامے لیکر وزیر کو دئیے اور کہا کہ ابھی نامے روانہ کرو دیر نہ کرو وزیر نے نامہ لیکر اور
ہمراہ گروہ جو سوار ہمراہ تھے اُنمین سے چار سوارون کو نامے دئیے اور کہا کہ یہ نامے اُن چارون ملکون مین
پہونچا دو جن ملکون کے نام اُن نامون پر تحریر ہین وہ سوار وہ نامے لیکر اور نام لفافون پر دیکھکر جس لفافہ پر
جس ملک کا نام تھا اُدھر کو روانہ ہوئے یہان ارمان شاہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین اپنے شہر مین جاکر آپکے
دین کو رواج دون اور اپنا لشکر لے آؤن چترنگ نے کہا کہ جاؤ کوئی نقصان کی بات نہین ہے پس
ارمان شاہ رخصت ہوا اور لشکر سے نکلکر شکارگاہ مین آیا اور جو کچھ لوگ شکارگاہ مین تھے اُنکو لیکر طرف اپنے شہر کے چلا جب ارمان شاہ
رخصت ہو کر جانے لگا تھا تو اُسوقت اُسکو تصویرین دی گئین تھین کہ اُنکو لیجا کر تمام دیرون مین رکھنا اور اُنکی پرستش کرانا پس ارمان شاہ
نے شہر مین آکر دوسرے روز دربار کیا سب اہل شہر حاضر ہوئے اُسنے حکم کیا کہ مین نے دین چترنگی جو کہ اسوقت جاگتی جوت کا خدا ہے قبول کیا اور
تم سب سے کہتا ہون کہ تم لوگ بھی قبول کرو سبنے عرض کیا کہ ہمنے بھی قبول کیا اُسی وقت تمام شہر مین منادی کرادی کہ
آج سے دین چترنگی نے یہان رواج پایا ہے لہذا سکہ بنام خداوند چترنگ جاری کیا جاے اور تصویرین
جو کہ لایا تھا اُنکو تمام دیرون مین بھجوا دین کہ اُنکی پرستش ہو بعد اُس تدبیر کے حکم دیا کہ کل لشکر تیار ہو مین کل
ہمراہ خداوند کے براے مقابلہ خداپرستون کے کوچ کرونگا کیونکہ جو اس لڑائی مین شریک ہوگا اُسکو بڑا ثواب
حاصل ہوگا سبنے عرض کیا کہ ہم موجود ہین یہ سنکے ارمان شاہ نے دربار برخاست کیا اور ادھر سردارون
نے سامان سفر درست کیا دوسرے دن ارمان شاہ نے اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم شہر کر کے
دس ہزار سپاہ چھوڑ کر ستر ہزار کا لشکر لیکر آکر شریک لشکر چترنگ ہوا یہان شہر ارمانیہ مین مذہب چترنگی کا
رواج ہو گیا جب یہ شریک لشکر ہوا تو اسکی بڑی عزت کی گئی برابر غفار شاہ کی جگہ ملی لشکر اسکا اُتارا گیا
یہان تو ارمان شاہ شریک ہوا اُدھر وہ نامہ جو کہ روانہ ہوئے تھے ایک دربار مین طاعون شاہ کے
دوسرا دربار مین املاک شاہ کے تیسرا دربار مین قزاق شاہ کے چوتھا دربار مین امراض شاہ
کے پہونچا چونکہ نامون کا مضمون ایک تھا ہر ایک کو نامہ دیا ہر ایک بادشاہ نے نامہ کو دبیر سے
پڑھوایا اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوا پس اُسیوقت جواب تحریر کیا کہ آپکا نامہ پہونچا ہمکو معلوم ہوا لہذا آپکی
اطاعت قبول کی اور مع لشکر حاضر ہوتے ہین یہی ہر ایک کے نامہ کا جواب تھا وہ سوار نامہ کا جواب لیکر
ہر ایک کے ملک سے چلے اِدھر بعد جانے اُن نامہ برون کے اپنے اپنے ملک مین ہر ایک بادشاہ نے اپنے
وزیر کو اپنی طرف سے حاکم کیا اور دس دس ہزار سپاہ براے حفاظت شہر چھوڑ کر طرف چترنگ کے کوچ کیا
چونکہ یہان چترنگ اسکے انتظار مین تھا کہ اُن چارون نامہ برون نے جواب نامہ دیکر عرض کیا کہ ہم آج مع

لشکر حاضر خدمت ہوتے ہین ادھر دبیر نے ہر ایک نامے کا جواب پڑھا اُسمین یہی تحریر تھا جو کہ نامہ بردون نے
بیان کیا تھا حیرت نگ نے کہا کہ وہ لوگ آئین تو مین یہان سے کوچ کرون ادھر مخدوم نے سحر سے
دریافت کیا کہ اُن بادشاہون کا کیا قصد ہی معلوم ہوا کہ ہر ایک اپنے شہر سے مع لشکر کوچ کر چکا ہی پس اُسوقت اُسنے
انصرام سے کہا کہ تو جا کر حیرت نگ سے کہہ کہ کل وہ چارون بادشاہ اِس صحرا مین وارد ہونگے لہذا اُنکا استقبال
کرکے اپنے لشکر مین انکو شامل کرنا اور پرسون یہان سے کوچ کرنا انصرام نے یہ امر اگر حیرت نگ سے کہا حیرت
نے حکم دیا کہ کل وہ چارون بادشاہ یہان وارد ہونگے لہذا انکا استقبال کیا جاے اور پرسون ہم یہان سے
کوچ کرینگے چنانچہ جب وہ دن گذرا اور دوسرا دن ہوا تو گرد اُڑی اور اُس گرد سے وہ چارون بادشاہ جو کہ اپنے
اپنے ملکون سے چلے تھے اور اتفاق سے ایک مقام پر باہم ملاقات ہوگئی تھی چارون لشکر ایک ہوگئے
تھے ظاہر ہوئے ارمان شاہ نے جو دیکھا عرض کیا کہ ملاحظہ ہو لشکر لیکر چارون بادشاہ آگئے ادھر سے
سردار براے استقبال بحکم حیرت نگ روانہ ہوئے اور استقبال کرکے انکو لاے قصہ مختصر یہ ایک گئے
اُن بادشاہون سے ملے اور کہا کہ ہمکو خداوند نے براے استقبال روانہ کیا ہی وہ بادشاہ اپنے اپنے لشکر
ٹھہرا کر اُن سردارون کے ہمراہ لشکر حیرت نگ مین آئے اور داخل بارگاہ حیرت نگی ہوئے ہر ایک نے
حیرت نگ کو سلام کیا اور اُسی طور سے قصد سجدہ کرنے کا کیا کہ سب نے منع کیا یہان تک کہ وہ مسجور ہوئے
اور حیرت نگ کی اطاعت ہر ایک نے کی اور اپنے لشکر کو شریک لشکر کیا اور تصویرین لیکر اپنے اپنے ملکون کو
روانہ کین وہان بھی یہی مذہب جاری ہوا یہ ملک بھی قبضہ مین حیرت نگ کے ہوئے اور حیرت نگ کے نام کا
سکہ اُن ملکون مین جاری ہوا حیرت نگ کو بڑی خوشی ہوئی اُسدن اُسی صحرا مین اُن سب کی دعوت کی دوسرے
دن وہان سے کوچ کیا یہان تک کہ قریب خاور کے پہونچا اب کوئی دس منزل خاور ہوگا کہ ایک صحرا مین
پڑاو ہوا کہ اُس صحرا مین ایک تاجر اترا ہوا تھا جو کہ خاور سے آتا تھا اُسنے جو یہ لشکر دیکھا تو حیران ہوا
کہ یہ لشکر کس کا ہی چونکہ درۂ کوہ مین اُترا تھا اُسکو کسینے نہ دیکھا تھا اُسنے تمام لشکر کو دیکھا اُسکا نام
خواجہ اسلام صاحب اُسنے لشکر کو دیکھا تو حیران ہوا کہ یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اُسنے اپنے لشکر
کے ہرکارے روانہ کیے کیونکہ ہر ایک تاجر کے ہمراہ کچھ لشکر بھی ہوتا ہی قاعدہ ہی بس وہ ہرکارے
اِس لشکر مین آئے اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی معلوم ہوا کہ حیرت نگ کا ہی اور سب حالت
بھی دریافت ہوئی ہرکارے جا کر یہ خبر جو لائے تو سب حال خواجہ اسلام سے بیان کیا کہ کوئی
نئے خداوند پیدا ہوئے ہین ایک تو ارزنگ تھے اب یہ حیرت نگ پیدا ہوئے ہین انکا لشکر
ہی یہ حیرت نگ زمرد کا لڑکا ہی بائیس تیئیس لاکھ کا لشکر لیکر براے مقابلہ اہل اسلام چلا تھا جب اُسکو
یہ معلوم ہوا کہ ارزنگ نے دعوے خدائی کیا ہی تو اُسنے اِس قصد کو فسخ کیا اور یہ ارادہ کیا کہ
پہلے ارزنگ سے مقابلہ کرکے اُسکو اِس کردار کی سزا دے لون کیونکہ وہ اپنے کو زمرد کا فرزند
قرار دیتا ہی بلکہ یہ غلام ہی پھر خداپرستون سے مقابلہ کرونگا یہ اِس قصد سے خاور کو جاتا ہی کیونکہ اُسکو
معلوم ہوا ہی کہ وہ خاور مین ہی بس یہ خاور کی طرف جاتا ہی یہ سنکے خواجہ اسلام نے خیال کیا کہ اتنے
نئے خدا پیدا ہوتے ہین اور جو ہی خداپرستون کا دشمن ہی جو بلا آتی ہی وہ براے خداپرستان ہی بموجب
شعر جیسا کہ شاعر کہتا ہی کیا خوب مضمون کہا ہی اور آجکل خداپرستون کا وہی حال ہی گویا وہ اسی مضمون
کی مصداق ہین وہ شعر یہ ہی شعر

ہر بلاے کز آسمان آید +		خانہ انوری کجا باشد

جو اُٹھا ہی یہ تصور کرکے اپنے مقام سے حرکت کرتا ہی کہ چلو خداپرستون سے مقابلہ کرین خدا [illegible]

بلقمۂ نرم تصور کر لیا ہے میان ارزنگ نے جو خروج کیا پہلے خدا پرستون سے مقابلہ کیا مگر قدرت خدا سے
وہ بلا تو یون دفع ہوئی کہ وہ عاشق ہو کر اور لشکر لیکر شہر آفتاب نما کی طرف سیدھا چلا گیا اب جو کچھ ہوگا دیکھا
جائیگا کچھ دنون تو خدا پرست اُسکے قہر سے محفوظ رہے ہیں برجلیس نے جو دعوے کیا اُسکا بھی قصد خدا پرستون سے
مقابلہ کرنے کا تھا مگر ارزنگ کے سبب سے وہ بھی کچھ دنون رکا تھا پھر سے یہ جو اُٹھے یہ بھی خدا پرستون کے
دشمن نکلے اور اُنکے مقابلہ کو چلے مگر خدا نے یہ سبب پیدا کیا کہ پہلے یہ ارزنگ سے فیصلہ کر لین اُسکے بعد
خدا پرستون سے مقابلہ کرین اسکا سبب یہ ہے کہ آجکل کوئی سر پرست ان خدا پرستونکا نہین ہے یہی سبب ہے کہ
کہ خدا ہر ایک بلا کو دفع کر دیتا ہے اُسکو دوسری طرف ٹال دیتا ہے کیونکہ کوئی ایسا نہین ہے کہ اُسکے حملون کو روکے بس
خدا اُنکا حافظ ہے اور حفاظت کرتا ہے اور بلا کو ٹال دیتا ہے بس اب مین اُسکے دربار مین جاتا ہون تا کہ اُسکو آگاہ
کرون کہ ارزنگ خاور مین نہین ہے بلکہ شہر آفتاب نما مین برائے مقابلہ برجلیس گیا ہے کیونکہ ارزنگ اُسکی
بہن پر عاشق ہوا تھا اور وہ بہت خوبصورت تھی اُسکی طلب مین نامہ تحریر کیا تھا کہ اُسکا برجلیس نے جواب
صاف تحریر کیا بس ارزنگ اُس جواب کو دیکھکر بہت برہم ہوا اُسیوقت لشکر لیکر اُسطرف کو روانہ ہوا ہے
اور اُسکا قصد یہ ہے کہ مین مقابلہ کر کے برجلیس کو زیر کرون اور اپنی شادی کرون اگر وہ راضی ہو تو بلا مقابلہ
میرے ساتھ شادی کر دے اگر جیتر نگ یہ سنکے طرف ارزنگ کے چلا جائے تو کیا مضائقہ ہے کہین ایسا نہ ہو
کہ یہ خاور پر پہونچے اور جب اُسکو معلوم ہوا اُسوقت اُسکو لالچ آئے کہ اس شہر کو تو اپنے قبضہ مین کر لو پھر کشت
خون ہو اگر یہ اُدھر کو چلا جائے تو اہل اسلام کی جانین بچین یہ صلاح کر کے اپنے ہمراہیون سے اور کچھ تحفہ
وغیرہ لیکر طرف لشکر جیتر نگ کے اُس درہ سے نکلکر چلا چند غلام ہمراہ تھے جب لشکر مین پہونچا اہل لشکر
نے روکا کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ مین تاجر ہون خداوند کے لشکر کا لشکر کے آنے کی خبر سنکے یہان آیا ہون کہ
خداوند سے ملاقات کرون زیارت سے مشرف ہون اُنھون نے کہا کہ تمھارا مذہب کیا ہے خواجہ اسلام نے
کہا کہ ہم لوگونکا کیا مذہب ہے ہم لوگ تاجر ہین ہمکو مذہب اور غیر مذہب سے کیا کام ہے جو جسکا مذہب ہے ہم
مسلمانون مین مسلمان دیگر مذہب والون مین وہی مذہب رکھتے ہین کبھی ہم خدا پرست ہین کبھی زمرد پرست ہین
اب ہم لوگ جیتر نگ پرست ہین ہمارے یہ خداوند ہین وہ لشکری یہ سنکے خاموش ہو رہے یہ تاجر طرف بارگاہ کے
آیا اُدھر محروم نے انصرام کے ذریعہ سے جیتر نگ کو آگاہ کیا کہ خواجہ اسلام آتا ہے یہ لوگ کوئی مذہب نہین رکھتے
ہین لہذا یہ تیرے سجدہ کو خم ہوگا یہ کوئی امر نقصان کا نہین ہے دوسرے یہ امر ہے کہ وہ آکر خبر دیگا کہ ارزنگ طرف
شہر آفتاب نما کے اپنی شادی کرنے گیا ہے اگر برجلیس آفتاب پرست جو کہ نائب خدا بنا ہے اور پسر
خدا اپنے کو کہتا ہے گو اُسکا مذہب بالکل باطل ہے مگر لاکھون آدمی دیگرون بادشاہون نے اُسکا مذہب قبول
کیا ہے اور بڑی ترقی کی ہے بس یہ امر ہے کہ تم بھی اُسطرف کو روانہ ہو پہلے ارزنگ سے فیصلہ کر لو اُسکے بعد خدا
پرستون سے مقابلہ کرنا اُسکے بعد برجلیس سے مقابلہ کیا جائیگا دراصل برجلیس کی بہن بہت خوبصورت ہے کہ اُسکی
خوبصورتی کی تعریف نہین ہو سکتی ہے اب تم یہ ظاہر کرنا کہ مین شہر آفتاب نما مین دو امرون سے جاتا ہون اول تو برائے مقابلہ
ارزنگ دوسرے برجلیس کی بہن کے دیکھنے کو کہ مین نے کیسی صورت پیدا کی ہے یہ جو انصرام نے کہا جیتر نگ سنکے بہت خوش
ہو رہا بس خواجہ اسلام نے دربارگاہ پر آکر درگہ سالار سے کہا کہ جاکر خداوند کو خبر کر دو کہ ایک تاجر در دولت پر حاضر ہے باریاب
ہونا چاہتا ہے یہ درگہ سالار نے جب یہ عرض کیا جیتر نگ نے کہا کہ اُسکو بھیجدو درگہ سالار نے اُسکے بعد آکر اُسکو اندر جانے کی اجازت
دی یہ اندر گیا اُدھر محروم نے یہ سحر کیا کہ یہ مسجود ہوا اُسنے مجرا گاہ سے مجرا کیا قبل اُسکے آئینہ دیکھی تقریر جو کہ انصرام نے
جیتر نگ سے کی تھی اور کہا تھا کہ تاجر لوگ اطاعت نہین کرتے ہین تاجر یہ خبر بیان کریگا بس

خواجہ نے مجراگاہ سے مجرا کیا دربار کو خوب آراستہ پایا کرسی بیٹھنے کو ملی کرسی پر سلام کر کے بیٹھ گیا جو تحفہ لایا تھا نذر دیا خلعت
سے سرفراز ہوا جب یہ بیٹھ چکا اُسوقت حیرت ناگ نے پوچھا کہ ای تاجر تمھارا آنا کدھر سے ہوا اُسنے عرض کیا کہ مین خاور سے
آتا ہون حیرت ناگ نے کہا کہ خاور کی کیا حالت ہے گو کہ مخروم آگاہ کر چکا تھا مگر اپنی صداقت اہل دربار پر ظاہر ہوا سلیے دریافت
کررہا ہے اور پوچھتا ہے کہ آیا خاور مین ارزنگ ہے یا نہین خواجہ نے عرض کیا کہ خداوند [illegible] کہ آپکا لشکر کسی جانب کو جاتا ہے حیرت ناگ نے
جواب دیا کہ ابدولت برای مقابلہ اہل اسلام چلے تھے مگر جب ابدولت پر یہ ظاہر ہوا کہ ارزنگ نے جھوٹا دعوی کیا ہے تو مقابلہ اہل
اسلام سے دست بردار ہوے اور ارزنگ کے مقابلہ کو طرف خاور کے روانہ ہوئے یہ نہ ظاہر کیا کہ مین شہر سے اسی قصد سے
چلا تھا خواجہ اسلام نے عرض کیا کہ خداوند کو تو ارزنگ کا حال معلوم ہوگا حیرت ناگ نے کہا کہ سب ہمپر ظاہر ہے نہ کہ سب اہل
دربار پر بس تم اُسکے روبرو بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ اب آپ خاور بیکار تشریف لیے جاتے ہین کیونکہ ارزنگ خاور مین
نہین ہے بلکہ شہر آفتاب نما کو لشکر لیکر گیا ہے یہ کہکر کل حال عشق و عاشقی و نامہ بری و حالات خدائی برجیس بیان کیا اور اُسکی حسن
کی بہت تعریف کی کہ جسکے سبب سے حیرت ناگ کے دل مین بھی اُسکے دید کا اشتیاق ہوا اُدھر مخروم بھی حکم دے چکا تھا کہ بطرف
شہر آفتاب نما کے کوچ کرو اُسی مقام پر ارزنگ سے مقابلہ کرو بخبر زبانی خواجہ کے سنکے حیرت ناگ نے اہل دربار سے کہا
کہ مین کل یہان سے طرف خاور کے کوچ نکرونگا بلکہ طرف شہر آفتاب نما کی کہ ارزنگ سے پہلے فیصلہ کرلون اُسکے بعد خدا پرستون
سے مقابلہ کرونگا جب اُنسے بھی فیصلہ ہو جائیگا تو مین برجیس سے مقابلہ کرونگا اگر اُسنے اطاعت کی تو خیر ورنہ [illegible]
عرصہ تک وہ خوب خدائی کرلے جہان تک اُسکا جی چاہے لوگون کو گمراہ کرلے اور اسی مقابلے مین جو ارزنگ سے
ہوگا برجیس کی ہمین کو دیکھ لینگے کہ یہ تصویر مین نے بنائی ہے اور میری بندی ہے کہ مین نے جب سے اُسسے دنیا مین پیدا کیا ہے
نہین دیکھا ہے کہ کیسی صورت ہے بس مین اُسسے بھی دیکھ لونگا مین یہ چاہتا ہون کہ میرے ارزنگ کے یہ فیصلہ ہو یا تو
وہ یہ اقرار کرے کہ آپ ضرور خدا ہین یا مین یہ اقرار کرون کہ تو خدا ہے یہ قصہ طے ہو جائے اُسکے بعد جو خدا قرار پائے وہ
خدائی کرے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرے بلکہ میرے نزدیک مین خدائے برحق ہون مین ہی خدا قرار پاؤنگا وہ میری اطاعت
کریگا جب مین اُس سے فرصت حاصل کرلونگا تو خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا اُنکے غارت کرنیکے بعد برجیس سے سمجھونگا
حیرت ناگ نے کہا سب اہل دربار نے عرض کیا کہ جو رائے خداوند کی ہے وہ بہت ٹھیک ہے خواجہ اسلام تو یہ سنکے
اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ یہ بلا اہل اسلام کے سر پر سے ٹلی خدا نے اسکے شر سے اُنکو محفوظ کیا اسکی قدرت ہے
جسطرح اپنے بندون کو بچاتا ہے تو اُسکے نیے نیے طریقہ پیدا کرتا ہے یہ خیال کرکے عرض کیا کہ غلام رخصت ہوتا ہے حیرت ناگ نے
اسکو خلعت دیا وہ خلعت لیکر تو بہ کرتا ہوا حیرت ناگ کی بارگاہ سے چلا اور حیرت ناگ پر بہت سی لعنت کی یہ وہان سے اپنے
مقام پر آیا ہمراہیون نے پوچھا کہ کہو کیا کر آئے اُسنے کل حالت بیان کی اور کہا کہ خوب ہوا کہ یہ مردود ادھر کو روانہ ہوا اب یہ دونون
سگ ناپاک باہم سمجھ لینگے شعر یعنی دندان سگ گوشت خر کا نقشہ ہوگا سگ زرد برادر شغال اُسکے ہمراہی بہت
خوش ہوے خواجہ نے کہا کہ آج یہان اور قیام کرو کل یہان سے کوچ کرینگے جب یہ لشکر یہان سے کوچ کر جائیگا تو دیکھین
کہ کدھر کو جاتا ہے کہین ایسا تو بدل نہین جاتی ہے لہذا ان سبنے اُس روز وہین قیام کیا ادھر حیرت ناگ نے حکم دیا کہ پیش خیمہ لیکر آج
ہی طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہو وہ اُسیوقت مع پچاس ہزار سوار کے پیش خیمہ لیکر روانہ ہوا کیونکہ پیش خیمہ بار تو رہتا ہے کچھ
وہ بارگاہ جدا نہین ہوتی بلکہ دوسری بارگاہ برپا ہوتی ہے وہ رات حیرت ناگ نے اُسی صحرا مین بسر کی دوسرے روز مع لشکر یہ بھی
طرف شہر آفتاب نما کے روانہ ہوا اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا جو کچھ کریگا خداوند کریم نے اپنا فضل کیا کہ اسکے شر سے خدا پرستون کو
محفوظ رکھا مقام شکر ہے ادھر خواجہ اسلام سجدہ شکر بجا لایا جب یہ حرامزادہ طرف شہر آفتاب نما کے کوچ کر گیا یہ بھی اُس مقام
سے کوچ کرکے اوس طرف کو روانہ ہوا اب حیرت ناگ کی داستان دیکھیے کہان بیان ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسکا مقابلہ جو ارزنگ سے
ہوا ہے وہ تحریر ہوگا اور راہ مین جو اسپر آفتین آئی ہین وہ پیش کش ناظرین ہونگی جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو معلوم ہوگا اب مین کچھ

حال بدیع الملک کا تحریر کرتا ہون کہ اُس داستان کو چھوڑے ہوے گئے زمانہ ہوا اُنکا کچھ حال تحریر نہین ہوا ہے اب سامعین اُنکی داستان سماعت فرمائین شعر

از ین قصه یک دم فراموش کن	زجای دگر داستان گوش کن

ناظرین پر ظاہر ہو کہ یہ داستان اِس مقام پر چھوڑی ہے کہ صاحبقران ثالث نے اقرار کیا ہے کہ مین آگ مین جاؤنگا اور اپنے خدا کی قدرت دکھاؤنگا تو یقین خود پرست نے بندوبست کیا ہے اور وہ دن آیا ہے رات درمیان مین ہے اہل اسلام دعا مین مصروف ہین اب مین اسی قصہ کو بیان کرتا ہون ناظرین ملاحظہ کرین + + +

اب حال بدیع الملک نوجوان اعنی صاحبقران ثالث مین قلم فرسائی کیجاتی ہے یعنی بدیع الملک کا آتش افروختہ مین تشریف لیجانا قدرت خدا سے محفوظ رہنا اور آگ سے نکلنا یقین خود پرست کا دین اسلام قبول کرنا تمام ملک کا اسلام آباد ہونا اُسکے بعد صاحبقران کا پیش خیمہ طرف سمندر یہ گئے روانہ کرنا راہ مین ایک ملک کا ملنا اُسکے حاکم کو اُسکی خبر ہونا اور اُسکو اپنے سردار کو روانہ کرنا کہ بارگاہ چھین لو اُسکا آکر بارگاہ پر قبضہ کرنا نقابدار کا ظاہر ہونا اُسکو قتل کر کے بارگاہ پر قبضہ کرنا دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بنجائے ساقی نامہ غزل

کر کے تیغ نگہ سے بسمل آج
اپنے کشتون مین کر تو شامل آج
سہل سمجھے تھے عاشقی لیکن
آئے لیلے جو تیرا محمل آج
ملکے آئے ہین وہ عروس کا عطر
بیخ سنتے ہین یہ اُسکے بسمل آج
نے ترے آکے باغ مین ساقی
پا کے اُس بیخبر کو غافل آج
تیرے تیر مژہ نے اوستم
مثل ماہی کیا ہے بسمل آج
ایک لیلے ادا پہ مفتون ہوں
مہر گردون تو ہو مقابل آج
ترچھی چتون نے تیرے دلکو ہدف

نیم جان چھوڑے جانہ قاتل آج
داغ لاکھون اُٹھائے ہین دلپر
کیسی ہمپر پڑی ہے مشکل آج
اک پری دشمن کر کے دیوانہ
مہکی جاتی ہے ساری محفل آج
وار تیغ ادا کا کھا کے ہین +
لطف کے کچھ ہوا نہ حاصل آج
میرا گلرو جو آتا ہے سیئے غسل
دل مرا کر دیا ہے گھایل آج
بے نقاب آکے ہین وہ کوٹھے پر
یاد مین اُسکی دل ہے محمل آج
ہجر مین یاس و حسرت و حرمان
کیا کیسا کیا ہے گھایل آج

تیغ ابرو سے کر کے گھایل آج
ہو کے اک لالہ رو پہ مائل آج
قیس کہتا تھا گرد رہ ہو جان
کوہ صحرا کو لے چلا دل آج
وار اک اور بھی لگا تا جا
ہو گیا بسملون مین شامل آج
خوب رسے لیے ہین سونے مین
عرق گل سے ہے آب سائل آج
تیری چتون اداؤن نے مجکو
چرخ پر سے نکلے ماہ کامل آج
گرمی داغ قلب سوزان سے
اِن عزیزون کی دل ہے منزل آج

بیت

بزم سخن طوطی خوش نوا
هرین زمزمه شد ترنم سرا

محرران اخبار و ناقلان آثار این داستان بلاغت عنوان کر قلم تیز رقم سے یون آتش بر بہار دودہ دل سے تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ جبکہ یہ داستان تحریر کی گئی تھی تو اس مقام پر چھوڑی گئی تھی ناظرین کو یاد ہوگی کہ صاحبقران سے یقین خود پرست نے یہ شرط بیان کی تھی کہ اگر آپ آتش سوزان سے صحیح و سلامت نکل آئے اور کوئی بال آپکے جسم کا نہ جلا تو مین اور تمام اہل لشکر آپکا دین قبول کرینگے صاحبقران ثالث اعنی بدیع الملک نے اسکا اقرار کیا تھا یہ بیان ہو چکا ہے کہ اُسکو قید سے رہا کر دیا تھا وہ مع اپنے سردارون کے جو جو کہ گرفتار ہوئے تھے اپنے ملک مین گیا تھا اور اپنے ملک مین جا کر کل بندوبست کیا تھا اور صاحبقران کو خبر دی تھی کہ پرسون کے روز امتحان مقرر کیا گیا ہے بس سبنے صاحبقران کو سمجھایا تھا مگر صاحبقران نے ایک کی نہ سنی اور اپنے قول پر ثابت قدم رہے یہ بیان ہو چکا تھا کہ لاکھ لاکھ سبنے کوشش کی مگر صاحبقران نے ایک سماعت نہ کی یہانتک کہ دو روز گذر گئے تھے صاحبقران ثالث بھی لشکر مین اسی شب کو آئے تھے کہ جسکی صبح کو صاحبقران برای امتحان آگ مین جانیوالے تھے اور تمام لشکر مین ہر طرف سے صدائے استغاثہ بلند تھی ہر ایک صاحبقران کے لیے دعا کر رہا تھا اور ایک خیمہ بہت بڑا اُس میدان مین بحکم

صاحبقران

صاحبقران برپا کیا گیا تھا اسلیے کہ بادشاہ اسلام اُس خیمہ مین بیٹھکر تماشا کرین اُدھر لقیین کے حکم سے انبار ہیزم خشک صحرا
مین مجتمع ہوا تھا کہ جو آسمان سے باتین کر رہا تھا اور ہزارون پیپے روغن نفت کے اور رال ہزارون من لا کر جمع کی گئی تھی اور
شہر مین منادی کر دی گئی کہ کل حمزہ امتحان ہی اہل اسلام کے لشکر کا افسر اسے آتش سوزان مین جلیگا اور اپنے دین کی
بزرگی دکھائیگا یہ بھی بیان ہو چکا ہی کہ ایک خیمہ برای ناموس اُس صحرا مین جو کہ برائے امتحان مقرر ہوا ہی برپا کیا گیا ہی اور
بہت سے خیمہ برای سرداران لقیین خود پرست یہ بھی تحریر ہو چکا ہی کہ ناموس لقیین خود پرست اول شام سے آ کے اس
خیمہ مین آ گیا ہی اور خود بادشاہ و تمام سرداران بس یہ داستان اسی مقام پر چھوڑی ہی کہ لشکر صاحبقران مین سب دعائین و
ہاین اب حال عرض کیا جاتا ہی کہ جب یہ خبر اہل شہر کو معلوم ہوئی تو دوکانداران اپنی اپنی دوکانین لیکر اس مقام پر آئے اس خیال سے
کہ تمام خلقت جمع ہوگی دوسرے لشکر اسلام کے لوگ ہونگے ہر ایک چیز کی ضرورت ہوگی یہ خیال کر کے دوکانین آراستہ کین اُدھر
افسران شہر نے اپنے اپنے لیے پہلے سے مقام تجویز کر کے خیمہ اور چھولداریان ایک خوبی کے ساتھ برپا کرا دین تا کہ خوب
اچھے طور سے تماشا دیکھین طوائفان شہر نے اور لوگون نے اپنے معشوقون و عاشقون سے کہکر پہلے سے مقام تجویز
کرا لیے تھے اور جو لوگ غریب تھے وہ اس تصور مین تھے کہ صبح کو جگہ نہ ملیگی سر شام سے آ آ کر جمع ہونے لگے سیکڑون درختون پر
آ آ کر مقیم ہوگئے سیکڑون ٹیلو پر و بان چاندنیان بچھا کر بیٹھ رہے اس خیال سے کہ یہ جگہ اچھی ملی کہین ایسا نہو کہ کل جگہ نہ ملے
اور تماشا دیکھنا نہ ملے تو کیا غضب ہو بس ہزارون اہل شہر جو غریب تھے آ آ کر سر شام سے بیٹھ رہے بہت سے اس خیال سے آئے
کہ کیا ضرور ہی کہ ایک بندہ خداوند طبیعت مجردہ جلے اور ہم جا کر تماشا دیکھین بہت سے اس تدبیر مین ہین کہ جب صبح قریب ہوگی
تو ہم جا کر دیکھ لینگے یہ سب بھی اپنی تدبیرین کر رہے ہین صاحبقران ایک جانب اپنے لشکر مین دعا مین مصروف ہین اور
اہل اسلام بھی دعا مین مصروف ہین اور گریہ و زاری کر رہا ہی اُدھر سونے والے کوئی پہر بھر رات سے آ آ کر دوکانین لگانے لگے
اکطرف حلوائی والے تھے ایک سمت میوے والے تھے مہاجنون نے بھی اپنے خیمہ روانہ کیے تھے وہ آ کر اُن خیمون مین
مقیم ہوئے پہر رات سے جنکو جلکو آنا تھا وہ چلے آتے ایک رسد لگی ہوئی ہی امیران شہر اپنے خیمون مین آ کر مقیم ہوئے کہ گویا میلہ معلوم
ہوتا تھا یہانتک کہ ہر قسم کے دوکاندار ساقی و نان بائی ساقیون کے تخت آراستہ ہوگئے نشہ باز تماشے مین کھیلنے لگے کسی صورت
سے رات کٹی کہین چوسر ہو رہی ہی کوئی بدمعاش بادشاہ جنگ کھیل رہا تھا کہین ستار بج رہا تھا کہین طبلے پر تھاپ پڑ رہی
تھی کوئی بیٹھا ہوا اشعار عاشقانہ پڑھ رہا تھا یہانتک کہ عابد شب زندہ دار طرف عبادت خانہ مغرب کے میدان سے گیا مع اپنے
متعلقین کے یعنی ماہتاب نے طرف مغرب کے راہ لی اور شب اہرمن کے اپنی سجدہ گاہ عبادت کو اٹھایا اور سجادہ عبادت
زاہد روز کا آراستہ ہوا آمد آمد آفتاب عالمتاب کی عبادت خانہ مشرق سے شروع ہوئی شعاع نور پھیلنے لگی سپیدی سحر نے
ظہور کیا صدا اللہ اکبر لشکر اسلام مین بلند ہوئی کوئی لشکری اس خوف سے رات بھر نہین سویا تھا بلکہ پلک تک نہ جھپکنے پائی
تھی کہ کل بوقت سحر ہمارا سردار ورا قا برائے امتحان آگ مین تشریف لیجائیگا یہ رات سونے کی سی نہین ہی بلکہ برای عبادت و
دعا ہی جہانتک ہو سکے دعا کر دو بس وہ رات سبنے جاگ کر بسر کی جب اذان کی صدا آئی تو ہر ایک نے تجدید وضو کی اور سجادے
بچھا کر نماز سحر مین مصروف ہوئے اُدھر صاحبقران و بادشاہ اسلام بھی نماز سحر پڑھنے لگے اُدھر کفار بھی موافق اپنے مذہب
کے پرستش کرنے لگے اور سب آ کر جمع ہونے لگے اب جو سحر ہوئی تو جدھر نگاہ جاتی تھی سوائے انسان کے کچھ نظر نہ آتا تھا درختون پر
جو انسان چڑھے ہوئے تھے اور اُنکے سر معلوم ہوتے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ درخت صحرائی نہین ہین بلکہ درخت مردم ہین یہ مجمع
تھا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا ہوا کا بھی گذر اُس صحرا مین محال تھا اگر کسی صورت سے چلی جاتے تو پھر نکلنا دشوار ہو گویا قید
ہو گئی ہیک نظر تو جا ہی نہ سکتی تھی قریب اُس مجمع کے پہونچکر ٹھٹکر رہ جاتی تھی کوسون سوائے انسان کے کچھ نظر نہ آتا تھا
ہر قسم کی دوکاندار دوکانین لگائے ہوئے بیٹھے تھے اہل مجمع خرید و فروخت کر رہے تھے ایک طرف کو خیمہ مین
رئیسان شہر تھے ایک طرف ہوا لیون کے خیمہ برپا تھے ایک طرف خیمہا زرنگار برپا تھے جسمین لقیین خود پرست اور

اُسکے سردار تھے ایک جانب اُس صحرا کے خیمہ اہل اسلام کا برپا تھا بڑا بند و بست تھا ہر ایک کو انتظار تھا کہ صاحبقران و بادشاہ تشریف لائیں اُدھر بموجب حکم لقیقین خود پرست پہر رات سے اُس انبار ہیزم مین آگ دی گئی تھی رال و روغن نفت ڈالا جاتا تھا آگ دمبدم ترقی کرتی جاتی تھی ایک میل تک اُسکی حدت اپنا اثر دکھاتی تھی شعلے جو اُسکے بلند ہوکر آسمان پر جاتے تھے پرندون نے اُسطرف اوڑکر جانا چھوڑ دیا تھا اور جب کبھی قضا آئی وہ جلکر گرا اُس آگ مین اور پتہ بھی نہ لگا کہ کیا ہوا یہ حالت تھی اب یہ انتظار ہے کہ صاحبقران آئین تو امتحان کیا جاے لقیقین خود پرست اپنے سردارون سے کہہ رہا ہے کہ وہ مسلمان رات کو فرار کر گیا ہوگا اگر موجود ہوتا تو ضرور آتا یہی سبب ہے جو نہین آیا ہے سُن لینا کہ کوئی دم مین خبر آتی ہے کہ وہ خدا پرست بندۂ خداے نادیدہ شب کو فرار کر گیا اُسکے سب لوگ فرار جائینگے تم لوگ یہ خیال کرو کہ کیا خوب تدبیر مین نے کی ہے خوب مین نے اپنے مذہب کو بچایا وہ لوگ تعریف کرنے لگے ادھر لقیقین نے ہرکارون کو طلب کیا کہ جاکر خبر لاؤ کہ لشکر اسلام مین کیا ہو رہا ہے کیونکہ اُسکو یقین تھا کہ صاحبقران فرار کر گئے ہونگے اس خیال سے اُسنے ہرکارے روانہ کیے ادھر سے ہرکارے چلے اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب صاحبقران و بادشاہ اسلام نماز سحر سے فراغ حاصل کر چکے اور کل سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلکر دربار گاہ پر آئے کل لشکر بھی تیار ہوکر طرف میدان امتحان کے روانہ ہوا کیونکہ رات کو کل لشکر مین راے قرار پا گئی تھی کہ اگر کل بوقت سحر صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے اور فضل خدا سے سلامت نکلے تو خیر اگر خدا نخواستہ اُنکے دشمن جلگئے تو ہم لوگ ایک مرتبہ ملکر کفار پر حملہ کرینگے لقیقین کو بھی قتل کرینگے اور جو لوگ اس مقام پر ہونگے اُنکو بھی اور اپنی جانین دینگے سردارون کو اپنے فعل کا اختیار ہے چاہے وہ مقابلہ کرین چاہے نہ کرین ہم تو بغیر صاحبقران کی اپنی زندگی کو ہیچ جانتے ہین یہ سُنکے ہر ایک نے اس راے کو پسند کیا تھا یہ راے قرار پا گئی تھی یہ لشکر اُس میدان مین آکر پہونچا لقیقین نے خود دیکھا کہ لشکر اسلام آکر صف آرا ہوا ہے تو اُسنے بھی اپنے لشکر کو صف آرا ہونیکا حکم دیا کہ تم لوگ بھی مسلح ہوکر صف بندی کرو لشکر لقیقین خود پرست بھی جو کہ اُس مقام پر تھا صف آرا ہوا اور لشکر شہر مین تھا وہ بھی اُسیوقت صف بستہ ہوا بیرون شہر آکر ایک جانب تو لقیقین کا لشکر تھا ایک طرف لشکر اسلام ایک طرف تمام اہل شہر کا مجمع تھا جدھر لشکر اسلام صف بستہ تھا اُسیطرف خیمۂ اسلام برپا تھا کہ جسمین بادشاہ قیام کرینگے اور جدھر خیمۂ لقیقین کے تھے اُسطرف لقیقین کا لشکر شہر سے آکر صف آرا ہوا تھا یہان سرداران اسلام نے بھی یہ قصد کر لیا تھا کہ اگر خدا نخواستہ صاحبقران جلکر تمام ہونگے تو ہم لقیقین کو اس میدان سے زندہ نہ جانے دینگے یہی قصد عزیزان صاحبقران و بادشاہ کا تھا خواجہ خضران نے بھی اپنے شاگردون کو جمع کر کے یہی حکم سنایا تھا سب عیاران لشکر اسی قصد سے موجود تھے کہ خواجہ اپنے خیمہ سے باہر عیاری سے آراستہ ہوکر خیمۂ صاحبقران مین آئے یہان صاحبقران نماز سے فراغت کر چکے تھے دعا کر رہے تھے کہ خواجہ آکر کھڑے ہوئے تھے اور جسقدر عیار تھے سب طرف میدان کے چلے گئے اور جن جن کے سردار تھے وہ اپنے آقا کے پاس آکر کھڑے ہو گئے تھے اور جو افسر تھے وہ بھی دربار گاہ پر موجود تھے کہ صاحبقران نے دعا کو ختم کیا سجدہ شکر بجا لاکے اب جو منہ پھیر کر دیکھا تو خواجہ کھڑے ہوئے ہین فرمایا کہ کہو خواجہ کیا کہتے ہو خواجہ نے کہا کہ اے صاحبقران مین کچھ عرض کرتا ہون کہ کیون اپنی جان دیتے ہو دیکھو مین تدبیر کر سکتا ہون صاحبقران نے برہم ہوکر کہا کہ قول مردان جان دارد مین اُسکے بھروسے پر آگ مین جاتا ہون میرے آگ مین جانے سے ہزارون بندگان خدا ایمان لائینگے اگرچہ اسی بہانے سے میری موت آئی ہے تو کوئی چارہ نہین ہے اب ایسے کلام نہ کرنا خواجہ نے کہا کہ تم لوگ سخن ناشنو ہو کب کسی کی سنتے ہو جو ذہن مین آگیا آگیا مین اپنا حق غلامی ادا کر چکا ہون یہ سُنکے صاحبقران نے جواب دیا کہ جی ہان ہین کب کہتا ہون بس صاحبقران یہ فرما کے سجادہ پر سے اُٹھے اور پوشاک پہنی خیمہ سے برآمد ہوکر خیمۂ بادشاہ مین تشریف لائے یہان شہنشاہ کیوان بارگاہ بھی پوشاک وغیرہ سے آراستہ ہو چکے تھے کہ صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا ایکمرتبہ ہاتھ اُٹھا کر حق سے یون دعا کی کہ اے رب کریم تو یہ صورت میری آنکھون سے نہ پوشیدہ کرنا اس دم کو تا صد و بیسی سال اس دنیا پر برقرار رکھنا ساری رونق اس لشکر مین اسی کے دم سے ہے ورنہ کوئی لطف زندگی نہین ہے

صاحب

یہ داغ نہ دکھانا اگر انکی قضا آئی ہو تو پہلے ملک الموت کو حکم دے کہ میری روح قبض کرے اُسکے بعد میں مجاہد راہ خدا کو اے خداوند کریم
تو طلب کرنا کیونکہ میری جان انکی جان کے ہمراہ بستہ ہے میں ضرور انکے بعد اپنی جان دونگا یہ دعا کرکے صاحبقران کی طرف
دیکھا کہ صاحبقران نے سلام کیا بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا کہ تمہاری جگہ میرے دل میں ہے یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے
اور صاحبقران کو اپنے گلے سے لگایا صاحبقران نے عرض کیا تشریف لیجیے کیونکہ بہت دن چڑھ آیا ہے کہیں ایسا نہو
کہ یہ یقین خیال کرے کہ صاحبقران اپنے قول سے منحرف ہو گئے کہ ابھی تک نہیں آئے ہیں بادشاہ نے یہ سُنکے
فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لیجیے جو خدا ہمکو دکھائیگا وہ ضرور دیکھیں گے اور جو ہمارے مقدر میں ہوگا وہ ضرور پیش آئیگا
اے صاحبقران جو کاتب تقدیر نے خط پیشانی میں تحریر کیا ہے ضرور پیش آئیگا مگر جو میری دعا ہے وہ خدا قبول کرے
صاحبقران نے عرض کیا کہ یہ تو ضرور ہے کہ جو کاتب ازل نے بروز ولادت پیشانی پر تحریر کیا ہے اُسکو کوئی مٹا نہیں سکتا ہے وہ
ضرور پیش آتا ہے یہ امر ہر ایک کے لیے ہے ایک روز سبکو فنا ہے جیسا کہ اُسنے فرمایا ہے بموجب این آیہ کل نفس ذائقة الموت
یا یہ کہ کل من علیہا فان و یبقے وجہ ربک ذوالجلال والاکرام سوائے اُسکی ذات کے کوئی نہیں باقی رہیگا سب فنا ہو
جائینگے یہ دنیا سرا ہے جس طور سے سرا میں مسافر آکر فروکش ہوتے ہیں اور جو دن جسنے اپنی منزل کی طرف جانے کا
قرار دیا ہے وہ روانہ ہوتا ہے اسی طور سے کارخانہ دنیا کا ہے کہ ہر روز مقام و کوچ لگا ہے کوئی آج جائیگا کوئی کل کوئی بعد و گر ہے
اسمیں کوئی مقام رنج و افسوس نہیں ہے اس دنیا کو سب سرای فانی کہتے ہیں مقام اصلی تو وہ ہے بس لازم یہ ہے کہ اعمال نیک
رکھتا ہو اور میں تو اُسکی راہ میں اپنی جان دیتا ہوں وہ ضرور ہمپر اپنا فضل کریگا اور مثل خلیل کے آگ کو گلزار کر دیگا کیونکہ میں
بھی تو اُسی خاندان عالی سے ہوں بشر کو چاہیے کہ ہر مشکل پر صبر کرے خدا صبر کا بڑا نتیجہ عنایت فرماتا ہے حضور خیال کریں
کہ انبیاے سلف نے کیسا کیسا مصیبتوں پر صبر کیا اُسکا کیا انجام ہوا کہ اُنکو درجہ اعلے عنایت ہوئے کوئی فرشتہ نہیں تھے قوم
جن سے تھے ہی بشر تھے حضور صبر کا بڑا اچھا نتیجہ ہے گو کہ اسوقت تو بہت گران ہوتا ہے جیسے کہ کسی شاعر نے اسی مضمون کا
ایک مصرعہ نظم کیا ہے واہ کیا خوب مضمون کہا ہے اور سچا مضمون ہے مصرعہ صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد + واقعی اُسوقت تو
بہت تلخ معلوم ہوتا ہے جب اُسکا صلہ ملتا ہے تو معلوم ہوتا ہے خیال تو فرمایئے کہ حضرت ایوب نے کیسی کیسی مصیبتوں پر صبر کیا اُسکا
صلہ خداوند کریم نے کیا خوب اُنکو عنایت فرمایا بس آپ صبر فرمایئے یہ خیال فرمایئے کہ صاحبقران اول نے کیا کیا مصائب اس
راہ خدا میں اُٹھائے مگر جہاد سے نہ باز آئے عقابین پیچھے گئے دانت باندھ دیے مگر کچھ اُف نکی اُسی طور سے صاحبقران
ثانی نے مشکل و بلا میں صبر کیا اُسکا کیا انجام ہوا کہ مرتبہ صاحبقرانی ملا اب میں اُسی جگہ پر ہوں گو اُنکی برابری نہیں کر سکتا
ہوں مگر ہاں اگر کچھ صبر کروں تو شاید انجام اچھا ہو اور خدا بھی کچھ رضامند ہو اور میرے گناہ بخشے بس آپ بھی صبر فرمایئے
اور مجکو سپرد خدا فرمایئے یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو بادشاہ نے فرمایا کہ اور کیا چارہ ہے یہ کہکر طرف دربارگاہ کے روانہ ہوئے یہان
تک کہ دونوں آفتاب و ماہتاب لشکر اسلام برج مشرف سے برآمد ہوئے عقب میں خواجہ تھے پہلے سب سردار دربار نے
صاحبقران کو مجرا کیا اور بادشاہ کو ان دونوں صاحبوں نے سبکا سلام و مجرا لیکر اشارا کیا کہ تخت حاضر کیا جاے
بس فوراً تخت حاضر کیا گیا بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے اُنکے بعد سب سردار مرکبوں پر
سوار ہوئے سواری بادشاہ کی طرف میدان امتحان کے روانہ ہوئی برابر تخت کے مرکب پر صاحبقران تھے اور خواجہ رکاب
پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور تمام سردار و عیار عقب میں بادشاہ کے ہر ایک ہمراہ اپنے آقا کے تھا اس سامان سے سواری ظل اللہ
کی اُس میدان میں پہونچی ادھر اُن ہرکاروں نے جو کہ خبر کو برای دریافت حال روانہ ہوئے تھے بکلم یقین جو دریست اُنھوں نے
آکر خبر دی کہ خداوندہ خدا پرست آتا ہے سب سردار و بادشاہ اُسکے ہمراہ ہیں یہ باتیں سُنکے یقین اپنے خیمہ سے نکل آیا
تھا سردار بھی اُسکے ہمراہ تھے کہ اُسنے دیکھا کہ بادشاہ اسلام و صاحبقران عالیمقام و سرداران ذوالاحترام چلے آتے
ہیں یہان تک کہ بادشاہ اُس خیمے میں داخل ہوئے جو کہ سامنے اُس میدان کے استادہ تھا کہ جہان آگ روشن تھی صاحبقران

وبادشاہ وسردارون نے جو آگ کو مشتعل دیکھا تو ہر ایک نے اپنے دل مین کہا کہ خداوند کریم اس آتش سے بچائے
اور نار دوزخ سے نجات دے جب صاحبقران پہونچے تھے تو تمام مجمع مین ایک ہلچل پڑگئی تھی کہ وہ خدا پرست
آیا اور بادشاہ اسلام آئے اب امتحان ہوگا یہان بادشاہ تخت پر آکر متمکن ہوئے اور سب سردار آکر اپنے اپنے
مقام پر بیٹھے جب یہ بیٹھ چکے تو صاحبقران نے ایک چوبدار سے کہا کہ جاکر یقین سے کہو کہ مین آگیا ہون اب کس امر کی
دیر ہے اب دیر کرنے سے کیا فائدہ بس سردارون کو لیکر خیمہ سے باہر آئین آتش افروختہ مین جاؤن اپنے خدا کی قدرت
کا تماشا دکھاؤن جو میرے مقدر مین ہو وہ پیش آئے وہ چوبدار تو اسطرف روانہ ہوا ادھر صاحبقران نے سب اہل اسلام
سے کہا کہ مین آپ لوگون سے بار بار عرض کرتا ہون اگر مین جلجاؤن تو آپ لوگ لشکر لیکر طرف رستم ثانی کے تشریف لیجائیے
اگر انکے پاس جانے سے انکار ہو تو صاحبقران کی خدمت مین جائین اور وہ جن صاحب کو آپ پر حاکم کرین انکی اطاعت
فرمائین ہرگز ہرگز اس مقام پر جان اپنی نہ دین کیونکہ یہ لشکر پھر نہ بہم ہوگا بادشاہ سے کہا کہ آپکو قسم ہے سر صاحبقران کی جو
مین نے عرض کیا ہے اُسی پر عمل فرمائیگا ورنہ میری روح بیچین ہوگی ایک تو مین اس آگ سے زندہ وسلامت نکلونگا
مجکو اپنے کریم کی ذات سے بڑی امید ہے وہ سب کا خدا ہے اپنے بندہ کو ناامید نہ کریگا مین اُسکی راہ مین جہاد کرتا ہون
یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب نے آمین کہی اور عرض کیا کہ ہم تو آپکے تابع حکم ہین جو فرمائیگا بجا لائینگے اور بعد آپکے
جو حکم ہمکو بادشاہ فرمائینگے اُسپر عمل کرینگے کیونکہ انکی اطاعت ہمپر فرض ہے صاحبقران نے فرمایا کہ میری موجودگی مین بھی
انکی اطاعت واجب ہے کیونکہ ظل اللہ ہین انکی اطاعت میرے اوپر بھی واجب ہے یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ مرتبہ ملیو آپکا
ہے ورنہ مین کیا چیز ہون ایک ادنی بندہ اُس خدا کا ہون جسنے یہ روح واسمان وزمین شجر وحجر جن وپری دیو ودد بشر
آفتاب ومہتاب ہوا ودریا کوہ وصحرا ثوابت وسیارگان خلق فرمائے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا انبیا ومرسلین واصفیا
پیدا کیے کہ جنکے سبب سے ہم لوگ راہ ضلالت سے نکلے اور سرچشمہ ہدایت پر پہونچے اُسنے بہشت ودوزخ پیدا کیا اور اُسنے
ہمکو چشم بصیرت وعقل کامل عطا فرمائی اور دونون راہون سے بذریعہ انبیا ومرسلین کے آگاہ فرمایا کہ اگر یہ راہ اختیار
کروگے تو یہ مرتبہ پاؤ گے اگر یہ راہ نہ اختیار کروگے یہ ثمرہ پاؤ گے ہین اُسکی عنایت سے اس مرتبہ پر سرفراز ہوا جو
سب کا پیدا کرنیوالا ہے اُسنے یہ مرتبہ دیا مین تو آپکے دم سے زندہ ہون خیر جو خدا دکھائے گا اسکو اُٹھائینگے آپکے حکم سے سرتابی
نہ کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سچ ارشاد ہوا اُسکے اوپر بھروسہ کرنا بہت ٹھیک ہے یہی ذکر ہو رہا ہے اُدھر وہ چوبدار خیمہ
مین یقین خود پرست کے پہونچا یقین کو سلام کیا اور عرض کیا کہ صاحبقران تشریف لائے ہین اور فرمایا ہے کہ مین آگیا ہون
اب دیر نہ کرو جلدی آؤ تاکہ مین تمکو اپنے خدا کی قدرت دکھاؤن یہ سنکے یقین نے اپنے سردارون کی طرف دیکھا اور اُس
چوبدار سے کہا کہ جاکر میری طرف سے عرض کرنا کہ مین حاضر ہوتا ہون آپ تشریف رکھین چوبدار یہ سنکے خیمہ سے باہر آیا اور
طرف بارگاہ صاحبقران کے پہونچا اور بارگاہ مین داخل ہوکر عرض کیا کہ یقین خود پرست آتا ہے جب چوبدار چلا گیا
تو یقین نے اپنے سردارون سے کہا کہ مجکو تو یقین تھا کہ وہ خدا پرست فرار کر گیا ہوگا مگر یہ لوگ بہت سخت ہین اور
اپنے قول کے پابند ہین دیکھو چلے آئے کہین نہ گئے مین اب جاکر عرض کردونگا کہ مین دین آپکا قبول کرتا ہون آپ آگ مین
تشریف نہ لیجائیں جیسا مین نے آپ لوگون سے سنا تھا ویسا ہی پایا واقعی آپ لوگ اپنے قول کے پابند ہین اور آپکا مذہب بہت
سچا ہے کیونکہ مین یہ چاہتا ہون کہ ایسا جوان رعنا اپنے ہاتھ سے کیون جانے دون اور کیون اُسکو گنواؤن ایسے جری بہادر
ممکن نہین ہوتے ہین اس لشکر مین جسقدر ہین سب جری اور بہادر ہین بڑے دل وجگر کے لوگ ہین انمین ایک
ایک اپنے وقت کا رستم واسفندیار ہے اگر انکا افسر اعلی قتل ہوگیا تو یہ لوگ اپنی جانین برباد کرینگے اور ضرور کشت وخون عظیم
ہوگا بلکہ عجب نہین ہے کہ یہ لشکر اسی سبب سے آراستہ ہوکر آیا ہے ہزارون بلکہ لاکھون کی جانین برباد ہونگی اور میرا لشکر اُن
سپاہ سے مقابلہ نہین کرسکتا ہے مجھ مین یہ قدرت نہین ہے کہ مین ایسے لشکر کثیر سے مقابلہ کرون بس مین باز آیا کہ امتحان

ضرور دین خداپرستی برحق اور سچا ہی اب مین جانتا ہون اور اُس خداپرست کو اِس امر سے باز رکھتا ہون اور اُسکے مذہب کو
قبول کرونگا یہ کہکر اور چند سردارون و وزیر کو ہمراہ لیکر بارگاہ سے باہر نکلا اور مرکب پر سوار ہوکر طرف صاحبقران کے چلا
یہ خبر صاحبقران نے سنکر چند سردار برائے استقبال روانہ کیے کہ اُسکو باعزت و آبرو میرے پاس لاؤ وہ سردار خیمہ سے
نکلکر چلے راہ مین یقین سے ملاقات ہوئی پہلے صاحب سلامت کی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی اور اُنکو ہمراہ لیکر پاس
صاحبقران کے آئے یقین نے صاحبقران کو سلام کیا اور بادشاہ کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لایا کرسی زرنگار
عنایت ہوئی یقین سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا جب بیٹھ چکا اور سب سردار بیٹھ چکے تب صاحبقران نے فرمایا کہ اے
یقین خودپرست کیا قصد ہی اور کیا ارادہ ہی کیون دیر کرتے ہو تب یقین نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین باز آیا
اِس امر سے بس اب آپ اِس امر کو موقوف کرین مجکو یقین ہو گیا کہ آپکا مذہب بہت سچا ہی اور آپکا خدا برحق ہی اور
آپکا دین سچا ہی اور آپ حق پر ہین جیسے آپ آگ مین گئے ویسے اپنی زبان سے کہا مین عرض کرتا ہون کہ اب آپ اِس
قصد کو فسخ کرین اور آگ مین تشریف نہ لیجائین اور مین آگ کو گل کرائے دیتا ہون اور آپکا مذہب قبول کرتا ہون اور
مسلمان ہوتا ہون بلکہ تمام شہر میرا آپکا دین قبول کریگا اور سب سردار و لشکر و عزیز بھی مذہب اسلام قبول کرلینگے کسی کو
عذر و انکار نہوگا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ سا بہادر اور دلاور یون ضائع ہو جسکا مثل کوئی پردہ دنیا پر نہو
صاحبقران نے یہ کلام سنکر کہا کہ ای یقین یہ تم کیا تقریر کرتے ہو میری سمجھ مین نہین آئی اگر تمکو یہ منظور تھا تو
پہلے کیون شرط کی اب تو غیر ممکن ہی کہ مین اپنے قول سے پھرون اور اُسکو پورا نہ کرون مین وہ ہون اور میرے خاندان کا یہ طریقہ
ہی کہ جو زبان سے کہتے ہین اُسپر عمل کرتے ہین اب تو مین اقرار کرچکا ہون کہ مین آگ مین جاؤنگا اور اپنے خدا کی قدرت
تمکو دکھاؤنگا اور تمنے شرط کی تھی کہ جب آپ آگ مین جائینگے اور آگ سے زندہ نکلینگے تو مین مذہب خداپرستی قبول
کرونگا اور مین نے اقرار کیا تھا کہ مین ضرور جاؤنگا اب مین اپنے قول سے نہ پھرونگا اور آگ مین جاؤنگا اب تم منع کروگے تو نہ مانونگا یہ میری خاندان کا
طریقہ ہی کہ جو زبان سے کہتے ہین پھر اُس سے نہین پھرتے ہین چاہے جان جاتی رہے اگر معاذ اللہ حضرت جبرئیل ع آسمان
سے آکر منع کرین تو مین نہ مانونگا ضرور آگ مین جاؤنگا جو میرا خدا کریگا وہ ہوگا یہ سنکے یقین نے کہا کہ آپ میرے کہنے پر عمل
کرین اور میرے حال پر اور اہل لشکر پر آپ رحم فرمائین کہ یہ لوگ تباہ ہونگے انکی تباہی پر خیال کیجیے اور جس سبب سے
آپ یہ امر گوارا کرتے ہین اسکو تو مین قبول کرتا ہون مع اپنے اہل شہر و عزیزون و لشکر کے پھر کیا ضرورت ہی صاحبقران
نے فرمایا کہ ای یقین تم یہ خیال کرو کہ ایک عالم کو معلوم ہوا ہی کہ صاحبقران آگ مین جائینگے جب یہ معلوم ہوگا
کہ اب نہ جائینگے تو لوگ کہ عقلمند ہین وہ خیال کرینگے کہ کیا سمجھکر صاحبقران نے اِس امر کا
اقرار کیا تھا صرف دکھانے کے لیے اِس امر کا اقرار کیا تھا ذرا سی مصیبت پڑی اور یہ خیال ہوا
کہ جان پر نہ بنے اور جان کا خوف ہوا تو جھانے سے انکار کیا اور اُسکو اپنے قول کی پابندی نہ تھی اور اپنی زبان پر
نہ قائم ہوئے یہ کیسے بہادر اور دلاور تھے تو اُنکے خاندان کا قاعدہ نہ تھا بلکہ یہ قاعدہ تھا کہ جو کہتے تھے اُسی پر عمل
کرتے تھے چاہے جان جاتی رہے جب میرے ہم چشم اِس امر کو سنینگے تو چشمک کرینگے کہ یہ کیسے صاحبقران تھے
کہ اُنھون نے ایک قول کا اقرار کیا اور پھر اُسپر نہ عمل کیا یہ امر بالکل خلاف شجاعت اور خاندان کے خلاف ہی دوسرے یا مثوبت
قدمی سے بالکل بعید ہین مین اِسکو کبھی نہ گوارا کرونگا تم یہ خیال کرلو کہ کل سے بادشاہ مجکو سمجھا رہے ہین اور کل سردار بھی
مگر مین منظور نہین کرتا ہون تو بھلا یہ کیا بات ہی کہ تمھارے کہنے سے منظور کرلون اور تمام عمر اپنے سر پر بدنامی لون اور
ہم چشمون سے شرمندہ ہون اور بہادرون و ثابت قدمون کی نگاہون مین حقیر قرار پاؤن یہ تو نہوگا بس اب زیادہ اِس امر کی
تکرار کرو اب دیر ہوتی ہی خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو جب یہ تقریر یقین نے کی تھی تو خواجہ نے بھی کہا تھا کہ یقین سچ تو
کہتا ہی آپ کیون نہین منظور کرتے ہین جو امر آپکو مدنظر تھا وہ تو ہوتا ہی تو صاحبقران نے بنظر قہر خواجہ کی طرف دیکھا

پھر کسی سردار کو جرأت نہوئی بلکہ ہر ایک اپنے مقام پر یہ خیال کرکے خاموش رہا کہ اولاد صاحبقران مین ہے یہ کسی کے کہنے کو منظور
نہ کرینگے انسے کہنا بار بار بیکار ہے پھر بھی یقین نے بہت سمجھایا مگر صاحبقران نے ایک نہ سُنی آخر کو یقین نے کہا کہ مجکو جو
یہ امر منظور ہے کہ آپ آگ مین کسی صورت سے نہ جائین کیونکہ مجکو منظور نہین ہے کہ مین آپکی جان لون کیونکہ یہ تو یقین ہے کہ آگ جلاتی ہے
اسکا کام جلانا ہے اور مین نے جو یہ شرط کی تھی تو اس خیال سے کہ آپ منظور نہ کرینگے جو ذی عقل ہوگا وہ کبھی قبول نکریگا جب آپنے قبول
کرلیا تھا تو مین نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ امر یون ہوگا کہ جب وہ دن آئیگا تو منع لشکر یہان سے کوچ کرجائیگا نہ کہ یہ یقین تھا
کہ آپ اپنے قول پر مضبوط رہینگے اور میری شرط کو بجا لائینگے اگر مین جانتا تو کبھی ایسی شرط نہ کرتا کیونکہ آپ کی جان میرے سبب سے
تلف ہوتی ہے اب تو مین آپکا مذہب بھی قبول کرتا ہون میری عرض کرنے پر عمل فرمایئے صاحبقران نے یہ تقریر سُنکے
فرمایا کہ ای یقین بھاگ جانا بدقومون کا کام ہے یا جسکے نطفہ مین فرق ہوتا ہے نہ مین بدقوم ہون نہ میرے نطفہ مین فرق
ہے مین خاندان شریف سے ہون اور قسم کھاتا ہون اُسی خدا کی کہ جسنے مجکو پیدا کیا ہے کہ مین بدون آگ مین جائے نہ مانونگا
بہرحال ضرور آگ مین جاؤنگا اگر اب کوئی منع کریگا تو اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا اسمین خواہ میرا عزیز ہو خواہ سردار ہو یا کوئی
غیر ہو کیونکہ مین مرنے سے نہین ڈرتا ہون اگر میری قضا آج آئی ہے تو مین کسی صورت سے نہین بچ سکتا ہون اگر قلعہ
فولادی مین بھی جاکر پوشیدہ ہونگا تو ملک الموت نہ چھوڑینگے قضا سے کیا خوف ہے بموجب شعر روز یکہ قضا باشد
روز یکہ قضا نیست + روز یکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست + اگر میری قضا نہین ہے تو مین مثل حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کے آگ سے زندہ نکلونگا گو وہ مرتبہ نہین رکھتا ہون مگر اُسکی ذات سے امید قوی ہے یہ اُسکی قدرت ہے
کہ وہ مجکو زندہ اور سلامت نکالے مین اس امر کو گوارا نہ کرونگا کہ لوگ یہ خیال کرین کہ بدیع الملک جان کے
خوف سے آگ مین نہین گیا جان ایسی عزیز ہوئی یہ کیا صاحبقرانی کریگا اور یہ خیال کرنیکا مقام ہے کہ موت سے کسکو
چارا ہے بڑے بڑے شاہان ہفت کشور جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے مثل شداد و بخت النصر و نمرود کے کہ بادشاہ تھے بلکہ
دعوے خدائی کرتے تھے جب قضا آئی ایک کی خدائی نے کام نہ دیا خاموش چلے گئے کچھ نہ کرسکے آخر کیا نتیجہ ہے وہ بادشاہ جو کہ موجود
تھے اور ہفت اقلیم اُنکے قبضہ مین تھی اور جن و پری پر حکمران تھے مثل فریدون وغیرہ کے کوئی حکومت کام نہ آئی موت نے
نہ چھوڑا اس دنیا سے خالی ہاتھ گئے پھر یہ تو بادشاہ تھے جب وہ لوگ جو کہ نبی تھے اور وصی یا ولی خدا تھے اُنکو اس موت سے
پناہ نہ ملی تو ہم کیا چیز ہین یہ دنیا مقام سیرگاہ ہے جو دم گذرتا ہے وہ غنیمت گذرتا ہے پس انسان کو لازم ہے کہ وہ کام کرے
تا قیامت نام باقی رہے خیال کرو کہ نوشیروان گو کافر تھا مگر عدل ایسا کر گیا کہ سب اُسکے عدل کی تعریف کرتے ہین اور
نام اُسکا تا زمانہ قیامت اس صفحہ ہستی پر قائم رہیگا جیسا کہ شاعر کہتا ہے شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند + آن سرالاشہ راکہ سپردند زیر خاک + خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند
جبکہ یہ دنیا بے ثبات ہے تو موت سے خوف کرنا بالکل بیکار اُسکی راہ مین مرنا حیات ابدی ہے جب کسی سے ذکر ہوگا تو
لوگ یہ کہینگے کہ بدیع الملک نے بڑا کام کیا جو کہ مردان عالم کرتے ہین یہ فسانہ تا قیامت ہر ایک کی زبان پر
رہیگا اور سب ساتھ نیکی کے یاد کرینگے اور نام نیک باقی رہیگا ایسے امر دون کو مین ترک کرکے اور اپنے کو
ساتھ بدی کے مشہور کرون کہ لوگ میرا نام ساتھ بدی کے زبان پر لائین یہ آپ لوگون کی مرضی ہے یہ تو مجھسے نہ ہوگا جو کچھ مجکو کہنا
تھا مین کہہ چکا اگر ای یقین اب تم کچھ کہوگے تو مین زبان تیغ سے جواب دونگا اب مجکو جوش آگیا ہے صاحبقران کی
یہ حالت ہوئی کہ تمام ریش کے بال کھڑے ہوگئے آنکھین و چہرہ لال ہوگیا منہ سے کف جاری تھا ایسا غیض طاری ہوا
کہ کانپنے لگے یہ جو کیفیت اہل دربار نے دیکھی اب تو یقین ہر ایک کو ہوگیا کہ صاحبقران ضرور آگ مین تشریف
لیجائینگے ہر ایک کو صاحبقران کیجانب سے مایوسی ہوئی اور آہستہ آہستہ دعا کرنے لگے اب یقین کو بھی یقین ہوگیا
کہ یہ نہ مانینگے کیونکہ یہ خیال کرکے آیا تھا کہ شاید منع کرنے سے مان جائین اور جو امر کہ اس شرط پر منحصر ہے اُسکو مین

منظور کرتا ہون تو کیون نہ قبول کرینگے مگر اب بالکل یقین ہوگیا کہ نہ مانین گے اُسنے عرض کیا کہ آپ تشریف لائین حضور
اپنے خیمہ مین جاکر سبکو آگاہ کرتا ہون اور مین بھی اُس میدان مین آتا ہون یہ کہکر اُسنے کہا کہ ای اہل دربار سب حضرات
یہ امر سماعت فرمالین مین اپنی شرط سے باز آیا اور مذہب اسلام بھی قبول کرتا ہون مع لشکر و اہل شہر و عزیز
و اقارب کے اور صاحبقران کو منع کرتا ہون کہ آپ آگ مین تشریف نہ لیجائین میرے سر پر اُنکا خون ہوگا
نہ میری گردن پر مین سبکدوش ہون مگر یہ نہین مانتے ہین کوئی صاحب یہ نفرمائین کہ یقین خود پرست دشمن
تھا اُسنے صاحبقران کی جان لی مین کسی کی جانکا خواستگار نہین ہون مین بری ہون اب مین یہ شرط نہین
کرتا ہون صاحبقران اپنی خوشی سے آگ مین تشریف لیے جاتے ہین مین مسلمان ہوا یہ کہکر کلمہ طیبہ اگر
کتابون مین دیکھ چکا تھا کہ یہ کلمہ ہی جو کہ خدا پرست پڑھتے ہین اور یہ اول رکن ہی اُنکے مذہب کا اسی کے پڑھنے
سے کافر مسلمان ہوتا ہی اور نہ پڑھنے سے حالت کفر مین رہتا ہی از سر صدق پڑھا اور کہا کہ سب شاہد ہین یہ کلمہ اپنی
زبان پر جاری کیا کہ یہ امر سب پر ظاہر ہوگیا کہ یقین نے مذہب اسلام قبول کرلیا اُسکے ہمراہ جو سردار تھے وہ بھی
کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے جب کلمہ پڑھ چکا تو صاحبقران سے رخصت حاصل کرکے بارگاہ سے باہر آیا اور
اپنے خیمے مین پہونچکر جہان سب سردار اُسکے بیٹھے ہوے تھے اور باہم باتین کر رہے تھے کہ معلوم ہوتا ہی اُس حضرت
نے منظور کرلیا تیغ ہے آگ مین چلا جانا کوئی نہ گوارا کریگا اُسنے صرف اس سبب سے گوارا کرلیا تھا کہ کوئی
نکوئی ضرور منع کریگا اور روک لیگا مین اگر آمادہ ہونگا تو کیا ہوگا وہی امر ظہور مین آیا کہ خود بادشاہ نے جاکر منع
کیا بس اُسنے منظور کرلیا جان بہت عمدہ چیز ہی ہر ایک کو عزیز ہوتی ہی اسکی کوئی قیمت نہین کوئی دیدہ و دانستہ
اپنی جان اپنے ہاتھ سے نہین دیتا ہی یہ صرف کہنے کی بات ہی کہ ہمکو جان اپنی عزیز نہین ہی اگر کوئی سو برس کا بھی آدمی ہی
تو اُسکو بھی جان عزیز ہی گو کہ وہ پلنگ پر پڑا ہی ہل نہین سکتا ہی مگر پھر بھی یہ نہین گوارا کرتا ہی کہ مین مرجاؤن کبھی گوارا
کریگا اُسکو اُسی طور سے زندگی بسر کرنا اچھی معلوم ہوتی ہی نہ کہ جوان آدمی اور جسکی حکومت مین لاکھون بلکہ کرورون
آدمی ہون چین سے زندگی بسر کرتا ہو لاکھون کی جان اُسکے ساتھ وابستہ ہو یہ خیال کرتا ہو کہ اگر مین اپنی جان دون تو اتنی
جانین میرے ساتھ برباد ہونگی وہ کیونکر گوارا کریگا یہ بھی ایک پیچ تھا کہ منظور کرلیا جب وہ وقت آتا اپنے اہل لشکر کو
حکم دیتا کہ اس آگ کو گل کردو اور ان سبکو گرفتار کرلو کوئی زندہ نجانے پائے یا جو اسیر ہو اُسکو زندہ اسیر کرلو اور ملک کے
اوپر قبضہ کرلینا اور ہم سبکو قتل کرنا ایک کو بھی زندہ رکھنا مگر بغیر کشت و خون یہ ملک اُسکے قبضے مین آگیا اب کیون
نہ قبول کرلیا ہوگا یہی سبب ہی جو بادشاہ اسوقت تک تشریف نہین لائے ہین باتین ہو رہی ہونگی ہم تو جوانمرد
اُسکو تصور کرتے ہین جو اپنے قول پر قایم رہے اور اُس سے نہ پھرے یہ کام مردونکا نہین ہی کہ اُسوقت کچھ کہا
اور وقت پر کچھ کہا زبان نہوئی کوئی اور مقام ہوا سرداران یقین خیمہ مین بیٹھے ہوئے یہ باتین کر رہے تھے
کہ یقین خود پرست مع اُن سوارونکے اوداس عالم یاس چہرے پر مایوسی برستی ہوئی کچھ مغموم آیا جب سرداران نے تعظیم دیکر کھڑے ہوے
اگر صورت جو دیکھی رنجیدہ پائی یہ خیال کرنے لگے کہ یہ کیا سبب ہی جو بادشاہ غمگین ہی بس جب یقین اپنے مقام پر بیٹھ چکا تو اُنھون
عرض کیا کہ بنصیب دشمنان مزاج مبارک کیسا ہی کیونکہ اسوقت کچھ گرد ملال چہرۂ مبارک پر ہم جان نثار پاتے ہین کیونکہ جب
آپ تشریف لیگئے تھے تو حضور رنجیدہ نہ تھے نہ یہ ملال تھا اس ملال کا کیا سبب ہوا بیان فرمائیے تاکہ ہم غلام بھی آگاہ
ہون اور کیا تقریر باہم ہوئی اور جو لوگ آپکے ہمراہ ہین وہ بھی رنجیدہ ہین یقین نے یہ سنکے اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ کیا بیان کرون
کوئی امر نہین پڑتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ کیا وہ خدا پرست راضی ہوگیا یقین نے کہا کہ اُسی کا تو ملال ہی کہ وہ راضی
نہین ہوتا ہی لاکھ لاکھ طور سے سمجھایا مگر آگ نہ تاپی بڑے دل و گردے کا آدمی ہی جبسے ہون تو آجتک ایسا آدمی نہین دیکھا
یہ کہکر تمام تقریر اُسکے روبرو بیان کی اور کہا کہ مین تو خدا پرست ہوگیا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرا ساتھ دے ورنہ اپنی

راہ سے یہ جو یقین نے کہا سب لوگ دنگ ہو گئے اور باہم کہنے لگے کہ ہمکو کیا کیا خیال تھے اور یہان کیا ہو گیا
واقعی یہ مرد جری اور بہادر ہی اور اپنے قول کا پابند ہی یہ کہکر جو باہم باتین ہو رہین تھین وہ یقین سے بیان
کین یقین نے کہا کہ اسکا تو وہان کچھ ذکر بھی نہین ہی وہ لوگ اپنے قول کے پابند ہین جو کہتے ہین اُسپر قائم
رہتے ہین جان جانا گوارا کرتے ہین مگر یہ نہین گوارا کر سکتے ہین کہ ہماری بات جاے بات کو سر کے ساتھ سمجھتے
ہین اب معلوم ہوا کہ یہ لوگ قول کے سچے ہین انکا یہ قول ہی کہ آدمی کے جسم بھر مین ایک زبان ہی اگر یہی ٹھیک نہین
تو کیا امر ہی ہم مین اور پاجی مین کیا فرق ہی جو اعضا ہمارے ہین وہ اسکے ہین جو عقل خدا نے ہمکو دی ہی وہ اسکو بھی دی ہی تسپر
اسی زبان سے شریف و پاجی ثابت ہوتا ہی جو انکا قول ہی بہت درست ہی یہ سُنکے اُن سردارون نے عرض کیا کہ ابکہ
ثابت ہو گیا کہ ضرور انکا مذہب درست ہی اور برحق ہی ہمنے بھی دین اسلام قبول کیا یہ کہکر یقین سے کلمہ سنا اور سب انکے
بصدق مسلمان ہوئے یقین نے کہا کہ مجکو جو ملال ہی تو اسی امر کا ہی کہ مفت ایک بندہ خدا کی جان گئی اب مین افسوس
کرتا ہون کہ کیون مین نے یہ شرط کی کوئی اور شرط کرتا افسوس لا سکتا ہی اگر مادر زمانہ ہزار بار جنے گی اور یہ فلک لاکھ مرتبہ
گردش کریگا مگر ایسا جوانمرد ثابت قدم دوسرا نہ پیدا ہو گا مگر کیا کرون کہ اب کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی اگر مین یہ
جانتا کبھی نہ ایسے امر کا سوال کرتا میرے خیال کے بالکل خلاف ہوا بڑا دھوکا کھایا سردارون نے عرض کیا کہ کیا
تعریف کرین مگر اب بڑا افسوس ہوتا ہی یقین نے کہا کہ اگر وہ جل گیا تو یہ خیال کر لو کہ مین اپنی جان دونگا اپنے کو آپ ہی
ہاتھ سے قتل کرونگا مجھسے یہ نہ گوارا کیا جائیگا کہ ایسا جوانمرد نہو اور مین زندہ دنیا پر ہون سردارون نے عرض کیا کہ کوئی تو انکو
بھروسا ہو گا جو وہ ایسی جرأت کرتے ہین پس خدا پر اٹھکے تماشا کرتے ہین جو اسکو منظور ہو گا وہ ظاہر ہو گا اب آپ یہان کیون
تشریف لائے ہین یقین نے کہا کہ تم سبکو آگاہ کرنے اور اہل مجمع کو آگاہ کرنے انھون نے کہا کہ ہمکو اپنے اُسی
مقام پر طلب کر لیا ہوتا یقین نے کہا کہ مین اِس سبب سے آیا ہون کہ اہل شہر کو آگاہ کر دون یہ کہکر حکم دیا
کہ منادی ندا کر دے کہ سب ہوشیار ہو جائین کہ صاحبقران براے امتحان آگ مین تشریف لیے جاتے ہین
منادی نے یہ حکم پا کر تمام مجمع مین ندا دی اب جو اہل مجمع کو معلوم ہوا تو وہ ہلچل جو پڑی ہوئی تھی موقوف ہوئی
سب آگ کی طرف دیکھنے لگے اب تو یہ حالت ہی ایک کے اوپر ایک گر رہا ہی لوگ کچلے جاتے ہین ہزارون درختون
کے ڈالے پھٹ گئے ہین سیکڑون کے مُنہ ہاتھ ٹوٹ گئے ہین مگر اُس مقام سے نہین ہٹتے ہین سبکی نظر
آگ کی طرف ہی آگ کے شعلہ بلند ہین یہ جب منادی ندا کر چکا تو یقین خود پرست سب سردارون کو
لیکر طرف خیمہ صاحبقران کے چلا یہ خبر ناموس مین بھی یقین کے ہو گئی وہ بھی طرف اُس میدان کے دیکھنے
لگے اِدھر بعد جانے یقین کے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ آپ رنج نہ کرین خداوند کریم
مجکو ضرور بچائیگا وہ میرا حافظ ہی مجکو اُسکی ذات پر تکیہ ہی اب آپ یہان تشریف رکھین مین جاتا ہون اور
اپنے خدا کی قدرت دکھاتا ہون یہ سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ آپکو اختیار ہی مگر مین بھی آپ کے ہمراہ آگ مین
چلونگا صاحبقران نے کہا کہ یہ تو کبھی نہو گا اِس امر مین آپ کد نہ کرین میری طبیعت کو ناگوار ہوتا ہی جب
بادشاہ کو صاحبقران نے یہ جواب دیا تو اور کسی کی جرأت نہوئی بلکہ یہی صاحبقران نے کہا کہ
آپ کیونکر جا سکتے ہین کیونکہ آپ تو پشت و پناہ لشکر ہین آپ کے سبب سے لشکر کی کمر مضبوط ہی اگر آپ بھی
تشریف لے چلے تو لشکر کا دیکھنے والا کون ہی لشکر تباہ ہو گا یہ کام تو ہم ایسے خادمون کا ہی آپ کے سبب
سے لشکر کی کمر قوی ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین آپ کو لے چلون یہ آگ کا مقدمہ ہی نہ معلوم کیا ہو بادشاہ
نے فرمایا کہ جو آپکے لیے ہو گا وہی میرے لیے ہو گا جس خاندان سے آپ ہین اُسی خاندان سے تو مین
بھی ہون جو حالت آپ کی ہو گی وہی میری بھی حالت ہو گی صاحبقران نے جواب دیا کہ آپ بھی ضرور

اُسی خاندان سے ہین مگر اصل امر یہ ہی کہ کوئی تو لشکر کا پشت و پناہ ہو یہ امر ضرور ہی کہ اگر آپ بھی میرے ہمراہ
آگ مین تشریف لیجاینگے تو یہ امر ہوگا کہ لشکر تباہ ہوگا اُسکی تو پشت پناہ ہوتا مقدم ہی ورنہ کون اِن سبکو
سنبھالیگا یہ لوگ تو تباہ ہوجاینگے یہ سنکے بادشاہ نے کہا کہ یہ تو آپ سچ عرض کرتے ہین مگر میرا دل نہین مانتا
ہی صاحبقران نے جواب مین کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر آپکو میرے سر کی قسم اور صاحبقران کے سر کی قسم ہی
کہ آپ اسمین کد نہ کرین اور جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرین یہ سنکے بادشاہ نے جواب دیا کہ مین آپکے قسم
دینے سے مجبور ہوگیا ورنہ کبھی نہ مانتا اچھا تماشاے آتش تو ضرور چلونگا یہ سنکے صاحبقران نے جواب دیا کہ
اس امر مین کوئی مضایقہ نہین ہی پس بعد اس گفتگو کے صاحبقران مع بادشاہ و سردارون کے خیمے
سے نکل کر طرف اُس میدان کے چلے اُدھر سے یقین خود پرست اپنے سردارون کو لیکر طرف صاحبقران
کے جو چلا تھا وہ بھی قریب صاحبقران کے پہونچا دیکھا کہ صاحبقران و بادشاہ و سرداران اسلام چلے
آتے ہین یہ جو دیکھا تو سب نے ملکر صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر کہا کہ اب
دیر نہ کرو طرف اُس میدان کے چلو کہ جہان آگ مشتعل ہی مین اپنے خدا کی قدرت دکھاؤن مین یہ نہین چاہتا
ہون کہ دیر ہو یہ کلام سنکے یقین خود پرست نے جواب دیا کہ ای صاحبقران مین پھر عرض کرتا ہون کہ آپ آگ مین
تشریف نہ لیجائین اور نہ اپنی جان تباہ کرین مین نے مذہب اسلام قبول کرلیا ہی اور میرے سردارون نے
بھی جب مین نے اور سردارون نے قبول کرلیا تو لشکر اور اہل شہر کی کیا اصل ہی وہ ضرور قبول کرینگے یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ قول مردان جاندارد و سخن مردان اعتبار یہ تمنے سنا ہوگا کہ نامرد مرتا ہی نان پر
اور مرد مرتا ہی نام پر تو مین مرد ہون اپنے قول سے کبھی نہ پھرونگا پس اب اسمین حجت کرنا بیکار ہی یہ سنکے
یقین نے کہا کہ مین مجبور ہون معلوم ہوگیا کہ آپ نہ مانینگے ایک سردار یقین کے سردارون مین تھا کہ اُسکا
قلب سیاہ تھا اور وہ بڑا سنگدل تھا اُسنے جو یہ تقریر سُنی کہنے لگا کہ معلوم ہوا کہ آپ کو کسی امر پر بھروسہ
ہی اور وہ امر میری راے مین سواے سحر کے کوئی امر نہین ہی کہ آپ یہ سحر فرمائینگا کہ سب کو معلوم ہوگا کہ آپ
آگ مین گئے اصل مین یہ ہوگا کہ آپ اپنی صورت کا پتلہ بناکر آگ مین ڈال دیجیگا بعد تھوڑے عرصہ کے
آپ اپنے کو ظاہر فرمائیگا یہ سنکے صاحبقران کو غصہ آگیا کہ تمام بدن مثل بید کے کانپنے لگا چہرہ
لال ہوگیا مُنہ سے کف جاری ہوا اور حالت غیظ مین اُس سے فرمایا کہ او مرتد مین کافر نہین ہون یہ کام
کافرون کا ہی مین سحر و ساحری پر لعنت کرتا ہون ساحر کو کافر اور سحر کو کفر تصور کرتا ہون اپنے خدا پر نظر رکھتا
ہون کہ جو بچانے والا ہی اور وہی سبکو بچائیگا اور وہی سبکا حامی اور مددگار ہی ارے نالایق یہ مکر و زور اہل کفار
مین ہوتا ہی اہل اسلام اُسکو کبھی نہین منظور کرتے ہین جو کافر ہین وہ مکر کرتے ہین جو مومن و مسلم ہین وہ مکر کو کبھی نہین
گوارا کرتے ہین مکر کرنا اہل کفر کا کام ہی جو نامرد ہوتا ہی وہ یہ مکر کرتا ہی اور جو مرد ہی وہ کبھی اس امر کو گوارا نہ کریگا یہ کیا بیہودہ کلام
کرتا ہی مین کبھی نہین گوارا کرونگا اب جو ایسی تقریر کریگا تو مین تجھکو جواب تیغ سے دونگا مردان عالم کی شان
مین ایسے کلام مین کیا ہون ایک ادنے اُسکا بندہ ہون وہ ایسا خدا ہی کہ جسنے ہزارون انبیا پیدا کیے اور
ہزارون بلاؤن مین میری اور میرے بزرگون کی مدد کی یہ کیا بلا ہی اسکو بھی رد کریگا وہ ایسا کریم و رحیم ہی کہ مجھ بندۂ
ناچیز کو مرتبہ سلیمان عطا کرتا ہی معلوم ہوا تو بڑا سیاہ قلب ہی گو میرا قصد تنہا جانے کا تھا مگر اب تجھکو ہمراہ
لیتا جاونگا تاکہ تجکو معلوم ہو کہ مین سحر سے گیا یا در اصل گیا یا مین نے اپنا پتلہ آگ مین جلایا کہ اپنے کو بچایا یہ سنکے
تو اُسکے ہوش جاتے رہے کہ یہ تو بڑا غضب آگیا یہ خدا پرست مجھکو آگ مین لیجائیگا یہ خیال کرکے کہنے لگا کہ اے صاحبقران
مجھکو کوئی اپنی جان دوبھر نہین ہی کہ آگ مین جاؤن آپ تو سحر سے اپنے کو بچا لینگے مین کیونکر بچونگا مرا بچنا دشوار ہوگا یا آپ

خود سحر نہ جانتے ہونگے تو آپنے کسی ساحر کو خفیہ طور سے مقرر کیا ہوگا کہ جب آپ آگ مین جلنے کا قصد کرین تو
وہ سحر کرکے آپکو تو پوشیدہ کردے اور آپکی صورت کا پتلہ سحر سے آگ مین ڈالدے بھلا وہ مجکو کیون بچانے لگا
مین جلجاؤنگا یہ سنکے صاحبقران نے بہ نگاہ قہر آلود اُسکی طرف دیکھا اور جھپٹکر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اس خیال
سے کہ یہ کہین بھاگ نہ جائے اُسنے لاکھ لاکھ زور کیا مگر نہ چھوٹ سکا مجبور ہوگیا اور کہنے لگا کہ آپ بیکار میری
جان کے پیچھے پڑے ہین اگر یہی مد نظر ہے کہ مین تمام ہون تو مجکو قتل فرمائیے اس موت سے تو یہ بہتر ہوگا کہ میرا
سر قلم ہو یہ جل جل کر مرنا تو کسی طور سے اچھا نہین ہے صاحبقران نے اُس سے فرمایا کہ تو خوف نکر میرا خدا
ایسا نہین ہے کہ مین اُسکے اوپر بھروسا کرکے جاؤن اور وہ مجکو جلادے اور یہ جو تیرا گمان ہے کہ مین ساحر ہون یا
کسی ساحر کو مین نے مقرر کیا ہے بس یہ بھی تجھپر بخوبی ظاہر ہوگا کیا امر تھا اب تو مین کسی طور سے تجکو چھوڑونگا
بغیر اپنے ہمراہ لیگئے ہوئے آخر کو وہ بھی لاچار ہوا اور خاموش ہو رہا مگر اپنے دل مین بُرا بھلا اپنے کو کوسنے لگا
اور نفرین کرتا تھا کہ تو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا تو نے جاکر اپنی جان دی خیر اب کیا ہوتا ہے ادھر
صاحبقران اُن سبکو ہمراہ لیے ہوئے اُس میدان مین پہونچے بہت سے لوگ تو اُس مقام پر رہگئے کہ جہان
سے کسقدر گرمی آگ کی محسوس ہوئی مگر وہ لوگ جو کہ سردار تھے یقین کے سرداران اسلام و بادشاہ و صاحبقران
و خواجہ خضر ان وہ سردار کہ جسکا ہاتھ صاحبقران نے پکڑ لیا تھا اور یقین خود بدست ہمراہ تھے اُدھر
اہل مجمع مین یہ شور ہو رہا تھا کہ وہ خدا پرست آگ مین جاتا ہے اب تو یہ نوبت ہوئی کہ ایک ایک پر گرنے لگا کوئی
کسی کی بغل مین منہ گھڑائے ہوئے دیکھ رہا ہے کوئی کسیکی پشت پر سوار ہے کوئی لوگون کی ٹانگون مین سر ڈالے ہوئے
دیکھ رہا ہے بہت سے لوگ جو کہ ذرا تیز تھے مجمع کو ہٹا ہٹا کے آگے آکر کھڑے ہوگئے ہین درختون کے ڈالے ٹوٹے
جاتے ہین تماشائے شہر اپنے خیمون سے باہر نکل آئے ہین دوکاندار دوکانین چھوڑ چھوڑ کر دیکھنے کو کھڑے ہوگئے
ہین دونون لشکر ہمہ تن چشم سے ہو رہے ہین کہ اب صاحبقران قریب اُس میدان کے پہونچے کہ اب
آگ سے کوئی سو قدم کا فاصلہ رہگیا ہے گو حدت سے سبکا حال یہ ہے کہ جلے جاتے ہین منہ لال ہین کہ جب یہ سب
لوگ قریب پہونچے تو صاحبقران نے سبکی طرف دیکھکر کہا کہ خدا حافظ مین اب آگ مین جاتا ہون اور اپنے خدا
کی قدرت سب اہل جلسہ و مجمع کو دکھاتا ہون بس یہ کہکر قصد کیا تھا کہ قدم آگے بڑھائین کہ بادشاہ گلے
سے لپٹ گئے اور رونے لگے صاحبقران نے آہستہ سے یہ کہا کہ آپ کیون بیقرار ہوتے ہین یہ سب یہ تصور کرینگے
کہ انکو اپنے خدا پر بھروسا نہین ہے جو یہ لوگ یون بیقرار ہوتے ہین کیون آپ دامن صبر کو ہاتھ سے دیتے ہین سپرد
خدا فرمائیے صبر کو کام مین لائیے یہ سنکے بادشاہ علیحدہ ہوگئے اور فرمایا کہ سپرد خدا کیا اُسکے بعد صاحبقران
اپنے سب عزیزون سے ملے سب سے کلام تسکین فرمائے پھر سردارون سے ملے اُنسے بھی کلام تسلی کیے اور کہا
کہ ابھی ابھی اس آگ سے سلامت باہر آتا ہون بس یہ امر ضروری ہے کہ دعا کرین اور اس بیقراری سے تو کچھ نہوگا دشمن
شماتت کرینگے یہ جو صاحبقران نے سب سے فرمایا سب خاموش ہو رہے صاحبقران اپنے سردارون سے ملکر
یقین کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اب مین آگ مین جاتا ہون اور اپنے خدا کی قدرت دکھاتا ہون تیری شرط کو پورا
کرتا ہون اُسنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مین تو بار بار عرض کیے جاؤنگا کہ آپ نہ تشریف لیجائیے مین مسلمان ہوگیا ہون
مین اپنی شرط سے باز آیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر تو غیر ممکن ہے جو مین نے زبان سے اقرار کیا وہ ضرور پورا ہوگا
اپنے قول سے نہ پھرونگا یہ فرماکے صاحبقران نے اُس سردار کا ہاتھ مضبوط پکڑ کر اور قدم طرف اُس آگ کے بڑھایا
اور تیز قدم چلے زبان پر یہ کلمہ جاری تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اس آیت کو تلاوت کرتے جاتے تھے یا نار کونی برداً و سلاماً
علی ابراہیم اور کبھی یہ فرماتے تھے شعر گلستان کند آتش بر خلیل * گروہی ز آتش بر دز آب نیل * یہ دعا تھی کہ مین تیرا

ایک بندہ ناچیز و ذلیل ہون از سر تا پا گناہو نمین غرق ہون تو رب جلیل ہی بڑا آمرزگار و غفار ہی تیری راہ مین مین اس امر کو گوارا
کرتا ہون تو میرے اوپر رحم فرما میرے گناہون کو بخشدے ای خالق برحق تیری ذات سے بڑی امید ہی مین موت سے
خوف نہین کرتا ہون اگر میری قضا آگئی ہی تو کچھ خوف نہین ہی بموجب شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب
ادھر صاحبقران تو یہ کہتے ہوئے قدم اُٹھائے ہوئے چلے جاتے ہین یہ جو دعا خدا سے صاحبقران نے کی ادھر
بادشاہ اور سردارون نے جو خداوند کریم سے برائے صاحبقران دعا فرمائی تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دریائے
رحمت الٰہی جوش زن ہوا آگ کو حکم ہوا کہ گلزار ہو جا اور ان سبکو میری قدرت دکھا دے کیونکہ میرا بندہ خاص میری
قدرت نمائی کے لیے میرے اوپر بھروسا کرکے آگ مین جاتا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اُسکو جلا دون بس گلزار ہو جا یہ جو
حکم خداوند کریم کا آگ کو پہونچا فوراً گلزار ہو گئی ہوای سرد چلنے لگی یہ جو قدرت خدا ظاہر ہوئی تو فرشتگان مقرب بارگاہ خدا
آسمان پر سے طرف زمین کی دیکھنے لگے کہ خدا ہی نے ایسے ایسے بندے بھی خلق فرمائے ہین کہ جو اُسکی راہ مین یون قدم رکھتے
ہین اور ثابت قدمی دکھاتے ہین یہ بالاے آسمان حال تھا یہان دنیا پر اب اہل مجمع مین باہم یہ تقریر ہونے لگی
ہر ایک صاحبقران کی صورت و جرأت دیکھکر افسوس کرنے لگا کہ مقام تاسف ہی کہ ایسا جوان بیٹھا یون آگ مین جلے
کیا جاتا ہی جو کہ صاحب اولاد تھے وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھکر کہنے لگے کہ جب اُسکے مان و باپ کو خبر ہوگی تو اُنکے دل کا
کیا حال ہوگا نہ معلوم کن کن ناز و نعمت سے پرورش کیا ہوگا یہ عین شباب عمر بیس کا جوان ہی گا دیکھو کیا حسین ہی اسکے نور جبین سے روبرو روی آفتاب زرد
ہی دھوپ ملگجی معلوم ہوتی ہی کیا صورت پائی ہی معلوم ہوتا ہی خداوند طبیعت مجرد نے اپنے ہاتھ سے یہ تصویر بنائی ہی ابھی
مین کیا ہی کوئی بیس یا بائیس برس کا ہوگا خداوند اس عمر کا تو کوئی درخت بھی نہ قلم کرین یہ ہی حال تمام اہل مجمع کا
تھا ہر ایک افسوس کر رہا تھا کسی کی آنکھ سے اشک حسرت جاری تھے کوئی آہ سرد دل پر درد سے بھر رہا تھا جو لوگ
دلیر چوٹ کھائے تھے وہ دلکو پکڑے کھڑے تھے جو کہ اختلاجی حالت مین مبتلا تھے اُنسے یہ حالت نہ دیکھی گئی طرف صحرا کے
چلے گئے ایک تو یہ بات تھی کہ دھوپ کی حدت دوسرے آگ کی گرمی تیسرے صاحبقران کی جوانی کا جو خیال کیا تو اور
اختلاج کی شدت ہوئی ناموس یقین خود پست مین کہرام تھا جب سے صاحبقران کی جوانی دیکھی تھی جو
طوایفان شہر براے تماشا آئین تھین نوجوانی صاحبقران پر رو رہی تھین آنسوؤن سے رومال تر ہو رہے تھے
اُسوقت کی حالت اہل مجمع کی کیا تحریر ہو اگر تحریر کیجاے تو ایک دفتر اور تیار ہو مجھے طول سے از حد نفرت ہی اور یہ
طول بیجا ہی فقط اصل مطلب سے غرض ہی اہل جلسہ کو تو افسوس مین مبتلا رکھا جاتا ہی اب مین اصل حال تحریر کرتا ہون تا
ناظرین پر ظاہر ہو کہ جبکہ صاحبقران طرف آگ کے تشریف لیچلے تھے بڑے شعلے بلند تھے تمام صحرا کرۂ نار ہو رہا تھا
ہوا سے گرم چل رہی تھی جسم جلے جاتے تھے جسقدر لوگ اس مقام پر تھے از سر تا ناخن پا عرق مین غرق تھے پسینہ کے تر رہے
چل رہے تھے رومال پر رومال تر ہوتے تھے مگر کھڑے ہوئے دعا کر رہے تھے یہی حالت بادشاہ کی تھی ہونٹھ خشک تھے
زبانمین کانٹے پڑے ہوئے تھے پیاس کی شدت تھی خادم گیلاس پر گیلاس پانی کا دے رہا تھا مگر شدت پیاس کی نہ کم ہوتی تھی
کیونکر کم ہوتی پانی بھی تو حدت ہوا سے گرم ہو جاتا تھا یہ نوبت ہوئی تھی کیونکر تسکین ہوتی یقین کی تو اس سے بدتر حالت
تھی اب قدرت خدا کا تماشا ملاحظہ ہو کہ کیا ہوا کہ ادھر تو صاحبقران قریب آگ پونہچے اور حکم ہوا خدا کا کہ آگ گلزار ہو جا
ایک ہواے سرد کا ایسا جھونکا آیا کہ وہ حدت اُس صحرا کی بالکل برطرف ہو گئی اب تو یہ حالت ہوئی کہ سردی معلوم ہونے لگی ہر چند
آگ تو ان لوگونکی یہ حالت ہوئی ادھر صاحبقران نے نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اور بسم اللہ کہکر آگ مین قدم رکھا قدم کا رکھنا
تھا کہ وہ آگ مثل برف کے سرد ہو گئی اب جو صاحبقران نے دیکھا کہ ایک گلزار کیا شاداب ہر قسم کے گلون سے مملو لگا
ہوا ہی نہرین جاری ہین طائران خوش الحان چہچہے زنی کر رہے ہین بلبل ہزار داستان شاخ درخت پر بول رہی ہین ہوا
سرد کے جھونکے آہستہ آہستہ آ رہے ہین ایک کیفیت بھی عجیب ہی یہ جو حالت صاحبقران نے دیکھی خیال کیا کہ مین آگ مین

جل گیا ہون اُسکی راہ مین جو جہاد کیا ہی تو اُسنے مرنے پر بھی مجکو باغ خلد عنایت فرمایا مگر اب جو خیال کیا تو اپنے جسم کو
پایا پھر خیال ہوا کہ اگر مین مرجاتا تو یہ جسم خاکی کیونکر میرے پاس ہوتا صرف روح کو خلد عنایت ہوتا کیونکہ یہ امر تو ظاہر ہی کہ جب قیامت
ہو گی تو پھر روح کو جسم ملیگا ابھی قیامت نہین ہوئی ہی پھر جسم اصلی کہان اب جو خیال کرکے دیکھا تو وہ سردار بھی موجود
ہی خیال کیا کہ یہ کافر تھا اِسکو کیون خلد ملا پس اُسیوقت یہ خیال ہوا کہ خدا نے تیرے اوپر رحم کیا اور آگ کو گلزار کردیا
یہ وہی گلزار ہی اُسیوقت اُسی مقام پر سجدہ شکر کیا اور اُسکی عنایت کا شکریہ ادا کیا اور یہ کلام زبان پر جاری کیا کہ اَی
کریم و رحیم و قدیر مین تیری عنایتون کا کہانتک شکریہ ادا کرون مجھ ایسے بندہ ناچیز کو یہ مرتبہ عنایت کیا یون میرے
اوپر پرورش فرمائی میرے گناہ بخشدئے کیا عنایت ہی بموجب **اشعار** ای کریمے کہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفہ
خور داری + دوستانرا کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + یہ اشعار پڑھکر اُس کرسی پر بیٹھ گئے اُس سردار کو
اپنے برابر بٹھا لیا اور یہ فرمایا کہ تو نے میرے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھا کہ اُسنے کیونکر آگ سے حفاظت کی اور کیونکر بچایا
یہ اُسکی قدرت کاملہ ہی اُسنے جوابدیا کہ یا **صاحبقران** آپکا مذہب بہت برحق ہی اور آپکا خدا سچا ہی آپ حق پر ہین مجکو
کلمہ تعلیم ہو مین مسلمان ہوتا ہون **صاحبقران** نے اُسے کلمہ تعلیم کیا وہ اُسیوقت مسلمان ہوا جب **صاحبقران**
نے اسکو مسلمان کیا تو اُسنے بھی سجدہ کیا ناظرین پر یہ امر ظاہر ہو کہ اسکو جو آگ نے تکلیف ندی اسکا سبب یہ تھا کہ
صاحبقران اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے انکی برکت سے یہ بھی محفوظ رہا یہان **صاحبقران** مع اُس سردار کے اُس
گلزار مین تشریف فرما ہین یہانکا حال ملاحظہ ہو بیرون آتش جو لوگ تھے ایسی ہوا سرد چلی کہ بسبب برودت ہوا کے
سبکے ہاتھ پاؤن کانپنے لگے یہ جو ہوا چلی تمام مجمع کی حالت بسبب سردی کے دوسری ہوگئی انہو نسنے کہا کہ یہ کیا سبب
ہی کہ یا تو وہ گرمی تھی یا یہ سردی ہوگئی جو لوگ کہ غریب تھے وہ تو کانپنے لگے رئیسون نے دوشالے طلب کرکے اوڑھ لیے
اِدھر بادشاہ و سردارون کے لیے دوشالے آئے لقین نے بھی دوشالہ اوڑھنے کو طلب کیا لقین کے لیے خادم
دوشالہ لیکر آئے اُسنے بھی اوڑھ لیا اب جو سبنے دیکھا مع بادشاہ کے تو یہ نظر پڑا کہ وہ آگ بالکل گل ہی اور اُس کے
مقام پر ایک باغ لگا ہوا ہی اُس سے ہوا سرد چلی آتی ہی ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے ہین وہ ہوا ایسی سرد ہی کہ
جسکے سبب سے یہ برودت اور ایسی خوشبو آتی ہی کہ دماغ معطر ہوئے جاتے ہین اور ہر قسم کے طائران خوش الحان درختون پر
بیٹھے ہوئے زمزمہ سنجی کر رہے ہین بلبلین چہک رہی ہین نہرین جاری ہین فوارے چھوٹ رہے ہین وسط باغ مین
ایک چبوترہ ہی کہ اُسپر کرسی بچھی ہوئی ہی اُسپر **صاحبقران** تشریف فرما ہین اور وہ سردار برابر اُنکے کھڑا ہی اُس سے ہنس
ہنس کے باتین کر رہے ہین یہ دیکھکر بادشاہ کو تاب نرہی فوراً اُسی مقام پر سجدہ کیا اور کہا کہ اے پروردگار عزت اور آبرو تو نے
خوب رکھ لی کیون نہ آبرو رکھتا تیری راہ مین اس امر پر کمر باندھی ہی تو بڑا کارساز ہی رحیم ہی آمرزگار ہی تو نے اپنے کرم سے آگ کو
گلزار کر دیا اپنی قدرت دکھادی تیرے کرم کا کوئی کیا شکریہ ادا کر سکتا ہی کہ اپنے بندون پر ایسے ایسے وقت مین ایسی ایسی
عنایتین فرماتا ہی تیری قدرت کی کوئی کہانتک تعریف کرے **شعر** اگر بر ہر بن موی تن گردد زبانے + نیاید شکر تو ہرگز بیانے
تو بلا شک رب اکبر ہی تیرا کرم ہمسر ہی تو خالق ہی رازق ہی تو مالک بموجب اس آیت کے بیدک الخیر انک علی کل شیءٍ قدیر
تو ہر شے پر قادر ہی تیری قدرت بہت بڑی ہی میری زبان مین اسقدر گویائی کہان کہ تیری تعریف کر سکون اگر تمام عمر بھی
تعریف کرون تو بھی ایک حرف تیری تعریف کا ادا نہوگا اگر تمام دریا سیاہی ہون تمام اشجار قلم ہون تمام برگہاے
درخت بمنزلہ کاغذ کے ہون اور سب جن و انس لکھین تو بھی تیری واحدانیت و قدرت نہین بیان ہو سکتی ہی بڑے بڑے
حکیم تیری ذات کے دریافت کرنے مین عاجز رہے اُنکی عقل رسا نے رسائی نہ کی تیرے بام قدرت تک نہ پہونچ
سکے بحث کر کے رہگئے تو وہ حکیم مطلق و خداے برحق ہی کہ تیری حکمت کاملہ کو کوئی نہین جان سکتا ہی مین کیا ہون جو تیری
قدرت کی تعریف کر سکون جو کہ نبی اور وصی تھے وہ تو تعریف کر نہ سکے عاجز رہے تو نے بڑا احسان اس بندہ ناچیز پر کیا اور

صاحبقران تو تیرا ایک ادنی بندہ ہے تیری راہ مین قدم فرسائی کی ہے اُسنے تیری راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہے اگر تو نہ نجات
کرتا تو کون کرتا خوب تو نے اُسکی جان بچائی اپنی قدرت دکھائی کہ آگ کو گلزار کر دیا اسقدر بندگان خدا پر رحم کیا کہ وہ
اس اوضاع ضلالت سے نکلے اور سرچشمہ ہدایت پر پہونچ گئے سب مسلمان ہونگے یہ دعا درگاہ باری مین کر کے سر سجدہ سے بلند
کیا اور کہا کہ اے اہل مجمع دیکھو کہ کیا قدرت خدا ظاہر ہوئی ہے کہ تمام آگ گلزار ہو گئی یہ اُسکی قدرت ہے جسکو یقین نہو وہ
قریب سے آکر دیکھے کہ صاحبقران زندہ و سلامت اس گلزار خلیلی مین تشریف فرما ہین یہ قدرت خدا کی ہے ہمارا
دین برحق ہے یا جو دین کہ تم لوگ رکھتے ہو وہ برحق ہے یہ جو بادشاہ نے فرمایا جو لوگ کہ اُس مجمع مین موجود تھے اُنھون نے
جو آگ کیطرف دیکھا تو تمام آگ کو گلزار پایا جہان پر آگ تھی وہان ایک باغ پر بہار لگا ہوا تھا یہ لوگ تو اُس باغ کو دیکھکر
دنگ ہو گئے اور کہنے لگے کہ واقعی آپکا خدا برحق ہے اور یہ مذہب سچا ہے ہمنے آجتک کہین نہین سنا کہ آگ گلزار ہو مگر آج ہی آنکھون
سے دیکھا کیا اُسکی قدرت ہے جو کہ آپکا خدا ہے ہمکو لازم ہوا کہ ہم آپکے خدا کی بندگی کرین آجتک ہم گمراہی مین تھے اب تو یہی حرف
ہر مقام پر ہونے لگے ہر ادنی و اعلی کی زبان پر یہی کلام تھا ادھر یقین نے جو اس آگ کو گلزار پایا ایک تو پہلے ہی سے
وہ ایمان لا چکا تھا اب تو ایسا اعتقاد ہوا کہ جسکی حد نہین اسنے جو صاحبقران کو اُس گلزار مین بیٹھے ہوئے پایا ادھر صاحبقران
نے بھی یقین کو کھڑے ہوئے دیکھا ارشاد فرمایا کہ اے یقین اگر تمہارا جی چاہے تو تم بھی مع اپنے سردارون کے
میرے پاس آؤ قدرت خدا کا تماشا دیکھو یہ سُنکے یقین مع سردارون کے آتش گلزار مین چلا صاحبقران نے بادشاہ
و سردارون و خواجہ سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی تشریف لائین اتنے مین بادشاہ مع سردارون کے اور یقین کے اُس گلزار مین تشریف
لائے اُس گلزار کو خوب پر بہار پایا ایسی ہوا سرد چلتی تھی کہ نفس مسیح دم چل رہی تھی کہ قلب کو فرحت روح کو تازگی حاصل ہوتی تھی دماغ
جان معطر ہو رہا تھا سب کو فرحت ہوئی اُس باغ کی کیفیت دیکھکر ہر ایک کی یہ حالت ہوئی کہ وجد کرنے لگا مست ہو کر
جھومنے لگا یہ جو کیفیت دیکھی صاحبقران نے فرمایا کہ صاحبو بس ہو چکی چلو اب مین نے جو اقرار کیا تھا آپسے پورا کیا مین نے
اپنے خدا کی قدرت دکھائی یہ سُنکے ہر ایک نے دوڑ کر صاحبقران کے ہاتھ چومے بادۂ محبت سے مست ہو گئے ہوسلے یہ قدرت
خدا تھی کہ آگ مثل گلزار کے ہر ایک پر تھی یہ امر آجتک کسی کے لیے نہوا تھا کہ آگ ہر ایک پر گلزار ہو مگر خداوند کریم نے
اُنکی دعا اسقدر قبول فرمائی کہ آگ کو سب پر گلزار کر دیا یہ اپنی قدرت کا تماشا ظاہر کیا پس بعد از گفتگو وہ دست بوسی
کے صاحبقران کو سب ہمراہ لیکر باہر آتش گلزار کے آئے جب سب نکل آئے تو اُس مقام پر راکھ کا انبار تھا نہ گلزار
تھا نہ وہ آتش افروختہ تھی حیرت جب تک قدم صاحبقران اُسکے اندر تھے تو گلزار تھا اب جو صاحبقران باہر نکل
آئے کل اہل مجمع دیکھکر دنگ ہو گئے لشکر اسلام و سرداران اسلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا ایسا غلغلہ ہوا کہ صحرا گونج گیا
ہر طرف نعرۂ صلوات بلند تھا گویا وہ روز عید تھا ایک دوسرے کے گلے مل رہا تھا اور خوشیان ہو رہی تھین لوگ گلے مل رہے
تھے اور یہ کہتے تھے کہ خداوند کریم نے اپنا فضل کیا کہ صاحبقران کو آگ سے زندہ و سلامت نکالا اور پھر ہمکو اُنکے قدم
دکھائے اُنسیم خوشی و مسرت سے گلزار لشکر کو شاداب کیا آپکے قدم کی برکت سے پھر لشکر آباد ہوا ورنہ ہم تو تصور کرتے تھے
کہ لشکر اسلام پر تباہی آئی مگر خدا نے ہماری فریاد کو سُن لیا لشکر کو آباد دیکھا پھر وہی گہما گہمی ہو گئی خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ
لشکر آباد ہوا اہل لشکر تو یہ کلام کر رہے تھے ادھر صاحبقران مع بادشاہ و یقین و سردارون کے اُس آتش سے نکلکے
طرف اُس خیمہ کے چلے جو کہ برائے بادشاہ برپا ہوا تھا ادھر تو یہ روانہ ہوئے ادھر مجمع مین یہ شور ہوا کہ دراصل آپکا خدا برحق ہے
اور آپکا مذہب سچا ہے یہ کلام کرتے وہ لوگ اپنے اپنے مقام کی طرف چلے رتھین سوار ہو کر اپنے مقام پر چلے گئے کیونکہ رات
سے پریشان تھے یقین نے لشکر کو حکم دیا کہ شہر مین جائے لشکر اسیوقت طرف شہر کے چلا گیا ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ
کشتیان زر و جواہر کی لائی جائین تاکہ مین سر صاحبقران پر نثار کرون کا حکم دینا تھا کہ سیکڑون کشتیان حاضر کی گئین
اور صاحبقران پر سے نثار ہونے لگین خواجہ بھی لوٹنے لگے کئی سو کشتیان جواہر کی نثار کی گئین یہانتک صاحبقران

اُس خیمہ مین تشریف لائے بادشاہ تخت پر آکر جلوہ گر ہوئے صاحبقران نے اپنے مقام کو رونق بخشی سب سردار بیٹھے یقین کے لیے
کرسی لائی گئی اُس پر وہ بیٹھا اُسکے سردار بھی علی قدر مراتب بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت صاحبقران ثانی نے یقین سے
فرمایا کہ اب تمکو کوئی حجت نہین باقی ہے اگر باقی ہو تو بیان کرو یقین نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ مین تو پہلے ہی آپکی خدمت مین
عرض کر چکا ہون کہ مینے آپکا مذہب مع سردارون کے قبول کیا اب اہل شہر کا مسلمان ہونا باقی ہے اگر آپکی اجازت ہو تو
مین جا کر اہل شہر و اہل لشکر کو مسلمان کرون اور اپنے ناموس کو صاحبقران نے فرمایا کہ دیر نہ کرو جلد جاؤ مگر ایک امر کا
خیال رکھنا کہ پرسون سے میرے لشکر مین جشن ہوگا مین اس خوشی کا جشن کرونگا تو تم مع سردارون کے آنا تمھاری دعوت
ہے اور ہمنے تمکو آج سے یقین یزدان پرست خطاب دیا یہ سنکے یقین نے سلام کیا اور صاحبقران سے رخصت
ہو کر مع سردارون کے طرف اپنے خیمہ کے روانہ ہوا صاحبقران بھی اُسوقت مع بادشاہ کے اُس خیمہ سے اُٹھکر
طرف اپنی فرودگاہ کے تشریف لیچلے راہ مین اہل لشکر آتے تھے اور صاحبقران و بادشاہ کو مبارکباد دیتے تھے
بادشاہ و صاحبقران بخندہ پیشانی یہ فرماتے کہ خدا تمکو بھی مبارک کرے ہم سبکی خدا نے سن لی اُنھون نے عرض کیا
کہ خدا نے آپکو ہم سبکے سر پر سلامت رکھا اور پھر بہار تازہ آئی پھر لشکر آپکے قدم سے آباد ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ
اُسکی عنایت ہے اور کرم ہے کہ اُسنے میرے حال پر مبذول فرمائی اُنھون نے عرض کیا کہ خدا اسی طور سے ہم سبکی امید بر لایا کرے
اور ہمکو خوش و خرم رکھے اُس مقام پر سے تا فرودگاہ ہزارون صدقے اُترے لاکھون روپیہ نثار ہوا یہانتک کہ صاحبقران
اپنے لشکر مین آئے لشکر نے گھر کھولی پھر وہی گہما گہمی ہو گئی ہر ایک نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہمتو یہ قصد کر چکے
تھے کہ اگر آپکے دشمن خدانخواستہ آگ مین جل گئے تو ہملوگ بھی اپنی جان دینگے گو آپنے منع کیا تھا مگر قصد یہی تھا
مگر خدا نے اُسوقت کو بھی نہ آنے دیا آپکی پھر صورت مبارک اور قدم اقدس دکھائے صاحبقران نے فرمایا کہ وہ رحیم ہے
اپنے بندون پر ہر وقت نظر لطف و کرم رکھتا ہے وہ کبھی نہ یہ گوارا کرتا کہ یون تم لوگ برباد ہو یہ کلام صاحبقران سے سنکے سب
سردار خداوند کریم کی تعریف کرنے لگے تھوڑے عرصہ تک صاحبقران دربار مین رہے چونکہ رات بھر کے جاگے ہوئے
تھے بادشاہ سے فرمایا کہ اب دربار برخاست فرمائیے کیونکہ سب سردار رات بھر کے جاگے ہوئے ہین اور حضور بھی بیدار رہے
ہین کہین ایسا نہو کہ کسی طور سے کچھ مزاج ناساز ہو جائے بادشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ مین خود ہی عرض کرنیوالا تھا کہ رات بھر
تو سب بیدار رہے ہین اور صبح سے یہ وقت آیا ہے کہ کھانا کھایا ہے نہ پانی پیا ہے سب بیقرار تھے سوائے دعا اور گریہ و زاری کے
کوئی کام نہ تھا شب بھر روتے رہے تھے اور دعا مین مصروف تھے یہ فرما کے اُٹھ کھڑے ہوئے ادھر بادشاہ اُٹھے
صاحبقران بھی اُٹھے یہ دونون صاحب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے پھر تو سب سردار اُٹھ اُٹھکر اپنے اپنے خیمہ کو روانہ
ہوئے خواجہ نے اُسدن اسقدر روپیہ حاصل کیا کہ مالا مال ہو گئے جو روپیہ برائے تصدق لایا خواجہ نے کہا کہ مجھکو دیدو مین خانہ
کعبہ روانہ کر دونگا وہان مسکین و محتاج بہت ہین اکثر لوگ میرے پاس آتے ہین اور عرضیان بھی آتی ہین غرض یہ کہکے
ہر ایک سے روپیہ لیلیا جب سب اُٹھکر چلے گئے خواجہ بھی اپنے خیمہ مین آئے جو آیا خیمہ مین کچھ نوش کیا اور آرام
مین مصروف ہوا اُدھر صاحبقران و بادشاہ بھی جا کر خیمہ مین سو رہے یہان تو یہ واقعہ گذرا اہل لشکر بھی سب چین سے
بیٹھے کھانے پکانے لگے عیار اپنے اپنے مقام پر جا کر بیٹھے یہان امن ہوا ڈیرے خیمے وغیرہ جو اُس میدان مین استادہ ہوئے
تھے سب اُکھڑ کر چلے آئے یہان تو یہ بندوبست ہے اُدھر یقین یزدان پرست جو اپنے مقام پر پہونچا اُسنے وزیر سے
حکم کیا کہ مین تو شہر مین جاتا ہون تم ناموس کو سوار کرکے شہر مین بھیجدو اور جو کچھ یہان سامان ہے سب روانہ کر دینا وزیر
نے یہ سنکے عرض کیا بہت خوب یقین تو سوار ہو کر طرف شہر کے چلا گیا وزیر نے پہلے ناموس کو سوار کرا کے روانہ کیا
اُسکے بعد سب اسباب کے بار ہونے کا حکم دیکر خود بھی چلا گیا تھوڑے عرصہ مین اُس میدان مین سناٹا ہو گیا جہان
لاکھون آدمی تھے اب جو دیکھا تو ایک متنفس نہ تھا وہ مقام ہو مارنے لگا ویران ہو گیا دوکاندار بھی دوکانین اپنے

اپنے اپنے مقام کو چلے گئے ادھر کا حال ملاحظہ ہو کہ لقیین جو شہر مین آیا سردارون کو رخصت کرکے داخل محل ہوا کہ
اتنے عرصہ مین ناموس بھی آکر اُترے لقیین نے سبکو جمع کیا اور کہا کہ تمنے دیکھی خدائی نادیدہ کی قدرت کہ کیونکر
اُسنے اُس خداپرست کو بچایا کہ جسکی امید نہ تھی مین نے تو مع سردارونکے اُسکا مذہب قبول کیا اب تم لوگ بھی قبول
کرو سب اہل محل نے قبول کیا چونکہ لقیین بھی تھکا ہوا تھا جاکر اپنی آرام گاہ مین سو رہا اُسدن دربار نہ کیا یہانتک کہ رات گذری صبح
ہوئی لقیین نے دربار کیا سب سردار و افسر آکر حاضر ہوئے جو کہ کل لقیین کے ہمراہ نہ گئے تھے وہ بھی حاضر ہوئے جب دربار
آراستہ ہو چکا لقیین نے حکم دیا کہ ای حاضرین دربار ہمنے خدا کی قدرت دیکھی لہذا مین نے تو اُسکا مذہب قبول کیا اور جو
سردار بیٹھے ہین اُنھون نے بھی قبول کیا اب آپ لوگونکو لازم ہے کہ قبول فرمائین یہ جو لقیین نے کہا جسقدر لوگ اُس
دربار مین حاضر تھے سبنے قبول کیا اور کلمہ پڑھا از سر صدق مسلمان ہوئے کفر کی حالت نہ باقی رہی وہ سردار بھی
مسلمان ہوئے جو کہ سمندریہ سے براے مدد لقیین آئے تھے اب لقیین نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کیجاوے کہ آج
سہ پہر کو سب اہل شہر ادنی و اعلے فلان مقام پر جمع ہون اور اہل لشکر بھی فراہم ہون ہم کچھ حکم فرمائینگے اُسوقت جارچی
نے جار دیا اہل شہر کو آگاہی ہوئی ناظرین پر یہ ظاہر ہو کہ جب صاحبقران نے لقیین کو رہا کیا تھا تو بہت سردارونکو
بھی اُسکے ساتھ رہا کر دیا تھا اُنمین وہ بھی سردار تھے جو کہ سمندریہ سے مدد کو آئے تھے لقیین کے ساتھ وہ بھی مسلمان
ہوئے تھے اور بہت سے سردار اسیر رہے تھے اُنھون نے رہائی اپنی نہین گوارا کی تھی اور یہ شرط کی تھی کہ جب آپ آگ سے
سلامت باہر تشریف لائینگے تو ہم آپکا مذہب قبول کرینگے کوئی ہمکو رہائی کی ضرورت نہین ہے ہم اُسوقت رہا ہونگے
جب آپکا مذہب قبول کرینگے وہ قید رہے تھے پہلے لقیین کا حال ملاحظہ ہو یہ حکم دیکر اُسنے دربار برخاست کیا
سب اپنے مقام پر گئے یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا اور وہ وقت آیا کہ جس وقت تمام اہل شہر و لشکر کو طلب کیا تھا سب
اہل شہر و لشکر اُس مقام جمع ہوئے اور عزیز لقیین بھی کہ لقیین نے محل سے برآمد ہوکر سردارونکو ہمراہ لیکر اُس مقام پر آکر اور بلندی
پر تخت رکھوا کر پہلے بہت کچھ تعریف اہل شہر و لشکر کی اُسکے بعد صاحبقران و بادشاہ اسلام کی تعریف کی اسکے بعد تعریف
مذہب اسلام کی بیان کی اور کہا کہ مین نے اور میرے عزیزون نے مذہب اسلام قبول کیا لہذا جن صاحب کو منظور ہو مذہب
خود پرستی پر لعنت کرین اور مذہب اسلام قبول کرین یہ جو تقریر لقیین نے کی اور وحدانیت خدا مین جو کلمہ لقیین نے
صاحبقران سے سنے تھے بیان کیے پس جب یہ تقریر سن چکے تو سب نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ ہمنے مذہب اسلام
قبول کیا الناس علے دین ملوکہم پس سب اہل شہر و اہل لشکر مسلمان ہوئے چند سیاہ قلب جو کہ لشکر سمندریہ
سے آئے تھے وہ بھی اُسوقت اس مصلحت سے مسلمان ہوئے کہ اگر ہم اُسوقت انکار کرتے ہین تو یہ سب ہمکو ملکر
قتل کرینگے پس اُنھون نے مکر سے اسلام قبول کیا تھا جب یہ تقریر لقیین نے سنی حکم دیا کہ جسقدر دیر او بتکدے
ہون منہدم کیے جائین اور اُنکے مقام پر مساجد تعمیر ہون اور جو نقشہ صاحبقران دینگے اُسکے موافق تعمیر ہونگے
یہ حکم دیکر لقیین نے مجمع کو متفرق ہونے کا حکم دیا تمام مجمع متفرق ہو گیا لشکر چھاونی کو چلا گیا لقیین اُس مقام پر
سے اپنے محل مین آیا اور اُسوقت سے وزیر نے یہ بندوبست کیا کہ دیر و بتکدے کھدنے لگے اب یہان تو یہ بندوبست
ہے اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جبکہ صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا صاحبقران اور سب اہل دربار حاضر ہوئے بادشاہ
تخت پر جلوہ گر ہوئے صاحبقران اپنے دنگل شوکت پر بیٹھے تب صاحبقران نے حکم فرمایا کہ سامان جشن کیا جاوے
ہم جشن کرینگے اس خوشی کا کہ ہمنے اس بلا سے بفضل خدا نجات پائی اور کئی لاکھ کفار مسلمان ہوئے کہ ایک ملک
اور اسلام آباد ہوا یہان تو صاحبقران نے یہ حکم دیا اُدھر اُن سردارون نے جو سنا جو کہ قید تھے کہ صاحبقران نے
آگ مین جاکر قدرت خدا سے صحت و سلامتی کے ساتھ ثابت قدمی دکھائی اور زندہ نکلے اُنھون نے یہ سنکے داروغہ زندان سے
کہا کہ ہماری طرف سے خدمت بادشاہ و صاحبقران مین جاکر عرض کرو کہ ہم لوگ ابھی امیدوار ہین کہ آپ ہمکو

اپنے روبرو طلب کریں کہ جو کچھ ہمکو عرض کرنا ہی ہم عرض کرین کیونکہ ہم جس امر کے امیدوار تھے وہ ہمارے حسب
دلخواہ ہوا یہ سنکے داروغہ زندان اُسوقت دربار مین آیا اور جو کچھ اُن سب نے کہا تھا عرض کیا صاحبقران
نے حکم دیا کہ اُنکو حاضر کرو پس داروغہ زندان نے اُن سے جاکر کہا کہ چلو طلب کیا ہی پس اُن سبکو لیکر داروغہ
زندان حاضر دربار ہوا وہ کئی سو سردار تھے کہ صاحبقران نے اُنکو دیکھکر حکم دیا کہ انکی قید کاٹ دیجائے اُسیوقت
حدادون نے قید کاٹ دی انکو کرسیان صاحبقران نے مرحمت فرمائین وہ سلام کرکے کرسیون پر بیٹھ گئے پھر
صاحبقران نے اُنسے پوچھا کہ تمکو کیا عرض کرنا ہی اُنھون نے کہا کہ اب یہ فرمائیے کہ جو مذہب اسلام قبول کرے تو کیا کہے
صاحبقران نے کلمۂ طیبہ تعلیم کیا وہ از سر صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے اسوقت صاحبقران نے انکو خلعت عنایت
فرمائے اور اُنکے مرتبہ بلند کیے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ یقین نے کل اہل دربار کو مسلمان کیا اور حکم دیا ہی کہ سب اہل شہر
بوقت سحر آکر فلان مقام پر جمع ہون ہم اُنسے کچھ کہینگے یہ خبر ہی شہر یقینیہ کی خواجہ نے کہا کہ تم اُسی شہر مین جاؤ اور دیکھو کہ
یقین اہل شہر سے کیا کہتا ہی وہ مجرا کرکے روانہ ہوئے بادشاہ نے دربار برخاست کیا یہان سامان جشن ہونے لگا
اب دوسرا حال سماعت ہو کہ جب رات ہوئی تو وہ سیاہ قلب جو کہ مسلمان نہوئے تھے رات کو غنیمت جانکر اپنے منھ
پوشیدہ کرکے شہر یقینیہ سے طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا جب رات گذری صبح کو یقین
دربار مین آیا سب حاضرین دربار حاضر ہوئے تو یقین نے کچھ دیر دربار کیا اُسکے بعد حکم دیا کہ سواری حاضر کیجائے مین خدمت
مین صاحبقران کے جاتا ہون اور میرے شہر مین بھی سامان جشن کیا جائے مین صاحبقران و بادشاہ اور کل سرداران اسلام
کی دعوت کرونگا کہ جنکے سبب سے یہ نعمت عظیم مجکو حاصل ہوئی اور میرے عقائد درست ہوئے پس اسوقت یہ حکم دیکر اور چند
سردارونکو لیکر طرف صاحبقران کے روانہ ہوا یہان بوقت سحر بادشاہ نے دربار کیا تخت کو اپنے قدوم مبارک سے
منور کیا صاحبقران دنگل شوکت پر جلوہ گر ہوئے سردارونکا مجرا ہوا اور دربار خوب آراستہ ہوا کہ ہرکارون
نے شہر یقینیہ آکر خبر گذرانی کہ کل سب کو جمع کرکے یقین نے یہ حکم سنایا تمام شہر و لشکر مسلمان ہوا بتکدے منہدم
ہونے لگے صاحبقران یہ سنکے بہت خوش ہوئے خواجہ بھی آئے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے کہ انکو کچھ انعام دیا جائے
اور مجکو بھی کہ مین انکا افسر ہون صاحبقران نے ہرکارونکو انعام دیا خواجہ نے بھی انعام لیا کہ پھر ہرکارون نے خبر دی کہ
یقین مع چند سردارون کے آتا ہی صاحبقران نے چند سردارونکو حکم دیا کہ یقین کا استقبال کرکے لاؤ سردار گئے اور
استقبال کرکے اُسکو بارگاہ مین لائے اُسکو صاحبقران نے کرسی مرحمت فرمائی برابر تخت بادشاہ کے اُسکے ہمراہی
علے قدر مراتب جگہ ملی سب بیٹھے کہ اہل کارون نے آکر عرض کیا کہ سامان جشن مہیا ہی جب سے حکم ہو محفل آراستہ ہو یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ کل محفل نشاط مزین ہو یہ جشن ساٹھ دن تک برپا رہے بعد ساٹھ دن کے ہم اس جشن
سے فراغت کرکے طرف سمندریہ کے کوچ کرینگے کہ یہ سنکے یقین نے عرض کیا کہ خداوند نعمت بعد آپکے جشن
کے اس غلام نے آپکی و بادشاہ کی مع سردارون کے دعوت کی ہی آپکو قبول کرنا ہوگی اُسکے بعد پھر حضور
کو اختیار ہی کہ جس طرف چاہین کوچ فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ بہت اچھا مین نے منظور کیا اور بادشاہ
نے بھی اور سردارون نے بھی مگر میرے جشن مین تم اور تمھارے کل سردار کل سے آئین یقین نے عرض کیا کہ حاضر
ہونگے بعد اس گفتگو کے تھوڑے عرصہ تک یقین دربار مین رہا اُسکے بعد رخصت حاصل کرکے اور مجرا کرکے
بادشاہ و صاحبقران کو اپنے شہر مین آیا یہان دربار جمع تھا تخت پر بیٹھکر حکم دیا کہ کل سے آپ لوگونکی سات
روز تک دعوت ہی صاحبقران کے یہان سب حاضر محفل نشاط صاحبقرانی ہون سب نے عرض
کیا کہ بسر و چشم اُسکے بعد حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی جشن کا سامان کیا جائے یہی حکم دے رہا تھا کہ چند افسرون
نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ ایک ہزار آدمی جو کہ شہر سمندریہ سے لشکر آیا تھا انمین سے فرار ہوگئے اور باقی سبنے

مذہب اسلام قبول کیا معلوم ہوتا ہی کہ ان سے نہین قبول کیا تھا اگر فرار کر گئے ہین تو کیا نقصان ہی کوئی پروا کی بات
نہین ہی اگر سمندر جادو کو خبر ہوگی تو کیا کریگا اتنے مین تمنے مذہب اسلام قبول کیا کیونکہ اسکی بزرگی ظاہر ہوگئی یہ سنکے ان
افسرون نے عرض کیا کہ ہمنے خبر کردی تاکہ یہ الزام ہمپر نہ آئے کہ تمنے خبر نہ کی تھی اسکا کیا سبب تھا ہمکو آگاہ نکیا دہوکے مین رکھا
یقین نے کہا کہ یہ تمھاری نمک حلالی و خیر خواہی پر دال ہی اسکے بعد حکم دیا کہ یہ نقشہ لیجاؤ اسکے مطابق تعمیر مساجد ہو کیونکہ
مین جب صاحبقران کی خدمت مین گیا تھا تو نقشہ مساجد کا لایا تھا اور یہی حکم دیا تھا کہ آج سے سکہ و خطبہ بنام بادشاہ
اسلام جاری ہو یہ حکم و احکام جاری کرکے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مکان کو گئے یقین داخل
محل ہوا اسنے بندوبست صاحبقران کی محفل مین جانے کا کرنا شروع کیا ادہر دربار شاہی آراستہ تھا کہ خواجہ
نے عرض کیا کہ مین الگ ایک عرض کرنیوالا ہون وہ عرض یہ ہی کہ قران ثالث نے وہ کام کیا ہی کہ جسکی مین
تعریف نہین کرسکتا ہون وہ بلا رد کی ہی کہ جسکے سبب سے تمام لشکر تباہ ہوتا اگر وہ اگر غفلت مین اپنا کام کرتی یہ
کہکر تمام قصہ غزالان آہو چشم کا بیان کیا کہ وہ براے مدد یقین سمندر کیطرف سے مع دو ہزار ساحرون کے روانہ
ہوئی تھی جب قریب لشکر پہونچی تو ایک صحرا مین اتری وہان قران موجود تھے انھون نے یہ عیاری کی
جو عیاری کی تھی بیان کی اور عرض کیا کہ جب ثابت ہوگیا کہ یہ اس غرض سے آئی تھی جو اسکو گرفتار کرلیا اور ایک
کافر کو اسکی صورت بنا کے قتل کرڈالا اسکو لیکر میرے پاس آئے اسدن پہونچے کہ جسدن آپ صبح کو اگر مین
تشریف لے جانے والے تھے مین نے اسکو لیکر اپنے پاس رکھا اور خیال کیا کہ جب اس امر سے فراغ حاصل ہوگا
تو مین اسکو ظاہر کرونگا اول تو یہ امر ہی کہ قران کو بھی انعام ملے اور مجکو بھی دوسرے یہ امر ہے کہ وہ ساحرہ حسینہ بھی ہی
مین اسکو فروخت کرتا ہون جسکے پسند آئے وہ اسکی قیمت پانچہزار روپے مین مجکو دے مین اسکے حوالے کرون یہ
تقریر سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ انعام کی بابت تو یہ جواب ہی کہ جو کچھ کام کیا ہی قران نے کیا ہی اگر انعام دیا جائے
تو اسکو تم کون ہو جو انعام لوگے کیونکہ اسنے بڑا کام کیا بہت بڑی بلا رد کی تمنے صرف اسقدر کام کیا کہ اسکو اپنے پاس رکھا
تو اسکا کیا انعام ہوا اور بابت فروخت کرنے کے یہ امر ہی کہ تم کب سے بردہ فروشی کرتے ہو اگر بیچے نہ بیچے قران بیچے
آپ کون اسکے مالک ہین اور کوئی کیونکر پانچہزار روپے دے گا اگر وہ ساحرہ مسلمان نہو تو قتل کیجائیگی تو کسی کے پاس بیکار
روپیہ نہین ہی کہ تمکو دے یہ سنکے خواجہ نے تیور بدل کے کہا کہ مین نے کوئی ایسے نہین کہا ہی مین نے بادشاہ سے
عرض کیا ہی کیونکہ مجکو معلوم ہی کہ جو سلطنتین صاحبقران اول و ثانی مین تھین وہ بالکل آپ مین بھی آگئی ہین آپ
سے ایک حبہ ملنا دشوار ہی جو لوگ سخی ہین وہ انعام دینگے اور یہ جو آپ نے کہا کہ قران کو انعام دیا جائے تمکو کیون
دیا جائے اسکا جواب یہ ہی کہ وہ میرے شاگرد ہین جب انھون نے کام کیا ویسے ہی مین نے کیا انکا مال میرا مال ہی اور میرا مال انکا ہی پھر میرا ہی اسکا کیا کہنا
انھون نے لاکر مجکو دیا اگر میرا مال نہوتا تو وہ کیون مجکو دیتے کیونکہ جب سے مین خواجہ عمر ثانی کے مقام پر مقرر ہوا وہ مرتبہ پایا
جو انکے شاگرد تھے پھر میرے شاگرد ہوئے کیونکہ طریقہ یہی ہی کہ جو خواجہ ثانی کے بعد انکے جانے کے ہوئے اسی طور سے
جو انکے شاگرد تھے وہ میرے ہوگئے تو پھر شاگرد کی کل چیز استاد کی ہی جب شاگرد کو انعام ملے تو پہلے استاد کو ملے
کیونکہ اسکے سبب سے یہ مرتبہ اسکو ملا ہی آپکا کیا نقصان ہی مین اپنے شاگرد کے مال کو فروخت کرتا ہون اسنے
مجکو لاکر دی مجکو اختیار ہی چاہے مین فروخت کرون چاہے رہنے دون آپکو کیا ہان یہ جو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ
مسلمان نہوگی تو قتل ہوگی یہ امر واجبی ہی اسمین کوئی عذر نہین ہی صاحبقران یہ تقریر خواجہ کی سنکے ہنسنے لگے
بادشاہ نے اسیوقت ایک ہزار روپیہ طلب کرکے خواجہ کو دیا اور قران کو بہت انعام ملا خواجہ نے وہ
انعام قران سے لیکر اپنے پاس رکھا کہا کہ بیٹا جب تمکو ضرورت ہو مجھسے لیلینا اگر تمھارے پاس ہوگا تو بیکار صرف
کروگے قران ثالث نے بلا عذر دیدیا خواجہ نے نذر زنبیل کیا بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ اس ساحرہ کو نکالو تاکہ اُسے

بابت مذہب اسلام قبول کرنے کے دریافت کیا جائے خواجہ نے کہا کہ ایک شرط مین نکالتا ہون کہ اگر کسی کو پسند آئے تو وہ
مجکو روپیہ اُسکی قیمت کا دے اگر وہ مسلمان ہو اگر مسلمان نہو تو مین خود اُسکو قتل کرونگا اگر مسلمان ہو تو کوئی جبر سے
مجھسے نہ لے کیونکہ وہ میری ملکیت ہی یہ سنکے اہل دربار نے کہا کہ جو شرط آپ نے کی ہی سبکو منظور ہی خواجہ نے کہا کہ پھر
اُسکی رونمائی کا تو روپیہ جمع ہو اور جو صاحب روپیہ نہ جمع کرین وہ تھوڑے عرصہ کے لیے دربار سے تشریف لیجائین
کیونکہ یہ وہ ساحرہ ہی جو کہ سمندر یہ سے آپ لوگون کے گرفتار کرنے کو آئی تھی ضرور اسکی رونمائی چاہیے ہی یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ کیا خوب یہ تو خوب بات ہی کہ جو ہمارا دشمن ہو ہم اُسکی رونمائی دین سزا دینے سے لیکر روپیہ دیکر
صورت دیکھین یہ نئی رسم ہی خواجہ نے کہا کہ مین آپ سے نہین کہتا ہون جسکو غرض ہوگی وہ دیگا جسکو غرض نہوگی وہ دربار
سے چلا جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی بھی نہین جائیگا صاحبقران و خواجہ سے یہ تقریر ہو رہی تھی کہ بادشاہ
نے دو ہزار روپیہ منگا کر رکھدیا اور کہا کہ یہ سب اہل دربار کی طرف سے رونمائی ہی خواجہ نے اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور
غزالان کو زنبیل سے نکالا کس غضب کی بیہوشی دی تھی کہ کئی دن ہوگئے تھے کہ ہوش نہ آیا تھا بیہوش پڑی تھی
کہ خواجہ نے زبان نکالکر سوزن دی اور ستون بارگاہ سے خوب جکڑ کر باندھ دیا گو کہ یہ معلوم تھا کہ اس بارگاہ مین ساحر کو
سحر فراموش ہو جاتا ہی مگر اُسپر بھی یہ تقدم کیا کہ سوزن دی خیر اب فتیلہ رفع بیہوشی دیا کہ ہوش آیا اب جو آنکھ
کھولی تو دیکھا کہ ایک بارگاہ برپا ہی اُسمین ہزارون سردار بیٹھے ہین ایک سے ایک بہادر معلوم ہوتا ہی اور ایک سے
ایک حسین و خوبصورت ہی کہ اُسکے حسن کے روبرو ستارہاے فلک ماند ہین اور ایک بادشاہ ہی کہ وہ تخت پر جلوہ گر
ہی چہرہ اُسکا مثل آفتاب درخشان ہی اُسکے برابر دنگل پر ایک جوان بیٹھا ہی اُسکا چہرہ مثل مہتاباں کے چمک رہا ہی یہ بات
ہوتا ہی مگر گرد ماہ کے ستارے ہین یا گرد آفتاب کے کرن ہی اور اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اسنے خیال کیا کہ مین خواب
دیکھ رہی ہون یہ تصور کرکے آنکھیں بند کر لین یہ جو تماشا خواجہ نے دیکھا تو پکار کر کہا کہ اے ساحرہ تو کیون آنکھ بند کرتی
ہی یہ خواب نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی تو ہوشیاری مین یہ واقعہ دیکھ رہی ہی آنکھ کھولکر دیکھ کہ تیری کیا حالت ہی تجکو میرا شاگرد گرفتار
کر لایا ہی یہ جو خواجہ نے کہا تو غزالان نے تصور کیا کہ یہ تو میرے کان مین صدا آدمیون کی بولنے کی آئی تو نے تو خیال کیا تھا
کہ مین خواب دیکھ رہی ہون یہ تو بیداری ہی ارے مین تو اپنے ہمراہیون کے ہمراہ براے بدلقین خود پرست جاتی تھی
راہ مین ایک مقام پر اُتری تھی اور لشکر کو بھی اُتارا تھا کہ کچھ دیر ٹھہر کر طرف شہر لقیفہ کے چلونگی سیر کرتی ہوئی اُس درہ
مین گئی تھی وہان ایک جوگی سے ملاقات ہوئی تھی اُسمین بڑی کرامات تھی اُنھون نے مجکو پھول دیے تھے اب مجکو
خبر نہین کہ مین یہان کیونکر پہونچی واقعی یہ خواب نہین ہی بیداری ہی یہ تصور کرکے آنکھ کھولی کہ ذرا دریافت تو کرون کہ مین
کہا ہون اور یہ کون مقام ہی مین کیونکر آئی ہون بس آنکھ کھولکر قصد کیا کہ کلام کرون چونکہ سوزن دی ہوئی تھی یہ جرأت
نہوئی کہ کلام کرے اچھے دیکھتی ہی کہ ایک عجیب الخلقت آدمی گوشہ پکڑے ہوئے میرے برابر کھڑا ہی راوی نے بیان کیا
ہی خواجہ عمر ثانی بالکل ہمشکل تھے خواجہ عمرو ابن اُمیہ ضمری کی اور خضران بن عمرو بالکل مشابہ اپنے باپ سے گویا
خواجہ اول کی صورت مین کوئی فرق نہین ہے بس جسنے خواجہ عمرو کو نہ دیکھا ہو خضران کو دیکھلے یہ جو سنے
دیکھا اور ملک الموت کی بھی صورت دیکھی جان نکل گئی گویائی کی طاقت نہ پائی اشارا کیا کہ مین بات نہین کر سکتی
ہون زبان سے سوزن نکال لو تو مین کلام کرون کیونکہ اُسکو ثابت ہوگیا تھا کہ زبان مین سوزن دیے ہوئے ہین اُس
سبب سے مین کلام نہین کر سکتی ہون کیونکہ خواجہ کو یقین ہوگیا تھا کہ اس بارگاہ مین اسکو سحر یاد نہ آئیگا
بس فوراً سوزن زبان سے نکال لیے جب اُسکی زبان قابو مین آئی تو پہلے اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون اب
جو سحر کو یاد کرتی ہی تو بالکل فراموش ہی سخت حیران ہوئی آخر کو مجبور ہو کر خواجہ کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ اے
شخص تو کون ہی خواجہ نے کہا کہ ذرا زبان درست کرکے کلام کر مین تیرا باپ ہون ارے مین شاہزادہ

ولایت لول کا ہوتا ہوں خواجہ عمر بن اُمیہ ضمیری قاتل ساحران شہنشاہ عیاران کی میری شان میں یہ کلام کیے تو کون ہے
اگر جو یون کلام کرتی گی تو تیری زبان گدی سے نکال لونگا ارے سن مین وہ ہون کہ جسنے آفتاب جادو سحران
سیہ پوش کو دریا کے اندر جاکر عیاری کرکے قتل کیا ہی مین وہ ہون کہ مین نے ماہیان طوفان کش کو قتل کیا ہی
میرے سبب سے دریائے سبز رنگ فتح ہوا ہی دریائے سبز رنگ کا فاتح ہون مثل اپنے باپ دادا کے ساحرونکا دشمن ہون
کافرونکا قاتل ہون میرا نام خضران بن عمر ثانی ہی اور لقب میرا سر بریدہ کافران و ساحران ہی اور دوسرا لقب
خواجہ ثالث ہی جسطور سے صاحبقران ثالث بدیع الملک نوجوان ہین مین انکا عیار ہون یہ بارگاہ ہے
صاحبقران کی دیکھ وہ سامنے تخت پر شہنشاہ لشکر اسلام دارا بن جمشید تشریف فرما ہین وہ دنگل پر
صاحبقران جلوہ گر ہین اور یہ سب سرداران لشکر اسلام ہین یہ خشت ہائے زرین پر عیاران نیکنام ہین جنکا
مین افسر ہون یہ یاد رکھنا کہ شہر سمندریہ جہان سے تو ہراسے مرد لقین خود پرست آئی تھی اور یہ اقرار کرکے آئی
تھی کہ مین لشکر اسلام کو گرفتار کرکے قتل کرونگی بھیجوگی خون سحران و ماہیان تیرے ہمراہ دو ہزار ساحر تھے میری شاگرد
و خلیفہ و معتبر جو کہ روبرو تیرے وہ خشت زرین پر بیٹھے ہین تجکو عیاری جوگی کی کرکے گرفتار کرکے لیے ہوئے ہین اب
تیری رہائی غیر ممکن ہی اور شہر سمندریہ بھی اسیطور سے فتح ہوگا جس طور سے دریائے سبز رنگ و شہر لقینیہ فتح
کر لیا ہی سمندر جادو کو مین ضرور قتل کرونگا کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے یہان بھی ڈنکا اسلام کا بجے گا یک
بھی اسلام آباد ہوگا از دریائے سبز رنگ تا شہر سمندریہ جسقدر بلاد ہونگے سب فتح ہونگے اور جنکی تم مدد کرنے کو
آئی تھین وہ لوگ بھی تو مسلمان ہوئے اور وہ جو سمندریہ سے سردار آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوئے دیکھ لو کہ
کسقدر سردار لشکر لقین کے دربار مین حاضر ہین لقین خود پرست سے لقین یزدان پرست خطاب ملا درجہ
اعلیٰ اُسکا ملا گیا اگر اپنی جان کی امان چاہتی ہی تو دین اسلام قبول کر ورنہ قتل ہوگی دین اسلام کے قبول کرنے
مین بڑا مرتبہ ہی اور بہشت کی سیر نصیب ہوتی ہی وہ ساحری و جمشید کیا گیدی ہین جو اُنکو کوئی خدا کہے وہ
دونون کندہ دوزخ کے تھے یہ کہکر خواجہ نے چند کلمہ مذمت ساحری و جمشید و مذہب تصویر پرستی مین بیان کیے
اور چند کلمہ وحدانیت خدا مین کیے اور کہا کہ تمنے قدرت ہمارے خدا کی دیکھی کہ تمکو کیونکر گرفتار کر دیا ورنہ کسی کو
بھی معلوم تھا کہ تم برائے مقابلہ آئی ہو اُسنے اس طور سے ہم سبکی حفاظت کی کہ کیون تمکو گرفتار کرا دیا وہ سے
یہ قدرت نمائی کی ہم سبکو تمھارے شر سے محفوظ رکھا اور یہان جو واقعہ گذرا ہی اُسکو بھی سن لو کہ لقین نے شرط
کی تھی کہ مین اُسوقت دین اسلام قبول کرونگا کہ جب آپ آگ مین تشریف لیجاینگے مین آگ افروختہ کرتا ہون صاحبقران
نے منظور کیا تھا چنانچہ کل ایسا ہی ہوا صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے تمام آگ گلزار ہوگئی وہ اُس آگ سے
زندہ و سلامت نکل آئے تمام شہر لقینیہ و اہل شہر مسلمان ہوئے اور جو پہلوان سمندریہ سے مدد کو آئے تھے وہ بھی
مسلمان ہوئے لہذا تمکو بھی لازم ہی کہ دین اسلام قبول کرو یہ تقریر جو خواجہ نے کی عجاران بہت حیران ہوئی کہ اتنی سی
بات کہنکر مین گنہگار ہوگئی یہ جو کہتا ہی کہ اگر ساحرہ تو دین اسلام قبول کر لقین بھی مسلمان ہوا ہی ورنہ قتل ہوگی اور
شہر سمندریہ فتح ہوگا سمندر جادو قتل ہوگا مین جو دیکھتی ہون تو ان لوگونکا بڑا اقبال ہی کہ جو کام کرتے ہین وہ درست
ہو جاتا ہی سحران ماری گئی ماہیان قتل ہوگئی اور یہ لوگ گرفتار ہوئے انکا کون مقابلہ کر سکتا ہی دیکھو کس دلیری سے
کہہ رہا ہی کہ مین نے آفتاب جادو کو قتل کیا ایسے لوگون سے کون ملاقات کر سکتا ہی ضرور انکا دین سچا ہی اور کل مذہب باطل
ہین یہ ساحری و جمشید و خداوند تصویر کوئی چیز نہین ہین اگر کچھ قدرت رکھتے ہوتے تو ضرور اپنے بندون کی مدد کرتے جیسا کہ
لوگ کہتے ہین کہ وہ بندے سچے ساحر بہت بڑے تھے انھون نے اپنے سحر کے ذریعہ سے سبکو گمراہ کر رکھا تھا مین کیونکر خیال
نکرون کہ انکا خدا بڑا زبردست ہی کہ مین یہان تک نہ پہنچی یہان مین گرفتار ہوگئی اگر یہان آتی اور گرفتار ہوتی تو یہ کہنے کو ہوتا کہ

عیاروں نے پہچان لیا تھا اس سبب سے عیاری کی کوئی پہچانتا ہی نہ تھا اور گرفتار کر لیا یہ آپکا اقبال ہے مجھکو لازم ہے کہ
تو انکی اطاعت کرے یہ ایسے خیال کیوں نہ کرتی کیونکہ خواجہ نے ایسی تقریر کی تھی اگر سنگ بھی ہوتا تو وہ موم ہو کر بہجاتا
دوسرے یہ بھی کہا تھا کہ صاحبقران آگ میں تشریف لیگئے تھے آگ سے زندہ نکلے اسنے خیال کیا کہ اگر تو انکار کریگی
تو قتل ہوگی اقرار کرنے میں رہائی پائے گی جب رہا ہو لینگے تو اختیار ہے اس امر کو ضرور دریافت کرنا اگر یہ امر سچ ہے تو ضرور
اطاعت کرنا ورنہ اسوقت تو مرنے سے جان بچا گو یہ قصد مصمم کر لیا ہے کہ میں اطاعت کرونگی مگر اس شرط سے کہ جب میں خوب دریافت
کر لونگی کہ آگ سے یہ شخص زندہ نکلا ہے یہ تصور کر کے اب جو بغور اہل دربار کی طرف دیکھا تو ایک سردار کہ نام اسکا گرگین تھا
اُسپر اسکا دل آیا ادھر صاحبقران و بادشاہ و اہل دربار نے جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک حسینہ و جمیلہ روبرو کھڑی ہے بڑی بڑی
آنکھیں چوڑی بھویں غنچہ دہن نازک بدن گل پیرہن صراحی دار گردن عارض مثل گلاب کے سینہ پر جوبن کا ابھار جوانی کی
بہار گرگین نے تو اسکی صورت دیکھکر پسند کیا اور دلپر ہاتھ رکھ لیا گو وہ صورت سبکو اچھی معلوم ہوئی مگر کسیکا دل نہیں
آیا سوائے گرگین کے کیونکہ وہ بھی تو گرگین پر فریفتہ ہو چکی تھی اب جو اسکا دل گرگین پر آیا تو اسنے اپنے دل میں یہ
تصور کیا کہ اب کیونکر اس امر کو ظاہر کروں یہ تو دوسری حالت ہوئی ہاے یہ کیا دل کی کیفیت ہوئی یہ خیال کر کے اور
دل کو قابو میں کر کے گو پہلے پہل کی چوٹ تھی مگر عورت صابرہ تھی اور خدا کو یہی منظور تھا کہ مسلمان ہو کہ یہ صورت
پیدا کی کہ اسکو سرداران اسلام سے ایک پر عاشق کرا دیا ورنہ یہ کبھی نہ مسلمان ہوتی اسکے ہزاروں کرشمے ہیں وہ خالق
برحق ہے کوہ کو کاہ و کاہ کو کوہ کرتا ہے یہ فعل اسیکا ہے کہ کبھی کسیکو کسی پر دیوانہ کر دیا کبھی کسیکو کسی کی محبت میں ایسا مبتلا
کیا کہ وہ کوہ و صحرا میں پھرنے لگا وہ ہر امر پر قادر ہے پس یہ تصور کر کے کہ اب بغیر اسکے چارہ نہیں ہے کہ اپنی رہائی کی درخواست
کرو خواجہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ مجکو رہا کرو میں تمہارا مذہب قبول کرونگی یہ کلام سنتا تھا کہ صاحبقران نے
حکم دیا کہ خواجہ اسکو چھوڑ دو خواجہ نے فوراً کمند کو کاٹ دیا وہ رہا ہوئی جب رہا ہوئی تو اسنے خواجہ سے کہا کہ ای
خواجہ تجھے میرے اتنے سنکتے پر کہ میں تمہارا مذہب قبول کرونگی مجکو چھوڑ دیا اگر میں پھر جاؤں تو کیا ہو کیونکہ اب تو میں اپنے
قابو میں ہوں اور تمہارے اور تمہارے کسی شاگرد کے قریب میں بھی نہ آونگی کیونکہ معلوم ہو گیا ہے کہ تم لوگ بڑے مکار ہو
یہ کلام اسکا تمام بھی نہ ہوا تھا کہ خواجہ نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ سچ کہتی ہو ہاتھ کا اٹھانا تھا کہ پانچوں گھائیوں سے
حباب چھوٹے اور اسکے دماغ پر پڑے کہ وہ بیہوش ہو کر زمین پر گری ادھر یہ گری ادھر گرگین نے اپنے قلب پر ہاتھ
رکھ لیا خواجہ نے اسکو اٹھا کر پھر ستون سے باندھ دیا اور ہوشیار کیا جب اسکو ہوش آیا تو اپنے کو بندھا ہوا پایا خواجہ
نے کہا کہ اگر تم ہزار مرتبہ میرے ساتھ بدی کرو گی تو میں یوں ہی گرفتار کرونگا اور یوں ہی تم گرفتار ہو گی یہ کتنی بری بات
ہے ایسی ایسی بہت سی عیاریاں میں نے کی ہیں دوسرے یہ امر تھا کہ مجکو معلوم تھا کہ اس بارگاہ میں تجکو سحر یاد نہ رہیگا
کیونکہ صاحبقران صاحب اسم اعظم ہیں جو کہ باطل السحر ہے پھر مجکو کیا خوف تھا میں اپنے سامان سے ہوشیار تھا
اب بتا کہ تو اپنے کو کس حالت میں پاتی ہے اسنے جو اپنے کو بندھا ہوا پایا اور یہ تقریر سنی تو خیال کیا کہ در اصل ان سے کوئی
نہیں جیت سکتا ہے یہ لوگ بڑے زبردست ہیں اور انکا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے یہ تصور کر کے خواجہ سے کہا کہ میں صرف
امتحان کرتی تھی واقعی جیسا آپکو سنا تھا ویسا ہی پایا اور یہ جو آپنے فرمایا کہ اس بارگاہ میں ساحر کو سحر فراموش ہوتا ہے تو یہ امر
بھی بہت درست ہے میں خیال کر رہی تھی کہ کیا سبب ہے کہ سحر فراموش ہے مگر کوئی سبب ذہن میں نہیں آتا تھا سوائے اس امر
کے کہ یہاں کوئی ساحر زبردست ہے کہ جسنے یہ تدبیر کی ہے کہ میں سحر فراموش کر گئی ہوں خواجہ نے کہا کہ یہاں کوئی ساحر نہیں ہے
سوائے تمہارے یہ لوگ سحر کو کفر اور اسکے کرنیوالے کو کافر جانتے ہیں گو ممکن ہے کہ سحر کو ہم یاد کریں کیونکہ بڑے بڑے ساحر ہیں جو
کہ ہمارے مطیع ہیں مگر ہم حرام تصور کرتے ہیں ہاں یہ بارگاہ متبرک ہے اسمیں ساحر کا سحر فراموش ہوتا ہے دوسرے صاحبقران
کے روبرو کیسا ہی بڑا زبردست ساحر آئے اسکا سحر کچھ کام نہ کریگا کتے کی موت مارا جائیگا یہ سنکے اسنے کہا کہ آپ سچ ارشاد

ارشاد فرماتے ہیں میں نے بھی ایسا ہی سنا تھا اُسکے مطابق پایا اب آپ مجھکو چھوڑ دیں میں بدی نگرنگی خواجہ نے کمند سے اُسکو کھول دیا
اُسنے رہا ہوکر پہلے بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد صاحبقران کو بادشاہ و صاحبقران کے ہاتھ چومے آنکھوں سے لگائے پھر خواجہ
کے قدم چومے دست بوسی کی صاحبقران نے اُسکے لیے کرسی جواہر نگار طلب کی وہ کرسی پر بیٹھی مگر بار بار گرگین کی طرف
دیکھتی جاتی تھی ناظرین پر یہ امر ہویدا رہے یہ گرگین درشت چنگال نہیں ہے بلکہ دوسرا گرگین ہے مگر سرداران معزز سے ہے
اور بہت حسین ہے جوان رعنا ہے یہی حال گرگین کا ہے کہ وہ بھی اُسکو بار بار دیکھتا ہے مگر بپاس صاحبقران خاموش بیٹھا
ہے جب یہ کرسی پر بیٹھ چکی تو اُسنے صاحبقران کی طرف متوجہ ہوکر عرض کیا جو آپکا مذہب قبول کرے تو کیا کرے صاحبقران
نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ پڑھے اُسنے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ جو کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو وہ پھر سحر نہیں کر سکتا ہے اور میرے قیاس میں
یہ امر ضرور ہے کہ آپ یہاں سے طرف سمندریہ کے ضرور تشریف لیجائینگے اور وہاں سحر و ساحری کی لڑائی ہوگی ساحروں سے مقابلہ
ہوگا کیونکہ سمندر جادو بہت بڑا ساحر ہے آجکل اُسکا اُستاد بھی آیا ہوا ہے جو کہ اُستاد تھا سحران و ماہیان کا عشاق
حجرہ نشین اُسکا نام ہے وہ بھی بہت زبردست ساحر ہے وہ میرا بھائی گلاب جادو جو کہ کبھی برسوں سے طرف چاہ بابل کے گیا
ہوا تھا وہ بھی سحر سیکھکر آفتاب جادو جو کہ ہاتھ سے خواجہ کے قتل ہوئے ہیں اور سپہ سالار تھے وہ میرے والد تھے اُنکے
مرنے کی خبر سنکے آیا ہے چونکہ سمندر جادو مجھسے محبت رکھتا ہے اور اُسکا قصد اور کچھ ہے اُسنے یہ قصد کیا تھا کہ مجکو سپہ سالار
لشکر کرے مگر میں نے نہیں قبول کیا کیونکہ مجکو اُسکے دربار میں بیٹھتے ہوئے کراہت معلوم ہوتی ہے میں نے اپنے بھائی گلاب کو یہ
عہدہ دلوا دیا ہے وہ سپہ سالار ہے اور ساحر زبردست ہے کیونکہ ابھی تعلیم سحر سے فراغت کرکے آیا ہے اُسکی سحر بہت زبردست ہیں
ایسی حالتمیں میں کیونکر ترک سحر کروں اگر وہاں ساحروں سے مقابلہ نہوتا تو میں ضرور ترک سحر کرتی سمندریہ پر ضرور ساحروں
کی ضرورت ہوگی دوسرے میں سمندریہ کے حالات سے بخوبی واقف ہوں بس میری راے یہ ہے کہ کوئی ایسی تدبیر فرمائیے کہ میں
مطیع اسلام بھی ہوں اور سحر سے بھی بیکار نہوں صاحبقران نے کہا کہ تم اطاعت کرو دین اسلام کی اور خدا کو برحق جانو سامری
و جمشید پر لعنت کرو مذہب تصویر پرستی ترک کرو یہ جو تصویر تمھارے گلے میں ہے اُسکو اُتار کر چاک کر ڈالو خدا کو واحد تصور کرو اُسمیں شرک
کو دخل نہ دو نار جنت کو مقدم جانو اپنے پیدا کرنیوالے کو پہچانو کہ کس نے ہمکو پیدا کیا ہے وہ خالق ہے کہ جسنے زمین و آسمان پیدا کیا
ہے یہ شرائط ہیں اچھا ابھی کلمہ نہ پڑھو مگر ان سب پر تو عمل کرو اُسکی راہ میں جہاد کرو یہ تصور کرلو کہ ہم مرگئے ہیں اگر جہاد میں
قتل ہوئے تو مرتبہ اعلے ملا اگر فتح پائی تو دنیا میں بہادر مشہور ہوئے دیکھو کسقدر لوگ ہیں کہ جو اسوقت دربار میں موجود ہیں
یہ سب خدا پرست ہیں انکے بڑے مرتبہ ہیں جسطور سے سہراب جادو نے اسلام قبول کیا ہے کہ ہمہ تن سرگرم ہے اُسنے بھی تو
ابھی کلمہ نہیں پڑھا ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا غزالان نے عرض کیا کہ لعنت کرنے سے تو سحر نہیں فراموش ہوگا
صاحبقران نے فرمایا نہیں اُسنے اُسیوقت سامری و جمشید پر لعنت کی از صدق مطیع اسلام ہوئی تصویر جو گلے میں پڑی تھی
اُسکو اُتار کر چاک چاک کرکے پھینکدیا اُسکے بعد عرض کیا کہ میں سہراب کو دربار میں نہیں پاتی ہوں صاحبقران نے فرمایا کہ بہت دن سے
وہ کچھ علیل تھا بلکہ جبکہ میرے اور لقین کے مقابلہ ہوا ہے وہ اُس مقابلہ میں بھی تھا صرف میرا پیش خیمہ لیکر دریائی سفر کر
سے اُتر آیا تھا کہ راہ میں علیل ہوگیا اُسکو اس واقعہ کی بالکل خبر نہ تھی کہ میں آگ میں بھی گیا مگر وہ ایسا علیل تھا
کہ مجھسے نہ مل سکا یہ سبب ہے جو وہ دربار میں نہیں ہے جب صحت پائیگا تو ضرور آئیگا یہ کرسی اُسکی موجود ہے یہ فرماکے صاحبقران
نے ایک چوبدار سے فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ سہراب کی کہ اب وہ کیسے ہیں ہماری طرف سے سلام کہنا اور دعا کہنا کہ
صاحبقران و بادشاہ و سرداروں نے تمھارے مزاج کی حالت دریافت فرمائی ہے چوبدار یہ سنکے سہراب کے خیمہ میں آیا
یہاں سہراب نے صحت پائی تھی صرف غسل صحت کرنا باقی تھا جسدن صاحبقران آگ میں تشریف لیگئے تھے اُسدن
اُسپر بہت شدت مرض تھی ادھر صاحبقران آگ سے باہر تشریف لائے اُدھر اُسکا مرض زائل ہونے لگا ایسا زائل ہوا کہ مرض کا
نام نرہا بلکہ جب یہ ہنگامہ لشکر میں تھا وہ بیہوش تھا اُسکو بالکل خبر نہ تھی جب ہوش آیا ہے تو معلوم ہوا تھا ابتو یہ حالت تھی کہ

قوت بھی عود کر آئی تھی اُسکو اسکی ایسی خوشی ہوئی کہ بالکل مرض رفع ہو گیا گو اُسکے دوسرے دن اُسنے قصد کیا تھا کہ مین دربار مین جاؤن
مگر حکیم صاحب نے منع کیا تھا مجبور ہو گیا تھا صاحبقران کو اس ہنگامہ سے مہلت نہ تھی کہ خبر دریافت کرتے آج یہ اپنے خیمہ مین
بیٹھا ہوا قصد کر رہا تھا کہ مین دربار مین جاؤن کہ چوبدار پہونچا اُسنے سہراب کو بیٹھے ہوئے پایا سلام کیا اور جو کچھ صاحبقران
نے فرمایا تھا عرض کیا سہراب نے جواب دیا کہ میری طرف سے عرض کرنا کہ اب غلام بالکل اچھا ہی بلکہ قوت بھی عود کر
آئی ہی سابق سے زیادہ مین اپنے مین قوت پاتا ہون مین نے قصد کیا تھا کہ حاضر دربار ہو کر بیمار گیا دو دن مگر حکیم صاحب نے
منع کیا مجبور ہو گیا مگر مین اسوقت حاضر ہونیوالا تھا کہ حضور کا چوبدار آیا تھا خدا آپکو ہم سبکے سر پر سلامت رکھے کہ غریبون پر
یون لطف فرماتے ہین مین آپکی عنایتون کا کہانتک شکریہ ادا کرون اگر ہر موی تن میرا زبان ہوتا تو بھی نہین ادا ہو سکتا ہی
لطف و کرم والدین بھی اپنے فرزند پر نہین کرتے ہین جو آپ لوگ فرماتے ہین مین خود حاضر ہوتا ہون اور قدم بوسی حاصل کرتا
ہون کیونکہ آنکھین آپکے دیدار کی زیارت کو ترستی ہین کہ کتنا عرصہ ہوا ہی کہ مین نے آپکی زیارت نہین کی ہی یہ دل بہت زیارت
حضور ظل اسعد و دیگر سرداران ذیجاہ کا مشتاق ہی تم جاؤ مین حاضر ہوتا ہون چوبدار سلام کر کے طرف بارگاہ کے گیا ادھر
سہراب نے کپڑے پہنے اور سواری طلب کر کے طرف دربار کے چلا کہ چوبدار نے جا کر جو کچھ سہراب نے عرض کیا تھا
بیان کیا صاحبقران نے یہ سنکے فرمایا کہ الحمد للہ ایک ہمارے دوست صادق نے شفا پائی میری طرف سے جا کر کہدو کہ تم
ابھی تکلیف نہ کرو آج مین خود آؤنگا کہین ایسا نہو کہ پھر مرض خدانخواستہ عود کر آئے ابھی طاقت اتنی تم مین اچھی طرح آئی
ہوگی یہ کلام سنکے صاحبقران فرما رہے تھے کہ سہراب جادو سامنے سے نمودار ہوا بادشاہ نے صاحبقران سے
فرمایا کہ ملاحظہ فرمائیے سہراب جادو آئے ہین صاحبقران نے جو ملاحظہ کیا تو دیکھا کہ سہراب مسکراتا ہوا چلا آتا ہی
آواز دی کہ اے سہراب تمنے کیون ابھی تکلیف کی مین خود آتا بھائی کیا کرون جسدن سے اس زمین پر آیا ہون اسقدر
مہلت نملی کہ مین تم تک آتا پہلے جنگ پیکار مین مبتلا رہا اُسکے بعد یہ کرشمہ ہوا کہ آگ مین جانا پڑا خدا نے سب امر سہل
کر دیے ورنہ مین ضرور تمھاری عیادت کو آتا بھائی معاف کرنا مجبور تھا یہ سنکے سہراب نے عرض کیا کہ حضور نے جو کچھ فرمایا
بہت بجا ارشاد فرمایا ہم سب غلامونکو اس سے زیادہ امید ہی آپ کیون اسقدر محجوب فرماتے ہین مین خود نادم ہون کہ
آپ پر مصیبتین اسقدر گذرین مین مرض مین مبتلا تھا کہ شرکت نکر سکا بلکہ آپ معاف فرمائین مین اُس خدا کے نثار ہون کہ جسنے
یہ قدم مبارک مجکو دکھائے ورنہ مجکو امید کب تھی کہ مین اس مرض سے صحت پاؤنگا روز بروز ترقی کرتا تھا یا دفعۃً ایسا زائل
ہوا کہ نام تک نرہا یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کہ مین ایسا علیل تھا یہ سب آپکی دعا کا اثر ہی اور اُسکا فضل و کرم ہی کہ اسنے ایسے
مریض کو یون شفا بخشے یہ کہتا ہوا قریب تخت کے آیا بادشاہ کے قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے اُسکے بعد
صاحبقران کے قریب آیا قدم بوسی کی ہاتھ آنکھون سے لگائے صاحبقران نے اُسے گلے سے لگایا بادشاہ نے
پشت پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے فرمایا کہ اپنی کرسی پر بیٹھو سہراب سب سردارون سے ملا شہنشاہ گوہر کلاہ کو سلام
کیا سب سے ملکر اب جو بیٹھا آکر اپنی کرسی پر اسکی نگاہ غزالان پر پڑگئی یہ پہچان گیا کہ یہ تو دختر ہی آفتاب جادو کی بہت
بڑی ساحرہ ہی اسکو آفتاب نے وہ وہ سحر دیے ہین کہ جو کہ سمندر کو نہین معلوم ہین یہ یہان کیونکر آئی اسکا کیا سبب ہوا غزالان
نے تو پہلے ہی دیکھا تھا کہ سہراب آیا اب جو اسنے دیکھا تو سہراب کے چہرہ پر اور رونق پائی کہ جو کبھی نہ دیکھی تھی نور اسلام
اُسکی پیشانی سے ظاہر تھا جب صاحبقران نے اُسکو گلے سے لگایا تھا تو اُسنے خیال کیا کہ دراصل یہ لوگ بڑی عزت
کرتے ہین بڑے قدردان ہین ایسے آقا کی غلامی افتخار ہی جو مرتبہ یہان سہراب کو حاصل ہی یہ مرتبہ تو دربار مین سمندر جادو کے
نہ تھا باوجودیکہ سپہ سالار تھا بلکہ یہ مرتبہ میرے باپ کا بھی نہ تھا گو کہ سمندر اُنکو اپنی جان تصور کرتا تھا اُنکے مرنے کی خبر سنکے
بڑا صدمہ کیا تھا ایسے قدردان کی اطاعت مین بڑا مرتبہ ملتا ہی سچ ہی یہ لوگ جو جان دیتے ہین اسی قدردانی پر یہ تو یہ خیال کر رہی
تھی کہ اُدھر سہراب نے غزالان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے ملکہ تم یہان کہان آئین کیا تمنے بھی سمندر کی اطاعت ترک کی

اور یہ تو بتاؤ کہ میری معشوقہ ملکہ دختر سمندر جادو تو اچھی طرح ہے غزالان نے جواب دیا کہ بھائی سہراب وہ تو بہت اچھی طرح ہین مگر اُنکو حکم ہی
کہ تم محل سے نہ نکلو مین اکثر اُنکی خدمت مین جایا کرتی تھی اور یہ جو تمنے کہا کہ تم یہان کہان یہ بھی گردش فلکی ہے سنو مین کیونکر ایسے بد
کی اطاعت کرتی کہ جو اُسکی بیٹی کے برابر ہو اِس خیال فاسد کا قصد رکھے یہ بھی کہین ہوا ہے مین اسی سبب سے اُسکے دربار مین
نہین جاتی تھی جب سے والد نے قضائی جانے کا اتفاق ہوا مین نے جو رنگ دیکھا تو خراب پایا مین نے خیال کیا کہ ہوگا مگر
بھائی میرے نزدیک اُسکی دولت پر ادبار آیا ہے کہ جب تو اُسنے یہ حرکتین کرنا شروع کین ہین تمھارے ساتھ یہ سلوک کیا کہ تم نے
رفاقت ترک کی ایک بازو تو تمنے اُسکا توڑا اگو میرے والد نے رفاقت نہین ترک کی مگر اُنکو سمندر نے یون ضائع کیا کہ وہ یون
قتل ہوئے میری طرف ایسے خیالات پیدا کیے کہ جسکے سبب سے مین نے بھی ترک رفاقت پر کمر باندھی جب تک ایسے
خیالات کریگا تو اُسکا انجام یہی ہوگا دوست دشمن ہو جاتے ہین جب ادبار آتا ہے تو ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین اور میرا تو قصہ
عجیب طرح کا ہے مین بیان کرتی ہون جبکہ والد کے مرنے کی خبر سنی تو مین نے بہت غم کیا اور خیال کیا کہ ترک دنیا کرون مگر پھر کچھ سوچکر
اُس قصد سے پھری اور اُسی غم مین طرف ایک صحرا کے نکل گئی بتلاش قاتلان پدر جو کہ میرے اوپر مصیبت گذری اُسے مین کیا
بیان کرون جب کوئی نہ ملا تو مین پھر واپس آئی یہ وہ زمانہ ہے کہ دریاے سبز رنگ فتح ہو گیا ہے سحران وماہیان قتل ہو چکا ہین
اور یہ سب خبرین سمندر کو پہونچ چکی ہین وہ اُنکے غم مین مبتلا ہے اور ترک حکومت کر چکا ہے اُسی زمانے مین میرا بھائی
گلاب جادو چاہ بابل سے والد کے مرنے کی خبر سنکے آیا تھا کہ اُسی زمانے مین عشاق اُستاد سمندر آیا اُسنے اُسکو سمجھا
بجھا کے حکومت پر راضی کیا اور خود بندوبست حکومت کیا اور شہر کا انتظام کیا اور کہا کہ جب صاحبقران یہان
آئینگے تو اُنکو معلوم ہوگا مین بھی دربار مین گئی سمندر نے چاہا کہ مین باپ کے عہدے کو منظور کرون چونکہ میرا بھائی آ چکا تھا
مین نے اُسکی سفارش کی اُسکو باپ کا عہدہ دلوایا اُسکو بڑی خوشی ہوئی اُسی زمانے مین خبر پہونچی کہ صاحبقران نے مع
لشکر طرف سمندر کے کوچ فرمایا سمندر نے جو جو ملک کہ گرد و نواح مین سمندر یہ کے ساحرون کے وغیر ساحرون کے تھے اُنھین نامے تحریر کیے
اور سبکو طلب کیا اور جدھر سے صاحبقران کوچ فرما کے آئے تھے اُدھر کے حاکمون کو تحریر کیا کہ تم ادھر کو صاحبقران کو نہ آنے دینا
راہ مین روکنا اگر مدد کی ضرورت ہو تو مین ساحر و غیر ساحر سے مدد کرونگا جہانتک تم لوگ مدد طلب کروگے اُن مین جملہ ایک نامہ لقیس کو
بھی لکھا کہ پہلے اُسکا ملک پڑتا تھا اور بہت کچھ خوشامد کی تحریر تھی بعد نامہ تحریر کرنے کے دو سردارونکو مع کئی ہزار سپاہ کے روانہ کیا
اور مجھسے کہا کہ تم دو ہزار ساحر لیکر جاؤ اور لقیس کی مدد کرو اور جو کمک کی ضرورت ہوگی تو مین روانہ کرونگا مجکو خبر کرنا ادھر تو وہ سردار روانہ
ہوئے ادھر مین اپنے بھائی اور ہان سے رخصت حاصل کرکے روانہ ہوئی میرے آنے کی ایک وجہ اور یہ بھی ہوئی کہ مجکو یہ خیال تھا کہ
مین جا کر اپنے باپ کے قاتلون سے اُنکے خون کا عوض لونگی اس سبب سے مین نے اور بھی آنا ادھر کا قبول کیا تھا کئی روز تک
ساحرون کے راہ طے کرکے چلی آئی ایک مقام پر صحرا مین اُتری کہ کچھ دیر دم لیلون تو روانہ ہون میرے ساحر بھی اُترے کوئی کھانا کھانے
لگا کوئی سیر کرنے لگا مین ایک طرف سیر کرتی ہوئی ایک درہ کوہ مین گئی وہ درہ بہت شاداب تھا مین اُسمین سیر کرنے لگی
اتفاق سے ایک جوگی سے ملاقات ہوئی اُسنے مجھسے کل حال پوچھا مین نے بیان کیا اور جو حالت اُسپر گذری تھی اور قرآن نے دریافت
کی تھی سب اُسنے بیان کی جو گفتگو باہم ہوئی تھی اُسکے بعد پھول کا دینا اپنا بے خود ہونا بیان کیا اور کہا کہ پھر مجکو خبر نہوئی
کہ میرے اوپر کیا گذری اب جو آنکھ کھلی اپنے کو اس بارگاہ مین قید پایا سوزن زبان مین پاے اشارے سے سوزن نکلوائے سحر
یاد کیا کہ سحر یاد ہو تو مین اپنی جان بچاؤن سحر یاد نہ آیا اُسکے بعد جو کچھ خواجہ سے تقریر ہوئی تھی سب بیان کی اور اپنا مسلمان ہونا
بیان کیا یہ حالت سنکے سہراب بہت خوش ہوا اور کہا میری طبیعت بہت شاد ہوئی کہ میرا جاننے والا ایک دربار مین موجود
ہوا اب خوب دل لگیگا یہ کہکر صاحبقران سے عرض کیا کہ خداوند یہ وہ ساحر ہے کہ جس سے کوئی سر بر نہین ہو سکتا ہے اسکو بڑے
بڑے سحر یاد ہین یہ تمام کائنات آفتاب جادو کی تھی آفتاب اسکو بہت دوست رکھتا تھا اُسکو اپنے سے بہتر کر دیا ہے آفتاب وہ تھا
کہ جسکا مین مقابلہ نہین کر سکتا تھا اور سمندر کی تو کیا اصل تھی بس یہ سبب تھا کہ وہ بادشاہ ہے اور سحر بند ہے اور چند تحفے اُسکے

پاس نہ طاق سکے ہین کہ جسکے سبب سے وہ ہم سب پر حاکم ہی ورنہ سمندر کی اسکے روبرو کوئی حقیقت نہین ہی جب مین اُسکی
اصل نہین جانتا ہون تھا اسکا تو مرتبہ ہی جو مقام شتا ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ آپکی مطیع ہوئی عشاق سے بھی یکمرتبہ مقابلہ کرچکی ہو عشاق
بہت بڑا ساحر ہی اور آپنے اسکو بند ولیست کیا ہی یہ ملکہ کی زبانی معلوم ہوا ہی تو کیا ہوتا ہی خدا کی شان شامل حال ہو تو سب آسان
ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کم ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ ہمارے شریک ہوئی گو کہ جسکی تم تعریف کرتی ہو وہ بہت ہی کیا اُسکا
فضل کم تھا کہ جسنے ہمکو آگ سے سلامت نکالا اور اسنے بڑے ملک پر فتح یاب کیا اور لقین کو مسلمان کیا اسی طور سے
کل ملک اسلام آباد ہونگے نظر اُسکے اوپر رکھنا چاہیے سہراب نے عرض کیا کہ بہت بجا ہی یہ تو فرمایئے کہ لقین کہان
ہین صاحبقران نے فرمایا کہ وہ اپنے ملک کو گئے ہین سب اہل شہر کو مسلمان کرنے کل یہان جشن ہوگا اس فتح کا وہ مع
سرداروں کے آینگے بعد اس جشن کے لقین نے میری دعوت کی ہی مین اُسکی دعوت مین جاؤنگا اور شرکت کرونگا اُسکے بعد
مشورہ کرکے پیش خیمہ طرف سمندر یہ کے روانہ کرونگا سہراب نے کہا کہ یہ راے بہت ٹھیک ہی اس گفتگو کے بعد سب خاموش
ہوگئے بادشاہ نے دربار برخاست کیا بادشاہ اور صاحبقران اُٹھکر اپنے اپنے مقام کو گئے سب سردار جانے لگے یہان
تک کہ گرگین اُٹھکر اپنے خیمہ مین گیا خواجہ اپنے خیمہ مین غزالان کو سہراب اپنے ہمراہ اپنے خیمہ مین لیگیا کہ مجھے تمسے کچھ
حال دریافت کرنا ہی گرگین جو اپنے خیمہ مین گیا تو چوبدار کو طلب کرکے کہا کہ تو خواجہ سلامت کے پاس جا اور میری طرف سے
عرض کرنا کہ آپکو گرگین بُلاتا ہی کہتا ہی کہ اگر اسوقت سرفراز فرمایئے تو عین بندہ نوازی ہوگی مجھے آپ سے ازحد ضرورت ہی چوبدار
اُدھر روانہ ہوا یہان خواجہ اپنے خیمہ مین بیٹھے ہوئے یہ فکر کر رہے تھے کہ غزالان ایسی حسین عورت کو کسی سردار نے نہین
پسند کیا اسکا کیا سبب ہی نہ اسکا دل کسی پر مائل ہوا خیر وہ تو عورت ہی اور ناکتخدا معلوم ہوتی ہی اگر اُسکی طبیعت آئی بھی تھی تو
کیونکر ظاہر کر سکتی تھی کوئی بیجا تو ہی نہین مگر سردار تو مرد تھے اُنکو تو ضرور پسند کرنا تھا اگر کوئی بھی پسند کرتا تو ضرور ہزار
روپیہ مجھکو دیتا معلوم ہوتا ہی کہ اب اُنکے دلون سے بوے محبت جاتی رہی بالکل دل محبت سے خالی ہوگئے خیر جو کہ
ضعیف ہین اُنکی نسبت تو یہ گمان ہوتا ہی کہ اُنکے دلمین اب کہان سے قوت آئی جو وہ یہ صدمہ اُٹھا سکین کہ آج جدائی
ہی کل فراق ہی پرسون رنج مفارقت مین مبتلا ہین اُنکا تو حق بجانب ہی مگر یہان جو جوان ہین اُنکی تو یہ حالت نہین ہے بلکہ
اُنکو تو طاقت رہ ہی قوت صدمہ اُٹھانے کی ہی مگر معلوم ہوتا ہی کہ کچھ آجکل کے جوانون مین مادہ مردی کم ہی کہ اُنکو عورت سے
اُلفت ہی نہین ہی ورنہ ایسی عورت آسکے اور کوئی عاشق نہو بسا تعجب ہی افسوس مفت پانچہزار روپیہ گیا اگر مین جانتا
تو اور کسی سے ہاتھ فروخت کر لیتا کسی تاجر کو دیتا وہ بخوشی لیتا اور کسی سلطنت مین جاکر فروخت کرتا اتنا تو مشکل ہوا
کیونکہ وہ تو مطیع اسلام ہوئی ہی اُسکا فروخت کرنا حرام ہی اگر حرام نہوتا تو مین اب بھی یہی حرکت کرتا خواجہ بیٹھے ہوئے
یہ خیال کر رہے تھے کہ چوبدار گرگین کا پہونچا اُسنے پیام گرگین کا بیان کیا خواجہ اُسوقت رنج مین بیٹھے تھے برہم ہوکر
بولے کہ مجھکو فرصت نہین ہی کہ مین آؤن مین اسی کا ہو گیا کہ اسوقت فلان سردار نے طلب کیا ہی اسوقت فلان نے بُلایا
ہی لشکر مین سیکڑون سردار ہین کہانتک ہر ایک کی خاطر داری کرون نہ کچھ کہین ملنا نہ جُلنا خیر یہی امر ہو کہ کبھی کبھی کچھ بچا کرے
اور کچھ دلچسپی آگئے ہم خود دوڑکر جائین ہمیشہ سبکو یہ خیال ہی کہ خواجہ سے مفت کام لو اِن سبکی عادت داداجان اور داجان نے بگاڑ دیے
کام کرکے خراب کردی ہی یہی عادت ہی کوئی ضرورت ہوگی یا نہو نہین ملایا ہوگا بس یہ خیال کر لیا اور تصور کر لیا کہ خواجہ کو بُلایا تھا
تو خواجہ کو بھیجہ دیا ہوتا کہ خواجہ خوش ہو جاتے ارے ملتا ہوتا تو مین خود ہر ایک کے پاس دوڑا ہوا جاتا طلب ایکمرتبہ ہوا آیا کرتا ہو جب
مقصر یہ کہ مزدور خوشدل کند کار بیش یہ مجھکو تو کسی سے ایک خرمہرہ نہین ملا ہی سیکڑون مرتبہ کام لیلیا وعدہ کیا کہ ہم دینگے جب
کام نکل گیا پھر آنکھ بھی نہ ملائی یہ بھی نہ خیال کیا کہ ہمنے خواجہ سے کام لیا تھا اور وعدہ کیا تھا اُسکو ایفا نہین کیا ہی پھر بھی
ضرورت ہوگی اُسوقت مشکل ہوگی مگر اسکا کون خیال کرتا ہی مین اسوقت نہین جاؤنگا چوبدار نے یہ سنکے عرض کیا کہ مین جاکر
یہ کہے دیتا ہون کہ اُنکو فرصت نہین ہی کہ وہ آئین جب فرصت ہوگی تو تشریف لائینگے یہ کہکر چوبدار نے قصد کیا کہ جاؤن کہ اُنکو پھر

خیال آیا کہ نہ معلوم گرگین نے کیون طلب کیا ہی شاید کوئی ضرورت ہو ایک دو کوڑی کا نفع ہو جائے گو ان لوگون سے یہ امید نہین
ہی کہ کچھ حاصل ہو مگر شاید کچھ مقدر یاری دے کہا کہ اے چوبدار تیرے آقا اکیلے ہین کہ کوئی اور بھی ہی اُسنے کہا کہ جی اکیلے ہین خواجہ نے
کہا کہ تم ٹھہرو مین چلتا ہون یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے اُس چوبدار کے ہمراہ گرگین کے خیمہ مین آئے گرگین کو دیکھا کہ مسند پر اکیلا
بیٹھا ہی اُسنے جیسے خواجہ کو دیکھا مسند سے اُٹھکر تھوڑی دور سے لینے کو آیا اور استقبال کرکے لیگیا بڑی عزت سے مسند پر بٹھایا
پان الایچی حاضر کیے بڑی خاطر سے پیش آیا وہ چوبدار خواجہ کو پہونچا کر چلا گیا جب بالکل تنہائی ہوئی خواجہ نے کہا کہ کیون آپنے طلب
کیا فرمائیے گو مین اسوقت بڑی ضرورت مین تھا اور یہان آنے سے میرا نقصان بھی ہوا مگر مین نے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ضرورت
ہی جو آپنے طلب کیا ہی مین تو آپ سبکا خادم ہون کسیکے کام سے سرتابی نہین کرتا ہون اور آپ لوگ بھی میری قدر کرتے ہین میرے ناز
اُٹھاتے ہین جو مین کہتا ہون اُسپر عمل کرتے ہین آپ اپنا مطلب فرمائین گرگین نے کہا کہ ہم خود آپکے خادم و غلام ہین آپکے اور آپکے
جد امجد و آپکے والد کے ہمپر بڑے بڑے احسان ہین ہمارے بزرگ آپ لوگون کے احسانون سے سرتابی نہین کرسکتے تھے ہمیشہ بار
احسان سے سبکدوش نہونے کے سبب آپکی بندہ پروری و نوازش ہی کہ آپ ایسا تصور فرماتے ہین ورنہ ہماری کیا حقیقت ہی ہم تو آپکے
ذلیل و خوار ہین خواجہ نے کہا کہ آپ ہم سبکے سرتاج ہین آپکی خدمت کرنا ہمارا افتخار ہی یا تو خواجہ نے اپنے خیمے مین وہ تقریر کی تھی
یا یہان آکر ایسے نرم ہو گئے کہ جسکی حد ہی نہین یہ سنکر کہا کہ بس آپ اپنا مطلب بیان کرین گرگین نے کہا کہ مین اپنا مطلب بیان
کرونگا پہلے آپ یہ نذر تو میری قبول فرمائین یہ کہکر ایک نگینہ یاقوت کا خواجہ کے روبرو پیش کیا خواجہ نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت
ہی پہلے مطلب تو فرمائیے گو دیکھکر منہ مین پانی بھر آیا اور خیر گئے یہ لفظ کہی ایک مرتبہ سے زیادہ نہین کہی کہ شاید ابھی کہون یہ کھیلے
تو بڑا غضب ہو آئی ہوئی چیز ہاتھ سے جائے جب یہ خواجہ نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہی مطلب تو بیان کرو اُسنے کہا کہ یہ تو آپ لین مین
اور بھی نذر کرونگا گو یہ کوئی اصالت نہین رکھتا ہی اس سے زیادہ اور بیش قیمت آپکے پاس ہونگے جہان وہ ہین وہان
یہ بھی ایک سنگ پڑا رہیگا خواجہ نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہین ہی جو کچھ لیتا ہون قرضہ مین دیا جاتا ہی مین یہ مرتبہ لیکر بہت پریشان ہوا اسقدر
دادا اور بابا کے قرضدار ہین وہ مہاجن میری جان کھاتے ہین کہ انکا قرضہ ادا کرو کیونکہ تم انکے مرتبہ پر ہو مین انکار نہین کرسکتا ہون تھوڑا
دیتا ہون کیا کرون اگر نہ دون مین تو پریشان ہوتا ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی یہ مرتبہ نہ لیتا میری تو جان مصیبت مین پڑ گئی خیر جو
کچھ گذری وہ اچھا ہی مین ایک اُسکا بندہ ہون ہر مشکل پر صبر کرونگا بھاگ ورنہ یہانسے تو گیا اور اپنے گھر سے دینا پڑا وہ لوگ ایسے
فضول خرچ تھے کہ ایک حبہ نہ چھوڑ گئے خود تو کعبہ مین جا کر بیٹھ رہے یہ مصیبت جسپر پڑی اُسپر پڑی آپ تو چین سے سیر کرتے ہین اگر ایسے
ہی لوگ مجھکو عاجز کرینگے تو مین خود اس مرتبہ کو چھوڑ کر خانہ کعبہ چلا جاؤنگا مین باز آیا ایسی نوکری اور سرداری سے اول تو ہزار دن
دشمن ہون جو کچھ ملے بھی تو یون برباد ہو اور دن کے بدلے دینا پڑے آپ فاقہ کرکے مرین یہ تو جیسے ہوگا مرے تو ہم مرے یہ مثل
ہوئی کہ مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والون نے سواد نہ پایا بس اس سے بہتر ہی کہ مین منہ کالا کرکے کسی طرف نکل جاؤن گرگین
نے کہا کہ خواجہ یہ زینت لشکر کی تمہارے سبب سے ہی ورنہ یہ لشکر مین کہان ترقی ہوتی خواجہ نے کہا کہ خیر یہ سب تو باتین
ہین مین کیا چیز ہون بس یہ کہکر وہ یاقوت کا نگینہ لیلیا اور کہا کہ مطلب بیان کرو گرگین نے اپنا عاشق ہونا [illegible] ان
پر بیان کیا اور کہا کہ اگر آپ کوشش کرینگے تو یہ امر سرانجام پائیگا آپکی بڑی عنایت ہوگی خواجہ نے یہ سنکر کہا کہ اے گرگین
یہ کتنی بڑی بات ہی تمنے اتنے سے امر کے لیے مجکو تکلیف دی بذریعہ رقعہ کے مجکو خبر کی ہوتی یہ سنکے گرگین نے کہا کہ
اے خواجہ آپ کی پرورش ہوگی خواجہ نے کہا کہ مین اُسکا مالک ہون اگر وہ قبول کریگی تو تمکو خبر کرونگا وہ پانچ ہزار
روپیے مجکو دو جو کہ مین نے کہا تھا کہ جو کوئی اسکی خواستگاری کرے وہ پانچ ہزار روپیے دے بس روپے میرے حوالے
کرو گرگین نے اُسی وقت روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ نے نذر زنبیل کیا اور کہا کہ مین راضی کردونگا اُس سے رخصت
ہو کر طرف اپنے خیمے کے چلے آئے گرگین کو اطمینان ہوا اب یہ اطمینان سے بیٹھا اور کچھ صبر ہوا خواجہ اپنے خیمے مین آکر فکر
کرنے لگے انکو تو فکر مین رکھا جاتا ہی اُدھر سہراب جو غزالان کو لیکر اپنے خیمے مین آیا اور جو جو حالات اُسکو دریافت

کرتا تھے دریافت کیے کہ اتنے عرصہ مین ایک چوبدار تلاش کرتا ہوا خیمے مین سہراب کے آیا اور کہا کہ ملکہ غزالان
یہان تشریف رکھتی ہین کیونکہ یہ قاعدہ ہی کہ جو کوئی شریک لشکر اسلام ہوتا ہی اُسکے واسطے خیمہ وغیرہ سرکار شاہی
سے عنایت ہوتا ہی اور چند ملازم بھی مقرر ہوتے ہین یہ وہی چوبدار تھا جو کہ تلاش کرتا پھرتا تھا پہلے بارگاہ مین گیا جب
نہ پایا تو سردارون کے خیمے مین گیا یہانتک کہ اُس خیمہ مین گیا جہان سہراب و غزالان بیٹھے ہوئے تھے اور
باتین کر رہے تھے کہ چوبدار نے جو دریافت کیا سہراب نے کہا کہ ملکہ یہان تشریف رکھتی ہین اُسنے آکر عرض
کیا کہ آپ اپنے خیمے مین تشریف لیچلیے سب سامان درست ہی غزالان نے کہا کہ نہ میرا خیمہ ہی نہ بارگاہ میرا خیمہ
کہان سے آیا اُس چوبدار نے عرض کیا کہ مجھکو حکم ہوا ہی کہ تم ملازم ہو ملکہ غزالان کے اور یہ خیمہ ملکہ کا ہی سہراب
نے ملکہ سے کہا کہ ای ملکہ یہانکا طریقہ ہی کہ جو کوئی شریک ہوتا ہی اور اُسکے پاس سامان نہین ہوتا ہی تو سرکار شاہی سے
اُسکے لیے بندوبست کیا جاتا ہی چنانچہ اسی طور سے تمہیر بھی ہوا تھا غزالان یہ سنکے اپنے دل مین
کہنے لگی کہ فی الحقیقت یہ لوگ بڑے قدردان ہین یہ تصور کرکے سہراب سے کہا کہ اب مین جاتی ہون اپنے خیمہ
مین پھر ملاقات ہوگی اور رخصت ہوکر غزالان اپنے خیمے مین جو کہ اُسکے واسطے لشکر اسلام سے مقرر
ہوا تھا اُس چوبدار کے ہمراہ آئی یہان آکر کل سامان درست پایا مسند پر آکر بیٹھی کہ ایک مرتبہ گرگین کا خیال
آیا اور اُسکی محبت نے جوش مارا چونکہ فریفتہ تو ہو چکی تھی اب جو تنہائی ہوگئی تو تصویر یار سامنے آنکھوں کے آئی اور
سامنے صورت گرگین کی پھرنے لگی دل سے کہا کہ ای دل یہ کیا امر ہی کہ اسقدر بیقرار ہوتا ہی اور یون اپنے کو بیتاب
کرتا ہی ارے کمبخت یہ کیا غضب ہی کہ پرائی بارگاہ مین تو ایک پر آگیا جس سے مین واقف نہ تھی ارے نادان
اُس سے تو کوئی صورت وصل کی ممکن نہین ہی کیا تدبیر کرون کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون جو جو دل کو سمجھاتی
ہی وہ وہ اور بیتاب ہوتا ہی کسی پہلو اُسکو قرار نہین آتا ہی یہ تو اُسے سمجھاتی ہی وہ یہ کہتا ہی کہ جس طور سے ہو وصل
کی صورت نکالو غزالان اس فکر و تشویش مین ہی کہ اُدھر خواجہ کو خیال آیا کہ چلکر غزالان کا تو استمزاج لو کہ
اُسکی کیا صورت ہی وہ کس حال مین ہی یہ سوچ کے خواجہ اپنے خیمہ سے باہر آئے اور یہ دریافت کیا کہ غزالان
کے واسطے کونسا خیمہ مقرر ہوا ہی چونکہ اہل لشکر کو معلوم تھا اور خواجہ کی راے سے خیمے وغیرہ برپا ہوتے ہین
مگر اسوقت متفکر ہین کہ کسی امر کا خیال نہین ہی کہ فلان مقام پر خیمہ کا مین نے خود حکم دیا ہی اب جو دریافت کیا
تو معلوم ہوا اب خیمہ غزالان کی طرف چلے اور قریب خیمہ پہونچکر اور کان لگاکر سننے لگے کہ سنو تو کہ غزالان
کس فکر و تردد مین ہی کہ آپنے غزالان کو کچھ شعر پڑھتے ہوئے سنا اب آپ پردہ اُٹھاکر اندر خیمے کے آئے غزالان
کو دیکھا کہ مسند پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی غزالان خواجہ کو دیکھکر ڈر گئی اور اُٹھ کھڑی ہوئی اور چند قدم استقبال
کرکے مسند پر لائی بڑی عزت اور توقیر سے خواجہ کو مسند پر بٹھایا جب خواجہ بیٹھ چکے تو غزالان نے عرض کیا کہ
آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین تو آپ کی خادمہ ہون کوئی سامان میرے پاس نہین ہی جو مین آپ کی خاطر
کر سکون بے سر و سامان ہون مین تو ایک حالت مسافرت مین ہون آپنے تشریف لاکر مجھکو شرمندہ کیا ایسی
شیرین زبان تھی کہ شہر سمندر مین لوگ اُسکے کلام کے مشتاق ہوکر آتے تھے اور ہر دن سنا کرتے تھے خواجہ بھی
خوش بیانی سنکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ ملکہ تم بہت خوش بیان ہو غزالان نے عرض کیا کہ آپ کی عنایت
ہی مین تو ایک ادنے کنیز ہون خواجہ نے کہا کہ تم ہماری مالک ہو غزالان نے کہا کہ ای خواجہ مین یہ حیران
ہون کہ آپ کیون اسوقت تکلیف فرماکے آئے ہین اس کنیز کو سرفراز کیا ہی خواجہ نے کہا کہ مین ایک ضرورت
سے آیا ہون وہ ضرورت یہ ہی کہ میرا ایک کام تمسے متعلق ہی وہ کام یہ ہی کہ مین نے سنا ہی کہ تمھاری شادی نہین
ہوئی ہی بس میری یہ مرضی ہی کہ تم اپنے راز دل سے آگاہ کرو کیونکہ مین ابھی سن رہا تھا کہ تم کچھ شعر عاشقانہ پڑھ رہی تھین

اور تمھارے چہرہ سے آثار عشق ظاہر ہین اور یہ بھی مین نے دیکھا تھا کہ جب تم دربار مین بیٹھی ہوئی تھین تو ایک سردار
کی طرف کہ نام اُسکا گرگین ہی اُسکی طرف دیکھکر آہ سرد دل پر درد سے بھرتی تھین گو مین نے کسی سے عشق نہین کیا ہی مگر بہت
سے عاشقون کو دیکھا ہی یہ عشق وہ بلا ہی کہ کسی طور سے پوشیدہ نہین ہو سکتا ہی چونکہ تم نئی وارد ہو لہذا مین نے خیال
کیا کہ تمھارے درد کا شریک حال ہونا زیبا ہی اور تمسے دریافت کرنا لائق ہی کہ اگر تم عشق مین مبتلا ہو تو تمھارے مرض
کی دوا کیجاے غزالان یہ امر سنکے خاموش ہو رہی اور سر جھکا کر کہا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین مین کیا جانون کہ عشق کسے
کہتے ہین اور محبت کس چیز کا نام ہی مین تو ایک آزاد طبیعت کی عورت ہون خواجہ نے کہا کہ مین نہ مانونگا تم ضرور عاشق
ہو کیون پوشیدہ کرتی ہو مین اُسکی تدبیر کرونگا خواجہ نے اسقدر اُسکو پریشان کیا کہ وہ آخر کو قبول کر گئی ہان کچھ میری
طبیعت کا میلان اسطرف ہی خواجہ نے کہا کہ اے غزالان اگر کچھ دیجیے تو مین ابھی اسکو گرفتار کر دون غزالان نے کہا
کہ میرے پاس کیا ہی جو مین دونگی خود موجود ہون خواجہ نے کہا کہ یہ بالا مروارید کا ہی یہ کوئی رقم تھوڑی ہی دو دیکھو تو مین
کیونکر اس امر کو طی کیے دیتا ہون غزالان نے وہ بالا اُتار کر نذر کیا خواجہ نے زنبیل مین رکھ لیا اسکے بعد کہا کہ اے ملکہ
مبارک ہو کہ وہ سردار خود تمپر فریفتہ ہی اور تمھارے عشق مین مبتلا ہی تمپر جان دیتا ہی مجھے بھی اسکا فرستادہ آیا تھا کل اس
تقریب کو صاحبقران سے عرض کرکے تمھارا اور اسکا عقد کرا دونگا یہ کہکر خواجہ غزالان کے خیمہ سے اُٹھکے چلے آئے
اور اپنے خیمہ مین آکر بیٹھے چونکہ رات ہو گئی تھی اب غزالان یہ فکر کرنے لگی کہ کیا تدبیر کرون کہ جو یہ امر جھٹ ظاہر ہو جلسے
کہ یہ صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے تھے اب اسکی نیت مین فساد آیا اپنے خیمہ سے برایک تدبیر سوچکر نکلی اور سب
اہل لشکر سے اپنے کو پوشیدہ کرکے طرف شہر لقینیہ کے روانہ ہوئی اسنے یہ تدبیر سوچی کہ مین لقینین کے پاس جاکر اُنسے
دریافت کرون کہ یہ کیا امر ہی اگر وہ اسکو بیان کرے تو خیر ورنہ مین اُسوقت اُنہین سمجھ سے ان سبکو قتل کرون کیونکہ اگر
غافل تو ہونگے گو کہ وہ صدق دل سے مسلمان ہوئی تھی مگر شیطان نے اغوا کیا کہ یہ خیال دل مین پیدا ہوا مگر اسنے
خیال کیا کہ اگر دراصل صاحبقران آگ سے زندہ نکل آئے ہین تو مین ضرور اسی طریقہ پر جو کہ مین نے اختیار کیا
ہی رہونگی اگر یہ امر دروغ ہی تو مین ان سبکو حالت غفلت مین قتل کرونگی اور اپنے معشوق کو لیکر اپنے مقام پر چلی جاؤنگی
گو وہ مسلمان ہی مین اُسکو اپنے طریقہ پر لے آؤنگی یہ خیال اور تصور کرکے یہ طرف شہر لقینیہ کے روانہ ہوئی مگر سحر سے
اپنے آپ کو پوشیدہ کیا کسیکو نظر نہ آئی شہر مین پہونچی کہ دیکھا کہ تمام شہر کی دوکانین بند ہین ایک دو آدمی راستہ
چل رہے ہین پہرہ چوکی پھر رہا ہی کوتوال روند لیے ہوئے گھوم رہا ہے صدا سے خبردار باش و ناظر باش کی
بلند ہو رہی ہی یہ سبکے نگاہون سے اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے محل شاہی کے قریب پہونچی پر پرواز پیدا کرکے
بالاے بام محل آئی یہ دریافت کیا کہ کس مقام پر لقینین ہی جب معلوم ہو گیا اسنے محل مین جانا مناسب نہ دیکھا کیونکہ
کچھ لوگ جاگتے اور کچھ سو رہے تھے پہرہ چوکی خوب تھا بس آہستہ ایک سو کیا یکایک ہوا سے سرد چلی جو عورتین
ترکنین جسقدر تھین پہرے پر تھین وہ ہوا کھاکر سو گئین اسنے پنجہ اُٹھا کر سحر سے اُسی مقام پر سے پھینکا اور کہا کہ
اے پنجہ تو لقینین کو اُٹھا لا وہ پنجہ اُسپر پہونچا جہان لقینین تھا لقینین کی کمر مین پڑا اور اُسکو اُٹھا کر بالاے آسمان
لیگیا اب لقینین کی جو آنکھ کھلی تو یہ دیکھا کہ مین بالاے ہوا چلا جاتا ہون بس یہ خوف ہوا کہ یہ کیا امر ہی یہ تو نیا
واقعہ ہی بس یہ خیال کرکے آنکھ بند کرلی ادھر غزالان نے بعد روانہ کرنے پنجہ کے سحر سے ایک مسند طیار
کی تھی اُسکو فرش پر بچھا کر اور کل سامان مہیا کیا کہ وہ پنجہ لقینین کو لیکر پہونچا چونکہ اسکی آنکھ تو کھل چکی تھی اور
کوئی زیادہ بلندی پر جانا نہ تھا کہ یہ مشوش ہو جاتا مگر صرف خوف سے آنکھین بند کیے ہوئے تھا جب پنجہ نے
لاکر سامنے غزالان کے رکھا اور اُسکو ثابت ہوا کہ کسی مقام پر پہونچا ہون اسنے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ مین
ایک مقام پر لیٹا ہون اور سامنے ایک عورت بہت حسین زیور پہنے ہوئے بیٹھی ہی چونکہ یہ جاگ رہا تھا یہ دیکھکر

اُٹھ بیٹھا اور حیران ہوکر چارون طرف دیکھنے لگا اب جو اُسنے بغور دیکھا تو ثابت ہوا کہ میرے محل کا کوٹھا نہین ہی اتنو
یہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی مگر اپنے حواس درست کرکے اُس عورت یعنے غزالان سے کہا کہ ای عورت تو کون ہی اور
یہ تو میرے محل کا کوٹھا نہین ہی مین تو اپنی مسہری پر سو رہا تھا یہان کیونکر آیا یہ کیا امر ہی غزالان نے کہا کہ ای
یقین مین غزالان جادو ہون اور دختر ہون آفتاب جادو کی جو کہ سپہ سالار سمندر جادو کا تھا اور ہاتھ سے
عیاران لشکر اسلام کے کنارے دریاے سبز رنگ کے قتل ہوا مجکو سمندر جادو حاکم شہر سمندر یہ نے تمھارے
کو روانہ کیا تھا چونکہ راہ مین میرے اوپر یہ افتاد پڑی یہ کہکر جو کہ واقعہ گذرا تھا اور جو عیاری ہوئی تھی بیان
کی اور کہا کہ مین لشکر مین آئی تو سے مسلمان ہوئی مین نے یہ خبر لشکر مین سنی کہ تمنے شرط کی تھی کہ اگر صاحبقران
آگ مین تشریف لیجائین اور زندہ نکلین تو مین اُنکا دین قبول کرونگا چنانچہ تمنے بھی اُنکا مذہب قبول کیا مین نے
سنا ہی اور وہ آگ مین گئے اور زندہ نکلے یہ امر صحیح ہی یا غلط کیونکہ مجکو تو درست نہین معلوم ہوتا ہی تمنے بھی میرے
مثل مکر سے اسلام قبول کیا اور اس امر کی امید وار ہے کہ کوئی موقع ملے تو مین اپنا حربہ کرون جیسے کہ مین نے مکر
سے قبول کر کے اور موقع پاکر تمھارے پاس آئی مین نے خیال کیا کہ یقین سے دریافت کرون اگر وہ اس امر کا
اقرار کرے تو خیر ورنہ یہ لوگ غافل ہین مین سحر کرون اور وہ لشکر لشکرگری اور شبخون مارے اور سبکو قتل کرے
کیونکہ مین سحر سے بیکار کردونگی یہ سنکے یقین نے کہا کہ ای ملکہ مین یہ تو بتاؤ کہ مین یہان کیونکر آیا اُسنے کہا کہ جب
مین نے یہ خیال کیا تو لشکر سے چلی شہر مین آئی اور قریب محل پہونچی اور بالاے قصر آئی قصر مین جاگ پائی مین نے
پہلے سحر سے سب کو بیہوش کردیا اُسکے بعد پنجہ بھیجکے تمکو اٹھا منگایا اسطرح تم یہان پہونچے ہو لہذا مین تجسے کہتی ہون
کہ جو امر اصل ہو وہ بیان کرو اور جو بدنظر ہو وہ کہو یقین نے یہ سُنکے کہا کہ ای ملکہ غزالان اگر سچ سچ پوچھتی ہو تو مین نے
ضرور یہ شرط کی تھی اور صاحبقران نے میری شرط قبول کی جبکہ میرا لشکر تمام گرفتار ہوگیا اور مین بھی اسیر ہوا تو مین نے
یہ شرط کی تھی اُسکو اُنھون نے قبول کیا مجکو رہا کردیا اور کل سردارونکو کچھ سردار گرفتار رہے یہان تک کہ دن مقرر
ہوا المختصر کہ صاحبقران آگ مین تشریف لیگئے واقعی ان لوگونکا مذہب بہت حق ہی اور خدا بھی انکا برحق ہی مثل
ہمارے خدا اُس کے نہین ہی گو مین خود پرست ہون مگر یہ مذہب ایسا ہی کہ اُسکے روبرو سب مذہب گرد ہین یہ لوگ
بڑے مذہب کے پورے ہین جب مین نے یہ دیکھا تو مین نے بھی یہ خیال کیا کہ یہ مذہب ضرور سچا ہی اور قبول کرلیا مین
نے بڑی بڑی کرامتین پائین اور اس مذہب کو غلط اور مذہب اسلام کو سچا پایا مین ضرور مسلمان
ہوا ہون اور میرا تمام شہر اور میرا لشکر اور میرے سب عزیز مسلمان ہوئے ہین اور جو سردار سمندر یہ سے مدد کو
آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوئے ہین مگر ہان کئی ہزار آدمی جو کہ مکر سے مسلمان ہوئے تھے اُس لشکر تھے رات کو فرار کر گئے
ہین وہ جاکر خبر دینگے تو سمندر میرا کیا کریگا ای ملکہ میرے نزدیک یہ امر ضرور ہی کہ تم بھی ضرور مذہب اسلام کو قبول کرو کیونکہ
تم بھی اس مذہب کی برکت اور بزرگی دیکھ چکی ہو کہ کسقدر یہ مذہب پختہ اور برحق ہی آگی بزرگی بیان نہین ہوسکتی ہی
غزالان نے کہا کہ ای یقین مجکو تو سحر کا کارخانہ معلوم ہوتا ہی مین خیال کرتی ہون جو کہ صاحبقران مشہور ہی وہ بہت بڑا
ساحر ہی اُسنے سحر سے اُس آگ کو گل کردیا ہوگا آسکے مقام پر گلزار سحر تیار کیا ہوگا یقین نے کہا کہ یہ امر نہین ہی بلکہ
میرے ایک سردار نے یہی اعتراض کیا تھا اُسکا انجام یہ ہوا اُسکو صاحبقران اپنے ہمراہ لیگئے سحر کو بالکل دخل
نہین ہی یہ سنکے غزالان نے کہا کہ معلوم ہوا کہ یہ امر بہت درست ہی اور جو کچھ سنا گیا ہی ٹھیک ہی مین نے بھی مذہب
اسلام قبول کیا چونکہ قبول تو کر چکی تھی صرف وسوسہ شیطانی تھا کہ یہ اس مین مبتلا ہوئی تھی بس اُسنے اُسی وقت
لاحول پڑھی اور یقین کو اُسکے مقام پر بذریعہ اُسی پنجہ کے پونہچا دیا اور خود اُسی طور سے سبکی نظرون سے پوشیدہ
ہوئی شہر سے نکل کر لشکر مین آئی اور اپنے خیمے مین آکر سو رہی چونکہ اسکو اسی تدارک مین واہیات کے قریب گذر گئی تھی

آتے ہی سو رہی یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی یہان بادشاہ سنے برآمد ہو کر دربار فرمایا صاحبقران تشریف لائے کل سردار
حاضر دربار ہوئے ذکر اذکار ہونے لگا ہر ایک مقام پر بیٹھے سہراب جادو بھی آکر بیٹھا ادھر خواجہ نے آکر ایک رقعہ صاحبقران کے ہاتھ
مین دیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ گرگین غزالان پر عاشق ہوئے ہین اور وہ بھی اُنکی طرف کسیقدر مائل ہوئی ہے لہذا
میرا ارادہ یہ ہے کہ ان دونوکا عقد کرا دیا جائے یہ کار ثواب ہے یہ رقعہ صاحبقران پڑھکر مسکرائے اور بادشاہ کو دیا بادشاہ
نے بھی رقعہ پڑھا ادھر صاحبقران نے خواجہ سے مسکرا کر کہا کہ تمکو بھی ضرور ملا ہوگا جو تم کوشش کر رہے ہو ورنہ
تو ملے گر گرگین سے پانچ ہزار لیے ہونگے اُسکے بعد اور کچھ جو نکاح کے لیا ہوگا کچھ غزالان سے لیا ہوگا خواجہ نے کہا کہ اے
صاحبقران مجکو کچھ نہین الا صرف بسبب کار نیک کے ثواب ہوگا اسوجہ سے کوشش کرتا ہون ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی یہ
صرف اُنکا گمان ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نہ مانونگا چاہے تم انکار کرو یہ ممکن ہی نہین کہ تمکو نہ ملا ہو تم اور بدون ملے
کوشش کرو خواجہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ بہت ٹھیک ہے جی ہان ہمکو ہزارون روپیہ ملے تو آپکا کیا حرف ہوا کوئی آپکے
خزانہ سے ملے بس جہان کوئی کام مین نے کیا اور آپنے غرور سے کہنا شروع کیا کہ روپیہ ملا روپیہ ملا صاحبقران
یہ سنکے فرمانے لگے کہ تم اسقدر برہم کیون ہوتے ہو اگر ملا بھی تو مین تمسے لے لونگا بلکہ اور خوش ہونگا خواجہ نے کہا کہ جی
ہان آپ ایسے ہی تو خوش ہونے والے ہین ابھی تو رشک سے جل جائیگا نہین ملا ہے تو یہ حسد ہے کہ ملا ہے اگر ملا ہوتا معلوم
ہوتا تو نہ معلوم کیا حال ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ مین جلتا ہون اس سبب سے تم مجھسے پوشیدہ کرتے ہو
خیر معلوم ہو جائیگا یہ کہکر فرمایا کہ اے خواجہ مین نے جو جشن کہا ہے اسی جشن مین ان دونو کا عقد بھی کر دونگا کیونکہ
یہ موقع بہت اچھا ہے یہ سنکے خواجہ نے طرف گرگین کے دیکھکر کہا کہ لو مبارک ہو تمہارا کام ہو گیا یہان غزالان بیتاب
ہو کر اپنے خیمہ سے اُسوقت دربار مین آئی جبکہ یہ گفتگو ہو چکی تھی اور یہ رائے قرار پا چکی تھی ادھر لقین بھی جو صبح کو بیدار
ہوا اور دربار مین آیا سردارونکو ہمراہ لیکر طرف بارگاہ صاحبقران کے چلکے داخل بارگاہ ہوا بادشاہ و صاحبقران
کو مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لایا کرسی مرحمت ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تمام اُسکے سردار حسب قدر مراتب بیٹھے چونکہ صاحبقران
نے وہ دن مقرر کیا تھا کہ آج سے سامان جشن کیا جائے حکم دے چکے تھے بس سامان جشن ہو چکا تھا اہلکارون نے آکر
عرض کیا کہ سامان جشن سب تیار ہے محفل نشاط ترتیب دے چکے ہین آج شام سے جشن شروع ہوگا صاحبقران نے فرمایا
کہ اچھا یہانتک کہ دربار برخاست ہوا امرائے لقین و سرداران لقین خیمہ برپا کیے گئے لقین اُن خیمون مین گیا اور سب
اپنے اپنے مقام پر گئے غزالان اپنے خیمہ مین گئی کہ صاحبقران نے اپنے مقام پر پہونچ کر غزالان کو طلب کیا چوبدار
نے آکر غزالان سے کہا کہ صاحبقران نے طلب فرمایا ہے غزالان اُسی وقت طرف خیمہ صاحبقران کے چلی ادھر
صاحبقران نے چند عورتین اہل لشکر کی ناموس سے طلب کین اور اُنسے کہا کہ مین نے غزالان کو طلب کیا ہے اُسکا امتحان
لو کہ وہ بھی راضی ہے گرگین کے عقد پر یا خواجہ نے صرف مجکو دھوکا دیا ہے یہ سمجھائے اُن عورتون کو صاحبقران نے حکم دیا
کہ ٹھہری رہو کہ غزالان آتی ہوگی مین نے اُسکو طلب کیا ہے کہ غزالان آکر پہونچی صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران
نے فرمایا کہ اس کمرے مین جاؤ وہان جو وہ پہونچی تو دیکھا کہ چند عورتین بیٹھی ہوئی ہین اسنے اُنکو سلام کیا اُنھون نے جواب
سلام دیا باہم لگے باتین خوب تپاک بڑھایا کیونکہ انکا تو عادہ ہے کہ یہ لوگ ایک آن مین تپاک بڑھاتے ہین اور اُنکی آن مین کبھی
کوئی بات نہین ہے جب خوب ہیل میل ہو گیا اُسوقت جو کچھ اُنکو صاحبقران نے تعلیم کیا تھا غزالان سے دریافت کیا پہلے تو اسنے
سر جھکا لیا شرم سے جب اُنھون نے بہت پریشان کیا تو کہا کہ صاحبقران کو اختیار ہے دوسرے خواجہ صاحب کے کہنے سے مانا
سے کوئی عذر نہین ہے اس طور سے کہا کہ ثابت ہو گیا کہ رضامندی ہے یہ سنکے وہ عورتین اور باتین کرنے لگین کہ غزالان نے اُنسے کہا
کہ مین باہر جاتی ہون یہ تو معلوم ہو کہ صاحبقران نے کیون طلب فرمایا ہے یہ کہکر اُنسے ملکر باہر آئی یہان جو پہونچی تو معلوم ہوا کہ
صاحبقران آرام فرماتے ہین اپنے خیال کیا کہ اسی امر کے لیے طلب فرمایا تھا خیر یہ خیال کرکے اپنے خیمہ مین آئی اور دیکھا خوش

ہوکر بیٹھ رہی کہ دن تمام ہوا رات آئی تمام لشکر مین روشنی ہوئی اہل لشکر کو دہان نئی نئی تقسیم ہوئین ہر مقام پر چراغان
روشن تھے بازارین آراستہ آئینہ بندی کی ہوئی دو طرف روشنی کی ٹٹیان لگین ہوئین ہر ہر سردار کے خیمہ مین ایسی روشنی
تھی کہ وہ رات مقابلہ کرتی تھی شب قدر سے اس جشن کی خوشی مین فراش فلک نے بھی فرش نورانی از سپہر تا زمین کیا تھا
یعنی تمام عالم چاندنی سے نورانی ہو رہا تھا چاندنی پھیلی ہوئی تھی ایک تو شب ماہ کی روشنی دوسرے لشکر مین اسقدر
روشنی کی تھی کہ جسکی حد نہین اگر کوربادرزاد بھی اُس روشنی مین چلے تو راہ نہ گم کرے ستارے فلک نہ تھے بلکہ فرشتگان فلک نے
روزن کیے تھے برائے تماشائے جشن اور آنکھ لگائے دیکھ رہے تھے بارگاہ جو کہ خاص مقام محفل نشاط کے لیے مقرر کیا گیا
تھا اُسکی کیا حالت عرض ہو کہ وہ مقام تو بہتر از بارگاہ جمشید تھا اگر اُسکی تعریف کیجائے تو ایک دفتر ہو جائے لہذا
بسبب طول کے موقوف کیا یہانتک کہ صاحبقران و بادشاہ ولیقین مع کل سرداران لشکر خوب سیر کرتے ہوئے
اُس بارگاہ مین پہونچے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوئے صاحبقران برابر تخت کے جو دنگل
مرصع کار آراستہ تھا اُسپر رونق افروز ہوئے اور سردار قرینہ سے بیٹھے لیقین کو کرسی برابر تخت کے زمرد کا بادشاہ سے
مین مرحمت ہوئی سب سردار لیقین کے بیٹھے تھے کہ ملکہ غزالان بھی آکر شریک جشن ہوئی راوی نے بیان کیا
ہو کہ سیطلے آتشبازی بہت عمدہ اور نفیس جو کہ تیار ہو کر آئی تھی اُسکے چھوڑنے کا حکم ہوا وہ چھوڑی گئی اُسکے بعد دسترخوان
آراستہ کیا گیا سبنے کھانا نوش فرمایا اُسکے بعد پھر محفل مین آکر بیٹھے اب اچھی طور سے محفل آراستہ ہوئی صاحبقران نے
داروغہ میخانہ سے فرمایا کہ ساقی وغیرہ حاضر کیے جائین فوراً ساقی حاضر ہوئے چونکہ یہان شراب کا تو دستور نہین تھا عرق بطور
شراب کے تیار کیا جاتا ہے کہ اُسکو صاحبقران و بادشاہ و دیگر سرداران مخبر پیتے ہین اُنمین بھی کیفیت شراب
ہوتی ہے قلب کو سرور روح کو تازگی ہوتی ہے دماغ معطر ہو جاتا ہے بس اُسکا دور ہوا جو کہ شراب کے عادی ہین اُنکو
شراب نفیس ملی جب سرور ہو چکا کیونکہ اُس وقت تک ناچ نہین شروع ہوا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس زمانہ
تک شراب حرام نہین ہوئی تھی صرف معزز اہل اسلام اپنی طبیعت سے پرہیز کرتے تھے یہ طریقہ صاحبقران اول
جاری فرما گئے ہین کہ اُنکے حکم سے بزرجمہر نے نسخہ تیار کیا تھا جو کہ شراب کا لطف دیتا تھا صاحبقران وہ بھی
شراب جسکو ماء اللحم کہتے ہین نوش فرماتے ہین مگر اکثر مقام پر اولاد صاحبقران و سرداران نے شراب کا شغل
کیا ہے مگر راوی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ خود صاحبقران شغل کرتے تھے جہان پر ماء اللحم ممکن نہین ہوتا تھا کیونکہ اکثر
لشکر سے نکل گئے ہین اور کسی پری پر عاشق ہوئے ہین وہان صحبت شراب ہوئی ہے تو نوش فرمائی ہے بھلا اُس مقام
پر ماء اللحم کہان یہی طریقہ صاحبقران ثانی کا تھا وہی نسخہ تیار کیا جاتا تھا اور اب بھی وہی نسخہ تیار کیا جاتا ہے اس منشا
سے کہ شراب کا بھی رواج ہے بس جب سرور ہوا ارباب نشاط کو حکم ہوا طائفہ حاضر ہوا ناچ شروع کیا گیا ایک مطربہ حسینہ
جمیلہ نے محفل مین آکر گت ناچی بعد گت ناچنے کے یہ غزل شروع کی

غزل

کہ چالان فلک بھی جگر سنبھالے ہین
نقاب اُلٹی جو دیکھا نظر اُس ستمگر کو
کہ ہم جفائین فلک کی اٹھانیوالے ہین
بہار آئی ہے گلشن مین چھوڑ دو صیاد
اُسیطرح مرے دل دین کچھ چھپائے ہین
وہ توڑتے ہوئے دم مجکو دیکھکر بولے
بھرے ہوئے ہین رخ تو کے جتنے بھالے ہین
نہال باغ جو پھولون نہین سماتے ہین

ہماری آنکھون مین آنسو ہین لب پہ نالے ہین
تمام عاشق ناشاد دل سنبھالے ہین
وہ آئے تھام کے قلب جگر یہ کہتے ہوئے
قفس مین بلبل ناشاد کے یہ نالے ہین
مین اپنی بیخودی شوق کیا کہون اے دوست
یہ سب کے بیچ نسب کر دیکھے بھالے ہین
ثواب ہوگا جو دکھلا دو آخری دیدار
بہار دیکھنے شاید وہ آنیوالے ہین

ابھی تو ہجر مین اُنکے یہ میرے نالے ہین
یہ دل بہلنے کے سامان تم نے نکالے ہین
بتون کے جور سے ہرگز نہین ہے خوف و خطر
یہ تیرے نالۂ دل دور ہین کہ بھالے ہین
کبھی جو تیرے کف پا کا رنگ تھا اے بت
حنا نے نار سے گر کر نہین ہاتھ دھو ڈالے ہین
خزان ہے روئی یہ بلبل کہ شکل شبنم سے
کہ دم ہے آنکھون مین اُنکے بھی لالے ہین
جلا جلا کے ہمین مارتے ہین شعلہ مزاج

ہنسے عذاب پہ عاشقان کے ہے بنا
لگا نہ تیر جفا اوس حسین شعلہ مزاج

یہ حال زار مریضان درد و غم ہے مسیح
ہر ایک کے قالب میں سوز دروں سے چھپا ہے

کہ کوئی دم میں عدم کو وہ جانیوالے ہیں

یہ غزل جو اُس مطرب نے بصد اس
خوش گائی تو تمام محفل بیتاب ہو گئی ہر ایک کی یہ حالت ہوئی کہ سکوت کا عالم ہو گیا عاشق مزاجوں کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے قلب میں سوزش سی ہونے لگی دل بے چین ہو گئے لبوں پر صدا ئے آہ تھی یہ جو حالت ہوئی اُسنے غزل کو موقوف کیا کہ محفل کا رنگ بدلا ہر ایک نے انعام دیا لطائف بدلا گیا تمام رات اسی طور سے صحبت ناچ و رنگ وقت سحر تک رہی جب صبح ہو گئی لوگوں نے اٹھ اٹھکر وضو کیا نماز سحر کو بجماعت ادا کیا اُسکے بعد وظیفہ وغیرہ سے فرصت کر کے پھر محفل میں آکر بیٹھے دن بھر ناچ رنگ رہا جو وقت خاصہ تھا اُس وقت خاصہ کھایا وقت نماز پڑھی پھر محفل میں آکر بیٹھے اُسی طور سے یہ محفل نشاط سات روز تک برپا رہی ساتویں دن ایک مطربہ نئی جو کہ بہت حسین تھی اور وارد ہوئی تھی یہ غزل گائی غزل

دل سا غریز لہو کے جو بین پائے داغ
باقی نہین ہے اب دل ہو زار مین جا داغ
گلشن بنا ہے صورت طاؤس کے دیکھ
اس آگ نے تو جامہ تن مین لگائے داغ
ہنسکر کہا کہ لالہ سے کچھ خوشنما نہین
قطرے مری لہو کے سمجھ کر بجھائے داغ
پہلو مین جسکے دل بھی نہو وہ ہدف بنا

بلبل نے جب سے دیکھی ہے میری وفا کے داغ
پہلو ہوا ہی ہے صد امین فدا سے داغ
آتش فشان بہار اک آئے اٹھا لیا
تن بھر مین اسقدر ترے چھالے کھائے داغ
فرقت کی شب مین غنچہ لگا رہے رفیق
اس گلبدن کو کنج میں جو دیکھے دکھائے داغ
مثل خیال لالہ رخان لگا ہے رفیق
کسکو فراق یار کا پھر یہ دکھائے داغ

لالہ کی طرح چمن ہے اُسکے ہوا ہے داغ
یہ گل کھلا یا شعلہ فراق نے سحر سے
دل پر تمہارے ہجر کے جیسے اٹھائے داغ
سوز دروں سے خون جلا آبلہ بھرا
کوئی نہین ہے ای گل عنا سونے داغ
چمکینگے اُسکی تیغ میں جو ہر کی طرح سے
کسطرح غمزہ لبیب ان ہو وفا سے داغ

یہ غزل اُسنے اُس طرز سے گائی کہ ہر ایک کی زبان سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی واہ واہ کی صدا محفل میں بلند تھی یہ سب طرح سے خورسند ہوئی انعام کثیر ملا کوئی اُٹھ نہ سکا ابھی محفل برخاست نہوئی تھی کہ صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ آو عقد سے بھی گرگین کے فراغت کر لین نہ معلوم کیا پیش آنے کیا نہ آئے یہ عاشق و معشوق بھی بہم ہو جائین اس کار خیر سے بھی فراغت ہو خواجہ نے عرض کیا کہ مین خود عرض کرنیوالا تھا بس اسوقت ناچ وغیرہ موقوف فرمایا اور خواجہ حسام جو کہ اولادین مین خواجہ بزرجمہر کے اُنکو طلب فرمایا ایک صراحت وہ ہوئی ایک جانب خواجہ خضر اُٹھے ہوئے عقد پڑھا گیا کوئی بزرگ حشم نہ تھا صرف واجبی ادا کرنا تھا بلکہ غزالان کا عقد ہمراہ گرگین کے کیا تھا کیونکہ گرگین غزالان پر و غزالان گرگین پر فریفتہ تھے دونوں عاشق و معشوق بہم ہوئے غزالان کو عورات لشکر نے عروس بنایا اور خیمہ گرگین میں پہونچا دیا ادھر محفل برخاست ہوئی سب اُٹھکر اپنے مقام گئے سات شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے سب جا جا کر آرام کر رہے صاحبقران وظل اللہ بھی اپنی خوابگاہ میں تشریف لیگئے لقین مع اپنے سرداران کے رخصت ہوا اور یہ عرض کیا کہ کل سے میرے یہان آپکی وظل اللہ کی و سرداروں کی دعوت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر ہے کہ مین دعوت سے فراغت ہو تو مین طرف سمندریہ کے لشکر روانہ کرون یہ فرما کر لقین کو رخصت کیا تھا لقین ہر ایک سردار سے عمدہ دعوت میں آنیکا کہہ کر اپنے شہر مین آیا تھا کارندونکو سامان دعوت کا حکم دیکر کہ کل سامان درست ہو صاحبقران تشریف لائینگے یہ کہکے داخل محل ہوا اور جاکر آرام کیا ادھر اُنکارندون نے سب سامان کرنا شروع کیا قصہ مختصر وہ دن تمام ہوا رات آئی رات بھی گذر گئی صبح ہوئی ادھر بادشاہ نے دربار فرمایا سب سردار دربار مین حاضر ہوکے دربار آراستہ ہوا یہان شہر مین لقین بھی بیدار ہوا سرداروں کو لیکر طرف بارگاہ صاحبقران کے چلا یہان سب انتظام دعوت ہو چکا تھا تاکہ طول دیا جائے لقین صاحبقران و بادشاہ کو لیکر اپنے ہمراہ شہر میں آیا صاحبقران و بادشاہ پر زر نثار کرتا ہوا جاتا تھا سب اہل شہر برائے تماشا کوٹھوں پر اور کھڑکیوں پر کھڑے ہوئے سامان سواری دیکھ رہے تھے یہانتک صاحبقران اور بادشاہ نے شہر کو خوب آباد پایا اور طرفہ کا شہر کا دیکھا رعایا کو دلشاد دیکھا یہانتک دربار مین تشریف لائے بادشاہ تخت پر

جلوہ گر ہوئے تھے صاحبقران و لقیین کرسیون اور زرنگون پر بیٹھے محفل رقص و سرود برپا ہوئی پہلے خاصہ نوش فرمایا پھر شغل شراب
ہونے لگا بعد ازان شروع ہوا طائفے پر طائفہ آنے لگے انعام لیکر جانے لگے یہانتک کہ سات شبانہ روز یہ محفل عیش و نشاط
منعقد رہی آٹھوین دن برخاست ہوئی صاحبقران الٰہی بارگاہ مین تشریف لاکے خوابگاہ مین جاکر آرام فرمایا ہر سردار
اپنے اپنے خیمے مین جاکر چین سے آرام پذیر ہوئے نوین دن صاحبقران نے دربار کیا ظل اللہ تخت پر متمکن ہوئے
صاحبقران تشریف لائے بادشاہ کو مجرا کرکے اپنے دنگل پر رونق افروز سب سردار حاضر دربار معلا ہو چکے تھے اپنے
اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے کہ لقیین خود پرست جو کہ اب یزدان پرست کے نام سے مشہور ہے حاضر دربار ہوا اسکو
کرسی ملی اور اپنے سرداروں کو جگہ دربار مین مرحمت ہوئی چونکہ وقت صبح کا تھا سرا پا آشفتہ ہو رہے تھے سب عیش
کر رہے تھے کہ صاحبقران نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ سب دربار مین جمع ہین لقیین بھی ہین غزالان بھی ہمراہ
جادو بھی صنوبر شاہ جو کہ اس ممالک کے حالات سے بالکل واقف ہین بس آپسے اب یہ رائے لیجائے کہ سمندریہ کو
لشکر روانہ کیا جائے یا ابھی نہین بادشاہ نے فرمایا کہ پھر دیر کس امر کی ہے مشورہ فرمائیے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ
مین اب لوگون سے مشورہ کرتا ہون کہ آپ لوگون کی کیا رائے ہے سب نے عرض کیا کہ اسوقت بہت بڑی جاننے والی
اس شہر کے حالات کی ملکہ غزالان آپکے دربار مین موجود ہین انسے پوچھیے صاحبقران نے فرمایا کہ مین سب سے رائے لیتا ہون
جو سب کا عام ہوگا وہ رائے دے کسی پر منحصر نہین ہے یہ سنکے صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ حضور مین تو دریائے سبز رنگ
کے اسطرف کی حالت سے واقف تھا ادھر کی حالت سے بالکل واقف نہین ہون کیونکہ مین ادھر آیا نہین ہون سوائے
ایکی مرتبہ کے کیونکہ دریا حائل تھا کوئی اس پار نہین آسکتا تھا ان لقیین سے دریافت فرمائیے پہلے راہ کی حالت اور شہر
کی حالت کے جاننے والے دو شخص صاحب ہین ایک سہراب جادو دوسرے ملکہ غزالان جو کہ نئی وارد ہوئی
ہین انسے بڑھکر کوئی واقف کار نہوگا مین تو بالکل بیکار ہون صاحبقران نے یہ سنکے انکی طرف دیکھا سہراب نے کہا
کہ میری رائے تو یہ ہے کہ لشکر روانہ کیا جائے اسپر غزالان نے کہا کہ کس راہ سے کیونکہ سمندریہ کے تین راستے ہین ایک
طرف تو کل ممالک جو راہ مین پڑتے ہین اسکے حاکم ساحر ہین انکو نامے سمندر جادو نے بھیجا ہے کہ تم اپنے ملکونکا بند و بست
کرکے شہر سمندریہ مین آؤ کہ یہان خدا پرستون سے مقابلہ ہوگا کوئی صاحبقران نامی ہے جسکا لشکر دریائے سبز رنگ
کے پار اترا ہوا تھا اسکے عیارون نے اس پار آکر پہلے آفتاب جادو کو قتل کیا کہ وہ میرا سپہ سالار تھا مین نے انکی
گرفتاری کو روانہ کیا تھا اسکے بعد سحران نامی یہان دریا کو برباد کیا اب ادھر کا قصد کیا ہے بس میری مدد کو آکر وہ سب
ساحر اپنا اپنا لشکر لیکر سمندریہ کو گئے ہوئے مگر اس راہ سے لشکر اگر بخیریت مستقیم جائے تو ایک برس مین پہونچیگا
اگر ان شہرون مین مقابلہ ہوا تو اور زیادہ عرصہ ہوگا بس اسطرح سے تو ادھر سے جانا مناسب نہین ہے دوسری راہ کوہستان کی
ہے اس راہ سے اتنا بڑا لشکر جا نہین سکتا ہے وہ راہ ساحرون کے لیے ہے تیسری راہ جو ہے وہ یہی ہے جس راہ سے کہ صاحبقران
تشریف لیے جاتے ہین ادھر جو ملک ملینگے سب ملکونکے حاکم غیر ساحر ہین تصویر پرست ہین اور یہ راہ بھی قریب ہے شہر یقین
کے بعد جو ملک ملیگا اسکا نام محرابیہ ہے محراب شاہ اسکا حاکم تین لاکھ کا لشکر رکھتا ہے اس ملک کے بعد مثالیہ ہے امثال شاہ
حاکم ہے اسکے بعد اقبالیہ ہے اقبال شاہ حاکم ہے اسکے مرادیہ ہے مراد شاہ حاکم ہے اسکے بعد شہر حیتریہ ہے حیت شاہ حاکم ہے
انمین کوئی چار لاکھ کا لشکر رکھتا ہے کوئی پانچ لاکھ کا مگر سب بے حکم ہین سمندر جادو کے اور سمندر جادو کو خراج دیتے ہین اور
ان سبکو سمندر نے نامے تحریر کیے ہین کہ ہوشیار رہنا کہ خدا پرستونکا لشکر سمندریہ کو آتا ہے جو انکو قتل یا گرفتار کریگا مین
اس سے بہت خوش ہونگا اسکا رتبہ میری بارگاہ مین بہت بڑا ہوگا یہ نامے انکو پہونچ چکے ہین سمندر جادو کو لقیین پر بہت
بھروسا تھا اور یقین کامل تھا کہ لشکر اسلام کو یقینی شکست دینگے بس اسکے یقین کے خلاف ہوا لقیین خود مسلمان
ہوگئے بھلا کوئی ہے ایسے لشکر سے مقابلہ کرسکتا ہے اگر ان بادشاہون سے مقابلہ ہوگا تو لشکر صاحبقرانی سبکو شکست دیکر عرصہ چھ ماہ

مین سرحد سمندر پر پہونچ جائیگا یہ تو میری راے ہی اگر کوچ فرمایا جائے تو اس راہ سے اور جو تھی راہ کہ جسکا مین نے ذکر
نہین کیا کیونکہ وہ دریا کی طرف سے ہی صاحبقران دلشکر صاحبقران کو اس راہ مین تکلیف ہوگی اور یہ راہ سب راستون سے
دور ہی اسی سبب سے مین نے اسکا ذکر نہین کیا یہ تقریر عزالان کی سنکے یقین نے کہا کہ بلکہ تم خوب واقف ہو میری بھی
راے ہی اور مین بھی یہی راے دیتا ہون صاحبقران نے یہ سنکے بادشاہ سے فرمایا کہ آپکی کیا راے ہی آپنے سب حالت
سنی ہی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ چونکہ یہ لوگ بخوبی واقف ہین انکے مثل کوئی نہین واقف لہذا انکی رائے پر عمل کرنا
بہت مناسب ہی پیش خیمہ طرف محراب کے روانہ فرمایا چاہیے یہ سنکے یقین نے عرض کیا کہ میری ایک راے یہ ہی کہ آپ اس امر کو
بھی خیال فرمائین کہ محراب شاہ کے پاس گو لشکر قلیل ہی مگر دو سپہ سالار اُسکے ایسے زبردست اور قوی تن ہین جو کہ
تنہا لاکھون سے مقابلہ کرتے ہین محراب شاہ انھین کے بھروسے پر حکومت کرتا ہی انکے سبب سے کوئی محراب شاہ
پر حملہ نہین کر سکتا ہی خود سمندر جادو باوجودیکہ ساحر ہی مگر حملہ نہین کرتا ہی پس جب اُسکو خبر ہوگی تو وہ ضرور مقابلہ کریگا
انھین کے بھروسے پر اگر محراب شریک حضور ہو گیا تو پھر کسیکو حوصلہ نہوگا محراب پر جو کچھ مقابلہ ہوگا اور اسی مین اتنی قوت نہین
ہی سہراب نے کہا کہ یہ تم بیکار کہتے ہو جب سمندر جادو کمک کا اقرار کریگا تو ہر ایک بجان و دل مقابلہ کریگا مگر ہان محراب سے
خوب مقابلہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اس سے کچھ خوف نہین ہی خدا ای بزرگ است بموجب مصرعہ؂ دشمن اگر قوی است
نگہبان قوی تر است ؎ پس اب مین پیش خیمہ روانہ کرتا ہون یہ فرما کر اب خیال کرنے لگے کہ کسکو پیش خیمہ لیکر روانہ کرون کیونکہ
جو کہ سپہ سالار اُسکے ہین انکو سنا ہی کہ وہ بہت قوی ہین ایسے شخص کو پیش خیمہ لیکر روانہ کرون جو کہ زبردست ہو اور مقابلہ کر سکے
کسلیے کہ جو درگ سالار ہی اور داروغہ بارگاہ ہی وہ ایسا زبردست نہین ہی یہ خیال کر رہے تھے ابھی کوئی خیال مین نہین آیا تھا
کہ یکایک صحرا سے گرد بلند ہوئی کہ جسکے سبب سے تمام میدان تاریک ہو گیا کہ وہ گرد اگرد قریب لشکر اسلام شق ہو گئی داہت
گرد سے ساٹھ نشان سرخ کہ جنکے پھریرون پر تعریف خداوند کریم و نعت مرسلان برحق تحریر تھی نمودار ہوئی انکے عقب مین اور سامان
سواری و جلوس سواری اُسکے بعد ایک پہلوان مرکب قوی پر سوار ہاتھ پاؤن بھی بہت قوی تن و توش مین مثل عادی کے
عقب مین ساٹھ ہزار سوار قوم عاد سے چلے آتے ہین انکے عقب مین اثاثہ بارگاہ وغیرہ کا یہ دیکھکر صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا
کہ یہ لشکر تو خدا پرستونکا معلوم ہوتا ہی مگر یہ معلوم نہ سردار لشکر کون ہی ہمنے آجتک اسکو نہین دیکھا کہ یہ کون سردار ہی ہرکارونکو روانہ
کیا جائے کہ خبر لائین بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ کو حکم دیجیے پس صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خبر منگاؤ پس یہ سنکے
صاحبقران سے خواجہ نے ہرکارے روانہ کیے ادھر سے ہرکارے چلے ادھر سے سردار لشکر نے جو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر فرد کش ہی اُسکے
نشانون پر تعریف خدا مرقوم ہی اُسنے بھی ہرکارے برائے خبر روانہ کیے کہ جا کر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی وہ ہرکارے اس لشکر اسلام مین
آکر دریافت کر گئے اور خوشی خوشی جا کر اپنے سردار سے عرض کیا کہ خداوندا آج ہماری منزل تمام ہوئی آپ جسکے جویا تھے یہ وہی لشکر ہی یہ
لشکر صاحبقرانی ہی یہ سنکے اُس سردار نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اسی مقام پر ٹھہرو مین خدمت صاحبقران مین جاتا ہون اور
قدم بوسی حاصل کرتا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ لشکر ہی جزیل بن عادی کا ایک جزیرہ ہی کہ اُسکو جزائیل کہتے ہین یہ نیا
جزیرہ ہی ایک مرتبہ عادی لشکر صاحبقران اول سے زخمی ہوکر نکل گئے تھے تو یہ اس جزیرے مین پہونچے تھے اتفاق سے اُس
جزیرہ کا حاکم صحرا مین شکار کو آیا تھا یہ جو زخمی شدہ اس مین پہونچے کسی سبب سے مرکب پر سے گر گئے مرکب چرنے لگا یہ زمین پر
پڑے ہوئے تھے وہ حاکم کہ نام اُسکا قیصر تھا گر لقا پرست تھا شکار کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا عادی کو دیکھکر اُسکو انکے حال پر
رحم آیا انکو اٹھا کر اپنے خیمے مین لایا جراح کو طلب کیا انکے ٹانکے دلوائے زخم دوزی کرائی انکو ہوش آیا اپنے کو ایک خیمے مین پایا اور
ایک بادشاہ کو بالین پر بیٹھے ہوئے دیکھا مگر عادی نے بہ مصلحت کچھ دریافت نہ کیا خاموش پڑا رہا صرف اتنا تو پوچھا کہ یہ کون
مقام ہی اُس بادشاہ نے کہا کہ یہ جزائل ہی اُسنے کہا کہ آپ کون ہین اُنھون نے جواب دیا کہ مین اچھا ہو لون تو بیان کرونگا یہانتک کہ
وہ بادشاہ انکو لیکر اپنے جزیرے مین آیا انکا علاج کرنے لگا انکو پندرہ دن مین صحت ہوئی کھانے کو ملا غسل صحت کیا اسنے جشن کیا

انکی صحت پانے کا اب اُسنے انسے اُنکی حالت پوچھی انھون نے کہا کہ مین ورہنا ہی ہون حمزہ صاحبقران کا لشکر کفار سے مقابلہ ہوا تھا مین
زخمی ہوکر ادھر چلا آیا ہون میرا مرکب بھی نے نکلا کہ اُس صحرا مین تھا نہین کسی سبب سے پشت مرکب سے زمین پر گرا کہ آپ اُٹھا لائے
یہ میرا واقعہ ہی اب آپ اپنا حال بیان کرین کہ آپ کون ہین اُسنے کہا کہ مین اس جزیرہ کا حاکم ہون عادی نے دریافت کیا تھا کہ کدہ
کیا ہی اُسنے کہا کہ لقا پرست ہون مین نے کہا کہ مذہب لقا پرستی ترک کرو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اُسنے یہ جو سنا تو بہت برہم ہوا
اور اپنے اہل دربار کو حکم دیا کہ اس خدا پرست کو گرفتار کرو خواہ قتل کرو بڑا غضب ہوا کہ مجھے خداوند کے دشمن کو اپنا مہمان
کیا پس سب اہل دربار ٹوٹ پڑے تھے انھون نے سو دو سو کو قتل کیا اور دربار کو درہم برہم کر دیا تھا اور قریب قیصر ہونکر
اُسکو تخت سے اُٹھا لیا تھا اُسنے کہا تھا کہ امان انھون نے جواب دیا تھا کہ بشرط ایمان اُسنے جواب دیا کہ مین قبول کرتا ہون مگر
ایک شرط سے عادی نے کہا تھا کہ بیان کر اُسنے کہا کہ مجھکو آپ رہا کر دین عادی نے کہا تھا کہ اگر تو مکر کرے اُسنے
کہا کہ جو مرد ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین وہ پورا کرتے ہین پس عادی نے اُسکے کہنے پر اُسکو رہا کر دیا تھا وہ اُسکے قدمون پر گرا تھا
اور عرض کیا تھا کہ وہ شرط یہ ہی کہ اس جزیرے سے تھوڑی دور پر ایک صحرا ہی اُس صحرا مین ایک غار ہی اُس غار مین ایک دیو رہتا ہی
وہ دیو اگر میری دختر کو اُٹھا لے گیا ہی اُس سے وصل کا خواستگار ہی پس وہ انکار کرتی ہی وہ اُسکو پریشان کرتا ہی اگر آپ اُسکو قتل کرین
تو مین اُس دختر کا آپکے ساتھ عقد کرون آپکی کنیزی مین دون اور ایمان قبول کر دون یہ عورت سے تو ترسے ہوسکتے
تھے کیونکہ کوئی عورت انکے مواصلت کی تاب نہین لا سکتی تھی مر جاتی تھی سوائے تین چار عورتون کے مثل عادیہ یا تو وغیرہ کے کہ
وہ انسے قوی تھین پس انھون نے عورت کا نام اور عقد کا ذکر سنتے ہی قبول کر لیا تھا پس انھون نے اُس غار پر جا کر
اُس دیو کو پکارا تھا وہ اُسکے ساتھ بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا اُسکے لب و عارض کے بوسے لے رہا تھا عادی نے
صدا دی تھی وہ صدائے عادی سنکے اُس عورت کو بغل مین دبا کر باہر غار کے آیا تھا کہ قیصر نے کہا تھا کہ جو اسکی بغل مین
ہی یہی میری دختر ہی عادی اُسکو دیکھکر مائل ہوگئے تھے کیونکہ وہ حسین بہت تھی اور آنکے قابل بھی تھی جب وہ دیو باہر نکلا تھا
اُسنے جو قیصر کو دیکھا تو اُسکے ستانے کے لیے خوب دبوچ کر اُس نازنین کو کہ جسکا نام جمیلہ بانو تھا گلے سے لگا یا عارض کے
بوسے لیے یہ امر عادی کو بہت ناگوار معلوم ہوا تھا مگر کیا کرتے کیونکہ اُسکے قبضہ مین تھی جب بوسے لے چکا تو قیصر سے
کہا کہ ای قیصر تو اسوقت کیون آیا ہی قیصر نے جواب دیا تھا کہ مین نہین آیا ہون بلکہ یہ پہلوان جو کہ تیرے روبرو کھڑا ہی
تجھے مقابلہ کرنے آیا ہی اور اپنے تجکو پکارا ہی یہ سنکے وہ دیو بہت ہنسا تھا اور کہنے لگا تھا کہ تو اسکو اپنا حمایتی بنا کے
لایا ہی خیر یہ میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی اُسکے بعد تجکو بھی قتل کرونگا یہ کہکر اُسنے اُس نازنین کو زمین پر کھڑا کر دیا تھا اور کہا
تھا کہ ای جان جہان تم یہان ذرا ٹھہرو چار گھڑی مین تمسے بوس و کنار کرونگا پہلے اس آدمزاد سے مقابلہ کر لون اسکے
گوشت کے کباب بناؤنگا جب شراب خواری کرونگا اور یہ کباب کھاؤنگا اور تمھارے عارض کے بوسے لونگا یہ
کہکر عادی سے مقابلہ کیا تھا پایان کار یہ ہی کہ عادی نے اُسکو قتل کیا تھا قیصر نے مذہب اسلام قبول کیا تھا اور اپنی
دختر جمیلہ کا عقد ہمراہ عادی کے کیا تھا یہ تو اس امر کے عادی بھی عروس کو اُٹھا حجلہ عروسی مین لیگئے چونکہ جمیلہ بھی
انپر عاشق ہو چکی تھی مگر دل مین کہنے لگی کہ ایک دیو سے جان بچی دوسرے کے قبضہ مین آئی ادھر تمام جزیرہ کو قیصر نے مسلمان
کیا تھا یہ اُس سے ہم بستر ہوئے تھے وہ انکے قابل تھی خوب مزے ہوئے تھے اُسی شب کو حاملہ ہوئی تھی دو چار دن رہکر لشکر کو
اُسی جزیرہ مین چھوڑ کر چلے آئے تھے چونکہ حاملہ تھی اور یہ اُس زمانے کا ذکر ہی کہ جب صاحبقران کی صاحبقرانی کا زمانہ آخر
تھا اور اس واقعہ کے کوئی برس دو تک بعد صاحبقران خانہ کعبہ مین تشریف لیگئے اور صاحبقران ثانی صاحبقران ہوگئے
تھے چونکہ ان لوگونکو اسکی کچھ فکر تو تھی نہین کہ کہان عقد کیا اور کہان نہین یہان تک کہ عادی نے بھی شہادت پائی تھی
وہان لڑکا پیدا ہوا تھا اُس قصہ کو تو موقوف کیا گیا کہ صرف مطلب یہ تھا کہ یہ لڑکا عادی کا ہی جو کہ لشکر لیکر آیا ہی
یہ داستان کاتب سے اُن جلدون مین رہگئی تھی اگر بیان ہوگئی ہوتی تو یہان کوئی اسکے بیان کرنے کی ضرورت نہ ہوتی مگر

خیر بطور یاد دہی بیان کر دی گئی تا کہ یہ کوئی نہ خیال کرے کہ یہ داستان تو ہمنے کسی جلد مین نہین دیکھی اور یہ لڑکا کہانسے عادی
کا پیدا ہوا بس ناظرین پر ظاہر ہو گیا کہ یہ اس طور سے پیدا ہوا تھا بس جب پیدا ہوا قیصر نے جبرئیل بن عادی نام
رکھا تھا بالکل مشابہ تھا عادی اپنے باپ سے بس قیصر نے بڑی دھوم سے چھٹی کی تھی بسم اللہ کی تھی یہانتک کہ سن تمیز
کو پہونچا مثل اپنے باپ کے تن و توش بھی پیدا کیا قیصر نے بڑے بڑے صاحب فن نوکر رکھکر ہر فن کی تعلیم کرائی تھی
کل فنون سے ماہر ہوا اپنی ماں سے اپنے باپ کا نام دریافت کیا تھا اسوقت اسنے کل حال بیان کیا کہ تمہارے باپ
برادر رضاعی ہین حمزہ صاحبقران کے عادی بن معدی کرب انکا نام ہی قلعہ تنگ رواحل کے شاہزادے ہین
لشکر اسلام مین بڑی عزت رکھتے ہین داروغہ بارگاہ صاحبقران ہین اسنے عرض کیا تھا کہ مین اپنے باپ کے پاس
جاؤنگا لشکر اسلام مین رہونگا اپنے نام اور آبرو کو ترقی دونگا اہل اسلام کی مدد کرونگا ماں نے کہا تھا کہ پہلے وسیلہ پیدا
تو بہم کرے اتنی قوت تو بہم پہونچالے کہ بارگاہ صاحبقرانی مین عزت ہو وہان تیرے باپ سے زیادہ زبردست بہادر
موجود ہین مثل لندھور اور بہرام و مالک کے دوسرے تیرا بھائی کرب غازی اور اولاد صاحبقران مثل قاسم شاہ
و بدیع الزمان کے انکے روبرو تیری کیا وقعت ہوگی ہان کچھ لشکر بہم کر پہلے جبرئیل نے ماں کو کچھ جواب نہ دیا تھا
اسدن اپنے ہمسنون کو جمع کرکے اسنے مشورہ کیا تھا کہ ہمارا قصد ہی کہ ہم یہان سے نکل جائین بس انھون نے اسکی
راے کو پسند کیا تھا اسنے یہ ظاہر کیا تھا کہ میرا یہ قصد ہی کہ مین لشکر جمع کرکے خدمت مین صاحبقران کے جاؤن اور
اس بارگاہ مین عزت پاؤن تمھارے بھی بڑے مرتبے ہونگے ان لوگون نے اسی سبب سے پسند کیا تھا بس یہ اسی شب کے
محل سے نکلکر کے انکو ہمراہ لیکر اکیطرف کو روانہ ہوا تھا جب صبح ہوئی تھی تو نانا اور ماں نے اپنی حالت بہت تباہ کی تھی آخر
کو صبر کرکے بیٹھ رہے تھے اگر انکی حالت کا ذکر کیا جاتا ہی تو یہ داستان چھوٹ گئی ہی اسکا ذکر قبل کی جلدون مین مثل
نقل نامہ وغیرہ کے ہوتا تو بہتر تھا یہان تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی صرف پتہ کے لیے اسقدر کافی ہی چونکہ تحریر ہوگا
ورنہ انکے رنج و غم کی بہت بڑی داستان ہی جبرئیل کے ملک حاصل کرنے کی یہ تو یہان صبر کرکے بیٹھ رہی تھی ادھر جبرئیل
مع اپنے ہمراہیون کے ایک صحرا مین پہونچا تھا وہان ایک قزاق رہتا تھا کہ نام اسکا طالب فرد تھا اسکے ہمراہ دس
ہزار کا لشکر تھا اسنے اسکو آکر گھیرا تھا اور مقابلہ ہوا تھا جبرئیل نے اسکو زیر کیا تھا اسنے اطاعت کی اور قزاقی ترک کی
یہ اسکو ہمراہ لیکر اور طرف روانہ ہوئے تھے ایک ملک عادیوں کا ملا تھا وہان مقابلہ ہوا اس ملک کے بادشاہ کو نام اسکا
عمود عاد تھا زیر کیا تھا وہ بھی مسلمان ہوا تھا دس ہزار سے وہ بھی ہمراہ ہوا اور کل شہر کو اسلام آباد کیا تھا اسیطور
سے انھون نے دس برس کے عرصہ مین چھ ملک فتح کیے تھے تین ملک تو تین بھائیون کے کہ نام انکے حلیم و مستقیم و جسیم تھا وہ
ہین تینون دس دس ہزار سے مسلمان ہوگئے تھے اور ایک ملک سلطان کوہ نشین کا کہ اسکا ملک کوہ پر واقع ہوا تھا یہ بھی دس ہزار
سے شریک ہوا تھا جب جبرئیل کے پاس ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگیا تو اپنے نانا کے ملک مین پھر آیا قیصر کو خبر ہوئی کہ تمھارا
نواسا مع لشکر آتا ہی اتنی بڑی شوکت حاصل کی ہی اسنے یہ سنکے بڑی خوشی کی اور استقبال کرکے لیگیا تھا ماں سے ملا تھا
اسکے بعد ماں سے کہا کہ اب مین لشکر مین صاحبقران کے جاؤن ماں نے کہا تھا کہ اب جاؤ مگر سنا گیا ہی کہ صاحبقران
اول تو خانہ کعبہ مین تشریف لیگئے صاحبقران ثانی لشکر کے افسر بنے ہین تمھارے باپ نے بھی انتقال کیا خیر جاؤ گو اب
کوئی لطف نہین ہی بیٹے کو اپنے باپ کا بڑا رنج کیا تھا اب یہ کوئی دس برس تک خانہ نشین رہا بیٹھا اپنے نانا کے ملک مین
اب اسکو خیال آیا تھا کہ چلو یہان کے رہنے سے کیا حاصل کیونکہ یہ تو ثابت ہو گیا کہ والد انتقال کر چکے ہین چلو لشکر اسلام کے
شریک ہو کر جہاد کرو تا کہ خدا خوش ہو اور معلوم ہو کہ عادی کا یہ لڑکا ہی اب اسکا سن کوئی تیس برس کا ہوگا وہ یہ لشکر
ساٹھ ہزار کا لیکر چلا تھا آخر دن اور شنا فروان سے دریافت کرتا جاتا تھا یہانتک اسکو خبر ملی تھی کہ لشکر اسلام طرف سرطاق
سے کے جاتا ہی اور بدیع الملک لشکر کے صاحبقران مین صاحبقران ثانی بھی خانہ کعبہ کو تشریف لیگئے ہین یہ وہی

جو کہ لشکر اسلام کی تلاش مین چلا ہی جزیل بن عادی ہی تلاش کرتا ہوا اور راہ مین خبرین سنتا ہوا اسی مقام پر پہونچا
ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت زبردست ہی بس جب اسکو معلوم ہوا کہ یہ لشکر صاحبقرانی ہی تو اسنے اپنا لشکر چھوڑکر
قصد کیا کہ لشکر مین جاکر صاحبقران سے لون قدمبوسی حاصل کرون اپنے حسب نسب سے آگاہ کرون کہ مرتبہ اعلے پاؤن
اودھر ہرکارے جو کہ بحکم صاحبقران خواجہ نے روانہ کیے تھے لشکر جزیل مین پہونچے انھون نے دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لشکر جزیل بن عادی کا ہی تلاش مین لشکر صاحبقران کے آیا ہی وہ ہرکارے یہ خبر لیکر بارگاہ مین آئے مجرا کر
صاحبقران سے عرض کیا کہ خداوند یہ لشکر جزیل بن عادی کا ہی آپکی قدمبوسی کے لیے آیا ہی بدیع الملک یہ
سنکے حیران ہوئے کہ یہ ہمکو نہین معلوم تھا کہ عادی کا کوئی لڑکا اور بھی ہی علاوہ ان لڑکون کے جو کہ ہمارے لشکر مین تھے
بادشاہ نے فرمایا کہ ہوگا جب وہ لشکر مین آئیگا معلوم ہوگا ادھر جزیل داخل لشکر ہوا لشکر کی سیر کرتا ہوا اور دیکھتا ہوا کہ لشکر کا ہے کو
ہی دریاے موجزن ہی کوسون تک خیمے و بارگاہ مین برپا ہین کوسون تک لشکر فروکش ہی بازارین آراستہ ہین ایک جھل
بہل ہی سوار و پیادے پھر رہے ہین یہ لشکر کی سیر کرتا ہوا در بارگاہ پر پہونچا چونکہ اب وقت گرم ہو گیا ہی تو صاحبقران
پردے گروا دیے ہین کہ حدت دھوپ سے تکلیف ہوتی تھی لیس اسنے درگہ سالار سے جو کہ اولاد مین عادی کے
تھا آکر عرض کیا جاکر صاحبقران سے عرض کرو کہ ایک غلام تازہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہی باریابی چاہتا
ہی درگہ سالار نے جو صورت دیکھی تو بالکل عادی کی صورت سے مشابہ پایا کوئی فرق نہ تھا جسم کی فربہی مین صرف فرق
تھا گو یہ بھی بہت قوی الجثہ تھا مگر وہ فربہی کہان جو کہ عادی کی تھی اسکی صورت دیکھکر کہا کہ کیا آپ خاندان پہلوان
عادی سے ہین اسنے کہا کہ تم جاکر عرض کردو جو ہون وہ ظاہر ہو جائیگا مین ابھی نہین بیان کر سکتا ہون درگہ سالار
یہ سنکے اندر بارگاہ کے آیا مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک پہلوان جو کہ بالکل مشابہ عادی سے ہے اور معزز معلوم
ہوتا ہی دربارگاہ پر آیا ہی اور کہتا ہی کہ مین غلام تازہ ہون قدمبوسی کا خواستگار ہون صاحبقران و بادشاہ نے فرمایا کہ
اسکو اندر بارگاہ کے لے آؤ اور حکم دیا کہ کرسی اسکے واسطے لائی جاے درگہ سالار سے دریافت کیا کہ اسکے ہمراہ کوئی
اور بھی ہی یا اکیلا ہی عرض کیا کہ ایک چاکر ہمراہ ہی بس یہ سنکے صاحبقران نے کرسی طلب فرمائی درگہ سالار بیرون بارگاہ
آیا اور اسکو ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے گیا اسنے جو بارگاہ کو دیکھا تو بیشہ شیران پایا تمام بارگاہ سردارون سے بھری ہوئی تھی
کہ ان مین ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار معلوم ہوتا ہی یہ ان سردارون کو دیکھکر اپنی پہلوانی کو بھول گیا بالکل
اسنے اپنے دل مین کہا کہ میری کیا اصل ہی ان سبکے روبرو اتفی والدہ سچ فرماتی تھین کہ اس بارگاہ مین بڑے بڑے
پہلوان ہین اور سردار عزیزان صاحبقران کو جو دیکھا تو پہچانا نہ تھا مگر طریقہ اور مرتبہ سے پہچان گیا کہ یہ عزیز ہین کیونکہ
انکے دنگل سب سے بالادست بچھے ہوئے تھے بس اسنے اس بارگاہ کو دیکھکر اپنے دل مین بہت تعریف کی مجرا گاہ
پر سے پہلے بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران کو جو دیکھا تو اور خوش ہوا بادشاہ کا تو حلقہ بگوش ہو گیا
ایسی محبت پیدا ہوئی کہ جسکی حد نہین ہی بادشاہ و صاحبقران نے مجرا لیکر حکم کرسی پر بیٹھنے کا دیا یہ سلام کر کے
کرسی پر بیٹھ گیا سب سردارون سے صاحب سلامت کی اب جو سردارون نے اور عزیزون نے صاحبقران کے اور
خود صاحبقران و بادشاہ نے اسکو دیکھا تو سامنے تصویر پہلوان عادی کی پھر گئی سبکو پہلوان عادی یاد آگیے کیونکہ یہ عادی ثانی تھا
بیٹھ چکا تو صاحبقران نے فرمایا کہ تم کس خاندان سے ہو جزیل نے اپنی کل حالت بیان کی اور ایک انگیہ جو کہ عادی نے
اپنی زوجہ جمیلہ کو دیا تھا کہ جب تمہارے یہان اولاد پیدا ہو تو اسکے بازو پر باندھ دینا تاکہ اس سے اسکی پہچان ہو جمیلہ
نے ایسا ہی کیا تھا جب چلنے لگا تھا تو اسنے کہدیا تھا کہ جب تم خدمت صاحبقران مین پہونچنا اور قدمبوسی حاصل
کرنا تو یہ انگیہ پیش کش کرنا اور عرض کرنا کہ یہ نشانی رکھتا ہون انکے اولاد ہونے کی راوی نے بیان کیا ہی کہ جزیل نے
سب حالت عرض کر کے وہ انگیہ نذر شاہی سے گذرانا اور عرض کیا کہ یہ نشانی ہی چند سردار و عزیز صاحبقران اسمین حسن تھے بادشاہ

نے وہ تکیہ انکو دیا کہ آپ لوگ اس تکیہ کو پہچانتے ہین کہ یہ تکیہ کسکا ہی انکے کہنے پر عمل نہ فرمائیگا ہر ایک نے وہ تکیہ دیکھا اور بتقسیم خدمت
بادشاہ مین عرض کیا کہ یہ تکیہ ضرور پہلوان عادی کا ہی اور ایک لفافہ بھی جبریل نے پیش کیا جو کہ اُس تکیہ کے ہمراہ تھا
یعنی وہ تکیہ اور لفافہ ایک ہی پارچہ مین تھا مگر وہ کاغذ موم جامہ کیا ہوا تھا جبریل نے عرض کیا کہ یہ کاغذ بھی حاضر ہی گو
اسکو تعویذ تصور کرتا ہون مگر ہمراہ اس تکیہ کے ہی اور میرے بازو پر بندھا ہوا ہی اور جب سے مین نے ہوش سنبھالا ہی مین اسکو
اسکے ہمراہ دیکھتا ہون گو میری مان نے صرف تکیہ پیش کرنے کو مجھسے کہا تھا اس تعویذ کو نہین کہا تھا مگر مین پیش کرتا ہون آپ
اسکو کھولکر ملاحظہ کرین اگر تعویذ ہی تو مین اسکو پھر درست کر لونگا اگر تعویذ نہین ہی کوئی اور کاغذ ہی تو پھر کیا ضرورت ہی اسکا
تکیہ کے ہمراہ ہونا تو دلیل ہی کہ یہ بھی کوئی سند ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ عادی نے ایک کاغذ کل اپنی حالت کا تحریر کر کے
اور جو کچھ یہان کام کیا تھا اور جو امر کہ گذرے تھے اپنے خط سے تحریر کیا تھا اور یہ بھی تحریر کیا تھا کہ جو کوئی اس کاغذ کو دیکھے اور
میرے خط کو پہچانتا ہو تو یقین کرے کہ میرے ہاتھ کا ہی اگر یہ خط اور تکیہ کوئی میری اولاد سے لیکر لشکر صاحبقران مین پہونچے
چونکہ مین اس جزیرے مین زخمی ہو کر آیا تھا یہان مین نے قیصر کو مسلمان کیا تھا اُسنے اپنی دختر سے میرا عقد کیا تھا وہ حاملہ
ہوئی تھی اُس سے اگر اولاد ہو وہ کاغذ لیکر جائے اور اہل اسلام یا صاحبقران کو شک ہو اور مین لشکر مین موجود نہون
تو اسی مضمون کا ایک کاغذ اور ایک اسکے ساتھ کا تکیہ مین یہان سے جا کر خزانہ شاہی مین بحفاظت رکھوا دونگا اُسپر
مہر اپنی کر دونگا لہذا اُسکو خزانچی سے طلب کر کے دیکھ لیا جائے تاکہ رفع شک ہو یہی اپنی زوجہ کو موم جامہ کر کے دیا تھا کہ
مولود کے بازو پر باندھ دینا ہمراہ اس تکیہ کے اور اُس سے کہدینا کہ تم جب لشکر صاحبقران مین جانا اگر تمھارے باپ نہون
تو انکو یہ تکیہ اور کاغذ دینا اگر وہ نہون تو جو کوئی بادشاہ ہو اسکو دینا چونکہ جمیلہ یہ کہنا بھول گئی تھی صرف بابت تکیہ کے کہا تھا مگر جبریل نے
وہ کاغذ بھی پیش کیا بادشاہ نے موم جامہ اُسکا علیحدہ کر کے اب جو ملاحظہ کیا تو وہ مضمون مرقوم پایا پایا صاحبقران کو
دکھایا پس صاحبقران نے ملاحظہ کر کے خزانچی سے فرمایا کہ دیکھو خزانے مین کوئی اس قسم کا تکیہ ہے اور موم جامہ کیا
ہوا کاغذ رکھا ہی چونکہ وہ خزانچی تو مر چکا تھا یہ اُسکی اولاد مین تھا اُسنے تلاش کیا تو ایک صندوقچہ اسمین رکھا تھا کہ اسپر خط
جلی یہ تحریر تھا کہ یہ امانت پہلوان عادی کی ہی اور صندوقچہ پر پہلوان عادی کی مہر کی تھی یہ دیکھکر وہ خزانچی اس صندوقچہ کو
اُٹھا لایا اور عرض کیا کہ تکیہ تو نہین ملا مگر یہ صندوقچہ موجود ہی اُسپر یہ تحریر ہی کہ این امانت پہلوان عادی اسکو خداوند
ملاحظہ فرمائین صاحبقران نے صندوقچہ لیکر اُسکو کلید سے کھولا گو اُسکی کلید نہ تھی مگر خزانچی کنجیان لیتا آیا
تھا اُنمین سے ایک کلید سے وا کیا اب جو دیکھا تو اُسکے اندر سے ایک تکیہ اُسکے ساتھ کا اور ایک کاغذ موم جامہ کیا ہوا رکھا تھا اُسکو
جو کھولکر دیکھا تو اُسمین بھی وہی مضمون تھا جو کہ اُس کاغذ مین تھا بلکہ اسقدر اور زیادہ تھا کہ فلان تاریخ مین اس جزیرہ مین پہونچا
اتنے عرصہ تک میرا علاج کیا گیا فلان تاریخ مین غسل صحت کیا اُسکے بعد فلان تاریخ مین نے دیو کو قتل کیا اور قیصر کو مسلمان
کیا اور کل اہل جزیرہ کو فلان وقت مین میرا عقد ہوا اور مین اُس سے ہم بستر ہوا وہ مجھسے حاملہ ہوئی تھی یقین ہی کہ لڑکا یا لڑکی
ہو مین اُسکے ساتھ کا ایک کاغذ لکھکر اپنی زوجہ کو دے آیا ہون تاکہ نشان رہے جب وہ آسکے تو کوئی دقت اُسکی شناخت
مین نہ واقع ہو اسی سبب سے مین نے ایک تکیہ اور اُسی مضمون کا کاغذ لکھکر خزانہ شاہی مین رکھا ہی جو کہ مین لکھکر اپنی
زوجہ کو دے آیا ہون پس لازم ہی مجھکو اور جو کوئی اُسوقت مین صاحبقران یا بادشاہ ہو خواہ مین ہون خواہ نہون جو تکیہ
اور کاغذ لائے اور اس کاغذ اور تکیہ کے مطابق ہو خواہ وہ قسم ذکور سے ہو خواہ اناث سے مگر مسلمان ہی تو میرا فرزند خواہ دختر
تصور کیا جائے اگر کافر ہو تو اُسکو زیر کر کے مسلمان کیا جائے اگر وہ مذہب اسلام قبول کرے تو بہتر اور اگر قتل کرنے کی
ضرورت ہو اور مذہب اسلام نہ قبول کرے تو قتل کیا جائے مگر حالت کفر مین زندہ نہ چھوڑا جائے پس جب یہ مضمون صاحبقران
و بادشاہ پر ظاہر ہوا تو صاحبقران اور بادشاہ نے فرمایا کہ اے اہل دربار یہ لڑکا عادی کا ہی یہ سنکے جبریل اپنے دلمین
بہت خوش ہوا اور شکر اپنے باریتعالی کا کیا کہ بادشاہ نے بخوبی پہچان لیا پھر جبریل نے کرسی پر سے

اٹھکر بادشاہ کی قدمبوسی کی بادشاہ نے دست شفقت پشت پر رکھا اُسکے بعد صاحبقران کی قدمبوسی کو جھکا صاحبقران
نے سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا پھر ہر ایک سردار سے ملا سینہ بگلے سے لگایا شفقت سے ہر ایک پیش آیا خواجہ صاحبقران
بہت خوش ہوئے جو کہ عزیز تھے اور اولاد عادی سے تھے بیٹے پوتے پر پوتے اُنسے کہا کہ کچھ انعام دو تمھارے خاندان
کا ایک شخص آیا ہی مقام خوشی ہی ہر ایک شخص خوش ہو کر خواجہ کو انعام دیا ادھر خواجہ نے صاحبقران و بادشاہ
سے کہا بادشاہ و صاحبقران نے جزیل کو خلعت دیا وہ بہت خوش ہوا عرض کیا کہ مین اپنا لشکر جو کہ لشکر حضور سے
الگ ٹھہرا ہوا ہی لے آؤن تو حاضر ہون صاحبقران نے فرمایا شوق سے جاؤ یہ رخصت ہو کر بارگاہ سے نکلکر اپنے
لشکر مین آیا صاحبقران و بادشاہ و سردارون کی بہت تعریف کی اور بارگاہ کی آراستگی کی اور حکم دیا کہ لشکر چلے
یہ لشکر کو لیکر لشکر صاحبقرانی مین آیا ادھر خواجہ کو حکم صاحبقرانی ہوا کہ جزیل کے لشکر کو جاے مناسب پر
اُتارو خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اتنے عرصہ مین جزیل کا لشکر آچکا تھا کہ خواجہ نے لشکر کو اُتارا خیمے وغیرہ برپا
ہونے لگے جزیل لشکر کو اُتار کر پھر بارگاہ مین آیا یہان صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور کیا اچھی بات
ہوئی کہ مین اٹالہ بارگاہ کا دیکر جزیل کو روانہ کرونگا جب جزیل آیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ ای جزیل تمھارے
باپ بھی داروغہ بارگاہ تھے تمکو بھی داروغہ بارگاہ کیا اور جو کہ درگہ سالار تھے وہ بھی تمھارے خاندان سے
تھے لیکن پشت سے تمکو تمھارے ماتحت کیا یہ فرما کر خلعت داروغگی بارگاہ کا دیا سب سردار بھی جزیل کے ہمراہ بارگاہ مین
آئے تھے جسمین طالب وزیر دلاور عمود عاد تھا اور جو سردار تھے جب خلعت ملا تو خواجہ نے جزیل سے کہا کہ
مبارک ہو کچھ خوشی مین کچھ تقسیم کرنا چاہیے جزیل نے خواجہ کو انعام دیا صاحبقران نے درگہ سالار کو طلب
فرمایا کہ مین نے آپ کو داروغہ بارگاہ کیا تمکو انکا ماتحت کیا افسوس ہی کہ رب غازی نہین ہین ورنہ وہ بارگاہ
کے داروغہ تھے یہ منصب اُنکا تھا مگر وہ ہمراہ صاحبقران کے خانہ کعبہ تشریف لیگئے ہین وہ بارگاہ لشکر سے تھے
کیونکہ وہ نظر کردہ تھے انکے سبب سے برکت تھی لشکر کی برکت جاتی رہی مگر خراب آپکو مین نے وہی مرتبہ عنایت
کیا ہی یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا کہ شکر خدا ہی کہ یہ منصب اُسی خاندان مین رہا گو ابھی تک اُسی خاندان مین تھا مگر اب
اُس مرتبہ کا آدمی آگیا جو کہ عادی کا مرتبہ تھا یہ تقریب ہو چکی اُسوقت صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ لشکر مین
منادی کرا دو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا ناظرین پر واضح ہو کہ صنوبر شاہ خبر جشن سنکر آیا تھا جب جشن ہو چکا اور یہ
قرار پا چکی تو اُسنے عرض کیا مین رخصت ہوتا ہون کیونکہ شہر کو آباد کر چکا ہون مگر لشکر وغیرہ کو لے آؤن صاحبقران
نے اُسکو رخصت کیا وہ اُسیدن رخصت ہو کر طرف صنوبر بہ کے چلا گیا یہان منادی نے لشکر مین ندا دی کہ کل یہان سے
لشکر کا کوچ ہوگا کوس سفری پر چوب پڑی نقارہ کوچ بجا یہ خبر لشکر مین منتشر ہوئی کہ کل یہان سے کوچ ہوگا یہ خبر
جو لشکر مین پھیلی تو سب اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے اسباب بار کرنے لگے ادھر بارگاہ کا اٹالہ بار کیا گیا ہر سوار و پیادے
نے اپنا اسباب باندھکر درست اور تیار کیا سب لشکر مین بندوبست ہو گیا وہ رات گذری سحر ہوئی صاحبقران
و بادشاہ بیدار ہو کر باہر تشریف لائے سب سردار حاضر ہوئے جزیل بھی حاضر ہوا جو بارگاہ مین اور خیمہ وغیرہ بار ہونے سے
رہے تھے وہ بار ہوئے اُدھر لقین بھی رخصت ہو کر گیا تھا وہ بھی بوقت سحر مع لشکر خیمہ وغیرہ کرا کے اپنے وزیر کو حاکم شہر
کر کے تھوڑا سا لشکر چھوڑ کر طرف لشکر صاحبقران کے چلا تھا وہ دونون سردار بھی مع اُس لشکر کے ہمراہ
لقین کے تھے اُسنے کل ہی جا کر تیاری لشکر کا حکم دیا تھا اور بارگاہ وغیرہ کل ہی سے نکلکر بار ہو چلی تھی یہ بھی
آن پہنچا صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا جب سب لشکر تیار ہو چکا تو صاحبقران نے جزیل کو حکم دیا کہ تم
آگے مع بارگاہ کے روانہ ہو پس اُسوقت جزیل اپنا لشکر لیکر اور اٹالہ بارگاہ ہمراہ لیکر روانہ ہوا وہ درگہ سالار بھی مع چالیس
ہزار کے ہمراہ جزیل ہوا انبو قریب ایک لاکھ کے سوار و پیادے ہین ہمراہ اٹالہ بارگاہ کے اُسکے بعد صاحبقران نے

مع کل لشکر کے کوچ فرمایا تھوڑے سے خیمہ وغیرہ اور بارگاہین ہمراہ لشکر ہین یہ پیش خیمہ بھی جو کہ آگے روانہ ہوا ہی طریقہ یہ
تھا کہ ایک کوس کے فاصلہ سے پیش خیمہ آگے روانہ ہوتا تھا مگر صاحبقران نے آج ہی پیش خیمہ روانہ کیا اور خود بھی
مع لشکر و بادشاہ کے کوچ فرمایا عجب سامان تھا کہ سرخ و سبز نشان کھلے ہوے باجے جنگی بجتے ہوے پرے کے پرے
سوارون کے غول کے غول پیدلون کے چلے جاتے تھے لشکر تھا کہ سمندر کی موج تھی قریب ایک کروہ کے ساتھ تھی
جبرئیل کو یہ حکم تھا کہ ایک منزل کے فاصلہ پر جاکر قیام کرے وہ بہت جلد بارگاہ کو لیکر چلا گیا صاحبقران لشکر کو لیکر
خوشی خوشی طرف سمندریہ کے کوچ فرماتے ہین راہ طے کرتے ہوئے جاتے ہین انکو راہ مین رکھا جاتا ہی اور جبرئیل
کو بھی اب کچھ حال ہمراہیان غزالان اور ان فراریون کا لکھا جاتا ہی جو کہ شہر یقینیہ سے فرار کر گئے تھے اسکے بعد
انشاء اللہ پھر یہی داستان تحریر ہوگی +

شمہ حال ہمراہیان غزالان کہ انکا جاکر سمندر جادو کو غزالان کے حال کی خبر کرنا سمندر و گلاب کا
اسکا غم کرنا اسکے امور تعزیت سے فراغت کرکے پھر نامہ تحریر کرنا اور تاکید کرنا کہ بہت جلد آوکہ ان
لوگونکا یہ کہنا کہ جو برای مدد کے طرف یقینیہ کے گئے تھے اور بیان کرنا کہ یقین نے مذہب اسلام
قبول کرلیا تمام شہر خداپرست ہوا بلکہ وہ سردار بھی مع لشکر خداپرست ہوئے جو کہ حضور نے برای
مدد یقین روانہ کیے تھے صرف ہملوگ نہین مسلمان ہوئے اور موقع پاکر آپکی خدمت مین حاضر ہوئے
کہ آپکو خبر کرین یہ سنکے سمندر کا عشاق سے کہنا کہ اوستاد کیا کیا جاے اسکا دریافت کرکے سمندر سے
کہنا کہ وہ طرف سے ان ملکون کے ادھر کو آتا ہی کہ جدھر ساحرون کی عملداری ہی لہذا ان سب کو
بتاکید تحریر کرو کہ جہان تک ممکن ہو روکین سمندر کا نامے تحریر کرنا و دیگر حالات داستان ہذا

راویان اخبار خبر رنج و غم یون صفحہ قرطاس پر تحریر کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان جلد اول مین نہایت
بیان ہوئی تھی کہ جب مہتر قران ثالث غزالان کو عیاری کرکے اس درہ ہی لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے
تھے اور اسکی شکل ایک کسان کی بناکر قتل کرکے چھوڑ گئے تھے یہ تو ادھر روانہ ہوئے تھے ادھر اسکے ہمراہی
تلاش کرتے ہوئے اس درہ مین آئے تھے لاش نقلی کو دیکھکر بہت پریشان ہوئے اور اسی لاش کو لیکر طرف سمندریہ
کے روانہ ہوئے تھے یہ بیان ہوچکا ہی اب وہی داستان بیان ہوتی ہی کہ یہ لوگ روتے ہوئے سر پر خاک ڈالتے
ہوئے راہ طے کرتے ہوئے چلے جاتے ہین یہ تو ادھر کو جاتے ہین دربار سمندر کا حال ملاحظہ ہو یہ بعد روانہ کرنے
سردارون و غزالان کے خوش بیٹھا ہی کہ لشکر اسلام مین کوئی ساحر نہین ہی جو مقابلہ کریگا غزالان ساحرہ زبردست
و ہوشیار ہی جاتے ہی پہلے اسم اعظم بند کرلیگی پھر سحر کرکے سبکو بیکار کردیگی کہ یہ سردار و یقین دونون باہم ملکر شبخون
کرینگے خواہ دن کو خواہ رات کو غرض سب کو قتل کر ڈالینگے معلوم ہوا کہ اس مقام پر خداپرستونکی تباہی تھی اسکے
اقبال کا ادبار تھا یہ نیکنامی یقین کی قسمت کی تھی خیر کوئی کہیں کو تو انکی بربادی سے غرض ہی نہی ہر روز اہل دربار سے
گفتگو کرتا ہی عشاق اپنا بندوبست کرتا ہی اور کرچکا ہی جب سمندر یہ گفتگو کرتا ہی تو عشاق یہ کہتا ہی کہ اگر چہ امیر
یہان بھی آجاینگے تو جانبر ہوکر نہ جاسکینگے اگر کرور دن ہو گئے تو ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہی تقریر ہر روز دربار مین ہوا کرتی
ہے گلاب جادو اپنے باپ کی جگہ پر متمکن ہی سنا کرتا ہی مگر یہی خیال ہر وقت رہتا ہی کہ دیکھیے کب آتی ہین بڑی

خرابی یہ ہی کہ عیارون سے سامنا ہی وہ لوگ بلا کے ہین جب والد ایسے زبردست ساحر کو قتل کیا ساحران و ماہیان ایسے
ساحران نامی کو مارا دریاے سبز رنگ برباد ہوا تو یہ کیا ہی خداوند تصویر اسکی جان بچائین لاکر ہمسے ملائین تو غنیمت ہی
اسکو یہ فکر ہی جب مکان پر دربار سے جاتا ہی تو ان سے یہ گفتگو کرتا ہی کوئی دس دن کا عرصہ گذرا ہوگا کہ یہ دربار
مین بیٹھا ہوا ہی سمندر اپنے تخت پر عشاق اسکے برابر کرسی پر بیٹھا ہی اور ساحرون سے کچھ ذکر اہل اسلام کا
ہو رہا ہی عشاق کہہ رہا ہی کہ جو ساحر قتل ہوئے وہ اپنی نادانی سے قتل ہوئے کسیکو عقل نہ تھی اگر عیار ہین
تو کیا کر لینگے دیکھنا کہ جب وہ یہان آئینگے تو کیا بلائین نازل ہوتی ہین اور کیونکر قتل ہوتے ہین اور عیاری کیا کام
دیتی ہی کہ وہ لوگ روتے پیٹتے جو کہ مصنوعی لاش غزالان کی لیکر چلے تھے شہر مین پہونچے راہ طی کرکے در دولت پر
آئے اور اندر چلے انکے رونے کی صدا جو گلاب سمندر کے کان مین پہونچی تو سمندر نے کان کھڑے
کیے اور عشاق سے کہا کہ استاد ذرا توقف فرمائے اور سنیئے کہ رونے کی صدا در دولت کی طرف سے کسی کی
آتی ہی دراصل صداے گریہ ہی کہ کچھ اور شور و غل ہی یہ سنکے عشاق خاموش ہو رہا سمندر نے اہل دربار سے
کہا کہ ذرا تم بھی سنو کہ گلاب نے عرض کیا کہ آپ بجا فرماتے ہین میرے بھی کان مین آرہی ہی بلکہ مین کیا عرض کرون
کہ اس صدا کے سننے سے میرے قلب کی کیا حالت ہی بہت بیقرار ہی خداوند تصویر خیر کرین کوئی خبر بد سنائین
یہی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ لوگ سامنے سے ارتھی لیے ہوئے نمودار ہوئے اب جو سمندر و عشاق و گلاب و
دیگر اہل دربار نے دیکھا تو یہ پایا اور پہچانا کہ یہ تو وہ لوگ ہین جو کہ ہمراہ ملکہ غزالان کے براے مدد لقین خود پرست
شہر یقفیر کو گئے تھے انپر کیا آفت آئی کہ یہ اس حالت سے آتے ہین اور یہ ارتھی کسکی ہی گلاب نے جو انکو دیکھا
تو سمندر سے کہا کہ خداوند اس ارتھی کو دیکھکر میرا قلب بیٹھا جاتا ہی اور کلیجہ منہ کو آتا ہی مجکو غزالان کی خیر نہین
معلوم ہوتی ہی سمندر نے کہا کہ ایسی بدشگونی نہ نکالو خداوند اسکو زندہ رکھین یہ اور کسیکی ارتھی ہوگی گو یہ لوگ
اسکے ہمراہیون سے ہین اس سے یہ نہین یقین ہو سکتا ہی کہ کوئی آفت اسپر آئی ہو کوئی اور مرگیا ہوگا ملکہ نے روانہ
کر دیا ہوگا کوئی پریشان ہونے کی بات نہین ہی پریشان نہو دوسرون کو اپنے ہمراہ پریشان نہ کرو کیا دیر ہی وہ
لوگ آ گئے ہین کوئی دم کی دیر ہی کہ ثابت ہوا جاتا ہی کہ وہ سبکے سب قریب ایوان کے آئے اسمین سے چند ساحر
ارتھی لیکر دربار مین آئے ارتھی قریب تخت سمندر جادو کے رکھدی اور یون عرض کرنے لگے کہ خداوند ہم لٹ گئے
ہم کو فراق اجل نے ہواے لق و دق مین لوٹ لیا ہم کیا تدبیر کرین یہ کہکر رونے لگے اور اپنی جان کھونے لگے انکے
رونے سے سمندر و گلاب و عشاق و کل اہل دربار کی آنکھون سے آنسو روان ہوئے کہ سمندر نے انسے
کہا کہ کچھ حال تو صاف طور سے بیان کرو کہ کیونکر لٹ گئے یہ ارتھی کسکی ہی کون مرگیا ہی انھون نے کچھ جواب بھی نہ دیا
اسی طور سے رویا کیے تب تو سمندر نے برہم ہو کر کہا کہ ای حرامزادون روئے جاتے ہو کچھ بیان نہین کرتے ہو جب
سمندر نے برہم ہو کر کہا تو انکی رقت کم ہوئی اب وہ لوگ اپنے حواس درست کرکے کھڑے ہوئے کہ گلاب نے
کہا کہ پہلے ملکہ غزالان کی خبر بیان کرو کہ وہ خیریت سے ہین انھون نے جواب دیا کہ ہم بیان کرتے ہین یہ کہکر انھون نے
یہ بیان کیا کہ ہم ملکہ غزالان کے ہمراہ روانہ ہوئے تین شبانہ روز برابر چلے گئے چوتھے روز لو وقت قریب دوپہر ملکہ آ
صحرا مین اترین چونکہ وہ صحرا بہت پرفضا تھا ہمکو بھی اترنے کا حکم فرمایا اب سب خاموش بیٹھے ہوئے سن رہے ہین کہ
انھون نے کہا کہ چونکہ تین دن کے تھکے ہوئے تھے اور ملکہ بھی پریشان تھین تخت سحر سے اترکر ٹہلنے لگین ہم سبکو حکم
فرمایا کہ تم لوگ بھی راحت لے لو کچھ کھا پی لو ابھی جو کوچ کرینگے تو لقیہ مین جاکر دم لینگے کیونکہ اب یقینی کوئی ایک دن
کی راہ ہی یہ ہوگا ہم لوگ بھی اترے کھانے پکانے لگے جب کھانا پکا چکے تو کھانے بجانے لگے ملکہ سیر صحرا کرتی ہوئی
ایک طرف کو چلین گئین ہم لوگ اپنے کام مین مصروف تھے جب بہت عرصہ گذرا اور وقت کوچ کرنے کا آیا ہمنے خیال کیا کہ ملکہ

کرنے تشریف لیگئی ہین ابھی تک واپس نہین آئین اسکا کیا سبب ہی ہم چند آدمی تلاش کرتے ہوئے چلے اُس صحرا مین
ایک درہ تھا کہ اُسکے اندر گئے کہ گلاب نے یہان تک سنکے کہا کہ تم اپنی حالت بیان کرنا پہلے یہ بتاؤ کہ ملکہ خیریت سے
ہین یا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم وہی حالت بیان کرتے ہین آپ سماعت فرماتے جائین یہ سنکے گلاب خاموش ہو رہا
کہ اُنھون نے کہا کہ ہم جو اُس درہ مین پہونچے اور سیر کرتے ہوئے اور تلاش کرتے ہوئے ایک مقام پر جو پہونچے
تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہی سر الگ ہی تن الگ ہی اُسکے برابر ایک کاغذ پڑا ہی ہمنے وہ کاغذ اُٹھا کر دیکھا اسمین یہ تحریر تھا
کہ یہ لاش غزالان جادوگر کی ہی مین نے اُسکو عیاری کرکے قتل کیا ہی کیونکہ یہ جاتی تھی مدد کو لقیین جادو پرست
کے اور جاکر خداپرستون کو پریشان کرتی اس سے مین نے راہ مین عیاری کرکے قتل کیا میرا نام ہی مہتر قران
اسی طور سے مین سمندر جادو کو قتل کرونگا یا جو کوئی ادھر آئیگا اور یہی اُنھون نے مضمون بیان کیا کہا اب جو ہمنے غور
کرکے دیکھا تو دراصل ملکہ کی لاش تھی اب ہمارے ہوش و حواس جاتے رہے رونے لگے اپنی جان کھونے لگے جسقدر
لوگ اُس درہ مین گئے تھے وہ سب جمع ہوئے لاش کو اُٹھا کر باہر درہ کے لائے باہم صلاح کی اب کیونکر شہر لقینیہ کو
جائین آپکو خبر کرین یہ تجویز کرکے لاش لیکر آپکی خدمت مین آئے اس ارتھی مین ملکہ کی لاش ہی اور وہ کاغذ ہی ناظرین
پر واضح ہو کہ قران ایک پرچہ لکھکر ڈال گئے تھے یہ جو حال سمندر و عشاق و گلاب و اہل دربار نے سنا ایک ایسا
صدمہ پہونچا کہ بہت سے لوگ تو کچھ تو سکتہ ہو گیا بہت سے چیخین مار کر رونے لگے بہت اپنا سر و سینہ پیٹنے لگے سمندر کے
تو قلب پر ایسا صدمہ پہونچا کہ وہ تو بیخود ہو کر رہگیا اور نعرے مار کر رونے لگا گلاب نے ہائے ہمشیرہ کہکر اپنے کو دل
پر سے گرا دیا تمام دربار ماتم کدہ ہو گیا عشاق بھی رویا مگر مرد جہاندیدہ ہی ساحر زبردست ہی عقل سے کام لیا کچھ دیر
گریہ کرکے خاموش ہو رہا مگر اہل دربار مین کہرام ہی اسنے سبکو منع کیا اسکے منع کرنے سے سب خاموش ہوئے مگر
گلاب و سمندر کی رقت کم نہین ہوتی ہے گلاب کی تو زبان پر یہ بین ہین کہ بہن میری کمر توڑ گئین مجکو اکیلا چھوڑ گئین
افسوس تمنے باغ جوانی کا کوئی پھل نہ پایا تمھارے باغ جوانی مین کوئی غنچۂ امید نہ آیا کیسی ارمان دنیا سے لیگئین
کوئی اس عمر مین مرے ابھی کیا عمر تھی صرف سولہ یا پندرہ برس کا سن تھا کہ سفر کر گئین ہائے کیسی خزان آئی کہ پوری
جوان بھی نہوئے پائین کہ گلچین اجل نے باغ جوانی مین آکر گل روح کو چن لیا یا باغبان اجل نے نخل جوانی کو قلم کیا ہائے کوئی
شاخ تمنا نہ پھولی نہ پھلی ہمکو رونے کو چھوڑ گئین والد نے یون انتقال کیا میرا گھر تو برباد ہو گیا اب مین کسکو غزالان کہکر پکار رونگا ارے
میری امید قطع ہو گئی ایسی صاحب الفت بہن مجکو کہان ملیگی کہ آپ باپ کی جگہ نہ قبول کی مجکو دی ہائے جسدن آئی تھی تو
کس شان و شوکت سے آئی تھی تیری تصویر آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی مین کیا خبر لیکر والدہ کے پاس جاؤن اُسکی پیری کا
سہارا تھین والدہ کو جب خبر ہو گی تو اپنے کو ہلاک کریگی یقین ہی کہ اس غم مین مر جائین ہائے کیسی تباہی اس گھر پر آئی
یہ بین کرتے کرتے قریب تھی کہ آبادور ہا ہے کا نعرہ مار کر گرا اور بیہوش ہو گیا سمندر کی زبان پر یہ بین تھے کہ ای ملکہ غزالان
ہماری آس کو توڑ گئین ہمکو پر حسرت چھوڑ گئین افسوس جو دل مین تھی وہ نکلنے نہ پائی کیسی مصیبت میرے اوپر آئی ہی کہ
سوا اس رنج و غم کے کوئی خبر اچھی نہین آتی ہی جو کوئی اُدھر جاتا ہی قتل ہو کر آتا ہی یہ کیا آفت ہی یہ بیان کرتا ہی اور روتا ہی اسکو
بڑا صدمہ یہ تھا کہ یہ غزالان پر عاشق تھا اگر اسنے قصد کیا تھا کہ آفتاب سے طلب کرون مگر موقع نہ پایا تھا کہ اسی
عرصہ مین آفتاب قتل ہوا اب اسنے قصد کیا تھا کہ خود اُس سے درخواست کرون اسکو باپ کے غم سے فراغت ہو لے
تو کہا جاے کہ سحران و ماہیان کے مرنے کی خبر آئی یہ اُس آفت مین مبتلا تھے اب کب موقع تھا کہ ایسی تقریر کرے
تبواور ذکر ہو گئی کہ صاحبقران کی خبر آئی اسنے اب یہ خیال کیا کہ جب ہم خداپرستون سے فراغت ہوگی تو مین درخواست
کرونگا اس امید پر تھا کہ دیکھا اسکا دل ٹوٹ گیا امید جاتی رہی دوسرے ساحرہ زبردست تھی علاوہ اس امر کے
بہت خوبصورت تھی ایسے ایسے خیال کرکے روتا تھا اور جان کھوتا تھا عشاق نے دیکھا کہ سمندر روتے روتے اپنے کو

ہلاک کریگا سمندر کے قریب آکر کہا کہ کیا تو دیوانہ ہوا ہے جو اپنی جان دیتا ہے کوئی بھی ملازم کے لیے اسقدر بیقرار ہوتا
ہے بس حواس درست کر یہ کیا کہ عورتون کی طرح رونے لگے ارے پھر کیون جائیں مردی ہے کہ تخت پر بیٹھا ہے اب جو تو رویا
تو یاد رکھ مین چلا جاؤنگا عشاق نے جو یہ تقریر کی تو کچھ خیال سمندر کو آیا خیال کیا تو کیون روتا ہے صرف محبت
تھی اور تیرا قصد تھا کوئی تیری وہ معشوقہ نہ تھی اگر نہ قبول کرتی تو کیا ہوتا یہ خیال کرکے عشاق سے کہنے لگا
کہ اوستاد مین اس امر پر روتا ہون کہ کیسی جوان تھی بموجب مصرع آہ ہائے نام سخت سست گو بندہ جوان ہے وے ورنہ
مجکو کیا تھا صرف اسکی جوانی پر رحم آتا ہے اور ترس کہ مفت مین جان گئی کیون اوستاد یہ لوگ کیسے بیرحم ہین کہ اسکی
جوانی پر رحم نہ آیا نہ صورت پر کیسی بھولی بھولی صورت تھی بڑے سخت قلب کے آدمی ہین انسے خداوند ہی بچائے
اور بڑے سفاک ہین کہ کوئی انکے ہاتھ سے بچتا ہی نہین ہے جس طور سے چاہا قتل کر ڈالا اب تو مجکو اپنی جانکا بہت خوف
ہے خداوند ایسا کرین کہ یقین ہے نے قتل کیا ہو عشاق نے کہا کہ تم پریشان نہو یہان آگر زندہ رہنا دشوار ہے دیکھ
لینا یہ کہکر سمندر کے آنسو پونچھے اور کہا کہ ای سمندر غم نہ کہا مین نے تیری محبت مین اپنے مقام کو ترک کیا
پھر دنیا پر آیا ورنہ مین نے تو گوشہ نشینی اختیار کی تھی مگر تیری الفت نے ناچار کر دیا مین تو تیری الفت مین
جا ہا کہ آگر مصیبت بھرون اور تو یہ رنگ پیدا کرے کہ کوئی مر گیا اپنی جان دیے دیتے ہین یہ کونسا طریقہ ہے بس
اب ایسی حرکت نہ کرنا یہ سنکے سمندر خاموش ہوا اب جو دیکھا تو گلاب کو ارژنگی کے قریب بیہوش پایا حکم دیا
کہ اسکو ہوشیار کرو اور کہو کہ لاش کو لیکر اپنے مکان پر جاے اسکی اول منزل کرے یہ سنکے لوگون نے گلاب
کو ہوشیار کیا بڑی مشکل سے ہوش آیا مگر اب جو ہوش آیا تو پھر وہی رونا اور پیٹنا سمندر نے کہا کہ ہمارے
پاس لاؤ لوگ اسکو اٹھا کر سمندر کے پاس لیگئے سمندر نے گلے سے لگایا اور کہا کہ بھائی گلاب اب رونے
سے کیا حاصل جو ہونا تھا وہ ہو گیا کوئی رونے سے واپس تو آئیگی نہین وہ خدمت خداوند سامری مین پہونچی ہین
بس اب صبر کرو انکی اول منزل کی تدبیر کرو یہ خبر انسے بیان کرو یہ سنکے گلاب نے کہا اگر آپکی راے ہو تو مین
اس لاش کو لیکر مکان پر جاؤن ماں کو بھی آخری دیدار دکھا دون یہ سنکے سمندر نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے بس گلاب
سمندر سے رخصت ہو کر ارژنگی کو اٹھوا کر دربار سے باہر آیا اپنے ملازمون کو اور عزالان کے ملازمون کو
ہمراہ لیکر سر و پا برہنہ روتا خاک اڑاتا چاک گریبان مکان کو چلا اسکا حال پھر تحریر ہوگا یہان جب گلاب لاش
کو لیکر چلا گیا تو وہ حالت کم ہوئی سمندر نے ان ساحرون کو روبرو طلب کیا اور پھر حال دریافت کیا وہ پرچہ جو تھا
صفحہ طلسم وہ حال تحریر تھا جو کہ بیان کیا گیا ہے یہ بھی تحریر تھا کہ سمندر یاد رکھنا جب لشکر اسلام آگر پہنچیگا تو جان
بچانا دشوار ہوگا مین آگاہ کیے دیتا ہون اسی طور سے تیرا بھی ایک روز خاتمہ ہے ورنہ تصویر پرستی سے توبہ کر سحر کو
ترک کرو اور خدمت صاحبقران مین حاضر ہو آیندہ اختیار ہے یہ تحریر دیکھکر یقین کر گیا کہ یہ لوگ بڑے غضب کے
ہین عشاق سے کہا استاد اسنے تحریر دیکھی عشاق نے کہا کہ جب آئینگے تو معلوم ہوگا ابھی تو کچھ چاہین تحریر کرین
عشاق نے ان لوگون سے پوچھا کہ تمنے یہ بیان کیا کہ ہم لوگ تلاش کرنے گئے مگر کوئی علامت سحر سے ہمکو معلوم ہوا کہ
تلاش کرنے چلے تھے انھون نے جواب دیا کہ خداوند ہمکو کوئی علامت سحر نہین معلوم ہوئی نہ سیاہ آندھی آئی نہ تاریکی
ہوئی نہ برق چمکی نہ برف باری ہوئی نہ سنگ باری نہ ہیولی کی صدا آئی نہ اور کوئی علامت سحر ظاہر ہوئی کہ جس سے
ہمکو خبر ہوتی ہم تو صرف خود تلاش کرنے لگے تھے کیونکہ جو وقت انھون نے وہان سے کوچ کرنے کا مقرر کیا تھا تب ہمکو خیال
ہوا اور تلاش کیا ہم خود پریشان تھے کہ یہ کیا سبب ہے کہ کوئی علامت سحر کی ظاہر نہوئی کہ جس سے ثابت ہوتا
کہ فلان شخص قتل ہوا اسکا کیا سبب ہے یہ تصور کر لیا تھا اور دراصل یہ امر تھا کہ وہ درہ کوہ اس مقام سے بہت
دور تھا اور وہ پہاڑ بھی بہت بلند تھا اس سبب سے نہ ظاہر ہوا عشاق نے یہ سنکے کہا کہ جاہے دور ہو جاہے قریب علامات

مرنے کی ساحر کے ضرور ظاہر ہوتی ہے یہ کوئی بات نہین ہے کیون تمھارے دربار مین اے سمندر اُسکے ہاتھ کے سحر
تیار کی ہوئی کوئی چیز ہے یا نہین سمندر نے جواب دیا کہ جی میرے دربار مین کوئی چیز نہین ہے ہان شاید اُسنے اپنے رہنے
کے مکان مین خواہ باغ مین کوئی علامت رکھی ہو اُسکی مان یا بھائی کو معلوم ہو اُنسے دریافت کیا جائیگا عشاق نے
کہا کہ ضرور ہے کیونکہ یہ تو بخوبی ظاہر ہے کہ جب کوئی ساحر سحر سے کوئی چیز بناتا ہے اور وہ قتل ہوتا ہے خواہ مرتا ہے تو وہ بلا
اُسکے مرنے کے برباد ہوجاتا ہے جیسے کہ دریاے منبر رنگ و دیگر عمارات جو کہ تعمیر کی ہوئی سحران و ماہیان کی تھی اور تجکو
لازم ہے کہ جسقدر ساحر زبردست تیرے ملک مین ہون اُنسے ایک ایک چیز ایسی سحر سے طیار کرکے دربار مین موجود رہے
جب کہ وہ کسی مہم یا کام پر جائین تاکہ وہ اگر قتل یا اپنی قضا سے مرین تو اُس سے ثابت ہوجائے اسقدر پریشانی حاصل نہو یہ
سنکے سمندر نے جواب دیا کہ آپ نے تدبیر تو خوب فرمائی ہے اب مین یہی حکم دونگا اور جو ساحر دیگر ممالک سے آئینگے اُنسے
بھی یہی فرمایش کرونگا اب اسوقت تو موقع نہین ہے کہ دریافت کیا جائے وہ خود اپنے حواس مین نہین ہین جب اُنکے حواس
درست ہونگے تو دیکھا جائیگا عشاق نے کہا کہ اچھا کوئی مضائقہ نہین ہے پس بعد تھوڑے عرصہ کے سمندر نے دربار
برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے عشاق اپنے مقام پر گیا سمندر نے محل مین جاکر اپنی دختر سے کہا کہ اے بیٹا
تمھاری ہمجولی اور ہمسن غزالان آہو چشم کو بھی عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا ملکہ نے جو باپکی زبانی سُنا تو دریافت
کیا کہ کیونکر گیا وہ لوگ یہان آگئے سمندر نے تمام قصہ بیان کیا ملکہ نے کہا کہ بابا جان اُسکی جان آپنے لی نہ آپ
روانہ کرتے نہ وہ جاتی نہ قتل ہوتی سمندر یہ سنکے خاموش ہو رہا بلکہ بڑا صدمہ ہوا اُسدن کھانا نہین کھایا سمندر وغیرہ
کو تو اسی فکر مین رکھا جاتا ہے کہ وہ محل مین ہے مگر اب اُسکو بڑی فکر ہے کہ دیکھئے ان عیارون سے کیونکر جان بچتی ہے بڑے
بلا کے ہین انھون نے جب دریا مین جاکر سحران اور ماہیان کو قتل کیا تو میری کیا اصل ہے مین تو صاف میدان مین
بیٹھا ہون آتے ہی لقمہ اجل ہونگا یہ تو اس فکر مین تھے ادھر گلاب جو لاش لیکر طرف مکان کے چلا تھا تو اُسکی یہ حالت تھی
کہ قدم قدم پر بیٹھ جاتا تھا اور روتا تھا ہاے کے نعرے مارتا تھا لوگ بغلون مین ہاتھ دیے ہوئے تھے ارتھی کے قریب تھا اسی
صورت سے چلا جاتا تھا یہ تو مکان کی طرف روان ہے اُدھر اُسکی مان بھی روتی ہوئی اپنے مصاحبون سے گفتگو کر رہی
تھی کہ آج کئی دن ہوئے مین نے اپنی پیاری دختر غزالان کو نہین دیکھا کہ وہ کیسی ہے کیا کہون اس نوکری نے لڑکی کو
مجبور کر دیا اُنکا نمک کھاتی ہون اگر اُنکے حکم کی تعمیل نہ کرین تو نمکحرام قرار پائین تعمیل کرنے مین یہ نقصان ہے کہ کیسی
بیٹی کے واسطے بیقرار ہین بیٹی کے واسطے اسکی نمکحرامی کے خوف سے ہیہے شوہر کی جان گئی دیکھو سہراب نے
نمک حرامی کی اب تک زندہ ہے جو نمک حلالی کریگا اُسکا انجام یہی ہوگا خداوند میری لڑکی کی خیر خبر سنائیو یہ
مصاحبون نے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون اُنکی بخیریت آئیگی یہی ذکر ہو رہے تھے کہ گلاب اُسکی لاش
لیکر پہونچا کہ اُسکے کان مین صداے گریہ پہونچی کہ ملکہ کی مان یہ صدا سنکے پریشان ہوئی کہ یہ رونے کی صدا کیسی
آتی ہے مصاحبون نے عرض کیا کہ اے ملکہ یہ رونے کی صدا کہین سے آتی ہوگی آپ باتین کرین یہ سنکے ملکہ نے تقریر
کرنا شروع کی کہ وہ صدا قریب سے آنے لگی یہانتک کہ یہ معلوم ہوا کہ یہ صدا میرے گھر کے دروازے پر سے آتی
ہے اتنے مین ملکہ گھبرا کر اُٹھ کھڑی ہوئی کہنے لگی کہ یہ صدا تو میرے مکان کے دروازے پر سے آتی ہے یہ کیا واقعہ ہے ابھی
یہی گفتگو کر رہی تھی کہ دیکھا کہ گلاب جادو سر برہنہ خاک سر پر ڈالے ہوئے نظر آئے ملکہ نے جو بیٹے کی یہ
حالت دیکھی گھبرا کر دوڑی اور پوچھنے لگی کہ کیون اے فرزند یہ کیا حالت ہے کچھ بیان تو کرو گلاب نے ایک نعرہ مارا
اور اپنی مان کے قریب آکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا کہ ملکہ نے دوڑ کر اسکا سر زانو پر رکھا گلاب کیوڑا منگا کر چھڑکا
کہ اسکو ہوش آیا مان نے پوچھا کہ اے فرزند بیان کرو گلاب نے کہا کہ ہاے غزالان آہو چشم تجھکو مین کہان پاؤنگا
کون کہانسے ڈھونڈھکر لاؤن تم ہمکو تباہ کر گئین ہماری کمر توڑ گئین یہ جو کہا تو مان غزالان کی پریشان ہوئی اور

اُسکا مونھ دیکھنے لگی اور کہا کہ یہ کیا کہتے ہو کیون کیا ہوا نغزالان کو کیا اُسکی خبر آئی میری بچی تو خیریت سے ہے گلاب نے
کہا کہ ای امان جان مین کیا کہون اور کیا بیان کرون کہ جو مصیبت مجھپر اور آپپر نازل ہوئی فلک کا رنج و غم ٹوٹ پڑا ایسا
پہاڑ کسی پر نہ گرے نہ کوئی ایسا بلا مین گرفتار ہو باپ نے یون قضا کی بہن نے یون انتقال کیا تب تو ملکہ نے
کہا کہ صاف صاف طور سے بیان کرو کہ کیا واقعہ گذرا اتبو گلاب نے رو رو کر تمام حال بیان کیا تھا جو کہ سنا تھا اور کہا کہ ارتھی
پر اُسکی لاش آئی ہے مین لاش لیکر آیا ہون دروازے پر رکھی ہے یہ سُننا تھا کہ اتبو اُسکی اور حالت ہوگئی بیقرار ہو ہو کر
رونے لگی پچھاڑین کھانے لگین خاک اُٹھا کر سر پر ڈالی کپڑے پھاڑ ڈالے دیوانہ وار سر ٹکرانے لگی اتبو تمام عورتین رونے
لگین ایک کہرام مچ گیا کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی اُسی حالت گریہ مین گلاب سے کہا کہ ذرا ارتھی اندر لے آؤ
مین اُسکی صورت دیکھ لون پھر تو وہ صورت نظرون سے پوشیدہ ہوجائیگی یہ جو گلاب سے کہا گلاب چند عورتون کو
لیکر دروازے پر آیا اور ارتھی اُٹھوا کر اندر لایا مان نے جیسے ارتھی دیکھی پیٹنا شروع کیا تمام عورتون کا گرد اُس
لاش کے ہجوم ہوگیا مان نے اُسکی خوب بین کیے اگر اُنکو تحریر کیا جاے تو طول بیجا ہوگا مطلب فوت ہوجائیگا اس
سے مناسب یہ جانا کہ اسی پر اکتفا کرو کہ بعد اس حالت کے گلاب کو خیال آیا کہ مان ہلاک ہوجائیگی ارتھی اُٹھوا کر
باہر لایا اور اُسکو لیکر طرف مرگھٹ کے چلا مان یہان روتی رہگئی اُسنے مرگھٹ پر لا کر لاش کو جلایا جو طریقہ اُنکے مذہب
کا تھا اُسکو برتا بعد اُسکے مکان کی طرف روانہ ہوا لوگون نے راہ مین سمجھایا کہ اس سے کیا حاصل رونے سے اور
حال تباہ کرنے سے وہ زندہ نہو جائیگی حریف اپنا کام کر چکے چونکہ یہ خبر مشہور ہوگئی تھی سب عزیز آکر جمع ہوگئے تھے
مرد تو لاش کے ہمراہ گئے تھے وہ گلاب کو سمجھاتے ہوے لائے اُسنے بھی خیال کیا کہ اس گریہ و زاری سے کچھ حاصل
نہین ہے جو ہونا تھا وہ ہوگیا چلا مان کی حالت دیکھو یہ اس خیال سے چلا راہ مین اسکو خیال آیا کہ ای گلاب ایک بات سمجھ مین
نہین آتی ہے اسکا کیا سبب ہے کہ چند اشیاے جو اُسکے سحر سے تیار کیے ہوے مکان و باغ مین موجود ہین یہ کیا سبب ہے
کہ وہ نہ مٹین کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب ساحر مرتا ہے تو اُسکے سحر کی جو چیزین ہوتین ہین وہ بعد مرنے اُس ساحر کے مٹجاتی
ہین اُسکی پھر آکر خبر دیتے ہین کہ جسکے قبضہ مین ہم تھے اُسنے قضا کی ہم آزاد ہوے اب جاتے ہین یہان تو یہ نہین ہوا نہ وہ
چیزین مٹین نہ چیزون نے آکر خبر دی یہ نئی بات ہے یہ تو خیال کرتا ہوا نغزالان مصنوعی کی لاش کو جلا کر مکان کو آتا ہے
یہان جو عورتین عزیزون کی یہ خبر سنکے آئین تو اُسکی مان کی حالت تباہ پائی سبنے سمجھانا شروع کیا کہ ای بہن جو ہونا تھا
وہ ہوگیا رونے اور حال تباہ کرنے سے مردہ زندہ نہین ہوجاتا ہے اب تم کیون اسقدر بیقرار ہوتی ہو اپنے کو سنبھالو
کہین گلاب کی حالت نہ خراب ہوجاے اُسی کا دم غنیمت جانو اسی کے جان کی خیر مناؤ کہ وہ زندہ رہے کیونکہ
اُس سے تمہارا نام روشن ہے اور تمہارے شوہر کا وہ اسیقدر عمر لیکر آئی تھی کیونکہ یہ امر تو ضرور ہے کہ جسقدر
چراغ مین تیل ہوتا ہے اُسیقدر جلتا ہے خداوند تصویر نے اسیقدر عمر اُسکی تحریر کی تھی بی بی کوئی مرنے کے
ساتھ مر نہین جاتا ہے تم جو ایسی حالت اپنی خراب کروگی گلاب بھی تمسے زیادہ اپنے کو پریشان کریگا
اُسپر رحم کرو اور صبر کرو یہ سنکے اُسنے جواب دیا کہ ہاے مین کیا کرون میرا کلیجہ کوئی لیے ڈالتا ہے اُسکی صورت میری
نگاہون مین پھر رہی ہے کوئی دم قرار نہین آتا ہے مین تو لاکھ چاہتی ہون کہ صبر کرون مگر دل نہین مانتا ہے اُسکو
کیونکر سمجھاؤن اُنھون نے کہا کہ صبر کرو صبر کرو اپنے طبیعت کو روکو دل کو اور طرف متوجہ کرو آپ ہی مان جائیگا
اپنے سینے سے گلاب کو لگا کر کہنا کہ ای بہن یہ بدشگونی ہے خداوند سے اب یہ دعا کرو کہ دشمن سینے
گلاب کو محفوظ رکھین اُسکی خیر مناؤ کیونکہ وہ لوگ تمہارے گھر کے دشمن ہوگئے ہین یہ امر سمجھ مین نہین آتا
ہے کہ پہلے اُسنے ہی تمہارے شوہر کو قتل کیا اُسکے بعد سحران و ماہیان کو مارا پھر تمہاری دختر کو قتل کیا
ہمارے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ تم گلاب کو لیکر چلی جاؤ یہ جو اُن سبنے کہا تو جواب دیا کہ تم سچ کہتی ہو در اصل

جان ہی تو جہان ہی ایسی نوکری سے باز آئی اور جب ملازم ہوئیے تو جو مالک حکم دیگا اُسکو ضرور بجالانا پڑیگا کیونکہ نمک کھاتے ہین
اگر خلاف حکم کرینگے تو نمک حرام مشہور ہونگے اُنھون نے جو اُسکو سمجھایا تھا تو فی الجملہ اُسکو تسکین ہوئی کہ اتنے عرصہ مین گلاب
پہونچا ماں نے دوڑ کر گلے سے لگایا خوب روئی کہا کہ میرے چاند کو تم کہاں چھوڑ آئے گلاب بھی رویا لوگون نے
ماں بیٹیون کو جدا کیا دونون کی رقت کم ہوئی کہ گلاب اپنے کمرے مین آیا کسینے اُسدن کھانا نہین کھایا کہ پھر گلاب
کو اُسی امر کا خیال آیا ماں کو طلب کیا اور ماں سے کہا کہ اماجان مجھکو ایک امر مین بڑا عجب ہی اب اُس مقام پر
ماں بیٹے ہین اور کوئی نہین ہے ماں نے کہا کہ کس امر مین گلاب نے کہا کہ مجھکو اس امر مین تعجب ہی کہ کئی چیزین
غزالان کے سحر کی اِسی طرح قائم ہین اور بلکہ وہ جو بارہ دری ہی وہ اُسیکے سحر کی ہی اِسکا کیا سبب ہی کہ اُسکے مرنے کے بعد
وہ کیون نہ گری یا اور جو چیزین ہین وہ کیون نہ برباد ہوئین اُسکے بیرون نے کیون نہ آکر خبر دی اسکا کیا سبب ہی اگر
کچھ آپ کو معلوم ہو تو بیان فرمائیے ماں نے کہا کہ اے فرزند یہ امر ضرور ہی کہ جب ساحر مرتا ہی تو اُسکی بنائی ہوئی چیز ضرور
مٹجاتی ہی اب تمھارے کہنے سے مجھکو بھی خیال آیا مین کیا بیان کرون گلاب نے کہا کہ مین سحر سے دریافت کرتا ہون
اگر معلوم ہوا کہ جو اشیا اُسکے سحر سے بنی ہوئی ہین اُنسے اُسکی حالت دریافت کرونگا مجھکو تو اب شک ہوتا ہی ماں
نے کہا کہ شک کیا گلاب نے کہا کہ یہ شک کہ وہ مری نہین ہی یا یہ چیزین اُسکے سحر کی بنی نہین ہین ماں نے کہا کہ یہ
ضرور ہی کہ یہ اشیا اُسکے سحر کی ضرور ہین ہان رہا اب اس امر مین شک کہ وہ مری یا نہین یہ تمکو بخوبی معلوم ہوگا کیونکہ تمھارے سامنے
لاش جلائی گئی گلاب نے کہا کہ مین نے لاش دیکھی بھی نہین اور عزیزون نے جلائی مجھکو ہوش کب تھا اُسنے کہا کہ
ارتھی پر تو دیکھی ہوگی جب لوگ لیکر آئے تھے دربار مین بادشاہ کے جواب دیا کہ مین نے وہان بھی نہین دیکھی حرف
اُن لوگون کے بیان کرنے سے معلوم ہوا ماں نے کہا کہ وہ لوگ کیون جھوٹ بولتے اُنکو کیا دشمنی تھی گلاب نے
کہا کہ اُنکا تو یہ بیان ہی کہ ہمنے لاش درہ کوہ مین پائی کوئی اُسکے روبرو تو قتل کیا نہین اور ایک کاغذ ملا اُسکا یہ مضمون تھا وہ کیا
جانین یہ سُنکے ماں نے کہا کہ وہ پہچانتے تو ہین گلاب نے کہا کہ ضرور یہی تو سبب یقین کرنے کا ہی حرف اسقدر شک
واقع ہوا ہی اُسکو مین رفع کیے لیتا ہون ماں نے کہا کہ کیا مضایقہ ہی بس اُسیوقت گلاب نے اپنی جھولی اُٹھائی اور چوکی پر
بیٹھکر کچھ پڑھنا شروع کیا اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ بنایا اُسکو خوک کے خون سے غسل دیا اب جو سحر پڑھکر
دم کرتا ہی اور چند دانہ ماش کے اُس بدمعاش نے مارے تو اُس پتلے کا قماش بدلا اُسنے صورت انسان پیدا کی
اُسنے اپنی زبان مین نشتر دیکر چند قطرے خون کے لیے اور اُس پتلے کے اوپر سحر پڑھکر مارے کہ وہ گویا ہوا بصداے
مہیب اور کہا کہ کیون اسوقت مجھکو طلب کیا ہی اسکا کیا سبب ہی گلاب نے کہا کہ مین نے آپ کو کچھ حال دریافت
کرنے کو طلب کیا ہی آپ کی خوراک حاضر ہی آپ اپنا مطلب بیان فرمائین تو مین حاضر کرون یہ سُنکے اُسنے کہا کہ جو
دریافت کرنا ہو جلد دریافت کرو کہ مجھکو مہلت نہین ہی گلاب نے کہا کہ پہلے آپ یہ فرمائین کہ کوئی قاعدہ ایسا بھی ہی کہ ساحر
مرجاے اور اُسکے سحر سے جو اشیا تیار ہون وہ نہ مٹین صدا آئی کہ یہ ممکن نہین ہی کہ ساحر مرے اور اُسکا سحر نہ برباد ہو جو کوئی
یہ کہتا ہی وہ بالکل کاذب ہی کبھی ایسا نہین ہوا ہی بس یہی دریافت کرنا تھا گلاب نے کہا کہ دریافت یہ کرنا ہی کہ میری
بہن غزالان براے درہ یقین خود پرست بحکم سمندر جادو بمقابلہ خداپرستان گئی تھی اُسکے مرنے کی خبر آئی ہی
بلکہ لاش بھی اُسکے ہمراہی لائے معلوم نہین کہ اُسکو عیارون نے قتل کیا مگر اُسکے سحر سے جو چیزین تیار ہین وہ اسوقت
موجود ہین مٹی نہین ہین اسکا کیا سبب ہی یہ سُنکے وہ پتلہ بہت زور سے ہنسا اور کہا کہ تم کسلیے غم مین سیاہ پوش ہو
کیونکہ گلاب نے اور اُسکی ماں نے اُسیوقت سے سیاہ پوشی اختیار کی تھی گلاب نے کہا کہ ہان ماں بھی
گلاب کی اُس مقام پر موجود تھی اور تیسرا آدمی نہین تھا اب پتلے نے کہا کہ لباس سیاہ اُتارو اور غم نہ کرو غزالان
زندہ ہی مگر تمھارے کام کی نہین ہی کیونکہ مرتد ہو گئی اُسنے اپنا مذہب ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا وہ خداپرستون کے

شریک ہوگئی ہی یہ کہکر کل عیاری قران کی بیان کی اور جو کچھ کہ بارگاہ مین صاحبقران کے گذرا تھا وہ سب کہا
کہ وہ لاش جو کہ تمنے جلائی تھی وہ ایک کسائی تھی کہ جسکو قران نے اُسکی صورت بناکے قتل کیا تھا یہ بھی مین خبر دیتا
ہون کہ لشکر اسلام اُس مقام پر سے کوچ کر چکا ہی یقین اور سارا شہر مسلمان ہوگیا ہی بلکہ وہ لوگ بھی جو کہ
سمندر پر سے مع لشکر کثیر یقین کی کمک کو گئے تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے ہین انمین سے چند لوگ بھاگ کر
سمندر پہ تو آتے ہین وہ چند روز مین یہان پہونچینگے یہ بھی خبر دیتا ہون کہ سمندر پہ فتح ہوگا سمندر جادو
قتل ہوگا سمندر پہ پر کیا منحصر ہی بڑے بڑے ملکون پر خدا پرستون کا قبضہ ہوگا یہان کے ساحر سارے مارے
پھرینگے جو مذہب اسلام قبول کرینگے وہ زندہ رہینگے انکا گھر بار برباد نہوگا مگر یہ کون کرے کہ اپنا مذہب ترک کرے
اگر تمکو یقین نہو کہ غزالان زندہ ہی تو تو اسکے سحر سے دریافت کرے میرے کہنے کا حال تجھپر ظاہر ہوجائے مگر ایک امر کا
خیال رہے کہ یہ امر سمندر سے نہ کہنا ورنہ تیرے لیے خرابی ہی بلکہ وہ کل حال تجھسے دریافت کریگا جبکہ تو دربار مین جائیگا
کہ غزالان کے سحر کی کوئی چیز تھی تو کہتا کہ ہان ہی ایک درخت سحر کا تھا ایک مکان تھا وہ سب برباد ہوگیا
ہی کیونکہ تیرے ارجی لیکر آنے کے بعد پھر سمندر پہ تے اُن لوگون سے دریافت کیا تھا اُنھون نے کل حال کہا تھا
اُسپر اُسکو بھی شک گذرا اور سکے اُستاد کو بھی تو باہم یہ صلاح ہوئی کہ اُسکے بھائی سے دریافت کیا جاے کہ اُسکے
سحر کی کوئی چیز تو نہ تھی کہ اُسکے مرنے کے بعد برباد ہوئی ہو اگر تو یہ کہیگا کہ نہین برباد ہوئی تو عشاق اُسیوقت سحر سے
دریافت کریگا اُسپر سب حال ظاہر ہوگا وہ تیرا بھی دشمن ہوجائیگا اس سے کیا حاصل کہ دوست کو دشمن کرین
گلاب نے یہ سُنکے زانو پر ہاتھ مارا اور پتلے سے کہا کہ ای پتلے ساحری یہ تو بڑا غضب ہوا اسکا کیا علاج کیا
جاے پتلے نے کہا کہ علاج اسکا کیا ہی جو ہونا تھا وہ ہوگیا اب مین ٹھہر نہین سکتا ہون میری خوراک دو یہ سُنکے گلاب نے اپنی ران مین
نشتر مار کر چلو مین خون لیکر اُس پتلے پر مارا اور گلے مین اُسکے ڈالا کہ وہ مثل انسان کے اُسکو پی گیا اب جو دیکھا
تو وہی لاش کے آگے کا پتلہ تھا اب گلاب اگر مسند پر بیٹھا وہ غم ہوا ماں سے کہا کہ آپنے سُنا یہ حالت گذری
کیا نالائق حرکت اُس گیسو بریدہ نے کی ہی تمام خاندان کی ناک کاٹ ڈالی ارے غضب کیا کہ اپنا مذہب ترک کیا اگر ایسا
ہی تھا تو مکر کرکے چلی آئی ہوتی پتلے نے یہ نہین بیان کیا تھا کہ اُسکا عقد ہوگیا ہی یہ بیان کیا تھا کہ یقین کیونکر
مسلمان ہوا اور غزالان کیونکر اور اہل دربار کیونکر گلاب نے یہ دریافت کیا تھا جو وہ بیان کرتا اس سبب سے
نہ معلوم تھا گلاب نے ماں سے کہا کہ اب بڑی خرابی ہوئی کہ یون غزالان مسلمان ہوگئی اگر یہ معلوم ہوتا تو قتل کرا دیتے
تو بہتر تھا کاش مرجاتی تو یہ بدنامی نہ ہوتی یہ تو نہوتا کہ آفتاب جادو کی لڑکی گلاب کی بہن مسلمان ہوگئی
یہ خاندان بھی بدنام ہوا جب سمندر کو معلوم ہوگا تو اُسکے نزدیک کوئی وقعت ہماری نہوگی نظرون سے
گر جائینگے جس طور سے سہراب کی عزیز ہین اور ہم اُنپر طعنہ کرتے ہین اُسی طور سے وہ ہمپر طعنہ کرینگے اب
مین کیا منہ سمندر کو دکھاؤنگا یہ امر تو پوشیدہ نہین رہنے کا ہی آج نہ ظاہر ہوا کل ظاہر ہوگا کیا ہوگیا اُسکو
جو اُسنے ایسی حرکت کی جو کہ کبھی کسی نے ہمارے خاندان مین نہ کی تھی کیا ایسا دباؤ پڑا کہ یہ اُسکے سبب سے مجبور
ہوگئی ماں نے کہا کہ مین کیا بیان کرون میرے خود یہ امر سُنکے حواس جاتے رہے گو غم اور رنج ہوتا اُس سے
اگر مرجاتی تو بہتر ہوتا رو کر بیٹھ رہتی جیسے کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا یہ تو مرنے سے بدتر ہوا کہ ہر وقت کی کاہش ہوئی
جو سُنیگا طعن کریگا مثل ہلال شب اول کے انگشت نما ہوئی جس جلسے مین جائینگے لوگ یہی تو کہینگے کہ انکی لڑکی
مسلمان ہوگئی اُسوقت کیسی شرمندگی حاصل ہوگی پس بہتر یہ ہی کہ اپنی جان دیدین گلاب نے کہا کہ جان دینے
سے کیا حاصل جو مقدر کا لکھا تھا وہ ہوا سوائے صبر کے کیا چارا ہی مگر یہ خداوند کیسے ہین کہ ہمکو اس امر سے
آگاہ نہین کرتے ہین ای امانجان ایک بات اور تو سُنیے کہ وہ پتلا کہہ گیا ہی کہ سمندر پہ فتح ہوگا سمندر جادو مع اپنے

اور شاہ کے مارا جائیگا جو مذہب اسلام قبول کریگا اُسکا گھر و بار بچیگا ورنہ سب برباد ہوگا یہ دوسرے افسوس کا
مقام ہی کہ جسکے سبب سے پرورش پاتے ہین وہ یون برباد ہوگا مان نے کہا کہ کوئی ہمارا فعل نہین ہی کہ ہمکو
اُسکا خوف و خطر ہو گلاب نے عرض کیا کہ یہ امر تو سچ ہی مگر افسوس کا مقام تو ہی کیونکہ ہمنے نمک کھایا ہی اگر اپنی
جان بچاکر بھاگتے ہین تو نمک حرام مشہور ہونگے اگر مقابلہ کرتے ہین تو جان کا خطر ہی مان نے کہا کہ بیٹا یاد رکھنا
جب لشکر اسلام یہان آئیگا مین تجکو لیکر یہان سے نکلجاؤنگی مین مقابلہ نہ کرنے دونگی کیونکہ مجکو کچھ خداوند نے اسقدر نعمتین دیا
دیا ہی کہ برسون بیٹھکر کھاؤن تو بھی کم نہو دوسرے ہم ساحر ہین ہماری لوگ خواہش کرینگے گلاب نے کہا کہ جب وہ
وقت آئیگا دیکھا جائیگا جو تدبیرین پڑیگی وہ کرینگے اب مین سحر سے غزالان کی جاکر خبر دریافت کرتا ہون
اپنا بالکل اطمینان کرلون مان نے کہا کہ بہتر ہی مگر اب وہ رنج و غم جاتا رہا صرف یہ رنج ہی کہ مسلمان ہوگئی ہی
اسکا تو یقین ہوگیا کہ زندہ ہی مان تو اپنے مقام پر چلی آئی یہان جو عورتین مہمان آئین تھین اُنسے باتین کرنے
لگی کسی پر یہ امر ظاہر نہین کیا اُسی طور سے صفت ماتم آراستہ رہنے دی کہ یہ نہ معلوم ہو بلکہ یہ امر اسی طور
سے مخفی رہے اور سمندر کو نہ معلوم ہو اگر معلوم ہوگا تو وہ ضرور آفت برپا کریگا ادہر گلاب نے آکر ایک
مقام پر کھڑے ہوکر ایک درخت پر کچھ پڑھکر دم کیا کہ اُس درخت مین سے صدا آئی کہ کیا ہی اسنے کہا کہ تو
کسکا سحر ہی اُسنے کہا کہ مین سحر ہون ملکہ غزالان کا اسنے کہا کہ اُسکی کیا حالت ہی بیان کر اُسنے کہا کہ وہ لشکر
اسلام مین موجود ہی اور مسلمان ہوگئی ہی شریک اہل اسلام ہوئی اب وہ تمھارے کام کی نہین ہی بلکہ تمھاری دشمن
ہی گلاب نے کہا کہ اور کچھ حال بیان کر وصدا آئی کہ جو امر ہونے والا ہی وہ خود تمپر ظاہر ہوجائیگا مین بیان نہین کرسکتا
ہون دوسرے کا سحر ہون مین نے اسقدر بھی بیان کیا تو بہت کیا تمنے اُسکی حالت دریافت کی کہ جسکا مین سحر
ہون اس وجہ سے مین نے کلام بھی کیا ورنہ مین کبھی نہ کلام کرتا یہ صدا آکے پھر صدا نہ آئی گلاب اپنے مقام پر
آیا اور خاموش ہوکر بیٹھ رہا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی سحر ہوگئی گلاب درباری کپڑے پہنکر دربار
کی طرف چلا اس خیال سے کہ سمندر یہان پر دریافت کرنے کو کسی کو روانہ کرے تو خرابی ہو چلو دربار مین چلین اس
سبب سے دربار مین آیا تھا یہان ہا ہین سمندر جادو بیٹھا ہی دربار آراستہ ہی سب حاضرین دربار جمع ہین کہ گلاب
بھی دربار مین آیا اپنی دنگل پر بیٹھا کہ سمندر نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ گلاب تم کیون آئے کیونکہ ابھی تو تمکو فرصت
اپنی بہن کے کاروبار سے نہوئی ہوگی کیونکہ کل کا واقعہ ہی گلاب نے کہا کہ یہ دنیوی امور ہین کوئی ایسی ضرورت
نہین ہی کیونکہ مین ملازمت کو اپنی ضرورت سے مقدم جانتا ہون کیونکہ زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی نئی نئی خبرین
آتی ہین نہ معلوم سرکار کو کیا ضرورت ہو اور کسوقت ضرورت ہو سمندر نے کہا کہ یہ تیری خیرخواہی و نمک حلالی ہی
گلاب نے جواب دیا کہ یہ آپکی بندہ پروری و غلام نوازی ہی یہ سنکر خاموش ہو رہا کہ سمندر نے کہا کہ ابھی
گلاب تمھارے جانے کے بعد جو مین نے اُن لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُنکو کوئی علامت سحر
سے نہین ثابت ہوا کہ تمھاری بہن کو عیارون نے قتل کیا بلکہ جب یہ تلاش کرتے ہوئے گئے تو لاش
پائی تو مین یہ خیال کرتا ہون کہ وہ ساحرہ زبردست تھی مثل تمھارے باپ کے تھی اگر وہ قتل ہوتی تو
اُسکے بیرون نے کیون نہین غل مچایا آندھی کیون نہ آئی سنگ باری وغیرہ کیون نہوئی یہ بتاؤ کہ کوئی چیز
اُسکے سحر سے تیار کی ہوئی کسی مقام پر تھی کہ وہ اُسکے مرنے کے بعد مٹ گئی ہو گلاب نے کہا کہ جی ہان ایک
درخت سرو تھا اور ایک مکان اب جو دیکھا تو نہ وہ درخت سرو ہی نہ وہ مکان ہی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ
سحر تھا ملکہ غزالان کا اس سے تو یقین ہوگیا ورنہ مجکو خود یہ شک پیدا ہوا تھا سمندر نے کہا کہ یہ حرف
شک تھا ورنہ کبھی ایسا نہین ہوا تھا عشاق نے کہا کہ مین نے عرض کیا تھا کہ ضرور ایسا ہوا ہوگا ہی

گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ ایک ابر آکر صحن بارگاہ پر حائل ہوا اُس ابر سے برق چمکی رعد کی گرج پیدا
تھی اور سنگ باری ہو رہی تھی کہ سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ ابر شق ہوا اُس ابر سے ایک
تخت پیدا ہوا اُس تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہوا تھا گلے مین سانپ و عقرب لٹکے ہوئے تھے شعلے مُنہ سے
نکل رہے تھے کہ وہ تخت صحن مین آکر اُترا سمندر نے جو دیکھا تو عشاق سے کہا کہ آتشبار جادو آیا ہے
خداوند خیر کرین کیونکہ یہ کبھی اپنے مقام سے نہین آیا مین نے والوان تاجدار نے اکثر طلب کیا اُسنے انکار
کیا کہ مین نہین آسکتا ہون آج یہ کیون آیا ہے یہ بہت بڑا خود سر ساحر ہے آجتک کسی سے نہین دبا یہ کبھی
کو آتش نما کا خراج دیا اسی سبب سے اُسکو نامہ نہین لکھا نہ اُنکی کمک کے لیے طلب کیا نہ معلوم کیون آج آ
گیا ہے عشاق نے کہا کہ آنے دو اُسکے لیے کرسی طلب کرو کرسی سمندر نے طلب کی کہ اتنے عرصہ مین وہ
تخت پر سے اُتر کر طرف دربار کے چلا اور دربار مین آیا حالت یہ تھی کہ جو اُسکی صورت دیکھتا تھا وہ ڈر جاتا تھا گو ساحر تھے
مگر اُسکا خوف طاری تھا کہ جب وہ سامنے سمندر کے پہونچا سمندر کو سلام کیا سمندر نے جواب
سلام دیا مگر تعظیم نہ کی یہ امر اُسکو سخت ناگوار ہوا اُسنے جو دیکھا تو عشاق کو بھی برابر سمندر کے تخت کے
بیٹھا ہوا پایا اُسنے عشاق کو بھی سلام کیا عشاق نے جواب سلام دیا اور کہا کہ آؤ کرسی موجود ہے یہ
سب اہل دربار سے صاحب سلامت کرکے کرسی پر بیٹھ گیا کرسی پر بیٹھکر ادھر اُدھر دیکھنے لگا سب اہل دربار
کو دیکھا دیکھکر کہا کہ آفتاب جادو جو کہ آپکا سپہ سالار ہے وہ کہان ہے کیونکہ وہ میرا بھائی ہے مین اُسکی تلاش مین
آیا ہون سمندر نے کہا کہ اُسنے تو انتقال کیا یہ اُسکے فرزند گلاب جادو اُسکے مقام پر بیٹھے ہین آتشبار نے
کہا کہ یہ کیا کہا کیونکر انتقال کیا کہا کچھ علیل ہوئے تھے اُنھون نے اپنے علالت کی مجھکو خبر نہ کی ورنہ مین عیادت کو آتا
سمندر نے کہا کہ علیل نہین ہوئے بلکہ ایک لڑائی پر مارے گئے یہ سنکے اُسنے کہا کہ وہ تو ایسے ساحر تھے
کہ کسیکے مقابلہ مین جاکر قتل ہوتے کیونکہ مین اُنکے کمالات سے بخوبی واقف تھا اُنمین ایسے ایسے کمالات
تھے کہ جسکی کوئی حد نہین ہے اُنکا ایک سحر آفتاب ایسا تھا کہ جس مقام کو جاتا تباہ کر دیتا اگر کروڑون کا لشکر
ہوتا تو بھی نہ بچتا یہ کیا کہا جاتا ہے سمندر نے کہا کہ یہ جو تم کہتے ہو سب درست ہے مگر خداوندی امور مین کسیکو
دخل ہے آتشبار نے کہا کہ صاف طور سے بیان فرمائیے میرے خیال مین نہین آتا ہے یہ کہکر گلاب کی طرف دیکھکر
کہا کہ اے صاحبزادے تم بیان کرو سمندر تو اسوقت کچھ بد حواس معلوم ہوتے ہین گلاب نے جواب دیا
کہ مین تو اُنکی زندگی سے طرف چاہ بابل کی برائے تعلیم سحر گیا ہوا تھا کہ مجکو وہان خبر پہونچی چونکہ تعلیم سحر سے
فراغت کر چکا تھا فوراً اُستاد سے رخصت لیکر چلا آیا مین اس واقعہ سے بالکل واقف نہین ہون تب
سمندر سے کہا کہ آپ بیان کرین سمندر نے از ابتدا تا انتہا سب حال بیان کیا کہ یون لشکر اسلام کنارے
دریاے سبز رنگ کے آکر اُترا جشن کیا صنوبر کو خبر ہوئی اُسنے ملاقات کی دیوانہ بھوت و بھبھوت کو معلوم ہوا وہ
لشکر لیکر آئے لشکر اسلام کا جو افسر اعلے تھا وہ صنوبر شاہ کے خیمے مین تھا اُس سے اور دیوانون سے مقابلہ ہوا
اُسنے دیوانون کو زیر کیا وہ دیوانے اور صنوبر شاہ دونون خدا پرست ہوگئے یہ خبر سحر آن کو معلوم
ہوئی اُسنے حباب جادو و سہراب جادو میرے سپہ سالار کو صنوبر شاہ و صاحبقران کی گرفتاری کو
روانہ کیا آخر کو حباب جادو قتل ہوا سہراب گرفتار ہوا سہراب نے اُسکا مذہب قبول کیا یہ خبر مجکو پہونچی
مین نے سحاب جادو و سنجر جادو کو صنوبر شاہ کے ملک پر روانہ کیا کہ صنوبر کو گرفتار کر لاؤ اور تمام شہر کو
شجر بنا دو اُنہون نے ایسا ہی کیا صنوبر کو مع اُسکے وزیر و ارکین سلطنت کے گرفتار کر لائے اور اہل شہر کو
شجر بنا دیا جب قیدی آئے تو مین نے پاس ماہیان کے روانہ کیے کہ اُنکو دریاے سبز رنگ مین قید کرو کیونکہ

اُسکا اختیار مین نے ماہیان کو دیا تھا اُسنے اپنی بہن کے سپرد کیا سہراب مکر سے آکر سحران کا شریک ہوا
سحران نے خداپرستون سے مقابلہ کیا بہت سے سردار گرفتار کر لیے ماہیان نے اسم اعظم صاحبقران
کو بند کیا مین نے آفتاب کو روانہ کیا کہ تم جاکر سحران کی مدد کرو وہ گئے اُنھون نے اپنا سحر آفتاب تیار کیا
سہراب نے اسکی خبر خداپرستون کو دی اُنمین سے چند عیار آئے نہ معلوم کیونکر اس پار پہونچے اُنھون نے
عیاری کر کے پہلے آفتاب کو قتل کیا پھر سہراب کی شرکت سے سحران کو دریا کے اندر جاکر مارا اُسکے بعد
ماہیان کو عیاری کر کے قتل کیا کہ جسکے مرنے سے میری نگہداشت گئی دریاے سبز رنگ مٹ گیا راستہ سمندر
کا کھل گیا وہ لوگ ادھر کو روانہ ہوئے جبکہ خبر ہوئی مین نے سب طرف نامے لکھے سب ساحرون کو برآے
کمک طلب کیا کیونکہ استاد کی یہی راے تھی گو میرا قصد ہوا کہ آپکو بھی اطلاع دون مگر اس خیال سے
نہین دی کہ اگر خداوند نے طاق سے آپکو طلب فرمایا آپنے انکار کیا مین نے خیال کیا کہ اسوقت بھی
انکار ہوگا مین نے نامہ نہین لکھا چونکہ لشکر طرف ممالک تو ساحرون کے آتا ہے جو حاکم اُن ملکون کے ہین کو
نامے تحریر کیے کہ تمھاری طرف لشکر اسلام آتا ہے لہذا اُنکو آنے نہ دینا چنانچہ پہلا ملک یقین خود پرست
کا ہے اُسکو بھی تاکید کر دی تھی اور کچھ کمک بھی روانہ کی تھی اور ایک ساحرہ جو کہ اسوقت علم سحر مین فرد تھی
اور دختر بھی آفتاب جادو کی گلاب کی بہن کو مع دو ہزار ساحرون کے برائے کمک یقین روانہ کیا تھا کہ
کل خبر آئی ہے کہ اُسکو راہ مین عیارون نے قتل کیا اُسکی لاش آئی تھی کل یہان بڑا کہرام تھا ماتم ابھی تو گلاب
اُسکے کار زار سے فرصت کر کے دربار مین آئے ہین یہ واقعہ گذرا اتشبار یہ سنکے بہت مغموم ہوا اور کہنے لگا کہ مجکو آفتاب
کا بڑا صدمہ ہوا اور یہ حالت سنکے نہایت رنج ہوا کہ دریاے سبز رنگ برباد ہوا اور مجکو خبر نہوئی یہ تو بڑی خرابی
ہوئی کہ یہان خداپرستونکا قدم پہونچا لوگ بڑے صاحب اقبال ہین دیکھیے کیا ہوتا ہے سحران و ماہیان کے
مرنے سے خرابی ہوئی کیونکہ وہ بڑے زبردست ساحر تھے ایسا تو کوئی ساحر اس قلم رو مین نہین ہے ہان عشاق جادو
ہین کیونکہ یہ پہلو نشین سامری ہین عشاق کی بہت تعریف کی عشاق نے کہا کہ مین تیچ ہو گیا ہون جو اس جا نہین ہین
اب دن آپ لوگون کے کمال کے ہین کہ ہر طرح کی قوت رکھتے ہین یہ نہ فرمائیے کہ کوئی ساحر نہین ہے اب بھی ایسے
بہت سے ساحر ہین جو کہ ماہیان و سحران سے بدرجہا اچھے ہین جب مقابلہ ہوگا تو معلوم ہوگا آپ کیا کم ہین یہ جو عشاق نے
کہا اُسنے تیور بدل کر کہا کہ مین اپنی بات کو دروغ نہین کر سکتا ہون مگر میرے نزدیک سب طفل مکتب ہین عشاق
نے جواب دیا کہ بیجا ہے کہ اُنکی برابری کوئی نہین کر سکتا ہے کیونکہ آپ ایسے کامل ہین کہ آپ نے خداوند کو خراج نہین دیا
لاکھ لاکھ اُنھون نے طلب کیا آپ گئے نہین وہ آپکا کچھ نکر سکے سواے خاموشی کے آتشبار نے کہا کہ مین کیون
خراج دون کوئی پایہ کسی کا رکھتا ہون تو اطاعت کرون خیر اس سے تو کوئی بحث نہین ہے مین اسوقت آفتاب کی
ملاقات کے لیے آیا تھا کیونکہ عرصہ سے ملاقات نہین ہوئی تھی مین نے خیال کیا کہ خود جاکر ملاقات کرون اور دریافت
کرون کیا سبب ہے جو وہ نہین آئے یہان آکر یہ معلوم ہوا خیر مین اُنکے قاتلون سے سمجھ لونگا اور بہت لاف و گزاف
بکا جو کہ عشاق و سمندر و گلاب کل اہل دربار کو گران گذرا مگر سبب یہ تھا کہ وہ اپنے مکان پر آیا تھا جواب دینا
مناسب نہ جانا خاموش بیٹھے سنا کیے آخر کو اُسنے یہ کلمہ کہا کہ اگر ایسا ہی ہو کہ غلامون سے امور سلطنت سرانجام
پائین تو لوگ کیون عالی خاندان کو بادشاہ کرین بموجب مثل اگر گدھون سے ہل چلے تو کوئی کیون بیل خریدے
بھلا غلامون کو یہ دماغ کہان کہ وہ امور حکومت کو دیکھ سکین یہ عالی دماغون کا کام ہے اگر کوئی عالی دماغ سمندر یہ کا حاکم
تو یہ بدعنوانیان نہ ہوتین وہ کبھی ایسا نہ کرتا کہ دریاے سبز رنگ کا اختیار چند عورتون کے سپرد کرتا بلکہ اپنے قبضے
مین رکھتا کیونکہ اصل مین سارا انتظام اور مقام وہی تھا کہ جبتک وہ نہ برباد ہوتا کوئی نہ آسکتا یہ سارا عقل کا

فتور ہی مگر اب کیا ہوتا ہی جو ہونا تھا وہ ہو گیا دشمن آگیا اب اس شہر کا بچنا دشوار ہی کسی کے بنائے کچھ نہ بنے گا یہ وہ لوگ
ہین کہ جنھون نے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا کہ جو کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید تھے مثل دو امہ جادو و ساحر
ششمشی کے توان ملکون کی کیا اصل ہی ہم تو آج سے سمجھ گئے کہ یہ ملک بھی اہل اسلام کے قبضہ مین گیا اب
جو کچھ ہو گا نہ طاق پر ہو گا کیونکہ وہان ساحر زبردست ہین یہ کہکر خاموش ہو رہا یہ کلمہ سمندر کو بہت برا معلوم
ہوا اور جواب دیا کہ ای آتشبار اب ہم دیکھتے ہین کہ اب تم جا کر خدا پرستون کو قتل کر دوگے کیونکہ تم عالی خاندان
ہو اور ساحر زبردست ہو اور عقلمند بھی ہو اور مین تو غلام ہون سچ ہی کہ مجکو یہ عقل کہان کہ مین امور حکومت کو انجام
دون مگر کیا ہوتا ہی اب تو مین حاکم ہون میری حکومت ہی اور بہت سے میرے تابع حکم ہین چاہے غلام ہون چاہے
بادشاہ ہون مگر مین بھی کسیکو اپنے نزدیک کامل نہین جانتا ہون سب کو طفل مکتب خیال کرتا ہون اور پاس کرتا ہون
کیا کسی سے بولون اگر مین اپنا سحر دکھاؤن تو زمین کے طبقے ملا دون مجکو کوئی کم نہ تصور کرے آتشبار نے
جواب دیا کہ ہر ایک یہی تصور کرتا ہی اپنے مقام پر اور یہی خیال کرتا ہی کہ ہمچو من دیگرے نیست مگر مین نے کسیکا کمال
آجتک دیکھا نہین یہ جو سمندر نے سنا غصہ آگیا اور برہم ہو کر اپنی جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور کہا کہ میرا کمال دیکھو گے
آتشبار نے کہا کہ کیا نقصان ہی جو کوئی دکھائیگا ضرور دیکھینگے یہ جو اُسنے کہا سمندر نے اپنی جوڑی سے ایک گولا فولادی
نکالا اور کہا کہ یہ میرا استاد نی ہی اگر اسکو کوئی مٹا دے تو مین اُسکا شاگرد ہوتا ہون آتشبار نے کہا کہ مین کوئی برائے
مقابلہ نہین آیا ہون کہ مقابلہ کرون ہان اگر تم اپنا کمال دکھاؤ گے تو مین بھی اپنا کمال ظاہر کرون کا پس یہ سنکے
سمندر نے اُس گولے کو طرف آسمان کے پھینکا وہ گولہ آسمان پر جا کر پھٹا ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین
جھپک گئین اب جو دیکھا تو ایک ابر بنکے تیار ہوا اُس سے بارش ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین تمام صحن مین پانی
پانی ہو گیا اُس پانی سے شعلے نکلنے لگے وہ پانی طغیانی کر کے طرف ایوان کے چلا کہ سمندر نے کہا کہ کوئی ایسا
ہی کہ اس پانی کو روکے اور اندر نہ آنے دے سب ساحرون نے سر جھکا لیا مگر آتشبار نے ایک مرتبہ پلٹکر اور
ایک نارنج چھوٹی سی نکالکر اُسپر دم کر کے سمندر سے کہا کہ مین روکتا ہون مگر یہ تمھارے امتحان ہی کوئی دشمن کا تو مقابلہ
ہی نہین کیونکہ ہم اور تم ایک ہی خداوند کے بندے ہین سمندر نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی روکو پس آتشبار نے
وہ نارنج اُٹھا کر اُس پانی کی طرف پھینکا جیسے نارنج قریب پانی کے پہونچا یہ ریاض سمندر کا برہون کا ہی ایسے ویسے
سحر سے نہین رُکتا ہی ہان جب تک کوئی کمال کا سحر نہو ادھر نارنج چلا ادھر سمندر نے زور دیا کہ اُس پانی
سے ایک نہنگ نے مُنہ نکالا جیسے نارنج قریب پانی کے پہنچکر شق ہوا ویسے ہی اُس نہنگ نے اُسکو مُنہ مین لے لیا
اور پانی مین چلا گیا وہ پانی ایوان مین آگیا اب تو لوگ پریشان ہوئے کہ ہم سب غرق ہو جائینگے لوگ حیران ہوکر
ادھر اُدھر دیکھنے لگے گو سب ساحر زبردست تھے عشاق بھی اُس مقام پر تھا مگر سب پریشان ہو گئے
عشاق ایسا ساحر تھا وہ چاہتا تو پانی ایک بالشت نہ بڑھ سکتا اُسنے عمداً کوتاہی کی اور خاموش ہو کر بیٹھ رہا
صرف یہ تدبیر کر لی کہ وہ غرق نہو گا جب سمندر نے اہل دربار کو پریشان دیکھا تو کہا کہ آپ لوگ پریشان نہون یہ پانی
کسیکو غرق نہ کریگا جب تک مین حکم نہ دونگا یہ دشمنون کے لیے ہی نہ کہ دوستون کے لیے صرف آتشبار کے اور میرے
سحر آزمائی تھی مجکو انکا کمال دیکھنا ہی یہ کہکر کہا کہ ای سمندر تو کسیکو غرق نہ کر نا سبکی کرسیون کے نیچے قیام کرنا اب
نہ بڑھنا یہ جو کہا تو پانی نے مالہ باندھ لیا کہ سبکی کرسیون و تخت و دنگلون کے نیچے ٹھہر گیا بڑھنا موقوف ہو گیا اب سمندر
نے کہا کہ ای آتشبار اب اس دریائے سحر کو مٹا دو مین نے اجازت دی تاکہ کچھ تو کمال تمھارا ظاہر ہو آتشبار نے جو سحر
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سحر اسکے کمال کا ہی کیون اپنی اوقات برباد کرتا ہی کیون باہم نزاع کرتا ہی گو تو قادر ہی کہ اسکو برباد
کر دے مگر کیا ضرورت ہی یہ جو دریافت ہوا تو آتشبار نے کہا کہ ای سمندر معلوم ہوا کہ تو صاحب کمال ہی تیرا کوئی

سحر رد نہین کر سکتا ہی بس معلوم ہو گیا مین صرف امتحان کرتا تھا یہ جو آتشبار نے کہا تو سمندر نے کہا کہ نہین تم رد
کرو مین اجازت دیتا ہون کیا نقصان ہی آتشبار نے کہا کہ کیون مین تمھارے برسونکے ریاض کو جو کہ تمنے تیار کیا ہی
برباد کرون یہ دشمنون کے مقابلے کے لیے رہنے دو مین کوئی دشمن تو ہون نہین یہ جو اُسنے کہا سمندر کو یقین ہوا
کہ یہ عاجز ہی کہا کہ اچھا پھر کوئی تکرار نکی ایک اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ پانی برسنا موقوف ہو گیا پھر برق چمکی اب جو
دیکھا نہ وہ ابر تھا نہ وہ پانی تھا زمین خشک پڑی تھی دیکھا کہ پتلی رہی گولہ لیے کھڑی ہی سمندر نے وہ گولہ
لیکر اپنی جوڑے مین رکھ لیا یہ جو آتشبار نے دیکھا اور خیال کیا کہ سمندر اپنے دل مین کہیگا اور سب اہل دربار کہ
طرف آتشبار کی زبانی زبان تھی کوئی کمال اسمین نہین ہی ایسا ویسا ساحر ہی لوٹی اپنا کچھ کمال دکھایا تصور
کرکے اُسنے نہ کچھ کہا نہ سنا سبکی آنکھ بچا کر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ناریل نکالکر اُسپر کچھ پڑھکر اب جو طرف آسمان
کے پھینکا وہ جاکر شق ہوا ایک صدا تڑاقے کی پیدا ہوئی ہواے گرم چلنے لگی ایسی ہواے گرم چلی کہ سبکے
جسم جلنے لگے ہونٹ خشک ہو گئے پیاس کی شدت ہوئی یہ نوبت ہی کہ خادم پانی پیہ پانی دیے تڑپے ہین
مگر تشنگی کم نہین ہوتی ہی جو جو ہوا چلتی ہی وہ وہ در و دیوار سے شعلے نکلتے ہین گرمی بڑھتی جاتی ہی ساحر سحر کرکے
برودت چاہتے ہین مگر اصلا برودت نہین محسوس ہوتی ہی آتشبار خاموش بیٹھا ہی نہ اسکو گرمی معلوم ہوتی ہی نہ پیاس
معلوم ہوتی ہی مگر اور سبکی حالت دگرگون ہی عشاق کی بھی یہی نوبت تھی مگر عشاق ساحر زبردست ہی اسنے سحر سے
ایک سیب بنایا ہی کہ جب زیادہ شدت ہو اور پانی نہ ممکن ہو یا پانی سے سیری نہو تو اُسکو کھالے تو تسکین ہوتی ہی
اُسنے اُس سیب کو نکالکر ایک قاش کھائی اسکی تو پیاس کم ہوئی اب جو اسنے خیال کیا اور حواس درست ہوئے کہ کیا
سبب ہی کیسی گرمی ہی اسکو معلوم ہوا کہ یہ سحر ہی آتشبار کا یہ آتشبار کی طرف دیکھکر ہنسا وہ سمجھ گیا کہ عشاق کو معلوم ہو گیا اُسنے
اپنی کرسی پر سے اُٹھکر اور قریب عشاق کے جاکر آہستہ سے کہا کہ اُستاد مین آپ سے مقابلہ نہین کر سکتا ہون یہ کیا
سحر ہی یہ آپکے اشارون مین برباد ہو گا آپ پہلو نشین سامری ہین میری آبرو جاتی ہی سب کہتے ہین کہ آتشبار کچھ
کمال نہین رکھتا صرف یاوہ گو ہی اسلیے مین نے یہ سحر کیا ہی کہ دیکھون کون اسکو دفع کرتا ہی جیسے سمندر نے سحر کیا
تھا کہ مین دفع نہ کر سکا آپ خاموش رہین کسیکا کچھ ضرر نہو گا کوئی ہلاک نہو گا یہ جو آتشبار نے کہا کہ آپ خاموش رہین
جیسے سمندر کے سحر کے وقت آپ خاموش رہے تھے عشاق نے کہا کہ تم جاؤ اپنے مقام پر بیٹھو مین نہ بولونگا ہان
اگر تم مجھسے یہ کہتے تو مین ضرور اسکو رد کرتا دیکھو اسکا خیال رہے کہ کوئی ہلاک نہو آتشبار نے کہا کہ کیا مجال ہی اگر کسیکا
ایک موے تن بھی کم ہو تو آپ مجکو قتل کرین یہ کہکر اپنے مقام پر آکر بیٹھا کہ اتنے عرصہ مین ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے
آگ برسنے لگی اب تو ساحرون نے اُٹھ اُٹھکر اُس ابر پر سحر کیا مگر کسیکے سحر نے اثر نہ کیا کیونکہ یہ سحر اسکا بھی کمال کا تھا بڑی
مشقت سے تیار ہوا تھا اور جو سحر اسکا ہی وہ ایسا ہی ہی کیونکہ بڑا ریاض کیا ہی یہ ایک دم مین سمندر کے سحر کو برباد کرتا مگر
اسکے سحر نے اسکو منع کیا اور اسنے بھی خیال کیا کہ بیکار کی عداوت ہوگی اس سے کیا حاصل پس بدین سبب یہ خاموش
ہو رہا تھا یہ بیٹھا ہوا ہنس رہا ہی ساحر اُس ابر پر اپنا سحر کر رہے ہین سمندر نے بھی سحر کیا کچھ نہ ہو سکا وہ ابر نہ برباد
ہوا نہ آگ برسنا موقوف ہوئی نہ گرمی کم ہوئی نہ ہواے گرم کم ہوئی تو سمندر نے عشاق سے کہا کہ اُستاد یہ
کیا بات ہی کیسا سحر ہی عشاق نے کہا کہ اے سمندر مین کیا جانون تم لوگ ابھی جوان ہو تمھاری ریاضت و مشقت
تازہ ہی دریافت کرو کہ کیسا سحر ہی مین پیر ہو گیا ہون نہ اب وہ مشقت ہی کہ مین دریافت کر سکون سمندر نے کہا
کہ اُستاد مین نے لاکھ لاکھ تدبیر کی مگر کوئی کام نہین دیتی ہی کیا کرون عشاق نے کہا کہ بس پھر جانے دو جسکا ہی
ہو گا معلوم ہو جائیگا یہ سُنکے سمندر نے آتشبار کی طرف دیکھا تو وہ ہنس رہا ہی سمندر کو یقین ہو گیا کہ یہ اسی کا سحر
ہی کہا کیون بھائی کوئی ایسا سحر کرتا ہی کہ یون پریشان کرتا ہی معلوم ہو گیا کہ تم بھی بڑے کامل ہو بس دیا ایسے

سحر کو دفع کرو ہم تم برابر ہوگئے آتشبار نے کہا کہ یہ میرا سحر نہین ہی کسیکا ہوگا مین کیونکر رد کرون وہ ناخوش نہو گا
سمندر نے کہا کہ باتین نہ بناؤ معلوم ہوگیا مجکو اور سب اہل دربار کو اور تمھارا کمال ظاہر ہوگیا کیون نہو برا نے
ساحر ہو آتشبار نام ہی یون جو سمندر نے کہا تو آتشبار نے کہا کہ جو تم کہو خیر مین رد کرتا ہون یہ کہکر کچھ پڑھکر
دستک دی کہ ایک طائر پیدا ہوا اُسکو حکم دیا کہ اس ابر کو کوہ آتش فشان پر لیجا اور ہیٹ کر ابر سے کہا کہ تو اپنے
مقام پر جا یہ کہنا تھا کہ وہ طائر پھر اڑا اور قریب اُس ابر کے آیا اور اپنے پنجہ کو اُس ابر مین گڑو کر ایک طرف کو
لیچلا جدھر سے وہ ابر آیا تھا اُدھر کو وہ ابر چلا ادھر وہ گرمی وہ آتشباری کم ہونے لگی ہوا سے گرم کے جھونکے
ہر طرف ہوگئے چشم زدن مین وہ ابر غائب ہوگیا اُسی طور سے مطلع صاف ہوگیا نہ وہ آگ ہی نہ وہ گرمی ہی نہ ہوا ئے
گرم ہی اب تو سبکے حواس درست ہوئے آتشبار کی سب تعریف کرنے لگے اُسنے کہا کہ اگر مین یہ نکرتا تو آپ سبکی نظرونمین حقیر
ہوتا سمندر نے کہا کہ بھائی تم بڑے صاحب کمال ہو مین تمھارا مقابلہ نہین کرسکتا ہون اور ہم تم تو ایک ہین مجکو تو اتنی
سی بات پر غصہ آگیا تمنے ہمکو سر دربار کیا کیا کہا کیونکر غصہ نہ آیا آتشبار نے کہا کہ مجکو کب غصہ آیا تمنے اپنا کمال دکھایا
مین نے اپنا مجسے تمھارا سحر نہ دفع ہو سکا تمسے میرا مین تم برابر ہوگیا یہ تقریر سنکے عشاق اپنی کرسی پر سے
اُٹھا اور دونون کا ہاتھ پکڑ لیا کہ اب تم گلے ملجاؤ کوئی خیال نہ کرو آتشبار نے کہا کہ مجکو کوئی عذر نہین ہی نہ میر
آپ کے کسی طرح کا فساد ہی صرف یہ امر مین نے اپنی آبرو بچانے کے لیے کیا تھا اگر آپکی یہ خوشی ہی تو مین موجود ہون
عشاق نے کہا کہ تم اپنے سحر مین کامل ہو یہ اپنے سحر مین بس دونون باہم گلے ملجاؤ بعد اسکے آتشبار اپنی کرسی
پر آکر بیٹھ گیا سمندر نے کہا کہ بھائی مین نے تمھاری دعوت کی ہی تم اُسکو قبول کرو آتشبار نے کہا کہ مجکو کوئی
عذر نہین یہ سنکے سمندر نے حکم دیا کہ سامان دعوت کیا جاے یہ حکم دیکر کہا کہ بھائی مین یہ چاہتا ہون کہ تم
میری مدد کرو کیونکہ خداپرستون سے مقابلہ ہی وہ لوگ بڑے زبردست ہین آتشبار نے کہا کہ یہ امر کوئی تمھارے
کہنے پر منحصر نہ تھا بلکہ میرا خود قصد ہی دو سبب سے ایک تو یہ سبب ہی کہ یہ ملک بھی اُنکے قبضہ مین آجائیگا اگر
ہملوگ کوشش نہ کرینگے دوسرا امر یہ ہی کہ میرے پیر بھائی کے قاتل ہین مین ضرور اُنسے عوض اُنکے خونکا لونگا اور
ملکہ غزالان کے بھی خونکا عوض لینا ہی کیونکہ اُس سے مجسے بہت محبت تھی وہ اکثر آفتاب کے ہمراہ میرے
مکان پر گئی تھی عجب اُسکی بھولی بھولی صورت تھی جب سے مین نے سنا ہی میرا خون جوش کھا رہا ہی اُسکی
تصویر میری آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی میری آنکھون مین خون اتر آیا ہی مگر کیا کرون کہ وہ لوگ یہان موجود
نہین ہین نہ مین اس قصد سے اپنے مقام سے چلا تھا کہ مین انتظام کرکے چلتا اب مین دعوت سے فراغت
کرکے اپنے مقام پر جاؤنگا وہان سے لشکر وغیرہ لیکر آؤنگا اگر اس عرصہ مین کسینے انکو قتل کیا اور یہ لڑائی فتح ہوگئی
تو خیر ورنہ مین خود اُسطرف جاؤنگا جہان اُسکا لشکر ہوگا اُسی مقام پر جاکر مقابلہ کرونگا سمندر نے کہا کہ اچھا
تمکو اختیار ہی آتشبار خاموش ہوکر بیٹھ رہا کہ سمندر نے دربار برخاست کیا اور گلاب سے کہا کہ تم اپنے چچا کو
اپنے مکان پر لیجاؤ شام کو لے آنا کیونکہ مین نے جلسہ اُنکی دعوت کا مقرر کیا ہی بس آتشبار ہمراہ گلاب کے
اُسکے مکان پر آیا اُسنے خوب جاے معقول پر اُتارا مان سے جاکر کہا کہ چچا تشریف لائے ہین اُسنے کہا کہ کون چچا
اُسنے نام بتایا مان نے کہا کہ وہ اکثر آپکا ذکر کرتے تھے اور جاکر آپکے یہان رہتے تھے بڑی محبت تھی اور بڑا
ارتباط تھا بیٹا اُنکو کسی قسم کی تکلیف نہونے پاسکے بہت خاطر کرنا گلاب نے کہا کہ جہانتک ممکن ہوگا خاطر
کرونگا ناخوش نہونگے اُنکی دعوت آج بادشاہ نے کی ہی مان نے کہا کہ کل تم کرنا گلاب نے کہا کہ بہت خوب
یہ کہکر باہر آیا ہر ایک طرح کی خاطر کرنے لگا آتشبار بہت خوش ہوا ہر مرتبہ آفتاب کو یاد کرکے افسوس کرتا ہی اور
کہتا ہی کہ ای فرزند تم دیکھنا کہ مین کیونکر ان خداپرستون کو قتل کرتا ہون ان عیارون کے خون کا پیاسا ہون

ذرا ان اپنے مقام پر ہو آؤن تو پھر ایک کو زندہ نہ رکھونگا مجھکو ان لوگون نے بڑا صدمہ دیا ہے میرا بازو توڑ ڈالا ہے مجھکو آفتاب
سے بڑی امیدین تھین گلاب کہتا ہے کہ کیون نہوگی وہ اور آپ ہم مکتب ہین دوسرے ہم سن بھی تھے اور ساتھ بھی
کھیلے ہین والدہ آپکی بہت تعریف فرماتی ہین آتشبار نے کہا کہ ایسا ہی جانا تو میرا بہت سلام انکی والدہ سے
کہنا اور یہ کہنا کہ صدمہ نہ کرین جس امر کی ضرورت ہو مین موجود ہون مجھے فرمائین مین بجا لاؤن آپ کے
شوہر کے قاتلون کو تو جہان تک ممکن ہوگا قتل کرونگا گلاب نے کہا کہ خداوند کی عنایت سے ہر چیز موجود ہے کوئی ضرورت
نہین ہے صرف آپکی عنایت کافی ہے کیونکہ انکو کوئی بزرگ ہمارے ہر چہ سواے والدہ کے نہین رہا اب آپسے بڑی امید
ہوگئی کہ جو کوئی مصیبت پڑیگی تو آپ سے عرض کرینگے آپ اسکو دفع فرمائینگے ایک محبت کرنے والا تو ہوا اگر مجھکو پہلے
سے خبر ہوتی تو مین ضرور آپکو اطلاع دیتا یہ کیون ہونے کا واقعہ ہوا اگر آپ کی مرضی ہوتی تو وہ برا سے مقابلہ جاتی خیر
جو ہونے والی بات تھی وہ ہوئی اسکا بھی صدمہ بقدر زمین تھا آتشبار نے کہا کہ تم غم نہ کھاؤ مین ان دونون کے
خون کے عوض مین ایک کو زندہ نہ رکھونگا یہ جو مین سمندر کی مدد کرنے پر راضی ہوا ہون صرف تمھارے باپ
اور بہن کے قاتلون کے قتل کرنے کے سبب سے ورنہ مین سمندر کی مدد نہ کرتا سمندر کی کیا حقیقت تھی
وہ میرا سحر رد نہ کرسکا مین نے اسکا سحر عمداً نہین رد کیا تھا کیونکہ اگر مین رد کرتا تو میرے اسکے مقابلہ ہوتا پھر باہم
مقابلہ ہونے لگتا یہ نوبت ہوتی ہزارون ساحر طرفین کے مارے جاتے باہم کے فساد سے اسکا بھی زیر ہونا کم ہوتا
میرا ابھی دشمنون سے کون مقابلہ کرتا آگ بن پڑتی دوسرے الوان تاجدار کو ناگوار ہوتا گو وہ بھی میرا کچھ نہ کرسکتا
گو وہ بادشاہ ہے اور ایک طلسم کا مالک ہے اور ساحر زبردست ہے اس سبب سے مین نے طرح دی اور لوگ
بھی طعنہ زنی کرتے اور یہ گمان کرتے کہ آتشبار شریک خداپرستون کا تھا اپنے دھوکے سے مقابلہ کیا یہ الزام
میرے ذمہ عاید ہوتا بس مین نے اسی خیال سے اس امر کو یون ٹالا اور اپنا سحر نکیا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ اگر وہ
لاکھ لاکھ زور کرتا اور جو کچھ اسکو معلوم تھا سب کرشمے کرتا مگر کچھ نہوتا آخر کو پریشان ہوکر رہ جاتا یہ جو آتشبار نے
کہا اسکے جواب مین گلاب نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین کیونکہ سمندر کے تیور سے ثابت ہوتا تھا
آتشبار نے کہا کہ تمنے دیکھا کہ کل ساحرون نے تو کوشش کی ایک سے بنا کے کچھ نہ بنا ہان اگر عشاق
چاہتا تو البتہ ان مین رد کرتا کیونکہ وہ بہت بڑا ساحر ہے بلکہ بہادرون مین بہادر ہے اسکے سحر کی بناہ نہین ہے تمنے
دیکھا ہوگا کہ سب کا مارے گرمی کے برا حال تھا مگر اسکی پیشانی پر میل نہ تھا اسکی وہی حالت تھی جو کہ قبل مین تھی وہ
پہچان گیا تھا جو مین نے اس سے جاکر عذر کیا اگر مین عذر نہ کرتا تو وہ ضرور رد کرتا مگر میرے عذر کرنے سے وہ خاموش
ہو رہا یہ سنکے گلاب نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہان لوگون نے سمندر سے
عرض کرا بھیجا کہ سامان تیار ہے سمندر نے حکم دیا کہ چوبدار جاکر گلاب و آتشبار کو لے آئے چوبدار یہ حکم پاکر طرف
مکان گلاب کے روانہ ہوا یہان آتشبار اور گلاب بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے کہ چوبدار پہونچا پہلے
آداب اور تسلیمات کو سر جھکایا بعدہ عرض کیا کہ آپکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہے یہ سنکے گلاب نے کہا کہ اے عمو جان
چلیے بس آتشبار کو لیکر گلاب پھر در دولت پر آیا سمندر کو خبر ہوئی محل سے برامد ہوا بزم عشرت مین آکر
بیٹھا ساقی کو حکم دیا کہ مے ناب گردش مین آئے ساقی نے جام جہان نما کو گردش دی تمام محفل کو ساقی نے شراب
پلائی پہلے جام بھر کر سمندر کو دیا اسکے بعد عشاق کو پھر آتشبار کو اور گلاب کو دیا اب اسنے دورہ باندھ دیا جب
اہل بزم مست ہوئے تو بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہے سبھون نے جاکر دسترخوان پر خاصہ کھایا پھر آکر محفل
مین بیٹھے پھر جام شراب گردش مین آیا ارباب نشاط کو حکم ملا وہ حاضر ہوئے ساز و سامان کو خوب ملایا ایک مطربہ خوب
ناچی پھر یہ غزل گائی

غزل

آوارہ و سرگشتہ نسیم سحری ہے | بے طور کسی زلف معنبر مین پھری ہے

باتون مین نہ ٹالو مرے ارمان نکالو
وان نیند سر شام سے آنکھون مین بھری ہی
ہی نیند جوانی کی ذرا دیکھو تو مسرور

صاحب یہ شب وصل چراغ سحری ہی
کچھ سو گئے ایسے کہ نہین جاگتے ہین وہ
سینے سے ڈوپٹا سا ہٹا یہ بیخبری ہے

وصلت کی جو شب آئی ذرا غور تو دیکھو
کیون ہاتھ ادھر سے انہین بیخبری ہی
جب غزل گا چکی نہایت انعام

پاکر رخصت ہوئی غرض کہ وہ رات اسی طور سے گذری یہان تک کہ سحر ہوئی سمندر جادو دربار مین بیٹھا دربار آراستہ ہوا سمندر نے دبیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ نامے بنام تمام ساحرون کے تحریر کرو اور انکا یہ مضمون ہو کہ تم لوگ ابھی تک نہین آئے باوجودیکہ تمکو تاکید کرکے لکھا تھا لہذا بہت جلد ان نامون کو دیکھکر مع لشکر کے حاضر ہو ورنہ عتاب سلطانی مین مبتلا ہوگے دبیر نے اسی مضمون کے نامے تحریر کیے سمندر نے جسقدر نامے تھے اُتنے ہی ساحرون کو طلب کرکے کہا کہ یہ نامے اُن ساحرون کو پہونچا دو کہ جو حاکم ممالک متفرقہ ہین اور ہمارے قلمرو مین ہین اور ہمکو خراج دیتے ہین یہ نامے انہین ساحرون کے نام ہین کہ جنکے نام قبل مین نامے تحریر ہوئے تھے جلد اول مین اُنکے نام تحریر ہین یہان تحریر کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی ہی کہ تحریر کیے جائین سمندر جب نامے تحریر کرا کے روانہ کر چکا تو حکم دیا کہ اور کاغذ انکی پیش کیے جائین وہ کاغذات پیش ہوئے تھے کہ آلشبار نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون مع لشکر حاضر ہونگا سمندر نے کہا کہ بہت جلد آنا آلشبار نے کہا کہ جبکہ مین نے اقرار کر لیا ہی تو مین ضرور آؤنگا یہ کہکر اُٹھا اُسوقت گلاب نے عرض کیا کہ مجکو بھی اجازت ملے تاکہ مین اپنے چچا کی دعوت کرکے رخصت کردون سمندر نے کہا کہ تمنے اپنی بہن کے امور ماتمداری سے فرصت پائی گلاب نے عرض کیا کہ جی ہان مین نے تو فرصت کر لی کیونکہ جو واجبی امور تھے انکو مین نے کیا مگر ابھی عورات کو فرصت نہین ہوئی ہی انکے تو اور طریقے ہین وہ انکو کیا کرینگی مین کہانتک انکا انتظار کرون سمندر نے کہا مین نے بھی فراغت کر لی ہی کیونکہ میرا قاعدہ ہی کہ جو کوئی میرا ملازم مرتا ہی مین اُسکا غم بہت کرتا ہون ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ حقیر بیان کر چکا ہی کہ یہان کا طریقہ ہی کہ جو کوئی مرتا ہی تو اُسکے وارثون کو خزانہ شاہی سے خلعت ماتم پرسی دیا جاتا ہی اسی طور سے سمندر نے جب آفتاب مرا تھا تو خلعت ماتم روانہ کیا تھا کہ جسکے سبب سے اُسکی دختر کو معلوم ہوا جب غزالان کی خبر آئی تھی جب بھی روانہ کیا تھا اور خود بھی ایک روز لباس سیاہ پہنا تھا اور تمام اہل محل کو حکم سیاہ پوشی کا دیا تھا دوسرے دن تبدیل کر ڈالا تھا یہ طریقہ ہی جو کہ عرض کیا گیا جب اس سے فراغت ہوئی تھی تو دربار گیا تھا اُسیدن آلشبار آیا تھا پس سمندر نے گلاب کو اجازت دی گلاب آلشبار کو اپنے ہمراہ مکان پر لایا جب یہ چلنے لگا تھا تو سمندر نے کہا تھا کہ آج تو تم گلاب کے مہمان ہو دیکھے کب فراغت ہوتی ہی اور تم کب جاتے ہو اور کب مع لشکر آتے ہو آلشبار نے کہا تھا کہ مین ایک دن سے زیادہ قیام نہ کرونگا کل ضرور روانہ ہونگا کیونکہ مجکو خود جلدی ہی یہ اقرار کرکے گلاب کے ہمراہ آیا تھا گلاب نے بڑے سامان دعوت کیے ایک رات اُسنے قیام کیا دوسرے روز ابر سحر بنا کر روانہ ہوا جب وہ روانہ ہو چکا تو گلاب دربار مین سمندر کے آیا یہان سمندر نے اُسدن بعد جانے آلشبار کے دربار برخاست کیا تھا کاغذات نہین دیکھے تھے آج پھر دربار کیا پرچہ اخبار دیکھ رہا تھا اوسمین حال شہر یقینیہ کا تحریر تھا کہ مقابلہ ہوا پہلے جنگ مفردہ ہوئی بہت سے سردار گرفتار ہوئے اور مارے گئے کہ یقین نے مغلوبہ کا حکم دیا جنگ مغلوبہ ہوئی عین مغلوبہ مین آپکے سردار ہوگئے وہ بھی سب اسیر ہوئے یقین بھی اسیر ہوا لشکر نے شکست کھائی اُسدن لشکر شکست کھا کر داخل شہر ہوا اہل اسلام اُنکو گرفتار کرکے لیگئے اب باقی حالات پرچہ آیندہ مین تحریر ہونگے یہ دیکھکر سمندر نے زانو پر ہاتھ مارا دست کف افسوس ملکر کہا کہ ہمکو یقین ہو گیا کہ ادبار ہمارا قریب آگیا کیونکہ یقین نے شکست کھائی اور گرفتار ہو گیا

یہ خبر اس پرچہ سے معلوم ہوئی ایسا رنج ہوا کہ سمندر کا چہرہ زرد ہو گیا منہ پر ہوائیان اڑنے لگین اہل
دربار بھی دنگ ہو گئے کہ اتنے بڑے زبردست بادشاہ نے یون شکست کھائی کہ خود گرفتار ہو گیا
کیا اقبال ہے عشاق نے جو یہ حالت سمندر کی دیکھی سمندر کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سمندر
اگر تم ایسی حرکت کروگے اور ذرا ذرا سے ملکون کے نکلجانے پر اسقدر صدمہ کروگے تو مین چلا جاؤنگا تم
غم نہ کھاؤ وہ لوگ یہان آکر تباہ ہونگے میرے سحر کی تاب نہ لاسکینگے تم صدمہ نکرو سمندر یہ کلام سنکے
کہنے لگا کہ استاد میری جو زندگی ہے تو صرف آپکے بھروسے پر ہے ورنہ مین ابتک تمام ہو چکا ہوتا کیونکہ ایسے
ایسے صدمے مین نے اٹھائے ہین کہ میرا ہی قلب تھا کہ مین برداشت کر رہا ہون دوسرا میرے مقام پر ہوتا تو
ابتک اسکا قلب بسبب صدمات پےدرپے کے پھٹ جاتا اور مرجاتا عشاق نے کہا کہ سچ کہتے ہو مگر تم صدمہ
نکرو جہان تک انکا اقبال ترقی پر ہے دیکھو ایک مرتبہ یہان آکر ایسا پلٹے گا کہ ایک خدا پرست تو روے
زمین پر باقی نرہیگا ابھی انکے ستارہ اقبال کو اوج ہے کبھی تو پست ہوگا اسی زمین پر انکی موت ہے سمندر
نے کہا کہ خداوند آپکو ہمارے سر پر زندہ رکھین کہ آپ میرے دل کو قوی کرتے رہتے ہین ورنہ مین ابتک
دیوانہ ہو جاتا تو کچھ عجب نہین تھا عشاق نے کہا کہ اور کاغذات دیکھو اس فکر کو جانے دو یہی ذکر ہو رہا تھا کہ گلاب
آکر پہونچا اسنے جو رنگ دربار کا دیکھا تو بیرنگ پایا سبکی یہ حالت تھی کہ عالم سکوت مین بیٹھے ہین سمندر کا چہرہ
زرد ہے عشاق کچھ نصیحت کر رہا ہے یہ اپنی کرسی سپہ سالاری پر آکر بیٹھ گیا جب عشاق کلام کر چکا تو گلاب
نے سمندر کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ بنصیب دشمنان مزاج کیسا ہے سمندر نے کہا کہ اچھا ہون گلاب
نے کہا کہ کچھ چہرہ عالی پر گرد کدورت پاتا ہون اور اہل دربار کو بھی مکدر پاتا ہون اسکا کیا سبب ہے سمندر نے
پرچہ اخبار کی حالت بیان کی گلاب کو اپنے سحر کا خبر دینا یاد آیا کہ اسنے خبر دی تھی کہ یقین مسلمان ہو گیا اور کل اہل
شہر اور جو لوگ اسکی مدد کو گئے تھے وہ بھی انمین سے چند لوگ یعنے قریب اکہتر کے بھاگ کر آئے ہین
اس مضمون کو خیال کر کے خاموش ہو رہا اسکو بھی صدمہ ہوا سمندر نے اس سے پوچھا کہ آتشبار گئے
گلاب نے کہا کہ جی ہان مین انکو رخصت کر کے حاضر دربار ہوا ہون سمندر نے کہا کہ کب آنے کا اقرار
کر گئے ہین گلاب نے عرض کیا کہ بہت جلد تشریف لائینگے یہ سنکے سمندر خاموش ہو رہا اور کاغذات
دیکھنے لگا کہ یکایک دربارگاہ پر غل و شور ہونے لگا اور یہ صدا آئی کہ ہم فریادی ہین بادشاہ کی خدمت مین
جائینگے اب جو لوگون نے دیکھا کہ وہ لوگ ہین کہ جو ہمراہ سردارون کے برائے کمک یقین خود پرست طرف
شہر یقینیہ کے گئے تھے انکو کسینے نہ روکا جانے دیا وہ لوگ قریب دو ڈھائی سو کے تھے اندر دربار کے
چلے ناظرین پر واضح ہو کہ یہ جو وہان سے بھاگے تھے راہ مین کہین دم نہ لیا بھاگے چلے آئے پندرہ روز کی
راہ کو آٹھ دن مین طی کیا صرف سمندریہ پر آکر دم لیا کہ حواس درست ہولین تو جا کر عرض کرین انکو کسی
ملک راہ مین ملے کہین نہین گئے اسکے باہر باہر آئے کسی کو خبر نہ کی کہ وہ لوگ اپنا بندوبست کرتے کہ سمندر
کے نامون سے جو کہ قبل مین تحریر کیے تھے سب ہوشیار ہین مگر اب اور خبردار ہوئے القصہ یہ داخل دربار ہوئے
یہ جو شور و غل سمندر نے سنا تو کاغذات اٹھا کر رکھدیے دربارگاہ کی طرف دیکھنے لگا کہ جب وہ سامنے صحن
مین آئے تو اسنے دیکھا کہ ایک طوفان بے تمیزی ہے کہ چلا آتا ہے یہ گھبرا گیا مگر خاموش ہو کر بیٹھا دیکھا کیا کہ یہ کون
لوگ ہین اہل دربار بھی حیران ہوئے کہ وہ قریب ایوان کے آئے جب تو سب نے پہچانا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ
ہمراہ سردارون کے برائے کمک یقین گئے تھے انکو سمندر اور بھی پریشان ہوا اور کہا کہ انسے کہو کہ جلد
قریب آکر حال بیان کرین کیا ہوا جو تم لوگ اسقدر بدحواس ہو نہ قواعد شاہی بجا لائے نہ طریقہ صاحب سلامت

کو ہر تاکچھ بیان تو کرو سمندر یہی کہہ رہا تھا کہ اسمین سے چند آدمی روبرو تخت کے آکے ہاتھ جوڑ کر یون عرض کرنے لگے
اے بادشاہ ہم وہ لوگ ہین جو کہ شہر نقینیہ کو بحکم حضور براے مدد یقین مع افسرون کے گئے تھے ہم لوگ اسوقت
پہونچے کہ جب جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی ہم بھی شریک جنگ ہوئے چونکہ کل سردار یقین کے قتل و گرفتار
ہو چکے تھے ہمارے افسرون نے مقابلہ کیا وہ بھی اسیر ہوئے قصہ مختصر لشکر نے شکست کھائی اور
ہم لوگ لوگ دم بھاگے اور بڑا ولٹ گیا بہت سے لوگ گرفتار ہوئے لشکر اسلام نے تعاقب کیا ہم لوگ
کو دو صحرا مین منتشر ہوئے سب لشکر کٹ گیا ہزارون کام آئے لاکھون زخمی ہوئے ہزارون اسیر نتیجہ قیدھا
ہوئے اہل اسلام نے دیکھا کہ یہ سب منتشر ہو گئے تعاقب سے باز آکے اپنی فرودگاہ پر واپس گئے ہم لوگ
جمع ہونے لگے بھاگ بھاگ کر شہر مین گئے وہان اہل اسلام نے اپنے لاشے دفن کئے بعد ازان دوسرے دن آ
کیا سنا گیا کہ یقین کو اور اسکے افسرون کو اور ہمارے سردارون کو طلب کیا کیونکہ ہمارے لشکر کے دربار
مین موجود تھے بہت کچھ نصیحت کی اور اپنے خدا کی تعریف کی اسکے بعد مذہب خود پرستی و دیگر شریعت کی
مذمت کی ان سب باتون کا یقین نے جواب دیا کہ اگر آپ یہ قبول کرین کہ مین آگ مشتعل کرون آپ اسمین تشریف
لیجائین اور زندہ نکلین تو مع اہل شہر کے مین آپکا مذہب قبول کرتا ہون جو کہ صاحبقران لشکر اسلام نے اسے
منظور کیا پھر ہر ایک سے سوال کیا ہر ایک نے یہی جواب دیا جو کہ یقین نے دیا تھا اور کہا کہ جب یقین آپکا مذہب
قبول کرینگے تو ہم بھی قبول کرینگے چنانچہ آپنے سبکو قید سے رہا کر دیا بعض نے یہ عذر کیا کہ آپ ہمکو قید سے
نہ رہا کرین بلکہ قید رہنے دین جب آپ آگ سے سلامت نکلین گے تو ہم سب اسوقت آپکا مذہب قبول
کرینگے اور قید سے رہا ہونگے صاحبقران نے انکو قید رہنے دیا گو بہت اسنے کہا مگر انھون نے منظور نہ کیا
الغرض کچھ لوگ یقین کے لشکر کے تھے اور کچھ لوگ ہمارے لشکر کے چنانچہ ہمارے افسرون نے بھی اقرار کیا تھا الغرض یقین نے شہر
مین آکر دربار کیا سب لشکر کو جمع کیا ایک دن آگ مین جانے کا مقرر کیا تا آنکہ شہر مین منادی کرائی وہ دن آیا
سب اس میدان مین جا کر جمع ہوئے اسدن سے مجمع کا عالم کیا حال عرض کرے کل شہر اس میدان مین تھا وہ
خدا پرست آگ مین گیا بلکہ ایک سردار نے اعتراض کیا تھا کہ آپ بذریعہ سحر کے جاتے ہین وہ خدا پرست اسکو بھی
اپنے ہمراہ لیگیا تمام آگ گلزار ہوگئی یہ ماجرا ہمنے دیکھا ہے سنا ہو نہین ہے انھون نے روبرو سمندر کے سب حالت
بیان کی اور سردی کی نقل کی اور کہا کہ وہ خدا پرست آگ سے سلامت نکلا اہل مجمع سرخرو ہوئے غل ہوا
اور یقین تو اسیوقت خدا پرست ہوا اپنے مذہب پر لعنت کی اسکے سردار بھی خدا پرست ہوئے اس خدا پرست پر جواہر
نثار کرتے ہوئے اسکے مقام پر لیگئے یقین بھی گیا اسکے بعد رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین آیا سب اہل دربار
کو خدا پرست کیا بعدہ شہر مین آیا دوسرے دن تمام عزیزون اور اہل لشکر و اہل شہر کو جمع کیا انسے کہا کہ مین نے
مذہب اسلام قبول کیا جسکو قبول کرنا ہو وہ قبول کرے ورنہ میرے شہر سے نکلجائے چنانچہ تمام شہر و لشکر و عزیز
و یقین سب مسلمان ہوئے ہمارا لشکر بھی مسلمان ہوا کیونکہ دونون افسر مسلمان ہو چکے تھے ہم لوگ اسوقت
مکر سے مسلمان ہوئے تھے رات کو موقع پاکر چھاونی سے بھاگے ایسے بھاگے کہ کہین دم نلیا اس خیال
سے کہ آپکو جا کر خبر کرین چنانچہ پندرہ دن کی راہ تو آٹھ یوم مین طے کی شہر پناہ کے پھاٹک پر آکر دم لیا ایک رات
وہان قرار لیا اسوقت شہر مین داخل ہوئے اور آپکے دربار مین حاضر ہو کر آپ سے سب حال عرض کیا اب
ہمکو نہین معلوم کہ وہان کیا گذرا ہم تو اسیدن چلے آئے تھے کہ جسدن وہان سب مسلمان ہوئے تھے اتنا راہ مین
سنا تھا کہ خدا پرست نے جشن خوشی کیا ہے اسکے بعد یقین نے سبکی دعوت کا بندوبست کیا ہے یہ ماجرا گذرا
جو ہمنے دیکھا وہ عرض کیا سمندر نے انکی بہت تعریف کی اور دریافت کیا کہ تم کتنے آدمی بھاگ آئے ہوا تھا

عرض کیا کہ قریب اکیہزار کے سمندر نے حکم دیا کہ انکو انعام دیا جاے کیونکہ یہ لوگ نمک حلال ہین ہم نے ایکبادہ
کی نوکری انکی معاف کی تنخواہ انکو ملیگی یہ لوگ اپنے اپنے مکانون پر راحت سے بسر کرین کیونکہ انھون نے بڑی
خیرخواہی کی ہی وہ سب اسکے سبب خوش ہوے انعام پاکر دعائین دیتے ہوے اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے اور اپنے
اپنے بال بچون سے جاکر ملے وہ خوش ہوے جب وہ لوگ چلے گئے تو سمندر نے اہل دربار کی طرف دیکھکر کہا
کہ آپنے شناسیان یقین کا کیا حال ہوا کہ وہ بھی خداپرست ہوگئے مع اہل شہر و لشکر و عزیزون کے انکے ہمراہ
ہمارا لشکر اور ہمارے سردار بھی خداپرست ہوگئے خداپرستونکا ستارہ بڑا ترقی پر ہی دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی ظاہرا انکو
اچھا نہین معلوم ہوتا ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند کیا عرض کرین ابھی پرچہ اخبار سے وہ خبر معلوم ہوئی تھی کہ اتنے مین
یہ لوگ آکر پہونچے انھون نے یہ بیان کیا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی عشاق نے جواب دیا کہ مجکو یہ لوگ کاذب معلوم
ہوتے ہین کیونکہ ایسا ہو نہین سکتا ہی کہ اخبار والا یون تحریر کرے اور یہ لوگ یہ بیان کرین مین یہ خیال کرتا ہون
کہ جب لشکر نے شکست کھائی یہ لوگ بھاگے انھون نے ادھر کی راہ لی راہ مین یہ فقرہ تیار کیا کہ چلکر بیان کرین شاید
انعام ملجاے اور خیرخواہ مشہور ہون انکے خیال کے موافق ہوا جو انھون نے خیال کیا پرچہ اخبار والے نے ٹھیک
تحریر کیا تھا سمندر نے کہا کہ بہرطور جو کچھ ہو خراب حالت ہی آج نہین کل یہی خبر آئیگی عشاق نے کہا کہ تم پریشان نہو مین سحر سے
دریافت کرتا ہون کہ وہ لوگ کہان ہین اور کیا قصد رکھتے ہین اور یقین کی کیا حالت ہی اور تمھارے افسرون و
اہل لشکر کی کیا حالت ہی ابھی معلوم ہوا جاتا ہی کل حال آئینہ ہوجائیگا یہ جو عشاق نے کہا کہ اب کا [illegible]
اس سبب سے کہ یہ تو پہلے ہی دریافت کرچکا تھا اور اسکا سحر اسکو ان سب مردون کی خبر دیچکا تھا اسکو معلوم تھا
کہ یہ ہوگا وہ سب پیش آیا مگر فرق نہوا اسکو خیال ہوا کہ جب عشاق دریافت کریگا تو اسکو سحر سے معلوم
ہوگا کہ غزالان زندہ ہی اور مسلمان ہوگئی ہی یہ سمندر سے کہیگا سب اہل دربار کو معلوم ہوگا مین لوگونکی نظرون
مین حقیر ہونگا خصوصا نزدیک سمندر کے تو بالکل نمکحرام ہوجاؤنگا کوئی میرا فعل نہین ہی مجکو دوسرے پر
اختیار نہین ہی مگر خاندان تو ایک ہی مثل مشہور ہی کہ دیگ مین ایک چاول دیکھتے ہین جس سے تمام دیگ کی
حالت معلوم ہوجاتی ہی یا یہ کہ ایک مچھلی سارے تالاب کی مچھلیون کو گندہ کرتی ہی جیسے بہن ویسے مین بڑی خرابی
ہوئی مفت مین اپنے بدنام کیا کاش مرجاتی یہ بدنامی تو نہ ہوتی کیا کرون دربار سے چلا جاؤن اور اب منہ نہ
دکھاؤن یہ خیال کرکے قصد کیا تھا کہ سمندر سے اجازت حاصل کرے مگر موقع نہ پایا کیونکہ سمندر عشاق
سے کلام کررہا تھا اسنے خیال کیا ابھی چپ بیٹھے رہو جب سب حال معلوم ہوگا سمندر مجھسے کہیگا اسوقت
یہ عذر کرنا کہ مین نہین واقف ہون مین آپکی خدمت مین تھا جو ان لوگون نے آکر بیان کیا مین نے
بھی سنا اور آپنے بھی مین نے لاش تک نہین دیکھی یونہی جلادی ہان بیشک آپکے سحر کا مکان ودرخت
ضرور برباد ہوا ہی مین یہ جانتا ہون کہ آپنے خود سحر کرکے برباد کیا ہوگا تاکہ سب پر ظاہر ہو کیونکہ عیار نے بیان کیا تھا
کہ مین نے یہ عیاری کی تھی یہ سوچکر اسنے خیال کرلیا کہ اب جو تو دربار سے جاتا تو انکو کسیطرف لیکر نکل جاتا ان لوگونکو
منہ نہ دکھاتا یہ تو یہ خیال کررہا ہی اور متفکر متردد سر جھکاے بیٹھا تھا کہ ادھر عشاق نے مقراض نکالی اور ایک
تختہ کاغذ سفید کا نکالا اسپر کچھ لکھا اور مقراض سے ایک پتلا کاٹا اسکو اپنے روبرو رکھا اسپر سیندور کے ٹیکے
دیے سینے پر اور سر پر اور منہ پر آنکھون کے مقام پر سیاہ نشان بنائے اسکے بعد کچھ منتر پڑھا کہ وہ پتلا خود بخود اٹھ
کھڑا ہوا اس مرتد نے اپنی ران چاک کرکے اسپر خون کا چھینٹا دیا اسم سحر دم کرکے مارا کہ اسنے صورت انسان پیدا
کی یعنی بصورت انسان ہوگیا اور روبرو عشاق کے ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا عشاق نے ملازمون سے کہا کہ چار جام
شراب اور ایک من حلوا بہت جلد تیار کرلاؤ کہ یہ بھوکا ہی اگر دیر ہوگی تو یہ سب اہل دربار کو کھا جائیگا فورا

یہ حکم شراب خانے مین گیا وہان سے چار خم بہت بڑے شراب کے آ گئے باورچیون نے فوراً حلوا تیار کرکے
حاضر کیا کسی چیز کی کمی نہین ہوئی کہ دیر ہوتی ادھر جب سب اشیا آ چکے تو عشاق نے اُس حلوے کے
چار حصے کیے اور اپنے برابر رکھے اب اپنی زبان مین نشتر دیا ابھی تک وہ پتلا گویا نہین ہوا ہی صرف صورت
انسان پر ہی کہ جب عشاق نے زبان مین نشتر دیکر اُسکا خون لیا اور اُسکے منہ مین ڈالا تو وہ پتلا بڑے
زور سے ہنسا اور کہا کہ آج بعد مدت ہمارے اُستاد نے ہمکو طلب کیا ہی شاید ہماری خوراک مہیا کی ہی
عشاق نے کہا کہ جی ہان موجود ہی نوش فرمایئے پھر ایک حصہ حلوے کا اور ایک خم شراب کا اُسکو دیا وہ حلوا
اُسنے کھا لیا اور خم اُٹھا کر پی گیا اہل دربار اول تو اُسکی صورت دیکھکر خوف زدہ ہوئے تھے دوسرے اُسکی صدا سنکے
کانپ گئے تھے یہ جو دیکھا کہ وہ خم پی گیا اور حلوا کھا گیا سبکے ہوش پرواز کر گئے دل مین کہنے لگے کہ عشاق بڑا
زبردست ساحر ہی خداوند ایسے سے بچائین جسکے قبضہ مین ایسے ایسے لوگ ہین القصہ اُدھر عشاق نے اُس
پتلے سے کہا کہ مین نے آپکو اس امر کے لیے تکلیف دی ہی کہ مجکو کچھ حال شہر یقینیہ و یقین خود پرست و لشکر اسلام
اُنکے قصد کا دریافت کرنا ہی یہ جو عشاق نے کہا تو وہ پتلا اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ کیبارگی گویا ہوا کہ بس اسی
کام کے لیے مجکو تکلیف دی کاغذ اٹھاؤ مین بیان کرتا ہون لکھ لو اسکے خلاف نہوگا یہ جو پتلے نے کہا تو اہل
دربار خوف زدہ بیٹھے ہوئے تھے یا ہر ایک اُسکی طرف متوجہ ہوئے گلاب بھی دیکھنے لگا کہ دیکھون کیا بیان
کرتا ہی اور کیا خبر دیتا ہی سمندر تو ہمہ تن متوجہ تھا عشاق نے کاغذ ہاتھ مین لیا قلم اُٹھایا پتلے سے کہا
کہ ہان ارشاد ہو پتلے نے کہا کہ قلم سحر سے لکھو یہ قلم کام نہ دیگا مین وہی حال لکھوا دونگا جو کہ آیندہ گذریگا
کیونکہ مجکو معلوم ہی کہ تم پھر مجکو تکلیف دوگے عشاق نے کہا کہ آپ وہ حال نہ تحریر کرایئن بلکہ جسقدر مین نے
آپ سے دریافت کیا ہی اُسکو بیان فرمایئن مجکو جب ضرورت ہوگی مین آپکی دعوت کرونگا اُسوقت پھر دریافت
کرونگا پتلے نے جواب دیا کہ میرا کیا نقصان ہی لکھو کہ یقین نے مقابلہ کیا سب پہلوان گرفتار ہو گئے
اور کچھ قتل ہوئے جنگ مغلوبہ کی نوبت آئی جو سردار یہان سے گئے تھے وہ عین وقت پر پہونچے اُنسے بھی
مقابلہ ہوا وہ بھی اسیر ہوئے تا کہ اُس پتلے نے تمام کیفیت بیان کی کہان تک مکرر تحریر کیجائے یہانتک
بیان کیا کہ اب اُنکا قصد اُن ملکون کی طرف آنے کا ہی جو کہ تمثال کی طرف واقع ہین اُنکے حاکم غیر ساحر
ہین یہ رائے سہراب نے اور ایک واقف کار نے دی ہی کہ اُسکا نام لینا مناسب نہین ہی یقین کی
بھی یہی رائے ہی اب جشن جو کہ خدا پرست نے کیا تھا اُس سے فراغت ہوئی ہی یقین نے دعوت کی
ہی اُسکے بعد روانہ ہونگے گویا مین نے وہ حال بیان کر دیا کہ جو پیش آنے والا ہی مین نے یہ بھی بیان کیا
کہ اُنکو رائے دی ہی بس یہی ہوگا کیونکہ کوئی اور راہ ایسی نہین ہی کہ جس راہ سے وہ آئینگے جب سب حال
گذشتہ اور حال کا بیان کر چکا تب کہا لاؤ میری خوراک عشاق نے دوسرا خم اور دوسرا حصہ حلوے کا دیا
وہ کھا گیا اُسکے بعد کہا کہ کچھ لوگ تمھارے بھی شریک ہو گئے ہین جو پرچہ اخبار سے معلوم ہوا تھا وہ بیان
کیا اور جو اُن لوگون نے بیان کیا تھا وہ بیان کیا پھر یہ کہا کہ ایک عورت تمھارے ملک کی شریک ہوئی ہی
اتنا گلاب نے کان کھڑے کیے پہلے تو سر جھکائے سُنا کیا جب اُسنے عورت کا نام لیا تو اُسنے سر اُٹھایا
اور اُس پتلے کی طرف دیکھا وہ پتلا اُسکی صورت دیکھکر ہنسا اور کہا کہ تم پریشان نہو مین نام نہ لونگا مجھے
کیا ضرورت ہی کہ مین کسیکو شرمندہ کرون یہ سُنکے گلاب نے سر جھکا لیا کہ یہ قہر بڑے غضب کا پتلا ہی مین نے کیون
اُسکی طرف دیکھا کہ عشاق نے سر اُٹھا کر دیکھا اور سمندر نے اور اہل دربار نے کہ یہ کس سے کلام کرتا ہی کسیکو نہ پایا
سب حیران ہوئے کہ یہ کس سے خطاب تھا کہ تم پریشان نہو مین نام نہ لونگا کہ عشاق نے کہا کہ ہان آپ نہین

کہ وہ عورت کون ہے اُسنے کہا مین نام نہین بتاؤنگا ہان اُسکی حالت بیان کرتا ہون جو کہ دربار مین ہے کیونکہ
تمنے دربار کی حالت دریافت کی ہے خداپرستون کی اُس عورت کی حالت نہین دریافت کی ہے اور میرا قاعدہ
ہے کہ جو میرا جی چاہتا ہے وہ بات تو مین بیان کرتا ہون بدون دریافت کیے ہوے اور نہ نہین بیان کرتا ہون
ہان وہ حالت بیان کرتا ہون جو دریافت کرنے والا پہلے دریافت کرلیتا ہے قبل میرے بیان کرنے کے اگر دریافت
دریافت کرتا ہے مجھسے تُسکے تو مین نہین بیان کرتا ہون پس تمنے اُس عورت کی بابت نہین دریافت کیا تھا
جو نام بتاؤن ہان اسقدر بیان کیے دیتا ہون کہ تمھارے شہر کی رہنے والی ہے تمھارے رازون سے
واقف ہے وہ بھی مسلمان ہوئی ہے اُسکا عقد ہوا ہے ایک خداپرست کے ساتھ وہ بابت تمھاری کمک دینگی لاؤ
میری خوراک عشاق نے تیسرا حصہ اور خم زیادہ کھاگیا اور خم پی گیا اُسکے بعد کہا کہ اے عشاق یہ مین اپنی
طرف سے بیان کرتا ہون کہ سمندر نے نادانی کرکے یہ بلا اپنے سر پر مول لی نہ سہراب کو نکالتا نہ یہ بلا
سر پر آتی کیونکہ اُسنے سہراب کے دلکو تکلیف دی کیا ہرج تھا کہ یہ اپنی دختر کے ساتھ عقد کر دیتا وہ کوئی غیر
نہ تھا بلکہ عالی خاندان تھا بہت بڑا ساحر تھا اُسنے یہان سے جاکر بڑی تکلیف اُٹھائی اُسکے بعد سحران نے
خداپرستون کی گرفتاری کو روانہ کیا وہ گرفتار ہوگیا خداپرستون نے اُس سے اقرار کیا کہ اگر تم دریاے
سبز رنگ فتح کرادو تو ہم سمندر ریہ پر لشکرکشی کرین تمھاری معشوقہ سمندر کو قتل کرکے دلادین وہ کیسے
سحران کے پاس آیا اُسکا دوست بنا سب حال دریافت کرکے خداپرستون کو آگاہ کیا اُسی کے سبب
سے آفتاب قتل ہوا عیار ادھر آئے سحران کو اُسنے قتل کرایا آسمان ماری گئی دریا ہٹا اب یاد رکھو
کہ وہ لوگ سمندر ریہ پر ضرور آئینگے اور سہراب اپنی معشوقہ کو پائیگا لاؤ میری خوراک عشاق نے کہا کہ
کچھ اور بیان فرمایئے اُسنے کہا کہ اب مین نہین بیان کرونگا اتنا حال مین نے اپنی طرف سے بیان کردیا جلد
خوراک لاؤ کہ میرا دم نکلتا ہے ورنہ تجھکو کھا جاؤنگا یہ جو اُسنے کہا عشاق نے جلدی سے باقی خم وحلوا اُسکو
دیا وہ کھاکر اور شراب پیکر دھم سے زمین پر گر پڑا اور کہا کہ لے اب ہم جاتے ہین اور یہ کہے جاتے ہین کہ
دو ماہ تک تم ہمکو نہ طلب کرنا ہم نہ آئینگے تمھاری محنت بیکار ہوگی آیندہ تمکو اختیار ہے یہ کہا اور اب جو
دیکھا کہ نہ وہ پتلا ہے نہ کچھ ہے صرف کاغذ کا پتلا پڑا ہوا ہے عشاق نے سر پر ہاتھ مارا اور کہا کہ آجتک یہ بات نہین
ہوئی کہ یون چلے گئے ہون جب مین نے کہا جب گئے کچھ خفا ہوگئے ہین خیر دیکھا جائیگا اے سمندر اتنا تو معلوم
ہوگیا سمندر نے کہا کہ اُستاد انھون نے اُس عورت کا نام نہ بتایا وہ کون عورت ہے عشاق نے کہا کہ اُسکی
بابت دریافت نہین کیا تھا انھون نے خود بیان کیا جو جی چاہا جسکی بابت دریافت کیا تھا وہ پورا حال بتا
کیا کوئی عورت ہوگی ادھر گلاب کی جان مین جان آئی کہ صرف اسی پر خیر گذری کہ نام نہ لیا ورنہ خرابی
ہوتی اور بڑی شرمندگی حاصل ہوتی مین نے تو خیال کیا تھا کہ بیان کردیا مگر خیر گذری گلاب یہ خیال کرکے خاموش
ہوا کچھ بات نہ کی عشاق نے سمندر سے کہا کہ میری راے ہے کہ پھر اُن ملکون مین نامے لکھو جو کہ شمال
کی طرف ہین سمندر نے کہا کہ کیا مضمون ہو عشاق نے کہا کہ یہ مضمون ہو کہ ہمنے سنا ہے کہ یقین
مسلمان ہوگیا مع اپنے لشکر داخل لشکر کے بلکہ جو لشکر اُسکی کمک کو گیا تھا وہ بھی مسلمان ہوا لہذا تمکو
لکھا جاتا ہے کہ خداپرست مع لشکر تمھارے ملکون کی طرف سے ادھر آتے ہین جہان تک ممکن ہو اُنسے
مقابلہ کرو اُس مقابلے مین خواہ وہ قتل ہون خواہ اسیر ہون اگر تم یہ لڑائی فتح کروگے تو ہم بہت خوش
ہونگے اور خراج لینا تمسے موقوف کردینگے اور تمھاری تعریف تحریر کرکے خدمت خداوند مین روانہ کرینگے
آیندہ تمکو اختیار ہے اگر کمک کی ضرورت ہو تو ہمکو تحریر کرو خواہ ساحر خواہ غیر ساحر جسکو طلب کرو ہم اُسے

روانہ کردین گے یہ مضمون ہو سمندر رینے دبیر کو طلب کر کے حکم دیا کہ اس مضمون کے نامے بنام محراب
شاہ و امثال شاہ و حیرت شاہ و اقبال شاہ و مراد شاہ کے تحریر کرو دبیر نے اُسیوقت نامے تحریر کیے
اُسپر مہر شاہی ثبت کر کے پیش کیے سمندر رینے پانچ ساحرون کو طلب کر کے حکم دیا کہ یہ پانچون نامے تم
پانچون بادشاہون کو پہونچا دو وہ ساحر نامے لیکر سمندر سے رخصت کر کے طرف شمال کے روانہ ہوئے یہان
سمندر رینے دربار برخاست کیا سب اپنی اپنی طرف گئے سمندر کا حال ہوا اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی پھر حال تحریر ہوگا
اب ان بادشاہونکا حال تحریر ہوتا ہی کہ وہ کس فکرون مین اور یہ نامہ پہونچے اُنہون نے کیا
بندوبست کیا اُسکے بعد سمندر کا حال تحریر ہوگا پھر حال صاحبقران و دیگر حالات
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سابق مین شاہون کو نامے پہونچے تھے تو اُنہون نے یہ جواب تحریر کیے تھے
کہ جب وہ یہان آئینگے تو دیکھا جائیگا ابھی کوئی مدد کی ضرورت نہین ہی سمندر رنے جواب نامہ پڑھکر کچھ جواب نہ دیا
تھا بلکہ اُنہون نے یہ تحریر کیا تھا کہ جب تک ہم زندہ ہین کوئی ادھر نہ آنے پائیگا ہان جب ہم نہونگے تو اُسکو اختیار
ہی چنانچہ اُس تحریر کے بموجب لقین نے مقابلہ کیا تھا اُسکا جو کچھ انجام ہوا وہ ناظرین پر ظاہر ہی سب خبرین
بذریعہ پرچہ اخبار کے ان بادشاہون پاس پہونچین کہ یہ ہوا یہ ہوا جب یہ خبر پہونچی کہ لقین نے یہ شرط کی تھی
اُسنے پوری کی کہ لقین مسلمان ہوگیا ہی کل شہر و لشکر کے اور جو لشکر کمک کو آیا تھا وہ بھی مسلمان ہوگیا
تو انکو بڑا صدمہ ہوا اسلیے کہ سب کو یہ فکر تھی کہ لقین ایسا نہین ہی کہ کوئی اُسکو قتل کرے یا گرفتار کر کے اُسکے
ملک پر قبضہ کرے بلکہ لقین ابھی برسون مقابلہ کریگا یہ بڑا زبردست ہی ایسا ہی کہ سمندر رینے اُس سے مقابلہ
نہین کیا محراب شاہ کی دھاک ہی وہ بھی کبھی سر سبز مقابلہ نہین ہوا جب یہ معلوم ہوا تو ہر ایک کے جی
چھوٹ گئے اور خیال کیا کہ جب لقین کچھ نہ کر سکا تو ہماری کیا حقیقت ہی مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی خیال ہوا
کہ جنگ دو سردارون کا مقابلہ ہی یہ خیال کر لینا کہ ایک نے شکست کھائی تو ہم بھی شکست کھائینگے بالکل
خلاف عقل و دانش ہی بلکہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ فتح ہمارے نام ہو بس یہ تصور کر کے ہر ایک نے اپنے ملک کا بندوبست
کرنا شروع اور فوجکو آراستہ کرنے لگے نئی بھرتی جاری کردی اور یہ بھی خیال کیا کہ پہلے تو مقابلہ محراب شاہ سے
ہوگا اسیطرح درجہ بدرجہ مقابلہ ہوتا رہیگا ہر ایک نے یہ تصور کر کے اپنے دل مین کہا کہ اُسوقت تک ہماری فوج بھی تیار
ہوجائیگی اسطرح بندوبست کیا مگر ہر ایک بہت ہوشیاری کے ساتھ رہتا ہی ہر وقت ایک لاکھ فوج کو حکم ہی کہ تم تیار
رہو یہ تو اقبال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ کا حال ہی محراب شاہ کا حال ملاحظہ ہو کہ جب اُسکو خبر پہونچی تو اُسنے
اپنے اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگون نے سنا کہ لقین کا کیا حال ہوا مجکو لقین سے ایسی امید نہ تھی مجکو یہ یقین تھا کہ
لقین میدان جنگ مین اپنی جان دیگا اور مقابلہ سے نہ ہٹیگا اگر گرفتار بھی ہوجائیگا تو مرنا قبول کریگا مگر اپنا مذہب
نہ چھوڑیگا دوسرا مذہب اختیار نہ کریگا مگر میرا خیال سراسر غلط ہوا ایک بات بھی میری خیال کے مطابق نہوئی یہ کیا ہوا لقین نے
تو سراسر شجاعت کے خلاف کیا ہمکو لقین کی ذات سے بڑی امید تھی اسی بھروسے پر ہمنے اپنا بندوبست نہین کیا
تھا ہمکو یہ یقین تھا کہ شہر لقینیہ پر برسون مقابلہ ہوگا اگر میدان داری مین شکست ہوگی تو لقین قلعہ بند ہو کر مقابلہ
کریگا کیونکہ اُسکا قلعہ بہت پائدار اور مستحکم بنا ہوا ہی جب تک برسون کوشش نکیجائے اُسکا فتح ہونا غیر ممکن ہی مگر
یہ کیا ہوا کہ لقین نے یون مقابلہ کیا اُسکی عقل کو کیا ہوگیا اس جنگ سے لقین کی جرأت ظاہر ہوگئی صرف دھاک
تھی اگر یہ معلوم ہوتا تو مین خود لقین سے مقابلہ کرتا اُسکے ملک پر قبضہ کرتا مین تو ہمیشہ اسی خیال مین رہا کہ برابر کا بادشاہ
ہی نہ معلوم لڑیگا انجام کیا ہوا اس سے بہتر یہ ہی کہ اسیقدر ملک پر اکتفا کرو یہان تو اُسکے خلاف ہوا یہ تو وہ مثل ہوگئی کہ
دور کے ڈھول سہانے پاس سے پھوٹین کان یا یہ کہ رستم کی صرف دھاک تھی یہ شعر حسب حال ہوا شعر بہت شور

سنتے تھے پہلو مین دلکا+ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا+ ہان یہ سچ ہو کہ انسان کی ہر وقت ایک حالت نہین رہتی ہو دل کسیکا اختیار نہین
ہو خیر ہمکو اس سے کچھ کام نہین ہو اپنے کام سے کام ہو اب یہی تدبیر کرنا رہا ہو ایک سپہ سالار نے دست بستہ عرض کیا کہ خداوند یہ سنتے
ہین کہ لقیقین نے شرط کی تھی اُس خدا پرست نے وہ شرط پوری کی تب لقیقین نے اسلام قبول کیا ورنہ نہ قبول کرتا محراب شاہ نے
کہا کہ ہان وہ شرط یہ تھی کہ آگ مین جا کر سلامت نکل آوے ہم اُسوقت تمھارا مذہب قبول کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ کیون نہ نکل آتے
کیونکہ اُنکے پاس بھی ساحر ہین کسی ساحر سے کہدیا ہوگا کہ تم سحر کے ذریعہ سے آگ گل کر دینا اُس مقام باغ سحر لگا دینا جب مین آگ
مین جاؤن تو اُس سحر کو دفع کر دینا کہ جو آگ تھی ویسی ہی معلوم ہو پھر سحر کے زور سے آگ گلزار ہو جاے بس ایسا ہی ہوا یہ سمجھ گئے کہ آگ اصلی
آگ مین گئے وہان یہ کرشمہ تھا دھوکا کھایا فریب مین آکر اپنا مذہب برباد کیا اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا لہذا میری یہ راے ہو کہ فوج کی نگہداشت
کیجاے اور روز قواعد ہو کیونکہ مجکو یقین ہو کہ لقیقین اُنکو راہ دیگا کہ اسطرف سے چلیے تو اُدھر سب ملک عمر ساحرون کے ہین اُنسے مقابلہ
کرتے اور سپاہ کو ترقی دیتے ہوے چلیے کیونکہ ملک بہت بڑے ہین اگر اُنپر قبضہ ہو گیا تو نصف سمندریہ پر قبضہ ہو گیا بس اس سے بہتر یہی
ہو کہ اپنا بندوبست کیا جاے وزرا نے عرض کیا کہ بہت مناسب ہی ایک جو سپہ سالار ہو اُسکا نام ماران مار خوار ہو بہت
مغرور و متکبر ہو زبردستان روزگار سے ہو اگر اکیلا لاکھون سے لڑا ہو اُسنے کہا کہ اگر وہ لوگ آتے ہین تو آنے دیجیے ہملوگ مقابلہ
کرینگے حکم ہو تو لقیقینیہ پر جا کر مقابلہ کرین تمام لشکر اسلام کو تہ تیغ بیدریغ کرین اگر ایک بھی زندہ رہے تو اُس روز سے
تلوار کا باندھنا ترک کرین پھر نام بہادری کا نہ لین یہ کیا معنے کیا حضور وہ کوئی چار ہاتھ پانون کے آدمی ہین اُنکے دو سر ہین جو دو
ہاتھ اُنکے ہین وہی ہمارے ہین جو دل اُنکا ہو وہی ہمارا ہو جو طاقت اُنکی ہو وہی ہماری ہو پھر کیون ہمکو خوف ہو ہم کوئی نامرد نہین
ہین مرد تلوار باندھتے ہین اگر ایسے خوف زدہ تھے تو تلوار کیون باندھی جو فنون سپہ گری اُنکو آتے ہین وہ ہمکو بھی آتے ہین اب
رہی یہ بات کہ لشکر اُنکے پاس زیادہ ہو ہمارے پاس فوج کم ہو حضور یہ خیال رہے کہ لشکر کو افسر لڑاتا ہو جب تک افسر کے قدم استوار
رہتے ہین لشکر بھی جان دیکر مقابلہ کرتا ہو ادھر سردار لشکر کے قدم ہٹے لشکر نے بھی فرار پر قرار لیا اگر کروڑون کا لشکر ہو تو ہوا اور
حریف کی سپاہ کم ہو اُسوقت یہ نہ خیال ہوگا کہ ہم زیادہ ہین اور حریف کم ہو یہ خیال ہوگا کہ کوئی تو ایسا سبب ہو کہ ہمارا افسر جبکہ
ہم ماتحت ہین وہ بھاگا ہو ہم کیون قیام کرین قاعدہ ہو جہان ایک بھاگا پھر سبکے قدم اُٹھ گئے بس یہ کوئی مقام خوف نہین ہو
جب ہم اُنکے افسر کو قتل کر کے گرفتار کر لینگے تو لشکر ضرور فرار کر جائیگا میری تو یہ راے ہو کہ مجکو حکم دیا جاے کہ مین لشکر
لیکر اُنکے مقابلہ کو لقیقینیہ پر جاؤن مقابلہ کرون یہان کیون آنے دون محراب شاہ نے کہا کہ اے ماران یہ تو تمنے
سچ کہا کہ مین جا کر لقیقینیہ پر مقابلہ کرون تمھاری ہمت ٹھیک ہی ہو مگر اسمین چند سبب ہین وہ یہ ہین اول تو یہ ہمکو کیا ضرور ہو کہ
ہم دوسرے کے ملک پر چڑھکر جائین اُسکو خواہ مخواہ اپنا دشمن بنائین دوسرے یہ سبب ہو اگر اُسکا ادھر آنیکا قصد
نہو اور ہم اُسکو اِدھر کی راہ دکھائین اپنے ہمراہ دوسرونکو بھی زحمت دین شاید اور راہ سے سمندریہ کو جاے کیونکہ ابھی تین
راستے اور ہین ایک پہاڑون کی طرف سے دوسرا اُن ملکون کی طرف سے جو کہ ساحرون کے قبضہ مین ہین تیسرا اُوتر
کی جانب سے یعنے دریا کی طرف سے کیونکر یہ یقین کر لیا جاے کہ وہ اسی طرف سے آئیگا ہم جا کر روکین اُسکے مقام پر
مقابلہ کرین یہ بالکل خلاف قیاس ہو ہان جب وہ ادھر کا قصد کریگا اور ہمکو خبر ہوگی اور اُسکا لشکر اس شہر کے حوالی مین
آئیگا اُسوقت اُس سے مقابلہ کیا جائیگا پھر خداوند لقا ہی کو اختیار ہو کہ جسکو چاہین فتح دین یہ سنکے سب اہل دربار
نے کہا کہ آپکی راے بہت مناسب ہو سبکو پسند ہو بلکہ سپہ سالار دست راست سیلان اشقر خوار نے بہت
پسند کی چونکہ اسکے مزاج مین کسیقدر صلاحیت و آدمیت تھی اور یہ اُس سپہ سالار سے بدرجہ قوی و بہادر تھا اُسنے
محراب شاہ سے کہا کہ میری راے یہ ہو کہ سلان جنگ ہوشیار سے ہرکارے مقرر کیے جائین وہ خبرین آکر دیا کرین جسوقت
معلوم ہو کہ اُسنے ادھر رخ کیا تو آپ لشکر کو لیکر بیرون شہر تشریف لیجائین اور پانچ کوس کا شہر سے فاصلہ دیکر قیام فرمائین
قبل آنے اُسکے لشکر کے کیونکہ یہ تو بخوبی ظاہر ہو چکا ہو کہ پیش خیمہ پہلے صاحبقران روانہ کرتے ہین بس جدھر کا قصد

ہوگا اُدھر کو پیش خیمہ روانہ کرینگے محراب شاہ نے کہا کہ تمنے بہت مناسب راے دی ہان ایسا ہی کرنا
چاہیے ماران نے کہا کہ ایک راے میری بھی قبول فرمائیے وہ یہ ہو کہ ایک لاکھ پچاس ہزار لشکر کو حکم فرمائیے
کہ وہ ہر وقت تیار رہے کیونکہ میرا قصد ہو کہ جب اُسکا پیش خیمہ حوالی شہر پتن پہونچے مین اُسکے لشکر پر جا کر گرون اور
بارگاہ و پیش خیمہ پر اپنا قبضہ کرون اور وہ ہی بارگاہ براے حضور برپا کرون آپکو خبر دون آپ خبر سنکے مع لشکر
تشریف لائیے اُسی بارگاہ مین قیام فرمائیے محراب شاہ نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہو سیلان
نے بھی پسند کی اور کہا اس امر سے اُنکو معلوم بھی ہوگا کہ اس مقام پر بہادر ہین اگر تم کہو تو مین بھی تمھارا ساتھ
دون ماران نے تیوری پر بل ڈال کے کہا کہ مین کم نہین ہون کہ آپکی کمک ڈھونڈھون وہ وقت تو آتے میری جرأت کا
حال معلوم ہوگا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین بند ہوگئین اب جو آنکھین کھولین تو دیکھا کہ ایک ساحر
صحن بارگاہ مین کھڑا ہو محراب شاہ نے وزیر سے کہا کہ کوئی ساحر سمندریہ سے آیا ہو معلوم ہوتا ہو کہ سمندر جادو نے نامہ
بھیجا ہو وہ ساحر دربار مین آیا اور محراب شاہ کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ نامہ شاہ جادوان یعنی سمندر شاہ کا لیکر
آیا ہون بنام حضور ہو محراب شاہ نے کرسی دی کہ بیٹھ جاؤ ہم نامہ دیکھکر اُسکا جواب تحریر کرینگے وہ ساحر کرسی پر
سلام کرکے بیٹھ گیا نامہ جھولی سے نکالکر پیش کیا محراب شاہ نے وہ نامہ دبیر کو طلب کرکے اُسکو دیا کہ اسکو پڑھو دبیر
نے باواز بلند نامہ پڑھا محراب شاہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا اور دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے تحریر کرو کہ ہمکو
خبر ہو قبل آنے آپکے نامے کے ہم بندوبست کرچکے ہین جب تک ہمارے دم مین دم ہو اور ہاتھ مین تلوار ہو تو کوئی سمندریہ
کی طرف رخ نہین کرسکتا ہو اور بابت کمک جو آپنے تحریر فرمایا ہو اُسکی نسبت یہ عرض ہو کہ فدوی کو کمک کی کوئی ضرورت نہین
ہو میرے پاس لشکر کثیر ہو اور مجکو جنگ ساحران سے عار ہو کہ مین حضور سے ساحر طلب کرون اور آپ کے ذریعہ سے
خداپرستون پر فتح حاصل کرون یہ بدنامی کبھی فدوی گوارا نہ کریگا کیونکہ یہ حقیر غیرت دار ہو مقابلہ کرکے مرجائیگا یہ بدنامی
بہت بڑی ہو کہ محراب شاہ نے خود بسا سکے سے مقابلہ کیا یہ تو کوئی نہ کہیگا کہ محراب شاہ نے ساحرون کے بھروسے
پر مقابلہ کیا یا یہ کہیگا کہ جب سمندریہ نے لشکر روانہ کیا اُسکی کمک کے بھروسے پر مقابلہ کیا یہ بھی گوارا نہین ہو
لہذا آپ میری طرف سے اطمینان رکھین کہ مین مثل یقین کے اُسکی شرکت نہ کرونگا جب تک میری جان مین جان ہو
مین مقابلہ کیے جاؤنگا اگر ایک آدمی بھی میرے لشکر کا باقی رہیگا اُسکو ہمراہ لیکر مقابلہ کرونگا یہ نہ کرونگا کہ آپسے کمک طلب
کرون یا کسی دوسرے ملک مین جاکر پناہ لون یہ بالکل میری غیرت کے خلاف ہو سر میدان جان دونگا دوسرے مین
کیونکر یہ یقین کرلون کہ میری شکست ہوگی اور مین سر بسر نہ ہونگا مجکو یقین ہو کہ خداپرست اس مقام پر آکر ضرور
ضرور شکست کھائینگے اُنکا لشکر تباہ ہوگا یہ ویسے مالک نہین ہین کہ جہان وہ گئے اُنھون نے قبضہ کرلیا ایک یقین
نے ایسا کیا تو آپکو یقین ہوا کہ سب اسی طور سے کرینگے وہ دوسرا مذہب رکھتا تھا ہم اور آپ تو ایک مذہب ہین
دوسرے آپکے خراج گذار ہین آپ اطمینان رکھین جب تک ممکن ہوگا روکین گے ورنہ جان دینگے ہم تدبیر کرچکے
ہین زیادہ حد ادب یہ جواب لکھوا کر اور لفافہ پر مہر کرکے اُس ساحر کو دیا اور خلعت سے سرفراز کیا وہ رخصت
ہوکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا یہان بعد جانے نامہ بر کے محراب شاہ نے ماران سے کہا کہ تم اپنے لشکر مین سے
ایک لاکھ پچاس ہزار سوار انتخاب کرکے اُنکو تیار رہنے کا حکم دو اور جس وقت یہ سُننا کہ خداپرستونکا
پیش خیمہ اس طرف کو روانہ ہوا ہو بدون ہماری اطلاع کے اُس لشکر کو لیکر روانہ ہونا پہلے ہراول لشکر کو
قتل کرکے بارگاہ پر قبضہ کرنا اور اُسکو جاے مناسب دیکھکر برپا کرنا اور ہمکو اطلاع دینا مگر یہ ضرور کرنا کہ
جب جانے لگنا تو یہ اطلاع کردینا کہ مین براے مقابلہ جاتا ہون آپ تیار رہین مین بارگاہ چھینکر آپ کو اطلاع
دونگا آپ فوراً تشریف لائین اس سے منشا یہ ہو کہ تم اُدھر جاؤ مین اِدھر تیاری لشکر کا حکم دون جسوقت

خبر آئے کہ تمنے بارگاہ چھین لی اور فلان مقام پر برپا کی یہان تو لشکر تیار ہی ہوگا مین فوراً کوچ کرکے
پہونچ جاؤنگا کیونکہ پھر لشکر اسلام کی آمد شروع ہوجائیگی لیکن ایسا نہو کہ تمام لشکر مین یہ خبر برپا ہو کہ
تم سے مقابلہ ہونے لگے اور بارگاہ قبضے سے نکل جاے تو تمام محنت برباد ہوجائے اگر مین تیار ہونگا تو
فوراً یہان سے روانہ ہونگا اور عین وقت پر پہونچونگا پھر اگر وہ لوگ آکر مقابلہ بھی کرینگے تو دیکھا جائیگا
برابر کا مقابلہ ہوگا ماران نے عرض کیا بہت خوب اسکے بعد محراب شاہ نے اپنے عیار مہتر خاکزن
کو طلب کیا اور حکم دیا کہ کئی سو ہرکارے مقرر کیے جائین یہان سے لقینیہ تک کہ وہ ہمکو خبر دین کہ
خدا پرستون کا یہ قصد ہی اور کدھر کو کوچ کیا ہی کس طرف پیش خیمہ روانہ کیا ہی یہ حکم سنکے مہتر خاکزن
نے سلام کیا اور بیرون بارگاہ آکر حکم دیا سو سو اسو ہرکارے اسیوقت روانہ ہوئے یہ داستان یہانپر
موقوف ہوئی اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا اب اور بادشاہونکا حال تحریر ہوتا ہی کہ ہر ایک نے خبرین
پاکر حکم دیا کہ ایک ایک لاکھ کا لشکر تیار رہے بموجب حکم ہر ایک شہر مین ایک لاکھ سپاہ ہر وقت
مسلح و مکمل موجود رہتی تھی اور بھرتی جاری تھی قواعد ہوتی تھی بادشاہ بلاخوف وخطر دربار کرتے
تھے پہلے امثال شاہ کا حال ملاحظہ ہو اسنے جو دربار کیا ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ دربار مین بیٹھا ہی کہ
یکایک ابر پیدا ہوا وہ بارگاہ پر آکر قائم ہوا یکایک برق چمکی وہ ابر شگافتہ ہوا اُس سے ساحر پیدا
ہوا یہ وہ ساحر ہی جو کہ اسکی طرف نامہ لیکر سمندر یہ سے چلا تھا یہ واقعہ دیکھکر پریشان ہوا اہل دربار
سے کہنے لگا کہ کچھ غضب خداوندی نازل ہونے والا ہی کہ ابر شق ہوگیا اور یہ صورت پیدا ہوئی کوئی
نکوئی امر کی شکایت سمندر نے خداوند سے کہی ہوگی کیونکہ سمندر شاہ تو غلام خداوند ہین پہلے
تو وہ پاس خداوند کے رہتے تھے جب سے عتاب نازل ہوا تو اُس مقام پر بھیجے گئے یہان انھون
نے یہ شہر آباد کیے ساحرون کو ہلاک دیے ہم لوگون سے مقابلہ کرکے اپنا تابع فرمان کیا سواے
محراب شاہ ولقین شاہ کے سب اُنکے زیر کردہ ہین ہم لوگ باج گذار ہین نامہ و پیام خداوند سے
رہتا ہی کچھ شکایت میری تحریر کی ہوگی خداوند نے فرشتہ غضب کو حکم دیا ہوگا کہ امثال شاہ پر
ہمارا عتاب ہی اُسنے ہمارے غلام کی عدول حکمی کی ہی اُسپر یہ عذاب نازل کرو یہ وہی فرشتہ غضب ہی
اسکا سبب یہ تھا کہ کبھی اس ملک مین کوئی ساحر نہین آیا تھا یہ لوگ ساحر سے بالکل واقف نہ تھے
یہ بھی نہ جانتے تھے کہ سحر کون چیز ہی پس اس سبب سے امثال شاہ کو یہ گمان ہوا خیر جو مرضی خداوندکی
مین نے تو کوئی خطا سمندر شاہ کی نہین کی ہی کہ اُسنے شکایت کی ہی خیر کہ یہ تو کہہ رہا تھا کہ وہ ساحر اُس ابر
سے نکل کر زمین پر آیا اور دربار مین آکر سامنے کھڑا ہوا سلام کیا امثال شاہ نے اُسکی صورت دیکھکر جواب
سلام دیا کیونکہ اُسکو مثل اپنے پایا تب کچھ خوف کم ہوا اہل دربار بھی اس تقریر سے امثال شاہ کے خوف زدہ ہورہے
تھے کہ دیکھیے کیا غضب نازل ہوتا ہی جب اُسکو اپنی ہمصورت پایا تو اُنکا بھی خوف کم ہوا ادھر امثال شاہ
نے اُسکو کرسی بیٹھنے کو دی وہ کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے پوچھا کہ آپ کون ہین اور کہان سے تشریف
لائے ہین اور کیا ضرورت ہی اُسنے کہا کہ مین نامہ بر ہون اور سمندر یہ سے آیا ہون سمندر شاہ کا آپ کے نام
نامہ لایا ہون یہ سنکے امثال شاہ کا وہ خوف کم ہوا اسنے خیال کیا کہ سمندر شاہ نے نامہ اُسی خدمت
کے مقابلہ کی بابت تحریر کیا ہوگا یہ ڈر دل سے جاتا رہا کہ عذاب خداوندی نازل ہوا ہی فرشتہ عذاب آیا
ہی بس پھر امثال شاہ نے کہا کہ نامہ لاؤ اُسنے جھولی سے نامہ نکالکر دیا امثال شاہ نے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا
چوما بوسہ دیا اُسکے بعد چاک کرکے پڑھا جب مضمون سے آگاہ ہوا دبیر کو طلب کرکے یہ جواب تحریر کرایا کہ سرفراز نامہ عالی نے

شرف صدور پایا یہ حقیر بہت ممنون و مشکور ہوا جو آپنے تحریر فرمایا ہی اُسی پر عمل کیا جایگا قبل آپ نے افتخار نامہ کے اس عاجز نے اپنا بندوبست کر لیا ہی کیونکہ پرچہ اخبار سے خبر ملتی رہتی تھی یہ خاکسار بہت ہوشیار ہی اپنے امکان بھر قصور کوتاہی نہوگی اور جس طور کی کمک کی ضرورت ہوگی یہ بندہ طلب کر لیگا خداوند اطمینان رکھین یہ جواب لکھا اُس نامہ بر کو دیا اور بہت بڑا گران قیمت خلعت سے سرفراز کیا وہ جواب نامہ لیکر روانہ ہوا اسی طور سے تیسرا ساحر دربار میں اقبال شاہ کے پہونچا گو کہ وہ بھی اپنا بندوبست کر چکا تھا کہ اُسنے جا کر نامہ دیا اقبال شاہ اس انتظار مین تھا کہ یہ خبر آئی کہ وہ محرابیہ پر پہونچا محراب شاہ سے مقابلہ ہو رہا ہی تو مین اپنا لشکر لیکر بیرون شہر فروکش ہون کیونکہ محرابیہ کے بعد میرے ملک کی باری ہی یہ تو اس انتظار مین تھا کہ نامہ بر نامہ لیکر پہونچا اقبال شاہ کو دیا اقبال شاہ نے نامہ پڑھکر یہ جواب تحریر کیا کہ آپ اطمینان رکھین جب تک مین زندہ ہون اُسکو روکونگا اگر کمک کی ضرورت ہوگی تو طلب کر لونگا یہ جواب تحریر کرکے اُسکو دیا خلعت سے مخلع کیا وہ رخصت ہوکر طرف سمندریہ کے چلا ایک ساحر نامہ لیکر مراد شاہ کے دربار مین پہونچا وہ بھی اپنا بندوبست کر کے اطمینان سے بیٹھا تھا آپ نے جا کر نامہ دیا اُسنے بھی وہی جواب تحریر کیا جو اقبال شاہ نے تحریر کیا تھا یہ ساحر بھی جواب نامہ و خلعت سے سرفراز ہوکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوا پانچوان ساحر حیرت شاہ کی دربار مین پہونچا یہ بھی انتظام کرکے اپنی دلجمعی سے شہر مین حکومت کرتا تھا خیال یہ تھا کہ جب سب ملکون کے بادشاہ شکست کھا کر بھاگین گے تو میری نوبت آئیگی اُسکے ملک کے بعد سمندریہ کا ڈانڈا ہی اُسنے بہت بندوبست کیا ہی بڑا انتظام ہی کہ اُسنے نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھکر جواب تحریر کیا کہ خداوند دلجمعی فرمائین اس غلام نے بہت بندوبست کیا ہی یہان اگر بڑا مقابلہ ہوگا فدوی نے لشکر بکثرت ملازم کیا ہی چارون طرف کے راستے بند کر دیے ہین قلعہ خوب مستحکم و مناسب طور سے آراستہ کیا ہی کیونکہ فدوی کے ملک کے بعد تو حضور کا ملک ہی ایک وہی چارون بادشاہ مہلت نہ دینگے اُسمین سے کسی نہ کسی ملک پر خاتمہ لشکر اسلام کا ہوگا میرے نزدیک محراب شاہ ہی نہ آنے دیگا خاتمہ کر دیگا کسی اور ملک کی نوبت نہ آئیگی فرض کردم اگر ایسا ہوا بھی کہ سب نے شکست کھائی تو فدوی ایسا مقابلہ کریگا کہ اُنکو بھی معلوم ہوگا فدوی قلعہ بند ہوکر لڑیگا پہلے تو میدانداری کریگا اگر دیکھیگا کہ اُنکی فتح رہی تو فدوی قلعہ بند ہوکر مقابلہ کریگا یہ قلعہ برسون مین فتح ہوگا ہان جب قلعہ فتح کر لینگے تو پھر ادھر کا قصد کرینگے کیا آسان ہی سمندریہ پر آنا فدوی نے کئی سو برس کا غلہ بھر لیا ہی حضور باطمینان حکومت کرین ہم خاکسار کس دن کے لیے ہین اگر کمک کی ضرورت ہوگی ساحر خواہ غیر ساحر کی فدوی طلب کر لیگا یہ جواب تحریر کرا کے نامہ بر کو خلعت دیکر رخصت کیا بعد جانے نامہ بر کے خوب بندوبست کیا اور باطمینان بیٹھا اسکا حال پھر تحریر ہوگا جہان موقع ہوگا اب حال نامہ برونکا تحریر ہوتا ہی کہ پانچون پانچون ملکون سے جواب لیکر اور خلعت سے سرفراز ہوکر چلے تھے یہان سمندریہ مین سمندر جادو دربار کرتا ہی سب ساحر حاضر دربار ہوتے ہین مگر سمندر کو اسقدر فکر و تشویش تھی کہ راتون کا سونا ترک ہوگیا ہی رات دن اسی تردد مین رہتا ہی کہ دیکھیے خداوند تصویر کیا کرتے ہین بڑے زبردست لوگون سے مقابلہ آکر پڑا ہی لاکھ لاکھ عشاق و دیگر اہل دربار سمجھاتے ہین مگر اُسکو اطمینان کسی طرح سے نہین ہوتا ہی اور یہ کہتا ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی اور اسی فکر مین شبانہ روز رہتا ہی آج دربار مین حاضر تھا کہ سمندر نے عشاق سے کہا کہ استاد ابھی تک وہ نامہ بر واپس نہین آئے جو کہ غیر ساحرون کے ملکون کی طرف گئے تھے عشاق نے کہا کہ آتے ہونگے بندہ ہی کیا ہی ابھی اُنکو گئے ہوئے کے دن ہوئے ہین یہی کلام ہو رہا تھا کہ اتنے مین وہ نامہ بر پانچون آکر پہونچے پہلے محراب شاہ کا جواب سمندر نے دیکھا اُسکو پڑھکر بہت خوش ہوا عشاق سے کہا کہ دیکھیے

محراب شاہ یہ تحریر کرتا ہی عشاق نے کہا اور کیا تحریر کرے اُسکے بعد سمندر رُخ نے کل ناموں کا جواب دیکھا ہر ایک کے جواب سے خوش ہوا اُسکے بعد عشاق سے کہا کہ اُستاد ابھی تک وہ نامہ بر نہین آئے جو کہ طرف اُن ملکون کے گئے ہین جو کہ ساحرون کے ملک ہین عشاق نے کہا کہ تم نے ان ملکون کی طرف ساحر روانہ کیے تھے وہ بزور سحر فوراً آگئے اور جواب لیکر آئے اُسپرقن سانڈنی سوار روانہ کیے ہین وہ جب راہ طے کرکے جائینگے جواب حاصل کرینگے پھر راہ کو طے کرینگے اُسکے بعد آئینگے سمندر رُخ نے کہا آپ سچ فرماتے ہین اب سمندر رُخ کو ان ملکون کی طرف سے ہر ایک کا جواب دیکھکر اطمینان ہوا اور وہ متردد اُسکا کم ہوا اپنے اُستاد سے کہا کہ اب مجکو اطمینان ہوگیا کیونکہ برسون مین بھی خرابی جست یہان آئین گے کچھ آج نہین آئے جاتے ہین جب یہ پانچون ملک فتح کرلین تو آپ مین کیون اسقدر پریشان ہوتا ہون اطمینان سے حکومت کرون عیش سے بسر کرون عشاق نے کہا مین تمکو ہمیشہ سمجھاتا ہون مگر تمھاری سمجھ مین نہین آتا ہی تو مین کیا کرون تم عیش سے بسر کرو مین نے بندوبست کرلیا ہی اور اسقدر عرصہ مین کیا ہوگا یہ سنکے سمندر رُخ نے جواب دیا کہ ہان اُستاد جہان تک ممکن ہو خوب انتظام فرمایئے گا یہ کہکر سمندر رُخ نے ناچ ورنگ کا حکم دیا اب سمندر رُخ کو ناچ رنگ مین اور عشاق کو بندوبست مین مصروف رکھا جاتا ہی انشاء اللہ تعالے یہ داستان آئندہ بیان ہوگی اب پھر طرف حال محراب شاہ و صاحبقران کے قلم کو روان کیا جاتا ہی

شمہ حال محراب شاہ کا کہ اُسکو ہرکارون کا آکر خبر دینا کہ صاحبقران نے ادھر کو کوچ فرمایا اُنکا پیش خیمہ مع ایک لاکھ سپاہ بہ سپردگی دو جوانان جرار کے ادھر آتا ہی اُسکے سپہ سالار ماران زنگی کا یہ خبر سنکے مع ایک لاکھ پچاس ہزار سوار کے روانہ ہونا کہ مین جاکر خیمہ و بارگاہ پر قبضہ کرتا ہون اور سب کو مار کر بھگا دونگا اُسکے جانے کی خبر سنکے محراب شاہ کا اپنی فوج کو طیار کرنا اور منتظر اس خبر کا رہنا کہ خبر آئے تو مین یہان سے کوچ کرون اُدھر صاحبقران کا قریب حوالی محرابیہ پہونچنا اُس کا پیش خیمہ لیکر آگے روانہ ہونا ماران سے مقابلہ ہونا جزیل کا زخمی ہونا لشکر پر وقت تنگ پڑنا صاحبقران کو خبر ہونا شہنشاہ گوہر کلاہ کا صاحبقران سے اجازت لیکر جزیل کی مدد کو روانہ ہونا و نقابدار کا آکر اُسکو قتل کرنا بارگاہ پر اپنا قبضہ کرنا اسد ثانی کا بارگاہ کو ملا دین نقابدار سے چھین لینا نقابدار سے و شہنشاہ سے ملاقات ہونا باہم دعوت کھانا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا تحریر ہونگے و صاحبقران کا محراب شاہ سے مقابلہ کرکے اُسکو زیر کرنا طرف اقبالیہ کے روانہ ہونا سیاقیہ

پلا ساقیا بادہ جنگ جو کہ شمشیر بران ہی جسکی لہر نہ کس طرح میخانہ آباد ہو	کہ اس معرکے مین بڑھے آبرو جوان بخت کیون ہو نہ پیر مغان کہ ناشاد دل پی کے مے شاد ہو	وہی جام دے جو ہی اعلاے دہر کہ بادہ کا ہی قدردان اک جہان مجھے بھی کوئی جام لبریز دے

کوئی دم مئے فرحت انگیز دے ۔ ہوئی ویراب نشہ کا ہے اُتار ۔ لبالب پلا بادۂ مشکبار
اُسی مے سے چھلکا دے جام بلور ۔ طبیعت کو فرحت ہو دل کو سرور ۔ سحر سحر کہ سر ہو وہ یک بیک
ہوں چکر میں خمخانہ سے فلک ۔ غزل۔ غم رہا جب تک کہ دم میں دم رہا ۔ دم کے جانے کا نہایت غم رہا
میرے رونے کی حقیقت جس میں تھی ۔ ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا ۔ خیمۂ لیلیٰ کو سنتے ہیں سیاہ
جس میں مجنوں کا سدا ماتم رہا ۔ صبح گذری شام ہونے آئی میر ۔ تو نہ چونکا دن بہت کم رہا

راویان اخبار و ناقلان شیرین گفتار بیان میں اس داستان شوکت نشان کے اشہب تیز قلم کو میدان مدعا میں یون جولان کرتے ہیں کہ جب یہ حکم محراب شاہ نے دیا کہ ہرکارے برائے خبر مقرر کیے جائیں اور یہ حکم دیا تھا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار سوار ہر وقت طیار رہیں بموجب حکم محراب شاہ مہتر خاکزن سے ہرکاروں کو برائے خبر روانہ کیا اُسیوقت سے ایک لاکھ پچاس ہزار سوار چھاونی میں بسر کرتے مار مار خوار سپہ سالار دست چپ کے طیار رہنے لگے محرابیہ میں تو یہ بندوبست ہوا اُدھر صاحبقران نے پہلے ہراول لشکر کر کے جزیل بن عادی کو مع پیش خیمہ روانہ فرمایا تھا اُسکے ہمراہ ایک لاکھ سپاہ تھی اسکے بعد اب کوچ فرمایا تھا جزیل بن عادی پیش خیمہ لیے ہوئے اتالیق بارگاہ کا ہمراہ کوچ در کوچ منزل بمنزل چلے آتے ہیں پانچ یا چھ کوس آگے صاحبقران سے مقام کرتے ہیں اُدھر صاحبقران کا یہ طریقہ ہے منزل بہ منزل کوچ و مقام فرماتے ہوئے سیر صحرا و مرغزار کرتے ہوئے تشریف لاتے ہیں جو صحرا پُر بہار لا اُسمیں قیام فرمایا دو ایک روز سیر صحرا میں مصروف رہے تمام سردار وغیرہ جو ہمراہ رکاب ہیں ہر ایک کا لشکر ہمراہ ہے یقین جو کہ نیا مسلمان ہے وہ بھی مع تین لاکھ سپاہ کے ہمراہ ہے اسی طور سے کئی منزلیں طے فرمائیں ہیں کچھ جیسے وغیرہ ہمراہ ہیں وہ بپا ہوتے ہیں اُسی میں دربار ہوتا ہے بارگاہ تو ہمراہ جزیل کے تھی وہ ہر مقام پر قیام کرتا ہے دن بھر راہ طے کرتا ہے قریب شام اس خیال سے مقام مناسب دیکھکر آرام کرتا ہے کہ میرا لشکر لشکر صاحبقران سے فاصلہ پر رہے تو جزیل ایک منزل سے چھ سات کوس زیادہ راہ طے کرتا ہے یہانتک کہ جزیل حوالی محرابیہ میں پہونچا جب یہ لشکر حوالی میں پہونچا تو ہرکارے جو کہ برائے خبر مقرر ہوئے تھے وہ جو قریب اُس صحرا کے ہونچے جہان یہ لشکر اُترا ہوا تھا لشکر میں جاکر خبر دریافت کی یہ لشکر کسکا ہے معلوم ہوا کہ لشکر جزیل کا ہے جو کہ ہراول لشکر صاحبقرانی ہے صاحبقران کے پیش خیمہ لیکر اس طرف کو آیا ہے اسکے عقب میں لشکر صاحبقران ہے یہ جو ہرکاروں کو معلوم ہوا فوراً وہان سے طرف شہر کے روانہ ہوئے اِدھر شہر میں محراب شاہ دربار میں موجود ہے سب سردار حاضر دربار ہیں کہ ہرکارے خاک بسر منہ پر ہوائیاں اُڑتی ہوئیں آکر حاضر ہوئے مجرا گاہ سے مجرا کیا اور دعا دے کر یون عرض کیا کہ حضور ہمکو جو حکم دیا گیا تھا کہ تم جاکر خبر دریافت کرو کہ آیا لشکر صاحبقران کدھر کو آتا ہے تو حضور ہم برائے خبر روانہ ہوئے تھے کوئی تین منزل گئے ہونگے کہ ہمنے ایک لشکر کو فروکش پایا اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ہراول لشکر صاحبقران ہے پیش خیمہ لیکر طرف محرابیہ کے جاتا ہے اسکے عقب میں صاحبقران مع لشکر تشریف لاتے ہیں یہ جو ثابت ہوا تو ہمنے اور ہرکارے اُسی مقام پر چھوڑے خود واسطے خبر دینے کے اس طرف کو چلے آئے کہ حاضر خدمت ہو کر اطلاع دیں یہ حال ہے جو کہ عرض کیا یہ جو خبر محراب شاہ نے سُنی چونکہ وہ وقت دربار کا تھا سب سردار دربار میں حاضر تھے اُن میں ماران بھی تھا اُسی کی طرف دیکھا وہ فوراً اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور طرف محراب شاہ کے آیا عرض کیا کہ غلام جاتا ہے لشکر لیکر اور روکتا ہے اور اُسکو قتل کر کے بارگاہ پر قبضہ کرتا ہے محراب شاہ

نے کہا کہ مین بیشتر حکم دے چکا ہون اب اجازت کی کیا ضرورت ہی یہ سنکے ماران وہان سے باہر
آیا مرکب پر سوار ہو کر چھاونی مین آیا یہان لشکر تو طیار تھا ہی آتے ہی اُسنے حکم دیا کہ سب میرے
ہمراہ آئین یہ حکم دینا تھا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار سوار مرکبون پر بیٹھکر طیار ہو گئے یہ اُن سب کو ہمراہ
لے کر چلا جدھر جزیل مع بارگاہ اُترا ہوا تھا یہ تو اُدھر کو اس قصد سے روانہ ہوا کہ چلکر بارگاہ چھین لائون
اُسپر قبضہ کر دن ادھر محراب شاہ نے پیلان کو حکم دیا کہ تم یہ تدبیر کرو کہ چھاونی مین جا کر حکم دو کہ کل
لشکر طیار رہے جسوقت ہم حکم دین فوراً ہمارے ہمراہ چلے کیونکہ جب خبر آئیگی کہ قبضہ بارگاہ پر ہو گیا اور
قریب شہر بارگاہ باقی ہی تو مین فوراً یہان سے روانہ ہونگا یہ سنکے پیلان نے عرض کیا کہ بہت
خوب مین ضرور حکم عالی بجا لاؤنگا یہ سنکر اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور سلام کر کے طرف چھاونی کے
روانہ ہوا یہان آکر لشکر کو حکم دیا کہ حکم شاہی ہی کہ سب لشکر طیار رہے بروقت جب حکم صادر ہو اسیوقت
ہمارے ہمراہ چلے یہ جو حکم پیلان نے دیا لشکر مین اُسی وقت سے سامان سفر ہونے لگا اُدھر
محراب شاہ نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا یہان کا تو یہ حال ہی اُدھر ماران چلا جاتا ہی اب لشکر
جزیل کا حال ملاحظہ ہو کہ جزیل نے ایک رات اس صحرا مین قیام کیا بوقت سحر وہان سے کوچ کیا وہ
جو ہرکارے اُس مقام پر برائے خبر مقرر تھے وہ یہ خبر لیکر چلے کہ لشکر آتا ہی ادھر کو اُدھر سے صاحبقران
بھی تشریف لاتے ہین یہ تو عرض کر چکا ہون کہ جو مقام عمدہ ہوتا ہی اُس مقام پر تشریف فرما ہوتے ہین لشکر
جزیل سے چھ سات کوس کے فاصلہ پر قیام فرماتے ہین القصہ جزیل بارگاہ لیے ہوئے مع ایک لاکھ لشکر کے
چلے آتے ہین کہ اب بالکل سرحد صحرا مین پہونچ گئے ہین کوئی اُس صحرا سے ایک منزل کوچ کیا ہوگا
کہ شام ہو گئی جزیل نے اُس صحرا مین قیام کیا اب ہرکارے جو کہ خبر لیکے گئے تھے وہ جو ایک صحرا مین
پہونچے جو کہ شہر سے ایک منزل پر تھا دیکھا کہ لشکر اُترا ہوا ہی یہ جو لشکر مین گئے دیکھا تو یہ لشکر شاہی ہے
معلوم ہوا کہ ماران مارخوار سپہ سالار برائے مقابلہ مع لشکر شہر سے بحکم بادشاہ روانہ ہوا ہی طرف لشکر
جزیل کے جاتا ہی جو کہ پیش خیمہ کر آتا ہی یہ اُسیوقت اُسکے خیمہ مین آئے ماران کو مجرا کیا اسکے بعد عرض
کیا کہ ہم یہ خبر لے کر آئے ہین کہ وہ خدا پرست جو بارگاہ لیکر آتا تھا اُسنے اُس صحرا سے کوچ کیا تھا جو کہ
حوالی صحرا مین تھا ہم لوگ اُس مقام پر برائے خبر رہ گئے تھے اور ہرکارے شہر کو برائے اطلاع
روانہ ہوئے تھے معلوم ہوتا ہی کہ وہ خبر سنکے حضور مع لشکر تشریف لائے ہین وہ خدا پرست اُسدن تو اُس
جنگل مین رہا بوقت سحر وہان سے کوچ کر کے ادھر کو روانہ ہوا آج دن بھر مین اُسنے ایک منزل راہ طے
کی ہی فلان مقام پر اُسنے قیام کیا ہی یقین ہی کہ کل صبح کو پھر کوچ کرے پرسون تک حضور کے لشکر سے مقابلہ
ہو جائے گا ماران نے کہا کوئی مقام خوف نہین ہی مین بارگاہ چھین لونگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جائے گا اس ملک کو بھی کیا یقینہ تصور کیا ہی یہ تمام صحرا بیشہ شیران ہی یہان شیر دن کا مقام ہی ہمکو بھی
دیکھنا ہی کہ وہ یہان آکر کیونکر زندہ واپس جاتے ہین مین وہ نہین ہون کہ اُنکی آمد سنکے ڈر جاؤن
ہان یہ تو بیان کرو کہ یہ جو لشکر آتا ہی یہ تو بارگاہ کے ہمراہ ہی اصل لشکر صاحبقرانی اس لشکر سے
کس قدر فاصلہ پر رہتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ چھ سات کوس کے فاصلہ پر رہتا ہی جہان یہ آج قیام
کرتا ہی وہان وہ لشکر دوسرے دن قیام کرتا ہی لشکر اسقدر کثیر ہی کہ چھ سات کوس کے فاصلہ مین اُترتا ہی
ماران نے کہا کہ بہت جلد اُس لشکر سے بھی مقابلہ ہو گا خیر دیکھا جائے گا چونکہ یہ خبر ہرکارون نے
بوقت شام آکر دی تھی اُسنے قصد کیا تھا کہ اسیوقت روانہ ہون مگر کچھ سوچ کر اپنے قصد کو فسخ کیا کہ

رات تھی ادھر اسنے اُدھر جرجیل نے وہ رات بسر کی بوقت سحر اُدھر سے جرجیل ادھر سے ماران
مع لشکر روانہ ہوئے اُسدن بھی ان دونون نے ایک ایک منزل راہ طے کی کہ رات ہوگئی ہرکارہ دو گھڑی
ڈانک بیٹھی ہوئی ہی لشکر ماران سے وہ دم بدم کی خبر دے رہے ہین کہ فلان مقام پر قیام کیا ہی کل
بوقت سحر جو کوچ کرے گا تو آپ کے لشکر سے مقابلہ ہوجاے گا ماران نے لشکر کو حکم دیا کہ ای بھائیو
کل حریف سے مقابلہ ہوگا جانبین لڑاکر بارگاہ کو چھین لینا اُسپر قبضہ کرلینا میری آبرو کا خیال رہے
مین صرف تمھارے ہی بھروسے پر یہ قصد کرکے بادشاہ سے اسکا اقرار کرکے چلا ہون اہل دربار
کے روبرو شرمندہ نہ کرنا خصوصاً پیلان جہان پہلوان جو کہ میرا ہم چشم وہم پلہ ہی اور اپنے نزدیک پہلوانان
جہان سے بہتر اور قوی تصور کرتا ہی اُس سے خجالت نہو اُسکے روبرو مین سرنگون نہون وہ
چشمک نہ کرے اگر اُسنے طعن کیا تو مقام مرجانے کا ہی سرداران لشکر نے عرض کیا کہ جب مقابلہ
ہوگا ملاحظہ فرما لیجیے گا کہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین ایسے حملے کرین گے کہ دشمنون کو سواے بارگاہ چھوڑکر چلے
جانے کے کوئی امر نہ بن پڑیگا کیا ہم کوئی نرم ہین مثل یقین اور اسکے اہل لشکر کے ہم لوگ ویسے نہین
ہین یہ ہی تقریر کل لشکر نے کی کل ہم بارگاہ چھین لین گے اگر خداوند تصویر کی مدد شامل حال ہوئی
اور انھون نے فضل کیا ماران اہل لشکر کی یہ تقریر سنکے خاموش ہورہا اور اپنے خیمہ مین جاکر آرام سے
سو رہا ادھر ہرکارے دم بدم کی خبر محراب شاہ کو دے رہے ہین محراب شاہ نے یہ حکم محلدار کو دیا ہی
کہ اگر ہم محل مین ہون اور ہرکارے ہمکو خبر دینے آئین خواہ ہم بیدار ہون خواہ ہم آرام مین ہون ہم کو
فوراً اطلاع دینا کہ ہرکارے دردولت پر حاضر ہین یہ رات رات بھر جاگتا ہی اور کل افسران فوج وسرداران
دربار کو حکم ہی کہ جسوقت مین طلب کرون فوراً حاضر ہونا سب کا ناک مین دم ہی راتون کی نیند حرام ہے اسی
خوف مین کہ نہ معلوم بادشاہ کسوقت طلب فرمائین پیلان تو ہر وقت طیار رہتا ہی ہر سردار ہمہ وقت مسلح
ومکمل اپنے مقام پر رہتا ہی لشکر مین یہ بندوبست ہی کہ لوگ ہتھیار لگاے ہوے سوتے ہین اور مسلح کھانا کھاتے
ہین وہ مثل ہی کہ جہان کھٹکا ہوا چونک اُٹھے یہ مثل کسی نے کہی ہی انپر صادق ہی کہ تہ کمر کا بند دوہرا کا
نیند اس خوف مین حرام ہی شہر مین تو یہ حال ہی کہ ہرکارون نے دردولت پر آکر محلدار سے کہا کہ خبر
کردو کہ ہرکارے حاضر ہین محراب شاہ سے محلدار نے عرض کیا کہ ہرکارے حاضر ہین محراب شاہ
فوراً چلا آیا اُسنے حال دریافت کیا اُنھون نے عرض کیا کہ اب حضور کے لشکر سے اور جرجیل کے لشکر سے
ایک منزل کا فاصلہ رہ گیا ہی یقین ہی کہ کل مقابلہ ہو یہی طریقہ ہی کہ جب ہرکارے خبر لیکر آئے اگر
محراب شاہ محل مین ہو افوراً اُنکے آنے کی خبر سنکے باہر چلا آیا گو ممکن ہی کہ محلدار سے دریافت کرالے
مگر خود سننے کا مشتاق ہی جب دربار مین رہتا ہی تو کوئی ضرورت نہین ہوتی ہی بلکہ یہ طریقہ مقرر کیا ہی کہ دن
بھر دربار مین رہتا ہی دربار آراستہ رہتا ہی بلکہ کھانا وغیرہ بھی باہر کھاتا ہی اور دو پہر رات تک وہین رہتا ہی کسی دن رات کو بھی
دربار مین رہا رات کا کھانا بھی باہر ہی کھایا شہر مین تو یہ حال ہی کہ کل اہل شہر نے یہ خبر سن لی کہ لشکر اسلام آتا
ہی اُنکو بھی خوف ہوا اپنا مال واسباب اس خوف سے زمین مین دفن کر دیا کہ شائد بادشاہ نے شکست
کھائی اہل اسلام کا اس ملک پر قبضہ ہوا انھون نے لوٹ کا حکم دیا تو ہمارا مال لٹ جاے گا اس خیال
سے پہلے ہی سے دفن کر دیا ہی یہان تو یہ بندوبست ہی اب اُدھر کا حال سماعت ہو کہ اُدھر جب رات
تمام ہوئی تو جرجیل نے لشکر کو حکم کوچ دیا لشکر چلا اُدھر سے ماران لشکر کو لیکر چلا وہ دن بھی ان دونو نکو
طے منازل مین تمام ہوا اب اسقدر فاصلہ ہی کہ ان دونون لشکرون مین کوئی دو کوس کا فاصلہ ہے

اگر رات نہو جاتی تو اُسی وقت مقابلہ ہوجاتا حرمل تو بلا خوف و خطر چلے آتے تھے اُنکو کچھ حال معلوم نتھا اُنکو یہ خبر
تھی کہ کل مقابلہ ہو جاوے گا اُدھر یاران کو ہرکارون سنے خبر دی کہ کل ساتھ خبرداری کے کوچ فرمایئے گا
پہلے ہی مقابلہ ہوگا یاران سنے وہ رات جاگ کر بسر کی جیسے سحر ہوئی لشکر کو بہ اسے مقابلہ طیار کر کے روانہ
ہوا اس طور سے کہ صف بندی سیکھے ہوئے جن جن سردارون و افسرون کو و اہل فوج کو منچلا اور ثابت قدم
سمجھ لیا ہی اُنکو پیش لشکر و قلب لشکر و جناح لشکر پہ مقرر کیا ہی آپ اپنے مرکب پہ سوار از سر تا پا دریائے
آہن مین غرق اس طور سے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا اور اہل لشکر سے انعام کثیر کا اقرار کیا ہی کہ مین
بادشاہ سے انعام کثیر دلواؤنگا حتے کہ تمھاری سپرین زر و جواہر سے مملو ہو جائینگی ہر سون کا سر انجام ہوگا
ایسا انعام تمکو کبھی نملا ہوگا اگر میری آبرو رکھو نوگے وہ لوگ بھی اپنی جانون پہ کھیلے ہوئے ہمراہ ہین یہ
تو اس بندوبست سے چلا ہی اُدھر ہرکارون سنے محراب شاہ کو یہ خبر دی کہ آج مقابلہ ہوگا محراب
سنے سب سردارون و افسرون سے کہا ہی کہ تم لوگ طیار ہو کر حاضر دربار ہو لشکر کو حکم دیا ہی کہ لشکر طیار رہے
اہل لشکر مسلح و مکمل و سردار و افسر سب کے سب مرکبون پر کاٹھیان رکھی ہوئین صرف سوار ہونے کی دیر پیلان
کو بھی بنا ہوا ہے حاضر دربار بیرون دربار سب سردارون کی سواریان موجود بلکہ تخت شاہی بھی
جملہ سردار و افسر مسلح و مکمل دربار مین حاضر اس خبر کے منتظر کہ خبر آئی کہ بارگاہ پر قبضہ ہو گیا ہین یہان سے کوچ
کرون انکا تو یہ حال ہی اُدھر حرمل جو سحر کو بیدار ہوا تو لشکر کو لیکر چلا چونکہ اُنکو حکم تھا کہ جب شہر ڈیڑھ
منزل رہجاوے تو تم بارگاہ بر پا کرنا اگر کوئی مانع ہو تو ہمکو خبر کرنا ہم تمھاری مدد کو کسی نہ کسی سردار کو فوراً
روانہ کرینگے حرمل اسی خیال سے مع لشکر چلے آتے ہین کہ جب شہر کوئی ڈیڑھ منزل رہیگا تو مین بارگاہ
برپا کرونگا وہ درگہ سالار بھی ہمراہ ہی اُس سے بھی یہی صلاح ہوئی ہی جہان اُسکی صلاح ہوتی ہی اُس
مقام پر قیام کرتا ہی آج بھی اُسکی رائے سے کوچ کیا ہی تمام لشکر ہمراہ ہی بارگاہ درمیان لشکر مین ہے
گرد بارگاہ تمام لشکر ہی آگے آگے حرمل مرکب پر سوار پہلو مین عادل بن عندل بن عادی جو کہ سابق کا درگہ سالار
ہی مرد جوان ہی عقب مین چالیس سردار چالیس ہزار سپاہ کے جو کہ لشکر صاحبقرانی سے حرمل کے ہمراہ ہوئے
تھے ایک طرف ساٹھ سردار ملازمان حرمل کے ساٹھ ہزار لشکر کے مثل طالب قزاق و جسیم عادی و سلیم
عادی و حلیم عادی و عمود عادی و سلطان کے چلے آتے ہین عقب مین ایک لاکھ سپاہ ہی خوشی خوشی صحرا
کی فضا دیکھتے ہوئے چلے آتے ہین چونکہ صبح کا وقت ہی نسیم سحری چل رہی ہی طائران خوش الحان درختون پر
بیٹھے ہوئے یاد الہی کر رہے ہین بلبلین گلہائے صحرا کے بوسے لے رہی ہین سبزہ کو سوسن روئیدہ سے ہے
مرکبان خوش رفتار کس خوشی سے چرتے ہوئے چلے جاتے ہین سوارون سنے باگین ڈھیلی کر دی ہین اپنی
زرہون کے بند کھول لیے ہین ہوا کھا رہے ہین دماغ خوشبوئے گلہائے خودرو سے معطر ہین گیاہ پر قطرہ ہائے
شبنم جو پڑے ہین تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گوہر آبدار غلطان ہین گلون مین جو شبنم کے قطرے ہین تو یہ معلوم ہوتا
ہی کہ پھول اپنے کٹورون مین برائے بلبل خوش کردار شراب تازہ لیے ہوئے موجود ہین آفتاب عالمتاب
دریچہ مشرق سے نکلا ہی اُسکی آمد کا ایک طرف شور ہی کسی قدر جا بجا صحرا مین دھوپ پھیلی ہوئی ہی برگہائے
سبز پر جو اُسکی شعاع پڑتی ہی وہ مثل زمرد کے رخشان ہین اوس جو اُسپر پڑی اور وہ جو چمکتی ہی تو یہ معلوم
ہوتا ہی کہ جوہر چمک رہے ہین اُنکی سبزی آنکھون مین کھبی جاتی ہی بار اثمار سے شاخین زمین کے بوسے لے
رہی ہین آہو اپنے مقامات سے نکل نکل کر گیاہ تازہ کو کس خوشی سے چر رہے ہین اور آپس مین خوش فعلیان
کر رہے ہین جست و خیز مین مصروف ہین سہانے مرکبون کی صدا سنکے رم کرتے ہین شیر و پلنگ وغیرہ اپنے اپنے

مقام سے نکلے ہین انگڑائیان لیکر آہستہ آہستہ طرف دریا کے چلے جاتے ہین نیل گاو وغیرہ بھر رہے ہین صبح کا
وقت ہی تو چرند و پرند سب خوش ہین دریا موجزن ہی لہرین آ رہی ہین اُسپر جو عکس آفتاب پڑتا ہی تو طلائی
معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام آب دریا طلائی ہی کسان کھیتون مین پانی دے رہے ہین پانی کس جا
سے زمین پر روان ہی اُسپر جو عکس پڑتا ہی تو وہ بھی سنہری معلوم ہوتا ہی عجب وقت فرحت افزا و مسرت خیز ہی
یہ لشکر اُس صحرا سے سیر ہوا کھاتا ہوا نکلا کوئی کوس بھر آیا ہوگا کہ جرنیل نے کہا اب باگین اُٹھائین بند قبا
درست کرین دن بھی کسیقدر چڑھ آیا ہی اس صحرا کی فرحت کے سبب سے آج دیر ہوگئی کہین ایسا نہو
کہ منزل پر نہ پہونچین خلاف مقام منزل شام ہو اس سے اب مناسب یہ ہی کہ باگین اُٹھا دو یہ حکم دیکر
اپنے قبا کے بند درست کیے پھر تو تمام لشکر نے اپنے کو درست کیا مرکب بھی خوب اپنا پیٹ بھر چکے
تھے باگین مرکبون کی لین ایک مرتبہ تمام لشکر کے مرکب کنوتیان بدل کر گردنون کو اٹھا کر دمون کو جھنور کرکے
چلے انکے تگاپو سے خاک بلند ہوئی تمام صحرا گرد و غبار سے تاریک ہوا ان سب نے مرکبون کو ڈال دیا
کہ سرپٹ روانہ ہوئے اسی طور سے کوئی ایک کوس راہ طے کی ہوگی کہ سامنے سے گرد و غبار بلند ہوا کہ اُس
گرد و غبار سے صحرا تاریک ہو گیا اُس گرد سے صداے سُمہاے مرکب آتی تھی سنان نیزہ چمکتی ہوئی نظر
آتی تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون آئینے چمک رہے ہین کہ جرنیل نے عادل کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی
یہ تو کسی لشکر کی آمد معلوم ہوتی ہی یقین کرلو کہ کوئی لشکر ضرور آتا ہی اپنے لشکر کو حکم دو کہ وہ ٹھہر جاے
معلوم ہووے کہ یہ لشکر کیسا ہی اور کسکا ہی کدھر سے آتا ہی ہم سے تو کچھ مطلب نہین ہی جب یہ لشکر نکل جائیگا
تو روانہ ہونگے بھائی عادل یہ تو صحرا ایسا ہی کہ یہان کوئی مقام قیام کرنے کا نہین ہی نہ کوئی پہاڑ ہی نہ آڑ ہی
کہ اُسکو پشت پر لیکر قیام کرین اگر یہ لشکر ہم سے مقابلہ کرے تو بڑی خرابی ہو بارگاہ کو کسی مقام پر برپا
کرین کیونکہ تمام ریگستان ہی کوئی دریا بھی نہین ہی بڑے خراب مقام پر اِس لشکر سے سامنا ہوگا اگر لشکر صاحبقران
آگیا تو بڑی تکلیف ہوگی پانی کی زحمت ہوگی یہ سنکے عادل نے کہا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی اگر براے مقابلہ
ہی تو ہم مقابلہ کرینگے اُنکی کیا اصل ہی جو ہم سے مقابلہ کرسکین ہم وہ لوگ ہین کہ جنکے خوف سے شیرون کو تپ
آتی ہی جرنیل نے کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ لشکر مقابلہ نہ کرونگا بلکہ میرا یہ کلام یہ ہی کہ صاحبقران کو تکلیف ہوگی
عادل نے کہا کہ کوئی تکلیف نہوگی وہ صحرا قریب ہی کہ ابھی جس سے ہم نکلے ہین بلکہ یہ خیال کرلو کہ لشکر
صاحبقرانی اُسی صحرا مین فروکش ہوگا کوئی لشکر تھوڑا نہین ہی کہ یہان تک پہونچ جاے گا یہ تو بخوبی ظاہر
ہی کہ جب لشکر اُترتا ہی تو چھ سات کوس کے گرد مین فروکش ہوتا ہی یہان تک ایک سر لشکر کا ہوگا بلکہ یہ
مقام براے مقابلہ خوب ہی کہ کوئی طرح کی آڑ نہین ہی جرنیل نے کہا کہ پھر لشکر کو ٹھہرنے کا حکم دو کہ وہ ٹھہرے
اور ہرکارون کو براے خبر روانہ کرو یہ جو جرنیل نے کہا عادل نے افسران سپاہ سے کہا کہ اسی مقام پر
صف بندی کرو بارگاہ کو بیچ مین رکھو کوئی لشکر آتا ہی نہ معلوم کسکا لشکر ہی یہ لشکر نکل جاے تو روانہ ہو
یہ جو حکم دیا لشکر مین صف بندی ہونے لگی ادھر عادل نے چند ہرکارون سے کہا کہ جا کر خبر لاؤ کہ یہ گرد کیسی
بلند ہوتی ہی کون آتا ہی کسکے لشکر کی آمد معلوم ہوتی ہی کیا کوئی بادشاہ براے شکار آتا ہی یا ہمارے
آنے کی خبر پاکر مقابلہ کرنے کو آتا ہی ہمکو اُسکے قصد سے آگاہ کرو وہ ہرکارے یہ حکم پاکر طرف اُس
گرد کے روانہ ہوئے ناظرین پر واضح ہو کہ اُس لشکر کے ہمراہ صحرا سے بھی ہرکارے ہین انھون نے
جو غبار کو بلند دیکھا سب کی نگاہون سے بچکر اُس غبار کی طرف روانہ ہوئے یہان تو صف بندی ہوگئی اپنا
بند و بست کرلیا جرنیل و عادل دونون مرکبون پر سوار از سر تا پا دریاے آہن مین غرق نیزون کو

زمین مین گاڑ دیا ہی اسکے پھر پھرے اڑ رہے ہین اُسکی ہوا مین کھڑے ہین ادھر لشکر مین بھی صف بندی ہوگئی ہو کسی قسم کی خرابی نہین ہی وہ ہرکارے جو کہ ہمراہ سے اس لشکر مین تھے اور سب سے اپنے کو پوشیدہ کرکے اُس غبار کی طرف گئے تھے ان ہرکارون سے ہو بچنے کے تیئن جب قریب غبار کے پہونچے تو دیکھا آگے آگے سپہ سالار وست چپ پینے ماران خونخوار اونچی بنا ہوا مرکب پہ سوار عقب مین لشکر بیشمار چلا آتا ہی سب مرکبون کی باگین اُٹھائے ہوے ہین کہ اُنھون نے سامنے جاکر سلام کیا اور دعا دی کہ ماران نے جو ہرکارون کو دیکھا تو مرکب کو روک لیا اُسکا مرکب کو روکنا تھا کہ تمام لشکر رک گیا اُسنے ہرکارون سے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو جلد بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ آپ اس تیزی سے کہان تشریف لیے جاتے ہین اپنے حواس درست فرمائیے لشکر کا دم راست کیجیے سامنے سے لشکر حریف مع بارگاہ کے آتا ہی اُسکے ہمراہ بھی ایک لاکھ سپاہ ہی سب مرد میدان پہلوان جہان ہین بڑے بڑے قد کے آدمی ہین غالب انسان مین دیو ہین عادی بہت ہین قوم عاد سے ہزارون آدمی ہین اگر آپ اس طور سے مقابلہ فرمائیے گا تو وہ لوگ غالب آئینگے کیونکہ وہ لوگ بہت راحت کے ساتھ راہ طے کرتے ہین کہ اُنکو کسل راہ بالکل نہین معلوم ہوتا ہی ہم نے جو یہ غبار بلند دیکھا اور آمد لشکر کا گمان ہوا تو ہم براے خبر ادھر کو آئے کہ اگر آپ تشریف لاتے ہون تو خبر کردین دوسرا امر یہ ہی کہ وہ لوگ بھی اس غبار کو دیکھکر بر سر حساب ہوئے ہین یقین ہی کہ اسی مقام پر قیام کیا ہو کیونکہ وہ لوگ بڑے جہاندیدہ و کار آزمودہ معلوم ہوتے ہین کیون نہ ہو بھلا کہین معرکے بڑے ہین کر دردن مقابلے کئے ہین طرز جنگ سے ماہر ہین فنون سپہ گری اُنپر ظاہر ہین بڑی ہوشیاری کے ساتھ آتے ہین مقام مناسب جنگ دیکھکر قیام کرتے ہین آپ کو لازم ہی کہ اب آپ آہستہ روانہ ہون بس تھوڑی راہ درمیان مین ہی کہ وہ لشکر ہی ہمنے آپ کو آگاہ کردیا یہ جو ہرکارون نے خبر دی ماران نے افسرون کی طرف دیکھکر کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ لشکر حریف آ پہونچا ہی وہ جو غبار بلند ہی اُسی لشکر کا ہی یہی خبر لیکر ہرکارے آئے ہین پس تمکو لازم یہ ہی کہ اسوقت جا نہین لڑا دو بارگاہ پر قبضہ کرلو یہ موقع آبرو کا ہی پہلے تو مین آشتی بارگاہ طلب کرونگا اور کہونگا کہ بارگاہ مجکو دے دو اور تم لوگ واپس جاؤ اور اپنے صاحبقران سے عرض کرو کہ یہ وہ مقام نہین ہی کہ جہان آپ کا قبضہ ہو اگر آپ سمندریہ کو جاتے ہین تو اور طرف سے تشریف لیجائیے ادھر آپ کو جانا نہین ملیگا کیونکہ یہ بیشہ ہی شیرون کا یہان شیر رہتے ہین یہ مقام مثل قصبہ کے نہین ہی کہ آپ قبضہ کرلین یہان کا حاکم محراب شاہ ہی جو کہ شیرون کا بادشاہ ہی اس طرف شیرون کو آتے ہوے تب لرزہ آتا ہی اُنکی بوٹی بوٹی یہان کے پہلوانون کا نام سنکا کانپتی ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان سمندر شاہ بھی لشکر کشی کرکے کبھی نہین آیا ہی مریخ فلک ادھر منھ کرکے نہین سوتا ہی دیو یہان کا نام سنکا بسبب خوف کے آنکھین بند کرلیتے ہین منھ چھپا کر بیٹھ جاتے ہین جن کی کیا اصل ہی ہم وہ لوگ ہین کہ پری کو شیشہ مین بند کرتے ہین فیل کو ایک مشت ضرب سے ہلاک کرتے ہین شیر کا کلہ چیر ڈالتے ہین انسان کی کوئی حقیقت نہین ہی ہمنے گو آپ کا بہت کچھ نام سنا ہی مگر یہان کچھ کام نہ آئے گا آپ اور جانب سے سمندریہ کو تشریف لیجائین اگر یہ سنکر اُنے بارگاہ دیدی اور وہ واپس چلا گیا تو خیر ورنہ مقابلہ کرکے بارگاہ پہ قبضہ کرینگے یہ سنکے افسرون نے عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلین ہمارے حواس درست ہین ہم مقابلہ کرنے کو موجود ہین کوئی مقام خوف نہین ہی یہ سنکے ماران نے آپ لشکر کو لے کر باہستہ قدمی اوس مقام سے کوچ کیا ادھر جو ہرکارے عادل نے

بجلکہ جرمل روانہ کیے تھے قریب گرد پہونچے دیکھا کہ ایک لشکر کوئی ڈیڑھ لاکھ کے قریب صف بستہ بڑے کر و فر سے چلا آتا ہی سب کے سب دریا سے آہن مین غرق تلوارین علم کیے ہوے نیزے دوش بدوش آگے آگے ایک پہلوان زبردست مثل فیل مست کے ایک مرکب پر سوار نیزہ دراز ہاتھ مین تیغہ برق تاب کمر سے لگا ہوا گرز سپر پشت پر پڑا ہوا ترکش ہزار تیر دن کا کمر مین کمان دوش پر زرہ بدن مین سر پر پالنوون مین اونچی بنا ہوا مرکب قوی ہیکل پہ سوار بڑا مکار و غدار آثار کفر و ضلالت رخ سے آشکار شیطان ثانی معلوم ہوتا ہی اسقدر سیاہ چہرہ ہی کہ شب دیجور کا گمان ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ روز روشن کے چھپانے کو شب تار آتی ہی لشکر مین جس قدر لوگ ہین سب سیاہ رو تیرہ درون ہین جنکے دل مین نہ خوف خدا ہے نہ رحم ظلم و ستم کے پتلے ہین بڑے ستمگار ستم پیشہ حد سے زیادہ لالچی ایک خرمہرہ کے لیے انسان کو قتل کرین شاعر نے یہ شعر انھین کی شان مین کہا ہی کیا خوب نظم کیا ہی حد کی طمع ظاہر کی ہی ۵ جائین جو آسمان پہ زمین خراب ہے + سونا اُچھال لین ورق آفتاب سے + جسقدر برائیان ہین سب اُنمین جمع ہین یہ جو صورتین ہرکارون نے دیکھین اُن کے ہوش پرواز کر گئے کہ یہ لوگ بڑے ظالم ہین انکے رخون سے ظلم و ستم اُنکا ہی جسمون سے بوے کفر آتی ہی انکے قلب سیاہ ہین ہرکارے خدا کی طرف پناہ لے گئے اور صورتین تبدیل کر کے اُس لشکر مین داخل ہوئے چونکہ وہ لشکر اپنے اُسی مقام پر قائم تھا انھون نے دیکھا کہ چند سوار ایک مقام پر کھڑے ہوے باتین کر رہے ہین یہ بھی اُس مقام پر آ گئے اُنھون نے کسی سے کچھ کلام نہ کیا وہ باہم یہ تقریر کر رہے تھے کہ اسوقت بڑا معرکہ پڑے گا وہ لوگ بھی کوئی بودے اور کچے دل کے نہین ہین ہزارون کا خون ہوگا جب بارگاہ پر قبضہ ہوگا ہم بھی اپنی جانین لڑا دینگے مگر بارگاہ پر قبضہ کر لین گے تاکہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ ہم کسی ملک پر لشکرکشی کر کے گئے تھے وہان کے لشکر سے مقابلہ ہوا تھا ساری اپنی بہادری فراموش کر جائین گے یہ ہر ایک ملک پر چڑھ کر جانا بھول جائین گے آج تک کسی سے اِنکو سامنا نہین ہوا ہے جو وہ اسطور سے بلا خوف و خطر ہر ایک ملک پر چڑھ جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ جہان مقابلہ ہوا وہ لوگ بزدل تھے کہ انکا قبضہ ہو گیا جیسے یقینا یہ ہم لوگ ویسے نہین ہین جب مقابلہ ہوگا ہمارے جوہر ظاہر ہونگے اُنکے جوہر ہم پر یہ وہ ملک ہی کہ آج تک کوئی لشکرکشی کر کے اسیر نہین آیا ہان ہم سے اُنکو لطف مقابلہ حاصل ہوگا آج تو ہم ضرور بارگاہ پر قبضہ کرینگے اپنے جوہر دکھائین گے یہ پہلا مقابلہ ہی اگر ہم اسمین غالب آ گئے تو ضرور اُنکے جی چھوٹ جائین گے یقین ہی کہ پھر اِدھر کا رخ نہ کرین اور طرف سے سمندر پہ پر جائین ہم اُسکے ماتحت ہین جو کہ شیرون کا شیر ہی جسکے باپ دادا کے قدم میدان جنگ سے کبھی ہٹے نہین ہین ہمیشہ جیت رہے ہین یہ مثل سچ ہی کہ جب تک سردار عمدہ نہو لشکر لڑ نہین سکتا ہی بھائی بات یہ ہی کہ لشکر مقابلہ کرے اور جنگ کو سر کرے نام سردار کا ہو کاٹے ہاتھ نام تلوار کا ہو بس اس سے تو کوئی غرض نہین ہے سردار جیدار ہو فنون جنگ سے ماہر ہو منچلا ہو ثابت قدم ہو لشکر کے مقابلہ کرانے سے ماہر ہو تو سپاہ بھی جان دے کر مقابلہ کرتی ہی بفضل خداوند تصویر سے ہمارا افسر ایسا ہی ہی اور ویسا ہی بادشاہ قدردان ہے اور ناقدرون سے تو کچھ بس نہین ہی اگر اس جنگ کو سر کر کے گئے تو بہت کچھ انعام ملیگا کہ مالامال ہو جائین گے بہت خوش ہونگے یہ تقریر سُن کے ہرکارون نے جو کہ صورت بدلے ہوئے اُنہین کے لشکر کے لوگون کی صورت تھے یہ کہا کہ یہ امور تو سب درست ہین مگر سنا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ

ہین کہ جنکی تلوار کے سکے بیٹھے ہوے ہین بڑے بڑے شجاعون کو جنکا نام سنکے بخار آتا ہی انکے نام
سُن کے سبز صحرا مین دامن کوہ سے مُنہ چھپاتے ہین مریخ فلک کو انکے نام سے تپ لرزہ آتا
ہے انھین لوگون کے بزرگون نے قاف مین جاکر تباہ کیا وہ شمشیر زنی کی ہی کہ آج تک دیو اُنکے
نام سے خوف کھاتے ہین اور اُنکے تابع ہین قاف کا کیا ذکر ہی بر دہ دنیا پر ایک ایک نے لاکھون
سے تن تنہا مقابلہ کیا ہی انکی بہادری کے ذکر سے ہزارون کتابین مملو ہین جو کہ بطور داستان کے
ہر محفل اور جلسہ مین پڑھی جاتی ہین لوگ بصد اشتیاق زر کثیر صرف کرکے سنتے ہین کوئی یہ لوگ بھی
حلوا نہین ہین بڑے غضب کی جنگ ہوگی پھر جو کچھ ہو کچھ تو انکو بھروسا ہی جو وہ ادھر کو آتے ہین
خیال کرنے کا مقام ہی کہ ایسے دریاے سبز رنگ کو جو سحر کا تھا اُسکو کیونکر فتح کیا سحر آئین وماہیان وآفتاب
جنکے سحر کے سکے بیٹھے ہوے تھے وہ کیونکر قتل ہوئین انکی کیا اصل ہی بڑے بڑے طلسم فتح کیے جو کہ
کوئی نہین فتح کر سکتا ہی یقینہ بھی کوئی ایسا ویسا شہر نہین تھا کہ یون فتح ہو جاتا ایک ماہ تک مقابلہ رہا
بڑے بڑے معرکے بڑے سنا گیا ہی گو ہم اُس مقام پر نہین تھے کان گنہگار ہین کہ مین شبانہ روز جنگ
مغلوبہ رہی دو سردار سپاہ کثیر سے سمندر شاہ یقطین کی مدد کو روانہ کیے تھے وہ عین وقت پر پہونچے
انجام کیا ہوا کہ شکست کھائی انکا قبضہ ہوا یقطین ایسا شخص کہ جسنے آج تک مذہب تصویر پرستی نہ قبول
کیا تھا خود پرست رہا باوجودیکہ سمندر شاہ ساحر ہین مگر کچھ نہ کرسکے یہ نہ کہنا کہ دشمنون کی تعریف کرتے
ہو ہم کلمہ حق کہتے ہین انصاف کی یہ بات ہی کہ اگر ہم سے کوئی آکر سحر سے مقابلہ کرے تو ہم تو اُسکی اطاعت قبول
کرین گے یہ انھین لوگون کا دل ہی کہ مقابلہ کرنے مین خوف نہین کرتے ہین کہ ایک دانہ ماش مین قاف
بدل جاتا ہی ہمنے بھی سنا ہی کہ بڑے بہادر ہین ہان جب مقابلہ ہو تو معلوم ہو ہم تو واجبی بات کہتے ہین
چاہے کوئی ناراض ہو جاے خوش اُنھون نے کہا کہ یہ کلام تمھارا صحیح ہی مگر یہ سب سنا ہوا ہی
نہ بیان کرو کہ کوئی امر اسمین دیدہ ہی اور یہ جو ساحرون سے مقابلہ کیا طلسم فتح کیے یہ عیارون کے بھروسے
پر جہان تمنے یہ سنا ہوگا کہ دریاے سبز رنگ تھا ساحر قتل ہوئے یہ بھی ضرور سنا ہوگا کہ عیارون نے قتل
کیے یا جو طلسم فتح ہوے وہ عیارون کی ذات سے خیر اس سے کچھ غرض نہین سُنی ہوئی بات کا
اعتبار کرنا مردون کا کام نہین سماعی بات کا اعتبار نہین ہو حسب مصرع ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ ہان
جب ہم دیکھین تو اعتبار کرین یہ تمنے سنا ہوگا کہ اندھا جب چاہے جب دو آنکھین پائے ہم اُسکو یقین نہین
کرتے ہین جو کچھ وہ ہین انکا حال ظاہر ہو جاے گا ہمارے نزدیک تو وہ روباہ سے بدتر ہین چاہے
وہ شیر نر ہون ہان جب ہمارے روبرو اُنکے قدم جمے رہین اور وہ لوگ ثابت قدم رہین تو ہم جانین یہ سنکے
اُن عیارون نے کہا کہ معلوم ہو جاے گا یہ مثل ضرور سُنی ہوگی کہ کسی حجام سے کسی نے کہا کہ نائی جی بال کتنے ہین اُس
نے جواب دیا کہ میان جی آگے آتے ہین جس طور سے تم خیال کرتے ہو کہ ہم بہادر ہین وہ بھی اپنے مقام پر
یہی تصور کرتے ہونگے سچ کسی نے کہا ہی کہ جب تک اونٹ پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہے بہت شور کرتا ہی اور
خیال کرتا ہی کہ ہمچو من دیگرے نیست جہان پہاڑ کے نیچے آیا سارا کس بل نکلجاتا ہی سب شور کرنا فراموش
ہو جاتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ ہان مجھ سے بڑا ہی ہمارے نزدیک تو یہ نقشہ ہی جو کچھ ہونے والا ہے تھوڑے
عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا سب ماہر ہو جاے گا کہ کون بہادر ہی اور کون نامرد ہی یہ سنکے اُن سوارون نے قصد
کیا تھا کہ کچھ جواب دین کہ دیکھا لشکر روانہ ہوا وہ اُس مقام سے اپنی صف مین آئے مگر باہم یہ تقریر
کرنے لگے کہ یہ لوگ رسالہ کے تھے جو یون تقریر کرتے تھے ہمکو تو اپنے لشکر کے نہین معلوم ہوتے ہین اُنکی

کہا کہ ہونگے ہکو کیا یہ کہکر اپنی صف مین آکر ہمراہ لشکر کے چلے اُدھر وہ ہرکارے سب کی نگاہ مین بچا کر بعد
تیز رفتاری اپنے لشکر کی طرف پہلے قبل ظاہر ہونے لشکر کے لشکر مین پہنچے اور روبرو جبرئیل و
عادل کے یون عرض کرنے لگے کہ خداوندا آگاہ ہون اور خبردار یہ خاکسار خبر تازہ لیکر حاضر ہوئے ہین
وہ یہ ہے کہ جو گرد و غبار بلند ہوا تھا اُسمین فریب ذوالجوالم کے سپاہ ہے دشمن خدا ہر ایک روسیاہ ہے ایسے سیاہ
قلب ہین کہ سیاہی قلب اسقدر ترقی پذیر ہوئی ہے کہ چہرے سیاہ ہوگئے ہین بغض عناد کے پتلے ہین کفر و نفاق
اُنکے آب و گل مین ملا ہے آثار شرارت نمودار ہین ہر ایک جو اسکا ہے اپنے خیال ناقص مین شیر ہین ببر ہین
دلیر ہین مگر ہم اُنکو روباہ سے بدتر خیال کرتے ہین ان سب کا جو افسر ہے وہ بڑا کفر و ضلالت کا پتلا ہے اُسکے
چہرے سے عناد و بغض کے آثار ظاہر ہین حضور ہم جو لشکر مین گئے تو صورت بدل کر ایک مقام پر
چند سوار کھڑے ہوئے یہ تقریر کر رہے تھے حضور ہمنے یہ سنا کہ وہ یہ کہتے تھے اور معلوم ہوا کہ یہ لشکر
اس قصد سے آیا ہے کہ حضور کے غلامون سے بارگاہ چھین لین حضور کو زک دین یہ کہکر وہ کل تقریر
جو کہ سوارون سے سنی تھی اور جو خود جواب دیا تھا بیان کی یہ سنکے جبرئیل نے عادل کی طرف دیکھا
اور کہا کہ ای بھائی تم نے سنا کہ ہرکارے کیا خبر لائے ہین مین نے جو کہا تھا کہ یہ لشکر ہمارے مقابلہ کو
آتا ہے وہی ظاہر ہوا اگرچہ ان روباہ خصالون سے کوئی خوف نہین ہے اگر آیا ہے تو آنے کی سزا پاے گا ہم
لوگ غلامان صاحبقران ہین مریخ فلک کو خیال مین نہین لاتے ہین یہ کیا گیدی ہین عادل نے کہا
اگر ہم مقابلہ کرینگے آپ نے دیکھیے یہ جو عادل نے کہا جبرئیل نے ہرکارون سے کہا کہ تم جاؤ اپنے مقام پر
ہرکارے تو چلے گئے جبرئیل نے اپنے سردارون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ای سرداران لشکر تم لوگ
آگاہ و خبردار ہو کہ لشکر حریف ہمسے بارگاہ چھیننے کو آیا ہے لہذا وہ آج تلوار کرنا کہ پیر فلک دیکھکر دنگ
ہو یہ صحرا خون سے لالہ رنگ ہو کوسون خون کا دریا روان ہو سرد بازو کا اظہار ہو لاشون سے
صحرا مملو ہو جاے میری آبرو تم سب کے ہاتھ ہے یہ پہلا معرکہ ہے ایسا ہو کہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو جاے
جس منہ سے بارگاہ مین لیکر ادھر کو آیا ہون یہ سرخرو رہے سیاہ رو ہون کیونکہ سب سے پہلے مین
اسی کام پہ مامور ہوا ہون اس بارگاہ کی بڑی عزت ہے اگر یہ چھین گئی تو کفار کو بڑے حوصلے
ہوجائینگے یہ اول معرکہ ہے بعد خدا کے میری عزت و آبرو تم سب کے ہاتھ ہے یہ بارگاہ میرے سر کے ساتھ
ہے مین یہ کہتا ہون کہ جب تم مین سے ایک ہو موجود اس بارگاہ پر کفار قبضہ کرین میری اور تمھاری
زندگی مین یہ بارگاہ وکیت نہ آسکین یہ جو جبرئیل نے کہا تو سرداران اہل لشکر نے جواب دیا کہ وہ
آتے ہین تو آئین کیا تاب و طاقت جو بارگاہ کو نگاہ اُٹھا کر دیکھ سکین جب تک ہمارے دم مین دم
ہے اور تلوار مین خم ہے اگر ادھر کا رخ کرین تو ہم اُنکے پاؤن قلم کرین ہم لوگ تلوار کے دھنی
ہین وہ ثابت قدمی دکھائینگے کہ کفار کے حوصلے پست ہو جائینگے وہ سب روباہ ہین ہم شیر
شرزہ ہین جبرئیل نے کہا کہ ہان بھائیو یہی نام نیک باقی رہے گا یہ معرکہ بھی یادگار ہوگا جو کوئی شخص
تعریف تو کرے کہ فلان زمانہ مین ایک لشکر اس طور سے لڑا ہے نام نیک صفحہ روزگار پر رہیگا زیر
فلک یہ ایک فسانہ ہوگا اسکو سنکے محظوظ ہر ایک فرزانہ ہوگا اگر کوئی یاد کرے تو ساتھ نیکی کے بدی
سے نہ یاد کرے یہ جو جبرئیل نے کہا ہر ایک تلوار پکڑ کر مرکب پر جوش شجاعت سے جھوم پڑا سبکے
چہرے گلنار ہوگئے رحیق شجاعت نے اپنا رنگ دکھایا یہ معلوم ہوتا تھا کہ تختہ لالہ زار کھلا ہے شراب
خراب نے مست کر دیا یہان تو لشکر کا یہ رنگ ہوا اُدھر ہرکارون نے جو کہ خبر کو گئے تھے خیال کیا

کہ جرل کے ہمراہ لشکر کم ہی بپاہ حریف زیادہ ہی لہذا یہ خبر لشکر صاحبقرانی مین کرنا ضرور ہی کہین ایسا نہو
نہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو جاسے تو بڑی خرابی ہو اگر خبر لشکر مین ہو جاے گی تو کوئی نہ کوئی بحکم
صاحبقران مدد کو ضرور آسے گا یہ تصور کرکے لشکر سے طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے انکا حال
پھر تحریر ہوگا یہان کا حال ملاحظہ ہو کہ جب جرل یہ تقریر کر چکا لشکر و سردارون کو جوش دلا چکا
اہل لشکر نے کہا کیا کہ بارگاہ کو بیچ مین کیا اور خود اسکے گرد تلوارین پکڑ کر صف باندھکر استادہ
ہوے کہ یکایک وہ دامن گرد شگافتہ ہوا اُسمین سے لشکر کفار بعد تیزی پیدا ہوا اور اُسی طور سے
باگین اُٹھائے ہوے چلے آتے ہین آگے آگے مارا ان کے عقب مین لشکر جب قریب لشکر پہونچے
تو اُدھر سے چند سردار تخم جرل آگے بڑھے اُنھون نے پکار کر کہا کہ ای لشکر کفار تم کدھر کو آتے ہو
اور طرف سے جاؤ کیونکہ ادھر لشکر اسلام کا ہراول مع لشکر کھڑا ہوا ہی یہ اُسکا لشکر ہی کہ دو طرف مہرابیہ
کے پیش خیمہ شاہی نے گھر جاتا ہی اگر تم لوگ ادھر کو آوگے تو بیکار کو مقابلہ ہوگا کیونکہ ہم ادھر سے جانے
نہ دینگے تم اپنے لشکر کو دوسری طرف سے لیجاؤ بیکار کی جنگ سے کچھ حاصل نہین ہی ہمارا
یہ معمول ہی کہ ہم لوگ جدھر کا قصد کرتے ہین اُسیطرف کو جاتے ہین ہم اپنے ارادے سے باز
نہین آتے ہین ہمارا لشکر جدھر کو جاتا ہی اُسطرف سے پھر کر اور طرف سے نہین جاتا ہے ہم لوگ
کبھی پلٹے نہین ہین آسمان ٹل جاے مگر ہم اپنے مقام سے نہین ہٹتے ہین تم لوگ اور طرف سے
چلے جاؤ یہ سنکے لشکر کفار سے چند سردارون نے کہا کہ تم جا کر اپنے افسر اعلے سے کہو کہ ہم کو بارگاہ
دیدین اور خود طرف اپنے لشکر کے چلے جائین کیونکہ یہان اُنکا گذر نہین ہوگا یہ بیشہ شیران ہی یہان
اُنکا آنا بیکار ہی یہان آکر وہ زک اُٹھائینگے لشکر تباہ ہوگا یہ ملک مثل اور ملکون کے نہین ہی کہ
اُنھون نے قبضہ کر لیا یہان ایک ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار ہی ہم لوگ جدھر کا قصد کرتے
ہین اُسیطرف سے جاتے ہین ہم لوگ تو تمھاری تلاش مین آئے ہین کہین جانے کو نہین آئے ہین
صرف بارگاہ پر قبضہ کرنے کو آئے ہین یہ بارگاہ ہمارے شاہ کے لائق ہی آج تک کوئی اس
ملک پر چڑھ کر نہین آیا ہی تم لوگ لشکر کشی کرکے گئے ہین کیون ادھر کو آتے ہو مفت مین جان برباد
ہوگی بس ہم لوگ تمکو اور تمھارے افسر کو نصیحت کرتے ہین کہ بارگاہ کو چھوڑ کر چلے جائین ورنہ
ہم مقابلہ کرکے بارگاہ چھین لینگے تمھارے ان کلامون سے نہین ڈرینگے آیندہ تمکو اختیار ہے
بلکہ یہ پیام صاحبقران کو دینا کہ ماران مارخوار جو کہ سپہ سالار ہی مہراب شاہ کا اُسنے بارگاہ لیلی
ہی اور آپ سے عرض کیا ہی کہ آپ ادھر نہ آئین اور طرف سے سمندریہ کو جائین کیونکہ ہم لوگ
ضرور مقابلہ کرینگے اور لشکر کو تباہ کرینگے ادھر سے جانا غیر ممکن ہی آیندہ آپ جانین اور آپ کا
کا کام یہان ہر ایک بیشہ جنگ کا شیر ہی اور دریاے شجاعت کا نہنگ ہی ہماری ضرب کی پناہ نہین
ہی یہان آکر آپکو پریشانی ہوگی لشکر کو حیرانی ہوگی ایک خدا پرست کا نشان نہوگا مذہب خدا
پرستی صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جاے گا ہر ایک یہان آکر سزا پاے گا یہ جواب مکارون
نے کہا تو اُن سردارون نے جواب دیا کہ کیا بکتے ہو تمھاری بھی یہ لیاقت ہی کہ تم بارگاہ
کی طرف دیکھ سکو اگر اسکی طرف نگاہ کج سے دیکھو تو آنکھین نکال لین صاحبقران کیا ایسے گیدڑون
سے مقابلہ کرین گے مریخ فلک سے تو وہ خوف کرتے نہین ہین دیوان قاف مطیع حکم ہین وہ
صاحبقران کی تلوار کا لوہا مانے ہوئے ہین نام سے کانپتے ہین دم بخود ہوتے ہین تم اُن سے

کیا مقابلہ کروگے تم کیا ہو اور تمہارا افسر ماران مارخوار کیا ہی وہ تو حرام کے لقمہ کھا کھا کر زبردست بنا
ہی اگر بہت بل کی لیگا تو موذی کا سر کچلا جاے گا سارا زہر اُگلنا بھول جائیگا یہ ساری اُسکی مارخواری
باہر نکل جاے گی اگر وہ مارخوار ہی تو ہم خوب زہر بزور تمہارا اُتارتے ہین وہ موذی ہمسے کیا مقابلہ کریگا
خود ہی کھا کر مریگا یہ لشکر وہ لشکر ہے کہ جہان جاتا ہی بدون اُس ملک کو اسلام آباد کیے واپس نہین ہوتا ہے
ایسے ایسے مارخوار بہت سے مارے گئے اور کسی کا زہر ہم پر نہین چلا اب ابھی بہتر ہی
کہ واپس جاؤ ورنہ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو یہ جواب سردارون نے کہا ماران کو بہت
غصہ آیا اور کہا کہ یہ لوگ بڑے چرب زبان ہین یہ یون نہ مانینگے بدون سزا پائے ہان سب لشکر ایک
مرتبہ انکے لشکر پر جا پڑے ہم دیکھین کہ یہ کیسے بہادر ہین کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ حکم دینا تھا کہ
ایک مرتبہ تمام لشکر حملہ کرکے چلا کہ لینا پکڑ لینا ان خدا پرستون کو جانے نہ دینا دیکھین کیونکر یہ بارگاہ ہمکو
نہین دیتے ہین انکی بھی یہ لیاقت وطاقت ہی کہ ہم سے مقابلہ کرین یہ سنکے وہ سردار پلیٹے انھون نے
دیکھا کہ سب لشکر ادھر کو ایک مرتبہ حملہ آور ہوا ہی وہ سب سردار اپنی صف مین آئے جنریل نے
جو یہ معرکہ دیکھا اپنے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ ہان غازیو نام کرو داد مردی و مردانگی دو یہ سب
تمہارے شکار ہین یہ بچکر نہ جاسکین آج انکو اپنی جوانمردی دکھا دو انکو اپنی بہادری پر بڑا
غرہ ہی یہ جو جنریل نے کہا ادھر سے ایک بار لاکھ تلوارون سپہ ہاتھ بڑھے میان سے کھینچکر اور میانون
توڑ کر پھینکدیا اور ایک ایک مشت خاک اُٹھا کر اپنے گریبانون مین ڈالی اور کہا کہ ای خاک تو لحد
ہو جا ای لباس تو کفن ہو تا آج ہم خون سے غسل کرینگے یہ کہا اور داڑھیان دانتون مین دبائین آمادہ
مرگ ہوئے مگر سبقت انکے طریق مین ناجائز ہی اس سبب سے اپنے مقام سے حرکت نہ کی اُسی مقام پر
کھڑے رہے دوسرے بارگاہ کی حفاظت مد نظر تھی وہ لوگ ایک مرتبہ باگین اُٹھا کر آپڑے سب کے
آگے ماران تھا اُسکے عقب مین لشکر تھا کہ عادل نے بڑھکر ماران کو روکا کہا او بیحیا کدھر چلا آتا ہی
با ادب باش اگر آگے قدم رکھا تو تن بے سر ہوگا یہ تو یہ صدا سنکے رکا مگر پلٹ کر لشکر سے کہا کہ مارلو ان سب کو
مین اس خدا پرست سے سمجھے لیتا ہون یہ کیا میرا مقابلہ کرے گا ایک ضرب تیغ مین سر ٹھوکرین کھاتا پھریگا
تن کا پتہ بھی نہ ہوگا کہ کہان تھا کدھر گیا یہ سنکے لشکر تو ایکبار لشکر پر حملہ آور ہوا اُدھر سے اہل اسلام
بھی تلوارین پکڑ پکڑ کر آپڑے تلوار چلنے لگی تلوارون کی جھنکار بلند ہوئی صداے نعرہ تکبیر سے میدان
گونجنے لگا صداے گیر و بزن بلند تھی بازار ملک الموت گرم ہوا خریدار جان آنے لگے ہر طرف جانون
کی خرید و فروخت ہونے لگی بازار مرگ گرم تھا دلال اجل پکار رہا ہر ایک کی جان کا طلبگار روحین کا لنہ
سفالی کے مول تھین کہین جاے امن ممکن نہ تھی کوئی گوشہ سواے گوشہ کمان کے نہ تھا کہ اسمین
جا کر گوشہ گیر ہوتے ملک الموت روحین قبض کرتے پھرتے تھے کالنہ سر مٹی کے مول تھے مینہ سرون کا
برستا تھا خون کا دریا روان تھا ہاتھ جوانون کے مثل ماہیان سیل آب کے تیرتے پھرتے تھے
لاش پر لاش پڑی تھی یون وہ کفار باہم اہل اسلام سے مل گئے تھے جیسے شب دیجور روز روشن سے
ملجاتی ہی یا نور سے ظلمت یہ ثابت ہوتا تھا کہ شام سحر سے گلے مل رہی ہے یون مومن و گبر باہم ملے تھے
جیسے شیر و شکر ملجاتے ہین کالی گھٹا چھائی ہوئی تھی اسمین برق شمشیر کوندرہی تھی مثل ساون
بھادون کے سرون کا مینہ برستا تھا صداے ہوی دلیران مثل صداے رعد کے بلند تھی ہر طرف
جوی خون کی روانی تھی کشتی حیات کی طوفانی تھی زورق عمر گرداب موت مین آگئی تھی ضرب

شمشیر کی موجین بلند ہین ہر جانب خون کی طغیانی ہی سر و تن ڈوبتے پھرتے ہین علم مثل جنازہ کفن دادہ کے زمین پر پڑے ہوئے ہین کمانین ایک جانب پڑی ہین نیزے مثل افعی دراز کے اُس جوئے خون مین پیرتے پھرتے ہین تمام خاک لالہ رنگ ہے لگا بوسے مرکبون کے جو غبار بلند ہوتا ہی تو اُسکے سبب سے روئے آسمان رنگین ہوجاتا ہی کیونکہ وہ غبار بھی سرخ رنگ ہے اسی خون کی چھینٹین جو آسمان پر گئی ہین وہ شفق بنکر سر شام و سحر ظاہر ہوتی ہین بڑے غضب کی جنگ ہو رہی تھی روحین مثل طائران آشیان آوارہ گی اوس صحرا مین پریشان تھین کیونکہ حال یہ تھا کہ ملک الموت نے ایک کی روح قبض نہ کی تھی کہ دوسرا مر گیا ملک الموت بھی عاجز ہین بازار موت بشدت گرم ہی جانون کے خریدار آرہے ہین نرخ جان ارزان ہے دلال اجل کی بن آئی ہی ہر طرف پریشان دوڑتا پھرتا ہی جس طرف دیکھو مجروحون کو تڑپتے دیکھو کوئی سینہ پہ زخم کھائے ہوئے مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہا ہی کوئی دست بریدہ زمین پر ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی تن پر سر نہین ہی کوئی گھائل ہچکیان لے رہا ہی کوئی حالت نزع مین مبتلا ہی کوئی مرکب دوڑاتا ہوا آیا اوسکو پامال کرکے چلا گیا یہ مثل ہوئی کہ مرے پر سو دُرّے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئین گو کہ مرغ نفس جسم سے نکل رہا تھا مگر اب گھٹ کر رہ گیا مثل طائر پر بریدہ کے پھڑکنے لگا کیونکہ وہ قفس جسم سے نکلنا چاہتا تھا بالکل مسمار ہوگیا کیونکر نکلے آخر راہ تلاش کرکے نکلگیا ادھر اہل اسلام کی یون قبض روح ہوتی ہی جیسے گل سے بو نکل جاتی ہے اور وہ پژمردہ ہوکر گر پڑتا ہی اسی طور سے یہ گل تازہ بھی بسبب نکل جانے روح کے پژمردہ پڑے ہین باغ لشکر پر ہوائے خزان نے اپنا اثر ڈالا ہی ہر طرف چل رہی تھی علم مثل اشجار بے برگ وبار کے کہ جیسے وہ موسم خزان مین گر پڑتا ہی پڑے ہین ڈھالین مثل برگ خزان دیدہ کے سرنگون ہین وہ جو اُسکے قلب مین مثل لالہ کے چار داغ ہوتے ہین اور سب انکو گل سپر کہتے ہین وہ بھی مرجھائے ہوئے ہین بلکہ سپرین بھی داغ بر دل زمین پر پڑی ہین ہر روش پڑی کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا درست تھی بینے فصیلین تبدہ گئی تھین ہوائے اجل سے اونپر خاک اڑنے لگی ہی روحین اُس گلشن سے یون گریزان ہین کہ جس طور سے طائر جب زمانہ خزان کا آتا ہے باد خزان چلتی ہی تو گریزان ہوتے ہین یہ حال ہی لشکر کا برابر تلوار چل رہی ہی صدای ہاو ہو بلند ہے مرکب اُن سوارون کے جو کہ مر گئے ہیں کوتل پھر رہے ہیں لاشونکو روندتے پھرتے ہین لشکر مین تو جنگ ہو رہی تھی دونون لشکر باہم ملے ہوئے تھے تلوار سے مقابلہ تھا کبھی نیزہ بازی ہوتی تھی کبھی تیراندازی ہوتی کبھی باہم خنجر چلتا تھا یہ نوبت تھی سب باہم لپٹے ہوئے ہر ایک پہلوان کے جسم سے فوارے خون کے جاری تھے زمین پر گل لالہ کھلا ہوا تھا عجب حیرت کا عالم تھا بموجب نظم

گئے مومن و گبر باہم لپٹ ۔ پیادون کے ہر سمت ملے ہوئے
ہوا عرصہ حشر میدان جنگ ۔ لڑائی کی جی مین تھی جسکے اُمنگ
لگی ہونے میدان مین کارزار ۔ ہزارون کے نیزے تھے سینونکے پار
ہزارونکے سر تھے پڑے ڈھیر تھی ۔ ہزارونکے دم بھر سے سر اُڑ گئے
تھا اک شانہ بھی اوسکے کلہ کو ستا ۔ کوئی ہکٹی سے قلم ہاتھ تھا
اسیر کمند بلا تھا کوئی ۔ پڑا خاک پر لوٹتا تھا کوئی
تڑپتے تھے اکثر پڑے کھیت مین ۔ ہزارون تھے گھوڑے بھرے منہ مین کف
تھی اک رزم سے بزم شادی نمود ۔ بچھا فرش لاشون کا تھا چار سو
ہزارون تھے وان شمع سان سر قلم ۔ پڑے دل جلے کتنے پروانہ وار

اُٹھے غول کے غول اور غٹ کے غٹ
سوار آستے کلے سے نکلے ہوئے
لگے لڑنے باہم وہ سب ایکبار
گرے تیر کھاکر ہزارون سوار
لگا تھا کسی کے طمانچہ کا ہاتھ
کسیکا تھا بھنڈارہ سب کھل گیا
تھے وہ اک پڑے لوٹتے زیست مین
پڑے دوڑتے پھرتے تھے ہر طرف
ہوئی مشعل گلگیر تیغ دودم
دھوان شمع کا تھا نکہ خونکی دھار

کہین نقلین کرتے شتر دتال سے
سکھے تیر کمانچہ امیر کمند
شہانا کوئی لیتی جوڑا کھڑا
پڑی گماو کی بڑھتی جھومون پہ تھی
دکھاتی تھی آئینہ تیغ مین
شہادت طلب شاہدیان تجمل
شکست و ظفر دولہن اور دولہا بنی
کھڑے جھومتے سب تھے چھوٹے بڑے
طنبورے و طبلے سے تھے بولتے
کہین خندہ زن شاہدان قضا
تھی سینہ زنی تالیون کی صدا
بجاتی تھی ہر سو اجل تالیان
پھریرے کھلے تھے علم سب نشان
ہوئے عاشق عزت و آبرو

نقیب اور کڑکیت نقال سے
ہوئی بوق بندوق سے جان نگار
کسی منہ پہ تھا خون کا سہرا بندھا
لہو سے حنائی ہر اک پاؤن ہاتھ
قضا نے عروسی کا جلوا انھین
شہادت کے شربت کا دور عیان
جوانون کی نذر دیتے ہر سو جبین
حمیت ہوس کر و تیغا و حیب
ہزارون پڑے ہر طرف سر کٹے
تبسم کنان تھے لب زخم تن
دم نزع لہرا تھا سارنگی کا
ہر اک جا تھا جنگ آورون کا ہجوم
ہر اک سمت جتنے تھے جنگی دمان
بہت شکل مشتاق زخمون سے چور

صدا دائرہ فوج سے تھی بلند
نوائے سنے تیر تھی دیکھیے بار
سکھے ین حمائل گل زخم کی
تھی مشاطہ تقدیر دان سب کے ساتھ
ہر اک سمت قاضی و مفتی تھے دل
تھی شربت بلائی وہان نقد جان
سکھے تشنہ شجاعت کے بڑھ کے بڑھے
ہوئے میہمان سب یہ تیغ آ
کہین بولتے ترک تقدیر سہرا
جدا غرغرہ دل سے جنگ [illegible]
مغنی کی آواز تھین ہچکیان
پڑی رقص بسمل کی ہر سو تھی دھوم
فقط نام پر سیکڑون جان سے جو
کھلی آنکھین تھین رہ گئے [illegible]

اس طور سے باہم دونون لشکرون مین جنگ ہو رہی تھی جوان و پہلوان مر مر کر زمین پر گر رہے تھے زخمون کی صدا بلند تھی اجل بھی آکر دردمند تھی یہ اُسکو خوف تھا کہ کسی بہادر کی تلوار مجھپر نہ پڑ جائے کہ مین بھی زخمی ہوون دلیرون کو وہ دن روز عید سے بہتر تھا کہ خوشی خوشی اجل سے گلے مل رہے تھے عروس مرگ کے اشتیاق مین نوشاہ بنے ہوئے تھے تن پر گل زخم کھلے ہوئے تھے برچھیان پڑی ہوئین خون کا سہرا منہ پر پڑا ہوا کس اشتیاق سے عروس مرگ کے بیاہنے کو جانے کے لیے طیار میدان مین کھڑے وہ باجہ جنگ نہ تھے بلکہ باجہ ہائے مبارکباد تھے نشان لشکر نہ تھے بلکہ جلوس برات تھا براتی جو تھے وہ طالب فتح و ظفر تھے شربت بلائی مین نقد جان دے رہے تھے خلاصہ یہ کہ قیامت کی جنگ ہو رہی تھی کفار یہ چاہتے تھے کہ ہم بارگاہ پر قبضہ کر لین اہل اسلام اس امر پر ثابت قدمی دکھا رہے تھے کہ انکا قبضہ ہو یہی معرکہ تھا اور فوج سے فوج لڑ رہی تھی ادھر عادل اور ماران سے مقابلہ ہو گیا جبکہ عادل نے اسکو روکا تھا تو اُسنے لشکر کو مقابلہ کا حکم دیا خود مرکب روک کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے ضرب بہادری عادل نے کہا کہ یہ اپنا دستور نہین ہے جب خدا تیری ضرب سے بچائے گا تو مین اپنی ضرب لگاؤنگا یہ سنکے اُسنے جواب دیا کہ مجھکو قبیل ہے اور حربون کو تو اسوقت بیکار جانتا ہون اس سے مقابلہ کرتا ہون کہ جو دم بھر مین فیصلہ کر دیتی ہے جسکی ضرب سے تسمہ باقی نہین رہتا ہے برسون کا قصہ دم مین فیصل ہوتا ہے جسکے سبب سے برسون کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے روح و تن سے جدائی ہوتی ہے یہ کہکر میان سے تیغ آبدار لی اور کہا کہ خبردار ہو مین وار کرتا ہون یہ کہکر وار کیا عادل نے اُسکی ضرب کو سپر پہ روکا وار چلنے لگے زور ہونے لگے عادل بھی بہت جنگ آزمودہ تھا صاحبقران کی صحبت اُٹھائے ہوئے ہے کوئی ایسا ویسا سردار نہین ہے کب چوٹ کھاتا ہے اوسکی ضربون کو روک رہا ہے اور اپنی بھی ضرب کرتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ دو پہر کامل اُسکے اور اُسکے مقابلہ رہا نہ انکو کوئی ضرر پہونچا نہ اُسکو کوئی خطر پس جب اُسنے دیکھا کہ یہ خدا پرست چوٹ نہین کھاتا ہے اب تک کوئی اسقدر مجھسے نہین اُلجھا ہے جس قدر یہ خدا پرست بس یہ تصور کر کے

اُسنے صدا دی کہ یہ ضرب میری آخری ہی اس سے اگر بچ جاؤ تو مین جانون یہ کہکر تلوار کو علم کیا اُنھون نے سپر کو بلند کرکے مرکب کو مہمیز کیا اور یہ قصد کیا کہ مرکب کو ملا کر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لون یہ گبر بڑا مکر کرتا ہی جیسے مرکب کو مہمیز کیا اُس مقام پر موش خانہ تھا مرکب کا پانون اُس موش خانہ مین جا رہا اُسنے سکندری کھائی یہ اُسکو سنبھالنے مین مصروف ہوئے ادھر تو سپر کا ہاتھ سر پر سے ہٹ گیا وہ سر بےسبب نقصان کے خود بھی گرا تھا اور وہ ضرب رہا کر چکا تھا بھرپور آکر تلوار سپر پر بیٹھی کہ تا دو ابرو اُتر آئی اُنھون نے جھلا کر داہنا ہاتھ مارا کہ تلوار تو سر سے نکل گئی کلائیان مجروح داستانے قلم ایک چادر خون تھی کہ سر سے چلی انکو غش آنے لگا مگر واہ ری جرأت کہ اُسی حالت مین اپنے حواس درست کرکے شدہ تحت الحنک سے خوب مضبوط زخم کو باندھا کہ جسکے سبب سے خون بند ہوا اُدھر اُسنے غریب لگا کر جب اُسکی تلوار سر سے نکل گئی تو قصد کیا تھا کہ دوسرا وار کرے اتنے عرصہ مین انھون نے یہ تدبیر کی اور اپنا وار کیا کہ ایک ادچھا سا زخم اُسکے بھی آیا اُسنے غصہ مین آکر جو پھر وار کیا انکا زخم سر جو بار بار اعصاب جو خون نکلتا ہی تو مرکب پر انکو سنبھلنا دشوار ہوا اُس حرمزد نے قصد کیا کہ قتل کر دون یہ جو جبرئیل نے دیکھا گو جنگ مین مصروف تھا مگر بہت ہوشیاری سے ہر طرف کی خبر رکھتا ہی ادھر جو نگاہ پڑی یہ واقعہ نظر مین آیا فوراً چند سرداروں سے کہا کہ جاکر عادل کی خبر لو انکو سردار لشکر کفار قتل کیے ڈالتا ہی یہ کہکر اپنے مرکب کو بھی اُسطرف تیز کیا مگر چند سردار بہت جلد پہونچے اور بیچ مین آگئے اُنسے مار دھاڑ لڑنے لگا اور چند سردار عادل کو ایک طرف لیکر نکل گئے اب ماران بھی تلوار لیکر لشکر اسلام سے لڑنے لگا اور ایک طرف قتل کرتا ہوا چلا ایک طرف لشکر کفار کو سرداران اسلام نے تیغ کے نیچے رکھ لیا ہی برابر قتل کر رہے ہین جبرئیل کی تو یہ نوبت ہی کہ اپنے پرے کے پرے صاف کر دیے ہین جب ہاتھ پڑتا ہی تسمہ نہین باقی رہتا ہی لشکر کفار قتل ہو رہا ہی مگر جان پر کھیلے ہوئے مقابلہ کر رہا ہی لشکر اسلام نے گو اسکی چھوڑ دیے ہین مگر اسقدر آمادہ ہین کہ کم نہین ہوتے ہین ہلہ کیے چلے جاتے ہین لشکر خداپرست اُنکے حملے کو روک رہا ہی جب خود حملہ کرتا ہی تو کفار پسپا ہو جاتے ہین پھر سردار جرأت دلا کر لاتے ہین نقیب دونون لشکرون مین یہ صدا لگا رہے ہین کہ جوانو آج دن نام کا ہی وہ کام کرو کہ صفحۂ روزگار پر تم سب کا نام باقی رہے مثل نام رستم و اسفندیار کے سہراب کی طرح لشکر کفار کو تہ تیغ کرو لشکر کفار کے کہ کیت کہ رہے ہین کہ وہ جنگ کرو کہ یہ لوگ بھی جانین کہ ہان کہین مقابلہ ہوا تھا تم زیادہ ہو یہ کم ہین بارگاہ پر قبضہ کر لو اکی جو حملہ کیا تو قبضہ کر لیا ایک سردار کو جو کہ اسلئے تھا تمھارے افسر علے نے زخمی کیا ہی صرف ایک سردار باقی ہی وہ بھی زخمی ہوا تو لڑائی سر ہی میدان ابھی تک تمھارے ہاتھ ہی کیا تمھاری بات ہی وہ کام کر رہے ہو کہ جو کسی بہادر نے نہین کیا کیا کہنا کس بادشاہ کے ملازم ہو سحر اب شاہ تمھاری بڑی قدر کرے گا گرگدیت جو یہ کہتے ہین لشکر ادھر بھی توڑ توڑ کر حملہ کرتا ہی ہر مرتبہ یہ قصد کرکے حملہ آور ہوتا ہی کہ انکی بارگاہ پر قبضہ کر لیا مگر لشکر اسلام بھی ایسی جنگ مردانہ و مقابلہ شیرانہ کر رہے ہین کہ پیر فلک بھی جھکا ہوا چشمہ آفتاب کو لگائے ہوئے دیکھ رہا تھا اور تعریف کر رہا تھا نقیبان لشکر اسلام یہ صدا دیتے تھے کہ اے غازیان دیندار و اے دلیران بہادر شعار یہ اور جنگ ہی ایسی مین کوشش نام و ننگ ہی دیکھو کفار بارگاہ پر قبضہ نہ کر لین تو خرابی ہو نام بہادری مٹ جائے ہر ایک بچشم حقارت دیکھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

اشعار

دلیران لشکر شکن تیز پا
بزرگون کا تم نام روشن کرو
فقط نام ہی نام رہ جائے گا

گرد کام ہنگام ہے کام کا
کہ لاشون سے میدان زری بھر دو
رہے گی نہ دولت نہ حشمت مدام

جوانان ذی ہوش جنگ آزما
کرو صفدری وقت ہے نام کا
لڑائی مین کوئی نہ کام آئے گا
جہان مین بڑا ہے شجاعت کا نام

ہوا نامور رستم پہلوان	لڑائی میں جرأت کا گاڑا نشان	وہ ہیں کون سہراب و اسفندیار
ہوا جن کا دنیا میں عزّ و وقار	اُنھون نے بڑے معرکے سر کیے	تہ تیغ میدان مین لشکر کیے
نہ منہ موڑے جرّار پیکار سے	سپاہی جو کھیلے تو تلوار سے	

یہ اشعار جو نقیبون نے بصداے بلند پڑھے تمام جوانان لشکر اسلام کو جوش شجاعت زیادہ ہوا اور جوانمردی سے حملہ کیا قریب تھا کہ کفار کے قدم اُکھڑ جائین مگر ماران نے جو یہ رنگ دیکھا خود لشکر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا اقرار کرکے آئے ہو مشعل سپاہ یقین خودپرست کے اپنے کو بھی بزدل مشہور کردگے آج وہ نام کرو کہ سب تمھاری تعریف کرین یہ خداپرست ساری بہادری بھول جائین مین تمھارے ساتھ موجود ہون پہلے میرا سر قلم ہوگا اسکے بعد تم لوگون کو اختیار ہے میری زندگی مین تو جی نہ ہارو اول تم زیادہ ہو وہ کم ہین دوسرے مجھ ایسا دلاور تمھارے ہمراہ ہے پھر تمکو کس امر کا خوف ہے یہ جو ماران سے کہا لشکر پھر لڑنے لگا مقابلہ ہونے لگا یہان جنگ مغلوبہ ہورہی ہے کوئی لشکر غالب نہین آتا ہے دونون باہم ملے ہوے لڑ رہے ہین انکو تو یہان باہم مقابلہ مین چھوڑا جاتا ہے کچھ حال ہرکارون کا بیان ہوتا ہے اور بارگاہ صاحبقران کا۔ وہ جو ہرکارے جبرئیل کو خبر دے کر یہ خیال کرکے طرف لشکر کے روانہ ہوے تھے کہ صاحبقران کو یہ خبر کرین کہ یہ معرکہ درپیش ہوا یون مقابلہ ہونے والا ہے شاید وہ کمک روانہ فرمائین یہ تو ادھر چلے تھے یہان مقابلہ ہونے لگا یہ تو راہ طے کیے چلے جاتے ہین ادھر کل لشکر صاحبقران ایک صحراے پُرفضا مین اُترا ہوا ہے خیمہ وغیرہ برپا ہین یہ صحرا اس مقام سے ایک منزل ہے چونکہ فاصلہ تو صرف ساتھ آٹھ کوس کا تھا مگر صاحبقران نے آج کوچ نہین فرمایا تھا بلکہ یہ حکم دیا تھا کہ ہم یہان سے کل کوچ کرینگے اور جبرئیل کوچ کر گیا تھا اس سبب سے ایک منزل کا فاصلہ ہوگیا یہان صاحبقران و بادشاہ دربار مین جلوہ فرما ہین سب سردار حاضر دربار ہین خواجہ عمرو اپنی کرسی پر متمکن ہین کل عیار خشت ہاے طلائی پر بیٹھے ہوے ہین صاحبقران بادشاہ سے صحرا کی فضا کی حالت عرض فرما رہے ہین کہ اس سرزمین مین جسقدر جنگل ہین سب پربہار ہین دریاے سبز رنگ سے اس مقام تک کوئی ایسا صحرا نہین ملا کہ جو پربہار نہ ہو کیا خداوند کریم نے اس سرزمین کو رتبہ دیا ہے یہ اُسکی قدرت ہے یہی گفتگو ہورہی تھی کہ جوڑی ہرکارون کی دربار مین حاضر ہوئی مجراگاہ پر سے مجرا عرض کیا دعاے شاہی بجالائے کہ الٰہی بخت تو بیدار بادا + ترا دولت ہمیشہ یار بادا + حضور کے دشمن پایمال ہون دوست شاد ہون یہ خاکسار ایک خبر تازہ لیکر حاضر خدمت ہوے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے کہا کہ ہم ہمراہ لشکر جبرئیل گئے تھے وہ برابر منزلین طے کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اب صحرا یہ کوئی دو منزل رہگیا ہوگا کہ گرد پیدا ہوئی ہم خبر لانے گئے تو معلوم ہوا کہ مہراب شاہ نے حضور کے آنے کی خبر سنکے اُسنے اپنے ایک سپہ سالار کو مع لشکر کثیر کے روانہ کیا کہ جہان پہ ہراول لشکر اسلام ملے اُس سے مقابلہ کرکے بارگاہ صاحبقرانی کو چھین لو اور لشکر کو قتل کردو جب ہمکو معلوم ہوا ہم نے جبرئیل کو اس امر سے آگاہ کیا اُسکے بعد ہمنے یہ خیال کیا کہ ہم جاکر صاحبقران کو خبر کرین کہ یہ واقعہ ہوا ہے لہذا ہم خبر کرنے آئے ہین پس یہ خبر تازہ ہے یہ جو خبر صاحبقران نے سنی اسی وقت حکم دیا کہ چوکی اور جام شربت و بیڑا اور سپر و تلوار حاضر کرو فوراً سب اشیا حاضر کیے گئے جب سب چیزین مہیا ہوچکین اور خوب اچھی طرح سے جانچ کرلیگئی اور معلوم ہوا کہ اب کسی چیز کی ضرورت نہین ہے اسوقت صاحبقران نے سب اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین ایک سردار ایسا چاہتا ہون کہ وہ جاکر جبرئیل کی مدد کرے اور وہ تدبیر عمل مین لائے کہ جس کی وجہ سے اُسکی رہائی کی صورت پیدا ہوجائے اور بارگاہ کو اپنے قبضہ سے بچانے دے یہ صدا دیتا تھا

کہ ایک مرتبہ اپنے دنگل بر سے شہنشاہ گوہر کلاہ پسر بدیع الملک کو دے پٹکے اور عرض کیا کہ یہ جان نثار
جاکر جبریل کی مدد کرے گا اور کفار کو قتل کرکے بھگا دیگا اور بحفاظت بارگاہ کو قریب شہر مہرابیہ برپا کرادیگا
یہ جو شہنشاہ نے عرض کیا صاحبقران نے شہنشاہ کی صورت دیکھی اور سر جھکالیا اور فرمایا کہ جاؤ شہنشاہ نے جام
شربت پی لیا بیڑا اُٹھا کر کھا لیا سپر و تلوار کمر سے لگائی خلعت زیب تن فرمایا بادشاہ و صاحبقران کو مجرا
کیا صاحبقران نے فرمایا کہ ذرا ہوشیاری سے مقابلہ کرنا شہنشاہ نے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھیں یہ غلام
جاکر وہ کام کرے گا کہ کفار بھی یاد کریں گے پس یہ کہکر اور مجرا کرکے باہر آئے اور اپنے مرکب پر سوار ہوئے جو
سردار کہ شہنشاہ کے تھے وہ بھی انکے ہمراہ بارگاہ سے باہر آئے ادھر شہنشاہ نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر طیار
ہو یہ حکم دینا تھا کہ شہنشاہ کی سپاہ میں کوس حربی پر چوب بڑی فوراً ایک لاکھ پچاس ہزار سوار طیار ہوگئے ادھر
شہنشاہ نے سرداروں سے فرمایا کہ زیادہ لشکر کی کوئی ضرورت نہیں ہی صرف لاکھ کے قریب ہمراہ لے لو باقی کو
حکم دو کہ وہ یہیں قیام کریں سرداروں نے یہ حکم جاکر لشکر میں دیا انھوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ قریب ایک لاکھ
پچاس ہزار کے طیار ہیں سرداروں نے کہا کہ بس کافی ہیں اور کوئی ضرورت نہیں ہے اب جو طیار ہو رہے
تھے اُنھوں نے کمریں کھول ڈالیں سرداروں نے آکر عرض کیا کہ لشکر طیار ہی چونکہ جب یہاں سے شہنشاہ نے
مع لشکر کوچ کیا تھا تو شام قریب ہوگئی تھی مگر اُسی وقت لشکر کو لیکر کوچ کیا شہنشاہ مع ایک لاکھ پچاس ہزار
سپاہ کے بصد تیز گامی اُن ہرکاروں کو لیکر طرف لشکر جبریل کے برائے کمک جبریل روانہ ہوئے انکو
راہ میں رکھا جاتا ہی اب پھر حال جنگ کا بیان ہوتا ہی کہ وہ دن تمام ہوا آفتاب کا شانہ مشرق
سے بخوف جنگ دلیران لرزان و ترسان چلا گیا دھوپ کا رنگ زرد ہوگیا کہ آفتاب غروب ہوا آمد سلطان
شب کی شروع ہوئی ماہتاب بصد آب و تاب مع سپاہ ثوابت و سیارگان کے نیزۂ نور ہاتھ میں لیکر میدان
جنگ فلکی پر نکلا روز روشن نے شب تاریک سے شکست کھائی تمام عالم میں عمل ظلمت بیٹھ گیا روشنی روز
شکست کھاکر طرف مغرب کے گئی ظلمت نے تمام دنیا کو گھیر لیا ماہ نے نیزۂ نور سے اپنے عالم کی ظلمت کو
برطرف کیا میدان میں آکر جنگ دلیران دیکھنے لگا رات ہوگئی وہ تارے نہ تھے فرشتوں نے برائے مشاہدہ
جنگ روزن بنائے تھے یا یہ کہ دیدہ ہائے فلک تھے تارے نہ تھے مگر یہاں دلیروں نے یہ بھی خیال نہ کیا
کہ رات ہوگئی ہی دن برائے جنگ ہی رات برائے آرام مقابلہ موقوف کریں یہ کسی کو خیال نہ تھا برابر لڑائی کیے
تلوار چلائی وہ رات بھی نہیب شمشیر دلیران سے بہت جلد کٹی اور سلطان شب نے خسرو روز سے شکست
کھائی اُسکی آمد دیکھکر مع اپنی سپاہ کے طرف مغرب کے کوچ کرنا شروع کیا ظلمت شب پر روشنی روز کا گذر
ہونے لگا ستارۂ سحری آسمان پر چمکا سپیدۂ سحری نے اپنا جلوہ دکھایا اعلام نور پھیلنے لگی ظلمت شکست
کھاکر طرف ظلمات کے جانے لگی ستارے مارے خوف کے میدان فلک سے گریزاں ہوئے ماہتاب کا رنگ
آمد خسرو خاور دیکھکر فق ہوگیا بصد تیز گامی طرف قلعہ مغرب کے چلا یعنے خسرو انجم حصار مغرب میں جاکر محصور ہوا
شہنشاہ گیتی افروز بصد نور و شعاع مہری میدان فلکی پر جلوہ آرا ہوا یعنے دن ہوگیا رات تمام ہوئی مگر دونوں
لشکر اُسی طور سے لڑ رہے ہیں ابھی تک کسی لشکر میں آثار شکست ظاہر نہیں ہوئے ہیں اُدھر ہرکارے
دم بدم کی خبر مہراب شاہ کو دے رہے ہیں وہ بھی رات بھر دربار میں رہا ہی دربار برخاست نہیں کیا ہے
شہنشاہ جو چلے تھے چونکہ رات ہوگئی تھی انھوں نے بھی ایک مقام پر قیام کیا تھا جیسے دن ہوا فوراً کوچ
کردیا یہ چلے آتے ہیں کہ وہاں کا حال پھر تحریر ہوگا اب یہاں حال میدان جنگ کا تحریر ہوتا ہے کہ برابر
تلوار چل رہی ہی لاشوں سے میدان جنگ پٹ گیا ہی سوائے لاشوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے دریائے خون

روان ہی سر و تن کا انبار ہی اسلحہ کا ایک ڈھیر ہی اتفاق سے ماران لشکر اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا جاتا ہی اور جبرئیل
لشکر کفار کا ستھراؤ کرتا چلا آتا ہی کوئی دن پہر بھر آیا ہوگا کہ اسکا اور جبرئیل کا سامنا ہوگیا ماران نے جبرئیل
کو جو دیکھا کہ جسکے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اس جوان نے ہزارون سوار بڑے لشکر کے آن واحد مین
مار کر گرا دیے تلوار خطا ہی نہین کرتی ہی پکار کر کہا کہ ای جوان ان بیچارون نے تیرا کیا قصور کیا ہی مین تیرا ہم پلہ
ہون مجھ سے مقابلہ کر کچھ تو جوہر مردی کھلین مین یہ جانتا ہون کہ تو لشکر اسلام کا افسر اعلی ہی تیری سپردگی مین
یہ لشکر ہی میرے تیرے مقابلہ ہو جاے تاکہ حوصلہ باقی نرہے یہ جو صدا اسنے دی جبرئیل نے پلٹ کر
دیکھا کہ یہ کون بے ادب ہی دیکھا کہ ماران تقریر کر رہا ہی صدا دی کہ مین تو تیری تلاش مین کل سے ہون جبسے
تو نے عادل کو زخمی کیا ہی میرے خوف سے تو اس لشکر مین الیسار روپوش ہوا کہ صورت نہ دکھائی دی اب تو
نظر آیا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہے اب آگے قدم نہ بڑھانا مین آتا ہون یہ کہکر مرکب کو ڈپٹ کر
اُسکے قریب پہونچے یہ خیال رہے کہ ہر مقام پر سر و تن کا انبار ہی ایک رات دن مقابلہ کرتے ہوے گذر چکا ہی
بازو بھی تھک گئے ہین جیسے اُسکے قریب پہونچے کہ اُسنے کہا اے ضرب بہادری جواب دیا کہ ہم لوگون کا دستور
نہین ہی جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو ہم بھی حملہ کرینگے یہ سننا تھا اسنے کہا کہ تم لوگ بڑے مغرور ہو کل
کا ذکر ہی کہ مین ایک سردار کو اسی تلوار سے قتل کر چکا ہون اُسنے بھی پہلے یہی تقریر کی تھی اپنی بہادری پر بڑا
غرہ تھا یہ تلوار کل سے آج تک ہزارون خدا پرستون کا خون کر چکی ہی مین اسی سے تجکو قتل کرتا ہون سارا
غرور نکالے دیتا ہون جبرئیل نے جواب دیا کہ تیری کیا اصل ہی اگر میری زندگی ہی تو تو میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا ورنہ اُسکے حکم سے کوئی چارہ نہین ہی یہ جو تو کہتا ہی کہ تم لوگ بڑے مغرور ہو ہم لوگ بالکل
مغرور نہین ہین کیونکہ جو غرور کرتا ہی وہی ٹھوکرین کھاتا ہی غرور سواے اُسکے جسنے سب کو خلق کیا ہی کسی کو زیبا
نہین ہی تو نے سنا ہوگا کہ ابلیس نے غرور کرکے کیا پایا سواے طوق لعنت کے جو اُسکے گردن مین پڑا ہے
وہ غرور کرتے ہین بھلا ہم کیا غرور کرینگے خدا نے اپنی فروتنی سے ہمکو یہ مرتبہ عنایت فرمایا وہ ہی درخت خم
ہوتا ہی جو باثمر ہوتا ہی جو بے ثمر ہوگا وہ کیا خم ہوگا پس جو تیرا جی چاہے ضرب کر یہ میدان رزم ہی نہ جلسہ بزم
بیلرا بچہ داری زمردی نشان + کمان کیانی وگرز گران + یہ تقریر سنکے وہ اور برہم ہوا کہ مجکو پیر و شیطان کا بنایا
پس وہ ہی تیغہ جو کہ کل سے ہاتھ مین جما ہوا ہی مقابلہ کر رہا ہی علم کیا اور کہا کہ بے خبردار ہو انکا ابھی یہ حال ہی کہ
کہنیون سے خون بہ رہا ہی آستین مرنق الٹی ہوئی ہی تلوار کا قبضہ گہ بیٹھا ہی یہ سنکے سپر کا ہاتھ بلند کر دیا اُسنے
یا خداوند تصویر کہکر ضرب لگائی انھون نے آسیب سپر پر روکی کہ اُسنے پھر ضرب لگائی انھون نے پھر روکی انھو
وہ برس پڑا انھون نے اسکی ضربین روکنا شروع کین جب وہ کئی ضربین لگا چکا تب انھون نے کہا کہ کوئی
ضرب مردان عالم کے ہاتھ کی بھی ردکر یہ کیا کہ مثل تماشہ گر کے تماشا کرتا ہی دیکھ مین نے کئی تیری ضربین رکین
اب تو میری ایک ضرب رد کر سے تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ جو
انھون نے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین تو اسکا امیدوار ہون کہ آپ ضرب لگایئے پس انھون نے شمشیر بران
علم کرکے کہا کہ لے روک اُسنے سپر اُٹھائی انکی تلوار سپر پر آئی اُسنے انکی ضرب کو رد کیا اب تو رد و بدل
ہونے لگی کوئی اکیس ۲۱ بائیس ۲۲ کی رد و قدح کی نوبت پہونچی تھی کہ اُسنے ہاتھ روک کر کہا کہ مین یہ آخری
ضرب لگاتا ہون میری اس ضرب سے کوئی نہین بچا ہی بھلا دیکھون کہ تو کیونکر بچتا ہی اسی ضرب سے تیرے
ہمراہی کو بھی مین نے قتل کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ مین ہوشیار ہون پس اُسنے تلوار علم کرکے اپنے مرکب کو
تیز کیا انھون نے بدخیال کیا کہ ابھی تلوار کو اسکے ہاتھ سے چھین لو قبضہ پر ہاتھ ڈال کر قبضہ کر دبس

انھون نے بھی مرکب کا دے پر ڈالا اس قصد سے کہ مرکب سے مرکب کو ملا کر قبضہ پر ہاتھ ڈال دو پھر دیکھا جائیگا
سارا غرور اسکا نکالدو چونکہ ستارا انکا گردش مین تھا اور اسکی قضا جرنیل کے ہاتھ سے نہ تھی اسکا قاتل
دوسرا شخص تھا پس انکے مرکب کا پانون ایک سر پر پڑا کہ اُسنے سکندری کھائی یہ مرکب کی طرف متوجہ ہوے
اُدھر جھکا جو بہو بچا تو خود بھی سر سے سرک گیا سر برہنہ ہوگیا وہ تو ضرب کر چکا تھا اور اسوقت کو بھی غنیمت سمجھا
اور ضرب اُسنے پھر روکی تھی کھچ سے آن کر تلوار سر پر بیٹھی تا دابرو اُتر گئی انھون نے جو دیکھا کہ اسکی
ضرب نے کام کیا بس باگ چھوڑ کر اور غصہ مین آکر داستا نے مارے کہ تلوار تو جھنا کر نکل گئی مگر دونون کلائیان
زخمی داستانۂ قلم مگر واہ ری جرأت زخم سر کو خوب جھکے سے پکڑ کر اور اپنا وار کیا اُسنے اپنے کو اسی
طور سے بچایا کہ روبرو سے پہلو پر آگیا جب تک یہ پھرین پھرین اُسنے پہلو سے دوسرا وار کیا کہ زخم سر چو
بارا ہو گیا جادر خون سر سے جاری ہوئی غشی طاری ہولی اُسنے یہ قصد کیا کہ بڑھکر سر کاٹ لون یہ حال
جو سواران لشکر نے دیکھا اور ان سردارون نے جو کہ اُسکے پسینہ پر خون گرانے کو موجود تھے ایک مرتبہ سب
کے سب اسطرف متوجہ ہوے اور اپنے کو اُس شمع شبستان پہلوان عادی پر مثل پروانون کے نثار کرنے لگے
اور چند سوار جرنیل کو لیکر ایک طرف کو روانہ ہوئے ماران قتل کرنے لگا جب یہ سردار زخمی ہوا ماران
نے اپنے لشکر سے پکار کر کہا کہ ہارلوان خدا پرستون کو مین نے سردار لشکر کو زخمی کیا کچھ لوگ اُسکو اُٹھا کر
میدان سے لے گئے ہین اب یہ لشکر بے سردار کا ہے اسکا بھگا دینا کیا مشکل ہے بڑا فضل کیا خداوند لقبو پر نے
کہ مین نے ہر بہادر کو زخمی کیا یہ جو کہا بس اسکا لشکر اب تو سینہ سپر ہو کے لڑنے لگا اور لشکر اسلام ہر وقت
تنگ ہونے لگا اور اصل یہ امر ہے کہ بے سردار کا لشکر نہین لڑ سکتا ہے انھین لوگون کا جگرا تھا کہ کلہ بکلہ مقابلہ
کر رہے تھے جب یہ سنا کہ سردار لشکر زخمی ہوا دل چھوٹ گئے امید قطع ہو گئی مگر یہ خیال کیا کہ میدان سے زندہ
جانا بیکار ہے جان دے دو کہ یہ معرکہ یادگار رہے یہ تصور کر کے لڑنے لگے مگر اب انکو زور ہو گیا ہے انکے
دل ٹوٹ گئے ہین وہ بڑھنے لگے یہ پسپا ہونے لگے مگر مقابلہ سے منہ نہین پھیرتے ہین ہر مقام پر جسم کر
لڑتے ہین جس مقام پہ اڑ گئے ہزارون سر کٹ گئے نوبت بانجا رسید کہ یہ بارگاہ کے قریب سے ہٹ گئے
اُس مقام پر اسقدر تلوار چلی اور اسقدر کفار و خدا پرست قتل ہوے کہ ایک نہر خون جاری ہو گیا لاشون کا انبار
ہوا سرون کا ڈھیر مگر حالت یہ ہوئی کہ لشکر کے پانون اُکھڑ گئے مگر مقابلہ سے نہین باز آتے ہین جب بارگاہ
چھوٹ گئی کفار نے آکر اسپر قبضہ کیا اور ماران لشکر لیکر چلا کہ انکو جہان تک یہ بھاگ کر جائین قتل کرون
چند سردارون سے کہا کہ تم بارگاہ لیکر طرف شہر کے چلو مین انکو قتل و غارت کر کے آتا ہون اُنھون نے
قصد کیا کہ ہم بارگاہ اُٹھائین یعنی ارابون کو بڑھائین کہ اہل اسلام نے پھر حملہ کیا اور پھر لڑنے لگے مگر کیا
ہوتا ہے کہین پانون اُکھڑے ہوے جمتے ہین یہ پھر بھاگے وہ لوگ بارگاہ کے ارابے لیکر چلے ماران انکے
عقب مین اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا اہل اسلام نے جو دیکھا کہ بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو گیا وہ لیے جاتے
ہین پس انکو خیال آیا کہ اس زندگی سے موت بہتر ہے کہ ہمارے ہاتھ سے بارگاہ نکل جاے اور ہم جا کر
صاحبقران کو یہ خبر دین کہ خداوند بارگاہ چھن گئی تف ہے ایسی زندگی پر بس اسی مقام پر لڑ کر مر جاؤ یہ تصور ہر ایک
نے کر کے اور قدم استوار کر کے مقابلہ کرنا شروع کیا ماران لڑنے لگا مگر دل مین کہتا ہے کہ بڑے غضب کے
لوگ ہین کسی طور سے بھاگتے ہی نہین ہین ہر مقام پر جسم کر لڑتے ہین اب انکا کوئی سردار بھی نہین ہے اگر سردار ہوتا تو
یہ کبھی نہ شکست کھاتے بارگاہ پر کبھی نہ قبضہ ہوتا اُدھر وہ لوگ بارگاہ لیکر چند قدم گئے ہونگے کہ یہ
لوگ مقابلہ کرنے لگے وہ لوگ تھم گئے کہ ادھر اہل اسلام نے مقابلہ بھی کیا اور بلک کر اپنے خدا سے دعا کی

کہ اے کریم کوئی ایسی صورت پیدا کر کہ یہ بارگاہ اہل کفار نہ لیجائیں ہماری آبرو رکھ لے چونکہ رجوع قلب سے
دعا کی تھی در اجابت وا تھا ہدف مراد نشانہ دعا پر پہونچا کہ از بیابان گردے برخاست گرد تیرہ تیرہ سر گرد باسما
رسیدہ وپائے گرد زمین دوزیدہ شعر زگرد وغبارے کہ بر شد سپہر + رہ رفتن خویش گم کرد مہر + از و امن دشت د
عاج اور نگ + گردے بر خاست کو تیارنگ + اُس گرد و غبار نے سپہر دوار کو تیرہ و تار کر دیا تمام
میدان تاریک ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ آندھی طرف سے مشرق کے اُٹھی ہے پس اہل اسلام نے اُس
گرد کو سیاہ آندھی تصور کر کے صدائے اللہ اکبر بلند کی یہ گرد و غبار دیکھکر دونوں لشکر مقابلہ سے باز
رہے سب طرف اُس غبار کے دیکھنے لگے روز روشن سے شب تیرہ و تار ہو گئی طائر ہنگامہ زوال آفتاب
خیال کر کے طرف اپنے آشیانوں کے روانہ ہونے لگے یا انکو آندھی کا خیال ہوا ہو گا جسر ند بھی صحرا سے
طرف اپنے مسکن کے چلے شیر دُم دبائے بھاگے جاتے ہیں ایک طرف ہرن ہیں شیر اُن سے خبر بھی نہیں
ہوتے ہیں چیتے و نیل گاے باہم ملے ہوئے چلے جاتے ہیں یہ حالت ہے وہ غبار بلند ہوتا ہوا چلا آتا ہے
کہ قریب اُس میدان جنگ کے آکر شق ہوا دامن گرد سے ایک گرد سبز رنگ پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے
تمام صحرا زمردی ہو گیا ہر ایک درخت پر یہ عالم ہوا کہ بہار تازہ آگئی یا تو اُس گرد سے سب پژمردہ ہو گیے
تھے یا ہرے ہو گئے از زمین تا آسمان یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک چادر سبز ہے کہ وہ بلند ہے وہ گرد بھی قریب اُس میدان
کے آکر شق ہوئی اُس گرد سے صدائے نقارۂ جنگی کی آرہی تھی سنان نیزہ مثل زمرد کے بسبب گرد کے زمردی
ستون کے چمکتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں صدا سے نقارہ کے زمین ہلی جاتی تھی اب تو ماران نے کان کھڑے
کیے کہ یہ کوس حربی کی صدا کہاں سے آتی ہے کیا اس گرد میں کوئی لشکر ہے اُس گرد کو دیکھکر اُسکا دل
پریشان ہوا قلب کانپنے لگا مگر اہل اسلام کے دل بشاش ہو گئے یہ لوگ گرد سبز رنگ کو دیکھکر خود سرسبز
ہونے کی امید کرنے لگے ایک مرتبہ لشکر ماران سے لڑنے لگے ماران مقابلہ کرنے لگا اس خیال سے کہ
اگر لشکر ہو گا تو ظاہر ہو گا جو کچھ ہو گا معلوم ہو جائے گا تم کیوں اپنے کام میں تاخیر کرو یہاں مقابلہ ہونے لگا
کہ دامن گرد سے ایک نقابدار سبز پوش بصد جوش و خروش یہ نعرہ کرتا ہوا پیدا ہوا کہ منم شیر بیشہ شجاعت
منم نہنگ دریائے جرأت منم غازی دصف شکن منم دلاور و تیغ زن منم صاحبقران منم مالک شمشیر بران
منم غازی منم جانباز و صفدر و غازی منم قاتل کفار منم تباہ کنندۂ قوم اشرار منم ملک الموت جان کفار منم
برہم زن لشکر اہل نار منم برباد کنندۂ راہ کفر و ضلالت منم رہنمائے چشمۂ ہدایت اے اہل کفار میں تمہاری
جان کا ملک الموت آ پہونچا میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتے ہو یہ بھی ممکن ہے کہ تم بارگاہ لیجا سکو ہر کہ داند
داند و ہر کہ نداند بشناسد کہ منم نقابدار سبز پوش یہ نعرہ جو کیا اس نعرے کی صدا کان میں ماران اور
اسکے لشکر کے پہونچی اور اہل اسلام نے یا تو مقابلہ کر رہے تھے یا اب سنے اُس صدا کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا
کہ ایک نقابدار جوان رعنا مرکب برقی پیکر پر سوار نیزہ خطی آرالنوئی مرکب پر رکھا ہوا کمان کیانی دوش پر تیغہ
برق تاب کاندھے پر سپر فراخ دامن پشت پر ترکش کمر میں موزے پاؤں میں داستانے ہاتھوں میں خود سر پر
زرہ زمرد نگار جسم میں منہ پر نقاب سبز رنگ سر پر نیزے کا پھر پھرہ اُڑتا ہوا گر چہ حسن ہے کہ نقاب سے چھن کر نکل
رہا ہے یہ رعب ہے کہ کوئی آنکھ نہیں ملا سکتا ہے یہ نعرے کرتا ہوا مرکب کو سرپٹ ڈالے ہوئے اُس گرد زمرد رنگ
سے پیدا ہوا اُسکے عقب میں ساٹھ ہزار سوار زمرد پوش دوش بدوش جامہ پوش آئینہ بند جوشن پوش مرکبان تیز رفتار
پر سوار نیزے اُٹھائے ہوئے کمانیں دوش پر سپریں پشت پر خود فولادی سر پر تلواریں کمر میں زرہیں جسم میں
موزے پاؤں میں رکاب بر رکاب مگر سب سوار نقابدار کے عقب میں مرکب اُٹھائے ہوئے چلے آتے ہیں

وہ نقابدار جب قریب لشکر ماران مارخوار کے پہنچا اُسنے مرکب کو روک کر اور بیٹھے بر ہاتھ رکھکر ورا سر
بلند کر کے تمام لشکر کفار کو دیکھا اور ایک مرتبہ نعرۂ اللّٰہ اکبر جگر سے کھینچا اور مرکب کو اُٹھا کر اُس مقام
پر آیا جہان کفار بارگاہ کو لیے کھڑے تھے آمد نقابدار دیکھکر تھم گئے تھے اور ہر ایک مرکب کی رکابون
پر زور دے دیکھ دیکھ رہا تھا ماران یہ واقعہ دیکھکر لشکر اسلام سے لڑنا بھول گیا نقابدار کا
رعب جو دیکھکر اُسکا دم بھول گیا ادھر نقابدار اُن سوارون پر آگرا جو زیر بارگاہ کے گرد حلقہ کیے کھڑے
تھے انکے قریب پہونچا تھا کہ تیغۂ الماس کو نیام انتقام سے لیا ایک برق تھی کہ کوندگئی نیام سے تو نکلتے
سب نے دیکھا مگر پھر کسی کو نظر نہ آیا کہ کیا ہوا اور کس پر چلی اب جو دیکھا تو کئی سو کے تنون پر سر نہ تھے
دھڑ زمین پر پڑے ہوے مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہے تھے کہ دوسرا ہاتھ مارا پھر وہی حالت ہوئی
وہ ساٹھ ہزار ایک مرتبہ آکر گرے یہ کہتے ہوے کہ لینا ان کفارون کو یہ ہمارے شکار ہین ہمکو خداوند کریم
نے انکے قتل کرنے کو روانہ فرمایا تھا کہان جاتے ہین ایک مرتبہ ساٹھ ہزار تلوارین علم ہوئین ساٹھ ہزار
پر تین کوندگئین ہزارون سوار بیدم ہوکر گرے گھوڑے کوتل پھرنے لگے اپنے راکبون کی لاشون
کو کچلنے لگے یہ نوبت پہونچی کہ مارے تلوارونکے نقابدار وہمراہیان نقابدار نے ستھراو کر دیا تمام لشکر کو ایک آن
مین مسمار کر دیا ورق دفتر اُلٹ گیا منشی لشکر کے حواس باختہ ہوگئے کوس حسرتی جو بج رہا تھا وہ خاموش
ہوگیا جلاجل کف افسوس ملنے لگے قرنا جھک کر رہ گئی زیر و بم کی صدا نہ تھی صدا سے ماتم تھی نیاشے
بھی صداے افسوس دیتے تھے آواز کوس بیٹھ گئی نقارہ نواز چوب پر چوب لگاتے تھے مگر نقابدار کا
ایسا خوف تھا کہ صدا نہ آتی تھی ترہی کا دم بند تھا دفتر لشکر ابتر تھا شیرازہ لشکر سے ہر ورق جدا تھا
قلم کی روانی کم تھی روشنائی مارے خوف کے نہ چلتی تھی کہان تک حال شکست منشی لشکر تحریر کیسے قلم کو دانتون
مین دبا کر صورت آئینہ حیران ہوکر رہ گیا تھا یہ حال تھا کہ سر مثل برگ خزان دیدہ کے جیسے موسم خزان مین
اپنے اشجار سے گرتے ہین گر رہے تھے یا مثل اولے کے برس رہے تھے سب کے حواس جاتے رہے آپ یا سموم
تھی کہ ایک مرتبہ جل گئی کسی کو اب دم لینے کی مہلت نہ تھی جہان ہاتھ اٹھا سر تن پر نہ تھا پیل جو مرکب کہ کوتل
پھر رہے تھے اُنپر سوار ہو ہو کر بھاگے سوار مرکب چھوڑ کر پیدلون مین جا ملے یہ جو معرکہ پڑا ہزارون سر قلم
ہوئے جو سپاہ گرد بارگاہ تھی ایک مرتبہ سب کے پاؤن اُٹھ گئے بارگاہ کو چھوڑ کر سب طرف ماران کے بھاگے
نقابدار نے مار کر سب کو فرش کر دیا لاشون سے میدان جنگ بھر دیا کفار انکی جوانمردی سے دنگ ہوگئے
اُنکے حواس خمسہ دہشت سے چور نگ ہوگئے یہ جو حال ماران نے دیکھا کہ یہ نقابدار بلاے روزگار ہے
آتے ہی اپنے بنی بنائی لڑائی کو بگاڑ دیا میرے لشکر کا ستھراو کر دیا ایک حملہ سے سب کے پاؤن اُٹھ گئے
کوئی اُسکی ضرب کی تاب نہ لاسکا بڑا بہادر ہی اور بارگاہ پر قبضہ کر لیا جسکو کہ مین نے دو دن کی مشقت
سے ہزارون کو قتل کر کے اور ہزارون کو اپنے لشکر سے کھو کر حاصل کیا تھا اُسنے ایک آن مین آکر
لے لیا میرے لشکر کو یون تباہ کیا کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی کہ دکھ بھرین بی فاختہ اور کوے میوے کھائین
محنت تو ہمنے کی اور بارگاہ اسنے لی خیر کہان جاتا ہے میرے ہاتھ سے مین اسکو جاکر قتل کرونگا ادھر
اہل اسلام نے جو دیکھا کہ نقابدار نے آکر لشکر کفار کے ایک ہی حملہ مین جی چھوڑا دیے بارگاہ پر قبضہ
اپنا کر لیا خیال کیا کہ یہ ضرور کوئی نکوئی اولاد صاحبقران سے ہی کہ یہ بہادری و جرأت خدا نے اُسی
خاندان کو عطا فرمائی ہی کیا کارنمایان کیا ہی بس تم بھی اسوقت جائین لڑاو دو اپنی جرأت اس نقابدار
کو دکھا دو یہ تصور کر کے لشکر کفار پر گرے یا تو تماشہ نقابدار کی جنگ کا دیکھ رہے تھے یا لڑنے

لگے

یہ جو ماران نے دیکھا اسنے بھی لشکر کو لڑنے کا حکم دیا گو مقابلہ باہم ہو رہا تھا مگر نقابدار کے آنے سے
رُک گیا تھا کہ پھر جنگ ہونے لگی ادھر نقابدار نے بارگاہ پر قبضہ کرکے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ چند لوگ اس
بارگاہ کو لیکر فلان کوہ کے دامنہ مین جاکر برپا کرین مین ان سب کو قتل و غارت کرکے آتا ہون آج اسی
بارگاہ مین دربار کرونگا کیونکہ یہ تو اب میرا مال ہو چکا مین نے اسے بزور شمشیر چھینا ہی کوئی اہل اسلام سے
نہین بلکہ کفار سے وہ تو اہل اسلام کو قتل کرکے سے چلے تھے کہ مین آ پہونچا یہ سنکے پانچہزار سوار اُس
بارگاہ کو لے کر بموجب حکم اپنے آقا کے چلے ایک کی بھی جرأت نہوئی کہ اُنکو روک سکے نہ کفار کی اتنی تاب تو کیا ذکر
ہی نہ اہل اسلام کی سب منہ دیکھکر رہ گئے ادھر نقابدار اُنکو روانہ کرکے طرف ماران کے متوجہ ہوا
نقابدار کا ایسا خوف کفار و اہل اسلام پر غالب ہوا کہ کسی نے بارگاہ کیجانے والون سے یہ بھی نہ
پوچھا کہ تم بارگاہ کدھر لیے جاتے ہو وہ چپکے لیے ہوئے چلے گئے کہ اُنکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر نقابدار
تیغہ خونچکان ہاتھ مین لیے اُس سے خون کی بوندین ٹپکتی ہوئی مرکب کو تیز کرکے مع لشکر اُس لشکر پر آ گرا
جو کہ ماران کے ہمراہ اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا تھا یہان تلوار چلنے لگی نقابدار کی یہ نوبت تھی
کہ سوار کو مرکب پر سے اُٹھایا اور سوار پر مارا کہ دونون کے استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے دونون کی روحین
داخل قصر دوزخ ہوئین دونون مرکر مرکب پر سے گرے یا یہ کہ سوار کو اُٹھایا اور ہاتھ پر تول کر بالائے
آسمان پھینکا جب وہ طرف زمین کے آنے لگا راہ مین چور رنگ کیا یہ ہنر رنگ کھلا استراد کر دیا اب تو
اہل اسلام بھی جم کر لڑنے لگے پھر اُس طور کی جنگ مغلوبہ ہوئی پھر ملک الموت کی بن آئی پھر طائران
روح قفس تن سے پریشان ہو کر سنکنے لگے پھر ملک الموت روح قبض کرنے لگا پھر بازار موت گرم ہوا
سرون کا مینہ برسنے لگا دریائے خون نے طغیانی کی کشتی حباب سواران طوفان مین آکر دریائے خون
مین غرق ہونے لگی زورق عمر دلیران گرداب موت مین آکر چرخ مارنے لگی بازار مرگ گرم ہوگیا
نقابدار کا یہ حال ہی کہ شمشیر زنی کرتا ہوا سوارون کو چور رنگ کرتا چلا آتا ہی یہ حال ہی کہ جسکے ہاتھ مارا گویا
قضا کا طمانچہ تھا کہ سر جیسے گردن سے جدا ہو کر دور جا کر گرا تن خاک پر گر کر تڑپنے لگا اسقدر خون روان
ہوا کہ شاعر نے اسی مضمون مین ایک شعر کہا ہی سے چقاچاق خنجر بہ گردون رسید + زمین خوق شد و خون
بہ جیحون رسید + نقابدار برابر کفار کو قتل کر رہا ہی یہ حالت ہی کہ شعر کے زخمسم برزرتن پہلوان +
کہ زان زخسم لرزید پیر و جوان + نقابدار اسقدر چالاک ہی کہ سوار کو اُٹھایا زمین پر دے مارا اور مرکب
پر سے جست کی اُسکے سینہ پر تھا اگر اُسنے کہا کہ تو کون ہی تو ایک مرتبہ اُس سے کہا کہ شناخت مین پروردگار
عالم کی کیا کہتا ہی اگر اُسنے کہا کہ مین نے آپ کا دین قبول کیا تو اُسکو باندھ کر اپنے لشکر کے لوگون کے
حوالے کیا اگر اُسنے تامل کیا فوراً اُٹھکر اُسکا سر پکڑ کر چرخ دے کر اس زور سے زمین پر مارا کہ زمین
ہل گئی اور جست کرکے اپنے مرکب پر تھا اسی حال مین شاعر کہتا ہی کہ نقابدار کا یہ حال تھا کہ مثل شمشیر
زبان کے جست کرتا ہی وہ شعر شاعر کا یہ ہی شعر چو شیرے کہ گیرد بہ آہو کمین + بجست از زمین و برآمد بزین +
اہل کفار کی یہ نوبت تھی کہ جیسے روباہ یا گوسفند شیر زبان کو دیکھکر رم کرتے ہین اس طور سے جدھر
نقابدار نے رخ کیا بھاگے یہ کہتے ہوئے کہ اس اژدر دہان و شیر غران سے کون سامنا کرکے اپنی جان
عزیز رایگان کرے ہم اسکا مقابلہ نہین کر سکتے ہین راوی کہتا ہے اس طور سے جو نقابدار نے جنگ
رستمانہ و قتال شیرانہ کیا اہل اسلام نے بھی اُسکو مقابلہ کرتے دیکھکر کفار پر دبا ڈالا اب تو دو طرف سے
دباؤ پڑنے لگا یہان یہ جنگ ہو رہی ہی انکو تو جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہی ادھر کا حال تحریر ہوتا ہے

کہ شہنشاہ صاحبقران سے رخصت ہو کر چلے تھے ابھی راہ مین تھے کہ چند ہرکارے لشکر جبرئیل کے
یہ خبر لیکر نکلے تھے کہ بارگاہ پہ کفار کا قبضہ ہو گیا اور عادل و جبرئیل زخمی ہوے انکو لوگ لیکر نکل گئے
لشکر نے شکست کھائی یہ بصد عجلت چلے جاتے تھے کہ انھون نے دیکھا کہ ایک لشکر آتا ہی انھون نے
قصد کیا کہ راہ کو چھوڑ کر دوسری طرف کو متوجہ ہون کہ شہنشاہ کی نگاہ انپر پڑ گئی چند سوارون سے کہا کہ وہ
جو ہرکارے جاتے ہین یہ طرف سے لشکر جبرئیل کے آتے ہین آمد لشکر دیکھ ادھر کی راہ چھوڑ کر دوسری
طرف کو جاتے ہین انکو میرے پاس لے آؤ وہ سوار مرکب دوڑا کر ہرکارون کے قریب پہونچے سوارون نے
دیکھا کہ ہرکارے تو ہمارے لشکر کے ہین جو کہ ہمراہ جبرئیل کے گئے تھے ہرکارون نے پہچانا کہ یہ سوار لشکر شہنشاہ
کے ہین کہ ان سوارون سے کہا کہ چلو تمکو ہمارے سردار شہنشاہ گوہر کلاہ طلب فرماتے ہین ہرکارون نے
کہا کہ یہ جو لشکر آتا ہی انھین کا ہی سوارون نے کہا کہ ہان وہ شاہزادہ براے مدد جبرئیل جاتا ہی یہ سنتا
تھا کہ ہرکارے بہت جلد لشکر مین آ گئے اور شہنشاہ کو مجرا کر کے عرض کیا کہ حضور بہت جلد تشریف لے چلین
قیامت ہو گئی بارگاہ قبضہ سے جاتی رہی عادل و جبرئیل زخمی ہوے انکو لشکر سے لوگ نکال لے گئے ہین
لشکر نے شکست کھائی بے سردار کا لشکر کہان تک لڑے گا اسپر بھی ہم لڑتا ہوا چھوڑ کر آئے ہین اب نہ معلوم
کیا گذری یہ سننا تھا کہ ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر پار ہو گیا اہل لشکر سے کہا کہ بہت جلد آؤ
مین تو جاتا ہون جس مرکب پر کبھی پھول کی چھڑی نہ پڑی تھی اسپر اس عجلت مین اٹھا کر تازیانہ کا وار کیا
کہ وہ تڑپ کر مثل برق کے چلا اہل لشکر نے بھی مرکب سرپٹ ڈالدیے برابر چلے جاتے ہین یہ ادھر
سے جاتے ہین ادھر سے لوگ جبرئیل و عادل کو لیے ہوے چلے آتے ہین انکو ہوش نہین ہی انھون نے
آمد لشکر کی گرد بلند دیکھی ایک درہ کوہ تھا اسمین جا کر پوشیدہ ہوے اس خیال سے کہ نہ معلوم یہ لشکر کسکا
ہی اور کون سردار لشکر ہی یہ لشکر کفار ہی یا خداپرست یہ لوگ تو اس خیال سے کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لشکر
کفار ہو وہ لوگ ہمکو بے دست و پا خیال کر کے مقابلہ کرین یہ سردار چونکہ زخمی ہین بسبب زخمہاے کاری
کے بیہوش ہین یہ قتل ہون تو ہم کیونکر صورت صاحبقران کو دکھائینگے اور کیا منھ لیکر زد برد صاحبقران
کے جائینگے یہ تو یہ خیال کر رہے تھے اور پوشیدہ تھے انھون نے دیکھا کہ آگے آگے مرکب پر شہنشاہ
گوہر کلاہ سوار ہین اور عقب مین لشکر ہی یہ دیکھا ان لوگون کو اطمینان ہوا مگر درہ سے باہر نہ آئے اس
خیال سے کہ یہ لوگ تو کسی ضرورت سے جاتے ہین اسوقت ہماری نہ سنینگے یہان تک کہ وہ لشکر نکل گیا
یہ درہ سے نکل کر طرف اردوے صاحبقران کے چلے کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر شہنشاہ مرکب کو
ڈالے چلے آتے ہین یہان میدان جنگ مین کفار بد اطوار نے قیامت کر دی ہی برابر لشکر کفار کا سترا ہو رہا
ہی سر کٹ کٹ کر گر رہے ہین لاشین خاک و خون مین غلطان ہین ملک الموت کی بن آئی ہی روحین تباہ
پھر رہی ہین سوار ہر طرف آوارہ ہین بیدل بے سر و پا ہین زمین پر اسلحہ کا انبار ہی دریاے خون روان ہی
سبزہ بھی جو اس صحرا مین لگا ہوا تھا وہ بھی بسبب خوف جنگ کے پژمردہ ہو گیا ہی طائر و چرند سب اپنے
آشیانون مین پریشان بیٹھے ہوے ہین نہ دانہ کے نہ پانی کے ہین برابر سر کٹ رہے ہین برق سے
شمشیر چمک رہی ہے ابر سپر بلند ہی اس ابر سے خون کا مینہ برس رہا ہی سر مانند اولہ کے گر رہے ہین یہان تو
یہ نوبت ہی کہ ایک مرتبہ گرد و غبار بلند ہوا گو لشکر جنگ مین ایسے مصروف تھے کہ کسی نے ندیکھا کہ اس غبار سے
صداے نعرہ شیر آئی یہ صدا تھی کہ منم صاحبقران ابن صاحبقران اے کفار مکار و قوم اشرار آگاہ
و خبردار باشش کہ مین تمھاری جان کا ملک الموت آ پہونچا کے گذارد حرم کہ از دست من زندہ و سلامت

عربدہ ی منم تیز زبان ہم صفدر و صف شکن یہ صدا جو نعرے کی کان مین کفار و اہل اسلام و نقابدار کے پہونچی ایک مرتبہ سب نے سر اٹھا کر اس صدا کی طرف دیکھا اہل اسلام نے تو پہچان لیا کہ شاہزادہ کیوان بارگاہ قوت قلب و جگر صاحبقران تشریف لاتے ہین اُنکے عقب مین لشکر ہے مگر کفار نے و نقابدار نے دیکھا کہ ایک جوان رعنا مرکب تیز رفتار پر سوار نیزہ کتوتی مرکب پر رکھا ہوا شمشیر برہنہ ہاتھ مین کمان و ترکش بر خود سر پر زرہ زمردی کڑیون کی بر مین مرکب کو جولان کیے چلا آتا ہی نعرے کرتا ہوا لشکر اسلام نے جو شہنشاہ کو دیکھا اُنکے قلب و جگر قوی ہو گئے حوصلے زیادہ ہوے کفار کے دم سوکھ گئے مردنی رخون پر چھا گئی خون خشک ہو گیا یہ خیال کرنے لگے کہ نقابدار نے آکر آفت برپا کر رکھی ہی نقابدار کیا کم تھا کہ یہ دوسرا عذاب نازل ہوا بڑا غضب ہوا کہ اسکے ہمراہ لشکر کثیر معلوم ہوتا ہی کہ بکثرت سُمہاے مرکب کی صدا آتی ہی نقابدار یہ خیال کر رہا ہی کہ بڑی خرابی ہوئی کہ یہ خداپرست آگیا اپنے لشکر کی مدد کو مین نے چاہا تھا کہ کفار کو قتل کر کے بارگاہ پر قبضہ تو کر چکا تھا ان سے مقابلہ کر کے اور سب کو قتل کر کے اپنے مقام کو چلا جاتا مگر اب کیا ہوتا ہے کہ لشکر اسلام سے سردار اعلیٰ آگیا ہی ضرور اس سے مقابلہ کرنا ہوگا مگر جب سے شہنشاہ کو نقابدار نے دیکھا ہی ایک اُنس قلبی پیدا ہوا ہی الفت دلی ہو گئی ہی مگر یہ خیال کرتا ہی کہ یہ الفت کیسی کیونکہ تو یہ قصد رکھتا ہی کہ صاحبقران سے مقابلہ کر کے یا تو ہی صاحبقرانی کو لون جو اُنکا اسرہے اسکا تو دشمن ہی یہ کیا ہوگا ۔ تو یہ خیال کر رہے ہین مگر ہاتھ برابر چلے جاتا ہے کہ شہنشاہ بھی نعرہ کر کے کفار پر آگرے شعر بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ✢ یکے را دو کرد و دو را چار کرد ✢ بازار مرگ پھر گرم ہو گیا ملک الموت نے اپنا خیمہ وسط لشکر مین برپا کیا بیٹھے ہوے روحین قبض کر رہے ہین ہزار دن مر مر کر گر رہے ہین کہان تک قبض روح کرین ہر بڑا او صف بر مارا ہی سر ہاے سواران مثل برگ خزان دیدہ کے گر رہے ہین پھر اُسی طور سے جنگ ہونے لگی ہر طرف سے صداے بزن و بکش آنے لگی رن بولنے لگا صداے دلیران سے زمین معرکہ ہلنے لگی منم منم کے نعرے بلند تھے تلوار بڑے غضب سے چل رہی تھی الیسار ن کبھی نہ پڑا تھا پیر فلک ششدر تھا شہنشاہ کیسی افروز لعبہ تیز رفتاری بخوف سرداران لشکر اسلام راہ طے کر رہا تھا روز روشن ضرب شمشیر بہادران سے کٹا جاتا تھا مگر اہل اسلام و نقابدار کفار کشی مین اسقدر مصروف تھے کہ سر و پا کا ہوش نہ تھا ایک طرف نقابدار شیر اوژن کر رہا تھا ایک سمت شہنشاہ لاش پر لاش گرا رہے تھے لشکر تازہ دم آیا تھا اُسنے تمام لشکر کفار کو حلقہ مین لے لیا تھا کفار کو نکلنا دشوار تھا ہوا بخوف اس امر کے اُس مقام سے چلی گئی تھی کہ کہین مین نہ قتل ہون سواے مرغ تیر کے کوئی طائر نہ نظر آتا تھا اُسکے بھی پر تیغ کے ہوے بڑے تھے یا صداے پر تیر سن سن آرہی تھی یا جھنکار تلوارون کی بلند تھی ضرب عمودان سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے وہ میدان نہ تھا تنگ آہنگران تھا چاقا چاق خنجر بلند تھے کمانین گوشہ گیر ہو مین تھین تیر ہلاکر پرواز کرتے تھے آمندون کے حلقے جابجا پھیلے ہوے تھے مگر کفار کو کوئی مقام گوشہ نہ ملتا تھا کہ جا کر پوشیدہ ہون جانور کھیلے ہوے مقابلہ کر رہے تھے اور مر رہے تھے یاران کا یہ حال تھا کہ لشکر اسلام مین شمشیر زنی کر رہا تھا مگر حواس باختہ تھے کہ ہن کہ لڑائی بگڑ گئی یہ کیسی ہوا اگلش فوج پر چل گئی کہ تمام سپاہ تباہ و برباد ہو گئی یہ کون سی آفت نازل ہوئی یہ خیال کرتا جاتا ہی اور لڑ رہا ہی ایک طرف سے نقابدار کفار کو قتل کرتے ہوے لشکر کو دباتے ہوے چلے آتے ہین ایک طرف سے شہنشاہ اُسی طور سے چلے آتے ہین ۔ یاران مارخوار اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا تھا کہ نقابدار سے اور یاران سے اتفاق سے سامنا ہو گیا نقابدار نے دیکھا کہ یہ کبر خداپرستون کو قتل کر رہا ہی غیض مین آکر صدا دی کہ او گبر ناہنجار یہ کیا

جوانمردی ہر مردان عالم سے مقابلہ کر جو ہر مردی و مردانگی دکھا ان بیچارون تین روپیہ کے پیادون پر کیا صفائی
دست دکھاتا ہے ہمکو دکھا کہ ہم اسکا جواب دین تو نے بڑا ظلم و ستم کیا تھا کہ بارگاہ پر قبضہ کر لیا تھا خداوند کریم
نے مجکو عین وقت پر پہونچایا ورنہ تو اپنا کام کر چکا تھا مین تو تیری تلاش مین تھا کہ تجھ سے مقابلہ کرون مینے
تیری جوانمردی و بہادری کی بہت تعریف سنی ہے سنا ہے کہ تو بڑا مرد دلیر ہے آ ادھر آ میرا مقابلہ کر مین تیری جان کا
ملک الموت ہون یہ جو صدا ماران نے سنی پلٹ کر دیکھا کہ یہ کون دہن دریدہ ہے جو یون بادولت کی
طرف خطاب کر کے کلام کرتا ہے اب جو نظر پڑی ملک الموت کو سر پر پایا یعنی نقابدار کو دیکھا کہ میرے
برابر کھڑا ہے دم نکلگیا کیونکہ صفائی دست دیکھ چکا ہے کہ جس پر اس بہادر نے وار کیا اسکے دو پرکالے ہوے
مع مرکب چار ٹکڑے ہوے تلوار کسی مقام پر خطا نہین کرتی ہے جبسے یہ آیا ہے میرے لشکر کا ستھراؤ ہو گیا ہے
ہزارون لشکری صرف اسنے قتل کیے ہین ایک حملہ مین اسی نے بارگاہ پر قبضہ کر لیا ہے جسکو مینے بڑی دقت سے حاصل کیا تھا کون
اس سے مقابلہ کر سکتا ہے مگر اب اسکے روبرو سے فرار کرنا جنگ سے انکار کرنا خلاف شجاعت ہے جو ہو گوارا کر دے یہ تصور کر کے اور پلٹ
کے جواب دیا کہ اگر تو مرد ہوتا تو مردان عالم سے روپوشی نکرتا یہ صاف دلیل تیرے بزدل ہونیکی ہے کہ تو بہادر و بیج آنکھ چار کر کے مقابلہ
نہین کر سکتا ہے مثل عورت کے حجاب نقاب مین پوشیدہ رہتا ہے مین ایسے نامردون سے مقابلہ نہین کرتا ہون اگر مینے قتل کیا تو یہ
کیا جائیگا کہ ایک نقابدار مفلوک روزگار کو اگر قتل کیا تو کیا نیکنامی کی ہان اگر کسی بہادر سے مقابلہ کر کے اسکو قتل کرتا تو باعث
نام آوری تھا وہ تو خود اہل دنیا سے روپوش تھا مین وہ بہادر ہون کہ ہمیشہ لاکھون سے تنہا لڑا ہون اور شکست دی ہے
کبھی مین بدون ظفر حاصل کیے میدان سے واپس نہین گیا ہون مین وہ دلیر ہون کہ میری تلوار کے خوف سے کوہ لرزتے
ہین شیر دنکو میرا نام سنکے تپ لرزہ آتا ہے ایک لاکھ کو مین برابر ایک کے خیال کرتا ہون بھلا تو کیا میرا مقابلہ کریگا ایک برقع بیحیائی کا منہ پر
ڈال لیا اور چند سوارون کو جو قتل کیا تو اسقدر مغرور ہوا کہ مردان عالم کے مقابلہ کی ہوس ہوئی اور اکڑ کے اکنے لگا تو کہان جاتا ہے میرے
ہاتھ سے مین ہرگز زندہ نہ چھوڑونگا بس اپنی زبان کو روک اپنی جان کا خیال کر کے مجکو نہ لٹکر یہ جو تقریر اسنے
کی نقابدار نے برہم ہو کر جواب دیا کہ تو کیا ایک لاکھ کو ایک کے برابر خیال کریگا کبھی کسی بہادر کا سامنا
نہوا ہوگا جو حال کھلتا ہمیشہ نامردون سے سامنا ہوا ہوگا اور تو کیا میدان سے بدون ظفر حاصل کیے
واپس جاتا ہوگا یہ صرف تیرا خیال خام ہے کسی لشکر جرار سے سابقہ نہوا ہوگا ورنہ ناک مین دم ہوتا تیری
بھی یہ لیاقت ہے کہ تو مردان عالم کے منہہ پہ نگاہ کر سکے یہ کب تیری آنکھون مین قوت ہے تو کیا مجکو قتل
کریگا اپنی خیر منا کہ دم مین تجھ سے ہم کو تیرا سفر ہوگا تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا اس قدر
زبان درازی تیرے حق مین اچھی نہین ہے ورنہ گدی سے زبان نکال لیجائے گی بس یہ جاے
رزم ہے نہ جاے بزم زبان بند کر بازو بکشا اپنے جوانمردی کے ہنر دکھا یہ سنکے اسنے کہا کہ کیا تیرا ابھی مستعمل
خدا پرستون کے پہلے ضرب کرنے کا طریقہ نہین ہے مین ہی ضرب کرون نقابدار نے کہا کہ بیشک ادھر
تو نقابدار و ماران مارخوار سے یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر لشکر کفار و نقابدار و لشکر اسلام سے
مقابلہ ہو رہا ہے شہنشاہ بھی قریب اس مقام کے مقابلہ کرتے ہوئے پہونچگئے ہین دیکھا کہ نقابدار سے
اور ایک پہلوان سے مقابلہ ہونیکو ہے وہ انسان نہین ہے بلکہ قالب انسانی مین دیو ہے کہ شہنشاہ
نے پلٹ کر ایک سوار سے دریافت کیا کہ جو انکے قریب کھڑا تھا لشکر جبریل کا تھا کہ یہ کون پہلوان
ہے اسنے عرض کیا کہ یہ بھی سپہ سالار مہراب شاہ ماران مارخوار ہے اسی کو بارگاہ کے لیے کو مہراب شاہ
نے روانہ کیا تھا اسی نے ہمارے دونون افسرون کو زخمی کیا ہے یہ سنکے شہنشاہ مرکب کو بڑھا کر
قریب آگئے لڑنا موقوف کر دیا جہان پر یہ کھڑے تھے وہان پر بالکل لشکر نہ تھا ادہر تینون لشکر

لڑ رہے تھے نقابدار و ماران سے ایسے مقام پر مقابلہ ہوا تھا کہ جہان پر لشکر نہ تھا کیونکہ یہ لشکر سے لڑتا ہوا
نکل آیا تھا دم لینے کو کہ نقابدار نے دیکھا تھا کہ یہ لشکر کو قتل کرتا ہوا ایک طرف کو جاتا ہے یہ بھی اُسکے عقب
مین چلے تھے گو لشکر کہین دور نہ تھا اُسی مقام پر مقابلہ ہو رہا تھا مگر اُس مقام پر فراخی ہو گئی تھی کہ اُنسے
مقابلہ ہونے لگا لضعف لشکر یہ حال دیکھکر اسطرف سمٹ آیا باقی کفار سے مقابلہ مین مصروف ہوے جب
یہ تقریر نقابدار کی ماران نے سنی برہم ہو کر کہا کہ معلوم ہوا قضا آئی یہ تلوار ہزارون خدا پرستون کا خون
کر چکی ہے اور اسکو خون خدا پرست سے ایک انس ہے اور بڑی خوشی سے چاٹتی ہے یہ تیرا بھی خون چاٹیگی
لے ضرب میری رد کر نقابدار نے کہا کہ لا مین خبردار ہون یہ سنتا تھا کہ اُسنے اس زور سے وار کیا کہ اگر
کوہ پر کرتا تو اسکے بھی دو پرکالے ہوتے نقابدار نے آسیب سپر پر بچا لیا اور فرمایا کہ پھر وار کر اُسنے ایکی
مرتبہ اور برہم ہو کر وار کیا انھون نے بچا لیا تیسری مرتبہ جو وار کیا نقابدار کی نگاہ بازو تلوار پر لڑائی رہی
جیسے تلوار قریب سر کے آئی پھلکی جوری لوٹ پڑی پنجہ چلی دوراندگی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور خوب
زور سے پکڑ لیا اور زور جو کیا اگر تلوار چھوڑ نہ دے تو تین مقام سے ہاتھ بیکار ہو جاے اُف کر کے تلوار
چھوڑ دی اُنھون نے قبضہ پر قبضہ کیا اُسنے چاہا تھا کہ پھر دوسرا حربہ کرون اب یہ کب مہلت دیتے ہین
اللہ رے حواس کہ اس حالت مغلوبہ مین بے حواس اور بے قوت و نہ طاقت کہ تلوار چھین کر اور کمر
بند مین ہاتھ ڈال کر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا تا سر زمین سے اٹھا لیا رکابین کھنچین جھٹکا
ہو دیا تسمہ ٹوٹ گیا سر سے بلند کر کے گرد سر چرخ دیا اور اس قوت سے طرف آسمان کے اُچھالا کہ
سب کی نظرون سے نہان ہو گیا اتنے بڑے دیو پیکر کو یون قتل کرنے پر آمادہ ہوا کہ جیسے کوئی
کسی طفل کی تنبیہ پر آمادہ ہوتا ہے اور یون اٹھا کر پھینکا کہ جیسے کوئی پھول کو اٹھا کر پھینکتا ہے اور ذرا
گران نہین گذرتا ہے جب نعرہ اللہ اکبر بلند کیا تھا سب لشکرون کے قالب ہل گئے تھے سب کے بند بند کانپ
گئے تھے جو لڑ رہے تھے وہ سہم کر رہ گئے تھے اور طرف صدا سے نعرہ کے دیکھنے لگے سب نے دیکھا تھا کہ
نقابدار نے ماران کو اٹھا کر سر سے بلند کر کے طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ نظرون سے نہان ہو گیا اب جو دیکھا
کہ وہ تھوڑے عرصہ کے بعد غلطان و پیچان چلا آتا ہے ادھر دونون لشکر یہ تماشا دیکھنے لگے لڑائی سے باز رہے
یہان نقابدار مرکب پر سنبھل کر بیٹھا اور تیغ برق تاب کو علم کیا جیسے وہ قریب پہونچا ایک ہاتھ جو ڈال کر
جو مارا کہ مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوے تلوار اسکی کمر سے یون نکلی جیسے صابون سے تار اللہ رے دست
کی چالاکی کہ فوراً دوسرا ہاتھ مارا کہ اُن دو ٹکڑون کے چار ٹکڑے ہوے زمین پر گرتے گرتے ایک ماران
کے چار ماران ہوے ساری مارخواری بھول گیا موذی کا سر کچلا گیا سب بل نکل گیا بہت مار پیچ کھاتا تھا
کچھ کام نہ آیا بہت زہر اگلا کرتا تھا یہان زہر نہ اگل سکا تریاق شمشیر کے روبرو کچھ اُسکے زہر کا اثر نہ چلا خود
سہم ہو کر رہ گیا چارون ٹکڑے نقابدار کے سر پر سے نثار ہو کر زمین پر گر پڑے ادھر نقابدار نے مرکب کو
اٹھا کر اسکی لاش پہ مارا کہ وہ بھی پیوند زمین ہو گیا راکب و مرکب ایک جسم ہو گئے یہ معرکہ دیکھکر لشکر اسلام
پناہ نقابدار سے نعرہ تحسین و آفرین بلند ہوا شہنشاہ نے صدا دی کہ واہ نقابدار عالی مقدار کیا کہنا
کیا کام کیا ہے جو کہ مردان عالم کرتے ہین شہنشاہ کو راہ مین ہرکارون سے معلوم ہو چکا تھا کہ نقابدار نے
آ کر لشکر کفار کو شکست دی اور بارگاہ پر خود قبضہ کیا اپنے نوکرون کے ہاتھ کسطرف روانہ کر دی ہے
خود کفار سے مقابلہ کر رہا ہے جب سے نقابدار کا نام سنا تھا اسوقت سے محبت قلبی پیدا ہوئی تھی
جب سے دیکھا ہے یہی دل چاہتا ہے کہ گلے سے لگا لیجیے گو یا کہ جسم مین قوت آ گئی ہے بازو مین طاقت زیادہ ہو گئی ہے

دل قوی ہو گیا ہے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ کیا سبب ہے جب سے نقابدار کو دیکھا ہے دل کی نئی حالت ہے ایسی محبت پیدا ہوئی ہے کہ جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے اُس محبت اور زور و طاقت کو دیکھکر جوش الفت مین زبان سے نکلگیا کہ ماشاء اللہ بھائی ماشاء اللہ کیا خوب اس گبر نا ہنجار کو قتل کیا ہے یہ سنکے نقابدار نے جھک کر سلام کیا شہنشاہ نے جواب سلام دیا اُدھر لشکر ماران نے اپنے سردار کی جو یہ حالت دیکھی کہ مارا گیا سب کو بہت بڑا صدمہ ہوا خیال کیا کہ لڑکر مر جانے کے سوا کوئی اور تدبیر نہین ہے جہان تک ممکن ہو اس نقابدار مفلوک روزگار کو قتل کرین یا اپنی جانین دین اسنے بڑا غضب کیا کہ یون ہمارے افسر کو بآن واحد مثل کودک خورد سال کے قتل کیا یہ اب ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہے یہ دشت نام کا ہے کہ بے سردار کی فوج خوب لڑی کفار کو یہ بخوبی ثابت ہو گیا ہے کہ اہل اسلام کی مدد آگئی ہے یہ نقابدار اہل اسلام کی طرف سے نہین آیا ہے ہان یہ شہنشاہ گوہر کلاہ مع ایک لاکھ پچاس ہزار کے آئے ہین انھون نے یہ بھی خیال کیا ہے کہ یہان سے بچکر جانا غیر ممکن ہے کیونکہ اب لشکر اسلام کثیر ہو گیا ہے یہ لوگ بڑے تلوار کے دھنی ہین گھیر گھیر کر قتل کرینگے مفر نہین ہے انکے ہاتھ سے رہائی مشکل ہے جس طرح سے ہو لڑ کر مر جاؤ اپنا نام کر دو یہ مقابلہ بھی یادگار رہے ہم تو کل سے اسوقت تک لڑ رہے ہین کوئی پروا نہین ہے صفحہ روزگار پر یہ تو ذکر ہووے کہ لشکر صحرائیہ خوب لڑا گو اُسکا سردار اُسکے روبرو قتل ہو چکا تھا بس یہ تصور کرکے ایک مرتبہ پھر لشکر کفار نے حملہ کیا ادھر لشکر اسلام نے اُنکو چارون طرف سے محاصرہ کرکے قتل کرنا شروع کیا شہنشاہ و نقابدار نے کافرین گھیر کر مارنا شروع کیا کوئی ایک گھنٹہ بعد قتل ہونے ماران کے لشکر نے مقابلہ کیا تھا کہ سپاہ کے قدم اُٹھ گئے فوج نے پھرسٹ کھایا لشکر گھونٹ کھا کر چلا نقابدار نے جو یہ واقعہ دیکھا لشکر سے کہا کہ ایک طرف سے راہ کر دو کہ یہ کیا ہین لشکر اسلام نے تین طرف سے تو راہ روک لی ایک طرف کی راہ کھول دی یہ تو بارہا عرض ہو چکا ہے کہ لشکر بے افسر کے بیکار ہوتا ہے گو کہ تمام لشکر کام آچکا ہے جو کہ باقی تھا اسکے قدم اُٹھ گئے میدان مین تھم سکے یہ برا وقت تھا کہ پانون کے نیچے سے زمین نکلی جاتی تھی ایسے بد حواس تھے کہ راہ نہ معلوم ہوتی تھی ٹھوکرین کھا کھا کر گرتے تھے سوار پیدلون مین اور سوارون مین پیدل جا کرون مین پیدل ملگئے تھے جان ایسی بُری شے ہوتی ہے کہ یہ گوارا کر لیا کہ کوئی ہمکو جا کر کہیگا سکے مگر جان تو بچیگی ایسی بھاگڑ کبھی نہ ہوئی تھی جیسی اُس میدان مین ہوئی کفار جان بچا کر یون فراری ہوئے جیسے قیدی زندان سے یا قفس سے طائر نکل کر گریزان ہوتا ہے اور پھر پلیٹ کر اُسطرف نہین نظر کرتا ہے اب جو منہ مقابلے سے موڑا اور فرار پر قرار لیا تو سیدھے طرف شہر صحرائیہ کے بھاگے لشکر کفار کو جو اہل اسلام نے فرار کرتے ہوے دیکھا اُنکو قتل کرتے ہوے اُنکے عقب مین تھوڑی دور دہ جا کر متفرق ہو گئے کوہ و صحرا مین منتشر ہوئے یہ جو حال نقابدار نے دیکھا تو اپنے لشکر سے کہا کہ اب انکا تعاقب کرنا بیکار ہے جو اپنے سے بھاگے اُسکو کیا فرور ہے کہ پریشان کرے یہ جدھر جاتے ہین جانے دو اپنی سزائے اعمال کو پہونچ گئے اب کبھی یہ مقابلہ نہ کرینگے یہی تقریر شہنشاہ نے اپنے لشکر سے کی بس دونون لشکر تھم گئے وہ لوگ بھاگے کہ اُنکا حال بعد کو یہ ہوگا کہ انھون نے شہر مین جا کر لیا ادھر نقابدار اُنکے تعاقب سے باز آیا اپنے لشکر کو جمع کیا اور حکم دیا کہ جو ہمارے لشکر کے کشتے ہون انکو دفن کرو اب جو دیکھا تو کل ایک سو آدمی لشکر نقابدار کے اس جنگ مین کام آئے تھے اُنکو جمع کرکے نقابدار نے نماز خود بنفس نفیس پڑھی ادھر شہنشاہ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تم اپنے لشکر کے کشتون کو جمع کرکے دفن کرو اب جو کشتے جمع کیے گیے اور شمار کیا تو معلوم ہوا کہ قریب بیس ہزار کے اہل اسلام و در وزرا ور

ایک شب کی جنگ مین درجۂ شہادت پر فائز ہوئے جس مین ہمراہیان شہنشاہ قریب دو سو کے ہونگے باقی سب لشکر جبرئیل کے لوگ تھے شہنشاہ نے جمع کرکے نماز جنازہ ادا فرمائی بعدہ اُنکو اُسی مقام پر دفن کیا اب حکم دیا کہ کفار کی لاشون کا تو شمار کرو اب جو شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اسّی ہزار کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین اور قریب پانچ ہزار کے زخمی پڑے ہوئے ہین کہ اُنکی حالت بھی خراب ہو رہی ہے پانچ ہزار لشکر نقابدار و لشکر اسلام نے اسیر کر لیے ہین نوے ہزار کفار اس معرکہ مین کام آئے اُس میدان مین کئی برس تک بو سے بدآیا کی خوب زاغ و زغن کا پیٹ بھرا اُس زمین پر برسون دانہ نہ اُگا جب غبار بلند ہوا تو لالہ رنگ ہوا اسقدر خونریزی ہوئی تھی کہ تمام خاک خون سے لال ہوگئی تھی جب گیاہ روئیدہ ہوتی تھی تو سُرخ رنگ ہان اُس زمین پر ایک چیز کی کثرت تھی کہ لالہ کے درخت بہت روئیدہ ہوتے تھے اودھر شہنشاہ نے اپنے کشتون کے دفن سے فرصت پائی اُدھر نقابدار نے بھی فراغت حاصل کی جب دونون آدمی فرصت پا چکے تو شہنشاہ کو گوہر کارون سے معلوم ہو چکا تھا کہ بارگاہ نقابدار کے قبضہ مین گئی نقابدار نے کفار سے مقابلہ کرکے انکا خون بہا کر بارگاہ پر قبضہ کر لیا ہے اور اپنے ملازمون کے ہمراہ اپنے مقام فرودگاہ پر روانہ کر دی ہے مگر جبرئیل کے اہل لشکر سے شہنشاہ نے دریافت فرمایا کہ بارگاہ کیا ہوئی کیا کفار بارگاہ کو لیکر بھاگے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ پہلے کفار نے بارگاہ پر قبضہ کیا تھا اور ہمارے قبضہ سے اُنکے قبضہ مین گئی تھی وہ لیکر روانہ ہوئے تھے کہ نقابدار نے آکر اُنکو قتل کرکے بارگاہ چھین لی اور اپنے ملازمون کو ہمراہ کرکے کسی طرف روانہ کر دی یہ سنکے شہنشاہ نے کہا کہ نقابدار تو مرد خداپرست و صاحب مروت معلوم ہوتا ہے مین اُس سے بارگاہ طلب کرتا ہون دیکھون کیا جواب دیتا ہے گو جواب اسکا ہوگا کہ مین نے بارگاہ آپ کے ملازمون سے نہین لی تھی نہ آپکے لشکر سے لیکر حاصل کی تھی بلکہ ایک غیر لشکر سے لیکر حاصل کی تھی جو کہ آپکے ملازمون سے مقابلہ کرکے اور بھگا کر لیچلا تھا مین نے آکر انکو قتل کیا اُنسے بارگاہ حاصل کی آپکا کوئی دعوے اسپر نہین ہے تو مین کیا جواب دونگا خیر جب وہ یہ سوال کرے گا تو دیکھا جائیگا بس یہ اپنے سردارون سے تقریر کی خود طرف لشکر نقابدار کے چلے اُدھر نقابدار نے لشکر کو حکم دیا تھا کہ یہان سے اپنے مقام پر چلو جب کوئی تم سے بارگاہ کا دعوے کریگا تو دیکھا جائیگا کہ اتنے مین نقابدار نے دیکھا کہ شہنشاہ گوہر کلاہ بسر بدیع الملک میرے لشکر کیطرف تشریف لاتے ہین یہ دیکھکر چند سردارون سے کہا کہ استقبال کرکے لاؤ کہ یہ بہت بڑا معزز و ممتاز لشکر اسلام کا افسر اور سردار ہے بلکہ بعد صاحبقران کے اسکی بھی تعظیم واجب ہے کیونکہ یہ فرزند جگر بند صاحبقران ہے نقابدار کو یہ ہرکارون سے معلوم ہوچکا تھا وہ سردار اپنے مرکب بڑھا کر قریب شہنشاہ پہونچے مرکبون پر سے کو دپڑے دست ادب جوڑکر عرض کیا کہ ہمکو ہمارے آقا نے آپ کے استقبال کے لیے روانہ فرمایا ہے اور آپ کی خدمت مین عرض کیا ہے کہ آپ نے کیون تکلیف فرمائی مین خود آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا مجکو آپ نے بہت شرمندہ کیا میرا افتخار تھا کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا اگر آپ تشریف لائے ہین اور غلام کو سرفراز فرمایا ہے تو میری عین خوشی اور آپ کی بندہ پروری ہے یہ سنکے شہنشاہ ہمراہ اُن سردارون کے طرف نقابدار کے چلے اُسکے لشکر مین پہونچے ناصر لشکر نقابدار بھی برائے استقبال آیا اور استقبال کرکے قلب لشکر مین لایا اور عذر کیا کہ مین بہت شرمندہ ہوا ہون کہ نہ کوئی مقام ہے جہان آپ کو بٹھاؤن مین آپ کی خاطر نہین کرسکتا ہون حالت سفر مین ہون نہ یہان میرے خیمے وغیرہ ہین کہ مین آپکی دعوت کرون ہان اسقدر مین امیدوار ہون کہ اگر آپ

سرفراز فرمائین اور میرے مقام فرودگاہ پر تشریف لیچلین تو جو نان و نمک حاضر ہی الش فرمائین بندہ بہت ممنون
و مشکور ہوگا شہنشاہ نے جو خیال کیا تو نقابدار کی تقریر سے بوے محبت آتی ہی یہ اِس تقریر کو سُن کے
خوش ہوے اور جواب مین کہا کہ مین خود آپ سے شرمندہ ہون کہ آپنے آکر صرف پاس مذہبی سے
اتنی بڑی زحمت گوارا فرمائی اور یہ تکلیف اُٹھائی کہ کسقدر کشت و خون ہوا اگر آپ تشریف نہ لاتے تو کفار
بارگاہ کو لیجاتے لشکر اسلام تو شکست کھا چکا تھا آپ نے اُسکی آبرو رکھ لی بڑا احسان ہم سب پر کیا ہم
آپ کے اِس احسان سے تمام عمر سبکدوش نہونگے ہان اگر آپ ایک امر قبول کرین اور یہ اقرار فرمائین کہ مین
پہلے یا بعد تمھارے ہمراہ تمھارے لشکر مین چلونگا اور تمھاری دعوت قبول کرونگا تو کیا مضائقہ ہی اور دوسری
عرض میری آپ کی خدمت مین یہ ہی کہ اگر آپکے خلاف طبع نہو تو مین عرض کرون نقابدار نے جواب دیا کہ آپ
فرمائین میرے کوئی امر خلاف طبع نہوگا شہنشاہ نے فرمایا کہ وہ امر یہ ہی کہ جو بارگاہ آپ نے کفار سے
لی ہی اور اُسکو بزور تلوار حاصل کیا ہی مگر یہ بارگاہ صاحبقرانی ہی اگر اُسکو اب مجکو عنایت فرمائیے اور
میرے ہمراہ بارگاہ صاحبقرانی مین تشریف لے چلیے صاحبقران آپ کی بڑی عزت فرماینگے مین آپکی
بہت تعریف کرونگا صاحبقران بہادر دوست ہین جوانمردون کی عزت فرماتے ہین نقابدار نے جواب
مین کہا کہ یہان تو کوئی موقع اِس گفتگو کا نہین ہی کہ مین بھی پابرکاب ہون آپ بھی اگر آپ میری فرودگاہ پر قدم
رنجہ فرمائین تو مین آپ کو ان سب باتون کا جواب دون اور بابت بارگاہ کے جو آپنے فرمایا اُسکی نسبت یہ جواب
ہی کہ اگر مین آپ کے ملازمون سے لیتا تو مین ضرور اُسکے دینے کا مستحق تھا جبکہ مین نے ایک غیر لشکر سے
بزور شمشیر لی ہی تو وہ بارگاہ میری ہو چکی مین اُسکو کسی طور سے نہ دونگا ہان جس طور سے مین نے حاصل کی ہی
کوئی اُسیطور سے مجھ سے لیجائے تو مین جانون اب اُسپر کسی قسم کا آپکا قبضہ نہین ہے آپ اُسکے مالک ہین
شہنشاہ نے فرمایا کہ یہ آپنے بجا ارشاد کیا مین اسکا مقر ہون مین اِس امر کو قبول کرتا ہون مگر میری راے
ہی کہ کیون باہم کشت و خون ہو ہم بھی مسلمان آپ بھی خداپرست اگر باہم مقابلہ کرین تو اہل کفار کو غرور ہو کہ
یہ باہم نفاق کرتے ہین اُنکی قوتین کم ہو گئی ہین اب ابھر دباؤ ڈالو اور اُنکو زک دو نقابدار نے کہا کہ بارگاہ
تو یون نہ ملیگی بدون مقابلہ کیے شہنشاہ نے جواب مین فرمایا کہ پھر میرا آپکے ہمراہ جانا آپ کی فرودگاہ پر
اور دعوت مین شریک ہونا بیکار ہی کیونکہ اسوقت مین آپ کا مہمان ہون کل آپ سے مقابلہ پر آمادہ ہون
اور بر سر میدان آپ سے مقابلہ کرون اور کوئی پاس اس دعوت کا نہ کرون یہ بالکل خلاف مروت و مردی
ہی ہم لوگ جسکا نمک کھاتے ہین پھر اُس سے نفاق کے ساتھ نہین پیش آتے ہین نقابدار نے کہا کہ آپ
تشریف لے چلین صرف دو تین گھنٹہ بیٹھکر چلے آئیے گا جو جو امر مجکو عرض کرنا ہین مین آپ سے عرض
کرون آپ اُنکو صاحبقران کی خدمت مین عرض کر دیجیے گا اور وہ امر ضروری ہین اور مین آپکو بدون
اپنے مقام فرودگاہ پر لیجائے ہوے نہ مانونگا شہنشاہ نے کہا کہ آپ اِس امر مین ضد نہ کرین نقابدار
نے کہا کہ مجکو قسم ہی اپنے پیدا کرنے والے کے عزت و جلال کی کہ جو مین اس امر سے باز آؤن اور
آپکو قسم ہی اُسی خداے عزوجل کی کہ جسنے مجکو اور آپ کو اور تمام دنیا کو خلق کیا ہی کہ آپ عذر نہ فرمائین
میرے ہمراہ میرے فرودگاہ پر تشریف لے چلین یہ جو قسم نقابدار نے شہنشاہ کو دی اب شہنشاہ
مجبور ہو گئے فرمایا کہ آپ نے قسم دے کر مجبور کر دیا خیر جو آپ کی مرضی مین موجود ہون مین اپنے لشکر
کو رخصت کر دون تو آپکے ہمراہ چلون یہ سنکر نقابدار سے اپنے لشکر مین آئے اور تمام لشکر
سے کہا کہ جاؤ مین بھی آتا ہون ذرا ہمراہ نقابدار کے اُنکے فرودگاہ پر جاتا ہون صاحبقران سے

تیسری طرف سے عرض کرتا کہ مین ایک ضرورت سے نقابدار کی بارگاہ مین گیا ہون اُنھون نے قسم دی تھی
اس سے مجبور ہو گیا آپ تشویش نہ فرمائین مین اُلٹے ملکر بہت جلد حاضر ہوتا ہون اور جو کچھ مجھکو عرض کرنا
ہے عرض کرونگا یہ کہکر لشکر کو رخصت کیا چند سردارون کو ہمراہ لیا اور لشکر نقابدار مین آئے ادھر
لشکر شہنشاہ و لشکر جبریل طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوا نقابدار شہنشاہ کو اپنے ہمراہ لیکر
طرف اپنے مقام فرودگاہ کے مع لشکر کے چلا راہ مین بہت خلق سے کلام کرتا تھا شہنشاہ اُسکے
خلق کو دیکھکر بہت محظوظ ہوتے تھے اور اپنے دل مین کہتے تھے کہ اس نقابدار سے بوے محبت
آتی ہے ہمہ تن خلق و مروت ہے ہم نے آج تک کوئی ایسا شخص خلیق نہین دیکھا اسکی کیا تعریف ہو یہ ایسے
ایسے خیال دل مین کرتے ہوئے نقابدار کے ہمراہ جاتے ہین ان سب کو راہ مین رکھا جاتا ہے اب حال
کچھ بارگاہ صاحبقرانی کا تحریر ہوتا ہے راوی بیان کرتا ہے کہ جن ہرکارون نے شہنشاہ کو یہ خبر
دی تھی راہ مین کہ بارگاہ کفار نے چھین لی لشکر نے شکست کھائی وہ شہنشاہ سے یہ کہکر طرف
صاحبقران کے روانہ ہوئے یہان بارگاہ مین صاحبقران تشریف فرما ہین ظل اللہ تخت جہانبانی پر
متمکن ہین اور سب سردار حاضر ہین کہ جوڑی ہرکارے کی پہونچی خواجہ ثالث ابھی کرسی پر بیٹھے ہوئے
ہین سب عیار اپنے اپنے مقام پر موجود ہین کہ ہرکارون نے حاضر ہو کر مجرا کیا ثنائے شاہی بجا لائے اُسکے
بعد عرض کیا کہ غلام خبر لیکر حاضر ہوئے ہین وہ یہ خبر ہے کہ کفار سے حضور کے غلامون نے شکست کھائی
یاران مار خوار کے ہاتھ سے جبریل و عادل زخمی ہوئے بارگاہ پر قبضہ کفار کا ہو گیا جب وہ بارگاہ سے کر
چلے تو ہم یہ خبر لیکر روانہ ہوئے کہ راہ مین ہمکو شاہزادہ عالم ملے ہم نے اُن سے یہ خبر عرض کی وہ
اُسی وقت بصد عجلت روانہ ہوئے یقین ہے کہ پہونچ گئے ہونگے اور اُنھون نے بارگاہ اپنے قبضہ
مین کر لی ہوگی ہرکارے یہ عرض کر چکے تھے ابھی کوئی حکم اُنکو نہ ملا تھا کہ وہ لوگ جو جبریل و عادل کو لیکر
چلے تھے آ کر پہونچے داخل دربار ہوئے مجرا کیا دونون صاحبون کو اُسکے بعد عرض کیا کہ ہم جبریل و عادل
کو لیکر چلے کہ وہ زخمی ہوئے اور شدت زخم سے بیہوش ہو گئے ادھر چلے آئے یہ دونون صاحب حاضر ہین
صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا تو زخم کاری لگے تھے اُسی وقت اُنکی حالت دیکھکر جراح سرکاری طلب فرمایا
اپنے روبرو بارگاہ مین اُنکے زخمون پر بخیہ کرائی پٹی مرہم کی چڑھائی گئی اسکے بعد حکم ہوا کہ انکو شفاخانہ
شاہی مین لیجاؤ تاکہ انکے زخمون کا علاج خوب اچھے طور سے کیا جائے جراح کو حکم ملا کہ تم دو وقت
انکے زخم پر جا کر دیکھ آیا کرنا اسمین کوتاہی نہو انکو اُنکے ملازم اُٹھا کر لے گئے اُنکے جو خیمے تھے وہ برپا کرا کے
اُسمین رکھا انکا حال بعد تحریر ہوگا جب یہ لوگ جا چکے تو صاحبقران نے فکر کرنا شروع کی کہ کیا تدبیر
کیجائے کسی اور سردار کو برائے مدد روانہ کرون ابھی کچھ حکم نہ فرمایا تھا اور وہ ہرکارے روبرو کھڑے
تھے کہ دوسری جوڑی ہرکارون کی گرد مین آلودہ سرون پر راہ کی خاک حاضر دربار ہوئے مجرا کیا
دعا و ثنائے شاہی بجا لائے اور عرض کیا کہ خبر لیکر آئے ہین یہ خبر ہے کہ جب لشکر نے جبریل کے شکست
کھائی اور بارگاہ پر کفار کا قبضہ ہو گیا ابھی لشکر دیار بابا کو قدم اُٹھا چکے تھے اور وہ لوگ بارگاہ لیکر تھوڑی دور گئے
تھے کہ صحرا سے گرد و غبار بلند ہوا کہ جسکے سبب سے روز روشن مثل شب تاریک ہو گیا سب کو سیاہ آندھی کا
گمان ہوا کہ لڑائی موقوف ہو گئی کہ وہ گرد شق ہوئی دامن گرد سے ایک گرد زمردی رنگ کی پیدا ہوئی کہ جس سے
تمام صحرا زمرد گون ہو گئی اُس گرد زمرد رنگ سے ایک نقابدار زمرد پوش پیدا ہوا حضور ہم اُسکی شوکت
و صولت کیا عرض کرین حضور جب اُسکی صولت کا خیال کرتے ہین تو تمام جسم کے بال فرط خوف سے سب

ہو جاتے ہین اُسکے ہمراہ ساٹھ ہزار سواران زرہ پوش سکتے حضور ایسا بہادر وجری ہم جان نثارون
نے آج تک نہین دیکھا جرأت تو اُسکے گھر کی کنیز زر خرید معلوم ہوتی ہی آخر ہی اُسنے وہ شمشیر زنی کی
کہ کفار کے جی چھوٹ گئے ایک آن واحد مین کفارون کو قتل کرکے اُسنے بارگاہ پر قبضہ کرلیا بارگاہ کو
چھین لیا اور اپنے ملازمون کے ہمراہ کرکے اپنے مقام فرودگاہ کو روانہ کردی جب ہمنے یہ رنگ دیکھا تو
ہم وہان سے چلے کہ آپ کو آگاہ کرین خداوند وہ نقابدار مع فوج کے کفار سے لڑنے لگا یہ معرکہ دیکھکر
لشکر سرکاری بھی پھر جسم کر لڑنے لگا اُن ہرکارون نے اسقدر تعریف نقابدار کی کی کہ صاحبقران
کے دل مین الفت پیدا ہوئی جیسے باپ کو فرزند کے ساتھ ہوتی ہی اور بادشاہ کو بھی ایک اُنس ہوگیا
اُسکی جرأت وشوکت سنکے پس اُسی وقت ہرکارون سے فرمایا کہ ہان اور کچھ بیان کرو اُنھون نے عرض
کیا کہ ہم یہ حال دیکھکر ادھر کو روانہ ہوے قریب لشکر کے ہمکو ہمارے آقا زادے ملے ہمنے انکو اس حال
سے آگاہ کیا وہ اسی وقت لشکر کو لیکر لشکر حریف پر جا پڑے اب ہمکو حال نہین معلوم کہ کیا گذرا صاحبقران
نے خیال کیا کہ کہین ایسا نہو کہ شہنشاہ سے اور نقابدار سے بابت بارگاہ کے فساد ہو تو بڑی خرابی ہو اُن
ہرکارون سے کہا کہ تم اسیوقت اُس مقام پر جاؤ ہماری طرف سے شہنشاہ کو دعا کہنا اور کہنا کہ صاحبقران نے
کہا ہی کہ اے فرزند اگر نقابدار بارگاہ بخوشی دے تو لے لینا ورنہ فساد نکرنا کیونکہ ہم منصف ہین اور یہ مقام
انصاف ہی اُسنے ہمارے لشکر سے بارگاہ نہین چھینی ہی بلکہ لشکر کفار سے لی ہی اب ہمارا کوئی حق اُسپر نہین ہی
کیونکہ اُسکی ملک ہوگئی ہان اگر ہمارے لشکر سے لڑکر چھین لیتا تو ہمکو اُسسے فساد کرنا بجا تھا وہ تو ہمارے
ہاتھ سے جا چکی تھی اگر دوسرے نے لے لی تو چارا کیا اور جہان تک ممکن ہو نقابدار کو سمجھا کر ہماری بارگاہ
مین لاؤ ہم اُس بہادر کے بہت مشتاق ہین اور نقابدار سے کہنا کہ صاحبقران نے کہا ہی کہ اگر آپ
میری بارگاہ مین تشریف لائین تو آپ کی عنایت ہوگی اور مین اور میرے تمام سردار آپکے ممنون ہونگے
آپ کی ملاقات کا مجھکو بہت اشتیاق ہی مین خود آپکی زیارت کو آتا مگر مجبور ہون کہ مین بدون بادشاہ کے
نہین آسکتا ہون اور یہ بھی شہنشاہ سے کہنا کہ اگر اُسکے خلاف کروگے اور کسی قسم کا فساد ہوگا تو مین تمسے
بہت ناراض ہونگا بس یہی تمکو لازم ہی کہ نقابدار کو میرے پاس جس طور سے ہو سکے لے آؤ کیونکہ مین
و نیز جہان پناہ و دیگر سردار بہت مشتاق ہین یہ سنکے وہ ہرکارے مجرا بجا لائے اور دربار سے نکلکر طرف
اُس صحرا کے چلے جہان مقابلہ ہو رہا تھا یہ تو اور راہ سے گئے اور لشکر اسلام دوسری راہ سے ادھر کو آیا
ہرکارون کا حال پھر تحریر ہوگا لشکر اسلام جو شہنشاہ سے رخصت ہوکر چلا تو داخل لشکر ہوا سرداران معزز
اُسی صورت سے حاضر دربار ہوے لشکر نے پڑاؤ پر جا کر کھولی صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کرکے اپنے
مقام پر بیٹھے صاحبقران نے فرمایا کہ شہنشاہ کہان ہین وہ کیون نہین آئے اور نقابدار سے کیا گذری
اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند ہمارے آقا ہم سے یہ کہکر لشکر نقابدار مین تشریف لے گئے تھے کہ مین جاکر
اُن سے بارگاہ طلب کرتا ہون ہمکو چھوڑ گئے تھوڑے عرصہ کے بعد تشریف لاسکے نہ معلوم کیا باہم تقریر
ہوئی ہم سے کہا کہ تم لشکر مین جاؤ لشکر کو لیکر ہم ہمراہ نقابدار کے اُنکے خیمہ مین جاتے ہین تھوڑی دیر
بیٹھکر آتے ہین اگر جناب صاحبقران دریافت فرمائین تو یہی عرض کردینا اور عرض کرنا کہ کوئی مقام
تشویش نہین ہی حضور خاطر جمع فرمائین بس یہ فرماکر چند سردارون کو لیکر چلے گئے ہم نے لاکھ لاکھ عذر کیا
کہ ہم بھی ہمراہ چلین مگر نہ قبول کیا آخر ہم مجبور ہوکر ادھر چلے آئے صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی عناد کی
تو نوبت نہین آئی یا کوئی طرح فساد ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند خیال فرمائیے کہ اگر فساد ہوتا تو ہم

یہ ہم دیکھتے کہ فساد ہوگا تو ہم اپنے آقا کو چھوڑ کر نہ چلے آتے جب ہم نے اُنکو خوش پایا بلکہ اُنھون نے یہ فرمایا
کہ مین تو نہ جاتا مگر تمسے ناچار ہوگیا اب نہ جاؤن تو گنہگار ہوتا ہون دوسرے مروت کے خلاف ہے یہ سبب
میرے جانے کا ہے یہ سنکے صاحبقران نے دوات و قلم و قرطاس طلب فرمایا اور اپنے دست حق پرست
سے ایک رقعہ بنام شہنشاہ گوہر کلاہ اس مضمون کا تحریر فرمایا کہ ای نور نظر قوت قلب و جگر طال اللہ عمرہ
بعد دعاے ترقی حیات و درجات کے معلوم کرنا کہ تمکو قسم ہے ہمارے سر عزیز کی نقابدار سے کسی قسم
سے فساد نہ کرنا اگر وہ بارگاہ بخوشی خاطر دے تو کچھ مضائقہ نہین ہے ورنہ اُسکو ناراض کرکے بارگاہ نہ لینا
وہ بارگاہ اُسی کو مبارک رہے ہم اور بارگاہ مین دربار کرینگے کیونکہ اب وہ بارگاہ اُسکی ہوگئی اُسنے مقابلہ
کرکے کفار سے لی کوئی تمھارے لشکر سے نہین لی ہے بلکہ اگر وہ ہمارے لشکر سے بھی لیجاتا تو ہم پھر نہ
لیتے کیونکہ وہ بھی مرد مسلمان ہے ہماری مروت اس قسم کی نہین ہے کہ ہم خداپرست سے مقابلہ کرین الغرض ہم وہ
ایک طریق رکھتے ہین ای فرزند جبکہ مال قبضہ سے نکلگیا اور دوسرے کے قبضہ مین چلا گیا اُس سے کسی
اور نے چھین لیا تو اُسپر پھر ہمارا قبضہ کیونکر رہا الغرض یہ لکھا ہے کہ اب اُس مال کی طرف نگاہ بھی اُٹھاکر
نہ دیکھنا چاہیے پس وہ بارگاہ اب نقابدار کی ملکیت ہے ای فرزند جہان تک ممکن ہو نقابدار کو راضی کرکے
میرے پاس لاؤ بلکہ نقابدار سے میری طرف سے کہنا کہ بدیع الملک بھی تمھاری ملاقات کا بہت مشتاق ہے
مین خود آتا مگر سبب یہ ہے کہ جہان پناہ بھی تمھاری ملاقات کا شوق رکھتے ہین اور جملہ سرداران بادشاہ
نے بھی فرمایا تھا کہ ای صاحبقران نقابدار کو یہان طلب فرمایئے اس سبب سے صاحبقران نے یہ
تحریر فرمایا اور یہ کہنا کہ آپ کے آنے سے میری بارگاہ کی زینت ہوگی آپ نے بڑا احسان کیا کہ کفار سے
بارگاہ لے لی جیسے تمھارے پاس رہی ویسے میرے پاس کیونکہ ہم تم ایک ہی ہین یہ لکھکر صاحبقران نے
رقعہ کو ختم کیا اُسپر اپنی مہر کی اُسکے بعد خواجہ سے کہا کہ خواجہ یہ رقعہ تم لے کر شہنشاہ پاس جاو اور شہنشاہ
سے زبانی بھی کہدینا یہ لکھکر وہ تقریر بیان فرمائی اور فرمایا کہ تم جاکر خود اپنی آنکھ سے دیکھ آؤ کہ شہنشاہ سے
و نقابدار کس طور سے پیش آیا اور کچھ باہم فساد کی تو تقریر نہین ہوئی ہے اگر ہو تو تم خود مرد دانا ہو شہنشاہ کو
منع کرنا اگر وہ تمھارا کہنا نہ سنے تو یہ کہنا کہ صاحبقران تم سے بہت ناخوش ہونگے آیندہ تمکو اختیار ہے
اور خواجہ تم نقابدار کو بھی دیکھنا کہ کس مرتبہ کا آدمی ہے خواجہ نے عرض کیا کہ مین خود اپنی فکر مین
مبتلا ہون جان چھڑائے یہان بیٹھا ہون باہر تمام قرضدار کھڑے ہوے ہین باہر نکلا اور اُنھون نے مجکو
پریشان کیا مین نہین جاسکتا ہون اور نہ میرے پاس اسوقت روپیہ ہے کہ انکو دون نہ کہین سے ملنے کی
امید ہے کہ وعدہ کرون مین کیون اپنی جان کو عذاب مین مبتلا کرون آپ کی تو ایسی ہی باتین ہین کہ خواجہ
تم جاؤ خواجہ نہوئے خدمتگار ہوے کہ جب چلے جاتے ہین ہان اگر کوئی ضرورت شدید ہوتی تو کیا مضائقہ
تھا نقابدار کی بارگاہ مین نہ جاؤنگا مجکو نقابدار سے خوف معلوم ہوتا ہے دوسرے تم لوگ اولاد
صاحبقران سے ہو جس امر پر نیت کرتے ہو اُس سے پھر نہین پھرتے ہو لڑکے جو ہین وہ کسی کا کہنا
نہین سنتے ہین مین نے جاکر منع کیا اُنھون نے نہ مانا تو مجکو رنج ہوگا میری بات رائگان ہوگی مجکو
غصہ آجائیگا مین سختی کرونگا وہ مجکو کلام درشت مین جواب دینگے تو زیادہ مجکو ملال ہوگا کس لیے کہ
یہ لڑکے کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین خود سر ہین بزرگ کی بزرگی خورد کی خوردی کا انکو بالکل لحاظ
پاس نہین ہے بلکہ خود بین ہین جو دلمین آتا ہے وہ کرتے ہین آج کل کے لڑکے بے لحاظ اور بدتمیز ہوتے ہین تو مین
کیونکر جاکر اور اُنکے درمیان مین بول کر اپنی عزت دون آبرو مٹاؤن جو کچھ انکو میرا پاس ہے

وہ بھی جاتا رہے آپ نے اچھی تدبیر نکالی ہے اور کسی کو درنہ فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ یہ کام
سوا تمہارے کسی سے نہ نکلیگا تم بہت اچھی طرح سے اسکو کروگے یہ فرماکر کہا کہ مین ایک ہزار روپیہ دونگا
خواجہ نے کہا کہ آپ بیکار لالچ دیتے ہین اسوقت کام نکالنا منظور ہے صرف زبانی جمع خرچ ہے اگر دینا ہی تو
منگا کر رکھیے اُسوقت دینا اپنے دل کو آزماؤن اگر وہ اجازت دے تو مین جاؤن گو مین یہ تو جانتا ہون
کہ مین آج ذلیل تو ضرور ہونگا مگر تمہارا کام کر لاؤنگا صاحبقران نے اُسی وقت ایک توڑا منگا کر رکھا خواجہ
نے وہ توڑا اُٹھالیا اور رقعہ صاحبقران سے لیکر جیب مین رکھا اور سلام کرکے بارگاہ سے باہر آئے اور طرف
اس میدان کے روانہ ہوئے انگوٹھی زرہ مین رکھا جاتا ہے صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے
اپنے مقام کو گئے بادشاہ نے جاکر آرام کیا چونکہ رات ہو گئی تھی باقی عمر و تدبیر مین اب دربار کا حال جب کل آراستہ
ہوگا تحریر کیا جائیگا اب راوی دوسرا حال بیان کرتا ہے کہ ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ لوگ نقابدار کے جو کہ
بارگاہ سے لیکر جب انکو نقابدار اُس طرف روانہ ہوئے تھے کہ جہان نقابدار کے خیمہ وغیرہ برپا تھے
وہ بیخبر اسوار بارگاہ خوشی خوشی چلے جاتے ہین انکو جانے دیجیے دوسرا واقعہ راوی نے جو بیان کیا ہے
اُسکو سماعت فرمائیے وہ یہ ہے کہ ناظرین کو یاد ہوگا یہ داستان جلد اول مین جہان تک بیان ہوئی تھی کہ جب
اورنگ شاہ کے لشکر پر اسد ثانی نے آکر کئی شب خون مارے اور وہ عاجز ہوا اسکا سبب یہ تھا کہ شہر
زرین حصار کہ جہان کا بادشاہ زردبان تھا رستم ثانی نے آکر بحالت فقیری مین مسلمان کیا تھا پہلوان
اور لشکر کو فتح کرکے تمام شہر اسلام آباد ہوا تھا اسکی خبر زرنگار برادر زردبان کو پہنچی وہ لشکر لیکر
آیا تھا رستم ثانی طرف بردہ واف کے جا چکے تھے یہ داستان بھی معرض بیان مین آچکی ہے اسکی تحریر کرنے
کی کوئی ضرورت نہین یہان یہ حال جو کہ تحریر ہو رہا ہے یاد ہی ناظرین کو تحریر ہوتا ہے گو اسکی بھی
ضرورت نہ تھی مگر اس سبب سے تحریر کیا کہ ناظرین کو یاد آجائے یہی خلاصہ یہ کہ زردمان نے مقابلہ
کیا تھا لشکر سے شکست کھائی تھی زردمان قلعہ بند ہوا تھا زرنگار نے یورش کیا تھا اسد ثانی بدیع الملک
کو تلاش کرتے ہوئے اُدھر بھی جا نکلے تھے چونکہ زردبان مسلمان تھا اور زرنگار کافر انھون نے بپاس
زرنگار کے لشکر پر شبخون مارے تھے اور پریشان کر دیا تھا اُسنے عاجز ہو کر عیار کے ذریعہ سے
اُنکو بھی منگوایا تھا اور قفس مین بند کرکے صبح کو یورش قلعہ پر کیا تھا کہ پہلوان اسکا قریب قلعہ پہونچگیا
تھا اُسکی قوت نے دتا کی بخی الناق سے شہریار عالیوقار فرزند اورنگ تاجدار بصورت قلندر اُدھر جا نکلے
تھے اُنکے قلندر ہونے کی داستان جلد اول مین تحریر ہوچکی ہے یہ رستم ثانی کی تلاش مین فقیر ہوے
تھے انھون نے مقابلہ کرکے زرنگار وغیرہ کو شکست دی تھی اسد کو رہا کیا تھا زرنگار مسلمان ہوا تھا
زردبان اسد و شہریار کو شہر مین لے گیا تھا بڑی دھوم سے دعوت کی تھی رات بھر اسد و شہریار سے
باتین رہی تھین اسد نے فقیر ہونے کا سبب دریافت کیا تھا شہریار نے کل حال کہا تھا وقت سحر
شہریار تو اُسی حلیہ پر آکر قلندر بن کر بیٹھے تھے جہان رستم ثانی مقیم ہوے تھے شہریار عالی وقار کی روانگی
تحریر ہو چکی ہے جلد اول مین اور اسد ثانی اپنے لشکر کے تلاش بدیع الملک روانہ ہوے تھے کہ وہ دشت
مین تلاش کرتے ہوے ہر جا کوچ و مقام کرتے ہوے منزل بہ منزل پہنچے آتے ہین یہ لوگ تو اس طرح
بسر کرتے ہین کہ نہاتے کے پاس خیمے مین مہمان بلکہ تنخواہ ساتھ ہے وہ برابر اسد ثانی برپا کیا جاتا ہے
یہ اسمین آرام کرتے ہین باقی جو لوگ ہین وہ جنگل صحرا مین دو گز بسر کرتے ہین رات کو صحرا مین اترتے سحر کو
سب اسباب سامان لادھا لیا چل کھڑے ہوے اتفاق سے اسد ثانی بھی اسی صحرا مین آگئے

جو کہ اس میدان جنگ سے قریب تھا پہونچے تھے یہ آج صبح کو جو اس صحرا مین پہونچے چونکہ وہ جنگل بہت
پرفضا اور پربہار تھا اور شکار بھی بیشمار تھا انھون نے اپنے رفیقون سے کہا کہ آج دن بھر اس صحرا مین
شکار کھیلو اور رات بھی یہین بسر کرو بوقت سحر یہان سے روانہ ہونگے کئی ماہ کا زمانہ ہوا ہی کہ ہم صحرا نوردی
کر رہے ہین مگر ابتک شہریار کا نشان نہین ملا باوجودیکہ لشکر کثیر ہی اور وہ صاحبقران لشکر مین سنا گیا ہے
کہ انھون نے اپنے لشکر کا بادشاہ دارین جمشید کو کیا ہی اور وہ طرف نہ ملاقی کے مع لشکر کے روانہ
ہوئے ہین یہ بھی سنا گیا ہی کہ کوئی دشت بہار افزا ہی اسمین دریاے سبز رنگ ہی اُسکے کنارے لشکر
فیروزی اثر مقیم ہی یہ حال مجکو زبانی شہریار کے معلوم ہوا تھا کیونکہ اُسنے سنا تھا کہ جب رستم ثانی کو خبر
ہوئی کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو لشکر کا صاحبقران کیا یا بانی و ثالثہ صاحبقرانی اُنکو
مرحمت کیا اور آپ طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لے گئے اُنکو ملال ہوا وہ لشکر کو چھوڑ کر فقیر ہو کر نکل گئے جب یہ
خبر شہریار کو معلوم ہوئی وہ بھی بھائی کے غم مین فقیر ہوئے اور اُنکی تلاش مین روانہ ہوے یہ خبر مجکو کہ
لشکر صاحبقرانی فلان مقام پر فروکش ہے زبانی شہریار کے معلوم ہوئی تھی مگر ہم تلاش کرتے پھرتے ہین
کہین نہ دشت بہار افزا کا نشان ہی نہ کسی مقام پر دریاے سبز رنگ ملا کہ جسکے سبب سے لشکر کا پتہ چلتا ہان
ایک امر ہی کہ اس سفر مین صحرا تو بہار افزا بہت ملے مگر دریاے سبز رنگ کوئی نہ ملا کہ نشانہ ملتا یا امید
ہوتی کہ اب ہم قریب لشکر پہونچے تم خیال کرو یہ بھی صحرا بہار افزا معلوم ہوتا ہی اگر ہمارے مقدر
مین صاحبقران ثالث سے ملاقات بدی ہی تو ضرور ہوگی ورنہ اسی صحرا نوردی مین بسر ہوگی میری آرزو
بر آئیگی مین یہی حسرت و ارمان لیکر اس دنیا سے طرف عالم بقا کے راہگیر ہونگا یا تو مین نے صاحبقران
کے لشکر کو تلاش کیا یا اس صحرا نوردی مین اپنی جان دی افسوس اس فلک ناہنجار کے ہاتھون کسی طور سے قرار
نہین ہی ایک صورت پر یہ گردش نہین کرتا ہی خیال کرنے کا مقام ہے یا تو وہ زمانہ تھا کہ صاحبقران اول
لشکر مین موجود تھے کیسے کیسے سردار افسر بارگاہ مین متمکن ہوتے تھے سنتے ہین اٹھارہ فرزند صاحبقران
تھے جن مین بعض تو ایسے بہادر تھے کہ جنکی جرأت کے جھنڈے گڑے ہوے ہین تلوار کفار کش
کے کشور دل پر سکہ بیٹھے ہوے ہین مثل عمرو بن حمزہ یونانی علمشاہ بدیع الزمان و دیگر پسران عالیوقار
اور پوتے پرپوتے مثل نور الدہر و ملک قاسم ایرج نوجوان کے بارگاہ صاحبقران مین پانچہزار پانچ متعینین
سردار باقی دنگل و کرسیون پر بیٹھتے تھے لندھور و مالک و بہرام و فرامرز عادی مغربی وغیرہ کے اُسوقت کا دربار
لائق دید تھا اسد دلاور تو ایسے تھے صاحبقران کا لشکر کثیر ہر ایک سردار و فرزند و نبیرہ صاحبقران
کے ہمراہ تھا کل لشکر مین یا چار کرور سے کم نہو گا کیسے کیسے معرکے سر ہوئے کیسی بہار رہتی گلشن لشکر پر
ایک چشم زدن مین وہ طریقہ نرہا صاحبقران اول اپنی طرف سے صاحبقران ثانی کو صاحبقران کرکے
طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لے گئے گو وہی لشکر تھا وہی لوگ تھے مگر وہ رونق و زینت نہ تھی باوجودیکہ
سردار زیادہ ہو گئے تھے مثل بدیع الملک و رستم ثانی کے کہ ان لوگون نے سیکڑون طلسم
فتح کیئے ہزارون ملک مگر وہ بات نہ تھی وہ بات صاحبقران اول کے ہمراہ گئی کہ ایک زمانہ گذرا تھا کہ اولاد
صاحبقران و سرداران صاحبقران پر تباہی آئی طہماس الیاس دلاور قتل ہوا لندھور مارے گئے بہرام
کی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی اور اسی طور سے بہت سے سردار قتل ہوئے دربار سردارون سے خالی ہو گیا اُنکے
جانشین اُنکی اولاد ہوئی اولاد صاحبقران سے علمشاہ قتل ہوئے عمرو بن حمزہ درجہ شہادت پر فائز
ہوئے قاسم نے انتقال کیا مگر پھر بھی بہت سے لوگ تھے اب جو فلک گردش کرتا ہی تو یہ تباہی آئی

کہ صاحبقران ثانی بھی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے بدیع الملک کو صاحبقران کیا گو لشکر اُسی طور سے
رہا مگر سیکڑون سردار رخصت ہو ہو کر طرف ملکون کے چلے گئے یہ خبر سنکے رستم ثانی فقیر ہوئے شہریار نے
بھی درویشی اختیار کی اب فلک نے یہ رفتار کی ہم جو صاحبقران کے ہمراہ خانہ کعبہ کو چلے تھے راہ مین
یہ آفت آئی کہ صحرا مین آگ لگی تمام اشجار جلنے لگے تمکو معلوم ہی کہ مین اُس صحرا سے نکلا تم چند لوگ میرے
ہمراہ تھے کوئی لشکر نہ تھا پھر یہ لشکر کیونکر بہم ہوا اُسکے بعد مین اس آفت مین مبتلا ہوا کہ عیار گرفتار
کر کے لے گیا کوئی درجہ میرے قتل ہونے و قلعہ کے فتح ہونے مین باقی نرہا تھا مگر کیونکر آسان ہوا اور کیا
سبب ظاہر ہوا اُس سے تو تم لوگ بھی ماہر ہو خیر اب خداوند کریم نے اس صحرا مین پہنچایا ہی کوئی نہ کوئی
صورت ملاقات بدیع الملک کی پیدا کرے گا گو فلک درپئے آزار ہی مگر خدا کے فضل سے امید قوی ہی
اہل لشکر نے کہا کہ جیسا حکم ہو اسد ثانی نے فرمایا کہ اسی صحرا مین آج قیام کرو کل یہان سے روانہ ہونگے ہمکو اس
صحرا مین شکار بکثرت معلوم ہوتا ہی لہذا تم لوگ یہان پڑاؤ کا سامان کرو مین ذرا شکار کھیل لون تو آتا ہون یہ فرما کے
چند سردارون کو لیکر ایک جانب چلے یہان اہل لشکر نے مقام سایہ دار تجویز کر کے پڑاؤ کرنے کا سامان کیا
تھا ابھی کمرین وغیرہ نہین کھولی تھین صرف اپنے کمل وغیرہ تاننے کی فکر کر رہے تھے یہان تو یہ لوگ اس
فکر مین ہین اور یہ وہ وقت اور وہ دن ہی کہ جہان میدان مین اُسی صحرا کے قریب مقابلہ ہوا تھا اور بارگاہ نقابدار
نے کفار سے چھین کر روانہ کی تھی طرف اپنی فرودگاہ کے وہ لوگ بارگاہ لیے ہوے چلے آتے ہین
اسد شکار مین مصروف تھے سامنے اُنکا لشکر اُتر رہا تھا کہ اسد نے دیکھا کہ ایک طرف سے گرد پیدا ہوئی یہ طرف
گرد و غبار کے دیکھنے لگے اور مرکب کو بڑھا کر اُدھر کو چلے جب قریب گرد پہونچے وہ گرد شگافتہ ہوئی اُنھون
نے دیکھا کہ اُس دامن گرد سے لشکر پیدا ہوا مگر قلیل یہ لشکر کو دیکھکر اُسی مقام پر ٹھہرے اب جو غور کر کے
دیکھتے ہین تو اس لشکر کے ہمراہ بارگاہ ہی اور بہت سے زخمی ہین مگر لشکر صاحبقرانی کے یہ وہ لوگ ہین جو کہ
ہمراہ بدیع الملک کے رہ گئے تھے یہ دیکھکر اُنھون نے بوق کو اپنی بجایا اُسکی صدا جو بلند ہوئی اُن کے
لشکر مین پہونچی اہل لشکر نے جو سُنی یا تو وہ لوگ اس بند و بست مین تھے کہ کمرین کھولین یا ایک مرتبہ ہوشیار ہوے قریب
اپنے مرکبون کے آئے اس خیال سے کہ یہ آقائے نامدار کے بوق کی صدا تھی کیا سبب ہی اور کیا ضرورت ہی کہ
آقا نے بوق بجایا کہ ادھر اسد نے دوسری مرتبہ بوق کو دم دیا یہ لوگ اُس صدا کو سنکے مرکبون کی پشت پر
سوار ہو گئے تیسری مرتبہ جو صدا آئی تو یہ لوگ مرکبون کو اُٹھا کر اُس صدائے بوق کی جانب روانہ ہوے یہ تو ادھر
چلے ادھر اسد بوق کو دم دے کر اُس لشکر کی طرف متوجہ ہوے اب جو دیکھا تو بارگاہ صاحبقرانی کا اٹالہ ہی
کہ اُسکو یہ لشکر لیے ہوے چلا آتا ہی اور ہمراہی اُس بارگاہ کے زخمی ہین یہ دیکھنا تھا کہ بس ایک دود غلیظ اٹھا کہ
کاخ دماغ کو توڑ کر بار گزر گیا اور آتش غیظ و غضب کا نون سینے مین مشتعل ہوئی مگر اُنھون نے اُس لشکر کو بھی
اہل اسلام سے پایا تو یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ خدا پرست ہین یہ بارگاہ کیون چھین کر لائے ہین اسکو پہلے دریافت
کر لو پھر جو منظور ہی وہ کرنا یہ تصور دل مین کر کے آگے آکر کھڑے ہوے اور راہ روک لی اور کہا کہ تم کون لوگ ہو
کیونکہ وہ لشکر قریب آچکا تھا اُنھین سے ایک سردار بڑھا اور کہا کہ تم کون لوگ ہو کہ ہمارا رستہ روکے کھڑے ہو
ہمکو آگاہ کرو اور راہ سے ہٹ جاؤ کہ بارگاہ ہم لیے جاتے ہین یہ بارگاہ بڑی مشقت سے حاصل ہوئی ہی ہمارے
آقا نے ہمکو حکم دیا ہی کہ بارگاہ کو لیجا کر میری فرودگاہ پر برپا کرو ہمکو عجلت ہی کہ ہم یہان جو تم سے گفتگو کر رہے تھے
تو دیر ہو گئی یہ سنکے اسد نے کہا کہ جب تک تم یہ نہ بتاؤ گے کہ یہ بارگاہ فلان شخص کا ہی اور ہم فلان کے ملازم ہین
اُس وقت تک مین راہ سے نہ ہٹونگا نہ تمکو جانے دونگا بلکہ بارگاہ تم سے چھین لونگا اُنھون نے دیکھا کہ اس سے

اگر حجت کرتے ہین تو مقابلہ ہوگا اور دیر ہوگی وہان آقا بھی پہنچ جائینگے اور بارگاہ لوٹ جائینگے تو پشیمان ہونگے لہذا
اُنسے پورا حال کہدین تاکہ یہ بلا ٹل جاے یہ لوگ قزاق پیشہ معلوم ہوتے ہین یہ سوچ کے اُن لوگون کا جو افسر
تھا وہ آگے آیا اور اس سردار سے کہا کہ ہٹ جاؤ مین تقریر کیے لیتا ہون وہ ہٹ گیا اُسنے کہا کہ ہم لوگ ملازم
ہین نقابدار سبزپوش کے وہ فلان صحرا مین مقیم تھا کہ اسکو خبر پہونچی کہ بارگاہ صاحبقرانی کو کفار لیے جاتے ہین
چونکہ اُنکو بھی دعوے صاحبقرانی ہے بدین سبب وہ مع لشکر اسطرف کو روانہ ہوے اور وہان جاکر انھون
نے کفار کو قتل کیا اور بارگاہ پر قبضہ کرکے اپنی فرودگاہ پر روانہ کی ہے ہم وہی بارگاہ لیے جاتے ہین
یہ بارگاہ صاحبقران ثالث بدیع الملک کی ہے اُنھون نے مع اپنے دو لکھ سالار کے طرف صحرا ابیہ کے روانہ
کی تھی کہ محراب شاہ کے سپہ سالار نے آکر مقابلہ کرکے خداپرستون سے لی ہمارے آقا نے جاکر اُن سے چھین
لی یہ جو اسد کو معلوم ہوا تو یقین ہوگیا کہ یہ بارگاہ صاحبقرانی ہے پس یہ سنکے کہا کہ یہ بارگاہ مجکو دو کہ مین اسکو
لیجاؤن اُنھون نے کہا کہ کیا خوب آپ اچھے آئے کہ ہم تمکو بارگاہ دیدین کیونکہ ہمکو تو ہمارے آقا نے دی
اور ہم تمکو دین جو کہ آقا نے بڑی محنت سے حاصل کی تھی اسد نے کہا کہ ضرور دینا ہوگی یون نہ دوگے
تو زبردستی دوگے اپنے بس نہ دوگے بزور شمشیر دوگے اُسنے کہا کہ تم ہو کون اسد نے کہا کہ ہم کوئی
ہین تمکو اس سے کیا غرض تمکو آم کھانے سے غرض یا پیڑ گننے سے تم ہمکو بارگاہ دو جدھر سے آئے
ہو اُسی طرف چلے جاؤ ورنہ میرے ہاتھ سے پریشان ہوگے مین بارگاہ ضرور لونگا تمکو نہین خیال تھا کہ یہ
بیشہ میرے قبضہ مین ہے یہان کا مالک و مختار مین ہون تم کیون ادھر سے بارگاہ لیکر آئے اب آئے ہو تو
بارگاہ میرے ہاتھ سے بچکر نہین جاسکتی ہے جس طور سے دوگے مین لونگا یہ جو اسد نے کہا وہ افسر بہت
برہم ہوا کہ اب تو رستم کی بھی طاقت نہین ہے کہ بارگاہ پر قبضہ کرسکے اصل مین جسکی بارگاہ ہے اگر وہ بھی آئیگا
تو سزا پائیگا بارگاہ نہ پائیگا تمھاری کیا اصل ہے یہ جو کہا بس غضب آگیا اسد نے کہا کہ تمھاری قضا
آئی ہے سچ ہے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین پس معلوم ہوگیا کہ تم لوگ
یون یہ بارگاہ نہ دوگے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ان لوگون نے دیکھا کہ صحرا سے گرد پیدا ہوئی اُس
گرد سے قریب چالیس ہزار کے لشکر مگر قزاق وضع سب کے ہاتھون مین تلوار مثل اُس جوان کے جو کھڑا ہوا
گفتگو کر رہا ہے بوق مین وہ لشکر آکر عقب مین اُس جوان کے استادہ ہوا پس اُدھر اُس جوان نے یہ کہا کہ معلوم
ہوگیا کہ تم لوگ یون بارگاہ نہ دوگے یہ کہکر اسد نے بوق اُٹھا کر اسمین صدا دی کہ این را بزنید و بہ بندید یہ
کہنا تھا کہ وہ قزاق وضع ایک مرتبہ جھپٹے وہ چالیس ہزار یہ پانچ ہزار کہان مقابلہ ہوسکتا ہے ناظرین پہ یہ امر
ظاہر ہوا کہ اس بارگاہ کے ہمراہ جو لوگ ہین وہ لشکر حنظل کے ہین لشکر صاحبقرانی کے نہین ہین جو کہ
اسد کو پہچانتے اول تو کل لوگ اُسی وقت بارگاہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے یہ چند آدمی اس سبب سے رہ گئے
تھے کہ زخمی تھے گو انکا بھی قصد فرار کرنے کا تھا مگر فرار نہ کرنے پائے تھے کہ نقابدار آگیا اور بارگاہ پر
قبضہ کرلیا اب یہ لوگ یہ سوچے کہ یہ لوگ مسلمان ہین اسی سبب سے ہمراہ تھے پس اسد دوچار کو مار کر بارگاہ پر
گرا ادھر لشکر نے اُن پانچون ہزار کو ایک حملہ مین متفرق کر دیا قتل نہین کیا کیونکہ اسد نے بوق مین یہی کہا
تھا کہ یہ لوگ خداپرست ہین جو لوگ مرکبون کی جھپٹ مین آگئے وہ تو مرگئے ورنہ ایک کو بھی ہم نہین مارا
ہان گرفتار ضرور کرلیا اور حملہ جو کیا تو سب متفرق ہوگئے اُدھر اسد نے جاکر بارگاہ پر قبضہ کیا
ہان کچھ لوگ اسد کے لشکر کے کام آئے جب اسد کا قبضہ بارگاہ پر ہوگیا اسد کے ہاتھ سے دو ایک
سوار مارے گئے جو کہ بہت منچلے تھے یہ لوگ اس سبب سے اور بھاگے کہ ہم قتل ہونگے کیونکہ یہ قلیل

میں لانا اور ایک کو کیسان تصور کرتا ہون اسد نے جواب دیا کہ یہ برقعہ بیحیائی کا منھ پر ڈال لیا اور مردان عالم
سے مقابلہ کرنے لگے جاؤ خیر اسی میں ہے ورنہ ایک ضرب شمشیر مین سر تن پر سے اُڑ جائیگا اور دور جا کر
گرے گا اپنے حال پر رحم کھاؤ مین رحم کرتا ہون ورنہ کبھی میرے ہاتھ سے زندہ نجاتے نقابدار نے
جواب دیا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو میرے حال پر رحم کھانے لگا ارے اپنی قزاقی کو بھول گیا
رحم تو کسی تاجر پر کیا کر اسکا مال چھینے مین تو بارگاہ لیلونگا یہ سنکے اسد نے جواب دیا کہ معلوم ہوا کہ
تو [illegible] اپنے یہان سے بچائیگا تیری قضا آگئی ہی مین اسکو کیا کرون یہ جو اسد نے کہا نقابدار
نے جواب دیا کہ یا میری قضا آئی ہے یا تیری اور تیرے لشکر کی مین ابھی تو ایک دم مین سب کو مار کر
ڈال دونگا یہ صحرا ایک آن واحد مین لالہ رنگ ہوگا یہان خون کا دریا روان ہوگا تن خاک معرکہ پر
مانند مرغ بسمل لوٹتے نظر آئینگے سرونکا انبار ہوگا کوئی بھی نہ بھر سکیگا سب فرار کر جائینگے مین
بدون بارگاہ لیے ہوے یہان سے نہ جاؤنگا بموجب شعر ع یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید ❖
دست از طلب ندارم تا کام من برآید ❖ دیگر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ❖ ہر چہ آید بر سر من یا نصیب ❖
اسد نے جواب دیا کہ یہی حال تیرا ہوگا کیون اپنی قضا کو بلاتا ہے دیکھ مین پھر تجھکو نصیحت کرتا ہون
کہ اپنی راہ لے نقابدار نے فرمایا کہ آپ نصیحت نکرین جو آپ سے ہوسکے وہ کرین یہ میدان رزم ہے نہ
جاے نصیحت و پند سب آپکی نصیحت و پند بیکار ہے اور کسیکو یہ نصیحت کرنا مین ایسی نصیحت کو خیال
مین بھی نہین لاتا ہون کہ کیا چیز ہے مین نے ایسے لڑکے بہت سے بنائے ہین انکو تعلیم کیا ہے مین خود
ایسے فقرے کیا کرتا ہون پس دیر ہوتی ہے جو تیرے دل مین ارمان ہو اسکو نکال لے مین تجھکو
طفل مکتب سے بھی کم تصور کرتا ہون برسون تجھکو مین فن سپہ گری کی تعلیم دون یہ کلام نقابدار
کے اسد کے قلب پر مانند نشتر تیز کے معلوم ہوئے نہایت غصہ آیا چہرہ فرط غیظ سے لال ہوگیا
تمام بدن کے بال کھڑے ہوگئے منھ سے کف جاری ہوا حالت غیظ مین کہا کہ او نقابدار لا کیا
حربہ رکھتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ اپنا یہ دستور نہین ہے کہ پہلے حربہ کرون چونکہ یہ تو نہایت
درجہ غصہ مین تھے کچھ خیال نہ کیا جواب دیا کہ اگر تیرا یہ طریقہ نہین ہے تو ہمارا تو یہ طریقہ ہے لے خبردار
ہو جا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا نقابدار سبز پوش نے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون یہ سنتا تھا
کہ نیزہ کنوتی مرکب پر سے اٹھا کر سینۂ بے کینہ نقابدار کو تاک کر مارا نقابدار نے نیزے کو
نیزے پر روکا سنان سے سنان جنان سے جنان لڑنے لگی دو بلبلین تھین کہ باہم گتھ گئین
یا دو مار تھے کہ باہم لڑنے لگے یا دو افعی دراز تھے کہ باہم ملکر مقابلہ کرنے لگے دونون مرکب مانند
گل کے پھرنے لگے طعن بر طعن زبان بر زبان چلنے لگی شرارے سنانون سے نکل کر بالاے آسمان
جانے لگے مرکبون کی گشت سے گرد و غبار کا تتق بلند تھا سواران لشکر اسد گھوڑون کے
پٹھون پر ہاتھ رکھ کر اور بلند ہو ہو کر تماشا مقابلہ کا دیکھ رہے تھے کیونکہ بسبب گرد و غبار کے
نہ معلوم ہوتا تھا جب تک باہم تقریر رہی سنا کیے جب مقابلہ ہونے لگا اُدھر متوجہ ہوگئے ہمہ تن
سب چشم بنے ہوے تھے یہان نیزہ بازی ہو رہی تھی کہ کوئی پچاس یا ساٹھ طعن کی نوبت
پہونچی ہوگی کہ ایک مقام پر نقابدار سبز پوش نے نیزے کو گانٹھ کر جو مرکب کو مہمیز کرتا ہے
نیزہ دفعۃً اسد کے ہاتھ سے نکل گیا اور مثل تیر شہاب کے بالاے آسمان گیا اور وہان
سے طرف زمین کے چلا اسد نیزے کے نکل جانے سے نہایت شرمندہ ہوا نیزہ پھر آب خجالت

مین غرق ہو گیا تمام جہان نظر مین تیرہ و تار ہو گیا فوراً عمود پر ہاتھ ڈالا اور اُسکو بلند کرکے صدا دی
کہ معلوم ہوا تجکو فن نیزہ بازی مین بڑی مہارت ہی کہ تو نے میرے ہاتھ سے نیزہ نکال دیا نیزے
کے نکلجانے سے کوئی مین تجھ سے مغلوب نہین ہوا نہ میرے کمال مین فرق آیا سلے یہ ضرب عمود
ہی اسکو اگر روک لے تو مین جانون اسکی ضرب سے کوہ کی کمر ٹوٹ جاتی ہی یہ کہکر اور گرز اٹھا کر چیلا
اُدھر اہل لشکر مین باہم یہ گفتگو ہونے لگی کہ آج تک آقا کے ہاتھ سے کسی نے نیزہ نہین نکالا یہ جوان
نقاب پوش بڑا بہادر معلوم ہوتا ہی کہ اسنے نیزہ نکالدیا مگر اس ضرب عمود سے بچنا دشوار ہی ادھر
نقابدار نے گرز کو گرز پر روکا سب اہل لشکر اسد کو دیکھ رہے ہین کہ ایک تراقہ ہوا شعر سہ تراقی عمود ان
چنان خاستہ * کہ گنبد خشت زرین طاق آراستہ * صدائے تراقہ سے گوش گردون کر ہو گئے
قلب گاؤ زمین دہل گیا غبار بلند ہوا نقابدار اُس غبار مین پنہان ہو گیا مگر دونون ہاتھ مثل ستون کے
قائم رہے اسد نے ادھر صدا دی کہ زدم و پست کردم کچھ یون ہی سی غنودگی نقابدار کو آئی تھی کہ یہ
صدا کان مین پہونچی اپنے کو ہوشیار کیا مرکب کو جو ایڑ کی وہ طبقہ زمین کا لیکر نکلا یہ رومال سے محمودی
کے چہرے کی گرد پونچھتے ہوے نکلے اور کہا کہ کرا زدی و کرا پست کردی مین تیرا حریف موجود ہون
یہ جو اسد نے دیکھا پیس دوڑ کر دوسری ضرب لگائی نقابدار نے وہ بھی گرز پر روکی کہ اس نے
تیسری ضرب لگائی وہ بھی نقابدار نے روکی اور کہا کہ اب میری نوبت ہی اسد نے جواب دیا کہ
کیا مضائقہ ہے مین موجود ہون نقابدار نے کہا کہ خبردار ہو جاؤ اب اہل لشکر اسد دیکھنے لگے
کہ نقابدار نے تین ضرب عمود کو رد کیا اب اسکی باری ہی سب مرکبون کو بڑھا بڑھا کر اور قریب آگئے
رکابون پر زور دے کر کھڑے ہو گئے دیکھنے لگے اور کچھ لشکر برائے حفاظت بارگاہ اُسی مقام پر رہا کہ
ادھر نقابدار نے گرز کو گرد سر چرخ دے کر مارا اسد نے گرز کو گرز پہ روکا ایک تراقہ ہوا کہ زمین اور
آسمان ہل کر رہ گیا زمین معرکہ کو لرزہ سا ہوا مرکب چراغ پا ہونے لگے مگر سوارون نے روکا ادھر
غبار بلند ہوا اسد اُس غبار مین پوشیدہ ہو گیا غشی طاری ہوا عرق ہر بن مو سے جاری ہوا مگر ہاتھ
اُسی طور سے بلند رہے اسکا عیار چھاگل پانی کی لے کر اندر گرد کے آیا دیکھا کہ بسبب غشی کے مرکب پر
جھوم رہے ہین مرکب تا بہ شکم زمین مین غرق ہو گیا مگر ہاتھ بلند ہین ادھر نقابدار نے صدا دی کہ اسے
ضرب کہتے ہین زدم و پست کردم افسوس اسکا ہی کہ جوان منچلا تھا مگر کیا کیا جاے اُسنے نہ مانا اُدھر عیار نے
اسد کے منہ پر چھینٹا دیا کہ اسد کو ہوش آیا عیار نے عرض کیا کہ کیا حال ہی اسد نے فرمایا کہ بلا کی ضرب
لگائی بھائی چھٹی کا دودھ زبان پر لذت دے گیا مگر بچایا خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے عیار
نے عرض کیا کہ حریف لاف زنی کر رہا ہی تشریف لے چلیے بس یہ سنکے اسد نے جو مرکب کو ایڑ کی چونکہ
مرکب بہت اچھا تھا طبقہ زمین کا لیکر نکلا یہ چہرے کی گرد رومال سے پاک کرتے ہوے باہر آئے کہا مین
تیرا حریف موجود ہون انکو جو یہان عرصہ ہوا تھا تو لشکر مین انتشار پڑ گیا تھا کہ کیا سبب ہی کہ آقا ابھی تک نہ
نکلے نہ عیار کہ اسد نے نکل کر یہ کہا اور گرز اُٹھا کر وار کیا اہل لشکر کو اطمینان ہوا نقابدار نے گرز پہ
وار کو روکا گی گرز بازی ہونے یہان تک کہ گرزون مین بل پڑ گئے اسد نے گرز اُٹھا کر زمین پر
دے مارا اور کہا کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی یہ حلال
مشکلات ہی برسون کا قصہ ایک دم مین پاک کرتی ہی میرے تیرے اس سے مقابلہ ہو جاے یہ سنکے
نقابدار نے بھی گرز ہاتھ سے رکھدیا ادھر سب سوار و افسر دیکھنے لگے کہ یہ موقع دیکھنے کا ہی اب لڑائی

ہر وہ کیا مقابلہ تھا اسمین فن سپہ گری کے ہنر کھولین گے اور حال معلوم ہوگا سب اسطرف متوجہ ہو گئے دونون طرف تلوارین کھنچ گئین یہ معلوم ہوا کہ دو ناگین کینچلی سے نکل آئین یا دو برقین ابر ابر سیاہ کو چھوڑ کر چمکین یا دو پریان قاف سے پردۂ دنیا پر آئین ادھر تلوارین میان سے نکلین ادھر دونون طرف ابر سپر اٹھ گئے وار چلنے لگے مرکب پھرنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل لگی ہوئی ہی کبھی یہ بائین طرف کبھی وہ کبھی یہ دہنی طرف کبھی وہ کبھی اسد کی تلوار برابر سر کے آکر سن سے نکل گئی کبھی انکی تلوار قریب گردن جاکر نکل آئی کبھی اسد نے پالٹ کا ہاتھ لگایا کبھی نقابدار نے سر کا ہاتھ لگایا کبھی باہم طمانچہ کے ہاتھ چلتے تھے کبھی کمر کی پکڑ یہ دونون صاحب کس پھرتی وچالاکی سے رد کرتے تھے کہ دیکھنے والون کو لطف حاصل ہوتا تھا صدا سے جھنکار تیغ سے صحرا گونج رہا تھا مریخ فلک کو لرزہ تھا ادھر لشکر اسد ہمہ تن چشم بنا ہوا دیکھ رہا تھا اپنے آقا کی تعریف کرتا تھا مردم چشم بخوف جان پردہ ہاے مژگان مین پوشیدہ تھے مگر اسی جانب نگران تھے تھوڑے سے عرصہ تک رد و بدل رہی ایک مقام پر اسد نے کہا کہ اے نقابدار خبردار ہو جاؤ مین ضرب کرتا ہون اس ضرب سے بچنا دشوار ہی اسد نے کہا کہ مین خبردار ہون تم ضرب لگاؤ یہان تو مقابلہ ہو رہا ہی ادھر شہنشاہ مرکب کو اڑاتے ہوے چلے آتے ہین قریب اس مقام کے پہونچ چکے ہین انکے عقب مین انکے سردار ہین کہ گرد بلند ہوئی ادھر اسد نے نقابدار پر ضرب لگائی سب اسی لڑائی کی طرف متوجہ ہین کہ کسی نے وہ گرد جو کہ آمد شہنشاہ سے بلند ہوئی تھی نہ دیکھی اسکا کیا ذکر یہ تو مقابلہ ہی کر رہے ہین جب اسد نے ضرب لگائی نقابدار نے جو جھٹکا دیا علی بند سپر کا ہاتھ سے چھوڑ دیا سپر پشت پر جا کر جھولی ادھر انھون نے تلوار کو زیر ران رکھا اور تلوار اسد نے نظر لڑائی جیسے تلوار قریب سر آئی نگاہ تو لڑی ہوئی تھی باڑھ کو بچا کر جو تیغ کی باری تلوار پٹری پنجہ ہلی دراز کر کے قبضہ پر ہاتھ ڈال دیا قبضہ پر اپنا قبضہ کیا اور قصد کیا کہ کلائی مروڑ کر تلوار چھین لون مگر یہ ممکن نہ تھا گو اسد نقابدار سے قوت مین کم تھا مگر تلوار کا ہاتھ سے نکلنا بہت دشوار تھا خوب زور سہنے لگا نقابدار نے خیال کیا کہ تلوار کو یہ نہین چھوڑتا ہی دوسرا ہاتھ بڑھا کر کمرزنجیر مین ڈالدیا اور زور جو کیا اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے بلند کیا اسد کو قاش زین سے اٹھا لیا ادھر خیال جو اسد کا ادھر بٹا اور زور بھی کم ہوا تلوار ہاتھ سے نکل گئی نقابدار نے تلوار تو پھینکدی اور زور کر کے اسد کو اٹھا لیا لاکھ لاکھ اسد نے لنگر مارا کچھ نہوا کجا اسد کجا نقابدار گویہ طفل ہی مگر وہ بھی اس سے کم نہین ہی لیکن نقابدار کی قوت خداداد ہی ایسا قوی ہی کہ وہ صاحبقران ثالث سے مقابلہ کا قصد رکھتا ہی پس سر سے بلند کیا اور گرد سر چرخ دیا اور قصد کیا کہ زمین پر مارون کہ لشکر مین غل ہوا کہ نقابدار نے آقا کو اٹھا لیا ان سب نے قصد کیا تھا کہ ہم تلوارین علم کر کے نقابدار پر جا پڑین اور سب کے سب ملکر اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین ایک تن واحد کہان تک مقابلہ کرے گا اور آقا کو اسکے ہاتھ سے چھین لین بس یہ لوگ قصد کر کے تلوارین میان سے لیا چاہتے تھے کہ ادھر جو شہنشاہ نے نعرہ تکبیر نقابدار سے سنے مرکب کی ڈپٹ اس غبار سے پیدا ہوئی اب جو اسد کی نگاہ پڑی کہ غبار بلند ہی انھون نے خیال کیا کہ نقابدار کی کمک کو اسکا لشکر آ گیا باہم کہا کہ اگر آ گیا تو کیا ہوتا ہی کہ اس غبار سے شہنشاہ ظاہر ہوے شہنشاہ نے جو دیکھا کہ نقابدار ایک جوان کو ہاتھون پر بلند کیے ہوے گرد سر چرخ دے رہا ہی اور قصد ہی کہ زمین پر مارون شہنشاہ نے یہ قصد دیکھکر صدا دی کہ بھائی نقابدار ذرا ٹھہر جاؤ مین آلون تو اس جوان کو زمین پر

مارنا یہ کہکر مرکب کو دوڑا کر قریب نقابدار کے پہنچے یہ جو صدا لشکر اسد نے سُنی اُس طرف دیکھا جو سردار
کہ اسد کے ہمراہ تھے اُنمین بعض ایسے تھے جو شہنشاہ سے واقف تھے شہنشاہ کو دیکھکر خوش
ہوئے ادھر نقابدار نے یہ صدا سنکے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ شہنشاہ مرکب کو دوڑائے ہوئے چلے
آتے ہین اسد کی بھی نگاہ شہنشاہ پر پڑی اُسنے جو شہنشاہ کو دیکھا تو ایسی شرمندگی ہوئی کہ پسینہ مین
غرق ہوگیا مُنہ پھیر لیا اب جو شہنشاہ اسکے قریب پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ اسد ثانی ہاتھون پر
نقابدار کے بلند ہین یہ دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ تو ہمراہ صاحبقران ثانی طرف خانہ کعبہ کے
تشریف لے گئے تھے یہان کیونکر یہ واقعہ ہوا یہ کوئی شخص اُنکی صورت کا ہی شہنشاہ نے لشکر کو بھی
استادہ دیکھا اب جو دیکھا تو اُس مین چند سردار اسد کے ہین اب تو اُنکو یقین ہوگیا نقابدار سبزپوش سے
کہا کہ ای بھائی اس جوان کو باہستہ زمین پر رکھدو مین اسکا حال پوچھنے کہونگا یہ جو شہنشاہ نے کہا نقابدار
نے اسد کو زمین پر باہستہ رکھدیا پس شہنشاہ مرکب پر سے کود پڑے اور آکر قریب اسد اسکو
گلے سے لگالیا اس خیال سے کہ کہین ایسا نہو کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالے یہ واقعہ دیکھکر نقابدار بھی
مرکب پر سے کود پڑا اور قریب شہنشاہ کھڑا ہوگیا اتنے عرصہ مین جو سردار ہمراہ شہنشاہ کے
پیچھے تھے وہ بھی آگئے اُنھون نے یہان آکر دیکھا کہ ایک لشکر کھڑا ہوا ہی اور نقابدار اور آقا
مرکبون سے اُترے ہوے کھڑے ہین اور آقا ایک جوان کو گلے سے لگائے ہوے ہین یہ لوگ جو قریب
آئے تو کیا دیکھا کہ جس جوان کو آقا گلے سے لگائے ہوے ہین وہ اسد ثانی ہین یہ لوگ بھی حیران ہوے
کہ یہ کیا واقعہ ہی اسد ثانی کجا یہ مقام کجا اسد ثانی تو ہمراہ صاحبقران ثانی خانہ کعبہ تشریف لے گئے
تھے یہ سردار حیران کھڑے ہوے دیکھ رہے تھے کہ ادھر شہنشاہ نے اسد ثانی کو گلے سے لگا کر کہا
کہ ای اسد تم کہان یہ کیا واقعہ ہی کچھ بیان تو کرو اسد ثانی سر جھکائے ہوے خاموش کھڑا ہی کچھ جواب
نہین دیتا ہی شہنشاہ بار بار گلے سے لگاتے ہین اسد یہ خیال کر رہا ہی کہ یہ کیا ہوا افسوس مین اس نقابدار
سے زیر ہوگیا بڑے شرم کی بات ہی شہنشاہ نے آکر رہا کیا کاش شہنشاہ نہ آتے یہ مجکو قتل کر ڈالتا
اس زندگی سے تو مر جانا بہتر ہی یہ ایسے ایسے خیال دل مین کر رہے ہین اُدھر نقابدار نے کہا کہ کیون
بھائی یہ کون جوان ہی جو آپ اسکو گلے سے لگائے ہوے ہین اور شفقت فرماتے ہین مین بہت
حیران ہون کہ اگر مجکو یہ معلوم ہوتا کہ یہ جوان آپ کا عزیز و یگانہ ہی تو کبھی مقابلہ نکرتا مین تو قزاق
تصور کرتا تھا بڑی شرمندگی آپ سے حاصل ہوئی یہ جو نقابدار سبزپوش نے کہا کہ مین تو قزاق
تصور کرتا تھا یہ جو اسد نے سنا نگاہ قہرآلود طرف نقابدار کے دیکھا اور کہا کہ تو خود قزاق
ہوگا بس اب تو کیا اگر ایسی کہا تو مین زبان تیغ سے جواب دونگا یہ نہ خیال کرنا کہ تو نے مجکو اُٹھا لیا
ہی نہ معلوم کیا سبب ہوا میرا خیال دوسری طرف تھا ورنہ تیری بھی یہ مجال تھی کہ تو مجکو اُٹھا لیتا میرا
خیال جو اور جانب ہوا اسکو نہ قایم ہوسکا بس اب کوئی کلام میری شان کے خلاف نہ کہنا ورنہ بہت بُری
طرح پیش آؤنگا یہ خوش خرامی تو آپ کرین اور دوسرے کو اس امر مین متہم کرین نقاب منہ پر ڈالکر
یہ غرور رہوگیا ضرور تو قزاق ہی یہ کہکر اور ایک تلوار جو کہ اُنکی تھین کی نقابدار نے اسکے ہاتھ سے لیکر
زمین پر ڈالدی تھی اُٹھا کر نقابدار کی طرف چلے کہ اگر میری طرف دیکھا یا درکنار کہ سر تن پر نہ ہوگا کہ
شہنشاہ نے دوڑکر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کیون اسد تمکو کیا ہوگیا کچھ سبب اسکا بھی خیال نہین ہی اسد
نے جواب دیا کہ اب آپ نہ روکین ملاحظہ فرمائیے کہ کیا بیہودہ تقریر کر رہا ہی مجکو قزاق

بنے

سے لیکر زمین پر ڈال دی تھی اُٹھا کر نقابدار کی طرف چلے کہا کہ اگر میری طرف دیکھا یا در کھنا کہ تن پر
سر نہوگا کہ شہنشاہ نے دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کیون اسد تمکو کیا ہو گیا کچھ ہمارا بھی خیال نہین ہی اسد
نے جواب دیا کہ اب آپ نہ روکین ملاحظہ فرماتے ہین کہ کیا بیہودہ تقریر کر رہا ہی مجکو قزاق خیال کرتا
ہی جیسا آپ ہوتا ہی ویسا دوسرے کو بھی تصور کرتا ہی نقابدار اسکی ان حرکتون پر کھڑا ہوا
ہنس رہا ہی اور کچھ جواب نہین دیتا ہی جب بہت کچھ شہنشاہ نے سمجھایا تو کہا کہ آپ منع کرین کہ اب
کوئی کلام اسطور کا میری شان مین نہ کہے اور نہ میری طرف دیکھے ورنہ مین آنکھین نکال لونگا ساری
نقابداری بھولا دونگا اگر آپ نہوتے تو اسوقت یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوتا شہنشاہ نے کہا کہ آپ
خود تو اسیر تھے کیونکر قتل کرتے وہ خود آپ کو قتل کرتا یہ خیال فرمایئے کہ مین جو پہونچ گیا تو آپ
بچ گئے اسد نے کہا کہ اُسکی بھی یہ لیاقت تھی کہ مجکو قتل کرتا واہ کیا آپ کی بھی بات ہی اجی حضرت
جب تک قضا نہ آتی کوئی میرا ایک موے تن نہ کم کرسکتا کوئی نہ کوئی سبب پیدا ہوتا بقول شاعر بیت
اگر تیغ عالم بجنبد زجاے + نہ بُرد رگے تا نہ خواہد خداے + دیگر روز یکہ قضا باشد دروز یکہ قضا
روز یکہ قضا نیست در مرگ روا نیست + اگر قضا ہوتی لاکھ آپ آگئے تھے نہ ٹلتی مین ضرور قتل ہوتا یہ کوئی
آپ کا احسان میرے اوپر نہین ہوا ہی میرے خدا نے مجکو بچایا شہنشاہ نے فرمایا کہ آپ بجا ارشاد
کرتے ہین خیر اب غصہ کو جانے دیجیے میری طرف دیکھئے اب کوئی موقع غصہ کا نہین ہی نقابدار
بھی مرد خدا پرست اور آپ کا ہم مشرب ہی کوئی اپنے ہم قوم سے مقابلہ کرتا ہی اگر اُسنے قزاق تصور
کیا تو کیا قصور کیا آپ بارگاہ لے کر اُنکے سوارون کو زخمی و قتل کر کے بھاگے تھے یہ کام کسکا ہی
قزاقون کا نہین ہی تو کیا شاہون کا ہی اسد نے کہا کہ آپ بھی اُسی طرف ہو گئے اور نقابدار نے جو جاکر
صاحبقران کی فوج سے بارگاہ لی تھی اور ادھر کو روانہ کی تھی تو وہ کام شاہون کا تھا نہ کہ قزاقون کا
شہنشاہ نے جواب دیا کہ نقابدار نے لشکر صاحبقران سے بارگاہ نہین لی تھی بلکہ لشکر کفار نے لشکر
صاحبقران کو زخمی کر کے بارگاہ چھین لی تھی اور اپنا قبضہ کر کے اپنے ملک کو لیے جاتے تھے کہ نقابدار
نے جا کر انکو قتل کیا لشکر کو شکست دی بارگاہ پر قبضہ کیا اور ادھر کو روانہ کی کوئی چوری سے نہین لی
خیر اب بہت شاہین آپ اپنی طرف دیکھیے اور غصہ کو فرو فرمایئے تصور ہوا یہ فرما کر نقابدار سے کہا کہ بھائی
تم اسکے سنگے ہجا تو اور اسد سے فرمایا کہ آپ قصور معاف فرمایئن اسد نے کہا کہ مین مجبور ہون کہ آپ منع
فرماتے ہین خیر مین چلا جاتا ہون ورنہ مین انکو اس سخت کلامی کی ضرور بالضرور سزا دیتا شہنشاہ نے فرمایا کہ
خیر یہ آپ کا احسان میرے اوپر ہوا آپ آب مین یہ فرما کر اسد کا ہاتھ پکڑ کر طرف نقابدار کے لیچلے اُدھر سے
نقابدار چلا شہنشاہ نے دونون کو گلے سے ملوا دیا باہم صفائی کرا دی نقابدار نے اسد کو جب گلے
سے لگایا تو اسد نے آہستہ نقابدار کے کان کے پاس کہا کہ کیا کرون بھائی صاحب کا پاس ہی ورنہ ایک
ضرب تیغ مین تیرا کام تمام تھا خیر مجبور ہون نقابدار یہ سنکے ہنس دیا اور دل مین کہا کہ یہ بڑا چالاک ہی
اپنی حرکت سے باز نہین آتا ہی یہ دل مین تصور کر کے کہا کہ اے بھائی شہنشاہ آپنے کچھ انکی تعریف نفرمائی کہ یہ کون
بزرگوار ہین شہنشاہ نے جواب دیا کہ جب ہم اور آپ اطمینان سے بیٹھین گے تو سب حال بیان ہوگا یہ مقام
حال بیان کرنے کا نہین ہی نقابدار یہ سنکے کہنے لگا کہ آپ تشریف لیچلین اور انکو بھی اپنے ہمراہ لین کیونکہ میرے انکے
ابتو صفائی ہو گئی اسد نے جواب دیا کہ جی مین کہین نجاؤنگا سوا اپنے لشکر کے یہ بارگاہ لیکر خدمت صاحبقران
مین جاتا ہون انکی قدمبوسی حاصل کرتا ہون کیونکہ ابتو اس بارگاہ پر کسی کا دعوے نہین ہی نہ کسی کا احسان ہی

ہین سنے بزور تلوار حاصل کی ہے شہنشاہ نے فرمایا کہ بھائی اسد میری دو باتین سن لو پھر تمکو اختیار ہے اپنے فعل کا
اسد نے کہا کہ فرمائیے شہنشاہ نے فرمایا کہ اسوقت ہمارے ہمراہ مع بارگاہ لشکر نقابدار کی فرودگاہ پر چلو
وہان آج شب پھر قیام کرو کیونکہ مین آپ کی قسم سے مجبور ہو گیا ہون صبح کو ہم اور تم دونون مگر مع بارگاہ خدمت
مین صاحبقران کی چلین گے اسد نے جواب دیا کہ آپ قسم سے ناچار ہو گئے ہین مین تو نہین ہوا ہون پھر مین کیونکر
جاؤن کسی کی دعوت کیون کھاؤن بندہ ایسا لالچی بندہ نہین ہے کوئی اپنے دوشالے مین مست ہے بندہ اپنی کملی
مین مست ہے شہنشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ تمکو ہمارے سر کی قسم اگر انکار کرو یہ جو شہنشاہ نے فرمایا اور سر کی قسم دی اسد
نے کہا کہ آپ تو مجکو مجبور کرتے ہین خیر مین چلتا ہون مگر ایک شرط ہے کہ میرا لشکر انکے لشکر سے الگ اُتریگا میرا پڑاؤ
الگ ہوگا شہنشاہ نے فرمایا بہتر جو آپ کی مرضی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے عرصہ مین نقابدار کا لشکر
بھی آگیا اور وہ ہرکارے جو پیام شہنشاہ پاس لیکر صاحبقران کا آئے تھے اور نقابدار سے بھی آگاہ تھے جو
انھون نے اسد کو جو دیکھا اسد کو سلام کیا اُسکے بعد نقابدار سے عرض کیا کہ صاحبقران نے آپسے فرمایا
ہے کہ مین آپکی ملاقات کا بہت مشتاق ہون نہایت احسان ہوگا جو آپ میری بارگاہ مین تشریف لائین اور ظل اللہ
بھی مشتاق ہین اور کل سردار مین خود آپ کی ملاقات کیواسطے آتا مگر مجبور ہون کہ جہان پناہ کو بھی آپ کا اشتیاق
از حد ہے جب سے آپ کی جرائت و جوانمردی کی تعریف سنی ہے بہت مشتاق ہین لہذا میرے غریبخانہ کو
اپنے نور قدم سے منور فرمائیے اور بارگاہ کو آپنے کفار سے لڑکر حاصل کیا ہے وہ آپکا حق ہے اس امر سے تو
بہتر ہوا کہ کفار لیجاتے کوئی آپ سے نہین لے سکتا ہے آپ شوق سے اسکو لیجائین یہ تقریر کرکے ہرکارے خاموش
ہوئے اسد نے جو بارگاہ کا نام سنا اور یہ سُنا کہ اُسکی بابت یہ کہلا بھیجا ہے تو بس ہنسکر کہا کہ بارگاہ ان کے
قبضہ مین کب ہے اُسکا تو مالک یہ بندہ ہے جہان غلامان صاحبقران ہین وہان سے بارگاہ کو کوئی دوسرا بھی لیجا سکتا
ہے یہ بھی کوئی بات ہے کیونکہ وہ بارگاہ میرے لشکر مین موجود ہے مین خدمت مین صاحبقران کی لیکر حاضر ہونگا یہی
تحفہ نذر کرونگا مین حیران تھا کہ کیا چیز براے نذر صاحبقران لیجاؤن یہ خوب عمدہ تحفہ ہاتھ آیا ہرکارے یہ
تقریر سنکے اسد کی طرف دیکھنے لگے اسد نے فرمایا کہ میری طرف سے صاحبقران سے عرض کرنا کہ اس
بندہ کمترین اسد ثانی نے بارگاہ پر قبضہ کر لیا اور وہ بارگاہ لیکر حاضر ہوتا ہے ہرکارون نے عرض کیا
کہ بہت خوب اُسکے بعد نقابدار نے ہرکارون سے فرمایا کہ میری طرف سے خدمت ظل اللہ و صاحبقران
مین عرض کرنا کہ مین ابھی بالفعل حاضر ہونے سے قاصر ہون ہان جب وہ وقت آئیگا تو حاضر ہونگا شرف قدمبوسی
حاصل کرونگا نور جمال سے اپنے دیدۂ دل کو روشن کرونگا اور جو کچھ مجکو عرض کرنا ہے مین شہنشاہ سے
عرض کر دونگا وہ آپکی خدمت مین میری جانب سے گذارش فرمائینگے اور بہت بہت دونون صاحبون کی خدمت مین
تسلیم عرض کرنا نقابدار سے یہ کلام سنکے ہرکارے رخصت ہوے یہ تو طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوے
نقابدار شہنشاہ و اسد ثانی کو لیکر طرف اپنی فرودگاہ کے چلا دونون لشکر ہمراہ ہوے اثناے راہ بارگاہ کا لشکر اسد
مین تھا یہانتک کہ نقابدار قریب اپنی فرودگاہ کے پہونچا دور سے خیمہ زرنگار ہی نظر آنے لگا کہ جسکے رنگ سے
روبرو فلک اطلسی دنگ تھا رفعت اسکی رفعت گردون سے کم نہ تھی شمسہ اُسکا شمسہ خورشید پر چشمک زن تھا
وہ خیمہ تمام کار چوبی تھا اُسپر ہر قسم کا کام کیا ہوا تھا اور کئی ایک خیمے اُسکے گرد برپا تھے گرچہ اسکی رونق و زینت تھی
کسی کی نہ تھی لشکر کے علم جابجا گڑے ہوے تھے اُنکے پھریرے اُڑ رہے تھے کمپنیات کے جھنڈے بازار کے جھنڈے
آراستہ تھے یہ سیر کرتے ہوے داخل لشکر ہوئے اسد نے اپنے لشکر کو بیرون لشکر نقابدار فروکش ہونے کا حکم دیا لشکر
اسد قریب لشکر نقابدار ٹھہر گیا مقام فرودگاہ تجویز کرنے لگا بارگاہ کو اپنے قبضہ مین رکھا جو جو خبرداری کے ساتھ

وسط لشکر مین اپنے اپنے کل تان کر گرد بارگاہ کے اُترے ادھر نقابدار و شہنشاہ و اسد مع چند سرداران کے سپہر لشکر کی کرتے ہوے لشکر نقابدار مین آئے لشکر نقابدار جو کہ نقابدار کے ہمراہ تھا اپنے مقام پر آکر کھڑے لئے لگا نقابداران سب کو ہمراہ لیے ہوے بارگاہ مین آیا شہنشاہ و اسعد و دیگر سرداران نے بارگاہ نقابدار کو خوب آراستہ پایا دگل و کرسی سے وسط بارگاہ مین فرش زرنگار کیا ہوا تھا اُسپر مسند زرنگار آراستہ تھی نقابدار نے لاکر شہنشاہ و اسعد کو اُس مسند پر بٹھایا اور سرداران دونون صاحبونکے اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے افسر نقابدار بھی قرینہ سے بیٹھے نقابدار انکو بٹھا کر خود روبرو بیٹھنے لگا کہ شہنشاہ نے ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر بٹھالیا اب صحبت گرم ہوئی نقابدار نے حکم دیا کہ ہم نے ان دونون صاحبونکی دعوت کی ہے ارباب نشاط کو حکم دیا جائے کہ وہ طیار رہین داروغہ میخانہ اپنے سامان سے طیار رہے اور مطبخ مین حکم دیا جائے کہ طعام لطیف طیار کیے جب ہم حکم جس چیز کا صادر کرین وہ اُسیوقت حاضر ہو یہ حکم جو نقابدار نے دیا فوراً ہر ایک کارخانہ مین حکم پہونچا دیا گیا کہ وہ لوگ یہ حکم پاکر اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے ادھر نقابدار نے چنگیر و پاندان وغیرہ حاضر ہونے کا حکم دیا کاربردازون نے سب اشیا حاضر کین گلدستے آگے لاکر چن دیئے خوشبو کی مجمرین لگادین عود و عنبر اُبرنے لگا عطر دان حاضر کیے عطر لگایا گیا سب نے پان کھائے اب نقابدار نے فرمایا کہ آپ فرمائیں یہ کون صاحب ہین آپ کے اسم مبارک سے تو مین آگاہ ہوا شہنشاہ نے جواب مین فرمایا کہ یہ اسعد ثانی پسر اسعد اول ہین جو کہ نواسے تھے صاحبقران اول کے جو کہ نظر کردہ تھے بارگاہ لشکر تھے جنھون نے طلسم ہوش ربا ایسا طلسم فتح کرکے اپنے مامون جان بدیع الزمان پسر رشید صاحبقران جد امجد بدیع الملک نوجوان جو کہ اب صاحبقران لشکر ہین اور میرے پدر بزرگوار ہین رہا کیا تھا یہ اُن اسعد کے فرزند ارجمند ہین یہ ہمراہ صاحبقران ثانی کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے تھے معلوم ہوتا ہے راہ مین کچھ وحشت ہوئی کہ اُن سے جدا ہوئے یہ لشکر بہم کیا ادھر آنکلے یہ سنکے نقابدار نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ عزیز صاحبقران ہین مگر کچھ انکو وحشت ہے اُدھر اسعد کا یہ حال ہے کہ گو باہم صفائی ہو گئی ہے مگر بار بار نقابدار کی طرف دیکھتے ہین اور مونچھ پر تاؤ دیتے ہین اور قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھتے ہین جب یہ نقابدار نے کہا کہ آپ کو کچھ وحشت ہے اسعد نے کہا کہ وحشت آپ کو ہوگی مین اسی لیے نہ آتا تھا کہ مجھ سے آپ کے کلام کی برداشت نہوگی مین جواب ضرور دونگا بھائی صاحب کو ناگوار ہوگا یہ کیا کلام ہے کہ آپ کو وحشت ہے آپ مجکو دیوانہ تصور کرتے ہین جو ہمکو دیوانہ تصور کرے وہ خود دیوانہ ہے شہنشاہ نے فرمایا کہ آپ کو کوئی دیوانہ نہین تصور کرتا ہے آپ برہم نہون مین نے جو کہا کہ آپ کو وحشت ہوئی ہوگی جو یہ پہلے آنے اسعد نے کہا کہ جی ہان آپ تو ضرور بات کو بنا کر فرمائینگے مجکو آپ کا بڑا پاس ہے خیر جو آپ کا جی چاہے کہہ لین اگر آپ کے مقام پر اور کوئی ہوتا ضرور سنا دیتا یہ کہکر خاموش ہو رہا اُدھر شہنشاہ نے فرمایا نقابدار سے آپ میری طرف متوجہ ہون میری جانب مُنہ فرمایئے انکی بات کا کچھ خیال نہ فرمایئے ان بات بات کی بات کا کوئی بارگاہ صاحبقرانی مین بھی جواب نہین دیتا ہے پہلے انکے باپ کی بھی یہی حالت تھی جوانی ہے اور اب کیا ہے یہ سنکے نقابدار نے فرمایا کہ مین کچھ برا نہین مانتا ہون جو انکا جی چاہے فرمائین مین جواب بھی نہ دونگا یہ سنکے اسعد نے بنظر غضب آلودہ نقابدار کی طرف دیکھا اور خیال کیا کہ یہ ہمکو ایسا لغو تصور کرتا ہے کہ بات کا جواب بھی نہ دیگا یہ ضرور میرے ہاتھ سے ذلیل ہوگا جیسے والد بزرگوار کے ہاتھ سے ایرج نوجوان ذلیل ہوا تھا اور پریشان وہ حالت کفر مین تھا اُسکو اور قسم کی ذلت دی گئی تھی یہ خداپرست ہین انکو اور قسم کی

ذلت دی جائیگی بدون اسکے یہ نہ مانینگے یہ تو یہ تصور کر رہے ہین ادھر شہنشاہ نے نقابدار سے
فرمایا کہ سنا آپنے کہ انھون نے میری نسبت کیا فرمایا یہ بڑے زباندراز ہین انکی اس زباندرازی کے
سبب سے صاحبقران بھی انکی کسی بات کا جواب نہین فرماتے تھے سنکے خاموش ہوجاتے تھے انکی بڑی
عزت ہی کیونکہ انکے پدر بزرگوار زیارتگاہ لشکر تھے اُنکے سبب سے سب انکی عزت و توقیر کرتے ہین
انکی کسی بات کا برا نہین مانتے ہین آپ بھی نہ خیال فرمائین دوسرے یہ خورد ہین ابھی مزاج مین لڑکپن ہی یہ تقریر
شہنشاہ کی سنکے نقابدار نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ اب مین انکی کسی بات کا
خیال نہ کرونگا خاموش سنا کرونگا یہ کلمہ سنکے اسد ثانی نے تیور پر بل ڈالا اور اپنے سردارون کی طرف متوجہ ہوکر
فرمایا کہ جو کوئی ہماری بات کا جواب نہ دیگا اور یہ تصور کریگا کہ بیکار ہین ہم خود اسکو نامعقول تصور کرتے
ہین جو ہم کو ایسا تصور کرے شہنشاہ نے نگاہ قہرآلود طرف اسد کے دیکھا سر جھکا کر اسد رہ گیا اور آنکھ
بچا کر شہنشاہ کی نقابدار کی طرف دیکھکر قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا بلکہ ایک وجب تلوار کھینچ لی اور کہا کہ
جو کوئی ہماری طرف دیکھیگا اُسکا منھ بنا دونگا شہنشاہ نے فرمایا کہ تم نہ خاموش ہوگے تو ہم تمھاری طرف
دیکھتے ہین ہمارا منھ بنا دو اسد نے سر جھکا کر کہا کہ آپکو مینے نہین کہا آپ کیون برہم ہوتے ہین آپ تو
میرے بزرگ ہین یہ اور لوگونکی طرف خطاب ہی مین کسی سے دبتا نہین ہون یہ کوئی نہ خیال کرے کہ مین
کسی کے گھر پر آیا ہون اگر ہم دباؤ ڈالینگے یہ اُٹھائینگے ہم وہ شیر ہین جو گھر پر جاکر مقابلہ کرتے ہین ہمارے
بزرگ ہمیشہ لشکر کشی کرکے آگئے ہین اُنپر کوئی لشکر کشی کرکے نہین آیا ہی پھر ہم کیون کسی سے خوف
کرنے لگے کیا ہمکو ضرورت ہی کہ ہم کسی کا دباو مانین یہ جواب اسد نے کہا شہنشاہ نے جواب دیا کہ بجا ارشاد
ہوا پس اب آپ اپنی زبان کو بند فرمائین خاموش تشریف رکھین بات کرنے دین اسد نے عرض کیا کہ مین
کیا آپ کو بات کرنے سے منع کرتا ہون ہان جو کوئی میری بات ہوگی مین ضرور بولونگا ورنہ مین جاتا
ہون کیونکہ مجھسے خاموش نہ بیٹھا جائیگا یہ کہکر قصد کیا کہ تلوار ٹیک کر اُٹھون کہ شہنشاہ نے دامن
پکڑ لیا اور فرمایا کہ تشریف رکھیے ہان اگر کوئی تمھاری بات ہو تو ضرور کلام کرنا ورنہ خاموش بیٹھے رہنا
یہ سنکے اسد بیٹھ گیا اب شہنشاہ نے نقابدار سے فرمایا کہ یہ تو کلام ہوا کرینگے مین جس امر کے لیے یہان
حاضر ہوا ہون اُسکی اب مین تقریر فرمانی ہو جاے نقابدار نے جواب دیا کہ ارشاد ہو شہنشاہ
نے فرمایا کہ وہ امر یہ ہی کہ مین نے راہ مین عرض کیا تھا کہ آپ میرے ہمراہ بارگاہ صاحبقرانی
مین تشریف لے چلیے آپ نے فرمایا تھا کہ مین نہین جا سکتا ہون آپ میرے ہمراہ چلین اور مین
آپکی دعوت کرون مین نے انکار کیا تھا آپ نے قسم دی تھی مین مجبور ہو گیا تھا پس مین
آپکے ہمراہ آیا ہون اب وہ امر ارشاد ہو نقابدار نے جواب دیا کہ ہان مین عرض
کرتا ہون پہلے یہ امر خیال فرما لیجیے کہ جو مین عرض کرون اُسکو آپ قبول فرمائین شہنشاہ
نے جواب دیا کہ ضرور مین منظور کرونگا نقابدار نے جواب دیا کہ جی ہان مین عرض کرتا ہون
اصل امر یہ ہی کہ مین ابھی بارگاہ صاحبقرانی مین نہین جا سکتا ہون کیونکہ مجکو ابھی دعوے
صاحبقرانی ہی بدون مقابلہ کیے ہوے مین بارگاہ مین نجاؤنگا ضرور اپنے مقدر کو آزماؤنگا
جسکو خدا دے جبکہ میرا یہ قصد ہی تو مین کیونکر جاؤنگا آپ تصور تو فرمائین دوسرے یہ
امر ہی کہ میری طرف سے صاحبقران سے یہ عرض کیجیے گا کہ نقابدار نے عرض کیا ہی ہان
اگر حضور یہ امر کرین کہ بدون امتحان زور و طاقت اثاثہ صاحبقرانی مرحمت فرمائین اور

تو

خود طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجائین کیونکہ ضعیف ہو گئے ہین تو مین حاضر ہونگا مگر مین یہ جانتا
ہون کہ ابھی میری ملاقات کا وقت نہین آیا ہی یہ تو مین ضرور عرض کرونگا کہ اثاثۂ صاحبقرانی
مین صاحبقران سے لونگا خواہ بجنگی خواہ بمقابلہ اگر مین زیر ہوگیا تو اُنکا غلام ہون جس طور سے
اور سردار اگر مینے زیر کرلیا تو اثاثہ لے لیا اسی سبب سے تو مین نے بارگاہ پر جاکر قبضہ کیا تھا
کہ مین صاحبقران ہون یہ بارگاہ میری ہی مگر وہ بھی چھین گئی خیر جاتی کہان ہی جب سب اثاثہ ملیگا تو
بارگاہ کیا چیز ہی وہ پہلے ملے گی اب تو مین جاتا ہون ہان اگر ابھی کہین مقابلہ ہوا تو اسکا ضرور بندوبست
ہوگا مین تو اب کی مرتبہ فیصلہ کرکے جاتا مگر ایک ضرورت ایسی ہی کہ مین ٹھہر نہین سکتا ہون مجبور ہون
آپ بھی معاف فرمائین اور صاحبقران بھی مین ضرور بارگاہ مین چلتا اور قدمبوسی صاحبقران کی
حاصل کرتا مگر لاچار ہون یہ تقریر جو نقابدار نے اسد ثانی کی سُنی بہت غصہ آیا اور تیوری بدل کر کہا
کہ کیا خوب چھوٹا منہ بڑی بات لیجیے این گل دیگر شگفت یہ صاحبقران سے اثاثۂ صاحبقرانی طلب
کرتے ہین یہ اپنی عقل ناقص مین صاحبقران بنے ہین ارے میان پہلے وہ مرتبہ تو بہم کرلو یہ وہ شخص
ہی جس نے ہزارون طلسم فتح کیے لاکھون ملکون پر قبضہ کیا سیکڑون مرتبہ لشکرون کو شکست دی ہزارہا
پہلوانون کو قتل کیا جو کہ رستم ثانی اُنکے ہم پلہ تھے اور دراصل انھون نے بھی وہ کار نمایان کیے
ہین کہ دوسرا نہین کرسکتا ہی وہ تو انکا مقابلہ نہ کرسکے اُنکو تو صاحبقران نے صاحبقران کیا نہین
جس امر پر وہ لشکر سے نکل گئے اور یہ خبر سنکے کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا تقرر ہوگئے
اُنکی کیا اصل ہی جو آپ اُنسے مقابلہ کرین گے اُنکا ایک سردار آپکو کافی ہی یہ مجھکو اُٹھا کر بہت مغرور ہوگئے
ہین بڑے بڑے خیال ہوگئے ہین اللہ اللہ کیا حوصلہ ہی یہ بھی ایک وقت تھا کہ مین نے دھوکا کھایا
ورنہ مین زیر ہوتا مین کیا زیر ہوا کہ یہ تصور کرتے ہین کہ مین صاحبقران ہون صاحبقرانی کب امر سہل و
آسان ہی بس اب ایسی تقریر نہ کرنا ورنہ مین جواب آپ کو تلوار سے دونگا آپ کو ہو کیا گیا ہے
کہ آپ یہ کہتے ہین کہ صاحبقران اثاثۂ صاحبقرانی مجکو دین چہ خوش ہان اگر اُنکے لشکر مین کوئی نہو
تو وہ آپ ایسے کمزور سے مقابلہ کرین اور جبکہ اُنکے غلام مجھ ایسے آپ کے مقابلہ کو موجود ہین تو آنکی
پابوسی کو کیا ضرورت ہی بہت سے غلام ہین جو کہ ایک آن واحد مین آپ کو زیر کرلینگے آپ
کیون اسقدر غرور و تکبر کرتے ہین اب تو ایسی تقریر مینے صرف اس خیال سے کی کہ بھائی صاحب
موجود ہین ورنہ مین وہ سزا دیتا کہ پھر یہ جرأت کسی کو ہوتی اور کوئی یہ کلام نہ کرتا مگر مین کیا کرون مجبور
ہون سوائے خون جگر پینے کے اور کیا ہی اسی سبب سے کہا ہی کہ آپ کبھی کسی کم مرتبہ کو منہ نہ چڑھائیے
جہان اُسکی عزت کی اسکو برابر جگہ دی اُسنے خیال کیا کہ ہم بھی کوئی چیز ہین جو یون ہماری عزت کیجاتی ہی پھر
وہ بڑھکر کلام کرنے لگا اور بزرگون کی برابری پر آمادہ ہوا کیا کہون اگر میرا بس ہوتا تو اس
زبان درازی کی ضرور سزا دیتا جو کہ کم ظرف ہین وہ بہت جلد آپے سے باہر ہوجاتے ہین
جیسے کہ ساغر لبریز ہوا وہ چھلکنے لگا وہ ان کم مرتبہ والے لوگون کا حال ہوتا ہی کہ وہ یہ
تصور کرتے ہین کہ ہم مین بھی کوئی نہ کوئی فوقیت ایسی ہی جو کہ عالی مرتبہ ہین وہ ہم سے جھک کر
ملتے ہین انکی اس وقت کی تقریر پر مجھکو ایک شعر کسی شاعر کا یاد آیا ہی کہ اُسنے گو مضمون تو
مہمل نظم کیا ہی مگر اس وقت کے موافق نظم کیا ہی وہ شعر یہ ہی ع عجب تیری قدرت عجب
تیرے کھیل + چھچھوندر بھی ڈالے چنبیلی کا تیل + یہ مضمون ہی بھلا یہ کیا امر ہی کہ یہ ایسی تقریر

کر رہے ہین بھائی صاحب آپ خاموش بیٹھے ہوے کیا سُن رہے ہین یہ جواب اسدؒ ثانی نے کہا شہنشاہ نے
اسد کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم خاموش نہین بیٹھتے ہو اگر یہی امر ہی تو اب ہم کہان تک تمھارا پاس کرینگے
ضرور صاحبقران سے شکایت کرین گے تم کون ہو بولنے والے ہم جواب دیتے جو مناسب ہوتا بس اب
کلام نہ کرنا یہ جو ڈانٹ کر شہنشاہ نے فرمایا اسد نے جواب دیا کہ اب مین نہ کلام کرونگا چاہے کوئی
دشنام بھی دے انکی تقریر ناگوار معلوم ہوئی بدین سبب مین نے یہ تقریر کی شہنشاہ نے یہ سنکے جواب
دیا کہ آپ نہ کلام کرین ہم جواب دینے کو موجود ہین یہ اسد سے فرما کر نقابدار کی طرف متوجہ ہوے
اور فرمایا کہ یہ جو آپ نے فرمایا ہی کہ صاحبقران سے میری طرف سے عرض کرنا کہ اثاثۂ صاحبقرانی مجکو
مرحمت فرمایئے کیونکہ مین صاحبقران ہون اور آپ خانہ کعبہ کو تشریف لیجائیے اسکا یہ جواب ہی کہ ابھی کوئی
صاحبقران پیر نہین ہوے ہین جو خانہ کعبہ کو تشریف لیجائین اور اثاثۂ صاحبقرانی آپ کو دین یہ ممکن نہین
ہی کیونکہ صاحبقران ثانی تو انکو اپنی طرف سے صاحبقران فرما گئے ہین اور حکم فرما گئے ہین کہ تم نہ طاق
فتح کر سکے اور جو ملک کفر آباد ہون انکو اسلام آباد کرنا اور جو ساحر ہون انکو قتل کر کے خانہ کعبہ کو تشریف
لانا لہذا صاحبقران بموجب حکم صاحبقران ثانی طرف نہ طاق کے تشریف فرما ہوئے راہ مین دریا
سبز رنگ ملا اُسمین سے ساحران کو قتل کر کے اُسکو فتح کیا اُسکے بعد لقینیہ ملا اُسکو فتح کیا اب طرف
صحرا بیہ کے تشریف لیے جاتے ہین کہ راہ مین یہ واقعہ گذرا کہ صاحبقرانی حنبیل بن عادی کو اطالہ
بارگاہ کا دیکر طرف صحرا بیہ کے روانہ کیا تھا کہ کفار نے آکر بارگاہ پر قبضہ کیا اُسکے بعد آپ نے آکر
اپنا قبضہ کیا ابھی تو مہم نہ طاق باقی ہی کیونکر صاحبقران آپ کو اثاثۂ صاحبقرانی مرحمت فرماینگے دوسرے
بدون مقابلہ تو ملنا غیر ممکن ہی نقابدار نے جواب دیا کہ اسی سبب سے تو مین یہ کہتا ہون کہ ایک شہر
سمندریہ کی طرف جاتے جاتے انکو کسقدر زمانہ گذرا کہ جسکی حد نہین ہی دریاے سبز رنگ پر
ایک عرصہ ہوا ایس معلوم ہوا کہ اُنسے یہ مہم نہ سر ہوگی مین ایک آن مین سمندریہ و صحرا بیہ وغیرہ کو فتح کر کے
نہ طاق کی طرف روانہ ہونگا کیونکہ عرصہ انکو اُنکا زمانہ ضعیفی ہی عقل مین فتور ہو گیا اُنسے یہ مہم نہ سر ہوگی
یہ جو آپنے کہا کہ بدون مقابلہ نہ دینگے تو مین مقابلہ سے کب باہر ہون مقابلہ کو بھی موجود ہون بلکہ یہ تو میری
مین خوشی ہی کہ امتحان صاحبقرانی ہو جاے مجکو بھی معلوم ہو جاے کہ مین حق پر ہون اور دراصل
صاحبقران ہون یا صرف اپنے خیال کے موافق ہون اور شائد یہی اصلی صاحبقران ہون مین ضرور
مقابلہ کرونگا مگر اسوقت مجبور ہون ہان انکی جو کسی مقام پر مقابلہ ہوگا تو ضرور امتحان صاحبقرانی ہو جائیگا
پس آپ معاف فرمایئن مین بارگاہ صاحبقرانی مین نہین جا سکتا ہون ہان جب یہ فیصلہ یکسو ہو جائیگا
اُسوقت کوئی مضائقہ نہین ہی پھر تو ہم اور آپ ایک ہو جاینگے اُسوقت دیکھا جائیگا اب آپ اس امر
مین کد نہ کرین مین نہین جا سکتا ہون بدون فیصلہ آپ اب اس امر مین کوشش نہ فرمایئن بلکہ اور قسم کی باتین
فرمایئن ورنہ آپکا سخن رایگان ہوگا کیونکہ میرے جانے کا ہنگام خدمت صاحبقران مین ابھی نہین آیا ہی جب وہ
وقت آئیگا اُسکا سبب پیدا ہو گا یہ تو آپنے ضرور سنا ہوگا کل اُمر مرہون با وقتہا کل امر وقت پر منحصر
رہتے ہین جب اُنکا وقت آتا ہی تو وہ ہوتے ہین ورنہ نہین لاکھ انسان چاہے کچھ نہین ہوتا ہی جو خدا چاہتا ہی وہ
ہوتا ہی بموجب شعر ۔ من در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال ✤ کاریکہ خدا کند فلک را چہ مجال ✤ بدون اُسکے
حکم کے ایک پتہ بھی نہین ہلتا ہی بموجب اس مضمون کے لا تتحرک ذرۃ الا باذن القدیس آپ اس امر مین کوئی رنج
نکرین مین آج نہین کل ضرور آؤنگا اور مقابلہ کرونگا مگر ایک لشکر ہونگا یا کل لشکر کا افسر اعلی و صاحبقران ہونگا

ہمراہ

یہ ہو نا ضرور ہی بخدا سے لایزال مین ایک ضرورت سے جاتا ہون ورنہ نہ جاتا یہ دو دن فیصلہ کیجیے یہ سنکے شہنشاہ
نے فرمایا کہ مین مجبور ہون خیر دیکھا جاے گا مین صاحبقران سے عرض کردونگا کہ نقابدار فرما گئے ہین
کہ اگر انانۂ صاحبقرانی آپ سے ضرور لونگا خواہ آپ بخوشی عنایت فرمائین خواہ بمقابلہ اور آپنے سے
اسوقت بسبب چند در چند وجہون کے انکار کیا نقابدار نے جواب دیا کہ جی ہان میری طرف سے بہت
بہت آداب و تسلیمات خدمت صاحبقرانی مین عرض فرمایئے گا اور جو مین نے عرض کیا ہی فرما دیجیے گا
یہ کہکر حکم دیا کہ ساقیان سیمین ساق جام و صراحی لے کر حاضر ہون تاکہ یہ باہمی کلفت و کسل جنگ و جدل کی اوہر
ہو ادھر شہنشاہ نے فرمایا کہ مین مرخص ہوتا ہون تکلیف تو بہت ہوئی نقابدار نے جواب دیا کہ مین نہ
جانے دونگا آج شب بھر ہم اور آپ باہم جلسۂ عیش برپا کرین اور ناچ ورنگ دیکھین بوقت سحر آپ
اپنے لشکر کو تشریف لیجائیے اور بندہ اپنے کام کو رخصت ہو یہ تقریر اس طور سے نقابدار نے کی کہ شہنشاہ
کو انکار کرتے بن نہ پڑا خاموش ہوکر رہ گئے جواب دیا کہ خیر جو آپ کی خوشی رنج اسکا ہی کہ آپ میرے
ہمراہ لشکر مین تشریف نہ لیچلے نقابدار نے جواب دیا کہ مین قسم کھاتا ہون اپنے پیدا کرنے والے کی کہ
اب کی جو حاضر ہونگا تو ضرور آپ کے ارشاد کو بجالاؤنگا شہنشاہ نے فرمایا کہ دیکھیے کب تشریف لاتے
ہین جواب دیا کہ بہت جلد حاضر ہونگا آپ تشویش نہ فرمائین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ساقیان گلفام شیشہ
ہای مشکفام و جام زرنگار لے کر حاضر ہوئے اور سب اہل جلسہ کو مجرا کرکے اور جام کو لبریز کرکے اور چند
قطرے بنام جمشید و کیقباد کے زمین پر چھڑکے اور جام کو لیکر روبرو نقابدار کے پیش کیا نقابدار
نے اشارہ کیا کہ شہنشاہ کو پہلے دو کیونکہ مہمان ہین مین تو صاحب خانہ ہون پس ساقی نے وہ جام
شہنشاہ کے روبرو پیش کیا شہنشاہ نے انکار کیا کہ پہلے آپ نوش کرین نقابدار نے ایک نہ سنی پس شہنشاہ
نے ساقی کے ہاتھ سے جام لیکر لاجرعہ نوش فرمایا دوسرا جام ساقی نے بھر لبریز کیا اسد کو دیا اسد نے بھی
نوش کیا پھر نقابدار کے روبرو لایا نقابدار نے بھی نوش کیا اب تو دور بندھ گیا ساقی نے تمام جلسہ کو شراب
پلائی دو دو جام کی نوبت آئی سبکے دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوے مست ہوکر جھومنے لگے کہ نقابدار نے حکم
دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون یہ حکم دینا تھا کہ ایک طائفہ حاضر جلسہ ہوا سپردائیون نے ساز درست کیے وہ مطربہ
ناچنے لگی اہل محفل اسکی طرف متوجہ ہوے یہان تو صحبت ناچ ورنگ برپا ہی انکو تو اسی شغل مین رکھا جاتا ہے
اب حال خواجہ عمرو ثالث یعنے خضران بن عمرو ثانی کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو رقعہ
صاحبقران سے لے کر پاس شہنشاہ کے چلے تھے کیونکر پہونچے دعیاری خواجہ عمرو
پس جب خواجہ ثالث رقعہ لے کر چلے تو بارے شاطری مارتے ہوے چلے جاتے ہین کہ انکو خیال آیا کہ بہت
عرصہ ہوا کہ کوئی جبہ نہین ملا بہت تنگدست ہون پہلے کچھ فکر کرلون تو پھر شہنشاہ کے پاس جاؤن چونکہ یہ
جو بارگاہ سے چلے تھے تو کچھ دن باقی تھا یہ ایک جنگل مین پہونچے تو انھون نے دیکھا بہت سے گھسیارے
بیٹھے ہوے گھاس کھود رہے ہین یہ بھی اپنی صورت ضعیف گھسیارے کی بناکر انکے قریب آکر گھاس کھودنے لگا
ان گھسیارون نے جو ایک نئے شخص کو دیکھا سب ملکر کہنے لگے کہ ای بڑے میان یہ مقام ہمارے ٹھیکے مین ہے تم
یہان نہ گھاس کھودو اس گھسیارے نے جواب دیا کہ ای بھائی تمہارا کیا حرج ہی اگر مین ایک گٹھا گھاس کا لیجاؤنگا تو تمہارا
کیا نقصان ہوگا بھائی مین نیا آیا ہون ہان مین بھی کوئی صحرا ٹھیکہ مین لونگا تو پھر کوئی ضرورت نہوگی ان سب نے
جو یہ تقریر سنی تو باہم یہ کہا کہ خیر آج اسکو لیجانے دو کل جو آئیگا دیکھا جائے گا کل نہ لیجانے دینگے یہ مذاق کرکے
اب سب خاموش ہو رہے اسنے ایک پورانی سی کھرپی نکالی اور ایک جالی کہ کھانسی اُٹھی کھانسنے لگا گھاس کھودتا جاتا

اور کہا لنتا جاتا ہی تھوڑی سی گھاس کھودی تھی کہ ایک مرتبہ ایک ٹٹوا نکالا اسمین سے تمباکو نکال کر اور مل کر رکھ لیا اور
اور ایک چلم نکالی اُسپر تمباکو جمایا اور جنگل سے لکڑی جمع کرکے اسمین آگ لگادی جب کولہ ہوگیا تو چلم پر رکھکر دم لگایا
کہ اُن گھسیارون نے جو دیکھا تو کہا کہ بھائی یہ تو تم نے خوب کیا بڑی دیر سے تمباکو نہین پیا تھا تم نے لو آکر دم
رکھو لیا بس ہر ایک اُس گھسیارے کے پاس آکر یہ کہکر بیٹھا کہ بھائی تم روز آیا کرو بس بیٹھ گئے ہر ایک کے ہاتھون
مین طلائی کڑے تھے بازوؤن پر تعویذ تھے گلون مین جنیو تھے کمر مین کردھنی تھی مرزیان بھی بانا تی سب پہنے
ہوئے تھے خواجہ یعنی نقلی گھسیارے نے دریافت کیا کہ کیا تم لوگ کہین نوکر ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم
سب کے سب ملازم ہین مہراب شاہ کے مرکبان خاص کو گھاس پہونچاتے ہین یہ جو کچھ ہمارے پاس ہی سرکاری
ہی سرکار سے ملا ہی گھسیارا یہ سنکے کہنے لگا کہ بھائی ہم مسافر ہین یہان آئے ہین کہ کہین ملازمت ہو جاے
آج تو یہ گھاس لیکر بازار مین فروخت کرونگا اسی مین اپنی بسر کرونگا جو کچھ ملے کل اور کسی جنگل سے
لے آؤنگا کیونکہ تم منع کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ نہین تم روز آیا کرو ہمارا کیا نقصان ہی
جب تک تمھاری نوکری کہین ہو بلکہ آج ہم اپنے جمعدار سے کہینگے خواہ سرکاری اصطبل مین
خواہ لشکر مین اگر کسی گھسیارے کی ضرورت ہوگی تو ہم لاکر موجود کردینگے کیونکہ ایک گھسیارہ
آیا ہوا ہی یہ جو اُنھون نے کہا تو خواجہ نے کہا کہ بھگوان تمھاری عمر مین ترقی دے اور تم کو
بڑا مرتبہ دے ہان بھائی مین مسافر ہون تمکو میری خبر لینا لازم ہی وہ کہنے لگے ضرور ایسا کرینگے
کہ خواجہ نقلی نے چلم اُنکو دی اب ہر ایک چلم پر دم لگانے لگا جسنے دم لگایا اُسکو چکر آیا دوسرے
کو دی اسی طور سے دورہ باندھ دیا ہر ایک چلم پی کر اور چکر کھا کر گرا اور بیہوش ہوگیا جب سب بیہوش
ہوگئے خواجہ نے پہلے تو اپنی کھرپی اور جال نذر زنبیل کیا پھر ہر ایک کے ہاتھون سے کڑے اُتارے
اور تعویذ اور جنیو اور کردھنی لی اور مرزبان دھوتیان سب لیکر نذر زنبیل کین اُنکی جالی کھرپی سب
لے لی اور ایک ایک لنگوٹی باندھ دی اور خود وہان سے صورت بدل کر یہ کہتے ہوئے چلے کہ خیر خدا نے کچھ
دلا تو دیا مگر کیا یہ تو اُدھر کو روانہ ہوے کہ اب مین پاس شہنشاہ کے جاؤن چونکہ دن تو تمام ہو چکا تھا اُس
صحرا مین پہونچے جہان کشت و خون ہوا تھا کیا دیکھتے ہین کہ ہزارون لاشین کافرون کی پڑی ہوئی ہین
یہ دیکھکر اُنکو لالچ آیا کہ اُنکی کمرون مین کچھ ضرور ہوگا یہ لوگ بڑے دور اندیش ہوتے ہین اپنے پاس ضرور
کچھ نہ کچھ رکھتے ہین یہ دل مین تصور کرکے میدان مین آئے یہان آکر جو دیکھا تو ہزارون تلوارین خود
زرہین سپرین سنانین عمود پڑے ہوے ہین یہ دیکھکر اُن سب کو ایک مقام پر جمع کیا اور اُٹھا کر
نذر زنبیل کیا کہ جب لشکر مین پہونچونگا تو اُنکو فروخت کرلونگا بعد اسکے ہر ایک کی کمر دیکھنے لگے
کردھنی وغیرہ جو کچھ ملا نکال لیا نقد جو نکلا وہ لیا کپڑے تک اُتار لیے اس خیال سے کہ دھلوا کر وہ بھی
فروخت کر لیے جاینگے اور اگر کسی کے پاس کچھ نہ نکلا اسکو بالکل برہنہ کر دیا اور کہا کہ او مردک تو نے ہمارا
نہ خیال کیا کہ اگر ہم مرے اور خواجہ آئے تو کیا لینگے تیری یہ سزا ہی کہ تو برہنہ رہ تیری لاش کو کتے
کھائین تمامی قابل تھا یہ کہا اور ٹھوکر ماری دوسری لاش کے پاس گئے اسی طور سے سب لاشون کو
دیکھ بھال لیا اب بالکل رات ہوگئی ہی جب سبکو دیکھ لیا تو آپ وہان سے روانہ ہوے ادھر جو اُس صحرا مین گھسیارے
تھے ہوا جو سرد چلی سب کو ہوش آیا ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا اور کہا کہ یہ کیا حرکت تھی اُسنے کہا کہ جو تیری حالت
ہی وہی میری حالت ہی اب جو دیکھا سب ایک حال مین مبتلا ہین اب باہم کہنے لگے کہ یہ کون تھا جو ایسی
حرکت کر گیا ہمکو بیہوش کرکے لوٹ لے گیا چلو بادشاہ سے فریاد کرین ایک نے اُنمین سے کہا کہ وہ جو نیا گھسیارا آیا تھا

اُسکا کہین نشان تک نہین ہی اب جو اُنھون نے تلاش کیا تو کچھ پتہ نہ چلا باہم کہا کہ یہ کام اُسی کا ہی وہ ہمکو بیہوش کرکے سب مال لے گیا پس سب ملکر نالان وگریان روانہ ہوئے طرف محراب شاہ کے اور داخل شہر ہوکر اپنے جمعدار سے آکر کل واقعہ بیان کیا اُسنے کہا کہ کل مین جاکر دربار مین عرض کرونگا یہان تک کہ وہ اپنے مکان پر آئے وہ سب کپڑے پہنے اُدھر وہ رات تمام ہوئی صبح طالع ہوئی محراب شاہ نے دربار کیا جمعدار نے آکر کل حال جو کہ اُن سب سے سنا تھا بیان کیا محراب شاہ نے اُنکو بلا کر اُنکی زبان سے سنا پس اُنکو پھر اسی قدر دیا مگر حیران ہی کہ یہ کیا واقعہ ہوا کون تھا اسکو تو اس فکر مین رہنے ادھر خواجہ جو میدان جنگ سے سب کو لوٹ لاٹ کر روانہ ہوئے تھے اس صحرا مین پہونچے کہ جہان لشکر نقابدار کا اُترا تھا یہ لشکر مین روشنی دیکھکر داخل لشکر ہوئے چونکہ انکو تلاش کرنا منظور تھا کہ لشکر نقابدار کا کہان ہی یہ صرف اسقدر ہرکاروں سے دریافت کرکے چلے تھے کہ کس طرف مقابلہ ہوا تھا اور کس سمت اُس صحرا کے بعد جنگ وپیکار نقابدار شہنشاہ کو لےکر روانہ ہوئے ہین انھون نے اس سمت کا نشان دیا اُس صحرا کا پتہ دیا تھا اور اس جانب کا نشان کہ جدھر کو نقابدار شہنشاہ کو لیکر روانہ ہوا تھا پس خواجہ اُسی سمت اُسی نشان پر روانہ ہوئے تھے راہ مین عیاری کرتے ہوئے لشکر نقابدار مین پہونچے دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ لشکر نقابدار ہی یہ بہت خوش ہوئے رات کا وقت تھا لشکر کی سیر کرنے لگے سیر کرتے کرتے اُس مقام پر پہونچے جہان بارگاہ برپا تھی اندرون بارگاہ نقابدار وشہنشاہ تشریف فرما تھے سب حاضر تھے ناچ ہو رہا تھا یہ بھی خادمون مین ملکر اندر بارگاہ کے آئے بارگاہ کو آراستہ وپیراستہ پایا سب کو بارگاہ مین بیٹھا دیکھکر خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کرون پھر یہ خیال کیا کہ دو ایک پیسے تو حاصل کرلون انھون نے دیکھا کہ مسند پر شہنشاہ بیٹھے ہوئے ہین ایک پہلو مین نقابدار ہی ایک پہلو مین اسد ثانی اسد ثانی کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ تو ہمراہ صاحبقران ثانی کے خانہ کعبہ گئے تھے یہان کیونکر پہونچے خیر معلوم ہو جائیگا یہ حال بھی کھلیگا تم اپنی فکر کرو دیکھا کہ بہت سے سردار حاضر دربار ہین اور ایک مطربہ یہ غزل گا رہی تھی غزل عدم سے جانب ہستی تلاش یار مین آئے جسکا یہ ایک مصرعہ تحریر ہوا ہے گا رہی تھی بدین سبب غزل نہین تحریر کی گئی کہ منظور یہ ہی کہ خواجہ جو غزل گا رہی وہ تحریر ہو صرف ایک مصرعہ پر اکتفا کی اور وہ مطربہ اسی مصرعہ کو بنا بنا کر گا رہی تھی کہ نقابدار نے حکم دیا کہ دوسرا طائفہ حاضر کیا جائے چوبدار روانہ ہوا خواجہ بھی اُسکے عقب مین بارگاہ سے نکل کر چلے گئے وہ چوبدار اس مقام پر پہونچا جہان طائفے اُترے ہوئے تھے ایک مطربہ کہ نام اُسکا سیدنی تھا اسکو حکم دیا کہ چلو تمھاری طلبی ہی اُسکی مان نے جو یہ سنا اُس سے کہا کہ طیار ہو اُسنے کہا کہ مین پیشاب کرآؤن کیونکہ پیشاب کی حاجت معلوم ہوتی ہی اگر بدون پیشاب کیے ہوئے جاؤنگی تو یہ ہوگا کہ پریشان ہونگی دوسرے یہ امر ہی کہ وہان دیر ہوگی میری طبیعت کسل مند ہوگی اُسکے سبب سے نہ گایا جائے گا نہ ناچا جائے گا اہل جلسہ بدخط ہونگے نائکہ نے کہا کہ تیری تو مثل ہی کہ گوئے آئی برات دولہن کو لگی ہگاس یا یہ کہ شکار کے وقت کتیا ہگاسی اُسوقت سے بیٹھی ہوئی ہی پیشاب نہ لگا جیسے وہان سے آدمی بلانے کو آیا پیشاب لگ آیا جلد پیشاب کرکے آ یہ سنتے ہی یہ کہتے ہوئی وہ اُٹھی کہ اماجان آپ بیکار خفا ہوتی ہین اسمین بھی کوئی اختیار ہی اور لوٹا اٹھا کر ایک طرف کو چلی مان نے قصد کیا کہ مین بھی چلون اُسنے کہا کہ آپ نہ تشریف لیچلیے مین ابھی آتی ہون وہ ٹھہر گئی وہ عجب ناز وانداز سے لوٹا لیے ہوئے ایک سمت کو چلی یہ خوبصورت بھی بہت ہی اور جوان بھی ہی کوئی برس پندرہ یا سولہ کا سن ہوگا یہ ایک مقام پر سب کی نگاہون سے پوشیدہ ہوکر چند درختون کی

آڑ مین پیشاب کرنے کو بیٹھ گئی کمر بند کھول کر پیشاب کرنے لگی خواجہ بھی اسکے عقب مین آرہے تھے جو بدار تو یہ
کہکر چلا گیا تھا اُسی مقام پر ٹھہر گئے تھے کیونکہ انکو اُسکی صورت پسند آئی تھی اور خیال کیا تھا کہ اسکی صورت بنکر
محفل مین جاؤ اور کچھ حاصل کرو اسکے بعد یہان آکر سب کا مال و اسباب لو اور پھر اپنی صورت اصلی
سے بارگاہ مین آؤ شہنشاہ سے ملو قصہ وہ یہ تصور کرکے اُسکے عقب مین چلے تھے جب وہ پیشاب کرنے
لگی اُنھون نے عقب سے حلقہ کمند کے مارے کہ وہ گلے مین پڑے وہ ادھی کہکر جھکی اور پلٹی تھی کہ انھون نے
جباب مارا وہ بیہوش ہوکر گری جباب اُسکے منھ پر پڑا تھا اور لوٹا تھا بیہوش ہو گئی انھون نے اُٹھا کر زیر بغل
کیا اُسکے کپڑے اُتار لیے اپنی صورت اُسکی صورت سے مشابہ کی اور لوٹا لیکر اُسکے کپڑے پہن کر وہان سے
ناز و انداز سے چلی ادھر اسکی مان نے جو دیکھا کہ دیر ہوئی اپنے ساتھیون سے کہنے لگی کہ یہ چھوکری ابھی تک نہ آئی
پیشاب کرنے گئی تھی پیشاب ہوا بلائے جان ہوا کوئی جاکر خبر لائے کہ یہ جو پیشاب کرنے گئی تھی تو کیا
کسی سے کلام کرنے لگی ایک سازندہ کہ نام اُسکا کالے خان تھا اور سن رسیدہ تھا اُسنے سیوتی کو پرورش
کیا تھا یہ سنکے اُٹھا اور چلا تھوڑی دور گیا ہوگا دیکھا کہ وہ لوٹا لیے ہوئے چلی آتی ہے اُسنے کہا کہ بیٹیا سیوتی
کیا کرنے لگی تھی اُسنے جواب دیا کہ پیشاب کو گئی تھی خواجہ نے خیال کیا کہ اسکا نام سیوتی تھا یہ خیال
کرکے اُسکے ہمراہ ہو لیے وہ آکر پہونچا سیوتی اپنے بستر پر آئی شبانہ سر مین کیا مجلس حیران لگائی سُرمہ
آنکھون مین دیا یہ عالم ہوا دوہرہ اک تو نینان رس بھرے دوجے انجن سار + اسے بوری کوئی دیت ہے متوارن
ہتھیار + سرمہ لگاکر افشان لگائی یہ معلوم ہوا کہ آسمان حسن مین ستارے نکلے ہین درمیان دونون ابرو ون
کے سیندور کا ٹیکہ دیا جیسے شاعر کہتا ہے ؎ نہین سیندور کا ٹیکہ عیان محراب ابرو مین + چراغ اس شمع رو نے
عین کعبہ مین جلایا ہے + وہ چست چست محرم پہنی کہ دیکھنے والون کے دل پس گئے دو تیر قلب دوز تھے کہ سینہ کے
پار ہو گئے بعد اُسکے زرد اطلس کا پاجامہ جس مین بنت و لچکہ و کرن لگی ہوئی گلنار ڈوپٹہ تمام زیور سے
اپنے کو آراستہ کیا وہ گوری گوری کلائیان اُنمین وہ سیاہ سیاہ چوڑیان ؎ سیہ چوڑی بدست آن نگارے +
بشاخ صندلین پیچیدہ مارے + یہ معلوم ہوتا تھا کہ مار سیاہ درخت صندل کی شاخ مین لپٹے ہوئے ہین +
ایک یہ غضب کیا کہ کسی کی نظر نہ لگ جائے دونون رخسارون پر دو تل بنائے آراستہ ہوکر پیشواز پہن کر
سازندون کو ساتھ لے کر طرف محفل عیش کے چلی یہان وہ مطربہ گا رہی تھی کہ یہ پہونچی ایسے ناز سے اِسنے
قدم محفل مین رکھا کہ سب دنگ ہوگئے ادھر اُسکو حکم ملا کہ اب تم جاؤ اب دوسرا طائفہ اپنا کمال دکھائے گا
یہ سنکے اُسنے گانا موقوف کیا کیونکہ بیٹھی ہوئی گا رہی تھی بہت کچھ انعام ملا وہ تو اپنے بستر کی طرف روانہ
ہوئی اسکو حکم ملا سپرڈائیون نے ساز ملایا طبلہ پر تھاپ پڑی زود نہ سارنگی کا کھینچا مجیرے
بجنے لگے وہ کھڑی ہوکر گت ناچنے لگی ایسی حسین تھی کہ سب اہل محفل اُسکی صورت دیکھکر دنگ تھے
وہ جوانی کا عالم ایک ایک کی طرف دیکھکر آنچل ڈوپٹہ کا سر پر ڈالنا ہر جوان سے اشارے کرنا کبھی سینہ
ابھار کر جوبن کا ابھار دکھانا کبھی کسی کو حالت گت مین ناز کرکے پامال کرنا ہر ایک کی زبان پر صدائے
واہ واہ بلند تھی ہر ایک اُسی جانب دیکھ رہا تھا ہر ایک یہ کہ رہا تھا کہ کیا خوب یہ گت ناچی ہے
کیا بتایا ہے اور ہر طرف سے انعام مل رہا تھا یہ اُٹھا اُٹھا کر سازندون کو دیتی جاتی تھی مگر نگاہ مین
جانچ لیتی تھی کہ اسقدر روپیہ ہے اسقدر اشرفیان آنا چاہیے ہے کہ ایک مرتبہ نقابدار نے طرف اپنے
خدمتگار کے دیکھا اُسنے لاکر فوراً چند کشتیان حاضر کین نقابدار نے ایک کشتی پر سے توڑے
پوش اُٹھاکر اسی مطربہ کو ایک دوشالہ انعام مین دیا اور ایک مالا موتیون کا یہ امر اسد ثانی کو

بہت ناگوار ہوا اُسنے فوراً اپنے خدمتگار کی طرف دیکھکر اشارہ کیا وہ قریب آیا کہا کہ میرے لشکر مین
جا اور چند دوشالے اور مروارید کے مالے زر و جواہر کی کشتیان فوراً لیکر حاضر ہو وہ خدمتگار
فوراً لشکر مین گیا اور جو جو اشیاء اسد ثانی نے فرمائی تھین لیکر حاضر ہوا اور روبرو اسد
کے رکھ دین اسد نے دو دوشالے اسکو انعام دیے اور بہت سا زر و جواہر اور مالے مروارید
کے اور کہا کہ ہم سے بڑھ کر کوئی کیا سخاوت کریگا ایسے لوگون کو کیا حوصلہ ہوگا ایک دوشالہ دے کر
بہت خوش ہوتے ہین اگر سخاوت کرنا ہو تو ہمارے برابر کرو یہ کہکر خاموش ہو رہے کیونکہ شہنشاہ نے
بنظر قہر اسد کی طرف دیکھا تھا اور نقابدار سے کہا کہ آپ بُرا نہ مانین اسکی ایسی بہت سی حرکتین ہوتی ہین
کوئی جواب نہین دیتا ہو آپ میری طرف خیال فرمائین اسکے کسی امر کا خیال نہ کرین یہ سنکے نقابدار نے
کچھ جواب نہ دیا گو یہ امر اسکو بہت ناگوار گذرا تھا مگر بمصلحت خاموش ہو رہا کہ ادھر سے بوتی نقلی سنگت
نا جکر بیٹھکر یہ غزل کسی شاعر کی شروع کی غزل - رندونکو ذوق دید بہت ہی شراب کا

بکھری ہے زلف رخ پر لوز یار پر یہ
ہو جلد دور یہ نہین پردہ نقاب کا
نشر لیکے جلد جواب آئے نامہ بر
پردہ اُٹھا نہ یار کے رخ سے نقاب کا
جب نور رخ سے تیری زمین کو ملا فروغ
اُٹھا جنازہ کس تیرے خانہ خراب کا
فصل بہار آگئی اب صبر تا کجے
کر لے مقابلہ مری چشم پر آب کا
اُس بت کے ہجر مین مجھے سودائی کر دیا
وصلت کی شب محل نہین شرم و حجاب کا
دم مین بنا بھی اور بگڑ بھی گیا غریب
جب بند کھل گیا ترے رخ کے نقاب کا
جسکی نگاہ اُس رخ رخشندہ پر پڑی
اُٹھنا یہ جھوم جھوم کے ہر سو سحاب کا

ہر چند دھوئین سے کا چاند پہ دامن سحاب کا
یہ سوز غم سے عشق مین تن زرد لکا حال
ہون منتظر مین دیر سے خط کے جواب کا
ہر جوہر آئینہ کا دکھائے چراغ طور
گردون کی سمت پھر گیا منہ آفتاب کا
پتھرا گئی ہین آنکھین کئی ہین یہ مرتے دم
ساقی ہمین بھی دے کوئی ساغر شراب کا
فرقت کو سنکے تیرے تصور مین آ پری
یا رب برا ہو اس دل خانہ خراب کا
باغ جہان مین غور سے بلبل نگاہ کر
کچھ رنگ تو نے بحر مین دیکھا حباب کا
نرگس مین جبکہ قطرۂ شبنم نظر پڑا
جسکی نظر گمان ہوا آفتاب کا
جب ہے قسیم نار و جنان آل مصطفیٰ

ساقی ادھر تو پھیر دے منہ آفتاب کا
ہے شوق وجد دیدۂ رخ لاجواب کا
ہو جسطرح سے آگ پہ عالم کباب کا
اسد ہی امید مین محشر بھی ہو چکا
پر تو پڑے جو اسمین رخ لاجواب کا
تیری گلی کی خاک مین سب ملکے رہگئے
اتباک ہون منتظر ترے خط کے جواب کا
اے یار ابر تر سے یہ برسات مین ہے بحث
پایا نہین اثر ہی مین آنکھون مین خواب کا
تکلیف کی ہے تو کوئی بوسہ ہی دیجیے
آنسو بھری ہے آنکھ کٹورا گلاب کا
غش آئے سیکڑون کو جلا طور سا پہاڑ
اُنکو گمان ہوا مری چشم پر آب کا
ساقی بہار آنے کی ہے دلنے رہا خیر
کیا خوف ہے ہدف تجھے روز حساب کا

یہ غزل جو مصنوعی مطرب نے گائی ہر شعر کو بتا بتا کے خوب گایا اہل محفل دنگ ہوئے سب کے عجیب رنگ ہوئے
یہ عالم ہوا کہ نشہ شراب سے جیسے کوئی جھومتا ہے اور شراب کے سرور مین جیسے مست ہوتا ہے عالم محویت
ہو گیا سب جلسہ صورت آئینہ حیران دشکل گیسو پریشان ہوا جو رنگین مزاج اور عاشق تن تھے انکی تو یہ
نوبت تھی کہ شکل یار روبرو انکے پھرنے لگی کوئی اسکے ناز و ادا کا بسمل تھا کوئی اسکے تیر نگاہ کا گھائل تھا سب کو
محو کر دیا تھا انسان کا کیا ذکر ہے جانوران صحرائی و پرندے اپنے اپنے آشیانون سے گو رات کا وقت
تھا سب بسیرا کر چکے تھے مگر یہ اثر تھا کہ سب آکر قریب بارگاہ سر جھکا کر کھڑے ہوئے چرندے تو پشت
بارگاہ پر سکتے پرندے بارگاہ پر سایہ کیے ہوئے تھے کیونکہ خواجہ لحن داؤدی گا رہے تھے شہنشاہ نے
جو یہ برحواسی دیکھی خیال کیا کہ یہ تو لحن داؤدی ہے جو کہ خاندان خواجہ مین تھی کیا خوش گلو یہ عورت ہے
اگر خواجہ ہوتے تو انکو مزا ملتا لائق خواجہ کے ہے یہ ہی خیال کر رہے تھے مگر خاموش تھے ادھر

مطربہ نقلی نے اپنے گانے کو موقوف کیا اسقدر نقابدار واسعد وشہنشاہ ودیگر اہل جلسہ نے انعام دیا کہ وہ مالامال
ہو گئے اب نقابدار نے حکم دیا کہ تم جاؤ بہت تھک گئی ہو اُسنے تسلیم کی ادھر بکاول نے آکر عرض کیا
دسترخوان آراستہ ہو چکا ہے نقابدار نے شہنشاہ واسعد سے عرض کیا کہ کچھ نوش فرمائیے کیونکہ
اب وقت آگیا پہلے تو انکار کیا جب بہت اصرار ہوا تو مجبور ہو کر اٹھے نقابدار سب کو لے کر نعمت خانہ
میں تشریف لایا سب نے بیٹھ کر دسترخوان پر خاصہ نوش فرمایا ہر قسم کا طعام لذیذ موجود تھا کوئی اسکے
تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کس کس قسم کا طعام تھا طول بیجا ہوگا اس سے کیا حاصل ادھر وہ
مطربہ نقلی اپنے مقام پر آئی سیتی جو پہونچی تو وہاں وہ مال ومتاع دیکھکر بہت خوش ہوئی سازندون
نے قصد کیا تھا کہ کچھ لیں مگر یہاں تو خواجہ کی آنکھ ہے جسکو دیکھا پہچان لیا اب کب کوئی سرقہ
کر سکتا ہے گو ناچتے اور گاتے جاتے تھے ہر طرف نگاہ تھی کہ کیا اشیا دا ورکون کون دیتا ہے کہیں ایسا
نہو کہ یہ لوگ نکال لیں چنانچہ جب خیال کے پیش آیا یعنی جب سب مال دبا اور روپیہ بھی دیا تو جو جو چیزیں تھیں کل
ملاحظہ کیں جو نہ پائیں کہا کہ فلان سردار نے فلان چیز دی تھی وہ کہاں ہے آخر کو کسی کے پاس ایک
جبہ نہ چھوڑا بلکہ جو خود اُسکا مال تھا وہ بھی لے لیا نایکہ تو اُسکو صدقے قربان ہونے لگی اور گلے سے لگایا
پیار کیا اور لاکر بستر پر بٹھایا کہا کہ بیٹھو آج تو تو اسقدر لائی ہے کہ تمام عمر کفایت کرے گا کوئی ضرورت نہوگی
سیوتی نے عرض کیا کہ کیا کہوں میں مجبور ہو گئی کچھ مجکو نزلہ کی تحریک ہو گئی تھی آواز گرفتہ تھی اُسکے
سبب سے کسی قدر حرارت بھی ہو آئی وہاں جو گائی ناچی اور زیادہ بخار ہو گیا میں آپ سے
عرض نہ کر سکی کہ میں نہ جاؤنگی اس خیال سے کہ آپ خفا ہونگی چلی گئی اگر حرارت و نزلہ نہوتا تو میں وہ
کمال دکھاتی کہ سب لوگ دنگ ہو جاتے خیر اگر زندگی ہے تو پھر دیکھا جائے گا جو جب مطربہ زندہ ہے اگر
بار تو صحبت باقی ہے یہ سنکے ماں نے جو ہاتھ ماتھے پر رکھا تو دراصل بخار پایا کہا کہ بچی تو لیٹ رہ میں تیرا
سر دباتی ہوں سیوتی نے کہا کہ آپ کو زحمت ہوگی گو تکلیف تو ہے اور درد سر بھی ہو رہا ہے مگر میرے
صندوقچہ میں ایک پڑیہ لوبان کی رکھی ہوئی ہے اُسکو نکال لائیے میں جبکہ رسالدار کی ملازم تھی تو اُنکے
مکان پر ایک شاہ صاحب تشریف لائے تھے اُنھوں نے سب کو لوبان دیا تھا کہ جب کبھی درد سر
ہو تو اسکو سونگھانا ادھر اسکی بو دماغ میں گئی فوراً درد سر جاتا رہے گا اور جو اسکی بو سونگھیگا اسکو پھر
عمر بھر درد سر نہوگا اس عارضہ میں وہ کبھی نہ مبتلا ہوگا بس وہ لے آئیے تاکہ میں اچھی ہو جاؤں پیچھے
کے خانہ میں رکھی ہے اور تھوڑی سی آگ بھی لیتی آئیے گا اور سب سے کہدیجیے کہ وہ بھی لوگ آکر میرے
پاس بیٹھیں تاکہ انکو بھی اس خوشبو سے فائدہ حاصل ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے ہاتھ پاؤں ہیں اگر ان میں سے
کوئی ماندہ ہو گیا تو بہت خرابی ہوگی ماں نے کہا کہ تو نے آج تک مجھ سے ذکر ہی نہ کیا میں کئی مرتبہ
اس عارضہ میں مبتلا ہوئی سیوتی نے عرض کیا کہ مجکو قسم آپ کے سر کی بالکل یاد نہ تھا ورنہ میں
عرض کرتی یہ سنکے اسکی ماں اُٹھی یہاں خواجہ پہلے ہی یہ تدبیر کر چکے تھے جبکہ جانے لگے تھے کہ لوبان
بیہوشی آمیز کی پڑیہ بنا کر پیچھے کے خانہ میں رکھدی تھی اُسکا پتہ دیا تھا بس وہ آئی اور صندوقچہ
کھولا اور وہ پڑیہ نکالی اور سب سازندون وملازمون کو مع گاڑی والوں کے لیکر اُس مقام پر
آئی اور تھوڑی سی آگ بھی لائی یہ سب کے سب آکر گرد اُس پلنگ کے بیٹھے جہاں سیوتی
نقلی پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی اسکی ماں نے سب سے کہدیا تھا کہ میں اسلیے تم سب کو لیے جاتی
ہوں کہ لڑکی کو کسی فقیر نے لوبان دیا ہے کہ جسکے درد سر ہو اُس کے پاس جلایا جائے ادھر

اسکی خوشبو دماغ مین پہونچی ادھر درو جاتا رہا جو کوئی اُس خوشبو کو سونگھے گا اُسکو کبھی یہ عارضہ نہو گا وہ لوگ بھی خوشی خوشی آکر گرد بیٹھے تھے ادھر اتنے عرصہ مین خواجہ نے اپنا بندوبست کر لیا تھا کہ اُنکے دماغ مین بیہوشی نہ اثر کرے بس اُسنے لاکر تھی کے برابر اس لوبان نقلی کی پوڑیہ کھولکر آگ پر ڈالی سیوتی نے کہا کہ امان سب ڈالدو تاکہ خوب خوشبو پھیلے بس اُسنے سب ڈالدی دھوان بلند ہوا خوشبو پھیلی ہر ایک بینی بھولا بھولا کر سونگھنے لگے ہان اُسکی نوفریب ہی تھی جیسے اُسکے دماغ مین خوشبو پہونچی اُسنے اپنا اثر کیا وہ تو بیہوش ہو کر گری پھر تو سب کرنے لگے ہر ایک کے دماغ مین بیہوشی اثر کرنے لگی تھی تھوڑے عرصہ مین سب بیہوش ہوگئے جب خواجہ نے دیکھا کہ سب بیہوش ہوگئے کوئی باقی نہین ہے پلنگ پر سے اُٹھے ناظرین کو خیال رہے کہ اسکی چھولداری سب سے الگ مقام پر ہے کوئی اُسکی چھولداری کے برابر نہین ہے بالکل مقام تنہائی اور سناٹے کا ہے بس خواجہ نے اُٹھکر تمام مال و اسباب جو انعام مین ملا تھا وہ لیا اور ہر ایک کا مال لیا ایک تنکا نہ چھوڑا یہانتک کہ لوٹا پتیلی پاندان کپڑے صندوقچہ زیور کا روپیہ پیسہ ہر ایک کی کمر کھولی جو کچھ نکلا لے لیا سب کو مفلس کر دیا بس سیوتی کو نکال کر اور جو کپڑے کہ اس نے محفل سے آکر پہنے تھے پہنا کر اُسے پلنگ پر لٹا دیا اور خود سب مال نذر زنبیل کرکے اور اپنی صورت بدل کر وہان سے روانہ ہوئے گو یہ اب اپنی اصلی صورت پر حسب دستور سابق روانہ ہوئے ہین طرف بارگاہ کے راوی نے اس طرح بیان کیا ہے کہ خواجہ نے بخیال اہل اسلام ہونے کے کسی کو برہنہ نہین کیا اسکا سبب یہ تھا کہ یہ سب لوگ خدا پرست تھے مگر افسوس بہت کیا اور دل مین کہا کہ انکے کپڑے جو نہ لیے گو نقصان ہے مگر خدا پرست ہین اُنکے ساتھ یہ حرکت لازم نہین ہے اسکے عوض خدا اور دے گا یہ لوگ تو یہان بیہوش پڑے ہین اُدھر خواجہ طرف بارگاہ کے چلے ادھر شہنشاہ و نقابدار دا سپہ دیگر سردار خاصہ سے فراغت کرکے پھر محفل مین آئے ساقی طلب ہوا اُسنے شراب پلائی طائفہ طلب ہوا ناچ ہونے لگا یہان تو ناچ ہو رہا ہے کہ خواجہ دربارگاہ پر پہونچے درگہ سالار سے کہا کہ جاکر شہنشاہ سے خبر کرو کہ آپ کے والد کے پاس سے خواجہ تشریف لائے ہین صاحبقران نے کچھ فرمایا ہے وہ کہنا ہے اور ایک رقعہ بھی لائے ہین درگہ سالار یہ سنکے اندر گیا یہان ناچ ہو رہا تھا اُسنے مجراگاہ سے مجرا کیا نقابدار نے اشارہ کیا کہ کیا ضرورت ہے اُسنے عرض کیا کہ کچھ عرض کرنا ہے نقابدار نے مطرب کو اشارہ سے منع کیا کہ ٹھہر جاؤ مین سن لون کہ یہ کیا خبر لایا ہے وہ خاموش ہو رہی درگاہ سالار نے عرض کیا کہ شہنشاہ کی بارگاہ سے تشریف لائے ہین خواجہ ثالث کچھ صاحبقران نے فرمایا ہے وہ عرض کرنا ہے اور ایک رقعہ بھی لائے ہین یہ جو نقابدار نے سنا شہنشاہ سے کہا شہنشاہ نے فرمایا کہ بھیجدو درگہ سالار مجرا کرکے اندر سے باہر آیا آپ یہان اس قصد سے کھڑے ہوئے ہین کہ درگہ سالار نے بڑا عرصہ کیا اگر اب نہ آئیگا تو مین بلا اجازت خود اندر چلا جاؤنگا کون مجھکو منع کر سکتا ہے یہی تجویز کر رہے تھے کہ درگہ سالار نے آکر کہا کہ تشریف لیجائیے آپ یہ سنکے اندر پردہ اُٹھا کر چلے ادھر تو نقابدار نے خواجہ کی تعریف شہنشاہ سے پوچھی یہ کون صاحب ہین جو تشریف لائے ہین شہنشاہ نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہین کہ جنکی صاحبقران بڑی عزت و آبرو کرتے ہین الکابر امر تبہ ہمارے لشکر مین یہ ہوتے ہین خواجہ اول یعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کے اور فرزند ہین عمرو ثانی کے جو اوصاف اُن دونون بزرگوار مین تھے وہ سب ان مین

ہین جو انکا مرتبہ تھا وہ انکا ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ ثالث آکر پہونچے شہنشاہ نے سلام کیا خواجہ
نے دعا دی پھر نقابدار نے سلام کیا اُسکے بعد اسد نے سلام کیا اور ہر ایک نے تعظیم کی خواجہ
بھی آکر مسند پر روبروے شہنشاہ کے بیٹھے مگر تیوری پر بل پڑا ہوا تھا شہنشاہ نے عرض کیا کہ مزاج کیسا ہے خواجہ
نے برہم ہو کر جواب دیا کہ کیون صاحبزادے آپ اسقدر خودسر ہو گئے ہین کہ جدھر جی چاہا بدون اجازت
چلے آئے کیون نہ اجازت لیکر آئے اور ہمکو تکلیف دی آپ کے والد تو بڑے پریشان تھے آخر
مجھکو بھیجا مین جو آیا تو یہان خبر نہ ہوئی بڑے عرصہ کے بعد اجازت ہوئی یہ ہماری عزت کی گئی ہان جب
ایسے خودسر ہو گئے تو کیون کسی کی عزت و آبرو کا خیال ہوگا مین تو اسی سبب سے نہ آتا تھا مگر صاحبقران
سے مجبور ہو گیا کہ انھون نے نہ سنا آخر اسکا یہ انجام ہوا کہ بڑی دیر تک دروازے پر ٹہلا کیا کوئی جواب
نہ آیا تو مین نے قصد کیا تھا کہ مین خود اندر بارگاہ کے جاؤن کہ اتنے مین ورگہ سالار پہونچا مین نے
اپنے آنے کی خبر پائی شہنشاہ نے جواب دیا کہ مین کیا عرض کرون مین خود سے یہان آیا مجبور ہو گیا کہ نقابدار
نے اجازت نہ دی قسم جو دی تو مین چلا آیا اسی سبب سے مین نے لشکر کو اپنے والد کی خدمت مین روانہ
کر دیا تھا کہ وہ پریشان ہون مگر اُنکی محبت نے نہ مانا آپکو انھون نے تکلیف دی معاف فرمایئے اور یہ
جو آپنے فرمایا کہ بڑے عرصہ تک در بارگاہ پہ کھڑا رہا ہمکو نہ معلوم تھا جسوقت ورگہ سالار نے آکر کہا
فوراً اُسکو اجازت دی خواجہ نے کہا کہ کیا مین جھوٹ بولتا ہون شہنشاہ نے جواب دیا کہ معاذ اللہ
آپ کو کون دروغگو کہہ سکتا ہے ورگہ سالار کی یہ حرام زادگی ہے کہ اُسنے دیر لگائی اسکو بھی معاف فرمایئے
خواجہ نے کہا کہ آپ ایسی حرکتین کرین مین معاف کیا کرون سچ ہے کہ آجکل کے لڑکے بزرگون کی بزرگی
کا نہین خیال کرتے ہین جو اُنکے مزاج مین آتا ہے کرتے ہین اگر خفا ہوے تو کہا کہ معاف فرمایئے اب
ایسی خطا نہو گی یہ سنکے خواجہ کے جواب مین نقابدار نے کہا کہ آپ میری خاطر سے معاف کرین اور مین
اس ورگہ سالار کو سزا دونگا یہ سنکے خواجہ نے کہا کہ خیر اب مین نے معاف کیا یہ کہکر اسد کی طرف
دیکھکر کہا کہ صاحبزادے آپ یہان کہان آپ تو صاحبقران کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے کیا راہ سے
واپس آئے اسد نے عرض کیا کہ مین عرض کرونگا جب خدمت مین صاحبقران کی حاضر ہونگا یہان
موقع نہین ہے خواجہ نے کہا کہ بہت خوب کوئی نہ کوئی فقرہ تجویز کر کے آئے ہو گے تم لوگ بہت چالاک
ہو گئے ہو یہ کہکر نقابدار سے کہا کہ مین آپ سے نہین واقف ہون میرے روبرو اپنی تعریف فرمایئے نقابدار
نے جواب دیا کہ مین ایک اس رب جلیل کا عبد ذلیل ہون جس نے تمام عالم کو پیدا کیا اور باقی حال
میرا جب میری ملاقات صاحبقران سے ہوگی عرض کرونگا خواجہ نے کہا کہ آپ کوئی بزرگ مرد
خدا رسیدہ معلوم ہوتے ہین کہ ہر وقت خدا کا نام زبان پر جاری رہتا ہے نقابدار نے عرض
کیا کہ مین کیا کہون آپ جو کچھ فرمایئن یہ آپ کی بزرگی ہے خواجہ نے کہا کہ میری بزرگی ہے تو آپ کی
خوردی ہے خیر اس سے کچھ مطلب نہین ہے مین جس ضرورت سے آیا ہون وہ بیان کرتا ہون شہنشاہ
نے نقابدار سے آہستہ سے کہا کہ یہ بڑے لالچی آدمی ہین انکو کچھ دیجیے تو یہ بہت خوش
ہونگے اسد تو انکے حال سے بخوبی واقف تھے اُسنے تو اپنے لشکر سے کچھ نقد و جنس منگا کر دیا
نقابدار نے بھی بہت کچھ دیا خواجہ بہت خوش ہوے اور کہا کہ یہ لوگ بہت سخی ہین خواجہ
یہ کہکر طرف شہنشاہ کے متوجہ ہوے اور رقعہ نکال کر دیا کہ یہ صاحبقران نے تمہارے
نام تحریر کیا ہے اسکو دیکھو اسمین کیا تحریر ہے اور زبانی بھی کچھ کہا ہے وہ بھی مین بیان کرونگا

شہنشاہ نے وہ رقعہ لیکر سر پر رکھا بوسہ دیا اُسکے بعد کھول کر پڑھا وہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی اب جب رقعہ پڑھ چکے تو خواجہ سے کہا کہ کیا فرمایا ہی بیان فرمائیے خواجہ قریب آ سئے اور کہا کہ فرمایا ہی کہ بارگاہ کی بابت کوئی فساد نہ کرنا اور جہان تک ممکن ہو نقابدار کو اپنے ہمراہ لانا کیونکہ مین ظل اللہ و تمام بارگاہ نقابدار کی بہت مشتاق ہی شہنشاہ نے یہ سن کے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون اور کیا ضرورت ہی کہ مین بارگاہ کو کہون وہ تو اسد ثانی نے جیکا ہی جب نقابدار کا لشکر لے کر چلا تھا تو راہ مین ملا اسنے انکو اسیر و زخمی کر کے بارگاہ پر قبضہ کر لیا بارگاہ اسد کے لشکر مین ہی مین کیون نقابدار سے طلب کر دلنگا اگر نقابدار کے پاس بھی ہوتی تو نہ طلب کرتا کیا کوئی مین نادان ہون یہ کہکر کل واقعہ مقابلہ اسد و نقابدار کا بیان کیا اور کہا کہ اگر مین نہ پہونچتا تو نقابدار اسد کو قتل کر ڈالتا مین عین وقت پر پہونچگیا یہ کہکر کل حال کہا اور کہا کہ مین نے خود پہلے ہی عرض کیا تھا کہ آپ بارگاہ مین تشریف لیجائیمن اُنھون نے انکار کیا اور جو کچھ تقریر نقابدار سے ہوئی تھی بیان کی خواجہ یہ سنکے طرف نقابدار کے متوجہ ہوے اور کہا کہ آپ کو صاحبقران و ظل اللہ نے سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ مین خود حاضر ہوتا اگر مجبور رہون کہ جہان پناہ کو بھی آپ کی ملاقات کا بہت اشتیاق ہی لہذا مین حاضری سے معزول فرمایا جاؤن اور اگر آپ میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمائین اور اپنے قدم انور سے میرے کاشانہ کو منور فرمائین تو عین عنایت ہو گی نقابدار نے خواجہ کی تقریر سن کے وہی جواب دیا جو کہ شہنشاہ کو دیا تھا خواجہ نے کہا کہ یہ تو آپ کا خیال خام ہی صاحبقران کوئی مرد ضعیف نہین ہین کہ آپ سے زیر ہو جائینگے یا خوف کہا کر آپ کو اثاثہ صاحبقرانی دیدین گے بدون مقابلہ اور مقابلہ مین بڑی دقت ہو گی کیا حصول کہ بیکار کو کشت و خون ہو اور بندگان خدا کی جانین برباد ہون آپ بھی مرد خداپرست ہین نقابدار نے جواب دیا کہ یہ کلام تو آپ کا بہت ٹھیک ہی مگر مجکو بھی تو دعوے صاحبقرانی ہی ہر دو صاحبقران ایک مقام پر کیونکر حکومت کر سکتے ہین اور ایک مشہور مثل ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین رہ سکتی ہین اور بقول سعدی۔ دہ درویش در گلیمی بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی جب تک یکسو نہو جاے خواجہ نے کہا یہ قول آپ کا ٹھیک ہی مین نے اسکو مان لیا مگر میری راے مین تو کسی طرح نہین آتا ہی کہ صاحبقران بدون مقابلہ آپ کو اثاثہ صاحبقرانی دین ہان ایک جنگ عظیم ہو گی ہزارون آدمی ادھر کے ہزارون اُدھر کے قتل ہونگے باہم نفاق ہو گا کفار رہنہین گے انکو ذرہو گا خداپرستون کا خون ہو گا نقابدار نے کہا کہ اسکی پروا نہین ہی بلکہ میرے نزدیک بھی نہ آئینگے مین خود نکل کر مقابلہ کرونگا بدین خیال کہ کیون خداپرست قتل ہون خواجہ نے کہا خیر جب وہ وقت آئیگا دیکھا جاے گا اب تو آپ کو لازم ہی کہ صاحبقران کی خدمت مین تشریف لیچلیے نقابدار نے کہا کہ یہ تو ہو گا مین آجکل بہت مجبور رہون ایک ضرورت سے جاتا ہون اتفاق سے ادھر آنکلا تھا اس صحرا کی کیفیت ابھی معلوم ہوئی مین نے یہان قیام کیا آج دوسرا دن تھا کہ بوقت صبح مین تھوڑا سا لشکر لیکر شکار کو گیا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ یہان سے تھوڑی دور پر چند کفارون سے اور اہل اسلام سے ایک بارگاہ پر مقابلہ ہو رہا ہی اور اہل اسلام نے شکست کھائی ہی کفار بارگاہ لیے جاتے ہین مین نے ان سے پوچھا کہ وہ کفار کون ہین اور اہل اسلام کون ہین اونھون نے بتان کیا کہ ایک نو صحرائیہ سے آمے ہین اُنکے ہمراہ محراب شاہ کا سپہ سالار آیا ہی

اُسنے سب کو زخمی کیا ہی اور یہ لشکر اہل اسلام اور صاحبقران کے ہراول ہین بارگاہ صاحبقرانی و پیش خیمہ
شاہی سے کہ طرف صحرا ایمہ کے جاتے ہین عقب مین لشکر صاحبقرانی کوچ بکوچ منزل بمنزل چلا آتا ہی
مین نے جو یہ سنا چونکہ مجھکو خود دعوے صاحبقرانی تھا اور یہ خیال کیا کہ بارگاہ بے درد سر
ملی جاتی ہی باقی اثاثہ وہ بھی ملجاے گا اسکو تو جلکر لو یہ تصور کرکے مع ساٹھ ہزار سوار کے جو اُسوقت
میرے ہمراہ تھے روانہ ہوا جاکر کفار کو قتل کیا بارگاہ پر قبضہ کیا اپنے ملازمون کے ہمراہ کرکے
طرف پڑاؤ کے روانہ کی اُسکے بعد کفار سے مقابلہ کیا مقابلہ کر رہا تھا کہ شہنشاہ پہونچے یہ بھی شریک
جنگ ہوے مین نے کفار کے لشکر کے افسر کو قتل کیا وہ لوگ بھاگے جب میدان صاف ہو گیا مین نے
اپنے لشکر کے لاشے دفن کیے شہنشاہ نے اپنے لشکر کے لاشے دفن کیے میرے انکے ملاقات ہوئی
انھون نے سوال کیا کہ بارگاہ مین صاحبقران کی جلو مین نے انکار کیا انکو قسم دے کر اپنے پڑاؤ
کی طرف چلا اُنھون نے اپنے لشکر کو طرف لشکر کے روانہ کیا چند سردارون کو لیکر میرے ہمراہ
چلے راہ مین چند ہرکارے آئے وہ انکو طرف گوشہ کے لیکر چلے یہ تو ادھر گئے مین انکے انتظار مین
مع لشکر کھڑا ہوا تھا کہ وہ لوگ آئے جو کہ بارگاہ لیکر طرف پڑاؤ کے روانہ ہوئے تھے اُن کی
حالت خراب تھی مین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ قزاق بارگاہ پر آکر گرے بارگاہ کو لیگئے
یہ جو مین نے سنا بہت برہم ہوا اُسوقت اُن سے پوچھکر اُسی مقام پر پہونچا کہ جہان انکا لشکر یعنے
اسد کا پڑاؤ کی فکر مین تھا مین نے جاکر ٹوکا میرے اسد کے مقابلہ ہوا مین نے اسد کو مرکب
پر سے اُٹھا لیا کہ اتنے عرصہ مین شہنشاہ پہونچے اُنھون نے منع کیا مین نے زمین پر رکھدیا
اب معلوم ہوا کہ اسد ثانی یہی ہین ان سب کو لے کر اپنے لشکر مین آیا اتنے عرصہ مین میرا لشکر
بھی آگیا تھا اسد نے اپنا لشکر میرے لشکر سے الگ فرودکش کیا مین ان سب کو لے کر بارگاہ
مین آیا یہان جلسہ آراستہ کیا شہنشاہ بریاست بارگاہ مین چلے گئے فرمایا یہی عرض کیا جو کہ
آپ سے عرض کیا اور عرض کیا کہ مین عنقریب آکر اس امر کا فیصلہ کیے دیتا ہون اور یہ میری
طرف سے آپ بھی اور آپ بھی صاحبقران سے عرض کردین کہ مین مجبور ہون کہ چند امر ایسے
درپیش ہین کہ مین اُنکو موقوف نہین کرسکتا ہون کہ یہان قیام کرکے آپ سے فیصلہ کرلون انشاءاللہ
اُنسے فراغت کرکے جو حاضر ہونگا تو بدون فیصلہ نجاؤنگا مجھکو خود بار بار انکار کرنا ناگوار معلوم
ہوتا ہی کیونکہ بزرگ تو اصرار کرے اور ہم انکار کرین یہ بالکل خلاف مردی و مروت کے ہی
مگر ضرورت سے مجبور ہون اب آپ بار بار اصرار فرماکر مجکو مجوب نہ فرمائین اور کوئی ذکر
کرین خواجہ نے فرمایا کہ مین عرض کردونگا کہ انکو فی الحال آنے سے انکار ہی اور آپکے ہمراہ
قصد پیکار ہی نقابدار نے کہا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین بھلا مین اُن سے مقابلہ کرسکتا ہون صرف اپنے
دل کا حوصلہ نکال لونگا مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + مین اصلی اصلی حالت عرض کرچکا ہون
کل بوقت سحر یہان سے کوچ کرونگا گو یہانکی آب و ہوا مجکو بہت پسند آئی دوسرے قدمبوسی صاحبقران و
جہان پناہ کا بہت اشتیاق ہی گو کیا کرون یہان ایک روز جو قیام کیا سب بگڑ دن کا کام ہرج ہو کے
گمر کیا جارہا ہی اسی طور سے ملاقات ہونی مقدر تھی اگر مین نہوتا تو کفار بارگاہ بیجاتے اگر یہان قیام
نہوتا تو آپ کی قدمبوسی کیونکر حاصل ہوتی یہ سبب تھا یہان کے قیام ہونے کا یہ کل امر رہ جاتے
جو اسکو منظور ہوتا ہی وہ بندے کے حق مین کرتا ہی آیندہ اسکا مقدر ہندہ تو ہر وقت مجبور چلا جارہا ہی

اسکا کیا اختیار ہے کسی وقت اُسکے حکم کے خلاف نہین ہو سکتا ہے یہ بھی ہوتا ہے یہ جو نقابدار نے کہا کہ مین نہین
ٹھہر سکتا ہون خواجہ نے سُنکے جواب دیا کہ اب کب آنے کا اتفاق ہوگا نقابدار نے جواب دیا کہ جب منظور خدا
ہوگا خواجہ نے کہا کہ پھر یہی جواب جو کہ آپنے فرمایا صاحبقران کی خدمت مین عرض کر دیا جاے نقابدار نے
کہا کہ جی ہان ابکی مرتبہ جو مین آؤنگا تو ضرور اسکا فیصلہ ہو جاے گا یہ کہکر نقابدار نے اُس مطربہ کی طرف
دیکھا وہ گانے لگی اُسنے یہ غزل شروع کی ❊ غزل ❊

یہ غذا ملتی ہے لیلی تیرے دیوانہ کو
شہر مین اپنے یہ لیلی نے منادی کردی
آیا ہے پیک اجل اب اُسے لیجانے کو

منع کرتا ہے مجھے یار کے گھر جانے کو
کوئی ہمت نہ رہے مرے دیوانے کو

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو
ناصحا آگ لگے اس تیرے سمجھانے کو
آہ کچھ تجکو خبر عاشق بیدل کی نہین

یہ چار پانچ شعر اس غزل کے جو گانے محفل کا اور رنگ ہوا گر وہ طور نہوا
ہو کہ سیوتی لقلی کے وقت مین ہوا تھا جب وہ غزل گا چکی خواجہ خاموش بیٹھے سنا کیے جب گانا موقوف
ہوا تو خواجہ نے شہنشاہ سے کہا کہ اب مین جاتا ہون اور جو نقابدار نے فرمایا ہے مین بوقت سحر
صاحبقران سے گذارش کر دونگا یہ جو خواجہ نے کہا شہنشاہ پھر متوجہ ہوے طرف نقابدار کے اور کہا
کہ یہ رقعہ ملاحظہ ہو جو والد بزرگوار نے بنام اس خاکسار کے تحریر فرمایا ہے اور مین پھر عرض کرتا ہون کہ بارگاہ
مین تشریف لیچلیے چونکہ صاحبقران و جہان پناہ کو آپ کا بہت اشتیاق ہے اُسکے بعد آپ کو اختیار ہے صرف
ملکر چلے آئیے گا لشکر کو اسی مقام پر رہنے دیجیے کل بوقت سحر میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اور ملاقات
کرکے چلے آئیے اور سہ پہر کو یہان سے کوچ فرمائیے نقابدار نے جواب دیا کہ مین آپ سے عرض کر چکا ہون
آپ بار بار ارشاد کرتے ہین مین نہایت درجہ محجوب ہوتا ہون کیا کرون سخت مجبور ہون ورنہ کبھی نہ انکار کرتا
میرے قصور کو معاف فرمائیے اور مین نے رقعہ بھی دیکھا کیا عرض کرون کہ جو مشکل درپیش ہوئی ہے میری
تو وہ حالت ہے اگر گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل اگر مین خلاف آپ کے فرمانے کے کرتا ہون تو آپ ناخوش
ہوتے ہین اگر آپکے ارشاد پر عمل کرتا ہون تو کل کام ملتوی رہے جاتے ہین بس مین یہ عرض کرتا ہون
کہ ابکی جو مین حاضر ہونگا تو ضرور قدمبوسی سے مشرف ہونگا بس میری یہی عرض ہے اسکو آپ قبول فرمائین شہنشاہ
نے جواب دیا کہ جو مرضی مولے از ہمہ اولے مین بھی صاحبقران سے عرض کر دونگا خواجہ نے کہا کہ مین
رخصت ہوتا ہون شہنشاہ نے کہا کہ میری راے تو یہ ہے کہ آپ بھی یہان تشریف رکھین بوقت سحر یہان سے
ہم اور آپ سب کے سب روانہ ہونگے خواجہ نے کہا کہ کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی کہ مان نہ مان
مین تیرا مہمان آپ تو صاحب خانہ ہو سکتے ہین کہ ہر ایک کو روک سکتے ہین مجکو کیا ضرورت ہے کہ مین کسی کا
مہمان ہون یہ مہمانی آپ کو مبارک رہے خواجہ نے جو یہ کہا نقابدار نے اُسکے جواب مین کہا کہ یہ خانہ
بے تکلف ہے اور مین نے آپ کو ہمیشہ بزرگ تصور کیا ہے آپ کو اختیار ہے جسکو چاہین مہمان کرین جسکو چاہین
نہ کرین مین ہر طرح خوش ہون کیونکہ آپ میرے مہمان ہین مہمان کی خاطر ہر طرح منظور کرنا لازم ہے اور مین
کبھی آپ کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ آج میرے غریبخانہ کو اپنے قدم کے نور سے منور فرمائیے آپکے
ہونے سے برکت ہوگی محفل کا اور رنگ ہوگا کیونکہ آپ بزرگ ہین اور بزرگون کا محفل مین ہونا ایک
موجب برکت ہوتا ہے خواجہ نے جواب دیا کہ یہ تو بہت بجا ارشاد ہوا مگر مین کیونکر قیام کرون اگر آپ
قبل سے ارشاد کرتے کوئی مجکو عذر نہ تھا جب شہنشاہ نے فرمایا تو آپ نے بھی بطور دنیا سازی کے صلاح
کی نقابدار نے کہا کہ مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ مین خود عرض کرتے الا یہ کہ انھون نے آپ سے
فرمایا خیر میری خطا کو معاف فرمائیے اور آپ کو قسم ہے اُسی پیدا کرنے والے کی کہ جس نے مجکو اور آپ کو

اور تمام دنیا کو خلق کیا اور قسم ہے تو آپ کو سر صاحبقران کی کہ آپ اسوقت تشریف نہ لیجائیں یہان تشریف
رکھیں جو مجھ سے آپ کی خدمت ہو سکے گی میں بجا لاؤنگا یہ سنکر نقابدار نے کہا اور قسم دی خواجہ مجبور
ہو گئے اور کہا کہ خیر آپ قسم دیتے ہیں میں نہ جاؤنگا یہ کہکر خاموش ہو رہے کہ وہ مطربہ آلت ناچنے لگی
اب کوئی رات قریب تین پہر کے آئی ہوگی کہ نقابدار نے فرمایا اور طائفہ طلب کیا جاوے اسکو گاتے ہوئے
بڑا عرصہ ہوا اور ساقی سے اشارہ فرمایا کہ سب کو شراب پلا ساقی نے جام لبریز کر کے دینا شروع کیا
ساغر گردش میں آیا سب نے شراب پی کہ اتنے عرصہ میں دوسرا طائفہ آیا وہ طائفہ جو کہ گا رہا تھا چلا گیا
اسکی نوبت آئی تا سحر یہی جشن جاری رہا کہ ادھر سپیدۂ سحری افق مشرق سے ظہور کرنے لگا مطربۂ فلک
طرف نشاط خانۂ مغرب کے روانہ ہوئی مع اپنے سازندوں کے اور عابد سحری عبادت خانۂ مشرق
سے آمد شروع ہوئی تمام عالم نور سے پُر نور ہو گیا ظلمت شب دیجور مبدل بروشنی نور ہوئی
موذنوں نے مساجد میں جا کر اذان شروع کی صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی وہ نسیم سحری کا جھونکا چلنا
وہ گلہائے رنگا رنگ کا کھلکر مہک دینا باغوں سے بادِ سحر کا معطر ہو کر آنا ہر ایک کے دماغ کو
بیساختہ روح کو تازہ کرنا بلبلوں کا گلوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہونا گلوں کے رخسار سے بوسے لینا طائران باغ
کا شاخ اشجار پر بیٹھکر حمد الٰہی کرنا وہ آب نہر کا بسبب رنگ دھوپ کے طلائی رنگ ہونا باغوں کا
تو یہ عالم تھا حالت صحرا یہ تھی کہ کوسوں سبزے سے صحرا زمردگون معلوم ہوتا تھا گلہائے خودرو کھلے ہوئے
تھے انکی خوشبو سے تمام جنگل مہک رہے تھے کسی طرف لالہ کی بہار کسی جانب اشجار میوہ دار کی قطار
کسی سمت کو ریاست کے اشجار نوع بنوع کے پھول کھلے ہوئے طائران صحرائی درختوں پر
بیٹھے ہوئے بہزار بولی زبانی حمد باری کر رہے ہیں پھر کے ہر طرف ایک طرفہ بہار ہے اشجار بسبب کثرت
اثمار کسی زمین کے بوسے لیتے تھے گویا دوگانہ سحری ادا کر رہے تھے ہر مرتبہ سجدۂ شکر کرتے تھے نسیم
سحری جو چلتی تھی ہر برگ و درخت سے حمد خالق کی صدا آتی تھی غنچے بسبب خنکی سحر کے مسکراتے تھے
ہر طرف ایک عالم بہار تھا چمن پر ابھار تھا یہ عالم تھا بموجب شعر ہر گیاہے کہ از زمین روید
وحدہ لاشریک لہ گوید + برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار +
جز ندے اپنے اپنے مقام پر سے مثل آہوان صحرائی و نیل گائے کے نکل کر چراگاہ میں مصروف سے تھے
یہ تو صحرا کی حالت تھی ادھر محفل نقابدار میں شمعہائے مومی و کافوری کا رنگ بدلا ایل زردی
ہو گئیں تھیں جھلملانے لگیں صدائے اذان آئی نقابدار نے محفل کے برخاست ہونے کا حکم دیا اور
پانی برائے وضو طلب کیا اہل طائفہ رخصت ہو کر چلے گئے خادموں نے پانی لاکر حاضر کیا سجادے
بچھا دیئے سب نے وضو کیا نماز سحر بعد رجوع قلب ادا کی ہر ایک وظیفہ میں مصروف ہوا بعد
فراغ وظیفہ سجادے پر سے اٹھے ادھر نقابدار نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر طیار ہو اب ہم طرف اپنے
منزل مقصد کے کوچ کرینگے یہ حکم دیتا تھا کہ اُسی وقت لشکر میں کرنہ بجنے لگی اسد نے
اپنے لشکر کو طیار ہونے کا حکم زبانی ایک سردار کے دیا وہ لشکر بھی طیار ہونے لگا یہاں نقابدار
نے شہنشاہ سے کہا کہ اب میں رخصت ہوتا ہوں انشاء اللہ پھر حاضر ہونگا جو کچھ خطا ہوئی ہو وہ
معاف فرمایئے کوئی اعتبار حیات مستعار نہیں ہے شہنشاہ نے جواب دیا کہ میں خود اس امر کا امیدوار
ہوں کہ میرے کہنے سننے کو آپ خود معاف فرمائیں واقعی کوئی بھروسا حیات مستعار کا نہیں خصوصاً ہم
لوگوں کی کہ ہمہ وقت جنگ و پیکار میں بسر ہوتی ہے حریف سے مقابلہ رہتا ہے یہ جو شہنشاہ نے کہا

تو نقابدار نے جواب دیا کہ بھائی بشارت ہوا یہی میرا خیال ہے یہ کہکر باہم ملے اُسکے بعد نقابدار اسد سے ملا اور کہا کہ آپ بھی میرے کہنے سننے کو معاف فرمایئے اسد ثانی نے جواب دیا کہ آپ خود معاف کریں نقابدار نے جواب دیا کہ میں نے تو معاف کیا آپ تو آپ نے میری نسبت کچھ کہا نہیں ہے اگر ہان مجھ سے بہت بڑا گناہ ہوا ہے اُسکو معاف فرمایئے اسد نے جواب دیا کہ معاف کیا اسکے بعد خواجہ نے کہا کہ میں آپ سے رخصت ہوتا ہون خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کے رخصت ہونے سے صدمہ ہوتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ میں بہت جلد حاضر ہونگا میری طرف سے صاحبقران کی خدمت میں و بادشاہ کی حضور میں آداب عرض فرمایئے گا اور فرمایئے گا کہ میری گستاخی کو معاف فرمایئے کہ میں نے آپ کے ارشاد کے خلاف کیا مگر مجبور تھا جب نقابدار سب سے مل چکا خادم سے فرمایا کہ ایک کشتی ایک خلعت کی حاضر کرو وہ کشتی لے کر حاضر ہوا خواجہ کو نقابدار نے خلعت دیا اور دو ہزار روپیہ دیا خواجہ اسکو لیکر بہت خوش ہوئے بس سب نقابدار سے رخصت ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے راہ میں شہنشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ یہ نقابدار بہت نرد با مروت و خلیق ہے اسد ثانی نے کہا کہ میں نے کیا کیا نہ کہا اُسنے کچھ برا نہ مانا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ مرد صاحب خاندان معلوم ہوتا ہے شہنشاہ نے فرمایا کہ مجکو تو محبت ہو گئی ہے ایسی الفت ہے جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے جو صدمہ نقابدار کے جانے کا مجکو ہوا ہے وہ کسی کو نہو گا خواجہ نے جواب دیا کہ سچ ہے مجکو بڑا رنج ہوا نقابدار نے مجکو بہت کچھ دیا اسکی سخاوت کی کیا تعریف کرون یہ سخاوت کو کسی میں نہیں ہے شہنشاہ نے جواب دیا کہ واقعی اسمین بہت سی ٹھاٹ ہے ایسی ایسی باتین کرتے ہوئے لشکر اسد میں آئے اسد لشکر میں جو آیا لشکر طیار تھا اسد و شہنشاہ و خواجہ لشکر کو لیکر مع بارگاہ طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوئے یہ تو اُدھر جاتے ہیں ادھر نقابدار اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا جہان پر موقع ہوگا نقابدار تو اپنی منزل مقصود کو جاتا ہے اسکو راہ میں رکھا جاتا ہے ادھر لشکر میں صاحبقران و دیگر سردار و بادشاہ آکر بیٹھے دربار آراستہ ہوا کہ وہ ہرکارے آکر حاضر دربار ہوئے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم غلاموں نے خدمت میں شاہزادے کی حاضر ہو کر جو کچھ حضور نے ارشاد کیا تھا عرض کیا اور نقابدار سے بھی کہا نقابدار نے جواب دیا کہ میری طرف سے آداب دونوں صاحبوں کی خدمت میں عرض کرنا اور عرض کرنا کہ میں مجبور ہون ورنہ میں ضرور حاضر ہوتا جو کچھ مجکو عرض کرنا ہے میں شہنشاہ سے عرض کر دونگا وہ آپ سے کہدینگے مجکو معاف فرمایئے صاحبقران یہ سنکے خاموش ہو رہے مگر صدمہ ہوا اہل دربار سے فرمایا کہ خواجہ کل سے گئے ہیں تو ابھی تک نہیں آئے ہیں نہ معلوم کیا گذری اُن ہرکارون کو خلعت دے کر رخصت کیا اور فرمایا کہ جاؤ خبر لاؤ کہ کیا گذری اُن ہرکارون نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ جب نقابدار نے بارگاہ لے کر اپنے لشکر کے حوالے کر کے طرف اپنے لشکر کے روانہ کی تھی راہ میں اسد ثانی نے آکر اُن سب کو زخمی کر کے بارگاہ لے لی اور اُن کو شکست دے کر بھگا دیا ہم سب لوگ اُسوقت لشکر میں تھے شاہزادے سے حضور کا نام عرض کر رہے تھے چنانچہ جب نقابدار کو خبر ہوئی تھی وہ اُسی وقت روانہ ہوا اُس مقام پر پہونچکر اسد ثانی سے مقابلہ کیا اسد ثانی کو زیر کر لیا تھا کہ شاہزادے ہمارے اُس مقام پر پہونچے اُنھون نے پہچانا نقابدار کو منع کیا آخر کو ملاقات ہوئی اسد ثانی سے حال دریافت کیا اُنھون نے فرمایا کہ زمین قدم بوس صاحبقران میں کل حال عرض کرونگا اب وہ سب کے سب لشکر نقابدار میں گئے ہیں

وہان وعوت ہو گی یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا تھا کہ خبر لاؤ یہان دربار جمع ہی لقابدار کی تعریف
ہو رہی ہی ہرکارے ادھر کو روانہ ہوے تھوڑی دور چلے تھے کہ گرد اُٹھی اور وہ گرد شق ہوئی
اُس گرد سے لشکر اسد واسد ثانی مع شہنشاہ و خواجہ چلے آتے ہین بارگاہ بھی ہمراہ ہی یہ خبر
لیکر ہرکارے روانہ ہوئے حاضر دربار ہوکر عرض کیا کہ خداوندا اسد ثانی و شہنشاہ و خواجہ مع
بارگاہ کے تشریف لاتے ہین قریب لشکر آچکے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ لقابدار بھی ہمراہ ہین انھون
نے عرض کیا کہ جی نہین وہ تو نہین ہین یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ چند سردار براے استقبال
تشریف لیجائین اور استقبال کرکے لائین پس اُسی وقت چند سردار روانہ ہوئے اور راہ مین آکر
ملاقات کی سب ہمراہ لیکر داخل لشکر ہوئے لشکر اسد ثانی ایک طرف اُترا بارگاہ کا اٹالہ ایک طرف
رکھا گیا شہنشاہ اسد کو لیکر داخل بارگاہ ہوئے شہنشاہ نے بڑے ادب سے صاحبقران و بادشاہ
کو سلام کیا و دیگر عزیزون کو اُسکے بعد اپنے مقام پر آکر بیٹھے اسد ثانی نے بھی سب کو سلام کیا اسد کو
وہی جگہ ملی جہان ہمیشہ اسد اول تشریف رکھتے تھے اسد کے قائم مقام ہوئے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے
دربار آراستہ ہوا کہ شہنشاہ کی طرف صاحبقران متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا واقعہ گذرا شہنشاہ نے اول سے
آخر تک کل حال بیان کیا اور جو کچھ لقابدار نے پیام دیا تھا وہ بھی بیان کیا صاحبقران یہ سنکے بہت
ہنسے کہ کیا خوب جو کوئی آئیگا یہی سوال کرے گا کہ اثناء صاحبقرانی دیا جاے ہم صاحبقران ہین ہین
کہان تک ہر ایک کو دینگا جواب کی جو لقابدار آئیگا تو مین ضرور مقابلہ کرونگا اور صاحبقرانی کا امتحان
ہو جائیگا خیر معلوم ہو جاے گا جو خدا کو منظور ہو گا اور معلوم ہوا کہ یہ انکا قصد ہی یہ فرما کر اسد کی
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے اسد ثانی تم اپنی حالت بیان کرو تمھارا ادھر کیونکر آنا ہوا کیونکہ تم تو
صاحبقران کے ہمراہ گئے تھے راہ سے کیون چلے آئے یہ جو صاحبقران نے سوال کیا تو اسد
کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے اور کہا کہ کیا عرض کرون کہ کیا واقعہ گذرا اگر مین عرض کرتا ہون جس وقت
اسکا حال یاد آتا ہی تو قلب کو صدمہ ہوتا ہی خداوند کریم نے اپنا فضل کیا اور مثل میرے سب زندہ ہون
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا کہا کچھ بیان تو کرو اسد نے کہا کل حال یہ ہی کہ جب صاحبقران سب کو
ہمراہ لیکر طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے تو ایک صحرا مین پہونچا وہان ہم سب نے بحکم صاحبقران
قیام کیا کیونکہ وہ صحرا بہت پر فضا تھا رات کو ہر ایک نے خواب دیکھا بوقت سحر سب نے صاحبقران کے
روبرو بیان کیا اب جو دیکھا تو ایک ہی خواب تھا اسد نے وہ خواب بیان کیا صاحبقران سنکے بہت
متفکر ہوئے اے صاحبقران جب صاحبقران ثانی نے وہ خواب سنا اور ہر ایک نے اپنا اپنا خواب بیان
کیا تو صاحبقران نے بھی اپنا خواب بیان کیا انکا بھی خواب مثل ہم سب کے خواب کے تھا بس اُسکے
بعد یہ تصور کرکے کہ خواب خیال ہی کوئی اسکا اثر نہوگا وہان سے کوچ کیا اور ایک صحرا مین پہونچے وہ صحرا
پر فضا تھا وہان قیام کیا رات کو تمام صحرا مین آگ لگ گئی تمام صحرا جلنے لگا سب لوگ متفرق ہو گئے مین
بھی ایک طرف کو مع چند سردارون کے روانہ ہوا ایسی آگ مشتعل تھی کہ ایک کو دوسرے کے حال کی خبر
نہ تھی کہ کیا ہوا تمام سردار پریشان ہو گئے انکا تو حال مجھے معلوم نہین کہ کیا اُنپر گذری آیا زندہ رہے یا
انتقال کیا جب مین آگ سے نکلا اور ایک طرف کو روانہ ہوا مین نے قصد کیا کہ دوسری سمت کو جا کر
سب کی خبر لون مگر جرأت نہوئی جدھر گیا آگ کو افروختہ پایا آخر کو سب کو سپرد خدا کرکے ایک طرف
روانہ ہوا راہ مین کئی قلعہ فتح کرکے یہ لشکر جمع کیا مگر بڑا صدمہ تھا اس صدمہ کے سبب سے کئی دن تک

مخدانہ لڑائی آخر صبر کو صبر کرکے اور دل پر جبر کیا اور یہ خیال کیا کہ جس طور سے خدا نے ہمکو بچایا ہی اُسی طور سے
اُن سب کی بھی حفاظت کی ہوگی کوئی نکوئی سبب اُنکی بھی حفاظت کا مقرر فرمایا ہوگا وہ لوگ بھی زندہ نکلے ہونگے
یہ تصور کرکے مین نے یہ خیال کیا کہ اب آپ کی خدمت مین چلون چنانچہ وہان سے جو کچھ لشکر مین سے
بہم کیا تھا اُسکو ہمراہ لیکر ادھر کو روانہ ہوا راہ مین بہت سے واقعے گذرے مین کہان تک عرض کرون
چنانچہ ایک یہ واقعہ ہی کہ ایک مقام پر پہونچا وہان ایک لشکر اُترا ہوا تھا ایک قلعہ محاصرہ کیے ہوے تھا
دریافت جو کیا معلوم ہوا کہ یہ لشکر کفار کا ہی یہ لوگ تصویر پرست ہین اہل قلعہ خدا پرست ہین کفار نے
قلعہ پر یورش کیا مجکو اُنپر رحم آیا مین نے روز خون مارا بس اسد نے اپنا روز خون و شبخون لشکر زنگار شاہ
پر مارا اور اُنکا یورش قلعہ سے عاجز ہونا اور لشکر کا تباہ ہونا عیار کا عیاری کرکے گرفتار کر لیجانا اسکا قفس مین
بند کرکے قلعہ مین یورش کرنا شہریار کا بصورت فقیر آکر اہل قلعہ کی مدد کرنا اور سب کو قتل کرکے خدا پرست
کرنا اہل قلعہ کا آکر مدد کرنا شہریار کا رہا کرنا اور اپنا بدست شہریار رہا ہونا اُن سب کا مسلمان ہونا اہل قلعہ
کا سب کو اندر قلعہ کے لیجانا شہریار کی بڑی تعظیم تکریم کرنا شہریار کا اپنا فقیر ہونا بیان کرنا زبانی شہریار کے
معلوم ہونا کہ رستم ثانی یہ خبر سنکے کہ بدیع الملک کو صاحبقران ثانی صاحبقران لشکر کر گئے ہین اس غصہ
و رنج مین فقیر ہوکر کسی سمت نکل جانا اپنا یہ خبر سنکے فقیر ہوکر اُنکی تلاش مین نکلنا اتفاق سے اُس مقام پر پہونچنا
اسد کا یہ حال بیان کرکے کہنا کہ مین رات بھر اُنکے پاس رہا بوقت سحر شہریار تو اُس تکیہ پر گئے جہان
کہ قبل شہریار کے جانے کے ایک فقیر آکر بیٹھا تھا جو کہ سنتے ہین بالکل مشابہ تھا شہریار سے اُسی نے اُس
ملک کو اسلام آباد کیا میرے خیال مین تو وہ رستم ثانی تھے کسی سبب سے کسی اور طرف چلے گئے ہونگے
چونکہ یہ اُنکی ہمصورت تھے بدین سبب اُنھون نے انکو انھین کے شبہہ مین اپنے ملک مین جگہ دی دوسرے
اُنھون نے میری مدد بھی کی ہی اس سبب سے اور خاطر کی تھی جب شہریار تکیہ پر گئے مین سب سے رخصت
ہوکر مع اپنے لشکر کے اُنکی تلاش مین روانہ ہوا اس صحرا مین پہونچا شکار کو چلا تھا کہ یہ لوگ ملے جو کہ بارگاہ
لیے جاتے تھے مین نے بارگاہ کو پہچان لیا اُنکو قتل و اسیر کرکے بارگاہ پر قبضہ کیا نقابدار سے مقابلہ ہوا
مین نے دھوکا کیا اُسنے مجکو اُٹھا لیا ورنہ مین ضرور قتل کرتا یا اسیر کہ اتنے عرصہ مین بھائی صاحب پہونچ
گئے اُنھون نے پہچان کر نقابدار کو منع کیا اُس نے مجکو چھوڑ دیا گو میرا قصد ہوا کہ مین اسپر حربہ کرون مگر چونکہ
بھائی صاحب مین خاموش ہو رہا اُسنے دعوت کی میرا جی نہ چاہتا تھا مگر بھائی صاحب نے مجبور کیا چلا گیا
گو رات مین نے بڑے رنج مین بسر کی اُسوقت مجکو بڑا غصہ آیا تھا جب اُسنے آپ کی نسبت کلام
لاطایل کے تھے مگر مجبور تھا اگر بھائی صاحب نہوتے تو مزا معلوم ہوتا زبان کو اسکی قلم کرتا لہذا رات بھر
مین نے بڑے غصہ مین بسر کی بوقت سحر وہ تو اپنے کسی طرف روانہ ہوا مین ادھر کو ہمراہ بھائی صاحب کے
آیا جب مین لشکر لیکر آپکی خدمت مین آنے کے لیے اُس آگ سے بچ نکلا تھا تو یہ خیال کیا تھا کہ کیا تحفہ براے نذر
لیجاؤن چنانچہ خداوند کریم نے یہ سبب پیدا کر دیا کہ بارگاہ ہاتھ آگئی یہ بارگاہ نذر ہی صاحبقران کے
یہ کل حال سنکے اول تو صاحبقران و دیگر سرداروں کو اس امر کا بڑا صدمہ ہوا کہ نہ معلوم صاحبقران و
باقی لوگون پر کیا گذری اُس آگ سے زندہ نکلے یا نہین اور نکلے تو کون کون سلامت رہا پھر یہ خیال
ہوا کہ وہ خالق ہی جسکی آئی ہوگی وہ جل گیا اور جسکی قضا نہوگی وہ مثل اسد سلامت نکلا ہوگا بڑے
عرصہ تک سب اہل دربار خاموش ہو رہے عالم رنج و غم طاری ہوا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ
مین نے سب کو سپرد خدا کیا اگر زندگی ہوگی تو سب سے ملین گے اب مجکو لازم ہی کہ بہت جلد مہم

نہ طاق سے فرصت کر کے اور جو ملک کفرستان ہوں انکو اسلام آباد کروں اور جب فرصت ہو جاے تو
مین بھی طرف خانہ کعبہ کے تشریف لیجاؤں اور دونوں صاحبقرانوں سے شرف ملازمت وقدمبوسی حاصل
کروں کیونکہ یہ واقعہ سنکے میرا دل بہت پریشان ہوا کیونکہ یہ خبر ایسی ویسی نہین ہے کہ مین سنکے خاموش
ہو رہوں گو مجکو لازم ہے کہ مین اسکا بہت بڑا صدمہ کروں مگر مجبور رہوں کہ اگر مین اس خبر کے دریافت
کرنے کے لیے ہرکارے روانہ کروں اور جب تک خبر نہ آلے تو مین اسی مقام پر رہوں مگر کیا
کروں کہ ایسی مہم مین مبتلا ہوں خیر عالم مجبوری ہے یہ کہکر صاحبقران خاموش ہو رہے کہ جب اسد نے یہ
بیان کیا کہ رستم ثانی و شہریار نقیب ہو کر نکل گئے رستم ثانی کا تو پتہ نہین ہے اور شہریار فقیر بنے
ہوے شہر زرابن حصار میں ہین سنکے بہت بڑا صدمہ ہوا اور اہل دربار سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ
اب ہم لوگوں پر ادبار آیا ہے کیونکہ صاحبقران کی یہ خبر آئی خدا انکو بچاے رستم ثانی و شہریار کی یہ کیفیت
سننے مین آئی کہ نہ معلوم وہ کہاں چلے گئے ہین ایک صدمہ پر صدمہ ہو رہا ہے کہ بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ زادون
کو طلب فرما کے ان سب کی خبر دریافت فرمایئے کہ کیا گذری اور ان سب سے ملاقات ہوگی یا نہین
یہ جو بادشاہ نے فرمایا پس اسی وقت خواجہ زادے طلب ہوئے آئے صاحبقران نے تعظیم فرمائی صاحبقران
و بادشاہ کو انھون نے مجرا کیا انکے واسطے چوکی حاضر کی گئی وہ چوکی پر آکر بیٹھے صاحبقران سے عرض
کیا کہ کیوں حضور نے طلب کیا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ ذرا دریافت تو فرمایئے کہ صاحبقران کا
مزاج کیسا ہے اور کس طرح ہین انھون نے عرض کیا کہ یہ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مزاج کیسا ہے مگر یہ نہین ثابت
ہو سکتا ہے کس طور سے ہین ہان حیات و ممات کی خبر دریافت ہو سکتی ہے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو معلوم
ہو سکتا ہے کہ ملاقات ہوگی یا نہین انھون نے جواب دیا کہ یہ معلوم ہو سکتا ہے پس صاحبقران نے فرمایا
کہ ملاحظہ فرمایئے انھون نے قرعہ پھینک کر از رمالون اور ستاروں کا شمار کرکے حکم نکالے اور بعد
بہت غور و فکر کے سر اٹھا کر کہا کہ صاحبقران ثانی بہت اچھی طرح ہین کسی قسم کا ضرر انکو نہین پہونچا ہے
وہ اپنی منزل مقصود پر پہونچ گئے ہین ملاقات ہوگی مگر ہم لوگ یہ نہین مقرر کرسکتے ہین کہ کب ملاقات
ہوگی یہ امر خدا پر منحصر ہے جب اسکو منظور ہوگا آپ اطمینان رکھیں کچھ فکر نہ فرمائین صاحبقران نے
خواجہ زادوں سے سنکے فرمایا کہ یہ واقعہ صاحبقران پر گذرا ہے انھون نے عرض کیا کہ جی ہمارے
طریقہ سے کسی قسم کا انکو ضرر نہین محسوس ہوتا ہے خانہ حیات برقرار ہے اور ملاقات بھی آپ سے
ضرور ہوگی اسکے بعد صاحبقران نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ فرمایئے کہ رستم ثانی و شہریار سے بھی ملاقات ہوگی
کیونکہ وہ دونوں صاحب فقیر ہو کر نکل گئے ہین خواجہ زادوں نے احکام نکال کر عرض کیا کہ اُنسے
بھی ملاقات ہوگی اور بہت اچھی طرح ہوگی وہ لوگ بڑے جاہ وحشم سے آکر ملینگے انکے ہمراہ بہت سے
لوگ ہونگے آپ فکر نہ فرمائین اس سے زیادہ ہم کچھ عرض نہین کرسکتے ہین بموجب مصرعہ حال غیبی
کسے نمیداند بجز پروردگار خود عالم الغیب ہے اسکو معلوم ہوگا جو اسکی مصلحت مین ہوگا وہ پیش آئیگا
یہ طریقہ ہے جو نکلا وہ ہمنے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بجا ارشاد ہوا در حقیقت یہی امر ہے یہ فرما کے
انکو خلعت دیا وہ رخصت ہو کر اپنے مقام پر گئے اسد ثانی کو صاحبقران و دیگر عزیزوں نے گلے
سے لگایا اور اسکا شکریہ ادا کیا کہ وہ بارگاہ لایا اور یہ صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے سب کو سپرد خدا
کیا جب اسکو منظور ہوگا اُنسے ملاقات ہوگی اسکی مصلحت مین کیا چارا ہے اگر ہم مرجاتے تو کیا ہوتا مگر صاحبقران
کو ان دونوں امروں سے بہت بڑا صدمہ ہوا تھا مگر بمصلحت وقت اسکو رفع کیا اس خیال سے

اگر مین ظاہر کرونگا تو یہ ہوگا کہ تمام لشکر بیدل ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اپنے دلیر جبر کرو اور خدا پر نظر رکھو
وہ مسبب الاسباب ہی ہر امر کا کوئی سبب پیدا کرتا ہی جو اسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا یہ خیال فرمائے حکم دیا
کہ کوئی جاکر خبر لائے کہ جبرئیل بن حمادی و عادل کیسے ہین کیونکہ کل سے کوئی اُنکی خبر نہین معلوم ہوئی
کہ اُنکے زخم کیسے ہین کوئی خبر تو لائے کیونکہ میرا قصد ہی کہ مین کسی کو پھر بارگاہ دے کر طرف صحرا بیہ
کے روانہ کرون کیونکہ اب تمکو تعجیل ہی یہ جو حکم دیا فوراً ایک چوبدار طرف اُنکے خیمہ کے روانہ ہوا یہان
کا حال سنیے کہ جب یہ لوگ بیہوش لا دین جبرئیل و عادل اُن کو لیکر بارگاہ صاحبقران مین آئے تھے
صاحبقران نے اپنے روبرو ٹانکے لگائے اور حکم دیا تھا کہ انکو شفا خانہ شاہی مین لے جاؤ انکے خیمون
مین جراح سرکاری آکر دیکھ لیا کریگا چنانچہ وہ لوگ انکے خیمون مین لائے تھے یہان آکر اُن کو ہوش آئے
ملازمون سے حال پوچھا اُنھون نے کل حال بیان کیا بڑا افسوس کیا جراح نے یخنی بتائی تھی وہ دی
گئی گو زخم کاری تھے مگر جرات کرکے اُٹھ بیٹھے کہ پھر جراح نے آکر زخم دیکھا پٹی چڑھائی
اُسکے بعد چلا گیا ان دونون نے ایک ہی خیمہ مین وہ رات بسر کی صبح ہوئی آج انکا زخم بہت اچھا ہے
امید یہ ہی کہ دو ایک دن مین غسل صحت کرینگے کیونکہ جو مرہم ہین وہ اکسیر کا خواص رکھتے ہین دوسری یہ حالت
مین یہ نوبت ہوئی کہ امید زخم کے اچھے ہونے کی ہوئی جراح آیا تھا زخم دیکھ رہا تھا کہ چوبدار آکر پہنچا
اور کہا کہ صاحبقران نے آپکے امزاج کی حالت دریافت فرمائی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ عرض کر دینا
کہ غلام بہت اچھے ہین کوئی امر خرابی کا نہین ہی کل پرسون تک ہم حاضر خدمت ہونگے یقین ہی کل تک
اور زخم اچھے ہو جائین یہ چوبدار یہ سنکے دربار مین آیا جو اُنھون نے عرض کیا تھا وہ کہا صاحبقران نے
یہ سنکے فرمایا کہ خیر مین کب تک انتظار کرون جام شربت و خلعت و تلوار حاضر کرو مین کسی کو بارگاہ دے کر
طرف صحرا بیہ کے روانہ کرونگا جب تک وہ لوگ بھی اچھے ہو جائینگے مجکو دیر کرنا منظور نہین ہی اگر مین
یہ خیال کرون کہ جب ان دونون صاحبون کے زخم اچھے ہولین تو مین یہان سے روانہ ہون تو بڑا
عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کسی اور کے ہمراہ بارگاہ روانہ کرون لطور انکے نائب کے جب وہ اچھے
ہون پھر اپنے کام پر آئین یہ عہدہ اُن سے لیا نہین جاتا ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا اُسی وقت کل اشیا
حاضر کی گئین صاحبقران نے اہل دربار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ مین ایک بہادر چاہتا ہون کہ بارگاہ کو لیکر
طرف صحرا بیہ کے جائے اور مین بھی اُسکے عقب مین مع لشکر آتا ہون پوری بات منھ سے نکلی تھی کہ اسد
ثانی اپنے مقام پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور جام پی لیا خلعت اٹھا کر پہن لیا تلوار کمر سے لگائی اور عرض کیا
کہ یہ غلام بارگاہ لے کر جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم آج ہی آئے ہو تمکو کیا ضرورت تھی کہ تم اپنے
مقام پر سے اُٹھتے جبر کوئی اور چلا جائیگا تم اپنے مقام پر بیٹھو اسد ثانی نے عرض کیا کہ یہ غلام ضرور
جائیگا کیونکہ یہ طریقہ ہی لشکر صاحبقران کا کہ جسنے جو قصد کیا پھر اُس سے کوئی نہین پھر سکتا ہی نہ اُسکو
صاحبقران منع کرتے ہین جس امر کا جسنے قصد کر لیا وہ اُسکے ذریعہ سے نکلا کیا کوئی نیا طریقہ آپ نے
ایجاد کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ تم جاکر اپنے مقام پر بیٹھو کوئی اور بارگاہ لیجائیگا یہ تو نیا طریقہ معلوم ہوتا
ہی مین نے تو جو قصد کر لیا وہ تو ضرور کرونگا دوسرا امر یہ ہی کہ بارگاہ بھی مین ہی چھین کر لایا ہون
یہ کیسے ہو سکتا ہی کہ مین نے قصد کیا اور پھر مین اپنے قصد سے باز آؤن اور دوسرا کوئی جائے مین
اپنی جان دیدونگا یہ جو اسد نے تقریر کی صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ مین منع نہین کرتا ہون بیٹھے
اس خیال سے کہا کہ تم تھکے ہوئے ہو کئی مہینے سے صحرا بصحرا پھر رہے ہو راحت سے نہین بسر ہوئی ہی

دو ایک دن تو آرام کر لو کہ اس خیال سے کہ تم کمزور ہو یا اسکی لیاقت نہین رکھتے ہو نہین سنے کوئی نیا
طریقہ ایجاد کیا ہی نگو کوئی نیا قانون وہی طریقہ ہی وہی قانون ہی جو کہ قبل سے تھا مین منع نہین کرتا ہون
یہ جو صاحبقران نے فرمایا اسد نے سلام کیا اور بادشاہ کو مجرا کرکے بیرون بارگاہ آیا اسی وقت
بوق کو دم دیا تیسری مرتبہ کی صدا مین تمام لشکر طیار ہو گیا گو ابھی لشکر نے کمر نہ کھولی تھی کہ پھر کمر بندی
ہو گئی جب لشکر طیار ہو گیا یہ لشکر مین اٹالہ بارگاہ کا لیکر مع اپنے لشکر کے طرف صحرابیہ کے روانہ ہوے
انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی بعد انکے جانے کے صاحبقران نے حکم دیا کہ کل ہم یہان سے کوچ
کرین گے کل لشکر طیار رہے یہ جو حکم صاحبقران نے دیا منادی نے ندا کی تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل یہانسے
سفر ہو گا اسباب تو ہر ایک کا بندھا ہوا تھا کیونکہ یہ تو معلوم تھا کہ یہان سے کوچ ہو گا یہ کوئی مقام قیام نہین
ہی یہان تو بندہ و نسبت سفر ہونے لگا اول تو سب حالت سفر مین ہین ادھر بادشاہ نے دربار برخاست
کیا صاحبقران شہنشاہ کو لے کر اپنے خیمہ مین تشریف لائے تمام حال نقابدار کا دریافت کیا شہنشاہ
نے نقابدار کی بہت تعریف کی جرائت کی مروت کی خلق کی حسن کی اور کہا کہ بڑا مرد جری ہی صاحبقران
نے فرمایا کہ افسوس ہی کہ ہم سے ملاقات نہوئی شہنشاہ نے عرض کیا کہ مین نے بہت کوشش کی مگر کیا
کرون اُنھون نے انکار کے سوا اقرار نکیا مین لاچار ہو گیا خواجہ سے آپ دریافت فرمالین صاحبقران
نے فرمایا کہ مجکو یقین ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ خواجہ آکر پہونچے صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو کیا
بیان کرتا ہی پہلے خواجہ نے نقابدار کی بہت تعریف کی اور سخاوت کی تو حد سے زیادہ اُسکے بعد کہا کہ
مین تم سے یہ کہتا ہون کہ نقابدار وہ مرد ہی کہ جسکے بشرے سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ تم سے مقابلہ کرکے
اثاثہ صاحبقرانی لے لیگا لہذا میری راے مین یہ ہی کہ اب کی مرتبہ جو آئے تو تم خود اسکو اثاثہ دے دو
کیا حاصل کہ بیکار کا مقابلہ ہو صاحبقران نے فرمایا کہ نقابدار نے تمکو کچھ رشوت دی ہی کہ جو تم تعریف
کرتے ہو یہ تو کبھی نہوگا تمھاری نصیحت بیکار ہی صاحبقران نے جو یہ جواب دیا تو خواجہ نے کہا کہ یہ
کہا ہی جو کچھ نقابدار نے کہا تھا صاحبقران سے سب بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو سب
شہنشاہ تمھارے آنے کے قبل بیان کر چکے ہین خیر دیکھا جاے گا جب نقابدار آئے گا ابھی تو وہ موجود
نہین ہے کہ اسکی بابت فکر کیجاے اب تو یہ فکر ہی کہ کسی صورت سے صحرابیہ فتح ہو تو سمندریہ کی طرف
کوچ کیا جاے خواجہ نے کہا کہ آپ نے پیش خیمہ تو روانہ کیا ہی کل خود بھی تو کوچ فرمایئے گا خدا کو
اگر منظور ہوگا جلد فتح ہوگا کیون اسقدر فکر فرماتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم نے صاحبقران
ثانی کا حال سنا اُنکی طرف سے دل بہت پریشان ہی گو خواجہ زادون کے کہنے سے فوری تسکین ہوئی
ہی مگر کوئی انکا قول یا یہ یقین کو نہین پہونچ سکتا ہی مگر مقدر و مصلحت خدا مین کیا چارا ہی جو لکھا ہوا ہی وہ
پیش آئیگا وہ ضرور ملاقات کرائیگا اگر اُسکی مصلحت مین ہی مجکو اسقدر صاحبقران کے حال پر افسوس نہین
ہی جسقدر رستم ثانی کا حال سن کے افسوس ہوا کیونکہ وہ بڑا مرد جری اور بہادر تھا اُسنے کبھی کسی مقام پر کمی
نہین کی اگر انصاف سے دیکھا جاے تو میرا ہم پلہ رہا میری کمر اُسکے سبب سے بہت استوار تھی اُس کے
مانند بہادر لشکر مین کوئی نہین ہی ہان جو اُسکے مقابل تھا تو مین تھا مین اُس سے مقابلہ کر سکتا تھا اگر
مین نے طلسم فتح کیا تو اُسنے بھی فتح کیا اگر مین نے کوئی ملک اسلام آباد کیا تو اُسنے بھی اور اس چشمک
مین یہ ہوتا تھا کہ عالم اسلام آباد ہوا جاتا تھا اب اگر مین صاحبقران ہون تو کیا وہ میرا ہمچشم نہین ہی اگر وہ
ہوتا تو مین ضرور اُسکو سمندریہ پر روانہ کرتا اور خود طرف نہ طاق سکے جاتا کیا کرون دو مہرے شہریارہ

نقشہ ہو جانے سے اور زیادہ صدمہ ہوا کیونکہ شہریار رستم ثانی سے زیادہ جری اور بہادر تھا مثل ایرج نامدار
کے تھا اسکا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ہی اسوقت کوئی نہیں ہی میں صاف کہتا ہوں کہ اگر شہریار سے اور مجھ سے مقابلہ
ہوتا تو میں اسکو زیر نہیں کر سکتا ہوں نہ معلوم ان دونوں صاحبوں نے دل پر کیا گذری جو انھوں نے یہ طرز
اختیار کیا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں صاحب میرے لشکر میں آتے تو میں اُن سے بطور حکومت
نہ برتاو کرتا بلکہ جو کام کرتا اُن سے صلاح کر کے کیونکہ وہ دونوں صاحب میرے ہم پلہ تھے نہ معلوم لشکر تباہ
ہو کر کدھر گئے یہ بہت بڑا انقلاب پڑا ہی خدا ہی خیر کرے اور سب کو باہم جمع کرے خواجہ نے جواب دیا کہ حضرت یہ
تو ہمیشہ چلتے ہی آئے ہیں اسی جلن میں یہ لوگ فقیر ہو کر نکل گئے ہیں کوئی مقام تشویش نہیں ہی پھر آکر ملینگے یاد رکھو
ضرور یہ لوگ آئینگے مع بہت کچھ لشکر لیکر کیونکہ زمانہ اول سے یہ طریقہ جاری ہی کہ جب کوئی اولاد صاحبقران
سے نکل جاتا ہی پھر جو آتا ہی لشکر لیکر آتا ہی خدا ان سب کا حافظ ہی یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا
کہ ہاں اُسکی ذات سے بہت بڑی امید ہی یہ فرما کے خاموش ہو رہے کہ خواجہ نے عرض کیا کہ میں رخصت ہوتا ہوں صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ خیال رہے کل یہاں سے کوچ ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ خیال ہی خواجہ رخصت ہو کر اپنے خیمہ میں آئے اور شہنشاہ بھی رخصت
ہو کر اپنے خیمہ میں آئے صاحبقران نے آرام فرمایا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوگیا رات ہوئی رات بھی بسر کی اُسدن صاحبقران و بادشاہ
نے دربار نہیں کیا اس خیال سے کہ کل یہاں سے کوچ ہوگا آج سردار آرام سے رات بسر کرلیں یہانتک کہ سحر ہوگی بعد فراغ نماز لشکر میں کمر بندی
ہوئی ادھر صاحبقران و بادشاہ نماز سحر سے فراغت کر کے برآمد ہوئے خیمے وغیرہ بار ہوئے سب سرداروں
کا مجرا ہوا لشکر کے پرے جمے ہر ایک سردار و افسر و عزیز اپنا اپنا لشکر لیکر روانہ ہوا جبرئیل بھی زخم سر
پر پٹی بندھی ہوئی اپنا لشکر لیے ہوئے ہمراہ تھا اسی طرح سے عادل بھی برابر لشکر جبرئیل کے مع اپنے
لشکر کے تھا صاحبقران اپنے مرکب پر سوار بادشاہ تخت پر جلوہ گر بڑے جاہ و حشم سے لشکر روانہ
ہوا نشان لہراتے ہوئے باجے بجتے ہوئے انکو تو راہ میں رکھا جاتا ہی انکا حال وقت پر تحریر ہوگا

اب حال محراب شاہ میں خامہ فرسائی ہوتی ہی ناظرین کو معلوم ہو کہ محراب شاہ نے یہ
طریقہ مقرر کیا تھا جب اُسکا سپہ سالار باران مارخوار برائے مقابلہ گیا تھا کہ کل لشکر کو حکم دیا تھا کہ ہمہ وقت
طیار رہے اور ہرکارے مقرر کیے تھے کہ دم بدم کی خبر دیتے رہیں کہ کیا گذری چنانچہ ایسا ہی ہوا تھا کہ
ہر وقت لشکر طیار رہتا تھا اور ہرکارے دم بدم کی خبر دیتے تھے کہ اسوقت لشکر یہاں پہونچا اور یہ واقعہ
گذرا اُسوقت لشکر وہاں پہونچا یہ حال ہوا یہ نوبت تھی کہ رات رات بھر سوتا نہ تھا محلدار کو حکم تھا کہ جب ہرکارے
خبر لے کر آئیں ہمکو خبر کرو اگر اسکے خلاف ہوگا تو ہم سزا دینگے خلاصہ یہ کہ جس دن مقابلہ ہوا تھا ہرکاروں
نے خبر دی تھی کہ آج دونوں لشکر باہم ملیں گے اور مقابلہ ہوگا بعد دن کشت و خون بارگاہ ہاتھ نہ آسکے گی چنانچہ
اُس دن محراب شاہ دربار میں مع کل سرداروں کے بیٹھا تھا کہ ہرکاروں نے آکر خبر دی کہ مقابلہ ہوگیا
یہ بہت خوش ہوا اُسنے خیال کیا کہ خداوند تصویر خیر کریں کہ دوسرے ہرکارے نے آکر عرض کیا
کہ ایک افسر لشکر اسلام کو آپ کے سپہ سالار نے زخمی کیا اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ہماری ظفر معلوم ہوتی ہی
کہ قریب دوپہر ہرکارے نے آکر خبر دی کہ دوسرا افسر بھی ہاتھ سے سپہ سالار کے زخمی ہوا لوگ اُسکو بھی لیکر
نکل گئے کہیں اب صرف لشکر لڑ رہا ہی کوئی دم میں شکست کھاتا ہی محراب شاہ بہت خوش ہوا کہ ہرکارے نے
آکر خبر دی کہ لشکر اسلام نے شکست کھائی بارگاہ پر قبضہ ہوگیا اور سپہ سالار نے بارگاہ طرف شہر کے روانہ
کی ہی اب محراب شاہ نے خیال کیا کہ جب یہ خبر آئے گی کہ لشکر اسلام فرار کر گیا اور بیرون شہر بارگاہ
برپا ہی تو میں کل لشکر لے کر یہاں سے کوچ کرونگا مگر دربار نہ برخاست کیا تھا کہ اتنے عرصہ میں ایک ہرکارے نے

آکر خبر دی کہ لشکر اسلام شکست کھا کر اور فرار پر کمر باندھ چکا تھا کہ ایک نقابدار سبز پوش آکر گرا پہلے اُسنے
بارگاہ پر قبضہ کیا جو لوگ کہ بارگاہ کو لے آئے تھے انکو قتل کر کے اپنے ملازمون کے ہمراہ بارگاہ کو کسی
کسی سمت کو روانہ کر دی اور خود لشکر حضور سے مقابلہ کرنے لگا بڑا ایسا دریا ہے اُسکے ہمراہ لشکر کوئی ساٹھ ہزار
سے زیادہ نہو گا مگر جبر ہاتھ مارتا ہے اُسکے دو بر کالے ہوتے ہین لشکر کا مار نشتر اُڑ کر دیا ہے ایسی جنگ ہو رہی
ہے کہ کبھی آجتک نہوئی ہو گی یہ حال دیکھکر لشکر اسلام بھی پلٹ پڑا ہے اب تو تینون لشکر لڑ رہے ہین یہ خبر سنکے
محراب شاہ کا رنگ فق ہو گیا اور اہل دربار سے کہنے لگا کہ یہ نقابدار کون مفلوک ہے جو یون آ کر
لڑنے لگا اور بارگاہ لے گیا میرے سپہ سالار کی ساری محنت برباد ہوئی خداوند اسکی ظفر کرین میرا
سپہ سالار فتحیاب ہو اہل دربار نے عرض کیا آپ کی ظفر ہو گی آپ پریشان نہون وہ ہرکارے یہ خبر
دے کر چلے گئے کہ ادھر ہرکارے آئے اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند بڑا غضب ہو گیا لشکر اسلام سے
کمک آگئی اب لڑائی کا درست ہونا اور ظفر کا حاصل ہونا غیر ممکن ہے چار لشکر ایک ہو گئے ہین نقابدار
نے آکر قیامت برپا کر رکھی تھی اور جسکے لگا [illegible] آئی ہے اسکے افسر نے تو آفت برپا کر رکھی ہے اب تو محراب
شاہ بہت پریشان ہوا اور قصد کیا کہ کسی کو میرا بے خبر روانہ کرون اور مدد بھیجون کہ اہل دربار نے کہا کہ
حضور کیون پریشان ہوتے ہین اگر لشکر حضور شکست کھا کر آئیگا تو کیا نقصان ہے جس امر کیلیے فساد
ہوا تھا وہ تو دوسرے کے قبضہ مین ہے اب یہان سے کمک کا روانہ کرنا بیکار ہے کیونکہ بارگاہ تو ملے گی نہین اگر
کمک روانہ کی اپنا لشکر کم ہوگا حریف کو زور ہوگا اُسی لشکر کو لڑنے دیجیے اب کمک نہ روانہ فرمایئے ہان
جب حریف یہان آکر پہونچے تو مقابلہ فرمایئے خوب جم کر کہ حریف کو بھی معلوم ہو یہ جو اہل دربار نے
رائے دی محراب شاہ نے اپنے قصد کو فسخ کیا اور اب اس انتظار مین رہا کہ دیکھیے کیا خبر
آتی ہے تھوڑے عرصہ کے بعد خبر آئی کہ آپ کا سپہ سالار ہاتھ سے نقابدار کے مارا گیا اب لشکر لڑ رہا ہے
یہ سنکے محراب شاہ کو بڑا صدمہ ہوا سب اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ رنگ اُڑ گیا سب نے بڑا افسوس
کیا محراب شاہ نے کہا کہ میرا بازو ٹوٹ گیا یہ سپہ سالار نہین قتل ہوا میرے لشکر کی کمر ٹوٹ گئی بہت بڑا
بہادر مارا گیا اب مین کیا کرون اہل دربار نے کہا کہ ہم لوگون کی تو یہ رائے ہے کہ کل یہان سے کوچ کر کے
بیرون شہر قیام کرین جب لشکر حریف آئے تو مقابلہ ہو محراب شاہ نے کہا کہ جو تم سب کی رائے ہے اسوقت
بدحواس ہون یہ کہکر دربار برخاست کیا اور حکم دیتا گیا کہ کل ہم یہان سے کوچ کرین گے اُدھر کا تو حال
تحریر ہو چکا ہے کہ لشکر شکست کھا کر فرار پر قرار دے چکا ہے اب ہرکارے بھی یہ خبر لے کر نہ آئے اس خیال سے کہ
کیا خبر دین جاکر پہلی خبرون مین تو بہت کچھ انعام ملتا تھا اس خبر مین کیا ملیگا سوائے رنج و افسوس کے جب یہ لشکر
جائیگا خود معلوم ہو جائیگا اس سبب سے ہرکارے بھی نہ آئے تھے محراب شاہ محل مین جاکر منہ لپیٹ کر مسہری پر
سو رہا سب سردار بھی اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے لشکر مین خبر کر دی گئی کہ کل کوچ ہو گا طیاری سفر ہونے
لگی کہ وہ رات بسر ہوئی سحر ہوئی محراب شاہ سب سے رخصت ہو کر باہر برآمد ہوا ادھر سردار و افسر بھی
اپنے اپنے عزیزون سے ملکر حاضر ہو چکے تھے کہ بادشاہ برآمد ہوا سب کا مجرا ہوا سپہ سالار دست راست
نے مجرا کیا جسکا نام ہیلان شترخوار ایک شتر کی نہاری کھاتا ہے بس بادشاہ تخت پر سوار ہوا وزیر کو
اپنی طرف سے حاکم شہر کیا آپ مع لشکر شہر سے روانہ ہوا گرد و پیش تمام سردار و افسر تھے سپہ سالار بعہدہ
سپہ سالاری پیشاپیش لشکر چلا آتا تھا کہ لشکر بیرون شہر پہونچا شہر سے پانچ کوس پر جاکر خیمہ وغیرہ
برپا ہو گئے لشکر اُترا برد اُڑ ہوا محراب شاہ کے ہمراہ قریب پانچ پانسار سے چار لاکھ کے

لشکر جو بازار مین آراستہ ہو گئین لشکر ایرہ نے لگا بارگاہ محرابیہ بپا کی گئی محراب شاہ بارگاہ مین آکر بیٹھا سب سردار
آکر جمع ہوئے دربار آراستہ ہوا کہ محراب شاہ نے کہا کہ پھر کچھ خبر نہ آئی کہ لشکر پہ کیا گذری اہل دربار نے
عرض کیا کہ جی نہین کیا گذری ہوگی لشکر نے شکست کھائی ہوگی کہ سپاہ بے افسر کیونکر مقابلہ کر سکتی ہے
معلوم ہو جائے گا حضور کیون فکر کرین محراب شاہ نے حکم دیا کہ پردے بارگاہ کے اٹھا دو میرا دل
گھبراتا ہے مین صحرا کی سیر کرونگا یہ جو حکم دیا تو فوراً پردے بارگاہ کے اٹھ گئے یہ تو صحرا کی سیر کر رہا ہے ادھر
وہ جو لشکر شکست کھا کر مقابلہ سے نقابدار و شہنشاہ کے اپنے افسر کی لاش لیکر بھاگا تھا راہ طے کرتا ہوا
چلا آتا تھا کہ رات ہو گئی تھی ایک صحرا ابن نسیر کی بوقت سحر روانہ ہوئے یہ لوگ اُسوقت پہونچے جبکہ محراب شاہ
بیرون شہر آکر قیام کر چکا تھا بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوئے تھے کہ گرد پیدا ہوئی ان سب کو گمان ہوا
کہ لشکر حریف آتا ہے یہ لوگ اُسطرف دیکھنے لگے کہ اُس گرد سے لشکر پیدا ہوا محراب شاہ نے اپنے لشکر
کے ہرکارون کو روانہ کیا کہ خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے وہ ہرکارے برائے خبر گئے اُنھون نے جو جاکر دیکھا
تو اپنا لشکر پایا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا شکست کھا کر آیا ہے یہ سپہ سالار کی لاش ہے یہ خبر دریافت
کرکے ہرکارے لشکر مین آئے محراب شاہ کو خبر دی کہ یہ لشکر آپ کا ہے جو کہ ماران کے ہمراہ کیا تھا
ماران مارا گیا لشکر نے شکست کھائی آپ کی خدمت مین آتا ہے محراب شاہ نے کہا کہ ان سے کہدو
کہ بادشاہ خود بیرون شہر آکر فروکش ہوا ہے چند عزیز ماران کے ماران کی لاش کو لے کر شہر مین جائین
اُسکا کریہ کرم کرین باقی کل لشکر شامل لشکر ہو جو مجروح ہون انکا علاج کیا جائے جو غیر مجروح ہون وہ
اپنے مقام پر پڑاؤ کرین اُنکے افسر حاضر دربار ہون یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا ہرکارون نے جا کر
اُس لشکر مین یہ حکم پہونچا دیا وہ لشکر خود پریشان تھا کہ یہ لشکر کسکا ہے جو شہر کے قریب اُترا ہوا ہے کیسا کسی
اور طرف سے حریف نے آکر شہر کو گھیر لیا یہ لوگ اِس فکر مین تھے کہ ہرکارون نے جاکر یہ کہا وہ لوگ
یہ سنکے خوش ہوئے اسی وقت لشکر مین آئے چند لوگ ماران کی لاش لے کر شہر کو روانہ ہوئے باقی
لشکر شامل لشکر ہوا جو زخمی تھے اُسی وقت سے اُنکا علاج ہونے لگا باقی جو افسر رہ گئے تھے وہ دربار
مین آئے محراب شاہ کو مجرا کیا اپنے مقام پر بیٹھے محراب شاہ نے حال جنگ دریافت کیا انھون
نے کل حال بیان کیا محراب شاہ سنکے دنگ ہو گیا کہ عجیب واقعہ ہے یہ نقابدار کون تھا کہ جس نے
آکر یہ قیامت برپا کر دی خیر دیکھا جائے گا یہی خداوند تصویر نے تقدیر کی تھی ہم مجبور ہین اب
محراب شاہ تو یہان اُترا ہوا ہے اُدھر وہ گھیارے اپنے افسر کے پاس روانہ ہوئے آئے جن کا
مال و اسباب خواجہ نے عیاری کرکے لے لیا تھا اور کل حال عرض کیا اُسنے یہ سنکے محراب شاہ
کی بارگاہ مین آکر بیان کیا محراب شاہ نے حکم دیا کہ انکو اور اسباب دیا جائے کوئی قزاق ہوگا جو
یون لے گیا اسکی تدبیر کیجائے گی پہلے اِس مہم سے تو فراغت ہو لے تو پھر دیکھا جائے گا یہ حکم دیکر
محراب شاہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے خیمہ آرام مین جاکر آرام پذیر ہوا ہر سردار و افسر
اپنے اپنے مقام پر گیا اُدھر وہ لوگ لاش ماران کی لے کر داخل شہر ہوئے مرگھٹ پر لاکر جلائی اسکے
عزیزون کو خبر ہوئی وہ آئے اُسکے بیٹے نے اسکا کریہ کرم کیا بعد اسکے جو لوگ لاش لے کر
گئے تھے وہ ایک دن رہ کر دوسرے دن طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہان وہ دن گذرا رات ہوئی رات
بسر ہوئی صبح کو محراب شاہ نے دربار کیا سب لوگ حاضر دربار ہوئے آج پھر بارگاہ کے پردے
اُٹھا دیئے گئے محراب شاہ کو اپنے سپہ سالار و لشکر کے شکست کھا کر فرار کرنے و ماران کے

قتل ہونے کا بڑا صدمہ ہی پھر اسکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی مگر کیا کرے مجبور ہی یہ خبر پرچہ نویسون نے
لکھکر ان چارون ملکون کی طرف روانہ کی ہر ایک بادشاہ دیکھکر بہت پریشان ہوا کہ یہ تو بڑا غضب
ہوا خدا پرستون کی خوب پلک آجاتی ہی ان لوگون سے سر بر ہونا غیر ممکن ہی ہر ایک بادشاہ کو اُس
وقت سے فکر پیدا ہوگئی کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا کہ انھون نے کیا کیا اب حال اسد تحریر
ہوتا ہی کہ یہ جو پیش خیمہ لیکر چلے تھے چونکہ شہر محرابیہ قریب ہی تھا دوسرے انکا یہ طریقہ ہی کہ تین دن
کی راہ کو ایک روز مین تمام کرتے ہین اُسی دن انھون نے قریب شام پہونچکر جب انکو یہ ثابت ہوگیا
کہ تین منزلین طے کرچکا ہون ایک صحرا مین قیام کیا اور یہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ اب یہان سے محرابیہ
دو منزل ہی تو رات تو انھون نے اُس صحرا مین بسر کی بوقت سحر لشکر کو لیکر روانہ ہوئے اسقدر جلد
راہ طے کی کہ قریب دوپہر یہ اُس مقام پر پہونچے جہان لشکر محراب شاہ فرودکش تھا محراب شاہ
بیٹھا ہوا صحرا کی سیر کر رہا تھا کہ گرد بلند ہوئی بادشاہ نے حکم دیا کہ کوئی خبر لائے کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی
بظاہر تو آمد لشکر معلوم ہوتی ہی ہرکارے روانہ ہوئے کہ وہ گرد دشت ہوئی اُس سے لشکر پیدا ہوا
یہ جو محراب شاہ نے دیکھا تو تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور سواری طلب کرکے سردارونکو
ہمراہ لیکر اپنے لشکر کے کنارے پر آکر کھڑا ہوا اس خیال سے کہ دیکھون یہ لشکر کسکا ہی اور کس قدر
ہی اس خیال سے یہان کھڑا ہوا ہی لشکر کی طرف دیکھ رہا ہی اُدھر اسد ثانی نے جو لشکر کو دیکھا کہ
ایک لشکر اترا ہوا ہی اور ایک بادشاہ لشکر کے کنارے پر چتر زرین لگائے ہوئے مع اپنے سردارون کے
کھڑا ہی انھون نے ہرکارون کو حکم دیا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے ادھر سے خبر کو روانہ ہوئے داخل
لشکر محراب شاہ ہوئے اور دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر محراب شاہ کا ہی اور خود محراب شاہ
کنارے پر لشکر کے کھڑا ہوا ہی اور آمد لشکر کا تماشہ دیکھ رہا ہی یہ خبر دریافت کرکے وہ ہرکارے اپنے
لشکر کی طرف چلے گئے محراب شاہ کے ہرکارے لشکر اسد مین پہونچے تھے انھون نے جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اسد ثانی کا ہی پیش خیمہ لیکر آئے ہین اُسکے عقب مین لشکر صاحبقرانی بھی
آتا ہی یہ خبر دریافت کرکے ہرکارے اپنے لشکر کی طرف آئے اسد کے ہرکارون نے اسد کو خبر دی کہ
یہ لشکر محراب شاہ کا ہی برائے مقابلہ صاحبقران بیرون شہر آکر فرودکش ہوا ہی اور یہ جو چتر لگائے
ہوئے کھڑا ہی یہ خود محراب شاہ ہی آپ کے لشکر کی آمد کا تماشا دیکھ رہا ہی یہ سن کے اسد نے حکم
دیا کہ میدان جنگ کا فاصلہ دیکر بارگاہ صاحبقرانی برپا کیجائے دیگر بارگاہین برپا ہون یہ جو
حکم اسد نے دیا اہلکارون نے میدان جنگ کا فاصلہ دیکر بارگاہین برپا کیجانے لگین لشکر اسد
بھی اترنے لگا وہ اپنے پڑاو کا سامان کرنے لگا لشکر کی بازارین کھل گیئن محراب شاہ نے اسد کو
جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک جوان رعنا بہت خوبصورت چہرہ مثل آفتاب کے درخشان بھورے بھورے
بال خود سے باہر اڑ رہے ہین وحشت چہرے سے ہویدا ہی یہ دیکھکر محراب شاہ کو اسد کی صورت
بہت پسند آئی اور سردارون سے کہا کہ یہ جوان بہت خوبصورت ہی اور کمسن ہی انھون نے عرض کیا
کہ سنا گیا ہی کہ لشکر صاحبقران مین جو ہی وہ خوبصورت ہی اسپر کیا منحصر ہی وہ ہرکارے جو کہ ہمراہ
لشکر یاران کے گئے تھے اس مقام پر موجود تھے انھون نے عرض کیا کہ یہ کیا خوبصورت ہی وہ جو
سردار برائے کمک لشکر اسلام آیا تھا بہت حسین تھا اُسکے منہ پر نگاہ نہ کام کر سکتی تھی اُسکے حسن کا یہ
حال تھا کہ آفتاب اُسکے رخ کے انوار کے روبرو گرد تھا محراب شاہ نے کہا کہ خداوند تصویر سے فی

ہر چیز کا خاتمہ ان لوگون پر کر دیا ہی جرأت بہادری مروت خلق حسن سیرت یہ لوگ سنا جاتا ہی بہت
اچھی ہین بہادری کا تو حال روشن اظہر من الشمس ہی کیا بیان ہو سردارون نے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہے
یہ کلام کرتا ہوا اپنی بارگاہ مین آیا ادھر اسد اپنی بارگاہ مین داخل ہوے تمام لشکر اُترا بارگاہ مین
برپا ہوگئین اب صرف آمد صاحبقران کا انتظار ہی یہان بارگاہ مین محراب شاہ آکر بیٹھا تھوڑے
عرصہ کے بعد دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو گئے اُسدن محراب شاہ نے سپہر
کا دربار نہین کیا ایک انجمن مشاورت برپا کی شمع رائے کو روشن کیا اور اپنے چند سردارون سے سوال
کیا کہ میری تو یہ رائے ہی کہ مین ایک سردار کو حکم دون کہ تھوڑا سا لشکر لیکر جائے اور اس جوان کو قتل
کرکے بارگاہ لے آئے تم لوگ اس امر مین کیا رائے دیتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ گو یہ رائے بہت
ٹھیک ہی مگر اب وہ وقت نہین ہی کیونکہ آپ سماعت فرما چکے ہین کہ اس لشکر کے عقب مین لشکر صاحبقران
چلا آتا ہی کہین ایسا نہو کہ یہ خبر سنکے وہ کل لشکر ایک مرتبہ آگرے اور جنگ مغلوبہ ہو جائے وہ لوگ تو
طیار ہونگے ہمارا لشکر نہ طیار ہوگا خرابی ہوگی حضور کو کیون فکر ہی آنے دیجیے دیکھین تو کیا کرتے ہین وہ
لوگ کوئی دو چری نہین باندھے ہین جو اُسکے دو ہاتھ پانون ہین وہی ہمارے ہین جو انکا دل و جگر ہی
وہی ہمارا ہی اگر خیال کرین کہ تھوڑا لشکر ادھر روانہ کرین باقی لشکر کو حکم دین کہ وہ ہر وقت طیار رہے
تو یہ خیال فرمایئے کہ ایک بارگاہ پر اسقدر لشکر کٹوانا بالکل اسوقت خلاف ہی وہ وقت اور تھا جو
سب کی یہ رائے ہوئی تھی مگر کیا کیا جائے نقابدار نے آکر تمام کارخانہ درہم برہم کر دیا بس
اس سے یہی بہتر ہی کہ لشکر کو آنے دیجیے مقابلہ فرمایئے اپنے غلامون کی جانبازی کو ملاحظہ فرمایئے
کہ کیونکر حضور پر جانین نثار کرتے ہین اور دشمن کشی مین سرگرمی کرتے ہین محراب شاہ نے کہا کہ جو تم لوگونکی
رائے ہین نے ایک امر بیان کیا اگر تم لوگ پسند کرتے تو کیا مضائقہ تھا یہ کہکر اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تمھاری
کیا رائے ہی اُسنے جواب دیا کہ جو سب کی رائے وہ میری رائے یہ لوگ سچ کہتے ہین محراب شاہ نے
یہ سنکے جواب دیا کہ بس یہی امر خوب ہی کہ جو تم سب کی رائے ہی اُسکے بعد محراب شاہ نے اس
جلسہ کو برخاست کیا جب جلسہ برخاست ہوا تو اُسکے سپہ سالار نے کہا کہ مجکو کچھ عرض کرنا ہی آپ لوگ تھوڑی
دیر اور ٹھہر جائین وہ سب بیٹھ گئے پیلان نے کہا کہ مین نے اس سبب سے اور اس امر کو نہین منظور کیا
کہ یہ بھی تو خیال ہی کہ کہین پھر نقابدار نہ آگرے اور اُس سے مقابلہ ہو تو اور خرابی ہو اور ہمارے
لشکر کی قوت کم ہو مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ بارگاہ پھر اسکے پاس کیونکر آئی یہ وہی بارگاہ ہی یا دوسری ہی
ہرکارون کو طلب فرمایئے تو اُن سے دریافت کیا جائے محراب شاہ نے ہرکارون کو طلب کیا وہ حاضر
ہوئے یہ وہ ہرکارے ہین جو کہ لشکر یاران کے ہمراہ تھے محراب شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ یہ بیان
کرو کہ یہ جو بارگاہ آئی ہی وہی بارگاہ ہی یا دوسری اور دریافت کرو کہ وہی ہی تو انکو پھر کیونکر ملی ہرکارون
نے عرض کیا کہ یہ تو غلام بخوبی پہچانتے ہین کہ یہ بارگاہ تو وہی ہی دوسری نہین ہی مگر یہ نہین معلوم کہ کیونکر ملی
اسکو تو نقابدار لے گیا تھا گیا وہ نقابدار یہی جوان تھا محراب شاہ نے کہا کہ پھر جاؤ وہ ہرکارے
سلام کرکے روانہ ہوئے اُسکے بعد محراب شاہ نے وہ جلسہ برخاست کیا اور کہا کہ جب کل دربار ہوگا
تو خیر معلوم ہوگی وہ لوگ اپنے مقام پر آئے ہرکارے اُدھر اپنی صورتین بدل کر طرف لشکر اسد ثانی کے
روانہ ہوئے داخل لشکر ہوکر یہ دریافت کرنے لگے کہ یہ کون لوگ ہین چونکہ جانتے تھے مگر دیدہ و دانستہ اجنبی
بنے اور صورت مسافر کی بنائی اُن لوگون نے کہا کہ تمکو کیا ہم کوئی ہین اور کسیکا لشکر ہی اُنھون نے

جواب دیا کہ ہم مسافر ہین اس سبب سے دریافت کرتے ہین چونکہ یہ لوگ تو مسافر دوست ہین جواب دیا کہ
اگر تم لوگ مسافر ہو اور تمھاری منزل دور ہی اور کوئی مقام قیام کرنے کا نہین ہی تو آج تم لوگ ہمارے
مہمان ہو ہم تمھاری دعوت کرینگے اُنھون نے خیال کیا کہ یہان قیام کرکے سب حالت دریافت کرلینا ضرور
ہی بس دل مین یہ خیال کرکے جواب دیا کہ آپ کی بڑی عنایت ہوگی دراصل منزل تو ہماری یہان سے
بہت دور ہی ہم اسی فکر مین یہان آئے تھے کہ اگر مقام سکونت مل جاوے تو قیام کرین آپ نے اسقدر
سہارا دیا ہماری جان مین جان آئی ورنہ کسی صحرا مین کسی درخت پر رات بسر کرتے پھر وقت سحر وہان سے اپنی منزل
کی طرف روانہ ہوتے یہ کہکر خاموش ہوئے اُن لوگون نے کہا کہ کیون یہان قیام کرو یہ کہکر اُنکو ہمراہ لیکر
اپنے مقام پر آئے اُنکو جگہ دی اُنکی دعوت کا سامان کیا جو کچھ ہوسکا وہ کیا چونکہ عالم سفر مین تھے جب
کھانے وغیرہ سے فراغت ہوگئی وہ سب ملکر بیٹھے اُن لوگون نے کہا کہ آپ کدھر سے آتے ہین اور کدھر کا
قصد ہی جواب دیا کہ ہم اقبالیہ سے آتے ہین اور امثالیہ کو جاتے ہین ہم لوگ خداپرست ہین یہ امر ہمنے
آپ پر اس سبب سے ظاہر کیا کہ آپ کے بھی چہرون سے نور اسلام ظاہر ہی بلکہ ہم قبل مین تصویر پرست
تھے جب ہمنے یہ سنا کہ لشکر خداپرستون کا آیا اُسنے دریاے سبز رنگ برباد کیا شہر یقینیہ پر اپنا قبضہ
کرلیا اُسکے بعد صحرا یہ پر لشکر کشی کی محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار کو براے مقابلہ روانہ کیا ہی کہ لشکر
اسلام کے پہلوان سے بارگاہ چھین لو چنانچہ ایسا ہی ہوا اُسنے جاکر بارگاہ پر قبضہ کرلیا تھا ہم لوگ یہ خبر سُنکے
اپنے دل مین کہنے لگے کہ چلکر محراب شاہ کے شہر مین قیام کرین چنانچہ اسی قصد سے چلے تھے اور ہم تصویر پرست
تھے راہ مین یہ خبر پائی کہ یہ واقعہ ہوا ہم نے اپنے قصد کو فسخ کیا امثالیہ کا قصد کیا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ بارگاہ
لشکر محراب شاہ سے کوئی نقابدار سبز پوش چھین کرلے گیا ہم نے خیال کیا کہ مذہب اسلام بہت اچھا
مذہب ہی ہم نے اُسیوقت سے تصویر پرستی ترک کی چونکہ اکثر کتابون مین ارکان اسلام دیکھ چکے تھے اُسی طریقہ
سے ہم نے اسلام قبول کیا اب ہم امثالیہ کو جاتے ہین کیونکہ جبتک مذہب اسلام کا قبضہ ہو ہم لوگ اسی
طور سے بسر کرین اگر یہ ان شہرون کے باشندون کو معلوم ہو جاوے گا تو ہم کو قتل کر ڈالین گے اب اس سبب سے
امثالیہ کو جاتے ہین جلاوطنی کرتے ہین یہ جو اُنھون نے کہا اُن لوگون نے جواب دیا کہ یہ تو تمھارا گمان بہت
ٹھیک ہی اگر یہ ہی خیال ہی تو تم اسی لشکر مین رہو کیونکہ یہ لشکر خداپرستون کا ہی ہمارا سردار پیش خیمہ شاہی
لیکر آیا ہی وہ جو لشکر سامنے اُترا ہوا ہی محراب شاہ کا ہی یہ لشکر اسلام ہی جسمین تم بیٹھے ہو وہ بارگاہ
جو برپا ہی یہ وہی بارگاہ ہی جو کفار نے چھین لی تھی اور نقابدار آکر لے گیا تھا نقابدار سے ہمارے افسر
اسد ثانی نے چھین لی اور لاکر صاحبقران کی نذر گذرانی یہ کہکر کل حال بیان کیا وہ مکار سُنکے
خاموش ہو رہے اور خیال کیا کہ یہ جوان نقابدار سے بھی بہادر ہی کہ نقابدار سے بارگاہ چھین لی اس سے
کون مقابلہ کرسکتا ہی یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے اس امر کا یہ جواب دیا کہ اب تو ہم امثالیہ کو جاتے ہین وہان سے
جو واپس آوینگے تو اس لشکر مین قیام کرینگے یہ جو کہا تو لشکر اسد کے لوگ کہنے لگے کہ تمکو اختیار ہی
وہ رات تو اُسی مقام پر بسر ہوئی بوقت سحر وہ لوگ لشکر سے نکل کر لشکر محراب شاہ مین آئے یہان
محراب شاہ نے دربار کیا تھا سب سردار حاضر دربار تھے کہ وہ ہرکارے آکر پہونچے پہلے سلام
کیا اور عرض کیا کہ غلام دریافت کر آئے یہ جوان جو کہ سب کا افسر ہی اسکا نام اسد ثانی
ہی اس نے بارگاہ نقابدار سے چھین لی تھی اور صاحبقران کو نذر دی تھی اب وہ ہی بارگاہ
لیکر بحکم صاحبقران ادھر آیا ہی یہ وہی بارگاہ ہی جو کہ قبل مین آئی تھی اور آپ کے سپہ سالار نے اُنسے

جھین لی تھی کل لشکر صاحبقران کے آنے کی خبر لگی ہوئی ہی کل لشکر صاحبقران داخل ہوگا یہ خبر سنکے محراب شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ یہ جوان ایسا بہادر ہی کہ اسنے اُس شخص سے بارگاہ جھین لی جس نے ماران ایسے بہادر کو قتل کیا خوب ہوا کہ تمھاری راے ہوئی ورنہ بڑی خرابی ہوتی اب کل لشکر صاحبقران کا آئیگا تو جو امر قرار پاے گا اور یوم مقابلہ مقرر ہو گا اُس دن مقابلہ کیا جاے گا کیا ضرور ہی کہ ہم اپنی طرف سے شر کرین یہ جو محراب شاہ نے کہا اہل دربار نے جواب دیا کہ اسی سبب سے ہماری راے ہوئی کہ بیکار کو اپنی قوت سپاہ کم کرنا ہی یون مقابلہ کرکے پس یہ سنکے محراب شاہ نے حکم دیا کہ کل ہم آمد لشکر صاحبقران ملاحظہ کرین گے لہذا کنارے پر لشکر کے کسی بلندی پر ہمارے قیام کے لیے بندوبست کیا جاے یہ جو حکم دیا کاربردارون نے کنارے لشکر کے روبرو لشکر اسلام کے اُس طرف کو جدھر سے لشکر اسلام آئیگا ایک بلندی پر نمگیرہ کارچوبی بہت وسیع استادہ کیا اُسکے نیچے فرش کیا تخت آراستہ کیا گرد تخت کے کرسیان سردارون کی آراستہ کین یہ بندوبست کرکے سب نے آکر محراب شاہ سے عرض کیا کہ ہم نے بموجب حکم سرکار سب انتظام کرلیا ہی کل صبح کو سرکار اُسی طرف تشریف لائین اُسی مقام پر دربار فرمائین کیونکہ کل صبح سے آمد لشکر اسلام شروع ہوگی محراب شاہ نے کہا اچھا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب اپنے مقام کو گئے یہان لشکر اسد مین خبر آئی کہ کل آمد لشکر اسلام ہی اسد نے حکم دیا کہ کل صبح کو لشکر طیار ہو اور آمد صاحبقرانی کا بندوبست کرے یہ حکم دے کر اسد نے کل بارگاہین وغیرہ درست کرائین آپ اُنکو آراستہ کیا اب کوسون بارگاہین و خیمہ وغیرہ برپا ہین سواے خیمون و بارگاہون کے دوسری چیز اُس صحرا مین نظر نہین آتی ہی یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی رات گذری سحر ہوئی ادھر تو لشکر اسد ثانی آراستہ ہوا اُدھر محراب شاہ اپنے سردارون کو لیکر اُس بلندی پر زیر نمگیرہ آکر بیٹھا سب سردار حاضر ہوئے کہ محراب شاہ نے دیکھا کہ اس جوان نے اپنے لشکر کو آراستہ کرکے صفین درست کرکے کھڑا ہوا ہی محراب شاہ نے کہا کہ دیکھو اسوقت کیا شان ہی اس لشکر پر کیونکر مسلح و مکمل کھڑا ہی جو شوکت لشکر اسلام کی ہم نے دیکھی ہی آج تک کسی لشکر کی نہین دیکھی بھلا کسی لشکر کا یہ رعب ہی جو اُس لشکر کا ہی سردارون نے عرض کیا کہ کیا عرض کرین یہان یہی باتین ہو رہی تھین اس مقام پر وہی سردار ہین جو کہ ہمراہ ماران کے گئے تھے اور جنگ مین شریک تھے وہ بھی تھے اور وہ ہرکارے بھی تھے جو کہ دم بدم کی خبر دیتے تھے اور چند ہرکارے محراب شاہ نے مقرر کیے تھے کہ جو لشکر آے اُسکے افسر کا نام دریافت کرکے خدمت مین عرض کرتا وہ ہرکارے اس امر کے لیے گئے ہوے تھے کہ یکایک صحرا سے گرد اُڑی محراب شاہ اسطرف دیکھنے لگا کہ وہ گرد شق ہوئی دیکھا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے اُسکے عقب مین ہاتھون پر نشان اُسکے پھریرے کارچوبی چوبین نقرئی نیلیان مخملی وردیان پہنے ہوے پگڑیان باندھے ہوے تمغے سینے لگے ہوے چلے آتے ہین انکے بعد اشتردون کی قطار مرکبون کی بہار سانڈنی سوار او جلوس سواری خاص سردار چوبداران سب کے بعد دو جوان سرون پر مرہم کے پھاہے لگے ہوے آلات حرب و ضرب آراستہ مرکبون پر سوار عقب مین لشکر بیشمار چلے آتے ہین یہ دیکھکر محراب شاہ نے کہا کہ کیا یہی صاحبقران ہین اُن سردارون نے عرض کیا کہ وہ سردار ہین جو کہ قبل مین بارگاہ لیکر آے تھے اور آپکے سپہ سالار سے زخمی ہوے تھے دل انکو لیکر نکل گئے تھے یہ وہی افسر ہین محراب شاہ نے کہا کہ یہی افسر آے تھے جوان خوبصورت ہین کیا یہ انکا لشکر ہی انھون نے عرض کیا کہ ہان لشکر انکا ہی وہ لشکر بھی آکر اُسی

مقام پر ایک طرف صف باندھ کر کھڑا ہوا کیونکہ دریافت کر چکے تھے کہ وہ لشکر جو کہ سامنے اُترا
ہوا ہی محراب شاہ کا ہی اور یہ لشکر جو کہ آترا ہوا ہی یہ آپ کا ہی اسد بارگاہ لیکر آیا ہی خرجیل
دیماول بھی اپنا لشکر لیکر ایک طرف کھڑے ہوئے کہ پھر گرد اُٹھی اور ایک سردار مع لشکر آیا اب تو
رستہ بندھ گئی پے درپے گرد اُڑنے لگی متواتر لشکر آنے لگا پہلے تو چھوٹے چھوٹے سردار آئے
اُنکے بعد بڑے بڑے سرداروں کی آمد شروع ہوئی تا شام لشکر صاحبقران آیا ہرکارے
محراب شاہ کو خبر دیتے رہے کہ یہ لشکر مغرب ہی یہ لشکر ترکستان کا ہی یہ لشکر طرطوس ہی یہ لشکر ہندوستان
آیا یہ فلان مقام کا لشکر ہی یہ فلان سردار ہی یہ کئی لاکھ سے آیا ہی اُسدن جس قدر سردار و افسر تھے
سب آئے کوئی نہین باقی رہا قریب شام یقین خداپرست مع اپنے لشکر کے وصنوبر شاہ آئے
آمد لشکر موقوف ہوگئی اب سرداروں مین کون رہ گیا ہی گرگین درشت چنگال قیصر صاف
باطن ملوک بن مالک فرزند لندھور وغیرہ اور کوئی سردار نہ تھا کہ محراب شاہ نے حکم دیا
کہ نقیب لاؤ اب لوٹ کر نہ آئیگا ہرکاروں نے عرض کیا کہ کل پھر آئیگا محراب شاہ یہ سنکے خاموش ہو رہا
مگر یقین کو دیکھکر جل گیا کہا اسنے یہ برا کیا کہ خدا پرستون سے مل گیا چونکہ شام ہوگئی تھی اُس
مقام پر سے اُٹھکر داخل بارگاہ ہوا خاصہ وغیرہ کھا کر آرام کیا یہان جو سردار آئے تھے اپنے اپنے
خیمہ مین آئے لشکر اُترا اب کوسون نشان تھاے لشکر کھلے ہوے ہین بازارین آراستہ ہوگئی ہین
چار بازارین آراستہ ہین بازار عجم بازار مصر بازار چین بازار ترکستان یہ چارون بازارین خوب
آراستہ ہین گنجون کے جھنڈے اُڑ رہے ہین کوسون تک لشکر اُترا ہوا ہی ابھی نصف لشکر آیا ہی
کہ رات کو لشکر مین طلایہ پھرنے لگا رات تمام ہوئی صبح کو سب مسلح و مکمل ہو کر صف باندھ کر کھڑے
ہوئے ہر سردار اپنے اپنے لشکر کو لیکر استادہ ہوا محراب شاہ آکر اُس مقام پر بیٹھا کہ آمد لشکر شروع
ہوئی پہلے وہ سردار جو کہ باقی رہ گئے تھے اُسکے بعد عزیزان صاحبقران کی آمد شروع ہوئی مثل
عین الزمان ولوء الزمان کے ہرکاروں نے سب کے نام محراب شاہ کو بتائے کہ پہلے جو آئے تھے
یہ سب سردار تھے اب عزیز صاحبقران مع اپنے لشکر کے آرہے ہین شام تک کل عزیز آئے آخر
مین شہنشاہ گوہر کلاہ مع کئی لاکھ لشکر کے آئے اب ہرکاروں نے محراب شاہ کو خبر دی کہ سب
عزیز و سردار آچکے کل خود صاحبقران و بادشاہ آئینگے آج زیادہ لشکر مین چہل پہل ہو رہی ہی اب تو
سات آٹھ کوس کے گردے مین لشکر اُترا ہوا ہی اُسپر ابھی تک بہت سے سردار و عزیز نہین آئے
ہین اپنے اپنے ملکون مین ہین خبر ہو جاے گی تو صحرا مین جگہ نہ ملیگی جب وہ لوگ آئینگے یہ سنکے محراب شاہ
نے کہا کہ خداوند تصویر مالک ہین یہ کہکر چونکہ شام ہوگئی تھی محراب شاہ اُٹھکر اپنے خیمہ مین آیا ادھر
سب سردار اپنے اپنے خیمون مین اُترے لشکر نے کمر کھولی آج پھر طلایہ پھرا رات تمام ہوئی کہ سب
عزیز و سردار اپنا اپنا لشکر آراستہ کر کے طرف دست چپ و راست کے کھڑے ہوے کہ ادھر
محراب شاہ بھی آکر بیٹھا کہ تھوڑے عرصہ مین ادھر سے گرد بلند ہوئی کہ جسکے سبب سے روے
آفتاب دامن گرد مین پوشیدہ ہوگیا روز روشن مبدل بشب تاریک ہوگیا تاریکی چھاگئی پرندے
سیاہ آندھی کا خیال کر کے اپنے اپنے آشیانون کی طرف گریزان ہوے چرندے مثل
آہوان صحرائی و شیر ژیان و پلنگ نیل گاے یا تو چر رہے تھے یا تاریکی دیکھکر بھاگے ایسے
بدحواس تھے کہ شیر نیل گاے کے غول مین چلا جاتا تھا اور نہ بولتا تھا نیل گاے شیرون مین پھتین

جیتل و پلنگ ایک مقام پر چلے جاتے تھے کوئی کسی کو تکلیف نہ دیتا تھا یہ خیال تھا کہ جلدی اپنے مقام پر پہونچ
جائین کہین ایسا نہو کہ زیادہ تاریکی ہو جاوے اہل لشکر محراب شاہ بہت پریشان ہوے یہ خیال کرنے
لگے کہ کوئی نہ کوئی غضب خداوندی نازل ہوا ہی اس عذاب سے نجات غیر ممکن ہی محراب شاہ خود
اس گرد و غبار کو دیکھکر پریشان ہو گیا کہ یہ کیا آفت آئی ہی ایسی تاریکی تو کبھی نہوئی تھی ایسی سیاہ
آندھی کبھی نہ اُٹھی تھی یہ لوگ تو بہت پریشان تھے گو لشکر اسلام کو معلوم تھا کہ یہ آمد لشکر اسلام ہی مگر وہ
لوگ بھی پریشان ہوئے اور خیال کرنے لگے کہ کیا سیاہ آندھی اُٹھی ان لوگون نے قصد کیا تھا کہ اذان دین
گرد کا یہ عالم تھا کہ بڑھتی چلی آتی تھی ایسی گرد بلند ہوئی تھی کہ تمام صحرا تاریک ہو گیا بموجب شعر ؎ از دامن دشت
عاج اورنگ + گردے بر خاست طوطیان رنگ + دیگر ز گرد و غبارے کہ بر شد سپہر + رہ رفتن خورشید
گم گرد مہر + گرد تیرہ تیرہ سر گرد با سمان رسیدہ و پاے گرد بزمین دو زیدہ اُس گرد سے سمہاے مرکب کی صدا
آتی تھی اور جنگی باجون کی صدا بلند تھی خود محراب شاہ نے کہا کہ یہ نہ آندھی ہی نہ غبار ہی کسی لشکر کثیر کی آمد کا
سامان ہی کیونکہ مرکبون کے ٹاپون کی صدا آ رہی ہی اور کوس رزمی کی اور غور کر کے دیکھو وہ نشان لشکر نظر
آتے ہین سنانین مثل ستارون کے چمک رہی ہین خود کی کلغیان چمک رہی ہین سردارون نے
عرض کیا کہ آپ نے بجا ارشاد کیا ہمکو بھی یہی معلوم ہوتا ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر باد نے مارا گرد کو گرد
نے مارا باد کو دامن گرد شگافتہ ہوا اُس سے کئی ہزار سقے آبپاشی کرتے ہوئے بادلے کی لنگیان باندھے
ہوئے مشکون کے دہانون پر ہزارے طلائی چڑھے ہوے ان مین گلاب کیوڑا بڑا ہوا تھا وہ چھڑکاو کرتے
ہوے کوس چپے آگے آگے پھرتا ہوا سڑک بنی ہوئی اُسکے عقب مین کئی ہزار ہاتھی اُنکے خرطومون مین طلائی
زنجیرین پڑی ہوئین مشکون پر آئینے لگے ہوے کارچوبی جھولین پڑی ہوئین فیلبان زر دوزی وردیان
پہنے ہوے سرون پر گوٹے زار پگڑیان ہاتھون مین طلائی انکس مستک پر بیٹھے ہوے پشتون پر علمدار
عمدہ عمدہ وردیان پہنے ہوے طلائی چھڑون کے علم لیے ہوے چلے آتے ہین محراب شاہ نے یہ دیکھکر
سردارون سے کہا کہ کیون ہمارا کہنا ہوا نہ کہ کوئی لشکر آتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے بھی تو عرض کیا
تھا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی یہ کوئی بہت بڑا بادشاہ ہی کہ اتنے عرصہ مین وہ تاریکی سب بر طرف ہو گئی ہرکارے
اُس گرد و غبار کو دیکھکر اُسطرف کو روانہ ہوے تھے وہان سے یہ دریافت کر کے واپس آئے کہ یہ آمد لشکر
صاحبقران ہی محراب شاہ سے آکر عرض کیا کہ لشکر صاحبقران آتا ہی اور خود صاحبقران بھی
اُس لشکر کے ہمراہ تشریف لاتے ہین یہ لشکر کثیر ہی ادھر ہاتھی ویسے ایک طرف آکر کھڑے ہوے کہ سانڈنی سوار
مرکب سوار ماہی مراتب چوبدار عصاے طلائی ہاتھون مین خاصبردار خاصیان کاندھون پر یساول پرے کے
غول کے غول آکر صف باندھ کر کھڑے ہوے اُسکے بعد کئی ہزار مرکبان برق بجام دو دو جاکر گذر گئے
وہ بھی ایک طرف کھڑے ہوے اور جلوس سواری اب نقارۂ سکندری کی صدا آنے لگی دیکھا کہ غول کے
غول غٹ کے غٹ سوارون کے چلے آتے ہین بیچ مین اُنکے چتر زرین لگا ہوا دارا بن جمشید تخت پر
جلوہ گر گرد سات سو شاہان جلیل القدر مرکبون پر سوار سر پر تاج شاہی جسم مین قباے جہان پناہی بازوؤن
الماس نگار اُنکے بال ہما کا مورچھل ہوتا ہوا سر پر چتر گردش کھاتا ہوا تیغ آبدار برو بر دھری ہوئی صاحبقران
مرکب برق مثال پر سوار از سر تا پا آلات حرب و ضرب سے آراستہ بمرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے
نقیبان خوش گلو صداے باادب باش دیتے ہوئے چلے آتے ہین سواری مثل باد بہاری کے روان
تھی عقب مین قریب اسی نوے لاکھ کے لشکر سواران جلتہ پوش چار آئینہ نبرد روش برکاب برکاب

چلے آتے ہین جیسے ہی سواری بادشاہ کی اُس صحرا مین پہونچی جو کہ لشکر آئے ہوے تھے اور قبل سے آے ہوے تھے سب نے سلام و مجرا کیا مرکبون سے اُتر کر سب تھوڑی دور پیدل آکر ملے یہ حال دیکھکر محراب شاہ دنگ ہو گیا تخت شاہی قریب بارگاہ پہونچا بادشاہ تخت پر سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوئے صاحبقران بھی بارگاہ مین تشریف لیگئے کہ دربار کا ڈنکا ہوا سب سردار اپنے اپنے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دے کر حاضر دربار ہوئے ادہر لشکر نے کمر کھولی وہ لشکر جو کہ آئے ہوئے تھے اور جو اسوقت آیا تھا سب آسودہ ہوا بڑا اور بڑا انتشان کھل گئے مرکب ٹہلائے جانے لگے اب جو محراب شاہ نے نگاہ کی سوائے لشکر کے کوئی مقام خالی نہ معلوم ہوتا تھا جدہر نگاہ کام کرتی تھی خیمے و بارگاہین و علم نظر آتے جہان تک ایک نگاہ جاتا تھا لشکر ہی لشکر نظر آتا تھا حلقۂ لشکر مین جاکر اسیر ہو جاتا تھا مرغ وہم کے اُس لشکر کے پار جانے سے بہرہ جاتے تھے اسقدر لشکر تھا کہ کثرت سپاہ دیکھکر محراب شاہ کے حواس جاتے رہے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ بھلا اس لشکر سے کون مقابلہ کر سکتا ہی یہ لشکر ہی کہ مجمع مور و ملخ بھی کم ہوگا لشکر کی صفین ہین کہ سمندر کی موجین ہین اس لشکر سے کوئی نہ سر بر ہوگا بڑا سخت امر ہی اس لشکر سے مقابلہ کرنا سپہ سالار نے جواب دیا کہ آپ پریشان ہون سب آسان ہوگا یہ لوگ کیا ہین ایک حملہ مین تہ و بالا ہونگے محراب شاہ وہان سے اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آیا اور آکر دربار کیا ادھر ہرکارے برائے خبر دربار صاحبقران مین آئے یہان دربار کو خوب آراستہ پایا وہ دربار دیکھا جو کہ کبھی نہ دیکھا تھا ہر ایک کو ایک شیر درندہ پایا اپنے اپنے دنگل و کرسی پر متمکن تھے اسپ ثانی رہبر و صاحبقران کے بیٹھے ہین خواجہ اپنی کرسی پر دیگر عیار خشتہاے زرین پر کھڑے ہوے ہین کہ صاحبقران نے فرمایا کہ کیون اسد دلاور تمھارے آنے کے بعد محراب شاہ لشکر لے کر آیا تھا یا قبل اسد نے عرض کیا کہ محراب شاہ کا لشکر اُترا ہوا تھا اگر نہ اُترا ہوا ہوتا تو مین قریب شہر جاکر بارگاہ برپا کرتا چونکہ صاحبقران کو ہرکارے خبر دے چکے تھے کہ اسد نے بمقابلہ محراب شاہ بارگاہ برپا کی ہی بدین سبب یہ سوال صاحبقران نے اسد سے کیا اُسکے بعد صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ معلوم ہی کہ محراب شاہ کے پاس کسقدر لشکر ہی اسد دریافت کر چکے تھے عرض کیا کہ چار پانچ لاکھ کا لشکر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کل ایک نامہ بنام محراب شاہ تحریر کیا جاے پہلے اسکو پند و نصیحت سے سمجھایا جاے اگر مان لے تو خیر ورنہ پھر مقابلہ کیا جاے آج تو ہم سب تھکے ہوے ہین کل ضرور نامہ تحریر کیا جاے گا یہ فرما کے صاحبقران خاموش ہو رہے کہ اُن ہرکارون نے یہ کل حال سُنا تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو اُٹھ اُٹھ کر گئے وہ ہرکارے اُس لشکر سے نکل کر اپنے لشکر مین آئے یہان محراب شاہ دربار مین تھا آکر عرض کیا یہ غلام دربار مین گئے تھے ایسا دربار تو آج تک نظر سے نہین گذرا اُن مین جو ہی وہ شیر زیان و اژدہا سے دہان ہی تمام بارگاہ دنگلون و کرسیون سے مملو ہی ہر ایک پر سردار متمکن ہین ہم حاضر دربار تھے کہ صاحبقران نے آپ کے لشکر کی حالت دریافت فرمائی اُسکے بعد حکم دیا کہ ایک نامہ بنام محراب شاہ کل تحریر کیا جاے اگر وہ اُسپر عمل کرے تو خیر ورنہ مقابلہ کیا جاے محراب شاہ یہ سُنکے اہل دربار سے کہنے لگا کہ دیکھیے کل نامہ مین کیا تحریر ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ پیام صلح و آشتی تحریر ہوگا ہمکو تو صلح کسی طور سے منظور نہین ہے محراب شاہ نے کہا کہ نامہ آنے دو اُسکا مضمون تو دیکھو کہ کس شرط سے صلح ہوتی ہی آیا لایق قبول کرنے کے ہی یا نہین یہ کہکر حکم دیا کہ کل ہمارا دربار خوب آراستہ ہو نامہ بر بھی دیکھکر دنگ ہو جاے ایک سردار بہت معزز ہی بعد سپہ سالار کے اسکا مرتبہ ہی اور وہ زیادہ تر محراب شاہ کا منھ لگا ہوا ہے

اور وہ خود اپر ستون سے از حد عداوت رکھتا ہی اُسنے جو سنا کہ کل نامہ بر نامہ لیکر آئیگا محراب شاہ
سے کہا کہ میری راے تو یہ ہی کہ کل کوئی دنگل خواہ کرسی دربار مین ایسی نہو کہ اُسپر سردار ہو اور جو خالی
ہو اسکو دربار سے اُٹھا دیا جاے تاکہ کچھ دیر نامہ بر آکر کھڑا رہے اور ذلیل ہو اُسوقت تک تو
ضرور کھڑا رہیگا جب تک کرسی آئیگی اس سے یہ غرض ہی کہ یہ معلوم ہو کہ لشکر روبرو کوئی ہماری قدر
نہین ہی انھون نے تو اون ہمکو ذلیل کیا کہ ہم دربار مین کھڑے رہے ہمارے لیے کوئی مقام خالی
نہ رکھا دوسرے دربار کی بھی حالت اُسپر ظاہر ہو گی کہ اتنا بڑا دربار ہی کہ کوئی مقام خالی نہین ہی
کہ کوئی آکر بیٹھ سکے محراب شاہ نے یہ امر قبول کیا بلکہ یہ راے کل اہل دربار و سپہ سالار کو ناگوار
معلوم ہوئی مگر چند وجھون سے نہ کہ سکے اول تو یہ کہ بادشاہ نے راے نہ لی دوسرے اُسکے روبرو
کسی کی سماعت نہو گی تیسرے یہ خیال کیا کہ جو جیسا کریگا ویسی سزا پائیگا اہل دربار نے خیال کیا کہ جو سپہ سالار
ہین انھون نے تو اس امر مین کچھ نہ کہا لہذا ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم بیکار کو دخل دین ہان یہ امر بالکل خلاف
ہوگا آج تک کسی نے نامہ بر کو ذلت نہین دی ہی بہت عزت سے پیش آیا ہی بڑے بڑے بادشاہون
نے عزت کی ہی یہ کیا ہین ہمارے خیال مین خود انکی ذلت ہو گی اگر کوئی نامہ بر چرب زبان چالاک ہوا وہ
خود انکو سر دربار ذلیل کریگا اُسوقت حال کھلیگا ہم کیون بول کر برے ہون اور ہر ایک
سے دشمنی لین یہ باہم اشارون مین باتین ہوئین محراب شاہ نے کسی سے اس امر خاص مین راے
بھی نہ لی نہ کسی نے کچھ کہا دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے راہ مین اسی امر کی باتین
باہم رہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ دن گذرا رات ہوئی دونون لشکرون مین طلایہ پہرے لگا
صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی لوگ اپنے اپنے خیمون مین جاکر آرام پذیر ہوئے وہ رات
اسی طور سے کٹی چرخ اخضری پر روشنی سحر ہوئی پیک شب پیام جنگ لے کر طرف مغرب کے روانہ
ہوا قاصد روز لشکرگاہ مشرق سے قرطاس نور کہ جسپر پیام نصیحت آمیز تحریر تھا لے کر میدان فلکی پر
راہ رو ہوا یعنے آفتاب نکل آیا دربار آراستہ ہوا بادشاہ برآمد ہوئے صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن
ہوئے جب سب حاضر دربار ہو چکے صاحبقران نے دبیر سے فرمایا کہ تم ایک نامہ کا مسودہ کرکے
ہماری نظر سے گذرالو جسمین کلام تہدید آمیز بھی ہون اور صلح آمیز بھی مگر اسکا خیال رہے کہ مرتبہ مین
کمی ہونے پاے نہ اسلام کی وقعت کم ہو ہر مرتبہ اپنا پلہ زبردست رہے کوئی لفظ ایسی نہو کہ جس سے
اسلام کی حقارت ہو نہ کوئی لفظ ایسی کہ جو اُسکی شان کے خلاف ہو ان سب باتون سے نامہ پاک
ہو دبیر نے عرض کیا کہ بہت خوب اور اُسی وقت ایک مسودہ طیار کرکے روبرو صاحبقران کے پیش
کیا صاحبقران نے اُسکو ملاحظہ فرمایا جو کوئی لفظ خلاف تھی اسکو قلم کش کیا اُسکے مقام پر اور لفظ
لکھدی اُسکو درست کرکے صاحبقران نے دبیر کو دیا اور فرمایا کہ اسکو دوسرے قرطاس پر صاف
کرو دبیر نے اُس نامہ کو دوسرے کاغذ پر صاف کیا اور لفافہ مین بند کرکے مہر صاحبقران کرکے پیش
کیا صاحبقران نے اُسی وقت خلعت سپر و تلوار جام شربت و بیڑا طلب کیا ایک چوکی پر رکھا اور
فرمایا کہ مین ایک شخص کا خواستگار ہون کہ جو یہ نامہ لے کر جاے اور نامہ کی عزت بنجاے اُسکا جواب لاے
یہ بات پوری ابھی منہ سے نہ نکلی تھی کہ اپنے دنگل پر سے شہنشاہ گوہر کلاہ اُٹھ کھڑے ہوے اور آکر
آکر وہ جام شربت پی لیا بیڑا کھا لیا سپر و تلوار اُٹھا کر کمر سے لگائی خلعت زیب جسم کیا اور نامہ سر سے
باندھا اور مجرا کیا صاحبقران شہنشاہ کی طرف دیکھکر خاموش ہو رہے صرف اسقدر تو فرمایا کہ تم قواعد

نامہ بر ہی سے واقف ہو جو ایسی جرات کی ہی شہنشاہ نے عرض کیا کہ اگر خدا نے چاہا تو کوئی طریقہ باقی
نرہیگا یہ سنکے صاحبقران خاموش ہو رہے شہنشاہ نے بادشاہ کو سلام کیا اُسکے بعد صاحبقران
کو پھر تمام اہل دربار سے ملے بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ سپرد خداوند کریم کیا شہنشاہ سب سے
رخصت ہو کر بیرون بارگاہ آئے اپنے مرکب پر سوار ہو کر پانچہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر
محراب شاہ کے چلے یہان صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم بھی جاؤ کہ تمھارے سپرد خدمت
خفیہ نویسی ہی خواجہ نے کہا کہ آپ یہ عہدہ مجھ سے لے لین مجھ سے نہین ہو سکتا ہی کہ جو کوئی جاے
مین اُسکے ہمراہ جاؤن مین اس کار سے دست بردار ہوتا ہون یہ سنکے صاحبقران نے ایک پرچہ
کاغذ کا لکھکر بارگاہ مین ہاتھ بلند کر کے چھوڑا کہ خواجہ تو خدمت خفیہ نویسی سے دست بردار ہوے
یہ چار ہزار کا رقعہ ہی جو کوئی اس خدمت کو قبول کرے اور حال ایلچی گری شہنشاہ سے ہمکو آگاہ
کرے ہم اسکو یہ چار ہزار روپیہ دینگے یہ فرما کر جو رقعہ چھوڑا اور عیارون نے قصد کیا کہ ہم اس
رقعہ کو لین اور یہ خدمت بجا لائین کہ خواجہ نے اپنی کرسی پر سے جست کی اور کہا کہ خیر اب کی تو مین یہ
خدمت بجا لاتا ہون آیندہ آپکو اختیار ہی جسکو منظور ہو سپرد فرمایئے گا مین یہ کام آج کیے دیتا ہون
یہ کہکر رقعہ لے لیا اور عرض کیا کہ روپیہ منگا دیجیے صاحبقران نے اُسیوقت روپیہ منگا دیا خواجہ نے
اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور سب سے رخصت ہو کر بارگاہ سے باہر آے اور صورت بدل کر روانہ ہوے
عقب مین شہنشاہ کے یہان محراب شاہ دربار مین آیا آج اسکا بھی دربار خوب آراستہ ہی سب سردار
حاضر دربار ہین جو نہ آتے تھے وہ بھی آے ہین سیکڑون کرسیان و دنگل آراستہ ہین کوئی دنگل و کرسی خالی
نہین ہی ہر ایک سردار کی لپشت پر اُسکا ملازم کھڑا ہوا ہی ہر ایک مسلح و مکمل ہی کہ ہرکارون نے آکر خبر دی
کہ صاحبقران کے فرزند نامہ لے کر آتے ہین جنھون نے آکر نقاید اور اپنے لشکر کی کمک کی تھی جسکہ
بارگاہ پر فساد ہوا تھا یہ خبر سنکے محراب شاہ نے اُس سردار کے کہنے سے یہ حکم درگسالار کو دیا کہ
جبتک ہمکو خبر نہ کر لینا اُسوقت تک کسی کو اندر نہ آنے دینا یہان تو یہ بندوبست ہوا ہی اُدھر شہنشاہ اپنے
لشکر کو طے کر کے اور میدان جنگ کو داخل لشکر ہوے لشکر کو بہت آراستہ پایا جو جو مقام کہ آراستہ ہوتے
کے تھے اُنکی سیر کرتے ہوے مرکب کو تیز گام کیے ہوے سیدھے جاتے ہین یہ بالکل خیال نہین ہی کہ کوئی
مر جاے گا یا کچل جائیگا اگر کوئی خیمہ راہ مین ملا اُسکے سبب سے راستہ بند ہوا اُسکی طناب کاٹ دی
کہ وہ گر پڑا یا جو کوئی روبرو آ گیا کچھ خیال نہ کیا اُسی طور سے وہ چلے خواہ وہ کچل کر مر گیا خواہ اسکی جھڑپ
آکر گر پڑا یا جو کوئی درخت ملا ایک ہاتھ اُسکے تنہ پر مارا کہ وہ قلم ہو گیا نشان لشکر گرا دیے اس طور سے
چلے آتے ہین لشکر مین تہلکہ پڑا ہوا ہی کہ نامہ بر نے بڑی بدعت کی ہی اور ستم کرتا ہوا چلا آتا ہی کسی کو
خیال مین نہین لاتا ہی جس مقام پر کھڑے ہو گئے اسکی دوکان لٹوا دی اپنی خودسری دکھاتے ہوے چلے
آتے ہین یہ خبرین محراب شاہ کو پہونچ رہی ہین وہ کہتا ہی کہ آنے تو دو یہان آکر سب غرور نکل جائیگا
یہ اسی طور سے قریب بارگاہ پہونچے اپنے ہمراہی کے سوارون کو اُسی مقام پر ٹھہرایا آپ تنہا در بارگاہ پر
آئے اور قصد کیا کہ اندر بارگاہ کے مع مرکب جاؤن کہ درگہ سالار نے اٹھکر کہا کہ تم کون ہو
جو یون بے ادبی سے اندر جانے کا قصد رکھتے ہو کیا کبھی کسی دربار مین نہین گئے ہو قواعد شاہی سے نہین
واقف ہو کیسے بے ادب ہو کوئی یون دربار شاہی مین جاتا ہی جب تک اجازت نہ ہولے گی اندر نہ
جانا ملیگا شہنشاہ نے فرمایا کہ ہمکو کوئی اجازت کی ضرورت نہین ہی ہم نامہ بر ہین نامہ لے کر آئے ہین

نامہ بر کو کسی کی اجازت کی حاجت نہین ہی ہم بدون اطلاع اندر جائینگے درگہ سالار نے کہا کہ ہمارے
بادشاہ کے دربار کا یہ طریقہ نہین ہی کہ کوئی بدون اجازت جائے آپ یہان قیام کرین مین جا کر
اطلاع کرتا ہون اگر اجازت ملے تو خیر ورنہ واپس جائیے گا اور آپ کسکا نامہ لائے ہین یہ تو بیان
فرمائیے شہنشاہ نے فرمایا کہ مین نامہ لایا ہون صاحبقران دوران کا اور ہم کوئی تیرے یا تیرے
بادشاہ کے ملازم نہین ہین کہ اگر اجازت ملے تو نامہ لے کر جائین ورنہ واپس جائین ہم تو ضرور نامہ
لیکر اندر بارگاہ کے جائینگے ہم کو کوئی نہین منع کر سکتا ہی تیری کیا اصل ہی کیا ہمکو بھی ایسا ویسا خیال کیا
ہی تو کیا ہی اور تیرا بادشاہ کیا ہی یہ کہکر قصد کیا کہ مرکب کو مہمیز کرون کہ اسنے باگ پر ہاتھ ڈال دیا اور کہا
کہ تم نہین سنتے ہو جبتک ہم خبر نہ کر لین گے اندر بارگاہ کے نہ جانے دینگا کیا تمنے کوئی ایسی ویسی بارگاہ
خیال کی ہی کہ ہمہ ہمی کرتے ہو شہنشاہ نے فرمایا کہ کیون قضا آئی ہی ہمکو فرشتہ بھی نہین منع کر سکتا ہی
تیری کیا اصل ہی بس اسی مین خیر ہی کہ روبرو سے ہٹ جا ورنہ ایک طمانچہ مین سر ٹھوکرین کھانے لگے گا یہ
جو شہنشاہ نے فرمایا اسنے کہا کہ ہمنے دیکھا نہین ہی کہ کوئی چلا جائے ہمتو اتنی قدرت کسی مین نہین پاتے ہین
اگر آپ کی مرکب کا قدم آگے بڑھے تو ذرا کپ نیچے مرکب کے ہوتا ہی کیا خوب یہ نئی بات ہی اور اچھی
زبردستی ہی یہ جو اسنے کہا انکو غصہ آگیا اور فرمایا کہ لے روک لے تو ہم جاتے ہین یہ فرما کر مرکب کو ایڑ
لگائی مرکب چلا اسنے باگ کو جھٹکا دیا کہ وہ منہ کے بھل چلا انکو غیظ آگیا خشم ہو کر جو طمانچہ مارا
پورا طمانچہ بیٹھا صدا اے تڑاقہ بلند ہوئی یہ صدا اندر بارگاہ گئی پہونچی کہ لوگون کے کان کھڑے
ہوئے ادھر سر اسکا جبر گردن سے اڑ گیا تن زمین پر گر کر تڑپنے لگا اسکے ملازم یہ حال دیکھکر باشمشیر برہنہ
دوڑے کہ مار لینا اس مفسد کو اسنے درگہ سالار کو قتل کیا ہی زندہ بچ جانے دینا یہ اب سلامت اندر بارگاہ
کے نہ جائے یہ جو غل دربارگاہ پر ہوا اندر بھی خبر آئی کہ دربارگاہ پر کسی سے تلوار چل گئی محراب شاہ
نے اپنے عیار سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ کس سے تلوار چل گئی یہ کیا خرابی ہی ایلچی آتا ہی وہ جو یہ حال دیکھے گا
تو کیا اپنے جی مین کہیگا کہ یہ لوگ تو باہم کٹے مرتے ہین جا کر منع کر دو ابھی عیار یہ حکم پا کر چلا نہ تھا صرف قصد
کیا کہ ایک سر صحن بارگاہ مین آکر گرا یہ حال دیکھکر محراب شاہ حیران ہوا کہ یہ سر کسکا ہی ملازم سے کہا کہ
اٹھا لا وہ چلا ادھر شہنشاہ نے جو یہ غوغا دیکھا تو خیال کیا کہ اگر تم اسنے لڑنے لگے تو اور لوگ انکی کمک
کو آئینگے بیکار کا فساد ہوگا اس سے بہتر ہی کہ تم اندر بارگاہ کے چلو یہ دل مین خیال کر کے مرکب کو جو مہمیز
کی تو وہ مرکب اڑکر چلا سرا پر پچھڑا گیا جو چار ادر اسکی جھپٹ مین آگئے اور گر کر مر گئے مثل برق چمک کر
صحن بارگاہ مین اترا ادھر تو یہ اندر بارگاہ کے گئے ادھر وہ لوگ یہ کہتے ہوئے کہ لیتا جانے نہ دینا
یہ ہمارے افسر کو قتل کر کے اندر بارگاہ کے آیا ہی یہ ادھر سے پہونچے شہنشاہ مع مرکب صحن مین اترے
اتفاق سے اسی مرکے برابر اترے ادھر سے وہ جو بدار چلا تھا کہ یکایک یہ جو پہونچے تو سب دنگ
ہو گئے کہ یہ کون ہی جو یون دلیرانہ مع مرکب بارگاہ مین چلا آیا اور درگہ سالار نے منع بھی نہ کیا
کہ وہ لوگ آئے اور کہنے لگے تو ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائے گا ہم اپنے افسر کے خون کا عوض
ضرور لینگے تو نے صرف اتنے ہی جرم پر اسکو قتل کیا کہ انھون نے منع کیا کہ بدون اجازت ہم نہ جانے
دینگے تو نے تکرار کی انکو قتل کیا اور مع مرکب اندر بارگاہ کے چلا آیا ہی یہ کیا بے ادبی ہی اول
تو خون کیا دوسرے عدول حکمی کی یہ حال دیکھکر محراب شاہ کے حواس جاتے رہے
کہ یہ کیا واقعہ ہی ان لوگون کی طرف دیکھ کر کہا کہ کچھ بیان تو کرو کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ اتنے عرصہ مین

وہ ہرکارے بھی اندر بارگاہ کے آئے کہ جو خبر کو گئے ہوئے تھے اُنھون نے جو آکر دیکھا کہ اول تو اُنکو دو تین
لاشین دربارگاہ پر ملین تھین اُنمین لاش درگہ سالار کی بھی تھی اُنھون نے جو دریافت کیا تھا تو معلوم
ہوا تھا کہ نامہ بر سے تکرار ہوئی اُسکے ہاتھ سے درگہ سالار مارے گئے اور یہ لوگ اب وہ مع مرکب
اندر گیا ہی ملازم درگہ سالار کے اُسکے عقب مین گئے ہین پھر ہرکارے اُسوقت پہونچے کہ دیکھا شہنشاہ
تو مرکب پر کھڑے ہوئے ہین اور ایک سر پڑا ہوا ہی اور چند آدمی باشمشیر برہنہ کچھ تکرار کر رہے ہین بادشاہ
خاموش بیٹھا ہی ہر ایک کو حیرت کا جوش ہی سب اسی طرف نگران ہین بادشاہ و اہل دربار کو یہ حیرت ہی کہ
اسکا کیا سبب ہی کہ یہ سب لوگ یون گفتگو کر رہے ہین اور یہ غیر شخص کون ہی جو یون مع مرکب اندر
بارگاہ کے چلا آیا ہی اور یہ سر کسکا ہی اُسی سبب سے تو بادشاہ نے اُن لوگون سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا
ہی کیونکہ یہ تو پہچان لیا ہی کہ یہ ملازم ہین درگہ سالار کے جیسے بادشاہ نے اُنسے کہا کہ بیان کرو یہ کیا
ماجرا ہی تو ہرکارون نے پھر کر عرض کیا غلام عرض کرتے ہین آپ ان لوگون کو منع فرمایئے کہ خاموش
ہون ابتو جو ہونا تھا وہ ہو گیا اگر منظور ہی کہ یہ بارگاہ خون سے لعل ہو تو نہ منع فرمایئے ہرکارون سے یہ
سنکے محراب شاہ نے اُنسے کہا کہ خاموش ہو ہمکو سننے دو کہ یہ کیا ماجرا ہی نہ تو تم بیان کرتے ہو نہ دوسرے
کو کہنے دیتے ہو جاؤ باہر جاؤ ہم صورت حال سے آگاہ ہو کر تمکو طلب کر لینگے یہ جو محراب شاہ نے
کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے اور الگ کھڑے ہو گئے ادھر شہنشاہ نے اُس چوبدار سے فرمایا کہ جو سر
اُٹھانے کو آیا تھا وہ قریب سر پہونچ چکا تھا کہ انکا مرکب اُترا تھا وہ سہم کر اُسی مقام پر رہ گیا تھا فرمایا
کہ تو میرے مرکب کی باگ لے مین بادشاہ سے دو دو باتین کر لون تو پھر سوار ہو کر چلا جاؤنگا وہ آپکے
تیور دیکھکر ڈر گیا اور بہت خوب کہکر قریب مرکب آیا ادھر ہرکارون نے عرض کیا کہ خداوندا صورت
حال یہ ہی کہ ایلچی تمام لشکر کو طی کرکے دربارگاہ پر پہونچا قصد کیا کہ اندر بارگاہ کے جاے درگہ سالار
نے منع کیا اُسنے نہ مانا اور کہا کہ ہم ضرور بدون اجازت جائینگے تکرار ہوئی درگہ سالار نے مرکب کی باگ
پر ہاتھ ڈالا اُسنے طمانچہ مارا کہ سر تن سے اوڑ گیا وہ سر یہان آکر گرا اُسکے ملازم ایلچی پر دوڑے ایلچی مع مرکب
بارگاہ مین چلا آیا یہ لوگ بھی اُسکو قتل کرنے کو آئے ہین اب محراب شاہ کو معلوم ہوا کہ یہ ماجرا ہوا ہی
یہ شہسوار عرصہ جرأت وہی ایلچی ہی یہ جرأت و طاقت سنکے محراب شاہ و اہل دربار کے ہوش جاتے رہے اور
خیال کیا کہ اگر ہم کچھ حکم دیتے ہین تو واقعی یہ تمام بارگاہ تاراج کر دے گا اُن لوگون سے کہا کہ تم جاؤ
ہم اسکی بابت پھر حکم دینگے اسوقت موقع نہین ہی یہ سنکے وہ لوگ اپنا سا مونھ لے کر باہر آئے محراب شاہ
کو برا کہتے ہوئے ادھر شہنشاہ مرکب پر سے اُتر کر اُس مقام پر آئے جہان دربار آراستہ تھا اور آکر کہا
کہ سلام ہو میرا اُس شخص پر جو کہ خدا کو واحد جانتا ہو یہ جو کہا تمام اہل دربار مین ایک شور ہوا کہ ہان
ہان اے ایلچی یہ کیا کلام کرتا ہی ہمارے روبرو خداے آسمانی کا نام لیتا ہی اپنی زبان کو بند کر
شہنشاہ نے جواب دیا کہ تم لوگ خود اپنی زبان بند کرو مین تو نامہ لے کر آیا ہون جو میرا جی چاہیگا
وہ مین بیان کرونگا سب نے مثل مار سر دم بریدہ کے پیچ و تاب کھایا اور خاموش ہو رہے اِدھر انھون نے آکر جو
دیکھا تو تمام دنگلون و کرسیون پر سردار بیٹھے ہوئے ہین کوئی دنگل نہ کوئی کرسی خالی ہے مین کس پر
بیٹھون اب یہ نظر دوڑانے لگے کہ اگر کوئی کرسی خالی ہو گی یا کوئی دنگل دیکھا کہ کوئی خالی نہین ہے
اب انھون نے یہ خیال کیا کہ اُس دنگل پر بیٹھنا چاہیے جو کہ قریب تخت شاہی کے ہو یہ تصور کر کے
جو دیکھا اُدھر بادشاہ نے حکم دیا کہ نامہ بر کے لیے کرسی لاؤ چوبدار کرسی لینے گیا ادھر انھون نے

دیکھا کہ ایک سردار قریب تخت شاہی بیٹھا ہی پس اُنھون نے خیال کیا کہ یہ معزز ہی اسی کو اُٹھا کر اسکے دنگل
پر بیٹھ جاؤن اور نامہ دیگر جواب نامہ حاصل کرون پس اُسکے قریب آئے اور کہا کہ ای بھائی ذرا تھوڑی
دیر کے واسطے تم اِس دنگل پر سے ہٹ جاؤ مین بیٹھ کر بادشاہ سے دو دو باتین کر لون نامہ کا
جواب لے لون مین تمھارا مہمان ہون مہمان کی خاطر واجب ہی اور کوئی تمھارا ہرج بھی نہین ہی اُسنے
جو یہ کلام سنا اپنے دل مین خیال کیا کہ اسنے مجکو اہل دربار مین سب سے زیادہ تر ذلیل دیکھا کہ مجکو
اُٹھاتا ہی اور کسی کو نہین مین تو نہ اُٹھونگا چاہے کچھ ہو جائے یہ تصور کر کے دل مین جواب دیا کہ ای
نامہ بر تو نے کیا مجکو کوئی بد قوم خیال کیا جو تو مجکو اُٹھاتا ہی اتنے لوگ دربار مین موجود ہین اُن کو
اُٹھا کر کسی کے دنگل پر بیٹھ جا نہین ذرا دیر توقف کر کہ تیرے لیے کرسی آتی ہی اُسپر بیٹھکر باتین کرنا مین
تو نہ اُٹھونگا شہنشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو نہوگا کہ مین کھڑا رہون تیرے ہی دنگل پر بیٹھونگا کیونکہ یہ
قریب تخت شاہی ہی اور دنگل و کرسی دور ہین اِس تکرار سے کچھ حاصل نہین ہے تم ذرا دیر کیلیے
اُٹھ کھڑے ہو وہ کرسی آئیگی اُسپر بیٹھ جانا مین ٹھہر نہین سکتا ہون مجھے جلدی ہی تیرا کیا نقصان ہی
اُس سردار نے کہا کہ یہ تو نہوگا مین تو اپنے مقام پر سے نہ اُٹھونگا اور کسی سردار کو اُٹھا کر اُسکی کرسی
پر بیٹھ جا اور کیا تیرے پانوُن اتنے عرصہ مین تھک نہ جائینگے کہ کرسی آئے شہنشاہ نے جواب دیا کہ کیون
جہالت کرتا ہی درگہ سالار کا حال سنا ہوگا کہ وہ کیونکر میرے ہاتھ سے مارا گیا وہی تیرا حال ہوگا
آئندہ تجکو اختیار ہی اب تو ہم اِسی دنگل پر تجکو اُٹھا کر بیٹھینگے اُسنے جواب دیا کہ کیا طاقت وہ بیوقوف
تھا کہ مارا گیا دوسرے وہ کیا مقابلہ کر سکتا تھا یہان ہر ایک رستم وقت ہی خصوصاً میری طرف تو کوئی
نگاہ اُٹھا کر نہین دیکھ سکتا ہی قتل کرنا تو شی دیگر ہی یہ جو اُسنے کہا شہنشاہ نے جواب دیا کہ بس خیر اسی
مین ہی کہ ہٹ جاؤ ورنہ خرابی ہوگی اُسنے جواب دیا کہ مریخ فلک تو مجکو اُٹھا سکتا نہین ہی یہ جو کہا ایسے
انکو غصہ آگیا اور قریب آکر اُس سے کہا کہ بس ہٹ جا زیادہ تقریر نہ کر نہین مین اُٹھا دونگا اُس نے
جواب دیا کہ کیون قضا آئی ہی میرے مُنہ کیون لگتا ہی اپنی خیر منا بس اسی مین خیریت ہی کہ تیری جان بچی ہی
کہ تو نے اتنا بڑا جرم کیا اور کچھ نہ کیا گیا اور نہ سزا دی گئی ورنہ اسکی بہت بڑی سزا تھی شہنشاہ نے
جواب دیا کہ کیون نہ دی گئی کوئی مانع ہوا تھا مین تو موجود ہون کہین چلا نہین گیا ہون اگر منظور
ہو تو سب ایک مرتبہ ملکر مقابلہ کر لین یا فرداً فرداً مین کسی طور سے بند نہین ہون اور مین تجکو ضرور اُٹھا دونگا
یہ فرما کے اور ہاتھ دراز کر کے اُسکی کمر زنجیر مین ڈالا اور کہا کہ ہٹ جا اُسنے قصد کیا کہ لنگر
قائم کر دون شہنشاہ نے جھٹکا دیا اُسکو اُٹھا لیا اور الگ کھڑا کر دیا اور خود دنگل پر بیٹھ گئے یہ
واقعہ اور یہ زبردستی دیکھکر اہل دربار و محراب شاہ کے ہوش جاتے رہے اور سب نے خیال کیا
کہ یہ لوگ بڑے زبردست ہین یہ کہین نہ رُکین گے ادھر اُس سردار نے جو کہ یہ خیال کر رہا تھا کہ اسنے
بڑی ذلت دی میرا ہاتھ پکڑ کر دنگل پر سے اُٹھا دیا خود بیٹھ گیا یہ وہی سردار ہی جس نے یہ رائے
دی تھی کہ سب کرسیان اور دنگل اُٹھا دیے جائین جو کہ خالی ہون تا کہ ایلچی کو ذلت حاصل ہو اُسی
کی رائے سے یہ بھی حکم دیا تھا کہ کوئی بدون اجازت اندر نہ آنے پائے اِس حکم سے ایک شخص کی
جان گئی وہ جو مثل سُنی ہو کہ جو اور کے لیے کنوان کھودے وہ خود گرے اُسنے قصد کیا تھا کہ
ایلچی کو ذلت ہو خود ذلت اُٹھائی یہ جو ذلت اُٹھائی بڑا غصہ آیا اور تلوار میان سے لے کر
شہنشاہ پر چلا ادھر شہنشاہ نے جو تلوار کی چمک دیکھی فوراً سنبھل بیٹھے جب تلوار قریب سر آئی

جھٹکی دی کہ تلوار پٹ پڑی قبضہ پر ہاتھ ڈال دیا کلائی مڑور کر تلوار چھین لی اور بند دست پکڑ کر جو جھٹکا دیا وہ منھ کے بھل آیا ایک گھونسا مارا کہ اسکا مغز سر پریشان ہو گیا تیور کھا کر گرا اور بیہوش ہو گیا اہل دربار یہ دیکھکر دنگ ہو گئے کہ کیا جرات ہے یہ لوگ بڑے بیخوف ہین کسی کا خوف نہین ہے یہ خیال نہین کہ کسی کے دربار مین ہین یہ مقام غیر ہے یہان سب غیر لوگ ہین ہم تنہا ہین یہان سیکڑون ہین مگر کیا بے خوف ہین وہ سردار جو کہ بیہوش ہو کر گرا تھا خاموش پڑا رہا کہ اتنے عرصہ مین خادم کرسی لے کر آیا اسنے آنکھ بھی کھولی مردہ کی طرح بیہوش ہی پڑا رہا ایسا خوف غالب ہوا ادھر شہنشاہ سے محراب شاہ نے کہا کہ آپ کیون تشریف لائے ہین جواب دیا کہ نامہ لے کر آیا ہون محراب شاہ نے کہا کہ لائیے نامہ پر تے جواب دیا کہ چند شرطین ہین نامہ کے ساتھ محراب شاہ نے کہا کہ کیا شرطین ہین جواب دیا کہ نامہ کو گیارہ سلام کرو اور مجکو سات سلام گیارہ قدم نامہ کی تعظیم کرو اور سات قدم میری اور گیارہ کشتیان جواہر کی نامہ پر سے نثار کرو اور سات میرے اوپر سے اور یہ شرط ہے کہ نامہ میرے ساتھ کوئی بدعنوانی نہ کرنا ورنہ تمھاری جان نہو گی اس نامہ کے ساتھ میرا سر ہے بس جو کچھ تمکو جواب دینا منظور ہو وہ نامہ کی پشت پر تحریر کر دینا کیونکہ یہ نامہ ہے اس مین بہت سے کلمے سخت ہین بہت سے نرم ہین یہ جو شہنشاہ نے کہا محراب شاہ نے جواب دیا کہ ہمکو کوئی شرط نہین منظور ہے آپ اپنا نامہ لے جائین شہنشاہ نے فرمایا کہ ابتو تمکو نامہ لینا ہوگا ورنہ تمام بارگاہ تہ وبالا کر دونگا ادھر اُس سردار نے آنکھ کھولکر دیکھا کہ وہ پہلوان ہے جو کہ نامہ لے کر آیا تھا پایا گیا دیکھا کہ میرے دنگل پر بیٹھا ہوا ہے پھر آنکھین بند کر لین کہ شہنشاہ کی نگاہ اسپر پڑی اسکی یہ حرکت دیکھکر ہنس دیے اور فرمایا کہ جا اب مین تجھ سے نہ بولونگا مین نے تیری خطا معاف کی وہ یہ سنکے مارے خوف کے کانپ گیا اور آہستہ سے اُٹھا اور آنکھین بند کیے ہوئے اُس مقام پر سے چلا اور ایک اور سردار کے برابر آکر خاموش ہو کر بیٹھ رہا کہ اس سردار سے اور شہنشاہ سے بہت فاصلہ تھا ادھر محراب شاہ سے شہنشاہ نے فرمایا کہ جو مین نے کہا ہے وہ شرطین بجا لاؤ مجکو دیر ہوتی ہے اُسنے اپنے سپہ سالار کی طرف دیکھا اُسنے جواب دیا کہ جو نامہ بر کہتا ہے وہ ادا فرمائیے کیونکہ یہی طریقہ ہے اگر نہ ادا فرمائیےگا تو فساد ہوگا لفظ فساد آہستہ سے کہی محراب شاہ مجبور ہو گیا تھا اُسنے سپہ سالار سے اس سبب سے کہا تھا کہ شاید یہ کمر ہمت باندھے اور اس سے مقابلہ کرے جب یہ سنا اور اہل دربار کو بدحواس پایا خیال کیا کہ اسنے کچھ نہو گا یہ لوگ زبانی جمع خرچ جانتے ہین جو نامہ بر کہتا ہے وہ قبول کر دن بس اُسی وقت سات سلام شہنشاہ کو گیارہ نامہ کو اسی طور سے سات قدم شہنشاہ کی تعظیم دگیارہ قدم نامہ کی سات کشتیان جواہر کی شہنشاہ پر نثار کین گیارہ نامہ پر جب کشتیان نثار کی گئین جسقدر لوگ علاوہ سردار کے اُس بارگاہ مین ملازم وغیر ملازم تھے سب اس قصد سے چلے کہ لوٹین مگر ایک کے بھی ہاتھ کچھ آیا سب مایوس ہو کر رہگئے باہم لڑنے لگے کوئی کہنے لگا کہ سب تمنے لے لیا اُسنے جواب دیا کہ بھائی میرے ہاتھ کچھ نہ آیا تم بیکار تہمت لگاتے ہو کیون طوفان سیتے ہو اُسنے جواب دیا کہ مین نہ مانونگا آخر پھر یہ ایکا زمین کھا گئی یا آسمان اُسنے جواب دیا کہ جس طور سے تیرا گمان میرے اوپر ہے اُسی طور سے مین تمھارے اوپر گمان کرتا ہون کہ تم نے سب لے لیا اور مین محروم رہ گیا یہ باہم تکرار ہونے لگی یہان خواجہ موجود تھے جیسے کشتیان نثار کی گئین خدمتگارون کے مجمع مین کھڑے تھے انھون نے سب سے آگے بڑھ کر جال مارا اور سب مال نذر زنبیل کیا اور دوسری صورت بدل کر اور مقام پر جا کر کھڑے ہوئے کس طور سے اُن لوگون کے ہاتھ آتا جہان یہ ذات بابرکات ہون وہان کچھ مال کسی کو ملے خواجہ الگ

کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہین یہ جو حال مہراب شاہ نے دیکھا کہ سب لوگ باہم تکرار کر رہے ہین اور نوبت
مارپیٹ کی ہی برہم ہو کر حکم دیا کہ ان سب کو نکال دو یہ کیا کوئی بازار شہر کی ہی کہ باہم لڑ رہے ہو یہ دربار
نہین ہی کہ اندیشہ نہ ہو یہ جو مہراب شاہ نے حکم دیا چوبدار بولے کہ کیون باہم تکرار کرتے ہو بادشاہ خفا
ہوتے ہین یہ جو چوبدارون نے کہا وہ لوگ خاموش ہو رہے سبب یہ تھا کہ یہ چوبدار جو منع کر رہے تھے
خود بھی شریک تھے جب کچھ ہاتھ نہ لگا تو الگ جاکر اپنے مقام پر کھڑے ہو گئے انھین مین خواجہ بھی تھے
جب وہ خاموش ہوئے اس سبب سے کہ بادشاہ برہم ہوتے ہین وہ غل و شور موقوف ہوا اب شہنشاہ نے
مہراب شاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم نے کل شرائط تو ادا کین اب یہ نامہ لو مگر یہ خیال رہے کہ نامہ
کے ہمراہ کوئی بے ادبی نہو ورنہ خرابی ہو گی آیندہ تمکو اختیار ہی مہراب شاہ نے جواب دیا کہ آپ
اطمینان رکھین کبھی بے ادبی نہوگی جو کچھ جواب دینا ہوگا پشت نامہ پر تحریر کر دینگے بلکہ مین ابھی سے
جواب دیتا ہون کہ مجھکو کسی طور سے صلح نہین منظور ہی بلکہ مقابلہ منظور ہی شہنشاہ نے فرمایا کہ یہی جواب
تحریر کر دینا کوئی بیان کرنے کی ضرورت نہین ہی یہ فرما کر نامہ نکال کر دیا مہراب شاہ نے اٹھکر سروقد
کھڑے ہو کر نامہ دونون ہاتھون پر لیا اور سر پر رکھا بوسہ دیا بعدہ دبیر کو دیا کہ اسکو پڑھو دبیر نے
لیکر لفافہ چاک کیا شہنشاہ دنگل پہ مثل شیر ببر کے تشریف فرما ہین کسی کی جرأت نہین پڑتی ہی کہ کچھ کلام
کر سکے سب خاموش سر جھکائے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے ہین کہ دبیر نے نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے
اسمین حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی تحریر تھی اسکے بعد کل واقعات صاحبقران اول و ثانی مجملاً تحریر تھے
اور انکی تعریف بھی بعد اسکے اپنی حالت تحریر تھی اور یہ تحریر تھا کہ مین وہ ہون کہ جسکے قدم کی برکت سے
دریاے سبز رنگ کہ جہان وہم انسانی بھی نہین جا سکتا تھا فتح کیا جہان سحر و ساحری کا مقام تھا کیونکر
باسانی فتح ہوا ایک ساحر بھی نہ باقی رہا اسکے بعد شہر لقینیہ کو کیونکر فتح کیا آگ مین گیا وہان سے زندہ نکلا لقین
نے میرا مذہب قبول کیا وہ میرے ہمراہ ہی اگر یقین نہو تو لقین سے دریافت کر کے میرے
کہنے کو یقین کرو بس مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اس کفر و کافری سے باز آؤ تصویر پرستی ترک کرو مذہب اسلام
و ملت بیضا قبول کرو غاشیۂ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر خدمت والا ہو یہان آکر مذہب اسلام کی پیروی
کرو ورنہ یہ یاد رکھو کہ مثل دریاے سبز رنگ و شہر لقینیہ کے یہ ملک بھی تباہ ہوگا اور تم لوگ بھی مثل
لقین کے اسلام قبول کرو گے اگر ذلت اٹھاکر اسلام قبول کیا تو کیا مرد عاقل و دانا وہی ہی کہ جو عاقبت اندیشی
کرے یہ یاد رکھنا اور اسپر غرور نہ کرنا کہ میرے پاس لشکر ہی یہ سپاہ و لشکر کچھ کام نہ آئیگا سب ایک حملہ
مین تباہ ہوگا بڑے بڑے بادشاہ تباہ ہوئے ہین تمھاری کیا اصل ہی میرے نزدیک یہ امر بہتر ہوگا کیون بندگان
خدا کا خون ہو بیکار کو کشت و خون ہو پھر جو امر ہو مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم ایسا بادشاہ صاحب اختیار
میرے ہاتھ سے ذلت پاے خیال کرنے کا مقام ہی کہ جسنے تمکو اور تمام عالم کو خلق کیا اسکو نہ پہچانو بلکہ ایک
تصویر جو کہ بالکل بے حس و حرکت ہو اسکی بندگی کرو اپنے خالق برحق کو تو سجدہ نہ کرو تصویر کو سجدہ کرو یہ جو
شجر و حجر کوہ و صحرا باغ و دریا جن و بشر دیو پری ارض و سما چاند و آفتاب ثوابت و سیارے خلق فرماے
ہین سب اسکے خالق ہونے کے شاہد ہین اسنے اپنی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے پیدا کیے ہین ہم کو
راہ نیک و بد کا اختیار دیا ہی یہ نفس امارہ ہمارا جدھر کو چاہے لیجاے بلکہ اسپر بھی اکتفا نہ کی انبیاء
و اوصیا ہماری ہدایت کے لیے خلق فرماے انھون نے ہمکو ایسی راہ نیک بتائی کہ جسکے سبب سے ہم
شاہراہ ہدایت پر پہونچے چشمۂ ضلالت سے نکلے یہ خیال کرو کہ وہ وحدہ لا شریک ہی اسکا کوئی شریک

نہین ہی کہ اُسکے ماں ہی نہ باپ نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ وہ ہاتھ رکھتا ہی نہ پاؤن نہ شکم و پشت و کمر نہ چشم نہ گوش
نہ صدر و سر اِن سب باتون سے وہ بری ہی ایک نقطۂ نور ہی وہ ہر وقت ہر مقام پر موجود ہی جو اُس سے
دعا کرتا ہی خواہ کافر ہو خواہ غیر کافر جو بت سے طلب کرتا ہی دینے والا وہی کریم ہی یہ پوجنے دو سو
جو کہ خداوند مشہور ہین بالکل باطل تھے کوئی اُنمین سچا نہ تھا خیال کرو کہ اُنمین سے کوئی بھی باقی ہی
نہ سامری ہی نہ جمشید نہ لقا ہی نہ زردہشت نہ فرعون ہی نہ نمرود سب قتل ہوئے وہ سب اسکے سبب قعر دوزخ
مین پڑے ہوئے جل رہے ہین لاکھون اُنکو ہدایت کیلئے اُنھون نے نہ نبی وہ عالم کے گمراہ کرنے واسطے
تھے جب وہ بروز قیامت بلائے جائینگے اُنکے ہمراہ اُسکے ماننے والون کا ایک مجمع کثیر ہوگا اُنسے سوال
کیا جائیگا کہ تم نے دنیا پر جا کر اسقدر عالم کو گمراہ کیا اور ہماری خدائی مین شریک ہوئے کیا خوب
خدائی کی اب بتاؤ کہ تم خدا ہو کہ نہین وہ جواب دینگے کہ ہم سے قصور ہوا ضرور ہم گمراہی پر تھے یہ ہماری عقل کا
قصور تھا یہ جو وہ جواب دینگے اُسکے لیے سزا مقرر ہوئی ہی وہ اُسکو مع اُسکے ماننے والون کے دیجائیگی
کیون اپنے کو عذاب مین مبتلا رکھتے ہو دیکھو خواب غفلت سے ہوشیار ہو اور اپنے انجام کی خبر لو کہ یہ بالکل
باطل پرستی ہی تصویر بھی کوئی چیز ہے کہ جسکو تم خدا جانتے ہو اور یہ تصویر جسکی ہی وہ بھی خدا سے
باطل ہی مثل اُنکے مارا جائیگا یہ یاد رکھنا کہ شہر سمندر یہ و نہ طاق دونون مثل اور ملکون کے برباد ہونگے
آیندہ تمکو اختیار ہی جہان تک ہمکو نصیحت کرنا تھا نصیحت کی اب تمکو یہ بات بتاتے ہین کہ تم اس کفر سے
باز آؤ اور ہماری اطاعت کرو ورنہ یاد رکھو کہ ہم اس امر سے باز آینگے کہ تم سے مقابلہ نہ کرین بلکہ جہان تک ہوگا تم سے
صلح کرینگے اگر تم نہ مانو گے تو بحالت مجبوری آمادہ جنگ ہونگے لہذا جو تمکو منظور ہو وہ جواب تحریر کرو ان سب
امرون کا خیال ضرور رہے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جدھر گئے اُس ملک کو اسلام آباد کیا ہماری ہیبت شمشیر سے مریخ
فلک کو غش آتا ہی ہمارے نام سے دیوان قاف تھراتے ہین ہماری تلوار کی چمک اگر وہ دیکھا تا پردہ کوہ
قاف بیٹھے ہوئے ہین دیو تمام اُسکے کانپ جاتے ہین انسان کی تو کیا اصل ہی ہمارے قدم جدھر گئے وہ سرزمین
نور اسلام سے منور ہوئی ہم جدھر کو گئے ہم نے نشان دین اسلام وہان برپا کیا ممکن نہین ہی کہ یہ ملک اسلام آباد
ہو اور یہان دین اسلام کا نشان ہمیشہ بلند ہو ہمارے ہاتھ سے بڑے بڑے زبردست زیر ہوئے ہین ہمنے بڑے بڑے
مغرورون کو سرنگون کیا ہی وہ سر کہ جنپر ہمیشہ تاج زرین رہتے تھے وہ ہمارے روبرو خاک ذلت پر ٹھوکرین کھانے
لگے وہ شاہان اولو العزم کہ جنکے روبرو لوگ جاتے ہوئے خوف کھاتے تھے اُنھون نے ہماری اطاعت و
بندگی کی اور حلقۂ غلامی کان مین ڈالا مثل خادمان خاص کے ہر وقت حاضر رہتے ہین اُن لوگون کے بڑے
رتبہ ہین جنھون نے جہاد پر کمر باندھی ہی اور جہاد کرتے ہین اُنکے واسطے باغ بہشت ہی دریچہ قصر خلد ہمہ
وقت کھلے رہتے ہین لہذا یہ غرور نہ کرو کہ سپاہ رکھتے ہین تمنے سنا ہوگا کہ تکبر کے سبب سے عزازیل کی کیا
حالت ہوئی اسقدر سر نہ اُٹھاؤ جو سر اُٹھاتا ہی وہی سرنگون ہوتا ہی خاک ذلت پر تحمل بار ہو اگر وہ چاہو
کہ وہ سرنگون رہے یہ طریقہ سرکشی کا نہال نوخاستہ کو دیا ہی کہ اُسنے ابھی تک زمانہ کا رنگ نہین
دیکھا ہی وہ ابھی تو پیدا ہوا ہی خاکساری عجیب چیز ہی بقول شاعر کے خاکساری کو نہ چھوڑے وہ جو خدا جسکو
عروج + آسمان پر ماہتاب ہے زمین پر چاندنی + یہ جو مرتبہ ہم سب کو ہوا ہی اسی فروتنی اور خاکساری
کا نتیجہ ہی لہذا تمکو ظاہر ہوتا ہی کہ جنگ سے صلح بہتر ہی یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے عاجز ہو کر یا کسی خوف
سے یہ تحریر کیا ہی میرا طریقہ یہی ہی کہ پہلے نامہ روانہ کرکے جہان تک ہو سکتا ہی نصیحت کرتا ہون اگر
ماننے والا مانے تو خیر ورنہ بزور شمشیر اُسکو نصیحت کرتا ہون مین نے اپنے نامہ کو اس شعر پر ختم کیا

شعر۔ اگر جنگجوئی ندارم درنگ + وگر صلح خواہی نخواہیم جنگ + جو تمکو منظور ہو وہ جواب نامہ کی پشت پر
تحریر کرو اُس نامہ مین واسطے عبادت خدا کے بہت سے الفاظ تھے اور ہر مذہب کی مذمت تھی خصوصاً مذہب
تصویر پرستی کی زیادہ تر تھی مضمون نامہ سُنکے محراب شاہ داخل دربار کو بہت غصہ آیا مگر کیا کرین خاموش
بیٹھے ہوئے سنا کیے جب نامہ ختم ہو چکا تو محراب شاہ نے دبیر سے کہا کہ ہماری طرف سے پشت پر نامہ کے یہ
تحریر کرو کہ ہمکو استقدر دماغ نہین ہے کہ ہم اس نامۂ مہمل کا جواب تحریر کرین صرف اس عبارت طویل کا یہ جواب
ہے کہ ہمکو کچھ منظور نہین ہے سوائے جنگ کے نہ ہم شل یقین سکے ہین کہ خواہ مخواہ اپنا مذہب آبائی ترک کرکے
اسپنے باپ دادا کو چھوڑکر دوسرے کو اپنا باپ دادا بنائین اور مذہب غیر قبول کرین یہ تو بہتر ہوگا
ہمکو جنگ قبول ہے ہم صلح سے جنگ بہتر جانتے ہین یہ جواب تحریر کرو دبیر نے جواب جو کہ محراب شاہ نے
کہا تھا تحریر کر دیا محراب شاہ نے وہ نامہ شہنشاہ کو دیا اور کہا کہ لیجایئے مین نے جواب جنگ تحریر کر دیا ہے
یہ نامہ حاضر ہے شہنشاہ نے وہ نامہ لیکر کمر مین رکھا اور تلوار کو ٹیک کر کھڑے ہوئے اور تمام اہل دربار
کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین موجود ہون جن صاحب کو مجھ سے اس امر کا عوض لینا منظور ہو کہ مین نے
درگہ سالار کو قتل کیا ایک سردار معزز کو سر دربار ذلیل کیا تو لے لے بعد کو یہ نہ کہے کہ ایلچی چلا گیا ورنہ
ہم سزا دیتے مین آگاہ کرکے جاتا ہون کسی وقت مین عاجز نہین ہون یہ جو شہنشاہ نے کہا سب اہل دربار
نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجائین کوئی منع نہین کرتا ہے ہم آپ سے اور آپ کے لشکر سے مقابلہ میدان
جنگ مین کرینگے یہان کیا بولین یہ سُنکے شہنشاہ جھومتے ہوئے اپنے مرکب کے قریب آئے اور اسپر
سوار ہوکر روانہ ہوئے اور بیرون دربار آکر اپنے لشکر کی طرف چلے وہ جو کہ ہمراہی تھے اُنکو ہمراہ
لیا خواجہ پہلے سے وہان سے روانہ ہوگئے یہان دربار مین سب سردار و صاحبقران مع بادشاہ
کے موجود ہین دربار آراستہ ہے یہی ذکر ہو رہا ہے کہ ابھی تک جواب نامہ لیکر شہنشاہ نہین آئے
ہین نہ خواجہ کچھ خبر لیکر آئے ہین کہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے انھون نے مجراگاہ مین آکر مجرا کیا اور عرض
کیا کہ ہم براے خبر روانہ ہوئے تھے یہ خبر لائے ہین کہ شاہزادۂ عالم نے بڑی شوکت سے نامہ بری کی پہلے
تو تمام لشکر کا تھرا دکر دیا کسی کو نہ گیا جو کوئی سامنے آیا وہ جھپٹ مین مرکب کی آگیا نشان لشکر بحکم گرا ڈالے
خیمے گرا دیے اسی طور سے قریب بارگاہ پہنچے درگہ سالار نے اندر جانے سے منع کیا اسکو قتل کرکے
اندر گئے بڑا شور و غل ہوا سب لوگ براے مقابلہ چلے کسی کا ہوا نہ پڑا کہ کلام کرے مقابلہ کرنا تو
شی دیگر ہے آخر سب اپنا سا منھ لیکر رہ گئے آپ مرکب پر سے اوتر کر دربار مین گئے بطور اہل اسلام سلام کیا
گو اہل دربار کو گران گذرا مگر کیا کرین دربار مین نہ کوئی کرسی خالی تھی نہ دنگل قریب تخت کے ایک پہلوان
بیٹھا ہوا تھا اُس سے کہا کہ تم ہٹ جاؤ ہم اُس دنگل پر بیٹھکر کچھ کلام بادشاہ سے کرینگے اُسنے جواب دیا
کہ مین نہ اُٹھونگا اس امر پر باہم تکرار ہوئی آخر کو شاہزادے نے اسکو زبردستی اُٹھا دیا وہ ذلیل ہوا اُسکے
دنگل پر بیٹھکر جو شرائط نامہ تھے سب اُس سے لیے اسکے بعد نامہ دیا اُسنے جواب نامہ تحریر کرا دیا اب
شہنشاہ عالم نامہ کا جواب لیکر آتے ہین اور جو کچھ گذرا تھا وہ سب بیان کیا ہرکارے یہ عرض کرکے
خاموش ہوئے اُنکو خلعت ملا وہ رخصت ہوکر بیرون بارگاہ آئے صاحبقران نے بادشاہ سے
فرمایا کہ میرا اصل خوب نامہ بری کی مجکو ایسی امید نہ تھی بادشاہ نے جواب مین فرمایا خیال تو فرمایئے
آخر وہ فرزند کسکے ہین جرأت و دلاوری تو انکا حصہ ہے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ خواجہ آکر ہو پہنچے
اور اپنی کرسی پر سلام کرکے بیٹھ گئے صاحبقران والا شان نے فرمایا کہ کیا خبر لائے کیسی نامہ بری کی

شہنشاہ سے خواجہ نے کہا کہ نامہ بری تو خوب کی مگر میرا نقصان ہوا مین باز آیا اس عہدہ سے کہ نفع تو درکنار
اور نقصان ہوا یہ تو وہ مثل ہوئی گئے تھے روزے کو نماز گلے پڑی کچھ پیدا کرنے گئے تھے وہان جاکر
کچھ اپنا کھو آئے یہ تو ہمسے نہو گا آدمی نوکری جو کرتا ہی تو نفع کے لیے نہ کہ نقصان کے لیے مین تو کبھی اس
مرتبہ کو نہ قبول کرونگا یہ عہدہ اور کسی کو دیا جائے مین کہان سے لاؤنگا کہ ہر مرتبہ نقصان ہو اسکی
برداشت کرون مین تو اسی طور سے تباہ ہو جاؤنگا ایک قرضدار ہون دوسرے اور قرضدار ہو جاؤنگا
لوگ تو مجکو صاحب امانت جانتے ہین اپنا مال میرے پاس امانت رکھتے ہین اگر اسی طور سے مین کرتا
کہ ہر ایک کا مال کھو دیتا تو کوئی کیون امانت رکھواتا اگر اسی طور سے نقصان ہوتا تو مین کیون صاحب امانت
ہوتا میرا تو یہ طریقہ ہی کہ جسکا مال ضایع گیا مین نے اپنے پاس سے دیا اسی سبب سے قرضدار ہو گیا ہون اور
یہ قرضہ جو کچھ ہوا ہی اسی صورت سے ہوا کہ آپ لوگون کے کام مین صرف کیا یا نقصان جو ہوا وہ بھی آپ ہی
کے کام مین ہوا جیسے اسوقت اور کسی نے وہ نقصان نہ دیا اگر دیا بھی تو ہزار وقت سو کی جگہ دس دیے اور بہت
بڑا احسان کیا ایک والد بزرگوار قرضہ چھوڑ گئے تھے کہ ادا کرو دوسرے خود اپنا قرضہ تیسرے آپ لوگون کی
طرف کا قرضہ ایک میری جان ہی اور اسقدر آلام ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہان تو فرمایئے کہ کیا نقصان ہوا اسکی
فکر کیجائے خواجہ نے کہا میرے پاس پانچہزار روپیہ کی انگشتری ایک تاجر کی تھی کہ اسنے فروخت کرنے
کو دی تھی کہ اسکو کسی سردار کے ہاتھ فروخت کردینا مین نے لیکر اسکو پہن لیا تھا میری انگلی مین تھی اس خیال سے
پہنے ہوے تھا کہ بوقت دربار کسی سردار کے ہاتھ فروخت کرونگا جسکو پسند آئیگی یہان جو آیا تو یہ جھگڑا نکلا کہ
نامہ بر کے ہمراہ جایئے چنانچہ مین اسطرف روانہ ہو گیا کہ خبر لاؤن وہان جو پہونچا اسوقت پہونچا جبکہ شہنشاہ سے اور
درگہ سالار سے مقابلہ ہو رہا تھا وہ انکو منع کر رہا تھا یہ تکرار کر رہے تھے کہ مین ضرور جاؤنگا چنانچہ یہ اسکو
قتل کرکے اندر گئے لوگ جو اسکے ملازم تھے وہ حملہ کرکے اندر چلے مین جو انکے ہمراہ چلا جھپٹکر اور
ہاتھ میرا ایک آدمی کی پشت پر پڑا اسمین جھٹکا کھایا مجکو کچھ خیال نہ رہا مین اس گھبراہٹ مین اندر چلا گیا
وہان بھی جاکر خیال نہ آیا انگشتری اسی گھبراہٹ مین انگلی سے نکل گئی کیونکہ ڈھیلی تھی اب جو میری
نگاہ انگشت پر پڑی تو انگشتری نہ تھی دم تن سے نکل گیا جان پر بنگئی چونکہ مجکو اسوقت معلوم ہوا تھا کہ
جبکہ جواب نامہ مل چکا شہنشاہ دربار سے چل چکے تھے مین نے بہت تلاش کیا کہین نہ ملی مین مجبور ہوکر
رہ گیا عاجز ہوا آخر کو صبر کرکے چلا آیا کہ اسکا قرضہ ادا کر دیا جائے گا معلوم ہوتا ہی کسی نے اٹھالی اس
مجمع مین سے میرا تو نقصان ہو گیا یہ جو خواجہ نے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ ہم تمکو اس انگشتری
کی قیمت دینگے تم کل حال تو ایلچی گری کا بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ خدا آپ کو سلامت رکھے
آپ کے سبب سے لشکر قائم ہے مثل آپ کے کوئی سخی نہین ہی بہت سی تعریف کرکے کہا کہ روپیہ طلب
فرمایئے بادشاہ نے پانچ ہزار روپیہ طلب کرکے خواجہ کو دیا خواجہ نے کل حال ایلچی گری کا
بیان کیا بادشاہ و صاحبقران و اہل دربار سب سنا کیے اور بہت خوش ہوئے کہ اتنے مین
شہنشاہ آکر پہونچے سب کو سلام کیا اپنے دنگل پر آکر بیٹھ گئے جواب نامہ صاحبقران زمان کو
دیا صاحبقران نے دبیر کو نامہ دیا کہ اسے پڑھو اسنے نامہ پڑھکر سنایا صاحبقران نے جواب
نامہ سنکر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ ان لوگون کو بہت غرور ہی اب دیکھیے کب مقابلہ ہوتا ہی یہ
فرماکے صاحبقران خاموش ہو رہے یہان دربار آراستہ ہوا ادہر بعد جانے شہنشاہ کے مہراب شاہ
نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ نامہ بر آکر بہت زبردستی کر گیا اور ہم مین سے ایک بھی نہ بولا اسکا

کیا سبب تھا سپہ سالار نے جواب دیا کہ آپنے ملاحظہ کیا تھا کہ اُس سے جو درگہ سالار سے تکرار ہوئی
اسکا انجام کیا ہوا اور اُنھون نے جو کہ اُسکے بڑے مقرب تھے اور اپنے کو زبردستان روزگار سے تصور
کرتے تھے آپ نے اُنکی راے کے موافق کوئی دنگل وکشتی خالی بارگاہ مین نرکھا تھا تو کیا ہوا اُنھین کو
ذلت حاصل ہوئی اُنھین کو اُستے دنگل پر سے اُٹھا دیا وہ کچھ نہ بنا سکے ایک گوشہ مین بیہوش ہو گئے
جو کوئی اُسوقت بولتا وہ یون ہی ذلیل وخوار ہوتا اسکا سبب یہ ہے کہ نامہ بر ہمیشہ سے بے گناہ رہتا ہے
نامہ بر کی عزت کیجاتی ہے نہ کہ ذلت یہان تو اُسکے لیے ذلت کا سامان کیا گیا تھا مگر کیونکر ذلت ہوتی
کیونکہ وہ نامہ بر تھا بدین خیال کسی نے کچھ اُسکو جواب نہ دیا سب خاموش بیٹھے رہے یہ سبب
تھا ہان اب میدان مین جاکر اُسکو برسرِ مقابلہ طلب کرینگے اسی بے ادبی کی سزا دینگے آپ پریشان
نہون میری راے یہ ہے کہ طبل جنگ بجوائیے کل میدان جنگ مین نکل کر مقابلہ فرمائیے کیونکہ کیا ضرورت
ہے کہ عرصہ ہو یہ جو سپہ سالار نے کہا محراب شاہ نے اُس پہلوان کی طرف دیکھا جو کہ ہاتھ سے شہنشاہ
کے ذلیل ہوا تھا بعد جانے شہنشاہ کے وہ پھر آکر اپنے دنگل پر بیٹھ گیا اتنی بڑی ذلت اُٹھائی
تھی مگر یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکو ذلت ہوئی تھی بالکل اُسکے چہرے سے آثار شرمندگی نہ ظاہر تھے بیٹھا ہوا
ہنس رہا تھا کہ جب محراب شاہ نے اُسکی طرف دیکھا تو وہ یہ کہنے لگا کہ سپہ سالار سچ فرماتے ہین اب
طبل جنگی بجوائیے پہلے مین جاکر مقابلہ کرونگا اور اُس سردار کو جو کہ نامہ لیکر آیا تھا میدان مین طلب کرونگا
آپ ملاحظہ فرمائین کہ مین کیونکر سر میدان قتل کرتا ہون یہان تو مین نے جان کر طرح دی یہ جو اُسنے کہا
محراب شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا اُسی وقت نقارہ رزمی پر
چوب پڑی صداے نقارہ لشکر مین پھیلی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا لشکر حریف سے جب
نقارہ پر چوب پڑی صداے نقارہ لشکر مین ہر چہار طرف منتشر ہوئی یہان لشکر مین اندر بارگاہ کے
صاحبقران و بادشاہ بیٹھے ہوے ہین کل اہالیان دربار جمع ہین خواجہ بھی موجود ہین شہنشاہ
کی نامہ بری کا ذکر ہو رہا ہے کہ صداے نقارہ کانون مین پہونچی اہل دربار سے فرمایا کہ یہ کیسی صدا
آرہی ہے یہ نقارہ کیسا بجا ہے کوئی جاکر خبر تو لاے کہ یہ نقارہ کہان بجا ہے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ چوبدار
کی یہ خبر لیکر حاضر دربار ہوئی یہ ہرکارے کہ ہمہ وقت لشکر حریف مین موجود رہتے ہین اسلیے کہ جو وقت
گذرے اُسکو بخوبی دریافت کرکے صاحبقران والا شان سے عرض کرین آکر پہونچے مجرا دے
مجرا بجالائے دعا وثناے شاہی ادا کی اور عرض کیا کہ یہ غلامان جان نثار حاضر لشکر حریف تھے کہ بعد
آنے نامہ بر کے باہم صلاح ہوئی کہ کیا کیا جاے صلاح ہوئی کہ نقارہ جنگ بجایا جاے چنانچہ
کوس حربی بجا ہے حضور سے مقابلہ کرنے کا ارادہ ہے اور باقی خیریت ہے یہ خبر سن کے صاحبقران
نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بجایا جاے کل ہم لشکر حریف سے مقابلہ کرینگے
یہ جو حکم ملا فوراً خواجہ بارگاہ سے اُٹھا نقار خانہ مین آئے یہان نقارچیون نے نقارہ
سیناب سانک کر درست کر رکھے تھے کہ خواجہ پہونچے اُنھون نے پانچ اشرفیان نذر
دین خواجہ نے نذر قبول کرکے نقارے پر چوب لگائی کہ صداے نقارہ گونجی صداے
نقارہ سے گوش گردون کر ہوگئے شعر ز نقارہ آوازہ آمد برون ۲ کہ دون ستوودون ست گردون دون
دیگر دہل زن دہل زن بہ تحسین او ۲ بہ بین دین اودین اودین او ۲ صداے کوس رزمی سے صحرا
گونج گیا اُدھر نقارچیون نے نوبت بجانی شروع کی یہ جو خبر لشکر مین پھیلی کہ کل مقابلہ ہوگا

وہ لوگ یہ خبر سُن کے کہ لشکر مین کوس حربی بجا ہی حریف سے مقابلہ ہوگا سب لوگ اپنا اپنا
سامان جنگ درست کرنے لگے آلات حرب و ضرب آراستہ ہونے لگے اُدھر لشکر حریف مین بھی
سامان جنگ ہونے لگا تمام دن اُسی طور سے نقارے بجا کیئے وہ دن تمام ہوا شب آئی دونون
لشکرون مین نقارے بجتے رہے سب سامان جنگ مین مصروف ہوے کوئی زرہ کو درست کرنے لگا
کوئی تلوار پر صیقل کرنے لگا کوئی نیزون کو درست کرنے لگا کوئی اپنے خود کو درست کرکے سر پر
رکھنے لگا کسی نے کمان کو جو کہ خانہ کر گئی تھی اُسکو سیاہ سیانک کر درست کیا جو کہ بہادر ہیتے
وہ دو دو چار چار باہم ملے ہوے بیٹھے ہین اور باہم تذکرۂ جنگ و پیکار کر رہے ہین یہ ذکر ہی
کہ کل تلوار سر حریف پر مثل برق کے چمکے گی یہ تیر میرا قلب دشمن کو شگافتہ کرکے پشت سے نکل جائیگا
یہ نیزہ میرا قلب کوہ مین در آئیگا کسی نے باواز بلند کہا کہ میرے گرز کی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹتی ہی
ایک گرز مین حریف پیوند زمین ہو جاتا ہی استخوان تک ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین کوئی ہم سے مقابلہ نہین
کر سکتا ہی ایسے ایسے کلام باہم کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ کل یہ ہاتھ خون کی حنا سے رنگین ہونگے
دیکھین کل کون عروس مرگ سے ہمکنار ہوتا ہی کل کسکا پیمانہ عمر لبریز ہوتا ہی جام زندگانی چھلکتا
ہی کون ثابت قدمی دکھاتا ہی کسکا قدم کھیت سے باہر ہوتا ہی کون بڑھکر سینہ پر تلوارین کھاتا ہی
کون نیزۂ دشمن کو سینہ پر روکتا ہی کون تیرون کو اپنی چھاتی پر لیتا ہی جو کہ بہادر ہوگا وہ یہ کام کریگا
بزدل کیا اسکی برداشت کریگا دیکھین کل کون قدم بڑھا کر دشمن کی ضرب کو رد کرتا ہی یہ جو بہادر
ہوگا وہ کریگا بہادرون مین تو یہ تقریر ہو رہی ہی باہم گلے مل رہے ہین جو کہ بزدل ہین وہ گریز
کی تدبیر کر رہے ہین اپنا اپنا اسباب باندھ رہے ہین اور اس فکر مین ہین کہ رات زیادہ آئے
تو یہان سے فرار کرین اگر جان ہی تو جہان ہی جو ہم زندہ ہین تو ہزارون نوکریان ملینگی اگر ہم نہون گے
تو کون نوکری کریگا ہمارے بال بچے ہمارے فاقون سے مر جائینگے بعض یہ فکر کر رہے ہین کہ ابھی صرف
برس دن شادی کو ہوا ہی جس دن سے شادی ہوئی ایک دن بھی بی بی کے ہمراہ نہ رہے صرف
چاولون تک تو ہمراہی رہی کہ یہان سے طلب کا خط پہونچا اگر ہم قتل ہو گئے تو جورو رانڈ ہو جائیگی
اسکی جوانی کیونکر بسر ہوگی کیونکہ رنڈاپا کیا کاٹیگا ابھی تو کوئی اولاد بھی نہین ہوئی ہی کہ نشانی ہوتی ہم کیونکر
اپنی جان دین یہ خیال کرکے اپنے سائیس کو صدا دی کہ میان فلاح یہان آؤ وہ حاضر ہوا کہا کہ ہماری سواری کا
مرکب و ہیرل کا ٹٹو طیار رکھنا ہم ضرورت سے جائینگے اُسنے کہا کہ میان کل صبح کو تو مقابلہ ہی آپ
یہ فرماتے ہین کہ ہم ضرورت سے جائینگے یہ کون سا امر ہی جو کہ خلاف بہادری ہی یہ کلام جب اُسنے
سنا برہم ہوکر جواب دیا کہ تجکو کیا ہمارے امر مین دخل ہی ہم مالک ہین اور تو نوکر تجکو کیا دخل
اُسنے جواب دیا کہ مین نے اس سبب سے عرض کیا کہ کل مقابلہ ہی اور نمک شاہی کھایا ہی اُس کا
کچھ تو حق ادا فرمایئے گا یا نہین اُنھون نے جواب دیا کہ تو بڑا نمک حلال ہی اور بہت نمک کا پاس ہے
تو تو رہ ہمکو اپنی جان بھاری نہین ہی ابھی تو شادی ہوے ہی کوئی برس دن ہوا ہی پورے طور سے جورو
کی صورت تک نہین دیکھی ہی اگر مر گئے تو کون اُسکی جوانی کاٹیگا اس سے اگر ہم زندہ ہونگے تو دوسرے
مقام پر نوکری ملجائیگی آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم کا نقشہ ہی پس ہم جتنا تجھ سے
کہتے ہین اُتنا کر سر مو فرق نہو وہ ملازم برا بھلا کہتا ہوا اپنے مقام فرودگاہ پر آیا جس طور سے آقا
نے کہا تھا اُسی طور سے سب سامان درست کر دیا یہ تو اس وقت کے منتظر تھے مرکب پر سوار ہوکر اپنا اسباب

دوسرے مرکب پر لاد کر روانہ ہوئے اسی طور سے سیکڑون لشکر سے نکل گئے کوہ و صحرا مین جاکر
پوشیدہ ہوگئے سیکڑون تو نکل گئے سیکڑون نے یہ تدبیر کی کہ جمال گوٹے کھا لیے ہزارون دست
آنے لگے برابر چوکی لگ گئی سیکڑون نے مارے خوف جنگ کے لحاف اوڑھ لیے تن کر پڑ رہے کہ تپ لرزہ
آگئی ہی سیکڑون کو در اصل خوف جنگ سے بخار نے آکر گھیر لیا یہ حال بزدلون کا تھا جو کہ بہادر تھے
وہ بیٹھے ہوے باہم ذکر جنگ کر رہے تھے یون گفتگو ہو رہی تھی کہ گویا تلوار چل رہی ہی ہر ایک فقرہ تلوار
تھا ہر ایک کلام نیزے کی انی تھا وہ بزم نہ تھی گویا میدان رزم تھا باتین ایسی ہو رہی تھین کہ تلوار چلتی معلوم
ہوتی تھی کچھ لوگون کو جو خیال آیا تو کہا کہ چلو بھائی ممو خان کی خبر لین کہ وہ بہت بہادری کا دم بھرتے
ہین بات بات پر تلوار برساتے ہین خون کا دریا بہاتے ہین ہر مرتبہ موچھون کو بل دیتے ہین دوسرے نے
کہا کہ ہان چلو یہ بات تو تم نے اسوقت خوب بتائی یہ صلاح کر کے باہم پانچ چار آدمی ملکر چلے ممو خان
کے خیمہ مین آئے دیکھا کہ ممو خان پلنگ پر لیٹے ہوے ہین ملازم برابر پلنگ کے بیٹھا ہوا ہی دوائی بتا
رہا ہی اُس سے پوچھا کہ بھائی کہان ہین اُسنے جواب دیا کہ غش مین پڑے ہوے ہین سہ پہر سے انکو
دست آرہے ہین تخمہ کیا ہی اسقدر دست آئے ہین کہ پلنگ پر سے اُٹھ نہین سکتے ہین یہ جو ملازم سے
کہا وہ لوگ پلنگ کے پاس آکر بیٹھے آواز دی کہ بھائی ممو خان کیون مزاج کیسا ہی ممو خان نے
کچھ جواب ندیا پھر آواز دی اب کی مرتبہ باہستہ کہا کہ اچھا ہون کیا کہون بھائی آج ہزارون دست
آگئے ہین تخمہ ہوا ہی بات تک نہین کیجاتی ہی یہ سُن کے اُنھون نے جواب دیا کہ بڑا مقام افسوس ہی
کہ کل صبح کو مقابلہ ہی اور تمھارا یہ حال ہمکو تمھاری جنگ کا بڑا اشتیاق تھا کیا کہین کہ یہ حسرت دل مین رہی
ممو خان نے جواب دیا کہ بھائی خود مجھکو افسوس ہی کہ مدت کے بعد جو مقابلہ کا دن آیا تو میری یہ حالت ہوئی
کیا کہون خداوند کریم جلد شفا دے یہ سنکے وہ لوگ یہ کہکر اُٹھے کہ خدا کے سپرد کیا اور باہر خیمہ کے
آئے اور باہم صلاح کی چلو وھنے خان کے پاس چلین اُنکی خبر لین کہ اُنپر کیا گذری یا تو وہ روز
ہمارے پاس آتے تھے اور باہم بیٹھکر باتین کرتے تھے آج جو یہ شب مقابلہ ہی کل سحر کو مقابلہ ہوگا
نہ معلوم کون زندہ رہیگا کون نہ رہیگا یہ دم بھر کی صحبت غنیمت ہی ؎ غنیمت شمر صحبت دوستان +
کہ گل پنج روز است در بوستان + جو دم گذرتا ہی وہ غنیمت ہی پھر ہم کہان اور یہ جلسہ کہان نہ معلوم
کون گوشہ زیر قبر ہوگا کسکو آغوش اجل نصیب ہوگا کون پھل تلوار کا کھا کر بسمل ہوگا جس سے
ملنا ہو مل لو یہ باتین باہم کرتے ہوے اُس مقام پر آئے جہان وھنے خان کا خیمہ تھا اندر خیمہ
کے آئے دیکھا وھنے خان تو پلنگ پر لیٹے ہوے ہین خادم پانوئین دبا رہا ہی کئی لحاف پڑے ہوے
ہین خادم سے پوچھا کہ کیون تمھارے میان کا مزاج کیسا ہی اُسنے جواب دیا کہ سردی سے بڑی
شدت کا بخار آیا ہی غش مین پڑے ہوے ہین ہوش نہین ہی یہ جو زبانی خادم کے سنا وہان سے
چلے آئے غرضکہ اسی طور سے جس خیمہ مین گئے وہان کسی کو بخار مین پایا کسی کو دستون مین سر دست
مبتلا دیکھا آخر کو عاجز ہوکر اپنے خیمون مین سب چلے آئے اشتیاق عروس مرگ مین جاگنے لگے
وہ رات بعیش و عشرت بسر کرنے لگے جو کہ بہادر تھے وہ دم بدم خیمہ سے نکل کر طرف آسمان کے
سر اُٹھا کر دیکھتے تھے کہ کسقدر رات باقی ہی آثار سحر فلک پر ظاہر ہوئے یا نہین نسیم سحری کے
جھونکے چلنے لگے کہ نہین کوئی اپنے دامن قبا سے ہوا احساس کرتا تھا کوئی نشان لشکر کے پھریرے کو
دیکھتا تھا کوئی فرط مسرت سے اُچھلتا تھا کوئی ہوا کے رُخ کھڑے ہوکر شبد قبا

کھوئے ہوے ہوا کے احساس مین مصروف ہوتا تھا پھر خیمہ مین چلا جاتا تھا اور پھر گھبرا کر نکل آتا تھا
کوئی مرغ سحر کی صدا کا منتظر تھا کوئی یہ کہتا تھا کہ آجکی رات کسقدر دراز ہوگئی ہی کہ نہین بسر ہوتی ہی
کاشکی رات نہوئی ہوتی اے خداوند کریم جلد سحر ہو بہادرون کو تو سحر ہونے کی خوشی تھی جو کہ بزدل تھے
وہ یہ دعا کر رہے تھے کہ شب دراز ہو جائے دس راتون کی ایک رات ہو جائے کہ جس قدر یہ رات
دراز ہوگی اُسی قدر جنگ مین تاخیر ہوگی مقابلہ نہوگا جتنے عرصہ تک دنیا کی ہوا کھاتے ہین کھاتے ہین
پھر تو سحر کو ہم ہین اور نوک نیزہ و بھل شمشیر ہی رات کی درازی زندگی کی تدبیر ہی اُدھر طلایہ پھر رہا ہی
صدائے حاضر باش ناظر باش بلند ہی ہر ایک بُزدل دردمند ہی اُسکو رات کی درازی پسند ہی
جو کہ بہادر ہین وہ درازی شب سے پریشان ہین گھڑی گھڑی خیمون سے باہر آکر رخ آسمان دیکھ
رہے ہین کہ سحر ہوئی یا نہین اہل اسلام کے لشکر کی تو یہ حالت ہی جو کہ سردار معزز ہین وہ اپنے اپنے
خیمون مین بیٹھے ہوے ہین دوست آشنا جمع ہین باہم کلام کر رہے ہین بعض عبادت خدا مین مصروف
ہین بعض عیش و عشرت مین مشغول ہین بادشاہ یاد الٰہی کر رہے ہین صاحبقران اپنے عبادت خانہ مین
مشغول نماز شب ہین یہان تو ہر اونے واعلے اپنے اپنے کام مین مصروف ہی اُدھر لشکر حریف مین نقارہ
رزمی بج رہا ہی سامان جنگ ہو رہا ہی کوئی تلوار صاف کرتا ہی کسی نے زرہ کو صاف کیا ہی اُسکا زنگ
برطرف کیا ہی کسی نے خنجر کو چرخ پر چڑھایا ہی کہ جسکے سبب سے مثل چرخ پیر کی جگر مین آئی ہی کوئی
تیرون کو زہر مین بجھا رہا ہی کوئی سنان نیزہ صاف کر رہا ہی کسی نے اپنی سپر کے پھول درست
کیے ہین کوئی کمان کو درست کر رہا ہی کوئی گرز کو ہتوا کر اُسکی ضرب کو آزماتا ہی اور کہتا ہی کہ کل سر حریف
پر تو لگا دونگا کہ خدا پرست کا نشان بھی صفحہ ہستی پر نہوگا یہ باہم کلام کر رہے ہین کہ خدا پرست اپنے
اپنے خیال مین اپنے کو بہت زبردست تصور کرتے ہین اور اُنکے تصور کرنے کا سبب یہی ہی کہ وہ
لاکھون ہین گو ہمارا لشکر بھی بہت کم نہین مگر اُنکے لشکر کے روبرو کیا حقیقت رکھتا ہی اسی لشکر کا دل جگر
ہی کہ جو اتنے بڑے لشکر سے مقابلہ کرتا ہی ہماری اُنکے روبرو یہ حقیقت ہی کہ جیسے سمندر اور ایک
نہر بھلا ہم کیا اصل رکھتے ہین اگر وہ خاک کی ٹھیکی ہم پر مارینگے تو ہم دب جائینگے ہمارا نشان
بھی نہ ہوگا ہمارے اُنکے کیا مقابلہ مگر کیا کرین کہ برسون نمک کھایا ہی اگر حق نمک نہ ادا کرین تو
نمک حرام مشہور ہون یہ تو ہم سے ہرگز نہوگا چاہے کچھ ہو کل ہم ضرور اپنی جان دینگے خدا پرستون کو
بھی معلوم ہوگا کہ کسی لشکر سے مقابلہ ہوا تھا اور وہ لشکر ہم سے لڑا بڑا بہادر تھا کل ان لوگون کو
ہماری بہادری کا حال معلوم ہو جائے گا اگر اُنکے قدم نہ اُکھڑ گئے تو ہم نے اپنا نام بدل ڈالا اُنکو
اپنی کثرت پر غرور ہی وہ بہت مغرور ہین بہت سے لشکری تو یہ کلام کر رہے ہین بہت سے مارے خوف
کے لشکر سے نکل گئے ہین ہزارون نے اپنے کو علالت مین مبتلا کر لیا ہی بہت سے تنگ گریز مین ہین جو کہ
معزز سردار ہین کچھ تو آرام کر رہے ہین کسی مقام پر چوسر بچھی ہوئی بازی ہو رہی ہی کوئی بدمعاش
بد قماش بادشاہ جنگ مین مصروف ہی کہین سوختہ ہو رہا ہی کسی مقام پر تختۂ نرد بچھا ہوا ہی
کہین سیسہ بندہ ہی کہین سولہی پھاک رہی ہی کسی مقام پر پچیسی آراستہ ہی کسی خیمہ مین ناچ ہو رہا ہی
کوئی خوش گلو تان لگا رہا ہے طبلہ پر تھاپ پڑ رہی ہی کسی خیمہ مین ستار بج رہا ہی ڈگی بج
رہی ہی کوئی خود بیٹھا ہوا گا رہا ہی دوست بیٹھے ہوے ہین خاصدان رکھے ہوے ہین
دور شراب کا بندھا ہوا ہی جام گردش مین ہی ایک ماہرو پہلو مین بیٹھی ہوئی ہی بوسہ بازی ہو رہی ہی

کوئی اپنی معشوقہ کے ہمراہ عیش وعشرت مین مصروف ہی شراب ناز سے مست ہی مسہری کے پردے پڑے ہوے ہین اس خیال سے کہ کل روز جنگ ہی نہ معلوم کیا ہو اس سے حسرت دل تو نکال لو تاکہ پر ارمان جہان سے نجاو اور یہ اپنے خدا سے دعا ہی کہ یہ شب دراز ہو جاے تاکہ جو جو ارمان دل مین بھرے ہین وہ سب بر آئین کوئی بیٹھا ہوا اپنے مذہب کے طریقہ سے عبادت کر رہا ہی مہراب شاہ خود ساتھ حسینان جہان کے عیش وعشرت اور بوس وکنار مین مشغول ہی راز دنیا نہ ہو رہا ہی شب دیگر کا وعدہ ہو رہا ہی یہ عالم لشکر حریف مین ہی غرضکہ دونون طرف خوشی وغم ہی دونون لشکر دن مین طبل جنگ بج رہا ہی طلایہ پھر رہا ہی صداے حاضر باش بلند ہی ہر ایک کے دل مین یہ فکر ہی کہ کسی طور سے یہ رات بسر ہو تاکہ سحر ہو میدان جنگ مین چلکر ہنر مردی دکھائین داد مردانگی لین حریف کو قتل کرین اُسکے خون سے اپنے ہاتھ بھرین یا خود دریاے خون مین غوطہ زن ہون اپنے خون سے آپ غسل کرین جو خدا پرست ہین وہ یہ خیال کرتے ہین کہ مرتبہ شہادت کا پائین جو کہ خدا پرست نہین ہین وہ یہ خیال کرتے ہین کہ سرخرو ہم خدمت مین اپنے خداوند کی جاینگے اپنے عزیزون سے ملین گے اُدھر تو یہ عالم ہی آسمان پر ماہ تابا نکلا ہوا ہی وہ مردان عالم کی کارسازی کے تماشہ مین مصروف ہی یہ ستارے نہین ہین بلکہ فرشتون نے براے دید تماشا سے درستی سامان جنگ روزن بناے ہین کہ ہم اہل اسلام وکفار کے سامان جنگ کا مشاہدہ کرین ماہ عالم افروز نے چادر نور کو فرش کیا تھا تمام جہان از زمین تا آسمان روشن تھا ایک عالم نور تھا کہ جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریاے نور موجزن ہی ماہتاب بھی اُسی طرف بچشم حیرت نگران تھا سامان جنگ دیکھ دیکھ اُسکا رنگ فق ہوا جاتا تھا جیون جیون رات بسر ہوتی تھی وہ وہ رو سے قمر زرد ہوتا تھا چادر نور میلی ہوتی جاتی تھی دنیا پر تو یہ عالم تھا اُدھر خلد مین خدا پرستون کی روح کی آمد کا غل تھا حورین ان شہدا کی مشتاق تھین در خلد پر کھڑی ہوئی انتظار کر رہی تھین در دوزخ پر مالک کو کفار کی روح کا انتظار تھا تمام ارواح کفار براے استقبال دونون طرف استادہ تھین کوئی یہ کہتا تھا کہ ہمارا بھائی آتا ہی کسی کا یہ قول تھا کہ باپ کی آمد کا غل ہی کوئی بیٹے لیے کھڑا ہوا تھا کہ وہ ضرور آئیگا اُسنے خوب اپنے آبائی طریقہ کو ابھی تک بنا ہا کسی کے بہکانے پر نہین لگا بڑا اپنے مذہب کا پختہ تھا یہ تو عالم دوزخ تھا خلاصہ یہ کہ اِدھر دنیا پر بہادر خیمہ سے نکل نکل آثار سحر کو دیکھ رہے تھے بہت سے صداے اذان پر گوش لگاے ہوے تھے کہ یکایک مرغ سحر نے صدا دی صداے اذان بلند ہوئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے روشنی شمع مائل بزردی ہوئی چراغ جھلملانے لگے بہادران ہر دو لشکر آثار سحر دیکھکر اپنے دوست و آشنا سے باہم ہم بغل ہوتے تھے اور یہ کلام کرتے تھے یارو ن یہ شب حاملہ ہی دیکھیے فردا چہ زاید اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

کہ داند کہ فردا چہ خواہد رسید
کرا تخت تابوت در بر کشند

بہ بینم کہ تا کردگار جہان
نہ دیدہ کہ خواہد شدن ناپدید

درین آشکارا چہ دارد نہان
کرا تاج اقبال بر سر نہند

القصہ جوانان شمشیر زن و دلاوران تیغزن اپنے اپنے آلات حرب وضرب کی درستی کر چکے تھے اور آثار سحر کے منتظر تھے حاصل یہ کہ طرفین کے لشکر دن مین جب درستی حرب وضرب ہو چکی تھی تو ہر ایک عیش وعشرت مین مصروف ہوا تھا اسی عیش وعشرت مین وہ رات تمام ہوئی دونون لشکرون مین طلایہ رات بھر پھرا کیا صداے ہوشیار باش و بیدار باش بلند ہی کہ آثار سحر ظاہر ہوئے سفیدہ صبح نے منھ نکالا آفتاب کی کرن نکلنے لگی اشعار

دم صبح کین ترک عالی مقام
بر آورد رخشندہ تیغ از نیام

عساکر بناوردگاہ آمدند

کہ از ہمہ گرگینہ خواہ آمدند
چھپا نور مین جادۂ کہکشان
رخ شمع مایل بزردی ہوا
اُٹھے لوگ دے دے کے انگڑائیان

آثار سحر نمایان ہو چلے تھے بموجب اشعار
مؤذن اذان سے ہوے بہرہ مند
لباس فلک لاجوردی ہوا
ہژبران جنگی بہ آئین جنگ

لگے ہونے نظرون سے تارے نہان
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند
مسیحا نفس تھی نسیم وزان
کشیدند بر مرکبان تنگ تنگ

جب آثار سحر نمایان ہوے اُدھر لشکر کفار مین جہان جہان صحبت عیش و عشرت تھی وہ موقوف ہوئی سب کے سب اپنے بسترون سے اُٹھے جہان ناچ رنگ کے جلسے تھے وہ برخاست ہوے جہان جہان کھیل ہو رہے تھے وہ اُٹھا ڈالے گئے خادمون سے پانی طلب کیا منہ ہاتھ دھویا لباس رزم سے آراستہ ہوے اُدھر لشکر مین کمربندی ہونے لگی لشکری کمر جنگ پر کسکر میدان جنگ کو جانے پر طیار ہو گئے ابھی کسی قدر تاریکی تھی بالکل صبح نہوئی تھی کہ محراب شاہ بھی بیدار ہوکر خیمۂ آرام سے باہر آیا اور قصد میدان جنگ کا کیا سردارون کا مجرا ہوا یہ اپنے لشکر کے پرے جماکر طرف میدان کے چلا وہ نسیم سحری کا چلنا گلون کی خوشبو کا آنا دماغ جان کو معطر کیے دیتا تھا اُدھر جب آثار سحر ظاہر ہوے تو خدا پرستون نے خادمون سے پانی وضو کرنے کے لیئے طلب کیا اُنھون نے پانی حاضر کیا لشکر مین صدا سے اذان بلند ہوئی صبح کی وردی بجی سردار و لشکری نماز سحر مین مصروف ہوے نماز سے فراغت کرکے آلات حرب و ضرب جسم پر آراستہ کیئے لشکر مین کمربندی ہوگئی کل لشکر مسلح و مکمل ہوکر پرے جماکر کھڑا ہوگیا اُدھر چاکرون نے خیمون سے گھوڑون پر لاکر مرکب حاضر کئے کہ سردار مسلح و مکمل ہوکر برآمد ہوے اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر طرف در دولت کے چلے وہ نور سحر کا ظاہر ہونا وہ نسیم سحری کا چلنا جسمون کو تازہ کیے دیتا تھا غرضکہ ماہتاب تو مع اپنی سپاہ کے طرف شہر مغرب کے شہنشاہ گیتی افروز سے شکست کھا کر گریزان ہوا آمد آمد شاہ خاور کی دریچۂ مشرق سے میدان فلکی پر شروع ہوئی کہ دیکھا سب نے شہنشاہ عالم افروز تخت فلکی پر سوار تاج زرین بر سر قبائے زرین در بر چار قُب شاہنشاہی در بر نیزۂ شعاعی ہاتھ مین لیے ہوے دریچۂ مشرق سے برآمد ہوا

سے مہتاب ہوا گم فلک نیلوفری سے + پھولا گل خورشید نسیم سحری سے +

تمام میدان مین آفتاب کی کرن پھیل گئی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے پھول کھلنے لگے یہان سردار تو در دولت پر حاضر ہو چکے تھے اُدھر جاکر خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران عبادت مین مصروف ہین وظیفہ سے فراغت کرچکے ہین سجدۂ شکر ادا کر رہے ہین اور اپنے معبود سے اپنے ظفر کی دعا طلب کر رہے ہین خواجہ عقب اشہدت جاکر خاموش کھڑے ہو گئے کہ صاحبقران نے سجدہ سے سر اُٹھایا اور پلٹ کر طرف پشت کے دیکھا خواجہ نے مجرا کیا خواجہ کا مجرا لیکر صاحبقران نے فرمایا کیون خواجہ کیا خبر ہے خواجہ نے عرض کیا کہ سب لشکر طیار ہے میدان جنگ کو جانے کے لیئے صرف حضور و جہان پناہ کی دیر ہے سب سردار در دولت پر حاضر ہین یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے اپنے اسلحہ کا صندوق طلب کیا صندوق اسلحہ طلب کیا گیا صاحبقران نے اپنے کو آلات حرب و ضرب و تبرکات سے آراستہ کیا یہان خادم در مسجد پر مرکب لیے ہوے حاضر تھا آمد صاحبقران زمان کا منتظر تھا کہ جب صاحبقران آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہو چکے تو خواجہ کو ہمراہ لیکر مسجد سے برآمد ہوے خادم نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نے انگشت شہادت سے گردن مرکب پر ایک طرف یا علی اور ایک طرف یا فتاح تحریر کیا اور نام خالق اکبر لے کر اپنے قدم منور سے رکابون کو روشن کیا اس شیر بیشۂ شجاعت نے خانۂ زین کو رونق بخشی

باگ لیتے ہی مرکب کے تیور بدل گئے گویا پری تخت سلیمان لیکر چلی خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران مرکب کو لے کر آہستہ آہستہ طرف دردولت کے تشریف لے چلے یہان سب سردار جمع تھے کچھ تو زین پوش بچھائے ہوے اُسپر بیٹھے تھے خادم مرکب ٹہلا رہے تھے کچھ خود مرکب پر سوار ہوا کھا رہے تھے بند قبا کھولے ہوئے تھے کچھ تیراندازی کر رہے تھے نشانہ تاک رہے تھے کچھ سیف کے ہاتھ نکال رہے تھے کچھ وظیفہ پڑھ رہے تھے بعض میدان جنگ کے تصور مین کھڑے تھے اُنکے پیش نگاہ میدان جنگ تھا اور لشکر مین جنگی باجے بج رہے تھے ایک تو صبح کا وقت تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی گلون کی خوشبو آرہی تھی جوانان لشکر بست تھے صداے باجہاے جنگی سے اور مست ہوے جاتے تھے اکثر ناظرین نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ جب چھاونی مین بوقت سحر باجے بجتے ہین تو کسقدر لوگ مست ہوجاتے ہین یہ ان باجون کا اثر ہی کہ پہلوانون کو مست کر دیتے ہین کہ صاحبقران آکر پہونچے سب نے مجرا کیا صاحبقران سب کا مجرا لیکر اُنمین شامل ہوگئے سردارون سے باتین کرنے لگے اب صرف آمد شہنشاہ گیتی پناہ سلیمان بارگاہ خدیو جہان کا انتظار ہی کہ وہ تشریف لائین تو لشکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہو کہین ایسا نہو کہ لشکر کفار آجاے یہان تو یہ انتظار ہی اندر بارگاہ کے بادشاہ نے نماز سے فراغت کر کے کشتی پوشاک کی طلب فرمائی خادمہ نے حاضر کی تبدیل پوشاک فرمائی اُسکے بعد کشتی اسلحہ حاضر کی گئی بادشاہ نے ہتھیار لگائے تخت حاضر کیا گیا اُسپر سوار ہوئے کہارون نے تخت اُٹھایا سر پر چتر لگایا گیا آگے آگے زنانہ جلوس سواری روان ہوا طفلان مہ جبین لوٹے لخلخہ کے لیے ہوئے دو طرف کنول الماس نگار مہریون کے ہاتھ مین خواجہ سرا کوڑا ہاتھ مین لیے ہوے سب کے سب باقاعدہ اور صداے باادب باملاحظہ بلند سواری چلی آتی ہی کہ ایک مرتبہ پردہ گرا اری پر پہنچا محلدار نے صدا دی کہ سب ہوشیار ہوجائین کہ ظل اللہ جہان پناہ تشریف لاتے ہین سب باادب ہوجائین یہان سب سردار مع صاحبقران کے قرینہ سے ہوگئے کہ کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ جلوس سواری واپس گیا کہار تخت شاہی لے کر جلوخانہ سے باہر آئے سب کا مجرا ہونے لگا اول مجرا صاحبقران کا ہوا بادشاہ نے سینہ پر ہاتھ رکھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہی اُسکے بعد اور سردارون کا مجرا ہوا تخت شاہی بڑھا طرف میدان جنگ کے چلا اور صاحبقران بمرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے آگے قلب مین تخت شاہی گرد تمام سردار اسی شان و شوکت سے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے عقب مین سپاہ کے پرے جوق جوق گروہ گروہ چلے آتے ہین جس سردار کا لشکر آیا اور جس رنگ کی پوشاک ہوئی اُسی رنگ کا صحرا کا رنگ ہوگیا یہ عالم ہی کہ صحرا دم بدم رنگ بدلتا ہی کبھی فیروزی ہوگیا کبھی زنگاری کبھی گلنار کبھی طلائی کبھی نقرئی گویا آسمان رنگ بدل رہا ہی علمون کے پھریرے کھولے ہوے پرچم چمکتے ہوے نشان لہراتے ہوئے سنانین کلغیان خود کی چمکتی ہوئین تلوارون کی جھنکار مرکبون کی ٹاپون کی آواز سے گوش گردون دون کر ہوے جاتے تھے اسقدر خاک بلند تھی کہ ایک آسمان خاکی زیر آسمان نیلگر طیار ہوگیا تھا جیساکہ فردوسی فرماتے ہین ؎ ز سم ستوران دران پہن دشت ؛ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ؛ اس جاہ و حشم سے لشکر اسلام میدان جنگ مین پہونچا صفت آراصفین آراستہ کرنے لگے کہ آمد لشکر کفار کی شروع ہوئی کالے کالے علم کھولے ہوے مہیب صورتین بادہ نخوت سے مست محراب شاہ تخت پر سوار گرد تخت سردار عقب مین لشکر بیشمار مقابلہ مین لشکر اسلام کے آکر صف آرا ہوا اشعار

دو پرکار بستند چون کوہ قاف		رسیدند لشکر بجاے مصاف	

یزک بر یزک سو لبسو در شتاب | نہ در دل سکونت نہ در دیدہ خواب | خسک برگذرگاہ کین ریختند
نقیبان خروشیدن انگیختند | ز بسیاری لشکر ہر دو جاے | فرو بست کوشندہ را دست و پاے
دو رویہ نشاندند در جاے جنگ | نمودند در پیشہ ستی و رنگ

جب دونوں لشکر میدان جنگ میں ہو چکے دونوں طرف سے صف آرائی کی صفیں درست ہوگئیں میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ درست کیا تبرداروں نے نکلکر جھاڑی جھنڈی کو کاٹا جو درخت کہ حایل نظر تھے اُنکو قلم کیا پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکل کر آبپاشی کی گرد و غبار کو ہٹایا جب یہ سب بند و بست ہو چکا تو دونوں طرف نقباے بلند آواز نکلے انھون نے یہ صدا دی کہ اے جوانان شیر افگن و اے دلاوران تیغ زن و اے پہلوانان تہور شعار و اے نامداران نیک کردار و اے شیران بیشۂ شجاعت و اے نہنگان دریاے جرأت بدانید و آگاہ باشید کہ یہ روز جنگ ہی آج وہ دن ہی کہ نام گرد دشمن کی شمع حیات کو ہواے تیغ سے گل کرو آج دریاے تیغ مین وہ شناوری کرو کہ یہ ثابت ہو کہ یہ لوگ آب تیغ کے بہت بڑے شناور ہین آج نام کو دشمن کے صفحہ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے مٹا دو اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو کیونکہ تم اُن شیرون کے بچے ہو جو کہ ہمیشہ میدان جنگ کو محفل عیش تصور کرتے تھے اور کبھی کھیت سے اُنکے قدم باہر ہوئے ہمیشہ کھیت رہے وہ ثابت قدمی دکھائی جو کہ یادگار زمانہ ہی مثل رستم و اسفندیار کے نام کر گئے بدین خیال کہ یہ دنیا چند روزہ ہی اسکا کیا اعتبار ہی یہ زال دنیا وہ چیز ہی کہ جس سے اسنے محبت کی اُسکی مٹی خراب ہوئی یہ مقام قیام کرنے کا نہین ہی بلکہ گذرگاہ ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان ہم لوگ اسلیئے آئے ہین کہ توشۂ آخرت بہم کرین تاکہ نام نیک دنیا مین پیدا کرین مثل رستم و سہراب کے جوانمرد مشہور ہون خیال کرنے کا مقام ہی کہ جو کہ سلطان ہفت اقلیم تھے جنکو سدا سامان عیش و نشاط مہیا تھے ہمہ وقت پریرویون کا مجمع اُنکے گرد رہتا تھا جملہ سامان عیش موجود تھے وہ طاق ایوان کہ جنکی دید سے انسان کی بھوک و پیاس جاتی تھی جو کہ ہمہ وقت جملہ سامان سے آراستہ رہتے تھے جہان وہ مسند آرا مقام سکونت رکھتے تھے جہان ہمہ وقت جنگ در باب بجتا تھا جہان پریزادونکے قہقہے دیتے رہتے تھے اب وہی مقام ہموار رہے ہین نہ وہان وہ حسینان جہان ہین نہ وہ شاہان ہفت ملک ہین سب زیر خاک جاکر مقیم ہوے اسقدر عرصہ ہوا کہ خاک اُنکی استخوان تک کھا گئی کاسہ سر کا پتا بھی نہین ملتا ہی کوئی اُنکے نام پر سورہ فاتحہ تک نہین پڑھتا ہی یہ بھی نہین معلوم کہ اُنکی لحد کہان ہی کہ اُسپر دو پھول چڑھا دیئے جائین جو کہ ہمہ وقت خوشبوے گل سے بسے رہتے تھے اب وہ دو پھول کو محتاج ہین مقام افسوس و حسرت ہی کہ جنکی یہ حالت ہی کہ لوگ جنکے روبرو جاتے ہوے خوف کھاتے وہی لوگ یون زیر خاک بے سر و سامان پڑے ہوں جنھون نے سیکڑون کو قتل کرکے سامان عیش بہم کیا اُس سامان سے اُنکو سواے دو گز کفن کے اور کچھ نہ ملا ہو جملہ سامان صرف دنیا بھر کے لیے ہی اتنے کے لیے انسان کیون اپنی عمر کو برباد کرے جو نیکی کرنا ہو کر لے اپنا نام صفحہ ہستی پر روشن کرے داد مردی و مردانگی دے کہ یہی کام آئیگی ورنہ نہ دنیا کام آے گی نہ دولت نہ مان نہ باپ نہ اولاد صرف یہ سب سامان دنیوی ہین جب مر گئے تو کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی ہان جو نیکی کر جاتا ہی اُس سے نام روشن رہتا ہی جیسے کہ نوشیروان کا نام آج تک سایۂ عدل کے مشہور ہی یا جو کہ بادشاہ مثل فریدون و منوچہر و کیکاوس وغیرہ کے

گذرے کہ ان سب کا نام ساتھ نیکی کے مشہور ہی یا ضحاک ماران کو تصور کیا جاے کہ جو کوئی اُسکا نام لیتا ہو سواے بدی اُکے نیکی کے ساتھ نہین لیتا ہی پھر وہ کام کیون نہ کرے کہ نام نیک باقی رہے جو کہ بادشاہ ہی اُسکو عدل و داد سے کام لینا چاہیے جو کہ پہلوان ہی اُسکو یہ لازم ہی کہ وہ دہ ثابت قدمی میدان جنگ مین دکھاے کہ تا قیام قیامت تام روے زمین پر باقی رہے بس اے جوانمردو آج دن نام کا ہی وہ نام کرو کہ سب کو معلوم ہو جائے وہ تلوار کرو کہ حریف کے دانت کھٹے ہو جاوین دریاے آب تیغ مین شناوری کرو آتش جنگ و فسار کو دوبالا کرو بڑھکر سینہ پر سنانین کھاؤ پھل تیغ کا جھکو پھول ڈھال کا سونگھو عروس مرگ کے مشتاق زندگی سے ہاتھ اُٹھاؤ مرکب جہیز کرکے صف دشمن پر جا پڑو صفون کو درہم و برہم کرو خون کے دریا بہ جاوین سر خاک پر لوٹتے نظر آوین یہ دن نام کا ہی اگر آج جانبازی نہ دکھائی تو کچھ کام نہ کیا اسی سے تمھارے باپ دادا کا نام روشن ہوتا ہے یہ اہر نام روشن کرنے کا ہی خیال کرلو کہ یہ دنیا مقام گذرگاہ ہی یہان قیام غیر ممکن ہی بڑے بڑے اولوالعزم جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے ایک چشم زدن مین ناپید ہوگئے نہ وہ خدائی رہی نہ وہ کروفر آنکھین بند کیے چلے گئے نظم

ہو گئے اونچے مکان بھی جنگلے ترے
کونسی گور مین گیا بہرام
کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
صبح کو طائران خوش الحان
سورد مرگ ناگہانی ہے

تاج مین جنکے ٹانکتے تھے گوہر
آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے
ہے نہ شیرین نہ کوہکن کا پتا
آج اسجا ہے آشیانہ بوم
گردش چرخ سے ہلاک ہوے
پڑھتے ہین کل من علیہا فان

ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
کوئی لیتا نہین ہے قیس کا نام
نہ کسی جا ہے نل دمن کا پتا
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوئے
جاے عبرت سرائے فانی ہے

پس اے بہادرو خیال کرلو کہ یہ مقام سرا ہی بلکہ سرا سے بھی بدتر ہی کیونکہ سرا مین جسقدر قیام کرنے کا قصد کرکے جاتے ہین اُتنے عرصہ تک ضرور قیام کرتے ہین یہان یہ بھی ممکن نہین ہی جب اُسنے حکم دیا کہ چلے آؤ پھر یہان قیام نہین ہو سکتا جو کہ نبی تھے وہ عدول حکمی نہ کرسکے پھر ہماری کیا اصل ہی ایسے ایسے نبی جو کہ اُسکے پیارے تھے وہ تو ادھر اسکا حکم آیا چلے گئے لمحہ بھر بھی نہ ٹھہر سکے پس اے شجاعان روزگار وہ کام کرو کہ ثبات قدم بجاے صداے تحسین و آفرین ہر سمت سے آئے یہ جو نقیبون نے صدا لگائی کڑکیتون نے کڑکا کہا لشکرون مین سناٹا ہو گیا ہر صف مثل صف مژگان کے ہو گئی سب عالم حیرت مین کھڑے ہوے سُن رہے تھے شجاعت کا جوش تھا چہرے لال ہو گئے تھے مست کھڑے ہوے جھوم رہے تھے یہی ولولہ تھا کہ مرکبون کو بڑھا کر صف دشمن پہ جا پڑین مار کر دشمن کو مرین دراصل یہ دنیا مقام عبرت ہی اور جاے حسرت درحقیقت کیسے کیسے شاہان جلیل جا جا کر زیر خاک پنہان ہو گئے بس یہی آج کی کارزار یادگار رہجائیگی یہ خیال کرکے قصد کیا تھا کہ مرکبون کو پرے سے نکالین کہ پھر نقیبون نے صدا دی کہ اے جوانان بکوشید تا جاہ کزنان بنوشید ہ اے نامورو وہ نام کرنا ٭ رستم سے نہو وہ کام کرنا ٭ لشکر مین ہر طرف سناٹا ہی سب جوش شجاعت مین جھوم رہے ہین قبضۂ شمشیر چوم رہے ہین جو کہ افسر ہین اُنکے ادب سے سوار رُکے ہوے ہین افسر پاس ہے جتلائی وہم بجو دہین زیادہ جرأت نہین کرسکتے ہین خلاف داب شاہی ہی لشکر اسلام کی تو عجیب حالت ہی کہ جسکا کچھ حال تحریر نہین ہوسکتا ہی اُنکے روبرو تلوار چل رہی ہی وہ یہ خیال کرتے ہین کہ اب کوئی دم مین ہم فنا ہوتے آمادہ مرگ ہین تلوارین نیام سے لے لین ہین طرف لشکر کفار کے جھوم جھوم کے دیکھتے ہین

اور کبھی تن کے شمشیر آبدار لشکر کفار کو دکھاتے ہین لشکر کفار کا یہ عالم ہی کہ وہ بھی لوگ جھوم رہے ہین
قبضہ شمشیر چوم رہے ہین ہر صف پر سناٹا ہی ہر طرف مقام ہو معلوم ہوتا ہی گو کہ اس صحرا مین دو لشکر کثیر
اُترے ہوئے تھے اور میدان جنگ مین برائے مقابلہ آئے ہوئے تھے مگر سناٹا تھا ایسی صدا
نقیبون نے لگائی تھی کہ سب خاموش ہو رہے تھے لشکر کفار مین تھوڑے عرصہ تک تو یہ ہی حال
رہا بعد تھوڑے عرصہ کے پھر وہی چہل پہل ہونے لگی جب نقیب نقابت کرکے چلے گئے تو لشکر
کفار سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا سموم تصویر پرست تھا بڑا زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست
لق ایک مرتبہ جھوم کر اپنے پرے سے نکلا اور روبرو محراب شاہ کے آکر عرض کیا کہ غلام اجازت
میدان کا امیدوار ہی محراب شاہ نے جواب دیا کہ سپرد خداوند کیا جاؤ وہ خود پرست جھومتا ہوا مرکب
کو مہمیز کرکے میدان جنگ مین آیا خوب سرپا دکھایا بڑے عرصہ تک تماشا بازی کیا کیا جب خود بھی
عرق مین غرق و مرکب بھی پسینہ مین غرق ہوگیا تو ایک مقام پر مرکب کو روک لیا اور نیزہ زمین مین گاڑکر
اور اسکو پشت درشت سے استوار پکڑ کر ایک رکاب کو خالی کرکے اپنا دم استوار کرنے لگا ہوا کے رخ
کھڑا ہوکر پسینہ خشک کرنے لگا نگاہ تیز و تند طرف لشکر اسلام کے دیکھنے لگا جب دم اُسکا درست
ہوگیا پسینہ خشک ہوگیا وہ سنبھلکر مرکب پر بیٹھا اور صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے
یہ جو کہا پس دست چپ سے مملوک بن مالک نے اپنے مرکب کا پو دالیا اور مرکب کو صف سے نکالکر
اپنے بادشاہ کے روبرو آئے اور عرض کیا کہ حریف لاف زنی کر رہا ہی لہذا یہ خادم مقابلہ کو جاتا
ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے کیون قصد کیا کوئی اور مقابلہ کو جاتا یہ تو دیکھا ہوتا کہ ان لوگون کا طرز مقابلہ
کیا ہی یون بغیر سمجھے بوجھے کل آنا کیا ضرور تھا مملوک نے عرض کیا کہ خدا کا فضل اور آپ کا
اقبال شامل حال ہی مین جاکر اس گبر کو ابھی مارے لیتا ہون یہ میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی
جیسا کہ یہ غرور کر رہا ہی ویسے اس غرور کی اسکو سزا دیجاتی ہی بادشاہ نے کہا کہ جاؤ سپرد خدا
کیا مملوک نے سلام رخصت کرکے مرکب کے تنگ کو درست کیا اور سوار ہوکر خدمت مین
صاحبقران کی آئے عرض کیا کہ مین اس گبر کے مقابلہ کو جاتا ہون اجازت مرحمت ہو ظل اللہ
سے تو رخصت حاصل کرلی ہی یہ جو مملوک نے کہا صاحبقران نے بھی اجازت دی مملوک
یوں باگ کا لیکر صاحبقران کو سلام کرکے طرف میدان کے چلے کہ اتنے عرصہ مین اُسنے دوسری
صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے یہ صدا دینی تھی کہ مملوک مرکب کو تیز کرکے
اُسکے قریب پہونچے اور کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی اپنی زبان کو بند کر یہ مقام رزم ہی نہ جائے
بزم کیون اسقدر اجل کا خواستگار ہی جتنی دیر کہ میرے آنے مین ہوئی ہی اُسی قدر یہ تیری زندگی
باقی ہی تو خود اپنے پاؤن سے دہن اجل مین آیا ہی کسی اور کو نکلنے دیا ہوتا تو کیون آیا ہی
یہ جو مملوک نے کہا اور اُسنے اپنے روبرو ایک سردار زبردست کو استادہ دیکھا کہا کہ تو کیون
آیا ہی میری ضرب شمشیر سے دو پرکالے ہوگے یہ وہ گرز ہی کہ جسکی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی
میرا نام سموم ہی مثل بادسموم کے شمع حیات حریف کو گل کر دیتا ہون اور گلشن جسم پر خزان
آتی ہی ہر اعضا میری ضرب سے مثل بادسموم کے کہ جسکے سبب سے برگہائے درخت خشک
ہوکر گر جاتے ہین اُسی طور سے میری ضرب تیغ خواہ گرز سے اعضائے النساقی ریزہ ریزہ ہو جاتے
ہین جیسے بادسموم سے گلشن مین ویرانہ ہو جاتا ہی اُسی طور سے گلشن جسم مین میری ضرب کے بعد ویرانہ

ہوتا ہی بوے گل کی طرح روح جسم سے نکلجاتی ہی مین اسم با مسمی ہون میرا سموم نام ہی مین بہت اپنی گرمی سے ہر ایک کو محفوظ رکھنے کی تدبیر کرتا ہون کہ کوئی میرے مقابلہ کو نہ آسکے جہان آیا پھر حریف کا سلامت جانا غیر ممکن ہوتا ہی پس اگر اپنی خیریت چاہتا ہی تو میرے روبرو سے چلاجا ورنہ تیری بھی وہی حالت ہوگی جو کہ اکثر مقامات پر جو میرے مقابلہ کو آیا ہی اور میرے ہاتھ سے قتل ہوا ہی اُسی طور سے تو بھی قتل ہوگا مجکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی کہ تجھ ایسا جوان رعنا حسین یون میرے ہاتھ سے قتل ہو مین وہ شخص ہون کہ لاکھون سے تنہا لڑا ہون بڑے بڑے صفین کی صفین درہم و برہم کردین ہین مثل بادسموم کے لشکر پر چل گیا ہون تمام لشکر ابتر ہوگیا ہی مین تیرے مقابلہ سے خوف نہین کرتا ہون صرف جوانی کا خیال ہی یہ جو اُس ملعون نے تقریر کی مملوک بہت برہم ہوے جواب دیا کہ کیون اسقدر اپنی تعریف کرتا ہی اور تیزی دکھاتا ہی یہ شدت تیری کچھ کام نہ دے گی بہت گرمی اچھی نہین ہوتی ہی اگر تو بادسموم کی خاصیت رکھتا ہی تو مین اُسکو بند کرنے والا ہون اسکی ساری گرمی نکال دونگا تو کیا لاکھون سے مقابلہ کریگا ایک ضرب تیغ مین سر زمین پر ٹھوکرین کھاتا پھرے گا چہرہ پہچان نہ پڑیگا کبھی خواب مین بھی تو نے نہ لاکھو ن سے مقابلہ کیا ہوگا اور تیری شمشیر کیا قتل کرے گی تیر اگر زکیا کمر لوہ توڑے گا تو کیا کسی سے مقابلہ کرے گا تو بہت مغرور معلوم ہوتا ہی دیکھ یہ تیرا غرور کچھ کام نہ آئیگا جو غرور کرتا ہی وہ ہی سر ٹھوکرین کھاتا ہی صدا تکبر کرنے والا سر نگون رہتا ہی ارے ظالم اسقدر سر اُٹھا کر چلنا اچھا نہین ہی ارے ستمگر اسقدر بل کھانا مثل افعی دراز کے تیرے حق مین بہت بُرا ہی سر کچلا جائیگا سارا اکڑنا بھول جائیگا مین تیری سرکوبی کو موجود ہون یہ تیرا زہر اُگلنا بہت خرابی لائیگا پس اپنی زبان بند کر و باز دیکھا کہ یہ مقام گفتگو نہین ہی بلکہ مقام جنگ دیکھا رہی سو بیار انچہ داری زمردی نشان کمان کیانی دگرز گران ✤ یہ جو جواب ملا اُسنے برہم ہو کر کہا کہ مین کیا تیری اس تقریر کا جواب دون صرف یہی جواب ہی کہ لا جو حربہ رکھتا ہو تا کہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ اگر ہم ضرب کرتے تو حریف کو قتل کرتے کیونکہ تو میری ضرب سے نہ بچیگا مملوک نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی کہ ہم پیشدستی کرین جب خدا ہمکو حریف کی ضرب سے محفوظ رکھتا ہی تو ہم اپنا حربہ کرتے ہین جب خدا تیری ضرب سے بچا یگا تو ہم بھی اپنا حربہ کرین گے یہ سنکے اُسنے کہا کہ اگر تیرا طریقہ نہین ہی تو ہمارا تو طریقہ ہی یہ کہکر اور نیزہ اٹھا کر سینہ بکینہ مملوک کو تاک کر وار کیا مملوک نے نیزے کو نیزے پر رد کا نیزہ بازی ہونے لگی طعن پر طعن چلنے لگے وہ لبلبین تھین کہ باہم گتھ گئین یا دوافعی دراز تھے کہ باہم لپٹ گئے شرارے سنانون سے نکلکر ہوا پر جانے لگے نیزہ بازی ہونے لگی ایک مقام پر مملوک نے نیزے کو گانٹھ کر صدا دی کہ خبردار رہنا نیزہ تیرے ہاتھ سے نکلا جاتا ہی پھر نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اُسنے جواب دیا کہ کیا مجال بڑے بڑے تو میرے ہاتھ سے نیزہ نکال نہین سکتے ہین تیری کیا اصل ہی یہ جو کہا مملوک نے مرکب کو دھنے پر ڈالا اور برچھے کو سیدھا جو کیا تو صاف اُسکے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا اگر وہ نیزہ چھوڑ نہ دے تو اُسکا ہاتھ کلائی پر سے بیکار ہو جائے نیزہ اسقدر بلند ہوا کہ نظر مردم سے پنہان ہوگیا ایک صداے تحسین و آفرین دونون لشکر سے بلند ہوئی شجاعت کے معنی یہی ہین کہ وہ کام کرے کہ دوست تو دوست دشمن بھی تعریف کرے وہ ملعون نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہوگیا بڑی ندامت ہوئی سر جھکا کر رہ گیا اور کہنے لگا معلوم ہوا کہ تم لوگ نیزہ بازی مین بڑی مہارت رکھتے ہو اس فن مین کامل ہو تم سے

نیزہ بازی کوئی نہین کر سکتا ہی یہ کہکر اور قربوس زین سے تبر لیا اور خبردار کہکر وار کیا اُنھون نے تبر کو آتے
ہوئے دیکھکر نیام سے تیغ لی جیسے تبر برابر آیا آڑا جو ہاتھ لگاتے ہین تبر بیچ مین سے مثل خیار تر کے کٹکر
گر پڑا النصف ہاتھ مین رہ گیا نصف زمین پر پڑا ہوا تھا اُسنے غصہ مین آکر وہ نصف اُبر کھینچ مارا اُنھون
نے خالی دیا اُسنے جھک کر اپنے پر سے گرز گران سر لیا اور کہا کہ اب تبر بچنا بہت دشوار ہی وہ نیزہ تھا
اور تبر تھا یہ ضرب گرز ہی اس سے کوئی نہین بچ سکتا ہی فیل مست پر پڑے تو وہ چیخ مار کر بیٹھ جائے
اگر پہاڑ پر بقوت تمام لگاؤن تو از بیخ تا قلہ کوہ زمین مین در آئے اور نشان نہ رہے ضرب گرز سے کمر کوہ ٹوٹ
جائے مملوک نے کہا کہ تو کیون اسقدر لاف و گزاف کرتا ہی لا ضرب گرز مین ہوشیار ہون اور دیکھون
کہ کیونکر کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی یہ سنکے وہ خبردار خبردار کہتا ہوا اور گرز کو گردش دیتا ہوا برابر آیا اُدھر مملوک
نے یہ دعا کرکے سپر اُٹھائی کہ ای کریم پناہ تو دارم پناہ سپر ندارم چہرہ مین نازک تر از گل ہست تو ہی بچانیوالا
ہی تیرا ہی بھروسا ہی ورنہ مین کیا ہون یہ دعا کرکے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اُسنے گرز مارا اُنھون نے
نگاہ مین رکھا گو سپر کی آڑ تھی مگر نگاہ لڑی ہوئی تھی جیسے ہی گرز قریب سپر آیا اُنھون نے جھٹکا دیا کہ علی بند
سپر کا پشت کی طرف جاکر جھولا اور دونون ہاتھ بڑھا کر کلۂ عمود پر ڈالدیے اور استوار پکڑ کر جھٹکا دیا
کہ وہ منہ کے بل آرہا اگر چھوڑ ندے تو دونون ہاتھ شانون پر سے اکھڑ جائین گھبرا کر چھوڑ دیا اُنھون
نے گرز پر بھی قبضہ کیا اور کہا کہ دیکھا تو نے ہماری جرأت و دلاوری کو یون ضرب گرز سے بچتے ہین
جب خدا ہمارا ہمکو بچاتا ہی تو یون بچاتا ہی یہ وہی گرز ہی کہ جس سے کمر کوہ ٹوٹتی بھی اب اسی گرز سے تیری
کمر ٹوٹے گی یہ کہکر کہا کہ ؎ تو ضربے زدی ضرب من نوش کن * ہمہ شادی از دل فراموش کن * ہوشیار
ہو جا اور خبردار رہ نہ کہنا کہ مین اپنے رنج مین تھا اُس حالت مین مجھپر ضرب کی اُسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار
ہون تم ضرب کرو یہ سنکے اُنھون نے وہ گرز لیکر اُسپر وار کیا وہ مثل ہوئی میان کی جوتی میان کا سر
وہی گرز اُسکے اوپر لگایا اُسنے بھی سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور زیر سپر تلوار لگائی کہ گرز نا کر سپر پر پڑا کہ صدا
پیدا ہوئی یہ گرز لگا کر الگ ہوئے غبار بلند ہوا اُنھون نے صدا دی کہ زدم دلبست کردم ادھر اُسکا یہ حال
ہوا کہ جب گرز سپر پر پڑا تو سپر کہان اور ضرب گرز کہان سپر کے تو پرزے پرزے ہو گئے گرز اُسکے سر پر
آیا سر گردن مین گردن سینہ مین سینہ شکم مین شکم کمر دونون مین کمر دو کونے مرکب مین مرکب تھلتھلا خون کا
ہو کر رہ گیا روح اُسکی طرف دار اسفل کے راہی ہوئی مالک نے بڑھ کر اُسکے کان لیے اور کہا
کہ خوش آمدی و صفا آوردی یہ صدا دیکر چھوڑنے لگے اُدھر تھوڑے عرصہ تک صحرا شاہ
نے اسکا انتظار کیا کہ وہ نکلے مگر نہ نکلا عیار سے کہا کہ جا کر ذرا خبر تو لاؤ کہ کیا گذری عیار دوڑ کر
قریب اُس غبار کے آیا اور چھینٹا پانی کا دیکر غبار کو بٹھلایا اور خود اندر غبار کے آیا
یہان اُسکا کہین نشان نہ پایا حیران و مضطر ادھر اُدھر ہر یک نگاہ کو دوڑانے لگا خیال کیا کہ
مین اندر غبار کے جو آیا ہون اس سبب سے کچھ دکھائی نہین دیتا ہی بڑے عرصہ تک تلاش کرتا
رہا ایک مقام پر اُسکا سر کیچڑ مین اُسکے پڑا پایا اُسنے جلدی سے وہ سر اُٹھایا اتنے عرصہ مین وہ
غبار بھی بیٹھ چکا تھا اب جو خوب غور سے دیکھا تو تمام سر خون مین بھرا ہی وہ حیران ہوا اسکا تو کہین پتہ
نہ تھا ہان مگر ایک جھجھر خون کا بھرا ہوا تھا مع راکب و مرکب ایک جسم تھا استخوان ریزہ ریزہ ہو گئی تھین
یہ حال دیکھکر عیار بگا کہ مین کسکو تلاش کرون اُسکا تو خاتمہ ہو گیا نہ وہ ہین نہ انکا مرکب وہ ہی مرکب
پیشہ مقام کو گئے یہ کہکر طرف لشکر کے چلا یہ ٹہلنے لگے اس انتظار مین کہ کوئی اور بہ اسے مقابلہ آئے

آئے

جب یہ معلوم ہوا کہ سموم مثل باد سموم کے جل کر رہ گئے اور کوئی آنکی تیزی وحدت نے افرنگیا
لشکر مین تہلکہ پڑ گیا اور ایک پہلوان کہ نام اسکا سرخوش تیغزن تھا مہراب شاہ سے اجازت
لیکر میدان مین آیا اور کہا کہ ای جوان تو بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی کہ سموم کو ایک ضرب گرز
مین خاک مین ملا دیا مملوک نے کہا کہ مین نے تو چاہا تھا کہ وہ میرے ہاتھ سے نہ قتل ہو گر مین
کیا کرون اسکو اسکی قضا نے مہلت نہ دی مین مجبور ہو گیا مین نے کیون اسکو خاک مین ملایا اسکے
غرور نے اسکو خاک مین ملایا نہ وہ غرور کرتا نہ خاک مین ملتا کیونکہ غرور تو کسی کو زیبا نہین ہی سواے
ذات باریتعالے کے وہ غرور کرے تو زیبا ہی کیونکہ وہ سب کا خالق ہی اسنے سب کو خلق کیا ہی
نہ وہ کسی سے بنا ہی نہ اس سے کوئی بنا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ تک رہیگا جیساکہ یہ آیہ شاہد
ہی آیہ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اسکی ذات کو فنا نہین ہی
بقا ہی اور سب کو فنا ہی بقا نہین ہی پھر کون غرور کر سکتا ہی تو کیون آیا ہی اگر اپنی جان عزیز ہی تو مذہب
اسلام قبول کر ورنہ اپنے مقام پر چلا جا کیونکہ تو کیون میرے ہاتھ سے مارا جاے تو دیکھ چکا ہی کہ میری
ایک ضرب سے کیسا زبردست پہلوان مارا گیا جو کہ اپنے کو مثل سموم وسیاہ تصور کرتا تھا اسنے
جواب دیا یہ تو سچ ہی کہ غرور کسی کو نہین اچھا معلوم ہوتا ہی تمہارے مذہب مین اور طریقہ سے اسکو
کہتے ہین ہمارے مذہب مین اور طریقہ ہی پھر غرور تو مین نہین کرتا ہون جو مجھکو خوف ہو پس مین یہ کہتا ہون
کہ تو خود میرے روبرو سے چلا جا مین سموم نہین ہون کہ تیرے ہاتھ سے قتل ہو جاؤن مجھکو سموم نہ
تصور کرنا وہ تو باد سموم کی خاصیت رکھتا تھا کہ ایک جھونکا سا آکر رہ گیا معلوم ہوتا ہی کہ تجھ سے مردان
عالم سے کبھی مقابلہ نہین ہوا ایک ادنے پہلوان کو قتل کر کے یہ دماغ ہوا ہی کہ بڑے بڑے پہلوانون سے
آمادۂ نبرد ہی آگاہ ہو کہ میرا نام سرخوش تیغزن ہی میرا کام تیغزنی و دشمن کشی ہی اسی تیغ سے مین نے
ہزارون کے سر اتار لیے ہین سیکڑون کو زخمی کیا لاکھون سے مقابلہ کیا کبھی قدم پیچھے نہ ہٹے ہمیشہ لشکر
کے آگے رہے یہ وہ تلوار ہی کہ جسکے خوف سے لشکر گریزان ہوتے ہین مین نے ایسی شمشیر زنی کی ہی
کہ مین شمشیر زن مشہور ہو گیا ہون میری شمشیر زنی کے اس اقلیم مین سکہ جڑے ہوے ہین یہان پر کیا موقوف
ہی بڑی بڑی دور میری تلوار کی دھاک ہی میری تلوار سے اور موت سے لاگ ہی یہ ذبح کرتی ہی وہ
جان لیتی ہی یہ خون پیتی ہی وہ قبض روح کرتی ہی مین یہ خوف کرتا ہون کہ تو میرے ہاتھ سے قتل نہ ہو تو
اپنے خیال مین مجکو بھی مثل سموم کے سمجھے ہوے ہی پس اسی مین خیریت ہی کہ چلا جا اور کسی کو میرے
مقابلہ کو روانہ کر جو کہ جہاندیدہ و کار آزمودہ ہو تو بھی جوان ہی تو کیا مقابلہ کرے گا اور سموم ایک ادنے
پہلوان تھا مملوک نے ان سب باتون کا یہ جواب دیا کہ مین کسکو مرد میدان و پہلوان جہان تصور کرون
وہ یہ کہتا تھا کہ مین پہلوان ہون میرے مقابل اس لشکر مین کوئی پہلوان نہین ہی تو یہ کہتا ہی کہ وہ ادنے
پہلوان تھا تو مین کسکو سچا اور کسکو دروغگو تصور کرون میرے نزدیک دونون جھوٹے ہین کیونکہ تم
دونون بہت مغرور ہو گئے ہو ایک تو غرور کا پھل پا کر اپنے مقام اصلی کو روانہ ہوا اب تو باقی ہی جو تیرا
جی چاہے وہ کر نصیحت و پند کی کوئی ضرورت نہین ہی یہ مقام جنگ ہی نہ جاے نصیحت و پند یہ جو کہا اسنے
کہا کہ پھر جو حربہ کرنا منظور ہو حربہ کر دیکھین ضرب کرونگا مملوک نے کہا کہ یہ اپنا دستور نہین ہی ہم ابتدا
ہین ضرب مین جلدی نہین کرتے ہین اسنے کہا کہ مین کیا کرون تیری قضا ہی آئی ہی لے یہ ضرب تیغ موجود
ہی کیونکہ یہ تو بیکار ہی کہ نیزہ بازی عمود بازی اور اس فن مین تم لوگ کامل معلوم ہوتے ہو تم سے کبھی

نہ نیزہ بازی کرے نہ گرز بازی تلوار سے مقابلہ کرے تلوار حلال مشکلات ہی وہ دم بھر مین برسون کا فیصلہ
کردیتی ہی یہ کہکر تلوار بغل سے لی یہ معلوم ہوا کہ افعی دراز غار سے نکلا ادھر انھون نے اپنی ولایتی کے قبضہ پر
ہاتھ ڈالا اور سپر پشت پر سے لی وہ اسطور سے نکلی کہ جیسے ابر سے برق یا پانی سے ناگن یا سنگ سے شرارہ
اس طور سے وہ چمکی کہ اُسکی نگاہ جھپک گئی یون اُسمین جوہر چمک رہے تھے جیسے ہیرے چمکتے ہین یہ حال
تھا کہ نگاہ اُسپر نہ کام کرتی تھی اُسنے بھی سپر لی دونون طرف سپرین اُٹھ گئین ابر سپر بلند ہوا اسمین برق شمشیر
کوندنے لگی برابر کے وار ہونے لگے جو وہ وار کرتا ہی سب کو یقین ہوتا ہی کہ اس وار سے مملوک نہ بچے گا
جب یہ وار اسکا رد کرتے ہین زبان دوست و دشمن سے صدائے تحسین و آفرین نکلجاتی ہی جب یہ وار
کرتے ہین اُسکے لشکر کے لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ نہ بچے گا مگر وہ بھی بہت ہوشیار ہی ہر مرتبہ یون
نکل جاتا ہی کہ حیرت ہوتی ہی یہ تو اُسکی ضرب کے نیچے سے یون نکلتے ہین جیسے عینک سے نگاہ و کمان سے
تیر سنگ سے شرراب تو برابر کے وار ہو رہے ہین یہ گھس گھس کر وار کرتے ہین دم لینے کی مہلت نہین دیتے
ہین وہ وار پہ وار کر رہا ہی مگر دب جاتا ہی ہر مرتبہ یہ تصور کرتا ہی کہ اب کی ضرب مین میرا کام تمام ہی یہ ابھی آنکھ
کھلا رہے ہین اسقدر یہ اُسپر قابض ہین کہ جہان پہ چاہین مارلین مگر خیال کرتے ہین کہ یہ بھاگ کر کہان جائے گا
جب چاہونگا قتل کر ڈالونگا مین اسپر قابض ہون شیر کے پنجہ سے نکلکر کہان جائے گا جب شکار ہاتھ آگیا
تو پھر نہین نکل سکتا ہی یہ تو یہ تصور کرکے اُسکے وار رد کر رہے ہین وہ جان دے کر وار کرتا ہی
یہ اُسکو یون رد کرتے ہین کہ جیسے طفل خوردسال سے کوئی کھیلتا ہی اور اسکی ضرب کو رد کرتا ہی یا کوئی
جس طور سے پھول کو روکتا ہی وہ وہ وار کرتا ہی جو کہ اُسکے سیکھے ہوئے ہین اپنا کمال دکھا رہا ہے
یہ کچھ خیال بھی نہین کرتے ہین اب انھون نے یہ کرتا شروع کیا جہان وار کیا اُسنے رد کیا اور پورا وار
نہ ہوا انھون نے اُس مقام پر چرکا دیا جہان پہ وار کیا تھا اور کہا کہ دیکھو یون حریف پر وار کرکے چھوڑ
دیتے ہین یون قابو پاکر وار نہین کرتے ہین تو ہر مرتبہ میری تلوار کے تلے ہی وہ تیری تیغ زنی کہان
گئی تو نے تیغ زنی کرکے لشکر بھگائے ہین مین نہ قتل ہو سکا واہ بھی شمشیر زن مشہور ہی اسی تلوار کے
سیکھے ہوئے ہین اسی شمشیر زنی پہ تجکو ناز ہی ارے تو نے تو وہ ضربین کی ہین جو کہ طفل مکتب بھی
نہ کریگا اور میری اُن ضربون سے مجروح ہوا جو کہ طفل مکتب ہو وہ بھی نہ زخمی ہوگا کیا خوب فن شمشیر زنی
تجکو آتا ہی سچ ہی تجکو اسی پر ناز ہی ہان تیرے مثل ایسا شمشیر زن تو کوئی نہوگا تیرا یہ دعوے تو بہت
درست ہی وہ ملعون ان فقرات سے کٹا جاتا ہی زبان تیغ سے الگ گھائل ہو رہا ہی رہ رہ کر چرکے
کھاتا ہی دل مین کہتا ہی کہ بڑی بلا سے سامنا ہوا ہی عجیب کشمکش مین پھنسا ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی
مقابلہ کو نہ آتا یہ عجب بلائے بد ہی کسی مقام پر چوٹ نہین کھاتا ہی کیا بلا کا بنا ہوا ہی یہ خیال کرکے پھر وار کرتا
ہی کہ شاید اس وار سے زخمی ہو مگر کچھ نہین ہوتا ہی وہ بھی خالی جاتا ہی یہ مقابلہ مین مصروف رہے
اتنی بات ہی کہ وہ بھی چوٹ نہین کھاتا ہی گو یہ وار کمال کے متعلق کر رہے ہین انکے بھی وار وہ ہین جو کہ
اکثر لوگ کرتے ہین مگر یہ حال ہی کہ شدت دھوپ سے عرق عرق ہو گئے ہین کیونکہ وہ وقت دوپہر کا
تھا جب مقابلہ ہو رہا تھا ایک تو گردش مرکبان سے گرد بلند تھی دوسرے وار چل رہے تھے اُسکی
کچھ تو گرانی ہوگئی تیسرے دھوپ کی شدت پیاس بھی لگ آئی تھی زبان مین کانٹے پڑے جاتے
تھے اُسکی اور انکی زبان تالو سے چمٹی جاتی تھی اُسوقت اُسنے کہا کہ اگر تھوڑی دیر کے لیے مقابلہ
موقوف ہو تو مین لشکر سے پانی طلب کرکے پی لون کیونکہ مین بہت پیاسا ہون مملوک نے کہا یہی میرا بھی حال ہی

خوب تم نے یاد دلایا خیر ٹھہر جاؤ تم اپنے لشکر سے پانی منگاؤ مین اپنے لشکر سے یہ کہکر دونون نے اشارہ کیا
لیے مملوک نے اپنے لشکر سے پانی طلب کیا ادھر پانی لیکر حاضر ہوا خوب آب سیر ہو کے قلب کو
سکون دیا ادھر اُسنے بھی پانی منگا کر پیا جب پانی پی چکے پھر باہم مقابلہ کرنے لگے ایک مرتبہ اُسنے
وار کیا انھون نے خالی دیا انھون نے وار کیا اُسنے خالی دیا پھر تازہ دم ہو کر مقابلہ کرنے لگے
یہ عالم ہی کہ نہ اور اخطر نہ این راظفر نہ اور اظفر نہ این راخطر غالب و مغلوب مین تمیز نہوتی تھی دیکھنے والے
دیکھ رہے تھے کہ دونون برابر ہین جب وہ وار کرتا ہی یہ سب کے سب رد کرتے ہین اور جب یہ وار
کرتے تھے اسکو رد کرنے مین زحمت ہوتی تھی اب وہ تھک گیا ہی ہر مرتبہ رہ جاتا ہی ہاتھ بھی
رک کر چلتا ہی یہ برابر وار کر رہے ہین سپرین دونون غربال ہوگئی ہین کہ ایک مرتبہ اُسکو
خیال آیا کہ بڑی دیر ہوئی اور یہ جوان زخمی تک نہوا اور مین کئی چرکے کھا چکا ہون میرے لشکر
کے لوگ کیا کہتے ہونگے کہ یہ تو بڑا شمشیر زن تھا اور ابھی تک اس جوان کا کچھ نہ بنا سکا اب
اس معرکے کو فیصل کرنا چاہیے یہ تصور کرکے اُسنے کہا کہ مین وار کرتا ہون یہ آخری وار ہی اگر
اس ضرب سے بچ گئے تو خیر ورنہ یہ ممکن نہین ہے کہ بچو یہ وہ وار ہی کہ اسکو بڑے بڑے نہ رد
کرسکے ہین تمھاری کیا اصل ہی مملوک نے جواب دیا کہ تم وار کرو میرا خدا مجھکو بچاوے گا تو بچونگا
اُسنے کہا کہ تمکو اپنے خدا پر بڑا بھروسا ہی دیکھون کیونکر بچتے ہو یہ کہکر تلوار علم کرکے سر کو بچا کر
کمر پر وار کیا انھون نے یون خالی دیا کہ دیکھنے والون کے ہوش اڑ گئے اور اپنے اپنے دل مین
کہنے لگے کیا چالاکی سے بچے ہین یون تو کوئی نہین بچ سکتا ہی یہ تو یون بچے اُسنے پھر تلوار علم
کرکے سر پر وار کیا انھون نے سپر تو چھوڑ دی اور اپنی تلوار زیر ران رکھکر تلوار سے نگاہ لڑائی جیسے
قریب سر آئی باڑھ کو بچا کر تھپکی دی کہ تلوار ہٹ پڑی انھون نے بجلی دراز کرکے قبضہ
پر ہاتھ ڈال دیا اور کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اور وہی تلوار لیکر کہا کہ اب میرا وار رد
کرو تم نے بہت سے وار کیے ہین مین نے سب رد کیے اب میری باری آئی یہ کہکر اُسکی تلوار تو زمین
پر پھینکدی اور اپنی تلوار لی اور وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا تلوار سپر پر پڑی اُسکو مثل قرص پنیر
کے قلم کرکے خود پر آئی خود و دوبغہ و عرق چین کو کاٹتی ہوئی کاسۂ سر مین در آئی برابر کلہ جبڑے کی
خبر لیتی ہوئی صراحی گردن مین آئی وہان سے گذر کر صندوق سینہ مین آئی صندوق سینہ سے گذر کر
شکم کی خبر لیتی ہوئی کمر مین پہونچی کمر کو قلم کرتی ہوئی زین پر پڑی زین سے پشت مرکب پر پشت مرکب
سے گذر کر شکم مرکب مین آئی اُسکو دو کرکے زمین کو بوسہ دیا بلکہ ایک جب زمین مین بھی در آئی یا تو قبضہ
سپر پر جھکی تھی یا زمین کو بوسہ دے کر شفق خون مین آلودہ نکلی اور وہ جو قطرے خون کے اُسپر
تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت جڑے ہوے ہین انھون نے تلوار کو علم کرکے صدا دی کہ جسکو
آرزوے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آے ادھر اُس سردار کے مع راکب و مرکب چار پرکالے
ہوے وہ خاک و خون مین ملکر رہ گیا یہ ضرب دست دیکھکر سب کے ہوش اڑ گئے محراب شاہ کو
اُس سردار کے قتل ہونے کا اسقدر صدمہ ہوا کہ اُسی وقت طبل بازگشت بجوا دیا صداے طبل بازگشت
جو بلند ہوئی لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت پر چوب پڑی دونون لشکر طرف فرودگاہ کے واپس
ہونے کی فکر کرنے لگے کہ مملوک جنگ گاہ سے پھر کر بدر صاحبقران زمان کے آکے صاحبقران
کو سلام کیا اُسکے بعد اپنے پرے مین آے اُدھر لشکر کفار اپنی فرودگاہ کی طرف واپس آیا جب

لشکر واپس چلا گیا تو صاحبقران بھی اپنے لشکر کو لے کر فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی دونون لشکر
آسودہ ہوے بادشاہ نے لباس رزم اُتار اپوشاک بزم پہنکر دربار مین تشریف لاے اسی طور سے ہر سردار
حاضر دربار ہوا صاحبقران آکر اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہوے بادشاہ تخت شاہی پر رونق افروز
ہوے تھوڑے عرصہ تک سب خاموش بیٹھے رہے اُسکے بعد مملوک کی بہادری کی تعریف ہونے لگی
ہر ایک نے تعریف کی کہ کیا جوانمردی کی ہی دوہی سردارون کے مرنے سے کفار کے جی چھوٹ گئے طبل
بازگشت بجواکر واپس گئے دیکھیے اب طبل بجتا ہی یا نہین یہی کلام ہو رہے تھے کہ یکایک صداے کوس
حربی کان مین آئی اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب محراب شاہ طبل بازگشت بجواکر حربگاہ سے واپس گیا تو
لباس رزم تبدیل کر کے دربار مین آکر بیٹھا سب سردار حاضر ہوے بڑی دیر تک تو خاموش بیٹھا
رہا اہل دربار کو بھی سکوت رہا محراب شاہ پر ایک رنج طاری رہا بعد کتنی دیر کے محراب شاہ نے
سر اُٹھا کر اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آج تو میدان حریف کے ہاتھ رہا وہ دو پہلوانون کو قتل کر گیا
اگر مین طبل بازگشت نہ بجواتا تو ضرور ایک دو اور قتل ہوتے کیونکہ تلوار اُسکے ہاتھ مین جم گئی تھی مگر کیا ضرب
دست ہی ایسی ضرب دست ہمنے نہین دیکھی کہ ایک ضرب گرز مین اتنے بڑے پہلوان کو یون خاک
مین ملا دیا کہ استخوان تک باقی نہ رہے دوسرے پہلوانون کو ایک ضرب تلوار سے قلم کیا کہ تسمہ نہ لگا رہنے
دیا یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی جو کوئی اُسکے مقابلہ کو جاتا مارا جاتا کیونکہ اُسکا خوف ہر ایک کے دل پر
چھا گیا تھا ہر ایک کو یہ خیال ہوتا کہ اسنے اس طور سے دو پہلوانون کو قتل کیا ہی یہ خیال آتا اور ہاتھ پانون
پھول جاتے حواس جاتے رہتے موت کا سامنا ہوتا اس سے مین نے طبل بازگشت بجوانا مناسب
جانا کل دیکھا جائیگا اہل دربار نے جواب دیا کہ آپ کی راے بہت ٹھیک تھی ضرور ایسا ہوتا محراب شاہ
نے کہا کہ مین لشکر کا حال دیکھکر پریشان ہوا تھا کہ سب بدحواس ہین بدین سبب مین نے یہ کارروائی
کی ورنہ ابھی بخوبی مقابلہ کا وقت تھا مگر کیا کرتا یہ امر مصلحت وقت تھا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا جو
آپ کی راے تھی وہ بہت ٹھیک تھی مجکو بھی پسند آئی پہلے تو ہم حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ ابھی سے
بادشاہ نے طبل باز بجوا دیا کیونکہ ابھی تو وقت مقابلہ باقی ہی مگر ہم نے خیال کیا ع امور مملکت خویش
خسروان دانند * گداے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش * دربار مین چلکر دریافت کرلینگے اب معلوم
ہوا اس مصلحت سے یہ کام سرکار نے کیا کہ جس مین ہماری عقل پریشان تھی محراب شاہ نے
کہا کہ حکم دو کہ کوس حربی پر چوب پڑے کل ہم میدان جنگ مین جاکر حریف سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم
دیا اسیوقت نقارے پر چوب پڑی یہی صدا تھی جو کہ کان مین صاحبقران کے آئی تھی صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ دریافت کرو کہ یہ نقارہ کیسا بجا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ہرکارے تو بدلے
خبر گئے ہوے ہین وہ آکر خبر دینگے یہ سخن درمیان تھا کہ جوڑی ہرکارے کی حاضر دربار ہوئی مجراگاہ
پر مجرا بجا لاے بعد دعاء ثناے شاہی کے یون عرض کرنے لگے کہ لشکر کفار مین نقارہ حربی بجا ہی
اُسکا قصد ہی کہ براے مقابلہ میدان جنگ مین آئے اور آتش کینہ وفساد دوبالا کرے یہ جو ہرکارون
نے عرض کیا بادشاہ اسلام وصاحبقران نیک نام نے حکم نواخت طبل جنگ دیا یہ حکم سنکے خواجہ
اُسی وقت نقار خانہ مین آئے نقارہ رزمی پر چوب لگائی صداے نقارہ پھیلی لشکر کو معلوم ہوا کہ
کل پھر مقابلہ ہوگا یہ حکم دے کر بادشاہ نے اس خیال سے کہ اہل لشکر دن بھر کے تھکے ہوے
ہین اور کل پھر مقابلہ ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ دربار برخاست کیا جاے سب سردار اپنے اپنے

مقام کو روانہ ہوئے اور جا جا کر آرام پذیر ہوئے ادھر کفار کے لشکر مین صدائے طبل پھیلی اُنکو معلوم ہوا
کہ کل مقابلہ ہوگا وہان بھی سامان جنگ ہونے لگا محراب شاہ نے بھی دربار برخاست کیا سب
سردار اپنے اپنے خیمون کو روانہ ہوئے اور اپنے خیمون مین آکر آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے
وہ رات دونون لشکرون کو کارسازی حرب مین بسر ہوئی طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا
صدائے حاضر باش و ناظر باش و بیدار باش بلند ہوئی کہ جوانان لشکر و افسران سپاہ ہر دو لشکر درستی
آلات حرب و ضرب مین مصروف رہے کہ یکایک چرخ پر آثار سحر نمایان ہوئے طائران خوش الحان
حمد الٰہی مین مصروف ہوئے صدائے اذان بلند ہوئی نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے سردارون کا یہ
عالم تھا کہ خیمون سے نکل نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ سحر ہوگئی یا نہین کوئی ہوا کے رخ
طرف سے ہوکر دیکھتا تھا کہ نسیم سحری چلنے لگی کرن آفتاب نکلنے لگی کہ سردار اُٹھے اپنے اپنے
خیمون سے آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوکر در دولت پر حاضر ہوئے لشکر طیار ہوگیا کہ صاحبقران
نماز وغیرہ سے فراغت کرکے تشریف لائے آمد بادشاہ کی خبر آئی سب اپنے اپنے قرینہ سے
مودب کھڑے ہوے بادشاہ تشریف لائے پہلے صاحبقران کا مجرا ہوا اُسکے بعد اور سردارون
کا مجرا ہوا اُسکے بعد لشکر کوسے کر بادشاہ مع صاحبقران طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے
اور میدان مین پہونچکر صف آرائی کا حکم دیا صف بندی ہونے لگی ابھی صف بندی تہوکی تھی
کہ ادھر سے لشکر کفار کی آمد شروع ہوئی جب شب گذری سحر ہوئی تو محراب شاہ بھی بیدار
ہوکر باہر آیا اُسکے سردار بھی آچکے تھے لشکر طیار تھا وہ اپنے سردارون اور لشکر کو لیکر
طرف میدان جنگ کے چلا اور داخل میدان ہوا ○ رسیدند لشکر بجائے مصاف + دو پرکار
بستند چون کوہ قاف ✦ دونون لشکر نکل کر باہم مقابل ہوے سقون نے نکل کر آبپاشی کی جو
گرد و غبار کہ آمد لشکر سے بلند ہوا تھا اُسکو بٹھایا نقیبون نے نکلکر نقابت کی جب نقیب نقابت
کرکے چلے گئے دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا ہوگیا ہر بہادر جوش شجاعت سے جھومنے
لگا چہرے سُرخ ہو گئے ابرؤن پر بل پڑ گئے رحیق شجاعت نے اپنا رنگ دکھایا بادہ جرات
کا نشہ ہوا تھوڑے عرصہ تک یہی عالم رہا اُسکے بعد لشکر کفار سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا ہزبر
دیو کش تھا محراب شاہ سے اجازت میدان لیکر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا مبارز
طلب کیا لشکر اسلام سے ایک سردار کہ وہ بہت منچلا تھا مرکب کو مہمیز کرکے روبرو تخت شاہی کے
آیا اجازت خواہ ہوا بادشاہ نے اجازت دی وہ میدان مین آیا ہمتگادر ہوا دونون مرکب برابر
رہے اُس ملعون نے نیزہ مارا اُنھون نے نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے بڑے
عرصہ تک نیزہ بازی رہی آخر کو دونون نیزے مثل خلال کے ہو گئے ہاتھون سے پھینکدیے
گرز لیکر باہم ہم نبرد ہوے متواتر ضربین لگانے لگے آخر کو گرز بھی پھینکدیے دوال کمر پکڑکر زور
ہونے لگے جب اس سے بھی عاجز ہوے تلوارین نیام سے لین باہم ضربین چلنے لگین رد و بدل
ہونے لگی ایک مقام پر تلوار بلند کرکے اُسنے صدا دی کہ اے خدا پرست خبردار ہو جا یہ میری ضرب
آخری ہے خدا پرست نے کہا لگا ضرب یہ جواب دیکر اور سپر کو سر پر لاکر مرکب کو سیدھا کر یہ قصد کیا
کہ تلوار چھین لون جیسے مرکب کو مہمیز کیا مرکب نے سکندری کھائی سپر سر پر سے ہٹ گئی جھٹکا جو ہوتا
خود بھی سر پر سے گرا تلوار آکر سر پر پوری بیٹھی کھچا کے کی صدا آئی تلوار تا دو ابرو اُتر آئی اُسنے جھٹکا

دے کر جو کھینچی اور آ پڑی آئی صراحی گردن کو قلم کرتی ہوئی صاف نکل گئی یہ مرد دیندار شہید ہوا اُس کافر نے
ہجوم کر صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے یہ اسکا صدا دینا تھا کہ ایک اور سپاہی
لشکر کا اجازت لیکر میدان مین آیا چونکہ یہ کافر بہت زبردست ہے لشکر اسلام کا یہ طریقہ ہے کہ جو کوئی اپنے
پرے سے نکلا پھر اُسکے سوا کوئی مقابلہ کو نہین جاتا ہے اس سبب سے جو نکلا وہی آیا خواہ ہم مقابل
ہو خواہ غیر مقابل پس اسی سبب سے وہی سردار آیا گو اُسکا مقابل نہ تھا خلاف قاعدہ کیونکر ہوتا جب
یہ اُسکے مقابل پہونچے اُسنے تلوار کو اٹھا کر کہا کہ نہین ہم تگادر ہونگا نہ نیزے سے مقابلہ کرونگا نہ گرز
سے یہ تلوار مشتاق ہے خون خداپرست کی ایک کا خون کر چکی ہے تیرے خون کی مشتاق ہے لے کہان جاتا ہے
یہ کہکر اُسنے تلوار کا وار کیا تلوار سر پر چلی گردن اُس مرد مومن کی قلعہ تن پر سے اڑ گئی جسم مرکب پر سے
تڑپ کر زمین پر گرا اُسنے پھر صدا دی دو خداپرست جو قتل ہوے آسنے مبارز طلب کیا فوراً لشکر اسلام
سے جزیل بن عادی اپنے مرکب کو چھیڑ کر روبرو تخت شاہی کے آیا اسکا زخم سر اچھا ہو چکا ہے بادشاہ
کو سلام کیا اجازت چاہی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا یہ سنکے جزیل اُسنے تنگ مرکب کو
اپنی مرضی کے موافق درست کیا سلام کرکے مرکب پر سوار ہوا باگ کا لیا برچھا ہلاتا طرف میدان کے
چلا اُسنے صدا دی کہ کوئی میرے مقابلہ کو نہین آئیگا کیا مین خود آؤن کیونکہ کہان تک انتظار کرون دو ہی
سردارون کے قتل ہونے سے پرابندہ ہوگیا یہ جو صدا دی جزیل نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہے مین تیرے
مقابلہ کو آتا ہون تجھ ایسے نامردون کے آنے سے کیا پرابندہ ہوگا دو داد نے سردارون کو قتل کرکے بڑا مغرور
ہوگیا انکی قضا تیرے ہاتھ سے تھی ورنہ اگر قضا نہوتی تیرے لیے وہ کافی تھے اور کسی کی کیا ضرورت تھی بس
اپنی زبان کو بند کر مین آیا یہ صدا دے کر اُسکے قریب پہونچے اُسنے جو دیکھا کہ ایک جوان بہت قوی ہیکل
قوی تن قد آور دور کانپے مرکب پر سوار میرے مقابلہ کو آیا ہے بس یہ بھی سپر لے کر بڑھا ہمتگا در ہوے
دونون سپرین باہم لڑین اوجھڑ سپر کی بڑی ابر سپر سے شرارے نکلے گل سپر مثل گل آتش بازی کے
چھوٹے اب جو دیکھا تو چھ قدم مرکب ہنر یہ کا اور دو قدم مرکب جزیل کا پس پا ہوا ہنر بر مرکب کو رانون
مین مسلکر باہم مقابل ہوا جزیل نے کہا کہ تو بہت مغرور ہے دو پہلوانون کو قتل کر کے کیا لشکر پر
جاے گا اور تیری کیا اصل ہے جو کوئی تیرے مقابلہ کو نہ آئیگا تیری یہ حقیقت ہوئی کہ تیرے سبب سے
پرابندہ ہو جاے مین تیرے مقابلہ کو آیا ہون دیکھ مین نے تجکو پسپا کر دیا اب جو تیرے پاس حربہ ہو وہ کر
مین تیرے حربہ کو رد کرکے اپنا وار کرونگا اُسنے جواب دیا کہ مین اسی تلوار سے مقابلہ کرونگا کیونکہ نیزہ بازی
و عمود بازی تو بیکار ہے ان فنون مین تم لوگ بہت خبردار ہو یہ تلوار دو خداپرستون کا خون بھی کر چکی ہے اسکی
زبان پر اسکا مزا ہے یہ ہی تیرا خون کریگی یہ جو اُسنے کہا جزیل نے کہا کہ تیرا جس حربہ سے جی چاہے مقابلہ
کر مین موجود ہون تو کیون اسقدر زبان درازی کرتا ہے تو کیا ہے میرے ہاتھ سے کہان بچکر جائیگا مین تیری
جان کا ملک الموت ہون تیری قضا میرے ہاتھ سے ہے یہ جو جزیل نے کہا اُسکو غصہ آگیا اُسنے کہا کہ خبردار
ہو جا مین وار کرتا ہون یہ کہکر اُسنے تلوار علم کرکے مرکب کو بڑھایا انھون نے اپنے مرکب کو کاوے پر ڈالا
سپر کو سر کی پناہ کیا تلوار نیام سے لی اُسکا وار رد کیا اب اُسنے وار کرنا شروع کیے وار ہونے لگے مرکب
مثل کل کے پھرنے لگے مرکبون کی گشت سے غبار بلند ہوا روے آفتاب پنہان ہوگیا ہر مرتبہ جب جزیل
ضرب کرتا تھا تو صدا اسے نعرہ تکبیر بلند کرتا تھا وہ ہر مرتبہ یہ صدا دیتا تھا کہ ابھی مین نے قتل کر لیا اے خداپرست
تو میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے مین تجکو مثل ان دونون کے قتل کرونگا جزیل اُسکے جواب مین کہتے ہین

کہ تیری کیا اصل ہی تو کیا مجھکو قتل کرسکتا ہی مین تیرا ہم نبرد ہون یہ جو جبزیل نے کہا وہ اور غصہ کرتا ہی
اور جان دے کر وار کرتا ہی بہت سی ضربین رد کرکے جزیل نے کہا کہ مین اپنی ضرب کرتا ہون خبردار رہنا
یہ جو کہا اُسنے کہا کہ وار کرو مین خبردار ہون بس جزیل نے تلوار اُٹھاکر جو وار کیا یا تو تلوار قبہ سپر پہ
چمکی تھی یا زیر تنگ مرکب جا کر چمکی زمین پر بوسہ دے کر شفق آلود اٹھی لاکھ اُسنے سپر کی پناہ مین اپنے
کو چھپایا مگر قضا نے نہ چھوڑا سچ ہی کہ جب قضا آتی ہی اگر انسان قلعہ آہن مین پوشیدہ ہو تو بھی نہین بچ
سکتا ہی سپر کی کیا اصل ہی وہ تو ایک پارچہ آہن ہی یہ جب اُسکو قتل کرچکے صداے تکبیر بلند کی اب جو
نگاہ کرکے دیکھا تو مع راکب و مرکب چار ٹکڑے پڑے ہوے ہین سارا ہنر بیر تیا بھول گیا یہ دیکھکر
ایک پہلوان کہ میران سبز پوش اُسکا نام تھا محراب شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا ہمتگادر
ہوا نیزہ بازی ہونے لگی جزیل نے نیزہ ہوائی کیا گرز بازی ہوئی گرز چھین لیا تلوار چلنے لگی آخر کو
ہاتھ سے جزیل کے زخمی ہوا جزیل نے صدا دی کہ اسکو لیجاؤ اور کسیکو میرے مقابلہ مین بھیجو کیونکہ یہ
زخمی ہو گیا ہی سواران لشکر آکر اُسکو لے گئے اور ایک پہلوان نکلا وہ بھی ہاتھ سے جزیل کے قتل ہوا
پھر ایک سردار نکلا اُسکو جزیل نے اسیر کرکے اپنے لشکر کو روانہ کیا اسی طور سے شام تک
پانچ پہلوان تو ہاتھ سے جزیل کے مارے گئے دو اسیر ہوے چھ زخمی ہوے کہ شام ہو گئی دونون
لشکرون مین طبل باز بجا اپنے اپنے فرودگاہ پر واپس گئے یہ طریقہ ہی لشکر اسلام کا کہ میدان جنگ مین
لشکر حریف سے پہلے آتے ہین اور جب لشکر حریف طبل باز بجاکر چلا جاتا ہی تو یہ واپس جاتے ہین
قبل مین نہین جاتے ہین یہ ہمیشہ سے طریقہ جاری ہی جب دونون لشکر اپنے فرودگاہ پر پہونچے کمرین کھولین
سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے لباس بدل کر طرف دربار کے روانہ ہوے بادشاہ بھی تخت پر آکر
بیٹھے صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن ہوے خواجہ اپنی کرسی پر اُدھر لشکر کفار مین محراب شاہ آکر تخت پر
بیٹھا سب سردار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا محراب شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ خدا پرست بڑے
خوش نصیب ہین کہ اُنکے لشکر کے دو سردار قتل ہوے اُسکے عوض اُنکے لشکر کے سردار نے مقابل کر اُسکو
قتل کیا اور علاوہ اُسکے چار کو اور قتل کیا چھ کو زخمی اور دو کو اسیر کرکے لے گئے آج پھر میدان اُنکے
ہاتھ رہا دیکھئے انجام کیا ہوتا ہی ہمکو تو اس مقابلہ کا انجام اچھا نہین نظر آتا ہی ہم تو یہ تصور کرتے ہین کہ
ہماری شکست ہوگی اور خدا پرستون کی ظفر اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ پریشان کیون ہوتے ہین
ابھی بہت سے غلامان جانباز و جان نثاران سرکار موجود ہین کوئی نہ کوئی ضرور ایسا مقابلہ کریگا کہ لشکر
اسلام شکست کھائیگا گو یہ لوگ بہت ہین اس امر کو ایک زمانہ چاہیے مگر آپنے سنا ہوگا کہ دیر آید
درست آید کا مقولہ ہی پریشان نہو جیے خداوند تصویر مالک ہین آپ طبل جنگ بجوائیے اور ہماری
جانبازی کا تماشا مشاہدہ فرمائیے یہ جو اہل دربار نے کہا محراب شاہ نے طرف اپنے سپہ سالار
پیلان کے دیکھا اُسنے عرض کیا کہ آپ پریشان نہون مین مقابلہ کو موجود ہون اگر حکم ہو تو مین اپنے
نام پر طبل بجواؤن بادشاہ نے کہا کہ جیسی تمھاری راے کہ اہل دربار باہم متفق ہو کر کہنے لگے
کہ اے پہلوان جہان و گرشاسپ دوران آپ ابھی اپنے نام پر طبل جنگ بجوائین ہمارے مقابلہ
کا تماشا ملاحظہ فرمائین جب ہم سب جانباز نہون اُسوقت آپکو اختیار ہی پیلان نے کہا کہ جو
تمھاری راے مین موجود ہون یہ نہ کہنے کو ہو کہ سپہ سالار اپنی جان بچاتے ہین آپ مقابلہ کو نہین
جاتے ہین ہمکو قتل کراتے ہین جس طور سے تم لوگ نمک خوار ہو اُسی طور سے مین بھی نمک خوار ہون

یہ تقریر سنکے ان سب نے جواب دیا کہ آپ یہ خیال نفرمائین کوئی آپ کی نسبت ایسا گمان نہین کرسکتا
ہی یہ لشکر آپ دونو صاحبون کے سبب سے قائم ہی اول تو بادشاہ کے قدم مبارک سے دوسرے
آپ کے دم سے جب آپ ہونگے تو یہ لشکر کیونکر قائم رہ سکتا ہی سپہ سالار نے کہا کہ یہ صرف تم
لوگون کا خیال ہی ورنہ مین کیا ہون ہان یہ قدم ہم سب کے سر پر سلامت رہین کہ جنکی یہ روشنی ہی ایسا قدردان
تو کوئی نہوگا کہ یہ میدان جنگ کا گرم کیا اب جو وقت آیا ہی ہم پہلوتہی کرین یہ تو نہوگا خیر آج تو نہین کل مین
اپنے نام پر طبل جنگ بجواؤنگا کل کا بھی معرکہ دیکھو لون یہ جو کہا وہ پہلوان جو کہ ہان سے شہنشاہ
کے بہ غضب نامہ ہی سحر دربار ذلیل ہوا تھا اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا ایک مرتبہ بول اٹھا کہ ہان
سپہ سالار صاحب آپ کل میرے مقابلہ کا تماشا مشاہدہ کرین کہ مین کسقدر سردارون کو زخمی کرتا ہون
اور کتنون کو اسیر اور کتنون کو قتل کل ہی اگر لشکر اسلام میرے ہاتھ سے پریشان نہو جاے تو اپنا نام بدل ڈالون
نہ کبھی اپنا یہ نام رکھون اگر اس نام سے کوئی مجکو پکارے تو اسکو بھی قتل کردون یہ سنکے بادشاہ نے کہا کہ
مرجان مارخوار اسکی کیا خطا ہوگی جو اسکو قتل کروگے اسنے جواب دیا کہ جب ہم نے اپنا نام بدلا تو پھر کیا ضرور ہی
کہ کوئی وہی نام لے بادشاہ نے کہا کہ کیا نام بدل کر رکھوگے اسنے جواب دیا کہ جو اسوقت طبیعت اجازت
دے ایک سردار کے منہ سے نکل گیا کہ جب یہ زندہ واپس آئینگے تو نام بدلین گے ورنہ انکو نام بدلنے کی کیا
ضرورت ہوگی یہ خود بدل جائینگے کسی کے گلے کا ہار ہونگے کوئی ہار بنا کر پہن لیگا ساری مارخواری فراموش ہوگی
اسدن آپ نے دیکھا تھا کہ ایک گھونسہ مین آپ کا کیا حال ہوا تھا بڑے عرصہ تک ہوش نہ آیا تھا جب وہ
جواب نامہ لے کر چلا گیا تو آپ کے حواس درست ہوے یہ بھلا کیا مقابلہ کرینگے انکا یہ تن و توش صرف دیکھنے کا ہی
بیکار اپنے کو خواہ مخواہ پہلوان بنا رکھا ہی دیکھیے گا کہ لشکر کو بدنام کرینگے ایک ادنی پہلوان انکو قتل کریگا یہ انکی عنایت
ہی کہ اپنے ان کو یہ مرتبہ دیا ہی ورنہ انکی یہ لیاقت نہ تھی کہ یہ اور سپہ سالار کے برابر بیٹھتے مگر کیا کرین کہ زمانہ موافق ہی ہمکو ایسی
چاپلوسی نہین آتی ہی ہم تو سپاہی ہین ہمیشہ کٹ مرنے سے پیسہ پیدا کرتے ہین چاہے یہ اسوقت میرا کہنا انکو
ناگوار ہو مگر مین صاف کہونگا اسنے تیور بدل کر جواب دیا کہ آپ بہت چرب زبان ہوے ہین شاہون کے
دربار مین ایسی بے زبانی اچھی نہین ہوتی ہی ایسی جسارت زبانی سخت کی کھلاتی ہی ساری عزت خاک
مین ملجاتی ہی مین تو بزدل و نامرد تھا آپ ہی نے نامہ بر کو روک لیا ہوتا تو کیا ہوتا آپ تو اپنے کو بہت
زبردست تصور کرتے ہونگے یہ بات جانتے ہین اتنے سردار بیٹھے تھے کسی کا بھی تو یہ حوصلہ نہ پڑا کہ وہ اسکو روکتا
یہ میرا ہی دل تھا مین نے تو روک لیا تھا مگر کیا کرون کہ مجکو چکر آگیا مین گر پڑا اسنے گھونسہ مارا ورنہ اسکی بھی یہ
حقیقت تھی وہ تو چکر جو بیٹھ جاتا تو اسکا اٹھنا مشکل تھا اگر مین اسپر گر پڑتا تو وہ دب جاتا دم اسکا نکلجاتا یہ اسکی
خوش قسمتی تھی کہ مین چکر کھا کر گر پڑا اسکی بن آئی یہ امر آپکو کہنے کو ہو گیا خیر کل دیکھ لیجیے گا کہ کون کون میرے ہاتھ سے
مارا گیا اور کون کون زخمی ہوا کتنے سر ہوتے ہین کتنے تن بے سر ہو گئے یہ جو کہا سپہ سالار نے جواب دیا کہ یہ لوگ نادان
ہین کیا جانین بلاشک آپ ایسے ہی پہلوان ہین آپکی پہلوانی کا مزا کوئی میرے دل سے پوچھے کہ آپ جس مرتبہ کے
پہلوان ہین بلکہ بادشاہ نے آپکی کچھ قدر نہ کی بعد ماران کے اسکا مرتبہ آپ کو دینا تھا آپ کو سپہ سالار دست چپ مقرر
کرنا تھا آپکے سبب سے لشکر کو رونق ہوتی خیر یہ لڑائی فتح ہولے تو یہ مرتبہ آپ کو ضرور ملیگا یہ کہکر ادھر منہ پھیر کر
مسکرانے لگا سپہ سالار کی اس تقریر سے مہراب شاہ کو بھی ہنسی آگئی ہر ایک اہل دربار بپاس بادشاہ منہ پر رومال
رکھکر ہنسنے لگا وہ یہ تقریر سپہ سالار کی سنکے اور پھول گیا اور کہنے لگا کہ بلاشک آپ میرے قدردان ہین مین ان
شیرون کا شیر ہون کہ جنکے ڈر سے اکثر لشکر بھاگ گئے ہین بزرگون کے نام سے ابتک لشکرون مین تلاطم پڑجاتا ہی

جوانون کے ہاتھ سے تلوارین گر پڑتی ہین یہ خوف طاری ہوتا ہی کہ چہرے زرد ہو جاتے ہین جو کہ اگلے زمانہ کے
لوگ ہین وہ بخوبی واقف ہین میری سات پشتین اسی فن مین گذری ہین مین کیونکر نہ بہادر ہونگا آجکل کی بہادری
میری نگاہ مین کچھ سماتی نہین ہی مین ان پہلوانون کو طفل مکتب تصور کرتا ہون نہ معلوم یہ لوگ کیا خیال
کرتے ہین کیا کہون کہ یہان موجود نہین ہین اگر موجود ہوتے تو مین کہتا کہ ذرا میرے دادا کی کمان تو اٹھا لیجیے
کسی سے نہ اٹھتی بیکار کو کر کری ہوتی چلا کر رہجاتے کوئی گوشہ تلاش کرنے لگتے اسنے جو یون کہا تو اسکی
نادانی پر اہل دربار کو اور ہنسی آئی مگر خاموش بیٹھے رہے آہستہ آہستہ ہنسا کیے سپہ سالار نے ہنسی کو ضبط
کرکے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی مین نے بھی سنا تھا کہ ایک کمان کسی پہلوان کی ایسی گران ہی کہ وہ ایک
بار خر ہی بدون خر کے وہ میدان مین نہین آسکتی ہی اب معلوم ہوا کہ وہ آپ کے دادا کی کمان تھی مین تو یہ
خیال کرتا ہون کہ اسکو آپ اٹھاتے ہونگے ہان کون اٹھا سکتا ہی جو کہ اسقدر وزنی ہو ایک خر کا بار ہو مرجان
نے کہا کہ یہ لوگون نے حاشیہ لگایا ہی کہ بار ایک خر کا ہی مگر ہان ارابہ پر جاتی تھی ایک ارابہ پر بار ہوتا تھا
ایک پر کمان اسکے تیر بھی تو دس دس گز کے ہوتے تھے پہلوان یہ کلام سنکے کہنے لگا کہ بھلا کون انسے مقابلہ
کر سکتا ہی یا کر سکتا تھا مگر مین نے سنا ہی کہ جوانمرد تو ایسے تھے مگر میدان سے بھاگ کر مارے گئے اسکا کیا
سبب تھا پشت پر سے حریف نے تلوار ماری کہ سر اڑ گیا وہ بھی جنگ مغلوبہ مین یہ امر میری سمجھ مین نہ آیا
کہ ایسے تو بہادر اور اسقدر وزنی حربے باندھتے تھے اور یون قتل ہوئے جیسے کہ ادنی پہلوان بھی قتل نہین
ہوتا ہی مرجان نے کہا کہ یہ جسنے تم سے کہا ہی بالکل غلط ہی وہ جھوٹا اور مکار تھا وہ اپنی قضا سے مرے یہ بات
سنکے بادشاہ نے کہا کہ اس تقریر سے کیا حاصل بس معلوم ہوا کہ کل آپ مقابلہ کرنے کے لیے ضرور میدان مین
جائیے گا خیر کل آپ کی بھی جنگ کا تماشا دیکھینگے یہ کہکر سپہ سالار سے کہا کہ کل آپکے مقابلہ کا تماشا
دیکھو سپہ سالار نے کہا کہ جو آپ کی مرضی بس اسیوقت مہراب شاہ نے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا
نقارہ پر چوب پڑی کوئی پہر رات آئی ہوگی کل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہی اسی وقت سے سامان
جنگ درست کرنے لگے آلات حرب و ضرب کی طیاری ہونے لگی بعض اپنے پلنگون پر جا کر سو رہے کہ کل
پھر میدان مین براے مقابلہ جانا ہی یہان تو بعد اس حکم کے مہراب شاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار
اپنے اپنے خیمون مین گئے بادشاہ اپنے خیمہ مین آیا مرجان نے اپنے خیمہ مین آکر اپنی تلوار کو زہر مین بجھایا
خنجر کو سان پر چڑھایا نیزون کو درست کیا سنان نیزہ درست کی لباس رزمی کو خوب صاف کیا بعد اسکے
فارغ ہونے جا کر بستر پر لیٹ رہا یہان تو نقارہ بج رہا ہی طلایہ پھرنے لگا ہی لشکری سامان جنگ کر رہے
ہین ادھر لشکر اسلام مین دربار آراستہ ہی ہرکارے خبر نواختہ طبل لے کر طرف لشکر اسلام کے چلے ہین دربار
مین سب سردار موجود ہین بادشاہ تخت پر متمکن ہین صاحبقران دنگل شوکت پر اور سب سردار اپنے اپنے دنگل
کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین خواجہ اپنی کرسی پر ہین اور تمام عیار خشتہاے طلائی پر کھڑے ہوئے ہین ایک طرف
کو سیراب جادو ہوا اور ایک سمت ملکہ غزالان بھی نقاب ڈالے ہوئے بیٹھی ہی کہ بادشاہ نے صاحبقران
سے فرمایا کہ آج جزیل نے بہت سے سردار زخمی کیے اور کئی کو جان سے مارا اور کچھ اسیر بھی کیے کیا
بہادری سے مقابلہ کیا ہی گو ہم نے آج تک جزیل کا مقابلہ نہین دیکھا تھا کیونکہ یہ تازہ وارد ہین اور ایک مقابلہ بات
بارگاہ کے ہوا تھا اسمین زخمی ہو کر آئے تھے مگر معلوم ہوا کہ طرز مقابلہ بہت ٹھیک ہی اور بالکل ہمارے خاندان کا طریقہ ہی یہ
کسی نہ کسی بزرگ کے تعلیم کردہ ہین ہر ایک سردار جزیل کی تعریف کر رہا ہی جزیل سب کو سلام کر رہا ہی کہ جوڑی ہرکارونکی
حاضر دربار ہوئی مجرا کرکے عرض کرنے لگے کہ آج دربار کفار مین یہ تقریر ہوئی اسکے بعد مہراب شاہ نے طبل جنگ بجوا دیا

ہی کل اُسکا پھر ارادہ ہی کہ غلامان سرکار سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہی یہ خبر تو جو کہ غلامون نے عرض کی صاحبقران
وہ تقریر سنکے جو کہ مرجان و پہلوان مین ہوئی تھی ہنسے اور کہا کہ عجیب گدھا ہی اچھا ہمارے لشکر مین حکم دو کہ بجے
طبلِ رزمی فوراً ہم بھی تو دیکھین کہ وہ مرجان کیسا بہادر ہی کسقدر ہمارے لشکر کے سردارون کو زخمی کرتا
ہی لشکر اسلام مین بھی نقارہ پر چوب پڑی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے دونون
لشکرون مین طلایہ پھرنے لگا صداے ہوشیار باش ہر سو بلند ہوئی طبل جنگ بجا کیا کہ زمانہ شب کا آخر ہوا
خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی آفتاب عالمتاب دریچۂ مشرق سے برآمد ہوا دونون لشکرون مین سامان جنگ
ہونے لگا سب سردار آراستہ ہوکر دولت پر حاضر ہوے دونون لشکرون مین کمربندی ہوئی کہ ادھر
بادشاہ اسلام اُدھر محراب شاہ اپنے لشکر لیکر میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے
نکلکر نقابت کی نقابت کرکے نقیب چلے گئے تو لشکر کفار سے مرجان مارخوار اپنے مرکب کو مہمیز کرکے
محراب شاہ کے روبرو آیا اور اجازت لیکر میدان مین آیا اور خوب شہ زوری دکھائی بعد اسکے مبارز طلب کیا
اور کہا کہ جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے بلکہ مین تو اُسکا خواستگار ہون جو کہ نامہ لیکر گیا تھا اور
بہت زبردستی اپنی ظاہر کی تھی مین نے اُسدن اس سبب سے طرح دی تھی کہ نامہ لے کر آیا ہی ورنہ میرے
ہاتھ سے زندہ نہ بچتا آج اُسکا عوض لونگا وہی آئے کوئی دوسرا نہ آئے ادھر صاحبقران سے خواجہ نے
کہا کہ یہ وہی پہلوان ہی جسکو شہنشاہ نے دنگل پر سے سر دربار اُٹھایا تھا اور خود اُسکے دنگل پہ بیٹھکر نامہ
دیا تھا آج وہ میدان مین آیا ہی اور شہنشاہ کا نام لے کر پکارتا ہی صاحبقران نے اُسکی طرف دیکھا اور خواجہ
سے کہا کہ یہ شہنشاہ سے مقابلہ کرے گا اور شہنشاہ نے جو سُنا کہ یہ میرا نام لے کر پکارتا ہی اپنے مرکب کی
باگ لی تمام علم دست راست کے جلوہ گری مین آئے شہنشاہ روبروے تخت سلیمانی آئے مرکب
پر سے اُترکر سلام کیا اور اجازت چاہی بادشاہ نے ایسی مرحمت بیش بہا بطور عنایت کیا شہنشاہ
نے نوش فرمایا بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا شہنشاہ نے اپنے مرکب کے تنگ کو چست کیا کہ طرف
ہر عرصۂ جنگ کا تنگ ہوا اور سوار ہوکر خدمت مین صاحبقران کی آئے اُنسے بھی اجازت لیکر مرکب کو
گرم تاز کرکے طرف میدان کے چلے اُدھر جو شہنشاہ کو آتے دیکھا سب نے دیکھا پہلوان نے محراب شاہ
سے عرض کیا کہ لو غضب ہوگیا وہی سردار براے مقابلہ آتا ہی جو کہ اُسدن نامہ لیکر آیا تھا اور یہ اُسکے
ہاتھ سے ذلیل ہوا تھا ایک سردار جو کہ پہلوان کے قریب مرکب پہ سوار کھڑا ہوا تھا اُسنے کہا کہ آپنے
نہین سُنا انھون نے خود اسکو طلب کیا ہی وہ کیون نہ براے مقابلہ آئے وہ تو آپکی طاقت کو ایکبار
دیکھ چکا ہی انکو کیا ضرورت تھی کہ یہ اُسیکو طلب کرتے یون ہی مبارز طلب کرتے جو مقابلہ کو آتا اُس سے مقابلہ کر
یہ تو خود دیدہ و دانستہ کام اژدر مین گرے ہین اپنے ہاتھ سے اپنی قضا بلائی ہی پہلوان نے کہا کہ انکو اپنی سپہ گری پر
غرّہ ہوا اپنے خاندان کی بہادری پر غرور ہی بیغیرت ہی کہ ذلت اُٹھا چکا ہی مگر شرم نہین آئی ہی رات کو تمنے دیکھا کہ مینے
کیا کیا نہین کہا مگر اسکو کچھ بھی معلوم ہوا وہ اُسکو اپنی تعریف سمجھا محراب شاہ نے اُن دونون کی تقریر سنکے
جواب دیا کہ گو پہلوان زبردست ہی مگر اپنی نادانی سے بے عزت ہوگیا ہی اگر بے غیرت ہوتا تو مین ضرور اسکو ماران
کا عہدہ دیتا یہ بھی تمکو معلوم ہی کہ یہ کس خاندان سے ہی ارے اُسی خاندان سے ہی جس سے ماران تھا ماران کا کوئی
نہ کوئی عزیز ہی مارخواری سواے اس خاندان کے اور کسی خاندان مین نہین ہی مین بھول گیا بات کو تمکو سنوا دیا تھا
کہ جو حرکت اس سے اور ماران سے ہوئی جب ماران قتل ہوا ہی تو اسنے بہت غم کیا تھا اگر مجبور نہ تھا کہ میرے ہمراہ یہان
آچکا تھا ورنہ کربیہ کرم کرتا اگر زندہ واپس آیا تو سنوا دونگا مگر اسکا زندہ واپس آنا محال ہی کیونکہ اُسکے بہت بڑی

نادانی کی کہ ایسے پہلوان زبردست سے مقابلہ کی خواہش کی کہ جسکے ہاتھ سے ایک مرتبہ زک پا چکا ہی یہ
نادانی نہیں ہی عقلمندی ہی پیلان نے جواب دیا کہ یہ تو ارشاد حضور کا بہت بجا ہی اور آپکے اور اس غلام کے نزدیک
نادانی ہی انکے نزدیک تو عقلمندی ہی وہ اپنے کو زبردستان روزگار سے تصور کرتے ہین اور حضور کو بھی اسکے
بہادر ہونیکا یقین ہی مین قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ حضور کے ایک ادنی پہلوان لشکر سے مقابلہ نہیں کر سکتا ہی اعلی
تو مرتبہ اور ہی ہین آپکو کیونکر دروغگو عرض کرون میرے تجربہ مین جہان تک آیا ہی مین نے عرض کیا بہادرونکے
بتہرا اور ہوتے ہین اسکے سر مین خودی آگئی ہی یہ تصور کرتا ہی کہ مجھ مین دیگرے نیست جہان خودی آئی
پھر اسکا دماغ درست نہیں رہتا ہی بادشاہ نے یہ سنکے کہا کہ ہوگا اچھا مقابلہ کا تماشا دیکھو کہ کیا ہوتا ہی
پیل مست سے اور شیر سے مقابلہ ہی یہ کہکر اسی طرف سب دیکھنے لگے یہان شہنشاہ جو اسکے قریب پہونچے
نہ لگا دو زانو ہونے کے قصد سے سپر کو لے کر چلا انکو بھی اسکا قصد معلوم ہو گیا انھون نے بھی سپر پشت
پر سے لی اور ہوشیاری سے مرکب کو یہ تھپکی لگا دو جولان کیا دونون مرکب باہم ملے سپرین لڑین سپرون سے شرار
نکلے گل سپر چنگاری ہوکر اوڑ گئے اب جو لشکر کے صفون نے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ شہنشاہ کا مرکب کوئی ایک
قدم پچھلاہٹ کر رہ گیا ہی مرجان کا مرکب کوئی آٹھ نو قدم پسپا ہوا ہی پیلان نے محراب شاہ سے کہا
کہ آپ نے فتح و شکست کا حال ملاحظہ فرمایا بادشاہ نے جواب دیا کہ اسمین اسکا کیا قصور ہی مرکب کا
قصور ہی مرکب پر کیا اختیار ہی اس سے نہ برداشت ہو سکی اس امر مین کوئی اسکا چارہ نہیں ہی خالق سے
زبردست و زیردست معلوم ہو سکتا ہی پیلان نے جواب دیا کہ جو کچھ ارشاد ہوا ہین اسکا کیا جواب دون ہان
اگر کوئی برابر والا کہتا تو جواب دیتا خداوند نعمت اسی لگاؤ مین تو جسم کی طاقت کا حال و تیزی کا حال کھلتا
ہی جیسا قوی پہلوان و صاحب قوت ہوگا ویسا اسکا لنگر ہوگا ویسی اسکی تیزی ہوگی بادشاہ نے کہا یہ مقابلہ کا
تماشا دیکھو یہ تقریر پھر کرنا پیلان پھر اسطرف متوجہ ہوا دیکھا کہ وہ مرکب کو مسلکہ شہنشاہ سے ہمقابل ہوا اور کہا
کہ اس روز تو میرے ہاتھ سے بچ گیا مجکو چکر آگیا ورنہ مین تجکو ضرور قتل کرتا تیرا اقبال تو چل گیا مین جو چکر کھا کر گرا
تو نے گھونسہ مار دیا تیری ضرب پوری تھی مین بیہوش ہو گیا جب میرے حواس درست ہوئے میرا دماغ صحیح
ہو گیا تو تو جواب نامہ لے کر چلا آیا تھا آج میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاسکے گا شہنشاہ نے جواب دیا
کہ کیون اسقدر اپنی زبان کو دراز کرتا ہی پہلے اپنا نام تو بتا کہ تیرا کیا نام ہی اسنے کہا کہ تجکو میرے نام سے کیا
کام ہی بلکہ تو اپنا نام بتا کہ میرے ہاتھ سے گمنام نہ قتل ہو شہنشاہ نے جواب دیا کہ میرا بھی یہی مطلب ہی میرا
جو نام دریافت کرتا ہی میرا اصلی نام تو ملک الموت جان کفار اور تیری روح کا قابض ہی اور سب مجکو شہنشاہ
گوہر کلاہ کہتے ہین میرا نام تو نے سن لیا اب تو اپنا نام بتا کہ کیا ہی اسنے کہا کہ مجکو گرشاسپ جہان پہلوان
دوران رستم زمان اسفندیار روزگار مرجان مارخوار کہتے ہین شہنشاہ نے کہا کہ کیا تو مارخوار ہی تیرا خاندان
کنجڑ ہی مارخواری تو انکا کام ہی معلوم ہوا کہ تیرا تمام جسم زہر سے بنا ہی اسنے کہا کہ میرا خاندان کنجڑ تو نہیں ہی بلکہ مارخواری
اس سبب سے کی گئی تھی کہ اکثر سنا گیا ہی کہ آلات حرب و ضرب کو زہر مین بجھاتے ہین بدین سبب ہم سب مارخوار
ہوئے تاکہ زہر اثر نہ کرے زہر کے ضرر سے محفوظ رہین شہنشاہ نے کہا کہ ساری مارخواری بھولا دونگا جو تو مار
کھا کھا کر اتنی دراز ہو گیا ہی کیون اسقدر بل کھاتا ہی کیون زہر اگلتا ہی مین تیرا سر مثل موذی کے کچلونگا یہ سارا
بل کھانا بھولا دونگا مین وہ ہون کہ میرے روبرو کسیکا کچھ بس نہین چلتا ہی مین اژدر دمان کے کلے چیر ڈالتا ہون
افعی دراز کو چٹکی سے مل ڈالتا ہون تو کیون بار بار مارخوار کہکر مجکو ڈراتا ہی بلکہ اسدن مین نے تیرے اوپر رحم
کیا کہ زندہ چھوڑ دیا بڑا بے غیرت ہی کہ آج پھر میرے مقابلہ کو آیا معلوم ہوا کہ تیری قضا آگئی ہی اب میرے ہاتھ سے تو زندہ

نجاے گا آج تیری قضا آگئی ہی تیری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہی اب چھلکا چاہتا ہی اور سچ کہا ہی کسی نے کہ جب
چیونٹی کے مرنے کے دن قریب آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین جب قضا آتی ہی تو خود اپنے پاؤن سے
آدمی دہان اژدر مین جاتا ہی معلوم ہوا کہ قضا تیرا دامن پکڑے ہوے ہی جو تو میری طرف آیا ہی اور تو نے
مجھکو برا ے مقابلہ طلب کیا ہی اُسنے کہا کہ مین تو خود تیرے مقابلہ کی آرزو رکھتا تھا اُسدن سے جس دن سے
تو نامہ بر ہوکر میرے بادشاہ کے دربار مین آیا تھا اور مجھکو ذلیل کیا آج اُس ذلت کا حال معلوم ہوگا شہنشاہ نے
کہا کہ تیرے توسنکے دیتے ہین مین موجود ہون جو تیرے دل مین آرزو ہو نکال لے اُسنے کہا کہ تو پہلے حربہ کر پھر مین
حربہ کرونگا شہنشاہ نے کہا کہ ہم لوگون کا طریقہ نہین ہی کہ پیشقدمی کرین جب خدا تیری ضرب سے بچا ئیگا
تو مین مقابلہ کرونگا اور اپنا حربہ کرونگا مرجان نے کہا کہ درحقیقت قضا آگئی ہی تیرے یہ نہ کہنا کہ خبردار
نہ کیا تھا یہ کہکر نیزہ مارا اُنھون نے نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے طعن پر طعن چلنے لگے
شہنشاہ نے اسکا نیزہ ہوائی کیا اُسکو غصہ آیا تبر اُٹھا کر مارا اُنھون نے تلوار سے قلم کیا اُسنے گرز کا دار
کیا اُنھون نے گرز کو بھی تلوار سے قلم کیا اُتوا اسکو بڑی خفت ہوئی تلوار میان سے لی دونون طرف سپرین
اُٹھ گئین ہاتھ تلوار کے چلنے لگے مرکب گشت کرنے لگے غبار بلند ہوا تلوارون کی جھنکار فلک پر جانے لگی
اُس غبار مین یون تلوارین چمکتی تھین جیسے ابر تیرہ مین بجلی چمکتی ہی یا برق جہندہ یون چمک کر رہجاتی تھین
شہنشاہ نے کئی دار اُسکے روکے اور اپنے دار کیے اُسنے روکے اب جو اُسنے دیکھا کہ عرصہ ہوا مقابلہ
کرتے ہوے لوگ کیا کہتے ہونگے اُسنے تلوار علم کرکے کہا کہ یہ دار آخری ہی اُس دار سے بچ جاؤ تو مین
جانون شہنشاہ نے کہا کہ میرا خدا اس سے بھی بچائیگا اور مین اپنی تلوار تیرے خون سے رنگین نہ کرونگا
کیونکہ تیرا خون ناپاک ہی اور مین تو ہوشیار ہون یہ جو اُسنے سنا تلوار کو علم کیا اور بقوت تمام دار کیا اُنھون
نے اپنی تلوار کو توران کے نیچے رکھا بلکہ نیام مین کرلیا اور سپر کو اُٹھا لیا جیسے تلوار قریب سر آئی ادھر
سپر کی دی کہ تلوار پٹ پڑی پنجہ بلی دراز کرکے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار کو مروڑکر چھین لیا اور جھپٹ پٹ
بڑھکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کرکے اب جو زور کیا تا کشش زین سے اُٹھا لیا
اور گرد سر چرخ دیکے زمین پر مارا گردش دینے مین یہ حالت ہوئی کہ داستانے کہین موزے
کہین ترکش کا منھ جو کھل گیا اور تیر جو زمین پر گرے تو یہ معلوم ہوا کہ زمین کے بال کھڑے ہوگئے ایسا
خوف اُس جوان مرد کا طاری ہوا کہ زمین بھی مارے خوف کے لرز گئی اور بال کھڑے ہوگئے وہ ملعون
ایسا پریشان ہوا کہ حواس جاتے رہے گرد سر چرخ دیکر زمین پر مارا دھماکے کی صدا سے میدان
ہل گیا یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا یا درخت تناور جڑ سے اُکھڑ گیا ادھر یہ زمین پر گرا کیا جالاکی تھی کہ یہ
اُسکے سینہ پر تھے اور سینہ پر سوار ہوکر کہا کہ حالا در شناختن پروردگار چہ می گوئی یہ جو کہا اُسنے کچھ
کلام سخت کیا انکو غصہ آگیا فوراً یہ اُٹھ کھڑے ہوے دونون ہاتھون سے ایک پاؤن اور دونون
پاؤن سے دوسرا پیر پکڑکر جو زور کیا پہلے زور مین تا بناف دوسرے زور مین تا سینہ تیسرے زور
مین مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ایک ٹکڑا اس طرف دوسرا ٹکڑا اُسطرف میدان کے پھینکدیا
اور جست کرکے اپنے مرکب پر سوار ہوے یہ طاقت و قوت و چالاکی دیکھکر لشکر کفار دنگ ہوگیا
سیلان نے کہا کہ آپ نے مشاہدہ کیا کہ کیا چالاکی سے کام کیا ہی جب مرجان نے اسکا نام لیکر
انکو طلب کیا تھا مجکو اسیوقت ناامیدی ہوگئی ہان اگر کوئی اور مقابلہ کو آتا تو کچھ امید پڑتی کیونکہ اسکا
خوف مرجان کو ہوتا جیسا کہ انکا خوف تھا کہ اسکے ہاتھ سے زک پاچکا تھا یہ اُسی خوف کا سبب تھا جو کہ

پیش آیا شہنشاہ تو اسکو اُسی وقت قتل کر چکے تھے یہ صرف اُنکا کھیل تھا جو وہ اسکو کھلا رہے تھے محراب شاہ
نے کہا کہ دراصل یہ لوگ بڑے بہادر ہین ان سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے دیکھا تمنے مہرجسان کو
کیونکر قتل کیا چیر کر پھینکدیا ادھر مرکب پر سوار ہو کر شہنشاہ نے مبارز طلب کیا لشکر حریف سے مہران
مارخوار برائے مقابلہ نکلا اُسکو بھی شہنشاہ نے قتل کیا اسی طور سے شام تک شہنشاہ کے ہاتھ سے دس
جوان مارے گئے اور بارہ جوان زخمی ہوئے اور چھ جوان اسیر کیے جب شام ہوئی محراب شاہ نے طبل
بازگشت بجوا دیا دونون لشکر طرف فرودگاہ کے واپس گئے کمرین بردہ لشکر کے سپاہیون نے کھولین دربار
آراستہ ہوئے سردار حاضر دربار ہوئے سب سردار جمع ہوئے لشکر کفار ہین جو بادشاہ کفار نے دربار کیا
تو اپنے سردارون کی طرف دیکھکر کہا کیا صلاح ہے مین طبل جنگ بجواؤن یا نہین یا کچھ دنون ٹھہر جاؤن
اہل دربار نے کہا کہ آپ طبل جنگ بجوائیے کوئی مقام خوف نہین ہے ابھی ہم لوگ برائے مقابلہ موجود ہین
محراب شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ یہ حکم دینا تھا اُسی وقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی ہرکارے
خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان محراب شاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار گئے
یہان لشکر مین طبل جنگ بجنے لگا سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا اُدھر لشکر اسلام مین بادشاہ
اسلام دربار مین جلوہ گر ہین سب حاضر دربار ہین ذکر شجاعت شہنشاہ ہو رہا ہے کہ ہرکارے آکر بعد مجرے
خبر طبل جنگ بجنے کی عرض کی بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی
طبل رزمی بجے فوراً کوس رزمی پر دوال پڑی یہان بھی رات طیاری جنگ مین بسر ہوئی بادشاہ تو یہ
حکم فرما کے دربار برخاست کرکے اپنے آرامگاہ کو تشریف لے گئے ادھر بھی طلایہ پھرنے لگا
سامان جنگ ہونے لگا رات بھر دونون لشکرون مین طلایہ پھرا کیا طبل جنگی بجا کیا دونون لشکرون مین سامان
جنگ ہوا کیا کہ سحر ہو گئی دونون لشکر میدان مین آئے صف آرائی ہونے لگی نقیب نقابت کرکے
چلے گئے لشکر کفار سے ایک سردار نکلا مبارز طلب کیا ادھر سے عادل برائے مقابلہ نکلے شام تک کئی پہلوانونکو
جان سے مارا کئی کو زخمی کیا کئی اسیر کیے شام ہو گئی طبل بازبجا دونون لشکر قیامگاہ پر آئے پھر طبل
جنگ بجا پھر صبح کو مقابلہ ہوا اسی طور سے پندرہ دن تک متواتر مقابلے ہوئے اس پندرہ دن کی میدانداری
مین جسقدر پہلوان و سردار محراب شاہ کے لشکر مین تھے وہ سب زخمی و قتل و اسیر ہوئے اب صرف
ایک سپہ سالار اور دو ایک پہلوان و سردار ہین کہ آج جو محراب شاہ میدان جنگ سے واپس آیا اُسنے
جو دربار کیا تو اہل دربار سے کہا کہ آج پندرہ دن ہوئے مقابلہ ہوتے ہوئے کوئی دن میری فتح نہوئی
لہذا لشکر بھی پندرہ دن کا تھکا ہوا ہے اگر تمھاری رائے ہو تو مین صاحبقران سے چند دن کی
مہلت طلب کرون اور اقبال شاہ وغیرہ کو اپنے حال پرملال سے آگاہ کرون سپہ سالار نے کہا کہ جو
آپ کی رائے مین مقابلہ کرنے کو موجود ہون محراب شاہ نے کہا کہ مین کب یہ کہتا ہون کہ تم مقابلہ
کرنے کو نہین موجود ہو بلکہ میری خود یہ رائے ہے کہ چند دن کے لیے مقابلہ موقوف ہو جائے سپہ سالار
نے کہا جو آپ کی رائے اُسی وقت محراب شاہ نے دبیر کو طلب کرکے کہا کہ ایک نامہ بنام صاحبقران
تحریر کرو اُسکا مضمون یہ ہو کہ چونکہ آج پندرہ دن کا عرصہ ہوا ہے کہ برابر لشکر مقابلہ کر رہے ہین لہذا مین چاہتا ہون
کہ ایک ہفتہ کی مہلت دیجیے کہ اس عرصہ مین لشکر آسودہ ہو جائے اور آرام پائے گو مین مقابلہ سے عاجز نہین
ہون صرف پہلوانون اور اہل لشکر کی پریشانی کا خیال ہے کہ وہ لوگ پریشان ہونگے لازم یہ ہے کہ انکو بھی مہلت
دیجائے آیندہ آپ کو اختیار ہے مین اسوقت بھی موجود ہون اور صبح کو بھی اور پرسون بھی جب آپکا جی چاہے

مقابلہ فرمائیے اگر مرضی ہو مہلت عنایت فرمائیے یہ مضمون ہو دبیر نے وہ ہی عبارت تحریر کرکے پیش کیا
محراب شاہ نے دیکھکر اسکو لفافہ مین بند کرکے اپنے عیار کو کہ جسکا نام مہتر خاک زن ہی دیا اور کہا کہ
اسکو صاحبقران کی خدمت مین پہونچا دے اور اسکا جواب لے آ وہ نامہ لیکر طرف لشکر صاحبقران
کے روانہ ہوا یہان لشکر اسلام مین دربار جمع ہی بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہین یہ ذکر ہو رہا ہی کہ آج
پندرہ دن ہوے کہ برابر مقابلہ ہو رہا ہی ہمکو اسقدر زمانہ گذرنے کی امید نہ تھی ہم یہ جانتے تھے کہ ایک
ہفتہ عشرہ مین فیصلہ ہو جائیگا یہان تو بڑا عرصہ ہوا پندرہ دن ہوے ہین کہ نہ لشکر کو دن کو چین ملا نہ
رات کو راحت ملی دیکھئے کب فیصلہ ہوتا ہی کہ لقین نے کہا کہ محراب شاہ کے پہلوان سب زخمی ہوے
یا قتل یا اسیر اب چند پہلوان باقی ہین وہ بھی ایک دو دن مین قتل ہونگے یا اسیر یا زخمی اُسکے بعد خاتمہ
ہی یا محراب شاہ اطاعت کریگا یا اسیر ہوگا اسکو بہت بڑا بھروسہ اپنے سپہ سالار پر ہی کیونکہ وہ ابھی تک
میدان مین برائے مقابلہ نہین آیا ہی محراب شاہ کے لشکر مین دو سپہ سالار تھے ایک کا نام ماران مارجو آ
تھا یہ بہت زبردست تھا جو کہ ہاتھ سے نقابدار کے مارا گیا اور ایک کا نام ہیلان ہی یہ اُس سے بھی زبردست
ہی اسکی قوت کا یہ حال ہی کہ ایک مشت سے فیل مست کو ہلاک کرتا ہی اُسی کا بڑا بھروسہ ہی محراب شاہ
کو اُسکو ابھی تک میدان مین نہین جانے دیا ہی اُسکو بچا رکھا ہی وہ جب مارا جائے گا تو محراب شاہ کی قوت کم
ہو جائیگی یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ کل کے مقابلہ مین ضرور وہ نکلیگا لقین نے عرض کیا کچھ عجب
نہین ہی کہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ یا صاحبقران ابھی تک لشکر کفار مین طبل جنگ نہین
بجا اسکا کیا سبب ہی نہ ہرکارے خبر لیکر آئے نہ صدائے طبل آئی کیا مقابلہ کرنے کا کل اُسکا قصد نہین رہا ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہو جائے گا ہرکارے تو وہان موجود ہین جو کچھ صلاح ہوئی ہوگی وہ آکر بیان کرینگے
یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی کہ مہتر خاک زن وہ نامہ لیے ہوے داخل لشکر اسلام ہوا لشکر اسلام مین بڑی گہما گہمی
پائی یہ سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ آیا درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو کہ مہتر خاک زن محراب شاہ کے پاس
سے نامہ لیکر آیا ہی بار چاہتا ہی یہان دربارگاہ پر عادل تھے اُنھون نے کہا کہ ٹھہر جاؤ خبر کی جاتی ہی
وہ یہ کہکر اُٹھے اندر بارگاہ کے آئے مجرا کیا جو اُسنے کہا تھا عرض کیا حکم دیا گیا کہ اُسکو بھیجدو دیکھین کہ کیا
نامہ لایا ہی عادل نے آکر کہا کہ جاؤ طلب کیا ہی وہ اندر بارگاہ کے یہ وہ اٹھا کر آیا مجرا گاہ پر سے مجرا
کیا اور عرض کیا کہ ایک عرضی لایا ہون محراب شاہ کی صاحبقران نے حکم دیا کہ لاؤ اسنے ایسی بارگاہ
دیکھی کہ جو کبھی نہ دیکھی تھی اُسکے حواس اس بارگاہ کو دیکھکر جاتے رہے اُس سے پوری بات تو کیجاتی نہ تھی
مگر اُسنے اپنے کو سنبھال کر وہ نامہ نکال کر پیش کیا صاحبقران نے وہ نامہ لے کر دبیر کو دیا کہ پڑھو دبیر نے
وہ نامہ لے کر پڑھا وہ ہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا جب نامہ پڑھا جا چکا تو صاحبقران نے فرمایا
کہ ہماری طرف سے اسکی پشت پر تحریر کردو کہ جس طرح تمکو جنگ سے عجز نہین ہی اور تم موجود ہو تو ہم بھی عاجز
نہین ہین بلکہ تم سے جنگ کرنے پر موجود ہین جسوقت تمھارا جی چاہے مقابلہ کرو بس موافق تمھاری تحریر
کے اور تمھارے خیال کے کہ پندرہ دن ہو گئے ہین لشکر کو مقابلہ کرتے ہوے لشکر پریشان ہی پس
ہم نے تمھاری صلاح اور خواہش کے بموجب تمکو مہلت دی گو ہمکو منظور نہ تھا کہ تمکو مہلت دیجاتی مگر مجبوری
سب کچھ کراتی ہی اگر مہلت نہ دیتے تو یہ سب کہتے کہ محراب شاہ نے مہلت طلب کی اور صاحبقران
نے مہلت نہ دی بدین سبب مین نے تمکو مہلت دی اور تمھاری خواہش بھی تھی تمنے ایک ہفتہ کی مہلت
جو طلب کی تھی وہ تمکو دی گئی یہ جواب ہی تمھارے نامہ کا بلکہ ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہم مہلت طلب کرتے

تو تم کبھی نہ دیتے یہ ہمارا ہی طریقہ ہی کہ حریف نے مہلت طلب کی فوراً دی جاوے یہ نامہ لیجاؤ یہ مضمون جب نامہ
مین تحریر ہو چکا اس عیار کو صاحبقران نے جواب نامہ دیا وہ سلام کرکے اپنے لشکر کو چلا بعد جانے نامہ بر کے
صاحبقران نے بادشاہ سے کہا کہ یہ سبب تھا کہ انکو مہلت طلب کرنا تھی جو وہان طبل جنگ نہین بجا بس
اب ایک ہفتہ تک تو اطمینان ہی اُسکے بعد مقابلہ ہوگا اب کی ضرور فیصلہ ہوگا کہان تک لشکر پڑا رہیگا یہ جو
صاحبقران نے فرمایا بادشاہ نے جواب دیا کہ مہلت نہ دینا تھی کیونکہ انکو قوت ہو جاویگی وہ دم لے لینگے
لقیین نے عرض کیا کہ وہ ضرور اور ملکون سے اس زمانہ مہلت مین مدد طلب کرین گے عرصۂ مہلت مین
کمک آجائیگی پھر مقابلہ ہوگا کیونکہ اُنکا دم تازہ ہو جائیگا یہ سبب ہی مہلت کے طلب کرنے کا صاحبقران
نے فرمایا کہ آنے دو کوئی پروا کی بات نہین ہی بموجب مصرع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست +
دیگر بسر نمی ہیچم زشمشیر حبیب + ہرچہ آید برسرمن یا نصیب + چاہے کمک آے چاہے وہ خود مقابلہ کرین کچھ خوف
نہین ہی یہ فرماکے صاحبقران خاموش ہو رہے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے
آج راحت سے بسترون پر لیٹے اہل لشکر بھی آسودہ ہوے کہ آج طبل جنگ نہین بجا ہی کل مقابلہ نہین ہوگا
پریشان ہو گئے تھے کہ پندرہ دن ہوے آرام سے سونے نہ پاتے تھے صبح ہوئی میدان مین پہر بجے
دن بھر میدان مین رہے شام کو واپس آئے پھر سامان جنگ کرنے لگے رات اسی سامان سے بسر ہو گئی
کوئی وقت راحت کا نہ تھا کہ راحت سے رات سامان جنگ مین بسر ہوتی تھی اور تمام دن میدان جنگ
مین گذرتا تھا آج تو خدا نے اس امر سے اطمینان دیا کہ اب ایک ہفتہ تک مقابلہ نہوگا اتنے عرصہ تک آرام
سے گذرے گی لشکری تو باہم یہ تقریر کرتے ہین کہ راحت سے بسر کرین گے یہ لوگ تو اس خیال مین ہین سب
سردار اپنے اپنے خیمون مین راحت سے آرام پذیر ہین صاحبقران اپنے خیمہ مین بادشاہ اپنی آرامگاہ مین لشکر اسلام
مین تو یہ حالت ہی اُدھر مہتر خاک زن جواب نامہ لے کر چلا ہی وہان بارگاہ مین محراب شاہ بیٹھا ہوا ہی
سب اہل دربار جمع ہین جسقدر ہین حالت یہ ہی کہ دلگل دلہ سیان خالی پڑی ہین چند کرسیون پر لوگ
بیٹھے ہوے ہین کہ محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ مجکو معلوم ہوتا ہی کہ صاحبقران مہلت
نہ دینگے مہلت کا طلب کرنا بیکار ہی کیونکہ یہ ثابت ہو گیا ہی کہ اب لشکر محراب شاہ کا کم رہ گیا ہی کیون مہلت
دین فیصلہ کیون نہ کرلین سپہ سالار نے کہا کہ آپ کی راے غلطی پر ہی میرے نزدیک ضرور صاحبقران
مہلت دین گے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ عیار جواب نامہ لے کر پہونچا اور محراب شاہ کو نامہ دیا اور کہا کہ
اسکی پشت پر جواب تحریر ہی محراب شاہ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے نامہ لے کر پڑھا جو جواب
کہ اول تحریر ہو چکا تھا پڑھا گیا جب سب جواب پڑھا جا چکا تو سپہ سالار نے محراب شاہ سے کہا کہ آپ
تو فرماتے تھے کہ صاحبقران مہلت نہ دینگے ملاحظہ فرمایئے کہ کیون مہلت دی وہ لوگ بڑے بامروت
اور صاحب خلق معلوم ہوتے ہین یہ جو اُنھون نے تحریر فرمایا ہی کہ ہم مہلت طلب کرتے تو کبھی تم ہمکو
مہلت نہ دیتے یہ امر ضرور تھا ہم تو ایسی حالت مین کبھی مہلت نہ دیتے یہ اُنھین لوگون کا کام تھا بڑے
بیخوف ہین یہ نہ خیال کیا کہ اس زمانہ مہلت مین اگر کمک آجاے تو کیا ہو جنگ کو طول ہو اسکا بھی
کچھ خوف نہ کیا ہماری خواہش پر مہلت دی اہل اسلام کے بہت سے طریقے اچھے ہین جو وہ کام
کرتے ہین طریقہ اور قاعدہ سے کرتے ہین یہ جو سپہ سالار نے کہا محراب شاہ نے کہا کہ یہ تو تمھارا قول بہت
ٹھیک ہی ہم تو کبھی مہلت نہ دیتے یہ خوف ہوتا کہ یہ جو مہلت طلب کرتے ہین اُنھون نے ضرور
کمک طلب کی ہی جب کمک آلیگی تو وہ لوگ مقابلہ کرین گے اس سے ہم کیون مہلت دین یہ خیال کرکے

ابھی نہ مہلت دیتے ضرور ایسا کرتے سپہ سالار نے کہا کہ آپ کیون یہ کہتے ہین ہمکو خود بھی منظور ہوتا کہ ہم مہلت
دیتے محراب شاہ نے کہا کہ دراصل یہ لوگ بہت بامروت وصاحب خلق ہین عمدہ عمدہ طریقے ہین کہ
جوکہ یہاودن کے طرز ہین وہ اہل اسلام کے طرز ہین ہمکو انکے سب طریقے پسند آے ہین اگر خلاف
مذہب نہوتے تو مین ضرور انکی اطاعت کرتا کیونکہ ان لوگون کی اطاعت مین بڑے مرتبہ ہین یہ لوگ
بڑے صاحب خلق ہین اور عالی خاندان معلوم ہوتے ہین دیکھو جو لوگ کہ اُنکے مطیع ہین اُنکی کیسی قدر کرتے
ہین یہ لوگ ضرور قدر دان ہین سپاہی جو جان دیتا ہی تو قدردان پر دیتا ہی سپہ سالار نے یہ سنکے
کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین پس یہی سبب ہی کہ مذہب اسلام رکھتے ہین ورنہ ہین تو آپ سے قبل
اُنکی اطاعت کرتا اور یہ بھی کہے دیتا ہون کہ اگر مین زیر ہو گیا تو ضرور انکی اطاعت کرونگا چاہے مذہب
اسلام رکھتے ہون مین اُنکا مذہب بھی قبول کرلونگا یہ جو سپہ سالار نے کہا محراب شاہ نے
کہا کہ خداوندوہ دن نہ کرین کہ تم زیر ہو جاؤ یہ کہکر محراب شاہ نے دربار برخاست کیا سب
اپنے اپنے مقام پر گئے لشکر آسودہ ہوا ایک ہفتہ تک تو راحت سے بسر ہوگی لشکر تو یہ فکر کرنے لگا
سب آسودہ ہوے وہ رات بسر ہوئی سحر ہوئی لشکر اسلام مین بادشاہ نے دربار کیا ادھر محراب شاہ
نے بعدازان دبیر سے کہا کہ چند نامے بنام اقبال شاہ امثال شاہ وحیرت شاہ ومراد شاہ کے تحریر
کروائین حالات جنگ وپیکار تحریر کرواور لکھو کہ یہ وہ وقت ہی کہ تم کو لازم ہی کہ ہماری مدد کرو گو
مین چاہون تو مدد طلب کرون مگر مین سمندر شاہ کو تحریر کر چکا ہون کہ مجکو مدد کی ضرورت نہین ہی
اب طلب کرونگا تو دروغگو ولغو قرار پاؤنگا لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم لوگ میری مدد کرو یہ وقت
مدد ہی یہ نامہ لکھکر مجکو دو مین روانہ کرون جب یہ مضمون محراب شاہ نے کہا تو دبیر نے تحریر کیا
محراب شاہ نے کہا یہ بھی تحریر کرنا کہ مین نے ایک ہفتہ کی مہلت لی ہی اسی عرصہ مین تمکو لازم ہی کہ میری
مدد کرنے آؤ یہ جو لکھوا کر نامے طرف اُن ملکون کے اپنے عیار کے ہاتھ روانہ کیے وہ عیار نامے لیکر
روانہ ہوا اسقدر تیز رفتار تھا کہ ایک دن مین شہر اقبالیہ مین پہونچا رات تو اس ملک مین سرا مین بسر کی
صبح کو دربار مین آیا اقبال شاہ کو نامہ دیا اقبال شاہ نے دبیر کو نامہ دیا دبیر نے نامہ پڑھا جب
مضمون نامہ سن چکا تو اُس عیار سے کہا کہ تم جاؤ مین اسکا جواب روانہ کردونگا وہ عیار سلام کرکے
طرف امثالیہ کے روانہ ہوا ایک رات وایک دن راہ طے کی بوقت صبح شہر امثالیہ مین پہونچا چونکہ
صبح کا وقت تھا داخل دربار ہوا امثال شاہ کو سلام کیا اور نامہ دیا دبیر نے نامہ پڑھا وہی جواب
امثال شاہ نے بھی دیا عیار وہان سے طرف مرادیہ کے روانہ ہوا دوسرے دن مرادیہ مین پہونچا
داخل دربار مراد شاہ ہوا نامہ دیا مراد شاہ نے نامہ پڑھوا کر سنا جب سن چکا مراد شاہ
نے عیار سے کہا کہ میری طرف سے کہدینا کہ مجکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ مین کمک کرنے کو آؤن
مجکو خود اپنے ملک کی فکر پڑی ہی کہ کیا تدبیر کرون کہ میرا ملک بچے اگر مین تمہاری کمک کو آؤن تو
میرے ملک کے بچنے کی کیا تدبیر ہوگی یہ تو زبانی کہدینا اور مین اُن کے نامہ کا جواب بھی
عقب سے روانہ کردونگا عیار مرادیہ سے شہر حیرتیہ کی طرف روانہ ہوا دوسرے دن
حیرتیہ مین پہونچا داخل دربار حیرت شاہ ہوا مجرا کرکے نامہ دیا حیرت شاہ نے مضمون
نامہ سنکے کہا کہ محراب شاہ سے کہدینا کہ جب تم ایسے بادشاہ نے شکست کھائی تو میری
کیا اصل ہی مین کیا کرونگا اگر میرا ملک کیونکر بچے گا اس سبب سے مین نہین آسکتا ہون

ہین اپنے ملک کی حفاظت کی خود فکر مین ہون نہ کہ دوسرے کی فکر کرون اور مین جواب بھی روانہ کرونگا اور اگر جواب نہ آے تو یہ جواب ہی جو کہ مین نے تم سے زبانی کہا ہی یہ جواب سنکے عیار وہان سے رخصت ہوکر طرف اپنے ملک کے آیا اور تیسرے دن داخل شہر محرابیہ ہوا یہان اُسدن یہونچا کہ ہفتہ تمام ہوچکا تھا جب زمانہ مہلت کا تمام ہونے لگا تھا تو محراب شاہ نے یہ صلاح سپہ سالار ایک نامہ اور روانہ کیا تھا کہ ہمکو اور ایک ہفتہ کی مہلت دو کیونکہ جو سردار میرے زخمی ہو گئے ہین اُنکے زخم اچھے ہو جائین جب یہ نامہ صاحبقران کے پاس پہونچا تو صاحبقران نے پھر ایک ہفتہ کی مہلت دی تھی اور تحریر فرمایا تھا کہ تم جہان تک مہلت طلب کیے جاؤ گے ہم دیے جاینگے جہان جہان سے تمکو مدد طلب کرنا ہو طلب کرلو ہم عاجز نہین ہین جب یہ نامہ پہونچا تھا تو محراب شاہ خوش ہو گیا تھا کہ اتنے عرصہ مین میرے ناموں کا جواب آجائیگا جسکو مدد کرنا ہوگا وہ آئیگا کہ بعد آٹھ یوم کے عیار پہونچا داخل دربار ہوکر محراب شاہ کو سلام کیا محراب شاہ نے دریافت کیا کہ نامے دیے آے اُن لوگون نے کیا جواب دیے عیار نے کہا کہ اقبال شاہ نے تو کہا کہ مین جواب سوچکر تحریر کرونگا یہی جواب امثال شاہ نے بھی دیا مراد شاہ نے کہا کہ مین خود اپنے ملک کی فکر مین ہون دوسرے کی کیونکر کمک کو جاؤن اور مین جواب بھی روانہ کرونگا اور حیرت شاہ نے زبانی پیام یہ دیا ہی کہ جب آپ ایسا بادشاہ خداپرستون سے نہ مقابلہ کرسکا اور شکست کھا کر ایک ایک سے کمک طلب کرنے لگا تو مین کیونکر آؤن میرا ابھی تو ملک ہی اُسکی حفاظت کون کریگا میرا تو آنا نہو گا اور بعد کو جواب روانہ کرنے کا اقرار کیا ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ اگر مین جواب نہ روانہ کرون تو یہی جواب ہی جو کہ زبانی دیا ہی محراب شاہ یہ جواب ہر ایک کا سنکے کہنے لگا کہ یہ لوگ ہمکو آتے ہوے نہین معلوم ہوتے ہین ای مہتر خاکزن یہ تو بیان کر دکہ اُن لوگون کا آنے کا قصد ہی یا نہین کچھ تم کو اُن کے طرز کلام سے بھی معلوم ہوتا تھا عیار نے جواب دیا کہ مجکو تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ کمک کو نہ آئینگے محراب شاہ نے یہ سنکے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ برے وقت کا کوئی کسی کا شریک نہین ہوتا ہی اور سچ ہی کہ ہر ایک کو اپنی فکر ہی اگر وہ لوگ ادھر کمک کو چلے آئین تو اُنکے ملک کی کون حفاظت کریگا خیر جو کچھ ہم پر گذرے گی وہ تو گذریگی مگر مین یہ کہے دیتا ہون کہ یہ ملک بھی ضرور برباد ہونگے مثل ہمارے ملک کے اب کیا تدبیر کیجاے مراد شاہ وحیرت شاہ کا جواب معلوم ہو گیا اب اقبال شاہ وامثال شاہ کے جواب کا انتظار ہی اور پانچ چھ دن ابھی مہلت مین بھی باقی ہین اس عرصہ مین اُنکے بھی جواب آجائینگے یہ کہکر دربار برخاست کیا کہ انکو تو یہان اس فکر مین رکھا جاتا ہی اور حال اقبال شاہ وامثال شاہ ومراد شاہ وحیرت شاہ تحریر ہوتا ہی کہ جب اقبال شاہ کو نامہ پہونچا اُسنے مضمون نامہ سُنا تو عیار کو تو یہ کہکر ٹال دیا کہ مین عقب سے نامہ روانہ کرون گا جب وہ عیار چلا گیا اقبال شاہ نے دربار برخاست کیا اسیوقت ایک محفل مشورت گرم کی شمع راے روشن ہوئی جو کہ معزز سردار تھے وہ سب آئے اقبال شاہ نے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ اس نامہ کا جواب تحریر کردن آپ لوگون نے مضمون نامہ تو سنا ہی اب راے فرمایے کہ کیا کیا جاے آیا مدد کو روانہ ہون یا کچھ جواب نہ تحریر کرون نامہ لکھدون کہ مین کمک کو نہ آؤنگا سب نے یہ سنکے کہا کہ جو آپکی راے ہو وہ ہی ہماری راے ہی پہلے یہ آپ فرمائین کہ آپ کو مدد کرنا منظور ہی یا نہین اقبال شاہ نے کہا اصل امر تو یہ ہی کہ میرے ہوش اُڑ گئے ہین اور میرے جی چھوٹ گئے ہین کہ جب محراب شاہ ایسا بادشاہ یون تحریر کرے کہ خداپرستون سے مین عاجز ہون اور یہ جو اخبار سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ لوگ

بہت زبردست ہین پندرہ دن تک محراب شاہ سے مقابلہ کیا ایک دن بھی ظفر نہوئی ہر روز اُنکی ظفر ہوئی آخر
کو عاجز ہوکر مہلت لی یہ ہی پرچہ نویس لکھتا ہی یہ ہی محراب شاہ نے لکھا ہین یہ خیال کرتا ہون جب
محراب شاہ کچھ نہ کرسکا تو میری اُنکے روبرو کیا اصل ہی مین کیون ایسے بادشاہ سے مقابلہ کرون جو کہ
اژدہاے دمان کی خاصیت رکھتا ہو جس نے بڑے بڑے ملک فتح کرلیے ہون تو کون مقابلہ کرے
مین تو ضرور اطاعت کرونگا اگر محراب شاہ نے اُنکے ہاتھ سے شکست کھائی اور خداپرستون کا شہر
محرابیہ پر قبضہ ہوگیا تو مین ضرور اُنکی اطاعت کرونگا اور اُنکا مذہب قبول کرونگا سمندر شاہ سے
طلب کمک بیکار ہی کوئی فائدہ نہین ہی کیونکہ لقین کی کمک کو جو لوگ گئے تھے وہ کس کام آئے آخر
کو زیر ہوگئے اور اُنکے شریک ہوے یہان بھی یہ ہی حال ہوگا ایک تو احسان ہوا دوسرے وہ ہی
انجام ہوا جو کہ اب ہونیوالا ہی پرچہ ہمکو یقین ہی کہ ہم بھی مثل محراب شاہ و یقین شاہ کے شکست کھاینگے
آخر کو اُنکی اطاعت کرینگے یہ مثل ہوگی کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد یا بموجب
شعر ؎ آنچہ دانا کند کند نادان ٭ لیک بعد از خرابی بسیار ٭ یہ خلاف عقل ہی کہ مقابلہ کرکے اطاعت
کرین ہزارون بندگان خدا کا خون ہو اور پھر وہ ہی نتیجہ ہو کہ ملک ہاتھ سے جاے آبرو مین فرق
آئے اگر یہ کوئی اعتراض کرے کہ محراب شاہ وغیرہ نے شکست کھائی تو کیا ضرور تھا کہ ہم بھی شکست
کھاوٗ پہلے یہ کوئی ہمکو دکھادے کہ جس ملک پر خداپرست لشکرکشی کرکے گئے ہون اُس ملک کو فتح نہ کیا
ہو بلکہ اس ملک کے بادشاہ نے شکست دی ہو یہ تو ہم نے آج تک نہ سنا نہ کسی کتاب مین دیکھا نہ کسی پرچہ
اخبار سے ثابت ہوا مین کیونکر یقین کرلون کہ مین ظفر پاؤنگا اس امید پر مقابلہ کرنا بالکل خلاف عقل ہی مین
تو ضرور اطاعت کرونگا مین نے اطاعت سمندر شاہ ترک کی اور نہ کوئی نامہ محراب شاہ کو تحریر کرونگا
نہ نامہ کا جواب دونگا جبکہ یہ سن لونگا تو ایک عرضی بنام صاحبقران روانہ کرونگا اُسمین اپنی اطاعت کرنے
کی حالت تحریر کرونگا اور اپنے ملک مین طلب کرکے مہمانی کرونگا اُنکے ہمراہ طرف سمندریہ کے روانہ
ہونگا یہ جو اقبال شاہ نے کہا اسکی راے کو سب اہل جلسہ نے پسند کیا اور کہا کہ آپ کی راے بہت ٹھیک ہی
مقابلہ کرنے مین بڑی خرابیان ہین بلکہ یہ راے بہت ٹھیک ہی کہ خاموش بیٹھے رہین جو انجام کہ محرابیہ کا ہو
اُسکو دیکھین اگر محراب شاہ ظفریاب ہوا تو خیر اگر نہوا تو یہ ہی راے ہی کہ اسکی اطاعت کرو اور سمندریہ پر چلو
اب اسکا فیصلہ سمندریہ پر ہوجاے گا اگر سمندر شاہ کی فتح ہوئی اور خداپرست قتل ہوے تو ہمنے پھر اپنا
مذہب قدیم قبول کرلیا اگر ایسا نہوا اور خداپرست ظفرمند ہوے تو ہمتو یہ مذہب قبول کرچکے ہین پھر کوئی ضرورت
نہین ہی کہ ہم اطاعت سے انحراف کرین دراصل مقابلہ کرنے مین بڑی خرابی ہی یہ ہی راے خوب ہی جب سبنے
یہ راے دی اور اقبال شاہ کی راے کو پسند کیا پس اقبال شاہ نے اُسی وقت سے یہ عہد کرلیا کہ اگر
مذہب اسلام حق ہی تو خداپرست ضرور فتح پائینگے اور محراب شاہ کی شکست ہوگی مین ضرور مذہب
اسلام قبول کرلونگا یہ کہکر کہا کہ اب مین سمندریہ سے کمک بھی نہ طلب کرونگا بلکہ اگر کوئی نامہ اس مضمون کا آئیگا کہ ہم
کمک روانہ کرتے ہین تم مقابلہ کرو تو مین اُسکے جواب مین یہ تحریر کرونگا کہ مجھکو کمک کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود مقابلہ
کرلونگا میرے پاس لشکر کثیر ہی اور اب کل سے نگہداشت فوج موقوف کیجاے کوئی ضرورت نہین ہی جبکہ مقابلہ
کرنا منظور نہین ہی پہلے تو گو میرا قصد مصمم تھا کہ مین مقابلہ کرون مگر اب میرے ہوش اُڑگئے کہ جب محراب شاہ کچھ نہ بنا
سکا تو مین کیا کرلونگا دیدہ و دانستہ اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالتا ہی اور خود اپنے کو چاہ مین گراتا ہی اور یہ دوام
ہی کہ اگر مین پڑی تو سب یہ کہینگے کہ یہ ہی مقدر مین تھا اور اُنکا اقبال تھا اور خداپرستونکا اوج پر تھا اور بگڑ گئی

جبکہ اتنے بڑے بادشاہ نہ سر بر ہوے تو کوئی یہ نہ کہیگا کہ مقدر رکھتا بلکہ ہر ایک یہ ہی کہے گا کہ نادانی تھی
جو انھون نے مقابلہ کیا آخر کو زک اُٹھائی پس اس الزام سے تو بری ہو سکتے تو یہ کس شمار و قطار مین تھے
آگاہ کرونگا بلکہ ہین اور زحمت سے تو بچتے ہین پس مین تو نہ مقابلہ کرونگا نہ سمندر شاہ کو اس امر سے
جو اپنے دل مین مین نے تصور کرلیا ہی وہ کرونگا جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرا ساتھ دے سب نے کہا
کہ ہم سب ساتھ دین گے یہ سُنکے اقبال شاہ نے کہا کہ اب خاموش رہو اور محراب شاہ کی خبر کو آسنے
دو اور نہ مین کسی امر کا جواب دونگا سب نے کہا کہ جو آپ کی راے ہی بہت ٹھیک ہی پس ہم سب نے
بھی منظور کرلیا جب یہ راے قرار پا چکی اُسکے بعد وہ جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر
گئے اقبال شاہ نے کوئی جواب محراب شاہ کو نہ تحریر کیا خاموش ہو کر بیٹھ رہا یہ تو حال اقبال شاہ
کا ہی جو کہ تحریر ہوا امثال شاہ کی یہ کیفیت ہوئی کہ جب اُسکو نامہ محراب شاہ کا پہونچا تو اُسنے
بھی محفل تخلیہ برپا کی اور راے پیش ہوئی وہ ہی تقریر امثال شاہ نے بھی کی جو کہ اقبال شاہ
نے کی تھی گویا دونون مین باہم صلاح ہو چکی تھی کہ دونون کی ایک تقریر تھی بلکہ امثال شاہ نے کہا کہ
مین نے سمندر شاہ کی اطاعت ترک کی اور خود سر ہو گیا اگر محراب شاہ نے شکست کھائی تو مین
صاحبقران کی اطاعت کرونگا اُنکی دعوت کرونگا جب یہ تقریر سب اُسکے سرداروں نے سنی جواب دیا
کہ ہم نے آپ کی راے کو قبول کیا ہمکو بھی پسند آئی مثل اقبال شاہ کے امثال شاہ نے بھی عہد کیا اور
کوئی جواب محراب شاہ کو نہ روانہ کیا خاموش ہو کر بیٹھ رہا نگہداشت سپاہ موقوف کردی یہ بھی اسی فکر
مین بیٹھا تھا کہ دیکھیے محرابیہ کا کیا انجام ہوتا ہی امثال شاہ کو اسی فکر مین رکھا جاتا ہی اور مراد شاہ
کی حالت تحریر ہوتی ہی کہ جبکہ نامہ پہونچا اور مراد شاہ نے زبانی وہ جواب دیا جب نامہ بر چلا گیا تو ایک
جلسہ برپا کیا اسمین راے پیش کی ہر ایک نے اپنی راے بیان کی کسی نے کہا کہ ضرور براے کمک
جانا چاہیے کسی نے کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ اپنے ملک کی حفاظت فرمائیے کوئی بولا سمندر
شاہ سے کمک طلب فرمائیے سب کی راے سنکے مراد شاہ نے کہا کہ آپ سب راے دے چکے
میری راے اسکے خلاف ہی وہ یہ ہی کہ نہ مین سمندر شاہ سے کمک طلب کرون نہ مین سپاہ کو نوکر رکھون نہ
مین محراب شاہ کی کمک کو جاؤن نہ کوئی نامہ اُسکے نامہ کے جواب مین تحریر کرون بلکہ خاموش اپنے ملک مین اس
خیال سے بیٹھا رہون کہ دیکھون بعد محرابیہ کے اقبال شاہ و امثال شاہ کیا کرتے ہین اگر اُن ملکون کو
بھی خدا پرستون نے فتح کرلیا تو ہم اطاعت کرلینگے اگر ان سب نے بھی اطاعت کی تو اس حالت مین بھی اطاعت
کرینگے خلاصہ یہ کہ جب محراب شاہ نہ مقابلہ کرے گا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہم اُسکے روبرو کوئی حقیقت نہین
رکھتے ہین ہماری اور اسکی یہ مثال ہی کہ جیسے شمع و پروانہ ہم نہ لشکر اسقدر رکھتے ہین نہ قوت جبکہ محراب شاہ
جو کہ لشکر کثیر رکھتا تھا وہ کچھ نہ بنا سکا تو ہم لوگون کی کچھ اصل نہین ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ وہ کام کرین کہ عزت بھی
رہے اور کام بھی ہو جاے اب اس امر پر راے رہی اگر تو ہم اطاعت کرلین اور اپنی آبرو و جان و مال لشکر کی حفاظت
کرین جب سمندر پر جا کر وہ سمندر شاہ سے مقابلہ کرین اگر سمندر شاہ غالب آئین تو خیر ہم پھر اپنے مذہب قدیم
کو اختیار کرلین ورنہ اطاعت تو کر چکے ہین یہ جو مراد شاہ نے کہا سب نے متفق ہو کر کہا کہ یہ راے بہت
خوب ہی سب امر خوب ہی پس اُسیوقت سے اس راے پر قول و قرار ہو گیا وہ جلسہ برخاست ہوا فوج کی
بھرتی معطل کردی گئی ہر چہار اخبار ہر روز دیکھا کرنے لگا اس خیال سے کہ دیکھین محراب شاہ و اقبال شاہ و
امثال شاہ کا کیا انجام ہوتا ہی انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی حال حیرت شاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ ملک حیرتیہ

سے کے بعد سمندریہ ہی کوئی چار پانچ منزلین درمیان مین ہونگی یہ ملک سب ملکون سے چھوٹا ہی یہان کا
بادشاہ حیرت شاہ ہی جب اسکے پاس نامہ محراب شاہ کا پہونچا چونکہ یہ مرد عاقل ہی اسنے وہ پیام تو
زبانی کہلا بھیجا اور اپنے دربار کو برخاست کر کے اپنے خلوت خانہ مین آیا عقل کو دوڑانے لگا کہ کیا
کرنا چاہیے آیا محراب شاہ کی کمک کرون یا اپنے ملک مین رہون اُسکی حفاظت کرون پھر یہ خیال کیا کہ اگر
مین اپنے ملک مین رہا اور حفاظت کی تو ضرور خداپرست ادھر کے ملکون کو فتح کرتے ہوے اور انپر
قبضہ کرتے ہوے آئینگے تو وہ ہی حال میرا بھی ہوگا جو کہ محراب شاہ کا ہوا اور ہوگا اور ذلت حاصل
ہوگی لہذا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین نہ کمک کرون محراب شاہ کی نہ سمندریہ سے کمک طلب کرون بلکہ خاموش
بیٹھا رہون جبکہ خداپرست یہان آئین تو اُنکی اطاعت کرون اور اُنکے ہمراہ سمندریہ پر لشکرکشی کرون ایسی ذلت
اُٹھانے سے کیا حاصل یہ اپنے مقام پر راے کر کے دوسرے دن ارکین سلطنت کو تخلیہ مین طلب کیا انسے
اپنی راے بیان کی وہ کہنے لگے کہ آپکی راے بہت عمدہ ہی ضرور اس امر مین خرابی نظر آتی ہی اگر کوئی امر کیا اور
بعد خرابی کے کیا تو کیا حاصل عاقل وہ ہی جو انجام کو سوچ کر کام کرے وہ عاقل نہین ہی جو انجام نہ خیال
کرے اور ایک کام کر گذرے ہم لوگ اس راے کو پسند کرتے ہین جو کہ آپکی راے ہی اور ہم لوگ
بہت خوش ہوے کیونکہ ہمکو اہل اسلام کی قوت و طاقت کی ہر پرچہ اخبار سے حالت معلوم ہوتی رہتی ہی
ہم لوگ اسی فکر مین تھے جبکہ وہ لوگ ایسے ہین تو کیونکر اُنسے مقابلہ کیا جاے گا سواے شکست کھانے کے
اور ذلت اُٹھانے کے ہم لوگ اُنکے خوف سے کچھ عرض نہ کرتے تھے رات بھر اسی فکر مین رہتے تھے جو کہ
آپنے خود آج ظاہر کی حیرت شاہ نے کہا جبکہ تمہاری بھی یہی راے ہی تو بس خاموش بیٹھے رہو در قلعہ
کھول دو فوج کی بھرتی نہ کرو اگر سمندریہ سے کمک آے تو اُسکو واپس کر دو یہ کہکر کہ کمک کی کوئی ضرورت
نہین ہی بس جب محراب شاہ کے شکست کھانے کی خبر سمندریہ مین پہونچی گی تو ضرور سمندر شاہ کے پاس سے
نامہ آئیگا اُسکا کیا جواب ہی میرے نزدیک یہ جواب ہی کہ مجھکو مدد کی کوئی ضرورت نہین ہی جب وہ لوگ ادھر
کو آئینگے تو ہم اُنکو مقابلہ کر کے نکال دینگے کیونکہ یہ شہر مثل لقینیہ و محرابیہ و اقبالیہ و امثالیہ و مرادیہ کے نہین
ہی یہان بڑی مشکل پڑیگی اُنکو تو اس سہارے مین رکھو اور خود اُنکی یعنی خداپرستونکی اطاعت کرو سب نے کہا
کہ ہم پہلے ہی عرض کر چکے کہ جو آپکی راے ہی وہ ہی ہماری بھی راے ہی جب سب نے ایک راے بیان کی
حیرت شاہ اُن سب سے بہت خوش ہوے اور کہا کہ جو نمک حلال لوگ ہوتے ہین وہ مالک کے خیرخواہ
ہوتے ہین اور وہ راے دیتے ہین جس امر مین مالک کی بہتری ہو خرابی سے محفوظ رہے اور جو نمک حرام ہوتے
ہین وہ خیرخواہی پر نظر نہین کرتے ہین بلکہ وہ راے مالک کو دیتے ہین جو کہ بربادی کا سبب ہو تم لوگ بڑے خیرخواہ
ہو کہ آبادی کو چاہتے ہو بربادی کے خواستگار نہین ہو یہ کہکر حیرت شاہ نے ہر ایک کو انعام کثیر دے کر
رخصت کیا وہ اپنے مقام پر آے حیرت شاہ بھی اس فکر مین رہا کہ کب صاحبقران ہر ملک پر قبضہ کر کے
آئینگے تو مین اطاعت کرونگا ان سب کو تو اس فکر و تشویش و انتظار مین رکھا جاتا ہی ایک حال اور تحریر
ہوتا ہی کہ اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ نے ایک ہی رات کو خواب دیکھا کہ ایک بہت
بڑا میدان ہی اُسمین بہت سے آدمی ہین اور ہزارہا آدمی ایسے ہین کہ جنکی کئی قسم کی صورتین ہین اور ایکطرف بہت
سی آگ روشن ہی وہ جو مہیب صورت لوگ ہین اُنکے ہاتھون مین گرز آتشین ہین وہ ہر ایک کو مارتے ہوے چلے آتے
ہین اور کچھ لوگ اُنکو پکڑ کر طرف آگ کے لیجاتے ہین اور آگ مین ڈالدیا یہ دیکھکر اقبال شاہ وغیرہ ڈر گئے اور ایک طرف
اُس میدان کے بھاگے اور نکلے ہوے چلے گئے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ اُدھر سے چلے آتے ہین اُنسے اُنھون نے پوچھا

کہ ای حضرت ادھر راستہ ہی یا نہین اُنھون نے فرمایا کہ ای اقبال شاہ وغیرہ کدھر سے آتے ہو کیونکہ تمھارے
حواس جاتے رہے ہین بہت بدحواس ہو کدھر سے آتے ہو اقبال شاہ نے جواب دیا کہ یا حضرت ہمارے حواس
کیونکر بجا ہون ہمنے یہ واقعہ دیکھا ہی ہمکو اپنی جان کا خوف ہی اس سبب سے بھاگے جاتے ہین تا کہ کوئی مقام امن
ملجاے پوشیدہ ہو رہین اُن بزرگ نے جواب دیا کہ ای اقبال شاہ تم جدھر جاؤگے وہی لوگ تمکو نظر
آئینگے اور یہی آتش قہر و غضب نازل رہیگی اور تم کو گھیرے رہیگی کیونکہ تم لوگ لامذہب ہو اور یہ لوگ
جو کہ آگ مین ڈالے جاتے ہین سب لامذہب ہین یہ اُن خداؤن کے ماننے والے ہین جو کہ باطل خدا ہین
اور جب تم مروگے تمھارا بھی یہی حال ہوگا ہان اگر مذہب اسلام قبول کر لو تو کیا مضایقہ ہی یہ عذاب تمپر نہ نازل
ہوگا ورنہ اسی عذاب مین ہمیشہ مبتلا رہوگے آتش قہر و غضب مین جلاے جاؤگے اور یون ہین آگ مین
ڈالے جاؤگے یہ فرشتگان عذاب ہین جو کہ گرز آتشین مار رہے ہین ورنہ دین اسلام قبول کرو اقبال شاہ
نے جو سُنا تو اُسکے حواس جاتے رہے اور زیادہ اُس عالم خواب مین بدحواس ہوا اُنکے قدم پر گر پڑا اور کہا
کہ آپ مسلمان کرین مین نے تصویر پرستی پر لعنت کی یہ جو اقبال شاہ نے عرض کیا اُن بزرگ نے کلمہ
طیبہ تعلیم کیا اقبال شاہ نے پڑھا اور کلمہ پڑھکر خوف خدا سے اسقدر رویا کہ اُسکی آنکھ کھل گئی اپنے
تکیہ کو آنسوؤن سے تر پایا اور وہ ہول اُسکے دل مین سمائی ہوئی ایسا خوف غالب ہوا کہ اُسیوقت سے
مسلمان ہو گیا وہ کلمہ طیبہ یاد تھا مگر اُسنے اپنا مذہب ترک کرنا کسی پر ظاہر نہین کیا بطور خفیہ مسلمان رہا اور
وقت کا منتظر رہا یہی خواب امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ نے دیکھا یہ بھی سب کے سب
مسلمان ہوئے اور وقت کے منتظر رہے اب انکو تو حالت اسلام مین مگر پوشیدہ رکھا جاتا ہی اور یہ
منتظر ہین آمد صاحبقران کے اب حال محراب شاہ و صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ محراب شاہ نے
اپنے عیار کو خلوت مین طلب کیا اور اُس سے کہا کہ تجھ سے ہو سکتا ہی کہ تو صاحبقران کو کسی تدبیر سے
گرفتار کر لا تو مین تجھکو زر کثیر انعام مین دونگا مگر یہ حال کسی پر ظاہر نہو اُسنے کہا کہ آپکے اقبال سے
جا کر ضرور اسیر کر لاؤنگا محراب شاہ نے کہا کہ اگر تو اسیر کر لا تو مین بوقت سحر قتل ہی کر ڈالون جب صاحبقران
قتل ہوے تو پھر کسی کی یہ جرأت نہوگی کہ وہ مقابلہ کرے سب عاجز ہو کر چلے جاوینگے عیار نے
کہا کہ گرفتار تو مین کیے لاتا ہون قتل کرنے نہ کرنے کا آپکو اختیار ہی یہ کہکر وہ عیار ایک گنوار کی
صورت بنکر لشکر امیر کی طرف چلا ناظرین پر واضح رہے کہ پہلے یہ محراب شاہ کے پاس سے ایک
صحرا مین گیا تھا وہان کوئی تدبیر کر کے اور اپنی صورت تبدیل کر کے لشکر صاحبقران مین آیا یہان
دربار جمع ہی صاحبقران دنگل پر متمکن ہین اور سب حاضر دربار ہین صاحبقران یہ ذکر فرما رہے ہین
کہ اب کے دن مہلت کے باقی ہین کہین یہ زمانہ بھی تمام ہو تو مقابلہ ہو یہ جھگڑا ابھی فیصل ہو جاے
بادشاہ نے فرمایا کہ وہ پھر مہلت طلب کرینگے اور آپ مہلت دیدینگے صاحبقران نے فرمایا کہ مین
قسم کھاتا ہون اپنے پیدا کرنے والے کی کہ مہلت نہ دونگا چاہے تمام زمانہ مجکو بُرا کہے یہ ذکر فرما رہے
تھے اُدھر اپنی بارگاہ مین محراب شاہ بیٹھا ہوا اپنے سپہ سالار اور اُن سردارون سے جو کہ
زخمی ہوئے تھے اور اس مہلت کے زمانہ مین اُنکے زخم اچھے ہو گئے تھے اب وہ دربار مین
آنے لگے تھے کہہ رہا تھا کہ زمانہ مہلت گذر گیا دو دن باقی ہین اور ابھی تک نہ اقبال شاہ
نے کوئی جواب دیا نہ خود آیا نہ امثال شاہ نے مراد شاہ و حیرت شاہ تو پہلے ہی جواب
دے چکے ہین خیر ہم مقابلہ تو ضرور کرینگے جو ہمارے خداوند کو منظور ہوگا وہ ہوگا اہل دربار نے

کہا کہ آپ کیون کسی کی کمک کے خواستگار ہون وہ لوگ کیا ہین جو آپ کی مدد کرینگے محراب شاہ نے جواب
دیا کہ مجکو صرف اُن شاہون کا حال دریافت کرنا تھا کہ کس طور سے پیش آتے ہین اگر اسوقت میری کمک
نہ کی توکل اُنپر کوئی وقت پڑیگا تو ہم ساتھ نہ دینگے اور ہم کو اس مہم سے مہلت ہوجائے تو ان سبکو
اس عدم حاضری اور کمک نہ کرنے کی سزا دینگے یہ لوگ میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین اہل دربار
نے کہا کہ ضرور بالضرور ان کو سزا دینا لازم ہی کہ انھون نے بڑی بڑی خرابیان کین ایسے وقت
مین کمک نہ کی محراب شاہ نے کہا کہ دیکھا جائے گا یہ کہکر خاموش ہورہا بلکہ دربار برخاست
کیا اور اپنے محل مین آیا اس فکر مین ہے کہ میرا عیار صاحبقران کو اسیر کرکے لائے گا اقرار تو کر گیا
ہی یہ تو اس فکر مین ہی ادھر وہ گنوار لشکر کو طی کرکے قریب بارگاہ پہونچا اور در گاہ سالار کی
آنکھ بچا کر داخل بارگاہ ہوا اور دوڑ کر صاحبقران والاشان کے قدم پر گر پڑا اور رونے لگا
چوبدار دوڑے کہ اسکو مار کر نکال دین صاحبقران نے منع کیا اور کہا کہ نہ معلوم اسپر کیا بلا نازل
ہوئی ہی جو یہ یون بے اختیار اپنی جان پر کھیل کر آیا ہی اور اسنے یہ بھی خوف نہ کیا کہ لوگ مجھکو
گرفتار کر لین گے مارین گے یون بلا تحاشا میرے قدمون پر آکر گرا ہی مجھکو اسکا حال پر ملال
دریافت کرنے دو صاحبقران کے منع کرنے سے سب چوبدار وغیرہ خاموش ہو رہے اور
اپنے اپنے مقام پر جا کر کھڑے ہوگئے کہ صاحبقران والاشان نے اُس گنوار سے کہا کہ تیرے
اوپر کیا بلا نازل ہوئی تو اسقدر کیون بیقرار ہی اسکا کیا سبب ہی کچھ بیان تو کرو اُس گنوار نے
سر قدمون پر سے صاحبقران کے اُٹھا کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای خداوند فیاض جہان
میرے اوپر وہ آفت نازل ہوئی ہی کہ بیان سے باہر یہان سے قریب ایک موضع ہی اُس موضع مین یہ
آپ کا غلام رہتا ہی چند لڑکے ہین اور بہت سے مکان اُس موضع مین ہین تین برس سے ایک باگھ
آتا ہی اور تمام موضع کو برباد کر جاتا ہی ایک ایک مئی کو اُٹھا لیجاتا ہی ہمنے اکثر اس امر کی شکایت محراب
شاہ سے کی اُنھون نے سپاہ وغیرہ روانہ کی مگر وہ شیر کسی کے ہاتھ نہ آیا وہ لوگ واپس آئے ای خداوند
وہ موضع بہت آباد تھا اب برباد ہوگیا ہی ہر روز ایک مئی کو باگھ لیجاتا ہی کل میرے جوان فرزند کو
اُٹھا لے گیا ہی مین اُسکے غم مین روتا ہوا جو اِدھر آنکلا تو معلوم ہوا کہ آپ یہان تشریف رکھتے ہین
مین نے سنا تھا کہ آپ باگھ کو مار ڈالتے ہین تو مین حاضر ہوا ہون کہ آپ یہ بلا اہل موضع کے سر پر سے
دفع کرین اور ہمکو اس طرح جانکاہ سے نجات دین آپ کا بڑا احسان ہوگا ہم سب
آپ کے غلام ہوجائینگے گویا آپ کے سبب سے ہم لوگ جندگی پائینگے یہ سنکے صاحبقران
نے فرمایا کہ وہ شیر کہان ہی اُسنے کہا کہ اسکے رہنے کا ایک مقام ہی وہ مجکو معلوم ہی مین آپ کو
چلکر بتا دونگا آپ اُسے قتل فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہ کہکر حکم دیا کہ اس گنوار کو لیجاؤ
اور اسکی خاطر داری کرو جبکہ دربار برخاست ہوگا تو مین اُسکے ہمراہ جا کر اُس شیر کو قتل
کرونگا اور اُسکو اور اہل موضع کو اس بلا سے نجات دونگا کیونکہ میری ذات حلال مشکلات
ہی مجکو خدائے برحق نے اسی امر کے لیے پیدا کیا ہی کہ جو مفلس ہون اُنکی مدد کرون یہ جو
صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ اسکو لیجاؤ وہ پھر صاحبقران کے قدم پر گر کر رونے لگا
اور کہنے لگا کہ میرا دل چلا جاتا ہی جب سے میرے بیٹے کو لے گیا ہی اب وہ تھوڑی دیر مین
موضع مین پھر آئیگا اور آفت برپا کرے گا اور کسی نہ کسی کو اُٹھا لیجائے گا ایک اور مئی کی جان

یہ کہکر تڑپنے لگا یہ وہ وقت ہی کہ سہ پہر کا وقت دربار بھی برخاست ہونے کا آگیا تھا بادشاہ نے دربار برخاست
کیا سب سرداران اپنے اپنے مقام کو چلے گئے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ مین اجازت
چاہتا ہون کہ مین جاکر اس گنوار کے ہمراہ شیر کو قتل کردون اُسکے بعد واپس آؤن آپ پریشان نہ ہون
بادشاہ نے فرمایا کہ سردارون کو ہمراہ لیے جائیے صاحبقران نے جواب دیا کہ جہان پناہ سردار جو ہمراہ
ہون گے مرکبون کی ٹاپون کی صدا سے شیر بھاگ جاے گا یہ بیچارہ رہ جاے گا اس سے بہتر یہ ہی
کہ مین تنہا جاؤن آپ اطمینان رکھین مین اُسکو قتل کر کے بہت جلد حاضر خدمت ہوتا ہون بادشاہ
نے فرمایا کہ گو طبیعت نہین گوارا کرتی ہی کہ آپ تنہا جائین مگر مجبوری ہی ذرا ہوشیاری کے ساتھ کام کیجیے گا
جائیے سپرد خداے ذوالجلال کیا صاحبقران ذوالاشان بادشاہ سے اجازت لیکر اُس گنوار کے
ہمراہ چلے صرف ایک چاکر کو ہمراہ لے لیا اور کسی کو مطلق خبر نہ کی خواجہ تاک کو خبر نہ کی وہ گنوار آگے
آگے دوڑتا ہوا صاحبقران کو دعائین دیتا ہوا چلا جاتا ہی اُسکے عقب مین صاحبقران مرکب پر
سوار مسلح و مکمل چلے جاتے ہین وہ گنوار مڑ مڑ کے دیکھتا جاتا ہی کہ وہ قریب ایک درے کے پہونچ
گیا ہی گنوار درہ کوہ پر جاکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اسی درہ مین وہ باگھ رہتا ہی بڑا ہی زبردست
ہی صاحبقران نے فرمایا کہ تو اسی مقام پر ٹھہر جا مین اُسے قتل کر کے آتا ہون اُس گنوار نے
کہا کہ جی نہین مین بھی ہمراہ چلونگا وہ اس مقام پر نہین رہتا ہی اُسکے رہنے کا اس درہ کوہ کے
اندر ایک اور مقام ہی مین اُس سے واقف ہون صاحبقران والاشان نے کہا کہ آؤ چاکر کو اُسی مقام
پر ٹھہرنے کا حکم دیا اُسنے عرض کیا کہ مین بھی چلون صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ تمھارے
چلنے کی کوئی ضرورت چندان نہین ہی تو اسی مقام پر کھڑا رہ وہ بیچارہ مجبور و ناچار اُسی مقام پر کھڑا ہو گیا
صاحبقران والاشان اُس گنوار کے ہمراہ اُس درہ مین آئے اُس درہ کو گل و ریاحین سے خوب شاداب
پایا سبزہ خوب لگا ہوا تھا آبشارین جاری تھین ہواے سرد چلی آتی تھی نسیم سحری کے جھونکے چل رہے
تھے دماغ جان معطر ہوا جاتا تھا صاحبقران والاشان اس مقام کی سیر کرتے ہوے چلے جاتے ہین
یہان وہ جاکر بیرون درہ کھڑا ہوا انتظار کر رہا ہی رات ہوگئی ہی کوئی دو گھنٹہ رات آگئی ہی اب وہ گھبرانے
لگا ادھر صاحبقران والاشان ایسے محو ہوے ہین اُس مقام کی سیر مین یہ بھی خیال نہین ہی کہ مین کس
کام کو آیا ہون اور کیا وقت ہی یہ بھی خیال نہین ہی کہ رات ہوگئی ہی وہ گنوار بھی ہمراہ ہی کہ ایک
مرتبہ وہ گنوار بیساختہ چلا اُٹھا اور لرزنے لگا اور کہنے لگا کہ ای کھداوند وہ باگھ وہ باگھ اس طور سے
کہا کہ صاحبقران والاشان کی سمجھ مین مطلق نہ آیا اُسکی آواز گو پیچیدہ تھی ایسا خوف زدہ تھا کہ صاحبقران
اُسکے تو قریب ہی تھے فرمانے لگے کہ کیون خیر تو ہی کیا ہوا اپنے حواس خمسہ درست کر تب اُسنے
کہا کہ وہ باگھ وہ باگھ اب صاحبقران والاشان کے بخوبی سمجھ مین آیا کہ یہ کہہ رہا ہی کہ وہ باگھ وہ باگھ شیر
کو دیکھکر ڈر گیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کہان ہی اُس درہ کی فضا دیکھکر ایسے از خود رفتہ ہوے
ہین کہ کچھ ہوش نہین ہی یہ بھی خیال نہین ہی کہ رات ہوگئی ہی اُس گنوار نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ ہی
اور پھر اپنا ہاتھ ہٹا لیا کہ صاحبقران نے ملاحظہ کیا کہ ایک مقام پر ایک شیر ببر کھڑا ہوا ہی ادھر
اُسکی دُم ہی اُدھر منہ ہی یہ دیکھکر صاحبقران والاشان نے آہستہ آہستہ اپنے مرکب کو اُسکی
طرف بڑھایا اور اُسکے منہ کی طرف آے وہ گنوار اُسی مقام پر کھڑا ہوا ہی نہ کچھ منہ سے بولتا
ہی نہ چالتا ہی صرف مارے خوف کے کانپ رہا ہی ادھر جب صاحبقران اُس شیر کے مقابل پہونچے

ڈانٹ کر کہا کہ اے شیر صحرائی کیا کھڑا ہوا ہی میرے مقابل آ وہ شیر خاموش کھڑا رہا صاحبقران نے خیال
فرمایا کہ یہ کیا سبب ہی کہ یہ شیر خاموش کھڑا ہی نہ حرکت کرتا ہے نہ بولتا ہی اسکا کیا سبب ہو کیا یہ
مردہ ہی یہ خیال فرما کے بالکل قریب آئے اور تلوار نیام سے نکال کر اسکو دکھائی اور فرمایا کہ تو کیون
نہین حرکت کرتا ہی یہ کہکر تلوار کا وار کیا جیسے تلوار اُسکی گردن پر ماری سر تن پر سے الگ جا گرا اُس سے
غبار نکلا کہ وہ دماغ پر صاحبقران کے پہونچا کہ صاحبقران کو چھینک آئی بیہوشی تاثیر کر گئی صاحبقران
مرکب پر سے بیہوش ہو کر گرے ادھر صاحبقران گرے اُدھر اُسنے صدا دی کہ منم مہتر خاک زن
عیار محراب شاہ یہ صدا دے کر قریب صاحبقران آیا اور ایک جباب اور صاحبقران کے منھ پر
مارا احتیاطاً کہ شاید بے ہوش نہوئے ہون جباب مار کر بے ہوش کر لیا جا درعیاری مین باندھ کر
اور پاسے شادی مارتا ہوا پشتارہ دوش پر لگا لیا اور بصد تیز روی روانہ ہوا ناظرین کو معلوم ہو کہ
جب مہتر خاک زن محراب شاہ سے یہ اقرار کر کے چلا تھا اس درہ مین آیا اسنے اس درہ کو بہت
پُر فضا پایا اسنے تمام گلون پر بیہوشی چھڑکی اور ایک طرف بیٹھ کر خیال کرنے لگا کہ کیا عیاری کرون
پس یہ عیاری خیال مین آئی اسنے ایک شیر نقوے کا بنایا اُسمین بیہوشی بھر دی اُسکو گھاس پر کھڑا کر کے اور
ہر طرف بیہوشی چھڑک کے گاون پر بیہوشی ڈال کر اور گنوار کی صورت بنکر صاحبقران کی خدمت مین
روانہ ہوا یہ تصور کر لیا تھا کہ جا کر صاحبقران سے بیان کرونگا اگر بن پڑا تو لے آیا اور یہان لاکر
بیہوش کیا وہ جو فقرہ سوچا تھا بن پڑا صاحبقران کو لے کر اُس مقام پر آیا تھا وہان جو بیہوشی
چھڑکی ہوئی تھی وہ جو گلون مین بی اور اُن گلون کی خوشبو کے ساتھ ملکر صاحبقران کے دماغ
مین پہونچی صاحبقران جو محو ہو گئے تھے وہ یہی سبب تھا کہ ہر ایک بات صاحبقران کے ذہن
سے اتر گئی تھی کوئی خبر نہ رہی تھی اُسی بیہوشی کے سبب سے کسی امر کا خیال نہ تھا اُسی عالم
محویت مین یہ بھی خیال نہ تھا کہ مین کہان آیا ہون اور یہ کیا امر ہی کہ نہ یہ شیر بولتا ہی نہ حرکت کرتا ہی صرف
اسقدر خیال تھا مگر بیہوشی اثر کر چکی تھی اگر نہ بھی تلوار شیر پر لگاتے تو بھی بیہوش ہو کر گر پڑتے مگر بسبب
بیہوشی کے کسی امر کا خیال نہ کیا تلوار لگائی تھی کہ گردن کٹ گئی تھی اُس سے بیہوشی اُڑی تھی اور
اُسنے اثر کیا تھا ایک تو وہ بیہوشی اثر کر چکی تھی دوسرے اس بیہوشی نے تاثیر کی تھی کہ گر پڑے
تھے وہ عیار اُٹھا کر لے گیا وہ تو ادھر کو چلا گیا تھا بہت خوشی خوشی ادھر کو روانہ ہوا یہان محراب
شاہ دربار مین بیٹھا ہوا ہی سب سردار جو کہ باقی رہے ہین اور جو کہ زخمی تھے انکے زخم اچھے ہو گئے
ہین وہ بھی بیٹھے ہوئے ہین کہ محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ کل کا اور پرسون کا دن اور مہلت
ہین باقی ہی اسکے بعد مقابلہ ہوگا دیکھیے انجام اسکا کیا ہوگا کیونکہ اتنو بڑی خرابی ہو گئی ہی اب وہ لوگ مہلت نہ دینگے
کیونکہ دو مرتبہ مہلت دے چکے ہین اب کہان تک مہلت دین گے دوسرے ہمکو بھی غیرت آتی ہی
کہ گھڑی گھڑی مہلت طلب کرین سپہ سالار نے جواب دیا کہ اب مہلت طلب کرنے کا موقع بھی
نہین ہی یہ جو سپہ سالار نے کہا تو محراب شاہ نے کہا کہ پھر کیا ہوگا سپہ سالار نے جواب دیا کہ آپ
کیون اسقدر پریشان ہوتے ہین ہم ضرور مقابلہ کرینگے ہم لوگ تو ابھی مقابلہ کرنے کو موجود ہین وہ لوگ
کہان تک مقابلہ کرین گے ایک نہ ایک دن ضرور شکست اُنکو حاصل ہوگی محراب شاہ نے کہا کہ
جو مرضی تم لوگون کی مین تو تمھارے بھروسہ پر مقابلہ کرتا ہون ورنہ مین کبھی اب مقابلہ نہ کرتا
یہ کہکر تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کیا اور محل مین چلا گیا چونکہ جب صبح کو دربار

برخاست کیا تھا تو دن بھر انتظار کیا کیا بعد اُسکے شام کا دربار کیا بعد دربار برخاست کرنے کے محل مین
جو آیا تو یہ اپنے لوگون سے کہا کہ اگر میرا عیار آے تو مجکو خبر دینا اور محلدار سے حکم دیا کہ جب آئے تو ہمکو خبر
کر دینا کسی وقت مین ایسا نکرنا کہ خبر نہ کیجاے ورنہ خرابی ہوگی بہت بڑی ضرورت ہے اگر خبر نہوگی تو کام ہرج
ہوجائیگا مین اپنی آرامگاہ مین بیدار ہون یہ کہکر محلدار نے عرض کیا کہ مین جسوقت عیار آئیگا اُسی وقت خبر کردونگی
یہ کہکر اپنے پہرے پر آکر بیٹھی یہان بادشاہ محل مین بیدار ہے کہ وہ عیار جو پشتارہ صاحبقران کا لیکر اُس
درہ سے روانہ ہوا تھا قریب دو پہر رات کے در محل پر پہونچا معلوم ہوا کہ بادشاہ دربار برخاست کرکے محل مین
تشریف لیجا چکے ہین اُسنے پشتارہ تو ایک گوشہ مین رکھا در محل پر آیا محلدار سے کہا کہ بادشاہ کو خبر کردو اگر
بیدار ہون محلدار نے جاکر کہا کہ مہتر خاک زن آئے ہین بادشاہ نے جو مہتر خاکزن کا نام سنا کہ وہ آیا
فوراً اُٹھ کھڑے ہوے اور طرف در محل کے چلے بیرون محل آے مہتر سے پوچھا کہ کیون کیا خبر ہے شیر یا بھیڑ
مہتر نے جواب دیا کہ ہم لوگ حضور کے اقبال سے ہمیشہ شیر رہتے ہین یہ سنکے بادشاہ خلوتخانہ مین آیا اور کل حالت
دریافت کی عیار نے کل کیفیت بیان کی محراب شاہ نے کہا کہ کل صبح کو جب مین دربار مین ہون تو انکو لیکر
آنا اور کہنا کہ مین صاحبقران کو گرفتار کرلایا ہون مین بہت خفا ہونگا تم عرض کرنا کہ اب تو مجھ سے قصور ہوگیا
ہے میری محنت کو بیکار نہ فرمایئے اب تو اسکو جو آپ کو سزا دینا ہو سزا دیجیے مین اُسیوقت قتل کا حکم دونگا بس قتل
ہوجاے گا عیار نے کہا کہ بہت خوب مگر آپ اِسوقت دیکھ تو لیجیے محراب شاہ نے کہا کہ کیا ضرورت ہے مجکو
یقین ہے عیار نے کہا کہ جو آپنے اقرار فرمایا ہے وہ پورا فرمایئے محراب شاہ نے ایک مالا مروارید کا جو کہ ملک محرابیہ
کا خراج ایک سال کی قیمت رکھتا تھا اُسکو اُتار کر گلے سے دیا اور پانچہزار روپیہ زر نقد دیا اور ایک خلعت
گران قیمت دیا اور وہان سے اُٹھکر محل مین آیا عیار پشتارہ لیکر اپنے مکان پر آیا اُس پشتارہ کو ایک کوٹھری مین
رکھا اور جاکر سو رہا یہان بادشاہ بھی آکر بآرام تمام سو رہا اِنکو تو اِس خیال مین سکھا جاتا ہے کہ صبح کو جب دربار
آراستہ ہوگا تو صاحبقران قتل ہونگے اب اُس جاگر کا حال تحریر ہوتا ہے کہ وہ دو پہر رات تک اُس درہ پر کھڑا
رہا جب دو پہر رات آئی اُسکو خیال آیا کہ بڑی دیر ہوئی صاحبقران فرما گئے تھے کہ تو یہان ٹھہرا رہ مین ابھی آتا
ہون کیا سبب ہوا کہ اتنا عرصہ ہوا ابھی تک نہین آے ذرا چلکر دیکھنا چاہیئے کہ کیا گذری ہے جو نہین آے ہین یہ
تصور کرکے داخل درہ ہوا اور تلاش کرنے لگا تمام درے کو تلاش کیا کہین سراغ نہ ملا بلکہ اُسکے دماغ مین بھی
اُن گلون کی خوشبو نے اثر کیا کہ وہ بھی بیہوش ہوکر گرا اور بیخود ہوکر رہ گیا اب جو ہوا چلی تھوڑے عرصہ کے بعد
اُسکو ہوش آیا پھر تلاش کرنے لگا ایک مقام پر پہونچا دیکھا کہ مرکب صاحبقران کوتل کھڑا ہے اور ایک شیر پڑا ہوا ہے
صاحبقران ندارد ہین یہ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے یہ قریب مرکب آیا اب جو اس شیر کو غور کرکے دیکھا
تو وہ شیر مرا ہوا پڑا ہے اور مرکب خالی ہے یہ جو پہونچا اُسنے غور کیا تو دیکھا کہ شیر کا سر نہین ہے اور وہ شیر کاغذ کا معلوم
ہوتا ہے یہ اور حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہے چونکہ شب ماہ تھی اس سبب سے کل حالات معلوم ہوگئے تھے ایسی چاندنی کھلی ہوئی
تھی کہ اگر دانہ زمین پر ڈال دو تو چن لو ایسی چادر نور پھیلی ہوئی تھی اُسنے سب حال دیکھا بہت پریشان ہوا اُسنے
وہ شیر اُٹھا لیا اور مرکب کی باگ ہاتھ مین لے لی اور اُس مقام پر سے طرف لشکر کے چلا اسقدر دور چلے آئے
تھے کہ وہ اسقدر راہ اُسی رہروی مین گذری اور قریب صبح لشکر مین پہونچا یہان تک کہ لشکر مین داخل ہوا یہان جب
صبح ہوئی تو بادشاہ نے دربار آراستہ کیا تخت پر آکر جلوہ گر ہوے سب سردار حاضر ہوے دربار آراستہ ہوا دلگل
صاحبقران پر غائبہ پڑا ہوا اگر خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے بادشاہ نے خواجہ کیطرف دیکھکر فرمایا کہ اتنا عرصہ ہوا کہ
ابھی تک صاحبقران تشریف نہین لاے ہین اسکا کیا سبب ہے دوسرے یہ کہ کل صاحبقران اُس گنوار کے ہمراہ

اُس شیر کو قتل کرنے تشریف لیگئے تھے کسی کو ہمراہ بھی نہ لیا تھا نہ معلوم واپس آئے یا نہین ذرا خیمہ مین
جاکر دریافت تو کرو کہ مزاج کیسا ہی جو دربار مین تشریف نہین لائے ہین یہ سنکے خواجہ نے چالاک
ثانی سے کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ وہ چلا اور دربار سے نکلکر باہر آیا طرف خیمہ صاحبقران کے چلا تھا
کہ دیکھا صاحبقران کے مرکب کو چاکر لیے ہوے چلا آتا ہی اور ایک شیر اُسکے کندھے پر ہی یہ دیکھکر چالاک
اُسکے قریب آیا دیکھا کہ وہ شیر تو کاغذ کا ہی مگر چاکر بہت پریشان ہے چالاک نے اُس سے کہا کہ تو تو یہان
تماشہ بنائے مرکب کو لیے ہوے ٹہل رہا ہی وہان صاحبقران تیرا انتظار کر رہے ہونگے ابھی تک دربار مین
نہین آئے ہین معلوم ہوا کہ یہ ہی سبب تھا کہ صاحبقران جو دربار مین تشریف نہین لائے ہین ہا جلد مرکب لیکر
کیونکہ بادشاہ بہت پریشان ہین اُسنے کہا کہ کیا صاحبقران تشریف لائے ہین چالاک نے کہا کہ یہ کیا تو نے دریافت
کیا کہ صاحبقران تشریف لائے ہین کیا کہین تشریف لیگئے ہین اُسنے کہا کہ ہمکو نہین معلوم ہی وہ اُس گنوار کے
ہمراہ کل سہ پہر کو تشریف لیگئے تھے مین بھی ہمراہ تھا کہ وہ گنوار صاحبقران کو لیکر درہ کوہ پر آیا صاحبقران
ہمکو اس درہ پر ٹھہرا کر خود اُس گنوار کے ہمراہ گئے بڑی دیر کے بعد رات ہو گئی مین کھڑا رہا جب صاحبقران
نہ آئے تو قریب دوپہر رات کے مجکو خیال آیا کہ بڑا عرصہ ہوا کہ صاحبقران نہ آئے مین صاحبقران کی تلاش
مین اندر درہ کے آیا وہ درہ بہت پر فضا تھا مین نے تمام درہ مین تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا ایک مقام پر مین خود
گر پڑا تھوڑے عرصہ کے بعد ہوش آیا مین پھر تلاش کرنے لگا ایک مقام پر یہ شیر ملا مین نے خیال کیا کہ یہ شیر اصلی ہی
جب قریب پہونچا تو مرکب خالی پایا اور یہ کاغذ کا شیر پڑا ہوا تھا مین اُسکو اٹھا کر اور مرکب کو لیکر چلا اسی طرف سے
چلا آتا ہون یہ جو چالاک نے سنا وہ بہت پریشان ہوا اور کہا کہ بڑا غضب ہو گیا تو نے بڑی کوتاہی کی کہ صاحبقران
کو جانے دیا یہ کہکر اسکو ہمراہ لیکر دربار مین آیا اور جو کچھ کہ اس سے حال سنا تھا وہ بیان کیا بادشاہ نے جو سنا تو
دم بخود ہوکر رہگئے اور سب اہل دربار حیران ہوکر رہ گئے خواجہ کے تو حواس جاتے رہے اور کہنے لگے کہ یہ لوگ بہت
سخن ناشنو ہین کسی کے کہنے کو نہین سنتے ہین ایک تو جانے کی کیا ضرورت تھی اگر گئے تھے تو کسی کو ہمراہ
لیجاتے تو ایک سے دو بھلے نہ معلوم کیا بلا نازل ہوئی کہ وہ غائب ہو گئے ای برق اُس چاکر کو ہمراہ لیکر جاؤ اور اُس
مقام کو دیکھو تو کہ وہان کیا ہی آیا کوئی طلسم تو نہین ہی یہ سنکے برق ثانی اس چاکر کو ہمراہ لے کر اسی وقت باہر بارگاہ
کے آئے اور طرف اُس درہ کے چلے یہان خواجہ نے جو اس شیر کو دیکھا تو کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ کوئی عیار
صاحبقران کو عیاری کر کے لے گیا یہ شیر عیار ہی کا بنایا ہوا تھا کسی عیار کو کسی نے روانہ کیا تھا کہ صاحبقران
کو جا کر لے آوے وہ عیاری کر کے لے گیا نہ معلوم کہان لے گیا اور کیا گذری یہ جو خواجہ نے کہا تو اب اور سب کو فکر
ہوئی کہ یہ تو بڑا غضب ہو گیا اہل دربار کہنے لگے کہ کیا تدبیر ہو خواجہ نے کہا کہ کوئی جا کر لشکر حریف سے
خبر لائے اور مین بھی جاتا ہون یہ کہکر خواجہ اُٹھے تھے اور قصد کیا تھا کہ روانہ ہون بادشاہ نے فرمایا کہ ای خواجہ
اتنے عرصہ تک ٹھہر جاؤ کہ جب تک برق ثانی اُس درہ سے دیکھکر واپس آئین خواجہ نے کہا کہ بہت خوب
یہ کہکر خواجہ بیٹھ گئے اُدھر چند ہرکارے طرف لشکر کفار کے روانہ ہوے اُدھر برق ثانی ہمراہ اس چاکر کے
اس درہ مین پہونچا جہان صاحبقران غائب ہوے تھے اُسنے اس مقام کا پتہ دیا جہان پر کوتل مرکب
ملا تھا اور وہ شیر نقلی پڑا ہوا تھا اب جو برق ثانی نے دیکھا تو پتیرا عیار کا پایا اس پتیرے کو وہان سے
دیکھکر واپس آیا اور راستے شاطری مار کر داخل لشکر ہوا اور بارگاہ مین پہونچکر خواجہ سے کہا کہ عیار کا پتیرہ
ہی وہ عیار جسکے پتیرے کو ہمنے نہین دیکھا ہی خواجہ نے یہ سنکے کہا کہ ہان مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون تم
اپنے مقام پر جاؤ مین تلاش مین صاحبقران کی جاتا ہون یہ کہکر خواجہ بارگاہ سے باہر آئے اور ذرہ

طرف لشکر کفار کے روانہ ہوئے یہ تو ادہر سے جاتے ہین اُدہر کا حال سنو کہ جب سحر ہوئی وہان بارگاہ مین
محراب شاہ آکر تخت پر بیٹھا سب سردار آکر حاضر ہوئے دربار خوب آراستہ تھا کہ مہتر خاک زن دربارگاہ سے لپشتارہ
بدوش پیدا ہوا اور روبرو محراب شاہ کے لاکر رکھدیا اور کہا مین ایک تحفہ حضور کے لیے لایا ہون انعام کا
خواستگار ہون محراب شاہ نے کہا کہ بیان تو کر اُسنے وہی تقریر جو کہ محراب شاہ نے کہی تھی یون بیان
کرنے لگا کہ مبارک ہو آپ کو آپ کے دشمن کو مین گرفتار کر لایا ہون اس لپشتارہ مین آپ کا دشمن ہی مین امیدوار
ہون کہ مجکو انعام ملے تو مین اُسکو لپشتارہ سے نکال کر دکھاؤن محراب شاہ نے کہا کہ جبتک تو دکھاندیگا یا نام نہ لیگا
مین انعام ندونگا ناظرین پر واضح رہے کہ وہ سرکار ہے جو کہ خواجہ نے خبر کو لشکر کفار مین روانہ کئے تھے وہ بھی یہان
دربار مین موجود ہین وہ بھی دیکھ رہے ہین کہ یہ لپشتارہ کیسا آیا ہی ذرا دیکھنا چاہیئے وہ بھی اُسی طرف دیکھنے لگے اُس
عیار کی تقریر سنی جب محراب شاہ نے کہا کہ نام بیان کر اُسنے کہا کہ مین لشکر اسلام کے افسر اعلے یعنے صاحبقران
کو گرفتار کر کے لایا ہون اس لپشتارہ مین صاحبقران ہین یہ جو کہا تو سوائے محراب شاہ و سپہ سالار کے
اور سب اہل دربار خوش ہوگئے مگر بظاہر تو محراب شاہ ناخوش ہوا مگر باطن مین بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ
کیون تو کس کے حکم سے صاحبقران کو گرفتار کر کے لایا ہی تو نے بڑا غضب کیا مجکو مفت بدنام کیا بلکہ بالکل
خلاف طریقہ کیا یہ جو حرکت تو نے کی ہی بالکل مردمی کے خلاف کیا مجکو تمام عالم مین رسوا کیا لوگ یہ کہین گے کہ
محراب شاہ نے خلاف قاعدہ شجاعت کیا کہ صاحبقران کو گرفتار کرا لیا جبکہ زبردست دیکھا اسیر کرا لیا تیرے
سبب سے مین تمام دنیا مین رسوا ہوا تو نے کسکے حکم سے یہ کام کیا بس ابھی میرے روبرو سے دور ہو یہ جو
محراب شاہ نے کہا تو سپہ سالار اُسکا کہنے لگا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین ضرور بدنامی کا سبب ہی ضرور
آپ بدنام ہون گے اہل دنیا یہ ضرور کہین گے کہ جب محراب شاہ نے دیکھا کہ صاحبقران غالب آئے
اُسنے عیار کو بھیجکر گرفتار کرا لیا جو کہ بہادر ہین وہ ضرور طعنہ زن ہونگے پس اس سے بہتر ہی کہ انکو فورًا رہا کر دیجیے
جبکہ یہ سپہ سالار نے کہا تو محراب شاہ نے کہا ہی مجکو بھی خیال ہی اسی بدنامی کا ملال ہی اسنے کسی طرف کا نرکھا ہر ایک بادشاہ کی
روبرو ذلیل کیا بہادرون کی نظرون مین تو حقیر ہو گیا ضرور سب مجکو بنظر حقارت دیکھین گے کوئی حاضر ہی اسکو
گرفتار کر لو اور اس لپشتارہ کو کھول دو یہ جو محراب شاہ نے کہا وہ عیار دوڑ کر محراب شاہ کے
قدم پر گر پڑا اور کہا کہ مین تو جان دے کر لایا ہون بڑی محنت اور جانفشانی کی ہی میری محنت کو رایگان
نہ فرمائیے اب تو مجھ سے بیشک خطا ہوئی مین اس امر کا خطاوار ہون مگر یہ نہ کیجیے گا کہ رہا کر دیجیے بس قتل
کر ڈالیے محراب شاہ نے کہا کہ لو اور سنئے ہمکو فہمائش کرتے ہین کہ قتل کر ڈالیے رہا نہ فرمائیے دوسری بدنامی
اپنے سر پر لون این گل دیگر شگفت عیار نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ جو بدنامی آپ کے لیے ہونی تھی
وہ تو ہو چکی اسکا افسوس بیکار ہی اب مین اُسکو ہوشیار کرتا ہون اُس سے آپ کلام کرین اگر مطیع ہو جاے
تو خیر کیا مضائقہ ہی ورنہ اسی جرم مین اسکو قتل فرمائیے سپہ سالار نے کہا کہ ایسا ہرگز ہرگز کبھی نہ کیجیے گا
اور یہ خیال بھی اپنے دل مین نہ لائیے گا کہ صاحبقران کو قتل فرمائیے اور مفت کی بدنامی اور الزام
اپنے سر لیجیے میری تو یہ راے ہی کہ رہا کر دیجیے اگر رہا نفرمائیے تو قید فرمائیے اور سر میدان لشکر پر
جا کر مقابلہ فرمائیے گو یہ امر برخلاف جرأت و شجاعت ہی مگر کیا جاے بلکہ جہان تک ممکن ہو بہت
جلد اس امر کو طے فرمائیے کہین ایسا نہو کہ لشکر اسلام مین خبر ہو جاے تو بڑی خرابی ہو اور وہان سے
لوگ دوڑے ہوے آئین مقابلہ ہونے لگے اور یہ امر سب پر ظاہر ہو جاے گا بڑی بدنامی ہو گی
اس سے بہتر اور مناسب وقت یہ بات ہی کہ ابھی کسیکو کانون کان خبر بھی نہین ہوئی ہی یون ہی آپ

انکو قید فرمائیے یہ جو سپہ سالار نے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ آپ انکو قید فرمائیے محراب شاہ
نے کہا کہ میری راے اب یہ ہوتی ہی کہ ابھی تک کسی کو خبر مطلق نہین ہوئی ہی اس سے تو یہی امر بہتر ہوگا کہ قتل
کر ڈالون بلکہ گرفتار کرنے مین یہ ہوگا کہ شاید معلوم ہو جاے اور اُس لشکر کے عیار آکر اسکو رہا کر لیجائین
تو ضرور بدنامی کا سبب ہوگا اور وہ جا کر سب کو اس امر سے آگاہ کرے گا اور وہ ہی امر بدنامی کا موجب
ہوگا لوگ یہ اپنے دل مین خیال کرین گے کہ ضرور محراب شاہ نے گرفتار کرا لیا تھا اور یہ امر بطور بدنامی
ہوگا کوئی اسکو دراصل نہ خیال کرے گا اسی وجہ سے محراب شاہ بظاہر اپنے عیار پر خفا ہوا کہ یہ معلوم ہو جاے اگر یہ محراب
شاہ کا کردہ ہوتا تو ضرور رہا کر دیتا قید نہ رکھتا بس قتل کر ڈالتے ہے اس بدنامی سے بچتا ہون
یہ کہکر عیار سے کہا کہ بہت جلد آہنگرون کو بلاؤ اور پشتارہ کو کھولو یہ جو حکم محراب شاہ نے دیا
سپہ سالار نے کہا کہ جب آپ حکم قتل فرمائیے گا تو مین یہان سے چلا جاؤنگا کیونکہ مین تو اس بدنامی
مین نہ شریک ہون یہ کہکر محراب شاہ سے کہا کہ آپ بڑی غلطی کھاتے ہین پھر پیچھے کو پچھتائیے گا آیندہ
آپ کو اختیار ہی محراب شاہ نے کہا کہ تم سے کیا مطلب ہی تم خاموش بیٹھے رہو کوئی دربار مین تو
مین قتل کراؤنگا نہین ہان صرف حکم قتل دونگا ہان تم بھی تو وہ کلام سنو جو کرتا ہی سپہ سالار نے کہا کہ
خیر جب وہ وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا ادھر چوبدار جا کر جلاد کو بلا لایا جلاد نے آکر عرض کیا کہ کیا
حکم ہوتا ہی محراب شاہ نے حکم دیا کہ ایک دشمن میرا ہی وہ بہت مشکل سے گرفتار ہو کر آیا ہی اسکو قید کرنا
منظور ہی محراب شاہ نے جو یہ کہا اُسنے عرض کیا کہ مین حاضر ہون جب حکم ہوگا مین قید کر لونگا یہان
تو یہ تدبیرین ہو رہی ہین وہ جو ہرکارے اُس مقام پر موجود تھے وہ یہ واقعہ سُنکے اور یہ خوب
اچھی طرح معلوم کر سکے کہ صاحبقران والاشان یہان اسیر ہو کر آئے ہین وہان چند اپنے ہمراہیون
کو چھوڑ کر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے جب وہ ہرکارے قریب لشکر اسلام پہونچے تو کیا
دیکھتے ہین کہ خواجہ چلے آتے ہین خواجہ نے جو ہرکارون کو دیکھا تو باواز بلند پکار کر پوچھا کہ
کہان سے آتے ہو اور کیا خبر لائے ہو کچھ حال صاحبقران کا معلوم ہوا یا نہین وہ ہرکارے دوڑ کر
خواجہ کے قریب آئے اور کہا کہ خواجہ غضب ہو گیا کہ صاحبقران والاشان کو لشکر کفار کا ایک
عیار گرفتار کر کے لیگیا ہی ابھی ابھی ہمارے روبرو وہ پشتارہ لا کر اُسنے پیش کیا اور یہ تقریر کی وہ سب
تقریر جو کہ بادشاہ اور عیار اور سپہ سالار مین ہوئی تھی اول سے آخر تک بیان کی اور کہا کہ جب ہم
چلے تھے تو جلاد آچکا تھا محراب شاہ نے حکم دیا تھا کہ پشتارہ کھولو انکو قید کر دیں مین قتل
کرونگا چنانچہ جب ہم نے یہ حال دیکھا تو ہم وہان سے اسلیے چلے کہ جا کر صاحبقران کے دربار مین خبر
کرین تاکہ وہ لوگ آکر صاحبقران والاشان کو جس طرح سے ممکن ہو رہا کر لیجائین یہ خبر ہی جو کہ
عرض کی خواجہ نے جو یہ سنا فوراً وہان سے طرف لشکر کفار کے بصد تیز گامی روانہ ہوے ادھر ہرکارون
سے کہا کہ تم جا کر یہ خبر لشکر مین کرو وہ ہرکارے طرف لشکر کے راہی ہوے بارگاہ مین پہونچے مجراگاہ پہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ
خداوند نعمت بڑا غضب ہو گیا کہ صاحبقران گرفتار ہو کر لشکر محراب شاہ مین آئے ہین تدبیر قتل ہو رہی ہی ہم خبر کرنے آئے ہین یہ
جو ہرکارون نے کہا بادشاہ نے کہا کہ غضب ہو گیا بس یہ کہکر بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوے اور حکم دیا سواری لاؤ بس سب
سردار اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھے اور ہمراہ بادشاہ کے چلے بادشاہ نے فرمایا کہ مین جا کر صاحبقران
والاشان کو رہا کرونگا سب سے پہلے جو طرف بارگاہ کفار کے روانہ ہوے وہ شہنشاہ تھے انکے بعد قیصر شجاعت بادشاہ زین الزمان
نور الزمان وگرگین ورنت جنگال اور باقی سردار مثل سکندر فرخ لقا و سلیمان اعظم ثانی و انجم ماہ طلعت وغیرہ کے پیچھے بعد دیگرے

ہوئے یہان بادشاہ نے جو سواری طلب کی ہر ایک سردار اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر روانہ ہوئے اب تو
تانتا بندھ گیا اتنے عرصہ مین بادشاہ کی بھی سواری آئی بادشاہ سوار ہوئے اور سب سردار بھی سوار ہوئے
لشکر مین خبر ہوگئی کہ صاحبقران لشکر کفار مین قید ہین اُنکے قتل کی تدبیر ہو رہی ہے بادشاہ مع سردارون کے
طرف لشکر کفار کے تشریف لیے جاتے ہین یہ جو خبر پھیلی سپاہ مین کمربندی ہونے لگی ہر ایک طیار ہوکر چلنے لگا
ان سبکو مع بادشاہ کی طرف لشکر کفار کے روان رکھتا جاتا ہے ادھر بارگاہ مین کفار کے عیار نے پشتارہ کھولا اسنے
دیکھا کہ ایک شیر بڑا ہوا ہے باوجودیکہ یہ معلوم تھا کہ صاحبقران بیہوش ہین مگر یہ رعب تھا کہ سبکے بند بند کانپ
رہے تھے سب پر رعب صاحبقران کا طاری تھا یہ جو حال دربار کا محراب شاہ نے دیکھا او صاحبقران
کو بیہوش پایا حداد کو حکم دیا کہ انکو قید سلاسل مین گرفتار کرو بس صاحبقران کے گلے مین طوق ہاتھون مین
ہتکڑیان پانون مین بیڑیان بغلون مین خاردار لٹھ بازون اور رانون پر جوڑے فولاد کے کئی سو من کی زنجیر خوب
قید گران مین قید کیا کہ ہل نہ سکین جب قید پر تن پر آراستہ ہو چکی اب سبکو اطمینان ہوا اُسوقت محراب شاہ نے
عیار سے کہا کہ ہوشیار کرو اُسنے فتیلہ رفع بیہوشی دیا کہ صاحبقران کو چھینک آئی اب جو آنکھ کھول کر دیکھا
تو یہ دیکھا کہ مین قید مین گرفتار ہون اور یہ کفار کا دربار ہے پہلے یہ خیال کیا کہ شاید خواب دیکھ رہا ہون لاحول
پڑھی اب جو حواس درست کرکے دیکھا تو اصل مین گرفتار پایا اُسوقت تو اس اگر سے اُٹھے کہ خانہ زنجیر مین خلل
ہوا اسکو یہ یقین ہوا کہ صاحبقران نے قید توڑ ڈالی ہر ایک نے سپر و تلوار کی طرف دیکھا اور ارادہ کیا کہ
آمادہ لڑائی ہو جاوین یہی خیال دل مین تھا کہ ادھر صاحبقران نے صدا دی کہ سلام من درین مجلس و درین
ماوا بر کس باد کہ بدانند کہ خدائے کریم برحق ست و دین اسلام برحق ست یہ جو صاحبقران نے فرمایا ایک
دو ہر غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا ہر ایک نے نگاہ قہر صاحبقران کی طرف دیکھتا تھا خصوصا محراب شاہ
نے و دیگر سردارون نے اور سپہ سالار نے بھی دیکھا مگر سر جھکا لیا ادھر عیار نے صاحبقران کے سر پر آکر کہا کہ
اے مرد نادیدہ خدا کی بندگی کرنے والے کیون قضا نے گھیرا ہے نوبت آئی ہے قضا دامن گیر ہوئی ہے دربار
مین غیر مذہب کے خدائے نادیدہ کا نام لیتا ہے تم لوگون کی یہ حالت ہے کہ رسی جل گئی مگر ابھی بل نہین گیا کیون
شامت آئی ہے یہ نہین جانتا ہے کہ محراب شاہ کی یہ بارگاہ ہے اور تو گرفتار ہوکر یہان آیا ہے اُٹھ اور بادشاہ کو سلام کر
اور عذر کر کہ مجھسے خطا ہوئی ہے مین اب مقابلہ نہ کرونگا بلکہ جو سردار اسیر کرکے لیگیا ہون اُنکو حاضر خدمت کردونگا
اور یہان سے طرف اپنے ملک کے چلا جاؤنگا کبھی ادھر کا قصد نہ کرونگا مین نے بہت بڑی سزا پائی مین اپنی خطا سے
نادم ہوا مجھکو یہ نہ معلوم تھا کہ یون آپ اسیر کرائیگا و حقیقت مین آپ سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون ہاتھ جوڑ
اور یون عذر خواہی کر تو تیرا قصور معاف کردیا جاوے بلکہ مذہب تصویر پرستی قبول کر اور مذہب اسلام کو ترک
کر مذہب تصویر پرستی ہی مذہب حق ہے اگر نہ قبول کریگا اور نہ عذر کریگا یاد رکھنا کہ یون بادشاہ تجھکو قتل کریگا
کہ تیرے حال پر آسمان دریا و مرغان ہوا ترس کھا جائینگے اور بادشاہ کو رحم نہ آئیگا اور ہم سب بطور ثواب
ایک ایک ضرب لگا جائینگے اور تیری بوٹیان کاٹ کر زاغ و زغن کو دینگے اور کوئی تیری مدد نہ کریگا تیرے لشکر
مین یہ حال معلوم بھی نہوگا یہان ہم تجھکو قتل کر ڈالینگے پھر لشکر بے سر تیرا کیا کرسکتا ہے آخر کار شکست کھا کر
بھاگے گا سوائے تیری لشکر مین کوئی ایسا نہین ہے کہ وہ مقابلہ کرسکے یہ لشکر مین رونق تیرے دم سے ہے یہ سب
سردار تیرے سبب سے ہین اور مقابلہ کرتے ہین بس اسمین خیریت ہے کہ مذہب اسلام کو ترک کرو اور مذہب
تصویر پرستی قبول کرو اور محراب شاہ کی اطاعت کرو اور جو جو قصور کہ تمسے سرزد ہوئے ہین مین معاف کرادونگا جب
تمنے اطاعت کرلی تو اور لوگ اور تمہارا لشکر سب اطاعت کرینگے اگر جان عزیز ہے تو ہمارے کہنے پر عمل کرو ورنہ

اب جان کا بچنا محال ہی ہر ایک کو مع محراب شاہ کے تیری جوانی کا ملال ہی جو اُسنے کہا پس صاحبقران کو اُسی حالت قید مین غیض آگیا دونون آنکھین فرط غیض سے لال ہو گئین مزاج برہم ہو گیا مُنہ سے کف جاری ہوا غصہ طاری ہوا تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے کانپنے لگے یہ حال تھا کہ جیسے شیر ژیان جال مین پھنسکر تڑپتا ہی اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہین آتی ہی اور مجبور ہوتا ہی پس صاحبقران نے نگاہ قہر اور غضب سے طرف عماے کے دیکھا یہ عالم ہوا اہل دربار کا کہ سب مارے خوف کے لرزنے لگے اور ہر ایک کا بند بند کانپنے لگا وہ نگاہ قہر آلود وہ تھی کہ اگر رستم بھی دیکھ لیتا تو وہ بھی خوف کے مارے قریب ہلاکت پہونچتا مریخ فلک بھی دیکھکر کانپ جاتا اور رجب اس نظر قہر سے صاحبقران نے اُسکی طرف دیکھا وہ مارے خوف کے روبرو سے ہٹ گیا یہ خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ یہ قیدی قید کو توڑ ڈالے یہی گمان ہر ایک کو ہوا کہ صاحبقران نے حالت غیض مین اگر قید توڑ ڈالی سبکو اپنی اپنی جان کی فکر ہوئی ادھر صاحبقران نے اسکی طرف دیکھکر قصد کیا تھا کہ کچھ کلام کرین کہ وہ سامنے سے ہٹ گیا اور زیادہ غصہ آگیا محراب شاہ کی طرف متوجہ ہوکر بحالت غیض یہ فرمایا کہ او محراب شاہ تو زمانے بھر کا بزدلا ہی بڑا نامرد ہی وہ تو نے حرکت کی ہی جو نامرد اصلی ہوگا وہ بھی نہ کریگا جبکہ تو نے دیکھا کہ میرا لشکر نہ غالب آئیگا تو تو نے مہلت طلب کی اُس زمانہ مہلت مین تو نے اسپنے عیار کو یہ حکم دیا کہ صاحبقران کو اسیر کر جبکہ وہ قید ہوکر آئیگا تو لشکر بے سردار کا ہو جائیگا پھر کوئی نہ مقابلہ کریگا یہ تو تیرا خیال خام اور تصور ناتمام ہی میرے لشکر مین ایک ایک صاحبقران ہی تیرے مقابلہ سے کوئی نہ باز آئیگا تیرے قتل کرنے کو سب موجود ہین تیرا لشکر کیا اصل رکھتا ہی ایک حملہ مین تباہ ہوگا یہ جو تو نے حرکت کی ہی بالکل خلاف جرأت و مردی کے ہی کوئی صاحب غیرت ایسی حرکت نہ کریگا جو تو نے کی ہی بھلا کسی شجاع سے تو پوچھ تیرے دربار مین جسقدر ہین سب نامرد ہین کسیکو غیرت نہین ہی اگر غیرت اور جرأت ہوتی تو تجکو اس حرکت سے منع کرتے اور کبھی نہ کرنے دیتے بلکہ غیرت دلاتے وہ کیا کرین اُنکی اصل بزدلی ہی بلکہ اُنھون نے ہان مین ہان ملائی ہوگی اور یہ کہا ہوگا کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہی جسقدر یہ سردار ہین تیرے دربار مین کوئی اُنمین جری نہین ہی سب نامرد و بیغیرت ہین مین یہ کہتا ہون کہ اگر غیرت ہوتی تو یون بیٹھے رہتے جبکہ مین گرفتار ہوکر آیا تھا تو تجکو منع کرتے کہ یہ بالکل مردی و مردانگی کے خلاف ہی صاحبقران کو رہا کرو ہم میدان مین جاکر بڑے زور شور سے مقابلہ کرکے گرفتار لائینگے اُسوقت سوال اطاعت و ترک مذہب کرینگے کیونکہ ہم بزور بازو اسیر کرینگے یہ وقت اس سوال کا نہین ہی اگر یہ لوگ یہ صلاح دیتے تو کبھی اُس ناعیار کی یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ اس طور کے کلام کرتا جو کہ اُسنے کیے ہین اور تم لوگ خاموش سُنا کیے مین مجبور تھا ورنہ اُسکو اس سخت کلامی کی سزا دیتا کہ وہ تمام عمر اپنی یاد کرتا ایک ضرب طمانچہ مین سر اُسکا نظر نہ آتا مگر کیا کرون مجبور ہون دوسرے وہ سامنے سے چلا گیا ہی اتنے بیٹھے ہوے ہین جنکو دعوی سپاہ گری و زور و طاقت کا ہی وہ میرا امتحان کرلے ایک ہاتھ کی ہیکڑی میری اُتار کر پھر بہنا دین تو مین جانون یہ کیا کہ فریب سے اسیر کر لیا اور پھر اس طور کے کلام کیے جو کہ خلاف شان ہین بہادر تو کبھی اس امر کو روا نرکھیگا اور یہ جو کہا گیا کہ مذہب اسلام ترک کرو اور تصویر پرستی قبول کرو تو اسکا یہ جواب ہی کہ تم مین سے کوئی مجکو بزور بازو گرفتار کرلایا ہی جو یہ تقریر کی جاتی ہی مین کبھی یہ نہ قبول کرونگا اور شرم نہین آتی کہ ہم یہ کیا کلام کرتے ہین اور کس مُنہ سے یہ بات کہتے ہین اول تو تمنے دغا سے مجکو اسیر کیا ہی اور اسپر یہ تقریر ہی بالکل خلاف ہی اور یہ جو خوف دلایا جاتا ہی کہ اگر ایسا نہ کروگے تو تمھاری جان جائیگی ہم تمکو قتل کرینگے تو مین قتل ہونے سے نہین خوف کرتا ہون جب تک کہ قضا نہ آئیگی اُسوقت تک کوئی نہین قتل کر سکتا ہی اگر تمام عالم ایک مقام پر بھی جمع ہو جاے ہو جب شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جای + نہ برد رگے تا نخواہد

غدار + تیری بھی لیاقت ہی کہ تو یا تیرا لشکر یا تیرے سردار مجکو اسیر یا قتل کر سکین جب تک کہ اُسکی طرف
سے میری قضا نہ آئیگی کچھ میرا بال بانکا نہین جائیگا مین نے ایسی ایسی بہت دقتین اُٹھائی ہین اس سے زیادہ
زیادہ سخت بلاؤن مین مبتلا ہوا ہون اور میرے بزرگ بھی مبتلا ہوئے ہین مگر اُسکے فضل و کرم سے ایک بال بھی
نہ کم ہوا اور وہی لوگ شرمندہ ہوئے کہ ابھی میرے لشکر مین خبر ہو جاے تو تمام سردار آجائین اس بارگاہ مین
جگہ نرہیگی ابھی یہ بارگاہ خون سے رنگین ہو جاے ایک آن مین سب لشکر یہان پہونچ جاے مین ایسی وقت خوف
نہین کرتا ہون سواے اپنے خدا کے کسی سے نہین ڈرتا ہون کیونکہ وہ سبکا مالک و مختار ہی اُسکے قبضہ مین ہر کسی کی
موت و حیات ہی کوئی کسیکو بدون اُسکے حکم کے قتل نہین کر سکتا ہی تمھاری کیا لیاقت و طاقت و قوت ہی
اگر میری موت آئی ہی تو مین بچ نہین سکتا ہون اگر نہین آئی ہی تو قتل نہین ہو سکتا ہون اور اس خوف سے مین
مذہب اسلام ترک کرون اور تصویر پرستی قبول کرون یہ تو کبھی نہوگا ورنہ ہوا ہی ہماری قوم کے لوگون نے اپنا
مذہب دیدہ و دانستہ نہین ترک کیا ہی یا تو مسحور رہ گئے ہین یا کسیکے عشق مین مگر وہ بھی چندے پھر اپنے مذہب اصلی
کی طرف رجوع کیا ہی مین اس سے خوف نہین کرتا ہون جو تمھارے بناے بن سکے میرا بنا لو مین موجود ہون
شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + یہ جو صاحبقران نے دلیرانہ تقریر کی اُسکے جواب
مین محراب شاہ نے کہا کیون اسقدر برہم ہوتے ہو اپنی حالت تو دیکھو کس بلا مین مبتلا ہو کہ میرے روبرو قید
ہو چکے ہو مین تمھارا حال کرون کوئی میرا کچھ نہین کر سکتا ہی یہ جو تمنے کہا کہ بالکل خلاف شجاعت و جرات کیا ہی یہ
فعل نامردونکا ہی کہ کسیکو اسیر کرا کے یون ذلیل کرین مین نے تمکو اسیر نہین کرایا ہی میرا عیار تمکو اپنی راہ سے اسیر کر لایا
ہی جب ہمنے یہ دیکھا کہ وہ گرفتار کر لایا ہی تو مین بہت اسپر خفا ہوا اور میرا سپہ سالار بھی ناراض ہوا اُسنے عذر کیا
مین نے اُسکو منظور کیا اُسوقت یہ خیال مین آیا کہ اب تو یہ گرفتار کر لایا ہی بس اب اگر رہا کرتا ہون تو میری نامی
ہی کہ محراب شاہ نے اسیر کرا کے جب دبا و ڈرا تو رہا کر دیا اس سے بہتر یہ ہی کہ قتل کردون مین نے ہوشیار
تمکو اسلیے کیا ہی کہ شاید تم میرا مذہب قبول کر لو اور میری اطاعت کرو ورنہ مین ضرور قتل کرونگا دوسرے
یہ امر ہی کہ دشمن کو جس طور سے ہو سکے قتل کرے اسکو زندہ چھوڑ دے دشمن کو ہر طرح سے قتل کرنا زیبا ہی یہ کوئی نامردی نہین ہی نہ
خلاف شجاعت ہی مین عقلمندی و دانائی ہی کہ جس طور سے ہو حریف کو قتل کرے بلکہ میرا سپہ سالار اس امر سے
بہت ناراض ہی مگر مین نے نہ قبول کیا اُسکی یہ راے تھی کہ اُنکو رہا کر دو مین گرفتار کر لاؤنگا یہ مین نے نہین قبول کیا یہ
جو تم کہتے ہو کہ میرے ہاتھ سے ہتکڑی اُتار کر کوئی پہنا دے تو مین جانو یہ ضرور ہے کہ میرے لشکر مین
مین گیا اور کسی کے لشکر مین کوئی سردار ایسا نہین ہی کہ وہ تمھارا یا تمھارے لشکر کا مقابلہ کر سکے کیونکہ
کوئی اسقدر طاقت اور قوت نہین رکھتا ہی جو مقابلہ کر سکے مین کیون نہ ایسی حرکت کرتا اور کیونکر نہ اپنی جان
بچاتا میری جان پر کیا منحصر ہی ہزارون و لاکھون کی جان بچی کئی ملک تباہ ہونے سے محفوظ رہے ایک صرف
تمھارے قتل سے گو تمھارے لشکر مین جو ہی وہ اسوقت کا رستم و سہراب ہی مگر دراصل امر یہ ہی کہ اُنکا علاج
ہو سکتا ہی وہ بھی یونہی گرفتار ہو کر آسکتے ہین یہ ساری آفت برپا کی ہوئی تمھاری ہی جب تم نہ ہوگے تو کسی کی جرات
نہین ہی کہ وہ یہ امر گوارا کرین بلکہ سبب یہ ہی کہ ہر ایک کو تمنے زیر کیا ہی اسی وجہ سے سب تمسے دبے ہوے ہین
اگر تم نہوگے تو ہر ایک خود سر ہو جائیگا اپنی اپنی راہ لیگا یہ لشکر تباہ ہو جائیگا ہر ایک ہر طرف بھاگ جائیگا پھر کون مقابلہ
کریگا جو کہ لشکر باقی رہ جائیگا اُسکو مین قتل کرونگا کوئی ایسا نہ رہیگا جو کہ مقابلہ کر سکے اور اگر ہوگا بھی تو میرا عیار
گرفتار کر لائیگا مین اُسکو مثل تمھارے قتل کرونگا یونہی تمام قصہ پاک ہوگا معلوم ہو گیا کہ تمھارا اقبال یہان
آکر گم ہو گیا یہان تمھارا ادبار بھتا بڑے بڑے ملک تباہ کیے بڑے بڑے طلسم برباد کیے یہ اُن سبکا ثمرہ ہی

کہ جو یہان آکر نکلا اب تمھارا زندہ رہنا بہت محال ہی بدون اس امر کے یا تو میری اطاعت کرو اور مذہب اسلام ترک
کرو یا اس امر کا اقرار کرو کہ مین اپنا لشکر لیکر یہان سے چلا جاؤنگا اور کبھی اس مقام پر قیام نہ کرونگا اگر ان مین سے ہو تم قبول کروگے
تمھاری جان بچے گی ورنہ مین تمکو ضرور قتل کرونگا یہ جو محراب شاہ نے کہا تو صاحبقران نے جواب دیا
کہ تیری کیا لیاقت ہی جو تو میرا ایک بال بھی کم کرسکے بس اسیمین خیریت ہی کہ اپنی زبان کو بند کر مین اس حالت
پر بھی مجبور نہین ہون ایسی سزاے سخت دونگا کہ تو تمام عمر یاد رکھیگا یہ تقریر جب ہو رہی تھی اسوقت خواجہ بھی آگئے
تھے اور اپنی صورت بدلے ہوے کھڑے تھے ایک مقام پر اور یہ تقریر سن رہے تھے اور یہ خیال کر رہے
تھے کہ کیا ابھی تک لشکر مین خبر نہین ہوئی جو کوئی نہین آیا ادھر تو یہ اس خیال مین تھے یہ جو صاحبقران
نے کہا تو محراب شاہ نے کہا کہ بقول میرے عیار کے رسی جل گئی اسکا بل نہین جاتا ہی ابھی تک آپ کو
زور ہی جب جلاد آکر سر پر کھڑا ہوگا اسوقت معلوم ہوگا ساری سزا دینا بھول جائیگا ہمکو بھی دیکھنا ہی کہ
کیونکر تم نہین مرتے ہو یہ کہکر حکم دیا کہ جلاد کو بلاؤ یہ حکم سنتے ہی چوبدار فوراً روانہ ہوا ادھر محراب شاہ
نے حکم دیا کہ ساقی کو طلب کرو کہ وہ آکر شراب پلائے آج بہت بڑا دن خوشی کا ہی کہ ہمنے اس شخص کے
قتل کرنے کی تدبیر کی ہی کہ جو کہ دشمن ہی خداوندونکا جسکے بزرگون نے ہزارون خدائیان برباد کی ہین
اور خداوندونکو زحمت دی ہی اور ہمارے خداوندکو بھی زحمت دینے آئے ہین جو کہ خداوندکا دشمن
ہی وہ ہمارا بھی دشمن ہی اسکا قتل کرنا بہت درست اور جائز ہی جس طور سے ہوسکے مین نے آج وہ دن
مقرر کیا ہی جو کہ پیدایش خداوند کا دن ہی اور جو اسدن خوشی کیجاتی ہی وہ آج خوشی کرونگا بہت جلد ساقی
حاضر ہو یہ حکم دینا تھا کہ ساقی جام و صراحی لیکر حاضر ہوا جام مے گلفام گردش مین آیا صاحبقران روبرو
تخت محراب شاہ کے مسلسل و مطوق بیٹھے ہوئے ہین سپہ سالار محراب شاہ خاموش سر جھکائے بیٹھا
ہوا ہی اور اپنے دل مین خیال کر رہا ہی کہ آج تو نے بہت بڑی ذلت پائی اگر تو دربار مین نہوتا تو بہتر تھا یا چلا جاتا جبکہ
صاحبقران گرفتار ہوکر آگئے تھے اور جو تقریر انھون نے کی تھی وہ بہت ٹھیک تھی اور محراب شاہ بالکل
خلاف جرأت و شجاعت کرتا ہی اور نامنصف ہی یہ طریقہ حریف کے قتل کرنے کا نہین ہی اگر مین کچھ کہتا ہون تو سب
خیال کرینگے کہ یہ مل گیا ہی اور بظاہر ہمارا دوست ہی مگر باطن مین دشمن ہی کیونکہ ہمارے حریف کی سفارش
کرتا ہی خصوصاً بادشاہ کو ایسا خیال ہوگا گو مین نہ بادشاہ سے خوف رکھتا ہون نہ اہل دربار سے کوئی
میرا مقابلہ نہین کرسکتا ہی صرف پاس نمک ہی ورنہ یہ بھی لیاقت ہی کسیکی کہ میرا مقابلہ کرسکے بس یہ سبب ہی
کہ نمک کھایا ہی اور پاس نمک ہی اگر مین نمک حرامی پر کمر باندھون گو انکے حق مین بہتر ہوگا وہ اس امر سے
بچینگے کہ انگشت نما ہون یا نہون مگر مین مطعون ہوجاؤنگا اور یہ سب لوگ مجکو نمک حرام مشہور کرینگے اور جو کوئی کہیگا
وہ اگر عقلمند ہوگا تو کہیگا بڑی دانائی کی اور جو کہ مثل انکے ہوگا وہ بھی انکے ہمراہ شریک ہوجائیگا اور کہیگا
کہ ضرور نمک حرامی کی اور بظاہر اسوقت نمک حرامی ہی ہی کیونکہ مین بگڑکر اسکو رہا کردونگا بس سب پر
یہ ظاہر ہوگا کہ یہ بادشاہ و اہل شہر کا دشمن تھا جو کہ اسنے اتنے بڑے حریف کو یون رہا کرادیا اور نمک کا پاس
نہ کیا خیر اس امر سے تو یہ بہتر ہی کہ مین خاموش بیٹھا رہون اور دیکھون کہ کیا ظاہر ہوتا ہی مین اسوقت یہ عہد کرتا ہون
اگر خدائے نادیدہ برحق ہی تو ضرور اسکی مدد کریگا اگر یہ بچ گیا تو مین نے بھی اسکی اطاعت کی اور اسکا مذہب
قبول کیا چاہیے کوئی نمکحرام مشہور کرے چاہیے اور کسی قسم سے بدنام کرے مین تو حق کی طرف شریک ہون
ضرور یہ بیگناہ قتل ہوتا ہی عیار نے بڑا غضب کیا ہی میرے خیال مین تو یہ امر ہی کہ کارروائی محراب شاہ کی ہی
انھون نے اجازت دی ہوگی ورنہ عیار کی اتنی بڑی جرأت نہین ہی کہ وہ ایسی حرکت کرسکے انھون نے انکو

حکم دیا ہوگا اور یہ تقریر تعلیم کردی ہوگی کہ دربار مین آکر اہل دربار کے روبرو یہ تقریر کرنا مین یون کہونگا تم یہ جواب دینا
اصل مین یہ امر ہی یہ تقریر سپہسالار نے تو ہمدل مین خیال کی تھی اُسکے بعد ایک سردار اُسکے برابر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا
اُسنے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت ٹھیک ہی ضرور ایسا ہوا ہی مگر کیا کرین طعنہ خلق کا خیال ہی ورنہ ابھی بگڑ جاتے اور
صاحبقران کو رہا کرتے دوسرا سبب یہ ہی کہ غیر مذہب ہی پس اس سبب سے تو مجبور ہین ورنہ بہادر ضرور ہی
اور بہادر دوست ہی اور مخراب شاہ ضرور نامرد ہی اُسکو بہادرون کی قدر نہین ہی مگر سبب یہ ہی کہ پشتین گذر گئی
ہین اسکا نمک کھاتے ہوئے بس اُسکا پاس ہی ورنہ تم تو آج ہی نوکری سے دست بردار ہوجاتے یہ جو باہم
گفتگو ہوئی ایک نے دوسرے کی رائے کی تصدیق کی مگر بسبب نمکخواری کے خاموش ہو رہے اور اتنے
عرصہ مین جلاد آگیا اُسکو مخراب شاہ نے حکم دیا کہ اس خداپرست کی گردن میرے روبرو مارو اُسنے یہ حکم سنکے
صحن بارگاہ مین ریگ کا چبوترہ بنایا اسپر نور یہ ہلاکت ڈالا اُس جلاد کی صورت یہ تھی کہ ناک وکان کے گلے
مین ہار پہنے تھا ایک رومال کندھے پر پڑا ہوا تھا اُسمین خون بھرا ہوا تھا اُس سے خون کی بو آتی تھی اور
تمام کپڑے زیر خون کی چھینٹین پڑی ہوئی تھین ہاتھ مین ایک چوڑا سا تیغہ تھا اُسکی باڑھ مثل برق کے چمک رہی
تھی وہ ہر مرتبہ اُسکی باڑھ کو دیکھتا تھا جب نور بچھا چکا اُسکے بعد صاحبقران کے قریب آیا اسوقت مخراب
شاہ نے حکم دیا کہ اس جوان خداپرست کو قتل کر یہ حکم سنکے اُس جلاد نے عرض کیا کہ قتل کرنا میرا کام ہی اور زندہ
کرنا خداوند کا کام ہی ذرا سمجھ بوجھکر حکم دینا شعر سلطنت سلطان کند بس طعنہ بر جلاد چیست + مرغ را دانہ بلا شد
طعنہ بر صیاد چیست + کسکا رشتہ حیات قطع ہوا ہی کسکا پیمانہ عمر لبریز ہوا ہی کسکا جام حیات چھلکنے والا ہی
کون مرنے والا ہی مین موجود ہون ایک ہاتھ مین کام تمام کرتا ہون دست قوی مین وہ تیغہ باڑھدار رکھتا ہون کہ اُ
ہاتھ مین تسمہ نہین باقی رہتا ہی میرا کوئی قصور نہین ہی حکم شاہی سے مین قتل کرتا ہون یہ جو جلاد نے کہا مخراب شاہ
نے طرف صاحبقران کے اشارہ کیا اور صاحبقران سے کہا کہ کیون اپنی جان عزیز کو مفت رائیگان
کرتے ہو دیکھو میرے کہنے پر عمل کرو مین ابھی رہا کردونگا ورنہ پھر زندہ نہوگے صاحبقران نے
جواب دیا کہ تو تو یہ کہہ چکا ہی کہ رسی جل گئی ابھی بل نہین جلا ہی تو کیسی رسی اور کیسا جلنا جو بہادر ہین وہ
کبھی جان کو جان نہین جانتے ہین ایسے مرنے کو حیات ابدی تصور کرتے ہین جو کہ نامرد ہین وہ جان پر مرتے
ہین اے او مخراب شاہ نامرد مرے نان پر اور مرد مرے نام پر مین کبھی اپنا مذہب نہ ترک کرونگا تیرا
جو جی چاہے وہ حکم دے مین قتل ہونے کو موجود ہون کوئی خوف مجکو مرنے کا نہین ہی مگر تمام عالم مین تو
نامرد مشہور ہوگا لوگ تجکو نامرد تصور کرینگے یہ کہکر ہزارون دشنام مخراب شاہ اور خداوند تصویر دیوگر اہل
دربار کو دئے ادھر جلاد نے قصد کیا کہ سر ازتن کا پکڑنے جاؤن کہ مخراب شاہ نے حکم دیا کہ کوئی ضرورت
چبوترے پر لیجانے کی نہین ہی اسی مقام پر اسکا کام تمام کر جب یہ حکم دیا ادھر جلاد نے تیغ اٹھایا ادھر
صاحبقران نے دل کو اپنے خالق کی طرف رجوع کیا اور دعا کی کہ ای خالق برحق وای رزاق مطلق
تو بڑا رحیم ہو بڑا اکرم ہی تیری ذات بڑی غفور ہی تو اسکا حافظ ہی اور مالک ہی تو ہی بچانیوالا ہی اگر میری قضا
آئی ہی تو میرے عزیزون مین کوئی نہین ہے یہان سوائے دشمنون کے میرا کوئی دوست نہین ہی میری لاش
بھی خراب ہوگی گو میرا لشکر قریب ہی مگر یہ زمانے کی گردش ہی کہ مین یہان یون قتل ہوتا ہون اور انکو خبر نہین
ای کریم میری دلی حسرت بر نہ آئی جو کہ آرزو میرے دل مین تھی کہ مین شہ طالق کو فتح کرکے و دیگر ممالک کفار کو اسلام آباد کرکے
خانہ کعبہ مین جاکر بیٹھون اور تیری عبادت کیا کرون اور ہر دم صاحبقران کی خدمت بجالاؤن یہ آرزو میری
بر نہ آئی معلوم ہوا کہ میری قضا یہان مجکو لیکر آئی تھی جو مین یہان آکر اس بلا مین مبتلا ہوا آخر جو تیری مصلحت ہے

اسمین بھی راضی ہون تیرا ایک بندہ ہون گنہگار میرے گناہ عفو کر یا یہ جو صاحبقران سنے دعا مانگی تیر دعا بہدف
اجابت پر پہونچا ادھر شہنشاہ وغیرہ تو چل چکے تھے اسوقت دربارگاہ پر پہونچے جبکہ مجراب شاہ حکم دیکا
ہے اور ہرکارے نے لشکر اسلام کے یہ حال دیکھکر اور بیقرار ہو کر بارگاہ مجراب شاہ سے نکلے ہین اور چلے ہین کہ شہنشاہ
سے ملے تمام حال بیان کیا شہنشاہ وغیرہ یہ حال سنکے بیقرار ہو گئے تھے اور پہلے دربارگاہ پر پہونچے
تھے ادھر مجراب شاہ سنے درگہ سالار کو حکم دیا تھا کہ کوئی بدون اجازت اندر بارگاہ کے نہ آسکے یہ تو بارگاہ
پر پہونچے ہین کہ ادھر مجراب شاہ سنے پھر صاحبقران سے کہا کہ مذہب اسلام ترک کرو اور میری اطاعت
کرو تو تمھاری جان بچیگی ورنہ محال ہے جب یہ تقریر صاحبقران سنے سنی جواب دیا کہ او مجراب شاہ ایسی تقریر نہ کر
ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ کہکر لاکھون گالیان خداوند تصویر کو صاحبقران سنے دین بس جب گالیان صاحبقران
نے خداوند تصویر کو دین چونکہ مجراب شاہ کو یہ خیال تھا کہ یہ تو قید ہے بڑا غصہ آیا برہم ہو کر وہ گیلاس جو کہ اسکے
ہاتھ مین تھا اسمین شراب بھی صاحبقران پر کھینچ مارا وہ صاحبقران کے سینے پر آ کر گرا پس غضب
ہو گیا گیلاس تو ٹوٹ گیا رگ شجاعت نے جوش مارا چہرہ مارے غصہ کے لال ہو گیا دونون آنکھین خون کبوتر
ہو گئین کف مونہہ سے جاری ہونے لگا اور کہا کہ او مجراب شاہ تیری قضا آئی ہے تو بڑا نامرد ہے رہ تو جا دیکھ تیرا
کیا حال کرتا ہون یہ جو مجراب شاہ نے سنا دوسرا جام اسکے برابر رکھا ہوا تھا وہ خالی تھا مگر اسمین کسیقدر
شراب کی درد تھی وہ کہکر صاحبقران پر مارا کہ تو بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہے مرنے کا وقت تیرا قریب آگیا
ہے اسپر یہ زبان درازی ہے بس او جلاد اسکو جلد قتل کر دیر نہ کر دیکھتا ہے کہ یہ زبان درازی کر رہا ہے یہ جو مجراب
شاہ سنے جلاد سے کہا اُسنے زنجیر پکڑ کر گردن کو جھکا دیا چونکہ پہلے ہی جلاد صاحبقران سے کہہ چکا تھا کہ جو
کھانا ہو کھا لو جو پینا ہو پی لو صاحبقران سنے فرمایا تھا کہ مجکو کھانا ہے نہ پینا ہے اُسنے کہا کہ مین پٹی آنکھون پر
بھی باندھونگا صاحبقران سنے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے تو اپنا کام کر یہ سنکے جلاد نے پٹی نہ باندھی تھی جب
جلاد سنے زنجیر پکڑ کر گردن جھکا دی گلے مین صاحبقران کے طوق کا خار لگا ایک تو مجراب شاہ کے گیلاس
مارنے پر غصہ آ چکا تھا دوسرے اس درد کے پھینکنے پر غصہ تھا تیسرے یہ حرکت جو جلاد نے کی نہایت تحقیق
آیا اُسی حالت غیض مین جھٹکا جو دیا تو جلاد تو مونہہ کے بھل آ رہا ادھر صاحبقران نے غیض مین آکر جو زور کیا
اور جگر سے نعرہ اللہ اکبر کھینچا فوراً قید کو مثل تار عنکبوت کے توڑ ڈالا ہاتھون کی ہتھکڑیان پانون کی بیڑیان گلے کا
طوق سبکو ریزے ریزے کر ڈالا اور اُچھلکر ایک گھونسہ سر جلاد پر مارا کہ اُسکا مغز سر نکل آیا اور وہ تڑپکر
مر گیا اُسکا تیغہ اُٹھا لیا اور کہا کہ او مجراب شاہ تو نے دیکھا کہ کیونکر میری جان بچی اور میرے خدا نے مجکو
بچایا اب حکم دے کسیکو کہ وہ مجکو قید کرے مین کھڑا ہون راوی سنے بیان کیا ہے کہ جب جلاد آیا تھا تو ہرکارے
چلے گئے تھے یہان خواجہ موجود تھے اپنی صورت بدلے ہوئے انھون سنے جو دیکھا کہ جلاد آگیا ہے وہ اس امر پر
آمادہ کھڑے تھے کہ ادھر جلاد سنے سر قلم کرنے کو تیغہ اُٹھایا مین سنے یہان سے تیر مارا کہ جلاد کا کام تمام ہو گیا یہان
دوسرا واقعہ ہوا خواجہ سنے دیکھا کہ صاحبقران سنے قید کو توڑ ڈالا اور تنہا بارگاہ مین کھڑے ہین گو ابھی اس
بارگاہ مین اسقدر سردار نہین ہین مگر اُسپر بھی سیکڑون ہین ایسا نہو کہ کوئی چشم زخم صاحبقران کو پہونچے
لہذا اس امر سے تو اطمینان ہو گیا ہے کہ اب کوئی اسیر نہین کر سکتا ہے بہت امر دشوار ہے اور نہ قتل کر سکتا ہے مین
جا کر لشکر مین خبر کرون یہ دلمین خیال کرکے باہر بارگاہ کے آئے تھے اور قصد کیا تھا کہ روانہ ہون کہ دیکھا تھا
کہ شہنشاہ آکر پہونچے شہنشاہ نے خواجہ کو تو پہچانا نہین مگر قصد کیا کہ اندر بارگاہ کے جاوین کہ درگہ سالار نے
روکا کہ ایک چوبدار نے بڑھکر کہا کہ اے شہریار بہت خراب کام ہے وہان صاحبقران نے قید توڑ ڈالی ہے تنہا بارگاہ مین ہین

اور سیکڑوں کفار تھے یہ حواس جو سردار نے کہا اور شہنشاہ نے جو سنا تو اور غصہ آیا ادھر درگہ سالار نے ردکا نیب
نیام سے فوراً تلوار لی اور ایک ہاتھ مارا کہ اُسکا سر تن پر سے اُڑ گیا وہ خاک پر گر کے تڑپنے لگا اُدھر چوبدار نے
پھر کر سردار کو تیار پایا ہیچ مرکب اندر بارگاہ کے چلے اُدھر صاحبقران کو جو قید سے رہا پایا محراب شاہ
نے دیکھا تو اہل دربار سے کہا کہ مارلو قیدی نے قید توڑ ڈالی ہر ایک تلوار لیکر اُٹھا اور طرف صاحبقران
کے چلا ادھر محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم کیا بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہو جب قیدی سبکو
قتل کر ڈالیگا تو تم آنکھو گے پیلان بھی مجبور ہو کر اپنے ذنگل پر سے اُٹھا تلوار نیام سے لی یہ سنتے سب تلوارین
لیکر صاحبقران کی طرف چلے یہ مجمع جو صاحبقران نے آتے ہوئے دیکھا وہ بھی تیغہ علم کرکے نعرہ مارا
اور جو قریب آیا ایک وار مین اُسکو فنا رکیا ادھر تو صاحبقران نے نعرہ مارا ادھر شہنشاہ نے نعرے
کی صدا اُسنکے نعرہ کیا شہنشاہ کا نعرہ کرنا تھا اتنے میں منم منم کی صدا بلند ہونے لگی نور الزمان کا نعرہ ہوا
جس آلزمان اسد ثانی مملوک بن مالک جرئیل بن عادی عادل قیصر صاف باطن گرگین درشت جنگالی
کے نعرے کی صدا آنے لگی منم منم کی صدا سے بارگاہ ہل رہی تھی جو آیا سیدھا بارگاہ مین آیا اتنے
عرصہ مین شہنشاہ جب تک آئین آئین صاحبقران نے کئی سردارونکو قتل کر ڈالا یہ صدائین جو محراب
شاہ نے سُنی اُسوقت حکم دیا کہ لشکر مین حکم کردو کہ تیار ہو جائے کہین ایسا نہو کہ لشکر اسلام آگرے تو بڑی
خرابی ہو گی کون مقابلہ کریگا یہ حکم دیکر خود بھی سپر تلوار اُٹھا کر تخت پر سے اُٹھا کہ مین ہی مقابلہ کرون کہ
شہنشاہ بھی قریب صاحبقران کے پہونچ گئے اور قتل کرنے لگے جو سردار بارگاہ مین آیا وہ لڑنے
لگا اتنے محراب شاہ کے ہوش جاتے رہے حکم دیا کہ سراچہ اُٹھا دو تاکہ تجھے لو میدان ہو جائے فوراً سراچے
اُٹھا دیے گئے محراب شاہ اپنی جان بچا کر سردارون کے مجمع سے نکلکر باہر آیا اور فوراً تخت طلب کیا اور اُسپر سوار
ہوا یہان لشکر مین محراب شاہ کے کمر بندی ہونے لگی کہ پھر صدائے نعرہائے دلیرانہ آنے لگی اُس صدا مین بادشاہ
کے بھی نعرے کی صدا تھی نعرہ کہ بادشاہ منم شاہ شاہان فریدون حشم بہارگلستان کاؤس دھم اتنے یہ حال
ہوا کہ جوق جوق گروہ گروہ بیرق بیرق سنجق سنجق اہل اسلام آنے لگے جو آیا بڑا دیکھا تلوار چلنے لگی محراب شاہ کا
بھی لشکر تیار ہو ہو کر لڑنے لگا سردار بارگاہ سے زخمی ہو ہو کر نکلنے لگے بارگاہ کا یہ حال ہے کہ تمام فرش
خون سے شرابور ہو رہا ہے لاشین پڑی ہوئی ہین صاحبقران بھی شمشیر زنی کرتے ہوئے بیرون بارگاہ آئے
اُنکے عقب مین اور سردار اسلام بھی میدان سے نکلے اتنے میدان ملا خوب جم کر تلوار چلنے لگی اتنے عرصہ مین
تمام لشکر صاحبقران آگیا اور لشکر محراب شاہ بھی جلد تیار ہو گیا یہ حال ہے کہ لشکر محراب شاہ مین کوئی اِدھر
اور کوئی اُدھر سے بدحواس بھاگا جاتا ہے کوئی تلوار کے عوض نیزہ کمر سے نکالتا ہے کوئی زیر جامہ ہاتھون مین
لیتا ہے گو دن ہے روز روشن ہے اگر رات ہوتی تو یہ خیال ہوتا کہ بسبب تاریکی کے یہ حال ہے مگر سبب یہ تھا کہ وہ
لوگ بدحواس ہو گئے تھے خیر جس طور سے ہو سکا تیار ہو کر آمادہ پیکار ہوئے محراب شاہ کے لشکر سے
لیکر لشکر اسلام تک لشکر تھا یہان تلوار چل رہی تھی تمام لشکر اسلام چلا آتا تھا ہر ایک کفار کی جان کا خواہان
تھا کوئی یہ کہتا تھا کہ آج اِنکو جانے نہ دینا یہ کہان جائینگے انکو گھیر کر مار لو کوئی یہ کہتا تھا کہ کفار نے بہت سر اُٹھایا
مکر پر کمر باندھی ہے ہمارے صاحبقران کو عیار سے گرفتار کرایا ہے اِس مکاری کی سزا دو سر تن سے اُتار لو یہ فرقہ
بُرا فریب باز معلوم ہوتا ہے کہ دیکھو تو کس فریب سے اپنا کام کیا ہے پہلے تو مہلت لی اُسکے بعد یہ مکر کی اچھا کہان جاتے
ہین ہم ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے سبکو قتل کرینگے یہ تو لشکری باہم تقریر کرتے ہوئے طرف لشکر کفار کے چلے آتے
تھے اُدھر تلوار چل رہی تھی نقیب صدائین لگا رہے تھے دونوں لشکر مل گئے تھے بڑی گھمسان کی تلوار چل رہی تھی

پہلوان لشکر نعرے کر رہے تھے مرغ پیکان اڑ رہے تھے سنانین چمک رہین تھین کوس حربی بج رہے تھے صدائے
نعرۂ شیران سے میدان ہل رہا تھا باجے جنگی بج رہے تھے ایک کا ایک سے مقابلہ ہو رہا تھا سردار سردار سے
مقابلہ کر رہے تھے ایک مرتبہ جو حملہ کیا تمام لشکر اسلام نے خون کے دریا بہنے لگے زمین لالہ رنگ ہو گئی
سرداروں نے طنابین خیموں کی کاٹ دین تاکہ میدان ہو جائے وہ خیمے گرے اُسکے نیچے بہت سے کفار
دب گئے وہ تلوار چل رہی ہے کہ پناہ بخدا ہر طرف سے نعرے کی صدا آ رہی ہے تلواروں کی جھنکار بلند ہے
کوس رزمی سے گوش گردون کر ہوئے جاتے ہین سنانوں کی نوکین کی نوکین چمک رہی ہین جیسے دھوپ مین ذرے
چمکتے ہین گھٹائے سپر اُمڈی ہوئی ہے برق شمشیر چمک رہی ہے سرہائے دلیران مثل اُولونکے گر رہے ہین خون کی
چھینٹین اُڑ رہی ہین بازار ملک الموت گرم ہے ملک الموت ہر طرف نقد جان لے رہے ہین کانسۂ سر ہستی
کے مثل لبریز ہے ہین خون کا دریا رواں ہے کشتی حیات طوفانی ہے زورق عمر گرداب ہلاکت مین آ گئی ہے
جسکا جسکا پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا ہے وہ ہلاک ہو رہا ہے علم ہر رنگ کے کھل گئے ہین پریرے اُڑ رہی ہین چاروں طرف خون
برس رہا ہے کوئی پڑا ہوا خاک پر سسک رہا ہے کوئی ایڑیان رگڑ رہا ہے کسیکے لب پر دم ہے کسیکی حالت بہت
خراب ہے کوئی سینے پر تلوار کھا کے پڑا ہے کسیکا شانہ مدار کسیکا پانوں قلم ہو گیا کوئی مرکبونکی ٹاپوں سے پامال ہو گیا
ہے کوئی نیم بسمل ہے کوئی گھائل ہے کوئی بسبب زخم کے پیاس سے مرا جاتا ہے کسیکا ہونٹوں پر دم آ گیا ہے کوئی پڑا ہوا
یہ کہہ رہا ہے کہ افسوس حسرت دل کی نکلنے پائی کہ موت آ گئی ابھی تو شادی کو کچھ زمانہ نہوا تھا کہ عروس مرگ سے
ہمکنار ہوئے بڑی آفت مین مبتلا ہوئے یہ تو حال انسانوں کا ہے مرکب کوتل پھر رہے ہین لاشوں کو روند رہے
ہین ادھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر آتے جاتے ہین سوار پیدلوں مین ملے جاتے ہین پیدل مرکب پر سوار ہو کر
بھاگنے کی تدبیر کر رہے ہین بازار مرگ گرم ہے ملک الموت پھر رہے ہین دلال اجل پکار رہا ہے نرخ جان ارزان ہے
روحین مثل طائران پرندہ ہر طرف اُڑ رہی ہین آشیانہ جسم سے نکل نکلکر قفس خاکی کو چھوڑ دیا ہے مثل بوئے گل
کے پریشان ہین ہزاروں جیسے گرے پڑے ہوئے ہین سر جو کٹ کٹ کر گرے ہین دریائے خون مین تو یہ
معلوم ہوتا ہے کہ حباب تیر رہے ہین نیزے جو پہلوانوں کے ہاتھ سے گرے ہین اور خون مین تیر رہے ہین تو
معلوم ہوتا ہے کہ افعی شناوری کر رہے ہین بازو مثل ماہیان کے معلوم ہوتے ہین لاشین مثل گھڑیال اور
نہنگ کے اُس دریائے خون مین ہین سپرین جو گری ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگ پشت ہین کہ شناوری کر رہے
ہین ہر طرف رواں ہین سر تن پر سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین ابر سیاہ دھوان کا اُٹھا ہوا ہے اسمین برق تلوار چمک
رہی ہے خون برس رہا ہے سروں کے اُدھر پڑے ہین ہر طرف سروں کا انبار ہے لاشوں کا ڈھیر بازوؤں کا ہر طرف انبار
ملک الموت اسقدر پریشان ہین کہ کس کس کی روح قبض کرین اگر ایک کی روح قبض کی ابھی ٹھہرے نہ تھے کہ دس اور مر کر
گرے اپنے کارندوں کو حکم کر رہے ہین وسط لشکر مین خیمہ برپا کر لیا ہے ہر طرف نگاہ ہے چاروں طرف سے روحین
قبض ہو رہی ہین صدائے برن و بکش بلند تھی ہر ایک اپنی جان لڑائے ہوئے تھا برابر تلوار چل رہی
تھی اسی ہنگامے مین وہ دن تمام ہو رات ہو گئی دونوں لشکروں مین رن مہتابین روشن ہوئین چاروں طرف
روشنی ہو گئی مشعل شانے روشن ہوئے رات کا دن ہو گیا تھا اسقدر روشنی تھی کہ زمین کا ذرہ تک نظر آتا
تھا اسی طور سے رات بھر تلوار چلا کی بازار مرگ گرم رہا ملک الموت کو مہلت نہ ملتی تھی کہ روحین قبض کرین
مالک جہنم کا یہ حال تھا کہ وہ جلاتے جلاتے پریشان ہو گیا تھا ہر مرتبہ سیکڑوں کا مجمع جاتا تھا ہزاروں کا غول
ہوتا تھا یہ کثرت تھی کہ دم زدن کی مہلت نہ تھی ادھر ملک الموت روح قبض کرنے آئے اُدھر سو قتل ہو کر گر
پڑے یہ اُدھر متوجہ ہوئے تیسری طرف دو سو مر کر گرے یہ عالم ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ جنگ ایسی ہوئی

کہ برسون جانوران صحرائی نے اُس صحرا مین آکر گوشت کھایا ہی اور وہ رن بولا کیا خواجہ کا تو یہ عالم ہی کہ کہیں کہیں گون
سے نکل گئے کیسے کیسے شانون پر سوار ہو کر بن ٹٹول رہے ہین جو ملا اسکو لیلیا فرد دو ہزار چار چار ہزار لاشین
جمع کین اُنپر جھنڈی لگا دی کہ اپنے تان خواجہ صاحبقران بن عمر خواجہ ثالث جو جسکی کمر مین نکلا اُسکو لیلیا ہزار ونکو
برہنہ کر دیا جو جو تلوارین و نیزے و خود و سپرین و زرہین وغیرہ گری ہین اُنکو اُٹھا کر نذر زنبیل کر لیا ہی کہ فروخت
کرونگا جب ان کامون سے مہلت ہوتی تھی تو تیغ زنی کرنے لگتے تھے سیکڑون کے سر اُڑا دیے سیکڑون
کے پانون ہزارون کے شکم چاک کر ڈالے جسکے شانے پر گئے اُسنے جو ہاریا شانے پر بار اخیران ہو کر
ہاتھ مارا کہ اُنھون نے پنجہ مارا اُسکا سر اُڑ گیا وہ جو گرنے لگا اُسکے شانے پر سے اُچک کر دوسرے کے
شانے پر تھے وہ جب تک خبردار ہو ہو اُسکے سر کو قلم کر کے تیسرے کے شانے پر پہونچے یہ تو یون قتل کر
پھرتے ہین اسی طرح عیار بھی لڑ رہے ہین کہین جتھاے آتش بازی مار دیا کہ دھوان دھار ہو گیا
اُسی تاریکی مین سیکڑون کو مار ڈالا لشکر کفار پر ایک بلا آئی ہوئی تھی ہر طرف سے آفت نازل تھی مہراب
شاہ تخت پر سوار لشکر کو آمادہ کارزار کر رہا ہی سردار لڑ رہے ہین ایک طرف بادشاہ اسلام مرکب پر
سوار تلوار کر رہے ہین قبضہ تلوار ہاتھ مین گم بیٹھا ہی مرفق تک آستینین چڑھی ہوئی ہین خون ٹپک رہا ہی
زرہ پر خون کے لختے جمے ہوئے ہین یہی حال ہر سردار کا ہی تین شبانہ روز ہوئے ہین کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی
ہی صاحبقران و سب سردار اُسی طور سے لڑ رہے ہین حقیقت یہ ہی کہ صاحبقران کے جسم مین لباس
رزم نہین ہی بلکہ درباری پوشاک ہی کیونکہ دربار مین پہنے ہوئے تھے اُسی طور سے اُس گنوار کے پیدل
چلے آئے تھے کہ عیار اسیر کر لیگیا تھا اُسی لباس درباری سے لڑ رہے تھے عیار نے یہ تدبیر کی تھی کہ
ہتھیار لے لیے تھے اسی سبب سے صاحبقران نے جلاد کا تیغہ اُٹھا لیا تھا وہی تیغہ ہاتھ مین مقابل آتے
مقابلہ کر رہے تھے جب روز چہارم شروع ہوا کہ اتفاق سے صاحبقران اور پہلوان سے مقابلہ کی
اُسنے صدا دی کہ اے صاحبقران مین آپکو چار روز سے تلاش کر رہا ہون آگے تم مردان عالم سے مقابلہ
کر چکیا تین روپیہ کے پیادے و نیز ہاتھ صاف کر رہے ہو اُنسے مقابلہ کرو جو کہ تلوار کے دھنی ہین کچھ لطف
مقابلہ بھی حاصل ہو وہ بیچارے کیا جانین کہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ جو صدا اُسنے دی صاحبقران نے
نگاہ اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا تو یہ دیکھا کہ وہ سردار ہی جو کہ برابر تخت مہراب شاہ کے برتبہ سپہ سالاری
بیٹھا ہوا تھا یہ کیا کہتا ہی خیر اس سے بھی مقابلہ کرو یہ بھی کیا نہ کہیگا یہ خیال فرما کے مرکب کو ڈپٹے تو ناظرین پر
ظاہر ہو کہ جب صاحبقران بیرون بارگاہ آئے تھے تو پیدل تھے کیونکہ سوار ہو کر نہین آئے تھے مگر خواجہ نے
ایک سوار کو قتل کر کے صاحبقران کو مرکب دیا تھا صاحبقران اُسی مرکب پر سوار تھے بس مرکب کو ڈپٹا کے
اُسکی طرف چلے خواجہ کا یہ قاعدہ ہی کہ برابر مقابلہ چلے جاتے ہین دو چار کو قتل کر کے پھر صاحبقران کے
پاس چلے آتے ہین یہان لڑنے لگے ہین صاحبقران کے ہر ایک امر کی نگرانی کرتے ہین جب صاحبقران
اُسکی طرف چلے خواجہ رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے کہ صاحبقران اُسکے قریب پہونچے اُسکے ہاتھ مین تلوار
خون آلودہ تھی اُسنے کہا کہ یہ موقع نہ لگا و زنی کا ہی نہ ہم سخنی کا کیس یہ موقع تلوار زنی کا ہی یہ وار ہو جو دیکھ
صاحبقران نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون تم وار کرو اُسنے تلوار علم کر کے صاحبقران کے سر پر
وار کیا صاحبقران نے تلوار کو تلوار پر رد کیا سپر بھی نہ اُٹھائی تلوار چلنے لگی مرکب جو بھڑے اور تلوارین جو چمکین
تو میدان ہو گیا لوگ اور طرف مقابلہ کرنے لگے وانپر اسقدر میدان ہوا کہ بخوبی مقابلہ ہو جائے اُنہو صاحبقران
اُسکے وار رد کرنے لگے اور وہ پے در پے وار کرنے لگا کوئی ستر وار کے رد و بدل کی نوبت آئی تھی کہ اُسنے کہا

کہ یا صاحبقران میرے اس وار سے بچے تو مین جانون صاحبقران نے یہ خیال کیا کہ یہ مرد بہادر جوانمرد
معلوم ہوتا ہے یقین ہے کہ یہ خدا پرست ہو جائے کیونکہ اسکے رخ سے آثار اسلام ظاہر ہوتے ہین اسکو قتل کرنا بیکار
ہے اسکو گرفتار کرو صاحبقران نے یہ دل مین خیال کرکے اسکی تلوار سے نگاہ لڑائی جب تلوار قریب سر
آئی بارٹھ بچا کر جو کھینچی دہی تلوار ایٹ پڑی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے بھی زور کیا زور ہونے لگے انھون نے
کلائی مروڑ کر تلوار چھین لی اُسنے غصہ مین آکر اُنکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا انھون نے بھی اُسکا دوال کمر
پکڑ لیا اب دیر ہونے لگی اُسنے لاکھ چاہا کہ مین صاحبقران کو مرکب پر سے اُٹھاؤن مگر اس کوہ وقار کے لنگر نے
جنبش تک نہ کھائی اُسی طور سے صاحبقران مرکب پر قائم رہے اور حرکت تک نہ ہوئی جب وہ زور
کر چکا تو صاحبقران نے اُسکا دوال پکڑ کر جو زور کیا تو اُسکے لنگ نے حرکت کھائی صاحبقران نے
نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اور اُسکو تاش زین سے اُٹھایا اور سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیکر زمین پر
دے مارا خواجہ تو برابر تھے اُنسے کہا کہ باندھ لو خواجہ نے دوڑ کر اُسکی مشکین باندھ لین اور بہت جلد نذر
زنبیل کیا صاحبقران اُسکو زیر کرکے مرکب کو مہمیز کرکے لشکر پر جا گرے مقابلہ کرنے لگے اسی طور سے سرداران
اسلام سے اور پہلوانان کفار سے مقابلہ ہوا ہر ایک نے زیر کر لیا یا قتل شہنشاہ سے ہنر بر تیغزن سے
مقابلہ ہوا وہ ہاتھ سے شہنشاہ کے مارا گیا سکندر فرخ لقا سے اور بہرام مارخوار سے مقابلہ ہوا وہ
بھی مارا گیا نور الزمان سے طوس زرین کمر ایک پہلوان قوی ہیکل تھا مقابلہ ہوا وہ بھی قتل ہوا
عین الزمان سے اور سر پلنگ پوش سے سامنا ہو گیا وہ بھی مارا گیا اسی طور سے خیال کر لینا چاہیے
ایسی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ سوائے لاشون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہے کوسون علم کھلے ہوئے ہین تلوارین
علم ہین نیزے بلند ہین ابر سیاہ اُٹھا ہوا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیسی کالی گھٹا اُٹھی ہوئی ہے اسمین برق شمشیر
کوند رہی ہے پہلوان جو نعرے کرتے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ رعد کی صدا ہے ہر طرف رعد گرج رہا ہے
باجے جو جنگی بج رہے ہین وہ یہ ثابت کرتے کہ ہزارون پہاڑ باہم ٹکرا رہے ہین ایسی جنگ مغلوبہ تھی
کہ بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو قتل کرتا تھا ایک دوسرے کو نہ پہچانتا تھا برابر شمشیر زنی کر رہے
تھے خون برس رہا تھا ہر طرف جوئے خون روان تھی کشتی حیات گرداب فنا مین پڑی ہوئی تھی ہزارون
سر کٹے ہوئے پڑے تھے تین شبانہ روز ہوئے ہین کہ برابر تلوار چل رہی تھی قریب تھا کہ لشکر کفار شکست کھا کر بھاگے
راوی نے بیان کیا ہے کہ شہر محرابیہ کے حوالی مین ایک قلعہ ہے کہ اُسے مشرودیہ کہتے ہین مشرود اژدر خوار ایک
پہلوان زبردست ہے کہ اُسکے مثل اُس اقلیم مین کوئی نہین ہے وہ ایسا پہلوان ہے کہ بارہا محراب شاہ نے
لشکر اُسکے مقابلہ کے لیے روانہ کیا وہ لشکر شکست کھا کر بھاگ آیا اُسنے محراب شاہ کی کبھی اطاعت
نہین کی بلکہ اکثر شاہون کا خزانہ لوٹ لیا ہے اسکے ہمراہ پچاس ہزار قزاق ہین جو کہ ہر وقت ہمراہ
رہتے ہین اسکا پیشہ قزاقی کا ہے یہ اکثر تاجرون کو لوٹ لیتا ہے اتفاق سے اُسکو بھی خبر ہوئی کہ خدا پرست
لشکر لیکر آئے ہین محراب شاہ سے مقابلہ ہونے والا ہے باعث مذہب کے چونکہ یہ بھی تصویر پرست تھا
اسنے خیال کیا کہ مذہبی امور نہ ہوتے تو مین کبھی مقابلہ کو نہ جاتا اور نہ کمک کرتا اگر مالی و ملکی فساد ہوتا تو مین کیون
زحمت گوارا کرتا مگر کیا کرون کہ مذہبی امر کا فساد ہے وہان جانا اور شریک ہونا واجب ہے یہ اپنے ہمراہیون سے
صلاح کی اور یہ بھی کہا کہ ایک احسان بھی ہوگا محراب شاہ پر بس اُسیوقت اپنے لشکر کو لیکر طرف محرابیہ
کے چلا اُسکو جب خبر ہوئی کہ جب محراب شاہ نے مہلت طلب کی تھی پہلے مقابلہ کی نہ خبر ہوئی تھی جب
آکر پہونچا کہ جبکہ باہم جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اور تلوار برس رہی تھی خون کی ندی جاری تھی اور لشکر کفار قریب تھا

سے کہ تھا کہ میدان سے گرد اُڑی کہ تمام صحرا تاریک ہوگیا دونوں لشکر کے ہرکارے براے خبر روانہ ہوئے
مگر مقابلہ برابر ہوا کیا تلوار برابر چلا کی یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہی ہاں کچھ لشکر کفار کو خیال
ہوا تھا محراب شاہ نے اُس گرد کو دیکھکر اپنے اہل لشکر سے کہا تھا کہ پریشان نہو تمھاری کمک آگئی ہو کوئی
لشکر تمھاری مدد کو مع لشکر آیا ہی یہ جو محراب شاہ نے پکار کر کہا یا تو لشکر فرار ہونے کو تھا یا ایک مرتبہ
یہ صدا سنکے تھم گیا اور لڑنے لگا کہ وہ گرد قریب اُس میدان جنگ کے آکر شق ہوئی اُس گرد سے شرود
اژدر خوار مع پچاس ہزار سوار کے پیدا ہوا اُسنے جو جنگ مغلوبہ دیکھی ہرکارے روانہ کیے کہ خبر لاؤ کہ
یہ کس سے مقابلہ ہو رہا ہی کسکا لشکر ہی وہ ہرکارے ادھر کو روانہ ہوے کے چند سوار لشکر محراب شاہ کے بھاگے
ہوئے چلے جاتے تھے کہ وہ ہرکارے ملے اُنھوں نے جوان سواروں کو دیکھا تو پکار کر کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ ہمکو تم سے
کچھ دریافت کرنا ہی ہمکو بتاؤ کہ لشکر محراب شاہ کس مقام پر فروکش ہی اور یہ کونسا لشکر ہی جس سے مقابلہ ہو رہا
ہی اُنھوں نے جو یہ صدا سنی اور یہ سنا کہ یہ لوگ لشکر محراب شاہ کی تلاش میں ہیں وہ سوار ایک مقام پر
ٹھہر گئے کہ وہ ہرکارے اُنکے قریب آئے اُن ہرکاروں نے کہا کہ بیان کرو کہ تم کس لشکر کے ہو کچھ
محراب شاہ کے بھی لشکر کا حال معلوم ہی اُنھوں نے کہا کہ تمکو محراب شاہ کے لشکر سے کیا غرض ہی تم کیوں محراب شاہ کے لشکر کو تلاش
کرتے ہو اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم ہرکارے ہیں لشکر شرود کے وہ براے کمک محراب شاہ پچاس ہزار لشکر
لیکر آئے ہیں سنا ہی کہ محراب شاہ اور خدا پرستوں سے مقابلہ ہو رہا ہی براے ترک مذہب چونکہ
دینی امور ہیں اس سبب سے ہمارا آقا بھی کمک کو آیا ہی اُسنے جو یہ جنگ مغلوبہ دیکھی تو ہمکو روانہ
کیا کہ خبر لاؤ کہ یہ جنگ کس سے ہو رہی ہی اور یہ کون لشکر ہیں اور لشکر محراب شاہ کہاں ہی یہ
تو لشکر نہیں ہی اُن سواروں نے کہا کہ آگاہ ہو ہم لشکر محراب شاہ کے سوار ہیں قریب ہی کہ
لشکر محراب شاہ شکست کھائے جلد جا کر اپنے آقا کو خبر کرو کہ وہ آکر کمک کریں ایسا نہو کہ لشکر
فرار ہو جاے یہی وقت کمک ہی یہ جو اُن سواروں نے کہا وہ ہرکارے فوراً اپنے لشکر کی طرف
چلے یہاں شرود اِس انتظار میں تھا کہ یہ خبر آئے اور یہ دریافت ہو جاے کہ یہ فلاں لشکر ہی اور
لشکر محراب شاہ نہیں ہی اور سبب مقابلہ معلوم ہو جاے تو میں اپنی راہ لوں کہ وہ ہرکارے
پہونچے اُنھوں نے اُن سواروں سے جو سنا تھا وہ بیان کیا شرود یہ سنکے اپنے اہل لشکر
سے کہنے لگا کہ بھائیو جلد روانہ ہو کہیں ایسا نہو کہ لشکر محراب شاہ شکست کھائے یہ جو جنگ
مغلوبہ ہو رہی ہی یہ لشکر محراب شاہ اور خدا پرستوں سے ہو رہی ہی یہ سنا تھا کہ لشکر نے
اُسی مقام پر تلواریں نیام سے کھینچ لیں اور مرکب اُٹھا دیے اور حملہ کرکے چلے ادھر وہ ہرکارے
جو کہ لشکر اسلام سے اور کفار سے براے خبر آئے تھے وہ دریافت کرکے اپنے اپنے لشکر کی طرف چلے
عین جنگ مغلوبہ میں محراب شاہ کے ہرکاروں نے محراب شاہ کو خبر دی کہ اے بادشاہ مبارک ہو
کہ یہ جو گرد اُڑی تھی اور اُس گرد سے لشکر پیدا ہوا ہی یہ لشکر آپکی کمک کو آیا ہی اُسکا افسر شرود حاکم قلعہ
شرود یہ ہی وہ لشکر لیکر آپکی کمک کو آیا ہی یہ جو محراب شاہ نے سنا خوش ہو گیا گویا اُن کے اسیر
ہو جانے سے اُسکا دل ٹوٹ گیا تھا اور شکستہ دل ہو رہا تھا مگر اِس خبر کو سُنکے خوش ہو گیا اور یہ آواز
اپنے لشکر کو صدا دی کہ اے جوانان لشکر آگاہ و خبردار باشید کہ یہ جو لشکر آیا ہی یہ تمھاری کمک کو آیا ہی جان
لڑا دو یہ وقت جان لڑانے کا ہی اور تمھاری کمک کے لیے لشکر تازہ دم آیا ہی وہ لوگ آج تین شبانہ روز سے برابر
لڑ رہے ہیں اسی وقت مار لینا چاہیے لشکر تازہ دم اور تم ملکر مار لو یہ جو محراب شاہ نے کہا محراب شاہ کے

لشکر کے دل قوی ہو گئے پھر جم کر لڑنے لگے اُدھر یہ خبر صاحبقران کو اور بادشاہ کو ہرکاروں نے دی کہ
کفار کی کمک آئی ہی مشرود اژدر خوار ہی وہ لشکر بیکر آیا ہی یہ جو صاحبقران و بادشاہ نے سنا فرمایا کہ خدا
بزرگ است مصرعہ دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست ٭ اگر ہماری موت آئی ہی تو کوئی خوف نہین
ہی ہر ایک کو مرنا ہی اور اس طور سے مرنا تو عین خوشی ہی کہ تا ابد نام رہیگا اور بیمار ہو کر مرنے سے مرد سپاہی
کے لیے تلوار سے مرنا حیات ہی اور بیمار ہو کر مرنا بد نامی کا مرنا ہی اور اگر موت نہین آئی ہی تو کوئی ہمکو قتل
نہین کر سکتا ہی ایک نہین ہزار لشکر آئین اور سیکڑون کمک آئے تو کیا ہوتا ہی یہ فرما کر پھر لڑنے لگے کہ اتنے
عرصہ مین مشرود مع لشکر کے آپہونچا اور خدا پرستون سے مقابلہ کرنے لگا یہ تازہ دم آیا تھا وہ لوگ
تین شبانہ روز کے تھکے ہوئے تھے مگر کیا اُنکے حواس تھے برابر مقابلہ کر رہے تھے تلوار چل رہی تھی کسی
مقام پر ہاتھ کمی نہ کرتا تھا تلوار کاٹ مین کوتاہی نہ کرتی تھی جب ہاتھ مارا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے
ہوئے اُسکا کچھ خوف نہ تھا کہ یہ لوگ تازہ دم آگئے ہین چاوشان لشکر اسلام پکار رہے تھے کہ اے جوانان
جان لڑا دو لشکر کفار کی کمک آئی ہی وہ لوگ تازہ دم ہین ایسی شمشیر زنی کرو کہ اُنکے جی چھوٹ جائین وہ
جنگ سے باز آئین وہ کام کرو کہ رستم و اسفندیار کو لوگ فراموش کر جائین اُنکی کارزار مثل حرف غلط
کے صفحہ روزگار پر سے مٹجائے تمہارا افسانہ باقی رہے اسطور سے صدا لگا لگا کر اپنے لشکر کے دل کو
قوی کر رہے تھے وہ روباہ خصال تھے بھلا ان شیران دشت وغا کا مقابلہ کر سکتے تھے یہ لوگ جان
دیکر مقابلہ کرنے لگے ایک شبانہ روز اُسی طور سے مقابلہ رہا سر پر سر گر رہے تھے تن پر تن گر کر تڑپ
رہے تھے خون کا دریا جاری تھا سر مثل اولہ کے برستے تھے برق شمشیر ہر طرف چمک رہی تھی گھٹا سے
سر پر گھٹی جاتی تھی ہزارون زخمی تڑپے ہوئے تھے لاکھون سسکتے تھے سیکڑون خواب مرگ مین مبتلا تھے
کسی طرف سے صداے آہ آہ ہی تھی کوئی گھبرا رہا تھا کوئی پانی کا طلبگار تھا کسیکا دم واپسین تھا کوئی
حالت نزع مین آنکھین بند کیے ہوئے پڑا تھا کسیکا سینے پر دم آلگا تھا کہ مرکب پامیائل کر کے چلا گیا
وہ آہ بھر کر مر گیا استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے کوس حربی کی یہ حالت تھی کہ اُس سے صدا نہ آتی تھی اُسکی
آواز بیٹھی ہوئی تھی قرنا دم بخود تھی تُرہی کی صدا بلند تھی جلاجل صداے افسوس دیتی تھی حال پر کفار
کے حیران تھی ایسا خوف غالب تھا کہ صداے جلاجل نہ آتی تھی اور اگر تاشا بھی صدا دیتا تھا تو افسوس کی
آواز نکلتی تھی نقارے کا شکم پھول گیا تاشے کو یہ افسوس تھا کہ لشکر اسلام کی ظفر ہوئی ہر باجا اپنی صدا مین
افسوس کی صدا دے رہا تھا جو کوئی کوس کو بجاتا تھا ایسی اُسکی آواز پڑی تھی بسبب خوف کے کچھ صدا نہ آتی
تھی زیر و بم سب خاموش تھے رباب و دف سب دم بخود تھے باجا بجانے والون کے ہوش بجا نہ تھے
یہ خیال کر رہے تھے کہ ہم کیا بجاتے ہین کوئی اپنے سر پر اُٹھا کر چوب مارتا تھا کوئی جلاجل کو معکوس بجاتا تھا
کوئی قرنا کو معکوس دم دیتا تھا ایسے لشکریان کفار کے حواس باختہ ہو گئے تھے کہ بیان نہین ہو سکتا ہی سوا
شتر سوارون مین لگئے تھے اپنے مرکب چھوڑ دیے تھے پیدل مرکبو نپر سوار ہو کر راہ فرار تلاش کر رہے
تھے مگر راہ نہ ملتی تھی پیدل سوارون مین سوار پیدلون مین بہت سے سوارون نے ہتیار کھولکر پھینک دیے
اور ادھر اُدھر پوشیدہ ہو گئے پھرنے لگے مگر لشکر کفار بھی جان لڑائے ہوئے مقابلہ کر رہا ہی اب کسی
مقام پر کمی نہین کرتا ہی جب مشرود آیا ہی ایک طرف صاحبقران شمشیر زنی کر رہے ہین ہزارون
کفار مر مر کر گر رہے ہین ایک سمت سرداران معزز لشکر اسلام کے نعرے ہین برابر کفارون کو مار مار کے
گرا رہے ہین بادشاہ اسلام مرکب پر سوار تلوار ہاتھ مین کفار کشی پر مستعد ہین ایکطرف لقین خود پرست

جوکہ تازہ مسلمان ہوا ہی اپنی جان پر کھیلے ہوئے مقابلہ کر رہا ہی ایک وہ سردار نوشقین کی کمک کو سمندر سے آیا تھا مع اپنے لشکر کے کفار
سے مقابلہ کر رہا ہی چونکہ یہ بھی خدا پرست ہو گیا ہی وہ بھی کفار سے لڑ رہا ہی یہ معرکہ پڑا ہوا ہی کہ بناہ بذات خدا تیغ فلاکت جنگ دیکھکر فلک
بنجم پر لرز رہا ہی فلک سر جھکائے ہوئے دیکھ رہا ہی ہر طرف صدائے برن و بکش بلند تھی زمین اس معرکہ کے کانپ رہی تھی یہاں
تو یہ معرکہ پڑا ہوا تھا اور لشکر کفار چھایا ہوا اُڑ رہا تھا جب سے مشرود آیا ہی لشکر کفار کو بڑی قوت ہو گئی
ہی کیونکہ اُسکے ہمراہ جو لشکر آیا ہی وہ لشکر تازہ دم ہی ابھی اُسے ایک دن گذرا تھا کہ یہ لشکر لڑ رہا ہی
اور ان دونوں لشکروں کو چار شبانہ روز گذرے ہیں کہ برابر مقابلہ کر رہے ہیں دوپہر کا وقت ہو گا کہ صحرا سے
گرد اُڑی کہ جس گرد سے تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا کہ وہ گرد شق ہوئی اُس گرد کے اندر سے ایک اور گرد پیدا
ہوئی کہ جسکا رنگ گلنار تھا کہ جسکے سبب سے تمام صحرا لالہ رنگ ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ لالے کا تختہ کھل
گیا کہ وہ گرد قریب اُس میدان کے آکر شق ہوئی اُس گرد سے ایک نقابدار یاقوت پوش نکلا بعد جوش و خروش
اُسکے اسّی ہزار عقب میں چلتہ پوش دوش بدوش رکاب برکاب خود فولادی سروں پر موزے پاؤں میں نیزے ہاتھوں
ہاتھوں میں کمانیں دوش پر تلواریں کمر میں سپریں پشت پر مرکب دور کابہ زیر ران باگیں اُٹھائے ہوئے
برابر چلے آتے ہیں اور وہ نقابدار بجوش و خروش آگے آگے مرکب تیز رفتار پر سوار کنوتی مرکب پر نیزہ رکھا ہوا شمشیر جوہردار
طلائی ڈاب کمر میں پڑی ہوئی کمان کیانی دوش پر سپر پشت پر خود یاقوت نگار سر پر دستانے ہاتھ میں موزے پاؤں میں
یاقوت کی کڑیوں کی زرہ پہنے ہوئے مونہہ پر نقاب یاقوت گون ڈالے ہوئے مرکب اُڑائے ہوئے چلا آتا
ہی اُسنے جو یہ معرکہ دیکھا اپنے عیار سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کیسی جنگ ہو رہی ہی اُدھر صاحبقران و بادشاہ
کی اسپر جو نگاہ پڑی اپنے لشکر کے ہرکاروں سے فرمایا کہ خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی ہرکارے چلے ادھر شاہزادہ
نے بھی اپنے لشکر کے ہرکاروں سے کہا کہ تم بھی خبر لاؤ شاید ہماری کمک کو کوئی آیا ہو یہ ہرکارے ادھر
سے چلے راہ میں لشکر اسلام کے ہرکاروں سے اور نقابدار کے ہرکاروں سے سامنا ہوا اُنھوں نے
اُنسے پوچھا کہ تم کدھر جاتے ہو اُنھوں نے کہا کہ اس لشکر میں جاتے ہیں اس خبر کے لیے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور
کدھر سے آیا ہی اُنھوں نے پوچھا تم کدھر جاتے ہو اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم اُس لشکر میں جاتے ہیں جو ابھی
مقابلہ آیا ہی اس امر کے دریافت کرنے کو کہ یہ کس سے جنگ ہو رہی ہی ہمارے آقا نقابدار نے خبر منگائی ہی
چونکہ نقابدار نے اپنے عیار کو حکم دیا تھا اُسنے ہرکارے روانہ کیے تھے اسلیے کہ وہ یہ خبر سنکے آئے تھے کہ
کسی نواح میں لشکر اسلام فرودکش ہی اور کفار سے مقابلہ ہی وہ بھی برائے مقابلہ کفار آئے ہیں اُن ہرکاروں
نے کہا کہ ان نقابدار کا کیا نام ہی اُنھوں نے جواب دیا کہ نقابدار یاقوت پوش کہتے ہیں یہاں تو یہ تقریر ہو رہی
تھی اُدھر نقابدار کو تاب نہ رہی ایک مرتبہ مرکب اُٹھا کر طرف جنگ مغلوبہ کے چلا اسّی ہزار مرکب کے ایک
مرتبہ قدم اُٹھ گئے باگیں لیں اور ہمراہ نقابدار کے طرف لشکر کے چلے نقابدار نے تلوار نیام سے لے لی تھی
نقابدار کا قرار لینا تھا کہ اسّی ہزار تلواریں ایک مرتبہ نیام سے نکلیں اور سب طرف لشکر کے روانہ ہوئے
نقابدار نے نعرہ کیا کہ منم نقابدار بجوش و خروش ای کافران پر دغا ای نابکاران بچیا کہاں جاتے ہو میرے ہاتھ
سے بچکر اور پھر ایک مرتبہ اس امر کو دریافت کیا کہ کون لشکر کفار ہی اور لشکر کفار کی بہت بڑی پہچان یہ تھی
کہ اُنکے لشکر کے علم سیاہ ہوتے ہیں اُنکی پیشانی پر سیندور کے ٹیکے دئے ہوئے تھے اور گلوں میں تصویریں
پڑی ہوئی تھیں اس سبب سے نقابدار نے پہچان لیا کہ یہ کفار ہیں اور یہ پہچان لیا کہ یہ لشکر اسلام ہی چونکہ
لشکر اسلام کے سبز رنگ کے علم تھے علاوہ سیاہ علموں کے کہ یہ تمیز لشکر کفار کا ہی بس یہ دیکھکر نقابدار
نے یہ نعرہ مارا کہ منم نقابدار یاقوت پوش یہ جو نعرہ مارا اور تلواریں علم کر کے ایک مرتبہ اسّی ہزار تلواریں برابر

پڑیں اسی ہزار سر کٹ کر زمین پر گرے اور اسی ہزار مرکب قتل ہو گئے اور اُدھر نقابدار کے ہرکارے
بھی یہ دریافت کرکے آ گئے تھے اور نقابدار سے آ کر عرض کیا تھا کہ لشکر کفار اور لشکر اسلام سے مقابلہ ہو رہا
ہے اور یہ لشکر صاحبقران ہے اور یہ لشکر مخراب شاہ ہے جو کہ تصویر پرست ہے یہ سنا تھا کہ نقابدار نے
قتل کرنا شروع کیا تھوڑے ہی عرصے میں لڑ بھڑ کر تمام لشکر کو تہ و بالا کر دیا لشکر کا ستھراؤ کر دیا ایسی جنگ
واقع ہوئی کہ تمام لشکر میں ہلچل پڑ گئی میدان کشادہ ہو گیا نقابدار کی جو جرأت و شوکت صاحبقران نے
دیکھی حواس جاتے رہے یہ حال تھا کہ ایک سوار اُٹھا کر دوسرے سوار پر مارا کہ مع راکب و مرکب چور چور
ہو گیا دونوں سواروں کے استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے یا یہ کیا کہ سوار کو مع مرکب اُٹھا کر زمین پر مارا
کہ راکب و مرکب ایک ہو گئے اور استخوان سُرمہ ہو گئے ہر مرتبہ دو دو چار چار کو اُٹھا کر دے مارتا تھا
کہ وہ پیوند خاک ہو جاتے تھے ایسی چالاکی سے مقابلہ کر رہا تھا کہ لشکر کفار کے ہوش اُڑے جاتے تھے
صاحبقران نے جو یہ جرأت نقابدار کی دیکھی اور یہ سن و سال دیکھا کہ ایک جوان سولہ سترہ برس کا
سن ہے اور چہرے سے شوکت و شان پیدا ہے کہ دیکھکر رعب و دبدبہ کو حواس اُڑے جاتے ہیں تمام لشکر کفار
پر رعب چھایا ہوا ہے لشکر کے سوار اُسکی صورت دیکھکر بھاگے جاتے ہیں صاحبقران اپنے دل میں فرماتے ہیں
کہ کیا جوان ہے اور کیا شوکت ہے اس شان و شوکت کا میں نے جوان آج تک نہیں دیکھا اس سن و سال میں
یہ جرأت اور یہ چالاکی اسی کا کام ہے اُدھر نقابدار شمشیر زنی کرتا ہوا چلا جاتا ہے اور صاحبقران بھی کفار ہی
میں مصروف ہیں کفاروں سے بھی مقابلہ کرتے ہیں اور نقابدار کی جنگ کو بھی دیکھتے ہیں اور نقابدار کی تعریف
کرتے ہیں ہر وار پر اُسکے زبان سے صدلے واہ نکلجاتی ہے نقابدار کفار کو قتل کرتا ہوا چلا جاتا
ہے کہ اُدھر سے مشرود بھی لڑتا ہوا آتا ہے کہ نقابدار سے مقابلہ ہو گیا کہ اُسنے نقابدار کو دیکھکر صدا
دی کہ اے نقابدار تو کدھر چلا آتا ہے تو نے لشکر میں تہلکہ ڈالدیا ہے تیری ہر ضرب سے سیکڑوں کفار
قتل ہو کر گرتے ہیں تو نے ہر مرتبہ میرے کلیجہ کو خون کر دیا ہے اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جاتا ہے برقعہ
بیحیائی کا مونہہ پر ڈال لیا اور لشکر ہمراہ لے لیا اور مقابلہ کرنے لگے بس اب آگے قدم نہ رکھنا میں
تیرا حریف آ گیا ہوں یہ کیا تیری حرکت ہے کہ ان تین روپیہ کے پیادوں پر ہاتھ صاف کر رہا ہے مردان عالم
سے مقابلہ کر یہ جو مشرود نے پکار کر کہا نقابدار نے صدا دی کہ کیوں تیری قضا آئی ہے میں تیری جان کا ملک الموت
ہوں میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جائیگا ایک ضرب تیغ میں تیرا کام تمام ہو گا یہ جو نقابدار نے کہا بس
ایک مرتبہ مشرود مرکب کو تیز کرکے نقابدار کے روبرو آ گیا آتے ہی تگاور زن ہوا کہ مرکب نقابدار کا
اُسی مقام رہا اور مرکب مشرود کا چہار قدم پسپا ہوا یہ مرکب کے پیچھے نیز آ رہا تھا اگر نہ سنبھل جاتا تو زمین
پر آ رہتا نقابدار نے صدا دی کہ واہ ری شہسواری و جوانمردی پہلی تک پوری نہیں قائم ہوتی ہے
اور اپنے کو شہسوار کہتا ہے اور طاقت دکھلاتا ہے ایک ہی تگاورزنی میں تیرا حال کھل گیا یہ تقریر اُسکی
نقابدار کی مشرود نے یہ جواب دیا کہ اس تقریر سے کیا حاصل ہے اپنا وار کر نقابدار نے کہا کہ طریقہ ہمارا نہیں
ہے کہ ہم پہلے ضرب کریں جب تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو میں اپنا وار کرونگا یہ نقابدار کی تقریر سنکے
مشرود نے نیزہ اُٹھا کر سینے نے کینہ نقابدار پر مارا نقابدار نے نیزے کو نیزے پر روک لیا اور نیزہ بازی ہونے لگی ادھر تو
صاحبقران و دیگر سردار مقابلہ کر رہے تھے یا نقابدار کے مقابلہ کا تماشا دیکھنے لگے اور کوئی امر کا
خوف نہ کیا ادھر نقابدار نے پانچویں طعن میں اُسکا نیزہ ہوائی کیا کیونکہ اُسکو جلدی منظور تھی مشرود نے
جو نیزے کو ہوائی دیکھا نیزہ سرلب خجالت میں غرق ہو گیا برہم ہو کر وہ گرز جو کہ تیرہ سو من کا تھا ارابے پر سے اُٹھایا

اور گرز چہرخ دیگر مارا اور کہا کہ نقابدار خبردار ہوجاؤ نقابدار نے صدا دی کہ مین ہوشیار ہون تو وار
کر جیسے ہی مثرود نے عمود کا وار کیا نقابدار نے خالی نہ دیا بلکہ دونون ہاتھ بلند کر دیے جیسے عمود
قریب سر آیا کلہ عمود پر ہاتھ ڈالدیا اور خوب استوار پکڑ کر جو جھٹکا دیا وہ مرکب پر سے منہ کے بھل گرنے
لگا پس اُسنے عمود کو چھوڑ دیا نقابدار نے عمود کو لیکر اپنے نقابدار عیار کی طرف پھینکدیا اور کہا
کہ گرز اُٹھالو یہ گرز کام آئیگا یہ جو نقابدار نے کہا اُسکے عیار نے وہ گرز اُٹھا لیا اور لیکر اپنے جا
کو دیا جو کہ برابر اُس عیار کے کھڑا تھا پس مثرود نے ایک مرتبہ تیغہ پانچسو من کا نیام سے لیا ایک تختہ
کا تختہ تھا اور سر نقابدار پر مارا نقابدار نے سپر کو سر کے پناہ کیا اُدھر اُسنے وار کیا نقابدار کی نگاہ
تلوار سے لڑی تھی جیسے ہی تلوار قریب سر آئی نقابدار نے سر جھکا دیا کہ علی ہذا سپر کا پشت پر جا جھولا
بس جیسے تلوار قریب سر آئی نقابدار نے تھپکی دی کہ تلوار ہٹ پڑی پھر اُسنے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور
مروڑ کر ہاتھ تلوار چھین لی اور وہی تلوار لیکر کہا کہ **شعر** تو ضرب زدی ضرب من نوش کن * ہمہ شادی
از دل فراموش کن * یہ کہکر وہی تلوار لیکر ایسے جو وار کرتا ہی یا تو وہ تلوار قبہ سر پر چمکی تھی یا زیر مرکب اگر
بوسہ دیا مع راکب اور مرکب چار ٹکڑے ہوئے اُدھر نقابدار نے صدا دی کہ یون صید کو [illegible]
کرتے ہین یہ میرا شکار تھا اسکے قتل کرنے کو مین بڑی دور سے آیا ہون مجکو اسکی قضا لائی تھی مین اسکی جان
ملک الموت تھا اسکا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا جام زندگانی چھلک چکا تھا جو بہادر ہوتے ہین وہ یون قتل
کرتے ہین اسنے آکر سنا گیا ہی کہ بڑا تہلکہ ڈالدیا تھا بڑے بڑے لوگ دعوے کرتے ہین کہ ہم صاحبقران
ہین یہ لڑائی نہ فتح ہوسکے کئی دن اسکو گذر گئے ہین کہ برابر مقابلہ ہو رہا ہی مین نے سنا ہی کہ آج چار شبانہ
روز ہو چکے ہین کہ برابر مقابلہ ہو رہا ہی اب مین آیا ہون یہ معرکہ سر ہوا جاتا ہی یہ کہکر اور نعرہ کرکے لشکر کفار
پر جا پڑا اور جاتے ہی علم فوج کو قلم کیا کوس پر تلوار ماری کہ وہ چاک ہو گیا نقارچی کے دو ٹکڑے
ہوئے یہ جو شجاعت نقابدار کی اہل اسلام نے دیکھی سبکو جوش جرأت آگیا اور ایک مرتبہ جو حملہ
کیا اور اہل کفار کو تلوار کے تلے رکھ لیا اور برابر قتل کرنا شروع کیا وہ جنگ مغلوبہ ہوئی کہ پناہ بخدا
خدا پھر سر برسنے لگے پھر خون کا دریا بہنے لگا پھر سر مثال دے کے خاک پر گرنے لگے پھر تن خاک پر تڑپنے
لگے پھر بازار ملک الموت گرم ہوا پھر ملک الموت روحین قبض کرنے لگے پھر آثار قیامت و رستخیز
برپا ہوئے پھر علم لشکر اسلام لہرانے لگے پھر خون کی طغیانی ہوئی پھر کشتی حیات طوفانی ہوئی پھر
زورق عمر کفار گرداب بلا مین آگئی اہل اسلام دریائے آہن مین شناوری کرنے لگے اور پھر پھر کر
کفار کو قتل کرنے لگے خون کی چھینٹین آسمان پر جانے لگین خون سے تمام زمین لالہ رنگ ہو گئی کوسون تک
خون کا دریا روان تھا لاشین اُسمین پیر کر جانے لگین نشان لشکر جو گرے ہوئے پڑے تھے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ مردے کفنائے ہوسے پڑے ہین یہ حال تھا کہ دفتر لشکر پریشان دواوات معکوس قلم شکستہ
اوراق دفتر منتشر چہرے کٹے پڑے ہین لشکر تہ و بالا ہی کوئی کسی خبر لینے والا ہی عجب قسم کی ابتری پڑی ہی
ہی تمام خیمے گر گئے ہین پڑاو لشکر کا لوٹ لیا گیا ہی ابتو جو کڑی پڑی ہی تو ساری سپہ گری بھول گئے اب تو
ہر ایک کو جان کے لالے پڑے ہین اُدھر نقابدار نے جسقدر نشان لشکر کے تھے سب قلم کر ڈالے کوس
رزمی توڑ ڈالے قرنا پھٹ کر رہ گئے کوس کا شکم پھول کر نقارہ ہو گیا تاشے کی صدا مارے خوف کے
بند ہو گئی کتاب لشکر مین تیرے پڑ گئے ہر ورق جدا ہو گیا شیرازہ اوراق لشکر تتر بتر ہو گیا ہر طرف سے اوراق
لشکر اُڑنے لگے گلشن لشکر مین خزان آگئی برگ خزان دیدہ کی طرح سر تڑپ رہے تھے ہر صف مین خاک اُڑ رہی تھی

جیسے روشن اور بطری پر خاک اُڑتی ہی نہازان قد جو تھے وہ قلم کر ڈالے گئے تھے ہر طرف عالم خزان تھا ایک ایک ادھر اُدھر پھر رہے تھے افسرون کے خیمے مین جا کر پوشیدہ ہو رہے تھے تاکہ دست دشمن سے محفوظ رہین یہ سواران لشکر کا حال تھا ہر قطار و صف پریشان ہوگئی تھی رسالے کے رسالے پلٹنین کی پلٹنین خاک پر سرنگون تھین کانسۂ سر مٹی کے مول تھے بازار مرگ گرم تھا تنون پر بہادرون کے خون کی پوشاک تھی جسم پر زخمون کی پُرھیان پڑی ہوئین تھین گل زخم نخل قد پر کھلے ہوئے تھے سر و نبر خون کا سہرہ بندھا ہوا تھا دولہا بنے ہوئے عروس مرگ سے ہمکنار ہوتے تھے عروس مرگ کو بیاہ کر لاتے تھے سوائے کنج زخم کے کوئی کونچہ نتھا کہ قرار کرین سوائے گوشہ کمان کے گوشہ امان نہ ممکن تھا ہر ایک چلا کے بھاگ رہا تھا مرغ تیر اُڑ کر سن سے اُدھر سن سے اِدھر جاتے تھے اُنکے بھی پر قلم ہو جاتے تھے بالائے آسمان زاغ و زغن کا مجمع تھا کہ وہان اتنا بڑا کشت و خون ہوا تھا وہ لوگ برائے تلاش گوشت آئے تھے کہ اپنا پیٹ بھر لین مگر تلوار ایسی چمک رہی تھی کہ کوئی قصد نیچے آنے کا نہ کرتا تھا سب بالائے ہوا منڈلا رہے تھے سب خوش ہو رہے تھے کہ برسون شکم سیر ہو کر کھائینگے وہ معرکہ پڑا تھا کہ فلک پیر دنگ بہادرونکی لڑائی سے حیران صورت تصویر پریشان فلک پر بھی سناٹا تھا ایسا رن پڑا تھا جس سبب فلک پیر سر جھکائے دیکھ رہا تھا بموجب

نظم

نہ دیکھا نہ ایسا سنا معرکہ
کوئی تھا جو بیدست نے سر کی
نمودار تھا فوج کا رو کٹا
کوئی دو تھا اور کوئی چورنگ تھا
غضب برق شمشیر کی تھی چمک
ہدف گھنگرج وہ لڑائی ہوئی

قیامت کی اُسدن لڑائی ہوئی
نہ سالم رہا لڑکے افسر کوئی
کسیکا جو دیکھا تو تیغہ نہین
کسیکو بھی حسرت کوئی رنگ تھا
سمایا تھا مریخ کو ایسا ڈر
کہ دم مین صفون کی صفائی ہوئی

غضب کا تہ چرخ تھا معرکہ
ہزارون کے سر کی جدائی ہوئی
زبردست ہر اک تھا بازو کٹا
کسی چشم بد کا شکنجہ نہین
لرزتا تھا دہشت سے برج فلک
کہ بھولا تھا جلادی کا سب ہنر

چارون طرف نقیب پکار رہے تھے ای جوانان بکوشید ما جامہ زنان نہ پوشید جنگ مغلوبہ ہونے لگی تھی تلوار چل رہی تھی ہر طرف کفار پر ہجوم تھا لشکر اسلام بصد کر و فر لڑ رہا تھا لقا بدار نے تو قیامت برپا کر دی تھی صاحبقران کی تلوار تو کمی نہ کرتی تھی لقا بدار تیغہ خارہ شگاف علم کیے ہوئے مقابلہ کر رہا تھا دم شجاعت و جرات بھر رہا تھا ادھر سرداران لشکر اسلام اپنی صفائی اور قوت دست دکھا رہے تھے کہ باید و شاید یہ وار کی صفائی تھی کہ ہر مرتبہ سوار کے مع مرکب دو ٹکڑے ہوتے تھے جسکے بڑھکر ہاتھ مارا وہ جہنم واصل ہوا کشتون کے جابجا انبار ٹھوکرون کھاتے پھرتے تھے سر کفار کے خون کے تھالے بھرے ہوئے تھے لاشے خاک و خون مین غلطان پڑے ہوئے تھے کشتی حیات کفار دریائے فنا مین غرق موجہ شمشیر آبدار لشکر اسلام کی یہ کثرت تھی کہ از غرب تا شرق جنگی تلوار سے کفار کے سر جدا ہو رہے تھے کفار کے لشکر سے قیامت کی تلوار چل رہی تھی کہ آسمان بھی تھرا رہا تھا زمین کانپ رہی تھی خون جنگل مین ایسا بہا کہ نمونہ دریا جنگل ہوگیا آسمان مثل حباب نظر آنے لگا سیلاب خون نے صدہا قصر تن ڈبو دیے ایسی بحر خون کی طغیانی ہوئی کہ کشتی عمر طوفانی ہوئی اب دو شعر نظم کے سنیے

نظم

بسمل تھے جسم ماہی تہ آب سے قتال
تھا حال ایسا لشکر کفر انتساز کا

سر تیر تھے خون مین ہمہ تن حباب وار
طوفان مین جیسے ہوتا ہے عالم جہاز کا

طوفان رزمگاہ مین ... تھا یہ حال
میدان رزمگہ مین تلاطم تھا آتش کا
صاحبقران کشور گیر و دلیر نامدار

باتمیز و لقا بدار پر خویش کا یہ حال کہ تلوارین ہاتھون کی ہو گئین خنجر جا پڑے اور ہاتھ لگائے وہ ٹھنڈا ہوا

سیدھا خدمت مین مالک کے گیا اُسنے داخل جہنم کیا کسی کو قاش زین سے اُٹھا کر زمین پر مارا وہ پیوند خاک
خاک ہوا جسپر تیغہ نقابدار کوہ شگاف پڑا اُسکے دو حصے ہوئے یا جسنے یہ دیکھ لیا کہ میری طرف نقابدار آتا ہے مثل
روباہ کے بھاگ گیا خواجہ ثالث نے قیامت برپا کی اُسکو اُچک کے مارا اُسکو لپیٹ کے دو لیا کسیکو
حقہ آتشبازی سے جلا دیا کسیکو آب شمشیر پلا دیا ہر ہر وار سے ہر طرح مقابلہ ہو رہا تھا سیکڑون معززونکا
کھیت ہو رہا تھا سرون کے انبار میدان کارزار تنون کے ڈھیر دام اجل کا پھیلا ہوا غازیان لشکر اسلام
بھی اس جنگ مین جان بحق تسلیم ہوئے فلک کجرفتار کو انکا قلق ہوا سیکڑون مجروح ہوئے اکثر غازی
گلہائے زخم کی بدھیان پہنے جھوم رہے ہین قبضہ شمشیر آبدار چوم رہے ہین عندلیب شجاعت یہ نغمہ سرا
ہے ای باغبان دیکھ وہ پھیر رہا ہے اجل طائران جان کا شکار کر رہا ہے قفس جسم کی تیلیان شکست ہین نخل
مراد لشکر اسلام باردار ہے مزرعہ حیات کفار خشک زیادہ تر ہے معرکہ کارزار مین عجب تزلزل ہے زمین کارزار
سمہائے مرکب سے ہل رہی ہے مرکبان کفار کوتل پھر رہے ہین چہار طرف یہ غل ہے کہ جانین لیکر دو
کفار کو اس معرکہ سے بچانے دو فوج کفار بھاگنے کی تدبیر کر رہی ہے کچھ بے سر و پا بھاگی جاتی ہے غل ہے کہ بھاگو
بھاگو موت پیچھے لگی چلی آتی ہے ہمکو تو کوئی گوشہ امان کا سوائے گوشہ کمان نظر نہین آتا ہے اور نہ کوئی کوچہ
بھاگنے کا بجز کوچہ زخم کے ملتا ہے یہ عالم ہے جدھر جسنے مونہہ اٹھایا بھاگا کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا کہ ہمارے ساتھیونپر
کیا گذری مگر دام اجل نے اُسکو نہ چھوڑا کسی نہ کسی نے لشکر اسلام کے سردار کا شکار ہوا بعضون کی آنکھون
کے نیچے اندھیرا آگیا خود ٹھوکر کھاکے گر پڑا اوپر سے ہاتھ تلوار کا پڑا دو ٹکڑے ہوا باپ کو بیٹا نہ سمجھائی دیا
بیٹے کو باپ بھائی کو بھائی نہ دکھائی دیا دوست کو دوست نے نہ پہچانا یہ بھی نہ جانا کہ کون ہے لشکر اسلام ایسا
غالب آیا ہے اہل کفار کے دلون پر ایسا خوف چھایا ہے کہ سب بدحواس ہین سامان ہراس ہین دل قابو مین نہین
ہین زور بازون مین نہین ترکش سے تلوارین ڈھونڈھتے ہین میان سے تیر نکالتے ہین الٹے ہوئے دُمچی کے
تسمے کو باگ سمجھ کے کھینچتے ہین تنگ گھوڑون کے ڈھیلے ہوگئے ہین بجائے رکاب کے بدحواسی مین
اپنے پانون رکھکر گھوڑے پر سوار ہوتے ہین الغرض اسی طرح فوج کفار قطار در قطار تتر بتر آگے پیچھے
بھاگی گھوڑے چھوٹ گئے دل بڑے بڑے پہلوانون کے ٹوٹ گئے ہتھیار پہلوانون
کے رہگئے سپاہیون نے تلوارین پھینکدین سبحان اللہ ایک چشم زدن مین میدان کارزار یہان سے
وہان تک صاف ہوگیا کفار بھاگ کر ادھر اُدھر پوشیدہ ہونے لگے اب صاحبقران اور
مہراب شاہ سے مقابلہ ہوگیا صاحبقران نے مہراب شاہ کو ڈانٹا کہ او گبر ناہنجار کہان جاتا ہے مین
تیری جان کا ملک الموت آن پہونچا اُسنے پلٹ کے تلوار کا ہاتھ صاحبقران کے مارا صاحبقران نے
سپر پر گانٹھ کر کمر بند مین ہاتھ ڈالکر نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اور پہلے ہی زور مین قاش زین سے
اُٹھا کے بلند کیا کفار نے دیکھا ہمارا بادشاہ گرفتار ہوگیا جو کچھ حواس باقی تھے وہ بھی جاتے رہے
ادھر صاحبقران نے اُسے گرد سر چرخ دیکر زمین مارا خواجہ نے دوڑ کر کمند سے اُسکی مشکین باندھلین اور
نظر زنبیل کیا اب صاحبقران تلوار علم کر کے لشکر کفار پر جا پڑے چارون طرف سے لشکر اسلام نے
راہین بھاگنے کی بند کردین لشکر کفار کو قتل کرنا شروع کیا ایک طرف سے نقابدار یاقوت پوش مع اپنے
اسی ہزار سوارون کے شمشیر زنی کرتا ہوا اُن روباہ خصلتونکا مثل شیر ژیان شکار کرتا ہوا چلا آتا ہے ایک
جانب سے لشکر اسلام و سرداران لشکر اسلام اپنی جرأت دکھلا رہے ہین علمہائے لشکر کفار سرنگون ہین
کوئی گوشہ کفار کو پناہ کا نظر نہین آتا ہے جبکہ چارون طرف سے لشکر کفار پر دباؤ پڑا آخر کو اُنھون نے

عاجز ہوکر صدا دی کہ ہم خواستگار امان ہین ادھر سے اہل اسلام نے جواب اُنکو دیا کہ امان بشرط ایمان تم اگر مذہب
تصویر پرستی ترک کرو تو تمکو امان دیجاے اُنھون نے عرض کیا کہ تا زندہ ایم بندہ ایم ہم آپکی اطاعت اور
فرمانبرداری سے باہر نہین ہین آپ ہمارے حال پر رحم فرمائیے بقول کسی کے آپ ز قدم جہان قدم
جان ہے تو جہان ہے یہ کہکر جو جو سردار قتل ہونے سے بچ گئے تھے وہ تلوارین پھینککر اپنے ہاتھونکو
رومال سے باندھکر مثل گنہگارون کے سر کو جھکا کر خاموش کھڑے ہو رہے یہ جو حال لشکر کفار
کے سوارون اور پیدلون نے اپنے افسرونکا دیکھا اُنھون نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا پھر تو حال
صاحبقران لشکر کفار کا دیکھکر بہت خوش ہوئے اور حکم فرمایا کہ اب انکو کوئی قتل نکرے کیونکہ یہ
جنگ سے عاجز آگئے ہین اور اُنھون نے امان طلب کی ہم رحیم ہین اور اُسی کریم کے بندے ہین کہ جو
اپنے بندون کا صریح گناہ دیکھتا ہے اور معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے ہمارے خاندان کا یہ طریقہ
نہین ہے کہ جو امان طلب کرے اُسپر ہم زیادتی کرین یہ سنتے لشکر اسلام نے و غازیان اسلام نے ہاتھ
روک لیا اور پڑاؤ کو اہل کفار کے لوٹ لیا نقابدار یاقوت پوش نے جب یہ معرکہ دیکھا کہ کفار نے
امان طلب کی اور صاحبقران نے انکو امان دی اپنے عیار سے کہا کہ اب یہان ٹھہرنے کا موقع
نہین ہے اپنے قیامگاہ کی طرف چلو یہ کہکر اور صاحبقران کی طرف دیکھکر بصداے بلند یون کہا
کہ بہادر جو ہین وہ یون جنگ سر کرتے ہین اور یہ وہی کفار تھے جو چار شبانہ روز سے مقابلہ کر رہے
تھے یہ ہمارے قدم کی برکت تھی کہ دو پہر کے عرصہ مین لڑائی فتح ہوگئی اور مینے اُس سردار کو
قتل کیا جو کہ اپنے وقت کا رستم ثانی تھا پس تمکو لازم ہے کہ اثاثہ صاحبقرانی ہمکو دو کہ ہم صاحبقران ہین
اسی قوت اور طاقت پر دعوے صاحبقرانی کا کرتے ہو خیر اسوقت تو مین جاتا ہون کہ مجکو ا
ضرورت ہے ایک مرتبہ آکر اگر تمنے بخوشی خاطر مجکو اثاثہ صاحبقرانی کا دیدیا تو فبہا ورنہ بقوت بازو
تمسے لیلونگا کیونکہ صاحبقرانی میراحق ہے یہ بالکل صاحبقرانی نا انصافی کی ہے اب جب کبھی معرکہ
پڑیگا تو میرے زور و طاقت کا تمکو حال معلوم ہو جائیگا مین اُس شخص کا فرزند ہون کہ جسنے برسون
کفار کشی مین اپنی عمر عزیز صرف کی اور لاکھون پہلوانان زبردست تہ تیغ بیدریغ کر دیے اور
مین اُس خاندان سے ہون کہ جس خاندان کے بزرگون نے بڑے بڑے معرکہ سر کیے ہین اور
ہمیشہ اپنے ہمچشمون سے زیادہ رہے ہین یہ صدا دیکر اور اپنے مرکب تیز رفتار کو اُڑا کر جس طرف سے
آیا تھا مع اپنے لشکر جرار کے روانہ ہوا اور اسقدر تیز گیا کہ گرد لشکر بھی نظر نہ آئی ادھر صاحبقران
نے یہ تقریر سنکے خواجہ سے کہا کہ یہ نقابدار ہمارے خاندان سے معلوم ہوتا ہے اے خواجہ بڑا جری
اور بہادر ہے اسکی جرات کی کیا تعریف کرون کوئی میرے دل سے پوچھے جب سے مین نے
اسکو دیکھا ہے ایک محبت سی پیدا ہو گئی ہے خواجہ نے کہا کہ آپکا تو یہ حال ہے کہ جہان کسی جوان مرد کو یا بہادر
کو دیکھا اُس سے محبت ہو گئی ہوگا وہ تو اثاثہ صاحبقرانی طلب کرتے ہین اور آپکو اُس سے محبت
ہے ابھی چندروز کا ذکر ہے کہ نقابدار سبز پوش کو دیکھا تھا اُسکی بھی محبت آپکو ہوئی تھی اور کسقدر
بیقرار ہوئے تھے کہ اُسکے اشتیاق ملاقات مین اُسکو نامہ تحریر کیا تھا آپنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کیا کہتے
ہو وہ بھی اثاثہ صاحبقرانی طلب کر کے اور وعدہ کر کے چلا گیا کہ مین ایک مرتبہ آکر آپکی صاحبقرانی
کا امتحان کرونگا اے صاحبقران نقابدارون سے خوف کرنا چاہیے اور اُنکے منہ نہ چڑھنا
چاہیے کیونکہ یہ وہ لوگ ہین کہ اُنھون نے برقع سیمیائی کا اپنے منہ پر ڈال لیا اور جو چاہا وہ کیا اور

چلے گئے پس لازم یہ ہی کہ اِن لوگون کو اُنکے حال پر چھوڑ دیجیے اور اُنکی ملاقات کی فکر نہ کیجیے ورنہ اُنکے ہاتھ سے سوائے رنج کے کچھ حاصل نہوگا صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ مین کیا کرون مجھکو دیکھکر محبت ہو گئی خواجہ نے جواب دیا کہ اگر محبت ہو گئی ہی تو پھر اتاشہ صاحبقرانی انمین سے ایک کے حوالے کیجیے اور یہ کہیے کہ تم دونون آپس مین مقابلہ کرو مین خانہ کعبہ جاتا ہون صاحبقران نے کہا کہ یہ تو نہوگا کہ بدون مقابلہ مین انکو اتاشہ صاحبقرانی دون اُس حالت مین جو انمین سے مجھپر غالب آئے یہ حال اُسکا ملاحظہ فرما کے بادشاہ کو ہمراہ لیکر مع اپنے لشکر کے طرف اپنی فرودگاہ کے تشریف لے چلے اور کفارون سے کہا کہ تم لوگ جاؤ کل بوقت سحر حاضر خدمت عالی ہونا اور چند خیمے اُنکو برائے قیام عنایت فرمائے اور ایک سردار کو حکم دیا کہ تم جو کشتگان اہل اسلام مین انکے لاشونکو جمع کرکے نماز میت پڑھو اور دفن کرکے داخل لشکر ہو اور محاسبان لشکر کو طلب کرکے فرمایا کہ حساب کرو کہ کسقدر اہل اسلام آج بدرجہ شہادت فائز ہوئے اور کتنے کفار اہل اسلام کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے یہ حکم محکم دیکر صاحبقران مع لشکر فیروزی اثر کی طرف اپنی قیام گاہ کے تشریف لائے اور داخل بارگاہ فلک جاہ مع بادشاہ جمجاہ اور سرداران نامی کے ہوئے اُسوقت زخمیون کے زخمون مین ٹانکے دئے گئے زخم کے پھائے چڑھائے گئے صاحبقران نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حمد پروردگار بیشمار کی بعد اسکے سب سرداران کو رخصت کیا اور خود اپنے خیمہ خاص مین آنکر لباس تبدیل کیا اسی طور سے بادشاہ نے اور دیگر سردارون نے اپنی اپنی بارگاہون مین جاکر تبدیل لباس کیا چونکہ چار شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے ہر ایک نے آرام کیا خواجہ بھی بعد برخاست ہونے دربار کے پھر میدان قتل گاہ مین آئے اور جو لاشے کفار کے پڑے ہوئے تھے اُن سبکے لباس اُتار لیے اور جو کچھ اُنکی کمرون مین نکلا وہ لے لیا اور سپرین و تلوارین جو کہ مقتولون کی تھین و دیگر آلات حرب و ضرب جو کہ میدان مین پڑے ہوئے تھے اُنکو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور وہان سے آن کے اپنے خیمہ خاص مین سو رہے ادھر لشکر اسلام نے کہ جن لوگون میں سب آسودہ ہو گئے مال غنیمت بہت کچھ ہاتھ آیا تھا اُسکا حصہ ہونے لگا وہ جو سردار بحکم صاحبقران برائے دفن کشتگان اسلام اُس میدان جنگ مین گیا تھا اُسنے سب لاشون کو اہل اسلام کی جمع کیا اور ایک مقام پر نماز پڑھکر دفن کیا اُسکے بعد اپنے لشکر مین آیا اپنے خیمے مین آرام پذیر ہوا اور حساب ہر دو لشکر کے کشتونکا کر لیا یہان تک کہ اسقدر دن رات مین مارے گئے بعد اپنے خیمے مین آرام کیا اور بوقت سحر ہر ایک بیدار ہوا وضو کرکے دوگانہ ادا کیا بعد الفراغ نماز و وظیفہ درباری لباس پہنکر حاضر بارگاہ فلک جاہ ہوا اور اپنے اپنے دنگل و کرسی پر متمکن ہوئے کہ اتنے عرصہ مین صاحبقران بھی نماز وغیرہ سے فراغ حاصل کرکے بارگاہ مین تشریف لائے سب برائے تعظیم کھڑے ہوئے مجرا کیا صاحبقران سب کا سلام و مجرا لیتے ہوئے اپنے دنگل شوکت پر آنکے رونق افروز ہوئے کہ اس عرصہ مین آمد آمد بادشاہ کا غل ہوا سرخ پردے چرخی پر کھینچے ظل الہ جہان پناہ رونق بارگاہ فلک جاہ مالک تخت ملک سلیمان برآمد ہوئے صاحبقران کا پہلے مجرا ہوا بادشاہ نے سینہ پر ہاتھ رکھا کہ تمھاری جگہہ ہمارے دل مین ہی پھر اُسکے بعد اور سردارونکا مجرا ہونے لگا بادشاہ سب کا مجرا لیتے ہوئے قریب تخت تشریف لائے اور تخت کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشی کہ اس عرصہ مین محاسب نے حساب لاکر پیش کیا ملاحظہ جو فرمایا تو معلوم ہوا کہ اس جنگ مغلوبہ مین اسی ہزار

اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار قریب دو لاکھ کے واصل بجہنم
ہوئے یہ دیکھکر بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ بڑی جنگ مغلوبہ ہوئی اور بڑا کھیت پڑا
ایسا معرکہ کم پڑتا ہی کفار بھی خوب لڑے اہل اسلام نے انکو خوب قتل کیا چار شبانہ روز معرکہ رہا برق شمشیر
چمکا کی خون کے دریا بہا کیے دراصل امر یہ ہی کہ کفار بھی خوب جم گئے تھے کسی صورت سے مقابلہ سے منہ پھیرتے
نہوتے تھے یہ جو پہلوان آیا تھا بڑا زبردست تھا مگر اُس نقابدار یاقوت پوش نے آکر اُسکو قتل
کیا وہ نقابدار بھی بہت بڑا زبردست اور بہادر تھا ایک ضرب مین اُسکے دو ٹکڑے کیے خوب
مقابلہ کیا آپنے ملاحظہ فرمایا تھا کہ کیا اُسکا سن و سال تھا ابھی تو وہ بہت کم سن ہی مگر غضب کی چالاکی
اور چستی جسم مین ہی اور قیامت کی جرأت و دلاوری طبیعت مین تھی آتے ہی لشکر کفار کا ستھراو کر دیا
تمام لشکر کو درہم و برہم کر دیا ورنہ یہ مقابلہ کل نہ ہی ہوتا ہان سر تو ضرور ہوتا اور ظفر بھی ہماری ہوتی
مگر بوجہ لگتا کیونکہ لشکر کفار کی کمک کو لشکر تازہ دم آگیا تھا اُسنے آکر یہ معرکہ روکا تھا اسی لشکر کے
سبب سے ایک شبانہ روز اور مقابلہ رہا جو بادشاہ نے فرمایا صاحبقران نے اُسکا جواب دیا
کہ مین کیا کہون کہ جو جرأت و شوکت نقابدار دکھا گیا آج تک تو ہمنے کسی مین نہین دیکھی جو
کہ نقابدار مین پائی گئی اِس کم سنی کے زمانہ مین کیون شہنشاہ ایسی ہی جرأت نقابدار شیر پوش
مین تھی شہنشاہ نے عرض کیا کہ اُسنے بھی وہ جرأت دکھائی تھی کہ باید و شاید مین یہ خیال کرتا تھا کہ
اس سے بڑھکر کوئی بہادر نہ ہوگا مگر یہ نقابدار تو اُس سے بھی زیادہ نکلا اُس سے کم سن معلوم ہوتا ہی
اور بہادر بھی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ نہ معلوم کس طرف چلا گیا اور کدھر سے آیا تھا اور کس خاندان
سے ہی مگر کردار سے تو ثابت ہوتا ہی کہ اسی خاندان سے ہی ابھی جو آئیگا تو ثابت ہو جائیگا ای خواجہ اُن
ہرکارون کو طلب کرو کہ جو برائے خبر طرف لشکر نقابدار کے گئے تھے جبکہ لشکر آچکا تھا وہ لشکر کو دیکھکر
چلے آئے تھے خواجہ نے صاحبقران سے کہا کہ کیا عادت سخت آپکی ہی کہ جہان کسیکو دیکھا اور بہادر پایا
پھر اُسکی تلاش ہونے لگی کہ یہ کون ہی اور کہان سے آیا ہی اجی جناب کوئی ہو گا ہمکو کیا سنا جاتا ہی
کہ یہی طریقہ صاحبقران اول و ثانی کا بھی تھا کہ اُنکے ذہن مین جو بات آگئی اور جس امر کی فکر ہوئی
وہ کرنے لگے بدون اُسکی اصلیت دریافت کیے ہوئے نہ باز آئے آپ بھی تو اُسی باغ کے
گل ہین اور اُسی شجر کے ثمر ہین کیون نہو آپنے بھی وہی طریقہ اختیار کیا اچھا مین اُنھین ہرکارون کو
طلب کرتا ہون یہ کہکر خواجہ نے بیرون بارگاہ آکر حکم دیا کہ وہ ہرکارے حاضر دربار ہون جو کہ لشکر نقابدار
کی خبر کو گئے تھے یہ جو حکم دیا وہ جوڑی ہرکارے کی حاضر ہوئی خواجہ نے اُنکو دربار مین طلب
کرکے روبرو صاحبقران کے پیش کیا اُنھون نے بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران
نے فرمایا کہ جب گرد بلند ہوئی تھی اور تم برائے خبر روانہ ہوئے تھے اور اُس گرد سے نقابدار مع لشکر جرار
ظاہر ہوا تھا اور تمنے دریافت کیا تھا تو کیا معلوم ہوا تھا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لشکر مین نہ پہونچنے
پائے تھے کہ اُس لشکر کے ہرکارے خود ادھر کو آتے تھے اُنھون نے ہمسے راہ مین دریافت کیا کہ
یہ کس لشکر سے جنگ ہو رہی ہی ہمنے آپکا اسم مبارک اور محراب شاہ کا نام لیا بعد اسکے ہمنے اُنسے
دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کدھر جاتے ہو تو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لشکر نقابدار کے ہرکارے
ہین اسی خبر کو اِس لشکر کی جاتے ہین ہمنے دریافت کیا تھا کہ نقابدار کا اسم نامی و گرامی کیا ہے
اُنھون نے جواب دیا کہ نقابدار یاقوت پوش ہی اور کچھ دریافت کیا چاہتے تھے کہ لشکر نقابدار اکثر تبہ

تلوارین لیکر لشکر کفار پر آپڑے اور مقابلہ کرنے لگے ہم اور کچھ نہ دریافت کرنے پائے پھر اسقدر
موقع نہ ملا کہ دریافت کرتے ہان ان غلامون نے اُسوقت پھر قصد کیا تھا جبکہ لقا بدار مقابلہ کر کے
بعد فرار ہونے کفار کے و اسیر ہونے محراب شاہ کے اور بعد امان دینے حضور کے لشکر کفار کو
لقا بدار وہ تقریر کر کے مع اپنے لشکر کے طرف صحرا کے روانہ ہوا تھا ہم لوگ آپکے عقب مین چلے تھے
کہ جہان یہ لشکر فروکش ہو وہان دریافت کرین تھوڑی دور گئے تھے کہ وہ لشکر ایسا تیز رواں ہوا
کہ جسکے عقب مین جانے سے ہم عاجز رہے اور یک بیک خیال کے بھی پانون بھول گئے وہ ہر کارے
نگاہ سے تھک کر رہ گئے ہم مایوس ہو کر واپس آئے خداوند گرد لشکر بھی تو نہ ملی یہ جو ہرکارون
نے عرض کیا صاحبقران نے اُنکو انعام دیکر رخصت کیا اور خواجہ سے فرمایا کہ اگر تم کوشش کرتے
تو ضرور حال معلوم ہو جاتا پس تمنے کوتاہی کی خواجہ نے جواب دیا کہ مین کوئی دیوانہ نہ تھا کہ خواہ مخواہ
اپنے کو زحمت مین ڈالتا نہ کارے نہ مشغلے دوسرے مین لقا بدار کے نام سے خوف کرتا ہون کیونکہ
جس شخص نے برقع بیحیائی کا مونھہ پر ڈال لیا تو اسکو کیا ضرورت ہے کہ وہ کسیکی مروت کرے ایسے
لوگ نہایت کج خلق و بیمروت ہوتے ہین مین لشکر مین جا کر لقا بدار کے اپنی آبرو دیتا یہ جو خواجہ نے
کہا صاحبقران نے جواب دیا کہ بہت ٹھیک بات کہی مین بھول گیا تھا خیر جو کوئی ہوگا معلوم ہو جائیگا
اب اس ذکر کو جانے دو جب وقت اُسکے ظاہر ہونے کا آئیگا ظاہر ہو جائیگا یہ فرما کے حکم دیا کہ قیدیونکو
لاؤ کہ اُنکا دربار کیا جاے اور محراب شاہ کو بھی حاضر کرو اور یہ شمار کرو کہ کسقدر لوگ ہمارے
لشکر کے زخمی ہوئے ہین اُنکے علاج کی فکر کی جاے یہ جو حکم دیا اُسیوقت یہ خبر داروغہ زندان کو
پہونچی وہ محراب شاہ و پیلان و دیگر سردارون کو لیکر طرف دربار شاہی و بارگاہ جہان پناہی
کے مع محراب شاہ کے سب قیدی قریب پانچہزار کے تھے زنجیرین کھڑکھڑاتے ہوئے چلا تھا
چونکہ قاعدہ یہ تھا کہ جب لڑائی فتح ہوئی ہر سردار کے عیار نے اپنے اپنے مالک کے قیدیون کو
حوالہ داروغہ کیا تھا اسی طور سے خواجہ نے بھی پیلان و محراب شاہ و دیگر سردار جو کہ صاحبقران
نے اسیر کیے تھے اور خواجہ نے تذرو زنبیل کیے تھے میدان جنگ سے آکر داروغہ زندان کے
سپرد کیے تھے تا کہ جب وقت سحر دربار کیا جاے تو یہ لوگ حاضر کیے جائین چنانچہ ایسا ہی ہوا جب
حکم داروغہ کو پہونچا تو وہ سب قیدیون کو لیکر حاضر دربار ہوا مجراگاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ یہ قیدی
حاضر ہین پس صاحبقران نے حکم دیا کہ کرسیان حاضر کیجاہین پس اُسیوقت کرسیان حاضر کی گئین
صاحبقران نے ایک کرسی روبرو اپنے دنگل کے بچھوائی وہ کرسی مرصع کار تھی اُسپر محراب شاہ سے
کہا کہ آپ تشریف رکھین یہ سنکے محراب شاہ کرسی پر بیٹھ گیا اسی طور سے پیلان کو کرسی مرحمت
ہوئی پھر تو ہر اسیر کو اُسکی لیاقت کے موافق جگہ دی گئی یہ طریقہ تھا دربار صاحبقران کا کہ جو قیدی وہان
آئے تھے خواہ معزز ہون خواہ غیر معزز وہ کھڑے نہین کیے جاتے تھے اُنکو حکم بیٹھنے کا ملتا تھا یہ صاحبقران
کے خلق کے خلاف ہے اور خلاف مروت ہے اس سبب سے سب اسیران کفار کو حکم بیٹھنے کا ملا جب سب سرداران
مقامات پر بیٹھ گئے مگر حالت یہ ہے کہ سب طوق و زنجیر مین گرفتار ہین اُسی طور سے بیٹھ گئے صاحبقران نے
محراب شاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون محراب شاہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا آیا مین نے اپنے
عیار کو بھیجکر گرفتار کرالیا یا بزور قوت بازو اسیر کیا محراب شاہ نے سر جھکا کر کہا کہ جی ہین کیا عرض کرون
بس یہ خلاصہ ہے کہ جس طور سے بہادر زیر کرتے ہین آپ نے اُسی طور سے مجھکو زیر کیا ہے کوئی مکر و فریب

نہین کیا یہ کلام سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ پھر میری اطاعت کرنے مین کیا کہتے ہو اور دین اسلام
کی شرکت کرنے مین اور اپنے مذہب کے ترک کرنے مین جو عذر ہو وہ بیان کرو یہ جو صاحبقران نے
فرمایا کہ اے محراب شاہ مذہب اسلام کے شریک ہو اور اپنا مذہب ترک کرو محراب شاہ یہ کلام سُنکے
خاموش ہو رہا کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے بیٹھا رہا پھر صاحبقران نے وہی تقریر فرمائی جو کہ پہلے کی تھی
محراب شاہ نے پھر کچھ جواب نہ دیا اُسی طور سے خاموش بیٹھا رہا تیسری مرتبہ صاحبقران
نے برہم ہو کر بنگاہ قہر آلودہ دیکھکر محراب شاہ سے فرمایا کہ مین تجسے کلام کرتا ہون اور تم میری
بات کا کچھ جواب نہین دیتے ہو پس اب مین صاف صاف کہتا ہون اگر مذہب اسلام نہ قبول کروگے
اور میرے کلام کا کچھ جواب نہ دوگے یاد رکھو کہ مین تمکو ضرور قتل کرونگا یہ فرما کے چند کلمے حمد الٰہی مین زبان
سے فرمائے کہ جنکی سبب سے زنگ کفر آئینہ دل پر سے محراب شاہ کے دھو گیا اور قلب اُسکا مثل
آئینہ کے صاف ہو گیا گو اُسکا یہ قصد قبل سے تھا کہ مین اپنے مذہب کو ترک کرون جبکہ اسیر ہوا تھا اُسوقت
سے صرف صاحبقران کی بات کا اس سبب سے جواب نہ دیا تھا کہ وہ اس فکر مین ایسا محو تھا کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے
صاحبقران کے کلام کو نہ سنا تھا جب تیسری مرتبہ صاحبقران نے اُس کلام کو برہم ہو کر فرمایا تو اُسکو ہوش
آیا اور صاحبقران کی طرف متوجہ ہوا اور صاحبقران کی تقریر سنی کہ جسکے سبب سے اُسکا قلب سادہ
روشن ہوا وہ سیاہی کفر برطرف ہوئی شمع نور اسلام روشن ہوئی صاحبقران سے عرض کیا کہ مین جانفروش ہون
ضرور آپ نے مجکو بزور بازو اسیر کیا ہے مین نے آپکی غلامی کی اور مذہب تصویر پرستی ترک کیا جو آپ کا
مذہب ہے اُسکو مین نے قبول کیا یہ جو محراب شاہ نے کہا صاحبقران نے حکم دیا کہ اسکی قید کاٹ دو
دربار مین حداد حاضر رہتا ہے ہر قسم کے لوگ حاضر رہتے ہین کہ نہ معلوم کس کام کی ضرورت ہو جیسے ہی یہ حکم ہوا
کہ قید کاٹ دیجائے حداد نے دوڑ کر محراب شاہ کی قید کاٹ دی محراب شاہ قید سے رہا ہوئے
پس صاحبقران نے حکم دیا کہ کرسی محراب شاہ کی ہمارے قریب لا کر بچھا دو کرسی محراب شاہ
کی برابر و متصل صاحبقران کے بچھائی گئی صاحبقران نے محراب شاہ کو کلمہ تعلیم کیا وہ کلمہ پڑھکر از
سر صدق مسلمان ہوا محراب شاہ نے پہلے قدم بادشاہ کے چومے دست بوسی حاصل کی بادشاہ
نے گلے سے لگایا دست شفقت پشت پر رکھا اُسکے بعد صاحبقران کے قدمون پر گرا کہ ان قدمون کے
سبب سے مین راہ ضلالت سے نکلا اور سرچشمہ ہدایت پر پہونچا صاحبقران نے گلے سے لگایا
اور فرمایا کہ تمہارے مقدر مین یہی تھا جو کہ پیش آیا اور کہا کہ جاکر کرسی پر بیٹھو محراب شاہ مجرا کرکے
اپنی کرسی پر بیٹھ گیا پھر سپایان سے یہی سوال صاحبقران نے کیا وہ بھی از سر صدق مسلمان ہوا
وہ بادشاہ اور صاحبقران کے قدمون پر گرا اُسکو بھی صاحبقران نے گلے سے لگایا مہربانی فرمائی بڑی
عزت سے پیش آئے پھر ہر ایک سردار از سر صدق مسلمان ہوا اُن اسیرون مین وہی لوگ تھے
جو کہ مشرو دیو سے مشرو دیو کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوئے کیونکہ اُنکا افسر ہاتھ سے لقا بدکار
کے قتل ہو گیا تھا کوئی اُنکا افسر نہ تھا سب از سر صدق مسلمان ہوئے راوی نے بیان کیا کہ وہ بائیس ہزار
جو کہ قیدی تھے سب دائرہ اسلام مین آئے قید سے رہا کیے گئے اور اُنکو علی قدر مرتبہ مقام بیٹھنے کو
ملے محراب شاہ سے صاحبقران نے فرمایا کہ تمہارا لشکر بھی امان طلب ہوا تھا مین نے اُسکو امان دی تھی
یقین ہے کہ وہ لوگ بھی آتے ہونگے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ درگاہ سالار نے آکر عرض کیا کہ لشکر محراب شاہ
کے افسر و لشکر مشرو دیو کے افسر حاضر دولت ہین اور باریاب ہونا چاہتے ہین صاحبقران نے

فرمایا کہ اُنکو بھیجدو وہ حاضر دربار ہون یہ جو صاحبقران نے حکم دیا درگہ سالار بیرون بارگاہ گیا اور
اُنکو ہمراہ لیکر اندر بارگاہ کے آیا سبنے مجرا کیا اُنکو بھی کرسی بیٹھنے کو ملی اُنھون نے جو دیکھا کہ ہمارا بادشاہ
وسپہ سالار و دیگر سرداران سب بڑی عزت و توقیر سے حاضر دربار ہین یہی حال شمرود کے لشکر کے افسرون
نے دیکھا کہ ہمارے لشکر کے سردار بڑی آبرو سے حاضر دربار ہین جب اُن سبنے یہ دیکھا خوش ہوئے
ادھر صاحبقران نے اُنسے کہا کہ تم سبکو معلوم ہو کہ تمھارے بادشاہ اور تمھارے سرداران اور
افسرون نے میری اطاعت کی اور مذہب اسلام قبول کیا اب تمکو بھی لازم ہی کہ مذہب اسلام قبول
کرو اُنھون نے دست بستہ عرض کیا کہ ہم لوگون نے تو کل ہی سے آپکا مذہب قبول کیا تھا جب تو امان پائی ورنہ
ہم امان نہ پاتے یہی صورت ہماری زندگی کی ہوئی ہم پر کیا منحصر ہی بلکہ کل لشکر جو کہ اس معرکہ مین
قتل ہونے سے بچا ہی ای حضور لشکر ہمارے بادشاہ کا قریب پانچ لاکھ کے تھا اُنمین سے دو لاکھ تو قتل ہوئے
اور پچاس ہزار زخمی ہوئے اور کوئی قریب بیس ہزار کے فرار کر گئے پس ہم سبنے جو کہ یہان موجود ہین آپکا
مذہب قبول کیا اور کل لشکر نے بس جو آپکے مذہب مین طریقہ تعلیم ہوتا ہو بیان فرمائیے صاحبقران نے
کلمہ تعلیم کیا اُن لوگون نے عرض کیا کہ ہم جاکر لشکر کو یہی تعلیم کرتے ہین اُسکے بعد شمرود کے لشکر کے
سردارون نے بھی یہی تقریر کی اور کہا کہ ہمارا سردار اسی ہزار کا لشکر لیکر آیا تھا اُنمین پانچہزار مارے
گئے اور پانچہزار فرار کر گئے جو کہ باقی ہین وہ آپکا مذہب اسلام قبول کرنے کو مستعد ہین صاحبقران نے
اُنکو بھی کلمہ طیبہ تعلیم کیا سبکے سب رخصت ہوکر صاحبقران سے باہر آئے اور لشکر مین آکر سب نے
لشکر کو مسلمان کیا اور کہا کہ تمھارا بادشاہ بھی مسلمان ہو گیا ہی تمام لشکر خوش ہوا زخمیون کے
علاج کی تدبیر ہونے لگی یہان بڑے عرصہ تک صاحبقران نے دربار کیا اُسی دربار مین محراب شاہ
نے بادشاہ سے عرض کیا اور صاحبقران سے کہ اب مین رخصت ہوکر اپنے شہر کی طرف جاتا ہون
تاکہ اہل شہر کو مسلمان کرون صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ کیا مضائقہ ہی محراب شاہ نے عرض کیا
کہ مین امیدوار ہون کہ ایک عرض میری قبول فرمائیے وہ یہ ہی کہ مین نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر مین نے
لڑائی فتح کی تو جشن کرونگا اور شکست ہوئی اور شریک لشکر اسلام ہوا تو صاحبقران کی دعوت کرونگا
لہذا میری دعوت قبول فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے قبول کی بادشاہ کی خدمت مین عرض
کیا بادشاہ نے بھی منظور کیا سب اہل دربار سے دعوت کا وعدہ لیا جب سب سے وعدہ لے چکا
اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ای محراب شاہ یہ شمرود کون تھا آپنے عرض کیا کہ ای صاحبقران
میرے شہر کے حوالی مین ایک قلعہ ہی کہ اُسکو شمرودیہ کہتے ہین اُسکا حاکم تھا اُسکا یہ پیشہ تھا کہ وہ قزاقی
کرتا تھا اکثر میرا خزانہ لوٹ لیا مین نے لشکر کو اُسکے مقابلہ کو روانہ کیا وہ لشکر شکست کھا کر بھاگ آیا بسبب
زبردست تھا اُسنے کسی کی اطاعت نہ کی ہمیشہ خودسر رہا نہ معلوم کیا سبب تھا جو یہ اسوقت میری کمک
کو آیا یہ جو محراب شاہ نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ قلعہ شمرودیہ بھی مین نے تمکو حاکم کیا تمھارے
قبضہ مین یہ قلعہ دیا اور اُس لشکر کو بھی تمھارے زیر حکم کیا محراب شاہ نے اُٹھکر سلام کیا ایک فرمان
بنام سرداران شمرودیہ صاحبقران نے تحریر فرمایا کہ ہمنے تمکو زیر حکم محراب شاہ کیا ہی اور اُسکو قلعہ کا
بھی حاکم کیا ہی تم اُسکی نافرمانی نہ کرنا یہ فرمان لکھکر محراب شاہ کو دیا محراب شاہ وہ فرمان لیکر اور کل
سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر بیرون بارگاہ آیا سرداران شمرودیہ نے بھی محراب شاہ کی بحکم صاحبقران
اطاعت کی پیلان سے جو محراب شاہ نے کہا کہ تم بھی چلو آپنے جوابدیا کہ مین خدمت صاحبقران مین

نہ جاؤنگا اُسی دربار مین حاضر رہونگا جب یہ کلام مہراب شاہ نے سنا تو خاموش ہوا اُدھر صاحبقران نے
یہ عرض میلان کی منظور کی اور اُسکو جرگہ سرداران مین کرسی مرحمت ہوئی وہ اُس کرسی پر بیٹھا
مہراب شاہ بیرون بارگاہ آیا اور سب سردارون کو اپنے لشکر مین لایا اور لشکر کو لیکر طرف شہر کے
روانہ ہوا یہ خبر ہرکارون نے اہل شہر و وزیر مہراب شاہ کو پہونچائی تھی جو کہ اُسکی طرف سے حاکم شہر کا
تھا کہ پندرہ دن تک مفرد مقابلہ ہوا اُسکے بعد مہلت مہراب شاہ نے طلب کی صاحبقران نے
مہلت دی اُس عرصہ مین مہراب شاہ کا عیار صاحبقران کو اسیر کر لایا صاحبقران سے دربار
مین گفتگو کی اُنھون نے قید توڑ ڈالی اور جنگ مغلوبہ ہوئی اُسکا لشکر بھی اُنکی کمک کو آگیا تھا
ممترود اپنے قلعہ سے باہر آیا مہراب شاہ کی کمک کے لیے مع اسی ہزار سپاہ کے آخر کو ممترود
بھی قتل ہوا مہراب شاہ نے شکست کھائی خود اسیر ہوئے جو لشکر کہ اُس جنگ مغلوبہ سے
بھاگا تھا وہ بھی خدمت مین وزیر کے آیا تھا کل حال سے آگاہ کیا تھا کہ یہ واقعہ گذرا ہرکارون نے
بھی یہ خبر دی تھی کہ سب قید ہو گیے لشکر نے امان طلب کی اُسکو امان ملی یہ خبر سنکے وزیر بہت پریشان
ہوا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے وہ رات تو اُسکو فکر و تشویش مین گذری جبکہ صبح ہوئی تو اسنے سب اہل شہر کو
جمع کیا تھا اور کل لشکر کو اور جو لشکر فرار کرکے آیا تھا اُسکو بھی جمع کیا اور کہا کہ کیا تدبیر کیجیے اُنھون
نے عرض کی اے وزیر اعظم ہم کیا عرض کرین جو آپکی راے ہو اُسی پر عمل کرین یہ جو اہل شہر و اہل لشکر
نے کہا وزیر نے ہرکارون کو بلا کر حکم دیا کہ جا کر دربار صاحبقرانی کی خبر لاؤ کہ کیا گذری کیونکہ آج دربار
ضرور کیا جائیگا جیسا کچھ معلوم ہوگا وہ ہم کو سنیگے ہرکارے بموجب حکم وزیر دربار مین صاحبقران کے
آئے اُنھون نے جو یہان واقعہ گذرا تھا وہ بیان کیا وزیر نے جو یہ سُنا کہ بادشاہ مسلمان ہو گیا اور
کل لشکر بھی مسلمان ہوا ہے اور قلعہ ممترود پر بھی لشکر نے دین اسلام قبول کیا اور وہ قلعہ بھی مہراب
شاہ کے زیر حکم ہوا ہے صاحبقران نے اُسکو زیر حکومت دیا ہے اور کل قلعہ مطیع ہوا ہے یہ جو خبر وزیر
نے سُنی اُسیوقت تمام اہل شہر و لشکر سے کہا کہ تم لوگونکو معلوم ہو کہ بادشاہ نے دین اسلام قبول
کیا صاحبقران کی اطاعت کی ہے پس تمکو بھی لازم ہے کہ تم بھی اپنے بادشاہ کی پیروی کرو جیسا کہ اہل
اسلام کہتے ہین کہ الناس علی دین ملوکہم پس اسی امر مین تمھاری زندگی ہے پس سبنے منظور کیا
کہ اتنے مین خبر آئی کہ مہراب شاہ مع لشکر کے تشریف لاتے ہین یہ سنکے وزیر ارکین سلطنت کو
لیکر براے استقبال گیا کہ اتنے عرصہ مین مہراب شاہ داخل شہر ہو چکا تھا راہ مین وزیر سے ملاقات
ہوئی وزیر نے سلام کیا بادشاہ کو لیکر دربار مین آیا مہراب شاہ تخت پر بیٹھا اور حکم دیا کہ سب اہل
شہر حاضر دربار ہون اُسیوقت یہ حکم صادر ہوا کل لشکر جو کہ بھاگ کر آیا تھا اور جو کہ لشکر مہراب شاہ
یہان چھوڑ گیا تھا سب حاضر ہوا اہل شہر بھی حاضر ہوئے مہراب شاہ نے بعد اس حکم دینے کے
تمام اہل دربار کے روبرو حمد خدا بیان کی جو سردار کہ ہمراہ مہراب شاہ کے تھے وہ تو مسلمان ہوکر
آئے تھے اُنکے علاوہ اور سب اہل شہر نے دین اسلام قبول کیا وزیر بھی مسلمان ہوا وہ لشکر
جو کہ براے مقابلہ گیا تھا وہ بھی مسلمان ہو گیا تھا وہ چھاونی مین آیا اور اُسی مقام پر فروکش ہوا اُدھر
مہراب شاہ اہل دربار کو مسلمان کرکے بیرون بارگاہ آیا سب اہل شہر اور لشکر کو مسلمان کیا
پھر بصدق دل مہراب شاہ نے حکم دیا کہ تمام بتکدے منہدم ہون اور اُس مقام پر مسجدون کی
بنا ڈالی جاے اور مدرسے تیار ہون یہ جو حکم مہراب شاہ نے دیا اُسیوقت تمام بتکدے منہدم ہوگئے

مسلمان

مساجد کی بنا ڈالی گئی مدرسے تیار ہونے لگے محراب شاہ نے حکم دیا کہ دعوت کا سامان
کیا جاے مین صاحبقران کی دعوت کرونگا یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت سامان دعوت ہونے لگا محراب
شاہ یہ حکم دیکر دربار برخاست کرکے محل مین گیا محراب شاہ نے اُسیدن اپنے ایک سردار کو
حاکم قلعہ شترودیہ کرکے مع اُس لشکر کے روانہ کیا جو کہ شترودیہ سے آیا تھا وہ اُسیدن مع اُس
لشکر کے گیا اور داخل قلعہ ہوکر اہل شہر کو آگاہ کیا کہ تمھارا حاکم و سردار مارا گیا اور سب اہل
لشکر مسلمان ہوئے یہ قلعہ بھی زیر حکم محراب شاہ کے صاحبقران نے کردیا ہی پس سب اہل
قلعہ جمع ہوئے اُس سردار نے سب اہل قلعہ کو مسلمان کیا وہان بھی مساجد کی بنا ڈالی گئی اور
مدرسے بھی تیار ہوئے وہ سردار حکومت کرنے لگا یہان محراب شاہ نے محل مین جاکر سب
اہل محل کو مسلمان کیا اب راوی نے بیان کیا ہی کہ کئی دن تک محراب شاہ نے سامان دعوت
کیا اُسکے بعد طرف خدمت صاحبقران کے چلا یہان لشکر مین صاحبقران کے جو جو مجروح تھے
وہ اچھے ہوگئے یہان دربار آراستہ تھا کہ محراب شاہ آکر پہونچا محراب شاہ نے بادشاہ اور صاحبقران کو
مجرا کیا محراب شاہ کو کرسی مرحمت ہوئی صاحبقران کو مجرا کرکے کرسی پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے عرض کیا
کہ مین نے سامان دعوت کرلیا ہی آپ تشریف لے چلین صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا مین چلتا ہون
محراب شاہ نے اپنے وزیر سے کہلا بھیجا کہ سب سامان تیار رکھ صاحبقران مع جہان پناہ
شہر مین تشریف لاتے ہین پس وزیر نے تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی و کوچہ صاف و شفاف ہر طرف
چہل پہل ہونے لگی کہ یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا صاحبقران و بادشاہ و کل
اہل دربار و لشکر کو ہمراہ لیکر مع محراب شاہ کے اُسکے شہر کی طرف روانہ ہوئے یہان تک کہ
داخل شہر ہوئے کل اہل شہر براے دید صاحبقران جمع ہوئے صاحبقران کل اہل شہر کو
دیکھتے ہوئے داخل دربار ہوئے بادشاہ نے تخت پر جلوہ فرمایا اور دربار آراستہ ہوا ناچ و
رنگ کی صحبت برپا ہوئی شراب و کباب کا جلسہ آراستہ ہوا خلاصہ یہ کہ سات دن تک محراب
شاہ نے صاحبقران کی دعوت کی ساتوین روز صاحبقران شہر محرابیہ سے اپنے لشکر مین
آئے محراب شاہ سے کہا کہ تم لشکر لیکر آنا ہم پرسون یہان سے طرف اقبالیہ کے کوچ کرینگے
محراب شاہ نے عرض کیا بہت خوب جب صاحبقران داخل لشکر ہوئے اور دو روز وہان
قیام کیا تیسرے دن حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم سنتے ہی لشکر تیار ہونے لگا
جب کل لشکر تیار ہوگیا اُسوقت محراب شاہ بھی شریک لشکر ہوا اور اپنے وزیر کو حاکم شہر کا کیا
دوسرے روز صاحبقران نے پہلے اپنی بارگاہ ہمراہ خوبل بن عادی روانہ فرمائی اُسکے
بعد خود کوچ فرمایا محراب شاہ بھی ہمراہ ہوا الیقین خودپرست بھی ہمراہ تھا پہلے سپہ دار
یکے بعد دیگرے روانہ ہوئے اُسکے بعد صاحبقران انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اب پھر حال
اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ اُنھون نے پرچہ نویسون کو حکم
دیا تھا کہ تم ہر ایک واقعہ کی ہمکو خبر کرنا چنانچہ پرچہ اخبار سے ہر ایک بادشاہ کو معلوم ہوا کہ پہلے
بارگاہ پر فساد ہوا اُسکے بعد لشکر آیا پندرہ دن تک مقابلہ ہوا محراب شاہ نے مہلت طلب
کی اُنکو مہلت ملی اُس زمانہ مہلت مین عیار صاحبقران کو اسیر کر لایا اور اُس عرصہ مین محراب شاہ
نے نامے تحریر کیے تھے کہ آکر کمک کرو چنانچہ آپ لوگ براے کمک نہ گئے کہ عیار صاحبقران کو

گرفتار کر لایا یہ گفتگو ہوئی جو کہ یہان دربار مین محراب شاہ سے اور صاحبقران سے بحث ہوئی
صاحبقران نے تیر لوٹ ڈالی اسی حالت مین جنگ مغلوبہ ہوئی محراب شاہ نے شکست
کھائی حاکم قلعہ ہشرودیہ برائے کمک آیا تھا وہ ہاتھ سے نقابدار کے مارا گیا نقابدار صاحبقران کی
مدد کو آیا تھا اب محراب شاہ مسلمان ہوا ہی مع کل اپنے لشکر اور اہل شہر کے بلکہ ہشرودیہ بھی زیر
حکم محراب شاہ ہوا ہی اور کل لشکر کے لوگ مع صاحبقران کے دعوت محراب شاہ نے کی ہی آجکل
صاحبقران شہر محرابیہ مین مہمان ہین یہ خبر جو اقبال شاہ وغیرہ کو پہونچی یہ چارون بادشاہ قبل سے
مسلمان ہو چکے تھے خواب دیکھکر اپنی ذات سے جب یہ خبر پہونچی کہ محراب شاہ مسلمان ہو گیا ہر ایک
بادشاہ نے اپنے شہر مین صحبت جلسہ برپا کی شمع رائے روشن کی آخر کو یہ رائے قرار پائی کہ دین اسلام
قبول کر لیا جائے اور جب صاحبقران ادھر آئین تو انکی دعوت کیجائے کی اور وہ مہمان کئے جائینگے
پس ہر ایک بادشاہ نے اہل شہر و اہل لشکر کو جمع کر کے یہی تقریر کی کہ محراب شاہ ایسا زبردست
بادشاہ اہل اسلام سے سر بر نہ ہو سکا تمہاری کیا حقیقت ہی کہ ہم سر بر ہونگے سوائے ذلت اٹھانے
کے کچھ حاصل نہ ہوگا اور اسکے بعد پھر مذہب اسلام قبول کرنا ہوگا اگر جان عزیز ہو تو مذہب اسلام قبول کر لو نہ
بڑی ذلت و خواری ہوگی اگر ایسا نکرینگے تو جان سے مارے جائینگے اس سے بہتر یہ ہی کہ مذہب اسلام اختیار
کرین اس ذلت و خواری سے تو یہ امر اچھا ہوگا کہ صاحبقران کی اطاعت کرین انکی بندگی مین جان
بھی بچتی ہی اور آبرو بھی اور ننگ و ناموس سے بھی بچینگے یہ جو ہر ایک بادشاہ نے تقریر کی سب اہل
شہر نے کہا کہ ہم لوگ آپکے تابع حکم ہین جو آپکا مذہب وہ ہمارا مذہب پس ان چارون بادشاہون
نے اپنے اہل شہر کو مسلمان کیا یہ لوگ تو قبل سے مسلمان ہو چکے تھے خواب مین انکو کلمہ طیبہ دکھایا
وہ کلمہ ہر ایک نے اپنے اہل شہر و عزیز و اقارب و اہل لشکر کو یاد کرا کے مسلمان کیا اسیدن سے بنا
مسجدون کی پڑ گئی یہ لوگ اکثر کتابون مین اہل اسلام کا طریقہ دیکھ چکے تھے اسی طریقے سب نے
بندوبست کیا اقبال شاہ نے ہرکارے مقرر کئے کہ جب صاحبقران ہمارے ملک کے قریب آئین
تو ہمکو اطلاع دینا مین استقبال کیلئے جاؤنگا اسیدن سے سامان دعوت کرنے لگا کہ چند عرصہ کے بعد
ہرکارون نے یہ خبر آکر دی کہ صاحبقران نے محرابیہ سے کوچ فرمایا ہی یہ خبر جو اخبار سے بھی معلوم
ہوئی کہ اقبال شاہ نے سب بندوبست کیا کہ خبر آئی پیش خیمہ شاہی آگیا اقبال شاہ برائے
استقبال شہر سے باہر آیا اسکے آنے کے بعد لشکر اسلام کی آمد شروع ہو گئی یہان تک کہ صاحبقران
مع بادشاہ تشریف لائے بارگاہین برپا ہوئین محراب شاہ کی بارگاہ برپا ہوئی لشکر اتر اقبال
شاہ کے یہ لشکر کثیر دیکھکر ہوش جاتے رہے کئی منزل تک لشکر اترا کو سون بارگاہین برپا ہوئین جب لشکر
آچکا اسیدن تو صاحبقران نے تامل فرمایا بادشاہ نے دربار نہ کیا کیونکہ لشکر تھکا ہوا تھا دوسرے دن بادشاہ
نے دربار کیا سب سردار حاضر ہوئے محراب شاہ بھی دربار مین آیا ایک طرف تخت شاہی کے یقین کا
نیم تخت تھا اور اسکے سردار اور دوسری طرف محراب شاہ کا نیم تخت تھا اور اسکے سردار جب دربار آراستہ
ہو چکا اسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایک نامہ بنام اقبال شاہ تحریر کیا جائے تاکہ وہ آکر اطاعت
کرے یا آمادہ کارزار ہو دبیر حاضر ہوا محراب شاہ نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ میری خطا معاف ہو تو مین
کچھ عرض کرون صاحبقران نے فرمایا بیان کرو اسنے عرض کیا کہ اقبال شاہ کی یہ حقیقت نہین ہی کہ انکو
نامہ تحریر کیا جائے پس آپ مجکو حکم فرمائین مین اپنا لشکر لیکر جاؤن اور گھڑی بھر ارمی شہر کو فتح کر لون جو کچھ

ایسا ہوا اُسکے لیے نامہ و پیغام کی کوئی ضرورت نہیں ہی محراب شاہ کے اس کہنے پر صاحبقران نے یہ جواب دیا کہ ہمارا
یہ طریقہ ہی کہ ہم پہلے حریف کو نامہ بھیجکر آگاہ کر دیتے ہیں تاکہ اُسکو عذر نہ کسی قسم کا ہو نامہ تو ضرور
بھیجا جائیگا اب رہا یہ امر کہ میں مقابلہ کرون پس تمکو حکم دیا جائیگا تم مقابلہ کرنا محراب شاہ یہ جواب
سنکے خاموش ہو رہا یہان تو نامے کی تدبیر ہو رہی تھی اُدھر اقبال شاہ جو بیدار رہا ہوا اپنے وزیر و
افسران سپاہ و اراکین حکومت کو لیکر طرف لشکر صاحبقران کے روانہ کیا اور کئی سو کشتیان زر و جواہر
کی برائے نذر صاحبقران و بادشاہ کے اپنے ہمراہ لیکر آئے اور داخل لشکر اسلام ہوا
تمام لشکر کی سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ پہونچکر در دولت پر پہونچا وہان عادل دربارگاہ پر بیٹھا ہوا
تھا اقبال شاہ نے عادل سے کہا کہ ہماری خبر کر دو کہ اقبال شاہ بادشاہ اقبالیہ
برائے قدمبوسی حاضر ہی عادل نے جاکر عرض کیا یہان وہ وقت ہی کہ دبیر کو حکم نامہ تحریر کرنے کا
ملا ہی کہ عادل نے عرض کیا کہ اقبال شاہ برائے قدمبوسی حاضر ہی پس صاحبقران نے حکم دیا کہ
لے آؤ عادل بیرون بارگاہ آیا محراب شاہ نے اُدھر صاحبقران سے عرض کیا کہ مین نے عرض
کیا تھا کہ اقبال شاہ کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی وہ میرا عرض کرنا ظاہر ہوا کہ مارے خوف کے
اقبال شاہ خود حاضر ہوا اسیطور سے ملاحظہ فرمائیگا کہ امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ
آپ کی بندگی کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم کس غرض سے اقبال شاہ آیا ہی یہان تو
یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اقبال شاہ حاضر دربار ہوا اور بادشاہ کو مجرا کیا اور بادشاہ کے
قدم چومے صاحبقران کی دست بوسی کی اقبال شاہ کو کرسی مرحمت ہوئی اقبال شاہ
نے کشتیان نذر کی گذرانین اقبال شاہ نے دیکھا کہ ایک طرف محراب شاہ و ایک طرف
یقین خود پرست جو کہ اب یزدان پرست کے لقب سے مشہور ہی جب سے مسلمان ہوا ہی بیٹھا ہوا ہی یہ دیکھکر
اقبال شاہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ مرتبہ ہی جو کہ آنکی اطاعت کرنے مین نافرمانی کرتے تھے اُنکی عزت
دیتا ہے یہ خیال کرکے جو کرسی مرحمت ہوئی تھی اُسپر بیٹھا اور جو سردار اُسکے ہمراہ آئے تھے
وہ بھی مجرا بجالائے اور اُنکو بھی مقام بیٹھنے کو مرحمت ہوا سب مجرا کرکے بیٹھے اقبال شاہ
اور بادشاہ اور محراب شاہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ مین امیدوار ہون کہ میرا نان و نمک
قبول فرمائیے میرے سر افتخار کو بالائے فلک ہفتم پر پہونچائیے مین آپکا ایک بندۂ ذلیل ہون آپکے
قدم کی برکت سے یہ سعادت مجھکو نصیب ہوئی اور یہ کہکر اقبال شاہ نے اول سے آخر تک
جو واقعہ گذرا تھا خواب مین مسلمان ہونے کا سب بیان کیا اور محراب شاہ کے مسلمان
ہونے کی خبر سنکے اپنے سب اہل لشکر کو مسلمان کرنا اور سامان دعوت کا کرکے عرض کیا یہ سنکے
صاحبقران نے فرمایا کہ ہمکو تمہارے کہنے سے کسی وقت مین انکار نہین ہی پس سب نے اقبال
شاہ کی دعوت قبول کی اقبال شاہ سب کو لیکر اپنے شہر مین آیا یہان دعوت کے سب سامان درست
کر رکھا تھا صاحبقران و بادشاہ وغیرہ شہر کی سیر کرتے ہوئے ایوان شاہی مین داخل ہوئے
اقبال شاہ نے بادشاہ کو تخت پر بٹھلایا بڑی دھوم سے دعوت کی سات روز تک صاحبقران
اقبال شاہ کے مہمان رہے آٹھوین روز شہر اقبالیہ سے اپنے لشکر مین آئے بعد دو دن کے حکم
لشکر کو دیا اقبال شاہ بھی مع اپنے لشکر کے ہمراہ صاحبقران کے ہوا صاحبقران نے پیش خیمہ
طرف امثالیہ کے روانہ کیا اُسکے بعد خود کوچ کیا یہ خبر امثال شاہ کو پہونچی کہ محراب شاہ نے

دعوت کی اسکے بعد صاحبقران نے وہان سے کوچ کیا اور شہر اقبالیہ مین آئے اقبال شاہ نے بھی
اطاعت کی اپنا مذہب ترک کیا اور دین اسلام اختیار کیا انھون نے بھی صاحبقران کی دعوت کی سات دن تک
صاحبقران مہمان رہے اب وہان سے کوچ کرکے امثال شاہ کی طرف آئے امثال شاہ نے
یہ خبر سنکے حکم دیا کہ سامان دعوت کیا جائے اسیوقت سے سامان دعوت ہونے لگا کہ اتنے عرصہ
مین خبر آئی کہ صاحبقران کا لشکر آگیا امثال شاہ بھی اسیطور رہے شہر کے باہر گیا اور آمد لشکر
صاحبقران کی سیر کی جس طور سے اقبال شاہ نے جاکر نذر گذرانی تھی اسنے بھی گذرانی صاحبقران
کو اپنے شہر مین لایا دعوت کی بڑی دھوم سے سات دن تک بادشاہ و صاحبقران مع کل
اہل دربار کے امثال شاہ کے مہمان رہے راوی نے بیان کیا ہے کہ دسوین روز وہان سے بھی
صاحبقران نے کوچ کیا اور طرف مرادیہ کے گئے مراد شاہ کو بھی اس واقعہ کی خبر پہونچی
اسنے بھی سامان دعوت کیا خلاصہ یہ کہ اسی طور سے مراد شاہ نے بھی دعوت کی سات دن تک
صاحبقران مراد شاہ کے بھی مہمان رہے اسکے بعد دسوین روز مراد شاہ کو ہمراہ لیکر طرف
شہر حیرتیہ کے روانہ ہوئے حیرت شاہ کو بھی خبر معلوم ہوئی بذریعہ پرچہ اخبار کے کہ اقبال شاہ
نے بھی اطاعت کی اور دعوت کی بعد دعوت کے صاحبقران نے وہان سے کوچ کیا اقبال
شاہ بھی مع اپنے لشکر کے ہمراہ ہوا اور امثالیہ پر آئے امثال شاہ نے بھی اطاعت کی اور دین
اسلام قبول کیا امثال شاہ نے بھی دعوت کی جب صاحبقران وہانسے چلے امثال شاہ
بھی ہمراہ ہوا اقبال شاہ و امثال شاہ قبل سے مسلمان تھے مع اپنے اہل شہر و اہل لشکر کے اسی طور
سے مراد شاہ بھی پیش آیا اب مع مراد شاہ کے صاحبقران ادھر کو تشریف لاتے ہین مراد
شاہ و امثال شاہ کل حال جو کہ انپر گذرا تھا اور بقیہ جو حال کہ اقبال شاہ کا تھا وہ ان دونون
نے بیان کیا تھا پس صاحبقران جب قریب حیرتیہ کے پہونچے یہان حیرت شاہ نے یہ سنکے سامان
دعوت کیا صاحبقران کو استقبال کرکے لیگیا جو انپر گذرا سب حال روبرو صاحبقران کے بیان
کیا اور نذر گذرانی دعوت کی صاحبقران آٹھ روز تک حیرت شاہ کے مہمان رہے بڑی دھوم
سے دعوت کھائی خوب ناچ و رنگ کے جلسہ رہے نوین دن شہر حیرتیہ مین بادشاہ آئے اور دربار کیا
سب جمع ہوئے صاحبقران نے حیرت شاہ سے دریافت کیا کہ اسکے بعد اب کون ملک ہے
حیرت شاہ و مراد شاہ و امثال شاہ و اقبال شاہ نے عرض کیا کہ اسکے بعد شہر سمندریہ اور
وہانکا حاکم سمندر شاہ ہے صاحبقران نے فرمایا کہ شکر ہے آسکا کہ مین سمندریہ کے قریب پہونچ گیا
بڑی مہم سر ہوئی بڑی سخت منزل ہماری خداوند کریم نے آسان فرمائی یہ فرماکے حکم دیا کہ لشکر
مین سامان سفر ہوا اور اسیدن جنزیل بن عادی کو حکم دیا کہ تم پیش خیمہ شاہی لیکر روانہ ہوا اور سہراب
جادو و غزالان آہو چشم کو جنزیل کے ہمراہ کیا کہ اب کارخانہ سحر و ساحر یکا ہے کہین ایسا نہو کہ یہ
کسی آفت مین گرفتار ہوجائین چنانچہ اسیدن جنزیل مع بارگاہ و سہراب جادو و غزالان آہو چشم
کے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا اسکے دوسرے دن صاحبقران نے اپنے
سرداروں کو روانہ کرنا شروع کیا اسکے بعد دیگرے غرضکہ سات دن مین اپنا تمام لشکر روانہ کیا آٹھوین روز
خود مع بادشاہ کے کئی لاکھ کا لشکر لیکر طرف سمندریہ کے روانہ ہوئے کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا
اب کچھ حال سمندر جادو کا تحریر ہوتا ہے

اب حال مین سمندر جادو کے خامہ فرسائی کیجاتی ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر جادو جب سب طرف نامے روانہ کر چکا تو اب پھر عیش و عشرت مین مصروف
ہوا کہ اُسکو اطمینان ہو گیا تھا کہ پانچ ملک درمیان مین ہین جب اِن سب ملکون سے گذر لیگا تو یہان
آئیگا اُنھین سے جسکو کمک کی ضرورت ہوگی وہ مجھسے کمک طلب کریگا چنانچہ یہ تو اس خواب خرگوش مین
مبتلا تھا یہان دوسرا واقعہ پیش ہوا اور تمام ملک فتح ہو گئے جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی یہ ابھی غفلت مین
ہی کہ جب صاحبقران اس طرف آئینگے تو ضرور کوئی نکوئی بادشاہ سے کمک کا خواستگار ہوگا مین
یہان سے کمک روانہ کرونگا ساحر و غیر ساحر کی یہ تو اس فکر مین تھا اور رات دن صحبت ناچ و
رنگ برپا رہتی تھی رات دن ماہرویان پری پیکر سے صحبت تھی شراب و کباب کا شغل تھا ہم
وصل ماہرویان تھا کوئی لحظہ اسکو انکی صحبت سے مہلت نہین تھی رات دن بوس و کنار ہی اور وصل یار ہی صبح سے
دوپہر تک دربار مین رہتا ہی دوپہر سے صبح تک ناچ و رنگ عیش و عشرت مین بسر کرتا ہی کچھ نا اُسکے اُستاد
نے کہہ دیا تھا کہ تم بیخوف رہو دوپہر کے عرصہ مین جو کچھ کہ غذات آتے ہین وہ دیکھتا ہی پھر اُسکے بعد
کچھ خبر نہین رہتی ہی ابھی زمانہ مین یہ سب حالات گذر گئے محرابیہ بھی فتح ہو گیا اُسکو خبر نہ ہوئی گو پرچہ نویس
حال تحریر کیے کیا مگر سمندر کو عیش و عشرت سے کب مہلت تھی جو پرچہ دیکھتا یہانتک کہ صاحبقران
مع لشکر محرابیہ سے کوچ کر کے حیرتیہ روانہ ہوا اور یہ سب واقعات پرچہ نویسون نے سمندر جادو
کو تحریر کر کے آگاہ کیا مگر اسکو خبر نہ ہوئی کہ کیا پرچہ اخبار سے خبر آتی ہی یہ عیش و عشرت مین مصروف
تھا اور صاحبقران بھی بادشاہ حیرت شاہ کے مہمان تھے ایک ایک حسین اور خوبصورت سے سمندر کو
صحبت تھی اُنکے حسن کیطرف رغبت تھی ایک دن جو دربار مین آکر بیٹھا تو خیال آیا کہ عرصہ سے کچھ خبر لشکر اہل
اسلام کی نہ معلوم ہوئی کہ محرابیہ پر پہونچا یا نہین اور محراب شاہ سے مقابلہ ہوا یا نہین آیا محراب شاہ
غالب آیا یا اہل اسلام یہ تصور کر کے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اب ہماری ایسی عدول حکمی ہونے
لگی کہ ہمنے اخبار نویسون کو حکم دیا تھا کہ ہمکو روز بروز کی خبر ملتی رہے کہ لشکر اسلام کس فکر مین ہی
اور محراب شاہ سے مقابلہ ہوا تو کیا انجام ہوا اُنھون نے کچھ پروا نہ کی اور ہمارے حکم کی تعمیل نہ کی
اور مثل گوز شتر کے اُڑا دیا اور کوئی خبر ہمکو نہ دی کہ جس سے ہم آگاہ ہوتے یہ جو سمندر جادو نے
برہم ہو کر کہا عشاق نے عرض کیا کہ ای سمندر اخبار نویس کی کوئی خطا نہین ہی اُنھنے بموجب تمھارے
حکم کے ہر روز کی خبر دریافت کر کے پرچہ روانہ کیا ہی وہ پرچے برابر آئے ہین یہان تک کہ آج تک
پرچہ آیا ہوا ہی یہ جو سمندر شاہ نے سنا فوراً حکم دیا کہ جو پرچہ اخبار آئے ہین حاضر خدمت کیے جائین تاکہ
ہم حالات سے لشکر اسلام کے آگاہ ہون یہ جو حکم دیا سب نے وہ پرچہ اخبار حاضر کیے سمندر جادو نے
اپنے اُستاد سے کہا کہ آپ نے بھی مجکو نہ آگاہ کیا کہ پرچہ اخبار کے آئے ہین معلوم نہین کہ کیا گذرا کیکر
پرچہ اخبار جو کہ پہلا پرچہ تھا اُٹھا کر دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ ای بادشاہ آگاہ ہو اور لشکر اسلام کا بقیہ
سفر کر کے محرابیہ پر آنا اور محراب شاہ کے سپہ سالار کا جا کر بارگاہ پر لشکر اسلام سے لڑ کر اور بہتیرے دلاورون کو
زخمی کر کے قبضہ کرنا اور نقابدار سبزپوش کا آکر محراب شاہ کے لشکر کو شکست دیکر بارگاہ چھڑانا
اور سپہ سالار کو قتل کرنا دوسرے پرچہ مین یہ تحریر تھا کہ اُسکے بعد پھر صاحبقران کو بارگاہ کا حاصل
ہونا جو کہ حال سعد وغیرہ کا گذرا تھا اور تحریر ہو چکا ہی سب تحریر تھا اور صاحبقران کا محرابیہ کی طرف
جانا اور محراب شاہ کا اپنے سپہ سالار کی خبر قتل کی سنکے بیرون شہر مع لشکر کے آنا اور انتظار

صاحبقران مین فروکش ہونا تحریر تھا تیسرے پرچہ اخبار مین یہ حال تھا کہ صاحبقران کا لشکر اس طور سے
آیا وہ طریقہ تحریر تھا اُسکے بعد صاحبقران کا نامہ روانہ کرنا اور نامے کا دربار مین جانا اور جو حالات
کہ دربار مین گذرے تھے وہ سب بیان کیے اُس پرچہ مین جو حال تحریر تھا وہ دیکھکر سمندر جادو کا
رنگ متغیر ہو گیا اور اپنے اُستاد سے کہنے لگا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ محرابیہ پر لشکر اسلام کے آنے کی خبر
اس پرچہ اخبار سے ثابت ہوئی اُس زمانہ مین مین نے یہ پرچہ نہ دیکھا تھا گو میرے اوپر یہ امر فرض نہ تھا
مگر مین خود بکمک محراب شاہ کی کرتا گو وہ کہہ چکا تھا کہ مجکو مدد کی ضرورت نہین ہے مگر مجکو اپنی حفاظت
ضرور ہی تھی خیر وہ وقت گذر گیا اب دیکھون کہ کیا حال تحریر ہوتا ہے اور کس مقام پر لشکر اسلام پہنچا ہے یہ کہکر دوسرا
پرچہ اُٹھایا اُسمین باہم محراب شاہ سے اور لشکر اسلام سے مقابلہ ہونا تحریر تھا سارا پرچہ جنگ سے
مملو تھا آخر مین شکست محراب شاہ کی تھی اسی طرح پندرہ پرچہ مقابلہ کے نکلے جنمین سوائے مقابلہ کے
دوسرا حال نہ تحریر تھا اور سب مین محراب شاہ کی شکست اور لشکر اسلام کی فتح تحریر تھی سولہوین
پرچہ مین یہ تحریر تھا کہ محراب شاہ نے مہلت طلب کی ہے اور اقبال شاہ وغیرہ کو براے کمک نامے
تحریر کیے ہین اور اُسکے جواب مین یہ تحریر تھا کہ صاحبقران نے مہلت دی ہے یہ حال دیکھکر سمندر جادو
نے اہل دربار سے کہا کہ بڑا مقام تعجب ہے کہ پندرہ مقابلہ اہل اسلام اور محراب شاہ سے ہوئے ہر
مقابلہ مین لشکر اسلام فتحیاب رہا آخر کو محراب شاہ نے عاجز ہو کر مہلت طلب کی اور اُنھون نے
مہلت دی مگر افسوس یہ ہے کہ محراب شاہ نے اور شاہون سے کمک طلب کی اور مجھ سے نہ طلب
کی اسکا سبب معلوم نہین کہ کیا ہوا خیر دیکھیے کہ انجام کیا ہوتا ہے پھر پرچہ اخبار اُٹھا کر دیکھا اُسمین عیار
کی عیاری کرکے صاحبقران کو گرفتار کر لانا اور دربار مین محراب شاہ کے لاکر حاضر کرنا اور
محراب شاہ سے اور صاحبقران سے تقریر ہونا یہ حال دیکھکر سمندر شاہ خوش ہو گیا اور اہل
دربار سے کہنے لگا کہ محراب شاہ نے بڑی عقلمندی کی اور اُسکے عیار نے بڑی چالاکی کی کہ وہ عیاری
کرکے صاحبقران افسر اعلاے لشکر اسلام کو گرفتار کر لایا ہے مین یقین کرتا ہون کہ آگے تحریر ہوگا کہ صاحبقران
کو محراب شاہ نے قتل کروا ڈالا یہ کہکر جو پرچہ دیکھا اُسمین یہ تحریر تھا کہ صاحبقران سے اور محراب شاہ
سے یہ تقریر ہوئی اور صاحبقران نے قید توڑ ڈالی اور جنگ مغلوبہ کا ہونا تین شبانہ روز اُسدن
فریب بھاگنے کے لشکر کفار کا اور آنا مسرود کا مع اسّی ہزار سپاہ کے اور محراب شاہ کی کمک کرنا
نقابدار سبزپوش کا آنا اور اُسکا مسرود کو قتل کرنا اور محراب شاہ اور اُسکے سپہ سالار کا گرفتار ہونا
اور اُسکے سب سرداروں کا اسیر اور زخمی ہونا اور لشکر کا شکست کھا کر بھاگنا اور امان کا طلب کرنا
اور صاحبقران کا امان دینا اور صبح کو صاحبقران کا دربار کرنا اور سبکو دربار مین طلب کرنا
اور سبکا مسلمان ہونا اور صاحبقران کا قلعہ مسرود کا قبضہ مین کرنا اور محراب شاہ کو جا کر مسلمان
کرنا اور محراب شاہ کا اپنے شہر مین آکر تمام شہر کو مسلمان کرنا اور پھر صاحبقران کی دعوت کرنا اور
بعد فراغ دعوت طرف اقبالیہ کے کوچ کرنا اب جو پرچہ دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اقبال شاہ وغیرہ
قبل آنے صاحبقران کے یہ خبر سنکے کہ محراب شاہ نے اطاعت کی جو دل سے مسلمان ہوئے تھے
اور اہل لشکر کو بھی مسلمان کیا یہ حال دیکھکر سمندر شاہ نے زانو پر ہاتھ مارا اور بہت افسوس کیا
اور کہا کہ افسوس میری غفلت مین تمام کام خراب ہو گیا محراب شاہ بھی لشکر اسلام کا شریک ہو گیا
اقبال شاہ وغیرہ بھی مسلمان ہو گئے مین الیقین کرتا ہون کہ وہ اُسکی اطاعت کرینگے بڑی غفلت کا

سامنا ہوا یہ جو سمندر شاہ نے کہا تمام اہل دربار دنگ ہو گئے اور کہنے لگے کہ بڑی غفلت ہوئی
خیر یہ فرمایئے کہ پھر کیا ہوا سمندر شاہ نے جو یہ پرچہ دیکھا اسمین تحریر تھا کہ اقبال شاہ نے بڑی
دھوم سے دعوت کی وہان سے صاحب قران اشتالیہ پر آئے اشتال شاہ نے دعوت کی اور
جو حالات گذرے تھے سب تحریر تھے اور مراد شاہ کی دعوت کا حال تحریر تھا کہ مراد شاہ نے دعوت کی اسکے بعد
جبرت شاہ نے دعوت کی دونونکی دعوت کا حال مرقوم تھا یہ حال دیکھکر سمندر شاہ نے سر پیٹ لیا اور
کہا کہ تو دشمن سر پر آگیا جزآبیہ سے اقبالیہ تک اور آقبالیہ سے جبرتیہ تک ایک مذہب ہو گیا دین
اسلام کا ڈنکا بجنے لگا نشان لشکر اسلام برپا ہو گئے دین اسلام کے جھنڈے گڑ گئے سکہ و خطبہ بنام
بادشاہ لشکر اسلام کے جاری ہوا یہ غضب ہماری غفلت کرنے مین ہو گیا اگر یہ حال مجکو معلوم ہوتا
تو مین ان سبکو خاک سیاہ کر دیتا اور اُنکے مقام پر دوسرا حاکم مقرر کرتا کہ وہ اُنکو روکتا اور اہل
اسلام سے مقابلہ کرتا یہ میرے عیش و عشرت مین مصروف رہنے کا انجام ہے اب کیا ہوتا ہے
اگر مجکو معلوم ہوتا کہ یہ ہوگا تو مین پہلے سے بندوبست کرتا ان سب بادشاہون نے مجکو بڑی دغا دی
اور مجکو تو اس امید پر رکھا کہ ہم مقابلہ کرینگے اور خوب لڑینگے اگر ضرورت ہوگی تو کمک طلب کرینگے انھون
نے بالکل خلاف کیا موافق اپنی تحریر اور اقرار کے اور ہمنے دھوکا کھایا اب کیا ہوتا ہے وہ مثل ہوئی نشستے
کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد کا نقشہ ہوا خیر اس سے کیا ہوتا ہے اے اُستاد اب کیا ہوگا
عشاق نے کہا کہ پرچہ اخبار کا دیکھو اسمین کیا تحریر ہے کیا صاحبقران جبرتیہ پر ہین یا وہان سے
کوچ کر کے ادھر کو روانہ ہوئے ہین اب جو سمندر نے پرچہ اخبار کا دیکھا تو اسمین لکھا تھا کہ بعد دس روز
کے صاحبقران نے صلاح کی اور اپنا پیش خیمہ مع سہراب جادو و ملکہ غزالان آہو چشم کے ادھر کو
روانہ کیا یہ ملکہ گو ساحرہ ہے مگر بہت بڑی رفیق لشکر اسلام کی ہے اسکے حالات سے مین بخوبی واقف ہون
یہ ہمراہ لشکر اسلام کے لقینیہ پر سے چلی آئی تھی ہمنے اسکو لقینیہ پر دیکھا ہے اور سہراب جادو کو دریائے
سبز رنگ کے کنارے پر دیکھا ہے مین سہراب جادو سے تو واقف ہون خلاصہ یہ کہ بعد روانہ کرنے پیش خیمہ
کے صاحبقران نے اپنا لشکر سات روز مین اس طرف کو روانہ کیا آٹھوین دن مع ان سب شاہون کے
کوچ کیا ہے یہ حالات تھے جو کہ تحریر کیے گئے اب جو حال ہوگا وہ تحریر کیا جائیگا مین برابر بموجب حکم سرکار
کو آگاہ کر رہا ہون مگر سرکار نے کوئی تدبیر نہ فرمائی اسکا کیا سبب ہے اور دشمن سر پر آگیا اور کوئی تدارک
نہوا مین مورد الزام نہ فرمایا جاؤن یہ حال تحریر دیکھکر سمندر شاہ نے زانو پر ہاتھ مارا کہ افسوس غفلت
ہی غفلت مین دشمن اپنا کام کر گیا ہمکو خبر نہ ہوئی یہ کیا بلا نازل ہوئی خداوند سامری کو خبر کرین عشاق
سے کہا کہ اے اُستاد وہ جبرتیہ سے کوچ کر چکا ہے اور ادھر کو آتا ہے یہ جو سمندر جادو نے کہا عشاق
نے جواب دیا کہ اگر آتا ہے تو آنے دو یہان آکر وہ بہت بڑی زک پائیگا تمام صاحبقرانی بھول جائیگا یہ کچھ طاقت
ہے کہ یہان سے زندہ نکلجا سکین تمام اُنکا لشکر یہان تباہ ہوگا ایک اہل اسلام سے زندہ نرہیگا یہان
اُنکو اُنکا ادبار لایا ہے اس سرزمین اُنکا خون روان ہوگا یہان صاحبقران کی صاحبقرانی کا خاتمہ
ہے ان لوگون نے بڑے بڑے ملک فتح کیے وہ دن گذر گئے اُنکا اقبال اب جاتا رہا یہان سے اُنکا
بامراد جانا غیر ممکن ہے یہ مقام اُنکے ادبار کا ہے وہ مقام نہین ہے کہ جہان وہ گئے اور اُنھون نے فتح کیا ہے
بڑے بڑے طلسم فتح کیے یہ لوگ کو فتاح طلسم ہین مگر یہان اُنکی فتاحی کوئی کام نہ دیگی گو کہ اس لشکر صاحبقران
باطل السحر ہے لیکن مین پہلے اُسکی تدبیر کرونگا اُسکے بعد اور سب بندوبست کرونگا لہذا مین تو اپنا

بندوبست کرتا ہون اور کرچکا ہون اب تم اپنی تدبیر سے غافل نہو کیونکہ اب مقام غفلت نہین
ہی یہ کلام عشاق کا سنکے سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین کب غافل ہون آپ پر ظاہر ہی کہ جب
آپ نے فرمایا مین نے تدبیر کی جدھر جدھر آپ نے فرمایا مین نے تحریر فرماتے آلشار جادو آپکے
روبرو آیا تھا اور اقرار کر گیا ہی کہ مین اپنی فوج لیکر آتا ہون وہ بھی سپاہ لیکر آئیگا یہ خیال کرنے کا مقام تھی
کہ یہ وہ شخص تھا جسنے کبھی نہ اطاعت کی نہ کبھی خراج دیا وہ خود بخود آیا اور اس امر کا اقرار کیا سمندر
جادو نے کہا یہ تو عشاق نے جواب دیا کہ یہ تو سچ ہی مگر مجبوری یہ ہی کہ تمنے اسقدر غفلت کر کے نامے
روانہ کیے اور پھر ایسے غافل ہوے کہ کبھی کچھ فکر نہ کی باوجودیکہ محراب شاہ وغیرہ نے جواب تحریر کیے
مگر تمنے اسپر بھی کچھ خیال نکیا ان لوگون کی تمکو خبر لینا ضرور تھی انکی کمک کو لوگ روانہ کرنے ضرور تھے
اور لشکر انکی کمک کو جاتا پر ضرور تھا تمنے جو یہ سُن لیا کہ محراب شاہ نے تحریر کیا ہی کہ ہمکو کمک کی ضرورت
نہین ہی مین مقابلہ کر لونگا بس تمنے خیال کیا کہ محراب شاہ نے سچ کہا اسکا انجام یہ ہوا کہ وہ سب لوگ لڑکے
ہار گئے اب نوبت یہ پہونچی کہ محراب شاہ سے لیکر حیرت شاہ تک سب شریک اہل اسلام ہوگئے
گو روز پرچہ اخبار آتا تھا مگر تم ایسے غافل تھے کہ اُسکو دیکھتے بھی نہ تھے آج جو ہوش آیا تو یہ حال کھلا کہ
جسکی تدبیر احاطہ امکان سے باہر ہی اگر روز روز پرچہ اخبار دیکھتے رہتے تو یہ انجام کیون ہوتا جب محراب
شاہ کے شکست کی خبر آتی تم یہانسے کمک روانہ کرتے ابھی تین برسون گذر جاتے وہ شکست کھاتا جاتا تم
یہان سے لشکر براے کمک روانہ کیے جاتے ایک ملک پر اگر جب برسون گذرتے وہ خود عاجز ہو کر
پلٹ جاتے ادھر کا پھر قصد نہ کرتے فرض کردم اگر محراب شاہ بھی اقبال شاہ وغیرہ کے شریک
ہو جاتا ادھر تم کمک کرتے اور انکو امید دلاتے کہ ہم تمھاری کمک کرتے ہین سپاہ سے بھی اور روپیہ سے اور فوج
ساحران بھی روانہ کرینگے اور سپاہ غیر ساحر بھی اور ہر قسم کی کمک کرتے رہینگے تو وہ لوگ ضرور جان لڑا
دیتے اور ہر ایک ملک پر بڑا کشت وخون واقع ہوتا تدبیر یہ تھی کہ جو سپاہ یہان سے غیر ساحر کی جاتی
اُسکو یہ تعلیم کیا جاتا کہ جب دیکھنا کہ سپاہ نے شکست کھائی تم وہان سے فرار کرنا جہان تک ممکن
ہو اُس سپاہ کو لڑنے دینا خود نہ مقابلہ کرنا اور ہوشیار رہنا اسکو صرف وہان کثرت کے لیے روانہ کیا گیا
ہی بس وہ سپاہ یہی تدبیر کرتی کہ اپنی جان تو بچاتی اور جس بادشاہ کے کمک کو گئی تھی اُسکو کٹوا دیتی
اور جب وہ بادشاہ قتل ہوتا یا مسلمان ہوتا یہ جو لوگ کہ اُس لشکر کے مسلمان ہوے اور جو قتل ہونے
سے اور کافر ہونے سے بچے اُنکو لیکر یہ دوسرے بادشاہ کے ملک مین جاتے اُسوقت تم یہان سے یہ خبر سُنکے
اور لشکر روانہ کرتے یہان سے یہی تدبیر کیجاتی چنانچہ ان تدبیرون مین ایک زمانہ گذر جاتا اور جو لشکر ساحرونکا
جاتا وہ یہ تدبیر کرتا کہ پوشیدہ ہو کر لڑتا اور جہان تک ممکن ہوتا خداپرستون کے قتل کرنے کی تدبیر کیجاتی بس اس
مقام تک آتے آتے نصف مسلمان رہجاتے تم یہان ایسی جنگ کرتے کہ اُنکا نام ونشان تک باقی
نہ رہتا بذریعہ سحر کے ہونگے اُنکو عاجز کرتے اور لشکر غیر ساحران اُنکو قتل کرتا بس وہ لوگ تباہ وبیحال نیست ونابود
ہو جاتے اس غفلت مین یہ حال ہوا کہ سب شریک خداپرستون کے ہو گئے لشکر انکا البتہ ہو گیا خراب
یہ تدبیر کرو کہ اُنکو راہ مین روکا جاے اور اس عرصہ مین ہم سب اپنی تدبیر کر لین اور بادشاہ سے لکھ لکھا سبکو
براے کمک طلب فرمائیے یہ جو عشاق نے کہا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ اب تک آپنے تدبیر یہان
کیون نہ کی جو کہ اب آپ مجھے فرماتے ہین جب مین نے آپسے کہا آپ نے جواب دیا کہ مین اپنی تدبیر کر چکا ہون
اور سب شہر کے گرد حصار سحر کر چکا ہون مین اس وجہ سے اور بھی غافل رہا دوسری وجہ یہ ہوئی کہ محراب شاہ

تحریر کیا تھا کہ مجکو کمک کی کوئی ضرورت نہین ہی اور اقبال شاہ وغیرہ نے تحریر کیا تھا کہ جب ہمکو ضرورت ہوگی تو ہم ضرور کمک طلب کرینگے بلکہ حضرت شاہ نے تو بڑا اقرار کیا تھا مین اس سبب سے اور بھی غافل ہوگیا تھا یہی دو تین سبب تھے کہ مین نے خیال نہ کیا اُن سبنے میرے ساتھ دغا کی مجکو اُنسے امید بہت بڑی تھی اب وہ مسلمان ہوگئے مین تو اس خیال مین تھا کہ جب اُن لوگون کے ملک پر خدا پرست آئینگے تو یہ لوگ مجکو خبر کرینگے مین یہان سے اُنکو کمک روانہ کرونگا انھون نے خبر کرنا کیسی وہ خود خدا پرست ہوگئے یہ سبب میری غفلت اور اُن لوگون کے خرابی کا ہی اچھا اب جو کچھ ہوا وہ ہوگیا اب مین یہ چاہتا ہون کہ اب آپ اپنی تدبیر فرمائیے مین اپنی تدبیر کرتا ہون پھر نامے روانہ کرتا ہون اور بہت جلد اُنکو طلب کرتا ہون اور یہ جو آپنے فرمایا کہ آپ تدبیر کیجیے کہ اُنکو راہ مین روکیے تو مین بھی تدبیر کرونگا مگر آپکی موجودگی مین کیا کر سکتا ہون کیونکہ آپ اُستاد ہین مین شاگرد ہون مین سحر سے آپکے روبرو عاجز ہون عشاق نے جواب دیا کہ ای سمندر شاہ یہ تو کہنا تمھارا بالکل خلاف ہی تم بادشاہ ہو تمھارے پاس اکثر تحفہ جات ہین مجھمین تم مین زمین آسمان کا فرق ہی کیونکہ اگر تم ایسے نہ ہوتے تو تمکو حکومت کیون ملتی تم اسوقت بادشاہ ہو مین کوئی بادشاہ نہین ہون سیکڑون ملک ساحرون کے وغیر ساحرون کے تمھارے زیر حکم ہین تمکو خراج دیتے ہین تم اُنپر حکومت کرتے ہو مین بھی اُن سب مین ایک ادنے تمھارا خراج گذار ہون ایسے ایسے زبردست ساحر تمھاری اطاعت کرتے ہین جو کہ اسوقت اپنے وقت کے سامری و جمشید ہین بلکہ اُنکی کیا اصل ہی وہ بھی ہوتے تو اُنکے روبرو عاجز ہوتے اور اُنکی اطاعت کرتے اتنا بڑا طلسم تمھاری کمک پر ہی کہ جہان تمام عالم کے ساحر آکر مثل طفل مکتب کے معلوم ہوتے ہین کہ جن ساحرون کے روبرو بیرون طلسم کے ساحر سحر بھول جاتے ہین اُس مقام پر جاکر سب ساحر اون ساحرون کے روبرو کوئی اصلیت نہین رکھتے ہین تمنے سنا ہوگا کہ آئینہ اندام جادو کہ طلسم آئینہ کا خداوند تھا جبکہ وہ طلسم صاحبقران ثانی نے فتح کیا اور اشراق جادو قتل ہوا اور آئینہ اندام نے یہان آکر پناہ لی تو اُسکو بالکل سحر فراموش تھا اول تو اسکو اس مقام پر بار نہ ملتا تھا بمشکل داخل طلسم ہوا اب جب اُسکا امتحان لیا گیا تو سحر بالکل فراموش تھا سنتے ہین کہ خداوند سے عرض کیا گیا حکم ملا کہ اُنکو تعلیم سحر کرا کے ایک مرحلہ بیرون طلسم مقرر کرو اور اُسکا حاکم اُنکو کرو اور ایک برس تک تعلیم دیجاے بعد اُسکے پھر امتحان لیا جاے اگر امتحان مین پاس ہو تو خیر ورنہ طلسم سے باہر نکال دیا جاے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا یہ خیال کرنے کا مقام ہی جو کہ خداوند ہو اور خود بھی مالک طلسم ہو اور صاحب طلسم کسی سبب سے دوسرے مقام پر جاے اور اُس مقام کے ادنے ساحرون کے روبرو وہ طفل مکتب خیال کیا جاے جبکہ ایسا ایسا طلسم تمھاری کمک پر ہو تو مین تمھاری کیا برابری کر سکتا ہون یہ صرف تمھاری لیاقت و قدردانی ہی کہ تم اپنا اُستاد مجکو تصور کرتے ہو اور میری عزت افزائی کرتے ہو ورنہ میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین تمھاری اُستادی کا دعوے کرون بس دوسرے یہ امر ہی کہ مین ضعیف ہوگیا ہون اور جو کچھ علم و عمل معلوم تھا مین نے تمکو تعلیم کر دیا تھا پھر اب کیا ضرورت ہی کہ مین اپنے کو تمھارا مقابل تصور کرون بلکہ جو امر تم کر جاؤگے وہ کبھی مجھسے نہ ہوگا اب تمھارے علم و عمل کو ترقی ہی اور تمھارا کمال اوج ہی تم تو مثل ہلال کے ہوگئے ہو گو کسی وقت مین بھی صاحب کمال تھا اب بسبب ضعف کے ہمت محنت نہین ہو سکتی ہی جب تمھارے کمال کا زمانہ آیا تو ہم پیر ہوگئے اب ہمارے ہاتھ پانون نے جواب دیا اب تمکو لازم ہی کہ تم کوشش کرو کیونکہ تم بادشاہ ہو مین گوشہ نشین ہون اسی سبب سے برسون مین

گوشہ نشین رہا مگر سحران وماہیان کے مرنے سے ایسا پریشان ہوا اور مین نے خیال کیا کہ اب سمندر شاہ
مارا گیا جو کہ اسوقت تمام بیرون طلسم کے ملکونکا پشت پناہ ہے وہ بے یار و مددگار ہوگیا کیونکہ مین تو
یہ خیال کرتا تھا کہ مین تو گوشہ نشین ہوا ہون گو میری کیا اصل تھی اور کیا اصل ہے سمندر شاہ کے روبرو
مگر یہ تو ہے کہ گو مین کچھ نہین ہون میرے دو شاگرد بہت بڑے جو کہ مثل میرے ہین اور آنکی خدمت مین
موجود ہین مجکو بہت بڑی قوی امید تھی اور مین جانتا تھا کہ مین نہونگا تو وہ آنکی کمک کرینگے اور میری
پشت قوی تھی اور وہ دونون میرے قوت بازو ہین یہ تصور کرتا تھا کہ گویا مین ہی ہون تمھارے
پاس جبکہ وہ قتل ہوئے تو میری امید جاتی رہی مین نے یہ خیال کیا کہ اب گوشہ عافیت کو ترک کرو اور
چلکر اپنے بادشاہ سمندر شاہ کی خدمت مین حاضر ہو شاید کوئی ضرورت ہو کیونکہ جو کہ میری عوض مین وہ انکی
خدمت مین حاضر رہتے تھے وہ تو دنیا سے چلے گئے اب کس سے کام لینگا اور کون آنکی خدمت کریگا
یہ تصور کرکے مین نے اپنے مقام کو ترک کیا اور تمھارے پاس آیا ہون کیونکہ یہ خیال ہوا کہ اب میرے شاگردون مین سے کوئی نہین باقی
رہا ہے سوائے بادشاہ کے کہ یہ بھی کبھی میرے شاگرد تھے مین جاکر اونکی کمک کرون کیونکہ وہ ان دونون کو
بہت دوست رکھتے تھے اور محبت کرتے تھے اور بہت بڑا انکو آنکی خدمت مین اختیار تھا ایسی میری
حکومت تھی کہ بادشاہ نے ایک مرحلہ کا حاکم کردیا تھا اور وہ مرحلہ جو کہ اس اقلیم کی سرحد ہے اور اسی سرحد
سے کوئی آئیگا تو روکین گے کیونکہ یہی تو دروازہ ہے اس اقلیم کے آنے کا ایسا صاحب اعتبار تصور کیا
تھا جب تو اتنی بڑی حکومت دی تھی مگر دشمنون نے میرے بادشاہ کو بے یار و مددگار کردیا اور وہ دریائے
سبز رنگ جو کہ راستہ روکے ہوئے تھا وہ بھی ہٹ گیا اب دشمن یہان آینگے اور بادشاہ سے مقابلہ ہوگا
میرے شاگرد تو کام آئے آنھون نے اپنی جانین بادشاہ پر نثار کین مین کہان تک گوشہ نشین رہون مین
بھی چلکر اپنی جان نثار کرون کیونکہ اس زندگی سے تو مرجانا بہتر ہے کہ اپنے روبرو کیسے کیسے لائق و صاحب
کمال گذر گئے ہین جنکو مین نے بڑی محنت و مشقت سے علم سحر کی تعلیم کی تھی وہ یون بے بس اور بے قابو
ہوکر خدا پرستون کے عیارون کے ہاتھ سے مارے گئے بس زندگی کا کیا اعتبار اس سے تو موت بہتر ہے کہ
وہ کل رعنا تو نہ ہون اور [illegible] جو کہ ٹل نہین سکتا ہے زندہ رہے بس یہ خیال کرکے آیا ہون
جو کچھ مجھسے ہوسکے گا وہ کرونگا اور ہوسکا وہ کیا بس تمکو لازم ہے کہ تم راہ مین انکو روکو اور مین یہ تدبیر
کرون سمندر شاہ نے جواب دیا کہ استاد یہ آپ کیا فرماتے ہین اور مجکو سر دربار خفیف فرماتے ہین یہ ساری
آپکی تعلیم کا سبب ہے آپ ہی نے مجکو اس مرتبے کو پہنچایا نہ آپ مجکو تعلیم کرتے اور علم سحر نہ سکھلاتے تو مین
اس مرتبہ کو نہ پہونچتا آپکی تعلیم کے نتیجہ سے مین بادشاہ ہوا ہون اور اسقدر لوگ اور ملک اور ایسے ایسے
زبردست ساحر میرے زیر حکومت ہین اور مین آنپر حکومت کرتا ہون یہ سب آپکی عنایت اور پرورش کا انجام ہے
اور آپکی جوتیونکا صدقہ ہے کہ مین اسوقت بادشاہ بنا ہوا ہون ایسی حالت مین مین آپکے روبرو زبان ہلاسکتا ہون
اور اصل تو یہ ہے کہ سحران وماہیان و آفتاب زرنگار کے مرنے سے تو میری نصف قوت رہگئی ہے اور جو جو امید ان
لوگون سے تھی وہ سب جاتی رہی اور مین بالکل ناامید ہوگیا تھا اور میری کمر شکست ہوگئی تھی کیونکہ انسے
مجکو بہت بڑی امید تھی کہ یہ لوگ میری جان پر اپنی جان نثار کرینگے جیسا کہ میرا خیال تھا وہی ہوا کہ انھون نے
بقول آپکے کس مپرسی سے اپنی جانین دین کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ہے مگر آپکے آنے سے جو عالم
بیکسی تھا وہ جاتا رہا اور پھر امید قوی ہوگئی اور قوت بھی ہوگئی اور مین پھر خوش ہوگیا مین نے خیال کیا
کہ اب وہ شخص آیا ہے کہ جو میرا اور انکا سب کا پشت پناہ ہے اور سبکا استاد ہے کہ جسکے تعلیم کردہ سب تھے

اور مین

اور مین بھی ہون جو وہ چاہینگے وہ ہو جائیگا اب عنان حکومت اُنکے دست زبردست مین دو ویسا
ہی مین نے کیا اور اُنکے اختیار مین دی باوصفیکہ مین بعد مرنے سحران ماہیان کے ترک حکومت کریگا
تھا اور گوشہ نشین ہوا تھا مگر آپکے سمجھانے اور فرمانے سے مین نے پھر حکومت کی اور آپکے سبب سے
پھر مین بادشاہ ہوا اب مین آپ سے یہ کہتا ہون کہ جو اب فرمائین اُسپر مین عمل کرون اور اُس روز سے
جو کچھ آپنے فرمایا ہی اُس سے مین نے سرتابی نہین کی اور آپکے فرمانے پر عمل کیا جو آپنے فرمایا وہی کیا اور
جو فرمائیگا اُسپر عمل کرونگا آپ میرے اوپر عنایت بزرگانہ فرمائین مین اُس سے بھی باہر نہین ہون اگر آپ
اجازت دیتے ہین کہ مین اُن سبکو راہ مین روکون بہت خوب اور جو تدبیر آپ اب فرمائین مین وہی کرونگا
اور اب اُسمین غفلت نہ کرونگا اور ہر وقت ہوشیاری اور خبرداری سے کام لونگا قسم ہی مجکو خداوند تصویر
کی میرا دل چاہتا ہی کہ مین ایک عرضی خدمت مین خداوند کے تحریر کرون اور جو کچھ مجھپر مصائب گذرے ہین
اور جو کچھ واقعات یہان گذرے ہین وہ تحریر کرون اور کمک طلب کرون گو خداوند مجسے ناراض ہین مین امید کرتا ہون
کہ میرے عرضی کے تحریر کرنے سے وہ خوش ہو جائینگے اور ضرور میری کمک کرینگے گو کہ جب سے مین یہان
آیا ہون اور حکومت کرنے لگا ہون اُسدن سے آجتک مین خدمت مین خداوند کے نہین گیا ہون نہ کوئی
عرضی تحریر کی ہی اِس سبب سے خداوند اور بھی ناخوش ہونگے اور یہ فرمائینگے کہ اب جو ضرورت ہوئی تو پھر
میری خوشامد کرنے لگا اور میری خدمت مین عرضی روانہ کی خیر میرا بندہ ہی مین اُسکی کمک کرونگا یہ تصور
فرماکے ضرور کمک کرینگے عشاق نے کہا کہ جب خداوند ناخوش ہین تو کیا ضرورت ہی کہ عرضی تحریر کیجائے
کیونکہ جب خداوند ناخوش ہین تو کوئی نہ سنے گا بلکہ یہ جو آفت آئی ہوئی ہی خداوند کے ناخوش ہونے سے
آئی ہی گو یہ امر ضرور ہی بس کوئی ضرورت عرضی کے تحریر کرنے کی معلوم نہین ہوتی ہی شاید وہ اور اس امر سے
زیادہ ناخوش ہون اور کوئی عذاب نازل کرین پھر بڑی مشکل ہوگی اگر وہ زیادہ ناخوش ہوئے تو اور بھی
خرابی واقع ہوگی کیونکہ جو اپنا پیدا کرنے والا ہی جب وہی ناراض ہو گیا تو کون خوش ہوگا عرضی بھیجنے سے تو کچھ
نہوگا جب تک تم خود بجاؤگے اور عذر نہ کروگے اور اُنکی خدمت مین حاضر ہوکر معذرت کرو اور اپنی خطا بخشوا
کراؤ تو شاید راضی ہون ورنہ عرضی کے جانے سے بہت ناخوش ہونگے اور تمکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ تم جاؤ
اور وہان سے کمک لاؤ اِس عرصہ مین یہان خاتمہ ہو جائیگا خداپرست آجائینگے اور وہ حکومت کرنے
لگین گے تو بڑی خرابی ہوگی اُسوقت جو تمکو معلوم ہوگا اور تم خداوند سے عرض کروگے تو اُسوقت خداوند یہ
فرمائینگے کہ وہ بھی تو میرے بندے ہین تمنے میری نافرمانی کی مین نے تمہر اُنکو روانہ کیا کہ جاکر سمندر کو قتل کرو اور
اُسکی حکومت پر اپنا قبضہ کرو جبکہ وہ لوگ آگئے تو تمکو خبر ہوئی اور تم میرے پاس یہ خواہش کرکے آئے ہو کہ
مین اُنکو مٹادون اب یہ نہین ہو سکتا ہی جو مین تقدیر کر چکا ہون اب اُسکے خلاف نہوگا آیندہ کو خیال کیا جاتا
تم دوسرا ملک آباد کرو مینے تمھاری خطا معاف کی مگر اِس شرط کے ساتھ بس اِس سے کیا حاصل مجکو یقین
ہی کہ خداوند کبھی خطا معاف نہ کرینگے مفت مین یہ ملک ہاتھ سے جائینگے بس میری راے یہ ہی کہ نہ تم جاؤ نہ عرضی
روانہ کرو خاموش بیٹھے رہو دیکھو کہ کیا ہوتا ہی جب اُنکو اِس حال کی خبر ہوگی تو وہ خود کوئی تدبیر کرینگے اور کمک بھی
روانہ کرینگے اور یہ فرمائینگے کہ تمنے کیون نہ اِس حال سے مجھے آگاہ کیا اُسوقت تم یہ کہنا کہ آپ ہی نے یہ بلا نازل
فرمائی تھی اور آپ ناخوش تھے اِس سبب سے مین نے آپکو اپنے حال سے آگاہ نہ کیا اور مین اِس امر پر رہا کہ
جو خداوند نے کہ میرے لیے تقدیر فرمایا ہوگا وہ پیش آئیگا کیونکہ جبکہ خداوند ایسے ناخوش تھے
جب تو خداوند نے یہ بلا نازل فرمائی وہی دفع بھی کرینگے اِس خیال سے مین نے نہین عرض کیا سمندر شاہ نے

جواب دیا کہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی اور مجکو بھی پسند آئی اب مین نہ عرضی تحریر کرونگا نہ خود جاؤنگا اگر جاتا
تب بھی عرضی تحریر کرتا نہ اب تحریر کرونگا آپ سچ فرماتے ہین دو امرونکا مجکو بھی خیال آیا کہ اگر مین نے عرضی
تحریر کی اور آپکی خدمت مین نہ پہونچی راہ مین کسی نہ کسی مقام پر رک کر رہگئی یا کسی فرشتہ نے روک لی
تو اور بھی خرابی ہوئی کیونکہ سب ہی تو میرے دشمن ہو رہے ہین جو ہے میری دشمنی کا دم بھرتا ہی اور
مین جو خدمت خداوند سے نکالا گیا تو انہین سبکے سبب سے ان لوگون نے دراندازی کی خداوند ناخوش
ہو گئے اور کچھ میری خطا بھی تھی نہین خداوند نے اپنی خدمت سے نکالدیا ایک تو یہ امر ہی دوسرا یہ امر ہی کہ
اگر عرضی خدمت خداوند مین پہونچی بھی تو کیا ہوا کچھ خداوند نے نہ خیال کیا اُسکو اُسی طور سے داخل دفتر ہونیکا
حکم دیا کیونکہ سواے اکوان تاجدار کے کوئی خداوند کی خدمت مین نہین جاسکتا ہی نہ کسینے خداوند کی صورت دیکھی
ہی باوصفیکہ کسی زمانے مین مین بہت معزز تھا مگر مجھسے کوئی قسم دیکر دریافت کرے کہ خداوند کی صورت کیسی
ہی تو مین بیان نہین کرسکتا ہون باوجود اس قرب و منزلت کے مین نے آجتک اُنکی شکل نہین دیکھی کہ کیا
صورت و شکل رکھتے ہین ہان اکوان تاجدار بخوبی واقف ہین جو مجکو خواہ اور کسیکو خداوند کی خدمت مین عرض
کرنا ہوتا ہی وہ اُنکی خدمت مین بذریعہ اکوان تاجدار کے عرض کرتا ہی مین تو خود اکوان تاجدار کی خدمت مین
عرض کر سکتا تھا مگر اور لوگ اُنکے اہلکار کے ذریعہ سے عرض کرتے تھے کوئی خداوند تک اُنکے سوا نہین
جاسکتا ہی یہی طریقہ ہمیشہ سے جاری ہی ایسی حالت مین میری عرض خدمت مین خداوند کے نہین جاسکتی
ہی اور اگر مین جاؤن تو میری بھی پہونچ نہین ہوسکتی ہی مین کبھی جاکر خدمت اکوان تاجدار مین عرض کرتا
وہ بہت بڑے میرے دشمن ہین وہ کبھی عرض نہ کرتے برسون پڑا رہتا جب اُنکی از حد خوشامد کرتا تو شاید
کچھ رحم آتا اور وہ عرض کرتے جو اُسوقت خداوند تقدیر فرماتے اگر میرے حق مین بد ہوتی تو کبھی نہ کچھ کلام
کرتے اگر اچھی ہوتی تو ضرور کچھ نہ کچھ دراندازی کرتے اول تو میری خود پہونچ اُن تک نہ ہوتی تھی
اکوان تاجدار تک کیونکہ مین نے سنا ہی کہ بالکل ممانعت ہی نہ طاق بھی ہین کہ کوئی سمندر کا نام نہ لے
جو نام لیگا اُسپر بہت سخت عذاب نازل ہوگا بدین سبب میری کوئی خبر نہ کریگا بلکہ میرا نہ طاق مین جانا بھی
مشکل ہی اس سبب سے آپکی راے بہت عمدہ ہی کیا بیان کرون بدحواسی کی حالت اور عالم یاس مین
میری زبان سے یہ نکل گیا کہ مین عرضی روانہ کرون ان امرونکا کچھ خیال نہ تھا آپکے اس تقریر کرنے سے خیال
ہوا اور سب امر یاد آئے خیر اس تقریر سے تو کچھ حصول نہین اب وہ تدبیر فرمائیے کہ جس سے کوئی نتیجہ نکلے
کہ جسکا انجام اچھا ہو عشاق نے جواب دیا کہ مین تدبیرین کرتا ہون جو میرے کرنے سے ہوتی ہین اور
تم بھی نامے روانہ کرو اور راہ دیکھو یہ جو عشاق نے کہا سمندر جادو نے اُسوقت دبیر کو طلب کیا
اور حکم دیا کہ نامے تحریر کرو اس مضمون کے کہ اے حاکمان دربند و اے ناظمان شہر و اے ساحران سامری وقت
و اے مددگاران ماہ دولت تمکو تحریر کیا جاتا ہی کہ تمکو قبل اسکے مین دو مرتبہ نامے روانہ کرچکا ہون اور تمکو براے کمک
طلب کرچکا ہون مگر تمنے کچھ خیال نکیا اور نہ براے کمک روانہ ہوئے نہ خود آئے نہ سپاہ روانہ کی یہ کیا حالت
ہی کیا تم سب نے میری حکومت سے سرتابی اختیار کی اور نافرمانی پر کمر باندھی ہی کہ نہ تو جواب نامہ تحریر کیا نہ کمک
کو آئے پس مین تمکو خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون بفور دیکھنے اس نامے کے میری خدمت مین حاضر ہو اور جہان تک
ہو سکے لشکر لاؤ اور بہت جلد آؤ دیکھو کہ ہمارا یہ حالت ہی کہ اب سب پریشان ہین تمام شاہان شرق خدا
پرستون سے ملگئے ہین مثل لقین خود پرست مہراب شاہ و اقبال شاہ و امثال شاہ وغیرہ کے ان
سبنے میری اطاعت سے انحراف کیا اور نافرمانی پر کمر باندھی اور شریک خدا پرستان ہوگئے اب لشکر اسلام جیرہ سے

کوچ کر کے طرف سمندریہ کے آتا ہے اب وقت مدد ہے اور ہنگام کمک ہے جلد آؤ یہ مضمون ہو جو کہ مین نے تحریر
کیا بس دبیر نے اسی مضمون کے کئی نامے تحریر کیے مثل جسیم سیاہ پوش وسلیم سیاہ پوش وعلیم سیاہ پوش کے
یہ بہت بڑے پہلوان زبردست وساحران نامی ہین اور انکے ہمراہ ایک ایک لاکھ کا لشکر ہے اور بنام پہلوانان
نامی وشاہان گرامی کے کہ جنکے نام یہ ہین باران ببر پوش باران پلنگ پوش قہران اژدر سوار
مہران شیر صورت نہنگان خوک پیکر پلنگان فیل پیشانی ترلیپ دیو پیکر نیر تک نہنگ پیشانی
چیرنگ عقرب چشم غوکان مار صورت وغیرہ کے تحریر کیے انمین ہر ایک شاہ کشور رکھتا ہے اور چند نامے
بنام مواج شاہ وگرداب شاہ وحباب شاہ وزورق شاہ وسیلاب شاہ وغیرہ کے تحریر کیے گئے
انکے بعد اب نامے بنام ساحران نامی کے تحریر ہونے لگے انکے یہ نام ہین مثل زورق جادو ومواج جادو
وموج جادو وسیلاب جادو وگرداب جادو وحباب جادو وسراب جادو وطوفان جادو وملکہ طغیان
جادو وملکہ گوہران جادو وملکہ صدف جادو وملکہ سحاب جادو وملکہ ابران جادو وملکہ دریا ساز جادو و
برقان برق پوش جادو ورعدان رعد آواز جادو وژالہ جادو وملکہ کوکبہ روشن تن ملکہ رضیہ جمال آرا
ملکہ گلنار زعفران پوش ملکہ نیلان نیلم پوش ملکہ بنفشہ پوش جادو وملکہ نیلوفر جادو وملکہ گل نافرمان
جادو وملکہ زعفران جادو وملکہ غبار انگیز جادو وملکہ طوفان خیز جادو وملکہ یاسمن جادو وملکہ یاسمین
جادو وملکہ نسترن جادو وملکہ نسترین جادو وملکہ آتش خار جادو وملکہ موج خیز جادو وملکہ سحر ساز جادو و
ملکہ دریا بار جادو واسی طور سے مثل طومار جادو ومسمار جادو وسرشار جادو وخون ریز جادو و
بدمست جادو وفیل سوار سرمست کرگدن سوار قلزم جادو وقہار پلنگ سوار سوفار شتر سوار
کے تحریر کیے اور ایک نامہ بنام آتش بار کے اس مضمون کا لکھا کہ اے آتش بار تمکو معلوم ہو کہ بعد
تمھارے جانے کے یہ خبر آئی کہ تمام ملک جو کہ دریائے سبز رنگ سے اور سمندریہ تک پڑتے ہین وہ سب لوگ
شریک خدا پرستان ہوگئے ہین اور اب سپہر جو سے سمندریہ کی طرف آتے ہین لہذا بہت جلد اپنا لشکر لیکر آؤ یہ جو مین نے
تحریر کیا ہے اسپر عمل کرنا اور لشکر لیکر جلد آنا اب دیر نہ کرو آیندہ تمکو اختیار ہے یہ مضمون لکھوا کر اور طائران سحر کے
ذریعہ سے نامے روانہ کیے اسکے پہلے جو نامے روانہ کیے تھے وہ بھی طائران سحر کے ذریعہ
سے روانہ کیے تھے جو کہ نامے اور روانہ کیے وہ بذریعہ سانڈنی سواروں کے روانہ
کیے تھے بعد ان نامے روانہ کرنے کے سمندر جادو نے عشاق سے کہا کہ استاد نامے تو مین روانہ
کر چکا اب آپ انتظام فرمائیے عشاق نے کہا کہ تم پریشان نہو اب مین صاف صاف تمسے کہتا ہون
کہ ان لوگون کی کیا اصل ہے جو ہمسے تمسے روبرو ہو اگر انکے ہمراہ ساحر بھی ہونگے تو کوئی مقام خوف نہین ہے
مین پہلو نشین سامری ہون مجھسے سحر کی پناہ نہین ہے ایک چشم زدن مین مین طبقہ زمین کا ہلا دونگا اور زمین
الٹ دونگا آسمان اور زمین کے قلابے ملا دونگا ایک جنبش لب مین تمام عالم مین آگ لگا دونگا ستارہ
ابر دسے برق گرا دونگا دیکھنا کہ مین کس قسم کے سحر کرتا ہون اور کیا عجائبات دکھاتا ہون تمام گرد شہر
حصار سحر کا کر دونگا اور کچھ کچھ کر چکا ہون مین سب بندوبست کر چکا ہون اور جو کچھ باقی رہگیا ہے وہ اب کر دونگا
اب ہم ان سبکو راہ مین دیکھنے کی تدبیر کرینگے سمندر نے کہا کہ جو آپ فرماتے ہین نعمت بجا فرماتے ہین آپکے
فرمانے کی کیا بات ہے آپ جو ارادہ کرینگے خالی از برکات نہوگا آپکے سحر کا کوئی جواب نہ ہوسکے گا اب مین
بھی آپکی اجازت سے اسکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر سمندر نے دیوار کیطرف دیکھا اور آواز دی کہ اے زورق
دریا نشین جلد حاضر ہو یہ صدا دی تھی کہ ساحر نے بیان کیا ہے کہ سمندر کے پشت پر کی دیوار شق ہوئی اور

ایک برق چمکی سب اہل دربار نے دیکھا کہ بلوری نہر اُس شگاف سے پیدا ہوئی اُس نہر مین کسقدر آب
شفاف تھا اُس پانی سے وہ نہر بھری ہوئی تھی وہ نہر روبرو سمندر کے آکر قائم ہوئی سبنے دیکھا اُس نہر مین
ایک کشتی خُرد کہ جسکا چہرہ بالکل انسانی تھا پڑی ہوئی تھی اور اُسپر ایک نگیرہ استادہ تھا اُس نگیرہ کے نیچے
ایک کرسی بچھی ہوئی تھی اُسپر کوئی نظر نہ آتا تھا اور اُس کشتی مین ہزارون تصویرین آویزان تھین اور
ہر ایک تصویر ایسی ہولناک تھی کہ جسکو دیکھکر جان قالب تن مین پریشان ہوتی تھی بس جب وہ نہر
اور وہ زورق روبرو سمندر کے آکر قائم ہوئی اور وہ زورق اُس نہر مین گردش کرنے لگی کہ سمندر نے
آواز دی کہ ای زورق جلد حاضر ہو مین کہانتک انتظار کرون یہ کہنا تھا کہ وہ کشتی ایک مرتبہ چرخ مار کر
اُس نہر بلوری مین غرق ہوگئی اور اُس نہر مین ایک تلاطم پیدا ہوا اور اُس پانی سے شعلے نکلنے لگے کہ ایک
مرتبہ اُس نہر مین تڑاقا ہوا سبنے دیکھا کہ وہ کشتی ابھر کر بالاے آب آئی اور اُسمین تڑاقا ہوا اور کشتی کا ہر جزو جدا
ہوا اُس سے ایک ساحر پیدا ہوا اور جست کرکے اُسپر سے باہر آیا سمندر جادو کو سلام کیا سمندر نے
حکم دیا کہ زورق کے لیے کرسی لاو یہ حکم دیا فوراً کرسی حاضر کی گئی سمندر نے اشارا کیا زورق سلام کر
بیٹھ گیا وہ نہر بلوری اُسکے ہمرہ قائم ہوگئی جب زورق کرسی پر بیٹھ چکا تو سمندر نے خیال کیا ہوگا کہ فقط زورق
کیا ہوگا اور بندوبست کرنا ضرور ہے عشاق بھی دربار مین حاضر ہو اور سب اہل دربار بھی موجود ہین راوی بیان کرتا
ہی کہ جب سمندر شاہ دربار مین تخت پر آکر بیٹھتا ہی تو ملازم اُسکے روبرو ایک کرسی لاکر بچھا دیتے ہین اور ایک
مختصر سی میز رکھدیتے ہین اور اُسکے چارون گوشون پر چار گلدستے رکھے ہوئے تھے اور وسط مین اُن گلدستون
کے ایک آئینہ لگا ہوا تھا اُسپر غلاف زربفتی پڑا ہوا تھا اور ایک صندوقچہ اُسی میز پر رکھا ہوا تھا اور ایک
سنگ مرمر کا ٹکڑا برابر اُس صندوقچہ کے رکھا تھا ہمیشہ کا طریقہ ہی کہ جب سمندر دربار مین آتا ہی یا محل مین جاتا
ہی یہ میز اُسکے ہمراہ ضرور رہتی ہی بس یہ خیال کرکے سمندر نے طرف اُس صندوقچے کے دیکھا اور کچھ اسم اعظم
پڑھکر اُس صندوقچے پر دم کیا کہ فوراً اثر اُس صندوقچے کا قفل کیا اُسمین دس گیارہ خانے تھے ہر خانے
مین فولادی پتلیان تھین ہر پتلی کی پیشانی پر سیندور کا ٹیکا دیا ہوا تھا جبکہ صندوقچہ کھلا سمندر نے اشارہ
کیا ایک پتلی تڑپکر باہر صندوقچے کے آئی باہر آکر وہ درازی پیدا کرنے لگی یہانتک کہ اُس پتلی نے
اسقدر قد پیدا کیا کہ جیسے سات آٹھ برس کے لڑکے کا قد ہوتا ہی اور وہ پتلی ہاتھ باندھکر روبرو سمندر کے آئی اور
عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر نے کہا کہ ای کنیز ساحری جاکر دریاے آسمان نشین کو آگاہ کر کہ تمکو سمندر شاہ
نے یاد فرمایا ہی یہ سنتا تھا کہ وہ پتلی مثل شرارے کے تڑپکر وہان سے چلی اور سبکی نظرون سے غائب ہوگئی
یون جیسے چقماق سے نکلا سنگ سے شرارہ یا کمان سے تیر وہ پتلی تو اُدھر روانہ ہوئی ادھر سمندر
نے آئینہ کی طرف دیکھا کہ وہ جو غلاف آئینہ پہ تھا خود بخود غائب ہوگیا آئینہ کھل گیا سبنے دیکھا کہ آ
صورت اُس آئینہ مین نظر آئی اُسنے سمندر کو سلام کیا سمندر نے جواب سلام دیکر کہا کہ ای آئینہ اندام
آئینہ نشین اپنی بہن حیران آئینہ نشین کو میرے پاس بھیجدے مجکو اُس سے ایک کام ہی اُس آئینہ سے صدا آئی کہ
کہ وہ حاضر ہوتی ہی اگر حکم ہو تو یہ کنیز بھی حاضر ہو سمندر نے کہا کہ تمھاری کوئی ضرورت نہین ہی جب
ضرورت ہوگی تو تمکو بھی طلب کرونگا اُسنے عرض کیا کہ مین ہر وقت حاضر خدمت ہونے کو موجود ہون یہ
جو اُسنے کہا سمندر نے جواب دیا اچھا یہ جو سمندر نے کہا اور کچھ پڑھکر اُس آئینہ کی طرف اشارہ کیا فوراً وہ غلاف
اُس آئینہ پر آگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب آئینہ پر سے غلاف اُٹھ جاتا ہی تو ایک روشنی علاوہ روشنی
دن کے ہوجاتی ہی جب غلاف اُسپر پڑگیا وہ روشنی برطرف ہوگئی اسکے بعد سمندر نے طرف اُس سنگ کے

دیکھا اور کہا کہ سنگسار سنگ نشین بہت جلد اپنے برادر کو روانہ کردے کہ اُس سے ایک ضرورت ہے
اُس پارچہ سنگ سے صدا آئی کہ بہت خوب بندہ اُسے حاضر کرتا ہے یہ صدا آکے موقوف ہوگئی جب یہ
کر چکا اور اب سمندر خاموش ہو کر بیٹھ رہا اور طرف زورق کے دیکھکر کہا کہ تمہارا مزاج تو اچھا ہے اُسنے
عرض کیا کہ آپکے غلاموں کو دعا کرتا ہوں ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ وہ زورق اور دریا بار و آئینہ انداز نہیں
ہے جسکو قبل میں سمندر نے نامے روانہ کیے ہیں بلکہ یہ دوسرا زورق ہے جب زورق نے یہ عرض کیا کہ حضور
نے کیوں اس خاکسار کو طلب فرمایا ہے سمندر نے جواب دیا کہ ذرا صبر کرو میں بیان کرتا ہوں دریا بار
و حیران و سراقہ سنگ بار آجاے تو میں تم سب سے ایک مرتبہ بیان کروں کیونکہ باہر ولت کا یہ
دماغ نہیں ہے کہ ہر ایک سے بار بار بیان کروں اور سب سے ایک ہی کام لینا ہے یہ کہکر خاموش
ہو رہا اُسوقت عشاق نے سمندر کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ چند نامے اور تحریر کرو جنکے نام میں بتاؤں
کیونکہ ان لوگوں کو بھی آگاہ کرنا ضروری ہے آج یہ بندوبست کرو اب غفلت نہ کرو سمندر نے کہا کہ آپ
بیان فرمائیں دبیر موجود ہے یہ سنکے عشاق نے دبیر کی طرف دیکھکر کہا کہ اے دبیر جنکے نام میں بیان کروں
اُنکے نام نامے تحریر کرو اُسنے عرض کیا کہ بیان فرمائیے عشاق نے کہا کہ ایک نامہ بنام مقطع جادو
ایک نامہ بنام صنادیق جادو اور بنام ملکہ بیرم جادو و مقتل جادو و ورزم جادو و ملکہ عشان جادو
و ملکہ لالہ روی جادو و ملکہ ماہرو و ملکہ سوسنج حیدر جادو و ماہ تن جادو و بنام رفیع سحر ساز
و بنام وسیع سحر ساز جادو کے اس مضمون کے تحریر کرو کہ اے ساحران نامی و گرامی تمکو معلوم ہو کہ یہ
وہ وقت ہے کہ خداوند تصویر و سامری و جمشید دشمن پر نڈر اسلئے کو کہ یہ بلا جو کہ اسوقت سمندر شاہ
حاکم سمندریہ جسکے تم سبکے سب تابع ہو اور باج دیتے ہو پڑی ہے وہ بلا یہ ہے کہ خداوند کسی زمانے میں
جبکہ سمندر شاہ نطاق میں تشریف رکھتے تھے کچھ ناراض ہوگئے تھے اور حکم فرمایا تھا کہ نطاق
سے نکلجاو اُسی زمانے میں سمندر شاہ نے یہاں آکر یہ شہر سمندریہ آباد کیا تھا اور تم سب پر
حاکم ہوئے تھے چنانچہ اُسی زمانے میں تم لوگوں نے سرکشی پر کمر باندھی تھی مگر سمندر شاہ نے بندوبست
کیا تھا کہ تم سب لوگ سرنگوں ہوئے تھے اور فرمانبرداری پر کمر کسی اُسکا انجام یہ ہوا کہ اُسی دن
سے اطاعت کر رہے ہو اُسی سمندر شاہ پر آج یہ وقت پڑا ہے کہ تمام اُسکے دشمن دشمن ہو
ہیں یہ خیال کرو کہ تمکو خبر ہوئی ہوگی کہ سحران و ماہیان جو کہ حاکم و مالک دریاے سبز رنگ تھیں اور
بالکل سمندر شاہ نے اُنکو مالک و مختار دریا کا کیا تھا جبکہ خداوند تصویر سمندر شاہ پر ناخوش ہوئے انھوں
نے یہ عذاب نازل کیا کہ خداپرستوں کو اس طرف روانہ کیا کہ وہ لشکر لیکر ادھر کو آئے اور کنارے دریا کے
فروکش ہوئے تھے اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عیاروں نے سحران و ماہیان و آفتاب سپہ سالار سمندر شاہ
کو عیاری کرکے قتل کیا اُنکے مرنے سے دریا نشٹ گیا اور راستہ سمندریہ کا کھل گیا دشت بہار افزا
کا جو کہ مالک تھا یعنی بہارستان جادو وہ بھی صاحبقران کے ہاتھ سے جو کہ افسر لشکر اسلام ہے
مارا گیا رونق دشت مٹ گئی اُسکے بعد لشکر اسلام کو لیکر طرف سمندریہ کے کوچ کیا راہ میں جو شہر
اور ملک ملے وہ بھی سب شریک خداپرستان ہوگئے صرف دو ملکوں پر جنگ ہوئی ایک یقینیہ
دوسرے محرابیہ پر جب یہ دونوں بادشاہ شریک اہل اسلام ہوگئے چونکہ یہ بہت بڑے بادشاہ
تھے اور لشکر کثیر و پہلوانان نامی رکھتے تھے اور سیکڑوں ملک اُنکے قبضے میں تھے وہ شریک
ہوگئے پھر کیا تھا جو کہ اُنسے کم قوت رکھتے تھے تو گویا اُنکی اصل تھی وہ بھی شریک ہوگئے و تبعاً زدا

سے لیکر شہر تیہ تک دین اسلام جاری ہو گیا ہے سب سے پہلے صنوبر شاہ نے دین اسلام
قبول کیا تھا اب وہ لشکر لیکر مع صاحبقران سمندریہ پر آئے ہین لہذا تم سبکو لازم و واجب ہے
کہ بادشاہ کی کمک کرو اُسکا حق تمھارے اوپر ہے دوسرے یہ امر ہے کہ یہ لڑائی مذاہب کی ہے کیونکہ
اُن سب کا یہ قول ہے کہ سوائے خداے آسمانی کے کوئی اور خدا نہین ہے اور یہ سب خدا نے باطل
تھے جو کہ مارے گئے اور جو باقی ہین وہ بھی باطل ہین اور اُنھون نے عیارون کی کمک سے ان
سب خدائیون کو پریشان کر کے یہ کیا کہ جب وہ لوگ یعنے خداوند عاجز ہوئے تو چولے بدل بدل کر
آسمان کی طرف تشریف لیگئے اور جا کر بہشت مین مقیم ہوئے اُنھون نے وہ جسم جو کہ یہان چھوڑ
گئے تھے اپنے خیال کے بموجب قتل کیے اور مشہور کیا کہ ہمنے خدا اُنھیان برباد کر دین چنانچہ ابھی
فکر مین ادھر بھی آئے ہین اول تو وہ لوگ ایسے ہین کہ جس خدا نے اُنکو پیدا کیا اُسی کو بُرا کہتے
ہین ایسے خود سر بندے ہین کہ اپنے پیدا کرنے والے کو ساتھ بدی کے یاد کرتے ہین اُسی
قصد سے ادھر آئے ہین کہ سمندریہ کو فتح کر کے شہ طاق پر جائین اور خداوند تصویر کو پریشان
کر کے طرف آسمان کے روانہ کرین اور ہم سبکو بے خدا کا کر دین بس ایسے وقت مین
ضرور سمندر شاہ کی مدد کرنا ہے کیونکہ وہ بابت خدائی کے مقابلہ کرتے ہین بس کمک
کرو اگر اسکے خلاف کرو گے تو خدائی برباد ہو جاے گی اور سمندریہ تباہ اور برباد ہو جائیگا پھر کوئی
خداوند تصویر کا نام بھی نہ لیگا اور کوئی اہل تصویر پرست سے دنیا مین باقی نہ رہیگا آیندہ تمکو
اختیار ہے بس بغور دیکھیے ان ناموں کے آکر مدد کرو اگر عرصہ کرو گے تو خرابی زیادہ ہوگی
والسلام یہ نامے تحریر کرا کے اور ملفوف کر کے طائران سحر سحر ستہ ہائے اور اُنکے گلون مین
نامے باندھکر روانہ کیے اور اُنکو حکم دیا کہ تم نامے فلان فلان مقام پر فلان فلان کو پہونچا دو
یہ حکم دیکر روانہ کیا وہ طائر نامے لیکر پرواز پیدا کر کے روانہ ہوئے بعد جانے ان
طائرون کے سمندر شاہ نے کہا کہ مین کسقدر بد حواس ہو رہا ہون کہ اپنے دوستون کو
فراموش کر دیا ہے عشاق نے کہا کہ وہ کون لوگ ہین سمندر شاہ نے کہا کہ او اُستاد
سحاب جادو و شجر جادو و ثمر جادو و نونہال جادو و سنبل جادو و کاکل جادو و
گلنداز جادو ہین انکو بھی خبر کرنا ضرور ہے یہ سُنکے عشاق نے کہا کہ ان سب کو بھی خبر کرو
سمندر شاہ نے کہا کہ جی ہان مین اُنکو بھی خبر کرتا ہون اور دوسرے انار جادو کو بھی آگاہ
کرونگا یہ جو سمندر شاہ نے کہا بس اُسیوقت چند نامے اور روانہ کیے طائران سحر کے ذریعہ
سے وہ طائر نامے لیکر چلے جب یہ بھی نامے روانہ ہو چکے راقم ان سب ناموں کا حال
آیندہ تحریر کریگا اور جب یہ سب ساحر و غیر ساحر براے کمک سمندر شاہ آئینگے تو اُنکے
سحر کی حالت بیان ہوگی اب راوی حالت دربار سمندر شاہ کی تحریر کرتا ہے کہ ابھی نامے
سمندر شاہ روانہ کر چکا تھا اور اس انتظار مین تھا کہ جن ساحرون کو مین نے طلب کیا
ہے وہ آلین تو مین اُنکو روانہ کرون کہ جس ضرورت کے لیے مین نے بلایا ہے یہی فکر اُس طرف کو کر رہا
تھا کہ یکایک آسمان پر ایک برق چمکی اور سنگ باری ہوئی اور ایک آندھی سیاہ اُٹھی تھوڑے
عرصہ کے بعد اُس آندھی سے اکبارگی سنگ مربع پیدا ہوا اور وہ پارچہ سنگ آکر صحن بارگاہ
سمندر شاہ مین گرا وہ آندھی اور تاریکی برطرف ہو گئی وہ سنگ برابر تخت سمندر شاہ جادو

کے آیا ایک تڑاقہ پیدا ہوا اور اُس سنگ کے دو ٹکڑے ہو گئے اُسکے اندر سے ایک ساحر پیدا ہوا جسکی یہ صورت تھی کہ آنکھ و ناک کانون سے دھوئین نکل رہے تھے بڑے بڑے عقرب اُسکی پیشانی پر چمٹے ہوئے تھے کالی کوڑیالی گلے مین پڑی ہوئی تھے ایک گیروی تہمت باندھے ہوئے تھا اور ایک کرتہ شنجرفی رنگ کا پہنے ہوئے تھا اور اُسکی آنکھون سے اور ہاتھون سے شعلے نکل رہے تھے بند ۵.. سامری تھا جو سامری کی پکار رہا تھا نکلتے ہی اُس پارچہ سنگ سے اُسنے پلٹ کر سحر کیا کہ وہ سنگ برابر ہو گیا اور سنناٹا کرکے بلند ہو گیا وہ جھوم کر روبرو سمندر کے آیا اور سلام کیا اب اُسکی صورت دیکھکر سب اہل دربار دنگ ہو گئے کہ یہ کون ساحر ہی کو ہمنے آجتک نہین دیکھا تھا یہ کہان سے آیا اور اسکا کیا نام ہی مگر آج معلوم ہوا کہ سمندر شاہ بہت صاحب اختیار اور بہت بڑا ساحر زبردست ہی جب ہی تو شہر سمندر رہ کی حکومت ملی ہی اور اسقدر ملک اُسکے زیر حکم ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو کیون اتنا بڑا بادشاہ ہوتا ہر ایک تو یہ خیال کر رہا تھا اپنے دل مین اُدھر سمندر شاہ نے اُس ساحر کو سلام کا جواب دیکر کہا کہ اے مرمر جادو کیسے رہے اُسنے جواب دیا کہ آپکی جان و مال کو دعا کرتا ہون اور آپکا شکریہ ادا کرکے بسر کرتا ہون اور اپنے پہاڑ پر رہتا ہون اسوقت بھائی صاحب تشریف لائے تھے اُنھون نے فرمایا کہ تمکو بادشاہ نے اسوقت طلب کیا ہی اُنکو بہت بڑی ضرورت ہی تم ابھی جاؤ مین اُسیوقت وہان سے روانہ ہو کر حاضر خدمت ہوا کیا ارشاد ہوتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ مرمر کے لیے کرسی لاؤ خادم نے کرسی حاضر کی اور زورق کے برابر بچھا دی مرمر جادو سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا یہ ابھی بیٹھا تھا کہ یکایک ایک روشنی ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ دوسرا آفتاب نکل آیا ہی وہ روشنی قریب آئی اب سبنے دیکھا کہ ایک بلوری گنبد ہی اُسکے روبرو ایک آئینہ لگا ہی یہ روشنی اُسی آئینہ کی ہی وہ گنبد آکر صحن مین اُس ایوان کے قائم ہوا اور ایک تڑاقہ ہوا اور دروازہ اس گنبد کا کھلا سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ کریہ منظر بڑے بڑے دانت مونہہ کے باہر نکلے کوئی ہزار برس کا سن آنکھین دو طاس خون تمام جسم مین سانپ وغیرہ لپٹے ہوئے بڑے بڑے بال جھولی سی گی بائین شانے پر پڑی ہوئی کالی کالی صورت وہ لکاتہ کالی کی مورت بنی ہوئی لمبے لمبے ہونٹ اُسپر پان کھائے ہوئے ناریل کا تیل بالون مین ڈالے ہوئے نیلی چادر سر پر ایک کرتی نیلی سے گلے مین دونون چھاتیان اُسکی باہر نکلی ہوئین یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو تھیلیان ہین لٹکا بالون مین گھٹنے سے اونچا پہاڑ کی ڈلیان بجائے زیور کے کانون مین پہنے ہوئے اور ایک ہیکل سنگ تار کی اُسمین لگائے ہوئی پڑے ہوئے ہنستی ہوئی اُس گنبد سے باہر نکلی اور نکلکر باہر کھڑی ہوئی اور کچھ پڑھکر اُس گنبد پر دم کیا کہ اُس گنبد کا دروازہ بند ہو گیا اور وہ گنبد بلند ہوا وہ اُس گنبد کو روانہ کرکے طرف ایوان کے چلی جسنے اُسکی صورت دیکھی لاحول پڑھی وہ ایسی بدشکل تھی کہ اُسکو دیکھکر اہل دربار نے آنکھین بند کر لین اور ہر ایک ڈر گیا اور ایسا خوف زدہ ہوا کہ کانپنے لگا مگر سمندر شاہ نے ذرا بھی خوف نہ کیا خاموش بیٹھے رہے کہ اُسنے آکر سلام کیا سمندر شاہ نے کہا کہ ای ملکہ حیران اچھی رہین اُسنے عرض کیا کہ آپکی جان و مال کو دعا کرتی ہون سمندر شاہ نے کہا کہ تمھاری بہن ملکہ آئینہ اندام آئینہ نشین تو اچھی ہین اُسنے جواب دیا کہ وہ بھی دعا گو ہین اُنھون نے آپکا حکم مجکو پہونچایا کہ تمکو بادشاہ نے طلب فرمایا ہی اسیوقت یہ عاجزہ خدمت مین

روانہ ہوئی اور اب حاضر خدمت ہوئی ہون سمندر شاہ نے اُسکے واسطے بھی کرسی منگائی وہ کرسی پر
سلام کرکے بیٹھ گئی یہ بیٹھی تھی کہ وہ تیلی آکر روبرو تخت سمندر شاہ کے گری سمندر شاہ نے کہا کہ خبر گرم پہنا
آواز آئی کہ وہ آتی ہین پس سمندر شاہ نے اشارہ کیا کہ وہ تیلی کم ہونے لگی اپنی حالت پر آگئی
اُسی طور سے جست کرکے اُسی صندوقچے مین اپنے خانہ کے اندر جاکر بیٹھ رہی ادھر وہ تیلی اندر
گئی اُدھر فوراً اُسپر ابند ہوگیا اب سمندر شاہ نے یہ خیال کیا کہ دریا بار آئے تو مین ان سبکو روا
روانہ کرکے دربار برخاست کرونگا یہی خیال کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر ابر آیا اُس سے پانی برسنے
لگا تھوڑے عرصہ مین ایک چھوٹا سا دریا صحن مین بن گیا ایک مرتبہ اُس دریا مین طلاطم ہوا اور
ایک مگر نے موہنہ نکالا اُس مگر کے موہنہ سے ایک شعلہ نکلا وہ شعلہ بیرون دریا آکر زمین پر گرا اور
ایک برق چمکی اُس شعلہ سے ایک تیلی پیدا ہوئی اُس تیلی نے اُس دریا کے کنارے پر آکر کچھ پڑھکر
دریا پر دم کیا کہ پھر تلاطم ہوا اور ایک تخت پیدا ہوا اُسپر دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا ہی بہت بدصورت
اور بدشکل تمام کان اور ناک سے پانی نکلتا ہوا اور اُسی دریا مین ملتا ہی وہ تخت بڑھا کر کنارے اُس
دریا کے آیا اور تخت پر سے اُتر کر طرف دربار کے چلا وہ تیلی اُسکے عقب مین تھی اُسنے بھی آکر سمندر شاہ
کو سلام کیا سمندر شاہ نے جواب دیکر کہا کہ آؤ ای دریا بار جادو تمنے بڑی دیر لگائی دیکھو یہ سب تمہارے سبب سے محبوس بیٹھے
ہوئے ہین اُسنے جواب دیا کہ حاضر ہوا ایکبارگی وہ روبرو تخت کے آیا وہ جو پانی رواں تھا اُسکی حالت تھی کہ دو چشمہ دھوا دھو اُسکے
جاری تھے وہ جاکر اُس دریا مین ملجاتے تھے اُسکو بھی کرسی ملی یہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر شاہ نے
کہا کہ ای دریا بار مرد زورور دلیران آگاہ ہو کہ مین نے تمکو اس کام کے لیے طلب کیا ہی اور وہ کام یہ ہی کہ خدا پرستون نے
اسطرف لشکر کشی کی ہی یہ کہکر کل حال جو گذرا تھا یعنے لشکر کا صاحبقران کے کنارے دریا کے آکر اُترنا اور جنبوبر شاہ کا مسلمان ہونا
اُسکی مہمانی خبر ہونا اور اپنا شجر جادو و سحاب جادو کو روانہ کرکے سب کو اسیر کرالینا اور آفتاب کو برائے
کمک سحران روانہ کرنا آفتاب و سحران و ماہیان کا عیارون کے ہاتھ سے قتل ہونا اور دریا کا میٹھا ہونا
اور صاحبقران کا سب ملکون سے مقابلہ کرتے ہوئے آنا اور سبکا صاحبقران کے ہمراہ اُدھر کو آنا اور دین
اسلام قبول کرنا اور اپنا نامے تحریر کرنا بیان کیا اور کہا مین نے تمکو اسلیے طلب کیا ہی کہ شہر حیرت سے لشکر
اسلام کوچ کرکے ادھر کو آتا ہی خرمل و عادل پیش خیمہ لیکر آتے ہین اُنکے ہمراہ دو ساحر ہین ایک تو
مرا سپہ سالار سہراب جادو اُنکا شریک ہوگیا ہی اور ایک عورت ہی غزالان وہ بھی شریک ہی سوا
اُنکے لشکر اسلام مین کوئی ساحر و ساحرہ نہین ہی گو یہ سحر سے ثابت ہوتا ہی کہ جبکہ لشکر اسلام اسطرف
آیا اور دشت بہار افزا مین فرو کش ہوا تھا تو لشکر ساحران بھی ہمراہ تھا اُسی زمانے مین ایک عرضی
صاحبقران کے پاس سے آئی تھی طلسم فیروز سے کہ ادھر کو ایک لشکر ساحرون کا آتا ہی میری کمک ضرور بھیجیے
اور سبکو میری کمک کے لیے روانہ فرمائیے چنانچہ صاحبقران نے مریخ آفتاب علم کے ہمراہ تمام
لشکر ساحران کرکے روانہ فرمایا یہ سبب ہی جو لشکر ساحران ہمراہ نہین ہی سب اُدھر کو گئے ہوئے ہین لشکر ساحرونکا
نہین ہی غیر ساحرون سے مقابلہ کرنا کوئی امر مشکل نہین ہی ایک جنبش لب مین اُنکا کام تمام ہوتا ہی اور یہ جو
دو ساحر ہین ایک سہراب دوسری غزالان انمین سے ایک بھی تمہارا مقابلہ نہین کر سکتے ہین تم اُنکو اسیر کرلو
ہان ایک امر کا خیال رہے کہ لشکر کا جو افسر ہی اُسکے پاس وہ اشیا موجود ہین جو کہ باطل سحر ہین اور اسم اعظم اُسکے
قابو مین ہی اُس اسم کے سبب سے وہ سحر کو رد کیے دیتا ہی اور جسم پر سحر اثر نہین کرتا ہی بلکہ جب وہ چاہتا ہی جہان
جہان سحر ہوتا ہی رد ہو جاتا ہی اس سبب سے کوئی اُسکے مقابلہ مین نہین آسکتا ہی اسی سبب سے ساحرون کا

سحر اثر نہین کرتا ہی اور سحر باطل ہو جاتا ہی ہین بس انکا خیال رہے کہ جہان تک ممکن ہو اُسکا مقابلہ نہ کرنا
اول تو وہ اس لشکر کے ہمراہ نہین ہی کیونکہ یہ پیش خیمہ ہی لیکر آتا ہی اور اسی طور سے لشکر آئیگا اُسکے
بعد لشکر صاحبقران کا آئیگا تم اس عرصہ مین جو لشکر آنے والا ہی اور پیش خیمہ لیکر آتا ہی اُسکو روکو اور اُسکا
خاتمہ کر دو ادہر نہ آنے دو جب تک تم اُنسے مقابلہ کروگے اور اُسمین زمانہ گذریگا یہان سب سردار
جن جنکو مین نے نامے تحریر کیے ہین اور مین نے کمک کو طلب کیا ہی آجائینگے مین بھی لشکر لیکر آؤنگا اس
عرصہ مین وہ بھی آجائیگا تب جب مقابلہ ہوگا مین اسم اعظم کی بھی تدبیر کرونگا تم سے صرف اسقدر کام کی
ضرورت ہی کہ تم پیش خیمے کو روک لو جہان پر ہو گو یہ امر لائق اعتراض ہی کہ جب پیش خیمہ رُک جائیگا اُسکے
بعد جو لشکر ہی جب وہ اُس مقام پر پہونچیگا اور وہ بھی اُسی مقام پر قیام کریگا اسی طور سے جسقدر لشکر ادہر کو
روانہ ہوا ہی جمع ہو جائیگا یہانتک کہ صاحبقران بھی مع اپنے لشکر کے پہونچ جائیگا اُسکا یہ جواب ہی کہ جہانتک
روکو تو اپنے کو اول ظاہر نہ کرنا دوسرے جب وہ لوگ قیام کرین تو یہ تدبیر کرنا کہ سحر سے اُنکو غائب کر دینا
یہ نہ معلوم ہو کہ یہان لشکر اُترا ہوا ہی جب دوسرا افسر لشکر لیکر آئے اُسکے ہمراہ بھی یہی سلوک کرنا بس جو
آئے اُسکو گرفتار سحر کرنا اس عرصہ مین مین بھی لشکر لیکر آجاؤنگا اُسوقت سبکو ظاہر کرنا جو اس امر سے تمام
ہو گئے ہونگے تو ضرورت نہین مقابلہ کرنے سبکو قتل کر ڈالونگا میری مرضی یہ ہی کہ جب تک میرا بندوبست ہو
اُسوقت تک وہ ادہر کو نہ آئین اور جہان تک ممکن ہو قریب شہر کے مقابلہ نہ ہو اس سبب سے مین نے
تمکو طلب کیا ہی کہ تمکو اُدہر کو روانہ کرکے اپنا بندوبست کرون تاکہ تم جاکر اُنکی راہ روکو اور یہ کام سوائے
تمہارے دوسرے نہین کر سکتے ہین بس میری اتنی کمک تم سبکو کرنا پر ضرور ہی اور یہی حق دوستی
ہی اور مین اسی امر کا تمسے امیدوار ہون اور کوئی میری خواہش نہین ہی اور یہ آخری میری کمک
ہی یہ جو تقریر سمندر شاہ نے کی سب اہل دربار کی آنکھون سے آنسو جاری ہوکے صرف اس فقرے پر
کہ یہ آخری کمک ہی اُن چارون نے کہا کہ ہماری تو یہ خواہش ہی کہ ہم آپکے حق نمک سے ادا ہون
اور آپ کے قدمون پر سر نثار کرین جہان آپکا قطرۂ عرق گرے اُس مقام پر ہم اپنا خون گرائین
ہم کو اپنی جانین عزیز نہین ہین یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم سے جہان تک ممکن ہوگا اُنکو روکین گے
وہ تو کیا ہین اگر سامری و جمشید بھی آئین تو غلامان حضور اُنسے بھی نہ ڈرین اُنکا بھی مقابلہ کرین گو
سر [illegible] ہون مگر جان نثاری سے ہم نہ باز آئینگے اور یہ لوگ تو غیر ساحر ہین اُنسے کیا خوف ہی اگر
سہر آب و غزالان بھی ہون تو کیا پروا ہے وہ آپکے خادمون سے کیا مقابلہ کر سکتے ہین ایک
اشارۂ ابرو مین تو اُنکا خاتمہ ہو جائیگا اور جن ساحرون کا حضور نے نام لیا ہی کہ وہ لشکر مین نہین ہین
اگر وہ لشکر بھی ہوتا تو کیا امر تھا وہ لوگ اس طرف کے ساحرون سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین ہملوگ ایسے
سحر غضب کے ہین وہ سحر ہین کہ جنکا سامری و جمشید جواب نہین دیسکتے اگر وہ لوگ بھی ہوتے گو خداوند
کہلاتے تھے مگر ہملوگون کی شاگردی کرتے اور ہماری اطاعت کا دم بھرتے بس آپ اطمینان فرمائین
ہم کو جس مقام پر وہ لشکر ملیگا ہم اُسی مقام پر روکین گے آگے نہ آنے دینگے اور ایسا سحر کرینگے کہ تمام عمر
ادہر کی راہ نہ پائینگے اُسی صحرا مین پریشان پھرینگے اور یہ تدارک کرینگے کہ ہر ایک لشکر کو جدا جدا صحرا
مین سرگردان کرینگے ایک کو راہ نہ ملیگی جب وہ یعنے صاحبقران خود لشکر لیکر اُس مقام پر آئیگا آپنے
آگاہ کر دیا ہی کہ وہ صاحب اسم اعظم ہی ہم اُسکی بھی تدبیر کرلینگے ایک کو راہ نہ ملیگی سمندر شاہ نے کہا
کہ اگر تم لشکر کو پریشان کرسکے [illegible] اور لشکر اسلام یہانتک آئیگا اور اُسی صحرا مین سرگرداں ہوکے

مع اپنے افسر اعلیٰ کے تمام ہو جائیگا تو ہم تمہاری عزت و آبرو کرینگے کہ آج تک خداوند تصویر نے کسی بندے کی نہ کی ہوگی اور وہ مرتبہ تمہارا کرونگا کہ تمام دنیا کو تمہارے مرتبے پر رشک و حسد ہوگا بس اب تم لوگ جاؤ ویرنکرو وہ لشکر روانہ ہو چکا ہی یہ جو سمندر شاہ نے کہا وہ چاروں اپنی اپنی کرسی پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سب غلام برائے کام سرکار جاتے ہیں اور سلام کیا سمندر شاہ نے کہا جاؤ تم کو سپرد خداوند تصویر کیا یہ سننا تھا کہ زورق نے طرف اپنی نہر کے اشارہ کیا وہ نہر پھر زمین پر آئی اسنے سحر کیا اور زمین پر گرا اب سبنے دیکھا کہ اسی طور کی ایک کشتی خود بخود پیدا ہو گئی اور زورق غائب ہو گیا جب وہ کشتی ظاہر ہوئی خود بخود ایک مرتبہ اچھلکر اس نہر میں جا پڑی پھر اسی طور سے تلاطم ہوا شعلے نکلے اسکے بعد وہ کشتی اسی طور سے مائل آب شناوری کرنے لگی اور وہ نہر ایک طرف کو روانہ ہوئی اسی طور سے مرمر جادو نے اپنے سنگ کی طرف اشارہ کیا وہ زمین پر آیا اور دو مرتبہ اسنے کچھ پڑھکر دم کیا کہ تڑاقہ ہوا اس پتھر کے دو ٹکڑے ہوئے یہ اسکے درمیان میں چلا گیا پھر وہ پتھر برابر ہو گیا برق چمکی وہ پتھر ایک مرتبہ ایک طرف کو جس طور سے آیا تھا روانہ ہوا اسی طور سے سنگ باری ہوتی ہوئی حیران جادو اپنے گنبد بلوری میں بیٹھکر روانہ ہوئی دریا بار جادو اپنے دریا کو لیکر روانہ ہوا اسکی تیتلی اسکے ہمراہ گئی اور ہر ایک سے کہا کہ جو کوئی جاے اور جو کام کرے ایک ہی مقام پر رہے اور جو کام کرنا باہم صلاح کرکے کرنا اور باہم ملکر مخالفت نہ کرنا ورنہ بڑی خرابی ہوگی اور جو کام اتفاق سے ہوگا اسکا انجام اچھا ہوگا بس یہ تو صلاح سمندر شاہ کے روبرو ہو چکی تھی اور سمندر شاہ نے بھی کہا تھا کہ تم چاروں ملکر کام کرنا ساتھ اتفاق کے اسی سبب سے میں نے تم چاروں شخصوں کو ایک کام پر روانہ کیا ہی کہ وہ کام خوب سر انجام پاتا ہی جو کہ باہم صلاح ہو کر ہوتا ہی اور آپسمیں نفاق نہیں ہوتا ہی بس جدھر کو زورق روانہ ہوا تھا اسی طرف یہ تینوں ساحر بھی روانہ ہوئے انکا حال پھر تحریر ہوگا بعد جانے انکے سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا سمندر شاہ داخل محل ہوا عشاق اپنے مقام پر آیا اور تدبیر کرنے لگا ان سبکو اس فکر و تردد میں رکھا جاتا ہی اور حال نقابدار سبز پوش کا تحریر ہوتا ہی

اب شمہ حال نقابدار سبز پوش میں خامہ فرسائی کیجاتی ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ جبکہ نقابدار سبز پوش شہنشاہ سے رخصت ہو کر اور یہ عذر کرکے کہ مجکو ایک ضرورت ہی اور کئی کام میرے ایسے ہیں کہ جسکے سبب سے میں یہاں قیام نہیں کر سکتا ہوں میری طرف سے صاحبقران کی خدمت میں عذر فرمائیگا اگر مرتبہ جو آؤنگا تو حاضر خدمت ہونگا چنانچہ شہنشاہ مع خواجہ اسعد ثانی و لشکر اسعد ثانی مع بارگاہ کے طرف صاحبقران کی روانہ ہوئے تھے اور جو حال کہ صاحبقران پر گذرا تھا اور مقابلہ وغیرہ ہوا تھا وہ سب تحریر ہو چکا ہی اب نقابدار کا حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جبر اس صحرا سے اپنا لشکر لیکر چلے یہ ایک ملک ہی کہ اسکا نام آشوبیہ ہی وہاں کی حاکم و مالک آشوب جادو ایک ساحرہ ہی اسکی ایک لڑکی ہی بہت حسین و خوبصورت وہ ساحرہ نہیں ہی وہ نقابدار پر عاشق ہوئی تھی ایک مرتبہ وہ نقابدار کو دایہ کے ذریعہ سے اپنے مقام پر لے گئی تھی نقابدار بھی اسکی صورت پر فریفتہ ہو گیا تھا چونکہ یہ مرد خدا پرست ہیں اور یہ کافر تھی بغیر ماں باپ کی اجازت کے کب رضامند ہوتی ہی خدا پرست نے اس سے کہا تھا کہ تو دین اسلام قبول کر اسنے جواب دیا تھا کہ جب تم میری ماں کو قتل خواہ اسیر کروگے تو میں دین اسلام قبول کرونگی گو تمہارے

عشق مین میری غیر حالت ہوگئی ہی بغیر اس امر کے یہ امر ممکن نہین ہی نقابدار نے اقرار کیا تھا اُسنے
اِنکو اپنے باغ سے باہر کر دیا تھا اُسکی دایہ کو انپر رحم آیا تھا اور ایک تعویذ دیا تھا اور کہا تھا
کہ آپ اسکو اپنے پاس رکھئے آپ پر سحر تاثیر نکریگا اُسکا اثر تبقدر زمانے تک رہیگا اس عرصہ مین
آپ آشوب جادو کو مقابلہ کرکے اسیر فرمائینگے یا قتل کرینگے آگے پھر تدبیر کیجائے گی نقابدار
وہ تعویذ لیکر شہر آشوبیہ کو روانہ ہوئے تھے اور ملک آشوبیہ کو جاتے تھے کہ راہ مین یہ واقعہ پیش آیا
اب اُس سے فراغت کرکے طرف اُسی ملک کے پھر روانہ ہوئے یہانتک کہ قریب شہر آشوبیہ کے
پہونچے اور ایک صحرا مین اُترے اُنھون نے دیکھا کہ ایک شہر پناہ نظر آتی ہی بس اُسی صحرا مین اُتر پڑے
خیمے وغیرہ برپا ہوئے نقابدار اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اور ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا کہ خبر
لاؤ کہ کون ملک ہی جسکا سواد شہر دکھائی دیتا ہی ہرکارے بموجب حکم نقابدار بارگاہ سے
نکلکر طرف اُس شہر کے روانہ ہوئے یہانتک کہ داخل شہر ہوئے اہل شہر کو دیکھا کہ نئی نئی
صورتین اور شکلین رکھتے ہین سب صاحب ثروت معلوم ہوتے ہین مگر حال یہ ہی کہ ہر ایک کے
گلے مین تصویر پڑی ہی اور ساحر وضع شہر بہت آباد ہی رعایا کا دل شاد ہر جگہ کٹورا بج رہا ہی دوکانین
آراستہ ہین ہر گلی و کوچہ خوب صاف ہی تمام شہر آئینہ بند ہی سر دار ولن کے مکانون پر پہرہ چوکی
مقرر ہی جوہری بازار آراستہ ہی دوکانون پر بیٹھے جوہری اور اُسکے لڑکے بیٹھے ہوئے ہین لعل
دوکاندار سے اپنے حق پر لڑ رہے ہین کسی طرف میوہ فروشون کی دوکانین آراستہ ہین سیب مثل
سیب ذقن کے کہ اُسکو اگر بیمار محبت کھالے تو پھر آسیب سے محفوظ رہے کوئی شخص ناشپاتی
ایک جھبری مین رکھی ہوئی ہین رنگترے نارنگیان اور ہر قسم کے فواکہات سے دوکان آراستہ
اُسپر کیسی کیسی حسین مہ جبین کنجڑنین بیٹھی ہوئی ہین شامی کے لہنگے پانون مین ململ کے دوپٹے سر پر
زیور پہنے ہوئے بیٹھی ہین اور یہ صدا دے رہی ہین کہ ای عاشقان جانباز ادھر آؤ ہر قسم کی بہار
دیکھتے جاؤ ایک سمت ٹوکرون مین بادام پستہ اخروٹ کی گری چرونجی انگور کی پٹاریان ولایتی انار
مثل پستان یار کے رکھے ہوئے ہین مثل دوکانین آراستہ کیے ہوئے بیٹھے ہین ایک طرف حلوائی
کیسی کیسی نفیس مٹھائی اور کیا کیا عمدہ پکوان مثل پوری و کچوری کے اُنکی دوکانون پر خریدارونکا
ہجوم ہی کوئی مٹھائی خرید رہا ہی کوئی پکوان اور ایک جانب مالی اپنی بہار دکھا رہے ہین ہاتھون پر
ہار پڑے ہوئے ہین اور صدا دے رہے ہین کہ کیا خوشبودار بیلا ہی ہار ہین بیلے اور چنبیلی کے
کنگن بیلے کے طوق جوہی کے گجرے موتیے کے اور ساقنین الگ اپنا جوبن دکھا رہی ہین آگے تختے
آراستہ کیا کیا خوشنما حقے رکھے ہوئے ہین اُنپر بار لیٹے ہین چلمین تازہ دم جمار ہے ہین نشہ باز
کرسی موڑھے پر بیٹھے ہوئے ہین بعض ٹہل رہے ہین چرس پر دم پر دم لگا رہے ہین کوئی کہتا ہے
بی بی ساقن سے دم کی خیر رہے ہمین محروم دم بغیر رہے جو کہ اُنکا عاشق ہی اُنسے مذاق ہوتا
ہی وہ یہ کہہ رہا ہی کہ آج تو وہ جوبن ہی کہ جان جاتی ہی بعض رئیسون کے ملازم کھڑے ہوئے ہین اور
کہہ رہے ہین کہ ہمارے مالک نے ایک اشرفی کی چلم طلب فرمائی ہی ساقن کے روبرو اشرفی روپیہ کا
انبار ہی یہ ہرکارے صورتین بدلے ہوئے شہر کی سیر کرتے ہوئے چلے آتے ہین ایک مقام پر دیکھا کہ
پان والے پان لگائے ہوئے کیسے عمدہ طور سے دوکان آراستہ کیے ہوئے بیٹھے ہین ہر ایک
پان خرید رہا ہی تازہ آراستہ ہی صرافہ پیراستہ ہی طول الفان شہر پناہ و سنگار کیے ہوئے اپنے گرد ہین

بیٹھی ہین اُنکے آشنا اُنکے پاس بیٹھے ہین جو کہ مفلس ہین اور عالم جوانی سے مجبور ہین وہ بیچے
گھر سے کے نکل رہے ہین اور سیکڑون تماشے ہین آواز ہے کس رسے ہین کسی گھر سے پر ستار
بج رہا ہے کہین طبلے پر تھاپ پڑ رہی ہے کہین بادشاہ جنگ ہو رہا ہے کسی زیر گھر آواز آ رہی ہے کہ
یہ ہمارا چور ہے دیکھنا بھائی کیا خوب ہے اسوقت اپنا تماش کا چور لیا ہے کسی گھر سے یہ صدا آ رہی
ہے کہ جو سمجھی ہے اور کہ رہے کہ دوبارہ پڑھے ہین یہ نقشہ اُس شہر کا ہے کہ ہر ایک کا دل شاد رنج و غم
سے آزاد ہے بڑی گہما گہمی ہے ہر طرف ایک میلا سا معلوم ہوتا ہے کوئی مقام ایسا نہین ہے کہ جہان
مجمع اہل شہر کا نہو لوگ پھر رہے ہین مگر سب لوگ خوش پوشاک ہین یہ ہرکارے شہر کی سیر
کرتے ہوئے عمارت شاہی کے قریب آئے کیسی بلند عمارت دیکھی کہ جو فلک سے باتین
کرتی تھی بڑی خوشنما عمارت تھی تمام کلس عمارت کے طلائی تھے وہ وقت یہ تھا کہ آفتاب
قریب غروب تھا اُسکا جو عکس پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کئی آفتاب نکلے ہوئے ہین قریب
اُس عمارت کے افسران سپاہ و رئیسان شہر کے بھی مکانات تھے جہان عمارت شاہی تھی اُسکے
متصل باغات شاہی تھے جو کہ بہت پر بہار اور شاداب تھے سبزہ زار اُنکے روبرو خجالت
سے زرد ہوا جاتا تھا یہ سیر کرتے ہوئے سرا مین آئے یہان آکر دیکھا کہ ہزارون مسافر بیٹھے
ہوئے ہین پلنگ اُنکے باہر بچھے ہوئے ہین ایک جانب سرا کی بھٹیاران خوب اپنے کو آراستہ
کیے ہوئے بیٹھی ہین جو کہ سرا کا چودھری ہے اُسکی جورو بڑے تزک اور حشم سے بیٹھی ہے
چار پانچ آدمی اُسکی خدمت کر رہے ہین اُنکو دیکھکر ہر ایک نے صدا دینی شروع کی کہ میان
مسافر ادھر آؤ ہماری طرف تم کو بہت آرام ملیگا ہرکارے بھی جوان سی بھٹیاری دیکھکر اُسی
طرف کو چلے جب یہ قریب پہونچے اُسنے دو پلنگ نکالکر بچھا دیے اور اُنکے ہاتھ سے بستر لیکر اُسپر
لگا دیے اُنھون نے کمر کھولی اُسنے پانی لاکر دیا اُنھون نے ہاتھ مونہہ دھویا اُسنے پوچھا کہ میان
مسافر کچھ پکیگا اُنھون نے جیب سے نکالکر خرچ دیا اور جس چیز کی فرمایش کی وہ اُسکا بندوبست
کرنے لگی پان بنا کر لا دیے یہ بیٹھے تھے اُنکے پلنگ کے برابر اور ایک جوان کا پلنگ بچھا تھا اُسنے
حقہ بھرا تھا کہ اِنھون نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی ہم بھی پیتے ہین اُسنے جو دیکھا کہ یہ لوگ میری
طرف مخاطب ہوئے ہین اُنسے پوچھا کہ آپ لوگ کس شہر کے رہنے والے ہین اور کہان جانے کا
قصد ہے اِن دونون نے جواب دیا کہ ہم شہر حجر آئینہ کے رہنے والے ہین اور سمندریہ کو جاتے
ہین راہ فراموش کر گئے اِدھر نکل آئے آج کئی دن سے تباہ پھرتے ہین یہ شہر ملا تو یہ بھی نصیب
ہوا کہ روٹی تو کھانے کو ملی ورنہ انتظار برابر ہوتی تھی خداوند برا کرے اُس درویش کا کہ جسنے ہمکو
گمراہ کیا راہ بھلا دی ہم سیکڑون مرتبہ حجر آئینہ سے سمندریہ تک گئے کبھی راہ فراموش نہ کی آج
ہم چلے تو ہمنے دیکھا کہ ایک فقیر بھی چلا جاتا ہے جب ہم اُسکے قریب پہونچے اُسنے سوال کیا ہمکو جو نصیب
تھا ہمنے اُسکو دیا اُسنے دریافت کیا کہ بابا کدھر جاتے ہو کہان کا عزم ہے ہمنے کہا کہ سمندریہ کو جاتے
ہین اُسنے کہا کہ کے دن مین پہونچوگے ہمنے کہا کہ پندرہ دن مین اُسنے کہا کہ بڑی دور ہے ہمنے کہا کہ ہم دو منزلہ و سہ منزلہ کرکے جاتے
ہین تو پندرہ دن مین پہونچتے ہین اُسنے کہا کہ ہان وہ شہر تو یہان سے بہت دور ہے مگر تم نہایت
دور کی راہ سے جاتے ہو ہمنے کہا کہ کوئی اور راہ قریب کی ہے اُسنے جواب دیا کہ ہان مین تو جب
جاتا ہون اُسی راہ سے جاتا ہون ہمنے کہا کہ ہمکو بھی بتا دیجیے اُسنے کہا کہ جب تم یہان سے کوئی

چالیس ہم قدم پر جاؤ گے تو ایک دوراہا ملیگا ایک تو وہ راہ ہی کہ جس راہ سے تم جاتے ہو اور ایک
سڑک بائین طرف ہی وہ بھی راہ قریب کی ہی تمنے کہا کہ شاہ صاحب آپنے بڑی عنایت کی
اُس فقیر نے یہ کہا کہ میرا کیا نقصان ہی کہ مین تم کو آگاہ نکرتا یہ کہکر وہ ایک طرف کو چلا گیا ہمنے اُسکے
کہنے پر وہی راہ اختیار کی ہم بہت پریشان ہوئے دس دن سے تباہ ہین سمندریہ کا پتا نہین
نہ کوئی شہر ملتا ہی کہ جو دریافت کرین کہ سمندریہ یہان سے کسقدر دور ہی اُس جوان نے کہا کہ تملوگ قریب
سمندریہ کے پہونچ گئے ہو کوئی چار دن کی راہ ہی اگر تباہ نہوتے تو ابتک سمندریہ مین بیٹھے ہوتے
ان ہرکارون نے کہا کہ آپ کہان سے آتے ہین اُسنے کہا کہ ہم جزیرہ کے رہنے والے ہین تمنے سنا
ہی کہ بھائی لشکر اسلام نے محرابیہ پر قبضہ کر لیا ہی اور محراب شاہ مسلمان ہو گیا ہی ای بھائی جسوقت
خبر جزیرہ مین آئی تو حیرت شاہ پر ایسا خوف غالب ہوا کہ اُسنے بدون مقابلہ کیے ہوئے اور
لشکر اسلام کے آئے ہوئے اپنا مذہب تبدیل کر دیا اور سب اہل شہر کو طلب کرکے حکم دیا کہ
تم لوگ بھی دین اسلام قبول کرو چنانچہ سب اہل شہر نے دین اسلام قبول کیا مگر چند اہل شہر
بظاہر قبول کیا اُسکے بعد اپنے اپنے مقام پر آکر باہم مشورہ کرکے کہا کہ یہان سے نکل چلو چنانچہ
کچھ لوگ سمندریہ کو روانہ ہوئے کچھ ادھر کو آئے چونکہ مین نے اس شہر کی تعریف سُنی تھی کہ شہر
آشتوبیہ بہت آباد ہی اور وہان کی رعایا دلشاد ہی بہت حسین و خوبصورت زن و مرد ہین عمارتین
نہایت پاکیزہ ہین باغات نہایت پرفضا ہین ہمہ وقت اُس شہر مین جلسہ رہتا ہی چنگ و رباب
بجا کرتا ہی وہان کی جو حاکم ہی وہ بہت صاحب عدل و انصاف ہی بلکہ آشوب جادو اُسکا نام ہی
اُسکے سبب سے کسی قسم کا ظلم و ستم نہین ہوتا ہی چنانچہ مجکو اس شہر کے دید کا اشتیاق تھا
مین بھی ادھر چلا آیا یہان آکر جیسا سنا تھا اُس سے زیادہ پایا در اصل یہ شہر بہت آباد ہی یہان کے
زن و مرد سب حسین ہین حسینان جہان کے سر کا تاج ہین میرا یہان دل لگ گیا ہی دو مرتبہ دربار
مین بھی گیا ملکہ کو دیکھا در اصل بڑی صاحب خلق و ذی مروت ہین دربار بھی بہت آراستہ رہتا ہی
سیکڑون افسر ہین ہزارون سرداران لشکر ہین ارکین سلطنت بھی بہت ہین دربار مین کوئی مقام
ایسا نہین کہ جو سردارون سے خالی ہو مین تو اُس دربار مین جاکر بہت خوش ہوا گو حیرت شاہ کا
بھی خوب دربار ہوتا ہی اور وہ بھی بہت با مروت بادشاہ ہی مگر یہ بات نہین ہی جو اس ملکہ مین ہی
اور اس ملکہ کی ایک دختر نیک اختر ہے جو کہ حسینان جہان کی فخر ہی ایسی حسین ہی کہ حسن یوسفی
اُسکے روبرو کچھ حقیقت نہین رکھتا ہی آفتاب اُسکے عارض گلنار کو دیکھکر شرمندہ ہو جاتا ہی ایسی
شیرین کلام ہی کہ شیرینی اُسکے کلام شیرین کے روبرو کچھ اصل نہین رکھتی ہی اگر سو فرہاد ہوتے تو وہ بھی
محبت شیرین سے دست بردار ہوتے اور اُسکے در پر آکر بیٹھ جاتے اگر ہزار مجنون ہوتے تو الفت
لیلے سے باز آتے اور اُسکے سودائے عشق مین آوارہ ہو کر دشت نجد کو آباد کرتے سنتے ہین کہ
وہ گل باغ حکومت ہمیشہ باغ مین مع چند خواصون کے مقیم رہتی ہی ای بھائی مین نے لاکھ لاکھ تدبیر
کی کہ اُس شگوفہ نونہال ریاست کو دیکھون مگر ممکن نہوا کہ باغ مین جا سکون جس باغ مین وہ گل تر
رہتی ہی اُس باغ مین ہوا کا بھی گذرنا محال ہی یہ بھی ہوا کی مجال ہی کہ اندر باغ کے قدم رکھ سکے الغرض
کی کیا اصل ہی ای بھائی اس سبب سے نہ دیکھ سکے آج کئی دن ہوئے کہ یہی فکر کر رہے ہین اور اسی
فکر مین شبانہ روز رہتے ہین مگر افسوس صد افسوس کہ کوئی تدبیر ذہن مین نہین آتی ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ اس

امید سے محروم رہینگے ایسی صاحب عصمت و عفت ہی کہ سنا جاتا ہی کہ آجتک کسی نے اُس اختر برج
شاہی کی صدا تک نہین سُنی ہی صورت دیکھنا تو شی دیگر ہی اُن ہرکارون نے پوچھا کہ اُس ملکہ کا
اسم مبارک کیا ہی اُس جوان نے کہا کہ ملکہ کا اسم مبارک ملکہ جمیلہ بدن ہی اُنکی بجائی اُسنے
حسن کی بہت شہرت ہی ہرکارون نے کہا کہ ہمنے بھی سنا ہی کہ ایک شہر ہی اُسکی شاہزادی بہت
خوبصورت ہی اب معلوم ہوا کہ اسی ملک کی شاہزادی کا یہ ذکر ہر طرف مشہور ہی اور اُنکے حسن
کی شہرت ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ بھٹیاری کھانا طیار کرکے لائی اُنھون نے کھانا کھایا
بعد اُسکے حقہ پیا اور اپنے اپنے پلنگ پر لیٹ رہے چونکہ قریب شام تو آئے تھے اس گفتگو
مین اور کھانا طیار ہونے مین کوئی سوا پہر رات بھی آگئی تھی نیند کا غلبہ ہوا سب اہل سرائے
سو رہے یہان تک کہ سحر ہو گئی سب بیدار ہوئے اُنھون نے بھی اُٹھکر اپنی اپنی کمرین باندھین
اور بستر باندھکر گھوڑے پر رکھے کہ اُس جوان نے کہا کہ کیا قصد ہی انھون نے جواب دیا کہ اب ہم
جاتے ہین ہمنے سب حال اس شہر کا معلوم ہو گیا اُسنے کہا کہ بہتر جاؤ مین بھی جاؤنگا انھون نے
جواب دیا کہ کب اُسنے کہا کہ پرسون یہ بولے کہ ہم اسقدر توقف نہین کر سکتے ہین کیونکہ ہمکو
اشد ضرورت ہی کام ہرج ہو جائیگا دوسرے یہ بھی تمھاری زبانی معلوم ہوا ہی کہ مہتراب شاہ نے
اطاعت اسلام اختیار کی جب ہم وہان سے چلے تھے تو مقابلہ ہو رہا تھا اب مین ضرور جاؤنگا یہ کہکر
اور اُس بھٹیاری کو اُسکی کوٹھری کا جمع دیکر اپنا اسباب اُٹھا کر سرا سے باہر آئے اور راستہ
بیرون شہر کا لیا جس راہ سے آئے تھے اسی راہ سے باہر شہر کے آئے اہل شہر سے بھی ہمکو
دریافت ہو گیا تھا کہ یہ شہر آشوب ہی اور یہان کی حاکم ملکہ آشوب ہی شہر کے باہر اُترکر اپنے لشکر کا راستہ
لیا یہان لقا یدار کے دربار آراستہ کیا ہی سب سردار حاضر دربار ہین کہ لقا یدار نے فرمایا کہ مین نے
کل ہرکارے برائے خبر روانہ کیے تھے وہ خبر دریافت کرکے نہین آئے اسکا کیا سبب ہی سردارون
نے عرض کیا کہ نہ دریافت ہوا ہوگا یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے داخل بارگاہ ہوئے
مجرا بجا لائے دعا دیکر جو کچھ دیکھا تھا وہ سب عرض کیا اور جو کہ دریافت کیا تھا اُس جوان سوار
سے و نیز اہل شہر سے معلوم ہوا تھا سب عرض کیا لقا یدار نے جو سنا کہ یہ شہر آشوب ہی بہت
خوش ہوا اُسیوقت دبیر کو طلب کرکے ایک نامہ بنام آشوب جادو تحریر کرایا اُسکا مضمون
یہ تھا کہ ای ملکہ آشوب جادو تمکو معلوم ہو کہ تم جو مذہب تصویر پرستی اور سامری پرستی خواہ جمشید پرستی
کا رکھتی ہو یہ سب اُسی خدا کے بندے تھے اور ہین انھون نے وہ عمل اختیار کیا کہ جو کہ کفر ہی اور
اُسکا کرنے والا کافر ہی بسبب سحر کے صاحب اختیار ہوئے چونکہ اُسوقت مین کوئی اس عمل سے
واقف نہ تھا انھون نے وہ نیرنجات اور عجائبات دکھائے کہ جسکے سبب سے سب لوگونکو یہ یقین
ہوا کہ یہ خداوند ہین انھون نے دعوی خدائی کیا اور اُنکی خدائی نے ایسی ترقی کی کہ آجتک
اُنکے گمراہ کیے ہوئے لوگ موجود ہین باوجودیکہ صاحبقران اول و ثانی نے سیکڑون ہزارون
و لاکھون قتل کیے مگر پھر بھی موجود ہین پھر تو جسنے علم سحر کی تعلیم پائی اور اُسمین اُسنے کمال
حاصل کیا اُسی نے دعوے خدائی کا کیا مگر موجد اس فعل زشت و زبون کے سامری و جمشید
ہین یہ دو لوگ ملعون اسکے بانی ہین دونون صاحبقرانون نے بہت سی خدائیان برباد کین
اب جو چند خدائیان باقی ہین اُنکو مین برباد کرونگا اور بدیع الملک جو کہ اسوقت اپنے کو

صاحبقران کہتے ہین اور یہ جو تصویر پرستی کا رواج ہی اور تم لوگ خداوند تصویر ایک ساحر کہتے ہو وہ بھی یقین کر لو کہ وہ ساحر
گمراہ کرنے والا ہی اور گمراہ کر رکھا ہی وہ بھی مثل تمھارے ساحر ہی اگر تمکو اُسقدر کمال ہو جو کہ اُس مرتد کو ہی تم بھی
دعوے کر سکتے ہو پس تمکو لازم ہی کہ اپنے خدا کو پہچانو اور اُسکو مانو تم سب کا خدا وہی ایک خدا ہی جو کہ میرا
خدا ہی جسنے زمین اور آسمان و تمام دنیا کو خلق کیا ستارون سے آسمان کی زینت کی تمکو عقل کامل عطا فرمائی بہشت
دوزخ خلق فرمائی تم کو یہ عقل دی کہ تم نیک و بد کی تمیز کر سکتے ہو اُسنے دو راہین خلق کی ہین ایک راہ
طرف بہشت کے ہی ایک طرف دوزخ کے یہ اہل دنیا کو اختیار ہی کہ جس راہ کو قبول کرین اگر نیک اختیار کرینگے
تو بہشت ملیگا اگر بد اختیار کرینگے تو دوزخ اسی لیے انبیا و اوصیا و اولیا خلق فرمائے کہ اُنھون نے ہمکو راہ ہدایت پر
پہونچایا اور کوچہ ضلالت سے نکالا چونکہ ہم عقل سلیم رکھتے تھے ہمنے وہ راہ اختیار کی جو کہ بالکل گمراہ تھے وہ راہ
نیک پر نہ آئے اُسی ضلالت مین مبتلا رہے جسکا انجام یہ ہوا کہ مثل سگ و خوک کے اُنکی قضا آئی پس
اس آشوب ضلالت سے نکل اور میرے کہنے پر عمل کر خدا وحدہ لاشریک ہی اُسکا کوئی شریک نہین ہی
یہ سب اُسکے بندے تھے جو دعوے خدائی کرتے تھے چونکہ خدا کے ہاتھ نہ پانون ہین نہ وہ جسم رکھتا ہی
نہ کان نہ ناک نہ وہ کسی سے بنا ہی نہ اُس سے کوئی بنا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ تک رہیگا نہ اُسکا
کوئی بیٹا ہی نہ بیٹی نہ وہ کسی کا فرزند ہی نہ کوئی اُسکا مقام سکونت ہی وہ ہر جگہ موجود ہی وہ ایک نور ہی کوئی
مقام اُسکی موجودگی سے خالی نہین ہی ہم جو فعل نیک خواہ بد کرتے ہین وہ سب کو دیکھتا ہی اور سب پر قادر ہی
مگر اس قدرت کے ہونے سے ایسا رحیم اور کریم ہی کہ کسیکو سزا نہین دیتا ہی اُسنے جو روز جزا مقرر کیا ہی اُسیدن
سب کو سزا و جزا ملیگی جب یوم قیامت برپا ہوگا اور سب لوگ میدان حشر مین جمع ہونگے اُس زمانے مین زمین
آہنی ہوگی آسمان سے سوا نیزہ پر آفتاب ہوگا سر سے جو عرق نکلتا ہوگا تو پانون تک عرق مین ڈوبے ہونگے
اُسوقت وہ خداے کریم تخت عدالت پر متمکن ہوگا ہر ایک کا نامۂ اعمال در میزان عدل مین رکھا جائیگا اور جسکا نامہ
اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا اور اُسکے اعمال نیک ہونگے وہ بدون پرسش حساب و کتاب داخل بہشت کیا جائیگا
یا جنھون نے انبیا و اوصیا کے کہنے پر عمل کیا راہ ضلالت کو ترک کیا اور اُس خدا کو خدا جانا اور اُسکے قہر و
غضب سے خوف کیا اور توبہ کی وہ لوگ اور جو کہ متقی و پرہیزگار ہونگے وہ داخل بہشت ہونگے یہ تو
نیک و پارسا لوگون کا ذکر ہی یا جن لوگون نے اُسکی راہ مین ہمیشہ جہاد کیا اور اس فکر مین رہے کہ اُسکا
دین تمام عالم مین ہو اور شہید ہوئے وہ بھی داخل فردوس ہونگے یا جن لوگون نے اپنی جان شیرین کفار
کُشی مین بسر کی اور دین اسلام کو رواج دیا اُنکا بھی یہی حال ہوگا اب اُن لوگونکا ذکر ہی کہ جنکے اعمال بد ہین
اور منکر اہل اسلام سے ہین اُنکا پلہ اعمال گران ہی اُنکو سزا ملیگی اُسکے بعد داخل فردوس کیے جائینگے ہان وہ
لوگ جو کہ حالت کفر مین قتل ہوئے ہین یا مرے ہین یا قتل ہونگے یا مرینگے اونکے اعمال کسی صورت سے
نہ بخشے جائینگے کیونکہ اُنھون نے اُسکی راہ مین کوئی نیک کام نہین کیا بلکہ اُسکے ساتھ دوسرے کو شریک
کیا خدا کی نافرمانی کی اور اُسکے بندے کو اپنا خدا جانا کہ جسمین سب عیب موجود تھے اور سب افعال مثل
ہمارے اور تمھارے سے تھے اور موجود ہین اُسے بندے اونکو خدا جان کے اُسے سجدہ کیا اگر انبیا و اوصیا نے ہدایت
کی اُنکی نافرمانی پر کمر باندھی اور جن لوگون نے اُنپر لشکر کشی کی اور چاہا کہ راہ ہدایت پر آئین اُنسے مقابلہ
کیا اور سرکشی پر کمر کسی وہ مجاہدان راہ خدا کے ہاتھ سے مارے گئے وہ لوگ داخل دوزخ کیے جائینگے
اُنکی بخشش کبھی ہونی نہین کیون اپنی عاقبت کو خراب کرو کیون دیدہ و دانستہ راہ نیک ترک کر کے راہ بد
اختیار کرو بس مین تاکید کرتا ہون اور ہدایت کرتا ہون کہ خدا کو بخدائی مانو اور اپنے کو پہچانو اور اس فعل بد سے

باز آؤ خداوند تصویر کوئی چیز نہین ہی صرف گمراہ کرنے والا ہی ای آشوب دیکھو مین نصیحت کرتا ہون اور فہمایش بھی کرتا ہون
اگر میرے کہنے پر عمل نکریگی تو یاد رکھ میرے ہاتھ سے تیرا زندہ رہنا محال ہی گو تجکو یہ خیال ہی اور ہوگا کہ مین ساحرہ ہون
اور یہ غیر ساحر ہین میرا کیا مقابلہ کرینگے ایک جنبش لب مین اُنکا کام تمام کرونگی تمام لشکر کو خاک سیاہ کردونگی تو یہ تیری
مجال نہین ہی میرا کریم میرا حافظ ہی تیری حفاظت کریگا میرا ایک موی تن تو نہ کم کرسکے گی اگر میری قضا نہین ہی
اور اگر اسی مقام پر آگئی ہی تو کوئی چارہ نہین ہی مین موجود ہون مگر یہ یاد رکھ کہ اگر قضا نہین ہی تو ایک پل مین مین
ملک آشوبیہ کو غارت کردونگا کسی کو اہل شہر سے زندہ نرکھونگا ہان جو کہ مذہب اسلام قبول کرینگے وہ تو میری
ضرب شمشیر سے مفر پائینگے ورنہ سب طعمۂ اجل ہوجائینگے آیندہ تمکو اختیار ہی تم کو لازم اور واجب یہ ہی کہ غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہوکر اطاعت کرو ورنہ یہ خیال کرلو کہ مین لقادار سبز پوش
ہون جسنے ملک کے ملک کافرون اور ساحرون کے غارت کردیے ہین میرے ہاتھ سے کوئی بدون قتل
ہوئے یا مذہب اسلام قبول کیے نہین بچا ہی اور دوسرے اپنی دختر نیک اختر ملکہ چندر بدن کی میرے
ساتھ شادی کردو اس گوہر درج عفت وعصمت و لولوے حکومت کو میرے ساتھ پیوند کرو اور میرے رشتہ کو
زوجیت مین دو آیندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی جو مجکو تحریر کرنا تھا تحریر کردیا باقی والسلام خیر اختتام یہ تحریر کرکے
اُس نامے پر اپنی مُہر ثبت کرکے ایک عیار لشکر کے ہاتھ پاس آشوب کے روانہ کیا وہ عیار نامہ لیکر روانہ
ہوا اور یہ بھی اُس نامے مین تحریر کردیا تھا کہ اگر یہ امر منظور نہین ہی تو آمادہ جنگ ہو اور لشکر لیکر بیرون شہر آؤ اگر
آنے مین عرصہ کروگی تو مین خود داخل شہر ہونگا اور خاک شہر کو سُم بادپا سے اُڑادونگا ایک اہل شہر کو زندہ
نرکھونگا جو تمکو منظور ہو وہ جواب تحریر کرنا غرضکہ عیار نامہ لیکر چلا یہان لقادار نے دربار برخاست کیا دوسری
بارگاہ مین تشریف لیگیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے انکو تو اس حال مین رکھو اب حال اُس عیار
کا تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ نامہ لیکر اور راہ کو طی کرکے جو کہ لشکر قریب شہر فروکش تھا تھوڑے عرصہ مین داخل شہر
ہوا تمام شہر کی کیفیت وحالت دیکھتا ہوا قریب ایوان شاہی کے آیا اور در دولت پر پہونچا درگہ سالار
سے کہا کہ ملکہ کو آگاہ کردو کہ ایک نامہ دار لقادار سبز پوش کے پاس سے نامہ لیکر آپکی خدمت مین آیا
ہی اور باریاب ہونا چاہتا ہی یہ تقریر سنکے درگہ سالار اٹھکر اندر آیا اور مجرا گاہ پر سے مجرا کرکے عرض کیا کہ ایک
نامہ بر لقادار سبز پوش کے پاس سے نامہ لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہی لقادار نے آپکو نامہ تحریر
کیا ہی اسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی یہ کلام سُنکے آشوب نے اہل دربار سے کہا کہ یہ نیا نام سُنا ہی ہمنے آجتک
کبھی نہین سُنا تھا کہ کوئی لقادار ہی اور مین یہ خیال کرتی ہون کہ لقادار کو مجسے کیا ضرورت ہی جو مجکو نامہ
تحریر کیا میرے اور سمندر کے تو نامہ وپیام نہین ہوتا گو کہ مین اُسکے ملک کے قریب رہتی ہون اور جسقدر
ملک سمندریہ کے قریب ہین یا دور ہین سب سمندر شاہ کے تابع ہین سواے میرے آپ لوگون کو معلوم
ہی کہ جب مین میلے جاتی تھی اور سمندر شاہ سے ملاقات ہوتی تھی تو وہ سواے ہمشیر کے دوسرے
طور سے کلام نہ کرتے تھے نہ مین نے کبھی اونکو باج دیا نہ انھون نے مجسے خراج لیا ہان بہت دن
سے مین میلے نہین گئی ہون اسکے جو میلے کا زمانہ آئیگا تو مین ضرور جاؤنگی جب سے لڑکی جوان ہوئی
وہ جانے لگی مین نے ترک کردیا جو کہ یہان کا شہنشاہ ہی جب اُس سے نامہ وپیام نہین ہے تو مین حیران
ہون کہ یہ کون لقادار ہی جسنے یون بیباکی سے مجکو نامہ تحریر کیا کسی امر کا خیال نہ کیا نمعلوم یہ کس ملک کا حاکم
ہی اہل دربار نے کہا کہ نامہ بر کو طلب کرکے نامہ کو اُس سے لیکر ملاحظہ فرمائیے معلوم ہوجائیگا کوئی
مقام فکر و تردد کا نہین ہی ملکہ نے حکم دیا کہ اُس نامہ بر کو دربار مین بھیجدو درگہ سالار یہ حکم پاکر بیرون دربار آیا

اور اُس عیار سے کہا کہ جاؤ ملکۂ عالم نے طلب فرمایا ہے وہ عیار نامہ لیکر پردہ اُٹھا کر داخل دربار ہوا دربار کو
خوب آراستہ پایا پہلے مقام مجرا گاہ پر آیا ملکہ کو سلام کیا دعا دی ملکہ نے کرسی طلب کی اور بہت
خلق سے پیش آئی خادم نے کرسی حاضر کی ملکہ نے اشارہ کیا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ وہ عیار کرسی پر بیٹھ گیا
ملکہ نے کہا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کسکا نامہ لائے ہو عیار نے کہا کہ مین اسی مقام پر سے جو
آیا ہون اور اُسنے نقابدار کا نامہ لایا ہون اُس شیر بیشۂ جرأت و نہنگ دریائے شجاعت نے آپ کے
نام ایک نامہ تحریر کیا ہے اگر اجازت ہو مین نامہ پیش کرون مگر ایک امر کا ملکۂ عالم خیال رکھین اگر مضمون
نامہ خلاف مزاج عالی ہو تو نامہ بر پر کسی طور کا غصہ نہ فرمائین اُسکا جواب جس طور کا مناسب
جانین تحریر فرمائین مین جاکر اپنے آقا کو دیدونگا اگر نامہ بر غصہ فرمائیگا یہ کا غضب ہے اُسکی کیا بساط ہے مگر
میرا سر اُسکے ساتھ ہوگا مین اپنی جان نثار کردونگا ملکہ نے کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہے جو ہم نامہ بر پر غصہ
کرین جو کچھ ہمکو جواب دینا ہوگا ہم تحریر کر دینگے تم شوق سے نامہ لاؤ ہم اول تو اس امر سے حیران
اور پریشان ہین کہ یہ کون نقابدار ہین اور کس ملک کے حاکم ہین ہمنے تو آجتک کبھی انکا نام نہین
سُنا جو کہ اس اقلیم کے قرب وجوار مین ملک ہین اُنکے حاکمون کے نام کی فہرست ہمارے پاس
موجود ہے اسمین نقابدار کا کہین نام نہین ہے یہ کہان سے آئے ہین عیار نے عرض کیا کہ آپ
پریشان نہون وہ اس اقلیم کے رہنے والے نہین ہین ملکہ اتفاق سے ادھر انکا گذر ہوا اہلِ دربار
نے آپکی تعریف سُنکے آپ کو نامہ تحریر کیا ہے آپ مضمون نامہ سے آگاہ ہو جائینگی کہ وہ کون ہین اور
کہان کے رہنے والے ہین اور کس غرض سے نامہ تحریر کیا ہے ملکہ نے کہا کہ نامہ لاؤ کیونکہ
مین بہت حیران ہون میری عقل مین نہین آتا ہے یہ سُنکے اُس عیار نے وہ نامہ نکالکر پیش کیا
ادھر ملکہ نے حکم دیا تھا کہ چند کشتیان خلعت کی لاؤ مین نامہ بر کو خلعت دونگی تاکہ اپنے مالک سے
میری تعریف کرے وہ کشتیان حاضر کی گئین ادھر ملکہ نے نامہ عیار کے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور
کہا کہ پڑھو اسمین کیا تحریر ہے دبیر نے لفافہ کھولکر نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے نامے مین تعریف خدا
تحریر تھی اُسکے بعد مذمت تھی خداوند تصویر کی اُسکے بعد وحدانیت خدا کو ثابت کیا تھا اور وہ
ہی مضمون تھا جو کہ تحریر ہو چکا ہے ملکہ اور اہل دربار خاموش بیٹھے ہوئے سنا کیے جب سب نامہ
تمام ہو چکا دبیر نے عرض کیا کہ نامہ ختم ہو گیا اُسوقت ملکہ نے سر اُٹھا کر اہل دربار سے کہا کہ اب
معلوم ہوا کہ یہ نقابدار خدا پرستون مین سے ہین جنکے ہم شہرے سنتے چلے آتے ہین انھون نے
ادھر بھی قصد کر دیا ہے اور یہان بھی آکر اپنا قبضہ کرینگے اِن لوگون نے اس اطراف کو بھی مثل انھین
ملکون کے تصور کیا ہے جو کہ انھون نے فتح کیے ہین یہان کے ملک ایسے نہین ہین کہ کوئی فتح
کر لے بڑے بڑے معرکے پڑینگے انھون نے بیکار ہمکو خوف دلایا ہے اُنکے خوف دلانے سے ہم ڈرتے
نہین ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم اپنا مذہب آبائی ترک کرین اور وہ مذہب اختیار کرین کہ جسکو ہمارے آبا
واجداد نے کبھی نہ قبول کیا لاکھ لاکھ ظلم و ستم ہوا وہ اپنے مذہب اصلی مین مرے اور ہمارے خداوند اس
مذہب کی ہمیشہ مذمت کرتے ہین اور آجتک جو خداوند گذرے ہین وہ سب بھی مذمت کرتے تھے سامری
و جمشید اپنی کتابون مین یہانتک تحریر کر گئے ہین کہ جہان خدای نادیدہ کی ماننے والونکا خون گریگا
اُس مقام پر غلہ نہ روئیدہ ہوگا بلکہ کوئی درخت نہ ہوگا ایسی حالت مین مین کیونکر اپنا مذہب ترک کرون یہ تو نہوگا
وہ نقابدار کیا مجکو قتل کریگا مین ایک پل مین اُسکے کل لشکر کو خاک سیاہ کردونگی دوسرے ملکہ کے

ہمراہ شادی کو جو تحریر کیا ہی جبکہ ہمکو اُسکی اطاعت نہین منظور ہی تو مین شادی کیون کرنے لگی ہان اگر اطاعت
بھی کرتی تو اُسوقت مین ہمکو اپنے فعل کا اختیار تھا کہ چاہے شادی کرتے چاہے نہ کرتے کوئی ہمپر جبر نہین
کر سکتا ہی بس صاف صاف امر یہ ہی کہ ہمکو کوئی امر اُسکی تحریر کے موافق منظور نہین ہی بس نامے کا جواب جنگ
ہی یہی عبارت میری جانب سے تحریر کر دو اور لکھدو کہ آپ ہوشیار رہین مین سپاہ لیکر آتی ہون آپ سے
مقابلہ کرونگی جب مین آپ کے مقابلے سے عاجز ہونگی تو دیکھا جائیگا مین وہ ہون کہ میرے مقابلے مین کبھی
کوئی لشکر لیکر نہین آیا اتنا بڑا اسمندر شاہ جو کہ کئی سو ملکو نکا حاکم ہی اُسنے تو کبھی ادھر کا قصد نہین کیا میری
کیا حقیقت ہی اُسکے روبرو نہ مین اُسکا مقابلہ سحر مین کر سکتی ہون نہ سپاہ مین مگر کچھ ایسا نیرنگ ہی نکا خوف
غالب ہی کہ وہ ہمیشہ ادھر سے خائف رہتا ہی تو تمھاری کیا اصل ہی تم تو غیر ساحر ہو بس اگر اپنی زندگی کے خواستگار
ہو تو جدھر سے آئے ہو اُسی طرف کو بفور دیکھنے اس نامے کے واپس جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک
زندہ نہ رکھونگی سبکو ایک دم مین خاک سیاہ کر دونگی آیندہ اختیار ہی مین طول کو زیادہ پسند نہین کرتی ہون
تمھارے نامے کا جواب جنگ ہی مین لشکر لیکر آتی ہون یہ تحریر کرا کے اور لفافے مین بند کر کے اُسپر مہر اپنی
کر دی اور اُس عیار کو دیا اور وہ خلعت دیا اور کہا ہماری طرف سے زبانی کہنا کہ یہ وہ ملک نہین ہی کہ جنکو
خدا پرستون نے فتح کر لیا یہان خدائی خداوند تصویر کی ہی کہ جو کہ سبکا خدا ہی اور جسنے سب خداؤن کو
پیدا کیا تھا اور وہ سب خداوند تصویر کے بندے تھے اور خدائے نادیدہ کی مین اطاعت نہ کرونگی اور پھر
تمسے مقابلہ کرونگی یہ کہکر وہ خلعت اُس عیار کو دیا عیار نے سلام کر کے وہ خلعت لے لیا اور ملکہ آتشو سے
رخصت ہو کر بیرون دربار آیا اور وہان سے راہ طے کر کے اپنے لشکر مین آیا یہان نقابدار تو دربار برخاست
کر چکا تھا پہلی بارگاہ مین آیا جب دربار کو برخاست پایا تو اپنے مقام پر آیا اور خیال کیا کہ جب کل دربار آراستہ
ہوگا تو مین جواب نامہ پیش کرونگا یہ تصور کر کے اپنے مقام پر آ کر آرام سے بیٹھ رہا یہان شہر مین بعد جانے
عیار کے ملکہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر کو حکم دیا جائے کہ وہ آراستہ ہو کل ہم یہان سے کوچ کر کے بیرون
شہر جا کر مقابل لشکر اسلام و نقابدار فروکش ہونگے اور نقابدار سے مقابلہ کرینگے نہ معلوم نقابدار نے
کیا خیال کیا ہی جو ادھر کا قصد کیا ہی اُسکی مجال ہی کہ با دولت سے مقابلہ کر سکے ایک پل مین مین تمام نقابدار ائی
و خدا پرستی فراموش کر دونگی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا محل مین آئین پھر خیال مین آیا کہ چندر بدن کی دائی
کو طلب کرون اُسکو بھی اس حال سے آگاہ کرون قاعدہ یہ ہی کہ چندر بدن پندرہ دن تو شہر مین رہتی ہی
اور پندرہ دن ہر ماہ کے اُسنے ایک باغ تیار کرایا ہی جو کہ شہر سے پندرہ میل پر ہی اُسمین رہتی ہی ملکہ جب دایہ
کے ذریعے سے نقابدار کو لیگئی تھی تو اُس باغ مین تھی ورنہ یہان شہر مین موجود رہتی ہی اب کوئی تین چار دن ہوئے
ہین کہ شہر سے گئی ہی بس جب یہ خیال کیا آتشو نے ایک پرچہ کاغذ کا اُٹھا کر اُسپر یہ تحریر کیا کہ ای دایہ تمکو معلوم
ہو کہ با دولت کو تمسے ایک ضرورت ہی تھوڑی دیر کے واسطے میرے پاس آؤ کیونکہ مجکو ایک ضرورت تمسے ابھی
چلی جانا اگر آج نہ آؤگی اور کل آؤگی تو مجکو شہر مین نہ پاؤگی مین ایک ضرورت سے کسیکو یہان حاکم کر کے چلی جاؤنگی
پھر کسی امر کی کوئی مجھسے شکایت نہ کرے یہ لکھکر اور ایک طائر سحر تیار کر کے اُسکے گلے مین باندھکر اُسکو
روانہ کیا یہان باغ مین ملکہ چندر بدن چبوترے پر زیر نمگیرہ کارچوبی بیٹھی ہوئی تھی اور سب خواصین
حاضر تھین دایہ بھی روبرو بیٹھی ہوئی تھی ملکہ نقابدار کا ذکر کر رہی تھی کہ دیکھیے کب وہ آتے ہین اور
میری مان سنے کیا ہوتا ہی آیا باہم فیصلہ ہوتا ہی یا مقابلہ ہوگا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی یہی گفتگو ہو رہی تھی
کہ وہ طائر آ کر روبرو دایہ کے بیٹھ گیا اور جست کر کے دایہ کے زانو پر بیٹھ گیا دایہ نے جو دیکھا کہ گلے مین اُس طائر کے

نامہ بندھا ہوا ہی دایہ نے کھولکر اُسکے گلے سے نامہ پڑھا جب پڑھ چکی تو ملکہ چندر بدن سے کہا کہ ای
فرزند تیری مان نے مجکو طلب کیا ہی بہت جلدی اس نامے مین تحریر کیا ہی معلوم نہین ایسی کیا ضرورت
پیش ہی تو کچھ خوف نہ کرنا مین اُنکے پاس سے ہوکر ابھی چلی آونگی یہ کہکر اور کچھ اسم سحر دم کرکے اپنے
بازوؤن پر دو پر پیدا کیے اور اوڑکر طرف شہر کے روانہ ہوئی یہ بہت بڑی ساحرہ ہی اور پرانی ساحرہ
ہی اسکا مثل نہین ہی یہ پرواز کرتی ہوئی شہر مین آئی یہان آشوب بیٹھی ہوئی تھی اور دایہ کا انتظار
کر رہی تھی اِن ساحرون کو اسقدر قدرت ہی کہ ایک ماہ کی راہ کو ایک گھنٹہ مین طے کرتے ہین دو گھنٹہ
کے عرصہ مین وہ طائر اور دایہ آگئے اور آکر سلام کیا ملکہ نے کہا کہ دایہ تم آگئین دایہ نے جواب دیا کہ اپنے
طلب فرمایا تھا مین کیونکر حاضر نہوتی ارشاد فرمائیے کہ کیون طلب فرمایا ہی اس کنیز کو اسوقت میری بچی
باغ مین تنہا بیٹھی ہی ملکہ نے کہا کہ ایک ضرورت ہی ذرا ٹھہر جاو اُسکے پاس اور خواصین وغیرہ تو ہونگی کیا
کوئی نہین ہی دایہ نے جواب دیا کہ جی ہان سب ہین اُسکو بدون میرے چین نہین آتا ہی اور مجکو بدون
اُسکے ایک پل آرام نہین ہی آشوب نے کہا کہ ذرا صبر کرو مین بیان کرتی ہون یہ سنکے ملکہ کے روبرو
دایہ بیٹھ گئی آشوب نے دایہ سے کہا کہ دایہ غضب ہو گیا خدا پرستو نکا یہان قدم آگیا یہ کہکر
کل حال ملکہ نے نامے کا آنا اور مضمون نامہ اور اپنا جواب تحریر کرکے جو کہ جواب دیا تھا روانہ کرنا بعد
جانے نامہ بر کے تیاری لشکر کا حکم دینا پھر دربار برخاست کرکے محل مین آکر خیال کرنا کہ دایہ کو
طلب کرکے اُس سے تو راے اس امر مین لون دیکھون کیا راے دیتی ہی بس اسواسطے تمکو طلب
کیا ہی اور کہا کہ کل میرا قصد ہی کہ لشکر لیجاؤن اور اُسکا مقابلہ کرون وہ میرا کیا مقابلہ کریگا کیونکہ
وہ غیر ساحر ہی ساحر تو میرے مقابلے سے ذرا پرہیز کرتے ہین نہ کہ غیر ساحر آنکی کیا اصل ہی یہ سنکے
دایہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ جو آپنے ارشاد فرمایا یہ تو بجا ارشاد کیا مین آپ سے سچ عرض کرتی ہون
اور یہ آپ کو بخوبی معلوم ہی کہ نہ مین آپکی دشمن ہون نہ آپکی صاحبزادی کی نہ مین اسکی خواہان ہون
کہ آپکی حکومت برباد ہو جو مین نہ ظاہر کرون اور یہ بھی آپ کو معلوم ہی کہ مین علم کہانت مین بھی
دخل رکھتی ہون مین نے ایک دن دیکھا تھا کہ جب کہ مین نے یہ سنا تھا کسی کی زبانی کہ دریا سے
سبز رنگ کے کنارے لشکر اسلام آکر فروکش ہوا ہی اُس زمانے مین مین نے جو خیال کیا تو معلوم
ہوا کہ اسپاس اِس اطراف و جوانب مین اور شہر سمندر یہ مین دین اسلام رواج پائیگا اور یہ طلسم
بھی فتح ہوگا یہ سب ملک اہل اسلام کے قبضہ مین ہونگے جو کوئی اُنسے مقابلہ کریگا وہ اُنکے ہاتھ سے
مارا جائیگا جو انکا شریک ہوگا وہ بڑا مرتبہ پائیگا نہ اُسکا مال تباہ ہوگا نہ ملک نہ کسی قسم کی ذلت اُسے ہوگی
نہ اُسکی جان پر بنیگی بس مین نے یہ جو دیکھا تو بڑی فکر ہوئی ایک مرتبہ پھر دیکھا تو وہی مضمون نکلا اُسکا انجام بھی
ظاہر ہوا ناظرین پر واضح ہو دایہ نے جو تعویذ نقابدار کو دیا ہی تو اِسی سبب سے کہ وہ دریافت کر چکی تھی کہ یہان
خدا پرستو نکا زمانہ ہوگا دین اسلام کا ڈنکا بجیگا مذہب خدا پرستی کا رواج ہوگا اور جو خدا پرستو نکا
شریک ہوگا اُسکا بہت بڑا مرتبہ ہوگا یہ جو اُسنے دیکھا تھا تو اُسنے خیال کیا کہ اس امر سے کیا حاصل کہ بیت
سے قتل ہون اور پھر یہ ہو کہ انجام اچھا نہو اِس سے بہتر یہ ہی کہ اس نقابدار کے شریک ہو اور یہ بھی
اسنے دریافت کر لیا کہ یہ ملک کس کے ہاتھ سے فتح ہوگا تو معلوم ہوا تھا کہ اس ملک کا فاتح یہی نقابدار
ہی اسی سبب سے اُسنے نقابدار کو تعویذ دیا تھا اور اُسکو یقین ہو گیا کہ ضرور اہل اسلام کا دورا ہوگا
یہ تو دریافت کر چکی تھی جب آشوب نے کہا کہ یہ واقعہ ہوا ہی تو اُسنے جو دریافت کیا تھا سب بیان کیا

اور کہا کہ آپ بھی دریافت کرلین یہ لوگ بڑے صاحب اقبال اور عالی ہمت ہین انکے اقبال کی قسم کھانا چاہیے
یہ نقابدار بھی اُسی فرقہ اہل اسلام سے ہی بڑا زبردست ہو اسی کے ہاتھ سے یہ ملک فتح ہوگا جو اسکی
یا اہل اسلام کی شرکت کریگا وہ بڑی عزت پائیگا آئندہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہو یہ ملکہ جب سے مین نے
یہ واقعہ دیکھا تو میرے حواس جاتے رہے جبکہ مین نے سُنا کہ دریائے سبز رنگ مٹ گیا سحران و
ماہیان مارین گئین تو پھر مین نے دیکھا یہ ظاہر ہوا کہ یہی نشان ہو اہل اسلام کے اس طرف ترقی ہونیکا
پھر تو متواتر خبرین آنے لگین کہ یہ ہوا اور یہ ہوا آپ پرچہ اخبار طلب فرما کے ملاحظہ فرمایئے سوائے
ظفر اہل اسلام کے دوسرا حال پرچہ اخبار مین نہ ہوگا یہ کسی پرچہ مین نہ تحریر ہوگا کہ فلان وقت اور فلان دن
اور فلان مقام پر ہماری ظفر ہوئی یہ ہی تحریر ہوگا کہ اہل اسلام غالب آئے اور فلان فلان لوگ شریک
اہل اسلام ہوئے یہ جو صاحبقران انکے لشکر کا ہوتا ہو وہ بڑا صاحب اقبال ہوتا ہو آئندہ جو ہونے والا
ہو وہ بھی اپنے سحر سے دریافت فرمالیجیے میرے عمل سے تو یہ ظاہر ہوتا ہو کہ سمندریہ فتح ہوگا اور
نہ طاق اور جو ملک ہین سب اسلام آباد ہونگے کوئی خداوند تصویر کا ماننے والا نظر نہ آئیگا اور جو
دین اسلام قبول کریگا خواہ عورت ہو خواہ مرد وہ مرتبہ جلیل پائیگا خداپرست اُسکی بڑی خاطر کرینگے
آشوب نے جو یہ تقریر سُنی تو دایہ سے کہا کہ تم نے تو وہ تقریر بیان کی کہ جسکے سبب سے مجکو ایک
قسم کا خیال پیدا ہوا کہ جسکا مین کچھ حال بیان نہین کرسکتی ہون اب یہ مجکو ضرور ہوا کہ مین بھی دریافت
کرون گو تمھارے بیان پر مجکو اعتبار ہو اور مین تمکو صادق جانتی ہون اور یہ بھی جانتی ہون کہ جسقدر
تمکو علم کہانت مین دخل اور عبور ہو اُس سے زیادہ اس شہر مین کسی کو نہین ہو اکثر امور مین مین نے تمھارا
امتحان لگیا تو بہت ٹھیک اور درست پایا جسقدر تمنے بیان کیا اُسمین کچھ فرق نہوا پھر مین کیونکر یہ امر دروغ
جانون پہلے یہ بیان کرو کہ مین کیا کرون کوئی امر میرے خیال مین نہین آتا ہو اور تمھارے بیان سے
اس امر کی صداقت ہوتی ہو کہ یہان تک قدم خداپرستون کے آگئے آج صبح کو مین نے پرچہ اخبار
دیکھا تو اُسمین یہ تحریر تھا کہ ملک یقینہ فتح ہوگیا یقین بھی شریک اہل اسلام ہوا بڑی دھوم دھام
سے تمام لشکر اسلام کی دعوت کی اور بعد دعوت صاحبقران نے اپنا پیش خیمہ طرف محرابیہ کے روانہ کیا
چنانچہ جب محراب شاہ کو خبر ہوئی محراب شاہ نے اپنے سپہ سالار دست چپ کو روانہ کیا کہ جاکر
پیش خیمہ چھین لو چنانچہ ایسا ہی ہوا محراب شاہ کے سپہ سالار نے پیش خیمہ چھین لیا کوئی نقابدار
آیا اُسنے وہ بارگاہ اپنے قبضے مین کی اور سپہ سالار کو قتل کیا پھر وہ بارگاہ اہل اسلام کو ملی اہل اسلام کے
صاحبقران کا فرزند برائے کمک اپنے لشکر کے آیا تھا یہ خبر سنکے کہ بارگاہ پر لشکر محراب شاہ نے
قبضہ کرلیا ہو کیونکہ بعد بارگاہ روانہ کرنے کے خود بھی صاحبقران نے کوچ کیا تھا چھ یا سات
کوس ہراول لشکر سے الگ فروکش ہوتے تھے چنانچہ اُس خداپرست سے اور نقابدار سے
بڑی دوستی ہوئی نقابدار اُس خداپرست کو اپنے لشکر مین لیگیا بڑی عزت سے پیش آیا
اُس نقابدار کا بھی مذہب اسلام تھا اُس نقابدار کو بھی سبزپوش مشہور کیا ہو کیا یہ
نقابدار وہی نقابدار تو نہین ہو کہ اُدھر سے ادھر روانہ ہوا ہو اور یہان آگیا ہو سچا ہو پرچہ اخبار والا
اور دایہ تحریر کرتا ہو کہ بہت عرصہ سے یہ نقابدار یہان آیا ہوا ہو اب اُسنے تحریر کیا ہو کہ جب فرزند
صاحبقران نقابدار سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کو گیا تو صاحبقران نے اُس مقام سے کوچ
کیا اور محرابیہ پر پہونچے اور محراب شاہ نے خبر قتل سپہ سالار کی سنکے مع لشکر بیرون شہر

فردکیش ہوا تھا تحریر کرتا ہی کہ بعد نامہ و پیام کے مقابلہ ہو رہا ہی مگر ہر مقابلے مین اہل اسلام ظفریاب ہوتے ہین پس اس سے تو ثابت ہوتا ہی کہ جو تمنے دیکھا ہی وہ سب درست اور بجا ہی ضرور اس مقام پر بھی دین اسلام رواج پائیگا مگر یہ بتاؤ کہ مین کیا کرون جو تدبیر بتاؤ وہ کرون اگر یہ کرتی ہون کہ دین اسلام قبول کرتی ہون تو اپنے عزیزون مین بدنام ہونگی کوئی میرا قرابت دار نہ ملیگا سب مجکو چھوڑ دینگے دوسرے جب سمندر شاہ کو خبر ہوگی گو وہ مجھے کسی قسم کا تعلق نہین رکھتا ہی مگر جب یہ معلوم ہوگا تو ضرور لشکر کشی کریگا بڑی خرابی ہوگی اگر مقابلہ کرتی ہون تو یہ امر ضرور ہی کہ مین اُس سے شکست کھاؤنگی کیونکہ یہ اب مجکو تمھاری تقریر سے یقین ہوگیا اور بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین انسے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی یہ جس ملک پر لشکر لیکر جائینگے اور اسکو ضرور فتح کرینگے لقا بدار بدخواہ صاحبقران ہر دین اسلام رکھتا ہو پس ایسی حالت مین کیا کرون اسوقت تو مین نے نامے کا جواب جنگ دیا اور تیاری لشکر کا حکم دیا اب کیا کرنا چاہیے مجکو بڑی حیرت ہی کہ کیا کرون کیا نکرون دایہ نے کہا کہ یہ حال آپ ہی جانین کیونکہ اگر عزیزون مین بدنامی ہوئی تو کوئی مقام خوف نہین ہی جو امر اپنے حق مین بہتر جانا وہ کیا جسمین اپنی عزت و جان و مال و اولاد بچے وہ امر کرنا چاہیے اور جسمین ان امرون کی بربادی ہو اُسکو ترک کرنا چاہیے اب یہ فرمائیے کہ یقین نے جو دین اسلام قبول کرلیا تو اُسکا سمندر شاہ نے کیا کرلیا اور اُسکے عزیزون نے کیا اُسکے ساتھ سلوک بد کیا بلکہ ہر جگہ اخبار سے صاف ظاہر ہی کہ سب اُسکے عزیزون نے اُسکی پیروی کی اور مذہب اسلام قبول کیا پس جو کہ عقلمند تھے انھون نے بخوشی اعتراض نہ کیا اور جو کہ بیوقوف تھے وہ اُسی ضلالت مین پڑے رہے اور یقین کو برا کہتے ہین اسیطرح جو کہ آپ کے عقلمند عزیز ہونگے وہ آپ کو بھی اچھا اور عقلمند خیال کرینگے جو کہ نادان ہونگے وہ آپ کو بدنام کرینگے تو اس سے کیا ہوتا ہی اور سمندر شاہ کیا کرلیگا پس میری رائے یہ ہی کہ ضرور لقا بدار کی اطاعت کرنا آپ کو واجب اور لازم ہی کسواسطے کہ ضرور اس ملک مین دین اسلام جاری ہوگا یہ جو دایہ نے کہا اور یہ بھی کہا کہ اے ملکہ یہ تو مین بخوبی جانتی ہون کہ آپ میری رائے سے ضرور انحراف فرمائینگی اور جو ارا کین سلطنت کہینگے وہ آپ کرینگی کیونکہ انکا کہنا اور اُنکی رائے تو بہت ٹھیک ہی بدین سبب عورتین ناقص العقل مشہور ہین مین دایہ ہون لڑکے کھلانا جانون یا امور سلطنت مین رائے دینا کیا جانون پس جو میری رائے مین آیا وہ مینے عرض کیا مین یہ ضرور عرض کرونگی کہ یہ امر فرض ہی کہ آپ لقا بدار کی اطاعت فرمائیے اور جو آپنے لکھا ہی اُسپر عمل فرمائیے میرے نزدیک اس امر مین کوئی خرابی نہین ہی بلکہ اچھا ہی ہر طرح کی عزت و آبرو ہی یہ جو دایہ نے کہا تو آشوب نے اُسکے جواب مین کہا کہ مین تو بدون دریافت کیے ابھی کچھ نہین کہہ سکتی ہون یہ بالکل خلاف عقل ہی کہ مین اسلام قبول کرلون ہان جو امر تو نے کہے ہین اور بعض امور اُسمین درست نکلے ہین انکی صداقت بھی مجکو ظاہر ہو جائیگی گو ظاہر ہوئی ہین یہ کہکر آشوب نے اسیوقت اپنا سامان سحر طلب کیا خادمون نے سب سامان لاکر حاضر کیا پس آشوب اُٹھی اُسنے خون خوک سے غسل کیا تہمت باندھکر چوکی پر بیٹھی ایکبار ہی اُدہی ماش کا آٹا نکالکر ایک پتلا تیار کیا جب یہ سامان کرنے لگی تو دایہ نے عرض کیا کہ مین رخصت ہوتی ہون آشوب نے کہا کہ ابھی قیام کرو مین دریافت کرلون تو پھر جو میری مرضی ہوگی مین ظاہر کرونگی دایہ اُسکے خاموش ہوکر بیٹھی رہی کہ اتنے عرصہ مین آشوب نے وہ پتلا تیار کرلیا اور پھر

اسم پڑھکر دم کیا لونگ و کافور روشن کیا اور اگیاری میں شراب جلائی ایک خادمہ نے سامنے
بیٹھکر حلوا تیار کیا کہ آشوب نے اپنی ران مین نشتر دیا بعدہ اپنی زبان مین بھی نشتر دیکر اُس پتلے
کی پیشانی پر خون ٹپکایا اور تھوڑا سا خون اُسکے دہن مین ڈالا کہ وہ پتلا گویا ہوا اور کہا کیا کام
ہے آشوب نے کہا کہ ای مخبر سامری جو حال مین دریافت کرون اُسکی خبر مجھکو دو پس اُسنے
صدا دی کہ ای ملکہ آپ دریافت کرین مین بیان کرونگا حال گذشتہ و آیندہ پس آشوب نے
کہا کہ حال اہل اسلام از ابتدا تا انتہا بیان کر جو حال گذرا ہی وہ اور جو آیندہ گذریگا وہ یہ جو
آشوب نے کہا اُس پتلے نے کہا کہ ای ملکہ تمنے وہ سوال کیا ہی کہ جسکے بیان کرنے سے
مین عاجز ہون مگر جو کچھ ہی بیان کرونگا اور تمکو خبردار کرونگا اول تو یہ امر ہی اور بخوبی خیال کر لیا جاے
کہ سمندر شاہ و دیگر بادشاہ بہت غفلت کر رہے ہین کہ انکے سبب سے اور سب بھی غافل
ہین یہ امر ضرور ہی کہ خدا پرست بڑے اقبالمند ہین یہ لوگ جہان جاینگے اوس ملک کو ضرور فتح
کرینگے یہ مین خبر دیتا ہون کہ سمندریہ و دیگر ملک ضرور فتح ہونگے اور سب خدا پرست ہونگے
جو کہ مذہب اسلام اختیار کرینگے اُنکی بہت بڑی عزت ہوگی اور بڑے بڑے عہدے پر سرفراز کیے
جاینگے اور جو مقابلہ کرینگے اُنکا تمام گھربار تباہ و برباد ہوگا اور ایسا ادبار آئیگا کہ سخت پریشانی
اُن لوگونکو ہوگی اور ایک زمانہ آئیگا کہ سب خدا پرست ہونگے کہین ساحرونکا نام بھی نہوگا ہان
وہ ساحر ہونگے جو کہ شریک مذہب اسلام ہونگے اور مذہب اسلام رکھتے ہونگے تصویر پرستی کا
کہین نام و نشان بھی نہوگا کوئی تصویر پرست نظر نہ آئیگا اور یہ جو نقابدار آیا ہی اسکا قبضہ ضرور
اس ملک پر ہوگا اور جو کہ شرکت اُسکی کریگا وہ اچھا رہیگا ورنہ خرابی ہوگی کیونکہ یہ بھی خدا پرست
ہی تمام عالم مین خدا پرستی کا رواج ہوگا اور جو کل حال ابتدا سے گذرا تھا وہ سب بیان کیا اور
آیندہ یہ گذریگا سمندریہ فتح ہوگا اُسکے بعد نہ طاق و دیگر ممالک اور سب شریک اہل اسلام ہونگے
خداوند تصویر و سمندر شاہ پھر اُنپہ تباہ و برباد مارا مارا پھریگا کوئی پرسان حال نہوگا اور یہ بھی
خبر دیتا ہون جو جو کہ طلسم باقی ہین وہ سب فتح ہونگے اُنکے فاتح یہی اہل اسلام ہین یہ کہکر وہ پتلا
خاموش ہو رہا پھر آشوب نے کہا کہ جو سمندر شاہ کی کمک کریگا اُسکا کیا حال ہوگا اُسنے
جواب دیا کہ وہ ایسا برباد و پریشان ہوگا کہ کہین اُسکو بیٹھنے کی جگہ نہ ملیگی اور قتل بھی کیا جائیگا
اور جو مال اور اسباب ہوگا وہ لوٹ لیا جائے گا اُسکا انجام کسیطرح سے اچھا نہوگا پس جب یہ
آشوب پر ظاہر ہوا تو پھر آشوب نے اُس پتلے سے دریافت کیا کہ یہ تو کہو کہ جو اس نقابدار
کی شرکت کریگا اُسکا کیا انجام ہوگا پتلے نے جواب دیا کہ سب طرح اچھا رہیگا کسیطرح کی اُسکو
مضرت نہ پہونچیگی اور اُسکی ترقی جاہ و جلال ہوگی وہ ہمیشہ حکومت کریگا گو یہ امر ہمارے مذہب
کے خلاف اور میرے بیان کرنے کا نہین ہی اور نہ کوئی اس حال سے واقف ہی اسمین بڑی خرابی
ہی ای ملکہ یہ حال بیان کرنا بالکل مذہب سامری و جمشید و تصویر پرستی کے خلاف ہی کیا کرون جب
تمنے دریافت کیا تو مجبور و ناچار ہوکر مجھکو بیان کرنا پڑا اب مین کچھ حال اور نہین بیان کر سکتا ہون
نہ اب مجھسے کوئی دریافت کرنا کیونکہ پھر و خداوند کا غضب نازل ہوگا کیونکہ خداوند اس مذہب کی
مذمت فرما گئے ہین پس یہ تقریر کرکے یہ پتلا خاموش ہوا آشوب نے وہ تھال حلوے کا جو کہ خادمہ
نے تیار کیا تھا اُسکے آگے رکھدیا اور ایک شراب کی بوتل بہت اچھی اُس پتلے نے وہ حلوا کھا لیا اور

شراب اُٹھا کر پی گیا پس شراب کا پینا تھا کہ اُس پتلے نے چیخ ماری اور اُسمین آگ لگ گئی وہ جلنے لگا اور
جلکر خاک ہو گیا آشوب یہ کہتی ہوئی اُس مقام پر سے اُٹھی کہا کہ افسوس ہے اِس پر بڑا غضب نازل ہوا جو
وہ کہتا تھا کہ مین نے اصلی واقعہ بیان کیا مجھپر عذاب نازل ہوگا وہی ہوا مگر مجھپر کُل حال کھُل گیا اور معلوم
ہو گیا اے دایہ اب بیکار ہے اس امر مین کوشش کرنا کیونکہ یہ امر تو اب بالکل ثابت ہو گیا کہ یہ سب مین
مٹجاینگے جو کوئی اس مذہب کو قبول کریگا وہ اچھا رہیگا اور جو خلاف کریگا اور مقابلہ کریگا وہ ازحد خراب
اور تباہ و برباد ہوگا بس مین یہ کہتی ہون کہ مین کیون وہ کام کرون جو کہ خرابی کا سبب ہو مگر مین بدون اس امرکا
امتحان کیے ہوئے نہ اُسکا مذہب قبول کرونگی یہ کہکر آشوب نے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ کل مین شہر
سے لشکر لیکر باہر جاؤنگی اور اُس سے مقابلہ کرونگی اگر میری فتح حاصل ہوئی تو خیر ورنہ بوقت شکست
مین طبل صلح امان بجوادونگی اور جا کر نقابدار کی شرکت کرونگی اسمین دو امر ہین اول تو مین یہ جواب لکھ چکی
ہون کہ مین لشکر لیکر آتی ہون مقابلہ کرنے کو آمادۂ پیکار رہیے دوسرے جو کہ میرے عزیز و اقربا و اہل
شہر و اہل لشکر مین سب یہ خیال کرینگے کہ آشوب ڈر گئی یہ پہلے سے خداپرست تھی مگر اپنے کو پوشیدہ
کرتی تھی جب موقع ملا تب اُسنے اپنے کو ظاہر کیا کہین ایسا نہ کرین کہ مجکو گرفتار کرکے سمندر شاہ کے
پاس روانہ کردین تو بڑی خرابی ہو مقابلہ کرنے مین یہ امر ہے کہ جب خداپرست کی فتح ہوگی تو مین یہ ظاہر
کرونگی کہ مین نے اس نقابدار کی شرکت قبول کی دین اسلام اختیار کیا جو میری ہمراہی کریگا وہ
بہت اچھا رہیگا اور جو نہ کریگا وہ تباہ اور برباد ہوگا ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہے جو جسکے دل مین
آئے وہ کرے مین کسی پر جبر نہین کرتی ہون نہ کسیکو اپنے سے جدا کرتی ہون پس اُسوقت جو جسکو
مین پڑیگا وہ کریگا جو کہ میرے ہمراہ ہونگے وہ سب دین اسلام قبول کرینگے جنکو منظور نہوگا وہ نکل جاینگے
اسمین کوئی میرے اوپر الزام نہوگا اور نہ کوئی مجکو بُرا کہیگا نہ کوئی اعتراض کریگا جو کوئی مجسے کہیگا تو
اُسکا جواب میرے پاس ہے جو کہ عاقل ہوگا وہ خود اعتراض نہ کریگا یہ جو آشوب نے دایہ سے کہا
دایہ نے عرض کیا کہ آپکی راے بہت درست اور ٹھیک ہے اب مین رخصت ہوتی ہون یہ کہکر اور
اپنے اوپر سحر دم کیا اور اُڑ کر طرف باغ کے چلی آشوب نے کہا کہ اے دایہ ذرا خیال رکھنا ہمپر
جو وقت پڑے تو اُسوقت میری شرکت کرنا اور اِس امر کا بھی خیال رہے کہ اُس چھوکری کو
اس حال سے خبر نہ ہو کیونکہ اگر اُسکو معلوم ہو گیا تو وہ اسیوقت اپنی جان دیدیگی اور یہ خیال
کرلیگی کہ نہ معلوم اسکا کیا انجام ہوگا دایہ نے عرض کیا کہ کیا ضرورت ہے مین کیون عرض کرنے لگی یہ کہکر
چلی گئی یہان آشوب آکر اپنے آرامگاہ کے کمرے مین سو رہی اب اسکا حال پھر تحریر ہوگا دایہ
وہان سے اُس باغ مین آئی یہان ملکہ چندر بدن دایہ کے انتظار مین بیٹھی ہوئی تھی اور اپنی خواصون
سے کہہ رہی تھی کہ دایہ نے بڑی دیر لگائی نہ معلوم اماں جان نے کیون طلب کیا تھا اور کیا ایسی ضرورت
شدید تھی اور کس کام کو بھیجا کہ اتنے عرصہ مین دایہ آکر پہونچی ملکہ اُسکو دیکھکر خوش ہو گئی اور کہنے لگی
کہ دایہ اماں تمکو بڑا عرصہ ہوا مین یہان پریشان ہو رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ایسی کیا ضرورت تھی
جو اماں جان نے تمکو طلب کیا تھا دایہ نے کہا کہ ایک ضرورت تھی اُسنے کہا کہ میری اچھی دایہ وہ
کیا ضرورت تھی امی نے جو تمکو اتنے عرصہ تک نہ آنے دیا کیا کسی مقام پر روانہ کیا تھا اُسنے
کہا کہ اے بچی تیرے سننے کی وہ ضرورت نہین ہے تم ابھی بچہ ہو تمسے کیا کہون اور وہ امر دو چار دن
عرصہ مین پھر ظاہر ہو جایگا دایہ نے اسطور سے کہا کہ ملکہ چندر بدن خاموش ہو رہی پھر کلام

نہ کرسکی تھوڑے عرصہ تک ملکہ اور دایہ دونون خاموش بیٹھی رہین ملکہ عورت عاقلہ تھی جب دایہ نے
یہ کہا کہ تمپر خود ظاہر ہو جائیگا تو ملکہ چندر بدن سمجھ گئی کہ کوئی ایسی ہی راز کی بات ہی اسوجہ سے جلسہ
عام مین دایہ نے نہین کہی تخلیہ مین دایہ مجھسے بیان کریگی اسی سبب سے پھر دایہ سے ملکہ نے
نہ دریافت کیا اور نہ ضد کی جب دایہ نے دیکھا کہ کوئی تین پہر رات کے قریب آگئی ہی سب سے کہا
کہ ای صاحبو اپنے اپنے مقام پر جاؤ اور ای لڑکی کہان تک جاگے گی ایسا نہو کہ کچھ طبیعت
تیری بے لطف ہو جاوے کچھ نیند کا کسل نہو جائے یہ جو دایہ نے کہا ملکہ اٹھی اور اپنی خوابگاہ مین آئی سب
خواصین اور ہمرازین اپنے اپنے مقام پر آکر سورہین دایہ جو ہمیشہ ملکہ کے پاس سوتی تھی یہ بھی
ملکہ کی خوابگاہ مین آئی اب جو تخلیہ ہوگیا تو ملکہ نے کہا کہ ای دایہ مین تمھارے قربان گئی جو امر
کہ امی نے تمسے بلا کر کہا ہی اُس سے مجکو آگاہ کرو اب فرمائیے کہ کیا ضرورت تھی جو تمکو اتنا عرصہ
لگا دایہ نے کہا کہ بچی تیری بڑی زبان ہوگئی ہی مین بات چھپانے والی نہ قربان ہون تیرے اوپر سے
مین خود بیان کیے دیتی ہون اب کبھی ایسی بات نہ کرنا ورنہ مین ناراض ہونگی تیری امان سے کہدونگی
مجکو اُنسے کہنے کی کیا ضرورت ہی مین خود تمکو سنا نہین دسکتی ہون یہ کہکر کہا کہ ای بیٹیا وہ یہ امر تھا
کہ تجکو مبارک ہو کہ نقابدار لشکر لیکر تیرے مان کے ملک پر چڑہ آیا ہی اور نامہ بھی تحریر کیا تھا
اُسمین بہت کچھ تقریر تھی تیری مان نے جواب جنگ دیا تھا اُسی مین میری راے لینے کو بلایا تھا
یہ کہکر جو کچھ تقریر ہوئی تھی سب بیان کی اور جو امر کہ پیش آیا تھا سب ظاہر کیا اور کہا کہ ملکہ کو بھی
ثابت ہوگیا کہ مذہب اسلام کا ڈنکا بجیگا اور یہ لوگ سب صاحب اقبال ہین انکا کوئی مقابلہ
نہین کرسکتا ہی جو شریک اہل اسلام ہوگا وہ سب مین بہت بڑا ذی عزت ہوگا اور بہت بڑا مرتبہ ہوگا
جب یہ دریافت ہوگیا تو ملکہ نے یہ راے کی جو کہ اُس مقام پر دایہ اور ملکہ مین ہوئی تھی جب
یہ سُن چکی تو دایہ سے چندر بدن نے کہا کہ ای دایہ یہ تو بڑی خرابی کی بات ہوئی کہ مقابلے کی
نوبت آئی نہ معلوم اُسکا انجام کیا ہوگا دایہ نے کہا کہ ای فرزند انجام اُسکا یہ ہوگا کہ ملکہ کو شکست ہوگی
تم کچھ خوف نہ کرو اور آخیر مین سب لوگ دین اسلام قبول کرینگے اور جو جو ملکہ کے ہمراہ ہونگے اور
شریک ہونگے اُن لوگون کے بہت بڑے درجے ہونگے اور بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیے جاوینگے
ای فرزند مین صاف کہتی ہون کہ تیرا تو بہت بڑا مرتبہ ہوگا اور بڑی عزت ہوگی اور بہت چین وآرام
ملیگی یہ جو دایہ نے ملکہ چندر بدن سے کہا یہ سنکے ملکہ خاموش ہو رہی اور پلنگ پر جاکر سورہی
ان سبکو اسی فکر مین رکھا جاتا ہی اُدھر جب رات تمام ہوئی اور سحر ہوئی نقابدار کل امور
ضروری سے فراغت کرکے بارگاہ مین تشریف لایا سب سردار حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا
نقابدار نے کہا کہ ابھی تک عیار جواب نامہ لیکر نہین آیا اسکا کیا سبب ہی معلوم نہین کہ اُسپر
کیا گذری اور کس آفت مین مبتلا ہوگیا کیا اُسکو جواب نامہ نہین ملا جو ابھی تک نہین واپس آیا یہ
ذکر ہو ہی رہا تھا کہ وہ عیار حاضر دربار ہوا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور جواب نامہ پیش کیا نقابدار نے
جواب نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے جواب نامہ پڑھکر سنایا جب نقابدار مضمون جواب سے آگاہ
ہوا اہل دربار سے فرمایا کہ معلوم ہوا یہ لوگ اپنے سحر پر بہت ناز کرتے ہین مین ایک دم مین سبکا
خاتمہ کردونگا انکو لب ہلانے کی مہلت نہ دونگا وہ کس امر پر پھولی ہی آنے دو مینا کیا کرسکتی ہی یہ فرماکے حکم
دیا کہ نزدے بارگاہ سے اُٹھا دیے جاوینگے شاید اُسکا لشکر ہمارے مقابلہ کو آتا ہی ہم اُسکا تماشا ملاحظہ

کرینگے یہ حکم سنتے ہی ملازمون نے پردے بارگاہ کے اُٹھا دئے راوی نے بیان کیا ہے کہ آشوب
تو حکم دیچکی تھی کہ کل لشکر تیار ہو ہم برائے مقابلہ نقابدار جائینگی پس جیسے ہی سحر ہوئی سب لشکر
تیار ہو گیا یہان آشوب محل مین اُٹھی لباس رزم پہنکر باہر آئی سب ارکین سلطنت و سرداران
لشکر حاضر تھے سب کا مجرا ہوا اور تخت سحر پر سوار ہوئی اپنی طرف سے اپنے وزیر کو حاکم کیا اور سب
سردارون کو ہمراہ لیکر بیرون دربار آئی یہان بھی سب سردار موجود تھے اُنکا مجرا ہوا تخت اژدر
سحر پھر آراستہ کیا گیا سب سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے سواری چلی عقب مین لشکر
روانہ ہوا سب اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ملکہ آشوب برائے مقابلہ نقابدار تشریف لیے جاتی ہین
تا در شہر پناہ سب پہونچانے آئے آشوب لشکر لیکر بیرون شہر آئی یہ لشکر ساحران ہے ایک دم مین
ایک ماہ کی راہ طے کرتا ہے تھوڑے عرصہ مین راہ طے کر کے مع لشکر و جملہ سردارون وغیرہ کے
اُس مقام پر پہونچی کہ جہان نقابدار تشریف فرما تھے کہ یکایک ایک ابر پیدا ہوا وہ قریب اُس صحرا
کے آیا اہل دربار نے نقابدار سے عرض کیا کہ ذرا حضور ملاحظہ فرماوین کہ کسقدر ابر غلیظ اُٹھا ہے اگر
یہ نہ معلوم ہوتا کہ حریف برائے مقابلہ لشکر آنے والا ہے تو ہم آپ سے گزارش کرتے کہ برائے شکار تشریف
لیچلیے مگر عالم مجبوری ہے نقابدار نے جواب مین فرمایا کہ مین خود چلتا کیونکہ بہت عرصہ سے واسطے شکار
کھیلنے کے نہین گیا ہون ضرور چلتا مگر کیا کرون مجبور اس وجہ سے ہون کہ حریف کی آمد ہے اور وہ ساحرہ
ہے اور مقابلہ پر آمادہ ہے اگر وہ ساحرہ نہوتی کوئی غیر ساحر ہوتا تو کوئی نقصان نہ تھا بلکہ یہ امر تھا کہ مین
یہ خیال کرتا کہ جب لشکر آکر اُتریگا تب مقابلہ ہوگا ایک دو دن مین شکار کھیلکر دل بہلا لیتے نقابدار
یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ابر شق ہوا اُس سے شعلے آتش کے نکلنے لگے اہالیان لشکر سب اُسی ابر کی طرف
دیکھ رہے تھے یہ جو واقعہ سُنے دیکھا اُن لوگون نے نقابدار سے عرض کیا کہ کیا امر ہے نقابدار
نے کہا کہ لشکر ساحران آتا ہے یہ اُسی کی علامت ہے خوب ہوا کہ جو حکم سامان شکار درست ہونے کا
نہ دیا تھا اب جو دیکھا اُس ابر سے اژدر آتش فشان پیدا ہوئے اُنکی پشتون پر علم نصب تھے اُنکے
کالے کالے پھریرے اُسپر تعریف خداوند تصویر تحریر تھی وہ اژدر آکر بالائے ہوا سے زمین پر قائم ہوئے
اب اور سامان جلوس سواری ہوا پر سے اُترنے لگا یہان تک کہ دیکھا کہ ایک تخت چار اژدرون پر
ہوا سے نیچے زمین پر اُتر رہا ہے اُسپر ایک ساحرہ تاج زرین سر پر رکھے ہوئے بیٹھی ہوئی ہے مگر ضعیف
ہے اُسکے برابر سرداران لشکر کوئی ہنس سحر پر سوار کوئی اژدر پر سوار کوئی مرکب سحر پر کوئی قاز پر کوئی
قرقرے پر کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی طاؤس پر کوئی ماہی پر سوار تھے اسی طرح ہر سردار اپنی اپنی پسند
کی سواری پر سوار اور اُسکے عقب مین لشکر بیشمار وہی سواریان سحر پر سوار باہم سحر آزمائی کرتے
ہوئے کوئی سنگ دل سنگ بازی کرتا چلا آتا ہے کوئی اپنی دریا دلی دکھا رہا ہے کسی کے سر پر ابر سیاہ
سایہ فگن ہے اور اُس ابر سے مروارید خرد و کلان برس رہے ہین کوئی ابر آتش بار بنائے چلا آتا ہے کسی کے سر پر
سایہ فگن باز ہے کوئی برقین چمکا رہا ہے کوئی اپنے روبرو سحر سے باغ تیار کیے ہوئے ہے اس طور سے لشکر ساحرا
آکر پہونچا وہ عیار جو کہ نامہ لیکر گیا تھا وہ بھی نقابدار کے دربار مین اپنے مقام پر موجود تھا کہ اُسنے
اس لشکر کو دیکھکر عرض کیا کہ خداوند یہ جو تخت اژدر پر سوار ہے یہی آشوب جادو ہے اور یہی سب سردار
اسکے ہین جو کہ دربار مین حاضر تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ آشوب اپنے ہمراہ تین لاکھ ساحر لیکر
برائے مقابلہ نقابدار آئی ہے اسکے پاس کل تین لاکھ سپاہ تھی یہ کچھ بھی شہر مین نچھوڑ آئی تھی سب

اپنے ہمراہ لائی تھی پس وہ لشکر اگر اترا اُسکے عقب مین ہزارہا اژدرون پر سامان بارگاہ وغیرہ آراستہ تھا
اور بار تھا اُسکے ہمراہ بھی چند ساحر تھے اور وہ اژدر بھی آکر اسی میدان مین اُترے پس اُس ساحرہ
نے جو اُسکے ہمراہ تھی اور چند ساحر بھی تھے وہ اُنکے افسر تھے اُسنے آتے ہی اب جو سحر کیا ایک مرتبہ وہ
بارگاہین خود بخود برپا ہوگئین بلکہ آشوب تخت پر سے داخل بارگاہ ہوئی اور سب سردار بھی اپنے
اپنے خیمون مین جانے لگے لشکر اُترنے لگا اپنے اپنے لیے خیمے سحر سے تیار کیے اُسمین جا کر بیٹھے یہ
حال دیکھکر لقا بدار نے حکم دیا کہ منادی لشکر مین ندا دی کہ اب کوئی لشکر سے باہر نہ نکلے کیونکہ لشکر
کفار آگیا ہے اور وہ لوگ ساحر ہین ایسا نہو کہ کوئی گرفتار سحر ہو جاے تو بڑی خرابی پیش آئیگی پس جب تک
اُنکے مقابلے کا طرز نہ معلوم ہو جاے اُسوقت تک کوئی لشکر سے نہ نکلے یہ لوگ بہت بڑے ساحر ہین اور
ہم لوگ غیر ساحر ہین یہ جو حکم لقا بدار نے دیا اسیوقت منادی نے ندا دی کہ یہ حکم لقا بدار عالی مقدار کا ہے یہ
یہ جو حکم لشکر مین منتشر ہوا سب کو معلوم ہوا کہ یہ حکم لقا بدار ہے اُسیوقت سے لشکر مین بندوبست ہونے لگا
جو لوگ بیرون لشکر گئے ہوئے تھے سب داخل لشکر ہوئے اُسیوقت سے پھر کوئی باہر نہ نکلا یہان وہ لشکر
ساحران اُترا بازارین برپا ہو ہین ساحر لوگ ادھر اُدھر بازار مین پھرنے لگے سودا سلف خریدنے لگے
بہت عمدہ طور سے بازار آراستہ تھا کہ لائق دید تھا ہر ساحر اپنے سحر کو آزما رہا تھا اور کہ رہا تھا کہ
جس وقت لقا بدار سے مقابلہ ہوگا اُسکو ہم اپنے سحر سے زیر کر کے گرفتار کر لینگے اور اُسکے لشکر کو تباہ
اور برباد کر دینگے غرض کہ وہ دن اسی بندوبست اور تدبیر مین گذرا لقا بدار کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ ساحر
بہت زبردست ہے تو فکر پیدا ہوئی کہ کیا تدارک کیا جاے یہ تو فکر مین دربار مین بیٹھے ہوئے ہین اودھر
ملکہ چندر بدن جو خواب سے بیدار ہوئی بعد فراغت ضروریہ کے دایہ سے کہنے لگی کہ کیون دایہ یقین ہے
کہ امی جان لشکر لیکر براے مقابلہ لقا بدار گئی ہونگی دایہ نے کہا کہ ہان ضرور گئی ہونگی ملکہ نے کہا کہ دایہ
کوئی تدبیر ایسی ہوتی کہ مین بھی یہ مقابلہ دیکھتی کیونکہ یہ مقابلہ لایق دید ہے مین نے اکثر لوگون کی زبانی
سُنا ہے کہ ساحر سے غیر ساحر مقابلہ نہین کر سکتے ہین مین اسکے خلاف پاتی ہون کہ جو لوگ خدا پرست
ہین وہ غیر ساحر ہین اور والدہ کے ہمراہ جتنے ہین وہ بہت زبردست ساحر ہین پھر یہ لوگ کیونکر
مقابلہ کرینگے مین نے اکثر کتابون مین بھی دیکھا ہے کہ انھون نے بہت سے ساحرون کے ملک فتح
اور برباد کیے ہین کیا یہ امر غلط ہے کیا کوئی نیا طرز انکی جنگ وجدل کا ہے دایہ نے کہا
کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے اگر مین تجکو لیجاتی ہون تو بڑی خرابی ہے کیونکہ تیری مان نے منع کیا تھا کہ لڑکی
سے نہ کہنا ورنہ وہ بہت پریشان ہوگی مین نے اُنکے کہنے کا خلاف کیا پس جب تم اُس مقام پر
جاؤگی اور وہ دیکھینگی تو مجھپر بہت ناراض اور ناخوش ہونگی اور کہینگی کہ نافرمانی کی دوسرے یہ امر
ہے کہ تو نے آج تک لڑائی دیکھی نہین ہے اور بیندہ تیرا کویا ہے اور وہان خون کے دریا بہینگے کہین
ایسا نہو کہ خون دیکھکر تجکو غش آجاے تو خرابی ہوگی یا کچھ دشمنون کی طبیعت ناساز ہو جائے
ملکہ چندر بدن نے کہا کہ اے میری اچھی دایہ تجکو میرے سر کی قسم ہے تو انکار نہ کر مین یہ مقابلہ ضرور
دیکھونگی اے دایہ تجکو میری جان کی قسم مجھے ضرور لیچل اگر انکار کرے تو ہمین کو روئے یہ جو ملکہ چندر بدن
نے دایہ سے کہا دایہ اُسکو بہت چاہتی تھی اور اُسکی محبت مین لقا بدار کو اٹھا لیگئی تھی اسکا یہ خیال
ہے کہ لڑکی کا دل کسی طرح سے نہ میلا ہو آخر یہ کہے کہ دایہ تو مجکو آسمان پر سے تارے توڑ کر لا دے
تو جہانتک مجھسے ممکن ہوگا مین لا دونگی جب اُسنے اسطور سے قسمین دین اور یہ کہا کہ ہمین رونے

جو انکار کرے تو دایہ نے کہا کہ چھوکری تیری زبان بہت تیز اور طرار ہوتی جاتی ہے تو بہت اب چل نکلی ہے اور بہت
شوخ ہوئی ہے کیا اچھی بات مجھسے کہتی ہے جو تیرا برا چاہتے ہین مین انکو مروا ڈالون تیری دشمن نہ ہون جو تجھے لڑوادون
میری روح تیرے سامنے نکلے اب تو بہت ضد کرنے لگی ہے مین نے لاکھ مرتبہ تجھسے کہا کہ ایسی بات
بار بار زبان پر نہ لایا کر مگر تو ہر بار ضرور یہی بات کریگی کہ جس سے مجکو غصہ آہی جاتا ہے ملکہ چندر بدن نے
کہا کہ ای دایہ تم چاہے خفا ہو جاے ناراض ہو جاے مارو مگر مجکو اس جنگ کا تماشا دکھلاؤ جب دایہ نے
یہ دیکھا کہ یہ لڑکی کسی طرح سے نہ مانیگی اور بہت عاجز کریگی اسوقت یہ دل مین خیال کرکے ملکہ چندر بدن سے
کہا کہ ظاہر مین تیرے جانا تیرا اچھا نہین ہے مین یہ تدبیر کرتی ہون کہ تجکو پوشیدہ لیے جاتی ہون اور ایک مقام پر سب
سے الگ مخفی تجکو رکھونگی اور خود بھی پوشیدہ رہونگی مگر اپنے ہمراہ کسیکو نہ لے چلنا صرف مین اور تم
ہونگی اور ایسے مقام پر تیرے لیے جگہ تجویز کرونگی کہ دونون لشکر تیرے پیش نظر رہینگے راوی نے بیان کیا
کہ یہ جو دایہ نے ملکہ سے کہا ملکہ بہت خوش ہو گئی دایہ کے گلے سے لپٹ گئی اور کہا کہ ای دایہ تم بہت اچھی
آدمی ہو مین تمکو اپنی امی جان سے زیادہ جانتی ہون اور اُنسے زیادہ محبت رکھتی ہون دایہ نے ملکہ سے
کہا کہ تم محبت کرنے والی زندہ اور سلامت رہو کہ جسکے سبب سے مجکو ہر قسم کی راحت ہے جب یہ باتین
ہو چکین اور قرار پا چکا ملکہ نے اٹھکر مونہ ہاتھ دھویا کھانا کھایا ادھر دایہ نے بھی کل کامون سے فرصت
کرلی کہ چندر بدن نے کہا کہ دایہ چلو دایہ نے کہا کہ اچھا پس اسیوقت دایہ نے تخت سحر تیار کیا اور وہ سحر کیا کہ
جسکے سبب سے کوئی دایہ کو نہ دیکھے نہ چندر بدن کو سحر غائب کرکے تخت سحر کو اڑا کر اس میدان مین آئی
وہان ایک مختصر سا پہاڑ تھا اُس پہاڑ پر سے دونون لشکر پیش نگاہ تھے اور جو معرکہ کہ پیش نگاہ آئیگا
وہ روبرو ہوگا یہ اُس پہاڑ پر آئی اُسنے خیمہ برپا کیا مگر اُسی طور سے کہ کوئی نہ دیکھ سکے اُسمین دایہ اور ملکہ جاکر
بیٹھی یہ وہ وقت ہے کہ آشوب آچکی ہے اور سب لشکر اُتر چکا ہے نقابدار اپنی بارگاہ مین بیٹھے
ہوئے ہین کہ یہ آکر ہوئی تھی اپنے جو نقابدار کو دیکھا یہ تو عاشق تھی دیکھتے ہی غش کھاکر گری دایہ نے گلاب وغیرہ چھڑکا
اسکو ہوش آیا اُسنے دایہ سے کہا کہ ای دایہ کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہ لوگ غالب آئین دایہ نے کہا کہ میرے تدبیر
کرنے سے کیا ہوگا وہ خود ہی غالب آئینگے ملکہ نے کہا کہ مجکو ایک امر کا خیال ہے کہ کہین ایسا نہو کیونکہ امی جان تو
بر سر فساد ہین ایسا نکرین کہ جب یہ لوگ غافل ہون اور امی جان سحر کرکے انکو عاجز و پریشان کرین اسوقت یہ لوگ تباہ ہون اور
خرابی ہو دایہ نے کہا کہ ای فرزند اسکی مین تدبیر کیے دیتی ہون یہ کہکر دایہ نے کہا کہ بیٹا تم اسی مقام پر ٹھہری رہو پس دایہ
سبکی نظرون سے پوشیدہ ہوکر لشکر نقابدار مین آئی اور تھوڑا سا پانی اپنے ہمراہ لائی تھی اُسپر اسم سحر پڑھکر دم کیا
اور اُس پانی کا حصار گرد لشکر نقابدار کیا اور ایک اسم پڑھکر گرد نقابدار کی سپاہ کے دم کر دیا کہ ایک دیوار آہنی بنکر
تیار ہو گئی یہ سحر اُسنے اسطور کا کیا تھا کہ رات بھر رہے اور یہ کیا تھا کہ جو کوئی لشکر نقابدار کا نکلے تو نکلجائے اور پھر چلا
آئے اگر لشکر حریف کا کوئی نہ آسکے اور سحر نہ اثر کرے کیسا ہی ساحر زبردست ہو یہ دایہ بڑی زبردست ساحرہ ہے سواے آشوب
کے کوئی اسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہے اسی سبب سے آشوب اسکی خاطر کرتی ہے کہ ایسا نہو کہ یہ بگڑ جاے تو خرابی ہو پس
دایہ یہ تدبیر کرکے اپنے مقام پر آئی اور ملکہ سے کہا کہ بیٹا مین تدبیر کر آئی ہون اب کوئی آسیب نہ پہونچیگا اگر کوئی لاکھ
تدبیر کریگا ہان اگر تیری امان کوشش کرے تو کچھ بند و بست ہو سکتا ہے مگر اُسکی کوشش بھی جب حد کی ہوگی اسوقت یہ جو دایہ
نے کہا ملکہ خوش ہو گئی دایہ نے جو اسقدر کوشش کی اسکا سبب یہ تھا کہ یہ خفیہ طور سے مطیع اسلام تھی اور اُسنے اپنے کمال کا
سحر کیا تھا جو کہ برسون کی محنت مین تیار ہوا تھا راوی نے بیان کیا ہے جبکہ رات ہوئی آشوب نے اپنے لشکر مین طبل جنگ
بجوایا اور حکم دیا کہ طبل جنگ بجے سحر کو ہم مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر آشوب مین طبل بجا یہ خبر لشکر نقابدار مین آئی

یہان نقابدار اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے اپنے اہل دربار سے فرما رہے تھے کہ ساحرون سے مقابلہ ہے جب میدان جنگ مین
صف آرائی ہو اُسوقت بدون اجازت کوئی شخص کسیکے مقابلے کو نہ جاے کیونکہ تم لوگ غیر ساحر ہو اور وہ ساحر ہین اہل دربار
نے عرض کیا کہ آپکے اقبال سے ہم سبکو قتل کرینگے کچھ مقام خوف نہین ہے ہم غازی ہین اور جہاد کو ہم فرض جانتے
ہین اور مرگ کو حیات اور حیات کو موت تصور کرتے ہین نقابدار نے فرمایا کہ یہ تو مجکو یقین ہے کہ آپ لوگ اگر دریا
آتش ہو تو اسمین بھی کود پڑینگے کچھ خوف جانکا نہ کرینگے یہ کیا امر ہے یہ تو ساحر ہین اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند امر یہ ہے
کہ جب ہم حملہ کرینگے ایک مرتبہ اُنکا سحر اثر کریگا جب ہم جا پڑینگے تو اُنکے حواس جاتے رہینگے وہ بھی تلوار سے مقابلہ
کرنے لگین گے ساحر بیکار خشک جاتا رہیگا نقابدار نے فرمایا کہ یہ نہ خیال نکرو اُنکے ایک سحر مین سب بیکار
ہو جائینگے اُنھون نے عرض کیا اگر قتل ہوئے تو مرتبہ شہادت پایا کیونکہ کفار کے ہاتھ سے نہ بے بس ہو کر قتل ہوتے
نقابدار نے فرمایا کہ جزاک اللہ حرف نقابدار اُن سبکے قصد کو دریافت فرماتے ہین اس سبب سے کہ دیکھین
یہ لوگ کس قسم کا دل رکھتے ہین اور یہ جنگ ساحران سے تو خوف نہین کرتے ہین انکے دلون کا حال معلوم ہو جاتے
جبکہ یہ کلام اہل دربار سے سنے تو یقین ہو گیا کہ ضرور یہ لوگ اپنی جانمین نہ عزیز کرینگے اور کفار سے مقابلہ کرینگے پس یہ
اُسوقت نقابدار نے خیال کیا کہ کوئی تدارک ایسا ہو کہ یہ ساحر زیر ہون اور ہماری فتح حاصل ہو یہ اس فکر مین بیٹھے
ہوئے تھے کہ یکایک طبل جنگ کی صدا آئی دریافت ہوا کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا نقابدار نے بھی طبل جنگ
بجنے کا حکم دیا یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ صبح کو کفار سے مقابلہ ہوگا سب سامان
جنگ کرنے لگے نقابدار نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین آئے آلات حرب و ضرب
درست کرنے لگے باہم اہل لشکر یہ تقریر کرنے لگے کہ بڑے غضب کا سامنا ہے کیونکہ وہ لوگ ساحر ہین اور ہم غیر ساحر ہین
وہ بدمعاش ایک دانہ ماش مین ہمارا قیاس بگاڑ دینگے ہم بیکار ہو جائین گے وہ قتل کرنے لگین گے ایک نے
کہا کہ خیر کیا ہوگا مرتبہ شہادت کا پائینگے حق نمک سے ادا ہونگے ہم بہادر ہین ہم کو اس امر سے کیا خوف
ہے جو ہمارے حق مین ہوگا یہان لشکر نقابدار مین تو اہل لشکر باہم یہ تقریر کر رہے ہین اور سامان جنگ
مین مصروف ہین اُدھر لشکر حریف مین ساحر اپنا اپنا سحر جگا رہے ہین دونون لشکرون مین جنگ کی تیاری ہو رہی
ہے طبلہ ہمچو رعد ہے صدا سے حاضر باش بلند ہے جب کوئی نصف شب آئی تو آشوب نے یہ خیال کیا کہ لشکر
نقابدار پر سحر کرنا چاہیے کہ یہ لوگ بیکار ہو جائین صبح وہم یہ جا کر اُنکو قتل کرین بدون مکر و دغا کے
انسے سر ہونا محال ہے یہ خیال کرکے اپنے خیمہ مین آئی اور سامان سحر طلب کرکے سحر کیا کہ ایک لکہ ابر لشکر نقابدار پر
آکر قائم ہوا اور اس سے پانی برسنے لگا مگر گرد لشکر نقابدار برستا تھا اندر لشکر کے ایک قطرہ نہ پڑتا تھا یہ سحر کرکے
باہر آئی اس خیال سے کہ لشکر مین طلاطم مچا ہوگا چلکر تماشا دیکھین جب اپنے لشکر سے باہر آئی دیکھا کہ گرد لشکر پانی برس رہا
ہے اندر اُس لشکر کے ایک قطرہ نہین پڑتا ہے اسنے جو دیکھا پھر یہ اپنے لشکر مین آئی اُس سحر کو اپنے واپس کیا اور
دریافت کیا کہ تدابیر کام کر آیا اُسنے جواب دیا کہ اے ملکہ اُس لشکر پر کوئی سحر نہ اثر کریگا وہ لوگ بڑے ساحر ہین کہ
اُنھون نے قبل سے تدارک کیا ہے آشوب نے جو یہ سحر سے سنا اسنے خیال کیا کہ یہ لوگ تو ساحر نہین ہین سحر کو برا جانتے
ہین اور برا کہتے ہین پھر اسکا کیا سبب کہ میرا سحر کام نہین کرتا اسنے غصہ مین آکر ایک اور سحر بہت زبردست کیا
اگر وہ یہ تدارک نہ کر جاتی تو اُسنے لشکر کا خاتمہ کر دیا تھا وہ سحر بھی اُسکا واپس آیا اور وہی کلام کیا ایسی تدبیر و تدارک
مین اتنی رات تمام ہوئی اُدھر سے نقابدار ادھر سے آشوب اپنے اپنے لشکر لیکر میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ
ہوئین نقابدار کی طرف سے تیر دار نکلے اُنھون نے جو درخت حائل نگاہ تھے انکو قلم کیا پست و
بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکل کر آبپاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھایا لشکر آشوب سے ایک ساحر نے بڑھکر جو سحر کیا

جو درخت حائل نظر تھے اُنکو قلم کیا پست و بلند زمین ہموار کی ایک نے سحر کرکے پانی برسایا گرد و غبار کو بٹھایا
دونوں طرف سے نقیب نکلے نقابت کی دونوں لشکروں کی صفوں پر سناٹا ہوگیا سب کو جوش شجاعت آیا
بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا اُسکے بعد لشکر آشوب سے ایک ساحر نکلا اُسنے مبارز طلب کیا لقابدار کے
لشکر سے ایک سردار لقابدار سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آیا پہلے ہمکلام ہوا اُسکے بعد اُسنے کہا کہ جو تیرا جی چاہے
وہ کر ساحر نے یہ سُنکے کچھ پڑھنا شروع کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ دایہ نے رات بھر مین یہ بندوبست کیا تھا کہ جب ساحر
دیگر ساحر سے مقابلہ ہوگا اُسوقت بڑی خرابی ہوگی کیونکہ یہ لوگ تو بالکل سحر سے ناواقف ہین یہ سحر کرکے اُنکو گرفتار کر لیجائینگے
اس سے بہتر یہ ہے کہ تو اسی مقام پر سے ایسی تدبیر کر کہ آخر تو یہ ظاہر ہو کہ اُسنے قتل کیا اور قتل سحر سے ہو پس اسنے سحر
تیار کیا تھا اُسی مقام پر سے بیٹھی ہوئی سحر کرتی ایک برق چمک کر گرتی اُسکا خاتمہ ہوجائیگا پس جب اسنے دیکھا کہ
دونوں لشکر باہم ملے اور مقابلہ ہونے لگا ایک سردار لشکر لقابدار سے نکلا ہے ساحر کے مقابلہ پر اور اُس ساحر نے
قصد کیا ہے کہ سحر کرکے گرفتار کر لیجائے پس دایہ نے اُس بہادر پر سے سحر کیا کہ برق چمک کر گری اُس ساحر کے دو ٹکڑے
ہوگئے یہ جو حال آشوب نے دیکھا پریشان ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے کہ برق سے یہ ساحر قتل ہوا اور خداپرست زندہ رہا یہ تو
اسی فکر مین تھی کہ دوسرا ساحر اس سے اجازت لیکر میدان مین آیا اُس سے اس خداپرست سے مقابلہ ہوا جب
اُسنے قصد کیا کہ سحر کرون اُسی طور سے برق چمک کر گری اُسکے بھی دو ٹکڑے ہوگئے اسی طور سے کئی ساحر لشکر آشوب
کے مارے گئے اُسوقت آشوب کو غصہ آیا چونکہ لشکر اس حصار سے باہر آگیا تھا دوسرے وہ حصار صرف رات بھر کے لیے تھا
اُسنے غصہ مین اکر اہل لشکر سے کہا کہ اب کوئی مقابلے کو نہ جائے مین خود جاکر مقابلہ کرتی ہون کیونکہ اس سے کیا حصول کہ کیا
میرے اہل لشکر کا خاتمہ ہوجائے مین لقابدار کو طلب کرکے مقابلہ کیے لیتی ہون یہ کہکر اور تخت سحر کو صف سے
نکالکر میدان مین آئی وہ سردار اُس مقام پر کھڑا ہوا حریف کا انتظار کر رہا تھا کہ یہ آکر پہونچی اسنے کہا کہ ای خداپرست
تو واپس جا اور اپنے افسر اور آقا لقابدار کو مقابلہ کے لیے بھیجدے کیونکہ مین بھی اپنے لشکر کی بادشاہ ہون اور وہ
بھی اپنے لشکر کے افسر ہین باہم مقابلہ ہوجائیگا جو ہونا ہو وہ ہوجائے جسکی فتح ہو یہ سُنکے وہ سردار کہنے لگا کہ مین تیرے
مقابلے کو موجود ہون اُسنے جواب دیا کہ میری یہ لیاقت نہین ہے کہ مین تجھسے مقابلہ کرون یہ کہکر صدا دی کہ ای لقابدار
اگر تمکو اپنی جان عزیز ہے تو اپنا لشکر لیکر چلی جاؤ ورنہ میرے مقابلہ کو آؤ یہ جو صدا دی پس لقابدار مرکب کو چھیڑ آشوب کے جانثاران
نے عرض کیا کہ جب تک ہم لوگ موجود ہین حضور کیون مقابلہ کو تشریف لیجاتی ہین ہم جان نثار ہو حاضر ہین لقابدار نے جواب مین فرمایا کہ وہ
مجکو برائے مقابلہ طلب کر رہی ہے مین کیونکر مقابلہ کو نہ جاؤن اور تمکو اجازت میدان دون اپنے طریقہ کے خلاف کرون اور
قاعدہ اسلام سے پھرون یہ کہکر فرمایا کہ اگر خداوند کریم چاہتا ہے تو مین اس سے مقابلہ کرکے زیر کرتا ہون اُسکا سحر مجھپر کچھ اثر
نہ کریگا اُن سب کو اُس مقام پر روکا اور خود مرکب کو مہمیز کرکے اُسکے مقابل آئے اور سردار کو بھی واپس کردیا ناظرین پر واضح رہے
کہ ایک تعویذ دایہ نے دیا ہے کہ جسکا ذکر ہوچکا ہے اُسکا اثر یہ ہے کہ جسکے پاس وہ تعویذ ہو اُسپر سحر اثر نہین کرسکتا ہے کیسا ہی زبردست
ساحر ہو مگر اُسکا سحر اثر نہ کریگا یہ تعویذ دایہ نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا کیونکہ اُسپر ہر دو رکہانت ظاہر تھا اُسنے وہ تعویذ اُنکو دیا
تھا اُنکے بازو پر بندھا تھا پس جب یہ اُسکے سامنے آئے اور مقابل ہوئے اُسنے پہلے بہت کچھ کلام کیے اور نصیحت کی اور
کہا کہ کیون اپنی جوانی کے پیچھے پڑے ہو مین ساحرہ ہون ایک سحر مین تم بیکار ہوجاؤ گے دوسرے یہ امر ہے کہ مجکو تمھارے
اوپر رحم آتا ہے ہان یہ بیان کرو کہ تم خداپرستون کا یہ قول ہے کہ سحر کو برا اور کفر جانتے ہو اور ساحر کو بھی ویسا کہتے ہو اسپر یہ حال
ہے کہ بظاہر تو برا کہتے ہو اور باطن مین بہت بڑے ساحر ہو کیسے کیسے ساحر میرے لشکر کے تمھارے سردار لشکر کے
مقابل آئے مگر اُسکے ہاتھ سے نہ مارے گئے ذرا دم لینے کی مہلت نملی کہ برق چلی اور گری وہ قتل ہوا اسکا کیا سبب ہے
اور یہ کیا بات ہے اور کونسا طریقہ جنگ کا ہے کہ بظاہر سحر سے نہین مقابلہ کرتے ایک مقابلہ کرنے آتا ہے دوسرا اُسکی

لکمکس کرتا ہی کہ وہ تو مقابلہ کرنے لگا اور یہ اُسکی طرف متوجہ ہوا اور حریف بھی دوسرے سنے سحر کیا حریف تو غافل ہی اُسکی طرف
متوجہ ہی کہ اتنے عرصہ مین اُسکا وار چل گیا یہ تو اپنا وار اسپر کرتا رہا یہان تو خاتمہ ہوگیا یہ کوئی طریقہ جنگ ہی اب مجبر ظاہر ہوا کہ تم لوگ
مکر سے مقابلہ کرتے ہو یہ جو تقریر آشوب نے کی نقابدار کو غصہ آیا اور جواب دیا کہ ای لکاتہ یہ کیا بیہودہ تقریر ہی ہم لوگ سحر و
ساحری کو حرام جانتے ہین اور جاننے والے کو کافر بتلاتے ہین کیونکہ فعل حرام کے مرتکب ہونگے اور مکر سے مقابلہ کرنے کو برا جانتے ہین
اور دغا سے لڑنے کو بالکل خلاف شجاعت و مردانگی تصور کرتے ہین جو کہ نامرد ہین وہ مکر اور دغا سے لڑتے ہین یہ ہمارے
طریقے اور قاعدے کے خلاف ہی یہ بات کبھی نہ خیال کرنا ہم لوگ کبھی ایسا نہ کرینگے یہ ہمارے خدا کی قدرت ہی اور تم لوگون پر
غضب خدا نازل ہوا ہی خدا کی طرف سے برق چمک کر گرتی ہی اور تمکو قتل کرتی ہی یہ جو نقابدار نے فرمایا اُسنے جواب دیا کہ
اب مین دیکھتی ہون کہ آپکا خدا آپکو میرے ہاتھ سے کیونکر بچاتا ہی اور کیونکر آپ میرے سحر سے محفوظ رہتے ہین اور آپکا لشکر
اسی سبب سے مین خود آپکے مقابلہ کو آئی یہ خیال کیا کہ کیا ضرورت ہی کہ اہل لشکر دونون طرف کے قتل ہون خصوصاً میری
طرف کے بس مین خود جا کر نقابدار کو طلب کرکے ایکسو اس قصہ کو کرون اب کیا ضرورت ہی کہ باہم تقریر ہو جو آپ
حربہ رکھتے ہون وہ کیجیے تاکہ آپ کے دل مین حسرت نہ رہے کہ مین نے مقابلہ کیا اور حربہ کرنے کی نوبت نہ آئی نقابدار
نے کہا کہ تو اپنا سحر کر اور جو حربہ تیرا جی چاہے وہ کر جب مین تیرے حربہ سے بچونگا اور میرا خدا بچائیگا تو مین تیرے اوپر حربہ کرونگا
یہ جو نقابدار نے کہا اُسنے کہا کہ مین ابھی تیرے اوپر حربہ نہین کرتی ہون بلکہ تیرے کل لشکر پر حربہ کرتی ہون اور اُنکو
بیکار کیے دیتی ہون اس خیال سے کہ اگر تو میرے ہاتھ سے مارا جاے تو تیرے اہل لشکر میرے لشکر پر حملہ کرین اور مقابلہ
کرین بعد تیرے سب کا خاتمہ ہو جاے نقابدار نے کہا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر مین موجود ہون یہ کہکر خود خاموش
ہو بیٹھے کہ اُسنے یہ کلام سنکے ایک مرتبہ اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولا اور فولادی نکالا اور اسپر کچھ پڑھکر طرف لشکر نقابدار
کے پھینکا وہ گولا بالاے آسمان جا کر منشق ہوگیا اُس سے دود غلیظ پیدا ہوا اور تمام لشکر کو گھیر لیا جسکی آنکھ مین وہ دھوان لگا
اُسکو رمد چشم عارض ہوا اور درد چشم سے زمین پر تڑپنے لگا انجام یہ ہوا کہ کل لشکر کو رمد چشم ایک دم مین عارض ہوگیا ہر ایک
اپنے مقام پر تڑپنے لگا اور شدت درد سے چلانے لگا ایک شور اور غل لشکر مین ہوا یہ صدا جو کان مین نقابدار کے آئی
اُنھون نے پلٹکر طرف لشکر کے دیکھا دیکھا تو لشکر سے صدا آرہی ہی اُنھون نے قصد کیا تھا کہ دریافت کرون کہ کیا واقعہ
ہی آشوب ہنسی اور کہا کہ دیکھا تمنے میرے سحر کو تمھارا لشکر بیکار ہوگیا درد چشم سبکو عارض ہوا ہر ایک نابینا ہوگیا یونہی تڑپ
تڑپکر مر جائینگے اسکا کچھ علاج نہین ہی اسی عالم مین مبتلا رہینگے نقابدار نے کہا کہ تو بڑی لکاتہ ہی کہ میرے لشکر کو تونے پریشان کیا
اب مجھکو فرض ہوا کہ مین تجھکو قتل کردون تاکہ میرا لشکر اس بلا سے نجات پائے یہ سنکے وہ قہقہہ لگا کر ہنسی اور کہا کہ یہ خیال مین
خبردار ہو جاو اب مین تمپر حملہ کرتی ہون ناظرین پر واضح رہے کہ آشوب نے اس سحر مین نقابدار پر بھی سحر کیا تھا مگر اس سبب سے
اُس پر اثر نہ کیا کہ تعویذ تھا جو کہ رد سحر تھا اور اہل لشکر کے پاس کوئی دافع سحر کا تعویذ نہ تھا کہ وہ اُسکی وجہ سے بچتے وہ لوگ
مبتلاے بلا ہوئے رمد چشم عارض ہوا آشوب چشم مین مبتلا ہوئے جو کہ اُسکا سحر تھا کہ جہان اُسنے سحر کیا آشوب
چشم ہوا اسی سبب سے آشوب اُسکا نام ہی جسپر وہ سحر کرتی ہی وہ اسی بلا مین مبتلا ہوتا ہی اور تڑپ تڑپ کر مر جاتا
ہی یہ اُسکا سحر کمال کا ہی اسپر سارا اسکا بھروسا ہی اور دارومدار رہتا ہی سحر اُسنے کیا مگر جب نقابدار پر اس سحر نے اثر نکیا یہ
پریشان ہوئی اور یہ خیال کیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ لشکر پر تو میرے سحر نے اثر کیا مگر اس جوان نقابدار پر اثر نہین کیا پہلے تو یہ خیال کیا
تھا کہ اسی سحر مین یہ بھی مبتلا ہو جائیگا مگر کچھ نہوا اب اسنے خبردار کرکے سحر کیا ایک اژدرہان بنکر طرف نقابدار کے چلی نقابدار اُسی
طور سے اپنے مرکب پر سوار کھڑے رہے اُسنے آکر قریب دم کھینچا شعلے مونھ سے نکلے قریب نقابدار آکر فرو ہوگئے اسنے لاکھ
لاکھ کوشش کی کہ مین نقابدار پر غالب آؤن لاکھ لاکھ دم کھینچے مگر ہر ایک شعلہ قریب نقابدار کے فرو ہوا اور نقابدار کو بالکل
حرکت تک نہوئی یہ عاجز ہو کر پھر اپنی اصلی صورت پر آئی اور تخت پر بیٹھ کر سحر کیا کہ ہزارون برقین چمک کر نقابدار پر آئین اور

قریب نقابدار پہونچکر نیست و نابود ہوگئین تب اپنے دل مین خیال کیا یہ کیا ماجرا ہے کہ اسپر کوئی میرا سحر اثر نہین
کرتا ہے پھر جھنجھلا کر تھوڑے ماش لیکر اسپر کچھ پڑھکر اور دم کرکے نقابدار پر مارے نقابدار کے اوپر سے وہ بھی
گئے اور ہوکے زمین پر گر پڑے کچھ بھی اثر نہوا پھر ایک نارنج اپنی جھولی سے نکالا اور کچھ اسپر دم کیا اور طرف
نقابدار کے پھینکا وہ بھی قریب نقابدار کے آکر شق ہوکر گر پڑا اُسکا بھی اثر نہوا اب یہ سحر کرکے عاجز
ہوگئی اب اسکے پاس کوئی سحر نرہا کہ جسکو کرتی نہایت شرمندہ اور نادم ہوئی چونکہ ایک سحر اسکے پاس اور بھی تھا
مگر اُسوقت اُسکو یاد نہ آیا تھوڑی دیر کے بعد یاد آیا بس ایک پنجہ سحر لیکر اور ایک مرکب سحر بنا کر نقابدار کے قریب
آ پہونچی اور مقابلہ کرنے پر نقابدار سے آمادہ ہوئی پس نقابدار نے اُسکے حملہ کو رد کرکے اُسکے قبضے
پر ہاتھ ڈال دیا اور پنجہ چھین کر اور اُسکا لنگر توڑ کر مرکب سحر پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کرکے گرد
سر چرخ دیا اور زمین پر دے مارا اُسوقت واہ واہ اور سبحان اللہ کی چارون طرف سے صدا آنے لگی
اور پھر عیار کی طرف نقابدار نے دیکھا وہ بھی رمد چشم مین از حد مبتلا تھا وہ کیونکر آتا یہ جو حال نقابدار
نے دیکھا خود مرکب پر سے کودا اور اُسکے قریب آکر پھر اُسکو زمین پر سے اُٹھا لیا کیونکہ جب زمین پر
مارا تھا تو یہ خیال کیا تھا کہ عیار باندھ لیگا وہان عیار خود ہی اس بلا مین مبتلا تھا وہ کیونکر باندھ لیتا
اتنے عرصہ مین آشوب اُٹھ کھڑی ہوئی کہ نقابدار نے مرکب پر سے کود کر اور اُسکو زیر کرکے
کہا کہ تو شناخت مین پروردگار عالم کے کیا کہتی ہے اب بھی اگر تو میرا دین قبول کرلیگی تو بہت
اچھی طرح سے رہیگی اور تیری جان بھی بچیگی ورنہ ابکی مرتبہ تجھکو اس زور سے دے مارونگا کہ تو نقش
زمین ہوجائیگی تیرا نشان تک نہ باقی رہیگا اور استخوان تک ریزہ ریزہ ہوجائینگے اُدھر اُسکے اہل
لشکر نے جو یہ حال دیکھا پہلے تو باہم یہ تقریر کر رہے تھے کہ ملکہ نے تمام لشکر نقابدار بیکار کردیا ہے
یہ لوگ اسی طور سے تڑپ تڑپ کر مرجائینگے اور اس جوان کو بھی مار لینگی ہمکو زحمت کرنا پڑیگی
وہ جو دو چار سردار قتل ہوئے اُنھون نے تعجیل کی ورنہ وہ کبھی قتل نہوتے پہلے ہی ملکہ آشوب
جا کر خاتمہ کردیتین بھلا ہماری ملکہ سے کون مقابلہ کرسکتا ہے یہی تقریر سب آپسمین کر رہے تھے ادھر
جو سحر ملکہ آشوب نے نقابدار پر کیے تھے سب رد ہوئے اور کسی نے کچھ اثر نکیا اور نقابدار
نے آشوب کو اُٹھا لیا تھا پھر تو یہ حال دیکھکر اہل لشکر نے اور سب سرداران نے سحر کیا
کسی نے نارنج مارا کسی نے ناریل کسی نے گولا فولادی کسی نے برقین گرائین کسی نے ایسا
سحر کیا کہ زمین برابر شق ہوگئی کسی نے یہ سحر کیا تھا کہ جہان پر نقابدار ہے اُس مقام پر کی زمین شق
ہو اور نقابدار زمین مین سما جاے اُس سحر نے کچھ اثر نہ کیا کسی نے یہ سحر کیا تھا کہ ملکہ نقابدار
کے ہاتھ سے چھٹ جاے کسی نے سنگ برسائے کسی نے آگ برسائی مگر کسی کے سحر نے نقابدار
پر اثر نکیا تمام لشکر سحر کرتے کرتے عاجز ہوگیا ادھر نقابدار نے جو آشوب سے کہا کہ اگر تجھکو اپنی
جان سلامت رکھنا منظور ہے تو اسیوقت کلمہ پڑھ اور دین اسلام قبول کر ورنہ تجھکو قتل کرتا ہون
آشوب نے اُس حالتمین بھی کئی سحر کیے مگر کسی سحر نے کچھ اثر نکیا اب آشوب کو یقین کامل ہوگیا
ضرور اسکا مذہب برحق ہے کہا کہ اے نقابدار مین نے آپ کی اطاعت قبول کی اور آج سے آپکے
دین کا طریقہ اختیار کیا اب جو حکم آپکا ہوگا اُسکو بجا لاؤنگی یہ نہ خیال فرمائیگا کہ مین مکر و فریب سے آپ کی
اطاعت کرتی ہون بلکہ تہ دل سے یہ سنکے نقابدار نے اُسکو زمین پر رکھدیا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور دوڑکر
نقابدار کے قدمون پر گر پڑی اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ میرا قصور معاف فرمائیے نقابدار نے

فرمایا کہ پہلے میرے لشکر کو اس بلا سے نجات دے اُسنے عرض کیا کہ ابھی کل لشکر کو نجات دیے
دیتی ہون یہ کہکر ایک سلائی آہنی اپنی جھولی سے نکالی اور اُسپر کچھ پڑھا اور لوبان وغیرہ کی دھونی دی اور
عرض کیا کہ ابھی یہ سب اچھے ہوئے جاتے ہین یہ کہکر ایک شخص کے پاس آئی اور اُسکی آنکھ مین وہ
سلائی پھیری یہ حال ہوا کہ اُسنے ایک چیخ ماری کہ تمام جسم اُسکا لرز گیا اور چند قطرے آب گندیدہ کے
اُسکی آنکھ سے گرے اب نہ وہ درد تھا نہ وہ سرخی تھی نہ وہ تڑپ تھی نہ وہ کھٹک تھی آنکھ مثل تارے
کے روشن اور صاف ہوگئی پس ملکہ آشوب نے ایک سلائی اُسی آدمی کو دی کہ تو اس سلائی کو سب کی
آنکھون مین پھیر دے سب کی آنکھین اسی طرح سے صاف اور روشن ہوجائینگی وہ شخص اُس سلائی
کو لیکر لشکر مین آیا اور سب کی آنکھون مین سلائی پھیرنے مین مشغول ہوا ادھر ملکہ آشوب لقابدار کی
خدمت مین آئی اور کہنے لگی کہ جو حکم آپکا ہو بجا لاؤن لقابدار نے فرمایا کہ دین اسلام قبول کر اُسنے
دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ آپ کی بجا آوری ارشاد سے ہرگز ہرگز انکار نہین ہے جو آپ فرمائین لقابدار
نے فرمایا کہ کلمہ طیبہ پڑھ اُسنے کہا کہ کلمہ پڑھنے سے ایک بات ہوگی کہ پھر مین سحر نہین کرسکونگی اور حضور کو
اگر مقام بر سحر و ساحری و ساحرون سے مقابلہ کرنا پڑیگا کیونکہ اس اقلیم مین ملک ہین اُنمین بڑے بڑے
ساحر زبردست ہین جب اُنکو آپ کے آنے کی خبر ہوگی کہ لقابدار اس طرف آتے ہین تو وہ ضرور
براے مقابلہ آپ سے آئینگے اور وہ سحر سے مقابلہ کرینگے اُسوقت آپ کو ضرورت ہوگی تو بڑی مشکل
ہوگی ہان جب ان سب ملکون پر آپکا قبضہ ہوجاے اور آپ کے زیر حکومت ہوجائین اور دین اسلام
کا ڈنکا بجے اُسوقت مین ترک سحر کرونگی اور جو آپ کا حکم ہوگا بجا لاؤنگی ابھی کلمہ پڑھنے سے مجکو معاف
فرمایئے یہ جو لقابدار نے سنا تو فرمایا کہ اچھا اب تو مطیع اسلام ہو اور جو امور کہ دین اسلام مین حرام ہین اور مذہبون
مین حلال ہین انکو ترک کرو اور جو چیزین دین اسلام مین حلال ہین انکو عمل مین لاؤ اور بتکدون مین جانا ترک
کردیا بلکہ منہدم کراؤ مساجد کی بنا ڈالو دین اسلام کا ڈنکا بجے تمام اہل شہر کو مسلمان کرو ملکہ آشوب نے
عرض کیا کہ یہ سب مجکو منظور ہے یہ حال جو آشوب کے لشکر نے دیکھا باہم کہنے لگے کہ ملکہ آشوب نے
اگر اسکی اطاعت قبول کی تو ہم لوگ بھی اطاعت ضرور کرینگے کیونکہ ہم سب بھی تو اپنا اپنا سحر
آزما چکے ہمارے سحر نے اس جوان پر کچھ بھی اثر نہ کیا نہین معلوم کہ اسکے پاس کون چیز ہے کہ جسکی وجہ سے
ہمارے سحر سب بیکار ہوئے پس یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بڑا صاحب اقبال ہے اس سے کوئی مقابلہ نہین
کر سکتا ہے اگر کسی نے مقابلہ کیا تو بتر ہوگا پس جو ہماری ملکہ کی راے ہے وہی ہم سبکی راے ہے اور ملکہ نے
کچھ اسمین بہتری سمجھی ہوگی اہل لشکر تو باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ ادھر ملکہ نے اُس مقام پر آکر جہان پر آپنے
مقابلہ کیا تھا آئی ادھر لقابدار ملکہ کو رخصت کرکے اپنے لشکر مین آیا یہان اُس شخص نے سب کی
آنکھون مین سلائی پھیر پھیر کر سب کو اچھا کرنا شروع کیا سردارون کی جو آنکھین کھلین تو اُنکی تکلیف
کم ہوئی اہل لشکر نے لقابدار کو دیکھا کہ اپنے مقام پر تشریف رکھتے ہین پہلے آداب و تسلیمات بجا لائے
بعد اُسکے عرض کیا کہ خداوند کیا واقعہ گذرا ہم سب تو آشوب چشم مین ایسے مبتلا ہوگئے تھے اور اس غضب کا
درد تھا اور شدت تھی کہ ہم سے صبر نہ ہوسکا مارے درد کے ہر شخص چیختا تھا اور چلاتا تھا اور تڑپتے تھے جو جو عرصہ
ہوتا جاتا تھا اُسی قدر درد کی تکلیف زیادہ ہوتی جاتی تھی کچھ نہ دکھائی دیتا تھا بالکل نابینا ہوگئے تھے اب
یہ فرمایئے کہ انجام مقابلے کا کیا ہوا کیونکہ ہمارے روبرو تو یہ ہوا تھا کہ آپ کے اور اُسکے یہ تقریر ہورہی
تھی اُسنے اُسی حالت تقریر مین کچھ سحر کیا تھا کہ دھوان پیدا ہوا تھا وہ جو ہماری آنکھون مین لگا یہ حالت

ہو گئی پھر ہمکو خبر نہوئی کہ کیا واقعہ گذرا گو ہمکو آپکے آنے کے مقابلہ کا بہت اشتیاق تھا مگر کیا کرتے
نقابدار نے کل حال گذرا ہوا بیان کیا اور یہ فرمایا کہ بفضل خدا وہ مطیع اسلام ہوئی ہی اب اسنے
لشکر کو بھی کہا اور یہ کہہ گئی ہی کہ لشکر مین پہونچکر سب کو مسلمان کریگی یہ سنکے نقابدار سے سب سردار
بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ مبارک ہو آپکو اس جنگ کا فتح ہونا غرض کہ نقابدار
نے بہت بڑا جلسہ کیا اور لوگون کو انعام و اکرام سے سرفراز کیا اکثر لوگ کہتے تھے کہ کسیکو اس جنگ
کے فتح ہونے کا یقین نہ تھا نقابدار نے فرمایا جبکہ فضل خدا شامل تھا تو کیا ضرورت تھی کہ یقین
نہ ہوتا وہ ہر جگہہ اور ہر امر مین اپنے بندہ کی آبرو رکھتا ہی جو کام اسکی ذات پر بھروسہ کرکے
کیا جائیگا اسمین ضرور وہ اپنے بندے کی کمک کریگا وہ بڑا رحیم و کریم اور عادل ہی ہر مقام پر عزت
رکھ لیتا ہی بس مین نے اسکی ذات پر بھروسا کرکے مقابلہ کیا تھا وہ کیونکر نہ میری کمک کرتا اسنے یون اس
بلا کو رد کیا اور اس طور سے یہ جنگ سر ہوئی یہ فقط اسکی کریمی تھی یہ کلام نقابدار سے سنکے سب دم
خاموش ہو رہے خداوند کریم کی حمد و ثنا کرنے لگے یہان تو نقابدار اپنے لشکر کو لیے ہوئے میدان
جنگ مین تشریف فرما ہین ادہر آشوب نے اپنے لشکر مین آکر اور باواز بلند پکار کر کہا کہ اے اہل لشکر
واے سرداران لشکر آگاہ باشید و بدانید کہ مین نے دین اسلام برضا و رغبت اپنی قبول کیا اور
اس جوان نقابدار عالی مرتبت کی اطاعت کی اور کنیزی اختیار کی جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو وہ میرے
لشکر مین رہے اور جسکو ساتھ نہ دینا منظور ہو وہ اسیوقت اپنا بوریا بندھنا اٹھاکر لشکر سے نکلجاے
اور پھر کبھی مابدولت و اقبال کے پاس آنیکا قصد نکرے مین بخوشی کہتی ہون کسی پر جبر نہین کرتی ہون کہ
شاید کوئی یہ سمجھے کہ جبریہ ہمسے دین اسلام قبول کرائی ہین یہ خیال کوئی نہ کرے یہ جو کلمات سب اہل لشکر نے
آشوب کی زبان مبارک سے سنے کل اہل لشکر از ادنی تا اعلے سبنے ایک زبان ہو کر جواب دیا کہ اگر
آپنے اطاعت بدل منظور اور قبول کی ہی تو ہم سبنے بھی اطاعت قبول کی ہم لوگ آپکے نمکخوار قدیم ہین بلکہ
ہمارے آبا و اجداد بھی ہم سب کو آپکی جدائی منظور نہین ہی بلکہ آپنے کوئی امر تو ایسا دیکھا اور آپ پر
ظاہر ہوا کہ جسکی وجہ سے آپ نے مذہب قدیم اپنا جو کہ مدتہاے مدید سے چلا آتا تھا اسکو آپنے ترک
کیا اور اطاعت کی پھر ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم سب آپکی پیروی نہ کرین اور اپنے مذہب قدیم پر قایم رہین
پس ہم سبنے بھی اطاعت قبول کی اب یہ فرمائیے کہ نقابدار نے آپکو کیا تعلیم کیا کہ اسکے سبب سے
کفر جاتا رہا آشوب نے کہا کہ ابھی مین مطیع اسلام ہوئی ہون اور جو جو اشیا مذہب اسلام مین حرام
ہین انسب کو مین نے ترک کیا تصویر پرستی و سامری و جمشید پر لعنت کی ابھی کلمہ اس سبب سے
نہین پڑھا کہ سحر فراموش ہو جائیگا اور ابھی ساحرون سے مقابلہ کرنا ہی یہ جو مین نے عذر کیا بس
انھون نے بھی میرے کہنے کو منظور فرمایا مین انسے رخصت ہو کر اسلیے آئی ہون کہ تم سب کو مسلمان
کرون اور اہل شہر کو بس جسکو دین اسلام کی اطاعت کرنا منظور ہو وہ ادیان باطلہ اور دونو
خداوندون پر لعنت کرے اور اس نقابدار کی غلامی و کنیزی قبول کرے اور جب سب ملک فتح
ہو جائینگے اسوقت ہم لوگ کلمہ پڑھینگے یہ جو آشوب نے کہا سب اہل لشکر نے آپکے کہنے کو قبول
کیا جو طریقہ نقابدار نے آشوب کو تعلیم کیا تھا وہ اسنے ان سب کو تعلیم کیا پس آشوب چند سردار ہمراہ
لیکر خدمت مین نقابدار کے آئی یہان نقابدار اپنے لشکر مین سردارون سے باتین کر رہے تھے
کہ آشوب آکر پہونچی اور عرض کیا کہ سب میرے اہل لشکر نے حضور کی اطاعت کی اور دین اسلام

قبول کیا اب مین امیدوار ہون کہ آپ میرے شہر مین تشریف لیچلین اور میری دعوت قبول فرمائین
اور جس امر کے لیے حضور نے نامے مین تحریر کیا تھا یہ کنیز اُسکا بھی سامان کرتے اور فراغ حاصل کرے نقابدار
نے یہ کلام سنکے جواب مین فرمایا کہ تم جاکر تمام شہر کو اسلام آباد کرو مین بھی آتا ہون یقین ہے کہ پرسون تک
مین شہر مین آؤنگا ناظرین کو معلوم ہو کہ آشوب کو یہ امر منظور تھا جسکا کہ قبل مین حال تحریر ہوچکا ہے کہ دایہ
نے جو بیان کیا تھا اور خود آشوب نے اپنے سحر سے دریافت کیا تھا اور اُسکے بعد رائے کی تھی اور یہ
رائے قرار پائی تھی کہ مقابلہ کرکے اطاعت کی جائے صرف اہل لشکر اور اہل شہر کے دکھانے کو یہی آشوب
نے کیا جس روز مقابل مین آکر فردکش ہوئی اور اُسی روز شب کو سحر کیا اور امتحان کیا کہ دیکھون جسکو
دایہ کہتی تھی وہ یہی امر ہے جبکہ سحر نے اثر نکیا تو اور زیادہ اُسکو صداقت ہوئی پس جس صبح کو مقابلہ
ہوا دو چار سردار ملکہ آشوب کے مارے گئے چونکہ اسکو دوسرا امر منظور تھا اس سبب سے اُسنے
خود جاکر مقابلہ کیا تھا آخر کو زیر ہوئی اور کوئی تدبیر اُسنے اپنے بچنے اور نقابدار کے قتل کرنے
مین باقی نرکھی پھر اُسنے غصے مین آکر لشکر نقابدار کو اُس بلا مین مبتلا کیا تھا چونکہ اُسکو اطاعت
منظور تھی بدین سبب نقابدار سے جو وہ تقریر کی تھی پس اطاعت کی جب نقابدار نے یہ امر
دیکھا پس آشوب مع سردارون کے رخصت ہوکر اپنے لشکر مین آئی اور لشکر کو لیکر اُسوقت
طرف شہر کے روانہ ہوئی یعنے اُسی طور سے ابر سحر بناکر لشکر روانہ ہوا جب لشکر چلا گیا نقابدار
بھی اپنا لشکر لیکر پڑاو پر آیا اور فردکش ہوا اور نقابدار اپنی بارگاہ مین گیا اور دوگانہ بخالق ادا کیا
اور بہت عجز و انکسار سے اُس خالق برحق و رازق مطلق کا شکریہ ادا کیا اور سجدہ کیا اور کہا کہ
تو بڑا کریم اور رحیم تیری حکمت کاملہ کا انسان اور حیوان اور جن اور ملایک نے بھید نہین پایا پھر اپنے
خیمہ مین جاکر آرام کیا یہان آشوب جو لشکر لیکر داخل شہر ہوئی اہل شہر مین یہ چرچا ہونے لگا کہ ملکہ
پرسون برائے مقابلہ تشریف لے گیئن تھین اور آج تشریف لے آئین اسکا کیا سبب ہے یہان ملکہ
داخل محل ہوئی لشکر چھاونی مین مع اپنے ساز و سامان کے گیا اور سب سردار بھی اپنے اپنے مکانون کو
گئے مگر رات بھر اہل شہر کو یہی فکر رہی کہ اسکا کیا سبب ہے کہ ملکہ چلین آئین اہل شہر تو اس فکر مین
رہین اور ملکہ اپنے محل مین باطمینان بیٹھی ہوئی ہین اور اپنے امور ضروری سے فراغت کرکے خوابگاہ
مین جاکر سو رہی اب اُنکو تو اسی فکر و تردد مین رکھا جاتا ہے اب حال ملکہ و دایہ کا بیان ہوتا ہے کہ جبکہ دایہ نے
اُسی مقام پر سے بیٹھے بیٹھے چند ساحرون کو جو کہ نقابدار کے سردارون کے مقابلہ کو آئے تھے قتل
کیا اور اُسکے بعد خود آشوب نکلی تو دایہ حیدر بدن سے کہنے لگی کہ اب بڑا غضب ہوا کہ یہ
سردار تمھاری والدہ کے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا اور بڑی خرابی ہوئی اب یہ اپنے سحر مین کل
لشکر کو گرفتار کریگی یہ جو دایہ نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ ای دایہ مین اب کیا کرون اور کدھر چلی جاؤن
اور کیونکر امان کو منع کرون دایہ نے حیدر بدن سے کہا کہ ذرا ٹھہر جاو اسقدر بیتاب نہ ہوئی جاؤ
دیکھو تو کیا ہوتا ہے ای لڑکی یہ بلا اور آفت تیری لگائی ہوئی ہے اب تو یہ کہتی ہے کہ جب تک میری مان
مسلمان نہوگی مین مسلمان نہونگی پس وہ لوگ تو جو کہتے ہین وہ پورا کرتے ہین پس انھون نے
اقرار کرلیا تھا تو وہ ضرور اس امر کو پورا کرینگے کیونکہ اُنکو کیے ہوئے کا لحاظ رہتا ہے اور دیکھو برائے مقابلہ
آئے پس اب اُنکا خدا اُسکو اس بلا سے نجات دیگا یہان نقابدار اور آشوب سے جو تقریر ہوئی
وہ دایہ نے سب سنی نہ تھی ہان یہ دیکھا تھا کہ اُسنے سحر کرکے لشکر کو مبتلاے بلا سے رد چشم کیا یہ

یہ حال دیکھکر دایہ نے ملکہ سے کہا کہ ای فرزند تیری ماں نے بڑے غضب کا سحر کیا کہ جسکا رد کرنا سوا
تیری ماں کے اور کسی سے ممکن نہین ہی یا وہ قتل ہو تو یہ بلا دفع ہو جاے ورنہ اگر تمام دنیا کے
ساحر جمع ہون اور دفع کرنا چاہین تو غیر ممکن ہی جب تک حیلہ کوشش نکرین وہان اتنا زمانہ کب ہی کہ یہ لوگ
زندہ رہین صرف دس روز تک اُن سبکو یہ عارضہ رہیگا بعد دس یوم کے ایک درد ایسا سخت
پیدا ہوگا اور اُس سے ان سب کی یہ حالت ہوگی کہ کل اہل لشکر کی پیشانیان شق ہو جائینگی اور مغز تر
سے باہر نکل آئینگے اور سب راہی ملک عدم ہونگے اُسوقت ملکہ نے کہا کہ اے دایہ یہ تو بڑی خرابی ہوگی اور
میرے سبب سے اسقدر بندگان خداوندی کی جانین برباد ہوئین مجبر بڑا عذاب ہوگا کوئی تدبیر ایسی کر و
کہ ان لوگو کی جانین سلامت رہین اور اس بلا سے نجات پاوین دایہ نے چندر بدن سے کہا کہ بیٹا یہ سحر سامری
کا بنایا ہوا ہی میرے بنائے کچھ نہین بن سکتا ہی کیا تدارک کرون سوا اُس تدارک کے کوئی تدبیر نہین ہی کہ مین تو دین
اسلام قبول کرتی ہون اور آپکے خدا سے دعا کرتی ہون جو کہ نقابدار کا خدا ہی اُس سے دعا کرو ملکہ نے
کہا کہ مین بھی اُسی خدا سے دعا کرتی ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی ملکہ اور دایہ دعا کر رہین تھین کہ اُدھر
نقابدار نے اُسکو زیر کر لیا تھا دایہ کی نگاہ تو اُسطرف لگی ہوئی تھی اُسنے کہا کہ چندر بدن مبارک ہو
کہ نقابدار نے تمھاری ماں کو زیر کر لیا پس راوی نے بیان کیا کہ ملکہ نے سجدہ کیا اور سب کیفیت دیکھی
جب نقابدار اپنے پڑاو پر چلا گیا اور آشوب لشکر کو لیکر طرف شہر کے چلی گئی تو دایہ نے بھی وہانکا
سب اسباب اور خیمہ پہلے روانہ کیا بعدہ چندر بدن کو لیکر اُسی باغ مین آئی اور کہنے لگی کہ ملکہ تمھاری
والدہ نے نقابدار کی اطاعت کی اب کوئی مقام خوف نہین ہی ملکہ نے وہ رات تو اس باغ مین بسر
کی صبحکو دایہ اور کنیزون اور خواصون کو اپنے ہمراہ لیکر محل مین آئی یہان بوقت سحر ملکہ آشوب نے دربار کیا
اور حکم دیا کہ منادی ندا کر دے کہ کل اہل شہر از غریب تا امیر جمع ہون مادولت کچھ کہینگی پس
اُسی وقت سب اہل شہر کو منادی نے ندا کر کے آگاہ کیا دوسرے روز جو کہ مقام اُنکے جمع ہونے
کے لیے مقرر کیا تھا وہان کل اہل جمع ہوئے ملکہ آشوب کو خبر ہوئی کہ سب لوگ اُسی مقام پر حاضر
ہین یہ خبر سنکے ملکہ سوار ہو کر آئین سب سردار بھی ہمراہ تھے ملکہ نے وہی تقریر فرمائی جو کہ اہل لشکر
سے کی تھی وہی جواب سب اہل شہر نے آشوب کو دیا اور عرض کیا کہ ہملوگونکو کیطرح کا عذر نہین ہی اور نہ
ہوگا یہ کہکر سب مطیع اسلام ہوئے جو کہ ساحر تھے اور جو کہ غیر ساحر تھے وہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئے
پس ملکہ دربار مین آئی اور حکم دیا کہ جسقدر بتکدے اس شہر مین ہین سب اسیوقت منہدم کیے جائین اور اُس
مقام پر مساجد بنائی جائین پس یہ حکم سنتے ہی مزدورون اور بیلدارون کو بلا کر بتکدے منہدم ہونے
کا حکم دیا اب وہ بتکدے منہدم ہونے لگے اور مساجدون کی بنا ڈالی گئی اور اُسکے بعد ملکہ نے حکم
دیا کہ شہر کی آرایش کی جاے کیونکہ مین نقابدار کی دعوت کرونگی سامان دعوت کیا جاے یہ جو
حکم دیا اُسیوقت سے سامان دعوت کی تیاری ہونے لگی جو جو کہ سامان لایق شاہون کے ہوتا ہی
وہ تیار ہونے لگا ملکہ حکم دیکر دربار کو برخاست کر کے محل مین آئی دیکھا کہ دایہ اور لڑکی دونون موجود
ہین ملکہ آشوب نے جو اپنی دختر یعنے چندر بدن کو دیکھا بیتاب ہو گئی اور دوڑ کر گلے سے لگا لیا
اور بہت پیار کیا اور کچھ جواہرات وغیرہ اُسپر سے نثار کر کے لُٹا دیا اور دایہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای
دایہ تم کب آئین اُسنے جواب دیا کہ ابھی تو آئی ہون صاحبزادی کا دم گھبرایا اُنھون نے کہا کہ دایہ
چلو مین نے اپنی امی جان بہت دنون سے نہین دیکھا مین اُسیوقت انکو لیکر چلی آئی ملکہ نے

کہ آپ کا گھر ہی مین کیا منع کرتی ہون یہ صاحبزادی یہان خود ہی رہنے سے انکار کرتی ہی اسکا
دل یہان نہین لگتا ہی سواے باغ کے دایہ نے کہا کہ اے ملکہ اسکا سبب یہ ہی کہ خدا کے فضل
سے یہ رنگین مزاج ہی گل وغیرہ دیکھکر اسکا دل خوش ہوجاتا ہی اسی وجہ سے اسکا دل یہان
نہین لگتا ہی سواے باغ کے کہ اسنے اپنے باغ کو بہت آراستہ کیا ہی ہر چمن کی چمنبندی دیکھا
کرتی ہی ہر پٹری اور روش کو اپنی خواصون اور کنیزون سے بنوایا اور درست کیا کرتی ہی تمام
دن اسکو یہی شغل رہتا ہی اسی وجہ سے اسکا دل آنے کو نہین چاہتا ہی اور طبیعت بشاش اور خوش
رہتی ہی پھر ملکہ نے کہا کہ ہان اسی سبب سے تو مین بھی منع نہین کرتی ہون جہان رہین خوش
رہین مین انکی سلامتی جان چاہتی ہون اور ہر وقت درگاہ الٰہی مین انکی تندرستی کے واسطے دعا
مانگتی ہون یہ کہکر دایہ سے کہا کہ خوب ہوا کہ جو تم اسوقت یہان آگئین مین تمکو طلب کرنے والی
تھی اور صاحبزادی کو بھی دایہ نے کہا کہ فرمائیے کیا ضرورت ہی پس آشوب نے اول سے آخر
تک کل حالات جنگ و پیکار کے بیان کیے اور کہا کہ مین نے اسکی اطاعت قبول کی اور
کل اہل لشکر و اہل شہر مین آج سے دین اسلام کا ڈنکا بجا کریگا اگر تمکو اور صاحبزادی کو میرا
ساتھ دینا منظور ہو تو اطاعت اسکی کرو ورنہ مین نے تو اولاد کی محبت سے بھی ہاتھ اٹھایا
اور صاحبزادی کو بھی چھوڑا تمھارا اور انکا جدھر جی چاہے چلی جاؤ پھر مجھکو تم سے اور صاحبزادی سے
کوئی سروکار اور واسطہ نہوگا جب دایہ نے یہ گفتگو ملکہ کی سنی تو دایہ اپنے دلمین کہنے لگی کہ اسکے دلمین
دین اسلام کا اثر بخوبی ہو گیا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین دین اسلام قبول کر لون اسوقت دایہ نے
ملکہ سے عرض کیا کہ اگر آپنے مذہب اسلام قبول کیا تو مجھکو کیا عذر ہی اور یہ آپکی اولاد ہین انکو
آپ کے کہنے سے کبھی عذر نہوگا یہ تو امر ظاہر ہی کہ یہ دونون یعنے دایہ اور چندر بدن پہلے سے
مسلمان ہو چکی تھین انکو کیا عذر تھا پس اسوقت یہ دونون بھی بکشادہ پیشانی مسلمان
ہوگئین دایہ تو مطیع اسلام ہوئی ملکہ نے کلمہ پڑھا آشوب نے کہا کہ اے دایہ مین نے نقابدار
کی دعوت کی ہی کل دعوت ہوگی ملکہ نے کہا کہ اے جان کیا دعوت شہر مین ہوگی آشوب نے
جواب دیا کہ ہان شہر مین نہوگی تو کیا صحرا مین ہوگی ابھی تک تیرے مزاج مین لڑکپن باقی ہی کیا
تیری عقل ہی اسنے جواب دیا کہ مین نے خیال کیا کہ شاید لشکر مین ہو ملکہ نے کہا کہ ہان یہی تو
عقلمندی ہی کہ لشکر مین بھلا لشکر مین کیون ہونے لگی اے دختر یہان دعوت مین بہت بڑا جلسہ ہوگا
رقص و سرود کا بھی چرچا رہیگا یہ جلسہ لائق دید ہوگا ملکہ چندر بدن یہ سنکر خاموش ہو رہی
ہان سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر آئی یہان جو کہ اسکے ملازم تھے سبکو مسلمان کیا ملکہ نے
دایہ سے کہا کہ اے دایہ میری راے یہ ہی کہ مین لڑکی کا عقد نقابدار کے ساتھ کردون دایہ نے
کہا کہ اس سے کیا بہتر ہی کیونکہ یہ بہت بڑا عالی خاندان ہی بہت مناسب آپکی راے ہی دایہ نے جو یہ کہا
ملکہ خوش ہوگئی دایہ کو انعام دیکر رخصت کیا گو چندر بدن اسکی دختر تھی مگر دایہ کا بہت اختیار تھا اسی
سبب سے دایہ سے بھی دریافت کیا اسکے اقرار کرنے سے یہ خوش ہوئی دایہ تو ملکہ کے پاس سے
چندر بدن کے پاس آئی اور جو ملکہ آشوب اور دایہ سے گفتگو ہوئی تھی سب بیان کی چندر بدن
بھی خوش ہوئی یہان تک وہ دن تمام ہوا اور رات اسیطرح گذری صبح کو ملکہ نے دربار کیا اور حکم دیا کہ سب
سردار بھی حاضر رہین [illegible] کل سردار حاضر ہوے پھر ملکہ نے دایہ وغیرہ واہل کارون سے دریافت کیا [illegible]

سب سامان درست ہوگیا انھون نے عرض کیا کہ سب سامان درست ہے ملکہ نے وزیر سے
کہا کہ سامان عقد بھی کرو مین چند روز مین اسکے عقد سے بھی فراغت کرونگی وزیر نے عرض کیا کہ
بہت خوب بس سامان عقد تیار ہوجائیگا ملکہ آشوب نے پھر حکم دیا کہ سب سردار تیار ہون ہاتھی
حاضر کیجاے مین نقابدار کو لینے جاؤنگی یہ جو حکم دیا اسیوقت سواری حاضر کی گئی ملکہ تخت پر سے
اٹھی اور پوشاک شاہانہ زیب بدن کی اور بیرون دربار آئی تخت پر سوار ہوئی اور سب سردار بھی اپنی
اپنی سواریون پر سوار ہوے اب ملکہ اپنے شہر سے نکلکر نقابدار کے لشکر کیطرف چلی یہان نقابدار اپنی
بارگاہ مین مع سردارون کے دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور اہل دربار سے باہم گفتگو کر رہا تھا کہ برسون
سے جو آشوب گئی ہے آج تک کچھ خبر نہ لی معلوم ہوتا ہے کہ دغا سے مطیع اسلام ہوئی تھی اور آج اس سے
مین نے اقرار کیا تھا کہ مین تمہارے شہر مین آؤنگا کوئی جاکر خبر لائے کہ کیا سبب ہے جو وہ نہ آئی اور نہ خبر
لی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ آشوب جادو حاضر ہوئی ہے نقابدار
نے درگہ سالار کو حکم دیا کہ ملکہ آشوب جسوقت آئے تم اسکو منع نکرنا اور نہ روکنا فوراً آنے دینا
اسکے لیے اجازت ہے اتنے مین آشوب مع اپنے سردارون کے دربارگاہ پر پہونچی اور درگہ سالار
سے کہا کہ ہماری خبر کردو انھون نے کہا کہ آپ کی خبر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مجکو پہلے ہی حکم ہوچکا
ہے کہ جسوقت آشوب آوے ہرگز اسکو نہ روکنا آپ بلا تکلف تشریف لیجائین یہ سنکے آشوب
مع اپنے سردارون کے داخل بارگاہ ہوئین بیان پہلے ہی سے کرسیان براے آشوب و سرداران آشوب
آراستہ ہوچکین تھین بحکم نقابدار آشوب نے آکر نقابدار کو مجرا کیا نقابدار نے بڑی تعظیم و تکریم کی
اور بڑے اعزاز سے پیش آئے برابر اپنے ڈنگل کے کرسی مرحمت فرمائی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھی
اور سردار بھی کرسیون پر علیٰ قدر مراتب بیٹھے نقابدار نے آشوب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ملکہ
ابھی تو رہین تم جو اسدن سے گئین تو خبر بھی نہ لی کہ کیا کرنا چاہیے آشوب نے عرض کیا کہ کنیز جو آپ سے
رخصت ہوکر گئی کل لشکر کو مسلمان کیا اور شہر مین جاکر کل اہل شہر کو مسلمان کیا اور بموجب حکم
عالی بناے مساجد ڈالی اور آپ کی دعوت کا سامان مہیا کیا اب حضور کو لینے آئی ہون اب خداوند
تشریف لیچلین نقابدار نے فرمایا کہ مین نے جو تم سے اقرار کیا ہے مین ضرور اسکا ایفا کرونگا ہمارا
یہ طریقہ نہین ہے کہ کہین کچھ اور کرین کچھ اول تو جو بات کرتے ہین وہ بہت سمجھ کے کرتے ہین اور اگر
انکار کیا تو چاہیے جو کچھ ہو جائے انکار ہی رہیگا اے ملکہ آشوب مین ابھی تمہارے ساتھ چلتا ہون
یہ کہکر ڈنگل سے اٹھ کھڑے ہوے انکا اٹھنا تھا سب سردار اٹھے آشوب بھی اٹھی اور اسکے
سردار بھی نقابدار توشہ خانہ مین تشریف لیگئے پوشاک تبدیل کی وہان سے برآمد ہوکر ہمراہ آشوب کے
شہر مین آئے اہل شہر براے تماشا گردن پر کوٹھون پر جمع تھے اور کہتے تھے کہ نقابدار کی
سواری کا تماشا دیکھینگے کہ کس تزک و احتشام سے سواری آئی ہے اور کس شان اور شوکت کا جوان
ہے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ نقابدار تمام شہر کی سیر کرتے ہوے داخل ایوان شاہی ہوے ملکہ آشوب
نے قصد کیا کہ نقابدار کو تخت پر بٹھاے نقابدار نے انکار کیا اور آشوب کو تخت پر بٹھایا آپ ڈنگل
شوکت پر تشریف فرما ہوے سردار بیٹھے محفل عیش آراستہ ہوئی ساقی جام و صراحی لیکر حاضر
دربار ہوا ساقی نے سب کو شراب پلائی بحکم آشوب رقاصہ حاضر محفل ہوئین رقص و سرود
ہونے لگا طائفے پر طائفے آنے لگے اور اپنے مجرے کرکے جانے لگے انعام کثیر پاکر ب

ایک مطربہ نے یہ غزل گائی غزل

دوستی کا ہو زمانے مین بھروسا کس پر
تو مجھے چھوڑ چلا او دل شیدا کس پر
تو ہی عادل تو ہی منصف تو ہی شاہد میرا
اقربا میرے کرین خون کا دعوی کس پر
فتنہ پرداز فسون ساز ستمگر عیارہ
ہائے کمبخت دل آیا ہے تو آیا کس پر
دے دیا تیرے مریضون کو خدا نے بھی جواب
آپ بھولے ہوئے بیٹھے ہین مسیحا کس پر

یہ چند شعر اس غزل کے سنکے تمام محفل کا حال دگرگون ہوا ہر ایک نشہ محبت مین آکر مست ہوا اور جھوم نے لگا تصویر خیالی معشوق کی سامنے پھرنے لگی دریاے الفت موجزن ہوا تمام جلسہ بیخود ہو گیا اس مطرب کو بہت انعام ملا تھوڑے عرصہ تک محفل مین عالم سکوت رہا کوئی ہمکلام نہوا جب وہ حالت کم ہوئی دوسرا طائفہ اور آیا پہلے اسنے مجرا کیا بعدہ یہ غزل گائی

بیوفاؤن کا آشنا نہ کرے
یار کا شکوہ و گلا نہ کرے
ہم اسی کو وفا سمجھتے ہین
وصل کی شب اگر حیا نہ کرے
شرط ایفاے وعدگی ہے یہی
دل مرا آہ کی صدا نہ کرے
ایسے لوگون کو دل دیا نہ کرے
ضبط درد فراق جسکو نہین
رسم کے بدلے وہ جفا نہ کرے
خوب سوؤن لپٹ کے وصل کی شب
وعدہ کرلے مگر وفا نہ کرے
عشق صادق وہی ہے ای شاداں
درد دل کی کوئی دوا نہ کرے
کشور عشق مین رہا نہ کرے
دل کے ارمان سب نکلجائین
جو کبھی مجھسے وہ حیا نہ کرے
مین وہ عاشق ہون بعد مردن بھی
درد کی اپنے جو دوا نہ کرے

اس غزل کے سننے سے تمام اہل محفل از حد خوش ہوئے اور اس کو بہت کچھ انعام دیکر رخصت کیا بکاول نے عرض کیا دسترخوان تیار ہے آشوب سے عرض کیا کہ خاصہ نوش فرمائیے نقابدار نے فرمایا اچھا گانا موقوف کیا گیا نقابدار ہمراہ آشوب کے اس ایوان مین آیا جہان دسترخوان آراستہ تھا نقابدار نے مع سب سردارون اور آشوب کے خاصہ نوش فرمایا پھر آکر محفل مین بیٹھے ناچ و رنگ ہونے لگا وہ دن اسی حالت مین بسر ہوا شام کو آتشبازی طرح طرح کی چھوٹنے لگی نقابدار آتشبازی کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور آتشبازون کو انعام دیا غرض کہ رات بھر جلسہ رہا ایسی ہی سات دن تک محفل عیش برپا رہی اسی زمانے مین عقد بھی ملکہ چندر بدن کا آشوب کے ہمراہ نقابدار نے کردیا عاشق و معشوق باہم ملے عیش سے بسر ہونے لگی جب سات دن ختم ہوے جلسہ بھی موقوف کیا گیا آشوب حسب معمول دربار کرنے لگی ایک ماہ تک نقابدار اس شہر مین تشریف فرما رہے ایک روز نقابدار نے آشوب سے کہا مین اپنے کام کو جاتا ہون جب مجکو ضرورت ہوگی تمکو آگاہ کرونگا تم مع لشکر میرے پاس چلی آنا آشوب نے عرض کیا کہ گو جی نہین چاہتا ہے مگر آپ کے حکم سے مجبور ہون جہان حضور ایک ماہ تک تشریف فرما رہے ہین ایک ہفتہ اور تشریف فرما ہون اسکے بعد آپ کو اختیار ہے نقابدار نے منظور کیا آشوب نے اس سبب سے روکا تھا کہ اسنے قصد کیا تھا کہ ایک ایسی چیز تیار کرون کہ جسپر سحر کسیطرح اثر نہ کرے اسی کی تدبیر کر رہی تھی یہ سبب تھا یہانتک اس سات روز کے عرصہ مین آشوب نے ایک تختی تیار کی کہ وہ تختی جسکے پاس ہو اسپر سحر نہ اثر کریگا ایک دن کا ذکر ہے کہ نقابدار و آشوب دربار مین رونق افروز تھے اور سب اہل دربار حاضر تھے دربار آراستہ تھا کہ ایک ساحر نامہ لیکر آیا آشوب کو سلام کیا

اور عرض کیا کہ مین نامہ لایا ہون قسیم جادو کا اُنھون نے آپ کو نامہ تحریر کیا ہی آشوب نے کہا کہ لاؤ
اُسنے نامہ دیا آشوب نے دبیر کو نامہ دیا کہ پڑھو اُسنے پڑھا اُسمین تحریر تھا کہ خداپرستون نے
سمندر شاہ پر لشکر کشی کی ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ سمندر شاہ کی کمک کرو اگر اِسکے خلاف کروگی
تو یہ خیال کرو کہ آجتک تو سمندر شاہ نے تمھاری جانب کچھ خیال کیا تمھاری ہمیشہ عزت کیا کیے اب اُس
امر کا خیال نہ ہوگا اور اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ بعد الفصال مقدمہ خداپرستان تمپر لشکر کشی کیجائیگی یہ تحریر و
تقریر سمندر شاہ کی جانب سے نہین ہی بلکہ مین نے اپنی جانب سے تمکو تحریر کیا ہی اسوقت
تک کوئی نامہ و پیام میرے پاس سمندر شاہ کا نہین آیا ہی چاہیے آئے چاہیے نہ آئے تمکو اُنکی
کمک کرنی ضرور چاہیے اس سبب سے کہ ہم اُنکے زیر حکم ہین اور باج اُنکو دیتے ہین اسوجہ سے
ہم اُنکے خیرخواہ ہین بلکہ فرمانبردار ہین اور اِس وقت وہ اِس سرزمین کے بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہین
جسقدر لشکر و ثروت اُنکو خداوند تصویر نے دی ہی کسیکو نہین دی ہی اُنکا کون مقابلہ کر سکتا ہی اُنھون نے
تو آجتک کسی پر لشکر کشی نہین کی ہی اور نہ اُنکی نیت ہی کہ مین کسی پر جبر کرون اور اُسکا ملک لے لون اُنکے
مزاج مین رحم ہی اُنکو از حد مروت ہی اور وہ یہ نہین چاہتے ہین کہ بلا وجہ و قصور کے لشکر کشی کرنا کیا ضرور
ہی جو کہ ایسا بادشاہ منصف اور عادل ہو اور اُسپر کسی طرح کی بلا نازل ہو تو اُسکی کمک کرنا ضرور ہی تمکو
جب یہ حال پرچہ اخبار سے معلوم ہوا کہ ملک حیرتیہ تک خداپرستونکا دخل ہوگیا حیرت شاہ نے
بھی خداپرستونکی اطاعت قبول کی اب خداپرست لشکر لیکر سمندر شاہ پر آتے ہین اُسوقت
مین نے خیال کیا کہ مین خود اُنکی کمک کرنے کو جاؤن اور تمکو بھی آگاہ کردون کہ تم بھی سامان جنگ تیار
رکھو اسواسطے کہ وقت پر کوئی حجت پیش نہ آئے لہذا سامان کرکے میرے ملک مین آؤ اور ہم تم دونون
ملک سمندریہ کو کوچ کرین والسلام یہ جو مضمون نامہ آشوب نے شاد دبیر سے کہا کہ جواب لکھدو کہ
ہمکو کوئی ضرورت نہین ہی کہ ہم بیکار کو دردسر مول لین ہم کو کیا غرض ہی کہ جو سمندر شاہ کی اطاعت
کرین اور اُسکی کمک کو جائین جو کہ باج گذار ہین وہ اُسکی کمک کرین مین کوئی اُنکی باج گذار نہین ہون
جو کمک کرون مجھے کیا ضرورت ہی کہ بیٹھے بٹھائے اپنے کو آفت اور بلا مین ڈالون اور خداپرستون کا
خون اپنے ذمہ لون اور اُنکو اپنا دشمن کرون ہان جب وہ ادھر کو آئینگے تو دیکھا جائیگا اور جو کچھ دین
مین آئیگا کیا جائیگا مین تمھارے ہمراہ کیون جاؤن نہ سمندر شاہ نے طلب کیا ہی نہ اُنھون نے کوئی
نامہ مجکو تحریر کیا ہی خواہ مخواہ اپنے کو خیرخواہ بنانے کے لیے بدون طلب چلی جاؤن ہان یہ امر تمکو لازم ہی
مین اسکی مستحق نہین ہون ہان جس وقت سمندر شاہ تحریر کریگا اور جو مناسب وقت ہوگا وہ
کیا جائیگا یہ جو تمنے تحریر کیا ہی کہ سمندر شاہ اِس امر کے خلاف مین تم پر لشکر کشی کریگا تو مین اِس
امر سے ڈرتی نہین ہون مین نے آج تک حکومت بزور تلوار کی ہی نہ کسی کی دی ہوئی کی ہی مین خود
یہ دعوی رکھتی ہون کہ لشکر کشی کرکے سمندریہ پر جاؤن اور اِس ملک پر بھی اپنا قبضہ کرکے زیر
حکومت کرون اگر اُس ملک پر قبضہ میرا ہوگیا تو سب میری بندگی کرینگے اور سب ملکو نپر میرا قبضہ ہو جائیگا
مین خود بعد مقدمہ خداپرستان اُدھر کا قصد کرونگی اگر خداپرست ظفریاب ہوئے تو خیر ورنہ مین
اُسپر قبضہ کرلونگی ہان تم لوگ اِس امر کا خوف کرو کہ اگر ہم لوگ برائے کمک نہ جائینگے تو سمندر شاہ
ناراض ہونگے اور اُنکا عتاب ہم لوگون پر نازل ہوگا تم لوگ اُنکے باج گذار ہو مجکو کوئی خوف اُنکا نہین
ہی بس مین کسی طور سے اُنکی کمک نہ کرونگی خلاصہ خلاصہ تحریر کرتی ہون کہ جس کو جس امر مین دعوی ہو

وہ آسکے اور مجھسے مقابلہ کرلے چاہے سحر مین چاہے سپاہ مین مین کسی امر مین بند نہین ہون مین تمکو
آگاہ کرتی ہون کہ اب سمندر شاہ کی زوال حکومت کا زمانہ آگیا ہی اور خدا پرستونکا یہان بھی
حکم جاری ہوگا اور یہ سرزمین سب اہل اسلام سے آباد ہوگی کیونکہ اب سمندر شاہ کو بہت غرور
ہوگیا ہی اور مین تو ابھی نہ سمندر شاہ کی کمک کرونگی نہ اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی جب
سمندر شاہ کا مقدمہ ایک سو ہو جائیگا اور خدا پرست میری طرف کا قصد کرینگے اُسوقت جو
مناسب وقت ہوگا وہ کیا جائیگا اور سمندر شاہ سے مین ضرور مقابلہ کرونگی جب وہ خداپرستون پر
غالب آئیگا اور اُسکی حکومت رہیگی اُسوقت مین ورنہ کیا ضرورت ہی یہ جواب تحریر کرا اُسکے لفافے
مین بند کرکے اور اُسپر اپنی مہر اور دستخط ثبت کرکے اُس کو دیا وہ ساحر جواب نامہ لیکر طرف اپنے
ملک کے روانہ ہوا بعد جانے اُس ساحر کے نقابدار نے آشوب سے کہا کہ میرا قصد ہی کہ
مین سمندر شاہ پر لشکر کشی کرون قبل آنے صاحبقران کے کیونکہ وہ دعوے صاحبقرانی کرتے
ہین اور مجکو بھی یہی دعوے ہی بس اس امر سے ظاہر ہو جائیگا کہ جو صاحبقران ہوگا وہی سمندر شاہ
پر لشکر لیکر پہونچے گا لہذا مین کل یہان سے طرف سمندر یہ کے کوچ کرونگا آشوب نے
عرض کیا کہ مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگی اپنا لشکر لیکر نقابدار نے کہا کہ اے آشوب ابھی موقع
نہین ہی کیونکہ صاحبقران کے ہمراہ بھی ساحرونکا لشکر نہین ہی یہ بدنامی کی بات ہی کہ وہ لوگ
یہ نہ کہین کہ نقابدار ساحرون کے بھروسے صاحبقرانی کرتے ہین پس جب صاحبقران کے
پاس ساحرون کا لشکر آجائیگا اُسوقت مین تمکو آگاہ کرونگا تم بھی اپنا لشکر لیکر آنا آشوب نے جواب دیا
کہ صاحبقران تو صاحب اسم اعظم ہین اس بھروسے پر وہ ساحرون سے مقابلہ کرتے ہین تم
کیا رکھتے ہو نقابدار نے جواب دیا کہ اپنے خدا کی ذات پر بھروسا رکھتا ہون جسنے تم پر مجکو ظفریاب
کیا وہی سمندر شاہ پر بھی فتح مند کریگا لاکھ لاکھ آشوب نے چاہا اور بہت کچھ سمجھایا کہ مین بھی
ہمراہ رہون مگر نقابدار نے نہ منظور کیا آخر آشوب عاجز ہوئی اور کہنے لگی کہ مجکو ضرور آگاہ
فرمائیگا جب مقابلہ ہو نقابدار نے کہا کہ ضرور آگاہ کرونگا یہ کہکہ حکم دیا کہ کل ہم یہان سے
کوچ کرینگے آشوب نے دربار برخاست کیا لشکر نقابدار بیرون شہر فروکش تھا یہ خبر
لشکر نقابدار مین پہونچی کہ کل نقابدار کوچ کرینگے اُسوقت سے لشکر مین سامان سفر ہونے لگا
اور اپنا اپنا اسباب چھکڑون پر باندھ باندھکر بار کرنے لگے یہان محل مین نقابدار نے اپنا سامان
کیا وہ رات اسی سامان مین گذری جب صبح ہوئی نقابدار امور ضروری سے فراغت کرکے
لباس سفری زیب تن فرماکے حیندربدن سے رخصت ہوکر اور ملکر بیرون محل آیا یہان
آشوب دربار مین آئی سب سردار نقابدار کے اور آشوب کے حاضر دربار ہوئے کہ نقابدار
تشریف لائے اور اپنے دنگل پر بیٹھے تھوڑے عرصہ کے بعد نقابدار نے آشوب سے فرمایا
کہ اب مین جاتا ہون کیونکہ اگر عرصہ ہوگا تو دن زیادہ چڑھ آئیگا تمازت آفتاب سے تکلیف ہوگی
آشوب نے عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لیجائیے جو آپ نے ارشاد کیا بہت درست فرمایا تمازت بھلی
لگی یہ سنکے نقابدار اٹھکھڑے ہوئے سب سردار بھی اُٹھے آشوب بھی اُٹھی اور ہمراہ نقابدار
بیرون دربار آئی نقابدار مع سردار اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے آشوب بھی سوار ہوئی
اور اُسکے سردار بھی نقابدار نے فرمایا کہ اے آشوب تم کیون تکلیف کرتی ہو واپس جاؤ مین بیرون

شہر سے جا کر لشکر کو ہمراہ لیکر کوچ کرونگا آشوب نے کہا کہ مین تا بہ لشکر خود ہمراہ جاؤنگی
نقابدار خاموش ہو رہے یہان تک شہر سے باہر آئے یہان لشکر تیار تھا سرداران نے
استقبال کیا نقابدار کو لشکر مین لائے آشوب بھی آئی نقابدار نے کوس سفری بجنے کا
حکم دیا نقارے پر چوب پڑی صدا سے نقارہ سفری لشکر مین کھلبلی سامان سواری و جلوس ہونے
لگا نقابدار نے آشوب سے کہا کہ خدا حافظ اُسوقت آشوب نے بڑھکر نقابدار کے
گلے مین تختی جو کہ اپنے سحر سے تیار کی تھی ڈال دی وہ تختی یاقوت نگار تھی اور عرض کیا اسکو
اپنے سے کسی وقت نہ جدا سمجھیے گا جب تک یہ تختی آپ کے پاس رہیگی آپ پر سحر اثر نہ کریگا تحفہ میرا
آپ کے پاس رہے یہ میری نشانی ہے اب نہ معلوم ملاقات آپ سے نصیب ہو یا نہ ہو یہ کہکر آشوب نے
سلام کیا نقابدار آشوب سے رخصت ہو کر آگے بڑھکر لشکر لیکر روانہ ہوئے آشوب مع اپنے
سردارون کے شہر مین واپس آئی مگر شہر کی یہ حالت تھی کہ جیسے کوئی لوٹ لیجاتا ہے نقابدار کے جانے
کا ہر ایک کو رنج تھا سب کے دل پریشان تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جتنے زمانے تک نقابدار اُس
شہر مین رہے اُس زمانے مین سب بندوبست کر لیا تھا مساجد وغیرہ تیار ہو گئین مدرسہ بھی تیار ہو گئے
طالبعلم درس پانے لگے کتب دین اسلام پڑھائی جانین لگین مسجدون مین اذانین ہونے لگین دین
اسلام کا سکہ جاری ہوا یہ سب کام ہو گئے تھے ہر طرف دین اسلام کا چرچا تھا پس نقابدار کے جانے
سے سب کو بہت بڑا صدمہ ہوا اور یہ نئی بات ہوئی تھی کہ جب سے اُس ملک مین دین اسلام جاری
ہوا اُسدن سے برکت شہر مین ہوئی اور ہر قسم کی برکت تھی آبادی کی ترقی مال کی زیادتی ہر ایک صاحب
دولت و ثروت ہو گیا گدا کا اُس شہر مین نام نہ تھا خیر اب اس داستان کو اس مقام پر چھوڑا جاتا ہے اور نقابدار
کو طرف سمندریہ کے روانہ کیا جاتا ہے اور اب حال اُن ساحرون و غیر ساحرون کا تحریر ہوتا ہے
کہ جنکے نام سمندر شاہ نے نامے تحریر کیے تھے کہ اُنکو نامے پہونچے اور وہ کمک کے لیے لشکر
لیکر روانہ ہوئے آئندہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوگا

اب حال نامہ برونکا تحریر ہوتا ہے کہ وہ جو خدمت مین اُن سبکے پہونچے اور نامے دیئے اور وہ لوگ روانہ ہوئے اُن سبکے حال مین قلم فرسائی کیجاتی ہے

راوی بیان کرتا ہے کہ پہلے جو نامے سمندر شاہ نے عشاق کی رائے سے تحریر کیے تھے اور طایران
سحر کے ذریعہ سے روانہ کیے وہ طایر نامے لیکر روانہ ہوئے تھے اور ہر ایک ساحر جو کہ حاکم
و غیر حاکم یا ساحر یا غیر ساحر تھا اُنکو نامے دیے ہر ایک نے نامے پڑھے اور مضمون نامے سے
آگاہ ہوئے اور جواب نامہ یہ تحریر کیا کہ ہم لوگ مع لشکر اور سامان جنگ لیکر حاضر ہوتے ہین آپ سب
طرح سے اطمینان فرمائین یہ جواب لکھ لکھکر طائران سحر کو دیے وہ جواب نامہ لیکر طرف سمندریہ
کے چلے تھے ناظرین کو معلوم ہو کہ مجملاً ان نامہ برونکا حال تحریر کیا ہے اگر دفع دفع تحریر کیا جاتا تو طول
ہو جاتا اسوجہ سے یہان پر تحریر کرنا مناسب جانا اب بعد جانے ان طائران سحر کے ہر ایک نے
اپنے اپنے سردارون کو سامان جنگ کرنے کا حکم دیا کہ بہت جلد سامان تیار کرو اور ہر ایک اپنے سحر
کو جگائے اور جو کہ بخور اُنکا ہوا اپنے ساتھ رکھے کہ ہر وقت کسیطرح کی دقت نہ ہو کیونکہ خدا پرستون سے
مقابلہ ہے پس ہر ایک فوج جمع کر رہے تھے اور اپنے اپنے سحر درست کر رہے تھے کہ وہ [illegible]

نامے لیکر پہونچے یہ نامے تاکیدی تھے ہر ایک نے نامہ پڑھا اور خوش ہوا اور اُسیوقت جواب
نامہ تحریر کیا کہ ہملوگ بندوبست کر چکے ہین تھوڑا سا سامان باقی ہی وہ امروز فردا مین ہم کرلین تو
حاضر ہون آپ ہملوگون کی جانب سے اطمینان اور دلجمعی رکھین ہملوگ جتنا سکتے ہین وہ کرتے
ہین اور اُسمین فرق نہین ہوتا یہ جواب لکھکر روانہ کیے راوی نے بیان کیا ہی کہ ہر ایک ساحر و غیر
ساحر اسپر کاربند ہون کر تاکید کرنے لگا کہ جلد سامان کرو کیونکہ بادشاہ کے دو نامے پے در پے
آچکے ہین کہین ایسا نہو کہ خدا پرستون سے مقابلہ ہو جائے اور ہم سب وقت پر نہ پہونچ سکین
اہلکار سامان کرنے لگے ابھی سامان درست نہین ہوا تھا کہ تیسری مرتبہ نامے پھر آئے راوی
نے بیان کیا ہی کہ قسیم جادو نے جو آشوب کو نامہ تحریر کیا تھا ہنوز اُن نامون کا جواب نہ
آیا تھا اور جواب کا منتظر تھا کہ پھر نامہ آیا یہ سامان جنگ درست کرنے مین مصروف تھا کہ آشوب
کی طرف سے نامہ پہونچا جواب اپنے نامہ کا دیکھکر بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ پہلے مین آشوب
کو اس جواب کی سزا دے لون تو سمندر شاہ کی کمک کو جاؤنگا اور کہنے لگا کہ آشوب
کس امر پر بھولی ہوئی ہی سمندر شاہ نے جو خود سر کر دیا تو وہ جانتی ہی کہ ہم بھی کوئی چیز
ہین وہ اپنے حال کو بھول گئی ضرور اسکو سزا دونگا اب مجکو لازم ہوا کہ مین اسکو سزا دیتا ہوا اور
آشوبیہ پر قبضہ کرتا ہوا سمندریہ پر چلا جاؤنگا سمندر شاہ پر جب یہ ظاہر ہوگا تو وہ مجھسے بہت
خوش ہونگے اور میری عزت اور آبرو بڑھائینگے یہ خیال کر رہا تھا کہ تیسرا نامہ سمندر شاہ کا پہونچا
اُسمین بہت تاکید سے تحریر تھا کہ فوراً نامے کو دیکھتے ہی اپنے کو میرے پاس پہونچاؤ جب
نامہ پڑھا اور اسمین حال دیکھا تو اسنے اپنے قصد کو فسخ کیا اور اپنے اہل دربار سے کہا
کہ مین مجبور اور لاچار ہون کہ تاکید پر تاکید برابر چلی آتی ہی اب مین طرف سمندریہ کے جاؤنگا کل
یہان سے کوچ کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ کل تک لشکر تیار ہو ہم طرف سمندریہ کے کوچ کرینگے
یہان تک کہ قسیم نے دوسرے دن چالیس ہزار ساحران زبردست سے طرف سمندریہ کے
کوچ کیا جب جسیم کو نامہ پہونچا اُسنے بھی تیس ہزار سپاہ سے طرف سمندر شاہ کے کوچ کیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ جس ساحر و غیر ساحر کے پاس تیسرا نامہ پہونچا اُسنے اُس نامے کا
جواب کچھ نہ تحریر کیا اُسکے جواب مین لشکر لیکر ہر ایک اپنے ملک سے روانہ ہوا کوئی تیس
ہزار سے کوئی چالیس ہزار کوئی پچاس ہزار کوئی ساٹھ کوئی ستر کوئی اسی کوئی نوے کوئی
لاکھ کوئی ڈیڑھ لاکھ کوئی دو لاکھ سے روانہ ہوئے جو ساحر ہین وہ بالاے آسمان لشکر لیے
جاتے ہین جو غیر ساحر ہین وہ منزل بمنزل جاتے ہین اب انکا حال وقت پر تحریر ہوگا آفتاب
جادو جب اپنے مقام پر پہونچا لشکر جمع کرکے قصد کیا تھا کہ کوچ کرون کہ اتنے مین نامہ
پہونچا اُس نامے کو دیکھکر روانہ ہوا اسی طور سے شجر جادو سحاب جادو انار جادو
وغیرہ جب یہ سب ساحر و غیر ساحر سمندریہ پر آئینگے تو پھر نام تحریر ہونگے بوقت نامہ نگاری
تو تحریر ہو چکے ہین ناظرین کو یاد ہونگے جہان اور جس موقع پر ہوگا اُسکا نام تحریر ہوگا اب
اِن ساحرون و غیر ساحرون کو جن جن کو سمندر نے نامے تحریر کیے ہین اور وہ نامہ دیکھکر مع
لشکر روانہ ہوئے ہین اُنکو طرف سمندر کے روان رکھا جاتا ہی اب تھوڑا حال
جرئیل و عادل و اُن ساحرون کا تحریر ہوتا ہی کہ جو راہ روکنے بحکم سمندر شاہ

سے گئے ہین اور آنا لشکر صاحبقران کا سمندر پہ اور آنا نقابدار کا اور بہو پچھنا سمندریہ
پر قسیم جادو و جسیم جادو کا سب سے پہلے اور انکو ہمراہ لیکر سمندر شاہ کا براے
دید لشکر صاحبقران آنا اور لشکر کو دیکھکر چلا جانا قسیم و جسیم کا اُسی مقام پر قیام
کرنا اس قصد سے کہ جب تک آپ لشکر لیکر آئین ہم خدا پرستون سے مقابلہ
کرینگے اُنکو باقبال حضور شکست دینگے دوسرے دن مقابلہ کرنا لشکر اسلام سے
اور چند سردارون کا لشکر اسلام کے زخمی ہونا اُنکے ہاتھ سے اور اسیر ہونا نقابدار
سبزپوش کا آکر انکو قتل کرنا اور شریک ہونا صاحبقران سے نقابدار کا حال ظاہر ہونا
اور سب کو معلوم ہونا کہ یہ نقابدار فرزند ہین صاحبقران کے و دیگر حالات و
لشکر کشی سمندر شاہ کی و عیاریان خواجہ کی بطرز جدید اور آمد حاکمان دربند کی و
باقی حالات متعلق داستان ہذا

باغبانان چمن خیال دلچسپ گلچینان حدیقہ مقال و مبارزان میدان سخنگوئی و دلیران عرصہ سخندانی و دلاوران
جنگاہ سخن گستری و عساکرکشان میدان نکتہ پروری و نگارندگان وقایع نادر بیان و منشی طرازان عجائب
و غرائب داستان حال نیرنگ سازی ساحران و مکاری و عیاری عیاران و لشکر کشی دلاوران
کو یون صفحہ قرطاس پر رقم فرماتے ہین کہ جب زورق جادو و مرمر جادو و دریا بار و حیران جادو یہ
چارون ساحر بحکم سمندر شاہ واسطے راہ روکنے کے روانہ ہوئے دربار سے تو ایک ایک واقف
ہوا تھا یہان بیرون شہر آکر ایک مقام پر جمع ہوئے زورق اپنی کشتی سے دریا بار اپنے سحر
سے حیران گنبد سے مرمر سنگ سے باہر نکلے اور باہم صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے آپس مین مشورے
ہونے لگے دریا بار نے کہا کہ مین تو جاکر راہ مین دریاے سحر تیار کرونگا اور جو کوئی اُدھر آئیگا
اُسی دریا مین غرق کردونگا اگر ہزارون لاکھون کرورون ہونگے تو بھی نشان نہ ملیگا زورق نے
کہا کہ مین کشتی بہاتا ہون یا مین رہونگا جب کنارے دریا کے آ نکلینگے اُسوقت کشتی وغیرہ کی
ضرورت ہوگی تم مین سے ایک ملاح بنے وہ اُنکو کشتی پر سوار کرے اور اُس پار لاکر
بذریعہ سحر کے اُنکو اسیر کرلے اسی طور سے سب کو جب سب اسیر ہوجائین ایک سحر ایسا کیا جائے
کہ وہ سب غائب ہوجائین اور نیست و نابود ہوجائین اُسی طور سے دریا بہے پھر جو لشکر آئے
اُسکے ساتھ یہی سلوک کیا جائے پھر سب لوگون نے کہا کہ یہ راے ٹھیک اور درست نہین ہے بلکہ
چار مرحلہ قرار دو پہلے دریا بار اپنا مرحلہ قرار دین اور وہ سب لشکر اور سردارون وغیرہ کو
غرق دریا کرین شاید انکو عیار قتل کرین اور راہ کو کھول لین تو ہم اُن سبکو رد کرین اسکے بعد
مرمر جادو اپنا مرحلہ بنائین جس طور سے چاہین اُنکو قتل کرین اگر یہ بھی قتل ہون پھر ہم تو مقابلہ
کرنے کو موجود ہین مرمر جادو کے بعد مین اپنا مرحلہ بناؤنگا جہانتک ممکن ہوگا مین اُنکو تباہ کرین

کوشش کرونگا اور راہ مین اُن سبکو قتل کرونگا جس تدبیر سے ہو سکے گا اگر مین نے اس کام کو کرلیا
تو خیر ورنہ زورق اپنا کام کرین اور اپنے سحر کو ترقی دین ایک مقام پہنے مین بہت خرابی ہوگی
اول تو شاید عیار آسکے اور وہ عیاری کرکے ہم چارون کو اپنے قبضے مین کرلے اور بعد اُسکے سبکو
قتل کرے تو دل مین ایک حسرت باقی رہجائیگی اور سب بیوقوف اور بیعقل اور بدتمیز بنائینگے
اور کہین گے کہ ایک مقام پر رہنے کی کیا ضرورت تھی اب جان بھی گئی اور اگر یہ کہو کہ عیار
ہمارا کیا کرلینگے اُنکا آنا ہم تک بہت محال ہے اُنکی اتنی مجال نہین ہے تو یہ خیال خام ہے پھر یہ سمجھ لو
کہ سحران کو دریا کے اندر پہونچکر قتل کیا اور آفتاب کو اس پار آکر مارا اور کشتا بُرا دریا بڑا حایل
تھا کہ جسکے اس پار یا اُس پار ساحر جاتے ہوئے خوف کھاتے تھے دریا مین ساحر نہین
جا سکتے تھے بدون اجازت ساحران و آبیان کے اور ماہیان ایسی ساحرہ کو کیونکر عیاری
کرکے قتل کیا کہ جسنے یہ تک معلوم کرلیا تھا کہ تین دن میرے اوپر بہت سخت ہین انھین دنونکو
بسر کرنے کو اُس مقام پر گئی تھی کہ جہان کوئی نہ جا سکتا تھا اور کسی کو نہ معلوم تھا کہ بخوف
عیارون کے اپنا مقام خالی کر دیا اور جس مقام پر تھی وہانکا بھی خوب بندوبست کیا تھا مگر اُسکو بھی عیارون
نے عاجز کرکے قتل کیا تو اُنسے بچنا محال ہے اس سبب سے الگ الگ رہو شاید کسی نہ کسی کا کام
کر جاے اور لشکر تباہ اور برباد ہو جاے جب پیش خیمہ پر قبضہ کرلیا تو پھر کیا بات باقی رہی پھر تو
خوب کام چلے گا وہ تدبیر یہ ہے کہ اُس لشکر کو اسیر کرلینگے اور دون سے پہلے سحر تیار کرینگے اور
ایک مقام پر بارگاہ برپا کرینگے اور عرض کرینگے کہ سمندریہ قریب ہے اس سبب سے ہمنے
یہان بارگاہ برپا کی ہے اُسوقت وہ لوگ مع اپنے لشکر اور کل اور سردار تھکے اسی مقام پر فروکش
ہونگے پھر شب کو موقع پاکے حالت خواب مین سحر کرکے اسیر کرلینگے اسی سبب سے مہینون
سے محنت اور مشقت کرکے سحر تیار کیا ہے کہ وقت پر خطا نکرے اور جب صبح ہوگی تو اُنکے لشکر کی
صورت کے پتلے تیار کرینگے کہ کوئی پہچان نہ سکیگا کہ یہ وہی لشکر ہے یا اور ہے یہانتک کہ جسطرح
ممکن ہوگا اور جہانتک قابو چلیگا کل کو گرفتار کرلینگے اور جب صاحبقران یہان آوینگے
اور پہچان بھی لینگے تو ہمارا کیا کرلینگے اُسوقت ہم بزور سحر پوشیدہ ہو جاینگے یا جیسا موقع
اور محل ہوگا ویسا کیا جایگا ہم لوگ ایک جنبش اب مین تمام لشکر کو جلاکے خاک سیاہ کر دینگے خدا جانکو
ہمنے اسیر کیا ہوگا اور جب لشکر نہوگا اور قلیل باقی رہیگا تو ہمارا کیا کرسکتا ہے خود ہی عاجز ہوکر
خداپرست فرار کر جاینگے یا ہمارے بادشاہ کی اطاعت کرینگے سواے اس تدبیر کے دوسری
تدبیر ذہن مین نہین آتی ہے اور جب تم سب کو گرفتار کرنا جو تمھارے بعد ہون اُنکو بھی
آگاہ کرنا مثل اس امر کے اگر مین اسیر کرونگا تو مرمر کو اور حیران اور زورق کو خبر
کرونگا تم لوگ اُسوقت چلے آنا تساہل اور کاہلی کو دخل نہ دینا فوراً اپنے کو پہونچانا کہ اتفاق
کرکے اور صلاح کرکے کام کرین اگر کوئی ہم لوگون سے قتل بھی ہو جایگا تو دوسرا بھی
تدارک کرے یہ جو راے دریابار نے سب لوگون سے بیان کی سبنے بہت پسند کی
اور کہا کہ اس سے بہتر کوئی راے نہین ہے اُسیوقت ہر ایک نے اپنے اپنے چلنے کا قصد کیا اور
بعد سامان کے تیار ہوکر چلا زورق نے شہر سمندریہ سے بیس کوس پرے آکر اپنا انتظام
کیا کہ وقت پر ظاہر ہوگا اور اُس سے کوئی دس کوس کے فاصلے پر جاکر حیران نے اپنا

ہندو لسبت کیا اُس سے آگے بڑھکے دس کوس پر مرمر نے اپنا تدارک کیا اب دریا پار ہے
جاکر عین اُس مقام پر کہ جدھر سے لشکر اسلام کا آئیگا سحر کیا اور ایک دریاے زخّار
ناپیدا کنار بہت جلد بناکر تیار کیا جس شخص کی جدھر نگاہ جاتی تھی سواے پانی کے اور کوئی
دوسری چیز نظر نہین آتی تھی اُس دریا کا کنارہ کنارۂ عدم سے ملا ہوا تھا ہمہ وقت اُس
دریا مین تلاطم رہتا تھا اور پانی کا اسقدر زور و شور کہ دیکھنے والون کے رنگ چھوٹے جاتے
تھے اور کہتے تھے کہ یہ دریا ایسا کبھی کسینے نہین دیکھا اور اُسمین ہر وقت طوفان آتا تھا گرداب پڑرہے
تھے مینڈھے اُچھل رہے تھے کوئی مقام اُس دریا مین ایسا نہ تھا کہ جہان چادر آب نہ پڑی
ہو موجین یہ معلوم ہوتی تھین کہ جیسے تلوارون مین تابین اور اسقدر گرم تھا کہ ناگوار ہوتا تھا اُسی
دریا مین اُس ملعون نے ایک بنگلہ بہت عمدہ بنایا کہ جسکے دیکھنے سے ہر ایک کی طبیعت خوش
ہو جاتی تھی اُسمین خود مقیم تھا سب حال دریا اُسکے پیش نظر تھا سحر سے جانور اُن دریائی
بنائے تھے وہ بہت بڑے بڑے تھے اب اُن جانورون کا حال تحریر ہوتا ہے کہ مگر منہ پانی سے
نکال رہے ہین گھڑیال کسی مقام پر منہ نکالے ہوئے بیٹھے ہین سوس کسی مقام پر ہین ہزار
ہزار گز کی ماہی اُس دریا مین ہے سنگ پشت بڑے بڑے ہین کبھی اُس دریا سے نکلتے
نکلتے ہین اور جب نکلے اور سوس منہ نکالکر سانس لیتے ہین تو تمام درخت صحرا کے جل جاتے
ہین اور اکثر اژدہا انکے منہ مین چلے جاتے ہین یہ انتظام کرکے اور راہ مین برپا کرکے یہ بد
بیٹھا ہے اور انتظار لشکر اسلام کا کر رہا ہے اُدھر جبریل جو پیش خیمہ لیکر چلے تھے انکے ہمراہ دو لاکھ سپاہ
عادل بھی ہمراہ تھے سہراب جادو و غزالان واہو چشم بھی ہمراہ تھے یہ دونون خوب
راہ سے واقف ہین برابر لیے ہوئے کل لشکر چلے آتے ہین دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوئے دن بھر راہ
طے کرتے ہین رات کو صحراے سبزہ زار مین قیام کرتے ہین اور بخوبی عیش و آرام سے بسر کرتے
ہین کہ جبریل نے سہراب و غزالان سے دریافت کیا کہ اب سمندریہ کی منزل ہے اُسنے
عرض کیا کہ اب سات روز کی راہ اور ہے آٹھوین دن نواحی سمندریہ مین آپکا گذر ہوگا جس مقام
آپکا جی چاہے بارگاہ سلطانی برپا فرمائیگا سمندریہ سے بیس کوس پر ایک صحرا لق و دق کہ نہایت
پر بہار اور شاداب ہے وہ صحرا لائق لشکر صاحبقران کے فرو کش ہونے کے ہے اُس صحرا مین نہرین
بہی ہین پانی اُنکا نہایت صاف اور شیرین اور ٹھنڈا ہے چشمہ جابجا جاری ہین درخت سایہ دار بھی ہین
اور یہ ضرور ہوگا کہ کچھ فاصلہ دیکر لشکر اُتریگا کیونکہ لشکر حریف بھی تو اُتریگا اور میدان جنگ کا بھی تو
فاصلہ رہے جبریل نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے بس سہراب نے کہا کہ آپ اُسی مقام پر فرو کش ہون
جبریل نے کہا کہ یہ تو شہر سے بہت فاصلہ ہوا سہراب نے جواب دیا کہ وہ صحرا پانچ کوس کے
فاصلے مین ہے جب اُس صحرا مین قیام کرینگے تو پندرہ کوس کا فاصلہ شہر سے رہیگا وہ صحرا بہت
آبادی مین ہے اور بہت پر فضا ہے ادھر لشکر آنکا پہونچا اُدھر سمندر شاہ کو خبر ہوگی کہ لشکر اسلام آتا
ہے پیش خیمہ آگیا جبریل نے کہا کہ ہان اسقدر فاصلہ کا کچھ مضایقہ نہین ہے اُسدن تو اُسی مقام
قیام کیا صبح کو بارگاہ لیکر اُس صحرا سے کوچ کیا دوپہر راہ طے کی تھی تمازت آفتاب بہت تھی شدت
سے گرمی معلوم ہو رہی تھی بڑے عرصے سے پانی بھی لشکر نے نہین پیا تھا پانی کی تلاش کر رہے تھے
لشکر بعجلت چلا آتا تھا سہراب نے جبریل سے عرض کیا کہ اس صحرا مین پانی نہین ہے یہان سے

قریب ایک صحرا ہی اُسمین بہت صاف و شفاف آب سرد کے چشمے ہین وہ صحرا آپ کو تھوڑے ہی عرصے
مین ملیگا آج اُسی صحرا مین قیام فرمائیگا کل صبح کو کوچ کیجیگا جبریل نے جواب دیا کہ لشکر تو مارے پیاس
کی شدت سے مرا جاتا ہی تمنے پہلے سے ہمکو خبر نہ کی ورنہ ہم اُسی منزل سے پانی کا بندوبست کر لیتے
یہ تکلیف سخت کیون اُٹھاتے کہ جسکی وجہ سے تمام لشکر پریشان ہو رہا ہی سخت تردد ہی کہ کیا تدبیر کیجائے
سہراب نے کہا کہ مجھسے بڑی غلطی ہوئی مجکو خیال نرہا ورنہ مین ضرور آگاہ کر دیتا جبریل نے اہل لشکر سے
کہا کہ جس طرح ہو سکے بہت جلد راہ طے کرو تا کہ یہ صحرا تمام ہو اور صحراے سبزہ زار ملے اہل لشکر نے
مرکب اُٹھا دئے اب مرکبونکا یہ حال تھا کہ مارے پیاس کے زبانین نکالے دیتے تھے راہ نہین چلی
جاتی تھی قدم ادھر اُدھر پڑتا تھا مگر کیا کرین راکب مہمیز پر مہمیز کر رہے ہین یہانتک کہ تھوڑی دور
اور راہ چلے ہونگے کہ سبنے دیکھا کہ ایک دریاے ذخار ناپیدا کنار تلاطم خیز و موجزن ہی یہ حال دیکھکر
سبکو تسکین ہوئی اور جان مین جان آئی پانی کو دیکھکر آنکھون مین خنکی معلوم ہونے لگی مرکبون نے
جو اُس پانی کو دیکھا ہنہنانے لگے جلد جلد چلنے لگے لاکھ راکب روکتے تھے وہ مرکب نہین رکتے تھے
بے تحاشہ دوڑے ہوئے چلے جاتے تھے جبریل اور عادل نے اُس دریا کو دیکھکر اہل لشکر سے
کہا کہ خداوند کریم نے ہم سب پر بڑا رحم کیا کہ یہ دریا دیکھنے کو ملا ورنہ ہمکو تو یہ یقین تھا کہ شدت
عطش سے جان جائیگی اور کچھ نہوگا اُسی صحرا مین ہماری قضا تھی وہ قضا ہمکو یہان سے آئی ہی ہنوز اُس
دریا کے پاس نہین پہونچے تھے اور پانی بھی نہین پیا تھا کہ دل مین خیال ہوا کہ یہ مقام سحر و ساحرون کا ہی
اور یہان سب ساحر رہتے ہین کہین ایسا نہو کہ یہ دریا بھی مثل دریاے سبز رنگ کے سحر کا ہو
کیونکہ سمندر جادو سے مقابلہ ہی اُسکا نام سمندر ہی شاید اُسنے یہی سحر کیا ہو کہ اُسی کا یہ دریا
بھی ایک موجزن ہو دوسرے یہ امر ہی کہ سہراب نے یہ بیان کیا تھا کہ آگے چلکر ایک صحرا
ملیگا وہ بہت پر بہار ہوگا مگر یہ نہین کہا تھا کہ دریا ملیگا اور اُسکا پانی خوش مزہ ہوگا اور خنک
بھی ہوگا اس امر کو اُنسے بھی دریافت کرلین کیونکہ وہ واقف ہین یہان کے حالات سے شاید
وہ ذکر کرنا بھول گئے ہون یہ جبریل و عادل نے کہا انہین جو کہ ذرا صاحب وقوف و باتمیز
تھے وہ تو سمجھ گئے اب یہ حال سنئے کہ دریا سے کوئی کوس بھر پر یہ لشکر ہی آگے جو لوگ
کم مرتبہ تھے مثل کہارے وغیرہ کے وہ ایسے پیاسے تھے اور اُن تک یہ خبر نہ پہونچی تھی کہ
ہمارے افسر نے منع کیا وہ لوگ جسقدر تھے قریب دریا کے پہونچ گئے تھے بس ایک مرتبہ تھا
ہو کر کنارے دریا کے بیٹھ گئے اور ہاتھ ڈالکر قصد کیا کہ پانی پی لین ادھر انھون نے ہاتھ ڈالا
کہ ایک شعلہ دریا سے نکلا اور اسقدر پانی گرم معلوم ہوا کہ انھون ہاتھ کھینچ لیا ہاتھ کا کھینچنا
تھا کہ ایک مگر نے موہنہ نکالکر جو دم کھینچا جسقدر لوگ کنارے دریا کے پہونچ گئے تھے اُن
سبکو نگل گیا اور پھر موہنہ پانی کے اندر کر لیا اور چند لوگ آئے اُنھون نے جو ہاتھ پانی مین
ڈالا تو اُنکو بھی گرم معلوم ہوا اُسی وقت پھر ایک شعلہ نکلا اور مگر نے موہنہ نکالا ان لوگون کو
اسقدر گرمی پانی کی معلوم ہوئی کہ خود بخود بیقرار ہو کے دریا مین گر پڑے اور ضعیف و نابود
ہو گئے بعضون کے پاس لوٹہ ڈور تھا اُنھون یہ حال دیکھکر ہاتھ نہ ڈالا لوٹے کے ذریعے سے پانی
نکالا اس سبب سے وہ اس امر سے محفوظ رہے نہ تو دریا مین گرے نہ اُنکو مگر نے نگلا پس
اُنھون نے پانی اُس لوٹے مین لیکر پیا تو گرم تھا جیسے جوش کیا ہوا پیاسے کیا کرتے جان پر

بنی ہوئی تھی اگر نہ پیتے تو کیا کرتے آخر نتیجہ یہ ہوتا کہ مرجاتے اس خیال سے پی لیا اُس پانی نے
یہ اثر کیا کہ جیسے کوئی نشہ پیکر بیہوش ہوکر گر پڑے وہ لوگ جنہون جنہون نے پانی پیا تھا وہ گر پڑے
یہان تو یہ حال ہوا اُدھر جبرئیل نے جو منع کیا یا تو اہل لشکر نے قصد کیا تھا کہ پہلے پانی خود بھی پی لین
اور مرکبون کو بھی سیراب کردین اور جو بار برداری کے جانور ہین اُنکو بھی پانی پلادین مگر حاکم اور افسر
سپاہ کے منع کرنے سے تھم گئے وہ لوگ جو کہ اس عذاب مین مبتلا ہوگئے تھے اول تو وہ آگے آگے
سپاہ کے تھے دوسرے یہ امر تھا کہ اُنکو اس حکم کی خبر نہین ہوئی تھی تیسرے یہ امر تھا کہ وہ دریا کو
دیکھکر بیتاب ہوکر بے تحاشہ دوڑتے ہوئے افتان و خیزان آگے چلے آگئے تھے اس سبب سے
وہ لوگ اس بلا مین مبتلا ہوئے پس یہ حکم دیکر جبرئیل و عادل نے کہا کہ سہراب و غزالان سے
کہو کہ آپکو درگہ سالار طلب کرتے ہین راوی نے بیان کیا ہے چونکہ دریا بیچ مین حائل ہوگیا ہے
پس اس سبب سے لشکر اُس مقام پر ٹھہر گیا تھا اور یہ انتظار کر رہے تھے کہ اگر کوئی جہاز یا کشتی
نظر آجاوے تو ہم لوگ اُس پار اُتر جائین جب سہراب کو جبرئیل نے طلب کیا تو لوگ لینے کو چلے
یہان ایک مقام پر سہراب و غزالان باہم یہ کلام کر رہے تھے کہ ہم ہزار مرتبہ اسی راہ سے گئے ہین
ہمنے یہ دریا کبھی نہین دیکھا یہ دریا کہان سے آگیا ہے کہ اِسکا اول اور آخر کچھ نہین معلوم ہوتا ہے اسنے
عرصے مین یہ دریا جاری ہوا ہے کہ مین کوئی ایک سال سے اِدھر نہین آیا ہون جب سے لشکر اسلام مین
گیا ہون یہان یہ دریا جاری ہوگیا ہے غزالان نے کہا کہ تمکو تو ایک برس کا عرصہ ہوا مجھکو تو چند مہینے گذرے
ہین کہ مین اِدھر سے گئی ہون کہین اس دریا کا نام و نشان بھی نہ تھا دریا کیسا ایک چشمہ بھی نہ تھا یہ کہان
سے جاری ہوگیا بڑی خرابی ہوئی دوسرے خرابی کی بات یہ ہے کہ اس دریا مین نہ کوئی کشتی نظر آتی ہے نہ
کوئی جہاز نظر آتا ہے یہ لشکر کیونکر اُس پار اُتریگا اور جبرئیل جو مجھسے سوال کرینگے کہ تمنے ہمکو آگاہ نہ کیا
کہ آگے دریا ہے تو ہم اسکا بندوبست کرتے یا دوسری راہ سے جاتے جو کہ خشکی کی راہ ہوتی اِدھر
سے کیون آتے تو کیا جواب دیا جائیگا یہ گفتگو باہم کر رہے تھے اور حیران کھڑے ہوئے تھے کہ ایک
سوار نے آکر کہا کہ آپ دونون صاحبون کو جبرئیل و عادل یاد فرماتے ہین یہ سُننا تھا کہ سہراب و
غزالان اُس مقام پر سے روبرو جبرئیل کے آئے لشکر کا مارے پیاس کے یہ حال ہے کہ لبون پر
دم آرہا ہے مگر اپنے افسر کے اسقدر تابع حکم ہین کہ منع جو کردیا ہے تو جان دینا گوارا ہے مگر عدول حکمی
گوارا نہین ہے سب خاموش مرکبون کو روکے ہوئے کھڑے ہین نظر یاس سے دریا کی طرف
دیکھ رہے ہین پیدل بھی مایوس کھڑے ہین نگاہ سبکی طرف دریا کے تھی کوئی اُدھر سے مونہہ
نہین پھیرتا ہے یہ حالت ہے کہ جب سہراب جبرئیل کے قریب آیا جبرئیل نے کہا کہ اے سہراب
تمہاری عقل سے بعید تھا کہ تم اس راہ سے ہمکو لیکر آئے ہو کہ جدھر دریا حائل ہے تمنے ہمسے یہ
بھی نہ کہا کہ دریا ملیگا بلکہ یہ کہا کہ اسکے آگے ایک صحرائے سبزہ زار نہایت پر فضا ملیگا اور اسکے خلاف اُنھین
صحرائے ریگستان ملا کہ جسمین ہمارا لشکر بسبب نہ ملنے پانی کے شدت پیاس سے تڑپ رہا ہے اور بیقرار
ہو رہا ہے دریا بھی ملا تو یہ خیال ہے کہ کہین دریائے سحر نہو ہمنے ایسا دریا لق و دق آجتک نہین دیکھا
کہ جسمین نہ کوئی کشتی نظر آتی ہے نہ کوئی جہاز معلوم ہوتا ہے اور قیاس مین آتا ہے کہ یہ دریائے سحر
ہے اے سہراب لشکر کی یہ حالت دیکھ شدت عطش سے کیا ہو رہی ہے اب جلد بیان کرو کہ یہ دریا اصلی
ہے یا دریائے سحر ہے یا یہ بھی کوئی تازہ سحر سمت سند کا بنایا ہوا ہے کیونکہ اُسکا نام سمندر ہے

اگر اصلی ہو تو مین حکم دون اہل لشکر پانی پیکر اپنی پیاس بجھائین مرکب مرے جاتے ہین تم دونون
صاحب یہان کے حالات سے بخوبی واقف ہو صاف صاف حال بیان کرو تو فکر کشتی وغیرہ کی
کیجائے کیونکہ لشکر صاحبقران کا آتا ہوگا کیونکر اُس پار جانا ہوگا بڑی خرابی ہوئی یہ
جو کلام خیر بال نے کیا تو سہراب نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون مین خود حیران اور پریشان
ہو رہا ہون کہ دریا کیونکر جاری ہوا کیونکہ ہزار مرتبہ مین ادھر سے گیا ہون یہ دریا مین نے
کبھی نہین دیکھا تھا شاید اس عرصہ مین یہ دریا کسی پہاڑ سے نکلا ہوگا مین تو آپ کو قریب کی راہ
سے لیکر آیا تھا اور اسی راہ سے صاحبقران بھی مع لشکر کے تشریف لائینگے وہ کیسے ناخوش
ہونگے اور فرمائینگے کہ سہراب نے دھوکا دیا معلوم ہوتا ہے یہ کہ سے شریک ہوا ہے مین یہ حیران
ہون کہ سمندر یہ کا کوئی راستہ ایسا نہین ہے کہ جسمین دریا ہو سوائے سبزہ زار کے یہانتک
کہ شہر سمندریہ تک مین دریا نہین ہے مین کیونکر عرض کرتا کہ دریا ملیگا جہاز اور کشتی کی فکر فرمایئے مین
کیونکر عرض کرون کہ یہ اصلی دریا ہے آپ نے خوب کیا کہ جو اہل لشکر کو منع کیا کہ کوئی پانی نہ پیے
جبتک یہ نہ معلوم ہو لے کہ دریا سحر کا ہے یا کہ اصلی ہے یہ کہکر غزالان سے کہا کہ کیون غزالان تم تو
مجھسے زیادہ واقف ہو ہمیشہ شہر و بیرون شہر گشت کیا کرتی ہو اور تمھارے والد کے اکثر باغات
بھی بیرون شہر تھے اور تم اکثر اپنے باپ کے ہمراہ سمندریہ سے سیر کو آیا کرتی تھین کیونکہ اکثر عزیز تمھارے
اُس شہر مین ہین وہان اکثر تم جایا کرتی کبھی تمنے یہ دریا دیکھا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین نے تو کبھی نہین
دیکھا مین خود حیران ہون کہ یہ کیا واقعہ ہے سہراب نے کہا کہ مین تو یہ جانتا ہون کہ جب سمندر
شاہ کو خبر ہوئی کہ لشکر اسلام ادھر آتا ہے اُسنے راہ بند کرنے کے لیے یہ دریا پیدا کیا ہے اور سمندریہ
کی راہ روکی ہے اسلیے کہ لشکر اسلام نہ آسکے یہ سنکے غزالان نے کہا کہ تمھاری راے
بہت ٹھیک اور درست ہے چلو اس دریا کا حال دریافت کرین کنارے دریا کے سب حال معلوم
ہو جائیگا یہ کہکر خود طرف دریا کے چلی اور پکار کر کہا کہ اے لشکر اسلام جب تک یہ دریافت نہ ہو لے
کوئی اس دریا کے کنارے نہ آئے اور نہ پانی پیے اگر ہلاک بھی ہو جائے جب سہراب نے دیکھا
کہ غزالان جاتی ہین تو یہ بھی اُسکے ہمراہ چلا جب کنارے دریا کے پہونچا غزالان و سہراب نے
دیکھا کہ کئی آدمی کنارے دریا کے بیہوش پڑے ہوئے ہین اُنکو تن بدن کا کچھ ہوش باقی نہین ہے انھون
اُسوقت یہ خیال اپنے دل مین کیا کہ یہ لوگ شدت پیاس اور تمازت آفتاب سے گر پڑے
ہین اور بیہوش ہو گئے ہین پس یہ دونون کنارے دریا کے آگے اور ہاتھ دریا مین ڈالا
ہاتھ کا ڈالنا تھا کہ دریا سے ایک شعلہ آگ کا پیدا ہوا کہ اُسکے سبب سے پانی دریا کا کھولنے لگا
شعلے کے نکلتے ہی سہراب نے طرف غزالان کے دیکھا کہ ایک مگر نے مونہ نکالکر شعلہ
چھوڑا اور دم کشی کی چونکہ یہ دونون ساحر زبردست تھے ایسے ایسے بہت شعبدہ انھون نے دیکھے
تھے اور پہرا اپنے بند و لیست سے کنارے دریا کے گئے تھے انپر کچھ اثر نہ کیا لاکھ لاکھ مگر نے
دم کشی کی مگر کچھ ان دونو پر اثر نہوا جب سہراب نے طرف غزالان کے دیکھا غزالان نے کہا کہ اب تو یقین
ہوتا ہے کہ ضرور یہ دریا سے سحر ہے یہ کہکر غزالان نے کچھ اسم پڑھکر کنارے کی خاک اُٹھائی
اور کچھ اُسپر پڑھا اور کہا کہ اے خاک بتا دے کہ یہ دریا اصلی ہے یا سحر کا ہے اگر سحر کا ہے تو کسکا سحر
ہے یہ جو کہا اُس خاک سے صدا آئی کہ اے غزالان یہ دریا اصلی نہین ہے بلکہ سحر کا ہے اور یہ سحر ہے

دریا بار جادو کا اسکو سمندر نے طلب کرکے اسلیے روانہ کیا ہی کہ جاکر لشکر اسلام کی راہ کو روکو
اور کسیکو نہ آنے دو اور اُسنے آکر یہ دریا بنا پایا اُس دریا کے اندر مقیم ہوا ہی اور چند آدمی تمھارے
لشکر کے اُسنے گرفتار کرلیے ہین وہ لوگ شدت پیاس سے بیقرار ہوکر آئے تھے اُنھین سے چند
آدمیون نے جو قصد کیا کہ پانی پیین اور ہاتھ جو پانی مین ڈالا تو شعلہ پیدا ہوا اور بگر نے مونہہ نکالکر دم کشی
کی اور اُنکو نگل گیا اور چند آدمی بسبب شعلۂ آتش کے غش کھاکر دریا مین گر پڑے اور یہ جو بیہوش
پڑے ہین یہ سب آدمی پانی پیکر بیہوش ہوگئے ہین جب تک دریا بار نہ مارا جائیگا اُسوقت یہ ہوش مین
نہ آئینگے اور جو شخص پانی پئیگا اُسکا یہی حال ہوگا کل لشکر اسی صورت سے تباہ ہوگا یہی اُس کا سحر ہی اور
یہی اُسنے سحر بہت بڑا کمال کا کیا تھا جب اس لشکر مین تلاطم ہوگا اور یہ سحر کیا ہی کہ جب اس صحرا مین لشکر
پہنچیگا تو اُن سبکی یہ حالت ہوگی کہ مارے شدت عطش کے سب لوگ بیقرار ہونگے اور گرمی بہت ہوگی
اور جب شدت عطش ہوگی بیقرار ہوہوکر ضرور پانی پر گرینگے اور بیہوش ہوکر مرجائینگے اُسوقت
مین اُن سبکو گرفتار کرونگا اسلیے اُسنے اس صحرا کو بھی گرم کردیا ہی یہ جو گرمی ہی یہ سحر کی ہی معمولی گرمی
نہین ہی یہان تو سبزہ زار تھا یہ جو اُس خاک نے بیان کیا غزالان سے غزالان نے سہراب سے
کہا کہ آپ نے سُنا سہراب نے کہا کہ مین پہلے ہی سے جانتا تھا کہ ضرور یہ کوئی نہ کوئی سبب ہی کیونکہ اس
مقام پر کبھی بیابان نہ تھا کیونکہ ہرا بھرا تھا خراب معلوم ہوا ای غزالان یہ دریا بار جادو کون ہی ہمنے تو کبھی
اسکا نام بھی نہین سُنا تھا غزالان نے کہا کہ سمندر جادو کے بہت ملازم ایسے ہین کہ جنکے ہمنے کبھی
نام تک نہین سنے ہین بس یہ بھی کوئی انھین کا ملازم ہوگا اس تقریر سے کیا مطلب ہی خیر کوئی ہو میرے
ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا آپ لوگون کی دعا سے مجھکو بھی وہ وہ سحر زبردست معلوم ہین کوئی میرا
مقابلہ نہین کرسکتا ہی جسوقت مین اپنا سحر کرونگی سب کے سب چھوٹ جائینگے بھاگتے راہ نہ ملیگی تجھسے کیا
کوئی مقابلہ کرسکتا ہی مین اس دریا کو ابھی مٹائے دیتی ہون اور بالکل نیست و نابود کیے دیتی ہون سہراب
نے کہا کہ آپ کیون اسقدر تکلیف فرمائین مین خود ہی چشم زدن مین اس دریا کو مٹا سکتا ہون اور دریا بار
کی کیا اصل ہی مین ایک اسم پڑھکر اسکو دیوانہ کیے دیتا ہون کہ تمام صحرا مین مارا مارا پھریگا تم میرے
سحر کا تماشا دیکھو مین یہ دعوے نہین کرسکتا ہون کہ تمھاری برابری کرون یا تمھارے والد ماجد کی برابری
کرتا ہان اسقدر ضرور ہی کہ کچھ تو سمندر شاہ نے سمجھ لیا تھا کہ مجکو سپہ سالار کیا تھا تمھاری دعا سے
اسقدر ضرور آتا ہی کہ وقت پر کسی امر سے رکونگا نہین اور فتحیاب ہونگا اور یہ امر ضرور تھا کہ بعد
سمندر شاہ و تمھارے والد کے کوئی میرا ہمسر نہ تھا سحران وغیرہ کی مین کوئی حقیقت نہ جانتا تھا
اور نہ کبھی اُنکو کچھ سمجھا صرف اس سبب مین نے آجتک طرح دی کہ کیا انسے مقابلہ کرون اور کیا
سحر کرون یہ تو ایک ہی سحر کرنے مین بھاگ جائینگے اور یہ بھی خیال تھا کہ صاحب دریا ہین اور ایک طلسم
کے مالک ہین اور معزز سمجھے جاتے ہین دوسرے چند تحفجات اُنکے پاس تھے نہ معلوم اب انکے
کے وہ کیا ہوگئے اور کسکے قبضے مین ہین سمندر سے جو مین مقابلہ کرنے مین ذرا خوف کرتا ہون تو
یہی سبب ہی کہ اُسکے پاس بھی تحفے ہین غزالان نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا بہت ٹھیک و درست
کہا مگر خراب دیکھ لیا جائیگا نہ کچھ تحفون کا خیال کیا جائیگا نہ کسی امر کا اگر خدا نے چاہا تو سرنگون ہوکر
مقابلہ کیا جائیگا اچھا مین اور تم دونون ملکر مقابلہ کرینگے سہراب نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہی پہلے
جرنیل کو اور کل لشکر کو تو اس امر سے آگاہ کردینا چاہیے ایسا نہو کہ کوئی بیقرار ہوکر پانی نہ پی لے

تو بڑی خرابی ہوجائیگی غزالان نے کہا کہ چلو یہ کہکر غزالان اور سہراب کنارے سے دریا کے قریب
جزیل کے آئے اور کہا کہ ای جزیل جو مین نے خیال کیا تھا وہی امر نکلا آپ نے خوب کیا کہ جو اہل
لشکر کو منع کردیا تھا دراصل یہ دریا سحر کا ہی یہ کہکر جو معلوم ہوا تھا وہ حال از اول تا آخر بیان کیا
اور کہا کہ ہم اسکی تدبیر کرتے ہین اور یہ کہکر باواز بلند کہا کہ کوئی اس دریا کا پانی نہ پیے یہ دریا سحر کا
ہی بلکہ کوئی اسکے کنارے پر بھی نہ جاے ورنہ گرفتار ہوجائیگا آیندہ اسکو اختیار ہی اور جزیل سے
کہا کہ لشکر کو اسی مقام پر فروکش فرمایئے اُسوقت تک کہ مین اور غزالان اس دریا کا بندوبست
کرین جزیل نے یہ سُنکے کہا کہ اسکی کیا تدبیر کیجاے کہ لشکر تو شدت عطش سے مرا جاتا ہی اور گرمی بہت
ہی اگر یون ہلاک نہوا تو مارے پیاس کے ہلاک ہوگا سہراب نے کہا کہ مین کیا عرض کرون اس
مرنے سے تو یہ مرنا بہتر ہی کہ اسیر گرفتار ہوکر قتل ہون جزیل نے یہ سُنکے اُسوقت یہ حکم دیا کہ اسی
صحرا مین لشکر اُترے سہراب و غزالان تدبیر کرتے ہین اُسوقت تک کہ جب تک دریا مٹے اور
اس دریا کا بنانے والا قتل ہو یہ حکم دینا تھا کہ اُسی مقام پر خیمے برپا ہونے لگے لشکر اُترا ادھر اندر
دریا کے جو دریا بار نے دیکھا کہ لشکر اُترنے لگا صرف چند آدمیون نے بیقرار اور بیتاب ہوکر
پانی پینے کا قصد کیا وہ آفت مین مبتلا ہوئے اور اسیر سحر ہوکر بیہوش ہوگئے اور گر پڑے اب
کوئی نہین آتا ہی اور دو شخص ایک عورت و ایک مرد آئے تھے انھون نے قصد پانی پینے کا
کیا تھا اسی طور سے شعلے میرے سحر کے نکلے اور گرنے بھی دم کشی کی مگر انکا کچھ نکر سکا آگ گرم
کرکے رہگیا یہ جو اُسنے دیکھا پس اُسوقت اُسنے اپنے سحر کو زور دیا کہ گرمی کی شدت اور
زیادہ ہوگئی اور اہل لشکر کی پیاس نے ترقی کی اب یہ حالت ہوئی کہ لوگ بیقرار ہو ہوکر گرنے
لگے اور بیہوش ہوگئے ہر ایک سے جیسے کرہ نار معلوم ہوتا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا زمین سے
آگ نکل رہی ہی پہرون اور قناتون سے شعلے نکل رہے تھے تمام اہل لشکر عرق عرق تھا اسقدر
شدت گرمی کی تھی کہ احاطۂ تقریر و تحریر سے باہر ہی دہنون مین لعاب دہن تک خشک ہوگیا تھا
سواے عرق جسم کے ایک قطرہ آب ناممکن تھا مقام عجیب یہ تھا کہ روبرو دریا روان تھا مگر کچھ نکر سکتے
تھے حسرت کی نگاہ سے بار بار اس دریا کو دیکھتے تھے اور رہ جاتے تھے ہر شخص کف افسوس
ملتا تھا کہ کیا کرین اور کیونکر پانی پئین ہمارے سامنے دریا یون روان ہو اور ہم پانی کو ترسین خیر یہ بھی
وقت نہ رہیگا اب جو اُسنے سحر کیا تھا تو اسکی وجہ سے گرمی کی شدت ہوتی جاتی تھی سب اہل
لشکر پریشان اور مارے پیاس کے بیتاب ہو رہے تھے خیمون مین جا جا کر پوشیدہ ہوتے
تھے وہان بھی انکو قرار نہین آتا تھا پھر پریشان ہوکر باہر نکل آتے تھے اور پھر خیمے مین چلے جاتے
تھے ہر شخص دعا مانگ رہا تھا کہ کسطرح پانی پینے کو ملے جزیل و عادل و دیگر سرداران
و اہل لشکر کا تو یہ حال ہی جو کہ تحریر ہوچکا ہی اب جزیل نے سہراب کو طلب کیا اور کہا بھائی
سہراب بہت جلد اسکا تدارک کرو سب لوگ لشکر کے ہلاک ہوئے جاتے ہین اُسنے عرض کیا
کہ آپ اطمینان رکھین مین تدبیر کرتا ہون جزیل نے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ گرمی کسیطرح
سے کم ہوجاے گرمی تو ہلاک کیے دیتی ہی سہراب نے کہا بہت اچھا مین اسکی تدبیر کرتا ہون یہ
کہکر باہر خیمے کے آیا غزالان سے کہا کہ ای غزالان تم یہ تدبیر کرو کہ یہ جو شدت گرمی کی ہی یہ
کم ہوجاے تا کہ اہل لشکر کسیقدر تو آسودہ ہون اُسنے کہا کہ یہی سحر ہی دریا بار کا مین ابھی اسکی تدبیر کرتی ہون

تم جاؤ اور اپنی تدبیر کرو یہ کہکر غزالان نے ایک ٹکڑا ابر مُردہ کا اپنی جھولی سے نکالا اور اُسپر اسم سحر
پڑھکر دم کیا کہ وہ بلند ہوکر آسمان پر گیا اور تمام صحرا پر وہ ابر محیط ہوگیا اب یہ حال ہوا کہ شدت گرمی
کم ہوئی اور کسیقدر دھوپ بھی کم ہوئی اور کچھ ترشح بھی ہونے لگا یہ اب سحر تھا زمین پر گرکے ناپید
ہوجاتا تھا کوئی پی نہ سکتا تھا وہ شدت عطش بھی کم ہوئی اِسنے اپنے سحر کو زور دیا غزالان کا سحر
اُسکے سحر پر غالب آیا وہ بھی بیٹھا ہوا اپنے سحر کو زور دے رہا تھا مگر کچھ اثر نکرتا تھا یہان کنارے
دریا کے آکے سہراب نے ایک اپنی جھولی سے ناریل نکالا اور اُسپر دھونی لوبان وغیرہ کی دیکر
کچھ پڑھکر اپنی زبان مین نشتر دیکر چند قطرے خون کے اُس ناریل پر ٹپکا دیے اور اُس ناریل کو
اُس دریا پر مارا وہ ناریل پانی پر پڑکر شق ہوا اور ایک شعلہ پیدا ہوا اور پانی مین تلاطم ہونے لگا
تمام جانوران آبی جو کہ سحر کے بنے ہوئے تھے وہ بیقرار ہو ہوکر اوپر پانی کے آگئے اور اُنمین آگ
لگ گئی تمام دریا آتشبار ہوگیا دریا بار جادو اپنے بنگلے مین بیٹھا ہوا اپنے سحر کو خوب زور دے رہا
تھا اب اُسنے دیکھا میرے دریا مین آگ لگ گئی سب جانور جلنے لگے یا تو دریاے آب تھا یا وہ دریا
آتش ہوگیا اِسکا کیا سبب ہی یہ گھبراکر اُٹھا کہ دیکھون کیا آفت آئی اِدھر سہراب نے پھر سحر کو زور دیا
ایک مرتبہ خون لیکر اور اسم سحر پڑھکر دم کیا اور دریا پر مارا اور کہا کہ اے دریاے سحر اُڑ جا یہ کہنا تھا کہ
وہ دریا دھوان ہوکر اُڑنے لگا تھوڑے عرصہ مین نہ وہ دریا تھا نہ وہ پانی تھا خشک مین ریگ ہوگئی تھی یہ
گھبراکر اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا اور خیال کر رہا تھا کہ یہ کون ایسا شخص آیا کہ اُسنے یہ آفت برپا کردی
کہ جسکے سبب سے میرا بنایا ہوا دریا مٹگیا یہ بہت زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی یہ خیال دل مین کرکے
باہر بنگلے کے آیا اب صرف اُسکا بنگلہ باقی رہگیا تھا یہ اپنے بنگلے سے باہر آیا اب سہراب نے جو
کہ دریا تو مٹ گیا صرف دریا کے مقام پر ریگ پڑی ہوئی ہی اور اُس ریگ پر ایک بنگلہ آیستادہ
ہی اُس سے کچھ شعلے نکل رہے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دریا بار یہ سحر کر رہا تھا کہ دریا تو سحر
سے بنادیا تھا اُسکے بعد اِس فکر مین تھا کہ کسی صورت سے زیادتی گرمی کی ہو اور یہ لوگ پریشان
ہوکر اور پیاس کے سبب سے تڑپ تڑپ کے اپنے کو دریا مین گرادین اور پھر مبتلاے سحر ہوجاوین
یہان دوسرا کارخانہ ہوگیا یعنے اُسکے سحر کو غزالان نے دفع کردیا تھا یعنے ابر سحر قائم کرکے
اُس گرمی کو کم کیا بلکہ اب کسیقدر خنکی ہوگئی تھی وہ شدت عطش بھی کم ہونے لگی پسینہ بھی خشک
ہونے لگا ہی اِدھر سہراب نے دریاے سحر دریا بار کو مٹا دیا اب سواے اُسکے بنگلے کے
اور کوئی چیز اُس صحرا مین باقی نہین ہی یا وہ حالت تھی کہ اُس صحراے سبزہ زار کو اپنے سحر کے زور سے
مبدل بہ خارستان کردیا تھا در اصل وہ صحرا تو نہایت سبزہ زار تھا اور از حد پر فضا اور خوشگوار
تھا مگر سحر کی وجہ سے ویران اور بن سان معلوم ہوتا تھا پس جب اُسکا دریا سحر سے مٹ گیا اب
یہ بہت پریشان ہوا اور لاکھ لاکھ اپنے سحر کو زور دیتا تھا مگر کچھ اثر نہوتا تھا بلکہ اور کمزور ہوتا جاتا تھا
اب یہ اپنے بنگلے سے یکبارگی گھبراکر نکلا اور اُسنے دیکھا کہ ایک ساحر کھڑا ہوا کچھ پڑھ رہا ہی اب
یقین کامل ہوگیا کہ میرا سحر اسی نے رد کردیا ہی اُسوقت اُسی مقام سے زور سے آواز دی کہ اے نابکار
لطف مشیطان مین نے دیکھا کہ تونے میرے سحر کو دفع کیا اِسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا اسوقت تک مین حالت
غفلت مین تھا اور میرا خیال اور طرف تھا ورنہ تیری بھی یہ مجال تھی اور تو بھی یہ لیاقت رکھتا تھا کہ تو
میرے سحر کو دفع اور برباد کردیتا اگر تو اپنے تئین ساحر زبردست سمجھتا ہی تو میدان مین آ اور مجھسے مقابلہ کرلے

یہ کہکر اور چمک کر باہر اپنے بنگلے کے آیا ادھر غزالان نے اپنے سحر کو زور دیا اب دریا بار نے
دیکھا کہ تو بیا واقعہ ہی اور میرا سحر بھی کمی کرتا ہی یعنے گرمی کی شدت کم ہوتی جاتی ہی اور وہ شعلے جو کہ
میرے سحر سے بھڑک جاتے تھے وہ گل ہوتے جاتے ہین اب اسنے خیال کیا کہ اسی کے سحر سے میرا
سحر کم زور ہو گیا اب یہ تدبیر ذہن مین آئی کہ اس سے مقابلہ کرو بس یہ خیال کرکے طرف سہراب
کے چلا سہراب نے جو یہ سُنا کہ اُسنے کہا کہ او نابکار کیون تونے میرے سحر کو دفع کیا مین کب
تجھے چھوڑتا ہون تیری بھی یہ لیاقت تھی کہ تو میرے سحر کو دفع کر سکے یہ کلام سہراب کو بہت
ناگوار گذرا کیونکہ سہراب نے یہ کلام نہ حالت کفر مین کسی کی زبان سے سنے تھے نہ جب سے
یہ مسلمان ہوا ہی ایسے کلام ناشایستہ کسی کی زبان سے نہین سنے تھے اسکو ایسے کلام سُننے کی کب تاب
آتی اسنے صدا دی کہ تو نابکار اور تیرا باپ دادا نابکار کون طرز کلام ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو قوم کا پاجی ہی
بس اپنی زبان کو روک اور ایسے کلام زبان سے کبھی نہ نکالنا ورنہ تیری زبان گدی سے کھینچ لیجائیگی
تو بڑا نامعقول اور نالایق ہی ارے او نابکار تو کیا ہی اور تیرا سحر کیا ہی تیری بھی یہ حقیقت ہی کہ
تو ہمارے روبرو دعوے ساحری کرے یہ جو تونے سحر کیا یہ میرے خاندان کے لونڈے شعبدہ کرتے ہین
بس اب تو ہوشیار ہو جو تیرا جی چاہے میرا بنا لے مین تو تجھکو طفل مکتب سے بھی کم تصور کرتا ہون
وہ جو تیرا حمایتی ہے یعنے سمندر شاہ جادو اُسکو اپنی کمک کے لیے طلب کر وہ آکر تیری
کمک کرے جسنے تجھکو روانہ کیا تھا کہ تو جاکر راہ روک اور خود نہ آیا اور انکو تیل ماش کرتا ہی وہ
بڑا ہوشیار ہی کہ آپ تو شہر مین مونہہ چھپائے ہوئے پوشیدہ بیٹھا ہی اور کافرون کی جان لے رہا ہی
خیر وہ ہمارے ہاتھ سے کہان جائیگا آج نہ ایک دن ضرور سامنا میرا اُسکا ہوگا وہ بڑا مکار ہی اور
دغاباز ہی اُسنے میرے ساتھ وہ حرکت کی ہی کہ کوئی مرد اور صاحب غیرت نکریگا جب مجھسے ناراض
ہوا اور خیال کیا کہ مین اسکو اس خدمت سے علیحدہ کرتا ہون اور اس الزام کی سزا دیتا ہون تو
بڑی خرابی کی بات ہوگی کیونکہ ساحر زبردست ہی اور سب سپاہ اُسکے قبضے مین ہی مقابلہ ہوگا
اس سے بہتر یہ ہی کہ مکر کرو بس مجکو فقرہ دیکر ماہیان کے پاس بھیجا اور اُسکو خفیہ
طور سے تحریر کر دیا کہ اسکو غافل کرکے قید کر لینا چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا یہ صاحب غیرت
و مرد کا کام ہی کہ دھوکا دیکر کسیکو گرفتار کرے بالکل نامردی ہی یہ ایسا آدمی ہی کہ جسکو دیکھتا ہی
کہ یہ نرم اور کم حوصلہ اور کمزور ہی اُسکو تو دبا لیتا ہی اور جسکو زبردست پاتا ہی اُسکے ساتھ پردۂ
دوستی مین دغا کرتا ہی یہ اُسکا قصور نہین ہی بلکہ اُسکی اصل کا قصور ہی شاعر نے یہ شعر اسکے حال
کے موافق کہا ہی شعر پرستار زادہ نیاید بکار + اگرچہ بود زادۂ شہریار + دیگر اگر شاہ دستار
بانو بدہی + مرا سیم و زر تا بنہ اد بدہی + وہ کہا کرے اگر ایسے آدمی لاکھ ثروت اور حکومت
ہو جاے مگر اپنی اصل کی طرف ضرور جاتا ہی اُسکا اثر کم نہین ہوتا ہی یہ سبب اُسکی اصل کا ہی اسمین
کچھ فرق نہین ہی بموجب اس عبارت کے کل شئ یرجع الی اصلہ کیونکہ کل شی رجوع کرتی
ہی طرف اپنی اصل کے جسکی اصل خراب ہوتی ہی اُسمین ضرور اُسکا اثر ہوتا ہی کبھی نہ کبھی
وہ اپنی اصل کی طرف آجاتا ہی کیونکہ یہ اُسکی خلقی بات ہی کوئی بناوٹ نہین ہی اب مین اُسکو کہے دیتا
ہون جب کبھی میرا اُسکا سامنا ہوگا مین اُسکے مونہہ پر بھی یونہی کہونگا میرے ہاتھ سے کہان جائیگا
تو اُسکا فرستادہ ہی تو بھی بڑا بیغیرت ہی تو میرا کیا کر لیگا آ ہمین میدان ہمین گو سے اب میرے تیر سے

مقابلہ ہو جاسے معلوم ہوتا ہی کہ تیری بھی اصل خراب ہی جو تو نے اصل سے ملا ہی اور اُسکی ذلت کی ہی یہ جو سہراب نے کہا اور اسقدر سہراب کو غصہ آیا کہ تمام چہرہ لال ہو گیا اور تمام بدن مارے غصے کے کانپنے لگا اور مونہہ سے کف جاری ہوا دریا بار یہ کلام سہراب کے سننے بہت برہم ہوا اور جامے سے باہر ہو گیا اور کہنے لگا کہ او سہراب اب مین نے پہچانا تو وہی ہی کہ جسکو سمندر شاہ نے اپنا سپہ سالار کیا تھا اور تو نے اپنے ولی نعمت کو نگاہ بد سے دیکھا تھا اور اُس جرم مین تو قید کیا گیا تھا اب تو کسی تدبیر سے رہا ہو گیا ہی اور نمکحرامی پر کمر باندھی ہی اپنے ولی نعمت سے مقابلہ کرنے آیا ہی اب تجھسے بڑھ کے نمکحرام تمام روے زمین مین نہو گا وہ نمک تیرے بدن مین پھوٹ نکلے گا تو اصل کا بد ہی یا مین ارے سیج بیان کر کہ جسنے اسقدر دولت تیرے اوپر صرف کی اور تجھکو پرورش کیا جب تو نے اُسکے ساتھ یہ حرکت نالائق کی اور نمکحرامی پر کمر باندھی تو تو اور کے ساتھ کیا کریگا اور کوئی تجھسے کیا امید ہو گی سہراب نے جواب دیا کہ ہم اصیل تلوار کی خاصیت رکھتے ہین کہ جسکے ہاتھ مین گئے اسی کے ہو گئے جب ہم سہراب کے ملازم تھے اُسکی خیرخواہی اور نمک کا پاس کرتے تھے اُسنے جب ہمارے ساتھ سلوک بد کیا اور صاحبقران نے ہمکو ہدایت فرمائی اور راہ نیک دکھائی گمراہی سے نکالا راہ راست پر لائے اب ہم اُنکے شریک ہین جو اُنکے دشمن ہین اُنکے ہم بھی دشمن ہین سمندر میرے ساتھ کیا سلوک کریگا جب ہمنے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا تب اُسنے بھی ہمارے ساتھ سلوک کیا اب سلوک کرے ذراسے امر مین ہمارا دشمن جانی ہو گیا کوئی مین بدقوم نہ تھا یا محتاج نہ تھا جو اُسنے اس امر سے انکار کیا بلکہ اُسکا ہر طرح سے افتخار تھا کہ مجھ ایسا عالی خاندان اُسکی دامادی قبول کرتا تھا بلکہ میری بیعزتی اور بے آبروئی تھی مگر دل سے ناچار اور مجبور تھا اچھا اس گفتگو اور تقریر سے کیا مطلب اور کیا فائدہ جب مقابلہ ہمارے اور اُسکے ہوگا اُسوقت مین سب خیال ظاہر ہو جاینگے کہ کون عالی خاندان ہی اور کون بدقوم اور بدحقیقت ہی اسوقت ان باتون کی کوئی ضرورت نہین ہی تو ہمارا حال کیا جانے بیفائدہ تو مجھسے تقریر اور بحث کر رہا ہی اب جو تیرا جی چاہے وہ میرے ساتھ کر اتنے عرصے مین وہ بھی قریب آ گیا تھا یہ جو تقریر ہوئی اور گرمی کی شدت بہت کم ہوئی سب سردار اور جرنیل اپنے خیمون سے باہر نکل آئے ضروریات ضروریہ سے فراغت کی نمازین پڑھین سجدہ کیا اور دعائین مانگین کہ خداوند تعالے اس آفت سے ہمکو بچائے اب جو اُس میدان مین دیکھا تو یہ دیکھا کہ دریا کا نام و نشان بھی نہین ہی صاف میدان پڑا ہی جیسا ہمیشہ سے تھا مگر ایک ساحرسے اور سہراب سے مقابلہ ہو رہا ہی گفتگو سخت ہو رہی ہی لیتی وہ اُسکے مقابل مین کھڑا ہی اور وسط لشکر مین غزالان کھڑی ہوئی اپنے سحر کو زور دے رہی ہی مگر کچھ اثر نہین ہوتا بلکہ شدت گرمی کی بہت کم ہوتی جاتی ہی غزالان اپنے دل مین کہتی تھی کہ کیا سبب ہی کہ میرا سحر کچھ اثر نہین کرتا یہ بُراز بردست معلوم ہوتا ہی اُسپر بھی کچھ پڑھ پڑھکر طرف اُس مرتد کے دم کر رہی ہی یہ دیکھکر سب سردار قریب آ گئے کہ دیکھین یہ کیا واقعہ ہی مقابلے کا تماشا دیکھین یہ لوگ تو سب قریب آئے کہ اتنے عرصے مین سہراب کے وہ قریب آیا اور کہا کہ اے سہراب تو اپنا میرے اوپر کر سہراب نے جواب دیا کہ پہلے تو حربہ کر جب مین تیرے حربے سے بچونگا تو مین بھی تیرے اوپر اپنا حملہ کرونگا یہ سنکے اُسنے اپنی جھولی سے ایک نارنج نکالا اور اُسپر اسم سحر

دم کر کے طرف سہراب کے پھینکا سہراب نے جب دیکھا کہ نارنج قریب آیا اُس نارئیل کی طرف
سہراب نے اشارہ کیا کہ وہ شق ہوگیا اور سرد ہو کر زمین پر گرا تب سہراب نے باآواز
بلند کہا کہ ابھی سحر پر تو دعوے کرتا ہی مین اُسوقت غافل تھا اور میرا خیال اور جانب تھا ورنہ
یہ تیری مجال اور طاقت تھی کہ تو اِس مقام پر دریا بنا سکتا اب تو نے بڑی ہما ہمی سے یہ حربہ کیا تھا
دیکھ کیا ہوا دیکھ تیرا نارنج زمین پر پھٹا ہوا پڑا ہی اب اور کوئی حربہ کر ارے کوئی کمال کا سحر کر
کر دل سے لگے ایسے ایسے تو ذرا ذرا سے بچے کیا کرتے ہین یہ جو سہراب نے کہا اُسنے سر جھکا لیا
اور کہا کہ ہوشیار رہ مین ایک حربے مین تیرا کام تمام کرتا ہون صرف دیکھتا تھا کہ تیرا سحر کس قسم کا
ہی اب معلوم ہوا کہ تو ساحر زبردست ہی ہان اب مقابلے کا لطف ہوگا سہراب نے کہا کہ اللہ اللہ
تو ہمارا امتحان کرتا ہے ابھی تجھی یہ لیاقت ہوئی منڈ کی کو بھی دن لگے تو اپنا حوصلہ ہر طرح سے
نکال لے کوئی حوصلہ تیرے دل مین باقی نرہ جاے اُسکے بعد مین سحر کرونگا تو جسقدر سحر کریگا مین
سب دفع کر دونگا پھر تو میرے سحر کو دفع کرنا یہ سُنکے اُسنے ایک سحر کیا کہ ایک ابر آسمان پر پیدا
پیدا ہوا اُس مین سے آگ برسنے لگی سہراب نے کہا کہ شعلہ مزاجی و آتش باری تیری میرے ساتھ
نہ چلیگی یہ کہکر کچھ پڑھکر طرف اُس ابر کے دم کیا وہ ابر دھوان ہوکر غائب ہوگیا اب اُسکو بہت
غصہ آیا اور طیش کھا کر زمین پر دوھتڑ مارا اور کہا کہ ای زمین شق ہوجا اور سہراب کو نگل جا
یہ اُسنے کہا اُدھر سہراب نے یہ کیا کہ ایک قطرہ خون کا اپنی زبان سے نکالکر زمین پر ٹپکا یا اور کہا کہ مثل
پتھر کے سخت ہوجا یہ کہنا تھا کہ زمین مثل سنگ کے سخت اور کرخت ہوگئی اب یہ بھی سحر اُسکا رد
ہوگیا پھر اُسنے اپنے سر کا ایک بال توڑ کر اور سحر پڑھکر کہا کہ ای بال تو اژدر ہوجا اور حریف کو نگل لے
یہ کہتے ہی وہ بال اژدر بنگیا اور فلاخہ آتشین چھوڑتا ہوا سہراب کی طرف چلا سہراب نے ایک دانہ نانخواہ
اُس اژدر پر مارا اور کہا کہ ابھی تو جل جا اُسیوقت اژدر مین آگ لگ گئی اور جلنے لگا ایک چشم زدن
مین جلکر خاک سیاہ ہوگیا جب یہ بھی سحر اُسکا دفع ہوگیا وہ زمین پر گر پڑا پھر شیر ژیان بنکر طرف
سہراب کے چلا سہراب نے کہا کہ یہان سے تو چلا جا تیرا رہنے کا مقام جنگل مین ہی تو یہان
کیون آیا ہی یہان تیرا کیا کام ہی اور اپنی اصلی صورت پر آجا یہ کہنا تھا کہ وہ اپنی صورت پر
ہوگیا پھر یہ بھی حملہ اُسکا دفع ہوگیا اُسنے سنبھل کر اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک
گولا فولادی نکال کر اور اپنی زبان مین نشتر دیکر اور خون ایک پیالے مین لیکر اُس گولے پر
ٹپکا دیے اور سحر کر کے اُس گولے پر سہراب سے کہا کہ جب مین جانون کہ تو بڑا زبردست ساحر
ہی اور خوب سحر جانتا ہی میرے اِس حربے کو تو رد کر دے اب اِس حربے سے تیرا بچنا بہت محال
ہی سہراب نے جواب دیا کہ تیری کیا مجال ہی جس طور سے مین نے تیرے سب حملے رد
کیے یہ بھی رد کر دونگا اسقدر غرور نکر شعر غرور و تمکین و جاہ و حشمت یہ چند انفاس کے ہین
جھگڑے ❊ اجل ہی استادہ دست بستہ تو ید رخصت ابھی بہم ہی ❊ اور پھر دوسرا شعر پڑھا
شعر بگمرہ عزازیل را خوار کرد ❊ بزندان لعنت گرفتار کرد ❊ بس یہ سنکے اُسنے گولہ طرف سہراب کے
پھینکا جب وہ گولا قریب سہراب کے آیا سہراب نے اُنگلی سے اشارہ کیا کہ وہ گولا شق ہوگیا
اُسمین سے ایک لعل نکلا وہ لعل پروانہ کر کے سہراب کے سر پر آیا اور ذفیر دی اُسکا ذفیر دینا تھا
کہ سہراب اُسکے سحر مین مبتلا ہوا اور جھوم کر چلا اور حالت غشی کی ہوئی اِدھر سے یہ تلوار لیکر چلا کہ

سر کاٹ لون ادھر لعل نے پھر ذفیر دی سہراب اور زیادہ جھومنے لگا اور یہ قریب
پہونچ گیا کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی برابر سے سہراب کے اور اُس سے ایک پتلا
پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین ایک پچکاری تھی اُسنے نکلتے ہی وہ پچکاری سہراب کے مونھہ
پر ماری اور کہا کہ ہوشیار ہو جے اب حریف قریب آگیا ہے پچکاری کا پڑنا تھا کہ سہراب
کی یہ حالت ہوئی کہ جیسے کوئی سوتے سے جگا دیتا ہے دفعتہً ہوشیار ہوگیا اور وہ حالت
غشی جاتی رہی اور سنبھل کر سہراب نے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور اُسمین سے ایک چھوٹی
ڈبیا نکالی اور اُسکو کھولا اُسمین سے ایک پتلا نکلا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ پتلا جو
پچکاری لیکر نکلا تھا اور سہراب کو ہوشیار کرکے غائب ہوگیا تھا پس سہراب نے
اُس پتلے سے کہا جو کہ اُس ڈبیا سے نکلا تھا کہ اِس لعل کو حلال کر ڈال یہ سہراب کا کہنا تھا
کہ اُس پتلے کے پر پیدا ہوئے اور وہ اُڑا اور قریب اُس لعل کے پہونچا اُس پتلے کے ہاتھ مین
پر ایک چھوٹا سا جال تھا اور ایک ہاتھ مین کارد تھی پس اُس پتلے نے وہ جال اُس لعل کے
مارا وہ لعل اُس جال مین پھنس گیا اور تڑپنے لگا لاکھ لاکھ کوشش کی کہ مین رہا ہو جاؤن
مگر کچھ بس نہ چلا ادھر دریا بار نے اپنے سحر کو زور دیا مگر کچھ نہوا اُس پتلے نے پکڑ کر اُس
لعل کو حلال کر ڈالا اور اُسی وقت اُسکا خون لیکر سہراب کے پاس آیا اور کہا کہ خون لعل کا
حاضر ہے سہراب نے وہ خون لیکر اپنے پاس رکھا ادھر اُس مُردے لعل مین آگ لگ گئی
اور جلکے خاک سیاہ ہوگیا اِدھر سہراب نے صدا دی کہ او ملعون تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جاتا ہے مین تیرے بہت سے حربے رد کر چکا ہون اب میرے حربے کی نوبت آئی ہے شعر
تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہکر اور جوڑے
سے ایک گولا نکالا اُسپر اُس لعل کا خون ٹپکا دیا اور کہا اب تو میرے حربے کو رد کر لو
مین جانون کہ بہت بڑا زبردست ساحر ہے اور کمال رکھتا ہے اُسنے جواب دیا کہ جو ہر کر وہ مین
تمہارے حربے کو رد کر دونگا پس سہراب نے وہ گولا دریا بار پر مارا اُسنے بھی چند سحر اُسکے دفع کرنے
کے لیے کیے مگر کچھ نہو سکا وہ گولا پیشانی پر اُسکے آکر پڑا پچاس ٹکڑے ہوکے ہوئے تاریکی تمام میدان مین
چھا گئی صداہاے گیرو دار بلند ہوئی سنگ باری ہونے لگی بہر غل مچانے لگے آواز آئی کہ مارا مجکو
کہین جان بندہیم افسوس مردیم وجان دادیم گر مطلب خود نرسیدیم مرا کشتی کہ نام من دریا بار جادو
بود تھوڑے عرصے تک تو تاریکی رہی اور سنگ باری رہی بعدہ وہ تاریکی دفع ہوگئی اور روشنی
ہوئی دیکھا کہ ایک لاش ساحر کی اُس میدان مین پڑی ہوئی ہے پھر ایک بگولا پیدا ہوا اور اُس لاش کو
اُٹھا کر طرف سمندر بہ کے لیکر چلا اب اُسکے مرنے کی خبر ہر ہر جادو وحیران جادو و رورق جادو
کو ہوئی یہ تینون یہ خبر سنکے بہت متفکر ہوئے اور اپنے اپنے مقام پر فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کیجاے
یہ تو بڑا غضب ہوا کہ ایک ساتھی ہمارا مارا گیا اب انھون نے دریافت کیا کہ اِسکو کسنے قتل کیا
معلوم ہوا کہ سہراب جادو نے جو کہ قبل مین سمندر شاہ کا سپہ سالار تھا اب وہ اہل اسلام کا
شریک ہو گیا ہے اب اُنھون نے خیال کیا کہ یہ تو بہت بڑا ساحر زبردست ہے کہ جسنے اتنے بڑے
ساحر کو یون قتل کیا کہ جسکا کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا اب یہ معلوم ہوا کہ لشکر اسلام کے ساتھ بڑے
بڑے ساحر زبردست ہین یہ خیال کرکے ہرمزا اپنے مقام پر سے حیران کے پاس آیا حیران نے

مقام پر بیٹھے ہوا تھا اور یہی فکر کر رہا تھا کہ ہرمز آکر پہونچا حیران جادو نے کہا کہ کیون ہرمز اسوقت تم کدھر آئے اور کس فکر مین ہو اور اپنے مقام کو تنہا چھوڑ آئے ہو اگر حریف تمہارے مقام پر آپہونچ جاتے تو کیا ہوگا تمکو تو معلوم ہوگا کہ دریا بار تو مارے گئے ہرمز نے کہا کہ یہی خبر سنکے تو جلدی مین آیا ہون کہ کیا تدبیر کرون اور کیونکر حفاظت کیجاے اب معلوم ہوا کہ اہل اسلام کے بھی بڑے بڑے ساحر شریک ہاین یہ تو معلوم ہوا ہوگا کہ دریا بار کو سہراب جادو نے قتل کیا جو کہ سپہ سالار سمندر شاہ تھا اب کسی سبب سے اہل اسلام کا شریک ہوگیا ہی اُسنے دریا بار کو قتل کیا سہراب ساحر زبردست ہی مین اس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہون اب کوئی راے ایسی بتلاؤ کہ جس سے یہ قصہ دفع ہوجاے حیران نے کہا کہ میری عقل خود دنگ ہی چلو زورق کے پاس اُس سے بھی صلاح کرین جو وہ تدبیر بتلاوے اور مناسب سمجھو اوسکو کرنا چاہیے ہرمز نے کہا کہ چلو یہ سنکے حیران اُٹھا اور ہرمز کو ہمراہ لیکر زورق کے مقام پر آیا تھا زورق بھی اسی فکر مین بیٹھا ہوا تھا کہ یہ دونون زورق کے پاس پہونچے اور زورق سے صاحب سلامت ہوئی یہ دونون بیٹھے زورق نے کہا کہ اسوقت تم دونون صاحب کہانسے آتے ہو ہرمز اور حیران نے کہا کہ تمکو معلوم ہوا ہوگا کہ دریا بار کو سہراب نے قتل کیا اب کیا تدبیر کیجاے ہم پہلے سے غافل تھے ہمنے عیارون کا فقط بندوبست کرلیا تھا اور انھین کا خیال تھا زورق نے کہا کہ مجھے اسکی تدبیر کی تھی مین تو تدبیر کرچکا ہون کیونکہ مجھے سمندر شاہ نے کہا تھا کہ لشکر کے ہمراہ دو ساحر بڑے زبردست ہین ایک سہراب اور ایک [illegible] کیا تمکو اسکا خیال نہ تھا ان دونون نے کہا کہ ہمکو بالکل خیال نہ تھا اور معلوم ہوتا ہی کہ دریا بار بھی اسی دھوکے مین مارے گئے یہ سنکے زورق نے کہا کہ وہ تو مارے گئے اب آپ لوگ اپنی تدبیر کیجیے ان دونون نے کہا کہ جو آپ فرمائیے اُسنے جواب دیا کہ جو آپکا جی چاہے وہ کیجیے مین تدبیر کیا بتلاؤن یہ سنکے حیران اور ہرمز کہنے لگے کہ آپ تو تدبیر کرچکے ہین اُسنے کہا کہ ساحر کی کیا تدبیر ہی اپنا اپنا سحر درست کیجیے اور بخور وغیرہ دیکر اُنکو تیار کیجیے کہ وقت پر روانہ کرین اور اُنسے مقابلہ کرین سواے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر میرے ذہن مین نہین آتی ہی اور جو سحر کمال کے ہون اُنکو تیار کررکھو اسکے سوا اور کیا تدبیر ہی یہ جو زورق نے کہا سنکے حیران اور ہرمز نے کہا کہ ہم دونون جانتے ہین صرف آپ کو آگاہ کرنے آئے تھے زورق نے کہا کہ مجکو تو پہلے ہی سے معلوم ہوگیا تھا کیونکہ مین نے اسکا بندوبست کرلیا تھا اور کرلیا ہی جو تمہیر یا اُسپر گذری تھی اور جو اب گذریگی سب کی خبر ہوجائیگی یہ سنکے یہ دونون زورق کے پاس سے اُٹھکر اپنے مقام پر آگئے اور اپنے اپنے سحر کو درست کرنے لگے اور زور دینے لگے اور جو جو کہ سحر کمال کے تھے اُنکو برتنے لگے یہ تو اس فکر مین مین اب اس میدان کا حال تحریر کیا جاتا ہی کہ بعد مرنے دریا بار کے وہ سب حالت دفع ہوگئی وہ دریا اور وہ شعلہ مٹ گیا وہ گرمی بھی جاتی رہی اور تارکی بھی دفع ہوگئی اب جو دیکھا گیا تو وہ صحرا سرسبز ہی تمام گلون سے مملو ہی ہر طرف سبزہ لگا ہی جسکو دیکھکر ایک قسم کی فرحت حاصل ہوتی تھی روح کو راحت اور قلب کو تروتازگی اور مسرت ہوتی تھی ہواے سرد و خوشگوار چل رہی تھی باد سموم موقوف ہوگئی تھی ہر طرف چشمے پانی کے لبریز تھے یہ بہار دیکھکر اہل لشکر بہت خوش ہوگئے جرجیل نے سہراب سے آکر عرض کیا کہ اقبال صاحبقران سے مین نے اُس ساحر کو قتل کیا جسکے سبب سے یہ صحرا دوزخ بنا ہوا تھا گرمی بشدت تھی اور اہل لشکر کو شدت سے پیاس لگی ہوئی تھی کہ مارے عطش کے انکی حالت

خراب تھی اب حکم فرمائیے کہ پانی پئیں کیونکہ وہ ساحر تو مارا گیا اُسکے مرتے ہی جتنی آفتیں تھیں
سب دفع ہوئیں جو مین نے عرض کیا تھا کہ صحرا پُر بہار ہے حضور ملاحظہ فرمائیے کہ کیسا یہ باقصد جنگل
ہے اب یہانسے لیکر اور سمندر یہ تک اسی قسم کی جنگل کی راہیں ملینگی کوئی مقام سبزہ زار سے خالی
نہین ہے ایک سے ایک مقام پُر فضا ہے اور پُر بہار ہے جرنیل نے کہا کہ دراصل جو تمنے کہا تھا اُسمین
فرق نہوا یہ سب حالت اُسی نابکار کے سحر کی تھی تمنے بہت بڑا کام کیا اور بڑی جوانمردی کا کام
کیا کیا کہنا تمہارے سحر کی تعریف نہین ہوسکتی ہے اب یہ معلوم ہوا کہ تم ساحر زبردست ہو آج تمہارا
کمال ہم سبکو ظاہر ہوا صاحبقران کی خدمت مین تمہاری جان فشانی کی تعریف کی جائیگی سہراب
نے عرض کیا کہ یہ کیا امر مشکل تھا مین نے کیا ایک ساحر کو قتل کیا اُسکا حربہ مجھپر نہ کارگر ہوا
میرے وار نہ رد کر سکا آخر کو قتل ہوا جرنیل نے کہا کہ یہ امر تو سچ ہے مگر کچھ جرأت اور کمال
کی بھی تو ضرورت ہے اگر تم کمال نہ رکھتے ہوتے تو کیون اُسکے حربون کو رد کرتے اور اُسکو
کیونکر قتل کرتے سہراب خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصے مین غزالان بھی آئی اُسنے بھی سہراب
جادو کی بہت تعریف کی کہ ایسا ساحر زبردست کم ہوگا سہراب نے کہا کہ اے ملکہ تمنے بھی اُسکے
سحر کو خوب دفع کیا اور خوب شدت گرمی کو دفع کیا ورنہ اہل لشکر تڑپ تڑپ کے ہلاک
ہوجاتے غزالان نے کہا کہ یہ سحر کیا تھا اور یہان کیا ضرورت تھی کہ جو کمال دکھایا جاتا
اِس سحر کی کیا اصل و حقیقت تھی اور ایسا ساحر تھا کہ جو کمال دکھایا جاتا یہ بھی ایک شعبدہ
تھا سہراب نے کہا کہ تم سچ کہتی ہو تمہارے سحر کا کون مقابلہ کر سکتا ہے کس کو قدرت ہے
تم آفتاب جادو کی تعلیم کردہ ہو جو کہ اپنے وقت کے ساحری اور جمشید تھے غزالان
نے کہا کہ یہ آپ کی صرف بزرگی ہے کہ جو آپ ایسا فرما رہے ہین ورنہ میری کیا اصل ہے
آپ کے روبرو آپ خود اپنے وقت کے سامری ہین آپ بڑے بڑے ساحرون سے تعلیم
یافتہ ہین جو کہ اپنا مثل اور نظیر نہین رکھتے تھے گتنے ساحرون کے کمال آپ مین ہین اُسوقت
گو مین اپنے کام مین مصروف و مشغول تھی اور اپنے سحر کو زور دے رہی تھی اُسپر بھی آپ
کے مقابلے کا تماشا دیکھ رہی تھی کس کس بے پروائی سے آپنے اُسکے حربے رد کیے ہین
آپ پر ایک حربہ بھی اُسکا کارگر نہوا لاکھ لاکھ اُسنے اپنے سحر کو زور دیا کچھ نہو سکا مثل
مشہور ہے کہ کالے کے آگے کہین چراغ جل سکتا ہے پھر آپنے جادوئی سحر کیا وہ نہ رد کر سکا
آخر کو قتل ہوا سہراب جادو نے کہا کہ میری کیا مجال تھی کہ مین اُسکو قتل کرتا فقط صاحبقران
کے اقبال نے اُسکو قتل کیا یہ سنکر جرنیل سے کہا کہ اب آپ یہان قیام فرمائین کوئی
خطر نہین ہے جرنیل نے اُسیوقت اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اب جسکا جی چاہے پانی پیے یہ آب
اصلی ہے وہان کسیکو اب پانی کی خواہش بھی نہ تھی بلکہ کوئی پانی کا نام بھی نہین لیتا تھا نہ جانور
نہ انسان وہ تو اُسکے سحر کا اثر تھا کہ سب بسبب پیاس کے بیقرار تھے اب کون پانی پیتا سب
اپنے اپنے خیمون مین بآرام تمام بیٹھے تھے مگر کوئی باہر نہ نکلا ہان فقط جرنیل چند سردارونکو
لیکر برائے سیر صحرا نکلا تمام صحرا کے جنگل کو ہر ایک قسم کے گلون سے مملو دیکھا وہ صحرا کیا تھا
بلکہ نمونہ تھا باغ شداد کا یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا رات ہوئی لشکر طلایہ پھرنے لگا ہر ایک اپنے مقام پر
راحت سے آرام پذیر ہوا وہ رات گذری صبح کو جرنیل نے لشکر کے کوچ کرنے کا حکم دیا اُسیوقت

لشکر میں بندوبست ہونے لگا اور سب لشکر تیار ہو گیا اُسوقت جزیل نے کوچ کیا آگے
آگے لشکر کے غزالان تخت سحر پر سوار تھی فقط اس خیال سے کہ شاید کوئی اور ساحر
سمندر نے براے راہ روکنے کے روانہ کیا ہو اور وہ راہ میں مقیم ہو اور کوئی مقام اُسنے
سحر سے درست کیا ہو پس لشکر اسطور سے چلا جاتا تھا وہ دن تو لشکر براحت منزل پر پہونچا
رات بسر ہوئی سحر کو پھر لشکر طرف منزل کے روانہ ہوا کوئی نصف راہ طے کی ہوگی کہ غزالان
نے دیکھا کہ جدھر کو ہم جاتے ہیں اُس طرف ایک پہاڑ ہے اور اُس پہاڑ سے شعلے آگ کے
نکل رہے ہیں اور اسقدر وہ پہاڑ بلند ہے کہ آسمان سے ملا ہوا ہے قلہ کوہ نہیں معلوم ہوتا ہے اور مثل برف
کے سفید ہے اور بڑی دور تک ہے غزالان اُسکو دیکھکر اپنے دل میں کہا کہ یہ پہاڑ کیسا ہے اس طرف
تو کوئی پہاڑ نہ تھا اور عین اُس راہ پر جو کہ سمندریہ کو گئی ہے ضرور کوئی نکوئی یہ امر ہے اور کسی نہ کسی ساحر نے
آگے راہ روکی ہے خیر دیکھا جائیگا یہ خیال کرتی ہوئی آگے آگے لشکر کے چلی آتی ہے ادہر سب لشکر نے
بھی اُس پہاڑ کو دیکھا کہ جدھر کو ہم جاتے ہیں اُس طرف ایک کوہ حائل ہے اور اُس پہاڑ سے شعلے نکل
رہے ہیں یہ حال دیکھکر سب اہل لشکر اُسی مقام پر ٹھہر گئے جب آگے کے لوگ ٹھہر گئے تو عقب
کے بھی لوگ ٹھہر گئے جزیل نے جو دیکھا کہ لشکر تھم گیا تو دریافت کیا کہ اسکا کیا سبب ہے جو لشکر
تھم گیا اہل لشکر نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمائیں ہم لوگ کیونکر آگے بڑھنے کا قصد کریں ایک پہاڑ
سد راہ ہے جدھر جانے کا قصد کرتے ہیں وہی پہاڑ حائل نظر آتا ہے یہ خبر سنکے جزیل نے دیکھا تو در حقیقت
کوہ بلند حائل ہے اُسوقت اپنے خیال کیا کہ یہ بھی کسی ساحر کا ہے چونکہ وہ مقام تو بہت پُر فضا تھا حکم
دیا کہ اسی مقام پر سب لشکر اُترے جب کوئی تدبیر کیجائے گی تو آگے کو لشکر روانہ کیا جائیگا اور
کوئی اہل لشکر میں سے نیچے اس پہاڑ کے نہ جاے آئندہ اُسکو اختیار ہے یہ جو حکم دیا تو لشکر اُسی مقام پر
اُترنے لگا خیمے برپا ہونے لگے سہراب عقب لشکر میں تھا اُسنے جو یہ حال دیکھا کہ لشکر غیر منزل پر اُترنے
لگا اسکا کیا سبب ہے سہراب نے جو نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو واقعی میں ایک پہاڑ بہت بڑا کہ جسکا
اول و آخر کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے اور بلندی میں آسمان سے ملا ہوا ہے حائل راہ ہے یہ دیکھکر اپنے خیال
کیا معلوم ہوتا ہے کہ اسی سبب سے لشکر نے قیام کیا ہے یہ پہاڑ بھی کسی نہ کسی ساحر کا ہے ضرور کسی ساحر
نے اپنے سحر سے بنایا ہے ذرا چلکر دیکھنا چاہیے کہ یہ کون ذات شریف یہاں پر تشریف لائے ہیں
جو راہ روک کر کھڑے ہوئے ہیں اور ہماری راہ روکی ہے کیا انکو قتل دریا بار کی خبر نہیں ہوئی جو
اپنے آگے راہ روکی یہ دل میں خیال کرتا ہوا جزیل کے پاس آیا اور کہا کہ آپنے لشکر کو بدون پہنچے
ہوئے منزل پر کیوں اُترنے کا حکم دیا جزیل نے جواب دیا کہ لشکر آگے کیونکر روانہ کیا جاتا ذرا ملاحظہ
تو کیجیے کہ راہ تو ہے ہی نہیں بہت بڑا پہاڑ سد راہ ہے سہراب نے کہا کہ یہی سبب ہے اے جزیل یہ
سحر ہے کسی ساحر کا اگر خدا چاہتا ہے تو اسکو بھی ایک چشم زدن میں دفع کیے دیتا ہوں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُس
پہاڑ پر سے ایک ٹکڑہ ابر کا اُٹھا اور آسمان پر جا کر پھیلنے لگا یہاں تک کہ تمام لشکر اور صحرا پر محیط ہو گیا اور
اُس ابر میں رعد کی گرج اور برق کی چمک بشدت تھی اور ہوا اسقدر سرد چل رہی تھی کہ جسکی حد نہیں
اہل لشکر کا مارے برودت کے یہ حال ہے کہ کانپ رہے ہیں دانت سے دانت بج رہے ہیں کوئی
کمل اوڑھے ہے کوئی آگ کو جلا کر تاپ رہا ہے کوئی دری اوڑھے ہے جو کہ افسر لوگ ہیں وہ دو دو شالہ پر دوشالے
اوڑھ رہے ہیں اُسپر بھی شدت سردی سے کانپ رہے ہیں آتشخانہ بنائے ہیں اُسمیں بیٹھے ہوئے ہیں

آگ گل ہوئی جاتی ہی یا تو ہوا چل رہی تھی اور ابر محیط تھا کہ ایک مرتبہ پانی برسنے لگا اور بڑی شدت
سے برف گرنے لگی اب تو اور سردی زیادہ ہوئی ہر چہار طرف برف کا انبار لگا ہوا ہی سب خیمے
برف کے اندر دب گئے ہین اُسمین جو سردار ہین وہ سب مارے سردی کے کانپ رہے ہین یہ
حالت تھی سہراب نے جو یہ حالت سردی کی دیکھی اور برف باری کی اُسوقت اسنے خیال کیا کہ
یہ کیا سبب ہی اور یہ ابر سحر کا ہی اور بارش آب سحر کی سحر ہو رہی ہی یا اصلی بارش ہی اسنے اپنی جھولی سے
ایک پرچہ کاغذ کا نکالا اُسپر چند لکیرین بنی ہوئین تھین سہراب نے اُس کاغذ پر کچھ سحر پڑھا اور کہا
کہ ای کاغذ یہ بیان کر کہ یہ ابر اصلی اور برف باری اصلی ہی یا سحر کی ہی یہ جو سہراب نے دریافت
کیا تو اُس کاغذ پر تحریر پایا کہ یہ برف باری اور بارش سحر کی ہی اور یہ سحر مرمر جادو کا ہی جو کہ وہ
کوہ مرمر بنائے ہوئے اور راہ روکے بیٹھا ہی اور راستہ سمندر یہ کا بند کیا ہی یہ جو سہراب پر
ظاہر ہوا پس سہراب نے کچھ اسم سحر ایک نارنج پر پڑھکر اور اُس نارنج کو طرف اُس ابر کے پھینکا وہ نارنج اُس
ابر پر جا کر پڑا اور ایک برق چمکی وہ برف باری اور بارش آب سب موقوف ہو گئی اور وہ ابر ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا وہ برودت اور سردی سب جاتی رہی ابر کا نام و نشان بھی باقی نرہا معلوم بھی نہوا
کہ کدھر غائب ہو گیا اور وہ رعد کی گرج و برق کی چمک یک لخت موقوف ہو گئی وہ جو ابر اور
برف کے پہاڑ بنکر تیار ہو گئے تھے اور سب خیمے برف مین پوشیدہ ہو گئے تھے وہ سردی کم ہوئی
یہ جو مرمر نے دیکھا کہ میرے ابر سحر کو کسی نے برطرف کیا میرا سحر رد کیا بڑا غصہ آیا اور بہت برہم
ہوا چونکہ اُس پہاڑ کے اندر بخوف عیاران بیٹھا ہوا تھا اُسنے جو یہ حال دیکھا اور اپنے سحر کو
برطرف پایا ایک مرتبہ پہاڑ سے نکل آیا اور کہنے لگا کہ کسنے میرے سحر کو رد کیا وہ کون اجل رسیدہ
تھا کہ جسنے یہ حرکت ناشائستہ کی یا بدولت اقبال کا ذرا بھی خوف نکیا اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ
کوئی اسکا بانی ہی جسنے یہ حرکت کی ہی وہ میرے سامنے تو آئے ذرا مین بھی تو اُسکو دیکھون کہ
وہ کون ہی اور کیسا ساحر ہی جسکو اپنے کمال کا بڑا غرہ ہی میرے روبرو آکے مقابلہ کرے یہ کہتا
ہوا باہر پہاڑ کے آیا ایک درہ اُس پہاڑ مین بنگیا تھا یہان غزالان آگے لشکر کے کھڑی
ہوئی تھی جب جبرئیل نے لشکر کے اُترنے کا حکم دیا تھا اور یہ تخت سحر کو بڑھا کر طرف اُس
پہاڑ کے چلی تھی اُسوقت پہونچی تھی کہ جب وہ ابر محیط ہوا تھا اور بارش ہونے لگی تھی یہ حیران
کھڑی تھی اور اپنے دلمین خیال کر رہی تھی کہ یہ کیسا ابر ہی کہ فقط لشکر پر برستا ہی اور برف بھی لشکر
ہی پر گرتی ہی یہان نہ تو بارش ہوتی ہی نہ برف گرتی ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ یہ ضرور سحر کا کارخانہ
ہی اور یہ قصد کر رہی تھی کہ مین کچھ سحر کرون اور اس ابر سحر کو دفع کرون کہ اُدھر سہراب نے
اُسکو دفع کر دیا تھا اب اسنے خیال کیا کہ یہ ابر اصلی تھا سحر کا ابر نہین تھا اگر سحر کا ہوتا تو یکبارگی
نہ موقوف ہو جاتا اسی طور سے محیط رہتا اور بارش بھی اُسی طور سے رہتی اور برف بھی
گرا کرتی خود بخود برطرف ابر ہو جاتا یہ تو یہ خیال کر رہی تھی کہ ایک مرتبہ اُس کوہ سے ایک
گران ڈیل قوی تن نہایت بد شکل ساحر نکلا اور کچھ منہ سے کہتا ہوا نکلا یہ جو کلام غزالان
نے سنے غزالان پلٹ کر دیکھا کہ ایک ساحر پہاڑ سے نکلا ہوا جذبے مین بھرا ہوا چلا
آتا ہی اسنے جو اُسکو دیکھا اور وہ تقریر سنی جواب دیا کہ ہمنے تیرے سحر کو دفع کیا ہی جو تیرا
جی چاہے وہ ہمارا بنا لے ہم تیرے سامنے موجود ہین جب اُسنے یہ تقریر غزالان کی سنی

تو دل مین خیال کیا کہ اِسکے سحر کو سہراب جادو نے دفع کردیا ہی یہ اُنھین کی سب کارروائی
ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُنکو معلوم ہوگیا کہ یہ ابر سحر ہی اور سحر کی بارش اور برف کی ہیں دفع کردیا اِس
ساحر سے مین مقابلہ کرون یہ خیال کر کے یا تو تخت بزدر سحر بلند کیے ہوئے تھی یہ کہتی ہوئی
نیچے آئی کہ دیکھون تو یہ میرا کیا کر لیتا ہی ہمنے تیرا سحر دفع کیا ہی اب تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ
ہمارے روبرو سحر کرسکے اور ہمارے آگے دعوے ساحری کا کرے یہ علم سحر خاص ہمارے
لیے ہی نہ کہ تجھ ایسے نامردون کے لیے ذرا چھو کردیا سب سحر خاک مین ملگیا پتہ بھی نہ معلوم ہوا اگلا
چلدیا یہ کہتی ہوئی زمین پر آئی مرمر نے جو دیکھا کہ ایک آفتاب آسمان پر سے تخت پر بیٹھا
ہوا چلا آتا ہی چونکہ غزالان بہت حسین تھی اور ابھی اِسکا سن بھی کم ہی یعنے چودہ یا پندرہ برس کا
بھا جوان ہی مرمر نے جو دیکھا کہ تخت پر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین دھانی جوڑا پہنے ہوے
بیٹھی ہوئی ہنستی ہی اور بائین شانے پر جھولی سحر کی پڑی ہوئی ہی وہ یہ تقریر کرتی ہوئی چلی آتی
ہی بس مرمر نے صدا دی او چھوکری کیا بیہودہ تقریر اور گفتگو کرتی ہی تو نے کبھی ساحرونکو
نہین دیکھا اور نہ کبھی کسی ساحر سے مقابلہ ہوا ہی جب کسی ساحر سے مقابلہ ہوگا تو اُسوقت
حال معلوم ہوگا آج سامنا ہوا ہی دم بھر مین ساری قدر و عافیت معلوم ہوئی جاتی ہی آج تو میرے
ہاتھ سے ماری جائیگی در یا بار مین نہین ہون کہ تجھ ایسی ساحرہ مجھکو قتل کرلے اگر مقام عجب ہی کہ اُسکو
سہراب نے قتل کیا سہراب تو نہ نکلا اُسکے عوض مین تو نکلی خیر کسے باشد یہ جو غزالان نے سُنا
چونکہ وہ قریب آگئی تھی کہا کہ او نامرد بیغیرت سہراب تیرے مقابلے کو کیون آتا کیا اُسے غرض تھی
کہ تجھ ایسے نامرد سے مقابلہ کرتا مین تیرے قتل کو کافی ہون تو پہلے میرے سحر کو رد کردے اور
مجکو تو زخمی کردے دیکھون تو تیرا سحر کس کمال کا ہی اور تو کیسا ساحر ہی تو مین جانون تو میرا مقابلہ
بھی کرسکیگا تو کیا سہراب سے مقابلہ کریگا اول تو تیری یہی نامردی ہی کہ تو نے پوشیدہ ہوکر سحر کیا
جب ہمنے تیرے سحر کو دفع کیا تو عاجز ہوکر اور گھبرا کر نکل آیا بڑا تو نامرد اور سخت بیغیرت ہی کہ مجھے
چار آنکھین کر کے کلام کرتا ہی تجکو تو زمین مین گڑجانا تھا اول تو اپنے نام سے مجکو آگاہ کر اُسکے
بعد مجھسے مقابلہ کرنا کیا فائدہ ہوگا کہ بے نام و نشان تو مارا جاے اُسنے جواب دیا کہ تو نے سُنا ہوگا کہ
ساحر ہم عصر ساحری مرمر جادو وہ مین ہی ہون اور میرا ہی نام مرمر جادو ہی غزالان نے
اُسکی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مرمر تو پہلے ہی سے تیرا نام ہی تو میرے ہاتھ سے ضرور مارا جائیگا تو
بیکار تیری اولاد اور تیرے عزیزون کو تیرے مرنے کا افسوس ہوگا کہ ایک نشانی تھی اگر کوئی
سنگ تراش دیکھ لیگا تو کیا عجب ہی کہ تیری بڑی قدر و منزلت کرے اور کوئی چیز بہت عمدہ
و نادر روزگار تیار کر کے بقیمت گران فروخت کریگا اور اُس سے بہت فائدہ اُٹھائیگا کیونکہ
مرمر بڑے کام آتا ہی اگر تو مجھسے مقابلہ کریگا تو ساری شیخی بھول جائیگا مین تیرے ٹکڑے ٹکڑے
کر کے زاغ و زغن کو کھلاؤنگی تیشہ سحر سے تو جانتا ہی کہ فرہاد نے کیونکر کوہ سخت کو تراشا ہی مین
تیری سب کرختگی نکالدونگی تو یہ خیال کرتا ہی کہ مین ساحر زبردست ہون اور میرا نام مرمر جادو
ہی مجھسے کون مقابلہ کرسکتا ہی تو کس بھروسے پر بھولا ہی پہلے ہی بسم اللہ غلط ہی کہ لفظ مرمر تیرے
نام مین ہے جسنے تیرا نام یہ رکھا ہی بہت مناسب سمجھ کے رکھا ہی اب تجھسے کہان تک تقریر کرون
اور اپنے دماغ کو خالی کرون کیونکہ تو مرنے والا ہی یہ سُنکے مرمر جادو نے کہا کہ اے لڑکی غزالان

میرے تیرے تو مقابلہ اگر رات کو ہوتا تو خوب لطف اور مزہ ہوتا اور مجھکو بھی تیری وجہ سے مزہ حاصل ہوتا اور تجکو بھی میری سختی اور کرختگی کا حال رات کو پلنگ پر ظاہر ہوتا کہ مین مرد ہون یا نامرد دن کو کیا مقابلہ کرون عورت مرد کا پلنگ پر خوب مقابلہ ہوتا ہی اسوقت آؤ اب میرے تیرے مقابلہ رات ہوگا یہ مقابلہ کا میرے تیرے وقت نہین ہی آج رات کو امتحان میری مردمی اور نامردی کا کر لینا یہ جو کلام نامعقول غزالان نے سنے بہت غصہ آیا کہ اپنے جامے سے باہر ہوگئی مارے غصے کے مونہہ سرخ ہوگیا کیونکہ کبھی ایسے کلام غزالان نے نہ سنے تھے پس برہم ہوکر کہا کہ یہ کلام کیسے بیہودہ کہ رہا ہی اپنی زبان کو روک معلوم ہوتا ہی کہ تو پاجیون کی صحبت رکھتا ہی اگر اچھی صحبت ہوتی تو ایسے کلام ناشایستہ نہ کرتا اب مین تجھے اس تقریر کی سزا دیتی ہون اور سب لطف اور مزہ بتائے دیتی ہون یہ کہکر قصد کیا کہ برق سحر چمکا کر اسکے دو پرکالے کردون پھر خیال آیا کہ طریقہ اسلام مین حریف پر پیشدستی کرنی جائز نہین بالکل خلاف شجاعت و مردانگی ہی اور اہل اسلام کے طریقے کے خلاف ہی پس رک گئی اور کہنے لگی کہ تو اپنا حربہ کر اسنے کہا کہ جانی تیرے اوپر ہاتھ نہین اٹھتا ہی کیا عورت پر ہاتھ اٹھاؤن خصوصاً تجھ ایسی عورت پر جو کہ حسین اور شکیل اور جوان لائق پیار کرنے کے ہی اور جسکی صحبت سے مزہ ملے دل کو راحت حاصل ہو اب تو بڑا ظلم کرتی ہی جو مجھے مقابلہ کرتی ہی لے میرا سر حاضر ہی تو اپنے ہاتھ سے کاٹ لے تیری تیغ ابرو کا مین گھائل ہون تیری نظر نے مجھکو بسمل کر دیا ہی غزالان نے کہا کہ در اصل تیری قضا میرے ہاتھ سے آئی ہی اور تیرے سر پر قضا کھیل رہی ہی پس اپنی زبان کو بند کر اسمین خیریت ہی ورنہ گدی کی طرف سے کھینچ لی جائیگی اگر تو مقابلہ کرتا ہی تو مقابلہ کر اس بیہودہ گفتگو کرنے سے کیا فائدہ ہوگا ورنہ تو میرے سامنے سے چلا جا مرمر نے کہا اگر تو یون نہ مانیگی مین تجھے قتل تو کیا کرون ہان اسیر کرکے لیجاؤنگا اور تیرے ساتھ عیش و عشرت کرونگا یہ کہکر اور کمند سحر تیار کرکے طرف غزالان کے ڈالی غزالان نے اف جو کی کمند جل کے خاک سیاہ ہوگئی یہ دیکھکر مرمر نے کہا کہ اسنے میرے ایسے سحر کو اپنے سحر سے جلا دیا غصہ ہوکر کہا لے یہ حربہ رد کر یہ کہکر اور نارنج سحر جو کہ اسنے بڑی محنت اور مشقت سے تیار کیا تھا غزالان کے مارا پس وہ نارنج سحر آکر پیشانی پر غزالان کی پڑا اگر اسکے مقام پر دوسرا ساحر ہوتا فوراً اسکا کام تمام ہوجاتا قدرت خدا سے اسکے صدمے سے بچی اور اس نارنج سحر کو اپنے ہاتھ مین لیا اور طرف مرمر کے اسم سحر پڑھکر مارا مرمر نے جو دیکھا کہ میرا سحر خود میری طرف واپس آتا ہی فوراً کچھ سحر پڑھکر اشارہ کیا کہ وہ شق ہوگیا اور سر زمین پر گر پڑا اب تو مرمر بہت ہی برہم ہوا اور کہنے لگا کہ میرے دونون سحر کو اسنے رد کر دیا پس ایک گولا جیب سے نکالا اور سحر خون کے پڑھکے دیکر غزالان پر مارا غزالان نے سحر کیا اور اشارہ کیا وہ گولا شق ہوا اسمین سے برق چمک کر گری غزالان نے سپر سر پر قایم کی وہ برق جو گری سپر کو قلم کرکے سر پر آئی اور دو انگل سر مین در آئی اسنے جو سحر کیا وہ برق سر پر ہوگئی اسنے اسکو دفع کیا مگر خون غزالان کے سر سے جاری ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شفق مین ماہ تابان آگیا ہی پس اسکو غصہ آگیا اور کہا کہ او مرمر تو نے بڑا غضب کیا اور مجھکو زخمی کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جاتا ہی ایک ضرب مین تیرا کام تمام کرتی ہون مین تجھی تیرے حربے رد کر چکی ہون اب تو میرے حربے سے بچ اور ہوشیار ہو یہ کہکر اور جو سر پر ہاتھ ڈالا اور ایک ڈبیا جوڑے سے نکالی

اُسپر کچھ اسم سحر پڑھا کہ وہ خود بخود کھلی اُس مین سے ایک پھول نکلا بس غزالان نے وہ پھول
لیکر اور اُسکو گردش دیکر مرمر کے مارا اُسنے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ مین اس ضرب سے بچون
مگر بچ نہ سکا وہ پھول سینہ پر مرمر کے گرا اور پشت کو توڑ کر نکل گیا اور پھر غزالان کے ہاتھ
مین آگیا اُدھر شنیے کے گذرا تھا کہ بیمار کی مرمر ضرب کھا کر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا تھوڑے
عرصے مین تمام ہوگیا اُسکے مرتے ہی ایک تاریکی ہوئی اور شور عظیم برپا ہوا سنگ باری
ہونے لگی وہ پہاڑ جو کہ حائل راہ تھا غبار ہوکر اُڑ گیا معلوم بھی نہوا کہ پہاڑ تھا یا نہین اور
جو کہ ابر تھا سب برطرف ہوگیا مطلع بالکل صاف ہوگیا سردی جاتی رہی اصلی حالت ہوگئی صحرا
کی جو اصلی حالت تھی وہی رہی یعنے پر بہار صحرا تھا یہ جو جزیل نے دیکھا اور پہاڑ کو غائب پایا
اور تاریکی دیکھی حیران ہوا کہ اس ساحر کو جسکا یہ سحر تھا کسنے قتل کیا کہ ایک مرتبہ آواز آئی کشتی مرا
کہ نامم بود مرمر جادو و بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آئی وہ تاریکی دفع
ہوئی اب دیکھا تو نہ پہاڑ ہی نہ وہ ابر ہی نہ وہ سردی ہی ادھر سہراب نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ مین نے تو صرف اُسکا سحر دفع کیا تھا اور میرے اُسکے مقابلہ بھی نہوا تھا جو مین قتل کرتا معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو
غزالان نے قتل کیا کیونکہ وہ آگے آگے لشکر کے تھی یہ معرکہ اُسنے سر کیا ہی کیا خوب کام کیا ہے
کہ اگر اُسکی تعریف تحریر کیجائے تو بہت بڑا طول ہوجائیگا اسواسطے مختصر طور پر لکھدیا یہ خیال کرکے
جزیل کے پاس سہراب آیا جزیل نے کہا کہ اے سہراب کیا تمنے اس ساحر کو قتل کیا سہراب
نے جواب دیا کہ نہ مجکو اُسکے قتل کی خبر تھی نہ مین نے اُسکو قتل کیا مین نے سنا ہی کہ ملکہ غزالان نے اس
ساحر کو قتل کیا ہی یہ کام اُسی نے کیا ہی یہ جرأت اور جوانمردی اُسی کی ہی مین اس غرض سے
آپ کے پاس آیا ہون کہ اب آپکا جی چاہے اس مقام پر قیام فرمائیے دو چار روز اس صحرا کی
سیر کیجیے اور چاہیے آگے روانہ ہوجیے جزیل نے کہا کہ اب لشکر اُتر چکا ہی اس سبب سے کل
کوچ کرینگے سہراب نے کہا آپکو اختیار ہی اب اس مقام پر کوئی خوف و خطر نہین ہی یہی باتین
ہورہی تھین کہ غزالان اُس ساحر کو قتل کرکے اور اپنے زخم سر کو درست کرتی ہوئی اور خون کو
کپڑے سے پونچھتی ہوئی اور ہنستی ہوئی چلی آتی ہی سہراب نے دیکھکر کہا کہ ملکہ تمھارا کیا کہنا خوب
تمنے حریف کو قتل کیا ہم اسی فکر مین رہے کہ اس پر سحر کو دفع کرین مگر تمنے بہت جلد اپنا کام کرلیا ہمکو خبر
بھی نہوئی غزالان نے کہا کہ یہ کیا کام تھا مین اپنے نزدیک کچھ اصل نہین سمجھتی ہون وہ موا پہلے ہی
سے مرا ہوا تھا مرمر جادو اُسکا نام تھا اصل امر یہ ہی کہ وہ آپکا شکار تھا میرا صید تھا مگر کیا کہون کم
کس غضب کے اُسنے سحر کیے ہین کہ جس سے مین زخمی ہوئی دوسرے سمندر شاہ نے بڑے بڑے
ساحرون کو راہ بند کرنے کے لیے روانہ کیا ہی ضرور اور کوئی نکوئی ساحر راہ مین آپ کو ملیگا سہراب
نے کہا کہ ابتو ہم ہوشیار ہوگئے ہین اب دھوکھا نہ کھائینگے اگر جل بھی جائیگا تو ہمارا کیا کریگا غزالان
نے کہا کہ خوف تو کسی امر کا نہین ہی مگر تدبیر اُن لوگون نے خوب کی ہی یہ کہکر پھر کہا کہ اب جزیل کا
کیا قصد ہی آیا اسی مقام پر قیام کرینگے یا کوچ کرینگے سہراب نے کہا کہ نہین اسی مقام پر قیام
کرینگے کل یہان سے سب لشکر کو لیکر کوچ کرینگے یہ سنکے غزالان اپنے خیمے مین گئی اور سہراب
بھی اپنے خیمے مین اور جزیل اپنے خیمے مین آئے اور آرام پذیر ہوئے اُدھر جب مرمر قتل ہوا
اور اُسکی لاش طرف سمندر یہ کے برسینگے یہ خبر حیران و زورق کو ہوئی کہ مرمر بھی قتل ہوا اُنکا

بھی مرحلہ تمام ہوا اب تمھاری باری ہے یہ سنکے خیال کیا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے اُسوقت حیران
زورق کے پاس آیا اور کہا کہ ای زورق جو کہ ساحر لشکر اسلام کے ساتھ ہین وہ بڑے زبردست
معلوم ہوتے ہین کیونکہ جو سحر ادھر سے ہوا اُسکو اُنھون نے دفع کیا اور بلکہ ہلاک کر ڈالا اسوجہ
سے ہم اُن لوگون سے مقابلہ نہین کر سکتے اگر مقابلہ کیا تو سر بر نہونگے لہذا میری یہ راے ہی کہ
اِس مقام کو ترک کرکے سمندریہ کو چلو کیونکہ یہان ٹھیرنیکا موقع نہین ہی اب یہ حال سمندر شاہ
سے کہنا چاہیے شاید وہ کوئی صورت نکالین اور اپنی راے بھی اُنسے ظاہر کر دینا چاہیے کہ اُنکو آنے
دیجیے ہم اُنسے یہان مقابلہ کرینگے کیونکہ ہم تو راہ کے بندوبست مین رہتے ہین حریف اپنا کام
کرتا جاتا ہی اسی وجہ سے دریابار اور ہرمز قتل ہوئے ہم تو ملکہ تنہا ہوتے ہین وہ کئی ایک
ہوتے ہین اِس سے بہتر یہ ہی کہ جب وہ لشکر لیکر آینگے اُسوقت ہم اُنسے مقابلہ کرلینگے اِس سے
کیا حاصل کہ راہ روکین بیکار کی زحمت اُٹھائین خلاصہ کہ ہم اِن ساحرون سے مقابلہ نہین
کر سکتے ہین اگر ہمکو پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا تو ہم کبھی نہ آتے ہم تو یہ جانتے تھے کہ غیر ساحر
ہین اور یہ جو دو ساحر ہین اُنکی کیا اصل ہی کوئی ایسے ویسے ساحر ہونگے یہان ہر ایک اپنے
وقت کا سامری و جمشید نکلا کیسے کیسے زبردست ساحر مارے گئے اِس کیا حاصل کسی نے نہ دیکھا
نہ بھالا نہ ہمارے جوہر مردی و کمال سحر کے کسی پر ظاہر ہوئے اُنھون نے بزور سحر اُنکو مارا
اور قتل بھی کیا تو سینے یہ کہا کہ مکر سے قتل کیا کیونکہ ہم راہ روکنے گئے تھے یہ سبب ہی پس
بہتر یہ ہی کہ یہان سے چلے چلو چاہیے سمندر شاہ خوش ہون یا ناخوش ہوجاوین ہم اُنسے
مقابلہ نہ کرینگے اور نہ راہ روکین گے یہ جو حیران نے کہا زورق نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو اور
بڑے عقلمند ہو چلو مین بھی تمھاری راے کو پسند کرتا ہون پس حیران نے کہا کہ کیون دیر
لگائی ہی چلو اُسیوقت حیران اور زورق اپنا اپنا سحر برطرف کر کے طرف سمندریہ کے
روانہ ہوئے اور راہ صاف کردی یہ تو اُدھر کو چلے گئے اور تھوڑے عرصے مین داخل شہر
سمندریہ ہوئے راوی نے بیان کیا ہی جب کہ دریابار جادو قتل ہوا اور اُسکی لاش طرف
سمندریہ کے پھر اُٹھا کر لیگئے اُسوقت سمندر شاہ اپنے دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور دربار بہت
خوب آراستہ تھا کہ یکایک دریابار کی لاش آکر پہونچی اور روبرو سمندر شاہ کے گری یہ حال
دیکھکر سمندر شاہ حیران ہوا اور بہت گھبرایا اور کہا کہ یہ کیا آفت آئی اُسوقت بیرون نے
کہا کہ ای بادشاہ آگاہ ہو کہ دریابار کو سہراب نے قتل کیا اور جو واقعہ کہ گذرا تھا سب
بیان کیا اور آگ لگ گئی لاش دریابار کی جل گئی پھر ایک آندھی بڑے زور و شور سے
چلی کہ وہ خاک بھی اُڑ گئی سمندر شاہ کو یہ حال دیکھکے بہت غم ہوا اور اہل دربار و عشاق
سے کہا کہ ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ اہل اسلام بہت با اقبال ہین آپنے سُنا کہ دریابار نے
بندوبست کر لیا تھا اگر ساحر لشکر کے ہمراہ نہوتے تو سب لشکر گرفتار ہوجاتا مگر کیا کیا جاے خیر
ہرمز خواہ حیران کوئی نہ کوئی ضرور گرفتار کرینگے اور اِن دونون ساحرون کو بھی قتل کرینگے
عشاق نے کہا کہ ضرور اب تم اپنے بندوبست مین رہو مگر یہ خیال کرلو کہ لشکر اسلام آگیا
یہ لوگ تو رکنے والے نہین ہین ایسی طور سے مقابلہ کرتے ہوئے چلے آینگے سمندر شاہ نے کہا کہ
مین کیا بندوبست کرون سب طرف نامہ لکھ چکا ہون وہ لوگ آتے ہونگے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر آکر

اگر پہونچے جو کہ پہلے نامہ لیکر گئے تھے اور جو جواب اُن سب نے تحریر کیے تھے وہ دیے سمندر شاہ
نے دبیر سے جواب پڑھوائے مضمون سے آگاہ ہوئے اہل دربار اور عشاق سے کہا کہ آپ
لوگون نے سنا جو اُن سب نے جواب لکھا ہو اسکے بعد جو ہمین نے نامے روانہ کیے ہین سانڈنی
سوارون کے ہاتھ اُنکا دیکھیے کیا جواب آتا ہو یہ کہکر دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوا
وہ دن تمام ہوا رات بھی بسر ہوئی صبح ہوئی سمندر شاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار
ہوئے کہ وہ سانڈنی سوار آکر پہونچے کہ جو کہ بعد کو نامے لیکر گئے تھے اور وہ جواب دیے جو کہ
لیکر آئے تھے سمندر شاہ اُس مضمون سے بھی آگاہ ہوا اور کہا کہ اے اہل دربار یہ جو انھون
نے تحریر کیا ہو کہ ہم لشکر لیکر آتے ہین اپنا بند و بست لشکر کا کر لیا ہو بس اب معلوم ہوتا ہو کہ
ابکی مرتبہ جو نامے ان سبکے پاس پہونچینگے یقین ہو کہ وہ لشکر لیکر روانہ ہون کیونکہ بہت تاکید سے
انکو نامے لکھے گئے ہین اس تحریر پر ضرور لشکر لیکر آئینگے اہل دربار نے کہا کہ جبکہ آپ نے
ان سبکو براے کمک طلب کیا ہو تو کیا ضرورت ہو کہ اہل اسلام کی راہ روکی جاے انکو آنے
دیجیے اور مقابلہ کیجیے یہ کیا امر ہو کہ راہین روکی جاتی ہین سمندر شاہ نے کہا کہ مین نے اس سبب سے
راہین روکنے کا بند و بست کیا کہ ابھی تک میرے نامون کا جواب نہین آیا ہو نہ اُن لوگون کا حال معلوم ہوا
ہو کہ جنکو مین نے براے کمک طلب کیا ہو اگر یہ لوگ نہ آئے اور لشکر اسلام آگیا تو کیونکر مقابلہ ہوگا
اس سبب سے انکو راہ مین روکیے تاکہ یہان تک نہ آسکین اہل دربار نے کہا کہ یہ راے آپکی بہت
عمدہ تھی مگر اسمین یہ نقص تھا کہ اگر اُنکے ساتھ ساحر ہوتے تو وہ لوگ ضرور گرفتار ہوتے مگر جب
صاحبقران اُس مقام پر آتے وہ اسم اعظم کے ذریعہ سے سبکو قتل کرکے رہا کرتے اور اس طرف آتے
تو وہ ساحر صاحبقران کے ہاتھ سے مارے جاتے ہمارے لشکر مین کم ہو جاتے جیسے کہ اب ہوا
کہ ایک ساحر زبردست مارا گیا اگر وہ ہوتا تو ایک دن مقابلہ کرتا اب تو آپکو یہ لازم ہو کہ لشکر بڑھائیے
نہ کہ کم کیجیے لوگون کو ادھر اُدھر روانہ فرمائیے لشکر کثیر فراہم کرکے حریف کے مقابل جائیے تاکہ حریف کو معلوم
ہو کہ لشکر کثیر ہو اُسکو بھی تو یہ بات ثابت ہو جاے کہ برسون مقابلہ ہوگا اور اگر لشکر کم ہوگا تو حریف کی
نگاہ مین کچھ نہ معلوم ہوگا سمندر شاہ نے کہا کہ اُسوقت یہ راے نہ بیان کی اُنھون نے عرض
کیا کہ اُسوقت آپ کی اور آپکے استاد کی یہ راے تھی ہمنے خیال کیا کہ اگر ہم کچھ راے دینگے تو خلاف
مزاج عالی ہوگا بموجب شعر شعر خلاف راے سلطان راے جستن ٭ بخون خویش باید دست شستن ٭
اس شعر پر ہمنے عمل کیا اور کچھ حضور کی خدمت مین نہ عرض کیا سمندر شاہ نے کہا کہ اچھا ہوتا ہو وہ
لوگ تو چلے گئے اُنھون نے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے کیا حاصل ہوا اُنکے لشکر کے ہمراہ ساحر تھے
اُنپر یہ حال ظاہر ہوا کہ راہ کسی ساحر نے روکی ہو آخر کو مقابلہ کرکے قتل کیا اور یہ بھی کوئی امر ہو کہ ایک
زمانہ مین تو یہ راہ صاف تھی یا اب ایک دریا حائل ہو گیا جو کہ درمیان مین حائل ہو سہراب لیسا وغیرہ کہ جو
اُنکے ہمراہ موجود ہو وہ یہان کی کل راہون سے واقف ہو بھلا کیونکر وہ یقین کرلیتا کہ یہ دریا اصلی ہو
ضرور اُسنے خیال کیا ہوگا کہ یہ دریاے سحر ہو اُسنے دریا بار کو قتل کیا ہوگا اور جو کوئی راہ مین خلاف
بند و بست ہوا ہوگا اُس سے بھی وہ آگاہ ہو جایگا کیونکہ ابتو ایک امر اسپر ظاہر ہو گیا کہ راہ روکتے ساحر
آئے ہین اب وہ ساتھ ہوشیاری کے اور اپنے بند و بست کے ساتھ لشکر لیکر آئیگا اب وہ دھوکا نہ کھائیگا
سمندر شاہ نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہو اب کوئی بند و بست نہین ہو سکتا ہو جو ہونا تھا وہ ہوا یہ سنکے اہل دربار

سنکر

نے کہا کہ اب آپ یہ تدبیر فرمایئے کہ لشکر کا بندوبست کیجیے جو جو ساحر حضور کے ملازم ہین اُنکو طلب فرمایئے
سمندر شاہ نے کہا کہ مین اُسکا بندوبست کر چکا ہون یقین ہی کہ وہ لوگ آتے ہونگے کل یا پرسون سے
آمد لشکر شروع ہو جایگی یہ کہکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا دوسرے دن پھر دربار کیا سب
اہل دربار حاضر ہوئے اُسکے دربار مین ساحر و غیر ساحر دونون قسم کے سردار ہین دست راست کی طرف
تو ساحر ہین اور دست چپ کی طرف غیر ساحر ہین بہت بڑا دربار ہی اُسکے تخت مین چار شیر لگے ہوئے
ہین وہ طلائی ہین مگر سحر کیے ہین کیسے کیسے زبردست ساحر ہین جو سامری و جمشید کو طفل مکتب جانتے
ہین ہر ایک اپنے زمانہ کا سامری ہی اور جو پہلوان ہین وہ اپنے وقت کے رستم و اسفندیار ہین اور بڑے
زبردست ہین دربار خوب آراستہ ہی کہ مرمر جادو کی لاش آکر پہونچی اُسی طور سے اُسکے بھی برون نے
آگاہ کیا سمندر شاہ کو بہت بڑا افسوس ہوا اور بہت رنج ہوا اور اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر کہا
کہ تم لوگ سچ کہتے تھے در اصل اب بیکار ہی مناسب ہوگا کہ حیران اور زورق چلے آئین اہل دربار
نے کہا کہ مناسب تو ہی یہی تقریر ہو رہی تھی کہ حیران و زورق دونون آکر پہونچے نہ حیران اُس
گنبد مین آیا نہ زورق اپنی جھنسر سحر مین آیا یونہی باعلان آئے سمندر شاہ کو آکر سلام کیا
اور عرض کیا کہ ہملوگ اہل اسلام کی راہ نہین روک سکتے ہین وہ لوگ بڑے زبردست ہین کیسے
کیسے زبردست ساحر اونکے ہاتھ سے مارے گئے جنکا مثل و نظیر نہ تھا ہمکو یہ معلوم نہ تھا کہ اُنکے ہمراہ
بھی ساحر زبردست ہین سمندر شاہ نے کہا کہ مین نے تو تمسے کہدیا تھا کہ اُنکے ہمراہ ساحر
ہین ایک سہراب ہی جو کہ میرا سپہ سالار تھا ایک کوئی اور ساحر ہی اُسپر تم لوگ غافل رہے
اُنھون نے جواب دیا کہ ہم غافل نہین رہے بلکہ بہت ہوشیار رہے ہر حالت خبرداری مین
مارا گیا دریا بار ہان حالت غفلت مین مارا گیا جب وہ قتل ہوا تو ہمکو بھی ہوش آیا ورنہ ہم
بھول گئے تھے کہ آپنے یہ فرمایا تھا خیر یہ تو گذر گیا اب ہم اس سبب سے چلے آئے ہین کہ راہ
روکنے سے کیا حاصل ہی اُنکو یہان آنے دیجیے مقابلہ کر لینگے وہان ہمارے جوہر اور کمال دیکھنے
والا کون تھا جو ہم اپنے کمال اُسکو دکھاتے ہم چلے آئے سمندر شاہ نے کہا کہ تمنے اچھا
کیا اور بہت خوب کیا آنے دو ہم اُن سے مقابلہ کر لینگے سمندر شاہ نے کہا کہ یہ تمکو معلوم
ہی کہ لشکر اسلام کسقدر دور ہی اُنھون نے جواب دیا کہ جہان پر ہم تھے اُس سے دس کوس پیچ
لشکر کل اُنکا آکر مقیم ہوگا جہان ہم راہ روکے ہوئے اُنکی بیٹھے تھے اور مجھ سے دس کوس
کے فاصلے پر زورق تھے پس اب بیس کوس کے فاصلے پر اُنکا لشکر ہی اور زورق شہر
سے بیس کوس کے فاصلے پر تھے لہذا یہ امر ہمکو ثابت ہوا اور بخوبی یقین آگیا کہ شہر سے
چالیس کوس پر اُنکا لشکر ہی پرسون لشکر اُنکا قریب شہر کے پہونچ جائیگا سمندر شاہ نے
کہا کہ آپ صاحبان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ کسقدر لشکر ہی اور کون کون ساحر اُنکے لشکر کے
ہمراہ ہین یہ امر ضرور دریافت کرنا چاہیے اُنھون نے جواب دیا کہ یہ جو لشکر آتا ہی یہ تو اُنکے لشکر کا
پیش خیمہ لشکر آتا ہی نہ کہ کل لشکر ہو اُسکے بعد لشکر کی آمد شروع ہوگی سمندر شاہ نے یہ سنکے
چند ہرکارے برائے خبر آمد لشکر روانہ کیے مگر وہ ہرکارے جو کہ سحر سے واقف تھے اُنکو حکم دیا
کہ تم جاکر بہت جلد خبر لاؤ کہ لشکر اسلام کا پیش خیمہ کب تک آئیگا پس وہ ہرکارے حکم پاکر طرف
اُس صحرا کے روانہ ہوئے اِدھر سمندر شاہ نے طائران سحر کو اِس خبر کے لیے روانہ کیا اور کہا

بیان کرتا ہی کہ سمندر یہ تدبیر کرکے اور دربار برخاست کرکے اندر محل کے گیا اور سب سنے
اپنے مقام کو راہی ہوے تھے چونکہ سمندر نے یہ تدارک اسلیے کیا تھا کہ جب پیش خیمہ اُنکا یہانتک
تو یہیں جا کر دیکھونگا اور جب لشکر آئیگا تو اُسکی آمد کو دیکھونگا یہ بھی اُسکی ایک موج تھی جو ذہن میں
آگیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر شاہ کا ایک قدیم ہی کہ وہ بہت بد مزاج زادہ ہی اور ازحد
مسخرہ بھی ہی اُسکی ہر مزدگی کا یہ حال تھا کہ اُسکو ہمہ وقت اور ہر ساعت یہ فکر رہتی تھی کہ کوئی تدبیر
ایسی ہو کہ اہل اسلام کو ذک ہو مگر ابھی تک اُسنے کوئی بات ایسی نہین کی کہ جسکے سبب سے
ذک ہو نہ کوئی راے دی خاموش بیٹھا سنا کیا گو کئی مرتبہ قصد ہوا کہ کچھ راے دون مگر پھر کچھ
خیال کرکے خاموش ہو رہا اسی فکر مین کہ کیا تدارک کرون جب یہ خیال کرتا ہی کوئی تدبیر ذہن میں
نہین آتی ہی اسی فکر مین تھا جب یہ دونون ساحر واپس آئے اور دو مارے گئے گو یہ راے اسکو
بہت پسند آئی تھی کہ یہ جا کر راہ روکین جب یہ امر ظہور مین آیا تو اُسکو بہت بڑا صدمہ ہوا مگر ابھی
کوئی راے اسکے ذہن مین نہین آئی ہی کہ یہ بیان کرے خاموش اپنے مکان پر دربار
برخاست ہونے کے بعد چلا آیا اور فکر کرنے لگا کہ کون سی تدبیر کیجائے کہ لشکر اسلام ذک
اُٹھائے ایسکو ابھی اسی فکر مین رکھا جاتا ہی اسکی بد مزدگی کا آیندہ حال تحریر ہوگا یہ خاص نطفہ شیطان
ہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ دن تمام ہوا اور غروب آفتاب سے تمام صحرا تاریک ہوگیا
لشکر اسلام نے اُسی صحرا مین خیمے برپا کیے اور بہ اطمینان تمام بسر کی صبح کو جزیل پیش خیمہ لیکر طرف
سمندر یہ کے روانہ ہوے اس طور سے کہ آگے آگے لشکر کے غزالان تخت سحر پر سوار سر پر
ابر سحر سایہ کیے ہوے جھولی بائین شانے پر پڑی ہوئی جو راج گج بندھا ہوا تخت سحر چلا آتا ہی
عقب مین اُسکے تمام لشکر جزیل سلاح جنگ سے آراستہ دورکا پہلے مرکب پر سوار خود سر پر
تلوار کمر سے لگی ہوئی کنتوئی مرکب پر رکھا ہوا برابر جزیل کے عادل وہ بھی خوب آراستہ
اور دیگر سردار وسط لشکر مین اتالہ بارگاہ کا عقب لشکر کے لیے ہوے چلے آتے ہین یہانتک
کا اُسدن جو منزل کی تو اُس مقام پر جہان مرحلہ حیران نے بنایا تھا اور بخوف لشکر اسلام فرار ہو
چلے گئے تھے جزیل نے اُسدن اُسی مقام پر اپنا خیمہ برپا کیا اور سب لشکر نے بہ اطمینان تمام وہان
بسر کی دوسرے دن پہلے تو پیش خیمہ روانہ کیا بعدہ مع لشکر کے کوچ کیا یہ تو اِدھر سے جاتے ہین
اُدھر طائران سحر آئے اور سمندر شاہ کو خبر دی کہ اے بادشاہ کل لشکر اسلام کے ہراول کا لشکر فلان
مقام پر پہونچیگا اور پرسون کے روز اُس صحرا مین داخل ہوگا جو کہ ہمارے شہر سے پندرہ کوس پر ہی
اور وہ صحرا بہت پر فضا ہی جابجا چشمے جاری ہین اور ہزارہا درخت پھولون کے اُنمین ہین طرح
طرح کے پھول پھولے ہوے ہین واقعی وہ صحرا قابل دید ہی یہ سنکے سمندر شاہ نے حکم دیا کہ کل
ہمارے سردار تیار رہین ہم بھی جا کر آمد لشکر اسلام دیکھین گے یہ حکم دیکر سمندر شاہ نے دربار
برخاست کیا یہ واضح رہے کہ اب سمندر روز دربار کرتا ہی پہلے یہ امر تھا کہ کسی دن دربار مین آیا کسی دن
نہ آیا کوئی پرواہ نہ تھی سواے عیش و عشرت کے دوسرا کام اُسکو نہ تھا مگر جب سے اسکو یہ معلوم ہوا
کہ خدا پرستون نے بہت سے ملک بزور تلوار و بزور سحر لے لیے ہین اور بہت سے بادشاہ اُسکے تابع
ہوگئے ہین ملکہ غزالان اِدھر کو لشکر لیکر چلی آئی ہین اُسدن سے روز دربار کرنے لگا ہی اب کوئی
دن ناغہ نہین کرتا ہی اب جو خبرین آتی ہین دربار مین آتی ہین جب یہ دربار برخاست کرکے گیا اُسیدن سے

انتظام کرنے لگے کہ کل ہمراہ بادشاہ کے چلنا ہوگا اُسنے عام حکم دیا تھا اور کسیکا نام نہین لیا تھا سب
سردار ساحر و غیر ساحر اپنا اپنا بندوبست کرنے لگے یہان دوسرے دن جزیل نے پھر کوچ کیا اور
اُس مقام پر آکر قیام کیا کہ جہان زورق نے آکر اپنا مرحلہ تیار کیا تھا جب اُسنے یہ خبر سُنی کہ مرمر
قتل ہوگیا اُسیوقت وہان سے چلا گیا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ اب کوئی ایک منزل وہ مقام
رہگیا ہے کہ جسکی تعریف سہراب نے کی ہے کہ وہ مقام نہایت خوشنما اور پر فضا ہے غزالان کا یہ طریقہ
ہے کہ وہ سب پیش خیمہ لشکر کا اور سب سامان اپنے سحر کا لیے ہوئے چلی جاتی ہے اُسکو کوئی خوف
نہین ہے اسوجہ سے آگے لشکر کے جاتی ہے کہ اگر میرے شراکت کی خبر سمندر شاہ کو ہوگی تو وہ میرے
بھائی سے بہت ناخوش اور ناراض ہوگا بلکہ غزالان کو یہ خیال ہے کہ اگر مقابلہ ہو تو پہلے مین ہی سمندر
شاہ سے مقابلہ کرون کیونکہ اُسنے چندمرتبہ میری طرف گمان بد کیا اور اکثر مجھکو نظر بد سے
دیکھا اور خیال فاسد میرے ساتھ رکھتا تھا اور یہ خیال کرتا ہے کہ مین اِسکو اپنے عقد مین لاؤن اِس
سبب سے دربار مین کم جاتی تھی اور اپنے کو ہمیشہ بچایا کرتی تھی بلکہ غزالان اِس سبب سے اُسکو
نہین قبول کرتی تھی کہ وہ مرد ضعیف اور بدصورت از حد تھا اور نہایت بدشکل تھا رنگ اُسکا سیاہ
جیسے کندہ آبنوس لب موٹے موٹے دانت بڑے بڑے ہاتھ اور پیر مین جھریان پڑی ہوئی تھین
موتھ پر چیچک کے داغ غرضکہ یہ معلوم ہوتا تھا کسی نے پنجہ چہرے پر مارا ہے اور یہ ایک حسین
مہ جبین عورت از حد خوبصورت جوان نازنین تھی کہ جسکی خوبصورتی کا شہرہ تھا اور ابھی کم سن تھی
کیونکر یہ منظر کو قبول کرتی جب اُسنے ایسے خیالات اپنے دل مین کیے تو اُسنے دربار کا جانا ترک
کردیا تھا آٹھوین ساتوین جایا کرتی تھی یا کوئی ضرورت پیش آجاتی تھی اُسوقت جاتی مگر بکراہیت
گھڑی آدھ گھڑی کو چلی جاتی اور تھوڑے عرصہ مین اپنے کام سے فراغت کرکے اپنے مقام پر
چلی آتی تھی اِسی سبب سے اُسنے سپہ سالاری اُسکی نہین کی ہرچند وہ کہتا تھا کہ تم میری سپہ سالاری
قبول کرو یہ عہدہ بہت بڑا ہے مگر اِسکو انکار رہا اپنے بھائی کو عہدہ سپہ سالاری دلوا دیا کیونکہ اُسکو
تو دربار سے انکار تھا یہ کیون سپہ سالاری قبول کرتی دوسرا امر یہ تھا کہ ہمیشہ سے سمندر
شاہ کی اطاعت سے کراہیت رکھتی تھی بس یہ سبب تھا کہ جو اُسکو خوف کسی طرح کا
نہ تھا باعلان ہمراہ لشکر صاحبقران تھی اور اِسی نے مرمر جادو کو قتل کیا تھا یہ بھی ایک
باعث تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ دن جزیل نے خیمے برپا کرکے اُسی صحرای پر فضا مین
بسر کیا دوسرے روز بوقت صبح لشکر کو خوب آراستہ کرکے نئی وردیان سبکو پہنا کر اور خود بھی سلاح
جنگ ثقافت کرکے آراستہ ہوکر طرف سمندریہ کے چلے کیونکہ سہراب نے کہا تھا کہ اب
جو قیام ہوگا تو اُسی صحرا مین ہوگا جو کہ شہر سے متصل ہے اِس سبب سے جزیل نے لشکر کا بندوبست
بہت اچھی طرح سے کیا تھا یہ لشکر کو لیکر جب اُدھر چلے تو عجیب کیفیت نظر آتی تھی کہ ہزارہا آدمی
واسطے دیکھنے لشکر کی آمد کے کھڑے ہوئے کوئی اپنے کوٹھون پر کوئی درختون پر چڑھ گئے تھے
جب لشکر آپہونچا تو دیکھا کہ کیسے کیسے نئے نئے نشان ہمراہ لشکر تھے اُنکے سنہرے پھریرے
نئی نئی وردیان کل فوج پہنے ہوئے زرق برق اور اہل لشکر کی پوشاکین نہایت عمدہ اور
سردارون کے لباس کیسے کیسے مرکب خوش رفتار زیر ران خود چمکتے ہوئے سنانین
چمکتی ہوئین شمشیرین پشت پر سنانین بلند دوش بدوش رکاب برکاب سب چلے آتے ہین ان

سمندر شاہ نے جب صبح ہوئی دربار کیا جو کہ سردار ساحر تھے علاوہ عشاق جادو کے
سب کو حکم دیا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ چلیں میں آمد لشکر اسلام کا تماشا دیکھنے جاتا ہون
عشاق سے کہا کہ آستاد آپ یہان تشریف رکھیں آپ کیون زحمت فرماوین ابھی تو ہراول
لشکر پیش خیمہ لیکر آتا ہی ہان جب لشکر آئیگا اسوقت آپ براے تماشہ تشریف لیجلیئے گا یہ
سُنکے عشاق نے کہا اچھا کیا مضایقہ ہی یہ کہکر یہ مصرعہ پڑھا مصرع راضی ہین ہم اُسیمین جسمین تیری
رضا ہی + اُسوقت سمندر شاہ عشاق کو اور چند سردارون کو دربار مین چھوڑ کر اور چند سردارونکو
اپنے ہمراہ لیکر جو کہ ساحر تھے مثل گلاب جادو و سرخاب جادو و بط جادو و سوسمار جادو
وغیرہ کے تخت سحر پر سوار ہوکر چلا یہ سب سردار کوئی طاؤس پر کوئی باز پر کوئی ہنس پر
کوئی قرقرے پر کوئی بط کوئی مرکب سحر پر ترتیب دو تین سو کے تھے ہمراہ ہوئے تخت سحر اُڑتا
ہوا ابر سحر سر پر سایہ فگن اُس سے بارش مروارید ہوتی ہوئی سرخ لباس پہنے ہوئے الماس نگار
سیکے بازو بند بندھے ہوئے تمام جواہرات سے آراستہ گلدستہ نہایت خوشنما روبرو تخت پر
رکھے ہوئے گرد سردار اپنی اپنی سواری پر سوار بڑے جاہ و حشم سے چلا چونکہ یہ ساحر تھا
تھوڑے ہی عرصہ مین اُس مقام پر آکر پہونچا کہ جدھر سے لشکر اسلام آتا تھا ایک مقام پر فضا
دیکھکر اُسنے خیمۂ سحر آراستہ کیا اُسکے اندر تخت سحر پر بیٹھا اور سب سردار گرد کرسیون پر اور دنگلون پر
متمکن ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر شاہ کو اُس مقام پر پہر بھر گذرا تھا کہ ایک طرف
سے غبار بلند ہوا کہ یکایک سمندر شاہ کی نگاہ اُس غبار پر پڑی اُسنے سردارون سے کہا
کہ معلوم ہوتا ہی کہ لشکر اسلام آتا ہی اب دیکھنا چاہیے کہ کس شان و شوکت کا لشکر ہی وہ غبار کرتے
اُس صحرا کے شق ہوا سمندر شاہ اور اُسکے سردار سبکے سب لشکر کی آمد کو دیکھنے لگے ناظرین
کو معلوم ہو کہ سمندر شاہ جو بادشاہ ہوکر خود براے دید لشکر اسلام آیا ہی اسکا کیا سبب ہے
چونکہ یہ لشکر اسلام کی بہت تعریف سنتا تھا اور اکثر کتابون مین بھی اپنی نظر سے دیکھ چکا تھا کہ ایسا لشکر
ہی اور یہ شوکت ہی اس طرح سے لشکر اسلام آتا ہی اسکو بہت اشتیاق تھا کہ لشکر اسلام دیکھون جب
اُسنے سُنا تو اُسی اشتیاق مین براے دید آیا ہی پس جب وہ گرد و غبار بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ
وہ گرد شق ہوئی اُس سے کئی سو سقے بادلے کی لنگیان باندھے ہوئے گلبدن کے پاجامے
اُسمین نبت گوکھرو ٹنکے ہوئے پہنے ہوئے تھے مخمل کی کُرتیان سرون پر سرخ پگڑیان سر دمین
باندھے ہوئے مشکین پشتون پر اُنکے منہ پر مزارے چڑھے ہوئے تھے اور وہ سقے برابر
چھڑکاؤ کرتے ہوئے سامنے سے آئے اور مزدور وغیرہ زمین کا نشیب و فراز درست کرتے
ہوئے چلے آتے ہین غرض کہ از حد صفائی راستے کی ہو رہی تھی کہ وہ بھی قابل دید تھی جب صفائی
کر چکے تو ایک طرف کو سب سقے اور مزدور وغیرہ دست بستہ کھڑے ہوگئے چونکہ سہ پہر کا وقت
تھا اور منزل بھی تمام ہو چکی تھی اس سبب سے یہ سب کے سب ایک طرف مؤدب کھڑے ہوئے
اتنے عرصے مین کئی سو فیل کہ جنپر زر نگار جھولین زربفت کی پڑی ہوئین اُنپر علمہاے
تعریف خدا و نعت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم مرقوم تھی وہ بھی آہستہ آہستہ آئے اور ایک
مقام پر ٹھہر گئے اور اُنکے عقب سانڈنی سوار بہت عمدہ وردیان پہنے ہوئے کہ جنکا شمار نہین کیا جا
سکتا وہ اُنکے آگے نقیب خاص بردار چوبدار مرکبان خوش رفتار دو دو سائیس ہمراہ چوریان

ہاتھ مین اُنکے عقب مین اور جلوس زرق برق آیا یہ سب سمندر شاہ و سرداران سمندر شاہ نے دیکھا
کہ ایک تخت سحر چلا آتا ہی اُسپر ایک نازنین مہ جبین بیٹھی ہوئی ہی اور سر پر ابر سایہ فگن ہی اُس ابر سے
بارش مروارید ہو رہی تھی سمندر شاہ نے اپنے سردارون سے کہا کہ دیکھنا یہ کون تخت سحر پر سوار
ہی کہ اتنے عرصہ مین وہ تخت بھی آکر ایک سمت قائم ہوا اب جو غور کر کے سمندر نے دیکھا تو پہچانا اور
سردارون سے کہا کہ یہ نازنین بالکل ہمشکل ہی اور مشابہ ہی ملکہ غزالان دختر آفتاب جادو سے یہ
کہکر گلاب جادو سے کہا کہ دیکھو یہ عورت جو کہ تخت سحر پر سوار ہی اور آگے لشکر کے آئی ہی بالکل تمہاری
بہن کی صورت ہی مین جانتا ہون کہ وہی ہی گلاب نے کہا کہ یہ قدرت خداوند تعالے ہی کہ ایک صورت
کے بھی انسان ہوتے مین اُسکو مرے ہوئے ایک زمانہ ہوا لاش بھی اُسکی آئی تھی وہ بھی جلا دی گئی اب
وہ کہان یہ اُسکی صورت کی کوئی اور ساحرہ ہی اگر وہ زندہ ہوتی تو شریک حضور ہوتی نہ کہ اہل اسلام کے سمندر شاہ
نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر مین نے اسوجہ سے کہا ایسے ہمصورت انسان کم ہوتے ہین سمندر کے یہ کلام سنکے سب
سردار کہنے لگے کہ حضور ہمکو تو وہی معلوم ہوتی ہی چاہے وہ نہو گلاب نے کہا کہ ایسا نہین ہو سکتا کہ وہ
زندہ ہوتی اور یون آپکے گون سے جدا ہوتی اور اگر وہی ہی تو کوئی مقام عجب نہین اکثر ہم صورت ہوتے ہین
مگر دل مین یہی خیال ہر وقت تھا کہ دراصل وہی ہی چونکہ یہ مسلمان ہو گئی تھی مگر اُسوقت تو اُسنے یہ کہکر
دفع کیا چونکہ دراصل امر یہ تھا کہ لاش آچکی تھی اور جلائی بھی جا چکی تھی اس سے یقین ہو سکتا تھا کہ وہ نہین ہی سمندر
شاہ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی کہ یہ وہ نہین ہی بلکہ اُسی کی ہم صورت ہی گلاب نے کہا کہ ہان یہان تو یہ گفتگو
ہو رہی تھی کہ سمندر شاہ نے دیکھا کہ ایک جوان سر سے پانون تک سلاح جنگ سے آراستہ مرکب
پر سوار اُسکے برابر دوسرا جوان عقب مین لشکر دیکھا کہ سہراب جادو بند و بست لشکر کرتا ہوا بڑی
شان و شوکت سے چلا آتا ہی اُٹھالا بارگاہ کا وسط لشکر مین ہی کہ وہ جوان آکر اُس صحرا مین مرکب کو
روک کر کھڑا ہو گیا اور اُس جوان نے ادھر اُدھر دیکھا کہ اتنے عرصہ مین سہراب اُسکے قریب آیا جبرئیل
نے کہا کہ کیون سہراب یہ وہی صحرا ہی جو کہ قریب شہر کے تھا سہراب نے کہا کہ جی ہان اب
جو کوچ فرمائیگا تو شہر مین منزل ہوگی یہ کہکر سہراب نے ادھر اُدھر دیکھا اور عرض کیا کہ جہان
حکم ہو وہان پر خیمہ شاہی اور بارگاہ برپا کرائی جاے یکایک سہراب کی نگاہ سمندر شاہ
پر پڑی دیکھا تو ایک طرف صحرا مین جانب شہر کے ایک خیمہ مختصر مگر بہت عمدہ اور پُر تکلف برپا
کیے ہوئے فروکش ہی اور چند سردار ہمراہ ہین یہ دیکھکر سہراب نے جبرئیل سے کہا کہ آپنے
دیکھا وہ جو سامنے خیمہ برپا ہی اُسمین سمندر شاہ مع چند سردارون کے بیٹھا ہوا ہی معلوم
نہین کہ یہان کس غرض سے آیا ہی اور کیا نیت ہی ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ شکار کھیلنے کو آیا ہی
اگر براے مقابلہ آیا ہوتا تو لشکر مع سامان جنگ آتا یہ ضرور شکار وغیرہ کو آیا ہی جبرئیل نے کہا
اگر شکار کو آیا ہی تو کیا پرواہ ہی باہر آئے مقابلہ کرے ہمکو کوئی خوف نہین ہی یہ کہکر حکم دیا کہ
کہ لشکر اُترے مناسب جگہ دیکھکر اور بارگاہ سلطانی و خیمہ شاہی برپا کیا جاے مگر یہ خیال
ضرور کر لینا چاہیے کہ ہمراہ صاحبقران کے لشکر کثیر ہی ہزارون خیمے وغیرہ سردارون کے
برپا ہونگے کہ سونے کے گرد ہے مین لشکر اُتریگا یہ صحرا تمام لشکر سے مملو ہو جائیگا مگر اسکا خیال
رہے کہ پانی کی تکلیف نہو چشمہ آب وغیرہ وسط لشکر مین ہون کیونکہ یہ صحرا بہت پُر فضا اور بہت
پُر بہار ہی اس صحرا کو صاحبقران بہت پسند فرمائینگے یہ جو حکم دیا لشکر اُترنے لگا خیمے برپا ہونے لگے بارگاہ سلطانی برپا

کی گئی کوسون تک صحرا بارگاہون اور خیمون مین مملو ہو گیا لشکر اُترا چھاونی ہو گئی بازار بن
آراستہ ہوئین سب لشکر اُترا سہراب لشکر کا بندوبست کرکے اپنے خیمے مین گیا جرجیل
و عادل اپنے اپنے خیمون مین گئے غزالان بھی اپنے خیمے مین گئی یہ دیکھکر سمندر شاہ نے
اپنے سردارون سے کہا کہ یہ بہت بڑا لشکر آیا نہ معلوم اسمین کون صاحبقران ہین سمندر
شاہ سہراب کو دیکھکر جل گیا اور اپنے سردارون سے کہنے لگا کہ اجو سہراب بڑے شان و
شوکت کے ہو گئے ہین اُسنے بہت بڑی شوکت پیدا کی ہی کل لشکر کا مختار معلوم ہوتا ہی سردارون
نے کہا کہ یہ بہت بڑا صاحب اختیار معلوم ہوتا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ ہان مگر کیا ہوگا یہان
آکر سب حال کھل جائیگا یہ لشکر سب یہان تباہ اور برباد ہو جائیگا یہ کہکر کہا کہ چلو اب یہان
ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہی جب لشکر آئیگا تو دیکھا جائیگا ابھی کیا ضرورت ہی کہ اب ہم یہان قیام
کرین جب لشکر آئیگا تو ہم بھی برائے مقابلہ آئینگے اور اپنا لشکر بھی ہمراہ لائینگے اتنے عرصے
مین ہمنے جن جن لوگون کو نامے تحریر کیے ہین وہ بھی آجائینگے ہمارے پاس بھی لشکر جمع ہو جائیگا
یہ کہ رہے تھے کہ ہرکارون نے خبر دی کہ اے بادشاہ یہ جو لشکر آیا ہی یہ لشکر اسلام کا ہراول
ہی اسکے ہمراہ ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر ہی اور بارگاہ لیکر آیا ہی اس لشکر کے ہمراہ اُنکا
سپہ سالار سہراب جادو بھی ہی اور ایک ساحرہ ہی کہ جو کہ بالکل مشابہ ہی ملکہ غزالان سے
ہمکو تو شک ہوتا ہی کہ غزالان یہی ہی سمندر شاہ نے کہا کہ وہ تو مر گئی ہی وہ کہان ہی یہ اُسکی
صورت ہی یہ کہکر سمندر شاہ نے کہا کہ مین تو اب جاتا ہون تم یہ دریافت کرو کہ کب سے آمد لشکر
کی شروع ہوگی اُنھون نے عرض کیا بہت خوب یہ کہکر ہرکارے تو اُدھر کو روانہ ہوئے سمندر شاہ
اپنے شہر کو مع سردارون کے چلا گیا چونکہ رات ہو گئی تھی یہ داخل شہر ہو کر محل مین چلا گیا سب سردار اپنے
اپنے مقام کو گئے مگر سمندر شاہ جو محل مین گیا تو اُسکو فکر ہوئی کہ یہ کیا سبب ہی کہ یہ جو ساحرہ ہی یہ ہو بہو صورت
ہی ملکہ غزالان کی اور مین یقین کرتا ہون کہ یہ غزالان ہی جب یہ برائے کمک یقین گئی تھی اور
عیار اُسکو قتل کرکے چلا گیا تھا تو یہ امر نہین ہی بلکہ یہ امر معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو اسیر کر لیا اور اُسکی صورت کا پتلہ
بنا کر یا کسی انسان کو اُسکی صورت بنا کر قتل کر ڈالا یا ہمکو دھوکا ہوا اور یہ ضرور وہی ہی خیر دیکھا جائیگا
معلوم ہو جائیگا یہ خیال کرکے سمندر شاہ اپنے مقام آرامگاہ مین چلا گیا اور جا کر سو رہا گلاب جو محل
مین آیا اپنی ماں سے کہنے لگا کہ والدہ صاحبہ بڑا غضب ہو گیا اب دربار مین کسکو منہ دکھانے کے
قابل نہین رہے اس گیسو بریدہ نے ہماری آبرو لے لی سب اہل دربار یہ کہینگے کہ آفتاب کی
دختر گلاب کی ہمشیر شریک اہل اسلام ہوئی اور اپنے مذہب اصلی کو ترک کر دیا جب یہ ذکر ہوگا تو
کیونکر ہماری آبرو رہیگی سوا اسکے سر جھکانے کے کوئی امر نہ بن پڑیگا ماں نے کہا کہ اے فرزند اب کیا ہوتا
ہی جو ہونا تھا وہ ہوا گلاب نے کہا کہ اے والدہ آج ہی کا ذکر ہی کہ بادشاہ نے خبر آمد لشکر اسلام سُنی چند
سردارونکو لیکر برای دید لشکر اسلام گئے تھے تو مین بھی ہمراہ گیا تھا وہ گیسو بریدہ آگے آگے لشکر اسلام کے
تخت پر سوار چلی آتی ہی سمندر شاہ نے دیکھکر کہا کہ اے گلاب یہ نازنین کسقدر مشابہ ہی غزالان تمھاری ہمشیر کے
بلکہ مجکو شک ہوتا ہی کہ یہ وہی ہی مین نے گو اُسوقت تو یہ کہکر اس امر کو بادشاہ کے دل سے نکال دیا کہ ایک
صورت کے بہت انسان ہوتے ہین یہ تو کہا مگر مجھے معلوم ہو گیا کہ غزالان ہی مگر اُسکی لاش بھی جلا دی گئی اب وہ کہان سے
آئی گو سرداران نے کہا مگر مین نے ابھی امر سے اُنکو قائل کیا مین تو جانتا تھا کہ یہ وہی گیسو بریدہ ہی مگر اُسوقت تو ٹال دیا مگر یہ امر

پوشیدہ نرہیگا ضرور ظاہر ہو گا اُسکی مان نے کہا ای فرزند جب یہ امر ظاہر ہو گا تو دیکھا جائیگا ہم جواب دے لینگے کیا کرین
اُسنے تو کسی طرف کا نہ رکھا اسکو کیا کرین ہم کسی کے دل مین نہین بیٹھے ہین کسی پر ہمارا قابو نہین ہی جب تک اولاد نا سمجھ
رہتی ہی اور کمسن ہوتی ہی اُسوقت تک مان باپ کا اختیار رہتا ہی جب وہ صاحب سمجھ ہو جاتا ہی تو پھر اُسپر اختیار نہین
رہتا ہی اُسکو اپنے فعل کا اختیار رہی کہ جو چاہے کرے اگر سعادت مند ہی تو اپنے باپ دادا کے نام کو بدنام نہین کرتا ہی
اور اگر بد افعال ہی تو اُسکو اس امر کا بالکل خیال نہین رہتا ہی باپ دادے کے نام کو بدنام کرتا ہی مگر کیا کیا جائے
کوئی کسیکا ساتھ نہین دیسکتا ہی ہر ایک اپنے فعل کا صاحب اختیار رہی گلاب نے کہا کہ یہ سب باتین ہارے کی ہین خیر
کیا کیا جائے جو ہونا ہوگا وہ ہوگا یہ کہکر اپنی مان کے پاس سے چلنے کا قصد کیا کہ مان نے کہا ای فرزند تم خیال نہ کرو کوئی
امر تمھاری نسبت نہو گا ہان اگر مین یا تم شریک ہو جاؤ تو امر شرمندگی اور خجالت کا ہی گو اس امر مین بھی شرمندگی ہی مگر
کیا کرین گلاب نے کہا کہ یہ سب باتین اپنے مقام پر دل کے سمجھانے کی ہین نہ کہ اورون کے کہنے والون کا کوئی
منہ نہین بند کر سکتا ہی ان مارنے والون کا ہاتھ پکڑ سکتا ہی کہان تک کوئی کسی کے منہ مین ہاتھ دیسکتا ہی زبان
کو خلق کی کوئی نہین روک سکتا ہی مان نے کہا ہان یہ سچ ہی مگر تم کوئی فکر نہ کرو یہ جو مان نے کہا گلاب خاموش
ہو گیا اور اُٹھکر اپنے مقام پر چلا آیا اور فکر کرنے لگا کہ اسنے کسی طرف کا نہ رکھا اب کیا تدبیر کیجائے جو یہ بدنامی
مٹجائے یہ تو اس فکر مین ہی انکو تو اسی فکر مین رکھا جاتا ہی اُدھر ہرکارے جو لشکر مین پہونچے کسی نہ کسی سے دریافت کیا
کہ یہی لشکر اسلام ہی اب تو اور لشکر نہ آئیگا چونکہ معلوم ہو چکا تھا کہ یہ لشکر صرف بارگاہ لیکر آیا ہی مگر نادان بنکر دریافت
کیا اُنھون نے کہا کہ ابھی تو یہ پیش خیمہ آیا ہی کل سے لشکر آئیگا ابھی تو آٹھوان حصہ بھی لشکر کا نہین آیا ہی ہان لشکر آئیگا
اُنھون نے کہا کہ اُس لشکر کا کون سردار ہی اُسنے کہا کہ اُس لشکر کے سردار اعلی تو جبرئیل عادل ہین اور سہراب جادو و ملکہ
غزالان یہ دونون ساحر سمندریہ کے ہین انہین سے ایک تو سپہ سالار سمندر شاہ ہی جو سمندر شاہ سے ناخوش ہو کر شریک
اہل اسلام ہوا ہی اور ملکہ غزالان جو کہ ساحرہ ہی وہ بھی کوئی سپہ سالار آفتاب تھا وہ اُسکی لڑکی ہی وہ بھی شریک
اہل اسلام ہوئی ہی یہ دریافت کر کے وہ ہرکارے داخل شہر سمندریہ ہوے اور چونکہ رات ہو گئی تھی اُسوقت تو
نہ خبر کی جب صبح ہوئی دربار آراستہ ہوا سب لوگ حاضر دربار ہوے اور سمندر شاہ بھی دربار مین آیا تخت پر بیٹھا
سمندر نے عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ ای استاد کل جو مین لشکر کو دیکھنے گیا تھا تو مین نے دیکھا کہ لشکر تو بہت ہی مگر
ایک امر عجب کا یہ ہی کہ ہمراہ اُس لشکر کے ایک ساحرہ ہی جو کہ بالکل مشابہ ہی غزالان کے مجھکو تو یہ شک ہوتا ہی
کہ غزالان ہی مگر یہ امر پھر اس امر کو دفع کر دیتا ہی کہ اُسکو تو عیاران لشکر اسلام نے قتل کر ڈالا تھا اُسکی لاش بھی
جلا دی گئی تھی وہ پاس خداوندون کے چولا بدل کر چلی گئی تھی اور اسکی خبر بھی سب جگہ مشہور تھی کہ غزالان کو عیاران
لشکر اسلام نے نیست و نابود کر دیا اُسکے چراغ ہستی کو بجھا دیا وہ دنیا مین ہی کہان مگر اُستاد مین نے ایسی صورت
مشابہ ہوتی نہین دیکھی جیسے یہ مشابہ ہی قد و قامت سیرت و صورت ہاتھ پاؤن طریقہ چال وغیرہ کسی بات کا فرق
نہین ہی ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا بات ہی یہ باتین سنکر عشاق نے کہا کہ ہان ایسا ہوتا ہی اکثر لوگ بعضون
سے نہایت مشابہ ہوا کرتے ہین کہ جنکی شناخت مین آدمی کو غور و فکر ہوتی ہی کوئی امر التعجب نہین ہی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ
ہرکارے آنکے حاضر خدمت ہوے اور اُنھون نے بعد مجرا کرنے کے عرض کیا کہ آج سے لشکر اسلام کی آمد شروع
ہو گئی اور یہ جو لشکر اُترا ہوا ہی یہ صرف پیش خیمہ لیکر آیا ہی اس لشکر کے افسر کا نام جبرئیل ہی جو کہ افسر اعلی ہی اُسکے
ماتحت بہت سے افسر ہین اُنکے یہ نام ہین عادل اور سہراب جادو جو آپکے سپہ سالار تھے اور کسی جرم پر
آپ نے اُنکو نکال دیا تھا وہ جاکر شریک اہل اسلام ہوے ہین وہ بھی ہمراہ ہین مگر حضور ایک امر ہمنے سنا ہی کہ
جسکے سننے سے ہمکو بڑا التعجب ہوا وہ یہ امر ہی ہمنے جو دریافت کیا کہ یہ ساحرہ کون ہی تو معلوم ہوا کہ ملکہ غزالان دختر

آفتاب جادو ہمنے خیال کیا کہ اُنکو تو عیاران اسلام نے قتل کر ڈالا تھا کوئی امر ہوگا ہماری سمجھ مین نہین آیا ہم دریافت کرکے چلے آئے یہ امر ہی یہ کلام ہرکارون کا سنکے گلاب سنے تو سر جھکا لیا اور کچھ شرمندہ ہو کر رہگیا سمندر نے عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ ای اُستاد سنا آپ نے کہ ہرکارے کیا کہتے ہین جو میرا گمان تھا وہ سچ نکلا مگر یہ بھید مجھ مین نہین آیا کہ یہ کیا فعل ہی عشاق نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ عیار نے یہ تدبیر کی اُسکی صورت کا کوئی اور انسان بناکر قتل کیا اُسکو گرفتار کرکے لیگیا اور لیجا کر اُسکو اپنا شریک کیا کیونکہ عورت تھی اُنکے کہنے مین آگئی ہو گی جبکہ سہراب سے مرد ہو کر شرارکت کی وہ تو عورت ذات تھی سمندر شاہ نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر اُسکی ذات سے مجھکو بڑا تعجب ہی اُسنے نمک حرامی پر کمر باندھی سہراب نے جو یہ حرکت کی اُسکا یہ سبب تھا کہ مین نے اُسکے ساتھ یہ بدسلوکی کی تھی کہ اُسکو قید کرا یا تھا اُسنے اُسی غصہ مین یہ کیا اُسکے ساتھ کیا بدسلوکی ہوئی جو اُسنے یہ کیا اپنے خاندان بھر کو بدنام کیا عشاق نے کہا کہ اس سے کیا ہوتا ہی ایک کے خراب ہو جانے سے کوئی خاندان بھر ویسا نہین ہو جاتا ہی عورت کی ذات سے سدا بیوفائی ثابت ہوتی ہی اسکی ذات بیوفا ہی سمندر نے کہا اس سے کوئی غرض نہین رہی یہ کہکر گلاب سے کہا کہ ای گلاب تم کچھ اپنے دل مین خیال نکرنا کوئی تمکو الزام نہ دیگا یہ کوئی تمہارا فعل نہ تھا جو جیسا کریگا ویسا ہوگا ہر ایک اپنے فعل کا مختار ہی گلاب یہ سنکر خاموش بیٹھا رہا کچھ جواب نہ دیا ابھی گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے عرصے مین سمندر شاہ نے کہا کہ ہرکارے خبر لائے ہین کہ آج سے لشکر اسلام کی آمد شروع ہو گئی تو مین چاہتا ہون ضرور دیکھونگا کہ لشکر اسلام کس قدر ہی اور کس طریقے سے آتا ہی اور کون کون لوگ ہمراہ ہوتے یہ کہکر حکم دیا کہ اُس صحرا مین قریب شہر ہمارا خیمہ برپا کیا جائے ہم اُسی مین جا کر بیٹھینگے اور آمد لشکر اسلام کی سیر دیکھینگے اور شام کو وہان سے اپنے مکان پر چلے آئینگے یہ جو حکم اُسنے دیا اُسی وقت اُسکا خیمہ وغیرہ لیکر بیرون شہر آئے خیمے برپا کیے ادھر سمندر شاہ چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اور عشاق کو بھی ساتھ لیکر اپنی موتی مین چلا اور آکر اُن خیمون مین اُترا پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے گئے اور سمندر انتظار مین ہی کہ اب لشکر آئیگا یہان صحرا مین لشکر اسلام اُترا ہوا ہی جو سپاہی خیمہ لیکر آیا ہی بازار مین آراستہ ہین جھنڈے کھلے ہوئے اُڑ رہے ہین لشکری پھر رہے ہین خیمے و بارگاہین کوسون تک برپا ہین بڑا بندوبست ہی بارگاہون کا شمار ہی صد کشمست ہی سمندر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا سب کیفیت دیکھا کیا کہ قریب دو پہر گرد بلند ہوئی اُس گرد سے صدائے سم اسپان و جھنکار تلوار ان آتی تھی کہ وہ گرد تیرہ تیرہ وغیرہ وغیرہ قریب اُس جنگل کے آکر شق ہوئی اُس سے کوس سفری کی صدا آتی تھی جنگی باجے بج رہے تھے جب گرد شق ہوئی اُس گرد سے سپاہی کرتے ہوئے پیدا ہوئے اور اُسکے بعد علم و نشان نظر آئے سمندر شاہ نے ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ کیسی گرد بلند ہوئی ہی اور کسکا لشکر آتا ہی وہ ہرکارے گئے اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صنوبر شاہ آتا ہی یہ بھی شریک لشکر اسلام ہی یہ اُسی کے لشکر کی آمد ہی ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے واپس آئے اور حاضر خدمت سمندر ہو کر عرض کیا کہ بادشاہ صنوبر شاہ آتا ہی یہ سنکے سمندر جلگیا تاؤ پیچ کھا کر رہ گیا خلاصہ یہ کہ صنوبر شاہ مع لشکر آکر پہونچا خیمے و بارگاہین استادہ ہونے لگین اُسکے آنے کے بعد پھر گرد اُڑی اور جب وہ گرد قریب آکر شق ہوئی تو اُس گرد سے لقین خود پرست مع اپنے لشکر کے ظاہر ہوا وہ بھی لشکر اسلام مین چلا گیا ہرکارون نے سمندر کو اُسکے خبر دی کہ لقین خود پرست مع لشکر کے آیا ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ پھر گرد بلند ہوئی اُسکی محراب شاہ مع فوج لشکر کے آکر پہونچا اُسکے بعد پھر گرد بلند ہوئی اقبال شاہ مع لشکر بیشمار آکر پہونچا اور شامل لشکر اسلام ہوا کہ پھر گرد بلند ہوئی امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ جو کہ نئے شریک اسلام ہوئے تھے وہ آئے کہ شام ہوگئی سب لشکر اُترے اور چہل پہل ہونے لگی تمام جنگل کئی کوس تک لشکر سے معمور ہو گیا سمندر شاہ کو ہرکارون نے متواتر خبرین دین کہ یہ محراب شاہ آیا اور اقبال شاہ و امثال شاہ و مراد شاہ و حیرت شاہ یہ سن سن کر جلا کیا مگر کیا کیے کئی مرتبہ قصد کیا کہ سحر کرون کہ سب لشکر تباہ ہو جائے مگر عشاق نے

منع کیا کہ اس سے حاصل کیا ہو سب کو آنے دو ایک ہی مرتبہ سب کو قتل کرینگے سمندر خاموش ہو رہا ورنہ کئی مرتبہ اُسکی موج مین آیا تھا اور یہ قصد تھا کہ طلاطم برپا کر دے اور لشکر کو سحر کرکے تہ و بالا کر دے لیکن اوستاد کے منع کرنیسے خاموش رہا اور اُٹھکر طرف شہر کے چلا گیا رات جاکر اپنے مکان پر بسر کی صبح ہوتے ہی پھر سرداروں کو اپنے ساتھ لیکر اُسی خیمے مین آیا اور بیٹھکر انتظار آمد لشکر اسلام کرنے لگا اسکے وہان جانے کے تھوڑی دیر کے بعد گرد بلند ہوئی اور آمد لشکر اسلام شروع ہو گئی راوی نے بیان کیا ہو کہ آج سرداران لشکر اسلام کی آمد شروع ہوئی اول اول جو کہ سردار آیا وہ اولاد بہرام سے تھا اُسکا نام حسام بن بہرام اسکے ہمراہ لشکر چینیان تھا اُسکے بعد اور سردار اُسیکے مثل خواجہ حسام و اولاد سیف ذوالیدین سے قلاچ چینی و کبا چینی وغیرہ کے دس سردار آئے کہ شام ہو گئی سمندر شاہ شام کو پھر شہر مین چلا گیا اور رات وہین بسر کی اور صبح کے وقت پھر آکر اُسی خیمے مین بیٹھکر انتظار کرنیلگا کہ گرد اُڑی اور آمد شروع ہو گئی مثل اولاد فرامرز و اولاد منوچہر کے اور دیگر سرداران جمہوری کی اولاد سے آج بھی دس سردار آئے کہ شام ہو گئی چار دن تک متفرق سردار آئے پانچوین دن مملوک بن مالک بڑے کر و فر سے اپنی سپاہ کو لیے ہوے اسّی ہزار نیزہ باز ہمراہ ماویان عربی پر سوار حقیقت مین لشکر بیشمار نیزہ والے تمام بحر نیستان معلوم ہوتا تھا کہ ہرکارون نے سمندر شاہ سے کہا کہ یہ صاحبقران اول کے سپہ سالار دستچپ کا فرزند ہو اسکا نام مملوک بن مالک ہو آج گرگین درشت چنگال مع اپنی سپاہ کے آیا آمد لشکر مین شام ہو گئی آج اسقدر لشکر آیا ہو کہ سمندر شاہ کے ہوش جاتے رہے جسقدر لشکر چار روز مین آیا تھا اُسی قدر آج آیا ہو تمام صحرا جو ساٹھ کوس کے گرد سے مین لشکر سے بھر گیا ہو سواے خیمہ و بارگاہ و علمہاے لشکر کے دوسری چیز نظر نہین آتی ہو جدھر کو نگاہ اُٹھ جاتی ہو بجز کلس بارگاہ یا نشان لشکر کے کچھ نظر نہین آتا ہو کوسون تک لشکر پڑا ہوا ہو سمندر شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ لشکر آچکا اُنھون نے عرض کی کہ ہمنے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا کہ ابھی نصف لشکر بھی نہین آیا ہو صرف ابھی سردار آرہے ہین دیکھیے کس دن تک سردار آتے ہین سمندر شاہ یہ سنکے خاموش ہو رہا اور اُٹھکر تخت سحر پر سوار ہوا اور شہر کی جانب روانہ ہوا کیونکہ آج مملوک و گرگین وغیرہ کی آمد مین شام ہو گئی تھی اب اسکو بڑی فکر ہو کہ بڑا لشکر مسلمانون کا ہو کہ پانچ روز ہوے ہین اور آمد لشکر کی تمام نہین ہوتی یہی باتین دل سے کرتا ہوا اپنے مقام پر گیا اور بعد فراغ طعام وغیرہ اپنی خوابگاہ مین آیا رات بھر اسکو اسی فکر مین نیند نہ آئی کہ دیکھیے کب تک لشکر آئیگا اور کسقدر لشکر ہو جب ستارۂ سحری آسمان پر چمکا سمندر شاہ اپنی خوابگاہ سے برآمد ہوا اور بعد فراغت ضروریات پھر سب سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اُسی خیمے مین آیا تھوڑا دن چڑھا تھا کہ گرد اُڑی اور اُس گرد سے علم لشکر پیدا ہوے جاماس پسر طہماس مع ایک لاکھ پچاس ہزار فوج کے آیا آلاگرد فرنگی کے فرزند و مالاگرد فرنگی کے مع فوج فرنگیان انگریزی باجے بجتے ہوے طنبور رگڑگڑاتا ہوا سب انگریزی لباس پہنے ہوے کرچین لگائے ہوے بڑی شان و شوکت سے آئے وہ بھی آکر اُترے ہرکارون نے دریافت کیا کہ یہ کون ہین معلوم ہوا کہ یہ جو دو نوجوان ہمراہ لشکر ہین یہ افسر ہین اور فرزند ہین آلاگرد کے اور مالاگرد کے جو کہ رفیق تھے علمشاہ رومی کے جو کہ فرزند رشید تھے صاحبقران اول کے جنھون نے تنہا جاکر کل فرنگستان کو مسخر کیا تھا انکے ہمراہ ہمیشہ فوج فرنگ رہتی ہو گو کہ جو فوج فرنگ وہ تو شہریار جو کہ فرزند ہین ایرج نوجوان کے اُنکے ہمراہ ہو مگر یہ دو سردار حکم سے صاحبقران ثانی کے تھوڑی سی فوج سے لشکر اسلام کے ہمراہ رہتے ہین اس سے غرض یہ ہو کہ تاکہ حریف کو معلوم ہو کہ ہفت اقلیم کی فوج لشکر اسلام مین ہو یہی خبر ہرکارون نے سمندر شاہ سے بیان کی اسکے آنے کے بعد قیصر صاف باطن مع اپنی کل سپاہ کے آیا اور آکر شامل لشکر اسلام ہوا بارگاہین وغیرہ استادہ ہونے لگین سب سپاہ اُترنے لگی آج بھی آمد سپاہ مین دن تمام ہوا رات کو سمندر واپس گیا صبح کو پھر آکے بیٹھا

آج ساتوان دن تھا کہ پھر لشکر آنے لگا آج بھی بہت سے سردار آئے اسکے بعد قریب شام بہزاد خان بن لندھور
نولاکھ ہندیون سے آگے پہونچا کہ شام ہوگئی سات دن تک سرداران اسلام آئے سمندر شاہ نے شان و
شوکت جو بہزاد خان کی دیکھی تو ہرکارون سے پوچھا کہ کیا یہی صاحبقران ہین ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ
دوسرے سپہ سالار کا فرزند ہی صاحبقران اول کے جو کہ بادشاہ تھا ملک ہپند کا لندھور اُسکا نام تھا یہ
جو سمندر کو معلوم ہوا اور حیرت ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب کوئی سردار بڑے کروفر سے آتا تھا تو
سمندر شاہ یقین کرتا تھا کہ یہی صاحبقران ہی مثل ملوک بن مالک وغیرہ کے مگر ہرکارے اُسکو آگاہ
کردیتے تھے کہ یہ فلان سردار ہی اور یہ فلان افسر ہی گو اسکو سحر سے اسقدر قوت تھی کہ دریافت کرلیتا مگر اسنے
اس سبب سے سحر سے اسوقت تک کام نہین لیا کہ کیا ضرورت ہی جب مقابلہ ہوگا سحر و ساحری سے اُسوقت
کام لیا جائیگا جبکہ ہرکارے موجود ہین تو کیا ضرورت ہی ہان اگر لشکر ساحران آتا تو البتہ سحر کا کام تھا پس جب
دن تمام ہوا شام کو سمندر شاہ شہر مین چلا گیا صبح کو آکر پھر اُسی خیمہ مین بیٹھا اور دیکھنے لگا آج بہت گرد عظیم بلند ہوئی
جب قریب آکر دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو اُسمین سے سقّے آبپاشی کرتے ہوے ظاہر ہوے اُنکے بعد فیلان قوی
ہیکل اُنکے خرطوم مین زنجیرہاے طلائی بندھی ہوئی مستکون پر آئینے لگے ہوے اُنپر علمدار بیٹھے ہوے علمون کے
پھریرے زرنگار آگے آگے وہ آئے اُنکے بعد شتر سوار سانڈنی سوار خاص بردار چوبدار یسائل مرکبان خوش رفتار
کی قطار کیسے کیسے قوی اور خوش وضع زیورات جواہر سے آراستہ اُنکے بعد اور جلوس سواری نقارے بجتے
ہوے کوس سفری صدا دیتا ہوا ایک جوان خوبصورت مرکب پری پیکر پر سوار مسلح و مکمل عقب مین کئی لاکھ سپاہ
سب دوش بدوش چلتہ پوش چار آئینہ بند چلے آتے ہین سرون پر خود جسمون مین طلائی زرہین موزے پانؤن
مین چلے آتے ہین یہ لشکر بھی شامل لشکر اہل اسلام ہوا اور بارگاہین وغیرہ استادہ ہونے لگین ہرکارون نے جو
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ عزیز صاحبقران ہین صاحبقران اول کے فرزند ہین سکندر فرخ لقا انکا نام
ہی انکے آنے سے تمام صحرا طلائی ہوگیا تھا کیونکہ اُنکے لشکر کی پوشاک طلائی تھی یہ آکر پہونچے تھے کہ پھر گرد
بلند ہوئی اس گرد کا رنگ زعفرانی تھا کہ وہ بھی گرد آکر قریب صحرا شق ہوئی اس لشکر کے ہمراہ بھی وہی سب
سامان تھا جو کہ تحریر ہوچکا ہی ہرکارون نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی عزیز صاحبقران ہین انکا نام
اسفندیار گیلانی ہی یہ بھی فرزند ہین صاحبقران اول کے اسکے بعد پھر گرد اُڑی اُس گرد سے ایک لشکر
پیدا ہوا کہ جسکے علمون پر ستارے بنے ہوے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون تارے نکل آئے ہین وہی سامان
سواری تھا اُسی قدر لشکر تھا اب جو پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ خورشید ہین ایک زمانے ہین یہ ستارہ پرست تھے
مگر یہ عزیز ہین صاحبقران کے پوتے ہین صاحبقران اول کے انکے بعد پھر گرد بلند ہوئی اُس گرد سے بھی لشکر کثیر
ظاہر ہوا اُس لشکر کے علمون پر تصویر ماہتاب بنی ہوئی تھی اور تعریف خدا ہر ایک لشکر کے نشان پر تحریر تھی معلوم
ہوا ہرکارون کو کہ یہ تورج ہین یہ بھی پوتے ہین صاحبقران اول کے ان چارون شاہزادون کے آنے
مین شام ہوگئی سمندر شاہ نے ہرکارون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج آمد عزیزان صاحبقران شروع
ہوئی ہی ایکین جو کہ اول آئے تھے کہ جنکے لشکر کا لباس زعفرانی و طلائی تھا یہ فرزند ہین صاحبقران اول کے
اور جنکے لشکر کے نشانون پر ستارے و چاند بنے ہوے تھے یہ دونون پوتے ہین صاحبقران اول کے چونکہ
شام ہوگئی تھی سمندر شاہ شہر مین آیا صبح کو پھر اُسی خیمے مین آکر بیٹھا کہ آمد لشکر شروع ہوئی کہ ایک مرتبہ گرد
فیروزی بلند ہوئی جب وہ گرد شق ہوئی اُس گرد سے علم فیروزی پیدا ہوے وہی سامان سواری طول بیجا
سے کیا حاصل یہ انجم ماہ طلعت تھے اُنکے بعد سلطان اعظم مع اپنے لشکر کے آئے انکے لشکر کا لباس بنفشئی تھا

سلطان

سلطان سعد کے فرزند مع لشکر یونان کے کہ اُنکا نام فرامرز بن سلطان سعد تھا آئے آج ان تین شاہزادون
کی آمد مین دن تمام ہوا شام ہوگئی سمندر شاہ اُٹھکر جانب شہر چلا گیا اپنے محل مین رات بسر کی صبح کو آکر پھر اُسی
بارگاہ مین بیٹھا کہ گرد اُڑی اور آمد شروع ہوگئی آصف شاہ مع لشکر کشمیر کے آئے اسد ثانی اپنے قزاقون کو
لیے ہوئے بوق ترکی بجاتے ہوئے آکر پہونچے راوی بیان کرتا ہی کہ جو لشکر آتا ہی وہ شامل ہو جاتا ہی لشکر اسلام
ایک دریا سے فوج ہی کہ موجزن ہی دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہی اب اُس جنگل مین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی جب
لشکر آتا ہی خیمے برپا ہوتے ہین سمندر شاہ کثرت سپاہ دیکھکر حیران ہوتا جاتا ہی یہ ہر مرتبہ اُسکی موج ہوتی
ہی کہ سحر کرکے طلاطم ڈالدون مگر عشاق منع کرتا ہی کہ سب کو آلینے دو یہ لوگ جاتے کہان ہین انکی کثرت دیکھ لو
ایک جنبش لب مین تو انکا کام تمام ہی ساحرون کے آگے غیر ساحرون کی کیا اصل ہی ایک ماش کے دانے مین تو تماش
بدل جاتا ہی انسان ساری بدمعاشی بھول جاتا ہی یہ کیا مقابلہ کرینگے مثل برگ خزان دیدہ کے یہ سب لشکر تباہ
ہوگا جب باد خزان چلے گی تم دیکھ لینا یہ باتین سنکر سمندر کا جوش کم ہو جاتا تھا وہ خاموش ہو جاتا تھا وہ جو ایک
طوفان سحر اسکے دل مین پیدا ہوتا تھا وہ برطرف ہو جاتا تھا آج بھی آمد لشکر مین دن تمام ہوا دوسرے دن پھر
سمندر شاہ آکے پہونچا اور بارگاہ مین بیٹھا آمد لشکر شروع ہوئی آج آمد جو شروع ہوئی تو صحرا کا رنگ کاہی ہوگیا
عین الزمان مع اپنے لشکر کاہی پوش کے پہونچے اُنکے بعد نور الزمان مع اپنے لشکر سبز پوش کے پہونچے کسی
لشکر کی آمد سے صحرا کا رنگ نارنجی ہوگیا کسی کی آمد سے گلنار ہوگیا کسی کی آمد سے فالسائی جو آتا ہی کوئی نیلم کی کڑیون
کی زرہ پہنے ہوئے کوئی پکھراج کی کوئی فیروزے کی کوئی یاقوت کی کوئی زمرد کی کوئی زبرجد کی کوئی لیشب کی
ساتدن تک لشکر آیا کیا ساتوین دن شہنشاہ گوہر کلاہ مروارید کی کڑیون کی زرہ پہنے ہوئے سواران مروارید
پوش ہمراہ رکاب آکر پہونچے اُنکے بعد جمشید بن دارا بن دارا سیمین زرہ نقرئی پوشاک پہنے ہوئے بڑی
شان وشوکت سے آکر پہونچے ہرکارون نے سمندر شاہ سے کہا کہ یہ فرزند ہین صاحبقران کے جو کہ اب لشکر
اسلام کے صاحبقران ہین انکا نام ہی شہنشاہ گوہر کلاہ اور یہ پوتے ہین صاحبقران ثانی کے انکا نام جمشید
ہی اور وہ جو کل آئے تھے دونون بھائی تھے اور چچا تھے انکے جو کہ اب صاحبقران ہین اُنکے نام نور الزمان اور
عین الزمان ہین اب ہمنے سنا کہ لشکر آچکا کل صاحبقران تشریف لائینگے مع شاہ کے سمندر شاہ نے کہا کہ
ابھی صاحبقران نہین آئے اُنھون نے عرض کیا جی نہین اب جو سمندر شاہ نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ
چودہ روز مین لشکر آیا سمندر شاہ شام کے وقت وہان سے اُٹھکر شہر مین آیا مگر فکر مین ہی کہ لشکر اسلام تو آگیا مگر
میرے مددگار ابھی تک نہین آئے باوجودیکہ ہر ایک نے جواب مین تحریر کیا تھا کہ ہم آتے ہین کیا سبب ہی کہ جو
اب تک نہین آئے یہ تو اس فکر مین اپنی خوابگاہ مین آکر سو رہا سب سردار بھی اپنے اپنے مقام کو چلے گئے صبح کو
پھر آکر جمع ہوئے سمندر شاہ اُن سب سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر اُسی خیمے مین آکے بیٹھا یہان آکر یہ سامان دیکھا
کہ جسقدر لشکر اس چودہ روز کے عرصے مین آیا تھا سب سردار اپنی اپنی سپاہ کو لیے ہوئے آراستہ کیے ہوئے مسلح و
مکمل پرے باندھے ہوئے صف بستہ دو طرفہ کھڑے ہین اور طرف صحرا کے دیکھ رہے ہین یہ حال ہی کہ ہر ایک مرکب کی
پشت پر ہاتھ رکھکر اور بلند ہوکر طرف صحرا کے دیکھتا ہی اسطور سے کہ جیسے کوئی کسی کی آمد کا منتظر ہوتا ہی صف آرا
پھر رہے ہین کوئی مرکب صف سے آگے نہین بڑھ سکتا ہی ہرکارون کی ڈاک بندھی ہوئی برابر خبرین دے رہے
ہین سانڈنی سوار الگ چلے آتے ہین جو جو خبر آتی ہی وہ وہ لشکر قاعدے سے درست ہوتا جاتا ہی سمندر شاہ
حیران ہی کہ یہ کیا امر ہی کسکا اس لشکر کو اسقدر انتظار رہا اسکے ہرکارے لشکر مین موجود ہین وہ بھی جو خبر آتی ہی دریافت
کر لیتے ہین ہرکارے و سانڈنی سوار یہ آکر خبرین دیتے ہین کہ ابھی تو خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی مع اپنے

عیارون کے آنے ہین لشکر صاحبقران کا ابھی تک نشان نہین ہی یہی خبرین گذرتی ہین کہ ایک مرتبہ گرد اُڑی جب وہ
گرد شق ہوئی ادھر لشکر اسلام نے اُدھر سمندر شاہ نے دیکھا کہ گرد سے ہزارون عیار بادھرے باندھے ہوئے
بانہاے عیاری سے آراستہ ظاہر ہوے تخت پر ایک عیار عجیب الخلقت سوار راوی نے بیان کیا ہی کہ صورت
خضران کی بالکل صورت خواجہ اول سے مشابہ تھی کوئی امر کا فرق نہ تھا ایک سر ایسے ہمصورت تھے کہ اگر
کوئی اُنکو دیکھے تو یہ نہ کہے کہ یہ وہ نہین ہین یا انکو دیکھے تو خواجہ اول جانے یہ صورت دیکھکر سمندر شاہ کے
ہوش جاتے رہے بدحواس ہوگیا کہ خواجہ خضران بھی مع اپنے عیارون کے آکر ایک طرف اُس صحرا کے
کھڑے ہوے سب عیارون نے صف باندھی کہ ہرکارون نے سمندر شاہ سے آکر کہا کہ ای بادشاہ جو تخت
پر سوار آیا ہی اسکا نام خضران بن عمر ثانی و لقب خواجہ ثالث ہی اسنے آفتاب جادو و سحران و ماہیان
کو قتل کیا یہ عیار ہی اور یہ سب عیار ہین جو کہ اسکے ہمراہ ہین یہ کلام سنکے سمندر شاہ کا دل کانپ گیا بدن مین تھرتھری
پڑگئی تمام جسم مثل بید کے لرزنے لگا یہی حال عشاق کا ہوا مگر اُسنے اپنے کو سنبھال لیا کہ اتنے مین وہ ہرکارے
یہ خبر دیکر پھر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہو گئے راوی نے بیان کیا ہی کہ جو سردار یا عزیز صاحبقران آتا تھا
وہ سمندر شاہ کو دیکھکر اپنے لشکر سے جو کہ اُس مقام پر مقیم ہوتا تھا دریافت کر لیتا تھا کہ یہ کون ہی جو لشکر خیمہ برپا
کیے اُترا ہوا ہی وہ بیان کر دیتا تھا کہ یہی سمندر شاہ ہی حاکم شہر سمندر یہ یہی ہی وہ سردار خاموش ہو جاتا تھا
جب خواجہ خضران آئے انھون نے دریافت کیا کہ یہ کون ہی جو سامنے اُترا ہوا ہی لوگون نے کہا کہ یہی سمندر شاہ
ہی جیسے ہی خواجہ نے سنا کہ یہی سمندر شاہ ہی بنگاہ تند طرف سمندر شاہ کے دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسدن
سمندر شاہ بہت گران قیمت لباس پہنے ہوے تھا اُسکے سر پر تاج زرنگار تھا جو کہ ایک سالہ خراج سمندر یہ
مین تیار ہوا تھا اُسکے تمام جسم مین جواہرات تھے یہ دیکھکر خواجہ کے منھ مین پانی بھر آیا کہ یہ لباس ملجا ئے تو
کچھ قرضہ ادا ہو جائے یہ تو ادھر دیکھ رہے ہین کہ سمندر شاہ نے جو دیکھا کہ جب سے یہ عیار آیا ہی میری ہی
طرف دیکھ رہا ہی عشاق سے کہا ای اُستاد مین یہ دیکھتا ہون کہ یہ عیار جب سے آیا ہی میری طرف دیکھے جاتا
ہی خواجہ خضران کی یہ حالت ہی کہ اُسکی طرف دیکھتے ہین اور نیچہ اُٹھا کر اُسکو دکھاتے ہین چونکہ فاصلہ ہے کچھ
کلام تو کر نہین سکتے ہین کہ اتنے عرصے مین یہان تو یہ حرکت ہو رہی ہی اُدھر سانڈنی سوارون نے آکر خبر دی کہ لشکر
صاحبقران آتا ہی سب خبردار ہو جائین یہ خبر دینا تھی کہ ایک مرتبہ نقیبون نے صدا لگائی کہ ای سرداران اہل
اسلام و لشکریان لشکر اسلام باادب باش صاحبقران تشریف لاتے ہین یہ صدا دیتے ہی لشکر مین ہل چل پڑ گئی
سب صفین درست ہونے لگین سب باادب ہو گئے سب سردار اپنے اپنے طریقے سے لشکر لیکر کھڑے ہو گئے سلامی
کے باجے لشکر مین بجنے لگے علمہاے لشکر جلوہ گری مین آئے صداے باجون سے کان پڑی آواز نہ سنائی
دیتی تھی کو سون زمین ہل رہی تھی کہ ایک مرتبہ گرد عظیم بلند ہوئی کہ جس سے سپہر دوار تیرہ و تار ہو گیا روے
خورشید خاور گرد مین پوشیدہ ہو گیا دن کی رات ہو گئی لشکر اسلام مین روشنی کا بند و بست ہونے لگا ایسی گرد
بلند ہوئی کہ زمانہ تاریک ہو گیا دھوپ پنہان ہو گئی شعر از دامن دشت عاج اورنگ ✤ گردے برخاست
تو تیار رنگ ✤ دیگر ز گرد و غبار ریکہ پر شد سپہر ✤ رہ رفتن خویش گم کرد مہر ✤ گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیز سر گرد تا بآسمان
رسید و پاے گرد بر زمین دوزیدہ ایسی گرد بلند ہوئی اور تاریکی ہوئی کہ اندھیرا ہو گیا دکھائی دینا ہر شی کا مشکل ہوا
لوگون کو یہ گمان ہوا کہ سیاہ آندھی اُٹھی ہی اسی سبب سے لشکر اسلام مین روشنی کا بند و بست ہونے لگا
اذانین دی جانے لگین درندے یہ تاریکی دیکھکر یا تو چر رہے تھے یا ایک مرتبہ منھ اُٹھا کر بلا تحاشہ طرف اپنے
اپنے آشیانون کے بھاگے یہ عالم تھا کہ شیر و ہرن برابر چلے جاتے تھے شیر ہرن سے بولتا تک نہ تھا ایسی تاریکی تھی

یہی عالم نیل گائے و پلنگ کا تھا سب طرف اپنے مقام کے منھ اُٹھائے ہوے چلے جاتے تھے کوئی کسی سے
خبر بھی نہوتا تھا کہ تو کون چیز ہی درندون و چرندون کا تو یہ عالم تھا پرندے بھی طرف اپنے آشیانون کے
چلے مگر ایسے بیخبر تھے کہ باز و شاہین و بہری کبوتر و تیتر و تدرو کے برابر سے نکل جاتے تھے اور نہ شکار کرتے تھے ہر ایک کو
اپنی جان کی پڑی ہوئی تھی کہ کسیطرحسے ہم اپنے مقام سکونت پر پہونچ جائین یہ وقت شکار کرنیکا نہین ہی اژدر
سر جھکائے طرف کوہستان کے چلے جاتے تھے باوجودیکہ اسقدر آدمی اُس صحرا مین موجود تھے مگر دم کشی نہین
کرتے تھے اور اس فکر مین تھے کہ اپنے مقام پر پہونچ جائین قبل اس سے کہ یہ آفت آئے اِدھر لشکر اسلام مین
اذان ہونے لگی اُدھر سمندر شاہ نے جو یہ تاریکی دیکھی پریشان ہوگیا عشاق سے کہنے لگا کہ ای اُستاد
کیا سیاہ آندھی اُٹھی ہی نہ معلوم یہ کسی ساحر کی آمد ہی یا سیاہ اندھی ہی ای اُستاد ایسی آندھی تو آج تک ہمنے
نہین دیکھی کہ اس قیامت کی سیاہ اندھی اُٹھی ہو اس آندھی مین کوئی نہ کوئی بلا ضرور ہی ہم یہ جانتے ہین
کہ غضب خداوندی نادیدہ خدا کے پرستارون پر نازل ہوا ہی عشاق نے جواب دیا کہ معلوم ہوا جاتا ہی
زاغ و زغن کا یہ حال ہی کہ اُڑے ہوے چلے جاتے ہین اپنے آشیانے بھول گئے ہین تباہ پھر رہے ہین یہ
عالم جو ہوا سپہر دوار بسبب گرد کے تیرہ و تار ہوگیا چرخ اخضری پر تارے نظر آنے لگی دن کی رات ہوگئی
باوجودیکہ وقت دوپہر تھا اُسپر یہ عالم ہوا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا یہ تاریکی کا حال تھا اب تو سب
پریشان ہوے اُدھر اُس گرد و غبار سے صدائے طبل اسکندری جو آرہی تھی جب چوب پڑتی تھی زمین
کانپ جاتی تھی سب یہ تصور کرتے تھے کہ عقب مین اس آندھی کے ابر ہی کہ جس سے یہ صدائے رعد
آرہی ہی وہ جو سنانین چمک رہی ہین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارون برقین چمک رہی ہین صدائے سم
اسپان کان کے پردے اُڑائے دیتی تھی جھنکار تلوارون کی الگ تھی ایک قیامت صغرا برپا تھی زمانہ
رستخیز تھا مردے زمین کے اندر کانپے جاتے تھے ہر ایک کا دل دہل رہا تھا کہ وہ گرد آکے اُس صحرا کے
قریب شق ہوئی ہوا کو مارا گرد نے گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ ہوا اُس گرد سے کئی ہزار سقے ظاہر
ہوے آگے آگے اُنکے کوس پھیہ پھرتا ہو جسکی زیبائش سے سڑک سرخی کی بنی ہوئی اُسپر وہ چھڑکاؤ گلاب
کیوڑے کا کرتے ہوے جب گرد شق ہوئی تھی تو وہ تاریکی دفع ہوئی روشنی ہوئی ہر ایک کی جان مین جان آگئی وہ
خوف برطرف ہوا اتنے مین ہرکارون نے خبر دی کہ لشکر فیروزی اثر کی آمد کی یہ گرد تھی اُدھر سمندر شاہ
کو بھی جو ہرکارے اُسکی طرف کے مقرر تھے اُنھون نے خبر دی کہ یہ صاحبقران کے لشکر کی آمد سے گرد
بلند ہوئی تھی اب صاحبقران آتے ہین یہ سنکے سمندر شاہ خیمے کے باہر نکل آیا تھا یہان جو یہ
خبر اہل لشکر کو ہرکارون نے دی تو سب طریقے سے کھڑے ہوے علمہائے لشکر کو جلوہ دیا سلامی
ہونے لگی یہ بھی دیکھا کہ سقے آبپاشی کرتے ہوے آتے ہین وہ سقے اپنا لشکر دیکھکر اُسطرف کو متوجہ
ہوے اور ایک طرف صف باندھ کر کھڑے ہوے ایک مرتبہ کئی سو فیلان مست قطار در قطار نظر
آئے باہم زنجیرہائے طلائی سے بندھے ہوے اُنکے خرطوم مین زنجیرین پڑی ہوئی پیشانیون پر آئینے
لگے ہوے فیلبان بیٹھے ہوے ہاتھون مین طلائی گجگ لیے ہوے گولیدار پگڑیان سرون پر اُنپر طلائی
فیتے لپٹے ہوے مخملی کارچوبی کرتیان گلون مین گلبدن کے پائجامے پہنے ہوے پشتون پر علم لیے
ہوے بیٹھے ہین علمون کے پھریرے رنگ برنگی اُڑ رہے ہین ہر مرتبہ صحرا کا رنگ دگرگون ہو جاتا ہی
ہاتھیون پر ڈنکے رکھے ہوے ماہی مراتب اور سامان سواری سانڈنی سوار شتر سوار بیادل چوبدار
خاص بردار خاصگیان لیے ہوے اُنکے بعد ہزارون مرکبان تیز رفتار باساز و یراق مرصع کار

دو دو سائیس ہمراہ چلے آتے ہین تا مدان ہوادار ہزارون ہمراہ جب سب سامان سواری گذر گیا اور ایک طرف صف باندھکر کھڑا ہوا کہ دیکھا نقارے بر چوب پڑتی ہوئی ہر مرتبہ زمین ہلجاتی ہو نقار خانے کے گذر جانے کے بعد دیکھا ایک مرد ضعیف باریش سفید علم اژدہا پیکر کو لیے ہوے اُسکے شقے کھلے ہوے اُس سے صداے یا صاحبقران یا صاحبقران چلی آتی ہو اور خوشبو جو اُس سے مشک و عنبر کی نکلتی ہو تو تمام صحرا مہک جاتا جب صداے طبل سکندری بلند ہوتی ہو تو شیران صحرائی کان دبا کر طرف جنگل کے بھاگتے ہین اب دیکھا سمندر شاہ نے کہ اُس علم کے بعد ایک جوان مرکب پری پیکر پر سوار سر سے پا تک آلات حرب وضرب سے آراستہ خود سر پر موزے پانؤن مین داستانین ہاتھین تھے زرہ داؤدی بر مین کنوتی مرکب پر نیزہ رکھا ہوا گردہ سپر گرشاسب پشت پر شمشیر الماس نگار زیب کمر بمرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم آگے آگے اُس جوان کے عقب مین ایک جوان تخت پر سوار تاج شاہی بر سر وقباے شہریاری در بر موتیون کے مالے گلے مین الماس نگار اُسکے بازؤن پر شمشیر جواہر نگار روبرو رکھی ہوئی سر پر چتر طلائی گردش کرتا ہوا گرد و پیش تخت سات سو شاہان ملک مرکبون پر سوار بلباس زرنگار نقیبان خوش آواز صدائین لگاتے ہوے کہ جوانو ہوشیار و خبردار ہو سواری آتی ہو جہان پناہ فلک بارگاہ مالک سریر سلیمانی ظل رحمانی خدیو جہان خلیفۃ الرحمان کی سب باادب ہو جاؤ روشن چوکی بجتی ہوئی نقیبون کی زبان پر یہ شعر جاری شعر آہی بخت تو بیدار باد + ترا دولت ہمیشہ یار باد + گل اقبال تو دائم شگفتہ + بچشم دشمنانت خار باد + آگے آگے نقیب یہ اشعار پڑھتے ہوے عقب مین اُس شاہ کے لشکر بیشمار گروہ گروہ غٹ کے غٹ غول کے غول برق برق سجی سجق رکاب در رکاب دوش بدوش سواران جلتہ پوش چار آئینہ بند چلے آتے ہین ہر رنگ کی وردیان ہین کبھی صحرا سبز ہو گیا کبھی گلنار کبھی زعفران زار کبھی نیلگون یہ حالت ہو ہرکارے خبر دریافت کرکے سمندر شاہ کے پاس پہونچے عرض کیا کہ وہ جوان جو کہ مرکب پر سوار تھا اور زیر علم چلا آتا تھا وہی صاحبقران ہو اور یہ جو تخت پر سوار ہو بادشاہ ہو یہ سنکے سمندر شاہ کے حواس جاتے رہے اور اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ بہت لشکر ہو اس لشکر کا کون مقابلہ کر سکتا ہو دراصل ان بادشاہون نے جو اطاعت کی بیجا نہ کی بلکہ جا سے کی کیونکہ کون اس لشکر کثیر و جم غفیر سے لڑ سکتا تھا انکے ایک حملہ مین لاکھون کا لشکر اگر ہو تو بھاگ جائے کچھ عجب کی بات نہین ہو ہرکارون نے عرض کیا سنا گیا ہو کہ ابھی کیا لشکر آیا ہو ہزارون سردار و بادشاہ اپنے اپنے ملک کو گئے ہوے ہین اور بہت سے عزیزان صاحبقران کو خبر نہین ہو ورنہ لشکر سے اس صحرا مین جگہ نہ ملتی اور جب خبر ہوگی تو جگہ نہ ملیگی اس لشکر کو غلہ پہونچنا غیر ممکن ہو گا سمندر شاہ نے کہا کہ یہ نصف لشکر آیا ہو اُنھون نے عرض کیا کہ نصف نہین بلکہ ایک حصہ لشکر آیا ہو اور تین حصہ لشکر باقی ہو سمندر شاہ نے کہا کہ کیا وہ لشکر بھی آئیگا اُنھون نے عرض کیا کہ اگر خبر ہوگی تو ورنہ کیا ضرورت ہو یہ سنا گیا ہو کہ خدا پرستون کا طریقہ ہو کہ جہان ایک سردار گیا اور جس کو خبر ہوئی وہ لشکر لیکر براے کمک چلا ان لوگون کا مثل اور لوگون کے طریقہ نہین ہو ایک کے لیے سب اپنی جان پر کھیل جاتے ہین سب جا کر کمک کرتے ہین پس جب سب کو معلوم ہو گا تو ایک مرتبہ لشکر لیکر آئینگے سمندر شاہ نے کہا کہ کیا پرواہ ہو جو آئیگا وہ غیر ساحر ہو گا ایک جنبش لب مین کام تمام کرون گا جو آئیگا اُسے دیکھ لونگا یہ کہکر اُسطرف دیکھنے لگا دیکھا کہ وہ جو کل لشکر آئے ہوے تھے سب کے سردار مرکبون پر سے اُتر اُتر کر تا حد لشکر براے استقبال آئے اور استقبال کرکے لے چلے یہان تک کہ لشکر مین صاحبقران و بادشاہ داخل ہوے لشکر اُترنے لگا بادشاہ داخل بارگاہ ہوے سب سردار اپنے اپنے لشکر کو چھوڑ کر دربار مین آئے دربار آراستہ ہونے کا سامان ہوا تھوڑی

عرصے مین دربار آراستہ ہوا بادشاہ و صاحبقران نے پوچھا کہ یہ سامنے خیمے مین کون ہی سب نے عرض کیا کہ
سمندر جادو حاکم شہر سمندریہ براے دیکھنے تماشاے لشکر کے آیا ہی بادشاہ نے کہا کیا براے مقابلہ
نہین آیا ہی سب نے عرض کیا کہ جی نہین اتنے عرصے مین سب سردار آ گئے لشکر اُترا لشکر نے کمر کھولی جو جو کہ
سپاہ براے استقبال صاحبقران و بادشاہ آراستہ ہوئی تھی اُسنے بھی کمر کھولی اپنے اپنے مقام پر آئے
سب اُترے وسط لشکر مین لشکر صاحبقران و بادشاہ اُترا جو کہ ہمراہ انکے آیا تھا یہان دربار آراستہ ہوا تھوڑے
عرصے تک بادشاہ نے دربار فرمایا بعد اسکے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے خیمون
مین آئے خواجہ بھی اپنے مقام پر آئے اب لشکر کا بندوبست ہونے لگا جب لشکر آچکا تو سمندر شاہ نے کہا
کہ اے اُستاد چلیے کیونکہ لشکر آچکا ہی اب لشکر نہ آئیگا اور شام بھی قریب ہی عشاق نے کہا اچھا چلو سمندر نے
کہا اے اُستاد ابھی تک کوئی میرے مددگارون مین سے نہین آیا اسکا کیا سبب ہی گو کہ سب نے تحریر کیا تھا کہ
نامہ آپ کا پہونچا حال مرقومہ سے آگاہ ہوے حسب الحکم ہم بہت جلد آتے ہین اور آکر شرف قدم بوسی حاصل
کرتے ہین ہم کو تو خود بھی عرصے سے لشکر اسلام سے مقابلہ کا اشتیاق ہی خوب آپ نے اطلاع دی خدا پرستون
نے نہایت بے ادبی کی کہ آپ کے ملک پر لشکر کشی کی ہم آکر آپ کے اقبال سے اُنکو پس پا کرینگے نامہ دیکھتے ہی
ہم لوگون نے سامان سفر کر دیا ہی بہت جلد آتے ہین ایسی مستعدی پر نہین معلوم کیون عرصہ ہوا کہ ابھی تک
کوئی نہ آیا یہ سنکر عشاق نے کہا آتے ہونگے کوئی مقام تشویش نہین ہی ابھی تو لشکر اسلام آیا ہی جب ادھر
سے کوئی تحریک ہوگی اُسوقت دیکھا جائیگا اب لازم ہی کہ تم بھی اپنا لشکر لیکر براے مقابلہ آؤ اور مقابل
مین لشکر اُتارو سمندر شاہ نے کہا کہ دیکھا جائیگا مین یہ حیران ہون کہ میرے پاس تو اسقدر لشکر نہین ہی جو
مقابلہ کرے عشاق نے کہا کہ یہ لوگ غیر ساحر ہین انسے کیا ضرورت ہی کہ لشکر کثیر لیکر مقابلہ کیا جائے
سمندر شاہ نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر ان مین جو صاحبقران ہی وہ باطل اسم سحر یاد رکھتا ہی جب
سحر کیا جائیگا وہ باطل سحر پڑھ دے گا سحر برطرف ہو جائیگا عشاق نے جواب دیا کہ اسکا بھی بندوبست کر لیا
جائیگا مین اُسکا اسم اعظم بند کر دونگا سمندر نے کہا یہ امر تو ضرور ہی مگر عیار بڑے غضب کے ہین انکی عیاری
سے خداوند محفوظ رکھین یہ کہکر کہا کہ اب چلیے بس یہ سنکر سب اُٹھے اور چلنے پر تیار ہوے ابھی سمندر شاہ
نہ چلا تھا اور نہ رات ہوئی تھی کچھ دن باقی تھا کہ ایک مرتبہ ایک ابر سیاہ طرف سے شمال کے اُٹھا اُس ابر مین
برق کی چمک رعد کی گرج تھی اُس ابر سے بارش سنگ ہو رہی تھی کہ وہ ابر آکر قریب اُس صحرا کے شق ہوا اُس
ابر سے تخت ہاے سحر پیدا ہوے اُنپر ساحران غدار سوار تھے اب جو سمندر شاہ نے دیکھا تو پہچانا کہ قسیم
سیاہ پوش و جسیم سیاہ پوش وغیرہ چارون بھائی ہین یہ دیکھکر سمندر شاہ نے کہا کہ اے اُستاد یہ تو میرے
مددگار ہین میری کمک کو آئے ہین یہ کہکر سمندر شاہ بیرون خیمہ آیا اُدھر قسیم نے دیکھا کہ بادشاہ کھڑے ہوے
ہین یہ دیکھکر تخت سحر کو زمین پر لایا چارون بھائی تخت پر سے اُترکر طرف سمندر شاہ کے چلے انکا لشکر بھی ہوا پر
سے اُترنے لگا چار لاکھ کا لشکر تھا سب ساحر تھے اور پہلوان بھی تھے عقب مین ساحران غدار کافران نابکار
جھولیان منجھولیان شانون پر ڈالے ہوے کالی کالی صورتین بڑے بڑے دانت منھ سے باہر نکلے ہوے
کالے کالے علم لیے ہوے اژدرون کی پشتون پر سوار تھے یہ لشکر آکر اُترا ساحرون نے جو سحر کیا خیمے برپا
ہو گئے ایک بارگاہ برپا ہوئی لشکر اُترنے لگا بازارین آراستہ ہوئین اُدھر یہ چارون بھائی خدمت مین
سمندر شاہ کی پہونچے مجرا کیا سمندر شاہ نے سلام لیکر اور اُنکی طرف متوجہ ہوکے کہا کہ اے قسیم و
جسیم و سلیم و حلیم تم لوگون نے بڑا عرصہ کیا یہان لشکر اسلام آگیا اب تم لوگ آئے ہو اُنھون نے

عرض کیا کہ جب آپ کا نامہ تنبیرا ہمکو ملا ہم فوراً روانہ ہوے راہ مین عرصہ ہوا یہ سنکے سمندر رشاہ نے کہا کہ
چلو جب سب لشکر آلیگا تو ہم کل لشکر کو ہمراہ لیکر براے مقابلہ آئینگے کیونکہ مین نے بہت سے نامے تحریر کیے
ہین وہ لوگ بھی آتے ہونگے جب تمکو نامہ روانہ کیا تھا اُن سب کو بھی نامے تحریر کیے تھے قسیم نے کہا
کہ ای بادشاہ ہماری راے تو یہ ہی کہ آپ شہر مین تشریف لیجائیے ہم یہین مقیم ہونگے اور خدا پرستون سے
مقابلہ کرینگے جب تک اور سب آئینگے ہمین چارون بھائی کافی ہین اور جو جو سردار یا بادشاہ آتے جائین
وہ بھی لشکر مین آئین آپ کی کوئی ضرورت نہوگی سمندر رشاہ نے کہا کہ ابھی کیا ضرورت ہی اُنھون نے عرض
کیا کہ اب تو ہم اس مقام پر آگئے ہین اگر لشکر مین پہونچ جاتے تو جو آپ ارشاد فرماتے وہ ہم قبول کرتے اب ہمکو
مقابلہ کر لینے دیجیے یہ جو قسیم نے کہا جسیم وغیرہ نے بھی اُسکے کلام کی تائید کی اور کہا جو بھائی صاحب کہتے
ہین اُسکو قبول فرمائیے یہ سنکے سمندر رشاہ نے کہا اچھا مین تو جاتا ہون اور طائران سحر مقرر کیے جاتا ہون
جب تم لوگ مقابلہ کروگے ہم لوگ بھی براے دید جنگ آئینگے یہ سنکے قسیم وغیرہ بہت بہتر کہکر خاموش ہو رہے
سمندر رشاہ طائران سحر کو مقرر کرکے اپنے سردارون کو ہمراہ لیکر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہ تو اُدھر چلا گیا یہان
قسیم وغیرہ اپنے لشکر مین آئے سمندر رشاہ بہت خوش ہوا راہ مین عشاق سے کہا کہ ای اُستاد یہ تو خوب
ہوا کہ ان لوگون نے مقابلے پر کمر باندھی جو آئیگا اُسکو انکی کمک کو روانہ کردونگا اور مین ابھی مقابلہ کو نہ آؤنگا
مین یہ خیال کرتا ہون کہ میرے مقابلے کی نوبت نہ آئیگی یہی لوگ خاتمہ کردینگے عشاق نے کہا ای سمندر ر
مین جو تمسے کہتا تھا وہی ہوا مین یہ کہتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ تمھارے مقابلہ کرنے کی نوبت ہی نہ آئیگی بلکہ خیال
کرلو کہ یہ حالت ہوگی کہ یہی قسیم و جسیم وغیرہ کافی ہین کیونکہ یہ لوگ ساحر بھی ہین اور پہلوان بھی ہین ہر طرح سے
مقابلہ کرسکتے ہین سمندر رشاہ نے کہا کہ یہی میرا بھی خیال ہی یہ سنکے عشاق خاموش ہو رہا کہ اتنے عرصے مین
اندر شہر کے آگئے سمندر رشاہ داخل محل ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے عشاق اپنے مقام پر آیا یہ لوگ
تو اسی مقام پر ہین اُدھر بعد آنے سمندر رشاہ کے قسیم وغیرہ اپنے مقام پر آئے یہ لوگ اُسطرف کو اُترے
تھے جدھر کو شہر تھا شہر کو روک کر لشکر اُتارا خیمے وغیرہ برپا ہوے لشکر اُترا جب یہ ابر اُٹھا تھا تو ہرکارے لشکر
اسلام کے براے خبر روانہ ہوے تھے وہ قریب خیمہ سمندر رشاہ جو آئے تو دیکھا کہ ایک لشکر اُس ابر سے
ساحرون کا پیدا ہوا اُنھون نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لشکر ساحران براے کمک سمندر رشاہ آیا ہی بعد
ازان سمندر رشاہ تو شہر کو چلا گیا یہ ساحران غدار براے مقابلۂ لشکر فردکش ہوے ہین یہ مقابلہ کرینگے یہ حال
دریافت کرکے وہ ہرکارے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے یہان دربار برخاست ہو چکا تھا ہرکارے
خواجہ کے پاس آئے عرض کیا کہ ای اُستاد یہ جو ابر اُٹھا تھا اُس ابر سے لشکر کفار براے کمک سمندر رشاہ
آیا تھا اُسکے آنے کا یہ ابر تھا وہ سب ساحر ہین سمندر رشاہ اُنکو آپ کے مقابلے مین چھوڑ کر شہر کو چلا گیا یہ لوگ
آپ سے مقابلہ کرینگے خواجہ نے کہا کیا پروا ہی سب ہمارے ہاتھ سے مارے جائینگے کہان جائینگے ہم
لوگ تو ساحرون کے دشمن ہین ہم لوگ تو قاتل ساحران مشہور ہین اب تم لوگ اُسی لشکر مین جاؤ اور جو واقعہ
گذرے اُسکی خبر لاؤ وہ ہرکارے پھر لشکر قسیم مین آئے اور اپنی صورت تبدیل کرکے لشکر مین پھرنے لگے یہان لشکر کا
بندوبست کیا گیا رات ہوگئی دونون لشکرون مین نقارہ بجنے لگا یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو ادھر
قسیم و جسیم وغیرہ نے دربار کیا ادھر صاحبقران نے دربار فرمایا بادشاہ آکر تخت پر جلوہ فرما ہوے سب
سردار حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا خواجہ بھی آکر اپنی کرسی پر بیٹھے سب عیار اپنے اپنے مقام پر اور اپنے
اپنے سردارون کی پشت پر کھڑے ہوے کہ خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ای صاحبقران

مین نے چند ہرکارے براے خبر روانہ کیے تھے جب آپ کل تشریف لا چکے ہین تو ایک ابر سیاہ اُٹھا تھا دوسرے
یہ خبر دریافت کرنا تھی کہ سمندر شاہ کیا صلاح کرتا ہی وہ ہرکارے جو گئے تھے تو اُنکے روبرو قریب چار لاکھ
کے لشکر ساحران آیا ہی چونکہ سمندر اس مقام پر تھا وہ لوگ بھی اُترے سمندر شاہ سے ملاقات کی سمندر نے
صلاح دی کہ تم میرے ہمراہ شہر مین چلو جب سب لوگ جنکو جنگجو مین نے نامے تحریر کیے ہین وہ آلین گے تو
پھر براے مقابلہ آئینگے اُنھون نے جواب دیا کہ آپ تشریف لیجائین ہم مقابلہ کرینگے جب ہم نہ رہین تو
اُسوقت آپ کو اختیار ہی جو چاہیے گا وہ بندوبست فرمائیے گا سمندر یہ سنکے اور طائران سحر مقرر کرکے اور
یہ کہکر کہ جو لشکر لیکر میری کمک کو آئیگا مین تمھاری کمک کو روانہ کرون گا یہ کہکر چلا گیا جب جانے لگا تو آپ کے
لشکر کا نشان دیکھا ہی کہ وہ لشکر فروکش ہی کوئی نشان دینے کی بھی ضرورت نہ تھی صاف ظاہر تھا کہ یہ
لشکر خدا پرستون کا ہی سبب یہ ہوا کہ اُنھون نے کہا کہ جو لشکر سامنے فروکش ہی یہی لشکر اسلام ہی اور یہ بھی
اُن ہرکارون نے بیان کیا ہی کہ یہ جو ساحر آئے ہین ہم ساحر ہین و ہم پہلوان ہین صاحبقران نے فرمایا
کہ آگئے ہین تو آنے دو اب تو ہم سمندر پہ آگئے ہین کبھی نہ کبھی سمندر شاہ سے بھی مقابلہ ہوگا وہ لاکھو اپنے کو
بچائیگا تو کیا ہوگا جسقدر لشکر ہمارے مقابلے کو آئیگا بفضل خدا قتل ہوگا اگر قضا ہماری یہان لائی ہی تو کیا پروا
ہی مرنا تو ایک دن ضرور ہی اس موت سے بہتر کون سی موت ہوگی کہ کفار کے ہاتھ سے قتل ہون مرتبۂ شہادت
پائین خواجہ نے کہا کہ اب وہ کام فرمائیے کہ اس جنگ کا فیصلہ بہت جلد ہو صاحبقران نے فرمایا کہ جب خدا
کو منظور ہوگا اُسی کے حکم سے سب کام انجام پاتے ہین بغیر اُسکے حکم کے کوئی پتہ بھی نہین جنبش کرسکتا ہی میرا
کیا اختیار ہی اُسی کی ذات پر سب بھروسہ ہی یہ فرما کر ارشاد کیا کہ میرا قصد ہی کہ ایک نامہ بنام سمندر شاہ
تحریر کرون اور ایک نامہ بنام قسیم و جسیم وغیرہ تحریر کیا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ راے آپ کی بہت
ٹھیک ہی بس صاحبقران نے دبیر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ دو نامے تحریر کرو ایک بنام قسیم و جسیم اور ایک
نامہ بنام سمندر شاہ دبیر تو نامے تحریر کرنے لگا یہان تو یہ فکر ہو رہی ہی اُدھر قسیم و جسیم وغیرہ نے بھی دربار
کیا سب حاضر دربار ہوے دربار آراستہ تھا کہ قسیم نے جسیم سے کہا کہ بھائی میری راے یہ ہی کہ پہلے ایک
نامہ روانہ کرکے بادشاہ اسلام کو آگاہ کرون اگر میرے نامہ پر وہ عمل کرکے اطاعت سمندر شاہ کی قبول
کرین تو خیر ورنہ مقابلہ کیا جائے گا جسیم نے جواب دیا کہ یہ راے تمھاری بہت ٹھیک ہی بس اُسی وقت قسیم
نے دبیر کو طلب کرکے نامہ تحریر کرایا مضمون نامہ یہ تھا کہ بادشاہ لشکر اسلام و صاحبقران کو معلوم ہو کہ ابھی کوئی
خرابی نہین ہوئی ہی بلکہ تمکو مناسب یہ ہی کہ دین تصویر پرستی قبول کرو یہ ثروت و دولت و حشمت و شوکت و کثرت
سپاہ و ازدیاد ممالک جو تم لوگون کو بہم ہوا ہی یہ سب عطیہ ہی خداوند تصویر و سامری و جمشید کا اُنھون نے
تم لوگون کو خلق کیا اول تم مین سے جو کہ تمھارا جد اعلی ہی جسکو تم صاحبقران اول کہتے ہو جسنے یہ بنا سے
اسلام جو کہ تمھارا مذہب ہی دنیا پر جاری کی اُسکو یہ قوت یہ طاقت کب تھی صرف ایک خانہ کعبہ مین اُسکے
بزرگ جو کہ تم لوگون کا معبدگاہ ہی مجاور تھے تم لوگ مجاورزادے ہو اُسی ملک مین یہ دین جاری تھا
جبکہ حمزہ پیدا ہوا اُسکی پرورش و پرداخت نوشیروان ملک عادل کسرا نے کی اسکا سبب یہ تھا کہ ایک
وزیر نوشیروان خدا پرست تھا اُسکی مرضی یہ تھی کہ کسی صورت سے دین اسلام کی ترقی ہو اس خیال سے اُسنے
یہ تدبیر کی کہ نوشیروان کو اسطرف متوجہ کیا اُسنے ہزارون روپیہ صرف کرکے پرورش کی جب وہ جوان ہوا
چونکہ خداوند تصویر نے وہ طاقت وزور عطا کیا تھا کہ کوئی اُسکا ہمسر نہ تھا ایک عیار بھی اُسکو خدا نے ایسا
کامل دیا کہ جسکا مثل و نظیر نہ تھا اُسی عیار کے بدولت بہ حمزہ نے ہزارون ملک فتح کرلیے لاکھون ساحرون کو قتل کیا...

اُن اُن ساحرون کو قتل کیا کہ جنکے مانند کوئی نہ تھا چنانچہ نوشیروان سے بگڑی نمکحرامی پر کمر کسی جسنے پرورش کیا جسکے
روپیہ سے پرورش پائی اُسپر لشکرکشی کی اُسی سے خصومت پیدا کی اُسکی دشمنی پر کمر باندھی اُسکی دختر پر عاشق ہوے
چونکہ خداوند زور و طاقت مرتبہ صاحبقرانی دے چکے تھے بدین سبب وہ نوشیروان پر غالب آ گئے یہ
مرتبہ خداوند نے دیا کہ اٹھارہ برس پردۂ قاف مین رہے مرتبہ صاحبقرانی وہان بھی پایا دیوون کو قتل
کیا بادشاہ قاف کی دختر سے عقد ہوا جو خداوندون کو بُرا کہتے گئے اُسیقدر خداوند مہربان ہوتے گئے
اسکا سبب یہ تھا کہ خداوند یہ جانتے تھے کہ جب ہم اسکو دولت و ثروت و طاقت اپنے سب بندون سے
زیادہ دینگے یہ ہماری خدائی کا قائل ہوگا دوسرا سبب یہ تھا کہ چند خدائیان اور تھین کہ جنکا خداوند کو برباد کرانا
مد نظر تھا اس سبب سے ترقی دیتے گئے یہانتک کہ نوشیروان تباہ ہوا اور آخر کو شہر بشہر دیار بدیار پھرنیلگا
حمزہ بھی اُسکے عقب مین جاتا تھا اور ملک فتح کرتا تھا چنانچہ اُسی سلسلہ مین جو جو مذہب باطل ایجاد تھے سب
حمزہ نے برباد کیے یہانتک کہ خدائی لقا و خدائی ثمرات و خدائی زبرجد و خدائی فرعون وغیرہ یہ سب
خدائیان بعد نوشیروان کے مرنے کے برباد ہوئین جبکہ فرزندان نوشیروان لقا کے پاس پناہ کے لیے
گئے اُسنے اُنکی کمک کی اب صاحبقران یعنے حمزہ سے اور لقا سے مقابلہ کی نوبت آئی وہ بھی مثل نوشیروان کے
بھاگتا پھرا آخر کو قتل ہوا اُسکے بعد حمزہ تو خانہ کعبہ چلا گیا اپنے فرزند کو صاحبقران کر گیا چونکہ یہ سب امر
خداوند کی طرف سے ہوے تھے خداوند نے اُسکو بھی اسی قدر قوت عطا کی تھی جسقدر حمزہ کو اُسنے بھی
بہت سے ملک آباد کیے اُبتنے زمرد شاہ کو قتل کیا بہت سے طلسم زمانہ حمزہ مین فتح ہوے اور بہت سے
زمانے مین اُسکے فرزند کے فتح ہوے چنانچہ وہ اب تمکو صاحبقران کر گیا ہی خلاصہ اس تحریر کا یہ ہی کہ یہ سب
عطیہ خداوند لقصویر کا ہی لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ اپنے خداوند کو پہچانو اور اس سرکشی سے باز آؤ ورنہ
خراب ہوگے ابھی تک خداوند تمسے راضی ہین اسکا سبب یہ ہی کہ تمنے اُنکے خاص بندون پر ظلم نہین کیا
اُنکو پریشان نہین کیا بلکہ اُنکو برباد کیا جو کہ خداوند سے منحرف تھے اب تمنے یہ قصد کیا ہی جو کہ خداوند
کے خاص بندے ہین جنکو خداوند اپنی اولاد کے مثل تصور کرتے ہین اور خداوند نے اپنے ہاتھ سے
خلق کیا ہی اُنپر ظلم و ستم کرو چنانچہ تمنے کئی بندون کو خداوند کے قتل بھی کیا اسپر بھی خداوند نے کچھ خیال نکیا
یہ تصور کیا کہ شاید یہ لوگ اب بھی راہ پر آئین مگر تم لوگ کب راہ پر آتے ہو ایسی سرکشی پر کمر کسی کہ لشکر
لیکر چڑھ آئے اور سمندر شاہ ایسے خاص بندے کو خداوند کے عاجز کیا غضب خداوندی سے خوف
کرو ابھی تک دریاے قہر خداوندی کو جوش نہین آیا ہی تمھارے حال پر نظر عنایت ہی ورنہ جب دریاے
قہر موجزن ہوگا تو تم لوگون کا نشان بھی نہ معلوم ہوگا سمندر شاہ کو حکم ہوگا وہ اپنے گرداب سحر سے
تم سب کو پریشان کر دیگا اور طوفان سحر مین لاکر غرق کر دے گا یہ سمندر شاہ ایک چھوٹی سی لہر ہے
دریاے قہر خداوندی کی ابھی سمندر شاہ کے اسقدر غلام ہین کہ تم اُنسے برسون مقابلہ کروگے تو بھی کم
نہوگے ہان جب سمندر شاہ کی نوبت آئیگی اُسوقت خداوند کو بھی خیال ہوگا ایک ہم چار بھائی ہین پہلے
ہمسے مقابلہ کر لو اور ہمپر غالب آ لو تو پھر اور لوگون سے مقابلہ کرنا ہمارے ہی ہاتھ سے تمھارا بچنا ذرا دشوار ہے
کیونکہ ہم وہ لوگ نہین ہین کہ تمھارے لشکر کثیر سے خوف کرین یہ کیا لشکر ہی ایک ساعت مین تو سب
تباہ ہوگا ہمارا کوئی کیا مقابلہ کر سکتا ہی آیندہ تمکو اختیار ہی خلاصہ طور سے تحریر کیا جاتا ہی کہ خداوند کو پہچانو
اطاعت کرو خداے نادیدہ کی بندگی ترک کرو ورنہ بڑی خرابی ہوگی دوسرا امر یہ ہی کہ جب کہ ہمکو یہ ثابت ہو گیا
ہی کتابون سے اور پرچہ اخبار سے کہ تم لوگ مجاور زادے ہو گو کہ شاہزادیان تم سب کی پاس ہین

مگر نسل تو تمھاری وہی ہی بدین سبب یہ لیاقت سمندر شاہ کی نہ تھی کہ تمسے مقابلہ کرتا کیونکہ وہ اسوقت شہنشاہ
ہی سیکڑون بادشاہ اُسکے زیر حکم ہین ہزارون ملکون سے خراج آتا ہی ایسا صاحب مرتبہ ہی کہ زیر مکان خداوندی
اُسکا ملک آباد ہی اور مثل ہمارے ہزارون بادشاہ اُسکو خراج دیتے ہین بادشاہ سمندر شاہ کا وہ مرتبہ ہی
کہ اسوقت عالم مین کسیکا نہوگا سمندر شاہ وہ قدرت رکھتا ہی کہ کوئی نہ رکھتا ہوگا بعد خداوند کے سمندر شاہ
کا مرتبہ ہی سمندر شاہ نے آج تک کسی پر ظلم و ستم نہین کیا خود سب نے باج دینا قبول کیا اُسکی شان و شوکت
دیکھکر اُسسے خود آکر خداوند کی خدمت سے ہزارون ملک آباد کیے خداوند نے اس لیے اُنکو پردہ دنیا پر روانہ
کیا کہ تم جاکر ہمارے دین کو اب رواج دو کیونکہ سب مذہب جو جو کہ دنیا پر تھے باطل تھے جاتے رہے پس
بموجب حکم خداوندی سمندر شاہ ایک ماہ بعد ایک میلہ کرتے تھے جو کہ عرس سامری کے نام سے
مشہور تھا اُسمین دریاے سبز رنگ سے جو کہ سمندر شاہ نے بنایا تھا ایک باز سبز رنگ پیدا ہوتا تھا
قدرت خداوند سے وہ ارکان دین لقو پرستی سب کو تعلیم کرتا تھا ان سب نے وہی حالت جو کہ صنوبر
شاہ نے میلے کی بیان کی تھی نامے مین تحریر کی اُسکے بعد تحریر کیا کہ تم لوگ ایسے نحس قدم آئے کہ وہ میلہ
بھی موقوف ہوگیا دریا بھی مٹ گیا وہ باز جو کہ دریا سے برآمد ہوتا تھا طائر خداوندی کی بعد ایک ماہ کے
زیارت ہوتی تھی نہ آیا یہ غضب خداوندی نازل ہوا کہ ہم لوگ اس سعادت سے محروم رہے لہذا ابھی کچھ
نہین گیا ہی اپنا مذہب ترک کرو اور دین لقو پرستی قبول کرو اگر یہ نہین منظور ہی تو جدھر سے آئے ہو
اُسی طرف مع لشکر چلے جاؤ یہ تمپر رعایت کی جاتی ہی اس سبب سے کہ تم بھی بندے ہو خداوند کے
اور خداوند تمسے ابھی خوش ہین اور یہ ثروت دی ہی اگر ہمارے کہنے پر عمل نہ کروگے اور ہمکو عاجز
کروگے تو ہم سب ملکر خداوند سے تمھاری فریاد کرینگے پس خداوند تمپر اپنا غضب نازل کرینگے ہم لوگ
اُسوقت فریاد کرینگے جب کہ تمسے عاجز ہونگے اول تو ہم ہی تمھارے قتل کرنے کو کافی ہین شاید ہم کسی سبب سے
غالب نہ آئینگے تو فریاد کرینگے ضرور خداوند ہمارا پاس کرینگے اور تمکو غارت کرینگے کیون اپنی جانون کے
پیچھے پڑے ہو اب بھی راہ راست پر آؤ اس سرکشی سے ہاتھ اُٹھاؤ خداوند کی عنایتون کا شکریہ ادا کرو
یہ وہ خداوند ہین کہ جنھون نے سب کو خلق کیا ہی انھین کے خلق کیے ہوے سب ہین کیا سامری کیا
جمشید کیا لقا کیا فرعون و دیگر خداوند یہ سب اُنکے نائب ہین اُنھون نے سب کو دنیا پر اس غرض سے
بھیجا تھا کہ ہمارے دین کو رواج دین جیسا کہ حمزہ کو یہ سب ایسے مغرور ہوے کہ خود خدائی کرنے لگے
چونکہ انکو خداوند نے بڑے بڑے اختیار دیے تھے اسی سبب سے خدا بن بیٹھے اُنکے برباد کرنیکو
حمزہ کو خلق کیا وہ بھی مغرور ہوگیا وہ خداے نادیدہ کی پرستش کرنے لگا مگر خداوند نے کچھ خیال نہ کیا
یہ ترقی دی کہ آج تمکو یہ دن نصیب ہوا کہ خاص بندگان خداوند پر لشکر کشی کر کے آئے ہو اب خداوند
کسی امر کی رعایت نہ فرمائینگے ضرور اگر تم اطاعت نہ کروگے تو تم پر عذاب نازل کرینگے اب اسقدر
غرور نہ کرو اب تمھارا زمانہ غرور جاتا رہا اب یہ سرکشی اچھی نہین ہی آیندہ تمکو اختیار ہی ہم کہان تک
تحریر کرین بس یہ امر کافی ہی کہ تم غاشیۂ اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر ہو اور سمندر شاہ سے
اپنی خطا معاف کراؤ اگر وہ معاف کردیگا تو ضرور خداوند بھی معاف کردینگے اور ابھی تک خداوند
خوش ہین ہماری تھوڑی تحریر کو بہت جانو اور کیا تحریر کرین یہی تمھارے حق مین بہتر ہوگا ہمنے اپنے اس
نامے کو اس شعر پہ ختم کیا شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام * تو دانی دگر بعد ازان والسلام * اُس نامے مین
اپنا آنا اور سمندر شاہ سے اجازت جنگ لیکر اس مقام پر قیام کرنا تحریر کر دیا تھا راوی نے بیان کیا ہی

کہ یہ لوگ پہلے شہر سمندریہ مین گئے تھے وہان یہ سنا تھا کہ سمندر شاہ برائے دید آمد لشکر اسلام گئے ہین یہ لوگ بھی اپنا لشکر لیکر یہین چلے آئے چونکہ یہ تحریر ہو چکا ہی کہ سمندر شاہ اپنے ہمراہ انکو لیکر آئیگا ضرور انکو ہمراہ لیکر آتا مگر اسکو راہ مین عرصہ ہو گیا اس سبب سے یہ لوگ ہمراہ سمندر شاہ کے نہ آسکے اور نہ انھون نے تماشائے آمد لشکر اسلام دیکھا مگر یہ لوگ بعد کو آئے خلاصہ یہ کہ جب نامہ تیار ہو چکا یہان ہرکارے لشکر اسلام کے موجود تھے وہ یہ سب حال دیکھ رہے تھے جب نامہ ختم ہوا اور لفافہ کرکے دبیر نے قسیم کے پاس حاضر کیا اُسنے کہا کہ ایک ساحر یہ نامہ لیکر لشکر اسلام مین جائے اور بادشاہ لشکر اسلام کو نامہ دیکر جواب لائے یہ سنکے ایک ساحر کہ نام اُسکا ظلمان سیہ پوش تھا اپنے مقام پر سے اُٹھا اور عرض کیا کہ مین جا کر جواب نامہ لاؤن گا اور دربار کا بھی حال دیکھ آؤن گا قسیم نے کہا اچھا لو نامہ اور جا کر یہ نامہ دینا اور جواب لیکر آنا اور بہت ہوشیاری سے کام کرنا اور دیکھنا کہ دربار کی کیا حالت ہی بس اب جلد جاؤ دیر نہ کرو کیونکہ جلد حال جواب نامہ معلوم ہو اگر وہ لوگ اطاعت قبول کرین تو فبہا ورنہ اُنسے مقابلہ کیا جائے اور بہت جلد لڑائی کا خاتمہ ہو جائے اور لوگ آنے نہ پائین ہمین چارون بھائی لڑائی سر کرلین ہمارے ہی یہ فتح نامہ لکھی جائے کیونکہ ہم سب سے پہلے آئے ہین یہ سنکر وہ ساحر یعنی ظلمان سیہ پوش آگے بڑھا اور نامہ لیکر سر سے باندھا اور چلا یہ حال ہرکارے لشکر اسلام کے جو موجود تھے دیکھکر فوراً طرف اپنے لشکر کے بارگاہ قسیم سے نکلکر روانہ ہوئے قبل پہونچنے اُس ساحر نامہ بر کے بارگاہ بادشاہ مین پہونچے مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور دست ادب جوڑکر یون عرض کرنے لگے کہ شہریار جہان پناہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اقبال ہو یہ غلامان جان باز ایک خبر تازہ لیکر حاضر ہوئے ہین اگر حکم عالی ہو تو عرض کرین صاحبقران نے فرمایا بیان کرو کیا خبر لائے ہو اُنھون نے عرض کیا ہم لشکر کفار مین بموجب حکم خواجہ صاحب موجود تھے آج اُن کافرون نے دربار کیا ہم دربار مین بھی موجود تھے باہم صلاح کرکے اُنھون نے ایک نامہ بنام جہان پناہ وحضور کے تحریر کیا ہی وہ نامہ ایک ساحر لیکر آتا ہی باقی خیریت ہی ہم جان نثارون نے خیال کیا کہ اُس نامہ بر کے آنے سے پہلے حضور کو آگاہ کردین یہان وہ وقت ہی کہ صاحبقران نے دبیر کو طلب کیا ہی اور حکم نامہ تحریر کرنے کا دیا تھا کہ ہرکارے آگئے پہونچے اُنھون نے یہ خبر بیان کی صاحبقران نے دبیر سے کہا کہ ابھی نامہ نہ تحریر کرو اُس نامے کا مضمون دیکھ لین تو تحریر کیا جائے گا اور خواجہ کو حکم دیا کہ دربار کو درست کرو اور آراستہ کرو جو سردار کہ دربار مین کسی سبب سے نہ آئے تھے اُنکو بھی خواجہ نے حکم سے صاحبقران کے آگاہ کیا وہ بھی سب آئے خواجہ نے دربار کو آراستہ کیا کوئی مقام ایسا نتھا کہ خالی ہو ایک طرف سہراب جادو ایک طرف ملکہ غزالان کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی سوائے ان دو کے کوئی ساحر ہمراہ نتھا گو کہ ہمراہ لشکر صاحبقران لاکھون ساحر تھے مگر سب بموجب حکم صاحبقران ہمراہ مریخ آفتاب علم کے طرف طلسم فیروزیہ کے برائے کمک تہمتن جادو گئے ہین وہ ابھی تک واپس نہین آئے ہین اتنے عرصے مین صاحبقران سمندریہ پر پہونچ گئے اُنکا انتظار بھی نہ کیا ساحر کہان سے ہوتے اور صاحبقران کو کوئی پروا نہ تھی کہ ساحر ہون تو مقابلہ کو جائین یہ لوگ ہمیشہ کے بے پروا ہین نہ ساحر سے خوف کرتے ہین نہ غیر ساحر سے سوائے خدائے کریم کے کیونکہ اُسکو تو اپنا مالک جانتے ہین یہ کیون اس خیال مین رہتے کہ مریخ آلے تو ہم سمندریہ پر جائین اس عرصے مین کئی مقابلے سحران سے ہوئے جبکہ دریائے سبز رنگ نہ مٹا تھا بہت سے سردار قید بھی ہوئے صاحبقران کا اسم اعظم بھی بند ہوا مگر کچھ خوف نہ کیا یہ سمندر شاہ

کے تئین

کیا ہی جو اسکے خوف سے نہ آئے اپنے خدا پر بھروسا رکھتے ہین راوی بیان کرتا ہی کہ اتنے عرصے مین سب
دربار آراستہ ہوگیا ہر ایک اپنے طریقے اور قاعدے سے اپنے مقام پر بیٹھا خواجہ بھی اپنی کرسی پر اور عیار
خشتہاے زرین پر کھڑے ہوے کہ اتنے عرصے مین وہ جو ساحر نامہ دار نامہ لیکر چلا تھا تخت سحر پر سوار
تھا آکر قریب بارگاہ کے اُترا اور در بارگاہ پر آکر پہونچا یہان در بارگاہ پر عادل طرف سے جزیل
کے دنگل ور کہ سالاری پر بیٹھے ہوے تھے اس ساحر نے قصد کیا کہ بدون اجازت داخل بارگاہ
ہون کہ عادل نے کہا ای شخص کہان جاتا ہی یہ دربار شاہان خدیو جہان ہی یہان کوئی بدون
اجازت نہین جاسکتا ہی جو کام ہو ہمسے کہو ہم جاکر عرض کرین اگر اجازت ہو تو اندر جاؤ ورنہ واپس جاؤ
یہ جو ظلمان نے سنا پہلے تو غصہ آیا اور قصد کیا کہ جواب سخت دون پھر خیال کیا کہ اس سے کیا فساد
کرون ہان اگر دربار مین کوئی سخت کلامی کریگا اُس سے سمجھ لیا جائیگا اسکا کیا قصور ہی یہ تو ملازم ہی جو
اسکو حکم دیا گیا اُسکا پابند ہی جوان سب کا افسر ہی اُس سے اسکا عوض لیا جائیگا اگر یہ خلاف حکم کرے
تو نمک حرام کہلائے نوکری پر ہے بس کیا ہرج ہی اس سے کہدو کہ مین نامہ لیکر آیا ہون میری خبر کردو ہان
جب اجازت نہوگی اُسوقت دیکھا جائیگا مجکو کون منع کرسکتا ہی مین سحر کرکے داخل بارگاہ ہون گا یہ دل مین
خیال کرکے عادل سے کہا کہ جاکر خبر کردو کہ ظلمان سیہ پوش نامہ لیکر قسیم سیہ پوش بادشاہ کو شمالیہ
کا آیا ہی اجازت کا خواستگار ہی یہ سنکے اُسی وقت عادل اندر بارگاہ کے آئے مجرا کیا اور جو اُسنے کہا تھا عرض
کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اُسکو اندر بارگاہ کے بھیجدو عادل نے باہر آکر کہا کہ جاؤ کوئی اب نہ منع کریگا
یہ پردہ اُٹھا کر اندر آیا اسنے دیکھا کہ ایک جلوخانہ ہی اُسمین دو طرف غلامان سیاہ پوش باشمشیر الماس نگار
صف بستہ کھڑے ہین یہ اُنکو دیکھتا ہوا دوسرے دروازے پر آیا اور پردہ اُٹھا کر اندر گیا یہان بھی دیکھا
کہ اُسی طور سے غلامان زرد پوش دو طرف کھڑے ہوے ہین یہ تیسرے جلوخانہ مین آیا یہان غلامان نیلم
پوش کو دیکھا چوتھے جلوخانے مین غلامان نارنجی پوش کو دیکھا پانچوین مین زمرد پوش کو چھٹے مین یاقوت پوش
کو ساتوین مین فیروزہ پوش کو آٹھوین مین سب نقرئی پوش تھے نوین طلائی پوش تھے دسوین مروارید
پوش تھے گیارھوین الماس پوش ہر جلوخانے مین پانچہزار سے کم غلام نہ تھے بارھوان پردہ جو اُٹھا تو
اسکی آنکھین کھل گئین ہوش جاتے رہے وہ بارگاہ دیکھی کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی شعر عجب بارگاہ ہے
عجب گیرودار ٭ تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار ٭ یہ ہر جلوخانے کی آراستگی دیکھکر حیران تھا کہ جس لباس
کے غلام تھے اُسی رنگ کا فرش مخملی بچھا ہوا تھا کارچوبی اُسی رنگ کے شیشہ آلات سے بارگاہ کا جلوخانہ
آراستہ تھا وہ غلامان ترکی تھے کہ جنکی صورت دیکھکر انسان کا زہرہ آب ہو جائے مگر باادب کھڑے
ہوے تھے جب یہ بارگاہ کے اندر پہونچا اُسنے اُس بارگاہ کو سب سے زیادہ آراستہ پایا یہان بھی تمام
غلامان زرین کمر کو دیکھا کہ دربار گاہ سے تا ایوان بارگاہ دو طرفہ کھڑے ہوے ہین وہ رعب وداب ہی
کہ اگر فرشتہ بھی دیکھ لے تو مودب ہو جائے رستم و اسفندیار بھی اگر اُس بارگاہ مین آئین تو فرط خوف سے
انکا تمام جسم لرزنے لگے دل کانپ جائے ظلمان یہ رعب وداب شان و شوکت بارگاہ کی دیکھکر حواس باختہ
ہوگیا ساری سحر و ساحری بھول گیا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا ہوا طرف دربار کے چلا جب قریب ایوان پہونچا
ایک چوبدار نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ مقام مجراگاہ ہی پہلے یہان آکر مجرا کرو پھر دربار مین آؤ یہ ایسا بد حواس
تھا کہ کچھ نہ سمجھا بس وہ قریب آیا اور مقام مجراگاہ پر لایا اور آہستہ سے کہا کہ مجرا کرو صاحبقران و جہان پناہ کو
پھر دربار مین چلو کیا تم قواعد شاہی و ارکان دربار سے واقف نہین ہو کیا کسی دربار مین کبھی جانے کا اتفاق نہین ہوا

یہ جو چوبدار نے کہا اب اسکو ہوش آیا راوی نے بیان کیا ہی کہ حاجب و چوبدار و لیساول کا ذکر اس سبب سے
نہین کیا کہ یہ تو سب پر ظاہر ہی کہ یہ لوگ ہر بارگاہ و ہر دربار مین ہوتے ہین آنکے ذکر کی کیا ضرورت تھی بس جب
چوبدار نے اُسکو ہوشیار کیا اُسکو ہوش آیا اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا مگر ہر طرف حیران ہو ہو کر دیکھ رہا تھا جب
مجرا کر چکا اب وہ چوبدار اُسکو لیکر دربار مین آیا اسنے دیکھا کہ تمام بارگاہ سردارون سے مملو ہی ایک تخت
وسط بارگاہ مین جواہر نگار سات زینون کا آراستہ ہی اُسپر ایک جوان رعنا تاج اکیس کنگرون کا الماس نگار
سر پر رکھے ہوئے قبائے قلم کار جسمین مروارید بیضۂ کنجشک کے برابر لگے ہوئے ہین پہنے ہی الماس و زمرد
و یاقوت کے اِسکے بازوون پر بندھے ہوئے ہین گلے مین مروارید کے مالے پڑے ہوئے ہین اُن مین
الماس وغیرہ کی لوحین پڑی ہین سر پر ایک چتر لگا ہوا ہی جو کہ بالکل الماس نگار ہی عقب پشت دو غلام
زرین کمر کھڑے ہوئے ہین اُنکے ہاتھ مین بال ہما کے مرچھل ہین اُس سے مگس پرانی کر رہے ہین روبرو بادشاہ
کے تخت پر سپر و شمشیر رکھی ہی جو کہ بالکل الماس نگار ہی خلخلے کے لوٹے رکھے ہوئے ہین اُنمین عود و
عنبر سلگ رہا ہی تمام بارگاہ مہکی ہوئی ہی گلدستے گلون کے رکھے ہوئے ہین اُنکی الگ خوشبو تھی نامہ بر
یہ دیکھکر اسنے دیکھا کہ چار وزیر کھڑے ہوئے ہین مندیل وزارت سرون پر اور بہت سے بادشاہ گرد و
پیش تخت کرسیون پر بیٹھے ہوئے ہین برابر تخت کے ایک دنگل پر دیکھا کہ ایک جوان بمرتبۂ صاحبقرانی
متمکن ہی دونون طرف تخت کے ہزارون سردار دنگلون و کرسیون پر علیٰ قدر مراتب بیٹھے ہوئے ہین
کوئی مقام خالی نہین ہی سب کرسیان و دنگل مملو ہین یہ حیران حیران دیکھ رہا ہی کہ کس مقام پر بیٹھون کہ
بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک کرسی برائے نامہ بر حاضر کرو بس اُسوقت کرسی حاضر کی گئی روبرو تخت شاہی
و دنگل صاحبقرانی کے آراستہ کی گئی ساری ساحری وہ اس دربار کو دیکھکر فراموش کر گیا تھا جو امر خیال
کر کے آیا تھا سب فراموش تھے اشارا ہوا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ بس وہ سلام کر کے کرسی پر بیٹھا کہ اشارہ
ہوا ساقی کو کہ جام شراب نامہ بر کو دے ساقی نے جام لبریز کر کے اُسکو دیا وہ بدانجام اُس جام کو
ساقی کے ہاتھ سے لیکر پیگیا ساقی نے متواتر پیکر بادشاہ تین جام دیے اُسنے سب پی لیے جب جو ماغ
بادۂ ناب سے اُسکا گرم ہوا ایک مرتبہ پکار اُٹھا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار خواجہ نے کہا کہ اسقدر بدمست
نہو کسکا نامہ لائے ہو بیان کرو اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون ساحران جہان ساحری وقت جمشید عصر
قسیم سیہ پوش کا اُنھون نے نامہ بنام بادشاہ اسلام و صاحبقران نیک انجام کے تحریر کیا ہی وہ نامہ
لیکر آیا ہون بس خواجہ نے کہا کہ وہ نامہ خدمت بادشاہ مین پیش کرو دیر نہ کرو یہ سنکے اُسنے نامے کو
سر سے کھولا اور دونون ہاتھون پر رکھکر خدمت بادشاہ مین پیش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا کہ
پڑھو دبیر نے جو یہ حکم پایا نامے کو لیکر لفافہ کو چاک کیا نامہ نکال کر پڑھنا شروع کیا اُسمین پہلے تو
تعریف خداوند لقو پیر و ساحری و جمشید تحریر تھی اُسکے بعد تعریف سمندر شاہ کی تحریر تھی اُسکے بعد وہی
مضمون تھا جو کہ مذکور ہو چکا ہی جب دبیر نے نامہ پڑھ کر ختم کیا سب اہل دربار و بادشاہ و صاحبقران
مضمون نامے سے آگاہ ہوئے صاحبقران کو اُسکی اس تحریر پر غصہ آیا اور برہم ہو کر فرمایا کہ جواب نامہ
تحریر کرو اسنے تحریر بہت خلاف طبع لکھی ہی جو کہ بالکل ہماری شان کے خلاف ہی اسکا جواب تحریر کرو دبیر
نے کہا کہ جو مضمون ارشاد ہو وہ تحریر کر دیا جائے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ مضمون تحریر کرو کہ یہ جو تمنے
تحریر کیا ہی کہ تم مجاور زادے ہو بالکل خلاف ہی اور وہ کیا تمھارا خداوند لقو پیر ہی کہ وہ ہمکو یہ شان و
شوکت دیگا اُسکو اپنی پشت کا تو حال معلوم نہین ہی وہ گمراہ کرنے والا ہی تمام عالم کا جبطور سے

لقا وغیرہ خداے باطل تھے اُسی طور سے یہ بھی ہوگا بالکل خلاف ہی وہ ہمکو کیا پیدا کرے گا اور کسی پر کیا
عذاب نازل کریگا پہلے اپنی تو خبر لے اُسکا قیامت مین یہ حال ہوگا کہ وہ ہر طرف پناہ لیتا پھریگا اور
کوئی پناہ نہ دیگا ہر اعضا اُسکا اور تمھارا گواہی دیگا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم خود غاشیۂ اطاعت کو دوش ہوش
پر رکھکر ہماری اطاعت کرو اور خدمت مابدولت مین حاضر ہو اور اس گمراہی سے نکلو راہ ضلالت کو ترک
کرو سرچشمۂ ہدایت پر پہونچو یہ کیا گمراہی ہی کہ ایک بندے کو جو کہ مثل ہمارے اور تمھارے آنکھ منھ رکھتا ہی
سینہ ضرور یہ رکھتا ہی یہ فعل خدا کے نہین ہین کوئی شیطان ہی یا ساحر ہی اُسپر لعنت کرو ہم ہزار ہزار لعن کرتے
ہین وہ ہمپر کیا رعایت کریگا وہ کوئی بچہ شیطان ہی بس لعن کرو ورنہ آمادۂ قضا رہو مین تمکو مع سمندر شاہ کے
قتل کرونگا یہی جواب نامہ ہی اور کیا تحریر کیا جائے صاحبقران نے بہت کلمات وحدانیت خدا مین تحریر کیے
ہزارون دشنام بنام سامری و جمشید و دیگر ساحران نابکار و لقا تصویر جادو و دیوان جادو کے تحریر کیے اور بہت
مذمت سمندر وغیرہ کی کی اور آخر مین لکھدیا کہ جواب جاہلان باشد خموشی یہ تحریر کرکے اُسکو دیا او ظلمان
سے کہا زبانی کہدینا کہ کیون قضا آئی ہی ہم وہ لوگ ہین کہ ایک ساعت مین تمام لشکر کو تباہ کردیتے ہین ساحرون
کی جان کے قاتل ہین کفارون کے ملک الموت ہین کیون اپنی قضا بلاتے ہو ایک پل مین تمام لشکر کو
غارت کردونگا ہزارون طلسم غارت کیے ہین اس ملک کی کیا حقیقت ہی تم اپنی ساحری پر بھولے ہو
ہم سحر و ساحری کو کچھ نہین جانتے ہین یہ کلام سنکے ظلمان نے کہا کہ ای صاحبقران آپ کے حق مین یہ بہتر
ہوگا کہ آپ سمندر شاہ کی اطاعت قبول فرمائیے اور دین اسلام ترک فرمائیے یہ جو ظلمان نے کہا تو
صاحبقران نے برہم ہوکر فرمایا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ ہمکو نصیحت کرتا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ تو جواب
نامہ لیکر جا تجھکو کیا ہی اگر تو نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو اس سخت کلامی کی سزا دیجاتی تو یہان سے زندہ واپس
نہ جاتا یہ سنکے ظلمان بہت برہم ہوا اور قصد کیا کہ سحر کرون اب جو خیال کرتا ہی تو سحر بالکل فراموش ہی
آئینۂ حیرت کا جوش ہی لاکھ لاکھ سحر یاد کرتا ہی کچھ یاد نہین آتا ہی عاجز ہوکر اپنے دل مین تاؤ پیچ کھاکر رہ گیا
اور یہ جواب دیا کہ مین خود یہ خیال کرکے جواب نامہ لیکر جاتا ہون کہ تمھاری بارگاہ مین آیا ہون اور
یہ خیال ہی کہ جسکے مکان پر آؤ اُس سے فساد نہ کرو ورنہ مین خود اس سخت کلامی کی سزا دیتا صاحبقران
نے فرمایا کہ تو کیا سزا دیتا اُسنے کہا کہ اُسوقت بتا دیتا یہ جو کہا سہراب کو بہت غصہ آیا اور اپنے مقام
پر سے بصداے بلند پکارا کہ کیا زبان لڑاتا ہی بس اسی مین خیریت ہی کہ اپنی آبرو لیکر چلا جا اور اپنی
جان سلامت لے جا اگر اب کی مرتبہ تو نے کچھ جواب دیا تو یاد رکھ مین تجھکو زبان تیغ سے جواب دونگا
تیری یہ لیاقت نہین ہی کہ تو صاحبقران سے کلام کرے اُنکے غلام اسقدر ہین کہ تجھکو سزا دین یہ جو سہراب
نے کہا اُسنے سہراب کی طرف دیکھکر جواب دیا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی یہ لیاقت اسی دربار مین ہے
ورنہ وہ اپنے دن بھول گیا جب کہ مارا مارا پھرتا تھا اور کوئی نہ پوچھتا تھا خداوند لقا تصویر سمندر شاہ
کو سلامت رکھے کہ اُنھون نے تیری پرورش کی اور مرتبہ سپہ سالاری دیا اور خاک سے پاک کیا اُس پر
تو نے یہ نمک حرامی کی کہ اُسکے ناموس کو بنگاہ بد سے دیکھا جسکی سزا مین نکال دیا اور اسیر کیا نہ معلوم
کیونکر رہا ہو گیا دوسری نمک حرامی یہ کی کہ اپنا مذہب آبائی ترک کیا اور شریک اہل اسلام ہوا اُسپر یہ کلام
کرتا ہی شرم بھی نہین آتی یہ جو اُسنے کہا سہراب نے برہم ہوکر جواب دیا کہ کیا بیہودہ کلام کرتا ہی سمندر کی
بھی یہ لیاقت ہوئی کہ وہ کسی کو کیا پرورش کریگا وہ خود تو اپنی پرورش کر لے وہ کسی کو کیا مرتبہ دے گا
یہ بھی ہماری لیاقت تھی کہ اُسکی ہم اطاعت کرتے تھے ورنہ وہ کیا لیاقت رکھتا تھا وہ خود غلام ہی وہان سے

نکالا گیا چونکہ مقدر کا اچھا تھا یہان آکر دولت بہم ہوئی عشاق جو کہ اول درجہ کا کافر ہی اُسنے سحر تعلیم کیا اُس
سحر کے سبب سے یہ مرتبہ ہوا دوسرا یہ سبب ہوا کہ سب نے خیال کیا کہ یہ غلام ہی ایوان تاجدار کا جو کہ
حاکم ہی نہ طاق کا اس سبب سے سب مطیع ہوے کہ ایوان کے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہی
اس خوف سے سب نے اطاعت کی ورنہ کیا حقیقت تھی وہ اپنی لیاقت کو فراموش کر گیا مین نہین اپنی
لیاقت کو بھولا ہون بلکہ سمندر بھول گیا ہی مین کسی کا غلام نہ تھا بلکہ عالی خاندان ہون میرے آبا و
اجداد ہمیشہ مرتبۂ اعلیٰ پر سرفراز رہے ہمیشہ اہل ثروت رہے گردش فلکی سے یہ ہوا کہ مین نے اُسکی
ملازمت کی اور وہ ملازمت جو کہ مرتبۂ اعلےٰ تھا سمندر بھولا ہوا ہی مین کسیکا خانہ زاد نہ تھا جیسے کہ
سمندر ہی جسکی تو تعریف کر رہا ہی بس اب اپنی زبان کو بند کر کیون اسقدر مجمع مین سمندر کے اوصاف
بیان کرتا ہی مین نے کب نمک حرامی کی بلکہ سمندر نے نمک حرامی کی جو کہ ملک ایوان کے قبضے مین
تھے اُنپر قبضہ کر لیا اور خود مالک ہو گیا یہ نمک حرامی ہی یا نمک حلالی ہی ایک تو نمکحلال ہی ایک سمندر ہی مین نے کیا بُرا
کیا کہ اُسکی دختر کی خواہش کی اگر میرے ساتھ منظور کر لیتا تو اسکی عزت ہو جاتی اُسکے گھر مین بھی عالی خاندانی
آجاتی وہ بڑا بے غیرت تھا کہ اُسنے میرے ساتھ یہ سلوک کیا بس اب زبان روک ورنہ بہت خرابی
ہو گی اور بہت سے سخت کلام شان مین سمندر کی سہراب نے کہے اور کہا کہ یہ کوئی نہ کہے کہ جسکا
نمک کھایا اُسکی اسقدر مجمع مین آبروریزی کرے یہ صرف اُسکی حرکت بیجا کی سزا ہی اور ہم لوگ تو عالی خاندان
ہین جسکے شریک ہوے اُسکے ہوے جب تک ہم سمندر شاہ کے ملازم تھے اُسکو ہمارے روبرو کوئی
بُرا نہ کہہ سکتا تھا باوصفیکہ ہم اُسکے حالات سے واقف تھے اُسیرا اپنے سر کا تاج جانتے تھے اور جب
الگ ہوے اور یہ سن لیا کہ سمندر خود اور اُسکے ملازم ہمکو بُرا کہتے ہین تو ہمنے بھی اُسکی بُرائی پر کمر باندھی
اور اُسکے حالات بیان کرنا شروع کیے نہ وہ یہ کہتا نہ اُسکے حالات سب پر ظاہر ہوتے بس مین نے
کوئی امر بیجا نہ کیا ظلمان نے کہا کہ کیا اسکا جواب دون کیونکہ تمھارے مقام پر ہون ہان اگر تمھارے
مقام پر ہوتا تو اسکا جواب دیتا سہراب نے کہا کہ سچی بات کا جواب کیا ہی مین خود اس سبب سے
خاموش ہون کہ تو میرے مقام پر آیا ہی یہ نہ کہنے کو ہو کہ ہم جو دربار مین گئے تو ہمکو ذلیل کیا یہ جو تقریر کی
تو اس سبب سے کی کہ جب تمنے میرے حالات کو بحقارت بیان کیا تو مین نے تمھاری ذلت کی کوئی بات
نہین کہی بلکہ سمندر کو کہا اسکا سبب یہ تھا کہ جسکے تم شریک ہو اُسکی یہ لیاقت ہی بس جیسے تم ہو ویسا
تمھارا مالک ہی کیونکہ زمانے کا طریقہ ہی کہ جیسا جو ہوتا ہی ویسے کے ساتھ اُسکی بسر ہوتی ہی ؎
کند ہم جنس با ہم جنس پرواز * کبوتر با کبوتر باز با باز * اسی سبب سے تم اُسکو اچھا کہتے ہو یہ جو سہراب نے کہا
اُسنے جواب دیا کہ اسکی حقیقت اُسوقت ظاہر ہو گی کہ جب میدان مین مقابلہ ہو گا اور سمندر شاہ بھی موجود
ہو گا سہراب نے کہا مجکو کسی قسم کا خوف نہین ہی مین اُسکے روبرو بھی اسی طور سے بیان کر دون گا
سچ کہنے والے کو کسی وقت و کسی حالت مین خوف نہین ہوتا ہی ظلمان نے کہا کہ معلوم ہو گا اُسوقت
سچائی و جھٹائی کا حال بس مین تو اب جاتا ہون بیکار کی تقریر سے کیا حاصل معلوم ہوا کہ تم سب کی
قضا آئی ہی سہراب نے کہا تیری قضا آئی ہی اور تیرے سرداروں کی اور اُس سمندر کی کہ جسکے
بھروسے پر تم لوگ بھولے ہو اس کلام پر گو اُسکو غصہ آیا مگر کیا کرے سحر تو بالکل فراموش تھا مجبور
ہو کر اُٹھا اور بادشاہ و صاحبقران کو سلام کر کے جواب نامہ لیکر چلا بادشاہ نے خلعت دیا اُسنے
انکار کیا مگر اُسکا انکار مانتا ہی کون ہی کہا یہ نامہ بر کا حق ہی آخر اُسکو وہ خلعت لینا ہی پڑا اُس خلعت کو

لیکر باہر بارگاہ کے آیا اُسی طور سے سب جلو خانے طے کیے وہی سامان پایا جب بارگاہ سے نکلکر باہر آیا
اور کچھ دور بارگاہ سے ہوا اُسوقت جو سحر یاد کیا سب یاد تھا بہت حیران ہوا کہ یہ کیا سبب تھا کہ
اندر بارگاہ کے مجھکو سحر نہ یاد آیا کہ مین کچھ اپنا کام کرتا معلوم یہ ہوتا ہی کہ سہراب نے کوئی تدبیر کی تھی
کہ مجکو سحر فراموش ہوگیا تھا چونکہ مین غافل تھا اُسکے سحر نے تاثیر کرلی مین اُسکے سحر مین مبتلا ہوگیا اس سبب
سے سحر فراموش ہوگیا اگر یہ معلوم ہوتا ضرور اسکا بھی بندوبست کرتا یہ خیال کرتا ہوا لشکر سے نکلکر اور
تخت سحر پر سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے چلا ہرکارے لشکر اسلام کے یہ دیکھکر کہ نامہ بر واپس جاتا ہے
طرف لشکر قسیم کے روانہ ہوے اس فکر مین کہ اب چلکر خبر دریافت کرنا چاہیے کہ نامہ بر جو جواب لیکر آیا ہی
اب ان لوگون کو کیا منظور ہی اور کیا ارادہ ہی جو خبر ہو دریافت کرکے بادشاہ و صاحبقران سے اطلاع
کرین اس فکر مین قبل پہونچنے نامہ بر کے داخل بارگاہ قسیم و جسیم ہوے یہان بعد جانے نامہ بر کے
صاحبقران نے فرمایا کہ ضرور مقابلہ ہوگا معلوم یہ ہوتا ہی کہ اسمندر پہلے ان سب کو لڑوائیگا جب دیکھیگا
کہ کسی طور سے لڑائی فتح نہین ہوتی ہی پھر خود بدولت مقابلہ آئیگا سہراب نے کہا یہ آپ کا ارشاد
بہت بجا ہی سمندر بڑا ہوشیار اور آزمودہ کار ہی جہان تک ممکن ہوگا خود مقابلے کو نہ آئیگا اُسکو
انھین سب کا بھروسہ ہی گو خود بھی ساحر زبردست ہی مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ خوف ہی کیونکہ اکثر کتابون مین
دیکھ چکا ہی کہ بڑے بڑے ساحر مثل سگ و خوک کے آپ لوگون کے ہاتھ سے مارے گئے سحران
وماہیان و آفتاب پر بڑا بھروسہ تھا وہ یون مارے گئے کہ اُنکی حسرت دل نہ نکلی ہان اگر وہ ہوتے
تو اور اُسکو بڑا زور ہوتا اُنکے مرنے سے اسکا زور کم ہوگیا اب صرف چند بادشاہون پر اسکا دارومدار
ہی دوسرے عشاق پر جو اُسکا اُستاد ہی اور وہ اُسکے ہمراہ تھا کیونکہ پرانا ساحر ہی سامری و جمشید
کے وقت کا ہی اُسکے سحر بڑے بڑے غضب کے ہین مگر غلامان حضور کو اُسکا بھی خوف نہین ہی ای
خداوند یہ جو ساحر آئے ہین یہ چار بھائی ہین جنھون نے آپ کو نامہ تحریر کیا ہی یہ بڑے خیرخواہ ہین
سمندرشاہ کے یہ ساحر بھی زبردست ہین اور پہلوان بھی ہین انکا بڑا زور ہی اور اسی طور سے بہت
سے ساحر ہین وہ سب آئینگے اور مقابلے ہونگے اُنکے سحر کا حال معلوم ہوگا غلام سب سے مقابلہ
کریگا یہان پہلوانی و دلاوری کا کام نہین ہی صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھا جائیگا یہان تو یہ گفتگو
ہو رہی ہی اُدھر وہ ساحر جواب نامہ لیکر بارگاہ مین اپنے سردارون کی یعنی بارگاہ قسیم و جسیم وغیرہ مین پہونچا
جواب نامہ دیا قسیم نے پوچھا کیون دربار کی حالت دیکھی کیسا دربار ہی اُسنے تمام حالت دربار
کی بیان کی اور کہا کہ ہمنے آج تک ایسا دربار نہین دیکھا مین خیال کرتا ہون کہ سمندرشاہ جو کہ
اسوقت شہنشاہ ہی اور مثل آپ کے ہزارون بادشاہ اُسکے خراج گذار ہین اُسکا بھی ایسا دربار
نہوگا سمندرشاہ کا کیا ذکر ہی مین یہ تصور کرتا ہون کہ یہ ثروت و حشمت و رعب وداب و شان و شوکت
خداوند کے بھی دربار کی نہوگی جو اس خداپرست کے دربار کی ہی ہزارون بلکہ لاکھون سردار ہین
مین تو جاکر حیران ہوگیا اسقدر کرسیان و دنگل تھے کہ جسکی انتہا نہین مگر سب مملو از سرداران تھے
میرے لیے اور کرسی آئی جب مین اُسپر بیٹھا جب نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھوایا اور اُسکا مضمون سنا بہت
سخت جواب دیا اور زبانی بھی یہ کہا ہی یہ کہکر جو صاحبقران نے کہا تھا سب تقریر بیان کی جو تقریر کہ
سہراب سے ہوئی تھی وہ بھی بیان کی اور کہا ای بادشاہ یہ نئی بات تھی کہ اندر بارگاہ کے سحر فراموش
ہوگیا تھا جب باہر بارگاہ کے آیا تو سحر یاد آیا مین نے یہ خیال کیا کہ یہ کارروائی سہراب کی تھی

اگر سحر فراموش نہوتا تو ضرور بارگاہ مین ایک نہ ایک کو قتل کرتا یہ نہ معلوم تھا کہ سہراب اُس بارگاہ مین ہی ورنہ
اُسکا بندوبست کرلیتا اس سبب سے مین نے دھوکا کھایا خیر دیکھا جائیگا یہ سُنکے اُن چارون بھائیون کو بہت غصہ
آیا برہم ہو کر اُس نامے کو دبیر کو دیا کہ اس نامہ کو پڑھے اُسنے جو نامہ پڑھا اور اُسکا مضمون جو سنا تو اور
غصہ آیا بس دبیر سے نامہ لیکر فوراً چاک کرڈالا اُسی حالت غصہ مین حکم دیا کہ ابھی طبل جنگ بجے یہ لوگ یون
نہ مانینگے بدون سزا پائے ہوے یہ لوگ اس مقام کو بھی مثل چاہ الماس وغیرہ کے تصور کرتے ہین خیر
اب کہان جاتے ہین وہ اور مقام تھے یہ اور مقام ہی یہ لوگ اپنے دل مین سمجھے کیا ہین ہم لوگون سے
کیا مقابلہ کرسکتے ہین ایک سحر مین سب کا خاتمہ ہو جائیگا وہ جو صاحبقران ہین جنکو دسحر یعنے اسم اعظم یاد ہی
اور اسپر اُنکو بڑا ناز ہی ایک دم بھر مین اسم اعظم بند کرلونگا سب بھول جائینگے بے سروسامان ہو کر میرے
ہاتھ سے مارے جائینگے اور مین نے سنا ہی کہ حمزہ بڑا کشتی گیر ہی جب ہم لوگون سے مقابلہ ہوگا اُسوقت
حال معلوم ہوگا بس حکم طبل جنگ دینا تھا کہ طبل سحر پر چوب پڑی لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ
ہوگا طبل جنگ کا حکم دیکے قسیم و جسیم وغیرہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے مقام راحت کو چلے گئے
یہان لشکر مین خبر جنگ پھیل گئی لشکر اسلام کے ہرکارے جو بامر جاسوسی مقرر تھے اور قبل آنے نامہ بر کے
لشکر قسیم مین موجود تھے یہ خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے بعجلت روانہ ہوے جب لشکر مین پہونچے یہ حالت تھی
کہ پسینے مین غرق خاک مین آلودہ سانس پھولی ہوئی چھپتے ہوے بارگاہ مین آئے مجراگاہ پر کھڑے ہوے
مجرا کیا دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے اور عرض کیا جہان پناہ کی عمر دراز ہو دوست شاد دشمن پامال ہون یہ غلام
خبر تازہ لیکر آئے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ یہ غلام دربار مین کفار کے موجود تھے
کہ جواب نامہ پہونچا اُس نامہ بر نے جو یہان تقریر ہوئی تھی سب بیان کی اُسپر وہ لوگ بہت برہم ہوے
اُسکے بعد نامہ کا جواب سنا اور زیادہ غصہ آیا اُسی حالت غیظ مین نامہ کو چاک کرڈالا اور حکم طبل
جنگ دیا بس لشکر کفار و ساحران غدار کے لشکر مین طبل جنگ بجا ہی یہ خبر ہی باقی سب خیریت ہی بادشاہ نے
ہرکارون کو انعام دیا وہ تو سلام کرکے رخصت ہوے اُدھر صاحبقران نے بادشاہ کی طرف
دیکھا بادشاہ نے خواجہ کو حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین حکم دو کہ بفضل ایزدی و بتائید ربانی ہمارے لشکر مین بھی
طبل جنگ بجے یہ حکم دینا تھا کہ خواجہ اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور طرف نقارخانہ کے چلے ادھر نقارچیون
کو خبر ہوئی کہ خواجہ آتے ہین حکم طبل جنگ بجنے کا ہوا ہی بس اُنھون نے نقارون کو سینک سانک کے
درست کیا داروغۂ نقارخانہ نذر لیکر انتظار مین خواجہ کے کھڑے ہوے کہ خواجہ پہونچے اُنھون نے
نذر دی خواجہ نے کہا کہ کیا ضرورت ہی کیونکہ یہان تو یون ہی طبل جنگ بجا کریگا ہر روز تم کہان تک
نذر دیا کرو گے کہان سے لاؤ گے کیونکہ تم خود ملازم ہو اُنھون نے کہا کہ آپ کی عنایت سے سب کچھ
ہمارے پاس موجود ہی یہ آپ کا حق ہی خواجہ نے کہا کہ خیر تم مجبور کرتے ہو مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم ناخوش
ہو اگر تمھاری خوشی اسی مین ہی تو لاؤ یہ نہ کہنا کہ ہمکو خواجہ نے اس قابل نہ جانا تمنے نذر دی اُنھون نے
نہ لی خیر ابکی تو مین لیے لیتا ہون مگر اب نہ ایسی حرکت کرنا یہ کہکر نذر قبول کرلی اُنھون نے چوب خواجہ کے
ہاتھ مین دی اور غاشیہ طبل پر سے اُٹھایا خواجہ نے چوب اُٹھا کر نقارے پر لگائی صداے نقارہ بلند
ہوئی صداے نقارہ سے تمام زمین ہل گئی درندے صحرا سے بھاگنے لگے شیر کان کھڑے کرکے بھاگے صداے
نقارہ سے گوش گردون دون کر ہو گئے شعر زنقارہ آواز آمد برون + کہ دون است و دون است
گردون دون + صداے نقارہ سے تمام صحرا ہل گیا طائر آشیانون سے پرواز کر گئے ادھر نقارچی نقارے

بجانے لگے شہنا کو دم دیا نوبت بجنے لگی خواجہ نقارہ بجا کر چلے آئے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر کفار
سے مقابلہ ہوگا یہان بھی سامان جنگ ہونے لگا بادشاہ نے جب حکم طبل جنگ بجنے کا دیا اُسکے بعد دربار
برخاست ہونیلگا سب سردار اپنے اپنے مقام کی طرف روانہ ہوے لشکر مین بندوبست ہونے لگا ادھر وہ طائران
جو کہ سمندر شاہ نے مقرر کیے تھے وہ یہ خبر لیکر طرف شہر سمندریہ کے چلے یہان سمندر شاہ دربار مین
بیٹھا ہوا ہے دربار آراستہ ہے سب سردار حاضر دربار ہین عشاق بھی بیٹھا ہوا ہے سب سردار حاضر ہین کہ وہ
طائران سحر دربار مین آئے یہان یہی ذکر ہو رہا تھا کہ دیکھیے قسیم و جسیم کب مقابلہ کرتے ہین سمندر نے کہا
کہ جب طبل جنگ بجے گا مجھکو طائران سحر ضرور خبر دینگے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر آکر پہونچے اُنھون نے
بزبان انسانی یون تقریر کی کہ اے سمندر شاہ آگاہ و خبردار ہو آج آپ کے ہوا خواہون نے طبل جنگ
بجوایا ہے کل خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے یہ خبر ہے ہم اسی امر پر مقرر تھے اب ہماری خدمت تمام ہوئی بس
آگ لگ گئی اور وہ طائر جلکر خاک ہو گئے یہ خبر سنکے اُن ہوا خواہون سے سمندر شاہ نے حکم دیا کہ سب تیار رہین
اور سواریان حاضر رہین ہم کل جاکر تماشہ جنگ کا دیکھینگے کہ کیونکر خدا پرست مقابلہ کرتے ہین ساحرون اور
غیر ساحرون سے کیونکر مقابلہ ہوگا یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا یہان سب اپنا بندوبست کرنے لگے ادھر کا
حال سماعت فرمایئے کہ جب دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا اور دربار برخاست ہوے سب اپنا بندوبست
کرنے لگے لشکر ساحران مین سب ساحر اپنا سحر جگانے لگے ہر طرف گوگل اور لونگون کی خوشبو پھیلی ہر خیمے سے
صدائے خوک آنے لگی اگیاری ہر ایک نے روشن کی کسی نے خوک کے بچہ کو جھٹکا کیا اُسکے خون سے غسل
کیا اپنے سحر کو تازہ کیا ہر خیمے سے دھوان بلند تھا کوئی لونا چماری کو پکار رہا تھا کوئی یہ کہتا تھا کہ کالی کلکتہ
والی کو لی زبان بنگالہ مین الفاظ سحر ادا کر رہے تھے ہر ایک اپنے سحر کو جگا رہا تھا نارنج و ناریل و پیکان
و سوئیان ہر ایک سحر کی تیار کر رہا تھا ماش سرسون رائی وغیرہ سب سامان درست کر لیا تھا کسی نے چوکا
دیا کوئی گلدستہ سحر تیار کرنے لگا لشکر کفار مین تو ساحران غدار سحر کو درست کر رہے تھے لشکر اسلام مین
جب دربار برخاست ہوا سب سرداران نیک نام و افسران خوش انجام و غازیان دیندار و محبان
تہور شعار اپنے اپنے خیمون مین آئے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے ہر مقام پر یہ چرچے ہو رہے
ہین کہ کل بڑا غضب ہے کہ ہم لوگ تو سحر سے واقف نہین ہین اور ساحرون سے مقابلہ ہے خدا ہماری آبرو
رکھیگا تو رہیگی ورنہ کیا رہ سکتی ہے وہی حامی و مددگار ہے وہی عزت رکھنے والا ہے وہی سب کا مالک ہے
وہی مختار ہے جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ ہوگا ہم اُسکے بندے ہین اُسکے حکم سے باہر نہین ہو سکتے ہین
اگر اسی طور سے ہماری قضا آئی تو کیا چارہ ہے یہ تو نہوگا کہ ہم کفار کے خوف سے فرار کر جائین اگر اُن
بدمعاشون کے ماش چلینگے تو ہمارے بھی ہاتھ جہانتک کام دینگے چلینگے اگر ہاتھ بیکار ہو جائینگے تو
دانتون سے بوٹیان کاٹینگے کھبت سے باہر نہونگے اپنے سردار کے پسینے پر خون گرائینگے یہ تقریر باہم
کرتے تھے ہر ایک کے خیمے مین دس دس پانچ پانچ سردار جمع تھے اور میدان جنگ کے ذکر ہو رہے تھے
ایک کہتا تھا کہ یہ کیا معرکہ ہے خدا لائے تو اُس مقام پر آبرو رکھی تھی کہ جہان بالکل آبرو جانے کا موقع تھا
کیسے کیسے ساحرون کو قتل کیا کس کسطرح سحر سے بچے یہ کیا جنگ ہے وہ ضرور مدد کریگا یہ بھی بلا رد کرے گا
ابھی تھوڑے دن کا ذکر ہے کہ کنارے دریاے نیر رنگ کے کسقدر سردار جمع ہوے تھے اور کوئی موقع
جان کے بچنے کا نہ تھا اور جس سے مقابلہ تھا وہ وسط دریا مین تھی جب تک وہ نہ قتل ہوتی اُسوقت تک
اُسکا سحر نہ دفع ہوتا پھر کیونکر خدا نے وہ بلا رد کی ایسی مدد کی یہان تک نوبت آئی تھی کہ صاحبقران کا

اسم اعظم بند ہوگیا تھا مگر اُسپر بھی کسی کو ہراس نہ تھا نظر بخدا تھی اُسنے وہ مشکل کیونکر حل کی یہ بھی اُسی طور سے حل کرے گا کوئی مقام تشویش نہین ہو اُسکی ذات پر نظر رکھنا چاہیے ہر خیمے مین یہ چرچے ہو رہے ہین سب سردار اپنے آلات حرب وضرب درست کر رہے ہین کوئی نیزے کی سنان کو زہر مین بجھاتا ہو کوئی تیر اچھے اپنے ترکش مین رکھتا ہو کوئی زرہ صاف کر رہا ہو کوئی خود کو درست کر رہا ہو کوئی تلوار کو چرخ چڑھا رہا ہو کہ عقل چرخ پیر کی گردش مین ہے کوئی نیمچون کو صیقل کر رہا ہو یہی سامان جنگ درست ہو رہا ہو چونکہ رات ہو تمام صحرا مین چاندنی پھیلی ہوئی ہو دونون لشکرون مین طلایہ پھر رہا ہو صدائے حاضر باش وناظر باش بلند ہو طبل جنگ بج رہا ہو سہراب وغزالان اپنے خیمون مین بیٹھے ہوے سحر کو جگا رہے ہین سردار جو جو کہ منچلے ہین اور اُنکو شوق جنگ ہو اشتیاق سحر مین جاگ رہے ہین یہ خیال ہو کہ سحر ہو تو میدان جنگ مین جاکر مقابلہ کرین کفار کشی مین مصروف ہون اس اشتیاق مین خیمون سے نکل نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے ہین کہ ستارۂ سحری آسمان پر نکلا یا نہین سفیدۂ سحری ظاہر ہوا نسیم سحری کے جھونکے آئے یا نہین بیرون خیمہ آآکر دیکھتے ہین اور پھر چلے جاتے ہین پھر گھبرا کے نکلتے ہین اسی شغل مین اپنی شب بسر کر رہے ہین بہت سے باہم گلے مل رہے ہین کہ کل عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے اُنکے نزدیک وہ رات شب عید سے زیادہ تھی ہر ایک باہم مل رہا ہو اور کہتا ہو کہ بھائی باہم مل لو آج شب عید ہو وہ خوش ہو ہوکر گلے ملتے ہین اور خوش ہوتے ہین اس خوشی وسامان جنگ مین رات بسر ہوگئی اور ستارۂ سحری آسمان پر چمکا شمعین جھلانے لگین روشنی پہ سفیدی چھاگئی روے ماہتاب فق ہوگیا پروانے جل جل کر جو لگن مین گرے تھے وہ نظر آنے لگے اور جو باقی تھے وہ شمع پر صدقہ ہونے لگے کیونکہ اُنپر ثابت ہوا کہ اب شمع کا کوچ ہو یکایک ظلمت شب پر نور عالم افروز کا قبضہ ہوا سپاہ ظلمت نے لشکر نور سے شکست کھائی ماہتاب مع ستارون کے طرف ہوم خانۂ مغرب کے روانہ ہوا آمد آمد ساحر روز کی ہوم خانۂ مشرق سے شروع ہوئی ساحر سب نے شکست کھائی اُسکا سحر رد ہوا ساحر شب بخوف ساحر روز طرف اپنے مقام کے مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوا یعنے ماہتاب نے کوچ کیا خورشید خاوری افق مشرق سے بصد کر وفر برآمد ہوا آفتاب عالمتاب کا وہ دریچہ مشرق سے برآمد ہونا یعنی آفتاب کی آمد ہوئی آثار سحر آسمان پر ظاہر ہوے یہ جو حال سب نے دیکھا خادمون سے پانی براے وضو طلب کیا لشکر مین اذان ہونے لگی لشکر کفار مین وردی بجنے لگی ساحر مشرق میدان فلکی پر جھولی سحر شانے پر ڈالے ہوے ہوم خانہ مشرق سے برآمد ہوا یعنی آفتاب نکلا ظلمت شب برطرف ہوئی نور سحر سے عالم کو روشن کیا باغون سے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے گل کھلے تمام باغ مہک گئے خوشبوے گل سے ہر ایک کے دماغ معطر ہوے اشجار بار اثمار سے زمین کے بوسے لیتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ حمد خدا مین سربسجود ہین حسب ہوا کا جھونکا آتا تھا شاخین جھکجاتی تھین یہ معلوم ہوتا ہو کہ سجدۂ شکر کر رہی ہین طائران خوش الحان شاخہاے اشجار پر بیٹھے ہوے بزبان بے زبانی حمد باری کر رہے ہین کوئی کہہ رہا ہو کہ ؎ ہر گیاہے کہ از زمین روید ٭ وحدہ لا شریک لہ گوید ٭ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ٭ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ٭ فاختہ قلندر مشرب کسوت قلندری پہنے ہوے شاخ درخت پر بیٹھی ہوئی صداے کوکو دے رہی ہو قمری حق سرہ کے دم بھر رہی ہو بلبلین گلہاے شگفتہ کو دیکھکر خوش ہو رہی ہین یہ حالت وجد تھی کہ کبھی اس شاخ پر گلون کے برابر بیٹھی ہوئی گلون کے بوسے لے رہی ہو کبھی اُس شاخ پر ہر رنگ کے گل کھلے ہوے ہین سرخ وزرد کوئی اودہ ہو کوئی نارنجی یہ معلوم ہوتا تھا کہ معشوقان طناز لباسہاے گوناگون پہنے ہوے کھڑے ہین کسی طرف سنبل کھلی ہوئی ہو یہ

ثابت ہوتا ہی کہ کوئی معشوق اپنے گیسو سنوار رہا ہی کسی جانب نرگس ہی یہ عالم ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی معشوق دیدہ بازی مین مصروف ہی ایک طرف نسترن کی بہار یاسمین کے درختون کی قطار وہ کھلے ہوئے اُنکی مہک ایک جانب یاسمن و نسرین کسی طرف گل داؤدی کسی طرف اشجار لالہ قطار در قطار چونکہ وقت سحر تھا ہر رنگ کے پھول کھلے ہوئے تھے بیلا چنبیلی موگرا کوڑیالہ انکی الگ خوشبو تھی کیوڑہ گلاب الگ اپنی خوشبو دے رہا تھا ہر باغ پر عجب عالم ہر ایک اشجار گلون سے لدا ہوا تھا باغبان اپنے باغ کی بہار دیکھکر شاد ہو رہے تھے ہر طرف تھالون مین پانی دیتے پھرتے تھے بلبلون کو گلچین کا خوف تھا ہر مقام پر گلون کا انبار تھا نہر مین پانی چھلک رہا تھا فوارے جاری تھے ہر اشجار زمردین معلوم ہوتا تھا ہر گھاس درخت لوح زمردین کا نمونہ تھی باغون کا تو یہ عالم تھا صفت پروردگار عالم کا نمونہ تھا ہوا جو اُسطرف سے ہوکر آتی تھی دماغ معطر ہو جاتے تھے صحرا کا یہ عالم تھا کہ گلہائے خودرو مہکے ہوئے ہر طرف سبزہ روئیدہ وہ سبزہ نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے بال کھڑے ہو گئے ہین سبزے پہ جو قطرہ ہائے اوس پڑے تھے وہ گوہر غلطان کا لطف دکھاتے تھے طائران خوش رنگ شجر پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی کر رہے تھے اور عالم وجد مین جھوم رہے تھے گلون کا منھ چوم رہے تھے کاشتکار کھیتون مین پانی دیے رہے تھے ہر طرف زمین پر جو پانی روان تھا اُسپر جو عکس آفتاب پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر آفتاب نکلے ہوئے ہین یہ ثابت ہوتا تھا آب مروارید روان ہی عجب سمان تھا زیر آسمان صبح کا وقت تو عجب عمدہ وقت ہوتا ہی ہر ایک دل خوش و بشاش ہوتا ہی صحرا کا یہ عالم تھا باغون کا یہ حال تھا یہان لشکر مین سب سردار صدائے اذان سنکر اُٹھے وضو کیا نماز سحر ادا کی اُدھر لشکر کفار مین گھنٹے و ناقوس بجنے لگے یہان تک کہ آفتاب نکل آیا تمام عالم روشن و منور ہو گیا ہر طرف آمد سحر کی دھوم ہوئی خلاصہ یہ کہ سب نے نماز سے فراغت کر کے جنگ پر کمر کسی اپنے اپنے خیمے سے نکلے یہان لشکر کفار مین بھی کمر بندی ہو چکی تھی سب لشکر تیار تھا یہان لشکر اسلام مین سب سردارون کو بادشاہ و صاحبقران کا انتظار تھا کہ بادشاہ برآمد ہون تو ہم لوگ بھی طرف میدان جنگ کے چلین آخر کو اُنھون نے لشکر طرف وعدہ گاہ مصاف کے روانہ کیا خود طرف در دولت کے چلے جلوخانہ مین آکر بادشاہ و صاحبقران کا انتظار کرنے لگے اُدھر صاحبقران کو خادم نے بیدار کیا صاحبقران خواب راحت سے بیدار ہوکر مسجد کر پاس مین امور ضروری سے فراغت کر کے تشریف لائے وضو کر کے نماز ادا کی وظیفہ شروع کیا بصد خشوع و خضوع دعا کی اپنی ظفر کی درگاہ باری مین عرض کیا کہ ای کریم میری آبرو تیرے ہاتھ ہی تو ہی میرا حامی و مددگار رہی کیونکہ مین علم سحر و ساحری سے واقف نہین ہون اور ساحرون سے مقابلہ ہی تو اگر مدد کریگا تو بیڑا پار ہوگی تیری ذات پہ میرا تکیہ ہی مین تیرے بھروسے پر ساحرون سے مقابلہ کرتا ہون تو اگر مدد کریگا تو یہ جنگ بھی سر ہوگی مین تیرا ایک عبد گنہگار ہون بخشش کا امیدوار ہون یہ کہکر اور دونون ہاتھ بلند کر کے کہنے لگے اور یہ مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات کرنے لگے **نظم**

شش چیز عطا بکن ز ہستی
یارب تو چنان کن کہ پریشان نشوم
تا از در تو بر در ایشان نروم
نہین کوئی ایسا جو ناکام ہی
برآئی مراد اُسکا مطلب ہوا

ایمان و امان و تندرستی
محتاج برادران و خویشان نشوم
الٰہی تری سلطنت ہے رفیع
زمانے پہ بخشش تری عام ہے
سیہ رو جو آیا ہوا رو سپید

اے خالق ہر بلند و پستی
علم و عمل و فراخ دستی
بے منت مخلوق مرا روزی دہ
الٰہی تری منزلت ہی وسیع
گدا جو ترے در کا ای رب ہوا
کب اس در سے سائل پھرا نا امید

برابر نظر دشمن و دوست پر | نہین منحصر مغز پر پوست پر | الٰہی مین بندہ گنہگار ہون
عقوبت کرے جو سزاوار ہون | ترا ایک بندہ ہون مین بے ہنر | ترے عبد احقر کا ہون مین اسیر
مین عاصی ہون اسی طرف دھیان کر | تو اب جلد مشکل یہ آسان کر | سوا تیرے کس سے مین چاہون پناہ
کوئی اور معبود ہے یا الٰہ | مین بندہ ہون تیرا مرا تو خدا | نہین کوئی بندے کا تیرے سوا
یہ مناجات جب ختم کی تو یہ رباعی بہ دل جوئی پڑھنا شروع کی رباعی | ای آنکه بملک خویش پاینده توئی
در دامن شب صبح نما بندہ توئی | کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ | بکشا خدایا که کشائندہ توئی

یہ کہہ رہے تھے کہ خواجہ اپنے خیمے سے بیدار ہوکر مسجد کر پاس مین آئے دیکھا کہ صاحبقران مناجات کر رہے ہین آکر کہا کہ صاحبقران تمکو بھی اپنے باپ و دادا کی طرح التجا کرنے کی عادت ہوگئی ہے بس مناجات کر چکے اب اٹھو میدان جنگ کے چلنے کا وقت آگیا ہے سب لشکر تیار ہی اور میدان جنگ کو جا چکا ہی سب سردار جلو خانے مین حاضر ہین لشکر میدان جنگ کو جانے لگا ہے یہ سنکے صاحبقران نے سجدۂ شکر ادا کیا اور خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ خواجہ تم بڑے شیطان ہو کسی وقت اپنی حرکت سے باز نہین آتے ہو یہ کون سا وقت مذاق کا تھا تمنے پوری دعا بھی نہ کرنے دی کہ آپہونچے اچھا اسلحہ کا صندوق حاضر کیا جائے بس یہ حکم دینا تھا کہ خادم نے اسلحہ کا صندوق حاضر کیا بس صاحبقران نے تبرکات جسم پر آراستہ کیے آلات حرب و ضرب سے اپنے کو آراستہ کیا خادم مرکب لیکر در مسجد پر حاضر ہوا کہ صاحبقران آلات حرب و ضرب سے مسلح و مکمل ہوکر برآمد ہوے خواجہ عقب مین تھے صاحبقران آکر مرکب پر سوار ہوے خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران طرف جلو خانے کے چلے یہان سب سردار حاضر جلو خانہ تھے کوئی سیف ہلا رہا تھا کوئی تودہ بنائے ہوے تیر اندازی کر رہا تھا کوئی گرز ہتوانسے ہوسے ضرب آزما رہا تھا کہ صاحبقران پہونچے کوئی زین بچھائے ہوے بیٹھا تھا کوئی ٹہل رہا تھا کوئی مرکب پر سوار مرکب کو کاوے پر لگائے تھا کوئی مرکب کو پھیر رہا تھا صاحبقران کو جو سب نے دیکھا سب طرف سے کھڑے ہوگئے جو مرکب پر سوار تھے وہ بھی اتر پڑے سب نے جھک کر صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے جواب سلام دیا اور مرکب پر سے اُتر پڑے کہ خواجہ نے زین پوش بچھا دیا صاحبقران بھی سردارون کے ہمراہ تیر افگنی کرنے لگے انتظار آمد شاہ کرنے لگے کہ اتنے عرصے مین نقیب کی صدا آئی راوی نے بیان کیا ہے کہ اُدھر خادمہ نے بادشاہ کو بیدار کیا بادشاہ نے نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کی بعد اُسکے لباس زیب تن کرکے تخت پر سوار ہوکر حکم دیا کہ تخت اُٹھایا جائے کہاریان تخت لیکر طرف جلو خانہ کے روانہ ہوئین آگے آگے نقیب صدا دیتے بڑھے طفلان ماہ پیکر کے ہاتھون مین لوٹے عود عنبر کے تھے کہ جنمین عود سلگ رہا تھا کہاریان و خواصین کنول الماس نگار و زمرد نگار ہاتھون مین لیے ہوے اُنمین مومی و کافوری شمعین روشن چلی آتی تھین کہ سرخ پردہ چرخی پر بلند ہوا اُسکی صدا سے سب ہوشیار ہوے مودب کھڑے ہو گئے کہ نقیبون نے صدا دی کہ سب خبردار ہو جائین کہ جہان پناہ خدیو بارگاہ کیوان کلاہ مالک تخت سلیمانی ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی تشریف لاتے ہین اس صدا سے سب ہوشیار رہوے قاعدے سے کھڑے ہوے کہ پہلے طفلان ماہ پیکر آئے اُسکے بعد کہاریان جو کہ کنول لیے ہوے تھین کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ واپس گیا اب سواری چلی چتر سر پر گردش کھانیلگا بال ہما کے مرچھل ہونے لگے نقیب صدا دے رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ جاہ و اقبال کی ترقی ہو

دمبدم ستارۂ اقبال چمکتا جائے ادب سے قاعدے سے طریقے سے جوانو کھڑے ہو کہ سواری آتی ہی جیسے سواری جلوخانے مین آئی صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کیا کہ جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے سینے پر رکھا پھر تو تمام عزیزون کے سلام ہونے لگے عرض بیگی ہر ایک کا نام لیکر عرض کرتا کہ فلان نے مجرا کیا فلان نے سلام کیا بادشاہ ہر ایک کا مجرا و سلام لیتے ہوے بیرون جلوخانہ آئے یہان سردارا پنی اپنی سواریون پر سوار ہوکر گرد تخت کے چلے چونکہ صبح کا وقت تھا شہنا نواز جو شہنا کو دم رہے تھے نیچے نیچے سرون مین یہ غزل گا رہے تھے غزل

حقا کہ خداوند ہی تو لوح و قلم کا
بستے ہین ترے سایہ مین سب شیخ و برہمن
اور دل مین بھروسا ہی تو تیرے ہی کرم کا

اُس مسند عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے
آباد ہی تجھسے ہی تو گھر دیر و حرم کا
مانند حباب آنکھ تو اہی ور دکھلی تھی

مقدور ہاکن کب ترے وصفون کے رقم کا
کیا تاب کہ گذر ہوسے تعقل کے قدم کا
ہی خوف اگرچہ جی مین تو ہی تیرے غضب سے
گذرانہ پر اس بحر مین عرصہ کوئی دم کا

یہ غزل اس دھن مین گا رہے تھے کہ صدا آسمان کے پار ہوئی جاتی تھی اُدھر نقیبان خوشگلو الگ صدا دے رہے تھے اُنکی صدا سے الگ دل بسمل ہوے جاتے تھے اس طور سے تو سواری مثل بادبہاری کے بادشاہ طرف میدان جنگ کے چلے اُدھر صحرا کا یہ عالم تھا کہ جو لشکر اسلام پہونچا کبھی اُسکا رنگ زمردگون ہوگیا کیونکہ لشکر اسلام مین ہر قسم کے لباس ہین جس سردار یا عزیز نے طلسم فتح کیا اور جس رنگ کا لباس اُسکو اُس طلسم سے ملا اُسنے اپنے لشکر کو تقسیم کیا بدین سبب ہر ایک کے رنگ جدا ہین اور اُنکا لباس جدا ہی بس جب لشکر آتا ہی اور غبار بلند ہوتا ہی اُسی رنگ کا رنگ صحرا بھی ہو جاتا ہی خلاصہ یہ کہ کبھی یاقوت نگار صحرا ہوگیا کبھی زنگار گون ہوگیا یہانتک کہ کل لشکر آکر پہونچا ہر ایک کے علم کھل گئے پھر یرے اُڑنے لگے باجے بجنے لگے پہلوان گرجنے لگے کہ اتنے مین صدا نقارے کی آئی تمام لشکر طرف پڑاؤ کے دیکھنے لگا کہ سواری بادشاہ کی آئی کیونکہ یہ عرض ہو چکا ہی کہ سردار اپنے اپنے لشکر روانہ کرکے جلوخانے کی طرف روانہ ہوے تھے یہان لشکر قبل سے آگیا تھا بس سواری بادشاہ کی بھی آکر پہونچی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صبح کا وقت نسیم سحری کے جھونکے کا چلنا گلون کا کھلکر خوشبو دینا وہ اُسکے قطرون کا عکس آفتاب سے مثل دُر غلطان کے چمکنا ہوا سے سرد کے جو جھونکے آئے سردارون نے بند قبا کھول دیے ہوا کھاتے ہوے ہمراہ بادشاہ کے چلے آتے ہین جو کہ عاشق مزاج ہین وہ تو ہواے سرد کے جھونکے کھا کر مست ہوگئے جھومنے لگے یہ معلوم ہوا کہ نشۂ شراب محبت سے مست ہوے ہین اسی طور سے سواری بادشاہ کی جنگ گاہ مین پہونچی ہر ایک سردار اپنے لشکر مین آیا تخت شاہی قلب لشکر مین قایم ہوا صف آرا نکلے اُنھون نے صفین درست کرنا شروع کین میمنہ و میسرہ قلب و جناح ابھی صفین نہ آراستہ ہو چکین تھین کہ اُدھر سے آمد آمد لشکر کفار کی شروع ہوئی کالے کالے علم کے پھریرے اُڑتے ہوے اژدرون کی پشت پر علم نصب کیے ہوے اُسکے عقب مین تختہا سے سحر پر چارون بھائی قیسم و جسیم وغیرہ سوار عقب مین لشکر کفار و ساحران غدار جھولیان مجھولیان شانون پر ڈالے آفت کے پر کالے ترسول ہاتھون مین لیے ہوے طائران سحر پر سوار مثل باز و بط و طاؤس وغیرہ کے کوئی اژدر آتش فشان پر سوار منھ سے اُسکے شعلے نکلتے ہوے کسی ساحر کا یہ عالم کہ تمام جسم سے آگ کے شعلے نکلتے ہوے کسی کے گلے مین ماران سیاہ لپٹے ہوے کسی کی پیشانی پر عقرب بیٹھے ہوے وہ نیش زنی کر رہے تھے کسی کے دونون ہاتھون کی اُنگلیان مثل شمع کے روشن تھین کسی کے منھ سے مثل تنور کے دھوان نکل رہا تھا کسی کے سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا اُس سے باز و عقرب برس رہے تھے لشکر کفار اس شان و شوکت سے آکر پہونچا ہر ایک آمد لشکر کفار کو دیکھکر دنگ ہوگیا وہ اُنکی کالی کالی صورتین یا کالی کی مورتین بڑی بڑی

دانت سیاہ لباس پہنے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شب تاریک روز روشن پر غلبہ کرنے کو آئی ہے یا سیاہ آندھی ہے
کہ چلی آتی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سحر ہوئی سب کفار بیدار ہوئے فہیم وجسیم لشکر کو لیکر میدان مین
جب لشکر کفار بھی میدان جنگ مین پہونچا یہان بھی صفین درست ہونے لگین میمنہ ومیسرہ وغیرہ آراستہ ہوا جو وہ
صفین دونون طرف آراستہ ہوئین کہ لشکر اسلام کی طرف سے تبردار نکلے اُنھون نے پست وبلند زمین کو
ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر لشکر اسلام تھے اُنکو قلع کیا اُسکے بعد سقون نے نکلکر آبپاشی کی گرد وغبار کو بٹھایا
اُدھر کفار نے بھی اپنا بند وبست کیا ایک ساحر نے جو سحر کیا تمام زمین ہموار ہو گئی اشجار خود بخود قلع ہو کر
گر پڑے ایک ہوا جو چلی تمام میدان خس وخاشاک سے صاف ہو گیا ایک نے بڑھکر سحر کیا کہ ابر سحر پیدا
ہوا اُس سے بارش ہوئی کہ سب گرد وغبار بیٹھ گیا جب یہ سب بند وبست ہو چکا اور سب صفین آراستہ
ہو چکین لشکرون سے نقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی کرکیتون نے کڑکا کہا نقیبون نے صدا لگائی
دل لشکر کے بڑھانے آواز دی کہ ای جوانو بگوش نشید تا جامہ زنان نپوشید ای جوانو یہ دن نام کا ہے وہ کام
کرو کہ صفحہ ہستی سے پرسے نام رستم وسہراب کا مثل حرف غلط کے مٹ جائے اور تمھارا نام روشن ہو اپنے
باپ دادا کے نام کو روشن کرو وہ ثابت قدمی دکھاؤ اپنے نام کو بلند کرو اور دشمن کو مٹا دو آج وہ تلوار
کرو کہ دشمن کے بھی چھوٹ جائین وہ بھی یاد کرین کہ ہان کسی سے سامنا ہوا تھا مگر کھیت سے باہر قدم نہون
آج عروس مرگ سے ہمکنار ہو گئے وہ کام کرو کہ سب پر یہ ثابت ہو کہ اہل اسلام نے وہ تلوار کی ہے کہ جو
کبھی کسی مذہب کے لوگون نے نہ کی ہوگی کیونکہ ساحرون سے مقابلہ کیا آپ غیر ساحر تھے اسطور سے
مقابلہ کرو کہ سب پر روشن ہو جائے کہ یون لڑتے ہین کیونکہ یہ دنیا بالکل ناپائدار ہے اسکا کیا اعتبار ہے جو جو
کہ بڑے بڑے بادشاہ تھے وہ زیر خاک مقیم ہوئے اب اُنکا کوئی تک نہین لیتا ہے اُنکی لحد کے نشان
تک نہین باقی ہین کوئی فاتحہ پڑھنے والا تک نہین ہے خیال تو کرو کہ دارا وجمشید وکیقباد کیا ہوئے یہ سب
وہ حشمت وشوکت رکھتے تھے مگر کچھ کام نہ آیا ایک پل مین سب مٹ گیا سوائے لحد کے اُنکو مال دنیا سے
کچھ نہ نصیب ہوا ہان نام نیکی ابھی تک باقی ہے وہ خود نہ رہے صرف اتنی سی زندگی کے لیے یہ ثروت و
حشمت بیکار ہے وہ کام کرے کہ نام نیک رہے ہر ایک ساتھ نیکی کے یاد کرے نہ یہ کہ ساتھ بدی کے
ضحاک ماران کو دیکھیے کہ ایک ہزار برس زندہ رہا اور کسقدر ظلم کیا انجام اُسکا کیا ہوا کہ فریدون نے
آخر کس عذاب سے قتل کیا اب سوائے بدی کے اُسکو نہین یاد کرتا ہے اگر نیکی کرتا سب نیکی کے ساتھ یاد
کرتے جیسے کہ نوشیروان کو جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎ زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل ✤ گرچہ بسے
گذشت کہ نوشیروان نماند ✤ آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک ✤ خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند ✤
مگر اسکا نام اب تک باقی ہے بس انسان کو لازم ہے کہ وہ کام کرے کہ جس سے نام باقی رہے آج اگر
تم لوگ مقابلہ کرو گے حریف کو بھاگنے کی راہ نہ دو گے تو تمھارا نام صفحۂ روزگار پر تا قیام قیامت قائم
رہیگا اور سب اس طور سے یاد کرینگے کہ فلان زمانے مین فلان لشکر خوب لڑے بڑے معرکہ پڑے
ہزارون کے کھیت ہوئے لاکھون زخمی ہوئے گو یہ وقت نام کرنے کا ہے کہ جس سے تم مقابل ہو وہ
ساحر ہین کیا نام ہوگا کہ غیر ساحرون نے ساحرون کو بھگا دیا بس اپنے نام روشن کرو اور دنیا کو
بے ثبات سمجھو ایسا مرنا تو حیات ابدی ہے کہ اگر قتل ہوئے تو فرد شہیدان مین نام لکھے گئے اور اگر
کفار کو مارا تو غازی کہلائے اُسکی ذات سے یہ امید رکھنا چاہیے کہ ہم فتحیاب ہونگے ناامید نہ ہونا چاہیے
اُسکے نزدیک کیا بات ہے ایک پل مین وہ کوہ کو کاہ اور کاہ کو کوہ کر دیتا ہے وہ ہر مقام پر تمھارا حافظ ہے

اور تمھارے باپ دادا ہمیشہ میدان جنگ مین کھیت نہ چھوڑتے وہ ثابت قدمی دکھائی کہ اگر رستم واسفندیار ہوتے
تو اُنکی غلامی قبول کرتے ہر ایک اُنمین اپنے وقت کا رستم وسہراب تھا وہ شمشیر زنی کی ہو کہ آج تک اُنکے
نام کے سکے بیٹھے ہوئے ہین بڑے بڑے بہادر اُنکا نام سنکے کانپ جاتے ہین بڑے بڑے
دلاورون کو زیر کیا اپنے نام کے نشان بلند کیے ہر ایک معرکے اُنکے ہاتھ آئے ای جوانو تم اُن شیرون
کے شیر ہو کہ جو شیر صحرائی کو مثل روباہ کے تصور کرتے تھے اور تم اُس بیشے کے شیر ہو کہ جو ہمیشہ شجاعت
مشہور ہی اور اُس دریاے دلاوری کے نہنگ ہو کہ جسکا ہر ایک نہنگ نہنگ دریائی کے گلے کو مثل
کرپاس کہنہ کے چیر ڈالتا تھا دلاوری اور جوانمردی تو تمھارا حصہ ہی تمسے کون مقابلہ کر سکتا ہی تمھارے
آبا واجداد نے بڑے بڑے سرکشان دہر کو ایک پل مین سرنگون کیا ہی تلوار کے سکے پڑے ہوے
ہین ہر ایک بہادر اُنکا نام لیکر تلوار اُٹھاتا ہی کتابین تمھارے آبا واجداد کی شجاعت کے ذکر سے بھری
ہوئی ہین کوئی مقام ایسا نہوگا کہ اُنکی شجاعت کا ذکر نہو بس اپنے آبا واجداد کے نام کو نہ مٹانا اپنی
آبرو رکھنا یہی نام نیکی کام آئیگا ورنہ دنیا مین کوئی کسیکا نہین ہی اجل سے ایک نہ ایک روز دوچار ہونا
ضرور ہی ناحق کا غرور ہی چاہے اسوقت چاہے ہزار برس کے بعد مگر اُس مرنے سے یہ مرنا بہتر ہی کہ
علیل ہو کر مرے تمھارے آبا واجداد سے کوئی اپنی موت سے نہین مرا بجز تلوار کے کہ اُسنے میدان
جنگ مین شہادت پائی مرتبہ شہدا ملا ای نامورو خیال کرو کہ اس مقام پر مرنا اچھا ہی کیونکہ چار اپنے
ہمچشم وہم مذہب ہین اُس مقام پر سے کہ جہان کوئی نہو خیال کرو کہ بہتیرے ایسے ہونگے کہ اُنکو کفن تک
نہ ملا ہوگا عالم مسافرت مین مرے کوئی اُنکا پرسان حال نہوا زاغ وزغن اُنکے گوشت وپوست کو کھا
گئے اُنکے شکم اُنکے لحد ہوے کوئی اُنپر روتا بھی نہین اس سے وہ مرنا بالکل خراب ہی یہان اگر مر جاؤگے
تو اچھا ہی ہم جنس نماز جنازہ پڑھینگے شریک میت ہونگے لحد مین گے کفن دیا جائیگا چار اپنے عزیز اپنی
لاش پر گریان ہونگے اس سے یہ امر ہوگا کہ یہ سبب یاد کر کے روئینگے کہ بڑا بہادر تھا کہ دشمن کے
روبرو سے نہ بھاگا اپنی جان دی مقام افسوس ہی حال پر اُن لوگون کے کہ جو عالم غربت مین سفر
آخرت کر گئے ہین اُنکا نہ کوئی عزیز اُنکے پاس تھا نہ کوئی دوست نہ معلوم اُنکی قبرین کہان ہین کوئی
یہ بھی تو نہین دریافت کرنے والا ہی یہ عالم اسباب ہی آئین جو جس سے ہو سکے قصور وکوتاہی نکرے
بس آج تم اپنے آبا واجداد کے نام کو روشن کرو اس دنیا کو طلاق دو اور لشکر کفار کے قتل کرنے
پر کمر ہمت باندھو شعر بیاہ لاؤ تم عروس موت کو ٭ دو طلاق اس زندگی کی سوت کو ٭ اپنے جسم
نازنین پر زخمون کی بدھیان پہنکر عروس مرگ سے ہمکنار ہو یا لشکر کفار کو درہم وبرہم کر دو بس ان چند
اشعار پر خیال کرو

نظم

کل جہان پر شگوفہ وگل تھے
آج اُس جا ہی آشیانۂ بوم
کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام
نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتہ
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
صبح دم طائران خوش الحان

اونچے اونچے مکان تھے جنکے کھڑے
آج دیکھا تو خار بالکل تھے
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر
کون سی گور مین گیا بہرام
عبرت حور مہ جبین نہ رہے
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
جائے عبرت سراے فانی ہے
پڑھتے ہین کل من علیہا فان

دیگر

آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے
کل تھا جسجا پہ بلبلون کا ہجوم
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ
ہی مکان لو مگر مکین نہ رہے
گردش چرخ سے ہلاک ہوے
مور د مرگ ناگہانی سے
کسیکا کندہ نگینے پہ نام ہوتا ہی

کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے | عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمین شام و سحر | کسیکا کوچ کسیکا مقام ہوتا ہے

اور چند فقرے مذمت دنیا مین بیان کیے اسی طور سے کفار کی طرف کے نقیبون نے بھی بیان کیے
اپنے طریقے سے خوب جوش جنگ دلایا خوب خوب آمادۂ جنگ کیا ایسی ایسی مذمت دنیا ثابت کی کہ
جس سے یہ ہوا کہ سب کی نگاہون مین تصویر موت پھرنے لگی شکل اجل چار آئینے مین نظر آنے لگی
جوانون کی نگاہ مین یہ ثابت ہونے لگا کہ گویا تلوار چل رہی ہے ہر ایک آمادۂ جنگ ہوا تلوارین پکڑ
پکڑ کر قصد کیا کہ لشکر حریف پر جا پڑین جوش شجاعت مین جھومنے لگے قبضۂ شمشیر چومنے لگے دونون
طرف صفون پر سناٹا چھا گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی لشکر کو لوٹ لے گیا ہر ایک عالم سکوت مین کھڑا
تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کے سرون پر طائر بیٹھے ہوے ہین کہ اُنکے خوف سے حرکت نہین کر سکتے
ہین سب پر عالم سکوت تھا ابھی دونون لشکرون مین یہ عالم تھا کوئی نہین نکلا تھا دونون طرف سناٹا
تھا نقیب یہ صدا لگا کر لشکر مین چلے گئے جوانون کو جنگ پر آمادہ کر گئے یہی عالم تھوڑے عرصہ تک
لشکرون مین رہا کہ کوئی نہ نکلا اب اسقدر ہوا ہے کہ ہوش آنے لگا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُدھر
شہر مین سمندر شاہ صبح کو بیدار ہوا اور باہر آیا سب سردار حاضر ہوے پس سب سردار جب حاضر
ہو چکے اُسوقت سمندر شاہ نے کہا کہ چلو میدان جنگ مین قسیم و اسلام کا مقابلہ دیکھین کیونکر
مقابلہ اسلام ساحرون سے کرتے ہین یہ کہکر سمندر اپنے تخت پر سے اُٹھا اُسکا اُٹھنا تھا کہ سب سردار
وغیرہ اُٹھے بیرون دربار آئے سمندر اپنے تخت سحر پر سوار ہوا اُسکے برابر عشاق بیٹھا اور سردار
اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوے سمندر نے ابر سحر اپنے سر پر قایم کیا وہ ابر گلنار تھا اُس سے
بارش گوہر و یاقوت ہوتی جاتی تھی اسی طور سے ہر سردار نے اپنے مرتبہ کے موافق اپنا اپنا سحر کیا
سمندر بڑی شان و شوکت سے طرف میدان جنگ کے براے دید مقابلہ چلا یہ عالم تھا کہ گھنٹ و
ناقوس خود بخود بجتے تھے صداے نوبت آتی تھی ہر قسم کے باجے کی صدا اُس ابر سے آرہی تھی اسی طور
سمندر اُس مقام پر پہونچا ابھی کسی طرف سے کوئی براے مقابلہ نہ نکلا تھا کہ وہ ابر پیدا ہوا اُس سے
صداے باجا ہے جنگی و صداے نوبت آنے لگی یہ ابر جو اُٹھا دونون لشکرون کے سردار اُس ابر کی طرف
دیکھنے لگے کہ یہ ابر کیسا اُٹھا ہے کون آتا ہے کہ یکایک اُس ابر سے سمندر شاہ پیدا ہوا تختہاے سحر پر سوار
بڑی شان و شوکت سے آیا یہ دیکھکر قسیم وغیرہ نے جھک کر سلام کیا سمندر ایک طرف میدان جنگ کے
سب سے الگ اپنے سردارون کو لیکر کھڑا ہوا دیکھا اسنے ایک طرف لشکر اسلام بڑی شان و شوکت سے
صف آرا ہے نشانہاے رنگا رنگ کھلے ہوے ہین صفین آراستہ ہین صاحبقران کو دیکھا کہ وہ بکر تبہ
صاحبقرانی زیر علم چالیس قدم آگے لشکر کے کھڑے ہین تخت شاہی وسط لشکر مین ہے سر پر چتر لگا ہوا ہے
کئی سو بادشاہ گرد تخت کے ہین اور سب سردار اپنی اپنی سپاہ کو لیے ہوے کھڑے ہین ایک طرف
سہراب تخت سحر پر سوار اپنے سحر کو درست کیے ہوے ایک جانب غزالان طاؤس سحر پر سوار کھڑی ہے
سمندر یہ شان و شوکت لشکر اسلام کی دیکھکر و سہراب و غزالان کو دیکھکر جلگیا مگر کیا کرے دیکھا کہ
ایک طرف قسیم اپنے لشکر کو لیے ہوے صفین آراستہ کیے کھڑا ہے کوئی ابھی براے مقابلہ نہین نکلا
ہے یہ جو سمندر نے دیکھا عشاق سے کہنے لگا کہ اے اُستاد ملاحظہ فرمائیے کہ کسقدر لشکر کثیر ہے خدا پرستون
کا جہان تک نگاہ جاتی ہے سواے لشکر اسلام کے دوسری کوئی چیز نہین دکھائی دیتی ہے یہ کثرت
ہے کہ زمین تک نظر نہین آتی ہے یہاں تک نگاہ جا کر قید ہو جاتا ہے اُسکا نکلنا ایسے لشکر سے دشوار ہے

ہوا کا بھی گذرنا محال ہی ملاحظہ تو فرمائیے کہ تل رکھنے کی جا نہین ہی یہ بارگاہِ زمین سے کیونکر اُٹھتا ہی اُسکی کمر
ختم ہوئی جاتی ہوگی عشاق نے کہا کہ یہ کیا لشکر ہی اس سے زیادہ زیادہ لشکر دیکھے ہین سمندر نے کہا کہ
نہ معلوم کیا سبب ہی جو ابھی تک مقابلہ نہین شروع ہوا ہی ادھر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تمنے
دیکھا وہ نابکار بھی آیا ہی نہ معلوم کس قصد سے آیا ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ براے دید تماشاے جنگ
آیا ہی خواجہ نے کہا کہ معلوم ہوا سمندر کے آنے سے انکو خوف ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا نابکار
ہی مین سواے خدا کے کسی سے نہین ڈرتا ہون اسکی کیا اصل ہی جو مین خوف کرون ادھر جب قسیم وغیرہ
سمندر کو سلام کر چکے اور سمندر بھی ایک طرف الگ میدان جنگ سے کھڑا ہو چکا تو لشکر کفار سے
ایک مرتبہ ظلمان سیہ پوش اپنے اژدر سحر کو بڑھا کر خدمت مین قسیم کی آیا یہ وہی ظلمان ہی جسنے
نامہ بری کی تھی قسیم سے کہا کہ مجھکو اجازت جنگ مرحمت ہو کیونکہ مین مشتاق ہون کہ سہراب سے مقابلہ
کرون ذرا اسکے سحر کا مزا دیکھون قسیم نے کہا کہ جا تجھکو سپرد خداوند تصویر کے کیا وہ سلام کرکے طرف
سمندر کے متوجہ ہوا اُسکو جھک کر سلام کیا اور اژدر کو بڑھا کر میدان جنگ مین آیا اسطور سے سراپا
میدان کا دکھایا کہ سحر کیا ہزارون برقین چمکین رعد گرجا اولے پڑے کئی مقام سے زمین شق ہوگئی اژدر
پیدا کیے آگ برسائی سنگ باری کی خوب اپنے سحر کو آزمایا اُسکے بعد اژدر کو روک کر صدا دی کہ مین
امیدوار ہون کہ میرے مقابلے کو سواے سہراب کے کوئی نہ نکلے کیونکہ مین اُسکے سحر کا امتحان کرونگا
وہ اپنے کو بڑا ساحر زبردست تصور کرتا ہی حالت غفلت مین اُسنے میرے اوپر سحر کیا کہ جس سحر مین
مین مبتلا ہوگیا تھا مجھکو سحر کل دربار مین فراموش ہوگیا تھا کیونکہ مین نے جو خیال کیا تھا کہ مین سحر کرکے
کوئی کار نمایان کرون اُس سخت کلامی کی جو کہ کل تم لوگون نے دربار مین کی تھی سزا دون مگر تم
لوگ بہت ہوشیار اور عاقل تھے پہلے ہی یہ تدبیر کی کہ سہراب نے مجھکو غافل پا کر وہ سحر کیا کہ مین سحر
فراموش کر گیا اب مین دیکھتا ہون کہ آج کیونکر میرے مقابلے سے بچکر سہراب جاتا ہی یہ کہنا تھا کہ
سہراب اپنے تخت سحر کو بڑھا کر روبرو بادشاہ کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ امیدوار ہون کہ اجازت
جنگ مرحمت ہو کیونکہ حریف مجھکو اپنے مقابلے کے لیے طلب کر رہا ہی مین جا کر اُس سے مقابلہ کرون
بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو خداوند کریم کے سپرد کیا یہ فرما کر جام شربت عنایت فرمایا سہراب نے سلام
کرکے وہ جام پی لیا اور اُسکے بعد سلام رخصت کرکے خدمت مین صاحبقران کی آیا اُسنے اجازت
طلب کی صاحبقران نے بھی اجازت دی صاحبقران کو بھی سلام کرکے تخت سحر کو اُڑا کر میدان مین
آیا اور اُسکے روبرو کھڑے ہوکر تخت سحر کو روک کر کہا کہ او نابکار کیا لاف و گزاف کرتا ہی اسی منھ پر
دعوی کرکے آیا ہی اور مجھکو طلب کیا ہی تیرا سب اسباب سحر زمین پر پڑا ہی ایسا بدحواس ہوگیا ہی کہ تجھکو
کچھ خبر نہین ہی میرے آنے سے تیرے ہوش جاتے رہے یہ میرا رعب تیرے اوپر غالب ہوا کہ تیرا
تمام جسم کانپنے لگا تو کیا مقابلہ کریگا تیرے ہاتھ پانون تو تیرے قابو مین نہین تیرے اعضا خود
تجھ سے جدائی چاہتے ہین جبکہ تیرے اعضا تیرے قابو مین نہونگے تو تو کیا مقابلہ کریگا یہ اسطور
سے کہا کہ اُسنے جو خیال کیا دیکھا کہ دراصل تمام اسباب سحر زمین پر پڑا ہی اور میرے ہاتھ پانون بھی
درحقیقت قابو مین نہین ہین اور تمام جسم میرا مثل بید کے کانپ رہا ہی یہ اپنی حالت دیکھکر وہ خیال
کرنے لگا کہ یہ کیا حالت ہی کہ مین کیون کانپنے لگا اب جو خیال کرتا ہی تو پورے طور سے زبان سے
الفاظ سحر نہین ادا ہوتے ہین زبان بھی لکنت کرتی ہی یہ اپنا عالم دیکھکر بہت حیران ہوا کہ اب کیا

کرون یہ صرف سہراب نے اُسکو عاجز کرنے کو اور براے امتحان سحر کیا تھا کہ دیکھون یہ کیا کرتا ہی
اسکو بھی رد کر سکتا ہی یا نہین جب سہراب نے دیکھا کہ وہ کچھ حیران حیران ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی اور کچھ
نہین کر سکتا ہی یہ عالم دیکھکر کہا کہ بس اسی منھ پر یہ دعوی کرتا تھا کہ مین سہراب سے مقابلہ کرونگا
ایک آدمی سے میرے سحر کا جواب نہ دیسکا بس تیرا سحر اور دعوی دیکھ لیا سچ کسی نے کہا ہی بعض قول
شاعرون کا بھی درست ہوتا ہی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی شعر چٹلے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے نہین
کبھی * گرجتے ہین جو بہت وہ برستے نہین کبھی * دیگر نہ ہر جاے مرکب توان تاختن * کہ جاہا سپر
باید انداختن * تیری ساری زبان درازی و یاوہ گوئی کا حال کھلگیا بس معلوم ہوگیا پہلے اپنے
حواس درست کرلے تو پھر مقابلہ پہ جو کہا اب ظلمان نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پاؤن قابو مین ہین
اور وہ لرزہ کم ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سحر سہراب نے کیا تھا جو اسکی یہ حالت ہوگئی تھی جب
یہ کلام سہراب نے اور اپنا سحر اُسپر سے اُتار لیا پھر وہ اپنی اصلی حالت پر آگیا اُسنے اژدر سحر پر سے اترکر
اپنا سب اسباب سحر اُٹھا لیا مگر از حد شرمندہ ہوا اور خیال کرنے لگا کہ یہ کیا حالت ہوگئی تھی بہت بڑی
خفت حاصل ہوئی مگر ایسے کب شرمندہ ہوتے ہین تھوڑے عرصے مین وہ حالت برطرف ہوگئی پھر
اسی طور سے لاف و گزاف کرنے لگا اژدر سحر پر سوار ہوکر کہا کہ اے سہراب جو حربہ رکھتے ہو میرے
اوپر حربہ کرو کیونکہ یہ حسرت تمھاری دل مین نہ رہے کہ اگر مین پہلے حربہ کرتا تو ضرور قتل کرتا کیونکہ تمھاری
قضا تمکو میرے مقابلے مین لائی ہی سہراب نے جواب دیا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی ہان مین اگر تیرے
حربے سے بچونگا تو اپنا بھی حربہ کرونگا تم اپنا حربہ کرو یہ جو سہراب نے کہا ظلمان نے اپنی جھولی پر
ہاتھ ڈالا اور ایک ناریل جٹادھاری نکالکر اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے طرف سہراب کے پھینکا سہراب
نے دیکھا کہ وہ ناریل آتا ہی فوراً ہاتھ بڑھاکر اُسکو روکا کچھ اسم سحر جو پڑھکر دم کیا وہ پھر واپس اُسنے
دیکھا کہ ظلمان نے میرا سحر میری ہی طرف رد کیا اُسنے ایک کارد نکالکر اُس ناریل کی طرف اشارہ
کیا کہ وہ دو ٹکڑے ہوگیا اور آگ لگ گئی جلکر گرا بس ظلمان نے وہی کارد طرف سہراب کے پھینکی
بس سہراب نے جو سحر کیا وہ کارد زمین مین گر گئی یہ بھی سحر ظلمان کا رد ہوا اب ظلمان نے نارنج سحر
کا وار کیا ظلمان نے جو اشارہ کیا وہ نارنج قریب سہراب کے آکر شق ہوا اُس سے ایک برق پیدا
ہوئی سہراب نے اُس برق کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جا اپنے بنانے والے کو قتل کر یہ کہنا تھا
وہ برق طرف ظلمان کے چلی ظلمان نے دیکھا کہ اس سے میرا زندہ بچنا محال ہی بس فوراً اژدر پر سے
کود پڑا وہ برق آکر اژدر پر تڑپ گری کہ اژدر مین آگ لگ گئی اگر ظلمان اژدر پر ہوتا تو اسکے بھی
دو پرکالے ہوتے اور وہ جلکر خاک ہو جاتا یہ جو ظلمان نے دیکھا کہ جو سحر مین نے کیا سہراب نے
اشارون سے اُسے رد کر دیا یہ ایسے ویسے سحر سے نہ عاجز ہوگا اسپر کمال کا سحر کرنا ضرور لازم ہی
یہ تصور کرکے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور بیضۂ فولادی نکالا اپنی ران پر نشتر دیا اُس سے خون لیکر
اُسپر چھینٹا دیا اور اُس بیضہ فولادی کو طرف آسمان کے پھینکا وہ آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے ایک
برق پیدا ہوئی اور وہ چمک کر طرف سہراب کے چلی اُدھر ظلمان نے صدا دی کہ میان سہراب
اس سے بچو تو جانون کہ تم بڑے ساحر ہو یہ سنکے سہراب نے سپر سحر سر پر قائم کی وہ برق اُس سپر پر
گری اُسکو قلم کرکے طرف سہراب کے چلی سہراب نے فوراً تخت کو خالی کیا زمین پر کود کر اور پیر مارکر
غرق زمین ہوگیا وہ برق اُس تخت کو قلم کرکے زمین پر آئی اور غرق زمین ہوگئی اُدھر سہراب برابر

ظلمان کے زمین کا طبقہ توڑ کر نکلا اور صدا دی کہ ای ظلمان خبردار ہو اور ہوشیار ہو مین تیرا حریف آپہونچا تو نے کئی حربے کیے مین نے سب روکے تو میرا حربہ تو روک مین کوئی سحر نہین کرونگا بلکہ نیمچہ سحر سے مقابلہ کرونگا مین تجھ ایسے نالائق کو کیا سحر سے قتل کرون اپنی زبان بھی تکلیف دون ہان اگر سمندر سے مقابلہ ہوتا تو کچھ سحر کا مزا ہوتا تو مین سحر بھی کرتا تجھپر کیا سحر کرون تجھ ایسے میرے شاگرد ہین یہ جو تو نے سحر کیے ہین یہ سحر تو طفل مکتب کرتے ہین مین تجھ سے مقابلہ کرتا عار جانتا ہون مگر اس امر سے مجبور ہوگیا کہ جو تو میری طرف مخاطب ہو کر مبارز طلب کیا چونکہ لشکر اسلام کا طریقہ ہو کہ جسکا نام لیکر حریف پکارے وہی مقابلے کو نکلے اس سبب سے مین آیا ورنہ کوئی نہ کوئی اور آکر تجھے قتل کرتا یہ جو صدا اُسکے برابر سے آئی اُدھر ظلمان نے یہ خیال کیا تھا کہ برق سحر نے کام سہراب کا تمام کیا اس حربے سے میرے کوئی نہین بچا ہی یہ سحر مین نے بڑی محنت سے تیار کیا ہی چنانچہ یہ تو اسی فکر مین کھڑا تھا اور قصد کر رہا تھا کہ اب کسی اور کو براے مقابلہ طلب کرون کہ پہلو سے صدا آئی آپ جو پلٹا تو دیکھا کہ سہراب نیمچہ سحر لیے ہوے زمین سے نکلا ہی اسکی جان نکل گئی اور خیال کیا کہ اب اسکے ہاتھ سے بچنا دشوار ہی یہ تو جرأت کرکے اسنے کہا کہ خوب تو نے غرق زمین ہو کر اپنی جان بچائی بڑا مکر کیا ورنہ تیرا اس ضرب سے اور میرے اس سحر سے بچنا دشوار تھا کیونکہ یہ سحر میرا بڑی مشقت سے تیار ہوا تھا اور میرے کمال کا سحر ہی یہ کہکر اور نیمچہ سحر لیکر سہراب پر جا پڑا سب دیکھ رہے ہین جیسے یہ قریب سہراب کے پہونچا اور نیمچے کا وار کیا سہراب نے جھک کر نیمچے کا وار تو اسکا خالی دیا اور اپنا جو وار کیا اور نیمچہ دوال کمر پر جو مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوے اُسکے مرنے سے آندھی سیاہ اُٹھی اور تاریکی ہوگئی آواز آئی کشتی مرا نام ظلمان سیہ پوش جادو بود کچھ سنگباری و برفباری ہوئی یہان تک کہ وہ تاریکی دفع ہوئی روشنی ہوئی اُسکے بیر غل مچاتے ہوے کہنے لگے جب ظلمان قتل ہوا اب سہراب اپنے مقام پر آیا اور تخت سحر تیار کرکے اور اُسپر خود بیٹھا اور صدا دی کہ ای قسیم جسیم کسی کو میرے مقابلے کو بھیج یا خود آ یہ جو کہا لشکر سے ابطال جادو اسپ اژدر سحر کو جو کہ قلاپہ آتشین چھوڑ رہا تھا بڑھا کر میدان مین آیا اور کہا کہ سہراب آ میرا مقابلہ کر مین تیرا حریف ہون یہ جو ابطال نے کہا سہراب نے جواب دیا کہ لا جو حربہ رکھتا ہی اُسنے ایک مرتبہ جھوم کر اور جھولی پر ہاتھ ڈال کر ایک ڈبیہ نکالی اور کہا کہ مین ایک ہی سحر کرتا ہون اس سے کیا حاصل کہ مین بھی چند سحر کرون اور تم رد کرو بس اسی سحر مین خاتمہ ہی سہراب نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی مین بھی چاہتا ہون کہ جلدی فیصلہ ہوجائے بس ابطال نے وہ ڈبیہ کھولی اسمین ایک جانور مثل باز کے نکلا اور پرواز کرکے آسمان پر گیا اور جاکر صدا دی کہ ای سہراب میری طرف دیکھ کیا کھڑا ہوا ہی یہ صدا دیکر گرد سر سہراب گردش کی اُسکا گردش کرنا تھا کہ ایک مرتبہ سہراب جھومنے لگا اور تا بہ کمر پتھر کا ہوگیا یہ جو حال سہراب نے اپنا دیکھا اسنے خیال کیا کہ اس گہرلے بہت زبردست سحر کیا ہی اسکا توڑ کرنا ضرور ہی یہ خیال کرکے دل مین تصور کیا کہ اس طائر نے ابھی ایک صدا دی اگر یہ تین مرتبہ صدا دے لیگا تو مین تمام پتھر کا ہوجاؤنگا پس اسکی تدبیر کرنا ضرور ہی ابھی ایک مرتبہ صدا دی ہی دو مرتبہ صدا دینے کو باقی ہی یہ خیال کرکے اسنے طرف آسمان کے دیکھا اور صدا دی کہ ای طائر سحر آکر جانور سحر ابطال کا شکار کر یہ کہنا تھا کہ طرف سے مشرق کے ایک جانور مثل بحری کے پیدا ہوا اس جانور کو دیکھکر کنہ جو ڑ کر آگرا وہ اپنی جان بچانے لگا اور اُس سے لڑنے لگا لاکھ لاکھ ابطال کے جانور نے

تدبیر کی اور اپنی جان بچائی مگر نہ بچی سہراب کے طائر نے اُسکو پنجے مین پکڑا اور سر پر سہراب کے لاکر اُسکا گوشت کھانے لگا نوچ نوچ کر اُسکے بعد قطرے خون کے جو سہراب کے سر پر پڑے وہ حالت اصلی پر ہوگیا ابطال نے لاکھ لاکھ اسم سحر پڑھ کر اُس جانور پر دم کیا مگر کچھ نہ ہوا وہ جانور اُسی طور سے اُسکو کھایا کیا جب کھا چکا بس سہراب نے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ مین نے تیری خوارک تجکو دی اب تو میرا کام کر یہ کہکر اُسکی طرف اشارہ کیا کہ جو یہ اژدر سحر پر سوار کھڑا ہی اسکو قتل کر وہ جانور منقار کھول کر طرف ابطال کے چلا ابطال نے جو دیکھا کہ وہ طائر میری طرف آتا ہی اُسکے ہاتھ مین ایک رول تھا اُسنے یا خداوند تصویر کہکر سر پر اُس اژدر کے مارا کہ اژدر کا سر شق ہوا اُس سے ایک شعلہ نکلا اور طرف اُس طائر کے چلا جب سہراب نے دیکھا کہ اُسنے دوسرا سحر کیا اور میرے ساحر کے جانور کے جلانے کی فکر کی سہراب نے فوراً ایک اسم سحر دم کیا کہ وہ شعلہ گل ہوکر رہ گیا یہ دیکھکر اسکو بہت غصہ آیا اور اژدر پر سے برہم ہوکر کود پڑا اور زمین پر دو پتھر مارا اور کہا کہ ای پتلہ ساحر ہی جلد آ یہ کہنا تھا کہ ایک پتلہ زمین سے پیدا ہوا بس اسنے اشارہ کیا کہ اس جانور کو پکڑ لے وہ طرف اُس جانور کے چلا اب حال یہ ہی کہ وہ جانور سر پر ابطال جادو کے پہونچ چکا ہی یہ جو دیکھا سہراب نے کہ اُسنے پتلہ پیدا کیا ایک مرتبہ اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک بجلی نکالی اُسپر کچھ اسم سحر پڑھا اور اُنگلی پر گردش دیکر طرف آسمان کے پھینکی کہ وہ برق بنکر چلی اسنے یعنے سہراب نے زور دیا بس وہ برق تڑپ کر جو گرتی ہی مع اُس پتلے کے جلاتی ہوئی سر پر ابطال کے آئی اُسنے لاکھ سپر سحر سر پر قایم کی مگر کچھ نہوا صاف اُسکی ٹانگون سے نکل گئی لاش اُسکی جلنے لگی آواز آئی مارا مجھکو کہ نام میرا ابطال جادو تھا اُسکے مرنے کی بھی علامت بلند ہوئی تاریکی ہوگی تھوڑے عرصے کے بعد روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ صرف سہراب کھڑا ہوا ہی اور کوئی نہین ہی اور راکھ کا انبار ہی یہ حال دیکھکر سمندر نے کہا کہ ای اُستاد سہراب سے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی یہ بہت بڑا ساحر ہی ایک مرتبہ میرے بھی سحر کو رد کر دیگا ملاحظہ کیا آپ نے کہ کیونکر اسنے ان دونون ساحرون کو ایک آن مین قتل کیا عشاق نے کہا کیون نہو تمھارا تعلیم کیا ہوا ہی سمندر نے کہا جی نہین مین نے اسکو نہین تعلیم کیا ہی بلکہ یہ چاہ بابل سے تعلیم لیکر آیا ہی اور بہت سے کاملین سے اسنے حاصل کیا ہی شہر سمندریہ مین یہی تو چار پانچ ساحر زبردست تھے جنمین سحران و ماہیان تو بڑی ساحرہ تھین کہ جنکی تعریف ہو نہین سکتی ہی اُنکے سہراب و آفتاب و غزالان دختر آفتاب اور چند ساحر ہین کہ سہراب و غزالان تو شریک اہل اسلام ہوے آفتاب و سحران و ماہیان قتل ہوئین اب صرف چند ساحر باقی ہین ان سب کا یہ حال ہی کہ مجھ سے مقابلہ کر سکتے تھے اور کر سکتے ہین ابھی آپنے سہراب کے سحر دیکھے عشاق نے کہا یہ کیا کمال ہی ان سب کو اپنے دل کی حسرت نکال لینے دو جب انکے قتل ہونے کی نوبت آئیگی تو یہ لوگ پناہ ڈھونڈھتے پھرینگے اور مقام امن نہ ملیگا جب میرے سحر کی نوبت آئیگی تم دیکھ لینا سمندر نے کہا آپ کی نوبت کیون آنے لگی یہی لوگ کافی ہین بس یہان اُستاد و شاگرد مین یہ تقریر ہو رہی ہی لشکر اسلام سہراب کی تعریف کر رہا ہی قسیم نے جو ابطال کو بھی کشتہ پایا خیال کیا یہ ساحر زبردست ہی کوئی زبردست ہی اسکے مقابلہ مین جائے قسیم خیال اپنے دل مین کر رہا تھا کہ ادھر تجسیم جادو مقابلہ کو سہراب کے آیا اُسکو بھی قتل کیا چند ساحر اور سہراب نے قتل کیے اب قسیم اس فکر مین رہا کہ کسی کو سہراب کے مقابلہ کو بھیجون کہ شام ہوگئی پندرہ ساحر ہاتھ سے

سے سہراب کی ماری گئی جبکہ شام ہوگئی تو قیسم نے دیکھا کہ اب بیکار ہی کل دیکھا جائیگا حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے
بس طبل باز پر چوب پڑی جب طبل بازگشت بجا ادھر لشکر اسلام مین بھی طبل آسائش پر چوب پڑی دونون لشکر
اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس آئے پہلے لشکر کفار واپس گیا اسکے بعد لشکر اسلام اپنی آرامگاہ مین آیا اب
سمندر رنا بکار اپنے سردارون کو لیکر طرف سمندریہ کے چلا گیا یہان قیسم اپنی بارگاہ مین آیا سب سردار
حاضر دربار ہوئے لشکر نے کمر کھولی سہراب نے وہ مقابلہ کیا تھا کہ قیسم کے دل پر داغ پڑگئے تھے بڑا صدمہ
تھا کہ افسوس آج سہراب نے وہ معرکہ سر کیا کہ جسکے سبب سے میری کمر ٹوٹ گئی یہ قیسم نے اپنے اہل دربار سے
کلام کیے اور کہا کہ کل دیکھا جائیگا کل اس ساحر کو مین برائے مقابلہ روانہ کرونگا کہ جو کہ سہراب کو جاکر قتل
کریگا اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند آپکے لشکر مین ایسے ایسے ساحر ہین کہ ایک پل مین سہراب کو قتل کرینگے
آپ فکر نہ فرمائین بس قیسم نے یہ سُن کے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا طبل جنگ بجا ہرکارے یہ خبر لیکر طرف
لشکر اسلام کے روانہ ہوئے یہان بارگاہ مین صاحبقران و بادشاہ جلوہ فرما ہین سہراب کی تعریف ہورہی
ہی ہر ایک شخص سہراب کی تعریف کر رہا ہی سہراب سب کو سلام کر رہا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی تک
طبل جنگ نہین بجا اہل دربار نے عرض کیا کہ یقین ہی کہ طبل جنگ نہ بجے کیونکہ آج وہ سرزنش پائی ہی کہ جی
چھوٹ گئے ہونگے کیونکہ پہلے ہی روز شکست ہوئی غزالان نے عرض کیا کہ نہین ضرور طبل جنگ بجے گا
بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ عجب نہین ہی جو طبل جنگ نہ بجے خیر دیکھا جائیگا اور باتین ہونے لگین لشکر کمر کھول کر آسودہ
ہوا کہ اتنے مین ہرکارے خبر لیکر حاضر دربار ہوئے مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ لشکر کفار مین نقارۂ رزمی
بجا ہی باقی خیریت ہی یہ جو بادشاہ نے سُنا حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہ حکم جو بادشاہ نے دیا فوراً
نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اُسی وقت سے سامان جنگ ہونے لگا یہان
لشکر کفار مین بھی سامان جنگ ہونے لگا اُدھر بادشاہ نے اپنا دربار برخاست کیا اُدھر قیسم نے بھی دربار
برخاست کیا دونون لشکرون مین رات بھر طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا صدائے ہوشیار باش و خبردار باش
بلند ہوئی وہ رات اُسی طور سے بسر ہوئی اُدھر سمندر رشاہ مع اپنے سردارون کے شہر سمندریہ مین آیا رات تو
ہوگئی تھی سب کو رخصت کرکے داخل محل ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وہ رات بسر ہوئی یہان صبح کو دونون
لشکر میدان کارزار مین آئے صف آرا ہوئے سمندر رشاہ بھی اُسی طور سے آکر ایک جانب میدان کے آکر
کھڑا ہوا نقیب نکلے نقابت کرکے لشکر مین چلے گئے اُسی طور سے لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا جب وہ وقت
برطرف ہوا اور وہ حالت کم ہوئی ایک مرتبہ لشکر کفار سے مجسم جادو نکلا اُسنے میدان مین آکر صدا دی کہ جسکو
تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو نکلے یہ جو سنتا تھا بس غزالان طاؤس سحر کو اُڑا کر روبرو تخت شاہی کے
آئی اور اجازت میدان طلب کی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند عالم کیا یہ جو بادشاہ نے کہا وہ سلام
کرکے خدمت مین صاحبقران کے آئی اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان کی ملے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ
بس غزالان صاحبقران سے بھی رخصت ہوکر میدان مین آئی مجسم سے کہا کہ کیا لاف و گزاف بکتا ہی بس
اپنی زبان کو بند کر جو حربہ رکھتا ہو وہ کر یہ جو غزالان نے کہا مجسم یہ سُنکر کہنے لگا کہ تو عورت ہی مین کیا تجھ سے
مقابلہ کرون ہان کوئی مرد ہو تو مقابلے کا لطف ہی اور میرے تیرے مقابلہ تو شب کو ہوگا بڑی بیغیرت ہی کہ
دن کو مقابلہ کرنے آئی ہی مین ایسا بیحیا نہین ہون کہ سب کے روبرو مقابلہ کرون عورت و مرد کی لڑائی پلنگ
کی خوب ہوتی ہی یہ جو مجسم نے کہا غزالان کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی اپنی زبان کو بند کر ورنہ
اسکی سزا دی جائیگی اب جو کہا تو تیری زبان گدی سے کھینچ لیجائیگی مجسم نے کہا کہ معلوم ہوا کہ تو بڑی زبان دراز ہی

خیر معلوم ہوا کہ تو بدون سزا پائے اپنی حرکت سے باز نہ آئیگی غزالان نے کہا کہ پھر مقابلہ کر کیون بیکار کی
تقریر کرتا ہی یہ جو غزالان نے کہا فوراً مجسم نے گولہ سحر جھولی سے نکالا اور اُسکو طرف غزالان کے پھینکا اور
کہا کہ اس حربہ سے میرے بچ یہ جو مجسم نے کہا بس غزالان نے اپنے طاؤس سحر کو بڑھایا اور گولے پر سحر کیا
وہ گولہ پلٹ کر طرف مجسم کے چلا مجسم نے دیکھا کہ اسنے میرے سحر کو میری طرف واپس کیا اُسنے سحر کو اپنے زور
دیا غزالان نے اپنے سحر کو زور دیا اب الجھر چلنے لگے نوبت یہ پہونچی کہ غزالان نے ایک سحر جو کیا وہ گولہ ایک
مرتبہ درمیان سے شق ہوا اُس سے ایک برق چمک کر سر پر غزالان کے گری غزالان نے سپر سحر سر پر قائم کی
جب وہ برق سپر پر آئی اب جو غزالان نے اسم سحر دم کیا وہ برق سرد ہو کر زمین پر گری مجسم نے دوسرا سحر
کیا کہ کمند اپنے بال کی بنا کر طرف غزالان کے پھینکی غزالان نے اُسکو بھی جلا دیا جو سحر مجسم کرتا ہی غزالان
اُسکو رد کر دیتی ہی آخر کو عاجز ہو کر مجسم نے دو ہتڑ مارا کہ زمین شق ہوئی اُس سے ایک اژدر نکلا اُسنے قلابہ آتشین
غزالان کی طرف منھ کر کے چھوڑا وہ شعلہ چلا اُسنے قریب غزالان پہونچکر گنبد کی صورت پیدا کی اور
غزالان کو چارون طرف سے گھیر لیا بس غزالان نے کچھ اسم سحر پڑھکر جو دم کیا اُس گنبد مین تڑاقہ ہوا
اور پتلہ پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین تلوار تھی وہ تلوار لے کر چلا اُدھر سے مجسم نے صدا دی کہ ای غلام من لینا
اسکو جانے نہ دینا بس وہ تلوار لے کر طرف غزالان کے بڑی تیزی سے چلا غزالان نے خیال کیا کہ اسنے
بڑے کمال کا سحر کیا بس اسنے دستک دی ایک پتلی اسکی پشت پر سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک گلدستہ
تھا غزالان نے اُس گلدستہ سے ایک پھول لے کر طرف اُس پتلہ کے پھینکا اور کہا کہ پہلے اسکو سونگھ لے
پھر میرے قتل کے لیے آنا اُس پتلے نے اُس پھول کو لے کر سونگھا بس سونگھنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ پتلہ پکار
اُٹھا کہ ملکہ مین غلام تمھارا ہون کیا حکم ہوتا ہی جو فرمائیے مین بجا لاؤن غزالان نے مجسم کی طرف اشارہ کیا
کہ اسکا سر کاٹ لا اُدھر وہ پتلی وہ گلدستہ لے کر غائب ہو گئی اُدھر مجسم نے سحر کو اپنے زور دیا جب غزالان
نے اُس پتلے سے یہ کہا وہ ہٹا اور یہ کہتا ہوا طرف مجسم کے چلا کہ تیری جان لونگا میری ملکہ سے مقابلہ کرنے
آیا ہی میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی اسی تلوار سے تیرا سر کاٹونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ پتلہ
پیدا ہوا تھا وہ گنبد غائب ہو گیا تھا مگر اژدر اُسی طور سے نکلا ہوا کھڑا تھا قلابہ چھوڑ رہا تھا یہ جو پتلے نے مجسم
سے کہا مجسم نے جواب دیا کہ اے غلام من وہ حریف میری ہی مین نے تجکو اُسکے قتل کرنے کو طلب کیا ہی
کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی دیکھ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا اُس پتلہ نے کچھ جواب نہ دیا اُسی طور سے تلوار
لیے ہوئے چلا آتا ہی غزالان کہہ رہی ہی کہ یہی میرا دشمن ہی اگر تو اسکو قتل کر کے آئیگا تو بڑا مرتبہ پائیگا وہ اور تیزی
سے چلا مجسم نے دیکھا کہ اسنے بڑا غضب کیا کہ میرے سحر کو میری طرف واپس کیا یہ پتلہ ضرور قتل کریگا بس یہ
خیال کر کے اُسنے جھک کر زمین مین سے خاک اُٹھائی اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا جب وہ پتلہ قریب آیا اُس پر وہ
خاک ماری بس خاک کا پڑنا تھا کہ جیسے تودۂ باروت مین آگ لگا دی بس وہ پتلہ جلنے لگا اُسکے سر سے جو
آگ لگی تو مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا بس جب پتلہ مین آگ لگی تو وہ اژدر ایک مرتبہ بل کھا کر طرف اُس
پتلہ کے آیا اور قلابہ چھوڑنے لگا ایک مرتبہ دم کشی جو کی اُس جلتے ہوئے پتلے کو نگل گیا اُسکو نگل کر طرف غزالان
کے چلا غزالان نے دیکھا کہ اژدر میری طرف آتا ہی بس اُسنے جو سحر کیا وہ اژدر اپنا دہن کھول کر پلٹ پڑا
اور طرف مجسم کے چلا مجسم نے دیکھا کہ بڑا غضب ہوا اُس پتلہ سے تو مین یون بچا کہ اُسکو جلا دیا اب یہ اژدر
میری طرف چلا اسنے میرے سحر کو خود میرے ہاتھ سے برباد کرایا اب اس اژدر کو بھی برباد کرون بس مجسم نے
ایک مرتبہ جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک دانہ یاقوت کا نکالا اُسپر کچھ دم کر کے اُس اژدر پر کھینچ مارا وہ دانہ یاقوت

جو اُسکی پیشانی پر پڑا اُسپار نکل گیا وہ اژدر چرخ کر کے زمین پر گرا اور تڑپنے لگا اُسکے جسم سے شعلہ پیدا ہوا اُسمین آگ لگ گئی جلنے لگا یہ حرکت تو کی مگر بڑا افسوس کیا کہ مین نے اپنے سحر کو اپنے ہاتھ سے برباد کیا اسنے جان تو اپنی بچائی مگر کمال کا سحر ہاتھ سے جاتا رہا جسپر اُسکو بھروسا تھا اور کئی برس کی محنت سے تیار کیا تھا وہ یون برباد ہوا جب وہ اژدر جل گیا اور راکھ ہو گیا ایک مرتبہ اُس راکھ سے ایک باز پیدا ہوا اور وہ پرواز کر کے طرف غزالان کے چلا اُسکے سر پر آکر اُسنے ذفیر دی بس ذفیر کا دینا تھا کہ ایک مرتبہ غزالان کو کچھ غنودگی سی ہوئی اور جھومنے لگی مست ہو گئی اُسنے دوسری ذفیر دی اور زیادہ اُسکی حالت خراب ہوئی اب یہ امر باقی ہی کہ تیسری ذفیر دی کہ یہ مست ہو کر گرے اور بیہوش ہو جائے راوی نے بیان کیا ہی کہ مجسم نے یہ چار سحر طیار کیے تھے اور ایک مرتبہ اسپر محنت کی تھی اور ایک کو دوسرے کے بعد رکھا تھا پہلا سحر وہ تھا کہ اژدر پیدا ہوا اور اُسکے مُنھ سے شعلے نکلے اُسکا گنبد طیار رہا اگر ساحر زبردست ہی تو اُس گنبد پر سحر کریگا وہ گنبد برطرف ہوگا اُسکے برطرف ہونے کے بعد یہ دوسرا سحر ظاہر ہوگا اگر حریف نے اُس سحر کو بھی دفع کیا تو اژدر نکل جائیگا اور اژدر کو بھی جلا دیا تو یہ سحر جو کہ سب سے زیادہ زبردست ہی اُس سے نہ بچے گا یعنے باز نکل کر حریف کے سر پر ذفیر دیگا حریف غش کھا کر تیسری صدا مین زمین پر گریگا مین جا کر قتل کر دونگا وہی ہوا کہ دو سحر غزالان نے مجسم کے ہاتھ سے برباد کرائے پہلا سحر جو اُسکا رد کیا چوتھا اُسکا سحر تھا یعنے باز کا خاک سے پیدا ہونا ذفیر دینا اُس سحر مین اب غزالان مبتلا ہی اُسپر جو اسنے اثر کیا تو اسکا سبب یہ تھا کہ اُسنے کوئی تدارک نہین کیا تھا یہ ایسی ہی زبردست ساحرہ تھی کہ تین سحر رد کیے ورنہ کوئی دوسرا ساحر ہوتا تو وہ پہلے ہی سحر مین مر جاتا اسکی نوبت بھی نہ آتی بس وہ باز دو مرتبہ آواز دے چکا ہی اور غزالان حالت غش مین مبتلا ہو چکی ہی اُدھر اُسنے تیسری صدا دی یہ زمین پر گری مجسم نے آکر قتل کیا حالت غفلت مین یہ حالت ہوئی تھی اسکو یہ نہ معلوم تھا کہ سحر سے سحر پیدا ہوگا ایک برباد ہوگا دوسرا اُس سے ظاہر ہوگا یہی تدبیر اس نابکار نے کی تھی کہ جب حریف دفع کریگا وہ یہ خیال کریگا کہ مین سحر تو دفع کر چکا ہون کہ وہ دھوکے مین اسیطور سے کسی نہ کسی مین مبتلا ہوگا کیونکہ وہ تو اس سے ناواقف ہی وہی ہوا جیسا کہ اسکا خیال تھا غزالان جھوم رہی ہی کفار مجسم کی تعریف کر رہے ہین سمندر جادو عشاق سے کہہ رہا ہی کہ اس ساحر نے بڑے کمال کے سحر کیے ہین کیا عمدہ سحر کر کے برابری کی ہی اب غزالان کسی صورت سے نہین بچتی ہی ضرور مجسم کے ہاتھ سے قتل ہو گی عشاق نے کہا کہ یہ لوگ ساحر ہین کوہ ظلمان کے انکے سحر بہت زبردست ہین ملاحظہ فرمایئے کہ ایک سحر سے کہ سحر ظاہر ہوئے حریف کو دفع کرتے کرتے ایک زمانہ چاہیے جب ایک سحر کو دفع کرے گا اُتنے عرصے مین دوسرا سحر اپنا کام کرے گا مجکو غزالان کی جوانی پر افسوس آتا ہی سمندر جادو نے کہا کہ مجکو خود رنج ہی گلاب برادر غزالان بھی ہمراہ سمندر کے تھا اُسنے جو یہ حالت دیکھی خون عزیزی نے جوش مارا خیال ہوا کہ گو یہ تجھ سے جدا ہو گئی ہی دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہی مگر بہن ہی میرے سامنے ایک ساحر جو کہ غیر مقام کا ہی وہ اسے قتل کرے اور مین دیکھا کرون یہ تو مجھ سے ہرگز نہوگا اور دوسرے یہ کہ غزالان حالت غفلت مین قتل ہوتی ہی ورنہ اسکی یہ بھی مجال تھی کہ یہ غزالان کو قتل کر سکتا تھا یہ اپنے دل مین خیال کر کے اسنے قصد کیا تھا کہ سحر کرے بہن کو بچائے ابھی اسنے سحر نہ کیا تھا کہ اُدھر برابر سے غزالان کے زمین شق ہوئی اور وہ پتلی جو کہ گلدستہ لے کر آئی تھی پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک شیشہ تھا اُسمین کچھ بھرا ہوا تھا آتے ہی اُس پتلی نے اُس شیشہ سے پانی لے کر غزالان کے مُنھ پر چھینٹا دیا بس قطرون کا اُسکے مُنھ پر پڑنا تھا کہ ایک مرتبہ اُسکو ہوش آیا اُس پتلی نے کچھ غزالان کو سونگھایا کہ جس سے بالکل ہوشیار ہوئی اُس پتلی نے کہا کہ ملکہ کوئی

ایسا غافل ہوتا ہی کہ حریف نے اپنا کام کر لیا تھا بس اب تدارک فرمائیے یہ جو اُس پتلی نے کہا غزالان نے
طرف اُس باز کے دیکھا بس اسکا دیکھنا تھا کہ ایک برق چمک کر اُس باز پر گری کہ جس سے وہ جلنے لگا
بس اب غزالان کو غصہ آیا اور پکار کر کہا کہ ای مجسم مین نے کئی سحر تیرے رد کیے اور خود تیرے ہاتھ سے
برباد کرائے اب تو میرا ایک سحر رد کر مین ایک ہی سحر کرونگی بہت سے سحر نہ کرونگی کیونکہ اب بہت عرصہ
ہو چکا ہی غزالان نے جب اُس باز کو برق سحر سے جلا دیا یہ حال دیکھکر مجسم کے ہوش جاتے رہے کیونکہ اب
اُسکا کوئی سحر کمال کا نہ رہا سب ختم ہو گئے اُدھر سمندر نے کہا کہ غزالان نے بہت بڑا سحر رد کیا اور خوب
بچی اُدھر اسکا برادر گلاب یہ ماجرا دیکھکر بہت خوش ہوا عشاق نے سمندر کو جواب دیا کہ مین نے تو جانا تھا
کہ غزالان آج قتل ہوئی مگر معلوم ہوا کہ ساحرۂ زبردست ہی کسی اچھے اُستاد کی تعلیم دی ہوئی ہی اُسنے سب
تدبیرین کر لی ہین کہ کوئی اسکو مار نہین سکتا ہی کیا وقت سے پتلی پیدا ہوئی اور خوب خبردار کیا وہ حالت بختی
کس طور سے برطرف ہوئی اب مجسم کی خیر نہین ہی غزالان ضرور اسکو قتل کریگی سمندر نے کہا کہ یہ بات
ضرور ہی اُدھر اہل اسلام کو بھی یہ حالت دیکھکر نا امیدی ہو گئی تھی کہ ضرور غزالان قتل ہوئی سہراب جادو
اپنے دل مین کہ رہا تھا کہ افسوس غزالان ایسی ساحرہ یون قتل ہوئی جب غزالان نے اُس سحر کو اُسکے
دفع کیا خود بچی اور باز کو جلا دیا سب اہل اسلام خوش ہوئے اُدھر غزالان نے سنبھل کر اور ایک مرتبہ
اپنے گلے سے جو کہ مالہ پڑا ہوا تھا اُس سے ایک موتی نکالکر اُسپر کچھ دم کر کے طرف آسمان کے پھینکا وہ جاکر
آسمان پر شق ہوا اُس سے ایک برق پیدا ہوئی وہ کڑک کر جو چلی مجسم نے دیکھا کہ اگر یہ برق آپڑی تو دو پرکالے
ہوئے ایک مرتبہ اپنے گینڈے پر سے اپنے کو زمین پر گرا دیا اور پیر مار کر غرق زمین ہو گیا وہ برق جو گینڈے
پر گری گینڈے کو قتل کر کے زمین مین در آئی ایک غار عظیم ہو گیا اُدھر غزالان نے دیکھا کہ مجسم نے اپنے
کو گینڈے پر سے گرا دیا اور اپنے کو غرق زمین ہو کر بچایا بس اُسنے سحر کیا کہ زمین مثل سنگ کے سخت ہو گئی
جب مجسم نے قصد نکلنے کا کیا دیکھا کہ زمین سخت ہی بس اسنے سحر کیا کہ جہان پر یہ تھا اُتنا طبقہ زمین کا اُڑ گیا یہ
نکلا اسنے نکلکر کہا کہ لے میرا یہ ایک حربہ اور روک لے غزالان نے کہا کہ مین اُسے بھی رد کرونگی یہ سننا تھا
کہ مجسم نے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالکر ایک بیضہ اسنے نکالا اور اُس بیضہ کو طرف غزالان کے پھینکا
وہ چلا کہ غزالان نے دیکھا کہ اسنے سحر کیا ہی یہ سحر بڑے غضب کا معلوم ہوتا ہی بس یہ تدبیر کرنے لگی وہ
بیضہ آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے پھول برسنے لگے ایک ہوا جو چلی یا تو وہ صحرا تھا یا دفعۃً گلزار ہو گیا
ہر طرف چمن بن کر طیار ہوا ہوائے سرد کے جھونکے آنے لگے بلبلین چہکنے لگین یہ حال دیکھکر یا تو
غزالان اپنے سحر کو درست کر رہی تھی اور اس فکر مین تھی کہ کسی طور سے اس گولۂ آہنی کو رد کرون
کہ باغ طیار ہو گیا تھا اسنے جو اس باغ کو دیکھا فوراً طاؤس سحر پر سے کود کر اُس باغ کی سیر کرنے لگی
پھول اُٹھا کر سونگھنے لگی اور اشعار عاشقانہ پڑھنے لگی جب مجسم نے دیکھا کہ غزالان بیہوش ہو گئی ہے
اُسنے ایک سحر کیا کہ ایک زنگی اُس باغ مین سے ایک تنۂ درخت مین سے پیدا ہوا یعنے تنہ درخت کا
شق ہوا اور اُسمین سے ایک زنگی پیدا ہوا اُس زنگی کے ہاتھ مین ایک گلدستہ تھا وہ گلدستہ لیکر طرف
غزالان کے چلا غزالان گلچینی کرتی چلی آتی ہی کہ اُس زنگی نے وہ گلدستہ غزالان کو دیا کہ اسکو
سونگھ غزالان نے وہ گلدستہ لیکر جو سونگھا اور زیادہ خود رفتہ ہوئی جھومنے لگی یہ حال دیکھکر پھر سب
لشکر اسلام مین افسوس کرنے لگے اُدھر سمندر نے عشاق سے کہا کہ یہ دوسرا سحر تھا اب غزالان
بالکل سحر مین مبتلا ہو گئی ہی وہ عورت تھی یہ مرد ہی عورت اور مرد کا کیا مقابلہ ہی بڑا فرق ہی آخر کو مجسم نے

قتل کیا یہ تقریر بیان ہو رہی تھی کہ اُدھر ایک مرتبہ غزالان جھوم کر زمین پر بیٹھ گئی شعر عاشقانہ پڑھنے لگی وہ زنگی بھی سامنے بیٹھا ہوا ہی اُدھر مجسم نے اپنے سحر کو زور دیا اور اُسکی بیخودی نے ترقی کی یا تو بیٹھی ہوئی تھی ایک مرتبہ جھوم کر اُٹھی اور طرف مجسم کے یہ شعر پڑھتی ہوئی چلی اشعار

لائق پابوس جانان کیا حنا تھی مین نہ تھا
کوئی جا سکتا نہین عصمت سرا سے یار تک
یہ سراپا شوخی دزد حنا تھی مین نہ تھا
مین تڑپتا رہ گیا اور مر گئے فرہاد و قیس
پردہ در جسنے اُلٹا وہ ہوا تھی مین نہ تھا
یار تھا گلزار تھا مین تھی فضا تھی مین نہ تھا
کیا اُنھین دونون کے حصہ مین قضا تھی مین نہ تھا
ہاتھ کیون باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا

یہ غزل گاتی ہوئی چلی اب سب کو یقین کلی ہو گیا کہ یہ قریب مجسم کے پہونچی اُسنے قتل کیا یہ لوگ تو سب یہ افسوس کر رہے ہین غزالان ابھی اُس باغ سحر مین ہی کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے سناٹے کی صدا آئی سب نے دیکھا کہ اُس باغ کے ایک طرف سے ایک طاؤس اُڑتا ہوا آیا اُس طاؤس نے گرد سر غزالان کے چرخ مارا اور ایک مرتبہ چرخ مار کر ایک آواز دی کہ جس سے تمام باغ مین لرزہ پڑ گیا اُسکا صدا دینا تھا کہ ایک مقام پر سے زمین شق ہوئی ایک چشمہ پیدا ہوا اُس طاؤس نے اُس چشمے مین غوطا مارا اور غوطا مار کر سر بلند ہوا اور اُس پانی کے قطرے غزالان پر ڈالے جیسے ہی چند قطرے غزالان پر پڑے بس غزالان ایک مرتبہ چرخ مار کر زمین پر گری اُسکا گرنا تھا کہ زمین شق ہوئی اور دو ہاتھ پیدا ہوئے وہ غزالان کو اندر زمین کے لے گئے جب غزالان کو وہ ہاتھ لیگئے بس اُس طاؤس نے بڑے زور سے چیخ ماری اُسکی منقار سے مثل ہوسیقار کے ایک شعلہ نکلا اور تمام باغ مین اُس شعلے نے آگ لگا دی ہر شجر مثل درخت آتشبازی کے جلنے لگا ہر گوشۂ باغ سے شعلے نکلنے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سحر تھا غزالان کا یہ بہت بڑی ساحرہ ہی اسنے اپنے محفوظ رہنے کے بہت سے تدارک کیے ہین اپنی حفاظت کے لیے بہت سے سحر تیار کیے ہین یہ بھی ایک سحر تھا کہ جسنے آکر غزالان کو بچایا اُدھر غزالان کو اندر زمین کے اُسکے بیرون نے ہوشیار کیا جیسے وہ ہوشیار ہوئی فوراً زمین سے نکلی یہان آکر دیکھا کہ وہ باغ جل رہا ہی جب یہ زمین سے نکلی تھی تو اُسکے ہاتھ مین ایک گلدستہ تھا باہر آتے ہی اُس گلدستہ کو طرف مجسم کے پھینکا ہر گل اُسکا خودبخود اُس گلدستہ سے جدا ہوا اور آسمان پر گیا ہر برگ گل سے شرارے نکلے تمام صحرا مین آگ لگ گئی تھوڑے عرصہ کے بعد جو دیکھا کیسا نفیس پر بہار باغ تیار ہی جسکی روش پر بجائے سرخی کے ریزے یاقوت کے بچھے ہوئے ہین تمام اشجار بادلے سے منڈھے ہوئے ہین طائران خوش الحان کے قفس درختون مین آویزان ہین ایک نہر وسط باغ مین جاری ہی ایک چبوترہ سنگ مرمر کا مربع کنارے نہر کے ہی اُسپر فرش کیا ہوا ہی ایک نمگیرہ کار چوبی کہ جسکے ستون طلائی ہین اُسپر استادہ ہی زیر نمگیرہ ایک مسند زرنگار آراستہ ہی اُسپر سب سامان عیش رکھا ہوا ہی کہ یکایک ایک برق چمکی یہ سب سامان سب اہل لشکر اسلام و کفار دیکھ رہے ہین سمندر بھی دیکھ رہا ہی اور مجسم بھی کہ جو وہ برق چمکی اب جو دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین گلنار جوڑا پہنے ہوئے اُس مسند پر غرور سے بیٹھی ہوئی ہی اور طرف مجسم کے دیکھ رہی ہی کہ مجسم کی نگاہ جو اُس نازنین پر پڑی ایک مرتبہ عاشق ہو گیا اور فریفتہ ہو کر اُس نازنین کی طرف دیکھکر اشارے سے کہنے لگا کہ مین تیرے اوپر مرتا ہون جان جاتی ہی اگر اجازت دے تو مین تیرے پاس آؤن اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ آؤ کیا مضائقہ ہی بس یہ اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا سب سحر ساحری فراموش کر گیا ایسا اُسکا عشق اُسکو ہوا کہ جس سے کہ اُسکو اپنے حال کی خبر نہ رہی یہ بھی نہ خیال رہا کہ مین نے سحر کیا تھا کسنے اُسکو رد کیا اور میدان جنگ مین براے مقابلہ آیا ہون یہ کیا حرکت ہی کہ کسی پر عاشق ہو کر جاتا ہون یہ اسکو خبر نہ تھی ایسا مبتلاے عشق تھا بس اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا اُس باغ مین داخل ہوا جیسے اندر باغ کے پہونچا کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اور ایک نازنین پیدا ہوئی اُسنے ایک ہار پھولون کا گلے مین مجسم کے ڈالا اُس ہار کا پڑنا تھا کہ وہ او رمبہوت ہو گیا بیقرار ہو کر طرف اُس نازنین کے چلا اور

قریب چبوترہ پہونچا اُدھر غزالان نے سحر کو زور دیا اُس نازنین نے اشارہ کیا کہ جلد آؤ بس یہ ایک مرتبہ
بیتاب ہو کر چبوترے پر چڑھا جیسے قدم چبوترے پر رکھا ویسے ایک برق چمکی اب جو دیکھا نہ وہ نازنین ہی نہ کچھ ہی
صرف باغ ہی بس اِدھر غزالان نے اپنے گلے سے اپنا طوق اُتارا اُسپر اسم سحر دم کرکے اُسکو طرف مجسم کے
پھینکا وہ برق بنکر جو سر پر آکر مجسم کے گری سر پر سے گذر کر اندر زمین کے چلی گئی مجسم کے دو پرکالے ہو گئے
ایک جسم کے دو جسم ہوئے ایک شور دار و گیر بلند ہوا آواز آئی کہ کشتی مرا کہ نام من مجسم جادو بود افسوس مردیم
و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اِدھر غزالان اُسکو قتل کرکے جھومی اب جو دیکھا طوق اُسکے ہاتھ مین تھا
نہ وہ باغ نہ وہ چبوترہ اُسی طور سے میدان صاف تھا غزالان نے آواز دی کہ یون مبہوت کرکے قتل کرتے
ہین یہ جو غزالان نے کہا سب کفار گردن جھکا کر خاموش ہو گئے سمندر نے عشاق سے کہا کہ کیا عمدہ سحر
غزالان نے کیا ہی دراصل اسکو خوب سحر آتے ہین اب معلوم ہوا کہ یہ بڑی کاملہ ہی یہ ایسے کمال رکھتی ہی اُدھر
اہل اسلام نے بہت بڑی تعریف کی ایک نعرہ تکبیر بلند کیا سب اہل اسلام خوش ہوئے اُدھر غزالان نے
کہا کہ کسی کو میرے مقابلے کو روانہ کرو اور چند ساحر غزالان کے مقابلے کو طرف سے قسیم کے آئے اُن سب کو
غزالان نے یون قتل کیا کہ جیسے کوئی ایک ادنی آدمی کو قتل کرتا ہی جب اُسنے اتنے بڑے ساحر کو یون قتل
کیا تو اور کسی کی کیا اصل ہی اسی معرکے مین شام ہو گئی قسیم نے جو دیکھا کہ شام ہو گئی اور آج بھی معرکہ اہل اسلام
کے ہاتھ رہا اُسنے طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس آئے سمندر طرف شہر کے واپس
گیا غزالان کے سر پر سے بحکم بادشاہ زرنثار ہوتا ہوا لشکرگاہ سے آیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے
لشکر نے کمر کھولی بادشاہ نے دربار کیا سب لباس رزمی اُتار کر درباری لباس پہنکر دربار مین آئے بادشاہ
و صاحبقران بھی پوشاک تبدیل کرکے آکر تخت پر جلوہ گر ہوئے صاحبقران اپنے دنگل صاحبقرانی
پر اور سب سردار حاضر دربار ہوئے غزالان کی سب تعریف کرنے لگے کہ کیا خوب مقابلہ کیا ہی وہ نابکار
اسی قابل تھا آج بھی بڑا داغ قسیم کو ہوا ہوگا قسیم پر کیا منحصر ہی سمندر کو رنج ہوا ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ ملکہ
غزالان کو خلعت دیا جائے اُسی وقت غزالان کو خلعت دیا گیا غزالان خلعت فاخرہ پہن کر خوش
ہوئی اُدھر قسیم نے بھی دربار کیا لشکر نے کمر کھولی تمام لشکر آسودہ ہوا آج قسیم نے بسبب رنج و غم کے دربار
نہین کیا صرف حکم طبل جنگ دے کر دربار برخاست کیا ہرکارون نے یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچائی یہان بھی
طبل جنگ بجا اُدھر سمندر جو شہر مین گیا سب کو رخصت کرکے محل مین چلا گیا مگر بڑا صدمہ تھا کہ دو روز سے
مقابلہ ہو رہا ہی اہل اسلام کو برابر ظفر ہو رہی ہی دیکھیے انجام اس مقابلے کا کیا ہوتا ہی سمندر تو اس فکر مین یہان
محل مین ہی وہان رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا یہانتک کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا خانۂ شب
سے صبح برآمد ہوئی دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے سمندر شاہ بھی آکر ایک جانب اُسی جاہ و حشم
سے کھڑا ہوا آج لشکر حریف سے حلیم سیاہ پوش برادر قسیم برائے مقابلہ نکلا لشکر اسلام سے سہراب اپنے
تخت سحر کو بڑھا کر روبرو بادشاہ کے آیا اجازت لیکر بادشاہ صاحبقران سے حلیم کے مقابلہ مین گیا حلیم نے
کہا کہ ای سہراب آج تیری قضا ہی تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگا سہراب نے کہا کہ اگر میری قضا آئی ہی
تو کیا چارہ ہی اگر نہین آئی ہی تو مین تجکو ہی قتل کرونگا کیون پریشان ہوتا ہی حلیم نے کہا کہ لا جو حربۂ سحر رکھتا ہو
سہراب نے کہا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی تو پہلے حربہ کر لے تو مین حربہ کرونگا حلیم نے کہا کہ اگر تیرا طریقہ نہین ہی تو میرا تو
طریقہ ہی یہ کہکر اُسنے سحر کیا سہراب نے اُسکے سحر کو رد کیا اُسنے پھر سحر کیا پھر سہراب نے رد کیا سہراب
نے کہا کہ کوئی عمدہ سحر کر کیونکہ مین نے سنا ہی کہ تم چارون بھائی بہت بڑے ساحر زبردست اور پہلوان بھی

زبردست ہو کوئی تو سحر کمال کا دکھاؤ حلیم نے کہا کہ اگر تیری خواہش یہی ہی تو لے مین سحر کرتا ہون تو رد کر
سہراب نے کہا کہ مین ہوشیار رہون بس حلیم نے ایک مرتبہ اپنے تخت کی طرف دیکھا فوراً تخت کا گوشہ شق
ہوا اُس گوشۂ تخت سے ایک طاؤس پیدا ہوا اُسکے پرون سے شعلے نکل رہے تھے وہ شعلے بلند ہو کر طرف
آسمان کے جاتے تھے ایک ابر بنکر طیار ہو جاتا تھا یہانتک کہ ایک آسمان شعلون کا بنگیا اب حلیم نے اُس
آسمان کی طرف اشارہ کیا اُس ابر سے چند شعلے علحدہ ہوئے اور طرف سہراب کے چلے سہراب نے
اشارہ کیا ایک سپر بنکر سر پر قائم ہوئی وہ شعلہ اُس سپر پر آکر گل ہو گیا یہ دیکھکر حلیم نے طرف اُس ابر
سحر کے جو کہ آگ کا بنا ہوا تھا اشارہ کیا ایک مرتبہ وہ گڑگڑا کر چلا یہ جو سہراب نے دیکھا کہ اس ابر سے
بچنا چاہیے اسنے سحر کیا کہ ایک نہر روبرو تخت کے قائم ہوئی یہ اُس نہر مین کود پڑا اور وہ ابر اُس نہر پر
آکر گرا اور سرد ہو گیا یہ جو حلیم نے دیکھا کہ میرے سحر کو سہراب نے یون رد کیا اور اسطور سے اپنے کو بچایا
ایک مرتبہ برہم ہو کر سحر کیا کہ تمام نہر کا پانی کھولنے لگا سہراب نے دیکھا کہ اُسنے سحر کیا کہ میری نہر کا پانی
بھی گرم ہو گیا اسنے جو سحر کیا وہ گرمی پانی کی کم ہوئی یہ ایک مرتبہ اُس نہر سے نکلا اور اپنے تخت پر جا کر قائم
ہوا اور اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ او حلیم تونے سحر تو اچھا کیا تھا مگر کچھ نہ چلا اب اور کچھ سحر کر یہ جو سہراب نے
کہا حلیم نے ایک مرتبہ کچھ سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے بارش برف ہونے لگی سہراب نے
جو اسم سحر پڑھا وہ ابر برطرف ہو گیا اُسکے مقام پر ایک اور ابر بنکر طیار ہوا اُس سے آگ برسنے لگی حلیم
نے جو دیکھا کہ آگ سہراب نے برسائی اسنے سحر کیا کہ وہ آگ برسنا موقوف ہو گئی سہراب نے کہا
کہ اور کچھ سحر کر حلیم نے کہا کہ میرے تیرے سحر سے تو مقابلہ ہو چکا چونکہ مین بھی ساحر ہون اور تو بھی ساحر
زبردست ہی کوئی لطف نہوگا بس تلوار سے مقابلہ کر سہراب نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی بس حلیم اپنے تخت
پر سے یہ کہکر کود پڑا اور سحر کیا ایک مرکب پری پیکر اُسکے زیر ران ہوا اُدھر سہراب بھی تخت پر سے کودا
اُسنے بھی سحر سے مرکب بنایا بس حلیم نے تلوار نیام سے لی تلوار چلنے لگی وار پر وار ہو رہے تھے یہ نوبت آئی
کہ ایک مقام پر حلیم نے تلوار کا وار کیا سہراب نے رد کر کے جواپنا وار کیا تلوار جو دوال کمر پر پڑی مثل
خیار تر کے دو ٹکڑے ہوئے حلیم قلم ہو کر مرکب سحر سے زمین پر گرا ایک تلاطم برپا ہوا آندھی سیاہ چلی کہ جس سے
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا برف باری ہوئی بیر غل مچانے لگے صداے گریہ بلند ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من
حلیم جادو بود تھوڑے عرصے کے بعد وہ سب طلاطم برطرف ہوا اب جو روشنی ہوئی دیکھا کہ حلیم کی لاش
پڑی ہوئی ہی یہ حال دیکھکر اُسکے لشکر نے قصد کیا کہ جنگ مغلوبہ کرین قسیم نے منع کیا کہ ابھی جنگ مغلوبہ نہ کرو
ہمارے زیر حکم رہو لشکر منع کرنے سے قسیم کے تھم گیا ایک مرتبہ سلیم بھائی کی لاش کو دیکھکر بیقرار ہو گیا
تاب نہ رہی اپنے تخت سحر کو بڑھا کر طرف میدان کے چلا قسیم نے کہا کہ بھائی تم نہ جاؤ کوئی اور مقابلے کو
جائیگا اُسنے جواب دیا کہ میری آنکھون مین زمانہ تاریک ہو گیا ہی مجھ سے لاش حلیم کی نہین دیکھی جاتی
ہی مین ضرور اُسکے قاتل کو قتل کرونگا یہ کہتا ہوا برابر سہراب کے پہونچا اور آتے ہی اُٹھا کر گلدستۂ سحر
جو کہ اُسکے تخت پر رکھا تھا سہراب پر مارا وہ گلدستہ قریب سہراب پہونچکر شق ہوا اُس سے ہزارون
جانور برابر لعل کے پیدا ہوئے اور اُڑنے لگے سہراب کو گھیر لیا چاؤن چاؤن کرنے لگے اتنی مہلت
نہین دیتے ہین کہ سہراب کچھ اسم سحر پڑھے اور اُنکو قتل کرے کوئی سر پہ ہی کوئی شانے پر کوئی کان
کے پاس اُڑ رہا ہی کوئی پشت پر چارون طرف سے گھیرے ہوئے ہین سہراب پریشان ہو گیا بس
سہراب نے سحر کیا کہ ایک باز پیدا ہوا وہ اُن جانورون کا شکار کرنے لگا یہ جو سلیم نے دیکھا بس سلیم

نے اپنے سر کے چند بال توڑے اُسکا جال بنایا جھولی سے ایک پرچہ کاغذ کا نکالا اُسکا ایک پتلا کاٹا
اُسکو سوزن سے کونچا اور چند قطرے خون کے اُسپر ڈالے اُسکو تخت پر رکھکر ماشہ کے دانون پر
اسم سحر پڑھکر جو مارا وہ پتلا بشکل انسان متشکل ہوا اور گویا ہوا کہ کیا حکم ہوتا ہو اُسنے جال اُس پتلے کو دیا
اور کہا کہ جا اِس باز کو اسیر کر لا اِدھر تو سلیم نے یہ تدبیر کی اُدھر جو سہراب کو مہلت ملی اُسنے ایک
چٹکی خاک کی اُٹھا کر اسم سحر پڑھکر اُٹھا کر جو طرف اُن جانورون کے پھینکی بس یہ عالم ہوا کہ گویا کسی نے
بارود مین آگ لگا دی وہ سب جانور جلنے لگے وہ پتلا اُن جانورون کے قریب پہونچ گیا تھا وہ بھی جلنے
لگا وہ باز سحر جو کہ سہراب کے سحر کا تھا جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا جب سلیم نے دیکھا کہ اسنے
میرے جانور بھی جلا دیے اُس پتلے کو بھی جلا دیا اسنے فوراً کاغذ کا ایک شیر تراشا اور اُسپر سحر کیا بس وہ
اصلی شیر ہو گیا اسنے اشارا کیا شیر پنجہ اُٹھا کر طرف سہراب کے چلا سہراب نے جو دیکھا کہ شیر
میری طرف آتا ہو اُسنے سحر کیا کہ دو ازنا بھینسے جنگل سے پیدا ہوئے وہ شیر سے آکر لڑنے لگے یہ جو سلیم نے دیکھا
اُسنے سحر کیا کہ ہزارون پتلے پیدا ہوئے وہ سب ایک مرتبہ تلوارین لے کر طرف سہراب کے چلے
سہراب نے جو ہاتھ کو اپنے گردش دی ہزارون برقین گرین وہ جلکر فنا ہو گئے اُدھر اُن ارنے بھینسون
نے اُس شیر کو ہلاک کیا ایک مرتبہ سلیم نے جو سحر کیا ایک آفتاب ظاہر ہوا کہ جسمین از حد گرمی تھی
سہراب بسبب شدت گرمی کے بیقرار ہوا سہراب نے جو سحر کیا ایک عقرب پیدا ہوا اُسنے آکر
اُس آفتاب پر نیش مارا کہ وہ آفتاب سیاہ ہو گیا ایک تڑاقہ ہوا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے وہ ٹکڑے
طرف سہراب کے چلے سہراب نے جو سحر کیا دو ہاتھ پیدا ہوئے اُن ٹکڑون کو روکا سلیم نے ایک
سحر کیا کہ ایک مرتبہ زمین سے غبار بلند ہوا اُسنے سہراب کو گھیر لیا سہراب اُس غبار مین پوشیدہ
ہو گیا سہراب نے سحر کیا کہ ابر سحر آکر برسا وہ غبار برطرف ہوا سلیم نے سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا
وہ آکر اُس میدان پر محیط ہوا جبتک کہ سہراب تدبیر کرے کہ یکایک وہ ابر آکر سہراب پر گرا سہراب
اُس ابر مین پنہان ہو گیا وہ ابر ایک گنبد بنکر طیار ہوا اُسمین سہراب تھا کہ سہراب نے جو دیکھا کہ مین ابر
سحر مین مبتلا ہو گیا بس اسنے سحر کیا کہ اُس گنبد مین ایک در پیدا ہوا یہ اُس گنبد سے نکلا اور نکلتے ہی
خاک اُٹھا کر جو اُس گنبد پر ماری وہ مثل ہیزم خشک کے جلنے لگا سلیم نے دیکھا کہ جو سحر مین نے کیا
وہ اسنے رد کیا اب کوئی سحر عمدہ کرنا چاہیے یہ تصور کر کے سلیم نے اپنی پشت کی طرف دیکھا ایک مرتبہ
سم مرکب کی صدا آئی اب جو دیکھا کہ ایک نقابدار صحرا کی طرف سے چلا آتا ہو اور آتے ہی اُسنے
سلیم سے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہو اُسنے سہراب کی طرف اشارہ کیا کہا کہ اسکو گرفتار کر لو وہ سوار
مرکب اُٹھا کر طرف سہراب کے چلا سہراب نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا ناریل سحر اُٹھا کر اُس
سوار پر مارا وہ اُسکے سینہ پر آکر پڑا پشت کو توڑ کر پار نکل گیا وہ سوار نقاب پوش جلکر خاک ہو گیا
اب یہ ہوا کہ سلیم نے جو دیکھا کہ میرا سحر اسنے رد کیا منقل آتشین اُسکے تخت پر رکھی ہوئی تھی اسم سحر
پڑھکر طرف سہراب کے پھینکی ایک دریاے قہار پیدا ہوا سہراب نے ابر سحر سے پانی برسا کر
اُسکو برطرف کیا سلیم نے کہا کہ اے سہراب معلوم ہوا کہ تو بڑا ساحر ہو خیر اب ہوشیار ہو جا یہ سحر
مین آخری کرتا ہون اس سے تیرا بچنا محال ہو سہراب نے جواب دیا کہ مین خبردار ہون تو سحر کر بس
سلیم نے ایک مرتبہ اپنی جو جھولی پر ہاتھ ڈالا اور اُسمین سے ڈبیہ نکالی اُسکو طرف سہراب
کے کچھ پڑھکر پھینکا وہ ڈبیہ قریب سر سہراب آکر گری لیکن اُس سے ایک چھوٹا سا بیضہ فولادی پیدا

ہوا سہراب نے اشارا کیا کہ ایک برق چمک کر اُس بیضہ پر گری وہ بیضہ برق کے گرنے سے دو ٹکڑے
ہوا ایک سے تو چادر آتش نکلی اور وہ طرف سہراب کے آئی ایک سے ایک اژدر پیدا ہوا اُس
آگ نے آکر سہراب کو چارون طرف سے گھیر لیا سہراب کے اُس آگ کو دیکھکر حواس جاتے رہے
یہ اُسکے برطرف کرنے مین مصروف ہوا اُدھر اُس اژدر نے زمین پر گر کر جو دم کشی کی تو سہراب کو مع
تخت اور اُس آگ کے کھینچ کر لے چلا سہراب اب بے بس ہو گیا کیا کرے مجبور ہی سلیم نے سحر کو زور دیا
لشکر اسلام مین طلاطم مچ گیا کہ افسوس مفت سہراب قتل ہوا بہت بڑا ساحر زبردست تھا نوبت باین جا
رسید کہ سہراب اُسکے مُنھ کے برابر پہونچ گیا کہ ایک مرتبہ برابر سے اُس اژدر کے زمین شق ہوئی
اور ایک پتلہ پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین تلوار تھی اُسنے نکلتے ہی تلوار کا وار اُس اژدر پر کیا تلوار پڑتے ہی
کہ اژدر کے دو ٹکڑے ہوئے اُس سے شعلہ نکلا اُس پتلے کی طرف چلا وہ پتلہ بہت جلد زمین مین غائب
ہو گیا اُدھر سہراب قائم ہوا مگر آگ گھیرے ہوئے ہو سہراب نے جلدی سے روئی جھولی سے نکالی
اُسپر کچھ پڑھکر طرف آسمان کے اوڑایا وہ ابر سحر بنکر طیار ہوا اُس سے بارش ہونے لگی کہ وہ آگ
گل ہو گئی سلیم نے قصد کیا تھا کہ مین کچھ اور سحر کرون چونکہ سہراب نے یہ بہت بڑی زک اُٹھائی تھی
نہایت غصہ تھا اب جو اُس آگ سے نکلا تو اُسکے ہاتھ مین ایک گولہ تھا نکلتے ہی آواز دی کہ ای سلیم
میرے حربے سے بچ یہ کہکر وہ گولہ طرف سلیم کے پھینکا اُسنے جو گولے کو آتے ہوئے دیکھا اپنے کو تخت پر
سے نیچے گرا دیا مگر اُسپر بھی نہ بچا وہ گولہ اُسکے قریب آیا اُسنے سحر کیا کہ ایک مرتبہ وہ گولہ شق ہوا اُس سے
ایک جانور پیدا ہوا اُسنے سر پر سلیم کے آکر صدا دی کہ جس سے سلیم پتھر کا ہو گیا بس اب سہراب نے
سحر کیا کہ ایک برق چمک کر گری کہ جسنے سلیم کو جلا کر خاک کر دیا بڑا شور عظیم برپا ہوا تمام صحرا کانپنے لگا
ہوائے تیز و تند چلنے لگی بیر غل مچانے لگے کہ ایک مرتبہ ایسی تاریکی ہوئی کہ کسی کو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا
تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا تھا سب طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی صدائے گریہ آ رہی تھی تھوڑے
عرصے کے بعد صدا آئی کہ کشتی مرا نام من سلیم جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم
جب یہ صدا آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی دیکھا کہ سلیم کی لاش پڑی ہوئی ہے یہ حال دیکھکر اُسکا
بھی لشکر ایک مرتبہ قصد جنگ مغلوبہ کر کے چلا تھا کہ قسیم نے روکا اور کہا کہ ابھی جنگ مغلوبہ نہ کرو
ہمتو موجود ہین تمام لشکر والے یہ کلام سنکر خاموش ہو گئے اُس مقابلہ مین تمام روز ختم ہو گیا تھا اور
دوسرے دو بھائی قسیم کے مارے گئے اسکو اُنکا بھی صدمہ تھا اسنے طبل بازگشت بجوا دیا لشکر اسلام
مین بھی طبل بازگشت بجا آج بھی سمندر کو بڑا صدمہ ہوا عشاق سے کہا کہ اُستاد سہراب نے تو بڑا
غضب کیا کہ ایسے نامی ساحرون کو قتل کیا اسکو بڑے کمال کے سحر آتے ہین عشاق نے کہا کہ ان لوگون
کو اپنے دل کے حوصلے نکال لینے دو پھر تو یہ سب لوگ میرے ہاتھ سے قتل ہو جائینگے سمندر شاہ بھی
اپنے شہر کی طرف چلا گیا چونکہ اسکو بڑا صدمہ تھا گو ابھی کچھ دن باقی تھا مگر اُسی وقت داخل دربار نہوا محل
مین چلا گیا سب سردار طرف اپنے اپنے مقام کے گئے اِدھر دونون لشکر فرودگاہ پر آکر فروکش ہوئے
دونون لشکرون نے کمر کھولی صاحبقران نے دربار کیا آج بڑی تعریف سہراب کی صاحبقران
و بادشاہ و اہل دربار نے کی بادشاہ نے سہراب کو خلعت دیا سہراب نے سلام کر کے وہ خلعت
لے لیا سہراب نے کہا کہ خداوند آج قسیم کی کمر ٹوٹ گئی برابر کے بھائی مارے گئے یقین ہے کہ اس
غم مین طبل جنگ نہ بجوائے تو عجب نہین ہے کیونکہ یہ بہت بڑا صدمہ اسکو پہونچا غزالان نے کہا کہ ای

سہراب یہ تمہارا صرف گمان ہی گمان ہے اُنکو کچھ بھی رنج و غم نہوگا ضرور طبل جنگ بجے گا صاحبقران
نے فرمایا کہ غزالان سچ کہتی ہے کیونکہ اُن دونون کے بشرے سے کوئی آثار ملال نہ ظاہر ہوتے تھے
بلکہ کسی قدر علامت خوشی تھی غزالان نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین یہان تو دربار مین یہ تقریر
ہو رہی ہے اور جلسۂ عیش و نشاط برپا ہے کہ اتنے مین ایک مہ جبین نے محفل مین آکر یہ غزل بہ لحن داؤدی

عجب ناز و ادا سے گانے لگی غزل
جب آدمی کو نہ پایا تو وہ تو دل پہ بیٹھا خدنگ ہوکر
جب اُسنے اپنی نمود چاہی کھلا حسینون پہ رنگ ہوکر
کہین نہ جمجائے عکس اسکا رخ مصفا پہ زنگ ہوکر
لڑیگی میدان مین نگہ کیا لڑی اگر خانہ جنگ ہوکر
رہیگا سینے مین تیر تیرا اسیر قید فرنگ ہوکر
اُٹھی قیامت بھی ساتھ میرے تو جب کوچے سے تنگ ہوکر
غضب ہے پابند شرم ٹھہری نگہ تری شوخ و شنگ ہوکر
کہ بارہا یون ہی رہگئی تھی ہمارے دل مین امنگ ہوکر
عجب نہین آرزوئین نکلین جو دل کی تنگی سے تنگ ہوکر
کہان نکل جاؤن یا الٰہی مین دل کی وسعت سے تنگ ہوکر
بڑا مزا اُس ملاپ کا ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہوکر
یہ داغ کا خون ہے ستمگر چھٹے گا ہرگز نہ زنگ ہوکر

تمام عالم مین خاک چھانی یہ عشق آخر کو تنگ ہوکر
وہی تو ہے شعلۂ تجلی کہ دشت ایمن سے تنگ ہوکر
نہ دیکھو دیکھو تم آئینے کو کہ مجبور رہتا ہے ہول ہردم
نگاہ دزدیدہ کسنے دیکھی دکھاؤ آنکھین کرو نظارے
برنگ حسرت مثال ارمان جو آگیا یان سے پھر نہ نکلا
کچھ ایسے فتنون پہ فتنے اُٹھے کہ شور محشر بھی چیخ اُٹھا
نہ وہ نظارے نہ وہ اشارے نہ ویسے غمزے نہ ویسی چشمک
وہ قتل کرتے ہوئے جو جھجکے تو یاد آغاز عشق آیا
کھلے الٰہی نہ عقدۂ دل کہ اس سے امید بندھ رہی ہے
بھرے ہوئے ہین ہزار ارمان پھر اُسپہ سو حسرتون کی حسرت
جھکی ذرا چشم جنگجو بھی نکل گئی دل کی آرزو بھی
رہیگا خنجر پہ تیرے دھبا کہ تونے بیجرم اسکو مارا
یہ غزل اُس رقاصہ نے اسطرح سے گائی کہ

تمام اہل دربار اُس رقاصہ کی تعریف کر رہے ہین اسی طرح سے وہ شب بسر ہوئی اب اُدھر کا احوال
سنیے کہ قسیم جو اپنی فرودگاہ پر پہونچا سب سردار جو کہ باقی تھے وہ حاضر دربار ہوئے دربار آراستہ ہوا
قسیم نے اُس مقام کی طرف دیکھکر ایک آہ کی اور جسیم سے کہا کہ اے بھائی آج تو ہماری بارگاہ سونی ہوگئی
وہ مقام خالی ہوگیا کہ جہان پر ہمارے برادر حلیم و سلیم بیٹھتے تھے آج سہراب نے بہت بڑا صدمہ دیا
ہم اس صدمہ سے بہت پریشان ہوئے بلکہ یہ عالم ہوا ہے کہ کمر ٹوٹ گئی ہے قوت بازو کم ہوگئی ہے
آنکھون سے کم دکھائی دینے لگا ہے جسیم نے کہا کہ کیا عرض کرون کہ جو دل کی حالت ہے افسوس یہ ہے
کہ اُنکی لاش بھی نہ اُٹھا سکے قسیم نے کہا کہ بھائی حکم دو کہ چند سردار جاکر یہ انتظام کرین کہ میدان مین
جاکر وہ دونو لاشین اُٹھا کر طرف ہمارے شہر کے لیجائین اور جاکر اُنکا کریہ کرم کرین یہ تو ہمکو بالکل یاد نہ تھا
ایسے بدحواس ہوئے کہ اسکا کچھ خیال ہی نہ رہا یہ جو قسیم نے کہا چند سردار فوراً بحکم قسیم میدان مین آئے
اور حلیم و سلیم کی لاش اُٹھا کر طرف کوہ ظلمان کے روانہ ہوئے جب لاشین طرف ظلمان کوہ کے
روانہ ہوچکین یہان قسیم نے جسیم سے کہا کہ مین طبل جنگ بجواتا ہون کل خود نکلکر مقابلہ کرونگا جسیم نے کہا کہ
کل تو میری باری ہے مین میدان مین جاؤنگا قسیم نے کہا کہ اچھا کل دیکھا جائیگا یہ صلاح کرکے حکم
نواختن طبل جنگ دیا نقارہ بجا یہ خبر جاسوسان لشکر اسلام نے لے کر لشکر مین آئے بادشاہ کی خدمت
مین آکر عرض کیا یہان بھی طبل جنگ بجا بس بادشاہ و قسیم نے دربار برخاست کیا وہ رات اُسیطور
سے بسر ہوئی رات بھر دونون لشکرونمین طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا صداے ہوشیار باش و خبردار باش
کی بلند رہی یہانتک کہ سحر ہوئی دونون لشکر حسب معمول قدیم میدان جنگ مین آئے صفین آراستہ

نقیب نقابت کر کے لشکر مین آئے اُدھر سمندر شاہ بھی ایک طرف اپنے مقام پر آکر مع سرداروں کے کھڑا ہوا کہ لشکر کفار سے جبیسم جادو اپنے بھائی قسیم جادو سے اجازت لیکر تخت سحر کو بڑھاکر آیا مبارز طلب کیا لشکر کفار سے تو جبیسم نکلا ملکہ غزالان نے جو جبیسم کو دیکھا ایک مرتبہ طاؤس سحر کو اپنے پرے سے نکالا بادشاہ سے اجازت خواہ ہوئی بادشاہ نے اجازت دی غزالان صاحبقران و بادشاہ کو سلام کر کے میدان مین آئی مقابل جبیسم سیاہ پوش ہوئی جبیسم سیاہ پوش بہت لاف و گزاف کر رہا تھا غزالان نے کہا کہ ای جبیسم اپنی زبان بند کر اور حربۂ سحر اُٹھا آج میرا تیرا مقابلہ ہی کیونکہ تو بادشاہ ہی کوہ ظلمان کا اور مین ایک ادنے ساحرہ ہون آج میرے اور تیرے سحر کا امتحان ہوا جاتا ہی دیکھین کون زبردست ہی جبیسم سیاہ پوش نے کہا کہ ای غزالان تو مجکو مثل اُن ساحرون کے نہ تصور کرنا آج ضرور مین تجکو قتل کرونگا ملکہ غزالان نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ تخت پر جبیسم کے ایک آئینہ لگا ہوا ہی ایک گلدستہ رکھا ہوا ہی اور بہت سے اشیا ہین بس جب یہ غزالان نے کہا ایک مرتبہ جبیسم نے ایک ظرف جو کہ آب شفاف سے مملو اُسکے روبرو رکھا ہوا تھا اُسکی طرف دیکھا دفعۃً اُس پانی کو حرکت ہوئی اُس پانی سے ایک ماہی تڑپ کر نکلی اُسنے اُس ماہی کو اشارہ کیا کہ تو اس ساحرہ کو کھا جا یہ جو جبیسم نے کہا یا تو وہ مچھلی ایک چھوٹی سی تھی یا خودبخود وہ مچھلی دراز ہو گئی اور اپنا دہن مثل غار بلا کے کھول کر طرف ملکہ غزالان کے چلی ملکہ غزالان یہ دیکھکر مسکرائی اُسکے مسکرانے سے ایک برق چمک کر اُس مچھلی پر گری کہ وہ ساری ماہیت اپنی بھول گئی اور اُس آتش برق سے جل گئی یہ سحر جبیسم کا ختم ہو گیا غزالان نے کہا کہ ای جبیسم تو اسکی ماہیت سے جو نہ واقف تھا تو پھر کیون تو نے یہ سحر کیا کہ جو کچھ بھی اصل نہ رکھتا تھا شکار ہو گیا یہ جو جبیسم نے دیکھا ایک مرتبہ وہ ظرف آب اُٹھا کر طرف غزالان کے پھینکا وہ ظرف زمین پر گر کے شکست ہوا وہ پانی زمین پر گرا اُس پانی کے گرتے ہی یہ عالم ہوا کہ ایک دریاے قہار موجزن ہوا اور طرف لشکر اسلام کے موج زنی کرتا ہوا چلا اُس دریا کو دیکھکر تمام لشکر اسلام پریشان ہو گیا ایک تلاطم لشکر مین پڑ گیا یہ جو ملکہ غزالان نے دیکھا فوراً ایک پتلہ جھولی سے نکالا اُس پتلہ پر سحر کر کے کہا کہ دریا کے پانی کو پی جا بس یہ جو اُس پتلہ نے سُنا فوراً ایک چیخ ماری یا تو بالشت بھر کا پتلہ تھا یا دراز ہو گیا اور ایک مرتبہ اپنا منھ کھول کر اُس دریا مین کود پڑا جیسے وہ دریا مین کود پڑا غزالان نے سحر کو زور دیا اور ایک اسم پڑھکر دستک دی اُدھر جبیسم سیاہ پوش نے بھی اپنے سحر کو زور دیا مگر اُس پتلہ نے جو پانی پینا شروع کیا دم بھر مین تمام دریا کو خشک کر دیا اسم سحر کا غزالان کے کوئی توڑ نہ بنا اُسی طور سے زمین خشک نکل آئی وہ پتلہ پانی پیکر پھر اُسی اپنی حالت اصلی پر ہو گیا یہ حال دیکھکر جبیسم کو بہت غصہ آیا اور ایک مرتبہ اُسنے آئینہ اُٹھاکر غزالان کو دکھایا اور کہا کہ اپنی صورت دیکھ لے کہ کیا تیری صورت ہی اپنی شکل ذرا اس آئینہ مین تو دیکھ یہ جو جبیسم سیاہ پوش نے کہا ملکہ غزالان نے جبیسم کی طرف نگاہ کی بس دیکھتے ہی نگاہ اُس آئینہ پر پڑی دفعۃً اُسنے ایک چیخ ماری اور تڑپنے لگی یہ عالم ہوا کہ تمام جسم مین آبلہ پڑ گئے یہ حال دیکھکر جبیسم نے اُس گلدستہ سے ایک پھول لے کر طرف ملکہ غزالان کے پھینکا وہ طوق ہو کر اُسکے گلے مین پڑ گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ پھولون کا ایک طوق ہی غزالان اب اور زیادہ تڑپنے لگی بہت بیقرار ہوئی اُن آبلون سے پانی بہنے لگا سر سے پاؤن تک ہزارون آبلہ تھے سمندر شاہ نے جو یہ حالت غزالان کی دیکھی عشاق سے کہا کہ ای اُستاد یہ تو نیا سحر کیا جبیسم نے یہ سنکر عشاق نے کہا کہ بادشاہ ہی اگر ایسا نہوتا تو حکومت کیونکر کرتا سمندر شاہ نے کہا اب کوئی صورت

غزالان کے بچنے کی نظر نہین آتی ہو ضرور اسی حالت مین تڑپ تڑپ کر مرجائیگی ادھر یہ حال جو سہراب
نے دیکھا کہ غزالان کو جسیم نے بیکار کر دیا اب کوئی صورت اُسکے اچھے ہونے کی نہین ہو ملکہ غزالان
نے دھوکھا کھایا اُسکے آئینہ سحر کی طرف دیکھ لیا بڑا غضب ہوا اب جبتک جسیم قتل نہوگا اُسوقت تک
غزالان تندرست نہوگی یہ خیال دل مین کرکے اپنے تخت سحر کو صف سے نکالا روبرو بادشاہ کے آکر
عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان مرحمت ہو مین جاکر اس گبر کو قتل کرون غزالان کو بچاؤن بادشاہ نے
فرمایا کہ جاؤ سپرد بپروردگار عالم کیا سہراب خدمت مین بادشاہ کے جب حاضر ہوا تھا تو اُدھر جسیم نے
قصد کیا تھا کہ مین بڑھکر سر غزالان کا کاٹ لون یہ تو بادشاہ اسلام سے اجازت لے رہا تھا کہ گرگین
نے جو دیکھا کہ یہ نابکار میری زوجہ کو قتل کرتا ہو تاب نہ رہی فوراً اپنے مرکب کو جولان کرکے اور للکارتے
ہوئے اُسکی طرف چلے کہ او گبر ناہنجار دست خود را نگاہدار مین تیری جان کا ملک الموت آتا ہون جسیم کے کان
مین جو یہ صدا آئی اسنے پلٹ کر دیکھا کہ ایک پہلوان بہت قوی میری طرف للکارتا ہوا چلا آتا ہو یا تو یہ
طرف غزالان کے نیمچہ کھینچے ہوئے چلا تھا یا تھم گیا اور کہا کہ تو ہی آ تجکو اور اسکو دونون کو ساتھ قتل
کردونگا وہ بھی نیمچہ علم کرکے کھڑا ہو گیا کہ گرگین بہت جلد قریب اُسکے پہونچے گرگین کو دیکھکر اُسنے کہا
کہ تو پہلوان ہو اور یہ بھی مجھ پر ثابت ہو کہ غیر ساحر ہو مین تجھ سے سحر سے نہ مقابلہ کرونگا بلکہ تلوار سے
یہ جو اُسنے کہا گرگین نے کہا کہ پھر لا جو حربہ رکھتا ہو اُسنے وہی نیمچہ جو کہ برائے قتل غزالان علم کرکے
چلا تھا اُسکا وار کیا گرگین نے سپر پر روکا ایک شعلہ آگ کا سپر پر گرا کہ وہ سپر جل گئی اور حدت اُس
آگ کی گرگین کے ہاتھ تک پہونچی کہ گرگین نے جلدی سے سپر زمین پر پھینکدی وہ شعلۂ آتش گرگین
پر آیا گرگین تمام آگ مین پوشیدہ ہو گیا وہی حالت اُسکی بھی ہوئی جو غزالان کی تھی کہ گرگین کے
بھی تمام جسم مین آبلہ پڑ گئے وہ بھی مرکب پر سے گر کر تڑپنے لگا اب یہ کارد سحر لے کر چلا کہ اسکا سر قلم
کرون گو یہ قوت رکھتا تھا کہ سحر سے قتل کرتا مگر اُسنے خیال کیا کہ کیا ضرورت ہو کہ سحر سے قتل کرون
کیونکہ یہ دونون بیکار رہین ایسے پر سحر کرنا کیا ضرور ہو تلوار سے کیون نہ قتل کرون جسیم تو یہ خیال کرکے
چلا اُدھر سہراب نے بادشاہ دین پناہ تیمرزان سے اجازت حاصل کی اور طرف میدان کے چلا دیکھا
کہ گرگین بھی زمین پر تڑپ رہا ہو بہت افسوس کیا اور دیکھا کہ جسیم اب نیمچہ لے کر بقصد قتل چلا ہو اپنے
تخت کو سحر سے ٹھہرا کے صدا دی کہ کیا ایسے لوگون پر اپنے ہاتھ کی صفائی دکھاتا ہو مین آتا ہون مجھ سے
مقابلہ کر وہ تو خود اپنی جان سے عاجز ہین بس اسی پر یہ دعوی کہ مین پہلوان ہون اور ساحر ہون
دھوکے سے قتل کرتا ہو مین تیرا حریف ہون یہ جو جسیم نے سُنا آواز دی کہ تو بھی آ مین آج تجکو بھی قتل
کردونگا غزالان کہ جسکو اپنے کمال پر بہت گھمنڈ تھا اور بہت بھروسا تھا وہ تو ایک میرے سحر مین اپنی
جان سے گگین کوئی دم کی مہمان ہین یہ پہلوان اُنکی محبت مین آیا تھا وہی حالت اُسکی بھی ہوئی یہی عالم
تیرا بھی ہوگا یہ جو سہراب نے سُنا کہا کہ خیر مین آتا ہون جو تیرے بنائے بنے میرا بنا لینا مین آتا ہون
اور انکو مبتلائے سحر کرکے کیون اسقدر غرور کرتا ہو ایک تو اُنمین غیر ساحر تھا اُسکا مبتلائے سحر کرنا کتنی بڑی
بات تھی اور جو کہ ساحرہ تھی وہ عورت تھی عورت ناقص العقل مشہور ہو اُسنے دھوکھا کھایا کہ آئینہ کی طرف
دیکھ لیا اگر یہ آئینہ کی طرف نہ دیکھتی تو یہ حالت نہوتی جسیم نے کہا کہ اب تو آکر میرا سحر دفع کر دیگا یہ اُنکا رتھم
گیا اور کہا کہ انکو اور تجکو ایک مرتبہ قتل کردونگا یہ کہکر طرف سہراب کے مُنہ کرکے کھڑا ہو گیا اب
سہراب نے اپنے تخت سحر کو بڑھا کر اُسکے روبرو پہونچایا اور ہم مقابل ہوا جسیم نے کہا کہ لا جو حربہ رکھتا ہو

تاکہ تیری حسرت نکل جائے یہ نہ حسرت رہے کہ اگر مین سحر کرتا تو تمام لب آتا مثل غزالان کے بحسرت
لے کر دنیا سے جاتا سہراب نے کہا یہ اپنا طریقہ نہین ہی تو سحر کر مین اُسکو رد کرونگا جب تیرے سحر سے
میرا خدا مجکو بچائیگا اُسوقت مین بھی سحر کرونگا جسیم سیاہ پوش نے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہی
تو بھی مثل انکے قتل ہوگا سہراب نے کہا کہ یا تو میری ہی قضا آئی ہی یا تو ہی میرے ہاتھ سے مثل سلیم
وحلیم کے واصل جہنم ہوگا یا مین تیرے ہاتھ سے شہید ہونگا اور داخل بہشت ہونگا درجۂ شہادت پاؤنگا
بس یہ جو جسیم نے سُنا کہا کہ واہ کیا خیالات ہین کہ یہ جو ہمارے ہاتھ سے قتل ہوگئے تو شہادت
پائینگے یہ لفظ شہادت کونسا کلام ہی مین نے آجتک کسی کے مُنھ سے نہین سُنا سہراب نے کہا
کہ تو اسکی لیاقت کب رکھتا ہی جو یہ الفاظ سنتا تیری بھی یہ حقیقت ہی کہ تو شہادت کی لفظ کو سُننے تیرے
گوش بھی اس قابل ہین یہ کان اس لائق ہین کہ آتش دوزخ سے جلالے جائین نہ کہ یہ لفظ پاکیزہ سننے
مین آئے جس سے کہ بخشش کا نتیجہ ہی جسیم نے کہا کہ یہ لفظ آپ ہی کو مبارک رہے خیر اس تقریر سے کچھ حاصل
نہین معلوم ہوگیا کہ تم حربہ نہ کروگے تو میرے حربہ کو رد کردو یہ کہکر جسیم نے اُس آئینہ کی طرف دیکھا
اور کہا کہ اے سہراب پہلے تو اپنی صورت اس آئینہ مین دیکھ لے کہ تو مجھ سے مقابلہ کرنے کی لیاقت
بھی رکھتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ غزالان دگر گین اُسی طور سے تڑپ رہے ہین جب جسیم
نے کہا سہراب نے جواب دیا کہ اس خودبینی سے کیا حاصل یہ جو شیشہ تو ہر ایک کو دکھاتا ہی یہ مین
کیا ہی ایک ٹکڑہ ہی شیشے کا تو خود دیکھ لے کہ اسمین کوئی اثر نہین ہی بالکل بیکار ہی پھینکدے کیون
اپنی اوقات خراب کرتا ہی اگر تیری یہی مرضی ہی تو میرے سامنے کر اسکا بھی حال کھل جائے اب یہ
جو سہراب نے کہا اب جو جسیم نے دیکھا تو دراصل وہ شیشہ تھا کوئی اُسمین حالت نہ تھی یہ دیکھکر
جسیم برہم ہوا اور اُسکو اُٹھاکر زمین پر پھینکدیا اور کہا کہ تو نے خوب سحر کیا کہ میرا سحر رد کیا معلوم ہوا
کہ تو ساحر زبردست ہی اچھا تیرے سینے اور تدبیر کی جاتی ہی اب اس سحر کو رد کر یہ کہکر ایک
رول اُسکے برابر رکھا ہوا تھا ایک مرتبہ اُٹھاکر تخت پر مارا اور کہا کہ اے تخت کیا تو ساکت کھڑا
ہوا ہی حرکت کر اور اپنے حریف کو قتل کر یہ جو اُسنے کہا اُس تخت مین حرکت ہوئی اور ایک شیر ببر
اُس تخت سے پیدا ہوا کہ جسکے دو سر تھے وہ اُڑکر طرف سہراب کے چلا یہ دیکھکر سہراب نے
ایک کاغذ کا پرچہ جھولی سے نکالا اور ایک پتلا بہت جلد اُسکا مقراض سے تراشا اور اُسکو جلدی سے
تخت پر پھینکدیا اور چند دانے ماش کے پڑھکر اُسپر مارے کہ اُسنے صورت انسانی پیدا کی اور ہاتھ
جوڑکر کھڑا ہوا کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب نے ایک کارد جھولی سے نکالکر اُسکے ہاتھ مین دی کہ
اس شیر کو ذبح کر اور اُسکے گردے کھانے یہ تیرا حصہ ہی یہ جو سہراب نے کہا وہ پتلا طرف اُس شیر
کے چلا وہ شیر تو اُڑتا ہوا اپنے رد مین چلا آتا تھا بس اُس پتلے نے جو جست کی اُسکی پشت پر تھا
اور ایک کارد اُسکے ماری وہ شیر چیخ مارکر طرف زمین کے چلا پتلے نے کارد مارنا شروع کی یہ
جو حال جسیم نے دیکھا ایکبار خاک اُٹھاکر اور اُسپر کچھ پڑھکر اُڑادی کہ دونون جل جاؤ چونکہ اسنے
خیال کیا تھا کہ یہ پتلہ شیر کو مارکر اور اُسکے گردے کھاکر سہراب سے کہیگا کہ کیا حکم ہوتا ہی وہ یہ حکم
دیگا کہ میرا یہ جو حریف ہی اسکو قتل کر بس میری طرف آئیگا اُسوقت اسکا دفع کرنا مشکل ہوگا ضروری
کوئی نہ کوئی زخم اُسکے ہاتھ سے میرے جسم پر آئیگا کوئی نہ کوئی عضو میرا بیکار ہو جائیگا کیونکہ سہراب
نے بہت بڑا سحر کیا ہی ابھی تک کامل نہین ہوا ہی یہ دل مین خیال کرکے وہ خاک اُڑائی یہ جو کہنا

کہ دونون جل جاؤ وہ خاک اُنپر جاکر گری خاک کا گرنا تھا کہ دونون مین آگ لگ گئی مثل ہیزم
خشک کے جلنے لگے جب جبیسم نے اُس شیر اور پتلہ کو جلا دیا سہراب نے کہا کہ خوب جان بچائی
ورنہ یہ پتلہ تجکو بھی قتل کرتا جبیسم سیاہ پوش نے کہا کہ میرے سحر نے مجکو اس امر سے آگاہ کیا تھا اسی سبب
سے مین نے جلا دیا اب مین اور سحر کرتا ہون دوسرے یہ امر ہر کہ مین نے تین سحر کیے تمنے رد کیے اب
مین تمھارے سحر کا مشتاق ہون کہ دیکھون کیونکہ مین نے سُنا ہر کہ تمنے بڑے بڑے اُستادون سے حاصل
کیا ہر ایک زمانے تک چاہ بابل مین رہے ہو وہان کے ساحرون سے حاصل کیا ہر اور ایک عرصہ
تک شہر سمندر یہ مین بھی سپہ سالار رہے ہو سمندر شاہ ایسے ساحر زبردست کی صحبت اُٹھائی ہر کچھ
تم بھی اپنا کمال مجکو دکھاؤ سمندر شاہ بھی سامنے موجود ہر اُسپر تمھارا کمال ظاہر ہر سہراب نے کہا کہ
کیا مین تمکو اپنا سحر دکھاؤن مین کیا کمال رکھتا ہون ہان تم لوگ بڑے صاحب کمال ہو کیونکہ بادشاہ
ہو مین بھی اپنی جان تم ایسون سے بچانے کے لیے کچھ کر لیتا ہون اگر تمکو میرے سحر کا اشتیاق ہر تو لو دیکھ
لو یہ سحر ہوتے ہین چاہ بابل کے ایسے ساحر ہوتے ہین جبیسم نے کہا کہ ہان ضرور اشتیاق ہر سہراب
نے کہا کہ یہ جو تمنے سحر کیے ہین یہ میرے ساتھ کے جو کہ ادنے لوگ تھے اور مین نے اُنکو تعلیم کیا تھا
پہلے یہی سحر تعلیم کیے تھے تم ایسے بہت سے میرے شاگرد ہین مین غرور و تکبر نہین کرتا ہون کیونکہ غرور
خداوند کریم کو ناپسند ہر یہ صرف تمھارے دکھانے کو مین اپنا کمال ظاہر کرتا ہون یہ کہکر سہراب تخت
پر سے زمین پر کود اور ایک مشت خاک اُٹھا کر اُسپر کچھ دم کر کے اُسکے چار حصے کیے اور چارون
طرف اُس خاک کو اُڑا دیا تھوڑے عرصہ مین ایک غبار بلند ہوا اور ایک آندھی اُٹھی اُس غبار
سے برف باری ہوئی برف باری کے بعد سنگ برسنے لگے چارون طرف اُس پتھر کی دیوارین
بنگئین ایک قلعہ بنکر طیار ہوا اُسکے برج پر توپین لگی ہوئین تھین ایک مرتبہ قلعہ کا دروازہ کھلا اُس
سے ایک نقابدار پیدا ہوا اُسکے مُنھ پر سیاہ نقاب تھی ایک مرکب سیاہ پر سوار نیزہ ہاتھ مین تلوار
کمر مین سپر پشت پر وہ سوار قلعہ سے نکلکر روبرو سہراب کے آیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہر سہراب نے
اشارا کیا کہ یہ جو تخت پر سوار ہر اسے قتل کرو یہ میرا حریف ہر بس وہ سوار مرکب کو مہمیز کر کے جبیسم کے
تخت کے سامنے آیا سہراب نے پکار کر کہا کہ ای جبیسم اس سوار سے مقابلہ کر اگر تو اسکو قتل کر ڈال تو
مین جانون یہ ایک ادنے میرا سحر ہر جبیسم نے جو یہ دیکھا کہ وہ سوار مرکب مہمیز کر کے میری طرف آتا ہر
بس اسنے بھی طرف صحرا کے دیکھا کہ ایک مرتبہ گرد بلند ہوئی اُس گرد سے ایک سوار اژدر پوش بصد
جوش و خروش پیدا ہوا اُسنے للکارا کہ او نقابدار سیاہ پوش کدھر جاتا ہر میرا مقابلہ کر یہ جو اُس
سوار نے صدا دی نقابدار نے اُسکی طرف دیکھا مرکب کو تیز کر کے اُس سوار کی طرف چلا وہ سوار
اژدر پوش بھی مرکب تیز کر کے اُس سوار کی طرف آیا باہم مقابلہ ہونے لگا یہ جو سہراب نے دیکھا کہ
جبیسم نے بھی سوار پیدا کیا ایک مرتبہ قلعے کی جانب اشارہ کیا بس اشارہ کرنا تھا کہ ایک برق چمک کر
قلعہ پر سے اُس سوار اژدر پوش پر گری کہ وہ جلکر خاک سیاہ ہو گیا اُسکا جلنا تھا کہ نقابدار جو قلعہ کی
طرف سے آیا تھا وہ مرکب اُٹھا کر جبیسم سیاہ پوش پر آپڑا ایک ہاتھ تلوار کا مارا جبیسم سیاہ پوش نے
سحر کیا کہ سپر سر پر آگئی اور تخت بلند ہو گیا ایک مرتبہ پر اُس مرکب کے پیدا ہو گئے مرکب بھی
اُڑ کر برابر اُس تخت کے پہونچا پھر اُس سوار نے تلوار ماری جبیسم نے پھر سپر کو پناہ کیا چار وار
متواتر اُس سوار نے کیے ہر ایک وار سے جبیسم بچا ایک مرتبہ جبیسم نے جوڑے پر ہاتھ ڈالا ایک چھوٹا سا

بیضہ جوڑے سے نکالا اُسکو اُس سوار پر کھینچ مارا وہ سینہ پر اُس سوار کے پڑا مہرۂ پشت کو توڑ کر
پار گذر گیا اُدھر اُس سوار نے چرخ مار کر چیخ ماری اُدھر اُس قلعہ مین حرکت ہوئی قلعہ نے گردش
کھائی اور صداے تڑاق تڑاق آنے لگی ایک برق چمک کر جو سر پر جبیسم کے گرتی ہو اُسنے فوراً سحر
جو کیا خود پتھر کا ہو گیا مگر اُسپر بھی برق نے اسقدر کام کیا کہ سر جبیسم کا زخمی ہوا اگر پتھر کا نہوتا تو دو نیم
تھا اتنا جو زخمی ہوا یہ صرف اُتنے ہی عرصہ مین کہ جبتک وہ سحر کرے اُتنے عرصہ مین اُسکا سر زخمی ہوا
کہ اُسنے اپنے تئین سنگ کر لیا وہ ایک مرتبہ اُس سر سے اُچٹ گئی کیونکہ اُسکا یہ طریقہ تھا کہ وہ
برق ایک مرتبہ گرتی تھی جب وہ پتھر کا ہوگیا تو یہ اُچٹ گئی یہ جو اُچٹ گئی تو وہ سوار جلکر خاک ہوا اُدھر وہ قلعہ
بھی برطرف ہوا اور وہ برق بھی غائب ہوئی سحر سہراب کا تو رد ہوا مگر جبیسم کو غصہ آگیا کیونکہ یہ
تو زخمی ہوا تھا سہراب نے جو دیکھا کہ جبیسم نے میرے سحر کو رد کیا اور اپنے کو پتھر بنکر بچایا اُسنے آواز
دی کہ واہ کیا سنگدلی دکھائی اگر پتھر نہو جاتا تو میرے سحر بچتا تو مین جانتا کہ تو نے میرا سحر رد کیا اور یہ کوئی
طریقہ سحر رد کرنے کا نہین ہو کہ تو نے اپنے کو پتھر کا کر لیا واہ کیا سحر رد کیا ہو یہ جو صدا جبیسم نے
سُنی اسکو بہت ہی غصہ آیا اور اُسی حالت غیظ و غضب مین اُس پتھر سے نکلا بس نکلتے ہی اُسنے
وہ جو گلدستہ اُسکے روبرو رکھا ہوا تھا اُسکو اُٹھا کر ایک مرتبہ طرف سہراب کے پھینکا وہ گلدستہ
آسمان پر جا کر شق ہوا اُس سے آگ پیدا ہوئی آگ نے چارون طرف سے سہراب کو گھیر لیا
اب سہراب اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ اُس نابکار نے ایک کڑہ جو کہ اُسکے
ہاتھ مین پڑا ہوا تھا اُسکو اپنے ہاتھ سے اُتار کر طرف آسمان کے پھینکا وہ کڑا برق بنکر طرف سہراب
کے چلا چونکہ سہراب تو اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف تھا کچھ دفع کی تھی کہ وہ برق آکر
گری کہ سر سہراب کا زخمی ہوا اُدھر سہراب تو اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف تھا کہ سر
سہراب کا زخمی ہو چکا ہو اُس زخم کے آنے سے سہراب اور پریشان ہوا اور اُسی حالت پریشانی
مین اُس برق کی طرف متوجہ ہو کر اُف کیا کہ وہ برق تو برطرف ہوئی اب اُدھر اُس آگ نے سہراب
کو پھر گھیر لیا سہراب برق کو دفع کر کے اُس آگ کو دفع کرنے مین مصروف ہوا کہ خون جو سر سے
نکلا اور جسم پر آیا سہراب کو غش آنے لگا کہ اُدھر جبیسم سیاہ پوش نے ایک مرتبہ اپنی جھولی پر
جو کہ اُسکے روبرو رکھی ہوئی تھی اُس جھولی سے ایک ڈبیہ نکالی اور اُس ڈبیہ کو کھولا اُس ڈبیہ
سے ایک چھوٹی سی پتلی نکلی اُس پتلی سے جبیسم سیاہ پوش نے کہا کہ تو جا کر سہراب کو گرفتار کر لا
جبیسم نے یہ طریقہ کیا کہ ایک سحر کیا حریف اُسکے دفع کرنے مین مصروف ہوا اُسنے دوسرا سحر کیا وہ
اُدھر کو متوجہ ہوا کہ حریف زخمی ہو گیا ایسا ہی سہراب کے ساتھ بھی کیا کہ پہلے تو اُسنے آگ برسائی
وہ اُس آگ کے برطرف کرنے مین مصروف ہوا اُسنے برق سحر گرا کر اُسکو زخمی کیا اُسنے برق کو تو
برطرف کر دیا تھا کہ آگ نے جلا دیا خون سر سے نکلا اسقدر اُسکو ضعف طاری ہوا آگ نے جلایا
اُدھر اُسنے پتلی کو روانہ کیا کہ جا کر گرفتار کر لا وہ پتلی کمند لے کر طرف سہراب کے چلی سہراب
نے یہان آگ کو اُسی حالت غشی مین برطرف کیا تھا کہ اُس پتلی نے آکر ایک پچکاری سہراب
کے اوپر ماری کہ وہ اُسکے جسم پر پڑی اُسی طور سے اُسکے بھی چھالے پڑے یہ بھی تڑپ کر زمین
پر گرا اور تڑپنے لگا اُس پتلی نے قصد کیا کہ سہراب کو گرفتار کر لون کہ زمین شق ہوئی ایک پتلی پیدا
ہوئی اُسنے بنگاہ قہر آلود طرف اُس پتلی کے دیکھا کہ ایک برق تڑپ کر گری وہ پتلی تو جل گئی وہ

پتلی سہراب کو اُٹھا کر اندر زمین کے لیگئی اُدھر برابر غزالان کے بھی زمین شق ہوئی اُسکو بھی اُسکے
بیر اُٹھا لیگئے گرگین اُسی مقام پر تڑپتا رہگیا کہ جب جسیم سہراب کو زخمی کر چکا اور اُسکی پتلی
جل چکی اور سہراب کو بیر سہراب کے اُٹھا لیگئے اُسنے سحر کیا کہ وہ زخم جو کہ اُسکے سر مین آیا تھا
اچھا ہوگیا سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ جسیم نے وہ کام کیا کہ کسی ساحر نے ایسا کام نہ کیا
ہوگا خوب جسیم نے غزالان و سہراب کو زخمی کیا اب یہ دونون اسی حالت مین رہین گے اور
تڑپ تڑپ کر مر جائینگے انکا تو کام تمام کر چکا ہی یہ لوگ غیر ساحر ہین انکا مار لینا کتنی بڑی بات
ہی عشاق نے کہا کہ دیکھا آپ نے کیونکر میان سہراب زخمی ہوئے آپ تو یہ فرماتے تھے کہ یہ
سہراب بہت بڑا ساحر زبردست ہی کوئی بھی اسکا سحر کام مین آیا گلاب نے کہا کہ یہ طریقہ مقابلہ
کرنے کا نہین ہی جب ایک سحر کو دفع کر لیا تو دوسرا سحر کیا نہ یہ کہ ایک سحر کر رہے ہین حریف اُسکی
طرف متوجہ ہوا کہ دوسرا سحر کیا وہ تو اُدھر متوجہ تھا کہ تیسرا سحر جو ہوا حریف اُدھر متوجہ ہوا اُسنے
کام کیا یا اُسنے ایک نہ ایک سحر ضرور کام کریگا ایک مرتبہ دو حربون کو کوئی نہین رد کر سکتا ہی اسی
طور سے تو سہراب زخمی ہوا اگر ایک سحر ہوتا تو ہم جانتے کہ اسنے ایک ہی سحر کر کے سہراب کو
زخمی کیا یا سہراب کے جسم پر آبلہ ڈالا تو مین جانتا یہ تو سہراب نے دھوکھا کھایا مگر اُسپر بھی یہ جرأت
تھی کہ سہراب نے برق کو رد کیا آگ سحر گل کی کہ اتنے مین وہ پتلی پہونچی چونکہ خون جو نکلا تھا اُسکے
حواس جا چکے تھے ورنہ وہ اِس پتلی کو چیر کر پھینکدیتا ہان یہ ساحر زبردست ضرور ہی کہ باوجودیکہ
زخمی ہو چکا تھا اُسپر بھی یہ ہوا کہ اُسکے بیر اُٹھا لیگئے اور اگرچہ بیر سہراب کو نہ اُٹھا لیجاتے تو جسیم
قتل کرتا یہ تو دھوکھا ہوا بدین سبب سہراب مجروح ہوا سمندر شاہ نے کہا کہ ضرور ایسا کیا خیر
جس طور سے چاہا حریف کو زخمی کیا گلاب نے کہا کہ ضرور ایسا تھا مگر نہ اس طور سے کہ جسطور سے
جسیم نے سہراب کو زخمی کیا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر جسیم نے اپنے حواس درست کر کے
ایک سحر کیا کہ ایک غبار بلند ہوا اُس غبار سے ایک برق چمکی اب جو دیکھا کہ غبار برطرف ہوا اُس
غبار کے برطرف ہونے کے بعد جو دیکھا کہ گرگین کی لاش پڑی ہوئی ہی سر الگ پڑا ہوا ہی تن
الگ ہی یہ حال دیکھکر اہل اسلام مین ایک تلاطم پڑ گیا اول تو غزالان کا مبتلاے سحر ہونا اُسکے بعد
گرگین کا اُسی حالت مین مبتلا ہونا تیسرے سہراب کا زخمی ہو کر مبتلاے سحر ہونا یہ حال دیکھکر تمام
لشکر اسلام مین ایک تلاطم عظیم برپا تھا ہر ایک شخص یہ کہہ رہا تھا کہ بڑا غضب ہوا کہ دو ساحر تھے وہ
یون کام آئے اب کون ہی جو اس سے مقابلہ کریگا یہان تو لشکر اسلام مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اور
ایک تلاطم برپا تھا کہ ایک مرتبہ جسیم سیاہ پوش نے لشکر اسلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اور کوئی
میرے مقابلے کو آئے لبس ایک سردار لشکر اسلام سے طرف دست چپ کے نکلا اور اپنے
مرکب کو مہمیز کر کے بادشاہ کے روبرو آیا اور عرض کیا کہ مین اجازت میدان چاہتا ہون بادشاہ
نے کہا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا کیونکہ تمہارے جانے کا موقع نہ تھا اسلیے کہ وہ ساحر ہی اور تم
غیر ساحر ہو ساحر و غیر ساحر سے کیونکر مقابلہ ہوگا اُسنے کہا کہ خداوند کریم حافظ ہی یہ بات کہکر یہ
صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا اور آکر صاحبقران زمان کو سلام کیا اور اجازت میدان
چاہی صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ سپرد پروردگار عالم کیا اب یہ اجازت لیکر طرف میدان کارزار
کے چلا یہ جو جسیم نے دیکھا ایک مرتبہ جسیم نے صحرا کی طرف دیکھا اور ایکبار گرد اُڑائی اُس گرد سے ایک

پیدا ہوا اور خدمت مین جسیم سیاہ پوش کے آیا جسیم نے کہا کہ یہ جو سوار آتا ہو اُس سے مقابلہ کرو وہ سوار
مرکب کو مہمیز کرکے طرف اہل اسلام کے چلا اُدھر سے وہ سردار چلا وسط لشکر مین یعنے دونون لشکرون
کے درمیان مین جو کہ میدان تھا اُسمین اُس سوار کے اور اُس سردار کے مقابلہ ہوا سردار
اہل اسلام نے قصد کیا کہ مین جا کر جسیم سے مقابلہ کرون کہ اُس سوار نے روکا اور کہا کہ مجھسے
مقابلہ کر لے پھر اُدھر کو جانا اُس سردار نے کہا کہ تو کیا مقابلہ کریگا میری ایک ضرب مین تیرا کام
تمام ہوگا اُس سوار نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو میرا مقابلہ کریگا یہ کہکر اُس سوار نے کہا
کہ لا جو حربہ رکھتا ہو سردار اسلام نے کہا کہ پہلے تو حربہ کر اگر ہمارا پروردگار عالم تیرے حربہ سے
بچا ئیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے بس اُس سوار نے یہ سُنکر اور نیزہ اُٹھا کر سینہ پر سردار لشکر اسلام کے
مارا انھون نے بڑی تیزی سے روکا بس اُسنے نیزہ ہاتھ سے چھوڑ دیا اور تلوار کا وار کیا سردار لشکر
اسلام نے اُسکے وار کو رد کرکے اپنا جو وار کیا اُسنے سر کو اسکی طرف بڑھایا انھون نے تلوار ماری
اُسکی گردن پر پڑی گردن سے ایک فوارہ خون کا نکلا وہ ہاتھ پر سردار اسلام کے پڑا یہ معلوم ہوا
کہ کسی نے آگ لگا دی اسنے بیتاب ہوکر تلوار چھوڑ دی ہاتھ پر آبلہ پڑ گیا اُدھر وہ خون جو زمین پر گرا
زمین سے ایک غبار بلند ہوا زمانہ تیرہ و تار ہو گیا کہ یکایک وہ غبار برطرف ہوا اور دیکھا کہ لاش
اُس سردار کی زمین پر پڑی ہوئی ہو مرکب کوتل کھڑا ہوا ہو یہ حال دیکھکر سب اہل اسلام نہایت
حیران ہوئے اور دیکھا کہ وہ سوار جو کہ طرف سے صحرا کے آیا تھا وہ اُسی طور سے کھڑا ہوا ہو بس
اُس سوار نے پھر صدا دی کہ اور کوئی میرے مقابلے کو آئے یہ صدا سُنکر اور ایک سردار لشکر اسلام
سے بادشاہ سے اجازت لے کر میدان مین آیا اور اُس سوار سے مقابلہ ہوا اُس سوار نے تلوار
ماری اس خداپرست نے اُسکے وار کو رد کرکے اپنی تلوار کا وار کیا اُسنے پھر گردن خم کی اسنے تلوار
ماری اسکا سر تن پر سے اُڑ گیا اور ایک آگ کا شعلہ اُسکے جسم سے نکلا اُس شعلہ نے اُسکو گھیر لیا
پھر غبار بلند ہوا جب غبار برطرف ہوا دیکھا کہ خداپرست کی تو لاش پڑی ہوئی ہو وہ سوار اُسی طرح
سے مرکب پر سوار کھڑا ہو پھر مبارز طلب کیا اور ایک سردار لشکر اسلام سے مقابلہ کو نکلا بادشاہ سے
اجازت لیکر میدان کارزار مین آیا جیسے ہی وہ اُسکے قریب پہونچا اُسنے کاوے پر مرکب کو ڈالا اور
اُس سے ایک غبار بلند ہوا دونون سوار اُس غبار مین پوشیدہ ہوگئے جب وہ غبار برطرف ہوا
سب نے دیکھا کہ لاش خداپرست کی پڑی ہوئی ہو سر تن پر نہین ہو اسی طور سے اُسدن شام تک
جب سے سہراب زخمی ہوا ہو اُسکے بیڑا اُٹھانے لگے ہین جب سے لشکر اسلام کے پندرہ سردار غیر ساحر
کام آئے اب سوا سے غیر ساحر کے ساحر کون ہو جو مقابلے کو نکلے بس شام ہوگئی جسیم سیاہ پوش
نے طرف قسیم کے دیکھا اور اشارہ کیا کہ اب طبل بازگشت بجوائیے چونکہ شام ہوگئی ہو آج لشکر کفار
مین بڑی خوشی ہو سمندر شاہ بھی بہت خوش ہو ہر مرتبہ عشاق سے کہتا ہو کہ اُستاد کیا خوب جسیم نے
سحر کیا ہو دیکھیے کہ کس طور سے خداپرست قتل ہو رہے ہین یہ کیونکر مقابلہ کرینگے عشاق نے کہا کہ اے
سمندر شاہ بس زیادہ تر اہل اسلام کو سہراب و غزالان پر بھروسا تھا سو پہلے وہ تو قتل ہوئے
اُسکے بعد ان سب کی نوبت آئی اب یہ لوگ ضرور اسی طور سے قتل ہونگے کیا کر سکتے ہین وہ غیر ساحر
ہین یہ ساحر ہین بھلا کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہو سمندر شاہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ ساحر کے روبرو یہ
لوگ بالکل بیدست و پا ہین کوئی ان لوگون کا زور نہین چل سکتا ہو عشاق نے جواب دیا کہ ہان یہ

بات آپ بہت درست فرماتے ہین یہ سنکر سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ اب مقابلہ کا خاتمہ ہوگیا
کیونکہ اب شام ہوگئی ہی اسوقت مقابلہ نہوگا اب شہر کی طرف چلنا چاہیے یہ سنکر سمندر شاہ نے
جواب دیا کہ جب لشکر طرف فرودگاہ کے واپس جائینگے تو ہم بھی شہر کی طرف واپس چلین گے
عشاق نے کہا کہ بہت خوب یہی بات اچھی ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی لقا آپ کو اپنی بہن عزالان
کا بہت رنج وغم ہی بڑا ہی اسکو اپنی بہن کا صدمہ ہی یہ تو اس صدمہ مین اپنے طاؤس سحر کو روکے ہوئے
اپنے مقام پہ بمرتبہ سپہ سالاری کھڑا ہی کیونکہ سمندر شاہ جو آتا ہی اور جو مرتبہ جس سردار کا اُسکے دربار
مین ہی اُسی مرتبون سے وہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوتے ہین چونکہ یہ بھی اپنا ایک
چھوٹا سا لشکر لیکر یہ اسی دید تماشاے جنگ آتا ہی لقا آپ کو بہت رنج ہی اُدھر قسیم نے باشارۂ
جسیم طبل باز بجوایا جیسے صداے طبل باز بلند ہوئی لشکر اسلام مین بھی کوس باز پر چوب پڑی جو سردار
مقابلہ کرنے کو نکلا تھا وہ صداے طبل باز سنکے لشکر کو واپس گیا چونکہ جسیم نے اشارہ کیا تھا اُسکے کہنے
سے قسیم نے طبل باز بجوایا تھا اس سبب سے جسیم سیاہ پوش نے صدا دی کہ اے اہل اسلام و زمرۂ
خداپرستان آگاہ ہو کہ اب تو شام ہوگئی ہی تمکو اس رات کی مہلت دیتا ہون کل بوقت سحر جو میدان
مین آؤنگا تو ایک کو زندہ نہ رکھونگا سب کو ایک ہی مرتبہ قتل کرونگا لہذا تم سب باہم صلاح کرکے
حاضر خدمت مابدولت ہو اور دین اسلام کو ترک کرو ورنہ تم سب کی قضا آئی ہی اب ایک مسلمان
میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچیگا آیندہ تمکو اختیار ہی اُسنے سحر کیا وہ سوار جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا
گیا اس ناری نے ایک مرتبہ برق چمکا کر اُن سب لاشون کو جلا دیا یہ تھی آتش مزاجی کی راوی نے
بیان کیا ہی کہ لاشون کو جلا کر اور اپنے تخت سحر کو پھیر کر طرف اپنے لشکر کے چلا اہل اسلام نے اُسکی
اس تقریر کے جواب مین ہزارون دشنام دیے جب اپنے لشکر مین پہونچا قسیم اپنے لشکر کو لے کر طرف
فرودگاہ کے واپس چلا لشکر اسلام بھی [illegible] طرف اپنی فرودگاہ کے واپس گیا لشکر اسلام نے
پڑاؤ پر جاکر کمر کھولی سب اپنے اپنے مقام پہ گئے سردار درباری لباس پہنکر طرف دربار کے چلے
بادشاہ و صاحبقران بھی بارگاہ مین آئے بادشاہ نے تخت پر جلوہ فرمایا صاحبقران اپنے دنگل
پر رونق افروز ہوئے سب سردار آآکر اپنے مقام پر بیٹھے دنگل پر اُن سردارون کے غاشیہ پڑے گئے
جو کہ مقابلہ مین کام آئے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ جو ہاتھ عزالان و سہراب کو اُٹھا لیگئے
تھے اُنھون نے لاکر اُن دونون کو اُنکے خیمہ مین پہونچا گئے تھے یہان اُنکے خادم اُنکی تیمارداری مین
مصروف ہوئے مگر اُنکی یہ حالت ہی کہ آہ آہ کر رہے ہین خادم گرد و پیش بیٹھے ہوئے ہین جب بادشاہ
میدان جنگ سے دربار مین آئے تو اُنکے خادمون نے آکر عرض کیا کہ ہمارے آقا کو دو قبلے پہونچا
گئے ہین اُنکی حالت بہت خراب ہی بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ جراحون کو حکم دیا جائے کہ وہ جاکر اور
اُنکی حالت دیکھکر کچھ علاج کرین بادشاہ نے اسوقت حکم دیا جراح طرف خیمہ سہراب و عزالان
کے گئے اُنکو دیکھکر بہت افسوس کیا کہ اُنکے تمام جسم مین آبلہ پڑے ہوئے تھے اُن جراحون نے
اُن سب آبلون کو دھویا اور اُن آبلون پر مرہم کے پھاہے چڑھائے اسقدر آبلے پڑے ہوئے
تھے کہ کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ آبلہ نہ پڑے ہون ادھر تو اُن دونون کا علاج ہونے لگا اُدھر بادشاہ
نے صاحبقران زمان سے فرمایا کہ آج بہت بڑا معرکہ پڑا اسقدر سردار ہاتھ سے اُس مرتد کے
درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اب سہراب و عزالان کی بھی کوئی امید زندگی کی نہین ہی صاحبقران

نے فرمایا کہ کیا عرض کرون کیونکہ وہ لوگ ساحر ہین اور ہم غیر ساحر ہین اس سبب سے یہ نوبت
ہوئی اگر پہلوان ہوتے تو یہ حالت نہوتی ہمارے لشکر کے سردار ظفریاب ہوتے ساحرون سے
کوئی بس نہین چلتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہی سبب ہی خیر خداوند کریم اپنا فضل کریگا ہماری ظفر
ہوگی صاحبقران زمان نے فرمایا کہ ہمارا تکیہ اُسی پروردگار عالم وحدہ لاشریک کی ذات پر ہی
یہان تو بادشاہ و صاحبقران مین یہ تقریر ہو رہی ہی ادھر قسیم و جسیم جو اپنی فرودگاہ پر پہونچے لشکر
نے پڑاؤ پر آکر کمر کھولی یہ دونون دربار مین آئے سب سردار حاضر ہوئے قسیم نے اہل دربار
سے کہا کہ تمنے دیکھا کیونکر بھائی نے غزالان و سہراب کو زخمی کیا اگر وہ اُسکے بیرنہ اُٹھا لیجاتے
تو یہ اُنکو بھی مثل ان سب کے قتل کرتے اور لاشین جلا دیتے اہل دربار نے کہا کہ آپ دونون بھائی
کا مثل و نظیر نہین ہی آپکے سحر کا جواب نہین ہی نہ قوت کا اگر کوئی قوت بازو سے مقابلہ کرے تو آپ
اُسکو بھی زیر کرلین قسیم نے کہا کہ طبل جنگ بجے فوراً نقارہ رزمی پر چوب پڑی ہرکارون نے یہ خبر
لشکر اسلام مین پہونچائی کہ پھر لشکر کفار مین طبل رزمی بجا ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی
بفضل ایزدی و تائید ربانی کوس حربی بجے یہان بھی بموجب حکم بادشاہ نقارے پر چوب پڑی
سب لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا سب لوگ سامان جنگ کرنے لگے اُدھر لشکر کفار مین
بھی سامان جنگ ہونے لگا ہر ایک ساحر اپنے سحر کو جگانے لگا بادشاہ اسلام نے حکم نواخت
طبل دے کر دربار برخاست کیا یہان تو سب سردار اپنا بندوبست کر رہے ہین اُدھر لشکر کفار
مین جب قسیم طبل جنگ بجنے کا حکم دے چکا تو اُسنے حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون ہم کچھ دیر گانا
سنین گے کیونکہ جسدن سے ہم یہان آئے ہین ایک دن بھی محفل رقص و سرود نہین ہوا ہی سوا
رنج و غم کے یہ نابکار بھائیون کا بھی غم بھول گئے ایسی اس فتح سے خوش ہوئے اُسی وقت طائفہ
حاضر ہوئے ایک مطربہ نے محفل مین آکر یہ غزل گائی

غزل

گھر کبھی ہم اُنکے گھر کے برابر بنائینگے
فرماتے ہین وہ یون دل نازک کو توڑ کر
ہم بیچ کو توڑ کے خنجر بنائین گے
چھلا ہوا ہے ہاتھ کا دیدین ہمین جھڑوا
دیکھین تو شیشہ گر اسے کیونکر بنائینگے
اپنا مزار متصل در بنائین گے
اُسکو دل جہاز کا لنگر بنائینگے
فرماتے ہین وہ سرمہ کا دنبالہ پونچھکر

اُس نازنین نے یہ غزل خوب بتا بتا کے گائی اہل محفل اُس مطربہ
کی تعریف کرنے لگے اور محظوظ ہوکر سب اہل محفل نے بہت انعام دیا کہ وہ مالامال ہوگئی اب دوسرے
طائفہ کو حکم ملا کہ وہ حاضر ہو بموجب حکم دوسرا طائفہ بھی حاضر ہوا پہلے وہ گت ناچی اُسکے بعد کھڑے
ہوکر اُس رقاصہ نے یہ غزل داغ کی بہ ایجان داؤدی اس ادا سے گانے لگی

غزل

مٹ گئے عشق مین گھر سیکڑون ویران ہوکر
جب کہین جاتے ہو آتے ہو پشیمان ہوکر
اُسکو حسرت نہ رہے دشمن ایمان ہوکر
ہمتو اُس داغ کے قائل ہین جو چمکے تا حشر
درد سر ہونے لگا سُننکے زیادہ تعریف
سانس بیتاب قدم تیز پریشان نظر
خیر بہتر ہی تغافل ہی ہی سُن لینا
مصلحت سے نہ کیا جور تو کیا ہوتا ہی
پھر گئی آنکھ تیری گردش دوران ہوکر
تمکو جانا نہین آتا ابھی مہمان ہوکر
کوئی دن دیکھ لو اے داغ مسلمان ہوکر
دل کے پردے مین چراغ تہ دامان ہوکر
اُٹھ گئے آج وہ محفل سے پشیمان ہوکر
آئے ہو کیا طرف گور غریبان ہوکر
جان پر کھیل گیا کوئی پریشان ہوکر
آدمی توبہ کرے دل سے پشیمان ہوکر

ناسلے رہجاتے ہین رک رک کے مرے سینہ مین
یہ ہنر دست جنون کا یہ سلیقہ دیکھو
کس خرابی مین ہین آزار محبت والے
دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہین
اپنے ہاتھون سے وہ خط چاک کرو اے قاصد
ضعف سے خوش ہون کہ جب ہاتھ رکھا سینہ پر
اس نزاکت سے یہ ٹڈے ہوکے گلے پر میرے
تیری حسرت مجھے لائی ہو تری محفل مین
ہاے ویرانی دل بے سرو سامانی دل
نور رکھتا ہو مرے دل مین کہ ہر آہ کے ساتھ
پاس رہنے کی محبت بھی تو ہو جاتی ہے
تجھکو معلوم بھی ہو رات کو در پہ تیرے
داغ تو کیسے سے جاتا ہو جو تھانے کو

تیر بیٹھا ہے ترے حلق کا دربان ہوکر
دھجیان اُڑتی ہین دامن کی گریبان ہوکر
یہ بگڑتا ہو مرض قابل درمان ہوکر
کوئی جو چاہے کرے آنکھ سے پنہان ہوکر
یہ رہیگا مرے سینے مین گریبان ہوکر
اُنگلیان چبھ گئین دل مین تیری مژگان ہوکر
تیری تلوار نہ رہجائے گریبان ہوکر
مین نہ نکلونگا کبھی غیر کا ارمان ہوکر
تیرے ارمان بھی پچھتائے ہین مہمان ہوکر
رہگئی برق تجلی سے نمایان ہوکر
کیون کہین جائین ہماری شب ہجران ہوکر
نالے کرتا ہو کوئی روز غزلخوان ہوکر
شرم آتی نہین کمبخت مسلمان ہوکر

یہ غزل اُس نازنین نے اس غضب سے گائی کہ وہ تمام محفل اُسکی اداؤن سے پامال ہوگئی ہر ایک اپنے دل کو پکڑ کر رہگیا جو عاشق تن تھے وہ آہ آہ کرنے لگے اُنکے روبرو تصویر یار پھرنے لگی یہ محفل رقص و سرود تا نصف شب برپا رہی آخر کو قسیم نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے یہان دونون طرف طلایہ پھرا کیا صداے ہوشیار باش بلند رہی طبل رزمی بجا کیا اُدھر سمندر شاہ جو شہر مین گیا روز تو دربار نہ کرتا تھا آج تھوڑی دیر دربار کیا اُسکے بعد دربار برخاست کیا اور سب اہل دربار کو رخصت کیا خود داخل محل ہوا آج بہت خوش ہو محل مین جا کر حکم دیا کہ ہر اسد قت ناچ دیکھین گے یہان بھی ایک گائن حاضر ہوکر یہ غزل نہایت نازو ادا سے گائی غزل

تمنا مرض ہوئی نا امیدی
کبھی تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا
برائی تری کچھ نہین بات کیا ہو
لگا ہون مین جادو سا کچھ کردیا تھا

ابھی تو ہمین غنچہ دل سے ملا تھا
یہ کیا ہو گیا اور مرے دل مین کیا تھا
کہا مین مرا حال تم تک بھی پہونچا
مرا دل ہی یہ میرے حق مین برا تھا
بلا مین جو کچھ اُسکے ملنے سے دیکھین

گل اُسکا گریبان و دست صبا تھا
جو اسطرح غیرون سے ملتا رہی
کہا تب اچنبھا سا کچھ مین سُنا تھا
تم آکر جو پہلے سے مجھ سے ملے تھے
نہ ملتے تو اے درد اُس سے بھلا تھا

اُس نازنین نے اس نازو ادا سے گائی کہ سمندر شاہ جھومنے لگا اُدھر گلاب جو روز اپنے مکان مین جاتا تھا تو خوش ہوتا تھا اور جو معرکہ گذرتا تھا سب مان سے بیان کرتا تھا آج جو گیا بہت رنجیدہ تھا مان نے جو صورت دیکھی پوچھا کہ اے گلاب کیون آج مزاج کیسا ہو اُسنے کہا کہ مزاج تو اچھا ہو مگر اے والدہ وہ صدمہ آج مجھکو پہونچا ہو کہ کبھی نہ پہونچیگا مان نے کہا کہ اے فرزند بیان کر اُسنے کہا کہ والدہ صاحبہ یہ تو آپکو معلوم تھا کہ غزالان لشکر اسلام کے ساتھ تھی کل کا معرکہ تو مین نے بیان کیا تھا کہ سہراب نے نکلکر سلیم جادو و حلیم جادو کو قتل کیا تھا آج جسیم خود مقابلے کو نکلا اُسکے مقابلے کو غزالان نکل گئی تو خوب سحر چلے غزالان نے اُسکے سحر رد کیے آخر کو جسیم نے آئینہ سحر دکھا کر اُسکو مبتلاے سحر کیا اُسکے بعد اور ایک سردار نکلا وہ بھی اُسی طور سے مبتلاے سحر ہوا

پھر سہراب نکلا وہ بھی خوب خوب لڑا اور مقابلہ کیا آخر کو وہ بھی جسیم کے ہاتھ سے زخمی ہوا اُسکو بھی اُسکے
بیرا اُٹھا لیگئے گلاب نے کل حال جنگ بیان کیا اور کہا کہ یہ افسوس ہی کہ اگر وہ گیسو بریدہ شریک
اہل اسلام نہوتی تو ضرور مین مقابلہ کرتا جسیم کی یہ بھی لیاقت تھی کہ عزالان کو زخمی کر سکتا یا وہ اُسکے
ہاتھ سے زک پاتی مگر یہ سب انجام اُسکے اہل اسلام کی شراکت سے ہوا کہ مین بھی کھڑا دیکھا کیا سمندر
شاہ بھی تماشاے جنگ کھڑا دیکھا کیا اِسکی مان نے کہا کہ ای بیٹا پھر اسکا افسوس ہی کیا جو کہ اپنے
قبضہ سے نکل گیا اور دوسرون کی شراکت کی اُسکا کسی طور سے صدمہ کرنا بیکار ہی کیونکہ وہ ہمارا اب
نہین ہی بلکہ وہ ہمارے خون کا پیاسا ہی اور ہماری ذلت کا خواستگار ہی پھر ہم اُسکی ذلت پر کیون رنج و
غم کرین بلکہ خلاف ہی گلاب نے کہا کہ یہ آپکا بجا ارشاد ہی مگر عزیز کی ذلت نہین دیکھی جاتی خواہ وہ
شریک اپنا ہو خواہ نہو مگر اب کیا ہوتا ہی جو ہونا تھا وہ ہو گیا کیونکہ اب جبتک جسیم قتل نہوگا اُسوقت
تک اُسکا اِس عذاب سے نجات پانا غیر ممکن ہی اسی بلا مین وہ تڑپ تڑپ کر مر جائینگے مان
نے کہا کہ ای فرزند تو اُسکا بیکار غم کرتا ہی جبکہ اُسکو تیرا رنج و غم نہین ہی اُسنے مجکو اور تجکو دونون کو ترک
کیا اور رون کی شراکت کی اور اُن لوگون کی شراکت کی ہی جو کہ جان کے ہم سب کے دشمن ایمان کے
حریف بھی اُسکے لیے کیا ضرورت ہی جو ہم غم کرین ہمارے نزدیک وہ اُسی دن مر گئی جسدن سے
ہمسے جدا ہوئی ہمارے نزدیک مردہ ہی پھر مردے کے لیے صدمہ کرنا بالکل خلاف دانائی ہی اور
نہ یہ ممکن ہی کہ وہ اب ہماری شرکت کرے جو ہم اُسکے لیے کوشش کرین گلاب نے کہا کہ یہ جو آپنے
ارشاد کیا کہ وہ اب ہماری شرکت نہ کرے گی جو ہم اُسکے لیے کوشش کرین اگر وہ شرکت بھی
کرے تو کوشش نہین ہو سکتی ہی سواے اس امر کے کہ سمندر شاہ سے مخالفت کرین جسیم سے
مقابلہ کرین اُسکو قتل کرین جب وہ رہائی پائے یہ تو غیر ممکن ہی اور نہ کوئی لشکر اسلام مین ساحر ہی
جو اُسکو قتل کرے سُنا گیا ہی کہ قسیم اس فکر مین ہی کہ جو کہ لشکر اسلام کا صاحبقران ہی اُسکا اسم اعظم
بند کرے اگر اسم اعظم بند ہو گیا تو پھر تمام لشکر اسلام کا خاتمہ ہی مان نے کہا کہ تمکو اس سے کیا تم نہ رنج
کرو اُس ننگ خاندان کا اور یہ تصور کر لو کہ اُسکو مرے ہوئے ایک زمانہ ہوا اگر اُسی زمانہ مین
مر جاتی جب اُسکے مرنے کی خبر آئی تھی تو کیا تھا یہ خیال کر لو کہ وہ اُسیوقت مر گئی جب دوسرون
کی شریک ہوئی اب اُسکا صدمہ کرنا بیکار ہی گلاب نے کہا کہ اب یہ نہ خیال کیا جائیگا تو کیا ہوگا
کیا اُسکے لیے سمندر شاہ سے بگاڑی جائیگی یہ تو ممکن نہین ہی بس مین تو صبر کر چکا ہون یہ کہکر مان کے
پاس سے اُٹھا اور اپنے مقام پر آیا اسی فکر مین مبتلا رہا مان بھی اسی تردد مین رہی وہ رات گزری
یہ صبح کو درباری لباس پہنکر سمندر شاہ کے پاس گیا سمندر شاہ سب کو لیکر طرف میدان کے
چلا وہان رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا بوقت سحر دونون لشکر میدان مین آکر
صف آرا ہوئے نقیب نقابت کر کے لشکر مین چلے گئے سمندر شاہ بھی آکر ایک جانب اپنے
مقام پر کھڑا ہوا کہ لشکر کفار سے جسیم سیاہ پوش نکلا اور اُسنے میدان کارزار مین آکر آواز دی کہ ای
فرقۂ خدا پرستان تمنے کوئی تدبیر صلح کی نہ کی اُسی طور سے میدان مین براے مقابلہ نکلے معلوم ہوا کہ
تمھاری قضا ہی آئی ہی بس اب جسکو مقابلہ کرنا ہو میرے مقابلے کو آئے مین میدان مین موجود
ہون یہ جو جسیم نے کہا صاحبقران نے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ کوئی اِس نابکار کے مقابلے کو نہ
جائے کیونکہ یہ ساحر ہی مین خود جاتا ہون اسلیے کہ صاحب اسم اعظم ہون اہل لشکر نے عرض کیا کہ

ہم کبھی آپ کو نہ جانے دینگے جبتک ہم لوگ زندہ ہین اُسوقت تک آپ میدان جنگ مین نہ تشریف لیجائین جب یہ کلمہ صاحبقران نے اہل لشکر سے سُنا مجبور ہوئے بس ایک سردار بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا جمشید سیاہ پوش نے سحر کیا وہی سوار صحرا سے پیدا ہوا اُسنے خداپرست سے مقابلہ کیا جیسے مقابلہ کیا خداپرست نے تلوار ماری اُسنے سر جھکا دیا تلوار سر پر پڑی کہ اُسکا سر شق ہوا اُس سر سے ایک جانور پیدا ہوا اور اُس خداپرست کے سر پر آکر ایک ذفیر دی بس ذفیر کا دینا تھا کہ ایک برق چمک کر گری اُسکے گرنے سے تاریکی ہوئی زمانہ تیرہ و تار نظر آنے لگا بعد ایک لمحہ کے وہ تاریکی برطرف ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو سب نے دیکھا کہ وہ خداپرست زمین پر پڑا ہوا ہے اور سر اُسکے تن پر نہین ہے اور وہ سوار اُسی طور سے کھڑا ہوا ہے اُسکے کہین نشان زخم نہ تھا اب تو لشکر اسلام سے تانتا بندھ گیا سردار نکلنے لگے اور قتل ہونے لگے دوپہر تک بیس سرداروں کی نوبت آئی اُسنے اُسی طور سے سب کو قتل کیا اب تمام لشکر اسلام مین طلاطم پڑ گیا یہ حال دیکھکر صاحبقران نے خود قصد کیا کہ مین خود براے مقابلہ نکلون مرکب کو پھیر کر طرف تخت شاہی کے لائے اور عرض کیا کہ مجھکو اجازت میدان مرحمت فرمائیے کیونکہ اس گبر ناہنجار نے قیامت برپا کر رکھی ہے یہ بدون میرے جائے نہ قتل ہوگا کیونکہ وہ ساحر ہے اور یہ لوگ غیر ساحر ہین یہ اُسکا کیا کر سکتے ہین سب جاکر مبتلاے سحر ہوتے ہین اس سے کیا فائدہ ہے کہ بندگان خدا کی جانین برباد ہون اور مین صاحب باطل السحر ہون میرے ساتھ اُسکا سحر کچھ کام نہ دیگا مین اُسکا سحر باطل کرکے قتل کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو نہوگا کہ مین آپ کو جانے دون اگر یہی قصد ہے تو مین بھی ہمراہ چلتا ہون کیونکہ میری حکومت آپکی وجہ سے ہے مین پھر کیا کرونگا جب آپ لشکر مین نہونگے بادشاہ نے جو یہ فرمایا تو صاحبقران عالیجاہ نے اُسکے جواب مین یہ فرمایا کہ نظر بخداے کریم فرمائیے مین جاکر اس نابکار کو قتل کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ضرور ہے مگر ابھی ایسا وقت نہین ہے کہ آپ تشریف لیجائین پہلے مین جاکر اپنا حوصلہ نکال لون پھر آپ کو اختیار ہے اسی گفتگو مین سب عزیز و سردار لشکر قریب بادشاہ و صاحبقران آگئے ہر ایک نے عرض کیا کہ جبتک ہمارے دم مین دم ہے ہم حضور کو براے مقابلہ نہ جانے دینگے اگر وہ ساحر ہے تو ہو ہمکو مرتبۂ شہادت نصیب ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ بھائیون مین صاحب اسم اعظم ہون میرے روبرو اُسکا سحر نہ چلیگا مجھپر اُس نابکار کا سحر تاثیر نہ کریگا پھر اس سے کیا حاصل کہ تم لوگ جاکر اپنی جانین برباد کرو اُن سب نے عرض کیا کہ جسوقت تک ہم غلام زندہ ہین یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہم آپ کو طرف میدان کے قدم بڑھانے دین صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی کہ اتنے مین مملوک نے عرض کیا کہ یہ غلام اب اُسکے مقابلے کو جائیگا میرے بعد آپ کو اختیار ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا مملوک سب سے رخصت ہوکر میدان مین آیا اُس سے مقابلہ کیا بس جیسے ہی مملوک نے تلوار اُٹھائی اُس سوار نے ایک چیخ ماری کہ تمام زمین کانپ گئی اور شق ہوئی مملوک مع مرکب اُس زمین مین سما گیا اور ایک غبار بلند ہوا اب جو وہ غبار برطرف ہوا سب نے دیکھا کہ مملوک کی لاش پڑی ہوئی ہے یہ حال دیکھکر نبیرۂ جناب صاحبقران ثانی جمشید بن داراب سیمین زرہ اپنے پرے سے مرکب کو چھیڑ کر نکلے اور بادشاہ سے اجازت جنگ لیکر میدان مین آئے اور اُس سوار سے مقابلہ کیا اُسنے ایکبار پھر

چیخ ماری کہ اُسی طور سے زمین شق ہوئی اور پھر غبار بلند ہوا تاریکی چھاگئی جب وہ غبار برطرف
ہوا اُسی طور سے اُنکی بھی لاش پڑی ہوئی تھی اب تو لشکر مین صداے گریہ سے ایک شور برپا
تھا لشکر مین طلاطم تھا یہ حال دیکھکر صاحبقران نے خود قصد فرمایا کہ بادشاہ نے روکا اور سب
سردار گرد صاحبقران کے جمع ہو گئے ہر ایک صاحبقران کے روبرو ہاتھ جوڑ رہا ہی کہ آپ
تشریف نہ لیجائیے ابھی ہم لوگ موجود ہین جب ہم لوگ نہونگے اُسوقت پھر آپ کو اختیار ہی اُدھر
بادشاہ الگ منع فرمارہے ہین ایک شور و غل برپا ہی ابھی کوئی لشکر اسلام سے مقابلہ کو نہین آیا ہی
کوئی دوپہر سے کچھ دن نے تجاوز کیا ہی یہ نابکار مبارز طلب کر رہا ہی نہ صاحبقران کسی سردار کو
اجازت دیتے ہین اور نہ تو صاحبقران کو سردار میدان مین جانے دیتے ہین یہان تو یہ حال ہی
کہ ایک مرتبہ سمت جنوب سے ایک غبار بلند ہوا اُس غبار کا رنگ کاہی تھا شعر از دامن دشت
عاج اورنگ + گردے برخاست تو تیار رنگ دیگر ز گرد و غبارے کہ شد بر سپہر + رہ رفتن خویش
گم کرد مہر + یہ گرد جو اُٹھی اُس گرد سے تمام صحرا تیرہ و تاریک ہو گیا اب یہ جو عالم لشکر اسلام و
کفار نے دیکھا سب لوگ اُس طرف متوجہ ہوئے بادشاہ نے صاحبقران زمان سے فرمایا
کہ اچھا اس گرد کو دیکھ لیجیے کہ یہ کیسی گرد بلند ہوئی ہی پھر آپ مقابلہ کو تشریف لیجائیے گا اب
صاحبقران و کل سردار اُس گرد کی طرف دیکھنے لگے جبیسم سیاہ پوش بھی اُسی طرف متوجہ ہوا
سمندر شاہ بھی اُس گرد کی طرف دیکھنے لگا اُس گرد کا یہ حال تھا کہ بلند ہوتی ہوئی چلی آتی تھی
تمام صحرا تاریک نظر آتا تھا یہ حالت تھی کہ گرد تیرہ تیرہ سر گرد با آسمان رسیدہ و پاے گرد بزمین
دوزیدہ مثل زلف محبوبان کے پیچیدہ یہ آئی وہ آئی پس وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی
پس اُسکے شق ہونے سے روشنی ہوئی اب جو دیکھا کہ اُس گرد کے اندر سے گرد سبز رنگ پیدا
ہوئی کہ جس سے تمام صحرا زمرد گون ہو گیا ہر ایک شجر پر عالم بہار نظر آنے لگا تمام سبزہ جو کہ دھانی تھا
ہرا ہو گیا اُس گرد سبز رنگ سے صداے سم مرکب آرہی تھی سنانین جو چمک رہی تھین یہ معلوم
ہوتا تھا کہ گویا زمرد کی کشتیون مین خودون کی کلغیان عجب لطف دکھاتی تھین یہ جو سب نے دیکھا بادشاہ
نے صاحبقران سے فرمایا کہ کوئی لشکر آتا ہی اُدھر سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ اُستاد کوئی
ہمارا مددگار اور آتا ہی تمنے بیکار سب کو طلب کیا قسیم نے آکر فیصلہ کر دیا اب کیا ضرورت ہی جبیسم
نے تو سب کو قتل کر ڈالا آپ ملاحظہ فرمارہے ہین کہ کیا طلاطم لشکر اسلام مین پڑا ہوا ہی بڑے بڑے
سردار جبیسم سیاہ پوش نے قتل کیے عشاق نے کہا کہ اگر کوئی آپکا مددگار آتا ہی تو آنے دیجیے
پھر کیا کیا جائے اور اچھا ہی کہ وہ بھی شریک قسیم ہو کر مقابلہ کریگا سمندر شاہ نے کہا کہ ہان یہان
تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر قسیم و جبیسم نے خیال کیا کہ کوئی نہ کوئی سمندر شاہ کے طلب کیے ہوئے
ہین کہ لشکر لیکر براے کمک سمندر شاہ آتا ہی اب آکر کیا کریگا مین نے تو خاتمہ کر دیا ہی راوی نے بیان
کیا ہی کہ وہ گرد سبز رنگ آکر شق ہوئی اُس گرد سے اسی علم سبز رنگ کہ جسکے پردون پر تعریف خداے
وحدہ لاشریک تحریر تھی ظاہر ہوئے آگے آگے سقے سبز وردیان پہنے ہوئے چھڑکاؤ کرتے ہوئے
ان دونون لشکرون کو دیکھکر ایک جانب صف باندھکر کھڑے ہو گئے اُن علمدارون نے جو لشکر دیکھے
یہ بھی ایک مرتبہ سب کے سب صف بستہ ہوئے اُسکے عقب مین اور جلوس سواری تھا جب
سب جلوس سواری آچکا تو دیکھا کہ ایک نقابدار سبز پوش مرکب سبز رنگ پر سوار نقاب سبز رنگ

منھ پر پڑی ہوئی شمشیر زمردنگار ڈرواب مین نیزہ کنوتی مرکب پر رکھا ہوا خود زمردگون سر پر زرہ
زمردنگار بر مین سپر دوش پر ترکش لگا ہوا کمان کیانی بالاے دوش موزے پانون مین اور
داستانین ہاتھون مین مرکب اُڑاے ہوئے چلا آتا ہو گرد اُسکے سرداران زمرد پوش مرکبون
پر سوار عقب مین لشکر قریب اسی ہزار کے سب سبزپوش دوش بدوش جلتہ پوش چار آئینہ بند
رکاب برکاب کنوتی سے کنوتی مرکب کی ملی ہوئی سم سے سم دم سے دم برابر باگین اُٹھائے
ہوئے اسی طرف چلا آتا ہو یہ حسن ہو اُس نقابدار کا کہ اُسکے روے روشن کی ضو سے تمام صحرا
روشن ہو گیا روے آفتاب شرمندہ ہو گیا باوجودیکہ منھ پر نقاب پڑی ہوئی تھی اُسپر یہ حال
تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ وہان کے کھیت سے آفتاب طالع ہوا ہو یہ رعب و داب تھا اور یہ معلوم
ہوتا تھا کہ شیر نریان چلا آتا ہو وہ سبز پوشاک بہت عمدہ معلوم ہوتی تھی اُسکے جسم مین اُس لشکر
قلیل مین جو تھا وہ شیر یا اژدر معلوم ہوتا تھا نقابدار سبزپوش نے جو اُن لشکرون کو میدان
مین صف آرا دیکھا اور اپنے لشکر کے سامان کو ایک طرف صف بستہ پایا نقابدار نے اپنے
لشکر کو حکم دیا کہ اسی مقام پر فروکش ہو لشکر نے جو یہ حکم پایا چنانچہ اٹالہ سبز رنگ کا عقب مین
لشکر کے تھا وہ ارابون پر سے اُتارا گیا بارگاہ برپا ہونے لگی اور بہت سے خیمے برپا ہوئے
مگر سب سبز رنگ تھے وہ جو بارگاہ درمیان مین خیمون کے برپا ہوئی مخمل سبز کی تھی اُسپر کارچوبی
کام کیا ہوا تھا طلائی کلس چڑھا ہوا تھا وہ مثل آفتاب کے اپنی چمک دکھا رہا تھا اُس بارگاہ کا
شمسہ شمسہ آفتاب کو ماند کرتا تھا وہ بارگاہ یہ معلوم ہوتی تھی کہ زیر آسمان اور ایک آسمان قائم
ہوا ہو بلندی اُسکی اسقدر تھی کہ کلس قریب آسمان کے پہونچگیا تھا نگاہ اُسکی بلندی پر کام نہ کرتی
تھی رفعت اُسکی آسمان سے کم نہ تھی اُدھر تو یہ بارگاہ فلک فرسا برپا ہونے لگی اُدھر
نقابدار سبزپوش اپنے لشکر کو لے کر ایک طرف صف آرا ہوا اسمندر شاہ نے عشاق سے
کہا کہ میرا گمان غلط نکلا یہ بھی کوئی خداپرست ہو میرا مددگار نہین ہو اور نہ اہل اسلام کا مددگار
ہو وہ تو اپنے لشکر کو لے کر ایک طرف صف آرا ہوا ہو نہ معلوم کون ہو عشاق نے کہا کہ معلوم
ہو جائیگا جو کچھ ہونا ہو گا وہ ہو گا اُدھر قسیم نے جو نقابدار کو دیکھا اُسکا تمام جسم کانپ گیا ایک
رعب اُسپر غالب ہوا ایسی حال جسیم سیاہ پوش کا ہوا یہ تو میدان مین کھڑا ہوا تھا مگر بند بند
کانپ رہا تھا نقابدار آکر جو صف آرا ہوا صاحبقران نے جو نقابدار سبزپوش کو دیکھا
ایک محبت پیدا ہوئی بادشاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ای جہان پناہ خداوند بارگاہ جب سے
یہ نقابدار آیا ہو اسکی محبت میرے قلب مین پیدا ہوئی ہو اور یہی جی چاہتا ہو کہ اسکو گلے سے
لگا لون شہنشاہ قریب تھے اُنھون نے عرض کیا کہ ای صاحبقران عالم یہ وہی نقابدار ہو
جو کہ مہرابیہ پر آیا تھا یاران مہراب شاہ کے سپہ سالار کو قتل کر کے بارگاہ پر قبضہ کر لیا تھا اور
اسد ثانی نے اسی نقابدار کے لشکر سے بارگاہ چھین لی تھی یہی نقابدار دعوی صاحبقرانی
رکھتا ہو اور آپ سے بانے طلب کر رہا تھا مین نے لاکھ کہا کہ صاحبقران کی خدمت مین
چلو اُسنے انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ ابکی مرتبہ آکر امتحان کرونگا یہی معلوم ہوتا ہو کہ آپ سے
مقابلہ کرنے آیا ہو اسی نقابدار سبزپوش نے میری دعوت کی تھی آپ نے اسی کے نام نامہ
تحریر فرمایا تھا صاحبقران زمان نے فرمایا کہ یہ وہی نقابدار ہو شہنشاہ نے عرض کیا کہ جی ہان

صاحبقران نے فرمایا کہ جب تو صرف نام دلاوری کا حال سُنکے محبت پیدا ہوئی تھی اب جب سے
دیکھا ہی تو وہ چند اُنس ہوگیا ہی کوئی مقابلہ کی ضرورت نہین ہی مین یون ہی اتنا تو صاحبقرانی اسکو دونگا
یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر نقابدار سبزپوش نے جو دو لشکر صف آرا دیکھے اور ایک نابکار
کو دیکھا کہ تخت پر سوار میدان مین کھڑا ہوا ہی اور ایک سوار پلنگینہ پوش اُسکے تخت کے روبرو
کھڑا ہوا اور بہت سی لاشین میدان مین پڑی ہین اُسکے مقابلہ مین ایک لشکر کثیر مثل مور و ملخ کے
صف آرا ہی اُسمین ایک طلاطم ہی بہت سے سردار ایک مقام پر جمع ہین ایک جوان سے کلام
کر رہے ہین ایک بادشاہ تخت پر سوار ہی اُس سے وہ جوان کچھ تقریر کر رہا ہی اُس مجمع مین وہ
بھی جوان ہی کہ جسکی مین نے دعوت کی تھی جبکہ مین صحرا سیہ پر پہونچا تھا اور بارگاہ مین سے کھانا
لے لی تھی اور وہ جوان بجد تھا کہ صاحبقران کی خدمت مین چلو مین نے اقرار کیا تھا کہ جب ابکی
مرتبہ آؤنگا تو خدمت مین صاحبقران عالیجاہ کے چلونگا اور وہ عیار بھی ہی جو کہ نامہ لے کر
آیا تھا جسکو سب خواجہ ثالث کہتے ہین اور وہ بھی جوان ہی جو کہ میرے لشکر سے بارگاہ چھین لیگیا
تھا جسکا نام اسد ہی نقابدار سبزپوش نے جوان سب کو دیکھا جن جن کو پہچانتا تھا اُنکو پہچان لیا
کہ وہ لوگ ہین اِسنے خیال کیا کہ یہ لشکر صاحبقران ہی ایک طرف دیکھا کہ ایک بادشاہ ہی مگر ساحر
ان دونون لشکرون سے الگ چند سردارون سے کھڑا ہوا ہی اور اسی طرف دیکھ رہا ہی اور وہ جو
لشکر اسلام ہی اُسکے مقابل لشکر کفار رہی وہ سب ساحر ہین یہ دیکھکر بس نقابدار سبزپوش نے
چند ہرکارون سے کہا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ کون لشکر ہی اور یہ لاشین کس طرف کی ہین اور یہ کون میدان
مین کھڑا ہی وہ ہرکارے طرف اُن لشکرون کے آئے چند ہرکارے تو لشکر کفار مین گئے اور چند
ہرکارے لشکر اسلام مین آئے اور لشکر اسلام سے خبر دریافت کرکے خدمت نقابدار مین آئے
اور عرض کیا کہ یہ جو لشکر کثیر صف آرا ہی یہ لشکر اسلام ہی اور وہ جو جوان جسکو سب گھیرے ہوئے
کھڑے ہین صاحبقران ہین بادشاہ سے اجازت میدان کے خواستگار ہین بادشاہ اور سب سردار
مانع ہین میدان مین نہین جانے دیتے ہین اور یہ جو لشکر اِس لشکر کے مقابلہ مین صف آرا ہی یہ
لشکر کفار ہی اِسکا افسر و حاکم قسیم و جسیم جادو ہین یہ لشکر ساحران ہی یہ لشکر کمک کو سمندر شاہ کے
آیا ہی سمندر شاہ کی طرف سے صاحبقران والاشان سے مقابلہ کر رہا ہی سمندر شاہ بھی تماشائے
جنگ دیکھنے آیا ہی یہ جو لاشین میدان مین پڑی ہین لشکر اسلام کے سردارون کی ہین کیونکہ آج
کئی دن سے لشکر اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی لشکر اسلام مین دو ساحر تھے تین دن تک اُنھون نے
لشکر کفار سے مقابلہ کیا بہت سے سردارون کو لشکر کفار کے قتل کیا چنانچہ دو بھائی قسیم و جسیم
کے مقابلہ کو نکلے وہ دونون ساحر ہاتھ سے سہراب جادو کے جو کہ لشکر اسلام کا شریک تھا
مارے گئے چنانچہ کل برہم ہو کر جو جسیم سیاہ پوش مقابلہ کو نکلا اُن دونون ساحرون کو بھی
زخمی کیا اور بہت سے سردارون کو مارا جب شام ہو گئی تو اپنا لشکر لیکر واپس گئے پھر صبح کو صف
آرائی ہوئی یہ سردار مقابلے کو نکلے یہ جو سوار اسکے تخت کے روبرو کھڑا ہی اِسی نے سب کو قتل
کیا ہی صاحبقران نے نکلنے کا قصد کیا تھا کہ سب سردار مانع آئے ہین منع کر رہے ہین جناب
صاحبقران نہین مانتے ہین ہرکارے جو کہ لشکر اسلام سے آئے تھے وہ یہ عرض کر رہے تھے
کہ وہ ہرکارے بھی آکر پہونچے جو کہ لشکر کفار کو گئے ہوئے تھے اُنھون نے بھی وہی عرض کیا جو کہ یہ ہرکارے

بیان کر رہے تھے کہ اتنے عرصہ مین اُس سوار نے لشکر اسلام کی طرف دیکھکر کہا کہ کیا کوئی میرے مقابلہ
کو نہ آئیگا بس جرأت تمام ہوگئی اسی پر دعوی تھا کہ ہم ساحر ہین یہ جو کلمات جسیم سیاہ پوش نے کہے
تو صاحبقران کو نہایت غصہ آیا اور قصد کیا کہ سب کو چھوڑ کر میدان مین جاؤن کہ اُدھر نقابدار
سے سب ہرکارے حال کہہ چکے تھے نقابدار کو سُنکے بہت غصہ آیا اسنے جو مبارز طلب کیا یہ کلام اُسکا
نقابدار کو اور بھی ناگوار ہوا ایک مرتبہ پود امرکب کا لیکر صدا دی کہ او نابکار کیا بیہودہ بکتا ہی مین
تیرا حریف آپہونچا مین تیری جان کا ملک الموت ہون تو میرا شکار ہی یہ صدا دیکر اور مرکب کو چمکا کر اُسکی
طرف چلا سرداروں نے عرض کیا کہ آپ سُن چکے ہین کہ یہ ساحر ہی اور جسیم سیاہ پوش کا سحر ہی اور
پھر آپ دیدہ و دانستہ اُسکے مقابلے کو تشریف لیے جاتے ہین اپنے کو گام اژدر مین گراتے ہین یہ کوئی
جوانمردی نہین ہی پرائی بلا اپنے سر مول لیتے ہین وہ تو لشکر صاحبقران سے مبارز طلب ہی جسکے کہ
آپ خود حریف ہین اچھا ہوگا کہ یہ لشکر صاحبقران کا یون ہی خاتمہ ہو جائے اُنکی صاحبقرانی
کو ترقی ہو کیونکہ بہت لشکر ہی آپ کہانتک مقابلہ کرینگے نقابدار نے برہم ہو کر اپنے سرداروں کو
جواب دیا کہ یہ کیا بیہودہ خیال ہین وہ لوگ سب خدا پرست ہین مین یہ نہین چاہتا ہون کہ خدا پرست
قتل ہون اور مین دیکھا کرون یہ تو میرے اُنکے فساد ہی مگر کفار کے مقابل ہم وہ ایک ہین مین
ضرور ہی اُنکی کمک کرونگا جب میرے اُنکے مقابلہ ہوگا دیکھا جائیگا میری یہ خواہش نہین ہی کہ یہ
خدا پرست میرے روبرو کفار کے ہاتھ سے پائمال ہون اور یہ جو تمنے کہا کہ وہ ساحر ہی اور یہ سوار
سحر کا ہی تمنے کیا نہین دیکھا کہ ابھی کل کا ذکر ہی کہ جب آشوب جادو سے شہر آشوب بیہر پر مقابلہ ہوا
ہی وہ بھی تو ساحرہ تھی اور تمام لشکر اُسکا ساحرون کا تھا مگر میرا کیا کر لیا مین نے سب سحر اُسکے رد
کیے آخر کو مین شہر آشوب پر فتحیاب ہوا اُسی طور سے مین اُسے بھی قتل کرونگا میری صاحبقرانی
کا اسی پر امتحان ہی نقابدار سبز پوش نے یہ کہکر اور سردارون کو روک کر مرکب کو مہمیز کرکے چلا
اُدھر صاحبقران جو قصد چلنے کا کر رہے تھے کہ خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ
تشریف رکھین نقابدار اُس سوار سے مقابلہ کرنے جاتا ہی دیکھیے وہ نصف میدان طی کر چکا ہی
یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے سر اُٹھا کر جو دیکھا تو دراصل نقابدار نصف میدان طی
کر چکا ہی ایک مرتبہ کلیجے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا افسوس اس نقابدار کی مفت جان گئی بادشاہ
نے بھی افسوس کیا ہر ایک سردار کو افسوس ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم جا کر اس
نقابدار کو منع کرو اور آگاہ کرو کہ یہ لشکر ساحران ہی اور یہ سحر کا سوار ہی اصلی سوار نہین ہی تم اس سے
مقابلہ کو نہ جاؤ ورنہ قتل ہوگے میرے لشکر کے بہت سے سردار قتل ہو چکے ہین از برائے خدا
تم اسکے مقابلے کو نہ جاؤ خواجہ نے کہا کہ مجکو کیا ضرورت ہی جو مین منع کرون کیا ایسی میری ضرورت
اُس سے لاحق ہی ہین کیا غرض ہی جو بیکار کو منع کرین آپکو تو ہر ایک سے محبت ہو جاتی ہی معلوم
ہوتا ہی کہ آپ کو دوسری علت ہوگئی ہی جس خوبصورت اور جوان کو دیکھا اُسکی محبت ہوگئی اگر
محبت آپکے دل مین اُسکی ہوئی ہی تو آپ منع فرمائین مین تو نہ جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ
ای خواجہ یہ کونسا وقت مذاق کا ہی بس اپنے مذاق کو رہنے دو اور جا کر منع کرو خواجہ نے کہا مین
تو کبھی نہ جاؤنگا مجکو اس نقابدار سے خوف معلوم ہوتا ہی اور یہ نقابدار بہت چالاک معلوم
ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر خواجہ تم منع کروگے تو مین تمکو بہت انعام دونگا اس خدمت کے

صلہ مین مین تمکو ایک ہزار روپیہ دونگا خواجہ نے کہا کہ لائیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہان
میدان جنگ ہی یہان روپیہ کہان جب بارگاہ مین جائین گے تو دینگے تم اطمینان رکھو خواجہ
نے کہا کہ رقعہ تحریر کر دیجیے صاحبقران نے فرمایا کہ یہان دوات قلم کاغذ کہان خواجہ نے عرض
کیا کہ سب موجود ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم یہان تقریر کیا کروگے اور وہان
نقابدار اُسکے مقابلہ مین پہونچ جائیگا بادشاہ نے یہ سُنکے خواجہ سے کہا کہ آپ منع فرمائین مین
آپکو روپیہ دونگا خواجہ نے کہا کہ اب میرا اطمینان ہو گیا یہ کہکر خواجہ صف سے لشکر کے نکلے
اور وسط مین میدان کے آئے نقابدار تین حصہ میدان کے طی کر چکا تھا قریب تھا کہ اُس سوار کے مقابل
مین پہونچے کہ خواجہ نے بآواز بلند پکار کر کہا کہ ای نقابدار اس سوار کے مقابلہ کو نہ جاؤ یہ سحر ہی
جسیم جادوگا جو کہ تخت پر سوار میدان مین کھڑا ہی اسنے کل سے کئی سرداروں کو ہمارے لشکر کے
قتل کیا ہی اسکے مقابلے کو نہ جاؤ صاحبقران منع کرتے ہین یہ جو خواجہ نے کہا نقابدار نے
جواب دیا کہ مین ساحر سے نہین خوف کرتا ہون بلکہ ساحر کش ہون میری تلوار سے ہزارون ساحر
قتل ہوئے ہین مین صاحبقران ہون کیون خوف کرون نہ مجکو اپنی جان کا خوف ہی بس معلوم ہوا
کہ مین ہی صاحبقران ہون اور جو لوگ دعوی صاحبقرانی کرتے ہین بالکل غلط اُنکا دعوی ہی
جو کہ صاحبقران ہوتے ہین وہ کسی سے نہین خوف کرتے ہین لبس مین کیون خوف کرون کیا
ضرورت ہی یہ کہکر اور مرکب کی باگ لیکر طرف اُس سوار کے چلا خواجہ نے صاحبقران کی
طرف دیکھکر کہا کہ مین نے بموجب آپ کے حکم کے منع کیا اُسنے یہ جواب دیا خواجہ نے اپنے دل
مین کہا کہ اب مین مجبور ہون یہ کہکر اپنے لشکر مین چلے آئے یہان نقابدار سبز پوش اُس سوار
کے مقابل پہونچا اُس سوار نے کہا کہ تو کون ہی جو میرے مقابلے کو آیا ہی مین تو لشکر اسلام سے
مقابلہ کر رہا ہون اور اُنھین کے لشکر سے مبارز بھی طلب کیا ہی وہ میرے مقابلے کو آتے تو بیکار
کو تیل ماش ہونے کو آتا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ مین تیرے قتل کرنے کو آیا ہون تیری قضا
میرے ہاتھ سے ہی مین تجکو قتل کرونگا بہت لاف وگزاف نہ کر اپنا وار کر بس یہ جو نقابدار نے
کہا اُس سوار نے تلوار کا وار کیا نقابدار نے خالی دے کر اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی
مروڑکر تلوار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اور وہی تلوار لے کر جو وار کیا اُسنے اُسی طور سے سر جھکا
دیا تلوار اُسکے سر پر پڑکر اُچٹ گئی خط تک نہ آیا بس نقابدار کو تلوار اُچٹ جانے سے غصہ آگیا
اور دوسرا وار کیا اُسنے پھر اُسیطور سے سر جھکا دیا اُدھر جسیم سیاہ پوش نے سحر کیا کہ پھر وہ فولاد
کا ہو گیا تلوار اُچٹ گئی کیونکہ جسیم کو معلوم ہو گیا تھا کہ اسپر سحر نہ اثر کریگا کیونکہ جب کوئی مقابلہ کو آتا
تھا یہ سحر سے دریافت کر لیتا تھا کہ اسکا قاتل یہ تو نہین ہی اِسے معلوم ہو جاتا تھا کہ نہین ہی جب نقابدار
مقابلے کو آیا اسنے اپنے سحر سے دریافت کر لیا تھا کہ یہ اِسکے ہاتھ سے قتل ہوگا تو معلوم ہوا تھا کہ
یہ تیرے سحر کو رد کریگا یہ بڑا زبردست ہی بس اِس سبب سے وہ پتھر کا کر دیتا تھا جب دو مرتبہ
تلوار اُچٹ گئی تو نقابدار کو بہت غصہ آیا برہم ہو کر اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور زور کیا جسیم
نے سحر کیا کہ نقابدار کا زور کم ہو جائے مگر بسبب اُس تختی سحر کے جو کہ آشوب نے بنائی تھی
اور نقابدار کو دی تھی اور اُس تعویذ کے سبب سے جو کہ دایہ نے دیا تھا سحر نے نقابدار پر
اثر نہ کیا اِسنے سحر کیا کہ نقابدار اُسکو نہ اُٹھا سکے یہ بھی سحر کارگر نہوا اب جسیم سیاہ پوش نہایت حیران

ہی بس نقابدار نے اسکو اُٹھا کر مرکب پر سے زمین پر مارا اور اپنے مرکب پر سے کود کر اُسکے
سینہ پر سوار ہوا اور اُسکے سر کو خوب مضبوط پکڑ کر جو جھٹکا دیا تو جنبر گردن پر سے وہ سر جدا ہو گیا
گلے سے اُسکے بجائے خون کے آگ نکلی اُس آگ نے قصد کیا کہ نقابدار کو جلاؤن مگر کچھ
نقابدار کا نہ بنا سکی نقابدار کے گرد آ کے گل ہو کر رہگئی جیسے ہی آگ اُسکے گلے سے نکلی نقابدار
جست کر کے دور جا کھڑے ہوئے وہ آگ اُسکے تن مین لگ گئی اور ایک شعلہ بھڑک کر مرکب
پر جا گرا مرکب بھی جلنے لگا ایک شور و غل برپا ہوا اطلاطم مچ گیا آگ برسنے لگی تھوڑے عرصہ تک
یہی حال رہا بعد اسکے وہ سب حالت برطرف ہوئی اور سب علامتین جو کہ سحر کی تھین جاتی رہین
یہ حال دیکھکر جسیم سیاہ پوش کو بہت غصہ آیا اُدھر لشکر نقابدار نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اُدھر
صاحبقران زمان یہ حال دیکھکر بہت خوش ہوئے بادشاہ سے فرمایا کہ اس نقابدار نے
کس دلیری سے اس سوار کو واصل جہنم کیا کیا دلیری کی ہی ضرور یہ کسی فقیر کا یا کسی مرد بزرگ کا
بھیجا ہوا ہی جو اس دلیری سے اِس سوار کے مقابلہ کو گیا جسیم کے تو ہوش جاتے رہے ہونگے
بادشاہ نے فرمایا کہ دراصل بڑی جرأت کی یہان بادشاہ و صاحبقران مین گفتگو ہو رہی ہی اور
ہر سردار صاحبقران کا خوش ہو رہا ہی جسیم کی یہ نوبت ہوئی کہ کانپ گیا اپنے سردارون سے
کہنے لگا کہ ضرور یہ نقابدار ساحر ہی دیکھو کس طور سے بلا خوف و خطر اسنے آکر اس سوار سحر جسیم
کو قتل کیا سردارون نے عرض کیا کہ ضرور جیسا آپ فرماتے ہین ویسا ہی ہی اُدھر سمندر شاہ
نے عشاق سے کہا کہ اے اُستاد یہ نقابدار ضرور ساحر زبردست ہی تب تو اسنے اس جرأت
سے جسیم کے سحر کو دفع کیا اور سوار کو چیر کر پھینکدیا عشاق نے کہا کہ اے سمندر شاہ یہ تو ساحر نہین
معلوم ہوتا ہی مگر یہ ضرور ہی کہ کوئی نہ کوئی ساحر زبردست اِسکا مددگار ہی وہ پوشیدہ طور سے کمک
کرتا ہی سمندر شاہ نے کہا بہر طور جو کچھ ہو سو ہو یہ کام سحر کا ہی اے اُستاد یہ نہ ثابت ہوا کہ اس
نقابدار کو کیا خصومت ہی جو اسنے آکر مقابلہ کیا عشاق نے کہا کہ کیا آپکی عقل ہی بموجب مصرعہ
برین عقل و دانش بباید گریست ٭ وہ سب خدا پرست ہین اور یہ نقابدار بھی خدا پرست ہی یہی
سبب ہی جیسے تم اُنکے حریف ہو ویسے کل خدا پرستون کے یہ لوگ باہم ایک ہین کسی حال مین
جدا نہین ہین سمندر شاہ نے کہا کہ اب معلوم ہوا خیر یہ بھی آیا ہی تو جائیگا کہان اب مقابلہ ملاحظہ
فرمائیے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نقابدار نے اُس سوار کا سر اُکھیڑ ڈالا وہ سوار جل گیا جسیم
کو بہت غصہ آیا بس ایک مرتبہ تخت سحر کو بڑھا کر صدا دی کہ او نقابدار تو نے غضب کیا کہ میرے
سوار سحر کو قتل کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر اور قریب نقابدار پہونچکر گلدستہ
جو کہ تخت پر رکھا ہوا تھا اُٹھا کر نقابدار پر مارا وہ گلدستہ پھٹا اور اُس سے آگ برسنے لگی
مگر گرد نقابدار کے برستی تھی قریب نقابدار کے نہ آتی تھی بس تھوڑے عرصہ کے بعد وہ
آگ خود بخود برطرف ہو گئی نقابدار کا ایک تار لباس نہ میلا ہوا نقابدار نے صدا دی کہ او
گبر اب مکاری کر چکا اور کوئی سحر کر جسیم نے جب دیکھا کہ گلدستۂ سحر نے آگ برسائی اور اُس آگ
نے بالکل اُسپر اثر نہ کیا اسنے برہم ہو کر اپنے بال توڑے اور اُسپر سحر کر کے وہ بال زمین پر
پھینکدیے اور کہا کہ اژدر بنکر نقابدار کو نگل جاوہ اژدر منھ کھولکر طرف نقابدار کے چلا
اور نقابدار کے قریب پہونچکر وہی بال ہو کر رہگیا نقابدار نے ہنسکر جسیم سے فرمایا کہ اے

کافر کیا یہ بال تیرے سر پر وبال تھے جو تو نے تو چار پھینک دیے دیکھ تو جسکو تو نے اژدر بنا کر میری
طرف بھیجا تھا وہ وبال ہو کر رہ گئے یہ جو نقابدار نے کہا اب جو جیسم نے خیال کیا تو ذرا اصل بال
پڑے ہوئے ہین بس ایک مرتبہ اُسنے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولا نکالکر اُسکو طرف
ہوا کے پھینکا وہ گولہ چلا گیا تھوڑے عرصہ مین اُس طرف سے ایک شیر ببر غراتا ہوا پیدا ہوا اور
نقابدار پر آکر حملہ در ہوا بس نقابدار نے ایک طمانچہ جو اُس شیر کے مارا اُسکا سر تن سے اُڑ
گیا اُسکے سر سے فوارہ خون کا نکلا وہ طرف نقابدار کے چلا اور قریب نقابدار پہونچکر وہ بھی
برطرف ہو گیا ایک شعلہ اُسکے جسم سے پیدا ہوا وہ شیر بھی جلکر خاک سیاہ ہو گیا اسنے ابر سحر سے
پانی برسایا نقابدار پر کچھ اثر نہ کیا برف برسائی کچھ تاثیر نہوئی اسنے کئی سحر اور کیے وہ سب دفع
ہوئے جب یہ عاجز ہوا اُسنے خیال کیا کہ یہ سحر سے نہ زیر ہوگا بلکہ اس سے مقابلہ پہلوانی کیا جائے
یہ خیال کرکے کہا کہ ای نقابدار مین نے سُنا ہی کہ تو بہت زبردست پہلوان ہی اور اب یہ معلوم ہوا
کہ تو بھی ساحر زبردست ہی بس تیرے سحر کا تو امتحان ہو گیا اب مین تجھ سے مقابلہ تلوار کا کرتا ہون
نقابدار نے فرمایا کہ مین ہر طرح موجود ہون تیرا جس طور سے جی چاہے مقابلہ کر مین کسی طور سے تیرے
مقابلے سے باہر نہین ہون جیسم نے کہا کہ اچھا آ میرے تیرے کشتی ہو یہ کہکر اپنے تخت پر سے کود!
اور سحر کیا کہ میرا لنگر گران ہو جائے بس یہ دیکھکر نقابدار بھی اپنے مرکب پر سے زمین پر کودے
اُسنے سحر کیا کہ نقابدار کا زور کم ہو میرے مقابلے مین وہان سحر کب اثر کرتا ہی یہ اُسکے قریب پہونچے
اُسنے اُنکی گردن پر ہاتھ رکھا اُسکو یہ معلوم ہوا کہ گویا کوہ گران میرے اوپر پھٹ پڑا یہ حال دیکھکر
جیسم کے ہوش جاتے رہے اپنے دل مین کہا کہ مین نے تو سحر کیا تھا کہ اسکا زور و طاقت کم
ہو وہان اور زیادہ ہو گیا خیر دیکھا جائیگا اب یہ داؤن پیچ کرنے لگا اور آہستہ آہستہ سحر بھی کرنے
لگا مگر سحر کچھ تاثیر نہین کرتا ہی نقابدار نے چند داؤن اُسکے روک کر اپنا جو داؤن کیا اور کمر زنجیر
پکڑکر جو زور کیا اُسکو سر سے اُٹھا کر بلند کیا اور گرد سر چرخ دیا اور کہا کہ کیا کہتا ہی شناخت مین اُس
پروردگار عالم وحدہ لاشریک کے اور مذہب باطل کو ترک کر میری اطاعت کر اُسنے کلام سخت
کہے بس نقابدار کو غصہ آگیا بس اُنھون نے اُٹھا کر زمین پر دے مارا اور جھٹ پٹ اُسکی چھاتی
پر سوار ہوئے اور کہا کہ اب بھی مذہب اسلام قبول کر اُسنے پھر کچھ کہا اُنکو اور زیادہ غصہ آگیا
اُسکی چھاتی پر سے اُٹھے اور ایک پاؤن کو دونون ہاتھون سے اور ایک پاؤن کو نیچے دباکر
جو زور کیا اُسنے قصد کیا کہ سحر کرکے پنجہ کا بچاؤن مگر یہ کب مہلت دیتے ہین ایک ہی زور مین
ناف تک چیر ڈالا دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین مثل کرباس کہنہ کے چیر ڈالا
اُسکا مرنا تھا ایک مرتبہ آندھی سیاہ اُٹھی برف باری و سنگ باری ہونے لگی آگ برسنے لگی
شور و غل کی صدا آنے لگی بیر اُسکے غل مچانے لگے تمام عالم تاریک ہو گیا صدا آئی کشتی جوان کہ نام
من جیسم سیاہ پوش جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آئی
وہ تاریکی برطرف ہوئی اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ لاش جیسم جادو کی پڑی ہوئی دو ٹکڑے اُسکے
ہین بس یہ دیکھکر لشکر نقابدار مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی سب سرداران نقابدار بہت خوش
ہوئے ہر ایک کی زبان پر نعرہ تکبیر بلند تھا لشکر اسلام سے بھی صدائے نعرہ تکبیر بلند ہوئی جناب
صاحبقران عالیجاہ بہت خوش ہوئے بادشاہ سے فرمایا کہ کیا کام کیا ہی نقابدار نے بصدائے بلند

فرمایا کہ واہ واہ کیا کہنا جو کہ جری و بہادر ہوتے ہین وہ یون ہی حریف کو قتل کرتے ہین نقابدار
نے کچھ جواب نہ دیا تلوار علم کرکے جوش جرات مین آکر جھومتا اور صدا دی کہ اے لشکر کفار و ساحران
غدار اور کسی کو میرے مقابلے کو روانہ کرو بس اسکے قتل ہونے سے سب کے جی چھوٹ گئے تھے
دم ٹوٹ گئے تھے اب یہ جو نقابدار نے صدا دی کہ کون میرے مقابلہ کو آتا ہی یہ جو نقابدار
نے کہا اہل لشکر کفار نے قصد کیا کہ ایک مرتبہ گرز و تیغ و نارنج سحر کے پکڑ پکڑ کر نقابدار پر جا پڑین مگر
قسیم نے سب کو منع کیا اور کہا کہ ایک ایک مقابلے کو جائے کیونکہ ابھی مین موجود ہون میری
زندگی مین جنگ مغلوبہ نہ کرو یہ جو قسیم نے کہا سب اہل لشکر خاموش کھڑے ہو گئے مگر اب کوئی
مقابلے کو نہین جاتا ہی یہ خیال کرتا ہی کہ جب جسیم ایسے ساحر کو اسنے یون قتل کیا تو ہماری کیا اصل
ہی ہمکو بھی قتل کر ڈالیگا بڑا غضب تو یہ ہی کہ اسپر سحر نہین اثر کرتا ہی ایسے ایسے خیال کرکے کوئی
مقابلے کو فرداً فرداً نہین نکلتا ہی قسیم ادھر ادھر دیکھ رہا ہی یہان تو یہ حال ہی کہ نقابدار مبارز طلب
کر رہا ہی ادھر سمندر شاہ نے عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ دیکھا آپ نے کہ کیونکر نقابدار نے
جسیم کو چیر کر پھینکدیا کیسا ساحر زبردست قتل ہوا ضرور کوئی نہ کوئی ساحر اسکا مددگار ہی یا یہ خود
ساحر ہی کیونکہ جو سحر جسیم نے اسپر کیا کسی سحر نے تاثیر نہ کی ہمتو سنتے تھے اور اکثر کتابون مین بھی لکھا
ہی کہ خداپرست سحر نہین جانتے ہین میرے نزدیک یہ امر بالکل غلط ہی خداپرست بہت بڑے
ساحر ہوتے ہین عشاق نے کہا کہ حضور اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہی اے سمندر شاہ وہی امر
ہین یا تو یہ خود ساحر ہی یا کوئی ساحر اسکا مددگار ہی گلاب نے عرض کیا کہ اگر خلاف طبع نہو تو مین
بھی کچھ عرض کرون سمندر شاہ نے کہا کہ ضرور بیان کرو گلاب نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے
کہ خداپرست سحر نہین جانتے ہین ہان اُنکے پاس اکثر اسم اور دعائین اُنکے مذہب کے موافق
ایسی ہین کہ جنکے سبب سے اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی جیسے کہ اسم اعظم صاحبقران کے پاس ہی اسیطرح
سے کوئی نہ کوئی دعا اس نقابدار کے پاس بھی ہوگی سمندر شاہ نے کہا کہ ہان یہ بھی ہوسکتا
ہی عشاق نے کہا کہ گلاب نے بہت بڑی بات بیان کی جو کہ دل نے قبول کرلی ضرور یہی
امر ہی کوئی اسم اُنکے مذہب کے موافق ضرور اس نقابدار کے پاس ہی جبکہ اسکو یہ ثابت
ہو گیا کہ یہ ساحر ہی اور یہ سوار سحر کا بنا ہوا ہی اور اسقدر آدمیون کو اسنے قتل کیا ہی پھر کیا سبب
تھا کہ بلاخوف و خطر اسکی طرف چلا گیا اور مقابلہ پر آمادہ ہوا باوجودیکہ لشکر اسلام کے لوگون
نے اسکو آگاہ بھی کیا مگر اسنے نہ سُنا بس ضرور اسکو کسی امر پر بھروسا ہی جو یون ساحرون سے
مقابلہ کرنے پر آمادہ ہی خیر دیکھا جائیگا اب کون لشکر کفار سے مقابلہ کو نکلتا ہی سمندر شاہ نے
کہا کہ اُستاد سب لشکر نے قصد کیا تھا کہ ایک مرتبہ حملہ کرین مگر قسیم نے شاید منع کیا لشکر تھم
گیا اب کوئی مقابلہ کو نہین نکلتا ہی قسیم ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی عشاق اُسنے کہا کہ اس نقابدار
کے مقابلہ کو کوئی نہین نکلے گا کیونکہ سب کو یقین ہو گیا ہی کہ یہ نقابدار ضرور قتل کریگا جبکہ جسیم ایسے
ساحر کو اسنے یون قتل کیا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ اُستاد یہ خداپرست بڑے صاحب اقبال
اور خوش نصیب ہین کہ جبکہ یہ نوبت پہونچی کہ لشکر تباہ ہو بہت سے سردار قتل ہوئے لشکر
کی تباہی کا زمانہ قریب پہونچا کہ جو کہ افسر انکے تھا وہ مقابلے کو چلنے پر آمادہ ہوا اُسوقت نقابدار
نے آکر کمک کی کیا طلاطم لشکر کفار مین برپا ہوا تھا عشاق نے کہا کہ ضرور خوش نصیب و صاحب اقبال

یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی اُدھر نقابدار مبارز طلب کر رہا ہی ابھی کوئی مقابلہ کو لشکر کفار سے نہین
نکلا ہی ہر شخص ایک ایک کا منھ دیکھ رہا ہی کہ کوئی مقابلے کو نکلے تو خیر ورنہ مین خود جاؤن راوی
نے بیان کیا ہی کہ یہ حال بھی ضرور قابل تحریر ہی کہ جب جسیم سیاہ پوش ہاتھ سے نقابدار سبز پوش
کے قتل ہوا اُدھر تو جسیم قتل ہوا اور اُدھر یا تو سہراب وغزالان دونون بستر پر پڑے ہوئے
آہ آہ کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ ان دونون کو غش آگیا یہ دونون حالت غشی مین ہو گئے تھے کہ انکے
ابھی تک زخم نہ اچھے ہوئے تھے اُسی طور سے وہ مبتلا سے ہوتے بس جیسے ہی غش آیا ایک دھوان
اُنکے جسم سے اُٹھا وہ تمام آبلے اور جو زخم تھے سب برطرف ہو گئے وہ لوگ اچھے ہو گئے جیسے
کبھی علیل ہی نہ تھے اُدھر غزالان نے اپنے نوکرون سے اور اُدھر سہراب نے اپنے ملازمین
سے دریافت کیا کہ تم لوگ تو میدان جنگ مین ہمراہ صاحبقران کے گئے تھے اور بمقابلہ جسیم
سیاہ پوش لشکر آراستہ ہوا تھا لشکر کفار سے جسیم جادو مقابلے کو نکلا تھا ہم اُس سے مقابلہ کو
گئے تھے اپنے خیمے مین کیونکر آگئے خادمون نے عرض کیا کہ آپ جسیم کے ہاتھ سے زخمی ہوئے
تھے آپ کے بیر آپ کو آپ کے خیمے مین پہونچا گئے تھے جو حالت انکی تھی سب بیان کی کہا کہ یہ
حالت آپکی تھی کہ یکایک آپکو غش آگیا آپکے جسم سے دھوان بلند ہوا اب جو ہمنے دیکھا نہ وہ آبلہ
تھے نہ وہ زخم تھے انکو خود بخود ہوش بھی آگیا ہی غزالان وسہراب نے دریافت کیا کہ لشکر کا
کیا حال ہی اُنھون نے عرض کیا کہ کل آپ دونون صاحبون کے زخمی ہونے کے بعد اور سترہ
سردار مقابلے کو نکلے وہ جسیم سیاہ پوش کے ہاتھ سے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اُس ناری نے
اُنکی لاشون کو بھی جلا دیا شام کو اپنے لشکر کو واپس گیا صبح کو پھر میدان مین دونون لشکر صف آرا
ہوئے تھے ہمکو آج کا کچھ حال نہین معلوم کیونکہ ہم اِس مقام سے کہین گئے نہین نہ کوئی خبر آئی
جب شام کو لشکر واپس آئیگا تو حال معلوم ہوگا یہ حال جو سہراب وغزالان نے اپنے اپنے خادمون سے
سُنا تو خیال کیا کہ معلوم ہوا کہ ہم سحر مین جسیم سیاہ پوش کے مبتلا تھے اُسکو کسی نہ کسی نے ضرور
قتل کیا کہ ہمنے اُسکے سحر سے نجات پائی چلو میدان کو دیکھین کہ کیا واقعہ ہو گیا ہی جسیم کو واصل جہنم
کیا یہ خیال کر کے سہراب اپنے خیمے سے اور غزالان اپنے خیمہ سے آلات حرب کو ضرب سے
آراستہ ہو کر نکلی سہراب نے سحر سے تخت تیار کیا غزالان طاؤس سحر پر سوار ہوئی یہ دونون
طرف میدان کے چلے یہانتک کہ جب میدان مین لشکر سے نکل کر پہونچے تو دیکھا کہ ایک طرف
لشکر کفار صف بستہ ہی ایک طرف لشکر اسلام ہی اور ایک طرف ایک مختصر لشکر اور خدا پرستون
کا صف آرا ہی اور ایک نقابدار میدان مین مرکب پر سوار لشکر کفار کی طرف منھ کیے ہوئے کھڑا ہی
اور لاش جسیم سیاہ پوش کی پڑی ہوئی ہی میدان مین یہ دونون پہلے خدمت مین بادشاہ کے
آئے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے جواب سلام دے کر فرمایا کہ تم لوگ تندرست ہو گئے کیونکر
تندرست ہوئے سہراب وغزالان نے عرض کیا کہ جب ہم دربار مین حاضر ہونگے تو سب حال
عرض کرینگے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا یہ دونون وہان سے خدمت مین صاحبقران کے آئے
صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران اُنکو دیکھکر خوش ہو گئے وہ تقریر صاحبقران سے اُنھون نے
کی جبکہ صاحبقران نے حالت تندرستی کا سوال کیا جب اُنھون نے وہی جواب دیا صاحبقران
نے فرمایا کہ اپنے مقام پر جاکر مقیم ہو غزالان وسہراب اپنے اپنے مقام پر آکر ٹھہرے یہ تھوڑی ہی

دیر ٹھہرے تھے زیادہ عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ یکایک ایک مرتبہ صحرا سے گرد اُڑی راوی نے بیان
کیا ہو کہ اُس گرد سے وہ سردار ظاہر ہوئے جو کہ ہاتھ سے جسیم سیاہ پوش کے قتل ہوئے تھے
لشکر اسلام کے اُس اجمال کی تفصیل یہ ہو کہ جسیم نے یہ کیا تھا کہ جو سردار لشکر اسلام کا میدان مین
آیا اور مقابلہ کیا اُسنے سحر کیا کہ غبار پیدا ہوا وہ سوار اور وہ سردار دونون اُس غبار مین پوشیدہ
ہوا اُدھر اُسنے سحر کر کے سحر کا پتلہ اُسکی صورت کا سر کاٹ کر ڈالدیا وہ اُسکو گرفتار کر کے لے گیا
لینے سحر سے ایک کوہ اُس صحرا مین تھا اُسکے درے مین قید کر دیتا تھا اُسکا قصد یہ تھا کہ تمام لشکر
جب گرفتار کر لونگا تو اُسوقت سب کو ایک مرتبہ قتل کرونگا اِس سبب سے قید کرتا تھا سب کے
سب جسیم کے سحر مین گرفتار تھے اُدھر جب ہاتھ سے نقابدار کے جسیم قتل ہوا تو اُسی درے
مین یہ سب سردار مبتلاے سحر ہوکر یہ سب بیہوش ہو گئے تھے وہ قید سحر اُنکے جسمون پر سے خود
بخود دور ہو گئی اب جو اُنکو ہوش آیا اور اپنے کو قید سے آزاد پایا ایک نے دوسرے سے کہا کہ
بھائی یہ کیا ابھی تو ہم اور تم گرفتار تھے یا یہ کہ خود بخود بیہوش ہوئے اب جو ہوشیار ہوئے اپنے
کو رہا پایا یہ امر ہمارے خیال مین نہ آیا مملوک نے کہا کہ ہم لوگ اسیر سحر تھے معلوم یہ ہوتا ہو
کہ صاحبقران عالیشان نے اُسکو قتل کیا اُسکے مرنے سے ہم سب نے رہائی پائی سب نے
کہا تم سچ کہتے ہو جمشید بن داراب سیمین زرہ نے فرمایا کہ چلو دیکھین کہ لشکر کا کیا حال ہے
بس یہ سب سردار اُس درۂ کوہ سے طرف اپنے لشکر کے چلے چونکہ وہ درہ قریب تھا یہ گرد
جو بلند ہوئی تھی وہ انھین سردارون کے آنے کی تھی جسیم سیاہ پوش نے یہ تدبیر کی تھی کہ ان
سب کو مع مرکب قید کیا تھا یہ سب اپنے اپنے مرکب پر سوار ہو کر قریب لشکر پہونچے انھون نے
بھی وہی معرکہ دیکھا کہ ایک اور لشکر صف آرا ہو نقابدار سبز پوش میدان مین کھڑا ہوا ہو اور
ایک طرف جسیم کا لاشہ پڑا ہوا ہو جب صاحبقران نے اپنے سردارون کو دیکھا بہت خوش
ہوئے وہ سردار خدمت مین صاحبقران و بادشاہ کے آئے سب کو سلام کر کے اپنے
اپنے مقام پر آکر قائم ہوئے پھر لشکر مین اُسی طور سے گہما گہمی ہو گئی اُدھر جب یہ حال قسیم نے
دیکھا کہ کوئی مقابلے کو نہین نکلتا ہو اُسنے خود قصد کیا اور تخت سحر کو اپنے اُڑا کر طرف میدان کے
چلا سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ اُستاد یہ کیا واقعہ ہوا خیر یہ تو معلوم تھا کہ سہراب اور ملکہ
تیغ الان کو اُنکے پیر اُٹھا لیگئے تھے وہ زندہ تھے جب جسیم سیاہ پوش مرا تو وہ تندرست ہو گئے
اور لشکر مین آئے اِن سردارون کو تو جسیم نے ہم سب کے روبرو قتل کیا تھا یہ کیونکر زندہ ہو گئے
عشاق نے جواب دیا میرے خیال مین تو یہ امر آتا ہو کہ جسیم نے یہ تدبیر کی تھی کہ انکی صورت
کے پتلے قتل کیے ہین اہل اسلام کے دکھانے کے لیے ان سردارون کو کسی مقام پر قید کیا
تھا اُسکا قصد یہ تھا کہ جب سب لشکر گرفتار ہولے اُسوقت ایک مرتبہ سب کو قتل کرون وہ قتل
ہوا یہ اُس مقام پر رہا ہوئے سمندر شاہ نے کہا کہ آپکا گمان بہت درست ہو اور بجا ارشاد
ہوا اب قسیم کی جنگ کا تماشہ ملاحظہ فرمائیے راوی نے بیان کیا ہو کہ اب وہ وقت ہو کہ کوئی
پہر بھر دن باقی ہو جب قسیم نے اپنے تخت سحر کو طرف نقابدار کے بڑھایا تھا یہ تخت کو بڑھا کر قریب
نقابدار کے آیا اور کہا کہ اے نقابدار مین نے سُنا تھا اور اکثر کتابون مین دیکھا تھا کہ خدا پرست
ساحر نہین ہوتے ہین سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتے ہین مگر آج معلوم ہوا کہ یہ سب کہنے کی بات ہو

خدا پرست بہت بڑے ساحر ہوتے ہین اگر تو ساحر نہوتا تو میرے بھائی جیسم کو یون نہ قتل کرتا کیونکہ
وہ بہت بڑا ساحر تھا بعد میرے وہی ساحر تھا پھر مین یہ کیونکر تصور کرون کہ تم ساحر نہین ہو ایسے
ساحر ہو کہ جسکے سحر کا کوئی رد کرنے والا نہین ہی کسی بہت بڑے ساحر زبردست و صاحب کمال سے
تو نے سحر تعلیم پایا ہی جو ایسے ساحر زبردست کو تو نے ایک چشم زدن مین قتل کیا چونکہ وہ واقف
نہ تھا بدین سبب تیرے ہاتھ سے قتل ہوا اب مین تو جان گیا کہ تو بھی ساحر ہی اب میرے ہاتھ سے تیرا
بچنا محال ہی مگر ایک امر کا عجب ہی کہ تو نے جیسم سیاہ پوش کے سحر کو دفع کیا کوئی اپنا سحر نہ کیا یہ
بات سنکر نقابدار نے فرمایا کہ کیا مزخرفات بیہودہ تقریر کرتا ہی ہم لوگ سحر کو کفر و ساحر کو کافر جانتے
ہین یہ ہمارا شیوہ نہین ہی کہ کسی کو سحر سے قتل کرین یا سحر جانتے ہون تو پوشیدہ کرین یہ خیال تیرا خام
ہی تصور ناتمام ہی یہ امر بالکل شجاعت و جوانمردی کے خلاف ہی ہمارا خدا ہمارے ہر امر مین کمک
کرتا ہی ہم ساحر کو بدتر از سگ و خوک جانتے ہین اور اپنے خدا کے فضل سے اُسکو مثل سگ ناپاک
کے قتل کرتے ہین جیسا کہ تو نے دیکھا کہ کیونکر جیسم ناپاک کو قتل کیا جو کہ ہمہ تن سحر مجسم تھا بس اپنی زبان
کو بند کر اور جو تجکو کرنا ہو وہ کر مین کسی امر مین ماہر نہین ہون جو تو سحر کریگا وہ میرے قریب آکر برطرف
ہو جائیگا اور خداوند کریم کے فضل سے تو میرا کچھ بنا نہ سکیگا قسیم نے کہا اگر تو ساحر نہین ہی اور سحر
نہین جانتا ہی تو کوئی ساحر تیرا ضرور مددگار ہی کہ وہ پوشیدہ رہتا ہی جو تیرے اوپر سحر کرتا ہی وہ اُسکو
رد کرتا ہی یہی اسکا سبب ہی جو تو بچتا ہی نقابدار سبز پوش نے کہا کہ یہ نامردون کا کام ہی کہ غیر کے
بھروسے پر مقابلہ کرین ہم لوگ غیر کی کمک ننگ و عار جانتے ہین سوا ے مدد خدا کے اُسی کی کمک
کے خواستگار رہین جو سب کا مالک و مختار ہی بس مین تجھ سے کہتا ہون کہ تو میری اطاعت کر سحر کو
ترک کر مذہب اسلام کو قبول کر ورنہ مثل جیسم کے تو بھی میرے ہاتھ سے قتل ہوگا قسیم نے جواب
دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا تو مجکو کیا قتل کریگا تیری بھی یہ لیاقت ہی یہ شعر تو نے سُنا ہوگا شعر نہ ہر جا مرکب
توان تاختن * کہ جاہا سپر باید انداختن * وہ وقت گذر گیا کہ تو نے جیسم کو قتل کیا وہ اور وقت تھا
اب وہ زمانہ نہین ہی تیری اسی قدر زندگی تھی نقابدار سبز پوش نے کہا کہ بس زبان کو روک اپنے
حربے کو سنبھال مین تیرے مقابلے کو موجود ہون شعر بیار انچہ داری ز مردی نشان * کمان کیانی
و گرز گران * یہ میدان رزم ہی نہ جاے بزم یہان کوئی گفت و شنید کا موقع نہین ہی اگر کچھ گفت و شنید
کرنا ہی تو میدان مین کیون آیا پہلے پیام و سلام کر لیا ہوتا اُسکے بعد مقابلے کو نکلا ہوتا قسیم نے کہا
کہ معلوم ہوا تیری قضا ہی آئی ہی مین کیا کرون یہ کہکر اور اپنے تخت سحر کو بڑھا کر میدان مین آیا
راوی کہتا ہی کہ اسکے پاس کوئی شئ اسباب سحر سے نہ تھی کیونکہ قاعدہ ہی کہ جو ساحران زبردست
ہوتے ہین اُنکے پاس جھولی وغیرہ نہین ہوتی ہی وہ صرف اشارون سے کام لیتے ہین بس اسنے
اشارہ کیا اور کہا کہ مین دیکھون کیونکر میرے اِس سحر سے تو محفوظ رہتا ہی یہ اشارہ کرنا تھا کہ ایک
غبار بلند ہوا اُس غبار سے ایک اژدہا ظاہر ہوا وہ اژدہا طرف اُس نقابدار کے اپنا مُنھ
کھولکر چلا نقابدار عالی مقدار اُسی طور سے اپنے مقام پر کھڑے رہے ذرا بھی حرکت نہ کی
جب وہ اژدر قریب نقابدار آیا خود بخود اُسکے سر سے ایک شعلہ نکلا اُسنے پہلے رخ طرف
نقابدار کے کیا اور قریب نقابدار پہونچکر واپس آیا اور لشکر قسیم کی طرف چلا و فقۃ لشکر
آکر گرا کئی سو ساحرون کو جلا دیا لشکر قسیم مین تلاطم مچ گیا یہ اُسی تختہ تعوید کا اثر تھا کہ ساحر کا

خود بخود واپس جائے اور صاحب تعویذ پر اثر نہ کرے بلکہ سحر کنندہ یا اُسکے ہمراہیون پر تاثیر
کرے ویسا ہی ہوا کہ لشکر قسیم کو جلانے لگا لشکر مین تلاطم پڑ گیا ہر ایک جان بچانے کی فکر مین
ہوا کہ کسی طور سے اپنی جان بچائے بعض یہ کہنے لگے کہ قسیم نے اِسوقت وہ حرکت کی کہ جیسے
کسی قسم کا ہاتی کرتا ہی وہ اپنے لشکر کو تباہ کرنے لگا وہ مثل ہوئی کہ یار کا غصہ بھتار پر دھوبی سے
بس نہ چلا بیل کے کان امیٹھے بندر کی بلا طویلہ کے سر نقابدار سے بس نہ چلا تو غصہ ہمپر اُتارنے
لگے یہ کہکر اہل لشکر پکارنے لگے کہ ہمنے کیا قصور کیا ہی جو ہمکو جلائے دیتے ہو لشکر تباہ ہوا جاتا ہی
ایسا سحر نہ کیا کرو جو کہ اپنے قابو مین نہو یہ جو اہل لشکر نے پکار کر کہا قسیم نے پلٹ کر جو دیکھا تو
یہ واقعہ نظر آیا کہ تمام لشکر مین آگ پھیلی ہوئی ہی لشکر کے لوگ اُس آگ کو سحر کر کے دفع کرتے
ہین مگر وہ آگ کسی طور سے نہین بجھتی ہی یہ حیران ہوا کہ یہ کیا سبب ہی کہ مین نے سحر کیا اور سحر
نے نقابدار پر کچھ اثر نہین کیا اور وہ سحر میرے لشکر پر اُلٹا پلٹ گیا سوا اِس تدبیر کے
کہ اِس سحر کو دفع کرون اپنے ہاتھ سے مٹاؤن اور اِسکے سوا کوئی تدبیر نہین ہی بس اِسنے
پلٹ کر ایک مشت خاک اُٹھا کر اُسپر کچھ پڑھکر طرف لشکر کے اُڑا دی اور اشارہ کیا کہ ایک
برق تڑپ کر اُس اژدر پر گری کہ وہ جلکر خاک ہو گیا اُدھر وہ آگ جو لشکر کو جلا رہی تھی سب
برطرف ہوئی اِسنے نقابدار سے کہا کہ تمتو کہتے تھے کہ ہم ساحر نہین ہین اور سحر کو کفر جانتے ہین
یہ کیا امر تھا کہ میرے سحر کو رد کر کے میرے لشکر پر گرا دیا میرے لشکر کو میرے سحر سے تباہ کیا
آخر کو خود ہی مجھے اپنے سحر کو مٹانا پڑا اسچ تو یہ ہی کہ کسی اچھے اُستاد کی تو نے خدمت کی ہی یہ اُسی
خدمت کا نتیجہ ہی نقابدار نے کہا کہ یہ تیرا خیال بالکل خام ہی میرے خدا نے تیرا سحر رد کیا اور
تیرے لشکر پر گرا دیا یہ اُسکا فضل ہی کہ تیرے ہی حربہ سے تیری سپاہ کو برباد کرایا کیونکہ یہ سب
کافر ہین یہ جو نقابدار نے فرمایا قسیم نے جواب دیا کہ ہم تیرے خدا کی قدرت کو دیکھتے ہین کہ
کیونکر تجکو اِس سحر سے محفوظ رکھتا ہی یہ کہکر اِسنے اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ دو پتلے پیدا ہوئے اُنکے
سر پر ایک صندوق تھا وہ صندوق لیکر اُسکے روبرو آئے اُسنے وہ صندوق اُنسے لیکر کھولا
اور اُسمین سے ایک ترنج نکالا اُسپر کچھ دم کر کے طرف نقابدار کے پھینکا وہ پتلے اُس
صندوق کو پہونچا کر غائب ہو گئے تھے وہ ترنج بڑے زور مین طرف نقابدار کے چلا اگر کوئی
اور اِس مقام پر ہوتا تو وہ ضرور تمام ہو جاتا مگر نقابدار اُسی تختی کے سبب سے اِس سحر سے
محفوظ رہا وہ ترنج قریب نقابدار آکر سرد ہو کر گر پڑا کوئی اثر اُسنے اپنا نقابدار پر نہ کیا جس
مقام پر آکر گرا تھا اُس مقام پہ ایک غار ہو گیا اور اُس مقام پر کی گھانس باوجودیکہ تر تھی سب
جل گئی یہ سحر بھی قسیم کا رد ہوا اب تو قسیم کو نہایت غصہ آیا اِسنے اُسی صندوق سے ایک فولادی
ڈبیہ نکالی اُسکو کھولا اُس ڈبیہ مین سے ایک طائر نکلا اُس طائر کو طرف نقابدار کے اُڑا دیا
وہ طائر قریب نقابدار پہلے تو بڑے زور مین آیا جب قریب پہونچا گرد سر نقابدار پر چرخ مارا
اور گرا اب جو دیکھا تو ایک طائر کاغذ کا تراشا ہوا تھا اب قسیم نے متواتر سحر کرنا شروع کیے جو سحر
کیا وہ قریب نقابدار پہونچکر برطرف ہو گیا یہ حال جو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا بادشاہ کی
طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ ضرور نقابدار کے پاس کوئی چیز از قسم ادعیہ متبرکہ ہی کہ جسکے سبب سے
سحر اسپر تاثیر نہین کرتا ہی یا کوئی تعویذ کسی درویش خدارسیدہ کا ہی یا یہ بھی صاحب اسم اعظم ہی جو

ایسے ایسے سحر رد کر رہا ہی جو کہ قسیم کے کائنات کے ہین بادشاہ نے جواب مین فرمایا جو آپ نے
ارشاد فرمایا بہت بجا اور درست ہی اسی سبب سے تو اُسکو اسقدر بھروسا ہی کہ بلا خوف و خطر
مقابلہ کر رہا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مجکو اس سے مقابلہ کرتے ہوئے کلام ہی کیونکہ اول
تو مجکو اس سے محبت قلبی ہو گئی ہی دوسرے یہ بہت مرد جری ہی مجھے اسکی جوانی پر رحم آتا ہی کہین
ایسا نہو کہ یہ میرے ہاتھ سے ضائع ہو جائے خواجہ قریب صاحبقران کھڑے ہوئے تھے
ہنس کر جواب دیا کہ یہ کیون نہین فرماتے ہو کہ مین اسکی جرأت دیکھکر ڈر گیا کہین ایسا نہو کہ مجکو
زیر کر لے اور مین زیر ہو جاؤن تو ساری صاحبقرانی میری خاک مین ملجائے یا یہ امر ہی کہ تمکو
دوسری لت ہو گئی ہی یہ طریقہ ہی کہ جہان انسان ضعیف ہو گیا پھر اُسکو اور مزا ہو جاتا ہی جہان
اُسنے جوان و حسین مرد دیکھا اُسکی الفت ہو گئی وہی حال تمہارا بھی ہوا ہی کہ اُسکو جو جوان اور
خوبصورت دیکھا بس الفت ہو گئی بس یہ خیال کرتے ہو کہ بسبب الفت قلبی کے مقابلہ نہو سکے گا
جب اُسکی صورت دیکھونگا قلب مین محبت آ جائیگی بس زیر ہو جاونگا یہ کیون نہین بیان کرتے ہو
صاحبقران نے کہا کہ خواجہ ہر وقت تمکو مذاق ہی سوجھتا ہی یہ وقت کوئی مذاق کا ہی خواجہ نے
جواب دیا کہ ہان یہی تو کہوگے مین نے سچی بات جو کہی تو کہنے لگے کہ خواجہ مذاق کرتے ہو جو سچ
کہتا ہی وہ ہمیشہ برا ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا آپ سچے ہین اب مقابلہ کا تماشہ دیکھنے
دو بس دل لگی ہو چکی یہ فرما کے صاحبقران طرف میدان جنگ کے متوجہ ہوئے سمندر شاہ
نے اُس طرف عشاق سے کہا اُستاد آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس نقابدار نے کیسے کیسے سحر
قسیم کے رد کیے کیسا زبردست ساحر ہی کہ کوئی سحر اُسپر کارگر نہین ہوتا ہی مجکو اب قسیم سے بھی
یاس ہوئی عشاق نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون میری عقل کام نہین کرتی ہی یہان تو
سمندر و عشاق مین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اُدھر قسیم نے جب بہت سے سحر کیے اور کوئی سحر کارگر
نہوا اور نقابدار سبز پوش پر کسی سحر نے تاثیر نہ کی اُسنے غصہ کر کے اُس صندوق کو بند کیا اور طرف
صحرا کے دیکھا بس صحرا کی طرف دیکھنا تھا کہ صحرا کی طرف سے ہزارون شیر ببر پیدا ہوئے اور طرف
نقابدار کے چلے اور نقابدار سبز پوش پر آکر حملہ کیا نقابدار نے اُن شیرون کو قتل کرنا شروع
کیا کسی کو تلوار سے کسی کو مشت سے کسی کو طمانچہ سے کسی کے پیر پکڑ کر چیر ڈالا ایک دم مین تمام شیرون
کو ہلاک کیا بس یہ جو قسیم نے دیکھا اُسنے سحر کیا کہ ایک دریا پیدا ہوا اور طرف نقابدار کے چلا
اور قریب نقابدار پہونچکر وہ دریا غائب ہو گیا اب نقابدار تلوار لے کر طرف قسیم کے یہ
فرما کر چلے کہ خبردار ہو جا اب میری باری ہی شعر تو ضربے زدی ضرب من نوش کن * ہمہ شادی
از دل فراموش کن * یہ کہکر مرکب کو مہمیز کیا قسیم نے جو دیکھا تو خیال کیا کہ نقابدار بڑے غصہ
مین آتا ہی اگر اسکا وار ہو گیا تو بچنا دشوار ہی بس اُسنے اِس خوف سے سحر کیا کہ ایک دریاے
آتش درمیان نقابدار و قسیم کے حائل ہو گیا نقابدار اُس دریاے آگ کو طے کرتا ہوا طرف
قسیم کے چلا جس مقام پر نقابدار قدم رکھتا تھا اُس مقام پر آگ گل ہو جاتی تھی نقابدار آگ
کو برطرف کر کے قریب قسیم کے پہونچا قسیم نے جو نقابدار کو دیکھا ایک مرتبہ سحر کیا کہ تخت بلند
ہونے لگا بس نقابدار نے نعرۂ اللہ اکبر کر کے اور رکابون پر زور دے کر ہاتھ تلوار کا مارا چونکہ
تخت کسی قدر بلند ہو چکا تھا تلوار نقابدار کی قسیم پر تو پڑی نہین مگر تخت پر پڑی کہ تخت قلم ہوا بس

قسیم طرف زمین کے چلا نقابدار سبزپوش نے دست زبردست کو بڑھا کر کمر زنجیر مین قسیم کے ہاتھ
ڈالا اُسکو ہوا پر روکا سر سے بلند کر لیا سحر کرنے کی مہلت نہ دی اور سر پر چرخ دے کر زمین پر مارا
اور مرکب پر سے کود کر مثل کرپاس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ایک شور عظیم برپا ہوا تمام عالم تاریک ہوگیا
سنگ باری و پر غباری ہونے لگی آندھی سیاہ اُٹھی آگ برسی شور گریہ و زاری بلند ہوا صداے
مہیب آنے لگین نقابدار پر آگ برسنے لگی مگر نقابدار کا کچھ نہوا نقابدار اُسی طور سے کھڑا رہا
برقین چمک کر گرنے لگین سر بلا قریب نقابدار آکر برطرف ہو جاتی تھی قسیم کے بیر سب تدبیر کچھ بلکہ
غل مچانے لگے ہر طرف سے صداے گریہ آرہی تھی بڑے عرصہ تک طلاطم رہا اُسکے بعد روشنی
ہوئی وہ سب طلاطم برطرف ہوا صدا آئی کہ کشتی مرا نام من قسیم جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم
و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آکے ایک شعلہ پیدا ہوا کہ وہ شعلہ تمام صحرا مین پھیلا اُسنے لاشِ
جسیم و قسیم کو مثل ہیزم خشک کے جلا دیا دونون لاشین خاک آلودہ ہو کر رنگین میدان صاف
ہوگیا لشکر نقابدار نے نعرۂ تکبیر بلند کیا لشکر اسلام سے صداے تحسین و آفرین آنے لگی ہر طرف
ایک شور مبارک باد تھا ہر طرف سب خوش ہو رہے تھے صاحبقران کا تو فرط خوشی سے
چہرہ گلنار تھا سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ بڑا غضب ہوا نقابدار نے قسیم کو بھی قتل
کیا عشاق نے کہا کہ تمکو کیا جو ہونا تھا وہ ہوا انکی اِسی طور سے قضا تھی اب تم لوگ اور کچھ
فکر کرو یہ جو عشاق نے کہا سمندر شاہ خاموش ہو رہا یہ حال جو لشکر قسیم و جسیم و حلیم و سلیم نے
دیکھا ایک مرتبہ سب تلوارین اور حربہاے سحر لے کر نرغہ کر کے نقابدار پر چلے سحر کی بوچھار
ہونے لگی جو سحر کرتا ہے وہ سحر رد ہو جاتا ہے بس ایک مرتبہ نقابدار بھی تلوار لیکر اور مرکب کو
ڈپٹ کر لشکر کفار پر آپڑا یہ حال جو لشکر نقابدار نے دیکھا وہ بھی تلوارین لے کر اور مرکب
اُٹھا کر لشکر حریف پر آپڑے تلوار سے قتل کرنے لگے اگر کسی ساحر نے سحر کیا بلکہ کل لشکر کفار کے
ساحرا ایک مرتبہ سحر کر کے لشکر نقابدار پر چلے جس ساحر نے سحر کیا کل لشکر نقابدار سحر مین
مبتلا ہوا نقابدار نے اُس ساحر کو بڑھکر قتل کیا کیونکہ انپر تو سحر اثر نہین کرتا ہے جب یہ جناب
صاحبقران نے دیکھا لشکر اِسلام سے فرمایا کہ نقابدار کی کمک کرو بس کل لشکر اسلام ایک
مرتبہ لشکر کفار پر چلا صاحبقران بھی تیغ برق تاب کو علم کر کے اسم اعظم ورد زبان کر کے لشکر
کفار پر جا پڑے پھر تو منم منم کے نعرے بلند ہوئے ہر سردار نے نعرہ کیا لشکر پر جا پڑا ایک ہی حملہ
مین ہزارون ساحر واصل جہنم ہوئے بادشاہ نے بھی تخت ترک فرمایا مرکب پر سوار ہو کر
بادشاہ بھی لڑنے لگے صداے گیر و دار بلند ہوئی سہراب و غزالان نے جو سحر کیا تمام لشکر
ساحران اُس سحر مین مبتلا ہوا اُس لشکر کے ساحر نے اُس سحر کو برطرف کیا اپنا سحر لشکر پر کیا
سہراب نے اُسکو برطرف کیا اور اُس ساحر کو قتل کیا یہ عالم ہے کہ جب ساحر سحر کرتا ہے لشکر اسلام
مبتلا ہوتا ہے صاحبقران اسم اعظم بآواز بلند پڑھتے ہین سحر برطرف ہو جاتا ہے لشکر نقابدار جو سحر
مین مبتلا ہوتا ہے تو سہراب یا غزالان جا کر رہا کرتے ہین یہان تو جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے ابھی اسکا
حال تحریر کو نامنظور نہین ہے اِسی طور سے انکو جنگ مغلوبہ مین مصروف رکھا جاتا ہے اسکا احوال
آگے تحریر ہوگا بہت ہی بڑی جنگ ہو رہی ہے اِس جنگ کا احوال آیندہ راوی بیان کریگا اب
کچھ حال دیگر تحریر کرنا منظور ہے کہ جسکا اِس مقام پر بیان ضرور ہے وہ حال یہ ہے کہ راوی نے تحریر کیا ہے

کہ نقابدار سرخ پوش کی بھی حالت اس مقام پر تحریر کرنا ضرور ہی کہ اُسپر کیا گذری اور وہ کیونکر پھر اُس مقام تک پہونچا پہلے اُسکی حالت تحریر ہوگی پھر اُسکا عین وقت پر آکر کمک کرنا اور بعد فتح پھر اپنی طرف چلے جانا

اب تتمہ حال نقابدار سرخپوش کا تحریر ہوتا ہی مع مخمس ہذا

دیکھیے ان گلعذارون کی فضا دو چار دن
زندگانی ہے اُڑا لیجیے مزا دو چار دن
اِس چمن مین نخل دل رکھیے ہرا دو چار دن
مغتنم ہے باغ عالم کی ہوا دو چار دن
صورت گل ہی یہان نشو نما دو چار دن

غور تمکو چاہیئے اپنے مآل کار پر
آمد آمد ہی خزان کی حسن کے گلزار پر
بل نہین لازم ہے لینا گیسوے خمدار پر
سبزۂ خط کا نمو ہی چاند سے رخسار پر
اے رخ پر چھوڑ لو زلف دوتا دو چار دن

یا تو میری آنکھ سے ایک دم نہوتا تھا نہان
غیر سے وان صحبتین ہین ہم تڑپتے ہین یہان
یا چھپایا مُنھ کو ایسا کچھ نہین جسکا بیان
او بت کافر تری اللہ ری سب بے باکیان
آشنا دو چار دن نا آشنا دو چار دن

آج کل اُسکو غرور حسن ہی حد سے سوا
واسطہ خالق کا دے کر کی جو مین نے التجا
گفتگو مین طاق ہی اصلا نہین شرم و حیا
مدعاے وصل سُنکر وہ صنم کہنے لگا
بیٹھ کے مسجد مین کر یاد خدا دو چار دن

جامۂ ہستی سے مین نے قطع کی جب دوستی
چھوڑی دامن کا جہان مین بسا تھا جو ہر گھڑی
آنسوؤن سے تر کئی روز آستین قاتل نے کی
مجھ گریبان چاک کے مرنے سے اک وحشت ہوئی
وا رہی اُس شوخ کے بند قبا دو چار دن

کیا کہون کیا کیا تصور مین مجھے بھائے نہ تم
آنکھین روشن کرنے کو تشریف یان لائے نہ تم
پر شب مہتاب مین بن میرے گھبرائے نہ تم
یہ بڑا اندھیر ہی اک رات بھی آئے نہ تم
چاندنی کیا کیا ہوئی اے مہ لقا دو چار دن

لیچلونگا آج اپنے گھر تجھے مین کھینچ کے
مین نہ مانونگا کبھی فقرہ کسی نادان کو دے
اعتبار ان جھوٹی باتون کا نہین ہرگز مجھے
واہ رے وعدہ ترا قربان وعدے کے ترے
ایک دن کے ہو گئے اے بے وفا دو چار دن

ایک دن ہونا ہی ہر اعلے و ادنے کو فنا
سلطنت دنیا مین کی تو کیا فقیری کی تو کیا
یہ مسافر خانہ ہی اے غافلو عبرت کی جا
روز آتی ہی لب گور غریبان سے صدا
شادی و غم ہی پئے شاہ و گدا دو چار دن

توڑنے پر پھول دین ہمکو ہزارون گالیان
خاک اُڑیگی باغ مین جب آئیگی فصل خزان
دور ہی تیرا کوئی کب کھول سکتا ہی زبان
نکہت گل پھر کہان باد بہاری پھر کہان
باندھ لے اے باغبان اپنی ہوا دو چار دن

مانگتا ہون بوسۂ گیسو تو دیتا ہی صدا
ہوش مین آؤ علاج اپنا کرو بہر خدا

شانہ کرتا ہون تو نازل سر پہ ہوتی ہو بلا
وہ پری کہتی ہو دیوانہ بنا کر زلف کا
فصد لو اپنی دوا جا کر کرو دو چار دن

دیدون مین ڈالین سُرمے کہانکے مجھ پیچ و تاب
پھر کہان یہ نیچی نظرین او دل خانہ خراب
اُٹھ گیا جب شرم کا پردہ کہانکی پھر نقاب
پھر کہان یہ اُنکی چتون چند روزہ ہو حجاب
دید کے قابل ہو آنکھون کی حیا دو چار دن

واسطے اُنپر اوج مین جو جام نخوت ہین پیئے
غیر کیسے ہین سگون کی سمت سے دیدے سیئے
بات یہ زیبا نہین ہو تاجداروں کے لیے
ہڈیان کتے بھی سونگھین یا نہ سونگھین دیکھیے
ہو شرف بھر پر و بال ہما دو چار دن

مست ہو جاتا ہو دل گلگشت مین وقت سحر
بادہ کش تو اک طرف مجکو یہ آتا ہو نظر
موج باد صبح موج مے کا رکھتی ہے اثر
زاہدون کی رال ٹپکے گی مے گلرنگ پر
گر رہی یون ہی گلستان کی ہوا دو چار دن

ہاتھ مین تسبیح رکھے خلق تا دانا کہے
جال وہ پھیلائیے ہر اہل زر جسمین پھنسے
ہیچ سب سے کیجیے سر پر عمامہ باندھ کے
دام پیدا کیجیے مے ہو چکی مفلس ہوئے
بیٹھیے مسجد مین بنکر پارسا دو چار دن

یاد کرتا ہو آ با نت تمکو اکثر باغ مین
میکشون کے جمگھٹے رہتے ہین دن بھر باغ مین
سرو ہو مینا سے مے ہر پھول ساغر باغ مین
بادہ گلگون چلے ہر روز چلکر باغ مین
موسم گل کے یہی ہین اے صبا دو چار دن

راویان شیرین گفتار و ناقلان خجستہ آثار نے اِس داستان فیض ترجمان کو اس طرح بیان کیا ہو کہ جب نقابدار یاقوت پوش نے شہر صحرا بیہ پر آکر لشکر اسلام کی کمک کی تھی اور نمرود حاکم قلعۂ نمرودیہ کو قتل کیا تھا بعد شکست کہانے لشکر محراب شاہ کے اور اسیر ہو جانے محراب شاہ کے جب سب لشکر اسلام بفتح و فیروزی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس گئے تھے تو نقابدار یہ کہکر کہ مین صاحبقران ہون باتنے میرے ہین مین آکر مقابلہ کر کے اثاثہ صاحبقرانی کو اُنسے لیلونگا کیونکہ یہ حق میرا ہو صاحبقران ثانی نے بالکل ناانصافی کی ہو یہ کہتا ہوا اور باگ اپنے مرکب کی اُٹھائے ہوئے مع اپنے لشکر کے صحرا کی طرف چلا گیا تھا پھر اُسکا کچھ حال تحریر نہوا تھا اب اُسکا پھر حال تحریر ہوتا ہو کہ یہ جو پھر اُس مقام پر سے چلا ایک صحرا مین آکر مقیم ہوا کیونکہ وہ صحرا بہت پر فضا اور پر بہار تھا ہر طرف اُسکے سبزہ زار تھا گلہاے خودرو کے درخت لگے ہوئے تھے چشمے آب شفاف سے لبریز تھے جدہر نگاہ اُٹھ جاتی تھی سواے سبزے و درخت میوہ دار کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی اشجار میوہ دار بکثرت تھے شکار بھی اُس صحرا مین بہت تھا ہرن و نیل گاے ہر طرف چر رہے تھے ایک کوہ سربلند اُس صحرا مین تھا از قلۂ کوہ تا پائین کوہ چھوٹے چھوٹے درخت پھولون کے لگے ہوئے تھے وہ کوہ اُن گلون سے پوشیدہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عروس بہار رنگین پہنے ہوئے کھڑی ہو کیسی خوشگوار اُس مرغزار کی ہوا تھی ہواے عیسیٰ دم مسیح نفس چل رہی تھی طائران خوش الحان درختون پر بیٹھے ہوئے حمد الٰہی کر رہے تھے صفت خداوند لایزال مین مصروف تھے چونکہ وقت سہ پہر کا تھا گل آفتاب اُس صحرا

کی بہار کو دیکھکر زرد ہو گیا تھا اور قریب پژمردہ ہونے کے تھا یعنے غروب ہونے والا تھا دھوپ کا عکس گلون پر عجب طرح کا سماں دکھاتا تھا چونکہ زمانہ بہار کا تھا صحرا چمن بن تھا ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے ہوائے سرد کے جھونکے آرہے تھے طاؤس صحرائی ہر طرف رقص زنان پھر رہے تھے عجب سما عجب وقت تھا نئی بہار تھی نئی فضا تھی نقابدار نے جو اُس صحرا کو پر بہار دیکھا اور شکار بکثرت دیکھا دل کو اشتیاق ہوا کہ اس صحرا مین قیام کرو کچھ دنون پھر کر شکار کھیلو دل بہلاؤ یہ تصور کرکے حکم دیا کہ خیمے وغیرہ اِسی صحرا مین برپا کیے جائین ہم یہان پر قیام کرین گے یہ جو انھون نے حکم دیا ملازمون نے ایک مقام مناسب دیکھکر خیمے برپا کیے بارگاہ یاقوت رنگ برپا ہوئی لشکر اُترا بازارین آراستہ ہوگئین اُس صحرا کی اور حالت ہوگئی گویا بہار تازہ آئی ہر طرف سوار پیدل پھرنے لگے نقابدار اپنی بارگاہ مین اُترا پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے سب سردار حاضر ہوئے اب نقابدار صحرا کی بہار دیکھنے مین مصروف ہوا کہ آفتاب غروب ہو گیا ماہتاب نے اپنا جلوہ دکھایا نقابدار خاصہ نوش فرماکر آرام پذیر ہوا وہ رات بسر ہوئی صبح کو نقابدار نے حکم دیا کہ سامان شکار کیا جائے ہم شکار کھیلین گے یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت سب سامان شکار مہیا ہوا نقابدار سردارون کو لیکر صحرا مین شکار کو آیا شکار مین مصروف ہوا پہلے پرندون کا شکار کیا اُسکے بعد چرندون کا شکار کیا شام کو اپنے مقام پر آئے اِسی طور سے پندرہ روز تک مصروف سیر و شکار رہے ایک دن کا ذکر ہو کہ نقابدار جو شکار کھیل کر اپنے مقام پر تشریف لائے اُسدن تھکے بہت تھے دربار نہ کیا اور خاصہ نوش فرماکر آرام کیا راوی نے بیان کیا ہو کہ نقابدار نے عالم رویا مین دیکھا کہ مین تنہا مرکب پر سوار صحرا مین چلا جاتا ہون کہ ایک ورلہ باغ نظر آیا نقابدار اُس باغ کی طرف چلے چونکہ پیاسے بھی بہت تھے تلاش آب مین چلے جاتے تھے اُسی عالم خواب مین جب اُس درِ باغ پر پہونچے مرکب پر سے اُتر کر مرکب کو ایک درخت انار مین جو کہ برابر در باغ کے اوپر اُدھر لگے ہوئے تھے باندھ دیا اور خود بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوئے اندر باغ کے جو قدم رکھا ایک باغ دیکھا کہ جو رشک دہ باغ شدادی تھا نمونہ بہشت برین تھا بے اختیار یہ شعر زبان پر اُسی عالم خواب مین جاری ہوا شعر اگر فردوس بر روے زمین است + ہمین است وہمین است وہمین است + روش بڑی خوب قرینہ سے بنی ہوئی مہندی کی ٹٹیان قد آدم لگی ہوئین اور چمن بندی کی ہوئی ایک طرف لالہ کی بہار ایک سمت گل نافرمان کی قطار سنبل ایک جانب مثل معشوق طناز کے کھڑی ہوئی نرگس ایک طرف دیدہ بازی مین مصروف کوڑیالہ ایک طرف لگا ہوا نسرین و نسترن الگ اپنی بہار دکھارہے ہین یاسمین یاسمن ایک طرف مہک دے رہے ہین بیلا موتیا موگرہ چنپا کھلا ہوا گل صد برگ سے باغ زعفرانی ہورہا ہو کیوڑا اور گلاب اپنی خوشبو دے رہا ہو گل داؤدی الگ لگی ہوئی اشجار میوہ دار بہت سے لگے ہوئے ہین ہر قسم کے درختون سے باغ بھرا ہوا ہو ہر رنگ کے گل کھلے ہوئے ہین طائران خوش الحان کے قفس درختون مین آویزان ہین طاؤس باغ مین پھر رہے ہین بلبلین چہک رہی ہین طائر حمد و ثنائے الٰہی کر رہے ہین یہ اُسی خواب مین ہین باغ کی سیر کرتے ہوئے دل مین یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ کسی بادشاہ جلیل القدر کا باغ ہو وہ اِس باغ مین برائے سیر آتا ہوگا یہ اپنے

دل مین ایسے ایسے خیال کرتے ہوئے وسط باغ مین پہونچے دیکھا کہ ایک نہر آب شفاف سے
لبریز اُسکی لب گردان بلور کی اُس نہر مین ہر قسم کی مچھلیان پڑی ہوئی تھین پانی اُس نہر کا اسقدر
صاف تھا کہ جو آب گوہر کو گرد کردے تہ تک کی چیز نظر آتی تھی کنارے نہر کے گملے رکھے ہوئے
اُسمین گلہاے خوشبو کے درخت لگے ہوئے ایک فوارہ وسط نہر مین لگا ہوا اُس سے مثل ساون
بھادون کے پانی گر رہا تھا انھون نے اُس عالم خواب مین اُس نہر سے پانی پیا اور حمد خدا
ادا کی بس پانی پی کر اور شکر خدا کرکے ایک طرف کو اُسی حالت خواب مین روانہ ہوئے تھوڑی
دور چلے تھے کہ دیکھا ایک بارہ دری سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے اور اُسپر جواہر کا کام کیا ہوا ہے
کیسے کیسے گل بوٹے اور بیلین بنائی ہین اُسکے پانچ برج ہین ہر برج پر طلائی کلس چڑھے ہوئے
ہین نقابدار نے اُسی عالم رویا مین خیال کیا کہ چلکر اس بارہ دری کو اندر سے دیکھنا چاہیے
اُس بارہ دری کی طرف چلے جب قریب اُسکے پہونچے تو ایک چبوترہ سنگ مرمر کا دیکھا کہ جسکے
تین طرف بلور کا کٹہرہ لگا ہوا ہے اُسی کٹہرے مین ایک طرف راستہ بنا ہوا ہے اور پانچ سیڑھیان
سنگ مرمر کی ہین اُسپر بھی خوب خوب صنعت کی ہے وہ چبوترہ سامنے بارہ دری کے ہے اور
بارہ دری مین مخمل کے پردے پڑے ہوئے ہین اُنپر کارچوبی کام کیا ہوا ہے کلابتون کی اُنمین
ڈوریان لگی ہوئی ہین اُنمین مقیشی پھول لگے ہوئے ہین اُس چبوترے پر کارچوبی نمگیرہ لگا ہوا
ہے اور چوبین اُس نمگیرے کی طلائی ہین نقابدار اُن سیڑھیون کے ذریعہ سے چبوترے پر آئے
جب قریب بارہ دری پہونچے قصد کیا کہ پردہ اُٹھا کر اندر جاؤن کان مین آواز تسبیح و تہلیل کی
آئی یہ معلوم ہوا کہ جیسے کوئی دوگانہ خالق ادا کر رہا ہے یہ حیران اُسی خواب مین ہوئے کہ یہ صدا
کہانسے آئی مگر تھم گئے اب جو خیال کرکے سنتے ہین تو معلوم ہوا کہ اس بارہ دری سے یہ صدا
آرہی ہے بس یہ پردہ اُٹھا کر اندر کو چلے انھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ کوئی مرد خدا
اس بارہ دری مین بیٹھا ہوا عبادت کر رہا ہے یہ جو اندر بارہ دری کے آئے دیکھا کہ بارہ دری قیمتہ
آلات سے خوب آراستہ ہے ہر قسم کا سامان موجود ہے فرش مخمل کاشانی کا کیا ہوا ہے یہ اُس بارہ دری
کو دیکھکر ششدر ہو گئے قد آدم آئینے لگے ہوئے ہین یہ اور حیران مثل تصویر ساکت ہو کر رہ گئے
تھوڑی دیر کے بعد یہ آگے چلے جب وسط مین بارہ دری کے آئے دیکھا کہ وسط بارہ دری مین
ایک مسند بچھی ہوئی ہے اُسپر سجادہ بچھا ہوا ہے اور اُسپر ایک مرد پیر باریش سفید شنجرفی کرتہ پہنے ہوئے
اور اُسی رنگ کی تہمت باندھے ہوئے سامنے رحل پر صحیفۂ ابراہیمی کھلا ہوا رکھا ہوا ہے اُسکی تلاوت
کر رہا ہے وہ خوش آواز ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا لحن داؤدی اسی کے لیے خلق ہوا تھا اُسنے
جو پانوٗن کی صدا سُنی سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ کہانسے صدا آئی کون آتا ہے جب اُس مرد بزرگ نے
سر اُٹھا کر اُنکی طرف دیکھا نقابدار نے اُس عالم خواب مین بہت جھک کر اُس مرد پیر کو سلام
کیا اُس مرد پیر نے جواب سلام دے کر اور نقابدار کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خوش آمدی و صفا
آوردی اے نقابدار یاقوت پوش مزاج تو اچھا ہے آؤ آؤ بہت جلد آؤ مین تو تمھارا بڑے عرصہ
سے انتظار کر رہا تھا یہ جو اُس مرد بزرگ نے اپنی زبان سے فرمایا نقابدار فوراً دست ادب
جوڑ کر اُسی حالت خواب مین خدمت مین اُس مرد بزرگ کے جا کر پہونچا اور دونون ہاتھون کو
چوما آنکھون سے لگا کر بوسے دیے بس اُس مرد پیر نے نقابدار یاقوت پوش کو گلے سے لگایا

پیشانی پر بوسہ دیا اور دست شفقت پشت پر رکھا اور فرمایا کہ ای شیر بیشۂ جرات وای نہنگ دریاے شجاعت
وای گل حدیقۂ صاحبقرانی مین تو بڑے عرصہ سے تمھارے انتظار مین تھا مجکو تم سے ایک ضرورت
تھی نقابدار یاقوت پوش نے دست ادب جوڑکر فرمایا کہ مین تو آپکی خدمت مین حاضر ہو کر
بہت خوش ہوا مین آج پندرہ دن سے اِس صحرا مین اُترا ہوا ہون مگر یہ نہ معلوم تھا کہ آپ اِس
مقام پر تشریف رکھتے ہین ورنہ مین ہر روز حاضر خدمت ہوتا اور شرف قدمبوسی حاصل کرتا آپ کے
نور جمال سے اپنی آنکھون کو روشن کرتا یہان آکر وہ لطف حاصل ہوا ہی کہ عمر بھر نہو گا آپ اپنے اسم
گرامی و نام نامی سے آگاہ فرمائیے اور یہ فرمائیے کہ یہ باغ کسکا ہی اور یہ کونسا مقام ہی اُس مرد بزرگ
نے پہلے صحیفۂ ابراہیمی کو گردان کر رحل پر رکھدیا اور فرمایا کہ ای نقابدار عالی مقدار آگاہ ہو کہ
نام میرا نہ پوچھ کہ کیا نام ہی اور کیا مقام ہی اِسوقت مین نہین ظاہر کرسکتا ہون کیونکہ یہ مجکو حکم نہین ہی
ہان مین جس امر کے لیے تمھارا انتظار کررہا تھا وہ امر یہ ہی اِسکو خوب خیال کر کے سُن لو اور اسی پر
عمل کرو نقابدار نے اُسی عالم خواب مین عرض کیا کہ بیان فرمائیے مین ہمہ تن آپ کی طرف متوجہ
ہون یہ جو نقابدار نے عرض کیا اُس مرد بزرگ درویش خصلت نے فرمایا کہ ای نقابدار آگاہ
ہو اور خبردار ہو کہ لشکر اسلام کو لیکر صاحبقران طرف سمندریہ کے تشریف لیگئے ہین اور
مہراب شاہ و امثال شاہ و اقبال شاہ و مراد شاہ و حسرت شاہ یہ سب لوگ شریک
صاحبقران ہوئے دین اسلام قبول کیا اب صاحبقران لشکر کو لے کر سمندریہ پر گئے ہین
مین خبر دیتا ہون تمکو کہ جب لشکر اسلام سمندریہ پر پہونچے گا تو سمندر شاہ برائے دید آمد لشکر اسلام
آئیگا ہر روز لشکر اسلام کو دیکھکر شہر مین جایا کریگا جب لشکر اسلام آجائیگا تو سمندر شاہ نے
بہت سے نامہ تحریر کیے ہین اپنی کمک کو لشکر طلب کیا ہی قسیم و جسیم سیاہ پوش چار بھائی ہین
وہ ساحر ہین اور پہلوان بھی ہین وہ لشکر لے کر سب سے پہلے آئین گے اور سمندر شاہ سے
اجازت لے کر لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے تین دن برابر مقابلہ ہوگا اُسمین لشکر اسلام مین جو
سہراب و غزالان ہین بہت سے ساحرون کو لشکر کفار کے قتل کرینگے چوتھے دن خود جسیم
نکلے گا اُس سے مقابلہ ہوگا وہ سہراب و غزالان کو زخمی کریگا اور بہت سے اہل اسلام کو گرفتار
کر کے لیجائیگا کہ نقابدار سبز پوش جو کہ بدیع الملک کا فرزند ہی اور بطن سے ملکہ ناوک فگن
کے پیدا ہوا ہی فاتح ہی طلسم نور آگین کا وہ آکر جسیم و قسیم کو قتل کریگا جنگ مغلوبہ ہوگی یہ تمکو معلوم ہو
کہ تمکو لازم ہی کہ تم بھی جاکر شریک اہل اسلام ہو اور لشکر اسلام کی کمک کرو کیونکہ یہ وقت لشکر اسلام پر بہت
سخت ہی کیونکہ سوائے صاحبقران کے کوئی باطل السحر نہین جانتا ہی اور وہ ساحر ہین وہ کیونکر مقابلہ
کرسکتے ہین نقابدار جو قسیم و جسیم کو قتل کریگا اُسکا سبب یہ ہی کہ اُسکو ایک ساحرہ نے ایک تختی
بنادی ہی کہ جسکے سبب سے اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور ایک تعویذ ہی اس سبب سے وہ قسیم و جسیم
پر غالب آئیگا مین تمکو آگاہ کیے دیتا ہون کہ تم اُسوقت پہونچو گے کہ جب جنگ مغلوبہ ہوتی ہوگی
یہ تختی مین تمکو دیتا ہون تم اِسکو اپنے پاس رکھو اور اِس تختی کو تم اپنے گلے مین ہمیشہ رکھنا اِس تختی
کے سبب سے تمپر سحر تاثیر نہ کریگا اور جب تم اِس لوح یاقوت نگار کو چمکاؤ گے جہانتک اُسکی
ضو پڑیگی سب ساحرون کا سحر فراموش ہوگا اور سب ساحر نابینا ہو جائین گے اور جنپر سحر نے اثر
کیا ہوگا وہ اُس سحر سے نجات پاجائین گے بس تم اور سب اہل اسلام و تمھارے اہل لشکر قتل

کرین آپ اِس طور سے لشکر کو شکست دین مگر ایک امر کا خیال رہے کہ سمندر شاہ بھی اُس میدان
مین ایک طرف کھڑا ہوگا جہانتک ممکن ہو اُسکو بھی قتل کرنا مگر ابھی وہ قتل نہوگا جب وہ یہ طور
دیکھیگا تو اُس مقام پر سے طرف شہر کے فرار کر جائیگا بس جب یہ لڑائی فتح ہو جائے تم مع لشکر
آگے طرف صحرا کے چلے جانا اُس مقام پر قیام نہ کرنا کیونکہ ابھی زمانہ تمھارے ظاہر ہونے کا نہین
آیا ہی کہ تم اپنے کو ظاہر کرو بلکہ اِسکی کوشش کرنا کہ کوئی تمھارے حال سے واقف نہو اور اسی طور
سے وقتاً فوقتاً لشکر اِسلام کی کمک کرنا یہ فرما کر وہ لوح یاقوت نگار کہ ایک پرچہ حریر مین لپٹی
ہوئی تھی نقابدار کو دی نقابدار نے اُسی عالم خواب مین سلام کر کے لے لی اُسکے بعد اُس
مرد پیر نے ایک سیب اور چند دانے انگور کے نقابدار کو دیے اور فرمایا کہ اِسکو نوش کرو اِس
سیب کو سیب شجاعت کہتے ہین یہ تمکو ہر بلا سے محفوظ رکھیگا اور ان انگورون کو انگور طاقت کہتے
ہین نقابدار نے وہ سلام کر کے لے لیا اور روبرو اُس مرد پیر کے کھا لیا اب جو سیب کھا کر
نقابدار خیال کرتا ہی تو اپنے مین دہ چند طاقت و قوت پائی اور وہ جوش شجاعت پایا کہ کبھی نہ
تھا جب نقابدار کھا چکا اُس مرد پیر نے کہا کہ اے نقابدار اب آپ تشریف لیجائین کیونکہ میری
عبادت مین بہت دیر ہوتی ہی جو مین نے تعلیم کیا ہی اسمین فرق نہو نقابدار یاقوت پوش نے
عالم خواب مین عرض کیا کہ جسقدر آپ نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد کیا ہی اُسمین ایک
سر مو فرق نہوگا یہ عرض کر کے دونون ہاتھون کو چوما آنکھون سے لگایا اُٹھکر سلام کیا اور رخصت
ہو کر چلے اُس مرد بزرگ نے دعاے ترقی حیات دی اور فرمایا کہ پھر جب ضرورت ہوگی تو مین
تمکو طلب کرونگا اور راہ مین جو واقعہ پیش آئیگا اُسکا خیال رکھنا مین وہ بھی بیان کر دیتا مگر حکم نہین
ہی ہان اِسقدر حکم تھا جو مین نے بیان کیا بس نقابدار اُس مرد بزرگ خدا رسیدہ سے رخصت
ہو کر باہر بارہ دری کے آئے اور چبوترے سے اُتر کر اِس قصد سے چلے کہ باہر جا کر مرکب پر سوار
ہو کر اپنے لشکر مین جاؤن اور اسی وقت لشکر کو لے کر طرف سمندر یہ کے روانہ ہون یہ تو اِس قصد
سے اور اُسی خواب مین یہ خیال کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ضرور یہ کوئی مرد بزرگ اور باخدا
ہین اور خدا رسیدہ ہین اور یہ شعر زبان پر تھا کہ شعر مردان خدا خدا نباشند ✣ لیکن ز خدا جدا نباشند ✣
یہ تو یہ شعر پڑھتے ہوئے عالم وجد مین اپنی طاقت کو اور زور کو خیال کرتے ہوئے چلے جاتے تھے
قریب اُس نہر کے پہونچے تھے کہ اُس حالت خواب مین دیکھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر ایک ابر
سیاہ ظاہر ہوا اُس ابر سے برق کی چمک پیدا ہوتی تھی اور سنگ باری ہو رہی تھی کہ وہ ابر اُس
باغ پر آ کر محیط ہوا اور اُس ابر سے ایک دیو سیاہ دراز قد دار شمشاد ہاتھ مین لیے ہوئے بالاے
ہوا سے زمین پر آیا اور نعرہ کرتا ہوا کہ او آدم زاد کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے خوب اپنا کام درست
کر لیا لوح یاقوت نگار مرد خدا سے لیچلا مین کب جانے دیتا ہون تجکو اور تیرے مربی کو ابھی قتل
کرتا ہون یہ کہکر زمین پر آیا نقابدار نے اُس عالم خواب مین ڈانٹ کر فرمایا کہ کیا مزخرفات بکتا
ہی مین تیری جان کا ملک الموت ہون تو مجکو کیا قتل کریگا یہ کہکر اور جھپٹ کر اُس دیو پر چلے نعرہ جو
کیا اُس نعرے سے آنکھ کھل گئی اب جو دیکھا تو مین اپنی مسہری پر لیٹا ہوا ہون اپنے خیمے مین نہ
وہ باغ ہی نہ وہ دیو ہی وقت نماز صبح کا قریب تھا اِنھون نے گھبرا کر آنکھ کھولدی اپنے لباس کو
خوشبو سے معطر پایا پہلے تو آنکھ کھولکر حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے اُس سامان کا کچھ نشان

نہ پایا یہ خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا تھا اب جو خیال کیا تو اپنے جسم کو معطر پایا خواب کا یقین
ہوا کہ عالم رویا مین مین نے یہ سب سامان دیکھا ہو اور میرا خواب بہت سچا ہو اور وقت بھی نماز
کا ہو یہ دیکھکر بستر پر سے اُٹھے بالین زیر تکیہ جو خیال کیا تو دیکھا کہ ایک سیب اور چند دانہ انگور کے
رکھے ہوئے تھے یہ سیب اور انگور وہی تھے جو کہ خواب مین کھائے تھے اور وہ لوح یاقوت نگار
بھی پارچہ حریر مین لپٹی ہوئی رکھی تھی اور ایک کاغذ بستہ اُسکے برابر تھا اُٹھاکر جو دیکھا تو وہی لوح
تھی جو خواب مین اُس مرد بزرگ نے دی تھی نقابدار نے خوش ہوکر وہ لوح اُٹھا کے گلے
مین پہن لی اور اُس کاغذ کو اُٹھاکر روشنی مین شمع کے پڑھا تو وہی حال تحریر تھا جو کہ اُس مرد بزرگ
نے خواب مین بیان کیا تھا جب اُس کاغذ کو پڑھ چکے خادم کو صدا دی کہ پانی وضو کے لیے
حاضر کرو خادم نے پانی لاکر حاضر کیا نقابدار نے شکریہ کی دو رکعت نماز پہلے پڑھی اُسکے بعد
نماز سحر ادا کی وہ سیب اور انگور کھالیے اور دراصل اپنے مین قوت و طاقت دہ چند پائی اور ہر
طرح سے دل مین قوت تھی اور زور و طاقت بھی زیادہ تھا جب نماز پڑھ چکے وظیفہ وغیرہ سے فرصت
ہوئی بارگاہ مین آئے سب سردار حاضر ہوئے اب جو دیکھتا ہو تو نقابدار پر وہ رعب و جلال
ہو اور شان و شوکت ہو کہ رستم و اسفندیار کو بھی نقابدار یاقوت پوش کا رعب و داب دیکھکر
خوف آئے اور بند بند کانپ جائے یہ رعب تھا بس نقابدار نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم اِس
مقام پر سے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کرینگے یہ جو حکم نقابدار نے دیا اُسی وقت لشکر مین کوچ
کا بندوبست ہونے لگا کمربندی ہونے لگی لشکر تیار ہوگیا ارابون پر سب اسباب بار ہوا اب
نقابدار نے حکم دیا کہ تم لوگ اسباب لے کر الگ قیام کرنا اگر جنگ ہوتی ہو کیونکہ مین بعد فتح
جنگ کے اُس مقام پر قیام نہ کرونگا کیونکہ ابھی مجکو حکم نہین ہو بس نقابدار بھی مرکب برق رفتار
پر سوار ہوئے اور سردار بھی مع لشکر اُس مقام پر سے طرف شہر سمندریہ کے کوچ کیا دو منزلہ
سہ منزلہ کرتے ہوئے جاتے ہین اور صحراے پر بہار دیکھکر فرحت ہوتے ہین ایک دن کا ذکر ہو
کہ یہ بوقت سہ پہر ایک صحرا مین پہونچے وہ صحرا بہت پر بہار تھا اور کئی روز ہوئے تھے کہ برابر لشکر
چلا آتا تھا انھون نے اُس صحرا کو دیکھکر حکم دیا کہ آج اِسی صحرا مین قیام کرو ہم کل یہان سے کوچ
کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُس صحرا مین خیمے برپا ہونے لگے نقابدار مرکب کو بڑھاکر صحرا کی سیر کرتے
لگے یہ سیر کرتے ہوئے قریب پہاڑ کے پہونچے کہ اِنکے کان مین رونے کی صدا آئی اِنھون نے
خیال کیا کہ اِس ویرانے مین کون رو رہا ہو کیا اِسپر آفت نازل ہوئی ہو جو رو رہا ہو یہ اُس
صدا کی طرف متوجہ ہوئے اور خیال کیا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہو اب جو سُنا تو معلوم ہوا کہ اِس
پہاڑ سے آتی ہو بس یہ اُس پہاڑ کی طرف چلے جب قریب اُس کوہ کے پہونچے تو سُنا کہ کوئی
کہہ رہا ہو کہ اے خداوند کریم مجکو اِس عذاب الیم سے جلد نجات دے یا ملک الموت کو بھیج کہ وہ
میری روح قبض کرلین کیونکہ مجکو اب اِس تکلیف کی برداشت نہین ہوتی ہو کہانتک برداشت
کرون مین بندہ بشر ہون بس رحم کر اور نجات دے یا تو کسی اپنے خاص بندے کو روانہ کر
کہ وہ آکر مجکو اِس سے رہا کرے یا ملک الموت آئین وہ میری روح قبض کرین اب مین بہت
اِس کشاکش سے عاجز ہون یہ جو صدا نقابدار کے کان مین آئی ایسی دردناک اور پر تاثیر
صدا تھی کہ اُسکو سُن کے نقابدار کا دل ہل گیا قلب تھرانے لگا یہ خیال کیا کہ یہ کوئی کسی سخت

آفت مین مبتلا ہی کہ یون بلک بلک کر دعا کر رہا ہی اپنی جان سے عاجز ہی اسکی خبر لینا ضرور ہی معلوم
ہوتا ہی کہ اُن مرد بزرگ نے جو خواب مین فرمایا تھا کہ جو راہ مین گذرے اُسکا خیال رکھنا یہ
وہی امر ہی ہم لوگ حلال مشکلات کہلاتے ہین ہمکو لازم ہی کہ ہر درد رسیدہ کی کمک کرین اسکی
کمک کرنا اور اِس عذاب الیم سے کہ جسمین وہ مبتلا ہی نجات دینا بہ ضرور ہی یہ خیال کرکے درہ
کوہ پر آ لئے مرکب پر سے اُتر کر اندر اُس پہاڑ کے آ لئے دیکھا کہ وہ درہ بہت پر بہار ہی ہر طرف
سبزہ زار ہی پر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے اور خیال کیا کہ یہ کیا سبب تھا کہ بیرون درہ تو صدا آ رہی تھی
اندر جو آ لئے تو کسی کو نہ پایا نہ وہ صدا آتی ہی یہ یہی خیال کر رہے تھے کہ ایک طرف سے وہ صدا
آئی اُسی طور سے یہ اُسی آواز پر چلے تھوڑی دور چلے تھے کہ انھون نے دیکھا کہ اُس پہاڑ مین
ایک سہ دری ہی اُس سہ دری مین ایک دروازہ لگا ہوا ہی اُس دروازے کے اندر سے یہ صدا
آتی ہی بس یہ اُس سہ دری مین آ لئے قریب اُس دروازے کے آ کر جو سُنا تو کوئی زور زور سانس
لے رہا ہی بس انکو وہ صدا جو سانس کی تھی ایسی معلوم ہوئی کہ جیسے قلب پر نشتر لگا انھون نے سر
اُٹھا کر جو دیکھا تو دروازہ کو بند پایا ایک بڑا سا قفل لگا ہوا ہی انھون نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کسی
مقام پر اِس قفل کی کلید ہو انھون نے کلید نہ پائی بس انھون نے بیقرار ہو کر اُس قفل کو پکڑ کر
جو جھٹکا دیا وہ قفل شکست ہو کر اِنکے ہاتھ مین آ گیا بھلا انکی قوت کے روبرو اُسکی کیا اصل تھی
انھون نے قفل کو توڑ کر کنڈی کھولی اور کنڈی کھول کر دروازہ کھولا کہ اُس آفت رسیدہ نے
ایک زور سے آہ کی اور کہا کہ وہ کمبخت پھر آئی کہ جس نے مجکو اِس بلا مین مبتلا کر رکھا ہی مین تو کبھی
اُسکی آرزو بر نہ لاؤنگا چاہے وہ مجکو قتل کرے جان سے جانا منظور ہی مگر اُسکی امید پوری کرنا
کسی طور سے گوارا نہین ہی اے خدا کاش تو نے میری اجل بھیجدی ہوتی کہ مین اُسکے آنے سے
قبل مر جاتا اُسکی صورت نہ دیکھتا یہ کہکر وہ آفت رسیدہ رونے لگا کہ نقابدار بسم اللہ کہکر اندر
اُس کوٹھری کے آ لئے وہ کوٹھری نہایت تاریک تھی دوسرے روشنی سے آئے تھے کچھ نہ
معلوم ہوا جب کچھ دیر قیام کر لیا اب دکھائی دینے لگا دیکھا انھون نے کہ وسط مین اُس
کوٹھری کے ایک جوان کوئی برس سولہ یا سترہ کا سن اُسکا اور چہرہ مثل آفتاب کے روشن
مسین ابھی کچھ کچھ نمایان ہین گل رخسار صاف ہین باغ جوانی پر ابھی سبزہ نہین آیا ہی وہ اُسکے
عارض صاف شفاف آفتاب کو ماند کرتے ہین اُسکے چہرے کے حسن سے وہ مقام روشن ہی ایک
بہت نفیس قبا جسم مین تھی چہ میخہ کیا ہوا چت پڑا ہی اور ایک سنگ گران اُسکے سینہ پر رکھا ہوا ہی
کہ جسکے سبب سے وہ حرکت نہین کر سکتا ہی اور نہ پورے طور سے سانس لے سکتا ہی پڑا ہوا ہی یہ
نہایت بے بس و ناچار ہی ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان ہین اور گلے مین طوق
ہی وہ طوق آہنی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہالہ گرد ماہ کے ہی کچھ اسباب ضروری ایک طرف اُس کوٹھری
کے رکھا ہوا ہی کچھ استخوان پڑے ہوئے ہین یہ دیکھکر نقابدار کو حال پر اُس جوان کے رحم آیا
کیونکہ اُسکی آہ دردناک پہلے ہی اثر اپنا کر چکی تھی انھون نے اُسکے حال پر ترس کھا کر اور جھپٹ کر
وہ سنگ گران اُسکے سینہ پر سے اُٹھایا اور ایک مرتبہ اُسکی وہ زنجیر جو کہ اُسکے ہاتھ پاؤن مین
پڑی ہوئی تھی اور اُن میخون سے بندھی ہوئی تھی ایک زور مین مثل تار عنکبوت کے توڑ ڈالی
اور اُسکے سینہ پر سے جو پتھر کا بار کم ہوا اُسکو غش آ گیا اور دوسرا سبب یہ تھا کہ اُسنے دیکھا کہ ایک

جوان نقابدار نے آکر میرے سینہ پر سے پتھر ہٹایا اسکو نہایت خوشی ہوئی بشدت خوشی سے غشی
آگیا اس عرصہ مین نقابدار نے وہ زنجیرین بھی شکست کین ہتھکڑیان بھی بیڑیان بھی گلے کا طوق
بھی مگر اُسکو ہوش نہ آیا آخر نقابدار مجبور ہوئے کہ کیا تدبیر کرون کہ اسکو ہوش آئے ادہر ادہر
دیکھنے لگے انھون نے دیکھا کہ طاق پر ایک شیشہ رکھا ہوا ہی انھون نے اسکو اٹھاکر طاق پر سے
اُتارا اُسکو جو سونگھا تو اُسمین کیوڑا تھا انھون نے اسکا منھ کھول کر چند قطرے کیوڑے کے اُسکے
مُنھ مین ٹپکائے ایک چھینٹا دیا کہ اُسنے آنکھ کھولی اور اپنے کو کھولا ہوا دیکھکر خیال کرنے لگا کہ شاید
مین خواب دیکھ رہا ہون بھلا یہ کب میرا مقدر ہی جو چھٹ رہا ہون میری ایسی قسمت کب ہو اور اس
فلک ناہنجار سے کب ایسی امید ہی کہ یہ دن مجکو نصیب ہوگا اسی طور سے تڑپ تڑپ کر مرجاؤنگا اور
کوئی خبر نہ لیگا وہ خواب میرا کیسا تھا ابھی تک اُسکا کچھ ظہور نہوا اب مجھے تو خدا سے ناامیدی ہے یہ امید
نہ تھی کہ وہ مجکو اس عذاب مین مبتلا رکھیگا کیونکہ مین تو بت پرستی و تصویر پرستی پر ہزار ہزار لعنت
کرتا ہون اور مین نے دین اسلام قبول کیا ہی اور یہ شرط مین نے اپنے دل مین کی ہی کہ اگر مین
اس بلا سے نجات پاؤنگا تو مذہب اسلام کو قبول کرونگا اور مذہب تصویر پرستی کو ترک کردونگا دین
اسلام کے رواج دینے مین کوشش کرونگا یہ حسرت میری میرے دل مین رہی جاتی ہی اور نہین
معلوم اس آفت رسیدہ بلا نصیب پر کیا گذر رہی ہوگی یہ جو اُسنے کہا نقابدار نے سب اُسکی تقریر
سنی فرمایا کہ ای جوان ذرا آنکھ کھول اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھ کہ اُسنے کیونکر تجکو اس بلا سخت
سے نجات دی وہ ایسا کریم ہی کہ جہان بندے نے اُسکا نام لیا اور اُسکی طرف دل کو رجوع کیا بندہ
کیسی ہی مصیبت مین مبتلا ہو وہ مصیبت ایک پل مین آسان ہوجاتی ہی وہ بڑا رحیم و کریم ہی ہر بندے
پر اپنے وہ کرم کرتا ہی کیونکہ اب تو نے اپنے قلب کو آلائش کفر سے پاک کیا ہی اور پاک کرکے
اُسکی محبت کا ذخیرہ کیا اُسنے تیرے حال پر رحم کیا مجکو تیری کمک کے لیے روانہ کیا کہ مین تیری
مدد کرون اور اس بلا سے تجکو نجات دون میری بھی یہ طاقت تھی کہ مین یہان آسکتا اور تیرے
حال سے آگاہ ہوتا یہ صرف اُسکی بندہ پروری اور عنایت ہی کہ مجھ ایسے ذرہ بیمقدار کو یہ مرتبہ دیا
کہ لوگون کی مصیبت مین مدد کرون اور اُنکے اوپر جو بلا ہو اُسکو رد کرون یہ اُسکی سب مہربانی
وشان کبریائی ہی ورنہ مین کہان اور یہ صحرا کہان اور میرا آنا ادھر کیسا گویا اُسنے مجکو تمھاری مدد کے
لیے اپنے فضل وکرم سے یہان پر پہونچایا اب اُٹھو اور اُسکا شکریہ ادا کرو کہ اُسنے بڑے سخت عذاب
سے اپنے فضل وکرم سے نجات دی اور اب اپنی حالت بیان کرو کہ کس ظالم و ستمگر و ناترس نے
تمکو اس حال سے یہان قید کیا تھا اور اسکا سبب کیا تھا وہ بڑا سخت دل اور بے رحم ہی جسنے تم
ایسے گل رعنا کو یون خار بلا مین مبتلا کیا اور تم ہو کون اور کس مقام کے رہنے والے ہو اور یہ قید
سخت کس جرم مین تجپر کی گئی وہ کونسی ایسی خطا تمنے کی تھی کہ جسکی یہ سزا تمکو دی گئی اب تم یہ نہ
خیال کرنا کہ مین پھر اُس بلا مین مبتلا ہونگا جبتک میرے دم مین دم ہی اور کسی کی یہ مجال نہین ہی
کہ کوئی تمھاری طرف نگاہ کج سے دیکھ سکے مریخ فلک کی بھی یہ قدرت نہین دیو اور جن و بشر کی
کیا اصل ہی اگر اُسکی مرضی ہی تو کوئی تمھین آزار نہین پہونچا سکتا ورنہ مین اور تم دونون اُسکے
حکم سے ناچار ہین ایسے ایسے کلام تشفی وتسکین آمیز جو نقابدار نے اپنی زبان سے فرمائے ایسی
شیرین زبان مین کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا ہی دوسرے وہ تو خود اسی فکر مین تھا کہ یہ خواب ہی یا

عالم بیداری ہی اب جو اُسنے یہ تقریر دلپذیر اپنے کانون سے سُنی یا تو اِس فکر مین اپنی آنکھین بند
کیے ہوئے تھا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون وہ تقریر یاس وحسرت کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ آنکھین
کھولدین اور اپنے برابر ایک جوان نقابدار کو فرش خواب پر بیٹھے ہوئے پایا بس ایک مرتبہ
اُٹھکر قدم نقابدار پر گرا اور قدم چومنے لگا اور کہنے لگا کہ خداوند کریم آپ کی عمر مین برکت
دے آپ نے وہ احسان میرے ساتھ کیا کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی آپ نے اُس عذاب
الیم وبلاے عظیم سے میری جان بچائی ہی کہ جسکا بیان نہین کر سکتا ہون آپ نے وہ کام کیا ہی
کہ تا بہ عمر مین اِس احسان سے سبکدوش نہونگا اِس ناچیز کی عمر پھر سے ہوئی ورنہ مین اِسی مقام
پر تڑپ تڑپ کے مرجاتا کسی کو میرے مرنے کی خبر بھی نہوتی یہ کہکر قدم پر جو گرا تو نقابدار نے
اُسکا سر قدم پر سے اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ ای بھائی یہ بھی کوئی احسان تھا مین نے کیا
جان بچائی میرے خدا نے تیری جان بچائی اُسنے مجکو اِدھر روانہ کیا اور تمھاری صدا میرے کان
تک پہونچائی ورنہ یہ وہ مقام تھا کہ یہان کی صدا کسی کے کان تک نہین جاسکتی تھی کیونکہ اُس
ظالم نے تمکو ایسے مقام پر قید کیا تھا دوسرے سنگ گران تمھارے سینہ پر رکھا ہوا تھا کہ جسکے
سبب سے تم کلام نہ کر سکتے تھے بلکہ آواز کا نکلنا دشوار تھا اُسنے عرض کیا کہ دراصل یہ آپ کے
خدا کی قدرت تھی اب معلوم ہوتا ہی کہ آپ بھی خدا پرست ہین یہ سُنکر نقابدار نے فرمایا کہ یہی مذہب
حق ہی جو کہ میرا ہی اور سب مذہب باطل ہین جب تو نے شرط کی تھی کہ مین تصویر پرستی ترک
کرونگا اور دین اِسلام اختیار کرونگا اُسکی برکت سے خداوند کریم نے رحم کیا اور اِس عذاب
سے نجات دی اب یہ تو بیان کرو کہ وہ کون ظالم ہی جسنے تمکو اِس عذاب مین مبتلا کیا سب حال
بیان کرو یہ جو نقابدار نے کہا اُس جوان نے کہا کہ مین کیا عرض کرون واسطہ تمکو اپنے خدا کا
جلد اِس مقام پر سے تشریف لیجاؤ کیونکہ وہ ظالمہ آتی ہوگی اور مجکو جو اِس قید سخت سے رہا
اور آپ کو میرے پاس دیکھے گی تو بہت برہم ہوگی اور بیکار آپ کی دشمن جان ہوگی وہ بہت
بڑی ظالمہ اور ستم پیشہ ہی اُسکو کسی پر رحم نہین آتا ہی جب اُسنے مجھ ایسے جوان پر رحم نہ کیا اور
اِس بلا مین مبتلا کیا تو آپکی ضرور قاتل ہوگی کیونکہ آپ نے تو مجکو اِس بلا سے نجات دی گویا وہ
اب آپکی دشمن ہوگئی میرے ساتھ جو آپ نے یہ دوستی کی یہ امر اُسکو بہت ناگوار ہوگا اِس سے کیا
حاصل کہ آپ میرے لیے اپنے کو اِس عذاب مین مبتلا کرین مجکو اِسی مقام پر چھوڑ دیجیے اور
آپ تشریف لیجائیے جو کچھ مجھپر گذریگا مین اُسکو برداشت کرونگا کیونکہ یہ ممکن نہین کہ مین اُسکے
پنجہ سے نجات پاؤن جہان جاؤنگا وہ مجکو اُس مقام پر سے لے آئیگی پھر اِس سے کیا حاصل
نقابدار نے فرمایا کہ کیا تاب وطاقت اُسکی کہ وہ اب کوئی حرکت تمھارے ساتھ کر سکے
اگر آتی ہی تو آنے دو اپنا سر اپنے کنار مین دیکھے گی اور یہ تو بیان کرو کہ وہ کون ہی اُس جوان
نے عرض کیا کہ ای جوان رعنا ای میرے محسن ای میرے جان بخش آپکی صورت اور اُس صاحب
خواب کی کہ جسنے آکر مجکو عالم خواب مین اِس عذاب سے نجات دی تھی اور دین اِسلام
تلقین فرمایا تھا بہت مشابہ ہی اُس جوان رعنا کی ہدایت سے مین نے دین اِسلام قبول کیا
تھا اور یہ تہیہ کیا تھا کہ اگر اِس عذاب سے نجات پاؤنگا تو اپنے مذہب کو ترک کرونگا اور
دین اِسلام قبول کرونگا بس خدا نے میری دعا قبول کر لی اور مجکو اِس عذاب سے نجات

مین اُس عالم مین یہی خیال کر رہا تھا کہ میرا خواب کیسا تھا کہ ابھی تک اُسکا ظہور نہوا گو مین سنے یہ قصد
کیا تھا مگر خداے نادیدہ سنے میرے حال پر رحم نہ کیا مگر دراصل وہ خواب بہت سچا اور ٹھیک تھا
بس اب آپ اپنے نام نامی واسم گرامی سے اِس ناچیز وحقیر کو آگاہ فرمائیے اور طریقہ دین اسلام
تعلیم فرمایئے تاکہ مین جو دنیا پر سے اُس ظالمہ وستمگرہ کے ہاتھ سے جاؤن تو عالم کفر مین نہ جاؤن بلکہ
باایمان کیونکہ اِس امر کا یقین کلی ہو کہ مین اُسکے ہاتھ سے نہ نجات پاؤنگا ضرور قتل ہونگا اِس عذاب سے
تو میرا مرنا بہتر ہو نقابدار یا قوت پوش سنے فرمایا کہ تم اِسکا غم نہ کرو اب وہ تمھارے ایک بال
کو بھی نہین پاسکتی ہو تم اِس امر سے بالکل بیخوف ہو جاؤ اُس جوان سنے عرض کیا کہ مجکو جلد آپ
آگاہ فرمایئے وہ بلاے بیدرمان آتی ہوگی شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام است ٭ اگر ماہی ترا منزل
کدام است ٭ یہ سُنکے نقابدار سنے فرمایا کہ ای جوان آگاہ ہو مین ایک اُس خداے کریم کا عبد
ہون خداوند جلیل کا ایک عبد ذلیل ہون مجکو سب نقابدار یاقوت پوش کہتے ہین میرا یہی کام
ہو کہ مین صحرا صحرا پھرا کرتا ہون ہر ایک بندے عاجز کی اُسکے فضل وکرم سے کمک کرتا ہون اور مین
اُس خاندان عالی سے ہون کہ جسکے بزرگ ہمیشہ ہر ایک بندے کی اُسی خدا کے فضل سے
غیرون کے لیے کمک کرتے تھے اور اپنے اوپر مصیبت لیتے تھے مین اُنھین کا نام لینے والا ہون مین
اپنے تئین ظاہر نہین کر سکتا ہون کیونکہ اسمین ایک بھید ہو جب اُسکو ظاہر کرنے کا وقت آئیگا خود بخود
ظاہر ہو جائیگا چنانچہ مین ایک ضرورت سے لشکر لیے ہوئے ایک مہم پر جاتا تھا کہ اتفاق سے اِس
مقام پر پہونچا تمھاری گریہ وزاری کی صدا میرے کان مین آئی مجکو فکر ہوئی کہ مین جاکر اِس دردرسیدہ
اور آفت رسیدہ کی کمک کرون اور دریافت کرون کہ یہ کون بندۂ بیکس اور مظلوم ہو کہ یون
رو رہا ہو اور اپنی جان سے عاجز ہو فضل خدا سے مین آکر تمکو اِس عذاب سے نجات دی ہے اب
جلد اپنی حالت بیان کرو کہ تم کون ہو کیونکہ میرے لشکر کے لوگ میری تلاش کر رہے ہونگے وہ
لوگ پریشان ہونگے مین اپنے لشکر مین جاؤن اور تم بھی میرے ہمراہ چلو اُس مقام پر سبب اپنی
حالت بیان کرنا اور مین تمکو مذہب اسلام کے طریقہ بھی تعلیم کرونگا یہ نہ خیال کرنا کہ مین کسی خوف
سے یہانسے جانے کا قصد کرتا ہون مجکو کسی کا خوف نہین ہو اُس جوان سنے کہا کہ یہ تو مین جانتا
ہون کہ آپ کسی سے خوف نہین کرتے ہین مگر کیا ضرورت ہو بسم اللہ تشریف لیچلیے مین بھی
آپ کے ہمراہ ہون مین آپکے لشکر مین چلکر اپنی حالت آپ سے عرض کرونگا ہان یہان دیر نہ
فرمایئے تشریف لیچلیے کیونکہ میرا دم اُسکے خوف سے نکلا جاتا ہو یہی خوف ہو کہ اب آئی جب آئی اِدھر
مین نے اُسکی صورت دیکھی اِدھر میری روح قالب سے پرواز کرگئی وہ بڑی ظالمہ اور بدشکل
ہو آتی ہوگی جب مین آپکے لشکر مین پہونچ جاؤنگا مجکو اِس امر سے اطمینان ہوگا میری روح یہ
خیال کرکے نکلی جاتی ہو مجھ سے بات نہین کیجاتی ہو بسبب خوف کے نقابدار سنے فرمایا کہ چلو
یہ کہکر نقابدار سنے قصد اُٹھنے کا کیا تھا کہ وہ جوان اُٹھ کھڑا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ تمام زمین کو زلزلہ
سا ہوا وہ کوہ کانپنے لگا ہوا زور سے چلی آندھی اُٹھی برق کی چمک ہونے لگی رعد کی گرج سنگ باری
ہونے لگی یہ حالت دیکھکر اُس جوان کی تو یہ حالت ہوئی کہ مانند بید کانپنے لگا تمام جسم مین تھرتھری
پڑگئی منہ پر مردنی چھاگئی چہرہ زرد ہو گیا یہ عالم ہوا کہ کلام نہین کیا جاتا ہو یہ کہکر وہ گر پڑا کہ اے
میرے جان بخش وہ ملکاتہ آگئی جسکا خوف تھا مجکو بچایئے میری قاتلہ آگئی یہ جو نقابدار سنے

سنا کہا کہان آتی ہی اُسنے کہا کہ یہ اُسی کے آنے کی علامت ہی نقابدار نے فرمایا کہ کیا کوئی وہ ساحرہ
ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان مگر اِس طرح کہا کہ پوری بات منہ سے نہ نکلی تھی کہ وہ آندھی برطرف ہوئی
یہ تو غش کھا کر گر پڑا نقابدار نے اُٹھکر اُسکو اپنی پشت پر لیا کہ دیکھا ایک تخت اُس پہاڑ
کی طرف سے پیدا ہوا اُسپر دیکھا کہ ایک عورت بدشکل نہایت کریہ منظر بیٹھی ہوئی ہی گلے مین
اُسکے سانپ کالے کوڑیالے پڑے ہوئے ہین نقابدار نے اُسکی صورت دیکھکر کہا پناہ بذات
خدا اُدھر وہ لکاتہ شیطان کی خالہ تخت پر سے اُتری اور طرف اُس سہ درے کے چلی یہان
نقابدار بلاخوف و خطر اُسکو پشت پر لیے ہوئے کھڑے ہین وہ جو قریب سہ درے آئی اُسنے
دیکھا کہ کوٹھری کا دروازہ وا ہی یہ دیکھکر اِسکو خیال ہوا کہ کون ہی جسنے میرے قیدی کو آکر رہا کیا
اور دروازہ کھولا بہت برہم ہوئی اور یہ کہتی ہوئی چلی کہ وہ کون اجل رسیدہ تھا کہ جسنے مابدولت
کے قیدی کو رہا کیا اور میرا خوف نہ کیا اگر بڑا جوانمرد ہے تو وہ میرے سامنے آئے
اور یہ چوری سے کام کرنا کیا امر تھا اُسکو یہ خیال ہوا تھا کہ کوئی میرے قیدی کو رہا کرکے لیگیا بس
اِس غصہ سے چلی تھی جیسے ہی کوٹھری مین قدم رکھا اِسکی نگاہ نقابدار پر پڑی اِسنے ایک جوان
رعنا کو دیکھا کہ کھڑا ہوا ہی اور میرا معشوق اُسکی پشت پر زمین پر پڑا ہوا ہی اور وہ جو جوان کھڑا ہوا
ہی اُسکے مُنھ پر نقاب پڑی ہوئی ہی باوجودیکہ نقاب پڑی ہوئی ہی اُسپر بھی حسن کا یہ عالم ہی کہ تمام
وہ مقام جہان وہ کھڑا ہی روشن ہی اُسکی اِس نقابدار کے روبرو کوئی حقیقت نہین ہی ایسا حسین
ہی اور اُس سے کمسن بھی ہی یہ دیکھکر فریفتہ ہو گئی وہ جو غصہ تھا وہ بالکل برطرف ہو گیا اور ایک مرتبہ
ہنس کر کہنے لگی کہ اے ظالم تجکو میرا خوف بھی نہوا کہ مین جو اسکو رہا کرتا ہون جسنے اسکو قید کیا ہی
وہ جو آئیگا اور اِسکو جو آزاد پائیگا تو اِس جرم کی سزا دیگا کوئی بھی ایسا کرتا ہی کہ پرائے قیدی کو بدون
اُسکی اجازت کے رہا کر دیتا ہو اور بلاخوف و خطر اُس مقام پر کھڑا رہتا ہی بس اِسی مین بہتر ہی کہ تو
میرے وصل کو قبول کر مین تیری اِس خطا کو معاف کر دونگی مین نے جب سے تجکو دیکھا ہی تیرے اوپر
عاشق ہو گئی ہون میری آرزو پوری کر مین نے اِس جرم سے تیرے درگذر کی اور معاف کیا یہ جو اُسنے
کہا اور طرف نقابدار کے ہاتھ پھیلا کر یہ کہتی ہوئی چلی کہ اے جان جہان واے آرام دل مشتاقان
آ میرے گلے سے لگ جا اور اپنے عارض رنگین کے بوسہ دے میری جان تیرے اوپر جب سے
مین نے تجکو دیکھا ہی جاتی ہی مین اِسکی محبت بھی بھول گئی ہون تو تو اِس سے بھی زیادہ خوبصورت
اور حسین ہی نقابدار نے جواب دیا کہ او لکاتہ الگ رہنا میرے قریب نہ آنا ورنہ پچھتائیگی تو کیا
میری خطا کو معاف کریگی تو کیا میرے اوپر رحم کریگی دیکھ ابھی مین خیریت ہی کہ میرے سامنے سے
چلی جا ورنہ میرے ہاتھ سے دُکھ اُٹھائیگی مین تجکو قتل کرونگا تو بڑی ظالمہ معلوم ہوتی ہی کہ بندگان
خدا کو لاکر اِسطور سے بلا مین مبتلا کرتی ہی تیرے دل مین بالکل رحم نہین ہی ایسے انسان سے کوئی
ایسی حرکت کرتا ہی یون گرفتار بلا کرتا ہی مین نے آکر اُسکو رہا کیا اگر مین نہ آتا تو وہ مر جاتا تو کیا محبت
مجھ سے کریگی بلکہ مین تجھ سے یہ کہتا ہون کہ تو اگر میری اطاعت کرے اور دین ساحری پرستی ترک
کرے اور سحر و ساحری سے توبہ کرے تو مین تیرے قتل سے باز آؤن ورنہ مین تجکو زندہ نہ رکھونگا
تو میرے ہاتھ سے ضرور قتل ہوگی کیا مجال تیری کہ جو تو میرے قریب آسکے معلوم ہوا کہ تو بڑی ہی
حرام زادی ہی تو کیا میری محبت کریگی یہ نیا طریقہ ہی کہ جہان کسی حسین و خوبصورت کو دیکھا اُسپر فریفتہ

تیری الفت کا اعتبار کیا ابھی تو تو اُسپر فریفتہ تھی اُسپر یہ ظلم کر رہی تھی کہ وہ قریب مرگ تھا اب مجکو جو
دیکھا تو میرے اوپر فریفتہ ہو گئی میری الفت کا دم بھرنے لگی تیرا کیا اعتبار معلوم ہوا کہ تو شہوت پرست
ہی خداوند کریم مجکو غارت کرے مجھسے یہ امید نرکھنا مین تیری آرزو کبھی نہ برلاؤنگا بلکہ اُسکے عوض
مین مین تجکو قتل کرونگا وہ ہنسی اور کہا کہ این گل دیگر شگفت یہ ہمکو قتل کرینگے سچ ہی کہ معشوق اسیطور پر
سے عاشق سے ناز و کرشمہ کرتے ہین تو نے جو دیکھا کہ مین تیرے اوپر فریفتہ ہون تو تُو نے ناز کرنے
شروع کیے جو ناز کریگا مین اُسے اُٹھاؤنگی بلکہ تیری خاطر سے مین نے اِسکو بھی رہا کیا ورنہ یہ تمام
عمر نہ رہا ہوتا جبتک میری آرزو نہ پوری کرتا تو تو مجکو قتل کر چکا ہی اور سچ تو یہ ہی کہ تو کر چکا ہی کہ مین
تجکو قتل کرونگا اور کیا قتل کریگا کیونکہ مین تیری تیغ ابرو کی گھائل ہون تیری تیر نگاہ نے میرے
قلب و جگر کو گھائل کر دیا ہی اور کیا قتل کریگا نقابدار نے فرمایا کہ کیون بیہودہ بکتی ہی تو کیا اُسکو میری
خاطر سے رہا کریگی ابتو تو اُسکا ایک تار لباس نہین پا سکتی ہی اُسپر تیرا دسترس ہونا غیر ممکن ہی ایک آن
مین تیرا کام تمام کرونگا نہ میرے تیر نگاہ نے نہ میرے تیغ ابرو نے گھائل کیا ہی بلکہ مین تجکو اپنی تلوار
سے قتل کرونگا اگر تو میرے کہنے پر عمل نہ کریگی بس اسی مین خیریت ہی کہ تو دین اسلام قبول کر اگر قبول
کریگی اور سامری پرستی ترک کریگی اور سحر و ساحری سے توبہ کریگی تو تیری جان بچیگی ورنہ میرے
ہاتھ سے قتل ہوگی دوسرے یہ امر ہی کہ آجتک میرے خاندان مین کسی نے ساحرہ سے عقد و تزویج
نہین کیا ہی جو مین کرون یہ امید بالکل قطع کر یہ آرزو کبھی نہ پوری ہوگی اسی امید مین تیری جان جائیگی
بلکہ یہ امر میرے مذہب اور طریقہ کے خلاف ہی مین اِسے کبھی نہ گوارا کرونگا یہ جو نقابدار نے فرمایا
اُسنے جواب دیا کہ لو اور سُنلو کہ یہ مجھے قتل کرینگے اب معلوم ہوا کہ تو خداپرست ہی بس تیرا ابھی قتل مجھپر لازم
ہی تو یون نہ مانیگا جبتک اِس امر کی سزا نہ پائیگا تو بڑا زبان دراز معلوم ہوتا ہی بس اپنی زبان کو بند
کر مین مروت کر چکی از برائے سامری و جمشید میرے اوپر رحم کر میرے کہنے پر عمل کر نقابدار
نے فرمایا کہ تجھپر بھی لعنت ہی اور تیرے سامری و جمشید پر ہزار ہزار لعنت ہی اب میرے روبرو اُسکا
نام نہ لینا اور ہزارون دشنام مغلظ اُسکو دین اور سامری و جمشید کو دین ابتو اِسکو غصہ آیا اور کہا
کہ تو یون نہ مانیگا بدون سزا پائے ایک خطا کی دوسرے یہ سرزوری اور میرے روبرو خدا لیے نادیدہ
کا نام لیتا ہی اور خداوندون کو دشنام دیتا ہی نقابدار نے کہا کہ تیری اور تیرے خداوندون کی ایسی تیسی
کرون وہ میرا کیا کر لینگے اور تجھ سے تو میرا ایک بال بھی بیکا نہوگا اور نہ تیرے خداوند کم کر سکتے ہین
اُسنے کہا کہ اپنی زبان کو بند کر مین اِس امر کا لحاظ کرتی ہون کہ تیرے اوپر میرا دل آیا ہی اور تیری
محبت میرے قلب مین پیدا ہوئی ہی صرف اِسکی مروت ہی ورنہ اِس سے بدتر تیرا حال کرتی اور ایسی
تیری حالت کرتی کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھاتے اور مجکو تیرے حال پر رحم
نہ آتا یون مین تجکو قتل کرتی مگر کیا کرون کہ مجبور ہون کہ تیری الفت میرے قلب مین ایسی پیدا ہوئی
ہی کہ جس سے ناچار ہون نقابدار نے کہا کہ تو کیا میری ایسی حالت کرتی اور میرے حال پر کیا
مرغان ہوا و ماہیان دریا رحم کھاتے اور تجکو نہ رحم آتا بس اب اپنی زبان کو بند کر اور جدہر سے آئی
ہی اُسی طرف چلی جا اِسکو غنیمت جان کہ مین تجکو زندہ جانے دیتا ہون یہ جو نقابدار نے کہا بس اُسنے
اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ یون نہ مانیگا جبتک اِسکو کچھ سزا نہ ملیگی اُسوقت تک یہ نہ مانیگا یہ دل مین
مقرر کرکے اور یہ خیال کرکے کہنے لگی کہ اچھا مین دیکھتی ہون کہ تو مجکو سزا دیتا ہی یا مین نہین معلوم

تو کس امر پر اسقدر مغرور ہی ہان سچ ہی جو صاحب حسن ہوتا ہی وہ اپنے حسن پر مغرور ضرور ہوتا ہی
تجھکو اپنے حسن کا غرور ہی خیر جو تیرا جی چاہیے کہہ لے مین تیرے کہنے کا برا نہین مانتی ہون خداوند
سامری نے تیری محبت میرے قلب مین کر دی ہی مین لاکھ چاہتی ہون کہ تو میرے کہنے پر عمل کرے
اور مین تیرے اوپر کسی قسم کا ظلم نہ کرون مگر مین یہ خیال کرتی ہون کہ یکسطرح مجھ سے ہوگا کہ کچھ تجھکو
سزا دون میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کیا کرون کیا نہ کرون نقابدار نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتی ہے
اپنی زبان کو بند کر وہ تیرا خداوند کیا گیدی تھا اور کیا مسخرہ ہی جو کسی کی محبت وہ تیرے دل مین کریگا
اُس بچہ شیطان کو اپنے حال کی تو خبر نہ تھی کہ ہمارا کیا انجام ہوگا وہ ناری نار جہنم سے جل رہا ہوگا اور
ایک عالم کو گمراہ کر رکھا تھا بہت سے لوگ بروز قیامت اُسکے ہمراہ ہونگے اور تیرا قتل کرنا میرے
مذہب اور میرے طریق مین بہت اچھا اور ثواب ہی اور بڑا اجر عظیم مجھکو ملیگا نقابدار نے جو یہ کہا
اُسنے کہا کہ خیر جو کچھ ہو سو ہو مین تجھکو سزا دیتی ہون یہ امر ضرور ہی کہ بعد تیرے مین بھی اپنے کو ہلاک
کرونگی کیونکہ پھر مجھ سے یہ نہوگا کہ تجھ ایسا حسین دنیا پر نہو اور مین ہون یہ غیر ممکن ہی نقابدار نے
جواب دیا کہ تو کیا سزا دیگی اور تو خود دنیا پر نہوگی یہ سننا تھا کہ ایک مرتبہ اُسنے اپنی جھولی پر ہاتھ
ڈالا جیسے ہی جھولی پر ہاتھ ڈالا نقابدار نے کہا کہ پہلے اپنی صورت تو دیکھ لے کہ کیا خوبصورت ہی کیونکہ
اِسکو تو یہ خیال تھا کہ مین بہت خوبصورت ہون بلکہ نقابدار سے جب تقریر کی تھی تو یہ بھی ظاہر
کیا تھا کہ مجھ ایسی خوبصورت و حسین و شکیل و جوان عورت تجکو نصیب نہوگی پریان قاف کو میری
صورت حسین دیکھکر حسد ہوتا ہے اور میرے نظارے کو آتی ہین اور بڑے بڑے شاہان
جلیل میری امید وصل کرتے تھے اور کرتے ہین مین اُنکو کسی طور سے قبول نہین کرتی ہون یہ تیرا
نصیبہ ہی کہ مین خود تیرے وصل کی آرزو کرتی ہون اور تو ایسے کلام کرتا ہی مین اُنکو بھی گوارا کرتی
ہون اور قبول کرتی ہون مگر تو راضی نہین ہوتا اسکا یہ سبب تھا جو اُسنے اپنی صورت کی تعریف
کی تھی کہ جب وہ اپنے مقام پر سے چلی تھی تو اپنے کو سحر سے آراستہ اور خوبصورت بنا کر چلی
تھی اور ایسی حسین بنی تھی کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی اُسکو دیکھتا تو فریفتہ ہو جاتا اُسنے اپنا حسن عابد فریب
زاہد کش بنایا تھا اس خیال سے کہ جو میرا معشوق ہی وہ شاید آج کے حسن پر فریفتہ ہو کر مجھ سے وصل
حاصل کرے اور اپنی زینت اِس لباس اور اس زیور سے کی تھی کہ گلے مین تو کرتی تھی نیلی رنگی ہوئی
اور سر پر دوپٹہ بھی نیلا رنگا ہوا اور پانؤن مین پائجامہ تھا جو کہ عوام مین لہنگا کہلاتا ہی گھٹنون سے اونچا
وہ بھی نیلا مگر سحر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ لباس زربفت و کمخواب پہنے ہوئے ہی لباس تو یہ تھا اور
زیور یہ تھا کہ بجاے طوق کے اور ہیکل کے گلے مین سانپ تھے اور بجاے ٹیکہ کے پیشانی پر عقرب
سیاہ تھے یہ بھی اُسکا خط تقدیر تھا اور بجاے بالیان وغیرہ کے کانون مین پیاز کی آنٹھ یان
تھین سوت مین گندھی ہوئی ہاتھون مین بجاے کڑے و کنگن کے سانپ لپٹے ہوئے تھے
پانؤن مین لوہے کے کڑے پڑے ہوئے تھے سر مین ناریل کا یا کڑوا تیل پڑا تھا اور وہی تیل تمام
جسم مین ملا ہوا تھا کہ اُسکی بدبو سے دماغ پریشان ہوا جاتا تھا اور صورت اُس ملعونہ کی ایسی تھی
کہ جو کوئی اُسکو دیکھے صورت اُسکی دیکھکر قے آجائے کالی صورت جیسے شب دیجور اُسپر چیچک کے
داغ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی جانور نے منھ کو پنجون سے نوچا ہی موٹے موٹے ہونٹ بڑے بڑے
دانت منھ سے باہر نکلے ہوئے ناک یہ معلوم ہوتی تھی کہ گویا ایک رفلی دونالہ رکھا ہوا ہی آنکھین

چھوٹی چھوٹی زیرہ ایسی بڑا قد دونون پستان ایسے تھے کہ دو بیگن بریان معلوم ہوتے تھے وہ زیر ناف
تک لٹک کر آگئے تھی اِسی طور سے ہر اعضا کو خیال کرنا چاہیے وہ مقام بھی کسی مکان کے سٹا اس کا مرتبہ
رکھتا ہوگا ایسا کشادہ ہوگا کہ ہاتھی چلا جائے ایسی تو حسین تھی مگر وہ اپنے نزدیک سحر سے اپنے کو
خوبصورت بنا کر آئی تھی اُسی سبب سے اُسنے اپنی تعریف کی تھی دوسرا امر یہ تھا کہ جب کلام کرتی تھی
مُنھ سے ایسی بوے بد آتی تھی کہ دماغ پھر جاتا تھا باوجودیکہ وہ کھڑی تھی یہان نقابدار کو وہ صورت
حسین تو نظر نہ آئی بسبب اُس لوح یاقوت کے اصلی صورت نظر آئی تھی اِسی سبب سے تو
نقابدار نے کہا کہ اپنی صورت تو دیکھ کہ کیسی ہے تو بہت تعریف کرتی ہے مجھکو تو چڑیل معلوم ہوتی
ہے تو اپنے کو پری سے بہتر خیال کرتی ہے پہلے اپنی صورت تو درست کرلے پھر کلام کرنا دوسرا ایک سبب
اور تھا کہ جب وہ اِس مقام پر آئی اور لوح کا عکس پڑا وہ جو سحر سے اُسنے صورت بنائی تھی وہ
بالکل دفع ہوگئی تھی اُسکو یہ خبر نہ تھی یہ اُس خیال مین تھی کہ میری صورت سحر سے طیار ہے جب یہ
نقابدار نے کہا اور اِسنے جھولی پر ہاتھ ڈالا تھا کہ ایک مرتبہ جھولی پر سے ہاتھ ہٹا لیا اور ایک
آئینہ اُس کوٹھری مین لگا ہوا تھا اُسکی طرف جو دیکھا وہ جو سحر سے بنکر آئی تھی اُسکا تو نشان تک
نہ پایا اپنی اصلی صورت پائی یہ دیکھکر یہ اور حیران ہوئی اور کہنے لگی کہ تو بڑا ساحر زبردست معلوم
ہوتا ہے کہ تو نے میرے سحر کو دفع کر دیا اور مجھکو چڑیل بنا دیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُسکا سن بھی
کوئی ہزار برس کا تھا وہ لکاتہ بجائے کاجل کے توے کی سیاہی آنکھون مین لگا کر آئی تھی اُس سے
اور بدصورت معلوم ہوتی تھی یہ جو اُسنے کہا نقابدار نے مسکرا کر کہا کہ اِسی صورت پر تو اپنی تعریف
کرتی تھی اور کہتی تھی کہ مین تیرے اوپر عاشق ہون تیری وہ صورت ہے کہ تیرے اوپر کتا بھی تو نہ
پیشاب کرے انسان تو درکنار بس میرے سامنے سے دور ہو یہ جو نقابدار نے کہا اُسنے ہنسکر
جواب دیا کہ اے جان جہان جو تیرا دل چاہے کہہ لے مین تو تجھ سے اِسوقت ضرور وصل حاصل
کرونگی یہ کہکر اور دونون ہاتھ پھیلا کر مثل بلاے ناگہانی و سیاہ آندھی کے طرف نقابدار کے چلی
جیسے ہی قریب نقابدار کے پہونچی نقابدار نے ایک طمانچہ اِس زور سے مارا کہ تمام کوٹھری ہل
گئی اور پانچون اُنگلیون کا نشان اُسکے کلہ پر بنگیا اُسنے اپنے کو سحر سے بچایا ورنہ سر جیز گردن سے
اُڑ جاتا طمانچہ کھا کر الگ ہوگئی اور دور جا کر گری بس اُٹھکر اور سنبھل کر نقابدار کی طرف دیکھکر کہا
کہ او ظالم ابتو تو نے مار بھی لیا اب میری آرزو پوری کر دے اور میرے کہنے کو مان لے نقابدار
نے فرمایا کہ تو بڑی بیغیرت و بیحیا ہے کہ باوجودیکہ ایک طمانچہ بھی پڑا اُسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہین
آتی ہے اُسنے کہا کہ مجھکو تیری اُلفت ایسی ہے کہ کسی امر کا میرے دل مین خیال نہین ہوتا ہے تو لاکھ برائی
کر مین یہ جانتی ہون کہ یہ بھی کوئی ادا ہے اور ناز ہے ہر برائی تیری مجھکو بھلائی اور ادا معلوم ہوتی ہے
نقابدار نے فرمایا کہ آگ لگے تیرے اِس خیال کو اُسنے کہا کہ اے جانی اب میری آرزو کو پورا کر یہ کہکر
پھر نقابدار کی طرف چلی ابکی نقابدار نے قبضۂ تلوار پر ہاتھ ڈالا اور کہا کہ اگر میرے قریب آئی
تو ایک وار تلوار مین تیرا کام تمام کر دونگا اُسنے جو دیکھا کہ یہ یون نہ مانیگا بدون سزا پائے ہوئے اِس
کمبخت ناشاد نے کس زور سے میرے طمانچہ مارا ہے کہ میرا کلہ اِسوقت تک جھلا رہا ہے اور آماس
کر آیا ہے اِسکو اِسکی سزا دی جائے یہ بہت مغرور ہے اپنے حسن پر اور یہ تصور کرتا ہے کہ یہ میرے اوپر
فریفتہ ہے جو سلوک کرونگا اُسکو یہ قبول کریگی بس مین اِسکو ضرور اِسکی سزا دونگی یہ خیال دل مین کر کے

اور جھولی پر ہاتھ ڈال کر ایک ناریل نکالا پھر خیال کیا کہ سحر کرو کہ اسکی قوت سلب ہو جائے یہ خیال
کر کے سحر کیا اِسکے نزدیک تو سحر نے اثر کیا وہان کچھ بھی نہ تھا بس سحر کر کے اُسنے کہا کہ اب بتا کیا کہتا
ہو تیری کیا حالت ہو اب تو بالکل طاقت نہو گی نقابدار نے جواب دیا کہ تجھ مین طاقت نہو گی اب مین
شیر نر کو چیر کر پھینکدونگا اور میری قوت کون کم کر سکتا ہو سوائے خداوند کریم کے میرے ہاتھ پاؤن
مین سب اعضا مین اُسی طور سے طاقت و قوت ہو یہ کہکر فرمایا کہ تو میری طاقت و قوت دیکھے گی اور
جھپٹ کر تلوار اُسپر ماری اگر وہ ہٹ نہ جائے تو دو ہی کاٹ لیتے تھے یہ حال دیکھکر وہ اور حیران ہوئی
کہ میرے سحر نے اِسپر اثر نہ کیا بس اِسنے نارنج نکالکر اور کچھ پڑھکر نقابدار پر مارا وہ نارنج قریب
نقابدار کے آکر شق ہو کر گر پڑا کوئی اپنا اثر نہ کیا اب تو یہ اور حیران ہوئی اور دل مین کہنے لگی کہ مین نے
اِسپر دو سحر کیے کسی نے اثر نہ کیا اور اِسنے میرے سحر کو رد کیا کہ جو کہ مجھکو خوبصورت بنائے تھا اِسکا کیا
سبب ہو کیا یہ بھی ساحر ہو یہ دل مین تصور کر کے کہا کہ معلوم ہوا کہ تجھکو اپنے کمال پر غرور ہو کہ مین بھی
ساحر ہون یہ میرا کیا کر سکتی ہو اِسی سبب سے تو اسقدر سخت کلامی کرتا ہو اور تو نے دو سحر میرے رد
کیے نقابدار نے فرمایا کہ مین سحر پر لعنت کرتا ہون و نیز ساحر پر بھی سحر کو کفر اور اُسکے جاننے والے
کو کافر جانتا ہون میرے خدا نے مجھکو تیرے سحر سے بچایا بھلا سحر کیا بچا سکتا ہو اور تیرا سحر میرا کیا کر سکتا
ہو میرا خدا میرا حافظ و مالک ہو تو اسی طرح سحر کر کے پریشان ہو جائیگی اُسنے جواب دیا کہ مین نہ مانونگی
یہ کہکر اور ایک سحر کیا وہ بھی قریب نقابدار کے پہونچکر برطرف ہوا پھر تو اِسنے آگ برسائی برف
برسائی مگر کسی سحر نے نقابدار پر اثر نہ کیا آخر کو عاجز ہو کر کہا کہ اگر تو اِس کوٹھری سے باہر میدان
مین چلا آئے تو مین سحر کرون اور دیکھون کہ تو کیونکر میرے سحر سے بچتا ہو یہ کہکر خود باہر میدان مین آئی
نقابدار اُس جوان کو اُسی حالت غش مین اُسی مقام پر چھوڑ کر چلے آئے چونکہ وہ اُسکے خوف سے
ایسا بیہوش ہوا تھا کہ ہوش آتا ہی نہ تھا اگر ہوش آیا بھی اور آنکھین وا کر کے دیکھا بھی تو اُسکو کھڑا پایا
پھر آنکھین بند کر لین یہ سبب تھا یہان یہ تقریر بھی ہوئی سحر بھی ہوئے مگر وہ اُسی طور سے پڑا رہا
ذرا بھی حرکت نہ کی بس جب نقابدار میدان مین آیا اِسنے سحر سے اژدر پیدا کیا اُسکو اُس لوح کے
اژدر نے برطرف کر دیا وہ بھی قریب نقابدار آکر آتش کے آنٹے کا ہو گیا اِسی طور سے شیر پیدا کیے
وہ بھی نقابدار کا کچھ نہ کر سکے آخر کو خود شیر بنکر چلی نقابدار نے کہا کہ کیا تماشا کرتی ہو کتون کی چال
چلتی ہو یہ ہر طرح عاجز ہوئی پھر عجز و انکسار کرنے لگی نقابدار نے فرمایا کہ اپنا حربہ کر چکی مجھکو سزا دے چکی
اب مین تجھکو سزا دون اب یہ بتا کہ دین اسلام قبول کریگی سامری پرستی پر لعنت کریگی سحر سے توبہ
کریگی یا نہین اُسنے کہا کہ یہ تو کبھی نہو گا کہ مین سحر ترک کرون سامری پرستی چھوڑون نقابدار
نے فرمایا کہ اگر تو دین اسلام نہ قبول کریگی تو تیرا زندہ رہنا بھی دشوار ہو یہ فرما کر اور تلوار نیام سے لیکر
اُسکی طرف چلے اُسنے قصد کیا کہ مین پر پیدا کر کے اُڑ جاؤن کہ نقابدار نے اُسپر لوح کا عکس ڈالا
کہ اُسکو سحر بالکل فراموش ہو گیا اور وہ مجبور ہوئی کہ اتنے عرصہ مین نقابدار تلوار لیکر اُسکے قریب
پہونچے اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا مگر نقابدار کی تلوار کب رکتی ہو سر پر جو پڑی شرمگاہ سے نکل
گئی اِسکے دو ٹکڑے ہوئے صدائے گیرودار بلند ہوئی آندھی سیاہ چلی برف باری و سنگ باری
ہونے لگی ہزارون آوازین آنے لگین بیر غل مچانے لگے برقین چمک چمک کر گرنے لگین تاریکی
ہو گئی سبزہ جلنے لگا مگر نقابدار پر کسی چیز نے اپنا اثر نہ کیا اُسی شور و غل سے اُس جوان کو پھر ہوش

آیا اب جو دیکھا تاریکی ہو ایک قیامت کبرا برپا ہو ہر طرف سے صدائین مہیب آرہی ہین یہ اور پریشان ہوا برقین چمک رہی ہین یہ اِس عالم کو دیکھکر بہت خائف ہوا مگر کیا کرے کچھ معلوم نہین ہوتا ہو کہ یہ کیا آفت ہی کہ وہ شور و غل برطرف ہوا روشنی ہوئی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من مدہوش جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آئی اور ایک شعلہ پیدا ہوا کہ جسنے لاش کو جلا دیا اِدھر اُسکی لاش جلی جب روشنی ہوئی اُس جوان نے دیکھا کہ وہ جوان نقابدار اپنی تلوار سے خون پاک فرما رہے ہین با ہرسہ دری کے کھڑے ہوئے ہین یہ دیکھکر اُسکے ہوش بجا ہوئے اور ایک مرتبہ اُٹھکر یہ خیال کرتا ہوا دل مین کہ اِس جوان نے ضرور اُس ساحرہ کو قتل کیا اِسنے میری جان اِس عذاب سے بچائی اِسکا مذہب برحق ہو بس آکر قدم پر گرا اور یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ✤ واہ کیا کہنا خوب اِسکی حرہ و علامہ کو قتل فرمایا مین نے تو آپکی اطاعت قبول کی جبتک زندہ ہون آپکی غلامی سے نہ باہر ہونگا گو اُس جوان مین قوت ہلنے کی نہ تھی مگر اِس خوشی مین یہ طاقت اور قوت ہوئی کہ دوڑ کر قدمون پر گرا نقابدار نے سر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ اے بھائی یہ اُسیکا فضل و کرم ہو ورنہ میری یہ لیاقت تھی کہ مین ساحرہ کو قتل کرتا بقول شاعر شعر اُسے فضل کرتے نہین لگتی بار ✤ نہو اُس سے مایوس امیدوار ✤ آؤ اب لشکر کو چلین تو تمکو جسکا خوف تھا وہ بھی قتل ہوئی اب تو کوئی مقام خوف نہین ہو اُس جوان نے عرض کیا کہ جی نہین جس جگہ حضور کے قدم آئین اُس مقام پر پھر خوف ہو بسم اللہ تشریف لیچلیے بس نقابدار اُسکو ہمراہ لیکر بیرون درہ آئے وہ جو اسباب اُس مقام پر تھا اُسی مقام پر رہنے دیا ذرا سا بھی نہ لیا جب بیرون درہ آئے یہان مرکب کھڑا ہوا تھا اُس جوان سے کہا کہ بھائی تم مرکب پر سوار ہو لو کہ تم مین پیدل چلنے کی طاقت نہین ہو اُسنے کہا کہ یہ تو کبھی نہو گا کہ مین مرکب پر سوار ہو کر چلون اور آپ پیدل چلین بلکہ آپ سوار ہو لین مین آپکی رکاب پر ہاتھ رکھکر چلونگا کیونکہ یہ میری سعادت ہو نقابدار نے فرمایا کہ یہ تو نہو گا باہم تکرار ہوئی آخر کو یہ اقرار پایا کہ کوئی سوار ہو کر نہ چلے بلکہ پیدل چلین اُس جوان نے مرکب کی باگ پکڑلی اور نقابدار سے باتین کرتا ہوا ہمراہ نقابدار کے چلا نقابدار نے وہ ساری تقریر جو کہ اُس ساحرہ سے ہوئی تھی اور جو جو سحر اُسنے کیے تھے سب بیان فرمائیے یہ تو اِدھر سے اُس جوان سے باتین کرتے ہوئے جاتے ہین اُدھر جب خیمہ وغیرہ برپا ہو چکے سردار اپنے اپنے خیمہ سے کمرین کھول کر نکلے نقابدار کے جو خیمے مین آئے تو نقابدار کو نہ پایا سب نے خادمون سے پوچھا کہ آقا کہان ہین اُنھون نے جواب دیا کہ جب خیمے برپا ہونے لگے لشکر اُترنے لگا تو آقا مرکب کو بڑھا کر صحرا کی سیر کرنے لگے ہمین نہین معلوم کہ کدھر تشریف لیگئے ہملوگ یہ خیال کرتے تھے کہ آپ لوگ اُنکے ہمراہ ہونگے کیونکہ صحرا بہت پر بہار ہو کسی طرف سیر فرما رہے ہونگے اِس سبب سے معلوم ہوا کہ وہ تنہا ہین اُنکی تلاش کرنا پر ضرور ہو کیونکہ زمانہ شام کا قریب ہو یہ کلام وہ سردار اُن خادمون سے سُنکر اُسی وقت طرف صحرا کے تلاش نقابدار مین چلے اِدھر اُدھر تلاش کیا کسی مقام پر نشان نہ ملا یہ لوگ پریشان ہوئے واپس آئے اور پھر دوسری طرف روانہ ہوئے یہ لوگ چند قدم چلے تھے کہ دیکھا نقابدار مع ایک جوان کے سیر کرتے ہوئے چلے آتے ہین یہ لوگ نقابدار کو دیکھکر دوڑ پڑے اور عرض کیا کہ حضور کہان تشریف لیگئے تھے ہم لوگ بہت پریشان تھے اور آپکی تلاش مین سرگردان پھر رہے تھے نقابدار نے فرمایا کہ مین

اِس درہ کوہ مین سیر کر رہا تھا اب تماشاے گل و ریحان سے فراغت ہوئی اور شام بھی قریب ہوئی اِدھر کو آیا اور دوسرے یہ بھی خیال تھا کہ تم لوگ متردد ہو گے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم اپنی کیا حالت بیان کرین نقابدار نے فرمایا کہ خیر چلو اُن سب کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر مین تشریف فرما ہوئے وہ جوان بھی ہمراہ تھا سب آکر دربار مین بیٹھے اُس جوان نے ایسے ایسے سردار دیکھے کہ جو کبھی نہ دیکھے تھے اور بارگاہ کو خوب آراستہ پایا اب نقابدار نے فرمایا کہ اے بھائی اب تم اپنی حالت بیان کرو مین تمھارے حال کے سننے کا بہت مشتاق ہون اُس جوان نے عرض کیا کہ مین اپنا حال کیا عرض کرون میرے حال کو سُنکر حضور کو اور رنج و غم ہوگا اور مزاج مبارک کو صدمہ ہوگا یہ کہکر آنکھون مین آنسو بھر لایا اور یہ شعر زبان پر لایا شعر نے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون + مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + یہ شعر پڑھکر کہا کہ اِس فلک ناہنجار و گردون غدار کا تباہ کیا ہوا ہون وطن آوارہ خانمان برباد اپنے مان باپ سے جدا کیا ہوا اسی ناہنجار و تفرقہ پرداز کا ہون اسکا عجب طرز و طریقہ ہی کہ یہ کسی صاحب جاہ و مملکت کی راحت و آرام کا خواستگار نہین ہی ہر وقت اسی فکر مین گردش کیا کرتا ہی کہ جو کہ صاحبان شان و شوکت ہین اُنکو تباہ و غارت کرون جو کہ اپنے معشوقون کے ہمراہ عیش و عشرت مین مصروف ہین اُنکی عیش و عشرت کو سنگ تفرقہ سے درہم و برہم کرون جیسا کہ شاعر کہتا ہی شعر یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین + کسی کا اِسے وصل بھاتا نہین + ہر وقت نئی گردش کرتا ہی اِسی کے ہاتھون سب آوارہ و سرگردان ہوتے ہین اور اِسکو کسی پر رحم نہین آتا ہی یہ بڑا بیرحم اور ظالم ہی اِسی کی شان مین شاعر نے یہ چند اشعار حسرت آمیز کہے ہین اشعار

خار کے سر پر کرے دامان گل کا سایہ
ابر دریا بار کو برسائے دشت یاس پر
اک طرح سے پر نہین لگا ہے جنین گا چنان

ہنس کو موتی چگاتا ہی صدا یہ بے تمیز
خشک رکھے مزرع امید ہر پیر و جوان

پا برہنہ خار پر مجکو پھرے دشت مین
پوست کھینچے ہی ہما کا دیکھے مشت استخوان
تا کجا کیجے بیان اِس سفلہ پرور کا مزاج

یہ اِسکا طریقہ ہی کہ جو کہ صاحب عزت و توقیر ہین اُنکو خاک مذلت پر گرا کر تباہ و برباد کرتا ہی اِسکا یہ طرز ہی کہ عاشق کو معشوق سے اور معشوق کو عاشق سے جدا کرتا ہی اُسکو اسکی مفارقت مین آوارہ کرتا ہی اور ہمیشہ گریان رہتے ہین اور اِسکو اُنپر کسی صورت سے رحم نہین آتا ہی یہ اُنھین تڑپاتا ہی اور بیقرار رکھتا ہی اِسکا یہی طریقہ ہی مین کیا اپنی حالت عرض کرون بقول درد ہمنے بھی کبھی جام و سبو دیکھا تھا + جو کچھ کہ نہین وہ روبرو دیکھا تھا + اُن باتون کو جو یاد کرتے اے درد کچھ خواب سا تھا وہ جو کبھو دیکھا تھا + دیگر اے درد یہ دردجی سے کھونا معلوم + جون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم + گلزار جہان مین کشت پھولے نہ پھلے + اِس اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم + اور اپنی تو یہ حالت ہی کہ بیان کرنے کے قابل نہین ہی بیان کرکے اورون کو بھی صدمہ دون اِس سے کوئی حصول نہین اپنے دل کی طرح اورون کو بھی رنجیدہ کرون اپنا تو یہ حال ہی کہ جو کچھ سامان تھا سب خواب سا تھا اور ایک حالت ویران ہی کوئی کیا جانے کہ مین کون ہون اب تو آفت رسیدہ وہ خانہ ویران ہون اور یہ اشعار پڑھتا ہون اشعار کل چمن مین ہر طرف تھا آشیان عندلیب + آج جو ڈھونڈھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب + باغبان بیرحم سے رو رو کے مین نے یہ کہا + کچھ پتہ گل کا بتا اور دے نشان عندلیب + سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ لایا دم کے بعد + ڈالیان سوکھی ہوئی اور استخوان عندلیب + مین جو خیال کرتا ہون ایک خواب سا تھا جو کہ میرا زمانہ تھا کبھی کسی وقت مین میری خدمت مین خادم و خدمتگار رہتے تھے ہر طرح کا سامان تھا اب جو آنکھ کھلی تو کچھ نہ پایا مثل

خواب تھا کہ سب خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا * اُس حالت کا بیان کرنا کیا ضرور جو کہ بالکل خلاف
عقل ہو یہ تقریر اُس نوجوان نے اِس طور سے بیان کی کہ سب حاضرین دربار کے دل بھر آئے
اور قریب تھا کہ آنکھون سے آنسو جاری ہون مگر ضبط کیا نقابدار نے فرمایا کہ بھائی کچھ تو بیان کرو
ہم بہت مشتاق اور آرزومند ہین اور یہ تو ہمنے ضرور جان لیا ہو کہ تم خاندان شریف دودمان نجیب سے
ہو کسی ملک کے شاہزادے یا شہریار ہو فلک کے ہاتھون سے تباہ ہوئے ہو اگر ہمکو اپنا جانتے ہو
تو ہمسے بیان کرو اگر غیر تصور کرتے ہو تو جانے دو یہ جو نقابدار نے فرمایا بس اُس جوان نے
کہا کہ اگر آپ یہ فرماتے ہین تو سماعت فرمائیے اے آقاے نامدار و مولاے قدرشناس مین آپکو
اپنا محسن و جان بخش تصور کرتا ہون تا بہ زندگی مین آپ کے قدمون سے جدا نہونگا میرا دم آپکے
قدمون پر نکلے گا نقابدار نے فرمایا کہ مین تمکو اپنے برادر بجان برابر کے نزدیک خیال کرتا ہون
ایسا تمھاری محبت نے میرے دل مین اثر کیا ہو ہان اپنی حالت بیان کرو کہ طبیعت بہت پریشان
ہو اُس جوان نے عرض کیا کہ یہ آپ کا غلام ہو ایک ملک کا شاہزادہ ہو اِس غلام کا باپ بہت
بڑا بادشاہ ہو کئی شاہ اُسکو خراج دیتے ہین جہان وہ حکومت کرتا ہو اُس ملک کا نام شہر بہارستان
ہو بہت آباد و شاداب ہو رعایا اُس شہر کی سب صاحب ثروت و دولت ہر ایک حسین و خوبصورت
خصوصًا عورتین تو ایسی خوبصورت نہین ہین جیسے مرد مگر عورتین بھی اور ملکون سے اُس ملک کی
خوبصورت ہین میرے والد کے پاس سپاہ بکثرت ہو قریب چھ سات لاکھ کے سرداران قوی ہیکل
ہر وقت حاضر دربار رہتے ہین اِس سبب سے اور جو ملک اُسکے قرب و جوار مین ہین سب خراج
دیتے ہین باپ میرا بہت عدل و انصاف سے حکومت کرتا ہو مذہب سب لوگون کا تصویر پرستی ہو
چونکہ اِس سرزمین مین سب خراج دیتے ہین باپ میرا بہت عدل اور انصاف سے حکومت کرتا
ہو مذہب سب لوگون کا تصویر پرستی ہو چونکہ اِس سرزمین مین دور دور یہ مذہب جاری ہو خداوند
تصویر نہ طاق مین تشریف فرما ہین اُنکی ہم لوگ سب بندگی کرتے ہین میرے باپ کے یہان
کوئی اولاد نہوتی تھی جب سن پیرانہ سالی آیا تو اُنکو اِسکا بہت صدمہ ہوا کہ کوئی مالک تاج و تخت
ابتک نہ پیدا ہوا بعد میرے یہ ثروت و دولت و حکومت غیرون کا حق ہوگا جسکو کہ مین نے زر کثیر
صرف کرکے بڑی مشقت سے حاصل کیا ہو اِسکے حاصل کرنے مین ہزارون جانین تلف ہوئی ہین اگر مین
یہ جانتا تو کیون اِسقدر بندگان خداوندی کی جانین ضائع کرکے یہ حکومت حاصل کرتا اے آقاے
نامدار سنیے میرا باپ اِسی فکر مین شمع سان جلا کرتا تھا یہانتک کہ اُسکی عمر اسی برس کی ہوئی اُس زمانہ
مین اُسکے نخل امید مین بار آیا یعنے میری والدہ کو جو کہ محل خاص تھا حمل رہا اُسکی خبر بادشاہ کو ہوئی
اُنھون نے بڑی خوشی کی بعد انقضاے زمانۂ حمل کے مین ننگ خاندان پیدا ہوا اُسدن کی
خوشی جو کچھ بادشاہ نے کی ہو مین نے سُنی ہو کیا عرض کرون شمہ یہ ہو کہ کوئی اہل شہر سے نہ تھا
کہ جسکی بادشاہ نے دعوت نہ کی ہو اور کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ صحبت ناچ و رنگ نہوئی ہو صرف
کا حال یہ تھا کہ روز ولادت سے تا یوم چلہ سب شہر مہمان رہا اور سب کی دعوت ہوا کی بڑی دھوم سے
سحتے کہ نجومی دربار مین طلب ہوئے زائچہ کرایا جو کچھ حساب سے اور اُنکے قاعدے سے نکلا
اُنھون نے بیان کیا سب کو خلعت مرحمت ہوئے میرا نام بادشاہ نے مسرت شاہ رکھا اب اِس
حقیر کو مسرت شاہ کہتے ہین ہان مین اپنے والد کا نام خدمت والا مین عرض کرنا فراموش کر گیا

اُنکا نام شہر یار تھا چونکہ میری ولادت کی بہت خوشی ہوئی تھی اِس سبب سے میرا نام مسرت شاہ
رکھا اب میری پرورش ہونے لگی جب مین تین یا چار برس کا ہوا میری تعلیم کی فکر کی گئی اطراف و
جوانب سے بڑے بڑے کامل ہر فن کے اُستاد طلب ہوئے اور مشاہرہ معقول پر نوکر رکھے گئے
مین نے تھوڑے ہی عرصہ مین سب علوم سے فراغت کی جب دس برس کا میرا سن ہوا بادشاہ
نے اپنا ولیعہد مجکو کیا اُسکی بڑی خوشی کی اُس جشن مین تمام اہل شہر اور نیز اُن بادشاہون کی جو
کہ خراج دیتے تھے دعوت کی یہ جشن ایک ماہ تک رہا سب مہمان رہے ہر گلی کوچہ گلزار تھا ہر
مقام پر جشن خوشی تھا ناچ و رنگ کے جلسے تھے ہر دل شاد تھا جب سب رخصت ہوئے اب
عیش و عشرت سے بسر ہونے لگی خلاصہ یہ کہ اب براحت اوقات بسر ہونے لگی کسی قسم کا رنج و غم نہ
تھا والد کو میرے میری شادی کی فکر ہوئی کہ کسی بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ میری شادی کرین مگر خیال یہ
تھا کہ جو کہ مثل میرے صاحب جاہ و شوکت ہو اُسکے ہمراہ کی جائے چنانچہ اکثر مقام پر رقعہ گئے
جب دریافت کیا تو وہ مقام بادشاہ کو نہ پسند آیا اُسی زمانہ مین ایک سوداگر آیا اُسنے چند تصویرین
مختلف رنگ کی شاہزادیون کی دین اُنمین ایک ملک قنطور کے بادشاہ کے دختر کی تھی وہ تصویر
بہت خوب تھی اور صاحب تصویر بھی بہت حسین تھی اُس تاجر نے بھی اُسکی بہت تعریف کی اور
اُسکے حسن و سیرت کو دیکھکر بادشاہ نے اُسے بہت پسند کیا مجکو بھی میرے ہمرازون کے ذریعہ سے
دکھائی مین بھی اُس صاحب تصویر پر فریفتہ ہوا جب والد اِس حال سے آگاہ ہوئے اُنھون نے
ایک نامۂ شوق اشتیاق آمیز بادشاہ قنطوریہ کو کہ جسکا نام منصور شاہ تھا تحریر کیا اُسمین اپنا
منشاے دلی ظاہر کیا اُس بادشاہ نے بھی قبول کیا اور بہت طرز شائستہ سے جواب تحریر کیا جواب
یہان آیا بادشاہ نے مجکو مع سامان شادی کے وزیر کے ہمراہ کر کے روانہ کیا اور ایک نامہ
اُس بادشاہ یعنی منصور شاہ کو تحریر کیا کہ ہمنے اپنے شاہزادے کو روانہ کیا ہو لہذا اِسکے ہمراہ عقد
اپنے طریقہ پر کر دو یہ نامہ اُسکو پہونچا اُسنے سامان شادی کیا اُسی زمانہ مین مین بھی پہونچا مع وزیر کے
اُسنے قبل سے میرے فروکش ہونے کے لیے مقام تجویز کیا تھا بڑے اعزاز و اکرام سے مجکو اُتارا
اور بڑی عزت و توقیر سے پیش آیا یہانتک کہ زمانہ شادی کا مقرر ہوا جو جو رسم تھے سب ہونے
لگے ای آقا اُس ملک کی عورتین ادنے و اعلے سب خوبصورت اور حسین ہین گویا حسن اُنکے حصہ
کا ہو لعبتان لعدن و چین اُنکے روبرو کچھ اصلیت نہین رکھتے ہین اور جس شاہزادی کے ہمراہ
میری شادی ہوئی تھی وہ تو اپنے حسن و جمال کے روبرو زہرہ فلک و مشتری چرخ کو ماند کرتی تھی
شب تاریک مین جو وہ نکلتی تھی تو روشنی ہو جاتی تھی گو مین نے دیکھا نہین مگر سنا ہو اب سنیے کہ مین
بیرون شہر فروکش تھا جس باغ مین مین اُترا ہوا تھا وہ باغ اُس ملکہ کا تھا یہانتک کہ یوم برات آیا
مین برات لیکر عروس کے مکان پر گیا حضور یہ خیال رہے کہ جس طور سے مین اپنے باپ کا ایک
فرزند تھا اُسیطور سے وہ ملکہ بھی اپنے مان باپ کی ایک دختر تھی اور کوئی اولاد از قسم ذکور و اناث منصور شاہ
نہ رکھتا تھا اور اُس ملکہ کا نام ناہید قنطوریہ تھا جب برات مکان عروس پر پہونچی جو رسم کہ اُس زمانہ مین مذہب
تصویر پرستی کی تھی اُسی کے موافق سب رسمین ادا کی گئین یہان تک کہ مین عروس کو بیاہ کر خوشی خوشی
برات لیکر طرف اپنی فرودگاہ کے چلا جو کچھ قسم جہیز سے ملا تھا اُسکا کیا ذکر ہو اُس بادشاہ نے بہت کچھ
اپنی لڑکی کے جہیز مین دیا اور کیا عرض کرون چنانچہ جب برات لیکر چلا اپنے مقام پر پہونچا سب عملہ

وغیرہ رخصت ہوا محافہ درِ باغ پر لگایا گیا میں نے پردہ محافہ کا اُٹھا کر قصد کیا کہ عروس کو اُتار دوں اب جو ہاتھ
بڑھاتا ہوں تو یہ معلوم ہوا کہ اس محافہ میں کوئی نہیں ہے میں حیران ہوا چونکہ وقت شب کا تھا روشنی بکثرت تھی
اب جو سر اندر محافہ کے ڈال کر دیکھا تو عجب واقعہ نظر آیا کہ میرے ہوش اُڑ گئے میں نے دیکھا کہ عروس تو ندارد
ہے جو کہ اُسکے ہمراہ عورتیں تھیں اُنکے سر کٹے ہوئے پڑے ہیں میں ایک ہائے کا نعرہ کر کے بیہوش ہو گیا اور
جو عورتیں اُس مقام پر تھیں وہ میری حالت دیکھکر دوڑ پڑیں پہلے مجھکو اُٹھایا ایک مقام پر لا کر لٹایا مجھکو اپنے
حال کی خبر نہ تھی اُسکے بعد جا کر محافہ کو دیکھا وہی حال اُنکو بھی نظر آیا سب رونے لگیں اُن لاشوں کو نکالا لیکن
ملکہ کا نشان نہ تھا قصہ مختصر ایک کہرام مچ گیا اور ایک طلاطم تھا یہ خبر ملکہ کے ماں باپ کو ہوئی وہ دونوں غم رسیدہ
آفت دیدہ فلک کے ہاتھوں کے ستائے روتے پیٹتے خاک سر پر ڈالتے گریبان چاک بصد نالہ و افغان
با دل بریان اُس باغ میں آئے وہ باغ نہ تھا ماتم کدہ تھا مجھکو بھی ہوش آیا میں نے بھی اپنا حال تباہ کیا
چاک گریبان کیا میری یہ حالت ہوئی کہ میں دیوانہ ہو گیا وہ رات اسی حالت میں بسر ہوئی وہ رات بھی
بصد غم و الم گذری وہ شب نہ تھی شب قیامت تھی دن کیا آیا کہ بلا آیا اب جو رونے سے سب کو افاقہ
ہوا تو یہ فکر ہوئی کہ یہ جو لاشیں پڑی ہیں ان بیگناہوں کو تو دفن کرو اُسکا سامان کیا جانے لگا میں حضور
کے روبرو ملکہ کے ماں باپ کی گریہ و زاری کیا بیان کروں عجب عالم تھا ہر ایک آنکھ پر نم تھی ہر ایک دل
پر غم تھا وہ باغ ویران نظر آتا تھا اُس باغ کی ہر روش و پٹری پر خاک اُڑ رہی تھی ہر گل خار کا سمان دکھاتا
تھا طائران خوش الحان کی صدا بوم و زاغ سے بدتر معلوم ہوتی تھی نہر بھی آٹھ آٹھ آنسو چشم فوارہ سے رو
رہی تھی یہ حال تھا کیا عرض کروں خلاصہ یہ کہ جب اُن لاشوں کو اُٹھانے لگے تو اُنکے نیچے سے ایک کاغذ
سر بستہ نکلا وہ لوگ اُس کاغذ کو اُٹھا کر لے آئے منصور شاہ کو دیا اُنہوں نے لیکر میں اُنکے برابر بیٹھا ہوا رو
رہا تھا مجھکو دیا اور کہا کہ ای غم دیدہ و آفت رسیدہ اِسکو پڑھو میں نے رقت کو ضبط کر کے اُسکو وا کیا اُسمیں
یہ تحریر تھا کہ ای منصور شاہ تمکو معلوم ہو کہ میں ملکہ پر زمانہ طفلی سے عاشق تھا تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے
کہ ایک روز میں اپنے مکان سے سیر کرتا ہوا ادھر نکلا ملکہ کو دایہ اُسکی لیے ہوئے صحن خانہ میں کھلا رہی تھی
میں اُسکو دیکھکر فریفتہ ہو گیا اُسی زمانہ سے میں اِس فکر میں تھا کہ کسی صورت سے لیجاؤں مگر موقع نہ پاتا
تھا گو ہر وقت مجھکو ممکن تھا کہ لیجاؤں مگر تم لوگوں کے حال پر رحم کھاتا تھا کہ تمھارے یہ ایک لڑکی ہے کب
ضرورت ہے کہ تمکو اس آفت میں مبتلا کردوں اگر دیکھ جاتا تھا اب تمنے دوسرے کے حوالہ کیا ہے اُسکی
شادی کر دی اُسکا دوسرا وارث پیدا کیا میں نے خیال کیا کہ اب موقع لیجانے کا ہے بس جب وہ عروس
بنکر اور نوشاہ اُسکا اُسکو بیاہ کر لیچلا میں نے موقع پایا ملکہ کو یعنی اپنی معشوقہ کو لیگیا اور جو عورتیں اُسکے
ہمراہ تھیں اُنکو قتل کیا یہ تمیز اور نیز شہریار شاہ پر رحم کھایا کہ اپنے رقیب کو یعنے مسرت شاہ کو قتل کیا
کہ تم لوگ اِسکو دیکھکر اپنا دل ٹھنڈا کرتا کر لوگو اسکا قتل بھی لازم تھا کیونکہ یہ رقیب تھا لہذا تمکو تحریر کیا جاتا ہے
کہ ملکہ کی طرف سے ناامید ہو اور صبر کرو کہ اب اُس سے ملاقات نہوگی کیونکہ وہ میرے قبضہ میں ہے اور مجھ
تک رسائی غیر ممکن ہے کیونکہ میں رہنے والا ہوں طلسم آفتاب سلیمانی کا کہ جسکو طلسم ستارہ بھی کہتے ہیں اُسکا
وہانتک کوئی نہیں آسکتا ہے اور جبتک وہ طلسم فتح نہو میرے پاس آنا محال ہے اور اگر آئیگا تو گرفتار
طلسم ہوگا قتل کیا جائیگا بس ایسی حالت میں اُسکی کیونکر ملنے کی امید کروگے تمنے اپنے ہاتھ سے خود اپنے
سر یہ آفت لی نہ شادی کرتے نہ یہ آفت نازل ہوتی اور جسکو اُس ملکہ کا دعوی ہو وہ طلسم میں آکر مجھ سے مقابلہ
کرے جسکو خداوند دین وہ لے میں اُس مقام پر موجود ہوں یہ میں جانتا ہوں کہ اُس مقام پر کوئی آ نہیں

سکتا ہے اول تو کسی کو یہ بھی نہین معلوم ہے کہ وہ مقام کہان پر ہے اور کسطرف ہے خیر یہ مین بتائے دیتا ہون
تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہمکو راستہ نہ معلوم تھا نہ وہ مقام جو ہم جاتے اِس ملک سے شمال کی طرف چلا جائے اُسطرف
جب جائیگا تو پانچ فرسخ کے بعد ایک صحرا ملیگا جب اُس صحرا مین پہونچیگا تو وہی سرحد طلسم ہے بس طلسم مین داخل
ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ راستہ اُسنے اصلی نہین بیان کیا ہے صرف دھوکا دیا ہے بس ای حضور یہ اُسنے تحریر کیا
تھا کہ جب اُس صحرا مین داخل ہوا گویا طلسم مین پہونچا اور کچھ حال نہ تحریر تھا صرف اسقدر تحریر تھا کہ جب داخل طلسم ہو تجھسے
مقابلہ کرے میرا نام عطارد جادو ہے مین سپہ سالار ہون بادشاہ طلسم کا کوئی ایسی قدرت نہین رکھتا ہے کہ اُس طلسم
مین جا سکے اِسکے سوا اور کچھ نہ تحریر تھا یہ جو تحریر مین نے اور منصور شاہ نے دیکھی اور کہرام مچ گیا ہر ایک
سر و سینہ اپنا پیٹنے لگا اب تو بالکل ملکہ کے ملنے سے ناامیدی ہو گئی خداوند کیسا کھانا کیسا پینا سب حرام تھا
مین اُسکے مان باپ کی حالت کیا عرض کرون کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے خیال فرمائیے کہ جسکی ایک اولاد ہوگی
اور وہ ایسی حسین و خوبصورت کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا وہ جو جدا ہو جائیگی تو اُسکا کیا حال ہوگا بس مین
کہانتک اِس داستان کو عرض کرون ایک ہفتہ تک یہ عالم رہا کہ کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا مارے
فاقون کے یہ نوبت ہوئی کہ لبون پر دم آگیا بس خیال فرمائیے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اُسکے ساتھ مر نہین
جاتے ہین جب اپنی جان پر بنی تو فکر ہوئی کہ کسی طور سے اپنی جان بچاؤ لوگون کے کہے سنے سے کچھ کھایا
پیا حواس درست ہوئے مین نے منصور شاہ سے کہا کہ مین اُس طلسم مین جاؤنگا اور اپنی زوجہ کو اُس سے
مقابلہ کرکے لاؤنگا یا اپنی جان دونگا اُسنے بہت منع کیا اور کہا کہ ہم تمکو دیکھکر صبر کرتے ہین کہ خیر اب تم ہی
بمنزلہ ہماری اولاد کے ہو اگر وہ نہین ہے تو تمسے قلب کو راحت ملتی ہے مین نے عرض کیا کہ مجھکو بدون اُسکے
ایک دم کی زندگی محال ہے اگر آپ نہ جانے دیجیے گا مین اپنے کو ہلاک کرونگا جب مین نے یہ کہا وہ لوگ مجبور
ہوئے مختصر یہ کہ مین اُنسے رخصت ہو کر طرف اُس صحرا کے اپنے وزیر کو ہمراہ لیکر چلا اُسوقت جو کہرام تھا
وہ کیا عرض کیا جائے پھر ملکہ ناہید کا غم تازہ ہوا تھا آخر مین سب کو روتا اور پیٹتا اور تڑپتا چھوڑ کر طرف اُس
صحرا کے چلا یہانتک کہ راہ طے کرکے اُس صحرا مین عرصہ پندرہ روز مین پہونچا جیسی حالت اُس صحرا کی اُس پرچۂ
کاغذ مین تحریر تھی مین نے اُس صحرا کو پایا اُسیوقت قصد کیا کہ مین اُس صحرا مین داخل ہون اُسکی حالت یہ تھی
کہ سبزہ لگا ہوا تھا وہ سبزہ بعینہٖ صورت ستارہ رکھتا تھا اور وسط مین اُس صحرا کے ایک گنبد تھا جو کہ بصورت
آفتاب تھا اُسکے گرد ستارے لگے ہوئے تھے یہ اُسنے علامت نہ تحریر کی تھی کنارے پر صحرا کے ایک سنگ
کلان رکھا ہوا تھا اُسپر بخط جلی یہ تحریر تھا کہ این سرحد طلسم آفتاب سلیمانی یعنے طلسم ستارہ چونکہ میرا وزیر
عاقل تھا اُسنے کہا کہ ای شاہزادے یہ وقت شام کا ہے تمکو جبکہ اِس طلسم مین جانا ضرور ہے تو آج رات بھر اور میرے
کہنے پر عمل فرماؤ اپنی جدائی سے معاف فرماؤ پھر تو جدائی ہوگی رات بھر اور آپکی قدمبوسی سے مشرف ہو لون مین نے
بھی خیال کیا کہ جو وزیر کہتا ہے وہ سچ کہتا ہے ایک رات اور ٹھہر جاؤ پھر تو نہ معلوم کب ان سب سے ملاقات نصیب
ہو ای خداوند وزیر نے اُس سرحد سے الگ خیمہ برپا کیا سب اُترے مین بھی اُترا اپنے خیمہ مین آیا دوپہر
رات تک وزیر میرے پاس رہا بعد دوپہر رات کے مین نے جاکر اپنے مقام پر آرام کیا خواب مین دیکھا
کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اُنکی عجب صورت نورانی ہے اور رعب وداب بھی ہے مین اُنکو دیکھکر اُنکی
تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا اُنکو لاکر مین نے مسند پر بٹھایا اور مؤدب ہو کر مین اُنکے روبرو بیٹھ گیا اُنھون نے
فرمایا کہ ای مسرت شاہ تو کیون اِسقدر بیقرار ہوتا ہے اور اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے یہ مقدمہ طلسم کا ہے بدون فاتح
طلسم کے یہ طلسم فتح نہوگا اور اِسکا فاتح اولاد صاحبقران سے ہے اِسکا ذکر تو اکثر کتابون مین دیکھ چکا ہے اُنکی اولاد

ہزارون طلسم فتح کیے ہین اب وہ تو خانۂ کعبہ تشریف لیگیا ہر اپنے مقام پر اپنے فرزند کو صاحبقران کر گیا تھا
اُسنے بھی ترک صاحبقرانی کی ہر بدیع الملک لشکر کا صاحبقران ہر اُس سے کچھ غرض نہین ہر اسکا فاتح
دوسرا شخص ہر وہ بھی اُسی کی اولاد سے ہر وہ فتح کریگا تو اُسکے قدوم میمنت لزوم کا امیدوار رہ وہ فاتح طلسم ضرور
اِس طرف آئیگا بلکہ تو اور ایک آفت مین مبتلا ہوگا اُس سے تجھے نجات دیگا اور اِس طلسم کو بھی فتح کریگا تو اِس کا
فاتح نہین ہر بیکار کیون اپنی جان دے طلسم مین جاکر تو مفت مین مبتلاے عذاب ہوگا اور وہ فاتح بھی آئیگا
تو کیونکر تیرے حال سے آگاہ ہوگا یہ خیال کرلے کہ ہر امر کا ایک سبب ہوتا ہر اِس طلسم کی فتاحی کا تو سبب
ہوگا جب تو یہ حال اُس صاحب ہمت و جرأت سے بیان کریگا وہ اُسکا قصد کریگا اور طلسم کو فتح کرکے تیری
زوجہ کو تجھ سے ملا دیگا مگر شرط یہ ہر کہ تو دین تصویر پرستی ترک کرنیکا قصد کرلے جب وہ فاتح طلسم آئیگا وہ
تجکو دین اسلام کے قواعد تعلیم کریگا مگر آج سے تو تصویر پرستی کو اپنا طریقہ نہ خیال کرنا نہ کسی پر ظاہر کرنا کیونکہ
تیرے باپ کا وزیر جو اِس حال سے آگاہ ہوگا وہ تیری جان کا دشمن ہو جائیگا اگر اسکے خلاف کریگا اور طلسم
مین چلا جائیگا تو مفت مین عذاب مین مبتلا ہوگا اگر میرے کہنے پر عمل کریگا تو تیری جان بچیگی آیندہ تجکو اختیار
ہر اور چند کلمے ایسے فرمائے کہ میرے دل سے یہ خیال دور ہوگیا کہ مین طلسم مین جاؤن اور تصویر پرستی
کی بھی طرف سے میرا دل پھر گیا وہ مرد پیر میرے روبرو سے غائب ہوگئے اور میری آنکھ کھل گئی تو وقت
صبح کا تھا میری بالین پر ایک پرچہ کاغذ کا رکھا ہوا تھا اُسمین بھی وہی تقریر تحریر تھی جو اُنھون نے خواب
مین اپنی زبان سے ارشاد فرمائی تھی اور میرے دل کی بھی وہ حالت نہ تھی بالکل اِسطرف سے پھرا ہوا
تھا کہ مین طلسم مین جاؤن اور یہی خیال اُسوقت سے آیا کہ تصویر پرستی کو ترک کرون خداے نادیدہ سے
امید کرون وہ میری آرزو کو بر لائیگا چنانچہ مین نے اُسوقت سے یہ خیال کرلیا کہ تصویر پرستی بالکل مذہب
باطل ہر خداے نادیدہ کے اوپر اپنا بھروسہ کیا اُن پیر مرد نے چند کلمہ ایسے کچھ فرمائے تھے کہ جو شان مین خداے
نادیدہ کے تھے اور اکثر کتابون مین بھی مین نے دیکھے تھے جب صبح ہوئی وزیر وغیرہ میرے پاس آئے مین نے
اُنسے کہا کہ تم لوگ جاؤ مین تمھارے ساتھ اِس طلسم مین نہ جاؤنگا مجکو یہ خوف ہر کہ کہین ایسا نہو کہ تم لوگ بھی
میرے عقب مین چلے آؤ تو خرابی ہو تم بھی میرے ساتھ مبتلاے بلا ہو گو وہ لوگ نہ جاتے تھے مگر مین نے زبردستی
اُنکو رخصت کیا وہ روتے پیٹتے سب سامان لیکر طرف قسطوریہ کے روانہ ہوئے پھر اُنکا حال مجکو نہین معلوم
کہ کیا اُنپر گذری میرے غم مین منصور شاہ اور اُسکی زوجہ کا کیا حال ہوا اور جب میرے وزیر نے یہ حال
جاکر میرے والدین سے بیان کیا اُنکا کیا حال ہوا ہوگا مین سرحد طلسم پر فقیر بنکر بیٹھ رہا یہ جو لباس آپ میرے
جسم مین ملاحظہ فرماتے ہین یہی تھا مین اِس فکر مین تھا کہ دوسرا لباس ملے تو مین ترک لباس کرون اور
اُس فاتح طلسم کا امیدوار تھا مذہب تصویر پرستی ترک کرچکا تھا خداے نادیدہ سے ہر وقت دعا اُس
فاتح طلسم کے آنے کی کرتا تھا اِسی طور سے ایک زمانہ گذرا میری خوراک اُس صحرا کے درخت کے برگ
وغیرہ تھے جب زیادہ بھوک معلوم ہوتی تھی برگ درخت کھا لیتا چشمہ سے پانی پی لیتا خاک پر پتھر بالین
کے نیچے رکھکر سو رہتا ایک دن جو سویا اب جو صبح کو آنکھ کھولی اپنے کو ایک باغ مین پایا ایک نازنین کو
اپنے بالین پر بیٹھے دیکھا وہ بہت خوبصورت تھی اُسکی محبت میرے دل مین پیدا ہوئی اُسنے کچھ ایسی
باتین کہین کہ مین سب خیال بھول گیا اُسکی الفت کا دم بھرنے لگا بس میرے اُسکے راز و نیاز ہونے لگے
اب جو مین نے دوسرے قصد سے اُسکے ساتھ اختلاط کیا اُسکے مُنھ کے قریب اپنا مُنھ لیگیا ایسی بوے بد
آئی کہ میرا دماغ پریشان ہوگیا غثیان کی نوبت آئی اگر کچھ کھائے ہوتا تو ضرور استفراغ ہو جاتا مین نے مُنھ

ہٹا لیا اُسنے سبب پوچھا مین نے کچھ نہ بیان کیا اِس خیال سے کہ معلوم ہوتا ہی ہوا جو آئی تھی یہ بو اُسکے ساتھ
آئی تھی پشت پر باغ کے کوئی جانور مرگیا ہی یہ اُسکے سڑنے کی بو ہی تھوڑے عرصہ کے بعد پھر مین نے
قصد بوسہ لینے کا کیا وہی بو آئی اب جو مین نے خیال کیا تو اُسکے مُنہ سے بو آرہی ہی بس مجکو نفرت ہوگئی
اور مین الگ ہوکر بیٹھا اُسنے سوال کیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ یا تو وہ شوق و اشتیاق اور اب یہ انکار کیا تو جو
مردی نہین رکھتا ہی باوجود اِس تنہائی اور قبضہ کے یون میرے قریب سے دور ہوگیا مجھ ایسی حسینہ
تجکو خواب مین بھی تو نہ نصیب ہوگی مین نے صاف صاف کہدیا کہ تیرے مُنہ سے ایسی بو آتی ہی کہ مجکو تیری صورت
سے نفرت ہوگئی اور نوبت قے کی بہم پہونچی مجھ سے کسی امید کی توقع نہ رکھنا مین کبھی تیرے ساتھ ہمبستر نہونگا
اُسنے یہ کلام سُنکے جواب دیا کہ ای جانی مجھ مین سوا اِس عیب کے اور کوئی عیب نہین ہی میرا سن بھی
ابھی کم ہی کوئی ہزار برس کا ہوگا پورے دودھ کے دانت بھی نہین ٹوٹے ہین دوسرے مین ناکتخدا ابھی
ہون کسی مرد کے تصرف مین نہین آئی ہون تیسرے حسن بھی رکھتی ہون تو جو میری آرزو برلائیگا تو یاد رکھ
کہ مین تیرے ساتھ وہ سلوک کرونگی کہ تو ہفت اقلیم کے اوپر حاکم ہوگا مین نے کہا کہ آگ لگے تیرے سن
پر اور ناکتخدا ہونے پر ہزار برس کا سن بتاتی ہی اور پھر کہتی ہی کہ مین کم سن ہون مین ایسی حکومت و سلطنت سے
باز آیا مین ہرگز ہرگز تیری آرزو نہ بر لاؤنگا اُسنے کہا کہ پچتائیگا مین نے کہا کہ آخر بتا تو کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ میرا
نام مدہوش جادو ہی مین رہنے والی ہون اِس صحرا کی سیر کو نکلی تھی کہ تیرے اوپر نگاہ پڑی فریفتہ ہوگئی اور
تجکو عالم خواب مین یہان اُٹھا لائی اب تجھ سے امیدوار وصل ہون اُسنے جب یہ کہا تو مین نے کہا کہ تو اِسی
آرزو مین مرجائیگی اور نہ پوری ہوگی اُسنے کہا کہ مین تجھے عذاب سخت مین مبتلا کرونگی مین نے جواب دیا کہ یہ
منظور ہی اور تیرے ساتھ ہمبستر ہونا کسی صورت سے نہین منظور ہی یہ جو مین نے کہا وہ اُٹھی اور میری طرف
ہاتھ پھیلا کر چلی جب میرے قریب آئی مین نے ایک طمانچہ مارا کہ اُسکا مُنہ سوج گیا اب تو اُسکو غصہ آیا اُسنے
کچھ میرے اوپر پڑھکر دم کیا کہ میری طاقت بالکل سلب ہوگئی پھر اُسنے بہت کچھ عجز و انکسار کیا مگر مین نے
نہ مانا آخر کو عاجز ہوکر اور میری کمر مین پنجہ دیکر اِس درۂ کوہ مین لائی اور اِسطور سے کہ جسطور سے آپ نے
ملاحظہ فرمایا قید کرکے چلی گئی اور یہ طریقہ مقرر کیا کہ دن اور رات مین ایک مرتبہ آتی تھی اور ہوشیار کرکے
قید سے چھوڑا کر میری منت آرزو کرتی تھی اور اپنی خواہش ظاہر کرتی تھی مین اُسیطور سے انکار کرتا تھا
آخر کو عاجز ہوکر قید کرکے چلی جاتی تھی اِسے بھی ایک زمانہ گذرا میری حالت غیر ہونے لگی مین نے اپنے
نادیدہ خدا سے دعا کی کہ یا تو میری آرزو پوری ہو مجکو اِس عذاب سے نجات ملے یا میری روح قبض کرلی
جائے اِسی فکر و رنج مین مین سو گیا کہ وہی پیر مرد خواب مین پھر تشریف لائے اور فرمایا کہ ای مسرت شاہ
تو ناامید نہو تیرے عذاب سے نجات پانے کا زمانہ قریب آگیا ہی اور وہ جوان جو فاتح طلسم ہی وہ آکر تجکو
رہا کریگا تو ناامید نہو یہ فرماکر وہ چلے گئے میری آنکھ کھل گئی مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر میرا خواب
صادق ہی تو مجھے خواب مین اُس جوان کی بھی صورت نظر آئے یہ خیال کرکے جو سو گیا تو ایک جوان نظر آیا
جو کہ بالکل آپ کے مشابہ تھے اور اُسنے آکر مجکو رہا کیا جسطور سے آپ نے رہا کیا کہ میری آنکھ کھل گئی
صبح تھی اُسدن سے مجھے اطمینان ہوا تیسرا دن تھا اُس خواب کو کہ آج آپ نے آکر میرے حال
پر رحم کھایا اور اِس عذاب سے نجات دی یہ میرا واقعہ ہی جو مین نے عرض کیا اب آپ مجھے دین اسلام
تعلیم فرمائیے نقابدار نے جو یہ تقریر سُنی اور اُسکے حال سے آگاہ ہوئے پہلے اُسے دین اسلام تعلیم
کیا اُسکے بعد اُس سے فرمایا کہ ای بھائی ابھی تو مین ایک ضرورت سے جاتا ہون جب اُس سے فراغت

کر لونگا تو تمہارے ہمراہ اُس مقام پر چلونگا کہ جہان سرحد طلسم آفتاب سلیمانی ہی اور اُس طلسم کو فتح کرکے
تمہاری زوجہ کو تمسے ملا دونگا اطمینان رکھو اُس مرد بزرگ نے میری راہ ہی نشان تمکو دیا ہی مین اولاد سے صاحبقران
کے ہون مگر ابھی نہین ظاہر کرونگا تمکو اختیار ہی چاہے میرے ہمراہ رہو چاہے اپنے شہر کو چلے جاؤ اپنے مان باپ
سے ملو اُنکے قلب کو سرور بخشو مسرت شاہ نے عرض کیا کہ اب مین آپکے قدمون سے جدا نہونگا آپکو اختیار ہی
کہ چاہے میری زوجہ کو مجھسے ملائیے چاہے نہ مین تو آپکا غلام بیدام ہون ہان اگر میری زوجہ مجھسے ملیگی
اُسوقت اگر آپکی مرضی ہوگی تو جاکر اپنے والدین اور زوجہ سے ملونگا اگر وہ لوگ زندہ رہے ہونگے اور میرے
ساس و خسر اپنی لڑکی کے غم مین اگر بچے ہونگے نقابدار نے فرمایا کہ اگر تمہارا قصد ہی تو مین ضرور اُس طلسم کو فتح کرونگا قسم بخدائے
لایزال ضرور اس طلسم کو فتح کیے ہوئے بغیر نہ جاؤنگا بعد اس کام کے کہ جس ضرورت سے مین جاتا ہون دہنے ہاتھ کا
کھانا حرام ہی مسرت شاہ نے عرض کیا کہ مین آپسے یہ نہین عرض کرتا ہون کہ طلسم فتح کرین میری زوجہ
کو مجھسے ملائین نقابدار نے فرمایا کہ اب تو یہ نہوگا کہ مین طلسم کو نہ جاؤن کوئی لاکھ منع کریگا مین نہ مانونگا کیونکہ
ہم لوگ تو اسی امر مین مشہور ہین کہ جہان کسی صاحب مصیبت کو دیکھا اپنے امکان بھر اُسکی حل مشکل کی کوشش
کرتے ہین اُسنے کہا کہ مین زوجہ سے بہتر آپکی خدمت مین رہنا تصور کرتا ہون نقابدار نے فرمایا کہ جب وہ
وقت آئیگا دیکھا جائیگا اب تو مین اُس ضرورت سے تو فراغ حاصل کر لون اس گفتگو مین رات ہوگئی سب نے
عرض کیا کہ نصف شب کے قریب آگئی ہی نقابدار نے دربار برخاست کیا مسرت شاہ کے لیے ایک
پلنگ نہایت نفیس آراستہ ہونیکا حکم دیا نقابدار نے مسرت شاہ کو اپنے ہمراہ کھانا کھلایا اُسکے بعد جاکر آرام
کیا صبح کو اُٹھکر لشکر لیکر طرف سمندریہ کے کوچ کیا مسرت شاہ بھی ہمراہ تھا نقابدار لشکر لیکر طرف سمندریہ
کے بڑھے کہ صاحبقران روانہ ہوئے اُنکو راہ مین رکھا جاتا ہی اب کچھ حال جنگ مغلوبہ کا تحریر ہوتا ہی اور
عین جنگ مین نقابدار کا پہونچنا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اور تلوار گھمسان کی چل
رہی تھی سہراب و غزالان سحر کر رہے تھے صاحبقران ساحرون کے سحر کو اسم اعظم پڑھکر دفع کرتے
تھے سہراب و غزالان جو کوئی لشکر اسلام کا سردار مبتلائے سحر ساحران ہوتا تھا اُسکو جاکر قتل کرتا تھا اور اُس
سردار کو سحر کافر سے رہا کرتا تھا ہر طرف دریائے خون جاری تھا بازار مرگ گرم تھا ملک الموت روحین قبض کرتے
پھرتے تھے تلوار کی جھنکار سے صحرا ہل رہا تھا ساحرون کا سحر چل رہا تھا سمندر شاہ جنگ مغلوبہ کا تماشہ دیکھ
رہا تھا اہل اسلام کی جراُت کی تعریف کر رہا تھا بادشاہ بھی مصروف جنگ تھے اور جب ہاتھ مارتے تھے
تو نعرہ تکبیر بلند کرتے تھے بڑی قیامت کی جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کفار بھی جان دیے ہوئے لڑ رہے تھے
ہر طرف سحر کی آگ برس رہی تھی لشکر اسلام بسبب سحر کے مجبور تھا ورنہ ابتک خاتمہ ہوگیا ہوتا ایک ہنگامہ رستخیز برپا تھا کسیکو
سوائے کوچہ کے زخم کے کوئی کوچہ امن کا نہین ملتا تھا اور سوائے گوشۂ کمان کے کوئی گوشہ نہ تھا کہ لوگ پوشیدہ
ہون نقیب صدائین دے رہے تھے جوانون کے دل طرف جنگ کے بڑھا رہے تھے ہر ایک بڑھکر تلوار
مارتا تھا اُنکا ہاتھ چلا اگر پہلے پڑ گیا تو ساحر کے دو ٹکڑے ہوئے اگر ساحر کا سحر چل گیا تو یہ مجبور ہو گئے اُسنے قتل
کر لیا اگر سہراب و غزالان نے دیکھ لیا تو آکر اُسکو قتل کیا اُنکو رہا کیا یہ عالم ہی کسیکو کسی کی خبر نہین ہی خواجہ
ساحرون کے خوف سے گلیم اوڑھے ہوئے پھر رہے ہین یہ طریقہ ہی کہ ساحر کے قریب پہونچے گلیم سر سے اُتاری
اُسکو آگاہ کیا جبتک وہ خبردار ہو کہ حباب مارا وہ بیہوش ہوا ادھر سے نیمچہ مارا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے ساحرون
کے مرنے کی علامت بلند ہی کبھی تاریکی ہو جاتی ہی کبھی برفباری ہوتی ہی کبھی سنگباری ہوتی ہی کبھی آگ برستی ہی
کبھی خاک پر بیر غل مچاتے پھرتے ہین سب تدبیر بھول گئے ہین ہر طرف ساحرون کے مرنیکا شور برپا ہی تاریخ

و تیغ چل رہے ہین ماش کے دانے سرسون کے دانے سب اُچھال رہے ہین مگر کچھ بس نہین چلتا ہی جہانتک
صاحبقران کے اسم اعظم کی صدا جاتی ہی وہانتک سحر اثر نہین کرتا ہی ساحر پریشان ہین اسطور کی جنگ ہو رہی
تھی ایک مرتبہ صحرا سے گرد بلند ہوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ گرد یاقوت رنگ تھی لشکر تو مقابلہ کر رہا تھا یہان
تو کسی کو بھی نہ معلوم ہوئی کہ کب گرد بلند ہوئی مگر سمندر شاہ نے دیکھا کہ ایک گرد بلند ہوئی ہی عشتاق سے کہا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ کوئی لشکر میری کمک کو آتا ہی اچھے وقت پر آیا یہ لشکر بھی شریک ہو کر اہل اسلام کو شکست دیگا اب
عشتاق نے کہا کہ اگر آپ کا مددگار ہی تو دراصل اچھے وقت پر آیا اور اگر اہل اسلام کا مددگار ہی تو برا ہوا کیونکہ اس
جنگ مغلوبہ کو ایک شبانہ روز گذر چکا ہی بہت سے ساحر اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہو چکے ہین کوئی دم مین
قریب فرار ہین اگر یہ لشکر آگیا تو ضرور فرار کر جائین گے سمندر شاہ نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی یہان یہ تقریر
ہو رہی تھی کہ وہ گرد شق ہوئی اور اُس گرد سے نقابدار یاقوت پوش مع اپنے لشکر کے پیدا ہوا چونکہ لشکر کو
اُس لوح یاقوت رنگ کا پانی پلا چکا تھا اُنپر سحر نہین تاثیر کر سکتا تھا نقابدار یہ نعرہ کر کے لشکر کفار پر گرا
کہ اے کافران بد نہاد و ساحران بیحیا و اے کافران ناہنجار و اے ساحران نابکار بدانید و آگاہ باشید منم نقابدار
یاقوت پوش تمہاری جان کا ملک الموت آن پہونچا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتے ہو تم سب میرا
شکار ہو یہ کہکر اور لوح یاقوت رنگ چمکا کر اور ایک مرتبہ تلوار نیام سے لیکر لشکر ساحران پر گرا اسی ہزار سوار
اُسکے ہمراہ تھے سب ایک مرتبہ تلوارین لیکر جا پڑے اسی ہزار ساحر ایک مرتبہ مر کر گرے اِس بلا کی اُنکو خبر نہ
تھی دوسرا سبب یہ تھا کہ جتنی دور تک اُس لوح کا عکس گیا اُتنی دور کے ساحر سحر بھول گئے نقابدار لڑنے
لگا ساحرون کو قتل کرنے لگا ہر مرتبہ لوح کو چمکاتا تھا اور نعرہ کر کے کفارون کو قتل کرتا تھا آتے ہی تلاطم
ڈالدیا ہر طرف ایک تہلکہ پڑ گیا لشکر کفار کو بیچ مین لیلیا اِس سے یہ فائدہ ہوا کہ نقابدار نے آکر جو لوح چمکائی
ساحر سحر بھولے اب تو اہل اسلام کی بن آئی قتل کرنا شروع کیا مگر یہ حال کسی کو نہ معلوم تھا کہ نقابدار کے پاس
لوح ہی کہ جسکے سبب سے سحر ساحرون کو فراموش ہوتا ہی جب نقابدار نے نعرہ کیا اور کفار پر گرا تھا اُسکے نعرے
کی صدا سنکے اہل اسلام و صاحبقران و سرداران صاحبقران و بادشاہ و نقابدار سبز پوش و سرداران
نقابدار نے طرف صدا کے خیال کیا کہ یہ صدا کہان سے آئی اور یہ کون نقابدار ہی اب جو صاحبقران نے ملاحظہ
فرمایا تو اُسی نقابدار یاقوت پوش کو پایا جو کہ صحرا پیمہ پر آیا تھا اور شریک جنگ ہوا تھا بعد فتح ہونے جنگ
کے چلا گیا تھا یہ کہکر کہ مین آکر اثنائے صاحبقرانی لونگا یہ حق میرا ہی اب پھر آیا ہی یہ نقابدار خوب
پیدا ہوتے ہین اثنائے صاحبقرانی کے حق کے ابھی نقابدار سبز پوش سے فیصلہ نہین ہوا تھا کہ نقابدار
یاقوت پوش آگیا دیکھیے اِسکا انجام کیا ہوتا ہی گو کہ الفت نقابدار یاقوت پوش کی صاحبقران کے
دل مین پیدا ہو چکی تھی اُسی زمانہ مین اب اور محبت ہو گئی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ صاحبقران یہ خیال
کرتے جاتے تھے اور لڑتے جاتے تھے ایک طرف نقابدار سبز پوش ایک طرف صاحبقران ایک
جانب سے نقابدار یاقوت پوش شمشیر زنی کرتے ہوئے کفار کو قتل کرتے ہوئے چلے آتے ہین لاش پر
لاش گر رہی ہی اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی نیز نقابدار یاقوت پوش کے اہل لشکر پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی مارے
تلوارون کے ستھراؤ کر دیا ہی لاشون کا انبار ہر طرف لگا ہوا ہی سرون کے پشتے بنگئے ہین ہاتھون اور پاؤن
کے میدان جنگ مین ڈھیر لگے ہوئے ہین کشتی حیات ساحران قریب غرق ہونے کے ہی دریائے تیغ
مین ہر طرف آب تیغ کی طغیانی ہی زورق حیات ساحران طوفانی ہی ہر طرف آب تیغ بہ رہا ہی خون کا دریا
جدا زمین پر رواں ہی لاشین اُسمین تڑپ رہی ہین بازو ساحرون کے مثل ماہیان کے پیر رہے ہین دریا سے

خون مین سپرین جدا شناوری کر رہی ہین جھولیان سحر کی الگ غرق پڑی ہین نارنج و ترنج بیکار ہین مثل وصیلون
کے زمین پر پڑے ہوئے ٹھوکرون سے مرکبون کے چور ہو رہے ہین اسی طور سے کاسۂ سر ہر طرف طلاطم
مچا ہوا ہی قیامت کی تلوار چل رہی ہی نقابدار کے آنے سے تو اور قیامت پڑی ہوئی ہی نقابدار سبز پوش
یہ خیال کر رہے ہین کہ یہ کون ہی جو یون آکر مقابلہ کر رہا ہی کوئی بڑا زبردست ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ نقابدار
سبز پوش مع اپنے لشکر کے براے کمک بدیع الملک کے چلا آتا تھا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ اسی مقام پر جنگ
ہو رہی ہی اور یہی سمندر ریہ ہی جب قریب اس صحرا کے پہونچا تھا تو اسکے کان مین صداے سم مرکبان و جھنکار
تلواران صداے نعرۂ شیران آئی اور ساحرون کے مرنے کی صدا آ رہی تھی اور دیکھا تھا ایک مقام پر ہزارون
زاغ و زغن اڑ رہے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت بڑا رن پڑا ہی اور دیکھا تھا کہ ہر مرتبہ اس مقام پر تاریکی
ہو جاتی ہی اور غبار بلند ہوتا ہی نقابدار نے ہرکارے روانہ کیے تھے کہ خبر لو لاؤ وہ ہرکارے یہ خبر لے کر
گئے تھے کہ لشکر اسلام اور کفار سے مقابلہ ہو رہا ہی یہ تاریکی جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین اور غبار جو ہر مرتبہ بلند
ہوتا ہی ساحرون کے مرنے سے ہی بس یہ سنتے نقابدار اسیوقت تلوار علم کر کے اور اپنے اہل لشکر سے یہ
کہکر چلا تھا کہ بہت جلد آؤ کیونکہ اہل اسلام سے جنگ ہو رہی ہی بس یہ اس سبب سے بدون دریافت
حال لڑنے لگا تھا جب یہ اس مقام پر پہونچا تھا تو سمندر شاہ کو ایک طرف مع سردارون کے کھڑا ہوا دیکھا تھا
اسکا یہ عالم تھا کہ لڑتا جاتا تھا اور سمندر کو بنگاہ تیز و تند دیکھتا جاتا تھا اسکا سبب یہ تھا کہ اس مرد بزرگ
صاحب خواب نے کہدیا تھا کہ سمندر بھی ایک طرف مع سردارون کے کھڑا ہوا تماشاے جنگ دیکھ رہا
ہو گا اس سبب سے یہ پہچان گیا تھا کہ یہی سمندر ہی بس یہ ہر مرتبہ قصد کرتا تھا کہ مین لڑتا ہوا سمندر پر جا
پڑون سمندر کو خواہ قتل کرون خواہ گرفتار مگر قتل ساحران سے فرصت نہ ملتی تھی دوسرے سمندر اس
مقام سے دور کھڑا ہوا تھا جب اس میدان جنگ کو طے کرتا تب اسکے قریب تک کہین رسائی ہوتی چنانچہ
یہ اسی طور سے جنگ رستمانہ و مقابلۂ شیرانہ کر رہا تھا ساحرون کے بیر غل مچا رہے تھے یہ صدا آ رہی تھی
کشتی مرا نام من فلان بود فلان بود ہزارون ساحر قتل ہو ہو کر گر رہے تھے انکے بیر انکے نام لے لیکر غل
مچا رہے تھے کہانتک کسی کا نام تحریر کیا جائے ایک ہو تو تحریر ہو بس ایک جنگ عظیم تھی کہ ہو رہی تھی اس
نقابدار یاقوت پوش کے آنے سے تو بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا ساحرون کو جان بچانا دشوار تھا ہر حملے مین ہزارون
ساحر مرتے تھے انکے بیر تباہ ہوتے تھے یون کسی وقت مین ساحرون و غیر ساحرون سے مقابلہ نہوا تھا جیسا
اس مقام پر ہوا ہی کہانتک جنگ مغلوبہ کا حال لکھا جائے قصہ مختصر یہ کہ تین شبانہ روز جنگ مغلوبہ رہی چوتھے
دن لشکر ساحران نے جھرمٹ کھایا اور گھونگھٹ کھا کر قصد فرار کا کیا اُدھر نقابدار یاقوت پوش و سبز پوش
نے سرداران نامی و گرامی و نیز صاحبقران ثانی نے سرداران اولوالعزم کفار کو قتل کیا علم فوج کو نقابدار یاقوت پوش
نے منہدم کیا چونکہ لشکر بے سردار تھا علم کا قلم ہونا تھا کہ ایک مرتبہ لشکر کے قدم اُٹھ گئے پھر نہ تھم سکے اس جنگ
مین ہزارون ساحر بھی گرفتار ہوئے یہ خواجہ و صاحبقران و نقابدار سبز پوش نے گرفتار کیے یاقوت پوش
نے تو قتل عام کر دیا تھا جب لشکر جھرمٹ کھا کے طرف پڑاؤ کے چلا اور یہ سب لوگ اسکے عقب مین قتل
کرتے ہوئے چلے سمندر نے جو یہ معرکہ دیکھا عشاق سے کہا کہ اُستاد اب یہان موقع ٹھہرنیکا نہین ہی
کیونکہ لشکر نے شکست کھائی ہی اہل اسلام کی ظفر ہوئی مجکو ابھی مقابلہ کرنا مدنظر نہین ہی جبتک کہ میرے سب
مددگار نہ آلین اور مین یہ دیکھ رہا ہون کہ جب سے یہ نقابدار دوسرا سرخ پوش آیا ہی یہ میری طرف بنگاہ
قہر دیکھتا ہی اور ہر مرتبہ ارادہ کرتا ہی کہ میرے روبرو آ پڑے مجکو اسکے تیور بد معلوم ہوتے ہین اب لشکر شکست

کھاکر پڑاؤ پر آیا ہی ضرور نقابدار یاقوت پوش میری طرف آئیگا اس سے مناسب یہ ہی کہ قبل اُسکے آنیکے
مین یہانسے چلا جاؤن اگر آپڑا تو پھر مقابلہ کرنا پڑیگا اسوقت اُنکا اقبال یاور ہی مین بھی شکست کھاؤنگا اسی سبب
سے مین نے لشکر قسیم کی کمک نہین کی اُسی کو لڑنے دیا عشاق نے جواب دیا کہ اگر یہ رائے ہی اور یہ خیال ہی
تو چلو ہان انجام تو معلوم ہو گیا کہ لشکر کو شکست ہوئی بس سمندر تو بخوف اہل اسلام و نیز بخوف نقابدار مع اپنے
سرداروں کے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا کہ اسکا حال پھر تحریر ہو گا یہان پڑاؤ پر بھی آکر تھوڑے عرصہ تک لشکر
کفار نے مقابلہ کیا مگر جبکہ لشکر کے پیر اُٹھ جائین لشکر شکست کھائے اور کوئی سردار نہو تو کیونکر لشکر تھم سکتا ہی کیونکہ
مثل ہو کہ لشکر بے سر کمیہ. بے فقیر ترکش بے تیر بالکل بیکار ہی لشکر نے اُس مقام پر سے بھی فرار کیا اور شکست
فاش کھائی اور بھاگ کر کوہ و دشت مین پوشیدہ ہونے لگے پڑاؤ پر سے بھی کئی کوس تک اہل اسلام نے
اُنکا تعاقب کیا جب صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ اب لشکر کفار کا تعاقب کرنا خلاف ہی بس اپنی تلوار
روک لی اور نیام مین کی اُدھر کفار نے امان بھی طلب کی یہانسے جواب دیا گیا کہ امان بشرط ایمان اُنھون نے
عرض کیا کہ ہم آپ کا دین قبول کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا ہمنے تمکو امان دی چونکہ کفار بہت پریشان
ہوتے تھے بدین سبب امان طلب کی تھی جو کہ سیاہ قلب تھے وہ تو فرار کر گئے اور باقی اپنے ہاتھ رومال
سے باندھکر صاحبقران کی خدمت مین آئے صاحبقران نے امان دی اُدھر پڑاؤ کو سب اہل اسلام
نے لوٹ لیا خواجہ کے ہاتھ بہت مال آیا سب کفار کی لاشون کو برہنہ کر دیا اُنکو جو فرصت ملی اُنھون نے
خیال کیا کہ لشکر تو یون ہی مقابلہ کرتا رہیگا تم اپنا کام کرو اُدھر لشکر مقابلہ مین مصروف ہوا میدان جنگ
صاف ہوا کیونکہ پڑاؤ پر مقابلہ ہونے لگا تھا اُنھون نے اپنا کام کیا جب پڑاؤ لوٹنے لگا یہ یہانسے رخصت
کر کے پہونچے پڑاؤ کو لوٹ لیا اور جو راہ مین کفار کشتہ پڑے تھے اُنکو برہنہ کرنا شروع کیا وہان امان ملی
جب نقابدار یاقوت پوش نے دیکھا کہ اس لشکر نے امان طلب کی قصد کیا کہ سمندر پر جا پڑون اب جو پلٹ کر
دیکھا تو سمندر کو اُس مقام پر نہ پایا وہ مقام خالی تھا چونکہ یہ تو پہلے ہی فرار کر گیا تھا سمندر یہ وہان کہان تھا جو
نقابدار کو نظر آتا نقابدار نے بہت افسوس کیا اُدھر لشکر نقابدار یاقوت پوش لشکر اسلام سے جدا ہو گیا
اور اپنے سردار کیطرف چلا جب نقابدار مذکور نے سمندر کو نہ پایا بہت افسوس کیا ایک مرتبہ صاحبقران
کی طرف منھ کر کے یہ کلام کیا کہ اے صاحبقران یہ جنگ میرے سبب سے سر ہوئی ورنہ سر نہوتی بس مین
صاحبقران ہون تمکو صاحبقران ثانی نے بغیر انصاف صاحبقران کیا خلاف عدل کیا بس اب تو مین
جاتا ہون ایک ضرورت سے ابکی مرتبہ آکر سمجھونگا اگر تم مجھکو بانے صاحبقرانی کے دوگے تو خیر ورنہ مین تمسے
مقابلہ کرکے لونگا کیونکہ یہ میرا حق ہی تمکو بغیر حق ملا ہی یہ کہکر اور باگ اُٹھا کر ایک طرف کو صحرا کے چلا اُسکا چلنا تھا
کہ ایک مرتبہ سب لشکر نے باگین لین اُسکے عقب مین چلے صاحبقران نے چند ہرکارون کو اُسکے عقب مین روانہ
فرمایا کہ خبر تو لاؤ یہ نقابدار یاقوت پوش کون ہی اور کس مقام پر فروکش ہوا ہی ہرکارے چلے مگر گرد قدم نقابدار
و لشکر نقابدار کو نہ پایا وہ مثل تیر شہاب کے نظرون سے غائب ہو گیا راوی بیان کرتا ہی کہ اب نقابدار
یاقوت پوش کی داستان جلد سوم مین اسی دفتر کے تحریر ہوگی نقابدار کا طلسم آفتاب سلیمانی کا فتح کرنا اور
آکر صاحبقران سے مقابلہ کرنا اور عین مقابلہ مین ایک دیو کا آنا نقابدار کو نامہ دینا اُسکا نامہ پڑھکر اور جناب
صاحبقران سے اجازت لیکر مع اپنے لشکر کے ایک طرف کو روانہ ہونا یہ عجب داستانین ہین اور یہ طلسم یعنے
طلسم آفتاب سلیمانی بھی نیا طلسم ہی اسکا ہر مقام عجائبات سے خالی نہین ہی جب بیان ہوگا اور ناظرین ملاحظہ
فرمائین گے تو لطف پائین گے اُسکی لطافت اور تازگی کو کیا تحریر کرون ملاحظہ پر موقوف ہی اب نقابدار کو مع لشکر

سے ایک طرف کو روان رکھا جاتا ہی دیکھیے یہ داستان کب تحریر ہوتی ہو انشاء اللہ اگر حیات باقی ہو تو آیندہ جلد
مین تحریر ہوگی اب مین یہان کا حال تحریر کرتا ہون کہ جب نقابدار یاقوت پوش چلا گیا تو نقابدار سبز پوش نے
بھی اپنے لشکر کو الگ کیا اور صاحبقران سے باواز بلند کہا کہ اب میرے اور آپ کے امتحان صاحبقرانی
ہو جائے جو صاحبقران ہو وہ اثاثہ صاحبقرانی لے اور مالک و مختار ہو اب فیصلہ ہو جائے مین اپنی بارگاہ
مین طبل جنگ بجواتا ہون آپ بھی بجوائیے تاکہ باہم یہ قصہ فیصلہ ہو ہر روز کے جھگڑے جاتے رہین جناب
صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ کل پر کیا منحصر ہی مین اسیوقت موجود ہون مرکب بڑھا کر آئیے مقابلہ
ہو جائے اسی وقت فیصلہ ہو جائے مین خود یہ چاہتا ہون بلکہ میرا منشا یہ ہی کہ میرے آپ کے مقابلہ ہو لشکر
سے نہ مقابلہ ہو بیکار کیون بندگان خدا پریشان ہون میرے آپ کے جو فیصلہ ہو وہی سب کو منظور ہو نقابدار
نے کہا کہ یہی میری بھی خواہش ہی کہ مین اور آپ مقابلہ کرلون مگر میری مرضی یہ ہی کہ آج مین بھی اور آپ بھی
چار شبانہ روز کے تھکے ہوئے ہین اور لشکر بھی پریشان ہی کوئی لطف مقابلہ نہو گا ہان کل جو مقابلہ ہوگا تو رات بھر مین سب
کسل وکاہلی برطرف ہو جائیگی خوب مقابلہ ہوگا صرف ایک رات تو درمیان مین ہی مین اب بدون اس قصہ کے
فیصل کیے ہوئے یہان سے نہ جاونگا صاحبقران نے جواب مین فرمایا جو آپکی مرضی خیر کل ہی دیکھا جائیگا
اب کوئی طبل جنگ بجوانے کی حاجت نہین ہی دونون لشکرون کو معلوم ہو گیا ہی کل میدان جنگ مین
صف آرا ہونگے میرے آپ کے مقابلہ ہوگا نقابدار نے کہا کہ بہتر ہی بس نقابدار اپنے لشکر کو لیکر طرف
اپنی فرودگاہ کے صاحبقران مع بادشاہ و لشکر کے طرف اپنی فرودگاہ کے تشریف لیچلے وہ جو ساحر کہ جنھون نے
امان طلب کی تھی وہ بھی ہمراہ صاحبقران تھے یہانتک کہ صاحبقران اپنی فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی
سب آکر سوئے چونکہ تین شبانہ روز کے جاگے ہوئے تھے ادھر صاحبقران نے دربار مین آکر دربار کیا لباس
رزم اُتارا سب سردار بھی حاضر ہوئے بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوئے بادشاہ نے حکم دیا کہ جو اہل اسلام ہاتھ
سے کفار کے درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہین اُنکی لاشین دفن کیجائین اور شمار کیا جائے کہ کسقدر اہل اسلام
شہید ہوئے اور کسقدر کفار بس یہ حکم سُنکے چند سردار لوگون کو لیکر میدان جنگ مین آئے اُدھر نقابدار
سبز پوش بھی اپنی فرودگاہ پر پہونچا لشکر نے کمر کھولی سب اپنے مقام پر جاکر آسودہ ہوئے چونکہ ابھی
قریب دو پہر دن کے باقی تھا نقابدار نے بھی دربار کیا اپنے سردارون سے کہا کہ کوئی جاکر اُن لوگون کو
دفن کرے جو کہ ہمارے لشکر کے سردار لشکر کفار کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہین بس چند سردار لشکر نقابدار
سبز پوش سے چلے یہان آکر اپنے لشکر کے جو کہ لوگ ہاتھ سے ساحرون کے قتل ہوئے تھے اُنکی لاشین
اُٹھا کر اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تین ہزار اہل لشکر نقابدار کے ہاتھ سے لشکر کفار کے قتل ہوئے تھے
اُن سردارون نے اُنکو اُٹھا کر دفن کیا بعد اس کام کے نقابدار کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ آپکے لشکر کے تین ہزار
اہل لشکر کام آئے ہین نقابدار نے اُنکا افسوس کیا اُنکے ورثا کو بہت کچھ انعام دیا اور اُنکا وظیفہ مقرر فرمایا بہت
تشفی و تسکین فرمائی ادھر سرداران اسلام نے جو آکر شمار کیا تو ظاہر ہوا کہ دس ہزار اہل اسلام ہاتھ سے لشکر کفار کے
شہید ہوئے ہین اُنکو اُٹھا کر دفن کیا کفار کو جو شمار کیا تو ایک لاکھ پچاس ہزار ساحر قتل ہوئے ہین اور قریب پچاس ہزار
کے گرفتار ہوئے اور باقی جو کہ امان طلب ہوئے تھے قریب ایک لاکھ کے تھے اور باقی فرار کر گئے اُنمین بہت سے زخمی
تھے لشکر اسلام مین بھی بہت سے سردار اسلام و اہل لشکر زخمی ہوئے تھے اُنکا علاج ہونے لگا اسیطور سے لشکر نقابدار مین
بھی مجروحونکا علاج ہونے لگا سردارون نے آکر بادشاہ سے عرض کیا کہ دس ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوئے اور ایک لاکھ
پچاس ہزار کفار قتل ہوئے ہین اور پچاس ہزار گرفتار ہوئے ہین اور ایک لاکھ نے امان طلب کر کے اطاعت کی ہی باقی فرار کر گئے ہین بادشاہ

وصاحبقران نے اُنکا افسوس کیا ہر ایک کے وارث کو طلب کر کے وظیفہ مقرر فرمایا تسلین دی جب اِس کام سے فراغت ہو چکی صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ کیا عرض کرون ایک نقابدار تو کہکر گیا ہی کہ مین آکر مقابلہ کرونگا ایک نقابدار سے مقابلہ کل ہوگا مین ان نقابدارون کے معاملہ مین حیران ہون کہ یہ کون ہین ان دونون کی محبت میرے قلب مین ایسی پیدا ہوئی ہی کہ مین بیان نہین کرسکتا ہون خصوصًا نقابدار سبز پوش کی محبت میرے قلب مین اسقدر رہی کہ جیسے باپ کو فرزند کی ہوتی ہی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ مجکو بھی اسیقدر محبت ہی خیر اِس نقابدار کا تو کل فیصلہ ہو جائیگا صاحبقران نے جوابدیا کہ ہان یہ فرماکر کہا کہ ابھی تک وہ ہرکارے نہین آئے جو نقابدار سرخ پوش کے عقب مین گئے تھے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے خداوند ہم بڑی دور تک نقابدار کے عقب مین گئے تھوڑی دور تک تو سامنا رہا بعد اُسکے وہ نقابدار ہوا ہوگیا ہم اُسکے لشکر کے گرد کو بھی نہ پاسکے آخر کو عاجز ہو کر چلے آئے باقی خیریت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خیر اِسی اثنا مین وہ دن تمام ہوا شام ہوگئی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے بادشاہ نے خاصہ نوش فرماکے آرام کیا اُدھر صاحبقران بھی اپنی خوابگاہ مین تشریف لائے خاصہ نوش فرماکے آرام کیا مسہری پر جاکے لیٹے نقابدار کا خیال تھا کہ یہ کون ہی کہ آنکھ بند کی آرام کیا اُدھر نقابدار نے اپنے سردارون سے کہا کہ کل فیصلہ ہو جائیگا خوب ہوا جو مقابلہ ہوگیا یہ امر یکسو ہو جائے تو بہتر ہی نہ معلوم نقابدار سرخپوش کون تھا اسکو دعوی صاحبقرانی ہی یہ بھی اثانہ صاحبقرانی کا خواستگار ہی یہ بھی ضرور میری طرح سے کسی نہ کسی روز مقابلہ کریگا اگر میری فتح ہوئی اور مین صاحبقران ہوا تو مجھ سے مقابلہ کریگا سردارون نے کہا کہ جب آپ صاحبقران کو زیر کر کے اثاثہ لین گے تو کون آپسے مقابلہ کرسکتا ہی خلاصہ یہ کہ نقابدار نے بھی دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے نقابدار بھی خاصہ نوش کر کے بفکر جنگ صاحبقران مین اپنے بستر پر آرام پذیر ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ نقابدار نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک باغ مین ہون اور وہ باغ بہت پر بہار ہی مین باغ کی سیر کرتا ہوا ایک طرف چلا ایک بارہ دری مین پہونچا دیکھا کہ اُس بارہ دری مین ایک مرد پیر باریش دراز مسند پر متمکن ہین سجادہ بچھا ہوا ہی رحل پر قرآن شریف رکھا ہوا ہی اُسکی تلاوت کر رہے ہین نقابدار اُنکے قریب آئے اُنھون نے سر اُٹھاکر دیکھا اور فرمایا کہ اے رفیع البخت آؤ مین تمھارے انتظار مین تھا اے فاتح طلسم نور آگین خوش آمدی وصفا آوردی نقابدار اُس مرد بزرگ کو سلام کر کے اُنکے روبرو بیٹھ گئے ہاتھون کو بوسہ دیا آنکھون سے لگائے نقابدار نے عرض کیا کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہی نقابدار نے جو یہ عرض کیا اُن مرد بزرگ نے جواب دیا کہ اے رفیع البخت ابھی حکم نہین ہی کہ مین اپنا نام ظاہر کرون صرف مین نے تمکو اِسلیے طلب کیا ہی کہ مین تمسے ایک امر جو کہ پوشیدہ ہی ظاہر کردون نقابدار حیران ہوا کہ مین خود آیا ہون اور یہ فرماتے ہین مین نے طلب کیا ہی خیر اِس سے کیا جو یہ فرمائین اُسکو سننا چاہیے کیونکہ یہ مرد خدا رسیدہ ہین کسیطور سے طلب کیا ہوگا یہ جو نقابدار نے اپنے دل مین خیال کیا اُن پیر مرد نے کہا کہ تمکو یہ گمان ہوا ہی کہ مین خود آیا ہون اور یہ فرماتے ہین مین نے تمکو طلب کیا ہی تو مین نے تمکو اِسطور سے طلب کیا ہی کہ تمھارے دل مین یہ امر پیدا ہوا کہ مین اِسطرف چلون چونکہ ایک امر ضروری تمپر ظاہر کرنا تھا اِس سبب سے تم یہان آئے سنو وہ امر یہ ہی کہ کل تمسے جو بدیع الملک سے مقابلہ قرار پایا ہی بس تمکو معلوم ہو کہ تم مقابلہ بدیع الملک سے نہ کرنا کیونکہ وہ تمھارے باپ ہین تم اُنکے فرزند ہو تمکو اُنکا ادب و لحاظ کرنا ضرور ہی دوسرے وہ تمسے زیر نہونگے کیونکہ وہ صاحبقران ہین خدا کی طرف سے

اُنکا ہر ایک کو پاس و ادب کرنا پر ضرور ہی بس مناسب یہ ہوگا کہ صبح کو تم اُنکی خدمت مین حاضر ہونا اور اُسنے
سخت کلامی کا عذر کرو اور شرف قدمبوسی حاصل کرو اپنے نور جمال سے اُنکی آنکھون کو روشن کردو تاکہ اُنکے قلب
کو سرور ہو اور یہ عذر کرو کہ مجکو نہ معلوم نہ تھا ورنہ مین ایسے کلام نہ کرتا بادشاہ سے ملو اُسکے بعد اُنسے اجازت
لیکر طرف طلسم نور آگین کے جاؤ کیونکہ اُسکے فاتح تم ہو وہ فتح تمھارے ہاتھ سے ہوگا اور اُسپر عمل کرو جو کہ وصیت
نامہ مین تحریر ہی بس اب تمھارے پوشیدہ رہنے کا وقت نہین ہی یہ فرماکر وہ مرد بزرگ نظرون سے غائب ہو گئے
عالم خواب مین نہ وہ باغ تھا نہ وہ بارہ دری کہ نقابدار کی آنکھ کھل گئی اب جو دیکھا صبح کا وقت تھا نماز کا وقت
قریب تھا نقابدار کو اپنے خواب کا یقین ہوا کہ یہ خواب میرا صادق ہی اور اپنے لباس کو بھی معطر پایا بستر سے
اُٹھے ایک پرچہ زیر بالین رکھا ہوا تھا اُسمین وہی سب مضمون تحریر تھا اب تو بالکل اِسکا نقابدار کو یقین ہو گیا خادم
سے پانی طلب کرکے وضو کیا نماز سحر ادا کی اُسکے بعد دو رکعت دوگانہ خالق بجالائے شکریہ کی دو رکعت نماز پڑھی کہ تونے
میری آبرو رکھ لی کہ باپ سے مقابلہ نہونے دیا ورنہ خرابی ہوتی یہ خیال کرکے اور شکر خالق ادا کرکے دعا
مانگی لباس پرتکلف زیب جسم فرمایا خوابگاہ سے برآمد ہوئے اُدھر سب سردار اپنے اپنے خیمہ سے نکلکر آلات
حرب و ضرب سے آراستہ در دولت پر آئے کہ دیکھا نقابدار لباس بزم پہنے ہوئے خوابگاہ سے برآمد
ہوئے چونکہ لشکر کو معلوم تھا کہ کل مقابلہ ہوگا سب آراستہ ہو چکا تھا اور آمد نقابدار کا منتظر تھا کہ جب
سردارون نے اِس صورت سے نقابدار کو دیکھا تو بڑھکر عرض کیا کہ کیا خداوند میدان کو نہ تشریف
لیجائینگے اگر تشریف لیچلین تو لشکر روانہ ہو نقابدار نے فرمایا کہ لشکر سے کہو کمرین کھولے جب ہم حکم
فرمائین اُسوقت کمر بندی ہو یہ حکم دیکر نقابدار بارگاہ مین آئے ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا کہ جاکر لشکر
صاحبقران کی خبر لاؤ ہرکارے اِدھر کو روانہ ہوئے اُدھر نقابدار نے وہ کاغذ سب سردارون کو
دکھایا اور کہا کہ خوب خدا نے آبرو رکھ لی کہ مین نے والد سے مقابلہ کا قصد کیا تھا ضرور زیر ہو جاتا یہ
صاحبقران میرے والد ہین یہ تو مین جانتا تھا کہ مین خاندان صاحبقران سے ہون مگر یہ نہ معلوم
تھا کہ اِنکا فرزند ہون بس ایسی حالت مین کیونکر مقابلہ کر سکتا ہون یہ جو نقابدار نے فرمایا سب سردارون
نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا نقابدار نے فرمایا کہ ذرا دن آلے تو مین خدمت مین پدر بزرگوار جناب
صاحبقران عالیمقدار کے حاضر ہوکر معذرت کرونگا اور عفو تقصیرات کا خواستگار ہونگا سردارون نے
عرض کیا کہ آپکو اختیار ہی ہم سب آپکے تابع فرمان ہین جو حکم ہوگا اُسکو بجا لائینگے یہان تو یہ گفتگو ہو
رہی ہی اُدھر لشکر نے کمر کھولی ہی ہرکارے چلے ہین یہان صاحبقران نے بھی خواب مین دیکھا کہ ایک
مرد بزرگ میرے خیمہ مین تشریف لائے ہین صاحبقران نے اُنکو بڑی تعظیم و تکریم سے جگہ دی آنکھون کو اُنکی
قدمون سے لگایا دست بوسی کی اُنھون نے فرمایا کہ اے بدیع الملک آگاہ ہو کہ یہ نقابدار سبز پوش تیرا
فرزند ہی تو اُس سے مقابلہ نہ کر بلکہ اُسکو اپنے پاس طلب کر اور اُسکو بموجب وصیت نامہ طرف طلسم نور آگین
کے روانہ کر کیونکہ وہ اِس طلسم کا فاتح ہی اور اِس طلسم کی فتح اُسکے نام پر ہی بس ایسی حالت مین اُس سے
مقابلہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی وہ بھی مرد جری اور بہادر ہی آگاہ ہو کہ یہ بطن سے ملکہ ناوک فگن
کے جو کہ مالکہ ہی چند مرحلات طلسم نور آگین کی کہ جسکو تونے ایک زمانہ مین صاحبقران ثانی کے فتح کیا تھا
پیدا ہوا ہی بعد تمھارے آنے کے یہ نقابدار تمھارا فرزند دلبند جگر پیوند ہی یہ فرماکر وہ مرد پیر غائب ہو گئے
یہی خواب بادشاہ نے بھی دیکھا اُنسے بھی کسی مرد بزرگ نے کہا کہ یہ نقابدار فرزند ہی بدیع الملک کا بطن
سے ملکہ ناوک فگن کے پیدا ہوا ہی اور فاتح ہی طلسم نور آگین کا اب زمانہ اُسکے ظاہر ہونیکا آ پہنچا ہی

مقابلہ کی ضرورت نہین ہی صاحبقران کو منع کرنا کہ مقابلہ کرین اِدھر بادشاہ کی آدھر صاحبقران کی آنکھ کھلی وقت
نماز سحر کا پایا اُٹھکے نماز سحر ادا کی بادشاہ اپنے خیمے سے برآمد ہوئے صاحبقران اپنے خیمے سے رات کے خواب سے حیران
ہوئے کہ یہ کیا خواب ہی کہ صاحبقران اُٹھکر طرف بارگاہ کے چلے تھے کہ کسیکو روانہ کر کے خبر منگاؤن کہ نقابدار لشکر لیکر
میدان مین آیا یا نہین بادشاہ بھی اِس خیال سے اپنی آرامگاہ سے نکلے تھے کہ بارگاہ مین جاکر صاحبقران کو طلب کر کے منع کرون
اور خواب کا حال بیان کرون کہ صاحبقران ایک مرتبہ بارگاہ مین پہونچے کہ صاحبقران نے سلام کیا بادشاہ
نے جواب سلام دیا دیکھا صاحبقران نے بادشاہ کے ہمراہ چند خادم و خدمتگار ہین اور جلوس سواری وغیرہ
کچھ نہین ہی صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کیون حضور کا مزاج مبارک کیسا ہی جو اسقدر سویرے تشریف
لائے بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو آپ سے کچھ ضرورت تھی اِس سبب سے سویرے برآمد ہوا کہ قبل جانے جنگاہ کے
وہ ضرورت بیان کر دون صاحبقران نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے اُس مقام پر طلب فرمالیا ہوتا اور جو
ضرورت تھی فرمائی ہوتی مین اُسکو بجالاتا بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے خیال کیا کہ بارگاہ مین چلکر طلب کرونگا
اور جو ضرورت ہی وہ کہدونگا اب فرمائیے کہ آپ خود اِسقدر سویرے کیون بارگاہ مین تشریف لائے ہین اِسکا کیا
سبب ہی کیونکہ آج تو دن مقابلے کا ہی نقابدار سے مقابلہ ہوگا بارگاہ مین تشریف لانے کی کیا ضرورت تھی
صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا عرض کرون تشریف فرمائیے تو عرض کرون بادشاہ آکر تخت پر جلوہ گر ہوئے جناب
صاحبقران ڈنگل پر بیٹھے صاحبقران نے ایک چوبدار سے کہا کہ جو کوئی پہرہ پر ہو اُس سے یہ کہدو کہ جناب
صاحبقران کا حکم ہی کہ خواجہ تختقران بن عمرو کو بلا لاؤ چوبدار نے جاکر پہرے پر کہدیا ایک سوار طرف
خیمۂ خواجہ کے گیا خواجہ نماز صبح پڑھکر اِس قصد سے لباس پہن رہے تھے کہ لباس پہن کر خدمت
مین صاحبقران کے جاؤن کیونکہ نقابدار سے مقابلہ ہوگا تھوڑے عرصہ مین لشکر میدان کو جانے لگیگا
کہ سوار نے جاکر خواجہ سے کہا خواجہ اُسیوقت لباس پہنکر طرف بارگاہ کے روانہ ہوئے اِس فکر مین کہ کیا
ایسی ضرورت ہی جو صاحبقران نے اِسقدر سویرے طلب فرمایا ہی یہ تو اِدھر سے چلے صرف سوار سے
اِسقدر دریافت کر لیا کہ صاحبقران اپنی بارگاہ مین ہین یا خیمے مین آرام کرتے ہین اُسنے کہا نہین بارگاہ
مین ہین یہان صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ ہان اب سویرے آنے کا سبب بیان فرمائیے
صاحبقران نے اپنا خواب کا دیکھنا اور کل حال خواب کا بیان کیا اور کہا کہ مین اِس قصد سے سویرے
بارگاہ مین آیا ہون کہ خواجہ کو طلب کر کے لشکر نقابدار کی خبر منگاؤن اِس سبب سے مین نے خواجہ کو
طلب کیا ہی اب آپ ارشاد فرمائین اپنی تشریف آوری کا سبب کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے
بھی یہی خواب دیکھا ہی یہ کہکر بادشاہ نے خواب بیان کیا اور فرمایا کہ مجکو حکم ہوا تھا کہ صاحبقران کو منع کرنا
کہ وہ مقابلہ نہ کرین چنانچہ مین اِسی خیال سے سویرے برآمد ہوا کہ آپکو بارگاہ مین طلب کر کے منع
کرون قبل اِسکے کہ لشکر جنگاہ کو جائے آپ نے خود خواب ملاحظہ فرمایا ہی اب اِسکا کیا بندوبست
ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اِسکا بندوبست یہ ہی کہ مین خبر منگاتا ہون اگر لشکر نقابدار آراستہ ہوکر
میدان جنگ مین آگیا تو مین بھی مقابلہ مین اُسکے اپنا لشکر لیکر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا پھر جیسا مناسب ہوگا وہ کیا
جائیگا اور نہ مین یہ کہونگا کہ کیون تم میرے فرزند ہو مین نے خواب مین دیکھا مین تمسے مقابلہ نہ کرونگا یہ میری شان
کے خلاف ہی بادشاہ نے فرمایا خواجہ کو آنے دیجیے کہ اتنے عرصہ مین خواجہ بھی آئے خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران
و جہان پناہ دونون صاحب بارگاہ مین تشریف فرما ہین خواجہ حیران ہوئے کہ کیا سبب ہی جو یہ دونون صاحب ایک مقام
پر ہین خواجہ نے سلام کیا اور اپنے طلب کرنیکا سبب اور ان دونون کے سویرے آنیکا سبب دریافت کیا سب نے اپنا خواب

جاکر خواجہ کو طلب کرکے لشکر نقابدار کی خبر منگاؤن بادشاہ کا بھی برآمد ہونا بیان کیا بادشاہ نے اپنا خواب
دیکھنا اور اس خیال سے کہ مین بارگاہ مین جاکر صاحبقران کو منع کرون کہ وہ برائے مقابلہ نقابدار نہ جائین
یہان صاحبقران کو بارگاہ مین آکر پایا تا بیان فرمایا یہ سُنکے خواجہ نے عرض کیا کہ ای صاحبقران اب کیا کرنا
چاہیے صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم کسی کو روانہ کرو کہ وہ لشکر نقابدار کی خبر لائے بس خواجہ
یہ سُنکے باہر بارگاہ سے آئے اور چند ہرکارون کو طلب کرکے طرف لشکر نقابدار کے روانہ کیا اور خود بارگاہ
مین چلے آئے ادھر سردار بیدار ہو ہو کر نماز سحر ادا کرکے لباس رزم سے آراستہ ہو ہو کر طرف دردولت کے
چلے لشکر مین تیاری ہونے لگی سردار جو جلوخانہ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ بادشاہ و صاحبقران و خواجہ
بارگاہ مین تشریف رکھتے ہین بس سردار حاضر دربار ہونے لگے دیکھا کہ سب موجود ہین بس سلام کرکرکے
اپنے اپنے مقام پر بیٹھنے لگے ادھر لشکر تیار ہو کر طرف میدان جنگ کے جانے پر آمادہ ہو کر کھڑا ہوا ادھر نقابدار اس
خیال مین اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی کہ ہرکارے خبر لشکر صاحبقران لائین تو کچھ انتظام کیا جائے راوی نے
اس طور سے بیان کیا ہی کہ جب سردار حاضر دربار مسلح و مکمل ہو کر ہونے لگے صاحبقران نے سردارون سے دریافت
فرمایا کہ کیا سپاہ تیار ہو کر طرف میدان نادردگاہ کے گئی انھون نے عرض کیا کہ سب تیار ہین سب حکم والا کے
منتظر ہین صاحبقران نے فرمایا کہ انکو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی کمرین نہ کھولین اسی طور سے تیار رہین نہ طرف
نادردگاہ کے جائین جب ہم انکو حکم دین اُسوقت روانہ ہون بس یہ حکم صاحبقرانی سردارون نے اپنے
اپنے لشکر کے افسرون کو بذریعہ چوبدارون کے کہلا بھیجا یہان لشکر اپنے اپنے مقام پر آکر قائم ہوا مگر سب
مسلح و مکمل ہین اب راوی بیان کرتا ہی کہ وہ جو ہرکارے خواجہ نے طرف لشکر نقابدار کے روانہ کیے تھے
لشکر نقابدار مین پہونچکر داخل بارگاہ نقابدار ہوے دیکھا کہ نقابدار اپنے دنگل پر جلوہ فرما ہی سب سردار
حاضر ہین اور نقابدار سردارون سے فرمارہا ہی کہ مین اس فکر مین ہون کیا تدبیر کرون کہ میرے صاحبقران
کے ملاقات ہو اور جو خواب مین نے دیکھا ہی اسکا اظہار کرون گو مین نے قصد مقابلہ موقوف کیا اسی سبب سے
لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا مگر جب صاحبقرانی لشکر یہ میدان جنگ مین آئینگے اس حالت مین مین بھی ضرور
برائے مقابلہ جاؤنگا اور مجکو حکم مقابلہ کرنے کا نہین ہی اسی سبب سے مین نے ہرکارے لشکر اسلام مین
برائے خبر روانہ کیے ہین کہ وہ خبر لیکر آئین تو کچھ بند و بست کرون بلکہ مین خود لشکر صاحبقران مین جاؤن اور
انکی خدمت مین حاضر ہو کر انکی ملازمت اور شرف قدمبوسی حاصل کرون یہ جو تقریر سردارون نے سُنی عرض کیا
کہ آپکو اختیار ہی ہم سب آپکے تابع حکم ہین ہرکارون نے جو یہ سُنا اور یہ معلوم ہوا کہ نقابدار مقابلہ
نہ کریگا بارگاہ مین تو صورت تبدیل کیے ہوے موجود تھے فوراً خبر معلوم کرکے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے
ادھر ہرکارے نقابدار کے جو لشکر صاحبقران مین پہونچے انھون نے دیکھا کہ لشکر سب تیار ہی سردار مسلح
و مکمل ہو ہو کر اندر بارگاہ کے جاتے ہین انھون نے خیال کیا کہ اندر بارگاہ کے چلکر دیکھنا چاہیے
کہ کیا سبب ہی غرضکہ یہ صورت بدل کر اندر بارگاہ کے آئے دیکھا کہ بادشاہ تخت پر تشریف فرما ہین
صاحبقران اپنے دنگل پر اور سب سردار کرسیون و دنگلون پر اپنے اپنے مرتبہ سے بیٹھے ہوے ہین
عزیز صاحبقران اپنے اپنے مقام پر یہ ہرکارے بھی ایک جانب اس خیال سے کھڑے ہوے کہ دیکھین کیا گفتگو
ہوتی ہی ان لوگون کا قصد میدان جنگ مین کیا جانے کا نہین ہی یہ ہی ہرکارے خیال کر رہے تھے کہ صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ کیون خواجہ ابھی تک ہرکارے خبر لیکر نہین آئے ہین بڑا عرصہ ہوا خواجہ نے عرض کیا کہ جب آپنے
حکم فرمایا تھا مین نے اُسیوقت ہرکارون کو روانہ کردیا تھا آتے ہونگے یہ ہی خواجہ عرض کر رہے تھے کہ وہ ہرکارے آکر

پہونچے مجرا گاہ پر سے مجرا بجالائے عرض کیا کہ یہ جان نثار کچھ عرض کیا چاہتے ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو انھون
نے زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے اور یون گویا ہوئے کہ اے
جہان پناہ فلک بارگاہ بموجب ابیات ؎ تا سر زند آفتاب سحر در باشی ۞ تا صبح دمد ہمدم ساغر باشی ۞
تا تاج حیات بر سر خضر بود ۞ در خانۂ اقبال سکندر باشی ۞ ہم برائے خبر لشکر نقابدار ہین
گئے تھے ہمکو یہ معلوم ہوا کہ نقابدار نے بھی کوئی خواب شب کو دیکھا ہے بدین سبب اُسکا قصد میدان مین
آنے کا نہین ہے بلکہ نقابدار نے ہرکارے برائے خبر روانہ کیے ہین کہ وہ خبر لائین اگر آپ میدان مین تشریف
لائینگے تو وہ بھی آئینگے ورنہ وہ تو اس فکر مین ہین کہ کسی صورت سے آپکی خدمت مین تشریف لائین یہ عرض
کرکے ساری تقریر نقابدار کی خدمت صاحبقران مین عرض کی صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ جب نقابدار
کا قصد مقابلہ کا نہین ہے تو مین بھی میدان مین لشکر لیکر نہ جاؤنگا ہمارے لشکر کو حکم دو کہ کمرین کھول ڈالین اور
یہ غریب خانہ تو نقابدار کا کفش خانہ ہے جسوقت چاہین تشریف لائین یہ فرماکر طرف بادشاہ کے ملاحظہ فرمایا
بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ نقابدار نے بھی مثل ہمارے کوئی خواب دیکھا ہے صاحبقران
نے جواب مین فرمایا کہ جی ہان معلوم ایسا ہی ہوتا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ اب کیا ضرورت مقابلہ ہے اگر نقابدار
کو خواہش ہوگی وہ خود یہان تشریف لائینگے اب ہم بھی اُنسے مقابلہ نہ کرینگے ہان جو ہمسے مقابلہ کرے ہم اُس سے
مقابلہ کرتے ہین جو ہمسے مقابلہ نہ کرے ہم اُس سے نہین مقابلہ کرتے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ اسی سبب سے
تو مین نے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا بس بعد اس تقریر کے صاحبقران و بادشاہ دونون حضرات خاموش ہو رہے
اُدھر لشکر کمر کھولنے لگا ہرکارے یہ حال دریافت کرکے طرف اپنے لشکر کے چلے راہ طے کرکے داخل اپنے لشکر مین ہوئے
بارگاہ مین حاضر ہوکر مجرا کیا اور دعا و ثنا عرض کرکے عرض کیا کہ ہم خاکسار بارگاہ صاحبقران مین گئے تھے پہلے ہمنے لشکر کو
تیار اور آمادہ طرف میدان جنگ کے چلنے کے دیکھا مگر یہ دیکھا کہ سردار بارگاہ مین جاتے ہین پھر باہر نہین آتے ہین ہم بھی
بارگاہ مین گئے دربار کو آراستہ پایا سب اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے ہین ہم بھی ایک طرف کھڑے ہوئے کہ اتنے
عرصہ مین چند ہرکارے پہونچے جو کہ آپکے لشکر مین برائے خبر آئے تھے جو حال دریافت کرکے گئے تھے انھون نے
سب حال بیان کیا جب صاحبقران سماعت فرما چکے تو اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر کمر کھولے جبکہ نقابدار کا
قصد مقابلہ کرنے کا نہین ہے تو ہمکو کیا ضرورت ہے کہ جو ہم مقابلہ کرین بس ہم یہ حال دریافت کرکے حاضر خدمت
ہوئے صاحبقران نے بھی کوئی خواب دیکھا ہے مگر یہ نہین معلوم کہ کیا خواب دیکھا ہے یہ سُنکے نقابدار نے انکو انعام دیکر
رخصت کیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ اب مین خدمت مین صاحبقران کی چلتا ہون اُنسے اپنا خواب بیان
کرونگا اور اپنے کو ظاہر کرونگا کیونکہ مجھکو خواب مین حکم ملا ہے اور یہ ہی ارشاد ہوا ہے کہ تم جاؤ اُنسے اجازت لیکر طرف
طلسم نور آگین کے کہ اُسکی فتاحی تمھارے نام ہے جا کر فتح کرو اپنے نانا کے خون ناحق کا عوض لو اور کچھ
حال نہین ارشاد کیا صرف اسقدر فرمایا کہ مفصل حال تمکو صاحبقران سے معلوم ہوگا وہ بموجب وصیت نامہ
تمکو اجازت دینگے اُنکے پاس تمھاری ایک امانت بھی ہے وہ بھی حاصل کرو بس اب لازم ہے کہ مین جاؤن سردارون نے
عرض کیا کہ بہت بہتر ہے چنانچہ نقابدار نے اپنے لباس کو تبدیل کیا سردارون کو لیکر طرف لشکر صاحبقران کے
رخ پر نقاب سبز پڑی ہوئی مرکب پر سوار ہوکر بڑے جاہ و حشم سے چلا اپنے لشکر کو طے کرکے قریب لشکر صاحبقران
پہونچے چند ہرکارے برائے خبر بحکم صاحبقران چلے تھے کیونکہ صاحبقران نے حکم دیا تھا کہ اب جاکر خبر لاؤ کہ
نقابدار کس فکر مین ہین وہ ہرکارے جو حد لشکر پر پہونچے تو دیکھا کہ نقابدار مع سردارون کے مرکب پر سوار ادھر
چلے آتے ہین ہرکارے یہ حال دیکھکر واپس ہوئے فوراً حاضر بارگاہ ہوئے عرض کیا کہ نقابدار مع سردارون کے

لشکر کی طرف بقصد ملاقات تشریف لاتے ہیں یہ سنتا تھا کہ صاحبقران نے فرمایا کہ چند معزز سردار برائے
استقبال جائیں پس شہنشاہ گوہر کلاہ و امیر الزمان و چند سردار دست راست اپنے اپنے ذنگل پر سے
اٹھے صاحبقران سے اجازت حاصل کرکے برائے استقبال روانہ ہوئے بیرون بارگاہ آکر اپنے اپنے
مرکبوں پر سوار ہو کر چلے جب قریب حد لشکر پہونچے دیکھا کہ نقابدار چلے آتے ہیں شہنشاہ چونکہ واقف تھے
اور ملاقات بھی کر چکے تھے مرکب کو بڑھا کر آگے آئے او صاحب سلامت میں سبقت کی نقابدار نے بخندہ پیشانی اسطرح
سے جواب سلام دیا کہ جیسے خورد بزرگ کو جواب دیتا ہے اور فوراً مرکب پر سے کود پڑا اسکا مرکب پر سے کودنا تھا کہ کل سردار
نقابدار کے پیادہ ہوئے ادھر شہنشاہ بھی مرکب پر سے اتر پڑے انکے بھی سردار اور جو سردار صاحبقران آئے تھے
سب پیادہ ہوئے پس شہنشاہ نے دوڑ کر نقابدار کو گلے سے لگایا اسکے بعد ہر سردار سے ملے ادھر ہر سردار نے
نقابدار کے شہنشاہ کو سلام کیا مزاج پرسی ہوئی ہر سردار لشکر اسلام نے بھی نقابدار کو سلام کیا نقابدار نے سبکے
سلام کا جواب دیا اسکے بعد شہنشاہ نے فرمایا کہ آپکے آنے کی جو خبر شہنشاہ فلک بارگاہ و صاحبقران عالیجاہ کو معلوم
ہوئی انھوں نے فرمایا کہ کوئی استقبال کو جائے بموجب ارشاد آنجناب میں برائے استقبال آیا ہوں پس تشریف لے چلیے
نقابدار نے جواب دیا کہ استقبال کی کیا ضرورت تھی میں خود حاضر ہوتا تھا شہنشاہ نے جواب دیا کہ یہ خلاف مروت تھا
جو کسی کو برائے استقبال نہ روانہ فرماتے اب چلیے دیر نہ فرمائیے پس نقابدار کو شہنشاہ مع سرداروں کے لیکر طرف داخل
بارگاہ ہوئے جب نقابدار داخل بارگاہ ہوا نقابدار نے بارگاہ کو خوب آراستہ پایا بادشاہ تخت پر متمکن ہیں صاحبقران
اپنے ذنگل پر اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر دست چپ طرف دست چپ کے اور راستی طرف دست راست کے
بارگاہ نہیں ہے گویا بیشہ شیران ہے ہر ایک اپنے وقت کا رستم و سہراب ہے یہ بارگاہ و سردار نقابدار دیکھکر دل میں بہت خوش ہوا
اور خیال کیا کہ کیا کیا جری و بہادر و دلاور صاحبقران نے جمع فرمائے ہیں میرے ہمراہ ایک بھی ایسا نہیں ہے اسد ثانی
نقابدار کو دیکھکر مسکرائے اور تیور پر بل ڈالے اور کھنکھار کر تھوکا اور مونچھوں پر تاؤ دیا طرف قبضۂ تلوار کے دیکھا
پکار کر کہا کہ کیا بے ادب لوگ دربار میں آئے ہیں جو قواعد شاہی سے بالکل ناواقف ہیں مثل تصویر کے اگر کھڑے ہو گئے
کیا زمانہ ہے کہ ایک نقاب منھ پر ڈال لی اسلیے کہ ہر ایک اس پردے کے سبب سے عزت کرے اگر بالمشافہ ہونگے تو کوئی عزت
نہ کرے گا بالکل کوئی یہ بھی نہ خیال کرے گا کہ کون ہے اور کون نہیں ہے اور جب نقاب ہوگی تو لوگ یہ خیال کرینگے کہ کوئی مرد صاحب
عزت و عالی خاندان ہے ہر ایک کے دل میں عزت و آبرو کا خیال ہوگا سب قدر و منزلت کرینگے یہ خیال کرکے بموجب مصرعہ
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں ٭ مگر اصل میں تو جو ہیں سو ہیں صرف اس لیے یہ پردہ ڈالا جاتا ہے کہ عیب پوشی ہو مگر وہ
کیا کریں اپنی اصلیت کو کوئی نہ کوئی حرکت ضرور انسے انکی لیاقت کے موافق سرزد ہوتی ہے جس سے انکی لیاقت ظاہر ہو جاتی
ہے انسان کو اپنی قدر و منزلت کی طرف خیال کرنا چاہیے وہ حرکت نہ کرے کہ جس سے ہر ایک کی نگاہ میں کم وقعت معلوم ہو
کہ جو اسکی عزت ہے بلکہ یہ کوشش کرے کہ ہر ایک عزت کرے کیونکہ آپ نے وہ دوسرا طریقہ اختیار کیا ہے اسکے موافق سب خیال کریں یا
یہ نہ ہو کہ جیسے مثل ہے کہ کوا اپنی چال چلتے چلتے ہنس کی چال چلا اپنی بھی چال بھولا اور اسکی بھی بس ڈگمگانے لگا یہ حال ہوا تو اس سے
کیا حاصل بس اپنا طریقہ کیوں چھوڑے اسی پر چلے میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ جہاں منھ لگایا وہ پھول
گئے کہ ہم بھی کوئی ہیں کچھ وقعت رکھتے ہیں کہ لوگ ہماری عزت کرتے ہیں یہ تقریر جو اسد نے کی صاحبقران نے اسد کی
طرف دیکھا اور خیال کیا کہ یہ کسکی طرف آوازہ کستا ہے یہ خیال کرکے اسد کی طرف بہ نگاہ غضب دیکھا اسد خاموش ہو رہا
ادھر نقابدار نے پہلے بادشاہ کو باادب سلام کیا پھر صاحبقران کو بعد اسکے سب اہل دربار کو سلام کیا صاحبقران
نے جواب سلام دیا کرسی اپنے ذنگل کے برابر برائے نقابدار آراستہ کی ہوئی تھی اسپر بیٹھنے کا اشارہ کیا ادھر سب
سردار جو کہ استقبال کو گئے تھے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جو سردار نقابدار کے ہمراہ آئے تھے وہ بھی علی قدر مراتب ذنگل و

کرسی پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے صاحبقران نے نقابدار کے مزاج کی کیفیت دریافت فرمائی نقابدار نے جواب دیا کہ آپکی جان و مال کو دعا دیتا ہوں پھر تینکے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بیان فرمائیے کہ آپکا کدھر سے تشریف لانا ہوا قبل اسکے جو آپ تشریف لائے تھے تو میں نے ایک رقعۂ شوق لکھا تھا اور ملاقات کا بہت مشتاق تھا چنانچہ آپنے وعدہ کیا تھا کہ ابکی مرتبہ جو آؤنگا تو ضرور ملاقات کے لیے بارگاہ میں آؤنگا معلوم ہوتا ہی آپ اسی ایفاے وعدہ کے لیے تشریف لائے ہیں نقابدار نے عرض کیا کہ مجکو آپ سے نہایت درجہ شرمندگی ہی کہ حضور نے مجکو طلب فرمایا نیز شہنشاہ نے بھی بہت کوشش فرمائی کہ میں آپکی خدمت میں حاضر ہوں مگر میری ایسی کم نصیبی اور بد قسمتی تھی کہ میں حاضر نہو سکا اسکا سبب یہ تھا کہ مجکو ایک شد ضرورت تھی شہر آشوبیہ میں میں اسی ضرورت سے جاتا تھا کہ راہ میں یہ واقعہ درپیش ہوا میں شہنشاہ سے رخصت ہوکر اُس ضرورت کے لیے گیا اُسی شہر میں میں نے سُنا کہ آپ لشکر لیکر سمندریہ پر تشریف لائے ہیں میں نے خیال کیا کہ آپکے آنے سے قبل میں سمندریہ پر پہونچکر سمندریہ کو فتح کروں اور آپسے مقابلہ کرکے اپنی صاحبقرانی کا امتحان کرلوں چنانچہ آپ مجھ سے قبل پہونچے اور آپنے مقابلہ کیا ان دونوں کی قضا میرے ہاتھ سے تھی بدین سبب مجکو خداوند کریم نے عین وقت پر پہونچایا یہ کام میرے ہاتھ سے سرانجام پایا بس میں نے خیال کیا کہ آپسے مقابلہ کرکے اپنی آرزوے دلی برلاؤں چنانچہ میں نے کل آپسے عرض کیا آپنے بھی اقرار کیا آج کا دن مقابلہ کا قرار پایا تھا میں میدان جنگ سے واپس جاکر اپنی فرودگاہ پر سو رہا رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک باغ میں گیا ہوں ایک مرد بزرگ سے ملاقات ہوئی انھون نے فرمایا کہ ای رفیع البخت تو صاحبقران سے مقابلہ کریگا انسے کون مقابلہ کرسکتا ہی دوسرے وہ تیرے پدر بزرگوار ہیں کسی پسر نے پدر سے مقابلہ کیا ہی جو تو مقابلہ کرے گا بس تجکو لازم ہی کہ تو بوقت صبح خدمت صاحبقران میں حاضر ہو اپنے حال سے صاحبقران کو آگاہ کر کیونکہ تو انکا فرزند ہی بطن سے ملکہ ناوک فگن جادو کم مرحلہ طلسم نور آگین کے جسکو بدیع الملک نے اُس زمانہ میں فتح کیا ہی جبکہ صاحبقران ثانی حاکم لشکر تھے اور جس مرحلہ کا آذر کدہ نام تھا اور تو فاتح ہی طلسم نور آگین کا ہی صاحبقران کی خدمت میں جا انسے اجازت لیکر کوچ کر کیونکہ اُسکی فتح کا زمانہ قریب ہی اور وہ جو کہ خواب دیکھا تھا نقابدار نے بالکل بیان کیا جو کہ قبل کی خبر دان میں تحریر ہوچکا ہی جب نقابدار خواب بیان کرچکا صاحبقران نے فرمایا کہ میں نے بھی خواب دیکھا ہی اور یہ فرماکر اپنا خواب بیان کیا یہ خواب بھی مذکور ہوچکا ہی اور بادشاہ نے بھی خواب اپنا بیان کیا بس نقابدار یہ سنکے اپنے مقام پر سے اٹھا اور نقاب کو منھ پر سے اُلٹ کر اور دوڑ کر بادشاہ کے قدموں پر گرنے لگا بادشاہ نے گلے سے لگایا پیار کیا پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا ای فرزند تمنے اپنے نور جمال سے ہماری آنکھوں کو روشن کیا جاکر اپنے پدر بزرگوار سے ملو بس نقابدار بادشاہ کے پاس سے اٹھکر صاحبقران کے قدموں پر گرنے لگا یہ عرض کرکے کہ آپ میری اس خطا کو معاف فرمائیے کہ میں نے بہت گستاخی کی ہی آپکی خدمت میں کہ میں آپسے قصد مقابلہ رکھتا تھا المصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک کجا یہ گنہگار کجا آپ سا آقاے نامدار اور میں یہ کہوں کہ آپسے مقابلہ کرونگا میں صاحبقران ہوں مجکو اتنا غرور صاحبقرانی دیکھیے یہ میرا جنون ہی یہ زبان قطع ہو اور یہ ہاتھ کہ جس سے میں مقابلہ کروں اور یہ تقریر کروں آپکی ذات کریم ہی میری خطا عفو فرمائیے بموجب این عبارت از خوردان خطا واز بزرگان عطا یہ کہکر قدموں پر گرنے لگا کہ صاحبقران نے یہ فرماکر سر نقابدار کا سینے سے لگایا کہ یہ عین تمہاری سعادتمندی اور لیاقت تھی کہ تمنے یہ تقریر کی کیونکہ جو جری ہوتے ہیں وہ بدون امتحان کسی کے شریک نہیں ہوتے ہیں یہ کوئی تمہاری خطا نہ تھی بلکہ میں اس سے بہت خوش ہوا یہ فرماکر گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا خوب زور سے گلے لگایا پیار کیا اسکے بعد فرمایا کہ آج وہ مجکو خوشی حاصل ہوئی ہی کہ تمام عمر نہوئی تھی نہوگی اور بہت بڑی قوت ہوئی اور یہ جو الفت تمہارا نام سنکے ہوتی تھی یہ جوش خون کے سبب سے تھی اور الفت پدری تھی جب سے صورت دیکھی جو محبت کہ میرے قلب میں تھی اسکو

مین بیان نہیں کرسکتا ہون بس معلوم ہوا کہ یہ سب تہمت بدری تھی جو کہ پیدا ہوئی ہی خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ تم مجھ سے
ملگئے یہ کہکر فرمایا کہ جاکر اپنے مقام پر بیٹھو بس اقبالمند اُس کرسی پر جو کہ روبرو بنگلہ صاحبقران کے بچھی ہوئی تھی
آکر بیٹھے اب جو اہل دربار نے بغور دیکھا تو یہ پایا کہ گویا بدیع الملک بیٹھے ہوئے ہین بالکل صورت صاحبقران
سے مشابہ تھی کسی بات کا ایک سر مو فرق نہ تھا رفیع البخت نے اپنی کرسی پر بیٹھکر صاحبقران
سے عرض کیا کہ وہ وصیت نامہ کہان ہی جو کہ حضور نے آذرکدہ سے پایا تھا مجکو خواب مین حکم ہوا ہی کہ
تو فاتح طلسم نور افگین جہان کا خداوند حسین الزمان ہی تیری مان بھی تابع حکم اُسکی تھی یہ مرحلہ جو کہ
تیرے باپ نے بعد فتح کرنے طلسم مرأة العدم کے جبکہ واپس ہاتے تھے طرف لشکر صاحبقران ثانی کے
راہ مین اُس مرحلہ پر پہونچے مرحبہ آفتاب علم و قیصر صاف ملا اُس سے اس مرحلہ کا حال معلوم ہوا راہ مین اُسکے فتح
کرنے کی فکر پیدا ہوئی حاصل یہ کہ فتح کیا اور قیصر آذر کے مع ملکہ کے تشریف لیگئے تھے وہان سے ایک وصیت نامہ
ولوح المانس و اسم اعظم آنکو حاصل ہوا تھا بس اُس سے اُسکی حالت دریافت کرو اور اجازت لیکر طرف
طلسم نور افگین کے جاؤ کیونکہ اُسکا زمانہ قریب ہی طلسم آخر ہوگئی ہی اُسکے فتح کرنے کا جو تمکو حکم ملا ہی اُسکا سبب تمکو
اپنے باپ سے معلوم ہوگا چنانچہ مین اُس پوری کیفیت کا امیدوار ہون کہ آپ بیان فرمائیے اور وہ جب
وصیت نامہ مجکو اجازت مرحمت فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ اے فرزند گرامی قدر واے قوت دل و لخت جگر
دلاور رفیع البخت ارجمند پہلے تم اپنی حالت سے آگاہ کرو کہ تم کہان پیدا ہوئے اور تمھاری والدہ کہان
ہین یہ سنکے رفیع البخت نے عرض کیا کہ مین اس حال سے بالکل نہین واقف ہون ہان میرے بازو پر
ایک کاغذ موم جامہ کیا ہوا ہی کل تک مین اپنے کو بادشاہ زرنگار کا فرزند جانتا تھا جو کہ مرد خداپرست اور بجا
دیندار و عادل رعیت پرور ہی اور سپاہ و لشکر بھی رکھتا ہی اور نقاب پوشی کا میری یہ سبب تھا کہ مجکو خواب مین
حکم ہوا تھا جبکہ مین جوان ہوا تھا کہ تم نقاب سبز اپنے منھ پر ڈالو اور دعوی صاحبقرانی کرو جب تک تمکو دوسرا
حکم نہ ملے چنانچہ مین اُس وصیت کے بموجب کاربند ہوا اور اُس روز سے منھ پر سبز نقاب ڈالی یہ اسی ہزار سوار
اپنے ہمراہ لیکر اور بادشاہ زرنگار سے کہ جسکا نام خوبان شاہ ہی جدا رہکر کوچ کیا ملک کفار کو اسلام آباد کرتا ہوا
اور دعوی صاحبقرانی کرتا ہوا نشان صاحبقرانی بلند کیا کل جب خواب مین یہ امر ظاہر ہوا کہ مین آپکا فرزند ہون
اور بطن سے ملکہ ناوک فگن کی ہون تب مین آج حاضر خدمت ہوا صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ وہ کاغذ
لاؤ جو کہ تمھارے بازو پر بطور تعویذ کے بندھا ہوا ہی رفیع البخت نے عرض کیا کہ یہ تعویذ میرے بازو پر جب سے
مین نے ہوش سنبھالا ہی تب سے مین اسے دیکھتا ہون مین نے اس خیال سے اسے نہین کھولا کہ شاید یہ کوئی
تعویذ ہی نہ مین نے کسی سے ذکر کیا چونکہ رات کو خواب مین مجکو یہ بھی حکم ہوا ہی کہ جب صاحبقران تمھاری کیفیت
دریافت کرین تو تم یہ تعویذ جو کہ تمھارے بازو پر بندھا ہوا ہی اُسکو اُنکے روبرو پیش کرنا اُس سے تمام حالت ظاہر
ہو جائیگی بس یہ حاضر ہی یہ کہکر وہ تعویذ صاحبقران کے حوالے کیا صاحبقران نے اُسکا موم جامہ دور
کرکے جو اُسکو کھولا تو ایک پرچہ کاغذ تھا اُسپر یہ تحریر تھا کہ جب مین بعد عقد کے آپ سے رخصت ہوکر اپنے مقام پر
آئی اور آپ ہمراہ صاحبقران کے تشریف لیگئے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ پرچہ بنام بدیع الملک تھا
اُسمین یہ تحریر تھا کہ جب مین اپنے مقام پر آئی یہ خبر جب حسین الزمان خداوند طلسم کو معلوم ہوئی کہ مرحلہ آذری
فتح ہوگیا اور ملکہ مسلمان ہوئی چونکہ وہ میرے اوپر فریفتہ تھا اُسکو یہ سنکے بہت غصہ آیا اُسیوقت اُسنے اپنا قہر و عتاب
نازل کیا تمام اہل مرحلہ تباہ ہوئے سحر حسین الزمان سے مجھ پر یہ آفت نازل ہوئی کہ مین یکہ و تنہا بے مونس
و یار و بے ہمدم ہمساز کے سرگردان آوارہ و تباہ ایک طرف کو نکلکر روانہ ہوئی چونکہ مین حاملہ تھی وضع حمل میرا

قریب تھا جبکہ ایک صحرا مین پہونچی مجھے درد زہ شروع ہوے مین کنارے ایک چشمہ کے ٹھہر گئی تھی تھوڑے عرصہ کے بعد
یہ لڑکا پیدا ہوا چونکہ مین سُن چکی تھی کہ میرے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ جسکا نام رفیع البخت ہوگا اور وہ فاتح طلسم
نور آگین ہوگا مین نے اس طفل کا نام رفیع البخت رکھا چونکہ میرے ہمراہ کوئی نہ تھا مین نے خود اس طفل کو اس
چشمہ مین غسل دیا اور اپنی پیشواز کے ٹکڑے مین لپیٹ کر ایک سنگ پر رکھدیا تھا اس سبب سے کہ مجکو اپنی جان
لیجانا دشوار تھی مین کیونکر اس طفل کو لیجاتی مجبور سپرد خدا کرکے اور اس خیال سے کہ یہ طفل بد شگون و منحوس قدم ہی
کہ جسکے سبب سے میری یہ حالت ہوئی بس مین نے اُسکو اسی مقام پر چھوڑا اور خود وہان سے روانہ ہوئی ایک پرچہ اس
مضمون کا لکھکر اس طفل کے گلے مین ڈالدیا تھا کہ جو کوئی اس طفل کی پرورش کریگا کیونکہ یہ لڑکا خاندان عالی سے ہی
اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا یہ پرچہ اور وہ پرچہ دونون گلے مین ڈالدیے اور ایک لعل گران قیمت اس طفل کے پاس رکھدیا ہی
اور مین اپنی راہ سے ایک طرف کو جاتی ہون ای بدیع الملک نامدار جب آپ سے اور اُس طفل سے کسی صورت
سے ملاقات ہو تو اُسوقت یہ پرچہ دیکھکر میری حالت کو یاد فرمائیگا یہ فرزند آپکا ہی اور مین اسکی مان ہون جب یہ سب
مضمون صاحبقران پڑھ چکے اب معلوم ہوا کہ یہ سبب تھا جو ملکہ نے مجکو اسکے ولادت سے آگاہ نہ کیا راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب ملکہ اس طفل کو اُس مقام پر چھوڑ کر سپرد خدا کرکے روانہ ہوئی تھی گو بسبب خوف کے اسکو چھوڑ
دیا تھا مگر محبت مادری سے پھر پھر کر دیکھتی جاتی تھی اور آنکھون سے اشک روان تھے جہان تک نگاہ نے کام
کیا دیکھے گئی اسکے بعد ایک قافلہ مین پہونچی اہل قافلہ سے ملی سالار قافلہ کے پاس گئی اُس سے کچھ اور حال بیان کیا
یہانتک کہ ہمراہ قافلہ کے ہولی تھی اُسکا بھائی سلیم جادو جو کہ قبل مین وزیر تھا جبکہ ملکہ حاکم تھی یہ نہ سلیم کو معلوم تھا
کہ نادک فگن میری بہن ہی نہ ملکہ کو معلوم تھا کہ سلیم میرا حقیقی بھائی ہی جب بدیع الملک نے مرحلہ فتح کیا اُسوقت
یہ امر ظاہر ہوا جبکہ ملکہ تباہ ہوکر نکلی تھی سلیم بھی ایک طرف کو نکل گیا تھا یہ بھی تباہ و برباد اُسی قافلہ مین پہونچا ملکہ کو
پہچانکر دونون بھائی بہن اُس قافلہ سے جدا ہوکر ایک طرف کو روانہ ہوے تھے اتفاق سے سب اہل لشکر و
خادم و خدمتگار ملے چونکہ وہ زمانہ ملکہ کی سختی کا تھا بعد ولادت بسر وہ سختی برطرف ہوئی یہان جب حسین الزمان کو
معلوم ہوا کہ ملکہ تباہ ہوکر نکل گئی ہی بس اُسنے جو سحر کیا تھا وہ اپنا سحر برطرف کرلیا اور اُسی مرحلہ کو پھر اُسی طور سے چھوڑ دیا
ملکہ پھر اُسی مرحلہ پر آکر مقیم ہوئی اور حکومت کرنے لگی اب اپنا خوب بند و بست کیا مگر یہ حال کسی پر ظاہر نہ کیا کہ مین
زندہ لڑکے کو یون چھوڑ آئی ہون بلکہ یہ ظاہر کیا کہ فلان راہ سے فلان صحرا مین میرے یہان لڑکا پیدا ہوا مگر مر گیا
مین اُسے اُسی جنگل مین ایک مقام پر دفن کرکے چلی آئی کہ راہ مین یہ قافلہ ملا اب ملکہ پھر اُسی مقام پر مع اپنے بھائی کے
رہنے لگی یہ حال ہی جو کہ تحریر ہوا ہی جب یہ امر صاحبقران کو معلوم ہوا کہ ملکہ پر یہ آفت گذری جب ملکہ اپنے مقام پر آئی
نہ اسکو صاحبقران کی یعنی بدیع الملک کے حال کی خبر ہی نہ بدیع الملک کو ملکہ کے حال کی خبر ہی یہ تحریر دیکھکر
بہت افسوس کیا کہ نہ معلوم ملکہ پر کیا گذری اور کس طرف کو نکل گئی کچھ حال نہین معلوم خیر سپرد خدا کیا اگر مقدر مین
ملاقات ہی تو پھر ملاقات ہوگی ورنہ برسون ہوگئے کہ کچھ خبر نہ معلوم ہوئی یہ بھی نہ معلوم ہوتا اگر یہ امر نہ ظاہر کیا جاتا کہ تم
میرے فرزند ہو مقام افسوس ہی کہ یہ آفت آئے اور ہمکو خبر نہو خیر بعد انفراغ ان سب کامون کے ملکہ کی تلاش کیجائیگی
نہ معلوم تھا کہ ملکہ بخیر و خوبی اپنے مقام پر پہونچ گئی ہین اب صاحبقران نے بعد افسوس ظاہر کرنے کے رفیع البخت
سے فرمایا کہ ای فرزند یہ حال ہمکو کچھ معلوم ہی کہ تم خوبان تاجدار کے پاس کیونکر آئے رفیع البخت نے عرض کیا کہ
مجکو تو یہ حال نہین معلوم ہی مگر ہان ایک سردار ہی جو کہ میرا بزرگ ہی اور مجکو اُسنے اپنی گود مین پرورش کیا ہی گویا
میرا دایہ ہی اور ہر وقت میرے ہمراہ رہتا ہی مین اُسکو آپکے روبرو طلب کرتا ہون وہ کل حال بیان کریگا یہ کہکر اشارہ کیا
صاحبقران نے دیکھا کہ ایک سردار جو کہ صف سرداران مین بیٹھا ہوا تھا اُٹھکر روبرو شاہزادے کے آیا عرض کیا کہ کیا حکم

ہونا ہی رفیع البخت نے فرمایا کہ صاحبقران کچھ دریافت فرماتے ہین اُسنے صاحبقران سے عرض کیا کہ کیا ارشاد ہوتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بیان کرو کہ رفیع البخت کیونکر خوبان تک پہونچے اُسنے عرض کیا کہ تفصیل اس واقعے کی یہ ہی کہ ایک دن خوبان شاہ برائے شکار گیا تھا یہ حقیر بھی ہمراہ تھا اتفاق سے شکار کھیلتا اُس چشمہ پر پہونچا جہان میرے آقاے نامدار زمین پر پڑے ہوئے تھے ہاتھ پانون مار رہے تھے خوبان شاہ نے جو دیکھا چونکہ اولاد بادشاہ کے نہ تھی مرکب پر سے اُتر کر گود مین اُٹھا لیا پیار کیا گلے سے لگایا اب جو دیکھا دو کاغذ گلے مین پڑے ہوئے پائے اُنکو پڑھا ایک کاغذ چاک کر ڈالا اور ایک کاغذ رہنے دیا اُسیوقت شکار پر سے واپس آئے شہر مین انّا وغیرہ نوکر رکھین پرورش کرنے لگے چونکہ خوبان کا مذہب لات پرست تھا ایک شب کسی بزرگ نے خواب مین دکھایا کہ تو دین اسلام قبول کر اور اس طفل کی پرورش مین کوشش کر کیونکہ اسکے سبب سے تیرا بڑا مرتبہ ہوگا اور یہ طفل خاندان عالی سے ہی بادشاہ اسی مضمون کا پرچہ بھی دیکھ چکا تھا کچھ ایسا خوف زدہ ہوا ایسا انھون نے خواب مین ڈرایا کہ بادشاہ کو اُس عالم خواب مین سعادت دین اسلام قبول کرتے کچھ بن نہ پڑا اُسی عالم خواب مین دین اسلام قبول کیا اب جو آنکھ کھولی تو بادشاہ کے دل پر سے زنگ کفر دور تھا خواب کا خیال تھا بس باہر آکر دربار مین سب کو جمع کیا کل حال خواب کا بیان کیا اور چند ایسے کلمے بیان فرمائے کہ ہم سب کے دلون پر سے بھی وہ زنگ کفر برطرف ہو گیا اُسیوقت ہم سب دائرہ اسلام مین آ گئے یہ پہلی برکت تھی انکے آنے کی کہ کل اہل شہر مسلمان ہوگئے اب یہ پرورش پانے لگے مساجد وغیرہ تعمیر کی گئین چونکہ اکثر کتب مین دیکھا گیا تھا اور انھین کتابون کے ذریعہ سے قواعد اسلام جاری کیے گئے تمام شہر مین دین اسلام کا رواج ہوا شاہزادے کی پرورش ہونے لگی بادشاہ نے یہ مشہور کیا کہ میرے یہان فرزند پیدا ہوا بڑی دھوم سے چھٹی کی چلہ کیا بڑی خوشی کی کیونکہ مین اس حال سے واقف تھا مجکو منع کیا اور سب حال اُس پرچہ کا جسکو چاک کیا تھا بیان کیا اور یہ پرچہ جو کہ حضور کے روبرو موجود ہی مجکو دکھایا مین بھی بہت خوش ہوا اس صلہ مین مجکو بہت کچھ انعام دیا گیا کہ مین مالامال ہو گیا اُسدن سے انکی محبت میرے دل مین ایسی پیدا ہوئی کہ مین کیا عرض کرون مین نے اُسدن سے اس شہریار کی غلامی کا قصد کر لیا یہان تک کہ یہ سن تمیز کو پہونچے بادشاہ نے تعلیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا یہان تک کہ یہ ہر فن مین کامل ہوے انکی سپہ گری کا شہرہ تمام ملکون مین جو کہ قرب وجوار مین تھے پھیلا کئی بادشاہ یہ خبر سُنکے کہ خوبان شاہ نے دین اسلام اختیار کیا ہی لشکرکشی کر کے آئے مگر قدرت خدا سے اُس زمانہ مین کہ جب شاہزادے کا سن کوئی آٹھ برس کا تھا اور سب فنون سے فراغت حاصل کر چکے تھے یہ خبر سُنکے بادشاہ سے اجازت لیکر لشکر کو ہمراہ لیکر برائے مقابلہ نکلے یہی اسّی ہزار کا لشکر تھا اور اُنکے ہمراہ چار لاکھ کا لشکر تھا کیونکہ وہ چار بادشاہ تھے بس مقابلہ ہوا شاہزادے نے لشکر کو شکست دی وہ بادشاہ بھی مع لشکر مسلمان ہوے اور خوبان شاہ کو خراج دینے لگے اُسی زمانے مین اور دو ایک بادشاہ لشکرکشی کر کے آئے شاہزادے نے مقابلہ کر کے سب کو شکست دی وہ بھی مسلمان ہوے اُسی زمانے مین شاہزادے نے خواب مین دیکھا کہ تم منھ پر نقاب سبز ڈالکر اور لشکر لیکر بادشاہ سے اجازت لیکر شہر بشہر پھر کر مذہب اسلام کو رواج دو یہ حال ہی جو کہ مین نے عرض کیا صاحبقران نے اُس سردار سے سُنکے فرمایا کہ اب حال معلوم ہوا کہ یہ واقعہ تھا اور اسطور سے خوبان تک یہ پہونچے یہ فرما کر اُس سردار سے فرمایا کہ اپنے مقام پر جا کر بیٹھو وہ اپنے مقام پر جا کر بیٹھا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ لشکر مین منادی ندا کر دے کہ نقابدار عالیمقدار فرزند ارجمند صاحبقران ہین مین انکے ملنے کی خوشی کرونگا اور جشن شاہانہ وملوکانہ کرونگا بعد اسکے انکو اجازت طرف طلسم آذر آگین کے جانے کی دونگا یہ فرما کر خواجہ سے حکم فرمایا کہ سامان جشن کرو بادشاہ کو بھی بہت خوشی ہوئی سب اہل دربار خوش ہوے یہ خبر لشکر مین منتشر ہو گئی کہ نقابدار فرزند صاحبقران ہین ادھر صاحبقران نے رفیع البخت سے فرمایا کہ اے فرزند تم جا کر اپنے لشکر کو لے آؤ اور میرے لشکر مین شامل کرو رفیع البخت نے عرض کیا کہ مجکو حکم والا کی بجا آوری مین کوئی عذر نہین ہر گز مین خیال کرتا ہون کہ کل یا پرسون تو مین آپ سے اجازت لیکر طرف طلسم کے جاؤنگا تو پھر کیا

اُنکی ضرورت ہی کہ مین لشکر کو شامل لشکر عالی کرون ہان جب طلسم فتح کرکے حاضر ہونگا تو پھر اُسوقت شامل ہونگا
بہتر ہی تو یہ عرض ہی ورنہ جو حکم عالی ہو یہ جو نقابدار نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر جو تمھاری مرضی
پس رفیع البخت نے عرض کیا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اپنے لشکر مین جاتا ہون کل پھر حاضر خدمت
ہونگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم یہان میرے پاس قیام کرو لشکر کو اُسی مقام پر رہنے دو جب طرف طلسم کے جانا
اُسکو ہمراہ لینا کیا ضرورت ہی لشکر مین جانے کی رفیع البخت نے عرض کیا کہ بہت خوب بہر طور ارشاد بجا فرمانا
بجالاؤنگا مجھے کوئی عذر نہین ہی یہ عرض کرکے اپنے سردارون سے فرمایا کہ تم لوگ جاکر لشکر مین یہ منادی
کرادینا کہ اب کوئی مجھکو صاحبقران نہ کہے کیونکہ مین صاحبقران نہین ہون صاحبقرانی در اصل صاحبقران کی
ذات سے پیدا ہوا در یہ سب کو آگاہ کرنا کہ مین غلام ہون صاحبقران کا مین وہ سردار بموجب حکم بیٹے الٹے
لشکر مین آئے صاحبقران و بادشاہ سے رخصت ہوکر جو صاحبقران نے رفیع البخت سے فرمایا تھا اور جو امر
ظاہر ہوا تھا سب اہل لشکر کو جمع کرکے بیان کیا اُن سب کو معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مالک فرزند ہین صاحبقران کے
ہر ایک کو خوشی ہوئی اُن سردارون نے جو حکم نقابدار نے دیا تھا اُسکو بھی اہل لشکر سے بیان کیا جب سب اُسوقت سے
اپنے آقا کو فرزند صاحبقران کہنے لگے لفظ صاحبقرانی کو ترک کیا اُسوقت سے سب کو یہ معلوم ہوگیا کہ یہ صاحبقران
نہین ہین بلکہ اُنکے فرزند ہین بطن سے ملکہ ناوک فگن کے اب تو لشکر مین خوشی ہونے لگی اُدھر بادشاہ نے دربار برخاست
کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے صاحبقران اپنے فرزند کو لیکر اپنے خیمہ خاص مین تشریف لائے بڑی عزت سے
بٹھایا بڑی خاطر و مدارات کی اُدھر سامان جشن ہونے لگا وہ رات بسر ہوئی صبح کو پھر دربار ہوا صاحبقران
اپنے فرزند کو لیکر دربار مین آئے بڑی عزت سے جگہ دی رفیع البخت نے بادشاہ کو سلام کیا دربار آراستہ ہوا
سب سردار حاضر ہوئے رفیع البخت کے بھی سردار حاضر دربار ہوئے اُدھر سب سامان جشن ہوچکا تھا
محفل آراستہ ہوئی خادمون نے آکر عرض کیا کہ محفل عیش آراستہ ہی صاحبقران سب اہل دربار و سرداران
رفیع البخت کو اپنے ہمراہ لیکر محفل عیش مین آئے بادشاہ آکر تخت پر جلوہ گر ہوئے سب سردار دو طرفہ قرینے سے
بیٹھے ہین نگارون نے بارگاہ کو خوب آراستہ کیا تھا کیا کیا نفیس و عمدہ شیشہ آلات لگا ہوا تھا نہایت عمدہ فرش
کیا تھا ہر طرف فرش کارچوبی لگا ہوا تھا وسط مین تخت شاہی تھا گرد و پیش زرنگار کرسیان مرصع کار سب
سردار اُنپر تھے ہر قسم کی خوشبو سے بارگاہ بسی ہوئی تھی ہر طرف خادم و خدمتگار لباس زرنگار پہنے ہوئے تھے
چوبدار نقیب اول سب موجود تھے جب محفل عیش آراستہ ہوچکی صاحبقران نے ساقی کو حکم دیا کہ اہل محفل کو جام ارغوانی
پلاوین اُسیوقت داروغہ بیانہ نے کشتیان شراب خالص کی جو کہ آتش جمع مین حلال تھی درست کرکے روانہ کین
ساقیان مہوش ساقی مع صراحی و ساغر کے حاضر ہوئے پس باشارہ صاحبقران جام لبریز کرکے پیش کیا پہلے بادشاہ
نے جام نوش فرمایا پھر اُسکے بعد صاحبقران نے پھر تو ساقی نے دورہ باندھ دیا جام گردش مین آیا آواز نوشا نوش بلند ہوئی
اُنھو ہر طرف سے صدا آنے لگی یہ شعر ہر ایک کی زبان پر جاری تھا۔ شعر۔ بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید ؛
کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا ؛ دیگر۔ ساقیا برخیز و در دہ جام را ؛ خاک بر سر کن غم ایام را ؛ ہر طرف
سے صدائے نوشانوش آرہی تھی بزم عشرت برپا تھی ہر ایک شراب ناب پیکر مست ہورہا تھا نشۂ بادہ سے
جھوم رہا تھا ساقی نے دورہ باندھ دیا تھا ہر طرف لاؤ لاؤ کی صدا آرہی تھی جب دو دو تین تین جام کی نوبت آئی
اُسوقت صاحبقران نے ساقی کو اشارہ کیا کہ جام کو روک لے اُسنے جام کو روک لیا اور صاحبقران نے طرف خواجہ کے
دیکھکر فرمایا کہ داروغہ ارباب نشاط کے نام حکم جاری کرو کہ طائفے حاضر کیے جائین یہ حکم صاحبقران نے خواجہ کو دیا
اُسیوقت خواجہ نے چوبدار بھیجے روانہ کیا کہ جاکر ارباب نشاط کے داروغہ سے حکم والا بجالانے کا حکم دو کہ فوراً طائفے لیکر حاضر دربار
ہو

ہولیس چوبدار نے جاکر داروغہ سے کہا اُسیوقت داروغہ حاضر دربار ہوا اور ایک مطربہ بصد ناز و ادا اپنے سازندون کو ہمراہ لیکر حاضر ہوئی آداب بجا لائی اُسکے بعد اُسکو حکم ملا کہ مجرا کرو سازندون نے ساز ملایا اُسنے اُٹھکر کھڑے ہوکر ایک گت ناچی اہل جلسہ کو بے گت کردیا نئی طریقے سے گت ناچی تھی اُسکے بعد بیٹھکر یہ بولی بصد کرشمہ و ناز اونچے سرون مین شروع کی ٹھمری

بن تو دیکھن لاگی اُدھر موہے ڈارا الد یو رنگ کی گگریا

اُسکے بعد یہ غزل شروع کی غزل

سارا عالم ہے جو ہر سو نگران آجکی رات
مرغ بسمل کی طرح دل ہے طپان آجکی رات
آتش عشق نے دل پھونک دیا ہے میرا
صورت مہر نہ ایجان ہو نہان آجکی رات
مینھ برستا ہے ہوا چلتی ہے چھائی ہے گھٹا
ٹکڑے ہوگا مرا دل مثل کتان آجکی رات
اُٹھ گیا پاس سے میرے وہ بت سنگین دل
ماہرو بام پہ گیا ہوگا عیان آجکی رات
حال ہو جائیگا سب پہ آ بکار دشمن ای ماہ
ساتھ آہون کے نکلتا ہے دھوان آجکی رات
باغ ہستی مین رہ کر جو ہوا تجھسے جدا
یہین رہ جاؤ نہ جاؤ مری جان آجکی رات
تم جو رہ جاؤگے گھر مین مرے ای حور لقا
مجھپہ یہ ٹوٹ پڑا کوہ گران آجکی رات
ہے جدا تجھسے جو وہ راحت جان آجکی رات
چھپکے جاؤگے بھلا مجھسے کہان آجکی رات
ماہ وش ہو رخ روشن سے اُٹھاؤ پردہ
مثل بلبل رہا سرگرم فغان آجکی رات
ساتھ غیرون کے جو سوؤگے لب بام ای ماہ
رشک فردوس یہ ہوئیگا مکان آجکی رات

یہ غزل اس طور سے بنا بنا کر گائی کہ اہل جلسہ دنگ ہوگئے ایک عالم سکوت سب پر طاری ہوا ہر ایک عالم وجد مین آکر جھومنے لگا صدا آہ ہر ایک کے منھ سے نکلنے لگی عاشق مزاجون کی تو یہ حالت ہوئی کہ مادہ جنون نے سر مین جوش مارا یہ دل مین سمائی کہ صحرا کی طرف چلے جائین گریبان چاک کرین سر پر خاک ڈالین خار مغیلان پاؤن مین چبھین یاس و حرمان سے صحبت ہو تلوون مین آبلے پڑین کوئی دیوانہ کہے یہ بات دل مین ہر ایک کے پیدا ہوئی بعض کی آنکھون کے روبرو تصویر یار پھرنے لگی شوق وصل پیدا ہوا ہجر یار مین آنکھون سے آنسو جاری ہوے بس جب یہ عالم ہوا اُسنے گانا موقوف کیا تھوڑے عرصے تک اہل جلسہ کو سکوت رہا اُسکے بعد جب وہ حالت برطرف ہوئی ہر ایک نے انعام دیا وہ مطربہ مالا مال ہوگئی صاحبقران نے حکم فرمایا کہ دوسرا طائفہ حاضر ہو یہ خوب گائی خوب اہل محفل کو خوش کیا یہ جو حکم دیا اُسیوقت دوسرا طائفہ حاضر ہوا وہ بھی پہلے گت ناچی اُسکے بعد بیٹھکر یہ غزل گائی غزل

دشمن جان میرا وہ رشک مسیحا کیون نہو
حسن کے جلوہ سے جبدم طور جلکر خاک ہو
افعی رہزن تری زلف چلیپا کیون نہو
جام و خم خالی ہین ساقی بھی مرا بیہوش ہے
اپنے قبضے مین سمرقند و بخارا کیون نہو
پانچ وقت اللہ سے باتین کیا کرتا ہے یہ
ساحل مقصد سے پھر اُسکو کنارا کیون نہو
فصل گل پھر آئی ہے غافل تجھے بھی ہے خبر
آئی ہے فصل جنون پھر عزم صحرا کیون نہو
پھر نظر آتا ہے اک یوسف لقا بازار مین
اب مرا لبریز یہ جام تمنا کیون نہو
غیر سے ملنے کا اُسپر شبہ ہے گر آپ کو
دیکھے جو حسن رخ دلدار شیدا کیون نہو
سامنے تیرے بھلا بیہوش موسی کیون نہو
جب یہ برسی ہجر مین بادل کے بھی ہوش اُڑ گئے
یار کا خمیازہ کش پھر قد بالا کیون نہو
ہے بت لندن سے اعجاز مسیحا آشکار
دل ہمارا مرتبہ مین مثل موسے کیون نہو
ایک بوسہ تو ملا ہے دوسرا بھی دیگا وہ
باغ مین صیاد کا بلبل اجارا کیون نہو
جانتا ہون خوب مین تمکو پڑے کیا دہو
بیقرار اب دل بھلا مثل زلیخا کیون نہو
ترک کیجے گا کہ رکھیے گا محبت بولیے
اُس بت بیباک سے اُچٹ دل لگا کیون نہو
غیر سے ملنے پہ تجھسے اُسنے جھگڑا کیون نہو
ہو جو یوسف سے حسین اُسکی تمنا کیون نہو
کچھ نہین چلتا ہے افسون ڈستی ہے عاشق کا دل
چشم سے عاشق کی شرمندہ ہزارا کیون نہو
آنکھین لڑجائین ہماری گر بتان ترک سے
اس زمانے مین بھلا دور نصارا کیون نہو
ہو گذر جسکا کسی صورت نہ بحر حسن تک
جو ہوا اک مرتبہ پھر وہ دوبارا کیون نہو
وحشت دل ہے فزون ہوگا گریبان تار تار
سامنے میرے بھلا غیرون سے پردا کیون نہو
آجکل پھر ساقیا صحبت ہے اُس میخوار سے
پردہ کیون رہجائے اب اُسکا خلاصا کیون نہو

یہ غزل وہ مطربہ جو گائی اور رنگ اہل محفل کا ہوگیا یہ عالم ہوا ہر سردار جھومنے لگا سب پر وجد کا عالم طاری ہوا ہر ایک عاشق تن پہلے سے زیادہ بیقرار ہوا بڑی دیر تک یہی حال رہا کہ سب کو ہوش آیا اُسکو انعام دیا گیا طائفہ بدلنے کا حکم ہوا

تیسرا طائفہ حاضر کیا گیا وہ خوب ناچی گائی انعام پاکر رخصت ہوئی اور طائفہ حاضر ہوا یہانتک کہ رقاصۂ روز
بعد کرشمہ اپنا رقص دکھا کر طرف نشاط خانۂ مغرب کے راہی ہوا مطربۂ فلک نے مع اپنے سازندون کے
محفل عیش فلکی پر اپنی بزم رقص برپا کی یعنی دن تمام ہوا رات ہو گئی چادر نور نے تمام عالم کو روشن کیا
ماہ نشاط خانۂ مغرب سے برآمد ہوا ستارے آسمان پر چمکنے لگے ظلمت شب نے عالم کو گھیر لیا روشنی روز
ہر طرف ہوئی ادھر لشکر مین خواجہ نے روشنی کی یہ عالم تھا کہ گویا شب برات تھی ہر طرف چراغان ہو رہا تھا
یہ عالم تھا کہ اگر دانہ زمین پر گرتا تو نابینا بھی اٹھا لیتا یہ روشنی کا عالم تھا یہان اندر بارگاہ کے اسقدر
روشنی تھی کہ جسکا کچھ ذکر نہین ہو سکتا ہی یہان جلسہ آراستہ تھا بزم رقص و سرود برپا تھی کہ خواجہ
نے آکر عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو پردے اٹھا دیے جائین کیونکہ آتشبازی تیار ہی اسکا تماشہ بھی ملاحظہ ہو
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہ جو حکم دیا خواجہ نے پردے اٹھا دیے آتشبازون کو اشارہ کیا بس
آتشبازی مین آتشبازون نے آگ لگائی چرخیون نے تمام جہان گلنار ہو گیا انار دون سے عالم گلریز تھا
دو پہر رات تک آتشبازی چھوٹی اسکے بعد سب اہل محفل نے ہمراہ صاحبقران کے خاصہ نوش کیا پھر صاحبقران
آکر جلسہ مین بیٹھے گانا ہونے لگا اسی طور سے تین شبانہ روز بزم عشرت برپا رہی چوتھے دن صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ بہت دنون سے مین نے تمھارا گانا نہین سنا ہی اسوقت کچھ گاؤ خواجہ
نے جواب دیا کہ مین کوئی گویا ہون جو گاؤن واہ کیا خوب مین خود شاہزادہ ہون شاہزادی ولایت اول
کے خاندان سے ہون آپ سے حسب و نسب مین اچھا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کون کہتا ہی آپ
اچھے نہین ہین اور یہ کسکا قول ہی کہ آپ گویتے ہین یہ بھی آپ کو ایک فن معلوم ہی یہ آپنے شوقیہ حاصل کیا ہی
نہ کہ برائے کسب بس آپکے گانے سے دل محظوظ ہوتا ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا پھر تو ہر ایک سردار نے
خواجہ سے کہا بادشاہ نے بھی فرمایا خواجہ ناچار ہوے جوڑی نی کی زنبیل سے نکالی ساتون پیوند ملا کر اب جو بجانا
شروع کیا یہ عالم ہوا کہ تمام چرند و پرند آکر گرد بارگاہ کے جمع ہوے کیونکہ خواجہ کو خدا نے لحن داؤدی عطا فرمایا تھا
یہ اثر تھا کہ جو صدا سنتا تھا بیقرار ہو کر اپنے مقام پر سے چلتا تھا اسی سبب سے سب جمع ہوے جب طائرون اور
چرندون کا یہ حال ہو تو انسان کیا چیز ہی ایک سمان بندھ گیا ہی ہر ایک مست ہی جھوم رہا ہی عالم سکوت ہی ہر طرف
ایک خموشی کا عالم ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سب تصویر لگی ہین یہ اس جلسہ کا عالم ہی سب حیران صورت آئینہ
بیٹھے ہوے ہین ہر ایک کے منھ پر مہر سکوت لگی ہوئی کوئی کسی سے کلام نہین کرتا ہی اگر صدا آتی بھی ہی تو صدائے
آہ آتی ہی خواجہ نے نی بجاتے بجاتے یہ غزل درد کی گائی **غزل** -

مضطرب ہو جسطرح موج شراب	بے بضاعت ہین سب اہل زرق برق	تھا عدم مین بھی مجھے اک پیچ و تاب
موت ہی آسائش افتادگان	چشم نقش پا کا مٹ جاتا ہی خواب	چشمۂ خورشید مین کیدھر ہی آب
سیل اشک ایسا نہین خانہ خراب	ہی تنک ظرفون کو بیجا میکشی	کیون نہو شرمندہ روے زمین
جل نہ جاوین ہین جو صاحب حوصلہ	پائے خم لغزش مین کب لاوے شراب	جام مے کب ہو سکے جام حباب
گور کے لب پر تبسم کیا حساب	میکشی کرنے لگی محنت کشی	ہنستے ہین کوئی کبھو دل مردگان
		ذرہ ہوتا ہی دل یاران خراب

خواجہ کا بھی دل لگ گیا انھون نے اس غزل کو ختم کر کے دوسری غزل چھوٹے سرون مین شروع کی **غزل**

کیونکر مین خاک ڈالون سوز دل طپان پر	مانند شمع میرا کب حکم ہی زبان پر
ہین کس طرح بتون کے لا سامنے جھکا دون	دل تو دماغ اپنا کھینچے ہی آسمان پر
کیا اختیار اپنا جو گل ہی اس چمن مین	گلچین سے کیا جلے ہی کیا رمز باغبان پر

چاہیے کہ بات جی کی منھ پر نہ آئے میرے — اپنے دہان کو لا کر رکھ دے مرے دہان پر
مین جانتا نہین ہون بیٹھے بٹھائے یارب — یون آپڑی کہان سے آفت یہ میری جان پر
تار نگہ یہ دل یان دونون طرف سے دوڑے — دو ونت مقابل آدین جس طرح آسمان پر
ای درد یار جیسا ہووے سو ہی غنیمت — اپنا کبھی جی نہ رکھے ہر وقت امتحان پر

یہ دونون غزلین جو خواجہ نے نَی مین گائین ایک سمان بندھ گیا ہر طرف سے صدائے آہ و واہ بلند ہوئی خواجہ نے نَی بجاتے بجاتے موقوف کی ایک سناٹا ہو گیا بڑے عرصے تک سناٹا رہا اب سبکو ہوش آیا ہر ایک نے خواجہ کو خاموش پایا اب وقت سحر قریب ہی کہ سب نے کہا کہ ای خواجہ ایک غزل اور گاؤ تمہارا بڑا احسان ہوگا خواجہ نے کہا کہ اسی سبب سے مین نہ گاتا تھا کہ تم لوگ عاجز کروگے وہی بات ہوئی نہ خیر گاتا ہون یہ کہکر پھر نَی بجانا شروع کی بھیروین مین یہ غزل گانے لگے غزل

مژگان نہ ہون یا رگ تاک بریدہ ہون — جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون
کھینچے ہی درد آپکو میری فروتنی — افتادہ ہون یہ سایہ قد کشیدہ ہون
ہر شام مثل شام ہون مین تیرہ روزگار — ہر صبح مثل صبح گریبان دریدہ ہون
کرتی ہی بوے گل تو مرے ساتھ اختلاط — پر آہ مین تو موج نسیم وزیدہ ہون
یہ جاہیے ہی تو ای طپش دل کہ بعد مرگ — کنج مزار مین بھی نہ مین آرمیدہ ہون
ای درد جا چکا ہی مرا کام ضبط سے — مین غمزدہ تو قطرۂ اشک چکیدہ ہون

دیگر

ملاؤن کسکی آنکھون سے کہو اس چشم حیران کو — عیان جب ہر جگہ دیکھون اُسی کے راز نہان کو
فقط دیوانون کے دشمن نہین اطفال تنہا ہین — بھرے ہی کوہ بھی یہان پتھرون سے اپنے دامان کو
چمکتے ہین ستارون کی طرح سوراخ سینے کے — چھپایا گو کہ جون خورشید مین داغ نمایان کو

جب یہ دونون غزلین گاچکے سمان بندھ گیا پہلے سے زیادہ اہل محفل کی حالت دگرگون ہوئی اُسوقت خواجہ نے نَی کو بجانا موقوف کیا بڑے عرصے تک سمان بندھا رہا یہانتک کہ وہ حالت برطرف ہوئی اُسکے حواس درست ہوئے اہل جلسہ نے خواجہ کو اسقدر انعام دیا کہ خواجہ سے نہ اُٹھ سکا خصوصاً رفیع البخت نے یہانتک کہ رقاصۂ فلک نے اپنے ساز کو روکا بزم سیارگان درہم و برہم ہوئی مطربہ شب مع اپنے سازندون کے طرف محفل عیش مغرب کے راہی ہوئی یعنی صبح ہوئی تاریکی شب برطرف ہوئی روشنی روز نے ظہور کیا بادشاہ مشرق نے دریچۂ مشرق سے اپنا سر نکالا اپنے نور جمال سے دنیا کو روشن کیا صداے اذان ہر طرف سے آنے لگی شمعین جھلملانے لگین چراغون کے منھ پر زردی چھاگئی یہ عالم دیکھکر صاحبقران نے محفل کے برخاست ہونے کا حکم دیا بس یہ حکم فرماکر بادشاہ کی طرف متوجہ ہوئے عرض کیا کہ خداوندا اب آپ تشریف لیجائین چار شبانہ روز ہوئے ہین کہ آپنے آرام نہین کیا ہی بس بادشاہ اُٹھے وہ جلسہ برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے وضو کیا نماز سحر ادا کی اُسکے بعد ہر ایک نے آرام کیا بادشاہ نے بھی بعد فراغ نماز آرام فرمایا صاحبقران ورفیع البخت نے بھی آرام کیا سرداران رفیع البخت جو جلسہ مین آئے تھے وہ اپنے لشکر مین گئے وہان جاکر راحت سے بیٹھے کہ وہ دن وہ رات ان سب کو راحت مین بسر ہوئی صبح کو بادشاہ اسلام نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے جب دربار آراستہ ہو چکا اُسوقت رفیع البخت نے صاحبقران سے عرض کیا کہ مجکو حضور حالات سے اُس واقعہ کے آگاہ فرمائین کہ جسکی بابت مجکو خواب مین حکم ہوا تھا کہ زبانی صاحبقران کے معلوم ہوگا بیان فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ ای فرزند آگاہ ہو کہ جبکہ مین طلسم ہراۃ العدم کو فتح کرکے طرف لشکر اسلام کے چلا راہ مین مرحلہ آذری کی سرحد ملی مرسخ آفتاب علم

شاہزادۂ طلسم فیروزیہ و بادشاہ طلسم مراۃ العدم قیصر صاف باطن میرے ہمراہ تھے اُنھون نے مجکو اس حال سے آگاہ کیا کہ یہان سے سرحد طلسم نورآگین کی شروع ہوئی ہی جہان حسین الزمان خدائی کرتا ہی اور یہ مرحلہ جو کہ اس مقام پر ہی اسکا نام آذرکدہ ہی یہان کی حاکم ملکہ ناوک فگن ہی وہ بہت حسین ہی اس مقام کے عام طور سے سب لوگ عورت و مرد حسین ہوتے ہین حُسن اس سرزمین پر ہیت ہی گویا ان لوگون کے لیے حُسن خلق ہوا ہی یہ سُنکے مجکو اشتیاق وہان کے باشندون کے دیکھنے کا ہوا اور یہ خیال ہوا کہ اس طلسم کو بھی فتح کر والو ان سب نے منع کیا مگر مین نے نہ مانا اُسکے فتح کرنے کی تدبیر کی یہانتک کہ نامہ لیکر مریخ کو ملکہ کے پاس روانہ کیا جواب نامہ آیا مقابلہ ہوا آخر کو صلح ہوئی اب مین نے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ملکہ کے آبا و اجداد مرد خدا پرست اور صاحب اسلام تھے کوئی ساحر قمقام جادو نامے آذر تخت نشین کا دوست تھا ای فرزند اسکی حالت یہ ہی کہ وہ مرحلہ طلسم نہ تھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ نوذر کے رہنے کا مقام تھا تمھاری والدہ و سلیم دونون حقیقی بھائی بہن ہین زہرہ جمال جو کہ تمھاری والدہ کی وزیرزادی ہی وہ بادشاہ جدید کی دختر ہی نوذر شاہ قبل مین اس مقام کا حاکم تھا اور وہ بادشاہ کہلاتا تھا سلیم و ناوک فگن اُسیکے صلب سے تھے مگر یہ نہ ناوک فگن کو معلوم تھا کہ سلیم میرا بھائی ہی نہ سلیم کو سلیم اپنے کو ملکہ کا نوکر جانتا تھا ملکہ سلیم کو ملازم تصور کرتی تھی اسکی تفصیل یہ ہی کہ نوذر اورنگ نشین مرد عابد و عامل تھا اُسنے اپنی حفاظت کے لیے اُس مقام کا بند و بست کیا تھا یہانتک کہ نوذر نے قضا کی اسکی خبر قمقام کو ہوئی اُسنے یہ خبر سُنکے اُس مقام پر سے کوچ کیا اور یہان آکر نوذر کی زوجہ پر فریفتہ ہوا اُس زن پاک عصمت نے زہر کھا کر اپنی جان دی جب یہ قمقام کو معلوم ہوا یہ ان دونون کو یعنی ملکہ و سلیم کو چونکہ یہ دونون کمسن تھے اپنے مکان مین لیگیا اور جہان نوذر حکومت کرتا تھا وہان کا خود حاکم ہوا اور سحر کر کے اُس مقام کو بھی شامل طلسم کیا جبکہ ملکہ و سلیم جوان ہوے قمقام نے دونون کو تعلیم سحر کیا اور کمسن کمسن لڑکے تلاش کر کے اُنکے لیے مقرر کیے یہانتک کہ ملکہ سحر مین شہرۂ آفاق اور افسون گری مین طاق ہوئین ایسی طور سے سلیم بھی آخر قمقام نے ملکہ کو تخت پر بٹھایا اور خود گوشہ نشین ہوا سلیم کو منتظم طلسم مقرر کیا اُسی زمانے مین قمقام کے یہان ایک لڑکی پیدا ہوئی اُسکا نام زہرہ جمال رکھا تھا یہانتک کہ قمقام نے انتقال کیا اب ملکہ خود مختار ہوئی زہرہ جمال کو اپنا وزیر کیا سلیم کو منتظم طلسم چونکہ قمقام ساحر تھا جو مذہب اُسکا تھا وہی مذہب ملکہ و سلیم و نیز باشندگان طلسم کا تھا اب ملکہ حکومت کرنے لگین یہ سبب تھا کہ جو ملکہ و سلیم نہ اس امر سے واقف تھے کہ ہم بھائی بہن ہین نہ یہ جانتے تھے کہ ہمارے آبا و اجداد مسلمان تھے جب ہمکو یہ حال معلوم ہوا مین نے جبکہ سلیم اسیر ہو کر آیا اُس سے بیان کیا سلیم نے اسکا اقرار کیا بلکہ کہا کہ اس سرزمین پر ایک مقبرہ ہی کہ نام اُسکا مقبرۂ نوذر تخت نشین ہی اکثر لوگ اُسکی زیارت کو جاتے ہین ای فرزند ملکہ کے باپ ایک مرد خدا پرست و عامل زبردست تھے اُنھون نے اپنے علم رمل کے ذریعہ سے یہ مقام تیار کیا جب مین گیا ہون اُس زمانے مین ملکہ کا مذہب دریا پرستی تھا ای فرزند سلیم سے جب مین نے یہ تقریر بیان کی تو اُسنے بھی اسقدر ظاہر کیا کہ وہ مقبرہ جو ہی سُنا گیا ہی کہ نوذر نے اپنی حیات مین تیار کرایا تھا چونکہ وہ مرد عامل و خدا پرست تھے جب وہ مرے تو اُسی مکان مین دفن ہوے اکثر مرتبہ قمقام نے قصد کیا کہ منہدم کرا دون ممکن نہوا ساحرون نے سحر بھی کیا مگر کچھ اثر اُسپر نہوا آخر قمقام نے عاجز ہو کر قصد اُسکے دروازے کے کھولنے کا کیا خواب مین ایک مرد بزرگ نے قمقام سے کہا اسکا دروازہ ابھی نہ کھلے گا ہان جب کوئی فاتحہ خوان آئیگا اور فاتح طلسم نورآگین فتاح طلسم کو کچھ تحفہ ملینگے اور فاتحہ خوان کو چند نصائح ہونگے گو یہ حال قمقام نے مجھسے نہین بیان کیا تھا مگر مین نے سُنا جب یہ تقریر سلیم نے کی مین نے سلیم سے کہا کہ تمکو لازم ہی کہ اپنے باپ کی قبر پر فاتحہ پڑھو مذہب اسلام قبول کرو سلیم راضی ہوا مع اپنے ہمراہیون کے مسلمان ہوا بعض نے اسلام نہ قبول کیا آخر کو ملکہ سے جب صلح ہوئی اور باہم ایک مقام پر صحبت قرار پائی مین نے سلیم کے ذریعے سے ملکہ کو آگاہ کیا ملکہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست ہی مگر جب تک کوئی دلیل معقول نہو گی مجکو یقین

نہ آئیگا مین نے کہا کہ باشندگان سے دریافت کرو ملکہ نے باشندون کو طلب کرکے دریافت کیا تو کل حال معلوم ہوا
اب ملکہ کو یقین آیا ملکہ بھی مسلمان ہوئی اور سب بھی مسلمان ہو گئے مین ملکہ کو لیکر نوذر تخت نشین کے مقبرہ مین گیا
دروازہ کھولا ہم سب اندر گئے فاتحہ پڑھا قبر میں سے ایک کاغذ اور ایک لوح الماس ملی پہلے ایک پرچہ کو پڑھا اسمین
لکھا تھا کہ این اسم اعظم است اسکے بعد دوسرا کاغذ جو دیکھا وہ وصیت نامہ تھا اسمین بعد حمد و نعت کے تحریر تھا
کہ ملکہ نادر فگن تیری زوجہ ہے اسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ طلسم نور آگین کو فتح کریگا اور یہ تختہ الماس
جو ہے یہ اُس فاتح طلسم کے کام کی ہے کیونکہ یہ ہر مشکل مین کام آئیگی صاحبقران نے جو عبارت وصیت نامہ کی تھی
سب بیان فرمائی اور بعد اسکے اپنا ملکہ کو لیکر لشکر مین آنا ملکہ کے ساتھ عقد کرنا ملکہ کا طرف اس مرحلہ کے جانا اور
اپنا ہمراہ صاحبقران کے طرف طلسم آئینہ کے جانا بیان فرمایا یہ فرما کر وہ وصیت نامہ اور وہ تختہ الماس رفیع البخت
کو دی اور فرمایا کہ ای فرزند یہ تمھارے کام کی ہے اب تمکو لازم ہے کہ تم اپنے نانا کے خون کا عوض لو رفیع البخت نے
عرض کیا کہ اگر فضل خداوند کریم شامل حال ہے اور آپکا اقبال یاور ہے تو مین طلسم کو فتح کرونگا اب آپ مجھکو اجازت
دین کہ مین جاکر طلسم کو فتح کرون بعد اسکے حاضر خدمت ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم کو جدا کرنے کو دل نہین چاہتا
ہے مگر مجبور ہون کہ تمکو بھی ہدایت ہوئی ہے اور مجھکو بھی بسم اللہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا رفیع البخت نے عرض کیا
یہ غلام کل یہان سے کوچ کریگا بعد اس تقریر کے رفیع البخت نے اپنے سردارون سے کہا کہ کل بوقت سحر لشکر
میرا تیار رہے مین کل یہان سے طرف طلسم نور آگین کے کوچ کرونگا راوی بیان کرتا ہے کہ بعد تھوڑے عرصہ کے
بادشاہ نے دربار برخاست فرمایا سب لوگ اپنے اپنے مقام پر آئے صاحبقران اپنے فرزند کو لیکر آئے وہ دن اور رات
ساتھ اپنے فرزند کے بسر کی یہان سردارون نے آکر لشکر مین حکم دیا کہ آقا کا حکم ہے کہ صبح کو تیار رہو ہم یہان سے
کوچ کرینگے چنانچہ لشکر مین اسیوقت سے بندوبست ہونے لگا تھا وہ رات اسی بندوبست مین تمام ہوئی سحر ہوئی
بوقت سحر ادھر تو لشکر تیار ہوا ادھر بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے صاحبقران بھی تشریف لائے مع اپنے فرزند کے
جب دربار آراستہ ہو چکا اسوقت رفیع البخت نے عرض کیا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کہ مین کوچ کرون کیونکہ دن
چڑھتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ دیر نہ کرو یہ سنکے رفیع البخت اپنے مقام پر سے اٹھے پہلے بادشاہ کے
روبرو آئے رخصتی سلام کیا بادشاہ نے گلے سے لگایا پیار کیا فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا تمھاری جدائی کا
بہت بڑا صدمہ ہوا ہے یہ بادشاہ سے رخصت ہو کر صاحبقران کے روبرو آئے انکو بھی سلام کیا انھون نے بھی گلے سے
لگایا پیار کیا بہت کچھ پند و نصیحت فرمائی پھر تو ہر ایک سے ملے اور رخصت ہو کر اپنے سردارون کو لیکر بیرون بارگاہ
آئے چند سردار و عزیز صاحبقران بھی ہمراہ تھے اپنے مرکب پر سوار ہوئے صاحبقران بھی خود الفت پدری سے
تا حد لشکر ہمراہ تشریف لائے جب رفیع البخت نے قسمین دین تو فرزند کو گلے سے لگا کر رخصت کیا بادشاہ نے
بھی پردے بارگاہ کے اٹھا دیئے تھے ملاحظہ فرما رہے تھے جب صاحبقران واپس آئے ادھر رفیع البخت
مع اپنے سردارون کے اپنے لشکر مین پہونچے جو سردار و عزیز صاحبقران آئے تھے اُنسے رخصت ہوئے وہ طرف
اپنے لشکر کے روانہ ہوئے رفیع البخت اپنے لشکر کو لیکر طرف صحرا کے راہی ہوئے چونکہ انکا لشکر تیار تھا جہانتک
لشکر کا سامنا رہا صاحبقران و بادشاہ اُسی طرف دیکھا کیے راوی نازک خیال تحریر کرتا ہے کہ اب حال رفیع البخت
آئندہ کی جلد مین تحریر ہوگا انکا طلسم کو فتح کرنا اور اُسکے کل حالات اور واقعات و عجائبات طلسم و غرائبات جو کہ
آجتک ناظرین کی نظر وسیع سے نہ گذرے ہونگے وہ تحریر ہونگے اس طلسم کی نئی نئی داستانین ہین جسے ناظرین
ملاحظہ فرمائینگے تو لطف اٹھائینگے انشاء اللہ تعالی طلسم نور آگین کی حالت و طلسم آفتاب سلیمانی
کی حالت آئندہ جلد مین تحریر ہوگی اور واقعات نئے نئے یہ سب داستانین جدا ہین اب رفیع البخت کو

طرف طلسم نور افشان کے روان رکھا جاتا ہے وہ داستان اس مقام پر ترک ہوتی ہے دیکھیے اب اسکی کب نوبت آتی ہے اب مین عنان قلم کو طرف حالات صاحبقران و سمندر شاہ کے پھیرتا ہون اور یہان کی داستان تحریر کرتا ہون ناظرین ملاحظہ فرمائین

اب تتمہ حال سمندر شاہ تحریر ہوتا ہے اُسکے بعد دیگر حالات تحریر ہونگے اور آمد مددگاران سمندر شاہ و عیاریہای خواجہ ثالث کی تحریر ہوگی و دیگر حالات داستان ہذا

راوی نے یون تحریر کیا ہے کہ جب سمندر شاہ اُس مقام پر سے کہ جہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اس خیال سے مع اپنے سردارون کے سمندریہ کو چلا گیا تھا کہ مین ابھی مقابلہ نہ کرونگا جب تک کہ میرے مددگار نہ آئینگے داخل شہر ہوا اگر راستے چند ہرکارے تیز تیز مقرر کیے تھے کہ یہان کی حالت کی مجکو خبر دین جب شہر مین پہونچا اسنے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے اور جو سردار ہمراہ نہ تھے وہ بھی آئے دربار آراستہ ہوا یہ تو یہان اس فکر مین ہے کہ دیکھیے کیا خبر آتی ہے وہان جب جنگ فتح ہوئی کچھ سپاہ فرار کر گئی کچھ باقی رہی اُسنے دین اسلام قبول کیا صاحبقران اپنی فرودگاہ پر نقابدار اپنی فرودگاہ پر گئے ہرکارے سمندر شاہ کے یہ حال دریافت کرکے داخل شہر ہوے دربار مین آئے سمندر کو بدعا دی اور کل حال عرض کیا سمندر کو بڑا صدمہ ہوا اپنے اُستاد سے کہا کہ پہلے ہی مجکو یقین ہو گیا تھا کہ لڑائی بگڑ گئی خیر دیکھا جائیگا میرے مددگار آلین تو مین مقابلہ کرون سمندر شاہ نے پوچھا کہ نقابدار سبز پوش بھی ہے یا گیا انھون نے عرض کیا کہ وہ تو چلا گیا مگر نقابدار سبز پوش سے اور صاحبقران سے کل مقابلہ ہوگا سمندر شاہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور جو کچھ وہان گذرے اسکی ہمکو آکر خبر دو کہ نقابدار سے اور صاحبقران سے کیا فیصلہ ہوا ہرکارے تو اودھر کو گئے سمندر نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا وہ رات تو بسر کی صبح کو پھر دربار کیا سب حاضر ہوے وہ جو لشکر قسیم و جسیم کا جنگ مغلوبہ سے بھاگ گیا تھا کوہ و صحرا مین بسبب اہل اسلام کے پوشیدہ ہوا تھا شب کو موقع پاکر اور جمع ہو کر طرف سمندریہ کے چلا تھا بوقت سحر داخل شہر ہوے چند سردار جمع ہو کر دربار مین سمندر شاہ کے آئے عرض کیا کہ ہم لوگ لشکر قسیم کے ہین اور ہمارے ہمراہ لشکر بھی ہے ہمکو کیا حکم ہوتا ہے کیونکہ ہمارے افسر و بادشاہ تو آپ پر نثار ہوے اب جو حکم کیجئے بجا لائین یہ سُنکے سمندر نے جواب دیا کہ تم لوگ سب میرے ملازم ہو مین نے تم سب کو مع لشکر کے ملازم کیا جب تم اُنکے ملازم تھے اب میرے ملازم ہو تم پریشان نہو تمھاری خاطرداری مین کمی نہ کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ ان سب کو خلعت و خلعت دیا گیا لشکر کو انعام دینے کا حکم ملا اور حکم دیا گیا کہ یہ لشکر ہمارے لشکر مین شامل ہو جو کہ زخمی ہون اُنکا علاج کیا جائے اُنکی تنخواہ خزانہ شاہی سے دی جائے یہ جو حکم دیا سب لشکر کو انعام ملا لشکر چھاؤنی مین گیا سردارون کو مقام رہنے کو ملے جو کہ زخمی تھے اُنکا علاج ہونے لگا جب سمندر یہ بندوبست کر چکا تو عشاق سے کہا کہ اُستاد نہ معلوم کیا ہوا کیونکہ نقابدار سے اور صاحبقران سے مقابلہ تھا عشاق نے جواب دیا کہ ہرکارے گئے ہوے ہین وہ خبر لیکر ضرور آئینگے جو حال وہان گذرے گا یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ ہرکارے حاضر ہوے اُنھون نے کل حال عرض کیا جو کچھ مذکور ہو چکا ہے عرض کیا کہ وہ نقابدار فرزند صاحبقران تھا کوئی ملکہ ناوک فگن ہے اُسکے بطن سے پیدا ہوا ہے اُسکی دعوت صاحبقران نے کی اسکے ملنے کا جشن خوشی کیا ہے سمندر نے کہا کہ کیا خوب تو ہم یہ خیال کرتے تھے کہ صاحبقران کو نقابدار ضرور قتل کرے گا یہان دوسرا واقعہ ہوا وہ بھی عزیز صاحبقران اور کیسا عزیز کہ فرزند اور مددگار صاحبقران کا پیدا ہوا خیر تم لوگ جاؤ اور یہ دریافت کرو کہ اب صاحبقران کا کیا قصد ہے طرف شہر کے تو نہین کوچ کرتے ہین وہ ہرکارے انعام لیکر پھر طرف لشکر

صاحبقران کے آئے یہاں سامان جشن تھا ہر کارہے تو مہمان رہنے لگے کہ دیکھیں اُدھر ہمتمندر نے ایک ساحر سے
کہا کہ ای پرند جادو تم اسیوقت طرف کوہ زمرد کے جاو وہان کا حاکم زمرد جادو بڑا زبردست ساحر ہی اسکو
میری طرف سے پیام دینا کہ تم کیا غافل بیٹھے ہو تمھارے پہاڑ کے قریب لشکر اسلام آکر فروکش ہوا ہی اور ایک مقابلہ
بھی ہوا تمکو اسکی خبر بھی نہوئی نہ سننے ہماری خبر لی بڑے افسوس کا مقام ہی کہ تم ہمارے مطیع ہو کر ایسے بیخبر ہو کہ ہمپر
یہ مصیبت پڑے اور تم خبر نہ لو دور دور سے تو لوگ آکر کمک کرین اور جو کہ قریب ہون وہ خبر نہ لین بلکہ ملنے کا
رنگ ہی آگاہ ہو کہ قسیم و جسیم و سلیم و حلیم یہ چارون بھائی ہاتھ سے لشکر اسلام کے مارے گئے انکے لشکر نے
شکست کھائی کوہ ظلمات کی رونق مٹ گئی اسکے سوا وہ پہاڑ غم و الم والا فلان رنج و غم کے ہمپر پڑے ہین کہ جنکا بیان
نہین ہو سکتا اگر تمنے خبر نہ لی یہ کیسے تم ہمارے شریک و ہوا خواہ ہوا رے بھائی یہ لڑائی کوئی ملک کے بابت نہین ہی
بلکہ بابت ترک مذہب کے ہی اگر تم لوگون نے کمک نہ کی تو یاد رکھو کہ سمندر یہ کا نشان نہ ملیگا ایسا برباد ہوگا
کہ تم لوگون کو کوئی کنارہ ایسا نہ میسر ہوگا کہ اپنی کشتی حیات کو گذرا نو ایسے ورطۂ ہلاکت مین پڑوگے اور دریاے
قضا مین غرق ہوگے کہ پھر ڈھونڈھنا نہ ملیگا پھر کوئی تدبیر بن نہ پڑیگی ابھی کوئی خرابی نہین ہوئی ہی ابھی تک اسی طور سے
سب بندوبست ہی لہذا کمک کرو یہ وقت کمک کا ہی بہت جلد آو تاکہ مین لشکر کشی کرون یہ کہکر پرند جادو کو
طرف کوہ زمرد کے روانہ کیا اور چند نامے اور تحریر کرائے جو کہ اُن اطراف کے حاکمون کے نام تھے چونکہ یہ لوگ بہت
قریب تھے اس سبب سے انکو اسوقت نامے نہین لکھے تھے ایک نامہ بنام آفاق جادو جو کہ قبل مین وزیر تھا اب
بسبب نیک نامی و خیرخواہی کے ایک ملک کا بادشاہ ہوا ہی بہت بڑا ساحر زبردست ہی اسکی زوجہ بھی بڑی
ساحرہ ہی اور حسین و خوبصورت ہی اور ایک نامہ بنام چربک رو ڈھین تن و خربک روئین تن و اربک
سنگدل کے روانہ کیا یہ ہی مضمون تھا جو کہ زبانی پرند کے زمرد کو کہلا بھیجا ہی مگر آفاق کے نامے کا یہ
مضمون تھا کہ ای آفاق جادو تم تو میرے قوت بازو و قوت دل ہو میرے اوپر یہ وقت سخت پڑا ہی لہذا اسوقت مین
تمکو میری مدد کرنا بر ضرور ہی لہذا میری کمک کرو ایک وقت مین تم اس ملک کے وزیر رہے ہو تمکو بھی اس سے
محبت ہوگی لہذا یہ ملک تباہ ہوتا ہی تمکو خبر لینا لازم ہی تھوڑی تحریر کو بہت جانو یہ تحریر کرکے ایک طائر سحر کے
گلے مین باندھکر اسکو روانہ کیا اور ایک طائر سحر کو طرف چربک و خربک و اربک کے روانہ
کیا یہ دونون طائر اڑکر روانہ ہوے اسکے بعد ہمتمندر نے دربار برخاست کیا اب راوی پہلے حال پرند کا
بیان کرتا ہی کہ پرند زمرد کوہ پر پہونچا زمرد جادو اپنے دربار مین بیٹھا ہوا تھا اسکے سب سردار حاضر تھے کہ
پرند جا کر پہونچا اسی دن زمرد نے پرچۂ اخبار دیکھا تھا اسمین کل حال جنگ و آمد لشکر اسلام تحریر تھا زمرد
اپنے سردارون سے کہ رہا تھا کہ میری سمجھ مین نہ آیا کہ بادشاہ نے قسیم وغیرہ کو طلب کیا جو لوگ کہ فاصلے پر
حکومت کرتے تھے اور مجکو نہ طلب فرمایا کہ مین بالکل قریب ہون یہ کیا امر ہی ایک اہل دربار نے عرض کیا
کہ معلوم ہوتا ہی بادشاہ نے یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ لوگ تو قریب ہین جب پرچۂ اخبار دیکھینگے خود براے مقابلہ
و براے کمک آئینگے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے انکو طلب کرنے کی کیا ضرورت ہی اسی سبب سے
نہین نامہ لکھا زمرد جادو نے کہا کہ یہ امر تو سچ ہی مگر خبر تو کرنا ضرور تھی یہ ہی تقریر ہو رہی تھی کہ پرند
آکر پہونچا زمرد جادو کو سلام کیا زمرد جادو نے پوچھا کہ ای پرند جادو کدھر آئے بادشاہ کا
مزاج تو اچھا ہی پرند جادو نے کہا کہ مین بادشاہ کا روانہ کیا ہوا آیا ہون بادشاہ نے آپکی خدمت
مین روانہ کیا ہی آپکے مزاج کی کیا حالت دریافت کرتے ہو آجکل بادشاہ بڑی زحمت مین ہین کہ انپر
اہل اسلام نے لشکر کشی کی ہی مقابلے ہو رہے ہین بادشاہ نے آپکے پاس بھیجا ہی اور یہ پیام دیا ہی یہ کہکر

وہ پیام جو کہ سمندر شاہ نے اُس سے زبانی کہا تھا بیان کیا اُسنے سنکے جواب دیا کہ میری طرف سے بادشاہ کی
خدمت مین عرض کرنا کہ مجھکو بالکل اس حال کی خبر نہ تھی اسکا سبب یہ تھا کہ آجکل مین ایک سحر تیار کر رہا تھا
اُسکے تیار کرنے کی ضرورت سے اپنے مقام پر سے چلا گیا تھا اسمین یہ شرط تھی کہ کوئی میرے پاس نہ آئے پھر کیونکر
مجھکو خبر ہوتی بدین سبب اس حال سے مین آگاہ نہوا ورنہ ضرور حاضر ہوتا آپ اطمینان فرمائین مین مع
اپنے لشکر کے حاضر ہوتا ہون کیونکہ ہمپر آپکی کمک فرض ہی اور ہم لوگ تو آپکے بندے ہین اور غلام ہین
ہم لوگ کسی قسم کا عذر نہین کر سکتے ہین اور بھلا اہل اسلام کیا غلامان سرکار وجان نثاران شہریار
سے مقابلہ کر سکتے ہین ایک حملہ مین ایسے بھاگینگے کہ جاے پناہ نہ ملے گی اور بہت عجز وانکسار کے کلمے
کہے اور پرند کو انعام دیکر رخصت کیا وہ اُسیوقت زہرو کو وہ سے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا
یہان بعد جانے پرند کے زہرو نے اپنے سردارون سے کہا کہ اب مجھکو لازم ہی کہ مین جا کر بادشاہ کی
کمک کرون مگر یہ خیال ہوتا ہی کہ بادشاہ یہ خیال کریگا کہ جب ہمنے آگاہ کیا تو یہ آیا اس سے بہتر یہ ہی
کہ کوئی تحفہ براے نذر بادشاہ ایسا لیجاؤن کہ جسکے سبب سے بادشاہ کی نگاہ مین میری عزت و قدر
ہو تم لوگ بتاؤ کہ کیا تدبیر کرون اہل دربار نے جواب دیا کہ آپ فکر فرمائین جو ہمسے ارشاد ہو ہم بجا لائین
زہرو جادو نے کہا کہ میری راے مین ایک فکر آئی ہی وہ یہ ہی کہ کسی طور سے کچھ سرداران لشکر اسلام کے
اگر ہاتھ آجائین تو اُنکو لیجاکر نذر دون اہل دربار نے عرض کیا کہ یہ راے آپکی بہت ٹھیک ہی یہ
اس فکر مین ہی اسکو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اُدھر وہ طائر جو کہ طرف آفاق کے نامہ لیکر روانہ ہوا تھا
چلا جاتا ہی آفاق اپنے شہر آفاقیہ مین تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہی زوجہ اُسکی برابر اُسکے تخت کے کرسی
جواہر نگار پر متمکن ہی اور سب سردار حاضر ہین کہ آفاق نے اہل دربار سے و نیز اپنی زوجہ سے کہا
کہ بہت دلون سے کچھ حال شہر سمندریہ کا نہ معلوم ہوا کہ کیا حال ہی اُسکی زوجہ ملکہ آئینہ اندام نے
کہا کہ کیا خبر آتی کوئی نئی بات ہوتی تو خبر آتی آفاق نے کہا کہ اے ملکہ مین نے سنا ہی کہ لشکر اسلام
قریب دریاے سبز رنگ آگیا ہی آئینہ اندام نے کہا کہ یہ خبر بالکل غلط ہی یہ ممکن نہین ہی کیونکہ اُسکے
محافظ بڑے بڑے ساحران زبردست ہین آفاق نے کہا کہ داروغۂ کتب خانہ کو تو طلب کرو اُس سے
پرچۂ اخبار طلب کرکے دیکھا جاے کہ کیا حال تحریر ہی بس اُسیوقت داروغۂ کتب خانہ نے سب
پرچہ اخبار حاضر کیے اب جو آفاق نے اٹھاکر دیکھنا شروع کیا اسمین اول سے حال تحریر تھا لشکر اسلام
کا قریب دریا فروکش ہونا صنوبر شاہ سے ملاقات ہونا دیوانون کا آنا اُنسے مقابلہ ہونا اُنکا زیر ہونا
اور مسلمان ہونا صنوبر شاہ کا مسلمان ہونا یہانتک کے ابتدا سے اور اُس مقام تک کہ جہانتک لشکر قسیم
وغیرہ سے مقابلہ ہوا تھا اور لشکر قسیم نے شکست کھائی تھی سب پرچۂ اخبار سے ثابت ہوا یہ حال دیکھکر
آفاق نے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا کہ افسوس سمندریہ تباہ ہوگیا دریاے سبز رنگ مٹ گیا ساحران
وماہیان ماری گئین آفتاب سپہ سالار سمندر شاہ قتل ہوا سہراب شریک اہل اسلام ہوا بلکہ ملکہ
غزالان دختر آفتاب بھی شریک ہوگئی ہی یہ واقعات گذرے ہین قسیم و جسیم وغیرہ سے سمندریہ پر مقابلہ
ہوا تھا وہ بھی مارے گئے لشکر نے شکست کھائی ہمکو خبر بھی نہوئی یہ انقلاب ہوگئے اور ہم بالکل
غافل رہے اب ہمکو لازم ہی کہ ہم بادشاہ کی کمک کرین اُسکی زوجہ نے کہا کہ ہمکو کیا ضرورت
ہی کہ ہم جا کر کمک کرین جبکہ اُنھون نے ہمکو آگاہ نہ کیا تو کیا ضرورت ہی کہ ہم بیکار کو اُنکی کمک
کرین جبکہ اُنھون نے ہمکو غیر اور اپنا دشمن خیال کیا کہ جو ہمکو اس حال سے آگاہ نہ کیا آفاق نے کہا ملکہ

پسبب نہین ہی بلکہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ نے خیال کیا کہ یہ کونسی لڑائی ہی کہ جسکی خبر کہہ دن یہ
لوگ اس مقابلے کو سر کر لینگے اگر ہمکو لازم ہی کہ ہم جا کر کمک کرین کیونکہ اس سرکار کے نمک خوار ہین اگر یہ
سرکار مٹ گئی تو ہماری بھی حکومت مٹ گئی اُسکی زوجہ نے جواب دیا کہ میری تو مرضی نہین ہی آفاق نے
کہا کہ ای زوجہ مین مین کیا کہتا ہون اگر تمھاری مرضی نہین ہی تو میری بھی مرضی نہین ہی خیر دیکھا جائیگا اگر
بادشاہ ہم سے سوال کریگا کہ تمکو اس امر کی خبر ہوئی تھی اور تمنے کمک نہ کی اسکا جواب دیدیا جائیگا ہمکو
اُنسے کوئی خوف نہین ہی بلکہ نے کہا کہ ہم کوئی اُنکا دیا تو کھاتے نہین ہین جو خوف کرین یہان تو یہ گفتگو باہم
میان بی بی مین ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ ایک سناٹا ہوا اور ایک طائر آکر گود مین آفاق کی بیٹھا جب آفاق
نے دیکھا تو اُسکے گلے مین نامہ بڑا ہوا تھا آفاق نے وہ نامہ اُسکے گلے سے کھولا اُسکے لفافہ کو چاک کرکے پڑھا وہ
نامہ سمندر بادشاہ کی طرف سے تھا وہ ہی مضمون تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی جب نامہ پڑھ چکا تو
آفاق نے اہل دربار اور اپنی زوجہ سے کہا کہ دیکھا تم لوگون نے آخر مجھکو بادشاہ نے طلب فرمایا
اب تو مجھکو لازم ہی کہ برائے کمک جاؤن اُسوقت اُسکی زوجہ نے کہا کہ اب مین نہین منع کرتی ہون اب
ضرور چلنا چاہیے یہ جو اُسکی زوجہ نے کہا اُسیوقت آفاق نے اُس نامہ کا جواب تحریر کیا کہ مجھکو آپکا
نامہ پہونچا مین ایک سال سے ایک شادی مین مبتلا تھا مجھکو ان حالات کی بالکل خبر نہ تھی دوسرے مین سحر
بھی تیار کر رہا تھا اپنے ملک مین نہ تھا بلکہ ایک صحرا مین مع اپنی زوجہ کے مقیم تھا اس سبب سے ان خبرون
سے مین آگاہ نہوا ورنہ ضرور آپکی کمک کے لئے حاضر ہوتا کیونکہ مین تو نمکخوار ہون مجھ پر حق نمک ہی ضرور مین
اُسکو ادا کرتا بس اب معلوم ہوا ہی مین مع لشکر کے حاضر ہوتا ہون معاف فرمائیگا یہ تحریر کرکے اُسی طائر کے گلے
مین نامہ باندھ دیا اور سحر کیا کہ وہ طائر جواب نامہ لیکر روانہ ہوا بعد روانہ کرنے جواب کے آفاق اب بندوبست
چلنے کا کرنے لگا لشکر جمع کرنے لگا یہ تو اس بندوبست مین مصروف ہوا اُدھر دوسرا طائر نامہ لیکر چرپک خرپک
دار کے پاس پہونچا اُنکو بھی نامہ دیا وہ بھی اس خیال مین بیٹھے ہوئے تھے کہ جب بادشاہ طلب کرینگے
تو جائینگے کہ وہ طائر نامہ لیکر پہونچا اُنکو نامہ دیا اُنھون نے نامہ پڑھا جواب تحریر کیا کہ ہم روانہ ہوتے ہین
اور برائے کمک حاضر ہوتے ہین یہ لکھکر اُس طائر کے گلے مین ڈالکر روانہ کیا اور خود اُسیوقت سے سامان سفر مین
مشغول ہوئے اور جب سب سامان ہو گیا اپنے لشکر کو لیکر بجمعیت ساٹھ ہزار ساحران غدار و سواران نابکار کے
طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوئے انکا حال پھر تحریر ہوگا اُدھر آفاق بھی اپنا بندوبست کرکے مع اپنی
زوجہ کے لشکر قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے ساحرون کا لیکر روانہ ہوا ہی انکا حال آئندہ تحریر ہوگا دوسرے
دن جو سمندر نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے عشاق وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے کہ سمندر نے کہا کہ نہ وہ ہرکارہ
خبر لیکر آئے کہ کیا گذری نہ وہ طائر جواب نامہ لیکر آئے نہ ہرکارہ واپس آیا کہ وہ زمرد سے یہی گفتگو ہو رہی تھی
کہ ہرکارہ آکر پہونچا اُسنے جو جواب کہ زمرد جادو نے دیا تھا بیان کیا سمندر نے کہا خیر آئے تو کہ وہ طائر جواب نامہ لیکر
آئے سمندر کو جواب نامہ دیا اُسنے وہ جواب پڑھا خوش ہوا اور کہا کہ اگر استاد آفاق بھی مع لشکر کے آتا ہی
یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہی یہ سوائے میرے اور کسی سے نہین زیر ہو سکتا ہی مین اسکا ہم پلہ ہون اسی سبب سے
تو مین نے درجۂ وزارت سے اسکو بادشاہ کر دیا عشاق نے کہا کہ جبکہ آفاق آتا ہی تو اسکو لشکر کے ہمراہ کرکے برائے
مقابلہ روانہ کرنا تم ابھی نہ جانا سمندر نے کہا کہ یہی مین نے بھی خیال کر لیا ہی سمندر نے کہا کہ چرپک وغیرہ بھی آتے ہین
عشاق نے کہا کہ اب سب آئینگے ہر ایک اپنے مقام سے روانہ ہو چکا ہوگا ان سب کو اس فکر مین رکھا جاتا ہی کہ آن
ہرکارون نے آکر سمندر سے بیان کیا کہ ای بادشاہ چار یوم تک جشن خوشی برپا رہا پانچوین دن صاحبقران نے

دربار کیا نقابدار نے اجازت چاہی اُن ہرکارون نے کل حالت بیان کی یعنی رفیع البخت کا اجازت
طلب کرنا صاحبقران کا کل حال مرحلۂ آذری کا بیان کرنا وصیت نامہ کے بموجب اجازت دینا بس
نقابدار یعنی رفیع البخت کا مع لشکر طرف طلسم نور افگین کے روانہ ہونا بیان کیا یہ خبر سُنکے سمندر خوش ہوا
اور کہا کہ یہ بلا تو یون دفع ہوئی خوب ہوا کہ نقابدار چلا گیا اب صرف صاحبقران ہین مقابلہ کر لیا جائیگا زیادہ تر
تو خوف ان نقابدارون کا تھا کہ انکے اوپر سحر اثر نہین کرتا ہی اُن ہرکارون کو انعام دیا دریافت کیا کہ اب
کیا قصد ہی صاحبقران کا انھون نے عرض کیا کہ ابھی تو وہ اس صدمے مین مبتلا ہین کوئی قصد معلوم نہین ہوتا ہی
سمندر نے کہا جاؤ جو امر در پیش ہو وہ آکر بیان کرنا وہ ہرکارے پھر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے راوی بیان
کرتا ہی کہ جب نقابدار سبز پوش یعنی رفیع البخت طرف طلسم کے روانہ ہوے بعد انکے جانے کے صاحبقران
نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کیجاے یا تو نامہ بنام سمندر جادو تحریر کیا جائے یا یہان سے مع لشکر کے کوچ
کر کے شہر پر یورش کیا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے نامہ تحریر کیا جائے اُسکا جواب آلے تو پھر شہر پر یورش کیا جائے
یہ جو بادشاہ نے فرمایا کہ پہلے نامہ تحریر کیا جائے اسکے بعد یورش کیا جائے صاحبقران نے حکم دیا کہ دبیر کو طلب کر کے
ایک نامہ بنام سمندر شاہ تحریر ہو یہ جو حکم صاحبقران نے دیا اسوقت سہراب نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین کچھ
عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو سہراب نے عرض کیا کہ ابھی حضور نامہ نہ تحریر کرین بلکہ شہر پر یورش بھی
نہ کرین کیونکہ سمندر دیکھ گیا ہی ضرور یا تو خود برائے مقابلہ آئیگا یا کسی کو برائے مقابلہ روانہ کریگا یہ تو اُسکو معلوم ہی کہ لشکر
قیسم وغیرہ نے شکست کھائی وہ کسی نہ کسی بندوبست مین ہوگا ایک ہفتہ تک انتظار فرمایئے اُسکے بعد خواہ نامہ
تحریر فرمائیگا خواہ شہر پر یورش فرمائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکا کیا سبب ہی سہراب نے عرض کیا کہ بلکہ
میرے نزدیک تو بہتر ہوگا جو بعد اس ہفتہ کے بدون اطلاع شہر پر یورش کیا جائے کیونکہ اگر آگاہ کر کے یورش کیا جائیگا
تو خرابی ہوگی وہ سحر سے بندوبست کریگا گرد شہر حصار سحر کرے گا اسکے دفع کرنے مین ایک زمانہ صرف ہوگا جب وہ دفع
ہوئے گا تو کہین مقابلہ ہوگا یا وہ نہ طاق سے کمک طلب کرے گا اگر اُس مقام سے کمک آگئی تو پھر خرابی ہوگی آئندہ
آپکو اختیار ہی جو میرے نزدیک امر مناسب تھا مین نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین یہ تو نہ کرونگا کہ ناگاہ
نہ کرون اور یورش کرون ہان یہ ضرور کرونگا کہ بعد ایک ہفتہ کے نامہ تحریر کرونگا جیسا جواب آئیگا ویسا کیا جائیگا
اگر سمندر نے اطاعت کی تو خیر یا مقابلے کو آیا تو خیر یا مین نے یورش کیا اگر اُسنے حصار سحر کیا تو اُسکو دفع کرینگے یا نہ طاق
سے کمک آئی اُسسے بھی مقابلہ کرینگے ہم کسی امر مین بند نہین ہین نہ ہم کسی سے خوف کرتے ہین ہماری نظر خدا پر ہی وہی
ہمارا حامی و مددگار ہی نہ ہمکو اس امر کا خوف ہی کہ وہ لوگ ساحر ہین اور ہم غیر ساحر شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب +
ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + کوئی مقام ہراس
و خوف کا نہین ہی وہ سب مشکلین آسان کر دے گا خیر اس ہفتہ بھر مین لشکر آسودہ ہو جائیگا جو کہ مجروح
ہین وہ اچھے ہو جائینگے یہ فرما کر خاموش ہو رہے کہ شہنشاہ و امیر الزمان و جمشید بن داراب سیمین زرہ
و دیگر سردارون نے عرض کیا کہ ابھی تو ایک ہفتہ مقابلہ موقوف ہی لہذا اگر اجازت ہو تو ہم لوگ شکار کھیل
آئین کیونکہ اس صحرا مین شکار بہت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ شکار کی کیا ضرورت ہی کیونکہ یہ مقام غیر ہی اور
ساحرون کا مقام ہی کیا ضرورت ہی کوئی آفت مین مبتلا ہو تو خرابی ہو کیونکہ یہان سب دشمن ہین انھون عرض کیا کہ
ہم دن بھر شکار کھیلا کرینگے شب کو لشکر مین چلے آیا کرینگے کوئی مقام خوف و خطر نہین ہی آپ اطمینان رکھین جب
یون سب نے عرض کیا اُسوقت صاحبقران نے مجبور ہو کر سب کو اجازت دی اسکے بعد دربار برخاست
کیا وہ لوگ کہ جنھون نے اجازت شکار کی تھی وہ اپنے سردارون کو لیکر برائے شکار روانہ ہوے یہ لوگ صحرا مین

شکار کھیلنے لگے یہ لوگ تو ہر روز شکار کو جاتے ہین دن بھر شکار کھیلتے ہین شب کو لشکر مین چلے آتے ہین اور اپنے
لشکر مین آکر آرام پذیر ہوتے ہین یہان تو یہ بندوبست ہی اُدھر سمندر شہر کی ہر روز خبر منگاتا ہی کہ کیا حال گذرتا ہی
لشکر اسلام کس فکر مین ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ سمندر دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ ابر گلنار ایک طرف سے
پیدا ہوا اہل دربار نے اُس ابر کو دیکھکر کہا کہ ای بادشاہ یہ ابر کیسا اُٹھا ہی بادشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
ساحر کمک کو میری آتا ہی کہ وہ ابر قریب دربار سمندر شاہ کے شق ہوا اُس سے تخت سحر پیدا ہوا دیکھا کہ اُسپر
آفاق مع اپنی زوجہ کے سوار ہی اور عقب مین لشکر بیشمار ہی بس آفاق لشکر کو بیرون دربار ٹھہرا کر خود تخت سحر
کو بڑھا کر دربار مین آیا مجرا گاہ پر سے سمندر شاہ کو سلام کیا جیسے سمندر نے آفاق کو دیکھا خوش ہو گیا چہرہ
مارے خوشی کے سُرخ ہو گیا نیم قد تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا سب اہل دربار سے کہا کہ وہ شخص آیا کہ جس سے میری
قوت زیادہ ہو گئی میرے بازو قوی ہو گئے یہ جو سمندر نے کہا آفاق نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یہ آپکی ذرہ پروری ہی
مین کب اس لائق ہون یہ سب غلام نوازی ہی سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین تمکو اپنے بھائی کے برابر جانتا ہون
یہ جب کلام ہو چکے آفاق اور اہل دربار سے ملنے لگا کہ آئنہ اندام زوجۂ آفاق نے سمندر کو سلام کیا جب
آفاق سب اہل دربار سے مل چکا اُسوقت پھر طرف سمندر کے متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو کیا حکم ہوتا ہی
سمندر نے جواب دیا کہ تم اپنے تخت کو برابر میرے تخت کے بچھاؤ بس تخت آفاق کا برابر تخت سمندر کے آراستہ ہوا
آفاق مع اپنی زوجہ کے اُس تخت پر بیٹھا اور سب سرداران کے اپنے اپنے مرتبہ سے دربار مین سمندر شاہ کے
بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت آفاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ حکم نامہ حضور کا پہونچا یہ خاکسار فوراً راہی
ہوا مع اپنے لشکر کے مگر مین حال سے ان امرون کے بالکل آگاہ نہ تھا دوسرے یہ امر ہی کہ آپنے پہلے کیون نہ اس
حقیر کو یاد فرمایا جو اسقدر اس معرکہ کو طول ہوا مین آکر اور اُس پار دریاے سبز رنگ کے جا کر قصہ تمام کرتا
ایک کو زندہ نہ رکھتا یا یہ ہوتا کہ وہ لوگ اطاعت قبول کرتے اسقدر طول نہوتا یہ جو آفاق نے کہا
سمندر شاہ نے اول سے آخر تک سب قصہ بیان کیا اور کہا کہ مین نے اس خیال سے تمکو آگاہ نہ کیا اور
نہ طلب کیا کہ یہ لوگ ساحر نہین ہین جب ساحر نہین ہین تو انکا مقابلہ کرنا کیا مشکل امر ہی ایک حملہ مین
سب کا کام تمام ہوگا ساحر غیر ساحر کو ایک پل مین قتل کر سکتا ہی مین نے خیال کیا کہ یہ لوگ کافی ہین جب
طول ہوا تو مین نے اور سب کو طلب کیا تمکو اس سبب سے ہمنے طلب کیا کہ تمھارا جانا انکے مقابلے مین میرا جانا ہی جبکہ
مجھکو مقابلہ کرتے ہوے عار و ننگ ہی تو آفاق کو بھی ضرور ہوگا یہ خیال کر کے مین نے تمکو آگاہ نہ کیا اب جب مین نے
دیکھا کہ یہ امر حد سے زیادہ گذر گیا اب بدون میرے جائے یہ کام سرانجام نہ پائیگا بس مین نے خیال کیا
کہ کسی کو یہان کا بادشاہ کرون اور خود براے مقابلہ جاؤن چنانچہ فکر کرتے کرتے یہ امر خیال مین آیا کہ
آفاق کو طلب کر کے یہان کا بادشاہ کرون اور خود براے مقابلۂ اہل اسلام جاؤن بس مین نے
تمکو طلب کیا اب تم یہان کی حکومت کرو مین اہل اسلام کے مقابلے کو جاتا ہون آفاق نے جواب دیا
کہ حکومت آپکو مبارک رہے یہ جان نثار براے مقابلہ جائیگا میری موجودگی مین آپ کیون جائین
جبکہ ہم ایسے جان نثار و سر فدا کرنے والے موجود ہون سمندر شاہ نے جواب دیا کہ مین یہ خیال کرتا ہون
کہ تمکو اُنکے مقابلہ سے عار ہوگا مین خود کیون نہ جا کر مقابلہ کرون اور تم یہان حاکم رہو بلکہ تمھارے یہان
بیٹھنے سے ایک یہ امر ہوگا کہ شہر کا بخوبی بندوبست ہوگا میری موجودگی سے زیادہ ہوگا میرے نزدیک
مناسب ہی کہ تم یہان قیام کرو آفاق نے جواب دیا کہ یہ تو ممکن نہین آپ یہان تشریف فرما ہون
یہ خاکسار جا کر مقابلہ کرے گا ہان جب مین ہون اُسوقت آپکو اختیار ہی سمندر شاہ کی مرضی یہی تھی یہی

سبب سے تو طلب کیا تھا کہ مین یہان قیام کرونگا آفاق کو براے مقابلہ روانہ کرونگا جب آفاق نے
یہ کہا سمندر رنے کہا کہ خیر جو تمھاری مرضی مگر ایک دو روز یہان قیام تو کرلو آفاق نے جواب دیا کہ اب
مین مقابل اہل اسلام جاکر قیام کرونگا اسی سبب سے مین نے اپنے لشکر کو خیمہ کش ہونے کا حکم نہین دیا
مین نے یہ قصد کرلیا ہی کہ اب جو کمر کھولونگا تو اہل اسلام کے مقابلے مین کھولونگا لہذا آپ اجازت دین
مین تو یہان نہ آتا اسی طرف چلا جاتا مگر ایک سبب سے آیا کہ آپکو آگاہ کردون جب یہ امر سمندر رنے
سُنا جواب دیا کہ تمکو سپرد خداوند تصویر کیا تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے تمکو حقیر تصور کرکے براے مقابلہ اہل اسلام
اجازت دی بلکہ تمھارے اصرار سے دوسرے مین نے یہ خیال کرلیا کہ جیسے مین گیا ویسے تم بس جب مین تمھارا
بھی جانا مثل اپنے جانے کے خیال کرتا ہون تو تمکو ناگوار نہوگا آفاق نے جواب دیا کہ مین کیون برا ماننے لگا جبکہ
مین نے خود اصرار کرکے اجازت لی اب مین رخصت ہوتا ہون سمندر رنے کہا کہ جاؤ بس آفاق سمندر رسے رخصت
ہوکر چلا سمندر رنے کہا کہ اے آفاق جو کوئی میرا مددگار آئیگا مین اُسے تمھاری کمک کے لیے روانہ کرونگا اور مین نے
طائران سحر مقرر کیے ہین وہ دمبدم کی خبر دیتے رہینگے آفاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی گو کمک مجکو درکار نہین ہی
مگر مین آپکے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون بس یہ کہکر اور تخت سحر کو اپنے اُڑا کر سمندر رادر کل اہل دربار سے
صاحب سلامت کرکے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا باہر دربار کے آکر اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر کیونکہ اُسکا لشکر
اُسی طور سے ابر سحر مین قیام پذیر تھا بس لشکر کو لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا یہ تو اُدھر کو چلا اب خبر ان
شہر پہونچکر شہر پناہ کے دروازے پر قیام کیا راوی نے بیان کیا ہی بعد روانہ ہونے آفاق کے چیر بیگ
زخم بیگ رعد نین تن دار بیگ وغیرہ نے مع ساٹھ ہزار سپاہ کے شمالی دروازے پر قیام کیا اور خود
اپنے سرداروں کو لیکر داخل شہر ہوے اور دربار مین آئے درگہ سالار سے اطلاع کراکے دربار مین
داخل ہوے سمندر رشاہ کو مجرا کیا اُسکے بعد سب اہل دربار سے کرسیان بیٹھنے کو مرحمت ہوئین
سب اُسپر بیٹھے سمندر رشاہ نے مزاج پوچھا انھون نے جواب دیا کہ آپکی جان و مال کو دعا کرتے ہین اور ترقی جاہ
کے خواستگار ہین آپ یہ فرمائیے کہ ہم غلامون کو کس لیے طلب کیا ہی سمندر رشاہ نے جواب دیا کہ تمکو اپنی کمک
کے لیے طلب کیا ہی کیونکہ اہل اسلام نے ہمپر لشکر کشی کی ہی دریاے سبز رنگ سے یہان تک انکا
قبضہ ہوگیا ہی تھوڑے دن ہوے کہ قسیم و نسیم وغیرہ آئے تھے جبکہ یہ لوگ آچکے ہین اور لشکر انکا فروکش
ہوچکا ہی کہ قسیم میرے پاس آئے اور مجھ سے اجازت لیکر اُنکے مقابلے مین اُترے لڑائی شروع ہوئی
کئی مقابلے ہوے آخر کو انھون نے قسیم وغیرہ کو قتل کیا لشکر کو شکست دی یہ لوگ بڑے زبردست
ہین مین اس فکر مین تھا کہ کوئی میرے مددگارون مین سے آئے تو مین براے مقابلہ روانہ کرون چنانچہ
مین نے کل اپنے خراج گذارون کو نامے تحریر کیے اُنمین سے قسیم وغیرہ آئے تھے سو قتل ہوے اب تم لوگون کو
طلب کیا آفاق جادو کو طلب کیا تھا سو وہ آیا اور مجھ سے اجازت لیکر اپنے لشکر سمیت براے مقابلہ اہل اسلام
گیا ہی بس تم بھی اپنے لشکر کو لیکر آفاق کی کمک کو جاؤ یہ سنکے انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب ہمکو کوئی عذر نہین ہی
یہ حکم دیکر سمندر رنے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مکان پر آئے چیر بیگ وغیرہ اپنے لشکر مین آئے وہ شب اُسی
مقام پر بسر کی بوقت سحر لشکر لیکر طرف اہل اسلام کے کوچ کیا یہ تو ادھر سے چلے اُدھر آفاق بھی بوقت صبح شہر پناہ
سے کوچ کرکے چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ چھ دن گذر گئے تھے اب دو یوم اُس ہفتہ مین باقی تھے یہان دربار
آراستہ تھا بادشاہ تخت پر جلوہ گر تھے صاحبقران و بگل سب سردار اپنے اپنے مقام پر پروے بارگاہ کے
اُٹھے ہوے تھے کہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آج چھ دن ہوے ہین بلکہ شب پندرہ دن کے

ہوے ہین جنگ کو فتح کیے ہوے اور چھ دن تو اُس واقعہ کو ہوے ہین کہ جب یہ راے قرار پائی تھی کہ نامہ لکھا جائے
تو سہراب نے عرض کیا تھا کہ بعد ایک ہفتہ کے اب اُس ہفتہ مین دو روز باقی ہین صاحبقران نے جواب مین کہا کہ
جی ہان پرسون مین ضرور نامہ تحریر کرونگا کیونکہ کہان تک مین اسکا انتظار کرونگا کہ کوئی براے مقابلہ آئے سہراب
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ بھئی اب تمھاری کیا راے ہے پرسون نامہ لکھون یا نہ لکھون سہراب نے عرض کیا کہ
کیا مین عرض کرون مجکو گمان تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور براے مقابلہ آئیگا کیونکہ خود سمندر منچلا ہے اور جسقدر سردار ہین اُسکے
وہ سب منچلے ہین انکو کب تاب ہوگی کہ وہ یہ خبر پائین کہ لشکر نے شکست کھائی اور وہ مقابلے کو نہ آئین یہ معلوم
تھا کہ سمندر خود براے مقابلہ نہ آئیگا ہان کسی کو ضرور روانہ کرے گا مگر نہ معلوم کیا ہوا جو براے مقابلہ نہ آیا
صاحبقران نے فرمایا کہ اس سے کیا غرض خیر دیکھا جائیگا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ شہر سمندریہ کی طرف سے ابر گلنار گون
پیدا ہوا اُس سے بارش یاقوت ہوتی تھی ابر مین چمک و کڑک برق کی تھی اور بادل کی گھنگھور گرج تھی یہ حال دیکھکر
جو سرداران خوش مزاج عاشق تن تھے اُس ابر کو دیکھکر اُنکے دل مین اُمنگ پیدا ہوئی کہ سیر صحرا کرین آگے آگے
اُس ابر کے ایک ابر تیرہ و تاریک تھا کہ جس سے کسی قدر بارش مثل چھڑکاؤ کے ہوتی جاتی تھی اُس ابر کے سبب سے
صحرا کا اور رنگ ہوگیا طائر ابر اصلی خیال کرکے اپنے اپنے مقام کی طرف جانے لگے طاؤس صحرائی ابر کو دیکھکر
خوش ہونے لگے کوئل کی صدا آنے لگی صاحبقران نے فرمایا کیا گھٹا اُٹھی ہے اسکو دیکھکر شکار کی رغبت ہوتی ہے شعر
تندو پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد ۔ مے بکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد ۔ بادشاہ نے فرمایا کہ یہی دل چاہتا ہے جو سردار زیادہ منھ چڑھے
تھے اُنھون نے تو عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلین ابھی بادشاہ نے جواب نہ دیا تھا کہ وہ ابر قریب اُس
صحرا کے آکر شق ہوا کہ جہان پر لشکر قسیم و جسیم فردکش تھا جب سے وہ لشکر تباہ ہوا ہے وہ مقام خالی ہے
وہ ابر آکر اُس مقام پر قائم ہوا اور شق ہوا اُس سے اژدر آتش فشان اُنکے پشتون پر علم کہ جنکے پھریرے
سیاہ رنگ کے اُنپر تعریف خداوند تصویر تحریر تھی آکر ایک طرف قائم ہوے اُس ابر سے اسقدر بارش ہوئی کہ
وہ جو گرد و غبار صحرا تھا بیٹھ گیا وہ اژدر ایک طرف ٹھہرے اُس ابر کے بعد ابر گلنار رنگ ظاہر ہوا جب کہ
صاحبقران و بادشاہ و اہل دربار نے یہ رنگ دیکھا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو کسی لشکر کی آمد ہے ساحرون کا لشکر
شہر سمندریہ سے ہمارے مقابلے کو آیا ہے یہ ابر اُس ساحر کی آمد کا ہے دیکھو وہ ابر سے اژدر پیدا ہوے سب نے
عرض کیا بجا ارشاد ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ خبر منگاؤ کہ یہ کون ساحر آیا ہے یہ خود
سمندر شاہ تو نہین ہے سہراب نے عرض کیا کہ سمندر شاہ کی آمد کا یہ طریقہ نہین ہے جب وہ لشکر کو لیکر
کسی کے مقابلے کو جاتا ہے تو جاہ و حشم سے جاتا ہے یہ اور کسی ساحر کی آمد ہے کسی نہ کسی ملک کا بادشاہ ہوگا
کہ اُسنے براے کمک اسکو طلب کیا ہوگا وہ آیا ہے سمندر نے اُسکو آپکی طرف روانہ کیا ہے سمندر خود نہ آئیگا
ابھی پرسون اُسکے ہوا خواہ مقابلہ کرینگے آپ اطمینان رکھین جو کوئی ہوگا مین خود عرض کرونگا کوئی ہرکارون
کے جانے کی ضرورت نہین ہے کیونکہ مین سب کو پہچانتا ہون آیندہ آپکو اختیار ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کیا
ضرورت ہے جو بیکار ہرکارون کو زحمت ہو کہ اُس ابر گلنار سے تختہاے سحر ظاہر ہوے کہ اُنپر ساحر سوار تھے وسط مین
اُنکے تخت پر آفاق و آشفتہ اندام تھی آفاق کے سر پر تاج کج رکھا ہوا قباے نادر کار زیب تن اور جواہرات
ہر قسم کا پہنے ہوے برابر اُسکے اُسکی زوجہ یہ عورت بہت حسین و خوبصورت ہے آئنہ اسکے روبرو لگا ہوا ہے سر سے
پاؤن تک زیور مین غرق گلنار جوڑا پہنے ہوے بیٹھی ہے ہنس ہنس کر اپنے شوہر سے باتین کر رہی ہے ان شوہر و زوجہ
مین اسقدر محبت ہے کہ کم ہوگی زوجہ کی زندگی شوہر کے بھروسے پر ہے اور شوہر کی حیات زوجہ کے بھروسے پر ہے بڑا اُنس
ہے کیون نہو کہ نہ ایسی حسین عورت ہوگی نہ ایسا خوبصورت مرد ہوگا عقب مین اُنکے لشکر ہے چند ساحر اُس صحرا مین لشکر

قسیم کے تھے وہ بھی اس لشکر کو دیکھکر اُس لشکر مین شامل ہوئے ہرکارے لشکر کے ہمراہ آئے تھے جو کہ لشکر اسلام
سے واقف تھے اُنھون نے آفاق سے عرض کیا کہ وہ سامنے لشکر اسلام فروکش ہی بس آفاق نے لشکر کے
اُترنے کا حکم دیا ہر ایک ساحر اپنی سواری سحر کو ہوا پر سے زمین پر لایا عقب مین لشکر کے اژدرون پر خیمہ وغیرہ
لدے ہوئے تھے سب ساحرون نے خیمہ وغیرہ برپا کیے آفاق کی بارگاہ برپا ہوئی اُدھر اسکو تو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ
سامنے لشکر اسلام فروکش ہی اُدھر سہراب نے صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور یہ آفاق جادو آیا ہی جو قبل ازین سمندر شاہ
کا وزیر تھا یہ ایسا ساحر زبردست ہی کہ جسکا مثل و نظیر نہین ہی خصوصاً اسکی زوجہ بڑی ساحرہ ہی کہ اپنا مقابل نہین
رکھتی ہی ماہیان و سحران اُسکے روبرو طفل مکتب کا مرتبہ رکھتی یقین معلوم ہوتا ہی کہ اسکو سمندر نے طلب کر کے
آپکے مقابلے کو روانہ کیا ہی ای خداوند یہ جبکہ وزیر تھا اسنے وہ وہ خیر خواہی کی ہی کہ جسکے سبب سے یہ ہوا کہ سمندر
نے اسکو ملک آفاقیہ کا بادشاہ کیا یہ جب سے بادشاہ ہوا اسنے وہ عدل و انصاف سے کام لیا کہ تمام رعایا اس سے
خوش ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اگر آیا ہی تو اپنی سزا کو پہونچے گا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر آفاق اور اُسکا لشکر اُترا
ایک ساحر کو اُسنے طرف صاحبقران کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ ای صاحبقران مین اس امر کا خواستگار ہون
کہ مین آج آکر پہونچا ہون مجکو مہلت دی جائے ایک ہفتہ کی تاکہ مین اپنا سامان کر لون میرے نزدیک تو یہ امر
بہتر ہی کہ سمندر شاہ کی اطاعت کرو یہ اور مقام نہین ہی کہ تمھارا قبضہ ہو جائے یہان ضرور تمھارا اقبال
ساتھ ادبار کے بدلے گا کوئی نہ کوئی غلام سمندر شاہ تم پر غالب آئیگا دوسرا امر یہ ہی اگر اطاعت بادشاہ کی
نہین منظور ہی تو تم یہان سے چلے جاؤ مین بادشاہ سے کہہ لونگا یہان سے سرحد نجاے اُسکے اُدھر تمھاری
عملداری رہے اُدھر سمندر شاہ کی یہ بھی اس سبب سے کہ تم نے محنت کر کے ان مقامات پر قبضہ کیا ہی یہ تم پر
رعایت کیجاتی ہی ورنہ یاد رکھو کہ ایک پل مین تمھارا سارا لشکر تباہ ہوگا ایک یہان سے زندہ نہ جائیگا سب
طعمۂ نہنگ اجل ہونگے دریاے فنا مین غرق ہونگے پھر بدون اطاعت کے اور ترک مذہب اسلام کے
تمکو پناہ نہ ملے گی آئندہ تمکو اختیار ہی یہ نہ خیال کرنا کہ مین تم سے دب کر یا کسی خوف سے یہ پیام دیتا
ہون بلکہ تمھارے حال پر رحم کھا کر اور یہ خیال کر کے کہ اسقدر لوگون کی مفت جان برباد ہوگی
اس سے یہ بہتر ہی کہ تم چلے جاؤ ورنہ کیا ضرورت تھی کہ مین تمکو یہ پیام دیتا کیونکہ میری طبیعت انصاف
پسند ہی مین کسی پر ظلم نہین کرتا ہون بس مین یہ چاہتا ہون کہ تمھارے اور بادشاہ کے صلح ہو جاے
اگر صلح نہین منظور ہی تو ایک ہفتہ کے بعد آمادۂ مقابلہ ہونگا مین تم سے مقابلہ کرونگا یہ پیام اُس ساحر
کے ہاتھ روانہ کیا یہان دربار آراستہ تھا کہ وہ ساحر آکر پہونچا بحکم صاحبقران اندر بارگاہ کے آیا
بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا اور پیام آفاق کا صاحبقران سے بیان کیا صاحبقران نے
فرمایا کہ میری طرف سے آفاق سے کہنا کہ ہم وہ لوگ نہین ہین کہ اپنے قصد سے باز آئین جس امر کا
قصد کر لیا پھر اُس سے نہین پھرتے ہین تم ہم پر رحم نہ کرو جو تمھارے بنائے بن سکے قصور نہ کرو نہ ہم
اطاعت کرینگے نہ ہم ترک اسلام کرینگے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مذہب حق کو ترک کر کے دین باطل اختیار
کرین ہزار ہزار لعنت ہی اصنام پرستی پر یہ سب مذاہب باطل ہین سواے مذہب اسلام کے یہ مذہب
حق اور دین برحق ہی ہم کیونکر اسکو ترک کر سکتے ہین آفاق سے کہنا کہ اب ایسے کلام ہم سے نہ کرنا بلکہ ہماری
یہ خواہش ہی کہ تم بھی دین اسلام قبول کرو اور تصویر پرستی کو ترک کرو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو
مثل ماہیان و سحران وغیرہ کے قتل ہو گے تمنے جو ایک ہفتہ کی مہلت مانگی ہی تو یہ ہمکو منظور ہی اور ہم تو تمکو
یہان سے بدون فتح کیے نہ جائینگے اور پیام و سلام سے کچھ نہ حاصل ہوگا ہم جنگ پر آمادہ ہین جب تمھارا

جی چاہے خواہ کل خواہ بعد ایک ہفتہ کے یہ پیام دیکر اور خلعت دیکر اُس ساحر کو رخصت کیا وہ ساحر
وہان سے طرف اپنے لشکر کے چلا اور اپنے لشکر مین پہونچکر جو جواب صاحبقران نے آفاق کے سوال کا دیا تھا بیان
کیا آفاق نے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ لوگ یون نہ مانینگے کیونکہ ساحرون کو قتل کرکے بہت مغرور ہوگئے
ہین خیر بعد ایک ہفتہ کے معلوم ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دن تو آفاق نے بسر کیا رات ہوئی دربار
کیا آفاق کے اس کلام کا کسی نے جواب نہ دیا جب رات ہوئی آفاق نے دربار برخاست کیا اپنے خیمہ
آرام مین جاکر آرام گزین ہوا یہان بادشاہ نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمہ مین گئے طلایہ
کا بندوبست ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا وہ رات بسر ہوئی کہ صبح کو آفاق نے دربار کیا ادھر بادشاہ نے
دربار کیا ابھی دربار برخاست نہوا تھا کہ صحرا سے گرد اُٹھی جربک وخربک وداربک مع اپنی سپاہ کے
پہونچے دونون لشکرون کے ہرکارے برائے خبر گئے دریافت کیا معلوم ہوا کہ سمندر شاہ نے جربک
روئین تن وخربک وداربک کو برائے کمک آفاق روانہ کیا ہی یہ وہ لشکر لیکر آئے ہین جربک وغیرہ
یہ دریافت کرکے کہ لشکر آفاق کس طرف فرودکش ہی اُس طرف کو روانہ ہوئے ادھر ہرکارون نے
آفاق کو آکر خبر دی کہ آپکی کمک کو سمندر شاہ نے سپاہ روانہ کی ہی اسکے افسر جربک وخربک ہین
یہ سُنکے آفاق نے سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا وہ سردار آکر انکو لیگئے اُنھون نے بارگاہ مین جاکر
آفاق کو سلام کیا انکے بھی ڈنگل اُس بارگاہ مین قرینے سے آراستہ ہوئے انکے بھی سردار اپنے مرتبے سے
بیٹھے انکا بھی لشکر اُترا خیمہ وغیرہ برپا ہوئے لشکر اُترا ادھر اہل اسلام کے ہرکارون نے صاحبقران
سے آکر عرض کیا کہ سمندر شاہ نے آفاق جادو کی کمک کو لشکر روانہ کیا ہی یہ وہ لشکر آیا ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ آئے ہین تو آنے دو کیا بنا لینگے یہ فرماکر دربار برخاست کیا اُدھر آفاق
نے جربک وغیرہ سے اپنا پیام روانہ کرنا اُسکا جواب آنا سب بیان کیا اور کہا کہ ایک ہفتہ
کی مہلت لی ہی بعد اس ہفتہ کے مقابلہ کرونگا اُنھون نے کہا کہ جو آپکی راے ہم آپکے تابع حکم ہین
اب انکو تو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی اور اس فکر مین کہ یہ ہفتہ تمام ہولے تو مقابلہ ہو ہر ایک بندوبست
مقابلہ کر رہا ہی اور صاحبقران کو انکے مقابل اب حال زمرد جادو کا تحریر ہوتا ہی کہ اسنے یہ فکر
کی تھی کہ کسی تدبیر سے چند سرداران اسلام کو گرفتار کرکے اپنے پاس لاؤن اُنکو لیجا کر سمندر شاہ
کی نذر کرون اور اپنے نہ آنے کی معذرت کرون کہ مین اس فکر مین تھا جب میری فکر ہوگئی تو مین
حاضر خدمت ہوا یہ تو اس فکر مین تھا اسنے اپنے سردارون سے کہا کہ مین نے فکر کر لی ہی تم چند ساحر
زبردست میرے ہمراہ چلو مین سردارون کو گرفتار کرکے تمھارے ذریعہ سے اس پہاڑ پر بھیجدیا کرونگا
بس چند ساحرون کو لیکر یہ اپنے پہاڑ یعنی زمرد کوہ پر سے اُترا اور راہ طی کرکے قریب لشکر اسلام
آکر اسنے قیام کیا اتفاق سے یہ اُس زمانہ مین پہونچا کہ جبکہ سردار برائے شکار جایا کرتے تھے
دن بھر شکار کھیلتے تھے رات کو لشکر مین چلے آتے تھے کہ اسکو ساحرون نے خبر دی کہ لشکر اسلام
کے چند سردار ہر روز برائے شکار صحرا کو جاتے ہین یہ بہت خوش ہوا اور اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ کل صبح کو مین نے دو ایک کو تو اسیر کیا اُسکی تدبیر یہ ہی کہ تم مین سے دو آدمی بصورت ہرن
بنین اور جب وہ شکار کنان قریب آئین تو جست کرکے فلان مقام پر لائین مین گرفتار کرلونگا
یہ جو تدبیر زمرد نے بیان کی سب نے پسند کی اور سب نے کہا کہ آپنے یہ تدبیر اچھی کی ہی بس وہ رات
بسر کی صبح کو زمرد اپنے اُس مقام کی طرف ساحرون کو لیکر روانہ ہوا اور دو ساحر ہرن بنکر جنگل کی طرف روانہ

ہوئے اور جا کر ہرنون مین ملے ادھر اُدھر چرنے لگے کہ سردار شکار کھیلتے ہوئے پہونچے جب ہرن نے بعد ایسے
سم مرکب سُنی جست و خیز کی اور ہر ایک طرف کوہ کے روانہ ہوئے ہر ایک سردار نے ایک ایک ہرن کے
عقب مین مرکب مہمیز کیا وہ ہرن بھاگا یہان تک چند قدم پر جا کر ہر ایک نے اپنے اپنے ہرن کو شکار
کر لیا مگر شہنشاہ و امیر الزمان نے اُن ہرنون کے عقب مین مرکب جولان کیا تھا کہ جو ساحر تھے سحر
سے صورت ہرن بنے ہوئے تھے بس یہ دونون صاحب مرکب ڈالے ہوئے اُنکے عقب مین چلے جاتے ہین
جو ہرن کہ شہنشاہ کا تھا شہنشاہ اُسکے عقب مین چلے آتے تھے وہ قریب ایک پہاڑ کے پہونچا اور جست کر کے
درے مین چلا گیا چونکہ یہ اُسکے عقب مین پریشان بہت ہوئے تھے انکو غصہ بہت تھا یہ بھی درے مین آئے
یہان آ کر دیکھا کہ ہرن کا نشان تک نہین ہے یہ اُسکو تلاش کرنے لگے ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اُس سے
دو ہاتھ پیدا ہوئے وہ دونون ہاتھ مرکب کو پکڑ کر مع شہنشاہ کے اُس غار مین لیگئے اور جو ہاتھون کے
پیدا ہونے سے ظاہر ہوا تھا اُس غار کا نشان تک بعد جانے شہنشاہ کے باقی نرہا انکا حال پھر تحریر ہوگا
اُدھر امیر الزمان جو اُس ہرن کے عقب مین مرکب مہمیز کر کے چلے تھے وہ ہرن جست کرتا ہوا ایک مقام پر پہونچا
یہ بھی وہ مقام ہے جہان کا زمرد نے پتہ دیا تھا اُس مقام پر سبزہ لگا ہوا تھا چرنے لگا یہ مرکب کو بڑھا کر اُسکے
قریب آئے اور کمند اُٹھا کر اُسپر ماری جیسے کمند اُسپر رہا کی کہ ایک برق چمکی انکی آنکھ بند ہوگئی غبار بلند ہوا
اب نہ مرکب تھا نہ امیر الزمان وہ بھی غائب ہوگئے جب یہ بھی غائب ہوگئے اب ملاحظہ فرمائیے وہ سردار
جو کہ ہرن کا شکار کر چکے تھے اپنے اپنے ہرن شکار بند مین باندھکر طرف خیمون کے آئے اور داخل خیمہ ہوکر خادمون
سے اُسکے کباب تیار کرا کے کھانے لگے کہ خادمان شہنشاہ و امیر الزمان نے آکر عرض کیا کہ ہمارے آقا کہان
تشریف رکھتے ہین کیونکہ اُنکے خاصہ نوش فرمانے کا وقت گذر گیا ابھی تک تشریف نہین لائے اُنھون نے جواب دیا
کہ ہم اور وہ یہان سے ہمراہ گئے تھے ایک مقام پر بہت ہرن چر رہے تھے ہم سب نے اُنپر مرکب اُٹھائے وہ ہرن
بھاگے ہر ایک نے اپنا مرکب ایک ہرن کے عقب مین مہمیز کیا اب ہمکو اُنکی خبر نہین ہے کہ وہ لوگ کیا ہوئے ہم تو
اپنے شکار کو شکار کر کے اپنے خیمہ مین لے آئے وہ بھی آتے ہونگے وہ لوگ یہ سُنکے خاموش ہوئے اپنے مقام پر چلے آئے
انتظار کرنے لگے یہان تک کہ وقت سہ پہر کا آیا وہ سردار نکلے کہ شکار کو جائین اُن خادمون نے پھر آکر عرض کیا کہ
ابھی تک ہمارے آقا نہین آئے اب ہم کہان تلاش کرین یہ سُنکے وہ سردار خود حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم اُنکو
تلاش کرتے جاتے ہین یہ کہکر مرکب اُٹھائے ہر ایک ایک طرف کو چلا سکندر بن فرخ لقا ایک طرف کو اپنے
مرکب اُٹھائے چلے جاتے تھے کہ اُنھون نے دیکھا کہ ایک درخت کے سایہ مین ایک پیر مرد کھڑا ہے یہ اُسکے قریب مرکب
بڑھا کر آئے اُس پیر مرد سے دریافت کیا کہ اے مرد خدا کیا تم اسی مقام پر تشریف رکھتے ہو اُسنے ایک مرتبہ سر اُٹھا کر
دیکھا سر اُٹھا کر دیکھنا تھا کہ سکندر غش کھا کر مرکب پر سے زمین پر گرے ایک تڑاقہ ہوا وہ پیر مرد اور مرکب اور
سکندر سب غائب ہوگئے ایک طرف ملوک گئے تھے اُنپر یہ بلا نازل ہوئی کہ ایک تکیہ ملا یہ اُس تکیہ پر
گئے کہ ایک مرتبہ قبر شق ہوئی یہ مع مرکب اُس قبر مین غائب ہوگئے اسی طور سے اور ایک سردار کہ نام اُسکا گرگین
تھا شوہر ملکہ غزالان یہ بھی ایک مقام پر پہونچے دیکھا کہ ایک فقیر ایک چبوترے پر بیٹھا ہوا ہے یہ اس خیال سے
اُسکے قریب گئے کہ اُس سے دریافت کرین کہ تمنے کسی کو ادھر عقب مین ہرن کے جاتے ہوئے تو نہین دیکھا
یہ جب اُس چبوترے کے قریب پہونچے کہ ایک مرتبہ اُس مرد پیر یعنی فقیر نے سر اُٹھایا اور انکی طرف دیکھا اور پھر سر
جھکا لیا اور کچھ پڑھنے لگا کہ یہ مرکب پر سے اُتر کر اُسکے قریب گئے اور کہا کہ اے درویش حق آگاہ آپنے تو کسی کو
عقب مین ہرن کے ادھر سے جاتے ہوئے نہین دیکھا اُس فقیر نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا کہ جب

انھون نے دیکھا کہ اُسنے جواب نہ دیا انھون نے پھر اُس سے وہی سوال کیا اُسنے پھر جواب نہ دیا اسی طور سے تین مرتبہ ہوا
جب جواب نہ ملا تو گرگین نے برہم ہوکر کہا کہ ای فقیر تو کیا بہرہ ہی جو میری بات کا جواب نہیں دیتا ہی مین دیر سے
تجھسے کلام کر رہا ہون یہ جو گرگین نے کہا اسپر بھی اُسنے جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا ہنوز انکو غصہ آیا اور ایک مرتبہ
اپنے مقام پر سے یہ کہکر اُٹھے کہ تو یون نہ جواب دیگا جب تک سزا نہ پائیگا بڑا مغرور ہی فقیر کو ایسا غرور نہ چاہیے یہ فقیرون کی
شان کے خلاف ہی کہ لوگ کلام کرین اور وہ جواب نہ دین معلوم ہوا تو فقیر نہیں ہی کوئی مکار ہی یہ کہکر اُسکی طرف چلے
کیونکہ اُسنے اس کلام کا بھی جواب نہ دیا تھا یہ اُسکی طرف اسی خیال سے چلے کہ اُسکو اسکی سزا دون جب اُسکے قریب
پہونچے اُسکے ہاتھ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ ای مغرور مین تجھسے کلام کرتا ہون تو اسقدر مغرور ہی کہ جواب نہیں دیتا ہی
کیا سوتا ہی جیسے ہی ہاتھ اُسکے قریب پہونچا ایک تڑاقہ ہوا بجلی چمکی انھون نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ تڑاقہ کیسا ہوا کہ غبار بلند ہوا
اب جو غبار برطرف ہوا نہ گرگین تھا اُس مقام پر نہ وہ فقیر نہ وہ چبوترہ یہ بھی غائب ہو گئے شام قریب تھی اور جو سردار ادھر
اُدھر گئے تھے وہ تلاش کرکے چلے اُنکو کوئی بلا نہ ملی یہ اپنے مقام پر آئے اُنکے لوگون سے دریافت کیا کہ وہ لوگ آئے
انھون نے کہا کہ ابھی تک تو نہیں آئے اتنے مین رات ہوگئی ان سردارون سے خادمان سکندر و مالوک و گرگین نے
آکر عرض کیا کہ ہمارے آقا آپکے ہمراہ برائے تلاش شاہزادہ گئے تھے مگر ابتک نہیں واپس آئے پہر رات کے قریب
آئی ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ کیا یہ صاحب بھی نہیں تشریف لائے نہ وہ دونون صاحب یہ کیا بلا آئی خداوند کریم
خیر کرے اب اسوقت کہان تلاش کرین نہ ہم اب لشکر کو جائینگے کیونکہ صاحبقران کو کیا جواب دینگے ان سردارون نے
اُسی مقام پر قیام کیا یہ تو یہان اس فکر مین ہین کہ صبح ہولے تو پھر برائے تلاش نکلین اُدھر کا حال سماعت ہو کہ
جب زمرد آن دونون ساحرون کو یہ تعلیم کرکے کہ تم ہرن بنکر جاؤ اور سردارون کو لگا کرلے آنا تم فلان درے
مین اور تم فلان مقام پر بس یہ اور ساحرون کو لیکر طرف صحرا کے چلا رات کو جب اسکو ساحرون نے خبر دی تھی
کہ سردار برائے شکار کل صبح کو آئینگے تو یہ بھی کہا تھا کہ فلان مقام پر اُنکے خیمے برپا ہین بس یہ بوقت صبح پہلے اُس
مقام پر آئے تھے اور سردارون کو پہچان لیا تھا بس زمرد ساحرون کو لیکر اُس درے مین آئے کہ جہان تک اُس
ساحر کو پتہ دیا تھا اُن ساحرون سے کہا کہ تم لوگ یہ کرو کہ ایک تو فلان مقام پر جا کر قیام کرو جب وہ ہرن
کسی سردار کو لیکر اُس مقام پر آئیگا اور وہ ہرن قیام کریگا یعنی وہ سردار اُسکے پکڑنے کی فکر کریگا تم برق چمکا کر
اُسکو گرفتار کرلینا اُسنے کہا کہ اچھا وہ ساحر روانہ ہوا ایک ساحر اس کام پر مقرر کیا کہ تم بھی جا کر سردار کو
اسیر کرلاؤ تیسرا ساحر اور روانہ کیا اور جو تھا بھی چنانچہ اُس ساحر نے یہ فکر کی کہ کوئی سردار کسی طرف کو
چلے تو مین تدبیر کرون ہر ایک ساحر اپنی فکر مین تھا اور یہ خود اُس درے مین بیٹھا چنانچہ پہلے زمرد نے
شہنشاہ کو اور اُس ساحر نے امیر الزمان کو جسطور سے مذکور ہوا ہی گرفتار کرلیا اور اُن ساحرون نے ان
سردارون کو اسیر کیا جیسا کہ بالا تحریر ہوا بس زمرد شہنشاہ کو گرفتار سحر کرکے اُس مقام پر لایا کہ
جہان اسنے مقام قیام مقرر کیا اور ساحرون کا انتظار کرنے لگا کہ وہ ساحر امیر الزمان کو لیکر آیا اسکو بھی
اسنے گرفتار سحر کیا تھا اُن ساحرون کا انتظار کرنے لگا کہ وہ ساحر اُن تینون سردارون کو لیکر پہونچے
اُنکو بھی گرفتار سحر کیا بس اُسیوقت زمرد نے چند ساحرون کے ذریعہ سے اُن سردارون کو زمردکوہ کی طرف
روانہ کیا اور خود رات کو اُس مقام پر آیا کہ جہان خیمے وغیرہ برپا تھے اور وہ سردار جو باقی رہ گئے تھے
اس فکر مین تھے کہ صبح ہولے تو ہم اُنکی تلاش مین روانہ ہون کہ ہر ایک اپنے خیمے مین تھا کہ زمرد پہونچا
اسنے سحر کیا کہ سب کو ایک عالم غنودگی طاری ہوا بس یہ ہر ایک کے خیمہ مین آیا اور سحر سے گرفتار کرکے
لیگیا اب سردار ہین ہین سے سوائے ملازمین کے کوئی نہین رہا جو کہ معزز ہو بلکہ انکین چند عزیز صاحبقران بھی تھے

وہ گرفتار ہوگئے پس زہرہ نے انکو بھی اسیر سحر کرکے طرف زہرہ کوہ کے روانہ کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب صبح
ہوئی تو یہان ان لوگون مین غل وشور ہوا کہ کوئی سردارون کو رات کو جو کہ باقی رہ گئے تھے جرا کر لے گیا
دوپہر تک ان سب نے سب کو تلاش کیا کہین سراغ نہ لگا تو پھر مایوس ہوکر سب اسباب لیکر طرف لشکر کے روانہ
ہوئے یہان دربار آراستہ ہے سب سردار حاضر ہین جو کہ شکار کو گئے ہین انکی کرسیون و دنگلون پر غاشیہ پڑے ہوئے
ہین کہ ایک مرتبہ بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ سب کو معلوم ہوتا ہے وہ سردار شکارگاہ سے واپس نہین آئے
کیونکہ جب واپس آتے تھے تو صبح کو دربار مین آکر پھر شکار کو جاتے تھے صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ جی ہان
نہین آئے ہونگے بادشاہ نے فرمایا کہ اب جو وہ آئین تو انکو منع کر دیا جائے کہ اب وہ شکار کو نہ جائین کیونکہ
لشکر حریف مقابل ہے آخر ارادہ ہے صاحبقران نے فرمایا کہ بہت خوب آپ بجا ارشاد فرماتے ہین یہان یہ تقریر ہو رہی تھی
کہ اُن سردارون کے ملازم حاضر دربار ہوئے مگر عجب صورت سے کہ با حال زار حواس مو پریشان حیران
آکر مجراگاہ پر کھڑے ہوئے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم لوگ لٹ گئے اپنے آقاؤن سے چھٹ گئے یہ ہم پر
فلک غم ٹوٹ پڑا صاحبقران نے جو ملاحظہ کیا تو دیکھا کہ یہ تو ملازم ہین اُن سردارون کے جو کہ برائے
شکار گئے تھے انسے دریافت کیا کہ کیا واقعہ پیش ہوا انھون نے سردارون کا برائے شکار جانا اور شہنشاہ
دا امیر الزمان کا شکارگاہ سے نہ واپس آنا اپنا سردارون سے عرض کرنا انکا برائے تلاش روانہ ہونا
انہین سے بھی چند سردارون کا غائب ہونا آخر کو سب کا شام کو واپس آنا پھر اپنا انسے عرض کرنا انکا فکر کرنا اور
کہنا کہ صبح کو تلاش کرینگے رات کو وہ لوگ بھی خیمہ سے غائب ہوگئے ہمنے دوپہر تک تلاش کیا کہین سراغ نہ ملا
آخر کو واپس چلے آئے کہ آپکو آگاہ کرین یہ واقعہ درپیش ہوا جو کہ ہمنے عرض کیا یہ خبر سنکے صاحبقران نے
طرف بادشاہ کے دیکھا اور فرمایا کہ سنا آپنے کہ یہ لوگ کیا بیان کرتے ہین وہ سب سردار غائب ہوگئے
اس سبب سے نہین شکارگاہ سے واپس آئے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو نیا واقعہ درپیش ہوا سب ہر ایک کو
اس امر کا تعجب ہوا سب کو بڑا صدمہ ہوا خصوصًا بادشاہ و صاحبقران کو شہنشاہ دا امیر الزمان و
سکندر فرخ لقا کا بڑا رنج ہوا اور سردارون کا بھی صدمہ ہوا یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ چند سردار
شکارگاہ پر سے غائب ہوگئے ہین یہ جو خبر لشکر مین پھیلی ہرکارے لشکر آفاق کے بھی لشکر مین موجود تھے
یہ خبر معلوم کرکے اپنے لشکر مین آئے اور آفاق کی بارگاہ مین آکر بیان کیا کہ ہم لشکر صاحبقران مین تھے
کہ یہ خبر آئی کہ چند سردار شکارگاہ پر سے غائب ہوگئے ہین یہ خبر آئی ہے آفاق نے کہا کہ یہ کچھ دریافت
کیا تھا کہ کیونکر غائب ہوئے انھون نے عرض کیا کہ یہ کچھ نہین بیان کیا کہ کیونکر غائب ہوئے آفاق
نے کہا کہ معلوم ہو جائیگا اب لشکر اسلام مین تلاطم مچا ہوا ہے صاحبقران نے بادشاہ سے کہا کہ مجکو تو
یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لشکر حریف آیا ہے اسمین سے کوئی ساحر انکو اسیر کر لے گیا ہے بڑی خرابی ہوئی کیونکہ
دو ایک دن مین تو مقابلہ ہوگا اور سردار غائب ہوگئے ہین اب کیا ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ مین خود
فکر مین ہون کہ یہ کیا امر ہے اسی لیے منع کرتے تھے کہ شکار کو نہ جاؤ مگر انھون نے نہ سنا ہمنے اس سبب سے
منع کیا تھا کہ یہ شہر پرایا ہے یہان ساحرون کا زمانہ ہے کوئی ضرورت شکار کی نہین ہے مگر نہ سنا آخر کو
یہ دن پیش آیا اب بڑی مصیبت پڑی ہے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کیا جائے جو مرضی کریم جو اسکی
مصلحت ہے جو مقابلہ تو ضرور کیا جائیگا یہ فرما کر بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب رخصت ہوکر
اپنے اپنے خیمہ مین آئے اُس روز طلایہ اسد ثانی کے نام پر تھا کیونکہ لشکر امیر مین ہمیشہ سے یہ طریقہ
جاری ہے کہ ہر روز ایک سردار لشکر کا طلایہ پھرتا ہے یہانتک کہ ایک دن صاحبقران کی بھی نوبت آتی ہے

سوائے بادشاہ کے سب طلایہ پھرتے ہین صاحبقران اول وثانی بھی پھرتے تھے بس آج یہان طلایہ کا دن
اسد ثانی کا تھا وہ طلایہ پر جب کوئی دو پہر رات آئی تو گئے طلایہ پھرنے لگا ادھر زمرد نے اپنے ساحرون
سے کہا کہ مین جاتا ہون لشکر اسلام مین اگر ممکن ہوتا ہی تو چند سردارون کو اسیر کرکے لاتا ہون یہ وہان سے
سحر کرکے روانہ ہوا لشکر کے قریب آکے پہونچا دیکھا کہ صدائے بیدار باش و ہوشیار باش بلند ہی یہ اس
فکر مین کھڑا ہوا تھا کہ مین لشکر مین جاؤن کہ دیکھا اسد ثانی طلایہ پھرتا ہوا چلا آتا ہی اسنے دیکھا کہ ایک
سردار چند سوارون کو لیے ہوے طلایہ پھر رہا ہی جیسے اسکے قریب پہونچا اسنے خیال کیا کہ اسکو گرفتار
کرلون پھر اور کی فکر کرونگا یہ خیال کرکے اسنے اسد پر سحر کیا یہ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جو سردار تھے وہ بھی
بیہوش ہوے اسنے ان سبکو گرفتار سحر کرکے ایک مقام پر پوشیدہ کیا اور یہ خود داخل لشکر ہوا چونکہ اسکو تو
معلوم نہ تھا کہ کونسا خیمہ صاحبقران کا ہی اور کونسا بادشاہ کا اور دیگر سردارون کے کون کون
خیمے ہین بس یہ ایک خیمہ پر آیا اور سحر کرکے اندر خیمہ کے گیا دیکھا کہ خادم و خدمتگار بیدار ہین روشنی
ہو رہی ہی اسنے سحر کیا کہ ان سب پر غنودگی طاری ہوئی وہ سب تو بیہوش ہوے یہ اس سردار کو لیکر اس
مقام پر آیا جہان اسد کو پوشیدہ کردیا تھا اسکے بعد دوسرے خیمہ مین آیا دوسرے سردار کو گرفتار سحر کرکے
لے گیا تا صبح یہ چار سردارون کو مع اسد ثانی کے لیگیا اور اپنے مقام پر پہونچکر ان سب کو طرف زمرد کوہ
کے روانہ کردیا یہان جو صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا کہ ایک مرتبہ
خیمہ قیصر صاف باطن سے شور بلند ہوا کہ کوئی ہمارے آقا کو چرا لیگیا یہ اس خیمہ سے شور بلند تھا کہ خیمۂ
عین الزمان و نورالزمان سے بھی شور بلند ہوا کہ ان دونون صاحب کو بھی کوئی خیمہ سے چرا لے گیا
نوکر انکے ملازم روتے پیٹتے ہوے طرف دربار کے چلے ادھر ملازم اسد جو کہ اسد کے
ہمراہ طلایہ پھر رہے تھے اسد کو تلاش کرتے ہوے آتے تھے جب اسد کو نہ پایا تو خیال کیا کہ کسی طرف
چلے گئے ہونگے اسقدر رات تلاش مین بسر ہوئی جب نہ ملے تو وہ بھی لوگ صبح کو طرف دربار کے
چلے ادھر عین الزمان و نورالزمان و قیصر کے نوکر روتے ہوے آئے ادھر سے اسد کے ملازم پہونچے
سب نے بادشاہ و صاحبقران سے واقعہ عرض کیا یہ خبر سنکے اور زیادہ تر عجب ہوا ایک تلاطم
اہل دربار مین مچ گیا صاحبقران و بادشاہ حیران ہوے کہ یہ کیا ہوا کہ سردار اپنے خیمون سے
غائب ہوگئے صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ان لوگون پر تو یہ گمان کیا تھا کہ وہ شکارگاہ
سے غائب ہوگئے اب بیان فرمائیے کہ یہ تو شکارگاہ مین نہین گئے تھے یہ کیونکر غائب ہوگئے
معلوم ہوتا ہی کہ اس آفاق مرتد نے مہلت طلب کی ہی اسلیے کہ اس ہفتہ مین سب سردارون کو سحر
کے ذریعہ سے غائب کرلون تو مقابلہ کرون ہمارے لشکر کے عیار اسقدر غافل ہین کہ حریف آیا اور
اپنا کام کرکے چلا گیا انکو خبر نہوئی اب یہ لوگ بالکل غفلت کرنے لگے ہین یہ فرماکر عیارون کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ اب تم لوگ ایسی غفلت کرنے لگے کہ حریف آکر لشکر سے سردار لیجانے لگا اسکی فکر کرو
خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم بھی غافل ہوگئے ہو آج چار سردار غائب ہوے کل اور غائب ہونگے
ایک دن مین غائب ہو جاؤنگا اسی طور سے لشکر تباہ ہوگا یہ جو صاحبقران نے خواجہ سے اور
سب عیارون سے فرمایا انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ غافل نہ تھے ہمکو یہ حال معلوم نہ تھا بس آج سے ہم اسکی فکر کرینگے
خواجہ نے اسیوقت عیارون سے کہا کہ فورًا لشکر حریف مین جاؤ اور خبر لاؤ کہ وہان کچھ فکر ہو رہا ہی یا نہین
بس اسیوقت چالاک ثانی و برق ثانی و ضرغام ثانی اپنے اپنے مقام سے طرف لشکر آفاق روانہ ہوے

اپنی صورتین تبدیل کرکے داخل بارگاہ آفاق ہوئے دیکھا کہ آفاق تخت پر بیٹھا ہوا ہی اُسکی زوجہ اُسکے برابر ہی
اور سب سردار حاضر ہین عیاروں کے آنے کے قبل ہرکاروں نے آکر آفاق کو خبر دی تھی کہ رات کو لشکر اسلام
سے چند سردار غائب ہوگئے اُنکا پتہ نہین ہی آفاق نے جو یہ سُنا تھا اسکو خود تردد تھا کہ یہ عیار ہو سکتے شوکت
آفاق اپنے سرداروں سے یہ کہہ رہا تھا کہ نہ معلوم کون سرداران اسلام کو تیار کرکے لیجاتا ہی بڑی خرابی کی
بات ہی کون ایسا دشمن ہی وہ لوگ یہ خیال کرتے ہونگے کہ آفاق سحر سے گرفتار کرا لیتا ہی مجکو قسم ہی اپنے خداوند کی
جو مین اس حال سے بالکل آگاہ ہوں یہ کوئی دوست نہین ہی عین دشمن ہی اپنے سرداروں سے کہا کہ تم مین سے تو
کسی نے ایسی حرکت نہین کی ہی اس خیال سے کہ ہمارے آقا سے مقابلہ نا ہو ہم سرداروں کو اس طور سے
گرفتار کرلین اگر ایسی حرکت کی ہو تو بیان کرو وہ امر اچھا نہین ہی معیوب بالکل ناپسند ہی ابھی اُنکو رہا کرو وہ مین
اسکو جائز نہ سمجھونگا مین سر میدان مقابلہ کرکے سب کو گرفتار کرونگا جو آفاق نے کہا سب نے دست بستہ
عرض کیا کہ ہم قسم کھا کر کہتے ہین کہ ہم مین سے کسی نے یہ حرکت نہین کی ہی ہم بالکل اس امر سے واقف
نہین ہین اب آفاق کو یقین آگیا جب ان سب نے قسمین کھائین عیاروں نے یہ حال جو سُنا تو اُنکو معلوم ہوا
کہ یہ کارروائی اسکی نہین ہی یہ لوگ اُس بارگاہ سے نکلکر اپنے لشکر مین آئے داخل دربار ہوکر خواجہ سے
عرض کیا کہ ہم آفاق کی بارگاہ مین گئے تھے آفاق کو خود اس حال سے خبر نہین ہی بلکہ وہ خود افسوس
کر رہا تھا سُنکے اپنے سرداروں سے دریافت کیا اُنھون نے بھی قسمین کھائین یہ کارروائی اُنکی نہین ہی یہ
کوئی اور شخص ہی صاحبقران نے یہ سُنکر خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ تم اسکی فکر کرو سوائے تمھارے کوئی
فکر نہین کر سکتا ہی مین اسکے انعام مین بہت کچھ دونگا خواجہ نے کہا کہ فکر کرونگا اگر بن پڑی تو ظاہر ہو جائیگا بعد
اس گفتگو کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے آج خواجہ نے بندوبست کیا ہی
عیاروں کا پہرہ ہر ایک سردار کے خیمہ پر مقرر کیا ہی خود کوتوالی چبوترے پر بیٹھے ہین یہان تو خوب بندوبست ہی
اُدھر زہرد نے خیال کیا کہ جاکر اور سردار آج گرفتار کرلاؤن یہ خیال کرکے اپنے مقام پر سے چلا
لشکر مین آکر پہونچا آج بھی چار سرداروں کو گرفتار کرکے لیگیا صبح کو جب یہ اپنے مقام پر پہونچا اُن
سرداروں کو زہرد کوہ کی طرف روانہ کیا آپ پھر اپنے مقام پر ٹھہرا کہ آج پھر جاکر لشکر مین سرداروں کو
گرفتار کرلاؤنگا یہ تو یہان اس فکر مین ہی اُدھر صبح کو بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے خواجہ
بھی کوتوالی چبوترے پر سے دربار مین آئے سب عیار بھی اپنے اپنے مقام پر آکر کھڑے ہوئے ابھی چند سردار
نہین آئے ہین جو سردار نہین آئے تھے اُنکے خیمون سے اُنکے ملازم چاک گریبان خاک بر سر یہ فریاد کرتے ہوئے کہ ہمارے
آقا کو کوئی شب کو چرا لیگیا آج شب کو زہرہ سہراب جادو و غزالان وگرگین دشت چنگال و اسفندیار
گیلانی کو لے گیا تھا اُنکے خیمون سے صدائے شور و غل بلند ہوئی اُنکے نوکر روتے ہوئے حاضر دربار ہوئے حال عرض
کیا جب صاحبقران و بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ سردار شب کو غائب ہوگئے بڑا صدمہ ہوا بادشاہ نے خواجہ
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای خواجہ رات کو بھی معلوم ہوتا ہی کہ تمنے غفلت کی کہ یہ سردار غائب ہوگئے خواجہ نے
عرض کیا کہ رات کو تو مین نے خوب جو کسی کی خود رات بھر جاگا کیا سب عیار پہرہ پر مقرر رہے مین طلایہ پھرا کیا
نہ معلوم لیجانے والا کیونکر آیا اور کیونکر لیگیا یا تو زمین سے پیدا ہوا مثل ہوا کے چرا کر لیگیا یا آسمان سے مثل
قطرۂ باران کے گرا اپنا کام کیا اور جذب زمین ہوگیا سوائے اسکے کوئی اور طریقہ نہین معلوم ہوتا ہی آج پھر انتظام کرونگا
اب تو خواجہ کو بڑی فکر پیدا ہوئی کہ کون ہی جو اسقدر پہرے چوکی سے سرداروں کو لے گیا یہانتک کہ وہ دن
تمام ہوا اور رات آئی دزد فلک نے لباس شب اردی پہنا مع اپنے ہمراہیون کے برائے اپنے کام کے

میدان فلکی پر برائے نزاع نکلا یعنی شب ہوگئی چاند نکل آیا آفتاب غروب ہوگیا خواجہ نے آج کل سے زیادہ بندوبست
کیا جب کوئی نصف شب ہوئی زمرد سحر کرکے لشکر میں آیا آج بھی چند سرداروں کو لیگیا یہ لوگ پہرہ دیتے رہے
انکو خبر بھی نہوئی کہ کون لیگیا یہ لوگ بالکل اطمینان سے بیٹھے رہے کہ جو کوئی آئیگا اور چرا کر لیجائیگا کوئی ہوا تو نہیں ہے
جو ہم سب کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوکر نکل جائیگا وہ رات خواجہ و عیاروں نے جاگ کر بسر کی صبح کو ادھر زمرد نے
اُن سرداروں کو پھر زمرد کوہ کی طرف روانہ کیا اور خود اس فکر میں بیٹھا کہ آج شب کو اور سرداروں کو گرفتار کرونگا
کل یہاں سے کوچ کر جاؤنگا کیونکہ میرے پاس قریب سوسوا سو کے سردار ہوگئے ہیں انکو لیجا کر نذر دونگا بادشاہ کو
یہاں جب صبح ہوئی بہزاد خان و طراس و جبریل و عادل اور دیگر سرداروں کے خیمہ سے رونے کی صدا آئی
بادشاہ و صاحبقران دربار میں تشریف فرما تھے اور سردار حاضر تھے کہ یہ جو صدائے گریہ آئی صاحبقران
نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شب کو پھر سردار غائب ہوگئے ہیں خواجہ بیٹھے ہوئے تھے اور سب سردار و عیار
حاضر تھے کہ وہ لوگ آکر پہونچے اور عرض کیا کہ ہملوگ بے آقا کے ہوگئے ہمارے آقا رات کو چوری گئے گو ہملوگ
رات بھر جاگا کیے مگر لیجانے والا ہمکو نظر نہ آیا صبح کو جو دیکھا تو بستر پر نہ تھے یہ جو صاحبقران نے سُنا طرف خواجہ
کے دیکھا اور فرمایا کہ خواجہ اب تم بالکل غفلت کرتے ہو آج کئی دن سے سردار غائب ہو رہے ہیں اور یہ نہیں
معلوم ہوتا ہے کہ کون لے جاتا ہے اب بڑی خرابی ہوئی اب لشکر کیونکر بچے گا سب اسی طور سے چوری ہو جائینگے اگر تم کل
تک پتہ نہ لگاؤگے تو میں تمسے ناراض ہونگا تمھاری موجودگی میں یہ آفت نازل ہو تمسے بندوبست نہو سکا یہ جو صاحبقران
نے فرمایا خواجہ نے عرض کیا کہ میں تو فکر کرتا ہوں مگر کیا کروں کہ مجبور ہوں کہ لیجانے والا نظر نہیں آتا ہے آپ اطمینان
فرمائیں میں اسکا سراغ ضرور لگاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ سوائے تمھارے اور کسی سے اسکا انتظام نہوگا
یہاں تو اب لشکر میں ہر طرف یہی چرچا ہے کہ نہ معلوم سرداروں کو کون چرا لیجاتا ہے یہ تو بڑا اندھیر ہے اتنے بڑے
لشکر سے سردار غائب ہو جاتے ہیں اور لیجانے والے کا سراغ نہیں ملتا ہے کوئی بہت بڑا کامل ہے بادشاہ نے اس
صدمہ سے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے خیموں میں گئے رات ہوئی خواجہ نے بندوبست کیا آج پھر رات کو
زمرد آیا اور چند سرداروں کو گرفتار کرکے صبح تک لے گیا یہ تدبیر کرتا تھا کہ آکر سحر کرتا تھا سب غافل ہو گئے
اسنے اپنا کام کیا جب صبح ہونے لگی یہ لشکر سے نکل گیا اور سحر سے اپنے کو پوشیدہ کر کے آتا ہے صبح کو پھر لشکر میں
غوغا ہوا کہ محراب شاہ و اقبال شاہ و امثال شاہ و مہراد شاہ و یقین جذ دست و حرمت شاہ غائب ہوئے بادشاہ
و صاحبقران کو خبر ہوئی بادشاہ و صاحبقران کو بڑا صدمہ ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ اب کوئی بندوبست نہوگا
صاحبقران نے فرمایا کہ میں بندوبست کرونگا آج خود طلایہ پھرونگا یہ فرما کر چند سقے طلب فرمائے
انکو ہمراہ لیکر بیرون لشکر تشریف لائے اسم اعظم پڑھکر دم کیا اور گرد لشکر اُس پانی سے حصار کر دیا
پھر دربار میں تشریف لائے بادشاہ سے عرض کیا کہ میں نے ساحر کا تو بندوبست کر دیا کہ گرد لشکر حصار کر دیا
اور غیر ساحر کے لیے میں خود آج طلایہ پھرونگا اور خواجہ و دیگر عیاروں پر بہت خفا ہوئے خواجہ نے
کہا کہ میں تو جاگتے جاگتے حیران ہوگیا ہوں کیا تدبیر کروں کوئی بہت بڑا ظالم زبردست ہے بس بادشاہ نے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اسدن صاحبقران نے اپنے طلایہ کا بندوبست کیا خواجہ
جو دربار سے آئے سب عیاروں کو جمع کیا اور فرمایا کہ تم لوگ نہایت غافل ہوگئے ہو ہر روز صاحبقران
مجکو برا بھلا کہتے ہیں میں شرمندہ ہوتا ہوں کہ روز اقرار کرتا ہوں کہ آج گرفتار کرونگا تم لوگوں کے
بھروسے پر اور تمکو غیرت نہیں آتی ہے خود بھی ذلیل ہوتے ہو اور مجکو بھی ذلیل کراتے ہو کوئی تو تدبیر
ایسی کرو کہ وہ ہاتھ لگے جو کہ گرفتار کر کے لیجاتا ہے اُن عیاروں نے عرض کیا ہمکو مہلت دیجئے دو دم کی

مہلت جو ملے گی اُس وقت ہم تلاش کرینگے جہان پر کہیں جائینگے اگر آسمان پر ہوگا تو پیدا کرینگے اگر زمین مین ہوگا تو
پیدا کرینگے خواجہ نے فرمایا کہ تمکو مہلت دیجاتی ہی اگر اس زمانۂ مہلت مین تمنے نہ تلاش کیا اور نہ پتہ لگایا تو مین تم
سب کو سزا دونگا اُن لوگون نے عرض کیا کہ بہت خوب اگر ہم پتہ نہ لگائین تو آپ ہمکو سزا دیجیے گا یہ سنکے خواجہ
نے سب کو رخصت کیا خواجہ بھی ایک مرتبہ ایک طرف کو روانہ ہوے اور عیار بھی دن بھر یہ لوگ پھرے
کہین پتہ نہ ملا قریب شام لشکر مین ہر ایک چلا آیا یہان بند و بست ہونے لگا صاحبقران لباس
شب رومی پہنکر اور چند اپنے خاص ملازمون کو ہمراہ لیکر بقصد طلایہ اپنے خیمۂ خاص سے برآمد ہوے
یہان تو یہ بند و بست ہی اُدھر زمرد جو اپنے مقام پر صبح کو پہونچا اسنے اُن سردارون کو آج طرف زمرد کوہ کے
روانہ کیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ آج شب کو یہان سے طرف زمرد کوہ کے چلینگے انکو بھی لیتے ہوے
بلکہ اور کوئی سردار اگر ہاتھ لگجائیگا تو لیتے چلینگے اُنھون نے عرض کیا کہ جو آپکی راے بس یہ اس انتظار مین رہا
وہ دن اسنے بسر کیا جب شب ہوئی اسنے سامان کوچ کرنے کا کیا اپنا سب اسباب ہمراہ اُن ساحرون کے
روانہ کیا اور اُن سردارون کو اور خود طرف لشکر اسلام کے چلا جب یہ قریب لشکر اسلام کے پہونچا اسنے
دیکھا کہ ایک دیوار حائل ہی یہ حیران ہوا کہ یہ دیوار کیسی ہی جدھر جاتا ہی اُدھر دیوار کو حائل پاتا ہی آخر یہ
حیران ہوا ایک مقام پر آیا اسنے سحر کیا اور دریافت کیا کہ آج کیا سبب ہی جو لشکر اسلام کے گرد یہ دیوار
حائل ہی معلوم ہوا کہ صاحبقران نے اسم اعظم سے گرد لشکر کے حصار کیا ہی کوئی ساحر نہین جاسکتا ہی کیونکہ
وہ صاحب اسم اعظم ہین اُنپر کسی ساحر کا قابو نہین ہوسکتا ہی یہ جو اسکو معلوم ہوا یہ مایوس ہوکر طرف
زمرد کوہ کے چلا گیا وہ ساحر جو کہ اسباب و سردار لیکر گئے تھے اس سے قبل پہونچے جہان اور سب سردار
قید تھے انکو بھی قید کیا کہ اتنے عرصہ مین زمرد پہونچا اپنے محل مین گیا اسنے رات تو براحت بسر کی اسکے بعد
جب سحر ہوئی تو یہ دربار مین آیا سب اسکے سردار حاضر دربار ہوے اسنے اُنسے کہا کہ مین نے چند سردار
لشکر اسلام کے گرفتار کیے ہین میرا قصد ہی کہ انکو لیکر خدمت مین بادشاہ کی جاؤن اور یہ سردار
نذر دون تاکہ بادشاہ مجھسے خوش ہو اُن سب نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک یہ امر مناسب ہی کہ پہلے
آپ بادشاہ کو اس حال سے آگاہ فرمائیے اور یہ تحریر فرمائیے کہ مجکو جو عرصہ ہوا حاضر ہونے مین اسی سبب
سے کہ مین اس فکر مین تھا یہ چند سردار مین نے گرفتار کیے ہین انکی بابت کیا حکم ہوتا ہی جو حکم ہو
مین بجا لاؤن اگر ارشاد ہو تو ان سب کو اسی مقام پر قتل کرون اور سر لیکر حاضر ہون یا اگر حکم ہو تو
زندہ لے آؤن مین آپکے حکم کا منتظر ہون زمرد نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت نیک ہی مین خود اس
فکر مین تھا کہ اسکی خبر بادشاہ سے کرون جب بادشاہ کو یہ معلوم ہوگا تو وہ ضرور میری عزت
کرینگے میرے استقبال کو کسی نہ کسی کو ضرور روانہ کرینگے یہ کہکر دبیر کو طلب کرکے اُسی مضمون کا نامہ
تحریر کرایا یہ مضمون بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ جہان پناہ خدیو بارگاہ لقیت و پناہ
ساحران جہان آپکو معلوم ہو کہ اس خاکسار کو نامۂ حضور فیض گنجور پہونچا حال مندرجہ سے یہ حقیر
آگاہ ہوا اس سرفراز نامہ مین اس خاکسار کی طلبی تھی چنانچہ اس غلام نے بند و بست چلنے کا
کیا مگر یہ خیال کیا کہ کوئی تحفہ براے نذر حضور ضرور ہونا چاہیے بس غلام کو جو حاضری مین عرصہ ہوا
اسکا سبب یہ تھا کہ اس حقیر نے یہ فکر کی چند سردار لشکر اسلام کو گرفتار کرون اُنھین کو نذر حضور
کرون بس باقبال حضور مین اپنے مقصد دلی پر کامیاب ہوا مین نے چند سردار گرفتار کیے ہین
لہذا اُنکے بابت کیا حکم والا صادر ہوتا ہی انکو زندہ گرفتار کرکے لاؤن یا قتل کرکے اُنکے سر لاؤن

جو حکم ہو وہ بجا لاؤن یہ نامہ تحریر کرکے ایک ساحر سے کہا کہ نام اسکا عقاب جادو تھا تم اس نامہ کو
لیکر جلد ملک شہنشاہ ساحران کے جاؤ اور اس نامہ کا جواب اُنسے بہت جلد لیکر آؤ تاکہ مین اپنا بند و بست
کرون عقاب جادو وہ نامہ لیکر اور زمزمہ سے رخصت ہوکر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا اسکو تو طرف
سمندریہ کے روان رکھا جاتا ہی اب حال لشکر صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ جب صبح ہوئی بادشاہ نے
دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے صاحبقران بھی تشریف لائے آج لشکر مین بالکل شور و غل نہوا نہ کوئی
سردار چوری گیا بادشاہ کو خبر ہوئی کہ آج کوئی نہین چوری گیا خواجہ صرف دربار مین آ سکتے اور چند
عیار تھے باقی عیار مثل برق ثانی و چالاک ثانی وغیرہ کے برائے تلاش روانہ ہوئے تھے کہ
انکا حال پھر تحریر ہوگا یہان جب یہ معلوم ہوا کہ کوئی چوری نہین گیا ہی صاحبقران نے خواجہ کی طرف
دیکھکر فرمایا کہ ای خواجہ آپ کئی دن سے بند و بست کر رہے تھے آپ سے کچھ نہوسکا دیکھئے مین نے جو بند و بست کیا
تو کوئی نہ چوری گیا گو چُرا لیجانے والے کا پتہ نہ لگا مگر سردار اس زحمت سے تو بچے اور مین بھی خواجہ نے
عرض کیا کہ اس سبب سے کوئی آج نہین چوری گیا کہ ثابت ہوگیا ہی جو لیجاتا تھا وہ ساحر تھا آپ نے جو یہ
بند و بست کیا کہ گرد لشکر کے حصار کیا اس سبب سے وہ ساحر نہ آسکا سردار نہ چوری گئے مین یون ہی
تلاش کرتا تھا اگر آپ حصار نہ کرتے اور پھر سردار چوری نہ جاتے تو مین جانتا صاحبقران نے فرمایا کہ کسی
صورت سے یہ بلا دفع تو ہوئی اب یہ آپکی کارروائی ہی کہ آپ اُس ساحر کو تلاش کرین خواجہ نے کہا کہ
اگر مرضی خدا کی ہی تو مین تلاش کرکے اُسکو قتل کرونگا یہ گفتگو رہی اُسکے بعد دربار برخاست ہوا سب اپنے
اپنے مقام پر آئے خواجہ اپنے خیمہ مین یہ تو یہان اس فکر مین ہین کہ مین کدھر اُس ساحر کو تلاش کرنے
جاؤن انکو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی

اب حال برق ثانی کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو تلاش اُس شخص کے نکلا تھا کہ جو سردارون کو لیجاتا تھا ایک ساحر کی صورت بنا ہوا بیابان مین ٹھوکری
مارتا ہوا چلا جاتا ہی قریب دوپہر یہ ایک چشمہ پر پہونچا چونکہ اسکو پیاس بشدت لگی ہوئی تھی اسنے پانی
پیا وقت دوپہر کا تھا اسنے خیال کیا کہ تھوڑی دیر دم لے لون ایک درخت کے سایہ مین
لیٹ رہا یہ تو یہان لیٹا ہوا ہی اُدھر وہ عقاب جادو پرواز کرتا ہوا سمندریہ کی طرف چلا جاتا ہی
یہان تک کہ سمندریہ مین پہونچا یہان دربار آراستہ ہی سمندر تخت پر بیٹھا ہوا ہی سمندر شاہ کے چار وزیر
ہین دو دست راست کے اور دو دست چپ کے جو کہ دست راست کے ہین اُنکے نام یہ ہین اشفاق جادو
و اخلاق جادو قبل مین آفاق وزیر تھا جب یہ بحکم سمندر شہر آفاقیہ کا بادشاہ ہوا اسکا چھوٹا بھائی
اخلاق اسکے مقام پر وزیر ہوا یہ دونون بڑے نیک اور ساحر زبردست ہین جسمین اخلاق کے
سپرد یہ کام ہی کہ وہ ہمیشہ ملکون کا دورہ کرتا ہی ہمیشہ دورے پر رہتا ہی ملکون کو دیکھتا پھرتا ہی
برس دن کے بعد دربار مین آتا ہی سب حالات عرض کرتا ہی یا جب سمندر طلب کرتا ہی اُسوقت
حاضر ہوتا ہی یہ بھی ایک ملک کا بادشاہ ہی اپنی طرف سے اسنے نائب کیا ہی وہ حکومت کرتا ہی اور
اشفاق کے سپرد یہ کام ہی کہ وہ کاغذات ملکی دیکھا کرتا ہی اب رہے دو وزیر ایک کا نام امراق جادو
دوسرے کا نام شملاق جادو ہی یہ دونون بھی گو ساحر زبردست ہین مگر حد درجہ کے بدذات
اور شریر ہین اہل اسلام سے عناد رکھتے ہین یہ ہمہ وقت حاضر دربار رہتے ہین اور زیادہ تر

سمندر کے دوست ہین جب سے سمندر نے آفاق کو روانہ کیا ہی طرف لشکر اسلام کے اور خربگ وغیرہ کو
اُسنے چند ہرکارے مقرر کیے ہین کہ وہ آ آکر دم بدم کی خبر دیتے ہین جب آفاق نے نامہ و پیام
صاحبقران کو روانہ کیا اور مہلت طلب کی جو کچھ جواب آیا اور مہلت ملی یہان ہرکارون نے سمندر کو
آکر خبر دی کہ آج یہ واقعہ گذرا سمندر بہت خوش ہوا اور اہل دربار سے کہا نہ معلوم آفاق نے
کس مطلب سے مہلت طلب کی ہی اسکا کیا سبب ہی ہمارے خیال مین نہ آیا اہل دربار نے کہا کہ جو کچھ
مطلب ہوگا ظاہر ہو جائیگا کہ دوسرے دن ہرکارون نے خبر دی تھی کہ چند سردار اہل اسلام کے لشکرگاہ
سے غائب ہو گئے ہین اُنکا پتہ و نشان نہین ہی نہ معلوم اُنکو کون لے گیا یہ جو سمندر نے سنا خوش ہوا اور
اور اہل دربار سے کہا کہ مین مطلب آفاق کی مہلت لینے کا سمجھ گیا یہ مطلب تھا سب نے عرض کیا کہ
درحقیقت اُسنے خوب تدبیر کی ہی اسکو متواتر خبرین آنے لگین کہ آج چار غائب ہوے یہان تک کہ جسدن تک
خبر آئی کہ جسدن زمرد گرفتار کرکے سردارون کو لیکر اپنے مقام کی طرف چلا گیا تھا سمندر یہ خبرین سُنکے
بہت خوش ہوتا تھا اور آفاق کی بہت تعریف کرتا تھا وہ دن آیا کہ جسدن زمرد نے سمندر کو نامہ
بطور عرضی کے تحریر کیا اور عقاب لیکر چلا تھا اور داخل شہر سمندر یہ ہوا تھا یہان دربار مین سمندر
بیٹھا ہوا تھا کہ عقاب آکر پہونچا سمندر کو سلام کیا سمندر نے کرسی دی یہ اُسپر سلام کرکے بیٹھ گیا
سمندر نے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ حضور نے مجکو نہ پہچانا مین حضور کا غلام
زمرد جادو کا ملازم ہون زمرد کے پاس سے حاضر ہوا ہون سمندر نے جو زمرد کا نام سُنا کہا کہ اب
زمرد بہت مغرور ہو گیا ہی ہمنے اسکو طلب کیا اُسنے کچھ خیال نہ کیا ہماری عدول حکمی پر کمر باندھی اول تو
اُسکو خود ہماری کمک کرنی ضرور تھی جبکہ اُسنے یہ سب خبرین سُنی تھین نہ کہ ہم طلب کرین اور وہ کچھ
خیال نہ کرے بس اُسکو اسکی سزا دیجائیگی یہ جو سمندر نے عتاب سے کہا عقاب کانپ گیا اور ہاتھ
جوڑکر عرض کیا کہ آپ برہم نہون زمرد نے حضور کے نام ایک عرضی تحریر کی ہی اُسمین اپنے نہ حاضر
ہونے کا سبب تحریر کیا ہی یہ عرضی موجود ہی سمندر نے وہ عرضی لیکر دبیر کو دی عقاب نے کہا کہ حضور
اسکو خود پڑھین بس سمندر نے وہ عرضی لیکر پڑھی اُسمین وہی مضمون تھا جو کہ تحریر ہو چکا ہی پڑھکے
سمندر نے اُس سے کہا کہ میرے دربار مین کوئی ایسا نہین ہی جو ہراک سے اس حال کی خبر کرے یہ کہکر
وہ عرضی دبیر کو دی کہ اہل دربار کے روبرو پڑھو تاکہ اُنکو بھی یہ حال معلوم ہو جو کارروائی زمرد
نے کی ہی بس دبیر نے وہ عرضی پڑھی سب اہل دربار نے سُنی سب کو معلوم ہوا کہ وہ جو سردار
غائب ہوے ہین اُنکو زمرد لے گیا ہی اُنکے بابت تحریر کیا ہی بس جب یہ سب کو معلوم ہوا سب خوش
ہوے سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ آپنے سُنا کہ زمرد نے بہت سے سردارون کو گرفتار
کیا ہی اور تحریر کیا ہی جو حکم ہو وہ مین بجا لاؤن اگر حکم ہو قتل کرون اگر ارشاد ہو زندہ گرفتار
کرکے لاؤن کیونکہ میرے قبضے مین ہین بس آپکی کیا رائے ہی شملاق و امراق جادو نے
جو کہ وزیر دست چپ ہین کہا کہ میری رائے تو یہ ہی کہ آپ تحریر کرین کہ اُنکے سر لیکر حاضر ہو
زندہ لانے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ اگر وہ زندہ لائے تو شاید کوئی اُفتاد راہ مین پڑے
اور یہ لوگ رہا ہو جائین یہ جو اُن وزرا نے کہا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ رائے آپ
لوگون کی بہت خراب ہی کیونکہ یہ امر بالکل میری رائے کے خلاف ہی مین اسکے خلاف رائے
دونگا کیونکہ میرے نزدیک یہ امر مناسب ہی کہ اُن سب کو یہان طلب کرون اور جو سردار آفاق نے

اسیر کرے اُنکو بھی یہان گرفتار رکھین جبکہ سب لشکر کا خاتمہ ہو جائے اُسوقت ان سب کو قتل کرینگے سمندر شاہ نے جو یہ کہا اور سب اہل دربار نے دیکھا کہ بادشاہ کی یہ راے ہی سب نے کہا کہ یہ راے ہماری بھی ہی سمندر شاہ نے کہا کہ زمرد نے وہ کام کیا ہی کہ جو کسی سے نہوگا اُسنے بغیر مقابلہ کیے حریف کے سردار گرفتار کر لیے اپنے لشکر کے ایک سوار کی نکسیر نہ پھوٹی اور سوسوا سو سردار گرفتار ہو گئے یہ جو بادشاہ نے کہا سب نے عرض کیا کہ دراصل وہ کام کیا ہی کہ ہم لوگ اس کام کو نہ کر سکتے نہ ہمارے خیال مین تھا بس اُسیوقت سمندر نے دبیر سے کہا کہ زمرد کو تحریر کرو کہ بہت ہم خوش ہوے کیونکہ تمنے وہ کام کیا کہ جسکے سبب سے لشکر اسلام کی نصف قوت رہی ہی ہمنے تمھاری عدم حاضری کی خطا معاف کی لہذا تم اُن سردارون کو لیکر بہت جلد ہماری خدمت مین حاضر ہو یہ تحریر کرا کے اپنی مہر اُسپر کر کے عقاب کو دیا کہ یہ جواب لیکر بہت جلد زمرد کے پاس جاؤ اور اُس سے کہنا کہ جلد سردارون کو لیکر حاضر ہو مین تمھارے استقبال کو چند سردار روانہ کرتا ہون بس یہ تحریر کرا کے اور زبانی پیام بھی دیکر روانہ کیا عقاب کو خلعت دیا وہ خوشی خوشی خلعت لیکر وہان سے چلا اسکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اب حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ جب زمرد کو جواب تحریر کر کے روانہ کر چکا اُسنے چند سردارون سے کہا کہ تم براے استقبال زمرد روانہ ہو اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب بعد اسکے سمندر شاہ نے ایک نامہ بنام آفاق جادو اس مضمون کا تحریر کیا کہ تمکو معلوم ہوا ہی آفاق ایک نامہ زمرد جادو کا میرے پاس آیا ہی اُسنے چند سردارون کو لشکر اسلام کے گرفتار کیا ہی اُسمین سہراب و غزالان بھی ہین یہ ہی دو ساحر ہین جو کہ لشکر اسلام مین تھے چنانچہ آجکل لشکر اسلام ساحرون سے خالی ہی اگر تمھارا زمانۂ مہلت ختم ہو گیا ہو اور وہ کام ہو گیا ہو کہ جسکے سبب سے تمنے مہلت لی تھی تو مقابلہ کرو اور سردارون کو اسیر کر کے میرے پاس روانہ کرو اُدھر سے زمرد اُن سردارون کو لیکر آئیگا مین ان سب کو بیرون شہر آکر قتل کرونگا اور وہ نامہ بھی شامل ہی جو کہ زمرد نے تحریر کیا تھا بس یہ نامہ تحریر کر کے ایک ساحر کے ہاتھ آفاق کو روانہ کیا بلکہ یہ بھی تحریر کیا تھا کہ مین نے چند سردار براے استقبال روانہ کیے ہین تمکو بھی لازم ہی کہ تم بھی چند سردار جو کہ معزز ہون طرف زمرد کوہ کے روانہ کرو تاکہ بحفاظت یہ سردار اُن سرداران اسیر کو میرے پاس پہونچا دین بس پڑھکر اس نامہ کو اور زمرد کے نامہ کو چاک کر ڈالنا بس ایک ساحر نامہ لیکر طرف آفاق کے روانہ ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ نامہ بر تو اُدھر چلا اور عقاب طرف زمرد کوہ کے یہان سمندر نے دربار برخاست کیا جن ساحرون کو سمندر نے حکم دیا تھا کہ تم براے استقبال روانہ ہو وہ اُسدن تو نہین گئے خیال کیا کہ دوسرے دن جائینگے ان سب کو اس قصہ مین مبتلا رکھا جاتا ہی اب حال مین برق و چالاک کی قلم فرسائی کیجاتی ہی

چند کلمہ حال برق و چالاک کے تحریر ہوتے ہین اور یہ حال معلوم ہونا خواجہ کو کہ سردار زمرد کوہ پر اسیر ہین و دیگر حالات

بس برق جو اس چشمہ پر پہونچا تھا اور پانی پیکر اس انتظار مین لیٹ رہا تھا کہ دوپہر ڈھلے تو اُٹھکے براے تلاش روانہ ہون یہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ ایک مرتبہ اسنے دیکھا کہ ایک ساحر چلا آتا ہی یا تو یہ بیٹھا ہوا تھا یا اسکو دیکھکر اُٹھ بیٹھا اور چلم نکالکر پینے لگا کہ وہ ساحر کنارے اُس چشمہ کے آیا اُسنے پانی پیا پانی پیکر اِدھر اُدھر دیکھا اُسنے دیکھا کہ ایک ساحر زیر درخت بیٹھا ہوا ہی اور حقہ پی رہا ہی

یہ دیکھکر اسکو بھی حقہ کی خواہش ہوئی اُسنے خیال کیا کہ چلکر حقہ پی لون یہ کہکر دل مین اُس درخت
کی طرف چلا اور قریب برق پہونچکر کہا کہ ای بھائی ذرا مین بھی حقہ پیونگا برق نے سر اُٹھا کر دیکھا
اور کہا کہ آو بھائی حقہ موجود ہی پس وہ ساحر قریب برق آکر پہونچا برق سے صاحب سلامت
ہوئی برق نے کہا کہ بھائی اس دوپہر مین کہان جاتے ہو اسوقت تو لُو کی مارے آشیانون سے نہین
نکلتے ہین تمپر کیا ایسی آفت آئی کہ تم نکلے ہو اُسنے جواب دیا کہ بھائی نوکری و تابعداری بُری بلا ہی بھائی
بسبب تابعداری کے یہ باتین ہین کہ دوپہر کو بھی آرام نہین ملتا ہی بھائی کیا کرین زمانہ کی خرابی ہی کہ بدون
مشقت کے دنیا نہین ملتی ہی برا ہو اس پیٹ کا کہ جسکے سبب سے ہر طرح کی مصیبت گوارہ کرنا پڑتی ہی
برق نے کہا کہ بھائی یہ تو تم سچ کہتے ہو یہ کہکر حقہ اُسکے روبرو رکھدیا اور کہا کہ یہ تو مین نے سُنا کہ تم
ملازم ہو مگر یہ بیان کرو کہ تم کسکے ملازم ہو اور کس ضرورت سے جاتے ہو اُسنے کہا کہ ای بھائی مین
ملازم ہون زمرد جادو کا جو حاکم ہی زمرد کوہ کا جو یہان سے کوئی دو منزل ہی زمرد بھی تابعدار
سمندر شاہ کا ہی اُسنے ایک عرضی بنام سمندر شاہ تحریر کی تھی مین وہ عرضی لیکر آیا تھا اب اُسکا جواب
لیکر جاتا ہون چونکہ پیاس بشدت لگی تھی اس سبب سے مین نے اس چشمہ پر آکر پانی پیا پانی جو پی چکا
حقہ کی خوشبو آئی طبیعت نے رغبت کی مین نے دیکھا کہ تم حقہ پی رہے ہو اپنا ہمجنس پایا اور ہم مذہب
بس مین نے خیال کر لیا کہ حقہ طلب کر کے پی لون بس مین تمھارے پاس آیا برق نے کہا کہ بھائی
زمرد نے اُس عرضی مین کیا تحریر کیا تھا اُسنے جواب دیا کہ بھائی مقام خوشی ہی کہ زمرد نے وہ کام کیا ہی
کہ کسی نے نہ کیا ہوگا برق نے کہا کہ کیا کام کیا ہی اُسنے کہا کہ ہمارے آقا زمرد نے چند سردار لشکر اسلام
کے سحر سے گرفتار کیئے ہین زمرد کوہ سے پھر لشکر اسلام مین گئے تھے اسی قصد سے سردارون کو گرفتار
کر لائے اُنکی بابت تحریر کیا تھا بادشاہ کو کہ زندہ گرفتار کر لاؤن یا سر کاٹ کر لاؤن یہ عرضی لکھی تھی
اُسکا جواب بادشاہ نے یہ تحریر کیا ہی کہ اُنکو زندہ لاؤ اور مین چند سردار برائے استقبال روانہ
کرتا ہون تو بھائی مین وہ عرضی لیکر جاتا ہون کیا کرون برق نے کہا کہ بھائی زمرد کوہ کہان ہی اُسنے
کہا کہ بھائی یہ جو رستہ بنا ہوا ہی اور پختہ سڑک ہی یہی زمرد کوہ کو گئی ہی کیا تم کبھی زمرد کوہ نہین گئے ہو کیا تم
یہان کے رہنے والے نہین ہو اُس سے برق نے جواب دیا کہ بھائی مین مسافر ہون کوہ ظلمان کا رہنے والا
ہون سمندریہ کو جاتا ہون یہ کہکر کہا کہ بھائی لو پان کھاؤ برق نے یہ خیال کیا تھا کہ اسکو گرفتار کرلو
اور اسکی صورت بدلکر طرف زمرد کوہ کے چلو اور وہان جاکر عیاری کر کے سردارون کو رہا کرو کیونکہ
اب تو پتہ مل گیا ہی یہ خیال کر کے ایک ڈبیہ نکالی اُسمین سے پان نکالا اور کہا کہ لو بھائی کھاؤ ہان بھائی
یہ تو بتاؤ کہ تمھارا نام کیا ہی کیونکہ اگر اتفاق سے میرا آنا کوہ زمرد پر ہو تو مین تمکو دریافت کر کے تمسے ملون ایک
ایک مقام ہی اُترنے کو ملے اُسنے کہا کہ بھائی مجکو عقاب جادو کہتے ہین تم زمرد کوہ پر سے دریافت کر لوگے
کہ عقاب جادو کا کون مکان ہی ہر ایک بتادیگا کیونکہ میرا مکان پوشیدہ نہین ہی برق نے کہا کہ اب جب کبھی آنے کا
اتفاق ہوگا تو تمھاری مکان پر آؤنگا یہ کہکر پان اُسکو دیا اُسنے وہ پان لیکر کھایا بس ایک مرتبہ سر پھرنے لگا اور گرمی
معلوم ہوئی اُسنے کہا کہ کیا بھائی اسمین تمباکو تھا کیا تم تمباکو کھاتے ہو برق نے کہا کہ ہان بھائی کھاتا تو ہون کیا
تم نہین کھاتے ہو اُسنے کہا کہ نہین برق نے کہا کہ اچھا کیا ہرج ہی ذرا اُٹھکر ٹہلو یہ حالت جاتی رہیگی کیونکہ سر پھرتا ہی ہوگا
یہ جو برق نے کہا وہ اُٹھا مارا بیہوشی نے طمانچہ کہ چرخ کھا کر گرا بس برق نے دوڑ کر اسکو اُٹھا لیا اور زمین پر لٹا کر
اُسکا لباس اُتارا اور کمر ٹٹولی اُسکو کھولا تو دیکھا اُسمین نامہ تھا جو کہ جواب سمندر نے زمرد کو تحریر کیا تھا بس برق نے

اپنی صورت عقاب کی بنائی اُسکے کپڑے پہنے اُسکو اُسی مقام پر زمین کھود کر دفن کیا اُسکو زندہ در گور کیا بس اُسکو دفن کرکے
اور نامہ لیکر طرف زمرد کوہ کے چلا چونکہ راہ تو دریافت کرچکا تھا اُسی راہ سے چلا یا سے شاطری مارتا ہوا چلا جاتا ہے یہانتک
کہ قریب زمرد کوہ کے پہونچا کوہ پر آیا لوگون سے ملتا ہوا دربار مین زمرد کے آیا زمرد کو سلام کیا سب اسکو پہچانتے ہین کہ
یہ عقاب ہے اسلئے کسی نے منع بھی نہ کیا یہ قریب زمرد کے پہونچا گو یہ پہچانتا نہ تھا مگر اس طریقہ سے پہچان لیا کہ وہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا
اور سب سردار گرد تھے کہ یہ سمجھ گیا کہ یہی زمرد جادو ہے اُسنے پڑھکر وہ عرضی کا جواب دیا اور کہا کہ بادشاہ نے تحریر فرمایا ہے کہ
تم سردارون کو لیکر آؤ مین چند سردارون کو براے استقبال روانہ کرتا ہون اُدھر زمرد نے وہ جواب جو کہ آیا تھا اُسکو
پڑھا یہی مضمون تھا بہت تعریف کی زمرد نے سردارون سے کہا کہ بادشاہ نے سب سردارون کو زندہ طلب کیا ہے بس سامان
سفر کرو جو سردار کہ بادشاہ نے براے استقبال روانہ کئے ہین اُنسے راہ مین ملاقات کرلین ان سردارون نے عرض کیا کہ
بہت خوب ہم سامان کرتے ہین اُدھر عقاب نقلی نے کہا کہ اے آقا ذرا تخلیہ مین چلو کہ بادشاہ نے کچھ بات خفیہ طور سے
فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ کسی کے روبرو نہ کہنا یہ جو زمرد نے سنا اُسیوقت اپنے مقام پر سے اُٹھا اور کہا کہ اے عقاب آؤ
یہ کہکر ایک کمرہ مین آیا جو کہ اُسکے بیٹھنے کا تھا برق نے دیکھا کہ اُس کمرے مین ہزارون تصویرین لگی ہوئی ہین اور طاقون پر
گلدستے رکھے ہوئے ہین کاغذ کے پھول لگے ہوئے ہین اور سب سامان مکلفی بھی اُس مقام پر موجود ہے کہ زمرد آکر مسند پر
بیٹھ گیا ایک طرف مسہری بھی آراستہ تھی عقاب نقلی بھی آکر قریب زمرد کے بیٹھا زمرد نے کہا کہ اے عقاب
بیان کر کیا بادشاہ نے کہا ہے اُسنے جواب دیا کہ عرض کرتا ہون اگر اجازت ہو تو ایک جام شراب کا پی لون جب سے مین
نامہ لیکر گیا ہون شراب نہین پی ہے کچھ بیان کرون کیونکہ میرے حواس درست نہین ہین زمرد نے کہا خود بھی پی لو اور
مجکو بھی دو بس عقاب نقلی نے پہلے خود جام پیا اُسکے بعد ایک جام لبریز کرکے اُسمین بیہوشی ملا کر زمرد کے روبرو پیش کیا
اور یہ خیال کیا تھا کہ جب یہ بیہوش ہوجائیگا تو مین اسکی صورت بنکر باہر جاؤنگا سردارون کو طلب کرونگا اُنکو رہا کرنے کی
تدبیر کرونگا یہ سوچکر جام بیہوشی آمیز زمرد کو دیا بس زمرد نے قصد کیا کہ جام لیکر پی جاؤن جیسے لب کے برابر لیگیا چاہتا تھا
کہ لاجرعہ کرکے پی لون بس ایک مرتبہ وہ جو گلدستہ طاق پر رکھا تھا اُس سے چٹک کر ایک پھول گرا اُس پھول سے ایک طائر
پیدا ہوا اُس سے صدا آئی کہ اے زمرد خبردار ہو یہ برق عیار ہے لشکر اسلام کا عقاب کو اسنے فلان مقام پر دفن کردیا
ہے خود اُسکی صورت بنکر آیا ہے اور اس جام مین بیہوشی ہے اور ھر اُس طائر نے یہ صدا دی ایک شعلہ پیدا ہوا کہ اُسکے جسم مین آگ
لگی وہ طائر جلکر خاک ہوا اور شراب آفتاب بنکر طرف آسمان کے جام سے نکلکر اُڑگئی جب طائر نے یہ صدا دی برق ثانی نے
قصد کیا کہ مین اسکو حباب بیہوشی ماردون اُسنے صداے گیر دی کہ زمین نے برق کے پاؤن پکڑلیے بس جس شراب بیہوشی آمیز
جو اُڑگئی تھی اُسکے اُڑنے کے بعد زمرد نے اُٹھکر برق کی مشکین باندھ لین اور سحر مین مبتلا کیا اور آواز دی کہ کوئی ذرا
یہان آوے ایک خادم حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا زمرد نے اُس سے کہا کہ اسکو بھی لیجا کر اُسی مقام پر قید کر جہان اور سردار
قید ہین برق بیہوش پڑا ہوا تھا وہ خادم اُسکو لیکر اُدھر روانہ ہوا زمرد اُس کمرے سے باہر آیا تخت پر بیٹھکر کہا کہ اے اہل دربار
بڑا غضب ہوا تھا کہ برق عیار نے آکر میرا کام تمام کیا ہوتا مجکو میرے سحر نے آگاہ کیا معلوم ہوتا ہے کہ عیار تلاش مین
سردارون کی نکلے ہین کہین یہ اُنکو تلاش کرتا ہوا آتا ہوگا کہ عقاب سے ملاقات ہوئی ہوگی اُسکو اسنے عیاری کرکے
گرفتار کرلیا اُسکی صورت بنکر یہان آیا مجکو نامہ دیا فقرہ کرکے مجکو تخلیہ مین لیگیا جام بیہوشی آمیز دیا تھا کہ میرے سحر نے
خبردار کیا مین نے گرفتار کرلیا ہے اسکو بھی اُسی مقام پر بھیجدیا ہے کہ جہان اور سردار گرفتار ہین اب جلد یہان سے چلنے کی
فکر کرو کیونکہ معلوم ہوتا ہے عیار لشکر اسلام سے چل چکے ہین اس طریقہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے اور ذرا خبرداری کے ساتھ کام کرنا
زمرد نے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر جاکر سامان سفر کرنے لگے یہ تو اس بند و بست مین
ہے برق ثانی گرفتار ہوگئے ہین اُنکو تو یہان گرفتار رکھا جاتا ہے

حال چالاک کا تحریر ہوتا ہی

کہ چالاک ثانی بھی جو تلاش کو نکلا تھا یہ پہلے دربار مین آفاق کے آیا صورت تبدیل کیئے ہوے دربار مین
موجود تھا عقب آفاق خادم بنا ہوا کھڑا تھا اسنے یہ خیال کیا تھا یہ اس سبب سے دربار مین تھا کہ شاید کچھ حال
معلوم ہو یہ اس فکر مین کھڑا تھا یہان یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اب تین دن مہلت کے باقی ہین اسکے بعد مین طبل جنگ بجواؤنگا
اور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا کہ ایک ساحر آکر پہونچا جسکی نشانی ملازمت کی لگی ہوئی تھی اسنے آفاق کو سلام کیا
اور نامہ نکالکر آفاق کے ہاتھ مین دیا اور یہ عرض کیا کہ یہ نامہ بادشاہ نے آپکے نام تحریر کیا ہی اسکو ملاحظہ فرماکے
چاک کرڈالیئے گا کیونکہ اسمین کچھ امور ضروری جو کہ راز کی باتین ہین وہ تحریر ہین آفاق نے نامہ اسکے ہاتھ سے لیکر دیکھا
اسکو کرسی بیٹھنے کو دی وہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا آفاق نامہ پڑھنے لگا خادم جو پشت پر کھڑا تھا وہ بھی پڑھنے لگا
کہ چالاک نے سب نامہ پڑھا ایک حرف نہ چھوڑا ادھر جب آفاق نامہ پڑھ چکا اسنے قصد کیا کہ مین چاک کرون
آہستہ چٹکی سے پکڑے ہوے تھا کہ چالاک نے پشت پر سے ہاتھ بڑھا کر یہ کلمہ کہکر نامہ پر ہاتھ ڈالا کہ آپ نامہ پڑھ چکے
اب مین پڑھونگا یہ کہکر جو جھٹکا دیا کہ نامہ اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا چالاک کے ہاتھ مین آیا نامہ کا آنا تھا کہ چالاک
نے جست کی اور لوگون مین جاکر مل گیا دوسری صورت پر ہوگیا اللہ ری جرأت اسنے بڑی جوانمردی کی ہی ادھر
آفاق نے پلٹ کر کہا کہ یہ کون بے ادب تھا کہ جسنے نامہ میرے ہاتھ سے لے لیا پشت پر جو دیکھا تو کوئی نہین ہی اسنے
کہا کہ میری پشت پر سے کسنے نامہ لیا کہ صدا آئی ہمنے نامہ لیا ہم عیار ہین لشکر اسلام کے یہ نامہ ہمارے پاس ہی ہم
اسکی تلاش مین تھے کہ کون ہمارے لشکر کے سردارون کو لشکر سے لیجاتا ہی اب معلوم ہوا کہ کوئی زہرہ جادو وغیرہ لیجاتا ہی
بہت دنون کے بعد سراغ لگا اب وہ کیونکر ہمارے ہاتھ سے بچتا ہی یہ کہکر مجمع سے خادمون کے نکلکر روانہ ہوا اب آفاق کو
معلوم ہوا کہ عیار لشکر اسلام کا میری پشت پر خادم بنا کھڑا ہوا تھا وہ نامہ لیگیا اسنے اشارہ کیا کہ سب خادمون کے
پاؤن زمین نے پکڑ لیے قبل اسکے کہ یہ اشارہ کرے چالاک دوسری صف مین تھا دراسنے یہ حکم دیا کہ کوئی بارگاہ کے
باہر نہ جانے پائے چالاک چوبدار بنا کھڑا تھا یہ کہتا ہوا دوڑا کہ مین جاکر درگاہ سالار سے حکم عالی بیان کرکے آگاہ کرون بس
یہ فقرہ کرکے دربارگاہ پر آیا اور باہر نکلکر یہ کہتا ہوا کہ حکم بادشاہ کا ہی کہ کوئی باہر نہ جانے پائے کیونکہ عیار اندر بارگاہ کے ہی
اسنے بادشاہ کے ہاتھ سے نامہ لیلیا ہی اسکی تلاش ہو رہی ہی مین ایک ضرورت سے بادشاہ کی جاتا ہون یہ کہتا ہوا
صاف نکل چلا گیا اندر آفاق نے سب خادمون کی تلاشی لی ہر ایک سے باپ دادا کا نام دریافت کیا ہر ایک نے اپنے
آبا واجداد کا نام بتایا اب معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ اصلی ہین انمین کوئی نہین ہی آفاق نے حکم دیا کہ بارگاہ مین تلاش کرو
تمام بارگاہ چھان ماری کوئی ہو تو ملے مرشد پہلے ہی نکل گئے چوبدار کی صورت بنکر اس فقرے سے کہ مین درگاہ سالار کو
آگاہ کردون آفاق نے کہا کہ درگاہ سالار سے تو دریافت کرو کہ کوئی باہر تو نہین گیا چند چوبدار آئے اور کہا کہ بادشاہ دریافت فرماتے
ہین کہ کوئی باہر تو نہین گیا اسنے جواب دیا کہ جب سے حکم بادشاہ نے دیا ہی کہ کوئی باہر نہ جانے پائے کوئی نہین گیا سوائے اس چوبدار کے
کہ جسنے یہ حکم دیا تھا کہ وہ یہ حکم بیان کرتا ہوا ادھر کو چلا گیا چوبدارون نے آکر آفاق سے جو درگاہ سالار نے بیان کیا تھا عرض کیا
آفاق نے یہ سنکے کہا کہ بڑا غضب ہوا وہ عیار نامہ لیکر نکل گیا ابھی لشکر مین نہ پہونچا ہوگا چند ساحر جاکر گرفتار کر لائین بس یہ حکم سنکے
چند سردار ساحر ادھر کو باہر بارگاہ کے درگاہ سالار سے یہ دریافت کرکے کہ وہ چوبدار کدھر گیا ہی جدھر انھون نے پتہ بتایا تھا ادھر کو روانہ
ہوے یہ کب ملنے ہین ہوا ہو گئے انکو کون پاسکتا ہی یہ پاے شاطری مار کر اپنے لشکر مین شامل ہو گئے اور اپنے لشکر مین آکر اپنی اصلی صورت پر
ہوکر خوشی خوشی طرف خیمہ خواجہ کے چلے وہ ساحر تھوڑی دور تک تلاش کرتے ہوے گئے جب پتہ نہ ملا واپس آئے طرف اپنے لشکر کے اور
آفاق سے آکر عرض کیا کہ وہ چوبدار یعنی عیار نہ ملا آفاق نے کہا کہ خیر جانے دو وہ سب اپنے مقام پر بیٹھ گئے یہ تو یہان اس فکر مین
ہین کہ بڑا غضب ہوا کہ عیار نامہ لیکر چلا گیا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی کہ عیار لوگ بڑے غضب کے معلوم ہوتے ہین اسنے اپنی

حفاظت کرنا ضرور ہی آفاق نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنی حفاظت کرے کیونکہ عیار اسلام دیدہ و دانستہ خاک آنکھون مین ڈالکر اپنا کام کر جاتے ہین انسے بچنا بہت دشوار ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر چالاک نامہ لیکر خواجہ کے خیمہ مین آیا وہان بادشاہ نے دربار برخاست کیا تھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر چلے گئے تھے خواجہ اپنے خیمہ مین بیٹھے ہوئے تھے اور کئی عیار بھی موجود باہم مشورے ہو رہے تھے کہ یہ کون سرداروں کو گرفتار کرکے لیگیا ہی آج صبح سے برق و چالاک کا بھی پتہ نہین نہ معلوم کدھر گئے ہین قران ثالث بھی یہ خبر سُنکے خواجہ کے خیمہ مین آئے ہین کیونکہ یہ بھی مثل قران اول و ثانی کے ہمیشہ جنگل مین رہتے ہین وہان عبادت خدا کرتے ہین وقتاً فوقتاً لشکر مین آتے ہین جو مشورہ ہوتا ہی اُسمین شریک ہوتے ہین کل سے یہ لشکر سے نہین گئے ہین یہ شریک مشورہ ہین کہ چالاک آکر پہونچا خواجہ نے چالاک سے کہا کہ ای چالاک تم صبح سے کہان گئے تھے کچھ پتہ لگایا چالاک نے کہا کہ ای خواجہ مین تلاش مین صبح سے نکلا تھا دربار مین آفاق کی گیا نامہ برکا آنا نامہ آفاق کو دینا اپنا خادم بنا ہوا عقب آفاق کھڑا ہونا اور سب نامے کا پڑھنا اپنا نامہ لیکر فرار کرنا سب بیان کیا سب عیار یہ سُنکے بہت خوش ہوئے خواجہ نے کہا کہ ای چالاک تمنے بڑی چالاکی کی واہ کیا کہنا یہ کہکر زنبیل مین ہاتھ ڈالکر ایک کاغذ کی ٹوپی نکالکر چالاک کو دی اور کہا یہ انعام ہی اس کام کا بس خواجہ نے وہ نامہ پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے کہا کہ ای عیاران اسلام آگاہ ہو کہ پتہ لگ گیا اب مین سرداروں کی رہائی کی فکر مین جاتا ہون طرف زمرد کوہ کے بس یہ کہکر خواجہ اُٹھے اور اسباب عیاری سے آراستہ ہوکر خیمہ سے باہر نکلکر چلے ایک طرف کو روانہ ہوئے اور عیار بھی ایک ایک طرف کو روانہ ہوئے کہ انکا حال تحریر ہوگا پہلے خواجہ کا حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو خیمہ سے نکلکر چلے ایک طرف کو منہ اُٹھا کر توکل بخدا روانہ ہوئے کیونکہ انکو زمرد کوہ کا راستہ نہ معلوم تھا مگر خدا پر بھروسا کرکے چلے تھے جب کئی کوس پر چلے آئے تو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کونسی عیاری کرون کہ مین زمرد کوہ تک پہونچ جاؤن یہ فکر کرکے ہاتھ دیکھا ہاتھ کی پشت دیکھی تین سو ساٹھ مکر پیش نگاہ آئے ایک عیاری کو پسند کیا اسکے بعد کسوت سے چند تصویرین نکالین اُنمین سے ایک تصویر پسند کی اب سب اپنا بند و بست کرکے ایک طرف کو روانہ ہوئے چلے جاتے ہین وہ دن تمام ہوا رات بھی انھون نے اُسی صحرا مین بسر کی صبح ہو گئی انکا حال پھر تحریر ہوگا اب حال زمرد کا تحریر ہوتا ہی کہ اسنے دو روز مین سامان سفر درست کر لیا اب اسنے سب سرداروں کو طلب کرکے کہا کہ کل مین یہان سے کوچ کرونگا لشکر تیار ہو یہان تو یہ بند و بست ہی سب سامان درست ہو گیا ہی کہ وہ رات گذری صبح کا وقت ہی زمرد اپنے کمرے مین سیر کرنے کے لیے جو کہ طرف صحرا کے ہی بیٹھا ہوا ہی اس قصد سے کہ کوئی پہر بھر دن آلے تو کوچ کرون اُدھر سب سرداروں کی قید تختہاے سحر پر لادی گئی ہی وہ تخت بھی تیار ہین سب سامان درست ہی صرف سفر کرنے کی دیر تھی کہ زمرد بیٹھا ہوا سیر کر رہا ہی کہ ایک مرتبہ اسکے کان مین رونے کی صدا آئی کہ جیسے کوئی بصداے دردناک رو رہا ہی مگر آواز ایسی دردناک ہی کہ دلپر تاثیر کرتی ہی یہ صدا آئی اُسنے خیال کیا کہ صدا کہان سے آتی ہی کہ پھر صدا آئی اب تو یہ پریشان ہوا کہ یہ کون رو رہا ہی کیسی دردناک صدا ہی کون میری عملداری مین لوٹا گیا ہی کس پر فلک مصیبت ٹوٹا ہی جو یون بلک بلک کر رو رہا ہی کوئی حاضر ہی جاکر خبر تو لائے کہ یہ کون ستم رسیدہ و آفت دیدہ ہی جو یون بیقرار ہو کر روتا ہی بس دو چوبدار جو کہ حاضر تھے اُسوقت بموجب حکم زمرد زیر کوہ آئے اور اُس صدا کی طرف چلے یہانتک کہ قریب جو پہونچے تو دیکھا کہ ایک عورت زیر درخت پلنگپوش اوڑھے ہوئے گھونگھٹ نکالے ہوئے سر جھکائے بیٹھی ہوئی رو رہی ہی عجب دردناک صدا ہی کہ قلب کے پار ہوتی ہی یہ چوبدار اُسکے قریب آئے اُس عورت نے اپنے منہ پر سے ذرا سا پلنگپوش ہٹا دیا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمک گئی پیشانی پر افشان لگی ہوئی تھی عروس شب اول بنی ہوئی تھی یہ دیکھکر وہ چوبدار دنگ ہو گئے اور باہم کہنے لگے کہ یہ تو کوئی نازنین آفت دیدہ ستم رسیدہ ہی اُس سے کہا کہ ای نازنین تیرے اوپر کیا بلا نازل ہوئی ہی جو یون تو رو رہی ہی کچھ بیان تو کر اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہی اُن دونون نے باہم صلاح کی کہ بادشاہ سے چلکر عرض کرین پھر اُنھین سے

ایک نے کہا کہ ای نازنین کچھ بیان تو کر کیا آفت آئی ہی کیونکہ تو تو ایک شب کی عروس معلوم ہوتی ہی اُسنے آہستہ سے
کہا کہ مین تم سے کیا بیان کرون جو مجھپر آفت پڑی ہی کوئی سُننے والا ہو تو بیان کرون تم کیا سُنوگے جاؤ اپنی راہ لو کیون اپنے
کو آفت مین مبتلا کرو یہ جو اُسنے کہا ایک نے دوسرے سے کہا کہ بڑی مغرور معلوم ہوتی ہی چلو بادشاہ سے بیان کردین
یہ باہم صلاح کر کے کوہ پر آئے زمرد وہان بیٹھا ہوا تھا کہ وہ چوبدار آئین تو مین اُنسے دریافت کر کے اُس بیکس کی دادرسی
کرون کہ وہ چوبدار آ کر ہوئے زمرد نے کہا کہو کیا خبر لائے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو زیر کوہ گئے تو ہمنے دیکھا کہ وہ جو درخت
شمشاد کا ہی اُسکے نیچے ایک نازنین پندرہ ۱۵ سولہ ۱۶ برس کا سن پلنگپوش اوڑھے ہوئے بیٹھی رو رہی ہی یہ وہی رو رہی
ہی یہ اُسی کی صدا ہی ہمنے جو اُس سے دریافت کیا تو اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھی رہی جب بہت ہمنے کہا تو اُسنے
یہ جواب دیا کہ ہم تمسے کیا بیان کرین کوئی سُننے والا ہو تو اُس سے بیان کرین ہم یہ سُنکے آپکے پاس چلے آئے یہ حال ہی جو ہمنے
بیان کیا یہ سُنکے آپنے کہا کہ چلو میرے ہمراہ ذرا مین بھی دیکھون چلکر فرمایا ہان یہ تو بیان کرو کچھ اُسکی صورت بھی دیکھی تھی
اُنھون نے کہا کہ وہ تو گھونگھٹ نکالے ہی ہان ذرا سا کونا اُٹھا ہوا تھا اُس سے عجب صورت نظر آتی تھی کہ ایسی صورت تو
ہمنے آجتک نہین دیکھی افشان لگی ہوئی ہی ذرا چلکر ملاحظہ فرمائیے ہمکو طریقہ سے دُلھن معلوم ہوتی ہی یہ جو اُنھون نے کہا
زمرد نادیدہ اُسپر فریفتہ ہو گیا شعر نہ تنہا عشق از دیدار خیزد * بسا کین دولت از گفتار خیزد * یہ اُن چوبدارون کے
کہنے سے فریفتہ ہو گیا اُسیوقت اُنکے ہمراہ طرف اُس درخت کے کوہ پر سے اُتر کے روانہ ہوا آگے آگے زمرد تھا
عقب مین وہ چوبدار تھے زمرد یہانتک کہ قریب اُس درخت کے پہونچا اُسنے دیکھا کہ دراصل ایک عورت
زیر درخت پلنگپوش بنا اوڑھے ہوئے اُس پر سے سر سے پاؤن تک اپنے کو پوشیدہ کیے ہوئے سر زانوے غم پر
جھکائے ہوئے بیٹھی ہی اُدھر اُس نازنین نے زمرد کو دیکھا کہ ایک جوان بہت خوبصورت تاج سر پر رکھے قبائے قلمکار
پہنے ہوئے میری طرف چلا آتا ہی اُسنے خیال کر لیا کہ یہ ضرور بادشاہ ہی جب وہ قریب آیا اُسنے اس طور سے وہ
پلنگپوش اوڑھا کہ منھ کھل گیا ایک برق چمک گئی ایک بجلی تھی کہ زمرد کے قلب پر پڑی ایک تیر قلب دوز
تھا کہ سینہ کو توڑ کر گذر گیا اُسنے آفت کر کے کلیجہ پکڑ لیا اپنے کو سنبھال لیا ضبط کیا اُدھر اُس نازنین نے جلدی سے
اپنا منھ چھپا لیا اور سر کو جھکا لیا کہ زمرد اُسکے قریب آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ ای نازنین بیان کر تیرے اوپر
کیا بلا نازل ہوئی ہی کہ تجھ ایسا گل رعنا یون خار بلا مین مبتلا ہوا کون ایسا ظالم تھا کہ جسنے تجھپر ستم
کیا ای نازنین بتا کہ تو کس باغ کی اور بلبل کس گل کی ہی اور قمری کس سرو کی شعر اگر ماہے ترا منزل کدام
است * اگر شاہے ترا آخر چہ نام است * یہ کیا بلا آئی کہ تو مثل شب برات لوٹی گئی تیری صدا نے میرے
دل مین وہ تاثیر کی کہ مین بیقرار ہو کر دوڑا ہوا آیا ہون پہلے مین نے چوبدار روانہ کیے اُنسے تمنے کچھ
حال نہین بیان کیا جب اُنھون نے دریافت کیا تو تمنے یہ کہا کہ جو کوئی لائق سُننے کے ہو تو بیان کرین
تمسے کیا بیان کرین اب مین آیا ہون بیان کرو یہ جو زمرد نے کہا اُس نازنین نے ایک آہ سرد کھینچ کر کہا
کہ میری داستان بیان کرنے کے قابل نہین ہی مین خیال کرتی ہون کہ مجھسا کوئی آفت رسیدہ و غمدیدہ
و کمبخت نہوگا جیسی مین ہون خداوند کسی پر ایسی بلا نہ نازل کرے جیسی مجھپر نازل کی ہی لوگون کو
لازم ہی میرے سایہ سے پرہیز کرین کہ میرا سایہ نہ اُنپر پڑے کہ وہ بھی میری طرح مبتلائے بلا ہون
مین تو مبتلا ہون ای شخص تو میرے پاس سے ہٹکر بیٹھ نہ تجھپر نہ میرا سایہ پڑے مین تو مبتلا ہون تو بھی
مبتلا ہو کوئی مجھسا بدنصیب نہوگا خدا میرا سا نصیبا کسی کا نہ کرے مین اپنی حالت بیان کر کے دوسرے کو
بھی مبتلائے غم و الم کرون میری حالت سُنکے تمہارا دل بھی بیقرار ہوگا مین اُس آفت مین مبتلا ہون
خداوند چیونٹی پر بھی نہ ڈالے نہ دشمن پر نہ بلا پڑے جو کہ میرے اوپر پڑی ہی مین کیا بیان کرون میری

وہ حالت ہی اگر جانور سُنے تو رونے لگے پہاڑ سے بیان کرون تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاے مین کچھ حال بیان
نہین کرسکتی ہون وہ غمدیدہ ہون کہ کوئی نہوگا شعر ؎ نے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون ؎ مین موسم بہار مین
شاخ بریدہ ہون ؎ بس میری خداوند سے یہ التجا ہی کہ زمین شق ہوجاے اور مین اسمین سما جاؤن میری یہ حالت
ہی زمین سخت آسمان دور میری یہ آرزو ہی کہ کسی صورت سے میری قضا آئے مین مرجاؤن اس دربدر خاک بسر
پھرنے سے تو یہ بہتر ہوگا کہ جہان جاتی ہون مجکو مقام پناہ نہین ملتا ہی ایک نہ ایک آفت نازل ہوتی
ہی تین دن سے مین ویران پھر رہی ہون کوئی میرے رہنے کا روادار نہین ہی دوسرے میرے عقب مین
ایک ایسی بلا ہی کہ وہ کہین قیام نہین کرنے دیتی ہی یہ کہکر وہ رونے لگی اور یہ شعر پڑھنے لگی شعر ؎ ہمنے بھی کبھو
جام وسبو دیکھا تھا ؎ جو کچھ کہ نہین ہی روبرو دیکھا تھا ؎ اُن باتون کو اب جو یاد کرتے ای درد ؎ اک خواب سا تھا
جو کہ کبھو دیکھا تھا ؎ یہ اس درد سے پڑھا کہ زمرد کے بھی آنسو نکل آئے اور رونے لگا و پھر جبر کرکے کہا کہ ای نازنین
جلد اپنی مصیبت کو بیان کر میرے قلب مین اسقدر قوت نہین ہی کہ مین تیری حالت کو دیکھ سکون اُسنے کہا
کہ مین کیا بیان کرون خیر اپنی حالت بیان کرتی ہون تو بہت بجا ہی یہ کہکر اُسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ مین
آفت رسیدہ ایک مہاجن کی دختر ہون میری شادی ہوئی میرا شوہر مجکو بیاہے ہوے لیے جاتا تھا کہ
راہ مین ڈاکہ پڑا تمام مال و اسباب لُٹ گیا جو مرد و عورت تھے سب مارے گئے مین پلنگ پوش
جو کہ مجکو جہیز مین میرے باپ نے دیا تھا اُسکو اوڑھکر بھاگی مین یہ جانتی تو کبھی نہ بھاگتی اپنی بھی جان
دیتی جبکہ میرا شوہر مارا گیا ابھی مین نے اُسکی پوری صورت بھی نہ دیکھی تھی نہ اُسنے میری صورت دیکھی تھی کیا
منحوس ساعت تھی جب برات رخصت ہوئی مین اُسدن سے تباہ پھر رہی ہون تین دن کا زمانہ
ہوا ہی کہ کہین مقام امن نہین ملتا ہی ہر طرف ماری ماری پھر رہی ہون اور بلا میرے عقب مین ہی مین کیا بیان
کرون یہ میری حالت ہی جو بیان کی زمرد نے کہا ای نازنین اگر کوئی تمکو اپنے مکان مین لیجا کر رکھے تو تم رہوگی
اُسنے کہا کہ بھلا کون مجھ آفت رسیدہ کو رکھیگا جو رکھیگا وہ خود بھی بلا مین مبتلا ہوگا اور مجکو رکھکر کیا کریگا
اپنے سر پر بلا لائیگا کیونکہ میرے عقب مین ایک نئی بلا ہی زمرد نے کہا کہ ای نازنین آگاہ ہو کہ یہ زمرد کوہ ہی اور
مین اس کوہ کا مالک ہون میرا نام زمرد جادو ہی میری شادی بھی نہین ہوئی ہی اور تیرا بھی شوہر مرگیا ہی
بس مین یہ چاہتا ہون کہ تیرے ساتھ اپنی زندگی بسر کرون تمکو یہان کسی قسم کی تکلیف نہوگی ہزارون
خادم و خدمتگار کنیزین و غلام ہر وقت خدمت مین موجود رہینگے زمرد کوہ کی ملکہ کے نام سے مشہور ہوگی
اُسنے جواب دیا کہ کیون اپنے کو آفت مین مبتلا کرتا ہی اگر میری تقدیر مین شوہر ہوتا تو مین یون کیون برباد ہوتی
میرا شوہر کیون مارا جاتا بس جو میرے ساتھ اس قصد سے کہ مین اسکو اپنی زوجہ بناؤن سلوک کریگا اُسپر
یہ آفت نازل ہوگی ابھی تو تم یون میری خوشامد کرکے اپنے ساتھ لیئے جاتے ہو تھوڑے عرصے مین
میرے جانی دشمن ہوگے اور میرے قتل کرنے پر آمادہ ہوگے کیونکہ وہ بلا تمکو اگر ضرور پریشان کریگی
زمرد نے کہا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون یہان کوئی بلا نہ آئیگی بس تم میرے ہمراہ چلو اب اسمین عذر
نہ کرو کیونکہ محبت کرنے والا ممکن نہین ہوتا ہی بس چلو دیر نہ کرو اب رو رو کر میرے قلب کو بیقرار کرو
مین تمھارے رونے سے بیتاب ہوتا ہون یہ کہکر زمرد نے اُسکا ہاتھ پکڑنے کے قصد سے اُسکی طرف
ہاتھ دراز کیا کہ اُسنے یہ کہکر کہ یہ کونسی حرکت ہی تم بڑے بے غیرت ہو کہ سبکے روبرو میرا ہاتھ پکڑتے ہو
مین نہ کہتی تھی کہ تم بھی میرے دشمن ہوجاؤگے وہی ہوا یا نہین زمرد نے کہا کہ ای جان جہان تم
گھبراؤ نہین یہ میرے نوکر ہین انسے کیا پردہ اچھا تم میرے ساتھ میرے مکان پر چلو وہ سامنے کوہ پر

مکان ہی یہان کے باشندے سب میری رعایا ہین سب تمھاری فرمانبرداری کرینگے جب یہ زمرد نے کہا بس
وہ یہ سُنکے یہ کہتی ہوئی اُٹھی کہ تمنے بہت مجبور کیا ہی خیر چلتی ہون یہ تو مجکو یقین ہی کہ تم بھی میرے دشمن جانی
ہوجاؤگے ابھی تو اس طور سے لیے جاتے ہو ادھر کہر پہونچے اور تم بھی دشمن ہجے کیونکہ فلک کو یہ منظور ہی کہ مین
اسی طور سے آوارہ و سرگردان پھرون کیونکہ وہ میرے درپی آزار ہی یہ جو کہا زمرد نے کہا کہ ای جان جہان
تم اطمینان رکھو کہ مین کبھی دشمن نہونگا تمھاری خدمت بدل وجان کرونگا کبھی تمھاری اطاعت سے سر
نہ پھیرونگا کسی اور عورت کی طرف نہ دیکھونگا اُسنے کہا یہ کہنا تمھارا بیکار ہی کیونکہ تم لوگ اپنے مطلب کے
ہوتے ہو تمھاری ذات بیوفا ہی جب کوئی عورت خوبصورت دیکھوگے اُسکی خواہش کرنے لگوگے زمرد نے کہا کہ
مین خداوند کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ کبھی تمھارے ساتھ بدی نہ کرونگا اُسنے کہا کہ خیر چلتی ہون شاید ایسا نہو
کیونکہ یہ رات تو مجکو اس درخت کے نیچے بے آب و دانہ گذری ہی اور ہر وقت یہ خوف رہا کہ کوئی درندہ نکل کر
کھا جائیگا چونکہ زندگی تھی اور تمھارا ساتھ ہونا تھا اس سبب سے کسی نے نہ پوچھا گو میری خواہش تھی کہ مجکو
کوئی کھا جائے میرے قریب تو موت بھی آتے ہوئے ڈرتی ہی کیونکر آتی یہ کہکر چھم چھم کرتی ہوئی اور کہا کہ کدھر
چلون اس قیامت کی چال چلی کہ ہر مرتبہ زمرد کا دل پائمال ہو گیا پاؤن مین تمامی کا لہنگا تھا وہی پلنگ پوش
اوڑھے ہوئے اپنے کو سر سے پاؤن تک چھپائے ہوئے چلی بس زمرد اُس نازنین کو بصد اشتیاق سب سے
پوشیدہ اس خیال سے کہ کوئی اسکی خبر شمشیر شاہ سے نہ کردے کیونکہ وہ بھی تو حسین کو بہت دوست رکھتا ہی
اس خوف سے چور گھاٹی سے پہاڑ پر لایا اُس پہاڑ کو جو دیکھا تو گل و ریحان سے مملو تھا ہر طرف ہزارون
قسم کے درختون کی قطار لگی ہوئی تھی ہر قسم کے خوشبودار گل لگے ہوئے تھے یہ اُس نازنین کو لیکر اُس
کمرے مین آیا کہ جو اسکے تخلیہ کا تھا اُس کمرے مین ہر طرف ہزارون جانورون اور انسانون کی تصویرین
لگی تھین طاقون پر گلدستے چنے ہوئے تھے ساغر شراب کی بوتلین مزین لگی ہوئی تھین اُنپر سب
سامان عیش مہیا تھا گھڑیان لگی ہوئین قد آدم آئینے لگے ہوئے چھت پر دونون سے درست
فرش مخمل کا کیا ہوا ایک مسہری آراستہ اُسپر پردے پڑے ہوئے ایک مسند زرنگار وسط مین آراستہ
تھی اُسکے برابر کشتی شراب کی رکھی ہوئی تھی اور قاب کباب کی کیونکہ یہ شغل شراب کر رہا تھا اُسی حالت مین
تو اُٹھکر چلا گیا تھا بس اسکو لاکر اُس مسند پر بٹھایا آپ پائین بیٹھا اسنے اشارہ کیا کہ ادھر آکر بیٹھو اسنے
جواب دیا کہ مین اس سبب سے نہ بیٹھا کہ شاید تم ناراض ہو یہ کہکر اس نازنین کے برابر بیٹھا اور کہا کہ
ای جان جہان وای آرام دل مشتاقان اب تو یہ پردہ و حجاب و حیا دور کرو اور اس پلنگ پوش کو اُتار و
اُسنے یہ سنکے وہ پلنگ پوش اُتارا مگر اُسکو اپنے نیچے رکھ لیا زمرد نے کہا کہ ای جانی اسکو پھینکدو اب اسکی
کیا ضرورت ہی اُسنے کہا کہ مین تو اسکو نہ پھینکونگی کیونکہ یہ تو میرا مصیبت کا رفیق ہی اور حالت بلا مین
میرا پردہ ہی اگر تم بھی میرے دشمن ہوا اور مجکو نکالدو تو مین کیا اُوڑھ کر نکلونگی یہ جو اُسنے کہا زمرد نے
جواب دیا کہ خداوند ایسا نہ کرین یہ کہکر قصد کیا کہ گلے سے لگاؤن اور پیار کرون کہ اُسنے کہا کہ ذرا اپنی
طبیعت کو روکو اسقدر بیباک نہو ذرا خیال تو کرو کہ میرے اوپر کیا بلا نازل تھی اور کس بلا مین مبتلا
تھی ابھی میرے حواس درست نہین ہوئے مدت مین تین شبانہ روز کے فاقہ سے ہون ذرا مین کچھ
کھا تو لون یہ جو اُسنے کہا زمرد نے کہا کہ کیون جانی کتنے تین دن سے کچھ نہین کھایا ہی اُسنے کہا کہ
جنگل مین کھانا کہان سے آیا جو مین کھاتی یہ جو اسنے کہا اُسنے صدا دی کہ کوئی ہی بس ایک چوبدار
اندر آیا زمرد نے کہا کہ ہمارے مطبخ خانہ سے جو کچھ تیار ہو بہت جلد حاضر کرو وہ چلا گیا یہ سُنکے

زمرد سے یہان زمرد نے اُس نازنین سے کہا کہ ای جان جہان و ای آرام دل مشتاقان مجھے یہ نہ معلوم تھا کہ
تمنے کھانا نہین کھایا ہی تو طعام آتا ہی یہ ہی باتین ہو رہی تھین کہ چوبدار خوان کھانے کا لیکر حاضر ہوا بس
زمرد نے وہ خوان روبرو اُسکے رکھا کہا کہ طعام نوش فرمائیے اُس نازنین نے کہا کہ تم بھی کھاؤ بس
زمرد نے کہا کہ ای ملکہ مین نہین کھاؤنگا کیونکہ مجھکو سفر کرنا ہی اگر کھانا کھاؤنگا تو کسل راہ سے میری طبیعت
پریشان ہوگی اُسکے سبب سے ہضم مین فتور ہوگا کیونکہ میرا قاعدہ ہی کہ مین جب کسی طرف کو سفر کرتا ہون تو کھانا
نہین کھاتا ہون یہ سُنکے اُسنے کہا کہ دیکھا وہ ہی امر تمنے کیا نہ کہ دشمنی کرنے لگے مجھکو تو لائے اور خود جاتے ہو
یہ کونسی لیاقت و مروت ہی کہ ایک کو تو گھر مین لائے اُسکو تنہا چھوڑ کر چلے جاؤ اگر یہ قصد تھا تو مجھے کیون لائے
مین کسی سے واقف نہین ہون نہ کوئی مجھسے واقف پھر کیونکر میری بسر ہوگی زمرد نے کہا کہ ای جان جہان مین
تمکو اپنے ہمراہ رکھونگا ایکدم تو جدا کرونگا نہین تم گھبراؤ نہین اُسنے کہا کہ آخر کہان جاؤگے زمرد نے جواب دیا کہ
مین تمسے کیا بیان کرون ایک ضرورت اشد ہی اُس ضرورت سے مع لشکر سفر کرونگا یہ جو زمرد نے کہا وہ رونے لگی
کہا کہ اب معلوم ہوا میرے مقدر مین تباہی تحریر ہی کیونکہ تم لڑائی پر جاتے ہو نہ معلوم کیا انجام ہوگا جنگ نہ ہو ہر
دار زمرد نے کہا کہ ای جانی مین لڑائی پر نہین جاتا ہون بلکہ جسکا خراج گذار ہون اُسنے اپنی کمک کے لیئے
طلب کیا ہی کیونکہ اُنسے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہی اہل اسلام نے اُنپر لشکر کشی کی ہی مگر مین نے اہل اسلام کے
لشکر کا خاتمہ کر دیا ہی اُنکے سردارون کو گرفتار کر لیا ہی اُنکی قید لیکر جاتا ہون یہ قید پہونچا کر چلا آؤنگا اُسنے کہا
کہ اہل اسلام کون لوگ ہین کیا یہ ہم ایسے لوگ نہین ہین اُن لوگون کی اور صورتین ہین جو اُنکو اہل اسلام کہتے
ہین یہ جو اُسنے کہا زمرد نے خیال کیا دل مین کہ یہ بالکل نادان اور ناواقف ہی یہ اہل اسلام کو نہین جانتی ہی یہ
خیال کرکے کہا کہ ای جان جہان اہل اسلام اور ایک مذہب ہی اُسنے کہا کہ کیا اور بھی مذہب ہین زمرد نے
جواب دیا کہ ہان ای جان جہان اہل اسلام اُنکو کہتے ہین جو خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین وہ خداے
نادیدہ کو اپنا خدا جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا خدا آسمان پر ہی اور بہت سی دلیلین بیان کرتے ہین یہ جو
زمرد نے کہا اُسنے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ اور بھی مذہب ہین مین جانتی تھی کہ یہ ہی ایک مذہب ہی
جو کہ سب کا ہی مگر اب معلوم ہوا کہ مذہب اسلام بھی ایک مذہب ہی زمرد نے کہا کہ ای جانی کھانا کھاؤ تمکو
ان قصون سے کیا غرض یہ جو زمرد نے کہا بس اُسنے کھانا کھانے کے لیے ہاتھ دھویا مگر زبردستی زمرد کو کھلایا
جب کھانے سے فراغت ہوئی ہاتھ منھ دھو کر بیٹھی اب جو کھانا کھایا زمرد نے دست گستاخ کو دراز کرنا چاہا
اُسنے کہا کہ جلدی کاہے کی ہی مین کہین بھاگی نہین جاتی ہون تمھارے پاس موجود ہون مگر تم بھی کیسے بے لطف
ہو بالکل تمکو کچھ مزا نہین ہی زمرد نے کہا کہ کیا مزا اُسنے کہا کہ کھانا کھایا ہی اب شراب پینا چاہیے اُسکے بعد
لطف ہوگا یہ جو اُسنے کہا زمرد نے جواب دیا کہ کشتی شراب کی موجود ہی تم بھی نوش کرو مجکو بھی دو یہ کہکر
کشتی شراب کی کھینچکر آگے رکھدی تورے پوش اُٹھا دیا اب بالکل تخلیہ ہی کوئی مخل صحبت نہین ہی اب جو دیکھا
تو صراحیان قرینے سے رکھی ہوئی ہین جام شراب الماس نگار رکھے ہوے ہین صراحیون کے منھ
لچکے سے بندھے ہوے ہین اُسنے ایک صراحی اُٹھا کر اُسکا منھ کھولکر ساغر مین لی اُسکو لبریز کرکے پہلے
طرف زمرد کے ہاتھ بڑھایا مگر منھ ناز سے پھیر لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صورت زیبا و شکل رعنا
رکھتی تھی کہ اگر عابد بھی دیکھتا تو فریفتہ ہو جاتا فرشتون کے بھی قلب بیقرار ہوتے گو کہ وہ نفس نہین
رکھتے ہین مگر وہ بھی دیکھکر اُسکے حسن کے شیدا ہو جاتے وہ عروسی لباس پہنے ہوے تھی سر
سے پانون تک زیور جواہر نگار پہنے ہوے ناک مین نتھ عطر سہاگ ملا ہوا خوشبو چلی آتی ہی اُسنے

اس انداز سے مُنھ پھیر کر کہا کہ تو شراب پیلو زہر د اس انداز کو دیکھکر مر گیا جیتے جی گذر گیا بس اُسنے
کہا کہ پہلے تم نوش کرو تمہارا اُلش مین پیلو نگا اُسنے کہا کہ مجکو یہ نخرہ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی ای
مرد وسے لے پی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ اُسنے کہا زہر د نے وہ ساغر اُسکے ہاتھ سے لیکر اور قصد کیا
کہ پی جاؤن لبون تک لایا تھا چاہتا تھا کہ لبون سے لگاؤن کہ ایک تڑاقہ ہوا اور وہ جو تصویرین
لگی ہوئی تھین اُنمین سے ایک تصویر زمین پر آئی اور پٹاخا مار کر کھڑی ہوئی وہ تصویر کبوتر کی تھی صدا اے
غٹرغون دیکر کہا کہ ای زہرد ہوشیار ہوجا یہ شراب نہ پینا اسمین بیہوشی ملی ہوئی ہی یہ عورت نہین ہی عیار ہی
اسکا نام خواجہ خضران بن عمرو ہی یہ خواجہ ثالث ہی تیرے قتل کرنے کی فکر مین آیا ہی یہ کہکر ایک چیخ ماری
اور ایک شعلہ نکلا کہ وہ کبوتر تو جلنے لگا اور شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی یہ جو واقعہ اُسنے دیکھا حیران ہوا
مگر باحتیاط اُسنے اُسپر سحر کر دیا کہ بھاگ نہ سکے اُدھر اُس نازنین نے یہ حال دیکھکر رونا شروع کیا اِدھر یہ
حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین وہ آفت رسیدہ بلا نصیب مہاجن کی لڑکی
ہون کہ جسکو تو صحرا سے لایا ہی اگر یقین نہو دریافت کر لے مین موجود ہون یہ کہکر رونے لگی اُسنے کہا کہ میرا سحر
تو کہتا ہی کہ تو خواجہ ثالث ہی جانشین عمرو اُسنے جواب دیا کہ مین پہلے ہی تجھ سے کہتی تھی کہ میرے عقب مین
ایک بلا ہی کہ وہ مجکو کہین نہین چین سے بیٹھنے دیتی ہی جہان مین جاتی ہون میرے ساتھ وہ بھی پہونچتی ہی
تو مجکو قتل کر ڈال تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤن جسنے رحم کھا کر اپنے گھر مین جگہ دی اسنے مجکو
وہان سے بھی نکلوایا مین اس امر سے بالکل نہین واقف ہون کہ کون جانشین عمرو مین تو ایک بلا نصیب
ہون کہ جسکا کوئی وارث نہین ہی آج تین دن سے اس بلا کے سبب سے کہین قیام نہین کیا صحرا صحرا
پھر رہی ہون جہان جاتی ہون یہ ہی صدا آتی ہی آج تیسرا دن ہی کہ ایک شخص اسی طور سے رحم کھا کر
مجکو اپنے مکان پر لے گیا جب مین نے شراب پلائی یہی صدا آئی وہ دشمن ہو گیا میرے قتل پر آمادہ ہوا
مین نے منت وسماجت کر کے اپنی جان بچائی وہان سے بھاگی تم اپنے مکان پر لائے مین نے اسی
سبب سے کہا تھا کہ تم میرے دشمن ہو جاؤگے میرے قتل پر آمادہ ہوگے وہ ہی پیش آیا نہ یہ جو اُسنے
رو کر کہا ایسی مایوسی سے کہا کہ تو مجکو قتل کر بس اُسکو رحم آگیا اُسنے خیال کیا کہ میرے سحر نے غلطی کی
یہ خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام نہین ہی اگر وہ ہوتا تو یون نہ روتا دوسرے مرد عورت کی صورت
نہین بن سکتا ہی یہ اسیر عاشق بھی ہوچکا تھا اس سے اُسکا رونا نہ دیکھا گیا بیقرار ہو کر کہنے لگا کہ ای ملکہ
میری خطا کو معاف کرو میرے سحر نے مجکو دھوکا دیا میرے قصور کو معاف کرو یہ کہکر اپنا سحر
اُسپر سے دفع کیا اُسنے کہا کہ تو مجکو قتل کر ڈال تاکہ یہ قصہ پاک ہوجاے ابکی تو نے چھوڑ دیا پھر کوئی
سکے گا تو پھر پھر جائیگا تو ہر مرتبہ کا یہ ہی صدمہ ہوگا اس سے ابکی مرتبہ قصہ پاک ہو مین بلا سے نجات
پاؤن اُسنے کہا کہ مجکو زیادہ محجوب نکرو مین ہاتھ جوڑتا ہون اب ایسی خطا نہوگی اُسنے کہا کہ خیر
ابھی معلوم ہوجاتا ہی یہ کہکر وہ خاموش ہو رہی اپنے دل مین خیال کیا کہ اسکی خبر نہ تھی کہ اسنے یہ بلا کر رکھی ہی
بڑے غضب کا ساحر ہی کہ جسکے سحر کی تصویرین بولتی ہین معلوم ہوتا ہی یہ ہی ایک تصویر ہوگی مین نے تو
کام تمام کیا تھا مگر کیا کرون اُسکے سحر نے اُسکو خبردار کر دیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی یہ خیال
کر کے دل مین خاموش ہو کر بیٹھ رہی مگر آنکھون سے اشک جاری ہین سر جھکائے بیٹھی ہی اُسنے جو دیکھا کہ یہ نازنین
کچھ کلام نہین کرتی ہی رو رہی ہی کہنے لگا کہ ای جانی تمکو ہمارے سر کی قسم ہماری صف ماتم پر نہ بیٹھو ہمارا جلوا
کھاؤ اگر اب روؤ مین ہاتھ جوڑتا ہون میرا قصور معاف کرو یہ جو اُسنے کہا اور اپنے دامن سے اشک پونچھے

اور کہا کہ لو شراب پلاؤ یہ کہکر اُسکے ہاتھ مین شراب کا ساغر دیا اُس نازنین نے پھر ساغر لبریز کیا ایکی مرتبہ
پھر مُنہ پھیر کر اور ساغر اُسکے مُنہ کے برابر کیا اور کہا کہ لو شراب پیلو اُسنے ساغر ہاتھ مین لیکر قصد کیا تھا کہ لبون
سے لگاؤن کہ ایک مرتبہ تیتر جو تصویر مین بنا ہوا تھا اپنے چوکھٹے مین سے جدا ہوکر فرش پر گرا اور صدا دی
کہ اے غافل خبردار ہو ایک تصویر کو تو جلا چکا اسپر بھی نہ ہوشیار ہوا ارے یہ ساحرون کا قاتل ہی بڑے بڑے
ساحرون کو قتل کیا ہی ماہیان وسحران اسی کے ہاتھ کے قتل کیے ہوے ہین آفتاب کو اسی نے قتل کیا ہی
یہ بڑا مکار ہی اپنی جان بچا ارے یہ جانشین عمرو اول وعمرو ثانی ہی خواجہ ثالث اسکا نام ہی یہ بڑا مکار و
دغاباز ہی کبوتر نے تو آگاہ کیا تھا اُسپر تو آگاہ نہوا یہ جو تیتر نے کہا وہ حیران ہوا اُسنے سحر تو کیا کہ وہ بیحس وحرکت
ہوگئی اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اچھا ایک مرتبہ میرے سحر نے دھوکا کھایا تھا گیا ایکی مرتبہ بھی دھوکا کھایا اُدھر
ایک شعلہ نکلا کہ وہ تیتر بھی جلکر خاک ہوگیا ادھر شراب شعلہ بنکر اُڑ گئی اب پھر اسنے کہا کہ سچ سچ بتا کہ تو کون ہی
میرا سحر تو خبر دیتا ہی کہ تو خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام ہی مکار ہی میرے ساتھ مکر کرتا ہی اُسنے ایک آہ سرد بھر کر کہا
کہ ارے کمبخت مین تجھ سے پہلے ہی کہتی تھی کہ مجکو اپنے ہمراہ نہ لیچل کیونکہ میرے ہمراہ بلا ہی تو بھی مثل اورون کے
میرا دشمن ہوجائیگا میرے قتل پر آمادہ ہوگا تو نے نہ سُنا زبردستی منت سماجت کرکے مکان پر لایا پہلی مرتبہ جب
تو نے مجھپر سحر کیا جب تیرے سحر نے تجکو خبر دی مین نے کہا کہ تو مجکو قتل کر تیری منت کرتی رہی تو نے نہ سُنا میرے
قتل سے ہاتھ اُٹھایا ارے مین وہی بلا نصیب ستم دیدہ رنج والم کی مبتلا ہون یہ فلک ناہنجار گردون غدار
میرے درپے آزار میری بہتری نہین چاہتا ہی بڑی خرابی کی بات ہی اگر تمکو یقین نہین ہی تو یہ امتحان کرلو کہ مین عورت
ہون یا مرد ہون تب تو یقین آئیگا نہ مین یہ کہتی ہون کہ تمھارا سحر جھوٹ کہتا ہی تم میرا امتحان کرکے مجکو قتل کر ڈالو
کسی عورت کو بلاؤ وہ آکر دیکھ لے تمپر ثابت ہوجاے تجکو قسم ہی خداوند تصویر کی کہ اب تو میرا امتحان کرلے کسی
عورت کو طلب کرکے مین اپنی زندگی سے عاجز ہون مین تو یہ کہتی ہون کہ تو مجکو ابھی قتل کر ڈال مگر جب
امتحان کرلینا اُسوقت ضرور قتل کرنا اب مجھ سے یہ مرحمت کی کشش نہین اُٹھ سکتی ہی مین بہت عاجز
ہون ایک مرتبہ تو نے طرح دی پھر وہی ہوا یہ مین کیونکر کہون اور یقین کرون کہ تیرا سحر جھوٹا ہی مین ہی
جھوٹی ہون میرا مرجانا بہتر ہی یہ اس طور سے اسنے کہا اور ایسی اپنی عاجزی ظاہر کی کہ زمرد کا عجب
حال ہوا اُسکے رونے پر بیقرار ہوگیا فوراً سحر اُسپر سے اُتار لیا وہ تڑپنے لگی اور کہنے لگی کہ تو مجکو قتل کر
میری جان لے مین زندگی نہین چاہتی ہون مین بہت عاجز ہون ایسی زندگی سے میرا مرنا اچھا ہی کہ جہان
جاؤن یہی تہمت لگے کہ یہ جانشین خواجہ ہی مین کہان اور خواجہ کا جانشین کہان مین نے یہ نام بھی
نہین سُنا خواب مین بھی خواجہ کی صورت نہین دیکھی نہ نام یہ کسی جانور کا نام ہی یا کسی بھوت کا نام ہی
کہ میرے پیچھے پڑگیا ہی چڑیل کی طرح کہ کسی صورت سے میری عقب گذاری نہین ہوتی ہی اب مین اپنے کو
ہلاک کرونگی یہ کہکر رومال اُسکے پاس رکھا تھا ایک مرتبہ گلے مین ڈالکر قصد کیا کہ گلا گھوٹون کہ زمرد نے
دوڑکر ہاتھ پکڑ لیا اور قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ اے ملکہ میری خطا معاف کرو مجھ سے قصور ہوا اب ایسی
خطا نہوگی میرے سحر کی غلطی ہی وہ غلطی پر ہی سچ ہی تم کہان اور خواجہ کہان وہ ایک عیار ہی اب میرے
قصور کو معاف کرو میری خطا سے درگذر کرو مین اپنے قصور پر نادم ہون تمسے بہت شرمندہ ہون
کہ مین نے سحر کے کہنے پر عمل کیا کہ تمپر سحر کردیا اب ایسی خطا نہوگی اُسنے کہا اُسوقت بھی تو تمنے اقرار کیا تھا
کہ اب ایسی خطا نہوگی پھر وہی حرکت کی مین تمھارے کس قول کا اعتبار کرون دراصل سب اپنے دشمن سے
خوف کرتے ہین اگر تمنے بطور احتیاط کے میرے اوپر سحر کیا تو کیا بُرا کیا خیر اگر تو رہا کرتا ہی تو یا خود یا کسی عورت کو

بلاکر پہلے دریافت کرلے کہ مین مرد ہون یا عورت مرد و عورت مین تو بڑا فرق ہی میرے پاس وہ گل تر ہی
کہ جسکے تم ایسے ہزارون شیدا ہوتے ہین اُسنے جواب دیا کہ کوئی دیکھنے کی ضرورت نہین ہی تھوڑے
عرصے مین خود معلوم ہو جائیگا جب میرے تمھارے اکیجائی ہوگی کیا دیر ہی شراب پیلو مجکو بھی دو اب نہ
غصہ کرو یہ کہکر اُسکے اشک پاک کیے اپنے دامن سے اور ہاتھ جوڑے اور قصد کیا کہ عارض نازک کے
بوسے لون کہ اُسنے منھ پھیر کر ایک آہستہ سے طمانچہ مارا اور کہا کہ دُور موے مجھے یہ گرمی اچھی نہین معلوم
ہوتی ہی یہ گرمی اپنی بہینا سے جاکر کرنا اپنی امان سے مین اسکی خواستگار نہین ہون معلوم ہوا تو اپنے
مطلب کا ہی مجکو اسی لیے لایا ہی ارے ہان یہ تو بتا کہ مرد جو عورت پر مرتے ہین تو کس لیئے مرتے ہین
کیا اُسنے مطلب اُنکا نکلتا ہی اور کیا مزا ملتا ہی کیا چیز ایسی اُنکے پاس ہوتی ہی اور کیا کام اُسنے نکلتا ہی
زمرد نے کہا کہ ای جانی یہ حال تھوڑی دیر مین تیرے اوپر ظاہر ہو جائیگا کہ جس غرض سے مرد عورت
سے محبت کرتے ہین ارے یہ ہی سبب ہی کہ جو مین تیرے ساتھ کرونگا ایک تو یہ سبب ہی جو مین تیرے
مُنھ کے بوسے لیتا ہون اُسنے کہا کہ وہ جو کام تو میرے ساتھ کریگا جا کر اپنی امان اور خالہ کے ساتھ کر وہ ہی
اسی کے قابل ہین انھین کو بتا جو جس سبب سے مرد عورت سے محبت کرتا ہی مجھے کوئی ضرورت اُس سے
آگاہ ہونے کی نہین ہی زمرد نے کہا کہ ای جانی تمھارا جو جی چاہے کہو مگر خفا نہو یہ جو زمرد نے کہا اُدھر اُسنے
جام پھر لبریز کرکے اُسکے مُنھ سے لگا دیا اور یہ کہا کہ خیر مین کیا کرون کہ مجکو بھی تجھ سے محبت ہوگئی ہی اگر کوئی اور ہوتا
تو کبھی مین اُسکے کہنے کو نہ مانتی جب سے مین نے تجکو اُس صحرا مین دیکھا ہی اُسوقت سے میرا دل تجھپر فریفتہ ہوگیا ہی
اس سبب سے تیری اسقدر بدعت بھی مین نے گوارہ کی یہ جو اُسنے کہا اور جام لبریز کرکے اُسکو دیا زمرد اور زیادہ
بیقرار ہوگیا اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ ضرور میرے سحر نے کمی کی اور غلطی کی دراصل کہان خواجہ اور کہان یہ مقام
اُسکو تو اسکی خبر بھی نہوگی وہ تو یہ بھی نہ جانتا ہوگا کہ کون لیگیا ہی اور کون نہین اسکو اُسوقت برق کا آنا بھی
نہ یاد رہا تھا کہ برق آیا ہی مین نے اُسی اسیر کیا ہی یہ اُسنے دلمین تصور کیا کہ ضرور سحر نے غلطی کھائی اُسکے سبب سے مین نے بھی
دھوکا کھایا تھا ایسی نازنین میرے ہاتھ سے قتل ہوتی تھی چونکہ بالکل نادان ہی اور دنیا کے کسی امر سے واقف نہین ہی
یہ بھی نہین جانتی ہی کہ مرد و عورت کے ساتھ کیا کرتا ہی اور مرد و عورت کس کام کے ہین افسوس بڑا غضب ہوا تھا
یہ خیال کرکے جام اُسکے ہاتھ سے لے لیا اور قصد کیا کہ لبون سے لگا کر پی جاؤن اور اُسکے بعد لذت وصل اس سے
حاصل کرون کیونکہ یہ ابھی ناکتخدا معلوم ہوتی ہی کس سبب سے کہ اگر یہ اپنے شوہر کے ساتھ صحبتی ہوتی تو ضرور اسکو معلوم
ہوتا کہ مرد اس کام کا ہی عورت اس کام کی مرد و عورت مین یہ کام ہوتا ہی اور اسکا یہ مزا ہوتا ہی بس اسی سبب سے
تو اُسنے دریافت کیا بڑے مزے حاصل ہونگے بہت لطف ہوگا جب وہ اس امر سے واقف ہوگی تو اور زیادہ
میری محبت اُسکے دلمین پیدا ہوگی جب اُسکو مزا ملیگا بس یہ خیال کرتا تھا اور قصد کرتا تھا کہ شراب پی لون بس
جام جو اُسنے لیکر لبون سے لگایا ادھر اُسنے جام لگایا اُدھر ایک زاغ جو تصویر مین لگا ہوا تھا ایک مرتبہ فرش پر
چٹک کر گرا اور صدا دی کہ تو بڑا نادان ہی دو جانورون کی تو نے جان لی اور اپنے سحر کو برباد کیا ارے نادان
کیون دھوکا کھاتا ہی کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی یہ نہ کہنا کہ مجکو میرے سحر نے ہوشیار نہ کیا مین نے دھوکا کھایا
دو مرتبہ ہوشیار کیا اب پھر مین ہوشیار کرتا ہون خبردار رہو اور آگاہ کہ یہ خواجہ ثالث یعنی عمرو ثالث ہی ارے ظالم
اُسکے ہاتھ سے بچ اور دیکھ لے کہ یہ مرد ہی عورت نہین ہی اگر تجکو یقین نہو تو اسکا کمربند کھولکر دیکھلے یہ جو کہتی ہی کہ میرے پاس
گل تر ہی کہ جسپر سب شیدا ہوتے ہین ارے اُسکے پاس گل تر نہین ہی بلکہ ایک اور چیز ہی جو کہ تیرے پاس ہی یہ سب اُسکی
مکاری ہی یہ کہکر وہ زاغ جو کہ گرا تھا کہنے لگا کہ لو مین بھی جاتا ہون مگر ہوشیار ہو جا ارے ظالم دھوکا نہ کھا دیکھ بڑا دھوکا

کھاتا ہی یہ کہا اور ایک مشعل اُسکے جسم سے نکلا کہ وہ جلنے لگا اور شراب شعلہ بنکر اڑ گئی اب تو اسکو یقین ہوا کہ یہ ضرور
عیار لشکر اسلام ہی اسنے سحر کیا کہ ایک پاٹ چکی کا اُسکے گلے مین پڑ گیا اُدھر وہ نازنین رونے لگی اور کہنے لگی کہ افسوس
مین کس بلا مین پھنسی ہون اے فلک تو کیون اسقدر در پے آزار ہی کیون مجکو ستاتا ہی کیون میری جان کے
پیچھے پڑا ہی کیون میرے اوپر آفت نازل کر رکھی ہی کیون اسقدر میری آبرو کی خواستگاری کرتا ہی یہ اُسنے کہا
اور رونے لگی اور تڑپنے لگی یہ حیران ہی کہ یہ کیا امر ہی کہ تین مرتبہ سحر نے خبر دی ہی دو مرتبہ تو سحر کو مین نے یہ خیال
کیا کہ اسنے دھوکا دیا ہی اور مین نے دھوکا کھایا یا یہ صرف سحر کی غلطی ہی مگر ابکی مرتبہ تو مین یہ خیال کر سکتا ہون
یہ خیال کر کے اُسنے کہا کہ سچ سچ بتا کہ تو کون ہی اگر سچ بتائیگی تو مین تجکو ابھی چھوڑ دونگا ورنہ قتل کر دونگا اُسنے
رقت کو ضبط کر کے کہا کہ تو مجکو قتل کر مین اب نہ بتاؤنگی اٹھا تلوار اور لگا دے ہاتھ تاکہ قصہ پاک ہو فیصلہ
ہو جاے یہ ظلم و بدعت مجھسے نہین اٹھ سکتا ہی یہ بار گران میری گردن سے نہین اٹھتا ہی مین اسکی متحمل نہین
ہو سکتی ہون میری جان پر بنی ہوئی ہی میری گردن ٹوٹی جاتی ہی اسی سبب سے مین کہتی تھی کہ تو مجکو قتل کر ڈال
یا میرا امتحان کر لے تو نے نہ مانا جب اُسنے یہ رو کر کہا تو اُسنے کہا کہ مین یہ نہین جانتا ہون سچ بتا کہ تو کون ہی
اُسنے کہا کہ مین تو اپنی زبان سے نہ کہونگی جو ہون وہ ہون زمرد نے کہا کہ سچ بتا نہین تو مین قتل کرتا ہون یہ کہکر
اسنے آواز دی کہ کوئی حاضر ہی ایک چوبدار حاضر حاضر کہتا ہوا اندر آیا اُسنے دیکھا کہ ایک عورت بیٹھی ہوئی ہی
اُسکے گلے مین چکی کا پاٹ پڑا ہوا ہی بادشاہ بہت غصے مین بیٹھا ہوا ہی کہ یہ چوبدار پہونچا عرض کیا کہ کیا حکم
ہوتا ہی اُسنے کہا کہ جلاد کو بہت جلد بلا لا کہ مین اسکو قتل کرونگا مین نے خواجہ لشکر اسلام کے عیار کو گرفتار
کیا ہی یہ عورت بنکر آیا ہی مجکو دھوکا دیتا ہی اُسنے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر جلد باہر آیا اور لوگون نے دریافت
کیا کہ بادشاہ نے کیا فرمایا اُسنے کہا کہ جلاد کو طلب کیا ہی کسی کو بادشاہ نے گرفتار کیا ہی فرماتے ہین
کہ مین نے خواجہ لشکر اسلام کے بڑے عیار زبردست کو گرفتار کیا ہی یہ نازنین بنکر آیا تھا میرے سحر نے مجکو آگاہ
کیا دو مرتبہ مین نے خیال کیا کہ دھوکا ہی اب یقین ہو گیا یہ جو اُسنے باہر نکلکر کہا اب تو تمام کو دریہ غوغا ہو گیا کہ
خواجہ گرفتار ہو گئے کوئی خواجہ عیار لشکر اسلام ہین وہ گرفتار ہوے ہین بادشاہ پر عیاری کی تھی یہان تو
یہ غوغا پڑ گیا اُدھر زمرد نے اُس سے کہا کہ تو خواجہ نہین ہی وہی نازنین ہی اچھا مین دیکھے لیتا ہون
اگر تو نازنین ہی تو تیرے پاس علامت عورت ہوگی اور اگر مرد ہی تو علامت مرد ہوگی ابھی معلوم
ہوا جاتا ہی کہان میرے ہاتھ سے جاتی ہی بڑا دھوکا دیا تھا مین نے اسی سبب سے پہلے سے بندوبست کر لیا
تھا مین بہت ہوشیار ہون مجکو کوئی کیا دھوکا دیگا یہ کہکر اس قصد سے چلا کہ مین دیکھ لون اسکو برہنہ کر کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ نازنین نہ تھی خواجہ ثالث تھے جبکہ یہ اپنے خیمہ سے براے تلاش چلے تھے اُس نامہ کو
دیکھکر اور راہ مین عیاری خیال کی تھی گو انکو راہ زمرد کوہ کی نہ معلوم تھی مگر اسیر پر چلے آے تھے اور
اس خیال سے اس درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ کسی نہ کسی سے ضرور معلوم ہو جائیگا زمرد کوہ فلان
مقام پر ہی کوئی نہ کوئی اس عیاری مین ضرور مبتلا ہوگا کچھ ہاتھ ہی لگ جائیگا یہ انکا خیال تھا اور خدا پر
تکیہ کر کے چلے تھے بس خدا نے منزل مقصود پر پہونچا دیا عیاری بن پڑی انھون نے پہلی مرتبہ شراب مین
بیہوشی ملائی تھی اور جام دیا تھا کہ کبوتر نے آگاہ کیا انھون نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ ایک ہی
تصویر تھی دوسری مرتبہ جو جام دیا اُسمین اُس سے زیادہ بیہوشی ملائی تھی یعنی کوئی چار مثقال کہ تیتر نے
آگاہ کیا اُس مرتبہ انھون نے پھر اُسکو دام مکر مین مبتلا کیا اور یہ ظاہر کیا کہ مین وہی نازنین ہون
جس تقریر سے ثابت کیا وہ بالا گذر چکی ہی اُسکو پھر یقین آگیا ابکی مرتبہ اسنے پھر چھوڑ دیا

انھون نے ایکی جو جام دیا تھا تو اُسمین کوئی ساعت منتقال بیہوشی ملی ہوئی تھی اگر پی جاتا تو بچنا محال تھا کہ زاغ
نے اُس بوم کو اس حال سے خبر دی اسنے کہا تھا اور اب یہ اس قصد سے چلا کہ دیکھون یہ عورت ہی
یا مرد خواجہ نے جو دیکھا کہ میری طرف چلا اور مین بے بس ہون اسکے سحر مین مبتلا ہون بڑی خرابی ہوئی
یہ دیکھے گا ضرور اور یہ امر پوشیدہ نرہیگا بڑی بری بات ہوئی جان مفت مین گئی اور کچھ نہ حاصل ہوا بری
عیاری کی اب کبھی عورت کی عیاری نہ کرونگا ای کریم اب تو ہی جان بچانے والا ہی تو ہی آبرو رکھنے والا ہی
مین تیرا ایک بندہ عاجز ہون سوا تیرے مجھکو اور کسی کا بھروسا نہین ہی تو میرا کریم ہی کوئی سامان میری
رہائی کا پیدا کر خواجہ دعا مانگنے لگے اور مناجات کرنے لگے یہ رباعی آہستہ آہستہ ورد زبان کی رباعی
بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفے دستے ✽ بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضے دستے ✽ ز حالات شب معراج
دانستم ید اللهی ✽ چرا دستم نگیری یا علی مہر خدا دستے ✽ سگر دست و شمشیر بکارت ہین جبریل کو انہی تمھین
تبایو ✽ مین سو برس نبی جی سے آگے نا ہر سے سلمان کو چھڑایو ✽ جب بیر پڑی در خیبر کی عنتر مار سین
چلایو ✽ مین منتی کرون سنگ آئے میری بار کیون دیر لگایو ✽ یک کر جو دعا کی تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا
کیونکہ در ہائے آسمان کھلے ہوئے تھے وقت اجابت دعا کا قریب تھا خدنگ اجابت نشانۂ مراد پر
پہونچا کہ ایک مرتبہ غلغلہ ہوا کہ ایک زنگی ساحر ایک شخص کو گرفتار کیے ہوئے لاتا ہی وہ یہ کہتا ہی کہ مین
خواجہ ثالث کو گرفتار کر لایا ہون کوئی بادشاہ سے میری خبر کرے کہ ایک صحرائی ساحر خواجہ کو گرفتار
کر لایا ہی وہ باریابی چاہتا ہی یہ جو غوغا ہوا چند چوبدار دوڑ کر اُس مقام پر آئے کہ جہان سے وہ ساحر
چلا آتا تھا سب نے دیکھا کہ ایک زبردست ساحر بہت قدآور مگر از قوم حبشی پہاڑ پر چلا آتا ہی اُسکی
پشت پر ایک پشتارہ ہی یہ دیکھکر اُس ساحر کو ڈرے اب تو تمام پہاڑ پر یہی غوغا ہو گیا لوگ دیکھنے کو آنے لگے
اُن چوبدارون نے جا کر اُس کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور ایک ساحر صحرائی پہاڑ پر
آیا ہی وہ یہ کہتا ہی کہ مین خواجہ ثالث کو گرفتار کر لایا ہون بادشاہ کے پاس اس غرض سے آیا
ہون کہ یہ دزد بارے یک لک یا حاضر ہی اسکو بھی اُن سردارون کے ہمراہ لیجائین حضور مین بادشاہ کے
اور مین اس خدمت اور سرکاری کے صلہ مین انعام کا امیدوار ہون یہ جو اُن چوبدارون
نے کہا یا تو زمرد اُسکی طرف اس قصد سے چلا تھا کہ مین ابھی دیکھے لیتا ہون میرے اوپر ظاہر ہو جائیگا
یا ٹھہر گیا اور اُن چوبدارون سے پکار کر کہا کہ اُس ساحر کو مع اُس پشتارے کے میرے پاس جلد حاضر کرو
مین دیکھون کہ وہ کون ہی وہ چوبدار دوڑے اور اُس ساحر کو دیکھا کہ وہ بلا خوف چلا آتا ہی اُس سے
کہا کہ چلو تمکو ہمارے آقا نے طلب کیا ہی اُنکو خبر ہو گئی ہی یہ جو اُس سے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین خود
اُنکے پاس آیا ہون چلو مین چلتا ہون یہ کہتا ہوا اُنکے ہمراہ اُس مقام پر آیا کہ جہان زمرد مع اُس
نازنین کے موجود تھا اور وہ نازنین یہ کہہ رہی تھی کہ تو مجھکو قتل کر ڈال کسکی راہ دیکھتا ہی کیون تو نہین
وار کرتا ہی اب وہ خاموش کھڑا ہی کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ سحر نے تو یہ خبر دی کہ یہ نازنین نہین ہی اور چوبدار
یہ خبر لائے ہین کہ ایک ساحر خواجہ کو گرفتار کیے ہوئے لاتا ہی کون واقعہ سچا ہی کسکو مین یقین کرون
اور کسکو دروغ جانون یہ کچھ کہتا نہین خاموش کھڑا ہی اور یہ خیال کر رہا ہی کہ کیا ہوگا یہ تو یہان
کھڑا ہی کہ چوبدار لیکر اُس ساحر کو آئے اور کہا کہ یہ حاضر ہین زمرد نے کہا کہ اندر بھیجدو اور اُس
چوبدار کو منع کر دو کہ جو جلاد کو بلانے گیا ہی کہ جلاد کو ابھی نہ لاے جب ہم پھر طلب کرین
اُسوقت لائے پس اُن چوبدارون نے اُس ساحر سے کہا کہ اندر جاؤ طلب ہی اُسنے کہا کہ تم بھی

چلو اُنھون نے کہا کہ ہمکو حکم نہین ہی کہ ہم بے طلب اندر قدم رکھ سکین یہ جو اُنھون نے کہا وہ خاموش
سے اُس پشتارے کے اندر رکھکر اُسکے آیا اُدھر وہ چوبدار اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ایک
چوبدار نے جا کر جلاد کو منع کیا وہ پھر اپنے مقام پر چلا آیا یہان ساحر نے ہونچکر زمرد کو سلام کیا دیکھا کہ
ایک نازنین پری نژاد حور وش عروسی کپڑے پہنے ہوے بیٹھی ہوئی ہی اُسکے گلے مین چکی کا پاٹ
پڑا ہی کہ اُسکے بوجھ سے اُسکی گردن ٹوٹی جاتی ہی اور رو رہی ہی اور زمرد خاموش ایک مقام پر
حیرت کے جوش مین کھڑا ہی اُسنے جو سلام کیا زمرد نے جواب سلام دیا اُسکی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ کیا
تم ہی خواجہ ثالث کو گرفتار کرکے لائے ہو اُسنے کہا کہ جی ہان مین ہی لایا ہون زمرد نے کہا کہ کہان ہی
اُسنے وہ پشتارہ پشت پر سے اُٹھا کر پھینکدیا کہ اسمین ہی اُسنے کہا کہ کھولو اُس ساحر نے اُسکو کھولا اُسنے
دیکھا کہ دراصل خواجہ ثالث ہین کیونکہ یہ اُنکو دیکھ چکا تھا جب سردارون کو لشکر مین گرفتار کرنے گیا تھا
بخوبی پہچان چکا تھا دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی تو خواجہ ہین اُسنے کہا کہ یہ تیرے ہاتھ کیونکر لگے اُسنے کہا کہ
پہلے حضور اپنا سحر اسپر قائم کرین مین اپنا سحر اُتارے لیتا ہون اُسنے کہا کہ اچھا زمرد نے اشارہ کیا کہ
وہ ہی چکی کا پاٹ اُس نازنین کے گلے سے اُتر کر اُسکے گلے مین آیا اسپر فلک نے یہ گت بنائی کہ مثل
دانہ گندم کے پسنے لگا یہ اُسکے بوجھ سے دب گئے وہ نازنین خود حیران ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ
کون ہی مگر کچھ پہچان گئی اب تو خاموش ہو کر اپنے دوپٹے وغیرہ کو سنبھال کر بیٹھی اور کہنے لگی کہ ای زمرد تو
پہلے مجکو قتل کر کیونکہ تو مجکو دروغ خیال کرتا تھا تیرا سحر جھوٹا ہی تجکو دھوکا دیتا ہی معلوم ہوا کہ
تو ساحر کیا ہی تیرا سحر تیرے قابو مین نہین ہی یہ جو اُس نازنین نے کہا یہ شرمندہ ہوا اور دلمین
خیال کیا کہ سحر نے دھوکا دیا ایسا کس کام کا بس غصہ آگیا ایک مرتبہ سحر کرکے سب تصویرون کو جو سحر کی
تھین اُنکو اور جو غیر سحر کی تھین اور جو گلدستے سحر کے تھے اور جسقدر اشیا اُس کمرے مین ایسی تھین کہ
جو اُسکو خبر دیتی تھین ایک مرتبہ جلا دیا اور کہا کہ یہ سحر بالکل بیکار ہی جب سحر کو مٹا چکا تو اُس ساحر کی طرف
متوجہ ہوا اور کہا کہ ای بھائی تمنے اسے کیونکر گرفتار کیا اُسنے کہا کہ ای خداوند مین زیر سایہ حضور ایک
مدت سے رہتا ہون آپکو نہین معلوم ہی مین آپکا قدیم نمک خوار ہون میرا نام قتال جادو ہی باپ دادا
ہمیشہ حضور کی سرکار سے پلے اب وہ کچھ ایسا بہم کر گئے ہین کہ مین اُنکا نام لیتا ہون خداوندون
کی عبادت کرتا ہون اپنی عمر بسر کرتا ہون اسی سبب سے حاضر خدمت ہونے سے قاصر ہون کوئی
نہین جانتا ہی کہ مین یہان رہتا ہون آج صبح کا ذکر ہی کہ مین براے رفع ضرورت اپنے مقام پر سے ایک طرف کو
گیا اب جو فراغت کرکے آیا تو دیکھا کہ میرے مکان کا دروازہ کھلا ہوا ہی چونکہ مین بند کر کے گیا تھا
حیران ہوا کہ کسنے کھولا فورًا اندر گیا کیا دیکھتا ہون ایک شخص تمام اسباب اُٹھا رہا ہی مین یہ دیکھکر
اور ڈانٹ کر دوڑا کہ ٹھہر جا مین آیا جیسے میری صدا سنی یہ شخص فورًا بھاگا میرے برابر سے جست
کرکے نکلا اور باہر مکان کے آیا مین بھی آیا یہ بھاگا مین اسکے عقب مین چلا پہلے تو مین نے قصد کیا
تھا کہ مین اسکو بدون سحر کے گرفتار کرلون جب مین نے دیکھا کہ مین اس تک نہین پہونچ سکتا
ہون اور یہ نکلا جاتا ہی مین نے سحر کرکے صدا گیر کی دی کہ زمین سے اسکے پاؤن پکڑ لے یہ
رکے ٹھہرا مگر گرا مین اسکے قریب دوڑ کر پہونچا اب جو مین نے دیکھا عجیب الخلقت آدمی پایا
چونکہ زمانہ ہوا ہی کہ بادشاہ نے بہت سی تصویرین تقسیم کرائین تھین عیاران لشکر اسلام
کی اُنھین سے ایک تصویر پر یہ عیار کا نام تھا ہر ورق کاغذ پر چند عیارون کی تصویرین بنی ہوئی تھین

میرے پاس بھی آئی تھین اُس زمانہ مین جب آفتاب جادو قتل ہوے تھے اور یہ حکم
ہوا تھا کہ اس صورت کے لوگ جہان تمکو ملین اُنکو گرفتار کر لینا چنانچہ وہ تصویرین میرے
پاس موجود تھین اور کسی قدر میری نگاہ مین تھین مین نے جو اسکو دیکھا تو اُس تصویر کی صورت کا
خیال کیا بس مین گرفتار کرکے اپنے مقام پر لیکر آیا اُس تصویر سے جو مقابلہ کیا تو سر مو فرق
نہ پایا اُس تصویر پر یہ تحریر تھا کہ یہ تصویر ہی خواجہ ثالث حضران بن عمرو کی جو کہ سب عیارون کا
سردار ہی بس مین نے خیال کیا کہ اسکو آپکے پاس لیجاؤن پہلے خیال کیا تھا کہ خود بادشاہ پاس لیجاؤن
پھر خیال کیا کہ آپکے پاس لیجا کر انعام حاصل کرون کیونکہ مین سُن چکا تھا کہ آپ چند سردارون کو
اسیر کر لائی ہین اور قصد ہی کہ انکو لیکر خدمت بادشاہ مین تشریف لیجائین مین نے یہ خیال کیا کہ تیرے
جانے مین تیری عبادت مین فرق آئیگا بس آپکے ہاتھ روانہ کر یہ بھی ضرور انعام عنایت فرمائینگے
بس حاضر ہوا یہ موجود ہی مجکو انعام مرحمت فرمائیے بس زمرد نے سُنا کہ یہ واقعہ گذرا اسکو بھی اُسکی اس
تقریر سے خیال آیا کہ میرے پاس بھی تو اُسی زمانہ کی تصویر موجود ہی اسکو نکالکر دیکھون یہ خیال
کرکے دلمین اپنے مقام پر سے اُٹھا ایک صندوقچہ نکالا اُسمین ایک ورق تصویر اب جو مطابق کیا
تو بالکل مشابہ پایا ادھر اُس ساحر نے بھی تصویر نکالکر زمرد کو دی کہ یہ تصویر ہی اس تصویر مین اور
اُس تصویر مین ذرا فرق نہ تھا بس زمرد نے اُس ساحر کو ایک تختی الماس کی اسکے انعام مین دی
اور کہا کہ بیٹھ جاؤ مین اسکو بھی ہمراہ اُن سردارون کے خدمت مین بادشاہ کی لیجاؤنگا اُس ساحر نے
کہا کہ میرے بیٹھنے کی کیا ضرورت ہی مین رخصت ہوتا ہون زمرد نے کہا کہ نہین ٹھہر جاؤ یہ سُنکے وہ
ساحر ایک طرف کو کھڑا ہوا خیال فرمائیے کہ ایک تو وہ ساحر کھڑا ہوا ہی اور ایک طرف خواجہ حضران
گرفتار پڑے ہوے ہین اُنکے گلے مین آسیہ کا پاٹ پڑا ہوا ہی اور سحر زمرد مین گرفتار ہین اب زمرد متوجہ
ہوا طرف اُس نازنین کے اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ ای ملکہ اب تم میری خطا کو معاف کرو میرے سحر نے
مجکو دھوکا دیا تھا مین نے اپنا سحر مٹا دیا ہی اب ایسی خطا نہوگی ای جان جہان میرا قصور نہ تھا یہ میرے
سحر کا قصور تھا اُسنے کہا کہ اب تو مجکو قتل کر ڈال تو اچھا ہی یہ بھی تجھپر ثابت ہو گیا کہ مین عورت ہون اور
خواجہ نہین ہون کیونکہ خواجہ تیرے روبرو پڑا ہوا ہی اس زندگی سے تو موت بہتر ہی اُسنے جوابدیا کہ
ای جانی شرمندہ نہ کرو مین محجوب ہوتا ہون اُسنے کہا کہ یہ صرف تیری باتین ہین ابھی کوئی کہدے تو اُسی طور
سے پھر بے مروتی کرتا ہی اور پھر مجکو مبتلائے سحر کرتا ہی ایسا تو نے سحر کیا کہ میرے بند بند مین درد ہونے لگا
گردن میری دکھ رہی ہی مین باز آئی ایسی زندگی سے اور رونے لگی تڑپنے لگی زمرد نے جو یہ حالت دیکھی
ایک مرتبہ بیقرار ہو گیا قدمون پر سر رکھدیا اور التجا کرنے لگا اُسنے سر اُٹھایا اور کہا کہ کیا کہون تیری محبت میرے
دلمین خود ایسی ہی کہ مین تیری جدائی کی خواہان نہین ہون اسی سبب سے مین گئی نہین بلکہ اسکی خواستگار
ہون کہ تو مجکو قتل کر ڈال کیونکہ تیری جدائی کا صدمہ مجھ سے اُٹھ نہ سکیگا پھر مین کیونکر یہ گوارا کرون
بس قتل ہونا بہتر ہی زمرد نے پہلے اپنے دامن سے اشک پاک کیئے اور کہا کہ وہ ہاتھ قطع ہون جو تیرے اوپر تیرے قتل
کے قصد سے اُٹھین وہ آنکھین کور ہون کہ جن سے تیری طرف بقصد فاسد دیکھا جائے نازنین نے کہا کہ یہ تیری
باتین ہین بس میری رہائی کر دے زمرد نے ہاتھ جوڑے منتین کین تب وہ خاموش ہوئی کہا کہ خیر ابھی پھر دیکھتی ہون
یہ کہکر اپنے منہ پر آنچل لے لیا اور شرماکر منہ پھیر لیا یہ پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ مجکو جام شراب دے اور خود بھی پی بس
یہ سُنکے اُسنے اُسی حالت شرمندگی مین اور حجاب کے طور سے اور نئے انداز سے جام بھر بھر کر دے اور کوئی نوشقال تھوڑی

ملا کر اُسکو دیا اور کہا کہ لو زہر مار کرو وہ مرگیا اور جام اُسکے ہاتھ سے لیا اور لبون سے ملا کر بے اندیشۂ انجام پی گیا
اُس شراب کا حلق سے اُترنا تھا کہ زہر قاتل بھی اپنا اثر کیا کہ گرمی معلوم ہوئی گھبرانے لگا کہنے لگا کہ اس شراب
مین کیا ملا تھا کہ مجکو گرمی معلوم ہونے لگی اُسنے جواب دیا کہ سبب یہ ہی کہ بڑے عرصہ سے شراب نہ پی تھی اب جو
پی تو اُسنے گرمی کی ذرا اُٹھکر ٹہلو یہ جو اُسنے کہا بس زہرد اُٹھ کھڑا ہوا جیسے اُٹھا اور ایک قدم چلا بیہوشی تو اپنا
اثر کر چکی تھی بارا طمانچہ کہ سر تلے پانون اوپر دھم سے گرا اُسکا گرنا تھا کہ اُس نازنین نے جھک کر نعرہ کیا کہ منم
خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی منم جانشین خواجہ منم قاتل ساحران منم شہنشاہ عیاران ادھر تو
اُس نازنین نے نعرہ کیا اُدھر اُس ساحر نے نعرہ کیا منم قران ثالث یہ نعرہ کرکے دوڑ کر ایک بغدہ مارا زہرد
پر کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے اب تو آفت برپا ہو گئی ایک تلاطم مچ گیا تاریکی ہو گئی ہر طرف سے شور و غل کی صدا
آنے لگی بیر شور کرنے لگے برف باری سنگ باری ہونے لگی ساری بارونق زہرد کوہ کی مٹ گئی جو عمارت کہ
زہرد کے سحر کی تھین سب مٹ گئین اور جو اصلی تھین وہ باقی رہین سرداران زہرد یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوے کہ
یہ کیا آفت آئی ان لوگون کے اُس آفت کو دیکھکر ہوش جاتے رہے سب سحر فراموش ہو گیا ادھر اُدھر پھرنے لگے
بہت سے عمارت کے نیچے دب کر مر گئے جو ملازم تھے وہ حیران تھے جو معزز سردار تھے وہ پریشان تھے ہر طرف
صداے گیر و دار بلند تھی برقین چمک کر گر رہی تھین آندھیان سیاہ چل رہی تھین برف باری کا
شور تھا بارش سحر کا زور تھا سنگ برس رہے تھے اُدھر سرداران لشکر اسلام جو قید سحر زہرد مین مبتلا تھے
ایک مرتبہ سب کو ہوش آیا اپنے کو ایک مقام نو پر دیکھا اور دیکھا کہ تاریکی ہی ایک دوسرے کو دیکھکر حیران ہوا کہ
برق نے دوڑ کر عرض کیا کیونکہ یہ بھی تو اُسی مقام پر قید تھا اُسکے سحر مین مبتلا تھا وہ بھی آیا اور کہا کہ اے
سرداران اسلام آگاہ ہو اور ہوشیار ہو کہ آپ لوگون کو ایک ساحر پوشیدہ طور سے گرفتار کر لایا تھا مین آپکی
رہائی کی فکر مین نکلا تھا کہ مین بھی آکر گرفتار ہو گیا معلوم ہوتا ہی کسی نے اُسکو آکر قتل کیا ہی یہ اُسکے مرنے کی
علامت ہی جلد یہان سے نکل چلیے یہ جو کہا اب تو سب سردار ہوشیار ہوے ہر ایک نے اپنے حواس درست کیے
سہراب و غزالان نے اشارہ کیا کہ ہماری زبان سے سوزن نکال لو بس برق نے بڑھکر اُسکی زبان سے
سوزن لی سوزن لینا تھا کہ اُنکی زبان قابو مین آئی بس سہراب نے اُٹھتے ہی اب جو سحر کیا روشنی ہوئی غزالان
نے سحر کرکے برف باری موقوف کی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من زہرد جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم
بمطلب خود نرسیدیم یہ جو صدا آئی اور سب علامتین برطرف ہوئین اب زہرد کے بھی سردارون کو معلوم
ہوا کہ زہرد کے مرنے کی علامت تھی افسوس ہمارے سردار کو کسی نے قتل کیا اور ہمکو خبر نہوئی اب ہم کب اُنکے
قاتل کو یہان سے زندہ جانے دیتے ہین یہ کہکر چلے اُدھر سے سہراب و غزالان آگے آگے اُنکے عقب مین
سب سردار اور برق ثانی چلے آتے تھے کہ آئنے اور سرداران زہرد سے سامنا ہو گیا اس مقام پر کوئی
ایسا سردار نہ تھا کہ جو سہراب و غزالان سے مقابلہ کرتا بس غزالان و سہراب نے جو دیکھا کہ سردار آئے ہین
زہرد کے سہراب نے ڈانٹ کر کہا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے جواب دیا کہ تم کون لوگ ہو جو یون ہماری عملداری
مین چلے آئے ہو سہراب نے جواب دیا کہ مین سہراب ہون مین کیون آیا ہون تمھارا سردار ہمکو گرفتار
کر لایا تھا اب ہم فضل خدا سے رہا ہوے وہ مارا گیا اب ہم طرف اپنے لشکر کے جاتے ہین انھون نے جواب دیا
کہ اب ہم کب تمکو زندہ جانے دیتے ہین سہراب نے کہا کہ یہ بھی تمھاری مجال ہی یہ تمھارا خیال خام ہی یہ جو سہراب
نے کہا اُن سردارون نے سحر کیا بس سہراب نے جو اشارہ کیا کئی برقین چمک کر گرین کہ بہت سے ساحرون کے سر
اُڑ گئے صداے گیر و دار بلند ہوئی اب پھر تلاطم برپا ہو گیا آگ برسنے لگی غزالان و سہراب نے سبکو قتل کیا جو باقی

رہے وہ فرار کر گئے اب پھر روشنی ہوئی اُدھر سے خواجہ و قران و چالاک سب اسباب لوٹ مار کے طرف
صحرا کے چلے تھے کہ قران نے خواجہ سے کہا کہ اُستاد سرداروں کو تو تلاش فرمایئے کہ جنکی رہائی کو یہاں
آئے تھے خواجہ نے کہا کہ اچھا اب یہ بتلاش سرداران چلے کہ انکو تلاش کرین چلے آتے تھے کہ دیکھا سہراب
و غزالان و دیگر سردار چلے آتے ہیں خواجہ نے جوان سب کو دیکھا خوش ہو گئے آواز دی کہ آپ لوگون کو
کسنے رہا کیا انھون نے کہا کہ جسنے زمرد کو قتل کیا اُسنے ہمکو بھی رہا کیا خواجہ نے کہا کہ اُسکو تو قران نے
قتل کیا قران نے کہا کہ مین نے نہین قتل کیا بلکہ اُستاد نے عیاری کر کے قتل کیا بس خواجہ و سب سردار
طرف لشکر کے روانہ ہوے برق نے آکر سلام کیا خواجہ نے برق سے کہا کہ تم یہان کہان برق نے
اپنی عیاری کرنا اور اپنا اسیر ہونا بیان کیا خواجہ نے جواب دیا کہ یہی سبب تھا جو آپ غائب تھے یہان آپ بھی
گرفتار تھے خواجہ نے اپنی عیاری بیان کی سب نے تعریف کی قران سے خواجہ نے پوچھا کہ تم کیونکر پہونچے اور
تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ مین یہان ہون قران نے عرض کیا کہ اُستاد اسکا سبب یہ ہوا کہ مین بھی آپکے ہمراہ
خیمہ سے نکلا تھا اور چالاک بھی تلاش کرتے ہوے ادھر نکل آئے یہان جو پہونچے تو سنا یہ غل ہو رہا تھا کہ
خواجہ کو بادشاہ نے اسیر کر لیا مین زیر کوہ موجود تھا کہ مین نے بھی سُنا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ زمرد کوہ ہی
یہان کا حاکم زمرد جادو ہی اور خواجہ کوئی عیار ہی اُسنے آکر اپنی عیاری کی تھی وہ گرفتار ہو گیا ہی یہ جو مین نے
سُنا مین فکرمند ہوا کہ کیا تدبیر کرون کونسی عیاری کرون اسی فکر مین تھا کہ چالاک پہونچے مین نے انکو پہچانا انھون نے
مجکو مین نے اُنسے کہا کہ غضب ہو گیا اُستاد گرفتار ہو گئے ہین ہمسے تمسے پہلے اُستاد یہان آکر پہونچے عیاری
کی اُسکو اُسکے سحر نے آگاہ کر دیا اُسنے اسیر کر لیا ہی کوئی تدبیر ایسی کرو کہ وہ رہا ہون بس چالاک نے کہا کہ مین
خواجہ کی صورت بنتا ہون تم مجکو گرفتار کر کے لیجاؤ اور یہ مشہور کرو کہ مین خواجہ کو گرفتار کر کے لایا ہون بس
مین نے موافق رائے چالاک کے کیا عیاری بن پڑی خواجہ نے یہ سنکے بہت تعریف کی اور سب کو ہمراہ لیکر
باہم باتین کرتے ہوے طرف لشکر کے چلے انکو راہ مین رکھا جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب نامہ سمندر کا
آفاق کے پاس پہونچا اُسمین تحریر تھا کہ تم چند سردار طرف زمرد کوہ کے روانہ کرو کہ وہ بحفاظت زمرد جادو
کو مع سرداران اسلام کے جو کہ گرفتار ہوے ہین میرے پاس پہونچا دے اور مین نے بھی چند سردار براے
استقبال روانہ کیے ہین بس جب آفاق سے نامہ چالاک چھین کر لے گیا اور ساحر تلاش کر کے چلے
آئے کہین پتہ نہ ملا تو آفاق نے چند ساحر روانہ کیے ادھر سے یہ ساحر چلے اُدھر سے وہ ساحر جو کہ
سمندر نے روانہ کیے تھے ہر مقام پر قیام کرتے ہوے اس خیال سے کہ شاید زمرد سردارون کو لیکر آتا ہو
راہ مین ملے اسی خیال مین یہ لوگ قریب زمرد کوہ کے پہونچے اُسوقت پہونچے کہ جب سب سردار رہا ہو کر
خواجہ زمرد کو قتل کر کے اور سب اسباب لیکر مع سردارون کے طرف لشکر کے جا چکے تھے کہ یہ لوگ پہونچے
زمرد کوہ ویران پڑا تھا خاک اُڑ رہی تھی ہر طرف ویرانہ تھا یا وہ بہار تھی یا یہ خرابی ہوئی یہ لوگ
حیران ہوے زاغ و زغن کی صدا آ رہی تھی درندے جو کہ حرام خوار تھے اُن لاشون کو کھا رہے تھے
یہ سب اس حالت کو دیکھکر پریشان ہوے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ زمرد اور کسی طرف سے سردارون کو
لیکر گیا اُسکے جانے کے بعد یہان کوئی معرکہ پڑا جو کہ اُسکے ملازم تھے وہ مارے گئے یہ اُنکی لاشین ہین
یہ خیال کر کے کوہ پر پھرنے لگے کہ شاید کوئی زندہ بچا ہو اور کسی مقام پر پوشیدہ ہوا ہو اُس سے کچھ
حال معلوم ہو یہ سب اپنے دلمین خیال کر کے چلے اُدھر جو ساحر کہ سمندر نے روانہ کیے تھے وہ بھی
آکر پہونچے اُنھون نے بھی ویرانہ پایا انکو بھی حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی بس یہ بھی یہی اپنے دلمین خیال

کر کے چلے تھے کہ کوئی نہ کوئی زندہ بچا ہوگا اُس سے حال دریافت کرینگے کہ اسنے راہ مین ملاقات ہوئی
باہم صاحب سلامت کی کہا کہ آپ لوگ یہان کب آئے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ بڑی دیر سے
آئے ہین تمام کوہ کو ویران پایا کوئی باشندہ نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ زمرد کسی اور راہ سے سمندریہ کو
گیا ہی اُسکے جانے کے بعد یہان کوئی آیا ہی اُسنے اس کوہ کو ویران کیا ہی اب ہم اس تلاش مین چلے
تھے کہ شاید کوئی ملجائے تو اُس سے حال دریافت ہو آپ لوگ کہان جاتے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ
بھی اسی فکر مین چلے تھے اب ہم اور آپ ملکر تلاش کرین اور جو کچھ حال معلوم ہو ہم اپنے بادشاہ سے اور
آپ اپنے آقا سے بیان کرین یہ لوگ اُنکو پہچانتے بھی تھے اور وہ انکو کہ یہ ملازم ہین سمندرشاہ کے
وہ جانتے تھے کہ یہ ملازم ہین آفاق جادو کے بس باہم وہ لوگ ملکر برائے تلاش چلے ایک مقام پر جو پہونچے
تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہوئی ہی کہ جسکے دو ٹکڑے ہین اُس لاش پر بہیرے ہو رہے ہین یہ دیکھکر یہ لوگ اور
حیران ہوے تمام کوہ چھان مارا کوئی نہ ملا آخر کو عاجز ہوکر زیر کوہ آئے اب سرداران سمندریہ نے قصد کیا
تھا کہ ہم اپنے ملک کی طرف جائین اور سرداران آفاق نے ارادہ کیا تھا کہ ہم اپنے لشکر کو جائین کہ اُنھون نے
دیکھا کہ ایک ساحر ایک پہاڑ کے درے سے نکلا اور ہم سب کو دیکھکر پھر اُسی پہاڑ مین چلا گیا انکی جو نگاہ پڑی
یہ لوگ اُس درۂ کوہ مین آئے اُسکو تلاش کیا تو وہ ملا اُس سے کہا کہ ای شخص تو کون ہی اور کیا سبب تھا
کہ جو تو ہمکو دیکھکر اندر پہاڑ کے چلا آیا اُسکی حالت یہ تھی کہ مارے خوف کے کانپ رہا تھا کچھ جواب نہ دیتا
تھا جب اُنھون نے کہا کہ ہم سے نہ خوف کر ہم لوگ تمھارے قاتل نہین ہین بلکہ تجھسے حال دریافت کرنے کو
آئے ہین بڑی دیر سے ہم تلاش کر رہے تھے کہ کوئی ہمکو ملجائے تو اُس سے اس کوہ کی حالت اور زمرد کی کیفیت
دریافت کرین مگر کوئی نہ ملا تمکو جو دیکھا تمھارے پاس آئے ہین تم ہمسے حال بیان کرو کہ زمرد کہان ہی اس
کوہ پر کیا آفت آئی جو یہ ویران ہوا کیونکہ ہم لوگ زمرد کے لینے کو آئے تھے کہ اُسنے بادشاہ کو عرضی لکھی تھی
کہ مین نے لشکر اسلام کے سردارون کو گرفتار کیا ہی بس بادشاہ نے ہمکو روانہ کیا تھا کہ زمرد کو اور سردارون کو
لے آؤ جب یہان آکر اُنکو نہ پایا یہ جو اُن سب نے کہا وہ رونے لگا اُنھون نے کہا بھائی کچھ حال تو بیان کرو اُسنے
رقت کو ضبط کرکے کہا کہ کیا حال بیان کرون آپکو معلوم ہو کہ بڑی آفت نازل ہوئی زمرد جادو کو عیاران
لشکر اسلام نے آکر قتل کیا سردارون کو رہا کر کے لیگئے یہ حال ہوا کہ کوہ تباہ ہوگیا ہم دو چار آدمی جو بچ گئے
تھے وہ کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہوگئے یہ کہکر اُسنے پہلے برق کا آنا اُسکے بعد اُس نازنین کا آنا اور زمرد پر
ظاہر ہونا اُسکا جلاد کو برائے قتل اُس نازنین کے طلب کرنا کہ ایک ساحر کا ایک پشتارہ لیکر آنا کہ مین خواجہ کو
اسیر کر کے لایا ہون بادشاہ کو خبر ہونا اُسکو طلب کرنا اُسکے جانے کے بعد شور و غل ہونا اور صدائے زمرد کے
مرنے کی بلند ہونا سب سردارون کا باہم ملکر چلنا کہ دیکھین کسنے قتل کیا ہی اُن سردارون کا ملنا جو کہ لشکر اسلام کے
قید تھے زمرد کے مرنے سے رہا ہوے تھے اُنسے مقابلہ ہونا ان سردارون کا جو کہ زمرد کے تھے اُنکے ہاتھ سے
قتل ہونا اور کوہ کا تباہ ہونا اپنا بھاگنا سب بیان کیا جب یہ اُنکو معلوم ہوا بڑا افسوس کیا اور اُس سے
کہا کہ تم میرے ہمراہ چلو بادشاہ کے پاس بس اس ساحر کو وہ لوگ لیکر طرف سمندریہ کے چلے اور ملازم
آفاق طرف لشکر آفاق کے بس سرداران سمندریہ تو شہر سمندریہ مین پہونچے یہان سمندرشاہ
بیٹھا ہوا یہ انتظار کر رہا تھا کہ زمرد سرداران اسلام کو اسیر کیے ہوے لاتا ہوگا کہ یہ ساحر پہونچے
اُنکے ہمراہ وہ ساحر تھا جیسے سمندر نے ان لوگون کو تنہا دیکھا زمرد کو ہمراہ نہ پایا تو پوچھا کہ تم لوگ
تنہا کیون آئے کیا زمرد نہین آیا اُنھون نے سلام کیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھے عرض کیا کہ یہ جو ساحر

آپکے روبرو کھڑا ہی اس سے حال زمرد کوہ کا دریافت فرمایئے ہمکو تو اسقدر معلوم ہی کہ زمرد کوہ تباہ ہوگیا
زمرد آپ پر سے نثار ہوا سرداران اسلام رہا ہوگئے سمندر یہ سنکے حیران ہوا اہل دربار کے ہوش
جاتے رہے سب کو سکتہ ہوگیا کہ یہ کیا امر واقع ہوا سمندر اُس ساحر کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کل حال
بیان کر اُسنے سب کیفیت بیان کی سمندر نے کہا کہ عیار بڑے غضب کے ہین آخر کو اُنھون نے تلاش کر کے
نکال لیا اور اپنا کام کر گذرے یہ کہکر اہل دربار سے کہا کہ دیکھیے آفاق کا کیا انجام ہوتا ہی سب نے عرض کیا
کہ آفاق سب کو ضرور قتل کرے گا کیونکہ وہ ساحر زبردست ہی اور اُسکی کمک کے لیے چرپک و خرپک
واژپک بھی گئے ہین اور جو ساحر لشکر لیکر آئیگا اُسکو بھی اُسکی کمک کو روانہ فرمائیگا سمندر نے جواب دیا کہ
ضرور ایسا ہوگا بس اب سمندر کو اس امر کا بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرے اُدھر آفاق کے سردار جو لشکر مین
پہونچے یہان آفاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ سردار آکر پہونچے آفاق نے اُنسے پوچھا کہ کیا زمرد کو بادشاہ
کی خدمت مین پہونچا آئے اُنھون نے سلام کر کے عرض کیا کہ آگاہ ہو جیسے زمرد کوہ تباہ ہوگیا زمرد مارا گیا سب
سردار رہا ہوے عیاران لشکر اسلام نے اپنا کام کیا جا کر زمرد کوہ کو تباہ کیا یہ کہکر تمام حال جو کہ اُس ساحر سے
سنا تھا سب بیان کیا یہ حال سنکے آفاق نے بڑا افسوس کیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ یہ جو اُس روز
نامہ گیا تھا اُس سے یہ سارا فساد پیدا ہوا آخر یہ لوگ میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین اب تو دن بھی نہین
باقی ہی کل مین طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرونگا دیکھون کہ خداپرست مجھ سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین یہ کہکر آفاق
خاموش ہوگیا ان سب کو اس فکر مین رکھا جاتا ہی اور فکر و تشویش مین اب حال سرداران اسلام و خواجہ کا
تحریر ہوتا ہی کہ یہ سبکے سب چلے آتے تھے کہ دیکھا کہ ایک لشکر ساحرونکا اُترا ہوا ہی مگر بہت سے ساحر ہین خواجہ نے
یہ دیکھکر سردارون سے کہا کہ آپ لوگ تو لشکر کو جائین مین کچھ کماؤن کیونکہ اس عیاری مین میرا بہت سا
روپیہ صرف ہوا ہی اور مین قرضدار ہوگیا ہون شاید کچھ قرضہ ادا ہو جائے لاکھ لاکھ سب نے کہا کہ خواجہ لشکر
مین چلو مگر خواجہ نے نہ سُنا سب سے الگ ہو کر طرف اُس لشکر کے چلے پھر تو قران و برق و چالاک بھی
سردارون سے یہ کہکر اُنسے جدا ہوے کہ اُستاد گئے ہین نہ معلوم کیا بلا نازل ہو ہم بھی جاتے ہین آپ لوگ
لشکر کو تشریف لیجائین وہ سردار مجبور ہوے یہ عیار بھی طرف اُس لشکر کے روانہ ہوے سردار طرف اپنے
لشکر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان لشکر اسلام مین بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہین کہ بادشاہ
نے صاحبقران سے فرمایا کہ آج دو دن سے نہ خواجہ کا نشان ہی نہ چالاک نہ برق کا پتہ ہی کچھ حال
نہین معلوم کہ یہ لوگ کہان گئے ہین صاحبقران نے جواب دیا کہ کہین برائے تلاش سرداران گئے
ہونگے اب وہ لوگ ضرور تلاش کر کے لائینگے یہی ذکر ہو رہا ہی کہ ہرکارے حاضر دربار ہوے
مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ مبارک ہو سب سردار رہا ہو کر طرف دربار کے تشریف لاتے
ہین کیونکہ داخل لشکر ہو چکے ہین یہ جو اُن ہرکارون نے عرض کیا بادشاہ نے یہ سنکے حکم دیا کہ سردار
برائے استقبال جائین بس چند سردار با جازت بادشاہ برائے استقبال چلے بارگاہ سے باہر آئے ابھی سواری کی
سوار ہو کر چلے نصف لشکر طے کیا تھا کہ وہ لوگ نظر آئے باہم صاحب سلامت ہوئی مزاج پرسی کی اُن سب کو
ہمراہ لیکر داخل بارگاہ ہوے سب نے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا ہر ایک نے بادشاہ و صاحبقران کی قدمبوسی
حاصل کی بادشاہ و صاحبقران نے سب کو گلے سے لگایا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھا بادشاہ نے
دریافت کیا کہ کیونکر رہا ہوے اُنھون نے خواجہ کی عیاری کا ذکر کیا بادشاہ و صاحبقران بہت خوش ہوے
کہ خواجہ نے بڑی عمدہ عیاری کی دریافت کیا کہ خواجہ کہان ہین اُنھون نے عرض کیا کہ لشکر کو آتے تھے راہ مین ایک لشکر ملا

ہم سب سے کہا کہ آپ لوگ لشکر کو جائیں ہین کچھ اس لشکر سے جو کہ سامنے اترا ہوا ہی حاصل کر لون ہمنے لاکھ لاکھ
کہا کہ آپ لشکر کو چلیں مگر خواجہ نے نہ سنا تشریف لیگئے اُنکے بعد برق و چالاک و قران بھی چلے گئے ہم لوگ
ادھر کو چلے آئے یہ واقعہ ہی بادشاہ و صاحبقران نے فرمایا کہ ہان وہ تو طامع ہین انکی طمع نے تو
پریشان کیا ہی مثل اپنے باپ و دادا کی طمع کرتے ہین یہ فرماکر خاموش ہو رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب
سب سردار آگئے اور صاحبقران کو معلوم ہوا کہ رعد جادو وسب کو بذریعہ سحر کے اسیر کرکے لیگیا تھا خواجہ نے
جا کر قتل کیا بہت بڑی خوشی ہوئی اب جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج زمانہ مہلت آفاق جادو بھی تمام ہوا
بادشاہ سے فرمایا کہ دیکھیے اب کب آفاق مقابلہ کرتا ہی اسکا بھی قصہ تمام ہو تو شاید سمندر سے مقابلہ ہو
یہ فرماکر خاموش ہو رہے بادشاہ نے دربار برخاست کیا ان دونون لشکرون کو اس فکر مین رکھا جاتا ہی کہ
آفاق تو اس فکر مین ہی کہ مین کل طبل جنگ بجواؤن صاحبقران کو طبل جنگ کا انتظار ہی اس قصہ کو تو
اس مقام پر رکھا جاتا ہی آئندہ بیان ہوگا اب طرف خواجہ کے عنان قلم کو پھیرتا ہون

تتمہ حال خواجہ و چالاک و برق کا تحریر ہوتا ہی اور اُس لشکر کا

راوی نے بیان کیا ہی کہ برق وغیرہ جو سردارون سے جدا ہوئے صورتین تبدیل کرکے اُس لشکر مین داخل
ہوئے دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر ملکہ کوکب روشن تن کا ہی کہ وہ براے کمک سمندر جادو
مع لشکر کے جاتی ہی اُسنے اس مقام پر قیام کیا ہی لشکر اترا ہی وہ سامنے بارگاہ ملکہ کی برپا ہی برق نے چالاک
سے کہا کہ بھائی اسیر عیاری کرو اگر بن پڑے تو اسکو سمندر تک جانے ہی نہ دو راہ مین اسکو گرفتار کر لو
یا قتل کرو چالاک نے کہا اچھا بس دونون یہ صلاح کرکے لشکر کے باہر آئے یہان لشکر اترا ہوا ہی
ملکہ بارگاہ مین بیٹھی ہوئی ہی اُسکے سب سردار حاضر ہین کہ ملکہ نے کہا کہ ای سرداران من اب کی منزل شہر سمندر ہی
باقی رہا ہی انھون نے عرض کیا کہ دو منزل ہی ملکہ نے کہا کہ نہ معلوم لشکر اسلام سے مقابلہ ہوا یا نہین کوئی
تابعین بادشاہ سے بادشاہ کی کمک کو آیا یا نہین انھون نے عرض کیا کہ تیسرا نامہ جو آپکے نام آیا تھا اسمین
بہت تاکید تحریر تھی اور یہ بھی تحریر تھا کہ لشکر اسلام قریب آگیا ہی ضرور کوئی نہ کوئی مقابلہ ہوا ہوگا جسطور سے
آپکے نام تاکیدی نامہ آیا تھا اسی طور سے سبکے نام گیا ہوگا بہت سے بادشاہ اطراف و جوانب کے کمک کو
گئے ہونگے ملکہ نے کہا کہ سچ کہتے ہو خیر دیکھا جائیگا آج تو یہان قیام کرو کیونکہ کئی روز برابر ہوئے ہین
کہ ہم چلے آتے ہین کہین قیام نہین کیا ہی راوی تحریر کرتا ہی کہ جب سے ملکہ چلی ہی اسنے کسی مقام پر قیام
نہین کیا ہی آج اس صحرا مین آکر قیام کیا ہی یہ ملکہ بہت خوبصورت ہی اسکا وزیر الطائف جادو بڑا زبردست
ساحر ہی اُسکی دختر جمال آرا اسکی وزیر ہی اور ہمساز و ہمراز ہی یہ ملکہ نا کتخدا ہی حسن و جمال مین اپنا مثل و نظیر نہین
رکھتی ہی اسکا سحر بڑے غضب کا ہی کوئی اسکے سحر سے بچ نہین سکتا ہی خیر یہ بیٹھی ہوئی تھی اپنی بارگاہ مین کہ لشکر
مین غل ہوا کہ دو جوگی کسی طرف سے لشکر مین آئے ہین بڑے کامل معلوم ہوتے ہین بس یہ خبر ملکہ کو پہونچی اُسنے
کہا کہ اُن جوگیون کو میرے پاس لاؤ مین بھی ذرا دیکھون یہ سُنکے ایک چوبدار چلا باہر بارگاہ سے آیا
تھا کہ دیکھا کہ وہ جوگی اسی طرف چلے آتے ہین اُس چوبدار نے بڑھکر اُن سے کہا کہ آپکو ہماری ملکہ نے
یاد کیا ہی انھون نے جواب دیا کہ تمھاری ملکہ کون ہی جو ہمکو یاد کیا ہی ملکہ کیا چیز ہی ہم لوگ آزاد ہین ہمکو بادشاہون سے
کیا کام ہم لوگ فقیر ہین اور اسکو کیونکر معلوم ہوا کہ ہم لشکر مین آئے ہین اُسنے کہا کہ اسکو لوگون کی زبانی معلوم
ہوا اُسنے طلب کیا ہی وہ بہت بڑی سخی ہی اور جب آپ لشکر مین آئے ہین تو کیا ہرج ہی کہ بادشاہ

لشکر سے نہ ملاقات فرمائیے یہ جو چوبدار نے کہا وہ جوگی اُسکے ہمراہ بارگاہ مین آئے ملکہ کو مجرا کیا ملکہ نے
بڑے اعزاز سے اُنکو اپنے قریب بُلا کر بٹھایا مزاج پوچھا کہ آپکا اسم مبارک کیا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہمکو تو سب
جوگی بازندہ کہتے ہین ہم دونون کا ایک ہی نام ہی ہم اس صحرا کے رہنے والے ہین یہ صحرا ہمارے قبضے مین ہی
یہان آجتک کوئی نہین آیا آپکا آنا کدھر سے ہوا اُنھون نے جو یہ کہا ملکہ نے کہا کہ مین اپنے ملک سے
آتی ہون اور براے کمک سمندر رشاہ جاتی ہون کیونکہ اُسپر لشکر اسلام نے چڑھائی کی ہی سمندر رشاہ نے
نامہ تحریر کیا تھا ہمکو طلب کیا تھا مین اُسی نامہ کے بموجب جاتی ہون اُنھون نے جواب دیا کہ ای ملکہ ہم تمکو خبر
دیتے ہین اور آگاہ کرتے ہین کہ رات کو ہمارے خواب مین پونے دوسو خداوند تشریف لائے تھے اور اکثر لاتے
ہین اُنھون نے ہمسے فرمایا تھا کہ تم دونون بھائی آگاہ ہو کہ شہر سمندر رہ یہ تباہ ہوگا سمندر رجادو مارا جائیگا
اور جو اسکی کمک کریگا وہ بھی تباہ ہوگا کیونکہ اُسکے اقبال کا زمانہ برطرف ہوگیا ہی ادبار آگیا ہی دوسرے
وہ مغرور بھی ہوگیا ہی کسی کو اپنے برابر نہین جانتا ہی علاوہ ازین اُسکو یہ خیال ہی کہ مین لشکر اسلام پر فتح پاؤنگا
یہ امر محال ہی جو اُسکی کمک کریگا مثل اُسکے ذلیل و خوار ہوگا یہ بھی فرمایا تھا کہ اُسنے زمرد کوہ کے حاکم نے اُسکی کمک
کی تھی اور لشکر اسلام کے چند سردارون کو اسیر کر لے گیا تھا وہ ابھی کل کا ذکر ہی کہ عیارون کے ہاتھ سے کتے کی
موت مارا گیا سمندر رکو خبر بھی نہوئی سب سردار چھوٹ گئے زمرد کوہ برباد ہوگیا عیارونکا کیا کسی نے بنا لیا
علاوہ اسکے قسیم و جسیم براے مقابلہ لشکر اسلام گئے تھے آخر کو اہل اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے جنگ مغلوبہ
ہوئی سمندر اُس مقام پر موجود تھا اُسنے جو دیکھا کہ جنگ ہو رہی ہی اپنے سردارون کو لیکر چلا اس لشکر کی
کمک تک نہ کی چنانچہ ہم تمکو آگاہ کرتے ہین کہ کل صبح کو اس صحرا مین ایک لشکر اُتریگا اُسکی حاکمہ کو یہ وحشت تن
ہوگی وہ بھی سمندر کی کمک کو جاتی ہی تم اُسکے پاس جانا اُسکو اس حال سے آگاہ کرنا کہ تجکو لازم ہی کہ تو نہ جا
آئندہ تجکو اختیار ہی اگر جائیگی تو تیری بھی وہی حالت ہوگی ای ملکہ ہم اسی سبب سے تیرے لشکر مین آئے
جب صبح کو ہماری آنکھ کھلی ہمکو معلوم ہوا کہ لشکر آپکا اُترا ہی بس ہم آئے ای ملکہ یہ بات ہی جو ہمنے تمسے بیان کی
ہمکو جو حکم خداوندونکا ہوا وہ ہمنے تمسے عرض کر دیا تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی کوکبہ نے کہا کہ مین جانتی ہون
کہ آپ لوگ بہت قرب بارگاہ ہین آپکے پاس جو خداوند آتے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ہر روز خداوندون
کی نذر دلاتے ہین اُنکی نذر کا موہن بھوگ کھاتے ہین اُسی پر بسر اوقات ہی اُسکے سبب سے ہمکو رزق
ملتا ہی ملکہ نے کہا کہ اگر اُنکی نذر کا موہن بھوگ ہو تو ہمکو دو کہ وہ باعث برکت ہی اُنھون نے
جواب دیا کہ ای ملکہ کو ہمارے پاس اسوقت نہین ہی مگر منگائے دیتے ہین یہ کہکر اُنمین سے ایک نے اپنی
کسوت مین ہاتھ ڈالا تھوڑے عرصہ کے بعد ایک چھوٹی سی تشتری نکالی کہ اُسمین حلوا تھا ملکہ کو دیا
یہ جو کرامت دیکھی سب اہل دربار دنگ ہوگئے اور یقین ہوا کہ ضرور یہ کاملین سے ہین ملکہ نے
وہ حلوا لیکر قصد کیا کہ کھائے سب نے عرض کیا کہ ملکہ ہمکو بھی مرحمت فرمائیگا کیونکہ یہ باعث برکت ہی
ملکہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر قصد کیا تھا کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اور ایک پتلی پیدا ہوئی اُسنے کہا کہ
ای ملکہ ہوشیار ہوجاؤ یہ جوگی نہین ہین ایک اُنمین قران ہی اور ایک چالاک ہی یہ دونون
عیار ہین لشکر اسلام کے غضب کیا تھا کہ ملکہ تمنے دھوکا کھایا تھا یہ جو ملکہ نے سُنا بس اُسنے تشتری کو تو
ہاتھ سے پھینکدیا جب تک ملکہ سحر کرین کہ چالاک و قران جست کرکے بھاگے اور ملازمون مین
ملگئے اور وہان سے جست کرکے باہر بارگاہ کے آئے اور بھاگے اور صحرا مین آکر اُس مقام پر
پہونچے کہ جہان سے چلے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب برق و چالاک باہم صلاح کرکے

صحرا مین گئے تھے وہان قران سے ملاقات ہوئی تھی اُسنے کہا کہ بھائی ہم لشکر مین گئے تھے تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر سمندر کی مدد کو جاتا ہی تو بھائی ہم یہ صلاح کر کے آئے ہین کہ عیاری کرین قران سے کہا کہ اچھا ہم بھی عیاری کرتے ہین چالاک نے کہا کہ مین آپکے ہمراہ ہون بس یہ دونون جوگی بنکر چلے تھے برق یہان ٹھہر گیا اُسنے بعد انکے جانے کے جو دیکھا کہ ایک پہاڑ ہی اُسکے درے مین گئے دیکھا کہ وہ درہ پُربہار ہی بس برق نے اُن سب درختون پر بیہوشی ملی اور اپنی ناک مین روئی رفع بیہوشی کی رکھ لی تھی اب اسنے تدبیر کی تھی کہ مین بھی عیاری کرون کہ اُدھر سے چالاک و قران آکر پہونچے برق نے پوچھا عیاری کر آئے کیا ہوا انھون نے ساری حالت بیان کی کہا کہ وہ بہت ہوشیار ہی بس اُسنے گرفتار کر لیا تھا کہ ہم بھاگے ورنہ گرفتار ہو جاتے برق نے کہا کہ بھائی مین عیاری کرتا ہون تم دونون صاحب اس مقام پر ٹھہرو قران نے کہا کہ مین جاتا ہون تم جانو اور چالاک برق نے کہا کہ اچھا آپ تشریف لیجائین ہم اور چالاک سمجھ لینگے قران تو چلے گئے برق نے کہا کہ بھائی چالاک تم باغبان بنکر بیٹھو مین جاتا ہون اور بن پڑا تو اُسکو اس مقام پر لاتا ہون چالاک نے کہا اچھا برق نے کہا کہ یہان مین نے تمام گلون پر عطر بیہوشی مل دیا ہی اچھی تدبیر کرو چالاک نے کہا کہ اچھا تب برق چلا برق نے اپنی صورت ایک نازنین کی سی بنائی تمامی کا لہنگا پہنا ایک ٹوکری مین چند قسم کی ترکاریان لگائین ایک گلدستہ پھولون کا تیار کیا اُسکو لیکر طرف لشکر کے چلی سر سے پانون تک جڑاؤ زیور پہنے ہوے تھی چھم چھم کرتی ہوئی چلی آڑا دوپٹہ پڑا ہوا عجب انداز سے چال سے پائمال کرتی ہوئی جو کہ اُس لشکر مین مرد تھے وہ اُسکو دیکھکر کہنے لگے کہ ای مالن ذرا ہماری طرف دیکھ لے ذرا ہمکو سرفراز کر اپنے وصل سے شاد کر کیا انداز ہی عجب کرشمہ و ناز ہی یہ کسی کو تلوا دکھا دیتی ہی کسی کو جوتا کبھی اس انداز سے دوپٹہ سینے پر سے ہٹا دیتی ہی کہ جوبن نظر آنے لگتا ہی بس وہ مالن اس انداز سے داخل بارگاہ ہوئی ملکہ کو جاکر سلام کیا ملکہ نے کہا کہ تو کون ہی اُسنے عرض کیا کہ اس صحرا کے قریب باغ ہی مین اُسمین رہتی ہون میرا طریقہ یہ ہی کہ جو کوئی لشکر اس مقام پر آکر فروکش ہوتا ہی مین اُس لشکر کے بادشاہ کو آکر نذر دیتی ہون اور اپنے باغ مین لیجاتی ہون وہ جو کچھ مجکو دیتا ہی اُسمین بسر اوقات کرتی ہون ایک مین ہون اور ایک میرا بڈھا باپ ہی وہ ایسا ضعیف ہی کہ ہل نہین سکتا ہی بس مین ہی فکر معاش کرتی ہون لہذا مین آپکی خدمت مین حاضر ہوئی ہون اور امیدوار ہون کہ میری دعوت قبول فرمائیے مجکو سرفراز فرمائیے ملکہ سے اُس مالن نے اس طور سے کہا کہ ملکہ کو اُسکے حال پر رحم آگیا اور کہنے لگی کہ اچھا تو ٹھہر جا مین چلتی ہون یہ کہکر اُٹھی اور اُس مالن کے ہمراہ چلی اور سردارون نے قصد کیا کہ ہم بھی چلین کہ ملکہ نے اشارے سے منع کیا کہ کیا ضرورت ہی کیونکہ یہ غریب معلوم ہوتی ہی کیا ضرور ہی کہ اسقدر بار ڈالا جائے ملکہ کے کہنے سے سب سردار اپنے مقام پر ٹھہر گئے ملکہ ہمراہ اُس ڈولی بچی کے چلی یہان تک کہ اپنے لشکر کو طی کر کے اُس طرف روانہ ہوئی کہ جدھر وہ مالن چلی تھی یہان تک کہ راہ طی کر کے اُس درۂ کوہ کے قریب آئی اُس مالن نے ملکہ سے کہا کہ ملکہ تشریف لیچلیے اس درے مین وہ باغ ہی ملکہ بیخوف داخل درہ ہوئی اُسکے عقب مین وہ مالن تھی ملکہ نے دیکھا کہ وہ درہ پُربہار ہی ہر قسم کے گلون کے درخت لگے ہوے ہین اور شجر ثمردار بہت سے لگے ہوے ہین ملکہ کو وہ مقام بہت پسند آیا ہر قسم کے گلون کی خوشبو آرہی تھی ملکہ کے دماغ مین پہونچی وہ مالن سیر کراتی تھی ہر طرف اُسکو لیے ہوے پھر رہی

تھی ایک مقام پر جو ملکہ پہونچی ملکہ نے دیکھا ایک مرد پیر ایک درخت کے نیچے ایک بالش کے پلنگ پر
لیٹا ہوا ہے اسنے آواز دی کہ آئیو ملکہ عالم تشریف لائی ہین کہ وہ مرد پیر بہت وقت سے اٹھا
اتنی حرکت مین اُسکی سانس پھول گئی ملکہ کو اُسپر رحم آیا کہا کہ تم لیٹ جاؤ بس کافی ہے وہ دعا دیکر
لیٹ رہا اب مانن ملکہ کو اُس مقام پر لائی کہ جو مقام اُسنے درست کیا تھا جیسے ملکہ پہونچی اُسکے
دماغ مین گلون کی خوشبو پہونچی اُسکے ساتھ بیہوشی کی بھی خوشبو پہونچی ایک مرتبہ اُسکو چھینک آئی اور
بیہوش ہوکر گری اُسکا گرنا تھا کہ برق نے نعرہ کیا منم برق ثانی اُسکے نعرے کی صدا سنکر چالاک
بھی دوڑا کہ معلوم ہوتا ہے برق نے اُسکو بیہوش کیا اسقدر جلد پہونچا تھا کہ برق اُسکو اٹھانے
نہ پایا تھا کہ یہ بھی پہونچا برق نے کہا کہ اے چالاک اسکو قتل کر چالاک نے کہا کہ یہ عورت
بہت خوبصورت ہے اسکو گرفتار کرکے لشکر مین لیچلو شاید مسلمان ہوجائے برق نے کہا کہ اچھا بس آ
برق و چالاک نے قصد کیا تھا کہ پشتارہ باندھین کہ زمین شق ہوئی اُس سے ایک پتلی
پیدا ہوئی اُسنے کچھ برق اور چالاک پر مارا کہ یہ دونون نے خود ہوکر زمین پر گرے اور اُس پتلی
نے ایک پچکاری اُسکے ہاتھ مین تھی کہ اُسکے منھ پر ماری کہ ملکہ کو ہوش آیا اُس پتلی نے کہا کہ
ملکہ تجنے بڑا دھوکا کھایا کوئی بن بدون دریافت حال چلا آتا ہے ای ملکہ یہ دونون عیار ہین ایک
انمین برق ہے اور ایک چالاک جو کہ جوگی بنکر گیا تھا وہ ہے انھون نے یہان یہ تدبیر کی تھی کہ
درختون پر بیہوشی ملی تھی اُسکے سبب سے تم بیہوش ہوگئین تھین ملکہ کو ہوش آگیا تھا ملکہ نے
اُٹھکر سحر کیا یہ دونون عیار گرفتار سحر ہوے بس وہ پتلی غائب ہوگئی ملکہ نے تخت سحر بنایا اُسپر
اُن عیارون کو ڈالا اور تخت سحر اُڑا کر چلی اُس درے سے نکلی اسنے قصد کیا اپنے لشکر کا یہ چلی
جاتی تھی کہ اسنے دیکھا کہ ایک جوگی ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوے ہین اُنکی یہ صورت ہے کہ تمام جسم مین
سانپ لپٹے ہوے ہین ایک ہیراگی روبرو رکھی ہوئی ہے اور جھولی کاندھے پر پڑی ہوئی ہے ہر مرتبہ
رنگ بدلتے ہین کبھی غائب ہوجاتے ہین کبھی پھر ظاہر ہوتے ہین یہ حالت ہے یہ جو ملکہ نے دیکھا اُسنے
خیال کیا کہ ضرور یہ کامل اور برگزیدہ ہین یا تو یہ تخت اُڑائے چلی جاتی تھی یا زمین پر مع تخت کے اُتر ہی
اور روبرو اُس جوگی کے جاکر ادب سے کھڑی ہوئی کہ اُن جوگی نے سر اُٹھاکر دیکھا اسنے جھک کر
سلام کیا اُنھون نے بڑے غرور سے جواب دیا کہ بچی اچھی رہو اقبال ترقی پر ہو دشمن تیرے پائمال
ہون یہ کہکر پھر اپنا سر جھکا لیا یہ کھڑی رہی تھوڑے عرصہ کے بعد پھر سر اُٹھاکر دیکھا کہ وہ کھڑی
ہوئی ہے کہا کہ ای بچہ تو اپنے کام کو جا بیکار یہان کھڑی ہے کوئی تماشہ تو ہے نہین کہ دیکھ رہی ہے ملکہ
نے کہا جی نہین مین آپکی خدمت کو بہتر جانتی ہون مین یہ چاہتی ہون کہ آپ میرے لیے دعا
فرمائیے کہ میری عمر مین ترقی ہو اسنے اتنے عرصے مین دیکھا کہ جوگی صاحب کئی مرتبہ تو غائب
ہوگئے اور ظاہر ہوے اور ہزارون قسم کے رنگ بدلے اسکو اور زیادہ اُنکا اعتقاد ہوا کیونکہ
یہ لوگ تو ایسے لوگون کے مرید ہوتے ہین اب کب یہ وہان سے جاتی ہے جب یہ ملکہ نے کہا کہ
آپ میرے لیئے دعا فرمائیے کہ میری عمر مین ترقی ہو اُس جوگی نے کہا کہ ای بچہ یہ تیرا صرف خیال ہے
خیال ہے مین کیا جانون اور نہ مین صاحب کمال ہون جا اپنے مقام پر میرے اوقات مین ہرج ہوتا
ہے اُسنے یہ سُنکے جوگی کے روبرو ہاتھ جوڑے اور کہا آپکو واسطہ خدا وندون کا میرے لیئے دعا
فرمائیے جوگی صاحب نے کہا کہ اچھا بیٹھ جا دیکھا جائیگا مین اُنھو خدا وندون کی خدمت مین جاتا

ہون اور ابھی آتا ہون یہ کہکر غائب ہوگئے اسکو اور اعتقاد ہوا ابتو یہ اُسی مقام پر بیٹھی ہوئی ہی تخت زین پر
رکھا ہوا ہی اُسپر وہ دونون عیار برق و چالاک پڑے ہوے ہین مگر بیہوش ہین کہ تھوڑی دیر کے بعد
وہ جوگی ظاہر ہوے اب جو اُسنے دیکھا تو اور صورت ہی اور شکل ہی وہ پہلے تو مرد پیر تھے اب جوان ہوکر آئے
ہین یہ حیران ہوئی اُسنے جو یہ دیکھا ملکہ نے کہا کہ آپ خداوندگی خدمت مین ہو آئے کہا کہ ہان تیرے واسطے
بھی کہا اُنھون نے تیری بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ اُسکی بہت بڑی عمر ہی اور رہا ہم اُسپر بہت مہربان ہین
یہ ادنے سی مہربانی ہی کہ اُسکے ہاتھ سے عیاران اسلام کو گرفتار کردیا اُنھون نے عیاری کی تھی ہمنے اُسے خبردار
کردیا ورنہ وہ قتل کرڈالتے اگر عمر اُسکی زیادہ نہوتی یہ امر کیونکر ہوتا کیونکہ وہ بہت بڑی ہماری ماننے
والی ہی ہم اُس سے خود بھی الفت کرتے ہین ہماری مرضی یہ ہی کہ اُسکے جاہ و حشم کی ترقی ہو ملکہ ساری دنیا پر
حکومت کرے یہ خداوندون نے تیرے لیے مجھ سے فرمایا ہی اُسنے یہ سُنکے کہا کہ مین امیدوار ہون
کہ آپ جب خدمت خداوندمین تشریف لیجائیے گا تو پھر میرے لیئے اُنکی خدمت مین یہ میری طرف
سے عرض فرمائیے گا کہ میری یہ آرزو ہی کہ آپ میری عمر مین ترقی فرمائین اور میرے حشم کو زیادہ
فرمائین اور یہ طریقہ اور یہ قوت عطا فرمائین کہ مین اسی سن پر رہون جوگی نے کہا کہ اچھا اُسکے بعد
جوگی نے فرمایا کہ ای ملکہ یہ عیار تیرے ہاتھ کیونکر لگے یہ تو بڑے ظالم ہین خداوند انکے اسیر ہونے
سے اور زیادہ تجھ سے خوش ہوے ہین مجکو یقین ہی کہ مین جب عرض کرونگا اس خوشی کے عیوض
مین وہ جو تیری خواہش ہی وہ پوری کرین ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ ای جوگی صاحب بڑا غضب ہوا تھا
مگر مین اپنا بند و بست کرچکی تھی دوسرے خداوندون کی عنایت تھی ورنہ مین گرفتار ہوجاتی یہ کہکر پہلے عیاری
کرنا اور پتلی کا نکلکر خبردار کرنا دونون عیارونکا بھاگ جانا اُسکے بعد مالن کا آنا اپنا تنہا اُسکے ساتھ باغ کی
سیر کو جانا وہان اپنا بیہوش ہونا نکلکر پتلی کا ہوشیار کرنا اور عیارون کو گرفتار کرنا اپنا اسیر کرکے
لیکر روانہ ہونا بیان کیا جوگی صاحب نے یہ سُنکے کہا کہ دراصل یہ لوگ بڑے غضب کے ہین کس کس
طور سے چاہتے ہین کہ ہم اپنا کام کرین تجکو انکے نام معلوم ہین ملکہ نے کہا کہ جی ہان پتلی نے نام بتائے تھے
مین فراموش کرگئی ہون یہ اُسنے اس خیال سے کہا کہ اگر یہ کامل ہونگے تو انھون نے اپنے علم کے
ذریعہ سے نام دریافت کرلیے ہونگے اگر یہ بھی کوئی مکار ہوگا تو نہ بتا سکے گا یہ خیال کرکے اپنے دلمین
کہا کہ مین نام فراموش کرگئی ہون اُسوقت اُس جوگی نے کہا کہ اسمین ایک کا نام برق ہی اور
برق کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ برق ہی اور وہ چالاک ہی ابتو اسکو یقین کلی ہوگیا ملکہ
نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ آپ میرے لشکر مین تشریف لیچلیں اُس صحرا مین تو آپکو ہر طرح کی تکلیف
ہوتی ہوگی اول تو دھوپ مین زحمت ہوتی ہوگی کیونکہ کوئی مقام سایہ دار نہین ہی کہ جہان آپ
بیٹھکر دھوپ کی زحمت سے بچیے یا جب بارش ہو یا رات کی اوس سے محفوظ رہیے یہ جو
ملکہ نے کہا جوگی صاحب نے جواب دیا کہ مین تیرے لشکر مین نہین جاسکتا ہون کیونکہ مین نے
دنیا کو ترک کیا ہی اہل دنیا سے نفرت ہی کیونکہ یہ بندۂ زر ہین یہ سب لوگ دولت کے
کتے ہوتے ہین انسے جہان تک ممکن ہو پرہیز کیا جائے دوسرے اہل دنیا مین رہ کر عبادت
نہین ہوسکتی ہی اس سبب سے مین نے صحرا مین رہنا اختیار کیا ہی تا کہ عبادت کرون جب
برسون محنت کی ہی تب یہ حاصل ہوا ہی اور یہ جو تو نے کہا کہ آپکو دھوپ سے اور بارش سے
اور اوس سے زحمت ہوتی ہوگی یہ تیرا خیال بہت درست ہی مگر مین نے خداوندون کی

اسقدر خدمت کی ہی اور انکی عبادت مین مشقت کی ہی کہ یہ مرتبہ ہم پہونچا ہی کہ میرے لئے
بہشت سے مکان آجاتا ہی جب بارش ہوتی ہی یا دھوپ زیادہ ہوتی ہی اور شب کو بھی آجاتا ہی
یا جس چیز کی ضرورت ہو مین طلب کرون مین نے وہ میوے بہشت کے کھائے ہین کہ مجکو
کسی امر کی ضرورت نہین ہی نہ مجکو بھوک معلوم ہوتی ہی نہ پیاس مین ہمیشہ اسی مقام پر رہتا
ہون میرے لیے خود بخود شب کو مکان بہشت سے آجاتا ہی مکان نہ کہنا چاہیے ایک مختصر سا
خیمہ ہی شب بھر اسی مین بسر کرتا ہون جب صبح ہوتی ہی وہ غائب ہو جاتا ہی یہ جو ملکہ نے سنا کہا کہ
جوگی صاحب مین امیدوار ہون کہ مجکو بھی وہ خیمہ دکھا دیجیے مین بھی دیکھون کہ بہشت کے کیسے
خیمے ہوتے ہین اور یہ آرزو ہی کہ بہشت کے میوے کا کیا مزہ ہوتا ہی آپکی مرحمت سے یہ بھی مین
دیکھونگی جوگی نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو جنت کے خیمے دیکھے اور میوے کی خواہش
کرے اب ایسا کلام میرے روبرو نہ کہنا ورنہ مین تیرے لیے بددعا کرونگا یہ جو جوگی نے
کہا ملکہ کانپ گئی مگر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ابکی مرتبہ میری آرزو پوری فرمایئے پھر کبھی ایسی آرزو
نہ کرونگی جوگی نے کہا کہ مین کہان اور تو کہان جواب پھر ایسی خواہش کرے بس میرے
پاس سے چلی جا اسنے عذر کرنا شروع کیا اور ہاتھ جوڑنے لگی اسقدر عاجز کیا کہ آن جوگی نے
کہا کہ خیر یہ سبب اسکا ہی کہ تو خداوند کی پیاری ہی اور وہ بھی تجھسے محبت کرتے ہین یہ فرماتے تھے
کہ اگر ملکہ یہ خواہش کرے کہ مین نہ مرون یا اور جس امر کی خواہش کرے ہم اسکو اسقدر چاہتے
ہین کہ اگر وہ یہ کہے کہ ہمکو بہشت مین طلب کرکے پھر واپس فرمایئے تو ہم یہ بھی اسکی خواہش
پوری کرین جب خداوندون کی یہ حالت ہو تو مین کیونکر نہ تیری خواہش پوری کرون یہ کہکر ایک
مرتبہ اپنی پشت کی طرف ہاتھ لے گئے اور پھر ہاتھ لے آئے اب کوکبہ نے دیکھا کہ ایک چھتری
سی جوگی صاحب کے ہاتھ مین ہی بس اسکو جوگی صاحب نے سر پر لگا لیا اب وہ دراز ہوکر ایک خیمہ
کے طریقے پر ہو گئی اسمین ایک پلنگ بچھا ہوا تھا ایک تخت اور سب سامان ضروری تھا جوگی
صاحب اسکے اندر بیٹھے ہوئے ہین کوکبہ نے قصد کیا کہ مین بھی جاؤن جوگی نے منع کیا کہ تم نہ آنا
کیونکہ تم اہل دنیا سے ہو تمنے وہ عبادت نہین کی ہی کہ جو اس مقام پر آنے کے لائق ہو یہ صرف
تمھاری خاطر تھی جو مین نے بہشت سے اسکو طلب کیا ہان یہ تیری خواہش پوری کرتا ہون کہ
تجکو بہشت کے میوے کھانے کو دیتا ہون یہ کہکر اس خیمہ کے ایک طرف سے ہاتھ بڑھا کر ایک
طبق اٹھایا اور ملکہ سے کہا کہ آئیے ان عیارون پر سے اپنا سحر اتاریئے اور میرے حوالے کیجیے
تاکہ مین انکو خداوندون کی خدمت مین پہونچا دون شاید تو لیکر جائے راہ مین کوئی آفتاد
پڑے جیسے زہر دبیر پڑی اور وہ مارا گیا کیونکہ اسنے بہت سے سردار گرفتار کر لیے تھے یہ جو جوگی
نے کہا ملکہ نے ان عیارون پر سے سحر اتار کر کہا کہ یہ حاضر ہین بس اٹھا کر ایک کو دیا جوگی نے
اسکو اٹھا کر اپنی پشت کی طرف رکھا دوسرے کو دیا اسکو بھی اسی طور سے رکھا اب جو ملکہ نے
دیکھا تو دونون عیار غائب تھے ملکہ کو اور یقین ہوا بس جوگی نے وہ طبق ملکہ کو دیا کہ یہ بہشت
کے میوے ہین انکو کھائے بس ملکہ نے ہاتھ بڑھا کر وہ طبق لیا اور قصد کیا کچھ کھاؤن جوگی دیکھ
رہے ہین کہ زمین شق ہوئی اس سے پتلی پیدا ہوئی ابھی پتلی نے کچھ کہا نہ تھا کہ جوگی نے کچھ اٹھا کر
مارا کہ وہ پتلی اور کوکبہ دونون اسمین مبتلا ہوئے اور جھٹکا دیا کہ وہ پتلی چلانے لگی ملکہ مجکو بھی

اور ابھی بھی خبر لو ارے ظالم گرفتار کیے لیے جاتا ہی بڑا غضب ہوا کہ مین جال مین پھنس گئی اُدھر
کوکبہ نے لاکھو لاکھو تدبیر کی کچھ نہ بن پڑا وہ پتلی جدا چلاتی رہی ملکہ الگ سحر کرتی رہی ذرا بھی کام نہ آیا
اتنا تو پتلی نے کہا کہ ملکہ تمنے بڑا دھوکا کھایا اپنے ساتھ مجھکو بھی اسیر کرایا یہ جوگی نہ تھا بڑا عیار زبردست
ہی سب عیارون کا اُستاد ہی یہ وہ کہتی رہی ادھر اس جوگی نے کھینچکر ملکہ اور اس پتلی کو نذر زنبیل کیا
اور نعرہ کیا کہ منم شاہ عیاران عیار بیک طرار قاتل کفار یہ نعرہ کرکے اُن عیارون کو زنبیل
سے نکالا اور کہا کہ کہا خر اب آدمی ہوا گر عیاری نہین آتی تھی تو عیاری کیون کی تم لوگ عیاری
کرکے ہوشیار کر دیتے ہو اسی سبب سے مین تمسے الگ رہتا ہون امی برق تو بہت چالاک ہوا ہی
تونے تدبیر تو اچھی کی تھی مگر تو کیا کرے تو اس امر سے نہ واقف تھا کہ اسکا سحر اسکو خبر دیتا ہی برق
نے کہا کہ اُستاد مین نے اپنا کام کر لیا تھا مگر اُسکے سحر نے نکلکر ہوشیار کر دیا مین مجبور ہو گیا ابھی
یہ سب اُسی منڈھی مین ہین چالاک نے کہا کہ اُستاد یہ تو فرمائیے کہ آپکو کیونکر خبر ہوئی خواجہ نے کہا
کہ مین جو سردارون سے جدا ہوا لشکر مین پہونچا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ کوکبہ کا لشکر ہمراہ
ملک سمندر جاتی ہی مین صورت بدل کر داخل بارگاہ ہوا بارگاہ مین جو گیا تو دیکھا کہ تخت خالی ہی
سب سردار بیٹھے ہوے ہین باہم یہ کہہ رہے ہین کہ ملکہ کو خداوند نے خوب بچایا کہ عیارون نے عیاری
کی تھی مگر ملکہ کے سحر نے خبردار کیا مگر کیا غضب کے ہین کہ جب تک خبردار ہون وہ غائب ہو گئے
ہمکو تو خوف ہی ملکہ جو مالن کے ہمراہ گئی ہین کہین ایسا نہو کہ کسی عیار نے عیاری کی ہو مالن کی صورت
بنکر آیا ہو اور اس بہانے سے ملکہ کو لے گیا ہو کہ چلکر میرے باغ کی سیر فرمائیے اور میری دعوت
نوش فرمائیے یہ جو مین نے سُنا تو مین نے خیال کیا کہ راہ مین چلکر عیاری کرو بس مین جوگی بنکر یہان
بیٹھا کہ وہ تمکو اسیر کیے ہوے لیئے آتی تھی مجھکو دیکھکر اُتر پڑی بڑی بڑی باتین مین نے تدبیرین کین کہ
اُسکو میرے جوگی ہونے کا یقین ہوا اُسنے تمہاری عیاری کی حالت بیان کی اب مجھکو معلوم ہوا کہ اسنے
تدبیر کی ہی کہ اسکا سحر خبر دیتا ہی بس مین نے تدبیر کرکے منڈھی برپا کی اور اُس سے کہلوایا اُسکے بعد میوے
اُسکو بیہوشی سے ملا کر دیے کہ وہ کھا کر بیہوش ہو جاوے بس جب اُسنے قصد کیا وہ ہی پتلی
پیدا ہوئی مین نے جال الیاسی مار کر اسکو نذر زنبیل کیا یہ عیاری کی سب نے بہت تعریف کی خواجہ
نے کہا جاؤ اپنی اپنی راہ لو مین اسکو لیکر جاتا ہون یہ سُنکے عیارون نے کہا کہ خواجہ اسکو قتل فرمائیے
کہا کہ اسکے طریقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ مسلمان ہو گی خیر تم لوگ بھی کیا کہو گے یہ کہکر اُسکو زنبیل سے
نکالا اور اُسکو باندھا وہ بیہوش ہو گئی تھی اس صورت سے کہ جب ہوش آئی تھی تو آپنے حباب
مار دیا تھا کہ بیخود ہو گئی تھی جب باندھ چکے اپنی صورت اصلی بنائی اور اُسکو ہوشیار کیا
کوڑا پکڑ کر کھڑے ہوے اب جو اُسکی آنکھ کھلی اپنے کو رسن سے بندھا ہوا پایا اور دیکھا کہ ایک
عجیب الخلقت آدمی کوڑا پکڑے ہوے کھڑا ہی دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے حیران ہوئی کہ یہ
کیا واقعہ ہی مین تو ابھی رہا تھی کیونکر اسیر ہو گئی اور یہ کون ہی آمین تو جوگی صاحب تھے وہ جوگی کیا ہوے
دیکھا تو زبان وغیرہ قابو مین ہی اسنے قصد کیا کہ سحر کرون مگر سحر بالکل فراموش تھا ایک حرف
نہ یاد تھا ادھر خواجہ نے کہا کہ ای کوکبہ تو نے میرے خدا کی قدرت دیکھی اور اُسکی شان اگر اپنی زندگی کی خواستگار
ہی تو دین اسلام قبول کر اور تصویر پرستی ترک کر اور میری شرکت کر ورنہ مین تجھکو قتل کرتا ہون
بلا اپنے خداوندون کو کہ جنکی تو پرستش کرتی ہی کہ وہ آکر تیری کمک کرین اور تجھکو رہا کر دین

یا سحر سے کام لے اُسنے کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ مین تو ایک جوگی سے کلام کر رہی تھی اور اس منڈھی مین تو
جوگی تھی وہ جوگی کیا ہوے خواجہ نے جواب دیا کہ وہ جوگی مین ہی تھا مین نے تجکو عیاری کرکے اسیر کر لیا
بس اسی مین خیر ہی اور تیری زندگی ہی ورنہ یاد رکھ کہ مین تجکو قتل کرونگا تو میرے ہاتھ سے بچ نہین
سکتی ہی مین عیار ہون لشکر اسلام کا میرا نام خواجہ ثالث ہی تیری پتلی نے تجکو کچھ بھی کام دیا وہ بھی
میرے پاس قید ہی ای ملکہ یہ سب مذہب باطل ہین دین اصلی خدا پرستی ہی دیکھو مین نے کیونکر تمکو اسیر
کیا اور تم میرے قبضے مین ہوئین اگر چاہتا تو تمکو قتل کر ڈالتا تمکو خبر بھی نہوتی قتل کرکے اپنے لشکر کو
چلا جاتا تیرے اہل لشکر کو خبر بھی نہوتی وہ لوگ تجکو تلاش کرتے کرتے پریشان ہوتے آخر کو واپس
چلے جاتے تیری لاش کو زاغ و زغن کھاتے تجکو تیری جوانی پر رحم آیا خواجہ نے چند کلمے ایسے کہے کہ
زنگ کفر اُسکے آئینہ دل پر سے محو ہوگیا اُسنے کہا کہ خواجہ مجکو چھوڑ دو مین دین اسلام قبول کرتی
ہون بس خواجہ نے اُسکو فوراً کھولدیا وہ جست کرکے باہر آئی اور کہا کہ خواجہ تمنے بڑی نادانی کی
کہ دشمن کے اتنے سے کہنے پر اُسکو رہا کر دیا اب دین اسلام نہین قبول کرتی ہون دیکھون تم میرا
کیا کر لیتے ہو یہ جو کہا وہ باہر منڈھی کے کھڑی ہوئی تھی خواجہ نے یہ سُنکے کہا کہ ہان سچ کہتی ہو اس
کہنے مین جو ہاتھ اُٹھایا پانچون کھالون سے پانچ حباب چھوٹ کر اُسکے منھ پر پڑے گو وہ باہر تھی مگر برابر
اُسکے کھڑی تھی حبابون کا پڑنا تھا کہ وہ چھینک مار کر بیہوش ہوئی پھر خواجہ نے اُسکو پکڑ کر اندر
منڈھی کے لیا اور پھر باندھا اور ہوشیار کیا کہا کہ اگر تو ہزار مرتبہ اسکا اقرار کرے گی کہ مین دین
اسلام قبول کرتی ہون اور پھر پھر جائیگی مین پھر تجکو اسی طور سے اسیر کرونگا اب بدون مسلمان
کیے تجکو نہ چھوڑونگا اب جو کوکبہ نے دیکھا اپنے کو پھر گرفتار پایا جو کچھ اسکو شک تھا وہ بھی سب دفع
ہوگیا یہ پہلے ہی مرتبہ قصد کر چکی تھی کہ دین اسلام برحق ہی دراصل میری تو کسی خداوند نے کمک
نہ کی نہ سحر نے کچھ کام دیا مین اسکے قبضے مین تھی جب یہ چاہتا قتل کرتا اب چاہے قتل کرے
بس یہ خیال کرکے خواجہ سے کہا کہ آپ رہا کر دین اب مین دغا نہ کرونگی مجکو یقین ہوگیا کہ آپکا
دین برحق ہی آپ لوگ بڑے کامل ہین خواجہ نے اُسکو چھوڑ دیا وہ دوڑ کر خواجہ کے قدمون پر گری
خواجہ نے اُسکو گلے سے لگایا اور کہا کہ ای ملکہ اگر دین اسلام کے طریقہ سے واقف ہوگی اور کلمہ
پڑھوگی تو سحر سے بالکل بیکار ہو جاؤ گی اُسنے کہا کہ خواجہ مین اگر سحر سے بیکار ہوگئی تو سمندر سے کون
مقابلہ کرے گا کیونکہ آپ لوگ سحر سے بالکل ناواقف ہین بس ساحرون اور ساحرون کی لڑائی
کیا خواجہ نے کہا کہ اچھا مطیع اسلام ہو اپنے لشکر کو بھی مطیع اسلام کرو خداوندان کو کہ جنکو تم اپنا خدا
جانتی ہو لعنت کرو اور ساحری جمشید کو ہزار ہزار لعن سے یاد کرو تب سمندریہ کا فیصلہ ہو جائیگا
اُسوقت کلمہ پڑھنا ملکہ نے کہا کہ اچھا بس خواجہ سے اُس نے کہا کہ مین اسی مقام پر ٹھہرا ہون تم لشکر کو
اپنے لیکر آؤ اور میرے ہمراہ میرے لشکر مین چلو یہ جو ملکہ نے خواجہ سے سُنا اُسیوقت خواجہ کو سلام کیا
اور وعدہ کرکے گئی کہ مین ابھی آتی ہون مع لشکر آپ اطمینان رکھین یہان سے یہ تو اقرار کرکے
طرف اپنے لشکر کے سحر کرکے روانہ ہوئی ادھر یہ جاتے ہی خواجہ نے منڈھی بذریعہ قنبیل کی برق وچالاک
سے کہا کہ تمنے دیکھا کیونکر مین نے اُسکو مطیع اسلام کیا اُنھون نے بہت تعریف کی اور کہا کہ سُنا جاتا ہی
اسی طور کی عیاری خواجہ اول وثانی کرتے تھے یہی جرأت اُنکی تھی ہم یہ حیران ہین کہ آپنے جو اسکو جانے دیا ہی
اگر وہ پھر جائے اور نہ آئے تو آپ کیا کر سکتے ہین اتنا تو اسیر عیاری بھی نہو سکے گی کیونکہ وہ بہت ہوشیار ہوگئی ہی

یہ جو عیارون نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا کوئی مین ایسا نادان تھا کہ اُسکو بدون اس امر کے تعین
کیے ہوے جانے دیتا اُسکی پیشانی سے نور اسلام ظاہر تھا مجھکو یقین ہوگیا کہ اب یہ نہ پھرے گی فرض کردم اگر
پھر بھی جائے تو پھر عیاری کرکے گرفتار کرونگا اُسکی بھی یہ لیاقت ہی کہ وہ دھوکا نہ کھائے عیارون نے
جواب دیا کہ یہ آپ ہی کا کام ہی کہ آپ اسیر عیاری کرین خواجہ نے کہا دیکھ لینا کیونکر گرفتار کرتا ہون
یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر ملکہ اپنے لشکر مین پہونچی داخل بارگاہ ہوئی دیکھا سب سردار موجود ہین
جمال آرا وزیرزادی بھی موجود ہی ملکہ نے تخت پر بیٹھکر کہا کہ ای اہل دربار آگاہ ہو کہ مذہب تصویر پرستی
بالکل باطل ہی اسی طور سے سب مذہب سوا سے مذہب اسلام کے کہ وہ تو مذہب حق اور طریقہ برحق ہی
سوا سے خدا سے آسمانی و نادیدہ خدا کے جسکو خدا پرست اپنا خدا جانتے ہین کوئی اور خدا نہین ہی وہ ہی سب کا
پیدا کرنے والا ہی اور حامی ہی وہ ہر مشکل مین اپنے بندے کی مدد کرتا ہی اور یہ سب خدا جو کہ دعوی خدائی
کرتے تھے اُسکے بندے تھے بسبب ورغلانے ابلیس کے خدا سے منکر ہوگئے آپ دعوی خدائی کیا ایک
خلق خدا کو گمراہ کیا اور راہ نیک سے پھیرا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکا مقام دوزخ قرار پایا پس ایسے خداؤن
سے کیا ہو سکیگا وہ اپنے کو خود تو اس آفت سے بچا نہ سکے تو وہ بندون کو کیا بچا سکینگے آجتک مین تو
حالت کفر مین تھی اور گمراہ تھی اب جو غور کرکے دیکھا تو دراصل مذہب اسلام نادر مذہب ہی کہ جسکی تعریف
بیان نہین ہو سکتی ہی اُسکی ادنے برکت یہ ہی کہ غیر ساحر ساحر کا مقابلہ کرتا ہی اور غیر ساحر غالب آتا ہی اسی طور سے
اہل اسلام نے ہزارون ملک ساحرون کے لاکھون طلسم فتح کیے اُنکا ساحر کچھ بھی تو نہ کر سکے بلکہ جو اُنکے
شریک ہوے اُنکے بڑے مرتبے ہوے درجہ اعلے اُنکو ملے کیونکہ اہل اسلام کا اقبال ترقی پر ہی خیال کرلو
کہ دریا سے سبز رنگ کے پار ساحر تک نہ آسکتا تھا اندر جانا کیا چیز ہی مگر کیونکر عیارون نے اس پار
آکر پہلے آفتاب کو قتل کیا اُسکے بعد اندر دریا کے جاکر تحران کو کیونکر قتل کیا یہان کیونکر ہاری گئین
یہ سب ساحر زبردست اور کامل تھے کوئی بھی اُنکا نہ کچھ کر سکا ابھی کل کا واقعہ ہی جیسا کہ عیارون نے
جوگی بنکر بیان کیا زمرد کو وہ تباہ ہوا زمرد مارا گیا کوئی شک نہین ہی کہ اہل اسلام سے کوئی مقابلہ
نہین کرسکتا ہی جو مقابلہ کریگا ذلیل ہوگا سوا سے ذلت کے کچھ نہ حاصل ہوگا اور جو اُنکا شریک ہوگا
وہ مرتبہ اعلے پائیگا پس مین نے تو مذہب اسلام قبول کیا کہ مجھ پر تو اُسکی بزرگی ثابت ہوگئی کیونکہ مین
یہان سے ہمراہ مالن کے باغ کی سیر کو گئی تھی وہان جاکر سیر کی وہ مالن نہ تھی بلکہ عیار تھا اُسنے عیاری
کی مین بیہوش ہوکر گری میرے سہنے اُسکو گرفتار کیا مجھکو ہوشیار کیا مین اُنکو گرفتار کیے ہوے اپنے لشکر کو
آتی تھی کہ راہ مین جوگی ملے کوکبہ نے تمام عیاری خواجہ کی بیان کی جس طور سے خواجہ نے عیاری کی تھی
اور اپنی مجبوری آخر عاجز ہوکر اقرار کرنا خواجہ کا رہا کرنا اپنا کہنا کہ اب تو میرا کیا کرسکتا ہی خواجہ کا
پھر گرفتار کرنا ایک مرتبہ پھر اقرار کرنا بیان کیا اور کہا کہ نہ خداوند کام آئے نہ سحر کام آیا اگر وہ چاہتا
تو قتل کر ڈالتا تم مین سے کسی کو خبر بھی نہوتی پس ثابت ہوا کہ اُنکا مذہب درست ہی اُنکو اپنے خدا پر
بھروسا ہی اگر مین پھر جاؤن وہ ابھی پھر آکر عیاری کرکے گرفتار کر لینگے اور مین اور نہ تم کچھ اُنکا کر سکوگے
پس مین نے تو لعن کی ایسے مذہب پر اور مطیع اسلام ہوئی جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ہمراہ چلے
جسکو میرا ساتھ نہ دینا ہو وہ میرے لشکر سے نکل جائے کیونکہ اس امر کا تو مجھکو بالکل یقین ہوگیا کہ شہر سمندریہ
فتح ہوگا سمندر شاہ ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوگا اور جو اُسکا شریک ہوگا وہ بہت ذلیل ہوگا
پس ایسی ذلت سے تو مرجانا اچھا ہی کیونکہ اگر ذلت حاصل ہوئی اور جان بچی تو بھی غنیمت ہی

نہ کہ ذلت بھی ہوئی جان بھی گئی اور کچھ نہ حاصل ہوا شرکت اسلام مین جان بھی بچتی ہی اور ذلت بھی نہین
ہوتی ہی اگر مرے بھی تو مرتبۂ اعلےٰ پایا اس سے کیا بہتر ہی یہ جو کوکبہ نے تقریر کی اہل دربار نے سنی خیال
کر رہے تھے کہ یہ کیا ملکہ کہہ رہی ہین جب ملکہ نے اپنی پوری تقریر ختم کی اور یہ کہا کہ مین نے دین اسلام
قبول کیا اب سب کو معلوم ہوا کہ ملکہ نے دین اسلام قبول کیا سب نے جوابدیا کہ ای ملکہ ہم تو آپکے
تابع حکم ہین نہ ہم سمندر کو جانتے ہین نہ کسی کو جو آپ حکم دین ہم اُسپر عمل کرین اگر آپنے دین اسلام
قبول کیا تو ہمنے بھی بس جو طریقہ آپکو آپکے ہادی نے تعلیم فرمایا ہی آپ ہمکو بھی تعلیم فرمائیے اور طرف
لشکر اسلام کے کوچ فرمائیے سمندر کیا لیاقت رکھتا ہی جو آپکو روک سکے یا آپ سے مقابلہ کر سکے
ملکہ نے یہ کلام سُنکے جوابدیا کہ ماشاء اللہ جزاک اللہ مرحبا جو کہ نمک حلال اور جوانمرد ہوتے ہین
وہ اپنے آقا کو کسی وقت مین نہین ترک کرتے ہین بس ملکہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ تم لوگ سب مطیع
اسلام ہو ساحری و جمشید پر لعنت کرو اور آسمانی خدا کو اپنا خدا جانو یہ جو ملکہ نے کہا سب اہل دربار
نے قبول کیا ملکہ نے اُسیوقت سب اہل لشکر کو جمع کیا اور اُنسے بھی یہی تقریر کی وہ سب بھی
مطیع اسلام ہوے اُسوقت جمال آرا نے ملکہ سے عرض کیا کہ ملکہ اب مین آپ سے عرض کرتی ہون
کہ جب آپکے نام سمندر شاہ کا نامہ طلب مین آیا تھا اور آپنے قصد کیا تھا تو مین نے بذریعہ علم سحر کے
اور علم کہانت کے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ جو لشکر آیا ہی اور جس سے سمندر سے مقابلہ
ہی وہ سمندر پر ظفر پائیگا شہر سمندر یہ اہل اسلام کے قبضے مین ہوگا سمندر مارا جائیگا اور جو سمندر کا
شریک ہوگا وہ بھی قتل ہوگا جو اہل اسلام کی شرکت کریگا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا کیونکہ اُنکا اقبال
ترقی پر ہی مجکو اُسوقت ایک خوف پیدا ہوا تھا گو میرا قصد تھا کہ مین حضور سے عرض کرون اور آپکو
اس قصد سے باز رکھون مگر آپکے خوف سے کہ آپ یہ فرمائینگی کہ یہ بھی ہمارے امور مین دخل دینے لگی
مین خاموش ہو رہی ملکہ نے یہ سُنکے جوابدیا کہ تو نے مجھ سے کیون نہ بیان کیا مین بھی تو سُنتی
وزیر و ہمراز کس لئے ہوتے ہین اُسنے عرض کیا کہ مجکو یہ خوف ہوا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ شریک اہل اسلام
ہوئی کہ اہل اسلام کی تعریف کرتی ہی ملکہ نے کہا کہ خیر جو ہونا تھا وہ تو ظاہر ہوا اب لشکر کو
کوچ کا حکم دو کیونکہ خواجہ میرا انتظار کر رہے ہونگے یہ سُنکے جمال آرا نے اُسیوقت لشکر کو
تیار ہونے کا حکم دیا لشکر فوراً تیار ہوا بس کوکبہ سب لشکر کو لیکر اُسطرف چلی جدھر خواجہ اُسکے
انتظار مین کھڑے تھے اور عیارون سے کہہ رہے تھے کہ اُسنے دھوکا دیا وہ ضرور پھر گئی خیر میرے
ہاتھ سے کہان جاتی ہی ابکی مرتبہ پکڑ کر ضرور قتل کر دونگا زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہہ رہے تھے کہ
ایک طرف سے ابر پیدا ہوا عیارون نے خواجہ سے کہا کہ کسقدر زور سے گھٹا بلند ہوئی ہی ضرور مینھ
برسے گا خواجہ نے کہا کہ یہ تو کسی ساحر کی آمد معلوم ہوتی ہی کہ وہ ابر آکر قریب اُس صحرا کے شق ہوا
اُس سے لشکر ساحران پیدا ہوا وہ لشکر زمین پر اُترنے لگا خواجہ نے دیکھا کہ کوکبہ تخت پر سوار گرد
اُسکے سردار عقب مین لشکر بیشمار آکر پہونچی خواجہ کو دیکھکر تخت پر سے اُتری سب سردارون سے کہا کہ یہی
خواجہ ہین بس خواجہ کو سب نے سلام کیا ملکہ نے خواجہ سے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی خواجہ نے کہا کہ چلو
طرف لشکر کے اُسنے کہا کہ آپ بھی تشریف لیچلین میرے تخت پر تشریف فرما ہون خواجہ نے جوابدیا کہ
تم لشکر لیکر چلو مین بھی آتا ہون تمھارے ہمراہ نہ چلونگا یہ میرا طریقہ نہین ہی کہ کسی کے ہمراہ چلون یہ عیار
تمھارے ہمراہ ہین بس برق و چالاک کو اُسکے ہمراہ کر دیا وہ لشکر اور عیارون کو ہمراہ لیکر طرف لشکر اسلام

سے روانہ ہوئی خواجہ ایک طرف کو روانہ ہوے اب اس لشکر اور خواجہ کو طرف لشکر اسلام کے روان رکھا جاتا ہی

اب شمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی مقابلہ کرنا چیر بیگ وخربیگ کا بحکم آفاق جادو اور مجروح ہونا سہراب وخزالان کا اور آنا خواجہ وکوکبہ کا عین وقت پر کوکبہ کا نکلکر مقابلہ کرنا اور دونون کو قتل کرنا عیاری خواجہ کی آفاق پر اور دیگر حالات

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سردار لشکر اسلام کے جو کہ زمرد اسیر کرکے لے گیا تھا اور خواجہ نے عیاری کرکے انکو رہا کیا وہ لشکر مین آئے صاحبقران وبادشاہ سے ملے سب بہت خوش ہوے اُسکے دوسرے دن یہان دربار آراستہ تھا سب حاضر دربار تھے اُدھر آفاق اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہی اُسکے بھی سردار حاضر ہین کہ چیر بیگ نے کہا کہ اے آفاق شاہ اب طبل جنگ بجوائیے میرے مقابلہ کا تماشا ملاحظہ فرمایئے کیونکہ زمانہ مہلت بھی تمام ہوگیا ہی یہ جو چیر بیگ نے کہا بس اُسیوقت آفاق نے حکم دیا کہ طبل جنگی پر چوب لگے کوس حربی بجے ہم کل لشکر اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم دیا فوراً نقارہ سحر پر چوب پڑی صداے نقارہ تمام لشکر مین پھیلی جو ٹری ہرکارے کی جو کہ یہان لشکر اسلام کی موجود تھی یہ خبر دریافت کرکے طرف اپنے لشکر کے چلی یہان سب موجود ہین کہ ہرکارون نے داخل بارگاہ ہوکر مجراگاہ پر سے مجرا کیا دعا وثناے شاہی بجالائے عرض کیا کہ لشکر کفار مین آج بحکم آفاق جادو بمشورہ چیر بیگ وخربیگ طبل جنگ بجا ہی باقی خیریت ہی بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی طبل جنگی بجے ہم کل میدان جنگ مین جاکر کفار سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا یہان بھی فوراً نقارے پر چوب پڑی صداے نقارہ سے میدان کین ہل گیا گوش گردون وون کر ہوگئے۔ شعر ز نقارہ آوازہ آمد برون ✤ کہ دون است وگردون دون ✤ کیونکہ طبل سکندری کی صدا جو اُسنے کوس جاتی ہی صداے نقارہ سے درندے بھاگے کہ نہ معلوم کیا بلاے آسمانی نازل ہوئی کیا آسمان زمین پر پھٹ کر گرا زمین شق ہوگئی طائر پریشان ہوکر آشیانون سے نکلکر بھاگے پریشان پھرنے لگے ایسے خوف زدہ ہوے کہ اپنے آشیانون سے ڈرنے لگے تمام صحرا کے درخت کانپ گئے دریا کو تلاطم ہوا صداے کوس نہ تھی صداے صور اسرافیل تھی قیامت کے آثار نمایان ہوے یہان لشکر مین مرکب بیان تڑا کر بھاگے جاکرون نے دوڑ کر پکڑا لشکر کفار مین آفاق حکم طبل جنگ دیکر اہل دربار سے ہمکلام تھا کہ ایک مرتبہ اُسکے کان مین نقارے کی صدا آئی یہ کانپ اُٹھا اسکا تخت لرز گیا ہر سردار کے دل پر ایک چوٹ سی لگی جو کہ بزدل تھے اُنکو اختلاج ہونے لگا بعض صداے نقارہ سے ایسے خوف زدہ ہوے کہ اپنے مقام سے گر پڑے یہ صدا سُنکے آفاق نے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کیسی صدا ہی کیا کوئی ساحر آیا ہی یا کوئی پہاڑ پھٹ پڑا ہی وہ ہرکارے باہر آئے پہلے لشکر اسلام مین آئے یہان آکر معلوم ہوا کہ نقارہ حربی بجا ہی یہ اس خیال سے لشکر اسلام مین آئے تھے کہ شاید وہان کے ہرکارے کچھ حال دریافت کرکے آئے ہون تو معلوم ہو جائیگا بس جب یہ معلوم ہوا تو یہ لوگ اپنے لشکر مین آئے آفاق سے عرض کیا کہ لشکر اسلام مین کوس حربی بجا ہی ایک اُس لشکر مین نقارہ ہی اُسکو طبل سکندری کہتے ہین یہ اُسکی صدا تھی یہ سُنکے آفاق نے کہا کہ نقارہ کیا ہی یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹا پڑا اب راوی نے بیان کیا ہی کہ آفاق نے حکم دیا کہ آپ لوگ جاکر

اپنا بندوبست کرین کیونکہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا آفاق نے دربار برخاست کیا سب سردار
اپنے اپنے خیمہ کو روانہ ہوے اور جا کر اپنا بندوبست کرنے لگے اُدھر بادشاہ اسلام نے دربار
برخاست کیا سب سردار آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے کفار سحر کو جگانے لگے نقارہ بج رہا ہی اُدھر
طائران سحر یہ خبر لیکر طرف شہر سمندر رپہ کے روانہ ہوے یہ وہ طائر ہین جو کہ سمندر رنے مقرر کیے ہین کہ
جب طبل جنگ بجے ہمکو آکر خبر دینا یہان شہر مین سمندر تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہی سب اہل دربار حاضر
ہین اسکو رصد کا بڑا صدمہ ہی یہ کہہ رہا ہی کہ ابھی تک کوئی میری کمک کو نہین آیا باوجودیکہ بہت عرصہ ہوا نامون کو
گئے ہوے کہ وہ طائر آکر پہونچے اُنھون نے بزبان انسانی یہ بیان کیا کہ کل لشکر اسلام اور لشکر آفاق سے
مقابلہ ہوگا آج طبل جنگ بجا ہی یہ خبر دیکر وہ طائر خاموش ہوے سمندر رنے اُنکو اشارہ کیا مطلب
یہ تھا کہ تم پھر اُسی لشکر مین جاؤ وہ طائر اُسیوقت طرف لشکر کے روانہ ہوے سمندر رنے اہل دربار سے
کہا کہ مین بھی کل جاؤنگا جا کر اہل اسلام کے اور آفاق کے مقابلہ کا تماشا دیکھونگا اہل دربار نے
عرض کیا کہ بہت خوب سمندر رنے کہا کہ تم سب لوگ میرے ہمراہ چلنا اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب
بس راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر رشاہ نے بھی یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا محل مین گیا سب سردار
اپنے اپنے مکان کو گئے یہان تو بندوبست لشکر مین جانے کا ہونے لگا وہان اُسقدر دن طبل جنگ کے
بجنے مین بسر ہوا آفتاب غروب ہوا آمد شب کی شروع ہوئی تاریکی چھانے لگی طائر طرف اپنے آشیانون
کے جانے لگے درندے طرف اپنے مسکن کے چونکہ بسیرے کا وقت تھا کوئی کسی سے نہ بولتا تھا ہرن ہمراہ
شیرون کے چلے جاتے تھے گلون کی کلیان باغون مین کھل رہی تھین شفق پھولی ہوئی تھی آسمان پر آثار شب
نمایان تھے دونون وقت جو ملنے کے قریب تھے دریا کا پانی بھی تھم گیا تھا وہ سہانا سہانا عجب
وقت تھا کہ ہر طرف ایک سیاہی پھیلی ہوئی تھی وہ آفتاب کا غروب ہونا ماہتاب کا نکلنا عجب
سما دکھا رہا تھا سردار خیمون سے نکل نکل کر ہوا کی سیر کو روانہ ہوے تھے ہواے سرد کے جھونکے
آرہے تھے سبزہ جو پژمردہ تھا بسبب شدت دھوپ کے اب جو دھوپ نہین ہی ہواے سرد نے
اسکو بھی ہرا کر دیا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سبزہ نہین ہی بلکہ زمین کے بال کھڑے ہوگئے ہین یہان تک کہ وہ
وقت آیا کہ لشکر اسلام مین صداے اذان بلند ہوئی سب نے صداے اذان سُنکے وضو کیا نماز مغرب
بعد رجوع قلب ادا کی اُدھر لشکر کفار مین شام کی دروازہ بجی پوجا پاٹ ہونے لگا گھنٹ و ناقوس
بجنے لگے جب ادھر نمازیون سے اور کفار کو پوجے سے فراغت ہوئی اب سب اپنے اپنے کام مین
مصروف ہوے اُدھر فراش فلک نے چاند نور بچھائی تمام عالم نور سے معمور ہوگیا از آسمان تا زمین
ایک دریاے نور تھا کہ موجزن تھا غربال فلک سے اوس چھن چھن کر گرنے لگی اُسکے سبب سے
سبزے مین طراوت آنے لگی پھول کھلنے لگے باغون سے خوشبو آنے لگی شاہ شب نے اپنا دربار کیا
سب اہل دربار حاضر ہوے تخت نیلی پر جلوہ کیا یعنی ماہتاب مع ستارون کے برآمد ہوا اُدھر
لشکر مین دونون طرف طلایہ پھرنے لگا صداے ہوشیار باش و بیدار باش بلند ہوئی لشکر کفار
مین ساحر اپنے سحر کو جگانے لگے لشکر اسلام مین غازیان دیندار آلات حرب و ضرب کو درست
کرنے لگے ہر ایک خیمہ سے صداے بہادران آرہی تھی کہ وہ جاگ رہے تھے اپنی حربون کو
صیقل کر رہے تھے باہم دوست و آشنا بیٹھے ہوے معرکۂ جنگ کا حال بیان کر رہے تھے کہ
کل صبح کو مقابلہ ہوگا دیکھیے میدان کسکے ہاتھ رہتا ہی کون سرسبز ہوتا ہی کون میدان جنگ سے

بھاگتا ہی دیکھین کون ثابت قدمی دکھاتا ہی کون کھیت رہتا ہی دیکھین کسکی قضا ہی اور کسکی حیات ہی
کون عروس مرگ کو بیاہ کر لاتا ہی کل وہ تلوار ہوگی کہ کفار کو بھی معلوم ہوگا کہ یون مقابلہ ہوتا ہی یون
غیر ساحر لڑتے ہین ساحرون سے راوی نے بیان کیا ہی سردارون کا یہ عالم تھا کہ خیمون سے نکل نکلکر
طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ آثار سحر نمایان ہوے یا نہین دامن کو طرف ہوا کے کرکے
دیکھتے تھے کہ نسیم سحری آتی ہو تو معلوم ہو جاے اہل اسلام کا تو یہ حال ہی سرداران اسلام تو
سامان درستی آلات مین مصروف ہین اودھر کفار اپنے اپنے خیمون مین بیٹھے ہوے سحر کو جگا رہے
ہین کسی خیمہ مین سے دھوان گوگل ورائی وسرسون کا بلند ہی کالے دانہ کے جلنے کی بو آرہی ہی کوئی بکرے
کو جھٹکا کر رہا تھا کوئی کچھ الفاظ سحر پڑھ رہا تھا کوئی اپنے پیرون کو جگا رہا تھا ہر طرف لشکر کفار مین
سحر کا چرچا بلند تھا کوئی کالی کو پکار رہا تھا کوئی لونا چماری کو غرض ہر خیمہ سے یہ ہی صدا آرہی تھی اسقدر
دھوان بلند تھا کہ آسمان پر ابر بنکر جاتا تھا طلایہ پھر رہا تھا صدا لیے ناظر باش و حاضر باش
بلند تھی یہان تک کہ وہ رات تمام ہوئی انجمن شب درہم و برہم سلطان شب مع اپنے لشکر کے
طرف مغرب کے شکست کھا کر روانہ ہوا آمد آمد سلطان روز کی دھوم خانہ مشرق سے شروع
ہوئی شاہ خاور جھولی نور شانہ پر ڈالے ہوے برآمد ہوا اپنے نور جمال سے تمام عالم کو روشن و منور کیا
نسیم سحری کے جھونکے چلنے لگے طائران خوش بیان آشیانون سے نکلکر شاخہاے درخت پر بیٹھکر چہچہہ زنی
کرنے لگے پھول باغون مین کھلے انکی خوشبو سے چمن مہکے باد صبا کے جھونکون نے اشجار کو حرکت دی پھول
شاخون سے جھوم کر گرے اودھر گلچین اپنے اپنے مقام پر سے چلے کہ چلکر پھولون کو چنین اودھر نور سحر جو آسمان پر
ظاہر ہوا آثار سحر دیکھکر موذن اٹھے صداے اذان بلند ہوئی شعر موذن اذان سے ہوے بہرہ مند ؎
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند ؎ فلک سے لگی ہونے تارے نہان ؎ چھپا نور مین جادۂ کہکشان ؎ رخ
شمع مائل بزردی ہوا ؎ لباس فلک لاجوردی ہوا ؎ صداے اذان سنکے ہر ایک نے وضو کیا نماز سحر
بصد خشوع و خضوع ادا فرمائیے اپنے خالق سے دعا مانگی اور التجا کی کہ ہمکو ظفر عنایت ہو ہماری آبرو تیرے
ہاتھ ہی تو بڑا کریم ہی بڑا رحیم ہی تو غفار ہی تو رحم کرنے والا ہی ہر ایک کی عزت و آبرو کا رکھنے والا ہی سواے
تیری ذات کے کوئی سہارا نہین ہی تو آج ہماری آبرو میدان جنگ مین رکھ لینا تو مالک ہی ہم تیرے سوا
کس سے التجا کرین ہر ایک نے دعا مانگ کر سجادہ اٹھایا آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوے ادھر لشکر مین
کمربندی ہونے لگی بادشاہ و صاحبقران بیدار ہوے نماز سحر سے فراغت کرکے دعا طلب فتح کی فرمائی
اسکے بعد اس انتظار مین تشریف فرما ہین اپنے اپنے مقام پر کہ سحر ہوتے تو لشکر کو لیکر طرف میدان جنگ کے
روانہ ہون کہ اودھر سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلکر جلوخانہ مین آئے لشکر تیار ہو کر طرف میدان کے گیا
کہ اس عرصہ مین آفتاب نکل آیا تمام عالم نور سے مملو ہو گیا کہ صاحبقران برآمد ہوے سب نے مجرا کیا
بعد تھوڑے عرصہ کے بادشاہ تشریف لائے صاحبقران کا مجرا ہوا پھر سب سرداران کی سواری مثل باد بہاری
کے طرف میدان جنگ کے چلی یہ عالم تھا کہ گرد شاہ کے سب سردار تھے بیچ مین آگے وہ شاہ یون تھا جیسے ستارون
مین ماہ یا بلبلاون مین پھول ہوتا ہی وہ وقت سحر وہ ہرا ہرا سبزہ وہ اوس کے قطرے کا چمکنا عجب سماں دکھاتا تھا صداے
باجہاے جنگی دلونکو امنگ جنگ دلاتی تھی اس صدا کو سنکے سردار و اہل لشکر جھوم جاتے تھے وہ ہر رنگ کے پھریرے نکلے
رنگ سے صحرا کا رنگ بدل جاتا تھا کہ لشکر اسلام آگے بڑھا اودھر آفاق بھی بیدار ہوا سب اپنے لشکر کو لیکر طرف
میدان جنگ کے چلا کالے علم نشانون پر اژدرون کے لگے ہوے کہ وہ اژدر آکر ایک طرف قائم ہوے کہ آفاق بھی

آکر پہونچا دونون طرف صف آرائی ہوئی لشکر آراستہ ہوے لشکر اسلام سے نبردار نکلے اُنھون نے پست وبلند زمین کو ہموار کیا سقون نے نکلکر آبپاشی کرکے گرد وغبار کو بٹھا دیا لشکر کفار سے ایک ساحر نے بڑھکر جو سحر کیا جو زمین کہ پست و بلند تھی اُسکو ہموار کر دیا ایک دریادل نے بڑھکر سحر کیا کہ ابر اُٹھا اُس سے مثل پھہار کے بوندیان پڑین کہ اُسکے سبب سے گرد وغبار بیٹھ گیا کہ دونون طرف سے نقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی جب نقابت کر چکے دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا ہر ایک کو جوش شجاعت آگیا کہ لشکر کفار سے چیربک خود آفاق سے اجازت لیکر نکلا آفاق نے کہا کہ اے چیربک تم کیون جاؤ اور کوئی براے مقابلہ جائیگا چیربک نے کہا کہ اے آفاق اس سے کیا حاصل کہ اور لوگ قتل ہون مین ہی کیون نہ جاکر لشکر کا خاتمہ کر دون آفاق نے اجازت دی وہ میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا آواز دی کہ میرے مقابلہ کو کوئی آئے جسکو تمناے مرگ ہو یہ سنکے سہراب بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آیا چیربک نے کہا کہ اے سہراب کیون قضا آئی ہے تو کیا نہین جانتا ہے کہ مین روئین تن ہون میرے اوپر تیر اور حربہ نہ کارگر ہوگا سہراب نے جواب دیا کہ یہ تو مجکو بخوبی معلوم ہے مگر مین تجکو قتل کرونگا چیربک نے کہا کہ کیا مجال اور کیا طاقت سہراب نے کہا کہ اچھا اپنا حربہ کر بس یہ سنکے چیربک نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اُس سے ایک گیند نکالا اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے طرف سہراب کے پھینکا وہ گیند اقریب سہراب پہونچکر شق ہوا اُس سے ہر ایک پنکھڑی جدا ہوئی اور ہر پنکھڑی سے ایک شعلہ آگ کا نکلا اور طرف سہراب کے چلا سہراب نے جو اشارہ کیا ایک جانور پیدا ہوا اُسنے آکر جو سانس لی تمام شعلے گل ہو گئے یہ دیکھکر چیربک نے اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُس جانور پر گری کہ وہ جلنے لگا یہ دیکھکر سہراب نے کہا کہ یہ کیا واہیات سحر ہے کوئی عمدہ سحر کرو کہ کچھ حال کھلے یہ سنکے چیربک نے کہا کہ اچھا اب مین عمدہ سحر کرتا ہون دیکھون تو میرے حربہ سے کیونکر بچتا ہے یہ کہکر اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالکر ایک گولا فولادی نکالا اپنی ران مین نشتر دیا اُس سے خون لیکر اُس گولے کو رنگین کیا اسم سحر پڑھکر دم کیا اُس گولے کو طرف آسمان کے پھینکا وہ آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے ایک دھوان نکلا وہ آسمان پر گیا تھوڑے عرصہ کے بعد ہوا چلی اب جو دیکھا تو اُس ہوا سے غبار پیدا ہوا اُس غبار نے آکر سہراب کو چارون طرف سے گھیر لیا ایک گنبد غبار کی تیار ہو گیا ایسی تاریکی تھی کہ تمام عالم سہراب کو تاریک معلوم ہوتا تھا کچھ نہ نظر آتا تھا یہ جو سہراب نے دیکھا بس اُسیوقت اُسی تاریکی مین اپنی جھولی سے ایک چراغ نکالا اُسکو روشن کیا روشنی ہوئی اب سہراب نے یہ کیا کہ اُس روشنی مین اپنے جوبے سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی اُسکو کھولا اُسمین سے ایک پتلی نکلی اُس سے کہا کہ تو یہ چراغ اُٹھا لے اُسنے وہ چراغ اُٹھا لیا اب سہراب نے سحر کیا کہ ایک ابر پیدا ہوا اُس ابر سے پانی برسنے لگا جو جو پانی برستا تھا وہ وہ گنبد برطرف ہوتا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین وہ گنبد برطرف ہو گیا بس سہراب نے اُس چراغ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ شعلہ بنکر طرف چیربک کے چلا چیربک نے جو دیکھا کہ اُسنے سحر کمال کا کیا ہے بس اُسنے اپنی زبان مین نشتر دیا اور خون لیکر اُس شعلہ پر مارا کہ شعلہ بجھ گیا بس چیربک نے اُس سحر کو دفع کرکے اب جو سحر کیا ایک برق چمک کر چلی سہراب نے لاکھ لاکھ سپر کو سر کی پناہ کیا مگر وہ برق جو گری سپر کو کاٹ کر سہراب کے سر پر آئی سہراب نے دیکھا کہ یہ برق نہین رکتی ہے فوراً تخت پر سے جست کرکے آیا زمین پر کیونکہ اسکا طالع خراب تھا نہ بچ سکا وہ برق آکر سر پر گری تا دوابرو اُتری کہ سہراب نے سحر کرکے دستانہ مارا وہ تو نکل گئی مگر چادر خون کی سر سے نکلی کہ سہراب کو غش آنے لگا اُسنے قصد کیا بڑھکر تلوار سے سر کاٹ لون کہ

یہ حال دیکھکر ملکہ غزالان فوراً اپنے طاؤس سحر کو بڑھاکر بادشاہ کے روبرو آئی عرض کیا کہ اجازت
دیجیے کہ مین جاکر اس گبر سے مقابلہ کرون بادشاہ نے فرمایا کہ سپرد خداوند کریم کیا بس غزالان
طاؤس کو بڑھاکر میدان مین آئی اور صدا دی کہ دست خود را بگذار راوی نے بیان کیا ہی کہ قبل مقابلہ
ہونے کے جب لشکر پہونچے تھے تو سمندر شاہ مع اپنے سرداروں کے تخت پر سوار گرد سرداران نامدار و افسران نامی
و پہلوانان گرامی کے آکر کھڑا ہوا تھا اُسکے سر پر تاج شاہی تھا بر مین قبا تھی شمشیر الماس نگار روبرو رکھی ہوئی تھی
سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا اُس سے بارش مروارید ہو رہی تھی اور خود بخود گھنٹ و ناقوس کی صدا آ رہی تھی یہ سب
سامان تھا کہ سمندر نے آکر اپنا تخت ایک طرف قائم کیا تھا کہ مقابلہ ہونے لگا تھا خلاصہ یہ کہ غزالان اُسکے روبرو پہونچی
اُسنے کہا کہ ای عورت تو میرے مقابلہ کو آئی ہی مین مرد ہون تو عورت ہی میرے تیرے رات کو مقابلہ ہوگا
پلنگ پر اُسوقت لطف حاصل ہوگا بڑی بیحیا ہی کہ میدان مین مقابلہ کرنے آئی ہی جا پردے مین بیٹھ یہ جو جیر بک
نے کہا غزالان کو غصہ آیا جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی جا میرے روبرو سے دور ہو یہ مقام جنگ ہی نہ جاے
کلمہ و کلام ابکی جو تو کچھ ایسے کلمے زبان سے نکالے گا تو تیری گدی کی طرف سے زبان کھینچ لونگی تو بڑا جرب زبان ہی
لا جو جربہ رکھتا ہو جیر بک نے یہ سُنکے کہا کہ تیری قضا ہی آئی ہی مین کیا کرون یہ کہکر طرف آسمان کے اشارہ کیا
کہ ایک جانور آسمان کی طرف سے پرواز کرتا ہوا آیا اُسنے اشارہ کیا اُس جانور نے سر پر غزالان کے گردش
کی اور آواز دی بس ایک صدا مین کچھ نہ معلوم ہوا دوسری صدا مین غزالان کو حرکت ہوئی تیسری صدا
مین لہرا کر گرنے لگی کہ اُسنے کچھ اُٹھا کر جو طرف آسمان کے پھینکا ایک برق بنکر گری کہ اُسنے غزالان کو زخمی کیا
کہ ایک پتلی نے زمین سے نکلکر غزالان کو اندر زمین کے کھینچ لیا ورنہ اُسنے خاتمہ کر دیا تھا کیونکہ وہ تو
مجبور ہو گئی تھی کہ اُسکو ہوش نہ تھا جب غزالان کو پتلی لیگئی اور سہراب کو غزالان نے آکر اُس حالت
زخمداری مین واپس کر دیا تھا اب میدان خالی ہوا اُسنے مبارز طلب کیا کئی سردار آئے پہلے اُسنے وار کیا
جب سردار اسلام نے وار کیا اُسنے سر جھکا دیا کہ تلوار بیکر اُچٹ گئی کیونکہ وہ روئین تن تھا اُسنے ایک بال
سر سے توڑا اُسکی کمند بنا کر اُسکو باندھ لیا اسی طور سے اُسنے دو پہر تک چند لشکری جو کہ کمزور تھے اور منچلے ضرور
تھے اُنکو باندھ لیا اور قصد کیا کہ انکو میدان سے لیجاؤن سمندر ایک طرف کھڑا دیکھ رہا ہی کہ ایک طرف
سے ابر سحر پیدا ہوا کہ اُس سے ہزارون ستارے چمک رہے تھے کہ وہ ابر آکر شق ہوا اُس ابر سے چند
اژدر پیدا ہوئے اُنیر علم تھے وہ اژدر ایک طرف کو کھڑے ہوئے اُس سے ایک لشکر ساحرون کا پیدا
ہوا چند ہرکارے طرف کسے لشکر اسلام کے اور طرف سے آفاق کے اور طرف سے سمندر شاہ کے
براے خبر چلے جب ہرکارے جا چکے اب آفاق و سمندر نے دیکھا کہ تخت پر ملکہ کوکبہ روشن تن
سوار ہی اُسکے عقب مین لشکر ہی سمندر شاہ نے اپنے وزیر و عشاق اپنے اُستاد سے کہا کہ اب
میرے کمک کرنے والے آنے لگے ملاحظہ فرمائیے کہ ملکہ کوکبہ کسقدر لشکر لیکر آئی ہی اُدھر آفاق کو
بھی یقین ہوا کوکبہ کو دیکھکر کہ یہ سمندر شاہ کی کمک کو آئی ہی ضرور میری ماتحت ہوگی یہ خیال
کر رہے تھے کہ کوکبہ نے جو دیکھا کہ ایک طرف سمندر شاہ کھڑا ہوا ہی ایک طرف آفاق مع لشکر
کے کھڑا ہوا ہی اور جیر بک میدان مین ہی اور ایک طرف لشکر کثیر ہی کہ جسکی حد و انتہا
تک نہین ہی جہان تک نگاہ کام کرتی ہی سواے لشکر کے دوسری کوئی شئے نہین دکھائی دیتی ہی
کوکبہ نے دیکھا کہ جیر بک جو میدان مین کھڑا ہی اُسکے برابر چند آدمی رسن سے بندھے ہوئے
پڑے ہین یہ دیکھکر کہا کہ ای برق و چالاک یہ دونون لشکر تو مین نے پہچانے کہ ایک آفاق کا ہی

اور ایک طرف سمندر شاہ کھڑا ہوا ہی اپنے سردارون سمیت یہ لشکر اسلام ہی جو کہ مقابلہ مین
آفاق کی صف آرا ہی اور یہ چیر بک سے سردار مقابلہ کرنے آئے تھے وہ گرفتار ہوے ہین یہ جو اسنے کہا
برق نے جواب دیا کہ ہان انداز سے تو یہی معلوم ہوتا ہی کہ لشکر زمین پر آچکا ہی وہ ہرکارے یہ خبر
دریافت کرکے اپنے اپنے لشکر مین چلے گئے ہین انکو یہ معلوم ہو گیا ہی کہ یہ لشکر کوکبہ کا ہی آفاق کے ہرکارون
نے جاکر آفاق سے کہا کہ یہ لشکر ملکہ کوکبہ کا ہی یہی سمندر کو بھی خبر دی آفاق و سمندر نے
جواب دیا کہ ہمکو پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ادھر ہرکارون نے اہل اسلام کے جاکر صاحبقران
و بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ لشکر کوکبہ کا ہی مگر اس لشکر کے ہمراہ ہمارے لشکر کے عیار ہین معلوم
یہ گرفتار کرکے لائی ہی یا وہ خود ہمراہ ہین کیا امر ہی ان عیارون کو نہ آفاق کے ہرکارون
نے دیکھا تھا نہ سمندر کے ہرکارون نے جو وہ خبر دیتے بس جب یہ صاحبقران کو معلوم ہوا
تو فرمایا کہ حال معلوم ہو جائیگا کوئی مقام فکر و تشویش نہین ہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی کہ ادھر
کوکبہ نے اپنے لشکر کو ایک طرف صف آرائی کا حکم دیکر اپنا تخت سحر بڑھا کر طرف میدان کے
چلی برق و چالاک سے کہا کہ مین جاکر اسکو قتل کرتی ہون کچھ تو تحفہ برای نذر صاحبقران
لیجاؤن انھون نے جواب دیا کہ تم ادھر جاؤ ہم لشکر مین جاتے ہین بس برق و چالاک کوکبہ کے لشکر
سے نکلکر طرف اپنے لشکر کے چلے کوکبہ میدان مین مقابل چیر بک کے آئی اور کہا کہ او کافر غدار
تو نے بڑا سر اٹھایا ہی تجکو کچھ خبر بھی ہی مین تیری قاتل آپہونچی ہون تو میرے ہاتھ سے نہین بچ سکتا ہی
چیر بک نے کہا اے ملکہ تم تو ہماری شریک ہو سمندر شاہ کی کمک کو آئی ہو مین بھی سمندر شاہ
کی طرف سے اہل اسلام سے مقابلہ کر رہا ہون مین نے سہراب جادو و غزالان کو زخمی کیا ان
سردارون کو جو کہ غیر ساحر تھے اسیر کر لیا ہی تم لشکر مین جاؤ آفاق کے اپنے لشکر کو بھی شریک کرو
سمندر شاہ بھی سامنے موجود ہین یہ جو چیر بک نے کہا بس ملکہ نے جواب دیا کہ اے چیر بک مین تجھ سے
مقابلہ کرنے آئی ہون کیونکہ مین نے تو دین اسلام قبول کر لیا ہی مجکو اسکی بزرگی ثابت ہو گئی ہی یہ
سب مذہب باطل ہین یہ جو ملکہ نے کہا چیر بک نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا کہ تو بادشاہ سے پھر گئی ہی
تو بھی مرتد ہو گئی ہی بس مین تجکو بھی قتل کرونگا ادھر سمندر شاہ نے ہرکارون سے کہا کہ جاکر کوکبہ
سے کہو کہ اس سے نہ مقابلہ کرے یہ ہماری طرف کا سردار ہی ابھی وہ لشکر مین چلی آئے اپنے لشکر کو بھی شریک
لشکر آفاق کرے کیونکہ وہ جو سامنے لشکر ہی اہل اسلام کا ہی اور یہ مقابلہ کر رہا ہی اسنے کئی سردارون کو
قتل کیا ہی اور زخمی اور یہ گرفتار ہین آج اسی کو مقابلہ کرنے دو کل تم مقابلہ کرنا یہ جو سمندر شاہ نے
ہرکارون سے پیام کہلا بھیجا اسکا جواب ملکہ نے یہ دیا کہ مین خود آپ سے مقابلہ کرنے آئی ہون مین آپکی
شریک نہین ہون بلکہ اہل اسلام کی شریک ہون کیونکہ مین نے وہ مذہب قبول کر لیا ہی یہ جو ملکہ نے کہا
ان ہرکارون نے جاکر سمندر سے کہا سمندر کو نہایت غصہ آیا اسنے عشاق سے کہا کہ آپنے سنا کوکبہ کی شامت
آئی ہی مجھ سے مقابلہ کا قصد رکھتی ہی بہت خوشی مین آئی ہی مین نے تو خیال کیا تھا کہ میری کمک کرنے آئی ہی بموجب میری طلب
کے اب معلوم ہوا کہ یہ ہمسے برخلاف ہی اور ہمسے پھر گئی ہی یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ
دیکھا جائیگا ابھی دیکھیے کون کون شریک اہل اسلام ہوتا ہی اسیر کیا منحصر ہی ادھر کوکبہ نے
چیر بک سے کہا کہ کیا ارادہ ہی آیا مقابلہ کرے گا یا میری اطاعت چیر بک نے کہا مین مقابلہ
کرونگا لاؤ کیا حربہ رکھتی ہو یہ کہتا تھا چیر بک کہ ملکہ نے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا ایک ڈبیا نکالی

اُسکے اندر سے بہت سے ستارے نکلے جبکہ اُسکو کھولا بس اُن ستارون کو ملکہ نے ہاتھ مین لیکر اور کچھ اسم سحر
دم کرکے اُنپر طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ سب جاکر بالاے آسمان چھٹکے اور اُنمین سے ہزارون ستارے نکلے
اور برقین چمکین ہزارون ستارے لشکر آفاق پر آکر گرے کہ اُنھون نے کام برق کا کیا کہ جسکے سر پر پڑا
ٹانگون سے نکل گیا اور ایک بہت بڑا ستارا چمک کر چیربک کی طرف چلا اسنے لاکھ لاکھ تدبیر کی سپرین سر پر
قائم کین مگر کچھ نہ ہوسکا سپرون کو جلاتا ہوا اسکے سر پر پڑا اور دو کرکے ٹانگ کی راہ نکل گیا کچھ روئین تنی
نہ کام آئی اُس ستارے نے دو ٹکڑے کیے یہ حال ہوا کہ ایک سیاہ آندھی اٹھی ہر طرف شور برپا ہوا اُدھر لشکر
مین اُن ساحرون کے مرنے سے ایک طلاطم ہوگیا ادھر چیربک کے مرنے سے برف باری سنگباری ہونے لگی
آگ برسنے لگی تاریکی ہوگئی بعد تھوڑے عرصہ کے صدا آئی کہ کشتی مرا نام من چیربک روئین تن جادو
بود افسوس مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم یہ جو صدا آئی وہ تاریکی بر طرف ہوئی روشنی ہوئی
اُسکے بیرغل مچا کر فرار کرگئے اُسکے سر کے جو دو ٹکڑے ہوئے تھے اُس سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے آواز باواز
انسانی دی کہ اے آفاق واہل لشکر آفاق وسمندر شاہ آگاہ ہو کہ اب سمندریہ کے فتح ہونے کے دن آگئے
سمندر شاہ کی عمر تمام ہوئی اسکی قضا آگئی ہے یہ قتل ہوگا شہر سمندریہ ہاتھ سے اہل اسلام کے تباہ ہوگا سمندریہ
پر کیا منحصر ہے نہ طاق تک تباہ ہوگا یہان سب مقامون پر دین اسلام کا ڈنکا بجےگا یہ کہکر ایک شعلہ نکلا کہ
وہ طائر جل گیا اُدھر تمام لشکر مین طلاطم مچا ہوا تھا وہ ستارے گر رہے تھے چمک چمک کر یہ حال دیکھکر
آفاق نے خیال کیا کہ گوکبہ نے بڑے غضب کا سحر کیا ہے اگر یہی حالت رہی تو تھوڑے عرصے مین
تمام لشکر تباہ ہوجائیگا یہ خیال کرکے بس آفاق نے اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ ایک غبار بلند ہوا اور
وہ غبار گرد لشکر آفاق کے حائل ہوا اور ایک چھت آہنی بنکر تیار ہوئی اُسپر ستارے گرتے تھے آفاق
لشکر سے نکلکر باہر آیا اور کہا کہ اے گوکبہ اگر کچھ دعویٰ ہے تو میرے مقابلے کو کل آنا آج تو شام ہوگئی ہے اگر
مقابلہ ہوگا تو اور شام ہوجائیگی کچھ لطف نہوگا کیا لوگ دیکھینگے لہذا کل صبح کو مقابلہ ہو گوکبہ نے
کہا کہ اچھا مین موجود ہون چاہے آج مقابلہ کر چاہے کل یہ سنکے آفاق نے کہا کہ مین کل مقابلہ کرونگا
یہ کہکر اپنے لشکر مین چلا آیا اُدھر گوکبہ نے اپنے لشکر کی طرف رخ کیا بس آفاق نے لشکر مین پہونچکر جو سحر کیا
کہ وہ ستارے برسنا موقوف ہوگئے گوکبہ کا سحر رد ہوا یہ اُسکا دفع سحر تھا بس آفاق نے اس سحر کو دفع
کرکے خیال کیا کہ طبل بازگشت بجوادون کیونکہ اب زمانہ مقابلہ کا نہین ہے بس طبل باز بجوایا لشکر اسلام
مین بھی طبل باز پر چوب پڑی یہان برق وچالاک نے آکر عرض کیا کہ اے صاحبقران یہ ملکہ گوکبہ
بڑی ساحرہ زبردست ہے اسکو خواجہ سلامت نے عیاری کرکے اپنا شریک کیا ہے عین وقت پر
پہونچی یہ خبر سنکے سب اہل اسلام خوش ہوے اور خیال کیا کہ کچھ تو ساحر لشکر مین ہوے ادھر
گوکبہ نے جب چیربک کو قتل کرکے آفاق سے اقرار مقابلہ کرکے اپنے لشکر کی طرف کوچ
کیا اور دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف واپس چلے گئے
سمندر شاہ بھی مع اپنے سردارون کے طرف شہر کے واپس گیا یہان آفاق نے فرودگاہ پر
پہونچکر لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اہل لشکر نے کمر کھولی آفاق نے دربار کیا سب حاضر دربار
ہوے یہان تو دربار آراستہ ہے اُدھر بادشاہ نے بھی فرودگاہ پر پہونچکر لشکر کو آرام پذیر ہونیکا
حکم دیا بادشاہ وصاحبقران نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے کہ صاحبقران
نے برق ثانی سے فرمایا کہ یہ لشکر تمکو کہان ملا اُسنے عرض کیا کہ اسکا واقعہ تو یہ غلام حضور سے

میدان جنگ مین عرض کرچکا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اُسوقت کچھ اچھے طور سے نہین سُنا ہی تب برق ثانی
نے اپنا اور چالاک و قران کا سرداروں سے جدا ہونا چالاک و قران کا عیاری کرنا اُسکا خبردار ہونا
اُنکا بھاگ کر چلے آنا اپنا عیاری کرنا اُسکے بعد خواجہ کا عیاری کرنا اور اسکا مسلمان ہونا عرض کیا اور عرض کیا
کہ خواجہ تو لشکر کو روانہ کرکے اور خود ایک طرف کو چلے گئے ہین ہم لشکر لیکر ادھر آئے یہ جو صاحبقران
نے سُنا بہت خوش ہوے فرمایا کہ خواجہ بھی مثل خواجہ اول و خواجہ ثانی کے عیاری کرنے لگے ہین انکی
بھی عیاری اب مثل اُنکی عیاری کے ہوتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بہت بجا ارشاد ہوا یہان یہ گفتگو
ہو رہی تھی کہ کوکبہ اپنے لشکر مین پہونچی سب سرداروں کو لیکر اور چند کشتیان برائے نذر صاحبقران
و بادشاہ لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئی لشکر کو اُسی مقام پر فروکش ہونے کا حکم دے گئی لشکر
اُترنے لگا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے کہ ادھر ملکہ داخل لشکر اسلام ہوئی ہرکاروں نے یہ خبر صاحبقران کو
پہونچائی کہ ملکہ کوکبہ مع اپنے سرداروں کے طرف بارگاہ حضور کے آتی ہین یہ جو صاحبقران نے
سماعت فرمایا فوراً چند سردار برائے استقبال روانہ فرمائے وہ سردار بیرون بارگاہ آئے
کوکبہ کو اندر بارگاہ کے بصد عزت و حرمت لے گئے صاحبقران نے کرسی مرحمت فرمائی بہت آبرو
سے پیش آئے بہت خاطر کی فرمایا کہ ملکہ تمنے بڑی مہربانی کی جو دین اسلام قبول کیا اپنی عقبے کو
درست کیا راہ ضلالت کو ترک کیا جو کہ نیک ہوتے ہین وہ ایسے ہی ہوتے ہین ملکہ نے دست بستہ
ہوکر سلام و مجرا کیا اُسکے بعد وہ تحفے جو برائے نذر لائی تھی پیش کش کیے بادشاہ و صاحبقران
نے قبول فرمائے وہ سلام کرکے اُسی کرسی پر بیٹھ گئی جو مرحمت ہوئی تھی اور سب سردار اُسکے
صاحبقران و بادشاہ کے قدمبوس ہوے اُنکو بھی کرسیان مرحمت ہوئین وہ لوگ بھی سلام کرکے بیٹھے
اُسوقت کوکبہ نے صاحبقران و بادشاہ سے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ یہ جو آپنے فرمایا کہ تمنے بڑی مہربانی کی کہ
دین اسلام قبول کیا خداوندیہ تو مین نے اپنی عقبے درست کی اپنے کو راہ ضلالت سے نکالا اپنے
دین کو درست کیا کسی پر کیا احسان بلکہ مجکو آپکا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اگر آپ نہ اسطرف تشریف لاتے
نہ آپکے قدم مبارک یہان آتے نہ ہمکو یہ دن نصیب ہوتے یہ سب ہماری خوش قسمتی اور نیک انجامی تھی
کہ ہم لوگ اتنے زمانہ تک راہ ضلالت مین مبتلا تھے اب آپکے قدم کی برکت سے ہم سب راہ نیک
سے بہرہ یاب ہوے اپنے مقصد اصلی پر پہونچے یہ آپکا فرمانا بجا ہی کہ تمنے دین اسلام قبول کیا یہ ہماری بدقسمتی
تھی کہ اگر ہم دین اسلام قبول کرتے کیونکہ آپ ایسا راہ نما ممکن ہوا ورنہ ہم سب اُسی ضلالت مین
مبتلا رہین صاحبقران نے فرمایا کہ ملکہ یہ تمھاری نیک انجامی و خوش قسمتی ہی کہ تم ایسے کلمے کہتی ہو
ورنہ بہت سے ایسے لوگ تھے کہ جو راہ نیک پر نہ آئے قتل ہوے اور بہت سے ایسے ہین جو نہ آئینگے اسی ضلالت
مین اس عالم ایجاد سے طرف عدم کے جائینگے اور قعر دوزخ اُنکا مسکن ہوگا اور بہت سے ایسے ہین جو کہ
مثل تمھارے ایمان قبول کرینگے یہ اپنی اپنی تقدیر اور اپنا اپنا مقدر ہی بس تمکو لازم ہی کہ تم کسی سردار کو روانہ کرکے
اپنے لشکر کو بھی اسی لشکر مین شامل کرلو کوکبہ نے عرض کیا بہت خوب اُسیوقت اپنے ایک سردار کو طرف اپنے
لشکر کے روانہ کیا کہ تم جاکر میرے لشکر کو لے آؤ وہ سردار بارگاہ سے نکلکر اور لشکر اسلام کو طی کرکے داخل لشکر
ہوا اور سب لشکر لیکر اور سب سامان ہمراہ لشکر لیکر داخل لشکر اسلام ہوا مقام مناسب دیکھکر اپنے لشکر کو اُتارا
خیمے وغیرہ برپا ہوے اُسکے بعد خود دربار مین آیا ملکہ سے آکر عرض کیا کہ مین لشکر کو لے آیا اور جائے مناسب دیکھکر
فروکش کیا ملکہ نے کہا کہ اچھا یہان [illegible] ہین سب موجود ہین کہ صاحبقران نے فرمایا کہ نہ معلوم خواجہ کدھر گئے ہین

کہ لشکر تو آگیا مگر وہ نہ آئے یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ دیکھا خواجہ بھی ہنستے ہوئے چلے آتے ہین آکر سب کو سلام کیا
اپنی کرسی پر بیٹھے بادشاہ و صاحبقران نے مزاج پرسی کی خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا ہون میرا نقصان اس
عیاری مین بہت ہوا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا سردار تو رہا ہو کر آگئے خدا نے سرخرو تو کیا یہ قرضداری ادا ہو جائیگی
یہ جو خواجہ نے کہا وہ جو خلعت بادشاہ اور صاحبقران نے خواجہ کے لیے رکھا تھا عنایت کیا ہر ایک سردار نے اپنی
حسب لیاقت دیا جو سردار کہ رہا ہو کر آئے تھے انھون نے دیا جو سردار کہ چربک کے ہاتھ سے گرفتار ہوئے تھے
کوکبہ نے آکر چربک کو قتل کر کے انکو رہا کیا تھا انھون نے خواجہ کو انعام دیا خواجہ نے ادھر ادھر دیکھا
اور کہا کہ سہراب و غزالان کہان ہین لوگون نے کہا کہ وہ چربک کے ہاتھ سے زخمی ہوئے ہین اپنے
خیمہ مین ہین انکا علاج ہو رہا ہی راوی نے کہا ہی کہ خواجہ کو اس روز اس قدر روپیہ ملا کہ خواجہ سے نہ اٹھ سکا
خواجہ بہت خوش ہوے ہر ایک کو دعا دی اب صاحبقران سے خواجہ نے عرض کیا کہ آپنے میری عیاری کی حالت سماعت
فرمائی ہوگی صاحبقران نے فرمایا کہ ہان خواجہ نے عرض کیا کہ کیا آفاق سے مقابلہ ہوا صاحبقران نے فرمایا
کہ آفاق سے تو مقابلہ نہین ہوا مگر چربک آفاق کی طرف سے مقابلہ کو نکلا تھا اُسکے ہاتھ سے سہراب
و غزالان زخمی ہوے اور چند سردار گرفتار ہوے تھے کہ کوکبہ نے آکر اُسکو قتل کیا اُسکے قتل ہونے پر لڑائی
موقوف ہوگئی آفاق نے کوکبہ سے اقرار کیا ہی کہ کل مین تجھسے مقابلہ کرونگا کوکبہ نے لشکر آفاق مین تلاطم
ڈالدیا تھا اسقدر ستارے گرے کہ لشکر تباہ ہوگیا سیکڑون آدمی قتل ہوے جسکے سر پر ستارہ گرا اُسکی ٹانگون سے نکل گیا
اس طور سے لشکر تباہ ہوا آفاق کا اس امر پر لڑائی موقوف ہوئی کہ کل کوکبہ سے اور آفاق سے مقابلہ ہوگا
یہ سُنکے خواجہ نے کوکبہ سے پوچھا کہ کیون ملکہ تم آفاق سے مقابلہ کر سکتی ہو کوکبہ نے عرض کیا کہ اے
خواجہ دراصل تو مین آفاق کی ہم پلہ نہین ہون کیونکہ اس اقلیم سمندریہ مین دس پندرہ ساحر ایسے ہین
کہ جنکے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہی انہین سے ایک آفاق بھی ہی مگر آپکے اقبال سے مقابلہ کرونگی یہ میری تقدیر
جو مین اُسپر غالب آؤن خواجہ نے کہا کہ آفاق بہت ساحر زبردست ہی کوکبہ نے کہا کہ سواے سمندر
یا عشاق کے کوئی اُسکا ہم پلہ نہین ہی بلکہ سمندر اُس سے کسی قدر کم ہی مگر بادشاہ ہونے سے اُسکا مرتبہ
زیادہ ہی یہ سب ساحر جو کہ آپکے مقابل آئینگے سب عالی خاندان اور ذی مرتبہ ہین کہ انکی پشتون سے
سحر چلا آتا ہی انکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی اگر میری زندگی ہی تو مین انکو تباہ کرونگی کہ ان ساحرون
کے سحر کا جواب نہین ہی اور ان ان ساحرون سے سمندر ڈرتا ہی یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ اُدھر آفاق
نے دربار کیا تھا طبل جنگ کا حکم دیا طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکارے یہ خبر لیکر دربار مین آئے بادشاہ
کو سلام و مجرا کر کے دعا و ثنا بجالا کے عرض کیا کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی یہان بھی بادشاہ نے
طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان بھی طبل جنگ بجا دونون طرف دربار برخاست ہوا اب دونون
طرف کے سردار اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے جو کوکبہ کے ہمراہ ساحر تھے وہ اپنا اپنا
سحر جگانے لگے اُدھر لشکر کفار مین بھی سحر جگایا جانے لگا رات بھر طبل جنگ بجا کیا سامان جنگ ہوا کیا
بوقت سحر دونون لشکر میدان جنگ مین آکر صف آرا ہوے نقیبون نے نقابت کی کہ سمندر شاہ
بھی مع اپنے سردارون کے آکر جنگ کا تماشا دیکھنے لگا کہ آفاق نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو جاؤن
ازربک نے کہا کہ مین جاؤنگا لاکھ لاکھ آفاق نے منع کیا اُسنے نہ مانا اپنے مرکب سحر کو بڑھا کر میدان مین
آیا پہلے خوب اپنے سحر کے عجائبات دکھائے اُسکے بعد مبارز طلب کیا کہ ملکہ کوکبہ میرے مقابلے کو آئے
بس یہ سُنکے کوکبہ اپنے تخت سحر کو بڑھا کر اُسکے مقابل آئی کہا کہ کیا بکتا ہی تو کیا میرا مقابلہ کرے گا لا جو حربہ

رکھتا ہوا اُسنے اُسیوقت اپنے مرکب پر کوڑا کیا مرکب پر کوڑا کرنا تھا کہ مرکب کی پشت پر سے ایک شعلہ نکلا کہ
وہ طرف کوکبہ کے چلا جب قریب کوکبہ کے پہونچا اُس سے ایک طائر پیدا ہوا جیسے ہی طائر پیدا ہوا بس کوکبہ
نے ایک مرتبہ اپنی جھولی مین سے ایک ستارہ نکالکر اُسپر اسم سحر دم کرکے جو اُس طائر پر کھینچکر مارا وہ ستارہ اُسکی
پشت پر پڑا کہ پشت کو توڑ کر پار گذر گیا اُس طائر مین آگ لگ گئی وہ جلنے لگا جلکر خاک ہو گیا یہ حال جو
اربک نے دیکھا اسکو بہت غصہ آیا اسنے پھر مرکب پر کوڑا مارا کہ مرکب نے چرخ کھایا اور اُسکے دہن
سے ایک اژدر دہان قلابہ آتش چھوڑتا ہوا نکلا بس کوکبہ نے اُٹھا کر وہ ستارہ اُسپر بھی مارا جیسے اُسپر
پڑا وہ بھی جلنے لگا یہ دیکھکر اربک نیچہ سحر کھینچکر طرف کوکبہ کے چلا بس کوکبہ نے آواز دی کہ اُسی طرف
رہنا آگے قدم نہ بڑھانا ورنہ سزا پائیگا اُسنے نہ سُنا بس کوکبہ نے اُٹھا کر چند ستارے بالائے آسمان پھینکے
وہ جا کر آسمان پر چمکے اور شق ہوئے اُس سے ایک برق چمک کر طرف اربک کے چلی اربک نے
لاکھ لاکھ تدبیر کی ہزارون سپر سحر سر پر قائم کی ایک نے بھی نہ روکا سب کو قلم کرتی ہوئی سر پر پہونچی سر قلم کرتی
ہوئی ٹانگون سے نکل گئی اربک دو ہو کر گرا صدائے گیر و دار بلند ہوئی طلاطم مچ گیا تاریکی ہو گئی سب
تدبیر فراموش کر گئے چلّانے لگے وہ تاریکی دفع ہوئی روشنی ہوئی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من اربک جادو
بو داب جو دیکھا کہ ایک لاشہ زمین پر دو حصہ کیے ہوئے پڑا ہے بس یہ حال دیکھکر خربک کو تاب نہ رہی
بدون اجازت آفاق طرف میدان کے چلا اور آتے ہی اُسنے ایک گولہ فولادی طرف کوکبہ کے مارا
جب قریب کوکبہ کے پہونچا کوکبہ نے اشارہ کیا وہ شق ہوا اُس سے ہزارون برقین پیدا ہوئین وہ طرف
ملکہ کے چلین ملکہ اُسکو دفع کرنے لگی یہانتک کہ سب کو دفع کرکے اُس سے محفوظ رہی اور طرف خربک کے
چلی خربک نے جو دیکھا کہ یہ میری طرف بڑے غصہ مین آتی ہے بس ایک مرتبہ تلوار لیکر چلا اس مکار نے
یہ تدبیر کی کہ خاک قبر جمشیدی اپنے ہاتھو مین پوشیدہ کرلی تھی یہ ہی قصد کرکے پرے سے چلا تھا کہ یہ اُڑا اُسکو
گرفتار کرونگا جیسے ملکہ قریب پہونچی خربک نے سبکے دکھانے کو سحر کرکے تلوار کا وار کیا مگر خاک اُڑا دی
وہ جیسے ملکہ پر پڑی بس ملکہ بیخود ہو کر گری اسنے تلوار ماری کہ ملکہ زخمی ہوئی اسنے قصد کیا کہ دوسرا وار
کرون یہ قصد خربک کا جمال آرا وزیرزادی نے دیکھا تاب نہ رہی اپنے طاؤس سحر کو اُڑا کر یہ کہتی ہوئی
کہ مین تیرے مقابلہ کو آتی ہون دست خود را نگہدار اسقدر جلدی پہونچی کہ وہ وار نہ کرنے پایا تھا کہ جمال آرا
پہونچ گئی اسنے جاتے ہی وار کیا اُسنے وہ ہی خاک اُڑا دی وہ بھی بیہوش ہو کر گری یہ پھر تلوار لیکر چلا کہ دونون کو
قتل کرون کہ الطاف جادو پدر جمال آرا اژدر سحر کو بڑھا کر مقابلہ کو آیا آتے ہی وار کیا خربک نے
اُسکو بھی خاک قبر جمشیدی اُڑا کر بیہوش کیا اب تو تانتا بند ہو گیا لشکر کوکبہ سے ساحر نکلنے لگے جو نکلا اُسکو
اسنے خاک سے بیہوش کیا لشکر کوکبہ مین طلاطم مچ گیا مثل پروانے کے ساحر جاتے تھے اور بیہوش
ہو ہو کر گرتے تھے جیسے شمع پر پروانے گرتے ہین گرد کوکبہ کے سب پڑے ہوے تھے لشکر اسلام کو اس
امر سے یاس ہو گئی تھی کہ ہم اس ساحر کے ہاتھ سے محفوظ رہینگے کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے ایک ابر پیدا ہوا
کہ جسکے سبب سے تمام صحرا تاریک ہو گیا سب اُس ابر کی طرف دیکھنے لگے کہ وہ ابر قریب اُس میدان کے
آکر شق ہوا اُس ابر سے دو سوار دو رنگی پشتون پر علم جن پر تعریف خداوند کریم تحریر تھی نمایان ہوے
اُنکے عقب مین اور جلوس سواری اسکے بعد دیکھا کہ تخت سحر پر مرصع آفتاب علم سر پر چتر لگا ہوا
بڑی شان و شوکت سے عقب مین اُسکے دو لاکھ ساحران نامدار و آزمودہ کار قاقم و قمری
و طاؤس پر سوار چلے آتے ہین لشکر اسلام سے ہرکارے چلے گئے اُنھون نے جو مرصع کو دیکھا واپس آگئے

بادشاہ و صاحبقران و کل اہل اسلام نے پہچانا کہ یہ تو مریخ ہین بس مریخ اپنے لشکر کو لیکر میدان مین آیا
سرداروں کو حکم دیا کہ تم لشکر کی صف بندی کرو مین خدمت مین صاحبقران کی جاتا ہون سردار صف بندی
مین مصروف ہوے یہ چند سردارون کو لیکر اُس صف مین آیا جہان صاحبقران تشریف فرما تھے اُنکے
قدمون پر سلام کرکے گرا اُنھون نے قدمون پر سے سر کو اُٹھا کر گلے سے لگایا مزاج پرسی کی اُسکے بعد مریخ نے بادشاہ کی
قدمبوسی حاصل کی اور سب سردارون سے ملا خواجہ سے ملاقات کی دریافت کیا کس سے مقابلہ ہو رہا ہی اور یہ
کون لشکر صف آرا ہی اور کون میدان مین آیا ہی اور یہ کون لوگ ہین جو کہ اسکے ہاتھ سے مجروح پڑے
ہین خواجہ نے کہا کہ یہ جو سامنے لشکر صف آرا ہی یہ تو آفاق کا ہی طرف سے سمندر کی مقابلے کو آیا ہی
اور یہ خربک میدان مین آفاق کی طرف سے آیا ہی اسنے ان سب کو زخمی کیا ہی اور وہ سامنے خود
سمندر شاہ کھڑا ہوا ہی یہ مقابلہ کو نہین آیا ہی صرف براے سیر آیا ہی کہتا ہی کہ میرے کمک کرنے والے اسقدر
ہین کہ مین برسون مقابلہ کرونگا تو بھی کم نہونگے مجھے کیا ضرورت ہی یہ سُنکے مریخ خدمت مین بادشاہ کی
آیا اجازت کا خواستگار ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ تم ابھی آئے ہو کیا ضرورت ہی کوئی اور مقابلے کو جائیگا
مریخ نے عرض کیا کہ یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اسکا قاتل مین ہی ہون یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا بادشاہ
نے جواب دیا کہ اچھا جاؤ سپرد خداوند کریم کیا مریخ پادشاہ سے اجازت لیکر صاحبقران کی خدمت مین آیا
صاحبقران سے اجازت لیکر تخت سحر کو بڑھا کر طرف خربک کے چلا اُدھر لشکر آفاق سے اور
سمندر شاہ کی طرف سے چند ہرکارے خدمت مین خربک کی آئے اور کہا کہ ای خربک بادشاہ نے
کہا ہی کہ ان سب کو لیکر چلا آ کیونکہ اب لشکر اسلام کے ساحر آگئے ہین اُنسے مقابلہ کرنا پڑے گا اسوقت
چلا آ کل مقابلہ کرنا یہ کہکر لشکر اسلام مین آئے اور دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے آفاق سے عرض کیا کہ ای بادشاہ یہ جو
لشکر آیا ہی یہ لشکر ساحران ہی جو کہ طلسم فتح کیے ہین اور جو جو ملک ساحرون کے قبضے مین صاحبقران کی آئے ہین
اُنکے معزز ساحر ہین جو کہ ہمیشہ خدمت مین صاحبقران کی رہتے ہین یہ سب مطیع ہین صاحبقران کے انکا افسر
شاہزادہ مریخ آفتاب علم ولیعہد طلسم فیروزہ ہی اسنے اپنی طرف سے اُس طلسم کی حکومت اپنے ایک خاص کے سپرد کردی ہی یہ
وہان کا حاکم ہی یہ شاہزادہ صاحبقران کے ہمراہ رہتا ہی صاحبقران نے یہ طلسم بھی فتح کیا ہی مگر صاحبقران ثانی لشکر کے حاکم افسر تھے
اس عہد مین جب سے مریخ ہمراہ ہی یہ فرزند ہی بادشاہ طلسم کا جسکا نام فیروز ستارہ پیشانی تھا یہ جب صاحبقران یعنی
بدیع الملک نے قریب دریاے سبز رنگ کے قیام کیا تھا اور جشن کیا تھا تخت نشینی بادشاہ کا اُسکے بعد ایک نامہ آیا تھا طلسم فیروزہ
سے کہ ہمپر ایک ساحر لشکر لیکر آیا ہی طلسم پر لشکر کشی کی ہی مین اُس سے مقابلہ کرنے کو مستعد ہون صرف براے اطلاع عرضی
تحریر کی ہی بس صاحبقران نے مریخ کو کل ساحرون سے براے کمک کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ اُس جنگ کو
فتح کرکے آتا ہی اب آکر پہونچا ہی آفاق نے کہا کہ معلوم ہوا خیر کیا خوف ہی اُدھر یہی خبر ہرکارون نے
سمندر شاہ کو بھی دی سمندر نے یہ سُنکے عشاق سے کہا کہ اُستاد بڑا غضب ہوا کہ طلسم فیروزہ
بھی فتح ہوگیا مین یہی خیال کرتا تھا کہ یہ لوگ کیونکر ادھر آئے کیونکہ یہ مقام تو ان طلسمون کے بعد تھا
اب معلوم ہوا کہ یہ سب طلسم فتح ہوے کیونکہ حاکم طلسم مرآۃ العدم ہمراہ لشکر اسلام ہی
خداوند طلسم آئینہ سُنا گیا ہی کہ وہ بھی طاق مین آکر پناہ گزین ہوے ہین اشراق قتل ہوا بس
اسی طور سے فیروز بھی مارا گیا یہ اُسکا فرزند ہی مین یہ خیال کر رہا تھا کہ مین نے اسکو کسی مقام پر
دیکھا ہی مگر یاد نہ آتا تھا اب ہرکارون کے کہنے سے یاد آیا کہ ایک مرتبہ فیروز نے ایک نامہ
روانہ کیا تھا اُسکا مضمون یہ تھا کہ مین نے ایک جشن کیا ہی سب شاہان طلسم کو طلب کیا ہی

لہذا آپ بھی تشریف لائیے چنانچہ مین بھی گیا تھا اُسی زمانہ مین فیروز نے اسی لڑکے کے ولیعہد کرنے کا
جلسہ کیا تھا سب شاہان طلسم ہو جو کہ طلسم کے تھے آئے تھے جب مین نے دیکھا تھا جب سے پھر
اتفاق ہوا جو یہ خوبی دیکھتا اور پہچان لیتا اب معلوم ہوا کہ یہ بھی شریک اہل اسلام ہوے ہین خیر دیکھا
جائیگا یہ میرا کیا کر سکتے ہین ہان جبتک ساحر لشکر اسلام مین نہ تھے اُسوقت تک یہ امید تھی کہ بہت
جلد لڑائی فتح ہوگی اب یہ ہی کہ دیر لگیگی اب تو مقابلہ پڑا ہی دیکھا جائیگا ان سبکی قضا اسی مقام پر ہی عشاق
نے کہا کہ یہ تو ضرور رہی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر خربک نے قصد کیا تھا کہ مین ان سب کو اسیر کر کے
اپنے لشکر مین لیجاؤن کہ مریخ آکر پہونچا اُسنے کہا کہ او نابکار کہان جاتا ہی مین تیرا حریف آگیا ہون تو
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ سُنکے خربک نے کہا کہ مین تجکو بھی اسی طور سے قتل یا غارت
یا اسیر کرتا ہون یہ کہکر تلوار لیکر مریخ کی طرف چلا مریخ نے کہا کہ تلوار سے مقابلہ کریگا اُسنے کہا
کہ ہان بس مریخ نے بھی سپر ہاتھ مین لی اور اشارہ کیا کہ صحرا سے گرد بلند ہوئی دیکھا کہ ایک مرکب
تیز رفتار پری پیکر حور وش زین و لجام سے آراستہ کنوتی کھڑی کیے ہوے چلا آتا ہی قریب تخت مریخ
پہونچا مریخ تخت پر سے اُترکر مرکب پر سوار ہوا اور اُسکے مقابل ہوا اُسنے تلوار کا وار کیا اور خاک اُڑائی
مریخ مرد ہوشیار ہی اُسنے جو دیکھا کہ اسنے وار کیا ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ سے کچھ اُڑایا یہ سمجھ گیا کہ
خاک قبر جمشیدی ہی بس مرکب کو جو مہمیز کرتا ہی مرکب ایک مرتبہ جست کر کے کوئی دس قدم دور جا کر اُترا
وہ وار بھی خالی گیا اور خاک بھی مریخ نے صدا دی کہ او دغاباز مکار مین پہچان گیا کہ تونے ان سب کو خاک قبر
جمشیدی سے بیہوش کیا ہی نہ سحر سے نہ تلوار سے زخمی کیا ہی جب یہ بیہوش ہو کر گرے تونے زخمی کیا اب
مین کب تیرے مکر مین آتا ہون اور کب تیری جان چھوڑتا ہون خربک بہت شرمندہ ہوا مگر بے غیرت اتنا بڑا تھا
کہ اُسنے پھر بھی کچھ خیال نہ کیا کہنے لگا کہ حریف کو قتل کرنے سے غرض ہی جس طور سے ہو سکے مریخ نے جوابدیا کہ
تو بڑا بے غیرت اور بے حیا ہی کہ اپنے فعل پر نادم نہین ہوتا ہی اور آنکھ ملا کر کلام کرتا ہی یہ کہکر اُسکی طرف تلوار لیکر
چلا اُس سے کہا کہ تو خاک اُڑا کر مجکو بھی بیہوش کرا اُسنے پھر تلوار کا وار کیا وار کا کرنا تھا کہ مریخ نے سپر پر
کانٹھ کر جو اُسکا وار رد کیا اور اپنا وار کیا اُسنے سر جھکا لیا تلوار سر پر پڑ کے اُچٹ گئی کیونکہ وہ روئین تن
تھا جب تلوار مریخ کی اُچٹ گئی مریخ نے خیال کیا کہ یہ روئین تن ہی بس مریخ نے اُس سے کہا کہ خبردار ہو
مین اپنا وار کرتا ہون اُسنے جوابدیا کہ مین خبردار ہون بس وار کر مریخ نے طرف آسمان کے اشارہ کیا
ایک چمک پیدا ہوئی اُس چمک سے ایک برق گری کہ وہ سر پر خربک کے گری کہ اُسکے دو پر کالے ہوے
تمام صحرا تاریک ہوگیا برف باری ہونے لگی پھر غل مچانے لگے صدا آئی کہ کشتی مرا نام من خربک جادو بود
اب جو روشنی ہوئی وہ تلاطم برطرف ہوا اب جو دیکھا تو لاش خربک کی پڑی ہی چونکہ قاعدہ ہی کہ جو ساحر
خاک اُڑا کر بیہوش کرتا ہی جب وہ قتل ہو جاتا ہی تو وہ ہوش مین آجاتے ہین بس جب خربک قتل
ہوا تو وہ سب ساحر ہوش مین آگئے اب جو اُٹھے تو کیا دیکھا کہ خربک کی لاش پڑی ہی اور ایک
ساحر دوسری اقلیم کا کھڑا ہوا ہی اُن سب کو یقین ہوا کہ اسی نے خربک کو قتل کیا ہی بس سب نے
اُٹھکر مریخ کو سلام کیا اور کہا کہ آپنے اسکو قتل کیا مریخ نے جوابدیا کہ جی ہان اسنے آپ سب کو
مکر سے بیہوش کیا تھا خاک قبر جمشیدی اُڑا کر انھون نے عرض کیا کہ ہمکو خبر نہ تھی بس کوکبہ اُن سب کو
لیکر لشکر مین آئی مریخ نے مبارز طلب کیا بس آفاق نے اپنا مرکب بڑھایا اور کہا کہ اب لطف ملیگا
یہ کہتا ہوا قریب مریخ آیا مریخ نے کہا کہ ای آفاق تم ایسا جہاندیدہ کار آزمودہ یہ حرکت کرے

کہ اپنے خدا کو نہ پہچانے باطل پرستی پر کمر باندھے اب یہ سن تمھارا اس قابل نہین ہی ہان جب تک کوئی
راہ نما نہ ملا تھا اُسوقت تک اگر باطل پرست رہتے تو کوئی مضائقہ نہ تھا ہان جبکہ راہ نما ملے اُسوقت مین
یہ حرکت کیجائے تو بالکل خلاف طریقہ اور قاعدہ ہی اور عقل کے خلاف ہی مین تمسے عمر مین کم ہون
ہان اگر میرے ایسے خیالات ہون تو بجا ہین کیونکہ مین جوان ہون جوانون کی عقل کم ہوتی ہی تم ایسا کبیر السن
اپنے انجام کو نہ خیال کرے اور ایک شیطان کے بہکانے پر عمل کرے یہ تصویر پرستی بالکل باطل مذہب
ہی اسکی کوئی اصلیت نہین ہی مذہب حق و دین برحق مذہب اسلام ہی بس میری راے یہ ہی کہ تم اپنے
پیدا کرنے والے کو پہچانو اور میرے ہمراہ خدمت مین صاحبقران کی چلو اُنکی اطاعت کرو آئندہ تمکو اختیار ہی
کیون اپنی عقبےٰ خراب کرتے ہو آفاق نے جواب دیا کہ یہ جو تمنے کہا سب سچ اور بجا ہی تمھارے نزدیک اس مذہب
کی فضیلت ظاہر ہو گئی ہی تم اُسکے قائل ہوے میرے نزدیک یہ مذہب درست ہی مین اسکا قائل ہون دوسرے
ہملوگ وہ نہین ہین کہ نمک حرامی پر کمر باندھین اپنے مالک کی رفاقت ترک کرین ہان جب کوئی حرکت
ایسی مالک سے ہو جو کہ اپنے مرتبہ کے خلاف ہو اُسوقت نوکر کو اختیار ہی کہ رفاقت ترک کرے اس حالت
مین بھی جہانتک ممکن ہو عذر کرے گو کہ حرکت مالک سے ہوئی ہو اُسکو اپنے اوپر لے اور عذر کرے مین تو کبھی
اس امر سے نہ باز آؤنگا ضرور تمسے مقابلہ کرونگا مریخ نے جواب دیا کہ خیر مقابلہ کیجیے جو حربہ رکھتے ہو کیجیے مین موجود
ہون مین نے حجت تمام کر لی کیونکہ مین نے یہ خیال کیا کہ تم ایسا ساحر زبردست کیون میرے ہاتھ سے
مارا جاے آفاق نے جواب دیا کہ مین خود یہ خیال کرتا ہون کہ تم میرے ہمراہ چلو خدمت مین سمندر شاہ
کی وہ تمھاری بڑی عزت کرے گا بلکہ تمھاری طرف سے لڑکر اہل اسلام سے مقابلہ کرکے تمھارے طلسم کو اہل اسلام
سے دلادے گا تم بخوف و خطر خود قابض طلسم ہو گے طلسم کو درست کر دے گا کیونکہ تمھارے
باپ سے اور بادشاہ سے ایک قسم کی ملاقات اور دوستی تھی اُسکا پاس ضرور کرے گا کیون اپنی جان کے
پیچھے پڑے ہو مریخ نے جواب دیا کہ یہ جو تمنے کہا یہ بالکل خلاف عقل اور دانائی ہی پہلے سمندر شاہ اپنا تو
ملک ان لوگون کے ہاتھ سے بچالے پھر میری کمک کرے اور کیا اب مین اپنے ملک پر نہین قابض ہون
مجھے اسکی کمک کی کیا ضرورت ہی اور کیا غرض ہی کہ مین جنت کو چھوڑ کر دوزخ اختیار کرون سمندر شاہ
کیا چیز ہی اگر سامری و جمشید آکر اسکا اقرار کرین کہ ہم تمھارے ملک کو پھر اُسی طور سے درست
کیے دیتے ہین تمھارے باپ کو زندہ کیے دیتے ہین اُس حالت مین بھی مین اُنپر ہزار در ہزار
مرتبہ لعنت کرونگا بلکہ اُنکے مُنھ پر تھوک دونگا اُنکی کیا قدرت ہی اور کیا لیاقت ہی بس اب تو
مین کبھی اس مذہب کو نہین ترک کرتا ہون یہ وہ مذہب ہی کہ جسکی تعریف مجھ سے ہو نہین سکتی ہی مین نے
اس مذہب کے لیے اپنے باپ کو چھوڑ دیا تھا تمام طلسم غارت کرایا سمندر شاہ کیا چیز ہی کہ مین اُسکی
اطاعت کرون اور ایسے آقا کو اپنے چھوڑون جسنے مجھکو نار دوزخ سے بچایا بس اب کوئی تقریر نہ کرو
تم اپنا حربہ کرو اور تم مجھکو کیا قتل کروگے یہ سُننا تھا کہ آفاق کو غصہ آگیا ایک مرتبہ مرکب کو بڑھا کر قریب
مریخ کے آیا تلوار کا وار کیا مریخ نے بھی سپر پر اُسکا وار رد کا اپنا وار کیا بڑے عرصہ تک تلوار چلا کی
کسی کو ظفر نہ حاصل ہوئی آفاق نے کہا کہ تلوار سے مقابلہ کر چکے اب سحر آزمائی ہو مریخ نے جواب دیا کہ
کیا مضائقہ ہی بس آفاق نے یہ سُنکے ایک مرتبہ طرف آسمان کے اشارہ کیا کہ دو طائر بہت بڑے پیدا ہوے
اُن دونون کی پشت پر ایک صندوق رکھا ہوا تھا وہ طائر روبروے آفاق کے آئے آفاق نے وہ صندوق
اُنسے لیا وہ طائر اُڑ گئے بس آفاق نے اُس صندوق کو کھولا پہلا سحر آفاق کا یہ تھا کہ اُس صندوق سے

ایک شعلہ نکلا وہ طرف مریخ کے چلا مریخ نے ہنسکر کہا کہ یہ نیا سحر ہی کہ آگ برسانے لگے یہ شعلہ میرا کیا کریگا
ارے شعلے گل ہوجا یہ جو مریخ نے کہا وہ شعلہ گل ہوکر رہ گیا اودھر آفاق نے صندوق کھولکر ایک بیضۂ فولادی
نکالا اور ایک نارنج بعد اسکے پھر صندوق بند کرکے پھر طرف آسمان کے دیکھا کہ وہ طائر پھر آگئے اسنے وہ صندوق
اُنکی پشت پر رکھ دیا اس طور سے وہ صندوق لیکر جدھر سے آئے تھے اُسی طرف چلے گئے جب وہ طائر جا چکے اُسوقت
آفاق نے مریخ سے کہا کہ یہ دو سحر مین تمپر کرونگا اگر تم اسنے بچ گئے تو پھر مین تمسے مقابلہ نہ کرونگا مریخ نے کہا کہ اچھا
مین بھی اسکے بعد دو سحر تمپر کرونگا اگر تمنے بھی رد کیے تو مین بھی تمسے نہ مقابلہ کرونگا بس آفاق نے پہلے اُس
نارنج کو اپنی زبان کے خون سے رنگین کرکے سینہ مریخ کو تاک کر مارا مریخ نے دیکھا کہ جب نارنج قریب آگیا
اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر اُس نارنج پر گری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے اُس سے ایک ماہی پیدا ہوئی وہ طرف
مریخ کے چلی مریخ اسکی ماہیت سے نہ واقف تھا جب وہ ماہی ظاہر ہوئی مریخ نے ایک اشارہ کیا کہ ایک پتلا
پیدا ہوا اُسکے ہاتھ مین جال تھا بس مریخ نے اُس جال کو لیکر اُس ماہی پر مارا کہ اُس جال مین گرفتار ہوئی بس
مریخ نے اُسکو اپنے قبضے مین کیا یہ دیکھکر آفاق نے اشارہ کیا کہ اُسی نارنج سے ایک برق چمک کر طرف مریخ
کے چلی مریخ نے بہ چالاکی اُس ماہی کو جال سے نکالکر اسکو حلال کیا اُسکا خون لیکر اُس برق کی طرف پھینکا
کہ وہ برق غائب ہوگئی یہ دیکھکر آفاق کو بہت غصہ آیا وہ بیضۂ فولادی اُٹھا کر مارا جیسے وہ بیضہ قریب
مریخ پہونچا مریخ نے اشارہ کیا کہ وہ بیضہ شق ہوا اُس سے ایک طائر پیدا ہوا برابر لعل کے اسنے نکلکر
سر پر مریخ کے آکر ایک چیخ ماری کہ جسکے سبب سے مریخ کے اندام مین رعشہ پڑ گیا اندام اُسکا لرزنے لگا
مگر یہ وہ ساحر زبردست تھا کہ اُسنے اپنے کو اپنے قابو مین رکھا اور ہاتھ بڑھا کر اُس طائر کو پکڑ لیا اُسکی ٹانگین
پکڑ کر چیر ڈالا ایک شور ہوا کہ مارنا پکڑنا اس مفسد کو چارون طرف سے مریخ پر برقین چمک چمک کر گرنے لگین
اُودھر آفاق نے سحر کیا کہ ایک اژدر بنکر تیار ہوا اُس اژدر نے قریب مریخ آکر دم کشی کی مریخ اُس
برقون کو دفع کر رہا تھا کہ اُس اژدر نے جو دم کشی کی بہ مع مرکب اُسکی طرف چلا مریخ نے خیال کیا کہ
یہ کیا واقعہ ہی بس سحر کرکے اپنا لنگر قائم کیا کہ پھر ایک قدم نہ ہل سکا لاکھ لاکھ اُس اژدر نے دم کشی کی اتنے عرصہ
مین اسنے اُن برقون کو دفع کیا کہ یہ دیکھا کہ اژدر میری طرف مُنہ کیے ہوے دم کشی کر رہا ہی بس مریخ نے
ایک مرتبہ سحر کیا کہ اُس سحر سے ایک آفتاب بنکر تیار ہوا اور وہ شق ہوا اُس آفتاب سے ایک پتلا
پیدا ہوا کہ اُسکے ہاتھ مین ایک تلوار تھی آتے ہی اُسنے اُس اژدر پر تلوار کا وار کیا کہ اُسکے دو پرکالے
ہوے اُس اژدر کا دو ٹکڑے ہونا تھا کہ ایک برق چمک کر سر پر مریخ کے گری کہ مریخ کا سر زخمی ہوا
بس مریخ نے اُس برق کو دفع کیا سر سے خون جاری ہوا اسی حالت مین مریخ نے اُس پتلے کی
طرف اشارہ کیا کہ وہ تلوار لیکر طرف آفاق کے چلا آفاق نے ایک چٹکی خاک کی اُٹھا کر اُس
پتلے پر ماری اور کہا کہ جل جا وہ پتلا جلنے لگا اُسکا جلنا تھا کہ ایک برق چمک کر اُس آفتاب سے
گری اور صداے ہولناک آئی کہ جسکے سبب سے آفاق بھی زخمی ہوا یہ دونون ساحر جھومنے لگے
بس آفاق کی زوجہ نے یہ حال دیکھکر سحر کیا کہ چند پتلے پیدا ہوے اور آفاق کو اُٹھا کر لشکر مین لیگئے
اودھر سے چند ساحر گئے مریخ کو لے آئے زوجۂ آفاق نے طبل بازگشت بجوا دیا لشکر اسلام مین بھی
طبل باز پر چوب پڑی دونون لشکر اپنی فرودگاہ کی طرف واپس گئے سمندرشاہ طائر سحر مقرر کرکے کہ
جب یہان مقابلہ ہو ہمکو خبر کرنا کیونکہ ابھی تو چندے مقابلہ موقوف ہی اس سبب سے کہ آفاق مجروح ہوگیا ہی
اور کوئی نہین ہی جو مقابلہ کرے نہ کوئی میرا مددگار آیا ہی بس جب آفاق صحت پائیگا اُسوقت مقابلہ

ہوگا جب تک مین جاکر شہر کا بندوبست کرون یہ کہکر اور لشکر ساحران سحر کو مقرر کرکے طرف شہر کے چلا گیا یہان
دونون لشکر اپنی اپنی فرودگاہ پر پہونچے مریخ کو اُسیوقت بادشاہ نے طلب کرکے جراحون کو یاد کرکے زخم پر
پھاہے چڑھوائے ایسا کاری زخم نہ تھا کہ وہ بیہوش ہوتا یا زیادہ تکلیف ہوتی وہ زخم پر پھایا لگوا کر جو مقام اُسکے
بیٹھنے کا تھا اُسپر آکر بیٹھا سہراب و غزالان بھی اتنے عرصہ مین اس قابل ہو گئین تھین کہ وہ آکر
اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کیونکہ جب بادشاہ جنگگاہ سے واپس آئے تو دربار فرمایا سب سردار لباس رزمی
اُتار کر لباس درباری پہنکر حاضر دربار ہوے لشکر نے کمر کھولی ایک طرف لشکر مریخ بھی اُترا اب قریب
چار لاکھ کے ساحر لشکر اسلام مین ہو گئے ہین جب سہراب و غزالان دربار مین آئے تو دربار کو
ساحرون سے مملو پایا کوکبہ کو تو دیکھکر پہچان لیا صاحب سلامت کی مگر مریخ سے واقف نہ تھے اہل دربار سے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی غلامان صاحبقران سے ہین کل حال معلوم ہوا اب انکو اور خوشی حاصل
ہوئی کہ اسقدر ساحر بھی لشکر اسلام مین ہو گئے ہین سب ساحران زبردست ہین ملکہ کوکبہ کے شریک
ہونے سے بہت خوش ہوئی یہ بھی آکر بیٹھی کوکبہ سے سب حال دریافت کیا اُسنے اپنا شریک ہونا بیان کیا
اب صاحبقران طرف مریخ کے متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای مریخ اب آپ اپنی حالت بیان فرمائیے مریخ نے عرض کیا
کہ مین جو حضور سے رخصت ہوکر مع لشکر روانہ ہوا تو اُسوقت پہونچا کہ جب تہمتن جادو سے مقابلہ ہو رہا
تھا مین جاکر شریک جنگ ہوا اُسکو آپکے اقبال سے قتل کیا لشکر کو شکست دی لشکر اُسکا فرار کر گیا مین
دو روز شہر مین رہا سب بندوبست کرکے مع لشکر وہان سے طرف خدمت حضور کے روانہ ہوا پہلے اُس مقام پر
پہونچا جہان لشکر حضور فروکش تھا اب جو پہونچا تو اُس دشت کو ویران پایا نہ وہ بہار تھی نہ وہ فضا آگے جو
آیا تو دریاے سفر رنگ کا بھی کہین نشان نہ تھا چند لوگ اُس مقام پر بسے ہوے تھے وہ مرد مسلمان تھے
اُنسے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپنے دریا فتح کیا ساحران و ماہیان جو کہ مالکہ تھین دریا کی وہ قتل ہوئین
اب آپ کوچ فرماکر طرف یقینیہ کے تشریف لے گئے ہین مین نے ایک دن وہان قیام کیا دوسرے دن یقینیہ پر
آیا وہان معلوم ہوا کہ یقین شاہ مسلمان ہوا یہ ملک بھی اسلام آباد ہوا اب آپ محرابیہ کو تشریف لیگئے ہین
مین نے وہان سے ایک دن قیام کرکے محرابیہ کی طرف کوچ کیا لشکر کو ایک صحرا مین ٹھہرا کر طرف محرابیہ
کے گیا داخل شہر ہوا اُسکو بھی اسلام آباد پایا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ ملک بھی اسلام آباد ہوا
بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا وہ ہمراہ لشکر اسلام کے گئے ہین اور لشکر اسلام طرف اقبالیہ کے
گیا ہی پھر اُسدن تو اُس صحرا مین رہا دوسرے دن وہان سے اقبالیہ کی طرف چلا وہان جاکر بھی یہی معلوم
ہوا کہ یہان کا بادشاہ بھی مسلمان ہوا ہمراہ لشکر اسلام گیا ہی لشکر اسلام نے طرف امثالیہ کے کوچ
کیا ہی چونکہ لشکر بہت پریشان تھا مین نے امثالیہ کے قریب جو صحرا تھا اُسدن وہان مقام کیا بعد اُسکے
امثالیہ مین آیا وہان بھی یہی معلوم ہوا کہ یہان کے بادشاہ نے اسلام قبول کیا ہمراہ صاحبقران
کے مرادیہ پر گیا ہی صاحبقران نے مرادیہ پر لشکر کشی کی ہی مین وہان سے تین دن رہکر مع لشکر
مرادیہ پر آیا ای خداوند جہان مین مع لشکر جاتا تھا شہر مین ہل چل پڑ جاتی تھی کہ غنیم لشکر لیکر آیا ہی باوجودیکہ
مین لشکر کو صحرا مین چھوڑ دیتا تھا قریب شہر نہین لیجاتا تھا بس جب مرادیہ پر پہونچا وہان بھی معلوم
ہوا کہ مراد شاہ بھی خدا پرست ہوا اب صاحبقران مع مراد شاہ و کل لشکر کے حسرتیہ پر
تشریف لے گئے ہین مین نے مرادیہ کے قرب و جوار مین چار روز قیام کیا پانچوین روز وہان
سے حسرتیہ پر آیا جب وہان بھی یہ معلوم ہوا کہ یہ ملک بھی اسلام آباد ہو چکا ہی یہان کا بھی بادشاہ

ہمراہ صاحبقران سمندریہ کی طرف گیا ہی کیونکہ سمندریہ پر صاحبقران نے لشکر کشی فرمائی ہی چونکہ وہ مقام بہت پُر فضا تھا مین نے اہل لشکر کے کہنے سے اُس صحرا مین ایک ماہ دس یوم قیام کیا اِس امر سے اطمینان تھا کہ حضور سے کوئی مقابلہ کر نہین سکتا ہی گو ساحر لشکر حضور کے ہمراہ نہین ہین دوسرے میری طبیعت بھی علیل ہو گئی تھی جب مجکو صحت ہوئی مین وہان سے چلا راہ مین مجکو معلوم ہوا کہ آپسے اور سمندر شاہ سے کئی مقابلے ہوے مگر آپکی ظفر ہوئی اب آفاق سے مقابلہ ہی بس مین لشکر لیکر حاضر ہوا یہ سبب عرصے کا ہوا ورنہ مین کب کا حاضر خدمت ہو چکا ہوتا آپ یہ فرمائین کہ یہان کیا واقعہ گذرا بس صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تم ہرنج کو کل حالات سے جو کہ اسکے جانے کے بعد گذرے ہین آگاہ کرو خواجہ نے کل حال ابتدا سے لیکر اُس روز تک جو کچھ گذرا تھا سب بیان کیا اس مقام پر بسبب طول کے اور مکرر ہونے کے نہین تحریر کیا جب ہرنج کل حال سے آگاہ ہوا بہت خوش ہوا مگر افسوس کیا کہ چند مقام پر میرا ہونا ضرور تھا مگر کیا کرون حالت مجبوری تھی بعد اس ذکر کے صاحبقران نے فرمایا کہ اب تو کوئی نصف شب کے قریب آئی ہوگی ابھی تک ہرکارے خبر طبل جنگ لیکر نہین آئے معلوم ہوتا ہی کہ اب طبل جنگ نہ بجے گا کیونکہ آفاق زخمی ہو گیا ہی جب وہ اچھا ہوے گا تو مقابلہ ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر تو ضرور ہی بس بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین آئے آرام پذیر ہوے یہان تو یہ حال ہوا ادھر وہ آفاق جو آفاق و لشکر کو لیکر فرودگاہ پر پہونچی لشکر کو گھر کھولنے کا حکم دیا خود دربار کیا آفاق کے سر پر مرہم سحر کے پھاہے لگائے اسکے بھی زخم کاری نہ لگا تھا وہ بھی تخت پر بیٹھا سب سردار حاضر دربار ہوے آفاق نے قصد کیا تھا کہ طبل جنگ بجوائے مگر سب نے منع کیا اس سبب سے طبل جنگ نہ بجا سب نے یہ صلاح دی کہ جب آپکو صحت ہوئے گی تو مقابلہ فرمائیگا آفاق نے کہا کہ اچھا آفاق نے بھی بعد دوپہر رات کے دربار برخاست کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ مقابلہ موقوف ہوا وہ رات بسر ہوئی اُسدن سمندر شاہ جو یہان سے واپس گیا تو اُسنے اُسدن دربار نہ کیا داخل محل ہوا تھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر چلے گئے یہان شہر مین تو یہ حال ہی کہ وہ رات بسر ہوئی صبح کو یہان سمندریہ مین سمندر شاہ نے دربار کیا وہان آفاق نے لشکر اسلام مین بادشاہ اسلام نے صاحبقران نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے اہل دربار مین یہ خیال کرتا ہون کہ آفاق بہت لائق ہی اگر یہ مسلمان ہو جائے تو بڑی اچھی بات ہی مگر طریقہ سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ مسلمان نہوگا مگر افسوس ہی کہ بڑا مرد لائق اور باخلیق قتل ہوگا اس سمندریہ بھر مین سوائے آفاق کے کوئی لائق نہین معلوم ہوتا ہی صاحبقران نے آفاق کی بہت تعریف فرمائی گو کبہ اور سہراب وغزالان نے بھی بہت تعریف کی اور عرض کیا کہ اے صاحبقران درحقیقت یہ شخص بہت با مروت اور مرد خلیق اور ساحر زبردست ہی اور یہ وہ شخص ہی کہ آپکی تعظیم سمندر شاہ کرتا ہی یہ بڑا عالی خاندان ہی اسکا کوئی ہمسر نہین ہی اگر یہ کسی صورت سے مسلمان ہو جائے تو بڑی قوت ہو ایک حصہ قوت سمندر شاہ کی کم ہو جاے مگر اُس سے یہ امید رکھنا بالکل خلاف ہی کہ وہ مسلمان ہو صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر تو ضرور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ گفتگو خواجہ و عیار سب سُن رہے تھے یہانتک کہ خواجہ نے بھی یہ کہا کہ اے صاحبقران درحقیقت یہ بڑا ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی کیونکہ مین نے آج اُسکا سحر دیکھا مجکو بھی افسوس ہی کہ یہ ساحر مفت مین قتل ہوگا اور اسکی زوجہ بھی بڑی ساحرہ ہی اور وہ بھی بڑی لائق عورت معلوم ہوئی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ مجکو بڑا افسوس ہی کہ آفاق کبھی مسلمان نہوگا خواجہ نے کہا

گذ کیا عرض کہ جو مجکو افسوس ہی اسپر عیاری بھی تو نہین ہوسکتی ہی ورنہ مین عیاری کرتا یہ سُنکے صاحبقران خاموش
ہورہے اور ذکر ہونے لگے بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست ہوا سب چلے گئے خواجہ بھی چلے گئے راوی نے
بیان کیا ہی کہ اُدھر آفاق سے جو دربار برخاست کیا تو سب سردار اپنے اپنے مقام پر گئے ایک سردار
براے ضرورت شکار لشکر آفاق سے نکلکر صحرا کو گیا جب دوپہر ہوئی تو اُدھر سے واپس آنے لگا اُسنے دیکھا
کہ ایک نابینا مرد ضعیف ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا ہوا ہی اُسنے جو مرکب کے سم کی آواز سُنی کہا کہ کیا تم
آگئین بٹیا مجکو یہان سے لیچلو کوئی بندۂ خداوند تصویر ادھر ایسا نہ آیا کہ مین اُس سے اپنا درد دل کہتا
شاید اُسکو میرے حال پر رحم آتا اور میری آرزو پوری کرتا یہ جو اس سردار نے سُنا کہ یہ نابینا یہ کہتا ہی
خیال ہوا کہ اس سے دریافت کرنا ضرور ہی کہ کیا اسکی آرزو ہی مرکب کو بڑھا کر اُسکے قریب آیا
اُسنے کہا کہ یہ کون ہی جو مع مرکب میرے اوپر چڑھا چلا آتا ہی مین تو آنکھون سے ناچار ہون کیا وہ بھی مثل میرے
ہی اُس سردار نے کہا کہ اے مرد پیر تو پریشان نہو اور خوف نہ کر مین کوئی اندھا نہین ہون جو تیرے اوپر مع
مرکب چلا آؤنگا بلکہ مین اس لیے آیا ہون کہ تو یہ کہتا تھا کہ کوئی بندۂ خداوند تصویر ایسا نہین آیا ہی کہ
وہ میری آرزو پوری کرے تو مین یہ سُنکے تیرے پاس آیا ہون تو اپنی آرزو مجھسے بیان کر اگر میرے امکان
مین ہوگا اُسکو برلاؤنگا نہین تو بادشاہ سے کہکر پوری کرا دونگا اُسنے کہا کہ آپ کون صاحب ہین آپ کو
کیا حاصل ہی کہ مجھ نابینا سے مذاق کرتے ہین خداوند تصویر سے خوف فرمائیے کہ وہ کہین جیسی مجھ پر
مصیبت پڑی ہی وہ آپ پر بھی نہ ڈالین اس سردار نے کہا کہ اے مرد پیر مین مذاق نہین کرتا ہون
بلکہ دراصل جو میرے امکان مین ہوگا اُسکو برلاؤنگا مین قسم کھا کر کہتا ہون ورنہ بادشاہ سے
سفارش کرونگا جب اُسنے قسم کھائی تو اُس مرد پیر نے کہا کہ اے صاحب مروت ذرا آپ بیٹھ جائین
تو مین بیان کرون مگر مجبور ہون کہ میرے پاس کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ مین آپکے واسطے بچھادون
مین تو بالکل مفلس اور نادار ہون میرا فرش یہی خاک ہی اُس سردار کو اُسکے حال پر رحم آیا بس
مرکب پر سے اُتر کر بیٹھ گیا اور کہا کہ بیان کر تب اُس مرد پیر نابینا نے عرض کیا کہ آپ تشریف فرما ہین
جواب دیا کہ ہان مین موجود ہون اُسنے کہا کہ اے میرے ہمدرد و میرے مالک و آقا میری یہ حالت ہی کہ مین
یہان سے قریب ایک دیہہ ہی وہان رہتا ہون کسی زمانے مین میرے پاس اور میرے باپ دادا کے
پاس بہت دولت تھی یہ حالت تھی کہ دروازے پر ہاتھی بندھے ہوے تھے ہزارون خدمتگار و خادم تھے
باپ کے مرتے ہی وہ دولت بالکل تباہ ہوگئی کیونکہ مجکو جوے اور تماش بینی کا شوق ہوا دوستون
نے ملکر میرے ساتھ دشمنی کی سب دولت تباہ کردی اُسی عالم ثروت مین مین نے اپنی شادی کی تھی
اُس زوجہ سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی کہ وہ عورت جب لڑکی پیدا ہوئی اُسی زمانے مین
جبکہ وہ کوئی سات یا آٹھ ماہ کی تھی مرگئی مین نے اُس لڑکی کی پرورش کو انا نوکر رکھی اب جو زمانہ
گردش کرتا ہی اور افلاس جو آتا ہی تو تھوڑے عرصے مین وہ سب دولت تباہ ہوگئی اب یہ حالت
ہوئی کہ دو دو فاقے ہونے لگے اب وہ لڑکا کوئی دس برس کا ہوا جب فاقے ہونے لگے تو مین نے
یہ طریقہ اختیار کیا کہ دن بھر گھر سے نکل جاتا تھا اِدھر اُدھر کچھ جا کر مانگ لایا اُسمین بسر کی یہانتک
کہ مین بالکل آنکھون سے بیکار ہوگیا اب کیا کرون یہ ہوتا تھا کہ وہ لڑکا میرا ہاتھ پکڑ لیکے تمام
دیہہ مین لیے ہوے پھرتا تھا مین بھیک مانگتا تھا اب اُس لڑکے نے بدمعاشی پر کمر باندھی جوان ہوگیا
اب میری نہین سُنتا ہی اُسنے یہ طریقہ اختیار کیا کہ صبح ہوئی نکل گیا شام کو آیا اور کہا کہ لاؤ کھانے کو

مین نے کہا کہ کہان سے لاؤن اُسنے جوابدیا کہ جہان سے ممکن ہو مین نے کہا کہ ای فرزند ابتو مین مانگنے بھی نہین
جاتا ہون کون لیجائے تو تو دن بھر غائب رہتا ہی اُسنے ای میرے آقا یہ طریقہ کیا کہ کبھی مجکو مارا کبھی بہن کو
مارا جو کچھ رکھا ہوا کھا گیا جب مین نے یہ دیکھا کہ اسنے یہ طریقہ اختیار کیا تو مین اُس لڑکی کو لیکر نکلنے لگا
وہ میرے ہمراہ دن بھر رہتی تھی اسی طور سے دن بھر ہم باپ بیٹی مانگتے تھے اور بسر کرتے تھے وہ مردود
آتا تھا کھا جاتا تھا اور وہ ہی طریقہ اب بھی ہی اب یہ ہوتا ہی کہ لڑکی مجکو بھیج کو گھر سے لاکر یہان یا اور کسی
مقام پر ایسے کہ جدھر سے لوگ آتے جاتے ہین بٹھا جاتی ہی مین آیندہ و روندہ سے کچھ مانگ لیتا ہون اور
وہ بھی دیہات مین جاکر مانگتی ہی بس دن بھر مین جو مین اور وہ مانگتے ہین اُسمین بسر کرتے ہین وہ نطفہ حرام
شام کو آکر حرام کے لقمے کھاتا ہی اگر نہ دو تو مارتا ہی اب وہ لڑکی جوان ہوگئی ہی اُسپر لوگون کی نگاہ پڑتی ہی
مگر وہ ایسی صاحب عفت و عصمت ہی کہ اپنی آبرو بچائے ہوئے ہی مین نے یہ خواہش کی کہ اسکا عقد کردون
اب جو لوگون سے کہا تو یہ جواب ملا کہ ہمکو تین ہزار روپیہ دو تو ہم اسکا عقد کرا دین مین نے کہا کہ مین
کہان سے لاؤن مین آپ تین تین فاقے کرتا ہون بھیک مانگ کر بسر کرتا ہون ہر ایک نے یہ جوابدیا کہ
تمھارے پاس بڑی دولت تھی اور ہزار اُسمین سے نکالو مین نے کہا کہ وہ تباہ ہوگئی اُنکو نہ یقین آیا
ای بندۂ خداوند مین نے جس سے اس امر کی خواہش کی اُسنے یہی سوال کیا مین مجبور ہوگیا کہ مین نے
خبر سُنی کہ شہر سمندریہ پر خدا پرستون نے لشکر کشی کی ہی اُنکے مقابلے کے لیے سمندر شاہ کی طرف
سے آفاق شاہ مع لشکر کے اس صحرا مین آکر خیمہ کش ہوئے ہین بڑے سخی اور رحم دل ہین پس
مین نے خیال کیا کہ ایسے مقام پر جاکر بیٹھو کہ شاید کسی دن اُنکی سواری نکلے اور مین سوال کرون
میرا کام ہو جائے اُسدن سے مین اس مقام پر آکر بیٹھتا ہون اس انتظار مین کہ ادھر سے بادشاہ
کی سواری نکلے تو مین عرض کرون کہ از برائے خداوند تصویر میری یہ مراد پوری فرمائیے مجکو چار ہزار روپیہ
عنایت فرمائیے تاکہ مین اسکی شادی تین ہزار روپیہ دیکر کسی کے ساتھ کردون اور ایک ہزار روپیہ
لیکر برائے تیرت چلا جاؤن خداوندون کے مزار پر جاکر اپنی باقی زندگی بسر کرون تاکہ اس آفت سے
جان بچے مجکو یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ اس لڑکی کا پاؤن اونچ نیچ مین پڑجائے تو یہ بھی آبرو جائے
ابھی تک ایسی حرکت خاندان مین کسی عورت سے نہین کی بس میری یہ آرزو ہی یہ سُنکے اُس سردار نے کہا کہ
ای بھائی اسقدر تو میرے پاس نہین ہی ورنہ قسم ہی مجکو خداوند تصویر کی مین ضرور دیتا کیونکہ یہ نیک کام تھا مین
خود مجبور ہون کیونکہ دس روپیہ ماہوار کا نوکر ہون اُسی مین بسر کرتا ہون ہان سو دو سو کا معاملہ
ہوتا تو مین ضرور دیتا چار ہزار کہان سے لاؤن ہان اگر تم میرے ہمراہ لشکر مین چلو تو مین بادشاہ سے
تمھاری سفارش کرکے دلا دونگا بلکہ کسی نہ کسی سردار معزز کے ساتھ تمھاری لڑکی کی شادی کرا دونگا یہ جو
اُسنے کہا بس اُس مرد پیر نے رو کر کہا کہ افسوس ہی کہ مین تو جا نہین سکتا ہون اگر آپکے ہمراہ چلا جاؤن
اور وہ لڑکی یہان آکر مجکو نہ پائے تو اپنی حالت تباہ کرے یقین ہی کہ اپنے کو ہلاک کرڈالے کیونکہ مجھ سے محبت
کرتی ہی آکر دیکھ جاتی ہی ابھی تو آپکے آنے کے قبل آئی تھی یہ روٹی کی ٹوکری میرے پاس رکھ گئی ہی اب پھر
مانگنے گئی ہی یہ تو اُسکی حالت ہی ورنہ مین ضرور آپکے ہمراہ چلتا اُس سردار نے کہا کہ اچھا تم ٹھہرو مین
بھی ٹھہرا جاتا ہون جب وہ آلے گی اُسکو ہمراہ لینا اور لشکر مین چلنا اُسنے جوابدیا کہ یہ کیونکر ہوسکتا
ہی کہ مین جوان لڑکی کو لشکر مین لیجاؤن اور اپنی آبرو دون کیونکہ لشکر کے لوگ بڑے حرام زادے
ہوتے ہین خداوند اُنسے بچائین ایسی حالت مین کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین جوان لڑکی کو لیکر آپکے ہمراہ چلون

اگر آپ سے ہوسکے تو آپ مجکو اسی مقام پر لاکر مرحمت فرمائیے چونکہ اُس سردار کو اُسکے حال پر رحم آیا تھا اور یہ خیال
دلمین کیا تھا کہ کسی صورت سے اگر ممکن ہو تو بادشاہ سے سفارش کرکے روپیہ تین ہزار یا چار ہزار دلادون
اگر ہوسکے تو کسی سردار کے ہمراہ اسکا عقد بھی کرادون اس خیال سے اُسنے کہا جب اُس پیرنے یہ جواب دیا
کہ مین جوان لڑکی کو لیکر نہین جاسکتا ہون کیونکہ بیڑے کے لوگ بہت خراب ہوتے ہین اُسکا جواب
اُسنے یہ دیا کہ ای مرد پیر میرا یہ منشا تھا کہ اگر تم چلتے بادشاہ تمھارا حال دیکھتا اور سردار بھی تو یقین تھا
کہ صرف بادشاہ نہ دیتا اور سردار بھی دیتے تیری چار ہزار کی خواہش تھی سات آٹھ ہزار جمع ہوجاتا اگر
مین جاکر بادشاہ سے عرض کرونگا اول تو یقین نہ آئیگا شاید یقین بھی آیا تو دو چار سو دیئے کیونکہ وہ
رحم دل تو بہت ہین تمھارا کام نہ نکلا اور میرا کلام رائگان گیا اور کچھ کام نہوا دوسرے یہ لوگ خیال کرین
کہ اس سردار نے اپنے لیے یہ تدبیر کی تھی کہ اسی فقرے سے ملجائے مگر وہ بھی نہ ملا سبکی نگاہ مین حقیر ہین
تمکو یہ جو خیال ہی کہ جرگے کے لوگ بہت خراب ہوتے ہین تو میرے جرگے کے لوگ اور اس لشکر کے لوگ
ایسے نہین ہین کیونکہ یہ بادشاہ بہت عادل اور منصف ہی اسکا انصاف یہ ہی کہ کسی پر ظلم نہین کرنے
دیتا ہی بس اگر تم چلوگے تو تمھارا حال معلوم ہوگا سب کو ترس آئیگا آئندہ تمکو اختیار ہی اُس مرد پیرنے
یہ جواب دیا کہ اچھا وہ لڑکی آے اور مین اُس سے یہ حال کہون اگر وہ بھی چلنے پر راضی ہوگی تو مین چلا چلونگا
آپکے ہمراہ یہ ہی گفتگو ہورہی تھی کہ ایک طرف سے صدا آئی کہ آج تو خوب مال مارے بڑی دولت ہاتھ آئی
لاؤ مجکو بھی دو وہ سردار ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ اُس مرد پیرنے کہا کہ دیکھیے وہ حرام زادہ آگیا
اُسنے جو دیکھا کہ آپ میرے پاس کھڑے ہوے ہین ضرور کچھ نہ کچھ ملا ہوگا چلکر تو اُس سردار نے
کہا کہ کون اُس مرد پیرنے کہا کہ وہ ہی میرا لڑکا ہی یہ کہ رہے تھے کہ دیکھا ایک جوان بہت موٹا تازہ
قد آور ایک ساری باندھے ہوے کرتا پہنے ہوے سر پر مُنڈاسا بندھا ہوا ہاتھ مین ایک موٹا سا
لٹھ آکر اُس مرد پیر کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ جو کچھ تیرے پاس روٹی ہو مجکو دے اور جو کچھ اسنے
ملا ہو وہ دے کہ مین قرضہ ادا کرون یہ سُنکے اُس مرد پیرنے کہا کہ کیون مجھپر ظلم کرتا ہی میرے حال پر
رحم کھا ارے مجکو کچھ نہین ملا ہی رہ تو موجود ہین دریافت کرلے ہان تیری بہن یہ ٹکڑے مانگ کر
رکھ گئی ہی اگر تیرا جی چاہے انکو کھالے اگر بہت بھوک لگی ہو اُسنے جواب دیا کہ کیون مجھ سے فقرہ کرتا ہی
اگر یون نہ دے گا تو زبردستی چھین لونگا یہ کہکر اُسکے برابر بیٹھ گیا جو ٹکڑے تھے کچھ تو کھالیے اور
کچھ باندھ لیے اور کچھ جنگل مین پھینکدیئے کہا کہ آج تو بھوکا مرا اور کیون مرنے لگا تیرے پاس تو
روپے ہونگے یہ کہکر اُسکا ہاتھ پکڑکر کہا کہ لا مجکو بھی دے نہین تو تیری آج ہڈی پسلی توڑڈالونگا
وہ مرد پیر دوہائی دینے لگا اب تو انکو ترس آیا اور کہا کہ ای بھائی قسم ہی مجکو خداوند کی کہ جو
مین نے کچھ بھی دیا ہو کیون اس بیچارے پر ظلم کرتے ہو یہ سن اسکا اور یہ حالت اسکی نہین ہی کہ کماکر تمکو
دے بلکہ اب تمکو لازم ہی کہ تم اسکے حال پر رحم کھاکر اسکی زندگی بسر کرنے کی صورت کرو شاباش ہی اُس
عورت کو کہ عورت ذات ہوکے وہ اسقدر باپ کی پرورش کرتی ہی اور تمسے یہ بھی نہین ہوسکتا ہی بلکہ
اور تم ظلم کرتے ہو اُسنے یہ سُنکے جواب دیا کہ آپ اس امر مین نہ بولین یہ اسی قابل ہی اسنے کیون ایسے فعل کیے
کہ ہزارون روپیہ کی دولت تباہ ہوئی کیون نہ انجام کا خیال کیا ایسے کی یہ ہی سزا ہی اور وہ تو اسکی کمائی کا
ٹھیکرا ہی اسکو آوارہ کر رکھا ہی اُسکی شادی نہین کرتا ہی ہر ایک سے اُسکے بہانے سے روپیہ لیتا ہی
اور اس حالت مین بھی قمار خانہ مین جاکر قمار بازی کرتا ہی اور ہار آتا ہی یہ کہو کہ وہ خود اپنی ذات سے

نمک ہی ورنہ ابتک کب کی ناک کٹ چکی ہوتی پھر کیون نہ مین ظلم کرکے لون جب مین نے یہ طریقہ دیکھا مین نے
شہد پنے پر کمر کسی مین بھی دن بھر ادھر اُدھر پھرنے لگا اور جو کچھ ملا کھا گیا بڑا غضب یہ ہی کہ مین نے جو کئی مرتبہ
کہا کہ اسکی شادی کردے تو جوابدیتا ہی کہ مین خود اپنے تصرف مین لاؤنگا کئی مرتبہ اُس سے کہا اُسنے انکار کیا
یہ بڑا مکار ہی یہ جو اُس جوان نے کہا اُس مرد پیر نے اُسکے جواب مین کہا کہ او ناشدنی تو غارت ہو اور مین بھی
جو ایسا خیال بھی دل مین ہو مین نے تو خود کئی مرتبہ اس امر کی تجھ سے درخواست کی کہ بیٹا نوکری کرو اور کچھ روپیہ
پیدا کرکے بہن کی شادی کردو تو نے جوابدیا کہ ہمکو کیا غرض اُسکا جسکے ساتھ جی چاہے گا اپنی آپ شادی کرلیگی
مین کہان سے لاؤن تم ہی نکالو اور جو لوگ راضی بھی ہوئے تو تو نے یہ کیا کہ یہ فلان سے پھنسی ہی اور فلان کے
ساتھ آشنائی لگی ہی یہ خراب ہی جب اُنھون نے دریافت کیا تو غلط نکلا تو نے یہ اُنگوٹھی بڑھائی کہ یہ مفلس نہین ہین
انکے پاس دولت ہی یہ یہ چاہتے ہین کہ اس لڑکی کو کسی کے ساتھ پھنسا کر خود اُس روپیہ پر قابض ہو جاؤن خوب
قماربازی کرون چنانچہ وہ لوگ انکار کرنے لگے ہر ایک تین ہزار روپیہ طلب کرنے لگا تو اتنا بڑا بے غیرت ہی
کہ ناکتخدا لڑکی کو عیب لگاتا ہی اور اپنی زبان سے ہر ایک سے بیان کرتا ہی اور پھر یہ باتین بناتا ہی جا دور ہو
میرے پاس سے تیرا مُنھ کالا ہو یہ جو اُس مرد پیر نے کہا اُس جوان نے جوابدیا کہ کیون قضا آئی ہی اپنی زبان کو
روک مین یہ نہ خیال کرونگا کہ تو باپ ہی سینے پر چڑھکر تیرا دم نکال لونگا تو نے ضرور فقرہ دیکر انسے کچھ حاصل کیا ہی کیونکہ
یہ مرد با مروت اور صاحب رحم معلوم ہوتے ہین یہ سُنکے وہ مرد پیر رونے لگا اور کہا کہ جو تیرا جی چاہے میرے
ساتھ سلوک کر یہ تو مجکو یقین ہوگیا کہ آج میری قضا ہی وہ جوان یہ کہکر چلا کہ مین آج تجکو زندہ نرکھونگا ضرور
مار ڈالونگا جب تک تو زندہ رہے گا اُس چھوکری کا کوئی سلسلہ نہوگا ان روپون نے جو کہ تجکو ان
مرد آدمی نے دیئے ہین تیری جان لی جب اُنھون نے دیکھا کہ یہ جوان بہت زبردست ہی اور وہ مرد پیر
نابینا ہی انکو تو اُسکے حال پر ترس آچکا تھا کہا بھائی اسپر رحم کر مین نے ایک پیسہ نہین دیا ہی بلکہ لو تم مجھ سے
دس روپیہ لو اور اسکی جان چھوڑدو اُسنے کہا کہ لائیے مجکو اس سے کیا غرض روپیہ سے غرض ہی
یہ کہکر اُنکے پاس آیا اُنھون نے دس روپیہ جیب سے نکالکر اُسکو دیئے اُسنے لیے اور اُس مرد پیر کی طرف
متوجہ ہوکر کہا کہ سُنتا ہے بڑے میان جو کچھ تمکو انسے ملے اُسمین میرا بھی حصہ ہی مین ضرور تمسے لونگا یہ کہکر
خم بجاتا ہوا چلا گیا جب وہ چلا گیا تو اُس نابینا نے کہا کہ کیا وہ حرامزادہ گیا اُن سردار نے جوابدیا
کہ ہان گیا مرد پیر نے کہا کہ آپ تشریف رکھتے ہین خداوند تصویر آپکے عالی عالی مراتب کرین بادشاہ کا
آپ پر بہت پیار ہو کوئی مرتبۂ عالی مرحمت فرمائین کہ آپنے اسوقت میری جان بچائی ورنہ وہ مجکو ضرور
مار ڈالتا آپنے اُسکی حرکت دیکھی پہلے اُسنے یہ فقرہ کیا کہ تم اس فقرے سے روپیہ لیکر قماربازی کرتے ہو
کہ مین لڑکی کی شادی کرونگا اور خود اپنے تصرف مین لانے والے ہو اس سے یہ غرض تھی کہ جب مین یہ کہونگا
تو جو آپ نے دیا ہوگا وہ آپ کہدینگے کہ ہان مجھ سے بھی یہ ہی فقرہ کرکے لیا ہی مگر آپ نے کچھ دیا نہ تھا
جو آپ فرماتے دوسرے آپکو میرے حال پر رحم آگیا تھا یہ جو اُس مرد پیر نے کہا اُنھون نے جوابدیا کہ تمھارا لڑکا بڑا شہدا
اور شورہ پشت ہی اُسنے جوابدیا کہ آپنے ملاحظہ فرمالیا یہ ہی ناشدنی بہن کی شادی نہین ہونے دیتا ہی پہلے تو اُسکو
بدنام کیا کہ یہ بد ہی جب دیکھا کہ لوگ اسپر بھی راضی ہین اور اُسکا حال سب پر ظاہر ہوگیا کہ یہ بد نہین ہی تو
پھر یہ کہدیا کہ انکے پاس روپیہ ہی جب تک اسقدر روپیہ نہ لے لینا اسوقت تک شادی نہ کرنا بس ہر ایک پھر جاتا ہی اُس
سردار نے کہا کہ تم لشکر مین چلو یہ وہان آکر اسقدر شورہ پشتی اور یہ ظلم نہ کرنے پائیگا اور تمھاری آرزو بھی پوری
ہوگی لڑکی بھی تمھاری اپنے گھر کی ہو جائیگی اُسنے جوابدیا کہ اگر آپکی عنایت ہوگی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُس سردار نے دیکھا

کہ ایک طرف سے ایک ماہ چار دہ چلی آتی ہی اسقدر حسین ہی کہ اُسکا حُسن زاہد فریب دعابد کش ہی یہ کہتی ہوئی
کہ ابا ابا کیا تمنے بھیا کو دس روپیہ دیے ہین مین جو بازار مین مانگ رہی تھی تو بھائی ملے انھون نے کہا کہ تو
کیون مانگ رہی ہی ابھی مین بڑے میان پاس گیا تھا ایک سردار انکو بچاس روپیہ دے گیا ہی دیکھو انمین سے
انھون نے دس روپیہ مجکو بھی دیے بلکہ مجھ سے کہا تھا کہ اپنی بہن سے نہ کہنا اُسکو بھیجدینا مین اُس سے یہ کہونگا کہ ایک سردار
مجکو کچھ روپیہ دے گئے تھے جنمین سے تمھارے بھائی دس روپیہ لیگئے اب یہ باقی ہین مین بیس روپیہ اُسکو دونگا اور
بیس روپیہ اپنے پاس رکھونگا کہ شاید مرجاؤن تو اُسوقت میری موت تو نہ خراب ہو مردہ تو اٹھ جائے اگر اُس سے یہ کہونگا
کہ چالیس ہین تو وہ مجھ سے لیکر اپنے یارون کو کھلا دے گی بہن باپ کا تیری طرف سے یہ خیال ہی کہ تو خراب ہوگئی ہی تیری
عصمت کی تو قسم کھائے کیون بابا مین نے تمھارے ساتھ ایسی کی ہی کہ جو تم مجھ سے ایسے خیال کرتے ہو افسوس کیا کہون جو مجکو
اسوقت صدمہ ہی اس صدا پر اُس سردار نے پلٹ کر دیکھا تھا تو یہ نظر آیا تھا کہ ایک لڑکی کوئی برس تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ کی سینے پر
جوبن کا اُبھار عارض گلنار ابروے خمدار گیسوے پیچدار ایک کہنہ دوپٹہ اوڑھے ہوے پھٹی سی کرتی پہنے ہوے کہ
جابجا سے جسم دکھائی دیتا ہی اُسکو چھپاتی ہوئی لہنگے مین ہزارون پیوند لگے ہوے چلی آتی ہی باوجود اس بے سامانی پر
وہ اُسکا حسن ہی کہ ہر ایک دیکھکر بیقرار ہو جاتا ہی اُسنے دیکھکر اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور دلمین کہا کہ کیا قدرت ہی خداوند تصویر
کی کہ ایسے حسین بھی ہوتے ہین کہ اس مفلسی اور بے سامانی پر یہ حُسن کا خال ہی کہ دل بیقرار ہوا جاتا ہی اسکی تو ہزارون
خواہش کرتے ہونگے ضرور کوئی نہ کوئی معزز سردار اسکی خواہش کرے گا اگر میرے ساتھ راضی ہو تو مین خود عقد کرلون
مگر ابھی جو کہونگا تو یہ فرینٹ ہو جائیگا لشکر مین جالے اور بادشاہ کا سامنا ہولے تو پھر مین درخواست کرونگا یہ تو
یہ خیال کر رہا تھا اور اُسکی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ایک مرتبہ اُس پیرمرد کے قریب آکر بیٹھی اور کچھ ٹکڑے روٹی کے
اور کچھ آٹا نکالکر اُسکو دیا اور کہا کہ ہم تو یون زندگی بسر کرین اور آپکے یہ خیال ہون آپ کیا کرین یہ اپنا
مقدر اور قسمت کی خوبی ہی اگر یہ نہوتا تو کیون مان مرجاتی اور یہ تباہی آتی وہ پیرمرد یہ سُنکے رونے لگا
اور کہنے لگا کہ ای جان پدر یہ سب اُسکا فقرہ ہی اُسنے دروغ کہا ہی بھلا میرے پاس چالیس روپیہ
ہوتے اور مین اُس پر ظاہر کرتا اور وہ میرے پاس چھوڑ جاتا میرا گلا گھونٹ کرنے جاتا تم خیال کرو کہ
جب وہ روٹی کے ٹکڑے زبردستی لیجاتا ہی تو روپیہ رہنے دیتا یہ جو میرے سامنے کھڑے ہین تو نے
دیکھا ہوگا یہ ادھر سے جاتے تھے مین فلک کی شکایت کر رہا تھا آپ کو رحم آیا میرے پاس آئے
مجھ سے حال دریافت کیا مین نے پورا پورا حال بیان کیا یہ لشکر آفاق شاہ کے سوارون کے جمعدار ہین
انکو ترس آیا انھون نے فرمایا کہ میرے ساتھ لشکر مین چلو مین تمھاری خواہش کے موافق بادشاہ سے
دلادونگا مین اُنسے باتین کر رہا تھا کہ تیرا بھائی آکر پہونچا میرے اوپر ظلم کرنے لگا سب روٹی کھا گیا
باقی جو بچی اُسے لے گیا جب میرے اوپر زیادہ بدعت کی تو انکا خداوند بھلا کرین انھون نے دس روپیہ
دیکر میری جان بچائی تمسے اُسنے جاکر یہ فقرہ کیا دریافت کرو کہ مین جھوٹا نہین ہون ای جان پدر میرا تیرے سوا
کون ہی جو مین تجھ سے پوشیدہ کرتا اور تیری نسبت یہ گمان کرتا تیرے سبب سے تو میری زندگی ہی
یہ جو اُس مرد پیر نے اُس سے کہا اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ کون ہی اب جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک جوان
مرکب پر سوار کھڑا ہی گو کہ یہ اُس پیرمرد کے کہنے سے مرکب پر سے اُتر کر بیٹھ گیا تھا مگر جب دیر ہوئی تو پھر
مرکب پر سوار ہو گیا یہ مرکب پر سوار اُسکو دیکھ رہا تھا اُس نازنین نے جبکہ یہ آئی تھی تو اسنے
اُسے دور سے دیکھا تھا کہ کوئی کھڑا ہوا باتین کر رہا ہی یہ اس طور سے وہان سے آئی کہ یہ ثابت ہوا
کہ اسنے نہین دیکھا جب اُس مرد پیر نے کہا تو اسنے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ کیا یہ ہی کہتے ہین کہ

تم میرے ساتھ لشکر مین چلو پھر آپ کیون نہین جاتے ہین اُس مرد پیر نے جواب دیا کہ مین اس سبب سے نہین جاتا ہون کہ بدون تیرے نہین جاؤنگا کیونکہ تیرا کوئی سہارا نہین ہی شاید میرا آنا آج نہو تو پریشان ہوگی دوسرے تنہا گھر مین رہے گی تیرے بہت سے دشمن ہین اور تیرا بھائی تیرا خود دشمن ہی ایسی حالت مین کیونکر تجکو چھوڑکر جاسکتا ہون اور تو مجھ سے محبت بھی کرتی ہی اور مین تجسے تیری مفارقت ایکدم کی مجکو ناگوار ہی ہان اگر تو چلے تو کیا مضائقہ ہی اُسنے جواب دیا کہ بابا میری یہ حالت نہین ہی کہ اتنے بڑے لشکر مین جا سکون کیونکہ میرے تن پر پورا کپڑا تو سالوت ہی نہین شہر مین کیونکر چلون اُس سردار نے یہ سُنکے جواب دیا کہ ای لڑکی تو اسکا خیال نہ کر کہ کوئی تیرے اوپر کچھ اعتراض کرے ہر ایک کو تیری حالت دیکھکر عبرت ہوگی اُس مرد پیر نے کہا کہ ای بیٹیا جب فلک کی طرف سے ہمپر مصیبت پڑی ہی تو اور کیا کہا جائے چلو شاید کچھ کام نکلے جب اُس مرد پیر اور اُس جوان نے یہ کہا تو اُسنے جواب دیا کہ خیر چلیے جو آبرو ریزی مقدر مین ہو اُسکو پورا کرنا ضرور ہی شاید مصیبت کٹجائے جو جو مصائب باقی ہین وہ سب گذر جائین جب اُسنے یہ جواب دیا وہ نابینا اُٹھا لکڑی ہاتھ مین لی اُس لڑکی نے ہاتھ پکڑا وہ سردار مرکب بڑھا کر چلا آگے آگے وہ سردار عقب مین وہ نازنین اور نابینا چلے آتے تھے یہانتک اُس صحرا کو طی کرکے لشکر مین آئے جب لشکر مین داخل ہوئے ہر ایک لشکری کی نگاہ اُس لڑکی پر پڑتی تھی چند آدمیون نے آوازے کسے کہ اُس سردار نے منع کیا وہ لوگ خاموش ہو رہے اُس مرد پیر نے رو کر کہا کہ مین اسی لیے نہین آتا تھا وہ ہی بے عزتی کی نوبت آئی اُدھر وہ لڑکی رونے لگی کہ ان کلامون کے سُننے کے لیے آپ یہان آئے ہین اُس مرد پیر نے کہا کہ بٹیا صبر کر یہ دن بھی نہ رہینگے اسی طور سے سمجھاتا ہوا چلا آتا تھا کہ وہ سردار قریب بارگاہ پہونچا اندر بارگاہ کے گیا وہان آفاق نے سہ پہر کا دربار کیا تھا سب حاضر دربار تھے کہ یہ سردار پہونچا مجرا کیا اور ہاتھ جوڑکر عرض کہ یہ غلام شکار کو گیا تھا شکار سے واپس آتا تھا کہ راہ مین ایک درخت کے نیچے ایک نابینا بیٹھا ہوا تھا اور سوال کر رہا تھا مجکو اُسکے حال پر رحم آیا مین نے جاکر اُس سے حال دریافت کیا پس اُس سردار نے سب حال اُس سے جو کہ سُنا تھا بیان کیا اور کہا کہ مین اُسکو لیکر آیا ہون وہ نازنین بہت خوبصورت ہی اس عالم مین وہ حُسن ہی کہ جسکا ذکر نہین ہو سکتا ہی اگر اجازت ہو تو طلب کرلون ذرا ملاحظہ فرمائیے مین نے اُس سے اقرار کیا ہی کہ مین بادشاہ سے تیری خواہش کے موافق روپیہ دلوا دونگا بلکہ اور سب سردار بھی دینگے لہذا مین اُسکی سفارش کرتا ہون وہ ضرور لائق رحم ہی بلکہ مین نے یہ بھی اقرار کیا ہی کہ کسی نہ کسی معزز سردار کے ساتھ عقد کرا دونگا یہ جو اُس سردار نے عرض کیا آفاق نے حکم دیا کہ بُلا لو بس یہ سُنکے اُس سردار نے ایک چوبدار سے کہا کہ وہ باہر جو نابینا اور ایک لڑکی کھڑی ہوئی ہی اُسکو اندر لے آؤ کیونکہ جب یہ اندر جانے لگا تھا تو کہ گیا تھا کہ تم یہان ٹھہرو مین بادشاہ سے عرض کرکے طلب کرتا ہون بس وہ چوبدار باہر آیا اور کہا کہ اُس مرد پیر کو بادشاہ نے طلب فرمایا ہی یہ سُنکے وہ لڑکی اُسکا ہاتھ پکڑکر اندر بارگاہ کے ہمراہ اُس چوبدار کے آئی جب اندر بارگاہ کے آئی اُسکے روے روشن کی ضو سے بارگاہ روشن ہوگئی ہر ایک کی نگاہ کے نیچے ایک برق چمک گئی سب نے سر اُٹھاکر دیکھا کہ ایک پری یا حور عجب حالت سے ایک مرد پیر کے ہاتھ کو پکڑے ہوئے چلی آتی ہی اُسکو دیکھکر سب حیران ہوے ہر ایک نے اپنے کلیجے پر ہاتھ رکھا اُسکی مژگان ایسی تھین کہ ناوک دلدوز تھین ابرو براے عاشقان شمشیر بران کا طریقہ رکھتے تھے وہ اُسی طور سے سر جھکائے ہوے باپ کا ہاتھ پکڑے ہوے چلی آتی تھی کہ قریب تخت لاکر اُس چوبدار نے کہا کہ بادشاہ کو سلام کرو اُس مرد پیر نے سلام کیا اُس نازنین نے بھی بسبب شرم و حیا

سے نیچی نیچی نگاہوں سے آفاق کی طرف دیکھکر سلام کیا اُس اپنے پھٹے ہوئے ڈوپٹہ سے اپنے کو پوشیدہ بھی کرتی جاتی تھی اور اپنا مُنھ بھی چھپاتی جاتی تھی مگر اس انداز سے کہ ہر ایک کے دل پر ایک برچھی لگتی تھی وہ آہستہ سے آفت کہکر رہجاتا تھا کہ اُس چوبدار نے اُس مرد پیر سے کہا کہ جو کچھ عرض کرنا ہو عرض کرو بادشاہ تمھاری طرف مخاطب ہین اُس مرد پیر نے اُس نازنین کا ہاتھ پکڑکے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ اسکا عقد کردون مجکو چار ہزار روپیہ ملجائے وہ ہی تقریر جو کہ اُس سردار سے بیان کی تھی وہ آفاق کے روبرو بیان کی یہ جو اُسنے بیان کیا آفاق نے جوابدیا کہ تم پریشان مہو تمھاری آرزو پوری ہوئی مین تمکو پانچ ہزار روپیہ دونگا اور اس لڑکی کی شادی بھی کسی اپنے سردار کے ساتھ کردونگا تم اطمینان رکھو بس ہر ایک سردار نے قصد کیا کہ ہم عرض کرین کہ ہمارے ساتھ شادی کردیجائے ہم اسکو بہت اعزاز سے رکھینگے مگر ہر ایک نے یہ دیکھا کہ خود بادشاہ کی نگاہ اُسکی طرف ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سے آفاق نے اس نازنین کو دیکھا ہی اُسوقت سے اسکا قصد ہی کہ مین اپنا عقد اسکے ساتھ کرون مگر بسبب اپنی زوجہ کے خوف کے زبان سے نکال نہین سکتا ہی اُسکی زوجہ اسکے طریقہ سے سمجھ گئی اپنے دلمین کوس رہی ہی اور اُس سردار کو بُرا بھلا کہہ رہی ہی کہ یہ کہان سے موا ایک آفت لیکر آیا کہ جسکے سبب سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ میرا گھر برباد ہو خداوند تصویر اسکو جلد غارت کرین مین خیال کرتی ہون کہ یہ میری سوت ضرور ہوگی میرے خوف سے بادشاہ اپنے دلکی حالت کو ظاہر نہین کرتے ہین نا بہ کی آج نہین کل ظاہر کرینگے ادھر آفاق نے کہا کہ ای ملکہ تم اس نازنین کو اپنی خدمت مین رکھو اسکو تعلیم کرو اور اُس نازنین کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم ملکہ کی خدمت مین رہوگی اُسنے شرماکر جوابدیا کہ جی ہان مگر ایک طور سے مین رات کو اپنے باپ کے پاس رہونگی دن بھر جہان جی چاہے آپکا یا ملکہ کا مجکو رکھین کیونکہ مین اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی ہون پانی پلاتی ہون رات کو پائون دباتی ہون جب اُنکو نیند آتی ہی بس شام کو جایا کرونگی صبح کا کھانا کھلاکر چلی آیا کرونگی بادشاہ نے جوابدیا کہ اُسکی خدمت ملازم کرینگے اُسنے جوابدیا کہ میرا دل نہ مانے گا بادشاہ نے کہا اچھا بس اُسوقت حکم دیا کہ پانچ توڑے اس مرد پیر کو لاکردو اور ایک خیمہ اسکے رہنے کے لیے درست کردو دو پلنگ اُسمین لگادو اور سب سامان راحت مہیا کردو یہ جو حکم دیا بس اُسیوقت توڑے لاکر اُسکو دیے پھر تو ہر ایک سردار نے دیا اُسکے پاس قریب پانچ ہزار کے اور جمع ہوگیا جیسی لیاقت جس سردار کی تھی بادشاہ نے حکم دیا کہ اس مرد پیر کو ایک جوڑا کپڑے کا دو اور ایک جوڑا اس لڑکی کو اور کل سے یہ محل مین دن بھر رہا کرے اور شام کو اپنے باپ پاس چلی آیا کرے اسوقت تو یہ اس خیمہ مین جائے جو کہ انکے قیام کے لیئے مقرر ہوا ہی بس وہ نازنین اور مرد پیر بہت خوش ہوئے اور ہزار دن دعائین بادشاہ و ملکہ کو دین اتنے عرصے مین ایک خیمہ درست کردیا گیا اُنکو دربار سے لاکر اُس خیمے مین بٹھا دیا دونون جوڑے لاکر دیئے اُسنے بھی بدلا اور اُس نازنین نے بھی اب باطمینان بیٹھے باپ نے لڑکی سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے دن پھر گئے زمانہ مصیبت کٹ گیا اُسنے جوابدیا کہ جی ہان طریقے سے تو تا بت ہوتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر بعد جانے اُس نازنین و مرد پیر کے ہر ایک نے قصد کیا کہ بادشاہ سے عرض کرین مگر اپنے اپنے دل مین خیال کیا کہ ابھی موقع نہین ہی دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی جب بادشاہ کسی سے ارشاد کرینگے اُسوقت دیکھا جائیگا ادھر آفاق نے اپنی زوجہ سے کہا کہ ای ملکہ تم اسے اچھے طور سے رکھنا یہ بڑی صاحب لیاقت اور صاحب سلیقہ معلوم ہوتی ہی مین کسی نہ کسی کو تجویز کرکے اسکا عقد کردونگا اُسنے جواب دیا کہ مین نے پہلے ہی خیال کیا تھا کہ آپکی اسپر نگاہ پڑی ہی اس سے کیا حاصل کہ آپ پوشیدہ کرتے ہین یہ فرمایئے کہ اپنا قصد خود عقد کرنے کا ہی مین دیدہ و دانستہ اپنا گھر برباد کرون بادشاہ نے کہا کہ ملکہ یہ تمھارا خیال خام ہی

بھلا مین تم ایسی زوجہ کی موجودگی مین اور عورت کرونگا تمھارے تو تلوے کی وہ برابری نہین کرسکتی ہی اُسنے جوابدیا کہ وقت پر اسکا جواب دیا جائیگا ابھی کیا ضرورت ہی خیر جو آپنے حکم دیا ہی مین اُسکی تعمیل کرونگی بعد تھوڑے عرصہ کے آفاق نے دربار برخاست کیا چونکہ رات ہوگئی تھی ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمہ مین گیا مگر ہر ایک کو اُسکا خیال تھا کوئی یہ خیال کرتا تھا کہ کسی کو اُس مرد پیر کے پاس روانہ کرون پیام بھیجون کوئی یہ خیال کرتا تھا کہ خود جاکر پیام دون بہت تو اس خوف سے خاموش ہو رہے کہ بادشاہ کی نظر اسپر ہی جو کہ زیادہ بیقرار تھے انھون نے اپنے ملازم خاص کے ہاتھ پیام کہلا بھیجا کہ اگر مرد پیر تو اپنی دختر کی شادی ہمارے ساتھ کردے اُسنے یہ ہی جوابدیا کہ بادشاہ کو اختیار ہی بعض خود آئے یہ ہی سوال کیا اُسنے وہ ہی جوابدیا آخر مایوس ہو کر چلے گئے قریب پہر رات کے چوبدار نے ایک خوان کھانے کا لاکر دیا کہ اُس مرد پیر نے کہا کہ رکھدو وہ رکھکر چلا گیا کہ اُسکے جانے کے بعد آن دونون نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اُسکے بعد پلنگ پر لیٹ رہے جب دیکھا کہ لشکر مین سناٹا ہوگیا تب وہ مرد پیر اُٹھا اور روپیہ توڑے نذر زنبیل کرنے لگا کہ اُس نازنین نے کہا کہ اُستاد میرا بھی حصہ ہی مین بھی جان پر کھیل کر آیا ہون خواجہ نے کہا کہ برق تو کہان ہی کہ وہ نازنین اُٹھی کہ اُستاد مین ہون آپکا برق خادم راوی نے یہ بیان کیا ہی جب صاحبقران نے آفاق کی بہت تعریف فرمائی اور اُسکے قتل ہونے کا افسوس کیا اُسوقت خواجہ نے بھی افسوس کیا تھا اور اس خیال سے یہ کہا تھا کہ اُسپر عیاری نہین ہوسکتی ہی کہ شاید کوئی لشکر کفار کا جاسوس یہان موجود ہو اور خواجہ نے اُسیوقت تصور کرلیا تھا کہ عیاری کرونگا بس جب دربار برخاست ہوا یہ عیاری سوچکر اور نابینا بنکر اُس درخت کے سایہ مین آکر بیٹھے تھے انھون نے اور کچھ سوچا تھا یہ خیال کرکے بیٹھے تھے کہ کوئی ادھر سے جائیگا اُس سے وہ ہی تقریر جو کہ بیان کی تھی بیان کرکے اور کمند کے ذریعے سے گرفتار کرکے اُسکی صورت بنکر دربار مین جاؤنگا جب وہان پہونچ لونگا تو دوسری عیاری کرونگا اسی منشے سے انھون نے اُس سردار کو ٹھہرایا تھا مگر عیاری دوسری ہوگئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ چلے تھے تو برق و چالاک بھی چلے تھے یہ اُسوقت اُس مقام پر پہونچے جب خواجہ اُس سے گفتگو کر رہے تھے برق و چالاک نے سُنی چالاک تو لڑکا بنکر آیا اور دس روپیہ لیگیا برق نازنین کی شکل بنکر آیا یہ بھی مثل برق اول کے عورت خوب بنتا ہی بس جب برق نے کہا کہ اُستاد مین ہون تو خواجہ نے جوابدیا کہ بیٹا خوب پہونچے بیان کرو کیونکر آئے برق نے عرض کیا کہ اُستاد جب آپنے یہ فرمایا کہ اُسپر عیاری ہونا غیر ممکن ہی ہم سمجھ گئے کہ آپ ضرور عیاری کرینگے جب دربار برخاست ہوا ہم آپکے خیمہ مین آئے آپکو نہ پایا بس خیال کرلیا کہ آپ فکر عیاری مین گئے ہین بس مین اور چالاک دونون چلے کہ آپکو تلاش کرین جب اُس صحرا مین پہونچے آپکو ہمنے پہچان لیا کہ آپ نابینا بنے ہوئے ہین اور اُس سے کلام کر رہے ہین ہمنے سب تقریر سُنی بس ہمنے اور چالاک نے صلاح کی کہ اُستاد کی بات بنانا چاہیے بس چالاک تو لڑکے کی صورت بنکر آئے اور وہ تقریر کرکے دس روپیہ لیگئے مین لڑکی کی صورت بنکر آیا خدا نے یہانتک تو پہونچایا ہی اب جو تدبیر آپنے خیال کی ہی وہ کیجیے خواجہ نے کہا کہ ای برق تم میری صورت پیر مرد کی بنکر پلنگ پر لیٹ رہو جب صبح ہو تو غل مچانا کہ کوئی میری لڑکی کو رات کو بھگا لیگیا اور سب روپیہ بھی لیگیا مین تو لٹ گیا خوب شور و غل کرنا رونا پیٹنا اپنی حالت تباہ کرنا مین جاتا ہون عیاری کرکے آفاق کو بیہوش کرتا ہون صبح کو اُسکی صورت بنکر تخت پر بیٹھونگا تم میرے پاس آکر فریاد کرنا پہلے تو مین بہت کچھ سمجھاؤنگا تم نہ ماننا آخر کو مین تمکو دس ہزار روپیہ دیکر کہونگا کہ تم میرے لشکر سے چلے جاؤ تم کہنا کہ مجھکو اُسی مقام پر پہونچا دیجیے مین چوبدار کو ہمراہ کرکے تمکو اُس مقام پر پہونچا دونگا مگر اُس روپیہ کو امانت رکھنا

جب لشکر مین آؤنگا تو لیلونگا برق نے کہا کہ اچھا بس خواجہ نے سب روپیہ اور سب اسباب نذر زنبیل کیا اور
اپنی صورت ایک اور تبدیل کی ادھر برق کو پیر مرد بنا کر پلنگ پر لٹا دیا اور قنات چاک کر کے اُس طرف آئے
کہ جہان پر خیمہ آفاق کے آرام کرنے کا تھا اُسدن میان بی بی مین اسبات پر لڑائی ہوئی تھی کہ تم ضرور اس
نازنین کے ساتھ عقد کروگے میری سوت بناؤگے تمھاری نگاہ اُسکی طرف خراب طور سے پڑی تھی آفاق نے
لاکھ لاکھ انکار کیا مگر اُسنے نہ مانا آخر کو آفاق نے کہا کہ ضرور ایسا کرونگا جب تو نہ کرتا تھا اب تمھاری ضد پر
کرونگا بس آفاق اُسدن اپنے خیمۂ خاص مین آرام پذیر ہوا تھا اُسکی زوجہ اپنے خیمے مین خواجہ کو یہ تو معلوم تھا
کہ یہ خیمہ دربار کا ہی اور یہ دنکے آرام کرنے کا ہی اور یہان شب کو میان بی بی سوتے ہین بس اُس خیمہ مین آئے
سراچہ چاک کر کے کہ جہان میان بی بی سوتے ہین اُسدن ملکہ نے سب کو رخصت کر دیا تھا کہ مجکو پہرے کی ضرورت
نہین خود بڑی رات تک جاگا کی آخر کو بیخبر سو گئی یہ جو خیمہ مین آئے ملکہ کو تنہا پلنگ پر پایا روشنی بھی کم پائی پہرہ چوکی
بھی نہ دیکھا یہ تھوڑے عرصہ تک ایک مقام پر پوشیدہ کھڑے رہے کہ شاید آفاق رفع ضرورت کو گیا ہوگا جب وہ
نہ آیا تو یہ اُسی سراچہ کے ذریعے سے باہر آئے اُسکو درست کر کے اُس خیمہ کی طرف آئے جہان آفاق دن کو آرام کرتا تھا اُسکا
سراچہ چاک کر کے داخل خیمہ ہوے یہان بھی نہ پہرہ پایا نہ باری دار پائے روشنی بھی کم تھی آفاق نے بھی غصے مین سب کو
حکم دیا تھا کہ کوئی ضرورت نہین ہی کوئی مجکو کھا نہ جائیگا بس خواجہ نے قریب پلنگ آکر دوشالا مُنھ پر سے اُٹھا کر اور
کُپّہ عیاری مین بیہوشی رکھکر اُسکی ناک کے پاس لگائی کہ اُسنے ادبرکا دم کھینچا کہ بیہوشی دماغ پر چڑھ گئی اُسکو چھینک
آئی وہ بیہوش ہو کر رہ گیا بس خواجہ نے اُسکی زبان مُنھ سے نکالکر سوزن ذی پشتا رہ باندھکر نذر زنبیل کیا
اور آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوے اور اُس پلنگ پر لیٹ رہے کہ وہ رات بسر ہوئی سحر ہوئی
آفاق بیدار ہو کر امور ضروری سے فراغت کر کے دربار مین آیا ملکہ بھی آئی سب سردار حاضر ہوے
دربار آراستہ ہوا آفاق نقلی تخت پر متمکن ہی اُسکی زوجہ اُسکے برابر بیٹھی ہوئی ہی کہ اُدھر وہ مرد پیر
جو کہ نقلی تھا ایک مرتبہ بیدار ہوا آواز دی کہ بٹیا بٹیا مجکو منھ دھونے کو پانی دو آواز نہ آئی تھوڑی
دیر ٹھہر کر پھر صدا دی پھر آواز نہ آئی اب تو اُسنے شور کیا ہی ہی مین لٹ گیا میری لڑکی مجھ سے چھٹ گئی
یہ جو اُسنے رو کر کہا جو لوگ کہ باہر تھے وہ اُسکے رونے کی صدا سُنکے اندر آئے دیکھا کہ پیر مرد رو رہا ہی
ایک آفت برپا کر رہا ہی اُنھون نے کہا کہ کیون پیر مرد کیا ہوا کیون روتے ہو اُسنے گریہ کو ضبط کر کے
کہا کہ مین نے یہان آکر اپنی لڑکی کو اپنے ہاتھ سے کھویا کوئی نہ کوئی ضرور اُسکو لے گیا دیکھو روپیہ بھی
ہی یا وہ بھی نہین ہی اُنھون نے کہا کہ روپیہ کہان رکھا تھا کہا کہ زیر پلنگ اُنھون نے جواب دیا کہ
نیچے پلنگ کے ایک حبہ بھی نہین ہی روپیہ کے توڑے تو بڑی چیز ہین یہ جو اُنھون نے کہا کہ روپیہ نہین ہی اب تو
وہ پیر مرد سر پیٹنے لگا اور تڑپنے لگا اور کہنے لگا کہ کوئی لڑکی کو بھی لے گیا اور روپیہ کو بھی مین اسی سبب
سے تو لشکر مین آتا نہ تھا مین تو جانتا تھا کہ میری لڑکی کو کوئی نہ کوئی ضرور لیجائیگا کیونکہ وہ خوبصورت
تھی مگر مین نے اُنسے کہا اُنھون نے کہا کہ ہمارے لشکر کے لوگ ایسے نہین ہین جب سے ہم لشکر مین آئے
تھے اُسیوقت لوگ آوازے کسنے لگے تھے آخر انجام یہ ہوا کہ لڑکی کو لے گئے مین تو اپنی جان دونگا مین اس
لشکر مین آکر لٹ گیا تباہ ہو گیا واہ کیا بادشاہ عادل اور منصف ہی لشکر مین سب بدمعاش جمع کر رکھے
ہین کہ جو کسی کی بہو بیٹی کو نہین چھوڑتے ہین آج تک اُسنے ایسی حرکت نہین کی چودہ برس کی ہونے کو
آئی ہزارون نے خواہش کی مگر ایک کو قبول نہ کیا نہ معلوم کیا بجوگ پڑا کیونکر اُسکو لے گئے یہ کہتا تھا
اور روتا تھا اور پچھاڑین کھاتا تھا یہان تک نوبت آئی کہ اُسنے کئی مرتبہ اپنا سر اُٹھا کر دے مارا

کہ سر سے خون نکلنے لگا اور کہا کہ مین اپنی جان ضرور دونگا یہ جو حال اُن لوگون نے دیکھا باہم صلاح کی کہ بادشاہ
کو جاکر خبر کرین کہ یہ کیا ہوا اسکی لڑکی کو کون لیگیا اور ایک آدمی اندر سے باہر آئے اُدھر اسکے رونے کی صدا
بارگاہ مین گئی کیونکہ اسکا خیمہ بارگاہ سے قریب تھا آفاق نے جو سُنی کہا کہ یہ کون رو رہا ہی اس طور سے
تڑپ تڑپ کر خبر تو لاؤ کہ کس پر میرے لشکر مین ظلم ہوا کہ وہ لوگ پہونچے بادشاہ کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور
بڑا غضب ہوا کہ اُس نابینا کی لڑکی کو کوئی رات کو خیمہ سے نکالکر لیگیا اور سب روپیہ بھی لیگیا وہ اسوقت سے
اپنی جان دیئے دیتا ہی ہم جو سوگئے اُٹھے اُسکے خیمہ سے رونے کی صدا آئی ہم یہ سمجھے کہ شاید پیرمرد مرگیا
اب جو اندر گئے اس خیال سے کہ وہ مرگیا ہی وہ لڑکی رو رہی ہی اُسکو تو زندہ پایا لڑکی غائب تھی ہمنے
جو اُس سے دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ مجھکو کیا معلوم ذرا تلاش کرو روپیہ ہی یا نہین اب جو دیکھا تو روپیہ بھی
ندارد تھا جب یہ سُنا تو وہ تڑپنے لگا رونے لگا ہمنے جو اُسکی حالت خراب دیکھی تو آپسے آکر عرض کیا کیا حکم ہوتا
ہی یہ سُنتے ہی آفاق نقلی نے فرمایا کہ اُسکو ہمارے پاس لے آؤ کہ ہم ذرا حال تو سُنین ہمکو معلوم ہو کہ جن
لوگون کی یہ حرکت ہی مین تمام لشکر کی تلاشی لونگا ہر ایک کو باندھکر سزا دونگا کیا ادنےٰ کیا اعلےٰ یہ کونسی
حرکت ہی اب کسی کی بہو بیٹی کاہے کو لشکر مین رہنے لگی یہ ظلم ہمکو پسند نہین ہی ہر ایک سردار کے حواس
یہ خبر سُنکے جاتے رہے ہر ایک اپنے مقام پر خیال کرنے لگا کہ یہ حرکت کسنے کی اور یہ جرأت کسکی تھی وہ
بڑا چالاک تھا اور بڑا بیخوف تھا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر خیال کر رہا ہی کہ یہ فلان کی حرکت ہی یہ فلان
کی حرکت ہی آفاق نقلی حالت غیظ مین بیٹھا ہوا ہی بند بند کانپ رہا ہی چہرہ سرخ ہی کہ اتنے عرصے مین وہ لوگ
جو کہ بارگاہ مین آئے تھے وہ یہ حکم پاکر باہر بارگاہ کے آئے اور اُس خیمہ مین جاکر اُس سے کہا کہ چلو بادشاہ
طلب کرتا ہی اُسنے کہا کہ مین کیا کرون جاکر بادشاہ میرا کیا کریگا مین یہان آکر لٹ گیا لوگ اُسکو زبردستی
پکڑکر لائے جب وہ بارگاہ مین آیا کہنے لگا کہ دہائی ہی مین لٹ گیا تباہ ہوگیا سر پٹینے لگا پچھاڑین کھانے لگا دہائی
دینے لگا آفاق نقلی نے کہا کہ کچھ حال تو بیان کرو اُسنے کہا کہ جسوقت سے مین یہان سے اپنے خیمے مین گیا
اُسوقت سے لوگ آنے لگے کوئی کہتا تھا کہ ہمکو ہمارے مالک نے تمہارے پاس بھیجا ہی کہ ہمارے ساتھ شادی کردو
مین نے جواب دیا کہ بادشاہ کو اختیار ہی وہ پھر گئے بعض سردار خود آئے مین تو اندھا ہون اُنکی صورت سے نہ واقف ہون
نہ نام سے مین نے نام دریافت کیا اُنھون نے نہ بتایا مین نے یہی جواب دیا جو کہ اُنکے نوکرون سے کہا تھا
اُسکے بعد سرکار سے کھانا گیا مین نے اُسنے لیکر باہم ملکر کھانا کھایا سو رہے جب صبح ہوئی تو مین اُٹھا مین نے
صدا دی کہ میرے مُنھ دھونے کو پانی لاؤ کئی مرتبہ پکارا مگر کچھ صدا نہ آئی مجھکو یقین ہوگیا کہ کوئی نہ کوئی ضرور
لیگیا مین نے بڑا دھوکا کھایا کیون یہان آیا مین تو کسی طرف کا نہ رہا آفاق نقلی نے جواب دیا کہ کیون اپنی
حالت تباہ کرتا ہی صبر کر مین لشکر مین تلاش کرتا ہون اگر مل گئی اور جو لے گیا ہی اُسکو سزا دیتا ہون ورنہ
صبر کرو اصل عورت کی ذات بیوفا ہوتی ہی اُسنے کہا کہ وہ کبھی ایسی نہ تھی کوئی نہ کوئی ضرور اُسپر آفت
آئی وہ جہان ہوگی میرے لیے بیقرار ہوگی یہ کہتا ہی اور روتا ہی بہت بہت سب نے سمجھایا اُسنے رونا نہ
موقوف کیا آخر آفاق نقلی نے کہا کہ ہم دس ہزار روپیہ دیتے ہین تو اُس سے صبر کر ہمارے لشکر مین رہ
اپنی جان نہ دے ہم اُسکو تلاش کرکے تیرے حوالے کردینگے اُسنے کہا کہ معلوم ہوا آپنے اُسکو جبرًا منگایا ہی
اسی سبب سے تو روپیہ دیتے ہین جب آفاق کی زوجہ نے یہ سُنا تو اُسکو خوشی ہوئی کہ خوب ہوا آفت
ٹلی مگر خیال ہوا کہ شاید بادشاہ نے میرے خوف سے اُسکو کسی اور مقام پر بھیجدیا ہی اور اس سے کہا کہ تو صبح کو یہ حال بیان کرنا
جب اُسنے یہ کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپکے قبضے مین ہی بادشاہ نے اُسکے جواب مین قسم کھاکر کہا کہ میرے قبضے مین نہین ہی مجکو

تیرا کیا خوف تھا جو چڑ والیتا تو نے خود میرے سپرد کر دیا تھا مجکو اُسکا اختیار تھا پھر مین کیون اُسے پوشیدہ طور سے
منگا لیتا راوی نے بیان کیا ہی جب اُسنے دیکھا کہ پوری بات بنگئی کہا کہ اچھا ایک شرط سے مین یہ قبول کرتا
ہون کہ روپیہ دیکر مجکو اُسی مقام پر پہونچا دیجیے جب وہ آپکو ملجاے تو آپ میرے پاس پہونچا دیجیے گا یہ جب
آفاق نقلی نے سُنا کہا کہ اچھا اور حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ اسکو دیکر جہان یہ کہے پہونچا دو [illegible] دس ہزار روپیے
لاکر اُسکو دیے اُسنے کہا کہ مجکو اُسی درخت کے نیچے پہونچا دو مین وہان سے اپنے مکان پر چلا جاؤنگا یہ جو اُسنے کہا
چند چوبدار بحکم آفاق نقلی اُسکے ہمراہ ہوے ایک نے ہاتھ پکڑ لیا اور لیکر اُس مقام پر آیا اور اُسکو بٹھا کر سب
چوبدار چلے گئے جب وہ پیرمرد جا چکا آفاق نقلی نے حکم دیا کہ لشکر مین تلاش کرو کہ کون اُس لڑکی کو لیگیا ہی
یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا اپنے خیمۂ خاص مین آیا دن بھر اُسی حالت مین بسر کی جب شام ہوئی اُسی خیمہ مین
سو رہا زوجہ کو یہ خیال رہا کہ کل کا غصہ ہی وہ خود بھی برہم رہی اُسنے بھی کسی کو نہ بھیجا اُسدن دربار بھی سویرے کا نہ کیا
جب دوپہر رات ہوئی خواجہ نے کیا کیا کہ سراچہ چاک کرکے خواجہ سب سے پوشیدہ ہوکر بیرون لشکر آئے اور
ایک صحرا مین پہونچکر آفاق کو زنبیل سے نکالا اور ایک درخت سے باندھ دیا فتیلہ رفع بیہوشی دیا کہ اُسکو
ہوش آیا اُسکی جو آنکھ کھلی اُسنے اپنے کو بندھا ہوا پایا اور اپنی صورت کا دوسرے شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اور
دیکھا کہ اُسکے ہاتھ مین کوڑا ہی اُسنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھتا ہون یہ خیال کرکے آنکھ بند کر لی کہ خواجہ
نے آواز دی کہ اے آفاق خبردار ہو یہ خواب نہین ہی عین بیداری ہی مین تجکو تیرے خیمے سے گرفتار کر لایا
ہون مین عیار ہون لشکر اسلام کا سب عیارون کا سردار ہون میرا نام خواجہ ثالث ہی مین قاتل ساحران
وسرکوب جادوگران ہون مین تجکو اسیر کر لایا ہون اگر اپنی زندگی چاہتا ہی تو دین اسلام قبول کر لے میری
اطاعت کر ورنہ مین تجکو قتل کر ڈالونگا دیکھ مین تجکو گرفتار کر لایا تیرے لشکر مین تیرے حال سے کسی کو خبر بھی
نہوئی بلکہ تیرے مقام پر مین نے بیٹھکر ایک دن تک حکومت بھی کی اور کسی کو خبر نہوئی نہ تیرے خداوند نے
میرا کچھ کر لیا اب تو میرے قبضے مین ہی اگر مین چاہون تو تجکو قتل کر دون مگر مین نے تیرے حال پر رحم کھا کر یہ کیا
کہ تجکو خبردار کیا ورنہ مین قتل کرتا تو کسی کو بھی خبر نہوتی بس ایسی حالت مین تجکو لازم ہی کہ میرے کہنے پر
عمل کر آفاق نے اشارے سے کہا کہ تم میرے منھ سے سوزن لو تا کہ میری زبان تالو مین آئے تو مین کچھ جواب دون
مین تمسے دغا نہ کرونگا جبکہ تمنے مجھ سے دغا کی خواجہ نے کہا کہ مجکو اسکا کچھ خوف نہین ہی اگر تم میرے ساتھ دغا
کروگے تو پھر مین تمکو گرفتار کر لونگا یہ کہکر خواجہ نے سوزن زبان سے آفاق کی لی آفاق کی زبان تالو مین آئی
آفاق نے کہا کہ اے خواجہ درحقیقت تم بہت بڑے عیار ہو تمہارا مثل نہین ہی اور تمنے میرے اوپر بڑی مہربانی
کی کہ مجکو قتل نہین کیا مین تمسے اس امر کا اقرار کرتا ہون اور قسم کھاتا ہون کہ مین تمھارے لشکر سے مقابلہ
نہ کرونگا بلکہ لشکر کو لیکر چلا جاؤنگا نہ تمھاری اطاعت کرونگا مجھ سے نمک حرامی نہوگی بس اگر آپکو یہ منظور
ہو تو مجکو رہا کر دیجیے ورنہ قتل فرمائیے خواجہ نے دیکھا کہ اُسنے قسم کھائی ہی اور یہ اپنے قول کا پابند ہی بس
کہا کہ مجکو تمھارے کہنے کا اعتبار ہی مین تمکو رہا کیے دیتا ہون کیونکہ مجکو خود یہ منظور تھا کہ تم ایسا مرد بامروت
وصاحب خلق نہ قتل ہو ورنہ مین قتل کر چکا ہوتا آفاق نے کہا کہ خواجہ تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے
بسبب کسی خوف کے یہ امر منظور کیا اور اپنی جان بچائی اور یہان سے جا کر تم سے دغا کرون
مین تمسے قسم کھا کر اقرار کرتا ہون کہ کل یہان سے لشکر لیکر چلا جاؤنگا خواجہ نے جواب دیا
کہ مجکو یقین ہی بس خواجہ نے آفاق کو رہا کر دیا کیونکہ اسکو کمند آصفا و باصفا سے باندھا تھا
اُسنے اُس حالت مین کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین اس کمند کو توڑ کر نکل جاؤن مگر بس نہ چلا اور

کمند کس گئی سحر کیا کچھ نہو سکا اسنے خیال کیا کہ ضرور دین اسلام حق ہی چونکہ مرد باغیرت اور جری ہی یہ
نہ گوارہ ہوا کہ مین بادشاہ کی شرکت ترک کرون اور لشکر اسلام کا شریک ہون بس اسنے اسی امر مین
اپنی بہتری دیکھی اور یہ ہی امر اپنے حق مین مناسب پایا کہ لشکر لیکر یہان سے چلے جاؤ نہ بادشاہ کی طرف
سے مقابلہ کرو نہ لشکر اسلام کے شریک ہو اگر مقابلہ کروگے تو ضرور یہ عیار تمکو قتل کرینگے آپ زندم
جہان زندم اگر تم قتل ہوے تو تمھاری زوجہ کی حالت خراب ہوگی اور وہ تباہ ہوگی کیونکہ اُسکا کوئی
نہین ہی ایسی حالت مین اُسپر رحم کرو اور جنگ سے دست بردار ہوکر اپنے ملک کو چلے جاؤ چنانچہ یہ ہی خیال کرکے
اُسنے قسم کھائی تھی جب خواجہ نے اُسکو کمند سے رہا کیا اُسنے رہا ہوکر خواجہ کو اپنے گلے سے مالا مروارید کا اُتار کر دیا اور
کہا کہ خواجہ تمنے کیا عیاری کی خواجہ نے کل عیاری بیان کی اب اُسنے کہا کہ خواجہ اپنی اصلی صورت دکھاؤ
خواجہ نے اپنی صورت تبدیل کی اُسنے خواجہ کی صورت دیکھکر ایک جوڑی الماس کے ایکہ کی خواجہ کو دی خواجہ
اُسکو لیکر بہت خوش ہوے بس آفاق نے خواجہ سے کہا کہ آپ میرے ہمراہ لشکر مین چلین خواجہ نے کہا
کہ مین اپنے لشکر کو جاونگا تم اپنے لشکر کو جاؤ مگر اپنے قول پر ثابت رہنا ورنہ مین ابکی جو تمکو عیاری کرکے گرفتار
کرونگا تو فوراً قتل کر ڈالونگا اُسنے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھین قول مردان جان دارد سخن مردان
اعتبار بس یہ کہکر آفاق سحر کرکے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا خواجہ طرف صحرا کے آفاق اپنے لشکر
مین پہونچا اپنے خیمے مین آیا وہان سے اُس خیمے مین آیا جہان اُسکی زوجہ سو رہی تھی آکر دیکھا کہ کوئی نہین
ہی ملکہ تنہا سو رہی ہی بس آفاق نے ملکہ کو بیدار کیا اور کل حال بیان کیا اور کہا کہ مین کل یہان سے
کوچ کرکے چلا جاؤنگا ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ بڑا غضب ہوا تھا مین رانڈ ہوگئی تھی میرا تو کوئی بھروسا
نہ تھا سواے تمھارے میری کیونکر زندگی ہوتی کون خبر لیتا یہ تو اُسنے بڑا رحم مجھپر کیا ہمکو اسکی خبر بھی
نہوئی وہ دن بھر تمھاری صورت بنا ہوا لشکر مین رہا دربار کیا کسی سردار نے نہ پہچانا کیسے یہ لوگ
ساحر ہین اور نہ مین نے پہچانا ضرور یہان سے چلو ایسے عیارون سے کون مقابلہ کرسکتا ہی جو کہ
دیدہ و دانستہ آنکھ مین خاک ڈالتے ہین آفاق نے کہا کہ ملکہ تم پریشان نہو مین کل یہان سے ضرور
کوچ کر جاؤنگا بس وہ رات میان بی بی نے جاگ کر بسر کی جب صبح ہوئی آفاق نے حکم دیا کہ لشکر مین
سامان سفر ہو مین ایک ضرورت سے بادشاہ کے پاس جاتا ہون اگر وہ اجازت دینگے تو پھر آکر مقابلہ
کرونگا بس اُسیوقت لشکر مین سامان سفر ہونے لگا تھوڑے عرصے مین کل لشکر تیار ہوگیا آفاق مع اپنی
زوجہ اور لشکر کے اور مع اُس لشکر کے جو کہ حریک وغیرہ کا تھا بعد قتل ہونے حریک وغیرہ کے
آفاق کے سب تابع حکم ہوے تھے اُس مقام سے کوچ کر گیا طرف سمندر یہ کے یہ تو اُدھر جاتا ہی
یہان جب برق کو چوبدار اُس مقام پر پہونچا گئے جب برق نے دیکھا کہ چوبدار چلے گئے اُسنے اُس
روپیہ کو ایک غار مین لیجا کر دفن کیا اور خود لشکر آفاق مین آیا چونکہ اسکو معلوم تھا کہ خواجہ آفاق
بنے ہوے ہین باطمینان تمام دن بھر لشکر مین رہا کہ شاید کوئی اُفتاد خواجہ پر نہ پڑے جب رات ہوگئی یہ اُس
غار پر آکر بیٹھ رہا یہانتک کے خواجہ آفاق کو رہا کرکے اُس صحرا مین آئے برق کو اُس عالم شب مین تلاش
کیا وہ نہ ملا خواجہ کو خوف ہوا کہ برق روپیہ لیکر بھاگ گیا رات بھر اس خفقان مین نیند نہ آئی صبح کو اُسکی
تلاش مین چلے خواجہ نے دیکھا کہ ایک ساحر ایک غار پر بیٹھا ہوا ہی یہ اُسکی طرف چلے اُدھر برق نے خواجہ
کو پہچان لیا گو کہ یہ بھی صورت بدلے ہوے تھے مگر برق پہچان گیا جب خواجہ قریب پہونچے برق نے جھک کر
سلام کیا اور عرض کیا کہ اُستاد آپکی امانت موجود ہی بس خواجہ نے برق کو پہچانا برق نے سب روپیہ خواجہ

کے سپرد کیا خواجہ نے اسکو جانچکر نذر زنبیل کیا اسکے بعد خواجہ و چالاک و برق وغیرہ طرف لشکر کے روانہ ہوے چونکہ چالاک بھی آگیا تھا جب چالاک آیا تو خواجہ نے کہا کہ ای چالاک وہ روپیہ لائیے جو کہ دس روپیہ ملے تھے چالاک نے کہا کہ حاضر ہین بس وہ روپیہ نکالکر دیے خواجہ نے وہ بھی لے لیے تھے سب لیکر خواجہ مع ان دونون عیارون کے لشکر کی طرف آئے یہانتک کہ داخل لشکر ہوے اسوقت پہونچے تھے کہ آفاق لشکر لیکر کوچ کر گیا تھا یہان دربار جمع تھا بادشاہ و صاحبقران دربار مین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ آج صبح کو جو آفاق اٹھکر دربار مین آیا اسنے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو وہ کل لشکر کو لیکر طرف سمندریہ کے چلا گیا ہی وہ اب مقابلہ نہ کریگا یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ نہ معلوم کیا سبب ہوا جو لشکر لیکر آفاق کوچ کر گیا ہرکارون نے عرض کیا کہ ہمکو نہ معلوم ہوا یہ ہی ذکر ہو رہا تھا کہ خواجہ و چالاک و برق آکر پہونچے خواجہ سلام کر کے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور سب عیار اپنی خشتون پر کھڑے ہوے کہ صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ ابھی ہرکارے خبر لائے ہین کہ آفاق لشکر لیکر یہان سے کوچ کر گیا اسکا کیا سبب ہوا خواجہ مسکرائے اور عرض کیا کہ کیا معلوم کوئی سبب ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی سبب بظاہر تو معلوم نہین ہوتا ہی جو کوئی یہ خبر دریافت کر کے ہمکو خبر دے ہم اسکو انعام دینگے خواجہ نے عرض کیا کہ کیا انعام مین عنایت فرمائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ ایک ہزار روپیہ دونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ نے عرض کیا کہ اگر کسی نے کوئی کام کیا ہو اسکا بھی انعام دیجیئے گا صاحبقران نے فرمایا کہ اگر اسنے کام انعام پانے کا کیا ہوگا تو ضرور انعام دیا جائیگا یہ جب صاحبقران نے فرمایا اسوقت خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے کارروائی کر کے اسکو یہان سے روانہ کیا کیونکہ آپنے فرمایا تھا کہ افسوس یہ مرد با مروت ہی مفت مین قتل ہوگا اس سبب سے مین نے جا کر اسپر عیاری کی اسکو گرفتار کر لیا کل عیاری بیان کی اپنا اسکو صحرا مین لیجا کر قتل پر آمادہ ہونا بیان کیا اسکا اقرار کرنا عرض کیا اور عرض کیا کہ یہ سبب ہی اسکے کوچ کر جانے کا اس عیاری اور کارنمایان کا خرچہ اور انعام مرحمت فرمائیے اور ایک ہزار جو کہ آپنے اقرار کیا تھا عنایت ہو بس صاحبقران نے یہ سنکے حکم فرمایا کہ خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ لاکر دیا جائے اسیوقت لاکر پانچ ہزار روپیہ کے توڑے خزانچی نے حاضر کیے خواجہ نے صاحبقران کو سلام کر کے لے لیے اور نذر زنبیل کیے بادشاہ نے خواجہ کو اس عیاری کے صلہ مین خلعت گران قیمت مرحمت فرمایا ہر ایک سردار نے اپنی لیاقت کے موافق دیا بلکہ صرنج نے بہت کچھ دیا عیارون یعنی چالاک و برق کو بھی ملا خواجہ نے یہ کہکر لے لیا کہ لاؤ میرے پاس رکھوا دو تم صرف کر ڈالو گے اسکے بعد پھر پیسہ پیسہ کو محتاج ہوگے انھون نے بھی ناچار ہو کر دیا وہ نذر زنبیل ہوگیا یہان تو دربار آراستہ ہی

اب حال سمندریہ کا قلمبند ہوتا ہی

راوی تحریر کرتا ہی کہ جب سمندر شاہ یہان سے واپس ہو کر شہر مین پہونچا تھا اسدن تو دربار نہ کیا بلکہ سب کو رخصت کر کے داخل محل ہوا صبح کو دربار کیا سب حاضر دربار ہوے سمندر شاہ نے اپنے استاد سے کہا کہ ای استاد اب سحر و ساحری کے مقابلے ہونگے کیونکہ لشکر اسلام مین جو ساحر آگئے ہین اول تو کوکبہ شریک ہوئی ہی اسنے مقابلہ کیا وہ بھی ساحرہ زبردست ہی کوکب کوہ کی مالک ہی وہان کے ساحر بھی زبردست ہوتے ہین آپنے ملاحظہ فرمایا تھا کہ اسنے کیونکر جبرک کو قتل کیا تھا لشکر مین تلاطم ڈالدیا تھا اریک بھی اسکے ہاتھ سے قتل ہوا جبرک نے مکاری سے مقابلہ کیا جو ساحر اسنے بیہوش و زخمی کیے تھا کہ جمشیدی اڑا کر گئے مین نے دیکھا تھا آپنے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا عشاق نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور ہی مگر وہ لوگ ہمسے کیا مقابلہ کر سکتے ہین آپ اس امر سے فرماتے ہین کہ انکے لشکر مین جو شہزادہ طلسم فیروزیہ

آگیا ہی انکا سحر یہان کارگر نہوگا آفاق کے مقابلے مین دیکھ لیا سمندر نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہی کہ وہ لوگ کچھ
کر نہین سکتے ہین مگر ایک زمانہ تو مقابلے مین بسر ہوگا عشاق نے جواب دیا کہ دیکھا جائیگا اطراف وجوانب کے
بادشاہ اور حاکم آکر مقابلہ کرینگے آپکے مقابلے کی نوبت بھی نہ آئے گی کوئی نہ کوئی ضرور ظفر حاصل کرے گا
بلکہ آفاق ہی فتح کرکے اس لڑائی کو آئے گا سمندر نے کہا مجکو تو اسکا یقین نہین ہی خداوند ایسا کرین یہان
دربار مین یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ہرکارے حاضر ہوے دعا دیکر عرض کیا کہ ہم غلام طرف مغرب کے شہر سے
نکلکر گئے تھے ہمنے دیکھا کہ ایک لشکر ساحرونکا اترا ہوا ہی بڑی دور تک خیمے وغیرہ برپا ہین ہم اس لشکر مین جو گئے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر براے کمک حضور آتا ہی اب ہمنے دریافت کیا کہ اس لشکر کا افسر وحاکم
کون ہی تو معلوم ہوا کہ ملکہ زعفران بنفشہ پوش وملکہ چندر رتن وماہ رتن جادو واس لشکر کی افسر ہین ہم یہ خبر
دریافت کرکے حاضر خدمت ہوے کہ آپکو آگاہ کرین کہ یہ لوگ آتے ہین یہ جو ہرکارون نے خبر دی بس اسوقت
سمندر شاہ نے حکم دیا کہ ہمارے چند سردار براے استقبال جائین چنانچہ سرداران سمندر شاہ اسیوقت
ہمراہ ان ہرکارون کے روانہ ہوے ادھر سے وہ مع اپنے افسرون کے طرف شہر کے چلین تھین کہ چلکر سمندر شاہ
سے ملاقات کرین اور جو وہ حکم دین اسکو بجا لائین جب یہ سب تخت سحر پر سوار ادھر سے آتی تھین یہ ادھر سے جاتے
تھے کہ سرداران سمندر سے یہ ہرکارون نے کہا کہ وہ سامنے سب چلے آتے ہین ان لوگون نے بڑھکر ملاقات کی مزاج پرسی
کی اسکے بعد انکو ہمراہ لیکر دربار مین آئے ان سب نے سمندر کو مجرا کیا سمندر نے کرسی مرحمت کی وہ سب اسپر بیٹھین
کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ مواج شاہ وگرداب شاہ وحباب شاہ وسیلاب شاہ بھی مع
لشکر کے تشریف لائے ہین وہ بھی حاضر دربار ہوتے ہین انکے استقبال کو بھی سردار گئے اور استقبال کرکے
لائے انھون نے بھی مجرا کیا وہ بھی بموجب اشارہ سمندر شاہ کرسیون پر بیٹھے کہ سمندر نے سب سے پوچھا کہ آپ
لوگونکا مزاج تو اچھا ہی انھون نے جواب دیا کہ آپکی ترقی دولت کے خواستگار ہین دعا کرتے ہین آپکی پرورش سے زندہ
ہین اسکے بعد انھون نے پوچھا کہ حضور نے ہمکو کیون یاد فرمایا ہی تب سمندر نے شملاق کہ جسکو گرداب بھی کہتے ہین
اور وزیر بردست جب ہی اشارہ کیا کہ تم سب حال بیان کرو اسنے اول سے آخر تک حال بیان کیا اور کہا کہ آفاق
مقابلے مین فروکش ہین انھون نے عرض کیا کہ مجکو کیا حکم ہوتا ہی سمندر نے حکم دیا کہ آپ سب صاحب لشکر لیکر شریک
آفاق ہوون یہ نہ خیال اپنے دل مین فرمائین کہ بادشاہ نے ہمکو قیام نہ کرنے دیا فوراً روانہ
کردیا اسکا سبب یہ ہی کہ آفاق زخمی ہوچکا ہی یہ تو آپنے سنا ہی بس ایسی حالت مین آپ لوگونکا جانا مناسب
ہی جب آپ لوگ لڑائی فتح کرکے تشریف لائینگے تو مین آپکی دعوت کرونگا انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ آپکے تابع حکم ہین
یہ ہم کیون خیال کرنے لگے بلکہ عین ہماری سعادت ہی کہ ہم آپکے بموجب فرمان کے آپکی کمک کرین کیونکہ آپکو یہ تو
خیال ہوا کہ فلان فلان ہمارے دوست ہین اور ہمارے باج گذار ہین ہم تو اپنے کو آپکا ایک ادنے خادم تصور
کرتے ہین بس یہ جو انھون نے عرض کیا سمندر نے ان سب کو خلعت دیکر رخصت کیا وہ سب اسیوقت دربار سے
اٹھکر لشکر مین آئے تھے اور اپنا لشکر لیکر ایک طرف وہ تینون جادوگرنیان کو چارون بادشاہ انکے ہمراہ قریب سات آٹھ لاکھ کے
لشکر نقارہ دانہ ہوے یہان دربار آراستہ تھا تحریر ہوچکا ہی آفاق کا ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لشکر لیکر چلا گیا ہی خواجہ وغیرہ خلعت پاچکے
تھے سب بیٹھے ہوے تھے کہ بادشاہ نے حکم فرمایا بارگاہ کے پردے اٹھا دیئے جائین بس بارگاہ کے پردے اٹھ گئے تھے
تمام صحرا اور مقام نبرد نگاہ لشکر حریف اور مقام مقابلہ سب پیش نگاہ والا تھا کہ ایک مرتبہ دو طرف سے ابر پیدا ہوا
وہ ابر آکر قریب اس مقام کے شق ہوا جہان لشکر ساحران وحریف فروکش ہوا تھا اور اس ابر سے سپاہ ساحران ظاہر ہوئی
بس لشکر زمین پر اترا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے کیونکہ قبل سے یہ لشکر آگیا تھا ابھی افسر نہ آئے تھے کہ وہ تینون ساحرہ بھی

مع لشکر کے وہ جو دوسرا ابر تھا پیدا ہوئین اُس سے اُنھون نے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر فرو کش ہی دوسرے لشکر کا نام تک نہین
ہی ان ساحرون نے اپنے لوگون کو طلب کیا جو کہ قبل سے خیمے وغیرہ لیکر آئے تھے اور دریافت کیا کہ کیا یہ جو لشکر فرو کش ہی آفاق
کا ہی اور تمنے بدون دریافت اُسکو لشکر حریف تصور کر کے خیمے اُسکے مقابل برپا کر دیے اُنھون نے عرض کیا کہ نہ ہمکو یہ معلوم
ہی کہ یہ لشکر آفاق کا ہی نہ ہمنے لشکر حریف خیال کیا ہمنے ایک لشکر فرو کش دیکھا بس ہمنے مقابل خیمے برپا کیے
اس خیال سے کہ شاید یہ لوگ منع کرین کہ ہمارے لشکر مین نہ آؤ آپ دریافت کر لین کہ یہ لشکر آفاق ہی یا لشکر حریف
انھین سے چندر تن جادو نے ماہ تن سے کہا کہ ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ لشکر اسلام آفاق شاہ سے شکست کھاکر
فرار کر گیا یہ لشکر آفاق کا ہی کسی کو روانہ کر کے دریافت کرو بس اُسیوقت ماہ تن نے ہرکارون کو حکم دیا کہ خبر لاؤ
کہ یہ لشکر کس کا ہی اور اپنے کارندون کو حکم دیا کہ ابھی خیمہ وغیرہ نہ برپا کرو جب ہم حکم دین اُسوقت برپا کرنا ملکہ زعفران
بنفشہ پوش جادو نے ان دونون سے کہا کہ ہمکو تو یہ لشکر حریف معلوم ہوتا ہی کیونکہ اس لشکر کے علم مثل لشکر
ساحران کے نہین ہین بلکہ اُنکے علمون کے پھریرے رنگ برنگ کے ہین ہم لوگون کے پھریرے سیاہ ہوتے ہین
اُسنے جواب دیا کہ ذرا دیر مین معلوم ہوا جاتا ہی کیا جلدی ہی وہ ساحرہ خاموش ہو رہی ادھر بادشاہ و اہل بارگاہ
نے جو اُس ابر کو دیکھا تھا تو سب نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کوئی ساحر آتا ہی کہ اُس ابر سے خیمے وغیرہ ظاہر ہوے تھے
برپا ہونے لگے تھے کہ دوسرے ٹکڑے سے ابر کے یہ لشکر ظاہر ہوا بس خواجہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہرکارے
براے خبر روانہ ہون بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو معلوم ہو گیا کہ لشکر ساحران براے مقابلہ آیا ہی یہ معلوم ہونا چاہیے
کہ اسکے افسر کا کیا نام ہی بس خواجہ نے اُسیوقت ہرکارے روانہ کیے وہ ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوے آدھر
ہرکارے لشکر کفار کے لشکر اسلام مین آئے یہ دریافت کر کے کہ یہ لشکر اسلام ہی فوراً واپس گئے یہ بھی معلوم
ہو گیا تھا کہ آفاق بلا سبب لشکر لیکر مقابلے سے چلا گیا ہی بس ہرکارون نے یہ آکر روبرو اُنکے بیان کیا
کہ یہ لشکر اسلام ہی جو کہ فرو کش ہی اور آفاق شاہ لشکر لیکر بلا سبب و بلا وجہ یہان سے طرف
سمندر رہ سکے کوچ کر گئے اُنھون نے مقابلہ سے دست برداری کی یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ ہم مقابلہ کرینگے
اسکا ہمکو خوف نہین ہی کہ لشکر کثیر ہی ہم تو ایک دم مین سب کو خاک سیاہ کر دینگے ہان خیمہ برپا کرو
مقابل مین لشکر اسلام کے خیمے برپا ہونے لگے کچھ تو برپا ہو گئے تھے جو کہ باقی رہ گئے تھے وہ برپا ہونے لگے اُدھر
اُنھون نے لشکر کو اُترنے کا حکم دیا سب اپنی سواریہاے سحر پر سے اُترے چھاؤنی ہو گئی خیمے برپا ہو گئے یہ تینون
ساحرہ اپنے لشکر مین آئین ابھی داخل خیمہ ہوئین تھین کہ صحرا سے گرد اُڑی حباب شاہ وغیرہ مع لشکر کے آکر
پہونچا ان لشکرون کو دیکھا اور جو لشکر کہ ماہ تن وغیرہ کا تھا اُسکی طرف رخ کیا کیونکہ چندر تن وغیرہ گرد کو دیکھکر
کنارے لشکر کے آکر کھڑی ہوئین تھین اُنھون نے اُنکو دیکھکر خیال کر لیا کہ یہ ہمارا لشکر ہی اور وہ جو مقابل مین ہی
وہ لشکر اسلام ہی بس یہ چارون بادشاہ بھی اُسی طرف آکر اُترے اُنکے بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے اُنکا بھی لشکر
اُترا بڑی گھما گھمی ہو گئی پھر لشکر آکر فرو کش جو ہوے تو صحرا آباد ہو گیا وہ جو ہرکارے لشکر اسلام کے
خبر کو آئے تھے یہ حال دریافت کر کے اپنے لشکر مین آئے اُدھر جب گرد اُڑی تھی بادشاہ نے فرمایا تھا
کہ اور لشکر آیا ہی کہ یہ لشکر پیدا ہوا اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ ایکی مرتبہ تو بہت سے کمک کرنے والے
سمندر کے آ گئے اور اُسنے ایک مرتبہ سب کو یہان بھیجدیا کہ جاکر مقابلہ کرو یہ سب طلسم شمشیر اجل ہین بادشاہ نے فرمایا
کہ ضرور خواجہ نے عرض کیا کہ اور ہرکارے روانہ کرون کہ خبر لائین کہ یہ کون لشکر آیا ہی جواب مین بادشاہ و
صاحبقران نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہی وہ ہی ہرکارے یہ بھی خبر دریافت کرینگے کیونکہ دونون لشکر ایک ہو گئے
ہین خواجہ نے عرض کیا یہ تو ضرور ہی کہ وہ ہرکارے خبر لیکر آئینگے اگر یہی مرضی حضور ہی تو مین کسی کو نہ روانہ کرونگا

اسنے عرصے مین وہ ہرکارے حاضر دربار ہوے انھون نے عرض کیا کہ پہلے جو لشکر آیا تھا وہ ساحرونکا ہی انکی حاکم و افسر ملکہ زعفران و ملکہ چندر رتن و ماہ تن جادو وہین اور یہ جو لشکر آیا ہی دوسری مرتبہ انکے حاکم و افسر گرداب شاہ و سیلاب شاہ وغیرہ ہین چار دون نام ہرکارون نے لیے یہ غیر ساحرونکا لشکر ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کسقدر ہوگا انھون نے عرض کیا کہ دونون لشکر قریب آٹھ لاکھ کے ہونگے بادشاہ نے جوابدیا کہ کیا اصل و حقیقت ہی ہمارا خدا مالک و مختار ہی راوی کہتا ہی کہ لشکر اُترے سب خیمے وغیرہ برپا ہوے باہم یہ راے ہوئی کہ ایک ہی مقام پر ایک ہی بارگاہ مین دربار ہوا کرے چنانچہ وسط مین دونون لشکرون کے ایک بارگاہ نصب کی گئی بہت بڑی کہ جسمین دونون لشکرون کے افسر و اہل دربار بخوبی بیٹھ سکین وہ مقام دربار کے لیے مقرر کیا گیا جب کہ سب اُس بارگاہ مین آکر بیٹھے دربار کیا چونکہ اُس روز تھکے ہوے تھے بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا اپنے اپنے لشکر مین آئے یہان دربار خاص کیا اُسکے بعد جب رات قریب ہوئی اپنے اپنے خیمے مین آکر سو رہے جب سے یہ لشکر آئے ہین عیار دو ایک اب اُس لشکر مین موجود رہتے ہین یہان بھی بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے مقام پر آئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو یہ حال ہی اُدھر کا حال یعنی آفاق و سمندر شاہ کا سماعت فرمائیے

اُنکے حال مین قلم فرسائی کیجاتی ہے

راوی تحریر کرتا ہی کہ آفاق شاہ جو لشکر کو لیکر یہان سے کوچ کر گیا تو ایک دن اُسنے قریب شہر مہونہ نگر بیرون شہر قیام کیا گو کہ شہر اُس مقام پر سے کہ جہان مقابلہ ہوتا ہی بہت دور نہین ہی کوئی پانچ کوس کا فاصلہ ہی مگر اُسنے قیام کیا دوسرے دن مع اپنی زوجہ کے اور چند سردارون کے داخل شہر ہوا لشکر کو اُسی مقام پر چھوڑا آپ سمندر شاہ کے پاس چلا کہ عذر کرکے اپنے شہر کو چلا جاؤن اس خیال سے چلا اُدھر سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر خبر دی کہ ای بادشاہ نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ آفاق شاہ مقابلہ سے اہل اسلام کے کوچ کرکے مع لشکر چلے آئے ہین لشکر کو بیرون شہر ٹھہرا کر خود مع اپنی زوجہ کے آپکی خدمت مین آتے ہین سمندر کو خبر ہوئی اہل دربار سے کہا کہ میرے خیال مین یہ امر نہ آیا چند سردارون اور عشتاق نے جوابدیا کہ معلوم ہوتا ہی صلح کا پیام آیا ہو وہ لیکر آفاق آیا ہی مگر آفاق کا یون چلا آنا بدون اطلاع ناگوار ہوا کسی کو استقبال کے لیے نہ روانہ کیا خاموش بیٹھا رہا آفاق کو یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور براے استقبال آئیگا جب کوئی نہ آیا اور یہ قریب دربار پہونچ گیا اسکو بھی یہ امر بہت ناگوار ہوا کہ میرے استقبال کو بادشاہ نے کسی کو نہ روانہ کیا مین نے بادشاہ کے عوض خدا پرستون سے مقابلہ کیا مین زخمی ہوا یہ خیال کرکے اپنے دل مین اپنی زوجہ سے اس امر کو بیان کیا اُسنے کہا کہ تمکو بڑی بادشاہ سے محبت ہی اور نمک کا پاس ہی خیال تو کرو کہ کسی نے خبر بھی لی تم آئے کیا خبر تھوڑی ہوگی کہ آفاق آئے ہین بس ایسے ناقدردان کی خدمت مین جانا کیا ضرور ہی اسی مقام پر سے واپس چلو جب وہ سوال کرینگے تو جواب دے لیا جائیگا کوئی ہمکو بادشاہ دیتے نہین ہین نہ ہم اُنکا دیا کھاتے ہین جب کھاتے تھے کھاتے تھے ہم اُسوقت مین اُنکی خیرخواہی کے خواستگار تھے نمک حلالی کا خیال تھا اب کیون خیال کرین آفاق نے یہ تقریر زوجہ کی سنکے انگلی زبان کے نیچے رکھی اور کہا کہ کوئی اپنے ولی نعمت کی طرف ایسا خیال نہین کرتا ہی انکو کیا خبر کہ وہ استقبال کو روانہ کرتے وہ تو یہ جانتے ہونگے کہ آفاق مقابلہ مین اُترا ہوا ہی مین نے جو یہ تم سے کہا صرف تمھارا خیال دریافت کرنے کے خاطر بیان کیا تھا کہ دیکھون تمھارا کیا خیال ہی مینے تمھارا خیال خلاف اپنی مرضی کے پایا اب ایسا کلام زبان پر نہ لانا اس سے کوئی غرض نہین ہی کہ جب نمک کھاتے تھے اُسوقت نمک حلالی ہمکو زیبا تھی اب نہین زیبا ہی جب تک ہم زندہ ہین اُسوقت تک ہمکو زیبا ہی بلکہ کوئی کلمہ ہم اُنکی شان کے

خلاف نہ کہیں ورنہ ضرور ہمپر نمک حرامی کا اطلاق ہوگا اس سے کیا ضرور ہی وہ ضرور ہمارے ولی نعمت اور خداوند
ہین ہمپر انکی اطاعت واجب ہی یہ جو آفاق نے کہا اُسکی زوجہ خاموش ہو رہی ہرکارہ دون نے یہ بھی خبر سمندر شاہ
کے گوش زد کی کہ پہلے آفاق نے اپنی زوجہ سے یہ کہا اُسنے اسکا جواب یہ دیا سمندر کو آفاق کی پہلی تقریر اور
اُسکی زوجہ کا کلام بہت ناگوار ہوا مگر دوسرا جواب جو کہ اُسنے اپنی زوجہ کو دیا تھا سُنکے اُسکی طرف سے جو خیال ہوا تھا برطرف
ہوا مگر کسی کو استقبال کو نہ بھیجا کہ اتنے عرصے مین آفاق داخل دربار ہوا قاعدہ یہ تھا کہ علاوہ بادشاہ کے سب آفاق
کی تعظیم کرتے تھے جب سے عشاق آیا ہی اسکی بھی سب تعظیم کرتے ہین مگر آج بادشاہ نے منع کر دیا ہی کہ کوئی تعظیم کو نہ اُٹھے
سب اُسی طور سے بیٹھے رہے آفاق نے اسکا بھی کچھ خیال نہ کیا مگر اُسکی زوجہ کو یہ امر بھی ناگوار ہوا خاموش چلی آئی
آفاق نے قریب تخت ہوکر سمندر شاہ کو سلام کیا سمندر شاہ نے اسطور سے جواب سلام دیا کہ جیسے کوئی مکھی
اُڑا دیتا ہی آفاق کو اسکا بھی خیال نہوا طریقہ یہ تھا کہ جہان آفاق آیا سمندر شاہ نے فوراً ایک نیم تخت اپنے تخت
کے برابر بچھوا لیا اُسپر وہ اور زوجہ اسکی بیٹھتے تھے اور سردار صف مین سردارون کی آج یہ بھی نہوا بلکہ دو کرسیان
آئین اُسپر حکم ہوا بیٹھنے کا آفاق چونکہ مرد معقول اور با مروت ہی اسنے سلام کیا مع اپنی زوجہ کے کرسی پر بیٹھ گیا
اور سردارون کو کرسیان ملین وہ بھی بیٹھ گئے اسنے کرسی پر بیٹھکر سب اہل دربار سے صاحب سلامت کی یہ سبب
کیا تھا جو اسقدر سمندر ناراض ہوا اور یہ حرکتین کین اول تو بلا اطلاع مقابلہ سے چلا آنا دوسرے اسکی زوجہ کی
تقریر جب آفاق بیٹھ چکا تو شملاق جو وزیر دست چپ ہی گرداب بھی اُسکا نام ہی اوراق سے کہ جسکا دوسرا
نام حباب ہی اور وہ بھی دست چپ کا وزیر ہی یہ دونون نطفہ شیطان ہین ہنسکر کہا کہ کیون بھائی جو جسکی
لیاقت ہوتی ہی اُسپر آتا ہی لاکھ بڑھ جائے مگر پھر جب زمانہ گردش کرتا ہی تو وہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا
ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہی راوی بیان کرتا ہی کہ آفاق کی اس عزت و توقیر سے جو کہ سمندر شاہ کرتا تھا
یہ دونون حسد و رشک کرتے تھے مگر بادشاہ کے خوف سے کچھ کہہ نہ سکتے تھے اسی فکر مین تھے کہ کسی طور سے آفاق کو
دربار مین ذلت ہو گو سب اہل دربار کو یہ رشک و حسد تھا سوائے اخلاق کہ جسکو سہراب جادو
اور اشفاق کہ جسکو مواج جادو کہتے ہین اور یہ دونون وزیر ہین دست راست کے اور بہت
مرد نیک و صاحب مروت ہین انکو آفاق سے حسد نہ تھا اخلاق تو چھوٹا بھائی تھا وہ کیون حسد کرتا
دوسرے اسکا یہ حال تھا کہ ہمیشہ دورے پر رہتا ہی برس دن کے بعد آتا ہی اُسکی بہت عزت کیجاتی ہی
اشفاق بھی کاغذات کے سبب ہر روز حاضر دربار ہوتا ہی مگر تھوڑے عرصے کے لیے یہ مرد نیک ہی
یہ کیون حسد کرتا ہان وہ دونون اور کل اہل دربار کو ان دونون وزیرون سے بھی حسد ہی اور
آفاق سے بھی مگر انکے کام ایسے ہین کہ گویا تمام ممالک انکے سبب سے سمندر کے قبضے مین آ گئے
ہین اگر وہ کوشش کرتے نہ سمندر اتنا بڑا بادشاہ ہوتا یہ آفاق کی کوشش کا نتیجہ تھا اسکے بعد اخلاق
و اشفاق کی کوشش ہی اس سبب سے سمندر انکی عزت کرتا ہی سمندر نے آفاق کو اُس
نمک حلالی اور خیر خواہی کے صلے مین بادشاہ کیا خدمت وزارت سے موقوف کیا مگر اخلاق کو
اُسکے مقام پر ملازم کیا ملک اُسکو بھی دیا اور اشفاق تو آفاق کے ساتھ کا وزیر ہی آفاق کے بھائی
نے بھی مثل آفاق کے نام پیدا کیا اور خیر خواہی کی بس یہ جو ذلت ہوئی آفاق کو سب اہل دربار دل مین
خوش ہوے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا مگر گرداب سے ضبط نہو سکا یہ جو تقریر قبل مین گذری
اتفاق سے اُس زمانہ مین اخلاق و اشفاق حاضر دربار ہوے تھے چونکہ سال ختم ہوا تھا تو
اخلاق سب ملکون کا حال کہنے آیا تھا اور قصد کیا تھا کہ رخصت ہوکر جاؤن کہ سمندر شاہ نے

حکم دیا تھا کہ لشکر اسلام براے مقابلہ آیا ہی لہذا مین نے اور اطراف کے حاکمون کو طلب کیا ہی ایسے وقت مین تم بھی
نہ جاؤ ہمین حاضر رہو شاید ضرورت ہو اس سبب سے وہ بھی دربار مین تھا اور اشفاق سے حکم دیا تھا تم بھی جب تک
ہم دربار کیا کرین حاضر رہا کرو شاید کوئی ضرورت ہو صلاح وغیرہ کرنے کی گو کہ وہ دونون وزیر دست چپ
اور عشاق بہت منہ چڑھے ہوے تھے مگر سمندر رنے انکو بھی روک لیا تھا کہ یہ لوگ بھی خیرخواہ دولت و نمک حلال
ہین انکی بھی راے میرے حق مین بہتر ہوگی پس یہ بھی موجود تھے ان دونون کو یہ امر ناگوار ہوا اور خیال کیا کہ یہ کیا حرکت
بادشاہ نے کی مگر خاموش رنجیدہ ہوکر اپنے مقام پر سر جھکا کر بیٹھ رہے بلکہ اُن دونونکا یہ کلام کرنا بھی ناگوار ہوا
قصد کیا کہ جواب دین مگر بپاس بادشاہ جواب نہ دیا اور یہ خیال اپنے دلمین کیا کہ آفاق خود جواب دینگے خلاصہ
یہ کہ جب اُن دونون نے یون باہم تقریر کی یہ تقریر آفاق کو بھی ناگوار ہوئی خصوصاً اُسکی زوجہ کو قصد اُسنے
کیا تھا کہ جواب دون کہ آفاق نے اُسکا منشاء سمجھ لیا اشارے سے منع کیا اور خود بھی اُنکی بات کا تو کچھ
جواب نہ دیا سمندر رشاہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مجکو یہ امر نہ ثابت ہوا کہ یہ جو آج میرے اوپر عتاب
ہی اسکا کیا سبب ہی جو کہ باعث میری بے عزتی کا ہوا اور جو کہ آج تک کبھی میرے لیے نہوا تھا
جسپر لوگ میرے اوپر طعن کرتے ہین اپنے دن بھول گئے ہین کہ یہ مرتبے ہمارے صدقے مین نصیب
ہوے ہین اگر ہم نہ کوشش کرتے نہ یہ مرتبے ملتے زمانہ احسان فراموش ہی کوئی کیا کرے مین اس
بے عزتی کو بھی اپنی عزت تصور کرتا ہون گو اسوقت بعض اشخاص کی نظر مین حقیر ہوا ہون پس میرے اوپر
یہ امر ظاہر ہونا ضرور ہی کہ کیا سبب ہی جو بادشاہ اسقدر ناراض ہین یہ جو تقریر آفاق نے کی اُسپر
سمندر رنے برہم ہوکر یہ جواب دیا کہ مین نہین خیال کرتا ہون اور میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہی کہ تم کیون
میری بدون اطلاع مقابلہ سے اہل اسلام کے لشکر لیکر چلے آئے اور کسواسطے عدول حکمی پر کمر باندھی یہ امر
تمنے کس بھروسے پر کیا اور تمھاری زوجہ نے یہ تقریر کس بنا پر کی جو کہ میرے عتاب کا باعث ہی پس معلوم ہوا
کہ مین جو تمھاری عزت و توقیر کرتا تھا تو تمنے یہ خیال کیا کہ مین کسی دباؤ سے کرتا تھا اور کوئی مجکو تمھارا خوف تھا جو ایسا
کرتا یہ امر نہین ہی بلکہ تمھاری لیاقت اور شرافت کے سبب سے اور تمھاری نمک حلالی و خیرخواہی کے جہت سے پس تمکو
اسکا غرور ہوا تمنے خودسری پر کمر کسی اور سرتابی کرنی شروع کی ہمارے حریف کے مقابلے سے لشکر لیکر چلے آئے یہ نہ خیال کیا
کہ یہ امر بادشاہ کے خلاف ہوگا اور وہ جو سوال کرے گا تو کیا جواب دینگے ہمکو اطلاع کی ہوتی ہمسے راے لی ہوتی
جو ہم حکم دیتے اُسپر عمل کیا ہوتا نہ کہ جو اپنی راے مین آیا وہ کیا اور جو بی بی نے کہا وہ کیا یہ بی بی تمکو بہت خراب
کرے گی ثابت ہوا کہ تم اسی کی راے سے لشکر لیکر چلے آئے ہو کیونکہ جو تقریر اسنے تمسے راہ مین کی ہی اُس سے اسکی سرکشی
و عدول حکمی ثابت ہوتی ہی یہ تمکو اس امر کی سزا دی گئی ہی یہ جو جواب سمندر رنے دیا آفاق کی زوجہ نے قصد کیا تھا
کہ مین جواب دون مگر آفاق نے منع کیا اشارے سے اور کہا کہ مجکو سبب عتاب معلوم ہوا خیال کرنے کا مقام
ہی کہ اگر مجکو عدول حکمی و سرتابی منظور ہوتی تو مین نامے کے پہونچتے ہی کیون حاضر خدمت ہوتا اور کیون فوراً
بموجب حکم عالی براے مقابلہ جاتا گو میری شان کے خلاف تھا کہ مین ایسے لوگون کے مقابلہ کو جاتا جو کہ غیر ساحر تھے مگر مین نے
عذر کرنا سبب سرتابی کا خیال کیا فوراً چلا گیا مین نے غرور پر کمر نہین کسی ہی نہ مین نے اپنی زوجہ کے کہنے پر
عمل کیا ہی یہ جو تقریر آپنے اسکی سنی ضرور اُسنے کی تھی کیونکہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین اس
تقریر کا سبب یہ تھا کہ جب مین حاضر ہوتا تھا تو سردار میرے استقبال کو جاتے تھے آج جو استقبال
کو نہ گئے تو اُسکو خیال ہوا اُسنے خلاف عقل تقریر کی اُسکا جو جواب مین نے اُسکو دیا وہ بھی
سمع مبارک سے گذرا ہوگا جسنے وہ تقریر بیان کی ہوگی اُسنے جواب بھی بیان کیا ہوگا پس اس امر کا خیال کرنا کہ یہ

سر تابی اور عدم دل حلمی پر اطلاق کرنا آپ ایسے شاہون کے نزدیک بالکل خلاف ہی ایسے خیر خواہون سے جو کہ اپنی جان کو
جان نہ خیال کرین بلکہ اپنی جان کو بادشاہ پر تصدق کرنے کو حیات ابدی تصور کرین آپ کو لازم تھا کہ پہلے مجھ سے چلے آنے کا
سبب دریافت فرمایا ہوتا اُسکے بعد عتاب کیا ہوتا نہ یہ کہ بغیر دریافت فرمائے عتاب کیا مجھے اسکا بھی کچھ خیال نہین ہی کہ آپ
نے عتاب فرمایا بلکہ یہ بھی میری عزت افزائی ہوئی اگر اس سے زیادہ میرے ساتھ سلوک کیا جاتا تو وہ بھی کم تھا کیونکہ مین خیال کرتا
ہون کہ بادشاہون کا طریقہ یہ ہی کہ انکا ہر وقت ایک طور پر مزاج نہین رہتا ہی بقول شخصے گاہے بسلامے برنجند و گاہے
بدشنامے خلعت دہند پس میرے حق مین یہی عتاب باعث میری عزت کا تھا بلکہ وہ مہربانی ذلت تھی مین خیال کرتا ہون
کہ یہ لوگ جو میرے اوپر اسوقت چشمک کرتے ہین بیکار ہے کبھی انکے لیے بھی یہی انجام ہوگا مجکو تو اسکا غم نہین ہی کیونکہ
جو مین ہون سو ہون بقول کسے چاند پر خاک ڈالنے سے اسپر نہین پڑتی بلکہ اپنے مُنھ پر گرتی ہی یہی لوگ ذلیل ہوے
اور ہونگے مین تو بالکل ذلیل نہین ہوا یہ جو آفاق نے کہا سمندر کو بہت گران گذرا سبب یہ ہی کہ جب آدمی کے ادبار کا
زمانہ آتا ہی تو جو دوست ہوتے ہین اُنکو بھی اپنا دشمن بناتا ہی جو لایق ہوتے ہین اُن سے دشمنی پیدا کرتا ہی اور جو
خیر خواہ ہوتے ہین اُنکو بدخواہ خیال کرتا ہی بلکہ اُنکا کہنا اور نصیحت کرنا ناگوار ہوتا ہی اور جو بدراہی کی صلاح دیتے
ہین اور ہان مین ہان ملاتے ہین اُن سے خوش ہوتا ہی چونکہ سمندر کے ادبار کا زمانہ آیا ہی اور اسکا جہاز عمر اجل کے
سمندر مین غرق ہونے والا ہی اور طوفان موت آنے والا ہی گرداب فنا مین اسکی کشتی حیات تباہ ہونے والی ہی
اور مثل حباب آب کے اسکا اقبال جانے والا ہی اس سبب سے سب دوستون کو اپنا دشمن تصور کرتا ہی اور
اُنکی طرف سے خیال بد اور دشمنی رکھتا ہی آفاق ایسے محب صادق کے ساتھ یہ حرکت ناشایستہ جو کہ بالکل
خلاف عقل کرنا یہ ہی دکھاتا ہی کہ اسکا اقبال جانے والا ہی آفتاب اوج اور کوکب بختیاری آسمان ادبار مین غروب
ہونے والے ہین سمندر کی اس حرکت سے جو کہ آفاق کے ساتھ کی اور آیندہ کرے گا ہر ذی عزت اور صاحب
غیرت کو خیال ہوا اور ہوگا کہ اسکی رفاقت ترک کرو ورنہ یہی دن ہم کو بھی نصیب ہوگا اور اسکا انجام آیندہ بد معلوم ہوگا بس
آفاق کے اس جواب سے سمندر کو بہت غصہ آیا اور برہم ہو کر کہا کہ معلوم ہوا کہ آپ بہت چرب زبان ہین اس سے
کوئی حصول نہین ہان وہ سبب تو آپ بیان کرین کہ جس سبب سے آپ لشکر سے کر چلے آئے ہین آفاق نے
جواب دیا کہ مین عرض کرتا ہون مین نے اپنے امکان بھر تو کبھی چرب زبانی آجتک آپ سے نہین کی نہ آپ کے روبرو
سواے عجز و انکسار کے کوئی خلاف کلمہ زبان پر لایا سمندر نے کہا کہ پھر تم وہی تقریر فضول کرتے ہو اصل مطلب اپنا
بیان کرو تاکہ مین بھی تو آگاہ ہون اور خیال کرون کہ تم خیر خواہی سے چلے آئے ہو اور تقریر فضول سے بیکار دماغ پریشان
کرتا ہی اس سے کوئی مطلب نہین ہی یہ جو سمندر نے کہا آفاق نے عرض کیا کہ اے بادشاہ آپ یہ نہ خیال فرمائیگا
کہ مین بسبب خوف جان یا آپ کی عدول حکمی کے سبب یا کسی اور سبب سے چلا آیا ہون بلکہ اپنی زبان کی پابندی
اور آپ کی خیر اندیشی کے سبب سے چلا آیا ہون میری یہ مرضی ہی کہ آپ ذرا میری طرف متوجہ ہو کر سماعت فرمائین
تو مین عرض کرون کہ میرے چلے آنے کا کیا سبب ہوا سمندر نے کہا کہ مین سُن رہا ہون آپ فرمائین یہ تو بخوبی
مجھے ثابت ہی کہ آپ اپنی زوجہ کے کہنے سے چلے آئے ہین اتنے عرصہ مین کوئی فقرہ سوچ لیا ہوگا اُسکو بیان
کروگے راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کو اسکی بی بی سے عداوت تھی اور عداوت کا سبب یہ تھا کہ قبل ازین سمندر
نے اس سے خواہش کی تھی کہ تو میرے ساتھ عقد کر لے اپنے شوہر کو ترک کر اُسنے انکار کیا تھا سمندر نے لاکھ
لاکھ کوشش کی مگر اُس نے قبول نہ کیا بلکہ آفاق کو اس امر سے آگاہ کیا تھا اور آفاق نے بھی جواب دیا تھا
کہ بادشاہ نے کبھی ایسا پیام نہ دیا ہوگا یہ کسی درمیانی کی کارروائی ہی اُس دن سے سمندر کو اس عورت
سے عداوت اور بغض ہی اور آفاق کی بظاہر تو عزت کرتا ہی مگر باطن مین یہ خیال ہی کہ کسی طور سے آفاق

ذلت دون اور کسی طرح یہ قتل ہو بلکہ اکثر اپنے دل مین یہ خیال کرتا ہی کہ جب تک آفاق زندہ ہی اُسوقت تک یہ عورت مجھکو نہ قبول کرے گی اور تو نے آفاق کو بادشاہ کرکے اپنے حق مین بُرا کیا اس نے آفاق کو اُس ملک کا بادشاہ کیا تھا کہ جہان ہمیشہ غنیم کی چڑھائی رہتی ہی اس خیال سے کہ کسی نہ کسی مقابلہ مین قتل ہوگا اُسوقت تیرا قابو اِس عورت پر ہوگا مگر آفاق نے وہان ایسے طور سے حکومت کی کہ سب سرکش دب گئے اور اُس ملک کی بڑی آمدنی ہوئی یہ امر بھی سمندر رہ کے خلاف ہوا تھا مگر ایسی حالت مین بدون کسی الزام کے اُسکو ذلت دینا خلاف عقل خیال کرتا تھا ہر وقت اسی فکر مین رہتا تھا کہ کوئی پہلو ملے تو اسکو ذلت دون اسی سبب سے اس نے اسکو اہل اسلام کے مقابلہ کو روانہ کیا تھا کہ ضرور یہ قتل ہوگا پس جلانا اسکا اُسکو بہت ناگوار ہوا اور عداوت دیرینہ کے سبب سے اس طور سے پیش آیا چنانچہ جب سمندر رہ نے وہ تقریر مذکور بصدد آفاق سے کی اُسکے جواب مین آفاق نے کہا کہ جب آپ کو میری طرف سے یہ گمان ہی کہ مین فقرہ کرونگا تو میرا اصل حال بھی بیان کرنا بیکار ہی کیونکہ آپ اُسکو بھی فقرہ خیال کرینگے پس میرے لیے یہ امر بہتر ہی کہ مین نہ بیان کرون اور اب مین ترک دنیا کرون اور اپنی زوجہ کو ہمراہ لیکر صحرا کو چلا جاؤن کیونکہ جب آپ ایسا بادشاہ میرا سرپرست میری بات کو خلاف تصور کرے تو بات کہنا بیکار ہی سمندر رہ نے کہا کہ مجھکو مین بدون اُس امر کے دریافت کیے اور بدون عدول حکمی کے سزا دیے بغیر نہ جانے دونگا مین سن تو لون کہ تم نے کس سبب سے میرے حکم کے خلاف کیا ہے وہ فقرہ ہو جاتا ہے اصل امر ہو میرے عدل کے خلاف ہی کہ مین اُسکو سزا نہ دون جو عدول حکمی کرے میرے طریقے سے تم بخوبی واقف ہو کہ جس بات کی مجھکو ضد ہوئی ہی بدون اُسکو کیے مین دست بردار نہین ہوتا ہون پس بیان کرو اگر اپنی آبرو چاہتے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ یہان سے بعزت جاؤن اور جان بچے یہ جو سمندر رہ نے کہا سب اہل دربار کو حیرت ہوئی خصوصاً اخلاق و اشفاق و گلاب وغیرہ کو جو کہ صاحبان عزت تھے نہایت عبرت و خوف پیدا ہوا مگر آفاق کی زوجہ کو سنکے اسکی تاب نہ آئی چہرہ مثل آفتاب صبح کے سُرخ ہوگیا جب آفتاب طلوع ہوتا ہی تو سرخ ہوتا ہی دونون ابروے خمدار مثل شمشیر بران کے خمیدہ ہوگئین اور مژگان مثل ناوک دلدوز کے راست ہوگئین زلفین بل کھانے لگین سمندر رہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ای بادشاہ اب ذلت کی حد ہوگئی ہم لوگ صاحب عزت ہین ہمکو اس قدر ذلت بہت ہی آپ نہین خیال کرتے ہین کہ میرا شوہر کس قدر عجز کرتا ہی اُسپر آپ کچھ خیال نہین فرماتے ہین اور سواے غصہ کے دوسری بات نہین ہی کون ایسی تقصیر ہوئی ہی کہ جسکی بابت یہ عقاب و عتاب ہی اول تو اصل مطلب دریافت نہ کیا اور یہ عتاب نازل ہوا اُسپر عجز کیا گو عجز کرنے کا موقع نہ تھا مگر پاس نمک سے عجز کیا مگر اب مجکو تاب نہین ہی نہ ذلت کی برداشت ہی نہ سخنان نامناسب کے سُننے کی قلب کو طاقت ہی میرے شوہر کو ان سب امرون کی تاب ہی مجکو تاب نہین ہی مین جواب دیتی ہون صاف صاف امر یہ ہی کہ اِس دربار مین تو کوئی ایسا نہین نظر آتا ہی جو ہم شوہر و زوجہ کو سزا دے سکے ہم جب تک پاس کرتے ہین جو چاہے سو کہہ لے ہم برداشت کرینگے یہ جو آپ نے کہا کہ اگر ذلت نہین چاہتے ہو اور عزت چاہتے ہو تو بیان کرو اور اپنی جان بچاؤ پس کوئی ہماری جان نہین لے سکتا ہی نہ کوئی ہم سے مقابلہ کر سکتا ہی یہ تو دیوانے ہین کہ جو یہ عجز کرتے ہین مین کبھی عجز نہ کرتی کوئی کیا ہم سے مقابلہ کرے گا یہ جو آفاق نے دیکھا کہ ملکہ کو تاب نہ رہی اور جواب سخت دیا اور بادشاہ کا رنگ بدل گیا چہرے پر غصہ آگیا آفاق نے اپنی زوجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ تجھکو توقع بولنے کا نہین ہی تم بیکار جواب دیتی ہو ہم نے نمک کھایا ہی ہم ضرور عجز کرینگے ہم بادشاہ کو راضی کر لینگے سمندر رہ نے جو زوجہ آفاق کی تقریر سنی برہم ہوکر جواب دیا کہ او عورت یہ سارا فساد تیری ذات سے ہی تو ہی

نے آفاق کو بہکا کر مقابلہ سے انکار کرا دیا اور وہ چلا آیا پہلے تو نے یہ کہا کہ تمام خبرین پہونچین کہ دریاے سبز رنگ برباد ہوا
سنجر ان قتل ہوئی ماہیان قتل ہوئی آفتاب کے قتل کی خبر پہونچی لشکر اسلام لشکر کشی کرتا چلا آیا بہت سے ملک فتح
مین کر لیے سب سے آگاہی ہوئی مگر تم نے اپنے مقام سے حرکت نہ کی اسی طور سے اپنے مقام پر بیٹھے رہے مین جانتا
ہون کہ اگر آفاق نے قصد بھی کیا ہوگا تو تو نے منع کیا ہوگا ہم پر یہ الزام گذرے اور خبر نہ لی یہ ممکن نہین ہے کہ
ان امرون سے تم خبردار نہ ہو صرف تم نے اس خیال سے کہ کون جا کر اپنے کو عذاب مین مبتلا کرے جب بادشاہ
خبر دینگے اُسوقت یہ عذر کر لیا جائیگا کہ ہم کو خبر نہ تھی جب آپ نے طلب کیا ہم فوراً حاضر ہو گئے پس اس خیال سے
تم آئے اور پھر نمک حلالی کا دعوی کیا جاتا ہے یہی نمک حلالی اور خیرخواہی ہے کہ اپنے ولی نعمت پر ایک مصیبت
پڑے اور ہم اُس سے آگاہ ہون اور پھر پہلو تہی کرین بہت برا خیال مجکو اسکا تھا گو میرے ذہن مین آیا تھا کہ جب
تم میری تحریر کی بموجب آتے تھے مین تمھیں اُسی وقت سزا دیتا مگر مین نے پاس کیا کہ یہ برسون کے نمک خوار اور خیراندیش
ہین ہم لوگ صاحب عدل ہین اتنی سی بات پر خیال کرنا ہم کو زیبا نہین ہے اُسپر یہ خطا کی آخر کہان تک درگذر کی جاے
آج اُسکا عوض لیا گیا بس اس حجت و تقریر سے کچھ حاصل نہین ہے جو اصل امر ہو بیان کیجیے اگر آئندہ تم اب کوئی اور کلام نہ کرنا
ورنہ قبل اسکے کہ تیرے شوہر کی خطا ثابت ہو مین تجکو سزا دونگا تو کیا مقابلہ کرے گی یہ کہکر آفاق سے کہا کہ ہان بیان
کرو اب دیر نہ کرو زوجہ آفاق یہ تقریر سُنکے اور زار بیچ کھا کر پاس اپنے شوہر کے ناخوش ہو کر بیٹھ رہی گو کہ اصل امر
یہ تھا کہ اُسکے ہم مقابل اور اُسکے ہم پلہ اُسکے شوہر کے اُس دربار مین کوئی نہ تھا سواے دس بارہ ساحرون کے
مگر اُسنے یہ خیال کیا کہ شاید شوہر کے خلاف ہو پھر کچھ جواب نہ دیا گو کہ آمادہ فساد ہوئی تھی اور یہ قصد کر لیا تھا کہ سختی
کے ساتھ جواب دون اور آج سمندر شاہ کو اپنے سحر کا تماشہ دکھا دون مگر شوہر کے خوف سے کچھ نہ بولی اپنا
خون جگر پی کر رہ گئی اُدھر آفاق نے سمندر شاہ سے کہا کہ اصل امر یہ ہے کہ مین اس سبب سے چلا آیا ہون میرے
نزدیک بہتر یہ ہے کہ خداپرستون سے مقابلہ نہ فرمائیے بلکہ اُنکو راہ دیجیے کہ وہ نہ طاق کو چلے جائین آپسے کوئی مقابلہ نہ کرے گا
مین آپ کے بھلے کو کہتا ہون کیونکہ مین نے جو دیکھا اور اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُنکا اقبال یاور ہے اگر
مین یا آپ مقابلہ کرینگے شکست کھائینگے سواے ذلت کے دوسرا امر نہ حاصل ہوگا عیار ایسے ہین کہ جنکے سبب سے کچھ زور نہین
چلتا ہے سواے ذلت کے اُنکے ہاتھ سے کچھ نہین ملتا ہے مین اسی سبب سے آیا ہون کہ آپ کو آگاہ کردون باوجودیکہ
مین نے خوب بندوبست کیا تھا اُسپر میرے اوپر عیاری کی اور مجکو گرفتار کر لیا میرے اوپر قبضہ کر لیا جسوقت اُٹھا کے جاتا
مجکو قتل کرتا مگر اُسنے میرے اوپر رحم کیا کہ مجکو رہا کر دیا مین تو یہ سمجھا تھا کہ میری زوجہ رانڈ ہو گئی یہ کہکر آفاق نے
کل حال بیان کیا اور کہا مین اقرار کر آیا ہون کہ مین اب مقابلہ نہ کرونگا نہ تمھارا شریک ہونگا جہان تک ممکن ہوگا صلح
پر بادشاہ کو راضی کرونگا لہذا جو اصل حال تھا مین نے بیان کر دیا سمندر نے یہ سُنکے جواب دیا کہ یہ فرمائیے کہ آپ بھی
مثل سہراب و غزالان و کوکب و یقین خودپرست و محراب شاہ و اقبال شاہ و اختیان شاہ وغیرہ کے شریک
ہو گئے اب ہم سے فقرہ کرتے ہین تمنے نمک حرامی پر کمر باندھی ہے اب معلوم ہوا کہ آپ نے اہل اسلام کی شرکت کی آپ کے
چلے آنے کا یہی سبب ہے بس اسی مین خیریت ہے کہ آپ اپنے لشکر کو لے کر براے مقابلہ اہل اسلام جائیے اور اُن سے
مقابلہ فرمائیے اسی مین آپ کے لیے بہتری اور اچھائی ہے ورنہ میرے ہاتھ سے بہت بڑی ذلت پاؤگے رسوا ہو گے اور
جان بھی جائے گی یہ جو سمندر شاہ نے کہا آفاق نے جواب دیا کہ اے بادشاہ آپ یہ خیال فرمائین کہ اب مین اہل
اسلام کے مقابلہ پر نہ جاؤنگا نہ اُنکی شرکت کرونگا نہ آپ سے مقابلہ کرونگا نہ آپ کے روبرو سحر کرونگا کیونکہ مین نے
آپ کا نمک کھایا ہے ہرگز اُنسے نہ لڑونگا کیونکہ مین اُنسے اقرار کر کے آیا ہون ایسی حالت مین میری یہ راے
ہے کہ آپ مجھ کو آزاد کر دین مین اپنی زوجہ کو لے کر صحرا کو چلا جاؤنگا فقیری کر کے شکم پروری کرونگا در در کی

بھیک مانگونگا مین اِس امیری سے اُسکو بہتر اور اُسے تصور کرونگا اس امر سے کہ مین اپنے قول سے پھرون کیونکہ مین
آپ کے سامنے کوئی امر آپ کی مرضی کے خلاف نہین کر سکتا ہون تک افاقیہ کا کسی اور کو حاکم فرمائیے اور جو لشکر میرے
ہمراہ ہی اُسکا افسر کسی اور کو فرمائیے مین دست بردار ہوتا ہون میٹے ترک دنیا کیا اسی وقت سے مین اپنے قول سے تو خلاف
نہ کرونگا سمندر نے کہا کیا میرے حکم کے خلاف کروگے آفاق نے کہا کہ مین آپکے حکم کے خلاف نہ کرونگا علاوہ
اس امر کے کہ اہل اسلام سے مقابلہ کرون اور یہ تو مجھ سے نہوگا کہ مین جاکر مقابلہ کرون سمندر بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ غیر ممکن ہی تو تیرا
یہان سے زندہ جانا بھی غیر ممکن ہی بس جو تیرے جی مین آئے وہ کر اگر تو اہل اسلام سے مقابلہ نہ کریگا اور میری عدول حکمی
کریگا تو مین تجکو ذلت کے ساتھ قتل کرونگا جو تیرا جی چاہے وہ کر میرے [illegible] جب میرے حکم کے خلاف
کیا تو میرے روبرو سحر کرنا کیا بات ہی اب تو تم اپنے اس قول سے نہ پھروگے اور تم اہل اسلام کے مقابلہ کو نہ جاؤگے
آفاق نے کہا چاہے آپ مجکو قتل کرین مین مقابلہ کو نہ جاؤنگا مجکو جان دینا گوارا ہی مگر اپنے قول کے خلاف کرنا
گوارا نہین ہی نہ مین آپسے مقابلہ کرونگا جو ظلم و ستم میرے اوپر ہوگا اُسکی برداشت کرونگا سمندر نے کہا کہ معلوم ہوا
تیری قضا آئی ہی کسی اچھے اُستاد نے تجکو سبق پڑھایا ہی اچھا افسون تیرے اوپر دم کیا ہی اے آفاق دیکھ مین
پھر کہتا ہون کہ میرے کہنے پر عمل کر اور اہل اسلام سے جاکر مقابلہ کر کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی بے قضا آئے کیون
مرتا ہی کیون اپنی زوجہ کو رانڈ کرتا ہی کیون دیدہ و دانستہ اپنی جان دیتا ہی مین تیرا دشمن نہین ہون تیری دوستی کے
سبب سے کہتا ہون جس طور سے تو اپنے قول کا پابند ہی اُسی طور سے مین بھی اپنے قول کا پابند ہون تو ایک ادنا آدمی
ہوکر اپنے قول کی پابندی کرے مین بادشاہ وقت ہوکر اپنے قول کی پابندی نہ کرون بالکل میرے شان کے خلاف
ہی بس مین ابھی تک اس امر پر آمادہ ہون کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو جو تمھارا مرتبہ تھا اُس سے زیادہ رتبہ
کرونگا اور جب مین نے کسی قسم کا حکم دے دیا پھر مجکو یہ ضرورت ہوگی کہ مین اُسکی پابندی کرون اگر پھر تم نے کہا
کہ اب مین مقابلہ کو جاتا ہون تو پھر مین یہ کہنا تمھارا ہرگز نہ سنونگا آفاق نے کہا کہ آپکا جو جی چاہے حکم فرمائیے
مین ضرور اپنے قول کا پابند ہون چاہے جان جاتی رہے اپنے قول سے نہ پھرا ہون نہ پھرونگا کیونکہ قول مردان جا دارد
دشمن مردان اعتبار جو زبان سے کہا کہا جو امر گوارا کر لیا کر لیا کیونکہ مثل مشہور ہی کہ مرد مرے نام پر اور نامرد مرے نان پر
مین تو مرد ہون نام پر مرتا ہون یہ امر بھی مشہور ہو جائے گا کہ آفاق نے جان دینا گوارا کی مگر اپنے قول سے پھرنا
نہ گوارا کیا بادشاہ نے ظلم کیا مگر وہ قول کا بڑا پابند تھا سب ظلم گوارا کیا مگر خلاف قول نہ کیا ضرور دیتا یہ جو سمندر
نے سُنا کہا خیر معلوم ہوا کہ تم بڑے مرد ہو بس اب دیکھتا ہون کہ تم اپنے قول کے پابند رہتے ہو یہ کہکر حکم دیا کہ
کوئی حاضر ہی اسکو اسیر کر لو اور شہر مین منادی ندا کردے کہ جو بادشاہ کے خلاف حکم کرے گا اور اہل اسلام کی
شرکت کرے گا اُسکا حال مثل آفاق کے ہوگا وہ مثل آفاق کے سزا پائے گا اور آفاق سے کہا کہ اب جو
تمھارا جی چاہے وہ کرو مین نے تیری اسیری کا حکم دے دیا آفاق نے کہا کہ جیسا جی چاہے حکم فرمائیے مین
تو عرض کر چکا ہون کہ آپ کے روبرو کبھی سحر نہ کرونگا ایک ادنا بھی اگر مجکو گرفتار کرے گا تو مین نہ بولونگا یہ کہکر سب
اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر کے کہا کہ سب گواہ رہین مین بے قصور ہون بادشاہ نے مجھپر ناحق ظلم و ستم کیا ہی
مین نے یہی کہا کہ مین فقیر ہو جاؤنگا اسیر بھی بادشاہ نے نہ منظور کیا مفت میری جان لیتے ہین مین نے انکا
نمک کھایا ہی مین اس نمک کا پاس کرتا ہون کوئی میری طرف سے نہ بولے مین اب صاف صاف کہتا ہون کہ
بادشاہ کے ادبار کا زمانہ آگیا ہی یہ اپنے دوستون کو دشمن تصور کرتے ہین ضرور ضرور اہل اسلام کا یہان قبضہ
ہوگا سمندر شاہ قتل ہوگا کیونکہ اسنے ظلم پر کمر کسی ہی مغرور ہو گیا ہی سب اہل دربار سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے
کسی نے سر نہ اُٹھایا ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا کہ در اصل سمندر کے ادبار کا زمانہ آگیا ہی جس نے

اپنے اتنے بڑے خیر خواہ کے ساتھ یہ حرکت کی اپنے دوست کو دشمن کیا ایسے معزز کو یون ذلیل کیا اس سے
خوف کرنا زیبا ہی ہر ایک کو عبرت ہوئی اُدھر آفاق نے زوجہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اے زن پاک دامن وصاحب
عفت مین تجھسے کہتا ہون کہ تو اپنی جوانی کو رائگان نہ کرنا ساتھ راحت کے بسر کرنا میرا تیرا ساتھ اسی قدر
مقرر ہوا تھا تو افسوس و غم نہ کرنا مین نے تیرے لیے اس قدر روپیہ جمع کر دیا ہی کہ تیری عمر بھر کفایت کرے گا
اگر مرضی ہو تو کسی صاحب عزت کے ہمراہ عقد کر لینا میرے غم مین اپنی حالت تباہ نہ کرنا یہ تصور کرنا کہ ایک غلام
تھا ہم نے اُسے آزاد کر دیا پس کوئی مقام رنج والم کا نہین ہی جو صاحبان عزت ہین انپر جو بلا آتی ہی وہ اُسے
خوشی خوشی کاٹتے ہین پس صبر کرو دل پر جبر کرو خداوند کا شکریہ ادا کرو اسی طور سے ہماری قضا آئی ہی یہ بلا ایک
نہ ایک دن دفع ہوگی ہم کو دعاے خیر سے یاد کیا کرنا یہ تو معلوم ہی کہ جب تک تم زندہ رہوگی میرے غم مین مبتلا
رہوگی اب دوا نہ ترک کروگی یہ بھی مقدر مین لکھا تھا جو پیش آیا اور جو پیش آئے گا وہ کاتب تقدیر نے تحریر کر دیا ہی
بقول اہل اسلام کہ جو خط پیشانی ہوگا وہ پیش آئے گا جو کاتب تقدیر نے بروز ازل تحریر کیا ہوگا وہ ضرور ہوگا انکا
یہ قول بہت درست ہی اُنکے جو طریقے ہین وہ سب درست ہین پس مین اپنے کو ضرور اہل اسلام کا بندہ تصور
کرتا ہون اس تصویر پرستی پر لعنت کرتا ہون اگر کوئی اہل اسلام اس مقام پر ہوتا تو مین اُس سے قواعد اسلام
دریافت کرتا کیا کرون کہ مجبور رہون خیر میرا عقیدہ تو یہ ہی کہ مین نے دین اسلام مرتے وقت اختیار کر لیا یہ جو اپنے
اپنی زوجہ سے کہا وہ زار زار رونے لگی اور کہنے لگی کہ اے پیارے شوہر اپنے غم مین مجکو نہ بیقرار کر اپنی زندگی کو
مقدم جان اگر تم زندہ ہو تو گدائی کرکے بسر کرینگے ہم کو حکومت کی خواہش نہین ہی اپنی جوانی اور میری حالت پر
رحم کر دیکھ اگر تو نے قسم کھائی ہی کہ مین بادشاہ سے نہ مقابلہ کرونگا تو مجکو اجازت دے مین مقابلہ کرون دیکھون
کہ کون ہی جو میری زندگی مین تیرے اوپر ہاتھ ڈالتا ہی کسکی لیاقت ہی سب اہل دربار میرے آزمائے
ہوئے ہین ابھی دربار کو خون سے رنگین کر دونگی آفاق نے کہا کہ تم برہم نہ ہو مجکو یہ امر منظور نہین ہی کہ جسکا
نمک کھایا ہو اُس سے مین مقابلہ کرون یا مقابلہ کرنے کی اجازت دون پس تم چلی جاؤ اور صبر کرو ہمارے
کہنے پر عمل کرو میرے کہنے کو مان لو کیونکہ اب مین تم سے کسی امر کی درخواست نہ کرونگا زوجہ آفاق نے
کہا کہ جو تمہاری مرضی ہو سو راضی ہین ہم اُسی مین جسمین تری رضا ہی + خیر مین تمہارے حکم کی پابند ہون
جس طور سے ہوگا بسر کرونگی میری زندگی تو رنج و غم مین بسر ہوگی یہ مجکو بخوبی معلوم ہی کہ بعد تمہارے جو جبر
ستم ہونگے وہ مین گوارا کرونگی یہ اس امر پر تیرے اوپر نہین ظلم کیا ہی بلکہ یہ دوسرا امر ہی جسکا ایک وقت مین
مین نے تم سے ذکر کیا تھا یہ اُسکا نتیجہ کیا گیا ہی یہ اسی خیال سے ہی کہ جب شوہر نہ ہوگا اور ہم ستم کرینگے
یہ ہم سے راضی ہوگی تو یہ امر غیر ممکن ہی جان سے جانا منظور ہی مگر خلاف عزت کام کرنا منظور نہین ہی خیر جو
تمہاری مرضی مین تمہارے غم مین اپنی زندگی بسر کرونگی اپنا زنڈر دیا کاٹونگی یہ کہکر رونے لگی اُدھر آفاق نے
کہا کہ ہان کون میری گرفتاری کو آتا ہی اور مجکو گرفتار کرتا ہی وہ آوے مین موجود ہون یہ کہکر کہا کہ افسوس
ہی کہ اس مقام پر خواجہ نہین ہین جو مین اُن سے عقائد دین اسلام دریافت کرتا یہ جو آفاق نے کہا سب
اہل دربار تو خاموش ہو رہے مگر سمندر کو بہت غصہ آیا برہم ہوکر یہ کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا تیرا
قتل مجپر لازم ہوا مین تجکو جلاونگا کیون نہین اپنی زوجہ کو اجازت مقابلہ کی دیتا ہی اُسکا بھی حوصلہ نکل جائے
آفاق نے کہا کہ یہ تو نہ ہوگا کہ مین آپ سے مقابلہ کرون یا زوجہ کو اجازت دون بادشاہ نے کہا کہ تیرا یہ
عجز و انکسار کام نہ آئے گا یہ کہکر قمطلاق کی طرف دیکھا وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اُسنے آکر آفاق پر سحر کیا
آفاق نے زبان تک نہ ہلائی خاموش کھڑا رہا وہ گرفتار کر لیا گیا یہ جو امر ہوا سب کو عبرت ہوئی اہل دربار

نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ بڑا غضب ہی کہ بادشاہ نے اتنی سی خطا پر آفاق کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ جو کوئی
وفا کے ساتھ بھی نہین کرتا ہی ضرور اپنی آبرو کا خیال رہے جب وزیر کا یہ حال ہوا اب ہر ایک خوف کرنے لگا ہر ایک
کانپ گیا لرز گیا جو کہ صاحب غیرت تھے اُنکو بڑی عبرت ہوئی زوجہ آفاق مُنھ دیکھ کر رہ گئی شملاق نے
آفاق کو لاکر ایک تاریک زندان خانہ مین قید کیا جب آفاق قید ہو کر گیا تو زوجہ اُسکی اُسوقت دربار سے
باہر آئی اور اس خیال سے باہر آئی کہ دیکھون سمندر آفاق کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہی اُس مکان مین جو کہ
آفاق نے اپنے زمانۂ وزارت مین بنایا تھا آکر اُتری اور غم مین شوہر کے مُنھ لپیٹ کر بستر پر پڑ رہی جو کہ ملازم
وغیرہ تھے سب اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھ رہے ہر ایک رنج و غم مین مبتلا تھا یہان زندان مین آفاق
بھی سر جھکائے بیٹھا تھا کہ اُدھر سمندر نے حکم دیا کہ منادی ندا کرے کہ کل تمام اہل شہر بیرون شہر جا کر قیام کرین
ہم نے آفاق کو جو کہ ہمارے حکم سے پھر گیا ہی اور اُسنے اپنے مذہب کو ایک عیار کے کہنے سے ترک کیا ہی ہم
نے اُسے گرفتار کیا ہی اُسکو اس جرم مین قتل کرینگے اور اس جرم کی سزا دینگے اُسکا سب لوگ تماشہ دیکھین اور
یہ خیال کرین کہ جو حکم شاہی سے انحراف کرے گا اُسکا یہ انجام ہوگا تاکہ ہر ایک کو عبرت ہو منادی یہ بھی
ندا کرے کہ آفاق آگ مین جلایا جائے گا یہی اورون کی بھی سزا ہی جو بادشاہ کے حکم سے انحراف کرے گا
اور ایک منادی جا کر بیرون شہر یہ ندا کرے کہ کل آفاق کو بحکم سمندر شاہ آتش سوزان مین جلایا جائے گا
سب آکر تماشہ دیکھین اور ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ روانہ کیا جائے کہ وہ بندوبست کرے کہ ایک
میدان وسیع مین ہیزم کا انبار کرے اور اُسمین تین پہر رات سے آگ لگا دے ہم بوقت سحر آفاق کو آگ
مین ضرور جلائینگے یہ جو حکم سمندر نے دیا بس اُسی وقت دبیر نے نامہ اُسی مضمون کا بنام گرداب
شاہ تحریر کیا وہ نامہ ایک ساحر کو دے کر طرف لشکر کے روانہ کیا ایک منادی نے بحکم سمندر شاہ ہر گلی
کوچے مین پھر کر یہ ندا کر دی کہ سمندر نے حکم دیا ہی اس حکم سے ہر ایک واقف ہوا اس حکم کے سنتے ہی
سب کو عبرت ہوئی ہر ایک اپنے مقام مین خوف کرنے لگا کہ جب آفاق ایسے معزز کو ذرا سی خطا پر
ایسی سخت سزا ملی مقام افسوس ہی یہ حال زوجہ آفاق کو معلوم ہوا اُسکو تو یقین تھا بس اُس نے اپنے
ملازمون کو طلب کر کے کہا کہ تم نے دیکھا کہ کیا سلوک بادشاہ نے میرے شوہر کے ساتھ کیا مین پہلے ہی اپنے
شوہر سے کہتی تھی کہ تم دربار مین نہ جاؤ اُنھون نے میرا کہنا نہ مانا آخر کو یہ انجام ہوا کہ اپنے کو لقمۂ اجل کیا مین نے
دربار مین بھی کہا تھا کہ تم مجکو حکم دو مین انتظام کر لونگی مگر اُنھون نے میرا کہنا نہ مانا مفت اپنی جان دی اپنی آبرو
گنوائی خیر ہم اپنی زندگی جتنے عرصہ کی ہی بسر کر لینگے یہ تو وہ امر ہی کہ جسکی سمندر نے قبل مین خواہش کی تھی اور
مین نے انکار کیا تھا یہ وہی عداوت نکالی گئی ہی اب اُسنے یہ خیال کیا ہی کہ جب شوہر نہ ہوگا تو ضرور دوسرے
کو قبول کرے گی کیونکہ جوان ہی یہ امر غیر ممکن ہی صریح اُسکی خام خیالی ہی نوکرون نے عرض کیا کہ یہ جو آپ ارشاد
کرتی ہین بہت بجا اور درست ہی وہ اپنے مُنھ کے کھا ئینگے ہم سب کی یہ دعا ہی کہ خداوند ہمارے مالک کے قلب
کو پھیر دے کہ وہ اس امر پر آمادہ ہو جائین اور بادشاہ سے مقابلہ کرین اور اپنی رہائی کی فکر کرین زوجہ آفاق
نے کہا کہ یہ امر کبھی نہ ہوگا کہ وہ اپنے قول سے پھرین اور بادشاہ سے مقابلہ کرین خیر جو ہمارے مقدر مین تھا وہ
ہوا اور جو ہوگا وہ ہوگا اسکا کچھ غم نہین ہی اب مجکو یہ فکر ہی کہ وہ اپنے قول پر ثابت رہین اور قول سے
نہ پھرین اُنھون نے جو سچے وقت اپنے مذہب کو تبدیل کیا ہی بہت اچھا کیا ادھر وہ جلائے گئے اُدھر مین نے
بھی ترک دنیا کی اور صحرا کو چلی گئی ملازمون نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی ہم سب آپ کے ہمراہ ہین یہان تو یہ
گفتگو ہو رہی تھی راوی نے بیان کیا کہ یہ جو حکم سمندر نے آفاق کے قتل کا دیا تھا سبب یہ تھا کہ وہ تو زوجہ

آفاق پر عاشق تھا اسی فکر مین تھا کہ کسی صورت سے یہ قتل ہو تو میرا بس چلے پس اُسنے یہ تدبیر کی کہ اتنی سی
خطا پر آفاق کے قتل کا حکم فرمایا اسنے یہ خیال کرکے حکم دیا کہ جب آفاق نہ ہوگا اسکی زوجہ جوان ہی ضرور
میرے ساتھ عقد کریگی اس بنا پر آفاق کی اُسنے جان لی وہ ہمیشہ سے اسی فکر مین تھا کوئی امر بن نہ پڑتا تھا
آخر کو یہ امر اُسکے ہاتھ لگا اُسنے اپنی پُرانی دشمنی نکالی پس سمندر نے وہ حکم دیکر اور نامہ روانہ کرکے دربار
برخاست کیا خوشی خوشی محل مین گیا ادھر ہر سردار اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوا ادھر اشفاق و اخلاق باہم
یہ تقریر کرتے ہوئے چلے کہ بادشاہ نے بالکل خلاف عدل کیا اگر آفاق مقابلہ کرتا تو ہم کبھی اُنکے شریک نہ ہوتے
بلکہ آفاق کی کمک کرتے اخلاق نے کہا کہ مین تو ضرور اس حالت مین بھی اُسکی کمک کو موجود تھا اور قصد
کیا تھا کہ جواب دون مگر جب اُنھون نے اپنی زوجہ کو منع کیا مین تو بھائی ہون میری کمک کب اُنکو گوارا ہوتی
گو خون عزیزی نے جوش مارا تھا بھائی اشفاق مین تو پرسون ضرور استعفا دونگا اشفاق نے کہا کہ بھائی
تم کیا دوگے مین بھی دونگا یہ دونون باہم ایسی تقریر کرتے ہوئے اپنے اپنے مقام پر آگئے جو سردار غیرت دار
اور صاحب عزت تھے اُن سب نے یہی قصد کر لیا تھا بعض کا یہ قول تھا کہ اب سمندر شاہ کے تنزل کا زمانہ آگیا
کہ دوست کو دشمن تصور کرتا ہی بھائی وہ کام کرو کہ جسمین آبرو نہ جائے ہر ایک اسی فکر و تردد مین تھا گلاب نے اپنے
مکان پر آکر اپنی ماں سے کُل حال بیان کیا اور کہا کہ اما مین صاحب عزت ہون شاید کسی دن میرے اوپر بھی
عتاب کرے تو مجھسے اس امر کی برداشت نہ ہوگی مین ضرور مقابلہ کرونگا چاہے نمک حرامی ہو چاہے نمک حلالی مین
مثل آفاق کے بے بس ہوکر جان نہ دونگا ماں نے کہا کہ اے فرزند دلبند وہ کام کیون ہو جو کہ باعث ذلت ہو
جو بادشاہ حکم دے اُسکو بجالاؤ گلاب نے کہا یہ تو بجا ہی آفاق کی کوئی خطا نہ تھی نہ ایسی سزا کا وہ سزاوار
تھا نہ ایسا اُس نے کوئی جرم کیا تھا جسکے عوض مین یہ سزا دی گئی معلوم ہوتا ہی کہ ضرور کوئی عداوت دیرینہ تھی
کہ جسکو بادشاہ نے خبث ظاہر نہ کیا تھا آخر کو اسوقت موقع پاکر بغض نکالا ماں نے جواب دیا کہ ہم کو پرائے
قصون سے کیا کام جو آگ کھائے گا وہ انگارے ہگے گا یہ دیوار ودر گوش رکھتے ہین ایسی باتین نہ کر جو خلاف
مرضی بادشاہ ہون اور اُسکو خبر ملے میرا تو تیرے سوا کوئی سہارا نہین ہی کہین وہ تیرے ساتھ بھی بدسلوکی نہ
کرے اُسوقت سوائے جان دینے کے کچھ نہ حاصل ہوگا کیونکہ تو ابھی جوان ہی تیرے مزاج مین غصہ بہت ہی
پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہی کہ اپنے کو اپنا دشمن کرے جو کہ کان رکھتا ہو اور آنکھین نہ رکھتا ہو جس نے
ایسے مغزز کے ساتھ یہ سلوک کیا اصل امر یہ ہی کہ یہ ترقی جاہ و جلال و مال و منال و ترقی ممالک ذات سے آفاق
کے ہوئی ورنہ کیا تھا صرف ایک سمندرپور پر قبضہ تھا وہ جو وزیر ہوا اُس نے لشکر کشی کرکے سیکڑون ملک
اپنے قبضہ مین کیے ہزارون سرکشون کو زیر کیا ہمیشہ افاقیہ پر سرکشی اور لشکرکشی رہتی تھی وہان کی رعایا
بہت سرکش تھی اُسکو جو آفاق نے زیر کیا تو مشہور ہوا کہ آفاق ایسا وزیر تو کوئی اس سلطنت مین نہ ہوا ہی
اور نہ آئندہ ہوگا اُسی طور سے اُسکا بھائی بھی ہی گلاب نے کہا کہ اُسی خدمت کا صلہ اُسے دیا گیا ماں نے
جواب دیا کہ یہ لوگ بادشاہ ہین جو جس وقت جی چاہتا ہی وہ کرتے ہین اور اصل امر تو یہ ہی کہ اگر کوئی خاندانی
بادشاہ ہو تو اُسکو ہر ایک کی عزت و آبرو کا خیال ہو اور جو کہ ادنا ہو اُسکو کیا خیال ہو ہم تو اسکی اصلیت سے
واقف ہین کیا بیان کرین یہ جو حرکت بادشاہ سے سرزد ہوئی یہ اُنکے اصلیت کی خرابی ہی نہ کوئی اور امر ہی یہ
جو تم نے کسی شاعر کا شعر سنا ہو اُسکا یہ مضمون بہت سچا ہی ؎ پرستارزادہ نیاید بکار ✤ اگرچہ بود زادۂ
شہریار ✤ پس بادشاہ نے اپنی حقیقت آج سب پر ظاہر کر دی یہ کہکر کچھ سوچی اور خاموش ہوگئی گلاب نے
کہا کہ کیون والدہ مہربان آپ خاموش کیون ہوگئین ماں نے جواب دیا کہ تیرے باپ کا خیال آگیا گلاب نے

کہا کہ کیا بادشاہ کم اصل ہے اُسنے کہا کہ مجکو نہین معلوم کہ کیا اصل ہے تیرا باپ ہمیشہ مجھ سے کہا کرتا تھا کہ مجکو ہر وقت
بادشاہ سے خوف رہتا ہے کہ کہین ایسا نہو کہ اپنی اصل کی طرف رجوع کرے چنانچہ اکثر اہل اسلام کا یہ قول اُنکی زبان پر
آجاتا تھا کہ کل شیٔ یرجع الی اصلہ مین نے جو دریافت کیا تو ٹال دیا ایک دن جو مین نے بہت اصرار کیا تو صرف
اس قدر کہا کہ یہ خداوند طاق کے غلام ہین کسی جرم پر وہان سے نکالے گئے ہین یہ اُس زمانہ مین کہا تھا کہ
جب بے جرم و خطا سہراب کو بہانہ سے فقرہ سے ماہیان کے پاس روانہ کیا اور قید کرا دیا اُسکے بعد اُسکا سب
گھر لٹوا لیا اُسوقت یہ کلمہ اُنکی زبان سے نکلا تھا کہ آج بادشاہ نے اپنے اصل کی طرف رجوع کی ایک معزز
سردار کے ساتھ یہ سلوک کیا جب مین نے پوچھا تو سب حال بیان کیا تب مین نے اصل کا حال دریافت کیا تو یہ کہا
کہ جو مین نے تم سے کہا مگر جو حرکت آفاق کے ساتھ کی یہ سہراب کے ساتھ نہین کی سہراب کو چار مہینون مین
ذلیل نہین کیا بلکہ اُسکو دوسرے مقام پر بھیجکر ذلیل و رسوا کیا اسکا سبب یہ تھا کہ کل سپاہ دست چپ اور
سرداران دست چپ اُسکے شریک تھے ترا کشت و خون ہوتا وہ بھی ترا زبر دست تھا اور صاحب عزت تھا
آفاق کے صاحب عزت ہونے مین شک نہین ہے صرف آفاق نے پاس نمک سے کچھ نہین کہا ورنہ اُسکا
کوئی جواب دینے والا نہین ہے اے فرزند جگر پیوند اب اس قصہ کو جانے دے مختصر یہ ہے کہ آفاق نے پاس نمک
کیا اور ضرور بادشاہ نے بُرا کیا اور انصاف کا خون کیا ہمکو یقین ہو گیا کہ بادشاہ کی خرابی کے دن آئے ہین
جو جو صاحبان عزت ہونگے وہ اب ملازمت سے پرہیز کرینگے اور وقت کے منتظر بیٹھینگے جب جسکو موقع ملے گا
ترک ملازمت کرے گا گلاب نے کہا کہ یہ آپ کا خیال بہت درست ہے خیر اب دیکھیے آفاق کا کیا انجام
ہوتا ہے یہ کہکر گلاب مان کے پاس سے اُٹھکر اپنی خوابگاہ کی طرف چلا آیا یہان تو یہ بندوبست ہے اُدھر شہر
مین منادی سے منادی ہے سب اہل شہر کو معلوم ہوا سب اپنے چلنے کا بندوبست کرنے لگے وہان بیرون شہر مقابل
لشکر اسلام کے گرداب شاہ و ملکہ زعفران وغیرہ فروکش ہین دربار آراستہ ہے چند عیار صورت بدلے
بدلے ہوئے بیٹھے ہین کہ وہ نامہ بر آکر پہونچا سب کو سلام کیا اور کہا کہ نامہ لیکر آیا ہون نامہ بادشاہ کا
گرداب شاہ کے نام ہے گرداب شاہ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے آواز بلند پڑھا اُسکا وہی مضمون
تھا جو اوپر لکھا گیا جب نامہ پڑھا گیا اور سب لوگ مضمون نامہ سے آگاہ ہوے اہل دربار و گرداب شاہ
وغیرہ کے ہوش اُڑ گئے ہر ایک کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا یہ معلوم ہوا کہ کوئی حواس سب کے لے گیا ہر ایک
نے سر جھکا کر زبان کے تلے انگلی رکھی عالم سکوت مین رہ گئے کہ گرداب نے نامہ بر کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا
کہ آفاق پر عتاب شاہی کا کیا سبب ہوا اُس نے جواب دیا کہ سبب یہ ہوا کہ وہ بدون مرضی بادشاہ
کے مقابلہ سے اہل اسلام کے لشکر لے کر چلے گئے بادشاہ نے حکم دیا کہ تم مقابلہ کو جاؤ اُنھون نے جانے
سے انکار کیا بس سبب عتاب کا یہ ہوا گرداب نے یہ سنکے نامہ بر کو خلعت دے کر رخصت کیا اور کہا کہ
عرض کر دینا جیسا حکم صادر ہوا ہے اُسکے بموجب کاربند ہونگا آپ تشریف لائین یہان سب انتظام ہو جائیگا
آپ کو ہر چیز وقت پر تیار ملے گی وہ نامہ بر تو یہ پیام لے کر فوراً روانہ ہوا راہ طے کر کے داخل شہر ہوا دربار
مین آیا معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہو گیا ہے در محل پر پہونچا محلدار سے کل حال عرض کرا بھیجا اُس نے
بادشاہ سے جاکر کہدیا سمندر شاہ نے سنکے حکم دیا کہ اُس سے کہو کہ جائے ہمکو حال معلوم ہو گیا یہ جب نامہ بر
کو رخصت کر چکی اب ہر ایک نے سر اُٹھایا اور بہت افسوس کیا اور کہا معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کا دماغ خراب
ہو گیا کہ اتنے بڑے معزز کے ساتھ یہ سلوک کیا کونسی خطا اور جرم تھا اسکا نتیجہ اچھا نہین ضرور خرابی ہوگی بس
گرداب نے چند سرداروں سے بلا کر کہا کہ تم جاؤ اور صحرا سے ہیزم لاکر فلان مقام پر جمع کرو اور چند سرداران

سے کہا کہ تم جا کر روغن نفت کے کنستر لاؤ اور چند سرداروں کو یہ حکم دیا کہ تم فلان مقام پر جو بلندی ہی اُسپر خیمہ وغیرہ
برپا کرو اور اُنکو ہر قسم کے اسباب سے آراستہ کرو تاکہ بادشاہ اُسمین بیٹھکر تماشہ ملاحظہ کرین یہ بند و بست کر کے
اور حکم دے کر خود دربار سے اُٹھکر اس صدمہ سے چلا گیا کہ افسوس بڑی خرابی کا مقام ہی اور جاے عبرت ہی اُس
سبب سے دربار برخاست کیا ہر ایک کو صدمہ ہوا اُدھر ہرکارے یہ خبر وحشت اثر لیکر طرف لشکر اسلام
کے روانہ ہوے اور وہ عیار جو کہ صورت تبدیل کیے ہوے تھے وہ بھی یہان موجود تھے دربار آراستہ تھا سب
حاضر دربار تھے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے ہوے تھے کہ ہرکارے آکر پہونچے بادشاہ و صاحبقران و خواجہ و سب
اہل دربار کو سلام کیا اور بادشاہ کی طرف مُنہ کر کے عرض کیا کہ حضور بڑا غضب ہو گیا ہم غلام کیا عرض کرین آج
کفار کے دربار مین تھے کہ سمندر شاہ کا نامہ گرداب کے نام آیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ فلان صحرا مین انبار ہیزم کر
ہم صبح کو آکر آفاق کو آگ مین جلائینگے اُسنے ہماری عدول حکمی کی ہی اور اپنے دین سے پھر گیا ہی گرداب
نے جو نامہ بر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ عدول حکمی کی کہ مقابلہ سے حضور کے چلا گیا اور اب جو سمندر
نے مقابلہ کو جانے کے لیے کہا تو اُسنے انکار کیا جان دینا گوارا کی مگر آپ کے مقابلہ کو آنا گوارا نہ کیا نہ یہ گوارا
کیا کہ اپنے بادشاہ سے مقابلہ کرے ایک اژدہا ساحر نے اُسکو گرفتار کر لیا اُسنے لب تک نہ ہلائے خاموش تھا اور آمادہ
اپنے قول کا بڑا پابند ہی بس یہ سُنکے گرداب نے انتظام کرنا شروع کیا بعد سب بند و بست کے ہر ایک
دربار برخاست کر کے اپنے اپنے خیمہ مین چلا گیا اور ہم یہ خبر لے کر ادھر روانہ ہوے اس خبر وحشت
اثر کو ہرکارون کے زبانی سُن کر صاحبقران و بادشاہ و دیگر اہل دربار کو بڑا صدمہ ہوا اور
خواجہ کا تو یہ حال ہوا کہ رنگ رو متغیر ہو گیا اور غیض طاری ہوا اُسی حالت غیض مین کہا کہ یا تو ہم نے
آفاق کو رہا کیا یا اپنی بھی جان دی یہ کہکر کرسی پر سے اُٹھے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ ایک بات سُنتے
جاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ اب ہم اُسوقت آئینگے جب آفاق کو رہا کر لینگے کیونکہ اُسکے اوپر جو یہ آفت
آئی ہی صرف میرے سبب سے آئی ہی مجھ سے وہ اقرار کر گیا تھا کہ اب مین آپ کے لشکر کے مقابلہ کو نہ آؤنگا نہ
بادشاہ کی طرف سے مقابلہ کرونگا نہ آپ کا شریک ہونگا اُسنے اپنے قول کی پابندی کی اپنی جان دینا گوارا
کی اور میرے اقرار کے خلاف نہ کیا جو اقرار کہ مجھ سے کر گیا تھا اُسپر ثابت قدم رہا مجھکو بھی لازم ہی کہ مین اُسکی
کمک کرون یہ کہکر خواجہ چلے صاحبقران خاموش ہو رہے خواجہ کا جانا تھا کہ چالاک و برق و ضرغام و
شراعجہ بن عمر و جانسوز تاتاری و ترک خطائی وغیرہ کوئی دس پندرہ عیار بھی اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر چلے
انکا حال پھر تحریر ہوگا پہلے حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ بارگاہ سے نکل کر پاے شاہی مارتے ہوے اپنے
لشکر سے نکلے اور لشکر کفار مین آئے ابھی یہ اُس لشکر سے نہ نکلے تھے کہ انکے کان مین ایک ڈہل کی صدا آئی
کہ انھون نے کان لگا کر سُنا تو معلوم ہوا کہ آسمان پر سے صدا آتی ہی اب جو دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک ساحر
تخت پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے سامنے تخت پر نقارہ رکھا ہوا ہی چوب اُسکے ہاتھ مین ہی وہ ڈہل نوازی کرتا چلا
آتا ہی اُسنے قریب زمین پہونچ کر یہ صدا دی کہ خلقت خداوند تصویر کی ملازمت سمندر شاہ کا حکم سمندر شاہ کا
سب کو معلوم ہو کہ کل بوقت سحر آفاق جادو جو کہ قبل مین وزیر تھا اب بادشاہ ہو گیا تھا بموجب حکم بادشاہ
آگ مین جلایا جائیگا اس جرم پر کہ اُسنے بادشاہ کی عدول حکمی کی اور اہل اسلام کی طرف سے مُنہ موڑ لیا
اُسنے مقابلہ نہ کیا اُنکا پاس کیا نیس جسکو تماشہ دیکھنا ہو وہ آئے یہ صدا دی اور ڈہل پر چوب لگائی تمام لشکر کفار
مین پھرا اور اسی طور سے ڈہل زنی کرتا رہا سب لشکر کفار کو معلوم ہو گیا خواجہ یہ صدا سُنکے اور بھی تیز ہو کے
اُس لشکر سے نکل کر شہر کی طرف روانہ ہوے ادھر اُس ڈہل زن نے لشکر اسلام مین بھی پہونچ کر تمام لشکر مین

پھر کرہی صدا لگائی دربار ابھی تک آراستہ تھا کہ دہل کی صدا کان میں آئی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ نقارے
کی کیسی صدا آرہی ہو کہ اُسنے بارگاہ پر آکر وہی صدا لگائی اور دہل پر چوب ماری اب معلوم ہوا کہ آفاق
کے قتل ہونے کا نقارہ بج رہا ہو کہ وہ قتل ہوگا جسکو تماشہ دیکھنا منظور ہو آکر دیکھے منادی ندا کر تا پھر تا ہو
اُسوقت صاحبقران و بادشاہ کو بڑا صدمہ ہوا کوکبہ و سہراب و غزالان نے کہا کہ بہت بڑا شخص
مارا جاتا ہو مقام افسوس ضرور ہو ہم خیال کرتے ہین کہ شمشمند رگئے ادبار کا زمانہ ضرور قریب ہو کہ جب تو
دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن کرتا ہو جب انسان کی بدی کے دن آتے ہین تو اُسکی یہی حالت
ہوتی ہو اب یہ ضرور تباہ ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ جو مرضی خدا ہو یہ فرماکر کہا کہ مقام عبرت ہو کہ
اتنا بڑا مغز یون قتل ہو اُن سب ساحرون نے عرض کیا کہ کل ہم جاکر ضرور مقابلہ کرینگے اور آفاق کو
چھڑا لائینگے فرخ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہوگا پس سب نے اُسوقت صاحبقران کے روبرو باہم اقرار
کر لیا تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست ہوا سب اپنی اپنی طرف چلے گئے وہ ساحر جو ندا دیتا پھرتا تھا وہ
لشکر اسلام کا گشت کرکے دیہات و قریہ میں جو کہ اُس مقام سے قریب تھے گیا او رندا کی سب آگاہ ہوے
اُسی وقت سے پانچ کوس دس کوس لوگون نے چلنے کا سامان کیا یہ وہان سے خبردے کر اُس مقام پر آیا جہان
آفاق کا لشکر اُترا ہوا تھا اُس لشکر مین بھی ندا کی اور ندا کرکے چلا گیا جب لشکر و سرداران آفاق
کو معلوم ہوا کہ کل ہمارا بادشاہ قرا قا و افسر قتل ہوگا یہ لوگ ایک مقام پر جمع ہوے کل لشکر اور کل افسرون نے
باہم صلاح کی کہ نہ معلوم کیا جرم ہمارے افسر نے بادشاہ کا کیا ہو کہ جسکے عوض مین بادشاہ نے قتل کرنے
کا حکم دیا ہو اور اس طور سے سب کو جمع کرکے کہا کہ ہم نے تو اپنے افسر کا نمک کھایا ہو اگرچہ دراصل ہمارے
افسر کی خطا بھی ہو تو ہم نہ قتل ہونے دینگے جب تک کہ ہم زندہ ہین بس باہم یہ صلاح کی کہ کل جب بادشاہ
کو جلانے لائین اُسوقت بلوہ کرکے چھین لو یہ صلاح ہوگئی یہان لشکر آفاق مین تو یہ بندوبست ہو اُدھر
خواجہ جو لشکر کفار سے نکلے پاے شاطری مارے چلے آتے ہین کہ درہ کوہ مین پہونچے دیکھا کہ قران ثالث
بیٹھے ہوے عبادت خدا کر رہے ہین خواجہ قریب قران پہونچے قران نے جو خواجہ کو دیکھا برا اُسے
تعظیم اُٹھے اور خواجہ سے کہا تشریف لائیے خواجہ نے جواب دیا کہ مین نہین آؤنگا کہا کہ اے قران
بڑا غضب ہوگیا یہ کہکر کل حال خواجہ نے بیان کیا اور کہا کہ مین جاتا ہون اُسکی رہائی کو یہ کہکر پاے
شاطری مار کر روانہ ہوے یہ حال قران بھی سُنکے سجادے پر سے اُٹھے اور ایک طرف کو روانہ ہوے کہ انکا
حال پھر تحریر ہوگا راوی نے تحریر کیا ہو کہ خواجہ پاے شاطری مار کر داخل شہر ہوے شہر کو بہت آباد پایا
رعایا کو بہت شاد دیکھا ہر طرف گھنگرو بج رہا ہو صرافہ بزازہ کھلا ہوا ہو روپیہ اشرفی کے انبار لگے ہوے
ہین نقرئی طلائی ظروف دکانون پر رکھے ہوے ہین زیور ہر قسم کے ہر دکان پر موجود ہین خواجہ کے منھ مین
پانی بھر آیا دل مین خیال کیا کہ کچھ حاصل کرنا ضرور ہو پھر خیال آیا کہ تم تو جان دینے آئے ہو تم کو کیا ضرورت ہو وہان
سے جوہری بازار مین آئے وہان اُس سے زیادہ لالچ آیا مگر کچھ خیال کرکے آگے چلے میوہ بازار مین پہونچے ہر قسم کے
بازار کی سیر کرتے ہوے امیران شہر و رئیسان شہر کی عمارتین دیکھتے ہوے اُس مقام پر آئے جہان پر ارکین
سلطنت کے مکانات تھے اُن سب مقامات سے گذرتے ہوے در دولت پر پہونچے جلوخانہ سے گذر کر دربار مین
آئے اسوقت تو کسی قسم کی ممانعت تھی نہین جو نہ جا سکتے وہان آکر دربار کو برخاست پایا وہان سے نکلے تو
دیکھا کہ ایک چوبدار ایک مکان عالی شان سے نکلا ہوا چلا آتا ہو انھون نے جھٹ پٹ اپنی بھی صورت
ایک چوبدار کی سی بنائی اور آگے بڑھ کر اُس سے ملاقات کی اُس سے پوچھا کہ بھائی اس قدر تیزی سے کہان

جانتے ہو تم کس کے ملازم ہو ذرا ٹھہر جاؤ مجھے تم سے ایک امر ضروری دریافت کرنا ہی وہ ٹھہر گیا اس خیال سے کہ یہ کسی
معزز سردار کا ملازم معلوم ہوتا ہی معلوم کیا ضرورت ہی کسی ضرورت سے اُستے اسکو بادشاہ کے پاس تو نہین بھیجا ہی کچھ
ضروری کام تو نہین کہلا بھیجا ہی کیونکہ یہ قریب در دولت کے کھڑا ہوا ہی آج کل بادشاہ کو ہر سردار سے ضرورت
رہتی ہی لیکن ایسا نہ ہو کہ یہ واپس جائے اور کہدے کہ مین فلان چوبدار سے ملا اُسنے میری عرض بادشاہ
تک نہ کی وہ کل دربار مین آکر میری شکایت کرے تو میرے اوپر بھی مثل آفاق کے عتاب نازل ہو بادشاہ کو
غصہ آج کل زیادہ ہی اس خیال سے پھر کہا کہ بھائی جلد بیان کرو اُس نے کہا کہ تم کہان جاتے ہو اس چوبدار نے
جو کہ مکان سے نکلا تھا کہا کہ تم اپنی ضرورت بیان کرو کہ تمکو کیا ضرورت ہی مین کہین جاتا ہون اُس نقلی چوبدار
نے جواب دیا کہ جب تک تم نہ بیان کروگے مین تم کو جانے نہ دونگا اور میری تو ضرورت یہ ہی کہ مین لشکر گرداب
سے آیا ہون گرداب نے بادشاہ کی خدمت مین عرضی روانہ کی ہی مین پہلے دربار مین گیا تھا تو معلوم ہوا کہ دربار
برخاست ہو چکا ہی بادشاہ محل مین تشریف لے گئے ہین وہ عرض ضروری ہی مین نے لوگون سے کہا کہ عرض
کرا دو کسی نے نہ سُنا مین پریشان ہو کر ادھر چلا آیا میرا تو یہ مطلب ہی کہ مجکو معلوم ہو جاتا کہ میری عرض بادشاہ
تک اسوقت ہو سکتی ہی یا نہین اگر عرض ضروری نہوتی تو مین ٹھہر جاتا جب کل دربار ہوتا تو پیش کرتے جو کچھ
جواب ملتا لے کر چلا جاتا اب کیا کرون مین نے تمکو معزز چوبدار دیکھا اور شباہت سے شناخت کیا کہ تم شاہی
چوبدار ہو اس سبب سے ٹوکا اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ خوب تم نے اپنی راے سے کام لیا ورنہ خرابی ہوتی
یہ دل مین خیال کرکے کہا کہ بھائی مین جس مکان سے نکل کر ادھر جاتا ہون اسی مکان مین بادشاہ تشریف فرما
ہین کیونکہ یہ مقام مشورہ خاص کا ہی بادشاہ اسوقت اپنے اُستاد کے پاس بیٹھے ہوے ہین اور باہم مشورہ
ہو رہا ہی مجکو اپنے وزیرون کے پاس روانہ کیا ہی کہ جا کر اُنکو لے آؤ مین وزیران دست چپ کے پاس جاتا ہون
خبر کرنے کو کہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی تم چلے آؤ برابر تم کو کوئی نہ روکے گا اگر پہرے والے روکین تو اُن سے
کہنا کہ مین بادشاہ کے پاس آیا ہون عرضی لایا ہون پھر کوئی نہ منع کرے گا چوبدار نقلی نے کہا کہ بھائی تم
اپنے نام سے آگاہ کرو کیونکہ مین یہ کہدونگا کہ مجھسے اور اُن سے ملاقات ہو چکی ہی مین اُنکا یہان بھیجا ہوا
آیا ہون اور زیادہ اعتبار ہوگا کیونکہ مین یہان کبھی نہین آیا ہون اُس چوبدار نے کہا کہ مجکو منگل کہتے ہین
اُس نے کہا کہ اچھا اب آپ تشریف لے جائین مین جاتا ہون یہ سُنکے وہ اپنی طرف چلا گیا یہ اپنی طرف
چلے انھون نے قریب مکان کے پہونچ کر خیال کیا کہ اگر تم اس حالت سے جاتے ہو تو بڑی خرابی ہوگی عرضی
طلب کرے گا کیا دوگے تم نے اُسکو بیہوش کیا ہوتا اُسکی صورت بن کر گئے ہوتے جو مشورہ ہوتا اُس سے
بھی آگاہ ہوتے بڑا دھوکا کھایا پھر خیال مین آیا کہ وہ وہان سے واپس آتا ہوگا اب عیاری کرکے اُسکو
بیہوش کرو اُسکی صورت بن کر جاؤ نام تم کو معلوم ہو چکا ہی سب حال سے بخوبی واقف ہو گئے ہو جہان
آفاق قید ہوگا شاید اُس مقام کا بھی پتہ مل جائے یہ دل مین خیال کرکے اُسی مقام پر ٹہلنے لگے وہ چوبدار
دونون وزیرون کو اطلاع دے کر واپس چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ امر یون تھا کہ جب دربار برخاست
کرکے سمندر محل مین گیا تھوڑے عرصہ تک محل مین رہا اُسکے بعد باہر آیا تھا اور اپنے اُستاد کو طلب
کیا تھا اس لیے کہ آفاق کی بابت مشورہ کرے اُسکے اُستاد نے اُس سے کہا تھا کہ ای سمندر تو نے
یہ حرکت بالکل خلاف کی کہ آفاق ایسے معزز کے ساتھ ایسی حرکت کی اگر یہی منظور تھا تو اُس وقت اُسکو
جانے دیا ہوتا موقع دیکھکر اسکا قصاص اُس سے لیا ہوتا پوشیدہ طور سے کیونکہ اس امر مین مجکو فساد کا
خوف ہی کیونکہ وہ ایک زمانہ تک یہان کا وزیر رہا ہی اور اب ایک ملک کا بادشاہ ہی اُسکے پاس بھی

لشکر وغیرہ ہی جب یہ خبر اُسکے لشکر مین پہونچیگی تو سب فساد پر آمادہ ہونگے ایک تو اہل اسلام سے مقابلہ ہی دوسرا
یہ فساد ہوگا اس سے کیا حاصل ہوا دو طرف کیونکر مقابلہ کروگے سمندر نے جواب دیا کہ مجکو اُستاد کوئی خوف
نہین ہی اگر تمام ممالک کے حاکم مجھسے خلاف ہوکر مقابلہ کرین تو بھی مین سب کو جواب دونگا اور اب تو جو حرکت
مین نے کی بہت خوب کی اب اُس سے مین کسی صورت سے منحرف نہین ہوسکتا ہون ضرور آفاق کو قتل کرونگا
اگر خداوند بھی میرے نام یہ حکم جاری کرین کہ تم آفاق کو نہ قتل کرو تو مین اُنکے حکم کو بھی ٹال دون اور ضرور اپنی
راے سے انحراف نہ کرون عشاق نے کہا کہ مین یہ کب کہتا ہون تم اسکا بندوبست کر لو کہ فساد نہ ہو بس اسی سبب
سے ہمنے شملاق و امراق کو طلب کیا تھا کہ اُس سے بھی اس باب مین راے لی جاے اور اُنکو بندوبست
کرنے کا حکم دے کہ وہ چوبدار روانہ کیا تھا یہ جو مکان ہی اسکو مکان مشورت و دربار خاص کہتے ہین اسمین بادشاہ
ملازمان خاص و سرداران مغز سے صلاح کرتا ہی اور جو محرم راز ہین وہ یہان جمع ہوتے ہین پس جب وہ چوبدار
دونون وزیرون کو اطلاع دے کر واپس آیا اور قریب اُس مقام کے پہونچا دیکھا کہ وہ چوبدار کھڑا ہی جیسے کوئی
انتظار کرتا ہی اسنے اُسکو دیکھکر آواز دی کہ بھائی تم کیا اندر نہین گئے جو کھڑے ہوے ہو چوبدار نقلی نے کہا
کہ بھائی مین کیا کرون یہین میرا کام ہوگیا مجکو انعام بھی ملا مین خوش ہوا مین نے خیال کیا کہ تمھارے سبب
سے مجکو فائدہ ہوا ہی مین تم کو بھی دون لہذا تم ادھر گوشہ مین آؤ تا کہ کوئی اور نہ دیکھ لے اور بادشاہ سے تمھاری
شکایت کرے یہ سنکے وہ چوبدار خوش ہوا اور دل مین کہا کہ یہ چوبدار بڑا ایماندار ہی پس اُسکے ہمراہ گوشہ مین
آیا اُسنے اپنی کمر مین ہاتھ ڈالا ایکمرتبہ ادھر اُدھر دیکھنے لگا یعنی اُس چوبدار کی پشت کی طرف اور ہاتھ کمر سے
نکال لیا مشغل نے کہا کہ بھائی جلدی کرو کیونکہ مجکو بڑا عرصہ ہوا ہی کہین بادشاہ ناراض نہون خواجہ نے کہا کہ
ذرا دیکھو یہ کون ہی جو ہنستا ہوا چلا آتا ہی تمھارا ساتھی ہی اسی سبب سے مین نے ہاتھ روک لیا پس جلدہی
مشغل پلٹا خواجہ نے حلقہ کمندی کا تھو کر مارا کہ وہ اُسکے گلے مین پیوست ہونے اُسنے ارے کہکر منھ پھیرا کہ
خواجہ نے جناب مارا اُسکے دماغ کے برابر پہونچا اُسکو چھینک آئی وہ بیہوش ہوکر گرا پس خواجہ نے
اُسکو ہاتھون پر روک کر وہین لٹا یا معجزہ طلب کرکے اُسکی صورت طیار ہوئے اُسکا لباس اُتار کر خود پہنا پھر بیہوشی
کی اُسکے دماغ پر چڑھا دی اور ایک غار مین اُسکو لٹا کر اُسپر گھاس پھوس ڈال کر اُسکا عصا ہاتھ مین لے کر
اُس مکان کی طرف چلے بلاخوف داخل مکان ہوے جب بارہ دری مین پہونچے دیکھا کہ سمندر مسند پر بیٹھا ہوا ہی
عشاق اُسکے برابر بیٹھا ہی اور ارکین دولت جو کہ مغز ہین وہ روبرو حاضر ہین مگر چند لوگ ہین جیسے سمندر
نے اسکو دیکھا کہا کہ کیا خبر لایا چوبدار نقلی یعنی خواجہ نے جواب دیا کہ جی ہان حاضر ہوتے ہین سمندر خاموش
ہو رہا اور جہان اور چوبدار کھڑے تھے ایک مقام خالی تھا یہ وہان آکر کھڑا ہوگیا کہ اتنے عرصہ مین شملاق و
امراق آکر پہونچے بادشاہ کو سلام کیا اور اپنے مرتبہ سے بیٹھ گئے سمندر نے شملاق سے کہا کہ اے شملاق
تم نے آفاق کو کس مقام پر قید کیا ہی ایسی جگہ تو نہین قید کیا ہی کہ اُسکے ملازم اُسکو رہا کر لے جائین شملاق
نے عرض کیا کہ مین نے اُسکو ایسے مقام پر قید کیا ہی کہ جہان سے کوئی نہ لے جا سکیگا وہ جو قیدخانہ خاص ہی کہ جہانکا
قیدی کبھی رہا نہین ہوسکتا ہی وہان مین نے آفاق کو بحکم عالی قید کیا ہی سمندر نے کہا کہ اُسکو کھانا جو دیا
جاتا ہی اُسمین برابر کا نمک ہو اور گرم پانی ہو اُسنے جواب دیا کہ مین نے یہی تدبیر کی ہی سمندر نے کہا کہ اُستاد
فرماتے ہین کہ آفاق کے قتل سے فساد عظیم ہوگا اسکا بندوبست کیا ہو اور یہ امر ضروری ہی کہ موافق
فرمانے اُستاد کے فساد ہوگا شملاق نے کہا کہ اُستاد کی راے بہت ٹھیک ہی جو ارشاد فرماتے وہ
بندوبست کیا جاے سمندر نے کہا کہ تم سے اسکا بندوبست ہوسکتا ہی کہ فساد نہ ہو امراق نے کہا کہ

کیون نہین ہو سکتا ہی ہم ضرور اسکا بند و بست کر لین گے آپ اطمینان فرمائین جو ذرا فساد ہو سمندر نے
کہا کہ مُستاد کہتے ہین کہ تم نے یہ امر بالکل خلاف کیا تم لوگ بتاؤ کہ خلاف کیا اُنھون نے جواب دیا کہ مُستاد کا خیال
اگلا ہی وہ یہ چاہتے ہین کہ وہ بات نہ ہو کہ باہم شر و فساد کی صورت نکلے اور نہ مُستاد کو آفاق کے حرکات
کی خبر تھی کہ جسکے عوض مین اسکو سزا دی گئی ہی مُستاد کیا جانین کیونکہ وہ اس مقام پر تشریف فرما تھے نہین
آج کل ایک ضرورت سے تشریف لائے ہین اُنکو کیا خبر ہی یہ امر تو بہت پُرانا ہی آفاق نے بہت سے ایسے امر خلاف
کیے ہین کہ جن سے ہمیشہ درگذر کی گئی آخر تا بہ کے آج بادشاہ کو غصہ آگیا معقول سزا دی گئی آفاق اسی لائق تھا
گو بہت سے اہل دربار کے خلاف یہ امر ہوا ہی کوئی کیا کرے گا جو سر اُٹھائے گا یہی سزا پائے گا بلکہ اس سے
زیادہ اُسکو سزا دیجائے گی حضور ریاست بدون سیاست کے نہین آتی ہی اگر اسوقت طرح دیجاتی تو اورون
کو جرأت ہوتی کہ وہ بھی ایسی حرکت کرتے اب سب کو کان ہو گئے ہونگے کوئی سرتابی نہ کرے گا عدول حکمی کے
نام لرزہ آئے گا ہمیشہ پابندی حکم کی کرے گا یہ جو اُن وزیرون نے کہا سمندر بہت خوش ہوا اور کہا کہ کل ایسی
تدبیر کرنا کہ فساد نہ ہو اور آفاق قتل ہو جائے سب نے کہا کہ حضور ضرور ایسا انتظام کیا جائے گا آپ اطمینان
فرمائین سمندر نے کہا کہ یہ جو مین نے سزا آفاق کے لیے تجویز کی ہی خوب ہی کیونکہ وہ خداوند سے پھر گیا ہی جب
جلا دیا جائے گا تو اُسکے گناہ دھو جائینگے دنیائے بے ثبات سے پاک جائے گا یہ بھی اُسکے ساتھ میری
مہربانی ہی بلکہ اُسکے ساتھ مین بہت بڑا سلوک کرتا ہون اُن سب نے کہا کہ در اصل آپ نے خوب سزا تجویز کی ہی
شملاق نے کہا کہ خداوند میری ایک راے اور ہی اگر آپ کی بھی مرضی ہو تو مین بیان کرون سمندر نے
کہا کہ ضرور بیان کرو شملاق نے کہا کہ میرے نزدیک یہ امر بہتر ہو گا کہ آپ یہ حکم فرمائین کہ جب آفاق
قتل ہو جائے تو جو اُسکا مکان یہان ہی وہ بھی لوٹ لیا جاے اور جو اُس کے ملازم ہین اُنکو بھی یہان سے
شہر بدر کر دیا جاے اور شہر آفاقیہ مین ایک حاکم یہان سے روانہ کیا جاے کہ وہ جا کر تمام مکان کو آفاق کے
لوٹ لے سب مال و اسباب ضبط کر کے داخل خزانہ شاہی کرے اور جو ملازم ہون اُنکو اسیر کر کے شہر مین
تشہیر کرے اور زوجہ آفاق کو اسیر کر کے قید فرمایئے جب تک یہ بند و بست نہ فرمایئے گا اُس وقت
تک کچھ نہ ہو گا وہ عورت نہ مانے گی بڑا فساد برپا کرے گی یہ جو شملاق نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ تمھاری
راے بہت خوب ہی مجھے نہایت پسند آئی اسی کے موافق کل حکم دونگا اس شملاق کو اس قدر عداوت
قلبی تھی کہ اسی نے یہ راے بادشاہ کو دی ہی اُسکی تو یہ مرضی ہی کہ کسی طور سے یہ تمام کارخانہ برباد ہو اور
آفاق کی ذریت تک باقی نہ رہے نہ کوئی آفاق کا نام لینے والا ہو ایسی تباہی مُیسر آئے بادشاہ بھی
اس امر پر راضی ہو گیا گو عشاق نے کہا کہ اس قدر ظلم و ستم روا کرنا جائز نہین ہی مگر شملاق کی راے
بادشاہ کو بہت پسند آئی وہ اب کاہے کو کسی کی سُنے گا وہ کب اُسکے خلاف کرتا ہی راوی نے بیان کیا ہی
کہ خواجہ خاموش کھڑے ہوے سُنا کیے یہان تک کہ وہ جلسہ بھی برخاست ہوا سب اپنی اپنی طرف
روانہ ہوے سمندر محل مین چلا گیا عشاق اپنے مقام خاص پر گیا شملاق وزیر وغیرہ اپنے اپنے مقام
کو گئے اُسی وقت شملاق نے مقام پر پہونچ کر ایک حکم نامہ بنام گلاب جادو جو کہ سپہ سالار تھا اور
ایک حکم نامہ بنام زورق جادو جو کہ دست چپ کا سپہ سالار تھا روانہ کیا اور یہ تحریر کیا کہ کل صبح کو پچاس
پچاس ہزار سپاہ دونون صاحب تیار کر کے حاضر ہون اور کل سپاہ کو تیار رہنے کا حکم دین اور ایک حکم نامہ
بنام طغیان جادو کوتوال شہر کے روانہ کیا اُسکا یہ مضمون تھا کہ کل صبح سے تمام شہر کا بند و بست کرو
بلوہ نہ ہونے پائے ورنہ عتاب شاہی تم پر نازل ہو گا اور شہر کے اندر بھی بلوہ نہونے پائے یہ تینون حکمنامے

تحریر کرکے روانہ کیے کوتوال شہر نے جواب تحریر کردیا کہ جیسا آپ نے تحریر کیا ہی اُسکے موافق عمل کیا جائیگا
یہی جواب گلاب وزرورق نے تحریر کیا اُسی وقت گلاب نے اپنے ماتحت کے افسرون کو علم سے
وزیر کے آگاہ کیا ہر ایک نے دست راست کی سپاہ مین حکم پہونچا دیا کہ کل سپاہ پہر رات رہے سے تیار رہے
اور پچاس ہزار اِس امر کے مستعد رہین کہ جس وقت سپہ سالار برآمد ہون اور چھاؤنی مین آئین سب اُسکے
ہمراہ ہون اور باقی مسلح و مکمل رہین کہ جب طلبی کا حکم آئے فوراً روانہ ہون اسی طور سے زورق نے اپنی
ماتحت سپاہ کو بذریعہ افسرون کے حکم پہونچا دیا یہان لشکر مین بندوبست ہونے لگا راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب وہ جلسہ برخاست ہوا تھا تو خواجہ چوبدار کی صورت بنے ہوئے کھڑے تھے سب کی آنکھ بچاکر باہر
آئے اور اُس مقام پر پہونچ کر اُس چوبدار کو ہوشیار کیا مگر اُسکی یہ حالت تھی کہ برہنہ تھا اُسکی جو آنکھ کھلی
اپنے کو برہنہ دیکھکر حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا مین خواب دیکھ رہا ہون آخر کو آنکھین مل کر اُٹھا اپنے حواس
درست کیے اب جو خیال کیا تو اپنے کو ایک غار مین پایا خیال آیا کہ وہ کوئی عیار تھا اُسنے مجکو بیہوش کرکے
اپنے کام کے لیے میری شکل بنکر بادشاہ کے پاس گیا ہی یہ فوراً اُس مقام سے اُٹھا اپنے کو سب کی نگاہ سے
پوشیدہ کرتا ہوا مکان پر آیا لباس پہن کر بہت جلد دربار خاص کی طرف روانہ ہوا یہان آکر کسی کو نہ پایا اس خیال
سے آیا تھا کہ شاید وہ عیار وہان موجود ہو اور عیاری کر رہا ہو پس جب اِس نے کسی کو نہ پایا معلوم ہوا کہ بادشاہ
محل مین ہین جو کام کہ یہ کرتا تھا اُس کام پر چلا گیا اِسنے کسی سے کچھ نہ کہا اُدھر خواجہ اُسکو ہوشیار کرکے اور
اپنی صورت بدل کے اُس طرف چلے جدھر کا پتہ شملاق نے سمندر کو دیا تھا کہ فلان قیدخانہ مین مین نے
آفاق کو قید کیا ہی جو کہ دربار شاہی کی پشت پر ہی جہان کا قیدی تا حیات رہا نہین ہوتا ہی سوا مر جانے
کے یا سوائے قتل ہونے کے یہ اُس مقام پر آئے کیونکہ پتہ تو سُن چکے تھے وہان آکر خوب بندوبست پایا اپنا گذر
محال پایا ایسا پہرہ چوکی دیکھا خیال کیا کہ یہان کوئی عیاری نہین چلے گی عیاری کرنا بیکار ہی کوئی اور تدبیر کرنا
چاہیے یہ خیال کرکے ایک طرف کو چلے تھوڑی دور گئے تھے کہ دیکھا ایک عالیشان پھاٹک لگا ہوا ہی امیر سپاہی
بیٹھے ہوئے ہین انھون نے خیال کیا کہ یہ کسی امیر کا مکان ہی اُس مکان کے قریب آئے دیکھا کہ جو لوگ پہرے
پر بیٹھے ہوئے ہین وہ سب مغموم ہین صدمہ مین مبتلا ہین خواجہ نے اُن سے پوچھا کہ کس امیر کا مکان ہی انھون
نے سر اُٹھا کر کہا کہ یہ اُس امیر کا مکان ہی کہ جسکی امارت صبح کو برباد ہوگی بیگناہ قتل ہوگا ہمکو کہنا زیبا نہین اُس
شخص نے کہا کہ بھائی مین مسافر ہون جدھر جاتا ہون یہی سننے مین آتا ہی کہ کوئی بے خطا قتل ہوگا مین اسی
فکر مین ہون کہ وہ کون ہی جو بے خطا قتل ہوگا اُسکا کیا نام ہی مجھے تو ایسے مقام سے خوف معلوم ہوتا ہی کہ
جہان لوگ بے خطا قتل ہوتے ہین اگر رات نہ ہوتی تو مین یہان سے ضرور چلا جاتا کیونکہ ایسے مقام پر قیام
کرنا نادانی ہی اچھا تمھاری مہربانی ہوگی کہ اُس شخص کے نام سے ہم کو آگاہ کرو اُنھون نے جواب دیا کہ نام سے
آگاہ ہونے کی کیا ضرورت ہی یہی کیا کم ہی کہ وہ بے خطا ہی خواجہ نے کہا کہ ہم کو بھی تو معلوم ہو کہ وہ کون ہی
یہان میرا آنا ایک دوست کی وجہ سے ہوا ہی آج مین اُسکو تین دن سے تلاش کر رہا ہون اُسکا پتہ نہین ہے
مین نے سنا تھا کہ وہ قید مین بادشاہ سے ہوگیا ہی یہ مکان اُسی کا تو نہین ہی اُنھون نے کہا کہ یہ مکان
آفاق شاہ کا ہی جو کہ قبل مین وزیر تھے اب بادشاہ ہوگئے تھے وہ بے خطا حکم سے سمندر شاہ
کے صبح کو قتل ہونگے خواجہ نے کہا معلوم ہوا کہ میرے دوست کا مکان نہین ہی کیا آفاق اسی
مکان مین قید ہین اُنھون نے کہا کہ عجب نادان ہو یہ اُنکے رہنے کا مکان ہی وہ قیدخانہ مین قید
ہین یہان کیون قید ہونے لگے یہان اُنکی زوجہ اُنکے غم مین مبتلا مقیم ہین کہ شوہر کی خبر معلوم ہوتے

تو مین بھی کسی طرف کو فقیرانہ لباس کرکے نکل جاؤن ہم اُنکے ملازم ہین یہ سُنکے خواجہ نے جواب دیا معلوم ہوا کہ وہ
عورت بہت نیک ہی اور اپنے شوہر سے بہت محبت رکھتی ہی خیر مین جاتا ہون معلوم ہوا کہ یہ مکان اُنکا نہین ہی
مجکو لوگون نے دھوکا دیا یہان کے لوگ بہت خراب ہین کہ ہر ایک سے مذاق کرتے ہین یہ کہکر خواجہ ایک طرف
کو روانہ ہوے آگے بڑھکر ایک تدبیر خیال مین آئی اُسکو خیال کرکے موافق اُسکے بند و بست کرکے اُس مکان
کے گرد گشت کیا کہ کوئی مقام تو ملے جب کوئی مقام نہ ملا تو اور ایک تدبیر کی دیکھا کہ ایک کمرہ بالا ے بام ہی اُسکے
دروازے اسی طرف لگے ہوے ہین یہ اُسی کمرے کے سامنے اپنی صورت ایک پیرزال کی بناکر بیٹھ گئے ایک درخت
برگد کا لگا ہوا تھا اُسکے سایہ مین شب ماہ تھی خوب چاندنی پھیلی ہوئی تھی وہان بیٹھکر یہ کلام کرنے لگے اس خیال
سے کہ شاید اُس کمرے مین کوئی رہتا ہو میری صدا اُسنے اور میرا گذر اندر مکان کے ہو تو مین تدبیر معقول کرون
دل مین خیال کرنے لگے کہ افسوس مین کیونکر اُس مصیبت زدہ تک پہونچون اور جو اُسکے شوہر غریب نے
پیام دیا ہی اُسکو پہونچاؤن ای فلک تونے کیا تفرقہ ڈالا ہی کہ ایسے شوہر و زوجہ کو یون جدا کیا ہی کہ جو مثل
گل و بلبل کے تھے اور باہم شبانہ روز بعیش و عشرت بسر کرتے تھے وہ اُس قفس قیدخانہ مین اپنی زوجہ کے لیے
تڑپ رہا ہی اور بیقرار ہی اور یہ اپنے شوہر کے غم مین مبتلا ہی اُسے اپنی جان کی کچھ فکر نہین بلکہ اپنی زوجہ کا
ہر وقت خیال ہی یہ بھی افسوس کر رہا ہی کہ کیونکر اسکی زندگی و جوانی کٹے گی وہ جب یہ خبر پاوے گی کہ مین جلا دیا گیا
اور ملک عدم کو راہی ہوا تو اپنی حالت ضرور تباہ کرے گی بلکہ اپنے کو ہلاک کرےگی کوئی میرے حال پر رحم نہین
کھاتا ہی کہ میرا ایک پیام پہونچا دے مجکو رحم آیا مین جس طور سے ہوگا اُسکے پاس روپیہ پیسہ صرف کرکے پہونچونگا
اور اُسے پیام پہونچاؤنگا اب یہان جو آیا تو کوئی اندر جانے نہین دیتا ہی دروازہ بند ہی اُس غریب نے
کہا تھا کہ اُسکا جواب مجکو اُس سے حاصل کرکے آکے دینا دوپہر رات تو گذر چلی ہی صبح کو وہ قتل ہو جاے گا
افسوس مین نے صبح کو جواب بھی حاصل کیا تو اُس تک کیونکر پہونچےگا ہاے مجھ سے ایک غریب کی مرتے وقت
بھی کچھ خدمت نہ ہو سکی نہ مین اُسکی وصیت کو ادا کر سکا میری ساری محنت و مشقت بیکار ہوئی یہ کہتے تھے
اور روتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس کمرے مین آفاق کی زوجہ بیٹھی ہوئی اپنے شوہر کے غم مین رو رہی تھی
اور اُسکی الفتون کو یاد کرتی تھی اور افسوس کرتی تھی کہ اسکے کان مین رونے کی صدا آئی چونکہ دل سے تو لگی ہی
تھی دل پر چوٹ لگی اور خیال کرنے لگی یہ بھی کوئی میری طرح ستم رسیدہ اور غمزدہ ہی اب جو خیال کرکے
سُنتی ہی تو زیر کمرہ رونے کی صدا آرہی ہی اسکو تاب نہ رہی اُٹھکر کمرے کا دروازہ کھولا دروازے کے کھلنے
کی جو صدا آئی اُس غمزدہ نے اور رونا شروع کیا اور دردناک کلام کرنے لگی اسنے دروازہ کھولکر دیکھا تو ایک
عورت پیرزال ہی سر کے بال سفید منھ مین دانت نہین کوزہ پشت سفید چادر سر پر پڑی ہوئی خاک پر لیٹی ہی اور
رو رہی ہی افسوس کرتی ہی اور ہاتھ ملتی ہی اسکو اُسکے حال پر رحم آیا اور اُسکی تقریر بھی سُنی دل مین خیال کیا
کہ نہ معلوم کون علاوہ میرے شوہر کے قتل ہوگا کہ جسکا یہ پیام لیکر جاتی ہی اسکی وہان تک رسائی نہوئی
کہین میرے شوہر نے تو کوئی پیام نہین بھیجا ہی بلاکر دریافت کرنا چاہیے پھر خیال ہوا کہ اگر اُنکو کچھ کہنا ہوتا
تو وہ اُسی وقت کہتے کیا ضرورت تھی کہ قیدخانہ مین جاکر ایک غیر عورت کے زبانی کہلا بھیجتے کسی اور کا یہ
پیام اُسکی زوجہ کے پاس لیے جاتی ہوگی کیا ضرورت ہی کہ بیکار کو مین کسی کا دردسر اپنے سر مول لون مین
خود بلا مین مبتلا ہون دوسرے کا حال سُنکے اور صدمہ اُٹھاؤن پھر خیال آیا کہ ذرا اس سے کلام تو کر یہ دل
مین خیال کرکے کہا کہ ای بڑھیا بی ذرا ادھر تو دیکھو کیون تم دوپہر رات کو ایسے مقام پر بیٹھی ہوئی رو رہی ہو
کیا ایسی تم پر بلا نازل ہوئی کہ تمھاری ایسی دردناک صدا ہی کہ میرے دل غمزدہ کو اور بھی بیچین کر دیا ہی

مین اپنی مصیبت بھول گئی خدا کے لیے کچھ بیان تو کرو اُس عورت نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ اجی بی بی مین کیا بیان
کرون کوئی سُننے والا ہی تم اتنی دور مین یہان میرے تمھارے زمین آسمان کا فرق ہی نہ مین تم تک آسکتی ہون نہ
تم مجھ تک اور میری مصیبت سُنکے کیا کروگی اور زیادہ صدمہ ہوگا میرا حال ناگفتہ بہ ہی مین مصیبت کی ماری اگر
مرجاتی تو اقرار نہ کرتی مین اقرار کرکے اِس بلا مین مبتلا ہوئی کہ جس سے رہائی غیر ممکن ہی زوجہ آفاق نے
کہا یہ تو ممکن ہی کہ تم میرے پاس آجاؤ اور اپنا حال بیان کرو تا کہ مین بھی تو آگاہ ہون اگر مجھ سے ہو سکے تو مین
تمھاری مصیبت کو دفع کرون خواجہ تو یہ چاہتے ہی تھے کیونکہ اُنھون نے پہچان لیا کہ یہ آفاق کی زوجہ ہی اسکا
مطلب یہی تھا کہ اگر تمھارا یہی جی چاہتا ہی کہ تم میری مصیبت کو سُنو تو بتاؤ مین تمھارے پاس کیونکر
آؤن خیر دو گھڑی تمھارے پاس بیٹھکر اپنی مصیبت بیان کرونگی اُسکے بعد پھر تلاش اُس شخص کی کرونگی
اور تدبیر اُسکے پاس جانے کی کرونگی ملکہ نے کہا اچھا اور اندر مُنھ کرکے کہا کہ کوئی حاضر ہی ایک خواص موجود
تھی اِسی غرض سے موجود تھی کہ شاید ملکہ کو کوئی ضرورت ہو اور آواز دین تو کوئی جواب دینے والا تو ہو ایسا
نہ ہو کہ پکارا کرین اُسنے سُنکے کہا کہ حاضر ہون یہ کہکر اندر آئی ملکہ نے اپنے پاس بُلا کر کہا کہ دیکھو یہ جو مائی
صاحب بیٹھی ہوئی ہین انکو میرے پاس لے آ اُسنے کہا کہ ملکہ یہ کیا آپ کو ہوا ہی کہ اجنبی عورت کو اپنے پاس
بُلاتی ہو دو پہر رات گذر رہی ہی نہ معلوم کہ یہ کوئی چڑیل ہی یا کوئی مکارہ ہی کہ صورت بدل کر بیٹھی ہی ملکہ نے کہا کہ تیرا
کیا نقصان ہی اگر چڑیل ہی تو مجھکو کھا جائے گی میری جان عذاب سے نجات پائیگی اور اگر کوئی مکارہ ہی تو میرا
کیا بنائے گی ہم جتنا تجکو حکم دیتی ہین اُسکے موافق تو تعمیل کر ہان ان دنون تو زمانہ ہم سے برگشتہ ہی یہی
تو سبب ہی کہ نوکر ہمارے حکم کو نہین مانتے ہین گو زبتر خیال کرتے ہین تم کیا کرو یہ ہمارے مقدر کی خوبی ہی
تم لوگ بھی تو خیال کرتے ہو کہ اب وہ تو زمانہ انکا ہی نہین یہ کل ہم کو جواب دینگی اس سے اسی وقت سے
انکے حکم کو نہ مانین یہ کوئی ہماری مالک تو ہین نہین یہ جو ملکہ نے کہا اُس خواص نے جواب دیا کہ مجکو کوئی عذر
نہ جانے مین ہی نہ بلانے مین ہی مگر صرف یہ خیال ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ سمندر نے کسی کو بھیجا ہو اور کچھ سحر آپ پر
کیا ہو تا کہ آپ کے دل کو یہ خیال ہی کہ اِس عورت کو بلالو اور آپ کو سمندر کی محبت پیدا ہو اس لیئے اُس نے
کسی کو بھیجا ہی ورنہ دو پہر رات کو یہان غیر عورت کا کیا کام ہی ملکہ نے کہا کہ وہ مُوا مونڈی کاٹا مجھپر کیا سحر
کرے گا کیا کہون میرے شوہر نے اجازت ندی ورنہ مین اُسے دیوانہ کر دیتی سنکے چھواتی اگر سحر ہی نہ کر دیتی
اپنا نام آئینہ اندرام نہ رکھتی وہ کیا سحر جانے تو جاکر اُسکو لے آ کوئی خوف نہ کر یہ سُنکے وہ خواص اُسی وقت
بام پر سے نیچے آئی راہ طے کرکے باہر چلی پہرے والون نے پوچھا کہ کون کہا کہ مین خواص ہون ملکہ کی ملکہ نے
ایک ضرورت سے مجھے بھیجا ہی ایک ضعیفہ زیر دیوار ملکہ بیٹھی ہی اُسکو ملکہ نے طلب کیا ہی اُسے لینے جاتی ہون
اُنھون نے کہا کہ کیا ضرورت ہی بارہ بجے ہین دن کو بُلا لینا اُسنے کہا کہ ملکہ سے مین نے کہا تھا کہ رات کا وقت
ہی اجنبی عورت کو نہ طلب فرمایئے مگر ملکہ خفا ہوتی ہین اگر مین جاکر کہونگی کہ پہرے والے منع کرتے ہین تو تم پر
اور مجھپر بھی ملکہ کا عتاب ہوگا آئندہ تم کو اختیار ہی اُنھون نے کہا کہ جاؤ ہم کو کیا مطلب ہی ہم ملکہ کے
ملازم ہین اُنکے کسی کام مین دخل نہین دے سکتے وہ خواص یہ سُنکے اُس طرف جدھر وہ ضعیفہ بیٹھی تھی ملکہ نے
ادھر اُس ضعیفہ سے کہا کہ مین نے خواص کو روانہ کیا ہی وہ تمھارے پاس آتی ہی تم اُسکے ساتھ چلی آؤ یہ ملکہ
کہہ رہی تھی کہ سہیلی پہونچی اُسنے کہا کہ اے ضعیفہ چل ملکہ نے تجھے طلب کیا ہی وہ عورت یہ سُنکے لکڑی ٹیک کر
اُٹھی کانپتی کونکتی ہوئی اُسکے ساتھ چلی یہ عالم تھا کہ پیرانہ سالی کی وجہ سے راہ نہ چلی جاتی تھی ہر مقام پر
یہ معلوم ہوتا تھا کہ گر پڑے گی لڑکھڑائی جاتی تھی اور بیٹھ بیٹھ جاتی تھی سانس بھولی جاتی تھی یہان تک کہ

پھاٹک کے قریب پہونچی بیٹھ گئی راہ مین کئی مرتبہ بیٹھ گئی تھی دم لیا وہ خواص اُسکو لیکر اندر محل کے آئی خواجہ
یعنی اس ضعیفہ نے محل کو خوب آراستہ پایا مگر یہ عالم تھا کہ معلوم ہوتا تھا کسی جوان کا ماتم و غم ہی کہ تمام در و دیوار سے
حسرت ٹپک رہی تھی عالم یاس تھا ہر طرف اُداسی چھائی ہوئی تھی جو باغ کہ صحن محل مین لگا ہوا تھا اُسکا یہ حال تھا
کہ وہ ویران معلوم ہوتا تھا با وجودیکہ زمانہ بہار تھا ہر شجر سے یہ ثابت تھا کہ کسی کے غم مین سیاہ لباس پہنے ہوے
کھڑا ہی ڈالیان جب ہوا چلتی تھی تو کف افسوس ملتی تھین عجب عالم تھا کہ ہر گل و غنچہ آٹھ آٹھ آنسو روتا تھا خواجہ
اُس عالم یاس و حسرت کو دیکھتے ہوے چلے جاتے تھے نہ روشنی تھی نہ اور کچھ انتظام تھا دو ایک چراغ جل رہے تھے کہ وہ
خواص ملکہ کے پاس اُس ضعیفہ کو لیکر پہونچی ملکہ یہان بیٹھی ہوئی انتظار کر رہی تھی کہ خواص نے جاکر کہا کہ یہ
عورت حاضر ہی ملکہ زانوے فکر پر سر جھکائے ہوے شوہر کا خیال بندھا ہوا بیٹھی تھی کہ خواص نے جو یہ کہا کہ
حاضر ہی ملکہ نے کہا کہ بڑے عرصہ مین آئی اُس نے جواب دیا کہ ان سے راہ نہ چلی جاتی تھی کئی جگہ بیٹھکر تو آئی ہین
وہ عورت ملکہ کو سلام کرکے فرش پر بیٹھ گئی سانس چڑھنے لگی کہ پیٹ مین نہ سماتی تھی جب دم درست ہو لیا تو
ملکہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ بی بی تم پر کیا مصیبت پڑی ہی کہ یہ گل سے رخسار زرد ہو رہے ہین آنکھون مین
حلقے پڑ گئے ہین معلوم ہوتا ہی کہ تم رو رہی تھین کہ آنکھین لال ہین بال پریشان ہین چہرے پر زردی چھائی ہی
یہ کیا سبب ہی ابھی تو عالم شباب ہی اللہ رکھے کھانے کھیلنے کے دن ہین بی بی ایسی حالت اپنی نہ کرو خداوند
تمھارے راج سہاگ کو قائم رکھین تم کو خیال نہین آتا ہی مفت اپنی جوانی کھوتی ہو یہ سنکے ملکہ نے ایک آہ
سرد دل پُر درد سے بھر کر کہا اور آنسو آنکھون سے جاری ہوے کہ بُوا راج کہان سہاگ کہان اُسکے تو لٹنے کا
سامان ہی یہ بلا ہم پر اس جوانی مین نازل ہوئی ہی خداوند مجھ ایسی عورت بدنصیب نہ پیدا کرے کہ جسکا ایسا
جلا ہوا مقدر ہو نہ معلوم کیا گناہ ہوا ہی کہ جسکی یہ سزا ہی ملکہ نے جو یہ کہا اُسنے جواب دیا کہ بی بی یون تو کہو کچھ
بیان تو کرو میرا دل گھبراتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی ملکہ نے کہا کہ بڑا قصہ ہی پہلے تم بیان کرو کہ تم پر کیا بلا نازل ہوئی ہی
جو تم اسی دوپہر رات کو اس درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی رو رہی تھین اُسنے کہا کہ ملکہ میرے تو حواس تمھاری حالت
دیکھکر جاتے رہے مین اپنی مصیبت بھول گئی بلکہ بڑا افسوس ہوا کہ تم ایسی حور وش پری تمثال گل اندام پر
کیا ایسی بلا نازل ہوئی ہی کہ تمھاری یہ حالت ہی ملکہ نے کہا کہ مین اپنا حال بیان کرونگی پہلے تم بیان کرو اُسنے
کہا کہ اے بی بی اُس بندی کا لڑکا بحکم بادشاہ قید ہی اور اُس قیدخانہ مین اسیر ہی کہ جہان کا قیدی رہا نہین
ہو سکتا ہی چنانچہ اُسکو قید ہوے دس برس گذرے ہین مین نے بادشاہ سے منت و عجز کرکے اس قدر اجازت
لی ہی کہ مجکو حکم ہو تو مین ایک ماہ کے بعد جاکر دیکھ آیا کرون اور اُسکو کچھ اپنے ہاتھ سے پکا کر کھلا بھی دیا کرون
چنانچہ بادشاہ نے اجازت دی ہی جب سے میرا یہ طریقہ ہی کہ مین کچھ عمدہ کھانا ایک ماہ کے بعد پکا کے لیجاتی ہون
اُسکو دیکھ بھی لیتی ہون اور کھانا بھی کھلا دیتی ہون اسی طور سے ایک زمانہ یعنی دس برس گذرے آج جو مین
اپنے معمول قدیم سے گئی تو مین نے دیکھا کہ ایک قیدی اُس قیدخانہ مین اور ہی مگر مرد جوان معلوم ہوتا ہی
بہت خوبصورت ہی سر جھکائے ہوے بیٹھا ہی آنکھون سے باران اشک جاری ہی اور یہ کہ رہا ہی کہ افسوس
وہ زن پاک دامن میری محبت مین اپنی حالت تباہ کرے گی اپنی جان عزیز رایگان کرے گی کوئی ایسا نہین کہ میرا
ایک پیام اُس تک پہونچا دے مین اُسوقت جلدی مین بھول گیا دوسرے اُسوقت موقع نہ تھا جو مین بیان
کرتا کیونکہ دشمن تو سامنے موجود تھا مجکو کچھ اپنی جان کا خوف نہین ہی صرف اُسکی جوانی کا افسوس ہی کیونکہ
عالم غربت مین بسر کرے گی سب اُسکے جان کے دشمن ہین کیا کرون مین چند امر اُسکو تعلیم کرتا اگر وہ اُسپر عمل
کرتی تو اچھی رہتی اور ایک چیز دیتا کہ کوئی اُس تک پہونچا دیتا مگر مجکو کوئی ایسا دیانتدار نہین معلوم

ہوتا ہی افسوس صبح کو یہ جلاد کے ہاتھ لگے گی جب وہ مجھکو قتل کرنے کے لیے لے جائیگا میرے کپڑے
اُتارے گا مین نے اسکو کس محنت سے حاصل کیا تھا اور اس خیال سے اپنے پاس رکھا تھا کہ جب مجھپر وقت
پڑے گا تو میری زوجہ اُسکو فروخت کرکے اپنی زندگی بسر کرے گی اگر دربار مین دیتا تو سب لے لیتے اور اُسکے
دام کے دشمن ہوجاتے ایک تو دشمن تھے دوسرے اور ہوتے یہ جو اُسنے کہا اور افسوس کیا تو مجھکو اُسکے حال
پر رحم آیا مین نے کہا کہ ای شخص اگر تجھکو میرا اعتبار ہو تو اپنے مکان کا پتہ دے اور وہ چیز دے اور جو پیام دینا
ہو وہ دے مین تیری زوجہ تک پہونچا دونگی اُس نے میری طرف سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ ای مائی صاحب
تم نے کیا کہا مین نے اپنی تقریر کو دوبارہ بیان کیا تب اُسنے کہا کہ مجھکو سب کا اعتبار ہی اور سب کے ایمان کا
یقین ہی اُس سے تو بہتر ہی کہ جلاد لے لے اگر تم نہ پہونچاؤگی اور اپنے صرف مین لاؤگی تو مین تم سے خداوند کے
یہان لین دار ہونگا اُس خطرے سے تو بچیگا یہ مین دیتا ہون تم میری زوجہ کو دے دینا مین نے کہا کہ پہلے
تم اپنی مصیبت بیان کرو کہ تم پر کیا ایسی مصیبت پڑی ہی کیونکہ مین تو تمھاری صورت پہچانتی ہون مین نے
اکثر کسی زمانے مین تم کو بادشاہ کے ہمراہ دیکھا ہی صورت جانتی ہون نام بھی معلوم ہی مگر اسوقت بھول گئی ہون
اُسنے جواب دیا کہ مین اپنا نام کیا بیان کرون میری صورت کا دوسرا کوئی ہوگا جسکو تم نے بادشاہ کے
ہمراہ دیکھا ہوگا اُسنے جو یہ کہا مین نے جواب دیا کہ یہ کبھی نہین ہی بلکہ مین نے تم کو دیکھا ہی شاید تمھارا
نام آفاق ہی یہ جو مین نے کہا اُسنے سر جھکا کر کہا کہ ہان مین وہی بدنصیب ہون ای بی بی مین اُسے بخوبی
جانتی تھی اُس قیدخانہ مین ایسی صورت بدل گئی ہی کہ نہین پہچانی جاتی تھی دوسرے سر جھکائے ہوئے
بیٹھا تھا جب سر اُٹھایا اور کلام کیا تو مین نے پہچانا جب مین نے نام لیا اور اُسنے اقرار کیا تب مین نے کہا
کہ تم تو میرے محسن ہو تم نے تو مجھپر احسان کیا ہی جواب دیا کہ مین اس لائق کب تھا کہ کسی پر احسان کرتا اور
بڑی بی تم کو دھوکا ہوتا ہی مین نے آج تک کسی پر احسان نہین کیا مین نے کہا کہ نہین تم ہی نے میرے
فرزند کو قتل سے بچایا ورنہ وہ قتل ہوجاتا غیر یہ تو بتاؤ کہ کیا بلا نازل ہوئی تب اُسنے ساری سرگذشت اپنی
بیان کی یہ کہکر اُس ضعیفہ نے سب کیفیت جو کہ معلوم تھی اور جو قتل کا سبب تھا بیان کیا ملکہ کی یہ حالت سنکے مارے
کرب کے ہچکی بندھ گئی اور رونے لگے اُسنے کہا کہ تم تو یون روتی ہو جیسے کوئی ہمارا عزیز ہی یا دوست دلی
اور ہمدرد ہی ملکہ نے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ ای بڑی بی میرا دل بہت کمزور ہی کسی کی مصیبت سُنی نہین
جاتی ہی ملکہ نے اپنے کو ایک سبب سے نہین ظاہر کیا وہ سبب یہ تھا کہ شاید یہ کوئی ہرکارہ ہو بس یہ کہکر کہا
کہ ہان بیان کرو پھر اُس مرد نے کیا کہا اُسنے کہا کہ جب سب وہ حالت بیان کرچکا مین نے کہا کہ تم نے
میرے اوپر احسان کیا ہی اب تو مین ضرور تمھاری چیز تمھاری زوجہ کے پاس پہونچا دونگی اور جو تم کہوگے
وہ بھی کہہ دونگی تم کسی قسم کا شک اپنے دل مین نہ لاؤ اور جو پیام دوگے وہ بھی پہونچا دونگی مگر ہان اپنے
مکان کا پتہ دو اُسنے جواب دیا کہ گو میرا مکان اصلی تو آفاقیہ مین ہی مین وہان کا بادشاہ تھا مگر جب
مین وزیر تھا تو مین نے ایک مکان مکان شاہی کے قریب بنوایا تھا جب مین یہان آتا تھا اُسی مین
فروکش ہوتا تھا اُسکا یہ نشان ہی ای بی بی مین اُس مکان کو اکثر دیکھ چکی تھی یہی پتے دیتے تھے جو کہ اُس
مکان کے ہین جسمین بیٹھی ہون مگر یہ نہ معلوم تھا کہ یہ اُنکا مکان ہی تب اُسنے کہا کہ پتہ معلوم ہوگیا مین نے کہا
کہ ہان تم بیان کرو اُسنے کہا کہ ای بڑی بی میری زوجہ آفاقیہ کو نہین گئی ہوگی اُسی مکان مین میرے غم مین
مبتلا بیٹھی ہوگی اُسکو جاکر یہ ڈبہ دے دینا اور یہ پیام کہنا مین نے کہا کہ اچھا اُسنے کہا وہ تم کو بہت کچھ
دے گی جب تم اُس سے میری خبر کہوگی بی بی مین وہ بیان نہین کرسکتی ہون کیونکہ کسی کا راز ہی کہنا

نہ چاہیے پس مین نے کہا کہ اُسنے کہا کہ جو وہ جواب دے مجکو دیجانا مگر اسی وقت رات کو کیونکہ صبح کو تو مین قتل ہونگا اے بی بی مین اُس سے اقرار کرکے باہر آئی پہرے والون سے کہا کہ مین ابھی ایک مرتبہ آؤنگی میرے فرزند نے ایک شے کی فرمائش کی ہی اُسکو لینے جاتی ہون اُنھون نے کہا کہ اب نہ آنا ورنہ اندر نہ جانے پاؤگی کیونکہ ایک نیا قیدی یہان قید ہوا ہی ہم کو خوف ہی کہ کوئی اُسکو رہا نہ کرلے جائے ہم نے صرف اس سبب سے جانے دیا کہ تو ایک ماہ کے بعد آتی ہی اور اپنے فرزند کو دیکھکر چلی جاتی ہی اب نہ آنے دینگے مین اُنکے قدمون پر گر پڑی مین نے اُنکو کچھ روپیہ بھی دیا تب اُنھون نے کہا جلدی آنا مین نے کہا کہ مین ابھی آتی ہون وہان سے چلی موافق پتہ کے اس مکان پر آئی دروازہ بند پایا گئی آوازین دین کسی نے جواب نہ دیا جب مین بہت چلائی تو پہرے والون نے کہا کہ کون ہی مین نے کہا کہ مین ملکہ کے پاس آئی ہون اُنھون نے کہا کہ کیا دیوانی ہوئی ہی یہان کوئی ملکہ نہین رہتی ہی یہ مکان ایک سوداگر کا ہی جا تجکو شبہ ہوا ہی دوسرے رات بہت آگئی ہی ہم دروازہ نہین کھولینگے کیونکہ ہمارے مالک کا حکم نہین ہی مجکو یہ سُنکے خیال ہوا کہ مین غلطی سے دوسرے مکان پر چلی آئی کیونکہ رات کو دکھائی بھی کم دیتا ہی یہ سُنکے آگے چلی کہ تھک گئی اس درخت کے نیچے بیٹھ گئی اور اُسکے حال پر افسوس کرنے لگی ادھر یہ خیال ہوا کہ وہ بیچارہ میرا منتظر ہوگا یہان اُسکی زوجہ تک رسائی نہین ہوئی مکان بھی نہین ملا دراصل وہ ٹرا بدنصیب ہی کہ آپ نے کمرہ کھولا مجکو طلب کیا مین اس خیال سے چلی آئی کہ شاید آپ کو کچھ حال اُسکی زوجہ کا معلوم ہو کیونکہ آپ بھی تو مکانات شاہی کے قریب تشریف رکھتی ہین اگر بی بی معلوم ہو تو کسی کو میرے ہمراہ کرکے اُسکے مکان پر پہونچوا دیجیے پھر مین اندر چلی جاؤنگی آپ کو بھی ثواب ہوگا ملکہ کا یہ عالم تھا کہ سُنتی جاتی تھی اور روتی جاتی تھی آنکھون سے آنسوون کا تار بندھا ہوا تھا دمبدم آہ سرد دل پر درد سے نکلتی تھی جب اُسنے اپنی تقریر ختم کی ملکہ سے ضبط نہ ہوسکا کہا کہ ای بڑی بی وہ غمزدہ آفت نصیب بلاکش مصیبت مین مبتلا مین ہی ہون اُسکی کنیز درم ناخریدہ ہون میرے ہی غم مین اُسکا یہ حال ہی مجھی کو اُس نے پیام دیا ہی افسوس ہی کہ مین زندہ رہون اور وہ میرے روبرو قتل ہو کیا کرون اُنکی اجازت نہین ہی ورنہ مین اُس سے پہلے اپنی جان دیتی اُسنے کہا کہ بی بی آپ کا نام کیا ہی کیونکہ اُنھون نے نام بھی بتا دیا تھا مجکو یاد ہی مین نے جان کر نہین لیا ہی ملکہ نے کہا کہ مجکو آئینہ اندام کہتے ہین اُسنے کہا کہ بیشک تم ہی ہو پس یہ سُنکے اُسنے کہا کہ پہلے اپنے شوہر کی امانت لو جو کہ اُنھون نے مجکو دی ہے اُسنے کہا کہ لاؤ اُسنے کہا کہ کوئی ہی تو نہین مگر ملکہ ایک امر یہ ہی کہ مین جدھر سے آئی ہون اگر اُدھر سے گئی تو لوگ آپ کے پہرے والے دیکھ لینگے مجھ سے دریافت کرینگے کہ تو کس لیے آئی تھی مین کیا جواب دونگی ملکہ نے کہا کہ تم کمند مار کر ادھر سے چلی جانا اُسنے کہا کہ مجھ سے کمند پر سے نہ جایا جائیگا کیونکہ ضعیف ہون تم میرے ساتھ کسی کو کردینا کہ وہ پہونچا آئیگا ملکہ نے کہا کہ اچھا اُس ضعیفہ نے ایک ڈبہ نکال کر اُسکو دیا اور کہا کہ آپ کے شوہر نے کہا ہی کہ ملکہ تم میرے غم مین اپنا حال غیر نہ کرنا مجکو یقین ہی کہ میرے مرنے کے بعد سمندر ضرور میرے گھر کی بربادی کا حکم دے گا اور پھر لوگون اور ملازمون پر ظلم کرے گا میرا گھر تاراج کرائے گا اور تمھاری گرفتاری کا بھی حکم دیگا اُسوقت میری روح بے چین ہوگی جب تم گرفتار ہوگی از برائے خدا تم لشکر اسلام مین چلی جانا اور خواجہ سے کہنا کہ آپ کی محبت اور اپنی زبان کی پابندی سے میرے شوہر نے جان دی اب آپ میری سرپرستی فرمائیے پس جب تم یہ خواجہ سے کہوگی وہ ضرور تمھاری سرپرستی کرینگے اور تم ہر آفت سے محفوظ رہوگی اور اپنا سب مال و اسباب لے جانا ایک حبہ نہ چھوڑنا تاکہ دشمن

کے ہاتھ کچھ نہ لگے اگر ایسا نہ کروگے تو مجھکو رنج ہوگا اور مین تم سے ناخوش ہونگا اور جو طریقہ میرے مرنے کے بعد
اہل اسلام مین ہوتا ہی وہ کرنا اور کہا ہی کہ اس ڈبہ مین ایک لعل ہی جوکہ مین نے ساٹھ سال کی آمدنی شہر آفاقیہ
خرید کیا تھا ملکہ نے یہ سُنکے کہا کہ مین اُنکی محبت کے قربان کہ اُنکو میرا خیال بعد مرنے کے بھی ہی کہ مجھکو اُنکے بعد
تکلیف نہ ہو خیر جو اُنھون نے کہا ہی مین اُسپر ضرور عمل کرونگی یہ کہکر کہا کہ اے اب تم جلد جاؤ کیونکہ وہ انتظار
کررہے ہونگے اُس نے کہا کہ پھر کسی کو ساتھ کر دیجیے ملکہ نے آواز دی کہ سیوتی پس یہ سُنتے ہی سیوتی
حاضر ہوئی کہا کہ انکو باہر کردو سیوتی اُسکو ہمراہ لے کر چلی جب زینہ پر پہونچی وہ ضعیفہ اُترے کرکے بیٹھ گئی اور
یہ خیال ہوا کہ فریب کچھ کرنا چاہیے سیوتی نے ترس کھا کر اُسکا ہاتھ پکڑا اِس ہاتھ کا پکڑنا تھا کہ ایک مرتبہ اُسکے
مُنھ پر کچھ پڑا کہ اُسکو چھینک آئی اور وہ بیہوش ہوکر گرنے لگی خواجہ یعنی ضعیفہ نے اُسکو روکا اور اُسکو زمین پر
بٹھا کر اُسکی صورت اپنی بنائی اور اُسکے کپڑے پہن کر تیار ہوئے اور اُسکو نذر زنبیل کیا اور گلیم اوڑھ کر تمام مکان
کی سیر کی جو ظاہر چیزین تھین اُنکو چھوڑ دیا باقی جو بیش قیمت چیزین اور روپیہ پیسہ جواہرات ظروف طلائی
نقرئی زیور وغیرہ تھا سب نذر زنبیل کیا اور جو ظاہر مین بیش قیمت اشیا تھین وہ بھی نذر زنبیل کین اس خیال سے کہ
سن چکے تھے کہ کل سمندر یہ حکم دے گا کہ آفاق کا گھر تاراج کرلو کیون اُنکے ہاتھ لگے بس سب نذر زنبیل
کرکے اُسی مقام پر آئے گلیم اُتار ہی اندر کمرے کے آئے دیکھا کہ ملکہ بیٹھی ہوئی ہی وہ ڈبہ سامنے رکھے ہوئے ہی
اور رو رہی ہی آنکھون سے اشک جاری ہی سیوتی کو جو دیکھا کہا کہ سیوتی اُسکو پہونچا آئی عرض کیا کہ
جی ہان یہ کہکر سیوتی روبرو بیٹھ گئی اور کہنے لگی کہ ملکہ یہ کون تھی ملکہ نے روکر کہا کہ اُنھون نے کچھ پیام کہلا
بھیجا تھا اُنکو قیدخانہ مین بھی میرا خیال ہی اور یہ ڈبہ بھیجا ہی کہ اسمین لعل ہی تم اسکو فروخت کرکے اپنے
صرف مین لانا اے سیوتی مین کیا کہون جو میرے قلب کا حال ہی مین اُنکے حکم سے مجبور ہون ورنہ تمام
سمندر یہ کو خاک سیاہ کردیتی تجھ سے کوئی پردہ نہین ہی یہ پیام بھیجا تھا جو تجھ سے بیان کیا سیوتی نے
کہا کہ ملکہ آپ نے ڈبہ کھول کر دیکھا ہی کہ دراصل لعل ہی یا یہ کوئی مکارہ تھی صرف آپ کا عندیہ لینے آئی تھی
یہ فقرہ کیا کہ پیام دیا ہی عندیہ لے گئی ہو کہ قبل اُنکے قتل ہونے کے سمندر کوئی حکم جاری کرے تاکہ آپ
لشکر اسلام مین نہ جانے پائین کیونکہ یہ تو اب اُسکو ثابت ہو جائے گا کہ آپ لشکر اسلام مین چلے جاینگے گا
تب وہ اس خیال سے انتظام کرے پس اگر فقرہ ہو تو ہم بھی اپنا بندوبست کرین یہ جو سیوتی نقلی نے کہا
ملکہ نے کہا تو سچ کہتی ہی یہ کہکر اُس ڈبہ کو اُٹھا کر کھولنا چاہا جب وہ نہ کھلا تو ملکہ نے قریب مُنھ کے لاکر جو زور
کیا تو ڈبہ ایک مرتبہ کھلا اُسمین سے کچھ غبار سا نکلا کہ وہ ملکہ کے دماغ مین پہونچا ملکہ کو چھینک آئی خواجہ نے
دوڑکر ملکہ کو نذر زنبیل کیا آپ اُسکی صورت بنکر تیار ہوے اُسکے کپڑے پہن لیے یہی تو تدبیر خواجہ نے کی تھی کہ ڈبہ مین
بیہوشی رکھی تھی اور اس زور سے بند کیا تھا کہ نہ کھل سکے جب تک کہ زور نہ کیا جاے اور جب زور کرکے
کھولا جاے تو بیہوشی اُڑے اور کھولنے والا بیہوش ہوکر گرے خواجہ نے سیوتی کو جب اب بیہوشی مارکر
بیہوش کیا تھا جب خواجہ ملکہ کی صورت بنے تھوڑے عرصہ کے بعد پکار اُٹھے کہ ست ہی ست ہی بس ست
ست کی صدا لگانے لگے ست کی صدا سے تمام کمرہ گونج گیا یہ حال سُنکے تمام عورات محل اُٹھین اور طرف
اُس کمرے کے چلین کہ دیکھین ملکہ کی کیا حالت ہی کیا دراصل ست سوار ہوا ہی اب جو آکر دیکھا تو ملکہ کے بال
پریشان ہین آنکھین لال ہین لبون پر ست کی صدا ہی شمع روشن ہی اُسکو ہاتھ سے پکڑے لیتی ہی ست ست
کہہ رہی ہی یہ حال دیکھکر سب کو یقین ہوگیا کہ ملکہ ستی ہوگی اب یہ ضرور اپنے شوہر کے ساتھ جلے گی عورتین
خواصین مغلانیان خدمتین سمجھانے لگین وہ سواے ست کے کوئی جواب نہین دیتی ہی ست ست کہے جاتی ہی

اور ترقی ہوتی جاتی ہی اب توسب کو بالکل یقین ہوگیا باہم کہاکہ کسکو سمجھاتی ہو ایک شخص اپنے قابو مین نہین ہی اُسکو
تمہاری تقریر کیا اثر کرے گی ایک خواص نے کہاکہ ملکہ ستی ہونگی بڑی خرابی ہر کوئی اپنے کو زندہ نہین جلاتا ہی یہ آپ
کیا کرتی ہین ملکہ نے جواب نہ دیا یہی کہاکہ ست ہی وہ اس قدر رات اُسی مین بسر ہوئی جیسے صبح ہونے لگی ملکہ نے
تمام زیور پہنا عمدہ پوشاک زیب تن کی عطر لگایا مانگ مین سیندور کی لکیر دی افشان لگائی پیشانی پر قشقہ کھینچا آنکھون
مین سرمہ دیا نشانہ کیا عروس شب اول بنکر تیار ہوئی ست پکارے جاتی ہی یہ عالم اُسوقت ملکہ پر تھا کہ اگر فرشتہ
آسمانی بھی دیکھتا تو ہزار جان سے اُسپر فریفتہ و شیدا ہو جاتا بشر کیا چیز ہی بس تخت پر سوار ہوئی تمام محل مین شور
و غل ہی کہ ملکہ ستی ہونے کو جاتی ہی سب ملازم ہمراہ ہوے کھیلین اچھرتال مکھانے کوڑیان لٹاتے ہوے
گھنٹہ و ناقوس بجتے جاتے تھے برہمن بھجن گاتے ہوے ہمراہ تھے یہ خبر جو تمام شہر مین پھیلی ہر ایک مرد و زن
اپنے اپنے گھر سے دیکھنے کو چلے ادھر سے تو ملکہ چلی اُدھر کا حال ملاحظہ ہو کہ جب سمندر شاہ بیدار ہوا اور امورات
ضروری سے فراغت کرکے باہر آیا سب سردار اور چارون وزیر حاضر ہوے شمالاق نے حکم دیا کہ پچاس ہزار
سپاہ ہمراہ بادشاہ کے چلے پس اُسی وقت گلاب ذہنی سپاہ کو لے کر بادشاہ کے ہمراہ رکاب ہوا اور پچاس ہزار کا
لشکر جو کہ زرق ورق کے ہمراہ تھا اُسکو حکم ملا کہ تم ارابے کے ساتھ رہو کہ جسپر آفاق کی قید ہو باقی لشکر اُدھر کو روانہ
ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر سب سردارون کو لے کر روانہ ہوا اُدھر سب اہل شہر مین پہر رات
سے اُس مقام کی طرف چلے جاتے تھے کہ جہان آفاق جلایا جائیگا اُدھر داروغہ زندان خانہ نے آفاق کو ارابے
پر سوار کیا اُسکے زبان مین سوزن دی گلے مین طوق گران ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان بازوؤن پر جالے
فولاد کے بغلون مین خاردار لنگر زنجیر گران سے جکڑا ہوا ارابے پر لا کر سوار کیا دس ہزار سوار تلوارین برہنہ لیے
ہوے اُسکے ہمراہ تھے اور پچاس ہزار سوارون کے حلقہ مین ارابہ چلا آگے آگے ایک منادی یہ پکارتا ہوا چلا
کہ جو بادشاہ کے حکم کے خلاف کریگا اُسکو یہ سزا ملیگی ادھر سے یہ چلا اور اُدھر جو سمندر سوار ہوکر بڑے
شان و شوکت سے چلا اُسکے کان مین غل و شور کی صدا آئی اُسنے سردارون سے کہاکہ یہ غل کیسا ہی خبر تو منگاؤ
ہرکارے دوڑے ہوے آئے راہ مین عرض کیا کہ حضور بڑا غضب ہوگیا کہ آفاق کی زوجہ پر ست سوار ہوا ہی
وہ اپنے شوہر کے ہمراہ جلنے کو کہتی ہی اُسکے ملازم اُسکو دولہن بنائے ہوے اُسی طرف لیے جاتے ہین تمام اہل
شہر اُسکے ہمراہ ہین بڑا مجمع ہی یہ جو غل آپ سن رہے ہین یہ اُسی کا ہی یہ سنکے سمندر کے ہوش جاتے
رہے اپنے دل مین خیال کیا کہ جس امر کے لیے تو نے آفاق کو قتل کیا ہی اور جلانے کا قصد رکھتا ہی یہ تو
اُسکے خلاف ہوا کہ اُسکی زوجہ پر ست سوار ہوا ہی وہ بھی جلنے کو کہتی ہی گو اُسنے اپنا ملال ظاہر نہ کیا سردارون
سے کہاکہ یہ عورتون کے نخرے ہین جب آگ کے قریب پہونچیگی ست اُتر جائیگا انھون نے عرض کیا کہ جی ہان
بھلا ست کیا ہوگا یہی ایک وقتی جوش ہی ایسے کلام کرتا ہوا اسپ کو ہمراہ لیے ہوے چلا جاتا ہی ان سب
کو اس مقام کی طرف روانہ رکھا جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ہزارون برہمن اُس ارابے کے ساتھ تھے کوئی
کہتا تھا کہ ہماری سات پشت سے یہ کام ہوتا آیا ہی ہمارے بزرگون نے بڑے بڑے امیرون کو جلایا ہی ہزارون
روپیہ پیدا کیے ہین اُسی مین ہماری بسر ہوتی ہی یہ کہتے ہوے ہمراہ تھے یہ لوگ تو ادھر سے جاتے ہین اُدھر بیرون
شہر گرداب نے ایک میل کے گرد ہیزم کا انبار کرایا ہی بڑا اونچا انبار ہی طریقہ سے ہیزم رکھی گئی ہین
سیکڑون ڈھیریان جمع ہین کوئی کہ رہا ہی کہ وہ شخص جلایا جائیگا کہ جسکے جلنے سے سیکڑون روپیے ملینگے راوی
نے بیان کیا ہی کہ تمام صحرا مین خلقت کا مجمع ہی لوگ چلے آتے ہین ایک طرف لشکر آفاق بھی بقصد فساد اکٹھا ہی
گرداب وغیرہ نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا ہی بادشاہ اسلام نے بھی ایک طرف کو اپنے خیمے برپا کرائے ہین

اس خیال سے کہ ہم بھی یہ تماشہ دیکھین اور جو عیار نکلے تھے اُنکو کوئی عیاری نہین پڑی وہ بھی اپنی صورت بدل کر برہمنون
مین مل گئے ہین اُنھون نے بھی اپنا بند وبست کرلیا ہی کہ اگر قابو چلا تو ہم آفاق کو لیکر بھاگین گے کچھ چوبدار
بنے ہوے ہین اور ادھر اُدھر پھر رہے ہین انتظام کرتے پھرتے ہین یہان سب جمع ہین بادشاہ کا انتظار ہی کہ
بادشاہ تشریف لائین تو اور بند وبست کیا جاے لشکر اسلام بھی تیار ہی اس خیال سے حکم صاحبقران نے دیا ہی کہ
خواجہ عیاری کو گئے ہین کہ اگر عیاری کرکے لے آئے تو فساد ہوگا یا یہ کہ لشکر کفار جمع ہوگا سمندر بھی آئیگا
ہم لوگون کو غافل پاکر فساد نہ کرے پس راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک مرتبہ شہر کی طرف سے ڈنکے کی صدا آئی
گرد بلند ہوئی ہرکارون نے آکر خبر دی کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین اتنے عرصہ مین سواری بادشاہ کی
نمایان ہوئی پچاس ہزار کا لشکر قازقرقوان پر سوار طاؤس سحر پر ساحران غدار بصد کبر وغرور چلے آتے ہین
آکر ایک طرف قرب میدان کے مقیم ہوے کہ تخت سمندر شاہ کا ظاہر ہوا سر پر اُسکے ابر سحر سایہ فگن ہی اُس سے
بارش مروارید ہوتی ہوئی چلی آتی ہے سب سردار ہمراہ ہین چار وزیر تخت کے گرد ہین بڑے کر وفر سے
سواری سمندر کی پہونچی جو لشکر کہ گرداب وزعفران وغیرہ کا تھا سب نے سلام کیا سمندر اُس مقام پر آیا
کہ جو اُسکے قیام کے لیئے گرداب نے مقرر کیا تھا سمندر تخت پر آکر بیٹھا سب سردار گرد سمندر کے بیٹھے
گرداب وغیرہ انتظام کرنے لگے سب بند وبست کرلیا ایک میلہ تھا کہ ہر قسم کے سودے والے دُکانین
لیکر آئے تھے ہزارون تماشائی مین جمع تھے امیرون اور رئیسون کے خیمے استادہ تھے طوائفان شہر کا ایک
مجمع تھا جو کہ رقیق القلب تھے اُنکا یہ حال تھا کہ اختلاج ہو رہا تھا بہت لوگ افسوس کر رہے تھے کہ آج
بہت بڑا افسر قتل ہوگا مقام عبرت ہی جاے حیرت ہی اُسکی جوانی پر تو اہل شہر ودیگر اہل مجمع کا یہ حال تھا کہ
ہر ایک برائے آفاق افسوس کنان تھا کوئی اُسکی جوانی کا افسوس کر رہا تھا کوئی خلق کی تعریف کر رہا تھا
جو کہ دشمن تھے وہ خوش تھے مگر اُنکی بھی زبان سے کسی وقت افسوس نکل جاتا تھا ایک جانب ہزارون پیپے
روغن نفت کے رکھے ہوے تھے ایک طرف رال کے بورے جمع کیے گئے تھے ہزارون من رال وروغن اُس ہیزم پر پڑیگا
برہمن آگ لیے ہوے پھر رہے تھے کہ آفاق آئے اور ہیزم پر بٹھایا جاے تو ہم آگ دین بادشاہ سے انعام
لین بہت خوش خوش پھر رہے تھے کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے غل کی صدا آئی گرد اُڑی ہرکارے دوڑتے
ہوے آئے بادشاہ کو خبر دی کہ قیدی آپہونچا یہان ایک طرف گھنٹہ وناقوس بج رہے ہین برہمن پوجا پاٹ
کر رہے ہین بادشاہ اسلام بھی مع صاحبقران وسرداران تشریف فرما ہین ایک طرف اپنے لشکر کے اُنکو
بھی بڑا افسوس ہی آفاق کی جوانی وخلق کا حال سنکے اُسی طرف نگاہ ہی دیکھا کہ قریب چالیس ہزار کے لشکر
چلا آتا ہی اُسکے وسط مین تلوارین برہنہ علم ہین کہ وہ لشکر ایک طرف آکر قائم ہوا اب جو دیکھا تو آفاق ایک
ارابے پر بیٹھا ہوا مسلسل ومطوق آہن مین سر سے پاؤن تک غرق مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک شیر ژیان یا اژدہا ہی
پیشانی پر ذرا رنج وملال نہین ہی شکن تک نہین پڑی ہی با انبساط بیٹھا ہی ہر طرف مسکرا کر دیکھتا ہی خوشی
خوشی چلا آتا ہی غل ہوا کہ قیدی آگیا سب دیکھنے لگے ہر ایک کو رنج وغم پیدا ہوا سب افسوس کرنے لگے
ہر طرف غل ہوا کہ مقام حسرت وافسوس ہی ایسا جوان یون قتل ہوگیا جوان ہی ذرا دیکھو بالکل چہرے پر
اُسکے رنج وملال نہین ہی گیا مرنے کی خوشی ہی ہم نے آج تک کسی کو مرتے وقت خوش نہین پایا جیسا اس
جوان کو دیکھا ہی یہ طور اور یہ طریقہ وقت قتل کسی کا نہین ہوتا ہی یہ تو ایسا خوش وخرم ہی کہ جیسے کوئی دولھا
ہوتا ہی کہ اتنے عرصہ مین ارابہ قریب اُس انبار ہیزم کے لاکر کھڑا کیا گیا آفاق نے وہان آکر چارون طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھا نظر آیا کہ ایک طرف کو لشکر سمندر شاہ قریب لاکھ سوار کے مسلح ومکمل کھڑا ہی ایک

ہما

طرف لشکر گرداب و مواج و حباب و سیلاب و ملکہ زعفران و ملکہ چندر تن و ماہ تن کا کھڑا ہی
مگر آراستہ یہ سب بندوبست کر رہے ہین اور ایک طرف کو اہل شہر و دیگر اطراف کے لوگ جمع ہین ایک جانب کو
لشکر اسلام کی کثرت ہی بادشاہ اسلام مع سردارون کے تشریف فرما ہین یہ جو لوگ کھڑے ہین سواے اہل شہر و
دیگر اطراف کے لوگون کے اور لشکر اسلام کے سب خوش ہین ان لوگون کے رخون سے ملال ظاہر ہی دیکھا کہ
ایک بلندی پر بہت سے خیمے استادہ ہین اُن خیمون مین سمندر شاہ و سرداران سکے بیٹھے ہوے ہین سب
ملول ہین سواے سمندر شاہ اور شلاق و افراق و سرداران مکار کے اپنے بھائی اور اشفاق و
گلاب وغیرہ کو بہت ملول دیکھا اب اسنے جو غور کر کے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک طرف پہرا بھی لشکر مسلح و
مکمل کھڑا ہی مگر اُسکے تیور بد ہین یہ پایا جاتا ہی کہ فساد کرے گا یہ دیکھکر اسکو خیال ہوا کہ یہ تو لشکرون کی
کثرت ہی یہ مین لاکو سپاہ کیا کر سکتی ہی بیکار ان سب کا خون ہوگا اور ان سب کا خون میرے سر پر
ہوگا کوئی تدبیر کرنا چاہیے یہ دل مین خیال کر کے کہا کہ سواے اس تدبیر کے کوئی تدبیر نہین ہی کہ منع کرون
مگر زبان پر سوزن دی ہوئی تھی کلام کرنے کی طاقت نہ تھی جو لوگ اُسکے قریب تھے اُنکو اشارے سے اپنے
قریب بلا کر کہا کہ مجکو قلم و دوات و کاغذ لا دو مین کچھ تحریر کرونگا یہ جو کلام اشارے سے کیا لوگ بڑی دیر کے بعد
سمجھے سمندر شاہ سے جاکر عرض کیا کہ قیدی قلم و کاغذ طلب کرتا ہی دیا جاے یا نہین سمندر شاہ
شراب خوری کر رہا تھا نشہ شراب سے مدہوش تھا جواب دیا کہ کوئی ضرورت نہین ہی یہ جو کہا تو اخلاق
و اشفاق و عشاق و دیگر سرداران معزز نے کہا کہ یہ بالکل خلاف عدل ہی کہ قیدی کوئی چیز طلب کرے
اور اُسکو نہ دی جاے شاید وہ کوئی وصیت نامہ یا عرض حال کرے لازم ہی کہ جو وہ طلب کرے اُسکو دیا
جاے ورنہ یہ برہمی کا سبب ہوگا جب یہ سب نے کہا سمندر نے مجبور ہو کر حکم دیا اُسی وقت قلم و
کاغذ و دوات آفاق کو دیا گیا آفاق نے پہلے القاب تحریر کیا اُسکے بعد تحریر کیا کہ اے سمندر شاہ
جو مہربانیان تم نے میرے اوپر کین اور جو عنایتین میرے حال پر ہین اُسکا شکریہ مجھ سے ادا نہین ہو سکتا ہی
اور یہ جو سلوک تم نے میرے ساتھ کیا وہ بھی کسی مصلحت سے ہوگا اور میرے حق مین اچھا ہوگا مجکو اسکا
بھی کوئی گلہ و شکوہ نہین ہی مین آپ سے بہت خوش ہون کیونکہ کوئی ایسی سزا آپ نے میرے لیے
نہین تجویز فرمائی جس سے مجکو ذلت ہوتی مین اسکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ با آبرو و با عزت مین مرتا ہون
اور نہ مین یہ کہتا ہون کہ آپ نے مجھپر کسی قسم کا ظلم کیا بلکہ اُس زندگی سے یہ مرنا اچھا ہی کہ مین اپنے
قول سے پھرون اور لوگون مین بد عہد و پیمان شکن مشہور ہون میری اسوقت یہ التجا ہی کہ تھوڑے سے
زمانہ کے لیے سوزن میری زبان سے نکال لی جاے تاکہ جو میرے سردار ہین اور اہل لشکر ہین اُنسے
کچھ کلام کرلون اور اُنکو جو اُنکا قصد ہی اُس سے منع کر دون مین اقرار کرتا ہون کہ کسی قسم کا فساد نہ کرونگا
نہ مین فرار ہونگا یہ آپ کو بخوبی معلوم ہی کہ جو مین زبان سے کہتا ہون اُسپر عمل کرتا ہون آپ اس
امر سے بالکل بے خوف رہین کہ مین زبان کو اپنے قابو مین کر کے سحر کر کے نکل جاؤن یہ مین کبھی نہ
کرونگا اگر مجکو یہ منظور ہوتا تو مین دربار مین کیون آتا اسی طرف سے لشکر کو لے کر جدھر میرا جی چاہتا
نکل جاتا یا شریک اہل اسلام ہوتا یا جب آپ نے میری گرفتاری کا حکم فرمایا تھا مین اُسی وقت
فساد کرتا اور نکل جاتا کون مجکو روک سکتا تھا یہ بالکل مردمی کے خلاف تھا اور خلاف ہی کہ مین صرف
جان کے خوف سے اپنے کو بدنام کرون اور انگشت نما ہون کہ آفاق نے نمک حرامی کی بس آپ اس
قدر خوف و خطر نہ فرمائین مین کبھی ایسا نہ کرونگا بادشاہون پر فرض ہی کہ جو قیدی التجا کرے اُسکو

بر لائین آئندہ آپ کو اختیار ہی کیونکہ مین آپ کے قابو مین ہون یہ آپ پر فرض ہی کہ میری امید کو بر لائیے مین
جبر نہین کرتا ہون یہ تحریر کرکے وہ جو خسکم لایا تھا اُسکو دیا اور اشارہ کیا کہ بادشاہ کو دے دینا لوگون کو یہ گمان
ہوا کہ آفاق نے جان کے خوف سے بادشاہ سے بذریعہ تحریر کے عذر کیا ہی پہلے وہ یہ سمجھا تھا کہ یہ وقتی عتاب
ہی دو ایک دن مین موقوف ہو جائے گا اب جو اُسنے سامان قتل دیکھا اُسکو بیقین قتل ہو گیا جان تو ڑی خیر آکر
آخر عذر کیا سچ ہی کہ کوئی دیدہ و دانستہ اپنی جان نہین دیتا ہی یہی ہر طرف چرچا ہونے لگا یہ خبر لشکر اسلام مین
بھی پہونچی وہان بھی ہر ایک نے یہی کہا وہ کاغذ جو کہ آفاق نے تحریر کیا تھا سمندر کے پاس پہونچا سمند ر و
دیگر اہل جلسہ نے خیال کیا کہ آفاق راہ پر آیا خوف جان سے عذر نامہ تحریر کیا ہی بادشاہ کو لازم ہی کہ اُسکی خطا
کو معاف کرین جو کہ دوست تھے وہ خوش ہوے اور جو عدو تھے اُنکے رنگ متغیر ہو گئے لوگون سے وہ کاغذ لے کر
اخلاق کو دیا اور کہا کہ یہ تمھارے بھائی کی تحریر ہی اسکو ذرا پڑھو کہ اسمین کیا تحریر ہی اخلاق نے اُس کاغذ کو
لے کر وا کیا اور پڑھنا شروع کیا جو مضمون آفاق نے تحریر کیا تھا حرف بحرف پڑھا وہ مضمون سُنکے سمندر
نے کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی اب سب اہل جلسہ کو معلوم ہوا کہ آفاق نے عذر نہین کیا ہی بلکہ ایک اپنی
خواہش ظاہر کی ہی جب سمندر نے یہ کہا کہ آپ لوگون کی کیا راے ہی کسی نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ سب سے
پہلے شملاق و دیگر دشمنان آفاق نے کہا کہ ہماری بالکل راے نہین ہی کہ منظور کیا جاے کیونکہ اسمین
مکر ہی پہلے تو آفاق نے یہ خیال کیا تھا کہ بادشاہ کو اسوقت غصہ ہی اُسنے بالکل حرکت نہ کی اس سبب
سے کہ جب اپنے کو مین بلا عذر گرفتار کرا دونگا تو بادشاہ کو میرے اوپر رحم آئے گا اور میری خطا سے درگذر
کرے گا یہ مصلحت دیکھکر اُسنے کچھ نہ کہا جب اُسکو اپنے قتل کا یقین ہو گیا تب اُسنے یہ فکر کی کہ یہ خواہش
کرکے اپنی زبان قابو مین کرون جب زبان قابو مین ہو ایک سحر کرکے قید اپنی طرف کرون کیونکہ میرا لشکر
بھی اس مقام پر موجود ہی دوسرے لشکر اسلام بھی قریب ہی ہزارون سردار اپنے اپنے بادشاہ کے کنارے
لشکر کے براے تماشہ کھڑے ہین مقابلہ کرکے سب کو نے کر نکل جاؤن اور بتحریک لشکر اسلام ہون اپنی
جان بچاؤن دوسرا یہ سبب تھا کہ اُسوقت دربار مین سواے اُسکے بھائی کے کوئی اُسکا دوست نہ تھا اگر
وہ حرکت کرتا تو گرفتار ہوتا کیونکہ وہ تو مرد عاقل ہی اس سبب سے اُسنے کوئی حرکت نہ کی خاموش رہا بلکہ اپنی
زوجہ کو بھی منع کیا اب اُسنے خیال کیا کہ یہ موقع اچھا ہی کہ لشکر بھی ہی اور لشکر اسلام بھی قریب ہی بادشاہ بھی
موجود ہی اگر تدبیر بن پڑی تو بادشاہ کو اسیر کرکے لشکر اسلام کے حوالہ کرون تاکہ فساد برطرف ہو ہمارے
نزدیک تو یہ حکم دینا اور آفاق کی خواہش کو پورا کرنا بالکل خلاف عقل ہی بڑا کشت و خون ہوگا آئندہ
آپ کو اختیار ہی یہ جو شملاق نے کہا بس عشاق کو غصہ آیا اور برہم ہو کر کہا کہ تو بڑا بانی فساد ہی تو یہ
چاہتا ہی کہ آفاق قتل ہو قتل ہونا اُسکا مقدم ہی مگر یہ امر منظور ہی کہ اُسکی خواہش پوری نہ ہو تیری
راے بالکل خلاف ہی آفاق جو اقرار کرے گا اُسکے خلاف ہرگز نہ کرے گا اُسنے مکر سے نہین تحریر کیا ہی
بلکہ اُسنے اصل واقعہ تحریر کیا ہی اگر وہ لشکر کو نہ منع کرے گا تو ضرور کشت و خون ہوگا کیونکہ اُسکے لشکر کا
رنگ بدلا ہوا ہی وہ آمادہ فساد ہی پس ایسی حالت مین اُسکا خیال کرنا کہ مین لشکر کو منع کرون ضرور درست
ہی یہ جو تم نے کہا کہ آفاق فساد کرکے نکل جاے گا محض خلاف ہی اور یہ خیال کرنا کہ دربار مین اُسنے اسوجہ سے
حرکت نہ کی کہ اُسکا وہان کوئی دوست نہ تھا اس سبب سے مجبور تھا اُسکے ہزارون دوست تھے اور وہ خود
اکیلا سب کو کافی تھا اپنی جان بچا کر ضرور نکل جا سکتا تھا اور اسوقت بھی اُسکے دوست موجود ہین اگر وہ ذرا اشارہ
کرے تو اُسکو رہا کرلین مگر وہ خود اپنے قتل پر آمادہ ہی وہ مرد ضرور ہی اُسکو اپنے قول کی پابندی کا ضرور خیال ہی

وہ عہد شکن نہین ہی اُسکی اسی بات کا خیال کرنا لازم ہی کہ وہ جو لشکر اسلام کی عیار سے اقرار کر آیا تھا مین لشکر لیکر
چلا جاؤنگا اُس قول کو پورا کیا اُسکے خلاف نہ کیا اپنی ذلت گوارا کی اور جان دینا گوارا کیا مگر پھر لشکر لیکر
نہ گیا تو وہ اس عہد سے کبھی نہ انحراف کریگا جو اقرار کریگا اُسکا ضرور خیال رکھیگا ہمارے نزدیک ضرور اُسکی
امید بر لانا چاہیے آیندہ اختیار ہی اور تمہاری راے بالکل غلط ہی شملاق نے کہا کہ میرے نزدیک آپ کی
راے غلط ہی اُسکی تحریر سے صاف ظاہر ہی کہ وہ آمادہ فساد ہی دوسرے یہ امر لائق غور ہی کہ دربار کی وہ تقریر
سخت اور یہان یہ عاجزانہ تحریر اُسوقت نہ خیال کیا کہ ہم کیا سخت تقریر کرتے ہین عشاق نے کہا کہ پھر کیا
جواب دیا جاے شملاق نے کہا کہ اسکا جواب یہ ہی کہ ہم تمہارے مکر سے واقف ہین ہم نے جو دیکھا کہ اب
زمانہ قتل ہونے کا قریب ہی پس تم نے مکر کی تحریر تحریر کی ہم کو کسی طور سے یہ امر منظور نہین ہی کیا ضرورت ہی
ہم کو تمہارے لشکر سے کوئی خوف نہین ہی جو جیسا کریگا وہ اُسکی سزا پائیگا آپ کی مہربانی ہی جو آپ کو
اس قدر خیال ہی مین بادشاہ ہون میرے ہمراہ لشکر کثیر ہی اگر تمہارا لشکر فساد کریگا سب قتل ہوگا اور
اب ہم کو ایسی تحریر نہ کرنا علاوہ اس خواہش کے اور جو خواہش ہو وہ بیان کرو اُسکو ہم پورا کرینگے آیندہ تم کو
اپنے فعل کا اختیار ہی عشاق نے کہا کہ یہ جواب بالکل خلاف مروت اور عدل کے ہی مین ہرگز نہ رائے
دونگا سمندر خاموش بیٹھا سُنا کیا جب باہم تقریر ہو چکی تو سمندر نے کہا کہ اُستاد آپ کی راے بہت خلاف
ہی شملاق کی راے بہت ٹھیک ہی بس یہی جواب تحریر کرنا چاہیے یہ کہکر شملاق سے کہا کہ تم میری طرف سے
یہی جواب تحریر کردو شملاق نے وہی تحریر کردیا یہ سب اہل جلسہ کو سواے دشمنان آفاق کے بہت ناگوار ہوا
خصوصاً اُسکی بھائی کو اور عشاق کو تو ازحد غصہ آیا مگر مصلحت وقت تصور کرکے خاموش رہا شملاق نے
وہی جواب تحریر کردیا وہ شخص جو کہ کاغذ تحریری آفاق کا لایا تھا لیکر آفاق کے پاس پہونچا آفاق کو دیا
آفاق نے پڑھکر افسوس کیا اور اُسی وقت طرف آسمان کے دیکھا اور آنکھون مین آنسو بھر لایا اپنی لاچاری
اور مجبوری پر اور سمندر کی ناانصافی پر افسوس کیا اور اُس کاغذ پر یہ تحریر کرکے اُڑا دیا کہ اے اہل مجمع تم سب
آگاہ ہو کہ بادشاہ نے مجکو بیگناہ قتل کیا محض بے خطا ہون کوئی میرا قصور نہین ہی یہ میرے اوپر ظلم ہی مین نے
یہ سوال کیا تھا بادشاہ نے نہین قبول کیا اور آگاہ ہو کہ اس ظلم وستم کا ضرور صلہ ملیگا میرا خون بالکل بالا بالا
نہ جائیگا ضرور رنگ لائیگا اور سمندر شاہ تباہ ہوگا یہان اہل اسلام کا قبضہ ہوگا یہ مین تم سے کہتا ہون
جو سمندر شاہ کا ساتھ دیگا وہ مثل میرے برباد ہوگا کیونکہ یہ بادشاہ ظالم ہی مین تو اپنی جان سے جاتا ہون
مگر تم سب کو آگاہ کیے جاتا ہون اور مرتے مرتے خیر خواہی کرتا ہون کیونکہ میرا لشکر آمادہ فساد ہی اُسکے افسرون کو
بذریعہ تحریر منع کرتا ہون یہ میری خیر خواہی ہی اور یہ بادشاہ کی قدر دانی ہی جو اہل اسلام کا شریک ہوگا وہ
بہت اچھا رہیگا آیندہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہوگا سمندر بہت جابر ہی اسکی اطاعت مین سواے
ذلت وخواری کے کوئی دوسرا امر نہین ہی جب اُسنے میرے ساتھ یہ سلوک کیا کہ جسنے اُسکی حکومت کو اسقدر
ترقی دی کہ ہزارون بادشاہ خراج دینے لگے تو اور کسی کے ساتھ کیا کریگا صرف اتنی سی بات پر کہ میری زوجہ
پر عاشق ہوا تھا اور عاشق ہی اُس سے سوال کیا کہ میرے ساتھ عقد کرلے اُس پاک دامن نے انکار کیا یہ
اُس دن سے فکر مین تھا کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ آفاق کو قتل کرون جب کہ اسکا شوہر مرے گا اُسوقت وہ راضی
ہوگی آخر کو اُس نے اپنی حسرت پوری کی مجکو بیگناہ قتل کیا کوئی اپنی زوجہ کو اُسکے سامنے نہ کرے ورنہ اُسکی بھی یہی
نوبت ہوگی مین تو جاتا ہون مگر تم سب کو خبردار کیے جاتا ہون فقط زیادہ سلام جو میری تحریر پر عمل کریگا بہت اچھا
رہیگا اور جب اُسکو ایسا وقت ہو اور بادشاہ کی زک سے محفوظ رہے تو مجکو دعاے خیر سے یاد کرے کہ کسی نے

نصیحت کی تھی اور جو ہونے والا ہے وہ تھوڑے عرصہ مین ظاہر ہو جائیگا بہت زمانہ نہین ہے جب وہ وقت آئیگا اُس وقت
میرا قول آپ لوگون کو یاد آئیگا اور جو راحت ملے گی اُسوقت آپ لوگ اس خاکسار کو یاد کرینگے یہ تحریر کر کے
جو کاغذ اُڑایا وہ کاغذ اڑ کر جو کہ مجمع اہل شہر کا تھا اُنہین جا کر گرا لاکھ چاہا کہ روک لین مگر بلند ہو گیا اُسکے بعد آفاق
نے ایک حکم نامہ بنام افسران سپاہ جو اُسکے ملازم تھے تحریر کیا کہ تم کو قسم ہے اپنے اولاد کی کہ تم بعد میرے بادشاہ
سے فساد نہ کرنا ورنہ مین تم سے ناخوش ہونگا اسکا سبب یہ ہے کہ اگر تم فساد کروگے تو میرے خون ناحق کا عوض
ہو جائیگا یہ بیگناہی میری جاتی رہے گی پس تم کو لازم ہے کہ بعد میرے قتل ہونے کے تم میری زوجہ کی اطاعت
کرنا اگر وہ منظور کرے ورنہ تم لشکر اسلام مین چلے جانا کیونکہ یہان تمھارے سب دشمن ہین تمھاری وہ لوگ بہت
قدر کرینگے یہ لوگ قدردان نہین ہین یہان تمھارا رہنا بیکار ہوگا دوسرا سبب یہ ہے کہ ہمنے تم لوگون کو بہت روپیہ
صرف کر کے پرورش کیا ہے اور ہمیشہ مثل اپنی اولاد کے تصور کیا صرف افسوس اس امر کا ہے کہ کوئی میرے اولاد
نہین ہے ورنہ وہ تمھاری قدر کرتا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تم لوگ بعد میرے تباہ ہو میری اس تحریر پر عمل کرنا
لشکر اسلام مین تم تباہ نہ ہوگے اگر اسکے خلاف کروگے تو مین تمھارا حق نعمت نہ بخشونگا آیندہ تم کو اختیار ہے
اپنے عمل کا اس مختصر تحریر کو بہت خیال کرو مگر اس قدر مہلت مجکو نہ ملی جو مین تم تک آتا اور تم کو نصیحت کرتا نہ
زبان میرے قابو مین ہے جو مین تم کو اپنے قریب طلب کر کے نصیحت کرتا بادشاہ سے خواہش کی تھی اُنھون نے
انکار کیا آخر مجبور ہو کر یہ کاغذ تم کو تحریر کیا مین اسکے جواب کا خواستگار نہین ہون جواب نہ تحریر کرنا کیونکہ اب
زمانہ بہت گذر چکا ہے مجکو خوف یہ ہے کہ کہین میری طبیعت نہ بدل جائے ثابت قدمی نہ جاتی رہے دوسرے
کہین وہ میری عاشقہ نہ آجائے اگر وہ آگئی تو مجکو تکلیف ہوگی وہ بیقرار ہوگی میری روح بے چین ہوگی مجھسے
اُسکا رونا نہ دیکھا جائیگا بھائیو یہ دنیا بے ثبات ہے اسمین کسی کو بقا نہین ہے سب کو فنا ہے ہر فرد بشر اسمین
حباب کا سا ہے کہ وہ اُٹھا ذرا سر اُٹھایا اور پھر بے طرف ہو گیا بقول اہل اسلام کے یہ دنیا سراے فانی ہے اسمین
کسی کو قیام نہین ہے بلکہ سرا مین تو قصد سے رہتے ہین یہان تو کوئی سہارا نہین ہے جب حکم مالک آیا چلے گئے
اہل اسلام کا قول بہت ٹھیک ہے کوئی کسی کا نہین ہے سواے اپنے خیال کرنے کا مقام ہے کہ جو شاہان
جلیل القدر تھے وہ کیا ہوئے اُنکی قبر تک کے نشان نہین باقی ہین سب یک اجل کے لقمہ ہوئے کہان ہین
وہ بادشاہ جو کہ بڑے لشکر و سپاہ رکھتے تھے کہان ہین امیران با عزت جو کہ اپنی عزت کے خیال مین اپنی جان کو
جان نہ خیال کرتے تھے سب اس زمین کے پیوند ہوے ہین مین کون ہون جو اس دنیا سے بہرہ مند ہون آخر
مین نے اہل اسلام کے طریقہ کو پسند کیا اگر مجکو پہلے سے معلوم ہوتا تو ضرور مین اس دنیا کو ترک کرتا اے بھائیو
تم میرا غم نہ کرنا مین کیا چیز ہون دیکھو یہ دنیا ایسی ہے کہ کسی کو یہان آرام نہین ملتا ہے نہ راحت ملتی ہے سب
اجل کے لقمہ ہوتے ہین کسی شاعر نے بھی بے ثباتی دنیا مین یہ چند اشعار نظم کیے ہین جو کہ تحریر کرتا ہون بس بھائیو
نیکنامی اور ثابت قدمی کا چرچا رہتا ہے تم کو خوش ہونے کا مقام ہے کہ تمھارے افسر اعلی نے وہ ثابت
قدمی اور اپنے قول کی پابندی دکھائی کہ جسکے سبب سے اُسکا نام باقی رہیگا کوئی تم پر طعنہ زن نہ ہوگا یہی
چرچا رہیگا کہ ایسے لشکر کا افسر اپنے عہد پر قایم رہا اور پیمان شکنی نہ کی اور اپنی جان دی تم لوگ کوئی رنج و
غم نہ کرنا اور دنیا کو ہمیشہ بے ثبات خیال کرو اور اپنی نیکنامی کا خیال کرو یہ خیال کرنا کہ آقا نے ہم کو مرتے
وقت غیرت دلائی ہے ہم اُسکے لیے جان دین اور نیکنامی حاصل کرین یا دنیا سے بے ثبات مین اسی وقت
مر جائین تاکہ نام ہو یہ موقع اسکا نہین ہے بلکہ میری بدنامی ہے ہان اور کسی وقت اسکا خیال کرنا اگر اسوقت
مقابلہ کروگے تو لوگون کو خیال ہوگا کہ آفاق کہ گیا ہوگا میرے حال پر رحم کرنا اور اسوقت صبر کر کے چلے جانا

کیا

اسکا عوض خدا اسے نادیدہ تم کو دے گا اور تم دیکھنا کہ یہ سمندر کیونکر قتل ہوتا ہی اور اسکے حال پر زاغ و زغن نہ ترس کھاینگے اور یہ پناہ کا مقام تلاش کرے گا اور نہ ملے گا آخر کو قتل ہوگا اس ظالم کا یہ انجام ہوگا اور وہ جو مین نے کہا تھا کہ چند شعر بے ثباتی دنیا مین تحریر کرتا ہون وہ یہ ہین اشعار

کل جہان پر شگوفہ وگل تھے
آج اُس جا ہی آشیانہ بوم
غیرت حور و مہ جبین نہ رہے
وہ ہوے جا کے زیر خاک مقیم
جاے عبرت سراے فانی ہی
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام
نہ کسی جا ہے نلدمن کا پتہ
کہین ہی ساز و برگ غسل صحت
مکان مین ہی کسی کے نوحہ خوانی
کوئی کرتا ہی ہاتھون کو خضابند
کوئی تن طعمہ زاغ و زغن ہی
کسی کو مسند مخمل سے ہی کام
کوئی اپنی اجل کا آرزومند
کہان ہین کیقباد و قیصر و روم
گئے اسفندیار و زال و بہرام
بڑی رستم کی تھی زور آزمائی

دیگر

آج دیکھا تو خار با گل سے تھے
تاج مین جنکے نگ تھے گوہر
ہی مکان تو مگر مکین نہ رہے
اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے
موردِ مرگ ناگہانی ہے
گردشِ چرخ سے ہلاک ہوے
کون سے گور مین گیا بہرام
کوئی آغوش دلبر مین ہی مدہوش
کہین ہی غسل میت کی مصیبت
کسی جا تخت و کاخ خوشنما ہی
حنوط مردہ مین ہی کوئی پابند
کسی کے عطر اعضا مین ملا ہی
کسی کو سنگ ریزون مین ہی آرام
رہا آسودہ دل کون اس مکان مین
گئے عیش و طرب سے ہو کے محروم
ارم کے باغ کی حسرت مین شداد
اجل سے کچھ نہ طاقت کام آئی
اجل کی تیغ سے اکدم مین بے سر

کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر
جو کہ تھے بادشاہ ہفت اقلیم
آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتہ
کنار قبر سے کوئی ہم آغوش
کہین کی بزم مین ہی شادمانی
کہین تابوت اور ماتم سرا ہی
کسی کے واسطے دفن و کفن ہی
کسی کا جسم مٹی مین ملا ہی
کوئی ہی زندگی سے اپنے خورسند
ملا آرام کسکو اس جہان مین
نہ کیکاؤس ہی نے پایا آرام
ہوا اس طرح سے آخر کو برباد
ہوا افراسیاب ایسا دلاور

ای بھائیو یہ دنیا مقام بے ثبات ہی بس مین تم سے یہ کہتا ہون کہ میرے حال کا غم نہ کرو اپنی فکر کرو اوراسوقت تم کو لازم ہی کہ تم یہان سے میری زندگی مین چلے جاؤ پھر تم کو اختیار ہی جو چاہے کرنا پس تم کو قسم ہی اپنے خداوند کی تم چلے جاؤ اگر نہ جاؤگے تو مین ناخوش ہونگا اور مجھکو رنج ہوگا گو دنیا بے ثبات ہی مگر ہراُمر کا موقع ہی اسوقت مقابلہ کرنے کا موقع نہین ہی پس تم کو میرے سر کی قسم ہی کہ تم لوگ اسی وقت یہان سے کوچ کر جاؤ اب مین کہان تک تحریر کرون اس قدر تحریر کو بہت تصور کرو اب مین کہان تک لکھون میری اس کم نصیحت کو بہت جانو یہ تحریر کرکے اُسی شخص کو دیا اور ایک پرچہ پر تحریر کردیا کہ یہ کاغذ میرے لشکر کے افسرون کو پہونچا دو چونکہ وہ رحم دل تھا اُسنے لے لیا اور وہان سے طرف لشکر آفاق کے آیا یہان لشکر مین یہ بندوبست ہو رہا تھا کہ اُدھر بادشاہ قتل ہوا اِدھر ہم نے حملہ کیا اور اپنی جان دی تمام افسر اسی انتظار مین کھڑے ہوے ہین اور اسی طرف دیکھ رہے ہین کہ وہ شخص یہ کاغذ لے کر پہونچا اور کہا کہ جو تمہارا افسر اعلی ہو اُسکے پاس ہم کو پہونچا دو کہ یہ کاغذ تمہارے بادشاہ نے اسکے نام تحریر کیا ہی اور تم سب کے نام بھی ہی یہ جو اُسنے دریافت کیا ایک افسر نے کہا کہ لاؤ مین ہی افسر اعلی ہون پس اُسنے وہ کاغذ اُسکو دیا اُسنے پہلے اُسکو سر پر رکھا آنکھون سے لگایا بوسہ دیا بعد ازان اُسکو پڑھا جب سب مضمون پڑھ چکا صدا دی کہ ای اہل لشکر

سب میری طرف متوجہ ہون اور سماعت کرین کہ بادشاہ نے تم سب کو کیا تحریر کیا ہی یہ سُنکے تمام لشکر متوجہ
ہوا کہ بادشاہ کی تحریر کو سُنین پس وہ افسر پرچہ پڑھنے لگا سب اہل لشکر سُنتا جاتا تھا اور روتا جاتا تھا
یہان تک کل تحریر کو اُس افسر نے پڑھا جب پڑھ چکا تو کہا کہ کیا رائے ہی اگر خلاف حکم بادشاہ کرتے ہین تو
وہ ناراض ہونگے اگر نہین خلاف کرتے ہین تو ہم کیا کرین خیر ہم کو تو ہر وقت یہ امر ممکن ہی اسوقت یہان سے
چلے چلیے کیونکہ یہ خلاف بادشاہ ہو شہ یہ کہ لشکر نے بادشاہ کی کمک کی پس یہ سُنکے وہ افسر اُسی وقت لشکر کو
لے کر چلا گیا اور کوہ صحرا مین جاکر متفرق ہوا اور پوشیدہ ہوگیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ آفاق نے
دیکھا کہ میرے لشکر نے میرے حکم کی تعمیل کی اور بموجب تحریر میرے یہان سے چلا گیا پس سمندر نے دیکھا کہ آفاق
نے اپنے لشکر کو بذریعہ تحریر روانہ کردیا ہی سمندر نے حکم دیا کہ اب دیر نہ کرو کیونکہ بہت زمانہ ہوگیا ہی یہ جو
حکم دیا پس اُسی وقت بند و بست ہونے لگا ابھی آفاق کی قید وغیرہ نہ دور کی گئی تھی کہ ایک مرتبہ ایک
طرف سے گھنٹہ و ناقوس کی صدا آئی اور غل و شور کی صدا آنے لگی یہ حال دیکھکر سب لوگ جو کہ اُس
مقام پر موجود تھے اُس صدا کی طرف متوجہ ہوے کہ یہ کیسی صدا آتی ہی دیکھا کہ آگے آگے ہزارون برہمنا
گھنٹہ و ناقوس بجاتے ہوے جے پکارتے ہوے چلے آتے ہین اُنکے بعد ہزارون اہل شہر بھی ہمراہ ہین اب جو دیکھا تو
ملازمان آفاق چلے آتے ہین دیکھا کہ ایک تخت پر آئینہ اندام زوجہ آفاق بیٹھی ہوئی ہی عروس شب اول بنی
ہوے ہی مال کھانے نثار ہورہے ہین وہ ست پکارتی چلی آتی ہی یہ غل ہی کہ زوجہ آفاق پرست سوار ہی وہ اب
شوہر کے ہمراہ ستی ہونے کے لیے چلی آتی ہی یہ جو معلوم ہوا اب تو سب اُسکی طرف دیکھنے لگے دیکھا کہ جو ستی
کی حالت درحقیقت ہوتی ہی وہ ہی تخت پر بڑے بڑے مانڈے آگ سے بھرے ہوے رکھے ہین وہ اُن مین سے
آگ لے کر اُچھالتی ہی اور آگ بالکل ضرر نہین کرتی ہی یہ دیکھکر سب کو حیرت ہوئی کہ وہ تخت اُس مقام پر آکر پہونچا
کہ جہان پر مجمع تھا جب یہ امر سمندر کو معلوم ہوا اُسکا دم نکل گیا اُسنے چند آدمیون کو ستی کے پاس بھیجا کہ
جاکر اُسکو سمجھاؤ کہ وہ اس امر سے باز آئے اپنی جوانی پر رحم کھائے کیون اپنی جوانی برباد کرتی ہی کیون
ستی ہوتی ہی کوئی بھی مرنے کے ساتھ مرتا ہی ارے اپنے حال پر رحم کھا یہ اپنی صورت نہ برباد کر کیون اپنے
لیے خرابی کرتی ہی وہ تو مرتا ہی ایسی جہالت کوئی بھی کرتا ہی ارے کیون نادان ہوئی ہی اُس آدمی نے قریب
تخت ستی آکر جو کہ سمندر نے کہا تھا سب بیان کیا اور بہت کچھ نصیحت کی مگر کچھ اثر نہ کیا وہ ست پکارے
گئی وہ آدمی عاجز ہوکر چلا آیا اور کہا کہ وہ نہین سُنتی ہی ست پکارے جاتی ہی وہ نہ مانے گی سمندر نے کہا کہ
خیر کیا کیا جاے لاچاری ہی اُسکی بھی قضا آئی ہی پس سمندر نے حکم دیا کہ اب اشیاے قید آفاق کے
جسم سے دور کرو اور آگ مین لے جاؤ پس اُدھر آفاق کے جسم پر سے قید دور ہونے لگی ادھر برہمنون نے
پوجا پاٹ جو کہ ستی کے لیے کیا جاتا ہی کرنا شروع کیا کوئی پھول لیے جاتا ہی کوئی کپڑے نوچے لیے جاتا ہی کوئی
ستی نے سب زیور اُتار اُتار کر پھینک دیے ہی لوگ کھیلین اور کھانے لوٹ رہے ہین غرض شور و غل ہی اُدھر آفاق
کی قید دور ہوئی ادھر اُسکو پوجا پاٹ سے فرصت ہوئی اب ستی تخت پر سے اُترکر اپنے شوہر کے پاس آئی
اُسکا ہاتھ پکڑا آفاق کی زبان پر سوزن چڑھی ہوئی تھی اُسنے اشارے سے بمنت و سماجت منع کیا مگر اُسنے
نہ مانا آفاق آنکھون مین آنسو بھر لایا ستی ہنس رہی ہی ذرا چہرے پر میل نہین آتا ہی ست ست پکارے
جاتی ہی سواے اسکے کوئی کلام نہین کرتی ہی طریقہ یہ ہی کہ لکڑیان اس طور سے لگائی جاتی ہین کہ اندر کسی قدر
خول رکھا جاتا ہی اور ایک در ہوتا ہی کہ اُسکی راہ سے خواہ مردہ ہو خواہ زندہ اندر لے جاتے ہین اُسکو وہان
چھوڑ کر یا رکھکر باہر آتے ہین اُسکو لکڑیون سے بند کردیتے ہین اُسکے بعد آگ لگا دیتے ہین پس جب

ستی بھی قریب آفاق کے پہونچی لوگ اُسکو لیکر چلے ستی بھی اُسکے ساتھ چلی یہان تک کہ اندر داخل ہوئی اُس در
تک لوگ سمجھاتے ہوئے آئے اُسنے ایک کی نہ سُنی بالکل کسی کی تقریر نے اثر نہ کیا یہان تک وہ داخل ہوئی لوگ
اُسکو پہونچا کر باہر آئے در کو بند کر دیا در کا بند ہونا تھا کہ چارون طرف برہمنون نے آگ لگا دی چونکہ روغن نفت
وران پڑی ہوئی تھی ایک مرتبہ آگ بھڑک اُٹھی ادھر گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے برہمن بھجن گانے لگے ہر طرف
غل ہوا کہ آفاق جل گیا مگر بے خطا جلا مگر کیا نیک عورت تھی کہ اُسنے اپنے شوہر کا ساتھ دیا ستی ہوئی اب یہان
کیا ہی چلو اہل شہر تو یہ خیال کر کے طرف شہر کے روانہ ہوئے ملازمان آفاق روتے ہوئے ایک طرف کو
چلے گئے سمندر نے حکم دیا کہ لشکر بھی جائے مگر اُسکو یہ افسوس ہی کہ جس لیے مین نے یہ ظلم و ستم کیا وہ
مطلب نہ ہوا وہ عورت بھی ستی ہوئی یہ جو حکم سمندر نے دیا جو لشکر آیا تھا وہ بھی طرف شہر کے روانہ ہوا اور
اُن سب بادشاہون کا لشکر طرف فرودگاہ کے گیا بادشاہ اسلام بھی افسوس کرتے ہوئے اپنے سردارون
کو لے کر اپنے قیامگاہ کی طرف تشریف لے گئے مجمع کم ہونے لگا برہمن سب کامون سے فرصت کر کے طرف
سمندر شاہ کے چلے کہ انعام لین یہان تو یہ بندوبست ہو رہا ہی اُدھر اندر آگ کے ستی نے ایک مرتبہ
آفاق کا ہاتھ پکڑا اور ایک ہاتھ سے کچھ آفاق کے مُنھ پر مارا کہ آفاق کے مُنھ پر پڑا اُسکو چھینک آئی
چھینک کا آنا تھا کہ آفاق بے خود ہو کر گرنے لگا اُس ستی نے جلدی سے اُسکو روکا اور اُٹھا کر نذر زنبیل
کیا اور جلدی سے اپنی صورت بدلی اب جو آگ کی گرمی پہونچی اور شعلہ بھڑکنے لگے یہ گھبرا کر ادھر گئے لپٹ کر
اُدھر گئے کوئی مقام نہ ملا کہ نکل جائے اب تو ہر طرف آگ کے شعلے تھے صرف ایک بالشت جگہ باقی تھی خواجہ
نے خیال کیا کہ افسوس مفت جان گئی عیاری تو بن پڑی مگر جان بھی گئی بہت بڑی نادانی اس وقت
کی کہ کوئی مقام نکلنے کا نہ رکھا یہ کونسی عقلمندی تھی کہ اپنی ہی جان دی اور آفاق کی بھی جان لی جس لیے
یہ عیاری کی کہ آفاق کی جان بچے اُسکا انجام یہ ہوا کہ خود بھی مرے یہ خیال کر کے خواجہ نے اپنے دل کو
خدا کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ اے خداوند کریم و رحیم تو نے حضرت ابراہیم کو آگ سے بچایا اُنپر آگ کو گلزار
کیا میرے اوپر بھی رحم کر اس بلا سے نجات دے سوائے تیرے کوئی اس بلا سے بچانے والا نہین ہی تو ہی بڑا
مسبب الاسباب ہی کوئی سبب تو ایسا پیدا کر کہ مین اس بلا سے محفوظ رہون مین تیرے ایک بندے کو
بچانے آیا ہون مین نے اُسی کے لیے اپنی جان دی تھی مین کیا بہت سے لوگ زندہ ہونگے تو سب کو بچانے
والا ہی یہ کہکر اپنے دل مین قلب کو رجوع کر کے یہ شعر پڑھا شعر گلستان کند آتش بر خلیل + گروہی ز
آتش برد آب نیل ÷ و مگر بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفیٰ دستی ÷ بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضیٰ دستی ÷ بزعلاے
شب معراج دانستم ید اللّٰہی ÷ چرا دستم نہ گیری یا علی بہر خدا دستی ÷ یہ جو خواجہ نے بلک کر دعا کی در
اجابت وا تھے تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا اُسی وقت دعا قبول ہوئی جہان پر خواجہ کھڑے تھے
اُنکے تلوے مین کانٹا سا کچھ چبھا کہ خواجہ نے یہ کہکر پانون اُٹھایا کہ زمین بھی اپنے اوپر کھڑے ہونے کی
روادار نہین ہی کیا بُرا وقت آیا ہی یہ کہکر بیٹھے کہ ایک مرتبہ طبقہ زمین کا شق ہوا اُس سے دو ہاتھ پیدا ہوئے
اور ایک سر اُسنے سر نکال کر ادھر اُدھر دیکھا مگر خواجہ ایسے پریشان تھے کہ اُنھون نے کچھ نہ خیال کیا بلکہ
اور خوف زدہ ہوئے کہ یہ سر کیسا پیدا ہوا کیا کوئی اور بلا نازل ہوئی کوئی دیو ہی آفاق کا کہ اُسکو لینے آیا ہی
کیونکہ اکثر سُنا گیا ہی کہ جو ساحر مرتا ہی اُسکے دیو آکر اُسکو لے جاتے ہین اسکو اپنے نزدیک نہ آنے دو ورنہ
یہ بلا ہو کر تمھارے لپٹ جائے گا یہ خیال کر کے بیٹھے رہے مگر کدھر جاتے چارون طرف تو آگ تھی اُسنے
نکل کر کہا کہ اے استاد پریشان نہ ہوجیے جلدی اس غار مین چلے آئیے اپنی جان بچائیے مین ہون آپ کا غلام

قران جلد آ بیٹے مین نے بڑی محنت کی ہی خواجہ نے کہا کہ اچھا تم ہٹ جاؤ خواجہ یہ سُنکے خوش ہوگئے
تھے قران نے اپنا سر اندر کیا کہ خواجہ بھی اندر اُس نقب کے کودے اور کہا کہ قران کدھر آؤن قران
نے کہا کہ استاد چلے آیے اپنی جان بچایئے یہ تو فرمایئے کہ آفاق بھی آپ کے پاس ہی خواجہ نے
جواب دیا کہ ہان ہی قران نے کہا کہ برابر چلے آیئے خواجہ نے کہا کہ اے قران یہ تم نے کیا تدبیر کی ہی کب
سے نقب کھود رکھی تھی قران نے کہا کہ چلے آیئے پھر مین حال عرض کرونگا ابھی تو موقع جان بچانے کا
ہی اس بلا سے تو نجات ہو یہ سُنکے خواجہ پاے شاطری مارتے ہوے چلے اِدھر قران نے آگے بڑھکر مشعل
عیاری کو روشن کیا اُسی روشنی مین یہ استاد و شاگرد چلے کوئی کوس ڈیڑھ کوس کے جاکر دوسرا سرا
ملا خواجہ و قران اُس نقب سے نکلے خواجہ نے کہا کہ قران تم نے بڑا کام کیا چلو وہان کا تماشہ دیکھین اگر
بن پڑے تو سمندر پر عیاری کرین یہ کہکر خواجہ اپنی صورت بدل کر چلے اِس قدر جلد آئے کہ ابھی یہان
مجمع تھا اُدھر وہ جو عیار اُس مقام پر برہمنون کی صورت کوئی چوبدار کی صورت بنا تھا اُنھون نے یہ تدبیر کی تھی
کہ برائے کے ہمراہ بیہوشی اُس آگ پر ڈالنا شروع کی تھی اُدھر مجمع بھی کم ہوگیا تھا کوئی دو چار ہزار آدمی ہونگے
لشکر تو جا چکا تھا کوئی لشکر نہ تھا ہان سمندر مع سرداروں سمیت خیمون مین بیٹھا ہوا تھا اور یہ قصد تھا کہ ان سب
کو انعام دے کر رخصت کرون وہ دھوان جسمین بیہوشی ملی تھی اُڑ کر ان سب کی طرف چلا اُنکے دماغ مین
پہونچا وہ بیہوش ہو کر گرا جسکو چھینک آئی وہ بیہوش ہوا وہ جو دو چار ہزار اہل مجمع تھے سب بیہوش
ہو کر گرے اُدھر سب مع سمندر کے بیہوش ہوے وہ مقام شہر خاموشان ہوگیا جو برہمن تھے سب بیہوش
ہوگئے سواے اُن عیارون کے کوئی باقی نہ تھا یہ اس فکر مین تھے کہ ان سب کو قتل کرون کہ خواجہ و
قران صورتین بدلے ہوے پہونچے انھون نے جو دیکھا کہ سب بیہوش پڑے ہوے ہین انھون نے خیال کیا کہ یہ کیا ہوا ہی
انکو کس نے بیہوش کیا ہی خواجہ جو آگے چلے کیا دیکھا کہ چند برہمن ٹہل رہے ہین کسی فکر مین انھون نے جو غور کرکے
دیکھا پہچانا کہ یہ تو سب عیار ہین انمین کوئی چالاک ہی کوئی برق ہی کوئی ضرغام ہی خواجہ نے پہچان کر کہا کہ
آج تو خوب مال مارا ہی بڑے دولت مند ہوگئے ہوگے یہ کہو کہ یہ آپ لوگون کی تدبیر ہی خوب کام کیا یہ کہکر قران نے
کہا کہ اے بھائی تم تو ان اہل مجمع کو لوٹو مین بھی اپنا کام کرتا ہون برق نے کہا استاد مین نے سمندر کو مع سب
سردارون سمیت بیہوش کیا ہی وہ شاہی خیمہ مین پڑے ہین یہ جو خواجہ نے سُنا کہا شاباش مرحبا خوب
عیاری کی جاؤ تم لوگ اہل مجمع کو خوب لوٹو مین جاکر سمندر کو قتل کرتا ہون یہ کہکر خواجہ اُن خیمون مین آئے
سب سردارون کو برہنہ کرنا شروع کیا سب کو لوٹ لیا ایک کے جسم پر سواے زیر جامہ کے کچھ نہ چھوڑا سب
برہنہ کرگئے اب خواجہ طرف سمندر کے چلے کہ اسکو قتل کرون جیسے قریب پہونچے اور تیغ پر ہاتھ ڈال کر قصد
کیا کہ وار کرون زمین شق ہوئی اُس سے ایک پتلا پیدا ہوا یہ کہتا ہوا کہ تو میرے آقا کو قتل کرتا ہی اس قدر
جلد آیا اور سمندر کو اُٹھا کر اُسی زمین مین غائب ہوا بس زمین پھر شق ہوئی جو معزز سردار تھے مثل گلاب
دستملاق و عشاق وغیرہ کے سب کو پھر اُٹھا لے گیا اور جو سردار باقی رہے خواجہ نے کہا کہ انکو کیا قتل
کرون افسوس کرکے رہ گئے اُدھر سے یہان آ گئے یہان عیارون نے سب کو برہنہ کر دیا تھا خواجہ نے
جو برہمن کہ بیہوش پڑے تھے اُن سب کو برہنہ کر دیا لنگوٹی تک نہ چھوڑی سب لے لیے جب سب کو لوٹ چکے
کہا کہ چلو اب یہان کیا کام ہی یہ سُنکے سب عیار خواجہ کے ہمراہ طرف لشکر کے چلے یہ تو اُدھر جاتے ہین
یہان وہ سب بادشاہ بھی جو کہ مقابلہ کو آئے ہوے تھے اور وہ بھی سمندر کے پاس بیٹھے ہوے تھے وہ بھی
بیہوش ہوگئے تھے خواجہ نے اُن سب کو بھی لوٹ لیا تھا اور اُنکے سردار بھی جو تھے وہ بھی لٹ گئے اور اُن

بادشاہون کے بیر بھی اُنکو اُٹھا لے گئے تھے اُنکے خیمون مین لاکر اُن سب کو اُتارا اور ہوشیار کیا ہر ایک نے
اپنی حالت عجیب پائی حیران ہوے کہ یہ کیا امر ہی کہ اُنکے بیرون نے جو کہ اُٹھا لے گئے تھے کہا کہ ہم آپ کو
بچا لائے ورنہ خواجہ عیار لشکر اسلام قتل کر ڈالتا اُسوقت اگر ہم نہ پہونچتے یہ جو اُنھون نے کہا وہ حیران ہوے
کہ خواجہ کہان سے آئے اُن بیرون نے خبر دی کہ خواجہ نے عیاری کر کے آفاق کو بچا لیا وہ جوتشی بن کر
آئی تھی وہ آفاق کی زوجہ نہ تھی خواجہ تھے سب کا مال لوٹ کر لے گئے بڑا غضب ہوا تھا اُنھون نے دریافت
کیا کہ ہم کیونکر بیہوش ہوے کہا کہ عیارون نے بیہوش کیا یہ تدبیر کی کہ بیہوشی رال کے ساتھ آگ مین جلائی اُسکا
جو دھوان اُٹھا آپ سب لوگ بیہوش ہو گئے بیر یہ کہکر غائب ہو گئے سب نے دوسرے لباس پہنے وہان
سے باہر آئے سب اہل لشکر حیران ہوے کہ یہ بادشاہ اپنے اپنے خیمہ مین کیونکر آئے یہ تو وہان بادشاہ کے
پاس تھے مگر کسی نے بسبب خوف کے کچھ دریافت نہ کیا خاموش ہو رہے اُدھر ہوا جو چلی اور اُن سب کے
لگی ہوش آیا سب ہوشیار ہوے اپنی عجیب حالت پائی کہ سواے زیر جامہ کے کوئی چیز جسم پر نہین تھی اپنی
حالت پر سب حیران ہوے جو کہ اہل شہر تھے وہ تو طرف صحرا کے چلے گئے اس خیال سے کہ اگر اس وقت
شہر مین جائینگے تو سب لوگ ہم کو دیکھکر قہقہہ لگائینگے رات کو جائینگے جو سردار اُن لشکرون کے تھے
وہ خیمون مین جو ہوشیار ہوے ایک دوسرے کی حالت دیکھکر حیران ہوے اور اُٹھ اُٹھ کر طرف اپنے لشکرون
کے چلے جو سردار سمندر کے تھے وہ ہوشیار ہوکر بسبب شرمندگی کے اُسی وقت سحر کر کے اور اپنے کو سحر مین
پوشیدہ کر کے طرف شہر کے روانہ ہوے مگر حیران تھے کہ یہ کیا امر ہی بادشاہ کیا ہوا اور یہ کیا حالت ہم سب
کی ہوئی یہ تو اسی فکر مین چلے جاتے ہین اُدھر بیرون نے سمندر شاہ کو اُسکے مقام خاص پر پہونچا دیا اور
ہوشیار کیا سمندر کو جو ہوش آیا اپنے کو اپنی خوابگاہ مین پایا حیران ہوا کہ مین یہان کیونکر آیا کیونکہ مین
تو اُس مقام پر تھا کہ جہان آفاق کو جلایا تھا اپنے حواس درست کر کے یہ دیکھا کہ میرے سحر کا پتلا کھڑا ہوا ہی کہا
کہ تو مجھکو کیون لایا اُسنے کہا کہ بڑا غضب ہوا تھا خواجہ نے آپ کو قتل کر ڈالا ہوتا اگر مین نہ پہونچتا سمندر نے
کہا کہ خواجہ کہان تھے اُسنے کہا کہ وہ جوتشی بن کر آئی تھی وہ خواجہ تھے آفاق کی زوجہ نہ تھی اُنھون نے
آفاق کو قتل ہونے سے بچا لیا سب اہل جلسہ و مجمع کو لوٹ لیا عیارون نے بیہوشی جلا کر آپ سب صاحبون کو
کو بیہوش کیا خواجہ آپ پر تلوار لیے کر چلے تھے کہ مین پہونچ گیا آپ کو لے کر چلا آیا یہ واقعہ گذرا آپ ذرا
ہوشیار رہا کیجیے خواجہ آپ کے دشمن ہو گئے ہین اس وقت مین نے بچا لیا ورنہ اُنھون نے تو کام کر لیا تھا
کوئی ایسا غافل ہوتا ہی ایسی غفلت زیبا نہین ہی یہ سنکے سمندر حیران ہوا کہ بڑے غضب کے عیار ہین بڑی
عیاری کی وہ پتلا یہ کہکر اور خبر دے کر غائب ہو گیا سمندر اپنی خوابگاہ سے توبہ توبہ کرتا ہوا نکلا سب
اہل محل حیران ہوے کہ بادشاہ کیونکر آئے ہم کو خبر بھی تو نہ ہوئی خواصون نے جو کہ زیادہ مُنہ لگی ہوئی تھین
دریافت کیا کہ آپ کب تشریف لائے سمندر نے کہا کہ مین ابھی تو آیا ہون مگر تم سب سے پوشیدہ آیا
سمندر نے اُنسے اصل حال نہ بیان کیا اُدھر اسی طور سے ہر سردار کے بیر نے لے جا کر اُسکو اُسکے مکان مین
ہوشیار کیا اور اس حال سے خبردار کیا اور غائب ہو گیا جو سردار کہ خیمہ سے سحر کر کے چلے تھے وہ بھی اپنے اپنے
مکان پر آئے لباس پہنے باہر آئے سب نے دریافت کیا کہ آپ کیونکر آئے ہر ایک کے اہل خانہ و اہل
محل نے یہی پوچھا اُنھون نے اپنی حالت بیان کی کہ نہ معلوم کیا واقعہ ہوا کہ ہم بیہوش ہو گئے اب جو ہوش
آیا اپنے کو برہنہ پایا سحر سے پوشیدہ ہو کر آئے جب لباس پہن لیا تب اپنے کو ظاہر کیا اُس دن سمندر نے
دربار نہ کیا نہ کوئی سردار باہر نکلا یہان کی تو یہ کیفیت ہی اُدھر ملازمان آفاق جو اُس مجمع سے واپس ہو کر

آئے اُس مکان کو ویران دیکھکر رونے لگے سب اسباب اُٹھا لیا اور قصد کیا کہ افاقیہ کو جائیں وہان کا
بھی اسباب اپنے قبضہ مین کرین چونکہ رات ہوگئی تھی اس سبب سے اُسی مکان مین قیام کیا اُدھر وہ جو
لشکر صحرا مین بحکم آفاق جاکر مقیم ہوا تھا کہ جب بادشاہ قتل ہوے گا تو ہم آکر ضرور مقابلہ کرینگے تھوڑے
عرصہ کے بعد کچھ لوگ اُس لشکر سے نکل کر یہان آئے کہ دیکھین کیا واقعہ گذرا یہان آکر دیکھا کہ کوئی نہین ہی
سناٹا پڑا ہوا ہی وہ مقام ہو مار رہا ہی راکھ کا انبار ہی کچھ ہیزم کچھ پیپے پڑے ہوے ہین کچھ رال کے
بورے ہین ایک طرف کچھ خیمہ برپا ہین جہان سمندر بیٹھا تھا ابھی کچھ آگ کا اثر باقی ہی سب لشکر اپنے اپنے
مقام پر قیام پذیر ہین یہ بھی نہین معلوم ہوتا ہی کہ یہان مجمع تھا یہ حال دیکھکر وہ لوگ لشکر کو واپس گئے افسرون نے
پوچھا کیا خبر لائے اُنھون نے بیان کیا کہ وہان تو کچھ بھی نہین ہی نہ بادشاہ یعنی سمندر ہی نہ لشکر ہی نہ اہل شہر
ہین سناٹا پڑا ہوا ہی کچھ لکڑیان اور کچھ روغن پیپے پڑے ہین رال کے بورے ہین کچھ خیمے برپا ہین مگر وہ
سب خالی ہین ہان وہ لشکر جو کہ اہل اسلام کے مقابلہ کو آتے تھے اپنے مقام پر مقیم ہین یہ سُنکے افسرون نے
باہم صلاح کی کہ رات کو شب خون مارینگے یہ صلاح کرکے اور شب خون پر آمادہ ہوکر وہ لشکر اُسی صحرا مین
مقیم ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس لشکر کو تو یہان مقیم رکھا جاتا ہی اب خواجہ و دیگر عیارون کا حال بیان
ہوتا ہی سب سے پہلے بادشاہ اسلام کا حال معرض تحریر مین آتا ہی کہ بادشاہ و صاحبقران آفاق اور
اُسکی زوجہ کو جلتے ہوے دیکھکر افسوس کنان اپنی بارگاہ مین تشریف لائے دربار فرمایا سب سردار
اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے دربار آراستہ ہوا مگر ہر ایک کی زبان پر افسوس ہی یہی ہر ایک کہہ رہا ہی کہ بڑا
ظلم سمندر نے کیا مفرز شخص مارا گیا نہ معلوم خواجہ پر کیا گذری کل سے غائب ہین یہ کہکر گئے تھے کہ اُسکو
رہا کرکے لاؤنگا نہین تو اپنی بھی جان دونگا معلوم ہوتا ہی کہ عیاری نہ بن پڑی اُنھون نے بھی اپنی جان دی اور
بہت سے عیار جو بیٹھے تھے اُنھون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ہم نے تو خواجہ کو نہین دیکھا ہان چالاک
و برق وغیرہ تو برہمن بنے ہوے موجود تھے مگر خواجہ کا پتہ نہ تھا صاحبقران نے فرمایا چالاک وغیرہ بھی
تو نہین آئے ضرور ان سب نے جانین دین مقام افسوس ہی کہ خواجہ قتل ہوے اور ہم سے کچھ نہ ہوسکا
کچھ معلوم نہ ہوا کہ ان لوگون نے کیونکر اپنی جانین دین بادشاہ نے فرمایا کہ خبر منگانا چاہیے کہ کیا واقعہ ہوا
صاحبقران نے فرمایا کہ ہرکارون کو روانہ کرتا ہون یہی گفتگو تھی کہ چند ہرکارے آکر پہونچے اُنھون نے
سلام کیا اور عرض کیا کہ نیا واقعہ ہوا کہ خود بخود سب اہل مجمع و اہل جلسہ جہان سمندر بیٹھا تھا مع سردارون
کے بیہوش ہوگئے ہم یہ دیکھکر بھاگے پھر کچھ حال ہم کو نہ معلوم ہوا کہ کیا گذری ہم اس خوف سے بھاگے کہ
کہین ہمپر یہ آفت نہ آئے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کارروائی عیارون کی تھی بیہوشی سے سب کو
بیہوش کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ضرور یہی ہوا تب معلوم ہوا کہ عیار زندہ ہین اُنھون نے عوض مین خون
آفاق کے سب کو قتل کیا ہوگا یقین ہی کہ سمندر بھی قتل ہوا ہو تو تعجب نہین ہی صاحبقران نے
ہرکارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ کیا واقعہ گذرا ہرکارے سلام کرکے چلے تھے کہ خواجہ مع عیارون کے
ہنستے ہوے چلے آتے نظر آئے کہ بادشاہ کی نظر خواجہ پر پڑی فرمایا کہ خواجہ آتے ہین خوش ہین یہ جو
بادشاہ نے فرمایا صاحبقران و دیگر اہل دربار نے طرف دربارگاہ کے دیکھا کہ خواجہ مع عیارون کے
خوش خوش آتے ہین خواجہ نے آکر بادشاہ وغیرہ کو سلام کیا اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور عیار اپنے اپنے
مقام پر آکر کھڑے ہوے کہ صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خواجہ تم تو کہتے تھے کہ مین بدون
آفاق کے رہا کیے ہوے اب نہ آؤنگا مگر آفاق تو مع اپنی زوجہ کے جل گیا اور تم سے کچھ نہ ہوسکا تم

تو یہ کہہ گئے تھے کہ مین اپنی جان دونگا اور آفاق کو رہا کرونگا یہ کیا ہوا خواجہ نے تیور بدل کر کہا کہ مین کوئی
آپ کی طرح دیوانہ نہین ہون کہ جس امر کا اقرار کرون خواہ جان جائے خواہ رہے اُسکو ضرور کرون تدبیر کی نہ
بن پڑی تو کیا کرون کوئی میری جان فالتو تو تھی نہین کہ مین اپنی جان بیکار ضائع کرتا آفاق تو بہت سے
ممکن ہو جائین گے مین کیونکر زندہ ہوتا اگر مر جاتا تو کیا ہوتا کیونکہ سواے مرنے کے کوئی دوسری صورت
نہ تھی پھر مین کیون اپنی جان دیتا جب جان دیتا تب آپ خوش ہوتے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ میرا
مطلب نہین ہی کہ تم کیون آئے مین نے تو تمھارے قول کو بیان کیا تم اس قدر کیون برہم ہوتے ہو اور ہم
لوگ تو ضرور دیوانہ ہین ہم تو جو زبان سے کہتے ہین اُسپر ضرور عمل کرتے ہین اور جو اقرار کرتے ہین اُسکے پورا
کرنے کی ضرور کوشش کرتے ہین جہان تک ممکن ہوتا ہی اُسکو پورا کرتے ہین خیر جو کچھ ہوا سو ہوا مقام
افسوس ہی کہ آفاق بے خطا ہماری الفت مین مارا گیا اور وہ ضرور مرد لائق تھا اور اپنے قول کا
صادق تھا کہ اُسنے جان دی مگر تم سے جو اقرار کر گیا تھا کہ مین اب اگر آپ کے لشکر سے مقابلہ نہ کرونگا اُسکا
پابند رہا اگر زندہ رہتا ضرور کبھی نہ کبھی ہماری شرکت کرتا اور اُسکی ذات سے ہم کو نیکی کی امید تھی وہ کافر ہو کر
اپنے قول پر پابند رہا مقام افسوس ہی کہ ہم سے اُس نے نہ اقرار کیا تھا اگر ہم سے اقرار کرتا اور ہمارے
اقرار پر جو کہ ہم سے کرتا وہ پابند رہتا تو ہم ضرور اُسکی رہائی کی تدبیر کرتے اور اس امر کی کوشش کرتے کہ اُسکو
اس بلا سے نجات دین اور اُسکی کمک کرتے یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو خواجہ نے جواب دیا کہ آپ
تو ایسے ہی سے تھے اور بڑے جوان مرد تھے خیر آپ کی بلا سے یہ کہکر کہا کہ ہم نے تو عیاری کی انبار روپیہ صرف
کیا کچھ نہ ہوا ایک تو نقصان ہوا دوسرے زحمت ہوئی اور پھر کام نہ ہوا اُسپر لوگون کی طعنہ زنی ہی کیا تدبیر
کرتے جو اس امر سے محفوظ رہتے ہماری تو وہ مثل ہوئی کہ مرغی اپنے جی سے گئی کھانے والون کو سواد نہ ملا یا یہ
کہئے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ قرضدار الگ ہوئے اُن لوگون سے خفیف الگ ہوئے اگر ہم یہ
جانتے تو نہ آتے اور کسی طرف چلے جاتے تھوڑے دنون مین قرضدار آکر پریشان کرینگے مین کل ضرور خانہ کعبہ
کو اپنے والد کی خدمت مین چلا جاؤنگا وہان جا کر اپنی زندگی بسر کرونگا کیونکہ اب کوئی قدردان نہین ہی
ہم تو اپنی مصیبت مین مبتلا ہین آفت کے مارے نقصان کا الگ صدمہ محنت کے برباد ہونے کا الگ
رنج یہان آئے کہ جا کر صدمہ بیان کرین اور یہ کہین کہ ہم کیا بد تقدیر ہین کہ ساری کوشش ہماری بیکار ہوئی
کیونکہ جو امید تھی کہ اگر آفاق کو رہا کر کے لاتے تو آفاق سے الگ ملتا اُسکی زوجہ سے الگ ملتا آپ لوگ
الگ دیتے یقین تھا کہ میرا قرضہ ادا ہو جاتا اور جو روپیہ کہ عیاری مین صرف ہوتا وہ الگ ملتا ہر سردار
میری عیاری کو سنکے تعریف کرتا انعام دیتا خصوصاً ہمارے جہان پناہ فلک بارگاہ بہت کچھ عنایت
فرماتے یہ سب نقصان میرا ہوا اُسپر یہ امر ہوا کہ طعنہ زنی ہوتی ہی میرا بخت کیا مقدر ہی اس سے یہی بہتر ہی کہ
مین یہان سے چلا جاؤن یہ جو خواجہ نے کہا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو ضرور تھا کہ تم کو بہت کچھ ملتا مین بھی
اگر خوش ہوتا تو ضرور دیتا اور ہر سردار سے دلاتا مگر کیا ہوتا ہی کہ تم بے نیل مقصود آئے خواجہ نے عرض کیا
کہ اچھا یہ فرمایئے کہ آپ کیا عنایت فرماتے اور سردارون سے کیا دلواتے اور ظل اللہ کیا مرحمت فرماتے
اگر ملتا نہین تو مین سُنکے اپنے دل کو خوش تو کر لون اور یہ خیال کرون کہ اگر مین یہ کام سرانجام دیتا تو اس
قدر ملتا صاحبقران نے فرمایا کہ مین خود تم کو دس ہزار روپیہ اور ایک خلعت دیتا اور جو جو سردار اس امر
مین شرکت کرتے اُنکے مرتبہ کے موافق تم کو خلعت ملتا ہر سردار سے پانچ سو دلواتا جہان پناہ کو اختیار تھا
کیونکہ وہ سب کے مالک تھے جو اُنکا دل چاہتا وہ مرحمت فرماتے اور جو روپیہ کہ عیاری مین تم نے

صرف کیا تھا اگر تم ایمان سے اُسکا حساب پیش کرتے وہ بھی تم کو ملتا خواجہ نے حساب کرکے کہا کہ آج تو مجلہ
کئی لاکھ کے قریب ملتا کیونکہ کس قدر سردار ہیں صاحبقران نے فرمایا کہ جو سرداران مغز ہیں اُن سے
پانچ سو اور جو کہ غیر مغز ہیں اُنسے اُنکے مرتبہ کے موافق ملتا خواجہ نے عرض کیا اُسوقت بہت کچھ ملتا بادشاہ نے
فرمایا کہ میں بھی بہت کچھ دیتا ایک خلعت بیش بہا جو پندرہ ہزار روپیہ کا ہیں نے تمھارے لیے تجویز کیا تھا دیتا اور
ہر عیار کو بھی خلعت دیتا یہ سنکے خواجہ نے عرض کیا کہ میرا مقدر اور بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور صاحبقران
و بادشاہ سے عرض کیا کہ روپیہ و خلعت میرے لیے اور قران و برق و چالاک و ضرغام وغیرہ کے لیے کہ سب
پندرہ عیار ہیں طلب فرمایئے اور دیگر سرداروں سے روپیہ جمع کرایئے مجھسے آفاق کو مع اُسکی زوجہ کے
زندہ لیجیے بھلا ہم اقرار کرکے جائیں اور پورا نہ کریں ہم کہ گئے تھے کہ یا تو جان دیں یا آفاق کو لے کر آئینگے بدون
اسکے مُنہ نہ دکھائینگے اور بمرے بیل مقصود واپس آتے اگر صورت مقصود نہ نکلتی تو آج سمندر کا خاتمہ کرتا
یا ہم نہ ہوتے یا سمندر نہ ہوتا ہمنے تو اسیر بھی اُسکا خاتمہ کیا تھا کیا کروں اُسکا سحر اُسکو لے گیا آپ سے
اور صاحبقران میں قسم کھا کر گیا تھا کہ بدون آفاق کو رہا کیے ہوے نہ آؤنگا اپنی جان دونگا وہی کیا
جان پر کھیل کر عیاری کی تھی کوئی درجہ جان کے جانے میں باقی نہ رہا تھا خدا نے فضل کیا کہ جان بچی بچی اور
آبرو بھی رہی کام بھی ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ دوسرا فقرہ ہی کہ ہم سب روپیہ جمع کریں آپ اُسیر قبضہ
کر کے یہ فرمائیں کہ یہ روپیہ اُس قرضہ میں آیا جو کہ عیاری میں صرف ہوا ہی تو میں ایسا نادان نہیں ہوں جواب
کے فقرہ میں آکر اپنا نقصان کروں اور اپنے ساتھ سب کو زیر بار کروں خواجہ نے کہا کہ میں اسکو کیا کروں کہ
آپ میرے کلام کو فقرہ تصور کرتے ہیں میں قسم کھا کر عرض کرتا ہوں کہ جو میں فقرہ کرتا ہوں یہ جو خواجہ نے
بقسم عرض کیا صاحبقران کو یقین ہوا پس اُسی وقت حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ اور ایک خلعت برائے
خواجہ اور چودہ خلعت عیاروں کے لیے اور ایک ایک ہزار روپیہ فوراً حاضر ہوا اور یہ حکم فرما کر سب سرداروں سے
فرمایا کہ اب لوگ بھی خواجہ کے لیے روپیہ طلب کریں جو سردار مغز تھے اُنھوں نے پانچ پانچ سو روپیہ بحکم
صاحبقران اور ایک ایک سو اپنی اپنی طرف سے برائے خواجہ اور سو سو روپیہ برائے عیاران طلب کیا اور جو سردار
غیر مغز تھے اُنھوں نے اپنی اپنی لیاقت کے موافق برائے خواجہ اور برائے عیاران طلب کیا اور بادشاہ
نے بھی ایک خلعت برائے خواجہ اور عیاروں کے لیے خلعت و روپیہ اور پندرہ ہزار روپیہ برائے خواجہ
طلب کیا تھوڑے عرصہ میں سب روپیہ جمع ہو گیا روپیہ کا ایک انبار لگ گیا ایک طرف خواجہ کے لیے جمع
تھا اور ایک طرف عیاروں کے لیے خواجہ نے عرض کیا کہ یہ حساب موجود ہی جو کہ عیاری میں صرف ہوا ہی یہ
روپیہ بھی طلب فرمایئے اور مجھ سے آفاق کو لیجیے اور میری عیاری کی داد عنایت فرمایئے اور ان عیاروں کے
کام کی تعریف فرمایئے اب جو صاحبقران نے اُس فرد حساب کو دیکھا اُسمیں پچیس ہزار روپیہ کا صرف
لکھا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اس قدر روپیہ کس امر میں صرف ہوا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ پہلے آپ
روپیہ طلب کر لیں پھر ہر رقم کے صرف کرنے کی تعداد قسمت آپ سے عرض کرونگا صاحبقران نے وہ بھی
روپیہ منگا کر جمع کیا اب خواجہ نے کہا کہ سب اہل دربار متوجہ ہوں اور میری کارروائی کی داد دیں کہ کیا
کام کیا ہی سب سردار مع صاحبقران و بادشاہ و عیاروں کے جو کہ یہاں موجود تھے اور برائے عیاری
نہیں گئے تھے حاضر خدمت ہو کر بگوش دل متوجہ ہوے اب خواجہ نے اپنا یہاں سے نکل کر لشکر اسلام سے جانا
لشکر کفار میں وہاں سے طرف شہر کے روانہ ہونا اور داخل شہر ہونا شہر کی گشت کرکے دربار میں جانا دربار کو
خالی پانا وہاں سے اسی فکر میں روانہ ہونا اُس چوبدار کا ملنا اُس سے گفتگو کا ہونا آخر کو اُسکو عیاری

کرکے بیہوش کرنا اپنا دربار خاص مین جانا وہان کی تقریر جو باہم ہوئی تھی وہ کہنا اور جب سب رخصت ہوکر اپنے اپنے
مقام کو گئے تھے بیان کرنا اور اپنا طرف قیدخانہ کے جانا وہان بندوبست کامل پانا وہان سے مایوس ہوکر ایک طرف
کو جانا مکان کا آفاق کے ملنا اُسکو دریافت کرکے چارون طرف مکان کے اس خیالی سے پھرنا کہ اگر موقع ملے تو مین محل
اندر کے جاؤن جگہ کا نہ ملنا مجبور ہوکر ایک درخت کے سایہ مین سامنے اُس کمرے کے بیٹھنا اور فلک سے شکایت
کرنا آفاق کی زوجہ کا کمرہ کھول کر دیکھنا اُسکا تقریر کرکے طلب کرنا خواص کا آکر لے جانا اُسکے پاس اپنا پہونچنا
اور جو تقریر ہوئی تھی سب بیان کرنا اُسکو ڈبہ دینا اُس سے رخصت ہوکر اُس خواص کے ساتھ چلنا موقع پاکر
اُسکو بیہوش کرنا اسکے بعد اُسکی صورت بن کر ملکہ کے پاس آنا یہ نہ بیان کیا کہ مین تمام مکان آفاق کا لوٹ لایا
اپنا زوجہ آفاق سے تقریر کرکے اُس ڈبہ کے کھولنے کی ترغیب دلانا اُسکا ڈبہ کو وا کرنا بیہوشی کا اثر نا اُسکا بیہوش
ہونا اُسکو نذر زنبیل کرکے اُسکی صورت بن کر سست ست بیکار سب کا جمع ہونا اور سمجھانا اپنا تماشا آخر کو وقت
سحر سب کا سستی کو دیکھ کر بے جاہ وحشم سے چلنا اُس مقام پر پہونچنا اور سمندر کا ملازم کو بھیجنا واسطے سمجھانے کے
نہ قبول کرنا آخر کو ہمراہ آفاق کے آگ مین جانا آگ کا مشتعل ہونا اپنا آفاق کو بیہوش کرکے نذر زنبیل کرنا
اور اس فکر مین ٹھہرنا کہ کوئی راہ بھاگنے کی ملے آخر کو جب سب آگ ہوگئی اور چارون طرف سے شعلہ اٹھنے لگے
اپنا گھبرانا اور اپنے کو نفرین کرنا آخر کو عاجز ہوکر طرف خدا کے رجوع کرنا قران کا آنا طبقہ کا زمین کے توڑنا اپنا ڈرنا
قران کا صدا دینا اپنا قران کے ساتھ اُس نقب کے ذریعہ سے باہر آنا اور صورت بدل کر قران کو لے کر
اُس مقام پر آنا جہان مجمع تھا سب کو مع سمندر کے بیہوش پانا اپنا سمندر پر تلوار لے کر جانا زمین کا شق
ہونا تیلے کا نکلنا سمندر کو اُٹھا لے جانا اسی طور سے سب سردارون کے بیرون کا آنا اور اُنکو لے جانا اپنا مایوس
ہوکر رہ جانا سب بیان کیا اور عرض کیا کہ صاحبقران یہ نقصان ہوا کہ ان ناشدنیون نے سب سردارون
کو مع سمندر کے برہنہ کیا تھا اور جو اہل مجمع تھے اُنکو بھی بڑا نقصان ہوا یہ سب مالدار ہوگئے اب خوب قمار بازی
ہوگی یہ نقصان ہوا جب یہ سب عیاری بیان کرچکے اُسکے بعد کیا کیا کہ جال مار کر وہ سب روپیہ اور خلعت
جو کہ ٹنگے تھے وہ اور جو کہ اور عیارون کے تھے نذر زنبیل کر لیا اور کہا کہ انکو کیا ضرورت ہے یہ تو مال مار چکے ہین
خوب قمار بازی ہوگی اور نشہ بازی بھی ہوگی یہ مین نے روپیہ اُس مال کے عوض مین لیا کہ جو تم سبھون میرا حصہ
تھا ہان اب ان سے فرمائیے کہ یہ سب اپنی عیاری عرض کرین کہ انھون نے کیا کیا اور قران اپنی عیاری
بیان کرین ہان انکو مین کچھ دونگا کہ انھون نے میری جان بچائی اور انکے ہاتھ کچھ مال نہ آیا یہ محروم رہے مین
کوئی ناانصاف نہین ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ یہ کیا حرکت تھی کہ تم نے جال مار کر روپیہ
لے لیا کوئی تم کو روپیہ نہ دیتا کیا یہ خیال تھا جب کہ یہ روپیہ تمھارے لیے منگایا گیا تھا تو ضرور تم کو ملتا خواجہ
نے عرض کیا کہ کیا اعتبار تھا آپ لوگون کی طبیعت پلٹ جاتی تو مین کیا آپ سے لڑتا اگر لڑتا بھی تو مین کیا
آپ سے سر بر ہوتا بیکار میرا منھ ہاتھ ٹوٹتا اس سے مین نے تقدم بالحفظ کیا اور میرا روپیہ صرف ہوتا کیونکہ آپ لوگ تو
مفت کے لقمے کھا کھا کر موٹے ہوئے ہین مین دُبلا پتلا آدمی آپ جسکو حکم دیتے کہ اسکی گردن مین ہاتھ دے کر
باہر نکال دو تو بیکار کو آبرو جاتی اور کچھ حاصل نہ ہوتا یہ ہوتا کہ ہر ایک مجکو نفرین کرتا اور سوا ندامت کے
کچھ نہ ہاتھ آتا اور بقول آپ کے جب میرا مال تھا تو مین کیون نہ لیتا کیا ضرورت تھی کہ پڑا رہنے دیتا صاحبقران
نے فرمایا کہ سچ ارشاد ہوا اجی حضرت جب آپ خلعت پہن کر بارگاہ سے نکلتے تو لوگ دیکھتے سب کو معلوم ہوتا
کہ خواجہ کو عیاری کے صلہ مین خلعت ملا خواجہ نے کہا کیا خوب آپ نے میرے مروانے کی تدبیر کی ہے اور یہ
سب قرضدار مجکو کیون زندہ رکھتے کہتے کہ آج تو خلعت ملا ہے روپیہ بھی نقد ملا ہوگا ہمارا قرضہ ادا کرو اگر انکو کچھ

نقرہ دے کر مال دیتا تو تمہارے لشکر کے انعام طلب کرتے ہین کہان سے دیتا خیر انکو کچھ دے کر جان بچاتا تالو
رات کو ڈانکہ پڑتا ایک تو میرے پاس ہی کیا جو لے جاتے صرف ایک لوٹا اور پتیلی ہی دہی جاتا اور یہان آپسے
لے کیا جاتے مین خلعت پہن کر جو باہر نکلتا میری جان جاتی اور کچھ نہ حاصل ہوتا اس خیال سے مین نے یہ
حرکت کی صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کی راے تو بہت عمدہ ہی اچھا خواجہ اب آفاق کو عنایت فرمایئے
جو کچھ کیا آپ نے بہت اچھا کیا یہ ہماری غلطی ہی کہ ہم نے پہلے سے کیون منگا لیا اچھا وہ جو روپیہ آپ نے براے
صرف لیا ہی اُسکا حساب بتایئے خواجہ نے کہا کہ آپ گھبراتے کیون ہین مین حساب بھی بتاتا ہون اور آفاق
کو بھی نکالتا ہون مین بھاگا نہین جاتا ہون آپ پہلے عیارون سے تو اُنکی عیاری کا حال سُن لیجیے اور انصاف
فرمایئے کہ انھون نے جو یہ سب مال مار لیا ہی انکا حق ہی کہ میرا مین نے کام کیا کہ انھون نے پھر جو فرمایئے گا مین بجا
لاؤنگا صاحبقران نے اُن عیارون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ اپنی عیاری کی حالت بیان کرین
پہلے قران نے عرض کیا کہ مین درہ کوہ مین بیٹھا ہوا عبادت کر رہا تھا کہ اثنا دیو بچے انھون نے سب
حال بیان کیا اور فرمایا کہ مین براے عیاری جاتا ہون یہ فرماکر چلے گئے مین بھی وہان سے نکلا نماز وغیرہ سے
فراغت کرکے چلا کہ تدبیر کرون یہان آیا دیکھا کہ انبار ہیزم ہو رہا ہی بس مین صحرا کو چلا گیا ایک مقام تجویز کرکے
اور سیدھا اندر ہوکر نقب کنی کرنا شروع کی اس خیال سے کہ جب لوگ آفاق کو ہیزم کے اندر لاکر بٹھائینگے
مین طبقہ توڑکر اُسکو نکال لے جاؤنگا بس نقب کنی کرتا ہوا چلا رات بھر برابر مین نے نقب کنی کی اور
اس قدر دن جو کہ گذرا ہی جب مہرہ ٹوٹا ہی میری محنت کو خیال فرمایئے کہ کس قدر مشقت کی خود ہی نقب
کھودتا تھا خود ہی مٹی باہر لاکر ڈالتا تھا یہ کئی آدمیون کا کام تھا مجھ اکیلے نے کیا خوب محنت کی تھی کہ تھک
گیا مگر خدا نے محنت کی یہ جزا دی کہ عین وقت پر پہونچا اگر تھوڑی دیر اور نہ پہونچتا تو میری محنت بیکار ہوتی
اور خواجہ و آفاق جل جاتے شکر اسکا ہی کہ محنت رایگان نہ ہوئی مین خواجہ کو لے کر نکل آیا یہان آکر
خواجہ نے قصد سمندر کے قتل کرنے کا کیا تھا کہ اُسکو تیلہ سے لے گیا یہ میری عیاری تھی خواجہ نے
کہا کہ کیون بھی قران مین نے ایک حبہ بھی پایا سچ کہنا ان سب نے سب مال لوٹ لیا شاید یہ کہین کہ خواجہ
نے لیا تو خرابی ہی صاحبقران کو یقین ہوگا مین ڈرتا ہون کیونکہ یہ سب تو جلے ہوے ہین میری اسوقت
کی تقریر سے کہ مین نے اُنکے بھی خلعت لے لیے ہین تم نہ پریشان ہونا فیصلہ ہوجاے تو مین تمہارا مال تم کو دونگا
مین کوئی غاصب نہین ہون قران نے یہ تقریر سُنکے سر جھکا لیا اور دل مین کہا کہ تم نے وہ بھی مال مارا اور
یہ بھی ایک حبہ تو دو گے نہین یہ دل مین کہکر کہا کہ جی ہان بجا ارشاد ہوتا ہی یہ سُنکے صاحبقران نے
کہا کہ آپ لوگ بیان کرین اُنھون نے عرض کیا کہ اے صاحبقران جب ہم بعد جانے خواجہ کے یہان سے
روانہ ہوے پہلے شہر مین گئے وہان کوئی موقع نہ ملا آخر کو لاچار ہوکر چلے آئے جہان انبار ہیزم ہو رہا تھا
ہم سب نے اپنی صورتین برہمنون کی بنائین جو برہمن آئے تھے اُنکے ساتھ شامل ہوکر کام کرنے لگے
سب لوگ آکر جمع ہوے یہان تک کہ سمندر آیا آفاق آیا خواجہ کی آمد ہوئی کہ کشتی بنے ہوے تھے ہم
سب اپنے کام مین مصروف تھے یہان تک کہ آفاق مع اپنی زوجہ نقلی کے اُن لکڑیون کے اندر گیا
آگ دی گئی ہم لوگ تو وہان موجود تھے ہم نے رات ہی کو یہ تدبیر کی تھی کہ لکڑیون کے انبار پر بیہوشی
خوب سی ڈال دی تھی آگ جو لگی خوب دھوان بلند ہوا اُسپر طرہ یہ کیا کہ جب اور رال ڈالکر آگ مشتعل
کی جانے لگی پھر اُسکے ساتھ ہی بیہوشی اُڑنا شروع ہوئی خوب دھوان بلند ہوا اتنے عرصہ مین سب لوگ
جلنے لگے جس قدر آدمی اور سمندر اور سردار اُسکے تھے سب کے سب بیہوشی کے اثر سے بیہوش

ہوے ہم نے قصد کیا کہ جا کر سمندر کو قتل کرین کہ خواجہ صاحب مع قران کے تشریف لائے ہم کو بہچانا ہم
نے انکو بہچانا ہم کو حکم دیا کہ تم اہل مجمع کو لوٹو ہم جا کر سمندر کو قتل کرتا ہون ہم بموجب حکم اہل مجمع کو لوٹنے
لگے ہم نے سب کو برہنہ کیا استاد اُن خیمون مین گئے جہان سمندر و سرداران سمندر اور وہ بادشاہ جو کہ
مقابلہ کو آئے تھے اور اُنکے سردار بیہوش پڑے تھے اُن سبکو لوٹ لیا سب کو برہنہ کیا سمندر کو قتل کرنے
چلے تھے کہ تیلا پیدا ہوا سمندر اور سب سردارون کو لے گیا جب اذنا سردار رہ گئے تو خواجہ وہان سے واپس
آئے ہم سب لوٹ چکے تھے ایک مقام پر جمع کیا تھا کہ خواجہ نے اگر بندر زنبیل کیا ہم کو ایک حبہ نہ دیا ایک
پارچہ کپڑے کا دیا فرماتے ہین کہ سب عیارون نے لے لیا ہم سے قسم لیجیے جو ہم کو کچھ ملا ہو خواجہ نے کہا
کہ تم قسم کہاتے ہو کہ تم نے نہین لوٹا ہی اور بھلا کیونکر ہو سکتا ہی کہ تم لوٹتے اور خواجہ تم کو نہ دیتے یہ تو
ممکن نہ تھا آپ فرمائین تو سہی یہ اس قدر مال ہم کو دے دیتے صاحبقران نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو
وہ ممکن نہ تھا اور یہ ممکن ہی ضرور انھون نے لے لیا ہوگا یہ صرف تہمت ہی یہ سنکے خواجہ نے عرض کیا کہ مجکو
پہلے سے یقین تھا کہ یہ لوگ اسی طور سے بیان کرینگے اور صاحبقران کو یقین ہوگا اب معلوم ہوا کہ آپ
نے اُس مال کے سوا بہت سا مال مارا ہی آپ لوگ برہمن بنے تھے خوب مال مارا ہوگا ایک حبہ ایک
برہمن کے ہاتھ نہ لگا ہوگا اب تو خوب قمار بازی نشہ بازی رنڈی بازی ہوگی افسوس ہی کہ اس مشقت
اور محنت سے تو پیدا کرو اور یون برباد کرو اور تم نے تو کوئی محنت بھی نہین کی صرف برہمن بنے ہوے مال مار آئے
خوب کہانے کہائے خوب مزے اڑائے محنت تو ہم دو آدمیون نے کی ایک قران نے اور ایک ہم نے
ورنہ تم لوگ تو حرام خور ہو حرام کا مال مار لیا اور یہ تہمت لگاتے ہو کہ استاد نے لے لیا اور صاحبقران کو
یقین بھی آگیا خیر نہین لیا تو لیا آپ میرا کیا کر لینگے اور جو ملے گا لونگا تم کو دون کہ تم بیہودہ کامون مین فضول
صرف کرو مین تو محتاجون کو دیتا ہون خانہ کعبہ بھیجتا ہون اور حاجیون کو تقسیم کیا جاتا ہی کار خیر مین صرف
ہوتا ہی یہ سنکے وہ عیار خاموش ہو رہے صرف اس قدر جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوتا ہی بڑی خرابی کی
بات ہی کہ جو مال لوٹ مار کرکے اور عیاری کرکے حاصل کرین وہ بھی آپ لین اور جو انعام وغیرہ ملے وہ
بھی ضبط کر لیا جاے تو ہماری کیونکر بسر ہو خواجہ نے جواب دیا کہ مین غاصب ہون کہ تمھارا مال غصب
کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ جانے دو یہ تمھارے استاد ہین انہین کو لے لینے دو یہ جو بادشاہ نے
کہا خواجہ بھی خاموش ہو رہے مگر بنگاہ قہر اُن عیارون کو دیکھا کیے وہ سر جھکائے کھڑے رہے کہ
اتنے مین صاحبقران نے فرمایا کہ آفاق کو لاؤ اب تو سب مال ہضم کر بیٹھے ہو سب مجمع کو لوٹ لیا سمندر
کو لوٹ لیا یہان جو مال آیا تھا تمھارے لیے اور عیارون کے لیے وہ بھی لیا اب باتین نہ بنائیے بس ہو چکا خواجہ
نے کہا کہ باتین مین نہین بناتا ہون بس آفاق کی رونمائی لائیے جسکو صورت دیکھنا ہو وہ روپیہ لائے
ورنہ دربار سے چلا جائے صاحبقران نے فرمایا کہ زیادہ باتین نہ بنائیے دوسری تدبیر تحصیل کرنی کی جاری کی ہی کسی کو
ضرورت نہین ہی اور یہ جو روپیہ آپ کو دیا گیا ہی پس امر کا ہی اسی امر کے لیے دیا گیا ہی خواجہ نے تیوری بدل کے
کہا کہ یہ تو میری عیاری کا انعام تھا اور کسکو دیا ہی تو گنجینے تہمت لی جاتی ہی کوئی مرے پر تہمت لیتا ہی آپ زندے پر
کیا خوب اگر روپیہ ملتا تو میرے پاس ہوتا کیا مین کہین لے گیا یہ جو جملہ کہا صاحبقران اور بادشاہ خوش ہوے
ہنسنے لگے خواجہ سے کہا کہ لاؤ اب دیر نہ کرو خواجہ نے کہا کہ روپیہ منگائیے اب دیر نہ فرمائیے ناحق ہی وہ بیچارہ
بیہوش پڑا ہوگا آخر کو بادشاہ و صاحبقران نے ایک ایک ہزار روپیہ اور طلب کیا سب سردارون نے بھی اپنی
لیاقت کے موافق طلب کیا جب روپیہ جمع ہو گیا خواجہ سے کہا کہ نکالیے بس خواجہ نے آفاق اور اُسکی

زوجہ کو زنبیل سے نکالا سب نے دیکھا کہ آفاق اور اُسکی زوجہ دونون بیہوش پڑے ہین کہ خواجہ نے آفاق
کو فتیلۂ دفع بیہوشی دیا کہ اُسکو ہوش آیا اُسنے اپنی آنکھ کھولی دیکھا کہ ایک دربار مین ہون وہان خدا پرست
بیٹھے ہوے ہین اُسنے آنکھین بند کرلین یہ خیال آیا کہ مین مرا ہون اور جیتے وقت میرا یہ اعتقاد تھا کہ مذہب
اسلام برحق ہی پس مین خدا پرستون کے ساتھ رکھا گیا ہون اُس مقام پر آیا ہون کہ جہان خدا پرست مر کے
جاتے ہین خواجہ نے جو دیکھا کہ آفاق نے آنکھین بند کرلین پکار کر کہا کہ ای آفاق ہوشیار ہو تم زندہ ہو مین
عیاری کر کے اور اپنی جان پر کھیل کر تم کو لے آیا ہون یہ دربار بادشاہ اسلام ہی ہوشیار ہو کر دیکھو کہ وہ سامنے
تخت پر بادشاہ تشریف فرما ہین اور دنگل پر صاحبقران عالی جاہ جلوہ فرما ہین اور سب سردار موجود ہین یہ جو خواجہ
نے کہا آفاق نے آنکھین کھولین دیکھا کہ درحقیقت مین زندہ ہون بارگاہ صاحبقران مین موجود ہون بس اُٹھ
کھڑا ہوا سب کو سلام کیا بادشاہ کے قدم چومے صاحبقران کے قدم پر گرا صاحبقران نے گلے سے لگا یا فرمایا
کہ آفاق کے لیے کرسی لاؤ فوراً حاضر کی گئی آفاق کرسی پر بیٹھا ادھر خواجہ نے آفاق کی زوجہ کو ہوشیار کیا
اُسکی جو آنکھ کھلی اُسنے دیکھا کہ مین تو اپنے مکان مین بیٹھی ہوئی سیوتی سے باتین کر رہی تھی اور اپنے شوہر کے
بیٹھے ہوے تُحفہ کو کھولتی تھی اُسکے بعد مجھکو کچھ نہین معلوم ہوا کہ مین یہان کہان سے آئی یہ خیال کر رہی تھی کہ خواجہ
نے کہا ای ملکہ ہوشیار ہو یہ تمھارا خیال خام ہی مین تم کو عیاری کر کے اپنی بارگاہ مین لایا ہون یہ دربار صاحبقران
ہی دیکھو تمھارا شوہر بھی موجود ہی اُسکو بھی مین رہا کر کے لایا ہون کوئی مقام خوف نہین ہی ہوشیار ہو یہ جو خواجہ
نے کہا وہ عورت بھی اُٹھ بیٹھی سلام کیا بادشاہ کو صاحبقران کو اُسکے لیے بھی صاحبقران نے کرسی طلب
فرمائی وہ بھی اپنے شوہر کے پاس بیٹھی جب وہ بیٹھ چکی آفاق اور اُسکی زوجہ نے ایسا دربار دیکھا کہ جو کبھی
خواب مین بھی نہ دیکھا تھا اُس دربار کو دیکھکر حواس جلتے رہے دیکھا کہ تخت پر بادشاہ تشریف فرما ہین دنگل
شوکت پر صاحبقران طرف دست راست کے اور طرف دست چپ کے سب سرداران معزز اپنے اپنے
دنگلون پر متمکن ہین وزیران صاحبقران بیٹھے ہین ایک طرف سہراب جادو بڑی عزت سے بیٹھا ہوا ہی اُسکے
برابر ایک طرف ملکہ غزالان کو کبہ روشن تن مع اپنے سردارون کے بڑی آبرو سے بیٹھی ہوئی ہین مریخ آفتاب علم
مع ساحران نامی کے متمکن ہی دربار ساحرون و غیر ساحرون سے مملو ہی ہر ایک اس عزت سے بیٹھا ہی کہ یہ عزت
سہراب کی نہ غزالان کی نہ کو کبہ کی کبھی دربار سمندر مین نہ تھی باوجودیکہ اُسکی بڑی عزت دربار سمندر مین
تھی مگر یہ عزت نہ تھی جو کہ یہان دیکھی آفاق یہ قدر و منزلت و عزت و توقیر ہر ایک کی دیکھکر بہت حیران ہوا
اُسکی زوجہ نے بھی اپنے دل مین کہا کہ یہ لوگ بڑے قدردان ہین انکی اطاعت مین یہ مرتبے ملتے ہین یہ خیال اپنے
دل مین کر رہا تھا کہ خواجہ نے آفاق سے کہا کہ ای آفاق اب تم کیا کہتے ہو مذہب اسلام قبول کرتے ہین اور
صاحبقران کی شرکت کرتے ہین کیونکہ سمندر نے تمھارے ساتھ وہ حرکت کی ہی کہ کوئی شخص ایک ادنی ملازم
کے ساتھ نہ کرے گا تم نے بسبب پاس نمک کے کوئی سلوک اُسکے ساتھ نہ کیا یہ کوئی حرکت تھی اگر مین نہ جاتا
اور عیاری نہ کرتا تو تمھاری تو جان جا چکی تھی اور یہ بھی مجھکو معلوم ہی کہ یہ جو اُسنے کیا صرف اس لیے کیا کہ بعد
تمھارے تمھاری زوجہ سے عقد کر لے اُسی کے ساتھ رہتا اور اُسکی اطاعت کا دم بھرنا کہ جو اپنی عزت کا
خواہان ہو بالکل خلاف عقلمندی ہی اور تم تو اُسکے حکم سے اپنی جان کو گنوا چکے تھی مگر تمھاری قضا نہ تھی مین نے
جا کر تم کو بچایا پس اب کوئی نقصان اور ہرج کی بات نہین ہی نہ کوئی نمک حرام تم کو کہہ سکتا ہی ہر ایک کو اپنے
فعل کا اختیار ہی تم نے اُسکے ساتھ کوئی بدسلوکی اور نمک حرامی نہین کی جو کوئی تم کو کہے بلکہ اُس نے تمھارے
ساتھ سراسر بدسلوکی اور ظلم کیا اُسکو تو تمھاری قدر کرنا تھی کہ ایسا خیر خواہ کسی کو میسر نہین ہوتا ہی اب تم کو

لازم ہی کہ تم اُسکی رفاقت ترک کرو اور شرکت لشکر اسلام کرو یہ خیال کرکے کہ سمندر ظالم ہی اب اُسکا ادبار آئیگا کہ
جب تم ایسے دوست کے ساتھ وہ یون پیش آیا یہ امر ضروری ہی کہ جب لشکر کی بربادی کے دن آتے ہین تو
دوست کو دشمن کرتا ہی آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی آفاق خاموش بیٹھا سُنا کیا کچھ جواب نہ دیا جب
خواجہ اپنی تقریر ختم کر چکے آفاق نے کہا کہ پہلے آپ یہ فرمائیے کہ آپ مجکو اور میری زوجہ کو کیونکر لائے ہین
جلانے کے لیے آگ مین ڈالا گیا تھا مع اپنی زوجہ کے خواجہ نے کہا کہ سُنو جو عیاری مین نے کی ہی اُسکی داد
یہ ہی کہ تم لشکر اسلام کی شرکت کرو آفاق نے کہا کہ آپ بیان کرلین تو مین اسکا جواب آپ کو دونگا یہ سُنکے
خواجہ نے اپنی عیاری کا حال اول سے آخر تک سب بیان کیا اور کہا کہ یون جان پر کھیل کر تمکو رہا کرکے لایا
ہون یہ عیاری کی آفاق اور اُسکی زوجہ یہ عیاری سُنکے دنگ ہو گئے خواجہ نے کہا کہ مین نے تو خاتمہ کر دیا تھا
مگر مجکو اسکی خبر نہ تھی کہ اُسکے سحر کے پتلے لگے ہوے ہین ورنہ مین اسکی بھی تدبیر کرتا خیر ابکی بچ گیا سمندر میرے
ہاتھ سے بچ کر جائیگا کہان ابھی اُسکی زندگی باقی تھی خیر جو دن کی زندگی ہی وہ دن کی جاتا کہان ہی ایک نہ ایک
دن مین اُسکو قتل کرونگا بقول کسے بکرے کی مان کب تک خیر منائے گی ایک دن ضرور کارد سے سامنا ہوگا
آفاق نے جواب دیا کہ یہ تو ضرور ہی کیونکہ آپ لوگون سے مقابلہ کرنا بالکل حماقت اور نادانی ہی کیونکہ جب
بڑے بڑے طلسم فتح کر لیے دریاے سبز رنگ کے اندر جاکر سحران کو قتل کیا تو اور کوئی کیا ہی آپ سے تو پوشیدہ
رہ نہین سکتا ہی اگر زمین کی تہ مین جاکر پوشیدہ ہو تو اُس مقام پر بھی آپ جاکر اُسکو قتل کرینگے نہ کوئی مقابلہ
صاحبقران سے کر سکتا ہی خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہین جو کہ باطل سحر ہی پھر ایسی
حالت مین یہ خیال کرنا کہ ظفر ہماری ہوگی بالکل حماقت ہی آپ نے وہ عیاری کی ہی کہ میرا دل جانتا ہی میری جان
اور آبرو آپ کے سبب سے بچی یہ جو آپ نے فرمایا کہ تم شراکت لشکر اسلام کی کرو اسکا جواب یہ ہی کہ مجکو اس
امر سے معاف فرمائیے یہ مجھ سے نہ ہوگا کہ مین آپکی شراکت کرون ہان یہ ہوگا کہ مذہب اسلام قبول کرکے اپنی زوجہ
کو لے کر اور سحر سے توبہ کرکے لباس قلندری زیب تن کرکے صحرا کو نکل جاؤنگا اور باقی زندگی اپنی عبادت
خدا مین بسر کرونگا نہ اب سمندر کے پاس جاؤنگا نہ یہان رہونگا جو ہونا تھا وہ ہوا میرے مقدر مین اسی قدر
راحت تھی اب تکلیف ہی مین اُسکو بھی ساتھ خوبی کے کاٹونگا یہ جو آفاق نے کہا خواجہ نے جواب دیا کہ یہ
گمان تمہارا غلط ہی اس سے کیا حاصل بشر کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ جسمین اپنی بھلائی و بہتری ہو یہ کیا
ضرور ہی کہ ترک دنیا کرے کوئی تم سمندر سے بگڑ کر نہین آئے از خود نہین آئے اُسنے تو اپنے نزدیک تم کو جلا دیا
سزا دی یہ تمہاری تقدیر کہ تم اُسکے ظلم و ستم سے محفوظ رہے خدا نے تمہاری حفاظت کی نہ اب اُسکا تم پر
زور ہی نہ کسی اور کا ہی نہ کوئی تم کو بُرا کہہ سکتا ہے کیون اپنی عزیز عمر کو یون برباد کرو یہ جو خواجہ نے کہا
صاحبقران نے فرمایا کہ اے آفاق میری طرف متوجہ ہو میرے کلام کو سُنو آفاق نے صاحبقران کی
طرف منہ کرکے کہا کہ آپ ارشاد کرین صاحبقران نے پہلے چند کلمہ وحدانیت خدا مین اور چند کلمہ مذمت
دین تصویر پرستی و دیگر مذہب کے حال مین بیان کیے کہ جسکے سبب سے زنگ کفر آئینۂ دل پر سے آفاق و زوجہ
آفاق کے جاتا رہا مثل آئینہ کے صیقل ہو گئی آفاق نے سر جھکا کر عرض کیا کہ مجکو مذہب اسلام کے
قبول کرنے مین کوئی عذر نہین ہی نہ اُس وقت تھا مین نے خود عرض کیا تھا کہ مذہب اسلام قبول کرکے
مین فقیر ہو کر صحرا کو چلا جاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو تم نے بہت درست کہا مگر میرے نزدیک فقیری بہت
مشکل ہی جس نے ہمیشہ راحت سے بسر کی ہی اُس سے زحمت نہین اُٹھ سکتی ہی فقیری مین خون جگر کھانا
پڑتا ہی لوگون کے کلام سخت کی برداشت کرنی پڑتی ہی ہر قسم کے کلام سُننا پڑتے ہین جس نے کبھی نہین

سُنتے ہین وہ تو نہ سُنے گا پس ایسی حالت مین کیا ضرور ہی کہ اپنے نفس کو زحمت مین ڈالے مین یہ نہین کہتا
ہون کہ تم ترک دنیا نہ کرو مگر یہ تصور کر لو کہ بڑی خرابی ہی پھر فرمایا کہ تم یہ نہ خیال کرنا کہ میری یہ مرضی ہی کہ تم میری
شریعت کرو مجھکو اسکا بالکل خیال نہین ہی میرا خدا مالک ہی مین یہان تک کیونکر آیا یہان اگر یہ چند ساحر میرے
شریک ہوے یہ لشکر ساحران جو کہ تمہارے سامنے آیا ہی یہان آکر پہونچا ہی آخر مین یہان تک کیونکر مقابلہ کرتا
ہوا پہونچا پس مجھکو اسکا بالکل خیال نہین ہی مین تمہاری بہتری کے لیے کہتا ہون اور وہ بہتری یہ ہی کہ اگر تم
ترک دنیا کروگے اور عبادت خدا مین مصروف ہوگے تو اُس حالت مین سواے ثواب عبادت کے دوسرا
ثواب نہین ہی اور ترک دنیا کرنے مین کوئی ثواب نہین ہی کیونکہ اُسمین نفس امارہ کو مارکر ترک دنیا کرتا ہی کسی کام کا نہین
رہتا ہی اُسکو سواے خدا کے دوسری طرف رغبت نہین ہوتی ہی یہ کوئی بھلائی نہین ہی بلکہ اگر اُسنے عبادت
ایسی حالت مین کی کہ تمام اہل دنیا سے کنارہ کیا تو کوئی کمال نہ ہوا کیونکہ اُس سے نہ کسی کی غرض متعلق نہ اُسکو کسی
سے وہ ہی اور اُسکا نفس واحد ہی اگر ملا تو عین خدا کی عنایت ہی اُس نے شکر کرکے کھا لیا نہ ملا تو کچھ پروا نہین کی
اُسپر بھی اُسنے شکر کیا جیسا کہ ایک نقل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مشہور ہی وہ یہ ہی کہ جناب موسیٰ علی نبینا صلوٰۃ
وسلامہ کوہ طور پر تشریف لیے جاتے تھے باری تعالی سے ہم کلام ہوتے تھے جو کچھ عرض کرنا ہوتا تھا عرض کرتے
تھے جواب وسوال باہم ہوتے تھے حسب دستور حضرت تشریف لیے جاتے تھے ایک طرف سے گذر ہوا آپ نے
ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص تنہا برہنہ ہوکر عبادت خدا کر رہا ہی کبھی رکوع کرتا ہی کبھی سجود مین مصروف ہوتا ہی
آپ نے خیال فرمایا کہ یہ بہت بڑا عابد ہی آپ اُسکے قریب تشریف لے گئے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اُس نے اس قدر
عبادت کی ہی کہ پیشانی مین نشان سجدہ کے پڑ گئے ہین اور اُسکی کہنیون اور گھٹنون پر گھٹے پڑ گئے ہین اُس نے جو سجدے
سے سر اُٹھایا جناب موسیٰ کو جو اپنے قریب تشریف فرما دیکھا بڑی تعظیم وتکریم سے پیش آیا عرض کیا کہ آپ
تو ضرور کوہ طور پر تشریف لیے جاتے ہین اور خداوند کریم سے ہم کلام ہوتے ہین میری طرف سے اس قدر
دریافت فرما لیجیے گا آج جو تشریف لیجائیے گا تو یہ میری طرف سے درگاہ باری مین عرض کیجیے گا کہ تیرے
فلان بندے نے عرض کیا ہی کہ میری عبادت لائق قبول ہی یا نہین کیونکہ مین نے اپنی تمام عمر اسی مین بسر کی
یہ سن میرا پہونچا ہی اور اسقدر عبادت مین نے کی ہی کہ سنگ مین گڑھے پڑ گئے ہین جناب موسیٰ نے
فرمایا اچھا جب کوہ طور پر گئے اور خداوند کریم سے ہم کلام ہوے جو جو عرض کرنا تھا عرض کیا اُسکے بعد اُس شخص
کی طرف سے بھی عرض کیا اُدھر سے جواب ملا کہ اے موسیٰ اُس سے کہدینا کہ گو تو نے عبادت میری بہت کی
مگر یہ عبادت تیری لائق قبول نہین ہی کہ تو نے تمام دنیا کو ترک کرکے صحرا مین آکر عبادت کی اُس وقت تیری عبادت
لائق قبول تھی کہ جب تو اہل دنیا سے ملتا اور اپنی شادی وغیرہ کرتا تیرے اولاد ہوتی اُس حالت مین تو میرا
خیال رکھتا اور عبادت کرتا جب تیرا ایک لڑکا کہتا کہ ابا بھوکے ہین دوسرا گودی مین ہوتا وہ بھی پریشان
کرتا تجھکو فکر معاش ہوتی یہ خیال ہوتا کہ اگر فکر نہ کرونگا تو لڑکے بالے فاقہ سے رہینگے یہی خیال ہوتا اور اُس
حالت مین میری عبادت کرتا تو لائق قبول تھی ترک دنیا کرکے عبادت کی تو کیا کی کیونکہ تجھکو کوئی کام نہین ہی
کسی سے غرض نہین ہی ایسی حالت مین عبادت کی تو کیا کی کیونکہ سواے اس کام کے تجھکو دوسرا کام نہین ہی
یہ اُس سے کہنا جناب موسیٰ وہان سے رخصت ہوکر آئے باری تعالی کا حکم جو ہوا تھا اُس شخص سے بیان فرمایا
پس اُسنے شادی وغیرہ کی مگر اسپر بھی اُسکو عبادت کا خیال رہا وقت بے وقت ضرور عبادت کرتا تھا
اے آفاق ایسی حالت مین ترک دنیا کرکے عبادت کرنا بالکل خلاف ہی یہ امر جن کے لیے ہی اُنکے لیے ہی جو
نبی اور وصی ہین اُنھون نے بھی تو دنیا کو ترک نہ کیا اہل دنیا سے تعلق ضرور رکھا پھر اُسکی عبادت کی پس

دنیا مین رہ کر لازم یہ ہی کہ اہل دنیا سے ضرور ملے اور اُنکی غرض اپنے سے رکھے اور اپنی غرض اُن سے خالی عبادت
مین ثواب نہین ہی بلکہ اسمین زیادہ ثواب ہی کہ جہاد کرے دین اسلام کے ترقی کی کوشش کرے اگر کفار کشی
کی غازی کہلایا اگر قتل ہوے مرتبہ شہادت پایا فرد شہدا مین نام لکھا گیا دنیا مین نام ہو گیا بس دنیا مین رہکر
چند کام کرنا ضرور ہین جہاد بھی کرے عبادت بھی کرے اہل وعیال کا بھی خیال رکھے دوسرون کی مصیبت مین
شریک ہو انکی بلا کے دفع کرنے مین کوشش کرے خدا اُس سے بہت خوش ہوتا ہی وہ نزدیک خدا مقرب
بندہ ہوتا ہی ترک دنیا و گوشہ نشینی مین یہ بات نہین حاصل ہوتی ہی پس مجکو جو کہنا تھا مین نے کہا آیندہ
ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار رہی مین کسی پر جبر نہین کرتا ہون کہ ضرور میری راے پر عمل کیا جاے یہ جو صاحبقران
نے فرمایا آفاق نے جواب دیا کہ یہ جو آپ نے ارشاد کیا بہت بجا ارشاد کیا ضرور یہ امر ہی مگر مجکو صرف اِس
امر کا خیال ہوتا ہی کہ سب لوگ مجھپر طعنہ زنی کرینگے کہ آفاق نے کر کیا آفاق نے یہ خواجہ سے کہا ہوگا کہ مین
جاتا ہون میرے واپس جانے پر بادشاہ مجھسے ناراض ہوگا بادشاہ میرے قتل کا حکم دیگا جب مین
قتل کیا جاؤن تم عیاری کرکے مجکو رہا کر لینا اُسوقت مین تمھاری شرکت کرونگا سب مجکو نمک حرام خیال
کرینگے بدین خیال مین ترک دنیا کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ تم ایسے عاقل سے ایسے امر کے خیال کرنے
کا مجکو عجب ہی اور اہل دنیا کی طعنہ زنی سے بچنے کی کوئی صورت سواے اسکے تمکو نظر نہین آتی ہی اگر یہ خیال ہی
تو یہ بھی اُسکے ساتھ گمان ہو سکتا ہی لوگ یہ خیال کرینگے کہ آفاق سمندر سے ڈر گیا اور صرف اپنی جان بچانے
کے لیے اُس نے اُسوقت یہ حرکت کی اور خواجہ سے کہ آیا تھا کہ تم عیاری کرکے بچانا کیونکہ یون تو
میری جان نہ بچے گی پس ڈر گیا کہ اگر مین اہل اسلام کی شرکت کرکے دین اسلام قبول کرکے مقابلہ کرونگا
تو سمندر مجکو قتل کرے گا جان ایسی عزیز تھی کہ خوف سے ترک دنیا کی اور اہل دنیا سے کنارہ کیا دوسر
زبان خلق کو کوئی روک نہین کر سکتا ہی کہ جب اُنھون نے نبی اور ولی پر تہمت لگائی معاذ اللہ کسی کو ساحر
کہا کسی کو دروغ گو تو تم تو اُنکی برابری نہین کر سکتے ہو جب اُنھون نے اُنکے کلام کی برداشت کی تو ہم کیونکر نہین
کر سکتے ہین کہان تک اُنکی فضول لعنون و تہمتون سے بچین گے اور کہان تک ہم اُنکے لیے ترک دنیا کرینگے ایسی
ہندی مثل ہی کہ کوئی جوؤن کے لیے گدڑی نہین چھوڑتا ہی یا کوئی پرای شگون کے لیے اپنی ناک نہین کاٹ ڈالتا ہی
بس ہم یہ خیال کرکے کہ لوگ ہم پر طعنہ زن ہونگے ترک دنیا کرین تو بالکل خلاف عقل ہی مین تمھاری بھلائی کے
لیے کہتا ہون کوئی میرا نفع نہین ہی یہ جو صاحبقران نے فرمایا آفاق سُنکے خاموش ہو رہا مریخ نے
کہا کہ اے آفاق میرے نزدیک یہ امر مناسب ہوگا کہ آج تم یا ہم زوجہ و شوہر مشورہ کرو جس امر کو تمھاری
عقل قبول کرے اُسکو گوارا کرو آفاق نے کہا کہ مشورے کی کوئی ضرورت نہین ہی صاحبقران نے جو کچھ
فرمایا بہت درست ہی اور میری بہتری کے لیے فرمایا بس مین نے صاحبقران کے فرمانے پر عمل کیا ہان یہ تو
فرمائیے کہ مین نے سُنا ہی جو دین اسلام قبول کرتا ہی اور کلمہ پڑھتا ہی اُسکو پھر سحر یاد نہین رہتا ہی اگر مین ایسا
کرونگا تو سحر فراموش ہوگا پھر کیونکر سمندر سے مقابلہ کرونگا یہ سُنکے مریخ نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہی
مگر اُسکی یہ تدبیر ہی کہ مطیع اسلام ہو جو امر کہ اسلام مین جائز ہین اُنپر عمل کرو جو ناجائز اور حرام ہین اُنکو ترک کرو
اور ادیان باطلہ پر لعنت کرو سامری و جمشید و خداوند تصویر جنکو تم اپنا خدا جانتے ہو ساتھ لعن کے
یاد کرو خداے برحق اور معبود مطلق کو اپنا خدا جانو جس طور سے ہم نے کیا ہی جب سمندر سے فراغت
ہووے اُسوقت کلمہ پڑھنا تم کو ثواب اسی امر کا ملے گا جو خدا پرستون کو ملتا ہی اور جہاد اور کفار کشی کا ثواب
الگ ملے گا اگر تم اس حالت مین کفار کے ہاتھ سے قتل ہوگے تو تم کو شہادت کا مرتبہ ملے گا فردوس برین

تمہارا مقام ہوگا کوئی ہرج کلمہ پڑھنے مین نہین ہے یہ جوہر تیغ نے کہا آفاق نے جواب دیا کہ اسی امر مین مجکو
زیادہ تشویش تھی کہ جب مین نے دین اسلام قبول کیا اور سحر فراموش ہوگیا تو کیا حاصل کہ مین لشکر مین
رہون میرا رہنا بیکار ہے کیونکہ مین لایق مقابلہ تو رہا نہین ہمسر رہے کیا مقابلہ کرونگا جب یہ امر ہے تو ضرور آپ
لوگون کا شریک ہون جو طریقہ ہو وہ تعلیم فرمائیے بس صاحبقران نے حکم دیا کہ ایک کتاب قواعد دین اسلام کی
آفاق کو دیجائے اور آفاق سے فرمایا کہ جو امور اس کتاب مین تحریر ہین انپر عمل کرو آفاق نے عرض کیا بہت
خوب بس صاحبقران نے کرسی آفاق کی بالاتر کرسی گوکبہ اور سہراب سے بچھوائی اسکے برابر کرسی اسکی
زوجہ کی جوہر تیغ کا تھا اس سے زیادہ کیا سب اہل دربار کو انکے مطیع ہونے کی خوشی ہوئی خصوصا بادشاہ
صاحبقران وعزیزان صاحبقران وخواجہ [illegible] وگوکبہ کو بہت مسرت ہوئی طریقہ لشکر اسلام کا یہ ہے کہ جو کوئی
شریک لشکر اسلام ہوتا ہے اسکے لیے خزانہ شاہی سے وظیفہ مقرر ہوتا ہے اور سرکار شاہی سے اسکے لیے
خیمہ وخادم وغیرہ اور ہر قسم کا سامان ضرورت مہیا کردیا جاتا ہے اور یہ حکم ہے کہ کوئی دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہے خواہ
وہ سامان رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو یہ امر ضرور ہوتا ہے کہ اسکو کسی امر کی ضرورت اور تکلیف نہ ہو اور یہ بھی طریقہ ہے کہ بادشاہ سے
لیکر ادنی سردار تک اسکی دعوت کرتے ہین پس جب آفاق شریک ہوچکا بادشاہ نے حکم فرمایا کہ آفاق آج دعوت
تمہاری میرے یہان ہے پھر تو ہر ایک نے اسکی دعوت کی درجہ بدرجہ وعدہ لیا آفاق پریشان ہوگیا ایک سال
سے زیادہ اسکو دعوت کھانا پڑی بلکہ ایک دن مین چار چار پانچ پانچ سردارون نے دعوت کی صبح شام کا
وعدہ لیا گیا آفاق نے سب سے عرض کیا کہ بہت خوب ان تقریرون کے بعد آفاق نے کہا کہ مقام افسوس
اور مقام حیرت ہے کہ میرے ملازم اور میرا لشکر ضرور تباہ ہوگا کیونکہ انکو تو یہ یقین ہے کہ بادشاہ مع زوجہ کے قتل
ہوے ان لوگون کا جدھر جی چاہے گا نکل جائینگے مین نے انکو مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیا ہے کوئی
ایسا ہوتا کہ میرے زندہ رہنے کی انکو خبر دیتا بلکہ انکو میرے پاس لے آتا تو بہتر تھا خواجہ نے کہا کہ آپ کا مین یہ کام
بھی کرونگا مگر یہ بتائیے کہ اس خدمت کے صلہ مین آپ مجکو کیا دینگے اور اس امر کے عوض مین کہ جو مین نے آپ
کی جان بھی بچائی اور آبرو بھی راہ نیک پر بھی لگایا کیا مرحمت ہوگا یہ آپ نے ضرور سنا ہوگا کہ مزدور خوش دل
کند کار بیش ؀ آفاق نے کہا کہ بھلا میری یہ لیاقت ہے کہ مین آپ کو کچھ دے سکون میری جان حاضر ہے
مین آپ پر سے صدقہ کرتا ہون اور میرے پاس کیا ہے مین تو ایک بینی اور دو گوش سے یہان آیا ہون اور جس
طور سے آیا ہون وہ بھی آپ پر ظاہر ہے پھر مین کیا اقرار کرون خواجہ نے کہا کہ یہ نہ دینے کی باتین ہین جسکو دینا نہین
ہوتا ہے وہ ایسی باتین کرتا ہے اور جو دینے والا ہوتا ہے وہ ہزار تدبیر سے دیتا ہے آفاق نے جواب دیا کہ
خواجہ جب کہ میرے پاس نہین ہے تو مین کیونکر اقرار کرون ہان اگر مین اپنے لشکر مین ہوتا یا میرا شہر ہوتا تو مین
آپ کو ایسا کچھ دیتا کہ آپ خوش ہوجاتے مین خالی ہاتھ پانون پر کیا اقرار کرون اسوقت اقرار کرلون کل نہ ہوسکے
تو مین کہان سے دون یہ جو آپ نے فرمایا کہ ہزار تدبیرین دینے کی ہین کوئی تدبیر بتائیے خواجہ نے کہا یہ تدبیر ہے
کہ اگر تم کو دینا ہے تو ایک پرونوٹ تحریر کردو کہ مین نے اس قدر روپیہ خواجہ سے قرض لیا ہے عند الطلب ادا کردونگا
اگر نہ ادا کرون آپ کو اختیار ہے کہ جس طور سے چاہین وصول کرلین مجکو اور میرے وارثان کو کوئی عذر وانکار نہ ہوگا
یا اس قدر لوگ یہان موجود ہین بڑے بڑے مالدار اور سب آپ کے دوست ہین کسی سے قرض لیکر مجکو دیجیے یہ جو
خواجہ نے کہا آفاق نے کہا کہ یہ مجکو قبول ہے آپ تمسک لکھا لین خواجہ نے کہا کہ آپ اقرار کرین کہ کس قدر
آپ اس خدمت کے صلہ مین دیجیے گا اور کس قدر اس امر کے صلہ مین کہ مین نے جو آپ کے ساتھ نیکی کی ہے آفاق
نے کہا کہ دس ہزار روپیہ تو اس نیکی کے صلہ مین دونگا اور دو ہزار روپیہ اس کام کے عوض مین کہ آپ میرے

لشکر اور میرے ملازمون کو میرے پاس لے آئیے خواجہ نے کہا کہ پھر تمسک تحریر فرمائیے آفاق نے کہا کہ اسٹامپ
لائیے خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت اسٹامپ کی نہین ہی آپ پرنوٹ سادہ کاغذ پر بلا میعادی حسب المطلب
تحریر کر دیجیے اور ایک آنہ کا ٹکٹ لگا دیجیے کافی ہی بس آفاق نے جسطور سے خواجہ نے کہا اُسی طور سے
تحریر کر دیا خواجہ نے اُس کاغذ کو لے کر اپنے پاس رکھا راوی نے تحریر کیا ہی کہ بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب
اپنے اپنے مقام کی طرف چلے آفاق نے خیال کیا کہ مین کسی سردار کے خیمہ مین بسر کرون اُس وقت تک کہ
میرا لشکر آجائے پھر تو سب سامان مہیا ہو جائے گا یہ خیال کر کے بارگاہ کے باہر آیا کہ ایک چوبدار نے آکر عرض
کیا کہ حضور اپنے خیمہ مین تشریف لے چلین آفاق نے کہا کہ میرا خیمہ کہان ہی اُس نے عرض کیا کہ سرکار شاہی
سے آپ کے لیے سب سامان مہیا کر دیا گیا ہی ملازم تک نوکر رکھ دیے ہین مین آپ کا ملازم ہون یہان کا یہی طریقہ
ہی آفاق نے خیال کیا کہ اللہ ری عزت افزائی و قدر دانی یہ خیال ہی کہ جو ہمارا شریک ہوا اُسکو کسی امر کی
تکلیف نہ ہو پس آفاق اُس چوبدار کے ہمراہ اُس خیمہ مین آیا جو کہ اُسکے لیے مقرر تھا آفاق نے آکر اُس
خیمہ کو خوب آراستہ پایا ہر قسم کے سامان سے یہ دیکھکر اور خوش ہوا مسند پر آکر بیٹھا کہ ایک شخص نے فرد حساب
لاکر پیش کی اُس فرد مین ملازمون کے نام تحریر تھے اور ہر ایک کا مشاہرہ اور جو تنخواہ آفاق اور اُسکی زوجہ
کی مقرر ہوئی تھی اور اُس حساب مین سب حساب خورد و نوش کا بھی تحریر تھا آفاق اُسکو دیکھکر خوش ہوا اور
اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ امر تو مجھکو کبھی سمندر کی سرکار مین نصیب نہ تھا میرے اوپر کیا منحصر ہی کسی کو نصیب ہوگا
جو کہ اُنکے اُستاد ہین اُنکو بھی نہ نصیب ہوگا جو یہان ادنا ادنا کے لیے ہی وہ شخص اُس فرد پر آفاق کے دستخط
کرا کے لے گیا جب وہ چلا گیا آفاق نے زوجہ سے کہا کہ تم نے قدر و منزلت دیکھی اور یہ بھی دیکھا کہ کس درجہ
قدر فرمائی جاتی ہی اسی سبب سے تو لوگ جان اپنی عزیز نہین کرتے ہین سچا ہی تو قدر کا بھوکا ہوتا ہی اُسکی زوجہ نے
کہا کہ مین تو تم سے پہلے ہی کہتی تھی کہ تم دربار مین سمندر کے نہ جاؤ تم نے نہ سُنا آپ ہی ذلت اُٹھائی اور زحمت
گوارا کی اور میرے کہنے پر عمل نہ کیا آفاق نے کہا کہ اسمین بھی مصلحت تھی اب یہ کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ آفاق
نے نمک حرامی کی میرا جو حق تھا مین نے ادا کر دیا اپنی جان دی آبرو گنوائی میرے خدا نے مجھکو بچایا سب پر
سمندر کا ظلم و ستم ظاہر ہوا اور میرا صبر اُس حالت مین سب مجکو کہتے اب سب سمندر کو بدنام کرینگے اور
میری نیکی کا دم بھرینگے جو عاقل ہین اور جو نادان ہین اُسکو اچھا کہینگے مجکو بُرا اب مجکو اُنکے کہنے کا کوئی خوف
نہین ہی بلکہ وہ لوگ بھی مجکو بُرا نہ کہینگے بس اس امر مین میری نیکنامی زیادہ ہوئی کہ سمندر نے ظلم کیا
آفاق نے دم نہ مارا ہر ظلم و ستم کو گوارا کیا اب جو کسی تدبیر سے بچ گیا جس نے اُسکی کمک کی اُسکا شریک ہوگیا
تو کوئی بُرا کام نہ کیا بس اس خیال سے مین نے وہ ذلت گوارا کی زوجہ نے کہا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب اُن
باتون کو یاد نہ کرو بیکار صدمہ ہوتا ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک چوبدار حاضر ہوا اُسنے آکر عرض کیا کہ
بادشاہ نے آپ کی دعوت فرمائی ہی دعوت کا کھانا لے کر حاضر ہوا ہون بس یہ کہکر اُس چوبدار نے پچاس خوان
کھانے کے لاکر چُن دیے دسترخوان آراستہ کر کے آفاق کو کھانا کھلا کر اور جو کھانا بچا ملازمون کو تقسیم کر کے
چلا گیا اُس وقت بادشاہ نے دعوت کی شام کو صاحبقران نے اُنکو تو اُسی فکر مین رکھا جاتا ہی آفاق خیمہ
مین مع زوجہ کے مقیم ہی خواجہ جو دربار سے نکلے تو سیدھے طرف شہر کے روانہ ہوے پاے شاطری مارتے
ہوے چلے جاتے تھے کہ انھون نے دیکھا ایک لشکر دامنہ کوہ مین اُترا ہوا ہی مگر سب اہل لشکر پریشان اور بدحواس
ہر ایک کے چہرہ سے رنج و ملال عالم حسرت و یاس ہویدا ہی یہ جو قریب لشکر آگے انھون نے پہچانا کہ یہ لشکر تو
آفاق کا ہی بس یہ داخل لشکر ہوے اہل لشکر سے کہا کہ تمھارا افسر کون ہی انھون نے اُنکی صورت دیکھی

یہ اپنی صورت بدلے ہوئے تھے صورت دیکھکر کہا کہ تم کون ہو اور کیا ضرورت ہی ہمارے افسر سے ہمارا افسر کوئی
ہی خواجہ نے کہا کہ ہم کو ایک ضرورت ہی ہم اُس سے بیان کرینگے اُنھون نے کہا کہ یہ لشکر بے افسر کا ہی اسکا
افسر آج صبح کو بے گناہ بحکم سمشاد رقتل کیا گیا ہی ہم لوگ بے آقا کے ہین خواجہ نے کہا کہ آخر کوئی تو ضرور افسر
لشکر کا ہوگا ایک افسر نہین ہوتا ہی ایک مالک ہوتا ہی اُسکے بعد اور بہت سے افسر ہوتے ہین وہ جو اُسکے
بعد کے افسر ہین اُنکے پاس ہم کو لے چلو ہم کو اُن سے کچھ ضرورت ہی وہ لوگ خواجہ کو لیکر سپہ سالار کے
پاس آئے خواجہ نے دیکھا کہ وہ اُداس چہرے پر رنج وملال ظاہر ہی یہ معلوم ہوتا ہی اُسکے بشرے سے کہ
کوئی اُسکا عزیز مرگیا ہی خواجہ نے اُسکو سلام کیا اُسنے جواب سلام دے کر کہا کہ آیئے تشریف لایئے خواجہ
یہ سُنکے اُسکے قریب جا کر بیٹھے اُسنے کہا کہ آپ کون صاحب ہین اور کہان سے تشریف لائے ہین خواجہ نے
کہا یہ پہلے آپ بیان فرمایئے کہ آپ پر کیا بلا نازل ہوئی ہی کہ آپ بڑی فکر مین ہین اور آپکے چہرے سے
ملال ظاہر ہی اُنھون نے جو یہ کہا سپہ سالار نے جواب دیا کہ مین کیا اپنا حال آپ سے بیان کرون کہ مین کس
بلای عظیم مین مبتلا ہون ہم سب پر وہ فلک مصیبت ٹوٹا ہی کہ کسی پر نہ گرا ہوگا نہ کوئی اس بلا مین مبتلا
ہوا ہوگا ہمارا تو یہ قول ہی کہ دشمن سے بھی دشمن ہو اُسپر یہ بلا نہ نازل ہو جو ہم پر نازل ہوئی ہی ایسا شفیق
وکریم ہمارا افسر ہمارے سر پر سے اُٹھ گیا جس نے ہم کو مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیا تھا ہم اُسکو
اپنا سرپرست تصور کرتے تھے وہ ہم سے جدا ہوگئے ہم بے افسر کے ہوگئے اور ہمارا افسر بیگناہ قتل ہوا اور
کیا بلا نازل ہوئی اس بلا مین ہم مبتلا ہین خواجہ نے کہا کہ کیا کسی لڑائی پر وہ قتل ہوے اور تمھارے افسر کا
نام کیا تھا سپہ سالار نے کہا کہ ہمارے افسر کا نام آفاق شاہ تھا ای بھائی اگر لڑائی پر قتل ہوتے تو صبر آجاتا
وہ تو بے گناہ قتل ہوے ایک ظالم نے اُنکا خون ناحق کیا ہم نے قصد کیا تھا کہ ہم بھی اپنی جان دین مگر ہمارے
آقا کا حکم نہ تھا ہم اُنکے حکم کے خلاف نہ کرسکے اب اُنکے غم مین مبتلا ہین خواجہ نے کہا کہ بیان کرو کس ظالم نے
اُنکو قتل کیا سپہ سالار نے تمام قصہ ابتدا سے انتہا تک بیان کیا خواجہ نے سُنکے کہا کہ دراصل مقام افسوس
ہی ارے بھائی اب کیا ہوتا ہی جو ہونا تھا وہ ہوا رنج وغم کرنے سے کیا حاصل ہی اُس سپہ سالار نے کہا کہ یہ تو
ضرورت ہی مگر ہم اپنے دل کو کیا کرین ہم سے صبر نہین ہوسکتا ہی خواجہ نے کہا کہ اگر تمھارا آقا زندہ ہو اور
کوئی خبر اُسکے حیات کی لائے تو تم خوش ہوگے اُسکو کچھ انعام دوگے سپہ سالار نے کہا کہ کوئی بھی مر کے
زندہ ہوا ہی وہ ہمارے سامنے جلائے گئے وہ کیا زندہ ہونگے خواجہ نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو امر عجیب ہے
یا نہین سپہ سالار نے کہا کہ ضرور امر عجیب ہی کبھی آج تک ایسا ہوا نہین ہی خواجہ نے کہا کہ آگاہ ہو کہ مین تمھارے
بادشاہ کے پاس سے آیا ہون اُنھون نے مجکو بھیجا ہی وہ لشکر اسلام مین زندہ ہین اور اُنکی زوجہ بھی اُنکے
پاس زندہ موجود ہی وہ سپہ سالار خواجہ کا منھ دیکھکر کہنے لگا کہ ای شخص تو مجکو بناتا ہی مین بچہ نہین ہون جو
اس فقرے مین آ جاؤن خواجہ نے کہا کہ مین قسم کھا کر کہتا ہون اگر تم کو یقین نہ آئے تو کسی کو روانہ کرکے
دریافت کرلو یہ جو خواجہ نے کہا تو اُس سپہ سالار نے کہا کہ اچھا وہ کیسے گئے کیونکر خواجہ نے کہا کہ ہان اب تم راہ
پر آئے سنو بھائی تمھارے مالک کو خواجہ عیار لشکر اسلام کے عیاری کرکے لے گئے ہین وہ یہ عیاری ہی
پس خواجہ نے کل عیاری بیان کی اور آفاق کا مطیع اسلام ہونا اپنا ادھر آنا بیان کیا جب خواجہ نے
سب بیان کیا تو اُس سپہ سالار کو یقین آیا اُسی وقت اور سردارون کو طلب کیا وہ سب حاضر ہوے کہا یہ جو
صاحب تشریف فرما ہین بیان کرتے ہین کہ ہم تمھارے آقا کے پاس سے آئے ہین اور یہ سب بیان کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ اگر یقین نہ ہو تو کسی کو روانہ کرکے دریافت کرلو کہتے ہین تم سب کو طلب کیا ہی اُن افسرون

نے جو یہ تقریر سُنی کہا کہ ہمارے قیاس مین یہ امر نہین آتا ہی آپ کی کیا راے ہی سپہ سالار نے کہا کہ گو یہ امر یقین کرنے
کے قابل نہین ہی مگر عیاری کا حال سُننے کے کسی قدر شک ہوتا ہی کوئی شخص ایسا ہوتا کہ وہ لشکر اسلام مین
جاکر دریافت کر لاتا کہ یہ امر درست ہی یا دروغ کیونکہ وہان تو ہر مقام پر چرچا ہوگا سردارون نے کہا کہ یہ امر
کوئی مشکل نہین ہی ہرکارون کو روانہ کرکے دریافت فرما لیجیے بقول آپ کے نئے ہر مقام پر چرچا ہوگا کسی پر پوشیدہ
نہ ہوگا خواجہ نے کہا کہ ان لوگون کی راے ٹھیک ہی مین بھی اسی مقام پر موجود ہون اور یہان سے لشکر اسلام دور
نہین ہی یہ جو خواجہ اور سردارون نے کہا سپہ سالار نے اُسی وقت ہرکارون کو طلب کرکے کہا کہ تم لوگ
اسی وقت لشکر اسلام مین جاؤ اور وہان کی خبر لاؤ کہ لشکر اسلام مین کیا ہو رہا ہی مگر جلد آنا اور سچ سچ حال
بیان کرنا وہ ہرکارے اُسی وقت سپہ سالار کو سلام کرکے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے یہان خواجہ
اور سب سردار سپہ سالار کے پاس موجود رہے خواجہ نے کہا کہ اگر ہرکارے جو کہ مین نے بیان کیا ہی اسکی
خبر لائے اور میرا قول درست ہوا تو مین مستحق انعام کا ہونگا سپہ سالار نے کہا کہ ضرور جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا
مین انعام دونگا خواجہ یہان بیٹھے ہوے باہم گفتگو کر رہے ہین اُدھر ہرکارے راہ طے کرکے لشکر اسلام
مین پہونچے جب داخل لشکر اسلام ہوے ہر مقام پر یہ چرچا سُنا کہ آج خواجہ نے وہ عیاری کی ہی جسکا
مثل و نظیر نہین ہی خوب آفاق کی جان بچائی مقام شکر یہ ہی کہ آفاق بھی مسلمان ہوکر شریک لشکر
اسلام ہوے آج صبح کو آفاق کی دعوت بادشاہ نے فرمائی تھی اسوقت شام کو صاحبقران نے
دعوت کی ہی وہ سامنے خیمہ آفاق کے لیے استادہ ہی آفاق اُس خیمہ مین مع اپنی زوجہ کے تشریف فرما
ہین ہرکارے جدھر جاتے ہین یہی حال سنتے ہین انکے خیال مین آیا کہ خیمہ کے اندر چل کر دیکھ لینا ضرور ہی کہ
در اصل آفاق شاہ ہین بس ہرکارے طرف خیمہ کے چلے ادھر سے ہرکارے چلے اُدھر سے مریخ نے
خیال کیا کہ آفاق نیا نیا آیا ہی اُسکا دل گھبراتا ہوگا چل کر اُس سے ملاقات کرین یہ خیال کرکے اپنے خیمہ
سے روانہ ہوے تھے ادھر سے یہ پہونچے اُدھر سے ہرکارے ملازمان مریخ کے ساتھ شامل ہوکر داخل خیمہ
ہوے آفاق نے جو مریخ کو دیکھا اُٹھ کھڑا ہوا تا لب فرش آکر لے گیا بڑی تعظیم سے بٹھایا مزاج پرسی
کی مریخ نے کہا کہ میرا دل گھبرایا مین نے خیال کیا کہ آپکے خیمہ مین چل کر آپ سے باتین کرون آپ بھی
گھبراتے ہونگے کیونکہ نئے نئے آئے ہین یہان کسی سے آپ واقف نہین ہین نہ یہان کے طریقہ سے آگاہ ہین
آفاق نے کہا کہ آپ نے بڑی مہربانی کی یہ صرف آپ کی قدردانی ہی ورنہ مین کسی لائق نہین ہون ایک
نالائق آدمی ہون آفاق و مریخ سے یہ گفتگو ہونے لگی ہرکارون نے بخوبی آفاق اور اسکی زوجہ کو
پہچان لیا وہان سے نکل کر خوش خوش طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے اس قدر جلد راہ طے کی تھی کہ
دوپہر کی راہ کو ایک گھنٹہ مین طے کرکے اپنے لشکر مین آئے یہ حال تھا کہ چہرے مارے خوشی کے لال تھے سرون پر
خاک تھی پیشانیون پر پسینہ تھا اسی حالت سے داخل خیمہ ہوے جہان سپہ سالار بیٹھا ہوا تھا ان ہرکارون
کے کپڑون پر خاک پڑی تھی فرط خوشی سے ایسے بدحواس تھے کہ یہ بھی نہ خیال کیا کہ سپہ سالار کہان ہی اور
کہان نہین ہی برابر فرش پر جاکر گر پڑے افسرون نے کہا کہ اسقدر کیون بدحواس ہو ذرا دیکھو ادھر
چلے آتے ہو بہت بدتمیز ہوگئے ہو یہ جو کہا اب اُنکو خیال آیا اپنے حواس درست کیے مگر یہ حال کہ سانس
پیٹ مین نہین سماتی ہی اشارے سے کہا کہ ذرا ٹھہر جائیے حواس درست ہولین تو عرض کرین سپہ سالار
نے کہا کہ اچھا جب اُنکے حواس درست ہوے سانس سمائی دم راست ہوا تب اُنھون نے عرض کیا کہ
ہم حسب الحکم والا لشکر اسلام مین گئے جب داخل لشکر اسلام ہوے تو ہر مقام اور ہر جگہ پر یہی چرچا تھا

کہ خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی خوب آفاق شاہ کی جان مع اُسکی زوجہ کے بچائی فلان خیمہ مین وہ
تشریف فرما ہین صبح کو بادشاہ نے اُنکی دعوت کی تھی اس وقت شام کو صاحبقران کے یہان دعوت
ہی ہم نے خیال کیا کہ جاکر خود دیکھ لین ہم اُس خیمہ کی طرف گئے کیونکہ پتہ و نشان تو پاچکے تھے مرغ آفتاب علم
جن سے بادشاہ سے مقابلہ ہوا تھا وہ بادشاہ کے خیمہ مین جاتے تھے ہم بھی اُنکے ہمراہ گئے جاکر اپنی آنکھو
سے دیکھا کہ آفاق مع ملکہ کے تشریف فرما ہین بڑی عزت و آبرو سے ہم یہ دیکھکر وہان سے بھاگے یہان
آکر پہونچے یہ خبر معلوم ہوئی جو بیان کی بس یہ جوہر کارون نے بیان کیا اب تو سپہ سالار اور سردارون
کو یقین ہو گیا خواجہ نے کہا کہ کیون صاحب مین جھوٹ تو نہین کہتا تھا میرا قول درست تھا لایئے
انعام سپہ سالار نے اُسی وقت دو ہزار روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا یہ خبر تمام لشکر مین پھیلی کہ بادشاہ
زندہ ہی لشکر اسلام مین موجود ہی یہ لوگ اس قدر خوش ہوے کہ جنکی خوشی کا حال یہ کمترین سے عرض نہین
ہوسکتا ہی احاطہ تحریر سے باہر ہی سپہ سالار اور سب سردار فرط خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے اُسی وقت
حکم دیا کہ لشکر تیار رہے بس شبخون لشکر کفار پر مارتے ہوے نکل چلین گے خواجہ نے کہا کہ آپ لوگ تو
مع لشکر کے اُدھر تشریف لے جائین مین شہر مین جاتا ہون اور ملازمون کو اُنکی خبر کرکے لاتا ہون اسی
بند و بست اور آمد و رفت مین قریب ایک پہر رات کے آگئی تھی سپہ سالار نے کہا کہ مین تھوڑے عرصہ
مین لشکر کو لیکر اور ایک مرتبہ لشکر کفار پر گر کر قتل کرتا ہوا نکل جاؤنگا خواجہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر خواجہ
تو شہر کی طرف روانہ ہوے یہان جب لشکر آفاق تیار ہو چکا سپہ سالار کو خبر دی کہ لشکر تیار ہی پس اُسی
وقت سپہ سالار لشکر کو لیکر جو دنبالہ لشکر کفار کے چلا اسکا حال پھر تحریر ہوگا پہلے خواجہ کا حال تحریر ہوتا ہی یہ
راہ طی کرکے داخل شہر ہوے دیکھا کہ کوتوال شہر روند لیے ہوے پھر رہا تھا صدا سے بیدار باش بلند تھی سب
لوگ اپنے اپنے مکانون مین آرام سے سو رہے تھے خواجہ صورت بدلے ہوے مکان پر آفاق کے گئے دیکھا
کہ یہان بھی بلند مینار ہی کمند کے ذریعہ سے اندر گئے بالاے بام سے دیکھا کہ سب ملازم عورت و مرد ایک مقام پر جمع
ہین یہ گلیم اوڑھکر کوٹھے پر سے نیچے آئے اُنمین آکر کھڑے ہوے سُنا کہ باہم صلاح ہو رہی ہی کہ صبح ہو تو
طرف شہر آفاقیہ کے چلین وہان چلکر سب مال و اسباب پر قبضہ کرلین کیون سمندر کے ملازمون کے ہاتھ
لگے ہم لوگ کیون نہ لے لین کیونکہ یہ تو ضرور ہوگا کہ سمندر کل کسی کو ضرور وہان روانہ کرے گا کہ جاکر آفاق کے
مکان کو تاراج کرو سب مال و اسباب لوٹ لو اس سے بہتر ہی کہ ہم پہلے جاکر قبضہ کرین یہ جو خواجہ نے سُنا
اُنکے مجمع مین آکر کہا معلوم ہوا کہ تم لوگ اسی دن کے امیدوار تھے کہ مین مرون تم میرے مال پر قبضہ کرو یہ مال تمکو
ہضم نہ ہوگا بڑی محنت سے مین نے پیدا کیا ہی پس اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو سب مال اس مقام پر رکھدو کہ
مین اُٹھا لون ورنہ سب کو کھا جاؤنگا ایک زندہ نہ رہے گا مین نے سمندر کا تو خاتمہ کر دیا یہ جو صدا آئی سب
عورت و مرد ڈر گئے اور کانپنے لگے ہر ایک نے خیال کیا کہ بادشاہ پریت ہو گیا بڑا غضب ہو گیا اب اسکا مال
ضرور ہم کو نہ ہضم ہوگا ایسے مال سے باز آئے اگر زندگی ہی تو اور پیدا کر لینگے یہ ہر ایک نے اپنے دل مین خیال کیا
اُسکے بعد باہم صلاح کی کہ بھائیو اس مال سے ہاتھ اُٹھاؤ ورنہ جانین ضائع ہونگی بھائی جان ہی تو جہان ہی تم نے
سنا ہوگا کہ آبرو کا صدقہ جان اور جان کا صدقہ مال ہی اور اسکے ساتھ جو مال ہمارا ہی ہم اُس سے بھی دستبردار
ہوے یہ باہم صلاح کرکے وہ جو مال بار کرکے رکھا تھا سب نے لاکر اُسی مقام پر جمع کیا اور کہا کہ یہ مال حاضر ہی
آپ کا ہماری جانین نہ لیجیے ہم ایسے مال سے باز آئے صدا آئی کہ تم ہم سے خوف کرتے ہو خیر اسکی سزا دیجائیگی
کچھ مال پوشیدہ تو نہین کیا ہی میرا سب دیکھا ہوا ہی اگر ایک چیز بھی کم ہوگی تو اُسکے عوض مین تم سب کو

یہ سُنکر اُنھون نے کہا کہ اے بھائیو تلاش کرو شاید کوئی چیز رہ گئی ہو تو مفت مین جان جائیگی یہ کہکر ہر ایک گوشہ
ہر ایک کونا ہر ایک کمرہ دالان تلاش کرنے لگا جب یہان سناٹا ہوا خواجہ نے جال مارکر سب مال نذر
زنبیل کیا ایک چیز نہ چھوڑی وہ لوگ جب تلاش کرکے آئے تو یہان کچھ نہ پایا کہا کہ ہم سب مکان دیکھ آئے
کوئی چیز باقی نہین رہی ہی اور نہ ہم نے پوشیدہ کی ہی یہی مال تھا آواز آئی کہ تم سب اگر اپنی زندگی چاہتے ہو
تو یہ حلوا ہم دیتے ہین اسے کھالو ورنہ مین سب کو کھا جاؤنگا یہ کہکر ایک ہاتھ اپنا گلیم سے نکالا اُسمین ایک
تھال اور اُس تھال مین تازہ حلوا تھا سب عورت و مرد نے جان کے خوف سے کھایا کھاتے ہی سب بیہوش
ہوے خواجہ نے دیکھا کہ جب سب بیہوش ہوگئے سب کو اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اور وہان سے سب مال لیکر
پھاٹک کھولکر روانہ ہوے انکو اس لیے نذر زنبیل کیا اول تو یہ لوگ یقین نہ لائینگے اگر لائے بھی تو اسوقت
نہ جائینگے جب صبح کو جانے لگین گے تو سمندر منع کرے گا پس اس خیال سے نذر زنبیل کیا اور یہ بھی خیال ہوا
کہ لشکر گیا ہی وہ شبخون مارکر طرف لشکر اسلام کے جائیگا لیکن ایسا نہ ہو کہ لشکر اسلام سے مقابلہ ہونے لگے
مین قبل سے چلکر اسکا بند وبست کرلون جو طلایہ پر ہوا اُسکو خبر کردون تاکہ وہ نہ روکے آنے دے اور آفاق
کو بھی اس حال سے آگاہ کردون کہ تمھارا لشکر یون آتا ہی اگر اپنے کو ظاہر کرونگا تو ایسے بھی تقریر ہوگی پس اس
خیال سے خواجہ نے یہ تدبیر کی کہ اُن سب کو حلواے بیہوشی آمیز کھلاکر بیہوش کیا اور سب لیکر روانہ ہوے
پاے شاطری مارتے ہوے پہرے چوکی روندے بچتے ہوے شہر پناہ پر آئے اُسوقت تک شہر پناہ کا پھاٹک
کھلا ہوا تھا باہر نکلکر پاے شاطری مارتے ہوے طرف لشکر کے چلے تھوڑے عرصہ مین لشکر مین پہونچے اُسدن
طلایہ پر اسد ثانی تھے سر حد لشکر پر مع اپنے سردارون کے کھڑے ہوے تھے اُنھون نے جو خواجہ کو آتے
ہوے دیکھا آواز دی کہ کون آتا ہی اسنے کہا کہ مین ہون خواجہ اسد نے کہا کہ خواجہ کہان گئے تھے خواجہ
قریب آچکے تھے کہا کہ لشکر آفاق کو لینے گیا تھا اے اسد ثانی تم خبردار رہنا کیونکہ لشکر آفاق لشکر کفار پر
شبخون مارکر ادھر آئیگا اُسکو روکنا نہین مین تم کو خبردار کیے جاتا ہون اسد نے کہا کہ آپ نے خوب
آگاہ کردیا ورنہ مین ضرور روکتا میرے اُسکے تلوار چلتی یہ کہکر خواجہ تو داخل لشکر ہوے اور راہ طے کرکے
خیمہ آفاق پر آئے یہان وہ وقت ہی کہ آفاق وغیرہ کھانا کھاچکے تھے جو کہ صاحبقران کی طرف سے
آیا تھا اور اُسی وقت عمرو خیمہ سے نکلکر اپنے خیمہ کو گیا ہی آفاق اس فکر مین ہی کہ جاکر آرام کرے
کہ خواجہ پہونچے کہا اے آفاق سلام علیک مین تمھارا کام کرلایا پہلے تمھارے لشکر مین گیا تمھارے
سپہ سالار سے ملاقات کی جو تقریر اور گفتگو باہم ہوئی تھی یعنی ہرکارون کا آنا یہان سے خبر لیکر جانا تب
سب کو یقین آنا اُنکا یہ کہنا کہ ہم شبخون مارکر لشکر کفار پر آتے ہین اپنا وہان سے شہر مین جانا اور سب نوکرون
کا باہم جمع ہوکر یہ صلاح کرنا اپنا وہ صدا دینا اُنسے مال لیکر نذر زنبیل کرنا اور اُن سب کو اُس خیال سے
جو کہ تحریر ہوا ہی بیہوش کرکے نذر زنبیل کرنا پھر لشکر کی طرف روانہ ہونا اسد کو اس حال سے آگاہ کرکے خیمہ
مین آنا بیان کیا آفاق یہ تدبیر اور حرکت سُنکے بہت خوش ہوا کہا کہ خواجہ اُن سب کو نکالو خواجہ نے
کہا کہ اے بھائی تمھارا مال بھی موجود ہی آفاق نے کہا کہ مین نے آپ کو بخشدیا خواجہ نے کہا کہ
سچ لوگ کہتے تھے کہ تم بڑے سخی ہو جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے زیادہ پایا مین نے دریاے
سبز رنگ سے یہان تک کسی کو ایسا سخی نہ پایا جیسا تم کو پایا آفاق نے کہا کہ خواجہ مین کیا عرض کرون
تم سے بہت محجوب ہون میرے پاس ایک حبہ نہین ہی ورنہ مین تم کو بہت خوش کرتا یہ کیا مال ہی خواجہ نے کہا
کہ اچھا جب تمھارے پاس ہوگا اُسوقت دینا میرا قرض رہا آفاق نے کہا کہ اچھا بس خواجہ نے اُسی وقت

سب ملازمون کو زنبیل سے نکالا اور فتیلہ رفع بیہوشی دے کر سب کو ہوشیار کیا اب جو سب کی آنکھ کھلی دیکھا یا تو
ہم مکان مین تھے یا خیمہ مین ہین نگاہ اُٹھا کر جو دیکھا کہ تین آدمی اُس خیمہ مین ہین ایک آفاق شاہ
ہمارا بادشاہ دوسرے ملکہ اور تیسرا آدمی نہین معلوم کون ہی اُن سب نے ایک مرتبہ آنکھین بند کر لین اور یہ
خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی بادشاہ تم کو کھا گیا اُسکی روح نے تم کو قتل کیا افسوس مفت مین جان گئی یہ وہ مقام ہی
کہ جہان آدمی مر کر پہونچتا ہی یہ خیال کر کے ہر ایک نے اپنی آنکھین بند کر لین یہ جو تماشہ دیکھا خواجہ نے آفاق سے
کہا کہ تم نے انکی حرکت دیکھی اور سمجھے یہ لوگ اپنے دل مین خیال کر رہے ہین کہ ہم مر گئے ہین ہم کو بادشاہ کی روح جا کر
لے آئی ہی اس سبب سے انھون نے آنکھین بند کر لی ہین یہ جو خواجہ نے کہا آفاق و ملکہ قہقہہ لگا کر ہنسے خواجہ
نے اُنسے کہا کہ تم لوگ مرے نہین ہو نہ تمھارا بادشاہ مرا ہی بلکہ تم سب زندہ ہو یہ خیمہ ہی تمھارا بادشاہ شریک لشکر اسلام
ہوا ہی اُسنے تم کو اُس مکان سے مجھے بھیج کر طلب کر لیا ہی مین عیار ہون لشکر اسلام کا میرا نام خواجہ ہی مین تم سب
کو بیہوش کر کے لایا ہون ہوشیار ہو اپنے بادشاہ سے ملو یہ جو خواجہ نے کہا اب اُنکے حواس درست ہوے
اور خیال جو کیا تو اپنے کو زندہ پایا سب ایک مرتبہ اُٹھے بادشاہ کو سلام کیا عذر کیا بہت خوش ہوے آفاق نے
ہر ایک کے ساتھ شفقت کلام کیا اُنکو اطمینان ہوا خواجہ نے سیوتی کو بھی زنبیل سے نکالا ہوشیار کیا اُسکو بھی
آفاق و ملکہ سے ملایا سب ملازم خوش ہوے خواجہ نے کہا کہ اب مین اپنے خیمہ کو جاتا ہون آفاق نے
جواب دیا کہ آپ کو میرے سبب سے بڑی زحمت ہوئی خواجہ نے جواب دیا کہ انسان کا کام انسان سے نکلتا ہی
مجھکو کوئی زحمت نہین ہوئی بلکہ راحت ہوئی یہ کہکر خواجہ آفاق سے رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین آکر سو رہے یہان
آفاق ملازمون سے جو کہ معزز تھے باتین کرنے لگا اس خیال سے کہ لشکر بھی آتا ہوگا سب خواجہ کی عیاری بیان
کی سیوتی نے کہا کہ مین زینہ تک اُس پیرزال کے ساتھ آئی کہ ایک مرتبہ میرے مُنھ پر کوئی چیز پڑی کہ مجھکو چھینک
آئی پھر مجھکو خبر نہین رہی اور کیا ہوا اب جو آنکھ کھلی تو مین نے آپ کو دیکھا اور ملکہ کو بھی آپ کے پاس بیٹھے دیکھا اور
سب ملازمونکو حیران پایا کہ یہ کیا ماجرا ہی اب معلوم ہوا کہ وہ پیرزال خواجہ تھے اُنھون نے مجھکو بیہوش کر کے میری
صورت بن کر ملکہ کو بیہوش کیا اور ملکہ کی صورت بن کر عیاری کی غضب کے عیار ہین ان سے خدا پناہ مین
رکھے آفاق نے کہا کہ اے سیوتی و دیگر ملازمین مین بسبب مدبری رفاقت کو ترک کر کے شریک لشکر اسلام
ہوا اچھا کیا یا برا کیا اُن سب نے عرض کیا کہ آپ نے خوب کیا اُس ظالم کی رفاقت ترک کی ہم بہت خوش
ہوے یہان تو آپ کی قدر ہوگی کیونکہ یہ لوگ بہت قدردان معلوم ہوتے ہین آفاق نے کہا ضرور یہ لوگ صاحب
قدر ہین یہان سپاہی کی بہت قدر و توقیر ہی یہ لوگ بہت قدر کرتے ہین آفاق اُن لوگون سے یہ تقریر و گفتگو
کر رہا تھا اِدھر لشکر آفاق جو تیار ہو کر چلا تھا راہ طی کر کے جب قریب لشکر کفار پہونچا یہ لوگ بلا خوف و خطر اپنے
اپنے خیمون مین سو رہے تھے کسی کو یہ خیال بھی نہ تھا اس امر سے اطمینان تھا کہ لشکر اسلام شبخون نہین مارتا ہی
نہ طلایہ تھا نہ کچھ تھا سب سپاہی سو رہے تھے سب خواب مرگ مین مبتلا تھے کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا
کیونکہ ایک رات کے جاگے ہوے تھے انتظام قتل آفاق مین رات بسر کی تھی انھون نے جو لشکر مین سناٹا
پایا یا لاخالی دیکھا خوب موقع پا کر ایک مرتبہ سپہ سالار نے اہل لشکر سے کہا کہ این کفاران را بزنید پس سب
اہل لشکر تیغ و نارنج و بانس کی ڈالی لے کر اُن بدمعاشون پر گرے کہ اُنکا تمام نشان بگاڑ دین خیمون مین آگ
لگا دی قتل کرنا شروع کیا تمام لشکر مین سحر سے آگ لگا دی تھوڑے عرصہ مین لشکر کا ستھراؤ کر دیا ہزارون کفار
واصل جہنم ہوے یہ جو طلاطم ہوا لشکر کفار کی بھی آنکھ کھلی سب گھبرا گئے کہ یہ کیا آفت آئی کون شبخون آکر گرا سب کے
حواس باختہ ہو گئے دریاے لشکر مین تلاطم پڑ گیا سب پیک اجل کے لقمہ ہونے لگے طوفان مرگ نے طغیانی کی

یہ جو طلاطم ہوا اہل لشکر اُٹھے مگر بد حواس ہر جا ہر کو گوٹ خیال کر کے ہاتھوں میں پہننے لگے کوٹ کو پاؤں میں کوئی
زنڈری کی چوبی پکڑ کے بخیال کوڑا کھینچنے لگا وہ چلانے لگی ہر ایک مقام پر تلاطم ہے چاکر دن کا یہ حال ہے کہ دمچی کو گھوڑے
کے مُنھ میں دیے دیتے ہیں اور لگام بجائے دمچی کے لگاتے ہیں یہ بد حواسی ہے مین لشکر اور قتل ہو رہا ہے لشکر آفاق ہے
آگ قتل کرتے پھرتے ہیں تلاطم جو ہوا تو سرداروں کو خبر ہوئی وہ بھی مسلح و مکمل ہو کر نکلے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ کوئی
شبخون گرا ہے پس ملکہ زعفران نیلہ پوش و ملکہ چندر تن و ماہ تن و گرداب و حباب و سیلاب
و امواج سب خواب مرگ میں مبتلا تھے شب خون کی خبر سنکے بیدار ہوئے خیموں سے باہر نکلے دیکھا کہ سحر
کے ہتھیار ترنج و نارنج و گولہ فولاد برابر چل رہے ہیں پیکان و سوزن کا مینھ برس رہا ہے ہر طرف دریائے
سحر موج زن ہے ساحر جو مر کے گرے ہیں اُنکے مرنے کی علامت بلند ہے ہر طرف تاریکی ہے لشکر میں آدمی
بھی کم ہے خون کا دریا رواں ہے ان بادشاہوں نے نکل کر جو یہ تلاطم دیکھا سحر کیا کہ کچھ روشنی ہوئی ہر طرف
مشعل سحر روشن کی یہ جو غل لشکر اسلام میں پہونچا سب بیدار ہوئے معلوم ہوا کہ لشکر کفار کی طرف سے
شور و غل کی صدا آتی ہے خیال کیا کہ صبح کو معلوم ہو جائے گا اسد ثانی کو تو معلوم تھا وہ تو باخبر تھے وہ اپنے
طلایہ کو لے کر اُس طرف آ کھڑے ہوئے کہ جدھر لشکر کفار تھا آفاق نے جو صدا غل کی سُنی وہ خیمہ سے
اپنے چند ملازموں کو لے کر نکلا اور لشکر کو طے کر کے کنارے لشکر کے آکر کھڑا ہوا اسد نے کہا کہ کون ہے اُسنے
کہا کہ میں ہوں آفاق یہ شور و غل سُنکے آیا ہوں کہ کیا ہے اسد نے کہ اچھا تماشہ دیکھو اب جو آفاق نے
دیکھا تو لشکر کفار میں آگ لگی ہوئی ہے حریف نے مار طلاطم ڈال دیا ہے پیر غل مچا رہے ہیں صدا اُنہیں آ رہی
ہیں کہ کُشتی مرا نام من فلان بود سو دو سو کے مرنے کی صدا آتی ہے لشکر آفاق اس بے پیرے لڑ رہا ہے کہ ایک بھی ہے
لشکر کا آدمی نہ قتل ہوا نہ زخمی سوائے کفار کے قتل ہونے کے اب تو یہ نوبت ہے کہ کفار جو خیمہ سے باہر
نکلتے ہیں اپنے لشکر کے لوگوں کو حریف خیال کر کے مقابلہ کرنے لگتے ہیں باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے
بھائی بھائی سے لڑ رہا ہے کوئی کسی کو نہیں پہچانتا ہے رات کا جو وقت ہے تو ایک کی خبر ایک کو نہیں ہے اب
جو سردار نکلے ہیں اُنھوں نے سحر کر کے روشنی کی ہے اور یہ بھی ہوا ہے کہ اب کوئی پہر بھر رات باقی ہے یہ لوگ
باہم کے مقابلہ سے باز آ رہے ہیں یہ عالم ہے جب لشکر آفاق دیکھتا ہے کہ کفار سنبھل کر لڑنے لگے ایک
ایسا حملہ کیا کہ اس طرف سے اُس طرف کو نکل کر چلے گئے یہ تو نکل گئے وہاں پھر باہم سحر چلنے لگے باپ نے
بیٹے کو قتل کیا بیٹے نے باپ کو بھائی نے بھائی کو اسی جنگ و جدل میں آثار سحر نمایاں ہونے لگے لشکر آفاق
نے جو دیکھا کہ صبح ہونے لگی ایک مرتبہ سب نے خیال کیا کہا کہ اگر سحر ہو گئی اور تمام لشکر کفار خبردار
ہو گیا تو نکلنا مشکل ہو گا مقابلہ ہونے لگے گا اور یہاں یہ منظور نہیں ہے پس یہاں سے نکل چلنا بہتر ہے دوسرے
یہ امر کہ لشکر کے سردار بھی نکلے ہیں روشنی بھی ہونے لگی ٹھہرنا کیا ضرور ہے یہ خیال کر کے اور ایک حملہ کر کے
سب نے اپنے رخ طرف لشکر اسلام کے کر دیے یہاں کفار باہم لڑنے لگے اُدھر وہ بلا خوف و خطر صحیح سلامت
بے ملامت نہ کوئی زخمی ہوا نہ کوئی قتل ہوا نکل گئے یہ لوگ جو کفار کو قتل کر کے چلے تو اُسی وقت اُس
تیزی سے چلے کہ ایک آن واحد میں لشکر اسلام کی سرحد پر جا کر پہونچے وہاں جا کر دم لیا اپنے
حواس درست کیے اور یہ بھی خیال کیا کہ جو لوگ باقی رہ گئے ہوں وہ بھی آجائیں یہاں تک کہ کل لشکر
آگیا یہ لوگ بھی قریب چار لاکھ کے تھے اب بخوبی روشنی دن کی ہو چلی آفتاب گو ابھی نہیں نکلا ہے یہ لوگ
جب آسودہ ہو بیٹھے تو چلے جب قریب لشکر پہونچے اسد ثانی نے صدا دی کہ کون اودھر آتا ہے کیونکہ
کثرت کے ساتھ اور اتنی وسعت میں لشکر اسلام ہے یہاں غیر کا کیا کام ہے یہ صدا اُسکے سپہ سالار لشکر

آفاق نے پھر عرض کیا کہ ہم سب تازہ غلام ہین ہمارا آقا اس لشکر مین مقیم ہوا ہی ہم اُسکی خدمت مین
جاتے ہین اسد ثانی نے کہا کہ تمھارے آقا کا کیا نام ہی اُس نے عرض کیا کہ آفاق اسد ثانی نے
کہا کہ جب صبح ہو تو آنا یہ وقت آنے کا نہین ہی کیونکہ تمھارے ساتھ مجمع بہت ہی اُسنے عرض کیا کہ
ہم لشکر کفار پر شب خون مارے ہوے آتے ہین ہمارے عقب مین لشکر کفار نہ چلا آئے تو مقابلہ ہونے لگے
ہمارے آقا نے ایک پیادے کو لشکر اسلام سے بھیجکر ہم کو طلب کیا ہی ہم کسی فقرے اور دھوکے
سے نہین آتے ہین ہم سب غلام ہین یہ جو اسد نے سُنا اُنکو تو قبل سے معلوم تھا کہا کہ دیکھو اور کوئی مکر
نہ کرنا ورنہ ضرر اسے سخت پاؤگے آفاق نے جو اپنے سپہ سالار کی صدا سُنی یا تو لشکر کفار کی طرف دیکھ
رہا تھا یا اُس مقام پر سے وہان آیا جہان اسد کھڑے ہوے تھے آکر عرض کیا کہ یہ آپکے غلام کا لشکر
ہی چونکہ آفاق اسد کو دیکھ چکا ہی اور معلوم ہو چکا تھا کہ یہ بھی بادشاہ اسلام و صاحبقران کے
عزیز ہین تو اُس نے اسد سے اس طور سے کلام کیا کہ جیسے کوئی ادنا خادم یا غلام اپنے آقا سے کلام کرتا ہی
اسد نے یہ سُنکے آفاق سے کہا کہ اگر کوئی فساد ہوگا تو تم کو جواب دینا پڑے گا آفاق نے کہا کہ اگر
فساد ہو تو مین موجود ہون مجکو سزا ملے اسد نے کہا اچھا یہ کہکر کہا کہ جو کوئی آتا ہی آئے اب تو آگے آگے
سپہ سالار و آفاق اُسکے عقب مین اور لشکر کے افسر و سردار اُنکے عقب مین لشکر جیسے ہی سپہ سالار و
سردارون نے آفاق کو دیکھا دوڑ کر قدمون پر گرے آفاق نے کہا کہ پہلے اِنکے قدم پر گرو کہ جن کے
قدمون کی بدولت یہ دن نصیب ہوا آفاق نے پہلے اپنے سپہ سالار کو اسد کے قدمون پر گرایا پھر
ہر سردار کو اُسکے بعد آپ ملا یہان تک کہ لشکر کی آمد ہوئی سب لشکر آگیا لشکر کے آنے مین صبح ہو گئی
جب لشکر آچکا اُسکے بعد سامان بارگاہ و خیمون کا آیا اسد نے آکر ایک مقام دیکھکر آفاق کے لشکر کو
قیام کرنے کا حکم دیا خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے یہ لشکر بھی اُس مقام پر اُترا جہان پر لشکر مریخ دولت لشکر
کو کیسہ اُترا ہوا تھا آفاق کی بارگاہ برپا ہوئی وہ خیمہ بھی جسمین آفاق تھا اُسی مقام پر لاکر برپا
کیا گیا بارگاہ آفاق برپا ہو چکی تھی آفاق مع اپنی زوجہ و سپہ سالار اور سردارون کے آکر بارگاہ مین
بیٹھا خیال کیا کہ وقت دربار کا آئے تو سب کو لے کر دربار مین جاؤن خواجہ جو اپنے خیمہ مین بیدار
ہوے فراغت کر کے خیمہ کے باہر نکلے معلوم ہوا کہ لشکر آفاق آگیا وہ سامنے بارگاہ آفاق کی استادہ
ہی خواجہ آفاق کی بارگاہ مین آئے آفاق لب فرش تک لینے کو آیا بڑی عزت سے بٹھایا سب
سردارون سے خواجہ کی تعریف کی خواجہ کے قدم پر سب کو گرایا بعد اسکے خواجہ کے ہمراہ سب کو لیکر
طرف دربار کے چلا یہان لشکر اُترنے لگا یہ تو طرف دربار کے جاتے ہین وہان لشکر کفار مین جنگ ہوا کی
کہ نور سحر نے اپنا جلوہ دکھایا آفتاب نے اپنے رخ پر سے نقاب شب کو دور کیا روشنی ہوئی ادھر مغرز
سردارون نے خیمون سے نکل کر جو سحر کیا تھا تو تاریکی ساحرون کے مرنے کی جو بلند تھی وہ ہر طرف ہو چکی تھی
اب سب نے اپنے اور بیگانون کو پہچانا باہم کی لڑائی موقوف ہوئی جدھر جدھر سردار گئے ادھر ادھر
روشنی بھی ہوئی اور دن بھی نکل آیا معلوم ہوا کہ حریف حملہ کر کے نکل گیا ہم باہم لڑ رہے ہین
لشکر مین امن ہوا سب حیران و پشیمان ہو کر اپنی اپنی طرف چلے کہ افسوس ہم نے خود اپنے لشکر کو
تباہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے لشکر کے لوگون کو قتل کیا حریف تو باہم جنگ کرا کے نکل گیا ہر طرف امن ہوا
سب اپنے اپنے مقام پر گئے گرداب و حباب وغیرہ نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے
حباب نے حکم دیا کہ یہ خبر لاؤ کہ کس نے شب خون مارا یہ لوگ کون تھے کہ تمام لشکر تباہ ہو گا اور دیکھو

تو کوئی لاش حریف کی بھی ہی یہ جو حکم دیا چند سردار لشکر مین آئے تلاش کیا تو سواے اپنے لشکر کے
جوانون کے حریف کے لشکر کی ایک لاش بھی نہ دیکھی شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار سپاہ اس شبخون مین
کام مین آئی سردارون نے آکر عرض کیا کہ کوئی حریف کی لاش نہین ہی سواے اسی لشکر کی لاشون کے
شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ دس ہزار اہل لشکر قتل ہوے حباب نے کہا کہ یہ امر عجیب ہی کہ شبخون ہو
اور حریف کے لشکر کی ایک لاش نہ ہو سواے ہمارے لشکر کے ہرکارون کو براے خبر لشکر اہل اسلام
مین روانہ کرو شاید وہان سے کچھ حال معلوم ہو اسی وقت چند ہرکارے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوے
ہرکارے اُدھر گئے ادھر لوگون نے آکر بارگاہ مین گرداب وغیرہ سے فریاد کی کہ ہمارا باپ مارا گیا کوئی
کہنے لگا ہمارا بھائی قتل ہوا کوئی فریاد کرتا تھا میرا فرزند نوجوان مفت مارا گیا کوئی کہنے لگی کہ مین بیوہ
ہو گئی میرا شوہر کام آیا گرداب نے سب کو تسکین دی کچھ وظیفہ وغیرہ مقرر کیا کچھ لوگون نے آکر
عرض کیا کہ قریب ایک لاکھ کے اہل لشکر زخمی ہوے ہین اُنمین کچھ تو ایسے ہین کہ وہ جان بلب ہین بادشاہون
نے حکم دیا کہ اُنکا علاج کیا جائے اُنکے اچھے ہونے کی کوشش کی جاے اُنھون نے عرض کیا کہ کوشش
تو ضرور کی جائے گی مگر یہ بہت بڑی زک اُٹھائی غفلت مین زک پائی کیا تدبیر کیجاے اس شب خون کے
گرنے سے لشکر مین اس قدر قوت باقی نہ رہی کہ لشکر اسلام سے مقابلہ کیا جاے بادشاہون نے
جواب دیا کہ خیر ابھی تو مقابلہ موقوف ہی جب سے ہم آئے ہین ایک مقابلہ بھی نہین ہوا ہم کو آئے
ہوے کتنے دن ہوے ہین آج تک کوئی مقابلہ کو نہین آیا اب ہم خوب مقابلہ کرینگے جب ہمارا لشکر اچھا
ہو جائے گا گرداب و حباب نے جواب دیا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی وہان
لشکر اسلام کی بارگاہ مین سب سردار حاضر ہین بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہین آفاق مع اپنے سردارون کے
پہونچا سب کو بادشاہ اور صاحبقران کے قدمون پر گرایا بادشاہ و صاحبقران نے علی قدر مراتب
اُنکو جگہ دی جو مقام آفاق اور اُسکی زوجہ کے لیے مقرر ہوا تھا وہان وہ بیٹھے خواجہ اپنے مقام پر اور
سب عیار اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوے دربار خوب آراستہ ہوا اسد ثانی بھی آکر اپنے دنگل پر متمکن ہوے
کہ بادشاہ نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ رات کو لشکر کفار مین بہت شور و غل ہوا تھا صبح تک رہا
ایسا شور و غل تھا کہ جسکی کچھ حد نہین ہزارون ساحرون کے مرنے کی صدا بلند تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ جنگ
مغلوبہ ہو رہی ہی کیا کوئی لشکر پر شبخون گرا تھا سردارون نے عرض کیا کہ جی ہان ہم نے بھی صداے شور و غل
سُنی تھی مگر معلوم نہین کیا تھا اسد ثانی نے کہا جی ہان کفار کے لشکر پر شبخون پڑا تھا یہ جو آفاق شاہ
ہین انکے لشکر نے شبخون مارا تھا یہ اُسکا شور و غل تھا انکا لشکر شبخون مار کر انکے پاس آیا ہی یہ سبب تھا
جو شور و غل بلند ہوا تھا صاحبقران نے یہ سُنکے آفاق کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ کا لشکر شبخون
مار کر آیا آفاق نے عرض کیا کہ جی ہان یہ آپ کے غلام چلے ہوے تھے اپنے دل کی حسرت نکال لی انکا تو
قصد اُسی وقت تھا کہ جب مین براے قتل لایا گیا تھا مین نے اُنکو قسم کے ذریعہ سے منع کیا یہ سب لوگ
میرے حکم کے ایسے پابند ہین کہ میرے کہنے کو نہ ٹالا جو مین نے کہا وہ قبول کیا مین ان سے بہت خوش ہوا
صاحبقران نے فرمایا کہ جو لایق ہوتے ہین وہ اپنے مالک کے حکم کو اسی طور سے مانتے ہین جیسے تم ہو
کہ تم نے اپنی آبرو بھی دی جان پر بھی بنائی مگر سمندر سے مقابلہ نہ کیا ویسے ہی تمھارے ملازم بھی ہین یہان تو یہ
گفتگو ہو رہی تھی وہ ہرکارے بھی جو کہ براے خبر آئے تھے دربار مین موجود تھے یہ خبر معلوم کر کے کہ لشکر
آفاق نے یہ شبخون مارا ہی بارگاہ سے نکل کر اپنے لشکر مین آئے داخل بارگاہ ہو کر عرض کیا کہ یہ شبخون

لشکر آفاق نے آپ کے لشکر پر مارا تھا یہ اُنکی کارروائی تھی وہ سب بادشاہ یہ خبر سُنکے خاموش ہوے
ہرکارون نے عرض کیا کہ یہ امر عجیب ہی کہ آفاق ہم سب کے سامنے مع زوجہ کے جلایا گیا اور پھر زندہ و
سلامت لشکر اسلام مین بڑی عزت و آبرو سے موجود ہی اُسکے سردار بھی ہین ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ خواجہ عیاری کرکے آفاق شاہ کو مع اُسکی زوجہ کے بچا لے گئے ہرکارون نے جو عیاری دریافت
کی تھی سب بیان کی اور کہا کہ یہ عیاری کی اسطرح سے یہان سے سب کو لیتے گئے آفاق نے لشکر اسلام کی شرکت کی
اپنے لشکر کو طلب کیا خواجہ نے جاکر کل لشکر اور اُس کے سردارون کو آگاہ کیا اُسکے بعد شہر مین جاکر
سب مال و اسباب لے آئے اور لڑائیون کو آفاق کے یہ واقعہ ہوا اگر خواجہ نے کل بادشاہ اور سب
سردارون کو قتل کیا ہوتا وہ تو آن سب کے سر اُنکو اُٹھا لے گئے عیارون نے برہمنون کی صورت بن کر بجاے
رال کے بیہوشی جلائی تھی اُسکی دھونی سے سب بیہوش ہوے تھے بڑے غضب کے عیار ہین ان سب کے
یہ تقریر سُنکے ہوش جاتے رہے اپنے اپنے دل مین کہا کہ خداوند تعالیٰ ان عیارون سے بچائین تو جان بچے
ورنہ محال ہی گرداب نے جناب وغیرہ سے کہا کہ میری راے ہی کہ ایک نامہ لکھکر چند دن کی مہلت طلب
کرلین سب نے کہا کہ کیا ہرج ہی بس اُسی وقت دبیر سے ایک نامہ اُس مضمون کا تحریر کرا کے روانہ
کیا چونکہ لشکر آفاق نے ہمارے لشکر پر شبخون مارا ہی ہم اس حال سے آگاہ نہ تھے بہت سے لوگ
ہمارے لشکر کے قتل ہوے اور بہت سے مجروح پڑے ہین لہذا ہم اُنکے اچھے ہونے تک مقابلہ نہین
کر سکتے ہین ہم کو مہلت دی جائے جب وہ صحت پالینگے تو ہم مقابلہ کرینگے یہ نامہ جب تحریر ہو چکا ایک
ساحر کو دے کر روانہ کیا وہ ساحر نامہ لے کر پہونچا داخل دربار ہوا بادشاہ کو نامہ دیا اور زبانی بھی یہ
پیام دیا اُسکو کرسی چوبی بیٹھنے کو ملی وہ سلام کرکے بیٹھا دربار کو خوب سردارون سے آراستہ پایا ساحرون
کو بھی دیکھا کہ وہ حاضر دربار ہین مگر سب کی عزت و آبرو ہی ہر ایک بہت خوش و خرم ہی خصوصاً آفاق کی
بڑی عزت ہی دبیر نے نامہ پڑھا صاحبقران نے فرمایا کہ جواب اسکی پشت پر تحریر کردو کہ ہم نے تم کو
مہلت دی جب تمہارے لشکر کے لوگ اچھے ہولین اُسوقت مقابلہ کرنا یہ جواب تحریر کرکے اُس نامہ بر
کو دیا وہ جواب نامہ لے کر بادشاہ و صاحبقران کو سلام کرکے باہر بارگاہ کے آیا اپنے لشکر کی راہ لی داخل لشکر
ہوکر بارگاہ مین آیا جواب نامہ دیا بارگاہ و دربار کی بہت تعریف کی جب اُن بادشاہون کو معلوم ہوا کہ
مہلت ملی بہت خوش ہوے اہل لشکر کے علاج کا حکم دیا علاج ہونے لگا ان سب کو تو اس بندوبست
مین اور لشکر اسلام کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ لشکر کفار کے لوگ اچھے ہولین تو مقابلہ ہو اب پھر حال
شہر سمندریہ کا تحریر ہوتا ہی

اب تتمہ حال سمندر شاہ اور اُسکے دربار کا تحریر ہوتا ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر شاہ کو اُسکے سحر کا پتلا لیگیا تھا اور ہوشیار کرکے سب حال سے آگاہ کیا تھا اور اسیطرح
سے سب سردارون کو ہر ایک کا سحر اُٹھا لے گیا تھا اور ہوشیار کرکے آگاہ کیا تھا اُس دن سمندر شاہ
نے دربار نہ کیا وہ جو سردار اور اہل شہر اُسی مقام پر رہ گئے تھے تحریر ہو چکا ہی کہ اہل شہر تو صحرا و کوہ مین
پنہان ہو گئے تھے کہ بوقت شب اپنے اپنے مکان کو جائینگے وہ تو رات کو آئے تھے اور سردار اُسی وقت
اپنے سحر کے ذریعہ سے اپنے اپنے مکان پر آگئے لباس دوسرا پہنا ہر ایک کو تعجب ہوا کہ یہ کیا امر تھا خیال کیا
کہ جب کل دربار مین جائینگے تو بادشاہ سے معلوم ہوگا کہ نہ معلوم بادشاہ پر کیا گذری یہ کیا واقعہ ہوا تھا

اب وہ رات گذری سمندر رنے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے مگر جو دربار مین آتا ہی شرمندہ آتا ہی ادنی سے
اعلے تک دربار مین آکر سر جھکا کر بیٹھ جاتا ہی جب سب سردار آچکے اُسوقت سمندر رنے حکم دیا کہ کوتوال شہر کو
طلب کرو کوتوال حاضر ہوا حکم دیا کہ تم سپاہی لے کر آفاق کے مکان پر جاؤ اور اُسکے ملازمون کو گرفتار کرلو جو کچھ
مال و اسباب ہو وہ ضبط کرلو اُسکے مکان پر سرکاری پہرہ مقرر کردو یہ حکم سُنکے کوتوال اُسی وقت دربار سے باہر
آیا کوتوال کے سپاہی ہمراہ ہوے کوتوال ہمراہ لے کر آفاق کے مکان کی طرف چلا جب یہان پہونچا دیکھا کہ
مکان کا دروازہ کھلا ہوا ہی یہ لوگ دراندر چلے گئے اندر جو گئے کسی کو نہ دیکھا تمام مکان کو خالی پایا نہ کچھ اسباب
پایا یہ لوگ حیران ہوے کوتوال پہرہ مقرر کرکے طرف دربار کے گیا داخل دربار ہوکر جو واقعہ پیش آیا تھا عرض کیا
سمندر رنے کہا معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ کل ہی آکر سب مال و اسباب لے کر چلے گئے خیر جو مال و اسباب
افاقیہ مین ہی ضبط کرلیا جائے گا مین کسی کو وہان کا حاکم کرکے روانہ کرتا ہون عشاق نے کہا کہ کل کا
واقعہ سمجھ مین نہین نہ آیا کہ ہم کیونکر اپنے مکان پر آگئے یہان آکر ہمکو معلوم ہوا کہ ہم اپنے مکان پر ہین مگر عجب حالت
سے تھے کہ سواے زیر جامہ کے کوئی چیز تن پر نہ تھی سمندر رنے جواب دیا کہ گو میری یہ حالت نہ تھی مگر مین بھی خود بخود
جو ہوشیار ہوا اپنے کو اپنی خوابگاہ مین پایا میرے سحر کا پتلا کھڑا ہوا تھا اُسنے بیان کیا کہ مین آپ کو لے آیا
ہون بڑا غضب ہوا تھا کہ آپ کو خواجہ مالت لشکر اسلام کا عیار قتل کیے ڈالتا تھا یہ کہکر وہ پتلا غائب ہو گیا
اور اُس پتلے نے اس قدر کہا کہ آفاق کو خواجہ عیاری کرکے لے گئے مگر حال مفصل نہ معلوم ہوا کہ کیا واقعہ ہوا
یہ سنکے عشاق اور شلاق نے جو کہ معزز سردار تھے اور انکا سحر اُنکو لے آیا تھا بیان کیا کہ ہم کو بھی ہمارا سحر لے آیا تھا اور
یہی تقریر بیان کی تھی وہ جو سردار وہان رہ گئے تھے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو ہوشیار ہوے اپنے کو خیمہ مین
دیکھا آپ لوگون مین سے کسی کو وہان نہ پایا حیران ہوے اپنی حالت خراب پائی اُسی وقت ہم سے اپنے
کو پوشیدہ کرکے اپنے مکان پر آگئے اپنا یہان آکر سامان کیا یہ واقعہ ہوا کہ عیاری ہوئی تھی مگر یہ ثابت نہوا
کہ ہم سب کے سب کیونکر بیہوش ہوے کیونکہ نہ ہم نے کچھ کھایا نہ پیا نہ کوئی چیز سونگھی سمندر رنے کہا کہ یہ بھی حال
معلوم ہو جائے گا کسی کو روانہ کرکے لشکر گرداب و لشکر اسلام کی خبر منگانا ضرور ہی کہ یہ جو سحر نے خبر دی تھی کہ
آفاق کو خواجہ عیاری کرکے لے گئے درست ہی یا غلط کیونکہ ایسا نہین ہو سکتا ہی جو آگ مین جلایا جائے پھر وہ
زندہ ہو یہ کسی مین ایسی جرات نہین ہی کہ آگ مین جا کر عیاری کرے سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی یہان گفتگو
ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے جو سمندر رنے براے خبر لشکر گرداب مین مقرر کیے تھے حاضر ہوے دعا دیکر عرض کیا
کہ بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم ایک خبر تازہ لائے ہین سمندر رشاہ نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے لشکر پہ شبخون پڑنا
اہل لشکر کا قتل ہونا سب سردارون کا خبردار ہوکر بیدار ہونا صبح تک مقابلہ ہونا حریف کا نکل جانا یہ معلوم ہوا کہ
سب اسی لشکر کے لوگ قتل ہوے حریف کی ایک لاش تک نہین ہی اور قریب ایک لاکھ کے مجروح ہوے
ہین ہرکارون کا لشکر اسلام مین بحکم افسران جانا اور خبر لانا کہ لشکر آفاق نے شبخون مارا ہی اور آفاق بھی
لشکر اسلام مین موجود ہی مع اپنی زوجہ کے اُن ہرکارون کا جو عیاری خواجہ نے کی تھی وہ بیان کرنا اور سب عیارون کی
عیاری اور یہ بیان کرنا کہ سب لوگ جو بیہوش ہوے تھے یہ سبب تھا کہ عیارون نے بیہوشی جلا کر اُس کے
دھوئین سے بیہوش کیا تھا سب بیان کیا اور کہا کہ یہ بھی ہرکارون نے کہا کہ سب لشکر اور ملازم آفاق کے پاس پہونچ گئے اور انکا
کل مال و اسباب بھی آفاق کے پاس پہونچ گیا ہم یہ خبر لے کر لشکر سے روانہ ہوے اور آپ کی طرف تھے جو لشکر
گیا تھا اُسنے بادشاہ اسلام سے مہلت طلب کی تھی اُنھون نے مہلت دی ابھی جنگ و پیکار موقوف ہی بڑی
عزت آفاق کی کی گئی ہر ایک سردار نے دعوت کی ہی بڑی خوشیان ہو رہی ہین یہ جو سمندر رنے سُنا اُسکو

متعجب ہوا اور کہا کہ خواجہ نے بڑی عیاری کی یہ لوگ بڑے غضب کے تھے کسی نے ایسی عیاری نہ کی ہوگی نہ آج
تک کسی نے ایسی عیاری کی ہی ہوگی یہ عیار بلا کے ہین مگر مجھکو یقین نہین آتا ہی یہ کہکر رقعہ جمشید ہی اُٹھا کر دیکھا اُسمین
بھی وہی حال تحریر پایا جو کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا اب سمندر شاہ کو یقین ہوا سمندر نے سب اہل دربار
سے کہا کہ ہرکارے درست کہتے ہین یہی حال رقعہ جمشید ہی سے بھی ظاہر ہوتا ہی خداوند تصویر ان عیارون سے بچائے
سب اہل دربار نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا سمندر نے کہا کہ مجھکو آفاق کے زندہ رہنے کا بڑا صدمہ ہوا اگر مین یہ جانتا
تو اُسکو اندر شہر کے قتل کرتا یا جس وقت اسیر کیا تھا اُسی وقت قتل کرا ڈالتا اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی بڑی
نادانی کی وہ مثل ہوئی مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد اُسوقت عقل نے کمی کی خیر میرے ہاتھ سے
یہ لوگ جائینگے کہان جس دن مین نے قصد کیا سب کو گرفتار کر لیا آفاق میرا کیا کر لینگے اور عمرو جو کہ بڑے
ساحر نہین اور طلسم فیروزیہ کے مالک ہین وہ کیا بنا لینگے اور اُنکو کیسہ میرا کیا کر سکتی ہین اور یہ عیار میرے
اوپر کیا عیاری کر سکتے ہین جب تک مجھکو غصہ نہین آتا ہی اُس وقت تک یہ لوگ جو چاہین وہ کر لین مین
نہین بولتا ہون جب غصہ آگیا پھر مین ایک کی نہ سنونگا سب نے کہا کہ بجا ارشاد ہوتا ہی سمندر یہ کہکر
خاموش ہو رہا تھوڑے عرصہ کے بعد اخلاق نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک نامہ ملک شمال سے آیا ہی
اُسمین تحریر ہی کہ شمال شاہ نے ہمپر زور کیا ہی ہماری کمک ضرور ہی اگر حکم ہو تو مین اُنکی کمک کو جاؤن سمندر نے
کہا کہ جنہون نے کمک کو طلب کیا ہی وہ کون لوگ ہین اخلاق نے عرض کیا کہ وہ لوگ آپکے باج گذار ہین
اُس ملک کے بادشاہ کا نام املاک شاہ ہی وہ آپکو ہمیشہ خراج بھیجا کیا کبھی اُسنے سرتابی نہین کی سمندر نے
یہ سنکے حکم دیا کہ کیا مضائقہ ہی تم جاؤ اُسکی کمک کرو اخلاق نے اپنے دل مین کہا کہ خوب جان بچی میری تو
خواہش تھی کہ مین کسی طور سے یہان سے چلا جاؤن یہ تدبیر خوب ہاتھ آئی خوب نجات ملی اسی فکر مین اُس دن
سے تھا جس دن سے اُسکے بھائی کے ساتھ یہ حرکت کی گئی تھی اور اشفاق بھی اسی فکر مین ہی مگر اُسکو
کوئی صورت مفر کی نہ نظر آئی اشفاق نے اپنے دل مین کہا کہ اخلاق نے خوب اپنی جان بچائی جو جو
سردار سمندر کے اس ظلم سے خوف زدہ ہوے ہین اور جو صاحب غیرت ہین اپنی آبرو بچانے کی فکر
مین ہین یہی فکر ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ ہم کو بادشاہ کے دربار سے نجات ملے بلکہ ہمکو ملازمت منظور
نہین ہی اس خوف سے یہ بھی نہین منظور کرتے ہین کہ استعفا دین کیونکہ یہ خیال ہی کہ ہم نے استعفا دیا دشمن نے
یہ لگا دیا کہ یہ سب شریک لشکر اسلام ہین اسی سبب سے تو استعفا دیتے ہین تو جو حال آفاق کا ہوا اُس
سے بدتر حال ہمارا کیا جائیگا وہ لوگ سب اسی فکر مین ہین اپنا بندوبست خفیہ طور سے کر رہے ہین راوی نے
بیان کیا ہی کہ سمندر اخلاق کو جب یہ حکم دے چکا اُسکے بعد ہرکارون سے کہا کہ تم لشکر مین جاؤ جو حال
گذرے ہم کو خبر دینا ہرکارے اُدھر روانہ ہوے اخلاق سے کہا کہ تم بہت جلد اس مہم کو سر کرکے آنا کیونکہ
یہان بھی تم کو معلوم ہی کہ اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی اخلاق نے عرض کیا کہ غلام بہت جلد حاضر ہوگا
بس سمندر نے دربار برخاست کیا سب اپنی اپنی طرف روانہ ہوے اشفاق نے اخلاق سے
کہا کہ تم نے تو خوب صورت اپنے بچاؤ کی نکالی اخلاق نے کہا کہ بھائی کیا کرون مجھکو دربار مین ٹھہرنا ایک
ساعت برابر ایک سال کے ہوتا تھا ہر وقت یہ خوف تھا کہ اب سمندر نے میرے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ
تو بے قصور قتل کرتا ہی کوئی بھی قصور بھائی صاحب کا تھا جو اُنکے قتل کا حکم دیا اُنکے تو دوست خواجہ تھے
وہ رہا کر لیگئے میرا کون دوست ہی جو رہا کریگا مین نے یہ خیال کیا کہ یہان سے ٹل جاؤن ایسے کے روبرو
نہ رہو شاید کوئی بات ہو جائے جو کہ باعث قتل ہو اشفاق نے کہا کہ بھائی مین بھی اسی فکر مین ہون

وہ ایک دن مین مین بھی دربار مین جانا موقوف کرتا ہون اور نوکری سے ہاتھ اُٹھاتا ہون یا کسی طرف فکر کرکے
چلا جاتا ہون یا اپنے کو ماندا ڈالتا ہون اخلاق نے کہا کہ نوکری نہ ترک کرنا کیونکہ وہ یہ خیال کرے گا کہ
اسنے شرکت اسلام کی کی ہے اشفاق نے کہا کہ یہی خیال ہوتا ہے یہ تھوڑی دور باہم باتین کرتے ہوے
گئے وہان سے اخلاق اپنے مکان کو چلا گیا اشفاق اپنے مکان کو اخلاق نے جاکر اُسی وقت
سامان سفر کیا اور شام کو ملک شمال کی طرف روانہ ہوا اسکا حال پھر تحریر ہوگا کہ اسنے وہان جاکر کیا کیا اب
یہان کی حالت سماعت فرمایئے کہ کیا گذری ایک دن کا ذکر ہے کہ خواجہ دربار مین موجود تھے اور سب عیار
بھی تھے آفاق کی دعوتین ہو رہی تھین خواجہ نے خیال کیا کہ ابھی کچھ دنون لڑائی موقوف ہے آؤ چلو شہر
سمندریہ کی سیر کر آئین شاید کچھ ہاتھ لگ جائے سمندر شاہ کے دربار کا حال چل کر ذرا دیکھین خواجہ کے
دلمین جو خیال آیا اپنے دل مین خیال کر کے خاموش بیٹھے رہے جب دربار برخاست ہوا سب سردار اپنی اپنی
جگہ وخیمہ کو گئے خواجہ اپنے خیمہ مین آئے برق ثانی وضرغام ثانی اور چند عیارون کو طلب کیا اور
چالاک ثانی سے کہا کہ تم ذرا ہوشیار رہنا مین لشکر سے در شہر سمندریہ کو جاتا ہون تاکہ سمندر شاہ کے
دربار کا حال تو دیکھون کہ کس قسم کا دربار ہے کتنا زمانہ یہان آئے کو ہوا ایک دن دربار کی سیر کی دن بھر شہر مین
رہونگا شب کو چلا آؤنگا چالاک ثانی نے کہا کہ بہت خوب آپ تشریف لے جائین برق ثانی وغیرہ نے
جو سُنا تو عرض کیا کہ اُستاد ہم بھی چلینگے دربار کی بہت تعریف سُنی ہے خواجہ نے کہا کہ مین کیا منع کرتا ہون
جاؤ گے اپنے پانون سے یا میرے پانون سے تمھے کیا مطلب ہے جو مین منع کرون مگر میرے ہمراہ نہ چلنا اپنی
اپنی راہ جانا تم کو جو ملتا ہے تم خود لیتے ہو اور کہتے ہو کہ اُستاد نے خود لے لیا تو کیا ضرورت ہے اُنھون نے
کہا ہم خود آپ کے ہمراہ نہ جائینگے خدا نے ہم کو کیا پیر نہین دیے ہین یا ہم کوئی ڈرتے ہین وہان
جاتے ہوے یہ کہکر برق ثانی وضرغام ثانی خیمہ سے خواجہ کے نکلے اور یہ خیال کیا کہ شہر کو چلکر
دربار کی سیر کرو اگر کچھ ہاتھ لگ جائے تو اچھا ہے در اصل ابھی تو مقابلہ موقوف ہے اور نہ کوئی ساحر ایسا آیا ہے
جو مقابلہ ہوگا یہ خیال کر کے برق وضرغام خواجہ سے قبل طرف سمندریہ کے روانہ ہوے ادھر
خواجہ بھی چالاک ثانی کو سمجھا کر خیمہ سے باہر آئے چالاک اپنی طرف چلا گیا خواجہ طرف سمندریہ کے
روانہ ہوے پہلے حال برق وضرغام کا تحریر ہوتا ہے کہ یہ راہ طے کر کے داخل شہر ہوے شہر کو خوب آراستہ
وپیراستہ دیکھا بہت آباد پایا ہر مقام پر اہل شہر کا مجمع دیکھا چوک کی سیر کرتے ہوے طرف عمارت شاہی
کے چلے صرافہ بزازہ خوب آراستہ چاندنی بازار جوہری بازار وغیرہ بہت آباد ہر طرف کے لوگ
خرید فروخت کر رہے ہین دلال پھر رہے ہین طوائفین کمرون پر بیٹھی ہوئی ہین اُنکے آشنا نیچے کمرون کے
ٹہل رہے ہین یہی دیکھتے بھالتے قریب عمارت شاہی کے پہونچے لوگون سے دریافت کرتے ہوے
صورتین تو ساحرون کی سی ہوئی ہین جب قریب دربار پہونچے تو معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہو چکا ہے
بادشاہ محل مین تشریف لے گیا ہے اب کل دربار ہوگا یہ دونون عیار وہان سے بازار مین آئے کچھ خشک
ناشتا خریدکین منگوا کے سرا تلاش کر کے اُسمین آئے سرا کو مسافرون سے بھرا ہوا پایا یہ دونون بھی
ایک کمرہ لے کر اُسمین اُترے بھٹیاری نے پوچھا کہ کچھ کھانے کو درکار ہے کہا کہ ہمارے پاس کھانا موجود
ہے ہم کو ضرورت نہین ہے وہ خاموش ہو رہی یہ تو یہان سرا مین اُترے ہوے ہین اُدھر خواجہ تو چلے تھے
پاسے نشاطی مارتے ہوے چلے آتے تھے صورت ایک ساحر کی بنائے ہوے ہین کہ ایک درہ کوہ مین
پہونچے دیکھا کہ قران عبادت کر رہے ہین خواجہ نے خیال کیا کہ قران ثالث سے بھی کہدو یہ

قران ہکے قریب آئے آواز دی کہ اے بھائی قران قران نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک ساحر لیکار رہا ہے قران نے
کہا کہ تو کون ہے خواجہ نے اپنا تل دیکھایا قران نے پہچانا کہ یہ تو اُستاد ہین اُٹھ کھڑا ہوا کہا کہ آیئے تشریف لایئے
خواجہ قران کے پاس آکر بیٹھے قران نے عرض کیا کہ اُستاد اسوقت کہان تشریف لیے جاتے ہین خواجہ نے
کہا کہ بھائی قران جس دن سے لشکر اس مقام پر آیا ہے ایک حبہ کا نفع نہین ہوا ہے اور نہ مین دربار مین سمندر کے
گیا ہون مین نے آج خیال کیا کہ ذرا دربار کی سیر کر آؤن شاید کچھ نفع ہو جائے شہر کو جاتا ہون دربار کی بھی سیر
کرونگا ادھر نکل آیا مین نے خیال کیا تم سے بھی ملاقات کر لون اور اس امر سے تم کو بھی خبردار کر دون قران نے
کہا کہ اُستاد کیا ضرورت شہر مین جانے کی ہے خواجہ نے جواب دیا کہ ضرور جاؤنگا قران نے کہا کہ آپ کو اختیار
ہے بس خواجہ یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے اور روانہ ہوے بعد جانے خواجہ کے قران نے بھی عبادت سے فراغت
کر کے یہ خیال کیا کہ اُستاد شہر مین گئے ہین دربار مین جائینگے ضرور عیاری کرینگے ایسا نہو کوئی زحمت مین گرفتار
ہو جائین اس سے بہتر ہوگا کہ تم بھی چلو بس یہ دل مین خیال کر کے قران بھی روانہ ہوے خواجہ راہ طے کر کے
داخل شہر ہوے خواجہ تو شہر کو دیکھ چکے تھے جب عیاری کرنے آ گئے تھے اور براے رہائی آفاق آئے تھے
اسوقت یہ سیدھے دربار کی طرف آ گئے دربار کو برخاست پایا خیال کیا کہ کل دیکھا جائے گا اُدھر سے واپس
چلے دل مین خیال کیا کہ کچھ تو پیدا کرو ایک گوشہ مین گئے اپنی صورت ایک سوداگر کی بنائی ٹہلتے ہوے
جوہری بازار کی طرف چلے بہت عمدہ عبا پہنے ہوے سر پر پگڑی بندھی ہوئی جواہر اُسمین لگے ہوے ایک
جریب ہاتھ مین ہر ایک دُکان کو بنظر غور دیکھتے ہوے منہ مین پانی بھر آتا ہے کہ کیا کیا عمدہ جواہر رکھا ہوا ہے
ہر ایک جوہری اپنے دُکان پر بیٹھا ہوا ہے مگر ہر ایک سن ہے جس دُکان پر ٹھہر جاتے ہین وہ کہتا ہے کہ تشریف
لایئے خواجہ جواب دیتے ہین کہ مجھکو کچھ لینا نہین ہے مین سیر کرتا ہون یون ہی دیکھتے بھالتے ایک جوہری
کی دُکان پر پہونچے وہان بھی کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اُس پر ایک جوان سالڑکا کم سن بہت خوبصورت بیٹھا ہوا تھا
اُسنے کیا دیکھا کہ ایک سوداگر میری دُکان پر کھڑا ہوا ہے اور کچھ بغور دیکھ رہا ہے اُسنے کہا کہ آپ کو کیا ضرورت ہے
خواجہ نے کہا کچھ جواہر کی ضرورت ہے کچھ خرید کرینگے کچھ فروخت اُسنے کہا کہ تشریف لایئے جو پسند خاطر ہو ملاحظہ
فرما کے خرید فرمایئے یہ سُنکے خواجہ اُسکی دُکان پر بیٹھ گئے اُسنے کہا کہ کس چیز کی ضرورت ہے اُسنے جو یہ کہا تو
خواجہ نے کہا کہ ایک لعل کی ضرورت ہے اور ایک جوڑی موتی کی اور ایک جوڑی موتی کی ہم بھی فروخت کرنے
والے ہین اگر قیمت مناسب مل جائے گی یہ سُنکے اُسنے ایک ڈبیہ اُٹھائی اُسکو کھولا اُسمین روئی کے اندر
ایک لعل بہت عمدہ رکھا ہوا تھا وہ خواجہ کے روبرو پیش کیا کہ ملاحظہ ہو خواجہ نے اُسکے ہاتھ سے لے کر
کہا کہ دیکھون اجازت ہے اُسنے جواب دیا کہ اگر ملاحظہ نہ فرمایئے گا تو قیمت کیونکر طے ہوگی یہ سُنکے خواجہ نے
اُسکو دیکھنا شروع کیا دیکھتے ہین اور منہ بناتے ہین وہ جوہری یہ دیکھکر اپنے دل مین کہنے لگا کہ ایسا بیش
قیمت لعل ہے یہ اسکو دیکھکر منہ بناتے ہین یا تو انکو تمیز نہین ہے یا یہ شیخی خورے ہین خواجہ نے کہا کہ اس لعل
سے بھی زیادہ عمدہ کوئی اور لعل ہے اُسنے کہا کہ اسکے برابر تو اس بازار بھر مین کسی جوہری کے یہان نہ نکلے گا
خواجہ نے کہا کہ لعل نہین ہے لعلڑی ہے اس سے اچھے اچھے تو میرے پاس ہین مگر کیا کہون میرے گماشتہ
ابھی آئے نہین ہین اُن سے پیشتر چلا آیا ہون مین تو اسی کی تجارت کرتا ہون سواے لعل کے دوسرا
جواہر میرے پاس نہین ہے ابھی ایک سلطنت مین گیا تھا وہان مین نے چند لعل فروخت کیے ہین وہان مجھ سے
موتیون کی فرمایش ہوئی تھی مین نے اقرار کر لیا تھا چنانچہ چند دانہ مین نے خرید کیے ہین مگر میرے پسند نہین
ہین خیر اگر لعل تمہارے یہان نہین ہین تو موتی دکھلایئے اُسنے کہا کہ یہ تو کہنے کی بات ہے کہ اس سے اچھے

لعل میرے پاس ہین جب آپ اس لعل کو لعلڑی فرماتے ہین تو بھلا اور کیا چیز آپ کی نگاہ مین سمائیگی خواجہ نے
کہا کیا کہون اگر میرا مال آگیا ہوتا تو تم کو دکھاتا کہ اسکو لعل کہتے ہین تم بھی دیکھتے اُس نے کہا کہ اسکا ذکر نہ فرمایئے جو
چیز آپ کے پاس نہین ہی ہان موتی ملاحظہ فرمایئے اگر پسند آئین تو خرید فرمایئے یہ کہکر اُسنے ایک جوڑی موتی کی
جو کہ کنجشک کے انڈے کے برابر تھی اور خوب آب و تاب تھی کہ جسکے اوپر نگاہ نہ کام دیتی تھی دکھائی خواجہ نے
دیکھکر کہا کہ اس سے عمدہ تو میرے پاس اس وقت موجود ہے یہ کہکر اپنی جیب مین ہاتھ ڈالا ایک
طلائی ڈبیہ نکالی اُسمین سے موتی نکال کر اُنکے برابر رکھدیے اسکے سامنے اُس جوہری کے موتی گرد ہوگئے
اُن سے قد مین بھی بڑے تھے آب و تاب مین بھی اچھے تھے اُنکے آگے انکی کیا اصل تھی خواجہ نے کہا کہ مین تو
ان سے اچھے چاہتا ہون اُس جوہری کی آنکھین کھل گئین حیران ہوکر رہ گیا کہ آج تک اسکی نگاہ سے اس
قد و قامت کے موتی نہ گذرے تھے اُسنے خواجہ سے کہا کہ یہ آپ نے کہان سے خرید کیے ہین خواجہ نے کہا
کہ گو مین اسکا کام نہین کرتا ہون جب بادشاہ شمالیہ نے فرمایش کی کہ پانچ جوڑی موتیون کی درکار ہین تو
مین نے اُنکی فرمایش کے موافق بحر اعظم پر اگر غوطے خورون سے روپیہ صرف کرکے موتی نکلوائے اس سے اچھے
اچھے موتی نکلے یہ تو بالکل کوڑا ہین اُسپر میری خواہش یہ ہی کہ اگر اس سے بہتر کوئی جوڑی مل جائے تو خرید
لون کیونکہ مین نے روپیہ صرف کرکے موتی نکلوائے مگر کوئی بادشاہ کے لائق نہ نکلے جیسے اُنھون نے طلب
فرمائے ہین اور اُسکا نقشہ مجکو دیا ہی اُس جوہری نے کہا کہ وہ نقشہ ذرا مین بھی دیکھون خواجہ نے ایک
نقشہ نکال کر اُسکو دیا کہ کاغذ پر بنا ہوا تھا وہ مرغابی کے انڈے کے برابر موتی کا نقشہ تھا خواجہ نے کہا
کہ اتنے بڑے موتی طلب کیے ہین ایسے نہین ملتے ہین اُس جوہری نے کہا کہ اتنے بڑے موتی تو اس بازار بھر مین نہ ملینگے
نہ ہم نے آج تک دیکھے خواجہ نے کہا کہ ابھی تمھارا سن کیا ہی جو تم دیکھوگے ہم نے تو اس سے بڑے موتی دیکھے ہین اُسنے
کہا گستاخی معاف جو کہ بزرگ لوگ کہ گئے ہین کہ جسکا سن زیادہ ہوتا ہی وہ جھوٹ بولتا ہی بقول سعدی جہان
دیدہ بسیار گوید دروغ ٭ سچ کہا ہی آپ فرماتے ہین کہ مین نے اس سے بڑے موتی دیکھے ہین مین کیونکر یقین لاؤن
لعل کو آپ لعلڑی فرماتے ہین اس سے آپ کا سچا ہونا ظاہر ہی خواجہ نے کہا کیا کہون دیکھون شاید کوئی لعل
میرے کیسہ مین پڑا ہو یہ کہکر جو تلاش کیا ایک ڈبیہ نکلی اُسکو کھولا تو اُسمین ایک لعل رکھا ہوا تھا خواجہ نے اُسے
دیکر کہا گو یہ لعل کچھ نہین ہی مگر تمھارے لعل سے اچھا ہی دیکھو جب میرے پاس ایسے ایسے لعل ہین اور مین اُنکو حقیر جانتا ہون تو
یہ کیا ہی اُسنے جو دیکھا تو اُسکے حواس جاتے رہے اس رنگ کا لعل اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا کہا کہ بیشک میرا لعل
اسکے روبرو کوئی چیز نہین ہی کیا کہون آپ فرمائینگے کہ یہ مجکو بناتا ہی اگر آپ فروخت کرین اور قیمت بھی مین دے
سکون تو مین ضرور اسکو مول لون خواجہ نے کہا کہ مین اسی لیے تو بازار مین آیا ہون کیونکہ میرا مال ابھی آیا نہین قبل سے
مین چلا آیا اور جو کچھ روپیہ لایا تھا وہ مین نے صرف کرڈالا اب جو تکلیف ہوئی تو مین نے خیال کیا کہ بازار مین چل کر
ایک موتی کی جوڑی فروخت کرون اگر کوئی میرے مطلب کی مل جائے تو خرید کرلون اسقدر جوہری بازار ہین مین نے
کسی کی اتنی بڑی دُکان نہین دیکھی جیسی تمھاری دوکان ہی گو تم ابھی جوان ہو اور تم کو جواہر مین نگاہ ہی اگر ہمارا
مال فروخت ہوگا تو اسی دُکان پر اور جو کچھ ملے گا اسی دوکان سے میرا تو قصد موتی کے فروخت کرنے کا ہے اگر تم
لو تو مین فروخت کردون تمھارے پاس کوئی جوڑی بھی نہین جو مین لون خیر دیکھا جائیگا اگر تم یہ جوڑی لو تو مین فروخت
کرڈالون اُسنے کہا میرے پاس اسقدر روپیہ اسوقت موجود نہین ہی کہ مین موتی بھی لے سکون اور لعل بھی اگر آپ لعل کو
فروخت فرمائین تو اسکی گفتگو میرے آپکے ہو خواجہ نے کہا کہ گو میرا قصد لعل کے فروخت کرنے کا نہ تھا مگر تمھارے
پسند ہی تو اچھا اسی کو لے لو اسکی قیمت چار لاکھ روپیہ ہی یہ سُنکے اُسنے اُٹھاکر خوب دیکھا بھالا جواہر مین سے

بھی دیکھا اُسکے بعد کہا کہ اگر آپ خفا نہ ہون تو کچھ مین بھی کہون خواجہ نے کہا کہ اسمین خفا ہونے کی کیا بات ہی جو تمہاری
نگاہ مین سمائے وہ تم بھی کہو اُسنے کہا کہ مین اسکے دو لاکھ روپیہ دیتا ہون خواجہ نے وہ لعل اُسکے ہاتھ سے
لے لیا اور کہا کہ صاحبزادے ہو لاکھ نگاہ رکھتے ہو مگر ہماری نگاہ کو کہان پہونچ سکتے ہو اگر اسکے ساتھ کے
کوئی ہم کو تین لاکھ کو دے تو مین دس بیس لیتا ہون ایک دو تو نہین اور اگر کوئی جھوٹ بھی بولیگا تو اسقدر
کہ نصف قیمت جھوٹ کہے گا اگر فرق رکھے گا تو دس پانچ ہزار کا یہ جو خواجہ نے کہا کہ اُسنے کہا کہ آپ برہم
نہ ہون جس قیمت کو آپ کو فروخت کرنا ہو وہ فرما دیجیے کہ یہ قیمت اسکی ہی خواجہ نے کہا کہ بھائی یہ لینے دینے
کا معاملہ ہی خیر اسکی قیمت تو بہت کچھ ہی مگر مین تین لاکھ سے کم نہ لونگا چاہے تم لو چاہے نہ لو اُسنے کہا کہ ابھی
قیمت بہت ہی یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے ڈبیہ اُٹھا کر لعل کو اُسمین رکھا اور قصد کیا کہ جیب مین رکھ لین اُسنے
کہا کہ آپ برہم نہ ہون ذرا مجھکو پھر دین مین دیکھ لون خواجہ نے اُسکو دیا اُس نے اُسکو بڑی دیر تک دیکھا دیکھ بھال کر
کہا کہ جو کچھ کسر ہو وہ بھی نکال ڈالیے خواجہ نے کہا کہ اب اسمین کسر نہین ہی اگر ضرورت نہ ہوتی تو مین چار لاکھ سے
کم کو نہ فروخت کرتا اسکے ساتھ کے مین نے ساڑھے تین لاکھ و چار لاکھ کو فروخت کئے ہین اسوقت اس سبب
سے فروخت کرتا ہون کہ میرے پاس صرف روزمرہ کے لیے روپیہ نہین ہی دوسرے تمہاری پسند ہی اگر تم کو لینا ہو
تو تین لاکھ روپیہ دو ورنہ گفتگو نہ کرو مین نے تو موتی کے فروخت کا قصد کیا تھا اسکی تو خبر نہ تھی ایک لعل بھی میرے
پاس ہی یہ تمہاری تقدیر سے نکل آیا اسے بھی مین موتی خیال کرتا تھا یہ جو خواجہ نے کہا اُسنے کہا کہ بہت خوب روپیہ
لیجیے یہ کہکر اُس نے وہ لعل اُٹھا کر اُسی ڈبیہ مین رکھا اور قصد کیا کہ جہان اور سب جواہرات کے ڈبے رکھے ہوے
ہین رکھون خواجہ نے کہا کہ افسوس تم کو اسکی قدر نہ ہوئی بھائی تم کو جواہرات کے رکھنے کا طریقہ نہین معلوم
تم کو کسی نے بتایا نہین ہی لاؤ مین رکھدون ایسی گران قیمت اشیا کوئی یون رکھتا ہی جو خراب ہو جائین یہ سنکے
اُسنے خواجہ کے ہاتھ مین دیا خواجہ نے اُسکو روئی مین رکھکر کہا کہ یون رکھتے ہین اور پھر اُسکو دے دیا وہ بہت
بڑا جوہری تھا گو کم سن تھا مگر ایسی نگاہ رکھتا تھا کہ دور دور سے لوگ اُسکے پاس جواہر بھیجتے تھے کہ ہمین پرکھو
پرکھ دو وہ پرکھ کر روانہ کرتا تھا شہر سمندر ریہ مین اُسکے برابر جواہری کسی کی کوٹھی نہ تھی ہزار دو چار لاکھ کا
مال فروخت ہوتا تھا اور خرید بھی کرتا تھا خواجہ نے خیال کر لیا تھا کہ یہی دکان بڑی ہی اسی کو بیڑا کرنا لازم ہی
اُس نے سب خوب جانچ لیا تو تین لاکھ روپیہ دینا قبول کیا اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ پانچ لاکھ کا ہی جس
سرکار مین چاہونگا فروخت کر لونگا اسمین دو لاکھ نفع کے ہونگے یہ تصور کرکے خرید لیا خواجہ سے کہا کہ سب
روپیہ لیجیے گا یا اشرفیان خواجہ نے کہا کہ میرے ہمراہ کوئی ملازم نہین ہی اگر ملازم بھی ہوتا تو تین لاکھ روپیہ بدون
گاڑی وغیرہ کے جا نہین سکتا ہی اگر تمہارے پاس نوٹ ہون تو دو لاکھ کے نوٹ اور باقی روپیہ کی اشرفیان
اور ایک ہزار روپیہ نقد دے دو اُس نے کہا کہ بہت خوب صندوقچہ کھول کر نوٹ دیئے باقی کی اشرفیان
اور ایک ہزار روپیہ نقد دیے خواجہ نے سب نوٹ دیکھکر روپیہ اشرفی پرکھ کر اپنی پاس رکھے اور سب بندوبست
کرکے دکان پر سے اُٹھے وہ موتی کی جوڑی بھی اُٹھا لی اُسکے ساتھ اُسکی موتی کی جوڑی بھی بڑی چالاکی سے
اُٹھائی کہ وہ نہ دیکھ سکا اُٹھا کر وہان سے لپٹے ہوے آگے بڑھکر صورت بدل کر پھرنے لگے اب جو اُس نے
خیال کیا تو وہ موتی کی جوڑی نہین ہی وہ پریشان ہوا اور گھبرانے لگا ادھر اُدھر تلاش کرنے لگا جب نہ
ملی تو اپنا سر پیٹنے لگا اور شور و غل کرنے لگا کہ وہ سوداگر جس نے ایک لعل میرے ہاتھ فروخت کیا اور
تین لاکھ روپیہ اسکی قیمت مین سے دی مین روپیہ نکالنے لگا اُسنے میری چار لاکھ کی موتی کی جوڑی
چرا لی مین تو لٹ گیا اب تو سب بازار اُمنڈ آئی اُس سے دریافت کرنے لگے اُنمین آپ بھی تھے اور جوہری

تھے وہ بھی اپنی اپنی دُکان پر نوکرون کو چھوڑ کر آئے اُس سے دریافت کیا اس نے سب حال بیان
کیا پھر ایک حیران ہوا صورت دریافت کی اُس نے صورت بتائی ہر ایک نے کہا کہ ہان ہمنے بھی دیکھا تھا وہ اسی طرف
کو گئے ہین اُسنے نوکر دوڑائے آپ کہین ہون تو ملین اُنھین لوگون مین صورت بدلے ہوے موجود ہین خود
بھی کہہ رہے ہین کہ ہان مین نے بھی تمھاری دُکان پر بیٹھے ہوے دیکھا تھا اُسکی صورت سے تو یہ بات نہین
ظاہر تھی کہ چور ہے معلوم ہوتا ہے کہ دھوکے سے اُٹھا لیا ہے جب مکان پر جائیگا تو دیکھے گا ضرور دیجائے گا
اُس نے کہا کہ واہ کیا خوب اچھا دھوکا ہے کوئی ایسا نہین ہے کہ پرایا مال دھوکے سے لے جائے سب نے
کہا کہ رپورٹ کر دو اُس نے کہا کہ مجکو نام بھی تو نہین معلوم ہے نہ مکان کا پتہ کہ کہان اُترا ہے جب وہ اپنی حالت
تباہ کرنے لگا آپ سب کی آنکھ بچا کر اُس مقام پر سے چلے گئے اور ایک گوشہ مین جا کر اپنی پہلی صورت بنا کر اُسی
طرف سے چلے آتے ہین جب قریب مجمع پہونچے سب کو ہٹا کر دُکان پر آئے اب جو لوگون کی نگاہ پڑی سب نے
کہا کہ آ گئے آ گئے انھون نے کہا کہ بتائیے یہ مجمع کیا ہے اور یہ تمھاری کیا حالت ہے اُس نے کہا کہ کچھ نہین وہ
جو موتی کی جوڑی مین نے آپ کو دکھائی تھی وہ دُکان پر سے غائب ہو گئی آپ بولے بھائی وہ مین نے
دھوکے سے اُٹھائی خیال نہ رہا اب جو جا کر مکان پر دیکھا جہان مین اُترا ہون مین نے جو خیال کیا تو تمھارے ہی
موتی میرے پاس تھے بس مین نے کپڑے بھی نہ اُتارے اُلٹے پاؤن پلٹا کہ جا کر تم کو دے دون کیونکہ تم کو تو
معلوم نہین ہے تم پریشان ہوگے اسی خیال سے آیا یہان آکر تم کو پریشان دیکھا تو یہ موتی تمھارے حاضر ہین بھائی
انکو خوب دیکھ لو اُس نے موتی لے کر خوب دیکھ بھال لیے خواجہ نے کہا کہ بھائی دیکھ لیا اب مین جاتا ہون
اُس نے کہا کہ آپ تشریف رکھین مجکو اپنے اسم نامی سے تو آگاہ فرمائیے اور جہان فروکش ہین خواجہ نے
کہا کہ بھائی مجکو خواجہ دست برد کہتے ہین اور فلان مقام پر جو سرا ہے اسمین اُترا ہون اب جاتا ہون بہت تھک
گیا ہون اُس نے کہا کہ آپ کو تکلیف بہت ہوئی خواجہ نے جواب دیا کہ تکلیف کیون ہوئی تم کو تمھارا مال
مل گیا مجکو بڑی فکر تھی کہ تم یہ کہوگے کہ میری جوڑی موتی کی چُرا لے گئے اُسنے کہا کہ آپ کے اوپر بھلا ایسا
گمان ہو سکتا ہے خواجہ نے کہا بھائی طبیعت بدل جاتے ہوے کیا دیر لگتی ہے کوئی کسی کے دل مین بیٹھا
نہین ہے ایمان کا معاملہ ہے یہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے ایسی ایسی باتین کرکے خواجہ نے کہا کہ مین جاتا ہون
یہ کہکر خواجہ وہان سے روانہ ہوے دو چار قدم بڑھکر صورت بدلی اور پھر ادھر اُدھر پھرنے لگے جو لوگ وہان جمع ہو گئے
تھے وہ باہم یہ تقریر کرتے ہوے چلے کہ بھائی بہت ایماندار سوداگر تھا کہ اُسنے موتی لا کر دے دیے فریب دھوکے
سے چلے گئے اگر چُرا کر لے جاتا تو کبھی نہ لا کر دیتا اُسنے وہ موتی اُٹھا کر رکھ دیے راوی نے بیان کیا ہے کہ آپ
نے وہ لعل بھی مصری کا بنا ہوا دیا تھا اور یہ موتی بھی پس جب شام ہوئی سب لوگ دُکانین بڑھا بڑھا کر
اپنے مکان کی طرف روانہ ہوے آپ بھی بازار سے کچھ خرید کر کے اُسکو چورن کے پیسے دیکر سرا مین آئے ایک کوٹھری
کرایے کی لے کر اُترے ادھر قران جو چلے تھے وہ اس شہر مین آکر پہونچے انھون نے بھی خوب شہر کی سیر کی
خواجہ کی عیاری دیکھی وہ لعل کا فروخت کرنا اور موتی بدل کر دینا سب دیکھا اُسکے بعد قران بھی اُس
سرا مین آئے جہان برق ثانی وضرغام ثانی اُترے تھے قران ثالث نے ان سب کو پہچانا تا قریب
آکر صاحب سلامت کی گو یہ لوگ ساحر کی صورت پر تھے قران نے پہچان لیا برق نے قران کو پہچانا باہم
اشارہ بازی ہوئی قران نے اشارہ سے کہا کہ اُستاد بھی آئے ہین اُنھون نے کہا کہ ہم کو معلوم ہے قران
بھی ایک کوٹھری لے کر اُترے کہ وہ رات بسر ہوئی بہت تڑکے قران تو نکل کر چلے گئے اور پہر دن شہر آکر
ایک گوشہ مین نماز ادا کی ادھر برق وضرغام سرا سے نکل کر طرف دربار کے چلے قریب دربار پہونچ کر چوبدار

کی صورت بن کر سرداروں کے ہمراہ داخل دربار ہوے برق ثانی و ضرغام ثانی نے دربار کو خوب آراستہ
پایا کہ ہزاروں ساحر کرسیوں پر دنگلوں پر بیٹھے ہوے ہیں سمندر شاہ ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہی اُس کے
پایوں کی جگہ چار شیر لگے ہوے ہیں طلائی وزیر اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہوے ہیں عشاق اُستاد
سمندر برابر تخت کے بیٹھا ہوا ہی سب سردار حاضر ہیں مثل گلاب جادو و زورق جادو و شملاق
جادو و امراق جادو و اشفاق جادو و حران جادو و گرداب جادو و موجزن جادو دریا بار
جادو و بحران جادو و حباب ساز جادو و موج خیز جادو و طوفان جادو و ملکہ طغیان جادو
و ملکہ یاسمن جادو و ملکہ جمال آرا و ملکہ زہرہ جمال و ملکہ نیلوفر جادو وغیرہ بیٹھے ہوے ہیں قریب
دو ہزار کے ساحرہ ہیں اور بہت سے ساحر ہیں دربار خوب آراستہ ہی سمندر کے سر پر چتر طلائی گردش کر رہا ہی
ایک میز روبرو رکھی ہوئی ہی اُسکے چاروں گوشہ پر چار گلدستہ رکھے ہوے ہیں سامنے آئینہ لگا ہوا ہی
اُس غلاف پر ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہی اور ایک سنگ مرمر کا ٹکڑا سمندر کبر و غرور سے بیٹھا ہوا ہی سب
اراکین سلطنت حاضر ہیں چوبدار یساول موجود ہیں عیار بھی کھڑے ہوے ہیں اور خاص جو سمندر شاہ
کا عیار ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہی وہ ایک کرسی طلائی پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے برابر دو کرسیاں ادھر اُدھر آراستہ
ہیں اسپر اُسکے چار شاگرد رشید بیٹھے ہوے ہیں قریب ہزار بارہ سو کے عیار اُسکی پشت پر کھڑے ہوے ہیں
جو سمندر کا عیار ہی اُسکا نام مہتر گرداب زن ہی اور وہ جو چار اُن شاگرد ہیں اُنکے نام یہ ہیں مہتر موج افزا
مہتر حباب آسا مہتر دریا سگان مہتر طوفان نقب زن یہ سب عیار حاضر ہیں سمندر اُن سے کہہ رہا ہی
کہ تم نے لشکر اسلام کے عیاروں کی عیاری سُنی کہ اُنھوں نے کس غضب کی عیاری کی اور کیونکر آفاق
کو رہا کر لے گئے اور کیونکر ہم کو بیہوش کیا میرے سحر نے میری جان بچائی جب سے وہ دریا سے
سبز رنگ کے کنارے آئے ہیں کتنی عیاریاں کر چکے ہیں تم نے آج تک کوئی عیاری نہیں کی مہتر گرداب
نے جو کہ سب کا افسر ہی اور سمندر کا عیار ہی عرض کیا کہ وہ کیا عیاری کرینگے جس دن غلام قصد کرنے گا
اُنکو گرفتار کر لے گا میرے سامنے کیا اُنکی اصل ہی صرف میرے قصد کرنے کی دیر ہی اُسکے اُن چاروں
شاگردوں نے کہا کہ اُستاد کی کوئی ضرورت نہیں ہی ہم میں سے ایک کافی ہی سمندر نے کہا کہ اچھا دیکھا
جائے گا تم کو بھی حکم دیا جائے گا مہتر گرداب نے کہا کہ حضور یہ جو اُسنے عیاریاں جس دن سے اس سرحد میں
داخل ہوا ہی کی ہیں میرے ادنا شاگرد کرتے ہیں یہ عیاریاں کیا کرے گا جب میرے اُسکے مقابلہ ہوگا تو
عیاریوں کا لطف ہوگا ابھی تو میں خاموش ہوں جب میں دیکھونگا کہ وہ کسی طرح سے باز نہیں آتے ہیں جا کر
گرفتار کر لاؤنگا سمندر یہ سنکے خاموش ہو رہا پھر کچھ نہ کہا برق و ضرغام نے کہا کہ یہ اپنے کو بہت
بڑا عیار تصور کرتا ہی ان دونوں نے اپنے دل میں کہا کہ جب اُستاد سے مقابلہ ہوگا تو حال معلوم ہو گا
سارا غرور تلے کے رستے نکل جائے گا یہ اسوقت کی سب تقریر ہی عیار بھی فراموش ہو جائے گی یہ عیار تو یہ
خیال دل میں کر رہے تھے اُدھر خواجہ جو سرا میں بیدار ہوے امور ضروری سے فراغت کر کے سرا سے باہر
آئے ایک صورت پر تیار ہو کر طرف دربار کے چلے قریب دربار پہونچ کر ایک سردار کے ہمراہ داخل دربار ہوے
اُنھوں نے بھی دربار کو خوب آراستہ پایا جیسا کہ مذکور ہو چکا ہی پہلے اُنکی نظر مہتر گرداب پر پڑی اُنھوں نے
اُسکو دیکھ کر اپنے دل میں کہا کہ یہ بڑا مکار ہی خواجہ نے ادھر اُدھر جو دیکھا تو دیکھا کہ برق ثانی اور
چالاک ثانی چوبدار کی صورت بنے ہوے کھڑے ہیں خواجہ اُنکو دیکھکر اپنے دل میں کہنے لگے کہ یہ نابکار ثانی
یہاں بھی پہونچے اور مجھ سے قبل آئے راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ و برق ثانی و ضرغام ثانی یہاں

دربار مین سمندر کے ہین سمندر کا دربار آراستہ ہی کیسے کیسے ساحران نامی وگرامی زن و مرد جمع ہین دربار خوب
آراستہ ہی ایک مرتبہ نہ طاق کی طرف سے ایک ابر سیاہ اُٹھا اور طرف دربار سمندر کے چلا ہواے گرم چلنے لگی
ایسی ہوا چلتی تھی کہ جیسے لو چلتی ہی یہان سب دربار مین بیٹھے ہوے تھے کہ ہواے گرم کے جھونکے آنے لگے
در و دیوار جلنے لگے اُس سے شعلہ نکلنے لگے سب نے پریشان ہوکر سمندر کی طرف دیکھا کہ سمندر بھی سر سے پاؤن
تک پسینہ مین غرق ہی منہ شدت گرمی سے لال ہو رہا ہی عجب عالم ہی ہر ایک کو پیاس معلوم ہونے لگی کہ سمندر
سے عشاق نے کہا کہ یکایک اس قدر لو چلنے لگی ابھی تو اس قدر گرمی بھی نہین پڑتی ہی نہ ایسا دن آیا ہی کہ
لو چلنے لگی کیا سبب ہی سمندر نے کہا کہ استاد مین خود حیران ہون یہ کہکر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ استاد
کوئی دم مین بند ہوئی جاتی ہی دیکھیے ابر اُٹھا ہی یہ ضرور برسے گا کیونکہ اُسکے آثار کہے دیتے ہین عشاق اور سب
اہل دربار نے دیکھا کہ در اصل ابر اُٹھا ہی مگر ایک ٹکڑا سا ہی عشاق نے کہا کہ کیا برسے گا چھوٹا سا ٹکڑا ہی چند
بوندیان پڑینگی اس سے تو اور زیادہ گرمی ہو جائیگی سمندر نے کہا کہ جی نہین یہ خوب برسے گا وہ ابر بلند
ہوتا ہوا چلا آتا ہی جو جو ابر بلند ہوتا ہی وہ وہ گرمی زیادہ ہوتی ہی اور ہوا شدت سے چلتی ہی کہ وہ ابر قریب آیا اب
جو جھونکا ہوا کا آیا اُس نے تن بدن کو جلا دیا کپڑے تمام جسم پر گران معلوم ہونے لگے کہ سمندر نے گھبرا کر اُس
ابر کی طرف دیکھا معلوم ہوا کہ اُس ابر سے شعلہ نکل رہے ہین اور برقین چمک رہی ہین رعد کی گرج بشدت ہی ہواے
گرم کے جھونکے کثرت سے ہین یہ دیکھکر سمندر نے عشاق سے کہا کہ اُستاد معلوم ہوا کہ یہ ہوا اور ابر و گرمی کسی
اور سبب سے نہین ہی کوئی ساحر نہ طاق سے آیا ہوا معلوم ہوتا ہی کہ خداوند کو علم خدائی سے معلوم ہو گیا کہ لشکر اسلام
نے سمندر پر یہ لشکر کشی کی ہی اُنھون نے میری کمک کو کسی ساحر کو روانہ کیا ہی ملاحظہ فرمائیے کیسے شعلہ آگ کے اُبل
رہے ہین اور جون جون ابر قریب آتا ہی وون وون گرمی زیادہ ہوتی ہی ہواے گرم کے جھونکے آتے ہین عشاق نے
دیکھکر اُس ابر کی طرف کہا کہ تمھارا خیال بہت ٹھیک ہی یہی باتین ہو رہی تھین کہ وہ ابر آکر صحن دربار پر محیط ہوا
اور برق چمکی شعلہ نکلے رعد کی گرج معلوم ہوئی ہوا شدت سے چلی ابر شق ہوا سب نے دیکھا کہ اُس ابر سے تخت
پیدا ہوا بعد اُسکے ایک مسہری ظاہر ہوئی اُس تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہوا ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ بڑے
بڑے سر کے بال کھلے ہوے ادھر اُدھر پڑے ہوے ایک لنگ باندھے ہوے کرتہ پہنے ہوے چوبی شانہ پر پڑی دو زانو
تخت پر بیٹھا ہوا تخت سحر سے اُڑتا ہوا چلا آتا ہی وہ مسہری اُسکے عقب مین ہی یہ واقعہ دیکھکر ہر ایک حیران ہی ا
کہ یہ تو نیا واقعہ ہی کوئی ساحر آج تک اس طریقہ سے نہین آیا سب اُسی طرف دیکھنے لگے جب وہ تخت
نیچا ہوا تو سمندر نے پہچانا ایک مرتبہ اپنے تخت پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اس طور سے کہ جیسے کوئی برائے تعظیم
کھڑا ہوتا ہی سمندر کا کھڑا ہونا تھا کہ سب اہل دربار کھڑے ہو گئے عشاق نے کہا کہ اے سمندر یہ کون ہی سمندر
نے کہا کہ اُستاد یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہی اُسنے وہ سحر بارہ برس مشقت کرکے تیار کیا ہی اگر کرورون ملک
ہون ایک دم مین جلا دے میرا بڑا دوست ہی مجھ سے اُس سے بڑی ملاقات ہی اُسکا نام عشاق نہ طاقی
ہی جب مین نہ طاق مین تھا تو میرے اُسکے بڑی ملاقات تھی ہر دن صحبت رہتی تھی معلوم ہوتا ہی کہ میرے
اوپر لشکر کشی کی خبر سُنکے میری کمک کو آیا ہی اب مجکو کسی کی ضرورت نہین ہی صرف یہی کافی ہین ایک دم
مین تمام لشکر کو جلا دینگے لشکر اسلام کی کیا حقیقت ہی یہ وہ ساحر ہی کہ جس سے ہمیشہ خداوند خوف کرتے
رہتے ہین کیونکہ جس قدر اُسنے ریاض کرکے سحر تیار کیا ہی اور اُس سحر پر قابض ہوا ہی دوسرا کوئی نہین بارہ
برس تک ریاض کیا ایک سحر تیار ہوا اور اُس سحر کا طور نہین ہی ہان جو کوئی بارہ برس تک ریاض کرے تو یہ
حاصل ہو سکتا ہی کہ اُسکا توڑ پیدا کرے یہ خداوند کو باج نہین دیتا ہی اُسکا بڑا مرتبہ ہی مین اُسکے آنے سے

بہت خوش ہو گیا یہ کہتا ہوا سمندر مع جمیع اہل دربار کے صحن مین آیا کہ وہ تخت بھی زمین پر اُترا یا اب سب نے
دیکھا کہ ایک ساحر قد آور سیاہ رنگ جیسے شب دیجور بڑے بڑے دانت مُنھ سے باہر نکلے ہوے موٹے موٹے ہونٹھ
اوپر کا پرہ بینی سے گذرا ہوا لب زیرین ٹھوڑی سے لٹکا ہوا مُنھ پر تمام چیچک کے داغ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بھڑون
نے تمام مُنھ کو نوچا ہے نیلے نیلے ہونٹھ کالی کالی رنگت بڑے بڑے بال آنکھین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو تنور روشن
ہین موٹے موٹے ہاتھ پاؤن نیلا کرتہ پہنے ہوے سیاہ لنگ باندھے ہوے چوٹی شانہ پر پڑی ہوئی کالے کوڑیالے
گلے مین پڑے ہوے بازوؤن پر لپٹے ہوے عقرب کیسے کیسے سیاہ پیشانی پر بیٹھے ہوے نیش زنی کر رہے ہین
تخت پر بیٹھا ہے اور چار پتلے ایک مسہری کو اُٹھائے ہوے ہین جب تخت زمین پر پہونچا سمندر اور اُسکی چار
نگاہ ہوئی سمندر نے سلام کیا اُس نے بڑے کبر و غرور سے جواب سلام دیا اور تخت پر سے اُترا سمندر نے
بڑھکر اُسکا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ بھائی اچھے رہے اُس نے جواب دیا کہ بہت اچھا ہون تمھاری صحت و مزاج
کا خواستگار ہون شب و روز میری یہ دعا تھی کہ میرے تمھارے ملاقات ہو کیونکہ جب سے تم نہ طاق سے آئے
ہو اُس دن سے ملاقات نہین ہوئی اسکو زمانہ کوئی دو سو برس کا تو ہوا ہوگا سمندر نے کہا کہ ہمین کیا ٹھیک ہے میرا
بھی جی تمھارے دیکھنے کو بہت چاہتا تھا مگر مین ایسے آلام مین مبتلا ہو گیا ہون کہ بیان نہین کر سکتا ہون تشریف
رکھو گے تو بیان کرونگا اُس نے جواب دیا کہ بھائی مین بھی ایک عجب بلا مین مبتلا ہوا ہون اور بڑی ضرورت سے
میرا آنا ہوا ہے ورنہ میرا آنا کیون ہوتا ہان جب تم کبھی نہ طاق مین آتے تو ملاقات ہوتی سمندر نے کہا کہ بھائی کیا
بلا پیش آئی جسمین تم مبتلا ہو اُسنے جواب دیا کہ چلکر بیٹھو تو بیان کرون کہ جس ضرورت سے مین آیا ہون یہ باہم کلام
کرتے ہوے سمندر و عشاق نہ طاقی دربار مین آئے سمندر نے کرسی برابر اپنے تخت کے بچھوائی وہ اُسپر
بیٹھا سمندر تخت پر بیٹھا وہ مسہری سامنے لا کر اُن پتلون نے رکھدی خواجہ اور عیارون نے جو اُسکی صورت
دیکھی ہوش جاتے رہے کہ یہ بڑا ساحر زبردست ہے صورت تو دیکھو مگر حیران ہین کہ یہ مسہری کیسی ہے آخر کیا منحصر ہے
خود سمندر حیران تھا کہ یہ مسہری کیسی ہے اور اُسکے اہل دربار بھی حیران تھے جب ہوا مسہری کی طرف سے آتی تھی تو
اس قدر گرم ہوتی تھی کہ ناگوار گذرتی تھی جب سب بیٹھ چکے اُس وقت سمندر نے اُس سے کہا کہ بھائی بیان کرو
کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہوا اُس نے کہا کہ تم پہلے اپنی حالت بیان کرو سمندر نے کہا کہ میرا ایک قصہ طویل
ہے اُسکے سُننے کو ایک زمانہ چاہیے اور ایک وقت کثیر اُس نے کہا کہ مین جس ضرورت سے آیا ہون اگر بیان کرونگا
تو تم اُسمین مصروف ہو جاؤ گے تمھارا قصہ مین نہ سن سکونگا سمندر نے کہا کہ اچھا مین مختصر کر کے بیان کرون گا
سمندر اُسکے ساتھ بڑی عزت و آبرو و تعظیم و تواضع سے پیش آیا وہ بہت خوش ہوا سمندر نے آنا لشکر اسلام کا
دریاے سبز رنگ کے کنارے سے سحران کا مقابلہ کرنا صنوبر شاہ کا مسلمان ہونا اپنے ساحرون کو روانہ کرکے
صنوبر کو گرفتار کرا لینا اُسکو بھی دریاے سبز رنگ مین قید کرنا سحران کا سرداران اسلام کو گرفتار کرنا آفتاب
جادو اپنے سپہ سالار کو براے کمک سحران روانہ کرنا عیارونکا اُس پر عیاری کرکے آفتاب کو قتل کرنا سہراب
کا شریک ہو کر سحران کو قتل کرانا ماہیان طوفان گش کا اسم اعظم نید کرنا خواجہ کا عیاری کرکے ماہیان کو
قتل کرنا دریا کا سُنانا دشت بہار افزا کا برباد ہونا بہارستان جادو کے قتل سے صاحبقران کا لشکر لیکر یقینیہ
آنا اپنا کمک روانہ کرنا اور سب ملکون کی طرف نامے روانہ کرنا عشاق اپنے اُستاد کا آنا شہر یقینیہ پر مقابلہ ہونا
نقیش کا شریک لشکر اسلام ہونا صاحبقران کا وہان سے کوچ کرکے محرابیہ پر آنا یہان بھی مقابلہ ہونا اور
محراب شاہ کا بھی شریک ہونا اقبال شاہ امثال شاہ وغیرہ کا شریک صاحبقران ہونا صاحبقران کا
قریب سمندریہ کے آنا اپنا چند ساحرون کو روانہ کرنا کہ راہ مین روکو اُنکا ہاتھ سے سہراب وغزالان کے قتل ہونا

غزالان کا خبر لیک صاحبقران ہونا اپنا آمد لشکر اسلام دیکھنے کو جانا اور پھر سب طرف نامے لکھنا لشکر اسلام کا
آگزرد کش ہونا حسیم و جسیم اپنے مددگارون کا آنا اور اجازت لے کر لشکر اسلام سے مقابلہ کرنا پہلے حلیم و
سلیم کا سہراب و غزالان کے ہاتھ سے قتل ہونا حسیم کا نکل کر انکو زخمی کرنا نقابدار سرپوش کا آکر
جسیم و قسیم کو قتل کرنا جنگ مغلوبہ کا ہونا لشکر قسیم کا شکست کھانا اپنا شہر مین آنا پھر نامے لکھنا اریاک
و چرباک و خرباک رُوئین تن کو اور آفاق شاہ اپنے وزیر زرد کو طلب کرنا ان سب کا آنا اور روانہ کرنا برائے مقابلہ اہل
اسلام ایک عرضی آنا زمرد جادو کی کہ مین نے لشکر اسلام کے سردارون کو اسیر کیا ہی کیا حکم ہوتا ہی اپنا
انکو طلب کرنا عیاران اسلام کا جاکر عیاری کرنا زمرد کو قتل کرنا زمرد کا برباد ہونا آفاق سے مقابلہ ہونا
اریاک کا سہراب کے ہاتھ سے مارا جانا چرباک کا نکل کر مقابلہ کرنا اسکا بھی قتل ہونا خرباک کا میدان
مین آکر مقابلہ کرنا سہراب کو زخمی کرنا کوکبہ کا خبر لیک لشکر اسلام ہو کر بسبب عیاری خواجہ کے خرباک
کو بھی قتل کرنا آفاق کا خود مقابلہ کرنا عین گرمی جنگ مین مریخ آفتاب علم مالک طلسم فیروزیہ کا
اہل اسلام کی طرف آنا آفاق اور مریخ کا زخمی ہونا جنگ کا ملتوی ہونا خواجہ کا آفاق پر عیاری کرنا
آفاق کا خواجہ سے اقرار کرکے لشکر لے کر مقابلہ سے چلا آنا ملکہ زعفران بنفشہ پوش و ملکہ خیندرتن و
ماہ تن و گرداب شاہ و حباب شاہ و سیلاب شاہ و مواج شاہ کا ان سب کو روانہ کرنا برائے
کمک آفاق اُنکے جانے کے بعد آفاق کا آنا اپنا سبب دریافت کرنا اسکا بیان کرنا اپنا حکم دینا کہ تم مقابلہ کو
جاؤ اُسکا انکار کرنا اپنا اُسکی گرفتاری اور قتل کا حکم دینا آخر اسکو گرفتار کرنا رات بھر قید خانہ مین رکھکر بیرون سمندر یہ
انتظام قتل کرنا صبح کو اپنا مع سردارون کے جانا سب اہل لشکر کا جمع ہونا آفاق کا مقید ہو کر آنا اسکی زوجہ کا آتش
ہونا آگ مین جلنا اپنا بیہوش ہونا تیلہ سحر کا اُٹھالانا ہوشیار کرکے آگاہ کرنا اور خبر دینا کہ آفاق کو خواجہ
عیاری کرکے لے گئے مع اُسکی زوجہ کے دوسرے دن کل حال ہرکارون کا جاکر کہنا لشکر آفاق کا لشکر گرداب
شاہ وغیرہ پر شب خون کرنا اہل لشکر کا قتل ہونا گرداب شاہ وغیرہ کا مجروح ہونا لشکر اسلام سے
مہلت طلب کرنا سب بیان کیا اور کہا کہ مین اس بلا مین ایک سال سے مبتلا ہون کہ راتون کی نیند حرام ہی
پھر یہ خیال کرنا کہ جس دن مجھکو غصہ آیا اُس دن ان سب کا خاتمہ ہی کئی مرتبہ قصد ہوا کہ خاتمہ کردون پھر خیال آیا
کہ شاید یہ لوگ راہ پر آئین اگر اسی طور سے سرکشی پر آمادہ رہین گے تو مین کہان تک ٹالونگا ایک نہ ایک
دن ضرور غصہ آجائیگا اُسی دن خاتمہ ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ کوئی ایسا ہوتا جو انکو قتل کرتا مین اسکے
خون مین نہ گرفتار ہوتا مگر مجھکو کوئی نہین دکھائی دیتا ہی مجبور ہون مین خود قصد کرونگا جہان تک ہوتا ہی صبر کرتا
ہون یہ جو سمندر نے کہا کہ اس بلا مین مبتلا ہون ان خدا پرستون نے بہت پریشان کیا ہی اُنکے ہاتھون
سے عاجز ہون عشاق نہ طاقی نے کہا کہ بھائی تم پر تو یہ بلا کچھ نہین ہی تم جب قصد کروگے اُسکا خاتمہ ہی
میرے اوپر جو بلا ہی وہ میرے امکان سے باہر ہی جس لیے مین در بدر پھرتا ہون کہین اُسکے دفع ہونے کی
صورت نہین ملتی ہی مجھکو ایک برس دن سے زیادہ ہوا ہی کہ مین نے مکان پر قیام نہین کیا ہی آب و دانہ
حرام ہی بستر کا تو نہین کام ہی کہ اس بلا مین زندہ رہے مین ہی ایسا سخت جان ہون جو زندہ ہون اب یہان
آیا ہون کہ شاید یہان کوئی صورت نکلے اگر یہان کوئی صورت نکلی اور مجھکو اطمینان ہوا اور میرے حواس درست
ہوئے تو مین تمھاری طرف سے لشکر اسلام سے ضرور مقابلہ کرونگا پہلے اُنکو نصیحت کرونگا اُسکے بعد پھر اُن پر
اپنے اسحر کو کہ جو مین نے بارہ برس کی محنت مین تیار کرکے درست کیا ہی گراکر سب کو خاک سیاہ
کردونگا صفحہ ہستی سے اہل اسلام کا نام مثل حرف غلط کی طرح مٹا دونگا جہان جہان خدا پرست ہونگے

انکے علاوہ اُن سب کو جلا دونگا تم اطمینان رکھو میری بلا دفع ہونے دو میری مصیبت کٹنے دو مجھکو امید بڑی تھی کہ یہان میری مصیبت دفع ہوگی مین اس بلا سے ضرور نجات پاؤنگا عجب نہین مگر شرط یہ ہی کہ اگر تمھاری توجہ ہوگی اور تم مہربانی کروگے اور مجھ میری ملاقات کا خیال کروگے اُس حالت مین میری مصیبت دفع ہوگی ورنہ مین اسی طور سے مبتلا رہونگا مجھکو تمھاری ملاقات پر بڑا بھروسا ہی اسی امید پر یہان آیا ہون سمندر نے کہا کہ بھائی بیان تو کرو جہان تک میرے امکان مین ہوگا مین کوشش کرونگا کسی قسم کی کوشش مین کوتاہی و پہلوتہی نہ کرونگا اور جہان تک ممکن ہوگا اسکو انجام دونگا بشرطیکہ میرے امکان مین ہو ہان اُسوقت مجبور رہون کہ میرے امکان مین نہ ہو یا میری کوشش سے ممکن نہو تو مجبوری ہی عشاق نہ طاقی نے کہا کہ آپ کے امکان مین ضرور ہی اور آپ کو کچھ کوشش نہ کرنا پڑیگی صرف زبان کا ہلانا ہوگا سمندر نے کہا کہ بھائی ازبراے خداوند تصویر بیان کرو مجھکو خفقان ہوتا ہی عشاق نہ طاقی نے کہا کہ سُنیئے وہ بلا یہ ہی کہ یہ جو مسہری آپ ملاحظہ کرتے ہین آپ اسکو خیال کرتے ہین کہ یہ کیون میرے ہمراہ ہی یہی بلا ہی کہ میرے ہمراہ ہی اسکا سبب یہ ہی کہ اس مسہری مین میری نانی امان ملکہ شعلہ جادو ہین آپ بخوبی واقف ہین کیسی ساحرہ زبردست ہین اور پُرانی ساحرہ ہین گو انکا سن کوئی ہزار برس کا ہوا ہی جب سے پیدا ہوئین اُس وقت سے کبھی علیل نہین ہوئین اکثر آپ نے بھی اُنسے ملاقات کی ہی تعلیم سحر پائی ہی وہ آپ کو بھی مثل میرے تصور فرماتے ہین جب سے آپ یہان آئے ہین کئی مرتبہ فرمایا کہ مین سمندر کے پاس جاؤنگی مین نے اُسے بہت دن سے نہین دیکھا ہی میرا دل لگا ہوا ہی وہ بہت لائق لڑکا ہی مگر افکار دنیوی سے مہلت نہ ملی کہ آتین اور یہ بھی آپ کو معلوم ہی کہ جس دن سے سن تمیز کو پہنچین اُس دن سے سواے اعمال سحر کے کوئی کام نہ کیا ہمہ تن سحر خود ہو رہی ہین انکے سحر کا کیا کہنا چنانچہ نانی امان ایک برس سے تپ شدید مین مبتلا ہوئی ہین پہلے تو یہ خیال ہوا کہ عارضی بخار ہے جاتا رہیگا دو ایک دن دوا کی جب نہ گیا تو بید وغیرہ سے رجوع کی بہت سے نسخے پیے گئے کوئی فائدہ مند نہوا دن بدن بخار مین ترقی ہونے لگی قوت کم ہونے لگی اب فکر پیدا ہوئی اطراف و جوانب سے بید طلب کیے انکا علاج کرنے لگے روپیہ ٹھیکری کر دیا مگر فائدہ کچھ نہوا بموجب مصرعہ ؏ مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ٭ اب تو یہ نوبت پہنچی ہی کہ اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہوگیا ہی طاقت نے جواب دیا ضعف نہایت بڑھ گیا ہر وقت بخار رہنے لگا اب جس نے کہا کہ فلان مقام پر بہت عمدہ حکیم یا بید ہی مین نے اُسکو طلب کیا اگر اُسنے آنے مین انکار کیا انکو خود لے گیا یہ مسہری تیار کی انکو اسمین لٹایا سحر سے پتلے تیار کیے خود تخت پر سوار ہوا انکو لیکر گیا وہان جاکر علاج کیا دس پندرہ دن مین جب مرض مین کچھ کمی ہوئی وہان سے دوسرے ملک مین گیا اسی طور سے قریب چھ ماہ کے گذر رہے ہین اب تو یہ حالت ہی کہ کسی وقت غفلت کم نہین ہوتی ہی ہر وقت آنکھین بند کیے ہوے پڑی ہین نہ کھانا ہی نہ پانی ہی جب دوا تیار ہوئی مین نے غفلت سے ہوشیار کیا جب ہوشیار ہوئین دوا چمچون سے حلق مین ٹپکا دی پھر آنکھین بند کرلین بخار کا یہ عالم ہی کہ ہمہ وقت رہتا ہی کوئی وقت مفارقت نہین کرتا ہی مثل تنور کے شعلے جسم سے نکلا کرتے ہین دور سے گرمی محسوس ہوتی ہی کوئی پاس نہین بیٹھ سکتا ہی اگر ہاتھ اتفاق سے کسی نے جسم پر رکھدیا فوراً اُسکے ہاتھ مین آبلہ پڑگیا یہ بخار کا عالم ہی سوکھ کر کانٹا ہوگئی ہین یا انکا اسقدر تن و توش تھا میری ضیق مین جان ہی ملاحظہ فرمائیے کہ اس قدر بخار کی گرمی ہی کہ جب ہوا اُس طرف سے آتی ہی تو گرم آتی ہی سمندر نے کہا مین خیال کرتا تھا کہ یہ ہوا گرم کیون آتی ہے

اسکا کیا سبب ہی معلوم ہوا کہ اسکا سبب یہ ہی عشاق نہ طاقی نے کہا کہ بھائی مجھ سے کوئی حالت دریافت
کرے کہ بخار کیسا ہی مین تو ہر وقت دیکھتا رہتا ہون میرا دل خوب جانتا ہی بھائی تم یہ خیال کرو کہ سوا سے
نانی امان کے کوئی بزرگ سر پر نہین ہی اگر یہ بھی خدانخواستہ گذر گئین تو بڑی خرابی ہوگی کون ہم لوگون کا خبر
لینے والا ہی یہ بہت بڑی فکر ہی اسی فکر مین میرا کھانا پینا ترک ہوگیا رات دن اسی خیال مین غرق رہتا
ہون کہ کوئی تو ایسا حکیم حاذق ملے جسکے علاج سے صحت ہو کوئی نہین ملتا ہی بھائی روپیہ پیسے کی الگ
بربادی جان کی جدا ہلاکت تم یہ خیال کرو کہ جس دن سے نانی امان علیل ہوئی ہین اُس دن سے آج تک
دس ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہی اسکا تو کچھ خیال نہین ہی ہان یہ خیال ہی کہ کسی طرح صحت ہو جائے چاہے
کل روپیہ صرف ہو جائے مین فقیر ہو جاؤن پھر حاصل کر لونگا چنانچہ مجکو خیال آیا کہ نہ طاق مین ایک حکیم
حاذق تھے اُنھون نے جسکا علاج کیا وہ صحت پا گیا گو اُنکا مذہب دوسرا تھا اگر وہ زندہ ہون تو اُنکا
علاج کرون کیونکہ مین کوئی دو سو برس سے جب سے تم یہان آئے ہو مین بھی نہ طاق کو نہین گیا ہون
نہ وہان کے حالات کی کچھ خبر معلوم ہوئی مین نانی امان کو لے کر گیا معلوم ہوا کہ اُنھون نے انتقال کیا دریافت کیا
کہ کوئی اُنکی اولاد مین سے یا اُنکے شاگردون مین سے ہی تو معلوم ہوا کہ کوئی نہین ہی ہان یہ معلوم ہوا کہ سمندریہ مین
ایک بہت بڑے حکیم ہین کہ اُنکا بھی مثل و نظیر نہین ہی مگر خدا پرست ہین وہ جسکا علاج کرتے ہین اُسکو صحت
ہوتی ہی یہ جو مین نے سُنا خوش ہو گیا کہ اچھا ذریعہ تم سے ملاقات کا بھی نکلا اور دل نے گواہی بھی دی کہ نانی
امان کو صحت ضرور ہوگی بس مین وہان سے اُسی دن روانہ ہوا بلکہ خداوند کو بھی اپنے آنے کی خبر نہ کی یہان آکر
پہونچا ہون بھائی اُن حکیم صاحب کو طلب کرو تاکہ وہ نانی امان کا علاج کرین کوئی صحت کی صورت ہو بس اگر
نانی امان اچھی ہو جائین تو مین ایک دن مین اہل اسلام کا خاتمہ کر دون مجھپر کیا منحصر ہی خود نانی امان اس صلہ مین
تمہاری کمک کرینگی اُنکے سحر کی کون تاب لائے گا کون اُنکو جواب دے گا کوئی اُنکا جواب دینے والا نہین ہی یہ
جو عشاق نہ طاقی نے کہا سمندر نے کہا کہ بھائی اصل واقعہ یہ ہی کہ جو حکیم صاحب ہین جنکا تم ذکر کرتے ہو
یہ اُنھین حکیم کے عزیزون بلکہ اولاد سے ہین اور جو علاجات اُنکے تھے وہی انکے بھی ہین انکے بزرگ ہمیشہ
نہ طاق مین رہے خداوند کی سرکار مین ملازم رہے مشاہرہ معقول انکی بڑی خاطر ہوتی تھی یہ اُسی خاندان
سے ہین وہی سب کتابین انکے پاس ہین جب انکے بزرگون نے انتقال کیا اور کوئی حکیم نہ طاق مین
نہ رہا انھون نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ مین جاؤن مگر مین نے نہ جانے دیا اس خیال سے روک لیا کہ ایسا شخص
پھر نہ ممکن ہوگا میرے ملازم ہین پانچ ہزار روپیہ ماہواری دیتا ہون بڑی عزت کرتا ہون علاوہ حکمت
کے علم رمل و نجوم مین بھی دخل کامل رکھتے ہین بڑے عامل زبردست ہین ہر علم کے اُستاد ہین علم منطق و علم
فلاسفہ و علم ہندسہ و جوتش وغیرہ بھی خوب جانتے ہین ہر علم کی کتابین موجود ہین بہت سی کتابین
تصنیف فرمائی ہین ہر علم مین ان حکیم صاحب کا مثل و نظیر نہین ہی یا وہ حکیم صاحب تھے جو کہ قبل مین نہ طاق
مین تھے یا یہ ہین انکا نام حکیم بقراط الحکمت ہی واقعی اپنے زمانہ کے بقراط ثانی ہین مرض کو اس قدر
جلد پہچانتے ہین کہ شاید نبض پر ہاتھ رکھا اور مرض کی تشخیص کر لی رگون کے حال سے ماہر ہو گئے نسخہ وہ
تحریر فرماتے ہین کہ جو تمام امراض پر حاوی ہو ہر مرض کی رعایت رہتی ہی یہ خیال رہتا ہی کہ مریض کی
قوت نہ زائل ہو کیونکہ وہ یہ فرماتے ہین کہ جب مریض کی قوت زائل ہو گئی تو مرض سے کون مقابلہ و مجادلہ
کرے گا کیونکہ طبیعت تو ضعیف ہی اور مرض قوی ہی جب مقابلہ ہوگا مرض غالب آئے گا طبیعت مغلوب
ہوگی اور جب قوت ہوگی اور مرض سے اور طبیعت سے مقابلہ ہوگا اُسمین مرض نہ غالب آنے پائے گا

بلکہ طبیعت غالب ہوگی مرض مغلوب ہوگا تب جلد صحت ہوگی اس سبب سے مریض کی قوت کا خیال رکھنا
پرمنحصر رہی بھائی اُنھون نے یہان ایسے ایسے مریض اچھے کیے ہین کہ جنکے بچنے کی بالکل امید نہ تھی مگر ادھر انکا
نسخہ پیا اُسی دن سے صحت ہونے لگی مرض مین کمی پائی جانے لگی دس پندرہ دن مین مریض اچھا ہوگیا
بہت بڑی صفت یہ ہی کہ وہ جس مریض کو دیکھتے ہین کہ یہ اچھا ہوگا اُسکا تو علاج کرتے ہین اور جس کو
جانتے ہین کہ یہ اچھا نہ ہوگا اُسکا علاج نہین کرتے ہین تم نے خوب کیا کہ تم نانی امان کو یہان لے آئے یہان اُنکا
علاج ہوگا میرے سبب سے حکیم صاحب خوب جی لگا کر علاج کرینگے گو یہ ممکن تھا کہ اگر تم طلب کرتے تو وہ
وہان بھی جاتے مگر جس طور سے یہان علاج کرینگے اُس طور سے کہین نہ کرینگے وہان جو جاتے تو یہ خیال ہوتا
کہ جلد ہی یہان سے جاؤن دل نہ لگتا سٹ پٹ علاج ہوتا یہان اُنکو کچھ تو میرا خیال ہوگا اور کچھ اپنے نام کا
یہ تو تم نے خوب کیا کہ یہان چلے آئے عشاق نہ طاقی نے کہا کہ پھر انکو طلب فرمائیے وہ کہان ہین کیا دربار
مین تشریف نہین لاتے ہین عشاق نہ طاقی نے جو یہ کہا سمندر نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ بھائی وہ تیسرے
دن دربار مین آیا کرتے ہین مین اُنکی نذر ایک خلعت و پانچ سو روپیہ کرتا ہون اور ایک ہار مروارید کا اور پانچ ہزار
روپیہ کا مشاہرہ الگ مقرر ہی یہ اُنکے نذر رہی جب وہ تشریف لاتے ہین البتہ دوسرے دن دربار مین تشریف
لاتے تھے اور جب ضرورت ہوئی طلب کیا فوراً چلے آئے مگر افسوس یہ ہی کہ جس دن سے لشکر اسلام اس سرحد
مین آیا ہی اُنھون نے تشریف لانا ترک کیا ہم اُنکی زیارت کو ترس گئے بلکہ اُنھون نے یہ حکم دیا کہ جب تک
لشکر اسلام یہان ہی مین دربار مین نہ آؤنگا نہ علاج کرونگا نہ کسی کو درس دونگا چنانچہ اُس دن سے
اُنھون نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا ہی نہ علاج کرتے ہین نہ درس دیتے ہین نہ کسی سے ملاقات
کرتے ہین گوشہ نشینی اختیار کی ہی اُنکی گوشہ نشینی سے بہت کام ہرج ہوے مگر کیا کیا جاے مرد کامل ہین
اُنپر جبر بھی تو نہین کیا جا سکتا ہی اگر وہ یہان سے چلے جائین تو خرابی ہو اب تو یہ امید ہی کہ جب لشکر اسلام
سے فیصلہ ہو جائیگا تو پھر زیارت نصیب ہوگی اُس حالت مین یہ امید قطع ہو جائیگی بس اس خیال سے
مین بھی اُنپر جبر نہین کرتا ہون اُنکا مشاہرہ برابر بھیجے جاتا ہون جب کچھ ضرورت ہوتی ہی رقعہ لکھ بھیجتا ہون وہ
نسخہ تحریر کر کے روانہ کرتے ہین اُسکا استعمال ہوتا ہی صحت ہو جاتی ہی یہ کمال کا حال ہی کہ صرف حال
سن لیا وہ بھی مریض کی زبانی نہین تحریری اور نسخہ تحریر کر دیا شفا ہوگئی یہ اُنکے کمال کا حال ہی عشاق
نے کہا کہ بھائی پھر کیا ہوگا سمندر نے کہا کہ ایک رقعہ بہت عجز آمیز تحریر کر کے اُنکو طلب کرونگا اسمین کچھ
عذر معذرت تحریر ہوگی اگر اُنکو خیال آگیا تو وہ ضرور تشریف لائینگے اگر نہ لاتے تو مجبوری ہی مین نانی امان کو
اُنکے مکان پر لے جاؤنگا نبض دکھا کے نسخہ لکھا لاؤنگا بڑی خرابی تو یہ ہی کہ وہ ملاقات نہین کرتے
ہین خیر پہلے رقعہ لکھکر طلب کرتا ہون اُسکے بعد دیکھا جائیگا عشاق نہ طاقی نے کہا کہ بھائی جلد ہی طلب
کرو کیونکہ نانی امان کی حالت بہت خراب ہی تاکہ وہ آئین اور نسخہ کچھ تجویز کرین کوئی صحت کی صورت ہو سمندر
نے کہا کہ کوئی تمھارے کہنے کی ضرورت نہین ہی مجکو خود فکر ہی مجھے نانی امان کی علالت سُنکے بہت تشویش
ہوئی ہی چلو پہلے نانی امان کو دیکھ لون اُسکے بعد حکیم صاحب کو رقعہ تحریر کرون عشاق نہ طاقی نے کہا
کہ اُٹھو دیکھو کیا حالت ہی ایسے مریض کے بچنے کی کوئی امید نہین ہی یہ سُنکے سمندر اُٹھا خادمون نے
کرسیان لا کر برابر مسہری کے بچھا دین اسپر سمندر و عشاق نہ طاقی و دیگر سردار آکر بیٹھے عشاق
نہ طاقی نے مسہری کے پردے اُٹھا کے جیسے پردے اُٹھے یہ معلوم ہوا کہ گویا تنور سے بھاپ نکلی سب نے
دیکھا ایک ضعیفہ پڑی ہوئی ہی تمام جسم پر اُسکے چادر پڑی ہوئی ہی اس قدر سیاہ رنگ ہی کہ نگاہ کام

نہین کرتی ہو اس قدر بخار کی حدت ہو کہ جو لوگ دور بیٹھے تھے اُنکو بیٹھنا گران گذرتا تھا سوا سے سانس کی تھما کے
کوئی حس و حرکت اُسمین نہین تھی سبب حس ٹری ہوئی تھی آنکھین بند ہین ایک خادمہ بالین پر بیٹھی ہوئی
مگس رانی کر رہی ہو اسکی یہ حالت ہو کہ حدت بخار سے اُسکی بھی حالت متغیر ہو سمندر نے نبض پر ہاتھ
رکھا اُف کہکر فوراً اُٹھا لیا ایسی بخار کی حدت تھی کہ سمندر کے ہاتھ مین آبلے ٹر گئے عشاق نہ طاقی نے
آواز دی کہ نانی امان نانی امان ذرا ہوشیار ہو دیکھو یہ کون ہو اور تم کہان آئی ہو جسکے دیکھنے کی بہت
خواہش رکھتی تھین وہ یہان موجود ہین آپ کو سمندر شاہ پکارتے ہین ذرا آنکھ کھول کر ملاحظہ فرمایئے
اب آپ کے علاج کی تدبیر ہوتی ہو یہان بہت ٹرے حکیم ہین اُنکا علاج کیا جائے گا جب کئی مرتبہ
عشاق نہ طاقی نے صدا دی تو اُس نے آنکھ کھولی بدشواری ہوشیار ہوئی آنکھ کھول کر پھر بند کر لی
کہ عشاق نہ طاقی اُسکے نواسے نے کہا کہ ذرا اپنے کو ہوشیار کیجیے دیکھیے آپ سمندر شاہ کے دربار
مین تشریف رکھتی ہین بادشاہ آپکے برابر بیٹھے ہوے ہین مزاج پرسی کرتے ہین انکے دیکھنے کی آپکو
بہت خواہش تھی آپ اکثر فرمایا کرتی تھین کہ مین نے بہت دن سے سمندر کو نہین دیکھا ہو میرا دل لگا
ہوا ہو اب سمندر شاہ موجود ہین اور آپسے کلام کی خواہش کرتے ہین تو آپ کلام نہین کرتی ہین یہ جو
اُسنے کہا اُسنے کہا کہ کیا ہو بہت خفیف صدا سے عشاق نہ طاقی نے کہا کہ ذرا آنکھ کھول کر ملاحظہ فرمایئے
دیکھیے سمندر شاہ کیا کہتے ہین آپکے علاج کے لیے حکیم بقراط الحکمت کو طلب کیا ہو وہ آتے ہین اب
آپ کو ضرور صحت ہوگی یہ جو اُسنے کہا اُسنے آنکھ کھول کر سمندر کی طرف دیکھا سمندر نے سلام کیا اُسنے
کہا کہ بیٹا جیتے رہو یہ کہکر خاموش ہوئی سمندر نے کہا کہ آپ کا مزاج کیسا ہو جواب دیا کہ بخار ہو یہ کہکر
بیہوش ہوگئی سمندر نے عشاق نہ طاقی سے کہا کہ چلو اب رقعہ لکھکر حکیم صاحب کو طلب کرین
یہ کہکر سمندر وہان سے اُٹھکر اپنے تخت پر آکر بیٹھا عشاق نہ طاقی پر بھی پردے مسہری کے چھوڑکر چلا آیا اور آکر
اپنے مقام پر بیٹھا سمندر نے قلم دوات و کاغذ طلب کیا اور حکیم صاحب کو رقعہ تحریر کرنا شروع کیا اُس کا
مضمون یہ تھا کہ اے مسیح زمان و اے حکیم دوران معدن حکمت مخزن علم و لیاقت جناب حکیم صاحب دامت
الطافکم بعد تسلیمات کے یہ آپکا نیازمند سمندر جادو گذارش کرتا ہو عرصہ ہوا کہ آپ کی زیارت و قدم بوسی سے
محروم ہو نہ آپ تشریف لائے نہ مین اسکا آنکھین آپکے چہرہ مبارک کے دیکھنے کی بہت مشتاق ہین آپ
کی زیارت کا ہر ایک خورد و کلان کو ازحد اشتیاق ہو کیسا یہ زمانہ نامبارک آیا ہو کہ ہر ایک آپ کی زیارت کو
ترس گیا لشکر اسلام جب سے اِس سرحد پر آکر اُترا ہو کہ آپنے دربار مین تشریف لانا اپنے قدم مبارک
کی برکت سے سب اہل دربار کو سرفراز فرمانا ترک کیا کیا عرض کرون کہ جس قدر آپ کی زیارت کا دل مشتاق
ہو بہت اشتیاق ہو دوسرا امر یہ لاحق ہوا ہو اور ایک ضرورت شدید یہ ہو کہ ایک مریض بہت دور سے
آپ کا نام نامی و اسم گرامی سُنکے یہان براے علاج آیا ہو اور وہ بہت علیل ہو گھڑی دو گھڑی کا مہمان ہو
اگر آپ نہ تشریف لائیے گا تو وہ مر جائے گا آپ اس وقت مسیح وقت عیسی زمان ہین آپکے دست
مبارک مین شفاے کلی ہو بس مین مجبور ہون اُنکے عزیز جو ہین اُنسے اور مجھسے ازحد دوستی ہو بلکہ کسی قدر
قرابت بھی ہو اُنھون نے پریشان کیا ہو بلکہ مجکو خود اُس مریض سے ایک قسم کا اُنس ہو اُسکی حالت نہین
دیکھی جاتی ہو مین نے ناچار ہوکر یہ نیازنامہ تحریر کیا ہو ازراہ بندہ پروری و مہربانی واسطے دو چار منٹ کے
تشریف لائیے اُس مریض کو دیکھکر فوراً تشریف لے جایئے گا جس امر کا آپ کو خوف ہو اُس سے اطمینان
فرمایئے کہ وہ امر آپ کے واسطے نہ ہوگا اُسکی خبر کسی کے کان تک نہ پہنچے گی وہ لوگ چھپنون کی راہ سے

آپ کے نام کا شہرہ سنکے آئے ہین انکو بڑی امید ہی بس سرفراز فرمائیے بعید از غایت نہ ہوگا زیادہ وسلام
اور کیا عرض کرون مین بہت ممنون ہونگا یہ مضمون تحریر کرکے اور بہت سے کلمے عجز و انکساری کے تحریر کیے
اور یہ بھی تحریر کیا کہ وہ ضعیفہ میری نانی امان ہین ملکہ شعلہ انکا نام ہی اور عشاق نہ طاقی بھی آپ کی زیارت
کے بہت مشتاق ہین نہ طاق سے آپ کے کمال کا حال سنکے آئے ہین دیر نہ فرمایئے گا فوراً تشریف لائیے گا
مین بہت ممنون و مشکور ہونگا یہ تحریر کرکے رقعہ کو لفافہ مین رکھکر لفافہ بند کیا یہ سب کارروائی سمندر رسنے
اپنے ہاتھ سے کی اسپر اپنی مہر لگائی جب مکمل کر چکا آواز دی ہینگا یہ ایک چوبدار قدیم ہی ملکہ سمندر رکا اسنے
سمندر رکو گود مین کھلایا ہی بڑا معتبر و معتمد ہی وہ حاضر حاضر کہتا ہوا روبرو سمندر رکے آیا سمندر رنے لفافہ دیکر
کہا کہ اے ہینگا یہ لفافہ حکیم صاحب کے پاس لے جا اور انکو دیکر اسکا جواب لا اسنے وہ لفافہ لیکر
کمر مین رکھا اور سلام کرکے روانہ ہوا چونکہ ہینگا اکثر اوقات گیا ہی اسکو مکان حکیم صاحب کا معلوم ہی
اور حکیم صاحب کو بھی اسکا اعتبار ہی یہی جایا آیا کرتا ہی بس اس سبب سے سمندر رنے ہینگا کے ہاتھ
رقعہ حکیم صاحب کو روانہ کیا عشاق نہ طاقی سے کہا یقین ہی کہ حکیم صاحب اس رقعہ کو ملاحظہ فرماکے
ضرور تشریف لائین کیونکہ مین نے بہت کچھ عجز و انکسار تحریر کیا ہی عشاق یہ سنکے خاموش ہو رہا ادھر ہینگا
دربار سے نکل کر چلا خواجہ بھی دربار مین موجود تھے بشکل چوبدار اور دیگر عیار بھی بس خواجہ دربار سے باہر
آئے اور ایک مقام پر کھڑے ہوے دیکھا کہ ہینگا چلا آتا ہی یہ بھی اسکے عقب مین روانہ ہوے جب
آبادی سے دور نکل گئے تو آواز دی بھائی ہینگا بھائی ہینگا ذرا ٹھہر جاؤ بادشاہ نے کچھ کہا ہی وہ بھی سن
لو اسنے پلٹ کر دیکھا جب یہ صدا اسکے کان مین پہونچی کہ کوئی مجکو پکارتا ہی اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ سمندر ر
شاہ کی خاص اردلی کا چوبدار مجکو پکارتا چلا آتا ہی یہ اسکو دیکھکر اس خیال سے ٹھہر گیا کہ نہ معلوم بادشاہ
نے کیا پیام دیا ہی سن لینا چاہیے کوئی ایسی ضرورت ہی کہ جو اپنے خاص چوبدار کو روانہ کیا ہی یہی خیال
کر رہا تھا کہ وہ چوبدار پہونچا اسنے پوچھا کہ کیون کیا ضرورت ہی اسنے کہا کہ جب تم دربار سے نکلے اسی وقت
بادشاہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے منگلا تم جاؤ اور ہینگا سے پتہ حکیم صاحب کے مکان کا دریافت کرکے حکیم
صاحب کے مکان پر جاؤ اور میرا رقعہ دو اور انکو میرے پاس بھیج دو مجکو اُن سے ایک ضرورت ہی وہ بھی اشد
ضرورت ہی سواے ہینگا کے وہ کسی سے نہ نکلے گی خواجہ نے اپنی صورت چوبدار کی بنائی تھی یعنی منگلا
کی سی بنائی تھی ہینگا نے نام لیکر کہا تھا کہ بھائی منگلا تم کیون آئے ہو اس سبب سے خواجہ کو معلوم ہوا تھا
کہ مین جسکی صورت پر تیار ہوا ہون اسکا نام منگلا ہی جب ہی تو خواجہ نے کہا کہ بادشاہ نے کہا کہ منگلا ادھر
آؤ اور یہ جاکر ہینگا سے کہو بس بھائی مین بھی تمہارے عقب مین چلا تم دربار سے نکل کر ہوا ہو گئے نہ مجھ
ایسا ہوتا نہ مجکو پاتا مین نے تم کو بڑی دور سے دیکھا تھا برابر آواز دیتا چلا آتا تھا آخر کو تم نے بھی سن لیا ہان
بھائی رقعہ مجکو دو اور حکیم صاحب کے مکان کا پتہ جلد بتا دو اور تم بہت جلد واپس جاؤ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ
ناراض ہون تم انکے غصہ سے واقف ہو مجپر بھی عتاب ہو اور تم پر بھی آفاق کی کیفیت دیکھ چکے ہو اسنے یہ سنکر
فوراً رقعہ کمر سے نکال کر اس چوبدار کو دیا اور کہا کہ تم برابر چلے جاؤ تھوڑی دور پر جاکر ایک دوراہا ملے گا جو
راہ دست چپ کو گئی ہی ادھر سے نہ جانا بلکہ جو دست راست کو گئی ہی ادھر کو جانا جب تم وہ طی کر دوگے
اسکے بعد دہنے ہاتھ کو تم کو ایک گلی ملے گی تم اس گلی مین چلے جانا جب اس گلی سے نکلوگے تو تم کو ایک
گڑھیا ملے گی وہان بہت سے مکان کمہارون کے ہین تم ان مکانون کو طی کرکے گڑھیا کے اس کنارے پر
جانا وہان تم کو ایک دیوار پختہ ملے گی تم اس دیوار کے نیچے نیچے چلے جانا جہان پر وہ دیوار ختم ہوگی وہان ایک

سیڑھی کوئی اٹھارہ اُنیس ڈنڈون کی لگی ہوگی تم اُسپر چڑھ جانا وہ سیڑھی ایک کھڑکی کے برابر لگی ہوگی وہ کھڑکی
گو کہ بند ہوگی بس اُسپر جاکر تین مرتبہ پٹ پر کھڑکی کے ہاتھ مارنا اندر سے آواز آئیگی کہ کون ہے تم کہنا کہ
مین ہون اپنا نام بتانا اور کہنا کہ بادشاہ نے آپکی خدمت مین رقعہ روانہ کیا ہے وہ صدا خود حکیم صاحب
کی ہوگی جب تم یہ کہوگے حکیم صاحب جواب دینگے کہ کوئی ضرورت نہین ہے رقعہ وغیرہ کی تم کہنا کہ بہت
ضرورت کا رقعہ ہے اُس وقت حکیم صاحب پٹ کھول کر تم کو اندر بُلا لینگے تم چلے جانا رقعہ دینا اور
زبانی بھی جو بادشاہ نے فرمایا ہے وہ کہنا یہ سُنکے خواجہ نے وہ لفافہ لے کر کمر مین رکھا اور کہا کہ مجکو معلوم
ہو گیا کہ گڈھیا پر جو پختہ مکان ہے وہ حکیم صاحب کا ہے اور وہ جو کھڑکی لگی ہے وہ راستہ ہے مین جانتا تھا کہ
کسی اور رئیس کا مکان ہے بس مین جاتا ہون یہ کہکر ایک ڈبیہ کمر سے نکالی اور اُسکو کھولا ایک پان نکال کر
خود کھایا اور ہینگا سے کہا کہ لو بھائی پان کھاؤ اُسنے کہا کہ بھائی تم نے بڑا احسان کیا یہ کہکر پان لیا اور کھالیا
بس پان کا کھانا تھا کہ اُسکو چکر آیا کہا کہ بھائی منگلا اسمین کیا تھا کہ کھاکر مجکو چکر آگیا خواجہ نے کہا معلوم ہوتا ہے
کہ تمباکو زیادہ ہے تم کم کھاتے ہو تم کو معلوم نہ تھا تم یک نگل گئے اُس سے سر پھرنے لگا ذرا ٹہلو مین جاتا ہون
یہ سُنکے ہینگا نے کہا کہ اچھا جاؤ خواجہ چلے اُدھر ہینگا نے قصد کیا کہ قدم اُٹھاکر چلون کہ چھینک آئی
اور دھم سے گرا خواجہ تو منتظر تھے بس آکر اُسکے کپڑے اُتارے اپنی صورت اُسکی صورت کی سی بنائی اُسکو
اُٹھاکر وہان ایک غار عمیق تھا اُسمین ڈال دیا کہ ہینگا کا بھرتا بن گیا ہڈی پسلی سب ٹوٹ گئی بس خواجہ
ہینگا کی صورت بن کر طرف حکیم صاحب کے روانہ ہوئے یہ تو ہینگا سے دریافت کر چکے تھے جس طور
سے اُسنے کہا تھا اُسی طور سے روانہ ہوئے راہ طے کر کے دوراہے پر پہونچے داہنی طرف کو روانہ ہوئے
گلی ملی گلی کو طے کر کے گڈھیا پر پہونچے جب کمہارون کے مکان ختم ہوئے تو پختہ دیوار ملی اکثر کمہارون نے
سلام کیا اور عرض کیا کہ خداوند کی طبیعت اچھی رہی بول بالا رہے بہت دنون کے بعد تشریف لائے
ہین حکیم صاحب کے پاس آئے ہونگے ہینگا نقلی نے اُنکے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم تو اچھے رہے
ہان بھائی حکیم صاحب کے پاس ایک ضرورت سے آیا ہون یہ کہتا ہوا اُس کھڑکی کے پاس پہونچا بذریعہ
سیڑھی کے اُتر گیا جاکر دیکھا کہ ایک چھوٹی سی کھڑکی لگی ہوئی ہے آہستہ سے ہاتھ رکھا اندر سے بند پائی راوی
نے بیان کیا ہے کہ حکیم بقراط الحکمت حکیم قسطاس الحکمت کے خاندان سے ہین حکیم قسطاس الحکمت
ہمیشہ نہ طاق مین رہتے تھے مرد مسلمان تھے بڑے کامل ہر فن کے عامل تھے کوئی فن ایسا نہ تھا
کہ جسکو وہ نہ جانتے ہون اور ساتھ کمال کے جانتے تھے اُنکے کمال کے سبب سے اکوان تاجدار جو کہ
مالک نہ طاق ہے اور خدائی کرتا ہے اُن سے کوئی تعرض نہ کرتا تھا بلکہ عزت و آبرو کرتا تھا کئی ہزار
روپیہ ماہواری کا مشاہرہ مقرر کیا تھا جب سے اُنھون نے انتقال کیا اُنکے فرزند رہے وہ بھی مثل اُنکے
تھے اب کئی برس سے کوئی حکیم نہ طاق مین نہین ہے یہ حکیم صاحب اُنکے نبیرے ہین یہ ہمیشہ سے
سمندر پر یہین رہتے تھے یہ بھی مثل اپنے جد امجد کے کامل ہین مرد مسلمان دیندار ہین سمندر پر انکے
کمال کے سبب سے ان سے یہ بھی نہین کہتا ہے کہ آپ اپنا مذہب ترک کرین بلکہ عزت کرتا ہے کوئی تعصب
اُسکو اسکا نہین ہے کہ آپ اپنا مذہب ترک کرین کیونکہ کمال عجب چیز ہے دشمن بھی دوست ہوتا ہے اور
عزت کرتا ہے کئی مرتبہ حکیم صاحب نے قصد کیا کہ مین نہ طاق کو چلا جاؤن مگر سمندر نے نہ جانے دیا
بلکہ روک لیا حکیم صاحب بھی مجبور ہو گئے بس یہ سبب ہے انکے یہان قیام پذیر ہونے کا مگر جب سے
لشکر اسلام یہان آکر فروکش ہوا ہے اور سمندر سے مقابلہ ہوا ہے حکیم صاحب نے دربار مین آنا

درس دینا علاج کرنا بالکل ترک کیا ہی وہ شاگرد جو کہ رشید تھے وہ حکیم صاحب کی خبر گوگا سے گا ہے آجاتے ہین حکیم صاحب
اُن سے ملاقات فرماتے ہین یا ہیبتنگا جب بادشاہ کے یہان سے کوئی پیام لاتا ہی تب حکیم صاحب اُس سے
ملتے ہین اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ حکیم صاحب سے اور ہیبتنگا سے ملاقات ہوتی ہی کیونکہ تنخواہ لاتا ہی حکیم صاحب
نے گوشہ نشینی اختیار کی ہی سمندر سے کہلا بھیجا ہی کہ جبتک لشکر اسلام یہان فروکش ہی اور آپکے اُنکے فیصلہ نہین ہوتا مین
دربار مین نہ آؤنگا حکیم صاحب کے مطب کا کمرہ شاہراہ پر تھا اور خوب آراستہ تھا حکیم صاحب نے اُسکو ترک
کیا ہی ایک کمرہ بالائے بام طرف گڈھیا کے تھا اُسمین ایک کھڑکی ہی وہ کھڑکی طرف گڈھیا کے ہی اُسی طرف سے
اپنے شاگردون اور ہیبتنگا سے بھی ملتے ہین ادھر کا دروازہ نہین کھلتا ہی حکیم صاحب دن رات بیٹھے ہوے
کتب کی سیر کرتے ہین یا کتاب تصنیف فرمایا کرتے ہین ہر وقت کتابین پیش نظر ہین دیکھا کرتے ہین بی بی
بھی بڑی پارسا ہی وہ بیچاری تمام گھر کا کام کرتی ہی صرف حکیم صاحب کھانے کے وقت دن کو گھر مین جاتے ہین
اور کھانا کھاکر چلے آتے ہین رات کو دو پہر رات گئے جاتے ہین اور کھانا وغیرہ کھاکر آرام فرماتے ہین اکثر بی بی
کہتی ہی کہ تم نے بالکل دربار مین جانا ترک کیا ہی جو روپیہ کی آمدنی تھی وہ بھی موقوف ہوگئی ہی صرف تنخواہ پر
بسر ہوتی ہی علاج وغیرہ جو کرتے تھے اُس سے دست بردار ہوے آیندہ کیا ہوگا اگر بادشاہ یہ خیال کرے
کہ حکیم صاحب سے کوئی کام نہین نکلتا ہی تنخواہ دینا فضول ہی وہ موقوف کردے تو کیا ہو حکیم صاحب یہ
جواب فرماتے ہین کہ خدا مالک و رازق ہی کوئی اور صورت رزق کی نکالے گا مین تو نہ جاؤنگا جب تک لشکر
اسلام یہان فروکش ہی مجکو اُس عیار سے خوف معلوم ہوتا ہی یہ خوف ہی کہ وہ کہین نہ آجائے تو خرابی ہو میرا تمام
گھر لوٹ لے جائے بے عزت کرے وہ بڑا مکار ہی مین نے اُسکے خوف سے علاج وغیرہ کرنا درس دینا دربار مین
جانا ترک کردیا اُسکو ہر طرح اختیار ہی جسکی صورت چاہے بن جائے اگر میری صورت بن کر آسکے اور کوئی حرکت
کرے تو بڑی خرابی ہو بادشاہ سے ندامت ہو گو مجکو اختیار ہی کہ مین چاہون تو اُسکو اُسوقت طلب کرلون
مگر وہ مسلمان ہی مین مسلمان کے ساتھ بُرائی کرون اپنے حق مین دوزخ مول لون مین یہ خیال کرتا ہون کہ مین جو
باہر نکلونگا وہ میرے ساتھ کوئی حرکت کرے مجکو معلوم ہوا مین اُسکا معاوضہ کرون تو میری خرابی ہو اِس سبب
سے مین نے گوشہ نشینی اختیار کی ہی زوجہ یہ کلام سنکے خاموش ہو جاتی ہین یہ طریقہ ہی حکیم صاحب کا جو کہ عرض
ہوا حکیم صاحب کے چار کہار ملازم ہین اور کلو خدمتگار پانچون آدمی پُرانے ہین کلو تو ڈیوڑھی پر بیٹھا رہتا ہی دروازہ
بند کیے ہوے کہار اپنے گھر پر رہتے ہین مفت کی تنخواہ پاتے ہین پہلے تو یہ تھا کہ دوسرے تیسرے حکیم صاحب سوار
ہوتے تھے اب تو برس سوا برس سے یہ بھی موقوف ہی چین سے کھاتے ہین اور فربے کرتے ہین راوی بیان کرتا ہی
کہ خواجہ نے اُسی طور سے پٹ پر تین مرتبہ ہاتھ مارا کہ جس طور سے ہیبتنگا نے کہا تھا اندر سے آواز آئی کہ کون ہی
خواجہ نے کہا کہ ہیبتنگا چوبدار خاص بلکہ سمندر شاہ کا داد آواز آئی کہ کیا ضرورت ہی ابھی تو پرسون تنخواہ لے کر
آئے ہو ہیبتنگا نے کہا کہ بادشاہ نے ایک رقعہ آپ کی خدمت مین تحریر کرکے بھیجا ہی وہ لے کر آیا ہون اور بہت
ضروری رقعہ ہی یہ جو حکیم صاحب نے سُنا خود آکر دروازہ کھولا ہیبتنگا سے کہا آؤ پہلے ہیبتنگا کو بغور دیکھا اُسکے
بعد اندر بلاکر دروازہ بند کرلیا ہیبتنگا نے اندر آکر دیکھا کہ چارون طرف الماریان لگی ہوئی ہین اُنمین کتابین رکھی
ہوئی ہین چند صندوق رکھے ہوے ہین وہ بند ہین بوریا بچھا ہوا ہی اُسپر ایک چھوٹا سا قالین ہی ایک پلنگ
لگا ہوا ہی چند کتابین کھلی ہوئی رکھی ہین قلمدان رکھا ہوا ہی قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ حکیم صاحب کچھ تحریر
کر رہے تھے ہیبتنگا آکر بیٹھ گیا حکیم صاحب نے آکر کہا کہ ہیبتنگا کدھر آنا ہوا اُسنے کہا کہ آپکو بادشاہ نے
طلب فرمایا ہی کیونکہ عشاق نہ صفائی اُنکے کوئی عزیز ہین وہ تشریف لائے ہین اُنکی نانی علیل ہین اُنکو کہا کہ علاج

کے لیے آپ کا نام سُنکے آئے ہین بس بادشاہ نے طلب کیا ہی فرمایا ہی کہ تھوڑی دیر کے لیے تشریف لائیے
فوراً واپس جائیے گا مین رد کرونگا نہین یہ سُنکے حکیم صاحب نے فرمایا کہ ای ہیمنگا مین نے سمندر شاہ
سے عرض کیا تھا کہ مجکو نہ طلب فرمائیے گا جب تک لشکر اسلام فروکش ہی مین نے ترک دنیا کیا گوشہ نشین
ہوا مین معاف فرمایا جاؤن مین نے اسی سبب سے مطب کرنا درس دینا ترک کیا بالکل خانہ نشین ہوا دن
بھر مین ہون اور یہ کتابین ہین اسپر بھی بادشاہ کو میرا کہنا یاد نہ رہا مجکو طلب کیا لاؤ وہ رقعہ کہان ہی یہ کہکر رقعہ
طلب کیا خواجہ نے رقعہ کمر سے نکال کر حکیم صاحب کو دیا حکیم صاحب نے رقعہ لے کر لفافہ چاک کیا اور پڑھنے لگے
حکیم صاحب نے ایک مرتبہ آواز دی کہ کنیز تھوڑا پانی پلا جا اس قدر حکیم صاحب کو احتیاط تھی کہ پانی وغیرہ
زنانہ سے منگا کر پیتے تھے ایک کنیز حکیم صاحب کی اگلے وقت کی ہی اُسنے حکیم صاحب کو پرورش بھی کیا ہی اُسیکے
ہاتھ سے پانی وغیرہ بھی پیتے ہین یا اپنی زوجہ کے ہاتھ سے سوائے ان دو عورتون کے تیسری عورت مکان مین
نہین ہی یہ جو حکیم صاحب نے کہا خواجہ نے دیکھا کہ پردہ اُٹھا ایک پیرزال ایک آبخورہ لیے آئی حکیم صاحب
نے اُسکے ہاتھ سے پانی لیا وہ چلی گئی اُسنے جاکر حکیم صاحب کی زوجہ سے کہا کہ آج تو ہیمنگا جو برخلاف معمول
آیا ہوا بیٹھا ہے حکیم صاحب کے ہاتھ مین ایک کاغذ ہی اُسکو پڑھ رہے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کوئی رقعہ بادشاہ
کا آیا ہی بی بی خوش ہوئین کہ بادشاہ نے طلب کیا ہی کیونکہ برسون دن سے نہین گئے ہین یہان تو زوجہ یہ
خیال کر رہی ہی کہ اُدھر حکیم صاحب نے ہیمنگا سے رقعہ پڑھکر کہا کہ مین اسکا جواب تحریر کرتا ہون اور زبانی بھی
بادشاہ سے میری طرف سے کہنا کہ مین حاضر نہین ہو سکتا ہون کیونکہ مین عرض کر چکا ہون اور بہت بہت آداب
کہنا اور یہ بھی کہنا کہ میری عدم حاضری معاف فرمائی جائے مین مجبور رہون ورنہ ضرور حاضر ہوتا اور یہی مین رقعہ مین
بھی تحریر کرتا ہون ہیمنگا نے کہا کہ خوب یاد آیا مین جب آتا تھا تو یہ خیال کرتا تھا کہ حکیم صاحب سے اسکا سبب
دریافت کرون کہ آپ کیون گوشہ نشین ہوے ہین کیا کوئی امر بادشاہ کی طرف سے ناگوار ہوا یا کوئی دوسرا
سبب ہی مگر بھول جاتا تھا اس وقت جو آپ نے فرمایا تو یاد آیا ذرا مجکو بھی اس حال سے آگاہ فرمائیے
کوئی سبب میرے خیال مین نہین آتا ہی مجکو نہبت خفقان رہتا ہی اسکا علاج فرمائیے حکیم صاحب نے فرمایا
کہ ای ہیمنگا تم سے کوئی پردہ نہین ہی کیونکہ تم پُرانے ہو اور میرے حال سے بخوبی واقف ہو بھائی جب سے
لشکر اسلام آیا ہی مین نے اُس لشکر کے خوف سے نکلنا موقوف کر دیا کیونکہ وہ بھی مسلمان ہین مین بھی
مسلمان ہون اگر دربار مین جاؤنگا تو بادشاہ ضرور رائے لین گے اگر انکار کرونگا تو ناراض ہونگے اگر رائے
دونگا تو اہل اسلام کا خون ہوگا اُسکا سبب مین ہونگا وہ خون میرے سر پر ہوگا ایک سبب تو گوشہ نشین
ہونے کا یہ ہی کہ نہ مین وہان جاؤنگا نہ اہل اسلام کے خون مین مبتلا ہونگا دوسرا سبب قوی یہ ہی کہ ای ہیمنگا
اُس لشکر مین ایک عیار ہی جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتا ہی اُسکی صفت یہ ہی کہ وہ سب کی صورت بن جاتا ہی
پہلے اُسکے خاندان کا حال سُنو خانہ کعبہ مین ایک مرد مسلمان اور دیندار بڑے عابد رئیس شہر کعبہ تھے اُنکا نام
خواجہ عبد المطلب تھا اُنکے فرزند حمزہ صاحبقران کہ جن کے حال سے کتابین مملو ہین اُنکو نوشیروان
بادشاہ ایران نے اپنا فرزند کیا تھا خواجہ عبد المطلب کے یہان ایک امیہ ملازم تھا جب حمزہ پیدا ہوے
تھے تو بادشاہ کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ جس قدر لڑکے آج شہر مین پیدا ہوے ہون داخل محل کیے جائین
چنانچہ چالیس ہزار لڑکے اُس روز پیدا ہوے تھے وہ سب داخل محل ہوے امیہ کو جو خبر ہوئی اُسکی بھی
زوجہ حاملہ تھی ساتوان مہینہ تھا اُسنے اپنی زوجہ سے آکر کہا کہ تو بھی بچہ دے اُس نے کہا کہ کوئی میرے اختیار
مین ہی جب زمانہ آئے گا تو لڑکا پیدا ہوگا یہ سُنکے امیہ نے زوجہ کو مارنا شروع کیا ایسا مارا کہ لڑکا پیدا ہوا

بس امیہ نے لاکر اُسکو بھی وہین لڑکون مین شامل کیا وہ بھی پرورش پانے لگا یہان تک کہ جوان ہوا حمزہ کو
پہلوانی کا شوق ہوا اُس نے عیاری اختیار کی بڑا کامل عیار ہوا اُسکو چند تبرکات ملے بڑا مرتبہ ہوا حمزہ کو
مرتبہ صاحبقرانی ملا اُسکا نام عمر بن امیہ ضمری تھا خواجہ لقب تھا وہ اپنے کو شاہزادہ ولایت اول کہتے تھے
بڑا طامع تھا کہ کوڑی کوڑی پر جان دیتا تھا اُسکا دوسرا لقب رفیق تراشندہ کافران سر برندہ جادوگران تھا
اُس نے بڑے بڑے کام کیے بڑے بڑے ساحرون کو قتل کیا بہت سے بادشاہ اُسکے ہاتھ سے ذلیل ہوئے
ایسا عیار تھا کہ اُسنے لقا جو کہ خدائے باطل اور کافر تھا اُسکی داڑھی پر پیشاب کر کے مونڈا اور لقا کو خجر نمونی
اسی طور سے بہت سی خدائیان برباد کین زمرد شاہ کی خدائی کو برباد کیا فرعون کی خدائی کو برباد کیا یہان
تک کہ حمزہ صاحبقران اپنے فرزند امیر ثانی کو جو کہ نوشیروان کی دوسری بیٹی کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے
اُنکو اپنے رتبہ صاحبقرانی پر مقرر کر کے خانہ کعبہ کو گئے تو خواجہ عمر اول اپنے فرزند عمر ثانی کو اپنے مقام پر
مقرر کر گئے سب بانے عیاری کے دے کر ہمراہ حمزہ کے خانہ کعبہ کو گئے گو نہ جانے والے تھے مگر حکم بزرگان
دین سے ناچار ہوئے بہ مجبوری یہ امر گوارا کیا عمر ثانی بھی مثل اپنے باپ کے عیار تھے بلکہ کسی قدر اُن سے
بڑھکر تھے طمع کی بھی وہی صورت تھی بلکہ کچھ زائد تھی اُنکی بھی بہت عیاریان قابل دید و تحسین ہوئی ہین اسی طمع کی حالت
مین بہت سے ملک کافرون کے تباہ کئے بڑا نام پیدا کیا جب حمزہ ثانی بعد قتل زمرد ثانی خانہ کعبہ کو
جانے لگے اور بدیع الملک کو صاحبقران لشکر کا کیا تو خواجہ ثانی نے اپنے فرزند خضران بن عمر کو اپنا
نائب کیا سب بانے عیاری کے دیے اُنکو لقب خواجہ ثالث کا ملا یہ تو اُن دونون صاحبون سے کچھ زیادہ
ہین اِن مین دادا کا بھی اثر ہی اور باپ کا بھی یہ بھی مثل اُنکے حریص و طامع ہین کیون نہون کہ ددا تر ہین بس
مین اُنکے خوف سے گوشہ نشین ہوا ہون یہ تو ظاہر ہی کہ اُنھون نے دربار کے اندر جاکر سحران کو مثل آفتاب
کے مارا ماہیان کو دریا کے کنارے کہ وہ اپنے سخت دن بسر کرنے گئی تھی قتل کیا زمرد کو وہ بر کیا بلا نازل
کی ایسے عیار سے جہان تک ممکن ہو اپنے کو بچائے کیونکہ وہ ہر ایک صورت پر بن کر عیاری کر سکتا ہے
گھر کو لوٹ لیتا ہی جہان اُنکا قدم پہونچا اُس گھر کی صفائی ہوئی مین نے یہ خیال کیا کہین ایسا نہو کہ میری
صورت پر تیار ہوکر کوئی عیاری کرے تو بڑا غضب ہو کیونکہ دزد مکار کا بہیرہ ہی خود بھی بڑا عیار ہی تو مجھکو
بادشاہ سے پشیمانی حاصل ہو گو مجھ مین اس قدر قدرت ہی کہ اگر مین چاہون تو اسی وقت اُسکو طلب کر لون
اور جو چاہون سزا دون مگر وہ مرد مسلمان ہی مجھے کیا ضرورت ہی کہ مین مرد مسلمان کو زحمت دون مگر وہ ایسا
نہین خیال کرے گا اُسکا جس وقت موقع ہو گیا اُس سے بہتر کیا خواہ مسلمان ہو خواہ کافر کیونکہ وہ
بڑے عیار کا پوتا ہی جو کہ دزد باریک کہلاتا ہی بس اسی خوف نے مین نے گوشہ نشینی اختیار کی یہ سُنکے
ہنیگا نے کہا کہ حکیم صاحب کوئی اُسکی شناخت بھی ایسی ہی کہ جس سے آپ اُسکو پہچان لین حکیم
صاحب نے کہا کہ ہان ہنیگا نے کہا کہ وہ کیا پہچان ہی حکیم صاحب نے کہا کہ اُس کے دادا کی بائین
آنکھ پر ایک تل ہی جس سے اُسکی شناخت کی جاتی ہی وہی تل اُسکے باپ کی آنکھ پر تھا اور وہی تل
اُسکے بھی آنکھ پر اُسی مقام پر ہی جہان کہ اُس کے دادا یعنے عمر عیار کی آنکھ پر تھا ہنیگا نے عرض
کیا کہ حکیم صاحب اب معلوم ہوا کہ تل کی اوٹ پہاڑ ہی یہ کہکر اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ذرا ملاحظہ
تو فرمائیے ایسا تو تل نہین تھا یہ وہی تل تو نہین ہی کہ جس تل کی آپ شکایت فرماتے ہین یہ کہکر اب جو
آنکھ دکھائی حکیم صاحب نے پہچان لیا کہ یہ خواجہ ثالث خضران بن عمر ثانی ہنیگا کی صورت بن کر
آئے ہین غضب ہو گیا گھر لُٹ گیا مین نے بہت کچھ کہا ہی یہ دیکھکر حکیم صاحب کا دم نکل گیا جان پر بنی روح

قالب خاکی مین مثل مرغ بسمل کے تڑپنے لگی حکیم صاحب کو سکتہ ہوگیا اختلاج ہونے لگا نبض بہ تیزی چلنے لگی
انجرے اُٹھکر دماغ کو جانے لگے یہ معلوم ہوا کہ دست آئے گا خفقان کی شدت ہوئی ساری حکمت فراموش
ہوئی ضعف دماغ کی شکایت ہوئی ششدر و حیران ہو کر رہ گئے کسی امر کی تشخیص نہین ہوتی تھی کہ کیا کرون
وہ دل جو کہ مخزن ادویہ تھا وہان کوئی دوا نہ رہی سب نسخے فراموش تھے مالیخولیا کے آثار نمایان تھے حواس
مین اختلال تھا نبض مین اختلاف تھا کبھی صغیر ہوتی کبھی عظیم یہ جو نوبت حکیم صاحب کی ہوئی تو کچھ تدبیر نہ بنی کہ کیا
کرین اُسی طرف دیکھکر رہ گئے کہ خواجہ نے فوراً ایک تھوڑا اُٹھاکر حباب مارا کہ پانچون گھاٹیون سے پانچ حباب حکیم صاحب
کے مُنھ پر پڑے حکیم صاحب اس گھبرائی سے واقف نہ تھے حباب مُنھ پر تڑخ کے ٹوٹے بیہوشی نے دماغ مین جاکر
اثر کیا حکیم صاحب کو چھینک آئی بیہوش ہو کر گرے خواجہ نے اُٹھکر پہلے سب الماریون کی کتابین اُٹھاکر نذر زنبیل
کین اُس کے بعد صندوق کھول کر سب کتابین نکالین اُنکو بھی نذر زنبیل کیا اور جو کچھ وہان تھا مع قلمدان تک
سب اُٹھالیا اُسکے بعد اپنی صورت حکیم صاحب کی صورت سے مشابہ کی اپنے کپڑے اُتار کر نذر زنبیل کیے اور جو
کپڑے حکیم صاحب پہنے ہوئے تھے خود پہنے اور ایک لنگ حکیم صاحب کے باندھ دیا دماغ پر بیہوشی کی پٹی
چڑھاکر حکیم صاحب کو صندوق مین بند کیا ایک پرچہ لکھکر حکیم صاحب کے پاس رکھدیا اُسکا مضمون یہ تھا
کہ حکیم صاحب کو معلوم ہو کہ وہ ہیبنگا نہ تھا بلکہ مین تھا خضران بن عمر عیار صاحبقران خواجہ ثالث
شاہزادہ ولایت اول نبیرۂ شاہزادۂ ولایت اول فرزند عمر ثانی نسب مین نے آپ پر رحم کیا کہ آپ کو قتل
نہین کیا ورنہ آپ میرے قبضہ مین تھے اگر چاہتا تو قتل کرتا یہ خیال ہوا کہ آپ مرد ڈھنڈارا ہین دوسرے
آپ نے میرا کچھ نقصان نہین کیا ہی اور یہ خیال کیا کہ آپ مرد مسلمان ہین مین آپ کے گھر مین بھی نہین کیا
کیونکہ کسی کے ناموس پر نگاہ کرنا گناہ ہی بس آپ کو لازم ہی کہ اب آپ سمندر کے دربار مین کبھی نہ آئیے گا
اگر وہ لاکھ طلب کرے ورنہ پچھتایئے گا آیندہ آپ کو اختیار ہی مین آپ کو آگاہ کرتا ہون مین آپ کی صورت
بنکر جاتا ہون شعلہ کو دربار مین جاکر قتل کرتا ہون پھر آپ کو تحریر کرتا ہون کہ اب دربار مین نہ آئیگا ورنہ
اسکی قتل کرونگا پھر پاس اسلام نہ کرونگا آیندہ آپکو اختیار ہی یہ لکھکر اُس پرچہ کو اندر صندوق کے رکھا اور
صندوق بند کرکے قفل دیا اُسکے بعد ایک پرچہ اوپر صندوق کے لکھکر لگادیا کہ اسکے اندر حکیم صاحب ہین اِنکو
اندر سے نکال کر ہوشیار کر لینا یہ پرچہ لگاکر آواز دی کہ کیسر وہ جو شال کی اچکن ہی اور وہ مشروع کا پیجامہ اور
شالی عمامہ اور سوا سوا اشرفی مجکو دے جاؤ خواجہ یہ دریافت کرچکے تھے کہ ملازم کوئی ہی یا نہین معلوم ہوا تھا
کہ کلو نام ہی اور فنس بھی ہی کلو سے کہو کہ کپڑے پہنے کہارون کو لاکر فنس نکلوالے کہارون کو وردیان نکال کر
دو کیونکہ بادشاہ نے طلب کیا ہی مین دربار کو جاؤنگا یہ جو حکیم صاحب نے کہا بی بی خوش ہوگئین کہ خدا
نے فضل کیا کہ دربار سے طلب ہوئی اور انکو بھی خیال آگیا کہ جانے پر تیار ہوے جلدی جلدی کپڑے نکالے
کیسر سے کہا کہو اگر یہین جائین اُسنے کہا کہ حکیم صاحب کپڑے نکلے رکھے ہوے ہین تشریف لائیے کہا کہ
یہین دے جاؤ اُسنے لاکر کپڑے دیے حکیم صاحب نے کہا کہ کلو سے کہو کہ وہ جاکر دربار مین خبر کر دے کہارون
کو بھیج دے بس لونڈی نے کلو سے کہا کہ جلدی کہارون کو طلب کرو فنس نکلواؤ کیونکہ حکیم صاحب دربار
مین تشریف لے جائینگے کلو بھی خوش ہوگیا کہ آج کچھ انعام ملے گا جلدی سے کہارون کو جاکر لایا اور
کہارون نے فنس نکالی قالین لونڈی نے لاکر دیا وہ بچھایا گیا وردیان ننھی ننھی بی بی نے نکال کردین وہ لونڈی
نے دین کہارون نے پہنین پگڑیان باندھین تیار ہوے کلو نے آواز دی کہ فنس تیار ہی لونڈی نے حکیم
صاحب سے آکر کہا کہ فنس تیار ہی حکیم صاحب نے پوچھا کہ کلو گیا تو نہین کہا کہ ابھی نہین گیا اُس سے کہا کہ یہ

جا کے اشرفیان اُسکو دو اور کہو کہ قفس لے کر ادہر آئے لونڈی نے جا کر کلو کو اشرفیون کا رومال دیا کہا خبردار
احتیاط سے رکھنا کہارون نے قفس اُٹھائی ادہر لا کر لگائی حکیم صاحب کو آواز دی حکیم صاحب نے دروازہ
کھولا اوپر سے نیچے اُترے لونڈی سے کہا کہ دروازہ آ کر بند کر لے اُس نے آ کر دروازہ بند کر لیا اور جلدی سے
حکیم صاحب نے کہا کہ ذرا خبردار رہنا کوئی پکارے دروازہ نہ کھولنا بہت ہوشیاری کے ساتھ کام کرنا
آئندہ اختیار رہی کیونکہ وہ نا اعتبار شہر مین آ گیا ہی یہ لونڈی سے کہکر باہر آئے سوار ہوے کہارون نے
قفس اُٹھائی کلو کے ہاتھ مین پوٹلی اشرفیون کی ہی بغل مین چھتری ہی لوٹیا ہی خاصدان پانون کا ہی پر اسامان ہی
اسی طور سے سواری حکیم صاحب کی چلی حکیم صاحب گھڑی گھڑی پکارتے ہین کلو وہ کہتا ہی کہ حاضر ہون فرماتے ہین
چلے آؤ اشرفیون سے ذرا خبردار رہنا وہ دل مین کہتا ہی کہ یہ کیا امر ہی آج ہر مرتبہ حکیم صاحب پکارتے ہین اور
کہتے ہین اشرفیون سے خبردار رہو یہ خیال دل مین کرتا ہوا چلا آتا ہی یہان تک کہ جب سواری حکیم صاحب کی سڑک
پر پہونچی حکیم صاحب نے کلو سے کہا کہ تو جا کر دربار مین میرے آنے کی خبر کر کہ حکیم صاحب آتے ہین یہ سُنکے کلو
روانہ ہوا حکیم صاحب نے کہارون سے فرمایا کہ تم آہستہ آہستہ چلو کہ کلو خبر کر کے آ لے کلو دوڑ کر چلا بہت جلد
قریب دربار آیا بلا خوف داخل دربار ہوا کسی نے منع نہ کیا کہ حکیم صاحب کا ملازم ہی اسنے آ کر سمندر و اہل دربار
کو سلام کیا اور کہا کہ حکیم صاحب تشریف لاتے ہین مجکو خبر کے لیے روانہ کیا ہی یہ سُنکے سمندر خوش ہو گیا
عشاق کا تو خوشی سے عجب حال ہوا کلو یہ خبر دیکر دربار سے باہر آیا اب جو سمندر نے دیکھا کہ کلو ندارد
تب سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ کلو کہان گیا سب نے عرض کیا وہ یہ کہکر چلا گیا کہ حکیم صاحب تشریف
لاتے ہین سمندر نے یہ سُنکے عشاق نہ طاقی سے کہا کہ ابھی نانی امان کی حیات باقی ہی کیونکہ حکیم صاحب
آتے ہین مجکو اُنکے آنے کا یقین نہ تھا کیونکہ وہ فرما چکے تھے کہ جب تک اہل اسلام یہان ہین اور تم سے اُن سے
فیصلہ نہین ہوتا ہی مین دربار مین نہ آؤنگا نہ مجکو طلب فرمایئے گا نہ مین آؤنگا آپ کو رنج ہوگا مین نے تمھارے
خیال سے رقعہ تحریر کیا رقعہ مین مین نے خوب عجز و انکسار تحریر کیا اُنکو اُسپر خیال ہوا تشریف لاتے ہین یہان
حکیم صاحب کے آنے کی خوشی ہونے لگی کہ کلو اُدہر پہونچا اب جو حکیم صاحب نے کلو کو دیکھا کہا کہ ذرا قریب
آنا جب کلو قریب آیا حکیم صاحب نے اُسکو بغور دیکھا اور اپنی آنکھ دکھائی وہ مسکرایا حکیم صاحب نے کہارون
سے کہا کہ جلد چلو اور کلو سے کہا کہ اشرفیون سے خبردار رہنا اگر جی چاہے تو میرے پاس رکھ دو اُس نے کہا
کہ حاضر ہین آپ کا اگر جی چاہے لے لیجیے مین نے تو اس لیے اپنے پاس رکھی ہین کہ شاید آپ بھول جائین میرے
پاس ہونگی تو کوئی ہرج نہین ہی یاد دلا دونگا حکیم صاحب اُس سے باتین کرتے ہوے چلے آتے تھے
کہ کہارون نے قفس لا کر در دولت پر رکھی بسم اللہ کہکر غل ہوا کہ حکیم صاحب تشریف لائے یہ خبر جو مشہور ہوئی
سمندر نے چند سردار برائے استقبال روانہ کیے حکیم صاحب قفس سے اُتر کر چلے کلو سے کہا کہ قفس فلان مقام
پر لے کر ٹھہرنا کہارون سے دریافت لینا اُنکو مہلت دینا کہ وہ کچھ کھا پی لین سب چیزین احتیاط سے رکھنا کیونکہ
مین ابھی دربار مین ٹھہرونگا یہ کہکر چلے کلو پیچھے چلا کہارون نے قفس اُٹھا کر باہر لا کر رکھی جلوخانہ مین کہ وہ سردار آ کر پہونچے
حکیم صاحب کو سلام کیا مزاج پرسی ہوتی حکیم صاحب اُنکے ہمراہ دربار مین آئے بادشاہ کو سلام کیا سب اہل
دربار سے صاحب سلامت ہوئی عشاق نہ طاقی سے بھی صاحب سلامت ہوئی سمندر نے قبل سے
کرسی حکیم صاحب کے لیے روبرو تخت کے بچھوائی تھی حکیم صاحب سلام کر کے کرسی پر بیٹھے سمندر نے نیم قد تعظیم
کی جب حکیم صاحب نے کلو سے اشرفیان لے کر نذر دی سمندر نے اُسپر ہاتھ رکھا اور حکم دیا کہ حکیم صاحب
کے لیے خلعت اور نذرانہ لاؤ بس یہ حکم دینا تھا کہ سو سو کشتی خلعت کی اور پچاس ہزار روپیہ نقد حاضر کیا گیا اور

حکیم صاحب کے آگے رکھا گیا سمندر نے کہا کہ یہ آپ کے لیے نذرانہ ہے حکیم صاحب نے کلّو کی طرف دیکھا اور اشارہ
سے کہا کہ مین نے سب منگا ہون مین تول لیا ایک خیر تم نہو یہ کہکر کہا کہ اسکو لیجا کر قفس مین رکھو وہ سب اُٹھا
لے گیا اور قفس مین رکھا علاقفس مین کب آتا ہے کلّو نے ایک درخت کے نیچے دربار سے دور قفس رکھوا کے
کہارون سے وردیان لین وہ سب دریا پر مثمر ہاتھ دھونے گئے یہان کلّو نے وہ کشتیان اور روپیہ اور
وردیان لا کر سب ایک مقام پر دفن کر دیا اور خود اُسی مقام پر آ کر بیٹھ رہا حکیم صاحب کرسی پر بیٹھے مزاج پرسی
ہوئی اُسکے بعد حکیم صاحب نے سمندر کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ ہار کب آپ نے خرید فرمایا کیا عمدہ موتی ہین اور
کیا خوشنما بنا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ سمندر کے گلے مین ایک ہار تھا کہ جسکی قیمت دو لاکھ روپیہ تھی
اُسنے ایک تاجر سے خرید کیا تھا اُسمین کوئی موتی چھوٹا نہ تھا سب مروارید بیضہ کنجشک کے برابر تھے اور اُسمین
زمرد کی لڑیان تھین بہت عمدہ ہار تھا جب حکیم صاحب نے تعریف کی سمندر نے خوشامد کے مارے وہ
ہار اُتار کر حکیم صاحب کے نذر کیا اور کہا کہ اگر پسند ہے تو قبول فرمائیے حکیم صاحب نے ہنس کر لیلیا اب حکیم صاحب
نے فرمایا کہ آپ نے کیون طلب فرمایا ہے باوجودیکہ مین نے عرض کر دیا تھا کہ مین اُس وقت تک نہ حاضر ہونگا
جب تک یہان لشکر اسلام ہے لیکن آپ نے عہد کے خلاف مجھسے یہ فعل کرایا اگر نہ آتا تو آپ کے خلاف
ہوتا آپ ناراض ہوتے یہ کہتے جاتے ہین اور ادھر اُدھر دیکھتے جاتے ہین کہ کلّو ابھی تک روپیہ رکھکر نہین آیا
کیا بھاگ گیا کیونکہ شہدا تو ہے اپنے دلمین خیال کر رہے تھے کہ حکیم صاحب کی نظر پڑی دیکھا کہ دو چوبدار بغور مجھکو دیکھ
رہے ہین اب جو حکیم صاحب نے غور کر کے دیکھا تو پہچانا کہ ایک برق ثانی دوسرا ضرغام ثانی ہے حکیم صاحب
ہر مرتبہ سمندر کے عیار کی طرف دیکھتے ہین کچھ خوف ہے حکیم صاحب کو تو اُسی سے ہے کہ وہ عیار زبردست
و مکار معلوم ہوتا ہے ہر مرتبہ اُسکی طرف دیکھتے ہین اور رہ جاتے ہین پھر گرداب کمندزن بھی حکیم صاحب کو
دیکھتا ہے اور اپنے دل مین کہتا ہے کہ حرکتین حکیم صاحب کی آج خلاف معلوم ہوتی ہین کیا کہون مجھکو تو یہ حکیم
نہین معلوم ہوتے ہین اپنے شاگردون سے بھی یہی کہتا ہے وہ عرض کرتے ہین کہ آپ ایسا گمان کرتے ہین جب
سے لشکر اسلام آیا ہے اُسوقت سے حکیم صاحب نے آنا دربار کا ترک کر دیا اور اپنا دروازہ بند کر لیا پھر کیونکر
حکیم نہین ہین اگر حکیم صاحب نہین ہین تو کون ہین اُسنے جواب دیا کہ کوئی عیار و مکار ہے مین بادشاہ سے
عرض کرتا ہون شاگرد منع کرتے ہین کہ اول بادشاہ یقین نہ لائے گا آپ کی بات رایگان ہوگی دوسرے
اگر یقین لایا تو جس وقت دریافت کیا اور حکیم صاحب نکلے تو خرابی ہوگی اور خفت ہوگی وہ یہ سنکے خاموش
ہو جاتا ہے اور پھر جیسے جیسے خیال آتا ہے شاگردون سے کہتا ہے وہ منع کرتے ہین یہ رہ جاتا ہے اسکا تو یہ حال ہے
ادھر حکیم صاحب نے سمندر سے کہا کہ مجھکو آپ نے کس امر کے لیے طلب کیا ہے وہ ارشاد ہو تا کہ مین اپنے
کام سے فراغت کر کے اپنے مکان کو جاؤن کیونکہ مجھکو بڑا خوف ہے سمندر نے عشاق نہ طاقی کی طرف
اشارہ کر کے کہا کہ یہ جو بیٹھے ہوئے ہین بہت بڑے میرے دوست ہین بلکہ عزیز ہین یہ آپ کے نام کی شہرت سنکے
بہت دور سے آئے ہین انکی زنانی صاحبہ ایک سال سے بعارضہ بخار مبتلا ہین تمام حکما اور بیدون کا انھون نے علاج
کیا کچھ نفع نہوا دن بدن مرض مین ترقی ہوئی جہان انھون نے سنا کہ فلان مقام پر حکیم بہت اچھے ہین وہان گئے انکا
بھی علاج کیا کچھ فائدہ نہ حاصل ہوا از انجملہ ہزارون روپیہ صرف کیا مگر نوبت صحت کی نہ آئی مرض مین ترقی
ہوتی گئی اب تو یہ نوبت ہوئی ہے کہ وہ تو ہر وقت مثل مردہ صد سالہ کے پلنگ پر پڑی رہتی ہین حس و حرکت
نہین ہے عالم غشی طاری رہتا ہے جب کسی نے بہت پکارا تو آنکھ کھول کچھ کلام کیا کہ پھر غش آ گیا کھانا وغیرہ
ترک ہے ضعف بشدت ہے بخار کی یہ کثرت ہے کہ جسم سے لو نکلتی ہے ہاتھ نہین رکھا جاتا ہے مین آپ کے تشریف

لانے سے قبل اُنکے پاس گیا تھا یہ معلوم ہوا کہ گویا تنور کے قریب آیا ہاتھ جو رکھا تو نہ رکھا گیا مین نے فوراً اُٹھا لیا اگر
رہنے دیتا تو یقین تھا کہ آبلہ پڑجاتا یہ حالت مرض کی ہی جب انھون نے سنا کہ نہ طاق مین بہت بڑے
حکیم ہین یہ وہان آئے معلوم ہوا کہ اب کوئی حکیم یہان نہین ہی ہان سمندر یہ مین بہت بڑے حکیم ہین اُن کی
بہت تعریف سُنی نانی کو لے کر یہان آئے مجھ سے بیان کیا مین نے جو کچھ آپ کے اوصاف تھے بیان کیے انکو
خواہش ہوئی کہ آپ کا علاج کرین مین نے آپ کو رقعہ تحریر کیا آپ میرے فرمانے کے بموجب تشریف لائے
یہ آپ کی عنایت ہی بس اُس مریض کو دیکھکر نسخہ تحریر فرمائیے جو حال ہو وہ بھی ملاحظہ فرمائیے حکیم صاحب
نے کہا کہ وہ مریض کہان ہی سمندر نے کہا کہ وہ سامنے مسہری پر ہی خواجہ قبل مین دیکھ چکے تھے جب حکیم بلکر
آئے تھے سب حال معلوم تھا مگر انجان بن کر سب حال دریافت کیا جب سمندر نے کہا کہ وہ مسہری مین
ہی جو کہ سامنے ہی حکیم صاحب اُٹھے اُس طرف کو جاتے دیکھکر خادمون نے جلد چند کرسیان لاکر بچھا دین کہ
حکیم صاحب و سمندر و عشاق نہ طاقی و عشاق اُستاد سمندر و اشفاق وزیر سمندر جاکر اُن کرسیون
پر بیٹھے عشاق نہ طاقی نے ایک خادم کو اشارہ کیا کہ پردہ مسہری کا اُٹھاؤ اُس نے پردہ اُٹھایا پردہ جو
اُٹھا ایک غبار سا اندر سے نکلا جیسے تنور سے نکلتا ہی حکیم صاحب نے اپنا منھ پھیر لیا اور کہا کہ بہت شدت
کا بخار ہی کہ پردہ جو اُٹھا تو ایسی گرمی نکلی کہ جیسے کسی بند جگہ سے نکلتی ہی سمندر نے کہا کہ مین نے آپ سے عرض نہ
کیا تھا کہ بخار شدت ہی یہ سُنکے حکیم صاحب نے نبض پر ہاتھ رکھا فوراً اُٹھا لیا بعد تھوڑے عرصہ کے پھر ہاتھ رکھا
عرصہ تک نبض دیکھا کیے نبض دیکھکر سمندر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اسکو تپ محرقہ ہی نہ معلوم کن احمق حکما
نے علاج کیا ہی بالکل خیال نہ کیا مرض کو طول ہوگیا ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ کس حد کا بخار ہی اگر تھرمامیٹر لگایا جاے
تو کوئی ڈیڑھ سو درجہ پر پہونچے یہی ایسی ہین جو زندہ ہین دوسرا ہوتا تو تمام ہوجاتا نبض تو ملاحظہ فرمائیے کہ عظیم
ہی سراغ ہی سرعت مرتبہ تواتر پر بسبب بخار کے پہونچ گئی ہی حدت بخار سے تمام خلط جل گئے ہین جسم مین نہ
خون کا نام ہی نہ بلغم کا نہ سودے کا سوائے صفرائے زنگاری کی کثرت ہی قبل مین انکو نزلہ ہوا تھا اُسکا علاج
جو کیا گیا تو خلاف کیا گیا حکیم نے نزلہ کا خیال نہ کیا اُس وقت جو بخار تھا وہ عارضی تھا بسبب نزلہ کے تھا
اُنکی رائے نے غلطی کی نزلہ بگڑ گیا صدر پر گرا اُسکا علاج نہ ہوا دوسرے علاج ہوتے رہے وہ مرض بڑھتا گیا
نزلہ حار تھا اُسمین گرم دوا سے علاج ہوا بخار مین ترقی ہوتی گئی اُس نے اندر ہی اندر رطوبت کو جلانا شروع
کیا حکیم ایسے اندھے تھے کہ جنکو نہ معلوم ہوا کہ یہ بخار کیسا ہی وہ تپ بادی سمجھے اُسکا علاج کیا خرابی کی یہ بات
تھی کہ انکا مزاج ہمیشہ سے گرم تھا اور گرم علاج ہوا اُسنے مار ہی ڈالا دیا انکو اختلاج بھی رہتا تھا اکثر اوقات
تبخیر بھی ہوتی تھی ضعف معدے کی بھی شکایت تھی انکو کئی مرض تھے اُن سب کی کثرت ہوگئی اب ضعف
اس قدر ہی کہ نبض نہین ملتی ہی بلکہ ایک ہاتھ کی نبض تو ساقط ہی بہت مرض کی شدت ہی اگر آپ کا درمیان
نہ ہوتا تو مین کبھی نہ علاج کرتا ایسے مریض کو ہاتھ نہ لگاتا نہایت بدنامی کا سبب ہی کیونکہ انھون نے
ایسے ویسے حکیمون کا علاج کرکے مرض کو طول دیا اب تو پہلے بخار کا علاج ہوگا اُسکے بعد اور امراض کا
علاج ہوگا افسوس بڑی خرابی ہوگی کہ طاقت نہین ہی ورنہ دو دن مین بخار کو کھو دیتا اب ذرا زمانہ
ہوگا کیسی حکمت رہ گئی ہی کہ مریض کی حالت پر غور نہ کیا جو راے مین آیا علاج کرنا شروع کیا جا رہا ہے
مریض مرے چاہے جیے اب یہ طبابت ہی خیر جہان تک ہوگا مین کوئی درجہ علاج کا باقی نہ رکھونگا یہ کہکر پھر
نبض دیکھی بڑے عرصہ تک غور کیا کیے نبض دیکھکر کہا کہ ذرا ہوشیار فرمائیے کہ مین کچھ حالت دیکھون عشاق
نے ایک خادمہ سے کہا کہ نانی امان کو ہوشیار کرو اُسنے کئی مرتبہ پکارا ہوش نہ آیا تب عشاق نے

خود آواز دی کہ نانی اماں ہوشیار ہو جیے حکیم صاحب تشریف لائے ہین ذرا اُن سے کلام کیجیے اپنے مزاج کی حالت
بیان فرمایئے تاکہ وہ نسخہ تحریر کرین یہ بہت بڑے حکیم ہین کہ انکا مثل و نظیر نہین ہی جب عشاق نے کئی مرتبہ پکارا
اور شانہ پکڑ کر حرکت دی تو اُسنے آنکھ کھولی آواز نحیف کہا کہ کیون بار بار تکلیف دیتے ہو اس سے کیا حاصل مجھکو
پڑا رہنے دو اور یہ خیال کرو کہ مین مر گئی عشاق نے کہا کہ خداوند ایسا نہ کرین ذرا ہوشیار ہو جیے حکیم صاحب سے
حال بیان فرمایئے دیکھیے حکیم صاحب تشریف رکھتے ہین یہ جو عشاق نے کہا اُس نے آنکھ کھولی اپنے کو ہوشیار
کیا کہا کہ بٹھا دو عشاق اور اُس خادمہ نے پکڑ کر اُٹھایا پشت پر تکیہ لگایا وہ بیٹھی خادمہ کھڑی رہی اُس نے
سلام کیا حکیم صاحب نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا مزاج کیسا ہی کیا حالت ہی قلب کی کیا کیفیت
ہی منھ کا کیا مزہ ہی یہ سُنکے اُس نے کہا حکیم صاحب میری یہ حالت ہی کہ بخار کی شدت سے دل و جگر جلا
جاتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام جسم تنور مین پڑا ہوا ہی منھ سے شعلے نکلتے ہین ضعف کی یہ شدت ہی کہ بات نہین
کی جاتی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ آنکھین بند کیے ہوے پڑی رہون غش پر غش آتے ہین جو کوئی بات کرتا ہی
بُری معلوم ہوتی ہی پیاس کی شدت ہی زبان تالو سے لگی جاتی ہی تالو چُھٹا جاتا ہی منھ مین کانٹے پڑے ہوے
ہین تھوک نہین آتا ہی مزہ منھ کا تلخ ہی یہ جی چاہتا ہی کہ کوئی ترش چیز ہو یہ معلوم ہوتا ہی کہ منھ مین نیب
کسی نے پیس کر گھول دی ہی بھوک بالکل نہین لگتی ہی طعام کی طرف رغبت نہین ہی حکیم صاحب نے جواب
دیا معلوم ہوا یہ بتایئے کہ قبل مین آپ کو نزلہ ہوا تھا اُسنے کہا کہ ہان اختلاج بھی رہتا تھا کہا کہ ہان ضعف
معدہ بھی تھا وہ بولی ہان ہوگا حکیم صاحب بولے اچھا یہ بتایئے کہ جب آپ کھانا کھاتی ہین اُس کے بعد
آپ کو کچھ حرارت سی معلوم ہوتی تھی یہ جی چاہتا تھا کہ لیٹ رہون اُس نے کہا کہ یہ امر ضرور تھا حکیم صاحب
نزلہ تو ضرور ہوا تھا اُسکا مین نے کچھ خیال نہ کیا پہلے تو مین اس خیال مین رہی کہ نزلہ ہی وہ جاتا رہیگا جب
خفت نہ ہوئی تو علاج کرنا شروع کیا مگر مرض مین ترقی ہوئی جب تک مجکو ہوش رہا مین نے اپنی راے
سے حکیمون کا علاج کیا جب مرض کی شدت ہوئی مجھ مین کچھ حالت نہ رہی خاموش ہو رہی اب یہ علاج
کرنے لگے انھون نے بھی کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا مگر امتداد، انکی تقدیر یہ تو مجکو یقین ہوگیا ہی کہ اس مرض سے
مین نہ بچونگی ضرور تمام ہونگی یہ مرض نہین ہی بلکہ مرض الموت ہی کیونکہ اگر جانے والا مرض ہوتا تو اب تک
کچھ خفت ہوتی شدت نہ ہوتی بس مجکو تو امید قطع ہوگئی ہی کوئی امید زندگی نہین ہی اور ایک زمانہ بعید ہوا ہی
زندگی کو اُس زمانہ کی ہون کہ جب سامری و جمشید کی خدائی تھی دامہ و شمامہ میرے ساتھ کی
کھیلی ہوئی ہین وہ میرے روبرو پیدا ہوئین تھین وہ تو مرگئین مین زندہ ہی کوئی دو ہزار برس سے زیادہ عمر ہی
مگر مین ہر ایک سے یہ کہتی ہون کہ ہزار برس کی ہون وہ وہ سحر مین نے سیکھے اور ایسا کمال سحر مین بہم پہونچایا کہ ہمہ تن
جسم سحر ہوگئی میری تو سحر سے یہ نوبت ہی کہ جدھر کو نگاہ اُٹھا کر دیکھا جو امر چاہا وہ فوراً ہوگیا تمام سحر میرے قابو مین
ہین اب کوئی حد بھی زندگی کی ہی سات کے لوگ مرگئے اب بھی مین مرونگی یا نہین یہ کہہ رہی تھی کہ غش آگیا آنکھ بند
ہوگئی گر پڑی حکیم صاحب نے کہا کہ کاغذ و دوات لایئے مین نسخہ تحریر کر دون ایک نسخہ باشویہ کا ایک جوارش کا
ایک ماء اللحم کا ایک روز مرہ پینے کا یہ جو حکیم صاحب نے طلب کیا فوراً دوات دیا حاضر کیا گیا حکیم صاحب نے نسخہ
تحریر کرنا شروع کیا یہان تو حکیم صاحب کو نسخہ تحریر کرنے مین مصروف رکھا جاتا ہی اُدھر عیار سمندر نے
جو یہ دیکھا کہ یہ حکیم صاحب نہین ہین اُسکو ہر مرتبہ گمان ہوتا ہی کہ کوئی عیار رہی کیونکہ جب حکیم صاحب آتے تھے
تو یہ حرکت نہ تھی جو آج انکی حرکت ہی مین کبھی نہ مانونگا اسکو تاب نہ رہی وہ اُٹھکر شملاق کے پاس آیا آہستہ
سے کان مین کہا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہی کہ حکیم صاحب کی آج کیا حرکتین ہین یہ کبھی نہ حرکت تھی میرے

گمان میں یہ کوئی عیار ہی شملاق نے کہا کہ تیرا گمان غلط ہی کہیں ایسا ہو سکتا ہی عیار نے کہا کہ معلوم ہو جائیگا
یہ کہکر وہ اپنے مقام پر آکر بیٹھا یہان کا یہ رنگ ہی اُدھر حکیم صاحب نسخہ تحریر کر رہے ہین ان کو تو
اس حال مین چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال حکیم صاحب اصلی کا تحریر ہوتا ہی اور اُنکی حال مین قلم فرسائی کی جاتی ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ بعد جانے حکیم صاحب کے تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب کی زوجہ کو خیال آیا
کہ ذرا چل کر دیکھوں کہ یہ دن بھر اور دوپہر رات تک جو باہر بیٹھے ہوے لکھا کرتے ہین تو کیا تصنیف کرتے ہین یہ
خیال کرکے چلین چونکہ پڑھی اور لکھی تھین اس سبب سے یہ خیال ہوا اُس کمرے مین آئین یہان آکر جو دیکھا تو تمام
کمرے کو خالی پایا کسی الماری مین کتاب تہ تھی حیران ہوئین یہ کیا سبب ہی کہ سب کتابین کیا ہوئین حکیم صاحب
نے کہان رکھدین یہ خیال کیا کہ شاید صندوق مین رکھی ہونگی یہ تصور کرکے صندوقون کے پاس آئین دیکھا کہ ایک
صندوق پر ایک پرچہ لگا ہوا ہی اُسکا یہ مضمون ہی کہ اس صندوق کے اندر حکیم صاحب بند ہین اُنکو نکال
لینا یہ کام میرا ہی مین ہون خواجہ ثالث حکیم صاحب کو بیہوش کرکے بند کیا ہی یہ جو زوجہ حکیم صاحب نے
پڑھا حیران ہوئین کہ یہ کیا واقعہ ہی حکیم صاحب تو دربار مین گئے ہین یہ کیا امر ہی کہ اسپر پرچہ لگا ہی کہ حکیم صاحب
یہان اس صندوق مین بند ہین بس گھبراکر جو صندوق کو کھولا دیکھا کہ حکیم صاحب اُسمین لنگی باندھے ہوے
بیہوش پڑے ہین اپنے تن بدن کا اُنکو ہوش نہین ہی یہ حال دیکھکر اُنکی زوجہ نے اُنکو صندوق کے اندر
سے نکالا باہر بوریہ پر لٹایا اب جو دیکھا تو ایک کاغذ لپٹا ہوا پایا اُسکو اُٹھاکر پڑھا وہی مضمون بالا جو کہ مذکور
ہو چکا ہی تحریر تھا حکیم صاحب کو پانی وغیرہ چھڑک کر ہوشیار و خبردار کیا حکیم صاحب کی جو آنکھ کھلی تو اپنی عجب حالت
پائی زوجہ کو سرھانے دیکھا یہ دیکھکر ایک ہاے کا نعرہ مارا اور کہا کہ لٹ گیا وہ دربار لک لک مانا عیار
لوٹ لے گیا ایک چیز تو چھوڑی نہ ہوگی سب لے گیا ہوگا جسکا خوف تھا اور جس کے سبب سے مین خانہ نشین
ہوا تھا وہی پیش آیا مین کیا جانتا تھا کہ ہینگا کی صورت بن کر آئے گا اگر یہ معلوم ہوتا تو کبھی نہ آنے دیتا
بڑا دھوکا کھایا بڑا غضب ہوا کہ سب اسباب لے گیا ہوگا ارے مجکو بیہوش کرگیا نہ معلوم کیا غرض تھی جو یہان
آیا تھا بی بی نے کہا کہ تم کو اس صندوق مین بند کیا تھا اور پرچہ لکھکر صندوق پر لگایا اور ایک پرچہ تحریر کرکے
اندر تمھارے پہلو مین رکھ گیا حکیم صاحب نے کہا یہ بتاؤ کہ اندر گیا تھا یا نہین بی بی نے کہا کہ اندر نہین آیا بلکہ ایک
شال کی اچکن جو کہ تم نے پانسو روپیہ کی دربار مین پہن کر جانے کے لیے خریدی تھی اور مشروع کا پائجامہ جو کہ نیا
بنایا تھا اور شالی عمامہ اور سو اسو اشرفی طلب کین مین کیا جانون کہ تم ہو یا کوئی اور ہی مین نے پہلے تو کہلا بھیجا کہ
یہان آکر پہن جاؤ تو کہلا بھیجا کہ مین اندر نہ آؤنگا مین نے بھیجدیا فنس نکلوائی قالین وغیرہ بچھوایا کہارون
کو طلب کیا دروازے سے سوار بھی نہ ہوا اسی طرف سے سوار ہوا فنس اسی طرف آگئی اندر قدم نہ رکھا مین بہت
حیران ہون کہ اُسے کیسر کا کیونکر نام معلوم ہوا اور کلو کا اور یہ کیونکر معلوم ہوا کہ کہار نوکر ہین حکیم صاحب نے کہا کہ
سب مجھ سے باتون باتون مین دریافت کر چکا تھا اور جو یہ ہو کہ اچکن کیون شال کی طلب کی اور پائجامہ اور عمامہ
اور سو اسو اشرفیان یہ اُسکو معلوم تھا کہ جب حکیم صاحب دربار جاتے ہونگے تو دربار ہی کپڑے عمدہ عمدہ
پہنتے ہونگے اس خیال سے مانگے اور فنس و وردیان اس خیال سے اُسنے کہین کہ جب کہار نوکر ہین تو وردیان ضرور ہونگی
یہ امر تھا جب سب اُسکو معلوم تھا تو سب مال لے گیا ہوگا پھر کہا وہ پرچہ دیکھون کیا تحریر ہی زوجہ نے پرچہ
دیا حکیم صاحب نے پڑھا اُسکے مضمون سے آگاہ ہوے کہا سنا تم نے وہ میری صورت بن کر دربار مین

گیا ہی دربار مین موجود ہوگا بہت کچھ حاصل کیا ہوگا مجکو منع کیا ہی کہ آپ دربار مین آنے کا قصد نہ فرمائیے گا
اب کی مین نے مسلمان خیال کرکے رحم کھاکر چھوڑ دیا ہی اگر آئندہ ایسا کیا تو پھر زندہ نہ چھوڑونگا مین اسی
سبب سے اندر نہین گیا کہ برائے ناموس پر نظر نہ پڑے اے بی بی اپنے حساب جانے کو نوبت اگر سمندر شاہ
ہمکو حکم قتل دے کہ دربار مین نہ آؤ گے تو قتل کیے جاؤ گے قتل ہونا گوارا ہی مگر دربار مین جانا گوارا نہین ہی نہ معلوم
وہ عیار کس ذلت سے پیش آئے کونسی حرکت کرے اب کی تو اُسنے رحم کیا کہ زندہ چھوڑا دوبارہ پھر در قتل
کرے گا اُسکے نطفے مین فرق ہی اور یقیناً وہ نطفہ حرام ہی جو اُسکے منع کرنے پر دربار مین جائے فاقہ کرکے مرجانا
بہتر ہی مگر دربار مین جانا اچھا نہین یہ کہکر کہا کہ ذرا دیکھو کتابین ہین یا وہ بھی لے گئے بی بی نے کہا کہ سب
الماریان خالی ہین سب صندوق کھلے ہوے پڑے ہین مین اس خیال سے آئی تھی کہ چلکر دیکھون کہ تم کون کتاب
تحریر کر رہے ہو مین نے یہان آکر کچھ نہ پایا بالکل یہ خالی تھا مین حیران ہون کہ یہ کیا امر ہی خیال کیا کہ شاید
صندوق مین رکھی ہونگی صندوق تلاش کرنے لگی کوئی صندوق ایسا نہ تھا جو مین نے نہ دیکھا ہو سب
خالی تھے جب اس صندوق کے پاس پہونچی تو یہ پرچہ اُسپر لگا ہوا پایا اُسکو پڑھا صندوق کھولا تم کو نکالا
ہوشیار کیا دوسرا پرچہ تمہارے پاس لکھا ہوا رکھا تھا اُسکو پڑھا یہ واقعہ سُنتے ہی حکیم صاحب نے اُٹھنا
سر پیٹ لیا اور کہا کہ افسوس مین تباہ ہو گیا میری ایک ایک کتاب اُنہین دو دو تین تین برس کی تھی مین تو
لُٹ گیا میرے ہاتھ پانون کٹ گئے مین تباہ ہو گیا کیا کرون کیا نہ کرون یہ کیا بلا مجھپر نازل ہوئی نہ کوہ مصیبت
ٹوٹا یہ کہکر حکیم صاحب نے حکم دیا کہ اب دروازہ نہ کھلے کوئی آکر پکارے جواب نہ دیا جائے چاہے ہمین
بادشاہ خود ہو یہ حکم دے کر بی بی سے کہا دیکھا تم نے مین تم سے کہتا نہ تھا کہ وہ جس صورت پر چاہے تیار ہو جائے
وہ ہیلنگا کی شکل بن کر آیا اپنا کام کر لے گیا بی بی نے کہا کہ تم بڑے عاقل تھے دانستہ تم نے پہچان بھی
نہ لیا حکیم صاحب نے جواب دیا کہ میری تو کیا اصل ہی اگر ہیلنگا کی مادر مہربان بھی ہوتی تو نہ پہچان سکتی اُسکی
بھی مجال نہ تھی کہ پہچان لیتی یا اب میری صورت پر تیار ہو کر دربار مین گئے ہین بھلا کوئی پہچان تو لے اگر
میری والدہ بھی قبر سے اُٹھ کر آئین تو نہ پہچان سکین دوسرون کی کیا اصل و حقیقت ہی میری تو یہ طاقت
نہ تھی کہ پہچان سکتا وہ ایسا ہی زبردست عیار ہی خدا اُسکی عیاری سے بچائے یہ جو حکیم صاحب نے کہا
زوجہ نے جواب دیا کہ ایسے شخص سے تو خوف کرنا لازم ہی بلکہ بہت ضرور ہی یہ جو زوجہ نے کہی کہا حکیم صاحب
نے جواب دیا کہ اسی خوف سے تو مینے گوشہ نشینی اختیار کی تھی اسی خوف سے درس و تدریس علاج وغیرہ
موقوف کیا بادشاہ سے کہا کہ مجکو نہ طلب فرمائیے گا جب تک لشکر اسلام یہان موجود ہی ورنہ پچھتائیے گا
کف افسوس ملیے گا اُنھون نے نہ مانا میرے کہنے پر عمل نہ کیا کوئی مریض یا مریضہ دور سے آیا ہی بادشاہ کا عزیز ہی
میرا نام سُنکے آیا ہی بادشاہ نے رقعہ لکھکر مجکو طلب کیا اپنے خاص چوبدار کے ہاتھ روانہ کیا سو اُسے ابھی
ہیلنگا کے کوئی اور میرا مکان نہین جانتا تھا یہی اکثر تنخواہ لے کر آتا ہی یا جب جو پیام بادشاہ نے دیا اُسکو لیکر
آیا ہی اُسی کے ہاتھ روانہ کیا معلوم ہوتا ہی کہ مرشد کامل دربار مین موجود تھے اس حال سے آگاہ ہوئے کہ
کس تدبیر سے ہیلنگا سے رقعہ لیا اُسکو بیہوش کرکے کسی مقام پر ڈال دیا اُس سے تقریر کرکے میرے
مکان کا پتہ نشان پوچھ لیا جیسے مجھسے سب گھر کا حال دریافت کر لیا اُسکو قتل کرکے اُسکی صورت پر تیار ہوکر آیا
اپنا کام کیا اب دربار مین ہونگے اُس مریض کی مفت جان گئی اُسکو ضرور قتل کیا ہوگا جو کچھ نذرانہ ملا ہوگا
سب لے لیا ہوگا زوجہ نے کہا کہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب تمہارا کیا قصد ہی دربار مین جاؤگے یا نہین اُس
بیچارے مریض کی جان بچاؤگے یا نہین حکیم صاحب نے برہم ہوکر جواب دیا کہ کیا مجکو اپنی جان دوبھر کی

یا مین اپنی زندگی سے بیزار ہون یا تم میرا مرنا چاہتی ہو جو ایسی تقریر کرتی ہو جب اپنی ایسی تیسی مین جو مریض اور بادشاہ
اور اُسکا دربار الہی ای اب زندم جہان زندم آب مردم جہان مردم یہ خیال کرنا کہ مین مرنے سے خوف کرتا ہون بلکہ
موت کو ہر وقت یاد کرتا ہون صرف اس امر کا خیال ہی کہ جب تک زندہ رہونگا تو یہ تو ہوگا کہ عبادت خدا
کرونگا عقبی تو درست ہوگی مر گیا تو کیا حاصل ہوا صرف میرا یہ خیال ہی کہ میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہین ہی
کہ جسکے سبب سے مجکو یہ امید ہو کہ میرے گناہ صغیرہ وکبیرہ سب عفو کر دیے جاینگے ہان اگر کچھ دنون زندہ
رہا تو پھر امید ہوگی کہ گناہ عفو ہونگے کچھ عذاب مین تخفیف ہو جائے گی بس اب مین گوشہ مین بیٹھکر عبادت
کرونگا مین نے دنیا کو بالکل ترک کیا کسی سے نہ ملونگا دربار کیا ہی اور بادشاہ کیا چیز ہی اُس بادشاہ حقیقی کی بندگی
کرتا ہون جس نے سمندر ایسے ہزارون بادشاہ پیدا کیے اور ایک دم مین مٹا دیے جس نے زمین و
آسمان کو خلق کیا جس کے حکم مین سب زمانہ ہی جو کہ دنیا کا مالک اور خدا ہی اُسکی بندگی سے بہت کچھ نفع ہی اور
ایسے بادشاہ کی اطاعت کرنے سے کیا حاصل ہی کیونکہ یہ تو بادشاہ دنیا کے ہین یہ جو کچھ دے گا اس خیال سے دیگا
کہ میرا نام ہو خدمت سے کر دے گا بڑا احسان کرے گا اور اب مین جسکی عبادت کرتا ہون وہ دونون جہان کا بادشاہ
ہی وہ جسکو دیتا ہی ایسا دیتا ہی کہ پھر اُسکو ضرورت نہین رہتی کہ کچھ مانگے وہ ایسا دیتا ہی کہ تمام زندگی گذر جاتی ہی
اُسکو اسکی ضرورت نہین ہی کہ کسی طمع سے دے خوشامد کرو یا خدمت کرو وہ جسکو دیتا ہی بلا خدمت دیتا ہی وہ
بڑا رزاق ہی اپنے بندون کو رزق عطا فرماتا ہی وہ بڑا رازق ہی چاہے اُسکی عبادت کی جاے چاہے نہ عبادت
کی جاے اُس نے جو مقرر کیا ہی وہ ضرور دے گا وہ مثل اہل دنیا کے نہین ہی کہ جہان اُنکی خدمت نہ کی یا کوئی
خطا ہوئی موقوف کر دیا مین ایسے کی کیون نہ بندگی کرون کہ جو بہر طور دیجاے خدمت کرو چاہے نہ کرو جو اُسنے
مقرر کر دیا ہی ملے گا مین اُس مالک کی کیون نہ بندگی کرون کہ جو دشمن اور دوست کو برابر نگاہ سے دیکھتا ہی
اہل دنیا کی خدمت کرنے سے سواے ذلت کے کچھ نہین حاصل ہوتا ہی بمصداق اس شعر کے کہ جو شان مین
خدا کے ہین سعدی کہتے کہ از خزانہ غیب گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ
با دشمنان نظر داری + وہ بڑا کریم ہی رحیم ہی یہ اُسی کی عنایت اور پرورش تھی کہ اُس نے سمندر شاہ
کو جو کہ کافر ہی میرے اوپر مہربان کیا میرا یہ مرتبہ تھا کہ وہ میرے اوپر مہربان ہوتا یہ سب اُسکی مہربانی ہی وہ
اپنے بندے کی پرورش کی کوئی صورت ضرور نکالتا ہی جسکے ساتھ جو رزق مقرر کیا ہی دیتا ہی یہ اُسکی ادنیٰ سی
پرورش ہی کہ جب تک میرا رزق سمندر کے خزانہ مین مقرر ہی مین جوتے مار مار کر لونگا اور وہ دے گا
جب اُسکے خزانہ سے اُٹھ جائے گا تو مین لاکھ خوشامد کرونگا وہ نہ دے گا بلکہ دوسرے کے ہاتھ مقرر
کرے گا اُس سے ملے گا اسکا مجکو تو کوئی خوف نہین ہی کہ رزق نہ ملے گا جب تک کہ زندگی ہی ضرور ملے گا
کیا خوف ہی وہ سب کا روزی دینے والا ہی وہ سب کا رازق ہی اُسی کی شان مین یہ شعر ہی سنا خدا ہے
راست مسلم بزرگواری و حلم + کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد + زوجہ نے جواب دیا کہ تم کو اختیار ہی مین
کوئی تم کو مجبور نہین کرتی ہون بلکہ میرا یہ مطلب تھا کہ تم دربار مین جاتے اُس مریض کی جان بچتی تمہارا
نام ہوتا ذرا وہ بھی تو زرک پاتا حکیم صاحب نے جواب دیا کہ اول تو رات کو نہ مین زندہ ہوتا نہ تم دونون
کا خاتمہ ہوتا گھر بھر کا مال اُنکے قبضہ مین ہوتا اگر مین دربار مین جاؤن اور وہ مریض مر چکا ہوگا کیا اُنھون
نے باقی رکھا ہوگا خاتمہ ہی کر دیا ہوگا فرض کرو کہ زندہ بھی ہوگا تو ایسے کافرون کا مرنا میرے نزدیک بہتر
ہی جو کہ اہل اسلام کے دشمن ہون زوجہ حکیم سُنکے یہ کہنے لگی کہ تم کو اختیار ہی مین یہ نہین چاہتی کہ تمہاری
جان پر بنے یا تم تباہ ہو یہ کہکر زنانہ مکان کے چلی آئین حکیم صاحب یہان عبادت خدا مین مصروف ہوے

عبادت خدا کرنے لگے انکو تو اسی حالت مین رکھا جاتا ہے

اب پھر حال دربار سمندر مین قلم فرسائی کی جاتی ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قلم وغیرہ حکیم صاحب کے پاس آیا حکیم صاحب نے ایک نسخہ پاشوئے کا تحریر کیا
برگ سعد تراشہ خیار سبوس گندم نمک لاہوری درآب جوشانیدہ پاشویہ نمایند یہ تحریر کرکے ایک نسخہ ماء اللحم کا
تحریر کیا وہ یہ ہی گوشت مرغ گوشت بزنر گوشت تدرو گوشت آہو گوشت شتر گوشت دراج گوشت تیہو گوشت
باز گوشت افعی سیاہ گوشت ماہی گوشت سنگ پشت گوشت مگر گوشت کرگس گوشت عقرب گوشت تیتر گوشت
مورچہ گوشت زنبور گوشت خوک صحرائی گوشت پلنگ گوشت شیر نر گوشت اسپ ختلی گوشت موش سیاہ ہمہ را
یخنی کردہ در ادویہ انداختہ ماء اللحم کشند ادویہ اب انارین آب سیب آب اناناس آب بہی اب زرنگترہ آب آملہ
آب کولہ آب امرود آب ناشپاتی آب مہتابی آب چکوترا آب انگور آب تربز آب پیٹھا آب خیار آب کدو آب
پالک آب کاسنی آب برگ کاہو آب برگ عنب الثعلب بنفشہ خطمی سپستان خبازی اسی طور سے بہت سی
ادویہ تحریر کین کہان تک تحریر کیا جاے ایک نسخہ جوارش کا تھا کہ جسمین مروارید ناسفتہ یاقوت سرخ مرجان
سبز زہر مہرہ جواہر مہرہ وغیرہ تھا یہ نسخہ تحریر کرکے کہا کہ یہ یہان نہین تیار ہو سکتے ہین اگر اسکی قیمت
مل جاے تو مین تیار کرکے روانہ کر دون یا دوائیان مل جائین اگر کچھ خیال نہو سمندر نے جواب دیا کہ دراصل
جس طور سے آپ درست فرمائین گے اور تیار کرینگے دوسرا نہین کر سکتا ہی آپ اپنے مکان پر تیار کرکے روانہ
فرمائیے گا یہان اسکا انتظام کسی سے نہ ہو گا بلکہ یہ نسخہ خراب ہو گا روپیہ بیکار برباد ہو گا جو قیمت فرمائیے
وہ دیجاے حکیم صاحب نے فرمایا کہ تین ہزار روپیہ مرحمت ہو جو کم ہو گا پھر طلب کر لونگا سمندر نے کہا
اچھا اور اسی وقت تین ہزار روپیہ منگا کر حکیم صاحب کو دیا حکیم صاحب نے وہ روپیہ لیکر کلو کو دیا کہ اسکو بھی
لے جا کر قفس مین رکھو مین مکان پر چل کر اسکی دوائین منگا لونگا یہ سنکے کلو وہ روپیہ لیکر چلا گیا احتیاط
سے رکھ آیا اب حکیم صاحب نے بادشاہ سے فرمایا کہ یہ دونون نسخہ تو بعد کو استعمال ہونگے جب کہ بخار دور
ہو جائیگا یہ تو قوت کے لیے ہین اگر انکا استعمال پورے طور سے ہو گیا تو یہ پھر سے جوان ہو جائینگے ہان اب
جس دوا سے بخار کم ہو گا وہ یہ ہی کہ ایک آدھ پاؤ موتی منگائیے اور اسی قدر مرجان سرخ اور اسی قدر
یشب سبز اور زہر مہرہ خطائی اور دیگر اجزا جو کہ نسخہ مین تحریر ہین اور ایک کھرل سنگ سماق کا طلب فرمائیے عود غرقی
مشک وعنبر زعفران خالص تا کہ مین اپنے ہاتھ سے پہلا نسخہ درست کرکے پلاؤن اور آپ کے سامنے تیار کرون
تا کہ آپ کو بھی معلوم ہو جاے پس فوراً بموجب حکم دواخانہ سے کل دوائین لا کر حاضر کی گئین مشک وعنبر عود
غرقی زعفران خالص مروارید وغیرہ حاضر کی گئین اور کھرل بھی سنگ سماق کی حاضر کی بس حکیم صاحب نے چالاکی کرکے
سب جواہر غائب کر لیا اسی طور سے مشک وعنبر عود زعفران اسکے عوض مین نہی ہر کی چیزین موجود کین مو
تی سنکھیا کے بنے ہوے تھے مرجان بھی اسی کا تھا یاقوت سنکھیا سے گلابی کا بنا ہوا تھا ہرتال طبقی
گوگرد احمر سیاہ دھتورے کے بیج اور اسی قسم سے زہر کف مار وغیرہ نکالا ہر سنکھیا آدھ پاؤ ویسے ہی
تھی اور ہرتال طبقی پاؤ بھر گندھک پاؤ بھر دھتورے کے بیج پاؤ بھر کف مار آدھ پاؤ ان سب کو کھرل مین ڈال کر
خود حکیم صاحب نے کھرل کرنا شروع کیا وہ ادویہ جو کہ جوش ہو رہی تھین انکے پانی مین بھی بیہوشی ملا دی یہ
وہ چیزین ہین کہ ادھر حلق سے اترین ادھر دل وجگر کو پاش پاش کر دیا دم بھر مین انسان تڑپ کر مر گیا اگرچہ
کیسا ہی سخت جان ہو بلکہ مار سیاہ کو کہ جسکے دم سے آدمی بہ جاتے اسکو دیا جاے وہ بھی سر نہ اٹھا سکے

باوصفیکہ خود زہر رکھتا ہی جب یہ سب دوا تیار ہو چکی اُس وقت حکیم صاحب نے ایک بڑا پیالہ طلب کیا
اُسمین وہ دوا لی اور کہا کہ ہوشیار فرمایئے مین اپنے ہاتھ سے پلا دون عشاق نہ طاقی نے کہا کہ مین ہوشیار
کرتا ہون آپ مجکو یہ پیالہ عنایت فرمائیے مین پلا دونگا حکیم صاحب نے کہا کہ ہوشیار تو کیجیے راوی بیان
کرتا ہی کہ جب حکیم صاحب نے الماس طلب کیا تھا تو سمندر نے کہا تھا کہ الماس تو جگر کو پاش پاش کرتا ہی
اگر ایک رتی بھر ہو نہ کہ آدھ پاو حکیم صاحب نے اسکے جواب مین فرمایا تھا کہ تم کو کیا معلوم میرے پاس اسکا علاج
موجود ہی کیا کوئی مین ایسا نادان ہون کوئی مین نے گھاس نہین کھودی ہی حکمت پڑھی ہی جب بادشاہ کو یون
جواب دیا تو پھر کسکی طاقت تھی جو کچھ کہتا سب خاموش بیٹھے رہے کہ عشاق نے شعلہ کو آواز دی کہ نانی امان
بیدار ہو جیے دوا نوش فرمایئے کیونکہ حکیم صاحب نے خود اپنے ہاتھ سے تیار فرمائی ہی دیکھیے وہ پیالہ لیے
ہوے بیٹھے ہین اُنکو بڑی زحمت ہوئی جب اس طور سے کئی مرتبہ کہا تو اُس نے آنکھ کھولی اپنے کو ہوشیار
کیا کہا کہ بیٹھا دو اُٹھا کر بٹھایا اُس نے حکیم صاحب کیطرف دیکھکر کہا کہ آپ کو بڑی زحمت و تکلیف ہوئی حکیم صاحب
نے کہا کہ کچھ زحمت نہین ہی تم یہ دوا پی لو یہ سُنکے اُس نے اپنے ہاتھ مین پیالہ لیا گو طاقت اُسکو نہ تھی
عشاق نے ہاتھ لگا لیا جب پیالہ ہاتھ مین اُس کے پہونچا اُس نے حکیم صاحب کی طرف منھ کر کے کہا
کہ اے حکیم صاحب مین وہ ساحرہ ہون کہ میرے سامنے سامری و جمشید کی دونون خدائیان برباد ہوئین
دمامہ وشمامہ میرے ساتھ کی کھیلی ہوئی ہین وہ وہ سحر مین نے کیے ہین کہ جنکا مثل و نظیر نہین ہی ہر سحر میرے
قابو مین تھا بلکہ مجھ سے تو ہر چیز بات کرتی تھی زمین کی مٹی درخت کے برگ و ثمر سنگ ریزے وغیرہ جہان مین نے
اُن سے سوال کیا انھون نے جواب دیا اپنی خاصیت نام ماہیت جو اثر رکھتی ہو سب بتا دیا گو اس وقت مجھ
مین بسبب بخار کے حالت نہین ہی مگر تب بھی وہی قدرت ہی اگر چاہون تو ایک پل مین تمام عالم تباہ ہو خاک
سیاہ ہو یہ بارگاہ خون سے رنگین ہو ہزارون برقین چمک کر گرین اولہ برسین سنگ باری ہو اس وقت تک
یہ قدرت ہی گو کوئی حالت نہین ہی یہ چھوٹا سا کرشمہ ہی ملاحظہ فرمایئے کہ آپ نے دوا بنا کر دی ہی اور سب
اجزا ملے ہوے ہین بلکہ سائیدہ ہین مگر ہر ایک مجکو اپنے نام سے اور اثر سے آگاہ کریگا یہ کہکر پیالہ کی طرف
دیکھکر کہا کہ جلد بتاؤ تم مین کون کون اجزا ہین اور اُنکا کیا اثر ہی اور کیا تاثیر کرتی ہی یہ جو اُس نے کہا دوا نے
ایک مرتبہ جوش مارا ابھی تک حکیم صاحب خاموش بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہین مگر اس سبب سے وہ کچھ ہوشیار
ہوے ہین کہ اُس نے دوا سے سوال کیا ہی یہ بھی درست ہو بیٹھے پیالہ کے اندر سے صدا آئی کہ ہم مین کف مار
ہی جسکا یہ اثر ہی کہ انسان کو ایک دم مین بہا کر پانی کر دیتا ہی دھتورا ہی جو قتل کرتا ہی سنکھیا گلابی سیاہ
سفید ہی جو جا کر قلب و جگر کو پاش پاش کر دیتا ہی ہڑتال ہی گندھک ہی ان سب کا اثر مار ڈالنا اور جگر کو
ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہی اگر آپ نوش فرمایئے گا تو دم بھر مین آپ کا خاتمہ ہو جائے گا اے ملکہ یہ حکیم صاحب
نہین ہین بلکہ یہ خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام ہین انھون نے بھگا کو بیہوش کر کے قتل کیا اُسکی صورت
بن کر حکیم صاحب کے پاس گئے اُنکو بیہوش کر کے صندوق مین بند کیا اُنکی صورت بن کر یہان آئے آپ کے
قتل کی تدبیر کی یہ جو اُس نے سُنا اور دوا کی طرف دیکھا ایک مرتبہ ایک شعلہ پیدا ہوا وہ پیالہ مین آ کر گرا وہ دوا
شعلہ بن کر طرف آسمان کے چلی گئی دوا کو اڑا کر طرف حکیم صاحب کے پلٹی اور پکارتی کہ کیون دزد باریک
تو نے مجکو قتل کیا تھا میرا کام تمام کیا تھا نہ مجھ ایسی ساحرہ ہوتی نہ جان بچتی نہ مین دوا سے سوال کرتی نہ یہ
اپنا اثر و خاصیت بیان کرتی نہ مین واقف ہوتی تو نے تو اپنا کام تمام کر لیا تھا ابھی میری زندگی تھی کہ بچ گئی یہ کہا
اور قصد کیا کہ سحر سے اسکو گرفتار کر لون ملکہ نے یہ بھی کہا کہ اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی تیری قضا

تجکو یہان لائی تھی کہ تو حکیم صاحب بن کر میرے علاج کے لیے آیا تھا بڑا مکار ہی خوب عیاری کی تجکو اسکی خبر
نہ تھی کہ یہ بڑی ساحرہ زبردست ہی ورنہ تو کبھی عیاری نہ کرتا خواجہ نے جو دیکھا کہ وہ شعلہ بن کر اڑی اور یہ
میری طرف متوجہ ہوئی ہی اور قصد سحر کرنے کا کیا ہی خواجہ نے کرسی پر سے جست کی اور نعرہ کیا منم خواجہ
ثالث پسر عمر ثانی خضران بن عمر عیار صاحبقران ریش تراشیدہ کافران سر برندہ جادوگران ابا عیاران
عیار پیک طراز خنجر گذار یہ نعرہ کرکے بالاے ہوا قائم ہوے اور آواز دی کہ او لکاتہ تو دراصل ساحرہ زبردست
بڑی مکارہ ہی مجکو یہ حال معلوم نہ تھا کہ تیری اس حالت مین یہ حالت ہی کہ تو ہمہ تن سحر ہی تجھسے ہر ایک چیز زور
سحر کلام کرتی ہی تو مین دوسری تدبیر کرتا مین تو تیرا کام تمام کر چکا تھا اگر ایک قطرہ بھی تیرے حلق کے نیچے اتر جاتا
تو تیرا کام تمام تھا مگر بڑی سخت جان ہی کہ بچ گئی اب میرے ہاتھ سے تو بچ کر کہان جائے گی اگر یہان آئی ہی تو
ضرور مین تجکو قتل کرونگا زندہ رہنا تیرا دشوار ہی کہ تو آفت کی پرکالہ ہی اگر زندہ رہی تو آفت برپا کرے گی بندگان
خدا کو اذیت دے گی اس حالت مین تو یہ طاقت و قوت ہی اور سحر کی یہ حالت ہی خیر دیکھا جائے گا اور تو مجکو
کیا قتل کرے گی مین اسی وقت اپنا کام کر چکا تھا بڑے بڑے ساحر موجود تھے کسی نے نہ پہچانا کہ مین حکیم صاحب
ہون یا عیار ہون یہ میری کم نصیبی تھی کہ تو نے دوا سے سوال کیا اگر یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی تجکو نہ ہوشیار
کرتا اسی طور سے حالت بیہوشی مین پلوا دیتا کہ تو مر جاتی خبر نہ ہوتی اے سمندر ذرا ہوشیار رہنا مین خبردار کیے
جاتا ہون تم کو بھی اور اس لکاتہ کو بھی اور اے عشاق دمساق تو بھی اپنی نانی سے خبردار رہنا مین ضرور آکر تجکو
اور اسکو دونون کو قتل کرونگا اور جاکر حکیم صاحب کی خبر لو مین انکو صندوق مین بند کر آیا ہون کہین انکا نہ
کام تمام ہو یہ کہکر گلیم اوڑھ کر غائب ہوے غل مچگیا کپنا پکڑنا جانے نہ دینا خواجہ کو لوگ ادھر ادھر دوڑنے لگے فوراً
حکم درگہ سالار کو ملا کہ کوئی باہر نہ جانے پائے دروازے پر روک ٹوک ہونے لگی آپ نے فوراً اپنی صورت بدلی اور
چوبدارون مین شامل ہو کر کھڑے ہوے ادھر وہ لکاتہ یہ کہکر گری کہ واہ سمندر تم نے خوب میرا علاج کیا تھا
مجکو تم سے یہ امید نہ تھی کہ تم میرے ساتھ یہ حرکت کروگے اگر مین نہ ہوشیار ہوتی تو میرا کام تمام تھا یہ کہکر بیہوش
ہو کر گر پڑی اب ادھر ہر طرف لوگ دوڑ رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ ابھی اس مقام پر تھا کوئی کہتا ہی ابھی دربار مین
سے نکلا نہین یہین موجود ہی آپ بھی چوبدارون مین کھڑے ہوے دیکھا کیے کہ لوگ تلاش کر رہے ہین کہ شملاق
نے سمندر سے پھر کر کہا کہ آپ اوراق سامری مین دیکھیے تا کہ معلوم ہو یہ جو شملاق نے کہا کہ اوراق جمشیدی
مین یا سامری نامہ مین بلاحظہ فرمائیے پس سمندر نے دیکھا اوراق مین یہ نکلا کہ خواجہ چوبدارون مین کھڑے ہوے
ہین ادھر سمندر نے دیکھا ادھر خواجہ نے جو دیکھا کہ سمندر اوراق مین شملاق کے کہنے سے دیکھ رہا ہی
یہ اپنی صورت بدل کر دوسری طرف خادمون کے مجمع مین جا کھڑے ہوے ادھر یہ جو سمندر کو معلوم ہوا کہ چوبدارون
مین ہین فوراً سحر کیا کہ ہر ایک چوبدار کے پانون تا بزانو زمین مین گڑ گئے بلکہ زمین نے پکڑ لیے یہ واقعہ دیکھکر ہر ایک
پریشان ہوا چلانے لگا کہ ہم نے خطا ہین ہماری خطا کو معاف فرمائیے سمندر نے کہا کہ تم مین خواجہ ہی عیار لشکر
اسلام کا انھون نے عرض کیا کہ ہم مین کوئی نہین ہی ہم سب آپ کے قدیم خادم ہین اب سمندر نے ہر ایک کا
نام دریافت کیا انھون نے اپنی سات پشت کے نام بتلائے سمندر نے چھوڑ دیا سحر اتار لیا وہ جو دونون عیار
برق ثانی و ضرغام ثانی تھے وہ جب یہ امر ظاہر ہوا تھا کہ یہ حکیم صاحب نہین ہین بلکہ خواجہ ہین وہ دونون
وہان سے نکل کر چلے گئے وہ باہر دربار کے کھڑے ہوے تھے غل ہوا کہ خواجہ چوبدارون مین تھے گرفتار ہوے بادشاہ
نے اوراق جمشیدی کو جو دیکھا تو اسمین نکلا کہ خواجہ چوبدار بنے ہوے کھڑے ہین بادشاہ نے سب چوبدارون
کو اسیر کر لیا کہ معلوم ہو جائے کون خواجہ ہین سب سے دریافت کر رہے ہین اب ضرور گرفتار ہونگے یہ جو انھون نے

سُنا اپنے دل مین کہنے لگے کہ بڑا غضب ہوا کہ خواجہ اسیر ہوے اگر ہم بھی ہوتے تو ضرور اسیر ہوتے کاش
ہم بھی اندر ہوتے تو ضرور خواجہ کے ہمراہ اسیر ہوتے اس سے بہتر ہوا کہ ہم پہلے باہر چلے آئے اب یہ تو کوئی نہ
کہے گا کہ استاد کو گرفتار کرا کے خود چلے آئے اپنی جان بچالی یہ دونون اپنے دل مین یہ خیال کر رہے تھے
یہ سُنا کہ آن چوبدارون مین نہین نکلے نہ معلوم کیا ہوے یہ جو سُنا تو انکو اطمینان ہوا ادھر سمندر نے پھر
اوراق دیکھا تو نکلا کہ خدمت گارون مین کھڑے ہوے ہین ادھر خواجہ نے دیکھا کہ سمندر نے اوراق دیکھ کر
طرف خدمتگارون کے دیکھا اُسنے ضرور دریافت کر لیا ہے بس خواجہ نے اُسی مقام پر سے جست کی سر
سمندر پر آئے ایک دھپ لگا کر تاج لیا شملاق کے سر پر سے مندیل وزارت لی عشاق نہ طاقی کے
ایک لات ماری کہ وہ مُنہ کے بل کرسی پر سے گرا اور چند اہل دربار کو ذلیل کر کے صحن دربار مین آ گئے اور
زمین پر اُتر کر نعرہ کیا یہ چالاکی دیکھ کر عیار سمندر دوڑا اپنی کرسی پر سے اُٹھکر خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ میری طرف چلا
جست کر کے بالاے سقف آ گئے اور جست و خیز کرتے ہوے چلے یہ بھی چلا جست کر کے سقف پر آیا جلو خانہ
مین کود پڑے اور بارگاہ پر آئے درگہ سالار نے روکا انھون نے ایک طمانچہ اُسکو مارا کہ یہ بیہوش ہو کر
گرا یہ جست کر کے باہر آ گئے اور بھاگے اب تو غل و شور ہو گیا کہ خواجہ جاتے ہین لینا پکڑنا جانے نہ دینا
اتنے عرصہ مین وہ عیار بھی باہر آیا جو لوگ وہان موجود تھے اُن سے دریافت کیا کہ کدھر گئے ہین دیکھا کہ
درگہ سالار بیہوش پڑا ہے دریافت کیا کہ اسکو کیا ہوا انھون نے عرض کیا کہ ایک آدمی دربار سے نکلا تھا تو
درگہ سالار نے منع کیا کہ حکم باہر جانے کا نہین ہے اُسنے یہ سُنکے ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ یہ بیہوش
ہو کر گرے وہ جست کر کے نکل گیا عیار نے کہا کہ یہی تو مین تم سے پوچھتا تھا کہ کدھر گئے ہین تم نے یہ جواب
دیا یہ سُنکے انھون نے کہا کہ سامنے گیا ہے یہ عیار بھی اُسی طرف چلا جب برق ثانی و ضرغام ثانی نے
دیکھا کہ استاد نکل گئے یہ دونون بھی وہان سے چل کھڑے ہوے ایک مقام پر پہونچکر ایک ساحر کی صورت
بنے کھڑے ہوے تھے کہ وہ عیار جست و خیز کرتا چلا آتا تھا کہ انکے قریب پہونچا دریافت کیا کہ کیون
بھئی ادھر سے کوئی بھاگا ہوا گیا ہے اُس نے کہا کہ ہان ایک آدمی بہت زور و تیزی سے بھاگا ہوا گیا ہے
بلکہ میرے دھکا بھی لگا کہ مین گر پڑا مین اُٹھکر اُس کے عقب مین چلا وہ ایسا بھاگا کہ پھر نظر نہ آیا مین مجبور
ہو کر رہ گیا یہ سُنکے وہ عیار بھی اُسی طرف کو چلا یہ بھی اُسنے کہا تھا کہ وہ کچھ دور نہ گیا ہوگا مین اُس کے
عقب مین ضرور جاتا مگر میرے چوٹ بہت لگی تھی اس سبب سے زیادہ نہ دوڑ سکا آگے بڑھکر موڑ ہی
وہ اُدھر جا کر غائب ہو گیا یہ سُنکر وہ عیار اُسی طرف کو چلا جب وہ چلا گیا یہ اپنی صورت بدل کر اور
گرداب کی صورت تبدیل کر کے طرف دربار کے یہ کہتے ہوے چلے کہ کس قدر یہ عیار چالاک ہے کہ باہر
آتے ہی غائب ہو گیا بڑی دور تک اُسکے عقب مین گیا کہین پتہ نہ ملا مجبور واپس پھر آیا مین بہت
تھک بھی گیا خیر میرے ہاتھ سے جائے گا کہان یہ کہتے ہوے دربار مین آئے یہان لوگون نے
درگہ سالار کو ہوشیار کیا تھا وہ اپنے مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ گرداب پہونچا اُسنے سلام کیا گرداب نے
درگہ سالار سے پوچھا تو نے جس کو منع کیا تھا کہ باہر نہ جاے اُسنے طمانچہ مارا کہ تم بیہوش ہو کر
گرے تھے اسکا کیا سبب تھا اُس نے کہا کہ میرے منہ پر جو طمانچہ مارا اب مجھے معلوم ہوا کہ میرے منہ
پر کوئی چیز پڑی کہ مین چرخ کھا کر زمین پر گرا بیہوش ہو گیا پھر مجکو خبر نہ ہوئی کہ وہ کدھر گیا خواجہ یہ
کہتے ہوے اندر دربار کے آئے سمندر نے اپنے تئین درست کیا دوسرا تاج منگا کر پہنا شملاق
نے بھی دوسری مندیل دی سب اہل دربار قرینہ سے بیٹھے عشاق نہ طاقی بھی بیٹھا اُس کے منہ مین

بہت چوٹ آئی ہی یہ حالت ہوئی تھی کہ خون نکل آیا تھا اسکو بہت غصہ تھا کہ گرداب آکر پہونچا سمندر
نے کہا کہ کیون گرداب اُسکو گرفتار کرکے لائے گرداب نے کہا کہ ای بادشاہ کیا عرض کرون
وہ تو باہر جانے کے ساتھ ہی غائب ہوگیا پتہ نہ ملا مین پریشان ہوکر چلا آیا لاکھ ڈھونڈھا اور اُس کے
پیچھے بہت دوڑا مگر ہاتھ نہ آیا نظر سے سایہ کی طرح غائب ہوگیا سمندر نے کہا کہ بڑا چالاک تھا میرا
تاج لے گیا شملاق کی مندیل عشاق کو ایسی لات ماری کہ اُنکے چوٹ لگی مُنھ کے بھل گرا اُنکے خون
نکل آیا خداوند تصویر نے بڑا فضل کیا یہ حال گذرا جوکہ مین نے تجھ سے کہا مگر معلوم ہوا کہ تم سے کچھ نہ ہوگا
یون ہی تم ہر مرتبہ کہا کروگے کہ مین گرفتار کرلونگا اس وقت آپ گئے تھے تو کیا بنا لیا اپنا مُنھ لے کر چلے
آئے گرداب نقلی نے کہا کہ دیر آید درست آید مین ایک نہ ایک دن ضرور اُسکو گرفتار کرلونگا میرے
ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا آپ نے سنا ہوگا سہ بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد + اگر خارے بود گلدستہ
گردد + یہ سُنکے شملاق نے سمندر سے کہا کہ مین ایک اور آپ سے عرض کرتا ہون وہ یہ ہی کہ گرداب نے
مجھ سے کہا تھا کہ ای وزیر صاحب مجکو یہ تو یہ حکیم صاحب نہین معلوم ہوتے ہین آج انکی وہ حرکتین ہین جو
کبھی نہ تھین میری دانست مین یہ کوئی عیار ضرور ہی مین نے جواب دیا تھا کہ یہ تمہارا گمان غلط ہی یہ بیچارے
سُنکے خاموش ہو رہے انکا کہنا سچ نکلا انکا خیال بہت صحیح تھا اُسوقت انکے شاگردون نے بھی کہا کہ اس امر
کو گرداب نے ہم سے بھی کہا تھا ہم نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ آپ کی راے غلط ہی مگر ہم لوگ غلطی پر تھے
استاد کی راے درست تھی جو اُستاد نے کہا تھا وہ بہت درست تھا مگر اب کیا ہوتا ہی وقت از دست
رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نمی آید وہ وقت گیا وہ بات گئی اب رنج و غم کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہی اس
پچھتانے سے کیا فائدہ بموجب مثل ہندی سہ آگے کے دن پاچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت + اب پچھتاے
کا ہوت ہی جب چڑیان چگ گئین کھیت + یہ جواب سب نے کہا سمندر شاہ نے جواب دیا کہ اے
گرداب تم نے ہم سے تو کہا ہوتا ہم ضرور تمہارے کہنے کا خیال کرتے اور جس طور سے تم کہتے اُسی کے
موافق امتحان کرتے تم نے بڑی غلطی کی کہ ہم سے نہ کہا اور ان لوگون سے کہا گرداب نقلی نے کہا کہ اچھا اب
جب وہ آئیگا کسی صورت پر مین آپ کو آگاہ کردونگا سمندر نے کہا اچھا آیندہ اس بات کا ضرور خیال
رکھنا جب یہ تقریر ہو چکی اُسوقت عشاق نہ طاقی نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ اگر آپ اسقدر
میری نانی امان کی خبر رکھیے کہ کوئی اُسکو زک نہ پہونچائے نہ کسی طرح کی تکلیف ہو تو ابھی مین جاتا ہون
اور وہ اپنا ابر سحر جو کہ مین نے بارہ برس کے عرصہ مین تیار کیا ہی لے کر آتا ہون کیونکہ اُس نے میری نانی کے
قتل مین کوئی امر باقی نہ رکھا تھا اگر وہ ایسی ساحرہ نہ ہوتین تو نہ اُنکی جان بچتی نہ میری جان بچتی درحقیقت
یہ عیار بڑے غضب کے ہین دوسرے میرے ساتھ وہ حرکت کی کہ ابھی تک میرے مُنھ مین درد ہی بلکہ کسی
قدر آماس کر آیا ہی وہ تکلیف و اذیت ہی کہ میرا دل جانتا ہی کیا بیان کرون مجکو بڑا غصہ ہی اب مین ان خدا پرستون
کو ضرور اس امر کی سزا دونگا سب کو ابر سحر گرا کر جلا دونگا خاک سیاہ کردونگا مجکو اب صبر نہین ہی ایک نہ ایک دن
یہ لوگ ضرور دغا کرینگے اب مجکو خوف ہی کہ یہ لوگ موقع پا کر ضرور آیینگے وار کرینگے پہلے تو میرا یہ قصد تھا کہ نانی
امان کے علاج سے فراغت کرلون تو ان لوگون سے تمہاری طرف سے مقابلہ کرون مگر انھون نے پہلے میرے
ہی اوپر ہاتھ صاف کیا تھا کہ میری نانی امان کو قتل کیا تھا مگر خداوند تصویر نے ہم دونون پر فضل کیا کہ جان
بچی اب جب تک اسکا عوض نہین لیتا ہون مجکو چین نہ آئیگا میرے اوپر کھانا پینا حرام ہی مثل مشہور ہی کہ
مرد مرے نام پر نامرد مرے نان پر اب میرا یہ کام ہی کہ مین لشکر اسلام کو تباہ کرون اگر وہ تمہاری اطاعت و

فرمانبرداری پر راضی ہوں تو خیر ورنہ ایک پل مین سب کو جلا دون اس لشکر کی کیا اصل ہی اگر تمام عالم کے لشکر
ہون وہ بھی ایک پل مین جل کر خاک ہوجائین مجکو بڑا غصہ ہی جب خیال آتا ہی کہ اگر وہ سحر سے ہوشیار نہ
ہوتین تو خاتمہ تھا میری آنکھون مین خون اُتر آتا ہی دوسرے جب مجکو اپنی حالت کا خیال آتا ہی تمام جسم غصہ
کے سبب سے کانپنے لگتا ہی جی چاہتا ہی کہ ابھی لشکر اسلام کو خاک سیاہ کر دون اب مجکو اسکے سوا کچھ
خیال نہین نہ علاج کا ہی نہ معالجہ کا اب تباہی و بربادی لشکر اسلام کا خیال ہی خصوصًا اس عیار لک لک کا
مجھے افسوس آتا ہی کہ اسنے اپنے ساتھ سب کی جان لی اور سب کو قتل کرایا یہ جو عشاق نہ طاقی سنتے
کہا سمندر نے جواب دیا کہ بھائی یہ ہمارا دل و جگر تھا کہ ایسی ایسی عیاریان اور زحمتین گوارا کین مگر ایک حرف غصہ
نہ آیا کیسے کیسے سرداران زبردست مثل آفتاب جادو و ماہیان طوفان کش و سحران سیہ پوش
اُسکے ہاتھ سے قتل ہوئے ہم نے صبر کیا دریاے سبز رنگ برباد ہوگیا ہم نے کچھ نہ کہا تمام کلیجہ داغون سے
بھر گیا آبلہ پڑے ہوئے ہین اگر دکھانے کی چیز ہوتی تو دکھا دیتا یہ میرا ہی قلب تھا اور میرا ہی دل تھا جو مین نے
آجتک صبر کیا اور زبان سے اُف تک نہ کی اور اس مصرعہ کو اپنے حسب حال سمجھا کیا ع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ
بساز + آپ پر تو اُس نے ذرا سی عیاری کی ہی اُسمیر آپ کا یہ حال ہوا میرا کلیجہ خون ہوگیا عشاق نے
جواب دیا کہ فی الحقیقت یہ سواے آپ کے دوسرون کی طاقت نہ تھی کہ وہ ان بلاؤن اور سختیون کو سہتا
اور صبر کرتا مین تو اگر آپ کے مقام پر ہوتا اب تک خاتمہ کر چکا ہوتا اس قدر صبر نہ کرتا ہرگز طرح نہ دیتا یہ بھی
ملاحظہ ہو کہ مین اسی وقت کی عیاری کے سبب سے سب کا خاتمہ کیے دیتا ہون سمندر نے کہا کہ تم کو
اختیار ہی خیر جاؤ مین تمھاری نانی امان کی خبر لونگا کسی امر کی زحمت نہ ہوگی ہان میرا بھی اب دل پریشان
ہوگیا ہی بہت عاجز کیا ہی کوئی حد و انتہا عاجز کرنے کی ہی اب کہان تک صبر کرون گو مجکو رنج ہوگا کہ انہین
چند لوگ ایسے ہین کہ جن کو مین نے پرورش کیا ہی مثل سہراب و غزالان و کوکبہ و آئینہ اندام کے بلکہ
آئینہ اندام اور غزالان پر تو میری جان جاتی ہی آج مین کہتا ہون کہ آفاق کے قتل کا جو مین نے
حکم دیا تھا اسی خیال سے دیا تھا کہ جب اُسکا شوہر نہ ہوگا تو یہ مجکو ضرور قبول کرے گی ورنہ آفاق کی کوئی ایسی
خطا نہ تھی کہ جو اس سزا کا سزاوار ہوتا جب اُسکی زوجہ اُسکے ساتھ ستی ہوئی ہی جو میرے قلب کا حال تھا
وہ خداوند پر روشن ہی مین کیا بیان کرون میرا کچھ اختیار نہ تھا جو منع کرتا کیونکہ عقائد مذہبی مین خلل پڑتا برہمنان
مذہب منظور نہ کرتے اس سبب سے خاموش تھا اور زبان نہ ہلا سکا گو وہ دوسرا امر ہوا کہ نہ آفاق جلا نہ اُسکی
زوجہ بلکہ دونون لشکر اسلام کے شریک ہوے یہ اُس سے زیادہ صدمہ ہوا مگر خاموش رہا انہین لوگون کے
سبب سے مین کوئی امر نہین کرتا ہون سب صدمہ گوارا کرتا ہون کہ یہ لوگ بھی اُنکے ہمراہ قتل ہونگے انکا قتل
ہونا مجکو گوارا نہین ہی بس تم اپنا ابر سحر جا کر لاؤ اور ان سب کا خاتمہ کرو مین صبر کر لونگا اور اپنے دل کو سمجھاؤنگا
کہ یون بھی میرے ہاتھ سے اور میرے پاس سے وہ گئے ہین اور اس طور سے بھی جاوینگے جو کچھ تم کو کرنا ہو کرو مین
نے تم کو اختیار دیا ہی مین براے تماشہ نہین آؤنگا کیونکہ مجھ سے ان لوگون کا قتل ہونا دیکھا نہ جائیگا ہان اگر
فقط مسلمان تباہ ہوتے تو مین ضرور آتا عشاق نہ طاقی نے جواب دیا کہ اگر آپ کی راے ہو تو مین نہ
جاؤن نہ ابر سحر لا کر ان لوگون کو تباہ کرون میرا کیا نقصان ہی مین اپنی نانی امان کو لے کر چلا جاؤنگا اور کسی مقام
پر رہ کر علاج کرونگا آپ نے فرمایا تھا کہ میری کمک کرو میری مدد کرو مین نے جواب دیا تھا کہ مین اس امر
سے فراغت کر لون یعنی نانی امان کو صحت حاصل ہو بعد اُس کے مین ان سب کا خاتمہ کرونگا اب انھون نے
مجکو بھی پریشان کیا مین نے یہ خیال کیا کہ پہلے انکا خاتمہ کر لون تو پھر باطمینان علاج کرونگا ورنہ زحمت ہوگی

سمندر رشا نے کہا کہ اے بھائی عشاق نہ طاقی یہ میرا مطلب نہین ہی کہ تم میرا خاتمہ نہ کرو بلکہ میرا
یہ مطلب ہی کہ مین شہر مین رہونگا تم جاکر خاتمہ کرنا کوئی مقابلہ تو ہوگا نہین جو مین تماشہ دیکھون عشاق نے
کہا کہ آپ کو اختیار ہی مین تو ضرور اب خاتمہ کیے دیتا ہون سمندر نے جواب دیا کہ بہت بہتر ہی یہان تو یہ گفتگو
ہو رہی ہی گرداب نقلی بھی بیٹھے ہوے سن رہے ہین عشاق نہ طاقی نے یہان تک کہا کہ میرا بھتیجا
اس عیار کے ہاتھ سے خون ہوگیا ہی اگر مجکو مل جائے تو مین اُسکو اس طرح قتل کرون کہ مرغان ہوا اور ماہیان
دریا اُس کے حال پر رحم کھائین اور مجکو ذرا ترس نہ آئے ایک ایک عضو اُسکا جدا کرون بوٹیان کاٹ کر
زاغ و زغن کو دون تب میرے دل کو چین ہو سمندر نے کہا کہ اختیار ہی در اصل مین بھی اُس سے عاجز ہون
مین اسکا کہان تک خیال کرونگا کہ یہ چند لوگ پرورش کردہ ہین جب انھون نے نمک حرامی اور ترک رفاقت
پر کمر کسی تو مجکو کیا ضرور ہی کہ مین اُنکے ساتھ رعایت کرون بس یہی امر کافی ہی کہ مین نے اپنے خیال کے موافق
آج اپنے ہاتھ سے اُن لوگون کو قتل کیا جنھون نے ترک رفاقت کی اب کوئی حد بھی طرح دینے کی ہی عشاق نہ طاقی
نے جواب دیا کہ آپ خود اپنے دل مین خیال فرمائین کہ آپ خود قتل نہین کرتے ہین دوسرا قتل کرتا ہی
سمندر نے کہا کہ ہان یہی امر درست ہی اچھا تم جاؤ اپنی نانی امان کی طرف سے اندیشہ نہ کرو اُنکو کسی امر کی تکلیف
نہ ہوگی عشاق نے جواب دیا کہ مجکو کوئی بہت زمانہ گذرے گا مین آج جاؤنگا کل صبح تک واپس آؤن گا
دوپہر تک خاتمہ کر دونگا سمندر نے کہا کہ اچھا مین نے سب طور سے اُنکو نصیحت وغیرہ کی اُنکی تباہی کے دن
آئے ہین مین کیا کرون یہ تو مجکو یقین تھا کہ اس مقام سے اہل اسلام بدون غارت ہوے واپس نہ جائین گے
وہی ہوا جہان جسکی تباہی ہو اُنکے ساتھ خداوند تصویر نے بڑی بڑی رعایت اور بڑی بڑی مہربانی کی ان کو
اس قدر زور و قوت دیا کہ تمام عالم پر غالب آئے پھر اُسی کو بُرا کہنے لگے اُس کے خاص بندون کو قتل کرنے لگے
اب کہان تک وہ انکا خیال کرین اور اپنے بندون کو انکے ہاتھ سے تباہ کرائین آخر کو یہ طریقہ نکالا ورنہ پہلے
تمہارا اس قدر محکم قصد نہ تھا اب خداوند کو غصہ آگیا انھون نے تمہارے دل مین یہ امر ڈالدیا کہ تم کو اس
امر کا خیال ہوا انکے سے امر کا ملال ہوا معلوم ہوا کہ انکی تباہی خداوند کو منظور ہی کہ جب تو تم اس قدر آمادہ
خرابی ہو عشاق نے جواب دیا کہ یہ جو آپ فرماتے ہین یہی امر ہی کہ مجبور رہ کر جوش آتا ہی یہی جی
چاہتا ہی کہ اسی وقت ان سب کو قتل کرون مگر لاچار ہون کہ میرا سحر یہان ہمراہ نہین ہی ورنہ ابھی ان کو
اس خودسری کا مزہ چکھاتا سُنا ہی کہ خداوند کو دشنام دیتے ہین بُرا بھلا کہتے ہین سمندر نے کہا کہ بُرا بھلا
کیسا ہزارون دشنام کہ جو کوئی کسی کو نہ دے گا دیتے ہین اور کیا بیان کرون خداوند کا نام لکھتے ہین اُسپر
مین زبان سے کیا کہون نقل کفر کفر نباشد پیشاب کرتے ہین جوتیان مارتے ہین ایسے خداوند کے ساتھ
یہ سلوک کرتے ہین جو کوئی ہماری طرف کا اُنکا شریک ہوتا ہی اُسکے پاس جو تصویر خداوند کی ہوتی ہی اُسکو
اُس سے لیکر تصویر خداوند کے ساتھ بے ادبی کرتے ہین مین نے یہ سنا ہی شملاق سے دریافت کرلو وہ
بھی یہی بیان کرتے ہین عشاق نے طرف شملاق کے دیکھا اور کہا کہ ہان بیان تو کرو کہ یہ اہل اسلام کیا بیان
کرتے ہین شملاق نے جواب دیا کہ مین کیا عرض کرون وہ جو عیار خواجہ ہی وہ یہ کرتا ہی کہ ایک تصویر
خداوند کی گلی بناتا ہی اُسکے گلے مین پہلے تو جوتیون کا ہار ڈالتا ہی پھر نصف مُنہ سیاہ اور نصف سفید ایک
خر بیدم پر سوار کرتا ہی آگے آگے ایک نقارہ نواز نقارہ بجاتا ہوا ہوتا ہی یہ کہتا جاتا ہی کہ جو دعوی خدائی
کرتا ہی اُسکا یہ حال ہوتا ہی یہ خداوند تصویر ہین کہ جو نہ طاقی مین خدائی کرتے ہین اہل لشکر لعن کرتے ہین
تھوکتے ہین ہاتھ سے سنگ اندازی کرتے ہین غلیظ اور بول پھینکتے ہین ہزارون جوتیان پڑتی ہین اُسکے

بعد ایک مقام فربلہ پر جہان لشکر کا بول دیرا پڑا ہی لاکر رکھ دیتے ہین جو ادھر سے نکلتا ہی وہ حرکت بیجا کرتا ہی یہان
تک کہ شام کو مار لاتون سے توڑ ڈالتے ہین یہ سب کی حرکتین ہین اور اسی طور سے بہت سی باتین ہین مین
کہان تک عرض کرون عشاق نے کہا کہ ای شملاق تم اپنی زبان سے بیان کرو شملاق نے اُس وقت اپنے
مُنھ پر طپانچہ مارا توبہ کی کہا کہ ای خداوند میرے قصور کو معاف فرمایئے گا مین نے آپکی حالت بیان کی نہ کہ
مین نے کوئی آپ کی توہین یا ہتک کی راہ سے بیان کیا یہ کہکر شملاق نے گلے سے تصویر اتاری اور
اُسکو سجدہ کیا یہ حالت سُنکے عشاق نہ طاقی کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ ایسے لوگون کو ایسے مقام پر قتل
کرنا لازم ہی کہ جہان ایک قطرہ پانی کا بہم ممکن ہو نہ ایک دانہ جنس کا یہ تڑپ تڑپ کر تمام ہون مین انکو ضرور
قتل کرونگا چاہیے آپکی خوشی ہو یا ہے نہ ہو معلوم ہوا کہ آپ کو خود یہ امر منظور ہی کہ خداوندی اس طور سے
بے آبروئی ہو جبھی تو آپ نے ان لوگون کو اتنی سزا نہ دی یہ کلام سمندر کو ناگوار ہوا مگر بہ مصلحت
وقت جواب نہ دیا اسقدر کہا کہ اب آپ انکو سزا دینگے اب خداوندی کی ہتک نہ ہوگی یہ کلمہ انکا عشاق
کو بھی ناگوار ہوا اتنا تو اُسنے کہا ضرور اب دیکھ لیجیے گا مین وہ شخص ہون کہ جو زبان سے کہتا ہون پھر اُس امر
سے انکار نہین کرتا ہون جس امر کا قصد کرتا ہون اُس سے نہین پھرتا ہون بدون اُسکو پورا کیے ہوے
آپ لوگون کے خیال کرنے کا مقام ہی کہ مین بندگی خداوندی کرتا ہون اُنکو خدا جانتا ہون اُنکا بندہ ہون
مگر یہ جو کہہ دیا ہی کہ مین خراج نہ دونگا وہی کیا کہ آج تک باج نہ دیا لاکھ لاکھ کوشش کی مگر مین نے ایک
نہ سنا وہی اب بھی حالت ہی کہ اور سب امرون مین مطیع خداوند ہون مگر اُس امر مین منحرف ہون چاہیے
خداوند اپنا عذاب نازل کرین مجھکو کوئی خوف نہین ہی اگر لشکر روانہ کرینگے تو ایک مقابلہ کر لونگا یہ ابر سحر مین نے
اُنھین کے مقابلہ کے لیے تیار کیا تھا مگر اب مجھکو ان لوگون سے عداوت ہوئی ہی پہلے انکا خاتمہ کرتا ہون یہ چند
کلمے ایسے غرور کے عشاق نے کہے کہ اہل دربار سمندر اُسکا مُنھ دیکھنے لگے بلکہ سمندر کو ناگوار ہوے مگر
بسبب اسکے کہ ساحر زبردست ہی دوسرے یہان آیا ہی تیسرے جب خداوند سے نہین خوف کرتا ہی اُن سے
مقابلہ پر آمادہ ہی تو سمندر کی کیا اصل ہی ایک سحر ایسا تیار کر لیا ہی کہ جسکا توڑ ممکن نہین ہی جب تک کہ اُسی قدر
دوسرا اتنی محنت نہ کرے پس اس خیال سے سمندر نے کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا مگر یہ خیال ہر ایک
نے اپنے دل مین کیا کہ اسکو غرور ہو گیا ہی اب ضرور یہ گرے گا اسکو اپنے سحر پر بڑا گھمنڈ اور غرہ ہی کہین ایسا
نہ ہو کہ برباد ہو مگر سب اپنے مقام پر یہ کلام اپنے دل سے کر رہے ہین کوئی جواب نہین دیتا ہی ہان اسقدر
جو اُسنے غرور سے کہا گرداب نقلی کو بُرا معلوم ہوا حد سے زیادہ عشاق کی طرف دیکھکر کہا کہ ای عشاق
نہ طاقی اسقدر غرور نہ فرمایئے آپ تو خداپرستون کو فرماتے تھے کہ وہ جو خداوند کو بُرا کہتے ہین ضرور
واجب القتل ہین اب آپ یہ کلام شان مین خداوند کے اپنی زبان سے فرماتے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ
خداوند کو غصہ آ گئے اور آپ کا سحر برباد کر دین جسپر آپ کو غرہ ہی یہ سب یہ کارستانی اور غرور و نخوت
آپ کے دماغ سے نکل جائے کیونکہ اُنکو ہر طرح کا اختیار ہی وہ ہر ایک کے دل کا حال جانتے ہین یہ جو کہا کہ
کہ آج تک خداوند نے میرا کیا کر لیا جواب کرینگے اُسکا یہ جواب ہی کہ اُنھون نے یہ خیال فرمایا کہ جہان
اور بندے منحرف ہین وہان یہ بھی ہی بلکہ اس امر سے تو انحراف کرتا نہین ہی کہ مجھکو خدا اپنا نہ جانے یا
مجھکو سجدہ نہ کرے ہان ایک باج نہین دیتا نہین سہی مین اُسکے نہ دینے سے اُس سے ذنب تو گیا نہین یہ
بھی اُنکی ایک رحمت ہی کہ آپ سے باج نہ لیا اُنکی ذات کریم ہی باج کے نہ دینے سے کوئی آپ اُن کے
بندون سے نکل گئے یا اُنکے نیم پلہ نہ ہوے یہ اُنکے رحم کی حالت تھی کہ تم ایسے بندون پر رحم کیا کہ جو تم

نے کہا اُسکو گوارا کیا جب کہ اُنھون نے آج تک کچھ امر خدا پرستون کے ساتھ نہ کیا تو تمھارے ساتھ کیا کرتے
تم سے زیادہ اُنکو دولت دی طاقت دی حکومت دی کہ یہ وہ دنیا سے لیکر تا پردہ قاف اُنکی
حکومت کر دی اور یہ اُنکی طاقت کی دھاک ہی کہ دیوان قاف نام سے ان لوگون کے لرزتے ہین نام اُنکا
سب سنکے آتے ہین جس نے اُنکو ایسی طاقت دی اور قوت دی اُسی پر ان لوگون نے اُنکی اطاعت
نہ کی بجز اسکے یہ بیتے ہین بندگی نہین کرتے ہین مگر خداوند نے اُنکے ساتھ کوئی بدسلوکی نہین کیا آخر کو آج تک یہ
ہوا کہ اُنھون نے یہان یہ دیکھا کہ سب کا تمھارے ہاتھ سے خاتمہ کرا دیا کہ یہ امر تمھارے دل مین ڈالا کہ تم
اُنکے قتل پر آمادہ ہوے پھر تم خیال کر لو کہ خداوند کا ایسا مزاج ہی کہ وہ بُرون کے ساتھ بھی بھلائی کرتے
ہین تمھارے ساتھ کیونکر بدسلوکی کرتے اور کیونکر تم پر اس خطا پر عذاب نازل کرتے یہ کوئی امر ہی جو عذاب
نازل کرین یہ جو گرداب نقلی نے کہا عشاق نہ طاقی کو بہت ناگوار ہوا اور کہا کہ یہ خیال نہ کرنا کہ
مین خداوند سے دب کر یہ امر نہین کرتا ہون کہ مین اُنکی بندگی کسی خوف سے کرون بلکہ اس امر سے
کرتا ہون کہ مین اُنکا بندہ ہون بس جو بندہ ہون کو خداوند کی اطاعت لازم ہی وہ مین بندگی کرتا ہون
دوسرا کوئی اور خدا نہین ہی جو مین اُسکی بندگی کرون مگر مجھکو کچھ خداوند سے خوف نہین ہی نہ اُن کے
عذاب کا نہ کسی اور امر کا عشاق نے ایسی تقریر کی کہ سب کو ناگوار ہوا مگر خاموش رہے یہ خیال کیا
کہ اب ضرور کوئی نہ کوئی عذاب اسپر نازل ہوگا راوی بیان کرتا ہی کہ یہان دربار مین تو یہ تقریر ہو رہی
تھی اور یہ جانے پر آمادہ ہی اور وہان گرداب عیار جو عقب مین خواجہ کے چلا تھا اور خواجہ نے
اُسکو دھوکا دیکر اُدھر کو روانہ کیا تھا اور خود اُسکی صورت بن کر دربار مین آئے تھے یہان بیٹھے ہو
عشاق نہ طاقی کی تقریر سن رہے تھے گرداب عیار جو تلاش مین خواجہ کے چلا تھا برابر چلا جاتا
تھا یہ خیال کر لیا تھا کہ جہان ملے گا مین ضرور گرفتار کر کے لاؤنگا اگر اپنے لشکر مین گیا ہی تو وہان سے بھی لاؤنگا
اگر دربار مین بھی ہوگا تو دربار سے بھی لاؤنگا یہ تو ایسے ایسے خیال کرتا ہوا چلا جاتا ہی اِسے تماشا ہی مارتا ہوا
یہان تک کہ شہر کے ہر گلی کوچے کو طی کر کے بیرون شہر نکل گیا جلدی مین کسی سے کچھ دریافت بھی نہین کرتا ہی اہل
شہر اسکو بادشاہ کا عیار جانتے ہین سب سلام کرتے ہین نہ یہ کسی کا سلام لیتا ہی نہ جواب سلام دیتا ہی
برابر چلا جاتا ہی وہ یہ خیال کرتے ہین کہ کسی ضرورت شاہی سے جاتے ہین جو یون چلے جاتے ہین ایسے
تو یہ نہ تھے کہ کسی کا سلام نہ لین یا جواب سلام نہ دین یہ تو اسی طور سے بیرون شہر چلا گیا راوی نے بیان
کیا کہ جب یہ بیرون شہر پہونچا اسکو خیال آیا کہ تو یہان تک چلا آیا لیکن کہین اُسکا پتہ نہ چلا کیا وہ ہوا تھا
یا کوئی پیر جن تھا کہ غائب ہو گیا یا مثل ہوا کے سن سے نکل گیا کہین ایسا نہ ہو کہ وہ اُسی مقام پر ہو
مین ادھر آیا ہون وہ میری صورت بن کر دربار مین جائے اور دربار کو تباہ کرے یہ جو دل مین خیال
آیا دل سے کہا کہ چل کر دربار مین دیکھو اگر نہ ہوگا تو جب دربار برخاست ہوگا اُس کے لشکر مین اُسوقت جا کر گرفتار
کر لانا جب یہی قصد ہی کہ لشکر مین سے لائینگے تو یہ ہر وقت ہو سکتا ہی یہ تصور کر کے طرف شہر کے پلٹا یہ تو ادھر
کو چلا اُدھر اُس جوہری کا حال ملاحظہ ہو جسکے ہاتھ خواجہ نے لعل فروخت کیا تھا اور موتی اُسکے اُسکو بدل کر
دے بیٹھے وہ جو دکان پر آیا اور چند جوہری آئے اُنھون نے کہا کہ بھائی ہم نے سُنا ہی کہ تم نے ایک لعل کل خرید
کیا ہی اور بہت قیمتی ہی ذرا ہم بھی دیکھین یہ بھی سُنا ہی کہ جس تاجر سے تم نے لعل خریدا ہی وہ بڑا ایماندار تھا اُسکے
موتیون مین لگ کر تمھاری موتیون کی جوڑی بھی چلی گئی تھی وہ لاکر دے گیا اُس جوہری نے کہا کہ ہان بھائی یہ ہم
تو خریدا ہو اگر وہ لعل تو اسوقت یہان نہین ہی جب مکان پر روٹی کھانے جاؤنگا لیتا آؤنگا اُنھون نے

نے کہا کہ ہم کو تم سے ایسی امید نہ تھی کہ تم ایک مال خرید کروگے اور اُسمین ہم کو نہ شریک کروگے کیونکہ ہمارے
تمہارے یہ امر قرار پاچکا ہی کہ جو مال ہم خرید کرین اُسمین نصف روپیہ ہمارا ہی اور نصف تمہارا اور جو تم خرید کرو
اُسمین بھی اسی طور سے نصف نصف کے نفع کے شریک دار رہے معلوم ہوتا ہی کہ وہ مال زیادہ قیمت کا ہی
تم کو کم قیمت کو مل گیا ہی اُسمین نفع زیادہ ہوگا اس خیال سے تم نے ہم کو نہین شریک کیا گو تم نے یہ بالکل
خلاف اقرار کیا مگر یہ امر تمہاری خوشی پر موقوف تھا کوئی ہم زبردستی نہ کرتے کہ تم ضرور ہم کو شریک کرو ہان
دکھایا تو ہوتا کوئی ہم چھین نہ لیتے بھائی تم کو مبارک رہے تمہارا نفع کسکا نفع ہی ہمارا نفع کسکا نفع ہے
تم کو جو نفع ہوا ہم کو ہوا ہم دوست ہین کوئی دشمن نہین ہین جو تمہارے نفع سے رشک کرین جو تم نے
کہا ہی کہ یہان نہین ہی مکان پر ہی یہ تمہارا کہنا بالکل غلط ہی کس لیے کہ بکری کا مال کوئی مکان پر نہین
رکھتا ہی اگر خریدار آجاے تو مکان پر سے لایا جائے یہ امر خلاف دکانداری ہی خیر نہ دکھاؤ جو جو انھون نے کہا اسکو
کچھ بن نہ پڑا سواے اسکے کہ دکھادے گو اس نے پہلے اسی خیال سے انکو شریک نہ کیا تھا نہ دکھایا تھا بلکہ یہ
فقرہ کیا تھا کہ مکان پر ہی پس جب یہ تقریر انھون نے کی کہا اچھا دیکھو دکھاتا ہون مجکو تو خیال پڑتا ہی کہ
مکان پر مین چھوڑ آیا ہون کیونکہ مین مکان کو لے گیا تھا مگر آپ کے کہنے کے بموجب صندوقچہ مین دیکھتا
ہون یہ کہکر کہا کہ بھائی یہ تم سب کا گمان غلط ہی مین تم سب کو ضرور شریک کرتا تم لوگ اُس وقت اپنے
اپنے مکان پر موجود تھے تاجر صاحب کو جلدی تھی مین نے روپیہ یہ خیال کرکے دے دیا کہ جب وہ لوگ
آئین گے انکو دکھائین گے روپیہ شرکت کا لین گے تم لوگ اُس دن سے آئے نہین میرے خیال سے اُتر گیا
پھر مجھے یاد نہ رہا اس امر سے تم اطمینان رکھنا کہ جو چیز تمہاری عدم موجودگی مین مین خریدکرونگا خواہ اُسمین
تمہارا روپیہ ہو خواہ نہ ہو مین تمہارا حصہ نفع مین ضرور دونگا کیونکہ جب اقرار ہی اور جب نقصان ہوگا تو تم
کو بھی لازم ہی کہ اُس کے بھی شریک رہنا اُن سب نے جواب دیا کہ طریقہ تو یہی کہتا ہی آیندہ ہر ایک کو اپنے
فعل کا اختیار ہی اُس جوہری نے یہ سُنکے جواب دیا کہ بھائی اگر مجھ سے پوچھو تو وہ لعل مفت ملا اُسکی قیمت
اس وقت اگر ٹھیک دی جاے تو پانچ لاکھ روپیہ ہی اگر کوئی قدردان مل جائے تو دس لاکھ سے کم نہ ملے
مین نے تین یا چار لاکھ کو خرید کیا ہی اسوقت زبانی یاد نہین ہی کھاتہ مین لکھا ہوا ہی جب تم لوگ دیکھوگے
تو معلوم ہو جائے گا ابھی تم لوگ جانتے ہو کہ مین جھوٹ کہتا ہون اُن سب نے جواب دیا کہ بھائی جوہرین
تمہاری نگاہ ہم سب سے تیز ہی تم خوب پرکھ لیتے ہو گو ہم لوگ سن رسیدہ ہین مگر تمہاری ایسی نگاہ نہین ہی
یہ صرف خداوند کی عنایت ہی اچھا لاؤ ذرا دیکھین اُس نے کہا کہ تمہارے سامنے صندوقچہ مین دیکھتا ہون
اگر مل جاتا ہی تو کوئی عذر نہین ہی نہین تو جب مکان پر جاؤنگا وہان سے لاکر تم کو دکھاؤنگا یہ کہکر صندوقچہ
کھولا اُس کے ہر خانہ کو دیکھا ایک خانہ مین وہ ڈبیہ رکھی ہوئی تھی کہا کہ بھائیون مل گئی یہین ہی گو یہ خیال ہوا تھا
کہ ان لوگون سے کہدون کہ یہان نہین ہی مگر پھر خیال ہوا کہ اسوقت دکھانا پڑے گا جب مکان سے واپس
آؤنگا اس سے کیا ضرور ہی کہ اپنے دل کو بُرا دل کرون اسی طور سے اگر انکے ہاتھ کبھی کوئی چیز لگ جائے گی
تو وہ بھی پوشیدہ کرینگے یہ اپنے دل مین خیال کرکے کہا تھا کہ یہین مل گیا اسی صندوقچہ مین تھا مجکو دوسرے
صندوقچہ کا گمان تھا وہ اس وقت ساتھ نہ آیا تھا یہ کہکر وہ ڈبیہ خانہ سے اُٹھائی اُسکو کھولا اب جو دیکھا
تو ہزارون چیونٹیان اُسکے اندر ہین بڑے بڑے چیونٹے ہین یہ حیران ہوا کہ یہ چیونٹے اور چیونٹیان کہان سے
آگئے یہ کیا ماجرا ہی اب جو غور کرکے دیکھتا ہی تو ہزارون اُسمین چمٹے ہوے ہین یہ حال دیکھکر بہت حیران ہوا
اور کہنے لگا کہ ذرا بھائیو تماشا دیکھو کہ چیونٹیان اور چیونٹے چمٹے ہوے ہین یہ نئی بات ہی انھون نے کہا

کہ دیکھیں یہ سُنکے اُس نے ڈبیہ اُنکے آگے بڑھا دی اُنھوں نے جو دیکھا کہ در اصل چیٹیاں ہزاروں چمٹی ہوئی ہیں
ہیں سب حیران ہوئے ہر ایک کو تعجب ہوا اُس سے کہا کہ بھائی اسکو نکال کر صاف کرو اُس نے کہا کہ اچھا
یہ کہکر اُس نے ڈبیہ اُٹھائی اور آدمی سے پانی مانگا اُس نے فوراً پانی لاکر دیا جب تک وہ پانی لائے
اُس نے اُس لعل کو ڈبیہ سے نکالا اور صاف کرنے لگا کہ آدمی نے پانی لاکر دیا اُس نے چلو سے پانی
لیا کیونکہ ان لوگوں کا طریقہ ہے کہ کیسے ہی صاحب مرتبہ یا مالدار ہوں مگر چلو سے پانی ضرور پیتے ہیں اُس نے
پانی لیا رومال سے ہاتھ پونچھکر لعل کو اُٹھایا مگر کسی قدر ہاتھ میں نمی باقی تھی اب جو اُسکو چھوا تو وہ ہاتھ میں
چپک گیا اب اُسنے دوسرے ہاتھ سے اُسکو الگ کیا تو ایک ذرا سی سُرخی اُسکو اُس مقام پر نظر آئی اب تو
اُسکو اور تعجب ہوا اُس نے اُس لعل کو مل کر دیکھا تو تمام چٹکی لال ہو گئی یہ زیادہ حیران ہوا کہ نئی بات ہے
کہ لعل سے رنگ چھوٹتا ہے یہ امر تو ہم نے آج تک کبھی نہیں دیکھا تھا یہ خیال کرکے اُن لوگوں سے کہا
کہ ایک تو وہ نئی بات تھی کہ چیٹیاں لعل سے چمٹی ہوئی تھیں یہ دوسرا امر اُس سے زیادہ عجیب کا ہے
عقل نہیں کام کرتی ہے کہ اُس سے رنگ چھوٹتا ہے اُنھوں نے کہا کہ تم دیوانے ہوئے ہو ادھر لاؤ تو اور سُنو
لعل سے کہیں رنگ چھوٹتا ہے یہ بھی کہیں ہوا ہے تمھاری جو بات ہے دیوانے پنے کی ہے یہ کہکر اُنھوں نے
اُس کے ہاتھ سے لیا اور مل کر دیکھا اُسی طور سے اُنکا بھی ہاتھ رنگین ہوا جہاں سے وہ رنگ چھوٹتا ہے
وہاں سے اُسکی وہ آب و تاب جاتی رہتی ہے بالکل بے نور ہو کر رہ گیا اب تو سب حیران ہوئے عقل کے
ناخن گر گئے سکتے کا عالم ہو گیا اُنھوں نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو بھائی ہم خیال کرتے ہیں کہ وہ تاجر تم کو دھوکا
دے گیا بنا ہوا لعل دے گیا تم کو لوٹ لے گیا اُس نے کہا کہ بھائیو میں کوئی ایسا نادان نہ تھا ناتجربہ کار
نہ تھا کہ میں دھوکا کھاتا اُسکے فریب میں آجاتا کیا کہوں اچھا پانی تو لاؤ جو برہمن کہ دُکان پر نوکر تھا اُسنے
گیلاس میں لاکر پانی موجود کیا اُس نے اُٹھا کر اُس لعل کو پانی میں ڈالا تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا تو وہ
لعل ہاتھ لگانے سے مثل شکر کے گھل گیا پانی تمام لال ہو گیا اب تو یہ امر دیکھکر ہر ایک کے حواس
جاتے رہے سب سر پر ہاتھ رکھکر بیٹھ رہے وہ تو سر پیٹ پیٹ کر کہنے لگا کہ ہائے میں تو لُٹ گیا کسی کام
کا نہ رہا جیتے جی مر گیا میرا تین لاکھ روپیہ تباہ ہوا مجکو تاجر دھوکا دے گیا بنا ہوا لعل تین لاکھ کے عوض میرے حوالے
کیا اب یہ جو اُسنے کہنا شروع کیا اور اپنا سر پیٹنے لگا ایک نے اُن میں سے اُنگلی اُس گیلاس میں
ڈال کر زبان پر جو لگائی تو شیریں معلوم ہوئی اُس نے کہا کہ لو بھائیو یہ پانی میٹھا ہو گیا جیسے شربت
اب تو اُسکی یہ حالت ہے کہ بیقرار ہے مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہے پھر ایک نے کہا کہ ذرا وہ موتی
بھی نکال کر دیکھو کہ وہ بھی اصلی ہیں یا بنے ہوئے ہیں یہ جو اُس نے کہا وہ بولا سچ کہتے ہو
بس اُس نے ڈبیہ سے موتی کی جوڑی نکالی اُسکو جو کھولا اُسمیں بھی ہزاروں چیٹیاں دیکھیں اُس نے کہا بھائی
میں تو مر گیا کسی کام کا نہ رہا یہ موتی بھی ویسے ہی ہیں دیکھو اسمیں بھی چیٹیاں موجود ہیں اب جو غور سے دیکھا
در اصل اُس سے زیادہ چیٹیاں ہیں دوسرے گیلاس میں پانی منگا کر جو اُن موتیوں کو ڈالا وہ بھی مثل لعل کے
گھل گئے وہ پانی بھی شربت ہو گیا راوی نے بیان کیا ہے کہ خواجہ نے وہ لعل مصری کا فروخت کیا تھا اور
وہ موتی بدل کر مصری کے موتی دیئے تھے گو مصری کی قیمت کا نقصان ہوا تھا مگر کیا کرتے اور ایسی شیریں زبانی
سے تقریر کی تھی کہ وہ بھی گھل کر اُنکی شیریں زبانی پر مثل شیر کے مل گیا تھا اس طور سے ملا تھا کہ جیسے شیر و
شکر ملتے ہیں اُنھوں نے اُسکو مل کر چیرا کیا قوام اُسکا پتلا کر دیا ایسی زک دی کہ اُسکو کسی کام کا نہ رکھا اب
تو وہ اور سر پیٹنے لگا زمین پر تڑپنے لگا اور زار زار رونے لگا رونے کی آواز سُنکر اور دوکاندار آکے جمع ہوئے

راہ گھیر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہوا جو کوئی پوچھتا ہی سوا‌ے رونے کے کچھ جواب نہین دیتا ہی اور
اور جو جوہری اُسکی کیفیت سے واقف حال ہین وہ بیان کرتے ہین جو یہ حال سُنتا ہی وہ حیران ہوتا ہی یہان تو یہ کیفیت
ہی اُدھر سے گرداب عیار پلٹا ہوا چلا آتا ہی یہ خیال کرتا ہوا کہ اگر دربار مین ہوا تو بیٹھے جاکر گرفتار کرلیا بادشاہ
سے کہون گا کہ میری صورت بنا ہوا بیٹھا ہی یقین ہی کہ ایسا نہ کیا ہو کیونکہ ابھی تو عیاری کرکے دربار سے نکلا ہی پھر
عیاری کرے یہ ایسے خیال کرتا ہوا چلا آتا ہی چوک مین جو پہونچا تو اس نے ہر ایک کی زبان سے یہ سُنا کہ نیا
واقعہ ہی بڑا دھوکا دیا کہ لعل اور موتی مصری کے بنائے اور ایسے جوہری کے ہاتھ فروخت کیے کہ جو سب کا
افسر تھا اور بڑی نگاہ جواہر مین رکھتا ہی اُس کے برابر اسوقت کوئی جوہری اس شہر مین نہین ہی دراصل وہ
تو لٹ گیا جس قدر وہ بیقرار ہو بجا ہی اب تو اس شہر مین بڑا اندھیر ہی کہ دن دہاڑے دغابازی ہونے لگی کل
ڈانکہ پڑے گا ایک نے کہا کہ کیا ڈانکے کے سر سینگ ہوتے ہین یہ بھی ڈانکا ہی ہان یہ بھی ہوگا کہ جو کوئی جو چیز
ہاتھ مین لے کر راہ گھاٹ نکلے گا وہ زبردستی چھین لی جائے گی گرداب ایسی ایسی باتین سُنتا ہوا چلا آتا ہی
اپنے خیال مین غرق ہی کچھ دریافت نہین کرتا ہی کہ یہ تم لوگ کیا کہتے ہوئے چلے جاتے ہو یہان تک کہ اُس مقام
پر پہونچا جہان یہ مجمع تھا اور وہ رو رہا تھا اس نے جو مجمع دیکھا اب اسکو خیال آیا کہ چل کر ذرا دریافت کرو
کہ یہ کیسا مجمع ہی اور کیا امر ہی بس یہ مجمع کے قریب آیا سب گرداب کو دیکھکر ہٹ گئے کہ مہتر صاحب
آتے ہین لوگون نے راہ دی یہ قریب دُکان پہونچا اسنے دیکھا کہ یاقوت لال تڑپ رہا ہی اور زار زار
رو رہا ہی پچھاڑین کھا رہا ہی اسنے جاکر کہا کہ یہ کیا امر ہی وہان جو لوگ موجود تھے اُنھون نے سب واقعہ جو کہ
گذرا تھا بیان کیا کہا کہ پرسون انھون نے لعل خرید کیا تھا وہ بنا ہوا نکلا دیکھیے تمام پانی لال ہو گیا ہی شربت
ہوکر رہ گیا اسی طور سے موتی کا بھی حال ہی یہ بیچارہ بے مارے مرگیا یہ جو گرداب نے سُنا کہا کہ وہ کون
تاجر تھا اُس نے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ تاجر باہر سے آیا تھا اُسنے اپنا نام دستبرد بتایا تھا وہ سرا مین
اُترا ہوا تھا اُسکو ضرورت روپیہ کی تھی اُسنے میرے ہاتھ فروخت کیا مین نے خوب دیکھ بھال کر خرید کیا تھا
مین کیا جانتا تھا کہ یہ بنا ہوا اور شکر کا ہی گرداب نے کہا کہ ارے کم بخت یہ شکر کا نہ تھا بلکہ مصری کا تھا معلوم
ہوتا ہی کہ کوئی عیار لشکر اسلام کا تجکو دغا دے کر فروخت کر گیا تب اُسنے کل حال بیان کیا گرداب نے
کہا کہ ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے اب صبر کرو رونے دھونے سے کیا فائدہ اب اُسکا پتہ نہ لگے گا وہ چلا گیا ہی مگر
اب ذرا سمجھ بوجھ کر مال خرید کیا کرو کیونکہ عیار شہر مین لشکر اسلام سے آئے ہین ابھی بادشاہ کے دربار مین عیاری
کی حکیم صاحب بن کر آیا تھا شعلہ جادو کو جو کہ نانی عشاق نہ طاقی کی ہین قتل کیا ہوتا کیونکہ وہ بہت
بڑی ساحرہ ہین انھون نے سحر سے دریافت کیا کہ تم مین کیا کیا دوا ہی جو جو چیزین تھین سب نے اپنا اپنا
نام بتایا بڑا غضب یہ ہی کہ بادشاہ سے تو موتی لیے یاقوت لنب لیے اُس کے مقام پر سنکھیا دھتورا ہڑتال
دے کر اُسکا خاتمہ کیا ہوتا اُسکے بعد جب معلوم ہوا تو بادشاہ کا تاج شملاق کی ہنڈیل لے کر بھاگا مین
اُسکی گرفتاری کے لیے نکلا کہین پتہ نہ لگا اب دربار کو جاتا ہون بادشاہ کو جاکر خبر دون کہ وہ بھاگ گیا
میرے ہاتھ نہ آیا وہ سب کا افسر ہی اسی طور سے اور بھی عیار آئے ہونگے اُنھون نے یہ عیاری کی اب تو
یہ سُنکے سب کے ہوش اُڑ گئے ہر ایک وہان سے ٹل کر اپنی اپنی دکان پر اس خیال سے آیا کہ ہم تو یہان
کھڑے ہوے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی اور عیار آکر دُکان لوٹ لے تو ہم کیا کرین گرداب جب
اُسکو سمجھا بجھا کر طرف دربار کے چلا وہ مایوس ہوکر رو پیٹ کے رہ گیا بیچارہ غریب کیا کرے چھ سات لاکھ
کا نقصان ہو کلیجہ پکڑ کر رہ گیا اِدھر گرداب جب قریب دربار پہونچا جو لوگ کہ باہر کھڑے ہوے تھے

انھون نے دیکھا کہ ایک گرداب تو اندر جا چکے ہین تھوڑی دیر ہوئی یہ دوسرے کہان سے آ گئے یہ نیا واقعہ ہی کہ
درگہ سالار سے عرض کیا کہ حضور ایک گرداب تو اندر اب سے حال دریافت کر کے جا چکے ہین دیکھیے دوسرے
گرداب آنے ہین اُسنے کہا کہ تم روکتا ہرگز اندر جانے نہ دینا مین بادشاہ کو خبر کر دون شاید یہ وہی عیار ہی
اور جا کر دیکھ بھی آؤن کہ گرداب اندر ہین یا کسی ضرورت سے دوسرے دروازے سے گئے ہون تو مین جھوٹا
ہون یہ کہکر درگہ سالار اندر آیا دیکھا کہ گرداب اپنی کرسی پر بیٹھے ہوے ہین سب عیار اپنے اپنے مقام
پر ہین دربار آراستہ ہی درگہ سالار نے سمندر کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ خداوند یہ عیار کسقدر بیخوف ہین دیکھیے
کہ گرداب عیار آپ کی خدمت مین حاضر ہین وہ اُنکی صورت بن کر طرف دربار کے آتے ہین مین خبر کرنے
آیا ہون آنے دون یا روک لون سمندر نے کہا آنے دو یہان گرفتار کر لینگے درگہ سالار یہ سُنکے باہر چلا آیا
قبل اُس کے آنے کے یہان گرداب نقلی نے جو یہ سُنا تو کہا کہ سُنا آپ نے کس قدر یہ لوگ بیخوف
ہین اور کس قدر بے کلیجہ ہین یہ وہی ناشدنی خواجہ ہی کہ یون بے خوف چلا آتا ہی یہ نہین معلوم ہی
کہ مین آپ کے حضور مین حاضر ہون ورنہ وہ یہ عیاری نہ کرتا خیر آنے دیجیے مین آپ کے تخت کے نیچے
پوشیدہ ہوتا ہون پس جب وہ آپ کے روبرو آئے فوراً اُسے گرفتار کر لیجیے گا مین تخت کے نیچے
سے نکل کر مشکین باندھ لونگا یون یہ اسیر ہوگا سمندر نے کہا کہ اچھا بس گرداب نقلی جست کر کے
سمندر کے تخت کے نیچے پوشیدہ ہو گیا ادھر گرداب عیار دربارگاہ پر پہونچا دیکھا کہ سب لوگ میری
طرف بغور دیکھ رہے ہین یہ دیکھتا ہوا خاموش اندر چلا گیا درگہ سالار نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب
قضا لائی ہی ضرور قتل ہوگا بادشاہ کو تو معلوم ہی سحر کر کے اسکو اسیر کر لینگے عشاق تہ طاقی تو جلا ہوا
بیٹھا ہی ضرور قتل کر ڈالے گا سب نے کہا کہ خوب ہوا ایک بلا تو ہم سے دفع ہوئی اگر یہ مارا گیا تو لشکر اسلام کا
نصف زور رہ گیا کیونکہ اُنکو اسکا بہت بھروسا ہی یہ ہر مقام پر اپنا سینہ سپر کرتا ہی عیاری کر کے بچا لاتا ہی
درگہ سالار نے کہا کہ خداوند ایسا گمان ہی کہ وہی ہو اور کوئی دوسرا عیار نہ ہو مجکو تو وہ نہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُنکو
تو معلوم ہی کہ گرداب میرے عقب سے واپس ہو کر گیا ہی دربار مین یہ کوئی اور عیار ہی اگر وہ ہو تو مین
بہت خوش ہون کیونکہ اُس نے مجکو بھی ایک طمانچہ مارا تھا جس کے سبب سے ابھی تک میرے کان مین
درد ہی خداوند میرے صبر کا اور اُسکے ظلم کا آج عوض دین کہ یہ قتل کیا جاے اُنھون نے کہا کہ اگر وہ نہین ہی
کوئی اور ہی جب یہ قتل ہوگا اسکی خبر اُسکو ہوگی وہ رہا کرنے ضرور آئے گا اُس وقت گرفتار ہوگا یہان
تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر گرداب اصلی دربار کے اندر آیا دیکھا سب لوگ حاضر دربار ہین مگر دربارگاہ
کی طرف دیکھ رہے ہین اُسنے دیکھا کہ میری کرسی خالی ہی یہ اپنی کرسی کی طرف چلا سمندر نے کہا کہ
گرداب یہان آنا گرداب یہ کہتا ہوا چلا کہ مار تھک گیا بیرون شہر تک تعاقب کیا مگر پتہ نہ ملا بیکار زحمت
ہوئی یہ کہتا ہوا قریب تخت سمندر کے پہونچا بس سمندر نے کہا کہ او نا عیار اب تو میرے ہاتھ سے کہان
جاتا ہی مین تجکو پہچان گیا کیا سخت بیر قلب ہی اور کیا جگرا ہی کہ ابھی تو یہان سے سب کو ذلیل کر کے گیا تھا
پھر میرے عیار کی صورت بنا لایا تو نے دھوکا کھایا تو نے یہ خیال کیا کہ وہ دربار مین ہی بلکہ یہ خیال کیا کہ میرے
عقب مین جو نکلا تو کسی اور طرف کو چلا گیا مین چل کر پھر دربار کو تباہ کر دون یہ کہکر سحر کیا کہ اُس کے پاؤن
زمین نے پکڑ لیے وہ ادھر اُدھر حیران و پریشان ہو کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا امر اور کیا واقعہ ہی یہ بادشاہ کیا
فرماتے ہین یہ تو یہ دل مین خیال کر رہا ہی اور پریشان ہو ہو کر دیکھ رہا ہی کہ سمندر نے صدا دی کہ اے
گرداب نکلو یہ جو بادشاہ نے کہا گرداب نقلی جھک کر تخت کے نیچے سے نکلا آتے ہی اُسکی

مشکیں باندھ لیں اور سمندر سے کہا کہ میں نے گرفتار کر لیا اب آپ سحر اُتار لیں سمندر نے سحر اُتار لیا اسنے
لاکر اُسکو ستون سے خوب جکڑ کر باندھ دیا اور خود اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا وہ اسکو دیکھکر حیران ہوا کہ بلو
میری صورت کا دوسرا آدمی یہاں موجود ہے یہ اپنا رنگ بخوبی جما چکا جو میرا گمان تھا وہی ہوا کہ میں
اُدھر اسکی تلاش میں گیا اور وہ ادھر میری صورت بن کر آیا اپنا رنگ جمایا بڑا دھوکا کھایا میں کیوں
اس وقت اس طور پر آیا اور کسی صورت پر آتا بادشاہ کو خبر کرتا یہاں آکر خود گرفتار ہو گیا اُلٹی آنتیں گلے
پڑیں اب کیا تدبیر کروں یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اُدھر گرداب نقلی یعنے خواجہ نے کہا کہ کہو کیسے گرفتار
ہوئے تم کو اسکی خبر نہ تھی یہاں پہلے ہی بند و بست ہو چکا تھا رزکہ سالار آپ کی خبر دے گیا تھا کہ آپ
میری صورت پر آئے ہیں میں نے بادشاہ سے کہا کہ میں آپ کے تخت کے پیچھے پوشیدہ ہوا جاتا ہوں آنے
دیجیے پس جس وقت قریب آئے گرفتار کر لیجیے گا بادشاہ نے منظور کیا اگر میں اپنے مقام پر ہوتا تو دور
سے مجکو دیکھکر بھاگ جاتے پھر ہاتھ نہ آتے جس طور سے پہلے میں تیرے عقب میں گیا تھا آخر تو عاجز ہو کر چلا آیا
یہ جو خواجہ گرداب نقلی نے کہا اُسنے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ افسوس میں نے بڑا دھوکا کھایا کیا کروں
بڑی خرابی ہوئی اگر میں جانتا کہ تو یہاں موجود ہے تو کبھی نہ آتا اور کسی صورت پر آتا بادشاہ کو تیرے حال
سے خبردار کرتا تو نے یہاں آکر اپنا رنگ جما لیا تھا ارے میں تو گرداب اصلی ہوں اور تو عیار ہے اپنی
ہانکی دوسرے پر گنوائی یہ کہکر سمندر کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے بادشاہ خبردار ہو میں آپ کا پرانا
خادم گرداب ہوں اور جو یہ آپ کے روبرو کرسی پر بیٹھا ہوا ہے یہ خواجہ عیار لشکر اسلام ہے مجکو دھوکا
دے کر یہاں چلا آیا میری صورت بنکر آپکے دربار میں آکر بیٹھا مجکو گرفتار کرا دیا سمندر شاہ نے کہا کہ ہاں تو مجکو
فقرہ دیتا ہے میں تیرے ہاتھ سے بہت پریشان ہوا ہوں میں بہت عاجز تجھسے ہوا ہوں بھلا میں کب چھوڑتا ہوں
اُدھر سے خواجہ نے کہا کہ ہاں ہاں تو ضرور میرا پرانا خادم ہے کیا دلیری ہے کہ میں سامنے موجود ہوں اسپر تو
یہ تقریر کرتا ہے اور وہی کہے جاتا ہے بڑا غیرت دار ہے مجکو سامنے گفتگو کرتے شرم نہیں آتی ہے اب کوئی تیرے
فقرہ میں نہ آئیگا تو بیکار اپنی زبان تھکاتا ہے بس دیکھ اپنی طرف تیری قضا آگئی ہے یہ کہکر سمندر
سے کہا کہ جلد جلاد کو طلب فرمائیے کہ اسکو قتل کرے اگر اسکی اسیری کی خبر لشکر اسلام میں ہو گئی
تو سب عیار یہاں چلے آئینگے خود صاحبقران اسکے قید ہونے کی خبر پا کر آئینگے اُس وقت مشکل
ہو گی کوئی تدبیر بن نہ آئیگی یہ جو سمندر سے خواجہ نے کہا کہ اسکو قتل فرمائیے بس سمندر نے حکم دیا
کہ جلاد کو حاضر کرو بس یہ حکم دینا تھا فوراً چوبدار دوڑا ہوا گیا اور جلاد کو لے کر دربار میں آیا یہاں گرداب
اصلی نے بہت کچھ سماجت اور لجاجت کی اور بہت کچھ کہا سمندر نے نہ منظور کیا جو بات اُس نے
کہی خواجہ نے اُسکی بات رد کر دی اب سب اہل دربار کو یقین ہو گیا کہ یہ خواجہ ہیں جو کہ گرفتار ہیں اور یہ
گرداب ہیں جو کہ قبل سے موجود ہیں جب گرداب نے دیکھا کہ جلاد آتا ہے مفت میں مارے گئے اسوقت
گرداب نے کہا کہ اے بادشاہ اچھا میری ایک بات اور سماعت فرمائیے کہ میرا اور اسکا منہ دھلائیے
اور پھر ملاحظہ فرمائیے اگر میں عیار ہونگا تو میری صورت اصلی نکل آئیگی اگر وہ عیار ہو گا اسکی صورت جو اصلی
ہو گی وہ اپنی صورت پر قائم رہے گا جو روغن عیاری سے بنا ہو گا وہ ظاہر ہو گا خواجہ نے کہا کہ ہاں یہ دوسرا
فقرہ ہے اپنی صورت سحر سے بنا کر آیا ہے وہ کبھی نہ مٹیگی اُس وقت تو یہ کہیگا کہ میں اصلی ہوں اسکی
صورت سحر کی ہے یہ تو کبھی نہ ہوگا یہ کہکر اپنی کرسی پر سے اُٹھکر ایک دھول زور سے اُسکے سر پر ماری کہ سر
اُسکا بھنا گیا اسکا مارنا تھا سب عیاروں نے مارنا شروع کیا اس قدر مار پڑی کہ اُسکے حواس باختہ

ہو گئے تمام منھ سوج گیا بال سر کے گر گئے خواجہ نے کہا کہ جو ہمارے شاگردون سے اسکو مارنے لگا ہم دنیا
سے ناراض ہو گئے بھلا پھر کیون نہ ہو ایک مارتا نہ معلوم کسقدر جوتیان اسکے سر پر لگین کوئی شمار نہین وہ مار کھاتے
کھاتے بولا گیا کہنے لگا توبہ ہی کی اب ایسی حرکت نہ ہو گی خداوند کے واسطے معاف کرو خواجہ نے کہا اچھا
اب جانے دو توبہ کرتا ہی جب مار سے فراغت ملی اُسکے حواس درست ہوئے اتنے مین جلاد بھی آگیا
جیسے ہی جلاد کو آتے دیکھا اُسنے کہا کہ اے بادشاہ ایک بات اور میری عرض کے موافق امتحان فرمایئے
وہ یہ بات ہی میرا جھوٹ سچ آپ پر ظاہر ہو جائیگا کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹا اور کون اصلی ہی اور کون نقلی
آپ اوراق جمشیدی ملاحظہ کیجیے صاف حال معلوم ہو جائیگا یہ جو اُس نے کہا سمندر نے بھی اپنے
دل مین خیال کیا کہ سچ ہی دیکھو تو کیونکہ باہم جھگڑا پڑا ہی بس یہ خیال کر کے اوراق اُٹھائے کہ دیکھون اُدھر
خواجہ نے دیکھا کہ اب راز ظاہر ہوا یہ اس نے بہت بڑا فقرہ کیا ہوشیار ہونا چاہیے جب سمندر اوراق
دیکھے گا اُسکو معلوم ہو جائیگا کہ وہ گرداب اصلی ہی مین نقلی ہون بس سحر کر کے گرفتار کر لیگا اب
کوئی صورت مفر کی نہین ہی بس یہ خیال کر کے دل مین کہا کہ اگر یون ہی بیٹھے رہو گے تو بڑی خرابی ہو گی کیونکہ
چار دن حرف تمہارے اُس کے شاگرد وہین ادھر ظاہر ہوا اُدھر انھون نے کمند مار کر پکڑ لیا اب کوئی تدبیر اور
کرو بس خواجہ نے آہستہ سے گلیم نکالی اور دل مین خیال کر لیا کہ ادھر سمندر نے دیکھکر سر اُٹھایا
ادھر مین نے گلیم اوڑھ لی خواجہ تو اپنا سامان کر کے بیٹھے اُدھر سمندر نے اوراق مین دیکھا ظاہر ہوا
کہ یہ جو بندھا ہوا کھڑا ہی یہ گرداب اصلی تمہارا عیار ہی اور وہ جو کرسی پر بیٹھا ہی وہ خواجہ ہین تمہارا
عیار سچ کہتا ہی تم نے اسے بیکار گرفتار کیا ہی یہ جو اوراق مین دیکھا سمندر شاہ کو حیرت ہوئی سر اُٹھا کر
قصد کیا کہ سحر کرون اُدھر خواجہ نے نعرہ کیا کہ منم خضران بن عمرو ثانی یہ نعرہ کر کے جست کی اور گلیم اوڑھ لی
یہ جو نعرہ ہوا سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی ادھر سمندر نے سحر کیا کہ جس قدر اُس مقام پر لوگ
موجود تھے اور شاگرد گرداب سب کے پانون زمین نے پکڑ لیے اب جو کرسی پر دیکھا تو خواجہ ندارد
تھے کرسی خالی تھی سمندر نے سحر کر کے کہا کہ اسکو پکڑ لو یہ سنکے خواجہ کو سب ادھر اُدھر دیکھنے لگے
کہ کہان ہی ایک خواجہ تو گرفتار ہین یہ دوسرے خواجہ کہان سے آئے سمندر نے کہا کہ ادھر اُدھر
کیا دیکھتے ہو وہ جو کرسی پر بیٹھے ہوئے ہین اب سب نے کرسی کی طرف دیکھا کرسی کو خالی پایا عرض کیا
کہ ہم کسکو گرفتار کرین کرسی پر ہم کو کوئی بیٹھا ہوا نظر نہین آتا ہی یہ سنکے سمندر نے کہا کہ انکو تو کھول دو جو
بیچارے بے قصور بندھے ہوئے ہین مجکو بڑا دھوکا ہوا یہ سچ کہتے تھے کہ مین گرداب اصلی تمہارا
عیار ہون خواجہ نہین ہون یہ جو بادشاہ نے کہا لوگون نے اُٹھکر گرداب کو کھولا گرداب سر
جھکائے ہوئے کھڑا تھا اور اپنے دل مین کہتا تھا کہ آج دربار مین میری بڑی ذلت ہوئی خود بھی کم بخت
نے مارا اور خوب میرے شاگردون نے بھی مارا یہ تو یہ خیال کر رہا تھا اُدھر شاگرد گرداب کے
پکارے کہ اے بادشاہ ہم پر کیون سحر کیا ہی ہم بے خطا ہین ہم پر سے سحر اُتار لیجیے ہم اپنے استاد
سے اپنا قصور معاف کرا لینگے ہم سے بڑی خطا ہوئی ہی کہ ہم نے اپنے استاد کو مارا اگر انجان کی
معاف ہی یہ جو اُنھون نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ مین نے تم سب پر اس لیے سحر کیا تھا کہ وہ تم مین
ہو تو سحر مین گرفتار ہو جائے نہ معلوم کدھر چلا گیا ہوا ہی ادھر منھ سے کچھ نکلا ادھر وہ غائب مجکو گرداب
سے بڑی شرمندگی ہوئی کہ مین نے اسکا کہنا نہ سنا اسکے کہنے پر عمل نہ کیا بیکار کو ذلت ہوئی یہ کہکر سحر
سب پر سے اُتار لیا وہ لوگ اپنے مقام پر سے اُٹھے اور طرف گرداب کے چلے خواجہ گلیم

اور مُرے ہوئے یہ تماشہ دیکھ رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں وہ لوگ آکر گرداب اپنے اُستاد کے قدم پر گر پڑے
اور کہا کہ اُستاد ہم سب کی خطا معاف فرمائیے مگر وہ سر جھکائے کھڑا ہی کچھ جواب نہیں دیتا ہی جب سب نے بہت
عاجز کیا تو کہا کہ تم نے کیا کیا جب بادشاہ خود میری ذلت و رسوائی کا خواہان ہو اور میرے کہنے پر عمل نکرے ساحر ہوکر سحر
دریافت نہ کرے تو تمہاری کیا خطا ہی جو میری قسمت میں تھا وہ ہوا اس قدر ساحر یہاں موجود تھے ایک کو خیال
نہ آیا سب اندھے ہوگئے عقل کے ناخن کھو بیٹھے میرے کہنے کا کچھ نہ خیال نہ کیا میں لاکھ لاکھ کہتا ہوں کوئی سماعت
نہیں کرتا ہی بڑے عجب کی بات ہی دوسرے کسی نے گرفتار بھی نہ کیا وہ چلا بھی گیا مجھکو تو کسقدر جلد اسیر کر کیا اُسکو
کوئی گرفتار نہ کر سکا اگر میں یہ نہ کہتا تو کبھی نہ ظاہر ہوتا میری جان مفت میں جاتی جب میں نے دیکھا کہ اب
قتل ہوتا ہوں تو میں نے پریشان ہوکر کہا کہ اوراق جمشیدی ملاحظہ فرمائیے اگر میں یہ نہ کہتا تو کچھ ظاہر نہ ہوتا
یہ بھید ہرگز نہ کھلتا سمندر نے کہا کہ تم نے پہلے کیوں نہ کہا ای گرداب اُس نے ایسی تقریر کی تھی کہ مجھے
یقین تھا میں کیا کہوں اگر خود خداوند ہوتے تو وہ بھی دھوکا کھاتے خیر بھائی اب کچھ خیال اس بات کا نہ کرو
جو ہونا تھا سو ہوا خیر گذشتہ را صلوٰۃ گرداب نے جواب دیا کہ جی ہاں بجا ارشاد ہوا جسکو ذلت ہوئی اُسکو
ہوئی آپ کا کیا نقصان ہوا سمندر نے کہا کہ جو تمہارا کہنا سچ ہی کہ تم کو بڑی ذلت ہوئی مگر کیا کیا جائے
اب ایسا کبھی نہ ہوگا تم اپنے مقام پر جاکر بیٹھو مگر عجب یہ ہی کہ وہ اس قدر جلد یہاں سے چلا گیا نہ معلوم
کہاں گیا گرداب نے کہا کہ گیا کہاں ہوگا یہیں چوبداروں میں یا خدمتگاروں میں ملا کھڑا ہوگا پہلے
سب پر سحر فرمائیے پھر اوراق جمشیدی میں ملاحظہ فرمائیے جہاں ہوگا معلوم ہو جائے گا یہ سُنکے سمندر نے
سب پر سحر کیا اُس کے بعد اوراق میں دیکھا نکلا کہ دربار میں ہی مگر نہ چوبدار کی صف میں ہی نہ خدمتگار کی صف
میں اب تو سمندر حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ ہی تو دربار میں مگر کسی صف میں نہیں ہی اُسنے سرداروں
کی صف میں دیکھا کہ ان میں ہی نکلا نہیں ہی مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ دربار میں ہی یہ دیکھکر بادشاہ نے اہل
دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ یہ امر عجیب ہی کہ یہ تو اوراق سے ثابت ہوتا ہی کہ ہی دربار میں مگر کسی میں ملا نہیں
کھڑا ہی کسی صورت پر ہی یہ کیا بات ہی میری عقل تو نہیں کام دیتی کہ کیا کروں کیا نکروں گرداب سر
جھکائے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھا ہی کچھ کلام نہیں کرتا ہے خاموش بیٹھا ہی یہ جو سمندر نے کہا تو
گرداب نے جواب دیا کہ میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ آپ سحر کر دیجیے جسمیں کوئی دربار سے بدون
آپ کی اجازت کے نہ جاسکے اگر دربار میں ہوگا تو نہ جاسکے گا آخر عاجز ہوکر اپنے کو ظاہر کرے گا یہ تدبیر
معقول ہی یہ جو گرداب نے کہا گرداب کے پہلو سے صدا آئی کہ اے گرداب تو بڑا بے غیرت ہی
اور بے حیا ہی کہ دنیا میں دوسرا کوئی نہیں ہی اتنی بڑی ذلت سر دربار تجکو دی تیرے شاگردوں کے
ہاتھ سے جوتیاں کھلوائیں اور سہرا دے بے غیرت تجکو غیرت نہ آئی کیا کہوں کہ تو نے سمندر کو ہوشیار کر دیا
کہ اوراق جمشیدی دیکھے ورنہ میں نے تیرا خاتمہ کر دیا تھا اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائے گا ایک
نہ ایک دن میرے ہاتھ سے تو ضرور قتل ہوگا بیکار میرے پیچھے پڑتا ہی دیکھو رک اُٹھائے گا آیندہ تجکو اختیار رہی یہ جو
صدا آئی سب اہل دربار اور نیز گرداب اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کوئی نظر نہ آیا گرداب نے کہا کہ سامنے آکر اور ظاہر
ہوکر ہمکلام ہو تو ہم جانیں یہ کیا کہ پوشیدہ ہوا اور پھر نکل جاؤ تو جانیں کہ بڑے عیار ہو جواب ملا کہ یہ فقرہ کسی
اور کو دینا ہاں جب جائیں گے تو ہم سب کو آگاہ کر کے یوں نہ جائیں گے کہ تم کو خبر نہ ہو اس امر سے خاطر جمع رکھو
یہ صدا جو آئی غضب سے عشاق نہ طاقی سکے آئی اس نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ میرے عقب میں کون ہی بولتا تھا
کہ ایک چپت اس زور سے پڑی کہ تمام دربار گونج گیا تاج سر پر سے گر پڑا یہ بہت ذلیل ہوا تڑاقے کی صدا

سے سب ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ کون تھا اُدھر عشاق نہ طاقی نے تاج اُٹھا لیا سر سہلا کر رہ گیا عرق ندامت
مین ڈوب گیا کہ خواجہ نے بڑھکر ایک چپت سر پر شملاق کے لگائی کہ اُسکو بھی چکر آگیا اسی طور سے سب اہل دربار
کے چپتین لگائین علاوہ اشفاق و سمندر و عشاق اُستاد سمندر و گلاب و دیگر سرداران
سغز سے کہ جنکی انکو عزت مد نظر تھی اور جو لوگ انکے درمیان مین نہ بولے تھے وہ تو محفوظ رہے باقی سب کے
چپتین پڑین سمندر کو اس لیے چھوڑ دیا کہ یہ بادشاہ ہے اسکو ایسی ذلت نہ دینا چاہیے عشاق نہ طاقی
سے تو از حد جلے ہوے تھے اُس کے تو خون کے پیاسے تھے کیونکہ اُسنے بہت کچھ بُرا بھلا انکو کہا تھا انکو یہ منظور
تھا کہ جہان تک ہو اسکو ذلت و رسوائی ہو جو خواجہ نے چپت گاہ کر دیا اب تو ہر ایک مارے خوف کے سر
جھکا کر بیٹھ گیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ تو بڑی بلا آئی ہے کسی طور سے جاتی نہین ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے جب
خواجہ سب کو سرفراز کر چکے خیال کیا کہ چلو اب یہان کیا کام ہے بہت عیاری کر چکے یہ خیال دل مین کر کے
فوراً گلیم اُتاری چپت کی سمندر کے سر پر سے پھر تاج لیا شملاق و امراق کی مندیل لی اور عشاق
نہ طاقی کے ایک لات اس زور سے ماری کہ وہ پھر کرسی پر سے زمین پر گرا اور اُسکا بھی تاج لیا وہان سے
گرداب کے سر پر آئے اُسکی بھی کلاہ عیاری لی اور کہا کہ لے مین جاتا ہون جسمین طاقت ہو وہ مجکو
روک لے یہ کہتے ہوے صحن مین آئے سمندر نے قصد کیا کہ سحر کرون خواجہ صحن مین اُتر کر طرف
دروازے کے چلے تھے کہ سمندر نے گرداب کے کہنے کے موافق یہ سحر کیا تھا کہ کوئی باہر نہ جا سکے انکو
دروازہ نہ دکھائی دیا اب تو خواجہ حیران ہوے اور دل مین کہنے لگے کہ مین کیونکر یہان سے جاؤن بڑی مصیبت
ہوئی بُرے پھنسے خیال مین آیا کہ جست کر کے نکل جاؤن جست کی دیکھا کہ دیوار بلند ہو گئی اب سمندر
نے سنبھل کر حکم دیا کہ سحر کر کے اسکو گرفتار کر لو خواجہ نے جو یہ سُنا بہت پریشان ہوے دل مین خیال
کرنے لگے کہ کیا کرون کیونکر یہان سے جاؤن اب امید قوی ہوئی کہ اسیر ہوے بُرے پھنسے فوراً یاس
ہو گئی گھبرا گئے دعا کی خیال آیا کہ منڈھی برپا کر لو بس فوراً زنبیل سے نکال کر برپا کی اُس کے اندر بیٹھ کر
صحن مین اُترے اور سامنے ایوان کے آراستہ کی ایک پلنگ اُسمین لگا ہوا تھا خواجہ مسہری پہ آرام
لیتے ہوے تھے ایک کرسی بھی ہوئی تھی یہ جو واقعہ سب اہل دربار نے دیکھا نہایت حیران ہوے سمندر
نے حکم دیا کہ سحر کر کے گرفتار کر لو یہ بے شعور میری طرف پانون پھیلائے کس اطمینان سے لیٹا ہے اسکو کوئی
خوف اس بات کا نہین ہے کہ بادشاہ کے سامنے ایسی گستاخی کرتا ہون یہ جو سمندر کا حکم دینا تھا کہ جو بڑے
بڑے ساحر تھے اُنھون نے سحر کرنا شروع کیا خصوصاً عشاق نہ طاقی نے کہ خواجہ سے جلا ہوا بیٹھا تھا
سحر کرنے مین جان لڑا دی گولہ ترنج نارنج آتش کے دانہ پھڑنے لگے ساحر آگ برسانے لگے تمام صحن دھوان
دھار ہو گیا مگر وہان کچھ اثر نہ ہوا سب سحر اُسکے قریب آکر برطرف ہو گیا اُسپر کچھ بھی اثر نہ کیا جب سب
سحر اپنا اپنا کر چکے سمندر نے کہا کیا بے خاتمہ ہو گیا ہو گا اب سحر کرنا کیا ضرور ہے جب وہ سحر برطرف ہوا دیکھا کہ
اُسی طور سے وہ چھولداری برپا ہے آپ اُسکے اندر مزے سے لیتے ہین سب ساحر یہ کہتے ہوے دوڑے
کہ پکڑ نا جانے نہ پائے یہ جو غل ہوا آپ ایک مرتبہ پلنگ پر سے اُٹھے اور یہ کہنے لگے کہ سونا دشوار کر دیا
نیند حرام ہو گئی کیا غل ہے کیا بیہودہ حرکت ہے یہ کہکر کرسی پر آکر سامنے سمندر کے بیٹھے اور پکار کر کہا کہ
اے سمندر شاہ کسی کو حکم دو کہ وہ مجکو آکر گرفتار کر لے یا آپ خود آکر گرفتار کرین سامنے آپ کے
بیٹھا ہوا ہون یہ سنکے سمندر نے کہا کہ خواجہ جاؤ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو مین اگر قصد کرون گا
تو گرفتار کر لونگا تم نے بہت پریشان کیا ہے مجھے تم پر رحم آتا ہے خیریت اسی مین ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ

خواجہ نے جواب دیا جب میرا جی چاہے گا مین جاؤنگا میرے اوپر کوئی حاکم نہین ہی مین اپنے دل کا
مختار ہون ابھی تو میرا جانے کو جی نہین چاہتا ہی جب جی چاہے گا چلا جاؤنگا پھر کسی کے روکنے سے
رکونگا نہین سمندر نے کہا کہ یہ بھی کوئی اندھیر ہی کہ نہین جاتے ہو کیا پرائے مکان پر قبضہ کر لیا ہی یہ بھی
کوئی زبردستی ہی جاؤ تم کو کوئی نہ روکے گا خواجہ نے کہا کہ ہم کو کون روک سکتا ہی کسکی طاقت ہی کسنے یہان
دھونسا کھایا ہی کہ ہمین روکے جب ہم چاہین گے چلے جائین گے یہان ہمارا دل لگ گیا ہی سمندر نے کہا کہ
مین بمنت وسماجت کہتا ہون کہ آپ یہان سے تشریف لے جائیے مجھپر احسان ہوگا خواجہ نے کہا کہ
نہین آپ قصد میری گرفتاری کا کرین یا کسی ساحر کو حکم دین کہ وہ آکر مجھے گرفتار کرے مین بھی دیکھون
کہ تمھین کتنا دم ہی مین تو سامنے موجود ہون یہ کہکر گرداب کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ میان گرداب
آپ فرماتے تھے کہ سامنے آکر تقریر کرو تو مین جانون تو مین آپکے روبرو موجود ہون اگر کچھ دم ہی تو آپ مجھے
گرفتار فرمائیے جب مین جانون کہ آپ بڑے جیدار ہین یہ جو گرداب سے خواجہ نے کہا گرداب
نے جواب دیا کہ کیون قضا آئی ہی بہت چرب زبانی اچھی نہین ہی اپنی جان کا خیال کرو جو بادشاہ سلامت
فرماتے ہین اسپر عمل کرو ورنہ خراب ہوگے تم نے یہ شعر نہین سنا ہی ؎ خلاف رای سلطان رای
جستن * بخون خویش باید دست شستن * خواجہ نے جواب دیا کہ مین تو نہ خراب ہونگا بلکہ تم اور
تمھارا بادشاہ خراب ہوگا یہ سنکے گرداب کو غصہ آیا اور قصد کیا کہ جاکر پکڑ لاؤن کہ اسکے ایک شاگرد
نے منع کیا اور کہا کہ یہ آپ کیا غضب کرتے ہین استاد یہ تو خیال فرمائیے کہ سب ساحرون نے سحر کیا
کچھ اثر نہ ہوا کوئی تو ایسی بات ہی کہ وہ یون بے خوف و خطر بیٹھا ہوا ہی کہین کوئی زحمت مین نہ گرفتار
ہو جائیے الٹی آنتین گلے پڑین جب ساحرون کے سحر نے نہ اثر کیا آپ ساحر نہین ہین جو سحر سے کام
لیجیے گا اور سحر کرکے گرفتار فرمائیے گا یہ جو شاگردون نے کہا گرداب خاموش ہو رہا اور اپنے
مقام پر جاکر بیٹھ رہا سمندر نے کہا کہ خواجہ جاؤ تم یہان کیون آئے ہو تم سے کوئی نہ بولے گا مین منع کیے
دیتا ہون خواجہ نے کہا کہ مین تمھارا کیا لیتا ہون ایک گوشہ مین بیٹھا ہون سمندر نے کہا کہ مجھکو تم
سے خوف معلوم ہوتا ہی تم جاؤ تا کہ وہ خوف برطرف ہو خواجہ نے کہا کہ مین تو عشاق نطاقی اور
اسکی نانی کو قتل کرکے جاؤنگا تو تمھین چھوڑونگا یہ جو کہا عشاق نطاقی کو غصہ آیا اور گولہ اٹھا کر مارا کہ تمام
صحن دربار آگ سے بھر گیا شعلہ نکلنے لگے منڈھی کو کوئی ضرر نہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد سحر برطرف ہوا دیکھا
کہ خواجہ اسی طور سے بیٹھے ہوئے ہین سب اہل دربار دیکھکر حیران ہوئے خواجہ نے کہا کہ تم لوگ
بیکار سحر کرتے ہو جسکو دعوی ہو میرے پاس آکر مجکو گرفتار کرے یہ سنکے عشاق اٹھا اور کہا کہ رہ جا
مین آتا ہون تو یون نہ مانے گا یہ کہکر اٹھتا تھا کہ سمندر نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کہان جاتے ہو کچھ ہوش
درست ہین عشاق نطاقی نے کہا کہ اس عیار کو سزا دیے جاتا ہون سمندر نے کہا کہ کیون جان کے
پیچھے پڑے ہو یہ منڈھی معجزے کی ہے اسپر کسی کا سحر اثر نہ کرے گا عشاق نے کہا کہ مین پکڑ کر باہر
کھینچ لونگا سمندر نے کہا کہ یہ خیال خام ہی بس اسوقت ٹھہر جاؤ جب کوئی موقع ہوگا دیکھا جائیگا
عشاق کہنے سے سمندر کے ٹھہر گیا خواجہ نے کہا کہ کہا جاتے ہین تم کو ہمارا یہان ٹھہرنا ناگوار
ہی یہ کہکر منڈھی سے کہا کہ مجکو باہر دربار کے پہونچا دے یہ جو کہا منڈھی مثل غبار کے بلند ہوکے
باہر کی طرف چلے سمندر نے اپنا سحر برطرف کر لیا کہ یہ چلا جائے غرض اب تب کا سکتے بس منڈھی
سحر سے نکل گئے غل ہوا کہ خواجہ جاتے ہین کوئی کچھ نہ کر سکا خواجہ نے چلتے وقت کہا کہ اے سمندر

سلام تمکو ہو اب مین جاتا ہون جب میرا جی چاہیگا پھر آؤنگا یہ کہکر خواجہ تو چلے گئے دور جا کر
اُترے سمندر کو نذر زنبیل کیا اب قران کی تلاش مین چلے کیونکہ جو کچھ مال ملا تھا سب اُس کے
پاس تھا قران نے وہان جب یہ غل و شور سنا تو نفس وغیرہ کو لے کر بھاگے کل مال مع خلعت و زر نقد
و دردیان وغیرہ ایک مقام پر لاکر دفن کر چکے تھے مع اپنے کپڑون کے کہار جو آئے اُنھون نے کوئی
چیز نہ پائی اتنے مین غل ہوا کہ وہ حکیم صاحب نہ تھے بلکہ عیار لشکر اسلام کا اُنکی صورت بن کر آیا تھا ظاہر
ہوا سمندر نے لوگ دوڑائے تھے کہ جا کر وہ سب مال لے لو جو مین نے دیا ہے یہ جو لوگ آئے تھے
اُنھون نے وہان کسی کو نہ پایا کہارون کو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے رو رہے ہین دریافت کیا کہ کلو ملازم
حکیم صاحب کہان ہے اُنھون نے کہا کہ ہم کو کیا معلوم ہے ہم سے کہا کہ تم روٹی وغیرہ کھاؤ مین یہان
بیٹھا ہون ہم لوگ چلے گئے یہان آکر کچھ نہ پایا کلو کا پتہ تک نہین ہے وہ لوگ یہ سنکے وہان سے طرف
دربار کے چلے گئے کہار طرف اپنے مکان کے چلے جاتے تھے راہ مین آکر دیکھا کہ ایک مقام پر ایک
شخص ایک غار مین پڑا ہے جب مکان کے قریب پہونچے تھے باہم صلاح کی کہ نہ معلوم اسکو کیا ہوا ہے
جو یون گر پڑا ہے اسکو اُٹھا کر اسکا مکان اس سے دریافت کرکے پہنچا دو باہم یہ تقریر کرکے غار مین
اُترے قریب جا کر جو دیکھا تو کلو ملازم حکیم صاحب کا ہے بس اُنھون نے اُسکو باہر نکالا بیہوش پایا تھا
ادھر اُدھر سے پانی لا کر اُس پر چھڑک دیا ہوشیار کیا کلو کی جو آنکھ کھلی اپنے کو زمین پر پڑا ہوا دیکھا گھبرا کر
اُٹھ بیٹھا دیکھا کہ کہار ہین پوچھا کہ یہ کون مقام ہے اور مین کہان ہون مین تو حکیم صاحب کی سواری
کے ہمراہ چلا تھا یہان کیونکر آیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کو کیا معلوم ہم گھر کو واپس جاتے تھے ہم نے
تم کو یہان پڑے ہوئے دیکھا تم کو ہوشیار کیا وہ خلعت اور زر نقد جو کہ حکیم صاحب کو ملا تھا اور
دردیان وغیرہ تم نے کیا کین اُسنے کہا کہ کیسی مین کیا جانون مجکو خبر تک نہین ہے مین دربار تک
ہرگز نہین گیا کہارون نے کہا کہ واہ ہم نے خود تم کو دردیان دی ہین تم نے ہم سے خود کہا ہے کہ تم جاؤ
روٹی کھاؤ ہم روٹی کھانے گئے روٹی جو کھا کر آئے تم کو اُس مقام پر نہ پایا نفس تک نہ تھی بلکہ
یہ آکر سنا کہ وہ حکیم صاحب نہ تھے بلکہ خواجہ عیار تھے جو اُنکی صورت بن کر آئے تھے وہ پہچانے
نے گئے ہم وہان سے مایوس ہو کر چلے اس خیال سے کہ معلوم ہوتا ہے جب یہ امر کلو کو معلوم ہوا
وہ سب مال و اسباب لے کر اور نفس اور دردیان کہارون سے اُترا کر مکان کی طرف چلے گئے یہان جو پہونچے
تو تم کو اس غار مین بیہوش پایا پانی لا کر تمہارے منھ پر چھڑکا تم کو ہوش آیا بلکہ بادشاہ کے ملازم
یہان آئے تھے اس مال کے ضبط کرنے کو تم کو جو نہ پایا تو چلے گئے تم نے یہ تدبیر اچھی کی مگر یہ بتاؤ کہ تم اس
غار مین کیونکر پہونچے کلو نے کہا کہ نہ معلوم تم کیا بک رہے ہو مین کسی امر سے واقف نہین ہون کیسا روپیہ کیسی
دردیان کیسی نفس کیا خلعت کیسا روپیہ مین کسی بات سے واقف نہین ہون نہ معلوم مین کب سے یہان
پڑا ہون مجکو کچھ خبر نہین ہے مین سواری کے ساتھ گھر سے چلا تھا یہان پر جو پہونچا تو مجکو پیشاب لگا مین پیشاب
کرنے بیٹھا کہ کسی نے منھ پر میرے کچھ مارا کہ مین گر پڑا پھر مجکو خبر نہین کہ کیا ہوا اُنھون نے کہا اب معلوم ہوا
کہ تم کو بھی کسی نے بیہوش کرکے یہان ڈال دیا اور وہ تمہاری صورت بن کر ہمراہ ہوا تب کہارون نے
کلو سے کل حال کہا جو اُن کو معلوم تھا کلو وہ حال سنکے وہان سے طرف حکیم صاحب کے مکان کے چلا کہار
اپنے اپنے مکان کو گئے کلو یہان آکر حکیم صاحب کے مکان پر پہونچا آواز دی کہ حکیم صاحب دروازہ کھولیے
مگر صدا اُسکی برنخاست کسی نے جواب نہ دیا یہ پکارا کیا تھوڑے عرصہ کے بعد آواز آئی کہ کون ہے اس نے

کہا کہ مین ہون کلو ملازم قدیم آواز نہ آنے کا یہ سبب تھا کہ حکیم صاحب نے منع کیا تھا کہ اگر کوئی آکر پکارے
ہرگز کوئی جواب نہ دینا جب یہ خوب چلایا تب کیسر نے حکیم صاحب سے عرض کیا کہ کوئی پکار رہا ہے مجھکو تو
کلو آپ کا ملازم قدیم معلوم ہوتا ہے حکیم صاحب نے کہا کہ دریافت کرو تب اُسنے آواز دی تھی جب اُسنے
کہا کہ مین ہون کلو کیسر نے بموجب حکم حکیم صاحب جواب دیا کہ تمھارے باپ دادا کا کیا نام ہے اُسنے
اپنے باپ دادا کا نام بتایا تب حکیم صاحب نے اُسے حکم دیا کہ کلو میرا ملازم ہے اُسکو بلالو کیسر نے دروازہ
کھولکر اُسے بلا لیا ایک زینہ تھا تک مین حکیم صاحب کے پاس جانے کا تھا کلو اُسکے ذریعہ سے حکیم صاحب
کے پاس آیا یہان آکر دیکھا کہ تمام کمرہ خالی پڑا ہے نہ کوئی کتاب ہے نہ کچھ اسباب ہے یہ جو کلو نے دیکھا تو اُسکو
کمال حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہے دیکھا کہ حکیم صاحب تہمت باندھے ہوئے بیٹھے ہین مگر مایوس ہین
کلو نے جھک کر سلام کیا پوچھا کہ کیون مزاج کیسا ہے حکیم صاحب نے جواب دیا کہ اچھا ہون کلو نے عرض
کیا کہ آج آپ مغموم و رنجیدہ کیون ہین حکیم صاحب نے جواب دیا کہ بھائی لٹ گیا وہ ناعیار دزد باریک
جسکا نام خواجہ عیار ہے جسکی عیاریان مشہور ہین آکر سب مال و اسباب لوٹ لے گیا ایک کتاب
تک نہ چھوڑی جو کہ مین نے اپنی عمر بھر مین جمع کی تھین مجھکو کسی کام کا نہ رکھا یہ سنکے کلو سر پکڑکر بیٹھ گیا اور
افسوس کرنے لگا حکیم صاحب نے کہا کہ کلو کچھ دربار کا حال بھی تجھے معلوم ہے کہ وہ ناعیار میری صورت
بن کر دربار مین گیا تھا کیا واقعہ ہے کلو نے کہا کہ مجھکو کیا معلوم جو کلو پر گذرا تھا وہ سب بیان کیا اور کہا
کہ کہارون کی زبانی مین نے اتنا سنا تھا کہ سمندر شاہ نے اُسکو بہت کچھ دیا خلعت دیا بہت سا
روپیہ دیا کچھ دوائیون کے نام سے لیا وہ سب مال و اسباب لے گیا جو کہ آپ کی صورت بنا تھا یہان تک کہ جس
فنس پر آپ سوار ہوکر دربار مین جاتے تھے وہ بھی لے گیا آپ کے کہارون کی وردیان بھی لے گیا بادشاہ
کا تاج وغیرہ لے کر دربار سے نکل گیا کوئی کچھ نہ کرسکا اتنے ساحر وہان موجود تھے حکیم صاحب نے سنکے یہ
مصرعہ پڑھا ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ۔ شکر رحمت میرے مقدر مین تحریر تھی اے کلو
اب تم دروازے پر بیٹھو جو آئے اُس سے کہنا کہ حکیم صاحب باہر گئے ہین گھر مین نہین ہین مین اب کسی سے
ملاقات نہ کرونگا یہ کہکر کلو کو رخصت کیا وہ بہت خوب کہکر اپنے مقام پر آکر بیٹھا حکیم صاحب پر تو یہ گذری
حکیم صاحب اُس دن سے گوشہ نشین ہوئے اب خواجہ کا حال سماعت فرمائیے یہ جو تلاش مین قران
کے چلے تمام شہر مین اُسکو تلاش کیا کہین نہ پایا صحرا مین آئے یہان قران تالث نے وہ سب مال
ایک مقام پر رکھا تھا خود اُسکی حفاظت کر رہے تھے کہ خواجہ تلاش کرتے ہوئے پہونچے خواجہ نے دور سے دیکھا کہ
ایک شخص بیٹھا ہوا ہے یہ اپنی صورت ایک ساحر کی بنا کر چلے تھے وہان قران بھی ساحر کی شکل بنے ہوئے تھے جب خواجہ قریب
پہونچے قران نے خواجہ کو دیکھکر کہا کہ کون ادھر آتا ہے یہ مقام ہمارا ہے یہان کسی غیر کا دخل نہین ہوسکتا ہے قران
نے جو یہ کہا خواجہ نے کہا کہ تمام زمین بادشاہ کی ہے کسی کا اُسپر قبضہ نہین ہے جہان جسکا جی چاہے وہ رہے ہم کو
کوئی منع نہین کرسکتا ہے یہ کہتے ہوئے قریب قران کے آئے قران نعرہ پکڑ کر کھڑا ہوگیا اُسنے کہا کہ ہم نے منع کیا اور
تم نے نہ مانا بس اسی مین خیر ہے کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے خواجہ نے کہا کہ کیا
مجال ہے جو تو مجکو قتل کرسکے کسی کا صحرا اجارہ نہین ہے جسکا جی چاہے آئے جہان جی چاہے ٹھہرے کوئی
صحرا کا مالک سوائے بادشاہ کے نہین ہے اگر یہ صحرا تمھاری ملکیت مین ہے اور تم اپنے کو اس صحرا کا
مالک سمجھتے ہو تو قبالہ دکھاؤ ہم یہان سے ابھی چلے جائین پھر کبھی نہ آئین قران نے کہا کہ مین یہ تین پانچ
نہین جانتا ہون قبالہ وبالہ کیا چیز ہے ہم نے جہان قبضہ کرلیا وہ مال ہمارا ہوگیا بادشاہ کی کیا لیاقت ہے کہ وہ

یہ مال تم سے لین جو کہ یہان سے حاصل ہوتا ہے یا اُس زمین پر قبضہ کرسکین جبکہ وہ یہ قدرت نہین رکھتے ہین تو اور کسی کی
کیا لیاقت ہے بس خیر اسی مین ہے کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ پچتاؤ گے سر پر تین تہہ گا خواجہ نے کہا کہ تیری بھی یہ قدرت ہے کہ ایک صحرائی
ہو کر یہ تقریر کرتا ہے یہ کہکر نیچہ پر ہاتھ ڈالا نہ ابھی خواجہ نے پہچانا ہے نہ قران نے بس قران نے بغدہ اُٹھا کر جھپک کر چلا خواجہ نے
جو بغدہ دیکھا اور جست دیکھی گمان ہوا کہ یہ قران ہے آواز دی کہ قران وہ ٹھہر گیا اُنھون نے اپنی بائین آنکھ کا تل دکھایا قران
کی جو نگاہ پڑی اُسنے پہچان لیا بغدہ پھینک کر اور دوڑ کر قدمون پر گرا کہا کہ اُستاد غضب ہوا تھا کہ مین نے بغدہ مارا تھا ایسی صورت
بنکر نہ آیا کیجیے کہ نقصان ہو خواجہ نے کہا کہ قران تم بھی تو ایسی صورت بنے تھے کہ مین نے بھی نہ پہچانا جب مین نے بغدہ دیکھا
اور جست کو خیال کیا تو شک ہوا مین نے صدا دی تم ٹھہرے مین نے تل دکھایا قران نے کہا کہ جب مین نے تل دیکھا
تو مجکو آپ کا یقین ہوا ورنہ یقین نہ ہوتا مین یہ سمجھا تھا کہ کوئی ساحر ہے خواجہ نے قران کو گلے سے لگایا اور کہا کہ معلوم
ہوا کہ تم بڑے خیر خواہ ہو یہ کہکر کہا کہ وہ مال سب کہان ہے قران نے کہا کہ موجود ہے خواجہ نے کہا کہ لاؤ بس قران
نے زمین کھودی وہ مال نکالا نفس لاکر حاضر کی کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ قران نے چھوڑی ہو بلکہ کہا رنگی مرزبان جو
کہ وہ نیچے پہنے ہوئے تھے وہ تک لے آیا کیونکہ وہ قران کے پاس رکھکر چلے گئے تھے کہ پھر آئین گے تو پہن لین گے
خواجہ نے جو سب مال دیکھا بہت خوش ہوئے قران کو پھر گلے سے لگایا سب مال کشتیان و توڑے پوشش و نفس
وغیرہ سب نذر زنبیل کیا کہا کہ اے قران تم کیونکر پہونچے قران نے کہا کہ جب صبح ہوئی مین دربار مین آیا یہان موجود
تھا کہ معلوم ہوا کہ بھگا حکیم صاحب کو لینے گیا ہے مین چلا کہ چلکر کوئی عیاری کرون مین نے لوگون سے دریافت
کیا کہ حکیم صاحب کہان رہتے ہین کسی نے پتہ نہ بتایا مگر توکلت علی اللہ چلا تھوڑی دور چلا تو دیکھا کہ آپ بھگا سے
باتین کر رہے ہین مین یہ دیکھکر ایک طرف کو پوشیدہ ہو گیا کہ آپ نے بھگا کو بے ہوش کیا اور اُٹھا کر غار مین ڈالا
اور خود بھگا کی صورت پر طیار ہو کر چلے اُسکے عقب مین بھی چلا آپ تو چلے گئے مین ایک مقام پر ٹھہر گیا تھوڑے
عرصے کے بعد آپ نفس مین سوار چلے آتے تھے آپ نے کئی مرتبہ سر نکال کر کلو کو پکارا مین نے پہچان لیا کہ یہ
کلو ملازم ہے ایک مقام پر پیشاب کو بیٹھا مین نے حباب مار کر اُسکو بے ہوش کیا اُسکی صورت بنکر مین طیار
ہوا اُسکو اُٹھا کر غار مین ڈالدیا آپ اُسکی صورت پر آکر ہمراہ ہولیا آپ نے جب کہا کہ دربار مین جاکر خبر کردین
جاکر خبر کر آیا پھر چلا آیا جو کچھ بعد اسکے حال گذرا وہ تو آپ کو معلوم ہے خواجہ نے کہا کہ مین نے یہ عیاری کی یون حکیم
بنکر آیا جو کچھ گذرا سب ظاہر ہے مگر عیاری بگڑ گئی اُسکے بعد یہ عیاری کی وہ بھی بگڑی مگر مین نے سمندر کے عیار
کو بہت مار کھلوائی خوب اُسکے شاگردون سے مار پٹوائی خوب اُنھون نے مارا اور بہت ذلیل کیا ہوا قران بہت ہنسے
خواجہ نے کہا کہ اے قران اب لشکر کو چلو قران نے کہا بہت خوب بس خواجہ و قران طرف دربار کے آئے اور
اپنے لشکر کی طرف چلے انکو تو راہ مین چھوڑیے پہلے حال دربار سمندر کا سنیے کہ جب خواجہ وہان سے چلے آئے دربار
خالی ہوا سمندر نے کہا کہ خوب ہوا کہ یہ بلا گئی اُسنے تو اچھا گھر دیکھا ہے کیون گرداب آج تو بڑی خرابی ہوئی سنتے
ہی گرداب نے کہا کہ مین کیا عرض کرون مین لاکھ لاکھ آپ کو سمجھاتا تھا مگر آپ کے خیال مین نہین آتا تھا مین کیا
کرتا جب عاجز ہوا تب مین نے کہا کہ آپ اوراق جمشیدی مین دیکھیے تاکہ آپ کو خیال ہو خیر میرے اس کہنے سے
آپ کو خیال تو آیا ورنہ میری جان جاتی سمندر نے کہا کہ اب بتاؤ کیا کیا جائے گرداب نے کہا کہ مین ضرور
عیاری کرکے اسیر کرونگا آپ اطمینان رکھین سمندر نے کہا کہ اچھا عشاق نہ طاقی نے کہا کہ مین تو جاتا
ہون اپنا ابر سحر لیکر آتا ہون اب مین اُن سب کو قتل و غارت کرکے آؤنگا میری تانی کی خبر رکھیے گا
سمندر نے کہا اچھا ابکی عشاق کے اُس مرتبہ سے زیادہ چوٹ آئی ہے وہ بہت برہم ہے اسیوقت
اپنے مقام پر سے اُٹھکر صحن مین آیا اور محنت سے سحر تیار کرکے طرف اپنے مقام کے روانہ ہوا اُسکے جانے

کے بعد سمندر نے حکم دیا کہ فلان مقام پر شعلہ کی مسہری بچھوا دو اور اسقدر پہرہ چوکی مقرر کرو بموجب حکم سب
بندوبست ہوگیا جب یہ حکم سمندر ہو چکا اور مسہری اُسکے ملازم اُٹھا کر لے گئے اُسکے بعد سمندر نے اہل دربار سے کہا
کہ مین دیکھتا ہون کہ عشناق کو اپنے سحر پر بہت غرور ہے اُسکو بڑا غرہ ہے سب نے کہا کہ یہ آپ بجا فرماتے ہین اُسکی
تقریر سے ثابت ہوتا ہے اگر ایسا غرور کریگا تو خراب ہوگا سمندر نے کہا کہ دیکھنا کیسا خراب ہوگا ہم کو کیا یہ کہکر خاموش
ہوا کہ وہ لوگ آئے جو مال حکیم صاحب کا بحکم سمندر لینے کو گئے تھے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ ہم وہان گئے جہان حکیم صاحب
کی فنس رکھی ہوئی تھی نہ ہم نے کلو کو دیکھا نہ کچھ مال پایا بلکہ کہار بھی بیٹھے ہوئے رو رہے تھے ہم یہ حال دیکھکر چلے
آئے سمندر نے کہا کہ آخر کیا ہوا وہ مال کون لے گیا گرداب نے کہا کہ جس طور سے عیار حکیم بنکر آیا تھا اُسیطرح
کلو بھی کوئی عیار ہوگا جب یہان غل ہوا ہوگا کہ خواجہ ہین حکیم صاحب نہین ہین وہ سب مال لیکر فرار کر گیا
سمندر نے کہا کہ اسقدر مال اور اُسکے ساتھ فنس بھی ہے گرداب نے عرض کیا کہ آپ اسکو نہین سمجھ سکتے ہین یہ
عیاری کے طریقے ہین یہ کہکر گرداب نے عرض کیا کہ کسی کو روانہ کرکے حکیم صاحب کی تو خبر منگائیے کہ اُنپر کیا گذری
ہے جو گرداب نے کہا سب اہل دربار نے بھی گرداب کے قول کی تائید کی سمندر نے گرداب سے کہا کہ اے
گرداب تم ہی جاؤ بلکہ یہ پانچ ہزار روپیہ لیتے جاؤ میری طرف سے مزاج پرسی کرنا یہ روپیہ دینا نہ معلوم بیچارے
بھگا پر کیا گذری کہ وہ ابھی تک نہین آیا سب نے کہا کہ جی ہان اُسکی خبر نہ معلوم ہوئی یہ کہکر سمندر نے دربار
برخاست کیا سب اپنی اپنی طرف گئے خواجہ کی تعریف کرتے ہوئے چلے کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ کہتا تھا ایک
نے کہا کہ کیا ذلیل کیا ہے عشناق کو اور کیسا ذلیل کیا ہے گرداب کو یہ عیاری بڑے غضب کی کی تھی اسی طرح سے
ہر ایک باہم کلام کرتا تھا اور چلا جاتا تھا اپنے اپنے مکان پر ہر ایک پہونچا باطمینان تمام بیٹھے اُدھر سمندر داخل
محل ہوا گرداب جو دربار سے اُٹھا شاگردون کو رخصت کیا خود روپیہ لیکر حکیم صاحب کے مکان کی طرف چلا
راہ طے کرکے مکان پر پہونچا آواز دی کسی نے جواب نہ دیا بلکہ کلو بیٹھا ہوا تھا جب یہ بہت چلایا تب کلو نے کہا کہ
کون ہے اسنے کہا کہ مین ہون عیار بادشاہ گرداب نقب زن مجھکو بادشاہ نے بھیجا ہے حکیم صاحب کے پاس
آیا ہون کلو نے کہا کہ حکیم صاحب باہر گئے ہین گرداب نے کہا کہ کب کہا کہ آج صبح کو پوچھا کہ کب آئینگے کلو
نے کہا کہ یہ ہم کو نہین معلوم ہے کچھ کہکر نہین گئے تھے گرداب نے کہا کہ اچھا جب آئین تو اُن سے کہدینا کہ
گرداب آیا تھا کلو نے کہا کہ اچھا گرداب وہان سے وہ روپیہ لیکر چلا پھر خیال آیا کہ روپیہ تو بادشاہ نے
حکیم صاحب کو بھیجا ہے دیدو اگر واپس لیجاؤن بادشاہ یہ کہین کہ تم واپس کیون لے آئے گھر مین دیدیا ہوتا اگر
حکیم صاحب نہ تھے تو کیا جواب دونگے یہ خیال کرکے روپیہ لیکر پھر آیا اور کہا کہ کلو یہ روپیہ لے لو بادشاہ نے
روپیہ بھیجا ہے کلو نے کھڑکی کھول کر جو پھاٹک مین لگی تھی روپیہ لیا گرداب نے کہا کہ دروازہ کیون نہین
کھولتے ہو کہا کہ حکیم صاحب منع کر گئے ہین بس گرداب روپیہ دیکر چلا کہ حکیم صاحب کو خبر ہوئی کہ گرداب
عیار روپیہ دے گیا ہے بادشاہ نے بھیجا ہے حکیم صاحب بہت خوش ہوئے کلو نے جا کر روپیہ حکیم صاحب
کو دیا حکیم صاحب نے وہ روپیہ اندر بھجوا دیا کلو چلا آیا اب راوی نے بیان کیا ہے کہ یہان کی تو یہ حالت ہے
اُدھر لشکر اسلام کا حال سماعت ہو کہ یہان بادشاہ نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوئے اور
سب عیار مگر خواجہ و برق ثانی و ضرغام ثانی نہ آئے صاحبقران نے اہل دربار سے کہا کہ کل سے
نہ برق کا پتہ ہے نہ ضرغام کا نہ خواجہ کا یہ تینون صاحب کہان گئے ہین سب نے عرض کیا کہ نہ معلوم
کہان گئے ہین معلوم یہ ہوتا ہے کہ اُنھون نے خیال کیا کہ لڑائی موقوف ہے کسی طرف گئے ہونگے کہ
چالاک ثانی نے عرض کیا کہ پرسون خواجہ نے مجھکو طلب کرکے کہا تھا کہ اے چالاک ابھی تو لڑائی

موقوف ہی ذرا مین شہر کی سیر کرا اُون تم یہان کا بندوبست کرلینا وہ پرسون سے شہر کی سیر کو گئے ہین صاحبقران نے
فرمایا کہ یہ امر ہی کچھ نہ کچھ عیاری ضرور کرینگے یہ فرما کر اِدھر اُدھر کی باتین ہونے لگین کہ قریب دوپہر کے برق ثانی
و ضرغام ثانی حاضر دربار ہوئے بادشاہ اور صاحبقران کو سلام کیا بادشاہ نے فرمایا کہ کہان گئے تھے کہا کہ کیا عرض کرین
اُستاد نے پرسون سب کو جمع کرکے کہا تھا ابھی تو لڑائی موقوف ہی ذرا مین شہر کی سیر کرا اُون چنانچہ مہتر چالاک ثانی کو براے
حفاظت لشکر چھوڑ گئے تھے ہم نے جو یہ سُنا تو ہم بھی شہر کی سیر کو چلے گئے خوب سیر کی آج صبح کو دربار مین سمندر شاہ
کے گئے دربار خوب آراستہ ہی ہر طرح کا سامان ہی چنانچہ اُستاد بھی تھے کوئی عشاق نہ طاقی ہی وہ اپنی نانی شعلہ جادو
کو براے علاج لیکر آیا ہی وہ علیل ہی چنانچہ کوئی حکیم بقراط الحکمت ہین اُنکو سمندر نے طلب کیا تھا اُستاد کسی صورت
سے اُنکی صورت بنکر آئے بہت کچھ مال و اسباب پایا بڑی عزت ہوئی نبض وغیرہ دیکھی نسخے تحریر فرمائے دوا کے
نام سے مال لیا آج تو قریب ایک لاکھ سوا لاکھ کے روپیہ پایا ہی جو دوا بنا کردی اُس مین سب زہر تھا وہ اتنی بڑی
ساحرہ ہی کہ مری تو نہین مگر حالت اُسکی اچھی نہین ہی مگر یہ عالم ہی کہ ہمہ تن سحر کی بنی ہوئی ہی اُسنے بذریعہ سحر کے سب
دواؤن کا نام اور اُنکی تاثیر دریافت کرکے چاہتی تھی کہ اُستاد کو اسیر کرلین مگر اُستاد کب ہاتھ آتے ہین جست کرکے
بھاگ گئے ہم اُسی مقام پر موجود تھے کہ جب یہ واقعہ ہوا پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی کہ بارگاہ مین تلاطم ہو گیا کہ
خواجہ حکیم صاحب کی صورت بنکر آئے تھے پہچانے گئے بھاگے ہین لشکر مین نہ جانے پائین دربار سے باہر نہ نکلنے
پائین بہت بہت سمندر نے کوششین کین کچھ پتہ نہ چلا آخر کو عاجز ہو کر اوراق جمشیدی دیکھے ہم تو باہر چلے
آئے تھے باہر سُنا تھا کہ چوبدارون مین تلاش ہوئی کیونکہ سحر نے خبر دی وہان نہ ملے خدمتگارون مین تلاش کیے
گئے خواجہ نے جست کرکے سمندر کا تاج لیا شملاق وزیر کی مندیل عشاق نہ طاقی کو ایسی لات ماری کہ وہ
کرسی پر سے گر پڑا ہم سب خبرین باہر کھڑے ہوئے سُن رہے تھے کہ ایک مرتبہ غل ہوا کہ پکڑنا جانے نہ پائے خواجہ جست
کرکے باہر آئے درگاہ سالار نے روکا خواجہ نے اُسکو طمانچہ مارکر بیہوش کیا خود بھاگے اُنکے عقب مین سمندر کا
عیار بھی چلا تھا وہ آیا اور تلاش مین چلا جب ہم نے دیکھا کہ خواجہ دربار سے نکل کر چلے ہم بھی وہان سے طرف
اپنے لشکر کے چلے ہم کو تو معلوم تھا کہ خواجہ دربار مین پہونچ گئے ہونگے یہان جو آکر دیکھا تو خواجہ کو نہ پایا نہ معلوم
کدھر چلے گئے ہین صاحبقران نے یہ سُنکے فرمایا کہ وہ اور کسی طرف چلے گئے ہونگے آتے ہونگے خیر معلوم ہوا کہ انھون
نے یہ کارروائی کی ہی بس جب یہ اہل دربار کو معلوم ہوا کہ عشاق نہ طاقی آیا ہی تو کیہ اور سہراب و رعد الان
اور آفاق نے صاحبقران سے عرض کیا کہ بہت بڑا ساحر ہی یہ ایسا ساحر ہی کہ اُسنے اجتک الوان تاجدار کو جو کہ ملاق
نہ طاق مین خراج ندیا اُسکے خوف نہ کیا بڑا بخوف ساحر ہی اُسنے بارہ برس کی محنت مین ایک سحر تیار کیا ہی برق
نے عرض کیا کہ جی ہان اُس سے سمندر سے اقرار ہوا ہی کہ جب نانی اماں اچھی ہولین گی تو مین اہل اسلام سے مقابلہ
کرونگا اور اُن سب پر ابر سحر گرا کر خاتمہ کردونگا سمندر نے کہا کہ اچھا اسی سبب سے سمندر نے اسقدر کوششین
کرکے حکیم صاحب کو طلب کیا تھا اُن سب نے کہا کہ وہ ایسا ہی ساحر ہی اگر اُس نے سمندر سے اس امر کا اقرار
کرلیا تو بڑا غضب ہوا اُسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی سمندر خود اُس سے مقابلہ نہین کرسکتا ہی اور
اگر اُسکی نانی اچھی ہوئی وہ بڑی ساحرہ ہی دیا یمہ و شمامہ کے ساتھ کی کھیلی ہوئی ہی دراصل سحر مجسم ہی آپ
نے برق وغیرہ کی زبانی سماعت فرمایا کہ مرتی تھی اور کوئی حالت اچھی نہین ہی اُس پر یہ حال ہی کہ اسکا ایسا
قابو مین ہی کہ جس چیز کو چاہا دریافت کرلیا اُسنے جواب دیا کہ ایسی ساحرہ سے خدا بچائے صاحبقران نے
فرمایا کہ خداے ما بزرگ است مجھکو کوئی خوف نہین ہی میرا وہ کریم حافظ اور مالک ہی بموجب مصرع ع دشمن
اگر قویست نگہبان قوی تر است ٭ پس کیا ضرورت ہی کہ ہم خوف کرین کوئی نہ کوئی اُسکے قتل کا سامان پیدا

غیب سے پیدا ہوگا وہ خالق برحق کسی نہ کسی کو روانہ فرمائیگا کہ وہ اُسکو قتل کریگا کوئی دوسرا سامان کریگا پیش از مرگ
واویلا کرنے سے کیا حاصل اگر وہ تا ابر سحر لیکر آئیگا تو کوئی ایسی برق غضب اُس پر گریگی کہ وہ مع ابر سحر کے خاک
سیاہ ہوگا یہ حسرت اُسکے دل مین باقی رہیگی کہ مین نے لشکر اسلام کا خاتمہ نہ کیا اگر ہماری قضا اُسکے ہاتھ سے آئی ہو
اور موت ہم کو یہان لیکر آئی ہو تو ہم کیا کر سکتے ہین کوئی ہمارا زور نہین ہو ہم بالکل مجبور و ناچار ہین موت سے
کہان بچ کر جا سکینگے وہ تو ہر مقام پر آسکتی ہو جب کہ بڑے بڑے نبی اور ولی بھی نہ بچ سکے تو ہم کیا ہین جنکے لیے
زمین و آسمان خلق ہوا ہو جو باعث ایجاد عالم و نبی آدم ہین جب وہ اس امر سے نہین محفوظ ہین تو ہم کیا ہین
بس جب کہ یہ امر بالکل ظاہر ہو تو اس امر سے خوف کرنا کہ بہت زبردست ساحر ہو اور وہ ساحرہ زبردست
ہو مرنے والے کے نزدیک سب ایک ہو خواہ زبردست ہو خواہ زیردست بس جیسی وہ ہم پر ڈالیگا ہم برداشت
کرینگے کوئی خوف نہین ہو اگر آیا ہو تو آنے دو ہماری قضا نہین ہو تو ہمارا کچھ نہین کرسکتا ہو ایک موی تن بھی نہ
کم کرسکیگا اگر قضا ہو اُس پر کیا منحصر ایک طفل شیرخوار ہمارے لیے کافی ہو کسی شاعر کا شعر ہو شعر روز یکہ قضا
باشد و روز یکہ قضا نیست ✽ روز یکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست ✽ پس اس امر سے کیا خوف ہو سب نے
عرض کیا کہ ہم نے اس خیال سے نہین عرض کیا ہو کہ ہم کو موت سے اندیشہ ہو بلکہ جو امر تھا ہم نے اس کو
بطور ذکر کے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین نہین کہتا ہون کہ آپ لوگون نے کسی خوف کے سبب
سے بیان فرمایا بلکہ اُسکی حالت بیان کی یہ تو خوب امر کیا کہ ایک امر سے آگاہ کر دیا کہ حالت غفلت مین
تو نہ دھوکا اُٹھاتے مین اپنے بچنے کی تدبیر کرین بچانا نہ بچانا اُسکے اختیار مین ہو اپنے حفاظت کی فرور و فکر لازم
و واجب ہو کیونکہ وہ فرماتا ہو کہ تم کوشش کرو اُسکے پورا کرنے کا ہم کو اختیار ہو پس ہر ایک کو اپنی حفاظت
لازم ہو سب نے عرض کیا کہ اسی خیال سے ہم نے خدمت والا مین عرض کیا کہ بعد کو یہ الزام ہو کہ ایک امر
سے واقف تھے پھر ہم کو خبر نہ کی صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون نے خوب کیا یہ امر تو دانائی کے خلاف نہ
تھا بلکہ دوستی اور خیر خواہی کے مرتبہ پر ہو یہ فرما کر خاموش ہو رہے سب اہل دربار خاموش بیٹھے ہین
سب کو یہ فکر ہو کہ خواجہ کہان چلے گئے ہین آج بادشاہ نے دربار برخاست نہ فرمایا ہو اُسی طور سے آراستہ
ہو سب متفکر بیٹھے ہین کہ ایک مرتبہ دربارگاہ سے خواجہ و قران نظر آئے کیونکہ یہ سب مال و اسباب قران
سے لیکر نذر زنبیل کرکے طرف لشکر کے روانہ ہوئے تھے قران سے اقرار کیا تھا کہ آج کی خدمت اور اُس روز
کی محنت کا وہ ہو تم نے میری جان بچائی تھی تم کو آج صلہ دون گا سب کے روبرو تاکہ اور عیار حسد
کرین بدین سبب قران بھی ہمراہ تھے جب داخل بارگاہ ہوئے تھے تو قران سے کہا تھا کہ مین
کہونگا کہ تجھکو کچھ نہین ملا برق و ضرغام وہان موجود تھے اُنھون نے سب حالت دیکھی ہو وہ ضرور
کہین گے کہ ملا کیون نہین یہ علاوہ ملا خلعت پایا نقد روپیہ پایا اُسوقت مین جواب دونگا کہ جو کچھ ملا تھا
جب یہ ظاہر ہوا کہ مین خواجہ عیار ہون حکیم صاحب نہین ہون تو شہنشاہ نے سب ضبط کرالیا ایک لختہ تک
تو چھوڑا نہین قران گواہ ہین انھین کے پاس تھا یہ کیا کر سکتے تھے شہنشاہ سے تم کہنا کہ خواجہ سچ کہتے ہین
قران نے جواب دیا کہ بہت خوب یہ امر قران کو سمجھا کر آئے تھے منھ بنائے ہوئے ایک عالم یاس جیسے کوئی
کسی صدمہ مین مبتلا ہوتا ہو مغموم صورت منھ پر گرد کلفت عجب حالت یہ جو حال سب نے دیکھا اپنے
اپنے دل مین کہا کہ نہ معلوم کیا ہو جو خواجہ اس صورت سے آئے ہین انکو تو خوش آنا تھا کیونکہ بڑا
مال ملا ہو برق اور ضرغام کے روبرو اہل دربار تو یہ خیال کر رہے ہین کہ خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے
مگر سر جھکائے ہوئے نہ کسی سے کچھ کلام کیا نہ کسی طرف دیکھا صرف بادشاہ صاحبقران کو سلام

کیا تھا اور نہ کسی کی طرف متوجہ ہوئے قرآن نے پہلے بادشاہ صاحبقران کو مجرا کیا اُسکے بعد سب اہل دربار سے صاحب
سلامت کی اور اپنی خشت زرین پر کھڑے ہوئے اسی طور سے خواجہ بڑی دیر تک اپنی کرسی پر بیٹھے رہے جب
عرصہ ہوا اور کچھ کلام نہ کیا تو صاحبقران نے خود خواجہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون خواجہ مزاج کیسا ہے مغموم
کیون ہو کیا ہوا کیا کچھ نقصان ہوا ہے جو اُسکا صدمہ ہے اسوقت جو تم آئے ہو تو مین تمھاری عجب حالت پاتا ہون
آج کئی دن کے بعد آئے ہو پرسون دربار مین آئے تھے ابھی برق و ضرغام کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ تم پرسون
سے شہر سمندریہ کو گئے تھے سیر کرنے کو تم نے وہان کی کوئی حالت نہ بیان کی کہ وہ شہر کیسا ہے اور رعایا کیسی ہے
دربار سمندر کی کیا حالت ہے اسکا کیا سبب ہے جب تم کہین جاتے تھے اول تو ہم کو آگاہ کرتے تھے جب وہان
سے واپس آتے تھے تو جو حالت ہوتی تھی وہ بیان کرتے تھے آج نئی بات ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا خواجہ
نے سر اُٹھا کر ضرغام اور برق ثانی کی طرف دیکھا اور دیکھکر صاحبقران کو جواب دیا کہ اُن دونون نے تو آپ سے
حالت شہر کی بیان کی ہوگی کیونکہ یہ بھی تو وہان گئے تھے اور دربار کی بھی حالت دیکھی دربار مین بھی موجود تھے
سب حال انپر ظاہر ہے مین کیا بیان کرون جو انھون نے دیکھا ہے وہی مین نے بھی اور صدمہ کا جو سبب آپ نے
دریافت فرمایا اُسکا سبب یہ ہے کہ ہم کو اس امر کا خوف ہے کہ وہ ساحر آیا ہے کہ جو ایک دم مین تمام لشکر کو تباہ کر دیگا
ایک کو زندہ نہ رکھیگا بس اس امر کا صدمہ ہے کہ یہ کیسے کیسے جوانان قوی تن و سرداران صف شکن و غازیان
تیغ زن قتل ہونگے اور کیا کیا صورتین خاک مین مل جائینگی یہ وہ لوگ ہین کہ انکو صاحبقران اول و ثانی نے
و نیز آپنے اور دیگر اولاد صاحبقران نے کس محنت اور اپنے خون تن کو صرف کرکے جمع کیا بہت سے اس
لشکر مین وہ لوگ ہین جو کہ صاحبقران اول و ثانی کے و نیز آپکے جگر کے ٹکڑے ہین قوت بازو و نور نظر ہین وہ بھی
قتل ہونگے اس لشکر کے تباہی کے دن آئے گلزار لشکر پر تباہی آئیگی یہ باغ بے خزان ایک پل مین برباد ہوگا
گل چین اجل آکر ہر گل رعنا کو چمن سے لے جائیگا خاک اُڑنے لگے گی کوئی ایسا نہ ہوگا کہ ان بیچارون کی قبرین بنائے
اسکا صدمہ ہے گو مین نے تدبیر کی تھی مگر کیا کرون تقدیر مین تو زحمت بدی تھی کیا ہوتا ہے نقصان بھی ہوا اگر
کچھ نہ حاصل ہوا ہماری تو وہ مثل ہوئی کہ یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ مین نے یہ خیال کرکے عیاری کی کہ یہ
قتل ہو لشکر اسلام اسکے شر سے محفوظ رہے مگر کچھ عیاری بگڑ گئی مین پکڑا گیا تھا پھر مین تو اپنی جان حکمت عملی سے
بچا کر چلا آیا یہ کہکر خواجہ نے اپنا شہر مین جانا رات اُسی شہر مین بسر کرنا صبح کو دربار مین جانا عشاق کا آنا مع
اپنی نانی کے سمندر سے کہنا سمندر کا شکایت کرنا اُسکا اقرار کرنا کہ جب نانی امان صحت پائینگی تو مین
مقابلہ کرونگا سب لشکر اسلام کو تباہ کرونگا سمندر نے حکیم صاحب کو رقعہ تحریر کیا برائے طلب مین نے
روپیہ صرف کرکے بھگا کو گرفتار کیا حکیم صاحب کے مکان پر گیا اُنکی صورت بنکر آیا صرف اس خیال سے کہ
اُس نکاتہ کو قتل کرون وہ یون ظاہر ہو گیا ایسی ساحرہ تو مین نے دیکھی نہین خیر جو کچھ ملا تھا وہ سب سمندر
نے آدمی بھیجکر ضبط کرا لیا میری عیاری کا حال تو سُنا ہوگا برق ثانی ضرغام ثانی سے افسوس اسکا ہے
کہ روپیہ بھی صرف ہوا آئی ہوئی رقم بھی ہاتھ سے گئی پھر وہ بھی انجام نہوا جسکے خیال سے سب امر کیا تھا کہ یہ نکاتہ قتل
ہو اُسکے بعد عشاق کو قتل کرون مگر آجکل کیا خراب تقدیر ہے کہ جو کام کیا بگڑ گیا کچھ نہوا نقصان الگ ہوا پھر
وہ بھی صدمہ رہا کاش کام ہو جاتا نقصان ہوا تھا ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ یہ کیون نہین
کہتے کہ دیکھیے ہم عیاری کرکے آئے ہین ایک تقریر بیکار بیان کرنے سے کیا حاصل لشکر کے لوگون کو خوف
دلاتا اُنکے دلون کو جو کہ اسوقت مثل فولاد کے سخت ہو رہے ہین نرم کرنا اور جنگ کی طرف سے بیزار
کرتا یہ تمھاری دانائی سے بالکل بعید ہے خواجہ تم کو یہ لازم نہین ہے یہ جو تم نے کہا کہ بہت ساحر زبردست ہے

تو ساحر مشمشش اور دمامہ اور شمامہ سے زیادہ زبردست ہے جب انکو تمھارے دادا نے قتل کیا تو اسکی کیا اصل ہے
تم بھی تو انھین کے پوتے ہو اور اُسی مرتبہ پر ہو ضرور قتل کروگے صاف کیون نہ کہو کہ ہم کو روپیہ دو ہم نے کوشش
کی ہے گو ہم کو بہت کچھ روپیہ ملا ہے خواجہ نے کہا کہ یہ آپ کا گمان غلط ہے کہ مجھکو بہت ملا ہے مین نے تو پہلے عرض
کیا کہ وہ سب مال سمندر نے ضبط کرا لیا قران کے پاس تھا بیچارہ قران اکیلا کیا کرتا کیون بھئی قران مین
جھوٹ تو نہین کہتا ہون قران نے سر جھکا کر کہا کہ جی نہین بھلا آپ جھوٹ فرمائینگے خواجہ نے کہا کہ سنیے
قران کیا کہتے ہین صاحبقران نے کہا کہ سچ ہے خیر یہ فرمایئے کہ وہان سے جو نکلے تھے کہان گئے تھے خواجہ
نے کہا کہ کیا عرض کرون مین نے یہ خیال کیا کہ چل کر اور کچھ عیاری کرون مگر کچھ نہ بن پڑی وہ بھی عیاری
خراب ہوئی نہ معلوم کس کا منھ دیکھکر اُٹھے تھے کہ جو کام کیا وہ خراب ہو گیا صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو
کیا عیاری کی تھی خواجہ نے دوسری عیاری جو کہ کی تھی بیان کی اور کہا کہ مین نے تو چاہا تھا کہ سب کو
قتل کرون مگر وہ بھی نہ ہوا بلکہ یہ معلوم ہوا کہ مشتاق اب جائیگا اور ابر سحر لاکر مقابلہ کریگا وہ یہ کہتا تھا کہ مین اب یہ
نہ انتظار کرونگا کہ نانی امان اچھی ہو لین بلکہ پہلے مقابلہ کر کے انکا خاتمہ کرونگا کیونکہ انھون نے آپکو بھی پریشان کیا
ہے اور نیز مجھکو بھی پریشان کیا ہے خصوصاً اس عیار نے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا کہا خواجہ نے کہا کہ میرے
روبرو تو نہین کہا تھا ہان کہتا تھا کہ مین جاکر ابر سحر لاتا ہون مین نے تو اسکی سزا اُسکو دی ہے سر دربار ذلیل
کیا ہے ایسی سزا دی ہے کہ تمام عمر یاد کریگا صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ یہ ہی تو سبب ہے جو وہ زیادہ برہم
ہے خیر خدائے ما بزرگ است یہ فرما کر خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ منگا کر دیے اس خیال سے کہ خواجہ کا دل
نہ تھوڑا ہو بس جب خواجہ نے روپیہ پائے ایک مرتبہ کرسی پر سنبھل کر بیٹھے اور کہنے لگے کہ اُس بچہ شیطان
ولد الحرام کی یہ طاقت ہے کہ وہ لشکر اسلام کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے یا یہ لیاقت ہے کہ وہ ادھر کا رُخ کرے
اور اُس لکاتہ کی بھی یہ جرأت ہے کہ وہ صحت پاکر مقابلہ کرے مین نانی نواسے دونون کو قتل کرونگا اگر خدا نے
اپنا فضل کیا غرور کی راہ سے نہین کہتا ہون ساتھ عجز و انکسار کے یہ کہکر کہا کہ آپ لوگ کچھ خوف نہ کرین
جب تک مین زندہ ہون آپ لوگون پر آنچ نہ آنے دونگا پہلے مین اپنا حربہ کرونگا وہ حرامزادہ کیا ہے وہ میرا کیا
کرسکتا ہے یہ کہکر بہت کچھ دشنام دیے سب کہتے ہین بہت بڑا ساحر زبردست ہے مین سامنے بیٹھا رہا مجھکو
پہچان نہ لیا اگر اُسکا وہ ابر سحر جو کہ اُسنے بارہ برس کی محنت مین طیار کیا ہے اگر برباد نہ کیا تو اپنا نام خواجہ نہ
رکھا یہ تقریر اس تیور سے کی کہ سب خوش ہو گئے بعد اس تقریر کے وہ روپیہ نذر زنبیل کیا اور ایک
کاغذ کی ٹوپی اور پانچ پیسہ زنبیل سے نکال کر اور پکار کر کہا کہ سب اہل دربار گواہ رہین کہ مین نے جو قران
سے اُس دن اقرار کیا تھا کہ مین تم کو اس محنت کا صلہ دونگا کہ تم نے میری جان بچائی ہے تو مین آج اُسکا صلہ
دیتا ہون یہ کہکر وہ کلاہ کاغذی اُٹھا کر قران کے سر پر رکھی اور وہ پانچ پیسے دیے جو کہ بالکل گھسے ہوئے
تھے جو کوئی دمڑی کو بھی نہ لے اور کہا کہ اے قران ثالث تم بھی مثل قران اول کے ہو جیسے وہ
جان بخش میرے دادا کے تھے ویسے تم میرے جان بخش ہو قران نے جواب مین عرض کیا کہ مین کس
قابل ہون یہ سب آپکی بندہ پروری اور نوازش ہے خواجہ نے جواب دیا کہ دراصل اس لشکر مین سوائے
تمھارے عیارون مین کوئی لائق نہین ہے یہ سب شہدے قمار باز تماش بین نشہ باز ہین تم کسی فعل
مین نہین ہو قران نے جھک کر سلام کیا اور وہ کلاہ کاغذی سر پر پہنے رہے تھوڑے عرصہ کے بعد
چند ہرکارے حاضر دربار ہوئے یہان سب بیٹھے ہوئے ہین قران کو خلعت مل چکا ہے خواجہ کی
طرف سے کہ اُن ہرکارون نے آکر مجرا گاہ پر مجرا کیا اور یہ شعر پڑھا شعر الٰہی بخت تو بیدار بادا * مراد دولت

ہمیشہ یار بادشاہ شہریار عالم کی عمر دراز ہو دوست شاد دشمن بداقبال پائمال ہو ترقی پر ستارہ و اوج و اقبال ہو ہم
سب حالت کیا عرض کرین کیونکہ خواجہ سلامت سے خود فرمائی ہوگی جو جو عیاریان کین پس جب خواجہ صاحب
دوسری مرتبہ عیاری کرکے اور سب کو ذلیل کرکے تاج سمندر دیکر باہر تشریف لائے ہم اُسوقت دربار مین موجود
تھے بعد چلے آئے خواجہ صاحب کے عشاق نے کہا کہ مین جاتا ہون اپنا ابرسحر لینے یہ کہکر وہ نابکار دربار سے
اُٹھکر صحن مین آیا تخت سحر تیار کرکے اُس پر بیٹھکر طرف اپنے مکان کے روانہ ہوا اُسکے جانے کے بعد سمندر نے
بڑے بندوبست اور نہایت درجہ انتظام سے پہرہ چوکی مقرر کرکے اُسکی نانی کی حفاظت کی دربار برخاست کرکے
محل مین گیا ہم یہ خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے کہ آپ کو آگاہ کرین باقی خیریت ہے صاحبقران نے ہرکارونکو خلعت
دیکر رخصت فرمایا وہ تو پھر طرف شہر کے روانہ ہوئے کیونکہ چند ہرکارے جب سے لشکر اسلام آیا ہے اور
آفاق پر یہ واقعہ گذرا ہے اُس دن سے شہر مین برائے خبر گئے ہین یہ خبر دیکر ہرکارے روانہ ہوئے اور
انعام پاکر چلے گئے صاحبقران نے سب اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا کہ ہرکارے خبر دے
گئے ہین کہ وہ ابرسحر لینے گیا ہے وہ ابرسحر لیکر ضرور آئیگا آپ لوگ اطمینان رکھین کہ اگر خدا کو منظور ہوگا تو
کسی کا ایک موے تن نہ میلا ہوگا وہ اپنی حسرت اپنے دل مین لیکر واصل جہنم ہوگا سب نے عرض کیا کہ ہم سب کا
اُسکی ذات پر بھروسا ہے جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے بچایا سلیمان کو شیر کے پنجہ سے چھوڑایا وہ ہم سب کا
حامی و مددگار ہے مرتیخ آفتاب علم و آفاق و کوکبہ و سہراب و تمغ الان و آئینہ اندام زوجہ آفاق نے کہا کہ ہم
اُس سے مقابلہ کرینگے جہان تک ممکن ہوگا اُسکے ابرسحر کو غارت کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امید تو آپ
لوگون سے مجھکو ہے پس اُس پر نظر رکھیے اور دیکھیے کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے سب نے کہا کہ ہم سبکا
بھروسا اُسکی ذات پر ہے یہ کلام سُنکے صاحبقران خاموش ہوئے تھوڑے عرصے تک دربار آراستہ رہا بادشاہ
نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئے خواجہ دربار سے اُٹھکر اپنے خیمہ خاص مین
آئے ادھر ہر سردار نے برق ثانی و ضرغام ثانی و چالاک ثانی اور قران کو طلب کرکے بہت کچھ انعام
خواجہ سے پوشیدہ دیا اسی طور سے صاحبقران اور بادشاہ نے فرمایا کہ یہ اس دن کی عیاری کا انعام ہے اُسکے
عوض مین جو کہ ہم نے تمھارے لیے رکھا تھا وہ سب خواجہ نے لے لیا اُن سب نے سلام کیا اور بہت خوش
ہوئے ہر ایک اپنے مقام پر آیا خواجہ سے کسی نے نہ کہا بلکہ قران تو وہ انعام لیکر صحرا کو چلے گئے اب یہ داستان
اس مقام پر چھوڑی جاتی ہے کہ یہان لشکر مین یہ فکر ہے کہ دیکھیے عشاق نہ طاقی جو ابرسحر اپنا لینے گیا ہے تو آکر کیا
کرتا ہے اور یہ بلا کیونکر ہمارے سر سے دفع ہوتی ہے سمندر یہین سمندر کو چھوڑا جاتا ہے کہ عشاق اپنا ابرسحر
لینے گیا ہے اب ضرور لشکر اسلام کا خاتمہ ہوا اور اُس لشکر کفار کو جو کہ مقابلہ مین اہل اسلام سے اُترا ہوا ہے
اور اپنے زخمیون کا علاج کر رہا ہے جو کہ لشکر آفاق کے ہاتھ سے شب خون مین زخمی ہوئے ہین معروف رکھا جاتا ہے

اب شمہ حال عشاق نہ طاقی کا تحریر ہوتا ہے مع حال قتل و دیگر حالات

راوی نے بیان کیا ہے کہ عشاق جو دربار سمندر سے تخت سحر پر سوار ہوکر چلا برابر تخت سحر اُڑاتے ہوئے چلا آتا تھا
یہان تک کہ راہ طے کرکے اپنے مسکن خاص مین آیا ایک دن اُسنے یہان قیام کیا دوسرے دن وہان سے
اُس کوہ پر آیا کہ جہان اُسنے بیٹھکر محنت کی تھی اور بارہ برس تک اُسی مقام پر رہا تھا ابرسحر تیار کیا تھا اُس
کوہ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ جو کچھ اشجار باثمر یا بے ثمر تھے سب حدت سحر سے جل کر خاک ہوگئے تھے
جو گیاہ اس کوہ پر روئیدہ ہوتی تھی وہ بھی سوختہ ہوجاتی تھی اسقدر گرمی سحر تھی ایک طرف اُسکے کچھ بلندی ہے

یہ معلوم ہوتا تھا کہ دھوان چھایا ہوا ہی وہ بھی ابر سحر تھا کہ مثل دھوئین کے چھایا رہتا تھا اُس سے شعلے نکلتے تھے
برق چمک کر گرتی تھی جو کوئی اُدھر جا نکلتا تھا وہ جل کر خاک ہو جاتا تھا پھر اُسکا نشان نہ ملتا تھا اُس مقام کو
اُسنے سحر سے آراستہ کیا تھا اور راہ اُسکی بند کردی تھی کوئی اُدھر نہ جا سکتا تھا جانور تک کا اُس مقام پر گذر نہ
تھا انسان کی کیا اصل تھی سواے عشاق کے کسی کا وہان گذر نہ تھا بس یہ اُس مقام پر آیا اسنے اپنے ہاتھ
سے زمین یعنی خون خوک سے غسل کیا کچھ بیٹھکر پڑھا کہ اُس ابر مین ایک چمک پیدا ہوئی اُسنے چند دانہ
ہاتھ سے پڑھکر اُس ابر کی طرف پھینکے کہ اُس مین حرکت ہوئی اسنے سحر کرنا شروع کیا کہ وہ ابر چھوٹا ہونے لگا
یہان تک ایک مختصر سا لکہ ہو کر رہ گیا اسنے سحر کیا کہ وہ اسکے قریب آیا پس اسنے تخت سحر طیار کیا اُس پر سوار ہوا
اور سحر کر کے تخت کو لیکر طرف شہر سمندریہ کے نہ طاق کے علاقہ سے چلا چلتے چلتے وقت سحر کیا کہ وہ ابر سحر بھی
گرتا گرتا ہوا اُسکے عقب مین چلا اُس مین رعد کی گرج برق کی چمک تھی اس تیزی سے آتا تھا کہ جیسے شعلہ
آیا ہو دیکھنے والون کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے دود غلیظ ہی کہ وہ چلا آتا ہو اُس سے شعلے آگ کے نکلتے
تھے وہ قریب زمین آکر نزد ہو جاتے تھے جو کوئی جانور اجل رسیدہ اُسکے سایہ مین آگیا وہ جلکر خاک ہو گیا یہ
حال تھا جس شجر پر وہ شعلہ پڑا جل گیا یہ اپنا تخت سحر اُڑائے ہوئے بصد تیز روی چلا آتا ہی یون آرہا ہی کہ
جیسے کمان مین سے تیر یا غلیلہ سے گلولہ جاتی ہی ایک جھونکا ہوا کا ہی کہ سن سے نکل گیا وہ ابر جو اسکے
ہمراہ ہی اُس سے جو ہوا نکل کر آتی ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ لو کا جھونکا ہی یہان تک کہ راہ طے کر کے قریب سمندریہ
پہونچا ایک مقام ویران دیکھکر اسنے سحر کیا کہ وہ ابر قائم ہوا یہ تخت اُڑا کر شہر مین آیا طرف دربار کے چلا یہان
دربار مین سمندر تخت پر بیٹھا ہوا ہی سب ارکین دولت حاضر ہین ذکر عشاق نہ طاقی کا ہو رہا ہی کہ آج
اُسکو گئے ہوئے دوسرا دن ہی ابھی تک نہین آیا سمندر نے کہا کہ اچھا ہی کہ وہ نہ آئے کیونکہ وہ جو آئیگا
تو اپنا سحر کریگا لشکر اسلام تباہ ہوگا مین ایسے پر غرور کی کمک نہین چاہتا ہون کہ جو اپنے سوا دوسرے کی
حقیقت نہ جانے اور یہ خیال کرے کہ سوائے میرے کوئی دوسرا نہین ہی وہ اگر لشکر اسلام کو تباہ کریگا
تو تمام عمر یہ احسان اپنا میری گردن پر رکھیگا کہ میرے سبب سے سمندر کو یہ فتح حاصل ہوئی ورنہ کبھی
نہ حاصل ہوتی سمندر اُنکا کچھ نہ کر سکتا وہ بڑے زبردست لوگ تھے اگر مین جا کر نہ کمک کرتا تو یہ امر
مجکو کسی صورت سے گوارا نہین ہی کہ مین اُسکا اتنا بڑا احسان اپنے سر پر لون جبکہ مین خود اس امر
کی قدرت رکھتا ہون کہ جسوقت چاہون ایک پل مین ان سب کا خاتمہ کردون صرف مجکو یہ خیال ہی کہ
یہ سب بندے ہین خداوند کے خداوند لقو پر سے منحرف ہو گئے ہین کبھی نہ کبھی خداوند کی طرف رجوع
کرینگے یا یہ کہ اگر مین انکو تباہ اور قتل کرون اور خداوند کو خبر ہو اُنکے مزاج کے خلاف ہو وہ مجھ سے
سوال کرین کہ کیون سمندر ہم نے کیا تجکو حکم دیا تھا کہ تو انکو غارت و قتل کر تو کیا جواب دونگا اگر یہ
جواب دون کہ وہ آپسے منحرف تھے اس امر کے عوض مین نے انکو قتل کیا تو اُسکے جواب مین اگر وہ یہ فرمائین
کہ وہ ہم سے منحرف تھے ہم جو چاہتے سزا دیتے تو کون تھا ایک عرصہ سے وہ ہم سے منحرف تھے ہم نے کسی
سبب سے اُنکو سزا نہ دی کیا ہم مین اسقدر قدرت نہ تھی کہ ہم اُنکو غارت یا تباہ کرتے تو اسکا کیا جواب ہی
اگر یہ کہون کہ وہ آپ کے خاص بندون پر لشکر کشی کر کے آئے تھے ہم نے اُسکے عوض مین قتل کیا تو اگر وہ
یہ جواب دین کہ ہم سے شکایت کی ہوتی یا قتل ہونے دیا ہوتا ہم سمجھ لیتے تو کیا جواب ہی پس اس خیال سے
مین نے آج تک خود اُنسے کوئی مقابلہ نہین کیا بلکہ اورون کو اُنکے مقابلہ کے لیے روانہ کیا کہ شاید وہ اس
امر سے اپنے خراب فعل سے نادم ہو کر خداوند کی طرف رجوع کرین یہ جو اُنپر لشکر کشی کی گئی پائی جاتی ہی

یہ صرف اُنکی چشم نمائی کے لیے ہی نہ کہ اُنکے قتل کرنے کے لیے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ وہ تو جسکو پاتے ہین قتل کرتے ہین یہ اُنکا فعل ہی وہ تو برخلاف ہین بس جن جن لوگون کی موت اُنکے ہاتھ سے ہی اور جن جن لوگون نے دنیا پر گناہ کیے ہین اُنکو خداوند نادیدہ خدا کی پرستش کرنے والونکے ہاتھ سے قتل کراکے اپنے پاس بلاتے ہین تاکہ اُن کو وہان کوئی سزا نہ ملے وہ پاک وصاف دنیا پر سے جائین تاکہ جو اور وہان مدے ہین اُنسے کوئی گناہ نہین ہوا ہی وہ چین سے بسر کرتے ہین اُنکی نظرون مین یہ حقیر نہ ہون کہ وہ باہم چشمک نہ کرین کہ انھون نے دنیا پر گناہ کیے تھے اُسکی سزا انکو دیجاتی ہی بس یہ لوگ اُسوقت خفیف ہو گئے یہ جو سمندر نے کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین کیون نہ ہون برسون خداوند کی خدمت کی ہی بڑے مرتبہ سے فایز رہے ہین آپکا کوئی مقابلہ کر سکتا ہی سمندر نے کہا کہ مین کسی غرور کے سبب سے نہین کہتا ہون بلکہ جو کچھ مین نے سُنا ہی اور جو میرا خیال ہی اُسکے موافق کہتا ہون مین تو عشاق سے ملکر پچھتا یا اگر مین یہ جانتا تو کسی امر کا اقرار نہ کرتا کہ مین تمھاری نانی کا علاج کرا دونگا نہ اہل اسلام کی شکایت کرتا مجکو یہ خیال تھا کہ جو مین کہونگا یہ اُس پر عمل کریگا ایسا خود سر نہ ہوگا کیونکہ میرے گھر پر آیا ہی مجکو اسکی خاطر زیبا ہی یہ میری خاطر کریگا مین نے خیال کیا تھا کہ جب اسکی نانی اچھی ہو جائیگی اور یہ مجھ سے کہیگا کہ مین جاتا ہون ابر سحر لینے اور اہل اسلام سے مقابلہ کرتا ہون تو یہ جواب دونگا کہ ابھی تم جاؤ جب مجکو ضرورت ہوگی اور مین اُنکے مقابلہ سے عاجز ہونگا اُسوقت تم کو برائے کمک طلب کرلونگا یہ میرے اس کہنے سے چلا جاتا پھر کون طلب کرتا ایسے کم ظرف کا احسان لیتا خواہ مین اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوتا خواہ وہ میرے ہاتھ سے مگر خرابی یہ ہوئی کہ اُس پر عیاران اسلام نے عیاریان کین اُسکی نانی کے قتل کے درپے ہوئے اُسکو اسپر غصہ آیا اُس پر یہ ہوا کہ اُسکو سر دربار ذلیل کیا دو مرتبہ اُسکو کرسی پر سے لات مار کر گرا دیا اب وہ برہم ہو گیا اُسنے اسکی بھی راہ نہ دیکھی کہ اُسکی نانی اچھی ہولے وہ ابر سحر لینے کو چلا گیا اور جو تقریر اُسنے کی گو مجکو از حد ناگوار ہوئی مگر مین نے بدین سبب اُسکا جواب نہ دیا کہ ایک تو وہ میرے گھر پر آیا ہی دوسرے ساحر زبردست ہی اگر مین کچھ جواب دون اُسکو ناگوار ہو وہ جواب دے میرے ناگوار ہو زبانی تقریر ہونے لگے یہان تک کہ مجادلہ اور مقابلہ کی نوبت آئے ایک تو اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی دوسرے اُس سے ہو یہ مقابلہ برابر کا ہی گو اب اہل اسلام سے بھی برابر کا مقابلہ ہو گیا ہی کیونکہ اُنکے پاس بھی ساحر ہو گئے ہین سب زبردست ہین مرنج آفتاب علم کو ہر کہہ آفاق جب ساحر نہ تھے تو اُنھون نے کس قدر زور بہم کیا اور کن کن ملکون پر قبضہ کر لیا اور کیسے کیسے ساحر زبردست قتل کیے نہ اب تو اُنکے پاس بھی ساحرون کا لشکر ہی بس یہ خیال کر کے مین نے اُسکی تقریر کا کچھ جواب نہ دیا خاموشی مثل شربت کے گھونٹ کے پیا کیا اور سُنا کیا آخر اُسکا یہ انجام ہوا مین مجبور ہون کیا کرون سوائے اسکے کہ جو وہ کرے اُسکو تنہا دیکھا کرون کوئی میرا بس نہین ہی مین اُس سے اس امر کو کہکر پشیمان ہوا اب کوئی بس میرا نہین ہی سوائے اسکے کہ اُس سے مقابلہ کرون جب مین اُس سے مقابلہ کرونگا وہ بھی ضرور مقابلہ کریگا کیونکہ جب وہ خداوند سے مقابلہ کرنے پر موجود ہی تو میری کیا اصل ہی بس اس سے خاموشی بہتر ہی جب خداوند دریافت کرینگے جو مناسب وقت ہوگا جواب دیدیا جائیگا یہ جو سمندر نے کہا اہل دربار نے کہا کہ آپ اس امر مین در اصل ناچار ہین کیونکہ کوئی آپنے اُس سے خواہش نہ کی تھی بلکہ بطور تذکرہ ذکر کیا تھا جب وہ کمک پر آمادہ ہوئے اور عیارون کے ہاتھ سے جو ذلت اُنکی ہوئی اُسنے اُنکے مزاج کو افروختہ کر دیا اور وہ ہی سبب اس کرشمہ کا ہوا بس آپ کے پاس بھی جواب موجود ہی جب آپ سے خداوند اس امر مین دریافت کرین آپ یہی فرما دیجیے گا

کہ مین نے کوئی اُنکو کمک کے لیے نہین طلب کیا تھا بلکہ اور سب کو تو مین نے نامے تحریر کیئے اُنکو تو نامہ بھی نہ تحریر کیا کیونکہ مین تو جانتا تھا کہ وہ خود سر ہین مگر اسکو مین کیا کرون کہ وہ اپنی نادانی سے گئے علاج کو آئے عیارون نے اُنکو پریشان کیا اُس غصہ مین اُنھون نے یہ امر کیا بلکہ مین نے منع کیا اُنھون نے نہ مانا اگر زیادہ کہتا وہ مجھ سے مقابلہ پر آمادہ ہوتے جب کہ وہ آپ سے نہین دبتے ہین تو مین کیا چیز ہون یقین ہے کہ خداوند اس جواب سے پھر ایسے ناخوش ہونگے سمندر نے کہا کہ ہان سوائے اسکے اور کیا جواب ہے مگر مجھکو بڑا افسوس ہے اہل دربار نے کہا کہ پھر کیا کیجیے آپ کا کیا بس ہے سمندر نے یہ سُنکے کہا کہ کیا کرون مین چاہتا ہون کسی صورت سے یہ لوگ یہان سے چلے جائین تاکہ انکی جانین توبچین اہل دربار نے جواب دیا کہ یہ تو اُنسے امید نہ رکھیے گا بلکہ وہ اُس سے بھی مقابلہ کرینگے اور جہان تک ممکن ہوگا اُسکے قتل کی کوشش کرینگے یہی تو خرابی ہے کہ وہ لوگ جس امر کا قصد کرتے ہین ایسے ثابت قدم ہین پھر اُس سے نہین پھرتے ہین چاہے جان جاتی رہے وہ لوگ اپنے قول کے دھنی ہین آپ نے اکثر کتابین اُنکے حال کی ملاحظہ فرمائین ہونگی سمندر نے کہا کہ یہ تو سب درست ہے مگر انسان کو لازم ہے کہ کسی مقام پر تو انجام کو دیکھے کہ اس امر کا انجام کیا ہے بقول شاعر نہ ہر جائے مرکب توان تاختن ☆ کہ جاہا سپر باید انداختن ☆ اہل دربار نے کہا کہ اس امر کو وہ کیا کرین کہ حریف کے خوف سے ہٹنا وہ عیب جانتے ہین یہ امر اُنکے طریقہ مین عیب ہے سمندر نے جواب دیا کہ اُنکا اقبال یہان آکر ساتھ ادبار کے بدل گیا کہ جب تو ایسا شخص بدون بلائے آیا اُس پر یہ ہوا کہ عیارون کے ہاتھ سے ذلیل ہوا شملاق وزیر بیٹھا ہوا یہ تقریر سُنا کیا کچھ نہ بولا جب اُسنے دیکھا کہ تقریر کو طول ہوتا ہے ایک مرتبہ برہم ہوکر کہنے لگا کہ یہ بیکار کی قیل وقال اور افسوس ہے جب وہ ہمارے دشمن ہین اور ہمارے قتل پر آمادہ ہین تو ہم کو کیا ضرور ہے کہ ہم اُنکی خیر خواہی اور بہتری کی تدبیر کرین جو آگ کھائے گا وہ انگارے ضرور ہگے گا دشمن کے مرنے کا کبھی افسوس نہ کرے بلکہ جہان تک ممکن ہو اُسکے زک دینے اور قتل کرنے کی صورت نکالے اور قتل کرے مین تو یہ جانتا ہون اسکا افسوس کیا ہے بلکہ اچھا ہے کہ ہم ایک امر سے نجات پاتے ہین اس امر سے محفوظ رہتے ہین کہ یہ جو ہر وقت کی فکر ہے کہ کس لشکر کو مقابلہ کے لیے روانہ کرین کس کو برائے مقابلہ بھیجین یا یہ جو خون ہوتے ہین ہزارون کے اس کی مظلمہ سے جان بچتی ہے ہر وقت کی کاہش جاتی ہے دوسرے مقابلہ کرنے مین یہ بھی نقصان ہے کہ ہمارا لشکر بھی کام آتا ہے ہمارا زور و قوت کم ہوتا ہے اگر فرض کر لیا جائے کہ ہم ہی ظفر یاب ہوئے مگر اُس حالت مین کہ ہمارا نصف لشکر رہ گیا اُسوقت جو کہ ہمارے مخالف ہین اور وہ ہمیشہ سے اس امید پر ہین کہ انکی قوت کم ہو تو ہم انپر لشکر کشی کرین جیسے کہ آلشبار جادو ہے کہ آپ لوگون نے اُس دن کی تقریر اُسکی سُنی تھی اور جو حرکت اُسنے کی تھی دیکھی تھی اُسکو ایک موقع ملے کہ وہ لشکر کشی کرکے آئے پھر یہ لوگ ہم پلہ ہین اِنسے دراد قت ہے مقابلہ کرنا نہ معلوم کیسی بنے کیسی نہ بنے دوسرے اہل اسلام کے بھی مقابلہ مین یہی گمان کرنا زیبا ہے کہ جنگ دو سردار داگر اُنکی ظفر ہو تو اُسوقت یہ افسوس ہو کہ کیون تم نے نہ کوشش کی بس ایسی حالت مین جبکہ نہ اپنا کچھ ہرج ہوتا ہے نہ اپنے لشکر کو مقابلہ کرنا پڑتا ہے پھر ہم کیون پہلو تہی کرین اور ایک شخص کو منع کرین تمام دنیا کے جھگڑون سے جان بچتی ہے سب بلاؤن سے نجات ملتی ہے تو کیا ضرور ہے کہ ہم خواہ مخواہ کو اپنے لیے درد سر مول لین یہ بالکل خلاف عقل و دانائی ہے شملاق نے یہ تقریر اس طور سے کی کہ پھر کسی نے جواب نہ دیا گو سب کے سب خلاف تھے مگر اسکا سبب یہ تھا کہ وہ بادشاہ کے منھ زیادہ چڑھا ہوا ہے سمندر اُسکے کہنے کو زیادہ مانتا ہے سب نے خیال کیا کہ اگر ہم نے اسکی تردید مین کچھ کہا شاید بادشاہ کو ناگوار ہو

کیونکہ بادشاہ نے خود اُسکی تقریر کا کوئی جواب نہین دیا اس سے ثابت ہوتا ہی کہ کچھ میلان بادشاہ کا اُسکی تقریر کی طرف ہی بس سب خاموش رہے شملاق بھی یہ تقریر کرکے خاموش ہو رہا مگر اپنے دل مین کہنے لگا کہ مین نے وہ تقریر کی نہ بادشاہ نے اُسکی تردید کی نہ دیگر اہل دربار نے جو کہ بڑی دیر سے بیکار کی تقریر کر رہے تھے کہ جبتک نہ کچھ سر تھا نہ پیر یون ہوگا یون ہوگا مین نے سب کو بند کر دیا یہ خیال کرکے اپنی چرب زبانی کا قائل ہوا شل خر سلام بیدُم کے بھول گیا مونچھ پر تاؤ دینے لگا اپنے مقام پر بیٹھا ہوا شل مار سر بریدہ کے بل کرنے لگا ہر ایک کی طرف دیکھکر مسکرایا مگر کسی نے بھی خیال نہ کیا کہ یہ کیا بیہودہ بکتا ہی سب نے اس خیال سے کہ ایسے پاجی کے مُنھ کون لگے جو کہ اپنی حقیقت کو تھوڑے سے عرصے مین بھول جائے اور یہ خیال کرے کہ ہم چنین دیگرے نیست یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اور یہ دربار کا رنگ ہی کہ ایک مرتبہ ہوائے تند کا جھونکا آیا مگر گرم اور کچھ ابر سحر کے آثار نمودار ہوئے کسی ساحر کی آمد معلوم ہوئی اہل دربار نے سمندر سے عرض کیا کہ کوئی ساحر آتا ہی خواہ عشاق نہ طاقی ہون خواہ کوئی اور سمندر نے کچھ جواب نہ دیا کہ وہ ابر سحر اتنے عرصہ مین آکر صحن ایوان پر قائم ہوا اُس سے ایک تخت ظاہر ہوا یہان تک کہ جب وہ تخت قریب تر آیا تو سب نے پہچانا کہ عشاق نہ طاقی ہین ایک لُنگ کمھاروے کا باندھے ہوئے ایک کرتہ پہنے ہوئے کھجوعہ لیے ہوئے تخت پر بیٹھا ہی یہ دیکھکر سمندر اُٹھ کھڑا ہوا تا ایوان اُسکے استقبال کو آیا وہ تخت پر سے اُترا آکر سمندر کا ہاتھ پکڑ لیا سمندر کے اُٹھنے سے سب اہل دربار اُٹھ کھڑے ہوئے تھے سمندر اُسکی تعظیم کرکے لایا آپ تخت پر بیٹھا جو کرسی اُسکی برابر تخت کے بچھی ہوئی تھی جس پر وہ آکر قبل مین بیٹھتا تھا وہ بیٹھا سب اہل دربار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے اُسوقت سمندر نے عشاق نہ طاقی کی مزاج پرسی کی کہا کہ اچھے رہے اُسنے سمندر کی کسی بات کا جواب بھی نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ یہ بتائیے کہ نانی امان تو اچھی ہین کسی قسم کا اُنکو ضرر تو نہین ہوا نہ کسی قسم کی تکلیف پہونچی مرض مین کمی ہی یا زیادتی ہی یا اُسی طور پر ہی سمندر نے کہا کہ نہ کمی ہی نہ زیادتی اُسی طور پر ہین نہ کوئی مین نے اپنے امکان بھر اُنکو رحمت دی ہین اُنکی دن مین دو مرتبہ خبر لیتا تھا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہ بتائیے کہ لشکر اسلام اُسی طور سے اُترا ہوا ہی یا میرے جانے کی خبر سُنکے کہین ابر سحر لینے گیا ہون کوچ کر گیا سمندر نے کہا کہ نہین وہ اپنے مقام پر فروکش ہی اُنکو اسکی کیا خبر کہ آپ ابر سحر لینے گئے ہین عشاق نے کہا کہ مین نے خواجہ کے روبرو جب کہ وہ گرداب کی صورت بنے ہوئے تھے کہا نہ تھا کہ مین ابر سحر لاکر سب کو جلا دونگا اُنھون نے ضرور جاکر کہا ہوگا سمندر نے کہا کہ کہا ہو یا نہ کہا ہو مگر وہ لوگ اُسی طور سے مع لشکر کے اُترے ہوئے ہین اُنمین تو ذرا بھی انتشار نہین ہی عشاق نے کہا کہ کل اُنکو حال معلوم ہوگا رہنے دیجیے یہ کہکر کہا کہ اب آپ ایک نامہ بنام گرداب شاہ وغیرہ تحریر فرمائیے کہ وہ آج شب کو طبل جنگ بجوا دین صبح کو میدان مین جاکر صف آرا ہون مین یہان سے ابر سحر لیکر پہونچونگا بس سب کو قتل کرونگا یہ امر اس غرض سے ہی تاکہ وہ سب لوگ ایک مقام پر جمع ہون کوئی متفرق نہ ہو بلکہ آپ بھی تشریف لے چلین تماشہ ملاحظہ فرمائین سمندر نے کہا کہ مجکو تو معاف فرمائیے مین تو نہ جاؤنگا ہان نامہ بنام گرداب وغیرہ تحریر کیے دیتا ہون کہ وہ طبل جنگ بجوا کر صبح کو صف آرا ہون اور یہ بھی تحریر کیے دیتا ہون کہ تم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا ہمارے ایک دوست بلکہ عزیز قریب آکر مقابلہ کرینگے ایک پل مین تمام اہل اسلام کا خاتمہ کرینگے عشاق نے کہا کہ یہ امر بہت مناسب ہی بلکہ یہ تحریر فرما دیجیے کہ وہ اہل اسلام کو اس امر سے آگاہ کرین ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرکے روانہ کردین کہ اگر تم لوگ اپنے جان کی حفاظت چاہتے ہو تو آکر سمندر شاہ کی اطاعت کرو خدا پرستی سے باز آؤ

ورنہ یہ خیال کرو ایک کو بھی بین زندہ نہ چھوڑونگا عشاق نہ طاقی نہ طاق سے آیا ہی وہ ایک جنبش لب بین تمام
لشکر کو تباہ کردیگا خاک بین جلا کر ملا دیگا تم بین سے ایک زندہ نرہیگا اوسنے وہ سحر طیار کیا ہی کہ جو آج تک
کسی ساحر نے نہ طیار کیا ہوگا اوسکا رد کرنا کوئی نہین جانتا ہی یہ نہ خیال کرنا کہ میرے لشکر بین ساحر بین
وہ اوسکے روبرو طفل مکتب ہین نہ یہ تصور کرنا کہ ہم لوگ کرورون ہین اوس سحر کے روبرو یہ دنیا کچھ نہین ہی
اگر وہ چاہے تو تمام دنیا کو ایک پل بین مٹا دے یہ امر نہ خیال کرنا کہ ہم مثل قسیم اور جسیم کے اوسکو بھی قتل
کرینگے وہ ہم سے مقابلہ بھی نہ کریگا آتے ہی اپنا ابر سحر گراویگا بس مناسب یہ ہی کہ غاشیہ اطاعت کو دوش
پر رکھکر مثل غلامان حلقہ بگوش کے حاضر خدمت ہو اور سمندر شاہ کی فرمانبرداری پر کمر کسو خداوند لقو
کو اپنا خدا جانو خدائے نادیدہ کی بندگی ترک کرو دوسرا امر یہ ہی کہ وہ جو عیار تمھارے لشکر بین خواجہ نام ہی
اوسکو گرفتار کرکے روانہ کرو کہ اوسنے عشاق کو بہت پریشان کیا ہی یہ سارا غصہ انکو اوسی کے سبب سے
آیا ہی ورنہ انکو کیا غرض تھی اوسنے بہت حرکت بیجا کی کہ انکی نانی کی قتل کا درپے ہوا اور انکو سر دربار
ذلیل کیا بس وہ اوسکے خون کے پیاسے ہین اگر وہ مل جائے تو وہ اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرین انکو اوسکے
حال پر رحم نہ آئیگا تمھارے حق بین یہی دو امر بہتر ہین کہ ایک تو سمندر شاہ کی اطاعت کرو دوسرے اوس
دردمار یک گردن کو گرفتار کرکے روانہ کرو اگر انمین سے تم ایک بھی قبول کروگے دوسرا نہ قبول کروگے تب بھی
تمھاری جان نہ بچیگی جب تک دونون امر نہ قبول کروگے شاید تم یہ خیال کرو کہ ہم اطاعت کرلین خداوند
تصویر کو سجدہ کرین خواجہ کو ندین تو یہ نہ ہوگا خواجہ کو ضرور دینا ہوگا یا یہ خیال کرو کہ خواجہ کو گرفتار کرکے
دین اور اطاعت نہ کرین یہ بھی غیر ممکن ہی دونون امر قبول کرنا ہونگے ورنہ اور کوئی صورت تمھارے جان
بچنے کی نظر نہین آتی ہی اگر یہ دونون امر منظور خاطر ہون تو کل بوقت سحر دست بستہ حاضر ہو ورنہ آمادہ
قضا اور لقمۂ موت ہو کر میدان بین آؤ کیونکہ عشاق نہ طاقی کل تم سے عدول حکمی اور لشکر کشی اور اپنی
ذلت کا جو کہ سر دربار اوسکو تمھارے عیار کے ہاتھ سے پہونچی عوض لینگے اور تم سب کو ایک پل بین
خاک سیاہ کرینگے آیندہ تم کو اختیار ہی زیادہ والسلام یہ مضمون اوس نامہ کا ہو جو کہ بنام اہل اسلام
لکھا جائے سمندر نے اوسی وقت دبیر کو حکم دیا کہ ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ وغیرہ تحریر کیا جائے انکو
یہ حکم ہو کہ ہم نے یہ جو مضمون تحریر کرکے تم کو روانہ کیا ہی اوسکو دوسرے کاغذ پر صاف کرکے لشکر اسلام
بین روانہ کرو اور اوسکا جواب اونسے طلب کرو اگر وہ لوگ اوسکے مضمون پر عمل کرین اور ہماری اطاعت
قبول کرین ترک اسلام کرین اور خواجہ کو گرفتار کرکے دینے پر آمادہ ہون تو کل تم ان سب کو ہمراہ لیکر
اور خواجہ کو جو وہ اسیر کرکے دین تو اس حالت سے خواجہ کو لیکر کہ نصف منھ کالا ہو اور نصف لال ایک
خر بے دُم پر سوار کرکے ایک منادی یہ ندا کرتا ہوا آگے آگے کہ جو شاہون کے ساتھ بے ادبی کرے
اوسکی یہ سزا ہی لاؤ اور نیز اہل اسلام کو بھی اپنے ہمراہ لاؤ تاکہ اونکے قصور معاف کیے جائین اگر وہ لوگ
اس تحریر پر عمل نہ کرین یا اسکی ایک شرط منظور کرین ایک نہ کرین تو تم اوس حالت بین طبل جنگ بجوانا
اور صبح کو میدان جنگ بین نکل کر صف آرا ہونا تم کو مقابلہ نہ کرنا ہوگا بلکہ عشاق نہ طاقی ہمارے بہت
بڑے دوست اور عزیز آکر مقابلہ کرینگے ایک پل بین سب کو خاک سیاہ اور سب کا خاتمہ کردینگے تم کو
کوئی زحمت نہ ہوگی صرف صف آرائی کی تو تکلیف ہوگی تم کو پھر تحریر کیا جاتا ہی کہ جب تک وہ دونون
شرطین یعنے ترک مذہب اسلام و اطاعت میری اور سجدہ خداوند تصویر کا و خواجہ کو اسیر کرکے دینا نہ
منظور کرین اوسوقت تک تم طبل جنگ بجوانے بین کوتاہی نہ کرنا ضرور طبل جنگ بجوانا اگر منظور کرلین

تو پھر کوئی ضرورت نہین ہی ہمارے نامہ بر کو ٹھہرا رکھنا اُنکو نامہ لکھنا جو وہ جواب زبانی خواہ تحریری دین اُسکو
ہمارے پاس روانہ کرنا تاکہ ہم کو بھی تو معلوم ہو کہ یہ جواب آیا بس جو ہم نے تم کو تحریر کیا ہی اس تحریر کو بہت
جانو یہ ہم نے تم کو حکم محکم دیا دوسرے حکم کی ضرورت نہین ہی اگر جو شرطین ہم نے تحریر کی ہین وہ اُسپر عمل
کرین تو تم طبل جنگ نہ بجوانا ورنہ ضرور ضرور بجوانا کل اُنکا خاتمہ ہوگا یہ ضرور ہوگا کہان کا قصہ ہی تمھاری
بھی جان بچے تم بھی اپنے اپنے مقام کو جاؤ یہان تکلیف سے پڑی ہون بس اس تحریر کو بہت جانو اور تاکیدی
تحریر تصور کرو یہ بتا کر کہا کہ ختم کر دو اور وہ مضمون جو کہ بھائی نے بتایا ہی بطور مسودہ کے ایک پرچہ کاغذ پر
تحریر کر دو دبیر نے اُس حکم نامہ کو ختم کیا لفافہ مین بند کر کے مہر شاہی ثبت کی اُسکے بعد اُس مضمون کا
مسودہ تحریر کر کے وہ بھی ایک لفافہ مین بند کر کے پیش کیا سمندر نے وہ دونون لفافہ اُسکے ہاتھ سے لیکر
اپنے پاس رکھے اور طرف اپنی پشت کے دیکھا کہ ایک مرتبہ دیوار شق ہوئی اُس شگاف سے ایک ساحر
حاضر حاضر کہتا ہوا پیدا ہوا اُسکی یہ صورت تھی کہ لنگ بندھا ہوا تھا سیاہ فام تھا کالا کالا تیقی معلوم ہوتا تھا
دو دانت بڑے بڑے منھ کے باہر نکلے ہوئے لمبے لمبے بال نیلے نیلے ہونٹ کالی کالی صورت شیطان کی صورت گلے مین ہار زیور
ہزارون قسم کے سانپ لپٹے ہوئے عقرب پیشانی پر بیٹھے ہوئے آکر روبرو حاضر ہوا اُسکی صورت اہل دربار دیکھکر ڈر گئے
باوصفے کہ ساحر تھے گویا وہ سحر کا پیر تھا جب وہ روبرو سمندر کے آیا تھا اُسنے سمندر کو سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر نے کہا کہ
اے مار خوار جادو یہ نامے لیکر بیرون شہر جہان میر لشکر بمقابلہ اہل اسلام فروکش ہی جا اور گرداب شاہ خواہ دوسرے کسی
بادشاہ کو یہ نامہ دینا اور ٹھہرے رہنا جو پیام وہ دین اُس کو لے کر ہمارے پاس آنا یہ کہکر اُس کو وہ
لفافے دے دیئے وہ ساحر لیکر ان لفافون کو اور سلام کر کے زمین مین پیر مار کر غائب ہو گیا یہ بھی اُسنے نہ
کہا کہ بہت خوب یا کچھ عذر کرتا جب وہ غائب ہو گیا سمندر نے عشاق سے کہا کہ مین نے آپ کا
فرمان ادا کیا اور جو کچھ حکم ہو عشاق نے کہا کہ اب کوئی حکم نہین ہی مین جواب کا منتظر ہون اہل دربار نے
یہ سُنکے سمندر کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ جو یہ نامہ آپ نے بنام اہل اسلام تحریر کیا ہی اور اسکے جواب
کے خواستگار ہین یہ جو شرایط آپ نے تحریر فرمائے ہین وہ لوگ اسکو کبھی نہ قبول کرینگے نہ وہ ترک اسلام کو
قبول کرینگے نہ آپ کی اطاعت کو نہ یہ گوارا کرینگے کہ وہ خواجہ کو باندھکر آپکے حوالے کرین یہ تو سوال کر کے دیکھ
لیجیے کہ ہم کو ایک بال جسم خواجہ سے دے دو گے اُسکا کیا جواب ملتا ہی خداوندوہ اپنے لشکر سے ایک چاکر کا یا مہتر کا
دینا نہ گوارا کرینگے کہ وہ اُسکو باندھکر دیدین خواجہ کا تو بڑا مرتبہ ہی دیکھیےگا جواب صاف آئیگا اور بلکہ سخت
عشاق نے برہم ہو کر کہا کہ آپ لوگ ایسے ہی عقلمند ہین کہ یہ تصور کرتے ہین جان سے کوئی زیادہ
عزیز نہین ہی نہ پیارا ہی جب جان پر بنے گی تو کیا ضرور ہی کہ جان دین اور یہ شرایط نہ منظور کرین یہ تو کوئی
عقلمند نہ گوارا کریگا جو ذرا سی عقل رکھتا ہوگا اور جو مثل آپ لوگون کے ہوگا وہ ایسے خیالات کریگا یہ
خیالات آپ سب کے بیجا ہین ضرور وہ لوگ ان شرایط کو قبول کر لینگے وہ لوگ نادان نہین ہین بلکہ
عقل سالم رکھتے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ زیادہ تو ہم کچھ عرض نہین کر سکتے ہین ہان صرف اسقدر
عرض کر سکتے ہین کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی پس جو اندر پتیلی کے ہوگا وہی کفگیر مین نکلے گا ایک بھونڈی
مثل ہی عشاق نے کہا کہ بہت اچھا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر وہ ہرکارے جو کہ براے خبر یہان
مقرر تھے اُن مین سے دو ایک تو یہان رہے اور باقی یہ خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے کہ جاکر
خبر کرین کہ اس طور کا نامہ سمندر نے بنام حضور روانہ کیا ہی اور اس مضمون کا نامہ بنام گرداب تحریر
کیا ہی یہ طرف لشکر کے جاتے ہین پہلے حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ لشکر مقابلہ مین اہل اسلام

کے فرو کش ہیں علاج ہو رہا ہی طریقہ یہ ہی کہ ساتون بادشاہ ایک مقام پر دربار کرتے ہین یعنے گرداب حباب
سیلاب ملکہ زعفران ملکہ چندر رتن ملکہ ماہ تن کی بارگاہ مین دربار ہوتا ہی جب دربار برخاست
ہوتا ہی سب اپنے اپنے خیمون کو چلے جاتے ہین ہان سہ پہر کا دربار الگ الگ ہوتا ہی اور جو کام ہوتا ہی
سب کی راے سنے ہوتا ہی جب ساتون راے ایک ہو لیتی ہین تب کام کیا جاتا ہی پس اُسی طور سے دربار
آراستہ ہی ساتون بادشاہون کے سردار حاضر دربار ہین بادشاہ تختون پر بیٹھے ہوئے ہین گرداب نے
حباب سے کہا کہ ابھی تک ہمارے لشکر کے زخمی نہ اچھے ہوئے کہ مقابلہ کرتے سمندر شاہ فرماتے
ہونگے کہ یہ لوگ جاکر بیٹھ رہے کوئی مقابلہ نہ کیا یا تو اس ہماہمی سے گئے تھے یا بالکل جاکر خاموش ہو رہے
جراحون کو تاکید کی جاے کہ وہ بہت جلد علاج کرین یہ کیا کہ اتنے دن لگا دیے حباب شاہ نے کہا
کہ دراصل بہت عرصہ ہوا ہر ایک نے اپنے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ تاکید کرو کہ جراح علاج مین جلدی کرین
دیر کیون لگائی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب آج ہی حکم والا سے اُنکو آگاہ کیا جائیگا یہان یہ تدبیر
ہو رہی تھی ہر ایک بادشاہ اپنے وزیر کو حکم دے رہا تھا کہ پرچہ نویس نے حاضر ہوکر پرچہ اخبار پیش کیا
اُس مین خواجہ کی عیاریون کا حال اور عشاق کا اپنی نانی کو لیکر براے علاج آنا اور خواجہ کے ہاتھ
سے ذلیل ہوکر اپنا ابر سحر لینے جانا تحریر تھا یہ حال دیکھکر ہر ایک بادشاہ بہت حیران ہوا اور باہم کہا کہ کیا
غضب کا عیار ہی کہ ایک مرتبہ تو حکیم صاحب کی صورت بنکر آیا ظاہر ہوا پھر عیار کی صورت پر آیا اور خوب
اُسکو ذلیل کیا مار کھلوائی ایسا شعبدہ ہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ ہم کو بھی ذلیل کرے اور پھر باعلان
سب کے ساتھ نکلا چلا گیا کوئی کچھ نہ کرسکا مگر ہم کو معلوم ہوتا ہی کہ اب خاتمہ ہی کہ عشاق شہ طاقی کو
ذلیل کیا ہی وہ اپنا ابر سحر لینے کو گیا ہی یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہی اسنے سواے سجدہ کرنے کے اور کسی
قسم کی خداوند کی اطاعت نہین کی ہی اسنے یہ سحر بارہ برس کی محنت مین طیار کیا ہی پس ضرور وہ آکر
خاتمہ کریگا یہ انجام ہوا اس ذلیل کرنے کا وہ ہرگز نہ رعایت کریگا سب نے کہا کہ یہ تو ضرور ہی ہم کو کیا
جو جیسا کریگا ویسا پائیگا ہم کو جو حکم ملا ہم اُسکی تعمیل کو موجود ہین اور جو حکم ہوگا اُس پر عمل کرینگے یہان یہ تقریر
ہو رہی تھی کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی صحن بارگاہ کی اُس سے کچھ شعلے پہلے نکلے اُسکے بعد ایک ساحر
پیدا ہوا کہ جس کی صورت دیکھکر سب ڈر گئے مگر خاموش بیٹھے رہے کہ وہ ساحر نکل کر طرف دربار
کے چلا دربار مین آکر کہنے لگا کہ منم نامہ دار سمندر شاہ تمہارے نام نامہ لایا ہون یہ اس صدا سے اور
ہیبت سے کہا کہ سب خوف زدہ ہوئے گرداب نے فوراً کرسی اُسکے لیے روبرو بچھوا دی اُس سے
کہا کہ آپ تشریف رکھین وہ کرسی پر بیٹھ گیا ایسا مغرور تھا کہ نہ کسی کو سلام کیا نہ مجرا اپنے غرور مین
آپ اُلٹا جاتا ہی جب بیٹھ چکا گرداب نے کہا کہ کدھر تشریف لانا ہوا کیون سرفراز فرمایا اُسنے برہم ہوکر
جواب دیا کہ کیا تم نے نہین سُنا مین نے پہلے کہا تھا کہ منم نامہ دار سمندر شاہ با دولت بادشاہ کا
نامہ لیکر آئے ہین یہ جو اُسنے کہا تو گرداب وغیرہ نے کہا کہ لائیے بس اُسنے دونون لفافے نکا لکر
دیے ایک لفافہ پر مہر شاہی ثبت کی ہوئی تھی اور سب کے نام تھا دوسرا لفافہ سادہ تھا اُس پر
کچھ تحریر تھا نہ مہر تھی بس اُنھون نے وہ لفافہ چاک کیا جس پر مہر تھی اور اندر سے کاغذ نکال کر
پہلے خود پڑھا اُسکے بعد دبیر کو دیا اُسنے پڑھا سب اہل دربار آگاہ ہوئے کہ یہ مضمون تحریر کیا ہی
اور کل خاتمہ ہی اہل اسلام کا اگر بادشاہ کی تحریر پر عمل نہ کیا تو بس گرداب وغیرہ نے اُس ساحر
سے کہا کہ آپ تشریف رکھین ہم ابھی جیسا بادشاہ نے حکم فرمایا ہی اُسکی تعمیل کرتے ہین نامہ لشکر

اسلام مین روانہ کرکے جواب حاصل کرتے ہین جو جواب آئیگا اُسکے بموجب کاربند ہونگے اگر اُنھون نے شرایط شاہی
کو قبول کرلیا تو خیر ورنہ آپ کے سامنے ہم طبل جنگ بجوا دینگے اور کل صف آرا ہونگے وہ شوق سے تشریف
لائین مقابلہ فرمائین یہ سُنکے اُسنے کہا کہ ہان جلدی کرو مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا ہون بس اُنھون نے اُس
لفافہ کو چاک کرکے اور مسودہ دبیر کو دیا کہ اسکو بہت جلد صاف کرکے لفافہ مین بند کرکے مہر کرکے حاضر
کرو بس دبیر نے وہ لیکر جس طور سے حکم ملا تھا فوراً تعمیل کی لفافہ کرکے نام اُس پر لکھکر مہر ساتون بادشاہونکی
ثبت کی اور حاضر کیا بس گرداب نے اپنے اہل دربار کی طرف دیکھا کہ ایک ساحر کہ نام اُسکا براق جادو
تھا وہ کُرسی پر بیٹھا ہوا تھا اُسکو طلب کرکے کہا کہ یہ نامہ لیکر دربار مین بادشاہ اسلام کے جاؤ اور اسکا
جواب حاصل کرکے فوراً حاضر ہو وہ نامہ لیکر دربار سے نکلکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا بعد جانے
اُسکے گرداب نے دربار کی حالت اُس ساحر سے دریافت کی جو کہ سمندر کا نامہ لیکر آیا تھا سمندر
کا مزاج پوچھا اُسنے کہا کہ سب اچھی طرح ہین یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر براق نامہ لیے ہوئے
طرف لشکر اسلام کے جاتا ہے وہ جو ہرکارے یہان برائے خبر موجود تھے لشکر اسلام کے وہ یہ خبر لیکر کہ
اس طور کا نامہ آیا اُسکا یہ مضمون تھا اُس مین یہ حکم تحریر تھا اُسکے موجب آپ کے نام نامہ آتا ہے
براق جادو لاتا ہے وہ بھی طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہان وہ وقت ہے کہ سب سردار حاضر دربار ہین
بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہین صاحبقران دنگل شوکت پر خواجہ اپنی کُرسی عیاری پر اور سب عیار
خشت ہای زرین پر کھڑے ہوئے ہین کہ بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ حال نہ معلوم ہوا آج کئی دن ہوگئے
کہ عشاق نہ طاقی آیا یا نہین آیا یہ صرف دھمکی تھی کہ وہ آکر یہ سحر گراکر خاتمہ کریگا ایک کو زندہ
نرکھیگا یا اصل مین ایسا تھا کچھ ظاہر نہ ہوا ہم تو جانتے ہین کہ دھمکی تھی کہ شاید یہ لوگ اس خوف سے یہان
سے چلے جائین خواجہ نے عرض کہ یہ تو ضرور تھا کہ وہ آیا تھا مین نے عیاری کی تھی ساحر زبردست
بھی ضرور ہی جاہیے یہ جھوٹ ہو کہ اُس نے بارہ برس کے عرصہ مین ایک سحر طیار کیا ہے بس جس پر
اُسکو گراویگا اُسکا خاتمہ ہوگا وہ یہ بھی ضرور کہتا تھا کہ مین نے یہ سحر بڑی محنت سے طیار کیا ہے اگر
کرور ملک ہون تو مین ایک پل مین سب کو خاک سیاہ کردون اگر تمام عالم لشکر سے مملو ہو تو مین تباہ
کردون اس لشکر کی کیا اصل ہے یہ بھی میرے روبرو اُسنے کہا تھا کہ مین آج لینے جاتا ہون اُسکے
بعد ہرکارون نے بھی خبر آکر دی تھی کہ گیا کیا ابھی نہ آیا ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر اس سے کیا حاصل
جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آئیگا جو کاتب تقدیر نے ہمارے خط پیشانی مین لکھا ہوگا وہ پیش آئیگا یہ جو
صاحبقران نے فرمایا خواجہ نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر اپنی فکر لازم ہے یہ جو خواجہ نے عرض کیا
صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر ضرور ہے کہ اپنی فکر لازم ہے بس جب معلوم ہوگا تو فکر کی جائیگی یہی گفتگو ہو
رہی تھی کہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجراگاہ پر مجرا بجا لائے یہ وہ ہرکارے ہین جو دربار سمندر
مین تھے اور خبر لیکر طرف لشکر کے چلے تھے یون عرض کرنے لگے کہ یہ غلام دربار مین سمندر کے حاضر
تھے کہ عشاق ہمارے روبرو آیا سمندر نے بڑی تعظیم کی اُسنے پہلے آکر اپنی نانی کی حالت دریافت
کی بعد اسکے سمندر سے کہا کہ ایک نامہ بنام اہل اسلام کے اس مضمون کا تحریر کیا جاے اور ایک
حکم نامہ بنام گرداب شاہ جو کہ مقابل اہل اسلام مع لشکر فروکش ہے تحریر کیا جاے کہ وہ اس نامہ کا
جواب اہل اسلام سے لیکر ہم کو روانہ کرے اگر ہمارے موافق ہو تو خیر ورنہ طبل جنگ بجوائے ہم کل
آکر سب اہل اسلام کا خاتمہ کردینگے چنانچہ سمندر نے اُسکے تحریر کے موجب دونون نامے تحریر کراکے

روانہ کیے ہین یا یک ساحر لیکر آتا ہی ہم یہ حال دریافت کرکے وہان سے روانہ ہوئے باقی خیریت ہی بادشاہ
نے اُنکو انعام دیکر رخصت کیا وہ آداب بجالا کر بارگاہ سے باہر آئے اور طرف شہر سمندریہ کے روانہ
ہوئے وہ ہرکارے یہ عرض کرکے گئے تھے کہ خواجہ نے عرض کیا معلوم ہوگیا کہ وہ نابکار آیا ہی اُسنے
نامہ تحریر کیا ہی نہ معلوم اُسکا کیا مضمون ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جب نامہ آئیگا تو معلوم ہوجائیگا کیا
ضرورت ہی فکر کرنے کی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر کفار سے خبر لیکر روانہ ہوئے تھے
حاضر دربار ہوئے مجرا بجالائے اور نامہ بر کا آنا نامہ دینا اُسکا پڑھا جانا گرداب کا بموجب تحریر سمندر
نامہ کو صاف کراکے روانہ کرنا عرض کیا کہ نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی باقی خیریت ہی بادشاہ نے حکم فرمایا کہ درگہ
سالار سے کہدو کہ منع نہ کرے آنے دے یہ حکم درگہ سالار کو ملا اُن ہرکارون کو بھی انعام ملا وہ مجرا
کرکے بارگاہ سے نکل کر طرف لشکر کفار کے راہی ہوئے یہان دربار کی آراستگی کی گئی ہر ایک اپنے
مقام پر سنبھل کر بیٹھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ نامہ بر یعنے براق جادو نامہ لیے ہوئے داخل لشکر اسلام
ہوا لشکر کو طے کرکے قریب بارگاہ پہونچا دربارگاہ پر پہونچکر ٹھہرا چونکہ مرد معقول ہی درگہ سالار سے کہا کہ خبر کردو
ایک نامہ بر گرداب شاہ وغیرہ کا نامہ لیکر آیا ہی بار چاہتا ہی اُس نے جواب دیا کہ تمھاری خبر ہوچکی ہی ہم کو جانے
کا حکم ہی پس وہ نامہ بر داخل بارگاہ ہوا بارگاہ کو خوب آراستہ پایا پانچ ہزار پانچ سو پچپن سردار دنگل
و کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے بادشاہ تخت پر جلوہ فرما تھے صاحبقران زمان اپنے دنگل شوکت پر رونق
افروز تھے خواجہ اپنی کرسی پر اور سب عیار حاضر دربار تھے اُسنے دربار کو اس طور سے آراستہ دیکھا کہ
کبھی کسی کا دربار نہ دیکھا تھا مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کو کرسی ملی بہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا
کہ صاحبقران نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے جام شراب اُسکو دیا اُسنے جام لیکر سلام کیا اور پی گیا
جب اُسکا دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون گرداب شاہ وغیرہ کا خواجہ
نے کہا کہ پھر کیا دیر ہی نامہ پیش کر پس اُسنے کمر سے نامہ نکالکر پیش کیا بادشاہ نے میر منشی کو اشارہ
کیا اُسنے اُسکے ہاتھ سے نامہ لیکر لفافہ چاک کیا نامہ پڑھنا شروع کیا پہلے اُس مین تعریف خداوند
تصویر کی تحریر تھی اُسکے بعد صفت و ثنا سمندر شاہ کی اُسکے بعد تعریف عشاق نہ طاقی کی مرقوم تھی
اور اُسکے سحر کی صفت بعد اُسکے وہ ہی مضمون جو کہ بالا تحریر ہوچکا ہی تحریر تھا جب صاحبقران و
خواجہ نے یہ مضمون سُنا برہم ہوکر کہا کہ اُسنے بہت سا گو کھایا ہی اور جھک مارا ہی اُس سے
ہماری طرف سے کہدینا کہ ابھی تجھکو کیا ذلیل کیا ہی ہان اب ذلیل کرونگا اور اس طور سے تجھکو قتل
کرونگا کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا تیرے حال پر رحم کھائینگے اور مجھکو ترس نہ آئیگا تو کیا مجھکو اور اہل اسلام
کو قتل کریگا یہ حسرت لیکر اس دنیا سے جائیگا معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہی یہ بھی ممکن ہی کہ تو یہان
سے زندہ جاسکے پھر مین نے تیرے حال پر رحم کھایا کہ تجھکو زندہ چھوڑ دیا ورنہ قتل کرتا تو تو میرا کیا
کرتا مین تیرے روبرو سے چلا آیا تو نے میرا کیا کیا بس اپنی جان کی اگر خیریت چاہتا ہی تو اپنی نانی کو لیکر
چلا جا ورنہ مین تجھکو اور اُسکو دونون کو قتل کرونگا آیندہ تجھکو اختیار ہی یہ جو تو نے صاحبقران کو
تحریر کیا ہی کہ خواجہ کو اسیر کرکے روانہ کردو اور خود آکر سمندر کی اطاعت کرو اور مذہب اسلام
ترک کرو مین کوئی صاحبقران کا غلام نہین ہون جو وہ مجھکو گرفتار کرکے روانہ کرین یہ نہ خیال کرنا
اس امید مین تو اس دنیا سے جائیگا کہ مین کسی کو اہل اسلام سے قتل کرون یہ تجھکو نصیب نہ ہوگا
یہ خیال کرتے تھے کہ تجھکو اہل اسلام کے چاکرون اور حلال خورون کا موئے زہار تک نہ نصیب ہوگا

میرا تو بڑا مرتبہ ہی لشکر اسلام کے مرکبون کے سمون کی گرد تیرے نصیب مین نہین ہی ایک جانور تک تو اہل اسلام کے لشکر کا تیرے ہاتھ نہ آئیگا انسان کیا چیز ہی بس مین خود اُس سے کہتا ہون کہ وہ اگر میری اور صاحبقران کی اطاعت کرے اور مذہب تصویر پرستی ترک کرے اسی مین اُسکے لیے بہتری اور اچھائی ہی ورنہ وہ ہی اور میرا خنجر بُران ہی یہ تو میری طرف سے اُس سے کہدینا اور خواجہ نے دبیر سے کہا کہ جب صاحبقران کی طرف سے جواب تحریر کر چکنا تو میری طرف سے یہ بھی تحریر کر دینا جو کہ مین نے بیان کیا ہی اُس نے عرض کیا کہ بہت خوب جب خواجہ اپنی تقریر کر چکے اُسوقت صاحبقران نے اُس نامہ بر کی طرف متوجہ کر کے فرمایا کہ اُس نابکار سمندر جادو وعشاق ناہنجار سے میری طرف سے کہنا کہ کیون قضا آئی ہی اپنی زبان بند کر یہ جو اُسنے تحریر کیا ہی کہ اگر اطاعت سمندر شاہ کی کرو اور دین اسلام ترک کرو خداوند تصویر کو سجدہ کرو وہ کون خداوند تصویر گیدی ہی کہ جس کو ہم سجدہ کرین اور وہ کون نامعقول ہی جو ہم سے سجدے کو کہتا ہی لاکھ لاکھ لعنت خداوند تصویر پر اور کرور کرور لعنت اُسکے بندگی کرنے والون پر اور اُسکی ہفتاد پشت پر لعین ہی جو ہم سے یہ کہے کہ ترک اسلام کرو کیا خوب یہ دھمکی نکالی ہی کہ اگر ترک اسلام نہ کروگے اور سمندر کی اطاعت نہ کروگے تو ہم آکر قتل کرینگے اُس گدہے سے کہدینا کہ تجکو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہی کہ جو تو ہم کو آکر قتل نہ کر او گیدی تو کیا ہی اور تیرا سمندر شاہ کیا ہی اور وہ خداوند سنگ خارشتی کیا ہی تجھ ایسے کتے اُسکو سجدہ کرینگے بھلا ہم کیا سجدہ کرینگے کیا اسوقت کچھ نشہ زیادہ تھا جو یہ نامہ تحریر کرا کے روانہ کیا ہی کیا وہ ذلت بھول گیا ہی جو خواجہ نے سر دربار دی تھی یقین ہی کہ ابھی تک تو منھہ مین درد ہوتا ہوگا جب ہمارے لشکر کے ایک عیار کی پشم نکندہ کر سکا وہ تجکو ذلیل کر کے چلا آیا تو تو ہم کو کیا قتل کریگا او بچہ شیطان او نطفہ حرام تو بھولا کس بات پر ہی ارے ہمارا خداوہ خدا ہی کہ جو تیرے خدا کو دوزخ مین جگہ دیگا اور اسکے بنائے کچھہ نہ ہو سکیگا سواے نار دوزخ مین جلنے کے چھوٹا منھہ بڑی بات تو شان خدا ہم سمندر ایسے ولد الزنا کی اطاعت کرین اور خداوند تصویر ایسے نطفہ حرام کی بندگی کرین اُسکو سجدہ کرین اور جو سب کا مالک اور رازق و پیدا کنندہ ہی اُسکی بندگی ترک کرین ورنہ یہ شیطان بچہ ہم کو قتل کریگا پہلے اپنی نانی کو جو کہ اول درجہ کی لکانہ ہی اُس کو خداوند سے کہہ اچھا کرا لے پھر اورونکو اُسکی بندگی کرنے کی نصیحت کرنا خواجہ نے تیرے اور سمندر کے اور تیری نانی کے وہ مینخ ماری تھی کہ جو حد نہ رکھتی تھی مگر ابھی افعی فاحشہ کی اور تیری رنڈی باقی تھی جو یہ امر ظاہر ہوا اور نہ سیدھی جہنم واصل ہوتی کسی نہ کسی تیری دوزخ کی ڈانٹ بنائی جاتی یہان بھی چلتی رہی ہی وہان بھی جلے گی او گدہے ہم موت سے نہین ڈرتے ہین اگر ہماری قضا آئی ہی اور ہمارے کل لشکر کی اگر ہم قلعہ آہنی مین بھی پوشیدہ ہونگے تو ضرور قتل ہونگے اگر نہین آئی ہی تو تو کیا ہی اگر خود سمندر یا تیرا وہ خدا بچہ شیطان جس نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی کوشش کریگا تو یہان کسی کا ایک موی پشم نہ کم کر سکے گا بس مین تجکو تحریر کرتا ہون کہ تو اگر میری اطاعت کرو ورنہ کتے کی موت مارا جائیگا یہ جو تو نے تحریر کیا ہی کہ خواجہ کو گرفتار کر کے میرے حوالے کر دو او احمق کوئی خواجہ میرے غلام نہین ہین جو مین اُن پر داؤ ڈالون میرے ملازم ہین اُنکا تو مرتبہ ہی تو نے پہلے یہ سوال کر کے دیکھا ہوتا کہ مجکو اہل اسلام کے سوئے زبار کی ضرورت ہی کیونکہ حکیم صاحب نے نانی امان کو دوا مین بتایا ہی اگر آپ کی مہربانی ہو تو کسی حلال خور سے مجکو دلوا دیجیے تو سنتا کہ اُسکا کیا جواب ملتا اب وہ کبھی نہ ملتا تو پھر خواجہ کا تیرے ہاتھ آنا دشوار ہی خواجہ ہی تو تیرے اور تیری نانی کے مینخ مار کر درست کرینگے بس اب ایسی تحریر کبھی ہم کو نہ بھیجنا ورنہ اس سے سخت تر جواب ملیگا یہ امر اپنے دل سے دور رکھ

کہ خواجہ یا کوئی ادنا آدمی اہل اسلام سے میرے ہاتھ آ گئے یہ بالکل غیر ممکن ہی بس لاحول ولا قوۃ الا باللہ
الشیطان الرجیم یہ امید دل سے دور رکھنا کہ یہان کا ادنا شخص سمندر کی اطاعت کرے یا دین اسلام
ترک کرے بس تم کو تیری کوئی شرط منظور نہین ہی ہم اپنے خدا پر تکیہ کیے ہوئے بیٹھے ہین جو اوس نے
ہماری مقدر مین لکھ دیا ہی وہ پیش آئیگا نہ تیرے بنائے کچھ بنیگا نہ تیرے خدا کے بموجب شعر
سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ٭ ہر چہ آید بر سر من یا نصیب ٭ دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ
ہراسان نشود ٭ دیگر بر سر اولاد آدم ہر چہ آید بگذرد ٭ دیگر دشمن اگر قویست نگہبان قوی تراست ٭ بس
وہ ہمارا حافظ اور مالک ہی بموجب شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ٭ نبرد رگے تا نہ خواہد خداے ٭ بس یہ
خیال کرلے کہ کوئی امر ہم کو قبول نہین ہی کل ہم میدان مین ضرور آئینگے تو آنا اور اپنا ابر سحر ہم پر گرا کر ہمارے
خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھنا کہ وہ ہم کو کیونکر تیرے ظلم سے محفوظ رکھتا ہی بس اسی مین تیری خیریت ہی
کہ تو یا تو ہماری اطاعت کر یا یہان سے اپنی نانی کو لیکر چلا جا ورنہ بہت پچتائیگا کتے کی موت مارا
جائیگا آیندہ تجکو اختیار ہی ہم کو کوئی امر تیرا جو کہ تو نے تحریر کیا ہی قبول نہین ہی اور یہ سب وہ قبول
کرے جو موت سے ڈرے جس کو یہ خوف ہو کہ افسوس ہم مر جائینگے ہم اس طور کے مرنے کو حیات
ابدی تصور کرتے ہین مثل تیری زندگی کے زندہ رہنے کو ہم بدتر جانتے ہین تیرے جینے کو تو کتا نہ جیتا
کہ جو ذلت اُٹھا کر تو جیتا رہا ارے تجکو تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرنا تھا مگر معلوم ہوا کہ اول درجہ کا
بے غیرت ہی اور بے حیا ہی تیری زندگی سے تو سگ و خوک کی زندگی اچھی ہی وہ کسی قدر غیرت
رکھتے ہین مگر تجکو بالکل حیا نہین ہی بس مین کہان تک اپنے دماغ کو خراب کرون ای منشی یہ بھی
تقریر ایک پرچہ کاغذ پر لکھ دو اور لاؤ اُسکا نامہ مجکو دو منشی نے وہ نامہ جو کہ آیا تھا صاحبقران کو دیا
صاحبقران نے اُسکو چاک کرکے اُس نامہ بر کی طرف پھینکدیا اور فرمایا کہ کہدینا کہ اسکی بتی بنا کے
یا تو اپنے مقام خاص مین رکھ لے یا سمندر کے یا اُس خدا کے کہ جسکی تو بندگی کرتا ہی اگر یہ ممکن نہ ہو
تو اپنی نانی کے اُس مقام مین رکھدے کہ جہان سے تیری مان پیدا ہوئی تھی کہ تجھ ایسے نطفہ حرام کو
اُسنے جنا کہ جس نے تمام دنیا کی سیاہی اپنے مُنھ پر ملی اور ذلت پر ذلت اٹھائی اور پھر شرم نہ آئی
اُسکو بھی بدنام کیا تاکہ وہ پھر کسی سے ایسا فعل نہ کرائے کہ جس کے سبب سے تیری مان کے ایسے
لڑکے پیدا ہون اُس سے تجھ ایسا نالایق لڑکا ہوا اور اگر تیری مان زندہ ہو تو اُس سے کہدینا کہ وہ پھر نہ تجھ ایسا
لڑکا جنے اور بہت حفاظت سے رکھنا ای منشی یہ بھی تحریر کردینا جو کہ مین نے اس نامہ بر سے کہا ہی وہ
نامہ بر خاموش بیٹھا سنا کیا کچھ جواب نہ دیا بلکہ وہ نامہ چاک شدہ لے لیا ادھر منشی نے نامہ طیار
کیا جو کچھ صاحبقران نے فرمایا تھا وہ تحریر کیا اور جو کچھ خواجہ نے کہا تھا وہ تحریر کیا اور اس شعر و نیز
مصرعہ پر نامہ کو ختم کیا مصرع جواب جاہلان باشد خموشی شعر منت انچہ حق بود گفتم تمام ٭ تو دانی
دگر بعد ازین والسلام ٭ صاحبقران نے فرمایا کہ ایک میری طرف سے سمندر کو تحریر کردینا کہ یہ
جو شعر فردوسی طوسی نے فرمایا ہی اسکا مضمون بہت سچا ہی اور درست فرمایا ہی یہ شعر تیرے حسب
حال ہی شعر پرستار زادہ نیاید بکار ٭ اگرچہ بود زادۂ شہریار ٭ دبیر نے یہ شعر بھی تحریر کردیا لفافہ
مین بند کرکے مہر شاہی و مہر صاحبقرانی سے مزین کرکے پیش کیا صاحبقران نے اُس نامہ بر کو
دیکر فرمایا کہ یہ جواب نامہ ہی اور جو زبانی ہم نے کہا ہی وہ بھی کہدینا اُسنے عرض کیا کہ مین تو اُس دربار
مین جاؤنگا نہین ہان جو نامہ لیکر آیا ہی یہ جواب اُسکے ہاتھ جائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تو اُس سے

میرا پیام کہدینا کہ یہ صاحبقران نے زبانی فرمایا ہی نامہ بر ہمیشہ بے خطا ہین جو تجکو جواب دیا جاتا ہی اُسکے
بیان کرنے مین کوئی نقصان نہین ہی اگر ہم زبانی پیام دیتے تو تو کیا نہ بیان کرتا اُسنے جواب دیا کہ ضرور بیان
کرتا صاحبقران نے فرمایا اب بھی بیان کرنا اُس نے عرض کیا ضرور بیان کرونگا صاحبقران نے فرمایا
کہ ایک پیام ہماری طرف سے اپنے شاہون کو دینا کہ صاحبقران نے فرمایا ہی تم سے کہ تم لوگ
کیون راہ ضلالت مین پڑے ہو دیکھ لینا کہ یہ سمندر اور جو جو اُسکے ساتھ ہین مثل سگ وخوک کے قتل
ہونگے یا بھاگتے پھرینگے اور انکو پناہ نہ ملیگی اور عشاق کا اور اُسکے سحر کا تو کل خاتمہ ہی تم اپنی
آنکھ سے دیکھ لوگے کہ وہ کل کیونکر قتل ہوتا ہی اور کس طور سے اُسکا سحر برباد ہوتا ہی کہ جس پر اُسکو بڑا بھروسا
ہی اور بہت بڑا دعوی ہی ہم تم کو سمجھائے دیتے ہین قبول کرنے نہ کرنے کا تم کو اختیار ہی کہ یہ بالکل راہ
ضلالت ہی جو کہ تم اختیار کیے ہوئے ہو بالکل گمراہی مین پڑے ہو پردہ غفلت اُٹھاؤ اپنے خدا کو پہچانو
اُسکی بندگی کرو اس تصویر پرستی پر لعنت کرو آیندہ اختیار ہی ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہی اور ہر
ایک اپنے نیک و بد کا مختار ہی پھر کف افسوس ملوگے کچھ ہاتھ نہ آیگا سواے ذلت اور خواری
کے بس اسقدر کافی ہی اگر عقلمند ہوگے تو اسی پر عمل کروگے زیادہ کہنا لاحاصل ہی جو عاقل ہی اُسکو اشارہ
کافی ہوتا ہی اگر نادان کے روبرو تمام عمر بیان کرے تو اُسکو کچھ نہین معلوم ہوتا ہی جیسے اسی مضمون کو شعر
مین کہتا ہی شعر اگر صد باب حکمت پیش نادان ❊ بخوانند ہمچنان بازیچہ در گوش ❊ بس عاقل و دانا کے
لیے پند و نصیحت ہی نادان کے لیے نہین ہی یہ اپنے بادشاہون سے کہدینا اُسنے عرض کیا بہت خوب
بس وہ نامہ بر جواب نامہ لیکر کرسی پر سے اُٹھا صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور رخصت ہو کر ایسا
بھاگا کہ اُسنے پھر پھر کر نہ دیکھا کہ مین کہان آیا تھا اور کس کام کو آیا تھا کیونکہ وہ جو اتنے دیر تک وہان بیٹھا
رہا تھا اُسکو وہی گمان تھا کہ اب قتل کا حکم دیا اب قتل کا حکم دیا بس اُسکو بیٹھنا ناگوار تھا جواب نامہ
ملا سر پر پاؤن رکھکر بھاگا پلٹ کر بھی نہ دیکھا سیدھا بارگاہ سے نکل کر اپنے لشکر کا راستہ لیا راوی کہتا ہی
کہ وہان دربار کفار مین وہ ساحر کہہ رہا ہی کہ ابھی تک جواب نامہ نہین آیا بڑی دیر ہوئی گرداب
نے کہا کہ آتا ہوگا باہم صلاح ہو رہی ہوگی کیونکہ نامہ بہت سخت ہی اسکا جواب بھی بہت مشکل
ہی تحریر کرنا یہان تو یہ تقریر ہی وہ گھبرا رہا ہی اُدھر وہ بھاگا چلا آتا ہی یہان تک کہ لشکر اسلام سے نکل کر اپنے
لشکر مین پہونچا اُسکے دم مین دم آیا اُسکو اطمینان ہوا جب تک لشکر اسلام مین رہا اُسوقت تک یہ
خوف رہا کہ اب کسی نے آکر قتل کیا اسی خوف سے بہت جلد راہ طی کر کے اپنے لشکر مین آیا جب
لشکر مین آیا اپنا دم راست کیا حواس درست کیے ایسی ہیبت لشکر اسلام و دربار بادشاہ اسلام کی
اُسکے دل پر اثر کر گئی تھی کہ اُسکے حواس جاتے رہے تھے بس جب حواس درست کر چکا دربار مین
آیا گرداب نے اُس ساحر سے کہا کہ یہ نامہ لیجیے آپ گھبراتے تھے جواب نامہ آگیا اُسنے اسے دیکھکر
کہا کہ کیا جواب نامہ لایا اُسنے کہا کہ بیٹھنے دیجیے بیان کرتا ہون ابھی تو چلا آتا ہون کیا سہل ہی بیان
کرنا ایک قصہ طویل اور داستان عظیم ہی بس جب بیٹھ لونگا تو بیان کرونگا وہ خاموش ہوا یہ اپنے
مقام پر بیٹھا اسنے ہاتھ باندھکر گرداب وغیرہ سے عرض کیا کہ مین امیدوار ہون کہ پیام سخت لایا ہون
میرا قصور معاف ہو اُنھون نے جواب دیا کہ تم بے خطا ہو تم کو جو جواب ملا ہی وہ بیان کرو بس
اُسنے کہا کہ جو صاحب وہان سے نامہ لیکر آئے ہین وہ ذرا کان کھول کر سن لین جو پیام ملا ہی تاکہ
کوئی بات رہ نہ جائے جو کہ خرابی کا باعث ہو اُس نے کہا کہ مین کوئی بہرہ نہین ہون تو بیان کر

بس اُس نامہ برنے پیام صاحبقرانی بیان کرنا شروع کیا کل پیام کہ سُنایا وہ نامہ چاک شدہ اُسکو دیا اور
کہا کہ یہ سمندر رشاہ کو دیدیا اور عشاق کو اُسنے لیا اور کہا کہ کیا کہا ہی اُسنے سب تقریر صاحبقران کی جو
تحریر ہوئی تہ اول سے آخر تک بیان کی اور خواجہ کی جب وہ بیان کرچکا اُس نے کہا کہ تو خاموش بیٹھا
سُنا کیا کچھ جواب نہ دیا اُسنے کہا کہ مین کیا جواب دیتا اور جواب دیکر اپنی آبرو دیتا اُسنے کہا ہان وہ کون تھا
جو آبرو لیتا اُسنے جواب دیا کہ جس نے سمندر رشاہ کا تاج لیا عشاق کو ذلیل کیا گرداب عیار کی
وہ گت کی کہ جو کہ ایک ادنا کی نہین کی جاتی ہی اُنکے شاگردون سے اُنکو جوتیان کھلوائین اور یون اُسنے
کہا کہ تو کیسا ساحر ہی کہ ایک غیر ساحر کو سزا ندے سکا اور نہ گرفتار کر سکا آگر اُسنے ایسی تقریر کی تھی
اُسنے کہا کہ سمندر رشاہ و عشاق کیسے ساحر تھے کہ وہ اُنکے منہ مین کالک لگا کے چلا آیا ایک بھی نہ
گرفتار کر سکا جب وہ اُنکے ہاتھ نہ آیا تو میرے ہاتھ کب آتا دوسرے اُس دربار مین کیا ساحر نہین ہین
آفاق ایسا ساحر مریخ سا ساحر جو کہ اسوقت اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین یہ جو اُسنے کہا تب اُسنے
کہا کہ خیر اگر مین ہوتا تو سب کا حال کھل جاتا ہان یہ بیان کر کہ زبانی کہا ہی یا کچھ تحریر بھی دی ہی اُسنے
کہا کہ نہین تحریر بھی ہی یہ کہکر نامہ نکال کر دیا اُسنے وہ نامہ لیا بس مار خوار نے کہا کہ اے گرداب شاہ تم
طبل جنگ بجواؤ اُسنے جواب دیا کہ ہان مین طبل جنگ بجواتا ہون آپ تشریف لے جائین یہ سُنکے
وہ اپنی کرسی پر سے اُٹھا اُسی طور سے وہان سے صحن مین آیا زمین مین پیر مار کر غرق زمین ہوگیا یہ
تو اُدھر کو گیا ادھر براق نے صاحبقران کے خلق و مروت کی بہت تعریف کی اور ہر ایک کا مرتبہ
بیان کیا اور کہا کہ آفاق کا اور اُسکی زوجہ کا ایسا مرتبہ ہی کہ کبھی کسی کو خواب مین بھی نہ نصیب ہوگا یہ
کہکر صاحبقران کا پیام دیا ہر ایک سُنکے خاموش ہو رہا بس گرداب نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین
کوس حربی نام پر عشاق نہ طاقی کے بجے کہ وہ کل یہان آکر اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ جو حکم دیا
نقارہ حربی پر چوب پڑی نقارہ سحر بجا تمام لشکر مین اُسکی صدا پھیلی یہ خبر لیکر ہرکارے لشکر اسلام کے جو
کہ بنا بر جاسوسی متقرر تھے طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے اسکا حال پھر تحریر ہوگا ادھر لشکر کفار کو معلوم
ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ہر ایک سامان جنگ کرنے لگا انکو تو سامان جنگ کے درست کرنے مین مصروف
رکھا جاتا ہی گو یہ معلوم تھا کہ ہم سے مقابلہ نہ ہوگا کوئی عشاق نہ طاقی ہی وہ آکر مقابلہ کریگا مگر با یہ
احتیاط سامان جنگ درست کرنے لگے یہ تو سب سامان جنگ مین مصروف ہین انکو اسی حال
مین رکھا جاتا ہی اب حال اُس ساحر کا اور دربار سمندر کا تحریر ہوتا ہی کہ اُسکو جو جواب نامہ ملا تو
اُسکا کیا حال ہوا بس راوی تحریر کرتا ہی کہ جب وہ ساحر یہان سے جواب نامہ لیکر اندر زمین کے
غائب ہوا اندر ہی اندر چلا جاتا ہی وہان سمندر و عشاق مع سب سرداروں کے بیٹھے ہوئے
ہین دربار آراستہ ہی وہی تقریر ہو رہی ہی عشاق کہتا ہی کہ صلح ہو جائیگی اہل دربار کہتے ہین کہ
کبھی صلح نہ ہوگی وہ مقابلہ کرینگے یہان یہ بحث ہی کہ عشاق نے ایک مرتبہ سمندر کی طرف دیکھکر
کہا کہ بڑا عرصہ ہوا کہ ابھی تک وہ ساحر جواب نامہ لیکر نہین آیا ذرا اوراق مین ملاحظہ فرمایئے کہ
کیا سبب عرصہ کا ہی سمندر نے قصد کیا تھا کہ اوراق اُٹھا کر دیکھے کہ ایک مرتبہ وہ زمین شق
ہوئی وہ ساحر ظاہر ہوا زمین سے نکل کر دربار مین آیا اُسے کرسی ملی کرسی پر بیٹھا سمندر نے
کہا کہ کیا جواب لایا ہی اُسنے پہلے وہ چاک شدہ نامہ عشاق کو دیا اور وہ جو تقریر زبانی اُسنے
سُنی تھی بیان کرنی شروع کی از اول تا آخر سب بیان کی بس یہ تقریر جو عشاق و سمندر نے

سُنی رنگت رو دونون کا متغیر ہوگیا کیونکہ وہ تقریر بدتراز تیر و تبر تھی ہر فقرہ اُسکا قلب کے لیے سنان کا اثر
رکھتا تھا بس سمندر راور عشاق کا یہ حال تھا کہ حالت غیظ و غضب مین جھوم رہے تھے اور رہ رہ کر بروت
بخس کو بل دیتے تھے چہرہ لال ہو رہا تھا مُنھ مین کف تھا یہ حال تھا کہ جیسے بہ ٹمیلا بگڑ جاتا ہے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ دو خوک صحرائی ہین کہ بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین جب وہ سب تقریر صاحبقران کی اور خواجہ
کی بیان کر چکا کہا کہ مین نے یہ زبانی اُس نامہ بر کے سُنی ہے جو کہ نامہ لیکر گیا تھا اور نامہ بھی دیا ہے بس یہ
کہکر اُسنے وہ نامہ جو کہ بدتراز سبر تھا اور اُنکے حق مین زہر قاتل کا اثر رکھتا تھا اُسکا ہر فقرہ زہر ہلاہل سے
کم نہ تھا کمر سے نکال کر دیا کہ یہ جواب نامہ آیا ہے یہ بھی اُسنے دیا ہے بس سمندر نے دبیر کو وہ نامہ دیا کہ اسکو
باواز بلند پڑھو تاکہ اُسکے مضمون سے سب آگاہ ہون بس دبیر نے نامہ لیکر پڑھنا شروع کیا اول حمد و
نعت خدا و رسول خدا تحریر تھی اُسکے بعد وہی مضمون تھا جو کہ زبانی اُس ساحر نے بیان کیا تھا بلکہ کچھ
زیادہ تھا جو فقرے کہ اُسکے یاد نہ تھے یا اُسنے اس سبب سے چھوڑ دیے تھے کہ یہ بالکل خلاف شان
ہین کیا بیان کرون پس اُس نامہ کے پڑھے جانے سے ثابت ہوئے کہ یہ فقرے ہین اور یہ تحریر
ہے ہر فقرہ اور ہر مقام اُسکا شمشیر بران و خنجر و پیکان کا اثر قلب کے لیے رکھتا تھا یہ عالم تھا کہ سمندر
و عشاق کو رہ رہ کر جوش آتا تھا مگر کچھ بس نہ چلتا تھا کہ کیا کرین جب دبیر اُس مضمون کو پڑھ چکا جو کہ
صاحبقران کی طرف سے تھا اب اُسنے کہا کہ یہ مضمون جو کہ اب پڑھتا ہون خواجہ کی طرف سے ہے
یہ کہکر پڑھنا شروع کیا وہ مضمون بھی سمندر و عشاق نے سُنا نامہ سُنکے مثل مار سر و دم بریدہ کے
پیچ و تاب کھایا وہ نامہ نہ تھا اُنکے لیے زہر ہلاہل تھا ایسا اُسکے فقرات تلخ و ناگوار نے اُنکے قلب پر اثر
کیا کہ آبلے پڑ گئے جگر خون ہوگیا بڑے عرصہ تک سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے سر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا
دبیر پڑھتا گیا سب اہل دربار سُنا کیے جب دبیر نے یہ شعر پڑھا ؎ شعر ؎ پرستار زادہ نیاید بکار ؎ اگرچہ بود
زادۂ شہریار ؎ اسنے سمندر کے دل مین ایسا اثر کیا کہ یا تو سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا یا اس شعر کو سُنکے
ایک دود غلیظ تھا کہ کانون سینہ مین مشتعل ہوا اور کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا سمندر نے برہم ہوکر
اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا یہ سارا فساد اُس نمک حرام سہراب کا ہے یہ اُسنے بیان کیا ہوگا
ورنہ صاحبقران کو کیا معلوم خیر دیکھا جائیگا میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اگر اپنی پرستارزادگی
کا حال اُس سے نہ دریافت کیا تو اپنا نام سمندر نہ رکھا سب قدر و غنیمت اُسکو معلوم ہولی کہ کون پرستار
زادہ ہے اور کون شہریار زادہ ہے سمندر تو یہ کہکر خاموش ہوا مگر سملاق نے یہ غصہ سمندر کا دیکھکر عرض کیا
کہ اگر گستاخی معاف ہو تو مین کچھ عرض کرون سمندر نے کہا کہ بیان کرو اُسنے کہا کہ تمام نامہ آپ خاموش
سنا کیے کسی مقام پر غصہ نہ آیا گو بہت بہت سخت و درشت کلمات تحریر تھے مگر اس مقام پر آپکو غصہ
آیا یہ کیا ہے جو سچ امر ہوتا ہے وہ گران معلوم ہوتا ہے کوئی مقام شک و تردد نہین ہے کھری بات سب کو گران
گذرتی ہے سمندر نے جواب دیا کہ یہ امر نہین ہے بلکہ یہ امر ہے کہ جو جھوٹ بات ہوتی ہے وہ گران گذرتی
ہے یہ وہ مثل ہوئی دروغ گویم برروے تو سملاق نے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا اتنے مین اہل دربار نے
عشاق بد طاقی سے کہا کہ کیون جو ہم عرض کرتے تھے وہی پیش آیا یعنی اُسنے جواب صاف
اور کس قدر سخت تحریر کیا کہ جو زہر ہلاہل سے بھی بدتر ہے آپکا خیال غلط نکلا خداوند یہ لوگ بڑے
چرب زبان اور اپنے قول کے پابند اور ثابت قدم ہین اُنکی ثابت قدمی کا تمام عالم مین از شرق
تا غرب و از جنوب تا شمال از آسمان تا تحت الثرے چرچا ہے ہر ایک اُنکی ثابت قدمی کی قسم کھاتا ہے

یہ لوگ وہ ہین کہ اگر آسمان پھٹ کر اُنکے سر پر گر پڑے مگر یہ اُس مقام پر سے نہ سرکین جو زبان سے کہدین
اُس سے نہ پھرین جو جس امر کا اقرار کرے جو جان بھی جائے مگر قدم اُس قول کے پورا کرنے سے نہ ہٹائین
سر کٹ جائے مگر بات نہ جائے مرنے کو حیات زندگی کو حباب جانتے ہین عشناق نے جواب دیا کہ کل صبح
کو ثابت قدمی قول کے اوپر قائم رہنا معلوم ہو جائیگا کوئی ان مین سے آمان نہ پائیگا اگر بھاگتے نہ پھرین
اور مقام امن نہ تلاش کرین تو مین اپنا نام عشناق نہ رکھون اہل دربار نے عرض کیا کہ جو کچھ ہوگا وہ
ظاہر ہو جائیگا اتنا دن اور ایک شب درمیان مین ہی سمندر نے یہ تقریر سُنکے جواب دیا کہ بس اب اس
تقریر سے کیا حاصل جو ہوگا وہ ظاہر ہوگا اب اس سے کیا فائدہ کہ باہم ایک امر پر تکرار کرین عشناق
نے کہا کہ ای بادشاہ کل آپ بھی تشریف لے چلین میرے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ کرین سمندر نے کہا
کہ مین نہین چلونگا جب وہ سب لوگ تباہ ہولین گے اُسوقت اُس مقام پر آکر دیکھ لونگا اس مین زیادہ
کد نہ کرو مین ہرگز نہ جاونگا عشناق خاموش ہو رہا سمندر نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا عشناق
وہان سے اُٹھکر اپنی نانی کے پاس آیا اُسکو غش مین پایا ہوشیار کیا اُسنے آنکھ کھولی اسنے فراج پوچھا
اُسنے کہا کہ اُسی طور سے ہی ای عشناق تو کہان تھا کہ تو نے میری خبر نلی عشناق نے جواب دیا
کہ نانی امان مین اپنا سحر لینے کو گیا تھا کہ لا کر ان خدا پرستون کا خاتمہ کرون کیونکہ انھون نے بہت سر
اُٹھایا ہی سرکشی پر کمر باندھی ہی آپ کے دشمنون کے جان کے پیچھے پڑے تھے اگر آپ ایسی ساحرہ
نہ ہوتین تو معلوم ہوتا اُس عیار نے بڑا غضب کیا تھا کہ زہر ہلاہل پلا دیا تھا ایک تو یہ امر میرے غصہ
کا ہوا دوسرے دو مرتبہ مجکو سر دربار ذلیل کیا ایسی حرکت کی کہ مین کرسی پر سے گر پڑا میرے مُنھ مین چوٹ
آئی اسوقت تک درد ہی اس سبب سے اور زیادہ غصہ آیا مین نے خیال کیا کہ ان سب کا خاتمہ کرو جاکر
اپنا امر سحر لایا میرا قصد ہی کہ کل اُن سب پر گراؤن اُنکا خاتمہ کرون جلا کر خاک سیاہ کرون یہ جو عشناق نے
کہا اُسکی نانی نے جواب دیا کہ ای فرزند کیا کرون مجبور ہون اگر اچھی ہوتی ایک پل مین خاتمہ کرتی تجکو زحمت
نہ ہوتی مگر علالت نے بیکار کر رکھا ہی بس جو تیرے بنائے بنے وہ کر میری کوئی تدبیر کر کیونکہ مین کچھ دنونکی
مہمان ہون جو دم گذرتا ہی وہ غنیمت ہی اور جو ساعت گذرتی ہی بہتر ہی میرا کوئی بھروسا نہین ہی کیونکہ ایک
زمانہ میری علالت کو ہوا ہی اب طاقت بالکل نہین رہی ہی یہ ضعف کی حالت ہی کہ ہاتھ کا ہلانا گران ہی
اگر کوئی مکس جسم پر بیٹھ جاتی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پہاڑ گرا یہ حالت ناتوانی کی ہی اشتہا بالکل جاتی رہی ہی
کھانے کو جی نہین چاہتا ہی بخار ہر وقت موجود ہی استخوان کو جلائے دیتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی ایک شمع
اندر جسم کے روشن ہی کہ وہ جلا رہی ہی بس ایسی حالت مین کیونکر زندگی کی امید ہو اور کیا خیال کیا جائے
کہ زندہ رہونگی جو دم ہی غنیمت ہی بقول شاعر مصرع اگر ماند شب ماند شب دیگر نمی ماند ای فرزند اپنی
فکر کرلے کہ کوئی اعتبار نہین ہی عشناق نے جواب دیا کہ نانی امان آپ مایوس نہ ہون مین کل اہل
اسلام کا خاتمہ کرلون تو خود حکیم بقراط الحکمت کی خدمت مین جا کر اور اُنکو اپنے ہمراہ لا کر آپ کا
علاج کرونگا کیونکہ اُنکو یہی عذر ہی کہ جب تک اہل اسلام یہان فروکش ہین مین گوشہ عافیت سے نہ
باہر آؤنگا نہ کسی کا علاج کرونگا یہ عذر بھی اُنکا جاتا رہیگا جس قدر روپیہ صرف ہوگا صرف کرونگا یہ سُنکے
اُس مکارہ نے کہا کہ خداوند تصویر تجکو سلامت رکھین کہ تجکو میرا خیال تو ہی بس یہ کہکر کہا کہ اب لٹا دو
کیونکہ اب نہین بیٹھا جاتا ہی عشناق نے لٹا دیا غش آگیا عشناق وہان سے اُٹھکر اپنے مقام پر آیا
جو کہ اُسکے لیے سمندر نے مقرر کیا تھا اب اس انتظار مین ہی کہ یہ دن تمام ہو اور رات صبح کو مین جا کر

اہل اسلام کا خاتمہ کرون راوی نازک خیال اُسکو تو اسی خیال مین مصروف رکھتا ہی اور پہلے کچھ حال لشکر اسلام
کا تحریر کرتا ہی کہ یہان کیا بند و بست ہی اور کیا تدبیر ہو رہی ہی راوی نازک طبع نے تحریر کیا ہی کہ جب
نامہ بر جواب نامہ لیکر چلا گیا اُس وقت صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اب یقین ہو گیا
ہی کہ ہماری قضا آئی ہی کیونکہ یہ امر ثابت ہی کہ وہ کل میدان مین آکر مقابلہ کریگا اور سحر کر کر سب کو قتل
کریگا اور سب کو جلا دیگا میرے نزدیک یہ امر بہتر ہوگا کہ لشکر مین منادی کرا دیجائے کہ جس کو اپنی
جان بچا کر نکل جانا ہو وہ اسقدر دن اور رات مین نکل جائے اگر خداوند کریم نے اپنا فضل و کرم
کیا اور ہماری فتح ہوئی تو پھر چلے آئین کیون ہمارے ساتھ اپنی جان دین اگر کفار کی فتح ہو تو یہان
سے اُن ملکون کو چلے جائین کہ جو اہل اسلام کے قبضہ مین ہین بلکہ خانہ کعبہ کو چلے جائین صاحبقران
اول و ثانی کو اس حال سے آگاہ کر دین کہ یہ واقعہ گذرا تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین بلکہ میری راے
تو یہ ہی کہ آپ تشریف لے جائین ان سب کو لیکر تاکہ کوئی تو یہان سے زندہ نکلے ہماری فاتحہ خوانی کرے
بادشاہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین جہان آپ وہان یہ حقیر کیونکہ یہ سارا مرتبہ
اور شان و شوکت میری آپ کی وجہ سے ہی ورنہ مین اس لائق تھا کہ صاحب تاج و تخت ہوتا یا میرے
نام کا سکہ جاری ہوتا یہ سب آپ کی بندہ پروری اور خداوند کریم کی نوازش تھی کہ یہ مرتبہ ملا بادشاہ
کہلایا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین آپ کو ایسے وقت مین چھوڑ کر چلا جاؤن اپنی جان بچاؤن اس زندگی
سے تو موت بہتر ہی کہ تمام جہان مین بدنام ہون کہ جب تک دیکھا کہ چین و عیش ہی حکومت کرنے کو ہی
اور ہزارون سرداران جلیل مثل خادمان ذلیل کی خدمت کرنے کو آمادہ ہین اُسوقت تک تو ساتھ دیا
جب دیکھا کہ اب جان پر بنی ہی سواے موت کے کوئی اور صورت نہین ہی تو ساتھ چھوڑ دیا ایسے لوگونکا
کیا بھروسا ہی یہ تو وہی مثل ہی کہ جب تک رکابی مین بھات میرا تیرا ساتھ تو مین اپنے کو بدنام کرنا نہین چاہتا
ہون جو آپ کے اوپر گذرے گی وہی میرے اوپر بلکہ راہ عدم سا تھ ہمراہی کے خوب بسر ہوگی آخر
کوئی خادم ضرور درکار ہی یہ بندہ آپ کی خدمت کو موجود ہی مین تو کبھی نہ جاؤنگا کل اسی میدان مین
آپ کے ہمراہ مرتبہ شہادت پاؤنگا اور یہ کیا معلوم کہ ہمارا خاتمہ ہو جائے امید و بیم کی ہی یہ بھی تو
امید ہی کہ ہماری ظفر ہو کیونکہ ابھی تک آپکو اسم اعظم یاد ہی کوئی دوسری صورت اور ہی نکل آسے
کہ جسکے سبب سے یہ بلا دفع ہو ہم سب نجات پائین کیا خوب آپ نے میرے ساتھ تو یہ سلوک
کیا کہ مجھکو بادشاہ کیا خود نہ تخت پر پاؤن رکھا خود مثل ملازمون کے رہے جو مین نے کہا اُسکو بسر و
چشم ادا کیا کوئی عذر نہ کیا اب جو وقت پڑا تو مین چلا جاؤن ساتھ چھوڑ دون گو مین آپکی برابری نہین
کر سکتا ہون مگر یہ امر ضرور ہی کہ جس خاندان عالی سے آپ ہین اُسی سے کچھ توسل یہ بندہ بھی
رکھتا ہی گو اپنے کو اُس خاندان کا خادم تصور کرتا ہون مگر ہون اُسی خاندان کا جو کہ آپکا خاندان ہی گو وہ
مرتبہ نہین حاصل ہی جو کہ آپکو حاصل ہی پس جس گلشن شرافت و نجابت کے آپ گل رعنا ہین اُسی
گلشن کا مین بھی خار ہون یا جس آفتاب شرافت کے آپ ٹکڑے ہین اُسکا مین بھی ایک ذرہ ہون
یا جس آسمان لیاقت کے آپ ماہتاب ہین پس اُسکا مین بھی ایک ستارہ ہون پھر خیال تو فرمایئے
کہ مین کیونکر موت سے خوف کرون اور جان کو بچا کر چلا جاؤن گو مین ابھی کوئی قدر و منزلت نہین
چاہتا ہون یہ نہ خیال فرمایئگا کہ میری برابری کرتا ہی بخدا نے لایزال مین اپنے کو آپ کا خادم تصور
کرتا ہون گو اسوقت آپ کے سبب سے کل لشکر میرے قبضہ قدرت مین ہی اور سب میرے

تابع حکم ہین سیاہ و سفید کا اختیار ہی مگر یہ سب آپ کے دم سے ہی بعد آپ کے خدا نخواستہ سب میرے
نزدیک خاک ہی یہ شاہی فقیری سے بدتر ہی یا یہ تاج کشکول گدائی کے برابر ہی یہ تخت تختہ تابوت ہی
یہ پوشاک شاہی کفن سے خراب تر ہی بعد آپ کے مجکو زندگی درکار نہین آپ کے ہمراہ مرنا حیات
ابدی ہی پس مجھ سے آپ یہ امید نہ رکھیے گا بادشاہ نے جو یہ فرمایا صاحبقران نے جواب دیا
کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین آپ ہمارے سر کے تاج ہین ہمارے سبب افتخار ہین ہم آپکی بندگی اور
اطاعت کو اپنا سبب افتخار خیال کرتے ہین بلکہ آپ آسمان شرافت کے آفتاب ہین اور گلشن
نجابت کے گل رعنا ہین ہم کو مرتبہ خار کا ہی مین ایک ذرہ بے مقدار ہون آپ یہ کیا فرماتے ہین
مین نے اس خیال سے عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لے جائینگے تو یہ چند سراوقہ عصمت و عفت اور
یہ چند بے دست و پا جو کہ کبھی پردے سے باہر نہین نکلے ہین مثل بوے گل کے پوشیدہ رہے ہین
راہ سے بالکل نابلد کوچہ مصیبت سے ناواقف کبھی کوئی بلا انکے سر پر نہین آئی کہ جس کے سبب
سے یہ باہر نکلے ہون تباہی سے محفوظ رہین گے آپ کے ہمراہ انکو کرونگا زیادہ تر اس امر کا خیال
ہی آپ یہ فرماتے ہین کوئی اور تدبیر کی جائیگی یہ کہکر صاحبقران نے قصد فرمایا تھا کہ اہل دربار سے
کلام کرین کہ ایک مرتبہ صداے طبل گوش مبارک مین پہونچی صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوتا
ہی کہ کل مقابلہ ہوگا اُسکے سبب سے لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی یہ اُسکی صدا آرہی ہی کوئی جا کر خبر تو
لائے خواجہ نے عرض کیا کہ ہرکارے خبر لیکر آتے ہونگے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے
مجرا بجا لا کر عرض پیرا ہوئے کہ لشکر کفار شقاوت آثار مین بنام عشاق شہ طاقی طبل جنگ بجا ہی
کل بوقت سحر لشکر کفار غدار میدان مین صف آرا ہوگا اور عشاق آکر مقابلہ کریگا اپنے سینہ سے
آتش بغض و نفاق کو نکالیگا باقی خیریت ہی یہ جو ہرکارون نے عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے
لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل رزمی بجے ہم کل اس گبر نا ہنجار و ساحر غدار سے مقابلہ
کرینگے اگر فضل خدا شامل حال ہی تو اُسکو بھی مثل اور ساحرون کے قتل کرینگے یہ جو حکم بادشاہ
نے فرمایا چوبدار فوراً یہ حکم لیکر نقار خانہ مین آئے داروغہ نقار خانہ کو حکم والا سے آگاہ کیا پس نقارچیون نے
نقارے سینکے ساز کو درست کیے غاشیہ طبل اسکندری پر سے اُٹھایا گیا شہنا نواز باہم ملکر بیٹھے اس انتظار مین کہ
خواجہ آکر طبل اسکندری پر چوب لگائین ہم شہنا بجائین یہان تو یہ بندوبست ہی پس خواجہ نے عرض
کیا کہ مین حاضر ہوتا ہون یہ کہکر اپنی کرسی پر سے اُٹھے نقار خانہ مین آئے داروغہ نقار خانہ نے پانچ اشرفیان
نذر دین خواجہ نے مسکرا کر یہ فرمایا کہ کیون مجکو محجوب کرتے ہو تم میرے خرد ہو مین تم کو دون مگر کیا
کرون کہ مجبور ہون میرے پاس کچھ نہین ہی ایک ایک پیسہ کو محتاج ہون میرا دینے کا حق تھا نہ کہ لینے کا
اس سبب سے لیتا ہون کہ تم یہ خیال کروگے کہ خواجہ نے ہماری یہ لیاقت نہ دیکھی کہ ہماری نذر قبول
کرتے پس یہ خیال کرکے کہ تم کو صدمہ ہوگا مین لیے لیتا ہون پس جب خدا مجکو دیگا جو مجھ سے اس کا
عوض ہوگا وہ کرونگا اُس نے عرض کیا کہ یہ سب آپ کا دیا ہوا ہی جو کچھ مال و دولت اور مرتبہ ہی سب
آپکی بدولت ہی خواجہ نے جواب دیا کہ دراصل تم بہت لائق ہو جو کہ سعادت مند ہوتے ہین وہ
ایسے ہی خیالات کرتے ہین اپنے بزرگون کی عزت کرتے ہین تمھاری سعادت مندی مین کوئی
شک نہین ہی یہ فرماکر قریب طبل اسکندری کے آئے چوب ابر سے اٹھا کر بیتیرہ بدل کر خوب قوت
سے طبل پر لگائی پس چوب کا پڑنا تھا کہ صداے طبل گنبد نہ طاق فلکی مین گونجی تمام عالم کو تزلزل سا

ہوا چونسٹھ کوس تک اُسکی صدا گئی صحرا ہل گیا گاؤ زمین کانپ اُٹھی زلزلہ سا ہوا گوش گردون کر ہو گئے
ساکنان فلک لرز گئے جو مردے زمین مین دفن تھے خواب مرگ سے چونک اُٹھے یہ خیال کیا کہ قیامت
آگئی صور اسرافیل کو دم بلا یہ حال تھا کہ ہر طرف زلزلہ تھا اِدھر شہنا نوازون نے شہنا کو بلا کر دم دینا شروع
کیا راوی بیان کرتا ہی کہ صدا سے طبل اسکندری سے یہ حال ہوا کہ جانوران صحرائی اپنے اپنے
آشیانون کو چھوڑ کر طرف جنگل کے بھاگے کہ کیا بلا آئی اشعار درآید بغریدن آواز کوس ❊ فلک بر
دہان دہل داد بوس ❊ چنان آمد از نای ترکی خروش ❊ کہ از نای ترکان برآورد جوش ❊ برآورد خر مہرہ آواز
شیر ❊ دماغ از دم گاؤ دم گشت سیر ❊ تراقی کہ از مقرعہ خاستہ ❊ برون رفت زین طاق آراستہ ❊ زمین
گفتی از یکدگر بر درید ❊ سرافیل صور قیامت دمید ❊ دہل زن دہن زن بہ تحسین او ❊ بہ بین دین او دین او
دین او ❊ صدای طبل سے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے مقابلہ ہوگا سب سامان
جنگ کرنے لگے جوانون کو خوشی ہوئی صورت فتح وظفر چار آئینہ مین نظر آنے لگی یہان اہل لشکر تو
سامان جنگ مین مصروف ہوئے طبل پر چوب لگا کر وہان سے پھر بارگاہ مین آئے اپنی کرسی پر بیٹھے
صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ تم ان عورات پردہ نشین کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے چلے جاؤ
تاکہ یہ سب تو اس آوارگی سے نجات پائین ورنہ یہ سب تباہ ہونگی خواجہ نے جواب دیا کہ واہ
کیا خوب یہ سب آفت میرے سبب سے ہی اور مین ہی چلا جاؤن جہان آپ وہان مین یہ تو مجھسے
کبھی نہ ہوگا اور کسی کو تجویز فرمائیے بس خواجہ نے یہ جواب دیا تو صاحبقران نے اہل دربار سے
متوجہ ہو کر فرمایا کہ مین آپ سب صاحبون سے کہتا ہون انمین میرے عزیز بھی ہین اور غیر بھی اور
جو کہ اب نئے مسلم ہین اُن سب سے میرا خطاب ہی کہ آپ لوگ کیون میرے ساتھ اپنی جان دین
اور کیون اپنے اہل خیال کو تباہ کرین اسی وقت اپنے ملک کو چلے جائین اس مین میرا بھی
ایک کام نکلیگا کہ مین ناموس کو آپ کے ہمراہ کر دونگا یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب اہل دربار
کیا عزیز کیا غیر کیا نئے مسلم کیا ساحر کیا غیر ساحر نے متفق ہو کر جواب دیا کہ مرگ انبوہ جشنے دارد ہم سب
آپکے ساتھ ہین جو آپ کا حال ہی وہ ہمارا حال ہوگا ہم آپکا اور بادشاہ کا دامن نہ چھوڑینگے ہم
جان دینے آئے ہین نہ اپنی جان بچانے یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرے ناموس تباہی سے بچین گے
اس امر کے لیے اور کسی کو تجویز فرمائیے ہم مین سے کوئی اس خدمت کے لایق نہین ہی صاحبقران
نے جب ان سب سے یہ کلام سُنا عیارون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم لوگ اس خدمت کو قبول
کرو اُنھون نے بھی انکار کیا اب صاحبقران سب طرف سے لاچار ہوئے کہ جس سے کہتا ہون وہ
انکار جانے سے کرتا ہی کیا تدبیر کرون کہ یہ عورتین تباہی سے ساتھ حفاظت کے محفوظ رہین مگر
کوئی نظر نہین آتا ہی راوی نازک فہم بیان کرتا ہی کہ یہان صاحبقران اس فکر مین مبتلا تھے کہ کس کے
سپرد انکو کرون قران اُسوقت دربار مین نہ تھے وہ صحرا مین بیٹھے ہوئے عبادت کر رہے تھے اُنکے
کان مین صدائے طبل پہونچی اُنھون نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کل کفار سے مقابلہ ہی جو طبل
رزمی بجا ہی ذرا چلکر خبر تو لاؤن بس یہ دل مین خیال کر کے سجادہ اُٹھایا لباس پہنکر طرف لشکر کے چلے
داخل لشکر ہوئے دیکھا لشکر مین سامان جنگ ہو رہا ہی یہ بارگاہ مین آئے بادشاہ و صاحبقران
کو مجرا کیا اور اپنے مقام پر کھڑے ہوئے مگر دیکھا کہ سب اہل دربار مع بادشاہ و صاحبقران کے
خاموش بیٹھے ہین جیسے کسی امر کے سوچ مین یہ جو حال قران ثالث نے دیکھا ایک مرتبہ

دست ادب جوڑ کر عرض کیا صاحبقران سے کہ میں اسوقت حضور کو متفکر زیادہ پاتا ہوں اسکا کیا سبب
ہے غلام بھی آگاہ ہو تا کہ اُسکی اپنے امکان بھر تدبیر کرے صاحبقران نے قران کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خوب
ہوا تم آئے یہ میرا کام تم سے نکلے گا سوائے تمھارے اس کام کو کوئی نہ کریگا قران نے عرض کیا
کہ فرمائیے خادم بسر و چشم آپ کے ارشاد کو بجا لائیگا اگر حکم ہو تو اپنا سر کاٹ کر حاضر کروں یا حکم ہو تو
میں ابھی لشکر کفار میں جا کر گرداب شاہ وغیرہ کو لوٹ کر قتل کروں سمندر کو سر دربار گرفتار کروں یہ
غلام آپ کا آپ کے اوپر اپنی جان نثار کرنے کو موجود ہے صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو تم سب سے
اس سے زیادہ امید ہے اگر میں حکم دوں تو تم لوگ اپنے امکان بھر اُسکے بجا لانے میں کمی نہ کروگے یہ جو
تم نے کام کہے ان میں سے کوئی نہیں ہے بس وہ یہ کام ہے کہ میں بڑے عرصے سے اس فکر میں مبتلا ہوں
کہ کس کے حوالہ ان عورات پردہ نشین کو کروں جو کہ انکو لیجائے اور انکی حفاظت کرے اور بحفاظت
خانہ کعبہ پہونچا دے تاکہ یہ بے پردہ نہ ہوں اور تباہی سے محفوظ رہیں بس میں نے جس سے کہا
اُسنے انکار کیا اب سوائے تمھارے کوئی یہ کام نہ کریگا لہذا تم ان سب کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے چلے
جاؤ تو یہ بڑا احسان تمھارا میرے اوپر ہوگا قران ثالث نے یہ کلام صاحبقران کا سُنکے عرض کیا کہ حضور
نے وہ بار گران میرے سر پر رکھا ہے کہ جسکو میں نہیں اُٹھا سکتا ہوں گو میں بار گران کے اُٹھانے کا
متحمل نہیں ہوں مگر اس خیال سے کہ الامر فوق الادب بس میں گوارا کرتا ہوں گو میرا بھی یہی قصد تھا کہ
میں بھی اپنی جان آپ کے قدم پر نثار کروں اور آپ کے ہمراہ سیر گلشن جنان کروں گو یہ امید
قوی ہے کہ یہ لڑائی فتح ہوگی اور آپ ظفریاب ہونگے وہ کافر غاسر قتل ہوگا راوی نے بیان کیا ہے کہ
قران ثالث کو یہ امر معلوم ہو گیا تھا کہ کل عشاق نہ طاقی سے مقابلہ ہے وہ اپنا ابر سحر لیکر آیا ہے اس
سبب سے انھوں نے یہ عرض کیا تھا کہ میں آپکے ہمراہ سیر گلشن جنان کروں مگر یہ امر جو آپ نے
فرمایا کہ ناموس کو خانہ کعبہ پہونچا دو خیر آپ کا ارشاد بجا لاؤنگا گو اہل دنیا مجھ پر یہ طعن کرینگے کہ قران
بہ سبب خوف کے اپنی جان کو غنیمت جان کر صاحبقران کی ہمراہی سے چلا گیا آخر صاحبقران نے
سب سے کہا تھا اُن سب نے کیوں نہ قبول کیا اُن سب کو ہمراہ صاحبقران کے مرنا تھا اس کو
اپنی جان بچانی تھی بس اسنے اسی امر کو غنیمت جانا خلاف رفاقت کیا خیر جو کچھ ہو میں اس طعنہ زنی
خلق کو آپ کی عدول حکمی سے اچھا جانتا ہوں اور آپ کی عدول حکمی تو اپنے حق میں گناہ تصور
کرتا ہوں گو میں نے یہ قصد کر لیا ہے کہ ان سب کو خانہ کعبہ کو پہونچا کر اور اسی مقام پر آکر اگر لشکر کفار ہوگا
تو اُس سے لڑ کر اپنی جان دونگا اگر نہ ہوگا تو شہر سمندریہ میں جا کر عین دربار میں سمندر پر حملہ کرونگا
وہاں قتل ہونگا بہر طور میں بھی اپنی جان دونگا جس طور سے ہوگا آپ کی خدمت میں حاضر ہونگا
میرا مطلب پورا ہو جائیگا یہ جو قران نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اے قران تم کو پھر اختیار
ہے جب تم ان سب کو خانہ کعبہ کو پہونچا دو قران نے عرض کیا کہ میں یہ ننگ نامردی گوارا کرتا ہوں
آپ کا ارشاد بجا لاتا ہوں آپکی نافرمانی کو بدتر از گناہ تصور کرتا ہوں صاحبقران نے فرمایا
کہ خدا تم کو جزائے خیر دے جب قران ثالث نے اس امر کا اقرار کیا اب صاحبقران نے قران
سے فرمایا کہ تم چند خیمہ اپنے ہمراہ لو اور تھوڑا سا لشکر بس ان سب کو لیکر لشکر سے نکل جاؤ قران
نے عرض کیا کہ بہت خوب میں آپ کے حکم کی تعمیل کو موجود ہوں جس طور سے ارشاد ہو صاحبقران
نے فرمایا کہ اب دیر نہ کرو جا کر انتظام کرو دن سے نکل جاؤ تاکہ دو پہر رات تک اس مقام سے دور

نکل جاؤ یہ سنکے قران باہر آئے اور چند خیمہ ارابون پر بار کرائے گریہ کرتے جاتے ہین اور دل ہین خدا سے
دعا کرتے جاتے ہین کہ ای خداوند کریم مجھکو سرخرو کرنا میرے بعد یہ لوگ نہ قتل ہون اتنا ہو کہ مین بھی اُنون
اپنے آقا کا حکم بجالاتا ہون گو مین جان کے خوف سے نہین جاتا ہون تو اپنی جان بچاتا ہون تو اپنا نفس
کرتا کہ مین بحفاظت ناموس صاحبقرانی کو خانہ کعبہ مین پہونچادون اُسکے بعد یہان آکر جان بحق تسلیم ہون
جہان ان سب کا مدفن ہو وہان میرا بھی مدفن ہو یہ کہتے جاتے ہین اور خیمہ بار کراتے ہین جب خیمہ بار ہوچکے
اُسکے بعد پھر بارگاہ مین آئے عرض کیا کہ مین خیمہ بار کرا چکا اب جو حکم ہو صاحبقران نے فرمایا کہ پانچ پانچ
آدمی ہر سردار و ہر عزیز کے لشکر سے لو بس صاحبقران نے سب سردارون اور عزیزون کو حکم دیا کہ اپنے
اپنے ناموس کو جاکر رخصت کرو اور اپنے اپنے لشکر سے پانچ پانچ سوار ہمراہ قران کے کردو تاکہ اُسکے
ہمراہ لشکر مقتول ہوجائے یہ جو صاحبقران نے فرمایا ہر ایک نے عرض کیا کہ بہت خوب پس ہر ایک
سردار نے قصد اُٹھنے کا کیا کہ بادشاہ نے دربار کو برخاست کیا داخل خیمہ ہوئے صاحبقران ناموس
مین آئے یہان جب دربار برخاست ہوا ہر ایک دربار برخاست ہونے کے بعد اپنے خیمہ مین آیا
جن جن کے ناموس ہمراہ تھے اُنسے اُنھون نے کہا کہ یہ حکم صاحبقران نے فرمایا ہی کہ تم لوگ اپنے
اپنے ناموس کو ہمراہ ہمارے ناموس کے کر کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ کرو کیونکہ کل لشکر کفار سے مقابلہ
ہوگا اور عشاق نہ طاقی آکر سب کو قتل کریگا کیونکہ اُسنے ایک سحر بارہ برس کے عرصہ مین طیار کیا ہی کہ
جسکا کوئی رد نہین جانتا ہی وہ یہ کہتا ہی کہ یا تو دین تصویر پرستی قبول کرو اور دین اسلام ترک کرو سمندر
کی اطاعت کرو یہ ہم سب کو قبول نہین ہی نہ یہ منظور ہی کہ یہان سے فرار کرین نہ یہ گوارا ہی کہ ہمارے
بعد تم سب تباہ ہو بے آبرو ہو پس اسی حالت مین تم سب ہمراہ ناموس صاحبقرانی کے چلے جاؤ
کیونکہ اُنکے ہمراہ جاؤ گی تو یہ ہوگا کہ جہان اُن سب کی بسر ہوگی وہان تم بھی بسر کرنا خدا سب کا حامی و
مددگار ہی سوا اُسکے اور کسی کا سہارا نہین ہی اُن سب کی ناموس نے جواب دیا کہ یہ ہم کیونکر گوارا کرین
کہ تم سب کو ایسے وقت مین چھوڑ کر چلے جائین دنیا ہم کو کیا کہے گی اور ہم خدا و رسول کو کیا منھہ
دکھائینگے اُن سب نے جواب دیا کہ جب کہ ہم خود اس امر کو تم سے کہتے ہین تو تم کو کوئی کچھ نہین
کہہ سکتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اُن سب کے ناموس نے بہت کچھ عذر کیا مگر کسی سردار نے
جس جس کا ناموس تھا نہ سُنا اور اُسی وقت خیمہ ناموس صاحبقرانی مین پہونچادیا کوئی اپنے
شوہر سے جدا ہوئی تھی اُسکی مفارقت مین گریان تھی کوئی اپنے فرزند کی جدائی سے نالان کوئی
باپ کی جدائی سے کوئی بھائی کی جدائی سے نوحہ خوان تھی ہر ایک عورت پر کوہ رنج وغم ٹوٹا تھا ہر ایک کو
آسمان رنج و مصیبت نے اپنے اپنے عزیزون کے غم مین گریان کیا تھا ناموس سرداران کا تو یہ
عالم تھا اُدھر ہر سردار نے پانچ پانچ سوار اپنے لشکر سے انتخاب کر کے قران ثالث کے ہمراہ
کیے اُنکو حکم دیا کہ تمھارے افسر و حاکم قران ہین اُنکے حکم سے سرتابی نہ کرنا اُدھر قران نے سواریان
در دولت پر لاکر موجود کین سردارون نے اُن سوارون سے کہا کہ تم لوگ ساتھ خبرداری کے ناموس
کو خانہ کعبہ تک پہونچانا کوئی آفت نہ آنے پائے اُنھون نے عرض کیا کہ کیا مجال جبکہ ہمارے
تن پر سر نہ ہونگے اُس وقت ناموس پر آنچ آئیگی جب تک ہمارے دم مین دم ہی کیا قدرت ہی
کہ کوئی آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے سردارون نے جواب دیا کہ بس یہی مطلب ہی یہان تو یہ تقریر
ہو رہی تھی اُدھر سب عزیز صاحبقران خیمہ ناموس مین ہین صاحبقران بھی تشریف فرما ہین

اور بادشاہ بھی ہر ایک کو سمجھا رہے ہین ایک کہرام مچا ہوا ہی ہر بی بی بہت رو رہی ہی کوئی اپنے فرزند سے
لپٹی ہوئی رو رہی ہی کوئی اپنے باپ سے کوئی بھائی سے کوئی شوہر کا دامن پکڑے ہی اور کہہ رہی
ہی کہ میرا راج لٹتا ہی کوئی ہاے پدر کہہ کر روتی ہی کوئی اپنے مُنھ پر طمانچے مار رہی ہی کوئی گریبان چاک
کیے ڈالتی ہی عجب عالم ہی وہ خیمہ ایک غم کدہ معلوم ہوتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی نوجوان مر گیا ہی
اُسکے ماتم مین ان سب کا یہ حال ہی آخر کو صاحبقران و بادشاہ نے سب کو تسکین و دلاسا دیکر
راضی کیا ہر ایک عزیز نے اپنے اپنے ناموس کو راضی کیا اور یہ کہا کہ خدا پر نظر رکھو اگر ہماری ظفر
ہوئی تو ہم تم کو طلب کر لین گے ورنہ تم ہمارے بزرگون کی خدمت مین رہنا وہ بہت عزت سے
پیش آئینگے ہر طرح کا سامان راحت تمھارے لیے مہیا کر دینگے ہم سے زیادہ راحت دینگے خلاصہ یہ
کہ سب نے بدقت راضی کیا بس سواریان ہونے لگین خواصون نے سب مال بار کیے اور باہر
روانہ کیے وہ ارابون پر لادے گئے صاحبقران نے سب کو تشفی و دلاسا دیکر سوار کیا ادہر
عزیزون نے نکل کر باہر اپنے اپنے لشکر سے پانچ پانچ سوار ہمراہ کیے ایک مختصر سا لشکر قریب
پندرہ بیس ہزار کے ہمراہ ناموس کے ہو گیا قران نے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا مگر
آنکھون سے ہر ایک کے آنسو روان ہین ناموس سواریون مین گریان ہین قلب سب کے آتش
مفارقت سے بریان ہین بس ہر ایک اپنے مالک کی اور وارث کے حکم سے ناچار ہی کیا کر سکتی ہی
آہستہ آہستہ رو رہی ہی اپنی جان کھو رہی ہی لشکر مین ایک تلاطم مچا ہوا ہی کوئی ایسا مقام نہین ہی
کہ جہان سے رونے کی صدا نہ آتی ہو صاحبقران اپنے قلب کو سنبھالے ہوئے کھڑے ہین
بادشاہ بھی جو عزیز و سردار پاس صاحبقران و بادشاہ کے ہین وہ بہ سبب لحاظ کے خاموش ہین
کیا کرین مگر رومال پر رومال تر ہو رہے ہین آہستہ آہستہ اپنے اپنے ناموس کی مفارقت مین رو رہے ہین
خصوصاً اُنکی بے بسی اور مجبوری پر اور رونا آتا ہی کہ ایسی مجبور ہین کہ جو ہم نے کہا وہ منظور کر لیا کیا
کرین کچھ قابو نہین ہی یہ لوگ تو اس خیال مین مبتلا خاموش کھڑے ہین کہ قران نے سلام بہ رخصت
کیا اور عرض کیا کہ آپ سب صاحبون کو سپرد خدا کیا دیکھیے اب زندگی مین آپ کی زیارت ہوتی ہی
یا نہین خدا وہ دن نہ لائے کہ دنیا آپ لوگون سے خالی ہو اور قران زندہ ہو خدا ایسا کرے کہ مین
آپ لوگون کے قدمون پر اپنی جان نثار کرون یہ کہکر جو کہ لشکر اُسکے ہمراہ تھا اُسکو حکم دیا کہ تمام
سواریان ناموس کی بیچ مین لے لو اور چلو یہ جو قران نے کہا لشکر نے محافہ سکھپال فنسین بیچ مین
لین اور گرد اُسکے حلقہ کیا اور لیکر چلے قران سلام کر کے قریب ناموس خاص صاحبقران و بادشاہ
کے اپنا بغدہ پکڑ کے چلا اس حفاظت سے ناموس کو قران لیکر روانہ ہوا جب تک لشکر مین رہا
اُس وقت تک صاحبقران و بادشاہ دیکھا کیے جب لشکر سے نکل گیا اور سامنا بھی جاتا رہا سب
اپنے اپنے خیمہ کو چلے آئے صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لے گیے بادشاہ اپنے خیمہ مین
راوی بیان کرتا ہی کہ پہلے حال قران کا قلمبند ہوتا ہی اُسکے بعد حال لشکر اور مقابلہ کا رقم طراز ہو گا
راوی نے بیان کیا ہی کہ قران جو ناموس کو برابر لیکر چلا چونکہ دن کچھ مختصر سا تھا تھوڑی راہ طی
کی تھی کہ رات ہو گئی آفتاب بھی غم مین اُن آفت نصیبون کے بارنگ زرد طرف ماتم کدۂ مغرب
کے روانہ ہوا اور آمد آمد فلک نیلی پر ماہتاب کی ہوئی چاند بھی انکے غم مین چاک گریبان مع اپنے
ہمراہیون کے نکلا رات بھی انکے غم مین سیاہ پوش تھی باوجودیکہ چاند نکلا ہوا تھا مگر یہ تاریکی

تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بہت بڑا غم ہے کہ جس کے سبب سے نور ماہتاب بھی زائل ہو گیا ہے یہ تاریکی
اور سناٹا صحرا کا دیکھکر درندے اور چرندے اور پرندے اپنے اپنے آشیانون مین پوشیدہ ہو گئے
تھے مارے خوف کے باہر نہ آتے تھے ہر شجر اُس صحرا یا دیگر صحرا کا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے ماتم مین
سیاہ پوش ہے جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھا ایک عالم تاریک نظر آیا وہ اوس نہ پڑتی تھی آسمان انکے غم مین
روتا تھا جب ہوا کا جھونکا چلتا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر شجر کف افسوس ملتا ہے یہ حال تھا کیا بیان کیا
جائے کبھی ایسی اُداسی عالم پر نہ آئی تھی جیسی اِس شب کو تھی بس اُسی عالم تاریک و سناٹے مین قران
ناموس صاحبقرانی کو لیے ہوئے چلا جاتا تھا کسی طرف سے جانور کے بولنے کی صدا آتی تھی کسی
جانب سے اور درندون کی صدا آتی وہ صحرا کا سناٹا دلونکو اڑائے دیتا تھا وہ ہوا کے جھونکے وہ درندون
کی صدا قلب کو ہلائے دیتی تھی کبھی اُن گوشہ نشینان عفت و عصمت نے ایسی مصیبت کا ہیکو
اُٹھائی تھی یہ عالم حسرت و یاس کا ہے کو پیش آیا تھا ایک تو وارثون کی جدائی کا غم و الم دوسرے
اپنی حالت کا صدمہ اُس پر صحرا کا یہ عالم اور یہ سناٹا کہ جسکے سبب سے ایک عالم یاس و حسرت
ہر ایک کے دل پر طاری تھا اشک یاس و حسرت ہر ایک چشم سے جاری تھا مگر مجبور چلے جاتے
تھے کیا کرین اسی طور سے جب نصف شب گذری اور زلف لیلای شب تا بہ کمر پہونچی لیلاے
شب نے سیاہ لباس پہنا وہ جو کسی قدر نور ماہتاب تھا وہ بھی کم ہونے لگا ہر طرف اور تاریکی
چھانے لگی سناٹا زیادہ ہونے لگا قران اتفاق سے قریب ایک کوہ سربلند کے پہونچا ابھی
قران کوئی اُس مقام سے بہت دور نہین آیا ہے کہ جہان لشکر اسلام فروکش ہے صرف کوئی پانچ
کوس آیا ہوگا جب قریب اُس کوہ کے قران پہونچا ناموس بھی سواریون مین بیٹھی تھین پریشان
ہو گئین تھین اُنھون نے بذریعہ خواصون کے قران سے کہلا بھیجا کہ اے قران مناسب ہو تو کسی مقام پر
قیام کرو یہ رات کچھ باقی ہے بسر کرو صبح کو جب حال لشکر کا معلوم ہو لے گا اُسوقت کوچ کرنا ہم یہ بقیہ
رات اپنے وارثون کے فتح کی دعا مانگ کر بسر کرین شاید کریم کارساز ہماری دعا قبول کرے اور اس
بلا سے ہم کو نجات دے اور ہمارے وارثون کی ظفر ہو قران نے بھی خیال کیا کہ دراصل اب تو اُس
مقام سے اسقدر فاصلہ پر چلے آئے ہین پس کیا نقصان ہے کہ یہ رات یہان بسر کرین صبح کو آیند و
روند سے حال لشکر دریافت کرکے اگر ہماری ظفر ہوئی ہو تو خیر ورنہ اُسوقت کوچ کرین اس امر مین
کئی نفع ہین اول تو یہ کہ یہ رات جو کچھ باقی ہے بسر ہو جائیگی دوسرے دعا بھی کرلین گے تیسرے حال
لشکر کا بھی معلوم ہو جائیگا اگر ہماری ظفر ہوئی ہو تو یہ تو ہوگا کہ ہم خبر پا کر خوش تو ہونگے اور لشکر کو
روانہ تو ہونگے اگر یہان سے چلے جائینگے تو کیا حال معلوم ہوگا قران نے اپنے دل مین یہ خیال
کر کے اہل لشکر سے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ آپ کو اختیار ہے ہم آپ کے ہمراہ ہین بس قران
نے اُسی کوہ سربلند کی طرف رُخ کیا اور کہا کہ اسی کوہ پر قیام کرین اپنا بندوبست کرین بس یہ جو
قران نے کہا اہل لشکر نے اُس کوہ کی طرف رخ کیا قران نے اُس کوہ کا اس سبب سے رُخ کیا
کہ خیال کرلیا تھا کہ یہ پہاڑ بہت سربلند ہے بس قران اُن سب اہل لشکر کو مع ناموس کے زیر
کوہ ٹھہرا کر اور یہ خیال کرکے کہ چلکر پہلے یہ تو دیکھ لو کہ کوئی دوسری بھی اس پہاڑ سے اُتر جانے کی
راہ ہے یا نہین ہے اگر شاید لشکر کفار آ پڑے تو ہم اُس راہ سے نکل جائین یہ بھی اہل لشکر سے بھی کہا
کہ تم لوگ یہان قیام کرو مین کوہ کو دیکھ آؤن تو آتا ہون وہ لوگ ٹھہرے یہ گھاٹیان پہاڑ کی طے کرکے

پہونچے اول تو راہ پہاڑ کی بہت صعب و دشوار گذار پائی کہ یکایک حریف نہین آسکتا ہی دوسرے
اُسکے دوسری طرف بھی ایک صحرا پایا اور اُس صحرا مین اُسکی راہ تھی دوسرے اور ایک پہلو مین کوہ
کے دریا رواں تھا دوسرے پہلو مین ایک غار عظیم تھا بس قران نے اُس کوہ کو بہت پسند کیا
حقیقت یہ تھی کہ وہ گلہاے رنگا رنگ سے مملو تھا سبزہ روئیدہ تھا ایک چشمہ آب خوشگوار کا
لبریز اُس کوہ پر تھا بس قران اُس پہاڑ پر سے اُترے اور لشکر مین آئے اور سواریان و پیادے بڑھکر
پہاڑ پر کے گئے ایک مقام وسیع دیکھکر خیمہ برپا ہونے کا حکم دیا تمام لشکر کوہ پر چلا آیا ایک سوار یا جاکر تک
زیر کوہ نہ رہا راوی نے بیان کیا ہی کہ قران نے اسقدر جلد خیمہ برپا کرائے کہ جسکی حد و انتہا نہ تھی
ایک آن واحد مین سب کامون سے فراغت ہوگئی قران نے ناموس کو خیمون مین اُتارا گرد خیمہ لشکر کو
پڑاؤ کرنے کا حکم دیا گھاٹیان درست کین اُس پر لشکر مقرر کیا خود بھی پہاڑ پر روبرو خیمہاے ناموس کے
افسران فوج کو لیکر مقیم ہوا خوب بندوبست و انتظام کیا ہی کہ اُس پہاڑ پر پرندہ پر نہین مار سکتا ہی درندے
کی کیا اصل ہی انسان تو کیا لیاقت رکھتا ہی بس قران یہ بندوبست اپنی مرضی کے موافق کرکے مقیم
ہوا اُدھر ناموس نے خیمون کے صحن مین آکر زیر آسمان اپنے سرون کے بال کھولے اور اپنے وارثون کے
حیات کی اور اس بلا سے نجات پانے کی دعا مین مصروف ہوئے راوی تو ان سب کو اسی حال مین چھوڑتا
ہی اب حال لشکر کا قلمبند کرتا ہی ناظرین والا تمکین کو معلوم ہو کہ جب قران ناموس کو لیکر بموجب حکم
صاحبقران لشکر سے چلا گیا ہر ایک سردار اپنے خیمہ مین گیا سامان جنگ کرنے لگا ادھر لشکر مین
بموجب حکم صاحبقران منادی نے ندا دی کہ حکم ہی صاحبقران کا کہ جس لشکری کو اپنی جان
عزیز ہو وہ اس لشکر سے نکل جائے کیونکہ مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے یا میرے
حکم کے پابندی کی وجہ سے اپنی جان دے مین نے اپنی اطاعت تم سب کے اوپر سے معاف
کی ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار باقی ہی یہ جو منادی نے ندا کی اور اہل لشکر کو معلوم ہوا بس اُسیوقت
گروہ گروہ غول غول جمع ہوکر اپنے اپنے افسرون کے پاس آئے اور عرض کیا کہ کیا خطا ہم سے ایسی
سرزد ہوئی ہی کہ جس کے سبب سے صاحبقران نے یہ منادی کرائی ہی اُنکو ہماری طرف سے کیا
خیال پیدا ہوا ہی ہم نے تو کبھی آجتک کوئی عدول حکمی نہین کی نہ اپنی جان عزیز کی ہر وقت جان
نثاری کا خیال کیا اور یہ بھی خیال رہا کہ جس طریقہ سے ہو صاحبقران کے حکم کی اطاعت کیجاے
آجتک کبھی صاحبقران نے ایسے کلمہ ہم لوگون کی نسبت نہین فرمائے آج کیا سبب ہی کچھ آپ کو
معلوم ہی کیونکہ آپ لوگ تو دربار مین تشریف فرما رہتے ہین یہ جو ہر ایک اہل لشکر نے عرض کیا اُن
سب نے جواب دیا کہ نہ تم سے کوئی خطا ہوئی ہی نہ کسی قسم کا گمان تم لوگون کی طرف سے صاحبقران
کو ہی صرف یہ سبب ہی کہ کل کفار سے مقابلہ ہی اور بہت بڑے ساحر سے سُنا گیا ہی کہ اُسنے وہ
سحر طیار کیا ہی کہ جس سے وہ ایک پل مین تمام عالم کو جلا کر خاک کردے گا اُس سحر پر نہ کسی ساحر کا
سحر اثر کرتا ہی نہ کوئی ساحر اُسکو رد کر سکتا ہی نہ کوئی تدبیر اُسکے رد کرنے کی فی الحال ہو سکتی ہی آج
نامہ اُسکا آیا تھا کہ یا تو مع لشکر کے سمندر کی اطاعت کرو اور دین اسلام کو ترک کرو مذہب لقوم
پرستی قبول کرو حلقہ اطاعت سمندر اپنے گلے مین ڈالو اور خواجہ ثالث خضران بن عمر کو اسیر
کرکے ہمارے حوالہ کرو اگر یہ نہ منظور ہو تو آمادہ قضا ہوکر میدان مین آؤ مین کل صبح کو میدان مین
آکر تم سب کو قتل کرونگا بس اس سبب سے یہ حکم صاحبقران نے جاری فرمایا ہی کیونکہ اُنھون نے

اُسکو تو جواب صاف دیا اور یہ کہلا بھیجا کہ نہ ہم اطاعت کرینگے نہ ترک اسلام نہ خواجہ کو گرفتار کرکے دینگے بلکہ میدان مین آکر مقابلہ کرینگے ای بھائیو یہ امر تو دراصل بہت عمدہ ہی کہ چاہے جان جاے مگر ایمان نہ جاے یہ خیال صاحبقران کا بہت ٹھیک ہی بس صاحبقران نے بعد نامہ روانہ کے ہم سب سے بھی یہی کہا تھا کہ آپ لوگ چلے جائین ہم نے قبول نہین کیا نہ صاحبقران کے عزیزون نے اُسکے بعد صاحبقران نے ناموس کو قران کے سپرد کرکے ہم سب کے سامنے تھوڑا سا لشکر ہمراہ کرکے خانہ کعبہ کو روانہ کیا اُسکے بعد منادی سے ندا کرائے تم کو آگاہ کیا تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ اپنے ساتھ ہماری بھی جان لی اگر ہم کو معلوم ہوتا تو ہم ضرور نکل جاتے یہ جو سرداروں سے اہل لشکر نے سُنا مسکرا کر جواب دیا کہ ہم جو صاحبقران کے ہمراہ اُس زمانہ سے ہین یا اُنکے بزرگون کی خدمت کی یا اُنکی تو اس لیے نہین کی کہ جب تک اُنکو راحت ہو اُسوقت تک ہم ساتھ رہین اور جب کوئی دقت پڑے تو اُسوقت مین چھوڑ کر نکل جائین اور اپنی جان بچائین یہ تو کبھی ہم سے نہ ہوگا ہم ضرور ہمراہ صاحبقران کے جان دینگے ہم تو کسی وقت مین جاتے نہین یہ امر بالکل خلاف مردی و مروت ہی کہ جب تک صرف کرنے کو ملا اُسوقت تک ساتھ رہے جب جان جانے کا موقع ہوا صاف نکل گئے بس ہم کبھی ایسا نہ کرینگے ضرور ہمراہ رہین گے افسرون نے کہا کہ خدا تم کو جزاے خیر دے بس جا کر اپنا سامان کرو یہ سُنکے سب اپنے اپنے مقام پر آئے وہ باقی دن اسی آمد و رفت مین بسر ہوا طبل جنگ بجا کیا یہان تک کہ آفتاب بطرف خانہ مغرب کے میدان نیلی رواق سے روانہ ہوا وہ آفتاب کا غروب ہونا دھوپ کے رنگ کا مائل بہ زردی ہونا گلون کا ہوا کے جھونکون سے شاخہاے درخت مین ہلنا خوشبو سے تمام باغ کا مہکنا وہ جو سبزہ بسبب حدت دھوپ کے پژمردہ ہو رہا تھا اب جو ہوا چلی وقت شام کا آیا کچھ خنکی ہوئی تر و تازہ ہوا یہ معلوم ہوا کہ زمین کے بال کھڑے ہوگئے بہ سبب برودت کے وہ سہانا سہانا وقت وہ طائرون کا شام کے وقت کو قریب دیکھکر طرف اپنے مسکن کے روانہ ہونا وہ سَن سَن اُنکے پر دن کی صدا سے ایک نیا عالم تھا ہر طرف درندے سر جھکائے ہوئے رات کے خیال مین کہ کہین شام نہ ہو جائے اپنے مقام مسکن کو چلے جاتے تھے کسی سے غیرہ ہوتے تھے اسی طور سے چرندے بھی روان تھے جانوران آبی بھی تہ آب جا کر مقیم ہوئے جانوران صحرائی جھاڑیون مین گھاٹیون مین غارون مین مقیم ہوئے طائرون نے اشجار پر بسیرا لیا کہ آفتاب بالکل غروب ہوگیا مؤذنون نے اذان دی بانگ اللہ اکبر سے تمام عالم گونج اُٹھا ہر طرف نماز مغرب کا بندوبست ہونے لگا شام کی وردی لشکرون مین بجی زمین پر تو یہ سمان تھا بالاے آسمان خسرو انجم کی وہ آمد ہر طرف وہ چادر نور کا پھیلنا وہ میدان فلکی پر مثل ذرہ ہاے ریگ کے ستارون کا چمکنا ہر طرف ایک عجب سمان تھا آسمان پر ایک طرف کہکشان کا ظہور ایک دریاے نور تھا کہ موج زن تھا وہ اوس کا گرنا اُسکے سبب سے وہ سبزہ کا لہکنا برگ درخت پر وہ اوس کے قطرون کا مثل گوہر کے چمکنا کیا بیان کیا جاے آسمان پر ماہتاب بصد آب و تاب نکلا ہوا تھا گویا کسی حور جمال نے چادر نور کو زیب سر کیا تھا اسطرح سے روشنی ماہتاب سے تمام صحرا منور تھا باوجودیکہ اس قدر عالم نورانی تھا ہر طرف ایک نور برس رہا تھا مگر کچھ اُداسی سی ہر طرف چھائی تھی رنگ ماہتاب بیرنگ گویا زرد تھا گریبان شب چاک تھا روے ماہتاب فق تھا بلکہ تا دامن گریبان شق تھا رات باوجود چادر نور کے ہونے کے سیاہ پوش تھی جدھر نگاہ اُٹھ گئی ایک تاریکی نظر آئی یہ معلوم ہوتا تھا کل یہان بہت بڑا رن ہوگا ایک عالم ہو تھا سناٹا صحرا کا فراٹا ہوا کا دلون کو بیقرار کیے دیتا تھا یہ عالم تھا کہ کوئی اُس رات کو ایسا نہ تھا کہ جو آزام نہو

ہمدم و مونس بجز حسرت و یاس کے کوئی نہ تھا ہر ایک کو لشکر اسلام سے یہ خیال تھا کہ کل صبح کو میدان جنگ میں ہمارا خاتمہ ہے کل قصاب اجل سے سامنا ہے لشکر کفار میں خوشی کا عالم تھا ہر طرف گھنٹہ و ناقوس بج رہے تھے اہل لشکر کفار اپنے خیموں میں بیٹھے ہوئے ناچ و رنگ دیکھ رہے تھے ہر ایک جگہ صحبت عیش برپا تھی گرداب وغیرہ نے بہ سبب خوشی کے ایک جلسہ قرار دیا تھا اُس میں سب سردار موجود تھے دوسرے ہر مقام پر رقص و سرود ہو رہا تھا ناچ گانے کا شغل تھا کوئی چوسر کھیل رہا تھا کوئی بدمعاش عجب تماش سے مصروف بادشاہ جنگ تھا کہیں سوختہ ہو رہا تھا کہیں بصد تلاش تاش ہو رہا تھا تا نصف شب کفار میں چرچے خوشی کے رہے طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضر باش بلند ہے نقارہ رزمی بج رہا ہے جب نصف شب آئی تو گرداب وغیرہ نے حکم دیا کہ جلسہ برخاست ہو دو گھڑی جاکر ہر ایک استراحت کرے اُسکے بعد پھر صبح کو تو میدان میں جاکر مقابلہ میں اہل اسلام کے صف آرا ہونا پڑیگا یہ کہکر گرداب و حباب و سیلاب و امواج و ملکہ ماہ تن و ملکہ چیند ر تن و ملکہ زعفران اپنے اپنے مقام پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور طرف اپنے اپنے خیمہ آرام کے گئے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب گرداب وغیرہ نے طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا تھا اور طبل جنگ بجا تھا اور لشکر اسلام میں بھی کوس رزمی بجا تھا اُسکے بعد یہ بادشاہ دربار برخاست کرکے اپنے اپنے مقام کو گئے تھے اُسکے بعد جلسہ آراستہ ہونے کا حکم دیا تھا سو جب اُنکے حکم سے محفل عشرت برپا ہوئی تھی یہ اُس میں آکر بیٹھے تھے چنانچہ یہ وہی جلسہ تھا جب جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر آئے اب ہر طرف لشکر کفار میں سحر جگایا جانے لگا ہر خیمہ سے دُھواں بخورات کا بلند ہونے لگا ہر ایک اپنے سحر کو تیار کرنے لگا گو لشکر کفار میں کوئی خوف نہ تھا سب کو معلوم تھا کہ ہم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا جو کہ شوقین ہیں سحر کے وہ سحر کو اپنے درست کر رہے ہیں باقی سب باخاطر خوش و با اطمینان تمام خواب مرگ میں مبتلا ہیں ذرا بھی خیال نہیں ہے کہ کل صبح کو مقابلہ ہوگا صدائے نفیر خواب بلند ہے اہل کفار کا تو یہ حال ہے اُدھر لشکر اسلام میں بھی نقارہ رزمی بج رہا ہے جو کہ لشکر اسلام میں ساحر ہیں مثل مریخ آفتاب علم و آفاق شاہ و زوجہ آفاق و کوکبہ و سہراب و نخرالان وغیرہ کے و دیگر سردار لشکر ساحران اپنے اپنے خیمہ میں سحر کو زور دے رہے ہیں اس خیال سے کہ ایک مرتبہ تو ہم بھی اپنا حربہ اسیر کرینگے شاید کارگر ہو گو یہ امید رکھنا کہ ہم اُسکے ابر سحر کو مٹا دینگے بیکار ہے ہاں اگر خدا کا فضل شامل حال ہے تو کیا عجب ہے کیونکہ وہ مور ضعیف کو فیل بلست پر غالب کرتا ہے ضعیف کو قوی پر ظفر دیتا ہے بموجب شاعر شعر اگر وہ نہ یہ قوت و زور دے ✤ تو پھر رستمی کوئی کیا کر سکے ✤ کبھی ناتوانوں کو بخشے وہ زور ✤ سلیمان کو گاہے کرے مثل مور ✤ جب اُسمیں یہ قدرت ہے کیا عجب ہے کہ ہمارے حال پر رحم کرے ہمارا سحر اُسکے ابر سحر پر کارگر ہو تو ہماری ظفر ہو اس خیال سے سرداران لشکر ساحران سحر کو جگا رہے ہیں مگر خداوند کریم سے دعائے فتح و ظفر کے بھی خواستگار ہیں یہ تو ساحران مطیع اسلام کا حال ہے انکے خیموں سے بھی بخورات کی بو آرہی ہے طلایہ لشکر میں پھر رہا ہے صدائے بیدار باش ہوشیار باش بلند ہے و سرداران غیر ساحر و اہل لشکر غیر ساحر جو ہیں سجادے بچھائے ہوئے نماز شب میں مصروف ہیں بصد رجوع قلب اپنے خالق مطلق و مالک برحق سے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے مالک تو سب کا حافظ و مالک ہے تو بڑا کریم ہے تیرے کرم سے یہ امید ہے کہ تو ہم سبکی آبرو کو نگاہ رکھیگا اگر ہماری سب کی قضا آئی ہے تو ہم کو تیرے حکم سے کوئی سرتابی نہیں ہے راضی ہیں مگر یہ خیال ہے کہ اگر ہم یوں قتل ہوئے تو کفار کو خوشی ہوگی تیرے دین کے رواج پانے میں برہمی

ہوگی کیونکہ ہم سب تیری راہ مین جہاد پر کمر باندھے ہین تیری راہ مین ہم اپنی جان کو جان نہین خیال کرتے ہین ہم
ہم کو تیری راہ مین بار دوش ہر بس یہ دعا ہر کہ جب مقابلہ ہوا اور مرنے کا وقت قریب آئے تو تیری راہ سے
قدم نہ ہٹے ثابت قدم رہین سر تن سے کٹ جائے جان جاے مگر تیری راہ سے نہ پھیرین اگر ہم کو ہزار
مرتبہ قتل کرے اور ہم سب تیری قدرت سے زندہ ہون اور پھر وہ یہ کہے کہ دین اسلام ترک کرو تو
ہم کبھی نہ قبول کرین بلکہ اسی طرح ثابت قدم رہین چاہے وہ ہماری خاک تک برباد کرے ہم کو یہ کسی
طور سے گوارا نہین ہر کہ ہم تیری بندگی کو ترک کرکے دوسرے کو اپنا خدا جانین جو کہ مثل ہمارے آنکھ
و ناک اور جسم بھی رکھتا ہو یا مثل ہمارے اسکو ہر قسم کی ضرورت ہو ہم کیونکر اسکو اپنا خدا تصور کرین
یہ تو ہم سے نہ ہوگا کہ ہم ایسے خدا کو اپنا خدا جانین جب کہ تو موجود ہوا ہر کریم رحم کرنا ہر طرح سے
حفاظت آبرو کرنا یہ دعا کرتے تھے اور نماز شب مین مصروف تھے ہر خیمہ سے صداے گریہ و زاری
آرہی تھی ہر ایک اپنے مالک سے اپنے گناہ کی معافی کا خواستگار تھا و ثابت قدمی کا طلب گار
تھا وہ شب لشکر اسلام مین شب قدر تھی ہر طرف سے صداے تکبیر آرہی تھی کوئی رکوع مین تھا
کوئی سجدے مین کوئی قنوت پڑھ رہا تھا کوئی ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا یہ تو حال سرداران
لشکر و عزیزان صاحبقران کا تھا کہ ہر ایک اپنے خیمہ مین بیدار تھا مصروف عبادت پروردگار تھا
اہل لشکر بھی جاگ رہے تھے نمازین پڑھ رہے تھے آج کوئی سامان جنگ نہین کرتا تھا بلکہ
عروس مرگ کی خواستگاری مین دعا کر رہے تھے کسی مقام پر سواے نماز وغیرہ کے دوسرا شغل
نہ تھا اکثر شب جنگ مین یہ حال ہوا ہر کہ باہم گلے ملے مین سامان جنگ کیا ہر جو کہ بزدل تھے وہ
چلے گئے ہین مگر اس سبب سے نہ کسی نے سامان جنگ کیا نہ کوئی لشکر سے نکل کر گیا سب عبادت
خدا مین مصروف تھے باہم عبادت خدا کر رہے تھے ادھر صاحبقران نے بھی جا کر مسجد کر پاس مین شب
بیداری فرمائی ہر بادشاہ اپنے خیمہ خاص مین سجادۂ عبادت پر جلوہ گر ہین خدا سے بصدر جوع
قلب یہ دعا کر رہے ہین کہ اے کریم گو میرا یہ مرتبہ نہ تھا کہ مین بادشاہ ہوتا صرف تیری عنایت
اور رحمت اور بندہ پروری سے یہ مرتبہ مجھکو ملا اس درجہ اعلی کو پہونچا مین بہت خوش ہوا تیری
راہ مین کمر ہمت کو استوار کیا کہ جہاد کرون تونے ہر مقام پر میری آبرو رکھ لی مجھکو سرفراز کیا مین موت
سے نہین خوف کرتا ہون مرنے کو حیات جانتا ہون زندگی کو سبب بدنامی کا اگر قضا آئی ہر تو
کیا پرواہ ہر کوئی اندیشہ نہین ہر ہم سب موجود ہین بلکہ خوش ہین کہ مرتبۂ شہادت ملیگا مگر تیری
ذات سے ہر وقت امید نیکی رکھنا چاہیئے نا امید نہ ہونا چاہیے مجھکو کیونکر گوارا ہوگا کہ اسقدر میرے
بندے ایک کافر خاسر کے ہاتھ سے قتل ہون مجھکو امید قوی ہر کہ تو ضرور کمک کریگا یہ بلا سب کے
سر پر سے رد کریگا تیری ذات پر جو بھروسا کرے اسکو ہرگز نا امید نہ ہونا چاہیے بلکہ نیکی کی امید
رکھنا زیبا ہر بموجب شعر تجھے فضل کرتے نہین لگتی بار + نہ ہو تجھ سے مایوس امیدوار + بس مین
تیری درگاہ مین یہ دعا کرتا ہون اور مجھکو امید ہر کہ تو اپنے فضل و کرم سے میری دعا کو قبول
فرمائیگا اس بلاے آسمانی و عذاب ناگہانی سے ہم گنہگارون کو نجات دے کیونکہ تو رحیم
ہر کریم ہر آمرزگار بڑا غفار ہر تیرے سوا اور کس کا سہارا ہر کون ہمارا ہر بادشاہ اس طور
سے دعا کر رہے ہین تونے اپنے قدرت کاملہ سے جناب ابراہیم کو آگ سے بچایا سلیمان
کو شیر کے پنجہ سے نجات دی حضرت موسی کی پرورش دشمن کے گھر مین کرائی علاوہ اسکے

ہر نبی اور ہر وصی نبی کی تو نے بروقت مشکل کے کمک کی میرے جد امجد حمزہ صاحبقران پر سے کیسی کیسی بلا رد کی یہ کیا ہی اس سے زیادہ مشکل ہو آسان ہی بادشاہ تو دعا فرما رہے ہین اُدھر صاحبقران سجدہ کرکے نماز شب مین مصروف ہین رکوع و سجود مین مشغول ہین اُنکی زبان پر یہ مناجات ہی مناجات خدایا مین بندہ گنہ گار ہون ✤ عقوبت کا بیشک سزاوار ہون ✤ تیرا ایک بندہ ہون مین بے ہنر ✤ تیرے عبد احقر کا ہون مین پسر ✤ کیا ہی مئے حُب دنیا نے مست ✤ فراموش ہی مجکو عہد الست ✤ نہین چھوڑتا ساتھ دم بھر گناہ ✤ سراسر خطا ہون سراسر گناہ ✤ نہین دھیان کچھ روز میعاد کا ✤ گنہ مجھ مین جو ہر ہی فولاد کا ✤ فلک تیغ آفت نکالے ہوئے ✤ مین غفلت مین گردن کو ڈالے ہوئے ✤ میرے حال پر رحم کر اے کریم ✤ کہ ہی ذات تیری غفور الرحیم ✤ مین عاصی ہون اپنی طرف دھیان کر ✤ حساب نحد مجھ پہ آسان کر ✤ زبان کو نہ لغزش ہو وقت حساب ✤ نکیرین کو دون بخوبی جواب ✤ رہون راہ حق مین مین ثابت قدم ✤ تیری ہی محبت مین نکلے یہ دم ✤ ہی اب عاصیون پر رحم کا مقام ✤ بحق محمد علیہ السلام ✤ یہ مناجات ورد زبان تھی آنکھون سے آنسو جاری تھے یہ کلام لب پر تھے کہ اے کریم تیری عنایت سے یہ مرتبہ جلیل مجھ عبد ذلیل کو نصیب ہوا مین کہان و صاحبقرانی کا مرتبہ کہان یہ مرتبہ اُنھین صاحبان ہمت و جرأت کو سزاوار تھا وہی لوگ اس منصب جلیل و مرتبہ عظیم کے لائق تھے مین نے اس اپنی عمر مین سوائے گناہ کے کوئی ایسا فعل نیک نہین کیا کہ جو میری بخشش کا وسیلہ ہوتا اور زیادہ تر یہ بھی خوف ہی کہ میرے پاس کوئی ایسا تحفہ نہین ہی کہ مین لیکر تیری خدمت مین حاضر ہون جو کہ میرے نجات کا سبب ہو اور میرا پلہ اعمال اُسکے سبب سے سبک ہو سوائے اس امر مین بسر ہوئی کہ اس ملک پر لشکر کشی کی ہوس دنیا مین اُس ملک پر لشکر کشی کی ہزارون تیرے بندون کا خون کیا بس یہ جو مین نے کیا اس خیال سے کہ تیری راہ مین جہاد کرون شاید یہی سبب میرے نجات کا ہو وہ بھی حوصلہ نہ پورا ہوا کہ قضا نے آکر دامن پکڑ لیا ورنہ مین یہ خیال کرتا تھا کہ یہ جو چند ملک کافرون سے آباد ہین انکو فتح کرکے اور خانہ کعبہ مین جاکر تیری عبادت کرونگا اگر اجل نے مہلت نہ دی یہ تو ضرور ہی کہ جسکی موت جس مقام پر تو نے مقرر فرمائی ہی وہ ضرور اُس مقام پر پہونچتا ہی میری جائے موت یہ صحرا تھا میرے مقدر مین یہ لکھا تھا کہ مین ساتھ چند عزیزون کے ایسے مقام پر مرون کہ جہان سوائے کفرستان کے دوسرا مقام نہ ہو افسوس یہ ہی کہ قبرین بھی ہم سب کو نہ ملین گی اگر کسی نے ترس کھا کر دفن بھی کیا تو کیا اپنے عزیزون سے تو جدا رہے یہ تو نہ ہوا کہ کوئی آکر فاتحہ پڑھے اور دو پھول چڑھائے خیر اس کا بھی کوئی غم نہین ہی صرف اسکا غم ہی کہ سامنا تجھ ایسے عادل برحق کا ہی اور کوئی وسیلہ نہین ہی کہ جو سبب نجات ہو مین تو اُسی امر مین خوش ہون جو تیری مرضی ہی یہان لشکر مین تو عبادت خدا ہو رہی ہی صاحبقران بھی دعا فرما رہے ہین اُدھر خواجہ اپنے خیمہ خاص مین ہین خواجہ بھی مصروف دعا ہین مگر چند عیار مثل برق ثانی و ضرغام ثانی و چالاک ثانی کے جب دربار برخاست ہوا تھا یہ لوگ صورت تبدیل کرکے بانہاے عیاری سے چست ہو کر ساحرون کی صورت پر درست ہو کر پہلے لشکر کفار مین آگئے تھے اور وہان سے پاے شاطری مارتے ہوئے شہر سمندریہ مین اس خیال سے آئے کہ چل کر اگر بن پڑے تو عیار ہی کیجیے سمندر شاہ و عشاق نہ طاقی کو اسی پردہ شب مین قتل کیجیے یا اسیر کرکے لے آئیے تاکہ یہ قصہ پاک ہو اس خیال سے

تھے ہین آئے یہان ہر مقام پر یہی چرچا پایا کہ کل اہل اسلام کا خاتمہ ہی کیونکہ عشاق نہ طاقی اپنا
ابر سحر گرا کر سب کو خاک سیاہ کر دیگا ایک کو زندہ نر کھے گا اُسکو بہت غصہ ہی یہ عیار ہر مقام
پر دہاڑ کر سکتے ہین اور چلے آتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دربار سے جو سب سردار اپنے اپنے مقام
پر گئے ہر ایک کو اس امر کا افسوس ہی کہ مفت اہل اسلام کی جان اس عشاق کے ہاتھ سے
برباد ہوئی بعض سردار مثل گلاب و زورق و اشفاق وغیرہ کے بہت رنجیدہ ہین خصوصاً
عشاق اُستاد سمندر اسکو یہ امر بہت ناگوار ہوا ہی عشاق نہ طاقی کا دربار مین اسقدر بڑھ کر
غرور کرنا اور یون اہل اسلام کے قتل کرنے پر آمادہ ہونا مگر کیا کرے دو سبب ہین ایک تو
یہ کہ وہ بسبب سمندر کے کچھ کہ نہین سکتا ہی کیونکہ اگر کچھ اس مین حارج ہو کر مانع ہوتا ہی تو
سمندر کو خیال ہو گا کہ شاید انکو بھی کچھ اہل اسلام سے انس ہی وہ میرے ساتھ بھی مثل
آفاق کے حرکت کرے آفاق نے تو تحمل کیا مین نہ تحمل کرون مقابلہ ہو بس دوستی اور محبت
مین فرق آئے بلکہ خردی بزرگی جاتی رہے استاد شاگرد مین مقابلہ ہو لوگ طعنہ زن ہون کہ
کیسے اُستاد و شاگرد تھے کہ باہم مقابلہ ہونے لگا شاگرد نے اس امر کا خیال کیا کہ یہ اُستاد
ہین نہ اُستاد نے کہ یہ شاگرد ہی اور وہ جو الفت مجکو سمندر سے ہی وہ جاتی رہے مجکو یقین ہی
کہ مین اُسکے فراق مین ہلاک ہون صرف اُنکی الفت کے سبب سے مین نے گوشہ نشینی کو
ترک کیا اہل دنیا سے ملا مین ایک امر اُسکے خلاف کر کے اس امر کو گوارا کرون دوسرے
اُسوقت یہ ممکن نہین ہی کہ سمندر کو اس امر پر آمادہ کرون کہ وہ عشاق سے مقابلہ کرے
گو سمندر میری اس راے کو قبول کرلے گا ابھی اُس سے مقابلہ پر آمادہ ہو گا یہ بھی خیال ہی
کہ سمندر کسی طور سے عشاق سے کم نہین ہی بلکہ ساحر زبردست ہی مگر عشاق نے ایک
سحر ایسا طیار کیا ہی کہ جسکی رد فی الحال ممکن نہین ہی میرے امکان سے بھی خارج ہی جبتک
محنت نہ کرون گو میرا یہ مرتبہ ہی کہ مین عشاق کو ابھی برسون سحر کی تعلیم دون وہ میرے روبرو
طفل مکتب سے بدتر ہی مگر طریقہ یہ ہی کہ جو ساحر جس سحر پر محنت کرے گے اُسکو اپنے قابو مین کرتا
ہی پھر اگر دوسرا ساحر قصد کرے کہ ہم اُس کی رد کو تیار کرین تو اُسی قدر محنت کرے جب
جاکر اُسکی رد طیار ہوتی ہی مین نے سب پر محنت کی ہی ہر سحر میرے قابو مین ہی مگر اسوقت
فوراً ہر ایک پر قبضہ ہونا دشوار ہی اور وہ اسی سحر پر محنت کرتا آیا ہی اُسکے قابو مین ہی بس مقابلہ
کرکے احمق بننا ہی یہ دو امر اُسکو مانع ہین اور ایسے ایسے خیال دل مین کرکے خاموش تھا مگر
ملدر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سمندر دربار برخاست کر کے گیا تھا تو عشاق
اپنی نانی کے پاس آیا بعد دریافت حال اپنے مقام پر آیا تھا اس قصد سے کہ یہ اس قدر
دن و رات گذر جاے تو مین صبح جاکر خاتمہ کرون سب اس کا بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا اپنے
مقام پر سے اُٹھ کر در محل سمندر پر آیا تھا اور بذریعہ محلدار کے کہلا بھیجا تھا کہ بادشاہ
سے کہدو کہ آپکے دوست عشاق آپکو بلاتے ہین کہتے ہین کہ یا تو آپ خود تشریف
لائیے یا مجکو طلب فرمائیے مجکو کچھ امر ضروری عرض کرنا ہی محلدار نے جاکر سمندر سے
عرض کیا اُسی وقت سمندر محل سے باہر آیا اور عشاق کا ہاتھ پکڑ کے دربار خاص مین لے
گیا بڑی عزت سے بٹھایا کہا کہ کیون کیا بیان فرماتا ہی بیان فرمائیے عشاق نے جوابدیا

کہ بسبب تنہائی کے میرا دل گھبرایا لہذا مین اس خیال سے یہان آیا کہ آپ کی خدمت مین جا کر آپ سے
عرض کرون کہ چند طائفے طلب فرمایئے تاکہ یہ رات گذرے سمندر نے کہا کیا مضائقہ ہی
پھر عشاق نے جواب دیا کہ کوئی انتظام زیادہ نہ فرمایئے صرف دل کے بہلنے کے لیے
یہ امر ہی ہان کل جب اہل اسلام کا خاتمہ ہولے گا پھر جشن عشرت برپا فرمایئے گا دوسرے
مجکو یہ بھی خیال آیا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی عیار آئے اور غافل پاکر عیاری کرے کیونکہ اُنکو
تو اس امر کی خبر ہی سمندر نے کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ آپ چلے آئے ہین بھی پریشان
تھا یہ کہکر سمندر نے صدا دی کہ کوئی حاضر ہی بس چند چوبدار حاضر ہوئے سمندر نے کہا کہ
داروغہ ارباب نشاط کو حکم پہونچا دو کہ چند طائفے حاضر کرے ہم اسوقت گانا سماعت کرین گے اور
اہلکاران سرکاری کو حکم دو کہ خانہ عیش کی درستی بہت جلد کرین اور فلان فلان سردار کو آگاہ
کردو کہ وہ حاضر ہون جن جن کے نام لیے کہ فلان فلان سردار کو آگاہ کردین اُنمین عشاق اُستاد
سمندر و گلاب و اشفاق و رونق تھے یہ حکم سُنکے دہ چوبدار روانہ ہوئے پہلے داروغہ
ارباب نشاط کو حکم شاہی سے آگاہ کیا بعد اُسکے جو خانہ عیش کا منتظم تھا اُسکو خبردار کیا اُسنے
فوراً جا کر سب سامان درست کیا درستی کرائی داروغہ ارباب نشاط طائفہ لیکر چلا ادھر چوبدار پانچ
سرداروں کو خبر کردی وہ سب کے سب چلے سملاق و امراق اور چند سردار جو کہ دشمن
تھے اہل اسلام کے اپنے اپنے مکان مین خوش بیٹھے ہوئے تھے شراب خواری کر رہے
تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ کل خاتمہ ہی اہل اسلام کا کل عید کا دن ہی ہم تو اپنے مکان پر
ضرور جلسہ کرینگے جب یہ خبر سن لین گے کہ اہل اسلام قتل ہوئے چنانچہ سب لوگ اپنے
اپنے مکان مین بیٹھے ہوئے یہ خیال کر رہے تھے کہ چوبدار نے جا کر کہا کہ بادشاہ نے آپ کو
طلب کیا ہی وہ فوراً لباس درباری پہن کر روانہ ہوئے یہان سمندر کو آکر چوبدار نے خبر دی
کہ سب سامان درست ہی بس سمندر عشاق نہ طاقی کو لیکر خانہ عیش مین آیا راوی نے
بیان کیا ہی کہ سمندر نے ایک مکان بنوایا ہی اُسکو سحر سے آراستہ کیا ہی جب ناچ و رنگ
دیکھنے کو جی چاہتا ہی اُسکو درست کرا کے اُس مین جا کر مشغول عیش و عشرت ہوتا
ہی اُسکا نام خانہ عیش رکھا ہی بس اسوقت بھی عشاق کی فرمائش سے اُسمین جلسہ
مقرر کیا سب سردار آئے ناچ ہونے لگا جب خوش خوش بیٹھے ہوئے ہین طوائفان
شہر گا رہی ہین ہر قسم کی صحبت برپا ہی شراب کا دور بندھا ہوا ہی یہان تو یہ سامان ہی
اُدھر وہ عیار تمام شہر کی گشت لگا کر ہر مقام پر وہ ذکر سنتے ہوئے قریب پہر رات کے اُس
مقام پر آئے کہ جہان عشاق کی نانی تھی وہان جو پہونچے تو یہ خیال کیا کہ اسی پر کچھ عیاری
کیجیے مگر موقع نہ ملا بہت پہرہ چوکی و ہوشیاری پائی کوئی پہر بھر تک تباہ رہنے آخر کو
مجبور ہو کر وہان سے چلے کہ اب اور کوئی فکر کرنا چاہیے رات بھی بہت آئی ہی کہین ایسا
نہ ہو کہ ہم اسی فکر مین رہو صبح ہو جائے جس فکر مین آئے ہو وہ نہ ہو نہ عشاق ہاتھ آئے
نہ سمندر یہ باہم تجویز اور صلاح کرکے اُس مقام پر سے اور طرف چلے اس خیال مین کہ سمندر
کی خوابگاہ کا پتہ چلے اور عشاق کی اُنھون نے تدبیر کرکے یہ تو دریافت کر لیا کہ فلان مقام
عشاق اُترا ہوا ہی ضرغام و چالاک تو طرف مقام عشاق کے روانہ ہوئے برق ثانی

طرف محل سمندر کے برق کمند مار کر بالائے بام آیا پیچھے جھانک کر جو دیکھا تو خوب روشنی ہو رہی
ہی پہرہ چوکی ہی ترکنین جابجا اپنے اپنے عہدے سے کھڑی ہوئی ہین جاگ ہو رہی ہی
اسنے موقع نہ پایا کہ یہ نیچے اُترے چارون طرف پہرہ ہی کہین موقع نہ ملا ایک طرف جو گیا تو اُسکو
کچھ آہٹ معلوم ہوئی یہ جب کا پوشیدہ ہو کر کھڑا ہو گیا کہ اسنے دیکھا کہ چند جوان عورتین
باہم ہنستی ہوئین بالائے بام آئین یہ کہتی ہوئی کہ خوب ہوا جو بادشاہ نے آج جلسہ مقرر
کیا جان بچی ورنہ بہت پریشان ہوتے عجب مرد ہی کہ بدون عورت کے قرار نہین آتا ہی ای بہن
رات بھر پریشان کرتا ہی مین تو عاجز ہون دوسری نے کہا کہ تم کیا عاجز ہو مین بھی عاجز ہون
بہن اسی خیال سے مین تو بیٹھی رہی کہ شاید بادشاہ باہر سے آکر طلب کرین تو اُسوقت
نیند خراب ہو گی اس سے بہتر یہ ہی کہ جاگو اُسنے بھی یہی جواب دیا مگر خداوند تصویر نے خوب
کیا کہ بادشاہ ناچ و گانے مین مصروف ہوا خداوند عشاق نہ طاقی کا بھلا کرین کہ جسنے
آج آکر ہماری جان آفت سے بچائی بہن مین تو اب جاکر سوتی ہون اُسنے کہا کہ تم کیا
سوتی ہو مین بھی جاکر سوتی ہون یہ کہکر ہر ایک ایک طرف چلی گئی یہ جو برق نے سنا
کہ سمندر محل مین نہین ہی کسی مقام پر جلسہ مقرر کیا ہی وہان ہی یہ وہان سے پھر نیچے اُترا
اور اس تلاش مین روانہ ہوا اُدھر ضرغام و چالاک جو عشاق کی خواب گاہ مین پہونچے
اُنھون نے اُسکی خواب گاہ کو خالی پایا ہر ایک کو یہ فکر ہوئی کہ یہ نطفہ حرام کہان چلا گیا
وہان سے مایوس ہو کر باہر چلے آئے اور طرف روانہ ہوئے یہان برق نے وہ مقام
بھی تلاش کر لیا کہ جہان جلسہ برپا تھا سب سردار حاضر تھے ناچ ہو رہا تھا برق نے چارون
طرف پھر کر یہ موقع تلاش کیا کہ کسی صورت سے مین اس جلسہ مین پہونچ جاؤن مگر ممکن نہ ہوا
اول تو یہ کہ سمندر و عشاق نے یہ حکم دیدیا تھا کہ جس کو آنا ہو وہ آئے اور پھر تا وقتیکہ جلسہ
برخاست ہو باہر نہ جائے اور جب سے جلسہ شروع ہو جائے اُسوقت سے کوئی باہر
سے اندر نہ آئے جب ناچ و گانا ہونے لگا تھا سب نوکر چاکر اپنے اپنے کام سے فراغت
کر کے چلے آئے تھے اب جو اندر آگیا وہ باہر نہین جا سکتا ہی جو باہر رہ گیا وہ اندر نہین آسکتا
ہی سمندر و عشاق نے سحر سے دریافت بھی کر لیا تھا یہ سب میرے ملازم ہین اور میرے
سردار ہین نہ انمین کوئی عیار ہی نہ غیر ہی اور یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ جو طائفہ ہین سب
اصلی ہین کوئی ان مین بنا ہوا طائفہ نہین ہی بس بدین سبب برق باہر پھٹ پھٹا کر اور
تڑپ تڑپ کر رہ گیا اندر نہ جا سکا یہ سخت مجبور ہی کہ کیا کرون کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی
یہ تو اسی فکر مین تھا کہ جب تین پہر رات گذری سمندر نے کہا کہ اب پہر بھر رات باقی ہی
اب جلسہ برخاست ہوا اول تو آپکو صبح کو برائے مقابلہ جانا ہی اگر رات بھر جاگیے گا تو صبح کو
کسل ہو گا عشاق نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا بس سمندر نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم
دیا خود اُٹھ کر محل مین گیا اور اپنی خواب گاہ پر جاکر سو رہا مگر جب سے اُسکو یہ معلوم ہو گیا
ہی کہ عیار شہر مین آگئے ہین یہ جب سوتا ہی تو سحر کر کے سوتا ہی کہ اسکی خواب گاہ سوائے
اسکے ملازمون کے دوسرے کو نہین معلوم ہوتی ہی وہ بھی جس کا جس کا نام لیتا ہی وہ
دیکھ سکتا ہی باقی کوئی نہین دیکھ سکتا ہی بس اسنے اُسی طور سے اپنا بند و بست کیا بخوف

عیاران لشکر اسلام کے یہ تو یون خواب مرگ مین اپنا انتظام کرکے سو یا اُدھر عشاق بھی اُس جلسہ
سے اُٹھکر اپنے مقام پر سحر کے تخت پر سوار ہو کر بالاے ہوا سے آیا کہ کسی کو نہ معلوم ہوا کہ
عشاق اپنی خوابگاہ مین آیا اسنے بھی سحر کرکے اپنی خوابگاہ کو معدوم کر دیا سب کی
نگاہ سے اب جو طائفہ اور دیگر سردار وہان سے نکلے تو باہم یہ کلام کرتے ہوئے کہ اس وقت
بادشاہ نے بہت کچھ دیا گیا کرین کہ اُنکو نیند آگئی وہ اُٹھکر اندر تشریف لے گئے اُن کے
تشریف لے جانے سے عشاق تشریف لے گئے ورنہ اس قدر رات بھی کٹ جاتی صبح کو
پھر وہین خوب سنتے یہ جو سردار باہم کلام کرتے ہوئے باہر آئے برق تو یہان اس فکر مین
کھڑا ہوا تھا اُنکے ہمراہ ہو لیا جب یہ معلوم ہوا کہ سمندر محل مین گیا اور عشاق اپنے مقام کو
تو یہ وہان سے طرف مقام عشاق کے چلا یہ ادھر سے جاتا ہی اُدھر سے ضرغام و چالاک
آتے ہین راہ مین ملاقات ہوئی یہ تو اُنکو وہ اِنکو بخوبی پہچانتے ہین جب خوب پہچان لیا تو
برق نے کہا کہ کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم عشاق کی خوابگاہ تین گئے تھے
وہ مرتد وہان نہین ہی کہو تم اپنا کام کر آئے برق نے تمام حال بیان کیا کہ یہ سبب تھا جو وہ
نہین ملا آؤ ہم تم ملکر اُس پر عیاری کرین سمندر کی کیا ضرورت ہی اسوقت تو جو کچھ فساد ہی
اُسکی ذات کا ہی سمندر کو جب چاہئین گے گرفتار کر لین گے اگر یہ بچ گیا تو صبح کو شب کا خاتمہ
ہی اُنھون نے کہا کہ اچھا چلو یہ باہم صلاح کرکے وہ تینون عیار اُس مقام پر آئے جو کہ عشاق
کے قیام کا تھا اب جو وہان پہونچے ہین تو دیکھا کہ دروازہ اُسی طور سے کھلا ہوا ہی پہرے والے
بیٹھے ہوئے ہین یہ اُس طرف کو چلے جب قریب پہونچے تو وہ مکان نگاہون سے غائب ہو گیا
کہین اُسکا نشان تک نہ تھا اب تو یہ لوگ گھبرائے اور حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی جب
بہت دور رہ گئے پھر وہ مکان نظر آنے لگا یہ اُدھر سے اُس مقام کے پشت پر آئے جب تک
دور رہے تو نظر آیا جب قریب پہونچے تو غائب ہو گیا وہ اُس قدر رات جو کہ باقی تھی ان عیارونکی
اسی مین بسر ہوئی کہ جب دور ہٹ گئے مکان نظر آنے لگا جب قریب آئے غائب ہو گیا
چالاک نے ضرغام سے کہا کہ کیون بھائی جب ہم اور تم پہلے آئے تھے تو یہ بات نہ تھی
بلا خوف اندر چلے گئے تھے تمام مکان کی سیر کی تھی اب کیا سبب ہی کہ یہ مکان دور سے تو
معلوم ہوتا ہی جب قریب جاتے ہین تو نہین آؤ الگ الگ ہو کر چلین یہ باہم صلاح کرکے
الگ الگ ہوئے جب یہ چالاک نے کہا تو ضرغام نے جواب دیا تھا کہ معلوم ہوتا ہی
برق پر کسی نے سحر کر دیا ہی یہ اُس سحر مین مبتلا ہی اُس کے سبب سے ہم کو بھی نہین معلوم
ہوتا ہی بس اُسوقت الگ الگ جانے کی رائے ہوئی تھی تینون عیار تین طرف روانہ ہوگئے
وہی واقعہ پیش آیا جب تک دور رہے مکان نظر آیا جب قریب گئے غائب ہو گیا آخر کو
عاجز ہو کر پھر سب ایک مقام پر آئے اپنی اپنی حالت بیان کی اسی فکر و تردد مین آثار سحر
نمایان ہونے لگے ہر طرف چراغون پر زردی چھانے لگی نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے
باہم صلاح کی کہ رات بیکار بسر ہوئی کوئی تدبیر نہ کارگر ہوئی چلو لشکر مین معلوم ہوتا ہی
کہ سب کا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا ہی کہ یہان آنے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا اب چلکر سب کے
ہمراہ جان دو یہ صلاح کرکے یہ تو وہان سے روانہ ہوئے یہ طرف لشکر کے آتے ہین

انکا حال پھر تحریر ہوگا اب پھر حال لشکر کا تحریر کیا جاتا ہی کہ راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ رات غازیان
دیندار و تہوران شجاعت شعار نے عبادت خدا مین بسر کی ایسا عروس مرگ کا اشتیاق
تھا کہ خیمون سے نکل نکل کر فلک کی طرف دیکھتے تھے کہ ستارہ سحری چمکا یا نہین سفیدی
سحری نے ظہور کیا پھر چلے جاتے تھے اسی صورت سے سب نے رات بسر کی کہ ناگاہ
چرخ اخضری پر مرغ سحر نے بانگ آذان بلند کی اُن جوان مردون کا اشتیاق سحر مین یہ حال
تھا کہ جیسے عاشق تنونکا حال ہوتا ہی جب کہ اُنکو شب وصل نصیب ہوتی ہی کہ شب
طولانی ہو جاے اور درازی شب کی دعا کرتے ہین انکا یہ حال تھا کہ یہ کوتاہی شب کی
دعا کرتے تھے وہ دن کو بار بار طرف آسمان کے اس خیال سے دیکھتے ہین کہ دن تمام ہو
شب وصل آئے وعدہ وفائی ہو اپنے معشوق سے ملین راز و نیاز ہو یا جس طور سے
نوعروس کے اشتیاق مین دن پہاڑ ہو جاتا ہی وہ شب کی دعا کرتا ہی اُسی طور سے یہ بار بار
خیمون سے نکل کر طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ رات کس قدر باقی ہی تاکہ سحر ہو معشوق
اجل سے ہمکنار ہون اُس سے راز و نیاز ہون وہ ہمارے گلے کا ہار ہو بس جب یہ دیکھا
کہ آثار سحر فلک پر نمایان ہونے لگے خروش فلک نے آذان دی بس ان سب نے تجدید
وضو کیا اور سجادون پر آکر نماز سحر مین مصروف ہوئے ہر طرف لشکر مین صداے اذان
بلند بانگ اللہ و اکبر نے تمام فضاے آسمان گونج گیا ہر خیمہ سے اذان کی صدا آرہی تھی اُدھر لشکر کفار
گھنٹہ و ناقوس بجنے لگے دونون لشکرون مین وردیان بجین ادھر ماہتاب کا چہرہ غم مین
اہل اسلام کے فق ہوا چرخ زبرجدی پر ایک اُداسی سی چھا گئی ہر شمع کے رخ پر زردی
آگئی شمع نے وہ رات ہر محفل مین رو رو کر بسر کی تھی باوجودیکہ نور سحر کا ظہور تھا مگر تاریکی
سے تمام صحرا معمور تھا غم مین اہل اسلام کے گریبان سحر چاک ہوا خسرو انجم بصد رنج و الم
مع اپنے ہمراہیون کے طرف غمکدہ مغرب کے بارنگ زرد چہرہ فق روان ہوا صحبت انجم روان
دوان ہوئی نور سحر نے اپنا چہرہ نقاب شب سے نکالا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کا اسکو
بڑا صدمہ ہی رہنماے روز نے نقاب شب کو اپنے چہرہ پُر نور سے برطرف کیا نور سحری پھیلنے
لگا ستارے دریاے فلک مین غوطہ زن ہوئے روز کی آمد ہوئی وہ اوس نہ تھی نور کے
فوارے تھے یا آسمان حالی پر اہل اسلام کے گریبان چاک تھا نسیم سحری نے چلکر ہر غنچہ گل کو
شگفتہ کیا مگر اُس سے صداے آہ پیدا ہوئی گو اشجار بہ سبب اثمار کے سر بہ سجود تھے نہ یہ
بلکہ غم مین اہل اسلام کے خاک سر پر پڑی تھی طائران صحرائی زمزمہ سنجی کرتے تھے یہ نہ تھا بلکہ اہل
اسلام کے لیے نوحہ کر رہے تھے وہ بلبل کی صدا دردناک تھی وہ طائرون کے نغمہ نہ
تھے بلکہ نوحے تھے کیونکہ گلزار صاحبقرانی پر بلاے ناگہانی آنے والی تھی باد صبا بھی
جو آتی تھی تو دلون کو شگفتہ کرنے کے مقام پر پژمردہ کر جاتی تھی اُسکی چال بھی بار غم سے
خراب ہو رہی تھی سبزہ نہ تھا زمین نے لباس سبز غم مین اہل اسلام کے زیب تن
کیا تھا ہر شجر سبز پوش تھا ہر غنچہ بس کر بہ سبب صدمہ کے رہ گیا لالہ اُسی دن سے
داغ بر دل ہی قمری نے اُسی دن سے لباس قلندری اختیار کیا ہی ماہ مین بھی یہ عیب
کلف اُسی شب سے نمودار ہوا ہی خلاصہ یہ کہ کوئی دل ایسا نہ تھا کہ اس صدمہ مین مبتلا

نہ ہو چہرہ پر خوشی کا نام نہ تھا قمریان درختون پر خاموش بیٹھی تھین اس فکر مین کہ آج سرو باغ صاحبقرانی قلم ہو گئے فاختہ ایک طرف اس فکر مین تھی کہ افسوس آج شمشادان و نونہالان چمن اسلام تیغ اجل سے قلم ہو گئے بلبلین گو گلون کے پہلو مین بیٹھی ہوئین تھین مگر عالم سکوت مین طائران صحرا زمزمہ سنجی بھولے ہوئے تھے اپنے آشیانون سے باہر نہ آتے تھے چرندے و پرندے الگ اپنے اپنے مسکن مین مقیم تھے کوئی وجہ معاش کو نہ نکلا تھا دریا مین تلاطم تھا مرغان آبی بالائی چلے آئے تھے مگر مارے غم کے تہ نشین تھے یہ صدمہ ہر ایک شے پر اہل اسلام کا تھا ادھر تو یہ عالم تھا ادھر آمد آمد افق مشرق سے ساحر روز کی ہوئی جھولی نور کی شانہ پر ڈالے ہوئے لباس ساحری پہنے ہوئے فلک نیلی پر نمودار ہوا اپنے نور جمال سے تمام عالم کو روشن و منور کیا یعنے آفتاب نکل آیا درختون سے چھن چھن کر دھوپ مین پر آنے لگی جو گوہر بے بہا صدف قدرت سے سبزے پر پڑے ہوئے تھے وہ جذب زمین ہونے لگے ادھر تو آفتاب کا ظہور ہوا ادھر لشکر اسلام نے عبادت سے فراغت کر کے مرنے پر کمر کسی ہر ایک لشکری نے لباس نو زیب تن کیا عطر لگایا کیونکہ عروس مرگ سے ہم کنار ہونے کو چلے ہین کمرین باندھ کر اپنے اپنے سردارون کے خیمون کی طرف روانہ ہوئے ادھر سردارون نے بھی تبدیل لباس کیا عطر ملا کمر ہمت کو مرنے پر کسا اسلحہ لگا لگا کر خیمون سے باہر آئے دیکھا کہ لشکر مرنے پر طیار کھڑا ہی ہر ایک نے طرف وعدہ گاہ مصاف کے لشکر کو روانہ کیا بس یہ عالم تھا کہ غول کے غول غٹ کے غٹ جوق جوق اہل اسلام مرنے پر آمادہ خوش خوش طرف میدان کے چلے جاتے تھے جیسے بروز عید عید گاہ کو اہل شہر جاتے ہین یا کسی میلے کے شوق مین وہ صبح کا سہانا سہانا وقت وہ اہل اسلام کا جنگی باجے بجاتے ہوئے جانا عجب سمان تھا ادھر سردار سوار ہو ہو کر در دولت پر آئے یہان آ کر دیکھا کہ ابھی بادشاہ برآمد نہین ہوئے ہین جلوس سواری موجود ہی مگر ایک عجب یاس و حسرت برس رہی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی لوٹ لیگیا ہی باوجودیکہ ابھی تک سب سامان موجود ہی مگر نہایت اداسی معلوم ہوتی ہی اسکا سبب یہ ہی کہ سب کے دل اداس ہین یہی سبب اداسی کا ہی بقول شاعر شعر کیونکر کہون حضور کی محفل اداس ہی ٭ کوئی نہین اداس مرا دل اداس ہی ٭ یہ سب اداسی دلون کے اداس ہونے سے معلوم ہوتی ہی سے جب سب سردار جلو خانہ مین آ کر جمع ہوئے اب آمد عزیزان صاحبقران کی شروع ہوئی اسی طور سے انکے بھی لشکر انکے خیمون پر حاضر ہوئے تھے یہ سب لباس تو تبدیل کر کے خیمون سے برآمد ہوئے لشکرون کو طرف میدان جنگ کے جانے کا حکم دیکر خود طرف در دولت کے راہی ہوئے یہان آ کر دیکھا کہ سب سردار ہم سے قبل آ چکے ہین جلوس شاہی حاضر ہی صرف بادشاہ و صاحبقران کے برآمد ہونے کی دیر ہی کہ اتنے عرصہ مین سب عیار بھی با نہانے عیاری سے چاق و چست ہو کر حاضر ہوئے ہر ایک اپنے اپنے سردار کے قریب آیا جو باقی رہے وہ ایک طرف صف باندھ کر کھڑے ہوئے کہ خواجہ بھی اپنے خیمہ سے نماز سے فراغ کر کے چلے مگر آج عجب شان و شوکت سے ایک جامہ بہت پرانا زیب تن کیے ہوئے کہ جس مین ہزار مقام پر نئے نئے طور کے پیوند لگے ہوئے نہین پر گلبدن کا پیوند

کہین پیر ہار کہین کا کہین شالباف کا کہین اطلس کا اور اسی طور کا ایک زیر جامہ ایک پرانی کلاہ کہ
جس کا گھیرا سر پہ ہے اور چند دانہ بدھار وکے ٹکے سے کمر باندھے ہوئے بانے عیاری کے لگائے
ہوئے مایوس و مغموم چہرہ اداس چلے آتے ہین اس باغ تر و تازہ کو دیکھکر جو کہ بوقت سحر
در دولت پر شگفتہ تھا خوش ہوئے کیسے کیسے جوانان خوش رو عنبرین گیسو سلاح جنگ سے آراستہ
کھڑے ہوئے ہیں یہ رنگ جو دیکھا خواجہ کو مسرت ہوئی انجام کی طرف جو نظر کی خیال آیا کہ یہ باغ تھوڑے
عرصہ مین پائمال باد سموم اجل ہو جائے گا یہ تو نہالان سرو قد کوئی دم مین تیغ اجل سے قلم ہونگے
اس چمن تر و تازہ مین ہوائے خزان موت کا گذر ہوگا یہ جو خیال کیا بڑا صدمہ ہوا آنکھون مین آنسو
بھر آئے ایک آہ کی اور طرف مسجد کر پاس کے چلے داخل مسجد ہوئے دیکھا کہ صاحبقران
سجادے پہ تشریف فرما ہین دونون ہاتھ بلند کیے ہوئے اپنے خدا سے دعا کر رہے ہین خواجہ
عقب صاحبقران آکر کھڑے ہوئے کہ صاحبقران نے دعا سے فراغت کر کے سر برائے سجدہ جھکایا
سجدۂ شکر بجا ادا کیا اسکے بعد سر اٹھا کر سجدے سے طرف آسمان کے دیکھا اور کہا کہ شکر ہے کہ یہ رات
تیری عبادت مین بسر ہوئی یہ آخری رات عمر کی تھی جو کہ تیری یاد مین کٹی یہ فرما کر عقب پشت
دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے ہین فرمایا کہ کیون خواجہ کیا حال ہے عرض کیا سب سردار در دولت
پر حاضر ہین صرف آپکے و بادشاہ کے تشریف لانے کی دیر ہے لشکر اسلام طرف جنگ کے جا چکا ہے
یہ جو خواجہ نے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ صندوق اسلحہ طلب کرو بس خادم نے
یہ سنکے صندوق حاضر کیا صاحبقران نے پہلے تبدیل لباس کیا عطر سے جسم و جامہ کو معطر
فرمایا اسکے بعد تبرکات جسم پر آراستہ کیے جب اسلحے سے فراغت ہوئی صاحبقران سجادے
پر سے اٹھے وہان سے باہر تشریف لے چلے کہ راہ مین خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ یہ کیا
حرکت ہے کہ آج تم نے ایسا لباس کہنہ پہنا ہے کہ جو تمام پیوندون سے بھرا ہوا ہے آج تو لباس
نو پہنا ہوتا خواجہ نے جواب دیا کہ کیا خوب مین کوئی مالدار ہون جو ہر مرتبہ لباس نو پہنا
کرون اول تو میرے پاس ہی کیا اگر ہوتا بھی تو آج تو مین کبھی نہ پہنتا کیونکہ مجکو یہ کب گوارا
ہوتا کہ مین قتل ہون اور میرا لباس دوسرے پہنین اور خوش ہون جب کہ یہ یقین ہے کہ آج
ضرور خاتمہ ہے تو مین کیون وہ کام کرون کہ کفار جو لوٹنے کو آئین تو میرا لباس تو دیکھ کر
خوش ہون اور اتار لے جائین اگر میرا لباس کہنہ ہوگا تو کوئی نہ خوش ہوگا بلکہ میرے حال پر
افسوس کریگا جسم سے نہ اتاریگا یہ سنکے صاحبقران مسکرائے ہمراہ خواجہ باہر تشریف لائے
یہان چاکر سمند سبز قدم کو لیے ہوئے حاضر تھا صاحبقران کو دیکھکر اسنے مجرا کیا صاحبقران
قریب مرکب آئے گردن توسن پر انگشت شہادت سے اسم پاک علی تحریر کر کے دامن گردان کر
سوار ہوئے بموجب شعر چو شیرے کہ گیرد براہو کمین ٭ بہ جست از زمین و بر آمد بہ زین ٭ پشت مرکب
پر آکر لجام فرس ہاتھ مین لی خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران نے مرکب کو طرف
جلوخانے کے پھیر لیا وہ اسپ وفادار بنا بنا کر قدم اٹھانے لگا عجب ناز و انداز سے چلا یہ
معلوم ہوتا تھا کہ پری خرام ناز سے چلی آتی ہے کلائیان اسکی مثل ساعد نور کے تھین بال
یہ معلوم ہوتے تھے کہ گویا پری نے اپنے بال کھول دئے ہین آنکھین مثل چشم آہو چہرہ پری کا
سا اس ناز و انداز سے چلا کہ دیکھنے والون کو پری کا گمان ہوا ہر ایک کی زبان سے نکل گیا

کہ پریان حضرت سلیمان کے تخت کو لیے ہوئے آتی ہین اس طور سے صاحبقران جلوخانہ پر تشریف لائے
یہان ہر رنگ کا گلدستہ آراستہ پایا ایک اپنے گلدستہ کے چند پھول شگفتہ دیکھے دوسری طرف
گلدستہ صاحبقران اول کو آراستہ پایا تیسری جانب گلدستہ صاحبقران ثانی کو پیراستہ
دیکھا اسی طور سے گلدستۂ بادشاہان اسلام جو کہ گذر گئے ہین شگفتہ تھا غرضکہ وہ جلوخانہ چمن کا
رنگ دکھا رہا تھا کہ کیسے کیسے گل خوشرو کھلے ہوئے تھے جہان تک نگاہ جاتی تھی سرداران
نامی و عزیزان گرامی سے وہ مقام مملو تھا چمن دہر مین ایسے بھی گل کم کھلتے ہین صاحبقران کی
جو اُس گلدستہ پر نگاہ پڑی اور ہر رنگ کے گل شگفتہ پائے انجام کا خیال کر کے اشک آنکھون
مین بھر لائے طرف آسمان کے دیکھا اور آہ کی اِدھر اُن سب نے جو دیکھا کہ صاحبقران تشریف
لاتے ہین یا تو سب باہم ملے ہوئے کوئی تیر اندازی کر رہا تھا کوئی سیف ہلا رہا تھا کوئی برچھے
کے ہاتھ نکال رہا تھا یا سب مودب ہوئے صف باندھ کر کھڑے جو کہ مرکب پر سوار اُسکو کاوے
پر لگائے تھا وہ بھی اُتر پڑا جو زرین پوش بچھائے ہوئے بیٹھا تھا وہ بھی کھڑا ہو گیا ایک مرتبہ سب نے
صاحبقران کو مجرا کیا صاحبقران سب کا مجرا و سلام لیتے ہوئے ایک مقام پر آ کر مرکب پر
سے اُترے کہ خادم نے زرین پوش بچھا دیا صاحبقران اُس پر تشریف فرما ہوئے انتظار بادشاہ
مین اِدھر جب سب سردار صاحبقران کو مجرا کر چکے اور عزیزان صاحبقران نے تو خواجہ سے صاحب
سلامت کی خواجہ نے اُن سب کو ترقی عمر و جاہ و مرتبہ کی دعا دی خواجہ بھی عقب صاحبقران
آ کر کھڑے ہو گئے اب سب کی نگاہ طرف در دولت کے ہے یہان تو سب انتظار مین جہان پناہ
کے ہین کہ اُدھر بادشاہ نے نماز سحر سے فراغت فرما کے لباس پہنا تاج سر پر رکھا شمشیر
الماس نگار کمر سے لگائی کہ خواجہ سرا نے بڑھ کر در دولت پر خبر پہونچائی کہ سب سردار خبردار
ہو جائین کہ جہان پناہ تشریف لاتے ہین سب مودب ہو جائین یہ جو خبر آئی سب سردار
قرینہ سے ہو گئے تھوڑا سا عملہ زنانہ جو کہ ملازم خاص شاہی تھا وہ ناموس کے ہمراہ نہ گیا تھا
مثل کہاریون وغیرہ کے اِدھر بادشاہ نے تخت پر قدم رکھا صدائے بسم اللہ بلند ہوئی پھر
ایک نے یہ دعا دی کہ خداوند کریم اِن کا سایہ ہمارے سر پر تا دور گردون قائم رکھے کہاریون نے
تخت کو اُس سلیمان تخت کے دوش پر رکھا وہ پری جمالین تخت شاہی لیکر روان ہوئین
آگے آگے طفلان ماہ صورت کے ہاتھ مین لوبے تخلخے کے روشن اُس سے بوئے مشک و عنبر
آتی ہوئی عود سلگتا ہوا کہاریان طلائی مچھلیان لگائے ہوئے کارچوبی لہنگے پاؤن مین سر وان پر
کارچوبی دوپٹہ سر سے پاؤن تک زیور مین غرق پڑی ہین اُنکے پیچھے خواجہ سرا کوڑا پکڑے
ہوئے انتظام کرتے ہوئے پہلی ڈیوڑھی پر آئے لال پردہ اُٹھا جلوس سواری باہر آیا کہارون
نے تخت شاہی اپنے دوش پر لیا وہ سب واپس گئے کہار سبز مخمل کی وردیان کارچوبی پہنے
تخت دوش پر اُٹھائے ہوئے جلوخانہ کی طرف روانہ ہوئے نقیب صدا سے دور باش
باادب ہاش لگاتے ہوئے آتے ہین کہ لال پردہ چرخی پر کھنچا غراٹے کی صدا بلند ہوئی
سب نے دیکھا کہ جلوس سواری بر آمد ہوا کہ بعد اُس جلوس کے تخت شاہی بصد
شان و شوکت نمودار ہوا صاحبقران نے بڑھ کر مجرا کیا غرض بیگی نے عرض کیا کہ
جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا کہ آپ کی جگہ میرے

دل میں ہی آپ کی محبت میرے آپ وگل میں ہی پھر تو اور عزیزان مقرب کا مجرا ہونے لگا بادشاہ
سب کا مجرا لیتے ہوئے خرامان خرامان چلے آتے تھے کہ بعد عزیزوں کے سرداروں کا مجرا ہونے
لگا دربار عام ہوا سب کا سلام ہوا یہاں تک کہ بادشاہ کا تخت جلوخانہ سے باہر آیا بادشاہ
نے صاحبقران کو سوار ہونے کا حکم فرمایا صاحبقران نے صدر زین کو رونق بخشی یہ
معلوم ہوا کہ آفتاب جانب مشرق سے سر نکالا دونوں رکابین حلقہ بدر تھین صاحبقران کا سوار
ہونا تھا کہ سب عزیز و بیگانے و سرداران اپنے اپنے مرکبوں پر سوار ہوئے جو بادشاہ کہ وہاں
موجود تھے قریب ساڑھے سات سو کے وہ مرکبوں پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے
گرد تخت آئے دست راستی دست راست کی طرف دست چپی دست چپ کی طرف آئے
صاحبقران اپنے قرینہ سے روان ہوئے سواری مثل باد بہاری کے طرف میدان جنگ
کے چلی عجب سماں تھا اور نیا روپ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ باغبان قدرت نے نیا گلدستہ
آراستہ کیا ہی کہ جس میں ہر رنگ کے گل تازہ شگفتہ ہیں راوی نے بیان کیا ہی کہ عیار ہر سردار کا
ہر سردار کے ہمراہ تھا خواجہ رکاب صاحبقران پر ہاتھ رکھے ہوئے ہمراہ تھے باقی ماندہ عیار
عقب شاہ کے پرے باندھے ہوئے اس چمن تر و تازہ و گل ہائے رعنا کو بلبلوں نے جو دیکھا
تو گلوں کی الفت سے دل کو نفرت ہوئی پہلوے گل سے اڑ کر ان گلوں کی بلا گردان
ہوئیں پس سواری عجب شان و شوکت سے روان تھی بادشاہ و صاحبقران و دیگر سردار
مجرا کرتے ہوئے چلے جاتے تھے جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھا صحرا کو سبزے سے ہرا بھرا پایا اشجار
کو اثمار سے لدا ہوا اغنچے برگوں پر جو عکس آفتاب پڑتا تھا وہ مثل لوح زمرد کے چمکتے تھے ہر
طرف قطرہ ہائے شبنم مثل گوہر غلطان کے پڑے ہوئے تھے یہ نازک خرام اس سبزے کو پامال
کرتے ہوئے ہوا سے صحرا کھاتے ہوئے مقام جنگ گاہ میں پہونچے سلامی کے باجے بجے علم کے
پھریرے کھلے علم سلامی ہوئے سب لشکر نے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے سب کا
سلام لیا تخت شاہی قلب میں آیا صاحبقران زیر علم اژدہا پیکر کھڑے ہوئے سردار اپنے
اپنے مقام پر آئے صف آرا لشکر کے صف بندی ہونے لگی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہاں تو یہ بندوبست
ہی ادھر لشکر کفار میں بھی سب خواب مرگ سے بیدار ہوئے لباس ہائے رنگ برنگ سے
طیار ہوئے اسلحہ لگائے جھولی ہائے سحر کاندھوں پر ڈالے لشکر آراستہ ہوا چاروں بادشاہ اپنے
اپنے خیموں سے نکلے اسی طور سے تینوں ملکہ بھی برآمد ہوئیں تخت ہائے سحر پر سوار ہوئے
سردار گرد و پیش آئے سلامی کی باجے بجے سیاہ پھریرے علموں کے کھلے تخت روان
ہوئے لشکر چلا ساحر سواری ہائے سحر پر سوار ابر سحر سروں پر سایہ کیے ہوئے بارش
مردار یہ ہوتی ہوئی چلے آتے ہیں یہاں صف بندی ہو رہی تھی کہ یکایک آمد لشکر کفار
کے آثار نمودار ہوئے کالے کالے علم لہراتے ہوئے ساحران غدار آفت کے پرکالے
جھولیاں جھولیاں کاندھوں پر ڈالے چلے آتے ہیں لشکر کفار آکر پہونچا ساتوں تخت
قلب میں قائم ہوئے صف لشکر کی آراستہ ہوئی مقابل میں لشکر اسلام کے ادھر بھی
صف بندی ہونی لگی جو یہ صفیں دونوں لشکروں کی آراستہ ہوئیں بادشاہ اسلام پر چتر طلائی
گردش کرنے لگا خواصان خاص [illegible] جنبانی کرنے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ اس صحرا

کا یہ طریقہ تھا اور اس طور سے واقع ہوا تھا کہ پشت لشکر اسلام پر صحرا تھا اور پر و لشکر کفار تھا اُسکے جانب
جنوب شہر سمندر ریہ تھا شمال کی طرف بھی صحرا تھا مگر بعد صحرا کے سلسلہ پہاڑونکا تھا اُسی طرف
زمرد کوہ بھی تھا جنوب مین ایک دریاے ذخار طمنچ آفت افزا موج زن تھا جسکا ہر بھنور گرداب بلا کا
نمونہ بڑے بڑے جانوران دریائی اسمین رہتے تھے ایسا وہ دریا تھا کہ اُسکا دوسرا کنارا ملک عدم
سے ملا ہوا تھا آسمان اُس دریا مین ایک حباب نما معلوم ہوتا تھا اور پانی اُسکا ایسا
صاف و شفاف تھا کہ جو جانور تہ نشین تھے وہ نظر آتے تھے بطن صدف سے آب گوہر پیدا
ہوتے تھے اُسکے سبب سے دریا کا پانی بڑھ جاتا تھا یا جو کوئی اُس دریا کے جانب بہ نگاہ رغبت
دیکھ لیتا تھا اور جو تری اُسکے آنکھون مین بسبب پانی کی خنکی کے آتی تھی پانی گھٹ جاتا تھا
ہر موج اُسکی یہ معلوم ہوتی تھی کہ سیف بران ہی حباب سر اُٹھاتے تھے اور پھر غرق آب ہو جاتے
تھے بے ثباتی دنیا کا رنگ دکھاتے تھے کہ بس دنیا مین قیام اسقدر ہی اور بہر حال ہی دنیا مقام
بود و باش ہرگز نہین ہی جو کہ مثل ہمارے دنیا کو خیال کرے گا وہ اچھا رہے گا دیکھو ہم کسقدر
جلد دنیا کو ترک کر دیتے ہین یہ تو قول حباب کا تھا اُس دریا کا یہ عالم تھا کہ بار بار طوفان آتا تھا
ایک تلاطم تھا عکس آفتاب جو پڑتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دریا کا پانی طلائی ہی اور ہزارون
آفتاب نکلے ہوئے ہین آفتاب جون جون بلند ہوتا ہی بسبب حدت دھوپ کے سبزہ پژمردہ ہوتا جاتا
ہی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ دونون لشکر صف آرا ہوئے مگر کسی طرف سے کوئی برائے مقابلہ
نہین نکلا ہی لشکر کفار کو تو عشاق کا انتظار ہی لشکر اسلام مین پیش قدمی جائز نہین ہی اہل کفار
بار بار طرف شہر کے دیکھتے ہین لشکر آراستہ کھڑا تھا کہ ایک مرتبہ شہر کی طرف سے گرد بلند ہوئی مگر
مختصر لشکر کفار کو یقین ہوا کہ عشاق آتا ہی اب لشکر کفار کا تو رخ اُدھر کو پھرا اہل اسلام بھی دیکھنے
لگے کہ وہ گرد شق ہوئی اُس گرد سے برق ثانی و ضرغام ثانی و چالاک ثانی پائے
شاطری مارتے ہوئے نظر آئے کفار تو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ عیار کہان چلے گئے تھے صاحبقران
نے اُنکو دیکھکر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ کیا تم نے اِنکو کسی کام کے لیے بھیجا تھا کیا یہ لشکر مین
نہ تھے خواجہ نے عرض کیا کہ مجکو نہین معلوم کہ یہ کب گئے تھے جب سے کل دربار برخاست
ہوا ہی مین نے انکو نہین دیکھا صرف دربار مین دیکھا تھا نہ یہ میرے پاس آئے تھے نہ مین نے اِنکو
روانہ کیا تھا جب مین صبح کو آیا ہون مین نے سب کو دیکھا انکو نہ پایا خیال ہوا کہ یہ اپنی جان
بچاکر چلے گئے مگر اب معلوم ہوا کہ شہر کو گئے تھے دیکھیے آنے دیجیے دریافت کرتا ہون کہ وہ
قریب آ گئے دونون لشکرون کو صف آرا دیکھکر قریب صاحبقران آئے مجرا کیا اسکے بعد خواجہ کو سلام کیا خواجہ
نے برہم ہوکر کہا کہ تم لوگ کہان گئے تھے کچھ کہکر بھی گئے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اپنے
مقدر کی آزمائش کو گئے تھے کہ شاید سمندر رو عشاق پر قابو چل جائے ہم اُسکو گرفتار کر لائین
تاکہ یہ قصہ پاک ہو خواجہ نے کہا کہ لائے اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا کرین ہمارے مقدر
مین تو بدنامی ہی اور ہماری قسمت خراب ہی یہ کہکر کل حال بیان کیا خواجہ نے کہا کہ اب ایسی
حرکت نہ کرنا کہ یون بدون اطلاع چلے جانا اگر گرفتار ہو جاتے تو ہم کو خبر بھی نہ ہوتی اُنھون نے
عرض کیا بہت خوب یہ کہکر اپنے صف مین آکر کھڑے ہوئے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو
دونون لشکر آراستہ ہین کوئی ایک ساعت دن آیا ہی کہ وہان شہر سمندر ریہ مین سمندر بیدار ہوا

امور ضروری سے فراغت کرکے دربار مین آیا سب سردار حاضر دربار ضلالت آثار ہو چلے تھے کہ سمندر
نے تخت نکبت پر قدم نحس رکھا سب نے مجرا کیا اور دعا دی سمندر تخت پر بیٹھا جو سردار باقی تھے
وہ بھی حاضر ہوئے مجرا کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے کہ سمندر نے کہا کہ کیا عشاق طرف لشکر اسلام
کے براے مقابلہ چلے گئے ہم نے سنتے بھی نہین سردارون نے عرض کیا کہ ابھی نہ گئے ہونگے
آپ سے ملکر ضرور جائینگے یہ ذکر تھا کہ اُدھر عشاق خواب مرگ سے اُٹھا گویا فتنہ خوابیدہ
اُٹھا اُٹھتے ہی ہر ایک پر برہم ہونے لگا کہ تم نے جگا نہ دیا معلوم تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤنگا اس قدر
دن آگیا جو ساعت اہل اسلام پر سے گذرتی ہی مجکو ناگوار ہوتا ہی کہ وہ ابھی تک زندہ ہین برہم ہوکر
امور ضروری سے فراغت کی لباس پہنکر جو کہ اُسکو پسند تھا تخت سحر پر سوار ہو کر طرف دربار کے
چلا کہ سمندر سے مل لون اُسکو آگاہ کر لون تو جاؤن بس دربار مین آکر پہونچا سمندر نے بڑی تعظیم
کی سب اہل دربار کھڑے ہوگئے یہ تخت پر سے اُتر کر اپنے مقام پر آکر بیٹھا سمندر سے کہا کہ
اب مین جاتا ہون آپ تو نہ تشریف لے چلینگے سمندر نے کہا کہ ضرور اُس نے کہا کہ پھر رخصت
کیونکہ بہت دن آگیا ہی وہان سب کو میرا انتظار ہوگا سمندر نے کہا کہ اے بھائی مین ایک امر تم پر
ظاہر کرنا بھول گیا اُسکا بندوبست لازم تھا عشاق نے کہا کہ وہ کیا امر ہی بیان فرمائیے سمندر
نے کہا کہ وہ یہ امر ہی کہ صاحبقران جو کہ مالک لشکر اسلام اور سب کے سردار ہین وہ مالک
اسم اعظم ہین جو کہ باطل السحر ہی جس کے سبب سے کوئی سحر اثر نہین کر سکتا ہی اور اسی امر مین اُنکو
بھروسا ہی اور تم نے اپنا ابر سحر قائم کیا اُنھون نے پانی پر اسم اعظم دم کرکے چھینٹا دیا اور ابر سحر کی
طرف دم کیا تمام تمھاری محنت رائگان ہوئی ابر لخت لخت ہو کر ہر طرف ہو جائیگا اسکا کیا بندوبست
ہوگا اب مجکو یاد آیا کہ وہ اسی کے بھروسے پر ہین عشاق نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب اب
آپ یہ فرماتے ہین جب کہ مین جانے پر آمادہ ہون اب کیا ہوتا ہی اگر قبل سے آگاہ کرتے تو مین
اُسکی تدبیر کر لیتا اب کیا ہوگا اور نہ یہ ممکن ہی کہ مین نہ جاؤن آپ کی بھی عقل کے قربان آپکی تو
وہ مثل ہی کہ جب مقابلہ کرنے لگے تو کچھ خیال نہ آیا جب خوب مار کھائی اُسکے بعد خیال آیا کہ
یون مارتے جیسا کہ کسی نے کہا ہی کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد جب مین جانے پر
آمادہ ہوا اُسوقت آپ نے یہ امر یاد کیا خیر اسکا مین بندوبست وہان جاکر کر لونگا اگر اسوقت
اسم اعظم نہ بند کیا تو کچھ کام نہ کیا یہ بھی میرا کمال ملاحظہ ہو یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف اپنے تخت
سحر کے چلا سمندر اور کل اہل دربار اُسکو تخت تک پہونچانے آئے وہ تخت سحر پر سوار ہوا
تخت کو سحر سے بلند کیا اور اُس طرف چلا جدھر اپنا ابر سحر قائم کر آیا تھا اور یہ فکر کرتا جاتا تھا کہ
کیا تدبیر کرون کیونکر اسم اعظم بند کرون سمندر نے بڑا دھوکا دیا میرا سحر مٹانے کی تدبیر کی تھی خیر
اسی قدر اُنکی عنایت کافی ہی کہ اسوقت بھی آگاہ کر دیا اگر نہ آگاہ کرتے تو ضرور میری بارہ برس
کی محنت رائگان ہوتی یہ بھی اُسنے خیال کیا کہ اگر وہ عیار جو کہ حلیم بنکر آیا تھا اور اُس نے
مجکو سر دربار زک دی تھی اور ذلیل کیا تھا اگر میرے ہاتھ آجائے یا صاحبقران گرفتار
کر کے میرے حوالہ کر دین تو مین اُنکے اور کل اہل اسلام کے قتل سے ہاتھ اُٹھاؤن ابھی تک
یہ قدرت مجھ مین ہی کہ مین اپنا ابر سحر پھیر لیجاؤن ایسے ایسے خیال اپنے دل مین کرتا ہوا چلا جاتا
ہی راوی نازک خیال ناظرین کی پیش نگاہ کرتا ہی کہ جب عشاق تخت سحر پر سوار ہو کر چلا گیا

سمندر اپنے تخت پر آکر بیٹھا سب اہل دربار بھی اپنے مقام پر بیٹھے کہ سمندر نے کہا عشاق کو بہت غرور رہی ہین یہ خیال کرتا ہون کہ اس غرور کا انجام اچھا نہ ہو گا مین نے تو ایک امر اُسکی نیکی کے لیے بیان کیا اُسنے مجکو الزام دیا اگر مین نہ بیان کرتا تو وہ کیا کر سکتا تھا جاتا ابر سحر اُسکا برباد ہوتا اور کیا اب نہ برباد ہو گا ایسے تو وہ ہین کہ اسم اعظم جلسے ہی بند کر لین گے لازم یہ تھا کہ یہان قیام کرتے اُسکا بندوبست کرتے جب اسم اعظم بند ہو جاتا اُسوقت پھر نامہ تحریر کرتے اُنکو آگاہ کرتے کہ تم کو جس امر کا دعویٰ تھا اور جس پر بھروسا تھا وہ بھی ہم نے بند کر لیا اب کیون اپنی جان دیتے ہو اس سے کیا حاصل شاید وہ لوگ راہ پر آجاتے اس قدر بندگان خداوند کا کیون خون ہوتا آپ کا بھی مطلب حاصل ہوتا اب آپ ایسے ہو گئے ہین اور ایسا غصہ ہی کہ کسی کی بات کا کچھ خیال مین نہین آتی بقول اہل اسلام کہ جو زیادہ غرور کرتا ہی وہی سرنگون ہوتا ہی بموجب مصرعہ اُنھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے ہی مجکو یہ امر اُنکا بہت ناگوار ہوا کہ یہ بھی میرا کمال ملاحظہ ہو اہل دربار نے خصوصاً عشاق حجرہ نشین نے کہا کہ ہم کو کیون اسقدر فکر ہی جو آگ کھائے گا وہ انگارے ضرور ہگے گا یہ سنکے سمندر خاموش ہو رہا ہرکارے برائے خبر روانہ کئے ہین کہ خبر لاؤ کہ کیا ہوا سمندر تو یہان دربار مین موجود ہی دربار آراستہ ہی اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی

اب راوی نازک فہم دقیقہ رس حال عشاق مین قلم فرسائی کرتا ہی کہ انجام کار کیا ہوا اسی سلسلہ مین حال سمندر بھی تحریر ہو گا

بس ناظرین پر ظاہر ہو کہ عشاق اُسی قسم کے خیالات کرتا ہوا اپنے دل سے اُس مقام پر آیا کہ جہان اُسنے اپنا ابر سحر قائم کیا تھا اور سپہر مین رکھا تھا بس آکر وہان عشاق نے کچھ پڑھکر ابر پر دم کیا کہ اُس مین چمک ہوئی اُس سے شعلے نکلنے لگے گرج اُس مین پیدا ہوئی حرکت مین آیا ابھی تو ایک پارچہ ابر ہی وہ بھی مثل دخان تنک کے بس پھر اُسکو سحر سے حرکت دیکر اور اشارہ کر کے لیکر چلا تخت سحر کو اپنے طرف لشکر کے روانہ کیا عقب مین اسکے وہ ابر اُس سے رعد کی گرج برق کی چمک ہوتی ہوئی شعلے نکلتے ہوئے اُسنے سحر کر کے ایک سیاہ آندھی پیدا کی ہوا مین پنہان چلا جاتا ہی جب ہوا کا جھونکا چلتا ہی درختون کو جلا دیتا ہی یہ یہان سے اس طور سے روانہ ہوا اُدھر کفار اسکا انتظار کر رہے ہین اہل اسلام آمادہ مرگ کھڑے ہین کہ خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ کو اسم اعظم یاد ہی صاحبقران نے جو خیال فرمایا تو حرف بحرف یاد تھا جواب دیا کہ ہان ابھی تک تو یاد ہی خواجہ نے جواب دیا کہ پھر کچھ پرواہ نہین ہی وہ مرتد کیا کر سکتا ہی اگر لاکھ جا نہین رکھتا ہو گا تو کب بچا کر لے جا سکتا ہی خواجہ یہ تقریر کر رہے تھے کہ ایک جھونکا ہوا سے گرم کا ایسا آیا کہ جس نے سب کے تنون کو گرم کر دیا کہ سب نے پریشان و حیران ہو کر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ گرم ہوا کدھر سے آئی ابھی تو آفتاب بھی اسقدر بلند نہین ہوا ہی نہ وہ وقت ہی کہ یہ گمان ہو کہ لو چلنے لگی ہی نہ یہ اُسکی حدت ہوا مین ہو کہ دوسرا جھونکا اُس سے زیادہ گرم آیا اب تو سب اہل لشکر پریشان ہوئے کہ ایک کی نگاہ اس طرف جا پڑی کہ چند مرتد عشاق نظر آئے ابر سحر لیے ہوئے آتا تھا

اور سیاہ آندھی اُٹھی ہوئی تھی یہ حال دیکھکر اُسنے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا کس قدر غضب کی آندھی اُٹھی ہی
اور سیاہ ہی کہ جسکے سبب سے تمام عالم تاریک ہوجائیگا یہ صدا سُنکے سب اُس طرف دیکھنے لگے اور شاہ نے
بھی دیکھا سب کو آندھی کا گمان ہوا یہ جو حال خواجہ نے دیکھا صاحبقران سے عرض کیا کہ ابھی تو
زمانہ آندھی کے آنے کا نہین ہی اور یہ سیاہ آندھی جو سمندر پر سے جانب سے اُٹھی ہی دو حال سے خالی
آتا ہی یا کوئی اور ساحر یہ آندھی سحر کی ہی مگر سب اہل لشکر اس آندھی کو دیکھکر پریشان ہونے لگے خواجہ
نے وسط لشکر مین آکر بہ صدائے بلند یہ کہا کہ کوئی پریشان نہ ہووے یہ آندھی نہین ہی بلکہ کسی ساحر
کی آمد ہی کہ وہ مقابلہ کو آتا ہی اُسکے سحر کی آندھی ہی یہ جو خواجہ نے کہا وہ جو بیتابی لشکر مین پیدا ہوئی
تھی موقوف ہوئی اُدھر کفار نے جو یہ آندھی دیکھی اُس لشکر مین بھی تلاطم ہونے لگا جون جون وہ
آندھی قریب آتی جاتی تھی ہوا مین تو حدت زیادہ ہوتی جاتی اور سیاہی کم ہوتی جاتی یہانتک کہ
وہ آندھی اس صحرا مین آکر بالکل برطرف ہوگئی عشاق نے یہ تدبیر کی تھی کہ جبتک یہان نہ پہونچا تو
آندھی سحر سے بناتا ہوا آیا جب قریب لشکر پہونچا سحر کیا کہ آندھی برطرف ہوگئی اب سب اہل اسلام
و کفار نے دیکھا کہ ایک تخت اُس آندھی سے پیدا ہوئی جب تک وہ تخت بلند رہا کسی کو کچھ نظر نہ
آیا جب اُسنے تخت کو نیچا کیا اب سب نے دیکھا کہ ایک ساحر اُس پر چار زانو بیٹھا ہوا ہی الفی گر
گیروا پہنے ہوئے کھاروے کی تہمت باندھے ہوئے جھولی شانہ پر پڑی ہوئی بڑی بڑی جٹائین
چھوٹی ہوئین جوڑا باندھا ہوا کھور چندن کے لگے ہوئے بھبوت ملے ہوئے قشقہ سیندور کا پیشانی پر
آہنی کڑے دونون پانؤن مین پڑے ہوئے جوگی کی صورت بنا ہوا ہی تخت سحر سے اُڑتا ہوا چلا آتا
ہی اُسکے عقب مین ایک مختصر ٹکڑا ابر کا اُس سے شعلے نکلتے ہوئے برق چمکتی ہوئی رعد کی کڑک پیدا
صدائے رعد بڑے غضب سے ہوتی ہی کہ تمام صحرا ہلا جاتا ہی چلا آتا ہی جو ساحر لشکر اسلام مین
اُس سے واقف تھے اُنھون نے پہچان لیا کہ یہ عشاق [illegible] ہی ملک الموت آپہونچا جو کہ
ناواقف تھے اُنھون نے حیران ہوکر کہا کہ یہ کون ساحر آتا ہی اُنکو اُنھون نے آگاہ کیا کہ یہ عشاق
ہی کہ جسکے بھروسے پر سمندر نے آج مقابلہ کا بندوبست کیا ہی جس نے وہ نامہ لکھا تھا اور ان
کو معلوم ہو کہ لشکر اسلام مین سوائے اُس زنانہ محلے کے اور زوجہ آفاق و کوکبہ و [illegible]
کے کوئی عورت نہین ہی بلکہ وہ زنانہ محلہ بھی بموجب حکم شاہی اُس صحرا سے دور نکال دیا گیا ہی
یہ تین عورتین ساحرہ اور اُنکے ملازم جو کہ اناث کے قسم کے ہین اور سحر مین کمال رکھتی ہین وہ
ہین بلکہ ہمراہ لشکر مین اپنے اپنے صف مین موجود ہین یہ بھی مثل مردون کے بے خوف ہین بس یہ
جو لشکر کو معلوم ہوا کہ عشاق آیا ہی ایک قسم کا تلاطم ہونے لگا کیون نہ ہو کہ یہ لوگ انسان ہین
ہر وقت دل پر قابو نہین رہتا ہی یہ انھین سب کا حوصلہ تھا کہ باوجود اس امر کے معلوم ہونے پر
کہ بہت بڑے ساحر سے مقابلہ ہی صف آرا ہوئے تھے کوئی خوف نہ کیا تھا بلکہ حکم تھا صاحبقران
کہ جسکو اپنی جان عزیز ہو وہ نکل جائے کسی نے قبول نہ کیا تھا اسوقت جو یہ تلاطم ہوا یہ حرکت
وسوسہ شیطانی ہی یہ نہ ہوگا کہ لشکر سے کوئی باہر جائے یا صف سے نکلے مگر یہ امر ہی کہ ایک
لنبا واقعہ ہی بدین سبب سے ایک قسم کا تہلکہ ہوا یہ جو تلاطم صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا
خواجہ سے کہا کہ تم وسط لشکر مین جاکر یہ صدائے بلند کہو کہ ابھی اہل اسلام و غازیان نیکنام
مین نے تو تم کو کل بھی اجازت دی تھی کہ جن جن صاحب کو اپنی جان بچانا ہو وہ لشکر سے باہر

خطر نکل جائیں کوئی مزاحم نہ ہوگا اگر ہم زندہ رہیں گے تو اُنکا گھر ہی پھر تشریف لائیں میں کسی پر ظلم نہیں
کرتا ہوں نہ کسی کو بہ جبر روکتا ہوں یہ میرا حکم عام تھا نہ کہ خاص اُسوقت نہ معلوم کس وجہ سے آپ
لوگوں نے نہ قبول کیا اور اُسی طور سے لشکر میں مقیم رہے کیونکہ میرا تو یہ منشا نہیں ہے کہ کوئی میرے
ساتھ بلا وجہ جان دے ہاں جسکو تمنا ہے باغ خلد و مرتبہ شہادت ہو وہ میرا ساتھ دے ہم نے
تو مرنے پر کمر کسی ہے یہی خیال کرکے جہاد اختیار کیا ہے ہر وقت موت پیش نگاہ ہے بس جو خدا کو منظور
ہوگا وہ ہوگا اس تلاطم سے کیا حاصل بلکہ جو لوگ کہ مستقل ہیں اُنکے بھی استقلال میں فرق آئیگا
جو اس شور سے کچھ فائدہ نہ ہوگا میں اب بھی حکم دیتا ہوں کہ جن جن صاحبوں کو جان عزیز ہو
وہ اسوقت بھی نکل جائیں کوئی اُنسے مزاحم نہ ہوگا ابھی وہ یہاں تک نہیں آیا ہے آیندہ اختیار
ہے عنان صبر کو ہاتھ سے نہ دیجیے نظر ذات احدی پر رکھیے اُسکے نزدیک یہ بلا کوئی چیز نہیں ہے
ایک چشم زدن میں اگر اُسکو منظور ہوگا دفع کر دیگا ورنہ مرنا تو برحق ہے ایک نہ ایک دن موت
ضرور گریبان گیر ہوگی اُس ذلت کے مرنے سے کہ پلنگ پر گر کر مرے میرے ساتھ مرنا اچھا ہے
اس میں ایک نیک نامی اور سعادت ہے جو سنیگا وہ یہی کہیگا کہ کیا پُر جگر اور مستقل لوگ
تھے کہ موت سے کچھ خوف نہ کیا وہاں اَڑ رہیں خود کود پڑے اگر بچ گئے اُسوقت بھی نیک
نامی ہے ہر ایک تعریف کریگا غازی کہلائیں گے مرے تو مرتبہ شہادت پایا ہر طرح سے بہتری
ہے کوئی نقصان نہیں ہے صبر کو ہاتھ سے دینے میں کیا فائدہ مستقل مزاج رہیے میں آپ سب
سے اسی امر کا خواستگار ہوں کہ جو جانے والا ہو وہ بلا خوف و خطر چلا جائے تاکہ اوروں کے دل میں یعنی
جو کہ صاحبان استقلال ہیں ان میں فرق نہ آئے بس میں اسی امر کا امیدوار ہوں کہ اپنے ہمراہ
دوسروں کو پریشان فرمائیے یہ تقریر خواجہ سے صاحبقران نے فرمائی خواجہ نے وسط
لشکر میں جاکر حرف بحرف بیان کر دی یہ جو سب اہل لشکر نے سُنا سروں کو جھکا لیا کچھ جواب
نہ دیا بلکہ خاموش ہو رہے وہ تلاطم جو کہ پیدا ہوا تھا دریائے لشکر میں وہ برطرف ہو گیا ایک
عالم سکوت ہوا ادھر نقیب نے نکل کر بے ثباتی دنیا میں کچھ ایسا بیان کیا کہ سب کے دل
دنیا کی طرف سے پھر گئے مرنے پر آمادہ ہوئے اور اُسی وقت سے یہ خیال کر لیا کہ دنیا ہیچ ست و
نکارہ دنیا ہمہ ہیچ بس ایک عالم سکوت صفوں پر طاری ہوا سب مثل تصویر کی کے ہو گئے
بالکل حس و حرکت نہ کی صفوں پر مثل صف مژگان کے سناٹا سا آ گیا لشکر اسلام کا تو یہ حال
ہے اُدھر کفار نے جو عشاق کو دیکھا ایک خوشی ہوئی باجے سلامی اور خوشی کے بجائے علم
تمام لشکر کے بہر سلامی خم کیے خوشی ظاہر کی کہ عشاق اُس ابر کو اپنے پشت پر لیکر لشکر کفار
کی طرف اُسکو ہٹا کر وسط میں دونوں لشکروں کے اپنے تخت کو بالائے ہوا سحر سے قائم کرکے
کھڑا ہوا پہلے لشکر کفار کی طرف دیکھا کہ تمام لشکر سمندر بہ شاہ کا مع اُن بادشاہوں کے جو کہ اُنکے
افسوں میں بموجب میری تحریر کے میدان میں صف آرا ہیں اسنے جو ادھر کو دیکھا سب نے سلام
کیا سب لشکر کا اُسنے سلام لیکر اور مسکرا کر اُدھر سے اپنا رو سے نحس و تاریک طرف لشکر اسلام
کے کیا دیکھا کہ ایک دریائے لشکر ہے کہ موجزن ہے ہزاروں رنگ کے علم طلائی بلند ہیں اُنکے
پھریرے ہوا سے اڑ رہے ہیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے سوائے سپاہ و لشکر کے دوسری
کوئی شے نظر نہیں آتی ہے اس قدر کثرت ہے کہ اُس صحرا میں کہیں تل رکھنے کا مقام نہیں ہے ہوا کا

بھی اُس لشکر سے گذرنا محال ہی بیک نگاہ کے قدم تھکے جاتے ہین انتہاے لشکر تک جاتے ہوئے مرغ
وہم وخیال کے پر سست ہوتے ہین کہ اُڑکر اُس پار لشکر کے جاسکے ایک طرف کو ہزارون بلکہ لاکھون
خیمہ برپا ہین اور بارگاہین کہ جسکے شمار کرنے مین خمندسین عقل کو حیرانی ہی ایسا لشکر کثیر عشاق نے
اپنے مدت العمر مین بھی نہ دیکھا تھا اسکے حواس خمسہ جاتے رہے مرغ وہم نے اپنے مقام پر کمی کی اسنے
دیکھا کہ وسط لشکر یعنی قلب سپاہ مین تخت شاہی قائم ہی اُس مقام پر ہزارون بادشاہ مثل خادمون
کے گرد تخت کھڑے ہوئے ہین ایک طرف لاکھون عیار ہین آگے لشکر کے ایک علم اژدہا پیکر ہی کہ جسکے
سایہ مین ایک جوان مرکب خوش رفتار پر سوار ہی سر سے پاؤن تک آلات حرب وضرب سے آراستہ
کھڑا ہی اُسکے برابر وہ عیار کہ جس کو خواجہ کہتے ہین اُسکی رکاب پر ہاتھ ڈالے کھڑا ہی خواجہ کو دیکھکر اس
مُرتد کی آنکھون مین خون اُتر آیا گو یہ صاحبقران کو پہچانتا نہ تھا مگر یہ سنے ہوئے تھا کہ صاحبقران
زیر علم چالیس قدم بڑھکر لشکر سے کھڑے ہوتے ہین اُنکے برابر خواجہ ہوتے ہین بس اپنے عقل سے دریافت
کرلیا کہ یہی صاحبقران ہین اور یہی مالک اسم اعظم ہین بس جب یہ سب لشکر کو دیکھ چکا اسنے اُسی
مقام پر سے صدا دی کہ اے فرقہ خدا پرستان واے زبردستان تم کو معلوم ہو کہ مین وہ شخص ہون کہ جسنے
آج تک سواے سجدہ کرنے کے خداوند تصویر کی اطاعت نہ کی بلکہ خراج بھی نہ دیا مین ایسا زبردست
ساحر ہون کہ سب ساحر اس طرف کے مجھ سے خوف کرتے ہین مین نے وہ سحر بارہ برس کے
عرصہ مین طیار کیا ہی کہ جس کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی اگر مین قصد کرون تو ایک چشم زدن مین
تمام عالم کو جلاکر خاک سیاہ کردون بس مین تم کو پھر آگاہ کرتا ہون کہ تم لوگ آکر میری اور سمندر کی
اطاعت کرو ترک اسلام کرو خداوند تصویر کو اپنا خدا جانو ورنہ یاد رکھو کہ تم مین سے ایک زندہ نہ ریگا
گو مین نے تم کو نامہ لکھا اُسکا جواب سخت پایا مگر پھر مجکو تم پر رحم آتا ہی آیندہ تم کو اختیار ہی میری تو
یہ راے ہی کہ صاحبقران کو تم سب ملکر اس امر پر راضی کرو کہ وہ ترک اسلام کرین سمندر کی اطاعت
کرین خواجہ کو میرے حوالہ کرین اگر ایسا نہ ہو گا تو تم مین سے کوئی زندہ نہ رہے گا مین نے اپنی تقریر
تمام کی جو تم کو منظور ہو وہ کرو ادھر سے اہل اسلام نے ہزارون دشنام غلیظ اُسکو اور اُسکے خداوند کو
دین اور بہت لعن ونفرین کی اور کہا کہ جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر ہم سب موجود ہین جو ہمارے
خدا کی مرضی ہمارے حق مین ہوگی وہ ہم کرینگے اگر یہی مرضی ہی تو کیا ہرج اور مضائقہ ہی ہم راضی برضا
ہین تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی یہ کلمات طعن آمیز اُسنے سنے بہت برہم ہوا اور صاحبقران کی طرف
مُنھ کرکے یہ کہنے لگا کہ اے سرکردۂ گروہ مسلمانان واے افسر لشکر خدا پرستان واے صاحبقران زمان مین
تم کو آگاہ وخبردار کرتا ہون کہ اگر تم کو یہ امر منظور ہی کہ اس قدر اہل اسلام کا خون تمھارے سر رہو
اور تم اس خون مین مبتلا ہو تو خیر مجکو تمھاری جوانی ونیز ان سب کے حال پر رحم آیا بدین سبب
مین تم سے دو امر کی درخواست کرتا ہون اول تو یہ کہ یا تم مع اپنے لشکر کے دین اسلام ترک کرو
اور سمندر کی اطاعت کرو یا اس عیار کو جو کہ تمھارے پہلو مین کھڑا ہی اُس کو اسیر کرکے میرے
حوالہ کرو تاکہ مین اس سے اپنی ذلت کا عیوض لون اور سزا دون گو میرا نامہ اس مضمون کا
تھا کہ جب تک دونون امر نہ قبول کرد گے اُسوقت تک تمھاری رہائی غیر ممکن ہی مگر مجکو تم کو
دیکھکر رحم آیا بس مین نے خیال کیا کہ اگر تم سب اطاعت سمندر شاہ کی نہین کرتے ہو تو
خیر یہ شرط تم سے بیان کردن کہ تم خواجہ کو میرے حوالہ کرو مین اسکو لیکر چلا جاؤن تم جانو اور

سمندر رشاہ خواہ تم اُسکو قتل کرو اور اُسکے ملک پر قبضہ کرو خواہ وہ تم کو مجھکو کوئی غرض نہیں ہی کیونکہ
میرے تمھارے مقابلہ نہیں ہی نہ مین اُسکی کمک کو آیا ہون بلکہ اپنی ضرورت سے آیا تھا اُس مین یہ
واقعہ پیش آیا کہ تمھارے عیار نے عیاری کی میری نانی کو قتل کیا ہوتا اُس پر بھی اکتفا نہ کی مجھکو
سر دربار ذلیل کیا دو مرتبہ مین بہت شرمندہ ہوا بس مجھکو غصہ آگیا مین تمھارے مقابلہ پر آمادہ ہوا
ورنہ مین اپنی ضرورت سے فراغت کرکے اپنے مقام کو چلا جاتا مجھکو کیا ضرورت تھی کہ مین دوسرے
کے قصہ مین پڑتا اور اپنے سر دردسر مول لیتا مین ایسا بد مغز اور نافہم نہ تھا مگر یہ امر صرف تمھارے
عیار کی ذات سے ہوا کہ مجھکو تم سے مقابلہ کرنا پڑا اور مین اپنا ابر سحر لیکر آیا تم کو نامہ لکھا وہ جو شرط
مین نے لکھی تھی کہ دین اسلام ترک کرو اور اطاعت سمندر رشاہ پر کمر کسو اور خواجہ کو میرے
حوالہ کرو تو اس سبب سے تھی تاکہ سمندر رہے تم سے میل ہو جائے اسی سبب سے یہ تحریر
کیا تھا کہ جب تک دونون شرطین قبول نہ کروگے جان بری نہ ہو ممکن ہی خیر مین اب اُس شرط سے باز
آیا اس امر کا تم کو اختیار ہی چاہے سمندر کی اطاعت کرو چاہے نہ یا ترک اسلام کرو یا نہ مجھکو کوئی
غرض نہیں ہی مجھکو اپنے مطلب سے غرض ہی تم خواجہ کو میرے حوالہ کرو مین چلا جاؤن ورنہ یہ یاد
رکھو کہ مین تم مین سے ایک کو زندہ نہ رکھونگا اگر تم نے میری یہ شرط قبول نہ کی یہ تقریر جو عشاق
نے بیان کی صاحبقران نے جواب دیا کہ ای عشاق تو بیکار مجھ پر اور سب اہل لشکر پر رحم کرتا
ہی تو کیا رحم کریگا ہمارا خدا ہم پر رحم کریگا ہم سب جس کے بندے ہین اور جس نے ہم سب کو جان دی
ہی اور ہماری موت اُسکے قبضہ قدرت مین ہی کوئی تیرے قبضہ مین نہین ہی کہ تو جو چاہے وہ ہو وہ
مالک ارواح ہی ابھی اُسکو منظور ہو سب کے قبض روح کا حکم دے اگر اُسکو نہ منظور ہو تو زمانہ
ایک طرف ہو جائے کچھ نہیں ہو سکتا ہی شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جائے ؛ نہ برد رگے تا نخواہد خدائے
بس اسقدر غرور اچھا نہیں ہی اسی مین خیر ہی کہ تم اپنے مقام کو چلے جاؤ یہ سوال تمھارا بالکل بیکار ہی
کہ یا دین اسلام ترک کرو اور اطاعت سمندر رشاہ یا خواجہ کو اسیر کرکے میرے حوالہ کرو ورنہ
تم سب کو قتل کرونگا ہم نے ان دونون شرطون کا جواب بہ تصریح تمھارے نامہ مین تحریر کر دیا ہی
اور اسوقت بھی دیتے ہین وہ جواب یہ ہی کہ ہم کو نہ دین اسلام ترک کرنا منظور ہی نہ اطاعت
سمندر رشاہ ہزار ہزار لعنت ہی تمھارے خداوند اور سمندر رشاہ کیا گیدی ہی کہ جسکی اطاعت کرین
دوسرے نہ ہم کو ایک کافر کے حوالہ خواجہ مرد مسلمان کو کرنا منظور ہی جب تک ہم زندہ ہین اور
ہمارے دم مین دم ہی تو ہمارے لشکر کے ایک چاکر کا اگر تم موئے تن طلب کروگے تو ہم نہ دینگے
خواجہ کا تو ذکر کیا ہی تم کو اختیار ہی ہمارا خدا مالک ہی یہ جو جواب صاحبقران نے دیا عشاق بہت
برہم ہوا اور کہنے لگا کہ تم کیا کرو تمھاری قضا اسی طور سے آئی ہی اب مین پہلے اپنا وہ کام کرتا
ہون کہ جس سے تم لاچار ہو مین حجت تمام کر چکا یہ کہکر عشاق نے ماش کا آٹا نکالا اُسکا ایک تور
بنایا اور ایک شیشہ نکالا اُسکو اُس تخت پر رکھا اور ایک پتلہ ماش کا بنایا اُسکو بھی سامنے
رکھا یہ تدارک دونون لشکر دیکھ رہے ہین کہ اسنے اُسی تخت پر اگیاری دی تھی بخورات مثل
گوگل و گندھک کے جلایا ایک کاغذ کا پرچہ جھولی سے نکالا اُس پر کچھ الفاظ لکھے سحر کے
اُسکو برو ر رکھکر کچھ پڑھا کہ وہ پرچہ کاغذ خود بخود ایک مرتبہ تخت پر سے اڑا طرف آسمان
کے اڑا نظرون سے غائب ہو گیا دونون لشکر دیکھا کیے یہ اُسی طرح سے پڑھتے گیا کہ وہ پرچہ کا

ایک مرتبہ پھر نمایان ہوا طرف زمین کے چلا اب اُسنے رُخ لشکر اسلام کا کیا پہنچا ہوتے ہوتے جب
بہت قریب پہونچا اُس سے ایک برق چمکی اور ایک شعلہ نکلا کہ جس کے سبب سے تمام
اہل اسلام جو کہ اُس مقام پر تھے اُنکی آنکھیں جھپک گئیں وہ پرچہ کاغذ مقابل روے صاحبقران کے آیا
اور پھر برق چمکی اُس سے ایک آئینہ پیدا ہوا کہ اُس مین صاحبقران کو اپنی صورت دکھائی دی اب
جو غور کرکے دیکھا تو اُن حرفون پر نظر پڑی جو کہ اُس پرچہ کاغذ پر تحریر تھے حرفونپر نظر پڑنا تھی کہ
پھر برق چمکی وہ آئینہ غائب ہو گیا صرف کاغذ رہ گیا یا تو وہ کاغذ قائم تھا یا پھر ایک مرتبہ بلند ہوا سر پر
صاحبقران کے آکر تین مرتبہ گردش مین آیا اُسکے بعد طرف آسمان کے اُڑ کر چلا گیا تھوڑے عرصہ کے
بعد پھر ظاہر ہوا اب جو ظاہر ہوا تو عشاق کی گود مین آکر گرا عشاق اُسکو اُٹھا کر بیٹھ گیا بیٹھ کر
اُس شیشہ پر کچھ سحر کیا کہ وہ شق ہوا وہ جو جانور راش کا بنایا تھا اُسکا شکم چاک کیا اُسکے اندر اُس کاغذ
کو رکھا سحر کیا کہ شکم اُس جانور کا برابر ہو گیا اُسنے سحر کرنا شروع کیا کہ اُس مین جان پڑی پر وغیرہ
پیدا ہوئے اُسنے زندہ ہو کر پرواز کیا زنجیر لگائی کہ اسنے سحر کیا کہ وہ جانور اُس شیشہ شق شدہ مین
آیا اسنے سحر کیا کہ وہ شیشہ برابر ہو گیا اسنے اُس شیشہ کے مُنھ کو خوب مضبوط بند کیا اُس پر سحر
کیا کہ وہ نکل نہ سکے وہ جانور اُس شیشہ کے اندر بند ہوا اسکے بعد اُسنے اُس پتلہ کا شکم چاک کیا
وہ شیشہ اُسکے شکم مین رکھا سحر کیا کہ اُس مین جان پڑی وہ اُٹھ کھڑا ہوا بس عشاق نے سحر کیا
کہ وہ مثل تیر شہاب یا صاعقہ کے چمک کر طرف آسمان کے گیا پہلے نظرون سے پوشیدہ ہو گیا
جب عشاق اس تدبیر سے فراغت حاصل کر چکا اُسنے وہ سب اسباب سحر اُٹھا کر جھولی مین رکھ
اب اسنے سر اُٹھا کر چارون طرف دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ اسنے تدبیر کی اور اس نے
اس طور سے اسم اعظم صاحبقران بند کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اسنے پرچہ کاغذ پر اسم
پڑھکر کچھ تحریر کیا وہ پرچہ کاغذ بالاے آسمان خود بخود چلا گیا وہان سے پھر آیا اور برق چمکی شعلہ
نکلا صاحبقران کے سامنے قائم ہوا اور برق چمک کر ایک آئینہ پیدا ہوا اُس مین صاحبقران
نے اپنی صورت دیکھی صورت کا دیکھنا تھا کہ معاً اسم اعظم فراموش ہوا حرفون پر جو نگاہ پڑی
تو بالکل اسم اعظم فراموش ہو گیا سبب اسم اعظم اُس کاغذ کے پشت پر تحریر ہو گیا صاحبقران
کے لوح سینہ سے مفقود ہو گیا ایک حرف نہ یاد رہا پھر جو برق چمکی تو وہ اُس آئینہ کے غائب
ہونے کی تھی بس جب آئینہ غائب ہوا کاغذ نے گرد سر چرخ کیا اس سے یہ مطلب تھا کہ
اب کبھی نہ یاد آئے جب تک اسکا بند کرنے والا نہ مرے اُس وقت تک یاد نہ آئے یہ سبب
تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب عشاق نے اسم اعظم کو بند کرکے طرف آسمان کے روانہ
کر دیا اب کسی قدر تغیر چہرہ صاحبقران پر ظاہر ہوا سب اہل اسلام کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا
واقعہ تھا کہ اسنے کاغذ کہیں سے اُڑایا وہ سامنے صاحبقران کے آیا اور گرد سر چرخ کھا کر
چلا گیا اس نے اُسے احتیاط سے رکھا سب اہل لشکر حیران تھے اُدھر خواجہ نے صاحبقران
کے چہرہ پر جو تغیر دیکھا بہت پریشان ہوئے اور صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ جو کام
اسنے کیا میرے سمجھ مین نہ آیا اس کاغذ کا آپ کے روبرو آنا اور سر پر گردش کھانا خالی از علت
نہ تھا ذرا اسم اعظم تو یاد فرمائیے وہ تو یاد ہی یا اُسنے اس تدبیر سے بند کیا صاحبقران نے
فرمایا کہ خواجہ پہلے تو وہ کاغذ تھا پھر آئینہ ہوا پھر کاغذ ہو گیا تم نے خوب یاد دلایا یہ فرما کر

جو خیال کرتے ہین تو بالکل اسم اعظم لوح سینہ پر سے محو تھا ایک حرف نہ یاد تھا خواجہ سے کہا
کہ بڑا غضب ہوا اُسنے اسم اعظم بند کر لیا ضرور قضا آئی ہی یہ جو خواجہ کو معلوم ہوا حواس
جاتے رہے ہوش پران ہوئے صاحبقران کا بھی رنگ روفق ہو گیا مثل ماہتاب کے
سب کے موت کا یقین کامل ہوا خواجہ سے کہا کہ کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ
ابھی لشکر مین برہمی پیدا ہوگی سب فرار ہو جائین گے خدا پر نظر رکھو شاید کوئی اور صورت
ظفر کی آئینہ مراد مین ظاہر ہو خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران ترک اسلام فرمائیے تا کہ جان
بچے صاحبقران نے برہم ہو کر جواب دیا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ تو کبھی نہ ہو گا کہ مین جان
کے خوف سے مرتد ہون اپنا مذہب آبائی جو کہ دین برحق ہی ترک کرون مجھے جان سے جانا
قبول ہی یہ امر نہین منظور ہی خواجہ نے کہا کہ اچھا مین آپکو زنبیل مین ڈال لون اور یہان سے
لیکر نکل جاؤن صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی نہین ہو گا کہ مین ایک کافر کے خوف سے
بھاگون یا پوشیدہ ہون اپنے ہم چشمون کو کیا منھ دکھاؤنگا خواجہ نے کہا کہ اگر یہ نہین منظور
ہی تو آپ مجھکو گرفتار کر کے اُسکے حوالہ فرمائیے اپنی اور ان سب کی جان بچائیے اگر میری جان
جائیگی جائے یہ تو سب بچین گے صاحبقران نے فرمایا کہ مرگ انبوہ جشنے دارد یہ کیونکر
ہو سکتا ہی کہ مین صرف اپنی جان کے خیال سے یا ان سب کے خیال سے ایک بندے
مسلمان کی جان لون دشمن کے حوالہ کرون یہ تو کبھی نہ ہو گا خواجہ نے کہا کہ معلوم ہوا آپکو
اپنی جان دینا منظور ہی بندہ تو خانہ کعبہ کو جاتا ہے بندہ کو اپنی جان عزیز ہی آپ زندم
جہان زندم آپ مُردم جہان مُردم وہان جاکر عبادت خدا کرونگا یہ اپنی باقی عمر عبادت مین
بسر کرونگا اور آپ کے حال سے سب آپ کے بزرگون اور عزیزون کو آگاہ کرونگا خدا حافظ و
ناصر یہ کہکر خواجہ نے قصد جانے کا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ ابھی تو تم کہتے تھے
کہ مجکو اُسکے حوالہ کر دو یا یہ کہ خود جاتے ہو اگر مین اس امر کو قبول کرتا تو کیا ہوتا خواجہ نے جواب دیا
کہ مین صرف آپ کا دل لیتا تھا نہ کہ دراصل ایسا ہوتا اگر آپ اس امر کو منظور کرتے مین کسی اور
ذریعے سے نکل جاتا کوئی مین اپنی جان نہ دیتا اب زیادہ باتین نہ فرمائیے میری راہ کھوٹی ہوتی
ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ تم ہم سے ایسے وقت مین جدا ہوتے ہو جب کہ ہم عازم
ملک عدم ہین ہمارا ساتھ نہ دو گے ہان بھائی یہ وقت ایسا ہی ہی کہ کوئی ساتھ نہ دے گا تم پر کیا منحصر
ہی جب تم ایسا دوست یون ساتھ چھوڑ دے تو اور کسی کا کیا اعتبار بھائی تم کو تو یہ لازم نہین ہی
خواجہ نے کہا کہ آپ کے ساتھ تو اتنے لوگ ہین جو کہ آپ کے ہمراہ جان دینے پر طیار ہین
یہ سب آپ کے ہمراہ ہین ایک مین نہ ہونگا تو کیا نقصان ہی آپکو اپنی جان اور انکو عزیز نہین
ہی مجکو عزیز ہی بیکار کی تقریر سے کیا حاصل بس اب ضرر و کیے کہین ایسا نہ ہو کہ وہ دیکھ لے اور
میرے جانے مین خلل ہو میرا بھی خون آپ کی گردن پر ہو مین نہ رکونگا لاکھ آپ طعنہ زن ہون
مین ایسی دوستی سے باز آیا میرا پیچھا چھوڑیئے یہ تقریر خواجہ نے اس طور سے کی کہ صاحبقران
کو از حد ناگوار ہوئی خاموش ہو رہے پھر کچھ نہ کہا فلک کی طرف دیکھکر رہ گئے خواجہ نے
اُسی مقام پر کھڑے کھڑے اپنی صورت ایک مسافر کی بنائی اور مسافر بنکر لشکر سے نکل کر روانہ
ہوئے یہ جو تقریر باہم خادم اور مخدوم کے ہوئی اور خواجہ نکل گئے اسکی خبر کسی کو نہ ہوئی گو

لشکر سامنے تھا مگر سب اپنے حال مین مبتلا تھے ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی کہ کیا ہوتا ہی نہ یہ کسی کو
معلوم ہوا کہ صاحبقران کا اسم اعظم بند ہو گیا ہی ادھر جہان تک ساتھ منار رہا وہان تک خواجہ
پلٹ پلٹ کر دیکھتے گئے اور صاحبقران بھی دیکھا کئے خواجہ اشارے سے صاحبقران کو
بلایا کئے صاحبقران انکار کیا کئے جب نظرون سے پنہان ہوئے صاحبقران مایوس
ہوئے دل مین خیال فرمایا کہ اسوقت تو وہ طوطا چشمی خواجہ نے کی ہی کہ جسکی امید نہ تھی مین
خواجہ کو اپنا دوست صادق جانتا تھا نہ کہ ایسا خیال کرتا تھا سچ ہی مشکل کے وقت کوئی کسی کے
کام نہین آتا ہی اپنے ہاتھ پاؤن جواب دیتے ہین شاباش ہی ان سب پر جو میرے ہمراہ
مرنے کو موجود ہین مگر یہ لوگ بھی اس خیال سے موجود ہین کہ صاحبقران مالک اسم اعظم
ہین اگر یہ حال ان سب پر ظاہر ہو جائے ابھی سب ساتھ چھوڑ دین خیر خدا نہ ساتھ چھوڑے کہ
جسکی ذات کا بھروسا ہی اور جو سب کا مالک ہی اُسکی ذات پر بھروسا رکھو یہ فرما کر اپنے دل کو
قوی کیا اور خیال فرمایا دل مین کہ ایک خبر دینے والا تو ہوا یہ جا کر سب کو ہمارے حال سے آگاہ
کریگا صاحبقران تو اپنے دل مین ایسے خیالات فرما رہے ہین خواجہ اُدھر چلے گئے ہین اب
راوی واقعہ نگار تحریر کرتا ہی کہ جب عشناق اسم اعظم کے بند کرنے سے فارغ ہوا اور اُس نے
سب طرف دیکھا اُسکے بعد اُسنے اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اُس مین سے ایک فولادی ڈبیہ
نکالی اُسکو کھولا اُس مین سے ایک جانور برابر لال کے نکلا اُسنے اُسکو ہاتھ مین لیکر کچھ اُس پر
پڑھکر دم کیا کہ اُسنے قد پیدا کرنا شروع کیا تھوڑے عرصہ مین وہ برابر بطے کے ہو گیا اب اُسنے
اُسکو ہاتھ سے چھوڑا اُسنے پرواز کیا اور اُسکے سر کے گرد چرخ لگایا اُسنے کچھ پڑھکر اُسکو اشارہ
کیا طرف ابر کے وہ ابر کی طرف چلا اُسنے پڑھ پڑھکر دم کرنا شروع کیا اُسنے جاتے ہی اپنے
پنجے اُس ابر مین مارے اور ابر کو لیکر چلا اُسنے لشکر اسلام کا اشارہ کیا بس ابر سے ایک
ایسی چمک پیدا ہوئی کہ سب کی آنکھین بند ہو گئین اور ایک ایسی صدا آئی کہ سب کے دل
ہل گئے صحرا کانپنے لگا گاو زمین تھرا گئی اب متواتر چمک و گرج ہونے لگی اور ابر
محیط ہونے لگا مزا یہ تھا کہ سوائے لشکر اسلام کے دوسری طرف محیط نہ ہوتا تھا وہ جانور
پنجے مین دبائے ہوئے آگے آگے چلا جاتا تھا ابر سے شعلے نکل رہے تھے ہوا سے گرم
آتی تھی جون جون وہ ابر دراز ہوتا تھا وہ وہ گرمی بڑھتی جاتی تھی یہ کچھ پڑھ پڑھکر دم کر رہا تھا
یہ عالم تھا کہ وہ صحرا کرہ نار ہو گیا تھا یہ جو عالم اہل اسلام نے دیکھا شدت گرمی و حدت ہوا
سے پسینے آنے لگے لباس تن پر ہر ایک کے گران ہوا ہتھیار جلنے لگے پیاس کی یہ شدت
ہوئی کہ زبانین تالو سے چمٹ گئین حلق مین کانٹے پڑ گئے مرکبون کی یہ حالت ہوئی کہ زبانین
نکل آئین ہانپنے لگے سب اہل اسلام کے قلب شدت عطش سے جلے جاتے تھے
کوئی ایسا نہ تھا کہ پیاس سے بیقرار نہ ہو یہ عالم تھا اہل اسلام کا اُدھر ابر محیط ہوتا جاتا تھا اب
جسنے نگاہ اُٹھا کے دیکھا سوائے ابر کے کوئی چیز نظر نہ آئی آسمان پوشیدہ ہو گیا روئے آفتاب
پنہان ہوا تاریکی ہونے لگی زمین بہ سبب گرمی کے پھٹنے لگی بس یہ حال دیکھکر اہل اسلام
نے ایک ایک چٹکی خاک کی اُٹھا کر اپنے اپنے گریبان مین ڈالی اور کہا کہ اے خاک تو لحد ہو جیو اور
لباس سے کہا تو کفن ہو امر صاحبقران و بادشاہ نے بھی کہا بس ایک مرتبہ بادشاہ کو

جو خیال آیا تاج سر سے اُتار کر وہ جہان پناہ بدرگاہ کبریا محتاج ہو دعا کا خواستگار ہوا یہ جو سب اہل
لشکر نے دیکھا کلاہیں سروں پر سے اُتاریں ہاتھوں پر رکھکر خدا سے اپنی حفاظت کی دعا کرنے لگے
صاحبقران بھی ملتجی بدرگاہ باری ہوئے اور یہ رباعی زبان پر لائے رباعی بگرداب بلا افتادہ
ام یا مصطفی دستے ٭ بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضی دستے ٭ ز حالات شب معراج دانستم ید اللّٰہی ٭ چرا دستم
نگیری یا علی بہر خدا دستے ٭ سے سگ و سنسار پکارت ہیں جبرئیل کو اپجھ ہیں بتایو ٭ تین سو
برس بنی جی سے پہلے ناہر سلمان کو چھوڑایو ٭ جب بھیر پڑی ورخیبر کی عنتر بار سین چلایو ٭ مین نتی کرت ہون
اہو سنگ الکہ بیری بار کیون دیر لگایو ٭ تو گفتی ہر آنکس کہ در پیچ و تاب ٭ دعائے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہانندہ دائم ترا ٭ درین عاجزی چون نخوانم ترا ٭ ای آنکہ بہ ملک خویش پایندہ توئی ٭ وز
دامن شب صبح نمایندہ توئی ٭ کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ ٭ بکشائے خدایا کہ کشایندہ توئی ٭ علی
مرتضی یا مددکن ٭ وصی مصطفے یا مددکن ٭ بہ یک دم مشکلے سلمان کشودے ٭ بیا مشکل کشا یا ما
مددکن ٭ صاحبقران کی زبان پر یہ مناجات تھی جو کہ تحریر ہوئی بادشاہ یہ دعا کر رہے تھے اشعار
میں افتادہ یارب سر خاک ہوں ٭ گرفتہ بہ دام افلاک ہوں ٭ یہ پھرتا نہیں بخت برگشتہ آہ ٭
رکھے ہے یہ سرگشتہ شام و پگاہ ٭ مجھے آرزو تیری رحمت کی ہے ٭ تمنا گلستان جنت کی ہے ٭ سوا
تیرے کس سے میں چاہوں پناہ ٭ کوئی اور معبود ہے یا الٰہ ٭ میں بندہ ہوں تیرا اور تو خدا ٭ نہیں کوئی
بندے کا تیرے سوا ٭ بادشاہ کی یہ مناجات تھی ہر ایک سردار و لشکری اپنے مقام پر سر برہنہ
کیے ہوئے دعا کر رہا تھا سامنے وہ تخت سحر پر بیٹھا ہوا انکی حالت پر مسکراتا تھا اور سحر کرتا
جاتا تھا یہاں تک اُسنے سب ابر سحر کو محیط لشکر اسلام کیا اپنے سحر کو تمام کیا اب صرف یہ امر
باقی ہے کہ وہ اشارہ کرے کہ اُس سے آگ برسے اور وہ ابر سحر گرکر گرے سب کا خاتمہ
ہو سب اہل اسلام جلکر خاک ہوں جب یہ اپنے سحر کو پورے طور سے درست کر چکا اسنے
صرف اہل اسلام کی بیقراری دیکھنے کے لیے ذرا توقف کیا کہ دیکھوں یہ لوگ کیا کرتے ہیں
راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس ابر کی یہ تاثیر تھی کہ جس قدر ساحر لشکر اسلام میں کامل و غیر کامل تھے
سب کو سحر فراموش ہو گیا تھا ایک حرف الفاظ سحر سے یاد نہ تھا سب مثل ماہی بے آب کے
تڑپ رہے تھے کیا ساحر کیا غیر ساحر اور دعا کر رہے تھے ایک تلاطم برپا تھا یہ تخت پر بیٹھا
ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام کا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا خدنگ مدعا نے نشانہ
پر جا کر قیام کیا خداوند کریم نے اُن بیچاروں کے حال پر رحم فرمایا کیونکہ درہائے آسمان وا تھے اور
وقت اجابت دعا کا قریب آگیا تھا اور عرصہ ہوا تھا اہل اسلام کو تڑپتے ہوئے ابھی ان سبکی
زندگی باقی ہے بس خدا نے پردہ غیب سے سبب اُن کی رہائی کا ظاہر کیا وہ مسبب الاسباب
ہے اپنے بندوں پر بلا میں رحم کرتا ہے اور جو تڑپ کر دعا کرتا ہے وہ اسکی دعا کو قبول کرتا ہے یہیں
یہ سبب ظاہر ہوا کہ جس سے ان سب کی جان بچی خدا نے اپنی ذات کبریائی دکھائی کہ ایک
مرتبہ شہر سمندریہ کی طرف سے ایک ابر گلنار پیدا ہوا جس سے بارش یاقوت کی ہوتی
تھی وہ ابر بہت تیز چلا آتا تھا وہ ابر جو پیدا ہوا اُس ابر کو اول کفار دیکھنے لگے اور اہل اسلام بھی کو
بیقرار ہو رہے تھے مگر اُس ابر کو دیکھکر وہ بیقراری کم ہوئی سب اُدھر دیکھنے لگے کہ وہ
ابر شق ہوا اُس ابر سے سمندر شاہ تخت پر سوار تاج شاہی رکھے ہوئے شمشیر

الماس نگار ہاتھ مین قبائے قلم کار زیب تن موتیون کی مالے گلے مین پڑے ہوئے الماس کا یکہ
بازو پر تخت سحر سے اُڑائے چلا آتا ہی جیسے اُسنے عشاق کو دیکھا آواز دی کہ بھائی ٹھہر جانا جب
مین آنون اُسیوقت ابر سحر اہل اسلام پر گرانا میرے آنے تک توقف کرو یہ جو سمندر نے
صدا دی عشاق نے قصد کیا تھا کہ ابر سحر گرا کر سب کا خاتمہ کرون مگر سمندر کی اس صدا
سے تھم گیا لشکر کفار و لشکر اسلام نے دیکھا کہ سمندر اپنا تخت بہت جلد بڑھا کر قریب تخت عشاق
آیا عشاق نے سلام کیا سمندر نے جواب سلام دیا اور کہا کہ بھائی عشاق اب ان سب پر
رحم کھاؤ اور اپنی طرف دیکھو میرے کہنے سے ایک شرط سے باز آؤ تو یہ خواجہ موجود ہین میرے
پاس مین گرفتار کرکے لایا ہون مین دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ مجھکو تمھارا خیال آیا مین نے اپنے
دل سے کہا کہ ذرا مین اپنے بھائی کا حال تو دیکھون اوراق مین جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ تم نے
اپنا سب کام کر لیا اسم اعظم بھی بند کر لیا لشکر پر ابر سحر بھی پھیلا دیا اب صرف گرانے کی دیر
ہی مین نے جو خیال کیا اور میرے سحر نے خبر دی کہ جس کے لیے عشاق اسقدر بندگان
خداوند کی جان لیتے ہین اور سب کو جلائے دیتے ہین وہ تو لشکر سے نکل کر جاتا ہی یعنی خواجہ
عیار لشکر اسلام کہ جس کے سبب سے اُنکو غصہ آیا ہی اور جس نے اُنکو ذلیل کیا ہی بس یہ جو
مین نے دیکھا دریافت کیا کہ کدھر جاتا ہی معلوم ہوا فلان صحرا مین مسافر بنا کھڑا ہوا ہی پہلے میرا
قصد ہوا کہ کسی ساحر کو روانہ کرون وہ گرفتار کر لائے پھر مجھکو خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ساحر
کو کچھ فقرہ دیکر نکل جائے تو بڑی خرابی ہو مین نے یہ تخت سحر طیار کیا اور اُس صحرا کو روانہ ہوا
اسقدر جلد پہونچا کہ یہ وہان سے جانے نہ پایا تھا جاتے ہی سحر کیا اور سحر مین مبتلا کرکے تخت
پر ڈالکر تمھاری طرف روانہ ہوا کہ بھائی کو جاکر اسکو دون اور بھائی سے کہون کہ تم اہل اسلام
پر سے اپنے سحر کو برطرف کرو میرے اُنکے مقابلہ ہی مین اُنسے سمجھ لونگا تمکو کوئی سروکار نہین ہی
جو تمھارا دشمن تھا مین اُسکو لے آیا ہون یہ جو سمندر شاہ نے کہا عشاق نے سمندر
کی طرف دیکھا کہ دراصل تخت پر خواجہ بے ہوش پڑے ہین اور سمندر کے ہاتھ مین ایک گیندا
ہی اُسکو بار بار سونگ رہا ہی عشاق نے کہا کہ یہ تو میری خود خواہش تھی مین نے اُنسے کہا تھا
یعنی صاحبقران سے کہ تم خواجہ کو میرے حوالہ کرو مین لیکر چلا جاؤن باقی تم جانو سمندر شاہ
جانے مجھکو نہ تم سے کوئی سروکار ہی نہ سمندر شاہ سے مجھکو خواجہ سے غرض ہی تم سمندر شاہ
کے گنہگار ہو خواہ تم اُنکو قتل کرو خواہ وہ تم کو مگر اُنھون نے نہ قبول کیا یہ نوبت آئی مگر کس قدر
چالاک ہی ابھی تو لشکر مین موجود تھا جب تک مین نے اسم اعظم بند کیا معلوم ہوتا ہی کہ مین اُس تدارک
مین مصروف ہوا یہ فوراً نکل گیا یہ کہکر عشاق نے لشکر اسلام کی طرف دیکھا کہ دیکھون خواجہ لشکر مین ہین
کسی مقام پر نہ پایا سمندر شاہ سے کہا تم نے اہل اسلام کی حالت دیکھی کیسے مثل ماہی بے آب
و مانند مرغ بسمل کے تڑپ رہے ہین بڑے بڑے ساحر تھے کسی کا بھی سحر کام نہ آیا بابت صاحبقران
کو اسم اعظم پر بھروسا تھا مین نے ایک پل مین بند کر لیا کچھ نہ کر سکے سمندر شاہ نے کہا کہ
لو بھائی خواجہ کو اور اس بلا کو اہل اسلام پر سے دفع کرو کیونکہ مجھسے اُنکا تڑپنا نہین
دیکھا جاتا ہی اہل اسلام مع بادشاہ و صاحبقران کے دیکھ رہے ہین کہ سمندر شاہ سے اور عشاق
سے باہم کلام ہو رہے ہین کیونکہ یہ دونون تخت اس ابر سے نیچے تھے اور مقابل لشکر اسلام کے

اور کفار بھی دیکھ رہے ہین بلکہ کفار یہ چاہتے ہین کہ بادشاہ اس طرف مُنھ کرین تو ہم سلام کرین
جب سمندر رنے عشاق سے کہا عشاق نے جواب دیا کہ بھائی بڑی مشکل ہوئی کیونکہ مین تو
اپنا کام بالکل کر چکا ہون سحر بالکل طیار ہو یہ سحر تو اب میرے برطرف کیے ہوئے برطرف نہ ہوگا
جب تک یہ کسی مقام پر گرا لیا نہ جائے کیونکہ اب اسکا برطرف ہونا محال ہو یہی تو اس مین خرابی
ہو کہ جب یہ پورے طور سے طیار ہو جاتا ہو تو پھر بدون کام مین لائے ہوئے برطرف نہین ہوتا اب
مین کیا کرون کیونکہ پورے طور سے درست کر چکا ہون ادھر مین نے اشارہ کیا یہ کڑکڑا کر گرا اسکو
جلا دیا سمندر رنے جواب دیا کہ ایسا سحر کس کام کا کہ جو اپنے قابو مین نہ ہو یہ کہکر سمندر رنے کچھ دیر
سکوت کیا اُسکے بعد سر اُٹھا کر کہا کہ وہ جو چوٹی پہاڑ کی نظر آتی ہو اُس پر میرا تین کرور کا لشکر مجھ سے باغی
ہو کر چلا گیا ہو اور سامان جنگ کر رہا ہو میرا قصد تھا کہ مین جا کر اُسکو اس کردار کی سزا دون کہ اہل
اسلام سے مقابلہ درپیش ہوا اب مین ادھر مصروف ہوا اُنکو اطمینان ہوا اُنھون نے خوب
طور سے سامان جنگ درست کر لیا ہو ابھی ہرکارون نے تمھارے آنے کے بعد مجھکو خبر دی
کہ اُنکا قصد ہو کہ آپ سے آکر مقابلہ کرین مین نے کہا کہ آنے دو مگر مجھکو اسوقت سے یہ فکر ہوئی
کہ کسی طور سے انکا خاتمہ ہو جائے یہ اپنے کردار کی سزا پائین بس تم یہ اپنا ابر سحر اُن پر گرا دو تاکہ
وہ فنا ہو جائین اہل اسلام سے مین سمجھ لونگا وہ جو سامنے پہاڑ ہو اُس پر وہ سب مقیم ہین اُس
کوہ کا نام گرداب کوہ ہو گرداب دریا نشین اُنکا افسر ہو یہ جو سمندر رنے عشاق سے
کہا عشاق نے کہا کہ بہت اچھا جو آپ کی مرضی یہ کہکر کچھ پڑھکر طرف ابر کے اشارہ کیا کہ
وہ ابر ایک مرتبہ سمٹ کر اور گڑگڑا کر طرف اُس پہار کے چلا چمکتا ہوا گرجتا ہوا ایسی صدائے
مہیب اُس سے آتی تھی کہ زمین ہلی جاتی تھی اور شعلے نکل رہے تھے ایک چشم زدن مین
وہ ابر نظرون سے پنہان ہو گیا اور کڑکڑا کر ایک مرتبہ اُس پہاڑ پر گرا سب لوگون کو جو کہ اُس
پہاڑ پر قریب تین کرور کے موجود تھے سب کو جلا دیا ایسا جلایا کہ خاک تک باقی نہ رہی
کوہ کو مثل کوہ طور کے سرمہ کر دیا وہان کی خاک تک نہ باقی رہی وہ ابر سحر برطرف ہو گیا
عشاق کی بارہ برس کی محنت رائیگان ہوئی وہ ساری بلا گرداب دریا نشین کے سر پر
آئی وہ ساری گردابی اپنی بھول گیا یہان اہل اسلام کے جان مین جان آئی وہ گرمی برطرف
ہوئی پیاس کی شدت کم ہوئی وہ ہواے گرم کے جھونکے کم ہوئے سب نے سجدۂ شکر ادا
کیا ادھر عشاق نے سمندر رشاہ سے کہا کہ بھائی لاؤ خواجہ کو میرے حوالہ کرو سمندر ر
نے کہا کہ بھائی وہ جو تم نے اسم اعظم صاحبقرانی بند کیا ہو اُسکو بھی کھولدو تاکہ مین اُنسے
مقابلہ کرون جب کہ میرے اُنکے مقابلہ ہوگا مین خود بند کر لونگا مین کسی کی کمک کا خواستگار
نہین ہون کہ مین اتنا تمھارا احسان اپنے اوپر قائم رکھون یہ جو سمندر رنے کہا عشاق نے
جواب دیا کہ مجھکو کیا ضرورت ہو کہ مین اسم اعظم بند رکھون مجھکو اپنے مطلب سے مطلب
ہو اپنے دشمن سے غرض ہو یہ جو سمندر رنے سُنا جواب دیا کہ پھر اپنے دشمن کو مجھ سے لیجیے
وہ میرے پاس موجود ہو دیکھیے یہ تخت پر پڑا ہو آپ اسم اعظم کھولیے مین آپ کو آپکا
دشمن حوالہ کرون بس عشاق نے کچھ پڑھکر دستک دی کہ ایک برق چمکی اب جو دیکھا
وہی پتلہ چلا آتا ہو کہ جس کے شکم مین عشاق نے اسم اعظم بند کر کے رکھا تھا وہ پتلہ قریب

عشاق آیا عشاق نے انگلی کا اشارہ کیا کہ ایک برق چمک کر سر پر اُس پتلے کے گری کہ اُس نے
اُس پتلے کو جلا دیا وہ شیشہ اُسکے شکم سے نکلا عشاق نے اُسکو سحر سے روکا اور ہاتھ مین لیکر
اُسکو شکست کیا اُس طائر کو نکالا نکالکر اُسکو اُڑایا اُسنے گرد سر صاحبقران کے گردش کی جب تین
مرتبہ گردش کرچکا ایک برق چمک کر اُس پر گری کہ وہ جل گیا اُسکے ساتھ وہ کاغذ بھی جل گیا
جس پر اسم اعظم بند تھا سحر کے ذریعہ سے اور سب حرف اُس پر تحریر تھے اُس کاغذ کا جلنا تھا کہ
صاحبقران کو اسم اعظم یاد آیا سمندر نے آواز دی کہ یا صاحبقران آپ کو اسم اعظم یاد ہی
صاحبقران نے سمندر کی صدا سُنکے جو خیال کیا تو حرف بحرف اسم اعظم یاد تھا جواب دیا کہ
مجھکو فراموش کب تھا بس راوی نے بیان کیا ہی کہ یا جو اسم اعظم بند کرتا ہی وہ قتل ہو تب اسم اعظم
کھلتا ہی یا وہ خود جسنے بند کیا ہی کھولے تو بدین سبب اسم اعظم کھل گیا کہ خود عشاق نے
سمندر کے کہنے سے کھولا راوی سحر طراز یہ بیان کرتا ہی کہ اب عشاق کا اُسقدر کمال بھی نہین
رہا جو کچھ کہ کمال اُسکو تھا وہ اسی ابر سحر کے سبب سے تھا وہ مسٹ گیا اب معمولی ساحرونکے
مقابل ہی ہر ایک ساحر اُس سے مقابلہ کرسکتا ہی جب عشاق اسم اعظم صاحبقران کھول
چکا سمندر شاہ کو معلوم ہو گیا بس سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ بھائی یہ گیند اسکو کھو
دیکھو اسمین کیسی خوشبو ہی یہ مجھکو اُسی صحرا سے ملا ہی جہان مین نے خواجہ کو گرفتار کیا ہی یہ کہکر عشاق
کی طرف پھینکا عشاق نے ہاتھ بڑھا کر روکا اور روک کر اُسکو اپنی ناک کے پاس لایا اور سونگھا
جیسے ہی قریب پہنچی اس خود بین کے پہونچا در اجود باؤ پڑا اُسکی ہر پنکھڑی جدا ہوئی اور اُس سے غبار
پیدا ہوا وہ غبار جو اُسکے دماغ مین پہونچا اُسکو چھینک آئی وہ بے ہوش ہو کر تخت پر گرا اُس کا
گرنا تھا کہ اُسکا سحر جو کم ہوا اُسکا تخت طرف زمین کے چلا ادھر سمندر نے قصد کیا کہ عشاق کو
تخت پر سے اُٹھا لون مگر قابو نہ چلا جلدی ہی سے جال نکالا اُسکے مارنے کا بھی موقع نہ پایا اب
یہ حال ہی کہ سمندر نے سمجھ لیا ہی کہ اگر موقع مل جائے تو ایک ہاتھ تیغہ کا مارون دونون لشکر یہ
حال دیکھکر حیران ہین کہ یہ کیا واقعہ ہی سمندر عشاق کا کیون اسقدر دشمن ہو گیا ہی کہ اُسکے قتل
پر آمادہ ہی بس راوی عجائب بیان یہ تحریر کرتا ہی کہ دونون تخت غلطان پیچان زمین کی طرف
چلے آتے ہین سمندر ہر مرتبہ اپنا تخت عشاق کے تخت کے برابر لاتا ہی پھر وہ تخت نیچا
ہوجاتا ہی اہل اسلام و اہل کفار حیران حیران دیکھ رہے ہین راوی انکو اسی حالت مین چھوڑتا ہی

کچھ حال سمندر کا حوالہ قلم عجائب رقم کرتا ہے

راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر شاہ بعد جانے عشاق کے تخت پر آکر بیٹھا اور وہ تقریر کی جو
کہ تحریر ہو چکی ہی سب اہل دربار جمع ہین کہ جب عرصہ ہوا تو ایک مرتبہ سمندر شاہ کو خیال آیا
کہ ذرا حال عشاق دیکھنا چاہیے کہ اُسنے کیا کارروائی کی آیا اہل اسلام کو قتل کیا یا صاحبقران
نے اسم اعظم کے ذریعہ سے اُسکے ابر سحر کو برطرف کر دیا بس یہ دل مین سوچ کر اوراق جمشیدی
اُٹھا کر دیکھا اُس مین یہ تحریر پایا کہ اے سمندر شاہ جلد خبر لے عشاق کی خواجہ ثالث نے
تیری صورت بنکر تمام سحر عشاق غارت کیا او عشاق نے گرداب دریا شیشہ بین کو مع اُسکے
لشکر کے خواجہ کے کہنے سے جلا دیا تین کروڑ کا لشکر تیرا جل گیا اب کوئی دم مین خواجہ عشاق کو

مارین گے سب اہل اسلام اُسکے سحر سے بچ گئے عشاق نے اسم اعظم بھی بند کر لیا تھا اُسکو بھی کھلوا لیا
بڑی عیاری کی جو کیفیت گذری تھی سب حرف بحرف اس سے سمندر کو آگاہ کیا بس یہ حال دیکھ کر سمندر
کے ہوش اُڑ گئے ہائے غضب کہکر اُٹھا اور فوراً سحر کیا کہ ایک تخت پیدا ہوا اُس پر سوار ہو کر
چلا اہل دربار نے کہا کہ آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین ہم بھی آئین کہا کہ تم لوگ اسی مقام پر
رہو مین آتا ہون اُستاد سمندر نے کہا کہ کچھ بیان تو کرو سمندر نے کہا کہ آپ تشریف رکھین مین آتا
ہون آکر سب حال بیان کرونگا یہ سُنکے سب اپنے مقام پر بیٹھ گئے عشاق حجرہ نشین بھی بیٹھ گیا
سمندر تخت سحر کو اُڑا کر طرف میدان جنگ کے چلا ایسا تیز چلا کہ گیا شاہین و باز جائیگا خوب سحر کو
زور دیتا ہوا یہ خیال کرتا ہوا کہ کہین عشاق قتل نہ ہو جائے چلا جاتا ہے یہان سب حیران ہین کہ بادشاہ
کس کام کو اس قدر جلد گئے ہین کسی کو ہمراہ بھی نہین لیا کیا خبر اور اق نے دی ہے کہ جس کو دیکھ کر
ہائے کی اور تخت سحر پیدا کر کے چلے گئے یہ لوگ تو اس فکر مین ہین سمندر اُدھر چلا جاتا ہے وہان
دونون لشکر حیران ہین اُدھر دونون تخت تلے اوپر چلے آتے ہین اہل اسلام کی زبان پر یہ مصرعہ
جاری ہے مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ٭ راوی نازک خیال نے تحریر کیا ہے کہ سمندر
قریب تخت عشاق پہونچ گیا اور ہنچہ اُٹھا کر نعرہ کیا منم خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام منم ریش
تراشندۂ کافران و سر برندۂ جادوگران شاہ عیار بیاب طراز منم خنفران بن عمر یہ نعرہ کرکے چاہا تھا
کہ ہاتھ مارون کہ اتنے عرصہ مین سمندر اصلی پہونچ گیا دور سے نعرہ کیا کہ او عیار دزد باریک لک
لک باخبر دار دست خود را نگہدار مین آپہونچا عین وقت پر تو نے تو خاتمہ ہی کیا تھا کہان جاتا ہے
میرے ہاتھ سے یہ کہکر تخت کو تیز کیا اب دونون لشکرون نے جو سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ دوسرا
سمندر اور چلا آتا ہے مگر نہایت تیز اِدھر خواجہ نے جو نعرہ کیا تھا اپنے نام کا اُس سے ثابت
ہوا کہ وہ سمندر جو کہ قبل آیا تھا خواجہ ہین یہ اصلی سمندر ہے جیسے ہی خواجہ نے سمندر کی صدا
سُنی پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی دیکھا کہ سمندر تخت اُڑائے ہوئے بہت تیز چلا آتا ہے
قریب ہے کہ میرے تخت کے قریب پہونچے بس یہ دیکھ کر خواجہ نے فوراً گلیم اوڑھ لی اور
غائب ہو گئے اتفاق سے جو لباس خواجہ پہنکر سمندر کی صورت بنکر آئے تھے وہی لباس
سمندر پہنے ہوئے تھا بس سمندر اپنے تخت کو بڑھا کر قریب تخت عشاق آیا دیکھا کہ عشاق
غلطان و پیچان چلا جاتا ہے اور وہ دوسرا تخت غائب ہے یہ حیران ہوا کہ وہ تخت کیا ہوا کہ جس پر خواجہ
تھے بس سمندر نے خیال کیا کہ تخت زمین پر گرا تو صدمہ سے عشاق تمام ہو جائیگا اُسنے سحر کیا
کہ وہ تخت اسی مقام پر قائم ہوا یہ اپنا تخت بھی اُسی تخت کے برابر لایا ابھی اُسنے عشاق کو ہوشیار
نہ کیا تھا کہ پہلو سے صدا آئی کہ اے سمندر تو وقت پر پہونچا ورنہ مین نے خاتمہ کر دیا تھا اور سحر
تو اُسکا برباد کیا اسم اعظم صاحبقران کا جو اُسنے بند کیا تھا کھول لیا اب کوئی اُس سے خوف
نہین ہے جس سحر پر اُسکو بڑا بھروسا تھا وہ یون برباد ہوا اب وہ بھی مثل اور ساحرون کے ہو گیا
ہے میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا مین نے تو اسی وقت اپنا کام کر لیا تھا اگر تو نہ آتا اور تھوڑی
دیر لگتی مین قتل کر چکا تھا میرے زد پر آگیا تھا خیر کہان بچ کر جائیگا اگر مین نے اُسے قتل نہ کیا
اپنا نام خواجہ نہ رکھا بھی گو ہے اور یہی میدان ہے آج نہین کل کل نہین پرسون یہ میرا تو شکار
فردو رہے اور مین اسکی جان کا دشمن ہون اور یہ میرا دشمن ہے مین کب چھوڑونگا کہ یہ زندہ رہے

بموجب مصرعہ خبر زندہ ہی اگر یار تو صحبت باقی ٭ ابھی اسکی کچھ زندگی باقی ہی اور دنیا کی ہوا کھانا اسکے
مقدر مین ہی کہ یہ اس طور سے بچ گیا ورنہ کیا مقدور تھا کہ یہ بچ سکتا خیر مین جاتا ہون یہ جو صدا
آئی سمندر کانپ گیا اپنے دل مین کہا کہ یہ تو کوئی پیر معلوم ہوتے ہین کہ نظر سے پوشیدہ ہین
اور برابر بول رہے ہین پھر نظر نہین آتے ہین خواجہ تو یہ اسکو صدا دیکر گلیم اوڑھے ہوئے اپنے
لشکر مین آئے کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا ابھی تک کسی کے اہل اسلام سے حواس بجا نہین ہوئے ہین
سب حیران ہین ایک تو اس آفت مین مبتلا تھے دوسرے اس سے جو رہائی ہوئی تھی تو یہ
سانحہ پیش آیا ہی یہ لوگ تو اس فکر و تشویش مین ہین کہ یہ کیا واقعہ تھا کفار الگ حیران ہین
کہ ایک سمندر تو وہ آیا کہ جس نے ابر سحر اہل اسلام پر گرانے سے عشاق کو منع کیا وہ ابر سحر
اور کسی پر گرایا گیا پھر خود ہی سحر کرکے اسکو بھی قابو مین کیا اور قتل کرنے پر آمادہ ہوئے کہ دوسرا
سمندر آیا اسنے ڈانٹا خواجہ عیار لشکر اسلام کا نعرہ ہوا یہ کیا امر ہی کفار اس فکر مین غلطان ادھر
جب سمندر کو خواجہ آگاہ کرتے چلے گئے سمندر نے تلاش کیا کہین خواجہ کا پتہ نہ ملا تو
سمندر نے قریب تخت عشاق تو پہونچ چکا تھا تخت کو سحر سے روک چکا تھا بس پانی
سحر سے طلب کیا اسکا عشاق کو چھینٹا دیا اور سحر کیا کہ اسکو ہوش آیا وہ جو ہوشیار ہوا اسنے
یہ خیال کیا کہ سمندر نے مجھ پر سحر کیا تھا کہ جس کے سبب سے مین بے ہوش ہوگیا وہ گل
صد برگ سحر کا تھا سمندر ابھی کچھ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ عشاق نے اپنے دل مین یہ خیال کرکے
جھولی پر فوراً ہاتھ ڈالکر ایک ترنج نکالا اس پر کچھ پڑھ کر طرف سمندر کے کھینچکر مارا اگر سمندر
ہوشیار نہ ہوجائے کیونکہ اسنے جب اسکو ہوشیار کیا تھا تو اسکے تیور سے سمجھ گیا تھا کہ اسکی
نیت بدلی اسنے خیال کیا تھا کہ اسکو آگاہ کرون کہ اسنے حربہ کیا اسنے اپنے کو بچایا دوسرے
ساحر زبردست ہی بادشاہ ہی جیسے وہ ترنج قریب آیا اسنے اشارہ کیا کہ برق چمک کر گری
کہ اس نارنج کو جلا دیا بالکل خاک سیاہ کر دیا یہ جو واقعہ عشاق نے دیکھا اسکو اور غصہ
آیا اب تو اسکو یقین ہوگیا کہ سمندر نے میرے اوپر سحر کیا ادھر برق چمکا کر اور ترنج کو ہٹا کر
سمندر مسکرایا اور قصد کیا تھا کہ کہون کہ عشاق ذرا خبردار ہو کہ عشاق نے غصہ مین آکر
اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا اور ایک بیضہ فولادی نکالا کہ اس پر ہزارون خون کے ٹیکے دیے
ہوئے تھے کچھ پڑھ کر اور گردش دیکر سینہ پر سمندر کے مارا وہ سینہ پر تو نہین پڑا مگر پیشانی پر
سمندر کے پڑا کہ اس سے اسکو ایک چکر آیا اگر کوئی اور ساحر ہوتا تو مغز پاش پاش ہوجاتا
نشان بھی نہ ملتا مگر سمندر نے اس ضرب کو روک کر اپنے کو قائم کرکے وہ بیضہ ہاتھ پر لیا
اور کہا کہ او عشاق اپنے حواس درست کر تجکو کیا ہوگیا ہی ایک تو جوری اس پر سینہ
زوری ارے اپنے بیگانے کو پہچان کیا کچھ دماغ مین خلل آیا ہی دو مرتبہ میرے اوپر تونے
سحر کیا مین نے اپنے کو بچایا ورنہ تونے تو کام تمام کیا تھا اگر مجھ ایسا ساحر نہ ہوتا نہ بچتا
اول تو وہ خطا کہ میرا تین کرور کا لشکر جلا دیا اسپر نادم نہ ہوا جب مین آیا اور مین نے
ہوشیار کیا تو میرے ساتھ یہ سلوک کیا تیری تو اس ہاتھی کی سی مثل ہی وہ مثل یہ ہی
کہ گانڈو ہاتھی اپنی فوج کو مارے تونے اسوقت وہی حرکت کی یا یہ کہ گدھے سے
تو بس نہ چلے عراقی کے کان پکڑے یا یہ کہ بندر کی بلا طویلہ کے سر بس اپنے حواس درست

کرو اور اپنے بیگانے مین تمیز کرو عشاق نے جواب دیا کہ مین تو مثل اُس ہاتھی کے نہین ہون بلکہ
تم ہو کہ تم نے پہلے تو آکر میرا سحر اُس پہاڑ پر گروایا اُسکے بعد اسم اعظم کھلوایا جب مین ان کامون
سے فراغت کر چکا مجھ پر سحر کیا کہ مین بے ہوش ہو گیا کوئی دوسرا ساحر میرے مقام پر ہوتا تو
وہ مر جاتا نہ معلوم کس امر کی میرے اور تمھارے عداوت واقع ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ تم ہی نے میری ذلت اُس عیار سے کرائی اول تو یہ کہ اسوقت تک خاموش رہے جب تک
مین ابر سحر لیکر نہین چلا تھا مجھکو اس امر سے آگاہ نہ کیا کہ صاحبقران مالک اسم اعظم ہین جب مین
مقابلہ کو چلنے لگا اُس وقت آگاہ کیا اس خیال سے کہ اب کیا ہوگا مین اُس پر بھی چلا آیا مین نے
کچھ خیال نہ کیا یہان آکر اسم اعظم بند کیا وہان تم نے اوراق مین دیکھا تم کو رشک ہوا وہان
سے تم چلے خواجہ کو گرفتار کرکے لائے میرا ابر سحر مٹایا اسم اعظم کھلوایا پھر مجھسے یہ دشمنی کی
کہ سحر کیا خواجہ کو غائب کر دیا سمندر نے کہا کہ عشاق ذرا اپنے ہوش و درست کرو مین کب آیا مین نے
کب تم پر سحر کیا بلکہ مین نے تمھاری جان آکر موت کے پنجہ سے بچائی ورنہ تم قتل ہو جاتے اگر مین دم
ورنہ آتا خواجہ نے تمھارا خاتمہ کیا تھا اس احسان سے تو گئے اُس پر میرے اوپر تم نے سحر کیا ایک
تو میرا لشکر تباہ کیا دوسرے یہ غصہ میرے اوپر ارے بھائی مین تو خواجہ سے واقف ہون نہ
اس امر سے کہ تم نے اسم اعظم بند کیا کیسا اسم اعظم کھلوانا کیسا ابر سحر گرداب کوہ پر گروانا یہ کیا تم
کہتے ہو یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ یہ کیا سب جھوٹ ہے آپ نہ تھے پھر کون تھا
بھلا بتائیے تو سوائے آپ کے اور کون تھا سمندر نے کہا کہ تم اپنے حواس تو درست کرو تو
پھر مین سب حال بیان کرون تم تو زورون پر چڑھے ہوئے ہو میرے قتل پہ آمادہ ہو مین کیا بیان
کرون اپنی جان بچاؤن یا بیان کرون یہ جو سمندر نے کہا عشاق نے اپنے حواس درست کئے
کہا کہ بیان فرمائیے سمندر نے کہا کہ اے عشاق تم نے بہت بڑا دھوکا کھایا اُس عیار نے تمھارے
ساتھ عیاری کی تم کو دھوکا دیکر تمھارا ابر سحر مٹا دیا اب تم سب واقعہ بیان کرو کہ تم نے یہان آکر
کیا کیا عشاق نے اپنا ابر سحر لیکر آنا اہل اسلام کو نصیحت کرنا صاحبقران کو سمجھانا اپنا خواجہ کو
طلب کرنا سب کا انکار کرنا صاحبقران کا جواب صاف دینا اپنا برہم ہو کر غصہ کرکے ابر سحر کو
محیط لشکر اسلام کرنا اُنکے تڑپنے کا اپنا تخت اُس ابر سے نیچا کرکے تماشہ دیکھنا ابر یاقوت رنگ
ظاہر ہونا اُس سے سمندر شاہ کا ظاہر ہونا قریب تخت آنا باہم کلام ہونا اُس سمندر کا جواب
دینا آخر الامر بموجب سمندر کے کہنے کے ابر سحر کو کوہ گرداب پر گرانا اسم اعظم کا کھولنا بیان
کیا اور کہا کہ آپ نے ایک گیندا مجکو دیا تھا مین نے جو اُسکو سونگھا وہ خود بخود بکھر گیا اُس سے
کچھ غبار سا پیدا ہوا وہ میرے دماغ مین گیا کہ پھر مجھکو خبر نہین ہے کہ میرے اوپر کیا گذری اب جو
مجھکو ہوش آیا مین نے آپ کو پایا مین نے خیال کیا کہ میرے اوپر آپ نے سحر کیا ہے مین نے بھی
برہم ہو کر آپ پر سحر کیا مجھکو کیا معلوم کہ کیا ہوا اب آپ بیان فرمائیے کہ کیا واقعہ اصلی ہے سمندر
نے کہا کہ تمھارے حواس درست ہین مین بیان کرون عشاق نے جواب دیا کہ مین بدحواس
کب تھا سمندر نے کہا کہ اچھا دربار مین چلو وہان مین بیان کرونگا عشاق نے کہا کہ اچھا تشریف
لے چلیے بس یہ سنکے سمندر نے بہ صدائے بلند کہا کہ اب اہل اسلام تم نے بہت سر اٹھایا
ہے اور تمھارے لشکر کے عیارون نے بہت پریشان کیا ہے اب کہان تک طرح دیجائے خبر

اب مین تمھاری جرارت وبہادری دیکھ لونگا اب تو مین جاتا ہون کیونکہ اسوقت مجکو ایک ضرورت
ہی اب بندوبست کرکے آؤنگا تم بھی اپنے پڑاؤ پر جاؤ یہ کہکر اُسنے طرف گرداب شاہ وغیرہ کے رُخ
کیا اور کہا کہ ای گرداب شاہ تم بھی اپنا لشکر لیکر جاؤ اب جب تمھارا جی چاہے طبل جنگ بجواکر
اہل اسلام سے مقابلہ کرنا عشاق کا سحر برباد ہوا عیار لشکر اسلام نے بڑے غضب کی عیاری
کی انھون نے دُھوکا کھایا خیر دیکھا جائیگا اُن سب نے سمندر شاہ کو سلام کیا سمندر نے جواب
سلام دیا اور عشاق کو ہمراہ لیکر طرف سمندر یہ کے چلا اہل اسلام نے اُسکی تقریر کا یہ جواب دیا
کہ ای سمندر و عشاق دیکھ یہ ہمارے خدا کی قدرت ہی کہ کیونکر ہم کو بچایا اور کیونکہ ہماری حفاظت کی
اور کس آسانی سے عشاق کا ابر سحر غارت کیا اور کیونکر صاحبقران کا اسم اعظم کھولا کہ جسکی امید
نہ تھی اگر اُسکو ہماری ظفر منظور ہوگی تو اسی طور سے ہر مشکل مین مدد کریگا ہم کو اُسکی ذات پر
بھروسا ہی اگر تو نہ آتا تو عشاق کا خاتمہ تھا ابھی اسکی زندگی باقی ہی سمندر یہ کلام سنتا ہوا
عشاق کو لیکر روانہ ہوا بلکہ عشاق نے قصد کیا تھا کہ جواب دون مگر سمندر نے کہا کہ کیا
ضرورت ہی اُنکو کہنے دو ہم کو اپنے مطلب سے مطلب ہی عشاق و سمندر تو اُس طرف روانہ
ہوئے ادھر گرداب شاہ نے طبل باز بجوادیا اور لشکر کو لیکر طرف فرودگاہ کے روانہ ہوا باہم
یہ کہتا جاتا تھا کہ کچھ حال نہ کھلا کہ کیا واقعہ پیش آیا یہ کیا ہوا کہ لشکر اسلام پر تو بالکل آنچ نہ آئی
خواجہ نے کیا خوب عیاری کی ہم کو تو یہ عیاری نہین معلوم ہوتی ہی اُنکے کلام کے موافق اعجاز
معلوم ہوتا ہی کہین بھی اسکا سان وگمان ہو سکتا ہی کہ یہ عیاری ہی دراصل بڑے غضب کے
عیار ہین واہ کیا کہنا ایسی باتین کرتے ہوئے فرودگاہ پر آئے لشکر نے کمر کھولی یہ ساتون بادشاہ
و ملکہ داخل بارگاہ ہوئے مع سردارون کے اور ہرکارون کو طلب کرکے حکم دیا کہ تم لشکر اسلام
مین جاؤ خبر لاؤ کہ یہ عیاری کس طور سے ہوئی ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوئے اِدھر بعد سمندر و
عشاق و لشکر کفار کے بادشاہ بھی مع کل لشکر کے شادان و فرحان خوشیان کرتے ہوئے یہ
مصرعہ پڑھتے ہوئے مصرعہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ❊ طرف فرودگاہ کے تشریف
لے چلے یہان تک کہ فرودگاہ پر پہونچے جب سب کو معلوم ہوا جو لوگ کہ اُس مقام پر تھے
کہ اہل اسلام کی ظفر ہوئی عجب طرح کی خوشی ہوئی ہر ایک شاد تھا بند رنج وغم سے آزاد تھا
ہر طرف لشکر مین ایک چہل پہل تھی گویا روز عید تھا ہر ایک گلے مل رہا تھا اور یہ کہتا تھا کہ
خدا نے بڑا فضل کیا ورنہ آج زندگی کی امید نہ تھی وہ بڑا کریم ہی رحیم ہی اُسنے سب پر رحم کیا
خوب جان بچائی ایسی ایسی باتین ہو رہی ہین لشکر مین لشکر نے قیام گاہ پر آکر کمر کھولی بادشاہ
مع صاحبقران و کل سردارون کے بارگاہ مین تشریف لائے دربار آراستہ ہوا بادشاہ نے
تخت پر جلوس فرمایا صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما ہوئے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر
متمکن ہوئے جب دربار آراستہ ہو چکا عیار اپنے اپنے مقام پر آکر کھڑے ہو چکے اُس وقت
بادشاہ نے صاحبقران کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ خداوند کریم نے اپنا بڑا رحم کیا خوب اس
بلا سے نجات دی ہم کو تو آج امید زندگی کی نہ تھی آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ کس قدر گرمی
تھی کہ زمین سے شعلے نکلتے تھے اور مارے پیاس کے کیا حالت تھی کہ سب مثل ماہی بے
آب کے تڑپ رہے تھے باوجودیکہ دریا قریب تھا مگر کوئی حرکت نہ کرسکتا تھا قریب تک

بیقرار تھے کیا بیان کیا جائے اگر دو گھڑی اور یہی حالت رہتی تو کوئی نہ زندہ رہتا چاہیے وہ ابر سحر گرآتا
جاہیے نہ مگر شدت عطش خاتمہ کر دیتی گرمی جدا ہلاک کرتی اور مرنے مین کیا باقی رہا تھا اودھر
گرمی ہلاک کر رہی تھی اودھر پیاس تھی سے وہ ابر سحر گراتا خاتمہ تھا نہ خواجہ عیاری کرتے
نہ جان بچتی خدا نے دوبارہ زندگی عطا فرمائی میرے نزدیک پھر سے حیات تازہ پائی بڑی بلا
رد ہوئی مگر آج خضران بن عمرو نے بلا کی عیاری کی کہ جسکا سان و گمان نہ تھا ہم کو تو سمندر
کا یقین تھا واقعی یہ نسل اپنے دادا اور باپ سے ہین بلکہ اگر کہا جائے تو اُنسے بھی فطرت مین
کسی قدر زیادہ ہین کیا کام کیا ہے کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی ہے ہم سب خواجہ کے بچائے
ہوئے ہین انھون نے ہم سب کی جان بخشی کی ہے ہم تو اس بار احسان سے اُنکے سر نہ اُٹھا
سکین گے ہمیشہ اس احسان سے اُنکے شرمندہ رہین گے گو یہ امر ہے کہ اگر خدا نہ چاہتا تو وہ
کیا کر سکتے تھے نہ عیاری کام دیتی نہ فطرت خدا نے مدد کی انھون نے تدبیر کی بلا رد ہوئی
صاحبقران نے بادشاہ کی تقریر سنکے جواب دیا کہ بجا ارشاد ہوا در اصل مجکو بھی قطع امید
ہو گئی تھی پہلے تو مجھے بڑی امید تھی کہ اسم اعظم کے ذریعہ سے اس بلا کو رد کرونگا اور جب تک
میری اور عشناق کی تقریر ہوئی ہے مجکو اسم اعظم یاد تھا جب اُسنے جواب صاف پایا آپ سب
نے دیکھا ہوگا کہ اُسنے سحر کرکے میرا اسم اعظم بند کر لیا وہ جو کاغذ میرے روبرو آیا تھا وہی
طریقہ اسم اعظم کے بند کرنے کا تھا جب اسم اعظم بند ہوا اُسوقت مجکو قطع امید ہوئی
خواجہ نے مجھ سے دریافت کیا مین نے صاف کہا کہ وہ بھی ساتھ چھوڑ کر چلے گئے مگر مین نے
اپنے قدم راہ نیک سے نہ ہٹائے ثابت قدم رہا کسی کو اس حال سے آگاہ نہ کیا اس استقلال
پر خدا نے رحم کیا ورنہ کیا کسی کی قدرت تھی سوائے خدا کے کہ وہ بلا کو رد کرتا یہ سب اُس کی
بندہ پروری اور بلک نوازی ہے ورنہ خواجہ کیا عیاری کرتے مگر در اصل خواجہ نے غضب
کی عیاری کی کہ اسکا بالکل گمان بھی نہ تھا ہم تو اصلی سمندر سمجھے تھے کہ اُسکو کچھ خیال آیا ہے
کچھ خداوند کریم نے اُسکے قلب مین یہ امر ڈالا ہے کہ اُس نے آکر یون ہم کو بچایا ہے اور یہ مصرع
میری زبان پر تھا مصرع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؎ مگر کیا خوب ابر سحر کو مٹا دیا اُس کے
سحر سے سمندر کے لشکر کا خاتمہ کیا اسم اعظم بھی خوب فقرے سے اُسی کے ہاتھ سے کھلوایا بڑی
چالاکی کی یہ عیاری نہ تھی بلکہ قدرت خدا کا ایک یہ بھی نمونہ تھا کہ اُسنے اپنے بندے کے دل مین
یہ امر ڈالا کہ وہ ایسی عیاری کرے اور یون جان بچائے اگر سمندر اصلی نہ آجاتا تو خواجہ نے
عشناق کا خاتمہ کیا تھا مگر ابھی اُسکی حیات باقی تھی اس سبب سے سمندر عین وقت پر پہونچا
بس مجکو تو اُس وقت معلوم ہوا کہ یہ خواجہ ہین کہ جب خواجہ نے نعرہ کیا ہے اور سمندر
ظاہر ہوا ہے اب نہ معلوم خواجہ کہان چلے گئے ہین اگر وہ آتے تو ہم اُنکو آج بہت کچھ انعام دیتے
اور اپنے گلے سے لگاتے بلکہ اُنکے ہاتھون کو چومتے بادشاہ نے فرمایا کہ کام تو ایسا ہی
کیا ہے سب اہل دربار خواہ ساحر خواہ غیر ساحر دست راستی دست چپی سب نے کہا کہ
آج تو خواجہ نے وہ کام کیا ہے کہ اگر اُنکو ہر ایک ہفت اقلیم کی دولت دے تو بھی کم ہے
مگر ہم لوگ تو مجبور ہین جہان تک ہم سے ہوگا ہم خواجہ کو خوش کرینگے اب تو خواجہ
کے دیکھنے کو جی چاہتا ہے نہ معلوم خواجہ کدھر چلے گئے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ خواجہ

جب گلیم اوڑھ کر غائب ہوئے اور سمندر سے وہ تقریر کرکے دہان سے چلے تو لشکر مین آئے وہ ابر
وغیرہ سب غائب ہوگیا کچھ اُسکا نام ونشان نہ رہا تھا خواجہ لشکر مین آئے تھے مگر گلیم اوڑھے
ہوئے لشکر مین تھے جب لشکر فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی دربار آراستہ ہوا خواجہ
بھی دربار مین موجود تھے سب کی تقریر سماعت کررہے تھے جب خواجہ نے یہ سُنا اُسوقت
قریب دربار گاہ آئے گلیم اُتار ہی ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے طرف دربار کے چلے
جیسے نگاہ صاحبقران کی خواجہ پر پڑی بے ساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا اور اپنے
دنگل پر سے اُٹھے اور طرف خواجہ کے چلے شعر بیا بیا کہ ترا تنگ درکنار کشم * بہ تنگ آمدہ ام
چند انتظار کشم * یہ فرماتے ہوئے جو چلے خواجہ نے دیکھا کہ صاحبقران ازفرط خوشی سے
تیزی طرف آتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ صاحبقران کا اُٹھنا تھا کہ سب دربار اُٹھ کھڑا
ہوا بادشاہ بھی اُٹھ کھڑے ہوئے یہ حال دربار کا خواجہ دیکھ کر اور صاحبقران کو اپنی طرف تشریف
لاتے ہوئے دیکھکر خود بھی فرط خوشی سے دوڑے اور قریب صاحبقران آکر صاحبقران کے
قدمون پر سر جھکایا کہ صاحبقران نے خواجہ کو اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ ای خواجہ آج تم نے
وہ کام کیا ہی کہ آج خواجہ اول عمر بن امیہ ضمری ہوتے یا تمھارے والد تو اس عیاری کی داد دیتے
اُنکو قدر ہوتی کیا کوئی عیاری کریگا یہ عیاری تھی کہ اعجاز تھا واہ کیا کہنا کہ اب تو تم وہ کام کرتے ہو
کہ جس مین عقل نہین کام کرتی ہی ہمارے عقل مین یہ عیاری نہ آئی کہ تم نے کیا کیا اور کیونکر آنکھون مین
خاک ڈالی تم تو ہم سے رخصت ہوکر طرف خانہ کعبہ کے گئے تھے کیا تم نے راہ مین کسی سے یہ عیاری
تعلیم پائی جو کی اور اسقدر جلد کی جس کی کچھ انتہا نہین ہی خواجہ مسکرائے اور عرض کیا کہ عرض کرونگا
صاحبقران نے خوب خواجہ کو گلے سے لگایا اُسکے بعد خواجہ نے بادشاہ کی قدمبوسی چاہی بادشاہ
نے بھی سر خواجہ کا سینہ سے لگایا پھر تو ہر سردار سے خواجہ ملے ہر ایک سردار نے خواجہ کا
شکر ادا کیا بادشاہ و صاحبقران اپنے مقام پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار بھی بیٹھے پھر اُسی طرح
سے دربار آراستہ ہوا خواجہ پھر کل عیارون سے ملے خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے اب صاحبقران
نے فرمایا کہ عیاری کا حال بیان کرو کہ یہ کیا عیاری تھی خواجہ نے عرض کیا کہ جب مین آپ سے
رخصت ہوکر اور مسافر کی صورت بنکر طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوا تو بارے سناٹی مارتا ہوا تیز
تیز چلا جاتا تھا کہ قریب ایک کوہ کے پہونچا کہ مین نے دیکھا اُس پہاڑ پر ایک لشکر اُترا ہوا ہی
مین اُس پہاڑ پر گیا مین نے جو خیال کیا تو وہ ساحرون کا لشکر ہی اور بہت بڑا لشکر ہی مین اُس
لشکر مین گیا دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر گرداب دریانشین کا ہی جو کہ سمندر شاہ
کا سپہ سالار سابق تھا اُسکے سپرد تین کرور کا لشکر سمندر شاہ نے کرکے اس پہاڑ پر مقیم
کیا ہی کہ جب ہم کو ضرورت ہوگی اور ہم تم کو براے کمک طلب کرینگے اُسوقت تم ہماری
کمک کو یہ لشکر لیکر آنا ورنہ اسی مقام پر رہو کوئی کام تم سے نہین ہی جناب یہ وہ لشکر ہی مین نے
جو لشکر کو دیکھا تو بے حد و بہ کثرت پایا اور سُن بھی چکا تھا کہ تین کرور کا لشکر ہی مین نے تمام
لشکر کی تو سیر کی نہین صرف بارگاہ مین گیا بارگاہ گرداب دریانشین کو خوب آراستہ پایا
لاکھون افسر تھے ہزارون سردار تھے خوب بارگاہ آراستہ تھی مین بارگاہ سے آیا کہ اُسنے
دربار برخاست کیا میرے خیال مین آیا کہ کیا خوب اگر کسی صورت سے لشکر اسلام کی

عشناق کے ہاتھ سے جان بچی تو سمندر ضرور اس لشکر کو طلب کرے گا یہ تین گروہ کب تک
صاحبقران مقابلہ فرمائینگے اس کی تدبیر کرنا چاہئیے مین وہان سے زیر کوہ آیا ایک مقام پر
بیٹھ کر عیاری خیال کرنے لگا فوراً یہ خیال مین آیا کہ تو سمندر کی صورت بنکر جا اور عشناق کو قتل کر
اور وہ ابر سحر عشناق سے پہلے اس پہاڑ پر کسی فقرے سے گروا دے اُسکے بعد اُسکو قتل کر بس
لشکر اسلام اس بلا سے بھی نجات پائے جس مین مبتلا ہی اور اُس بلا سے بھی جو کہ آنے والی
ہی یعنے اس لشکر کی آفت سے اور صاحبقران کا اسم اعظم بھی کھل جائے اگر عشناق فقرے
مین آجائے اور ان سب کی زندگی ہو بس یہ تو خیال کر لیا کہ سمندر کی صورت بنکر جاؤ مگر یہ نہ
خیال کیا کہ کیا فقرہ کرو بس اب جو فکر کی تو خیال مین آیا کہ خواجہ اپنی صورت پر کسی کو بناؤ اور
عشناق سے کہو کہ خواجہ کو مجھ سے لو اور جو مین کہون اُس پر عمل کرو بس اسی فقرے پر مار
کھائیگا جب یہ تدبیر خیال مین آئی مین پھر کوہ پر آیا چند ساحر جو کہ نہایت معزز تھے جو کہ
میرے سامنے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو جارہے تھے اُن مین سے مین نے
جب وہ سناٹے مین پہونچے اُنکو حباب مار کر بیہوش کیا ذرا میری چالاکی کو خیال فرمائیے
کہ یہ گمان ہی کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہان عرصہ ہو وہان خاتمہ ہو جائے جلدی چلو وہ ساحر
جنکو مین نے حباب مار کر اسیر کیا تھا وہ زیر کوہ جاتے تھے سیر کرنے کو کہ مین نے اسیر کر لیا بس
مین اُنکو نیچے کوہ کے لایا زنبیل سے نکالکر درخت سے باندھ دیا اور ہوشیار کیا کوڑا پکڑ کر کھڑا
ہوگیا چونکہ مین نے قیافہ سے پہچان لیا تھا کہ یہ ضرور اسلام قبول کرینگے باقی تین گروہ تھے
اُنکی پیشانی سے نور اسلام نہ پیدا تھا سوا ان کے بس مین نے اسی خیال سے
اُنکو گرفتار کیا اور کوڑا پکڑ کر اُنکو بہت کچھ دھمکایا اور خوف دلایا مختصر یہ کہ کچھ کلمے حمد خدا مین
اُنکے روبرو بیان کیے گنبد آصفاے باصفا سے باندھا تھا اُنھون نے لاکھ زور کیا مگر کچھ نہ ہوا
زبان مین سوزن دیئے ہوئے تھے کیا کرسکتے تھے آخر کو مجبور ہوکر اُنھون نے دین اسلام
قبول کیا اشارے سے کہا کہ ہم کو رہا فرمائیے مین نے بلا خوف نظر بخدا کے کرم کرکے اُنکو
رہا کیا وہ اپنے قول کے صادق تھے اُس سے نہ پھرے میرے مطیع ہوئے مین نے اُنسے
کہا کہ ابھی تم کلمہ نہ پڑھو جب سمندر کا خاتمہ ہوگا اُسوقت کلمہ پڑھنا اُنھون نے منظور کیا
مین نے اُنسے کل حال کہا اُنھون نے کہا کہ ہم کیا کرسکتے ہین مین نے اُن سے کہا کہ تم اتنی
کمک کرو کہ ایک ابر سحر بناؤ اور ایک تخت سحر مین تدبیر کرلونگا چنانچہ اُنھون نے ابر یاقوت
رنگ بنایا اور تخت سحر مین نے ایک ساحر کو اُن مین سے اپنی صورت بنایا اُسکو بیہوش
کرکے تخت پر ڈالا اور آپ سمندر کی صورت پر طیار ہوا اُن سے کہا کہ کوئی فرق تو مجھ
مین نہین رہا ہی مین بالکل ہم صورت سمندر ہون اُنھون نے جواب دیا کہ اگر مادر سمندر
بھی دیکھے تو نہ پہچان سکے اور کسی کی کیا مجال ہی یا صاحبقران قدرت خدا ملاحظہ فرمائیے کہ وہ
ساحر ایسے مطیع ہوئے کہ جو مین نے کہا وہ قبول کیا کوئی عذر نہ کیا باوجودیکہ اُسوقت اُنکو
مین نے دین اسلام کا مطیع کیا تھا پھر جاتے تو مین کیا کرتا مگر اُسکی مشیت جاری ہوچکی
تھی کیونکر پھر جاتے بس مین اُس تخت پر سوار ہوا مین نے کہا کہ یہ ابر سحر یاقوت رنگ
میرے سر پر قائم کرو اور تم اسی ابر مین پوشیدہ ہوکر میرے ہمراہ چلو اور اُس ابر سے

یاقوت کی بارش ہوا اور یہ تخت سحر سمندر یہ کی طرف سے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان عشاق اہل اسلام
سے مقابلہ کر رہا ہے اور بہت جلد پہونچے کہین ایسا نہ ہو کہ اہل اسلام کا خاتمہ ہو جائے بس وہ
ساحر بموجب میرے کہنے کے اُس تخت سحر کو لیکر آئے جس طور سے مین نے کہا تھا اور جو تدبیر
مین نے کی تھی بس مین عین وقت پر پہونچا عشاق کو منع کیا جو تقریر کہ عشاق سے ہوئی تھی
وہ سب اور اُسکا ابر سحر گرانا کوہ گرداب پر اور اپنا اُسکو فقرہ دیکر اسم اعظم کھلوانا سب بیان
کیا اور گیندہ بے ہوشی دیکر اُسکو بے ہوش کرنا اُسکے قتل کی تدبیر مین چلنا سب بیان کیا اور
کہا کہ جو کچھ حال گذرا وہ تو سب پر ظاہر ہے اُسکے بیان کی کیا ضرورت ہے یہ عیاری تھی جو کہ بیان
کی مگر خدا نے خوب حرمت رکھ لی کہ سمندر اُسوقت آکر پہونچا کہ جب مین سب کام کر چکا تھا
ورنہ میری خرابی ہوتی مین نے اُسکو دیکھتے ہی گلیم اوڑھ لی تھی اور اُن ساحرون سے کہدیا
کہ تم جلدی اپنی جان بچاؤ کسی طرف چلے جاؤ جب سمندر جالیگا لشکر مین آنا وہ ساحر وہ
تخت سحر اور ابر سحر مٹا کر خود بھی کسی طرف چلے گئے مجکو زمین پر پہونچا دیا یہ صورت واقعہ تھا
یہ عیاری جب خدا بناتا ہے تو بنتی خوب ہے ورنہ مین کہان اور یہ عیاری کہان کچھ اُسنے کمک کی کچھ
تقدیر نے رسائی کی مقدر کی خوبی سے کام پورا ہوا دونون بلائین دفع ہوئین صاحبقران نے
فرمایا کہ خواجہ تم نے خوب عیاری کی اور جو کچھ اُس ابر کے سبب سے یہان سب اہل اسلام
کے اوپر تکلیف گذری تھی سب بیان کی خواجہ نے عرض کیا کہ جو کچھ بیان فرمایئے بجا ہے بس
اُسوقت خواجہ کے لیے صاحبقران نے پچاس ہزار روپیہ نقد ایک خلعت اکیس پارچہ کا طلب
فرمایا بادشاہ نے اپنے گلے سے مالا مروارید کا کہ جس کی قیمت سوا لاکھ روپیہ سے کم نہ تھی اُتار کر
خواجہ کو مرحمت کیا اور اسی ہزار روپیہ نقد اور پچیس پارچہ کا خلعت پھر تو ہر سردار نے اپنی اپنی
لیاقت کے موافق منگا منگا کر دینا شروع کیا کسی نے دس ہزار کسی نے آٹھ ہزار ایک انبار
ہو گیا ہر شخص نے علیٰ قدر مراتب دیا بارگاہ روپیون سے مملو ہو گئی خواجہ نے سب اُٹھا کر نذر زنبیل
کیا عیارون سے لیا صاحبقران نے حکم فرمایا کہ آج سے سامان کیا جائے کل شام سے تین
دن تک اس خوشی کا جلسہ ہو بادشاہ نے بھی پسند فرمایا اُسی وقت سے سامان جشن کے طیار
ہونے کا حکم صادر ہوا سامان جشن ہونے لگا بادشاہ نے فرمایا کہ افسوس قران ثالث اس
جشن مین نہین ہین وہ ناموس کو لیکر طرف خانہ کعبہ کے گئے ہین اگر وہ بھی ہوتے تو بہت خوش
ہوتے خواجہ نے عرض کیا کہ ابھی وہ خانہ کعبہ نہین پہونچے ہونگے بلکہ اسی نواح مین ہونگے
اگر سوار روانہ فرمائے جائین تو کیا عجب ہے کہ راہ مین مل جائین وہ پھیر لائین بادشاہ نے فرمایا
کہ یہ رائے تو تمھاری بہت ٹھیک ہے بس سانڈنی سوار روانہ کرو خواجہ نے عرض کیا بہت خوب
بس بادشاہ نے دربار برخاست کیا کیونکہ کل کے جاگے ہوئے تھے رات بھر عبادت خدا کی
تھی صبح سے میدان جنگ مین تھے اور حالت پریشانی اور مایوسی مین اس قدر دن بسر ہوا
تھا اگر خوشی حاصل نہ ہوتی تو کبھی اسقدر بیٹھا بھی نہ جاتا وہ تو حالت مسرت مین کسی تکلیف
کا خیال نہ رہا بس دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمہ کو روانہ ہوئے صاحبقران و
بادشاہ نے اپنے اپنے خیمہ خاص مین آکر دو رکعت نماز شکر ادا کی اُسکے بعد آرام کیا اسی طور
سے ہر سردار و ہر عزیز صاحبقران نے نماز شکر ادا کی اُسکے بعد آرام کیا خواجہ نے بارگاہ

سے آکر چند سانڈنی سوار طرف خانہ کعبہ کے روانہ کیے اور خود ہر ایک لشکری کے پاس آئے اور
اُس سے یہ کہکر روپیہ لیا کہ بھائی تمھاری جان بچائی اُس مین روپیہ صرف ہوا دُوسرے ہم نے
منت مانی تھی کہ اگر لشکر اسلام اس بلا سے نجات پائیگا تو ہم مستحق کہلائین گے لوگونکو برائے
حج طرف خانہ کعبہ کے روانہ کرینگے اُن سے روپیہ لیکر پس سب نے دربار مین بھی دیا ہی تم بھی
کوئی ایسا نہ تھا کہ جس نے خواجہ کو روپیہ نہ دیا ہو یہان تک کہ حلال خور گھسیارے چاکر تک سے
لیا اور اُسنے دیا خواجہ نے سب سے بہت کچھ وصول کیا اپنے خیمہ مین آئے وُضو کر کعت
نماز پڑھی اُسکے بعد وہ بھی سورہے راوی اب لشکر اسلام کو سامان جشن مین مصروف رکھتا
ہی حال اُن ہرکارون کا تحریر کرتا ہی جو لشکر کفار سے برائے خبر آئے تھے داخل بارگاہ تھے
کہ خواجہ نے سب حال عیاری کا بیان کیا اُنھون نے جو کچھ خواجہ کو ملا ہی دیکھا جب دربار
برخاست ہوا تو وہان سے روانہ ہوئے یہ بھی معلوم ہوا کہ ناموس کو لشکر سے طرف خانہ کعبہ کے روانہ
کیا تھا اُنکے ہمراہ قران عیار گیا تھا اُن کے لینے کو سانڈنی سوار جائینگے اور کل سے جشن ہوگا
بس وہان سے یہ ہرکارے اپنے لشکر مین آئے یہان سب اُنکے انتظار مین بیٹھے ہوئے تھے داخل
دربار ہوکر کل حال بیان کیا جب سب کو معلوم ہوا کہ یون عیاری ہوئی ہر ایک کو حیرت ہوئی
یہ حالت سُنکے کفار نے بھی دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے راوی انکو انکے
مقام پر اس فکر مین مصروف رکھتا ہی کہ یہ لوگ اس فکر مین مصروف ہین کہ ہمارے زخمی اچھے ہولین
تو ہم مقابلہ کرین آج جو میدان مین آئے تھے یہ تو ہر انکو بخوبی معلوم تھا کہ ہم کو تو مقابلہ کرنا پڑیگا
نہین جو کوئی مقابلہ کرے گا وہ کرے گا ہم تو صرف تماشائی ہین بس یہ وجہ تھی میدان مین آنے
کی ورنہ اُنکا ابھی قصد مقابلہ کرنے کا نہ تھا بس یہ تو اس خیال مین مصروف ہین لشکر اسلام سامان
جشن مین ہے سانڈنی سوار طرف خانہ کعبہ کے برائے خبر جاتے ہین کہ قران کو راہ مین خبر کرین
اور واپس لائین راوی سب کو اپنی اپنی طرف مصروف رکھتا ہی اور حال قران تحریر کرتا ہی

اب شمہ حال قران کا قلم بند ہوتا ہے

راوی نے یہ حال یہان تک تحریر کیا تھا کہ قران ایک پہاڑ پر بہ مشورہ ناموس مع لشکر
و ناموس کے اُترے قریب نصف شب کے وہ اُس مقام سے کہ جہان لشکر اسلام فروکش
تھا کوئی کچھ سات کوس تھا ایک پہاڑ پر اُترے تھے اور خوب اپنا بند و بست کیا ناموس
نے صحن خیمہ مین زیر آسمان اپنے وارثون کے فتح کی دعا کرنا شروع کی تھی وہ رات جو کچھ
باقی تھی وہ سب دعا مین بسر ہوئی سحر ہوئی قران زیر کوہ آئے تھے ناموس اُسی طور سے
دعا مین مصروف تھے جو سمندریہ کی طرف سے آتا تھا لشکر اسلام کی طرف سے اُس سے مقابلہ
کا حال دریافت کرتے تھے برابر خبر مل رہی تھی کہ اب دونون لشکر میدان مین صف آرا
ہوئے ہین ابھی عشناق نہین آیا ہی پھر خبر ملی کہ عشناق آیا اُس سے اور اہل اسلام سے
باہم تقریر ہوئی صاحبقران کو سمجھایا یہ کون لوگ خبر دیتے ہین جو مسافر لشکر کفار مین
ہین اور راہ ہی اپنی طرف جاتے ہین یا جو شہر سمندریہ سے جاتے ہین جو کہ رحم دل ہین وہ تو
یہ حال دیکھکر افسوس کرتے چلے جاتے ہین راہ مین قران اُن سے دریافت کر لیتا ہی جو کہ

ذرا سخت قلب ہین وہ یہان اس قصد سے بیٹھے ہوئے ہین کہ انجام اس معرکہ کا دیکھ لین تو جائین
جب وہ واقعہ ہوا کہ لشکر اسلام بچ گیا تو وہ بھی روانہ ہوئے تھے بس قران کو مسافرون
سے دم بدم کی خبر ملتی تھی یہان تک کہ خبر ملی کہ عشاق نے اپنا ابر سحر محیط لشکر اسلام کیا یہ
بھی دعا کرنے لگا تھا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد چند مسافر ادھر سے گذرے اُن سے جو قران
نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سمندر نے آکر اہل اسلام کو اُس ابر سے بچا لیا یہ جو خبر سنی
قران کو یقین نہ آیا جھوٹ خیال کیا کہ بھلا سمندر کیون بچاتا کہ پھر چند مسافر آئے اُن سے
معلوم ہوا کہ خواجہ نے عیاری کر کے سب اہل اسلام کو بچا لیا ابر سحر عشاق مٹا یا اس امر کا
قران کو یقین آیا پھر لاکھ لاکھ کوشش کی کچھ خبر معلوم ہو نہ معلوم ہوئی یہان تک تو معلوم
ہوا تھا کہ سمندر نے عشاق کو پھیرے گیا دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پر واپس گئے مگر قران
کو بالکل یقین نہ تھا یہ متفکر تھا کہ کیونکر حال معلوم ہو بالائے کوہ بیٹھا ہوا طرف اُس راہ کے
دیکھ رہا تھا کہ جدھر سے لشکر اسلام کی خبر آئی تھی اُسنے یہ تو کیا تھا کہ جو کچھ خبر سنی تھی سب
قریب پردہ جا کر ناموس سے بیان کی تھی ناموس کا وہ تلاطم اور وہ بیقراری کم ہو گئی تھی
اور تڑپ دل کی کم تھی مگر ابھی اچھے طور سے اطمینان نہ ہوا تھا ناموس نے قران سے فرمایا
تھا کہ اب تو خبر معلوم ہو چکی ہے پھر لشکر کو واپس چلو قران نے عرض کیا تھا کہ جب تک بالکل
تصریح کے ساتھ خبر نہ معلوم ہوگی مین یہان سے نہ طرف خانہ کعبہ کے کوچ کرون گا نہ طرف
لشکر کے کسی نہ کسی مسافر سے خبر معلوم ہو جائیگی آپ لوگ اطمینان رکھین سب خدا کا فضل
ہے یہ قران کہکر بالائے کوہ آکر بیٹھا تھا اور راہ کی طرف نگاہ لڑی ہوئی تھی کہ یکایک سمندر
کی طرف گرد اڑی اور اُس گرد سے چند سانڈنی سوار پیدا ہوئے کہ وہ سانڈنیان اڑائے
ہوئے چلے آتے ہین چونکہ دور تھے قران نے اُنکو نہ پہچانا بس قران اُنکو دیکھ کر کوہ پر سے
نیچے آیا کہ شاید ان سے کچھ حال معلوم ہو سر راہ آکر کھڑا ہوا کہ وہ سانڈنی سوار قریب آئے
اب قران نے پہچانا کہ یہ تو سانڈنی سوار لشکر اسلام کے ہین یہ کدھر جاتے ہین اُدھر ان
سانڈنی سوارون نے دور سے دیکھا تھا کہ ایک شخص کوہ پر سے اُتر کے ہماری راہ مین
آکر کھڑا ہوا ہے جدھر سے ہم جائین گے اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا سانڈنی اڑائے ہوئے
چلے آئے جب قریب پہونچے اُنھون نے بھی پہچانا سانڈنی پر سے آواز دی کہ اے مہتر قران
تم یہان اکیلے کہان ناموس و لشکر کو کہان چھوڑا اُس نے پھر کر اور خوب پہچان کر جواب دیا
کہ اے بھائی تم لوگ کدھر کو جاتے ہو کس کام سے لشکر اسلام کی کیا خبر ہے کچھ خیریت بیان
کرو تو مین اپنا حال بیان کرون لشکر اسلام کی طرف سے بہت پریشان ہون یہ سنکے ان
سانڈنی سوارون نے سانڈنیان روک لین اور خوب قران کو پہچان کر جب اطمینان ہوا
تو سانڈنی پر سے اُترے قران کو سلام کیا اور اول سے آخر تک کل حال بیان کیا خواجہ
کی عیاری وغیرہ کا اور اپنا ادھر کو یہ حکم صاحبقران روانہ ہونا کہ قران کو جہان ہین اس
حال سے خبر کرو اور واپس لاؤ قران یہ حال سنکے نہایت خوش ہوا اور چہرہ فرط خوشی سے
سرخ ہو گیا جامہ جسم مین تنگ ہو گیا بس قران ثالث ان سانڈنی سوارون کو لیکر
پہاڑ پر آیا سب اہل لشکر سے حال بیان کیا لشکر مین ایک قسم کی خوشی ہوئی بہ دانت علی ہوا

که لشکر اسلام کی فتح ہوئی قران انکو لیکر در خیمه ناموس پر آیا محلدار کو بلا کر عرض کرایا که سب سے میری
طرف سے عرض کرنا که مبارک ہو اہل اسلام کی ظفر ہوئی یه ساندنی سوار آئے ہین جو کچھ ان سے
سنا تھا سب بیان کر دیا محلدار نے ناموس صاحبقران و بادشاه سے سب حال بیان کیا بہت
بڑی خوشی ہوئی سب نے بدرگاه باری سجدهٔ شکر ادا کئے اسوقت قران نے اطلاع بھیجا که اسی وقت
یہان سے طرف لشکر کے کوچ کرو دیر نه کرو بس قران کو خود بھی منظور تھا اسی وقت لشکر کو کمربندی
کا حکم دیا ناموس کو سوار کیا خیمه وغیره بار کرا کے سب ناموس و لشکر کو ہمراه لیا اس کوه پر سے
اتر کر طرف لشکر کے روانه ہوئے راوی نے بیان کیا ہے که قران نے جس قدر راه کل تین پہر مین
تمام کی تھی اسی قدر راه آج دو پہر مین تمام کی تین پہر دن آچکا تھا پہر بھر دن باقی تھا که جب
ساندنی سوار پہونچے تھے اسی وقت قران نے کوچ کیا تھا پہر بھر رات آئی تھی که داخل
لشکر ہوا ساندنی سوارون نے آگے آکر سب سردارون و خواجه کو ناموس کے آنے کی
خبر دی خواجه خود سردارون کو لیکر ناموس کے استقبال کو گئے صاحبقران کو بھی خبر نه دی چونکه
معلوم تھا که رات بھر کے تھکے ماندے ہین اسوجه سے دوسرون کے تکلیف دینے سے [illegible]
بس خواجه ناموس کا استقبال کرکے لشکر مین لائے جب لشکر مین پہونچ لیے تب صاحبقران
و بادشاه کو خبر ہوئی وه بھی محل خاص سے برامد ہوئے مختصر یه که سب ناموس اترے اپنے
اپنے خیمه مین گئے اپنے اپنے وارثون سے ملے سب خوش ہوئے صاحبقران و بادشاه
نے قران کی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا که ہم اسکا صله تم کو کل دینگے قران رخصت ہوکر
اپنے خیمه مین آئے جو لشکر قران کے ہمراه گیا تھا وه جس جس لشکر کے سوار تھے سب
اپنے اپنے مقام پر گئے کمر کھولی آرام پذیر ہوئے ادھر ناموس بھی اپنے اپنے وارثون سے
مل کر شاد جو کچھ واقعه ان پر گذرا تھا انھون نے بیان کیا جو کچھ ان پر گذرا تھا انھون نے
بیان کیا وه رات اسی مین بسر ہوئی سحر ہوئی بادشاه نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے
قران بھی آئے قران نے سب حالات بیان کیے اسکے بعد کل حال یہان کا سنا بادشاه
و صاحبقران و دیگر سردارون نے قران کو بہت کچھ انعام مین دیا بلکه ناموس نے بھی
ادھر ناموس نے جو جو نذرین پائین تھین سب کا سامان کیا انکا بندوبست ہونے لگا
اندر ناموس مین نذر و نیاز کا بندوبست ہو رہا ہے باہر سامان جشن کی طیاری ہے ان کو تو
اسی حال مین مصروف رکھا جاتا ہے اب طرف سمندر کے عنان قلم پھیری جاتی ہے

شمه حال سمندر و عشاق کا تحریر ہوتا ہے لامکان بنانا عشاق نه طاقی کا سرداران اسلام کو اسی مین قید کرنا و خود بھی قیام کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا

غزل روندے ہے نقش پا کی طرح خلق یان مجھے + ای عمر رفته چھوڑ گئی تو کہان مجھے + دل مرا
باغ دل کشا ہے تجھے + دیده جام جہان نما ہے تجھے + چشم نقش قدم ہون مین بے کس +
خاک آنکھون مین طوطیا ہے تجھے + مجھ سے ہر چند تو مکدر ہے + تجھ سے پھر اور ہی صفا ہے مجھے
کہین خاموش ہو که مثل شمع + ای زبان تجھ سے بھی گلا ہے مجھے + پاؤن لرزے ہے سست کے مانند

شیشہ مے بھرا ہلا ہی مجھے * ورد تیرے بھلے کو کہتا ہون * یہ نصیحت سے مدعا ہی مجھے * ورنہ ان
بے مروتون کے لیے * اور بھی ہون خراب کیا ہی مجھے * بیت نگارندہ قصہ دل ستان *
چنین کرد این داستان را بیان * بیا بشنوای ہمدم راستان * کہ باز آمدم بر سر داستان * دیگر نگارندہ
معنی دل فریب * عروس سخن را چنین داد زیب * بیا ساقیا شربت جان فزاے * بہ من دہ کہ
دارم غم جان گزاے * کہ چون من بہ آن شربت آرم نشاط * غم چند را در نوردم بساط * قصہ خوانان
این داستان و سحر طرازان میدان فصاحت و بلاغت اس داستان بلاغت عنوان کو صفحہ قرطاس پر
اس طور سے تحریر کرتے ہین کہ جب سمندر رشاہ عشاق نہ طاقی کو اُس میدان جنگ سے
خواجہ کے ہاتھ سے بچاکر طرف سمندریہ اپنے پاے تخت کے روانہ ہوا راہ کو طی کرکے داخل
دربار نکبت آثار ہوا یہان سب اہل دربار خاموش و متفکر بیٹھے ہوئے تھے اور اس امر
مین حیران و پریشان تھے کہ بادشاہ کس طرف بدون ہم سب کے اس قدر جلد تشریف لے گئے
ہین اور کیا ایسا امر درپیش ہوا ہی کہ خود گئے ہین اور کیا اوراق جمشیدی بین دیکھا ہی یہ لوگ تو اس
فکر مین مبتلا تھے کہ یکایک سمندر رشاہ نظر آیا اُسکے عقب مین عشاق مگر سر جھکائے ہوئے
کچھ شرمندہ سا کہ دونون تخت صحن مین اُترے سب اہل دربار براے تعظیم تا بہ صحن آئے سمندر
آکر اپنے تخت پر بیٹھا عشاق بھی اپنی کرسی پر مگر شرمندہ و محجوب سب اہل دربار بیٹھے کہ
عشاق اُستاد سمندر نے عشاق نہ طاقی کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ کیون بھائی مزاج کیسا ہی
آج محنت بہت کی ہی اس سبب سے طبیعت بہت کسل مند ہی تم کو تو خوشی لازم ہی کہ تم نے
تو آج وہ کام کیا ہی کہ کوئی نہ کرے گا کہ اہل اسلام کا خاتمہ کیا ہی نہ کہ مغموم ہو اور رنجور اسکا کیا
سبب ہی عشاق نے کچھ جواب نہ دیا اپنے ہم نام کو اور سر جھکا لیا کہ عشاق حجرہ نشین نے
سمندر کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیون بادشاہ آپ کہان تشریف اوراق جمشیدی کو دیکھکر لے
گئے تھے اور یہ کہان آپ کو ملے کیونکہ یہ تو اہل اسلام کے مقابلہ کو گئے تھے کیا آپ انکے پاس گئے
تھے یا یہ واپس آئے تھے کچھ بیان تو فرمایئے ایسے گھبرائے ہوئے گئے کہ کسی کو ہمراہ نہ لیا نہ
کچھ سامان سواری ہمراہ لیا اسکا کیا سبب تھا سمندر رشاہ نے کہا کہ اُستاد کیا بیان کرون
مجکو بڑی حیرت ہی کہ کس غضب کے عیار ہین لشکر اسلام کے خصوصاً وہ بچہ ساربان زادہ بڑے
غضب کا عیار ہی ایسی عیاریان تو ہم نے آج تک سنی نہ تھین دیکھنا تو بہ دیگر و رامیان گرد او
نقب زن سنیے ایسی عیاری کبھی نہ کی ہو گی بلکہ آپ کے اُستاد نے بھی آپ کو نہ تعلیم کی
ہو گی اُسنے عرض کیا کہ بیان فرمایئے سمندر نے کہا کہ اُستاد یہ جو آپ نے سوال کیا کہ تم کہان
گئے تھے اور یہ تم کو کہان ملے خلاصہ اسکا یہ ہی کہ انھون نے جاکر پہلے اہل اسلام کو نصیحت
کی اُسکے بعد جب جواب ملا تو انھون نے پہلے صاحبقران کا اسم اعظم بند کیا اُس کے بعد
اپنا ابر سحر اہل اسلام پر محیط کیا کہ وہ لوگ اُسکی گرمی سے مثل ماہی بے آب کے تڑپنے
لگے اور بہت بیقرار ہوئے موافق اپنے طریقہ کے اپنے خدا سے دعا کرنے لگے نہ معلوم وہ
ناعیار کیونکر لشکر سے نکل گیا تھا کہ ایک مرتبہ میری صورت پر طیار ہو کر تخت سحر پر سوار
ابر سحر سر پر سایہ کیے ہوئے شہر کی طرف سے ظاہر ہوا ان کو منع کیا کہ جب مین آلون
تو ابر سحر اہل اسلام پر گرایا انھون نے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ضرورت ہی کہ بادشاہ خود

آتے ہین اور تنہا بس یہ ٹھہر گئے کہ وہ اسکے قریب آیا اب انکو بالکل یقین ہو گیا بس وہ کسی کو
اپنی صورت بنا کر لایا تھا اُسنے کہا کہ ای بھائی تم خواجہ کو لو اور اہل اسلام سے دست بردا
ہو مین سمجھ لونگا خواہ مین انکو قتل کرون خواہ یہ مجکو چونکہ وہ میری صورت پر تھا انھون نے
قبول کر لیا جو کچھ تقریر یہ ہوئی تھی اور عشاق نے سمندر سے کہی تھی سب بیان کی بس ابر سحر کا
گرداب پر گروانا اور اسم اعظم کا کھلوانا سب بیان کیا اور گیند کہ بے ہوشی دیکر بے ہوش کرنا
تخت کا طرف زمین کے چلنا خواجہ کا قصد قتل کرنا اپنا اوراق مین کچھ خیال کر کے دیکھنا اور
پریشان ہو کر جانا عین وقت پر پہونچنا نعرہ کرنا خواجہ کا غائب ہونا اپنا عشاق کو ہوشیار کرنا
عشاق کو دو مرتبہ سحر کرنا اُسکے بعد خوب ہوش مین لا کر سب حال دریافت کرنا عشاق کا
کل حال کہنا اسکو ہمراہ لیکر آنا بیان کیا اور کہا کہ اُستاد یہ ویسے ہاتھی ہین عشاق اُستاد
سمندر نے کہا کہ کیسے ہاتھی ہین سمندر نے جواب دیا کہ گانڈو جو کہ اپنی فوج کو آپ مارتا ہی
یہ کہکر عشاق شرطاقی سے کہا کہ بھائی بُرا نہ ماننا مین مذاق سے کہتا ہون اس مین تمھاری
کیا خطا ہی جو کوئی ہوتا وہ دھوکھا کھاتا کیونکہ اُس نے سامان ایسا ہی کیا تھا خوب عیاری کی
خوب تمھارا ابر سحر مٹا دیا یہ عیاری ہی اسکو فطرت کہتے ہین یہ کہکر عشاق سے کہا کہ اسقدر
تم نے غلطی کی کہ تم نے میری تین کرور فوج جو کہ باقاعدہ تھی برباد کی کہ جس کے بھروسے پر
مین اہل اسلام سے آمادۂ فساد تھا اور مجکو بہت بڑی قوت تھی عشاق نے کہا کہ بھائی
مین کیا بیان کرون کہ اُس نے کس طور سے مجھ سے تقریر کی اور کس طریقہ سے کلام کیا کہ
مین بالکل محو ہو گیا اور مجکو تمھارا بالکل گمان ہوا اور یقین ہو گیا کہ تم ہو اور اس سے اور
زیادہ ہوا کہ مین نے دیکھا کہ تخت پر بے ہوش خواجہ پڑے ہوئے ہین بھائی نہ معلوم یہ
ابر سحر کہان سے لایا جس سے یاقوت کی بارش ہوتی تھی لوگ کہتے ہین کہ خدا پرست ساحر
نہین ہوتے ہین بہت بڑے ساحر ہین اگر نہ ساحر ہوتے تو یہ ابر سحر کہان سے پیدا کرتا
اور تخت سحر سمندر نے کہا کہ کسی ساحر کو ہمراہ لے لیا ہوگا مگر خوب عیاری کی کیون گرداب
گرداب نے عرض کیا کہ خداوند کیا عیاری کی غلام کے سامنے ایسی عیاری کرے اور نہ
ظاہر ہو تو مین جانو سمندر نے کہا کہ تمھاری صرف زبانی باتین ہین آج تک تم نے کوئی
عیاری ہم کو دکھائی نہین اُس نے عرض کیا کہ کوئی موقع پڑے تو غلام کی عیاری ملاحظہ
فرمائیے سمندر نے جواب دیا کہ خیر دیکھا جائیگا اِدھر یہ جو واقعہ اہل دربار نے سُنا سب کے
ہوش جاتے رہے بلکہ ہر ایک نے عشاق پر چشمک کی سمندر بھی بہ نگاہ حقیر عشاق
کو دیکھنے لگا کوئی قدر نہ رہی شملاق نے بہت کچھ طعن آمیز کلام عشاق سے کیے یہ
جو حالت عشاق نے دیکھی اپنے دل مین خیال کیا کہ تو نے بہت بڑی یہ ذلت
پائی ہی اور تو ہر ایک کی نگاہ مین حقیر ہو گیا ہی اور ہر ایک طرف سے بہ نگاہ حقارت دیکھا
جاتا ہی کیونکہ تجھ مین اب کوئی کمال نہین رہا تو بھی قتل اور ساحرون کے ہو گیا
کیا تدبیر کرنا چاہیئے تیرا بہت بڑا سحر برباد ہوا کہ جسکا دفعیہ سامری و جمشید نہ کر سکتے تھے
اگر وہ بھی ہوتے تو تجھ سے خوف کرتے وہ یون برباد ہوا کچھ حاصل وصول نہ ہوا
سوائے خفت اور حقارت کے اب اس دربار مین تیرا بیٹھنا بیکار ہی یہان سے چلا جا

تو بہتر ہوگا یہ خیال کرکے عشاق نہ طاقی نے سمندر سے کہا کہ اے بھائی اب مین کسی کام کا نہین
رہا جو میرے مایہ بساط تھی وہ یون برباد ہوئی مین بالکل بیکار ہون لہذا مین تم سے رخصت ہوتا
ہون اور جاکر کوئی تدبیر کرتا ہون پھر آکر اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اس ذلت کا عیوض اُنسے
لونگا اگر خداوند تصویر نے چاہا گو سمندر و دیگر اہل دربار اس سے بہت ناخوش تھے خصوصاً
سمندر تو بالکل ناراض تھا یہ چاہتا بھی تھا کہ کسی طور سے یہ میرے دربار سے چلا جائے اب
نہ ٹھہرے کیونکہ اسنے وہ وہ حرکتین کی ہین کہ جو لایق بیان نہین ہین اول تو میرے لشکر کو تباہ
کیا دوسرے بہت غرور کیا لاکھ منع کیا کچھ نہ مانا اپنی کی اُسکی سزا پائی پھر جب مین نے جاکر
قتل سے بچایا تو میری ہلاکت کا درپے ہوا دو مرتبہ سحر کیا اگر مین نہ ہوتا دوسرا ساحر ہوتا تو
خاتمہ تھا گیا حرکت بیجا کی تھی اس سے پرہیز بہتر ہی بس اگر یہ چلا جائے تو انسب ہی بالکل
خراب آدمی ہی اپنے روبرو کسی کو نہین جانتا ہی ویسے زک اُٹھاتا ہی یہ خیال دل مین سمندر
کے تھا جب عشاق نہ طاقی نے سمندر سے کہا کہ مین جاتا ہون یہان کیا کرون گو بظاہر
دنیاسازی کے لحاظ سے سمندر نے کہا کہ بھائی کہان جاؤگے ٹھہرو میرا مقابلہ دیکھو تمھارا
گھر ہی اپنی نانی کا علاج کرو عشاق نے کہا کہ اب میرا یہان دل نہ لگے گا بلکہ مجھکو یہ دربار
کاٹے کھاتا ہی اگر زندہ رہا تو پھر آونگا اور آج ہی رخصت ہونگا دو سبب ہین ایک تو
یہ کہ وہ عیار میری جان کا بہت بڑا دشمن نکلا ایک نہ ایک دن ضرور مین اُسکے ہاتھ سے
ایسی زحمت اُٹھاؤنگا کہ پھر نہ جانبر ہونگا اگر آج ہی آپ اوراق کو دیکھ کر نہ جاتے تو
آج ہی خاتمہ تھا بس ایسی حالت مین مین کیونکر یہان قیام کرون جب کہ جان کا بھی خوف
ہو اور آبرو کا بھی دوسرے یہ امر ہی کہ مجھکو بہت بڑی خفت ہوئی ہی تم سے کہ مین لایق
منھ دکھانے کے نہین رہا ہون اسی وقت مین نانی امان کو لیکر اپنے مکان کو روانہ
ہونگا سمندر نے یہ تقریر سنکے و دیگر اہل دربار نے صرف بطور دنیاسازی کے طریقہ کے بہت
روکا مگر اوپر کے دل سے صرف یہ مطلب تھا کہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ لوگ میرا رہنا نہین
چاہتے ہین مگر اُسنے نہ سُنا اور کہا کہ مین ضرور جاؤنگا تب سمندر نے کہا کہ تم کو اختیار
ہی مین نہین کہتا ہون کہ تم جاؤ عشاق نے جواب دیا کہ مین کب یہ کہتا ہون میرا خود
یہان قیام کرنے کو جی نہین چاہتا ہی جب عشاق نے سمندر سے اجازت لی تو اپنی
کرسی پر سے اُٹھا سمندر کو سلام کیا اور سب اہل دربار سے ملا ایک تخت سحر طیار
کیا اُس کے بعد وہان آیا جہان اُسکی نانی لکامہ شعلہ جادو پڑی ہوئی تھی بیہوش
بس اسنے وہان آکر نانی کے جو لوگ خدمت کر رہے تھے اُنکو کچھ بطور انعام کے دیا
خود مسہری کے پاس آیا سحر کیا کہ چار عقاب پیدا ہوئے اُن چارون نے چارون پائے
اپنی منقار سے پکڑے اور مسہری کو لیکر بلند ہوئے یہ وہان سے تخت پر آکر بیٹھا سحر
کیا تخت بھی بلند ہوکر چلا آگے آگے اسکا تخت چلا جاتا ہی عقب مین وہ مسہری راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب عشاق سمندر کے دربار سے چلا گیا اور اپنی نانی کو بھی
لے گیا سمندر نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مصرعہ رسید بود بلائے ولے
بخیر گذشت ٭ خوب عشاق گیا اسنے تو بڑا غضب کیا میرے اُس لشکر کو تباہ کیا

کہ جس پر مجکو بہت بڑا بھروسا تھا اور بڑی قوت تھی وہ یون برباد ہوئے میرے ساتھ یہ
سلوک کیا اور پھر اپنی خطا پر نادم نہ ہوا فزا تو یہ ہی اس کا دربار سے جانا ہی اچھا تھا ایسے
لوگون کا دربار مین رہنا اچھا نہین ہی جو کہ مغرور ہون اور یہ خیال کرین کہ ہم چنین دیگرے
نیست یہ سب کرم اسکے غرور نے کیے کہ اسکو اپنے ابرسحر پر بہت بڑا بھروسا تھا اور بڑی
قوت تھی ایسا مغرور تھا اور ایسا خودسر تھا کہ خداوند سے مقابلہ کرنے کو موجود تھا اور
خراج نہ دیتا تھا حضرت اسی ابرسحر پر سب دارومدار تھا وہ یون خداوند نے ایک عیار
کے ہاتھ سے برباد کرایا گو میرا بہت بڑا نقصان ہوا مگر اُس نے اپنے غرور کا پھل پایا
مین خود چاہتا تھا کہ یہ چلا جائے مین تو خوش ہوا سب اہل دربار نے کہا کہ ہم کو بھی
خداوندا اکثر امور اس کے بہت ناگوار ہوئے مگر آپ کے سبب سے جواب نہ دیا
سوائے خون جگر کے پینے کے دوسرا کام نہ تھا سمندر نے کہا کہ سچ کہتے ہو بس ایسے
کی سزا یہی ہی ارے ہم نے تو جا کر قتل ہونے سے بچایا اُسنے ہم ہی پر سحر کیا اگر مین خبردار
نہ ہوتا تو میرا خاتمہ تھا وہ تو مین تیور دیکھکر سمجھ گیا کہ اُسکے تیور بد ہین اُسنے جو سحر کیا مین نے
اُسے رد کیا گو مجکو بھی غصہ آیا تھا کہ مین اُسکو اسکا جواب دون اور قتل کردن پھر خیال
آیا کہ کیا حاصل جو ہونا تھا وہ ہو گیا یہ اسوقت اپنے حواس مین نہین ہی جو کہ بدحواس ہو اُس
کیا عیوض لیا جائے اس خیال سے مین نے عیوض نہین لیا بلکہ رحم کیا اگر مین برہم ہوتا تو مثل
سگ کے اُسکو قتل کرتا اب کوئی خوف نہ تھا بلکہ پہلے بھی کوئی خوف نہ تھا حضرت اس قدر
خیال تھا کہ ابرسحر اُسکا مشقت سے طیار کیا ہوا ہی اور اسکے دفع کرنے کے لیے بھی اسی قدر
محنت درکار ہی پس ایسی حالت مین کیون بگاڑون دوسرے یہ خیال تھا کہ اہل اسلام سے
مقابلہ ہو رہا ہی اُس سے بھی مقابلہ ہونے لگے گا تو خرابی ہوگی بس مین خاموش ہو رہا تھا
اب کوئی خوف نہین ہی خوب ہوا چلا گیا اہل دربار نے کہا کہ ہم بھی خوش ہوئے بس سمندر
نے دربار برخاست کیا سب رخصت ہو کر اپنے مقام کو چلے گئے سمندر داخل محل
ہوا راوی بیان کرتا ہی کہ عشاق نہ طاقی جو اپنی نانی کو لیکر چلا جب شہر سے نکل گیا
یکایک اسکو خیال آیا کہ اتنی بڑی زک اُٹھا کر یہان سے یون چلے جانا بالکل خلاف ہی سب
لوگ مجکو کیا کہین گے کہ ایک عیار کے خوف سے بھاگ گیا اور اسکا کچھ نہ کر سکا بڑی
ہمراہی سے اہل اسلام کو قتل کرنے آئے تھے اُنکا ایک بال نہ کم کر سکے اپنے منہ کی
کھا کر چلے گئے اپنا سحر بھی برباد کیا کوئی تو ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ کچھ تو زک اہل اسلام
کو بھی پہونچے کہ اُنکو بھی خیال ہو کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا بس اسی طور سے خیال
کرکے فکر کرنے لگا اب بیرون شہر پہونچ چکا ہی تخت سحر اُڑا ہوا چلا جاتا ہی کہ فکر کرتے
کرتے ایک تدبیر خیال مین آئی یا تو چلا جاتا تھا یا تخت سحر کو روک اور اُس صحرا کو
بہ نگاہ غور دیکھا جو تدبیر خیال کی تھی اُسکے قابل نہ پایا اور آگے روانہ ہوا شہر سے کوئی
دو منزل پر ایک صحرا تھا بہت پُربہار اُسکو اپنی تدبیر کے موافق پایا تخت کو روک کر
زمین پر اُترا زمین کو لیپا جو کا دیا اُس مین بیٹھکر کچھ سحر کیا کہ ایک مکان بالائے ہوا درمیان
آسمان و زمین کے بنکر طیار ہوا اُسکا یہ عالم تھا کہ ہمہ وقت گردش کرتا تھا یہ مکان بنا کر

اُس مکان مین آیا اُسکو اپنی راے کے موافق آراستہ کیا ایک طرف اپنی نانی کو لاکر رکھا اُسکے لیے خوب طور سے بندوبست کیا آپ بھی اُس مکان مین رہا اُسکو نظر مردم سے پوشیدہ کردیا اُسکا دروازہ نہ رکھا جب کہین جائیگا دروازہ سحر سے پیدا کر لیگا اور جب آئیگا پھر دروازہ غائب ہوجائیگا وہ لامکان جب طیار ہوچکا یہ جاکر اُس مین مقیم ہوا باطمینان تمام اب فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون یہ تو اس فکر مین ہی اُدھر کا حال سماعت ہو کہ جب وہ دن بسر ہوا یعنی جس دن کہ لشکر اسلام مین سامان جشن ذخیرہ ہو رہا تھا رات آئی اندر محل مین نذر و نیاز ہوئی کونڈے ہوئے دونے ہوئے بی بی کی صحنک ہوئی خوشیان منائین بیرون لشکر مین یہ سب سامان طیار ہوا تمام لشکر مین روشنی ہوئی سب خوش ہین ہر مقام پر کھانے پک رہے ہین سامان رقص و سرود برپا ہی ہر خیمہ مین گانا ہو رہا ہی طبلہ پر تھاپ پڑ رہی ہی سارنگی کی صدا بلند ہی اُدھر محفل عیش مین بادشاہ و صاحبقران جلوہ فرما ہین طائفہ عمدہ عمدہ ناچ رہے ہین سب سردار جمع ہین انعام مل رہا ہی خواجہ بھی بیٹھے ہوئے ہین اسی طور سے وہ شب گذری دوسرا دن ہوا وہ دن بھی گذرا شب آئی وہ رات بھی بزم عشرت کے برپا ہونے مین بسر ہوئی دوسرا دن آیا دن بھر خوشی رہی شب کو پھر صحبت رقص و سرود برپا رہی آج صاحبقران نے خواجہ سے گانے کی فرمایش کی پہلے خواجہ نے انکار کیا مگر اُسکے بعد بادشاہ و صاحبقران و دیگر سرداروں کے کہنے سے راضی ہوے تھوڑی ہفت پیوندنی کی زنبیل سے نکالی اُسکی تنلیان درست کرکے غزل یہ شروع کی غزل

بہار آئی ہی بھر دے بادۂ گلگون سے پیمانہ　　رہے لاکھون برس ساقی ترا آباد میخانہ
نہ بھیجے کیونکر ہمارے اُس پری پیکر کے یارانہ　　وہ بے پروا ہین سودائی وہ سنگ دل ہین دیوانہ
مجھے آنا نہ ملے کیونکر تری صحبت مین جانانہ　　بری ہی صورت فقیرانہ ترا دربار شاہانہ
گذر یارب گلستان مین ہوا ہی کس شرابی کا　　کہ شاخین جھومتی ہین نالۂ بلبل ہی مستانہ
غزال دشت بولے دیکھ کر مجنون کی تربت کو　　تہ وحشی مر گیا اب ہوچکا آباد ویرانہ

یہ غزل اُس لحن سے گائی کہ ساری محفل پایمال ہوگئی آسمان پر زہرہ و مشتری کو وجد ہوا تمام طائران صحرائی و غیر صحرائی و درندے و چرندے سب گرد بارگاہ آکر جمع ہوگئے خواجہ نے ایک ایک شعر کو دس دس مرتبہ گایا ہر مرتبہ نئے طریقہ سے بہت کچھ انعام ملا خواجہ نے گانا موقوف کیا رات ابھی کوئی ڈیڑھ پہر باقی ہی کہ صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ اب تمھارے بعد کسی کا گانا اچھا نہ معلوم ہوگا لہذا تم اب گائے جاؤ یہ آخری رات جو کہ باقی ہی بسر کرو اب نہ معلوم کب پھر بزم عشرت برپا ہو کیا معلوم کون ہو کون نہ ہو ہمین نہ ہون یہ حسرت کیون رہ جائے کہ خواجہ کا اچھی طرح گانا نہ سنا خواجہ نے انکار کیا مگر صاحبقران نے نہ قبول کیا آخر خواجہ نے مجبور ہوکر دوسری غزل شروع کی غزل

اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہی　　لوح مزار بھی مری چھاتی پہ سنگ ہی
فارغ جو بیٹھ فکر سے دونون جہان کی　　خطرہ جو ہی سو آئینہ دل پہ زنگ ہی
حیرت زدہ نہین ہی فقط تو ہی آئینہ　　یان تک کبھی جسکی آنکھ کھلی ہی سو دنگ ہی
اس ہستی خراب سے کیا کام تھا ہمین　　اے نشۂ ظہور یہ تیری ترنگ ہی

گل گیر فتنہ ساز نہ تو شمع کی طرف
اُسکی زبان ہی اُسے کام نہنگ ہی

کب ہی دماغ عشق بتان فرنگ کا
مجکو تو اپنی ہستی بھی قید فرنگ ہی

عالم سے اختیار کی ہر چند صلح کل
پر اپنے ساتھ مجکو شب و روز جنگ ہی

مین کیا کہون مجھے نظر آتا نہین ہی کیا
اس گلشن جہان کا جو کچھ کہ ڈھنگ ہی

غنچہ شگفتہ ہووے بھی ہووے کہ اسمین درد
دیکھا چمن مین جاکے تو کچھ اور رنگ ہی

یہ غزل جو خواجہ نے گائی اس سے محفل کا دوسرا رنگ ہو گیا سب عالم سکوت مین ہو گئے ہر ایک کی آنکھون سے مثل ابر نیسان کے آنسو روان ہوئے عاشق تن جھومنے لگے تصویر یار سامنے پھر گئی بڑے عرصہ تک ایک عالم حیرت رہا اُسکے بعد سب کو ہوش آیا خواجہ سے کہا کہ اسوقت تمھارے مانند کوئی نہین ہی جو اوصاف کہ چاہیئے ہین وہ سب تم مین جمع ہین کیا خوب اس غزل کو گایا ہی واہ واہ ہماری زبان اسکی تعریف سے قاصر ہی ہر ایک بہت تعریف کرنے لگا اور بہت کچھ انعام دیا کہ خواجہ نے یہ غزل بھیرون مین شروع کی

غزل

اُسکے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد

وہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن مین ہر صبح
پہلے مین جاتا تھا اور باد صبا میرے بعد

تیز رکھنا سر ہر خار کو ای دشت جنون
شاید آ جاے کوئی آبلہ پا میرے بعد

کیا عجب مرقد لیلی سے جو نکلے یہ صدا
میرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد

چاک رکھتا ہون اسی غم سے گریبان کفن
کون کھولے گا ترے بند قبا میرے بعد

لاش مجہ کشتہ کا تل کی لٹکوا دو کہین
تا نہ ہووے کوئی محبوس بلا میرے بعد

قبر مین ہوگا نکیرین سے پہلا یہ سوال
سچ کہو یار کا کیا حال ہوا میرے بعد

مین وہ میکش ہون بس مرگ بھی چھوٹے نہ نشا
ساغر میری مٹی کا بنا میرے بعد

اب تو ہنس ہنس کے لگاتا ہی وہ مہندی لیکن
خون رُولائیگا اُسے رنگ حنا میرے بعد

بعد مرنے کے میری قبر پر آیا وہ میر
یاد آئی میرے عیسیٰ کو دوا میرے بعد

یہ غزل میر تقی میر کی جو خواجہ نے بھیرون مین گائی تمام عالم کو درہم و برہم کر دیا زمین آسمان در و دیوار سے صدا ے تحسین و آفرین آنے لگی ہر ایک کو ایک عالم وجد طاری ہوا پھر جدھر کان لگ جاتے تھے سوا ے تعریف کے دوسری صدا نہ آتی تھی تمام محفل دنگ تھی ہر ایک دل مثل مرغ بسمل کے بیقرار تھا عرصہ تک خواجہ اس غزل کو گایا کئے نے بجایا کئے خود خواجہ کو اپنے کمال پر ناز تھا خداوند کریم نے آواز بھی وہ دی تھی کہ کسی فرد بشر کو نہ دی ہوگی یا تو خواجہ اول کو اور ثانی کو عنایت فرمائی تھی یا ان کو ایسی آواز ہی کہ جس پر پریان قربان ہوتی ہین اپنی جان کھوتی ہین خواجہ کی نہ کچھ صورت ہی نہ اُنکے فرزند عمر ثانی کی نہ ان حضران کی کوئی صورت ہی کہ کوئی عاشق ہو جو ہی وہ آواز پر مرتا ہی بس خدا نے اثر الہی صدا مین دیا ہی بس اُسی گانے مین سحر ہو گئی وقت نماز صبح قریب آ گیا کہ ایک مرتبہ خواجہ نے گانا موقوف کیا گو سب کو ناگوار ہوا مگر کیا کرین کہ خواجہ نے کہا کہ یارو ن رات بھر تو صحبت ناچ و رنگ مین مصروف رہے اب وقت نماز سحر ہی

اُٹھو نماز پڑھو کچھ یاد خدا کرو یہ کونسی بات ہے کہ یاد خدا فراموش کر دی ہے یہ جو خواجہ نے کہا
سب کو ہوش آیا وہ جلسہ برخاست ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ آج تین شبانہ روز بیٹھے گذرے
ہین کہ کوئی سویا نہین ہے اب جلسہ برخاست ہو پھر اگر زندگی ہے تو دیکھا جائیگا یہ فرماکر
اپنے خیمہ مین تشریف لے گئے صاحبقران نے بھی نماز سحر پڑھکر آرام کیا ادھر ہر سردار
جلسہ سے اُٹھکر اپنے خیمہ مین آیا نماز سحر ادا کی اور سو رہا خواجہ بھی بہت کچھ لیکر اپنے
خیمہ مین آئے بہت کچھ انعام ملا نہایت خوش تھے نماز سحر پڑھکر سو رہے راوی نے
بیان کیا ہے کہ اس تین دن کے عرصہ مین عشاق نہ طاقی ہر روز اپنے لامکان سے باہر
آیا اور لشکر مین اس قصد سے آیا کہ کچھ سردار مل جائین تو گرفتار کر لے جاؤن مگر قابو
نہ چلا کیونکہ یہ سب جلسۂ ناچ و رنگ مین تھے قابو کیونکر چلتا بس اب جلسہ برخاست
ہوا اُس دن بادشاہ نے دربار بھی نہ کیا آرام فرمایا کئے سہ پہر کو بیدار ہوئے نماز ظہر
و عصر سے فراغت فرماکر تھوڑے عرصہ تک سیر صحرا کی چند سردار حاضر ہوئے اُنکے ہمراہ
اُسکے بعد نماز مغرب و عشا سے فراغت کرکے خاصہ نوش کیا آرام کیا اسی طور سے ہر
سردار نے کیا اب راوی دقیقہ سنج نازک خیال بیان حال کو یون تحریر کرتا ہے کہ جب شب
ہوئی آج پھر عشاق نہ طاقی اپنے لامکان سے نکلا لشکر اسلام مین آیا ہر طرف پہرہ چوکی موافق
دستور کے پایا طلایہ پھر رہا تھا اپنے کو سحر سے پوشیدہ کرکے لشکر مین پھرنے لگا ہر سردار کے
خیمہ مین سناٹا پایا کیونکہ سب سو رہے تھے پہرے والے بھی اونگھ رہے تھے جب اسنے یہ
حالت دیکھی اور دیکھا کہ آج جلسہ نہین ہے یہ اب اس فکر مین ہوا کہ کسی کو خیمہ سے نکال لیجانا
چاہیئے بس یہ سحر کرکے غرق زمین ہوا ایک خیمہ مین نکلا وہ خیمہ قیصر صاف باطن کا تھا اس نے
سحر کیا کہ سب روشنی گل ہوئی اور وہ جو پہرے پر لوگ تھے وہ خود بخود بے ہوش ہوکر گرے
اسنے سحر کیا تھا کہ یہ سب بے ہوش ہو جائین اُسکے بعد یہ زمین سے نکلا اسنے قیصر پر سحر کیا
کہ وہ بالکل غافل ہوگیا اُسکو اُٹھاکر یہ سحر کرکے غائب ہوا غرق زمین ہوکر لشکر سے باہر آیا
ایک مقام پر پوشیدہ کرکے پھر لشکر مین آیا اور پھر غرق زمین ہوا اب کی یہ خیمہ مین گرگین کے
نکلا اُسی طور سے سب روشنی گل کرکے سحر سے سب کو بے ہوش کرکے گرگین کو بھی لے کر
خیمہ سے باہر آیا اور بیرون لشکر آکر اُسکو بھی اُسی مقام پر پوشیدہ کیا پھر لشکر مین اب کی مرتبہ خیمہ
غزالان مین آیا بلکہ غزالان کو لے گیا غافل پاکر ان سب پر سحر کیا غزالان کی زبان مین
سوزن دے دی یہ غزالان کو جو لیکر نکلا تھا تو صبح قریب تھی اب اسنے خیال کیا کہ اب لشکر
مین جانا بیکار ہے کیونکہ تھوڑے عرصہ مین صبح ہو جائیگی کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی خبردار ہو جائے
تو پھر خرابی ہو آج پہل تو ہوئی ہے تین سردار گرفتار کئے ہین بس زیادہ ہوس بیکار ہے یہ اپنے
دل مین باتین کرکے اور اُن سردارون کو لیکر طرف اپنے لامکان کے روانہ ہوا اور لامکان مین
داخل ہوکر اُن سردارون کو قفس آہنی مین قید کیا اور وہ قفس سقف مین لٹکا دئے خود آکر
مسند پر بیٹھا شراب خواری کی اُسکے بعد سو رہا چونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا راوی بیان کرتا
ہے کہ یہ فرزند نطفہ حرام مصروف بہ خواب مرگ ہے وہان سحر جو ہوئی بادشاہ دربار مین تشریف
لائے صاحبقران بھی تشریف فرما ہوئے سب سردار حاضر دربار ہوئے مگر قیصر صاف باطن

دگرگین درشت چنگال و بلائے غزالان حاضر دربار نہ ہوئے بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا
کہ یہ سردار نہین آئے اسکا کیا سبب ہی صاحبقران نے جواب دیا کہ آتے ہونگے یہان تو
یہ گفتگو ہی خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہین اور سب عیار بھی حاضر دربار ہین اُدھر جوان تینون
سردارون کے ملازم ہواے سحری کے جھونکے سے اُٹھے آنکھ کھلی گھبرا کر اُٹھ بیٹھے اپنے حواس
درست کئے جب حواس درست ہوئے تو خیال کیا کہ مالک کو بیدار کرین اب جو قریب پلنگ کے
آئے ہر ایک نے اپنے اپنے مالک کو پلنگ پر نہ پایا حیران ہوئے کہ کیا سبب ہی کیا سویرے
سے سب بیدار ہوئے ہین بڑے عرصہ تک کھڑے رہتے کہ کسی امور ضروری سے فراغت
کرنے گئے ہونگے مگر اس امر سے حیران تھے کہ کیا سبب تھا کہ ہم کو نہ جگایا جب عرصہ ہوا
کوئی نہ آیا باہر آئے پہرے والے سے دریافت کیا کہ کیا آقا دربار کو تشریف لے گئے ہین
اُنھون نے کہا کہ کیسے آقا کیا تم اندر نہ تھے جو تم کو معلوم ہوتا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سوتے
تھے جب سوئے تھے وہ بھی آرام کر رہے تھے اب جو آنکھ ہماری کھلی تو پلنگ پر نہ پایا پہلے
ہم نے خیال کیا کہ ضروری سے فراغت کرنے گئے ہونگے چوکی پر ہونگے جب عرصہ ہوا
وہ نہ تشریف لائے تو ہم باہر آئے تم سے دریافت کرین اُنھون نے کہا کہ جب سے
اندر تشریف لے گئے ہین باہر نہین تشریف لائے سب سردار دربار کو جا بھی چکے دربار
آراستہ ہی ہم خود حیران تھے کہ کیا سبب ہی کہ ابھی تک باہر نہین تشریف لائے معلوم ہوتا
ہی کہ کوئی چرا لے گیا جیسے کہ قبل ازین ہوا تھا جب کہ لشکر آفاق مقابلہ مین تھا اسی طور سے
بہت سردار غائب ہوگئے تھے سب کو زمرد جادوگر گرفتار کرکے لے گیا تھا ہم کو یہ بھی
وہی طریقہ معلوم ہوتا ہی بس سب ملازم روتے ہوئے طرف دربار کے چلے اسی طور سے
ملازم گرگین وغیرہ و غزالان روتے ہوئے داخل دربار ہوئے بادشاہ وغیرہ ان لوگون کی
حالت دیکھکر حیران ہوئے کہ کیا سبب ہی کہ یہ لوگ روتے ہوئے آتے ہین جب وہ
قریب دربار آئے مجرا کیا ہر ایک نے رو رو کر اپنی حالت بیان کی ہم پر یہ آفت
آئی ہمارے آقا خود بخود بستر خواب پر سے غائب ہوگئے یہ سنکے بادشاہ و صاحبقران
نے فرمایا کہ کیونکر کوئی علامت ہی اُنھون نے عرض کیا کہ کوئی علامت ایسی نہین ہی کہ
جسے ہم عرض کرسکین کہ فلان شخص لے گیا نہ نقب لگی ہی نہ سراپچہ چاک ہی جو یہ گمان ہو
کہ عیار لے گئے ہین نہ معلوم کیا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ شکار وغیرہ کو گئے ہونگے اُنھون نے
عرض کیا کہ سب ملازم موجود ہین اگر شکار کو جاتے حضور سے اجازت ضرور لیتے بدون
اجازت حضور نہ جاتے فرض کرلیا جاے کہ اگر وہ بلا اجازت چلے گئے تو ہم سب کو ضرور
اپنے ہمراہ لے جاتے بدون ہمارے نہ جاتے یہ جو اُنھون نے عرض کیا بادشاہ و صاحبقران
کو یک گونہ خیال پیدا ہوا کہ یہ لوگ درست کہتے ہین فرمایا کہ اچھا جاؤ تلاش کرو اور خواجہ
سے کہا کہ اے خواجہ یہ بھی مقدمہ اسی طور کا ہی جیسا کہ اُس زمانہ مین ہوا تھا جبکہ آفاق سے
مقابلہ ہونے والا تھا بہت سے سردار غائب ہوگئے سب پریشان تھے کہ لیجانے والا
نہ معلوم ہوتا تھا جب مین بہت خفا ہوا تو تم نے تلاش مین کوشش کی اور آخر کو پتہ
لگایا کہ زمرد جادو لے جاتا ہی بس اب بھی کوئی ساحر لے جاتا ہی ذرا سب صاحب ہوشیار رہ

رہین

ہین سُن چکے ہین کہ رات سے تین سردار غائب ہین عیارون پر بھی تاکید کی گئی چند ہرکارے لشکر کفار
کی طرف روانہ کیے گئے کہ شاید وہان سے کچھ حال کھُلے لشکر کفار کے ہرکارے یہان تھے انکو
بھی یہ حال معلوم ہوا یہ حکم دیکر بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اہل دربار اس خبر سے مغموم
تھے بادشاہ بھی اور صاحبقران بھی ہر ایک نے اپنے اپنے خیمہ مین آکر اُسی وقت سے انتظام
کیا پہرے والون کو حکم دیا کہ کوئی بدون ہماری اجازت کے خیمہ مین نہ آئے اُنھون نے عرض
کیا کہ بہت خوب کیا مجال ہر سردار نے اپنے اپنے طریقہ کے موافق بندوبست کر لیا اُدھر ہرکارون
نے جاکر لشکر کفار مین تلاش کیا کہ کہین پتہ لگے مگر کہین پتہ نہ لگا وہان سے اپنے لشکر کو واپس
آئے وہ جو ملازم اُنکے براے تلاش گئے تھے وہ بھی واپس آئے کہین نشان نہ ملا اُدھر کفار
کے دربار مین جاکر ہرکارون نے مجرا کیا اور عرض کیا کہ ابھی ہم دربار مین لشکر اسلام کے گئے
تھے براے خبر تو ہم نے سُنا کہ رات کو تین سردار لشکر اسلام کے بستر خواب پر سے غائب ہو گئے
ہین اُنکے ملازم صاحبقران کو خبر کرنے آئے تھے جب صاحبقران کو یہ حال معلوم ہوا تو اُنھون نے
ہرکارے براے تلاش روانہ کیے اور اُنکے ملازمون کو حکم دیا کہ تلاش کرو یہ خبر سُنکے بادشاہان کفار
بھی حیران ہوئے کہ یہ کون ہے جو سردارون کو گرفتار کرکے لے گیا اگر کوئی عیار ہے تو آج پھر آئیگا
کل تم جاکر پھر خبر لانا اُنھون نے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر وہ ہرکارے دربار سے باہر آئے
یہان بھی دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ دن
لشکر اسلام کے چند عیارون کو اُن سردارون کی تلاش مین گذرا اُنکے ملازم تو تھک کر مایوس
ہو کر چلے آئے تھے کہین سُراغ نہ ملا تھا کیا کرتے جب شام ہوئی سب اپنے اپنے مقام پر
آئے بندوبست کیا پہرہ چوکی لشکر مین مقرر کیا گیا طلایہ پھرنے لگا ہر مقام پر بڑا بندوبست
تھا کہ ایک مرتبہ عشاق کوئی پہر رات گئے اُٹھا اور لامکان سے باہر آیا کہ چل کر اور سردارونکو
لاؤن سحر کے ذریعہ سے لشکر مین آکر پہونچا آج لشکر مین بہت انتظام پایا اسنے اپنے کو سحر سے
پوشیدہ کیا اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا کہ جب نصف شب کے قریب آئی اسنے خیال کیا کہ اب اپنا
کام کرنا چاہیے بس اسنے سحر کیا اور غرق زمین ہوا اب جو اسنے سر نکالا تو یہ خیمہ مین نور الزمان
عم صاحبقران کے پہونچا تھا اسنے دیکھا کہ تمام لوگ جاگ رہے ہین اسنے چپ کے سے سحر
کیا جب سحر کیا تو ایک مرتبہ ہوا چلی سب بے ہوش ہوکر گرے جسقدر ملازم تھے اور نور الزمان
بھی بے ہوش ہوگئے بس یہ زمین سے نکلا اسنے اُنکو سحر سے اور بے ہوش کیا اور سحر کرکے
مع اُنکے غرق زمین ہوا اور زمین ہی زمین چلا یہان تک کہ اسنے خیال کر لیا کہ اب لشکر سے
نکل آیا ہونگا اب جو سر زمین سے نکالا تو دیکھا کہ مین لشکر سے بہت دور نکل آیا ہون بس
اسنے نکل کر نور الزمان کو پوشیدہ کیا اور پھر سحر کرکے غرق زمین ہوا ایکی مرتبہ یہ خیمہ
آفاق مین آیا یہان بھی سب کو بیدار پایا اسنے سحر کرکے سب کو بے ہوش کیا آفاق واسکی
زوجہ کو لیکر سحر کرکے زیر زمین چلا اور اُسی صحرا مین نکل کر اسکے اوپر بھی قید سحر آراستہ کی
زبان مین سوزن دیے اُسکے بعد پوشیدہ کرکے پھر وہان سے چلا اور خیمہ مین علین الزمان
کے آیا اُنکو گرفتار کرکے لے گیا اور اُسی طور سے پہونچا کر پھر آیا ایکی مرتبہ سکندر فرخ لقا
کو لے گیا اور پھر آیا اور کوکبہ کو گرفتار کرکے لے گیا آج شب بھر مین یہ آٹھ سردارون کو

لے گیا جن مین تین ساحر تھے اور پانچ غیر ساحر جب صبح قریب ہوئی اُن سب کو تخت سحر پر ڈالکر
لا مکان مین لایا سب پر قید سحر آراستہ کی اور قفس آہنی مین قید کرکے سقف مین لٹکا دیا آپ
سو رہا کہ صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے خواجہ بھی آئے کہ اُن سردارون
کے خیمون سے صداے گریہ آنے لگی کیونکہ جب اُنکے ملازم ہوشیار ہوئے اور اپنے مالکونکو
نہ پایا پہلے اِدھر اُدھر تلاش کیا جب نہ ملے تو روتے ہوئے طرف دربار کے چلے داخل دربار
ہوکر بادشاہ و صاحبقران کو خبر کی کہ ہمارے سردار شب کو چوری گئے ایک مرتبہ جو آٹھ
سردارون کے غائب ہونے کی خبر آئی صاحبقران بہت پریشان ہوئے کہ یہ کیا امر ہی
کہ ایک ایک شب مین آٹھ آٹھ سردار غائب ہونے لگے کل پہلا دن تھا تین غائب ہوئے
آج آٹھ یہ کون ایسا ہی خواجہ سے کہا کہ کیا رات کو لشکر مین پہرہ چوکی کا بندوبست نہین
ہوتا ہی طلایہ نہین پھرتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ رات کو تو خوب بندوبست تھا بڑا انتظام
تھا ہر مقام پر پہرہ تھا طلایہ بھی پھر رہا تھا مین نے عیار بھی پہرے پر مقرر کئے تھے نہ معلوم
یہ سردار کیونکر غائب ہوئے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ اسکا سُراغ لگاؤ
خواجہ نے عیارون سے کہا اُنھون نے عرض کیا بہت خوب صاحبقران نے خواجہ سے
کہا کہ لشکر اسلام کا انتظام کرو یہ بات اچھی نہین ہی خواجہ نے کہا آج سے دوسرا بندوبست
کیا جائیگا ہر سردار کے خیمہ مین ایک عیار براے چوکسی مقرر کیا جائیگا یہ حکم صاحبقران نے
دیا کہ سانڈنی سوار براے تلاش روانہ کیے جائین کچھ عیار شہر سمندریہ مین جائین وہانسے
خبر لائین کہ سمندر نے تو کوئی تدبیر نہین کی ہی بس خواجہ نے ضرغام سے کہا کہ تم شہر مین
جاکر خبر لاؤ ضرغام اُسوقت طرف شہر کے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کرکے دربار سے نکل کر روانہ ہوا
کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب دربار سے اپنے مقام پر آئے خواجہ
نے دربار سے آکر پہرے والون پر بہت غصہ کیا اور پہرہ مقرر کیا سانڈنی سوار روانہ کئے طلایہ کا بندوبست
کیا کوتوال لشکر پر بہت خفا ہوئے ہر ایک نے جواب دیا کہ ہم غافل نہین ہوئے تھے نہ کوئی لشکر مین آیا
خواجہ نے آج کل سے زیادہ بندوبست کیا اُدھر کفار کے ہرکارون نے جو کہ یہان دربار مین موجود
تھے یہ خبر دریافت کرکے کہ رات کو آٹھ سردار غائب ہوگئے ہین بیان ‌ ‌ئی کفار بھی حیران ہوئے کہ یہ
کون ہی اُدھر پرچہ نویس نے سمندر شاہ کو خبر بذریعہ پرچہ کے پہونچائی سمندر نے جو پرچہ اخبار دیکھا
اہل دربار سے کہا کہ آج کل لشکر اسلام مین غدر مچا ہوا ہی کل سے کئی سردار غائب ہوگئے ہین اُنکا
کہین نشان نہین ہی نہ لے جانے والے کا پتہ چلتا ہی مین تو خیال کرتا ہون یہ کسی میرے دوست کا
کام ہی جیسے کہ اُس زمانہ مین جب کہ آفاق مقابلہ مین لشکر اسلام کے اُترا تھا اور بہت سے سردار
غائب ہوئے تھے اور زمرد گرفتار کرکے لے گیا تھا پتہ نہ چلتا تھا اُسی طور کا یہ بھی واقعہ ہی اہل دربار
نے کہا بجا ارشاد ہوا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی سمندر نے ایک حکم نامہ بنام گرداب شاہ اس مضمونکا
جاری کیا کہ جو واقعہ لشکر اسلام مین گذرا کرے ہم کو بذریعہ تحریر کے ہر روز خبر دیا کرو اور یہی حکم
پرچہ اخبار والے کے بھی نام جاری کیا اُوسی نے تحریر کیا ہی کہ سمندر نے یہ بندوبست کرکے دربار
برخاست کیا پھر شب ہوئی آج بہت بڑا انتظام ہی لشکر اسلام مین پرندہ پر نہین مار سکتا ہی
شام تک وہ سانڈنی سوار بھی تلاش کرکے واپس آئے خواجہ سے آکر بیان کر دیا کہ کہین سراغ نہ ملا

کیونکہ طریقہ ہی کہ خواجہ سہ پہرے سے پہر رات تک کوتوالی مین رہتے ہین جو کوئی ضرورت ہوتی ہی وہ لوگ
خواجہ سے بیان کردیتے ہین جو لوگ کہ دربار کے جانے والے نقیب ہین اُنکی اور جو کہ وہ بار
مین جاتے ہین وہ خود عرض کرلیتے ہین اُنکو کیا ضرورت ہی جو خواجہ سے عرض کرین بس سانڈنی
سوارون نے خواجہ سے عرض کیا خواجہ نے سُنکے اُنکو رخصت کیا خود کوتوالی مین دو پہر رات
تک بیٹھے رہے خوب پہرہ چوکی مقرر کرکے ہر سردار کے خیمہ پر ایک ایک عیار کا پہرہ مقرر کرکے
خواجہ اپنے خیمہ مین آئے اور آرام کیا راوی نے اس واقعہ کو تحریر کیا ہی کہ عشاق آج پھر اپنے
لامکان سے روانہ ہوا اور جب قریب لشکر پہونچا تو اسی مقام سے تحرک کرکے غرق زمین ہوا اور
جب اسکو یقین ہوا کہ مین لشکر مین آگیا اسنے زمین مین سوراخ کرکے دیکھا تو لشکر مین بہت پہرہ چوکی
اور ہوشیاری پائی یہ وہان سے پھر زمین زمین چلا اتفاق سے خیمہ سہراب مین جا نکلا وہان ہوشیاری
پائی سحر کرکے بیہوش کیا سہراب کو لے گیا اس شبکو بھی اسی طور سے تین سردارونکو لے گیا
جن مین ساحر بھی تھے اور غیر ساحر بھی جب صبح قریب ہوئی اپنے لامکان کی طرف چلا گیا اور سبکو
لیجاکر قید کیا یہان صبح کو لشکر مین غلغلہ ہوا کہ فلان فلان سردار اپنے بستر پر سے غائب ہوگیا کوئی پتہ
نہ چلا کہ کون لے گیا رات بھر لشکر مین بہت خبرداری رہی کوئی نہین سویا وہ جو عیار ہر سردار
کے خیمہ مین بحکم خواجہ پہرے کے لیے گئے تھے اُن سے خواجہ نے دریافت کیا کہ کیا واقعہ گذرا
اُنھون نے جواب دیا کہ ہم رات بھر جاگا کئے گرد خیمہ پھرا کئے کبھی کبھی اندر خیمہ کے بھی گئے ہم نے
کسی کو نہین دیکھا کہ کون لے گیا اب تو تمام لشکر مین ہلڑ ہی ہر طرف یہی چرچا ہی ہرکارون نے لشکر کفار
کے اپنے لشکر مین جاکر یہ خبر بیان کی گرداب شاہ وغیرہ نے سمندر کو تحریر کیا وہان دربار مین سمندر
کے سب حاضر ہین دربار آراستہ ہی کہ عرضی گرداب شاہ کی پہونچی ضرغام ثانی بحکم خواجہ
صورت تبدیل کیے ہوئے موجود تھے کیونکہ خواجہ نے کل اُن کو حکم دیا تھا کہ تم دربار سمندر مین جاکر
خبر لاؤ یہان یہ موجود تھے کہ گرداب شاہ کی عرضی آئی منشی نے آواز بلند پڑھی اُس مین تحریر تھا
کہ آج تین دن سے لشکر اسلام مین یہ آفت ہی کہ ہر شب کو سردار غائب ہوجاتے ہین لے جانیوالا
کا پتہ نہین چلتا ہی کہ کون لے گیا ہم خود حیران ہین کہ یہ کس کی کارروائی ہی چونکہ آپ کا حکم میرے نام
آیا تھا کہ جو حال گذرا کرے اُسکو تحریر کیا کرو یہ حال آج گذرا ہی سمندر شاہ نے جو عرضی کا مضمون
سُنا اہل دربار سے کہا کہ یہ امر ابھی تک میرے اوپر ظاہر نہ ہوا کہ کس کی یہ کارروائی ہی مین خود حیران
ہون کہ وہ کون ایسا دشمن اہل اسلام کا پیدا ہوا ہی کہ اس طور سے اُنکی کثرت کو کم کرتا ہی عشاق
اُستاد سمندر نے کہا کہ ای سمندر تم کو ضرور معلوم ہوگا سمندر نے کہا کہ مجھکو قسم ہی خداوند تصویر
کی جو معلوم ہو عشاق نے جواب دیا کہ خیر جو کوئی ہی حال کھل جائیگا جس طور سے عیارون
نے زمرد کوہ کو غارت کیا اُسی طور سے یہ مقام بھی تباہ ہوگا اور جس طور سے زمرد قتل ہوا
ہی اُسی طرح یہ بھی دشمن قتل ہوگا وہ لوگ کیا زندہ رہینگے دیکھو سمندر نے کہا کہ یہ امر تو ضرور
ہی ضرغام نے خیال کیا کہ یہ کارروائی انکی نہین ہی خیر دیکھون تو کہ کیا ہوتا ہی جو امر ہی اسی مقام سے
ظاہر ہوگا مین تو بدون دریافت کیے ہوئے یہان سے نہین جاتا ہون یہان دربار سمندر کا
تو یہ حال ہی اُدھر لشکر اسلام مین تلاطم مچا ہوا تھا ہر طرف یہی چرچا تھا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ یون
سردار غائب ہوگئے کوئی معلوم نہین ہوتا ہی اب کوئی کاہے کو بچنے لگا دربار آراستہ ہوا بادشاہ

وصاحبقران سے خواجہ نے آکر کل حال بیان کیا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ یہ تمھاری
غفلت سے ہے اب تم نے بالکل لشکر کی طرف سے خیال دور کیا ہے اور تم کو کسی امر کا خیال نہین ہے
بس مین تم کو حکم دیتا ہون کہ جلد اسکا پتہ لگاؤ اور اُس کو تلاش کرو ورنہ مجکو بہت رنج ہوگا خواجہ نے
عرض کیا کہ یہ آپکا گمان ہے مین کیونکر عرض کرون کہ غلط ہے کہ مین لشکر کی خبر سے دست بردار ہو گیا ہون
اور غافل ہون مین نے وہ وہ تدبیرین کی ہین کہ کیا عرض کرون خیر آج اور تدارک کرونگا راوی بیان
کرتا ہے کہ بادشاہ نے دربار برخاست کیا ہے کچھ تھوڑی دیر تک دربار آراستہ رہا اب تو ہر ایک بعد برخاست
ہونے دربار کے اپنے اپنے خیمہ مین آکر یہ فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کی جائے اُس دن خواجہ نے
بہت بندوبست کیا بڑا انتظام کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس شب کو بھی عشاق نہ طاقی آکر دس
سردارون کو لے گیا اور بہت ہوشیاری کے ساتھ صبح کو صاحبقران کو جو خبر ہوئی خواجہ پر بہت خفا
ہوئے قصہ مختصر دس دن کے عرصہ مین قریب سو سوا سو کے سردار غائب ہو گئے اور کچھ حال نہ کھلا
کہ کون لے جاتا ہے صاحبقران ہر روز خواجہ پر خفا ہوتے ہین خواجہ ایک دن سے دوسرے دن
زیادہ بندوبست کرتے ہین مگر کچھ کام نہین آتا ہے بس صاحبقران نے عاجز ہو کر ایک دن جب
دربار آراستہ تھا سب عیار سوائے ضرغام کے اُس مقام پر موجود تھے قران بھی آئے ہوئے تھے ایک
رقعہ اس مضمون کا لکھکر اُڑایا کہ جو کوئی ہم کو اس راز سے آگاہ کرے یہ بیس ہزار روپیہ اُسکو ہم انعام
مین دینگے اور یہی تقریر زبان سے بھی فرمائی بس اور عیارون نے قصد کیا تھا کہ خواجہ نے انکی
طرف بہ نگاہ قہر دیکھا ہر ایک اپنے مقام پر تھم گیا خواجہ نے اپنے مقام پر سے اُٹھکر وہ رقعہ لیا
اور اُسکو پڑھا صاحبقران سے عرض کیا کہ اگر آپکو یہ حال معلوم ہوگا تو بیس ہزار روپیہ عنایت
فرمائیگا اور سردار جو رہا ہو کر آئین تو اُسکا بھی کچھ انعام ملیگا صاحبقران نے فرمایا ضرور خواجہ
نے عرض کیا کہ کس قدر فرمایا کہ بیس ہزار خواجہ نے عرض کیا کہ اُسکا بھی رقعہ تحریر فرمایئے پھر مین
کوشش کرون گو کوشش کرتا تھا مگر نہ اس طور کی کہ جس سے ظاہر ہوتا صرف لشکر کا بندوبست
کرتا تھا اب مین بیرون لشکر جا کر تلاش کرونگا یہ کام سوائے میرے دوسرے سے نہ ہوگا بات
یہ ہے مصرعہ کہ مزدور خوش دل کند کار بیش ✣ اب تک کوئی نفع کی صورت نہ تھی اب امید قوی
ہوئی ہے مین جان لڑا دونگا صاحبقران نے اُسوقت اُس بیس ہزار کا بھی رقعہ تحریر کرکے خواجہ
کو دیا جب خواجہ رقعہ پا چکے خواجہ نے چالاک ثانی و برق ثانی و قران ثالث سے کہا
کہ بعد دربار کے تم ہمارے خیمہ مین آنا ہم کچھ مشورہ کرینگے اُن سب نے عرض کیا کہ بہت خوب
دربار آراستہ رہا راوی بیان کرتا ہے کہ ہر روز کی خبر سمندر کو معلوم ہوتی رہتی ہے بذریعہ پرچہ اخبار
کے اور عرضی سے گرداب شاہ وغیرہ کی ضرغام بھی دربار مین سمندر شاہ کے ہے یہ ابھی
وہان سے نہین آیا ہے اس خیال سے کہ شاید کچھ حال معلوم ہو تو تدبیر کی جائے سمندر خود حیران
ہے کہ یہ کیا واقعہ ہے اہل دربار سے کہتا ہے کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے ایسے ایسے عیار ہین وہ کچھ تدبیر
نہین کرتے اور اس امر کو عیاری کرکے نہین دریافت کرتے یہان پر کچھ عیاری نہین کام کرتی
ہے اسکا کیا سبب ہے سب عرض کرتے ہین کہ اس فکر مین ہونگے تدبیر کرتے ہونگے سمندر نے
کہا کہ مین دریافت کرتا مگر کیا کرون جب وہ اپنے کام سے فراغت کرلیگا مجکو خود تحریر کریگا اُسوقت
معلوم ہو جائیگا جو ہوگا جیسے فرو نے خبر دی تھی اہل دربار نے کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے بس یہان

یہ گفتگو ہر روز ہوا کرتی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ اُس دن جسدن صاحبقران نے رقعہ تحریر کیا اور
خواجہ نے اقرار کیا اسکی بھی خبر سمندر کو معلوم ہوئی اہل دربار سے کہا کہ اب ضرور ظاہر ہوگا کیونکہ
خواجہ نے صاحبقران سے اقرار کیا ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ کیا معلوم ہوگا جب لشکر مین سے
وہ لے گیا اور نہ کھلا تو ذرا دریافت ہونا غیر ممکن ہی سمندر نے کہا کہ دنکو جو کچھ ہوگا وہ ظاہر ہوگا
اگر مجکو معلوم ہوتا کہ فلان شخص کی کارروائی ہی تو مین ضرور خبر کرتا اُسکو کہ اب خبردار ہوجاؤ خواجہ
تمھاری تلاش مین آتے ہین مگر کیا کرون خیر ناچار ازین جب اُسنے ہم سے پوشیدہ یہ کام کیا تو ہم کو
کیا اہل دربار نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا یہان دربار مین سمندر کے یہ تقریر ہوتی ہی ضرغام سُنا کرتا ہی
بس اب سماعت ہو کہ جب بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا خواجہ اپنے خیمہ مین آئے بموجب اُنکی
طلب کے وہ عیار کہ جنکو خواجہ نے طلب کیا تھا حاضر خیمہ خواجہ ہوئے جب وہ عیار آ بیٹھے
خواجہ نے انجمن مشاورت برپا کی شمع راے کو روشن کیا مگر سب کی عقل گل تھی کسی کی شمع
عقل کچھ نور نہ دیتی تھی خواجہ نے عیارون سے کہا کہ تمھاری راے مین کیا آتا ہی کہ یہ کس کی
کارروائی ہی اور کیونکر سردار غائب ہوتے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا عرض کرین کوئی
امر قیاس مین نہین آتا ہی بالکل عقل گم ہی خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے بہت سے تدارک
کیے خوب بندوبست کیا مگر کوئی امر پیش نہ گیا مین سب تدابیر کرکے تھک گیا کوئی کارگر نہ ہوئی
گو مین نے صاحبقران سے اقرار کر لیا مگر کوئی امر قیاس مین نہین آتا ہی بالکل عقل حیران ہی
عیارون نے عرض کیا کہ یہی حال ہمارا بھی ہی بس خواجہ نے چالاک ثانی سے کہا کہ تم
لشکر مین رہو مین جاتا ہون ذرا خوب ہوشیاری کے ساتھ کام کرنا مین جا کر ذرا صحرا و جزیرہ و درہ کوہ
وغیرہ مین تلاش کرون شاید کچھ پتہ چلے چالاک نے عرض کیا کہ جہان تک ممکن ہوگا مین کوتاہی نہ کرونگا
جب آپ ایسا شخص اس مقدمہ مین پریشان رہا اور کوئی صورت نہ بن پڑی تو میری کیا اصل ہی
مین آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرسکتا ہون آپ کا ارشاد بجا لاؤنگا خواجہ نے جواب دیا کہ جہانتک
ممکن ہو کوشش کرنا خبردار رہنا چالاک نے جواب دیا کہ سمعاً و طاعتاً جب چالاک کی طرف
سے اطمینان ہوا خواجہ نے برق و قران سے فرمایا کہ تم لوگ بھی چالاک کے مددگار رہنا اُنھون نے
عرض کیا کہ ہم خود قصد رکھتے ہین کہ جا کر تلاش کرین ہمارا لشکر مین رہنا غیر ممکن ہی خواجہ نے جواب دیا
کہ خیر چالاک کافی ہی بس چالاک کو رخصت کیا قران و برق بھی رخصت ہوکر اپنے مقام پر
آئے سامان عیاری سے درست ہوکر لشکر سے نکل کر طرف صحرا کے روانہ ہوئے کہ انکا حال پھر
تحریر ہوگا وقت پر بعد جانے قران و برق کے خواجہ نے اپنے کو بالباس عیاری سے آراستہ
کیا اور اپنی صورت ایک مسافر کی بنا کر سراپچہ چاک کرکے نکل گئے چالاک سے یہ کہدیا تھا
کہ جو کوئی دریافت کرے تو کہدینا کہ خواجہ بہت علیل ہین اور صاحبقران کو اس حال سے
آگاہ کردینا کیونکہ وہ پریشان ہونگے اور میرے دیکھنے کو آئینگے اگر لوگ میرے پاس آنے کا
قصد کرین تو منع کردینا کہ خواجہ کا حکم نہین ہی بلکہ میرے خیمہ پر پہرہ مقرر کردینا کہ کوئی نہ آنے
پائے خواجہ تو اُدھر کو نکل گئے اِدھر چالاک نے باہر آکر خیمہ خواجہ پر پہرہ مقرر کیا کہ اندر
خیمہ کے کوئی نہ جانے پائے سواے میرے اگر صاحبقران بھی ہون تو منع کرنا نہ اپنا جانے
پائے نہ غیر خواجہ کا حکم نہین ہی سواے میرے بس یہ تدبیر کرکے چالاک بندوبست مین مصروف تھا

اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی کہ پھر اسکا حال تحریر ہوگا اب حال خواجہ کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو صورت مسافر کی
بنے ہوئے لشکر سے نکلے اور باہر لشکر کے آئے انھون نے فال کھولی بس جدھر کو انکے فال نے
راے دی اُس طرف یہ پاسے شاطری مارتے ہوئے روانہ ہوئے کوسون نکل گئے ایک صحراے
پُر بہار ملا اُسکے قریب دو پہاڑ بھی تھے خواجہ اُس صحرا کی سیر کرنے لگے وہ صحرا بہت پُر بہار تھا
ہر طرف مرغزار تھا لالہ لگا ہوا تھا خواجہ کو وہ صحرا بہت پسند آیا خواجہ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور
فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون اور کیا عیاری کرون کہ یہ حال ظاہر ہو کہ کون سردارون کو گرفتار کیے لیجاتا ہی
مگر عیاری کس پر کرون کسی کا حال معلوم ہو مقام کا نشان ہو تو عیاری بھی کی جائے نہ نام معلوم نہ
نشان عیاری کس پر ہو یہ فکر کرکے خیال کیا کہ یون تو بیکار رہنا بالکل عبث ہی چاہیے ہیسون کی فکر کرو
تاکہ کچھ نفع ہو یہ خیال کرکے اپنے دل مین کسوت عیاری نکالی ہاتھ کو دیکھا انگر کی پشت کو تین سو
ساٹھ مگر پٹیش نگاہ آئے ایک اُن مین سے پسند کیا اب کسوت کو کھولا بہت سی تصویرین نکالین
ایک تصویر کو پسند کیا وہ ایک ساہوکار کی لڑکی کی تھی اپنی صورت آئینہ سامنے رکھکر اُسکی صورت
سے مشابہ بنائی بالکل فرق نہ رہا جب صورت سے مشابہ ہو چکا تو ایک لہنگا بہت عمدہ نکالا اُسکو
پہنا اور ایک شلوکہ بسے جسم کیا خوب مسی لگائی پٹیان بنائین زیور پہنا سیندور کی لکیر مانگ مین دی سرمہ لگایا
دوپٹہ کاسنی سر سے اوڑھا اُس پر سے ایک دولائی اوڑھی گھونگھٹ نکالا ایک تھال برنجی اُس مین حلوا
اور کچھ ہار پھول اور ایک چومک اُس مین روغن گاؤ پڑا ہوا بتیان پڑی ہوئین ہاتھ مین لیکر اور
سب سامان نذر زنبیل کرکے ایک طرف چھم چھم کرتی ہوئی عجب ناز و انداز سے چلی اگر عابد شب
بیدار بھی دیکھ لے تو فریفتہ ہوجائے وہ صورت بنائی تھی جو کہ عابد کش زاہد فریب تھی وہ نازک
نازک کلائیان وہ نرم نرم اُنگلیان وہ پھول سے عارض کہ جسکے اوپر بلبل ہزار جان سے فریفتہ ہو
وہ نورانی پیشانی اُس پر سیندور کا ٹیکا عطر سُہاگ ملا ہوا وہ اونچی اونچی چھاتیان جو کہ دل عاشق
کو برباد کرین وہ جوبن کا اُبھار سینہ پر غضب کرتا تھا اگر فرشتۂ آسمان بھی دیکھ لے تو مثل ہاروت
و ماروت کے اس پری کی چاہ محبت مین قید ہونا گوارا کرے باوجودیکہ صاحب نفس نہین ہی اور
جو کہ نفس رکھتے ہین اُنکا کیا حال ہوگا ایسی صورت تو پیر فلک نے بھی کبھی باین پیرانہ سالی چشم
مہر و ماہ سے نہ دیکھی ہوگی جیسی صورت خواجہ نے اپنی بنائی تھی بس عجب انداز سے قیامت
برپا کرتی ہوئی چلی یہ تو اس صورت پر اپنے کو آراستہ کرکے ایک طرف کو روانہ ہوئی کہ انکا
حال پھر تحریر ہوگا اب کچھ حال عشاق کا تحریر ہوتا ہی

اب قصہ حال عشاق نہ طاقی مین قلم فرسائی کی جاتی ہے

راوی نازک خیال بیان کرتا ہی کہ آج جو عشاق سردارون کو قید کرکے لایا اپنے لا مکان مین لاکر
اُنکو مثل طائرون کے قفس مین بند کیا اور خود شراب خواری کرکے سو رہا راوی نے بیان کیا
ہی کہ سب پر قید سحر ہی اور جو ساحر ہین اُنکی زبان مین سوزن ہی وہ بھی قید سحر مین مبتلا ہین زبان
بیکار ہی دوسرے بے حس و حرکت کیا کرین جنکو زمانہ گذرا ہی وہ بے ہوشی مین آ سکے ہین سواے
دیکھنے کے کوئی اُن مین حالت نہین ہی خاموش بیچارے جو حال گذرتا ہی سنتے اور دیکھتے ہین
کیا کرین کہ کچھ بس نہین ہی چونکہ گرفتار ہین وہ قفس مین سر ٹکراتے ہین رہجاتے ہین یہ اُنکے سامنے

اور سردار لاتا ہی اور گرفتار کرتا ہی اُنکا کچھ بس نہین چلتا ہی مگر ٹکر ٹکر دیکھتے ہین اور یاد خدا کرتے ہین اسی
طور سے اسنے آج بھی لا کر ساحرون کو قید کیا اور غیر ساحر کو اور خود شراب پی کر سو رہا دن بھر
خواب مرگ مین مبتلا رہا قریب سہ پہر اُٹھا مُنھ ہاتھ دھویا سب کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہی کوئی
ملازم وغیرہ بھی نہین ہی جب مُنھ ہاتھ دھو چکا اسنے خیال کیا کہ دس دن برابر ہو گئے ہین کہ مین
لشکر مین گیا سردارون کو اسیر کرکے لایا بالکل سویا نہین ہون گو دن کو سوتا ہون مگر نیند نہین
بھرتی ہی طبیعت کسل مند ہی آج نہ جاؤن رات کو آرام لون کل دیکھا جائیگا شاید کچھ طبیعت درست
ہو جائے اگر ماندہ ہو گیا تو پھر سب کام خراب ہو گا اس سے ایک دن کے نہ جانے سے کوئی
ہرج نہین ہی یہ اپنے دل مین خیال کرکے خاموش ہو رہا بیٹھے بیٹھے اسکا دم گھبرایا پہلے اسنے
چند جام شراب کے پیے کہ اُسکے نشہ سے کچھ طبیعت درست ہو مگر کچھ نہ ہوا اسنے دل مین خیال
کیا کہ چلو جنگل کی ہوا کھا آئین تاکہ کچھ طبیعت بحال ہو جائے اسنے اُس خیال سے کپڑے پہنے
جو کہ اسکے وضع کے لایق تھے ایک تخت سحر طیار کرکے اُس پر سوار ہوا اور سحر سے دروازہ
پیدا کرکے اس مکان سے باہر آیا تخت سحر کو لیکر طرف صحرا کے چلا لالہ و گل کی سیر کرنے لگا وہ
صحرا پُر بہار تھا ہر طرف لالہ زار کھلا ہے خودرو سے مملو تھا سہ پہر کا وقت ہر طرح کے گل کھلے ہوئے
تھے جانور درختون پر بیٹھے ہوئے چہک رہے تھے کیسے کیسے خوش آواز تھے اسکا دل جو
پریشان تھا وہ بہلنے لگا یہ تخت اُڑائے کبھی ادھر چلا گیا کبھی اُدھر یہ تو اس طور سے سیر
صحرا کر رہا ہی اُدھر وہ ساہوکار کی لڑکی تھال ہاتھ مین لیے ہوئے چلی جاتی تھی کہ ایک
حبشی ایک درۂ کوہ سے پیدا ہوا بہت فربہ بڑی بڑی آنکھین کشادہ پیشانی سینہ چوڑا
قد آور گول گول بازو ایک ڈنڈا ہاتھ مین وہ جھم جھم کی صدا سنکے باہر آیا تھا ادھر اُدھر دیکھنے
لگا ایک مرتبہ اسکی نگاہ اُس نازنین آفت جان خانماں آوارہ پر پڑی گو وہ حبشی آجتک کسی پر فریفتہ نہ ہوا تھا
عشق و عاشقی کو برا جانتا تھا عاشق کو دیکھکر یہ کہتا تھا کہ بیکار یہ اپنی جان دیتا ہی اس سے کچھ
حاصل ہی اسکو مالیخولیا ہو گیا ہی ایسے ایسے خیال کرتا تھا مگر اُس پری جمال کو دیکھکر اسکی مستانہ
چال پر فریفتہ ہوا گو اسکی اس طرف پشت تھی وہ تھال لیے ہوئے اپنے رو مین چلی جاتی تھی
یہ اُسکی رفتار قیامت افزا پر ایک دل و ہزار جان سے فریفتہ ہوا دل کو پکڑ لیا اپنے دل کو قابو
مین کرکے کہا کہ اے دل یہ کیا تیرا خیال خام ہی ایسی باتون سے کیا حاصل ہی اپنی طرف دہیان
کر کسی کے اوپر عاشق ہونا تیرا کام نہین ہی مگر جب دل قابو سے نکل جاتا ہی پھر اُسکا قابو مین آنا
غیر ممکن ہی یہ حضرت عشق ہین انکی چڑھائی جب کشور دل پر ہوتی ہی تو پھر یہ بدون غارت
کئے ہوئے باز نہین آتے ہین انکو اب پند و نصیحت سے کیا ہوتا ہی یہ وہ زراعت نہین ہی
جو اس پانی سے بعد خشک ہونے کے تر ہو بس جب اُس حبشی نے دیکھا کہ دل قابو سے
نکل گیا اب اس پر قابو نہین ہوتا بدون اسکے وصل کے غیر ممکن ہی آواز دی کہ اے جانے والی
ایک نگاہ ادھر بھی دیکھ پیارے کہان جاتی ہو اے جان جہان و آرام دل مشتاقان کس سے وعدہ
ہی اور کس سے اقرار ہی کچھ ہم سے تو کہو ہمارا دل تو تمھاری رفتار ناز نے پامال کیا ذرا ٹھہر
جاؤ تاکہ کچھ کلام کرکے اس نالایق کو تسکین دین یہ جو پکار کر اُس حبشی نے کہا اُس نازنین کے
کان مین جو یہ صدا پہونچی اُسنے خیال کیا کہ یہ کون ہی جو صحرا مین تجکو پکارتا ہی اسکو دیکھنا چاہیے

کہ کون ہے اگر بن پڑے تو اسکو پیدا کرو تاکہ کچھ ہاتھ لگے یہ اپنے دل مین خیال کرکے پلٹ کر دیکھا وہ
حبشی بھی یہ صدا دیتا ہوا قریب آگیا تھا پلٹا تھا کہ ہوا سے گھونگھٹ بھی اڑا ایک برق تھی کہ چمک گئی
یا تو یہ حبشی رفتار پر فریفتہ ہوا تھا یا صورت جو دیکھی اب تو دل بالکل قابو سے جاتا رہا پھر جھپٹ کر
قریب آگیا اس نازنین نے جو اس حبشی کو دیکھا اپنے دل مین کہا کہ یہ کالی بلا کہان سے آئی مین
سمجھی تھی کہ کوئی جوان رعنا ہے یہ تو کالا دیو نکلا اسکو دیکھکر سہم گئی اور مارے خوف کے کانپنے لگی
یہ بھی اسکی ایک ادا تھی وہ حبشی پر اسکی حالت دیکھکر کہنے لگا کہ اے جان جہان تم کچھ خوف نہ کرو مین
کوئی بلا نہین ہون مثل تمھارے انسان ہون وہ جو سامنے پہاڑ ہے اسی مین رہتا ہون تمھاری
خلخال کی جو صدا میرے کان مین گئی تو مین نے خیال کیا کہ آجتک تو ایسی صدا اس صحرا سے نہ
آئی تھی آج کہان سے آئی مین دیکھنے کو باہر آیا تم کو جو دیکھا تو تم پر فریفتہ ہوگیا گو مین عاشقی کو برا
جانتا تھا ہمیشہ اس امر سے نفرت تھی مین کبھی اس کوچہ سے واقف نہ تھا بلکہ جو اس راہ مین سرگردان
تھے انکو مین اپنے خیال مین دیوانہ تصور کرتا تھا اور ان پر ہنستا تھا بڑا بول میرے آگے آیا
سچ کسی نے کہا ہے کہ بڑا نوالہ کھاییے بڑا بول نہ بولیے کہ وہ آگے آتا ہے وہی ہوا کہ بڑا بول
میرے آگے آیا کبھی کسی پر ہنسے نہ کیا معلوم کیا ہو گیا نہ ہوا افسوس یہ میرے دل کو کیا ہوا مینے
لاکھ چاہا کہ سنبھالون مگر ممکن نہ ہوا بیقرار ہو کر تم کو صدا دی اے جان جہان مین تم پر مرتا ہون
میرے دل بیقرار کی تسکین کرو اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ کرو میرے کلبہ تاریک کو
اپنے قدم کے نور سے روشن کرو میرے دل بیتاب کے قرار مین آنے کی تدبیر کرو ورنہ مین
تمھارے فراق مین مر جاؤنگا یہ ہجر مجھ سے نہ اٹھیگا یہ جدائی گوارا نہ ہوگی مین تڑپ تڑپ کر جان
دونگا از برائے خداوند تصویر ذرا اپنے منھ پر سے یہ گھونگھٹ اٹھاؤ یہان کوئی نہین ہے سوائے
میرے اور تمھارے مین تمھاری صورت زیبا و شکل رعنا تو دیکھ لون یہ تقریر سنکے اس حبشی کی
وہ نازنین بہت زور سے ہنسی اور کہا کہ او کالے دیو اپنی صورت تو دیکھ پھر مجھ رشک پری
سے ایسے کلام کرنا کیا خوب صورت ہے کہ جسکو دیکھکر قے آتی ہے میرے دشمنون پر تو عاشق ہو
جو اس امر کا مشتاق ہوا اسکو اپنا عشق جتاتا ہے جو اس سے تا تخن لے فصاد کو بلا کر اپنے
ہاتھ پاؤن کی فصد کھلوا تجکو مالی خولیا ہو گیا ہے اپنا علاج کر یہ کلام تجکو بہت ذلیل و خوار کرینگے
مین کوئی زن بازاری نہین ہون جو تو مجھ سے ایسے کلام کرتا ہے جا اپنی بھینیا سے یا ماں سے یا بیٹیا
سے ایسی تقریر کر آخر کوئی عورت تیرے گھر مین ضرور ہوگی اس پر اپنا عشق ظاہر کر ابھی کوئی
میرا ساتھی آجائے تو ساری حالت کھل جائے یہ وہ لو عشق سر پر سے اتر جائے کیا خوب
باتین نکالی ہین میرے سامنے سے جا مجھے تیری صورت سے خوف معلوم ہوتا ہے ارے تو کالی
بلا کدھر سے نکل آیا کیا کوئی بھوت ہے یا پریت ہے کچھ بیان تو کر مین اپنی ضرورت سے پوجا کرنے
جاتی تھی مجکو بیکار راہ مین روک لیا ابھی کوئی دیکھ لے تو مفت بدنام ہون برادری سے اٹھا
دی جاؤن حقہ پانی بند ہو جائے ہزارون روپیہ صرف ہون اگر میرا شوہر سن پائے تو نہ معلوم
میرا کیا حال کرے یقین ہے جان سے مار ڈالے مین ایسی باتون سے باز آئی اب کبھی ایسی حرکت
نہ کرنا ورنہ پشیمان ہوگا انسان کو لازم ہے کہ اپنی لیاقت کے موافق کلام کرے جیسی اپنی صورت ہو
ویسی عورت پر نگاہ ڈالے اور یہ بھی خیال کرے کہ بے وارثی ہے یا صاحب وارث ہے پھر کچھ تقریر کرے

یہ نہ کرے کہ جو منھ مین آیا وہ بکنے لگے ایسی باتون سے ذلت حاصل ہوتی ہے جاؤ جاؤ اپنی راہ لو کیون
اپنی آبرو کے پیچھے پڑے ہو یہ اس ادا سے کہا اور اس طریقہ سے ہاتھ اُٹھا کر کہ سینہ پر سے ڈوپٹہ ودلائی
ہٹ گئی اور منھ بھی کھل گیا یہ جو عالم دیکھا وہ حبشی اور بیقرار ہو گیا اور جو یہ تقریر سُنی فوراً یہ جواب دیا
کہ ای ماہتابان وای آرام دل ناصبوران مین کہان جاؤن اب تو سوا ے تیرے مجکو قرار نہین چاہے
آبرو جاے چاہے رہے بدون تیرے وصل کے مین زندہ نہ رہونگا بموجب شعر عشق مین تیرے کوہ غم
سر پر لیا جو ہو سو ہو ✤ عیش و نشاط و زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو ✤ مجھے کچھ پروا نہین ہی مین اپنی
جان سے ہاتھ دھو چکا ہون اب مین کہان جاؤنگا نہ تمکو جانے دونگا بس خیر اسی مین ہی کہ میرے
ساتھ میرے مکان پر چلو ورنہ مین اپنی جان دونگا ادھر تم نے قدم اُٹھایا ادھر مین نے اپنے گلے
پر خنجر مارا بس اگر تم کو یہ منظور ہو تو جاؤ مین منع نہین کرتا ہون اُس پری وش نے کہا کہ کیا خوب آپ
مجکو بڑے مرچے معلوم ہوتے ہین تمھاری جان جائیگی یہان کسکا نقصان ہوگا تم ایسے بہت سے
مر چکے ہین اور مرینگے یہان کچھ پروا نہین ہی اگر مین ایسے ایسے خیال کرون تو ہزارون تم سے بہتر
چاہنے والے ہین میرے شوہر کی کوئی برابری نہین کر سکتا ہی خداوند نے جو اُسکو حسن دیا ہی وہ
کیا کوئی رکھتا ہوگا ارے اُسکے تلوے کے برابر تو کوئی بھی نہین یہ جو اُس نازنین نے کہا اُس حبشی
نے جواب دیا کہ ای جان بس بس تقریر ہو چکی میری طرف دیکھو اور میرے دل کو بیقرار نہ کرو مین
تیرے اوپر سے صدقہ ہو کر مر جاؤن تیری ہر ادا پر قربان ہون مین مرتا ہون اپنے شربت دیدار
سے جلاتے شراب وصل سے شاد کر اُس نے جواب دیا کہ بس اپنی زبان بند کرو ورنہ بُری طرح سے
پیش آؤنگی مگر یہ اس طور سے مسکرا کر کہا کہ وہ حبشی سمجھ گیا کہ یہ راضی ہی بس ہاتھ بڑھا کر گھونگھٹ
اُلٹ دیا گھونگھٹ کا اُلٹنا تھا کہ ایک برق چمکی اور ایک نور پیدا ہوا اُسکی بدن زیبا سے کہ جسکی
سبب سے وہ حبشی ایسا خود رفتہ ہوا کہ اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا بیقرار ہو گیا دل نے
تقاضا کیا کہ گلے سے لگا کر دو چار بوسہ لون کچھ نخل قد سے ثمر حاصل کرون دست گستاخ کو کسی
اور جانب دراز کرون یہی ثمرہ اس باغ عشق سے ہاتھ آئے یہ تصور کرکے یہ شعر پڑھتا ہوا
بڑھا شعر دوستی کا ہو زمانہ مین بھروسا کس پر ✤ تو مجھے چھوڑ چلا او دل شیدا کس پر ✤ دیدیا تیری
فریفتہ کو خدا نے بھی جواب ✤ اب بھولے ہوئے بیٹھے ہین سیہ کس پر ✤ فتنہ پرداز فسون ساز
ستمگر عیار ✤ ہاے افسوس ہی دل آیا بھی تو آیا کس پر ✤ بس قریب آکر لپٹ جانے کا قصد کیا تھا
کہ اُس نازنین کا جب گھونگھٹ اُس حبشی نے اُلٹا تھا تو پہچان لیا تھا جیسے اُسنے قصد لپٹ
جانے کا کیا کہ اُسنے اپنی بائین آنکھ دکھائی کچھ ایسے نشانی پائی کہ وہ حبشی سر جھکا کر پیچھے ہٹا اور
شرمندہ سا ہو کر رہ گیا کہ اُس نازنین نے کہا آئیے بوسے لیجیے جی مین موجود ہون اور کسی طرف
ہاتھ بڑھائیے کچھ مساس فرمائیے یہ عادت آپکو کب سے ہوئی معلوم ہوا صحرا مین آپ
اسی واسطے رہتے ہین اکہ دو کہ کی خیر مناتے ہین واہ کیا خوب نہ دیکھا نہ بھالا جو چاہا وہ کرنے
لگے ایسی مستی اچھی نہین ہوتی ہی کچھ بدنامی کا بھی خیال نہ کیا اگر در اصل کوئی زن بازاری
ہوتی آپ اُسکی ضرور لے دے کرتے ذرا ہوش و حواس سے کام کیا کیجیے اپنے پرائے کو
خیال کر لیا کیجیے اگر مین نہ اپنے کو ظاہر کرتا تو آپ نے اپنی جوانی کی امنگ ظاہر کی تھی تم ترتو
ایسے نہ تھے اور سب تو شہدے بدمعاش ہین مگر آجتک تمھاری کوئی حرکت ایسی نہ سنی نہ دیکھی

معلوم ہوا کہ آپ کو دوسری علت ہے آپ کو مرد و عورت مین ابھی تک تمیز نہ ہوئی اس طور سے جو اُس نازنین
نے کہا غیرہ وہ حبشی اور خفیف ہوا اور سر کو جھکا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اُستاد معاف فرمائیگا مین کیا کرون آپ نے
اپنی صورت ایسی بنائی ہے کہ میری کیا اصل ہے کوئی نہین پہچان سکتا ہے اُستاد اس طور کی صورت برہنہ طیار
ہوا ہے جیسے دل دیکھکر بیقرار ہوتا ہے جواب دیا کہ بسم اللہ مین موجود ہون آیئے بوسے لیجیے پستان ملیے یہ حاضر
ہین کیون آپ اپنے دل کو مارتے ہین اُسکی بیقراری کو برطرف فرمایئے معلوم ہوا کہ اب آپ کو دوسرا بھی
شوق ہوا ہے یہی سبب ہے جو آپ صحرا مین رہتے ہین مین تو صاحبقران سے کہونگا یہ جو تقریر کی تب اُس
حبشی نے کہا کہ اُستاد لاحول ولاقوت الا باللہ یہ آپ کیا فرماتے ہین کیا مین کوئی دیوانہ ہون
مین کیا عرض کرون کہ جیسی اسوقت آپ صورت بنائے ہوئے ہین اگر عابد شب زندہ دار بھی دیکھ لے
تو اُسکے بھی وضو شکست ہو جائین سجادۂ عبادت کو سلام کرے نماز مین فرق آئے قنوت ٹوٹ جائے
بجائے سورہ کے شعر عاشقانہ پڑھنے لگے مثل قیس و فرہاد کے سرگردان پھرے فرشتہ جو کہ نفس امارہ
نہین رکھتے ہین وہ اگر دیکھ لین تو ہاروت وار آپ کی چاہ زنخدان مین ہزارون کنوئین جھاکین آسمان
پر نہ جائین عبادت خدا ترک کرین تو مین کیا چیز ہون تب تو جواب دیا کہ کیون کیا صورت بنائی ہے جو
ملائکہ مین نے تو عرض کیا اور کیا تعریف کرون اسکا مزہ کوئی میرے دل سے پوچھے مگر آپ نے غضب
کیا تھا پہلے سے کیون نہ آگاہ کیا کہ مین ایسی حرکت کا بھی نہ مرتکب ہوتا اگر ایک منٹ آپ اور نہ
خبردار کرتے تو مین کیا عرض کرون جو مین حرکت کرتا جواب دیا کیا کرتے بوسہ لیتے اور سینہ پر ہاتھ
پھیرتے اور کیا کرتے کوئی دوسرا امر تو کرتے نہین مین نے خود تم کو نہین پہچانا تھا کیونکہ گھونگھٹ کی
آڑ تھی جب تم نے گھونگھٹ اُلٹا تب مین نے تم کو پہچانا مین خاموش ہو رہا کہ دیکھون کیا کرتا ہے یہ بھی
پہچانتا ہے یا نہین جب تم دوسرے قصد سے میرے قریب آئے اور مین نے تمھارے تیور بدلے پائے
مین نے خیال کیا کہ اسنے آج کنوڈا کیا مین نے اپنی آنکھ کا تل دکھایا بارے تمھاری نگاہ اُسپر پڑگئی
تم ہوشیار ہوئے مین نے آجتک تم کو اس قدر بیقرار نہ دیکھا جیسا آج دیکھا خیر دل ہی تو ہے میان
آج تم نے تو غضب کیا تھا جواب دیا کہ اُستاد اسقدر نہ شرمندہ فرمایئے اب مین بہت خفیف
ہوتا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ حبشی قران ثالث تھا جب خواجہ کے خیمہ سے خواجہ
سے رخصت ہو کر چلے تھے تو لشکر سے نکل کر اس صحرا مین آئے اپنے کو ایک حبشی ساحر کی صورت
پر طیار کیا اور اس درے کوہ مین اس خیال سے ٹھہرے کہ شاید کچھ پتہ ملے کہ چھم چھم کی صدا آئی
یہ اس صدا پر نکل آئے یہ امر تھا وہ خواجہ تھے جو کہ ساہوکار کی لڑکی بنکر چلے تھے جب گھونگھٹ
اُلٹا ہے تب خواجہ نے پہچانا ادھر قران دوسرے قصد سے چلا کہ خواجہ نے خیال کیا کہ یہ مرد
تو ہیکل ہے اور اسوقت بہت بیقرار ہے نہین ایسا نہ ہو کہ دبوچ کر خوب بوسے لے اور گلے
سے لگائے تو خرابی ہو کنوڈے ہو جاؤ ہمیشہ اس سے جھینپو بس یہ خیال کرکے اپنی بائین آنکھ کا تل
دکھایا کہ جسکو قران دیکھکر ہٹ گئے اور شرمندہ ہوئے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ تو بڑا
غضب ہوا تھا لاحول ولاقوت الا باللہ اگر اُستاد اپنے کو نہ ظاہر کرتے تو بڑی خرابی ہوئی
تھی انسے دل کی ایسی تیسی کہ جو شرمندہ کرے نرگس غضب کے بنے ہین کہ مجھ ایسا سخت قلب
یون بیقرار ہو گیا اور دوسرا قصد کیا ادھر خواجہ نے خفیف کرنا شروع کیا تھا یہ اور گڑا جاتا تھا
عرق خجالت مین غرق ہوا جاتا تھا کہ کیا بیہودہ حرکت مجھ سے ہوئی تھی اُسکو خیال کرتا ہے اور

شرمائے جاتا ہی جب خواجہ نے دیکھا کہ قران فرط شرم سے مرا جاتا ہی ہنسکر فرمایا کہ اے قران تم اس قدر
خجل کیون ہوتے ہو مین دل لگی کرتا ہون یہ مجھکو یقین ہی کہ تم نے مجھکو پہچانا نہ تھا ورنہ تم کبھی ایسی حرکت
کے مرتکب نہ ہوتے مین تمھارے افعال سے بالکل واقف ہون اور اے قران ہر وقت دل پر کسی کا
قابو نہین ہی تم کو کیا معلوم تھا کہ مین ہون تم نے جانا کوئی نازنین ہی بس اب نہ شرماؤ یہ بتاؤ کہ تم یہان
کہان قران نے اپنی حالت بیان کی خواجہ سے قران نے عرض کیا کہ استاد آپ کہان اس
صورت پر طیار ہو کر جاتے ہین کیا کسی مقام پر پتہ لگا ہی خواجہ نے کہا کہ نہین مین نے یہ صورت تو صرف
کچھ پیدا کرنے کے لیے بنائی ہی تا کہ کچھ مل جائے جیسے تم نے فریب کھایا تھا اسی طرح شاید کوئی اور دھوکا
کھائے ورنہ ابھی تک تو کہین پتہ بھی نہین ملا یہ کہکر ساری حالت اپنے آنے کی بیان کی خواجہ قران
سے ہنس ہنس کر باتین کر رہے تھے قران خواجہ سے اتفاق زمانہ سے عشاق شطائی اپنے تخت
سحر پر بیٹھا ہوا اور تخت سحر کو اڑائے ہوئے خرامان خرامان صحرا کی سیر کرتا ہوا چارون طرف نگاہ دوڑاتا
ہوا چلا آتا تھا کہ ایک مرتبہ اسکا گذر اس صحرا مین بھی ہوا اور اسکی نگاہ ان دونون پر پڑی اسنے دیکھا
کہ واہ کیا قدرت خداوندی ہی کہ پہلوے دیو مین پری ہی یا پہلوے گل مین خار یا زاغ و بلبل کا ساتھ ہی
یا ماہتاب کو ابر سیاہ نے گھیر لیا ہی اس نے اپنے دل مین خیال کیا کیا تقدیر ہی اسکی کہ یہ حبشی اور یہ نازنین
کیونکہ اسنے دیکھا کہ ایک مرد حبشی قوی ہیکل گران قد کھڑا ہوا ہی اسکے روبرو ایک نازنین نازک
بدن گل پیرہن نازک اندام سر سے پاؤن تک زیور مین غرق ایک تھال ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑی ہی
اور ہنس ہنس کر باتین کر رہی ہی اسکو رشک ہوا کہ یہ حبشی کیا خوش تقدیر ہی کہ اسکو ایسی نازنین
نصیب ہوئی اور یہ نازنین کیا بد تقدیر ہی کہ ایسے حبشی پر عاشق ہوئی ہی یہ اپنا اپنا تقدیر ہی ایسی
تقدیر خداوند نے ہماری نہ کی کہ ہم پر ایسی نازنین کو عاشق کرتا اس حبشی کی ہیئت کیا ہی کہ ایک
لنگ باندھے ہوئے ہی اور ایک کرتہ پہنے ہوئے سر پر مونڈاسا بندھا ہوا ہی کچھ بال داڑھی
تو نہین معلوم ہوتا ہی نہ معلوم نازنین اسکی کس بات پر عاشق ہی اگر اسکو کہا جائے کہ وہ جو عاشق ہی
تو اسکی نازک اندامی اور خوبصورتی پر یہ کس بات پر فریفتہ ہی وہ تو ایسی صورت نہین رکھتا ہی کہ
کوئی اس پر فریفتہ ہو کس طور سے خوش ہو ہو کر باتین کر رہی ہی اور وہ بھی کیا خوش ہی اگر وہ خوش
ہی تو بجا خوش ہی کہ اسکو ایسی نازنین ملی ہی یہ ایسے ایسے خیال کر رہا تھا اور تخت بالائے ہوا روکے
ہوئے کھڑا تھا اب جو اسنے بہ نگاہ غور دیکھا اور نظر خریداری سے دیکھا تو ایک تیر عشق تھا کہ اسکے
قلب و جگر کے پار ہو گیا اسنے اف کرکے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا اور کلیجہ پکڑ کر رہ گیا کہنے لگا اپنے
دل سے کہ اب تو جو کچھ ہو مین تو اسکو اسکے پاس سے اٹھائے لیتا ہون یہ حبشی میرا کیا کریگا کیونکہ
مجھسے اسکے فراق مین صبر نہ ہوگا یہ اپنے دل سے کلام کرکے جھولی پر ہاتھ ڈالا اس مین سے ایک
پنجہ نکالا اس پر سحر کرکے تڑاق سے پھینکا اور کہا کہ اس نازنین کو اٹھا لا جو کہ اس حبشی کے روبرو
کھڑی ہوئی باتین کر رہی ہی تڑاق سے بجلی چمکی کہ جس کے سبب سے اسکی اور اس حبشی کی
آنکھ مین چکاچوندسی ہو کر رہ گئی ادھر وہ پنجہ اس نازنین کی کمر مین آکر پڑا اور اسکو لیکر طرف آسمان
کے چلا وہ چلائی کہ اے میرے عاشق کوئی مجھکو طرف آسمان کے لیے جاتا ہی جلد میری خبر لے
مین یہ تجھسے کہتی تھی کہ کوئی نہ کوئی آفت آئیگی درے کوہ مین چلو مگر تم نے نہ مانا کہا کہ تھوڑی
دیر تو ہوا کھا لین خوب ہوا کھائی مجھکو ہاتھ سے گنوایا مین تیرے قربان جلد میری خبر لے اور مجھکو

اس آفت سے بچا قران نے جلدی سے آنکھین مل کر دیکھا تو کیا نظر آیا کہ کوئی خواجہ کو بالاے آسمان لیے جاتا ہی بیدا چھلے کودے جست کی مگر کچھ نہ ہوا وہ پنجہ سن سے لیکر بالاے ہوا جا کر غائب ہو گیا یہ مایوس ہو کر رہگئے اُنکے بنائے کچھ نہ بنا انکو بڑا افسوس ہوا کہ خواجہ میری ذات سے مبتلاے بلا ہوئے نہ مین روکتا نہ وہ تھمتے نہ اس آفت مین مبتلا ہوتے نہ معلوم کوئی دوست لے گیا ہی یا کوئی دشمن خدا جانے خواجہ کی اسیری کا مین سبب ہوا وہ اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے ہزارون باتین سناتے ہونگے اور لعن و نفرین کرتے ہونگے مین کیا جانتا تھا کہ یہ نازنین خواجہ ہین اگر مین جانتا تو کبھی نہ روکتا یہ بدنامی میرے مقدر مین لکھی ہوئی تھی لاحول ولاقوۃ جب معلوم ہو گیا تھا تو پھر مین کیون بات کرنے لگا کیا فاش خطا ہوئی خیر خدا اُنکا مالک ہی اگر دوست لے گیا ہی تو کوئی مقام خوف نہین ہی ہان اگر دشمن لے گیا ہی تو خدا کے سپرد کیا کیونکہ وہی سب کا مالک ہی اور حافظ قران یہ کہکر ڈنڈا پکڑ کر ایک طرف کو سر جھکائے ہوئے چل کھڑے ہوئے کہ اگر برق کہین مل جائے تو اُس سے خواجہ کا حال کہین اور کہین کہ اس صحرا سے بھاگو آسمان پر سے بلا آتی ہی اُٹھا لے جاتی ہی اگر اُسکی صلاح ہو تو خواجہ کی تلاش مین جائین کہ کون لے گیا ہی اس مقام پر تو ٹھہرنا نہ چاہیے کیونکہ یہ مقام بہت مخدوش ہی کچھ سان تھا نہ گمان ایک مرتبہ برق چمکی پھر جو آنکھ کھولی تو خواجہ کو بالاے ہوا دیکھا قران ثالث ایسے ایسے خیال کرتے ہوئے اُسی صحرا مین ایک طرف کو جاتے ہین تلاش مین برق ثانی کے انکو تو ادھر روان رکھیے اب حال خواجہ کا سماعت فرمائیے وہ پنجہ جو انکو لیکر چلا یہ چلاتے رہگئے اُسنے ایک نہ سُنی سن سے بلند ہو گیا یہ چمکنے سے اور تموج ہوا سے بے ہوش ہو گئے تھے کہ اُس پنجہ نے لا کر عشاق کے پاس تخت پر پہونچا دیا عشاق نے اُس نازنین کو دیکھکر ایک آہ کی مگر خوش ہو گیا تخت پر لٹا یا اور کچھ گلاب وغیرہ سحر سے پیدا کر کے چھڑکا کہ اُسکو ہوش آیا تو آنکھ کھولکر دیکھا کہ ایک ساحر بیٹھا ہوا ہی مین اُسکے برابر لیٹا ہوا ہون اب جو غور کر کے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو عشاق نہ طاقی ہی بس فوراً آنکھ بند کر لی اور کہنے لگی کہ یہ کیا خواب ہی مین تو کھڑی ہوئے اپنے معشوق سے وہم عاشق سے کلام کر رہی تھی کہ یکایک کوئی چیز میری کمر مین پڑی کہ مین اُسکے سبب بلند ہوئی مین بے ہوش ہو گئی شاید خواب دیکھ رہی ہون مین ایسے خواب سے باز آئی مین اپنے عاشق کی خواستگار ہون یہ کیا خواب پریشان ہی یہ جو اُس نازنین نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ ای جان من وای معشوق من یہ خواب نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی تو ذرا ہوشیار ہو اور خبردار ہو اُٹھکر بیٹھ تو مین تجھسے حال بیان کرون یہ جو خواجہ نے اُسکی زبانی سُنا فوراً گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور آنکھ مل کر کہنے لگے کہ تو کون ہی تونے کیونکر مجھکو میرے عاشق سے جدا کیا یہ کیا ظلم تونے کیا وہ میرے فراق مین تڑپ کر مر جائیگا ارے جلد مجھکو اُسکے پاس پہونچا دے ورنہ مین اپنی جان دونگی تونے مجھکو میرے دل سے جدا کیا ہی یہ کیا کیا ہی تو بڑا ظالم معلوم ہوتا ہی یہ جو اُسنے کہا عشاق نے جواب دیا کچھ غم نہ کر اب تیری اور اُسکی ملاقات غیر ممکن ہی میری طرف دیکھ مین تیرے اوپر عاشق ہون مین تجکو اپنی جان کے برابر رکھا کرونگا کیون اسقدر گھبراتی ہی ارے اپنے کو دیکھا اور اُسکو دیکھ تو پری جمال وہ دیو خصال تو حُسن مین طاق وہ بدصورتی مین شہرۂ آفاق وہ سیاہ رنگ تو مثل پری کے شوخ و شنگ کہین بھی آجتک دیو پری مین وصل ہوا ہی کبھی بھی خار برابر گل کے بیٹھا ہی یہ کیا تیری حرکت ہی یہ کون سی لیاقت ہی کہ تجھ ایسی پری ایسے بدصورت پر فریفتہ ہو اری میرے وصل کو قبول کر مین تجکو تمام دنیا کی نعمتون سے کامیاب کرونگا یہ تقریر جو اُسنے کی اب خواجہ نے اپنے

درست کرکے اور سب طرف سے اپنے کو پوشیدہ کیا اُس سے ہٹ کر بیٹھے اب جو دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو
عشاق نہ طاقی ہی بڑا ساحر ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہی سرداروں کو بھی اُٹھا لاتا ہی لشکر
سے خبر معلوم ہو جائیگا نہ معلوم اسکا مکان کہاں ہی اور کہاں رہتا ہی اگر خدا نے چاہا تو اُسکو تو قتل کیا
یہ میرے ہاتھ سے اب بچکر کہاں جاتا ہی یہ تصور دل مین کیا اور دل سے کہا کہ اُس دن تو بہمند ر
نے آکر بچا لیا اب ضرور اسکی قضا ہی یہ خیال کرکے ایک مرتبہ نیچے جھک کر دیکھا اور آہ کی اُسنے
جواب دیا کہ ای جان من کیون اپنے کو ہلاک کرتی ہی اری وہ تیرے قابل نہ تھا وہ تو ایک کالی
بلا ہی تو اپنی طرف دیکھ اور اُسکی صورت دیکھ یہ کیا غضب ہی کہ تو اپنی جان دیے دیتی ہی اُسنے
جواب دیا کہ یہ تو کیا بیہودہ کلام کرتا ہی کیا تو نے نہین سُنا ہی کہ کسی نے مجنون سے کہا کہ لیلے
تو ایک بدصورت عورت ہی تو کس بات پر اُسکے مرتا ہی یہ سُنکے مجنون نے ایک آہ کی اور جواب دیا
کہ لیلی را بہ چشم مجنون باید دید اگر تو میری آنکھ سے دیکھے تو تجھے معلوم ہو بس تیری نگاہ مین
وہ بدصورت ہی میری نگاہ سے دیکھ اور میرے دل سے اُسکا حال دریافت کر نہ معلوم
کہ میرے قلب پر کیا گذرتی ہی تجھے اس درد کی کیا لذت اُس قلب سے دریافت کر کہ جسکے
اوپر یہ مصیبت پڑے گل کی جدائی کو دل بلبل سے پوچھ اور فراق یار کو دل عاشق سے
دریافت کر یہ تو بیکار کہتا ہی جس پر یہ مصیبت پڑتی ہی وہی خوب اسکا مزا جانتا ہی جس پر نہ
پڑی ہو وہ کیا جانے میرے دل سے اس لذت کو دریافت کر مین ضرور اُسکے فراق مین تڑپ
تڑپ کر مثل بلبل کے جو کہ قفس مین گل سے جدا کرکے بند کی جائے وہ بہت بیقرار ہو اور
صیاد بیرحم کے اُس پر ظلم ہون وہ کنج قفس مین اپنی جان دے اُسی طور سے یہ آفت
کبھی میرے اوپر نہ آئی تھی جب سے میری شادی اسکے ساتھ ہوئی تھی مین کیونکر نہ محبت
کرتی اور کیونکر نہ عاشق ہون کیونکہ میرے بزرگون نے میرا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین دیا ہی یہ
اُنس والفت قدیمی ہی جو کہ زن و شوہر مین ہوتی ہی مین اس جدائی سے اپنے کو ہلاک کرونگی
اُسنے جواب دیا کہ ای جان من اب تو اس محبت کو ترک کر اور اُسکے خیال کو اپنے دل
سے دور کر نہ تو اپنے والدین سے ملیگی نہ اُس سے اب یہ امر محال ہی یہ بتا کہ تو جاتی کہان
تھی اُسنے کہا کہ مین اپنے شوہر کے ساتھ پوجا کو جاتی تھی یہ صحرا اچھا معلوم ہوا مین اور وہ
سیر کرنے لگی کہ یہ آفت آئی اب تو جلد بتا کہ تو کون بلا ہی جو تو نے یہ ظلم میرے اوپر کیا
ہی عشاق نے کہا کہ ای آرام دل ناصبور میری اصل حالت یہ ہی کہ مین ایک ساحر
ہون میرا نام عشاق نہ طاقی ہی مین صحرا سے نہ طاق مین رہتا ہون اُسنے یہ سُنکے کہا
کہ کیا وہان نو طاق ہین اُسنے جواب دیا کہ نہین اُس مقام کا نام ہی جواب دیا ہان مین
سمجھی خیر بیان کرو عشاق نے کہا کہ مین نہ طاق سے اپنی نانی کو لیکر یہان آیا تھا
برائے علاج کہ وہ علیل تھی یہ خیال کیا تھا کہ وہان ایک حکیم ہین مین جاکر اُنکا علاج
کرون تاکہ نانی کو صحت ہو یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ یہان لشکر اسلام اُترا ہوا ہی اور بہمند رشاہ
سے مقابلہ ہو رہا ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی نہ آتا جب یہان آیا حکیم صاحب کو بہمند رشاہ
نے طلب کیا بہ سبب لشکر اسلام کے آنے کے حکیم صاحب بھی گوشہ نشین ہو گئے
ہین بس اُنکی صورت بنکر لشکر اسلام کا عیار آیا وہ بڑا مکار ہی اُسنے قصد کیا تھا کہ میری

نانی کو قتل کرے اُس نازنین نے کہا کہ عیار کس کو کہتے ہین اور وہ دوسرے کی صورت کیونکر بنتا
عشاق نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ بالکل نادان اور ناسمجھ ہی یہ کچھ نہین جانتی ہی جواب
دیا کہ ای جان من عیار بھی ایک انسان کی قسم سے ہی مثل ہمارے اور تمھارے وہ بھی آدمی
ہی اُسنے جواب دیا کہ مین یہ سمجھتی تھی کوئی جانور ہوتا ہی یا کوئی دیو ہی کہ دوسرے کی صورت
بن جاتا ہی عشاق نے کہا کہ وہ آدمی ہی یہ بھی ایک پیشہ ہی کچھ دوا لگا کر دوسرے کی
صورت بن جاتے ہین کبھی عورت کبھی مرد ایسے بنتے ہین کہ کوئی پہچان نہین سکتا ہی خیر اس
سے کوئی غرض نہین ہی وہ تو میری نانی نے اُسکو سحر کے سبب سے پہچان لیا اُسنے جواب دیا
کہ تم تو کہتے تھے کہ کوئی پہچان نہین سکتا ہی پھر کیونکر پہچان لیا جواب دیا کہ سحر سے سب حال
معلوم ہو جاتا ہی اُسنے کہا کہ اب معلوم ہوا بس عشاق نے کُل حال بیان کیا اپنا ذلیل ہونا
اپنا ابر سحر جا کر لانا اُسکا برباد ہونا سمندر کا عین وقت پر پہونچنا اور اُسکے ہاتھ سے جان کا
بچنا ہمراہ سمندر کے آنا دربار مین اُس سے رخصت ہو کر اپنی نانی کو لیکر روانہ ہونا طرف
نہ طاق کے راہ مین خیال آیا کہ خالی جانا بدون اہل اسلام کو زک دیئے ہوئے بیکار ہی
اپنا لامکان طیار کرنا اُس مین قیام کرنا شب کو جا کر سرداروں کا لشکر سے اُٹھا لانا بیان کیا
کہ اب مین اُسی لامکان مین رہتا ہون آج میرا ارادہ ہی کہ مین لشکر مین نہ جاؤن کیونکہ کئی
شب سے جاگ رہا ہون اسوقت اسی قصد سے بیٹھا ہوا تھا کہ آج شب کو چین سے بسر
کرونگا کل سے پھر جاؤنگا کہ دل گھبرایا تخت سحر پر سوار ہو کر برائے سیر نکلا کہ صحرا کی سیر
کرون سیر کرتا ہوا ادھر آ نکلا تم کو اس حبشی کے ہمراہ کلام کرتے دیکھا بڑا عجب ہوا میرا
دل تم پر آیا تم کو سحر سے اُٹھا لیا اب اُسی لامکان مین جا کر رکھونگا وہان سب سامان
راحت موجود ہی تمھارے ساتھ بعیش و راحت بسر کرونگا اب تم اُسکا خیال اپنے
دل سے دور کرو اور میری محبت کو اپنے قلب مین جگہ دو مین تم پر جان و دل سے عاشق
ہون میرے حال پر رحم کرو یہ جو تقریر اُسنے سُنی اپنے دل مین کہا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ انکی
کارروائی تھی بھلا کیونکر پتہ چلتا خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ یہان تک پہونچا یا اب انجام
اچھا معلوم ہوتا ہی ضرور کوئی نہ کوئی سبیل اُن سب کے رہائی کی نکلے گی اُسکے قتل کا
زمانہ قریب آیا یہ خیال دل مین کر کے ایک آہ کی اور کہا کہ ای عشاق تونے مجھکو کسی
طرف کا نہ رکھا کیونکہ اُس میرے عاشق سے یون جدا کیا کہ جو میرے ساتھ اپنی زندگی
بسر کرتا تمھارا کیا اعتبار جب تم کہتے ہو کہ ایسے عیار دشمن ہین وہ ضرور تلاش کر کے یہان
بھی آئینگے اور ضرور تمھارے قتل کی تدبیر کرینگے عشاق نے کہا کہ ای ملکہ تم اسکا
نہ خوف کرو اب کوئی مجھ تک نہین پہونچ سکتا ہی اول تو مکان مین نے درمیان زمین و
آسمان کے بنایا ہی دوسرے اُسکا دروازہ نہین ہی تیسرے یہ حال میرا کسی کو معلوم
نہین ہی یا اب تم کو میرے کہنے سے معلوم ہوا ہی تیسرا نہین جانتا ہی تم یہ چاہو گی نہین
کہ مین قتل ہون اُس نازنین نے جواب دیا کہ تم نے تو مجھکو کسی قابل نہین رکھا اب
سوائے تمھارے ہمارا کیا سہارا ہی جو کچھ ہو تم ہی ہو مین کیا کر سکتی ہون جو میرے
مقدر مین تھا وہ ہوا میرا عاشق ضرور میرے فراق مین اپنا حال تباہ کریگا اور مین اُسکی

مفارقت مین عشاق نے کہا کہ ای ملکہ تم اب اسکا خیال نہ کرو میری طرف اپنا دل لگاؤ کیونکہ
اب اُس سے ملاقات ہونا محال ہی جواب دیا کہ ہان اب سوا اس امر کے کیا ہوگا جو گذریگی
وہ گوارا کرینگے یہ کہکر خاموش ہو رہی عشاق بہت خوش خوش تخت سحر اُڑائے ہوئے اُس
نازنین یعنی خواجہ سے باتین کرتا ہوا چلا جاتا ہی راوی اسی سیر صحرا مین مع اُس نقلی نازنین
کے مصروف ہی اب حال قران کا تحریر ہوتا ہی کہ جب وہ پنجہ خواجہ کو اُٹھا کر طرف آسمان
کے لے گیا قران مایوس ہوکر افسوس کرتے ہوئے ایک طرف صحرا کے چلے تھے یہ چلے
جاتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے پھر صدائے قہقہ آئی اُنھون نے پلٹ کر دیکھا
کہ یہ صدا کہان سے آئی کیا خواجہ پھر آگئے اب جو دیکھا تو ایک درے پہاڑ سے ایک
نازنین مہ جبین مہر تمکین کارچوبی لہنگا پہنے ہوئے گلنار ڈوپٹہ سر پر ڈھانی محرم کرتی دونون
چھاتیان مثل انار کے یا حباب کے سینہ پر نمودار آنکھون مین سرمہ دیا ہوا ناک مین نتھ پٹیان
بنی ہوئین سر سے پاؤن تک زیور مین غرق بڑے نازو ادا سے درے کوہ سے نکلی طرف صحرا
کے چلی جیسے نگاہ قران کی اُس پر پڑی دل پکڑ لیا اور کہا کہ یہ تو اُس سے بھی زیادہ شوخ
وشنگ ہی وہ تو اُستاد تھے یہ کون ہی ذرا اسکو بھی دیکھنا چاہیے آواز دی کہ ای جانے والی
ذرا ادھر بھی ایک نظر عنایت ہم تمھارے مشتاق ہین اُسنے خیال بھی نہ کیا کہ پھر قران نے
صدا دی ای بی اُسنے پلٹ کر دیکھا کہ حبشی پکارتا ہی مُنھ پھیر لیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب
اُسنے ادھر مُنھ کیا تھا تو ایک اُسکے چہرہ سے نور پیدا ہوا تھا اور ایسی پاکیزہ صورت تھی کہ
جسکو دیکھکر قران از حد بیقرار ہوا بس جب اُسنے دیکھا کہ حبشی ہی فوراً اپنے پیر کا انگوٹھا دکھا
اشارہ یہ تھا کہ پاپوش بولتے ہی جا اپنی راہ لی اس کالی صورت پر یہ اغماز یہ اُسکی شرارت
قران کو اور پسند آئی دل نہایت بیتاب ہوا مثل شعلہ جوالہ کے یا سیاہ آندھی کے لپک کر
اُسکے قریب آگیا اور کہا کہ کدھر جاتی ہو میرے دل کو لیکر مین تو نہ جانے دونگا کہ اُسنے یہ نگاہ
قہر قران کی طرف دیکھا ادھر قران نے جو اُسکی طرف دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو برق ثانی
ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جس طرح سے برق فرنگی پر عورت کی عیاری ختم ہی اور عورت
خوب بنتا تھا اُسی طور سے برق ثانی بھی خوب عورت بنتا ہی اسی سبب سے اُسکو برق ثانی
خطاب ملا اور اُسی مرتبہ پر فائز ہوا بس قران نے پہچان لیا مگر یہ خیال کیا کہ اسکو ستاؤ ادھر
برق نے بھی قران کو پہچان لیا کہ یہ حبشی قران ثالث ہین مگر ظاہر نہ کیا قران نے کچھ پروا
نہ کی جھپٹ کر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور قصد کیا کہ بوسہ لون کہ برق نے کہا کہ ہان ہین بھائی قران
یہ کیا یہ کیا تم کو اپنے بیگانے مین تمیز نہین ہی ایسے بے بہرہ ہوئے یہ کون حرکت ہی قران
نے کہا کہ کیسا اپنا اور کیسا بیگانہ مین بہت بیقرار ہون دل کسی طور سے نہین مانتا ہی مین
ضرور اپنی خواہش پوری کرونگا یہ کہکر قصد کیا کہ گلے سے لگاؤن کہ برق نے کہا کہ بھائی
قران مین ہون برق ثانی ذرا ہوش مین آؤ یہ کون سی حرکت ہی کوئی ایسا مطیع نفس
امارہ نہین ہوتا ہی یہ جو برق نے کہا تو قران نے جواب دیا کہ لاحول ولا قوۃ نہ معلوم
میرے دل کو کیا ہو گیا ای برق تم نے تو ایسی صورت بنائی تھی کہ اگر تم نہ ظاہر کرتے
تو مین ضرور بوسہ لیتا اور دست گستاخ کو دراز کرتا کیونکہ میرا دل بہت بیقرار تھا یہ دو خرگتین

مجھسے ہوئین پہلی حرکت سے تو مین بہت شرمندہ ہون برق نے کہا کہ تم بڑے بدمعاش ہو
مجکو کنونڈا کیا تھا قران نے کہا کہ ضرور ایسا ہوتا مین تم کو گود مین اُٹھا کر فلان ویرے مین
لیے جاتا میرا جو جی چاہتا وہ کرتا خوب ہوا کہ تم نے اپنے کو ظاہر کیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی
برق نے کہا کہ مین نے غلطی کی جب تم ویرے مین لے جاتے اُسوقت مین اپنے کو ظاہر
کرتا تو تم کو بڑی خفیف ہوتی قران نے ہنسکر جواب دیا کہ پھر مین نہ چھوڑتا چاہے جو ہوتا
برق نے کہا کہ آپ تو ایسے قوی بھی مجھسے نہ تھے کہ نہ چھوڑتے خوب گدم گدا ہوتی
اگر یقین نہ ہو آزما لو قران نے کہا کہ خیر پھر کبھی دیکھا جائیگا ای برق بڑا غضب ہوا
مین کسی کے مُنھ دکھانے کے قابل نہ رہا اُستاد کو مین نے اپنے ہاتھ سے کھو یا نہ معلوم
دشمن لے گیا کہ دوست خدا اُنکا حافظ ہی برق نے کہا کہ کیا ہوا بیان تو کرو اُستاد سے
کس مقام پر ملاقات ہوئی اور کس صورت سے قران نے اول سے آخر تک حال بیان
کیا برق نے ہنسکر جواب دیا کہ آپ کوئی بیے اوپر نہین فریفتہ ہوئے پہل اپنے بزرگون
سے کی ای بھائی قران وہ کون تھا جو اُستاد کو اُٹھا لے گیا قران نے جواب دیا کہ مین
نے دیکھا بھی تو نہین ورنہ مین جانے دیتا یہان قران مین اور برق مین ہنس ہنس کر یہ باتین
ہو رہی ہین کہ عشاق اُس نازنین سے باتین کرتا ہوا چلا آتا ہی بالاے ہوا کہ اُسکی نگاہ
اتفاق سے ان دونون پر پڑی دیکھا کہ وہی حبشی ایک نازنین سے جو کہ پہلی نازنین
سے بھی زیادہ خوبصورت ہی کھڑا ہوا ہنس ہنس کر باتین کر رہا ہی وہ بھی بہت گھُل مل کر
کلام کر رہی ہی یہ اُس سے بھی زیادہ خوبصورت اور صاحب جمال ہی اسکو رشک ہوا
یہ حال دیکھکر اور اپنے دل مین کہا کہ یہ حبشی بہت صاحب قسمت ہی کہ جو عورت اسکو
ملتی ہی وہ صاحب جمال اور بے مثال ہوتی ہی اپنا حُسن وجمال مین مثل ونظیر نہین
رکھتی ہی پہلے وہ تماشہ دیکھا اُسکو مین نے فریفتہ ہوکر رشک وحسد سے اُٹھا لیا اب جو
دیکھا تو اُس سے زیادہ نازک اندام سے وہ کھڑا ہوا باتین کر رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس کے
پاس کوئی ایسی چیز ہی کہ جسکے سبب سے ایسی ایسی عورتین اسکو پیار کرتی ہین یہ عورت
کی طرف سے بہت خوش نصیب اور صاحب تقدیر ہی کوئی جیب کا تعویذ اسکے پاس ہی
یا اسکی آنکھ مین موہنی ہی کہ جسکے سبب سے ہر ایک اس سے الفت کرتا ہی یہ خیال کرکے
اور حسد کے سبب سے اسنے خیال کیا کہ اس نازنین کو یہ واقعہ دکھانا چاہیے کہ اسکا
دل اُسکی طرف سے پھرے اور یہ مجھ سے رغبت کرے جب یہ سوت کو دیکھے گی تو اسکو
اُس سے نفرت ہوگی میری رغبت ہوگی کیونکہ عورت کو سوت کی جلن بہت ہوتی ہی
یہ اپنے دل مین تصور کرکے کہا کہ ای ملکہ ایک تماشہ دیکھو گی اُسنے کہا کہ ہان وہ
کیا تماشہ ہی اُسنے کہا کہ سامنے صحرا کی طرف دیکھو کہ وہ کون کھڑا ہی اور کس سے باتین
کرتا ہی تم یہی کہتین تھین کہ وہ مجھ پر مرتا ہی تیرے غم مین ہلاک ہوگا میری مفارقت
مین اپنی جان دیگا اُسکو تو کچھ پروا نہین ہی وہ تو دوسری عورت سے دیکھو کس خوشی
سے کھڑا ہوا باتین کر رہا ہی اُسکے چہرہ پر ذرا بھی کچھ ملال نہین ہی معلوم ہوا کہ اُسکا یہ طریقہ تھا
کہ تمھاری بھی خوشی کرتا تھا دوسری عورت بھی رکھتا تھا اُس سے بھی اپنا دل

خوش کرتا تھا تم کو مین نے اُٹھا لیا اُسنے خیال کیا ہوگا کہ تم نہین اور سہی ہم اکیلے نہ رہین گے اے
ملکہ تم تو اپنی جان دو اُسکو کچھ پروا نہ ہوا ایسے مرد کا کیا اعتبار بلکہ جو کوئی مرتا ہے اُس پر مرتا
ہے جو اپنے پر مرے راہ چلتے پر نہین مرتا ہے دیکھ لو کچھ بھی اُسکو تمھاری جدائی کا ملال ہے تم
اپنی جان دیے دیتی ہو بس دیکھ لی اُسکی محبت معلوم ہوا کہ تم اُس پر عاشق تھین وہ تم پر
عاشق نہ تھا صرف تمھارے سبب سے اور نیز اس سبب سے کہ تمھارے بقول اُس کے
ساتھ شادی ہوئی تھی وہ بھی یہ خیال کرتا تھا کہ کیا کرون یہ بھائی برادری کا مقدمہ ہے اگر
چھوڑ دونگا تو سب بدنام کرینگے بسر کرتا تھا جب کہ اُسکے پاس تم سے خوبصورت عورت ہے
اُسکو تمھاری کیا پروا ہے بس آپ کا جھوٹ سچ معلوم ہو گیا یہ جو مشتاق نے کہا اُس نازنین
نے طرف جنگل کے دیکھا پہلے ہی نظر مین دیکھ لیا اور پہچان لیا کہ قران ہین اور اُس نازنین
کو فربہ اور طرز گفتگو سے گو سنی نہ تھی مگر انداز سے خیال کیا کہ یہ برق ثانی ہے جب تو اس طور
سے باہم کلام ہے ورنہ اس صحرا مین ایسی نازنین کہان کہ جہان کو سون بوے آدمزاد کا آنا
دشوار ہے مشام جان تک یہ ممکن نہین ہے کہ پیکر خیالی بھی انسان کا یہان آسکے نہ کہ پیکر اصلی
بس ایسی حالت مین ضرور یہ برق ثانی ہے اور عورت بھی خوب بنتا ہے بس یہ خیال دل
مین کرکے کہا کہ کہان کہان اُسکے چندر آنکو اُسنے اُنگلی کا اشارہ کرکے کہا کہ فلان درخت
کے سایہ مین جو کہ اُس درے کوہ کے سامنے ہے جب اُسنے اس طور سے پتہ دیا تو اُسنے
دیکھ کر کہا کہ سچ کہتے ہو یہ کہکر پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا کہ واے مقدر مین نے اپنی جوانی
مفت برباد کی اگر مین یہ جانتی تو کبھی اُسکے ساتھ محبت نہ کرتی یہ تو ایسی باتین کرتا تھا
کہ مین کیا کہون مین جانتی تھی کہ اپنی جان و روح جانتا ہوگا افسوس یہ کیا ہوا یہ تو وہ
بات ہوئی کہ ہم تو تم پر مرتے ہین تمھارے کچھ خیال مین نہین آتا ہے ہم تو دم بھر کی جدائی کو
برابر ایک سال کے خیال کرین وہ دوسرون کی محبت اپنے قلب مین پوشیدہ کرین اور
یون ظاہر کرین دراصل میری تو حالت اُسکے فراق مین غیر تھی مین ضرور اپنے کو ہلاک کرتی
اسکو کچھ پروا نہین ہے بس مین نے بھی اُسکی محبت کو ترک کیا مرد کا کچھ اعتبار نہین یہ اپنے
مطلب کا یار ہوتا ہے جس سے مطلب نکلا وہ اُسوقت تک اچھا ہے جب تک کہ مطلب ہے
جہان مطلب نکلا پھر تم کون اور ہم کون معلوم ہوا یہ سب مرد اپنے مطلب کے ہین انکی محبت
غرضی ہوتی ہے جہان غرض پوری ہوئی پھر اپنے نہین ہوتے دوسرے کی تلاش کرتے ہین بیکار
کو عورت کو بدنام کیا ہے کہ عورت بے وفا ہوتی ہے ہم تو عورت سے زیادہ وفادار کسی کو
نہین جانتے مرد کی ذات بے وفا ہے بے وفائی انکی سرشت ہے اگر مین اس مقام پر ہوتی
تو ضرور اپنی جان دیتی کہ ہاے یون محبت کرنے والا جدا ہو گیا وہان کچھ پروا نہین ہے
اب مجھے تم سے بھی امید نہین ہے کوئی مجھ سے زیادہ حسین و خوبصورت تم کو ملیگی تو تم
اُس سے محبت کر لوگے میری پروا نہ ہوگی بس تم لوگونکا اعتبار نہین ہے مشتاق نے
جواب دیا کہ اے ملکہ مجھ سے قسم لے لو کہ مین جو تم سے کبھی بے وفائی کرون پانچ انگلی
یہ کوئی فرض نہین ہے کہ سب عورتین ایک سی ہون اور سب مرد یکسان ہون ہر ایک
کی طبیعت و صورت و سیرت و خصلت و حرکت جدا جدا ہے اپنا اپنا طریقہ افعال ہے جب

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد * خدا پنج انگشت یکسان نکرد * تم مجھسے کسی قسم کا خوف نہ کرو
مین اپنی زندگی تمھارے ساتھ بسر کرونگا اگر آپ میرے روبرو پری قاف یا حور جنت بھی آئے
تو تمھاری موجودگی یا غیر موجودگی مین کبھی اُسکی طرف آنکھ اُٹھاکر نہ دیکھون اگر دیکھون تو میری
آنکھین پھوٹ جائین مین جوان مرجاؤن اُس نازنین نے کہا کہ خداوندا ایسا نہ کرین یہ تو زبان سے
نہ نکالو اچھا ہوگا تمھارا ابھی امتحان ہوجائیگا اگر میری خوشی چاہتے ہو اور تم سے ہوسکتا ہی تو
ان دونون کو اُٹھالو مین انکو اپنے روبرو بٹھاکر تمھارے ساتھ عیش کرونگی شراب خواری
کرونگی مزے وصل کے حاصل کرونگی اور انکو جلاؤنگی جیسے مین اسوقت ان دونون کو باہم
کلام ہوتے ہوئے دیکھکر جلی ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ نے اپنے دل مین خیال
کیا تھا کہ کسی تدبیر سے قران و برق بھی آجائین تو شاید کوئی سلسلہ اسکی قتل کا نکلے یہ خیال
کرکے کہا تھا کہ اُٹھائے عشاق نے جو سُنا تو کہا کہ اگر تمھاری یہ مرضی ہی تو ابھی لو یہ کتنی
بڑی بات ہی یہ تم نے سچ کہا کہ تم اسکو بھی جلاؤ میرے ساتھ عیش کرو مگر وہ اُسکے ساتھ عیش
کریگا اُس نازنین نے جواب دیا کہ غصہ تو ضرور آئیگا جب مین تم سے ہم کلام ہونگی تو ضرور
جلیگا دوسرا امر یہ ہی کہ ہم اور تم جو شراب پئینگے اور دردِ تہ جیبلی وہ ان دونون پر مارینگے
ہم انکو جلائینگے عشاق نے کہا کہ ابھی لو یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالکر دو پنجہ نکالے اُن پر کچھ
پڑھکر براق سے اُٹھاکر پھینکے اور کہا کہ وہ جو دونون زن و مرد باہم کلام کررہے ہین انکو
یہان اُٹھالاؤ کسی قسم کی زک نہ پہونچے برق چمکی تراق سے وہ پنجہ اُڑکر اُس طرف چلے اُنکے
قریب پہونچے کہ ایک چمک ہوئی قران نے کہا کہ ذرا خبردار رہو نا ایسی برق اسوقت بھی
چمکی تھی جب تک یہ دونون خبردار ہون دوسری چمک ہوئی آنکھ جھپک گئی ایک مرتبہ
دونون کی کمرین آکر پنجے پڑے اور لیکر طرف آسمان کے چلے ادھر برق ثانی وادھر قران
اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ کیا آفت آئی کون ہم کو لیے جاتا ہی اِدھر اُدھر ہاتھ مارنے
لگے مگر کچھ نہ ہاتھ مین آیا وہ پنجے سن سے لیکر اونچے ہوگئے کہ یہ دونون بے ہوش ہوگئے
پنجون نے لاکر تخت پر عشاق کے روبرو ڈالدیا بس عشاق نے اُنکو دیکھکر اُس نازنین
سے کہا کہ یہ دونون حاضر ہین اُس نے کہا کہ اب سیر ہوچکی چلو جہان تم رہتے ہو بس یہ
ہو اُسنے کہا عشاق خوش ہوگیا اپنے تخت سحر کو طرف لامکان کے روانہ کیا یہ دونون
ابھی بے ہوش پڑے ہین کہ وہ تخت ایک مرتبہ قریب لامکان پہونچا اسنے وہان پہونچکر
سحر کیا کہ لامکان ظاہر ہوا اب خواجہ یعنی نقلی نازنین نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا مکان
درمیان زمین و آسمان کے ہوا پر قایم ہی گردش کررہا ہی کہ جب وہ گردش کرکے اسکی
طرف وہ رُخ آیا کہ جدھر اسنے دروازہ قائم کیا ہی اسکو پہچان ہی اسنے سحر کیا کہ وہ ساکت
ہوگیا بس عشاق نے بعد ساکت کرنے کے سحر کیا کہ دروازہ ظاہر ہوا یہ مع تخت کے
اندر مکان کے آیا اب پھر سحر کیا کہ وہ مکان گردش کرنے لگا مگر صفت یہ ہی کہ اندر جو لوگ
ہین اُنکو گردش اس مکان کی نہین معلوم ہوتی ہی بس تخت پر سے اُترکر اُس نازنین سے
کہا کہ ملکہ آؤ یہ جو کہا وہ نازنین اُسکے ہمراہ چلی اُسنے کہا کہ انکو بھی لیتے چلو عشاق نے
کہا کہ تم چلکر مسند پر بیٹھو پھر انکو بھی ہوشیار کرینگے ملکہ نے کہا کہ اچھا بس ہمراہ عشاق کے

آکر مسند زرنگار پر بڑے نخرے سے بیٹھی دیکھا کہ مکان خوب آراستہ ہی ہر قسم کی اشیا موجود ہی شیشہ
آلات چھت پردے فرش فروش وغیرہ سے پیراستہ جس چیز کی احتیاج ہو سب موجود ہی کسی بات کی
کمی نہین ہی سقف مین سیکڑون قفس آویزان ہی اُسمین سردار قید ہین یہ دیکھکر خواجہ نے اپنے
دل مین کہا کہ خدا نے یہان تک تو پہونچایا اب ایسی کوئی سبیل ہو کہ یہ سب قید سے رہا ہون
یہ مرتد قتل ہو اُدھر اُن سب نے دیکھا کہ یہ مرتد جو گیا تو دو عورتین اور ایک مرد کو لایا مرد
حبشی ہی اور عورتین ایک دوسرے سے زیادہ حسین ہی ایک عورت اور مرد تو تخت پر
بے ہوش پڑا ہی ایک نازنین اُسکے ہمراہ آکر تخت پر سے مسند پر بیٹھی ہی یہ لوگ حیران ہوئے
کہ یہ نازنین اسکو کہان سے مل گئی یہ سب تو یہ خیال کر رہے ہین اُدھر اُسنے قابین کباب کی
صراحیان شراب کی کشتیون مین قرینہ سے لگی ہوئین اُنمین ساغر بلورین رکھے انکے مُنھ
پلکہ سے بندھے ہوئے تورے بیہوش پڑے ہوئے لاکر سامنے مسند کے رکھین بعدہ سامان
گانے کا ڈوگی ستار طبلہ وغیرہ بھی لایا جب سب سامان کر چکا آپ خود بھی آکر کنارے
مسند کے بیٹھنے کا قصد کیا خواجہ نے دیکھا کہ ایک مسہری بھی لگی ہوئی ہی وہ بھی خوب آراستہ
ہی جب یہ کنارے بیٹھنے لگا اُس نازنین نے کہا کہ ادھر آکر بیٹھو برابر اُسنے کہا کہ یہ
بے ادبی مین کیونکر کرون شاید آپکے مزاج کے خلاف ہو جواب دیا کہ تم مجھ سے ایسی
باتین نہ کرو یہ کیا حرکت ہی بس نخرے ہو چکے یہ ہم لوگون کو زیبا ہین یہ کہکر ہاتھ پکڑ کر برابر
اپنے مسند پر بیٹھا لیا اُدھر ہوا چوٹی چلی اُن دونون کو ہوش آیا اب جو آنکھ کھلی تو اور رنگ
پایا کہ ہم ایک مکان مین ایک تخت پر پڑے ہین اب جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو سامنے ایوان
مین دو آدمی بیٹھے ہین اُنھون نے اپنے کو ہوشیار کیا ایک نے دوسرے سے اشارہ کیا
کہ ہم کہان آئے اُسنے اشارے مین جواب دیا کہ معلوم ہو جائیگا یہ کہکر دونون تخت پر سے
اُٹھے اور باہم ملکر طرف ایوان کے چلے اب کیا دیکھتے ہین کہ سیکڑون قفس آویزان ہین اُنمین
ہمارے لشکر کے سردار قید ہین اب تو یہ دونون ہوشیار ہوئے ایک نے دوسرے کی
طرف اشارہ کیا کہ تم نے دیکھا یہ کیا واقعہ ہی مقدر نے کہان پہونچایا خوب تقدیر نے
رسائی کی کہ ایسے مقام پر آئے کہ جسکی تلاش مین نکلے تھے آج کئی دن سے پریشان تھے اُسنے
جواب دیا کہ ذرا ادھر تو دیکھو اب جو ایوان کی طرف دونون نے دیکھا کہ عشاق نہ طاقی
ساتھ ایک نازنین مہر تمکین ماہ جبین کے بیٹھا ہوا ہی باہم اشارے سے کہا کہ پہچانا جواب
دیا کہ خوب پہچانا یہ تو عشاق نہ طاقی ہی اب معلوم ہوا کہ یہ اسکی حرکت تھی کہ سردارون کو
اسیر کر لاتا تھا بھلا اسکا پتہ کہان چلتا خوب خداوند کریم نے سبب پیدا کیا یہ باہم اشارے
کرتے ہوئے ایوان مین آئے اب جو قران نے دیکھا تو پہچانا کہ یہ نازنین تو وہ نازنین ہی کہ
جو مجھکو صحرا مین ملی تھی یعنی خواجہ ہین کہ ایک مرتبہ برق چمکی تھی خود بخود بالاے آسمان
چلی آئی تھی خوب خواجہ بھی یہان پہونچے اپنا رنگ جما لیا اب مار لیا جاتا کہان ہی یہ
خیال دل مین کرکے برق ثانی سے اشارہ کیا کہ تم نے پہچانا کہ یہ نازنین کون ہی اُسنے
جواب دیا کہ نہین قران نے کہا کہ یہی خواجہ ہین انھین سے باتین کر رہا تھا کہ خود بخود
یہ طرف آسمان کے اوچی ہو گئی اب معلوم ہوا کہ ہمارے یہان آنے کا خواجہ سبب

ہوئے ہین بس جب یہ دونون روبرو عشاق و نازنین کے پہونچے ایک مرتبہ اُس نازنین نے
اُس حبشی کی طرف دیکھکر کہا کہ او موئے کل موہے یہ کون سی حرکت تھی کہ ہم تو تیرے اوپر
جان دین تو دوسرون پر جان دے تو نے میرا غم بھی نہ کیا دوسرا معشوق پیدا کر لیا جا مین نے
بھی تیرے جلانے کے لیے دوسرا عاشق پیدا کیا اور تجکو مع تیری معشوقہ کے اُٹھوا لیا
اب مین اسکے ساتھ عیش کرونگی اور مین اور وہ تجکو دکھا دکھا کے شراب خواری کرونگی کہ
جس مین تو جلے اُس حبشی نے جواب دیا کہ میری بلا جلتی ہی میرے پاس تجھ سے اچھا معشوق
موجود ہی بلکہ مین اسکے ساتھ جب مصروف عیش ہونگا تو تو جلے گی تو مجکو کیا جلائے گی تیرا
خیال کدھر ہی تو اسکی جوتی کی برابری نہین کر سکتی ہی جا بیٹھ اُدھر وہ جلنے والے اور ہوتے ہین
اسی سبب سے تو مین نے دوسرا معشوق پیدا کر لیا مین نے تیرا رنگ خراب دیکھا مین نے
دوسری طرف دل لگایا اب اُسکا انجام کھلا یہ جو حبشی نے کہا اُسکو بہت غصہ آیا برہم ہوکر
کہا کہ تو مجھ سے زبان لڑاتا ہی تیری قضا آئی ہی تیری بھی یہ لیاقت ہوئی ہی کہ تو ہم سے مقابلہ
کریگا یہ جو کہا حبشی نے جواب دیا کہ کیا کوئی مین تیرا غلام ہون جو تجھ سے زبان نہ لڑاؤن
بلکہ تو مجھ سے زبان نہ لڑا اری تجکو شرم نہین آتی ہی میرے سامنے دوسرے مرد کے پہلو
مین بیٹھی ہوئی مجھ سے اس طور سے کلام کرتی ہی بس اپنی آبرو اگر چاہتی ہی تو اپنی زبان بند کرلے
ورنہ خرابی ہوگی یہ جو حبشی نے کہا اُس نازنین کو غصہ آگیا یہ کہکر اُٹھنے کا قصد کیا کہ دیکھ تو تجکو
کیسی سزا دیتی ہون تو برابری کرتا ہی کہ عشاق نے کہا ملکہ جانے دو غصہ نہ کرو تم کو ہمارے
سر کی قسم بس ہو چکا یہی سزا کافی کہ تم اُسکے سامنے میرے پہلو مین بیٹھی ہو اُسکے مر جانے کو
یہی کافی ہی یہ کہکر کہا کہ ای حبشی تو سامنے سے اپنی معشوقہ کو لیکر وہ جو اُس طرف دالان ہی
وہان اُسکے ساتھ عیش کر سامنے سے ملکہ کے چلا جا یہ جو عشاق نے کہا قران نے برق
کا ہاتھ پکڑا اور جدھر کو عشاق نے کہا تھا اُدھر کو چلا اور یہان آکر کہا کہ دیکھا تم نے برق
کیا رنگ اُستاد نے جما لیا ہی اب یہ حرامزادہ کوئی دم کا مہمان ہی ادھر عشاق نے کہا کہ
کچھ گاؤ بس ملکہ نے پہلے انکار کیا جب عشاق نے بہت اصرار کیا تو ستار اُٹھا کر
بجانا شروع کیا وہ طبلہ بجانے لگا یہ تو ادھر مصروف ناچ و رنگ و گانے مین ہوئے برق
و قران نے دیکھا کہ جہان ہم بیٹھے ہین اُسکے سامنے ایک دالان ہی اُس مین ایک مسہری
بچھی ہوئی ہی اور اُس مین پردے پڑے ہوئے ہین اب برق نے پہچانا کہ یہ تو وہ مسہری
ہی کہ جس مین عشاق کی نانی بیمار پڑی ہوئی تھی تب اسنے خیال کیا کہ اُس ملعونہ کو لیجانا
چاہیے یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اُس مسہری سے اُسکی خادمہ جو کہ اُسکی تیماردار تھی وہ باہر
آئی اور ایک طرف کو چلی برق نے قران سے کہا کہ ذرا تم ٹھہر جاؤ مین عیاری کرتا ہون
یہ کہکر اُسکے عقب مین چلا وہ ایک مقام پر بیٹھ کر پیشاب کرنے لگی برق نے حباب بے
ہوشی مار کر اُسکو بے ہوش کیا آپ اُسکی صورت پر طیار ہوا یہان تو یہ دونون مصروف
گانے مین ہین انکو کیا خبر کہ کیا ہو رہا ہی ادھر کا عشاق کو کچھ خیال بھی نہین ہی بس
برق اُس خادمہ کی صورت بنا ہوا اُس مقام پر آیا مسہری کے پردے اُٹھا کر اندر
آیا دیکھا کہ شعلہ جادو بخار مین پڑی ہوئی جل رہی ہی یہ اُسکو دیکھکر خوش ہوا بس اُسکی

ناک پکڑ کر بل دی اور بے ہوشی سونگھا دی ایک تو وہ بے ہوش تھی دوسرے اور بے ہوش ہو گئی ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا ایک تو وہ شدت مرض سے بے ہوش تھی دوسرے بے ہوشی سونگھائی بالکل مردہ صد سالہ سے بدتر ہو گئی بس برق نے اپنی صورت اُس کی صورت سے مشابہ کی اُسکا پشتارہ باندھکر قران کے حوالہ کیا اور کہا کہ بھائی تم اس شعلہ کو گل کرو تم اسکی خبر لو یہ کہکر آپ اُسکی صورت بنکر اُسی طور سے مسہری پر پڑ رہا اُدھر قران اُس پشتارے پر بیٹھا اور گھونسے مارنے لگا خیال یہ کیا کہ اگر یون قتل کرتا ہون تو یہ ساحرہ زبردست ہی اسکے مرنے کی علامت بلند ہوگی عشاق پر ظاہر ہوگا اس سے اسکو گھونٹ گھونٹ کر مارو کچل کچل کر دم اسکا نکالو خوب اسکا بھرتہ بناؤ تاکہ یہ اپنے اعمال کی سزا پائے یہ تو اُسکو دبائے ہوئے بیٹھے ہین گھونسے مار رہے ہین اُدھر برق شعلہ کی صورت بنا ہوا پڑا ہی اُدھر عشاق ہمراہ خواجہ کے بیٹھا ہوا گا رہا ہی طبلہ بج رہا ہی ستار کی صدا بلند ہی کہ ایک مرتبہ خواجہ کو خیال آیا کہ اب اسکا خاتمہ کرو دیر اچھی نہین ہی یہ خیال کرکے ستار ہاتھ سے رکھدیا کہ عشاق نے کہا کہ ملکہ کیون جواب دیا کہ ای عشاق میرا ہاتھ تھک گیا ذرا ٹھہر جاؤ اُسنے کہا کہ جب تک شرابخواری کرو تاکہ خمار ہو تب گانے کا زیادہ لطف ہو خواجہ نے کہا کہ یہ اب تم نے مطلب کی کہی مگر ایک امر ہی ذرا شراب پی کر بدمست نہ ہو جیئےگا ورنہ مین ناخوش ہوجاونگی اُسنے کہا نہین ملکہ مین تم کو ناخوش نہ کرونگا تم شراب پلاؤ آپ بھی پیو یہ سُنکے خواجہ نے کشتی جو سامنے رکھی تھی اُسکا تورے پوش اُٹھایا جام اُٹھا کر ایک صراحی سے مملو کیا اُنمین بے ہوشی ملا کر کہا لو زہر مار کرو اُسنے کہا کہ پہلے تم پیو جواب دیا کہ میری عادت نہین ہی کہ پہلے مین پیون جب تم پی لوگے تو مین پیونگی یہ سُنکے اُسنے جام ہاتھ سے لیا راوی اُنکو تو یہان اس رنگ مین مبتلا رکھتا ہی پھر اُنکا حال تحریر کریگا

اب شمہ حال سمندر کا قلم بند کرتا ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ وقت سہ پہر کا ہی دربار آراستہ ہی مخصوص مخصوص لوگ ہین کچھ لشکر اسلام کی گفتگو ہو رہی ہی سمندر یہ کہہ رہا ہی کہ نہ معلوم کون ہی جو سرداروں کو اسیر کرکے لے جاتا ہی کہ عشاق اُستاد سمندر نے کہا کہ جس دن سے عشاق نہ طاقی یہان سے رخصت ہو کر گیا اُسکا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ اپنے مقام پر پہونچا یا راہ مین کوئی آفت اُسپر آئی کیونکہ اُسکی کچھ خبر نہ آئی یہ جو عشاق اُستاد سمندر نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ اُستاد آپ نے خوب یاد دلایا مین بھی کئی دن سے اسی فکر مین تھا کہ اُسکا حال دریافت کرون مگر بھول جاتا تھا کہ اُسوقت خوب آپ نے یاد دلایا مین ابھی اوراق جمشیدی مین دیکھے لیتا ہون یہ کہکر اوراق اُٹھائے اُنمین صرف حال عشاق کو خیال کیا یہ معلوم ہوا کہ عشاق جو تم سے رخصت ہو کر اپنے مقام کو چلا راہ مین خیال آیا کہ یون تو جانا بیکار ہی کہ سب سے خفت ہوگی کوئی نہ کوئی زک دینا اہل اسلام کو ضرور ہی بس اُسنے فلان صحرا مین لا مکان بنایا اُس مین قیام کیا ہر روز جا کر لشکر اسلام سے سرداروں کو گرفتار کر لاتا تھا مگر آج جو سہ پہر کو برائے سیر نکلا تو خواجہ عیار لشکر اسلام سرداروں کی تلاش مین

نکلے تھے ایک نازنین کی صورت بنے ہوئے صحرا مین کھڑے تھے کہ عشاق اُن پر عاشق ہوگیا
انکو پنجہ سحر کے ذریعہ سے اپنے پاس اُٹھا لیا اب اُنکے ہمراہ بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہی خواجہ
نے شراب مین بے ہوشی ملائی ہی اور جام دیا ہی عشاق پیا چاہتا ہی کوئی دم مین عشاق
کا خاتمہ ہی کیونکہ اس جام مین سوا بے ہوشی کے زہر ہلاہل بھی ہی کہ ادھر شراب حلق
سے اُتری اُدھر اُسنے قلب و جگر کو کاٹ دیا اور دم تمام کیا یہ دیکھنا تھا کہ سمندر نے زانو
پر ہاتھ مارا اور کہا کہ غضب ہوا یہ کہکر جلدی سے اوراق جمشیدی پھینک دیے اور کچھ حال
نہ دیکھا اور نہ قران و برق کا بھی حال ظاہر ہوتا اوراق جمشیدی پھینک کر اُسنے اپنی پشت
کی طرف دیکھا کہ ایک مرتبہ پشت کی دیوار شق ہوئی یہ خیال رہے کہ ضرغام دربار مین موجود
ہی اُس سے ایک نازنین پیدا ہوئی اُسنے سمندر کو جھک کر سلام کیا اور عرض کیا کہ کیا حکم
ہوتا ہی سمندر نے کہا کہ اے ملکہ حباب افزا تم یہ انگشتری لو اور یہ لوح اور یہان سے فوراً روانہ
ہو فلان صحرا مین عشاق نے لامکان طیار کیا ہی اُس مین اُس نے سرداران اسلام کو لشکر
اسلام سے لے جا کر اسیر کیا ہی مگر غضب یہ ہوا ہی کہ خواجہ عیار لشکر اسلام کسی ترکیب سے
نازنین بنکر پہونچ گیا ہی اور شراب پلا کر اُسکو بے ہوش کرتا ہی اور قتل کرنے پر آمادہ ہی
اگر ذرا عرصہ ہوا تو وہان خاتمہ ہی بس تم جاتے ہی اُس نازنین کو جو پہلو مین عشاق کے بیٹھی
ہی سحر کرکے پکڑ لینا کہ وہ خواجہ ہین اسکے بعد عشاق کو اس حال سے خبردار کرنا اور میری
طرف سے کہنا کہ کوئی ایسا غافل ہوتا ہی اور شعلہ جادو کو میرا سلام کہنا اور میری طرف
سے مزاج کی حالت دریافت کرنا یہ انگشتری اس لیے ہی کہ وہ لامکان پوشیدہ ہی اور
گردش مین ہی اُس صحرا کی یہ پہچان ہی جہان وہ لامکان ہی کہ وہان لالہ کے درخت بہت ہین
بس جب تم وہان پہونچنا تو اس انگشتری کو چمکانا وہ مکان ظاہر ہوگا اور تھم جائیگا بس تم
یہ لوح دکھانا کہ دروازہ پیدا ہوگا تم اندر چلی جانا لے جلدی جاؤ جو مین نے کہا ہی اُس پر عمل
کرنا دیر نہ کرو بس یہ سُنکے حباب افزا نے وہ دونون چیزین سمندر سے لین اور سحر کرکے
اپنے شانون پر دم کیا کہ دو پر پیدا ہوئے سمندر کو سلام کرکے اُڑ کر طرف صحرائے لالان
کے روانہ ہوئی ضرغام بھی چونکہ اُس مقام پر موجود تھا یہ حال سُنکے فوراً دربار سے نکل کر
اُسکے سایہ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا اس خیال سے کہ شاید یہ کسی مقام پر اُترے تو عیاری
کرون ادھر سمندر نے اُسکو روانہ کرنے کے بعد سب حال اہل دربار سے کہا وہ لوگ سُنکے حیران
ہوئے کہ خواجہ بڑے غضب کا عیار ہی یہان سمندر اس انتظار مین بیٹھا ہوا ہی کہ ملکہ حباب افزا
آئے تو کچھ حال عشاق کا معلوم ہو پھر مین دربار برخاست کرون اسکو تو یہان چھوڑا جاتا ہی
اب حال حباب افزا کا بیان ہوتا ہی کہ یہ اُڑی ہوئی چلی جاتی ہی ساحرہ بہت حسین و
خوبصورت تھی یہان تک کہ یہ اُس صحرا مین پہونچی کہ جسکا نشان عشاق نے دیا تھا وہان
پہونچکر اُسنے انگشتری کو چمکایا کہ معاً ٹھہرا وہ مکان ظاہر ہوا گردش کر رہا تھا کہ ساکت
ہوا اُسنے لوح دیکھائی دروازہ پیدا ہوا اس دروازے کے اندر داخل ہوئی یہ اسوقت
پہونچی ہی کہ عشاق نے جام لبون سے لگایا ہی کہ یہ پہونچی اُسنے دور سے دیکھا کہ در
اصل ایک نازنین پہلو مین عشاق کے بیٹھی ہی اور عشاق جام ہاتھ مین لیے ہوئے پینے کا

قصد کرتا ہی کہ اسنے سحر کیا کہ وہ شراب شعلہ بنکر اُڑی اُس شعلہ سے صدا آئی کہ ای عشاق ہوشیار
ہو یہ نازنین نہین ہی بلکہ خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام تیرے قتل کی فکر مین آیا ہی عشاق
حیران ہوا تھا کہ یہ کیا واقعہ ہی ادھر خواجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا حیران ہوئے یہ صدا اُسی کہ
اُس شعلے نے ظاہر کر دیا کہ انھون نے قصد کیا کہ گلیم اوڑھ لون مگر اثر اسنے سحر کیا تھا کہ
انکے ہاتھ پاؤن بالکل بیکار ہو گئے تھے کیونکہ اُسنے پہلے ہی سحر کر دیا تھا اب وہ قریب آئی اور
کہا کہ ای عشاق خبردار ہو یہ نازنین نہین ہی بلکہ عیار ہی اسنے شراب مین سب بیہوشی ملا کر
اُس مین زہر ہلاہل بھی ملا کر تم کو دیا تھا اگر مین نہ آتی تو تمھارا کام تمام تھا مین عین وقت پر
پہونچی یہ کہکر جو سحر کیا جو کچھ روغن عیاری تھا سب اُتر گیا خواجہ کی اصلی صورت ظاہر ہوئی
اُس ساحرہ نے کہا کہ عشاق دیکھ کہ یہ نازنین ہی یا خواجہ اب جو عشاق نے دیکھا خواجہ
کو پایا اب تو یہ بہت حیران ہوا کہا کہ ای ملکہ تم کو کیونکر حال معلوم ہوا تم نے خوب میری
جان بچائی اُسنے جواب دیا کہ ای عشاق مجھکو بادشاہ نے بلا کر تمھارا حال دریافت کر کے
روانہ کیا کہ جلدی جا ورنہ عشاق کا خاتمہ ہو جائیگا مین فوراً روانہ ہوئی ایسا انگشتری
اور لوح دی تھی کہ جس کے ذریعہ سے یہان تک آئی سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین نے
تم کو دیکھا کہ تم شراب پیا چاہتے ہو مین نے سحر کیا کہ اسکا رنگ و روغن اُتر گیا ہاتھ پاؤن
بیکار ہو گئے ورنہ یہ بھاگ جاتا یہ جو عشاق نے سنا ملکہ سے کہا کہ تم اپنا سحر اس پر سے
اُتار لو مین اپنا سحر کرتا ہون اب تیغ کو ساتھ ان سب کے اسکو بھی قتل کرونگا اُسکے بعد لشکر پر
جا کر صاحبقران کا اسم اعظم بند کر کے تمام لشکر کو غارت کرونگا آؤ ملکہ ہم تم یہ رات جو کہ
ہی ساتھ عیش کے بسر کرین کیونکہ مین تم پر ایک مدت سے فریفتہ ہون تمھارے وصل کا
مشتاق ہون اُسنے جواب دیا کہ مین خود تیری مشتاق تھی خداوند نے یہ دن نصیب کیا
کہ میری تیری ملاقات ہوئی مین آتی ہون ذرا نانی امان کے پاس ہو آؤن جو پیام شہنشاہ
نے انکو دیا ہی وہ دے آؤن تو پھر آتی ہون عشاق نے کہا کہ اچھا جب تک مین اس کو
گرفتار کرتا ہون اُس نے کہا کہ نانی امان کہان ہین عشاق نے کہا کہ اُس دالان مین ہین
عشاق ایسا مدہوش ہی کہ بالکل خیال اُسکو ان دونون کا نہین ہی کہ مین اور کسی کو بھی
لایا تھا یہان قران شعلہ پر سوار ایک گوشہ مین بیٹھے ہوئے کھرپہ بنا رہے ہین سامنے
نہین ہین بس انکو اس حال کی خبر نہین ہی بلکہ برق فرنگی سامنے ہی وہ مسہری پر
سے پڑا ہوا دیکھ رہا ہی اُس نے یہ سب حال دیکھا ہی افسوس کر رہا ہی کہ کیا وقت پر
یہ لکانہ آئی ہی ورنہ خواجہ نے کام تمام کیا تھا آج کل کیا خراب تقدیر ہی ہم سب کی
کہ جو کام کرتے ہین وہ خراب ہو جاتا ہی تھوڑی دیر نہ آئی ادھر اب سب حال قران
کو معلوم ہوا کہ یہ نازنین خواجہ تھے ہماری رہائی کے لیے آئے تھے خود بھی اسیر
ہوئے انکو بھی افسوس ہوا اپنے دل مین کہا کہ کیا خراب قسمت ہی کہ جو کوئی ادھر
کو آیا وہ گرفتار بلا ہوا ادھر اُس نے یعنے حباب نے جب اپنا سحر اُتار لیا عشاق
نے سحر کیا خواجہ کو ستون سے باندھ دیا خود مسند پر جا کر بیٹھا ادھر حباب عشاق
کے پاس سے اُس مقام پر آئی کہ جہان شعلہ پڑی ہوئی تھی مسہری کا پردہ اُٹھا کر

اندر آئی دیکھا کہ شعلہ کے منہ پر ہزارون مکھیان بیٹھی ہوئی ہین بخار اسقدر ہی کہ بھاپ نکل رہی ہی بے ہوش
پڑی ہی کچھ خبر نہین ہی عجب حالت ہی یہ سرہانے بیٹھ گئی رومال سے مکھیان منہ پر سے ہٹائین شانہ پکڑ کر ہوشیار
کیا جب کئی مرتبہ شانہ ہلایا تو ہوشیار ہوئی بہ صدائے ضعیف کہا کہ تم کون ہو اُسنے جواب دیا کہ مین
آپ کی کنیز حباب افزا ہون میرا سلام پہونچے مین تسلیم عرض کرتی ہون اُسنے کہا کہ عمر دراز ہو بیٹی
اسوقت تو کہان آئی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے مجھکو آپ کے فرزند کے پاس بھیجا تھا یہ کہکر سب حال
بیان کیا کہ یہ ضرورت تھی سو مین نے اگر اُس عیار کو اسیر کر لیا آپ کے مزاج کی حالت دریافت
کی ہی مجھ سے کہا تھا کہ نانی امان سے ملکر اُنکی حالت دریافت کر لینا سو مین حاضر ہوئی دوسرے
مجھے خود بھی آپ کی زیارت منظور تھی یہ سُنکے اُسنے جواب دیا کہ اے کنیز یہ سمندر سے کہنا کہ اُس
شخص کا کیا بھروسا کہ جو ہر وقت بخار مین جلا کرے کوئی وقت کم نہ ہوا اُسکی کیا امید کہ جو ایک ٹکڑا
نہ کھا سکے ہر وقت مثل مردے کے پڑی رہتی ہون اب تو ایسی اجیرن ہو گئی ہون کہ عشناق
خبر بھی نہین لیتا ہی اپنے دن رات شغل ناچ و رنگ مین مصروف رہتا ہی کبھی کوئی نازنین ہی
کبھی کوئی نازنین ہی جب آنکھ کھل گئی صدا طبلہ کی چلی آتی ہی پہرون پانی کے لیے تڑپا کرتی ہون کوئی
نہین بولتا ہی وہ جو خادمہ ہی وہ بھی پاس بیٹھنے سے پرہیز کرتی ہی اُٹھ اُٹھ کر چلی جاتی ہی مکھیان بھنکا
کرتی ہین کوئی خبر لینے والا نہین ہی ایسی زندگی سے تو خداوند موت دین تو بہتر ہی اے بچی کیا
کہون کہ جو میری حالت ہی کیا اعتبار زندگی کا اُسنے جواب دیا کہ خداوند تصویر آپ کو سلامت
رکھین کیونکہ آپ ہم سب کی بزرگ ہین یہ کیا فرماتی ہین کیا کسی کو بخار آتا نہین ہی کوئی آپ کو
نیا بخار نہین آیا ہی بہت جلد شفا ہوگی دیکھیے مین عشناق سے کہونگی کہ یہ کیا حرکت ہی اُسنے
کہا کہ اے فرزند اب کوئی امید زندگی کی نہین ہی کیونکہ اب دوا تک حلق سے نہین اُترتی ہی دو دو
دو دن دوا نہین ہوتی ہی وہ جو خادمہ ہی وہ کہتی ہی کہ مجھکو ڈر معلوم ہوتا ہی کہ تم سے مردے کی بو
آتی ہی مین ڈرتی ہون اے حباب کیا مجھ سے در اصل مردے کی بو آتی ہی اُسنے کہا کہ وہ جھوٹ
بولتی ہی گو کھاتی ہی آپ تو کبھی ایسا خیال نہ فرمائیے اُسنے جواب دیا کہ اے بچی نہین یہ امر تو در اصل
ہی دیکھ میری پیشانی پر جو پسینہ آیا ہی اس سے مردے کی بو آتی ہی مجھکو خود معلوم ہوتی ہی مین اب
کوئی چند منٹ کی مہمان ہون یہ جو شعلہ نے کہا حباب نے دیکھا کہ در اصل اُسکی پیشانی پر
پسینہ آیا ہی شعلہ نے یہ بھی اُس سے کہا تھا کہ میرے پاس سے ہٹ کر بیٹھ کہ مجھ سے مردے کی
بو آتی ہی تیرے اوپر میرا سایہ نہ پڑے بس اُسنے جواب دیا تھا کہ یہ کیا آپ کے خیالات واہیات
ہین بھلا مین آپ سے پرہیز کرون یہ کیا آپ خیال فرماتی ہین یہ کہکر پیشانی پر سے پسینہ لیکر سونگھا
کہا کہ کہین بھی نہین مردے کی بو آتی ہی کہا کہ ذرا اچھی طرح سونگھ یہ جو کہا حباب نے خوب سا
لیکر سونگھا بس سونگھنا تھا کہ ایک مرتبہ چھینک آئی اور لہرا کر چلی برق نے جھٹ پٹ اُٹھکر
اُسکو سنبھالا اور اُسکو آہستہ سے زمین پر رکھدیا اور اُٹھکر اپنی صورت اُسکی صورت سے
مشابہ کی جب اپنی صورت اُسکی صورت سے مشابہ کی تب اُسکو ایک چادر مین باندھا اور
عشناق کی آنکھ بچا کر قران کے حوالہ کیا کہ اسکو بھی لو اس کا بھی کام تمام کرو مین جا کر عشناق
کی خبر لیتا ہون اُسنے تو آکر بڑا غضب کیا اُستاد کو گرفتار کر لیا بس قران نے اسکو بھی شعلہ
پر رکھا اور چڑھ کر بیٹھ گئے اور گھونسے مارنے لگے ادھر حباب نقلی مسکراتی ہوئی طرف

عشاق کے چلی عشاق نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا چونکہ یہ عاشق تو ہو چکا تھا فوراً مسند پر سے
اُٹھ کھڑا ہوا کہا کہ اے ملکہ آؤ مین تمھارا انتظار کر رہا تھا کہو نانی امان کا مزاج کیسا ہی جواب دیا کہ
بخار ہی عشاق نے جواب دیا کہ بخار تو اب کوئی دم مفارقت نہین کرتا ہی مین تو علاج کرتے
کرتے پریشان ہو گیا اب کہان تک علاج کرون کوئی دوا اثر نہین کرتی ہی اب مین ان خدا پرستون
کے مقدمہ سے فراغت کرلون تو اُنکا علاج کرون ملکہ نے کہا کہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر آکر برابر عشاق
کے مسند پر بیٹھ گئی کہنے لگی کہ مین تو ایک مدت سے تم پر عاشق ہون مگر کوئی موقع نہین ملتا تھا کہ
تم سے ملاقات کرتی اپنے راز دل سے تم کو آگاہ کرتی عشاق نے کہا کہ یہی میرا بھی حال تھا
تمھارے فراق مین آج خداوند نے خوب میری اور تمھاری ملاقات کرائی راوی بیان کرتا ہی
کہ سامنے خواجہ ستون سے بندھے ہوئے کھڑے ہین سب سردار جو کہ قید ہوئے ہین قفس
مین مقید سقف مین آویزان ہین قران وہان بیٹھے ہوئے اُنکا بھرتہ بنا رہے ہین کہ ادھر حباب
نقلی سے عشاق نے کہا کہ ملکہ شراب نوش کرو اپنا اُلش مجکو بھی دو کہ سرور ہو ہم تم دونون
باہم عیش کرین وصل کا مزا حاصل کرین کیونکہ ایک مدت کے بعد یہ دن مقدر سے نصیب ہوا
ہی خداوند تصویر نے یہ نصیب کیا ہی عیش کرلین نہ معلوم اب کب ملاقات ہو کب نہ ہو ملکہ
نقلی نے جواب دیا کہ اچھا اگر مجکو یہ منظور نہ ہوتا تو مین ٹھہر کیون جاتی خیر آج دل کے ارمان
نکال لو یہ کہکر کشتی شراب کی کھینچی تورے پوش کو اُٹھایا کیونکہ سب سامان تو قبل سے موجود
تھا جب کہ خواجہ نازنین کی صورت بنے ہوئے تھے اُسکے لیے عشاق نے موجود کیا تھا
کہ تاکہ اسکے ہمراہ شراب خواری کرکے وصل کی لذت حاصل کرونگا راوی کہتا ہی کہ خواجہ مایوس
اپنی زندگی سے سامنے کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہین اور دل مین کہ رہے ہین کہ کس وقت یہ لکاتہ
آکر پہونچی ہی کہ جب مین سب کام کر چکا تھوڑا زمانہ باقی رہا اگر تھوڑی دیر اور نہ آتی تو مین نے
کام تمام کیا تھا مگر مقدر سے کیا چارہ ہی ہم سب کی کاتب تقدیر نے اسی قدر زندگی تحریر کی تھی بروز
ازل ضرور یہ بوقت سحر ہم سب کو قتل کریگا اور میرے تو ضرور پرزے پرزے اُڑائے گا
کیونکہ میرا تو دشمن جانی ہی یہ عشاق نے کہا بھی تھا کہ اب بتاؤ خواجہ کہ تمھاری کیا
حالت کرون اب تمھاری رہائی میرے ہاتھ سے غیر ممکن ہی مین ضرور تم کو اُن حرکتون
کی سزا دونگا جو کہ تم نے میرے ساتھ کی ہین خوب تم نے مجکو ذلیل کیا خوب میرے سحر کو
برباد کیا میرا کلیجہ تمھارے ہاتھون خون ہو گیا ہی لاکھون آبلہ دل مین پڑے ہین اب مین
کب چھوڑتا ہون کہ تم میرے ہاتھ سے بچ کر جا سکو مین تمھاری تلاش مین تھا خوب خداوند
تصویر نے میری جان بھی بچائی اور تم کو میرے قبضہ قدرت مین بھی دیا ایسے ایسے کلام
بہت سے عشاق نے خواجہ سے کہے تھے خواجہ کو اس سبب سے زندگی سے یاس تھی کہ
اب ضرور قتل کریگا راوی کا قول ہی کہ خواجہ تو ایسے ایسے خیال کر رہے تھے کہ کسی سے
ملاقات نہ ہوئی صاحبقران کو ہمارے حال کی خبر نہ ہوئی ہم یہان ایسی حالت سے
قتل ہوئے کہ جسکا کوئی پرسان حال نہین ہی ادھر ملکہ حباب نے کشتی مین سے
صراحی اُٹھا کر جام لبریز کیا اور منھ پھیر کر عشاق سے کہا کہ لو شراب نوش کرو عشاق
اُسکی اس ادا کو دیکھ کر بیقرار ہو گیا کہا کہ ملکہ پہلے تم اُلش کرلو پھر مین پیونگا ملکہ نے کہا

کہ مردوے نخرے نہ کر پینا ہو تو لے میرا ہاتھ تھکا جاتا ہے مین ایسے نخرے نہین مانتی یہ سُنکے عشاق
نے اُسکے ہاتھ سے جام لیکر بے اندیشہ انجام لاجرعہ کرکے پی لیا اور جو کچھ دُرد بچا وہ خواجہ کی
طرف پھینک دیا خواجہ کو بہت غصہ آیا مگر کیا کر سکتے ہین مجبور ہین بندھے ہوئے ہین کیا زور ہے
جو بدعت نہ ہو وہ بچا ہی جام خالی کرکے ملکہ کو دیا ملکہ نے ہاتھ سے جام لیکر اُسکے دکھانے کو لبریز
کیا اور اپنے مُنھ سے لگایا اُسکی آنکھ بچا کر اُس مین بے ہوشی ملائی اور اُسکی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا
کہ لو یہ بھی زہر مار کرو یہ ہمارا اُلش ہے اس سے تمھاری نجات ہو گی وہ جام بھی ہاتھ سے لیکر پی گیا ذرا
سی بھی نہ چھوڑی اب تو ملکہ نے کئی جام بے ہوشی آمیز اُسکو پلائے ادھر تو شراب نے نشہ کیا اُدھر
بے ہوشی نے اپنا کام کیا بس اسکو گرمی معلوم ہونے لگی سر گردش کرنے لگا اُسنے کہا کہ ملکہ
تم نے شراب مین کیا ملایا کہ میرا سر گردش کرنے لگا یہی شراب مین روز پیتا تھا ملکہ نے جواب
دیا کیا خوب مین کیا ملاؤن گی تم نے کئی جام متواتر پیے ہین یہ اُسکا سبب ہے ذرا اُٹھ کر ٹہلو شراب
نے گرمی زیادہ کی ہے ہوا کھاؤ گرمی کم ہو جائے گی یہ بات جاتی رہے گی یہ سُنکے عشاق اُٹھا کہ
بے ہوشی تو اپنا پورا اثر کر چکی تھی بارا اُٹھنے پایا تھا کہ سر تلے ٹانگین اوپر دھم سے گرا ادھر دھماکے کی
صدا جو کان مین قران کے آئی اُنھون نے جھانک کر دیکھا کہ کیا ہوا دیکھا کہ برق نے اپنا کام
کر لیا بس یہ خوب زور دیکر بیٹھے اب اُنھون نے خوب کس کس کر گھونسہ مارنا شروع کیا ہڈیان پسلیان
دونون کی نیلی کر دین خوب کسر نکالی وہ جو بے ہوش ہو کر گرا خواجہ نے جو دیکھا کہ یہ نیا واقعہ ہے
کہ اسکو کس نے بے ہوش کیا مین تو گرفتار ہون یہ کس کی کارروائی ہے قران کبھی عورت کی عیاری
کرتا نہین ہے یہ کون ہے کہ جس نے بے ہوش کیا سب سردار بھی حیران ہین کہ برق نے نعرہ کیا منم
برق ثانی یون عیاری کرتے ہین اسکا نام عیاری ہے یہ کہکر خنجر لیکر اُسکے قریب پہونچا اور ادھر
اُدھر دیکھنے لگا خواجہ نے جو برق کا نعرہ سُنا اب جو دیکھا وہ ملکہ حباب افزا نہ تھی بلکہ
برق ثانی تھا خواجہ نے برق سے کہا کہ واہ کیا کہنا یار دے ہاتھ تا کہ کام تمام ہو مین عذاب
سے نجات پاؤن برق نے جواب دیا کہ اُستاد اسوقت مجھے قبول کر و دینا تو مین قتل کرتا ہون
ورنہ ہوشیار کر دونگا مین کود پھاند کر نکل جاؤنگا آپ اسی طور سے مبتلا رہئیے آپ خوب مال لے لیکر
پہنچے ہین جو انعام مین صاحبقران نے دیا سب لے لیا یہ کہکر کہ یہ تو میرا مال ہے اب جو کچھ
لیگا وہ بھی داخل زنبیل ہو گا یہ بیان کیا جائے گا کہ مین نے یون عیاری کی اس قدر روپیہ
صرف کیا یہ نقصان ہوا سب اپنا نام کیا جائیگا یہی تو موقع ہے بیان فرمائیے کہ کیا مرحمت فرمائیگا
جو انعام پائیگا اپنا تو نام عیاری مین نہ فرمائیے گا میرا بھی نام شریک ہو گا خواجہ نے کہا کہ ای
فرزند برق ثانی تم کیون پریشان ہوتے ہو یہ عیاری تمھارے نام پر ختم ہوئی تم نے میری
جان بچائی ای برق میرا مال تو تیرا ہی مال ہے تمھارا مال بھی میرا مال ہے کوئی غیریت ہے اُستاد شاگرد
کے مال مین کوئی فرق ہے برق نے کہا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا کہ میرا مال آپ کا ہے اور آپ کا
مال بھی آپ کا ہے مگر یہ بتلائیے کہ کیا عنایت ہو گا خواجہ نے کہا کہ زیادہ باتین نہ بناؤ اپنا
کام کرو کہین اُسی طور سے پھر سمندر یہ نہ خبردار ہو جائے کسی کو روانہ کرے کہ وہ آکر
تم کو بھی گرفتار کر لے پھر حسرت دل کی دل ہی مین رہجائے میرے تمھارے پھر حساب
ہو جائیگا یہ جو خواجہ نے کہا برق کو بھی خیال آیا بس اسنے خنجر کو چمکا کر بیاض گردن پر

جو مارا نیپرا بدل کر کھٹ سے سر الگ ہو گیا لاشہ تڑپنے لگا اُسکے سر کا کٹنا تھا کہ ایک مرتبہ خواجہ پر سے سحر دفع ہوا اُدھر
قِران نے اُن دونو نکا کام تمام کیا ایک بارگی نفس جو لٹکے ہوئے تھے اُنکا سحر دفع ہوا نفس شکست ہوئے سردار
قید سحر سے چھوٹے خواجہ نے دوڑ کر جو کہ ساحر تھے اُنکی زبان سے سوزن لی کیونکہ وہ قریب گرنے کے تھے کہا کہ سحر
کرکے ان سب کو روکو ورنہ سب کا کام تمام ہو جائیگا ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا اسکا کرنا تھا کہ ایک سیاہ
آندھی چلی سنگ باری ہونے لگی اُدھر وہ جو دونون مرین شعلہ ساحرہ زبردست تھی اُسکے بھی مرنے کی علامت بلند ہوئی
شعلہ برسنے لگے برف باری ہونے لگی وہ لامکان ایک مرتبہ لہرا کر چلا چونکہ عشاق کی سحر کا تھا قاعدہ ہی کہ جب
ساحر قتل ہوتا ہی اُسکا اثر مٹ جاتا ہی تڑاق تڑاق صدا آنے لگی تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا تینون ساحر ایک مرتبہ قتل
ہوئے ہین سب ساحر زبردست تھے کیونکہ تاریکی ہی پر غل مچانے لگے ہر ایک کے پیرون کے روندنے کی صدا آنے لگی
ہر طرف برف باری سنگ باری ہو رہی ہی مکان کی اینٹ سے اینٹ جدا ہو ہو کر گر رہی ہی یہ کمرہ گرا وہ دالان گرا سب
دھوان ہو ہو کر اُڑ رہا ہی ہر طرف غبار بلند ہی سب کو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی کہ بڑے عرصہ تک یہی عالم رہا ساحرون نے سحر
کرکے سب تاریکی کو دفع کیا اب جو سنا صدا آئی کہ کشتی جوان کہ نام من عشاق سرطاقی بود افسوس مردیم وجان دادیم
بہ مطلب خود نہ رسیدیم پھر صدا آئی کہ کشتی کہ نام من ملکہ حباب افزا بود پھر صدا آئی کہ مارا جوان مجھکو کہ نام من شعلہ جادو
بود افسوس مردیم وجان دادیم بہ مطلب خود نہ رسیدیم ابھی میرا کیا سن تھا پوری جوان بھی نہ ہونے پائی تھی میرے
دودھ کے دانت بھی تو نہ ٹوٹے تھے کہ مجھکو ظالم نے قتل کیا خوب میرا بھرم بنایا یہ صدائین آئین دیکھا کہ جب روشنی
ہوئی ساحرون نے ان سب کو سحر سے روک کر مع سردارون وعیارون کے وخواجہ کو بھی زمین پر اُتارا اب سب
علامت سحر برطرف ہوئی دیکھا کہ ایک طرف لاش عشاق کی پڑی ہی اور سر اُسکا الگ پڑا ہی اور الگ دو پشتارے
پڑے ہین بس یکایک سر عشاق کا ایک مرتبہ شق ہوا اُس سے ایک طائر پیدا ہوا اُسنے صدائے ہیہات وافسوس
کی دی اُس کے بعد اُسکی منقار سے ایک شعلہ نکلا کہ وہ لاش پر عشاق کی آکر گرا کہ اُس ناری کی لاش جلنے
لگی آتش جہنم مین جلنے سے قبل آتش دنیا نے اُسکو جلا دیا وہ طائر صدائے افسوس دیتا ہوا طرف سمندریہ کے
روانہ ہوا اسی طور سے ایک پشتارے سے صدائے تڑاقہ آئی اب جو دیکھا کہ اُسکے اندر سے بھی طائر نکلا اُسنے بھی
اُسی طور سے صدائے افسوس بلند کی اُسکے بھی منقار سے شعلہ پیدا ہوا کہ وہ پشتارہ جلنے لگا وہ طائر بھی طرف سمندریہ
کے روانہ ہوا دوسرے پشتارے سے بھی طائر پیدا ہوا اُسنے یہ صدا دی کہ افسوس وہ ساحرہ قتل ہوئی اور ظالمون
نے قتل کیا کہ چراغ سحر وساحری کو گل کر دیا سامری وجمشید کا نام مٹ گیا اور اب کوئی نام لینے والا نہ رہا یہ ساحرہ
ہم عصر سامری وجمشید کی تھی اُسکے سحر کا جواب نہ تھا مگر اب کوئی ساحر دنیا پر زندہ نہ رہے گا یہ کہکر ایک نعرہ آہ کیا
کہ اُسکے نعرہ کرنے سے زمین سے ایک شعلہ نکلا اُسنے اُس پشتارے کو جلا دیا وہ طائر افسوس کنان طرف سمندریہ
کے روانہ ہوا جب یہ سب واقعہ ہو چکا خواجہ سب سردارون کو لیکر طرف لشکر کے چلے جو کہ سردار ساحر تھے اُنھون نے
عرض کیا کہ خواجہ ہماری عرض یہ ہی کہ رات کا وقت ہی پیدل چلنا صلاح نہین ہی کیونکہ یہ عملداری سمندریہ کی ہی کوئی
دشمن مل جائے تمام زمانہ عدو ہو رہا ہی بس اس سے بہتر یہ ہی کہ ہم تخت سحر طیار کرین اُس پر سوار ہو کر یہان سے روانہ
ہون کیونکہ لشکر یہان سے بہت دور ہی سب تھک جائینگے خواجہ نے جواب دیا کہ جو تمھاری مرضی [illegible]
ساحرون نے تخت سحر طیار کیے سب سردار وعیارون کو اُن پر سوار کر کے طرف لشکر کے روانہ ہوئے [illegible]
مین رکھا جاتا ہی انکا حال پھر تحریر ہوگا اب سمندر کا حال تحریر ہوتا ہی

شمہ حال سمندریہ کا قلمبند کیا جاتا ہی

راوی خوش تقریر پاکیزہ تحریر بیان کرتا ہی کہ جب سمندریہ نے ملکہ حباب افزا کو لوح [illegible]

اُسکے جانے کے بعد اُسنے سب حال اہل دربار سے بیان کیا تھا کہ یہ واقعہ گذرا یہ عشاق نے کہا یون خواجہ پہونچے
ہین نے تمھارے سمانے حباب افزا کو اسلیے روانہ کیا ہو بلکہ اپنی انگشتری اور لوح جو کہ دافع سحر ہو یعنی جو سحر کہ
مقصود ہو وہ اُس انگشتری سے ظاہر ہوتا ہو اور جس سحر مین جانے کی راہ نہ ہو وہ لوح پیدا کردیتی ہو دیکر روانہ کیا ہو کہ یہ
جاکر خواجہ کو گرفتار کرکے عشاق کے حوالہ کرے اور مجھسے آکر خبر دے وہ آلے تو کچھ حال معلوم ہو مین دربار سے
جا کر محل مین کیونکہ جب تک وہ نہین آلیتی ہو میرا دل لگا ہوا ہو کہ نہ معلوم وہان کیا گذری خواجہ گرفتار ہوئے
یا نہین اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہو ہم سب حاضر ہین جب تک حضور تشریف فرما ہین اسی انتظار مین
کوئی ڈیڑھ پہر رات آئی اور حباب افزا آئی جب بہت عرصہ ہوا تو عشاق اُستاد سمندر نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ
ذرا اوراق مین دیکھو تو کہ حباب افزا کو گئے ہوئے بڑا عرصہ ہوا کیا سبب ہو کہ اب تک نہ آئی کیا وہ مقام نہین ملا جو
اُسکو تلاش کر رہی ہو اُس مین اتنا عرصہ ہوا کیونکہ جس کام کو گئی تھی وہ تو اتنے عرصہ کا نہ تھا بلکہ پانچ چار منٹ کا تھا کہ
مکان مین جاکر اُسکو گرفتار کرتی عشاق کے حوالہ کرکے چلی آتی اتنا عرصہ کس امر مین ہوا کیا کوئی آفت اُس پر بھی
آئی کیا وہ بھی گرفتار ہو گئی ذرا ملاحظہ تو فرمائیے یہ مقام تشویش ہو یہ جو سمندر سے کہا عشاق نے بس سمندر
نے جواب دیا کہ اُستاد آپ نے بجا ارشاد کیا مجکو کچھ اسکا خیال نہ تھا مین دیکھتا ہون یہ کہکر سمندر نے اوراق اٹھاکے
دیکھا کہ حباب و عشاق کیا کر رہے ہین خواجہ اسیر ہوئے یا نہین اُس مین نکلا کہ حباب نے جاکر بموجب تمھاری
تعلیم کی خواجہ کو اسیر کیا اُسکے بعد جو پیام تم نے عشاق کو دیا تھا وہ بیان کیا عشاق نے خواجہ کو ستون سے
باندھ دیا خود اشتیاق مین حباب کے بیٹھا حباب عشاق پر عشاق حباب پر فریفتہ ہو گئے تھے دونون
مین اقرار ہوا کہ ہم تمھاری نانی کے پاس ہو آئین تو آکر ہم صحبت ہون چنانچہ حباب شعلہ کے پاس گئی وہان وہ
شعلہ نہ تھی بلکہ شعلہ کا تو بھرتہ قران بنا رہے تھے برق ثانی شعلہ کی صورت بنا ہوا لیٹا تھا ان دونون
عیارون کو بھی بیان عشاق لامکان مین لے گئے تھے اُنھون نے یہ کرشمہ کر رکھا تھا ایک بھرتہ بنا رہا تھا ایک
اُسکی صورت بنا ہوا تھا بیچاری حباب کو کیا معلوم وہ جاکر مسہری کے اوپر بیٹھی شعلہ نقلی کو ہوشیار کیا وہ بڑی مشکل
سے ہوشیار ہوئی اُس سے آپکا پیام کہا اُسنے جواب دیا خلاصہ یہ کہ اپنا پسینہ سونگھا کر اُسکو بے ہوش کیا اب کی اُنکی صورت
بنکر عشاق کے پاس برق آیا اور حباب کو بھی قران کے حوالہ کیا کہ انکی بھی خبر لو وہ اُسکا بھی بھرتہ بنانے لگے
اب عشاق کے پہلو مین آکر بیٹھا عشاق کو شراب مین بے ہوشی ملا کر بے ہوش کیا اب اُسکو قتل کرکے اُستاد و شاگرد
یہ سب عیار اپنے لشکر کی طرف کے جاتے ہین عشاق کا بھی خاتمہ ہوا شعلہ لپک کر گل ہو گئین بے حباب سر اٹھا کر پھوٹ کر
رہ گئین پوری دنیا کی ہوا بھی نہ کھائی کہ سموم موت نے سر اُٹھانے دیا ایک طپانچہ مین فنا کردیا اب کس کا حال دریا
کرتا ہی نہ لامکان ہی نہ عشاق ہو اُس مقام پر خاک اُڑ رہی ہو کوئی پرسان حال نہین ہو یہ واقعہ عشاق پر گذرا یہ حال
دیکھکر سمندر نے ایک آہ بڑی زور سے کی اوراق کا غذ اٹھا کر پھینک دیے زانو پر بڑی زور سے ہاتھ مارا اور کہا کہ
افسوس مقدر پلٹ گیا جو کام کیا وہ خراب ہوا یہ کہکر قصد کیا کہ مین جاؤن کہ عشاق نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کچھ
حال تو بیان کرو کہ کیا گذری کیون اسقدر غصہ ہو چہرہ اُداس ہو کچھ بیان کرو ہم بھی تو سنین تب سمندر نے کہا کہ کیا
خاک بیان کرون وہان سب کا خاتمہ ہو گیا عشاق بھی قتل ہوئے شعلہ بھی حباب بھی عشاق نے کہا
کہ کیونکر تب سمندر نے پوری حالت بیان کی تب اُسنے کہا کہ تم جاتے کہان مجھے بیان کرو اُسنے کہا کہ وہ سب فلان
صحرا کی طرف سے اپنے لشکر کو جاتے ہین ان مین وہ عیار بھی ہین مین جاتا ہون اُنکو گرفتار کرنے اُسکے اُستاد نے
جواب دیا کہ کچھ خفقان ہوا ہو اول تو رات کا وقت دوسرے وہ وہان رہے ہونگے چلے بھی گئے ہونگے تیسرے یہ
کہ اُنکے ہمراہ عیار بھی ہین وہ عیار جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین دیکھو خیال کرنے کا مقام ہو کہ کیونکر جاکر

لامکان کو تلاش کیا اور کیونکر پہونچے ایک کا کیا ذکر ہے تین تین ایسے جو اسیر ہوا وہ دونسے اپنا کام کر لیا کس پھرتی سے
کام تمام کیا جو وہ لوگ سب جلے ہوئے ہین اُنکے ہمراہ بھی ساحر ہین مقابلہ ہونے لگیگا تو پھر مشکل ہوگی اس سے
بہتر یہ ہے کہ اسوقت طرح دو پھر کسی وقت دیکھا جائیگا انسان کو لازم ہے کہ جو کام کرے بانجام سوچکر کرے وہ لوگ تو اطمینان
سے جاتے ہین کوئی اُنکو خوف نہین ہے جب تم ایسی حالت بدحواسی مین جاؤگے وہ تمھاری حالت دیکھینگے اور یہ گمان
کرینگے کہ وہ تم کو دیکھکر فرار کرین یہ امر غیر ممکن ہے بلکہ یہ حالت دیکھکر وہ تم سے ضرور مقابلہ کرینگے اس طور سے جو عشاق
نے سمجھایا تو سمندر کا غصہ کم ہوا اُس نے کہا کہ اے اُستاد ان عیارون نے ناک مین دم کیا ہے کس کس
طور سے عیاری کرتے ہین کوئی وار انکا خالی نہین جاتا ہے جو عیاری کی وہ پوری ہوئی جب وار کیا وہ پورا
بیٹھا کیا تدبیر کرون کہ ان عیارون سے جان بچے یہ تو بلا کی طرح پیچھے پڑے ہین کسی مقام پر نہین چھوڑتے ہین
عقل حیران ہے کہ کیا کرتے ہین کیونکر پہونچتے ہین ایک ہو تو کہا جاے وہ تو سیکڑون ہین استاد سمندر نے
جواب دیا کہ مین کیا تدبیر بتاؤن میری عقل خود حیران ہے کہ کوئی تدبیر سواے اسکے کہ اب اہل اسلام سے سر بکف
ہوکر مقابلہ کیا جاے قیاس مین نہین آتی ہے سمندر نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر دربار برخاست کیا آج کوئی
دوپہر رات تک دربار آراستہ رہا اب برخاست ہوا ہر ایک بے آب و طعام مرگیا سمندر داخل محل ہوا سب
اپنے اپنے مقام پر آئے سمندر نے جاکر بستر مرگ پر سونے کا بندوبست کیا کچھ کھایا بھی نہین غم مین
عشاق نہ طاقی و ملکہ شعلہ و حباب کے وہ شب بسر ہوئی صبح ہوئی یہان سمندر نے دربار کیا
سب حاضر دربار ہوئے کہ ابھی کوئی گفتگو نہ ہوئی تھی کہ تین طائر آکر روبرو سمندر کے بیٹھے ایک طائر نے
اُنہین سے کہا کہ اے سمندر آگاہ ہو کہ مین پیر ہون عشاق نہ طاقی کا اُنکو قران و برق و خواجہ نے
قتل کیا برق نے حباب کی صورت بنکر شراب مین بے ہوشی ملا کر قتل کیا بس مین تجھکو خبر دینے آیا ہون
کہ لامکان برباد ہوا سب سردار رہا ہوئے خواجہ سب کو لیکر راہی ہوئے لشکر کو یہ حال گذرا اے سمندر آگاہ ہو
کہ اب تیرے قتل کا زمانہ قریب آیا یہ ملک بھی قبضہ مین اہل اسلام کے ہوگا بلکہ نہ طاق بھی برباد ہوگا یہان
بھی کوئی سامری و جمشید و خداوند تصویر کا نام لینے والا نہ رہیگا یہ کہکر اُس طائر کے جسم سے شعلہ نکلا وہ جلکر
خاک ہوگیا اسی طور سے دوسرے طائر نے خبر دی وہ بھی جل گیا اسی طریقہ سے تیسرے نے آگاہ کیا وہ بھی جل گیا یہ جو
طائرون نے بیان کیا ہر ایک حیران ہوا اہل دربار سے عشاق حجرہ نشین نے سمندر سے کہا کہ آپ نے شناسا
طائر کیا خبر دے گئے سمندر نے کہا کہ یہ یون ہی بکتے ہین یہ کہکر سمندر نے دبیر سے کہا کہ ایک حکم نامہ بنام گرداب شفا
و ذخیرہ تحریر کرو کہ ہم نے تم کو اس لیے نہین روانہ کیا ہے کہ تم لشکر لیے ہوے پڑے رہو بلکہ اس لیے روانہ کیا ہے کہ مقابلہ
کرو اور اہل اسلام کو شکست دو اتنا عرصہ ہوا کہ تم نے کوئی مقابلہ نہ کیا بس اب بہت جلد طبل جنگ بجوا کر مقابلہ
کرو ورنہ تم پر عتاب شاہی نازل ہوگا یہ مضمون دبیر نے کاغذ پر تحریر کیا اُس پر سمندر کی مہر کرکے پیش کیا سمندر
نے ایک اسم سحر پڑھا کہ ایک طائر پیدا ہوا وہ سامنے سمندر کے آیا اُسکو نامہ دیا کہ تو یہ نامہ ہمارا گرداب کو پہونچا دے
وہ طائر نامہ منقار مین لیکر طرف لشکر کے روانہ ہوا یہان گرداب و ذخیرہ دربار مین بیٹھے ہوئے تھے وہ طائر آکر
پہونچا گرداب کو نامہ دیا گرداب نے نامہ پڑھا اُس کے بعد سب نے وہ نامہ دیکھا بس گرداب نے اُسکا
جواب تحریر کیا کہ چونکہ میرے لشکر کے لوگ بہت سے مجروح تھے بدین سبب ہم غلامون نے مقابلہ نہین کیا اب
سب اچھے ہوگئے ہین طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرتے ہین حضور اطمینان رکھین ہم سب اہل اسلام کو غارت
کردینگے خداپرست ہمارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکینگے زیادہ حد ادب یہ لکھکر اُسی طائر کو دیا وہ لیکر روانہ ہوا اور جاکر سمندر
کو جواب دیا سمندر پڑھکر بہت خوش ہوا ایک مرتبہ سمندر نے اپنے اُستاد سے کہا کہ مین نے نامہ بہت سے بادشاہون

اور جنکو نہ کو تحریر کیے گئے تھے اُن میں سے چند آئے باقی ابھی تک نہ آئے اسکا کیا سبب ہی عشاق نے جواب دیا کہ جب نہ آئے اب آینگے جاینگے کہاں اپنے ملک کا بندوبست کرتے ہونگے جب بندوبست کرلیں گے تو آئینگے سمندر نے کہا کہ ہان یہی امر معلوم ہوتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب یہ خبر تمام ملکوں میں پہونچی کہ سمندر شاہ نے آفاق شاہ کے ساتھ یہ حرکت کی کہ اُسکو بے قصور سر دربار ذلیل کیا اور اُسکے قتل کے درپے ہوا صرف اس خیال سے کہ یہ قتل ہو جائے تو مین اسکی زوجہ کو اپنے تصرف مین لاؤن کوئی آفاق کا قصور نہ تھا مگر خواجہ ثالث عیار لشکر اسلام رہا کرکے عیاری سے لیتے گئے اب وہ شریک لشکر اسلام مع اپنی زوجہ و لشکر کے ہو گیا ہی اور گو کچھ ہی ہی بس جو بادشاہ ذی عزت اور صاحب لیاقت وانصاف تھے اُنھون نے اپنے مقام پر خیال کیا کہ ایسے ناقدردان کی شرکت کرنا کیا ضرور ہی جو کہ کسی قسم کے ہاتھی کا خواص رکھتا ہی اُسکی شرکت مین سوائے ذلت کے اور کچھ نہین حاصل ہی بس ہم نہ شرکت کرینگے اگر سمندر اہل اسلام پر ظفریاب ہوا تو اُس سے اُسوقت کچھ عذر کرلین گے جب وہ ہم سے سوال کریگا اگر اہل اسلام ظفریاب ہوئے تو دیکھا جائیگا اگر مقابلہ کا موقع ہو گا تو خیر ورنہ صلح کرلین گے کیونکہ جب سمندر نہ مقابلہ کرسکا وہ فتح نہ پاسکا تو ہماری کیا اصل ایسے ایسے خیال کرکے ہر ایک اپنے دل مین خاموش ہو رہا وہ جو قصد رکھتے تھے کہ سمندر کی کمک کرین وہ فسخ کر دیا جو کہ اپنے ملک مین لشکر جمع کر رہے تھے وہ اور نیز وہ بادشاہ اور ساحر جو کہ اپنے ملکون سے لشکر لیکر چلے تھے راہ سے واپس گئے بلکہ وہ جو قریب سمندر کے پہونچ چلے تھے بعض اُن مین سے جو کہ لشکر لیکر چل چکے تھے اور بعض وہ جو کہ اپنے ملک مین تھے مگر نہایت سیاہ قلب تھے وہ طرف سمندر کے ضرور روانہ ہوئے اس خیال سے کہ چلکر بادشاہ کی کمک کرین خدا پرستون کو قتل کرین اُنکے خون مین شریک ہون تاکہ ہم کو ثواب ملے خداوند و بادشاہ ہم سے خوش ہون بس اُنکا حال آیندہ تحریر ہو گا کہ وہ کون کون تھے اور اُنکے کیا نام تھے جو کہ سمندر کے آکر شریک ہوئے تھے اُنکا انجام کیا ہوا کیونکر قتل ہوئے راوی پھر اُنکا حال بیان کریگا اب راوی خوش بیان اصل قصہ بیان کرتا ہی کہ جب سمندر نے عشاق سے سُنا کہ آئین گے خاموش ہو رہا اُسوقت سے اُسکو یہ فکر ہوئی کہ اب خود مقابلہ کرون اس کو تو اس فکر مین رکھا جاتا ہی

اب حال لشکر اسلام مین قلم فرسائی کی جاتی ہے

بس جب صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر دربار ہوئے وہ سردار نہ تھے کہ جو چوری گئے تھے آج لشکر مین غل نہ ہوا کہ سردار غائب ہوئے چالاک ثانی اپنے مقام پر کھڑا ہوا تھا کہ صاحبقران نے چالاک سے فرمایا کہ آج خواجہ برق کہان ہین چالاک نے عرض کیا کہ وہ کل سے برائے تلاش سرداران لشکر سے تشریف لے گئے ہین برق ثانی بھی گئے ہین مجکو برائے حفاظت لشکر حکم فرما گئے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ آج تو کوئی نہین چوری گیا چالاک نے کہا کہ حضور کے اقبال سے آج تو کوئی نہین سردار چوری گیا سب حاضر دربار ہین صاحبقران نے چالاک ثانی کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ تم نے خوب حفاظت کی راوی خوش گفتار بیان کرتا ہی کہ یہان تو دربار آراستہ ہی سب حاضر ہین اب حال ضرغام ثانی کا سماعت ہو کہ یہ جو دربار سمندر سے ملکہ حباب کے عقب مین چلے تھے وہ تو سحر سے اُڑتی ہوئی چلی جاتی تھی یہ اپنے سایہ مین روان تھے چونکہ قریب شام چلے تھے تھوڑی دور چلے تھے کہ رات ہو گئی اب یہ کیا کرین کیونکر روانہ ہون یہ تو رہ گئے تھے یہ وہان پہونچی اپنا کام کیا قتل بھی ہوئی سب رہا بھی ہوئے لشکر کی طرف روانہ بھی ہوئے مگر یہ اُس صحرا مین رات بھر سرگردان پریشان رہے انکو راہ نہ ملی جب صبح ہوئی اُنھون نے خیال کیا دل مین کہ اب کدھر جاؤن نہ معلوم رات کو کیا گذری اب بیکار ہی لشکر مین چلو صاحبقران کو اس حال سے آگاہ کرو یہ تصور کرکے وہان سے طرف لشکر کے چلے راہ طے کرکے داخل لشکر ہوئے بارگاہ مین آئے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کو صاحبقران

نے فرمایا کہ اے ضرغام ثانی تم کہان گئے تھے کچھ بیان کرو ضرغام نے عرض کیا کہ مین آج کئی دن سے شہر سمندریہ مین براے
خبر گیا ہوا تھا بحکم خواجہ کہ خبر دریافت کرو کہ یہ کارروائی سمندر شاہ کی تو نہین ہی کہ اُسنے کسی ساحر کو مقرر کیا ہو کہ وہ سردارونکو
لے جاتا ہو یا کسی جگہ چھپایا ہو سو نہین مین وہان حاضر تھا صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کچھ خبر معلوم ہوئی اُسنے عرض کیا کہ وہ خود حیران
تھا کہ یہ کون ہی روز اسکو خبر جاتی تھی وہ خود اپنے اہل دربار سے کہتا تھا کہ یہ کون سرداران اسلام کو اسیر کرکے لے جاتا ہی کل
تک وہ اسی فکر مین رہا مگر کل اُسکو معلوم ہوا مجکو بھی حال کھلا یہ سب کارروائی میان عشاق کی ہی جب وہ یہان سے
تنبیہ ہوکر گئے تو اُنھون نے راہ مین الامکان بنایا اُس مین قیام کیا شب کو آتے تھے سحر کرکے سردارونکو اسیر کرکے لے
جاتے تھے اُس الامکان کو سب کی نظرون سے پوشیدہ کردیا تھا چنانچہ کل سمندر نے قریب شام جو حال عشاق کا دریافت
کیا تو معلوم ہوا بلکہ یہ معلوم ہوا کہ اُستاد بھی اُس الامکان مین پہونچ گئے ہین نازنین کی صورت بنے ہوئے عشاق کو
شراب پلا رہے ہین کہ سمندر نے ایک ساحرہ کو روانہ کیا کہ تو جاکر اُس حال سے عشاق کو خبردار کر بلکہ خواجہ کو گرفتار
کرکے عشاق کے حوالہ کرنا اُسکے بعد آکر مجکو خبر دینا یہ جو حال مجکو معلوم ہوا کیونکہ مین بھی چوبدار کی صورت پر وہان
موجود تھا فوراً اُسکے عقب مین روانہ ہوا مگر وہ لکاتہ سحر سے پر پیدا کرکے چلی مین بھی اُسکے سایہ مین چلا ایک
صحرا مین پہونچکر رات ہوگئی اب اُسکا سایہ نظر پڑا مین تو رہ گیا رات بھر اُس صحرا مین سرگردان رہا کہین پتہ نہ چلا نہ
معلوم وہان خواجہ پر کیا گذری کیا نہ گذری جب صبح ہوئی مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا یہ واقعہ میرا ہی
آج کو کوئی سردار نہین چوری گیا صاحبقران نے فرمایا کہ سردار تو کوئی نہین چوری گیا مگر تم نے یہ خبر وحشت
اثر سنائی کہ جس کے سننے سے ایک قسم کا خفقان پیدا ہوا ہی نہ معلوم خواجہ پر کیا گذری آیا اُس نے جاکر اسیر
کرلیا یا خواجہ نکل آئے اب تب تک کچھ خبر نہین آئی ہی دل پریشان ہی چالاک ثانی نے عرض کیا کہ حضور تشویش نہ فرمائین
خواجہ کے غلام کو تو کوئی اسیر کر نہین سکتا ہی تو بھلا خواجہ کی کیا حقیقت ہی کہ کوئی اُنکو گرفتار کرلے وہ ایسے ویسے عیار
نہین ہین وہ بات دوسری ہی کہ دھوکا دیکر صاحبقران نے فرمایا کہ یہی تو امر ہی کہ اُسکو تو سمندر نے خبردار کردیا کہ وہ
جو نازنین ہی وہ خواجہ ہین بس وہ جاتے ہی گرفتار کرلے گی اُسکو کچھ ضرورت دریافت کرنے کی نہین ہی چالاک
نے عرض کیا کہ کسی نہ کسی صورت سے ضرور خواجہ اپنے کو رہا کرینگے کوئی نہ کوئی صورت ضرور اپنی رہائی نکالینگے اگر
ایسا ہوا ہوگا آپ پریشان نہ ہون وہ عشاق نہ طاقی کو قتل کرکے مع سردارونکے حاضر خدمت والا ہونگے صاحبقران
نے فرمایا کہ خدا ہم چنین کند یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اور سب اہل دربار خواجہ کے لیے فکرمند ہین وہان جو خواجہ کو اور
سب سردارون کو ساحر تخت پر سوار کرکے چلے تھے چونکہ شب راہ کا زمانہ تھا راہ فراموش کی دوسری طرف نکل گئے تھے
وہ رات اُن سب کو راہ تلاش کرتے مین بسر ہوئی صبح کو جب خضر راہ اپنے آشیانہ سے نکلا اُسنے اپنے شعاع نور سے
عالم کو روشن کیا زمانہ شب برطرف ہوا اندھیرا شب سے صبح برآمد ہوئی آفتاب نے اپنے چہرہ پر سے نقاب شب کو دور کیا تمام
عالم مین روشنی پھیلی تو انکو معلوم ہوا کہ ہم راہ گم کرکے ادھر چلے آئے ہین بس اب یہ سب اُدھر سے طرف لشکر کے چلے
تھوڑے عرصہ مین نشان لشکر نظر آنے لگے بارگاہون کے کلس دکھائی دینے لگے وہ ساحر اپنے تخت کو سحر سے بڑھا کر
بہت جلد مع سب کے داخل لشکر فیروزی اثر ہوئے قریب بارگاہ تخت اُتارے سب سردارونکے ملازم اپنے اپنے
آقا کو دیکھکر دوڑے لشکر مین غل مچ گیا کہ وہ سردار جو کہ چوری گئے تھے وہ رہا ہوکر آگئے ہر طرف سے لوگ دوڑے یہ
سردار تخت پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوئے سب کے آگے آگے خواجہ تھے جلوخانہ کو طے کرکے بارگاہ مین آئے یہان
دربار آراستہ تھا سب حاضر تھے کہ ایکمرتبہ صاحبقران کی نگاہ خواجہ پر پڑی دیکھا کہ خواجہ مسکراتے ہوئے
چلے آتے ہین اُنکے عقب مین سب سردار ہین یہ دیکھکر صاحبقران خوش ہوئے کہ اتنے عرصہ مین خواجہ نے
آکر بارگاہ پر سے صاحبقران و بادشاہ کو مجرا کیا اور دوڑ کر بادشاہ کی قدمبوسی حاصل فرمائی بادشاہ نے دست

شفقت پشت پر خواجہ کے رکھا بہت مہربانی فرمائی خواجہ صاحبقران سے ملے اُنھون نے بھی بہت شفقت ظاہر کی
پھر تو ہر سردار نے مجرا کیا بادشاہ و صاحبقران کی قدمبوسی حاصل کی اپنے اپنے مقام پر آ کر بیٹھے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے
قران ثالث اپنے مقام پر برق ثانی اپنے مقام پر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیا واقعہ پیش آیا کیونکر ان سب کا
پتہ ملا خواجہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا کل عیاری اپنی و قران کی و برق کی عشاق کا قتل کرنا عیاب
و شعلہ کو مارنا سب روبرو صاحبقران کے بیان کیا صاحبقران و بادشاہ نے و نیز سب اہل دربار نے بہت تعریف کی
اسی وقت خلعت طلب کر کے مرحمت فرمائے اور قریب ایک لاکھ روپیہ کے خواجہ کو انعام میں ملا اور قران و برق کو بھی بہت
کچھ انعام ملا مگر خواجہ کے روبرو کم سب نے پوشیدہ طور سے دینے کا اقرار کیا کیونکہ اُنھون نے اشارے سے منع کر دیا تھا کہ اگر آپ
انکے روبرو مرحمت فرمائیگا تو یہ سب لے لینگے ہمارے پاس ایک حبہ نہ رہیگا بدین سبب انکو کچھ قدرے قلیل ملا وہ بھی خواجہ نے اُن دونون
سے لے لیا اور کہا کہ جب تم کو ضرورت ہوگی مجھ سے طلب کر لینا میں فوراً دیدونگا اُنھون نے یہ کہکر دیدیا کہ ہم کو کبھی ضرورت نہ ہوگی ہم نے
آپ کے لیے کوشش کی تھی ہمارا جو مال ہے وہ آپ کا ہے بسم اللہ اب اپنے صرف میں لائیے خواجہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم دونون
مجھے لائق ہو ہان سچ ہے کہ تمھارا مال تو میرا ہی ہے شاگرد و اولاد میں کیا فرق ہوتا ہے کچھ نہیں بس یہ باہم خوشی کی تقریر ہوا کی بادشاہ
و سب اہل دربار بہت خوش ہوئے بڑی خوشی حاصل ہوئی لشکر کفار کے ہرکارے یہان موجود تھے وہ یہ سب حال دریافت کر کے
اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے دربار میں پہونچکر مجرا بجا لا کر جو حال تھا سب بیان کیا اور کہا کہ خواجہ بکبوہار کے ہاتھ سے عشاق عطائی
قتل ہوا یہ جو اُنھون نے سُنا سب حیران ہوئے کہ خواجہ کو کیونکر خبر ہوئی اور یہ کیونکر پہونچے ہم کو خبر نہ تھی بڑے غضب کے عیار
ہیں زمین کے اندر کی بات تلاش کر کے نکالتے ہیں ان سے خداوند بچائیں یہ تو بلا ہیں دیکھو تو عشاق نے کیا تدبیر کی تھی کہ
وہ تلاش کر کے وہان تک پہونچے اور کیونکر عیاری کی کیا کہنا ہے تو ہم نے عیار ایسے نہیں تک نہیں ہیں ان سے کون بچ سکتا
ہے ایسی بلاؤن سے کون محفوظ رہ سکتا ہے خداوند تصویر اپنی عنایت شامل حال کرین تو شاید کوئی صورت بچاؤ کی ہو
ورنہ بڑی خرابی ہے حباب شاہ نے کہا کہ اگر ہم کو یہ حال معلوم ہوتا تو کبھی یہان تو کبھی لشکر لیکر نہ آتا مگر اب آ کے واپس جانا
خلاف شجاعت ہے مواج جن نے کہا کہ تم نہ آتے ہم تو ضرور آتے عیار ہمارا کیا کرینگے جو جیسا کریگا ویسا پائیگا اُس نے اُسکے ساتھ
عیاری کی اُنھون نے اُسکا جواب دیا ہم کو یہان آئے ہوئے پندرہ بیس روز کا عرصہ ہوا اُنھون نے کوئی بھی عیاری
ہم پر کی سیلاب شاہ نے کہا کہ یہ تو ضرور ہے خیر ہم کو اس قصہ سے کیا غرض جس کام کو آئے ہین اُسکی تدبیر کرو گرداب نے
کہا کہ آج بادشاہ کا حکم نامہ بھی آیا ہے اُنھون نے براے جنگ تاکید فرمائی ہے لہذا اُنکے حکم کی تعمیل پر ضرور ہے اس امر میں آپ سب
لوگون کی کیا رائے ہے اُنھون نے جواب دیا کہ اگر لشکر کے مجروح اچھے ہو گئے ہون تو کیا نقصان ہے گرداب نے جواب دیا
کہ ابھی لشکر کے مجروح نہ اچھے ہوئے ہونگے کیونکہ زمانہ بیس دن کا ہوا کہ برابر علاج ہو رہا ہے بس یہ جو گرداب نے کہا
سب نے جواب دیا کہ پھر شوق سے طبل جنگ بجوائیے کس امر کا انتظار ہے گرداب نے جواب دیا کہ کل میں ضرور طبل
جنگ بجواؤنگا پرسون مقابلہ کرونگا سب نے جواب دیا کہ بہتر ہے بس بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا سب
بادشاہ اپنے اپنے خیمہ خاص میں آئے آ کر جراحون کو طلب کیا ان سے دریافت کیا کہ وہ سب مجروح جو کہ تمھارے
زیر علاج تھے اچھے ہوئے اُنھون نے عرض کیا کہ انکو صحت پائے ہوئے آٹھ روز کا زمانہ ہوا
بس وہ بادشاہ یہ سُنکے خوش ہوئے یہان تو اب یہ رائے ہوئی ہے کہ کل طبل جنگ بجے گا اُدھر لشکر اسلام میں دربار
آراستہ ہے سب خوش بیٹھے ہوئے ہیں کہ بادشاہ نے فرمایا کہ آج اُن سب کی دعوت ہے جو کہ قید سے رہا ہو کر آئے ہیں
یہ فرما کر دعوت کے سامان کا حکم دیا اُسکے بعد دربار برخاست کیا سب اپنے مقام پر آئے اپنے دوستون عزیزون سے
ملے لشکر میں ایک خوشی ہے کہ خدا نے ان سب کی عمر دوبارہ کی ہم سب پر سے یہ بلا دفع کی اور سبھی جانین اس حملے
سے بچائیں اُسکا شکریہ کرنا چاہیے وہ ہم سب کا حافظ ہے اور مالک ہے خدا نے خوب حفاظت کی ورنہ بڑی خرابی ہوتی

وہ اسی طور سے سب کو گرفتار کرتے جاتا ایک کو بھی نہ معلوم ہوتا اور لیجاکر سب کو ایک مرتبہ سحر کرکے قتل کرتا یہان لشکر مین تو
ہر طرف یہ چرچا ہو رہا ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ ہر ایک کی باتین ہو رہی ہین جو جسکے ذہن مین آتا ہے وہ کہتا ہے راوی بیان
کرتا ہے کہ وہ دن تمام ہوا رات کو سب کی بادشاہ نے دعوت فرمائی تھی سب دعوت مین حاضر ہوئے بزم عشرت برپا
ہوئی طعام لذیذ کھائے رات بھر ناچ دیکھا نا سنا صبح کو سب دربار مین آئے دربار آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ
دیکھیے اب کیا مرحلہ پیش آتا ہے کون مقابلہ کو آتا ہے جس دن سے یہ لشکر آیا ہے اسنے تو ایک مرتبہ بھی مقابلہ نہ کیا اب
دیکھیے کس کو سمندر برائے مقابلہ روانہ کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ جسکی قضا ہوگی یا جو مسلمان ہونے والا ہوگا
یا جو خداوند کریم کو ہمارے حق مین منظور ہوگا وہ پیش آئیگا یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے خواجہ اپنے مقام پر متمکن ہین
سب سردار اپنے مرتبہ سے سب عیار اپنے طریقہ سے اب قران مثالث بھی ہر روز دربار مین آتے ہین بعد برخاست
دربار صحرا کو چلے جاتے ہین یا اپنے مقام پر ٹھہرے ہوئے ہین لشکر کفار کا حال قلمبند ہوتا ہے کہ وہان بھی دربار ہوا سانوند
بادشاہ دربار مین آکر بیٹھے بس اُسوقت باہم صلاح کرکے گرداب نے حکم دیا کہ نقارہ سحر پر چوب پڑے ہم کل اہل
اسلام سے مقابلہ کرینگے آتش بغض و فساد کو دوبالا کرینگے بس یہ جو حکم دیا فوراً نقارے پر چوب پڑی صدائے نقارہ
گونجی اہل لشکر کفار کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان جنگ ہونے لگا ادھر جو ہرکارے لشکر اسلام کے بامر جاسوسی
لشکر کفار مین موجود تھے یہ خبر نواخت طبل جنگ لیکر طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہان گوش ہمایون مین بادشاہ و صاحبقران
کے صدائے طبل جنگ آئی خواجہ سے فرمایا کہ یہ کیسی صدا نقارے کی آئی کیا کفار نے نقارہ طبل جنگ بجوایا ہے یا کوئی انکے
لشکر مین اُنکی کمک کے لیے آیا ہے خواجہ نے عرض کیا کہ ہرکارے تو لشکر کفار مین موجود ہین جو امر ہوگا وہ آکر گذارش
کرینگے ورنہ حکم عالی ہو تو اور ہرکارے روانہ کیے جائین صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی ضرورت نہین تھوڑے عرصہ مین
سب حال ظاہر ہو جائیگا کیا ایسی ضرورت ہے خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب یہی باتین ہو رہی تھین باہم خادم
و مخدوم مین کہ جوڑی ہرکارے کے گرد مین آلودہ آکر حاضر دربار ہوئی مجراگاہ پر سے مجرا بجالائی دعا و ثنائے بادشاہی بجالائی
شعر الٰہی بخت تو بیدار بادا ۔ ترا دولت ہمیشہ یار بادا ۔ جہان پناہ فلک بارگاہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج
اقبال ہو دوست ہمیشہ شاد دشمن پائمال ہون ہم لشکر کفار مین موجود تھے کہ باہم صلاح ہوئی اُسکے بعد یہ حکم کفار ضلالت
شعار نے دیا کہ طبل جنگ پر چوب پڑے کل ہم غلامان صاحبقران سے مقابلہ کرینگے آتش کین و فساد کو دوبالا کرینگے
جب طبل جنگ پر چوب پڑی تو یہ غلام اس خبر وحشت اثر کو لیکر طرف لشکر شاہی کے راہی ہوئے حاضر بارگاہ ہو کر سمع
مبارک تک پہونچائی باقی خیریت ہے بس جب ہرکارے بیان کر چکے بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو انعام دیا جائے وہ
مجرا بجالا کر انعام پاکر بادشاہ و صاحبقران کو دعائین دیتے ہوئے دربار سے باہر آئے اور طرف لشکر کفار کے روانہ
ہوئے یہان بادشاہ نے حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی کوس حربی پر چوب پڑے ہم بھی کل
میدان جنگ مین جاکر کفار سے مقابلہ کرینگے جسکے مقدر مین منشی ازل نے فتح تحریر فرمائی ہوگی وہ سربلند ہوگا اور جسکے
مقدر مین شکست تحریر فرمائی ہوگی وہ سرنگون ہوگا عرصہ سے مقابلہ بھی نہ ہوا تھا بہت دل چاہتا تھا کہ مقابلہ ہو خدا
نے وہ دن دکھایا سرداروں نے عرض کیا کہ حضور ہم کیا عرض کرین جو کہ ہمارے دلونکی شوق جنگ مین حالت تھی اور
اب جو اس خبر کو سنکے حالت ہوئی ہے ہم خدمت عالی مین عرض نہین کرسکتے ہین خدا حضور کو سلامت باکرامت ہمارے
سرون پر رکھے کہ یہ دن نصیب ہوا بس بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ جاکر نقارہ سکندری پر چوب لگاؤ تاکہ لشکر کو
خبر ہو سب اپنا سامان جنگ کرین یہ سنکے خواجہ اپنی کرسی پر سے اُٹھے طرف نقارخانہ کے چلے وہان سب نقارے
درست تھے داروغہ پانچ اشرفیان برائے نذر خواجہ لیے ہوئے کھڑا تھا کہ خواجہ پہونچے اُسنے نذر پیش کی خواجہ نے
سرسری انکار کرکے نذر قبول کرلی اُسنے بڑھکر طبل سکندری پر سے غاشیہ لیا خواجہ نے چوب اٹھا کر اُس پر لگائی شعر

ز نقارہ آواز آمد برون ٭ کہ دون است گردون دون ٭ صداے نقارہ سے طبقہ زمین کے ہل گئے گوش گردون کر
ہو گئے مردے قبر مین چونک اُٹھے ستم ایسا ہوا کہ مرد خواب مرگ سے چونک پڑا گاؤ زمین کی قدمونکو لرزہ سا ہو گیا قوی دلون کے
دل ہل گئے بزدلون کی جانین لبون پر آگئین خواجہ ادھر چوب لگا رہے تھے ادھر نقارچیون نے نوبت بجانا شروع کی تھما کو دم
ملا اب لشکر اسلام مین خبر پھیلی کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہے ہر طرف ایک خوشی تھی معلوم ہونے لگی ہر طرف ایک چہل پہل
ہو گئی ادھر بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا بلکہ حکم فرمایا کہ آج ہم سہ پہر کا بھی دربار نہ کرینگے سب سامان جنگ مین معروف
ہون آج سب کو فرصت ہے یہ فرما کر داخل خیمہ خاص ہوئے سردار اپنے مقام پر آئے سامان جنگ مین معروف ہوئے ادھر کفار
نے بھی دربار برخاست کیا سب کفار بھی سامان جنگ کرنے لگے اور اہل اسلام بھی جو کہ ساحر تھے وہ تو اپنے خیمون مین جا کر سحر جگانے
کی تدبیر مین معروف ہوئے جو کہ غیر ساحر تھے اُنھون نے کیا کیا کہ خنجرونکو صیقل کیا تلوارون کو چرخ پر چڑھایا کہ عقل پیر فلک
کی چکر مین آئی خود وغیرہ صیقل کیے زرہونکو درست کیا کمانین جو خانہ خونہ کر گئین تھین اُنکو سینک سانک کر درست کیا تیر
جو اچھے اچھے تھے وہ ترکش رکھے برے نکال ڈالے وہ دن غازیان اسلام کو اسی سامان مین گذرا جب شب ہوئی تو
سب ایک مقام پر جمع ہوئے باہم کلام کرنے لگے جو کہ ساحر تھے اُنھون نے خیمون مین جا کر جو کا ذخیرہ دیگر سحر کو جگایا ابھی
خیال ہے کہ ساحرون سے مقابلہ ہے سحر کو تازہ دم کر لین ہر خیمہ سے رائی سرسون گوگل کی بو آتی تھی ادھر تو یہ سامان تھا
اُدھر لشکر کفار مین بچہ خوک جھٹکا ہو رہے تھے بیر پکارے جاتے تھے کوئی کالی کلکتہ والی کو پکارتا تھا کوئی لونا چماری
کو بلاتا تھا کوئی بھوانی کی پوجا کرتا تھا کوئی کہ رہا تھا یا سامری تمھاری جے ہے کوئی جمشید کی جے کو پکارتا تھا کوئی
خداوند تصویر کو پکارتا تھا کہ تم جاگتی جوت ہے خداوند ہو بڑے زبردست خدا ہو میری آبرو رکھ لینا جو کہ چھوٹے چھوٹے
ساحر تھے اُنکا یہ خیال تھا جو کہ زبردست ساحر تھے اُنھون نے صرف تھوڑی دیر تک پوجا پاٹ کیا اُسکے بعد جا کر سو رہے اپنے
بیرون کو اپنے قبضہ مین کر لیا اُنکا جو دشمن تھا اُسکو بر لائے بلا کر اپنا قبضہ کیا سحر کو تازہ کر لیا مگر لشکری اپنے اپنے
طریقہ سے سحر کو جگا رہے ہین ہر طرف سے الفاظ سحر کی آوازین آ رہی ہین ماش کے دانے جل رہے ہین کوئی یون سمجھتا ہے
کوئی ہنڈیا روانہ کرتا ہے کوئی دشمنونکا نام بیرون کے سامنے لے رہا ہے کوئی اپنے بیرون سے یہ کہتا ہے کہ اُسوقت
کمی نہ کرنا ورنہ خرابی ہو گی کوئی غسل کر رہا ہے خون خوک سے کوئی حلوہ تازہ تازہ طیار کر کے اپنے بیرون کو کھلا رہا
ہے لشکر کفار مین ایک عجب طرح کا حال ہے ہر ایک کو جنگ کا خیال ہے بلکہ یہی خیال ہے کہ ہمارا نام رہے ہم دشمن پر ظفر
پائین اہل اسلام کو شکست ہو ہماری ظفر ہو یہ امر خداوند کریم کے ہاتھ ہے نہ معلوم کس کی ظفر ہو اور کس کی شکست
ہو الغرض ہر ایک اپنے اپنے طور پر لشکر کفار مین سامان جنگ مین معروف ہے یہان اہل اسلام مین جو کہ غازیان دیندار
تھے وہ تو اپنا سامان جنگ کرتے باہم ایک مقام پر بیٹھے ہین اور باہم مشورے کر رہے ہین انتظار سحر مین کیسے خوش
ہین چہرہ مثل لعل بدخشان کے جوش شجاعت سے گل رنگ ہو رہے ہین بات بات پر ہنسے دیتے ہین راوی
نے بیان کیا ہے کہ وہ رات بسر ہوئی سفیدی سحری نے اپنا ظہور کیا دونون لشکرونمین سحر کی وردی بجی یہ عالم
ہوا بموجب شعر لگے ہونے نظرون سے تارے نہان ٭ چھپا نور مین جادہ کہکشان ٭ رُخ شمع مائل بزردی ہوا ٭
لباس فلک لاجوردی ہوا ٭ قصہ مختصر صبح ہوئی اُدھر لشکر کفار مین کمر بندی ہونے لگی ادھر لشکر اسلام کے سردار
مسلح و مکمل ہو کر در دولت پر حاضر ہوئے لشکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا صاحبقران نماز سے فراغت
کر کے تشریف لائے بادشاہ برآمد ہوئے مع سردارون کے طرف میدان کے روانہ ہوئے مقام جنگ گاہ مین پہونچ
صفین آراستہ ہوئین کہ لشکر کفار بھی آیا وہ بھی صف آرا ہوا جب صف بندی ہو چکی نقابت نقیب کر چکے
لشکر کفار سے ملکہ چندر رتن اپنے طاؤس سحر کو بڑھا کر میدان مین آئی مبارز طلب کیا ادھر سے ملکہ غزالان نے
اپنی صف سے اپنے طاؤس کو بڑھایا بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابل ہوئی پہلے نوبت ہم کلامی کی آئی چندر رتن

نے بہت کچھ سمجھایا ملکہ نے سوائے انکار کے کچھ جواب نہ دیا بلکہ یہ کہا یہ مقام جنگ ہے نہ جائے نصیحت و پند تم جس قصد سے
آئی وہ کام کرو اس بیکار کی دماغ خراشی سے کیا حاصل اُسنے جواب دیا کہ تم لوگ بہت مغرور ہو خیر بدون سزا پائے
ہوئے نہ مانو گے یہ کہکر سحر کیا کہ ایک برق چمکی تاریکی ہو گئی بعد تھوڑی دیر کے جو دیکھا تو ایک ماہتابان آسمان پر نمایان
ہوا غزالان ابھی کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہے کہ اُس ماہتابان سے ایک برق چمکی اور ایک شعلہ پیدا ہوا طرف غزالان
کے چلا غزالان نے کچھ اسم پڑھکر افسون جو کی وہ شعلہ برطرف ہو گیا چندر رتن نے کہا کہ اگر تم نے شعلہ کو گل کر دیا تو کیا
میرے ہاتھ سے بچ جاؤ گی بس یہ کہکر اسنے کچھ پڑھکر دستک دی کہ اُس چاند سے ایک رسن پیدا ہوئی اور وہ طرف
غزالان کے چلی غزالان نے جو اُس رسن کو دیکھا اسنے سحر کیا کہ ایک شعلہ پیدا ہوا اُسنے اُس رسن کو جلا دیا
چندر رتن کھڑی ہوئی دیکھ رہی ہے اُس رسن کا جلنا تھا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی کہ اُسکی چمک کے ساتھ ہی ایک پنجہ
پیدا ہوا وہ کمر مین غزالان کے پڑا اور غزالان کو اُٹھا کر طرف آسمان کے لے گیا چندر رتن نے سحر کیا کہ ایک گنبد بلوری
پیدا ہوا بس اسنے دستک دی کہ وہی پنجہ غزالان کو لیے ہوئے ظاہر ہوا اسنے اُسکی زبان مین سوزن دیکر اُس گنبد مین
قید کیا پھر نہیب دی کہ کوئی میرے مقابلہ کو آئے وہ چاند اُسی طور سے قائم ہے نہیب کا دینا تھا کہ کوکبہ روشن تن نے
اپنے طاؤس سحر کو صف سے نکالا بادشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آئی چندر رتن نے کہا کہ اے کوکبہ اسی مین بہتری ہے
کہ تم میرے ہمراہ چلو مین سمندر سے تمھارا قصور معاف کرا دون گی ورنہ مثل غزالان کے تیرا بھی حال ہو گا کوکبہ نے
جواب دیا کہ مین تو تیرے کہنے پر عمل نہ کرونگی سمندر کیا کیدی ہے کہ مین اپنا قصور اُس سے معاف کراؤن بلکہ تو میرے
ہمراہ چل مین تیرا قصور صاحبقران سے معاف کرا دون یہ سُنکے اُسنے جواب دیا کہ لا جو حربہ رکھتی ہو کوکبہ نے کہا کہ یہ تو
میرا دستور اب نہین ہے پہلے تو اپنا حربہ کر لے اگر مین تیرے حربہ سے بچی تو اپنا حربہ کرونگی ورنہ جو مرضی خدائی یہ سننا تھا
کہ اُسنے اُس چاند کی طرف دیکھا اُس مین حرکت ہوئی اور ایک صورت پیدا ہوئی جب وہ شکل پیدا ہوئی اسنے کوکبہ
سے کہا کہ ذرا آسمان کی طرف دیکھ پھر مین حربہ کرونگی کوکبہ نے سر اُٹھا کر دیکھا جیسے ہی نگاہ اُس شکل پر پڑی کوکبہ کی زبان سے
نکلا اف یہ نکلنا تھا کہ ایک مرتبہ وہ لہرائی اور طاؤس سحر پر سے چلی کہ چندر رتن نے اپنا طاؤس بڑھایا اور اُسکے قریب آ کر اُسکی
زبان مین سوزن دیکے اسکو روک کر اُس گنبد کی طرف اشارہ کیا کہ اُس سے ایک پنجہ پیدا ہوا وہ اُسکو اُٹھا کر اُس گنبد
مین لے گیا یہ حال دیکھکر آئینہ اندام زوجہ آفاق کو تاب نہ رہی بس ایک مرتبہ اپنے شوہر سے اجازت لیکر طاؤس بڑھا کر
خدمت مین بادشاہ کے آئی اجازت لیکر اُسکے مقابل آئی اور کہا کہ یہ کیا سحر کرتی ہے کوئی عمدہ سحر کر اُسنے کہا کہ کیون
شامت آئی ہے تو بھی مثل کوکبہ و غزالان کے گرفتار ہوگی آئینہ اندام نے جواب دیا کہ خیر یا مین گرفتار ہونگی یا تو اُسنے
کہا کہ اپنا حربہ کر جواب دیا کہ تو سُن چکی ہے کوکبہ سے اور غزالان سے کہ ہم پیش دستی نہین کرتی ہین پھر کہتی ہے کہ اپنا
حربہ کر ہو سکے اُسنے کہا کہ اچھا بس اُسنے طرف چاند کے اشارہ کیا کہ وہ ایک مرتبہ وہان سے دور ہو کر چلا آواز دی کہ پنج
مین نے اپنا حربہ کیا آئینہ اندام نے جو یہ سُنا اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اُس مین سے ایک بیضہ نکالا جھٹ پٹ کچھ اُس پر
پڑھکر دم کیا اور طرف اُس چاند کے جو کہ اُسکی طرف آتا تھا اچھالا جب وہ بیضہ اُسکے قریب پہونچا شق ہوا اُس مین سے ایک
شعلہ پیدا ہوا وہ شعلہ چاند پر پڑا دونون ٹکڑون پر کہ اُس شعلہ نے اُسکو بے نور کر دیا اور وہ دونون ٹکڑے اُسی مقام پر قائم ہو کر
رہ گئے یہ جو چندر رتن نے دیکھا فوراً اپنے طاؤس سحر کو اڑایا اور ایک طرف آسمان پر جا کر غائب ہو گئی بعد تھوڑے عرصہ کے
پھر ظاہر ہوئی آتے ہی ملکہ آئینہ اندام پر ایک نارنج مارا کہ اُسکے پڑنے سے آئینہ اندام کی یہ نوبت ہوئی کہ لہرانے لگی
غشی سے آنے لگی بس اسنے سحر کیا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا وہ آئینہ اندام کو اُٹھا کر اسکے قریب لایا اسنے اسکی زبان مین
بھی سوزن دی وہی پنجہ اسکو بھی اُٹھا کر اُسی گنبد مین لے گیا اب تو آفاق کو تاب نہ رہی وہین سے للکارتا ہوا اپنے
تخت سحر کو بڑھا کر چلا کہ مین آیا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگی مین تیرا قاتل ہون بادشاہ سے آکر اجازت لی میدان مین گیا

کہ لاجوحر بہ رکھتی ہوا اُسنے وہ نارنج جو کہ آئینہ اندام پر مارا تھا اور پھر اسکے پاس پہونچ گیا تھا آفاق پر مارا جیسے وہ نارنج آفاق
کے قریب آیا آفاق نے اُف جو منھ سے کی ایک شعلہ نکلا وہ نارنج پر پڑا کہ نارنج جلکر خاک ہوگیا اُس خاک سے ایک طائر
پیدا ہوا اُسنے آکر سر پر آفاق کے صدائے افسوس دی بس آفاق نے دستک دی کہ ایک باز پیدا ہوا اُسکو اشارہ کیا
کہ اسکو کھالے اُس باز نے جھپٹ کر اُسکو شکار کیا اور کہا کہ جدھر سے آیا تھا اُسی طرف چلا جا اب چندر رتن نے جو یہ حال دیکھا
ایک مرتبہ اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا نیچہ نکالا اُس پر کچھ پڑھکر طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ برق بنکر چلا ادھر آفاق
نے دستک دی کہ سیکڑوں سپرین اُسکے سر پر قائم ہوئین کہ وہ برق اُن سب سپروں کو کاٹ کر آفاق کے قریب آگئی اسنے
کچھ پڑھکر جو اُس برق پر ہاتھ ڈالا وہ برق اُسکے ہاتھ مین نیچہ ہوکر رہگئی بس یہ نیچہ کو لیکر اُسکی طرف چلا یہ کہکر کہ مین تجکو سحر سے کیا قتل
کرون اسی نیچہ سے تیرا کام تمام کرونگا پہلے تیرا سحر جو کہ تو نے کیا تھا کہ چاند بنکر طیار ہوا تھا اُس سے تو نے دو سرداروں کو اسیر کیا پری
بی بی نے آکر اُسے بیکار کر دیا جب سے وہ اُسی طور سے قائم ہی پہلے اُسے مٹاؤن پھر تیرا بھی کام کرونگا یہ کہکر ایک مرتبہ کچھ دانے تاش
کے تخت پر سے اُٹھائے اُنپر کچھ پڑھکر جو اُس چاند پر مارے بس ایک تڑاقہ ہوا وہ چاند ریزے ریزے ہوکر زمین پر گرا اتنے عرصہ
مین اسنے ایک اور سحر طیار کیا تھا کہ اسنے اپنے سر کے بال توڑ کر اُسکا ایک کوڑا بنایا اُسکو ہاتھ مین لیکر کھڑی ہوئی جب
آفاق اُس چاند کو مٹا کر اُسکی طرف چلا اسنے کہا کہ اچھا میرا یہ سحر رد کر تو مین جانون آفاق نے کہا کہ بس اُسنے اُٹھا کر وہ کوڑا
زمین پر مارا کہ زمین کو لرزہ سا ہوا تمام زمین ہلنے لگی جہان پر آفاق تھا وہان پر سے زمین شق ہوئی اُس سے ایک مرتبہ ایک مرکب
کوتل پیدا ہوا با زین و لگام اور طرف صحرا کے جست کر کے چلا گیا ایک آن واحد مین وہان سے واپس آیا اب جو دیکھا تو اُس پر
ایک طفل حسین سوار ہی اُس طفل نے آکر چندر رتن کو سلام کیا بس چندر رتن نے وہ کوڑا اُس لڑکے کے ہاتھ مین دیا کہ اس
کوڑے سے آفاق کو سزا دے کہ اسنے میرے ساتھ بہت بے ادبی کی ہی بس وہ طفل اُس کوڑے کو لیکر طرف آفاق کے یہ
کہتا ہوا چلا کہ ابھی مین اسکو سزا دیتا ہون اسنے میری ملکہ کے ساتھ بے ادبی کی ہی آفاق نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا سحر
کر کے روکنا چاہا مگر وہ نہ رُکا بس ایک مرتبہ آفاق نے دستک دی کہ اُسی طور سے بلکہ اُس سے زیادہ زمین کو حرکت ہوئی زمین لرزنے
لگی کہ ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اُس سے ایک عورت پیرزال پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین کچھ لڑکون کے کھیلنے کے کھلونے تھے مثل
ہاتھی گھوڑے وغیرہ کے اُسنے آفاق کو سلام کیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی آفاق نے کہا کہ تیرا لڑکا دیکھ یہان چلا آیا ہی تو اسکو لے نہین
جاتی ہی اُسنے عرض کیا کہ مین تو بڑے عرصہ سے تلاش کر رہی تھی مجکو کیا معلوم تھا کہ یہان ہی یہ کہکر آفاق سے کہا کہ کدھر آفاق نے
اشارہ اُس طفل مرکب سوار کی طرف کیا وہ طفل مرکب سوار کوڑا لیے ہوئے چلا آتا تھا جیسے ہی آفاق نے اشارہ کیا یا تو وہ
پیرزال کھڑی تھی یا ایک مرتبہ جست کر کے اُس طفل کی طرف چلی میرا بچہ کہکر اور بہت جلد اُسکے قریب پہونچی اُس طفل نے کوڑا مارا
کہ اُسنے اُف کی وہ کوڑا جلنے لگا اس پیرزال نے جست کر کے اُسکو مرکب پر سے اُٹھا لیا اور پیار کرتی ہوئی وہان سے چلی آفاق
کو سلام کیا اور پھر مار کر غرق زمین ہوئی اُسکا غرق زمین ہونا تھا کہ ایک برق چمکی وہ اُس مرکب پر گری کہ اُس مرکب کے دو پر
کاٹے ہوئے بس آفاق نے ملکہ سے کہا کہ مین نے تمہارے سحر کو دفع کیا اب میرے ہاتھ سے اپنی جان بچاؤ یہ کہکر وہی نیچہ لیکر
اسکی طرف چلا اسنے بھی نیچہ لیا لگی نیچہ بازی ہونے بس ایک مقام پر اُسنے گانٹھ کہ بیٹا آفاق سنے جو نیچہ مارا اسنے سپر سحر کو سر کی پناہ
کیا مگر کچھ نہ ہوا وہ نیچہ سپر کو کاٹ کر سر پر آیا سر اسیر کلہ جبڑے کو کاٹتا ہوا سینہ سے گذرتا ہوا شرمگاہ کے پھانکوں سے صاف
نکل گیا اسکا قتل ہونا تھا کہ ایک سیاہ آندھی اُٹھی برف باری سنگ باری ہوئی زمین کانپی تاریکی ہوئی تھی تھوڑے عرصے بعد
جو روشنی ہوئی تو صدا آئی کشتی مرا کہ نام من ملکہ چندر رتن جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم به مطلب خود نرسیدیم دیکھا
کہ ایک عورت کی لاش خاک پر پڑی ہی کہ ایک مرتبہ ایک بگولہ غبار کا پیدا ہوا اُس لاش کو اُٹھا کر وہ بگولہ طرف شہر سمندریہ
کے روانہ ہوا اُس سے صدائے گریہ و زاری آتی تھی اُدھر وہ گنبد بلور شکست ہوا سب سردار جو کہ قید تھے رہا ہوئے اپنے
حواس مین آئے ورنہ بے ہوش پڑے تھے خواجہ نے جو اُس بگولہ کو طرف سمندریہ جاتے ہوئے دیکھا یہ بھی اپنی صورت

تبدیل کرکے اس خیال سے کہ دیکھین یہ بگولہ کہان جاتا ہی اور کس کے پاس اسکی لاش جاتی ہی اگر ہن پڑے تو اسکو بھی قتل
کرین روانہ ہوئے اسکا حال پھر تحریر ہوگا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ملکہ چندر تن قتل ہوئی ہاتھ سے آفاق کے پس
گرداب نے گھبرا کر طبل بازگشت بجوادیا گو کہ ابھی زمانہ بہت باقی تھا کئی مقابلہ ہو سکتے تھے مگر ایسا بدحواس ہوا کہ طبل بازگشت
بجوادیا لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت پر چوب پڑی پس گرداب سب لشکر کو لیکر طرف فرودگاہ کے واپس چلا گو اسوقت کا
طبل باز بجوانا اور سب کو ناگوار ہوا مثل حباب و ماہ تن وغیرہ کے مگر کیا ہو سکتا ہی ناچار وہ بھی اپنے اپنے لشکر کو لیکر واپس
آئے لشکر نے پڑاو پر آکر کمر کھولی سب سردار اپنے اپنے خیمہ مین سے گئے ادھر لشکر اسلام بھی طرف فرودگاہ کے چلا آفاق سکو سلے کر
خدمت مین بادشاہ کے آیا بادشاہ نے آفاق کی بہت تعریف کی بحکم بادشاہ آفاق پر سے زر نثار ہوا صاحبقران سب کو لیکر
طرف قیام گاہ کے واپس آئے لشکر کمر کھولنے لگا بادشاہ و صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور سب سردار اپنے خیمہ مین جا
جا کر تھوڑی دیر آرام کیا اُسکے بعد تشریف لائے بارگاہ مین سب سردار حاضر ہوئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے سب عیار بھی آئے مگر خواجہ نہ آئے
کہ صاحبقران نے فرمایا چالاک ثانی سے کہ اے چالاک خواجہ کہان ہین کیونکہ جبتک آفاق نے مقابلہ کیا ہی اور اُسکو قتل کیا ہی
اُس وقت میرے برابر موجود تھے پھر طبل باز بجا مین نے اُنکو نہین دیکھا کیا کسی طرف چلے گئے ہین چالاک نے عرض کیا
کہ مجکو نہین معلوم کہ خواجہ کہان تشریف لے گئے ہین یہ سُنکے صاحبقران خاموش ہو رہے کہ کسی ضرورت سے گئے ہونگے سب
سردار آفاق کی تعریف کرنے لگے وہ سب کو سلام کر رہا ہی یہان کا تو یہ رنگ ہی اُدھر لشکر کفار کا یہ حال ہی کہ بعد تھوڑے
عرصہ کے گرداب و حباب وغیرہ نے دربار کیا سب حاضر ہوئے جو سردار کہ ملکہ چندر تن کے تھے وہ نہ آئے اپنے مالک
کے غم مین مبتلا رہے جب دربار آراستہ ہوچکا تو شوکت ملکہ ماہ تن و حباب شاہ نے گرداب سے کہا کہ آپ نے بیکار ابھی
طبل باز بجوایا ابھی بہت دن باقی تھا کوئی اور مقابلہ کو نکلتا گرداب نے کہا کہ مجکو ملکہ چندر تن کے قتل کا اسقدر صدمہ
ہوا کہ میرے حواس بجا نہ تھے اُسی بدحواسی مین طبل باز بجوادیا خیر حکم دو کہ پھر طبل جنگ بجے کل پھر مقابلہ کرنا ہے کہکر حکم دیا
کہ دبیر حاضر ہو دبیر حاضر ہوا گرداب نے دبیر سے کہا کہ ایک عرضی اس سب حال کی بادشاہ کی خدمت مین تحریر کرکے مین
روانہ کرون دبیر نے بموجب حکم گرداب کے سارے حالات جو کہ گذرے تھے سب تحریر کئے بعد مہر کے حاضری گرداب
نے سحر کیا کہ ایک طائر پیدا ہوا اُسکو عرضی دی کہ یہ خدمت مین بادشاہ کے پہونچادے وہ طائر عرضی لیکر طرف سمندریہ کے
روانہ ہوا کہ اسکا حال بھی قلم بند ہوگا بعد عرضی روانہ کرنے کے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ فوراً طبل جنگ بجا صداے نقارہ زرنگار
بلند ہوئی ہرکارے یہ خبر لیکر طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوئے داخل بارگاہ ہوئے مجرا بجا لاکے عرض کیا کہ لشکر کفار مین
طبل جنگ بجا ہی باقی خیریت ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ یہان بھی طبل جنگ سکندری بجے ہم کل مقابلہ کرینگے ہرکارون کو
کو انعام دیکر رخصت کیا یہان نقارے پر چوب پڑی معلوم ہوا کہ کل پھر لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا ہر ایک سامان جنگ
کرنے لگا ہر ایک اپنے حربہ درست کرنے لگا دربار آراستہ ہی ادھر لشکر کفار مین بھی سامان ہونے لگا وہان بھی دربار آراستہ
ہی دونون لشکرون کو سامان جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہے

اب شمہ حال شہر سمندریہ کا تحریر ہوتا ہی اور سمندر شاہ کا

راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر شاہ دربار مین بیٹھا ہی سب سردار حاضر دربار ہین کیونکہ انکو یہ معلوم ہوچکا ہی کہ آج
لشکر اسلام سے اور میرے لشکر سے مقابلہ ہی اسی کا ذکر ہو رہا ہی کہ مقابلہ ہو رہا ہوگا دونون لشکر میدان مین صف آرا ہوگئے
پُرلطف ہوگا کیسے کیسے سحر چل رہے ہونگے باجے جنگی بج رہے ہونگے سردار عرض کرتے ہین حضور بجا ارشاد فرماتے ہین
سمندر شاہ نے کہا کہ نہ معلوم کدھر کے سردار زیادہ قتل ہوئے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ سرداران اسلام حضور کے غلامون
کے ہاتھ سے قتل ہو رہے ہونگے اسی ذکر و تذکرہ مین دوپہر آگئی کہ ایک مرتبہ ایک طرف سے کچھ شور و غل کی صدا آئی

اور رونے کی کہ سمندر شاہ نے کہا کہ یہ آج شہر مین غل کیسا ہی اور یہ صدائے گریہ کہان سے آرہی ہی سردارون نے عرض کیا
کہ چونکہ شہر بہت وسیع ہی لوگ بہت آباد ہین کوئی مر گیا ہوگا اُسکے عزیز زار و قطار روتے ہونگے سمندر نے کہا کہ ہان یہی امر ہی کہ
ایک مرتبہ ایک بگولہ پیدا ہوا اور وہ دربار مین آسمان پر سے آیا اُس سے ایک لاش پیدا ہوئی ٹکڑے ٹکڑے اُس بگولہ سے رونے کی
صدا آرہی تھی ہائے ملکہ چندر رتن تیری جوانی پر ظالم نے رحم بھی نہ کیا کس بیدردی سے قتل کیا کہ ہر چیز تیری برباد ہو گئی
یہ جو صدا سب اہل دربار نے سُنی و سمندر نے اور لاش دیکھی حیران ہوئے کہ اسکو کس نے قتل کیا کہ یہ تو لشکر مین تھی کیا
واقعہ گذرا لشکر نے شکست کھائی کیا آفت آئی کہ اُس لاش کے ایک پہلو سے ایک جانور پیدا ہوا وہ سامنے سمندر شاہ
کے آیا راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ بھی ہمراہ اس بگولہ کے چلے تھے مگر دس قدم آگے تھے جب وہ بگولہ شہر سمندر یہ مین
آیا تھا خواجہ نے گلیم اوڑھ لی تھی اس خیال سے کہ تم اپنی رو مین آرہے ہو شاید کوئی پہچان لے تو بڑی خرابی ہو یہ
گلیم اوڑھے ہوئے چلے آتے تھے جب وہ بگولہ داخل دربار سمندر ہوا یہ بھی دربار مین داخل ہوئے اور عقب سمندر آکر
کھڑے ہو گئے تھے کہ وہ جانور پہلو سے اُس لاش کے پیدا ہوا سامنے سمندر کے آکر بزبان انسانی گویا ہوا کہ ای سمندر شاہ
آگاہ ہو کہ ملکہ چندر رتن کو آفاق شاہ نے قتل کیا یہ کہکر کل حال معرکہ آرائی کا بیان کیا اسکا نکل کر مقابلہ کرنا عزالان
دکولیہ و آئینہ اندام کو اسیر کرنا آفاق سے سحر چلنا آخر اسکا اسکو قتل کرنا بیان کیا اور ایک نعرہ کرکے جل گیا یہ حال
سُنکے سمندر کو بڑا صدمہ ہوا اُسی وقت حکم دیا کہ اسکی لاش طرف شہر چندر بان کے روانہ کی جائے وہان اسکے عزیز
ہین سب گریہ کرم انکا کرین گے بس اُسی وقت چند برہمن حاضر ہوئے اُسکی لاش کو لیکر روانہ ہوئے یہ حال تو قابل تحریر
بھی نہین جو کچھ اُنکے مذہب مین ہوتا ہو گا وہ کیا ہو گا طول بیجا سے کیا حاصل اصل مطلب سے غرض ہی بس بعد روانہ
کرنے لاش کے سمندر نے اہل دربار سے کہا کہ اب اہل اسلام نے بہت سر اُٹھایا ہی مین یہ کہتا تھا کہ کیا ان سے بولون
یہ خود پشیمان ہونگے مگر یہ نہین مانتے ہین اور چند نمک حرام جو اُنکے شریک ہوگئے ہین اُنھون نے بہت پریشان کیا ہی
خصوصاً اس آفاق شاہ نے یہ اپنے کو بڑا ساحر جانتا ہی اب مین اسکی تدبیر کرتا ہون بس یہ کہکر حکم دیا کہ دربار برخاست
ہو خود اُٹھکر محل مین چلا گیا اندر محل کے جاکر خواجہ سرا سے کہا کہ تم جاکر عشاق و کلاب و شلاق و امراق و دیگر سردارون
سے کہ جنکے مین نے نام بتائے ہین کہنا کہ مکان مشورت مین حاضر ہون مین کچھ مشورہ کرونگا یہ سردار اپنے دربار مین تھے
کہ چوبدار نے و خواجہ سرا نے آکر انکو حکم شاہی سے آگاہ کیا ہر ایک نے جواب دیا کہ بہت خوب خواجہ بھی موجود تھے گو خواجہ
کا قصد تھا کہ اب مین یہان سے طرف لشکر کے روانہ ہون مگر جب یہ حکم سُنا تو خواجہ نے خیال کیا کہ اس مشورے کو بھی
سُننا ضرور ہی کہ کیا مشورہ ہوتا ہی شاید اُسکی کوئی تدبیر بن پڑے ابھی سے آگاہ ہونا بہتر ہی یہ دل مین خیال کرکے خواجہ
گلیم اوڑھے ہوئے ہمراہ عشاق کے اُسکے مقام پر آئے وہ تھوڑی دیر ٹھہر کر وہان سے طرف مکان مشورت کے روانہ ہوا جن
جن سردارونکو سمندر نے طلب کیا تھا سب اپنے اپنے امور ضروری سے فراغت کرکے وہان آئے خواجہ بھی موجود
ہین جب سب جمع ہولیے سمندر کو خبر ہوئی وہ محل سے برآمد ہوا سب نے تعظیم کی وہ آکر اپنے مقام پر بیٹھا جب انجمن
مشورت آراستہ ہو چکی عقل کے فانوس مین شمع رائے کو روشن کیا سمندر نے اُن لوگون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپکی
کیا رائے ہی مین خود مقابلہ کو جاؤن اب کہان تک اُن لوگون کا انتظار کرون کہ جنکو مین نے نامہ تحریر کیے ہین وہ تو ابھی
نہین آئے ہین یہان اہل اسلام نے پریشان کر دیا ہی ہر روز ایک نیا واقعہ پیش آتا ہی جو شریک ہو کر مقابلہ کرتا ہی اُسکو
ساحر یا غیر ساحر قتل کرتا ہی جو پوشیدہ ہو کر مقابلہ کرتا ہی اُسکو عیار عیاری سے قتل کرتے ہین بہر طور میرے لشکر کا خاتمہ
ہوتا ہی یا جو اسیر ہو کر گیا وہ اُنکا شریک ہو گیا بس میرا کلیجہ ان صدمات سے قریب ہی کہ شق ہو جائے مین یہ خیال کرتا
ہون کہ خود جاکر مقابلہ کرون ایک پل مین سب کو غارت کرون مجکو کچھ لشکر کی بھی ضرورت نہین ہی صرف برائے نام طبل
جنگ بجواؤنگا جو کہ لشکر وہان ہی وہ صف آرا ہو گا مین یہان سے تنہا چلا جاؤنگا ایک پل مین سب کا خاتمہ کرکے چلا آؤنگا

کسی کی احتیاج نہین ہی اس مین آپ لوگ کیا راے دیتے ہین سب نے متفق اللفظ ہوکر عرض کیا کہ یہ امر ہماری سمجھ مین نہ آیا
کہ مجکو لشکر کی احتیاج نہین ہی مین تنہا جاکر سب کا خاتمہ کردونگا گو ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ آپ بادشاہ ہین آپکے سحر کا جواب دینے والا
اس اقلیم مین کوئی نہین ہی سواے ساحران نہ داق کے اور یہ لشکر کیا ہی اگر اس سے دس حصہ لشکر زیادہ ہو تو آپ ایک چشم زدن
مین غارت کر سکتے ہین آپکو وہان جانے کی بھی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ آپ یہان سے بیٹھے بیٹھے اشارہ کرین تو وہان خاتمہ
ہوجائے نہ آپکو کسی کی کمک کی ضرورت ہی نہ کسی کی مدد کی یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین مگر سعدی کا قول ہی کہ اسنے کہا ہی
کہ اس امر کا خیال ضرور ہے کہ دشمن کو کبھی حقیر و ناچیز نہ خیال کرے جیسا کہ زال نے اپنے لڑکے رستم کو نصیحت کی شعر دانی کہ چہ
گفت زال با رستم گرد * دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد * بس ایسی حالت مین ہم کیونکر راے دین جب کہ ہم کو یہ معلوم ہی کہ وہان
بھی بہت بڑے بڑے ساحر زبردست موجود ہین دوسرے عیار کیسے کیسے مکار تیسرے صاحبقران صاحب اسم اعظم
ایسی حالت مخدوش مین ہم کس طور سے یہ راے دین کہ آپ جاکر تنہا مقابلہ فرمائین جب تک کہ ہم کوئی ایسی بات قوت کی
نہ دیکھ لین یا آپ نہ بیان فرماوین ہم تو یہ اپنی راے نہ دینگے کہ آپ لشکر لیکر برے مقابلہ تشریف لے جائین جب تک کہ
وہ کل لشکر نہ آلے کہ جن جن کو آپ نے طلب فرمایا ہی آیندہ حضور کو اختیار ہی کیونکہ بموجب شعر خلاف راے سلطان
راے جستن * بخون خویش باید دست شستن * ہم کبھی آپ سے اس امر کو نہ عرض کرتے جب آپنے ہم سے
دریافت فرمایا تو ہم نے جو ہماری عقل نے راے دی وہ عرض کیا سمندر نے جواب دیا کہ یہ جو امر تم نے بیان کیا ٹھیک
اور بجا ہی بلکہ میرا بھی یہی قیاس ہی مگر اس مین ایک پیچ ہی وہ تم کو نہین معلوم ہی جس سبب سے مین نے یہ کہا کہ مین
تنہا جاکر سب کو قتل کرونگا بلکہ اس پیچ کے سبب سے اور جس امر سے مین اسکا قصد کرتا ہون اس مین نہ کسی کا سحر
اثر کریگا نہ صاحبقران کا اسم اعظم نہ ساحرون کا سحر نہ عیارون کی عیاری مین جاؤنگا پہلے نصیحت کرونگا اگر مانا
تو خیر ورنہ سبکا خاتمہ کرکے چلا آؤنگا وہ ایسی چیز ہی کہ بڑے بڑے اسکے سامنے بیکار ہین اگر سامری و جمشید ہون کچھ
نہین کر سکتے ہین سواے عجز و انکسار کے اس سے کام لونگا تو یہ ساحر کیا کرینگے اور عیارونکو اسقدر مہلت
نہ ہوگی کہ کوئی عیاری کر سکین یا صاحبقران اسم اعظم پڑھ سکین ان سب نے عرض کیا کہ ہم کو کیا معلوم کہ کیا چیز ہی ہم کو
آگاہ فرمائیے تو ہم راے عرض کرین سمندر نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا کہ مین تم سے بیان کرتا ہون سواے تم لوگون کے کوئی
اس مقام پر نہین ہی وہ یہ چیز ہی کہ ایک صندوقچہ مجکو خداوند تصویر نے اپنے پاس سے مرحمت فرمایا تھا جبکہ مین انکی
خدمت مین تھا اور وہ تبرکات سے عطیہ خداوندی کے ہی مین نے آجتک اسکو اپنی جان کے برابر رکھا ہی یا تم لوگون سے مین نے
کہا ہی یا سہراب کو اسکا حال معلوم ہی یا آفتاب کو معلوم تھا اور چند آدمی ہین کہ انکو معلوم ہی مگر وہ یہان نہین ہین اس
صندوقچہ کے بہت سے لوگ خواستگار تھے مگر اس زمانہ مین خداوند میرے اوپر مہربان تھے مجکو مرحمت کیا میرے بھائی
الکوان تاجدار کو نہ عنایت کیا مین نے آجتک کسی سے اسکا حال نہین کہا جنکا مین نے نام لیا سواے انکے یا
اور جو لوگ واقف ہین وہ میرے سبب سے نہین واقف ہین بلکہ وہ پیشتر سے واقف ہین خیر اس سے کچھ غرض نہین ہی
مجھ سے خداوند نے فرمایا تھا کہ اے سمندر اس صندوقچہ کی صفت یہ ہی کہ اسکے اندر ایک چھڑی بالشت بھر کی لگی ہی اور اسکے
نیچے ایک تلوار ہی جب تو اس صندوقچہ کو کھولیگا اور اس چھڑی کو دہنی طرف ہٹائیگا تو وہ تلوار ظاہر ہوگی ایک تڑاقہ ہوگا
وہ تلوار چمک کر بالاے آسمان جائیگی وہان سے برق بنکر چلے گی بس تو جسکا نام لیگا وہ اس پر گرے گی اسکے دو پرکالہ
کردے گی اگر اسی طور سے تو دو کرور مرتبہ لیگا وہ ہر مرتبہ گرے گی اور خاتمہ کردیگی بس تجکو لازم ہی کہ جب وہ ایک مرتبہ
بلند ہوکر جائے اور گرے تو اس چھڑے کو بائین طرف ہٹادے وہ پھر اپنے مقام پر چلی آئیگی پھر دہنی طرف ہٹا وہ پھر چمک کر
آسمان پر جائیگی اور پھر جس پر تو حکم کریگا وہ اسکا خاتمہ کردیگی پھر بائین طرف کر دینا وہ پھر اپنے مقام پر آجائیگی
اور صفت یہ ہی کہ جب قتل کرلیگی تو پھر بالاے آسمان چلی جائیگی یہ ساختہ سامری ہی اسکو تیغ سامری کہتے ہین سامری

اسکو بنا کر اسکی رد بنانا بھول گئے اسی سبب سے اُنھون نے اسکو نکالا نہین کہ یہ وہ چیز ہی کہ جسکے روبرو مین بھی بیکار ہون اور
میری بھی کوئی اصل نہین ہی کیسا ہی ساحر زبردست ہو محض بیکار ہی ایک مضغہ گوشت ہی بلکہ اُسکے سایہ سے سحر فراموش ہوتا
ہی جب اُسکے چمک کا سایہ پڑتا ہی اے سمندر یہ میرے پاس پشت در پشت سے چلی آتی ہی مین نے اسکا نام برق غضب رکھا
ہی مگر تو نے آجکل میری ایسی خدمت کی ہی کہ مین بہت خوش ہون مین تجھکو دیتا ہون مگر ایک امر سے اور خبردار کرتا ہون
کہ اس سے ہوشیار بہت رہنا اپنے پاس سے جانے نہ دینا یہ جس کے پاس گئی پھر اُسی کا حکم بجا لائی گی اسکو ساحر وغیرہ ساحر دونون
کام مین لا سکتے ہین وہ صرف ترکیب ہی جو اُس ترکیب سے کام لیگا وہ کام کریگی فرمایا تھا کہ میرے کسی کام کی نہین ہی کیونکہ مین تو
خداوند ہون اس سے تیز تیز چیزین طیار کر سکتا ہون جہان اور چیزین تھین وہان یہ صندوقچہ بھی پڑا تھا اب تو لے جا کیونکہ تجھکو اکثر
ضرورت ہوگی اور جب کسی دشمن سخت سے مقابلہ ہو بس اس سے کام لینا مین نے سلام کر کے لے لیا وہ میرے پاس اب
تک موجود ہی مین نے صرف آزمائش کے لیے ایک مرتبہ ایک صحرا مین جا کر اُسکو کھولا تھا ایک شیر میرے سامنے آیا مین نے اُسی
طور سے چھڑی کو وہی طرف ہٹا دیا وہ تلوار نمودار ہوئی فوراً ایک تڑاقہ ہوا میری نگاہ اچھی طور سے اُس تلوار پر پڑی بھی نہ تھی کہ تڑاقہ ہوا
برق چمکی ایک شرارہ طرف آسمان کے گیا مین نے کہا کہ لینا اس شیر کو بس پھر چمک ہوئی اب جو دیکھا تو شیر کے دو ٹکڑے تھے
وہ اُسکو قتل کر کے آسمان پر گئی مین نے بائین طرف چھڑی ہٹائی پھر چمک ہوئی وہ اپنے مقام پر آگئی صرف اُسکا قبضہ باہر ہی
اس سے ثابت ہوتا ہی کہ تلوار ہی جب وہ چمک کر آسمان پر جاتی ہی تو قبضہ غائب ہو جاتا ہی جب آتی ہی چھڑی ہٹانے سے تو
پھر قبضہ ظاہر ہوتا ہی بس جب سے وہ میرے پاس ہی مین نے آجتک اُس سے کام نہین لیا اب میرا قصد ہی کہ اب اُس سے
کام لون اس سبب سے مین نے کہا تھا کہ مین تنہا جا کر سب کا خاتمہ کرونگا ورنہ کیا مین دیوانہ تھا جب یہ تقریر سمندر
نے سب کے روبرو بیان کی تو عشاق اُسکی اُستاد نے کہا کہ آپکی بھی کیا عقل ہی کہ آپ خود جا کر مقابلہ کرین جب اُس
مین یہ صفت ہی تو جس کے ہاتھ چاہو روانہ کرو وہ جا کر کام لے تمھارے جانے کی کیا ضرورت ہی ارے بھائی اتنے سے کام
کے لیے تم خود تکلیف کرو سمندر نے جواب دیا کہ مجھکو یہ خوف ہی کہ وہ نایاب چیز ہی جس کے ہاتھ لگے گی وہ پھر مجھکو نہ دیگا اگر
طلب کرونگا تو مقابلہ کو موجود ہوگا عشاق نے کہا کہ یہ صرف تمھاری عقل ہی اس قدر آدمی جو کہ اسوقت یہان موجود
ہین ان مین سے کوئی تمھارا دشمن نہین ہی نہ تم کسی کو دشمن خیال کرو بس جس کو تمھارا جی چاہے دیکر روانہ کرو سمندر
نے کہا کہ اچھا دیکھا جائیگا اب آپ سب صاحبون کی راے ہی کہ مین اہل اسلام کا خاتمہ کر دون سب نے کہا کہ ہان
یہ امر تو ضرور ہی کہ ہر روز نہ بیٹھے اور جھگڑے تو جائین کہ راتون کو مارے خوف کے نیند نہین آتی ہی کہ کوئی عیار آکر قتل تو
نہ کر ڈالیگا اس امر سے تو اطمینان ہو جائیگا تب سمندر نے کہا کہ کل مین اسے صبح کو طلب کر کے کسی نہ کسی کے ہاتھ
لشکر مین روانہ کرونگا یقین ہی کہ کل ہی مقابلہ ہو بلکہ مین اسوقت ایک حکم نامہ بنام گرداب تحریر کرتا ہون کہ وہ کل صف
آرا ہو مین یہان بموجب آپ لوگون کی راے کے کسی کے سپرد کر کے جملہ مدارج سمجھا کر روانہ کرونگا میرے نزدیک تو
مناسب تھا کہ مین خود جاتا عشاق نے جواب دیا کہ بالکل خلاف داب تھا ایسے مہم پر جانا جب کہ کوئی اُنکی اصل نہ
تھی یہ جو عشاق نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ اسی خیال سے آجتک مین نے اُسکو نکالا نہین کہ کیا ان لوگون سے
مقابلہ کرون اُستاد سے جا کر مگر اب جو عاجز ہوا اور یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ یہان سے جلد دفع ہون تو بہ مجبوری یہ امر گوارا کیا خیر
بموجب آپکی راے کے کسی کے ہاتھ اس امر کو سرانجام دونگا مگر گرداب شاہ وغیرہ کو اس امر سے خبردار کرتا ہون کہ کل تم
صف آرا ہونا مین ایک چیز ایسی بھیجونگا جو کہ کل اہل اسلام کا خاتمہ کر دے مین کل خون چندر تن کا عیوض لونگا یہ
خون مثل پانی اور خون کے بالا بالا نہ جائیگا عشاق نے کہا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہین ہی اب یہ راے قرار پا چکی ہی سمندر
نے منشی کو طلب کیا ہی کہ ایک طائر آکر بیٹھا وہ سمندر کی گود مین آکر بیٹھ گیا اب جو سمندر نے دیکھا اسکے گلے مین
نامہ تھا سمندر نے اُسکو کھول کر پڑھا وہ عرضی تھی گرداب شاہ وغیرہ کی اُس مین سب حال جنگ تحریر تھا

اور قتل ہونا چندر تن کا بھی تحریر تھا کہ ہم کل پھر مقابلہ کرینگے حضور کو آگاہ کر دیا یہ مضمون پڑھکر سمندر نے سب اہل دربار کو سنایا کچھ
اسوقت وہان موجود تھے اور خود اسکی پشت پر اپنے ہاتھ سے تحریر کر دیا کہ تم کو معلوم ہو کہ تم کل مقابلہ مین صف آرا ہونا
مین یہان سے ایک سحر طیار کر کے روانہ کرونگا کہ وہ سب اہل اسلام کا یکے بعد دیگرے خاتمہ کر دیگا تم کو مقابلہ کرنے کی نوبت نہ
آئیگی اس سے اطمینان رکھو یہ لکھکر اُسے طائر کے گلے مین باندھ دیا وہ طائر اُڑکر چلا گیا جب وہ طائر چلا گیا تو اُن سب نے
دریافت کیا کہ اے بادشاہ وہ صندوقچہ آپ کے پاس ہر وقت رہتا ہے سمندر نے کہا نہین بلکہ مین نے طاق مین ایک
مقام پر امانت رکھا ہے اور اُس پر سحر کیا ہے اور ایک ساحر اُسکا محافظ نامے نگہبان ہے بس مین کل صبح کو طلب کر لونگا
راوی نے بیان کیا ہے کہ اسقدر سمندر نے دروغ کہا ہے کہ وہ نہ طاق مین ہے اور محافظ اُسکا محافظ ہے بلکہ وہ اُسکے
محل مین ہے ناظرین کو آیندہ اسکا حال معلوم ہوگا یہ امر سمندر نے اس خیال سے کہا کہ شاید کوئی ان مین سے برخلاف ہوجائے
چونکہ اُسکا حال سن چکے ہین سحر کر کے میرے محل مین آئے اور اُسکو لے جائے گو میری پہچان ہے سواے میرے کوئی اُسکی شناخت
نہین کر سکتا ہے مگر کیا ضرور ہے کہ بیان کرون کہ محل مین ہے اگر یہ کہونگا تو وہ یہ ضرور دریافت کرینگے کہ کس مقام پر ہے پھر سب
حال کہنا پڑیگا اس سے وہ بات کہو کہ پھر کوئی مقام دریافت کا باقی نہ رہے بدین خیال سمندر نے یہ فقرہ کیا اسی تقریر
اور مشورے مین کوئی ایک پہر رات آئی کہ سمندر نے حکم دیا کہ اب تم سب جاؤ مین بھی محل مین جاتا ہون یہ کہکر سمندر
اُٹھکر محل مین چلا گیا خواجہ بھی اسکے ہمراہ مین محل مین گئے سمندر نے جاکر خاصہ زہر مار کیا اُسکے ساتھ مہ جبینان مہر
تمکین کے عیش مین مصروف ہوا جام شراب گردش مین آیا رقص و سرود ہونے لگا وہ ساتھ اپنی معشوقون کے بوسہ و کنار مین مصروف
ہوا خواجہ نے یہ خیال کیا تھا کہ شاید کچھ قابو چل جائے کہ مین سمندر کو اسیر کرون یا اُس سے کچھ اسکے سوا حال معلوم ہو مگر
موقع نہ پایا بلکہ یہ خیال ہوا کہ تم تو یہان اس فکر مین رہو صبح ہو جائے وہ لوگ تو غافل ہین انکو تو اسکی خبر نہین ہے وہ براے
مقابلہ آئین یہان یہ بلا پہونچے وہان سب کا خاتمہ ہو جائے تم یہان تدبیر کرتے کرتے رہجاؤ شاید اُن لوگون کو خبر ہو آفاق
وغیرہ کچھ تدبیر کرین جب تک تم جاکر خبر نہ کروگے کیونکر خبر ہوگی شاید کوئی تدارک ہو یہان تم جو رہوگے تو وہان کا تدارک رہجائیگا
اور یہان بھی تمھارا کام نہ ہوا وہان اُنکا کام تمام ہو گیا تو وہ قتل ہوئے دُبدھا مین دونون گئے نہ مایا ملی نہ رام تم یہان
تدبیر کرتے رہے وہ لوگ غافل رہے کفار کا مطلب ہو گیا یہ خیال اپنے دل مین کر کے سمندر کو مصروف عیش چھوڑ کر
وہان سے باہر آئے اور شہر کو طے کر کے طرف لشکر کے روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہے اور حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہے
کہ یہان طبل جنگ بج چکا ہے دربار آراستہ ہے سامان جنگ ہر طرف ہو رہا ہے کہ دن تمام ہوا کفار کا دربار اس سبب سے
آراستہ ہے کہ وہ جو عرضی سمندر شاہ کو تحریر کی ہے اُسکا کچھ جواب آئے تو ہم دربار برخاست کرین ابھی فکر مین رات ہو گئی کوئی
دو گھڑی رات آئی ہوگی کہ وہ طائر جواب عرضی لیکر آیا گرداب شاہ کو جواب عرضی دیا خود جدھر سے آیا تھا ادھر کو روانہ ہو گیا
بس گرداب شاہ نے وزیر سے وہ جواب پڑھوایا اُسنے بہ صداے بلند پڑھا یہان لشکر مین چند عیار مثل ضرغام وغیرہ کے
موجود تھے انھون نے سنا کہ سمندر نے تحریر کیا ہے کہ تم لوگ صف آرا ہو مین کل ایک چیز ایسی روانہ کرونگا کہ جس سے
کُل اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا تم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا ضرغام یہ سنکے دربار سے باہر آیا اور طرف اپنے لشکر کے چلا یہان گرداب شاہ
نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آگئے ملکہ زعفران بنفشہ پوش نے و ملکہ ماہ تن نے اپنے خیمہ
مین آکر اپنا سحر تازہ کیا اُسکے بعد جاکر آرام کیا مگر لشکر مین ہر طرف سحر باری ہو رہی ہین ساحر اپنے سحر جگا رہے ہین گوگل و
کُندھک کی بو آرہی ہے بچہ خوک جھٹکا کئے ہوئے پڑے ہین سرسون رائی جل رہی ہے ہر خیمہ سے دھوان بلند ہے ساحران
کفار سحر کو جگا رہے ہین یہان تو یہ بند و بست ہے اُدھر لشکر اسلام مین جو کہ ساحر ہین وہ اپنا سحر جگا رہے ہین جو کہ غیر
ساحر ہین وہ اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین اس خیال سے کہ صبح کو پھر سامنا کفار سے ہے دربار ابھی بادشاہ
اسلام کا آراستہ ہے مگر سہراب جادو اجازت لیکر اپنے خیمہ مین گیا تھا چونکہ اُسکی طبیعت کچھ کسل مند تھی جاکر سو رہا

راوی نے بیان کیا ہے کہ مین قبل ازین سامعین کی خدمت مین یہ عرض کر چکا ہون کہ سمندر شاہ کی دختر نیک اختر پر سہراب
فریفتہ ہے کہ جسکا نام ملکہ نسیم جادو ہے گو یہ طلسم سحر نہین جانتی ہے مگر اُسکا باپ سمندر شاہ جو کہ حاکم سمندریہ ہے بہت بڑا ساحر
ہے اس سبب سے اسکا نام ملکہ نسیم جادو رکھا گیا ہے بس یہ اسکے عشق کے جرم مین سمندریہ سے نکالا گیا گو یہ خود جری
صف شکن تیغ زن ساحری مین بھی شہرہ آفاق افسونگری مین طاق ہے اور سرکار سمندر شاہ مین اسکا بڑا مرتبہ تھا
یہ سپہ سالار تھا ہم پلہ تھا آفتاب جادو کا جسکو خواجہ نے دریا کے اس پار آکر ناگن کی عیاری کرکے جلد اول مین قتل
کیا ہے ایک وہ سپہ سالار تھا ایک یہ جب اسکا عشق سمندر پر ظاہر ہوا تو سمندر نے اسی دھوکے سے پاس ماہیان طوفان
عشق سے روانہ کیا تھا اُسنے اپنی چھوٹی بہن کے پاس یعنی سحران کے سپرد کیا تھا اور قید کا حکم دیا تھا وہ اس پر خود فریفتہ
ہوئی تھی کیونکہ یہ مرد قوی تن اور خوبصورت ہے حسن بھی خوب رکھتا ہے ملکہ نسیم جادو بھی اسی پر فریفتہ ہے اکثر صحبت
راز و نیاز ہوئی ہے اُسکو بھی اسکے یہان سے جانے کا صدمہ ہے مگر عورت ذات ہے اور نا کتخدا ہے بدین سبب اسنے اپنے راز کو
افشا نہ کیا دوسرے والدین کے خوف سے مگر دن رات فراق سہراب مین جلا کرتی ہے عجب اسکی حالت ہے خیر یہ قصہ تو پھر
تحریر ہوگا سہراب کا حال گو جلد اول مین تحریر ہو چکا ہے مگر اس جا بطور یاد دہی مختصر طور سے تحریر ہوتا ہے کہ جب سحران
اس پر فریفتہ ہوئی اپنا عشق ظاہر کیا اس حیلہ مین اسکو قید نہ کیا بلکہ رہا رکھا یہ ہر روز اسکو حیلہ و حوالہ مین رکھتا تھا
اسی زمانہ مین صاحبقران مع لشکر دشت بہار افزا مین پہونچے تھے جشن کیا تھا صاحبقران کی صنوبر شاہ کے لیے
کنارے دریا کے عین صحبت دعوت مین دریا سے شیر پیدا ہوا تھا صاحبقران نے اسکو قتل کیا تھا کیونکہ وہ صنوبر شاہ کو
اُٹھا کر لے چلا یہ سہراب بحکم سحران خرس لیکر آیا تھا جب صاحبقران حباب جادو کے عقب مین گئے تھے اُسنے
صنوبر کو تو وہین چھوڑ دیا تھا خود بھاگا یا صاحبقران نے تعقب کیا تھا دو خرس یعنی سہراب صنوبر شاہ کو اُٹھا کر
پر پرواز پیدا کرکے چلا تھا خواجہ نے جال مار کر اُسکو نذر زنبیل کیا تھا صنوبر کو اُسکے پنجہ سے چھڑایا تھا صاحبقران نے حباب کو
جو صورت شیر تھا قتل کیا تھا خلاصہ یہ کہ یہ مسلمان ہوا تھا صاحبقران نے اس سے اقرار کیا تھا کہ جب سمندریہ
فتح ہوگا سمندر شاہ قتل ہوگا تو مین تیری شادی کردونگا بس پھر جب سے شریک صاحبقران ہوا ہے کئی مقام پر
اسنے لشکر اسلام کی کمک کی یہ سب حال جلد اول مین تحریر ہے یہان کچھ بیان کی ضرورت نہین اسی امید پر یہ اب تک
زندہ اور ہمراہ صاحبقران کے لڑتا چلا آتا ہے اور ساحر زبردست بھی ہے مگر اسکو ملکہ نسیم جادو کے خیال سے کسی وقت مہلت
نہین ہے ملکہ اُسکے فراق مین اسکی عجب حالت ہے جو کہ قابل تحریر نہین ہے خصوصا جب سے قریب سمندریہ لشکر فیروزی اثر
آکر فروکش ہوا ہے جب سے تو عجب اسکا حال ہے رات رات بھر سوتا نہین ہے اشعار عاشقانہ ورد زبان ہین کھانا پینا ترک
ہو گیا ہے یہ حالت ہے کہ تصویر ملکہ سامنے پھرا کرتی ہے نوبت بہ جنون ہے مگر صاحبقران کے لحاظ سے و نیز اس امید سے
زندہ ہے کہ خداوند کریم نے یہان تک تو پہونچا دیا ہے بس اب کیا باقی ہے سمندریہ فتح ہوا امیر المعشوق مجکو ملا اس امید
نے اسکو زندہ رکھا ورنہ اب تک کب کا مر گیا ہوتا خلاصہ یہ کہ یہ دربار مین بیٹھا تھا کہ ملکہ کا خیال آیا بادشاہ سے
اجازت لیکر اپنے خیمہ مین آیا پلنگ پر جو لیٹا تو سو گیا خواب مین ملکہ کو دیکھا یہ تو یہان اپنے خیمہ مین سو رہا ہے اور
خواب دیکھ رہا ہے وہان دربار آراستہ ہے کہ یہ حکم بادشاہ نے فرمایا کہ جن صاحب کا جی چاہے وہ تشریف لے جاوین
کوئی لحاظ کو کام نہ فرماوین مین آج نصف شب تک دربار مین رہونگا چونکہ یہ جو حکم فرمایا بہت سے سردار اس
خیال سے اُٹھکر چلے گئے کہ چلکر اپنے سامان جنگ کو درست کرین اب کون ہے دربار مین کہ آفاق شاہ ہے اُسکی زوجہ
ہے کوکبیہ ہے غزالان ہے مریخ آفتاب علم اور چند ساحر نامی شہنشاہ گوہر کلاہ سلیمان اعظم نور الزمان عین الزمان
قیصر صاف باطن و دیگر عزیز صاحبقران کوئی ہزار بارہ سو سردار ہین عیار بھی مثل چالاک ثانی برق ثانی
قران ثانی وغیرہ کے ہین ذکر صبح کی لڑائی کا ہو رہا ہے کہ ضرغام ثانی حاضر دربار ہوا اُسنے مجرا کرکے عرض کیا

اکہ مین کفار کے دربار میں عجیب تماشہ گیا تھا کہ دیکھون کیا مشورہ ہو رہا ہے وہان جو گیا دربار آراستہ تھا سامان جنگ ہو رہا
تھا ایک عرضی میرے جانے سے قبل گرداب نے سمندر کو روانہ کی سب اس مین حالت جنگ تحریر تھی اُسکا جواب
میرے سامنے آیا جواب یہ تھا کہ تم کل صف آرا ہونا ہم یہان سے ایک چیز روانہ کرینگے وہ کل اہل اسلام کو قتل کریگی اور
کل اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا ہم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا جب یہ جواب آلیا تو کفار نے دربار برخاست کیا مین یہ خبر لیکر ادھر آیا نہ
معلوم وہ کیا چیز روانہ کریگا یہ سُنکے صاحبقران نے فرمایا کہ خدائے ما بزرگ است مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تراست
کوئی مقام خوف نہین ہے یہ فرما کر خواجہ کی کرسی کی طرف ملاحظہ فرمایا خواجہ کی کرسی خالی پائی فرمایا کہ اے چالاک ثانی جب سے
خواجہ نہین آئے نہ معلوم کہان گئے ہین کچھ اُنکا حال نہ کھلا چالاک نے دست بستہ عرض کیا کہ مین تو یہان حاضر ہون ورنہ
انکو جاتا صاحبقران نے فرمایا کہ کوئی مقام خوف تو ہے نہین وہ کسی نہ کسی ضرورت سے گئے ہونگے یہان تو یہ ذکر ہو رہا
ہے کہ اُدھر جو سہراب نے اپنی معشوقہ کو خواب مین دیکھا ایسا بیقرار ہوا کہ خواب سے آنکھ کھل گئی دل نہایت درجہ بیقرار
و بیتاب ہوا یا تو یہ لیٹا ہوا تھا یا اُٹھ بیٹھا شعر عاشقانہ پڑھنے لگا اُٹھ کر ٹہلنے لگا یہ بیقراری جو خادمون نے دیکھی عرض کیا
کہ بسبب عدم افراج کیسا ہے کیون اسوقت آپ کی طبیعت زیادہ مکدر ہے سہراب نے کہا کہ کیا دریافت کرتے ہو جس پر
کوہ فراق ٹوٹا ہو اور آسمان جدائی کا پھٹا ہو وہ کیا اپنی حالت بیان کرے مجھے اسوقت اپنی معشوقہ کا خیال آیا دل پریشان
ہو گیا کھٹکنے لگا چونکہ رات کا وقت ہے کدھر جاؤن اور دوسرے صبح کو مقابلہ ہے ورنہ صحرا کو چلا جاتا دربار کے وقت پر آجاتا کیا کرون
اُنھون نے عرض کیا کہ ابھی ہم باہر گئے تھے تو چند سردار دربار کی طرف سے یہ کلام کرتے ہوئے باہم آتے تھے کہ آج بادشاہ
نصف شب تک دربار فرمائینگے ہم تو اجازت لیکر چلے آئے تاکہ سامان جنگ درست کرین اگر آپکا دل بہت پریشان ہے
تو آپ بھی دربار آراستہ ہے تھوڑی دیر جاکر دربار مین بیٹھیے دل بہل جائیگا کیونکہ وہان تو ادھر اُدھر کے ذکر ہو رہے ہونگے یہ جو
خادمون نے عرض کیا سہراب نے خیال کیا کہ چلو اگر موقع بن پڑے تو بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لیکر ملکہ کے باغ مین
ہو چلین شاید اُس آفت جان قتال جہان سے ملاقات ہو جائے یہ اپنے دل مین تصور کرکے درباری کپڑے پہنے خیمہ سے
نکل کر طرف دربار کے چلا دیکھا کہ دراصل سواریان سردارون کی کھڑی ہوئی ہین چوبدار وغیرہ آتے جاتے ہین دشمنی بکثرت
ہے یہ اپنے دل مین یہ باتین کرتا جاتا تھا کہ آج کیا سبب ہے کہ دربار ابھی تک آراستہ ہے باوجودیکہ صبح کو مقابلہ ہے آج بھی
مقابلہ تھا سب دن بھر کے تھکے ماندے ہین اُس پر ابھی تک نہ بادشاہ محل مین تشریف لے گئے ہین نہ صاحبقران ایسی
ایسی باتین کرتا ہوا دل سے یہ دربار مین آیا دیکھا کہ سب سردار بیٹھے ہین بلکہ معزز سردار ہین اور عزیز صاحبقران ہین یہ
بھی سلام کرکے اپنے دنگل پر بیٹھ گیا صاحبقران نے جو چہرہ سہراب کا دیکھا تو بہت متغیر پایا ہر روز سے زیادہ اس کے
چہرہ پر تغیر تھا کہ صاحبقران نے سہراب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے سہراب جاؤ تم تو اجازت لیکر اپنے خیمہ
کو گئے تھے کہ میری طبیعت آج کچھ کسل مند ہے مین معاف فرمایا جاؤن اور تمھارے چہرہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے پھر اسکا کیا
سبب ہے کہ تم پھر اسوقت دربار مین آئے اور تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ دربار آراستہ ہے سہراب نے عرض کیا کہ حضور کو
تو میری طبیعت کا حال بخوبی معلوم ہے بار بار عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے بلکہ مین نے کئی مرتبہ بذریعہ عرضی کے آپ کو
آگاہ بھی فرمایا تھا اُس پر آپنے یہی دستخط فرمائے کہ اب زمانہ بہت کم رہا ہے وہی حال ہے جو کہ عرض کر چکا ہون خصوصا
جب سے اس نواح مین لشکر آگ فروکش ہوا ہے حضور نے یہان ورود اجلال فرمایا ہے جب سے تو کسی وقت طبیعت
بحال نہین ہوتی ہے ہر وقت یہی خیال رہتا ہے یہی سبب ہے کہ مین دن بدن مضمحل ہوتا جاتا ہون گو اسوقت اجازت
لیکر دربار سے گیا تھا یہ خیال تھا کہ شاید وہان جاکر کچھ طبیعت بہل جائے مگر اور زیادہ پریشانی ہوئی معلوم ہوا
کہ ابھی تک حضور دربار مین جلوہ فرما ہین اور بادشاہ بھی تشریف رکھتے ہین مین نے خیال کیا کہ چلکر آپ ہی کی
خدمت مین حاضر ہون وہان سے یہان کچھ کم طبیعت پریشان ہوگی کیونکہ ہر طرح کے ذکر ہونگے یہ خیال کرکے حاضر ہوا ہون

یہ سبب نہ معلوم ہوا کہ آج حضور کیون ابھی تک تشریف فرما ہین خیریت تو ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خیریت ہی مگر آج کچھ
بادشاہ سلامت کے مزاج مین برہمی ہی اُنکی طبیعت پریشان ہی اُنھون نے فرمایا ہی کہ آج ہم دربار نصف شب تک فرمائینگے
بدین سبب دربار آراستہ ہی ہان ایک نیا امر یہ ہی کہ ابھی ابھی ضرغام ایک خبر تازہ لشکر کفار سے لایا ہی کہ جسکے سننے سے
یک گونہ تردد ہی سہراب نے عرض کیا کہ وہ کیا خبر تازہ ہی جو کہ باعث تردد مزاج عالی کے ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ
ضرغام ثانی لشکر کفار مین گیا تھا دربار مین موجود تھا گرداب نے ایک عرضی سمندر کو آج کے حالات کی تحریر کی تھی
چنانچہ اُسنے اُسکے جواب مین یہ تحریر کیا کہ تم کل صف آرا ہونا مین یہان سے ایک چیز بذریعہ ساحرونکے روانہ کرونگا کہ جو
کل اہل اسلام کا خاتمہ کر دیگی اُسکے روبرو نہ کسی ساحر کا سحر کارگر ہوگا نہ صاحبقران کا اسم اعظم ہم کو مقابلہ نہ کرنا پڑیگا
اب مجکو خداپرستون کا خاتمہ منظور ہی یہ تحریر تھا کہ جسکو پڑھکر سب کفار خوش ہوئے ضرغام وہان سے چلا آیا یہان
آکر بیان کیا یہ کچھ نہ تحریر تھا کہ وہ کیا چیز ہی اور کس قسم کی ہی صرف اسقدر تحریر تھا جو کہ مین نے تم سے بیان کیا یہی ضرغام
نے بھی بیان کیا دوسرے یہ امر ہی کہ آج خواجہ غائب ہین میدان جنگ سے واپس نہین آئے نہ معلوم کدھر گئے ہین جو نہین
آئے ہین باوجودیکہ یہ اُنکو معلوم ہی کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اُس پر غائب ہین یہ دو تردد ہین خیر اسکی تو کچھ پروا نہین ہی
کہ وہ کوئی چیز روانہ کریگا جو کہ باعث ہلاکت ہو اگر اسی طور سے قضا آئی ہی تو کیا خوف ہی کیا بچ کر جا سکتے ہین راضی ہین
جو اُسکی مرضی بموجب شعر اگر بخشی زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ؛ سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے ؛ ہم
موت سے نہین خوف کرتے ہین زندگی بھی اُسکے قبضہ مین ہی اور موت بھی اگر اُسکی مرضی ہی کہ ہم سب قتل ہون تو
اگر تمام دنیا ایک ہو جائیگی تو ہم زندہ نہین رہ سکتے ہین اگر اُسکی مرضی نہین ہی اور اُسکی طرف سے نہین آئی ہی تو ہمارا کوئی
کچھ نہین کر سکتا ہی ابھی چندروز کا ذکر ہی کہ عشناق نے کیا کیا نہ کیا اسم اعظم بھی بند کر لیا ابر سحر کو محیط بھی کر دیا جو
کچھ شدائد گذرے وہ سب ظاہر ہین کہ بہ سبب شدت گرمی کے مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہے تھے پھر کیونکر اُس بلا
کو اُسنے دفع کیا اور ہم سب کو بچایا اُسکے بعد وہ تم سب کو گرفتار کر کے لے گیا تھا لا امکان بنا کر رکھا تھا کہ جس سے رہائی
کی بالکل امید نہ تھی پھر کیونکر رہا ہوئے اُسکے نزدیک کوئی بات نہین ہی مشکل کا دفع کرنا بلا سے نجات دینا سمندر
کیا ہی اگر تمام عالم چاہے کہ ہم انکو قتل کرین اگر اُسکی مرضی نہین ہی تو کوئی کچھ نہین بنا سکتا ہی اگر اُسکی مرضی ہی تو ایک
مور ضعیف کافی ہی بس اس امر سے خوف کرنا کہ وہ کوئی چیز روانہ کریگا وہ ہماری ہلاکت کا باعث ہوگی بالکل خلاف
عقل ہی یہ بخوبی ظاہر ہی کہ جو انسان چاہتا ہی وہ نہین ہوتا ہی جب تک اُسکی مرضی نہین ہوتی ہی خیال کرلو کہ ہم کس
شدومد سے چلے تھے کہ جاتے ہی سمندر یہ کو فتح کر لین گے مگر ابھی تک ایک اُسکا ضلع بھی نہ فتح ہوا کسقدر مقابلے ہو چکے ہین
انسان کچھ خیال کرتا ہی وہ سب کا مالک کچھ خیال کرتا ہی بموجب شعر من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال ؛ کارے کہ خدا کند
فلک راچہ مجال ؛ بموجب قول اہل عرب لاتتحرک ذرۃ" الا باذن اللہ گو یہ بھی ایک آیہ ہی بعض اشخاص کا اس پر بھروسہ ہی
بس جب یہ امر ہین تو خوف کرنا بیجا ہی اگر اُسکو یہ منظور ہی کہ اتنے بندون کی جانین ہم ایک کافر کے ہاتھ سے تلف کرائین
تو کیا پروا ہی اُسنے جان دی ہی وہ ہی لیے لیتا ہی ہمارا کیا اجارہ ہی یہ امر ہی اور یہ جو تردد و فکر ہوتی ہی یہ بشریت
ہی چونکہ خدا نے ہم کو نفس دیا ہی جب کوئی مصیبت درپیش ہوتی ہی نفس اُسوقت مین تنگی کرتا ہی اور اُسکے سبب
سے ایک فکر پیدا ہوتی ہی دوسرا وسوسہ شیطانی ہی چونکہ شیطان ہم پر حاوی ہی وہ یہ چاہتا ہی کہ ایسا کچھ کیا جائے کہ یہ
جادۂ اعتقاد سے منحرف ہو کر ضلالت کو اختیار کرین بس یہ انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس کو اپنے قبضہ مین رکھے اور
وسوسہ شیطانی کو اُس پر غالب نہ ہونے دے صبر اختیار کرے اُسکا انجام ہمیشہ ٹھیک ہوتا ہی گو صبر بہت عمدہ چیز
ہی مگر پہلے بہت تلخ و ناگوار معلوم ہوتا ہی جب انسان اُس پر بھروسا کرتا ہی اور اُسکا انجام پیش آتا ہی تو ایسا خوش ہوتا ہی جیسا
کہ شاعر نے کہا ہی مصرعہ صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد ؛ بس صبر بہت عمدہ چیز ہی اس سے خدا بھی خوش ہوتا ہی اور وہ

ہمیشہ صابرونکی مدد کرتا ہی انبیا و اوصیا جو اُسکے مقبول بندے ہین بس اُنھون نے صبر اختیار کیا وسوسہ شیطانی کو اپنے قریب
نہ آنے دیا ہر بلا و رنج مین صابر رہے ہر بلا و صدمہ کو گوارا کیا مرتبہ اعلیٰ ملا کیسی کیسی بلاؤن مین مبتلا ہوئے مگر عنان صبر کو ہاتھ
سے نہ دیا ہر بلا مین ساتھ استقلال کے بسر کی پھر جو مرتبہ ملا وہ ظاہر ہی خدا کے پیارے بندے مشہور ہوئے مرتبہ اعلیٰ پایا بس
نتیجہ اس تقریر کا یہ ہی کہ انسان کو لازم ہی کہ صبر کرے اور کسی بلا کو بلا نہ خیال کرے پاے استقلال کو اپنے قائم رکھے غیر مستقل
نہ ہو میرا مآل کار یہ ہی کہ ای سہراب صبر کرو اگر زندگی ہی تو تمھارا ابھی کام ہوا جاتا ہی اب بہت کم زمانہ باقی ہی اگر خدا کو منظور ہی
تو کل کی بھی مہم سر ہوگی سہراب نے عرض کیا کہ خداوند مین کب عذر کرتا ہون بس میری سبب زندگی ذات والا ہی ورنہ
اب تک مین کب کا مر گیا ہوتا نہ معلوم میرے اوپر کیا گذرا ہوتا صاحبقران نے فرمایا کہ مین ابھی کہہ چکا ہون کہ سب کی زندگی
و موت اُسکے قبضہ مین ہی پھر تم یہ کہتے ہو کہ میرا سبب زندگی آپ ہین مین کیا ہون جو کہ اُسکے خاص بندے تھے اُنکو تو اسکا
اختیار تھا نہین مین ناچیز حقیر اُسکا عبد ذلیل وہ رب جلیل مین کیا باعث زندگی ہونگا اُسکی طرف سے تمھاری حیات
تھی اُسنے ایک سلسلہ نکالدیا ورنہ کیا میری مجال تھی یہ جو صاحبقران نے فرمایا سہراب خاموش ہوا گو یہ قصد کرکے
آیا تھا کہ اجازت لیکر ملکہ کے باغ مین جاؤنگا شاید ملکہ سے ملاقات ہو جائے مگر صاحبقران کی اس تقریر سے کچھ تسکین
دل ہوئی یہان یہ تقریر ہو رہی تھی صاحبقران کلمات پند و نصائح فرما رہے تھے سب بیٹھے ہوئے خاموش سُن رہے تھے
عجب اُسوقت دربار کا عالم تھا ہر ایک اپنے حال مین نہ تھا سب ہمہ تن گوش بیٹھے ہوئے صاحبقران کی تقریر سن
رہے تھے کسی کو حرکت تک نہ تھی صاحبقران کس خوش بیانی سے فرما رہے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بلبل ہزار داستان
چہک رہا ہی عالم محویت مین سب کے قلب خدا کی طرف رجوع تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ یہان تو یہ صحبت تھی اُدھر
خواجہ جو سمندریہ سے چلے تھے پاے شاطری مارتے ہوئے راہ طی کرتے ہوئے بصد تیز گامی چلے آتے تھے یہان تک کہ
داخل لشکر ہوئے دیکھا کہ ہر طرف سامان جنگ ہو رہا ہی سب اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین ساحر سحر
جگا رہے ہین اہل لشکر مین چہل پہل ہی چونکہ رات کوئی سوا پہر کے قریب آچلی تھی خواجہ کو گمان تھا کہ دربار برخاست
ہو گیا ہوگا صاحبقران و بادشاہ آرام فرماتے ہونگے یہان آکر یہ کرشمہ دیکھا کہ سامان جنگ ہو رہا ہی اپنی اصلی صورت پر
کوتوالی چبوترے مین آئے کوتوال کھڑا ہو گیا کرسی پر آپ بیٹھے فرمایا کہ کیا طبل جنگ بجا ہی جو سامان جنگ ہو رہا ہی
اُسنے عرض کیا کہ جی ہان طبل جنگ بجا ہی کل پھر مقابلہ ہوگا یہ سُنکے آپ اُٹھے اپنے خیمہ کی طرف چلے راہ مین تھے
کہ دیکھا کچھ لوگ دربار کی طرف سے چلے آتے ہین اُنھون نے یہ خیال کیا تھا کہ صبح کو بادشاہ و صاحبقران سے
کہونگا اسوقت آرام کرتے ہین جب اُنھون نے دربار کی طرف سے لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تو خیال کیا کہ کیا
سبب ہی کہ دربار کی طرف سے لوگ چلے آتے ہین یہ آگے بڑھے دیکھا کہ سواریان سردارون کی در دولت پر موجود ہین
اُنھون نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی ابھی دربار برخاست نہین ہوا یہ طرف دربار کے چلے کہ ایک چوبدار کسی سردار کا
آتا تھا خواجہ نے اُسکو آواز دی کہ کون ہی اُسنے خواجہ کی صدا پہچان کر اپنا نام بتایا خواجہ نے کہا کہ کہان جاتے ہو
عرض کیا کہ اپنے مالک کے خیمہ کو جاتا ہون خواجہ نے کہا کہ تمھارے مالک کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ دربار مین تشریف
فرما ہین خواجہ نے کہا کہ کیا دربار ابھی تک آراستہ ہی جو تمھارے مالک دربار مین ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ
سننا تھا کہ خواجہ پاؤن اُٹھا کر طرف دربار کے آئے درگہ سالار دنگل پر بیٹھا تھا اُسکے روبرو جھاڑ روشن تھا خواجہ نے
ایک قسم کی روشنی ایجاد کی ہی کہ ادھر شام ہوئی وہ خود بخود روشن ہو گئی وہ روشنی ہر مقام پر لگائی ہی اُسکا جھاڑ بنایا ہی
ہین وہ مثل شب ماہ کے ضو دیتا ہی جیسے نور مہتاب ایسی صاف ہی کہ اگر سوئی گرے تو اُٹھا لو اُس روشنی مین وہی روشنی
تمام لشکر مین پھیلا رہی ہی ایک جھاڑ کی روشنی بہت دور تک کافی ہوئی ہی نہ کہ متعدد ہین یہی روشنی بارگاہ و ہر سردار
کے خیمہ مین ہوتی ہی شمعین وغیرہ بھی ہوتی ہین مگر یہ روشنی ضرور ہوتی ہی اس سے اور رونق و زینت ہوتی ہی جیسے

آج کل ہماری سرکار دولت مدار گورنمنٹ نے تار بجلی کی روشنی ایجاد کی ہے اسی طور سے خواجہ نے روشنی ایجاد کی تھی دوسرے
اسکی صفت یہ تھی کہ دور کا آدمی بخوبی معلوم ہوتا تھا اور پہچانا جا سکتا تھا بس اُسی قسم کا جھاڑ درگہ سالار کے روبرو روشن
تھا جیسے اُسنے خواجہ کو دیکھا اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا خواجہ نے کہا کہ بیٹھ جاؤ مین اندر جاتا ہون یہ سُنکے اُسنے سلام
کیا خواجہ اسکو جواب سلام دیتے ہوئے پردہ اُٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے سب جلوخانہ طے کر کے آپ خاص بارگاہ مین پہونچے
صاحبقران وہی تقریر بیان کر رہے تھے کہ خواجہ جا کر پہونچے سب ایسے محو تھے کہ خواجہ کو کسی نے نہ دیکھا کہ خواجہ قریب
تخت شاہی پہونچے بادشاہ کو مجرا کیا اور صاحبقران کی تقریر سُنکے کہا کہ دراصل صاحبقران آپ بہت خوش تقریر ہین
اسوقت جو مین دیکھتا ہون تو سب آپ کی طرف متوجہ ہین کسی کو اپنے تن بدن کی خبر نہین ہے مین یہان تک آیا بھی اور
کسی نے مجکو نہ دیکھا یہ جو خواجہ نے کہا اب صاحبقران نے خواجہ کی طرف دیکھا خواجہ نے سلام کیا اور سب سردارون
سے صاحب سلامت ہوئی بس خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے راوی بیان کرتا ہے کہ جب سے صاحبقران نے سہراب سے
یہ فرمایا ہے کہ سمندر نے تحریر کیا ہے کہ کل مین ایک ایسی چیز روانہ کرونگا کہ جو سب اہل اسلام کا خاتمہ کر دیگی ہم کو مقابلہ کی زحمت
نہ ہوگی اُسوقت سے سہراب خیال کر رہا ہے کہ سمندر کیا ایسی چیز روانہ کریگا کیا اُسکے پاس ہے جو کچھ ہے وہ سب مجکو معلوم
ہے میرے خیال مین تو کوئی ایسی چیز نہین آتی ہے ہان شاید کوئی اُسنے اس عرصہ مین سحر طیار کیا ہو تو کیا عجب ہے اسپر
اُسکو بھروسا ہو وہ روانہ کرے سہراب اُس صندوقچہ کو بھول گیا ہے بالکل یاد نہین ہے یہ ایسے ایسے خیالات اپنے
دل مین کر رہا ہے اور خاموش بیٹھا ہوا صاحبقران کی تقریر سُن رہا تھا کہ خواجہ آئے صاحبقران نے تقریر ختم فرمائی
خواجہ کی طرف متوجہ ہوئے خواجہ کو جو دیکھا تو مکدر مغموم و رنجور پایا جیسے کسی کو بڑا صدمہ ہوتا ہے کچھ عجب حال ہے یہ حال
ملاحظہ فرما کر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ کیون خواجہ خیریت تو ہے مزاج کیسا ہے تم کہان میدان جنگ سے
چلے گئے تھے اسوقت تک کہان رہے مین نے کئی مرتبہ یاد بھی کیا مگر تمھارا نشان نہ ملا تمھارے چہرے سے رنج و ملال
ظاہر ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے خواجہ نے جواب دیا کہ کہان گیا تھا تنہا آوارہ و سرگردان تھا چار پیسون کی تلاش مین گیا
تھا کہ شاید کچھ مل جائے وہان سے ایک صدمہ لیکر آئے گیا مین اپنے ملال کا حال بیان کرون خیر میرا تو قصہ طولانی ہے
جب آپ سب صاحب سماعت کرینگے آپ کو بھی صدمہ ہوگا بلکہ مصیبت عظیم ہر ایک کو اپنی جان کی پڑیگی پہلے آپ
فرمائین کہ یہ کیا سبب ہے کہ خلاف معمول دربار آراستہ ہے دوسرے اس قسم کی آپ تقریر فرما رہے ہین کہ جس سے بو
یاس آتی تھی صاحبقران نے فرمایا کہ اسکے کئی سبب تھے اول تو یہ کہ بادشاہ نے فرمایا کہ آج ہم دربار نصف شب تک
کرینگے دربار کے آراستہ رہنے کا تو یہ سبب تھا اس تقریر کے یہ سبب ہین کہ اول تو ضرغام نے ایک خبر تازہ سُنائی کہ
جس کے سبب سے اہل دربار کو ایک قسم کا انتشار ہوا جو خبر ضرغام نے بیان کی تھی صاحبقران نے خواجہ سے
فرمائی دوسرے کچھ سہراب نے شکایت کی مین نے اُسکے جواب مین تقریر بیان کی تیسرے تمھاری طرف سے دل
پریشان تھا کہ نہ معلوم تم کہان چلے گئے ہو بدون اطلاع زمانہ بھر دشمن ہو رہا ہے زیادہ تر دربار کے آراستہ رہنے کا
سبب یہی تھا کہ تمھارا حال نہین معلوم تھا یہ خیال ہوا کہ شاید تم کوئی خبر لاؤ بس خواجہ نے یہ تقریر صاحبقران
کی سُنی ایک آہ کی اور عرض کیا کہ اے میرے مالک و آقا مین بھی ایک خبر وحشت اثر لیکر حاضر ہوا ہون جب
سے وہ خبر سُنی ہے جو میرے قلب کا حال ہے مین کیا عرض کرون بس میرا ہی دل خوب مزے اُٹھا رہا ہے حضور
وہ خبر سماعت فرمائین سب لوگ میری طرف متوجہ ہون بس سب اہل دربار مع بادشاہ کے خواجہ کیطرف
متوجہ ہوئے خواجہ نے عرض کیا کہ جب آفاق نے چندر رتن کو قتل کیا اور اس کے مرنے کی علامت ظاہر
ہوئی جب وہ علامت برطرف ہو چکی تو ایک بگولہ پیدا ہوا وہ لاش کو لیکر چلا مین بھی اس کے
عقب مین چلا یہان تک کہ وہ بگولہ شہر سمندریہ مین پہونچا داخل دربار سمندر شاہ ہوا مین بھی دربار

مین گیا دربار آراستہ تھا وہ لاش جا کر گری طائر پیدا ہوا اُس نے کل حال بیان کیا سمندر نے بہت افسوس
کیا اور بڑا صدمہ ہوا اُسکو بس اُس نے انجمن مشاورت برپا کی اُس مین سب حاضر ہوئے مین بھی موجود
تھا خواجہ نے سمندر کی سب تقریر وہ اہل جلسہ کا اعتراض اُسکا جواب حال صندوقچہ سب بیان کیا
جو کچھ تقریر ہوئی تھی عرضی کل آنا اُس کا جواب خواجہ نے کہا کہ وہی صندوقچہ کل صبح کو آئیگا یہ جو ضرغام
نے کہا ہے کہ سمندر نے تحریر کیا ہے کہ مین ایک چیز روانہ کرونگا وہی صندوقچہ ہے اُسکی یہ صفت ہے کہ وہ بند
رہتا ہے جب اُسکو کھولا اُس مین ایک پٹری لگی ہے اُس پٹری کے نیچے تلوار ہے صرف اُسکا قبضہ باہر ہے
اگر دہنی طرف اُس پٹری کو ہٹایا تو برق کوندی تڑاقہ ہوا تلوار آسمان پر گئی برق بنکر چلی بس جس کے اوپر
اُس صاحب صندوقچہ نے کہا گری اُسکے دو پر کالہ کئے اُسنے باین طرف پٹری ہٹادی وہ پھر اپنے مقام پر
آئی اگر اسی طور سے ہزار مرتبہ لاکھ مرتبہ کرے وہ کام دیے جائیگی اُس سے مفر کی کوئی صورت نہین
ہے نہ اُسکا کوئی توڑ ہے نہ اُس پر سحر اثر کرتا ہے نہ اسم اعظم سے وہ رد کی گئی نہ ساحر بچ سکتا ہے نہ غیر ساحر
اگر قلعہ آہنی مین بھی ہو گا اور صاحب صندوقچہ اُس کی طرف اشارہ کردیگا وہ ضرور اپنا کام کر لیگی یہ صندوقچہ
طیار کیا ہوا سامری کا ہے ایسا سحر طیار کیا تھا کہ بعد مرنے کے بھی قائم رہا اسکا نام تیغ سامری ہے اس سے
خود سامری عاجز تھا بنا کر پشیمان ہوا یہ ایوان تاجدار کے پاس تھی اُسنے سمندر کو دی سمندر نے بڑے احتیاط
سے رکھی نہ طاق مین ہے صبح کو طلب کر کے روانہ کریگا دوسری صفت یہ ہے کہ ساحر و غیر ساحر ہر ایک
اُس سے کام لے سکتا ہے کوئی ساحر پر منحصر نہین ہے یہ حال سُنکے ہمراہ سمندر کے محل مین گیا کہ اگر موقع
ملے تو سمندر کو گرفتار کرلون مگر موقع نہ ملا مین نے خیال کیا کہ جا کر اسکی خبر کردون تا کہ کوئی تدبیر کی
جائے یہ حال جو خواجہ نے بیان کیا بس سب اہل دربار کا رنگ رو متغیر ہو گیا ہر ایک کے چہرہ پر مردنی
چھا گئی ہر ایک کو اپنی زندگی سے یاس ہوئی امید زندگی قطع ہو گئی تصویر موت سامنے پھرنے لگی
سب کو یہ معلوم ہوا کہ کسی نے روح قبض کرلی خصوصاً سہراب کا اور آفاق و غزالان کا تو عجب
حال ہوا کہ اُنکے دم مین دم نہ تھا کیونکہ یہ لوگ اُسکے حال سے واقف تھے اب سہراب کو خیال آیا کہ یہ اُسی
کے بھروسے پر ہے اور وہی تحریر کیا ہے کہ کل مین وہ چیز روانہ کرونگا کہ جو سب کا خاتمہ کر دیگی اُس نے
سچ تحریر کیا ہے کوئی بات جھوٹ نہین ہے واقعی اُس پر نہ سحر اثر کریگا نہ اسم اعظم کام دیگا اسکے روبرو ساحر
و غیر ساحر سب برابر ہین سب کا ایک مرتبہ ہے وہ بلائے ناگہانی ہے بس اس خیال سے یہ حال ہوا
کہ اب کل ضرور خاتمہ ہے زندگی تمام ہوئی جب خواجہ بیان کر چکے اور اہل دربار کا یہ حال ہوا
خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو مناسب ہے کہ اسوقت مع لشکر یہان
سے کوچ فرمائیے جب اُسکی کوئی تدبیر ہوئے گی تو پھر برائے مقابلہ تشریف لائیے کیا ضرور
ہے کہ ایسی بلا مین دیدہ و دانستہ اپنے کو مبتلا کرین کہ جس سے کوئی صورت مفر کی نہ ہو سوائے
موت کے چارہ ہو کیا ضرور ہے کہ اسقدر بندگان خدا کا خون ہو انسان کو خدا نے عقل اسی لیے
دی ہے کہ وہ اپنے نیک و بد کو خیال کرے جس امر مین ضرر ہو اُس سے اپنے کو بچائے اور بھلے
یہ کہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالے خواجہ نے جو یہ کہا ابھی صاحبقران نے جواب نہ دیا تھا کہ
سہراب نے اپنے مقام پر سے اُٹھ کر اور ہاتھ جوڑ کر یون عرض کیا کہ یا صاحبقران خداوند دو جہان
آپ کی عمر دراز فرمائے مین اُس صندوقچہ کے حال سے بخوبی واقف ہون جو کہ خواجہ فرماتے ہین
ایسا ہی ہے اُس سے کوئی نہین بچ سکتا ہے اسقدر ساحر جو کہ اسوقت ہمراہ حضور کے ہین ان مین

ہر ایک اپنے وقت کا سامری و جمشید ہی خصوصاً دو تین صاحب تو اپنا مثل نہین رکھتے ہین یعنی مریخ آفتاب علم
ولی عہد طلسم فیروز بیریا آفاق شاہ اور اُنکی زوجہ ملکہ گوکیہ یہ سب صاحب اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین
اُنکے روبرو سمندر کوئی چیز نہین ہی مگر یہ سب صاحب اُس صندوقچہ سے نہین بچ سکتے ہین نہ اُس پر سحر کر سکتے ہین
سامری یہ ایک ایسی چیز بنا گیا ہی کہ اس سے سب عاجز ہین اسکے سامنے سب طفل مکتب ہین مین کیا عرض کرون
جو خواجہ فرماتے ہین سواے اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نجات کی نہین ہی صاحبقران نے سہراب
کی تقریر سنکے جواب دیا کہ اے سہراب مین ابھی اسی قسم کی تقریر کر رہا تھا افسوس ہی تم نے ایسی قدر فراموش کی
یہ فرما کر فرمایا کہ مین آپ سب صاحبون سے کہتا ہون کہ جن جن صاحب کو اپنی جان اُس صندوقچہ اجل سے بچانا ہو
وہ صاحب اسوقت تشریف لے جائین مین مانع نہین ہون کیون میرے ساتھ کوئی اپنی جان تلف
کرے ایسی حالت مین جب کہ بالکل امید زندگی نہ ہو سواے موت کے اور مین تو یہان سے ہرگز ہرگز
ایک قدم نہ ہٹونگا مجھکو کوئی خوف نہین ہی اگر یون ہی آئی ہی تو کیا پروا ہی شعر سرے بچم زشمشیر حبیب * ہرچہ
آید بر سر من یا نصیب * موت سے ڈرنا کیا اگر ہان یہ امید ہو کہ اگر ہم اسوقت ہم یہان سے ٹل جائینگے تو پھر کبھی نہ
مرینگے تو ایسا بھی کیا جاے جب کہ یہ ظاہر ہی کہ اس زیست کا انجام یہ ہی کہ ضرور ایک نہ ایک دن ذائقہ
موت چکھنا ہوگا تو پھر کیون وہ کام کیا جاے جو کہ باعث بدنامی ہو اور میرے بزرگون نے نہ کیا ہو مین
تو اُسکی ذات پر بھروسا رکھتا ہون وہ مالک ہی اور سب کا خالق ہی زندگی و حیات اُسکے اختیار
مین ہی تو پھر سمندر کیا چیز ہی اور تیغ سامری کیا بلا ہی یہ سب اُنکے لیے ہی جو کہ موت سے ڈرتے ہین زندگی
کو اچھا جانتے ہین اور اُس کے نزدیک زندگی و موت یکسان ہی جو کہ خدا پر نظر رکھتا ہی اُس کو اپنا
خالق جانتا ہی اور یہ جانتا ہی کہ جو اُسکی مشیت مین ہوگا وہ پیش آئیگا دنیا سرا ہی جب تک اس مین
حکم رہنے کا ہی رہتے ہین طلب کے ساتھ ہی کوچ کرینگے پھر کیا ضرور ہی کہ ہم اُس مقام پر سے گریز
کرین جو کہ جاے خوف ہو اگر اسی طور سے بدی ہی تو کیا چارا کوئی اجارہ نہین ہی بس اگر قلعہ آہنی مین
بھی پناہ گزین ہونگے تو نہ ملیگا ضرور موت آکر گریبان گیر ہوگی خیال کرنے کا مقام ہی کہ سب کو
عشاق کے ہاتھ سے کب زندگی کی امید تھی کیونکر بچے بلکہ خواجہ نے اُسکے قتل کی تدبیر کی وہ
کیونکر بچا جب تک اُسکی نہ آئی تھی جب آگئی تو اُسنے لا مکان بھی بنایا اپنے کو کسی پر ظاہر بھی نہ
کیا مگر قضا نے نہ چھوڑا کیونکر جا کر خواجہ وغیرہ نے قتل کیا اب کوئی اُسکی سحر و ساحری کام نہ آئی
آج صبح کا ذکر ہی کہ چندر رتن نے نکل کر مقابلہ کیا جب تک اُسکی قضا نہ تھی دوسرے اُسکے مقابلہ
کو نکلے اُسکے ہاتھ سے اسیر ہوئے جب قضا آئی آفاق نے نکل کر قتل کیا کچھ نہ کر سکی بس ایسی
حالت مین جبکہ جو امر ہمارے اختیار مین بالکل نہین ہی اُس سے خوف کرنا بالکل بیکار ہی اور ہم تو سر کو ہتھیلی
پر لیے پھرتے ہین یہ صرف اُسکی بندہ پروری ہی جو اب تک زندہ ہین ورنہ کب کے مر چکے ہوتے ہم نے مقابلہ
پر اور اُسکی راہ مین جہاد پر جو کمر باندھی تو موت کو پہلے خیال کر لیا اگر یہ نہ خیال کر لیتے تو آجتک اسقدر کافر نہ
قتل کرتے نہ اتنا بڑا مرتبہ پاتے بس ایسی حالت مین مین تو کبھی اس مقام پر سے کنارہ کشی نہ کرونگا اگر مر گیا
تو مرتبہ شہادت پایا جو کہ آجتک کسی کو نہ ملا سواے اُنکے جو کہ صاحب نصیب ہین اگر زندہ رہا تو کتنا بڑا نام ہوا اور
کیا تعریف ہوئی نیک نامی کو ترک کر کے بدنامی اختیار کرون یہ تو کبھی نہ ہوگا مین کسی کو منع بھی نہین کرتا
ہون نہ جبر کرتا ہون کہ میرا ساتھ دو یا لشکر سے نہ جاؤ اپنی جان نہ بچاؤ بلکہ میری خوشی ہی کہ جس جس کو اپنی جان
عزیز ہو وہ چلا جاے کیون میرے ساتھ اپنے کو ہلاکت مین ڈالے میرے ساتھ تو مرنا ہی مین تو موت کو حیات اور

حیات کو موت جانتا ہون اور ہر وقت اپنے کو مردہ تصور کرتا ہون جب رات کو سوتا ہون تو کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہون
بس کیون کوئی میرا ساتھ دے اپنی زندگی مین خلل ڈالے مین تو مردہ ہون مرنے سے ڈرتا نہین ہون بلکہ اچھا
جانتا ہون اور سب کو حیات درکار ہے یہان حیات سے انکار ہے یہ جو صاحبقران نے فرمایا سب نے جواب دیا
کہ جب تک ہمارے دم مین دم ہے اور ہمارے ہاتھون مین طاقت ہے زبان مین گویائی ہے تلوار مین خم ہے ہم آپ
کے قدم نہ چھوڑینگے جو آپ کا حال وہ ہمارا حال یہ کیون آپ بار بار فرماتے ہین اگر آئے بھی تو کیا خوف ہے بسم اللہ
آپ کل صف آرا ہون اگر ہمارے قدم میدان سے ہٹ جائین تو آپ ہم کو مرد نہ فرمائیے گا بلکہ نامرد تصور فرمائیگا
یہ کیا معنے کہ ہم آپ کا ساتھ چھوڑ دین آپ ایسا قدردان ہم کہان پائین گے جو ہماری قدر کریگا ہم تو آپ کے
ناز اُٹھائے ہوئے ہین آپ کی محبت پائے ہوئے ہین جو ناز کیا آپ نے گوارا فرمایا بھلا دوسرا یہ کون گوارا کرنے
لگا ہمارے مزاج کی برداشت کرنے لگا ایسا قدردان آقا و مالک مقدر سے ملتا ہے بس ہم ایسے کلام کے سننے
کی تاب نہین لا سکتے ہین ہم ایسے آقا کو چھوڑ کر کہان جا سکتے ہین جو ہر وقت ہمارا خیال رکھے اپنی اولاد سے
زیادہ ہم کو سمجھے اسی سبب سے ہم اپنی حکومت کو ترک کئے ہوئے آپ کی غلامی اختیار کئے ہین اور اس حکومت
سے اس غلامی کو بہتر جانتے ہین سردارون نے تو یہ عرض کیا عزیزون نے یہ عرض کیا کہ اگر ہم کو آپ کا ساتھ
نہ منظور ہوتا تو ہم ہمراہ صاحبقران ثانی کے خانہ کعبہ کو نہ چلے جاتے اگر وہ نہ لے جاتے تو خود چلے جاتے
وہان جا کر عبادت خدا کرتے ہم تو آپ کے ساتھ ہین آپ کا دامن ہمارے ہاتھ مین ہے بس جب یہ تقریر سب
سنی کی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تمھارے یہ ارادے ہین خدا ضرور مدد کریگا یہ بلا بھی رد کریگا کوئی
مقام خوف نہین ہے اپنے دلون کو قوی رکھیے وہ سب کا حاکم ہے وہ عادل ہے ظلم اُس کو پسند نہین ہے
ظالم سے وہ نفرت کرتا ہے عدل و انصاف اُس کا طریقہ ہے وہ یہ کب گوارا کریگا کہ اس قدر بندے میرے
جو کہ میری راہ مین جہاد پر آمادہ ہین اور میری ذات پر بھروسا رکھتے ہین ہر بلا کو میری راہ مین راحت
جانتے ہین مرنے کو حیات خیال کرتے ہین مین ایک ظالم کے ہاتھ سے اُن کو قتل کراؤن اور ان کی
امید پوری نہ کرون وہ ضرور حامی ہوگا اور حمایت کریگا کوئی نہ کوئی سبب ضرور پردۂ غیب سے
پیدا کریگا کہ جس کی وجہ سے یہ بلا رد ہو اور ہماری مدد ہو یہ فرما کر کہا کہ تم لوگ کچھ غم نہ کرو صبر کرو
وہ صابر سے بہت خوش ہوتا ہے دیکھو تم نے عشاق کے مقدمہ مین صبر کیا اُس سے مدد چاہی
اُسنے مدد کی کیسا ذریعہ نکالا کہ اُس بلا سے نجات ملی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا سمندر کیا
گیدی ہے اور سامری کیا نطفہ حرام تھا کہ جو ایسی چیز بنا گیا اُس خدا کے سامنے سب بیکار ہے جو سب کا
مالک و مختار ہے ہم تو اُسی پر بھروسا رکھتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ بس اسی قول پر ثابت قدم رہو
دیکھو کہ کیا ظہور ہوتا ہے جب یہ تقریر تمام ہوئی سہراب تو دست بستہ کھڑا تھا اُس نے عرض کیا
کہ میری ایک آرزو ہے اگر اجازت ہو تو عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو مین نے
کب منع کیا ہے سہراب نے عرض کیا کہ مین نے کئی مرتبہ قصد کیا جب سے یہان آیا ہون
کہ آپ سے اجازت لے کر اپنی معشوقہ کے باغ مین جاؤن اُس کے دیدار سے اپنے قلب
بیقرار کو قرار دون مگر بہ سبب شرم و حیا کے عرض نہ کر سکا مجبور ہو گیا مگر اس وقت میرا قلب
بہت بیقرار ہے مین نے لاکھ قصد کیا کہ نہ عرض کرون مگر اُس نے نہ مانا آخر مجبور ہو کر عرض
کرنا پڑا مین اس قدر اجازت کا امیدوار ہون کہ مجکو اجازت ملے کہ مین چند ساعت کے
لیے اُس کے باغ مین جاؤن اگر وہ ہو تو اُس کا آخری دیدار دیکھ آؤن ایک زمانہ ہوا ہے کہ

مین نے اُس کو نہین دیکھا ہی مین بہت بیقرار ہون نہ معلوم نکل گیا ہو کیا نہ ہو یہ حسرت تو نہ باقی رہے
کہ مرتے دم اُس کو نہ دیکھا اس طور سے سہراب نے عرض کیا کہ صاحبقران کے دل پر چوٹ لگی
بلکہ آنسو نکل آئے فرمایا کہ اے سہراب اپنے دل کو قابو مین رکھو اور مین نے کب منع کیا ہی کہ تم نہ
جاؤ تم جب اجازت طلب کرتے مین دیتا یہ تمھارا گمان غلط تھا کہ مین نہ دیتا تم شوق سے جاؤ تم اُسکو
دیکھو وہ تم کو یہ کب ہو سکتا ہی کہ مین ایسے امر کی ممانعت کرون جو کہ سبب ہلاکت ہو مگر اس امر
کا خیال رہے کہ ملک غیر ہی دشمنون سے سامنا ہی جہان تک ممکن ہو اپنے کو بچائے رکھنا کسی پر
ظاہر نہ ہونے پائے ورنہ تمھاری بدنامی ہی آیندہ تم کو اختیار ہی اُس نے عرض کیا کہ حضور اس امر
سے خاطر جمع رکھین کہ کسی پر ظاہر نہ ہوگا میری بدنامی کے سوا اُسکی بھی تو ناموس ہی اور اُس کے
والدین جانی دشمن ہو جائینگے یہ مین کب گوارا کرونگا کہ میرے سبب سے میرے معشوق کی
بدنامی ہو صاحبقران نے فرمایا بسم اللہ کس امر کا انتظار ہی بس یہ جو صاحبقران نے فرمایا
سہراب نے اپنا سر قدم صاحبقران کی طرف جھکایا عرض کیا کہ آپ نے غلام کو زندہ کر لیا پس
صاحبقران نے ہان ہان فرما کر اُسکا سر سینہ سے لگایا فرمایا کہ سہراب یہ کیا حرکت ہی مین نے کیا
ایسا امر کیا کہ تم اس قدر بیقرار ہوئے جاؤ اپنی معشوقہ کو دیکھ آؤ ابھی رات بہت باقی ہی یہ
سنکے سہراب خدمت مین بادشاہ کی آیا اُن سے اجازت طلب کی بادشاہ نے بھی اجازت
دی بس سہراب سب کو سلام کرکے بارگاہ سے باہر آیا سحر سے ایک طائر خوش رنگ
بنکر طرف باغ ملکہ کے روانہ ہوا اسکو تو ادھر روان رکھا جاتا ہی پہلے حال دربار کا تحریر ہوتا ہی
کہ جب سہراب جا چکا صاحبقران نے فرمایا کہ دراصل سہراب اسوقت بہت بیقرار تھا
اُس نے اس طور کی تقریر کی کہ میرے قلب سے برداشت نہ ہو سکی میرے آنسو نکل آئے واقعی
خدا کسی کو درد محبت مین مبتلا نہ کرے یہ عجب درد ہی لا دوا سوائے وصل معشوق کے دوسرا اسکا
علاج نہین ہی اور ایک زمانہ ہوا ہی کہ سہراب نے اپنی معشوقہ کو دیکھا بھی نہین ہی اِسی کا غضب
تھا کہ اُس نے اتنے عرصہ تک صبر کیا دوسرا اس مقام پر ہوتا جب سے یہان آیا تھا پچاس مرتبہ
جاتا مین نے بھی خیال کیا کہ اب اجازت طلب کی ہی اور تمھارے لحاظ سے آج تک گیا نہین ہی
اگر سحر کے ذریعہ سے جاتا اور چلا آتا تو کیا معلوم ہوتا ضرور اجازت دوتا کہ اسکے قلب نا صبور
کو کچھ تو صبر ہو اگر مین اجازت نہ دیتا ضرور سہراب آج رات کو مر جاتا آج بہت بیقرار تھا سب
نے عرض کیا کہ حضور نے بہت مناسب کیا جو اجازت دی خواجہ نے کہا کہ مین ایک بات
عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو خواجہ نے عرض کیا کہ سہراب اپنی جان بچا کر
نکل گیا کیونکہ اسکو تو یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ کل اُس برق غضب سے کوئی زندہ نہ بچیگا مین اپنی
جان بچا کر کیون نہ چلا جاؤن شاید کبھی نہ کبھی وصل جانان نصیب ہو اس مرنے سے تو وہ امید
منقطع ہوتی ہی بس یہ خیال کرکے اُس نے نقرہ کیا اور چلا گیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ امر کبھی
نہین ہی اُس کو نقرہ کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ مین نے عام اجازت دیدی ہی کہ جس کا
جی چاہے چلا جائے وہ یہ کہکر چلا جاتا کہ مین آپ کا ساتھ نہین دے سکتا ہون دراصل وہ اپنی
معشوقہ کے دیکھنے کو گیا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ صبح کو معلوم ہو جائیگا صاحبقران نے فرمایا
کہ تمھارا بھی قول درست ہی کہ وہ نقرہ کرکے چلا گیا ہی تو پھر کیا کیا جائے ارے بھائی کوئی مرنا

نہین گوارا کرتا ہی اُسکو اپنی جان عزیز ہی جو کہ اپنی جان عزیز رکھتا ہی اور موت سے ڈرتا ہی اُس پر کوئی زور
نہین ہی وہ کوئی میرا غلام نہ تھا کہ مین اُس کو روک لیتا خواجہ اپنی اولاد پر تو قابو چلتا نہین ہی
اگر وہ وقت بد مین ساتھ نہ دے تو کیا کیا جائے نہ کہ دوست و آشنا سے اُس کا خیال رکھنا
محض نادانی ہی مین سب کے سامنے کہتا ہون کہ اس مقام پر میرے عزیز بہت ہین یہ میرے
ہم بزرگوار ہین اگر یہ میرا ساتھ نہ دین تو کوئی قابو نہین ہی گو ان مین میرا خون ملا ہی جو اُن کو میری
محبت ہوگی وہ دوسرون کو کہ ہوگی یا جو مجکو والی ہوگی اور کو نہ ہوگی یا شہنشاہ ہی اگر یہ میرا ساتھ
نہ دے تو جبر نہین کرسکتا ہون باوجودیکہ میرا فرزند ہی بس پھر اورون سے امید رکھنا بیجا ہی جس کو اپنی
عقبی درست کرنا ہوگی وہ میرا ساتھ دیگا جو اسکا خیال نہ کریگا اپنی راہ لے گا مین کہان تک
کسی کا دامن پکڑا کرونگا سب نے عرض کی کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین بقول آپ کے کوئی کہانتک
ساتھ دیگا ہم نے جو مرتبہ نصیحت کا تھا وہ تمام کیا ایک بھونڈی سی مثل ہی اپنی اپنی گور اپنی اپنی
منزل کوئی قبر مین کسی کا ساتھ نہین دیتا ہی سوائے اعمال کے بس جو اعمال نیک کریگا وہان خوب
بسر ہوگی بد کریگا اُسکی سزا پائیگا یہ تقریر جو سب نے کی اور صاحبقران نے اس طور سے سمجھایا تو
خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست ہوا بادشاہ محل مین آ گئے ابکی مرتبہ باوجود
اُس مرتبہ سے زیادہ خوف تھا ناموس کو رہنے دیا روانہ نہ کیا اس خیال سے کہ ابکی کوئی نہ بچا تو
بیکار سخن رائگان جائیگا بادشاہ اپنے ناموس مین صاحبقران اپنے ناموس مین سب سردار و
عزیز صاحبقران اپنے اپنے مقام پر آئے خواجہ اپنے خیمہ مین اور سب عیار اپنے مقام پر پہونچے
سردارون نے آکر پہلے آلات حرب و ضرب درست کئے جو کہ ساحر تھے اُنھون نے سحر [illegible]
بعد عبادت مین مصروف ہوئے خواجہ بھی عبادت کرنے لگے اب کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان عبادت
خدا نہ ہوتی ہو ادھر بادشاہ اپنے خیمہ مین صاحبقران اپنے خیمہ مین مصروف اطاعت پروردگار ہوئے
انکو تو اب یہان عبادت مین اور دونون لشکرون کو سامان جنگ و انتظار سحر مین رکھا جاتا ہی آئندہ حال
تحریر ہوگا کہ کیا گذری اب کچھ دوسرا حال تحریر ہوتا ہی

اب راوی شمہ حال ملکہ نسیم جادو دختر سمندر جادو کا بیان کرتا ہی کہ اُسکا کیا حال ہی فراق مین سہراب کے و حال سہراب و دیگر حالات داستان ہذا

راوی نے ابھی تک ملکہ نسیم کی داستان کسی مقام پر نہین بیان کی کہ اُسکی کیا حالت ہی فراق مین سہراب
کے کیونکر اُسکی بسر ہوتی ہی اسکا سبب یہ تھا کہ کوئی موقع نہ تھا کہ بیان کی جاتی ہان اب موقع آیا
تو گذارش ہوتی ہی شائقین و ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ بھی سہراب پر فریفتہ ہی اور ایسی کہ بدون سہراب
اُسکو قرار نہ آتا تھا بموجب شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر + از سوے کینہ کینہ و از سوے
مہر مہر + چونکہ یہ تو مسئلہ ملی ہو چکا ہی کہ ایک دل کو دوسرے دل سے راہ ہوتی ہی اور محبت ہوتی ہی
بس جب سہراب کو اُس سے الفت ہی تو اُسکو بھی ضرور الفت ہوگی لہذا راوی بیان کرتا ہی کہ
اُسکی الفت کا سہراب سے یہ حال تھا وہ اُسکو دیکھے بغیر زندہ رہتی تھی یا اسکو دیکھ جیتا تھا گو وہ عورت تھی دوسرے ماں باپ کے
بس مین تھی ناموس و بےعزتی کا خیال تھا جب سہراب اُس کے باغ مین جاتا تھا تو ملاقات ہو جاتی تھی
راز و نیاز کی باتین محبت و الفت کی گھاتین ہوتی تھین جب یہ چلا آتا تھا وہ دن رات اس کے

آتش فراق مین مثل شمع جلا کرتی تھی تن گھلا کرتا تھا مگر کیا کرے نہ تاب وصل تھی نہ طاقت جدائی نہ کچھ مُنھ
سے کہہ سکتی تھی نہ خاموش رہا جاتا تھا ایک شعلہ تھا کہ دن رات قلب مین بھڑکا کرتا تھا یہ اسکا عالم
ہی جب سے اسنے سُنا کہ سہراب کو تیرے باپ نے کسی جرم پر یہان سے نکالدیا اور دریاے سبز
رنگ مین قید کیا ہی پاس ماہیان طوفان کش کے اب اسکو یہ بھی امید جاتی رہی تھی کہ کبھی نہ کبھی ملاقات
ہوگی اور کوئی نہ کوئی صورت وصل پیدا ہوگی وہ جو گاہے گاہے ایک دوسرے کے دیدار سے بہرہ مند
ہوتا تھا وہ بھی امید قطع ہوگئی اسکو بڑا صدمہ ہوا اب تو اسکی غیر حالت ہوئی سمندر کو خبر ہوئی دریافت
کیا اُسنے عرض کیا کہ مجکو مرض خفقان ہوگیا ہی تنہائی پسند ہی بس یہ باغ مین رہتی ہی گاہے گاہے باپ
پاس مان پاس ہو آتی ہی باپ نے نسخہ حکیم صاحب سے لکھوا کر بھجدیا ہی کہ اسکا استعمال کیا جائے وہ اُس
دن سے سرہانے رکھا ہوا ہی جب سمندر نے دریافت کیا کہ کچھ نسخہ نے نقصان تو نہین کیا یا خود کہدیا یا
کسی کے ذریعہ سے کہلوا دیا کہ نقصان نہین کیا بلکہ نفع کیا یہ حالت ہی کہ رات رات بھر نیند نہین آتی ہی
فراق مین سہراب کے اُسکا تصور بندھا رہتا ہی شعر عاشقانہ پڑھا کرتی ہی اور رویا کرتی ہی سوکھ سوکھ کر
کانٹا ہوگئی ہی اب نہ کچھ کھایا جاتا ہی نہ پیا جاتا ہی جو کہ ہمراز ہین وہ کچھ زبردستی کھلا دیتی ہین بس سواے
رونے کے کوئی کام نہین ہی نہ بناو کی فکر ہی نہ سنگار کی جب کسی نے عرض کیا کہ ملکہ کپڑے میلے ہوگئے
ہین نہا کر بدل ڈالو کنگھی کرو سرمہ لگاؤ ذرا دل کو سنبھالو تو ایک آہ سرد بھر کر جواب دیا کہ وہ کیا دل
کو سنبھالے کہ جسکا دل قابو مین نہ ہو بھلا یہ سنبھالے سے کہین سنبھلتا ہی بدون وصل یار کے اب کیا
نہاؤن کیا کپڑے بدلون کیا شانہ کرون کیا سرمہ لگاؤن وہ اس بناؤ کا دیکھنے والا کہان ہی جو میرا سنگار
دیکھکر خوش ہوتا تھا اور مین اُسکے خوش کرنے کو ہر روز نیا بناؤ کرتی تھی کہ شاید وہ آجائے اور دیکھ کر
خوش ہو اب مین کس کے دکھانے کو بناؤ کرون اب وہ دل ہی نہ رہا یہ کہتی تھی اور رونے لگتی تھی
اسی طور سے ایک زمانہ گذرا ہر ایک خواص و مصاحب پر تاکید تھی کہ تم ہمارے روبرو سہراب کا
ذکر کیا کرو اور بلکہ یہ تاکید تھی کہ محل مین جا کر خبر لایا کرو کہ وہان تو کچھ ذکر نہین ہوتا ہی جو ذکر ہو ہم سے آکر
بیان کیا کرو چنانچہ ایک دن کا ذکر تھا کہ جب سہراب نے صاحبقران کی شرکت کی ہی اور اس
پار آکر سہران کو قتل کیا ہی خواجہ کو لیا گیا اسی امر کا ذکر سمندر نے محل مین کیا کہ اپنی زوجہ سے کہہ
سنا تم نے سہراب جو کہ بڑا سپہ سالار تھا مین نے اُسکو ایک جرم کی سزا مین دریاے سبز رنگ مین
قید کیا تھا سہران نے اُس پر ترس کھا کر رہا کردیا اور اُسکو ایک ضرورت سے بیرون دریا بھیجا اُسنے
جا کر اہل اسلام کی شرکت کی اور وہان سے آکر سہران کو فقرے سے قتل کرایا اور میرے دوسرے سپہ سالار
کو بھی اب وہ شریک اہل اسلام ہوگیا بڑی خرابی ہوئی کیونکہ وہ یہان کے اکثر حالات سے واقف
ہی مین یہ نہ جانتا تھا کہ یہ معرکہ پیش آئیگا ورنہ مین اُسکو قتل کرتا اب اُسکا ہاتھ آنا بہت مشکل
ہی اُسکی زوجہ نے کہا تھا کہ تم نے اپنے ہاتھ سے اپنے دوست کو دشمن کیا جیسا کیا ویسی سزا
پائی اسکی شکایت بیکار ہی نہ تم اُسکو قید کرتے نہ وہ تمھاری رفاقت ترک کرتا سمندر نے اُسکا
جواب دیا تھا کہ وہ میرا کیا کرلیگا جو اُسکی امید ہی وہ کبھی نہ پوری ہوگی یہان تک لشکر اسلام کو
آنا نصیب ہوگا ماہیان قتل کرینگی یہ باہم کلام ایک دن ہوئے تھے اُس دن سے اُسکی زوجہ
اکثر حالات سہراب دریافت کیا کرتی تھی کیونکہ سہراب دور کا اُسکا رشتہ دار تھا یہ حال جا کے
ملکہ تسنیم کی خواص نے ملکہ سے کہا تھا کہ اے بی بی تم نہ پریشان ہو تمھارے عاشق ابھی زندہ ہین

اُنکو بادشاہ نے دریا مین قید کیا تھا وہ کسی تدبیر سے رہا ہو گئے ہین اور کوئی اہل اسلام ہین خدا پرست
کہلاتے ہین اُنکے شریک ہوئے ہین اُنکا مذہب قبول کیا ہی اب اُنکے ہمراہ ہین بلکہ آج بادشاہ ملکہ سے
فرماتے تھے کہ سہراب نے بڑا غضب کیا میرے سپہ سالار کو عیارونکے ہاتھون سے قتل کرا ڈالا اور یہ ملکہ سحران
کو جو کہ دریا مین رہتی تھی وہان عیارون کو لیجا کر اُسکو قتل کرا یا وہ میری ملک کی تباہی کی فکر مین ہی جو ملکہ
نے اُس خواص سے سُنا کہا کہ ذرا فلان المارہی سے پرچۂ اخبار تو اُٹھا لا وہ دوڑ کر اُٹھا لائی اب ملکہ نے
پرچۂ اخبار دیکھنا شروع کیا اُس مین کُل حال صاحبقران کے آنے سے لیکر جو کچھ اُسدن تک گذرا تھا
تحریر تھا اُسکے دیکھنے سے ملکہ کو کچھ امید ہوئی کہ میرا عاشق زندہ ہی اگر زندہ ہی تو کبھی نہ کبھی ملاقات ہوگی
مگر بیقراری کی وہی حالت تھی مگر اتنی بات تھی کہ پرچۂ اخبار روز دیکھا کرتی تھی جو واقعے گذرتے تھے سب
اُسکو معلوم ہوتے رہتے تھے یہان تک کہ دریا کا قصہ صاحبقران کا ادھر کو آنا تمام شاہونکا شریک ہونا
قسیم و جسیم کی لڑائی ارباب جریک کے مقابلہ لشکر اسلام کا قریب سمندریہ فروکش ہونا سہراب کا
جا بجا مقابلہ کرنا یہان سمندریہ پر آکر جو کچھ واقعے گذرے سب اُسکو پرچۂ اخبار سے ثابت ہوئے بلکہ جب
سے اُسکو یہ معلوم ہو گیا ہی کہ لشکر اسلام سمندریہ پر آیا ہی میرا عاشق ہمراہ لشکر اسلام ہی اور مسلمان ہوا ہی
اُسنے بھی مذہب اسلام قبول کر لیا ہی مگر خفیہ طور پر ابھی کسی پر ظاہر نہین کیا ہی کچھ دل کو بھی قرار ہوا ہی اب کبھی
کبھی نہا بھی لیتی ہی کپڑے بھی اُجلے پہنے رہتی ہی اس خیال سے کہ شاید سہراب آجائے کیونکہ اب تو قریب
شہر لشکر اُترا ہوا ہی جو معرکہ گذرتا ہی یہ اُسکو سنکے دعا کرتی ہی صاحبقران کے ظفر کی ابھی عشاق کے
معرکہ مین اسنے دعا کی تھی بس اب یہ کوئی وقت باغ سے نہین جاتی ہی دن رات سہراب کی یاد
مین مبتلا رہتی ہی اپنے دل سے کہتی ہی کہ کیا سبب ہی کہ اتنا زمانہ اُنکو یہان آئے ہوئے ہوا ابھی تک اُنکو میرا
خیال نہ آیا ارے ایک دن بھی میرے دیکھنے کو نہ آئے اُنکے نزدیک کیا بات ہی جب چاہین سحر سے
صورت بدل کر چلے آئین کوئی مشکل امر نہین ہی یہان اُنکا کوئی دشمن نہین ہی جو خبر کر دیگا معلوم ہوتا ہی
کہ میری محبت اُنکے دل سے جاتی رہی کوئی اور معشوق اُنکو مل گیا اُسکی طرف دل راغب ہو گیا ایسے
خیالات دل سے کیا کرتی ہی اور رویا کرتی ہی آج کا ذکر ہی کہ اسکا دل بہت بیقرار ہی سہراب کے دیدار
کا بہت مشتاق ہی کسی پہلو قرار نہین آتا ہی سرِ شام سے یہ رو رہی ہی اور یہ شعر ورد زبان ہی شعر نیند یہ
اُڑ گئی آنکھون کی خدا خیر کرے ❊ پھر مجھے وصل کی راتون کا مزا یاد آیا ❊ دیگر تو ہی عادل تو ہی منصف تو ہی
شیدا یار ❊ اقربا میرے کرین خون کا دعویٰ کس پر ❊ فتنہ پرداز فسون ساز ستمگر عیار ❊ ہائے کمبخت دل
آیا ہی تو آیا کس پر ❊ یہ شعر پڑھتی ہی اور دل سے کہتی ہی کہ کیون تو اسقدر بیقرار ہوتا ہی ارے کمبخت اب
اُسکو تیری پروا نہین ہی اُسنے تجکو بھلا دیا وہ اور کسی زلف مین پھنس گیا تو کیون اسقدر اُسکے لیے بیقرار
ہوتا ہی اسی طور سے سمجھاتی ہی مسہری پر پڑی ہوئی تصویر خیالی سہراب کی سامنے موجود ہی رو رہی ہی
تمام تکیہ آنسوؤن سے تر ہین لاغر اسقدر ہو گئی ہی کہ پہچانی نہین جاتی ہی وہ پھول سے عارض مانند گل
آفتاب کے زرد ہین تمام جسم بھر مین خون کا نام نہین ہی آنکھون مین حلقے پڑے ہوئے ہین ہونٹھ خشک
رہتے ہین یہ تو اُسکی حالت ہی باغ کی یہ حالت ہی کہ ویران پڑا ہوا ہی سنبل کے درخت یہ معلوم ہوتے ہین
کہ کوئی مغموم بال کھولے ہوئے کھڑا ہی لالہ اپنی طرف دل بداغ کوئی درخت قرینہ سے نہین ہی مہندی
الگ ویران پڑی ہوئی ہی نہر مثل دیدۂ عاشق کے خشک پڑی ہی کہ جب زیادہ جدائی کا صدمہ
اُٹھاتی ہی تو آنسو بھی خشک ہو جاتے ہین اسی طور سے نہر بھی خشک ہی تمام باغ اُجاڑ ہی سبب کہ

صاحب باغ کا دل ویران ہی تو باغ کیون نہ ویران ہو یہ وہی باغ تھا کہ جو کوئی آتا تھا اُسکا پھر جانے کو جی نہ چاہتا
تھا ہر قسم کے جانور قفس ہاے طلائی مین بند درختون پر آویزان ہین کیسی کیسی خوش آوازین آتین تھین بلبلون
ہجوم رہتا تھا قمریان شمشاد پر جمع رہتی تھین یہ عالم تھا کہ ہمیشہ بہار رہتی تھی یا یہ کہ اب اُس باغ مین سواے
زاغ و زغن کے دوسرے جانور کا نام نہین ہی جا بجا بوم نے آشیانے بنائے ہین مہندی کی شاخین بگڑ گئی
ہین یہ عالم ہی کہ اُس باغ مین جانے کو جی نہین چاہتا ہی مثل دل عاشق کے ویران ہی برگ ہاے باغ
صاحب باغ کے حال پر کف افسوس ملتے ہین ہر روش پٹری پر خاک اُڑتی ہی دل گھبراتا ہی جو بارہ دری
مثل عروس شب اول کے ہر وقت آراستہ رہتی تھی وہ اب مثل زن سوگوار کے ویران ہی نہ فرش ہی
نہ شیشہ آلات جا بجا خاک پڑی ہوئی ہی جن طاقون پر بوتلین شراب کی و ساغر رکھے رہتے تھے وہ
خالی پڑے ہین کوئی سامان آرایش نہین ہی سب ادھر اُدھر پڑا ہی مسہری کی چھت کہین ہی پردے کہین
مسند کا ٹھکانا نہین ہی کہ کہان پڑی ہی یہ حال کیون نہ ہو جو کہ صاحب خانہ ہی جس کے دم سے یہ ساری
رونق ہی جب وہی اپنے آپ مین نہین ہی تو ملازمونکو کیا ضرورت ہی جو خیال رکھین یہ عالم ہی جو کہ بیچ
غرض کیا صرف یہ طریقہ ہی کہ نصف شب تک سب خواصین و مصاحبین ملکہ کے پاس رہتی ہین بعد
نصف شب کے سب اپنے اپنے مقام پر جا کر پڑ رہتی ہین ملکہ عالم تنہائی مین بیٹھی ہوئی پرچہ اخبار دیکھتی
ہی کبھی مسہری پر پڑ رہتی ہی یہ طریقہ ہی اُسی طور سے آج بھی کچھ خواصین ملکہ کے پاس ہین کچھ باغ مین پھر
رہی ہین ملکہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہی یاد مین سہراب کے مصاحبین سمجھا رہی ہین یہان کا تو یہ عالم ہی
راوی بیان کرتا ہی کہ سہراب جو اجازت لیکر او رطائر خوش رنگ بنکر سحر سے چلا پرواز کرتا ہوا چلا آیا آکر باغ
ملکہ کی دیوار پر بیٹھا دیکھا کہ باغ ویران پڑا ہی چونکہ شب ماہ تھی اس سبب سے حال باغ کا معلوم
ہوا کہ عجب اُسکی حالت ہی اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ تیرا آنا بیکار ہوا معلوم ہوتا ہی کہ ملکہ نے
آنا باغ کا چھوڑ دیا جب تو باغ کی یہ حالت ہی خیر آئی دل اُس مقام کو دیکھ لیا کہ جہان ہمارا معشوق و
دلدار بیٹھا تھا اور صحبت آرا ہوتا تھا اُسنے خیال کیا کہ چلکر ذرا بارہ دری کو بھی دیکھ لون کہ وہان تو بیٹھا کرتی
تھی شاید اُسکی بو دماغ مین آجائے اُس جگہ کے بوسہ لون جہان وہ جلوہ گر ہوتی تھی یہ خیال کر کے دیوار
پر سے اُڑ کر اُس درخت شمشاد پر آکر بیٹھا جو سامنے بارہ دری کے تھا اب طرف بارہ دری کے دیکھنے
لگا اُسنے دیکھا کہ کچھ خواصین ملکہ کی باغ مین پھر رہی ہین انھون نے بھی دیکھا کہ ایک جانور خوش
رنگ شمشاد کے درخت پر آکر بیٹھا ہی مگر بہت پیارا پیارا ہی نہایت خوش رنگ ہی مگر کچھ حیران
حیران ادھر اُدھر دیکھ رہا ہی وہ خود حیران ہوئین کہ یہ رات کا وقت اسوقت یہ جانور کہان سے
آیا یہ تو نئی بات ہی ایک نے دوسری سے کہا کہ بوا تو نے دیکھا کہ یہ تو آج نیا واقعہ ہوا کہ اسوقت
ایک جانور آکر اُس ہی درخت پر بیٹھا ہی یہ وقت جانورون کے اپنے آشیانون مین رہنے کا ہی نہ کہ
پرواز کرنے کا اُسنے کہا کہ عجب کی کیا بات ہی یہ جانور اپنے آشیانے مین بیٹھا ہوگا کسی جانور نے
ستایا ہوگا یہ وہان سے ویران ہو کر یہان چلا آیا ہی چونکہ شب ماہ ہی اُسنے درخت پر بسیرا
لیا اُسنے کہا کہ بوا وہ تو بہت خوبصورت ہی کیا کہون اگر دن ہوتا تو کسی نہ کسی طور سے اُس کو
پکڑ لاتی اور ملکہ کو دکھاتی کیا کہین ہماری ملکہ نے تو اپنی وہ حالت بنائی ہی کہ نہ دنیا کی خبر
ہی نہ مافیہا کی سواے رونے کے کوئی کام نہین ہی نہ کھاتی ہین نہ پیتی ہین اپنی جوانی کو مفت
برباد کر رکھا ہی جس کے لیے یہ حال کیا ہی اُسکو کچھ پروا نہین ہی وہ اپنی نیند چین سے سوتا

ہوگا کھاتا ہوگا پیتا ہوگا اُسکو انکا خیال بھی نہ ہوگا ای بوا ذرا خیال کرو کہ کتنا زمانہ ہوا لشکر اسلام کو
اس مقام پر آئے ہوئے سنتے ہین کہ اُس لشکر کے ہمراہ سہراب بھی ہین مگر ایک دن توفیق نہ ہوئی
کہ چلکر ملکہ کو دیکھ آئین جب یہان تھے تو دوسرے تیسرے ملکہ کو اپنی محبت جتانے آتے تھے جب
دیکھا کہ ملکہ کا دل آگیا اب رُک گئے یہی تو مردون کے حال ہوتے ہین پہلے خوب اپنا دل لگاتے
ہین تاکہ دوسرا بھی محبت کرے جب دوسرا محبت کرنے لگا خود رُک گئے دوسری طرف دل
لگا دیا اب اُنکو کیا پروا چاہے کوئی مرے چاہے جیے ہہ اپنا مطلب حاصل کر چلے وہی حرکت یہان
سہراب نے بھی ملکہ کے ساتھ کی کہ جب ملکہ کا دل اُنکی طرف آگیا آپ خود بھی رُک گئے ملکہ
اُنکے فراق مین مر رہے ہین پہلے تو یہ نام تھا کہ قید تھے پھر یہ نام ہوا کہ دریا حائل ہے پھر لشکر کے ہمراہ تھے
شہر دور تھا اب کیا بات ہے جو نہین آتے ہین نہ شہر دور ہے نہ دریا حائل ہے نہ قید ہین پھر کیون نہین آتے
ہین یہ سب باتین تھین کہ ملکہ نے اپنے مقام پر خیال کر لین ہم تو کبھی اسکو یقین نہ لاتے کہ اس سبب
سے نہین آتے اُنکو ملکہ کی الفت ہی نہین ہے ایک نے کہا کہ بوا یہ مرد وے اپنے مطلب کے دوست
ہوتے ہین انکو اپنے مطلب سے غرض ہے جب تک مطلب نہین نکلتا ہے اُسوقت تک الفت بھی ہے
جان بھی جاتی ہے جہان مطلب نکلا پھر تم کہان اور ہم کہان دوسرا گھر تلاش کرنے لگے مگر یہان اسکے
خلاف ہوا مطلب تو حاصل نہ ہوا صرف امید رہی مگر سہراب مرد عاقل تھا اُسنے خیال کیا کہ یہان
مطلب نہ حاصل ہوگا کیونکہ ملکہ صاحب اختیار نہین ہے وہ صرف اپنی محبت جتا کر چلے گئے دوسرے کو
عذاب مین مبتلا کر دیا آپ چین سے دوسرون کے ساتھ عیش کرنے لگے تیسری بولی کہ یہ کوئی امر نہین
ہے دراصل سہراب بھی عاشق تھا مگر مجبور ہے موقع نہ ملا کہ وہ آئے یہ باتین جو اُن سب کی سہراب
نے سنین اپنے دل مین کہا کہ افسوس تو نے ایسی بیوفائی کی کہ یہ عورتین تیری مذمت کرتی ہین بس
ایک مرتبہ بزبان انسانی گویا ہوا کہ ای شبو و شگوفہ و سیوتی اچھی تو رہین مزاج کیسا ہے یہ جو قیدا
سُنی اُس مین سے سیوتی ذرا چالاک تھی پکار ہی لو بوا وہ موندھی کا ٹا جانور ہم سب کے نام جانتا
ہے اور ایک ایک کا نام لیکر پکارتا ہے یہ نئی بات ہے اس موئے کو نام کہان سے معلوم ہوئے یہ موا
جانور نہین ہے کوئی آدمی ہے واہ کیا خوب بڑا حرامزادہ معلوم ہوتا ہے بھلا ہمارے مزاج کے دریافت
کرنے سے کیا کام جا کر اپنی امان کا یا بہینا کا مزاج دریافت کرے یہان کسی کو مرد کی ضرورت نہین
ہے یہان کوئی ملکہ کی طرح دیوانی نہین ہے جو ایک پر جان دیتی پھرے میری بوا مجھکو بڑا معلوم
ہوا اگر میرے ہاتھ آجائے تو ٹانگین چیر کر پھینکدون کیا خوب نئی بات سُنو ہم سے جانور ہوکر کہتا ہے
کہ مزاج تو اچھا ہے نہ معلوم موئے کو نام کیونکر معلوم ہو گیا شبو نے کہا کہ سیوتی خاموش رہ کوئی شاہ
یا شہریار زادہ نہ ہو کہ سحر سے انسان کی صورت سے تبدیل ہوکر جانور بنکر آیا ہو تو بڑی خرابی ہو
مفت کی ذلت ہو اور سزا ملے کہین ملکہ کا کوئی عاشق نہ ہو جس کے فراق مین ملکہ کی یہ حالت ہے
تو اور بُرائی ہو جب ملکہ سے ملاقات ہو تو شکایت کرے ذرا سمجھ بوجھ کر بات کہا کر سیوتی
نے کہا کہ تم ڈرو مین نہین ڈرتی ہون کیا شامت ہے کسی شاہ یا شہریار زادہ کی یا ملکہ کے عاشق
کی کہ وہ جانور بنکر آئیگا یہ موا کوئی ایسا ویسا ہوگا کہ جو یون آیا ہے اگر کوئی شاہ یا شہریار زادہ ہے
تو اسکے اوپر بھی لعنت ہے کہ ایسی حالت سے آیا کہ جو کہ اُسکے کم عزتی کا سبب ہے ہوئی شگوفہ نے
جواب دیا کہ تو بڑی چرب زبان ہے اپنی زبان بند کر اپنے ساتھ ہم کو بھی جوتیان کھلوائیگی سیوتی بڑبڑا کر

خاموش ہو رہی کہ پھر سہراب نے کہا کہ ای شبو تم نے کچھ ہمارے کلام کا جواب نہ دیا کہ ہم نے تم سے کیا دریافت
کیا شبو نے کہا کہ مین کیا جواب دون پہلے آپ یہ فرمائین کہ آپ کون صاحب ہین کہان سے تشریف لائے
ہین کس کے اشتیاق مین آنا ہوا شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام است ❊ اگر ماہی ترا منزل کدام است ❊ مین
آپ کے نام سے آگاہ ہون تو جواب دون یہ تو وہ مثل ہوئی مثل کہ جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام یہ جو
شبو نے کہا اُس جانور نے ایک آہ کی اور کہا کہ سچ ہے خانمان آوارہ بیکس و تباہ تھا کوئی کیا نام جانے جب
آفت آتی ہے اور مصیبت پڑتی ہے تو دوست بھی دشمن ہو جاتے ہین ایسے دشمن ہوتے ہین کہ پہچانتے نہین
ہین خیر مجھے کسی کا گلہ نہین ہے صرف اپنے مقدر سے گلہ ہے یہ امر کوئی شکایت کا نہین ہے بلکہ مقام افسوس ہے
کہ جو ہم کو جانتے تھے وہ بھی فراموش کر گئے ارے شبو مین وہی خانمان برباد فلک کا ستایا کسی کا عاشق و شیدا
ہون مین وہی بلا نصیب ہجران قریب اپنی جان سے جدا دل ناصبور کے ہاتھون کا برباد کیا ہوا مثل قیس فرہاد
آوارۂ دشت جدائی و ناشکیبائی مین وہی مفارقت دیدہ ہجر کشیدہ اپنی جانی سے دور افتادہ فلک کا
برباد کیا ہوا سہراب ہون کہ جس کی ابھی تم باہم شکایت کر رہین تھین دراصل مین اسی لائق ہون
بلکہ اس سے زیادہ کلمات کے سننے کا مستحق ہون ہے جو کلمے تم نے کہے یہ کچھ نہ تھے بلکہ اگر تم اور زیادہ کہتین تو
بھی کم تھے مین نے دراصل ایسی ہی خطا کی ہے کہ جس کے سبب سے مین سر نہین اُٹھا سکتا ہون مین
فی الواقع لایق اسکے نہین ہون کہ کوئی میرے آنے کا روادار ہو ضرور مین خطادار ہون یہ سب کلام
تمھارے بجا تھے جو ایسا کریگا وہ ایسے کلامون کا مستحق ہوگا اچھا ذرا میری خبر اُس شاہ خوبان و ماہ
محبوبان بادشاہ حسن میری پیاری ملکہ نسیم جادو کو کر دو اور عرض کرو کہ آپ کا خادم دیرینہ غلام کہنہ
گنہگار خطاوار آپ کے شربت دیدار کا پیاسا آپ کے قدمون سے دور افتادہ لائق سزا آپ کے دیدار
کے اشتیاق مین حاضر ہوا ہے اگر وہ اس لائق ہو تو ذرا اُسکو اپنا دیدار دکھائیے ورنہ اُسکو اپنے تیغ
ادا سے قتل فرمائیے کہ اب اُس سے صدمہ جدائی و دوری اُٹھ نہین سکتا ہے اب کہان تک آپ کی
مفارقت کی تاب لائے دل ناصبور کو اب قرار نہین ہے قلب مین طاقت باقی نہ رہی کہ صدمہ اُٹھائے
بس مین حاضر ہون جو حکم ہو بجا لاؤن یہ جو اُس طائر نے کہا شبو نے کہا کہ کیا آپ سہراب جادو ہین
سہراب نے کہا کہ ہان ہون تو مگر مجکو شرم آتی ہے اپنا نام بتاتے ہوئے ابھی تم میری مذمت کر رہین
تھین یہ سننا تھا کہ شبو نے سبوتی کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیون موئی ہم نہ کہتے تھے کہ تو جو بُرا کہ رہی تھی
کوئی شاہ یا شہریار زادہ نہ ہو ملکہ کا عاشق و شیدا نہ ہو کیونکہ آج ملکہ بہت بیقرار تھین یہ حالت ملکہ کی
کبھی نہ ہوئی تھی جو آج ہی دیکھ رہی نکلا نہ یہ سننا تھا کہ ہر ایک اپنے منہ پر طمانچے مارنے لگی اور کہنے لگی
کہ خطا ہوئی ہماری خطا معاف ہو ہم نہ جانتے تھے کہ آپ تشریف لائے ہین نادانستگی مین ہم سے
قصور ہوا قصور معاف فرمائین سہراب نے کہا کہ مین خود تم سب کا خطاوار ہون تم سب میری
خطا ملکہ سے کہکر معاف کراؤ اُنھون نے کہا کہ آپ ہمارے مالک ہین ہم آپ کے تابعدار ہین ابھی جاکر
ملکہ کو آپ کی تشریف آوری کی خبر کرتے ہین کہ سہراب جادو تشریف لائے ہین ملکہ کی تو آپ کے
فراق مین عجب حالت ہے ملاحظہ فرمائیگا تو معلوم ہوگا ملکہ تو پہچانی نہین جاتی ہین برسون ہوئے روتے
ہوئے آنسو سوا رونے کے دوسرا کام نہ تھا سہراب نے کہا کہ اچھا جاکر خبر تو کرو یہ سنکے وہ خواصین
دوڑی ہوئی گئین یہ حالت کہ سر کا دوپٹہ کہین جوتی کہین سانس پھولی جاتی ہے پیٹ مین نہین سماتی
ہے گرتی پڑتی بارہ دری مین پہونچین ملکہ اور خواصون سے بیٹھی ہوئی باتین کر رہی تھین کہ یہ جو اس

حالت سے پہونچین تو ملکہ حیران ہوئی کہ کیا آفت آئی یہ سب کی سب جاکر ملکہ کے رو برو بدحواس ہو ہو کر
گر پڑین فرط خوشی سے منھ سے بات نہین کی جاتی ہے زبان لڑکھڑاتی ہے کہتی کچھ ہین نکلتا کچھ ہے سیوتی نے اپنے
حواس درست کرکے کہا کہ ملکہ وہ آئے ہین وہ آئے ہین ملکہ خود انکی حالت دیکھکر حیران و ششدر رہی کہ انکو
کیا ہوگیا ہے کہ یہ ایسی بدحواس ہین کہ انکو کچھ لحاظ و پاس نہین ہے میرے رو برو آکر گر پڑی ہین یہ جو سیوتی
نے کہا کہ ملکہ وہ آئے ہین ملکہ اور بھی حیران ہوئی کہ کون آئے ہین سمجھی کہ یہ سب کی سب دیوانی ہوگئی ہین
انکے حواس جاتے رہے ہین وہ جو اور خواصین تھین اُنسے ملکہ نے کہا کہ انکو سنبھالو تاکہ انکے حواس درست
ہون تاکہ وہ صاف طور پر کلام کرین یہ جو حکم ملکہ نے دیا اور خواصون نے انکو سنبھالا کہا کہ تم کو کیا ہوا ہے
اتم کیون اسقدر بدحواس ہو اپنے حواس درست کرو ملکہ خفا ہوتی ہین تب پھر سیوتی نے کہا کہ ملکہ
وہ آئے ہین ملکہ نے برہم ہوکر فرمایا کہ کون اُسنے کہا وہی ملکہ نے کہا کہ کیا تیرا باپ یا تیرا یار جو تو ایسی بدحواس
ہوئی ہے کہ پورے طور سے بات نہین کرتی ہے ملکہ تو سیوتی پر خفا ہونے لگی اُدھر شبو اور شگوفہ نے
اپنے حواس درست کرکے عرض کیا کہ ملکہ آپکو مبارک ہو ہم اسوقت وہ خبر خوشی لائی ہین کہ آپ
اُسکو سُنکے بہت خوش ہونگی ہم لوگ لائق انعام کے خبر لائی ہین ملکہ نے فرمایا کہ کم بختین بیان تو کردین
سنون تو سہی میرا مقدر ایسا کہان کہ مین خبر خوش سنون سوائے رنج والم کے جب کبھی آنکھ لگ جاتی
ہے تو خواب بھی ایسے پریشان نظر آتے ہین کہ جسکو دیکھکر مین خوف زدہ ہوتی ہون میرا یہ نصیب کہان
کہ کوئی خوشی کی بات میرے گوش زد ہو مین ایسی کم بخت ہون کہ کبھی اپنے معشوق کو خواب مین بھی
نہین دیکھتی ہون ظاہر ہے وصل تو درکنار ہے بموجب شعر نہ ہوگا مجھ سا بھی محروم وصل یار کوئی + کہ خواب
بھی کبھی دیکھا نہ ان خیالوں کا + اُسنے عرض کیا کہ ملکہ ایسا کلمہ زبان پر نہ لائیے اپنے دل کو خوش فرمائیے
مجھ سے خبر خوش سماعت فرمائیے ملکہ نے فرمایا کہ کیا شہر سمندر یہ فتح ہوگیا یا اہل اسلام نے قبضہ کرلیا
تو یہ خبر خوش نہین ہے ملکہ اور سبب رنج والم ہے کہ باپ مان سے بھی جدائی ہوئی جس کے لیے یہ سب
کچھ ہوا اُس سے ملاقات نہ ہوئی یہ سب خبر غلط تھی کہ وہ لشکر اسلام کے ساتھ ہین مگر یک اہل اسلام
ہوئے اگر ایسا ہوتا جب سے یہان لشکر اسلام آیا تھا وہ میری ملاقات کو ضرور آتے یا کوئی نہ کوئی
شقہ کسی طور سے میرے پاس ضرور روانہ کرتے جو کہ میرے تسکین کا سبب ہوتا ایسے وہ بے مروت
نہ تھے میرے حال سے بالکل واقف تھے میری حالت اُن پر ظاہر تھی معلوم یہ ہوتا ہے کہ کوئی اور سہراب
ہے اُسکا حال پرچۂ اخبار مین تحریر ہے انکو تو ضرور رہا ہیان نے قتل کیا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ زندہ ہوتے اور
میری خبر نہ لیتے جب یہ امر ہے تو مین یہ خیال نہین کرسکتی ہون کہ تم یہ خبر لائی ہوگی کہ وہ آئے ہین
یہ تو خیال کرنا عبث ہے بالکل خلاف عقل مقدر مین کہان کہ یہ خبر آئے یہ گردون دون ایسی بازی کبھی نہین
کھیلتا ہے یہ عاشق و معشوق طالب و مطلوب حبیب و محبوب کو ایک جا نہین دیکھ سکتا ہے نہ ایک
مقام پر جمع ہونے دیتا ہے اسکو تفرقہ بہت پسند ہے اسکو دونون کا تڑپنا و بیقرار ہونا اچھا معلوم ہوتا ہے
بموجب شعر یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین + کسی کا اسے وصل بھاتا نہین + لہذا یہ خیال خام و تصور ناتمام
ہے خیر بیان کرین سُن لون تھوڑی بھی خوشی ہوجائے اتنے مین ملکہ کی وزیرزادی حسن آرا جو کہ ساحرہ
بھی ہے بولی کہ ملکہ تم کو کیا ہوگیا ہے ارے صاحب کچھ سُن تو لو کہ یہ کم بختین کیا بیان کرتی ہین پھر فلک
کی شکایت کرنا شبو و سیوتی بھی اپنے حواس درست کرکے بولین کہ ہم بیان کرتے ہین یہ کیسا
عرض کریگی ملکہ نے کہا کہ کوئی بیان کرے پس سیوتی سب مین چالاک ہے اُسنے اپنا جبین مین پھرنا

طائر خوش رنگ کا آکر بیٹھنا اپنا تعجب کرنا وہی جواب دینا جو کہ تحریر ہوا ہے اُس طائر کا سب کا نام لیکر پکارنا
اپنا باتین سُنانا انکا تعجب کرنا اُس طائر کا اپنا حال کہنا اپنا آگاہ ہونا اُس سے دریافت کرنا اُسکا کہنا
کہ ملکہ کو خبر کردو کہ وہ غلام خانہ زاد سہراب آیا ہے اور جو کہ تقریر سہراب نے کی تھی سب ملکہ کے روبرو
عرض کی ملکہ سُنکے یہ بولی کہ تم مجھسے دل لگی کرتی ہو اب چل نکلی ہو بھلا وہ کہان آسکے مین کہہ چکی ہون
اگر وہ ہوتے تو یون آتے اگر آتے بھی تو پہلے خبر کرتے اُسکے بعد آتے ارے وہ کہان کیون بیکار میرے
جلے ہوئے دل کو اور سوختہ کرتی ہو ان باتون سے تم لوگ یہ خیال کرتی ہو کہ مجھکو صبر آئیگا بلکہ اور
دونی بیقراری ہوگی سیوتی نے یہ سُنکے عرض کیا کہ ملکہ مین جھوٹ نہین عرض کرتی ہون نہ فقرہ کرتی
ہون مجھکو قسم ہے آپ کے سر مبارک کی مین کبھی آپ کے سر کی قسم نہ جھوٹی کھاونگی میرے دیدے پھوٹ
جائین جو مین جھوٹ کہتی ہون یہ جو قسم کھا کر سیوتی نے عرض کیا شبو و شگوفہ نے عرض کیا کہ سیوتی
سچ عرض کرتی ہے اگر حضور کو باور نہ ہو تو فلان چمن مین تشریف لے چلین اور پہلے پوشیدہ ہو کر دریافت
فرمالین پھر ہمارے قول کو باور کرین وزیرزادی نے ملکہ سے عرض کیا کہ اے ملکہ آج تک کبھی انھون نے
فقرہ نہ کیا جو آج فقرہ کرینگی انکے کلام سے مجھکو بوے صدق آتی ہے میرا دل بھی گواہی دیتا ہے کہ وہ ضرور
آگئے ہین اُنکو خبر کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ خبر کرکے آتے ساحر ہین چلے آئے یہ امر کوئی تعجب کا نہین
ہے یہ جو حسن آرا نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا تم یہان سب سامان درست کرو مین جاتی ہون انکا
جھوٹ سچ ابھی معلوم ہوا جاتا ہے اگر انھون نے فقرہ کیا ہے وہ سزا دونگی کہ یہ عمر بھر یاد کرینگی یہ کہکر ملکہ اُٹھی
مگر عجب عالم ہے کہ بال پریشان لب خشک کچھ تو یقین اُسکے سبب سے چہرہ پر خوشی کے آثار کچھ اپنی
تقدیر کے سبب ناامیدی اُسکی وجہ سے رنج و الم اُن خواصون کو ہمراہ لیکر طرف باغ کے چلی ذرا چہرہ غم
سے ڈھلکا ہوا ملکہ تو ادھر چلی ادھر وزیرزادی نے مسہری کو درست کیا فرش آراستہ کیا مسند لگائی
اور جو سامان جلدی مین ہوسکا درست کردیا بھلا جو مکان اُجڑا ہوا ہو وہ فوراً درست ہوسکتا ہے مگر
اسقدر درست کرلیا کہ کوئی آکر بیٹھ جائے یہ تو نہ معلوم ہو کہ بالکل ویرانہ تھا یہان تو یہ سامان کررہی
ہے اُدھر ملکہ اُنکے ہمراہ اُس چمن مین آئی اور ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہو کر کھڑی ہوئی ملکہ خود
اس لیے آئی تھی کہ مین جاکر دریافت کرلون کہ انکا فقرہ نہ ہو وزیرزادی کو اس خیال سے نہین روانہ
کیا تھا کہ شاید ان سب نے ملکر یہ راے قرار دی ہو کہ تم ملکہ سے اس طور سے بیان کرنا ہم تمھارے
قول کی تصدیق کرینگے مصرع من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو + بس اگر مین اُسکو روانہ کرتی ہون یہ
اگر فقرہ کردے کہ ہان آئے تھے چلے گئے تو کیا ہو کیونکہ انکو تو اب فکر ہے کہ کسی طور سے مین اپنے دل کو
صبر دون اور یہ بیقراری موقوف کردون یا والدین کو خبر ہوگئی ہو انھون نے ان سب کو بلالیا ہو اور
کوئی دوسری تدبیر کی ہو اس سے مین خود جاکر پوشیدہ طور سے دریافت کرلون اگر اصل واقعہ
ہوگا تو ظاہر ہوجائیگا یا جو فقرہ وغیرہ ہوگا وہ بھی معلوم ہوگا بس راوی نے بیان کیا ہے کہ ملکہ تو آڑ مین
کھڑی ہوئی کہ سیوتی نے اُس شجر کے قریب جاکر کہا کہ جس پر وہ طائر یعنی سہراب جادو بیٹھا
ہوا تھا کہ مین نے جاکر ملکہ سے آپ کے آنے کی خبر لی ملکہ کو یقین نہ آیا فرمایا کہ تو فقرہ کرتی ہے یہ جو
سیوتی نے کہا اُس طائر نے ایک آہ کر کے جواب دیا کہ اے سیوتی مین ایسا ہی کم بخت ہون
دراصل ملکہ کو کیونکر یقین آئے کیونکہ ایک زمانہ سے مین نے ملکہ کی خبر نہ لی مگر کیا کرون مجبور تھا
کیونکہ میرے اور ملکہ کے زمین و آسمان کا فرق تھا دوسرے مقابلون سے مہلت نہ تھی جب سے

شہر کے قریب لشکر آیا ہی ہر روز ایک نیا واقعہ پیش آتا ہی بس مین کیونکر آتا گو جو میرے دل کا حال تھا اور ہی وہ
میرے خدا پر روشن ہی یہ میری بدقسمتی اور کم بختی ہی کہ مین حسن کی ملاقات کے لیے آیا ہون اُسکو یقین نہ آئے
خیر سوائے رونے کے اور کیا چارا ہی یہ جو تقریر اُس طائر نے کی ملکہ کو یقین ہوا وہان سے یہ سُنکے اپنی بارہ دری
مین آئی مگر خوشی سے یہ حال تھا کہ چہرہ گلنار ہو گیا تھا قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے یہان اپنی وزیر
زادی سے آکر کہا کہ وہ حرامزادیان سچ کہتی تھین ای حسن آرا تم جا کر لے آؤ مجھکو تو اس حال سے سامنا
کرتے ہوئے شرم آتی ہی مین اپنی حالت کو درست کرتی ہون یہ کہکر ملکہ نے فی الحال شانہ وغیرہ کرکے
اپنے بال درست کیے دوپٹہ درست کرکے اوڑھا مگر وہ پوشاک نہ بدلی جو کہ پہنے تھی حسن آرا بموجب
ارشاد ملکہ وہان آئی جہان سیوتی وغیرہ اُس طائر سے کلام کر رہی تھی کہ حسن آرا نے آکر کہا کہ میرا بھی سلام
پہونچے ای طائر فرخندہ حال یہ کہکر کہا کہ ای سیوتی تو بڑی حرامزادی ہی ملکہ سے کہکر جو بھاگی تو پھر کوئی خبر
جا کر نہ کہی کہ ملکہ نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تم جا کر دریافت کرو اگر یہ سچ کہتی ہین تو اُنکو لے آؤ یہ جو وزیرزادی
نے کہا سیوتی نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر اُس طائر نے کہا کہ مین سلام کے لائق کب ہون اس زمانہ نے مجھکو
اس قابل ہی نہ رکھا کہ کوئی سلام کرے مین تو لائق گردن زدنی ہون مین خطاوار ہون میرا منھ اس لائق
کب ہی کہ مین ملکہ کو دکھاؤن مجھکو ملکہ کے روبرو جاتے ہوئے شرم آتی ہی کہ یہ روے سیاہ اُنکے دکھانے
کے قابل نہین ہی کیونکہ کوئی عاشق بھی ایسا ہوگا کہ وہ برسون اپنے معشوق کی خبر نہ لے مگر یہ حالت
عالم ناچاری و مجبوری سے ہوئی ورنہ کوئی ایسا کر سکتا ہی بس ملکہ کی خیریت معلوم ہو گئی اگر زندہ رہے
تو پھر آکر خبر لے جائینگے مر گئے تو حسرت ملاقات لیکر گئے اپنے دوستون سے یہ وصیت کر جائینگے
کہ ہماری قبر مین روزن رکھدینا شاید ہمارے دلدار کا کبھی اُسطرف گذر ہو یہ آنکھین جو حسرت دیدار
مین وا رہینگی اُسکو دیکھ لین بعد مرنے کے شاید یہ حسرت پوری ہو گو فلک پیر سے یہ بھی امید نہین ہی
جیسا اُسنے ہم کو اس امر مین محروم رکھا کسی کو نہ رکھا ہوگا بس مین تم سے اتنا کہتا ہون کہ اُس آفت جان
قتال جہان سے میری طرف سے یہ کہدینا کہ کبھی کبھی میری قبر پر آکر ایک ٹھوکر لگا جانا دل اسی کا مشتاق
ہی مین اپنا منھ دامن کفن مین پوشیدہ کرکے گوشۂ قبر مین اس شرم سے پنہان ہونگا کہ یہ روے زرد دکھانے
کے لائق نہین رہا اب مین جاتا ہون حسن آرا نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین تشریف لے چلیے
آپ سب لائق ہین یہ کوئی بات ہی آپ کا منھ کیون نہین دکھانے کے لائق یہ کیا آپ کا خیال ہی بلکہ
ہماری ملکہ کا منھ دکھانے کے لائق نہین ہی کہ آپ تشریف لائے اور ملکہ کو آپ کی تشریف لانے کا
یقین نہ ہوا اتنی دیر سے آپ یہان تشریف فرما ہین آپ کو ملکہ کے سر کی قسم تشریف لے چلیے آپ
سے کوئی خفا نہین ہی بلکہ یہ خیال ہی کہ آپ ہم سب سے خفا ہین جو نہین تشریف لے چلتے ہین ملکہ
آپ کا انتظار کرتی ہونگی اگر مین جا کر کہونگی کہ وہ تشریف لائے تھے یہ فرما کر تشریف لے گئے تو ملکہ
اپنی حالت خراب کرینگی یقین ہی کہ اپنے کو ہلاک کرین ہم پر خفا ہون کیونکہ آج تک ہم سب کے سمجھانے
سے تو وہ زندہ رہی ہین ورنہ نہ معلوم کیا حال ہوتا آپ انکو زندہ بھی نہ پاتے اگر یہ منظور خاطر ہی کہ وہ ہلاک
ہون تو بسم اللہ تشریف لے جائیے اُنکی حالت تو چلکر ملاحظہ فرمائیے کہ سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہین وہ
گل عارض مرجھا کر عجب رنگ لائے ہین وہ چہرۂ آفتاب سا مثل ماہتاب کے فق ہو گیا ہی اُنکا
خیال کرنا بیجا ہی چلکر اُنکو اپنے دیدار سے شاد فرمائیے یہ جو حسن آرا نے کہا سہراب نے جواب دیا
کہ ای حسن آرا مین کیا کرون کہ میری جرأت و خیال اس امر کو گوارا نہین کرتا ہی کہ اُسکے / ورود

جاؤن کہ جسکا میرے سبب سے یہ حال ہوا ہین اس حال کے دیکھنے کو زندہ رہا کاش مر جاتا تو صبر آجاتا مگر
تیری قسم سے مجبور ہون خیر چلتا ہون سوا سے تیرے میری آبرو کا بچانے والا کوئی نہین ہی تو میری طرف
سے سفارش کرنا یہ کہکر اُس درخت پر سے زمین پر آیا اور اپنی صورت بدل کر اصلی صورت پر آیا سر جھکائے
ہوئے طرف بارہ دری کے چلا بلکہ رومال سے ہاتھ بھی باندھ لیے یہان ملکہ اپنے کو سب طرف سے
پوشیدہ کرکے سمٹ کر ایک گوشہ مسند پر سر جھکائے ہوئے بیٹھی تھی کہ سامنے سے سہراب نمایان ہوا
ملکہ نے جو سہراب کو دیکھا تو عجب حالت پائی سر جھکا ہوا ہی ہاتھ رومال سے بندھے ہوئے ہین عقب
مین سیوتی ہی اور حسن آرا وغیرہ ملکہ نے یہ دیکھکر سر جھکا لیا اور رونے لگی مگر خوشی کا یہ حال تھا کہ غنچہ
دل خود بخود شگفتہ ہوا جاتا تھا یہی دل تقاضا کرتا تھا کہ اٹھکر اپنے عاشق کا استقبال کیجیے مگر حیا دامن
گیر ہی ملکہ بیقرار ہی ادھر سہراب کی نگاہ ملکہ پر پڑی دیکھا کہ ملکہ ایک گوشہ مسند پر سر جھکائے ہوئے بیٹھی
ہی مگر وزدیدہ نگاہون سے میری طرف دیکھ رہی ہی بارہ دری کی عجب حالت ہی کہ جیسی اُجڑی ہوئی بس
ملکہ کو دیکھ کر سہراب کے دل کو تاب نہ رہی دوڑ کر ملکہ کے قریب آیا اور اپنا سر قدم پر ملکہ کے رکھدیا ملکہ
نے پائین کھکر اپنے پاؤن ہٹا لیے سہراب نے کہا کہ مین خطاوار ہون میری خطا کو معاف فرمائیے بموجب
شعر ہاتھ باندھے ہوئے کہتا ہون کرو عفو قصور * پاؤن بھی کیجیے تو مشفق یہ گنہگار پڑے * جو قصور و خطا
عدم حاضری و نہ خبر گیری کی مجھ سے سرزد ہوئی ہی اُسکو معاف فرمائیے دراصل مین نے بہت بڑی خطا کی
ہی مین اس لائق نہین ہون کہ میرا کوئی مُنھ دیکھ سکے یا مین اپنا مُنھ دکھاؤن مین تو نہ آتا تھا کہ مین اس قابل
نہ تھا مگر مجھکو حسن آرا لائی ہی مین صرف اتنا کہنے آیا تھا کہ میری قبر پر آکر ٹھوکر لگا جانا کبھی نہ کبھی اپنے
کشتۂ حسرت کو اس سے سرفراز کرنا مین جانتا تھا کہ مین نے وہ قصور کیا ہی کہ جو لائق عفو نہین ہی بس مین
ہاتھ باندھے ہوئے ہون یہ سر حاضر ہی اپنے نیمچہ ادا سے میرا سر قلم کرو تاکہ اس کشاکش دنیا سے نجات
پاؤن اپنی سزا کو پہونچون اس جرم کی سزا پاؤن اتنے عرصہ مین حسن آرا بھی قریب آگئی تھی ملکہ نے اُس
کی طرف مُنھ کرکے آہستہ سے کہا کہ یہ تو اپنے ساتھ کیا آفت لائی ارے کم بخت تو بڑی چالاک ہی ارے یہ
کون اور یہ کون میری انھون نے کیا خطا کی ہی یہ ساری فتنہ پردازی تیری ہی تو بڑی مفسد ہی مین تیرے
ہاتھ سے بہت عاجز ہون میری سمجھ مین نہین آیا کہ یہ کیا کہتے ہین کیسی خطا اور کیا عفو قصور میری تو
خطا کسی نے آج تک نہین کی ہی مجھکو تو اپنے مقدر کی شکایت ہی مین کیا جانون کہ یہ کون صاحب ہین
میرے انکے کیا واسطہ ہی انکو دھوکا ہوا ہوگا ذرا اپنے حواس درست کرین جسکی انھون نے خطا کی
ہوگی وہ معاف کریگا یہ معاملہ میری سمجھ مین نہ آیا ارے تو کسے لائی ہی مین تو آج تک نہ کسی پر عاشق
ہوئی نہ کوئی میرے اوپر مین اس لائق کب ہون ان سے کہو کہ یہ جس کے خطاوار ہون اُسکے پاس جائین مجھ سے
کیا غرض ہی حسن آرا نے جواب دیا کہ یہ سچ کہتے ہین یہ آپ کے خطاوار ہین بس نے بس ایسی باتین
نہ فرمائیے یہ بھی کوئی بات ہی کہ کوئی اپنے پاس آئے اور اُس سے اس طور سے کلام کرو برسون کے بعد یہ
دن نصیب ہوئے اُس پر یہ تقریر ملکہ نے کہا کہ تو کیا کہتی ہی بس لے بس مجھکو یہ تیری باتین اچھی نہین
معلوم ہوتی ہین ادھر سہراب نے حسن آرا کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے حسن آرا تم کچھ نہ کہو مین
آج اپنی جان سے عاجز ہوکر آیا ہون یہ نیمچہ حاضر ہی ملکہ سے کہو کہ میرا سر تن سے جدا کرین اگر میرا قصور نہ
معاف کرین ورنہ اپنے دست نازک سے میرے ہاتھ بندھے ہوئے کھولین یا قتل کرین شعر سپر کی
نیم زشمشیر حبیب * ہرچہ آید بر سر من یا نصیب * دیگر اگر بخشنے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا * سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے

ای حسن آرا مجھکو اپنی تقدیر سے گلہ ہی اور کسی سے شکایت نہین ہی میرے مقدر مین یون ہی ہی ہزار حسرت و ارمان اس دنیا سے لیجاتا تھا اشتیاق دیدار مین مرتا تھا یہ جو سہراب نے کہا حسن آرا نے کہا کہ آپ کیون اسقدر پریشان ہوتے ہین آپ نے کوئی خطا نہین کی ہی صبر فرمائیے ابھی الٰہی فیصلہ ہوا جاتا ہی کیا یہ امر سہل ہی کہ کوئی آپ کو قتل کر سکے یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ بس بس اب اسقدر رکھائی و بے اعتنائی ہو چکی یہ بھی کوئی بات ہی کہ ایک شخص تو عذر کرے دوسرا بے مروتی کئے جائے تو کیا حاصل ملکہ نے کہا کہ تو بڑی خراب عورت ہی ایک غیر مرد کو میرے پاس لائی ہی کہ جو کبھی یہان نہ آیا تھا مین کیا جانون کیسا سہراب اور کیسا عاشق وزیرزادی نے جواب دیا کہ تم تو ایسی ہی ہو اچھا ہمارے کہنے سے جو انکی خطا ہو معاف کرو انکے ہاتھ کھولو دیکھو کہ انکی کیا حالت ہی ملکہ نے جواب دیا کہ ایسے فقرے مجھکو بھی بہت آتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ تجھکو کچھ دیا ہی کہ تو بہت پاسداری کرتی ہی بس تو ہی ہاتھ کھولدے جو تجھکو اسقدر خیال ہی سہراب نے کہا کہ ای ملکہ اسقدر عتاب نہ فرماؤ خطا معاف فرماؤ مجھ سے اسقدر بیزار نہ ہو مین اسی قدر شب کا مہمان ہون جسقدر باقی ہی صبح کو نہ معلوم کہان ہون اور کہان نہ ہون عدم کے مسافر سے اسقدر بیزار نہ ہو صبح کو تو خاتمہ ہی جب یہ امر میرے اوپر ظاہر ہوا تو مین نے خیال کیا کہ اب زندگی کا کوئی بھروسا نہین ہی سحر کو ضرور ساتھ صاحبقران کے قتل ہونگے یہ حسرت کیون باقی رہے آخری دیدار چلکر دیکھ لو بس کیا ضرور ہی کہ تم اسقدر بیزار ہو یہ شب شب آخر ہی میری خطا معاف فرماؤ مجھ سے دو دو باتین کر لو تاکہ حسرت نکل جائے یہ کلمات اس طور سے سہراب نے کہے کہ ملکہ کا دل بھی بیقرار ہو گیا اور سر جھکا کر کہا کہ ای حسن آرا تو نے مجھکو عذاب مین مبتلا کیا اگر مین یہ جانتی تو باغ سے چلی جاتی اچھے کو میرے پیچھے لگایا ہی جو کہ کسی طور سے مانتا ہی نہین ہی حسن آرا نے جواب دیا کہ ملکہ تم کو میرے سر کی قسم اور قسم تمکو اسی خدا کی جو تمھارا اور میرا ہی اب انسے بات کر لو انکے ہاتھ کھولدو انکی خطا معاف کرو یہ جو حسن آرا نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ ای رنڈی تو بڑی چالاک ہی خیر تو یہ بھی نہ کہے کہ ہم نے ملکہ سے کسی امر کو کہا ملکہ نے نہ قبول کیا مین تو تیرے کہنے پر عمل کرتی ہون یہ کہکر اپنے نازک ہاتھون سے سہراب کے ہاتھ کھولے اور اشارہ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ سہراب نے جواب دیا کہ جب تک یہ اپنی زبان سے نہ کہو گی کہ خطا معاف کی اسوقت تک یہ گنہگار نہ بیٹھیگا ملکہ نے آہستہ سے کہا کہ اچھا خطا معاف کی سہراب نے سنا سہراب بیٹھ گیا اب حسن آرا نے ملکہ کے سنانے کو کہا کہ کیون بی بی صرف یہ دیکھانے کی بات تھی دل چاہتا ہوگا کہ کسی طور سے ہاتھ کھولدون بلکہ ناگوار ہوگا کہ ہاتھ بندھے ہوئے ہین جو دل کا حال ہوگا وہ تمھارا ہی قلب جانتا ہوگا ملکہ نے کہا کہ او رنڈی تو بڑے غضب کی ہی خوب باتین بناتی ہی خیر اسکا عوض لونگی حسن آرا نے جواب دیا کہ ملکہ دل مین تو بہت خوش ہوگی مجھکو دعائین دیتی ہوگی خیر سمجھ لینا ایسی باتین کروان سب کو انعام دو یہ کہکر اٹھکر چلی گئی سب خواصین بھی بہانے سے وہان سے چلی آئین صرف ملکہ و سہراب اس مقام پر رہ گئے جب سہراب نے مکان کو غیر سے خالی پایا تخلیہ دیکھا ملکہ کے قدم پر پھر سر رکھدیا اور کہا کہ میری خطا معاف کرین خود نادم ہون ملکہ نے پاؤن ہٹا کر کہا کہ تم نے میری خطا نہین کی حسن آرا مجھکو عذاب مین مبتلا کرکے چلی گئی مین اسکے ہاتھ سے بہت عاجز ہون سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ مین تم سے کیا عرض کرون کہ مین کس عذاب مین مبتلا تھا قسم ہی مجھکو اپنے خدا کی جو حالت تمھارے فراق مین میری تھی وہ مین بیان نہین کر سکتا ہون ہر وقت تمھارے خیال مین غرق رہتا تھا رات کا سونا و کھانا حرام تھا کوئی جلسہ و صحبت اچھی نہین معلوم ہوتی تھی حاضری سے معذور تھا سوائے تمھارے غم کے اور تصور کے دوسرا خیال نہ تھا عدم حاضری کا قصور وار ہون اسکی جو سزا چاہو دو مگر اسوقت میری حالت پر خیال کرو اور میرا حال سن لو مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین تھوڑے عرصہ کا مہمان ہون یہ شب میری زندگی مین باقی ہی صبح کو خاتمہ ہی پھر مین کہان جو تمھاری خدمت مین حاضر ہون

حسرت آخری دیدار کا اشتیاق کھینچ لایا تاکہ مرتے وقت تو دیکھ لون ملکہ نے کہا کہ اس امر سے کیا حاصل مین جانتی ہون
کہ آپ میرے عاشق و شیدا ہین بس لے بس مین سن چکی مجکو ثابت ہو گیا کہ آپ میرے اوپر مرتے ہین ان باتون سے
کیا حاصل ہے اب آپ کو اورون سے مہلت ملی ادھر بھی چلے آئے وہان خوب جلسہ ہونگے ماہرویون سے صحبت
ہوگی غزالان ایسی حسین وہان ہین وہ ہوگی رات و دن صحبت بزم برپا ہوا کرتی ہوگی سہراب نے جواب دیا
کہ ملکہ یہ تمھارا بالکل خیال خام ہے اگر مجکو ایک پل یا ایک منٹ راحت سے گذرا ہو یا تمھارا خیال میرے
دل سے گیا ہو گا تو میری آنکھین کور ہون مین تو ہر وقت مبتلا بہ غم رہتا تھا نہ کسی جلسہ مین جاتا تھا نہ کہین تمام
حسینان جہان میرے روبرو تمھاری موجودگی مین بہتر از حور [illegible] ہین مین تمھاری موجودگی مین پری سے
بھی آنکھ نہین ملا سکتا ہون اُسکو بھی ہیچ جانتا ہون مین تو تمھارا شیدا اور دلدادہ ہون خدا اُس دن کے لیے مجکو
زندہ نہ رکھے کہ مین ہون اور تم نہ ہو یا مین کسی اور کی طرف دل لیجاؤن اب تمھارے روبرو کوئی بھی ہے کہ جس پر
مین عاشق ہون ملکہ نے جواب دیا کہ ایسی باتین بہت سی سنین ہین بس ہو چکا مجکو یقین آچکا خیر اب آپ دیکھ
چکے تشریف لے جائیے سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ از برائے خداوند میرے اوپر رحم کھاؤ اب ایسی باتین
زبان پر نہ لاؤ مرے ہوئے کو نہ مارو بس اب کچھ میری سنو اور کچھ اپنی کہو تاکہ یہ شب بسر ہو اگر زندہ رہے تو
دیکھا جائیگا ورنہ موت سے کوئی چارہ نہین یہ کہکر ہاتھ جوڑنے لگا ملکہ نے جواب دیا کہ مین پہلے کہہ چکی ہون کہ
مین ایسی باتون کو نہین سنتی ہون بس ہو چکا معلوم ہوا کہ آپ مرتے ہین خیر مجکو یقین آگیا آپ کا اب جو منشا
ہو وہ بیان فرمائیے سہراب نے جواب دیا کہ میرا کیا منشا مین یہ چاہتا ہون کہ تم میری خطا عفو کرو میرے
دل کی حالت کو سنو ملکہ نے جواب دیا کہ مین کوئی بہری نہین ہون سن چکی آپ کے دل کی حالت کو بھی
اب آپ کیا بیان کرنا چاہتے ہین وہ بھی فرمائیے سہراب نے جواب دیا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ آپ مجھ سے
اُسی طور سے کلام کرین کہ جیسے سابق مین کلام کرتین تھین ملکہ نے جواب دیا کہ اب وہ دن گئے وہ بات گئی
سہراب نے پھر سر جھکایا قدم کی طرف اب ملکہ کو رحم آگیا کہا کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتے ہو بس اب
مین نے تمھارے کہنے کو مان لیا اتنا جو مہربان سہراب نے ملکہ کو پایا بس ہاتھ بڑھا کر منھ پر سے آنچل ہٹا دیا
روے زیبا کی بلائین لین یہ قصد ہوا کہ عارض تابان کے بوسہ لون ملکہ نے کہا کہ اسقدر بیقراری اچھی نہین ہوتی
ہے اگر آئے ہو تو بیٹھو کچھ اپنی سرگذشت بیان کرو کچھ دوسرے کی سنو کیا گذری سہراب نے کہا کہ ملکہ اتنا وقفہ
کہان ہے یہی رات ہے جو کچھ کہتا ہون سن لو اے ملکہ اب زمانہ حیات کم باقی ہے یہی رات ہے ملکہ نے کہا کچھ
بیان تو کرو اب دونون عاشق و معشوق باہم ملکر بیٹھے ہین اور خوشی ہوئی سہراب نے ملکہ سے کہا کہ
اے ملکہ جو جو آلام میرے اوپر تمھاری مفارقت مین گذرے یہ کہکر ابتدا سے انتہا تک کل حال بیان کیا جو
جو معرکہ گذرے تھے وہ سب بیان کیے اور کہا کہ اے ملکہ اب تو یہ واقعہ گذرا ہے کہ تمھارے باپ پاس جو صندوقچہ فولاد
تصویر کا دیا ہوا ہے اور اُس سے کوئی ساحر نہ غیر ساحر بچ سکتا ہے اُسکو لیکر مقابلہ کریگا کل کل اہل اسلام کا خاتمہ
ہے اور میرا ابھی جب مین نے یہ حال سُنا مین نے خیال کیا کہ چلکر ملکہ کو دیکھ آؤن کیونکہ اب کوئی امید زندگی نہین
ہے صبح کو خاتمہ ہے کیونکہ اب وہ ایسے چیز سے کام لیگا کہ جو کسی کے رد کیے سے نہ رد ہوگی وہ سحر اب کام مین
لائیگا جو کہ رد نہ ہوگا گو کہ اسم اعظم کے مالک صاحبقران ہین اُسکے روبرو کوئی سحر کام نہین کرتا ہے مگر
یہ وہ سحر ہے کہ اس پر اسم اعظم بھی کام نہ کریگا بس خاتمہ ہے جب یہ ظاہر ہوا مین نے خیال کیا کہ چلکر اپنے
عاشق جانی یار روحانی کو دیکھ آؤن مرتے وقت یہ حسرت نکال لون تاکہ یہ حسرت تو باقی نہ رہے بس
مین تم کو دیکھنے آیا ہون اپنی آرزو پوری کرنے آیا ہون یہ میری آخری ملاقات ہے اب نہ ہوگی بس یہ

آخری صحبت ہی اب ہم کہان اور یہ صحبت کہان یہ واقعہ ہی ملکہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ افسوس اُس وقت ہین آئے
کہ جب زمانہ بالکل قریب ہی کہ باہم ملکر بیٹھ بھی نہین سکتے ہین نہ اپنا حال دل کہہ سکتے ہین نہ دوسرے کا یہ فلک
ناہنجار ہمارے درپے آزار ہی خیر کیا چارہ ہی جو مرضی ہم تو مجبور ہین یہ کہکر ملکہ رونے لگی سہراب نے اپنے
دامن سے ملکہ کے اشک پاک کیے اور کہا کہ ملکہ اگر مین یہ جانتا کہ تم کو صدمہ ہوگا تو مین نہ آتا مین تو اس
سبب سے آیا تھا کہ مل لون آخری دیدار دیکھ لون اے ملکہ کیا کرین مجبور ہین کوئی چارا نہین ہی بجز صبر و شکر
کے اتنا زمانہ اسی امید مین بسر ہوا کہ اب کوئی صورت وصال نکلے اسی امید مین زندگی بسر ہوئی نوبت یہ
ہوئی کہ قضا سر پر آگئی سواے مرنے کے کیا چارہ ہی اچھا ہی کہ اس کشاکش دنیا سے نجات پاؤن اب
صدمہ جدائی نہین اُٹھ سکتا ہی کوئی حد بھی ہی ملکہ نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو میرا بھی یہی دل چاہتا ہی مگر کیا کرون
زمین سخت آسمان دور ہی سہراب سے ملکہ نے اپنی کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ یہی حال میرا تھا تم نے
دیکھ لیا کہ مجکو باغ سے غرض ہی نہ آرایش مکان سے میرا کیا حال ہی تم دیکھ رہے ہو سہراب نے جواب دیا
کہ اے ملکہ کیا کہا جائے بس جو دم گذرتا ہی غنیمت گذرتا ہی بس اب یہ آخری ملاقات ہی بیان کرلو جو کچھ
کہنا ہو کہ لو بموجب شعر غنیمت شمر صحبت دوستان + کہ چندے بود گل درین بوستان + اب ان شکوہ
و شکایت سے کیا حاصل کچھ خوشی کی باتین کرو تا کہ غم غلط ہو ملکہ نے جواب دیا کہ اے سہراب جادو
تم نے تو آگرا اور دل کو بیقرار کر دیا ابھی تک تو یہ امید تھی کہ کبھی نہ کبھی ملاقات ہوگی باہم وصل کی صورت
نکلے گی یہ نہ معلوم تھا کہ یہ صدمہ ہوگا اور یہ فلک پیر ہم کو اس غم مین مبتلا کریگا ہم کو تو اس آنے کی خوشی
نہ ہوئی بلکہ صدمہ ہوا ہان کیا تم نے بیان کیا کیسا صندوقچہ اور کیا سحر سہراب نے اُس صندوقچہ کی پوری
حالت بیان کی ملکہ نے ایک آہ کی اور یہ شعر پڑھا شعر وہ چھٹے ہائے جس کو پیار کرین + جبر کیونکر نہ
اختیار کرین + سہراب نے کہا کہ ملکہ دراصل یہ دنیا عجب مقام عبرت ہی تم نے یہ شعر پڑھکر بے ثباتی
دنیا کو یاد دلایا چند شعر یاد آئے معلوم ہوتا ہی یہ رات جو کچھ باقی ہی وہ اسی صدمہ اور رنج مین بسر ہوگی
خیر سُن لو اشعار یہ جاے عبرت سراے فانی ہی + مورد مرگ ناگہانی ہی + اونچے اونچے مکان تھے جنکے
بڑے + آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے + غیرت حور و مہ جبین نہ رہے + ہی مکان تو مکین نہ رہے + تھے
جو بس بادشاہ ہفت اقلیم + ہوئے جا جا کے زیر خاک مقیم + تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر + ٹھوکرین کھاتے
ہین وہ کاسئہ سر + کل تھا جس جا یہ بلبلونکا ہجوم + آج اُس جا ہی آشیانہ بوم + کل جہان پر شگوفہ و گل تھے +
آج دیکھا تو خاک بالکل تھے + ہی نہ شیرین نہ کوہ کن کا پتہ + نہ کسی جا ہی نلدمن کا پتہ + اب نہ رستم نہ سام
باقی ہی + صرف اک نام ہی نام باقی ہی + بوے الفت تمام پھیلی ہی + باقی اب قیس ہی نہ لیلی ہی + عطر
مٹی کا جو نہ ملتے تھے + نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے + گردش چرخ سے ہلاک ہوئے + اُستخوان تک
بھی اُنکے خاک ہوئے + صبح دم طائران خوش الحان + پڑھتے ہین کل من علیہا فان + بس اس امر کا
غم کرنا بیکار ہی کیونکہ مرجانے سے ایک امر تو ضرور ہوگا کہ ان صدمون سے نجات ملیگی یہ بھی حسرت
نکل گئی کہ تم کو نہ دیکھا تمھارا دیدار آخری بھی مرتے وقت نصیب ہوا کچھ عرصہ تک کلمہ و کلام بھی ہوا کیونکہ
اب تو بالکل امید زندگی نہین ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اے سہراب مین کیا کہون تمھارے اس کہنے
سے اور کلام یاس و حسرت سے دل بیقرار ہو جاتا ہی یہ کسی طرح گوارا نہین ہی کہ تم کو مرتے ہوئے سنون
اور صدمہ نہ کرون ادھر یہ خبر آئی کہ تم قتل ہوئے مین نے بھی اپنی جان دی کیونکہ بعد تمھارے یہ دنیا
میری نظر مین ہیچ ہی صرف اس امید پر زندگی تھی کہ ملاقات ہوگی یہ دیدار تمھارا ابھی مجکو آخری ہی کیونکہ تم نے

گوارا نہ کروگے کہ تم اب وہان نہ جاؤ وہ لوگ جائین اور سمندر شاہ میرے نزدیک بہتر تو یہ ہوگا کہ جاؤ بلکہ یہین
رہو کوئی اس امر سے واقف بھی نہ ہوگا خوب عیش سے بسر ہوگی سہراب نے جواب دیا کہ اس مین کئی امر ہین
اول تو یہ کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اپنے ایسے محسن کو کیونکر چھوڑون کہ جسکے سبب سے مین نے اُس قید سے
نجات پائی اور لکاتون کے ہاتھ سے بچا اور میری زندگی تھی کہ مین تمھارے پاس آیا ورنہ یہ دن نصیب نہ
ہوتا اُسی قید مین تڑپ تڑپ کر مر جاتا دوسرے یہ امر کہ مجکو راہ کفر سے راہ ہدایت پر پہونچایا بھلا مین کیونکر ایسے
وقت مین اُنکی رفاقت سے ہاتھ اُٹھاؤن اور تمام عالم مین بدنام ہون مجکو مرنا گوارا ہے اُنکی ترک رفاقت گوارا
نہین ہے تیسرے یہ امر ہے کہ یہی مجکو امید نہین ہے کہ میرے تمھارے ہمیشہ ملاقات رہے یہ غیر ممکن ہے کیونکہ جب
تمھارے باپ کو اس حال کی خبر ہوگی وہ بہت برہم ہوگا میرے قتل کی فکر کریگا جیسا قبل مین کیا بلکہ اُسکے
ساتھ تمھاری بھی جان پر بنے گی بس انجام آخر کار پھر قتل و غارت ہوگا اس سے یہ بدنامی کیون اپنے سر لون
کہ سہراب ذرا سی مشکل مین اپنی جان بچاکر نکل گیا اس امر کا تم خیال بھی نہ کرنا بس میرا مرنا ہی بہتر ہے ملکہ
رونے لگی اور کہا کہ افسوس ہم دنیا مین برائے رنج و غم پیدا ہوئے ہین کوئی ساعت راحت سے نہین گذری
ہے یہ دن بھی نصیب ہوا تو وہ بھی صدمہ مین بسر ہوا مین تو یہ بھی کرتی کہ وہ صندوقچہ اُٹھا لاتی اگر مجکو معلوم
ہوتا مگر کیا کرون کہ مین کسی حال سے واقف نہین ہون ہان یہ تو جانتی ہون کہ ایک قسم کے آٹھ صندوقچہ
ایک الماری مین رکھے ہوئے ہین مگر یہ نہین معلوم ہے کہ وہ صندوقچہ کون سا ہے ورنہ مین اُٹھا لاتی تمھاری
زندگی سے میری زندگی ہے مگر کیا کرون اگر تمام شہر قتل ہو اور تم زندہ رہو تو مجکو گوارا ہے سمندر گو میرا باپ
ہے مگر وہ قتل ہو جائے تو بہتر ہے مگر کہان ممکن ہے کیا کرون کیا نہ کرون کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون افسوس
کس طرح تمھاری زندگی کی صورت کرون یہ کیسی رات آئی کہ جس کے سحر کو یہ آفت آئے گی یہ کہکر ملکہ
خاموش ہو رہی کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی سہراب بھی عالم سکوت مین رہا کہ سہراب نے کہا کہ ملکہ
ہنس بول لو کیونکہ اب رات کم باقی ہے پھر یہ صحبت کہان کل ہم قبر مین ہونگے ملکہ نے سر اُٹھا کر کہا کہ میری تو یہ
آرزو ہے کہ تم سے پہلے مین مرون کہ میرے کان تک یہ خبر نہ آئے کہ سہراب قتل ہوئے سہراب نے جواب دیا
کہ ملکہ میری یہ آرزو ہے کہ مجکو تمھارا داغ نہ نصیب ہو ملکہ نے کہا کہ تمھاری یہ امید میری یہ امید خیر اب جو
منظور خداوند ہوگا وہ ہوگا یہ تقریر حسن آرا بیرون کمرہ سن رہی تھی وہ جھلاتی ہوئی اندر آئی اور کہا کہ
اے ملکہ تم کو کیا ہو گیا ہے جو تم ایسی باتین کرتی ہو کوئی تمھارے پاس آیا ہے خوش ہونے کو یا اور صدمہ
اُٹھانے کو بس ہنسیے بولیے یہ تو صدمے ہمیشہ رہین گے سہراب سے کہا کہ واہ آپ کی بھی عقل سے بعید
ہے کہ آپ ایسے کلام کرین جو گھڑی بھر رات باقی ہے اُسکو ہنس بول کر کاٹیے سحر کو دیکھا جائیگا اس شکوہ و
شکایت سے کیا مطلب وہ اپنی طرف معصوم آپ اپنی طرف رنجور سہراب نے جواب دیا کہ اے حسن آرا
مین تو اسی سبب سے آیا تھا کہ یہ رات تو راحت سے گذرے پھر تو جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا مگر ہم ایسے
بدقسمت ہین کہ وہ بھی ساتھ راحت کے بسر ہوتے ہوئے نہین معلوم ہوتی ہے سوائے رنج و غم
کے حسن آرا نے کہا کہ اب آپ اس ذکر کو جانے دیجیے کوئی خوشی کا تذکرہ کیجیے سہراب نے
کہا کہ اچھا یہ کہکر سہراب نے قصد کیا تھا کہ کچھ کلام کرے کہ ملکہ نے فکر کرتے کرتے ایک تدبیر سوچی
اور کہا کہ اے سہراب ذرا تم ٹھہر جاؤ مین جاتی ہون اگر فقرہ بن پڑا تو صندوقچہ لاتی ہون جب تک
مین اسکی فکر نہ کرونگی مجکو راحت نہ ہوگی چین نہ ملیگا تم دعا کرو کہ میرے ہاتھ صندوقچہ لگ جائے
مین یہ کہے دیتی ہون کہ صندوقچہ لیکر آؤنگی ورنہ اپنی جان دونگی تم سے قبل مین تمھارے مرنے کی خبر

سننے کی تاب نہین لاسکتی ہون سہراب نے جواب دیا کہ اے ملکہ یہ کیا خیال ہی اس امر کو دل سے دور کرو کیون اپنے کو ہلاک کرتی ہو مین صندوقچہ سے باز آیا مین کب یہ کہتا ہون کہ تم صندوقچہ لاؤ بس اس امر کو اسی طور پر رہنے دو جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا اُسکے حکم مین کوئی چارہ نہین ہی بس مین تو تمھارے پاس آیا ہون تم جاتی ہو ملکہ نے جواب دیا کہ میرے دل کو لگی ہی مین ضرور جاؤنگی اور جہان تک ممکن ہوگا صندوقچہ لاؤنگی تم تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ مین اپنی تقدیر آزمائی کرتی ہون یہ خیال ہی اگر میری قسمت مین تمھارا وصل ہی تو ضرور صندوقچہ ہاتھ لگےگا ملکہ نے جو یہ کہا کہ اگر تم لاکھ منع کروگے مین نہ مانونگی ابھی تو آتی ہون حسن آرا تم اُنسے باتین کرو مین آتی ہون حسن آرا نے کہا کہ مین بھی تو سنون کہ کیا امر ہی بس ملکہ نے حسن آرا سے کل حال بیان کیا اور کہا کہ مین ایک تدبیر سوچکر جاتی ہون اگر مین بڑی تو لاتی ہون حسن آرا نے جواب دیا کہ ملکہ تم جاؤ مین انکو سمجھالونگی سہراب سے کہا کہ تم جانے کیون دیتے ہو سہراب خاموش ہو رہا ملکہ اُٹھی اپنے کپڑے درست کرکے اور اپنے حواس درست کرکے چند خواصونکو لیکر طرف محل کے چلی ملکہ ادھر سے چلی ادھر محل مین سمندر بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا کہ ایک مرتبہ اُسکو خیال آیا کہ ملکہ نسیم جادو کو نہین دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہی ایک دختر ہی اُسکے نہ کوئی اور لڑکی ہی نہ لڑکا سوائے نسیم جادو کے بس دھیان آیا کہ بہت دن ہوئے اپنی دختر کو نہین دیکھا نہ وہ سلام کو آئی نہ معلوم اُسکا مزاج کیسا ہی جب سے اہل اسلام آئے ہین مین ایسا پریشان ہوا ہون کہ مجھکو کسی امر کی خبر نہین ہی سوائے اہل اسلام کی فکر کے وہ لڑکی کہ جسکو بدون دیکھے ہوئے اُس کے مجھکو چین نہ آتا تھا ایک مدت سے نہین دیکھا کچھ خیال بھی نہ ہوا یہ خیال کرکے اپنی زوجہ کی طرف مُنھ کرکے کہا کہ کیون صاحب تم کو کچھ خبر نسیم جادو کی بھی معلوم ہی کہ وہ کیسی ہی تمھارے تو سلام کو آتی ہوگی اُسکی طبیعت تو اچھی ہی مین تو اسی فکر جنگ مین مصروف ہون کہ بالکل خبر نہین ہی کہ کیا گذرتی ہی کھانا پینا سونا حرام ہی اُسکی زوجہ نے جواب دیا کہ صاحب وہ کئی ماہ سے میرے سلام کو بھی نہین آئی ہی اُسکی خواصون سے اسکے مزاج کی حالت معلوم ہوتی رہتی ہی وہ خواصین یہ بیان کرتی تھین کہ جب سے لشکر اسلام قریب شہر آکر اُترا ہی جب سے ملکہ بہت پریشان ہین سمندر نے کہا کہ تمھاری بھی کیا باتین ہین کہ اُسکی کچھ خبر نہ لی کوئی اپنی اولاد سے ایسا غافل رہتا ہی زوجہ نے جواب دیا کہ میرے خود ہوش وحواس باختہ ہین روز کی خبرین سُن سُن کے یہ فکر ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی کس طور سے اہل اسلام سے نجات ملتی ہی سمندر نے کہا کہ کوئی مقام فکر وتردد نہین ہی مینے فکر کرلی ہی کل کل اہل اسلام کا خاتمہ ہو جایگا کہا اچھا صبح کو یاد دلانا مین اُسکو طلب کرکے خواہ اُسکے باغ مین جاکر اُسکو دیکھونگا زوجہ نے کہا کہ اچھا بس سمندر نے حکم دیا کہ اب ناچ ورنگ موقوف ہو اب مین آرام کرونگا یہ جو حکم دیا سب رخصت ہوکر چلے مگر شوہر و زوجہ رہگئے تھے ایک خواص نے آکر خبر دی کہ اے ملکہ عالم آپ کی صاحبزادی اسوقت تشریف لائی ہین سمندر نے جو یہ سُنا کہ لڑکی آئی ہی یا تو خوابگاہ کو جاتا تھا یا ٹھہر گیا کہ مین ابھی یاد کر رہا تھا اور دیکھا بھی نہ تھا خوب ہوا کہ وہ آگئی ورنہ مین صبح کو اُسکے باغ مین جاتا یہ سمندر خیال کر رہا تھا کہ نسیم نے آکر پہلے باپ کو جھک کر سلام کیا اُسکے بعد مان کو سلام کرکے کھڑی ہوئی سمندر نے کہا کہ اے بیٹا بیٹھ جاؤ کہو مزاج کیسا ہی سمندر نے جو یہ کہا نسیم سلام کرکے بیٹھ گئی باپ نے کہا کہ اے نسیم تیری طبیعت کیسی ہی کیونکہ تو بہت لاغر ہوگئی ہی تیرا چہرہ اُتر گیا ہی تیرے وہ عارض جوکہ ماہتاب سے کمتر نہ تھے بدرنگ ہوگئے ہین رنگ زرد ہی انحلال چہرہ پر ظاہر ہی ناتوانی علالت کی دلیل ہی نسیم نے کہا کہ بابا جان میری طبیعت تو اچھی ہی کوئی

علالت نہین ہی صرف فکر مارے ڈالتی ہی اسی فکر مین گھلی جاتی ہون سمندر رنے جواب دیا کہ ای فرزند مین نے
تجکو بہت عرصہ کے بعد دیکھا ہی اب جو مین نے دیکھا ہی خراب حالت پائی بیٹا تم کو کس امر کی فکر ہی اگر کسی نے
کچھ کہا ہو تو کہو مین اُسکو سزا دون اگر آنکھ دکھائی ہو تو بیان کرو مین اُسکی آنکھ نکال لون ابھی تمھارے باپ
تو بڑے بڑے اختیار ہین تمھاری بلا فکر کرے ای فرزند تمھین تو میری تمام عمر کی کمائی ہو مجکو تو اسوقت
تمھاری صورت دیکھکر بڑی فکر ہوئی ہین نے تو ایسی تمھاری حالت کبھی نہ دیکھی تھی جلد بیان کرو کیا فکر
ہی ملکہ نے جو دیکھا کہ اسوقت باپ بہت مہربان ہی یا سامنے بیٹھی ہوئی تھی یا وہان سے اُٹھکر گلے سے
لپٹ گئی اور چیخین مار کر رونے لگی حالت اُسکی یہ تھی کہ جب سے سامنے آئی تھی بات بات پر آنسو بھر
لائی تھی اب اس طرح رونے لگی ہچکی آنے لگی رقت کسی طرح کم نہین ہوتی ہی سمندر لاکھ لاکھ کہتا ہی کہ بیٹا
کچھ سبب کہو تو بیان کرو مجکو معلوم تو ہو کہ کیا سبب ہی وہ کچھ بیان نہین کرتی ہی جب سمندر نے بہت
کہا تو اُسنے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ بابا جان مین کیا عرض کرون جو میرے دل کا حال اور جس امر کا خیال
ہی افسوس ہم آپ سے جدا ہونگی یہ شہر تباہ ہوگا سب قتل ہونگے جب سے لشکر اسلام آیا ہی یہ فکر مجکو
مارے ڈالتی ہی کہ اب کیا ہوگا رات کی نیند دن کا آرام کھانا پینا سب ترک ہی اسی فکر مین غلطان و
پیچان رہتی ہون سوا رونے کے اور سب کی جدائی کے خیال کے دوسرا خیال نہین ہی یہی ملال
ہی جب خیال آتا ہی تو ہوش اُڑ جاتے ہین جی چاہتا ہی کہ کسی طرف نکل جاؤن کیا کرون ای بابا جان یہ کونسی آفت
آئی ہی جب سنا یہ سنا کہ اُنھون نے فلان ساحر کو قتل کیا یہ نہ سنا کہ ان مین سے کوئی مارا گیا یہی سنا ہی کہ یہ
لوگ جہان جاتے ہین بدون اُس مقام کو غارت کئے ہوئے واپس نہین آتے ہین یہ لوگ بڑے زبردست
ہین نہ سحر سے خوف کرتے ہین نہ لڑائی سے اُنکے پاس ایسے ایسے ساحر جمع ہین کہ اپنے وقت کے سامری و جمشید
ہین مین نے سُنا ہی کہ آفاق شاہ اُنکا شریک ہو گیا ہی عشاق نہ طاقی کو اُنھون نے قتل کیا ہی اُنکے لشکر
مین عیار بڑے غضب کے ہین بس یہ خبرین سُن سُن کر میرے حواس جاتے ہین سوا خرابی کے بہتری
نظر نہین آتی اسی فکر نے میرا یہ حال کیا ہی کہ مریضون سے بدتر ہون ای بابا جان اب کیا ہوگا ہاے یہ
شہر تباہ ہوگا ہم سب قتل ہونگے خداوند تصویر جلد ان سب کو غارت کرین آپ نے اب تک اسکی حال
کی خداوند کو خبر کی کہ وہ اپنا ان سب پر عذاب نازل کرے کہ انکا زور کم ہوتا ہاے آپ قتل ہونے مین
نے سُنا ہی کہ وہ لوگ آپکے جانی دشمن ہین یہ بھی سُنا ہی کہ وہ یہ کہتے ہین کہ اگر سمندر شاہ سحر ترک کرکے
ہمارے خدا کی بندگی کرے تو ہم اُسکو نجات دین ورنہ ضرور قتل کرینگے یہ بھی سُنا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ
جب تک سمندر تصویر پرستی ترک نہ کریگا یا جو نہ ترک کریگا ہم اُسکو قتل کرینگے ایسی حالت مین کیا ہو سکتا
ہی بس یہی فکر ہی اور یہی صدمہ مجکو ہلاک کئے ڈالتا ہی کیونکہ یہ خیال ہوتا ہی کہ آپ و نیز اہل شہر یہ امر
نہ گوارا کرینگے کہ ترک مذہب کرین کیونکہ یہ مذہب ہم سب کا آبائی ہی بس ایسی حالت مین کیونکر ہو
سکتا ہی کہ دوسرا مذہب اختیار کیا جاے ای ابا جان میری تو یہ راے ہی کہ آپ ہم سب کو لیکر طاق
مین چلیے وہان خداوند سے فریاد کیجیے اُن سے کمک طلب کیجیے یا اُنکو عرضی تحریر کرکے مدد طلب فرمائیے
اگر یہ نہ ممکن ہو تو پھر اہل اسلام سے صلح فرمائیے کسی صورت سے جان تو بچے مین آپ سے جدا نہ ہون
شہر تباہ نہ ہو ایسی کوئی فکر فرمائیے میرے آپ کے مفارقت نہ ہو اگر آپ قتل ہوئے تو پھر کون میرے
یہ ناز اُٹھائیگا کون مجھسے ایسی الفت کریگا ہاے یہ کیا بلا آئی کونسی آفت مین مبتلا ہوئی کیا ایسا
ہم نے خداوند کا گناہ کیا تھا کہ اُنھون نے ہم پر یہ عذاب نازل کیا یہ کہکر رونے لگی یہ تقریر اس درد سے

کی

بیان کی کہ سمندر رکا بھی دل بیقرار ہو گیا بیٹی کو گلے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ اے نسیم تو اسقدر کیون صدمہ
کرتی ہی کیون اپنے کو ہلاک کرتی ہی یہ سب غلط ہی نہ لشکر آیا ہی نہ مقابلہ ہی ہان اودھر ایک لشکر آیا تھا سب نے مشہور
کیا تھا کہ اہل اسلام کا لشکر ہی مگر جب مقابلہ ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر کسی غیر ساحر کا ہی مین نے تھوڑا سا لشکر
روانہ کرکے شکست اُسکو دی وہ فرار کر گیا جو تجھ سے یہ کہتا ہی اور خبر بیان کرتا ہی وہ کاذب و دروغ گو صرف تیرے
خوف دلانے کو کہتا ہی بھلا مجھ سے کون مقابلہ کر سکتا ہی تو اطمینان رکھ شوق سے کھاؤ پیو کھیلو کودو کوئی فکر نہ
کرو کسی کی اسقدر طاقت نہین ہی کہ وہ ادھر کو آئے کیا مجال یہ کوئی ایسا ویسا مقام ہی اگر یہان آئے تو یہان سے
ایک تن تو زندہ جائے نہین اول تو دریاے سبز رنگ حائل ہی دوسرے ماہیان و سحران الیسی ساحرہ اُسکی
محافظ ہین بھلا کون آسکتا ہی دریا اگر ہٹے تو کوئی ادھر آئے دریا کا کاٹنا محال ہی اگر وہ دونون قتل ہون تو دریا سے
بس یہ خیال تمھارا بالکل بیکار ہی فرض کرلو کہ لشکر اسلام یہان آیا ہی تو میرے پاس وہ ساحر ہین کہ جو ایک جنبش
لب مین کرورونکو تباہ کر دین پھر مجھکو کیا خوف ہی اور کیا ضرورت ہی کہ مین نہ طاق سے کمک طلب کرون یا نہ طاق
کو فرار کرکے جاؤن یا اُنکا مذہب قبول کرون اول تو وہ یہان آئے نہین ہین اگر آئے بھی تو مین ان امرون سے
کسی امر کو قبول نہ کرتا بلکہ نے جواب دیا کہ اے ابا جان یہ فقرہ اور کسی کو دیجیے یا اُسکو دیجیے جو کہ بالکل نادان
ہو مجھ سے کوئی بیان نہین کرتا ہی یہ سب خبرین مجھکو پرچہ اخبار سے معلوم ہوتی رہتی ہین پرچہ اخبار والا کبھی
غلط نہ تحریر کریگا آپ بیکار مجھ سے پوشیدہ فرماتے ہین سب حال میرے اوپر ظاہر ہی یہ کہکر اول سے آخر تک سب
حال جو کہ اُسکو معلوم تھا سب بیان کیا کہ یہ یہ واقعات ہو چکے ہین اس تسکین دینے سے کیا حاصل ہی ہماری
تو قضا آئی ہی ہم ضرور ہلاک ہونگے یہ خبرین سُن سُن کے معلوم ہوا سمندر رنے کہا کہ اے نسیم تو کیون اسقدر
اپنے کو ہلاک کرتی ہی لے اب سُن لے جو واقعات تو نے بیان کیے سب درست ہین کوئی انمین غلط نہین ہی
مین نے آج تک کوئی اسکی فکر نہین کی ورنہ یہ نوبت نہ آتی اب مجھکو فکر ہوئی ہی اب ان سب کا خاتمہ ہی اب انکی
زندگی محال ہی اری نسیم میرے پاس وہ شی ہی کہ جو ایک پل مین سب کا خاتمہ کردیگی مین جو خاموش بیٹھا تھا تو
اُسی بھروسے پر تھا خداوند تصویر نے مجھکو ایک ایسی شی دی ہی کہ جس پر نہ سحر اثر کر سکتا ہی نہ غیر سحر نہ کوئی اہل اسلام
کی دعا جو کہ اُنکے مذہب مین ہین بس مین کل اُسی شی کو روانہ کرونگا کسی ساحر کے ہاتھ روانہ کرونگا اے بیٹا تو
غم نہ کر مین غافل نہین ہون کیا سہل ہی میرے شہر پر لشکر کشی کرکے آیا یہان اگر کوئی لاکھون کا بھی لشکر لائیگا
تو قتل ہو جائیگا یہ وہ مقام ہی کہ جہان ساحرونکے دم نکلتے ہین تو کسی قسم کا خوف نہ کر تیری بلا فکر کرے تو کیون
اپنے کو فکر کرکے ہلاک کرے یہ جو سمندر رنے کہا نسیم نے کہا کہ اے ابا جان آپ تو مجھکو اس طور سے بہلاتے ہین جیسے
کوئی دودھ پیتے بچہ کو بہلاتا ہی مین ان باتون سے بہلنے والی نہین ہون کہ مین نے فکر کی ہی مجھکو خداوند نے کوئی
شعور دیا ہی مین ایسی نادان نہین ہون کہ مین اُسکو مان لون اگر ایسا ہوتا تو آپ اب تک غافل بیٹھے رہتے
ماہیان قتل ہوئی خبر نہ لیتے یہان تک لشکر اسلام قریب شہر آکر اسقدر روز زیادتی کرتا آپ کچھ خبر نہ لیتے
یہ امر بالکل خلاف قیاس ہی اس سے کوئی فائدہ نہین ہی مین اس آپ کے بہلانے سے بہلنے والی نہین ہون
بس معلوم ہو گیا کہ اسی طور سے قضا آئی ہی خیر جو مرضی خداوند تصویر یہ جو نسیم نے کہا سمندر رنے جواب دیا
کہ بیکار تو اپنی جان دیے دیتی ہی اری نسیم مین تجھ سے سچ کہتا ہون تو جون جون روتی ہی میرا خون خشک
ہوا جاتا ہی مین اپنی جان سے تیری زندگی کو مقدم جانتا ہون تو اسقدر کیون بیقرار ہوتی ہی یہ صرف تیرا خیال
خام ہی مین نے جو بات کہی وہ تجھ سے سچ کہی تیرے سر کی قسم مین نے جھوٹ نہین کہا نسیم نے
جواب دیا کہ مجھکو یقین نہین آتا ہی سمندر رنے جو دیکھا کہ یہ اپنی جان دیگی اس فکر مین ہلاک ہوجائیگی

کیونکہ اسکی حالت بہت خراب ہے خوف ہوا کیونکہ اپنی لڑکی کو چاہتا بہت ہے نہایت درجہ الفت
کرتا ہے بس کہنے لگا کہ تو میرے سر کی قسم کھا کہ جو بات میں تجھ سے کہوں تو کسی سے نہ کہنا تو میں تجھکو
اُس شی سے آگاہ کروں اور دکھادوں تاکہ تیرا اطمینان ہوجائے کیونکہ تجھ سے مجھکو وہ صندوقچہ زیادہ نہیں
ہے اگر تو نہ ہوگی تو بیکار ہے میں کیونکر زندہ رہونگا کیونکہ تمام عمر کی میری کمائی تو ہے اب دوسری اولاد کی
بھی امید نہیں ہے ای نسیم تو کیوں اپنی جان ہلاک کرتی ہے میں وہ راز تجھ سے کہتا ہوں جو میں نے آجتک
تیری ماں سے بھی نہیں کہا نہ اُسکو اس حال سے آگاہ کیا دیکھ اسکو اپنے دل میں رکھنا کسی سے نہ کہنا
ورنہ خرابی ہوگی پھر میرے بنائے کوئی کام نہ بن پڑے گا ایک دم میں خاتمہ ہوجائیگا نسیم نے کہا کہ
اگر آپ کو مجھ سے خوف ہے اور آپ دشمن خیال کرتے ہیں تو نہ بیان فرمائیے بلکہ میرا زندہ رہنا عبث
ہے میں نے اس سبب سے آنا جانا ترک کردیا کہ میں نے جو دیکھا جہان میں آئی چپکے چپکے باتیں ہونے
لگیں یا آپ خاموش ہورہے میں ایسی ہوں کہ ایک ایک کے لیے اپنی جان دوں اور لوگ
ہم کو دشمن خیال کریں افسوس کیسی کم بخت میں ہوں کہ ایسا کوئی نہ ہوگا اب معلوم ہوا کہ ہم
دشمن ہیں اب میں ضرور اپنے کو ہلاک کرونگی سمندر نے کہا کہ ای نسیم تجھکو کیا ہوا ہے کون یہ کہتا ہے کہ تو دشمن
ہے اری نسیم یہ تیرا خیال خام ہے میں نے کب کوئی بات پوشیدہ کی یہ میں نے اس خیال سے کہا کہ تو ابھی
نادان ہے شاید کوئی تجھ سے دھوکا دیکر دریافت کرلے نسیم نے کہا کہ میں ایسی بچہ ہوں کہ کوئی مجھکو دھوکا
دیکر دریافت کرلے گا اور میں نیک و بد نہ خیال کرونگی سمندر نے کہا کہ یہی خیال تھا میں تجھ سے پوشیدہ کرتا اری
تیرے سوا کوئی اور ہے جو میرا وارث ہوگا نسیم نے کہا کہ بس معلوم ہوگیا کہ ہم دشمن ہیں میں کہدونگی
مجھ سے نہ بیان فرمائیے میں اب جی کر کیا کرونگی جب ماں و باپ یہ خیال کریں کہ اولاد ہماری دشمن ہے
تو ایسی اولاد کا جینا بیکار ہے نسیم نے جو یہ کہا سمندر نے اُسکے آنسو اپنے دامن سے پاک کرکے پیار کیا
اور کہا کہ نسیم تو رنجیدہ نہ ہو میں بیان کرتا ہوں نسیم نے کہا کہ آپ بیان نہ کریں دیکھیے میں دشمن ہوں کسی
سے کہدوں سمندر نے بکمال لجاجت نسیم کو جواب دیا کہ اتنی بات براے خداوند میری یاد رکھنا کہ یہ راز
کسی سے تو کہہ نہ دینا یہ کہکر کہا کہ ای نسیم خداوند نے ایک صندوقچہ مجھکو دیا ہے اُسکی صفت یہ ہے یہ کہکر کل اُسکی حالت
بیان کی نسیم نے ہنس کر کہا کہ ابا جان آپ کی بھی کیا عقل ہے کہ اُس صندوقچہ کو اپنے خزانہ میں رکھا ہوگا
عیار لشکر اسلام کے لے گئے ہونگے کیونکہ وہ تو بڑے چالاک ہیں سمندر نے کہا کہ ای نسیم میں نے
اسی غرض سے اُسکو احتیاط کے ساتھ نہیں رکھا بلکہ اُسے اس لاپرواہی سے رکھا کہ کسی کو اس پر
گمان نہ ہو ہاں اسقدر تو میں نے ضرور کیا کہ اُسی قسم کے کچھ اور بنوائے اُنھیں میں اُسکو شامل کردیا
ہر ایک پر اپنی مہر کردی یہ نہیں ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ کونسا ہے اور نقلی کون ہے میں نے اُسکی شناخت
کرلی ہے ای نسیم وہ اصلی صندوقچہ ہے جس پر ایک ہزار کا نمبر دیا ہوا ہے یہ خط خفی اور صندوقچوں پر نہیں
ہے یہی شناخت ہے کل میں اُسی صندوقچہ سے کام لونگا یہ سنکے نسیم نے اپنی حالت درست کی ہنسکر
کہا کہ فلان الماری میں جو صندوقچے ایک وضع کے رکھے ہوئے ہیں وہی ہیں سمندر نے کہا کہ ہاں نسیم
نے کہا کہ اب معلوم ہوا میں اُنکو دیکھتی تھی اور خیال کرتی تھی کہ معلوم ہوتا ہے کہ والد کو کسی نے یہ
صندوقچے سوغات لاکر دیے ہیں کسی وقت مانگ لونگی کیونکہ پیارے پیارے ہیں بلکہ کئی مرتبہ
قصد ہوا کہ اُٹھا لے جاؤں خوب ہوا کہ میں لے نہ گئی مجھکو یہ امر تو معلوم نہ تھا میں وہی لے
جاتی تو بڑی خرابی ہوتی سمندر نے کہا کہ ای فرزند ہاں اُسی الماری میں وہ ہی صندوقچے ہیں

چل مین مجکو وہ صندوقچہ دکھادو یہ سنکے خوشی خوشی نسیم ہمراہ سمندر رکے اُس الماری کی پاس آئی سمندر رنے
الماری کھول کر وہ صندوقچہ اُس مین سے نکال کر نسیم کو دکھایا اور کہا کہ یہ ہی نسیم نے خوب اُسکو پہچان لیا اور
کہا کہ ابا جان اُسکو رکھدو بس صبح کو ضرور کل اہل اسلام کا خاتمہ کرنا تاکہ میری فکر جائے اب کسی کی سفارش
وغیرہ نہ سُننا اپنے دل مین کہا کہ اگر میرا بس چلا تو مین لے گئی اب مین چھوڑتی بھی ہون یہ تو دل سے کہا اور
سمندر رسے یہ کہکر لپٹ گئی خوب خوشی ظاہر کی اور کہا کہ یہ آپ نے اچھی تدبیر کی ہی مگر کسی معتمد آدمی
کے ہاتھ روانہ فرمائیگا کیونکہ یہ بڑی عمدہ شئی ہی کوئی اور راہ اس پر قبضہ کرلے اور آپ سے مقابلہ کرے تو
اُسوقت بڑی مشکل ہوگی سمندر رنے جواب دیا کہ اے نسیم تو اس امر سے اطمینان رکھ کہ میرے خاص
جو ملازم ہین اُن مین کوئی ایسا نمک حرام نہین ہی مین سب کے دل کا حال بخوبی جانتا ہون نسیم نے کہا
کہ مین جاتی ہون کل خبر خوش سُننے کو حاضر ہونگی سمندر رنے کہا کہ اب رات بہت آئی ہی اسوقت محل
مین رہو عرض کیا کہ میرا دل ابھی پریشان ہی جب تک اہل اسلام کا فیصلہ نہین ہو لیتا ہی اُس وقت
تک مین اطمینان سے نہین سوتی ہون اب مین کل سے باغ کو نہ جاؤنگی اگر حسب دلخواہ کام ہوا سمندر
نے کہا کہ اچھا یہ خیال کیا کہ بہت پریشان ہی یہ کیا جانے لڑائی و مقابلہ لوگون نے جو اس سے حال بیان
کیا ہی اُسکو خوف ہوا اُسی فکر مین اسکی یہ حالت ہی اچھا ہی کہ باغ چلی جائے یہ خیال کرکے کہا کہ اچھا جاؤ
مین بھی اب جاکر سوتا ہون نسیم تو باپ کو سلام کرکے مع اپنی خواصون کے وہان سے چلی سمندر مع
اپنی زوجہ کے خوابگاہ مین آیا یہ تو آکر یہان خواب مرگ مین مبتلا ہوا چونکہ قریب نصف شب کے
آچلی تھی بلکہ نصف سے زیادہ رات آئی تھی سب اہل محل غافل ہوکر سو رہے جہان جہان پہرہ چوکی
تھا پہرے چوکی کے بھی لوگ بہ سبب نیند کے سو رہے تھے محل مین بالکل سناٹا ہوگیا اُسوقت
نسیم نے سیوتی سے کہا کہ تو سحر جانتی ہی اُسنے عرض کیا کہ ہان کچھ حسن آرا سے سیکھ لیا ہی ملکہ نے کہا
کہ تو سحر کر کہ یہ سب خوب غافل ہوکر سو جائین تو مین اپنا کام کرون اُسنے کہا کہ بہت خوب بس سیوتی
نے سحر کیا کہ ایک ہوا چلی کہ جو لوگ اودھر رہے تھے وہ بھی سب غافل ہوگئے نسیم باغ مین تو گئی
نہ تھی ادھر اُدھر پوشیدہ ہوگئی تھی باپ کے دکھانے کو جب سناٹا ہوا یہ نکلی اسکے پاس بھی ایک صندوقچہ
اُسی کاریگر کے ہاتھ کا بنا ہوا تھا اسنے اپنی الماری کھول کر اُسکو نکالا اب جو ملایا تو اُس مین مل گیا بس
اسنے سیوتی سے کہا کہ وہ مارا یہ کہکر وہ الماری کھولی جس مین وہ صندوقچے رکھے ہوئے تھے یہ پہچان تو
چلی تھی اسنے وہ صندوقچہ نکالا بس موم نکال کر وہ جو ہندسے بنے تھے اُس پر لگایا کہ وہ ہندسہ اُس موم پر
بن آئے اسنے ایک مرتبہ وہی ہندسہ اپنے صندوقچہ پر بنائے اور مہر کے حرف پڑھکر ایک ٹھیکرے پر
لکھے اُسکی مہر بنائی کچھ اُس وقت ایسی تدبیر بن آئی کہ ایک سرمو فرق نہ تھا مہر اصلی و نقلی مین ورنہ
سمندر رکی مہر کہان ممکن تھی ایک مہر خزانہ مین تھی ایک دفتر مین ایک جو خاص مہر تھی وہ اُسکے ہاتھ
مین تھی وہی مہر اس پر کی ہوئی تھی اسنے اس ترکیب سے اُس پر مہر کی اب جو ہندسہ و مہر کرکے
دیکھا تو بالکل فرق نہ پایا اُس صندوقچہ کو تو اُس مقام پر رکھا آپ اصلی صندوقچہ لےکر الماری
بند کرکے کوئی تین پہر رات آئی ہوگی کہ ملکہ خوشی خوشی اپنے باغ کی طرف مع اپنی خواصون
کے چلی یہان سہراب حسن آرا سے باتین کر رہا تھا کہ ملکہ تو جاکر بیٹھ رہی مین وہ تجھ سے ضرور
خفا ہین میرا آنا اُنکو ناگوار ہوا یہ فقرہ کرکے لیکن ہان مین کیون آیا مین نے خیال کیا تھا کہ آج آخری
شب ہی مین جاکر ملکہ کو دیکھ لون کیونکہ اب امید نہین ہی کہ پھر ملاقات ہو مگر یہ امر بھی اس

چیرخ پیر کو ناگوار ہوا اُس سے یہ تفرقہ ڈالا حسن آرا نے جواب دیا کہ اے سہراب جادو آپ ملکہ کی
طرف سے کچھ خیال نہ لائیے وہ جس کام کو گئی ہین اُسکی فکر کرتی ہونگی آپ پریشان نہ ہون وہ تشریف
لاتی ہونگی وہ آپ سے خفا نہین ہین اُنھون سے آپ کے فراق مین اپنی یہ حالت کی ہی کہ جیسے کوئی
دیوانہ ہوتا ہی نہ کھاتی ہین نہ پیتی ہین نہ سوتی ہین راتون کو روتی ہین دن بھر ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے پڑی
رہتی ہین سوائے رونے یا اشکِ خونی کے دوسرا کام نہین ہی میرے خیال مین تو نہ اُنھون نے اجتک
کبھی شانہ زلفون مین کیا نہ پوشاک نفیس پہنی نہ آرائش باغ نہ زینت مکان کی فکر ہوئی بس سوائے
آہ و نالہ کے دوسرا کام نہ تھا آپ نے باغ کی حالت ملاحظہ فرمائی ہوگی بارہ دری کا حال ملاحظہ
فرمائیے کہ یہی حالت اُس زمانہ مین بھی تھی سہراب نے کہا کہ تم سچ کہتی ہو مگر دیر کا کیا سبب
ہی مجھکو خفقان ہوتا ہی مجھکو خود اسکا یقین تھا کہ ملکہ نے میرے فراق مین اپنا حال تباہ کیا ہوگا جیسا
مجھکو خیال تھا ویسا ہی پایا سہراب حسن آرا سے یہ کلام کر رہا تھا کہ ملکہ کے پاؤن کی چاپ آئی
حسن آرا نے عرض کیا کہ ملکہ آگئین ابھی حسن آرا یہی کہہ رہی تھی کہ ملکہ سر جھکائے ہوئے آکر ایک
طرف بیٹھ گئی خواصین خاموش کھڑی ہوگئین ملکہ نے راہ مین سب سے منع کر دیا تھا کہ کوئی نہ کہے کہ
ملکہ صندوقچہ لائین سب نے عرض کیا کہ بہت خوب جب ملکہ بیٹھ چکی حسن آرا نے ملکہ سے کہا
کہ کیون ملکہ آپ خاموش کیون ہین کلام کیجیے یہ آپ کے پاس آئے ہین اب رات بہت کم باقی
ہی صبح کو یہ چلے جائین گے اور یہ بیان فرمائیے کہ جس کام کو تشریف لے گئین تھین وہ کام بھی ہوا یا
نہین ملکہ نے یہ سُنکے جواب دیا کہ ایسا مقدر کہان سوائے رنج و صدمہ کے خوشی ہمارے نصیب
مین کب ہی بیکار اتنی دیر بھی ہوئی ہزارون فقرے بھی کیے مگر کچھ نہ ہوا پتہ نہ چلا آخر مجبور ہو کر چلی
آئی کیا کرتی وہ ایک عقلمند آدمی ہی بھلا یہ کب ہو سکتا ہی کہ اپنے دل کا حال بیان کرے
اے حسن آرا اگر مین یہ جانتی تو کبھی نہ جاتی اور یہ جاکر صدمہ ہوا ملکہ نے جو یہ کہا سہراب نے جواب دیا
کہ تقدیر سے کوئی زور نہین ہی خیر اسی قدر زندگی تھی اے حسن آرا اب میری یہ مرضی ہی کہ ہم کچھ
گاؤ مین سُن لون ملکہ کے ساتھ ایک دو جام شراب کے پی لون پھر یہ صحبت کہان اور ہم کہان
کل اسوقت آغوشِ اجل مین ہونگے ہم پر کیا منحصر ہی کہ ہم ہون کل اہلِ اسلام ہونگے حسن آرا نے جواب دیا
کہ وہ کیا ایسی چیز ہی کہ جس کے سبب سے تمام اہلِ اسلام کا خاتمہ ہوگا مجھسے تو بیان فرمائیے سہراب
نے کہا کہ اے حسن آرا لیوان جادو جو کہ خداوند تصویر کہلاتا ہی اُسکے پاس پشت در پشت سے ایک
صندوقچہ چلا آتا تھا اُس صندوقچہ کو سامری نے سحر سے طیار کیا تھا وہ سحر ایسا ہی کہ بعد مرنے کے بھی
سامری کے برقرار رہا اُسنے ایسا سحر طیار کیا کہ خود اُسکی رد نہ بنا سکا اُس سحر سے سامری عاجز ہوا جب
رد نہ طیار ہو سکی تو اُس نے اُسے بیکار سمجھ کر رکھدیا کبھی کام مین نہ لایا وہ ایسا تھا کہ اُسکے روبرو سامری
کا سحر و جمشید کا سحر بیکار تھا اگر ایک طفل چاہتا تو سامری کو اُس کے ذریعہ سے ایک پل مین قتل
کرتا وہ صندوقچہ ہمیشہ سامری کے پاس رہتا تھا سحر یہ ہی کہ اُس صندوقچہ کے اندر ایک تلوار ہی
چھوٹی سی صرف اُسکا قبضہ باہر ہی باقی تلوار پوشیدہ ہی اُس تلوار پر ایک پٹری لگی ہی جب صندوقچہ
کو کھولا اُس پٹری کو اگر دہنی طرف ہٹایا ایک برق چمک کر آسمان پر گئی جہان اُس برق سے
کہا کہ فلان کو لینا بس وہ تڑپ کر چلی اگر کیسا ہی ساحر ہو یا صاحب باطل سحر ہو یا سحر بند ہو یا
روئین تن ہو وہ برق اُسکو مثلِ خیار تر کے دو پرکالے کریگی نہ ساحر کا سحر اُس پر کارگر ہوگا نہ

باطل سحر بس اُسکے ضرب سے کوئی نہین زندہ رہ سکتا ہی صفت یہ ہی کہ اُس سے ساحر و غیر ساحر ہر
ایک کام لے سکتا ہی وہ ہر ایک کو کام دیتا ہی وہ ساحری کے قبضہ سے ایوان تاجدار کے قبضہ مین
آیا انکے قبضہ مین کیا بلکہ انکے بزرگون کے قبضہ مین اُس کا نام تیغ ساحری تھا وہ طاق مین چلا
آتا تھا آج تک کسی نے اُس سے کام نہ لیا تھا جب کہ سمندر شاہ طاق مین تھا ایک دن
جو خداوند خوش ہوئے تو وہی صندوقچہ سمندر شاہ کو بطور تبرک دیا کہ یہ ہمارا تبرک ہی اُسکو
تم اپنے پاس رکھو جب کوئی مہم سخت درپیش ہو اس سے کام لینا وہ سمندر شاہ نے لے لیا
ایوان تاجدار نے اُسکا نام تیغ عذاب و قہر خداوندی رکھا وہی صندوقچہ سمندر شاہ کے پاس
جب سے ہی ایک دن شکارگاہ مین ایک شیر پر امتحان بھی کیا جب تک ہر وقت پاس رہتا
تھا مین بھی موجود تھا میرے روبرو بس جیسا کہ خداوند نے کہا ویسا ہی پیش آیا اب مین نے بادشاہ
سے حال دریافت کیا انھون نے کل حال بیان کیا اور فرمایا تھا کہ کسی سے کہنا نہین مجھکو کیا
ضرورت تھی جو مین کہتا مگر اور لوگون کو بھی حال معلوم تھا بادشاہ نے لاکر محل مین رکھا اب
حال نہین معلوم کہ کہان رکھا ہی کہان نہین حسن آرا نے کہا کہ جب وہ برق آسمان پر چلی گئی اور
اپنا کام کر چکی تو پھر اُس مین زور کہان رہا اور اس صندوقچہ مین کہان سے آئی سہراب نے
کہا کہ مین نے بیان نہین کیا ہی کہ داہنی طرف جو اُس پٹری کو ہٹاؤ تو وہ برق آسمان پر جاتی
ہی بائین طرف جو ہٹاؤ تو آسمان پر سے پھر اُسی صندوقچہ مین چلی آتی ہی ادھر وہ آئی اپنے مقام
پر اُدھر وہ پٹری بھی خود بخود اُس مقام پر آجاتی ہی ادھر وہ آسمان پر گئی ادھر پٹری بھی اپنے مقام پر
آگئی اس صندوقچہ مین آکر پھر اُسکا وہی زور ہو جاتا ہی بس کل سمندر اسی صندوقچہ کو روانہ کریگا
جب دونون لشکر صف آرا ہونگے کوئی ساحر لیکر جائیگا وہ مبارز طلب کریگا اہل اسلام کا یہ طریقہ
ہی کہ وہ پہلے اپنی ضرب نہین کرتے ہین جب حریف کے ضرب سے بچ لیتے ہین تو اپنا حربہ کرتے
ہین بس جو اُسکے مقابلہ کو آئیگا وہ صندوقچہ کھولیگا برق سے قتل کریگا اول جو مقابلہ کریگا اُس ساحر
سے جو صندوقچہ لے کر جائیگا وہ کون ہوگا یہ بدنصیب زمانہ کا ستایا ہوا سہراب جو کہ تم سے
کل حال کہہ رہا ہی اے حسن آرا مجھسے اب کشاکش دنیا نہین گوارا ہو سکتی ہی مین نے بہت
صبر کیا مگر اب صبر نہین ہو سکتا ہی نہ یہ گوارا ہوتا ہی کہ انکا ساتھ نہ دون انھون نے بہت احسان
میرے اوپر کئے ہین مین اُنکے بار احسان سے سر نہین اُٹھا سکتا ہون بلکہ یہ مروت و ہمت و مردی
کے خلاف ہی کہ جن لوگون نے اسقدر احسان کئے ہون اُن پر جو وقت پڑے تو ساتھ ترک
کیا جاے اپنے سر ایک الزام لیا جاے اور اپنے کو بدنام کیا جاے بس جو زبان سے کہا وہ کہا
قول مردان جاندارد سخن مردان اعتبار جو نامرد ہوتا ہی وہ اپنے قول سے منحرف ہوتا ہی اور
کس زندگی کے لیے کوئی یہ ہتک بھی گوارا کرے یہ زندگی بے ثبات ہی مرنا تو ضرور ہی بس کتے کی
موت کیون مرے ساتھ آبرو اور نیک نامی کے کیون نہ جان دے جو کہ باعث عزت و آبرو
ہو جب یہ معلوم ہی کہ موت ایک دن ضرور آکر گریبان گیر ہوگی تو ہم اس مرنے کو اچھا خیال کرتے
ہین اُس مرنے سے جو کہ پلنگ پر پڑ کے مرتا ہی دوسرے یہ بھی تو امید نہین ہی کہ اب کوئی صورت
وصل ملکہ نکلے کیونکہ سمندر سے یہ امید نہین ہی وہ میرا جانی دشمن ہی بلکہ یہ گوارا نہ کریگی کہ مین انکو
یہان سے نکال لے جاؤن اگر ملکہ کو لے بھی گیا تو کہان جا سکتا ہون جہان ہونگا سمندر تلاش کرلیگا

مین سمندر سے اس صندوقچہ کی موجودگی مین مقابلہ کر نہین سکتا ہون پھر بھی مرنا ہی اور یہ سب امر نہین تو کیا
ضرور ہی کہ انکا ساتھ ترک کرون ہان اگر اہل اسلام کی فتح ہوئی تو ضرور امید وصل ملکہ ہی کیونکہ صاحبقران
نے اقرار کر لیا ہی کہ جب سمندر پر فتح ہوگا سمندر شاہ خواہ قتل ہو خواہ مسلمان ہین اُسکی دختر کے ساتھ
تیرا عقد ضرور کر دونگا اسی امید پر مین زندہ تھا ورنہ اب تک کب کا مر گیا ہوتا بس کل صبح کو وہ امید بھی قطع
ہو جائیگی بدین سبب مین پہلے اپنی جان دونگا دوسرے اہل اسلام کا شہید ہونا بھی مجھ سے نہ دیکھا
جائیگا بس جو دم گذرتا ہی غنیمت گذرتا ہی یہ سبب ہی یہ تقریر جو حسن آرا نے سُنی کہا کہ معلوم ہوا کہ آپ
اپنی جان دینے پر آمادہ ہین سہراب نے کہا کہ مین کوئی اپنے بس مین ہون جو جان نہ دون اُس کے
سبب مین نے بیان کر دیئے ملکہ خاموش بیٹھی سُنا کی کچھ جواب نہ دیا حسن آرا نے کہا کہ آپ کو یہ کیونکر
معلوم ہوا کہ کل صندوقچہ سے کام لیا جائیگا سہراب نے سب کیفیت خواجہ کے آنے کی سمندر کے
مشورہ کرنے کی گرداب شاہ کے عرضی آنے کی سمندر کا جواب بیان کیا اور کہا کہ خواجہ نے آکر
یہ خبر دی ہی اس سبب سے معلوم ہوا حسن آرا نے کہا کہ جب یہ امر ہی تو دراصل اب کوئی امید
زندگی نہین ہی ہان بلا سے ایسے کلام کر لو جو دو گھڑی ہنستا بولتا ہو بول لو پھر یہ کہان اور تم کہان واقعی ایسا
بھی کوئی بد نصیب نہ ہوگا نہ تم سا اور ہم لوگ تو کسی طرف کے نہ رہے کیونکہ ہم کو یہ امید نہین ہی کہ اُنکے
مرنے کی تم خبر سُنکے اپنے کو ہلاک نہ کرو یہ غیر ممکن ہی بس ادھر تم نے اپنے کو ہلاک کیا ادھر ہم سب
نے بھی اپنی جانین دین نہ معلوم کون سی وہ ساعت بد تھی جو ہم لوگ پیدا ہوتے تھے کہ برسون
گذر گئے کہ خوشی کا نام تک زبان پر نہ آیا ہم تو کبھی خواب مین بھی نہ ہنسے یہ تو ہمارا حال ہی اور
جن کے دل پر بنی ہوگی اُنکا کیا حال ہوگا مگر عالم ناچاری و مجبوری ہی کوئی زور نہین ہی یہ کہکر حسن آرا
رونے لگی سہراب کے بھی آنکھ مین آنسو بھر آئے تب ملکہ نے کہا کہ اگر وہ صندوقچہ ہاتھ آجائے تو
پھر تو کوئی نا امیدی نہین ہی سہراب نے جواب دیا کہ اے ملکہ اگر صندوقچہ مل جائے تو پھر کیا بات
ہی ایک دم مین تو مین سمندر پر فتح پالون پھر مجھ سے کون مقابلہ کر سکتا ہی یہ سُنکے ملکہ نے ہنس کر
کہا کہ ہم جو تدبیر سوچ کر جائین اُسکو پورا نہ کرین یہ بھی ممکن تھا کہ ہم صندوقچہ نہ لاتے بس یہ کہکر صندوقچہ
نکال کر سہراب کے روبرو رکھدیا کہا کہ لیجیے آپ کو حیات مبارک ہو بس کل اہل اسلام کے مگر میری
زندگی سے ہاتھ اُٹھائیے کہ جب یہ حال سمندر کو معلوم ہوگا وہ ضرور میری جان کا دشمن ہوگا اور
مجھکو قتل کریگا کیونکہ یہ حال سوائے میرے اور کسی کو نہ معلوم تھا یہ جو ملکہ نے کہا سہراب نے جواب دیا
کہ مجھکو اپنا مرنا بہتر ہی تمھارے مرنے سے تمھاری بلا سے گرا گر مین مر جاؤن تو اچھا ہی بس یہ صندوقچہ
تم اُسی مقام پر رکھ آؤ کوئی اسکی ضرورت نہین ہی مین یہ نہین گوارا کر سکتا ہون کہ مین دنیا پر ہون اور
تمھارے دشمن نہ ہون ایسی زندگی بیکار ہی خداوند وہ دن نہ دکھائین کہ تم نہ ہو اور مین ہون ملکہ
نے جواب دیا کہ بس ایسی باتین نہ کرو حیات مبارک ہو خوشی کرو مین جان پر کھیل کر یہ صندوقچہ لائی
ہون حسن آرا نے عرض کیا کہ ملکہ بیان فرماؤ کیونکر لائی ہو ملکہ نے اول سے آخر تک سب حال بیان کیا
جو کچھ واقعہ گذرا سب کہہ سنایا کہا کہ اس فقرہ سے یہ دستیاب ہوا حسن آرا اور سہراب نے ملکہ
کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ ملکہ تم نے بھی وہ کام کیا جو کہ عیار کرتے ہین بڑی مکاری کی خوب
دھوکا دیا کیا کہنا واہ کیا تدبیر کی ہی ملکہ نے کہا کہ بن پڑی ورنہ سمندر دھوکا کھانے والا نہ تھا
صرف میری محبت کے سبب سے دھوکا کھا گیا کیونکہ وہ مجھ سے بہت الفت کرتا ہی میرا رنج

اُسکو دم بھر کا گوارا نہین ہی مین نے یہ تدبیر کی تھی کہ مین اپنا صندوقچہ اسی طور سے بنا کر رکھ آئی صبح کو سمندر
اُسکو اُٹھا کر روانہ کریگا جب وہ کام نہ دیگا اور وہ آکر بیان کریگا کہ اس صندوقچہ نے کام نہ دیا اُسوقت
سمندر کو معلوم ہوگا اُسوقت میرے اوپر بدعت کریگا کیونکہ یہ راز سوائے میرے کسی کو نہین معلوم
ہی سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ مین اب انکو زندہ کب رکھتا ہون ایک دم سے سب کو قتل کرتا ہون
صبح کو خاتمہ ہی اگر میری رائے پر چلو تو مین ایک امر بیان کرون ملکہ نے کہا کہ بیان کرو سہراب نے
کہا کہ میری رائے تو یہ ہی کہ تم میرے ہمراہ اسی وقت مع اپنی خواصون کے لشکر اسلام مین چلو وہان
تمھاری بڑی عزت ہوگی جب تم نہ ہوگی تو سمندر کس پر بدعت کریگا کس سے دریافت کرے گا
ملکہ نے جواب دیا کہ یہ ننگ مین گوارا نہ کرونگی کہ لوگ و شہر والے یہ کہین کہ سمندر کی لڑکی کسی کے
ساتھ نکل گئی یہ تو بڑے بےغیرتی کی بات ہی بالکل خلاف آبرو ہی ہان جب خدا کو منظور ہوگا اُسوقت
ہمارا تمھارا وصل ہوگا اس بھاگ کر جانے سے تو مرنا تڑپ تڑپ کر بہتر ہی کیونکہ خلاف آبرو کام کرنا
بالکل نازیبا ہی سہراب نے جواب دیا کہ یہ امر کوئی آبرو کے خلاف نہین ہی کہ تم عاقلہ و بالغہ ہو
اپنے نیک و بد کو خیال کر سکتی ہو تم کو اپنے فعل کا اختیار ہی کوئی مانع نہین ہوسکتا ہی ملکہ نے
جواب دیا کہ یہ امر جو تم نے کہا سب درست اور بجا ہی مگر یہ کبھی مین گوارا نہ کرونگی کہ یہان سے اس
ہماری نسب مین نکل چلون کیونکہ نہایت درجہ بدنامی ہی یہ کوئی نہ کہے گا کہ وہ اپنے فعل کی مختار تھی
بلکہ یہ ہر ایک کی زبان پر جاری ہوگا کہ بادشاہ کی ناکتخدا لڑکی کسی کے ساتھ نکل گئی تمام شہر
مین بدنامی و ناموسی ہوگی دوسرے اگر یہ ہوتا کہ نکل کر جان بچتی تو کیا مضائقہ تھا جب سمندر
کو معلوم ہوگا وہ اُسی وقت سے ایسی کوشش کریگا کہ مین اور تم دونون گرفتار ہو کر اُس کے
پاس لائے جائینگے وہ فوراً تم کو قتل کرڈالیگا یہ مجھکو نہین منظور ہی کہ تم قتل ہو اور مین زندہ رہون
سہراب نے جواب دیا کہ اول تو مین صبح کو سب کا خاتمہ کرتا ہون جب کہ سمندر نہ ہوگا تو پھر
کون اس امر مین کوشش کریگا اور شاید بچ گیا تو لشکر اسلام سے کوئی نہین لا سکتا ہی وہان پرندہ
پر تو نہین مار سکتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ جب یہ تمھارا قصد ہی کہ صبح کو خاتمہ کروگے تو پھر کیا
ضرورت ہی کہ مین بھاگ کر چلون بس باعلان کل بعد مقابلہ جب اہل اسلام کی فتح ہوگی مین تمھارے
ہمراہ عقد کرا لونگی اس چوری سے بھاگ کر جانے سے یہ امر بہتر ہی سہراب نے کہا کہ جو تمھاری
مرضی ہو مین اسوقت تم کو لے جانے کو موجود ہون کیونکہ مجھکو بھی یہی خوف ہی کہ جب سمندر
کو معلوم ہوگا کہ تسنیم نے صندوقچہ غائب کرکے کسی کو دیدیا تو ضرور وہ ظلم کرے گا بس اس ظلم
و ستم سے تو بچو گی ملکہ نے جواب دیا کہ اس ننگ سے تو یہ امر گوارا ہی کہ سمندر ظلم کرے مگر یہ کوئی
نہ کہے کہ سمندر کی دختر نکل گئی ہین یہ امر نازیبا کرکے تمام خاندان کی ناک نہ کاٹونگی بس اگر
خدائے کریم کو منظور ہی کہ میرے تمھارے وصل ہوا اور مین اور تم ایک جا ہون تو وہ کوئی نہ کوئی
صورت ضرور پیدا کرے گا بس صبر کرو اور مین تم کو گواہ کرتی ہون کہ مین نے دین اسلام اختیار
کیا ہی مسلمان ہون اس امر کا اجمال یہ ہی کہ جب لشکر اسلام قریب شہر سمندریہ کے آکر فروکش
ہوا مقابلہ ہونے لگے مین نے یہ سُنا کہ مشتاق نہ طاقی نے سمندر شاہ سے اقرار کیا ہی کہ
مین اپنا ابر سحر گرا کر سب لشکر اسلام کا خاتمہ کردونگا اُس وقت مجھکو ان سب کی جان سے
ناامیدی ہوئی تو مین نے بھی قصد کیا تھا کہ جب لشکر اسلام کا خاتمہ ہوگا تو مین بھی زہر

رکھا کر اپنی جان دونگی اگرچہ یہ امر ہوتا تو مین ضرور انگشتری الماس چباکر سو رہتی صبح کو خاتمہ تھا یہ میرا
قصد تھا مین نے یہ خیال کیا کہ اگر اہل اسلام کا مذہب سچا ہی اور اُنکا خدا برحق ہی تو اُنکو اس شقی
کے شر سے محفوظ رکھے گا اور اس کافر کو سزا دیگا کوئی نہ کوئی سبب اُس کے قتل کا ہوگا اگر یہ لوگ
اس شقی کے شر سے محفوظ رہے اور نہ قتل ہوے تو مین اپنا دین تبدیل کرونگی اور دین اسلام
قبول کرونگی اور مین نے خدائے نادیدہ سے دعا مانگی تھی بس خدا نے سن لی وہ کافر مارا گیا سب
بچ گئے اُس دن سے مین نے مذہب تصویر پرستی پر لعنت کی دین اسلام قبول کیا مین مسلمان
ہوئی مگر مین نے پوشیدہ رکھا اس وقت تم پر ظاہر کیا اب بھی میری یہی دعا ہی کہ اگر وہ خدا سے
برحق اور اہل اسلام کا دین سچا ہی تو وہ میری سن لے گا اور کوئی ایسی سبیل نکالے گا کہ میری
اور تمھاری باعلان عقد ہو اس بھاگ کر جانے سے بدنامی ہی اُس کے اوپر نگاہ رکھو وہ
بڑا رحیم ہی رحم کرے گا مین اُسی سے امید رکھتی ہون اس قدر بیقرار نہ ہو سہراب نے جواب دیا
کہ خیر جو مرضی تمھاری ہان وہ بڑا کریم ہی مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ضرور سبب پیدا کریگا
خیر اس شکوہ کو موقوف کرو جس قدر رات باقی ہی اس کو اب ساتھ راحت کے بسر کرو شکوے
و شکایت ہو چکے کچھ دیر تو راحت ہو یہ سُنکے ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا بس ملکہ نے حکم دیا
کہ صراحیان شراب کی حاضر کی جائین بس وزیرزادی نے جو کچھ ملکہ نے حکم دیا حاضر کیا سہراب
نے جام لبریز کرکے ملکہ کو دیا ملکہ نے مسکرا کر لیا اور منہ سے لگا کر پی گئی پھر ملکہ نے لبریز کرکے
سہراب کو دیا سہراب بھی پی گیا اب جام شراب گردش مین آیا باہم شرابخواری ہونے لگی
دو دو جام کی نوبت آئی سرور ہوا سہراب کے دل نے بیقراری کی اسنے دست گستاخ کو
دراز کیا یہ رنگ دیکھ کر سب خواصین وغیرہ بہانے سے چلی گئین تخلیہ ہو گیا اب جو اُسمقام
کو غیر سے سہراب نے خالی پایا ملکہ کو گلے سے لگا لیا لب نازک کے بوسے لیے خوب
پیار کیا ملکہ نے کہا کہ اے سہراب اپنے دل کو قابو مین رکھو اور خدا پر نظر رکھو اگر وہ چاہے گا
تو خوب ساتھ نیک اسلوب کے میرے اور تمھارے وصل ہوگا اس قدر بیقراری سے کیا
حاصل سہراب نے جواب دیا کہ ملکہ مین کہان تک صبر کرون اب یہ دل ناصبور نہین مانتا
ہی قابو سے نکلا جاتا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ جہان اتنے دنون صبر کیا وہان اور صبر کرو کیونکہ
اب زمانہ بہت کم باقی ہی خدا نے چاہا تو بہت جلد صورت وصل پیدا ہوتی ہی سہراب
نے جواب دیا کہ ملکہ یہ تو تمھارا کہنا بہت درست ہی یہ کہتا جاتا ہی اور بوسے لیتا جاتا ہی
گلے سے لگائے لیتا ہی اسی طور سے وہ اُسقدر شب بسر ہوئی یہان باہم عاشق و معشوق
مین راز و نیاز ہو رہا تھا سہراب اپنے دل کی حسرت بوسے لینے کر نکال رہا تھا اپنے
دل کو تسکین دے رہا تھا یہ امر بھی اس فلک ناہنجار کو ناگوار ہوا کیونکہ یہ تفرقہ انداز ہی اسکو
کسی کی خوشی اچھی نہین معلوم ہوتی ہی یہ ایسا تفرقہ انداز ہی کہ جہان اسنے دیکھا کہ دو دل خوش
ہوئے اسنے یہ فکر کی کہ کسی طور سے تفرقہ پڑے یہان تو برسون کے چھوٹے ہوئے باہم
ملے تھے صرف بوس و کنار سے اپنے دل کو تسکین دے رہے تھے اُدھر فلک کو یہ امر بھی ناگوار ہوا
کیونکہ اسکی عادت ہی کہ یہ باہم عاشق و معشوق کو ایک جا نہین دیکھ سکتا ہی مصرعہ یہ دو دل کو یکجا
بیٹھاتا نہین ٭ کسی کا اسے وصل بھاتا نہین ٭ بس یکایک مرغ سحر نے اذان دی صدائے

اذان جو کان مین سہراب کے پہونچی ایک مرتبہ فق سے اُس کا چہرہ ہوگیا اور یہ شعر زبان پر لایا
شعر وی مؤذن نے شب وصل اذان پچھلی رات ✤ ہاے کم بخت کو کس وقت خدا یاد آیا ✤
یہ شعر پڑھکر کہنے لگا کہ ملکہ صبح ہوگئی مین ایسا مصروف ہوا اور ایسا مسرور ہوا کہ بالکل اپنے کام کو
فراموش کرگیا کیونکہ صبح کو مقابلہ ہی اور مین یہان بیٹھا ہوا ہون سب یہ خیال کرتے ہینگے کہ
سہراب اپنی جان بچاکر نکل گیا ملکہ نے جواب دیا کہ مزور بس یہ سُنکے سہراب نے ملکہ سے کہا
کہ اب مین کیونکر جاؤن کیونکہ صبح ہوئی ہی ملکہ نے جواب دیا کہ خوف کس امر کا ہی جس طرح سے آئے ہو
اُسی طور سے جاؤ بس سہراب نے باہر نکل کر طرف آسمان کے دیکھا دیکھا کہ اثار سحر فلک پر ظاہر
ہوئے ہین نور سحر ظہور کر رہا ہی ابھی بالکل صبح نہین ہوئی ہی بس ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ملکہ اب
مین رخصت ہوتا ہون خدا حافظ تم کو سپرد خداوند کریم کیا اگر زندہ رہے تو پھر آئینگے اور تمھارے
جمال جہان آراسے اپنے دیدۂ مشتاق کو روشن و منور کرینگے اگر مر گئے تو ہمارے کہے سنے کو معاف
کرنا کبھی کبھی ہم کو فاتحہ سے یاد کرنا کیونکہ تمھارے وصل کی حسرت لے کر دل مین جاتے ہین
افسوس اس امر کا ہی کہ اس فلک ناہنجار و گردون غدار کو اس قدر بھی ناگوار ہوا کہ ہم و تم باہم
بیٹھکر کچھ عرصہ تک اپنے دل کی حسرت نکالین ہم ایسے پر ارمان ہین کہ کوئی نہ ہوگا خیر کیا کرین
جو اُسکی مرضی اور جو مقدر مین ہو ملکہ نے جواب دیا کہ نظر بخداے کریم رکھو بہت ناامید نہ ہو
اُسکی ذات سے ہر طرح کی امید ہی وہ کریم ہی اُس کے فضل پر نگاہ رکھو بقول شاعر شعر
اُسے فضل کرتے نہین لگتی بار ✤ نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار ✤ ملکہ نے جو یہ کہا سہراب
نے جواب دیا کہ ہان اب سواے اسکے اور کیا ہوگا خیر جو کچھ گذرے وہ برداشت کرینگے یہ
کہکر ملکہ کو گلے سے لگا کر لب و عارض کے بوسے لیے خوب پیار کیا اپنے دل کو تسکین دی
گو جی نہ چاہتا تھا کہ چھوڑون مگر یہ خیال تھا کہ اگر بالکل سحر ہوگئی تو پھر جانا مشکل ہوگا بس
یہ خیال دل مین کرکے کہا کہ لو ملکہ خدا حافظ و ناصر ملکہ رونے لگی سب خواصین وغیرہ چلی آئین
ملکہ کو سمجھانے لگین سہراب ملکہ کو سمجھاکر باہر بارہ دری کے آیا ملکہ بھی اُسکے ہمراہ آئی یہان
سہراب نے آکر تخت سحر طیار کیا اور بصورت اصلی اُس پر سوار ہوکر سحر سے اُس کو اُڑا کر
طرف لشکر اسلام کے روانہ ہوا ملکہ دیکھ کر رہگئی جب تک تخت سہراب سامنے رہا سہراب
بھی ملکہ کو دیکھے گیا اور ملکہ سہراب کو دونون کا یہ عالم تھا کہ آنکھون سے اشک حسرت جاری
تھے سہراب بھی روتا جاتا تھا ملکہ بھی کہ تخت ایک مرتبہ ملکہ کی نگاہ سے پوشیدہ ہوگیا ملکہ
ایک نعرہ آہ کرکے گر پڑی اور بے ہوش ہوگئی وزیرزادی ملکہ کو اُٹھا کر وہان سے بارہ دری
مین لائی گلاب وغیرہ چھڑکا کہ ملکہ کو ہوش آیا ملکہ نے رونا شروع کیا سب نے سمجھایا اور عرض
کیا کہ ملکہ صبر فرمائیے اب زمانہ مفارقت دور ہوگیا ہی تھوڑا عرصہ باقی ہی اے ملکہ اس امر کی کب
امید تھی کہ پھر ملاقات ہوگی جس خدا نے یہ دن دکھایا وہی پھر آپ کو اُن کو باہم یکجا کریگا ناامید
نہ ہوجیے ملکہ نے جواب دیا کہ مین اپنے دل کو کیا کرون وہ نہین مانتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ
اُسکو اپنے قابو مین رکھیے ملکہ نے جواب دیا کہ ہان جس پر یہ مصیبت پڑتی ہی وہی خوب جانتا
ہی دوسرا کیا جانے خدا کسی کو یہ مرض لا دوا نہ دے ارے صاحبو جس پر یہ بلا نازل ہوئی ہو
اُسکے دل سے دریافت کرو یہ عشق وہ بلاے بد ہی کہ اسنے گھر کے گھر برباد کر دیئے بڑے بڑے

صاحبان صبر اس بلا مین مبتلا ہو کر اپنی جان دینے پر آمادہ ہوئے قیس کو خیال کرو کہ اُسنے عشق لیلے
مین اپنے مکانون کو ترک کیا صحرا کو آباد کیا سواے لیلے کے اُسکو اور کسی کی خواہش نہ تھی فرہاد
نے اسی عشق کی حالت مین اپنی جان دی سواے شیرین کے دوسرے کی اُسکو خواہش
نہ تھی اُسکے عشق مین اور ولولہ محبت مین اُسنے پہاڑ کو تراش کرنے ستون بنایا آخر کو تیشہ مار کر
جان دی یہ عشق وہ بد بلا ہی کہ سواے وصل معشوق کے دوسری اس سے مفر کی صورت نہین ہی
یا جان جاے یا وصل حاصل ہو بس جب کہ یہ امر ہی تو یہ سمجھانے سے کیونکر ملنے اب نصیحت
و پند سے یہ آگ اور زیادہ افروختہ ہوتی ہی اور اس سے شعلے نکلتے ہین سواے آب وصل کے یہ
کسی چیز سے فرو نہین ہوتی ہی بس ایسی حالت مین بیکار ہی کہ اسکو سمجھایا جاے بس مجکو میری حالت
پر رہنے دو جو میرا خدا چاہے گا وہ ہوگا یہ کہکر اور قسم عاشقانہ پڑھنے لگی رونے لگی اپنی حالت
تباہ کرنے لگی خواصین وغیرہ سمجھانے لگین ملکہ کو تو اس حالت مین مبتلا رکھا جاتا ہی کہ پھر اسکا
حال تحریر ہوگا اب حال سہراب کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ تخت اُڑائے ہوئے چلا جاتا ہی اس کی
آنکھون سے آنسو روان ہین اپنے دل مین خیال کر رہا ہی کہ اس زندگی سے تو موت بہتر ہی کہ اس
رنج و الم مین مبتلا ہون اپنے معشوق سے جدا ہون اگر مر جاؤن تو اس کشاکش دنیا سے نجات
پاؤن اب تو صبر نہین ہو سکتا ہی کہان تک صبر کرون افسوس ایک عرصہ دراز کے بعد ملاقات
بھی ہوئی تو کس حالت مین کہ اچھے طور سے کلام بھی نہ کر سکے باہم بیٹھے تھے کہ فلک کو یہ بھی ناگوار
ہوا اُسنے باہم جدائی کرا دی کہ سحر ہو گئی ای سہراب خدا ایسا کرے کہ تو لشکر تک نہ پہونچے
مر جائے ای سہراب اب تو دو بلاؤن مین مبتلا ہوا ہی اول تو مفارقت ملکہ نے مجکو لب گور کر دیا
ہی اگر صاحبقران اس قدر دلدہی اور تسکین نہ فرماتے اب تک تیرا خاتمہ تھا مرنا بہتر تھا
مگر کیا سخت جان ہی کہ ابھی تک زندہ ہی کیون نہ زندہ رہتا کیونکہ ان آلام مین مبتلا ہونا تھا
اور یہ صدمے اٹھائے تھے ایک مرتبہ اور ملکہ سے ملاقات ہوئی تھی آخری وقت مین ملکہ کا
دیدار دیکھنا تھا دوسرے یہ امید تھی کہ شاید کوئی صورت وصل نکلے مگر ہم کہان اور وصل کہان
اب کوئی دم مین خاتمہ ہی خیر اگر مین مر جاؤن تو بہتر ہی کیونکہ اب ان بلاؤن مین میرا قدم ٹھہر نہین
سکتا ہی مجکو اس زندہ رہنے سے موت اچھی معلوم ہوتی ہی دوسرے یہ بلاے تازہ جو کہ نازل
ہونے والی ہی اور یہ نئی بلا ہی کہ اس سے مفر کسی صورت سے ممکن نہین ہی یہ تو مجکو گوارا
نہ ہوگا کہ میرے روبرو لشکر اسلام تباہ ہو مین دیکھا کرون پہلے مین مقابلہ کرونگا یہ تو ہو نہین
سکتا ہی کہ مین مقابلہ نہ کرون یہ مین کیونکر خیال کرلون کہ ملکہ نے اصل صندوقچہ مجکو لا کر دیا ہو
کیونکہ جو چیز نایاب ہو وہ یون رکھی ہو کہ جسکا جی چاہے لے آئے ملکہ نے جو مجکو بیقرار
دیکھا دوسرے ایک مدت کے بعد ملاقات ہوئی تھی صرف میرے دل کے رکھنے کے واسطے
ایک صندوقچہ مصنوعی لا دیا بھلا کیونکر مین اس پر یقین کرلون کہ وہ یہی صندوقچہ ہی ہاے صبح کو سب لشکر
کا خاتمہ ہی ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جاتا تھا سہراب کو اس امر کا بالکل یقین نہ تھا کہ یہ وہی
صندوقچہ ہی کبھی یہ خیال آجاتا تھا کہ اگر یہ وہی صندوقچہ ہی تو جب سمندر کو معلوم ہوگا تو ملکہ
پر بہت بدعت کرے گا افسوس وہ میری محبت مین مبتلا یہ بلاے سخت ہوئی ای میرے
کریم اگر سمندر اُسکو اس جرم مین قتل کرے تو تو پہلے میری قبض روح کا حکم فرمانا کیونکہ یہ دنیا

بعد ملکہ کے میرے لیے بدتر از دوزخ ہے مین یہ نہ سنون کہ ملکہ کو سمندر نے قتل کیا اگر خدانخواستہ یہ خبر وحشت
اثر میرے کان تک پہونچی تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا کیونکہ بعد ملکہ کے یہ دنیا خاک ہے ہاے ملکہ نے
کوئی اپنی جان کا خوف نہ کیا مجکو صندوقچہ لاکر دیدیا اگر وہی صندوقچہ ہے تو اپنے کو مفت مین میرے جوش
الفت مین آفت سخت مین ڈالا اے خداوند کریم اُس پر رحم کرنا اُسنے تیرے بندون کے بلا سے نجات دینے کے
لیے اپنی جان پر بنائی ہے کوئی خوف نہ کیا پھر یہ خیال کرتا تھا کہ یہ اُسنے خیال کیا ہوگا کہ کوئی ایسی صورت کرو
تاکہ اُسکے دل کو قرار ہوا اُسنے ایک صندوقچہ لاکر دیا تاکہ مجکو تسکین ہو سہراب ایسے ایسے خیالات کرتا ہوا
تخت اُڑائے ہوئے اپنی زندگی سے تنگ طرف لشکر اسلام کے چلا جاتا ہے اس فلک کے تو تعجب کرتے
ہین یہ تو ہر مرتبہ صبح سے شام تک شام سے صبح تک ہزارون رنگ بدلتا ہے اور تفرقہ ڈالتا ہے اسکا تو یہ کام
ہے کہ ناامید کو امیدوار کرتا ہے اور امیدوار کو ناامید اسکے تو حال کچھ عجب ڈھنگ کے ہین جسکو چاہا آباد کردیا
جسکو چاہا برباد کردیا ہر مرتبہ ایک نئی بازی کرتا ہے عجب طور کی اُسکی گردش ہے صبح سے شام تک اسی فکر
مین رہتا ہے کہ کس کو تباہ کرون اور کس کو آباد کرون اس سے امید نیکی رکھنا بیکار ہے اسنے بڑے بڑے شاہان
جاہ وحشم کو ایک چشم زدن مین پایمال کیا ہے ایسا برباد کیا ہے کہ اُنکی قبرون تک کے نشان نہین رہے کوئی
یہ بھی نہین جانتا ہے کہ وہ لوگ کس مقام پر دفن ہوئے ہین اس نے فریدون ایسے بادشاہ کے ساتھ کیا
کیا جمشید ایسے صاحب اختیار کو ضحاک ایسے ظالم کے ہاتھ سے قتل کرایا نوذر کو کیونکر تباہ کیا
افراسیاب کو کہ جسکے نام سے سنگ کا جگر آب ہوتا تھا کیسی کیسی سختی مین مبتلا کیا رستم کو کیونکر چاہ
مین گراکر جان لی اسی طور سے اور بہت سے بادشاہ ہوئے ہین کہ جو ہمیشہ حکومت کرتے تھے اُن
کو اُنکی حکومت پر رشک ہوا اُنکو ایسا محتاج کیا کہ وہ نان شبینہ کو محتاج ہوئے بادشاہون کا کیا ذکر ہے
جو وصی نبی اور نبی خدا تھے اُن پر اس زمانہ نے کیا کیا ظلم وستم کیے کوئی آرے سے چرا گیا کوئی سولی
پر چڑھایا گیا کوئی قتل کیا گیا ہر ایک اس فلک کے ہاتھ سے عاجز ہوکر دنیا سے گیا بڑے بڑے ظلم و
ستم اعداے دین کے گوارا کیے ہین کوئی اسکے ہاتھ سے سواے صدمہ والم کے کوئی پھل نہ ملا بس
یہ ہمیشہ درپے آزار اور اسی فکر مین رہتا ہے کہ کسی نہ کسی کو مبتلاے بلا کیجیے اسکے ہاتھون سے کسی کو
چین نہین ملتا ہے کوئی اسکے دور مین خوش ومسرور نہین رہتا ہے یہ ہر ایک کے درپے آزار ہے اس کے
دور مین کوئی ایسا دل نہین ہے کہ جو صدمہ سے خالی ہو کوئی آنکھ ایسی نہین ہے کہ جو نہ روئی ہو پہلے
یہ ایک کو دوسرے پر عاشق کرتا ہے پھر ایسا تفرقہ ڈالتا ہے کہ دونون اپنے اپنے مقام پر تڑپتے ہین
اور کوئی صورت وصل نہین ہوتی ہے اگر اتفاق سے ممکن بھی ہوا تو پھر یہ تفرقہ ڈالتا ہے بس یہ ہمیشہ
اسی فکر مین رہتا ہے اور اسکو یہی فکر ہے کہ کوئی نہ کوئی نئی بلا نازل کرون یہ کہتا ہوا سہراب اپنے
دل سے باتین کرتا ہوا کچھ حالت امید کچھ مایوسی مین چلا جاتا تھا اُسکو یہ امر بھی ناگوار ہوا ایک
تازہ بلا مین مبتلا کیا اور اپنا رنگ اور شعبدہ دکھایا کہ جس سے اُسکو بالکل قطع امید ہوگئی
سہراب چلا جارہا تھا کہ یکایک ایک دیو اُدھر سے اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا بردہ قاف کو اُسنے
جو دیکھا کہ ایک آدم زاد تخت پر بیٹھا ہوا چلا جاتا ہے بس اُسکو یہ خیال ہوا کہ ایک عرصہ سے تونے
گوشت آدم نہین کھایا ہے اسکو اُٹھالے جا اور کسی مقام پر بیٹھ کر کھا لینا بعد مدت یہ دن نصیب
ہوا ہے بس یہ خیال اپنے دل مین کرکے طرف سہراب کے متوجہ ہوا اور قریب سہراب پہونچکر
اُسکی کمر مین پنجہ دیکے لے اُڑا سہراب حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہوا یہ ابھی کچھ خیال نہ کرنے پایا تھا

کہ وہ اس تیزی سے بلند ہوا کہ سہراب کرہ ہوا میں پہونچکر بہ سبب شدت ہوا کے بے ہوش ہوگیا راوی
نے بیان کیا ہی کہ سہراب کو دیو لے کر ایک طرف کو روانہ ہوا یہ بے ہوش ہی مگر وہ صندوقچہ اس کی
کمر میں ہی بس راوی دیو کو مع سہراب کے پردۂ قات کی طرف متوجہ رکھتا ہی کہ اسکا حال آئندہ بیان
ہوگا یہ فلک نے نیا تفرقہ ڈالا ہی دیکھیے اب سہراب کی حالت کب تحریر ہوتی ہی کیونکر اس دیو
سے جان بچتی ہی اب راوی حال لشکر اسلام کا تحریر کرتا ہی کہ وہاں کیا گذری اب عنان قلم کو طرف لشکر
اسلام کے پھیرتا ہی اور وہاں کا حال قلم بند ہوتا ہی شعر ازین قصہ یک دم فراموش کن ✤ از جاے دگر
داستان گوش کن

اب شمۂ حال لشکر اسلام کا بیان ہوتا ہی مقابلہ کرنا لشکر کفار کا اہل اسلام سے اور روانہ کرنا سمندر شاہ کا اُس صندوقچہ کو بذریعہ دو ساحروں کے یہاں اُنکا آنا میدان میں آنا ملکہ زعفران کا اور اہل اسلام کا مقابلہ کرنا چند ساحروں کو اہل اسلام کے اسیر کرنا اور خود قصد کرنا صاحبقران کا اُسکے مقابلہ کا و دیگر حالات داستان ہذا و عین وقت پر آنا سہراب کا اور مقابلہ ملکہ سے تحریر ہوگا و باقی حالات غزل

شل نگین جو ہم سے ہوا کام رہگیا ✤ ہم روسیاہ جاتے رہے نام رہگیا ✤ یارب یہ دل ہی یا کوئی مہمان سراے
ہی ✤ غم رہگیا کبھو کبھو آرام رہگیا ✤ سو بار سوز عشق نے دی آگ پر ہنوز ✤ دل وہ کباب ہی کہ جگر خام رہگیا ✤
ساقی مرے بھی دل کی طرف ٹک نگاہ کر ✤ لب تشنہ تیری بزم میں یہ جام رہگیا ✤ ہم کب کے چل بسے تھے پیے
مژدۂ وصال ✤ کچھ آج ہوتے ہوتے سرانجام رہگیا ✤ مدت سے وہ تپاک تو موقوف ہوگیا ✤ اب گاہ گاہ بوسہ بہ
پیغام رہگیا ✤ ازبسکہ غم نے حسرت دوئی کا اُٹھا دیا ✤ ای دردا پنے وقت میں ابہام رہگیا ✤ بیت سخن سازی
کہ معنی ساز کردہ ✤ سخن را این چنین آغاز کردہ ✤ کمیت خامہ تو اس وادی پر بہار سے سبقت کر کے طرف میدان
جنگ کے جولان کرتے ہیں اور یوں نوک قلم سے مدعاے دل کو صفحہ قرطاس پر تحریر کرتے ہیں راوی
نے یہاں تک اس داستان کو بیان کیا تھا کہ جب سمندر کو معلوم ہوا تھا کہ ملکہ ماہ تن یا چندر تن
ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئی تو اسنے بہت افسوس کیا تھا خواجہ بھی دربار سمندر میں موجود تھے
اسنے بزم مشورت برپا کی تھی جو راے وہاں قرار پائی تھی وہ تحریر ہو چکی ہی ایک عرضی بھی سمندر شاہ
کے پاس گرداب کی آئی تھی اسنے اُسکا جواب یہ تحریر کیا تھا کہ تم طبل جنگ بجواؤ میں بھیجوا یک
چیز روانہ کرونگا جو بہت اہل اسلام کا خاتمہ کر دیگی یہ جواب روانہ کر کے اور باہم مشورہ کر کے محل میں
گیا تھا خواجہ بھی وہاں سے اپنے لشکر میں آ گئے تھے جواب عرضی دیکھکر گرداب شاہ نے طبل
جنگ بجوا دیا تھا سامان جنگ ہونے لگا تھا لشکر اسلام میں بھی طبل جنگ بجا تھا یہاں بھی سامان
جنگ ہونے لگا تھا خواجہ نے آنکر سب حال بیان کیا تھا سب کو فکر پیدا ہوئی تھی سہراب
صاحبقران سے اجازت لیکر طرف اپنی معشوقہ کے گیا تھا یہاں سب سامان جنگ اور عبادت میں
معروف تھے دربار برخاست ہوگیا تھا سہراب کا تو حال تحریر ہوا اب لشکر اسلام کی کیفیت تحریر
ہوتی ہی کہ جب دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے مقام پر آئے جو ساحر تھے وہ سحر جگانے لگے

اس خیال سے کہ ایک حملہ تو ہم ضرور اُس صندوقچہ پر کرینگے گو یہ امید نہین ہی کہ ہمارا اُس پر قابو ہو اور ہم اُس سے
بچھین یہ تو غیر ممکن ہی بس ہم بھی اپنے دل کی حسرت نکال لین ایک مرتبہ تو اُس پر سحر کرین یہ خیال کرکے ایک
ایک اپنے سحر کو تازہ کرنے لگا جو کہ ساحر نہ تھے وہ اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کرنے لگے خواجہ
اپنے خیمہ مین آئے اور سر جھکا کر فکر کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرون کیونکر اُس صندوقچہ پر قابو چلے خواجہ اس فکر
مین ہین یہان لشکر مین طبل جنگ بج رہا ہی صدائے بیدار باشی و ہوشیار باشی کی بلند ہی دونون لشکرون مین
طلاطم بھر رہا ہی دونون طرف سامان جنگ ہو رہا ہی لشکر کفار کے ساحرون نے بعد برخاست ہونے دربار
کے ہر ایک نے اپنے خیمہ مین جا کر سحر کو تازہ کرنا شروع کیا ہر خیمہ سے دھوان بخورات کا بلند ہونے لگا مرسون
کالا دانہ گندھک کی خوشبو آنے لگی ہر خیمہ سے دھوان بلند تھا ہر ایک سحر کو جگا رہا تھا دوپہر رات تک تو لشکر کفار
مین سحر جگایا گیا بعد اُسکے ہر ایک جا کر سو رہا یہان تو یہ سامان ہی ادھر لشکر اسلام مین ساحر تو سحر کو تازہ کر رہے
ہین غیر ساحر اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین صاحبقران بھی اپنے خیمہ خاص مین عبادت
خدا مین مصروف ہین بادشاہ اپنے خیمہ مین عبادت خدا کر رہے ہین ہر طرف سب بیدار ہین کل سردار جاگ رہے
ہین جب سب اپنے اپنے آلات ضرب و حرب درست کر چکے ساحر اپنے سحر کو جگا کر اب قریب دوپہر
رات کے فراغت کرکے ایک دوسرے کے خیمہ مین آیا باہم کلام کرنے لگے کہ دیکھیے کل صبح کو میدان جنگ
مین کون ثابت قدم رہتا ہی کون بڑھکر تلوار لگاتا ہی کون اپنا سر قدم بادشاہ و صاحبقران پر نثار کرتا ہی ای
بھائیون کل روز امتحان ہی کل وہ تلوار کرنا کہ کفار کے جی چھوٹ جائین کل عروس مرگ سے سامنا ہی ای
بھائیون اس زندگی سے مرنا اچھا ہی یہ موت خوب ہی کہ تلوار سے مرین اس مرنے سے کہ پلنگ پر پڑکر مرین
اس مرنے مین نام آوری ہی یہ مرنا باعث نیک نامی ہی اس مرنے مین حیات ابدی کا لطف ہی اس مرنے مین
درجہ شہادت ملتا ہی پیش خدا بڑا مرتبہ ہوتا ہی ہر ایک کو مرتبہ عالی ملے گا کل اپنے باپ و دادا کے نام روشن
کرنے کا دن ہی ہمارے باپ دادا ہمیشہ میدان جنگ مین سرخرو رہے اور جب مرے تو میدان مین مرے
تلوار سے قتل ہوئے بڑے مرتبہ پائے مجاہد کہلائے ہم اُن شیرون کے شیر ہین یہ تقریر باہم کر رہے تھے
ایک دوسرے کے گلے مل رہا تھا اور خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ بھائی کل کا دن روز عید سے کم نہین
ہی کل عید ہی کہ عروس مرگ سے ہم کنار ہونگے ایسی تقریرین کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے اور جوش
شجاعت سے چھوٹتے تھے قبضہ تلوار چومتے تھے دوپہر رات تک ایک دوسرے کے خیمہ مین ملنے کو
گیا ایسی خوشی تھی سحر کی کہ خیمون سے نکل کر آسمان کی طرف دیکھتے تھے کہ آثار سحر تو کہین ظاہر ہون اپنے
قبا کے دامن کو ہوا کی طرف کرتے تھے کہ نسیم سحری چلنے لگی ایسا اشتیاق تھا سحر کا کہ آنکھ مین نہ آتا تھا
بار بار نکل کر آسمان کو ملاحظہ کرتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ ای کریم جلد صبح ہو ای میرے اللہ جلد کر کہ
آثار سحر نمایان ہون تاکہ ہم میدان مین جا کر خلعت شہادت سے سرفراز ہون جب کوئی پہر بھر رات
باقی رہی لشکر اسلام مین سب نے وضو کیا سجادے بچھائے عبادت خدا مین مصروف ہوئے نماز شب
پڑھی اُسکے بعد اپنے خالق سے مناجات کرنے لگے کوئی کہتا تھا کہ ای کریم تو میرے حال پر رحم کر
مجھکو کل میدان جنگ مین سرخرو کرنا یہ ہمت و قوت عطا فرمانا کہ مین ثابت قدم رہون ای کریم کرم فرما
اس بلا کو ہمارے سرون پر سے دفع کر کفار کو ہم سب قتل کرین ثابت قدم رہین کفار ہم سے مقابلہ
نہ کر سکین ہم تیری راہ مین جہاد کرتے ہین تیرے دشمنون سے مقابلہ کرتے ہین اگر کل وہ ہم پر غالب
آئے اور ہم کو شکست ہوئی تو پھر کون ہی جو اُن سے مقابلہ کریگا تمام عالم مین پھر کفر و کافر کا غلبہ ہو جا

ہوگا ای خداوندا صاحبقران و کل اہل اسلام کو ان کافرون پر ظفر عنایت فرما سواے تیری ذات کے کوئی
اور بھروسا نہین ہی تو اپنے ہر بندہ کی مشکل مین کمک کرتا ہی تو ہی دفع کرنے والا ہر بلا کا ہی تو ہی اپنے
بندون کا حامی و مددگار ہی ہم سب گنہگار ہین مگر تیری ذات سے امید ہی کہ تو ہم پر رحم فرمائیگا اس
بلا سے ضرور نجات عطا فرمائیگا ای خداوند کریم جس طرح تو نے حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ کو شر فرعون
و نمرود سے نجات عطا فرمائی صدقہ اُنھین بزرگان دین و مرسلان برحق کا ہم کو بھی اس بلا سے اور شر
سمندر شاہ سے نجات عطا فرما جب کہ عشاق غرطاقی نے ہم پر ظلم کرنے کا قصد کیا تھا تو نے اسکے
بھی شر سے بچایا خوب نجات دی اسی طور سے کل بھی مدد کر اور ہماری کمک فرما بس ہر ایک سردار
اور ہر ایک لشکری بصد گریہ و زاری و بیقراری جناب باری سے دعا کر رہے تھے اسی عبادت و
مناجات مین وہ رات بسر ہوئی یکایک مرغ سحری کی صدا بلند ہوئی چراغون کے منھ پر زردی چھا گئی
شمع جھلملانے لگی مؤذن اذان دینے لگی ہر طرف بانگ اللہ اکبر بلند ہوئی نسیم سحری کے جھونکے آنے
لگے نور سحری پھیلنے لگا سلطان انجم نے طرف کاشانہ مغرب کے کوچ کیا آمد آمد شاہ خاور کی افق مشرق
سے شروع ہوئی یہ عالم تھا صحرا کا کہ چارون طرف نور سحری سے ایک روشنی پھیلی ہوئی تھی دریاے
فلک مین تارے ڈوب رہے تھے اوس جو گر رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ نور کے فوارے چھوٹ
رہے ہین طائران صحرائی اشجار صحرا پر بیٹھے ہوئے اپنے آشیانون سے نکل نکل کر حمد باری بصد خوش
الحانی اپنی اپنی زبان مین کر رہے تھے گلہاے رنگارنگ کھلے ہوئے تھے اوس جو پڑی تھی اُسکے
سبب سے تمام سبزہ ہرا ہو رہا تھا ہر جا اوس کے قطرے پڑے ہوئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ
دُر غلطان ہین لالہ کی ایک طرف کو بہار تھی گل خودرو ایک سمت کو اپنی بہار دکھا رہے تھے کوڑیالا
ایک جانب کو مہک رہا تھا نسیم سحری کا جب جھونکا آتا تھا دماغ جان معطر ہو جاتا تھا بس جب ظہور
نور سحر ہوا ہر ایک نے تجدید وضو کیا نماز سحر پڑھی بعد فراغ نماز صبح لباس رزم پہنا ہتھیار لگائے لشکر
مین ہر طرف صداے اذان بلند تھی صوت اللہ اکبر سے تمام صحرا گونج رہا تھا عجب وقت تھا کیا ہنگام
تھا طرفہ سمان تھا کہ جسکے سبب سے وجد مین طاؤس آسمان تھا ایک طرف نور سحری کا ظہور و ہواے
سرد کے جھونکا آتا غنچہ دل کو شگفتہ کیے دیتا تھا سب سردار ساحر و غیر ساحر اپنے اپنے خیمون سے
آراستہ ہو کر برآمد ہوئے ابھی آفتاب نے نہین ظہور کیا تھا چاند بازدہی افق مع اپنی سپاہ انجم کے
شاہ خاور سے شکست کھا کر طرف مغرب کے گریزان تھا ظلمت شب نے نور سحر سے شکست
کھائی دنیا مین حکومت نور ہونے لگی تاریکی شب برطرف ہونے لگی روز روشن نے اپنے
چہرہ نورانی پر سے نقاب شب کو برطرف کیا نور سحر چمکا تمام عالم اُسکے نور جمال سے روشن ہوا
ذرے اپنی چمک دکھانے لگے ہواے سرد کے جھونکے آنے لگے طائر چہچہانے لگے یکایک
دریچہ مشرق سے آمد شاہ خاور خسرو روز کی شروع ہوئی تاج شاہی بر سر چار قب نورانی نقاب
اُلٹے ہوئے خسرو مشرق برآمد ہو کر تخت نیلی فلک پر جلوہ گر ہوا اپنے نور سے تمام عالم کو روشن
و منور کیا وہ صبح کا وقت وہ نور آفتاب کی جو کرن برگہاے اشجار پر پڑتی تھی اور اوس کے
قطرون پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ لوح زمرد پر گوہر غلطان چمک رہے ہین سبزہ جو بسبب اوس کے ہرا
ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ بسبب خنکی کے زمین کے بال کھڑے ہوئے ہین ذرے جو نور آفتاب
کے ضو سے چمک رہے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ زمین کے ستارے چمکے ہین گو سواے سبزے

سے صحرا سبز ہو رہا تھا وہ اُسکا دھانی و کاہی رنگ آنکھون مین کھپا جاتا تھا طائران خوش صدا وقت صبح
یہ دیکھکر نسیم سحری کے جھونکے کھا کر وجد مین آتے تھے اور جھوم رہے تھے شاخہاے درخت جھوم رہے تھے
اپنی زبان مین حمد باری کر رہے تھے آفتاب عالم تاب نے جو ظہور کیا تھا اور اُسکا عکس جو دریا مین پڑا تھا
تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہزارون آفتاب زیر آب طالع ہین تمام آب دریا طلائی ہو رہا تھا اسقدر اشجار اُس
صحرا مین تھے کہ دھوپ جو زمین پر پڑتی تھی کثرت اشجار سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش مشجر کیا ہوا ہی یا دھوپ
چھن چھن کر گر رہی ہی صحرا کا تو یہ عالم تھا تمام باغ بھی آراستہ تھا صبح کا جو وقت تھا یہ ثابت ہوتا تھا کہ
شاہدان باغ لباس نو سے آراستہ کھڑے ہوئے ہین کوئی زیور گل پہنے ہوئے ہی کوئی لباس سبز سے اپنے کو
زیب دیے ہوئے اُس پر طائران باغ بیٹھے ہوئے بول رہے تھے کسی طرف سے قمری کی صدا آتی تھی کسی
جانب سے فاختہ کی آواز آ رہی تھی کوئل کو کو کر رہی تھی پپیہا اپنی صداے پی سے باغ کو وجد مین لا رہا تھا
بلبلین گلہاے شگفتہ کو دیکھ کر خوش فعلیان کر رہین تھین کبھی اس شاخ پر آتین تھین اور پہلوے گل مین بیٹھکر
نظارہ گل کرتین تھین کبھی اُس شاخ پر جاتین تھین دید گل مین مصروف ہوتین تھین گاہ شاخہاے درخت
مین نہان ہو جاتین تھین یہ عالم تھا کہ کبھی برگ درخت کی آڑ مین سے روے گل پر نگاہ کرتین تھین تا کہ
صیاد نہ دیکھ سکے عنادل ساتھ گلون کے راز و نیاز مین مصروف ہین نہرین جاری ہین باغبان
درختون مین پانی دے رہے ہین ہر ایک اپنے کام مین مصروف ہی وقت صبح جو ہی تو ہر رنگ کے
گلون کی کھلنے کی صدا آ رہی ہی کلیان چٹک رہی ہین غنچے مسکرا رہے ہین بلبلین خوش ہو رہی ہین
گلچین پھر رہے ہین گلون کو چن چن کر دامن بھر رہے ہین ہنگام سحر عجب رنگ ہی صحرا کا وہ عالم باغون
کی یہ حالت ہی عاشق مزاجون کا عجب حال ہی اپنے تن بدن کا اُنکو نہ خیال ہی معشوق کی جانب
سے اُنکی طبیعت لڑی ہوئی ہی تصویر خیالی پھر رہی ہی سامنے نگاہ کے لشکر کفار مین دندبھی بج
رہی ہی گھنٹہ و ناقوس کی صدا بلند ہی سب اپنے اپنے مذہب کے طریقہ سے عبادت کر رہے ہین
سرداران لشکر اسلام زیور جنگ سے آراستہ ہو ہو کر اپنے خیمون سے نکلے طرف دردولت کے
روانہ ہوے اسی اثنا مین تمام لشکر اسلام بھی سامان جنگ سے درست ہو کر طرف میدان
مصاف کے روانہ ہوا وہ ہر رنگ کے پھریرے کھلے ہوئے نشان چمک رہے ہین بیرقین اُڑ رہی ہین
باجے جنگی بج رہے ہین صداے باجہاے جنگی سے زمین معرکہ ہل رہی ہی لشکر میدان مین پہونچا
ہی ادھر سردار دردولت پر حاضر ہین جلوخانہ مین موجود ہین آمد بادشاہ و صاحبقران کے منتظر
ہین کوئی سیف ہلا رہا ہی کوئی نیزہ بازی مین مصروف ہی کوئی تیراندازی کر رہا ہی کوئی گرز کے
ہاتھ نکال رہا ہی کوئی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جھوم رہا ہی جو ساحر ہین وہ اپنے سحر
کی نیرنگیان دکھا رہے ہین برقین چمکا رہے ہین مینھ برسا رہے ہین ابر اُٹھ اُٹھ کر آ رہے
ہین کبھی گوہر برستے ہین کبھی یاقوت کبھی زمین ہل جاتی ہی کبھی زلزلہ آتا ہی جلوخانہ مین تو یہ رنگ
ہی مرکب سردارون کے کھڑے ہوئے ہین بعض سوار ہین چوگان بازی کر رہے ہین چورنگ
کوئی کاٹ رہا ہی بس ہر ایک سردار اپنے ہر ایک فن مین سپہ گری کے مصروف ہی ہر
ایک کی نگاہ طرف لال پردے کے لگی ہوئی ہی ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی خاص بردار چوبدار
یساول اپنے اپنے مرتبہ اور قاعدے سے کھڑے ہوئے ہین سامنے سوتاجدار اپنے اپنے
مرکبون پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے ایک سمت کھڑے ہوئے ہین ایک جانب جلوخانہ

کے کنارہ کہ چوبی دروپان پہنے ہوئے پگڑیان باندھے ہوئے طلائی معرکہ لگے ہوئے تخت
شاہی کو دوش پر اُٹھائے ہوئے کھڑے ہین ایک طرف اور سامان سواری موجود ہی مرکب
کوتل پھر رہے ہین چاکر طلائی چوریان لیے ہوئے مگس رانی کر رہے ہین چوبدار انتظام کرتے
پھرتے ہین یہان تو جلوخانہ مین سب سامان سواری موجود ہی ادھر صاحبقران مسجد
کے پاس مین سجادۂ عبادت پر بیٹھے ہوئے وظیفہ پڑھ رہے ہین اپنے خالق سے بصدرجوع
قلب اپنے ظفر کی دعا مانگ رہے ہین رو رو کر یون عرض کر رہے ہین رباعی یارب خلاق
قہر ماہی تو ہی بخشندۂ تاج و تخت شاہی تو ہی بے منت و بے سوال و بے استحقاق +
دیتا ہی جو سب کو یا الٰہی تو ہی + یارب تو خدا ہی مین ہون بندہ تیرا + وحدت مین نہین ہی کوئی ہمتا تیرا
ابھی فرماتے ہین کہ اے خالق کون و مکان و اے خلاق زمین و آسمان و اے مالک نار و جنان و اے
مختار ہر دو جہان تو ہی مالک ہی تو ہی مختار ہی تو وہ ہی کہ جو رات کی تاریکی سے روز روشن کو
ظاہر کرتا ہی روشنی روز کو تاریکی شب سے مبدل کرتا ہی زمین سے دانہ کو پیدا کرتا ہی تو ایسا
خالق ہی کہ دن کو تو نے نور آفتاب سے روشن و منور کیا تاکہ اسکی روشنی مین بندے تیرے
اپنے حوائج وغیرہ سے فارغ ہون رات کے لیے ماہتاب و ستارون کو خلق کیا تو ایسا خالق
ہی کہ تیرے یکتائی کی شہادت ہر برگ گیاہ دیتی ہی بموجب شعر برگیاہے کہ از زمین روید +
وحدہ لاشریک لہ گوید + اے خالق تو مالک ہی تو ضعیف کو قوی کرتا ہی قوی کو ضعیف مور کو فیل مست
پر غالب کرتا ہی تیری قدرت کاملہ سے یہ امید ہی کہ تو مجکو کفار پر فتح دے مین ایک مرد ضعیف
ہون تیرا بندہ حقیر ہون اگر تو چاہے گا تو مجکو فتح دیگا اے کریم رحم کر اے رحیم کرم کر اے خالق
سب اپنے بندون کو بچانے تو نے نار سے ابراہیم خلیل اللہ کو نجات دی سلیمان کو شیر سے
بچایا تو نے ہر اپنے بندے کی مشکل مین مدد کی ہر ایک کی بلا ردی صاحبقران دعا کر رہے تھے
ادھر خواجہ نے نماز سے فراغت کر کے لباسہاے عیاری تن پر آراستہ کیے اور اپنے خیمہ
سے نکل کر طرف در دولت کے چلے یہان آکر سب سردارون کو جلوخانہ مین موجود پایا وہان
سے مسجد کے پاس مین آئے دیکھا کہ صاحبقران مناجات مین مصروف ہین عقب صاحبقران
خاموش بیٹھے ہوئے صاحبقران نے مناجات سے فراغت کر کے سر کو اپنے سجدۂ
خالق مین خم کیا سجدۂ شکر ادا کیا سجدے سے سر اُٹھا کر جو دیکھا دیکھا کہ خواجہ کھڑے ہوئے
ہین فرمایا کہ کیون خواجہ کیا خبر ہی خواجہ نے عرض کیا کہ سب سردار حاضر ہین لشکر نبردگاہ
مین جا چکا ہی یہ سماعت فرما کر حکم دیا کہ صندوق اسلحہ حاضر کرو خادم نے صندوق حاضر کیا
صاحبقران نے تبرکات جسم پر آراستہ کیے ہتھیار لگائے مسلح و مکمل ہو کر سجادے پر سے
اُٹھے بیرون مسجد سے تشریف لائے یہان خادم مرکب لیے ہوئے حاضر تھا انگشت
شہادت سے گردن مرکب پر یا علی مدد تحریر کر کے پاؤن رکاب مین رکھا حلقہ رکاب مثل
ہلال کے ہو گئے صاحبقران مرکب پر سوار ہو کر طرف در دولت کے چلے خواجہ نے
رکاب سعادت پر ہاتھ رکھکر روانہ ہوئے ادھر صاحبقران چلے اُدھر چوبدار نے
بڑھکر سردارون کو خبر دی کہ اے سردارون آگاہ ہو کہ صاحبقران تشریف لاتے ہین
سننا تھا کہ سب سردار ایک مرتبہ قرینہ سے کھڑے ہوئے کہ صاحبقران تشریف لائے

سب نے سلام و مجرا کیا صاحبقران نے سبکے سلام کا جواب دیا مرکب پر سے اُترے خادموں نے
زین پوش بچھا دیا صاحبقران اُس پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار ساحر و غیر ساحر بھی بیٹھ گئے
مؤدب یہاں تو صاحبقران تشریف لائے ہیں جلوخانہ میں بیٹھے ہوئے ہیں اُدھر بادشاہ محل
میں نماز سحر ادا کرکے مسند پر جلوہ فرما ہوئے حکم فرمایا کہ لاؤ حاضر کرو کشتیاں پوشاک کی
پس خادموں نے حاضر کیں بادشاہ نے پوشاک رزم زیب تن فرمائی اسلحہ تن پر آراستہ کیے
شمشیر الماس نگار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا اکہ جواہر نگار بازوؤں پر باندھا تاج جواہر نگار سر پر
آراستہ کیا قبائے دلیم کار زیب تن فرمائی جب اسلحہ و لباس سے آراستہ ہو چکے حکم فرمایا کہ تخت
حاضر کرو کہاریاں تخت لے کر حاضر ہوئیں ظل اللہ نے تخت پر قدم رکھا خادمان محل نے
صدائے بسم اللہ بلند کی پریوں نے تخت اُس سلیمان تخت کا دوش پر اُٹھایا وہ گوری گوری
صورتیں وہ کاسنی و گلابی دوپٹہ اُن میں بنت و لچکا لگا ہوا سروں پر مچھلیاں پیشانی پر تمام
سر سے پاؤں تک زیور جواہر نگار میں غرق کارچوبی لہنگے پاؤں میں چھم چھم کرتی ہوئی تخت کو
دوش پر اُٹھائے ہوئے کس ناز و ادا سے طرف در دولت کے چلیں آگے آگے ترکنیں حبشنیں
انتظام کرتی ہوئیں خواجہ سرا کوڑا پکڑے ہوئے طفلان خوبصورت کے ہاتھ میں لخلخہ کے
لوٹے اُن میں عود و عنبر و مشک سلگتا ہوا کہاریوں کے ہاتھ میں رنگ برنگ کے کنول روشن
اور جلوس سواری نقیب صدا لگاتے ہوئے کہ خبردار باش و ہوشیار باش جہان پناہ
کیوان بارگاہ تشریف لاتے ہیں بادشاہ سب اہل محل کا مجرا لیتے ہوئے دعائے ترقی
و اقبال سماعت فرماتے ہوئے در دولت پر تشریف لائے کلیدار نے بڑھکر خادمان
در دولت کو آگاہ کیا کہ جہان پناہ ظل اللہ تشریف لاتے ہیں ادھر چوبداروں نے آگے
بڑھ کر سب سرداروں کو خبر دی کہ باادب باش سواری شہنشاہ کی آگئی سب سردار
مؤدب ہو گئے صاحبقران اپنے مرتبہ سے استادہ ہوئے اُدھر بڑھ کر خواجہ سرا نے سرخ
پردہ چرخی پر کھینچا گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی کہار تخت شاہی لیے کر قریب پردہ پہونچے
سب نے دیکھا کہ آگے آگے خواجہ سرا انتظام کرتے ہوئے آتے ہیں اُنکے عقب میں
بہت سے طفلان حسین کنول ہاتھوں میں لیے ہوئے اُن میں شمعہائے موتی و کافوری
روشن ہیں وہ بھی ایک طرف آکر کھڑے ہوئے اُنکے عقب میں اور بہت سے لڑکے اپنے
ہاتھوں میں مشک و عنبر کے لوٹے سلگتے ہوئے اُنکے بعد ترکنیں و حبشنیں بعد ان سب کے
تخت شاہی بادشاہ اُس پر جلوہ فرما ہیں کہاروں نے بڑھ کر مجرا کیا تخت کو تخت خاص
سے ملا دیا بادشاہ اُس تخت سے اس تخت پر جلوہ فرما ہوئے صدائے بسم اللہ سے جلو
گونج گیا زنانہ عملہ واپس گیا مردانہ عملہ حاضر ہوا سب نے اپنا بندوبست کیا کہ سواری
جلوخانہ کو طے کر کے باہر آئی صاحبقران نے مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کی جہان پناہ
صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے صاحبقران کا مجرا لیکر سینہ پر ہاتھ رکھا کہ آپ کی
جگہ میرے دل میں ہے پھر تو عزیزان صاحبقران و بادشاہ کا مجرا ہونے لگا عرض بیگی عرض
کرنے لگا کہ یہ فلاں سردار ہے یہ فلاں سردار ہے بادشاہ سب کا سلام مجرا لیتے ہوئے
تخت پر سوار چلے آتے ہیں صاحبقران نے بڑھ کر پایہ تخت پر ہاتھ رکھا اب تو حسن عزیز

یا سردار کا مجرا ہوتا ہی وہ بعد مجرا کرنے کے ہمراہ تخت کے عقب مین چلتا ہی یہان تک کہ سات سو
مناجداروں کا مجرا ہوا وہ بھی ہمراہ ہوئے اِنتو دیدار عام ہوا ہر ایک کا مجرا و سلام ہوا سب ہمراہ
تخت روانہ ہوئے کہ بادشاہ نے حکم فرمایا کہ سب مرکبون پر سوار ہون بس یہ حکم فرمانا تھا
کہ صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے اُسکے بعد سب عزیز و سردار اپنے اپنے مرکب پر سوار ہوکر
گرد تخت جمع ہوئے سات سو تاجدارون نے تخت کو گھیر لیا یہ حال تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ
گویا تارون مین ماہ یا بلبلون مین گل ہی اس طور سے بادشاہ کے گرد سب سردار و عزیز
مرکبون پر سوار تھے نقیب صدا لگانے لگے شعر الٰہی بخت تو بیدار باد افزا دولت ہمیشہ یار
باد اِس طور سے سواری مثل باد بہاری کے طرف میدان جنگ کے چلی جو کہ ساحر تھے وہ
اپنے تخت سحر پر سوار کوئی طاؤس سحر پر سوار کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی قاز کوئی قرقرے پر
کوئی شیر پر اپنے اپنے سحر سے ابر سحر طیار کرکے اپنے سر پر قائم کیا ہی کسی نے ابر سحر طیار کرکے بادشاہ کے
سر پر قائم کیا ہی کہ اُس سے بارش یاقوت گوہر ہو رہی ہی بادشاہ تخت طاؤسی پر سوار جلو مین وزیر نیک کردار بال ہما کے پرون سے مگس
رانی کر رہا ہی چتر شاہی سر پر بادشاہ کے گردش کھا رہا ہی اس شان و شوکت و جاہ و جلالت
سے سواری میدان جنگ گاہ مین پہونچی ایک مرتبہ تمام لشکر کے علمونکو جلوہ دیا گیا سب
علم سلامی ہوئے سب لشکر مجرا بجا لایا باجے سلامی کے بجے کوس سکندری پر چوب پڑی
تخت شاہی قلب لشکر مین قایم ہوا صف بندی ہونے لگی یہان تو صف آرائی ہو رہی ہی
سقون نے آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھایا جو کہ آمد لشکر سے بلند ہوا تھا ادھر تو یہ بندوبست
ہو رہا ہی اُدھر لشکر کفار کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب سب لشکر بوجا پاٹ سے فارغ ہوا
گرداب شاہ وغیرہ اپنے خیمون سے برآمد ہوئے یہان سب سپاہ طیار تھی گرداب شاہ
وغیرہ تخت سحر پر سوار ہوئے گرد سردار نہین اپنے اپنے تخت طاؤس سے کر جمع ہوئے عقب
مین لشکر ہوا کفار طرف میدان جنگ کے چلے اژدرونکے پشت پر کالے کالے علم کہ جن پر
خوک و سگ کے چہرے بنے ہوئے اُنکے پھریرے اُڑتے ہوئے چلے آتے تھے یہان
ابھی لشکر اسلام مین صف آرائی نہ ہو چکی تھی کہ آمد لشکر کفار کی شروع ہوئی آگے آگے اژدر آتش
فشان اُنکے پشت پر علم لہراتے ہوئے اُنکے عقب مین لشکر کفار کوئی اژدر پر سوار کوئی ہنس پر کوئی
طاؤس سحر پر کوئی باز پر کوئی بط پر کوئی شیر ہریان پر اپنے سحر کی نیرنگیان دکھاتے ہوئے کالی کالی
صورتین مہیب شکلین قوی ہاتھ پاؤن قدآور جوان نیلے نیلے لباس پہنے ہوئے جھولیان شانون پر
ڈالے ہوئے ہاتھون مین ترنج نارنج ترسول پیشانیون پر قشقہ گلون مین مار سیاہ لپٹے ہوئے
اپنے سحر کو آزماتے ہوئے کوئی آگ برساتا ہوا کوئی سنگ کی بارش کرتا ہوا کوئی برق گراتا ہوا
منہ اور کانون سے شعلے نکلتے ہوئے ابرؤن پر بل پڑے ہوئے مثل دیو کے مہیب و بدشکل ایسے
سیاہ کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ شب تار نے روز روشن پر چڑھائی کی یا سیاہ آندھی اُٹھی ہی یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ظلمت نے آکر نور پر غلبہ کرنا چاہا ہی یہ عالم ہی کہ لشکر کفار کے لوگ اسقدر کالے ہین کہ
یہ معلوم ہوتا ہی کہ ظلمات نے آب حیوان پر اپنا عمل کیا ہی بس لشکر کفار میدان جنگ مین آکر بمقابل
لشکر اسلام کے میدان جنگ کو درمیان مین دیکر صف بندی ہونے لگی کفار بھی صف آرائی
کرنے لگے یہان دونون لشکرون مین صف بندی ہو رہی ہی انکو تو صف آرائی مین چھوڑا جاتا ہی

شمہ حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی

راوی نے بیان کیا ہو کہ جب صبح ہوئی سمندر شاہ خواب مرگ سے بیدار ہوا امور ضروریہ سے فراغت کرکے لباس درباری پہن کر برآمد ہوا یہاں دربار مین سب سرداران نامی وگرامی آچکے تھے مثل عشاد حجرہ نشین وشملاق وامراق وزیر کے دگلاب جادو سپہ سالار و دیگر اراکین سلطنت وامیران ابہت وشیران مملکت و وزیران حکومت سے دربار آراستہ تھا کہ سمندر شاہ دربار مین آیا سب براے تعظیم کھڑے ہوگئے سلام ومجرا کیا سمندر شاہ سب کا سلام ومجرا لیکر تخت حکومت پر بیٹھا سب سردار اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جب دربار آراستہ ہوچکا اسوقت سمندر شاہ نے حکم دیا کہ محافظ خزینہ کو بلاؤ اور احتیاط جادو کو یہ حکم دیا تھا کہ چوبدار یہ حکم لیکر ان دونون کے پاس گیا اور حکم شاہی سے آگاہ کیا وہ دونون حاضر خدمت ہوئے مجرا گاہ پر سے مجرا بجالائے سمندر شاہ نے مجرا لیکر حکم بیٹھنے کا دیا خود تخت پر سے اٹھکر محل مین گیا اور اُس المماری مین سے وہ صندوقچہ نقلی جوکہ ملکہ نسیم جالاکی کرکے بنا گئی تھی اور اصلی لے گئی تھی اصلی خیال کرکے لینے آیا اسکو کیا خبر تھی کہ صندوقچہ تبدیل ہوگیا ہی یہ بے خبر تھا کہ دشمن اپنا کام کر چلے ہین میرے چونا میری دخت نے لگایا ہی یہ وہی صندوقچہ لیکر دربار مین آیا تخت پر بیٹھا محافظ واحتیاط کو روبرو طلب کرکے کہا کہ پہلے تم دونون اس امر پر قسم کھاؤ کہ جو چیز آپ ہم کو دینگے اور جس طور سے آپ ارشاد فرمائینگے ہم اُس سے اُسی طور سے کام لیکر پھر آپ کو واپس کردینگے کسی طور کا اُس مین تغلب وتصرف نہ کرینگے نہ آپ کی امانت مین خیانت کرینگے ان دونون نے بموجب کہنے سمندر کے خداوند تصویر کی قسم کھائی تب سمندر شاہ نے احتیاط ومحافظ سے کہا کہ تم یہ صندوقچہ لیکر ہمارے لشکر مین جاؤ جوکہ بیرون شہر مقابلہ مین لشکر اسلام کے اترا ہوا ہی جب تم وہان پہونچوگے تو دونون لشکر صف آرا ہونگے پہلے تم گرداب شاہ وغیرہ سے ملاقات کرنا اُنسے کہنا کہ ہم کو بادشاہ نے براے مقابلہ بھیجا ہی لہذا ہم آئے ہین تم کسی کو براے مقابلہ نہ جانے دو بس یہ کہکر تم میدان مین جانا اول اہل صاحبقران کو اپنے مقابلہ کو طلب کرنا جب وہ آئین تو پہلے اُن سے ہم کلام ہونا اور نصیحت کرنا میری اطاعت وترک اسلام پر راضی ہون تو خیر ورنہ تم یہ صندوقچہ کھولنا اس مین ایک تیری لگی ہوئی ہی اسکو دہنی طرف ہٹانا ایک برق چمک کر بالاے آسمان جائیگی اُس برق کو اشارہ کرنا کہ وہ تڑپ کر صاحبقران پر گریگی اگر لاکھ جانین بھی رکھتے ہونگے تو میدان سے سلامت نہ لے جاسکین گے اُنکے دو پرکالے ہونگے بس پھر تم اُس تیری کو بائین طرف ہٹانا وہ برق اپنے مقام پر آجائیگی جب صاحبقران قتل ہولین تو تم پھر اہل اسلام کو نصیحت کرنا اگر وہ مان لین تو خیر ورنہ اسی صندوقچے سے اسی طور سے کام لینا اشارہ کرنا کہ وہ برق چمک کر لشکر پر گرنے لگے کی ایک پل مین تمام لشکر کو غارت کردیگی جب سب لشکر تمام ہوجائے تم یہ صندوقچہ لیکر میرے پاس چلے آنا یہ میری امانت ہی نہ تم کسی عیار سے خوف کرنا نہ اس امر سے ڈرنا کہ صاحبقران مالک اسم اعظم ہین اس صندوقچہ پر اسم اعظم نہ اثر کریگا سب بیکار ہی یہ کام ہی دیکھو اسکے خلاف نہ کرنا کیونکہ تم قسم کھاچکے ہو انھون نے عرض کیا کہ کیا مجال ہماری تھی جو ہم امانت مین خیانت کرین یا آپ کے حکم کے خلاف کرین یہ عرض کرکے سمندر کے ہاتھ سے صندوقچہ لیا اور سلام کرکے بیرون دربار آئے ایک تخت سحر طیار کیا اُس پر دونون سوار ہوئے صندوقچہ روبرو رکھ لیا اور تخت سحر کو

اڑا کر رات اپنے لشکر کے روانہ ہوئے برائے مقابلہ دل مین خیال کرتے جاتے تھے کہ ہمارا بڑا مرتبہ ہی جو
بادشاہ نے ہم سے یہ کام لیا ہماری بادشاہ کے نزدیک بڑی عزت ہی اور اس کام کے عوض ہم کو بہت
بڑا مرتبہ ملیگا ہماری بہت عزت ہوگی یقین ہی کہ اس خدمت کے صلہ مین ہم کو وزارت ملے پھر اپنے
اپنے دل مین خیال کرکے کہا کہ ای بھائی محافظ خداوند تصور پر لے کیا اپنا فضل کیا کہ یہ کام ہمارے ہاتھ
سے سمندر شاہ نے لیا ہی یقین ہی کہ اسکے عوض مرتبہ عالی ملے سب مین ذی عزت ہون اُس نے
جواب دیا کہ اب کیا کم عزت ہی ایسی عزت ہی کہ یہ کام لیا گیا کسی اور سے نہ لیا بڑے بڑے مرتبہ کے
لوگ دربار مین بیٹھے ہین مین اسکا سبب سمجھ گیا ہون یہ سبب ہی کہ ہمارے بزرگ سدا خدمت خداوند
مین حاضر رہے اور مرتبہ عالی پر ممتاز رہے بلکہ کوئی قرابت بھی خداوند سے رکھتے تھے یہ سبب ہی جو
سب ہماری عزت کرتے ہین یہ سُنکے اُسنے کہا کہ تم سچ کہتے ہو یہ دونون تو باہم باتین کرتے ہوئے طرف
لشکر کے جاتے ہین یہان سمندر شاہ نے اُنکے جانے کے بعد حکم دیا کہ آج مین دربار برخاست نہ
کرونگا جب تک احتیاط و محافظ لشکر اسلام کو قتل کرکے نہ آلین گے کیونکہ مجکو اس امر کے سننے کی
خوشی ہی کہ اہل اسلام کا کیا انجام ہوا اور دو خلعت گران قیمت حاضر کیے جائین کہ مین ان دونون
کو اس خدمت کے عوض مین دونگا بس اُسی وقت خلعت حاضر کیے گئے سمندر نے حکم دیا کہ
سامان جشن مہیا کیا جائے جب ہم یہ خبر سنین گے کہ لشکر اسلام کا خاتمہ ہوا اُسی وقت سے بزم عشرت
برپا کرینگے یہ جو حکم دیا سامان جشن ہونے لگا یہان تو یہ تدبیرین ہو رہی ہین وہ دونون صندوقچہ
لیے ہوئے جاتے ہین وہان جب دونون لشکر میدان مین آچکے صف آرائی ہونے لگی ساتون
صفین جانبین کی آراستہ ہوچکین صاحبقران زیر علم اژدہا پیکر بمرتبہ صاحبقرانی استادہ ہوئے
لشکر اسلام سے سقون نے نکل کر آب پاشی کی تبردارون نے نکل کر جو پست و بلند زمین تھی اُس کو
ہموار کیا اور جو شجر کہ حائل نظر تھا اُسکو قلم کیا لشکر کفار سے ایک ساحر نے نکل ابر سحر سے پانی برسایا
گرد و غبار کو بٹھایا ایک سنگدل نے بڑھ کر سحر جو کیا تو برق چمک کر گری اُسنے جو درخت حائل تھے
اُنکو قلم کیا اور جلا کر خاک کر دیا جو پست و بلند زمین تھی ایک ہوا ایسی چلی وہ اُڑا لے گئی زمین برابر
ہوگئی جب یہ سب بند و بست ہوچکا تو لشکر اسلام سے نقیب نکلے اُنھون نے اس طور سے نقابت
کرنا شروع کی کہ ای مجاہدان اسلام و غازیان نیک نام و تہوران شجاعت شعار و ای سرداران نامدار یہ
دن نام آوری کا ہی نام کرو اپنے آبا و اجداد کے نام کو صفحہ ہستی پر روشن کرو کیونکہ یہ دنیا ناپائدار
ہی اس مین ٹھہرنا ایک دم کا دشوار ہی یہ مقام فانی ہی یہان ہر ایک کو در پیش سفر جاودانی ہی اگر ہزار برس
بھی زندہ رہے تو کیا رہے انجام اس زندگی کا قضا ہی جو دنیا پر آیا ہی اُسکو ایک دن فنا ہی اس پر کچھ
منحصر نہین ہی کہ جو جوان ہی وہ نہ مریگا جب حکم خداوند آئیگا ضرور قضا آکر دامن گیر ہوگی خیال تو
کرو جو کہ شاہان ہفت ملک تھے جنکی خدمت مین ہزارون بندگان خدا دست بستہ حاضر رہتے
تھے جنکے حکم سے گردن ماری جاتی تھی لوگ جنکے روبرو جاتے ہوئے لرزتے تھے جنکی سکونت
کے لیے بڑے بڑے عالی شان محل تھے ہر وقت پریون کے مجمع مین رہتے تھے دن عید ہوتی
تھی شب شبرات تھی ہر وقت صحبت ناچ و رنگ جلسہ عیش و عشرت برپا رہتے تھے مگر ایک
چشم زدن مین وہ سب خاک ہوگیا جب موت نے آکر گریبان پکڑ لیا کچھ نہ تھا سب خاک تھا نہ
شاہی کچھ کام آئی نہ حکومت نہ مال و دولت نہ خادم و خدمتگار سب کو چھوڑ کر تن تنہا چلے مال دنیا

سے ساتھ بھی گیا تو سوائے دو گز کفن کے اور تھوڑی زمین کے اپنے مصرف مین اور کچھ نہ آیا وہان
سے خالی ہاتھ آئے تھے یہان سے بھی خالی ہاتھ گئے اے جوانون بعد مرنے کے گدا و شاہ برابر ہین یہ سب
سامان ظاہری ہی زیر زمین ایک مرتبہ ہی ہان اے بھائیون بس فرق اتنا ہی کہ اپنے اپنے اعمال مین اگر اعمال
نیک ہین تو راحت سے قبر مین سونا ملیگا ورنہ جو مرضی اُسکی ہوگی وہ سزا ملیگی خیال تو کرو کہ اُنکے
قبر تک کے نشان باقی نہین ہین کوئی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہی نہ کوئی سورہ الحمد قبر پر
جاکر پڑھتا ہی وہ لوگ تو فاتحہ کو اور دو پھولونکو محتاج ہین افسوس اس امر کا ہی کہ اُنکے لیے اُنکے
زمانہ حیات مین کیا کیا سامان تھے سونے کے لیے نرم و نازک پلنگ تھے کیسے نفیس فرش بچھے
اُس پر وہ لوگ آرام کرتے تھے ہزارون آدمی پہرہ دیتے تھے ایام گرما مین خس خانہ طیار ہوتے تھے آب
سرد کی خواہش ہوتی تھی ایام سرما مین دوسرے سامان کی ضرورت ہوتی تھی عطر مٹی کا کبھی نہ ملتے تھے
دھوپ مین نکلنا ناگوار ہوتا تھا یا وہی لوگ زیر زمین بستر خاک پر پڑے ہوئے ہین وہ جسم نازک
خاک مین ملگیا ہی کہ استخوان تک نہین باقی رہے ہونگے اُنکو زمین کھا گئی مٹی مین اُنکے وہ جسم نازنین
مل گئے اے جوانمردان بجز سنگ و کنکر کے تکیہ تک نہین ممکن ہوتا ہی وہ لوگ جو کہ تاریکی مین گھبراتے
تھے روشنی شمع کافوری و مومی مین اپنی زندگی بسر کرتے تھے یا وہی لوگ تاریکی قبر مین مبتلا ہوئے
جنکے پاس ہمیشہ ہزارون نازنین و مہ جبین رہتین تھین کوئی وقت تنہائی کو گوارا نہین کرتے تھے
یا وہی اکیلے تنہا بے یار و مددگار و بے مونس و غمخوار کنج لحد مین پڑے ہوئے ہین کوئی پرسان حال
بھی نہین ہی کہ تم پر کیا گذری وہ ہین یا اُنکے اعمال ہین مگر جو نیکی کہ وہ دنیا مین کر گئے ہین اُسکے سبب
سے اُنکا نام اب تک صفحہ دنیا پر باقی ہی مثل نوشیروان و فریدون کے یا جس جس نے اس دنیا مین
ظلم و ستم کیا ہی وہ ساتھ بدی کے مشہور ہین مثل ضحاک ماران و نمرود وغیرہ کے بس اس امر سے یہ
ثابت ہوتا ہی کہ اس دنیا مین سوائے نام نیک کے کچھ نہین باقی رہتا ہی بس جہان تک ممکن ہو
دنیا مین نیکی کرے اور وہ کام کرے کہ جس کے سبب سے نام باقی رہے یہ دنیا سرا ہی اور جو اس مین
آیا ہی وہ بطور مہمان کے ہی اے جوان مردون آج کا دن نام کا ہی بس ایسی جوانمردی کرو تا کہ تمھارا نام
باقی رہے آج وہ کام کرنا جو کہ رستم و اسفندیار نے بھی نہ کیا ہو آج تلوار کرو کہ تا زمانہ قیامت آجکا
معرکہ یادگار رہے کیا اعتبار ہی زندگی کا خیال کرنے کا مقام ہی کہ جب مرسلان برحق و پیغمبران ما
سلف نہ رہے کہ جنکے لیے زمین و آسمان خلق ہوئے ہین اُنکو موت سے مفر نہ ملا تو ہماری کیا اصل
ہی بس انسان کو لازم ہی کہ وہ کام کرے کہ جو ساتھ نیک نامی کے مشہور ہو مقام افسوس ہی کہ
اس موت سے کسی کو مفر نہین ہی اے بھائیون خیال تو کرو کہ اگر ہم یہان قتل ہونگے تو ہمارے
عزیز و اقربا ہماری میت پر گریہ کرینگے دوست ہم کو سر بدفن پہونچانے آئینگے سب روئینگے
افسوس کرینگے وہ لوگ جو کہ عالم مسافرت مین مرے ہونگے اور اُنکے عزیز و اقربا اُنکی لاش پر نہ
ہونگے اُنکا کیا عالم ہوگا سوائے تنہائی اور مایوسی کے اُنکے پاس کیا ہوگا کوئی پُرسہ دینے والا
بھی نہ ہوگا کسی نے ترس کھا کر دفن کر دیا ہوگا یا جو لوگ کہ صحرا مین مرے ہونگے اُنکو کفن
تک نہ ملا ہوگا اُنکے استخوان و گوشت کو جانوران صحرائی کھا گئے ہونگے وہ دو گز کفن اور قبر
کو بھی محتاج رہے ہم لوگ تو بڑے خوش نصیب ہین کہ ہمارے لیے سب سامان موجود ہی مگر
ہم یہ یقین نہین کرسکتے ہین کہ ہم یہان مرین اور کفن وغیرہ ہم کو ممکن ہو یہ کیا معلوم شاید [illegible]

بھی جسم زاغ وزغن کے طعمہ ہون پس ایسی حالت مین خیال کرنے کا مقام ہو کہ کیون نہ ہم وہ کام کرین کہ جو
ہمارے بقاے نام کا سبب ہو پس آج وہ ثابت قدمی دکھاؤ اور جرارت کام مین لاؤ کہ جس کے سبب
سے کفار کے جی چھوٹ جائین اور تمھاری تلوار کے مُنھ پر نہ ٹھہر سکین اُنکو کسی مقام پر گوشہ امن نہ ملے
سواے گوشہ کمان کے اور کوئی کوچہ مفر نہ ملے سواے کوچہ زخم کے اگر کفار کے ہاتھ سے قتل ہوکر
مرے تو مرتبہ شہادت ملا اور اگر ظفریاب ہوئے تو غازی کہلائے ہر طور سے نیک نامی ہو آج کا
مرنا بہتر اُس مرنے سے ہو کہ جو پلنگ پر پڑ کر مرے آج کے مرنے مین تا ابد نام باقی رہے گا سب جری
اور شجاع کہین گے یہ دنیا بے ثبات ہو اسکا کیا اعتبار ہو اس مین جو آیا ہو وہ ایک دن جائیگا ضرور
جس نے مزا حیات کا چکھا ہو وہ تلخ کامی موت سے ضرور بہرہ مند ہوگا پس جہان تک ہو سکے
انسان وہ کام کرے کہ جو باعث بقاے نام ہو خود فنا ہوجاے مگر نام باقی رہے لقیبون نے یہ
تقریر کرکے اور چند کلمہ بے ثباتی دنیا مین بیان کئے اور یہ چند اشعار پڑھے اشعار کل چمن مین
ہر طرف تھا آشیان عندلیب ✤ جو کہ ڈھونڈھا پھر نہ پایا کچھ نشان عندلیب ✤ باغبان بے رحم سے
رو رو کے یہ مین نے کہا ✤ پتہ گل کا بتا اور دے نشان عندلیب ✤ سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ
لایا وہ م کے بعد ✤ ڈالیان سوکھی ہوئی اور اُستخوان عندلیب ✤ دیگر اونچے اونچے مکان تھے جنکے
بڑے ✤ آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے ✤ کل جہان پر شگوفہ و گل تھے ✤ آج دیکھا تو خار بالکل
تھے ✤ کل تھا جس جا پہ بلبلو نکا ہجوم ✤ آج اُس جا ہو آشیانہ بوم ✤ تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر ✤
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسہ سر ✤ غیرت حورہ جبین نہ رہے ✤ ہو مکان تو مکین نہ رہے ✤ عطر
مٹی کا جو ملتے تھے ✤ نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے ✤ گردش چرخ سے ہلاک ہوئے ✤ استخوان
تک بھی اُنکے خاک ہوئے ✤ دیگر کوئی آغوش دلبر مین ہو مدہوش ✤ کنار قبر سے کوئی ہم آغوش ✤
کہین ہو ساز و برگ عسل صحت ✤ کہین ہو غسل میت کی مصیبت ✤ کہین کی بزم مین ہو شادمانی
مکان مین ہو کسی کے نوحہ خوانی ✤ کسی جا تخت و کاخ خوشنما ہو ✤ کہین تابوت اور ماتم سرا ہو
کوئی کرتا ہو ہاتھون کو حنا بند ✤ حنوط مردہ مین ہو کوئی پابند ✤ کسی کے واسطے دفن و کفن ہو
کوئی تن طعمہ زاغ و زغن ہو ✤ کسی کے عطر اعضا مین ملا ہو ✤ کسی کا جسم مٹی مین ملا ہو ✤ کسی کو
سمند تحمل سے ہو کام ✤ کسی کو سنگ ریزہ بستر ہو آرام ✤ کوئی ہو زندگی سے اپنی خرسند ✤ کوئی اپنی
اجل کا آرزومند ✤ رہا آسودہ دل کون اس مکان مین ✤ ملا آرام کسکو اس جہان مین ✤ کہان
ہین کیقباد و قیصر روم ✤ گئے عیش و طرب سے ہوکے محروم ✤ نہ کیکاؤس نے بھی پایا آرام ✤ گئے
اسفندیار و زال و بہرام ✤ ارم کے باغ کی حسرت مین شداد ✤ ہوا کس طرح سے آخر کو برباد
بڑی رستم کی تھی زور آزمائی ✤ اجل سے کچھ نہ طاقت کام آئی ✤ ہوا افراسیاب ایسا دلاور ✤
اجل کی تیغ سے اک دم مین بے سر ✤ یہ شعر پڑھکر انھون نے صدا دی کہ اے جوانان بکوشید
تا جامہ زنان نہ پوشید یہ دنیا مقام فانی ہو اس مین کسی کو آرام نہین ملتا ہو جیسا کہ آپ نے
مضمون اشعار سنا ہو ہر ایک جہان فانی سے ناامید گیا ہو کسی کو اس دنیا مین راحت نہ ملی
بس یہ امر بہتر ہو کہ وہ کام انسان کرے کہ جو باعث نام و غیرت کا ہو اور جو سبب آبرو
کا ہو اپنے باپ و دادا کا نام روشن کرو کیونکہ تم شیرون کے شیر ہو تم ان دلاورون کے فرزند ہو
جو کہ ہمیشہ میدان جنگ مین سرخرو رہے اور اپنے نام کو روشن کرتے رہے ہمیشہ دم شمشیر پر گلے

رکھے دیتے تھے اور میدان اُنکے ہاتھ رہا جب اُنھون نے انتقال کیا تو وہ میدان مین مرے جب وقت پڑا تو
اُنھون نے اپنا سینہ سپر کیا ہمیشہ تلوارون مین پلے میدان رزم کو جلسہ بزم خیال کرتے تھے روز مصاف کو
روز عید خیال کرتے تھے تم اُن دلاورون کے شیر ہو جو کہ شیر غران کو ایک مشت سے پست کرتے تھے
پس اپنے نام کو روشن کرو اور اپنے باپ کے نام کو اس دنیا کو فانی خیال کرو اس زندگی کو حباب بر
سر آب تصور کرو اس دنیا مین کچھ نہین ہے یہ مقام نیک نامی ہے یہان سوائے نیک نامی کے کچھ نہین باقی
رہتا ہے جو جسکو کرنا ہو نیکی کرے تاکہ وہ باقی رہے کیونکہ سوائے پروردگار عالم کے سب کو فنا ہے اُسکی
ذات کو بقا ہے وہی باقی رہے گا کیونکہ اُسنے فرمایا ہے کہ کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام
پس جب کہ یہ امر ثابت ہے تو انسان کو لازم ہے کہ نیکی کرے تاکہ بقائے نام ہو پس اب اپنی شجاعت
دکھاؤ اور کفار سے مقابلہ کرو تاکہ باعث عزت ہو اور غازی کہلاؤ یون جو نقیبون نے نقابت کی اُدھر
لشکر کفار کے کتیبون نے کڑکا کہا یہ عالم ہوا کہ دونون لشکرون پر ایک سناٹا سا چھا گیا مثل صف
مژگان کے سب عالم سکوت مین مانند تصویر لگے رہگئے سب کو سکتہ ہو گیا بڑے عرصہ تک بت بنے
خاموش کھڑے رہے عالم سکوت مین مگر یہ عالم تھا کہ سب کے چہرے جوش شجاعت سے لالہ رنگ تھے بڑے
عرصہ تک عالم خاموشی رہا بعد اُسکے سب کو جوش شجاعت نے خبردار کیا ہوشیار ہوئے اب جو جوش
آیا جوش شجاعت مین جھومنے لگے قبضہ شمشیر چومنے لگے یہ قصد ہوا کہ کفار پر جا پڑین ایسا حملہ کرین
کہ قدم کفار کے اُکھڑ جائین یا اپنی جانین دین سب کے روبرو تصویر عروس مرگ پھرنے لگی سب کو اشتیاق
عروس مرگ ہوا سب نے اپنے مرکبون کو جوش شجاعت پر بڑھانے کا قصد کیا مگر پاس صاحبقران
سے خاموش ہو رہے چہرہ جوش شجاعت سے لالہ رنگ رحیق شجاعت نے اپنا رنگ ظاہر کیا تھا
شراب جراءت و دلاوری سے مدہوش تھے مثل بادہ کشون کے جھوم رہے تھے یہ عالم تھا کہ کسی کو
سوائے خیال جنگ کے دوسرا خیال نہ تھا سامنے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تلوار چل رہی ہے کشتے خاک
و خون مین لوٹ رہے ہین بسمل تڑپ رہے ہین تصویر معرکہ جنگ پیش نگاہ ہے یہ جو عالم ہوا نقیب
نقابت کرکے لشکر مین چلے آئے اہل اسلام یہ چاہتے ہین کہ کوئی میدان مین آئے اُس سے مقابلہ
کرین ابھی لشکر کفار سے کوئی نہین نکلا ہے تھوڑے عرصہ تک تو یہی عالم رہا بعد اُسکے ملکہ زعفران نے
اپنے تخت سحر کو بیچ صف سے نکالا اور قریب تخت گرداب شاہ و حباب شاہ وغیرہ کے آئی
اور کہا کہ مجھکو اجازت میدان دیجیے تاکہ مین جاکر اہل اسلام سے مقابلہ کرون ان سب کو اپنے
جوہر شجاعت دکھاؤن مجھکو بھی دیکھنا ہے کہ ان مین کون میرا مقابلہ کرتا ہے ساحر و غیر ساحر مین سے
مین ساحرونکی کوئی اصل نہین جانتی ہون سب میرے روبرو طفل مکتب ہین ایک جنبش
لب مین سب کو خاک سیاہ کردونگی ہان کسی کا خوف ہے تو مجھکو صاحبقران سے ہے کیونکہ وہ صاحب
اسم اعظم ہین مگر مین نے اُسکا بھی تدارک کرلیا ہے اسم اعظم بھی میرا کچھ نہ کرسکے گا گرداب شاہ
نے کہا کاے ملکہ تم کیون جاؤ بیکار کو زحمت اُٹھاؤ بادشاہ نے تو تحریر فرمایا ہے کہ تم صرف صف
آرا ہو مین ایک ایسی چیز روانہ کرونگا کہ جسکے سبب سے ایک دم مین اہل اسلام کا خاتمہ ہوگا
پس ہم اُنکے فرمانے کے بموجب میدان مین آئے ہین اور اُس چیز کے منتظر ہین ہم کیون اپنے
کو زحمت مین ڈالین اور کیون درد سر مول لین ملکہ زعفران نے جواب دیا کہ تم اُسکے بھروسے پر
آئے ہوگے مین اپنے سحر کے بھروسے پر آئی ہون ضرور مقابلہ کرونگی یہ ہرگز نہ گوارا کرونگی کہ

اسقدر لشکر تھا اور کئی بادشاہ تھے اور سب سحر مین مشتاق تھے مگر ایک کے بنائے کچھ نہ بن سکا جب ہم نے کمک
کی تو لشکر اسلام نے شکست کھائی پس بہین میدان مین جا کر جب تک خدا پرستون کو غارت نہ کر لونگی اُس
وقت تک نہ واپس آؤنگی یا اپنی جان دونگی تم لوگ جو یہان آئے تھے برائے مقابلہ آئے تھے نہ کہ اس
لیے کہ تماشہ دیکھین اور بیکار یہان پڑے رہین اس مین بڑی بدنامی ہے سب کی زبان پر یہ امر جاری ہوگا
کہ یہ لوگ کیسے ساحر تھے اور کیسا دعوی کر کے گئے کہ دو ماہ تک پڑے رہے ایک مقابلہ نہ کیا ایک
معرکہ جو پڑا اُس مین جو ایک سردار عالی قتل ہوا دوسرے دن بادشاہ سے کمک طلب کی بادشاہ
نے اپنے پاس سے کارنامہ کی چیز روانہ کی کہ جسکے سبب سے ظفر حاصل ہوئی پس انکے حالات سحر
و ساحری ہم پر کھل گئے پس میرے نزدیک اس بدنامی سے کیا فائدہ گرداب شاہ نے جواب دیا
کہ خیر آپ کو اختیار ہے مین نے جو امر کہ میرے نزدیک مناسب تھا وہ کہدیا ملکہ زعفران نے جواب دیا
کہ اے گرداب شاہ ابھی بادشاہ کے پاس سے کوئی آیا بھی نہین ہے پس جب تک کوئی آئے مین
جا کر مقابلہ کرون یہ سنکے گرداب شاہ نے جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی پس ملکہ زعفران نے یہ سنکے اپنے
تخت کو چاہا تھا کہ لشکر سے نکالے کہ یکایک سمندر ریہ کی طرف سے ایک ابر نمودار ہوا اُس ابر
سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے برق کی چمک رعد کی گرج تھی یہ جو امر نظر آیا گرداب نے ملکہ زعفران
سے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ دیکھو کہ یہ ابر کیسا ہے کہان سے آیا ہے کوئی ساحر آتا ہے ملکہ تخت روک کر کھڑی
ہو گئی اُس ابر کی طرف دیکھنے لگی صدائے رعد سے دونون لشکر اُس ابر کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا
کہ وہ ابر قریب لشکر کفار کے آکر شق ہوا اُس ابر سے ایک تخت پیدا ہوا دونون لشکر کے لوگ
دیکھ رہے ہین کہ وہ تخت یا تو بلند تھا یا اب طرف پستی کے مائل ہوا دونون لشکرون نے مع بادشاہ
و صاحبقران و خواجہ کے دیکھا کہ اُس تخت پر دو ساحر سیاہ رنگ دیو صورت شیطان سیرت بیٹھے
ہوئے ہین گلون مین اُنکے کالے کوڑیالے پڑے ہوئے ہین پیشانی پر قشقے دیے ہوئے ہین
جھولیان شانہ پر پڑی ہوئی ہین سامنے تخت پر ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہے چلے آتے ہین یہ
دیکھکر اہل اسلام کو تو زندگی سے ناامیدی ہوئی کیونکہ خواجہ کی زبانی سن چکے تھے کہ سمندر کے
پاس ایک صندوقچہ ہے کہ جس مین برق سحر ہے وہ ایسی برق ہے کہ جس پر اسم اعظم بھی نہین اثر کرسکتا
ہے بس اُن ساحرون کو جو دیکھا اور صندوقچہ کو یقین ہو لیا کہ یہ وہی صندوقچہ ہے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا
کہ کل سمندر اُسکو روانہ کریگا بس یقین ہو گیا کہ وہی صندوقچہ یہ ساحر لیکر آئے ہین خصوصاً
صاحبقران و بادشاہ و خواجہ و دیگر سرداران کو تو بالکل مرگ کا یقین ہو گیا عزالان کا تو چہرہ
متغیر ہو گیا اور ساحرون کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا آفاق منتشر ہوا آئینہ اندام حیران ہوئی جو کہ
ساحر تھے اُنکو زیادہ ہراس تھا جب لشکر اسلام کا یہ حال ہوا اگر کیا ہو سکتا ہے کوئی صورت
مفر کی نہین ہے اب ہر طرف یہ چرچا ہے کہ سہراب خوب اپنی جان بچا کر چلا گیا اُسنے اپنی جان
عزیز کی اُسکو تو معلوم ہو چکا تھا یہ کوئی برے وقت مین کسی کا ساتھ نہین دیتا ہے لشکر مین
تو یہ چرچا ہو رہا ہے سب کو زندگی سے مایوسی ہے مگر نظر بخدا نکلے ہوئے میدان مین صف
آرا ہین صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ سہراب اپنی جان بچا کر فقرہ کر کے
نکل گیا اُسکو خوف ہوا ایسا ڈر غالب ہوا کہ چلا گیا مین یہ کہتا ہون کہ اس فقرے سے کیا
حاصل تھا جب کہ مین نے یہ حکم دیا تھا کہ جس کا جی چاہے چلا جائے تو پھر کیا ضرورت تھی کہ یہ

فقرہ کیا اگر وہ صاف صاف کہتا تو کوئی اُسکو روکتا نہین خواجہ نے جواب دیا کہ اُسنے یہ خیال کیا کہ
اگر صاف صاف کہکر جاتا ہون تو لوگ بدنام کرینگے کہ سہراب جان کے خوف سے فرار کر گیا
نہ دے سکا اس سے یہ بہتر ہی کہ اس طور سے چلا جاؤن ای صاحبقران کوئی بُرے وقت مین کسی کا
ساتھ نہین دیتا ہی وہ اور لوگ ہوتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خیر جو ہونا تھا وہ ہوا اور جو
ہوگا وہ ہم پر گذرے گا خوب ہوا کہ وہ چلا گیا اگر وہ رہتا تو اورون کو بھی اپنے ساتھ حالت
انتشار مین ڈالتا ایسے کا لشکر سے نکل جانا اچھا ہی یہان تو خواجہ و صاحبقران مین یہ تقریر
ہو رہی تھی لشکر مین سب مایوس تھے کہ وہ تخت قریب تخت گرداب شاہ وغیرہ کے آیا لشکر
کفار مین محافظ احتیاط نے گرداب شاہ وغیرہ کو سلام کیا اور کہا کہ ہم کو بادشاہ نے روانہ
فرمایا ہی اور یہ صندوقچہ دیا ہی کہ تم اسکو لے جا کر گرداب شاہ سے اجازت لے کر میدان مین
جاؤ اور صاحبقران کو برائے مقابلہ طلب کر کے اُنسے مقابلہ کرو اس میرے سحر سے اُنکو قتل
کرو اس پر اسم اعظم وغیرہ کچھ اثر نہ کرے گا لہذا ہم آئے ہین ہم کو اجازت ملے تا کہ اہل اسلام
سے مقابلہ کرین اُنکا خاتمہ کر کے خدمت مین بادشاہ کے جائین جب یہ ساحر نمودار ہوئے تھے
انکو دیکھ کر لشکر کفار بھی حیران ہوا تھا گرداب شاہ وغیرہ بھی جب یہ لشکر مین آئے اور حال
بیان کیا تو معلوم ہوا گرداب شاہ نے کہا کہ وہ جو لشکر صف آرا ہی اہل اسلام کا ہی اور یہ جو
جوان زیر علم کھڑا ہی یہی صاحبقران ہی برابر اُسکے خواجہ ثالث ہین اور قلب لشکر مین جو چتر
دیکھ رہے ہو اُسکے سایہ مین بادشاہ اسلام ہین اور یہ سب لشکر اُنکے عزیزون اور سردارون کا ہی
اور وہ بائین طرف لشکر اسلام کے لشکر ساحران ہی انکا افسر و مالک مریخ آفتاب علم ہی اور آفاق ہی
اس لشکر ساحران مین دو لشکر ہین ایک اس اقلیم کے ساحر ہین ایک طلسم فیروز یہ و دیگر طلسم
کے جو اس اقلیم کے ساحر ہین اُنکا افسر آفاق شاہ ہی جو اور طلسم کے ساحر ہین اُنکا افسر
مریخ ہی بس لشکر اسلام مین نامی و نام آور ساحر کوئی پچاس ہونگے جن مین دس ساحر بڑے
نامی ہین مثل مریخ و آفاق و زوجہ آفاق و کوکبہ و غزالان کے سہراب کا آج اس لشکر مین
نشان نہین ہی ہرکارون سے معلوم ہوا ہی کہ سہراب رات سے غائب ہی ورنہ وہ بھی ساحر
زبردست تھا مین نے آپ کو سب حال سے خبردار کر دیا محافظ نے جواب دیا کہ ہم سب سے
واقف ہین کوئی خبردار کرنے کی ضرورت نہین ہی بس ہم کو اجازت دیجیے یہ سنکے گرداب نے
ملکہ زعفران سے کہا کہ ای ملکہ اب تم میدان مین نہ جاؤ انکو جانے دو کیونکہ یہ تو آ گئے ہین راوی
کہتا ہی کہ ملکہ زعفران گرداب سے اجازت لے کر اور نصف لشکر کو طی کر چلی تھی کہ یہ ابر نمودار
ہوا تھا اُسی مقام پر ٹھہر گئی تھی جب اُس ابر سے وہ تخت ظاہر ہوا تھا اُس پر ساحر تھے اور وہ
ساحر قریب گرداب آئے تھے تو یہ بھی واپس آئی تھی کھڑی ہوئی اُنکی گفتگو سن رہی تھی جب
گرداب نے یہ کہا تو زعفران بنفشہ پوش نے جواب دیا کہ مین قصد کر چکی ہون آج مین
مقابلہ کرونگی آج کا دن میرا ہی کل انکو اختیار ہی گرداب نے کہا کہ کیا ضرورت ہی کہین ایسا
نہ ہو کہ سمندر شاہ ناخوش ہون کہ ہم نے اپنا سحر روانہ کیا یہ لوگ ایسے صاحب اختیار ہوئے
کہ ہمارے حکم کو ٹالا اور خود مقابلہ کیا آجتک خاموش رہے مقابلہ نہ کیا جب ہم نے تدبیر کر کے
ساحر بھیجے تو خود بھی جرارت ہوئی پہلے جرارت نہ ہوئی تو کیا ہوگا اُنکا غضب غضب خداوندی ہی

ملکہ نے جواب دیا کہ تم خوف کرو جب وہ ہم سے ناخوش ہونگے اور سوال کرینگے ہم جواب دیوینگی اتنا
عرصہ جو مقابلہ کو ہوا اور آج تک کوئی مقابلہ نہ ہوا یہ بھی آپ کی ذات سے ہیں تو ہر وقت ہر روز یہی
کہا کرتی تھی کہ طبل جنگ بجوا دو آپ اس میں ایک نہ ایک ایسی وجہ نکالتے تھے کہ میں خاموش ہو
جاتی تھی یا کوئی حکم نامہ بادشاہ کا آجاتا تھا جو کہ باعث دیر کا ہوتا تھا ورنہ اب تک میں خاتمہ کر چکی
ہوتی یہ جو ملکہ نے کہا گرداب نے سر جھکا کر جواب دیا کہ اچھا میرے ہی سبب سے تاخیر ہوئی خیر
اب آپ جائیں اور یہ فرستادہ شاہ جائیں چاہے آپ مقابلہ کو جائیں چاہے یہ مگر میں اتنا ضرور
جانتا ہوں کہ آپ کے جانے سے کچھ نہ ہوگا سوائے ذلت اور خواری کے دوسرے آپ بھی مثل ملکہ
ماہ تن سحر کسی نہ کسی کے ہاتھ سے قتل ہونگی یہ کلمہ زعفران کو بہت ناگوار ہوا اور کہا کہ اب تو
میں ضرور جاؤنگی چاہے بادشاہ خفا ہوں کچھ پروا نہیں ہے میں مثل تمہارے ڈرپوک اور اہل اسلام سے
خائف نہیں ہوں کہ خوف کروں نہ نامرد ہوں بلکہ مجھکو اس امر کی حیرت ہے کہ تم جیسے مرد ہو کہ لڑنے سے
ڈرتے ہو اگر ایسا تھا تو دوپٹہ سر پہ اوڑھ کر گھر میں بیٹھے ہوتے تلوار و سپر کیوں لگائی یہ مردوں کا شیوہ نہیں ہے
نامردوں کا طریقہ ہے تم سے تو عورتیں بہتر ہیں اب میں جا کر اپنے جوہر تم کو دکھاتی ہوں کہ یوں مقابلہ کرتے ہیں
دیکھو کتنے اہل اسلام قتل کرتی ہوں دیکھوں کون میرا مقابلہ کرتا ہے یہ کہکر گرداب سے محافظ و احتیاط سے
کہا کہ آپ لوگ آج صبر کریں اور میرے مقابلہ کا تماشہ ملاحظہ فرمائیں آج میں مقابلہ کروں اپنے دل کی
حسرت نکال لوں زعفران کو وے ساحر دونگا بھی سحر دیکھے کہ کیسا ہوتا ہے کل آپ کو اختیار ہے انھوں نے
جواب دیا کہ ہم بادشاہ کے حکم سے آئے ہیں اگر اسکے خلاف کرینگے تو وہ ناراض ہونگے ملکہ نے جواب دیا کہ
جب وہ آپ سے دریافت کریں کہ تم نے کیوں نہ مقابلہ کیا تو یہ کہدیجیے گا کہ ملکہ زعفران نے ہم کو منع
کیا اور خود مقابلہ کو گئیں وہ کچھ نہ فرمائیں گے میرا نام سُنکے کیونکہ وہ میری بڑی خاطر کرتے ہیں اور جو میں کہتی
ہوں وہ قبول کر لیتے ہیں آج تک انھوں نے میرے کہنے کو نہیں ٹالا اگر آپ کو ایسا ہی خوف ہے تو میں
میدان سے واپس آکر ایک عرضی اپنی طرف سے تحریر کر کے روانہ کر دونگی وہ بالکل ناخوش نہ ہونگے یہ
جو زعفران نے کہا محافظ و احتیاط نے خیال کیا کہ ہمارا کیا نقصان ہے اسی کے کہنے پر عمل کرو اگر بادشاہ
ناراض ہونگے تو اس سے ہونگے ہم کہدینگے کہ یہ میدان میں مقابلہ کر رہی تھیں ہم نے کہا کہ تم چلی آؤ انھوں نے
نہ سنا ہم لاچار ہو گئے یہ سبب تھا ہمارے مقابلہ نہ کرنے کا بلکہ ہم بعد واپسی میدان کے اسی مضمون
کی عرضی تحریر کر کے روانہ کرینگے یہ اپنے دل میں خیال کر کے دونوں نے باہم مشورہ کیا اسی رائے کو
قرار دیا اُدھر گرداب نے بھی اشارہ دیا کہ اسکے بھی دل کا حوصلہ نکل جانے دو نہ روکو بس یہ مشورہ
کر کے زعفران سے کہا کہ اچھا آپ سمجھ لیں کہ ہم پر بادشاہ کی خفگی نہ ہو نہ وہ ناراض ہوں ملکہ نے جواب دیا
کہ تم اس امر سے اطمینان رکھو تم سے بالکل ناراض نہ ہونگے آج تم لوگ میرے سحر کا تماشہ دیکھ لو
جب مجھ سے کچھ نہ ہوگا اسوقت تم کو اپنے فعل کا اختیار ہے میں ہی ان سب کے لیے کافی ہوں
محافظ وغیرہ نے کہا کہ جاؤ یہ عزت تمہاری خاطر ہے کہ ہم بادشاہ کی حکم عدول کرتے ہیں اگر اس
مقام پر کوئی اور ہوتا ہم اسکا کہنا کبھی نہ مانتے ملکہ نے جواب دیا کہ بادشاہ کو انکا تباہ ہونا منظور ہے وہی تو
ہوتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ آپ لوگ زحمت کریں جو انکا منشا ہے وہ ہوا جاتا ہے یہ کہکر اپنے تخت سحر کو
طرف لشکر اسلام کے سحر سے روانہ کیا یہاں لشکر اسلام میں سب مایوس کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے
کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہے کوئی دم میں یہ جو ساحر آئے ہیں میدان میں آتے ہیں اور مقابلہ کو ہم سے کسی

اُسی کو طلب کرتے ہین بس جو گیا وہ قتل ہوا یہ لوگ یہ خیال کر رہے تھے کہ دیکھا سب اہل اسلام نے کہ وہ جو
ساحر آئے تھے وہ تو مقابلہ کو نہین آتے ہین ملکہ زعفران اپنا تخت بڑھا کر براے مقابلہ آتی ہی سب کو
اطمینان ہوا اور خیال کیا کہ ابھی زندگی باقی ہی جو یہ آتی ہی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ
وہ مرتد تو اپنے مقام پر ہین اور صندوقچہ بھی اُنکے پاس ہی یہ تو کوئی عورت مقابلہ کو آتی ہی خواجہ نے عرض کیا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ پہلے یہ مقابلہ کریگی اُسکے بعد وہ مقابلہ کرینگے شاید یہ امر قرار پایا ہو کہ ہم اہل اسلام سے مقابلہ
کرنے کا طریقہ دیکھ لین خواجہ صاحبقران سے یہ عرض کر رہے تھے کہ ہرکارے جو لشکر کفار مین تھے جب یہ
ساحر آئے تھے تو براے خبر ہرکارے گئے تھے کہ دریافت کرین کہ کہان سے یہ آئے ہین اور یہ صندوقچہ
کیسا ہی بس اُنھون نے سب تقریر سُنی جو کہ اُن ساحرون نے گرداب سے کی تھی اور جو گرداب اور
زعفران سے ہوئی تھی اور جو اُن ساحرون اور ملکہ سے ہوئی تھی جب ملکہ طرف میدان کے مقابلہ کے
لیے چلی یہ خوشی خوشی خبر لے کر خدمت مین بادشاہ کے حاضر ہوئے اور چند خدمت مین صاحبقران کے
انھون نے بادشاہ کو سلام کر کے کل حال عرض کیا اور عرض کیا کہ یہ لکاتہ بڑی ہما ہمی سے آتی ہی کہ مین جا کر
تمام لشکر کا خاتمہ کرتی ہون یہ لوگ میرا کیا مقابلہ کر سکتے ہین اُنکی تو مرضی نہ تھی وہ آتے تھے مگر اسنے
اُنکو روکا خود آتی ہی یہی خبر اُن ہرکارون نے صاحبقران سے بیان کی خواجہ نے جواب دیا کہ اُسکی
قضا لاتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ ابھی ہم سب کی زندگی باقی ہی یہ جو لکاتہ آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ بہت مغرور
ہی اور بڑی ساحرہ ہی اپنے روبرو کسی کی حقیقت نہین جانتی ضرور یہ کسی نہ کسی اہل اسلام کا شکار ہوگی
یہ آپ سے نہین آتی ہی بلکہ اسکی موت اسے لاتی ہی صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ خدا مالک ہی جو
اُسکی مرضی ہوگی اور جو ہمارے حق مین بہتر ہوگا وہ کریگا کوئی مقام خوف و انتشار نہین ہی یہان یہ گفتگو
ہو رہی تھی یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ آج وہ ساحر جو کہ سمندریہ سے صندوقچہ سحر لے کر آئے ہین
مقابلہ نہ کرینگے بلکہ ملکہ زعفران بنفشہ پوش مقابلہ کریگی وہ جو مایوسی سب کو زندگی سے تھی بر
طرف ہوئی سب نے اپنی زبان پر کلمہ شکر جاری کیا اور یون عرض کیا کہ تو بڑا راحم ہی تیری ذات پر جو
تکیہ کرے اور تجھ سے التجا کرے تو ضرور اُسکی سنتا ہی تو اپنے بندونکا ہر امر مین حامی و مددگار ہی تو بڑا غفار
ہی ہر مشکل کو آسان کرتا ہی خوب تو نے ذریعہ ہمارے نجات کا پیدا کیا ضرور کوئی نہ کوئی ایسا سبب ظاہر
ہوگا کہ یہ ساحر قتل ہونگے اور ہم سب محفوظ رہین گے لشکر مین یہ چرچا ہو رہا ہی ہر ایک خدا کا شکریہ
ادا کر رہا ہی جو ساحر ہین وہ خیال کر رہے ہین کہ ہم جا کر اس سے مقابلہ کرینگے بھلا یہ کیا کر سکتی ہی بڑے غرور
و تکبر سے آتی ہی اسلئے تو مبارز طلب کرے ہم جا کر پہلے مقابلہ کرینگے ہر ایک یہ خیال کر رہا ہی اُدھر خواجہ
و دیگر عیار یہ خیال کر رہے ہین کہ اگر یہ دونون ساحر رہ گئے اور آج انھون نے مقابلہ نہ کیا تو ہم رات کو
عیاری کر کے صندوقچہ اُنکے قبضہ سے نکال لین گے یہ جاتے کہان ہین ہم اس امر سے مجبور تھے کہ ہم کو معلوم
نہ تھا کہ یہ صندوقچہ کہان ہی ورنہ ہم سمندریہ مین جا کر محل سے سمندر شاہ کے لے آتے یا ہم کو یہ
معلوم ہوتا کہ وہ صندوقچہ لے کر آتے ہین تو ہم راہ مین عیاری کرتے اس سے ناچار تھے اور اب
بھی ناچار ہین کہ ہم بالکل بے خبر تھے اور یہ اسلئے بھی تو میدان جنگ مین آئے یہان کوئی امر نہین
ہو سکتا ہی نہ کوئی عیاری ہو سکتی ہی ہان اگر آج یہ رہ گئے تو کل یہ صندوقچہ ہمارے پاس ہوگا ایسے
ایسے خیال عیار کر رہے ہین اور خواجہ بھی یہان تو یہ ہر ایک اپنے دل مین فکر و خیال کر رہا ہی لشکری شکر
کر رہے ہین وہ مایوسی انتشار برطرف ہو گیا ہی کہ ملکہ زعفران اپنا تخت سحر اُڑا کر میدان مین آئی

آتے ہی اُسنے سحر کیا کہ ایک ابر طیار ہوا اُس سے بارش برق ہونے لگی آگ برسنے لگی عقرب و مار کی بارش
ہوئی سنگ ریزے برسے پھر اُسنے سحر کیا کہ دو جانور پیدا ہوئے وہ باہم لڑتے ہوئے ایک طرف کو چلے
گئے کئی شعبدے ہوگئے اُسنے دکھائے دونون لشکر بہ نگاہ غور دیکھا کیے جب وہ اپنا سراپا دکھا چکی تو
اسنے اپنا تخت روک کر بہ نگاہ قہر اہل اسلام کی طرف دیکھا بڑے عرصہ تک دیکھا کی کوئی دن پہر بھر آیا تھا
کہ جب یہ میدان مین آئی تھی ابھی اچھی طرح سے آفتاب بلند نہین ہوا ہی جا بجا سایہ ہی جہان تہان دھوپ
مین لشکر کھڑا ہی سب اپنے سپرون کے سایہ مین ہین بلکہ لشکر اسلام کے ساحرون نے سحر کرکے ایک ابر
اپنے لشکر پر قائم کیا ہی کہ جسکے سبب سے اُن پر دھوپ نہین پڑتی ہی شاید کسی کو دھوپ سے تکلیف
نہین ہی یہان یہ تو سراپا میدان کا دکھا رہی تھی اُدھر گرداب نے محافظ احتیاط سے کہا کہ اس وقت
زعفران نے بالکل جہالت کی تم دیکھ لینا کہ جو کچھ بھی ہو سکے سواے ذلت کے اُنھون نے جواب دیا کہ
اُسنے اصرار کیا ہم مجبور ہوگئے دوسرے آپ نے بھی اشارہ کیا ورنہ کیا مجال تھی جو وہ جا سکتی اب ہم کو
خوف ہی بادشاہ کی ناراضی کا کہ وہ ناراض نہ ہون کہ تم نے ہماری عدول حکمی کی ہمارے حکم کے خلاف
کیا گرداب نے کہا کہ اسمین تمھارا کیا قصور ہی تم اتنا کہہ دینا کہ جب ہم وہان پہونچے تھے تو وہ مقابلہ
کر رہی تھی ہم نے ہزار مرتبہ کہا کہ تم چلی آؤ ہم مقابلہ کرینگے اُسنے نہ سُنا ہم مجبور ہوگئے کیونکہ وہ بھی ایک
ملک کی حاکم تھی دوسرے ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ ناخوش نہ ہون بدین سبب ہم نے زیادہ کوشش
نہ کی خیال کر لیا کہ کل مقابلہ کر لینگے یا بعد اسکے انکی بھی حسرت نکل جائے اُنھون نے جواب دیا کہ ہان یہی تو
عرض کرینگے اسی صورت سے تو جان بچتی نظر آتی ہی ورنہ عتاب نازل ہوگا یہ سُنکے گرداب نے کہا کہ اچھا مقابلہ
کا تماشہ دیکھو بس جب وہ وقت آئیگا جو امر تم کو اپنے حق مین بہتر معلوم ہو وہ کرنا یہ کہکے وہ دونون طرف
میدان جنگ کے دیکھنے لگے دیکھا کہ زعفران تخت کو روکے ہوئے طرف لشکر اسلام کے دیکھ رہی ہی یہ دیکھ رہے
تھے کہ زعفران نے ایک مرتبہ صدا دی کہا کہ خدا پرستان تم مین سے جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے
مگر پہلے ساحر آئین غیر ساحر سے مین ابھی مقابلہ نہ کرونگی جب ساحرون کو قتل کر لونگی اُسکے بعد غیر ساحرون سے
لڑونگی یہ جو صدا زعفران نے دی پہلے آفاق سے ملکہ غزالان نے اپنے طاؤس سحر کو بڑھایا اور خدمت بادشاہ
مین آکر عرض کیا کہ مجھکو اجازت مرحمت ہو کیونکہ یہ فاحشہ بہت مغرور ہی اپنے سحر پر اسکو بڑا ناز ہی مین جاکر اسکا
غرور نکالدون بادشاہ نے غزالان کو دیکھا فرمایا کہ جاؤ سپرد خدا کیا وہ اجازت پاکر اور سلام رخصت کرکے اپنے طاؤس
کو اڑا کر خدمت مین صاحبقران کے آئی صاحبقران سے اجازت لیکر میدان کا رخ کیا زعفران دیکھ رہی ہی کہ ایک
لڑکی برس پندرہ کی میرے مقابلہ کو آتی ہی مگر اسی اقلیم کے ساحرون مین سے ہی یہ خیال کر رہی ہی کہ اس لڑکی کو
تو مین نے کہین دیکھا ہی نام سے یہ واقف تھی مگر اس سے نہین واقف تھی کہ یہ آفتاب جادو کی لڑکی ہی نام سے
بھی یہان آکر واقف ہوئی تھی نہ پہچاننے کا یہ سبب تھا کہ اسنے غزالان کو حالت شیرخواری مین دیکھا تھا جب
سے پھر نہین اتفاق ہوا کہ دیکھتی اس سبب سے ناواقف تھی یہ تو خیال کر رہی تھی کہ یہ کون ہی کہ غزالان اپنا طاؤس
کو اڑا کر اُسکے مقابل ہوئی طاؤس کو روک کر کھڑی ہوئی اُسنے اُسکی طرف دیکھکر اور تیوری پر بل ڈالکر کہا کہ او چھوکری
کیا کوئی ساحر زبردست ان ساحرون مین نہ تھا کہ تو میرے مقابلہ کو آئی ارے کوکبہ کیون نہ آئی آئینہ اندام کیون نہ
نکلی میان آفاق کو اپنے سحر پر بڑا ناز ہی اور وہ سحر و ساحری مین طاق ہین وہ کیون نہ میرے مقابلہ کو آئے ان سبکے
سوا میان مریخ جو کہ بڑے ساحر زبردست ہین بلکہ ایک طلسم بزرگ کے شاہزادے ہین وہ کیون نہ نکلے انھون نے
اپنا علم سحر و ساحری بلند کیا ہی مثل آفتاب کے مشہور ہوگئے ہین اپنے نور جمال سے اور سحر سے ایک عالم کو تسخیر کر

رکھا ہے وہ بھی نہ آئے میرے مقابلہ کو تجھ ایسے طفل مکتب میں نے بہت سے مار ڈالے ہیں تو میرا کیا مقابلہ کرے گی
ثابت ہو گیا کہ سب مجھکو دیکھکر ڈر گئے اور خیال کیا کہ ہم اس سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ یہ بڑی ساحرہ
زبردست ہے خیر اس سے کیا ہوتا ہے کیا میں انکو نہ قتل کر دونگی کیا وہ میرے ہاتھ سے زندہ رہیں گے ان سبکی
قضا میرے ہاتھ سے ہے آج میں اسی قصد سے آئی ہوں کہ ان سب کو قتل کروں بیکار خوف کرتے ہیں اگر ان
سب کو اپنی جان عزیز ہے اور تجھکو بھی تو میری خدمت میں رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہوں میں انکا قصور
بادشاہ سے بحل کرا دونگی نیز تیرا بھی اور یہ ترک مذہب کریں رفاقت اس حمزہ کی ترک کریں یہی صورت
زندگی کی ہے ورنہ سب میرے ہاتھ سے آج قتل ہونگے ایک کو امان نہ ملے گی ابھی تک مجھکو غصہ نہیں آیا ہے اگر
مجھکو غصہ آگیا تو پھر کوئی صورت مفر کی نہ ہوگی اگر امان بھی طلب کروگے تو میں امان نہ دونگی بس میں تم کو نصیحت
کر چکی یہ جو اسنے کہا غزالان نے چین بر جبین ہو کر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہے تیری کیا اصل ہے کہ کوئی تجھسے
خوف کرے تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ یہ ساحر تیرے خوف کے سبب سے تیرے مقابلہ کو نہ آئیں وہ لوگ
تیرے ساتھ مقابلہ کرنے کو ننگ و عار خیال کرتے ہیں بدین سبب نہ آئے تجھ ایسے انکے خادم ہیں بلکہ انکے خادم
ایسے ہیں کہ تجھکو برسوں سحر تعلیم کریں جب کہ تو ایسی ہے تو تیرے مقابلہ کو وہ کیا آتے بس میں ہی تیرے لیے
کافی ہوں تجھ ایسے بہت سے ساحر انکے ملازم ہیں یہ کیا تو نے کہا کہ اگر انکو اپنی زندگی منظور ہے تو وہ آکر میری
اطاعت کریں میں بادشاہ سے انکا قصور معاف کرا دونگی او لکاتہ تیری کیا حقیقت ہے تیرا ابھی مرتبہ ہے کہ کوئی
تیری اطاعت کرے اور تیرا بادشاہ کیا گیدی ہے جو ہمارا قصور معاف کریگا بس تجھکو اور اسکو دونوں کو لازم ہے کہ
وہ آکر صاحبقران کے قدموں پر گریں اور اپنا قصور معاف کرائیں ورنہ یاد رکھ کہ سمندر شاہ مثل سگ و خوک
کے قتل کیا جائیگا گوشہ امان تلاش کریگا اور نہ ملیگا وہ بہت اس امر پر بھولا ہوا ہے کہ میرے پاس صندوقچہ ہے اگر
ہماری قضا نہیں آئی ہے تو وہ صندوقچہ کیا کر سکتا ہے ہم نے تو جب مقابلہ پر کمر کسی پہلے یہ خیال کر لیا تھا کہ ہم مرد
ہیں ہم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو چکے چاہے جان جائے چاہے رہے ہم میں سے نہ کوئی ترک اسلام کریگا نہ سمندر
کی اطاعت کرینگے بس ایسے کلام کرنے سے کیا حاصل اور کہا کہ تو مجھکو نہیں پہچانتی ہے میں اس ساحر کی یادگار ہوں
جو کبھی ملک سمندر میں سپہ سالار تھا پہلے میں بھی بادشاہ کی شریک تھی بلکہ چند حرکتیں سمندر نے میرے
ساتھ ایسی کیں کہ مجھکو نفرت ہو گئی دوسرے میں نے دین اسلام میں بڑی بزرگی اور عزت دیکھی اور اس مذہب
کو حق پایا اور تصویر پرستی کو باطل اسکو ترک کیا اور دین اسلام قبول کیا اب کیا ترک ہو سکتی ہے اری غافل
مجھکو پہچان لے میں غزالان ہوں دختر آفتاب جادو جو کہ ملک سمندر میں بہت بڑا ساحر تھا اپنی نادانی سے
عیاروں کے ہاتھ سے قتل ہوا اگر میرے والد زندہ ہوتے تو وہ بھی رفاقت سمندر کی ترک کرتے میں یہ حیران ہوں
کہ میرے بھائی گلاب نے اب تک کیوں نہ ترک کی اسکی گیدی وہ سمندر کب اس لائق ہے کہ کوئی اسکی اطاعت کرے
کیا کہوں کیا کسی کا راز افشا کروں مگر رہا نہیں جاتا ہے ارے نادان یہ وہ سمندر ہے کہ جو غلام تھا ایوان تاجدار کا
یہاں آکر مرتبہ شاہی ملا چونکہ کئی تحفہ اسکے پاس ایوان کے دیے ہوئے ہیں کہ جنکے سبب سے ہم سب نے عزت کی اپنا
بادشاہ کیا ورنہ وہ کیا حقیقت رکھتا تھا اپنی اصل کو فراموش کر گیا سچ ہے جو کہ اصل و نسل کے درست ہوتے ہیں
وہ صاحبان خاندان کی عزت کرتے ہیں اور اپنے انجام پر نظر کرتے ہیں جو کوئی راہ نیک دکھاتا ہے وہ اسکے کہنے پر عمل
کرتے ہیں جو کہ اصل و نسل کے خراب ہوتے ہیں اگر انکو کسی نے کوئی مرتبہ دیا وہ اپنی اصل کو بھول جاتے ہیں اور
خیال کرتے ہیں کہ ہم ہی ایسے تھے کہ لوگ ہماری عزت کرتے ہیں بس بھول جاتے ہیں مارے غرور کے زمین پر
پاؤں نہیں رکھتے ہیں اور ہر ایک کو حقیر خیال کرتے ہیں بس یہ حال ہے سمندر کا وہ اپنی اصل کو بھول گیا ہے میں تو اسکی

حالت سے بخوبی واقف ہون کیا بیان کرون بس اس سے کیا حاصل یہ امر غیر ممکن ہے کہ اہل اسلام ترک مذہب کرین
یا سمندر کی اطاعت نہ وہ لوگ ترک مذہب کرینگے جو کہ اب تو مسلم ہوئے ہین اور ایسے ناقدر کی کون اطاعت
کرے کہ جسکو دوست و دشمن کی پہچان نہین ہے جو اپنے دوست کو نہین جانتا ہے اُسنے بیکار آفاق شاہ پر ظلم و ستم
کیا کوئی اُسکی خطا نہ تھی یہ بھی اُسنے نہ خیال کیا کہ ہم ایسے عزت دار کو یون ذلیل کرتے ہین بھلا اورون کو تم ایسے
کیا امید ہوگی بس جسکو اپنی ذلت منظور ہوگی وہ سمندر کا ساتھ دیگا جو ذرا بھی صاحب عزت ہوگا وہ کبھی ایسی
حالت سُنکے ساتھ نہ دیگا افسوس یہ ہے جو خیر خواہی کرے وہی دشمن ہے پس مین یہ ظاہر کئے دیتی ہون کہ سمندر
ضرور قتل ہوگا یہ شہر سمندریہ بھی اہل اسلام کے قبضہ مین آئیگا میرے نزدیک تو بہتر ہوگا کہ تم بھی اہل اسلام کی
شراکت کرو اور اپنے مذہب پر لعنت کرو ورنہ قتل ہوگی یہ کہکر چند کلمہ وحدانیت خدا مین بیان کیے جو کہ صاحبقران
سے سنے تھے یہ جو تقریر غزالان نے کی اور سمندر کی نسبت سخت و سست کہا زعفران کو بہت ناگوار ہوا
برہم ہو کر جواب دیا کہ او چھوکری تو بہت چرب زبان ہے اب معلوم ہوا کہ تو آفتاب جادو کی دختر ہے مین نے اب
پہچانا مین بڑی دیر سے خیال کر رہی تھی کہ مین نے تجھے کہین دیکھا ہے مگر یاد نہ آتا تھا جب تو نے آفتاب کا نام لیا
تو یاد آیا کہ تو آفتاب کی لڑکی ہے کیونکہ مین نے تجھے حالت صغر سنی مین دیکھا تھا جب کہ تو دودھ پیتی تھی ہان
تیرے بھائی سے بخوبی واقف تھی کیونکہ مین نے اُسکو کئی مرتبہ آفتاب کے ہمراہ دیکھا تھا ارے کم بخت تو نے
تمام اپنے خاندان کی ناک کاٹی تیرے تو خاندان مین کسی نے ایسا نہین کیا کہ نکل گیا ہو یا ترک مذہب کیا ہو
تین پشتون سے تو مین بھی واقف ہون بلکہ ہمیشہ تیرے خاندان کے لوگ اپنے مالک کی عزت کیا کیے ہین کبھی نمک
حرامی نہین کی اور مذہب کے ایسے پابند تھے کہ کسی مذہب کو اچھا نہ کہتے تھے خصوصاً تیرا باپ اُس باپ
کی تو ایسی لڑکی نکلی کہ کچھ خیال نہ کیا اب مین تجھ سے کہتی ہون تیرے اور برادر تیری جوانی پر تیرے باپ کی
ملاقات کا خیال کرکے کیونکہ میرے اُسکے بڑی ملاقات تھی بلکہ وہ مجکو ہمشیرہ مین اسکو بھائی کہتی تھی اُسکا خیال
کرکے کہ تو میری بھتیجی ہوئی یہ امر ظاہر کرتی ہون کہ تو کیون اپنی جان دے اہل اسلام کی شراکت ترک کر اپنے
مذہب قدیم پر آئین تیرا قصور بادشاہ سے سفارش کرکے معاف کرادونگی اری چھوکری اپنے خاندان اور اپنے باپ
کی لیاقت و بھائی کی شرافت پر خیال کر یہ جو زعفران نے کہا غزالان نے جواب دیا کہ آپ میرے اوپر رحم نہ کرین نہ
میرے باپ کی ملاقات کا پاس کرین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین راہ نیک کو ترک کرون یہ جو تم نے کہا کہ وہ لوگ بڑے
مذہب کے پختہ تھے اور والد بزرگوار کو جو کہا کہ وہ اپنے مذہب کے اوپر جان دیتے تھے تو جب تک کوئی راہ نما نہ
ملا تھا نہ اُن سب کو اس مذہب باطل کا باطل ہونا ثبوت ہوا تھا نہ مذہب اسلام کا برحق ہونا بدین سبب
وہ لوگ اُسی مذہب پر رہے اور تصویر پرستی کو اچھا جانتے تھے اگر کوئی اُنکو دلیل سے ثابت کر دیتا اور قائل کرتا
جیسے مجکو تو وہ لوگ ضرور ایسا کرتے اور مذہب اسلام قبول کرتے یہ کیا فرض ہے کہ جو مذہب بزرگون کا ہو وہی سب
خود بھی اختیار کرین یہ کوئی امر ضروری اور واجبی نہین ہے اُنکو اس مذہب کا برحق ہونا ثابت ہوا اُنھون نے نہ قبول
کیا بس اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہے جو آپ کو کرنا ہو وہ کیجیے مین موجود ہون یہ مقام رزم ہے نہ مقام نصیحت
و پند اس امر کا یہ جواب ہے یہ جو آپ نے فرمایا کہ تیرا بھائی ابھی تک اُسی مذہب مین ہے میرا کوئی بھائی نہین ہے
کیونکہ میرے اُسکے مذہبی فرق ہے کافر و اہل اسلام سے کیا قرابت اور میری دوسرا مذہب قبول کرنے سے کوئی
شرافت نہین گئی بلکہ مین اور نزد خدا معزز ہوئی کہ مین راہ نیک پر آئی یہ جو غزالان نے کہا زعفران نے
جواب دیا کہ تو بڑی صاحب تقریر و چرب زبان ہوئی ہے بس معلوم ہوا کہ تیری قضا آئی ہے لا کیا حربہ رکھتی ہے
غزالان نے جواب دیا کہ ہمارا یہ طریقہ نہین ہے کہ ہم پیش دستی کرین اہل اسلام مین پیش قدمی کرنا یا حریف پر

پہلے حربہ کرنا جائز نہیں ہی تم اپنا حربہ کرلو اگر میرے خدا نے تمھارے حربہ سے مجھکو بچا لیا تو پھر میں اپنا حربہ کرونگی یہ سنکر
زعفران نے جواب دیا کہ تو بڑی مغرور ہو گئی ہی کل کی چھوکری ہی مجھ ایسی جہان دیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ سے
یہ تقریر کرتی ہی مجھکو معلوم ہو گیا ہی کہ در اصل تیری قضا آگئی ہی میں کیا کروں مجھکو تیری جوانی پر رحم آتا ہی اگر میرے
مقام پر کوئی اور ہوتا تو میں کبھی نہ سمجھاتی اب تک خاتمہ کر چکی ہوتی کیا کروں میں مجبور ہوں تو نہیں مانتی ہی
بدون سزا پائے ہوئے نہ مانے گی اگر تیری قضا آئی ہی تو میں کیا کروں اری غزالان میں نے تجھ ایسی بہت
چھوکریاں دیکھی ہیں اگر تو نہ حربہ کریگی تو میں کرونگی یہ کہکر اور برہم ہو کر اپنے چوٹی پر ہاتھ ڈالا اور غصہ کر کے
ایک لٹ چٹ سے توڑ لی اور اسکو مثل کوڑے کے بل دے کر جھٹکا دیا کہ اُس سے تڑاقے کی صدا آئی کہ تمام
میدان دہل گیا غزالان سے کہا کہ میرے حربہ سے خبردار ہو جا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اور اسکار دکر یہ کہکر
اُس لٹ کو جھٹ پٹ زمین پر پھینک دیا کہ ناگن بن جا اور تو اُس پر پڑھکر دم کیا یا تو وہ بال بٹے ہوئے کٹے یا اب
جو دیکھا تو کیسی سیاہ ناگن تھی کہ جسکے منہ اور آنکھوں سے شعلہ نکل رہے تھے جدھر کو وہ شعلہ چھوڑ دیتی تھی یہ
معلوم ہوتا تھا کہ ایک ہوائے گرم کا جھونکا آگیا یہ حال دیکھکر غزالان بھی اپنے طاؤس سحر پر سنبھلی کہ اُسنے کچھ
پڑھکر اُس ناگن کی طرف اشارہ کیا کہ او ناگن اژدر بن جا یہ اشارہ کرنا تھا کہ وہ ناگن ایک مرتبہ زمین پر گری
اب جو اٹھی دیکھا کہ ایک اژدرہ مان ہی تو اُسکا کوئی دو سو گز کا عرض میں کوئی دس گز بڑے بڑے بال اُسکے
سر پر سفید داغ تمام جسم پر آنکھیں وہ شعلہ جوالہ منہ سے برابر دھوان و شعلہ نکلتے ہوئے سینہ کے بل
میدان میں کھڑا ہی یہ دیکھکر غزالان نے قصد کیا کہ میں بھی اسکار دکروں کہ ادھر زعفران نے کچھ اسم سحر کو
زبان پر جاری کیا اور کہا کہ او اژدر اس چھوکری کو نگل لے یہ اُسکا کہنا تھا کہ وہ اژدر ایک مرتبہ اپنے مقام
پر سے طرف غزالان کے چلا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ دیوار چلی آتی ہی یا سیاہ آندھی دونوں آنکھیں یہ معلوم
ہوتی تھیں کہ دو مشعلیں روشن ہیں وہ شعلہ چھوڑنے لگا جو شعلہ غزالان کی طرف آتا ہی غزالان اُسکو
سحر کرکے دفع کرتی ہی چونکہ وہ اژدرا ابھی دور تھا بدین سبب شعلے اُسکے قریب نہ آتے تھے یہانتک کہ
جب وہ اژدر قریب آیا غزالان نے قصد کیا کہ کچھ اسم سحر پڑھکر دم کروں کہ زعفران نے پکار کر کہا کہ او اژدر
اسکو نگل لے اور غزالان کی طرف کچھ پڑھکر پھونکا اور کہا کہ اسکے منہ میں کود پڑ بس یہ سننا تھا یا تو غزالان
اپنے طاؤس پر سوار رد سحر کا قصد رکھتی تھی یا ایک مرتبہ طاؤس پر جھومی اور کود کر طاؤس سے اژدر کے
قریب آئی اژدر نے شعلہ چھوڑا اور اپنا منہ غار سا کھولا یہ اُسکے منہ میں کود پڑی اُسنے دم کھینچا کہ وہ جو شعلہ
اسکے منہ سے نکلا تھا پھر اسکے منہ میں چلا گیا او طاؤس بھی بس اپنا منہ بلند کر کے ایک مرتبہ اُسنے زمین پر
لوٹ لگائی کہ دو پر پیدا ہوئے مثل تیتر کے ایک مرتبہ اُڑ کر طرف آسمان کے چلا گیا یہان زعفران نے کچھ اسم
سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک حباب بلوری اُسکے سر پر آکر قائم ہوا وسط آسمان و زمین سب دیکھ رہے
ہیں جب وہ حباب قائم ہو چکا اُسنے پھر دستک دی کہ وہ اژدر ایک طرف سے پیدا ہوا قریب اُس
کے آیا اور ایک شعلہ منہ سے چھوڑا ایک تڑاقہ ہوا برق چمکی دونوں لشکروں کے لوگوں نے دیکھا کہ اس حباب
میں ایک شگاف ظاہر ہوا اژدر نے اُس شگاف کے قریب جا کر اپنا منہ اُس حباب میں ڈالکر جو شعلہ
چھوڑا سب نے دیکھا کہ غزالان بیہوش طوق و زنجیر میں گرفتار اُسکے منہ سے نکلی اُس حباب میں گری
اُسنے منہ نکالا پھر برق چمکی اب جو دیکھا تو وہ شگاف برابر تھا غزالان اُسکے اندر قید تھی وہ اژدر اُس کو
اُگل کر وہاں سے پلٹا اور زمین پر آیا نزد زعفران کے کھڑا ہوا اور طرف لشکر اسلام کے منہ کر کے شعلہ
چھوڑنے لگا بس جب غزالان اس صورت سے قید ہو چکی اور اژدر زمین پر آچکا زعفران نے صدا دی

کہ جسکو تمنائے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے یہ کہنا تھا کہ لشکر مریخ سے ایک ساحر کہ نام اُسکا حریر جادو تھا
اپنے باز سحر کو بڑھا کر سامنے مریخ کے آیا اور کہا کہ مجھکو اجازت مرحمت ہو مریخ نے اجازت دی وہ بادشاہ
صاحبقران سے اجازت لے کر میدان مین آیا زعفران سے کہا کہ لا کیا حربہ رکھتی ہے دونون لشکر دیکھ رہے
ہین کہ وہ اژدر موجود ہے شعلہ چھوڑ رہا ہے جب یہ حریر نے کہا کہ لا کیا حربہ رکھتی ہے اُسنے جواب دیا کہ تم لوگون کے لیے
کوئی حربہ کی ضرورت نہین ہے یہ اژدر ہی کافی ہے یہ کہکر اُس اژدر کی طرف اشارہ کیا کہ اسکو بھی نگل لے وہ اژدر ایک
مرتبہ بل کھا کر چلا اور شعلہ چھوڑا اُسنے قصد کیا تھا کہ مین اپنے کو اُس شعلہ سے بچاؤن مگر نہ بچ سکا ایک مرتبہ وہ
شعلہ اُس پر آکر گرا کہ یہ اُس مین پوشیدہ ہو گیا تمام جسم مین اسکے آبلہ پڑ گئے اُدھر اُس اژدر نے دم کشی کی کہ
اُس ساحر کو مع اُسکے باز کے نگل گیا اور ایک مرتبہ آسمان کی طرف اُڑ گیا اور اُس حباب کے قریب پہونچ گیا اُس
حباب مین شگاف پیدا ہوا اُسنے اُسکو بھی لے جا کر اُسی حباب مین اُگل دیا یہ بھی اُسی طرح بے ہوش تھا
اور طوق و زنجیر مین گرفتار تھا اُسی طرح سے وہ شگاف بند ہو گیا یہ اُسکو بھی حباب مین قید کر کے زمین پر آیا
پھر زعفران نے تہیب دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے ایک مرتبہ لشکر کوکبہ سے ایک ساحرہ کہ نام اُسکا
زیری جادو تھا اجازت لے کر نکلی اُسنے اُسی اژدر کو اشارہ کیا وہ اُسکو بھی نگل گیا اور آسمان پر جا کر
اُسی حباب مین قید کر کے چلا آیا زمین پر زعفران نے تہیب دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے اُس دفعہ
لشکر آفاق سے ایک ساحر کہ نام اُسکا حمالک جادو تھا میدان مین اجازت لے کر آیا یہ بھی اُسی طور سے قید
ہوا اب یہ مبارز طلب کرنے لگی دفعہ دفعہ کر کے ہمنون صفون سے ساحر نکلنے لگے اور قید ہونے لگے ہر ایک
صف سے قریب پچاس پچاس ساحر کے جو کہ نامی افسر تھے نکلے زعفران نے اُسی اژدر کے ذریعہ سے
اسیر کیے پھر اُسنے مبارز طلب کیا ایک مرتبہ لشکر کوکبہ سے ایک ساحرہ کہ نام اُسکا طلائی جادو تھا بڑی
ساحرہ تھی نکلی جیسے قریب اُسکے پہونچی اُسنے اژدر کو اشارہ کیا کہ اُسنے اُسکو بھی نگل لیا اور اُس حباب مین
لے جا کر قید کیا بصورت مذکور ادھر زعفران نے لشکر اسلام کی طرف منہ کر کے اور ہنس کر کہا کہ اسی دعوے
پر شمشیر زن شاہ سے مقابلہ کرنے آئے تھے ایک سے بھی میرے سحر کا رد نہ ہو سکا قریب ڈیڑھ دو سو کے ساحر
مین نے پہر بھر کے عرصہ مین گرفتار کر لیے وہ لوگ کہاں ہین کہ جنکو بڑے دعوے تھے کہ ہم ساحر زبردست ہین
اس سے کیا حاصل کہ اہل لشکر کو تیل ماش کرتے ہین اگر شام تک ساحر آئین گے اسی طور سے سب اسیر ہونگے
آج ہی تو مین مقابلہ کو نکلی ہون مین چندان تن نہین ہون کہ اُسکو قتل کیا مین تو کل لشکر کا خاتمہ کر دونگی
یہ کلام جو طعن آمیز زعفران نے کہے کوکبہ کو غصہ آیا اپنے تخت کو اپنی صف سے نکالا اور بادشاہ کی خدمت
مین آکر عرض کیا کہ اب اس کنیز سے اس کلام کی برداشت نہین ہو سکتی ہے لہذا مجھکو اجازت ملے تا کہ مین
اُسکو جا کر سزا دون بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا ذرا سمجھ بوجھکر مقابلہ کرنا کیونکہ یہ ساحرہ زبردست
معلوم ہوتی ہے اُسنے بہت سے ساحر زبردست گرفتار کیے ہین کوکبہ نے جواب دیا کہ خدا مالک ہے بس اپنے تخت
کو بڑھا کر بادشاہ کو سلام کر کے صاحبقران سے اجازت لے کر اور سلام رخصت کر کے میدان مین آئی اور کہا
کہ کیا لاف و گزاف کر رہی ہے لا کیا حربہ رکھتی ہے اُسنے کہا کہ یہ میرا اژدر موجود ہے مین اسکو اشارہ کرتی ہون یہ
تجھکو نگلنے چلے گا تو اسکو روک اور میرے اوپر حربہ کر کوکبہ یہ تو نے کیا کیا کہ اپنا مذہب قدیم ترک کیا ہم سمجھے
یہ تو تم کو زیبا نہ تھا کیونکہ تم تو قدیم سے تصویر پرست تھین ایک عیار کے بہکانے سے اپنے اوپر یہ بدنامی
گوارا کی ابھی کچھ نہین گیا ہے میرے ساتھ چلی آؤ مین بادشاہ سے قصور معاف کرا دونگی کوکبہ نے کہا کہ بس
آپ نصیحت کر چکین جو امر ہم کو مناسب تھا وہ کیا تیرا بادشاہ کیا میرا قصور معاف کریگا اُسکی بھی یہ

لیاقت ہی اور تیری ہستی ہی بلکہ وہ خود آئیگا تاکہ مین اُسکا قصور معاف کرون بس جو تجھکو سحر کرنا ہو وہ کر یہ مقام رزم
ہی نہ جائے گفتگو یہ جو کوکبہ نے کہا زعفران نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تو بھی مثل اُن سب کے اسیر ہوگی خیر مین
کیا کرون صرف مجھکو اس امر کا خیال تھا کہ میرا ملک اور تیرا ملک پاس پاس ہی عزت حق ہمسایہ مین نے ادا کیا
تو نہین مانتی ہی تو مین کیا کرون کوکبہ نے جواب دیا کہ آپ مہربانی فرمایئے کوئی حق نہ ادا فرمایئے تو کافرہ
مین مسلمہ میرے تیرے زمین آسمان کا فرق مین کیون تجھ سے ملاقات کا حق جانے لگی زعفران نے جواب دیا
کہ تیری بھی قسمت ہی مین نے یہ قصد کیا کہ جسقدر ساحر یا غیر ساحر آج مین گرفتار کرونگی وہ ان سب تین جب واپس
جائے گی تو نگی میدان سے ان سب کو ایک مرتبہ جلا دونگی کل پھر آکر بیقتا یا کرونگی اسی طور سے دو ایک دن
کی میدان داری مین سب کا خاتمہ کر دونگی کوکبہ نے جواب دیا کہ عجب تو میرے ہاتھ سے بچی گی تو یہ خیال
کرنا مین کب تجھکو زندہ چھوڑونگی ہون زعفران نے کہا کہ آپ تو ایسی ہی ہین یہ وہ سحر ہی کہ کوئی اسکو دفع نہین
کر سکتا ہی یہ کہکر اُس اژدر کی طرف اشارہ کیا وہ اژدر ایک مرتبہ شعلہ چھوڑتا ہوا طرف کوکبہ کے چلا کوکبہ
نے جو اژدر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اپنے جوڑے پر ہاتھ ڈالا ایک ڈبیہ نکالی اُسکو کھولا اُسمین ستارے
تھے بس ایک مرتبہ بہت سے ستارے ہاتھ پر لے کر جھٹ پٹ چالاکی سے پھر ان پر پڑھکر دم کیا اور طرف
آسمان کے پھینکا قبل پہنچنے اژدر کے اپنے قریب بس وہ ستارے آسمان پر جاکر چمکے برق بنکر نیچے کو طرف
زعفران کے چلے پھر اژدر برابر مہر زعفران نے خیال کیا کہ کوکبہ نے سحر کیا اور ستارے برق بنکر میری طرف
آتے ہین اور اژدر پر بھی بس اُسنے سحر کیا کہ چند سپرین اسکے سر پر قائم ہوئین اپنا بند و بست کر کے اسنے اژدر
کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ کوکبہ نے سحر کیا ہی لینا اسکے سحر کو یا تو وہ اژدر طرف کوکبہ کے آتا تھا یا اسی مقام
پر قائم ہوگیا اور منہ طرف آسمان کے کر کے شعلہ چھوڑا وہ برقین اژدر کے قریب آچکی تھین جیسے اژدر نے
شعلہ چھوڑا شعلہ برقون پر پڑا کہ وہ جلکر خاک ہوگئین مقام عجب ہی کہ آگ نے آگ کو جلا دیا پھر زعفران
نے ان برقون کو دفع کیا اور ایک چٹکی خاک کی تخت پر سے جھک کر اٹھائی زمین سے اُسپر کچھ پڑھکر طرف
کوکبہ کے ماری اور کہا کہ تخت پر سے کود کر وہان اژدر مین چلی جا گیا تخت پر بیٹھی ہی یہ کہنا تھا اور خاک کا اڑانا
تھا کہ یا تو کوکبہ سحر کر رہی تھی یا ایک بابھوت ہوکر تخت پر سے کودی اور قریب اژدر کے آئی اژدر نے اپنا منہ
کھولا یہ اسکے منہ مین کود پڑی اُسنے شعلہ چھوڑا اور آسمان پر گیا اسی حباب مین اسے بھی قید کیا یہ رنگ
جو اہل اسلام نے دیکھا باہم چرچا کرنے لگے کہ بڑی زبردست ساحرہ ہی اسنے کسقدر ساحر اہل اسلام کے
لشکر کے اسیر کئے ہین دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی ثابت ہوا کہ یہ اسی بجرو سے برابر سے مقابلہ آئی تھی
جو کیا گرفتار ہوگیا کوکبہ ایسی ویسی ساحرہ نہ تھی جب یہ آئی ہی اسنے بھی بہت بڑے ساحر کو قتل کیا ہی
مگر اسکا بھی کچھ بس نہ چلا اہل لشکر مین تو یہ چرچا ہو رہا ہی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اے خواجہ
تم نے دیکھا کہ اسنے کس قیامت کا سحر کیا ہی کہ کوئی دفع نہین کر سکتا ہی دیکھیے یہ کیونکر قتل ہوتی ہی بہت
سے ساحر اسنے گرفتار لیے ہین خواجہ نے عرض کیا کہ مین آج رات کو اسیر عیاری ضرور کرونگا یہ میرے
ہاتھ سے جاتی کہان ہی صاحبقران یہ سنکے خاموش ہو رہے طرف میدان کے ملاحظہ فرمانے لگے تمام
لشکر اسلام کی مع بادشاہ و صاحبقران کے نگاہ میدان کی طرف لگی ہوئی ہی اور وہ ساحر جو کہ گرفتار
ہوئے ہین وہ اُس حباب بلوری مین یون تڑپ رہے ہین کہ جیسے ظرف بلوری مین بہت سی مچھلیان
بند کر دو اور وہ پھڑکتی ہین یہ انکی حالت تھی زعفران میدان مین کھڑی ہوئی تھی کوکبہ کو گرفتار کر کے پھر اُسنے
[illegible] ہی تھی بس آئینہ اندام زوجہ آفاق کو نہ تاب رہی ایک مرتبہ اپنے تخت کو بڑھا کر شوہر سے اجازت

لے کر بادشاہ کی خدمت مین آئی بادشاہ وصاحبقران سے اجازت حاصل کرکے طرف میدان کے چلی یہ تو میدان
کی طرف چلی اُدھر گرداب نے حباب شاہ واحتیاط جادو سے کہا کہ دراصل ملکہ زعفران نے تو آج وہ کام
کیا کہ کیا بیان کیا جائے کیا کہنا جو کہا تھا وہی کر دکھایا کسقدر اہل اسلام کے ساحرون کو تھوڑے عرصہ مین
گرفتار کیا ہی ہم یہ نہ جانتے تھے اگر یہ جانتے تو اب تک مقابلہ کرکے خاتمہ ہی کر دیا ہوتا واقعی بڑی ساحرہ
زبردست ہی ہم زعفران کو بھی مثل سب ساحرون کے خیال کرتے تھے حباب شاہ نے جواب دیا کہ نہین
یہ بہت بڑی ساحرہ ہی زمانہ سابق سے سحر جانتی ہی اور کیون نہ ہو بڑے بڑے ساحرون سے تعلیم پائی
ہی گرداب نے کہا کہ مجھکو نہ معلوم تھا خیر اب مقابلہ ملاحظہ فرمایئے کہ آئینہ اندام زوجہ آفاق مقابلہ کو آئی یہ بھی ساحرہ
زبردست ہی حباب نے کہا کہ اسکا کچھ نہین کر سکتی ہی یہ بھی گرفتار ہو گی مثل اُن سب کے حباب وغیرہ اسی
طرف دیکھنے لگے لشکر کفار کی بھی نگاہ لڑی ہوئی ہی یہان آئینہ اندام مقابلہ مین زعفران کے آئی زعفران
نے قصد کیا کہ کچھ کلام کرے کہ آئینہ اندام نے اُسکے تیور پہچان کر کہا کہ اے زعفران جو تجکو حربہ کرنا ہو کر مین
کلام کرنے نہین آئی ہون بلکہ مقابلہ کرنے زعفران نے کہا کہ اچھا مین کیا حربہ کرون اسی اژدر سے مین
نے اتنے ساحر اسیر کیے ہین یہی میرا حربہ ہی بس مین اسکو اشارہ کرتی ہون تو اسکو دیکر یہ کہا اُسنے طرف اژدر
کے اشارہ کیا وہ فلک آتشین چھوڑتا ہوا چلا بس آئینہ اندام نے اپنے جھولی سے ایک آئینہ نکالا اُس پر
کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اور اسکو سامنے اژدر کے کیا کہ اژدر کی صورت اُس مین نظر آئی وہ اژدر اپنی صورت
آئینہ مین دیکھ کر یا تو چلا آتا تھا یا ساکت ہو گیا اور وہ شعلہ زنی موقوف ہو گئی آئینہ کا رو برو ہونا تھا کہ
ایک برق چمکی اور طرف آسمان کے گئی اور وہان سے طرف اژدر کے چلی یہ جو زعفران نے دیکھا اسم سحر کو
پڑھکر دستک دی اور چند ماش کے دانے پڑھکر اژدر پر مارے کہ وہ اژدر پھر حرکت مین آیا اور شعلہ چھوڑنے
لگا زعفران نے صدا دی کہ اے اژدر سحر خبردار ہو جا نیا تیرے اوپر آئینہ اندام کا سحر اثر کر گیا یہ کہنا تھا
کہ اژدر نے پلٹ کر طرف زعفران کے دیکھا زعفران نے پھر کچھ پڑھکر دم کیا کہ اُس اژدر نے منہ پھیرا
اتنے عرصہ مین وہ برق قریب اژدر پہونچی تھی ذرا اور عرصہ ہوتا تو وہ برق اژدر پر گرتی اُسکو جلا دیتی چونکہ
اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا اُنکی قسمتین سخت تھین بدین سبب کسی کے سحر نے اثر اُس اژدر پر
نہ کیا بس جب برق قریب پہونچی اژدر نے منہ اونچا کرکے شعلہ چھوڑا کہ وہ شعلہ برق پر پڑا اور برق سینے
لپٹ گیا اور کھینچ کر دہن اژدر مین مع برق کے چلا گیا پھر اژدر نے شعلہ چھوڑا کہ ایک برق چمک کر اُس
آئینہ پر گری جو آئینہ اندام لیے ہوئے تھی سامنے اژدر کے کھڑی تھی اپنے تخت پر اُس برق کا آئینہ پر گرنا تھا کہ وہ
آئینہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا آئینہ اندام نے ہاتھ سے پھینکدیا اور قصد کیا کہ دوسرا سحر کرون یہ تو دوسرے سحر کرنے
کی فکر مین غرق ہوئی اُدھر زعفران نے جھولی سے ایک گل سرخ رنگ نکالا اُسکی پتی پتی جدا کی جھٹ پٹ
ان سب کو ہاتھ مین لیکر اسم سحر دم کرکے آئینہ اندام کی طرف پھینکین یہ تو دوسری طرف متوجہ تھی کہ اُن
پتیون کا ہار بنکر اسکے گلے مین پڑا یہ پلٹی چاہا کہ ہار کو دفع کرون کہ اُسنے صدا دی کہ اے ہار اس آئینہ اندام
کو کھینچکر دہن اژدر مین پہونچا دے یہ صدا دیتی تھی کہ اُس ہار مین کشش پیدا ہوئی آئینہ اندام نے
چاہا کہ مین سحر کرکے اپنے کو تخت پر قائم کرون اتنی مہلت نہ ملی اُدھر ہار نے کشش کی اُدھر اژدر نے
شعلہ چھوڑکر دم کشی کی بس آئینہ اندام ایکمرتبہ مثل گیند کے اُسکے منہ مین چلی گئی اُسنے منہ بند کر لیا
اور پر پرواز پیدا کرکے اُس حباب کے قریب گیا اور اُسکو بھی حباب مین اگل کر چلا آیا یہ بھی مثل سب کے
تڑپنے لگی اور قید ہو گئی اب سب نے دیکھا کہ ایک زنجیر طلائی اُس حباب سے پیدا ہوئی اُسمین سب قیدی

بندھے ہوئے حباب سے باہر آئے اور ایک مرتبہ سب کو ایک گردش دی گئی پھر اُنہین حباب مین بند کر دیے گئے
یہی سحر تھا زعفران کا اُسنے یہ سختی کی تھی تاکہ ان مین طاقت نہ رہے ٹکڑے ٹکڑے سحر کیا تھا جب وہ زنجیر
اندر اُس حباب کے چلی گئی اور سب قیدی اُسی صورت سے تڑپنے لگے اُسنے قصد کیا کہ مبارز طلب کرون آفاق
کو تاب نہ رہی اپنی زوجہ کو جو گرفتار دیکھا آنکھون مین خون اتر آیا بیقرار ہوکر تخت کو اپنے صف سے نکالا بدون
اجازت طرف میدان کے چلا لشکر اسلام مین ایک مایوسی کی حالت ہوتی جاتی ہی حسرت طاری ہوتی جاتی ہی
اُدھر حباب شاہ نے گرداب سے کہا کہ دیکھا ابھی ملکہ نے کہو نکر آئینہ اندام کو اسیر کیا بہت بڑی ساحرہ کو زیر
کیا جو کوئی آئیگا اسی طور سے گرفتار ہوگا گرداب شاہ نے کہا کہ دراصل آج ملکہ نے خوب اپنے جوہر دکھائے
مین یقین کرتا ہون کہ آج شام تک سب کو گرفتار کرلین گی دیکھیے اب میان آفاق بھی آگئے بی بی کی مفارقت نہ
گوارا ہو سکی انسے کیا ہوگا یہ بھی اسیر ہونگے حباب نے کہا دیکھا چاہیے ادھر خواجہ سے صاحبقران نے فرمایا
کہ آفاق نے ہم سے اجازت بھی نہ لی میدان مین چلا گیا خواجہ نے عرض کیا کہ اُسنے خیال کیا کہ مین اجازت طلب
کرون شاید اجازت نہ ملے دوسرے یہ موقع اجازت لینے کا نہین ہی آگ تو لگی ہوئی ہی اسکی زوجہ کہ جسکو وہ دم و ہوش
چاہتا ہی اور وہ اُس کے روبرو گرفتار ہوگئی اور مثل مرغ بسمل کے تڑپ رہی ہی اب اُسکے دل کو کب قرار ہی کہ وہ
ٹھہرے اُسکو یہ امر بھی ناگوار ہی کہ مین دیر کرون صاحبقران نے فرمایا کہ تم درست کہتے ہو خیر اگر اجازت نہ لی
تو کوئی ہرج نہین ہی خدا کرے آفاق اسکو قتل کرے یہ فرما کر طرف میدان نبرد کے ملاحظہ کرنے لگے اتنے عرصہ مین
آفاق بہ عجلت قریب اُسکے پہونچ گیا اور کہا کہ او لکاتہ تو نے بہت سر اُٹھایا ہی مین تیرا سر کوب آگیا یہ کیسا
تو نے شعبدہ کر رکھے ہین جادو رہو میرے سامنے سے اور ان سب کو رہا کردے ورنہ میرے ہاتھ سے ماری
جائےگی تیرے حق مین بہتر تو یہی ہی کہ صاحبقران کی اطاعت کر اور دین اسلام قبول کر اُس نمک حرام ناقدردان
حق فراموش محسن کش پیمان شکن سمندر کی اطاعت کو ترک کر اگر یہ نہین منظور ہی تو اپنی جان ہاتھ سے دھو
اور جو حربہ رکھتی ہو وہ کر مین تیرے مقابلہ کو موجود ہون مجھکو پہچان لے مین آفاق ہون مین سوائے خدا کے
کسی سے نہین ڈرتا ہون وہ سمندر کیا چیز ہی جو سلوک کہ اُسنے میرے ساتھ کیا ہی مین جانتا ہون سب کے
ساتھ کریگا اب اُسکے برباد ہونے کا زمانہ قریب آیا ہی کہ اُسنے دوستون کو دشمن اپنا بنایا ہی جب اُس نے مجھ
ایسے خیر خواہ و نمک حلال کے ساتھ ایسی حرکت کی تو اور کسی کی کیا اصل ہی بس ثابت ہوگیا کہ اُسنے اپنے
اصل کی طرف رجوع کی کل شیء یرجع الی اصلہ جسکی اصل بد ہوتی ہی ضرور اس مین اُسکا اثر آتا ہی کبھی نہ کبھی
وہ اپنی اصل کی طرف ضرور رجوع کرتا ہی بقول شاعر شعر پرستارزادہ نیاید بکار * اگرچہ بود زادۂ شہریار * سچ
کہا ہی شاعر نے کہ پرستارزادہ یا غلام سے کبھی امید نیکی نہ رکھے وہ ضرور اپنی اصل پر رجوع کرتا ہی اگرچہ بادشاہ
کا بھی جنوایا ہوا ہو نہ کہ جسمین کہین بوے شرافت نہ ہو وہ تو ضرور بدی کرے گا یہ اُسکی خطا نہین ہی بلکہ
اُسکے اصل کی خطا ہی یہ جو تقریر برہم ہوکر آفاق نے کی زعفران نے جواب دیا کہ اے آفاق شاہ مین آپکو
اسکا کیا جواب دون مگر ہان اسقدر جواب ضرور دونگی کہ آپ نے برسون نمک کھایا ہی اور ایک مدت
تک عہدۂ وزارت پر سرفراز رہے ہین اور بہت بڑے بڑے کام کیے ہین کہ جنکے عوض مین یہ مرتبہ
ملا کہ ایک ملک وسیع کے بادشاہ ہوئے یہ سب مرتبہ اور عزت مین سمندر شاہ کی وجہ سے ملین اگر
آپ یہ کلام بادشاہ کی نسبت فرماتے ہین اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ اُسکی اطاعت ترک کر اور دین
تصویر پرستی ترک کر بس اسکا جواب یہ ہی کہ جس طور سے آپ اطاعت صاحبقران جو کہ آپنے
حاصل کی ہی نہین ترک کرتے ہین تو دین اسلام جو کہ ابھی نیا اختیار کیا ہی نہین ترک کرتے ہین بھلا

آپ ہی خیال فرمائیے کہ مین کیونکر اُس امر کو اختیار کرون کہ جس مین میری ایک عمر بسر ہوئی آپ تازہ بات کو تو
ترک نہین کرتے مین کیونکر ایک مدت کے طریقہ کو ترک کرون یہ جو فرمایا کہ میرے ہاتھ سے تو قتل ہوگی تو اسکا
جواب یہ ہی کہ چاہے جان جائے چاہے رہے مین تو نہ شراکت سمندر شاہ ترک کرونگی نہ مذہب تصویر
پرستی بس لڑائی مین کیا ہی سوائے اسکے کہ قتل کرنا یا قتل ہونا جسکا دار چل گیا دوسرا مارا گیا کوئی میدان
مین لڈو پیڑے تقسیم ہوتے ہین یہی ہی قتل ہونا یا قتل کرنا اس امر سے تو مین ڈرتی نہین ہون مگر مین
یہ یقین کرتی ہون کہ آپ بھی مثل اُن سب کے گرفتار ہونگے اور میرے ہاتھ سے قتل ہونگے آفاق
نے جواب دیا کہ مین نے تجھ ایسی بہت سی چھوکریان بنائی ہین تو کیا مجھکو گرفتار کریگی مین غرور کی راہ
سے نہین کہتا ہون بلکہ از روے فروتنی و عاجزی کے بس اگر میرے مقدر مین تیرے ہاتھ سے اسیر ہونا
ہی تو کیا چارہ ہی جو چاہے ہو ورنہ مین تو تیری کوئی اصل نہین جانتا ہون مین جب کہ سمندر شاہ
کی حقیقت کو کچھ نہین سمجھتا ہون وہ کس شمار و قطار مین ہین وہ جو کہ بہت بڑے ساحر زبردست
میان عشاق ہین جو کہ اپنے کو پہلو نشین سامری کہتے ہین وہ کیا ہین روبرو آکر سر میدان مقابلہ کرین
ساتھ ایک شرط کے کہ نہ وہ مشقت کیے ہوئے سحر نکالین نہ مین وہ سحر نہ وہ کرین کہ جو کہ انھون نے
اپنی محنت سے طیار کیے ہین اور اُسکو انھون نے اپنے قبضہ مین کیا ہی کیونکہ اُسکا توڑ کسی کو نہین
معلوم ہوگا نہ مین ویسے سحر کام مین لاؤنگا ہان کھڑے ہوکر میدان مین سحر کرین مین ہر ایک کا جواب
دونگا بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ وہ اپنے تجربہ کے سحر کرین مین اُنکے ہر ایک سحر کو رد کرونگا جب کہ
مین اُنسے مقابلہ کی خواہش رکھتا ہون تو تو کیا ہی اور یہ تیرا سحر کیا ہی گو تو نے اپنی مشقت کا سحر
کیا ہی اسکا رد بہت مشکل سے ہوگا کوئی ایسا ویسا ساحر نہین کر سکتا ہی نہ کوئی ساحر سر دست
اسکا رد کر سکتا ہی مگر مین یہ بھی تجھکو دکھائے دیتا ہون اگر چاہا میرے خدا نے تو مین نے یہ سحر
تیرا رد کیا اور یہ جو تو نے کہا کہ سمندر کے سبب سے تجھکو یہ مرتبہ حاصل ہوا وہ کون سا وقت تھا
کہ جب مین تمھارے یا سمندر کے روبرو بھیک مانگتا ہوا گیا تھا وہ دن بتاؤ خدا کے فضل و
کرم سے مین ہمیشہ سے اور میرے بزرگ ہمیشہ مرتبہ عالی پر سرفراز رہے بلکہ حکومت کرتے رہے
بلکہ سمندر کو اس امر پر نادم ہونا چاہیے کہ بہت سے ملکون پر میرے سبب سے اُسکا قبضہ ہوا اور
سیکڑون بادشاہ اُسکے مطیع ہوئے یہ سب میری جوتیون کا صدقہ ہی ورنہ یہ مرتبہ کبھی نہ نصیب ہوتا
اس تقریر سے کیا فائدہ جو تیرے دل مین حوصلہ ہوا اسکو نکال لے اپنا حربہ کر زعفران نے جواب دیا کہ میرا حربہ تو یہی
اژدر ہی اسی سے مین نے ان سب کو اسیر کیا ہی ہان بعد اس حربہ کے دوسرا حربہ کرونگی آفاق
نے کہا کہ پھر راہ کس امر کی دیکھ رہی ہی اژدر کو اشارہ کر کہ وہ میری طرف اپنا منھ کھول کر چلے اور
اپنی شعلہ فراجی دکھائے یہ جو آفاق نے کہا زعفران نے اژدر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ آفاق
کو نگل جا یہ کہنا تھا اور اشارہ کرنا تھا کہ وہ اژدر مثل قہر بلا کے اپنا منھ کھولکر اور شعلہ چھوڑتا ہوا
طرف آفاق شاہ کے اپنے قاعدے سے چلا بس آفاق شاہ نے بنگاہ قہر آلود اُس اژدر کی طرف
دیکھا نگاہ کا پڑنا تھا کہ وہ اژدر ساکت ہوکر رہ گیا منھ اُسنے اپنا بند کر لیا شعلے زرد ہوئے بالکل حرکت
جاتی رہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ مردہ پڑا ہوا ہی جب یہ حالت اُسکی ہوئی تو آفاق نے زعفران سے
کہا کہ جس سحر پر آپ کو بڑا بھروسا تھا اور آپ مقابلہ کر رہی تھین ملاحظہ فرمائیے کہ اُسکا کیا حال ہوا وہ کس
حالت سے پڑا ہوا ہی خبر لیجیے کہ وہ سحر آپ کا ست گیا یہ آواز دیکر قصد کیا کہ تخت پر سے اتر کر اس اژدر

کا کلمہ پڑھکر پھینکدون یہ تو اس فکر میں متوجہ ہوئے اُنکی طبیعت تو اور طرف لڑی اُدھر زعفران نے جو دیکھا کہ آفاق
نے میرے اژدر سحر کو بیکار کر دیا اور اب میرا کمال کا سحر برطرف ہوتا ہے اور مٹتا ہے میری ساری مشقت برباد ہوئی ہے
اور سب کے روبرو کرکری ہوتی ہے فوراً اسکے خیال مین ایک تدبیر آئی اور اسنے آفاق شاہ کا یہ قصد پایا کہ میرے
اژدر کو تخت پر سے اتر کر چیر کر زمین پر ڈالدیگا سارا میرا سحر مٹ جائیگا اسکے ساتھ کوئی مکر کرنا زیبا ہے بس اسنے یہ
سوچکر یہ صدا دی کہ اب معلوم ہوا کہ تم صاحبقران کے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہو وہ وہان سے اسم اعظم پڑھ پڑھکر
دم کرتے ہین یہ اُنہی کا سبب ہے کہ جو میرا اژدر ساکت ہو گیا میرے سحر کو تم نے رد کرنے کا قصد لیا اسکی شرط نہین ہے
یہ جو زعفران نے کہا آفاق نے جواب دیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا مجھکو سواے خدا کی کمک کے دوسرے کی کمک درکار نہین
ہے نہ یہ صاحبقران کا طریقہ ہے مین تیرے لیے کافی ہون یہ کہکر خیال کیا کہ شاید صاحبقران کو کچھ خیال آیا ہو شفقت
از روے محبت کے اسم اعظم پڑھا ہو اُنکو منع کرنا چاہیے مگر وہ کبھی ایسا نہ فرمائینگے یہ خیال کرکے آفاق نے پلٹ کر جو
صاحبقران کے دیکھا زعفران نے جو مہلت پائی اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک نارنج نکالکر اُس پر اسم سحر دم
کرکے طرف آفاق کے پھینکا اور کچھ سحر پڑھکر اُس اژدر پر دم کیا اور اُس حباب بلوری کی طرف اشارہ کیا اُس سے
ایک چاند پیدا ہوا وہ سر پر آکر آفاق کے قائم ہوا ادھر وہ جو نارنج چلا اور ایک برق چمکی آفاق کو طرف صاحبقران
کے دیکھ رہا تھا اور قصد کیا کہ بیکار کر دریافت کرون وہ برق جو چمکی اسنے فوراً خیال کیا کہ کیا اسنے مجکو دھوکا
دیا بس یہ خیال کرکے پلٹا تھا کہ وہ نارنج اسکے قریب آکر شق ہوا اُس سے ایک چادر آتش نکلی کہ اُسنے
چارون طرف سے آفاق کو گھیر لیا یہ اُسکو دفع کرنے لگا کہ اس نے خاک اُٹھا کر اُس اژدر پر ماری کہ اُس مین
حرکت ہوئی اور پھر وہ اپنی حالت اصلی پر آیا اور شعلہ چھوڑنے لگا اس نے زور دیا کہ وہ قوی ہوا
اس نے صدا دی کہ اے اژدر آتشین لینا آفاق شاہ کو یہ کہتا تھا کہ وہ اژدر چلا یہان آفاق شاہ
اُس آگ کو دفع کر رہا تھا کہ وہ اژدر قریب آیا اسنے شعلہ چھوڑا یہ شعلہ اُس آگ کو دفع کرکے آفاق کے
منھ پر آکر پڑا کہ جس کے سبب سے آفاق شاہ پریشان ہوا کہ اس نے اُسی چاند کی طرف اشارہ کیا
اُس سے ایک حباب پیدا ہوا اُس چاند کے دو ٹکڑے ہوئے ایک ٹکڑا تو اُسی مقام پر قائم رہا ایک ٹکڑا
اُس حباب کے ساتھ چلا زعفران نے اشارہ کیا کہ وہ حباب قریب آفاق اُس آگ مین آیا یہان
آفاق اُس آگ کے دفع کرنے مین مصروف تھا وہ آگ دم بدم ترقی کرتی جاتی تھی اسکا سبب یہ تھا
کہ اژدر کے منھ سے جو شعلہ نکل رہے تھے وہ آگ کو مشتعل کرتے چلے جاتے تھے جب وہ قریب آفاق
پہونچا برابر آفاق کے منھ کے آکر شق ہوا اُس سے چند قطرے پانی کے نکلے جو کہ آفاق کے منھ پر
پڑے ادھر تو وہ قطرے منھ پر پڑے ادھر اُس ٹکڑے چاند سے ایک برق چمک کر آفاق کے سر پر گری کہ دو
انگل سر مین در آئی آفاق نے برہم ہو کر اسم جو پڑھا وہ برق تو خاک ہو کر رہی مگر سر سے خون جاری
ہوا ادھر وہ قطرے جو پڑے تھے اُس نے تمام منھ پر آبلہ ڈالدیے اس مین تمام سوزش پیدا ہوئی اِسے
جو اسقدر فرصت ملی اُس نے اُس آگ کو اور زور دیا ایک مرتبہ وہ تمام آگ آفاق پر آپہونچی ابھی تک
دور تھی اُسکے آنے سے یہ بات پیدا ہوئی کہ تمام جسم مین آبلے پڑ گئے آفاق ایسا زبردست ساحر تھا جو ان
آفتون سے بچا ورنہ اگر دوسرا کوئی اور ساحر ہوتا وہ جل کر خاک ہو جاتا اُس کا پتہ بھی نہ ہوتا آفاق نے
بڑی جرأت کی اُس عالم زخم داری اور بدحواسی مین اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا پارچہ
نکالا اُس پر کچھ اسم سحر دم کرکے چھوڑ دیا کہ وہ آسمان پر گیا اور ایک لکہ ابر بنکر طیار ہوا اُس سے پانی
برسنے لگا اس پانی کے قطرون مین یہ اثر تھا کہ اُس نے تمام آگ کو گل کر دیا یہان اسنے یہ خیال کیا تھا

کہ آفاق کو مین نے دھوکے سے اور فقرہ دے کر قتل کیا یقین ہے کہ جل گیا ہوگا اگر دھوکا نہ دیتی تو ضرور وہ میرے
اوپر غالب آتا کیونکہ ساحر زبردست تھا وہ تو یہ خیال کر رہی تھی اُدھر آفاق نے ابر سحر سے تمام آگ بجھا دی
مگر سر پر جو زخم کاری لگا تھا اُس سے خون جاری تھا جسم مین آبلہ پڑے تھے اب زعفران نے دیکھا کہ
آفاق نے آگ بجھا دی ابھی تک زندہ ہے جلا نہین اسکا وہ خیال برطرف ہوا دل مین خیال کیا کہ اس سحر
نے بھی میرے کچھ اثر نہ کیا گو دھوکے مین میرے آیا مگر ایسا کامل تھا کہ سب بلاؤن کو دفع کیا پس یہ سوچنے
لگی کہ کیا تدبیر کرون اتنا تو اسنے ضرور کیا کہ اُس اژدر کو پھر اشارہ کیا کہ وہ طرف آفاق کے چلا ادھر آفاق
آگ کو برطرف کر کے اُسکے اندر سے نکلا قصد کیا کہ مین اپنا سحر کرون چونکہ خون سر سے بہت نکل چکا
تھا دوسرے آبلے تکلیف دے رہے تھے ضعف طاری ہونے لگا اپنے ارادے سے باز رہا ایک مرتبہ
تخت پر جھوما یہ حال جو اُس ساحرہ نے دیکھا بس فوراً اشارہ کیا اُس حباب بلوری کی طرف اُس سے
دو پنجہ پیدا ہوئے وہ آفاق کی کمر مین پڑے آفاق کے اب ہوش بجا نہ تھے اول تو زخم سر کے سبب
سے دوسرے آبلون کی تکلیف سے کیا کر سکتا تھا وہ پنجے اُٹھا کر اُسکو بھی اُسی حباب مین لے گئے
یہ حال جو آفاق کا اہل اسلام نے دیکھا ایک تلاطم مچ گیا ہر ایک افسوس کرنے لگا بادشاہ نے فرمایا
کہ بہت بڑا ساحر گرفتار ہوا اس نے تو جاکر لڑائی کو زور دیا تھا ورنہ جو گیا فوراً اسیر ہوا یہ بڑی ساحرہ
زبردست ہے صاحبقران نے خواجہ سے ادھر فرمایا کہ بڑا غضب ہوا آفاق بھی اسیر ہوا اب یہ
بدون میرے جائے ہوئے قتل نہ ہوگی یہ اسم اعظم سے ماری جائے گی خواجہ نے عرض کیا کہ مین
بھی یہ خیال کرتا ہون اس نے بہت سے ساحرون کو گرفتار کیا ہے بڑی زبردست ساحرہ ہے خیر اگر یہ
آج بچ گئی تو مین اس کو شب کو گرفتار کر لونگا زندہ نہ رکھونگا جس قدر اس نے ساحر میرے لشکر
کے اسیر کیے ہین اُسی قدر میرے دل پر داغ پڑے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین جاکر اس کو قتل
کرتا ہون یہان صاحبقران خواجہ سے یہ فرما رہے ہین اُدھر لشکر مین سب کو صدمہ ہے بادشاہ
بھی افسوس کر رہے ہین اُدھر جب آفاق کو بھی وہ گرفتار کر چکی اُس نے اشارہ کیا کہ وہ اژدر
اُسکے تخت کے قریب آیا بس اُس نے جھوم کر آواز دی کہ اور کوئی میرے مقابلہ کو آئے یہ آواز
دے کر خاموش ہوئی یہان لشکر اسلام سے کوئی نہ نکلا سب کے دم پر بنی ہے دوسرا امر یہ ہے کہ
آفتاب وغیرہ نے منع کیا تھا اور صاحبقران سے عرض کیا تھا کہ جب تک ہم لوگ زندہ ہین
غیر ساحر ساحرہ کے مقابلہ کو نہ نکلے جب ہم نہ ہونگے اُسوقت آپ کو اختیار ہے صاحبقران نے سب
سردارون واہل لشکر کو منع کر دیا تھا غیر ساحر تو اس سبب سے نہ نکلے ساحرون کے یہ حالت دیکھ کر
حواس جاتے رہے ہین کون نکلے اور کون مقابلہ کرے تھوڑی دیر اور اُسنے انتظار کر کے پھر صدا دی
کہ اسقدر لشکر ہے کوئی تیرے مقابلہ کو نہین آتا ہے یہ چند سردار جو اسیر ہوئے سب کے جی چھوٹ گئے ہین
تو بہت شہرہ جرأت کا سنتی تھی یہ کیا ہوا بس اسی امر کا غرہ تھا دیکھیے مقابلہ مین ہرا بند ہو گیا اگر
ساحر نہین آتے ہین تو غیر ساحر آئین ہین اُنسے بھی مقابلہ کرنے کو موجود ہون یا خود صاحبقران
نکلین یہ جو اُسنے کہا مریخ آفتاب علم کو غصہ آیا اپنی صف سے اپنے تخت کو بڑھایا اور آواز دی
کہ تیری بھی یہ لیاقت ہے کہ تیرے خوف سے کوئی نہ نکلے اور تیرے مقابلہ کو خود صاحبقران تشریف
لائین ابھی اُن کے غلام بہت سے موجود ہین جب غلام نہ ہونگے اُس وقت انکو اختیار ہے
ٹھہر جا مین تیرے مقابلہ کو آتا ہون یہ کہکر بادشاہ کی خدمت مین آئے اور کہا کہ مجکو اجازت مرحمت ہو کہ مین جاکر

مقابلہ کرون کیونکہ اب مجھ سے اسکی لاف زنی و کلمات سخت کی برداشت نہین ہوسکتی ہی میری موجودگی مین وہ ایسے
کلام کرے اور مین سنون اور تحمل کرون بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ تم آفاق کا حال دیکھ چکے ہو کہ وہ کیونکر
اسیر ہوا گو وہ ساحر زبردست تھا مگر کچھ نہ کر سکا مریخ نے جواب مین عرض کیا کہ مین اسکا تو اقرار نہین کر سکتا ہون
کہ مین گرفتار نہ ہونگا مگر ہان اگر اقبال شاہی و صاحبقرانی شامل حال ہی تو مین ضرور اسکو قتل کرونگا اور
سب کو رہا کر کے لاؤنگا آپ مجکو اجازت مرحمت فرمائیے کسی امر کا خیال نفرمائیے وہ دو مرتبہ پکار چکا ہے
کہین ایسا غضب نہو کہ وہ صاحبقران کا نام لیکر پکارے پھر بڑی مشکل ہوگی یہ سنکے بادشاہ نے مریخ کو اجازت
دی مریخ بادشاہ سے اجازت لیکر اور سلام رخصت کر کے خدمت صاحبقران مین حاضر ہوا عرض کیا کہ اجازت عنایت
ہو تاکہ مین اس لکاتہ کو جا کر سزا دون صاحبقران نے مریخ سے فرمایا کہ مین کیونکر اجازت دون کیونکہ مین آفاق
کا حال دیکھ چکا ہون یہ ساحرہ زبردست ہی بدون میرے جائے قتل نہ ہوگی کیا مین تمکو بھی اجازت دے کر
ہاتھ سے گنواؤن مریخ نے عرض کیا کہ یہ غلام تو اسوقت اجازت لیگا جب تک اس غلام کے دم مین دم ہی
آپکو میدان مین نہ جانے دیگا یہ کہکر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اب آپ منع نہ فرمائین ورنہ اس غلام کی سب مین
حقارت اور ذلت ہوگی سب یہ خیال کرینگے کہ مریخ کی کوئی لیاقت نہ تھی نہ اسکا جی چاہتا تھا کہ وہ میدان مین
آتا صرف سب کے دکھانے کو اجازت طلب کی تھی زعفران کے خوف کے مارے صاحبقران نے جو روکا
تو نہ آیا جاتا تھا کہ مین بھی جا کر گرفتار ہونگا یا صاحبقران یہ غلام طلسم فیروزہ کا ولیعہد کہلاتا ہی اور بڑا نام
ہی اگر اجازت نہ عطا فرمائیے گا تو سبکی نگاہ مین حقیر ہو جاؤنگا مین کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہونگا یون جو
مریخ نے عرض کیا صاحبقران مجبور ہو گئے گو قصد اجازت دینے کا نہ تھا مگر اسکے عجز کی تقریر سے ناچار
ہو کر فرمایا کہ جاؤ ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرنا میرے نزدیک تو یہ مناسب تھا کہ اب اور سردار جو کہ غیر ساحر تھے
وہ جا کر مقابلہ کرتے تم لوگ تو لڑ چکے تھے شاید انمین سے کوئی اسکو قتل کرتا مریخ نے عرض کیا کہ مین نے
آپ سے قبل مین بھی عرض کیا تھا اور اب پھر عرض کرتا ہون کہ جب تک لشکر ساحران ہی اور آپکے لشکر مین ساحر
ہین اسوقت تک کوئی غیر ساحر مقابلہ کو نہ جاے بدین سبب کہ وہ ساحر ہین سحر سے مقابلہ کرینگے یہ لوگ
سحر کیا جانین قتل ہونگے اس سے کیا حاصل بندگان خدا کا خون ہوگا ہان جب لشکر مین ساحر نہون
اسوقت لاچاری ہی کون مقابلہ کرے سواے غیر ساحر کے اور جبکہ آپ یہ ملاحظہ فرما چکے ہین کہ یہ لکاتہ ساحر
زبردست ہی ساحر اسکا کچھ نہ کر سکے اور گرفتار ہوے تو غیر ساحر کیونکہ مقابلہ کر سکتے ہین پس مین یہ یقین
کرتا ہون کہ اسکی قضا میرے ہاتھ سے ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اسی سبب سے تو کوئی غیر ساحر مقابلہ
کو نہین گیا گو ہمنے منع کیا تھا ورنہ اب تک کوئی رکتا یہ صرف تمھارا سبب تھا مریخ نے عرض کیا کہ یہ صرف
آپکی غلام نوازی ہی کہ آپ غلام کے عرض کرنے کو قبول فرماتے ہین بس یہ غلام جا کر اقبال حضور سے
اسکو قتل کرتا ہی اگر مقدر مین ہی تو اسکا سر لاتا ہی ورنہ قدم پر حضور کے مثل آفاق کے نثار ہوگا صاحبقران
نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداوند کریم کیا مریخ نے جو اجازت پائی سلام کیا اور اپنا تخت طرف میدان
کے سحر سے اڑا کر چلا زعفران نے قصد کیا تھا کہ پھر صدا دون مریخ کو جو آتے ہوے دیکھا
خاموش کھڑی رہی اُدھر صاحبقران والاشان نے خواجہ سے فرمایا کہ خداوند کریم مریخ کو اسپر
ظفریاب کرے خواجہ نے عرض کیا کہ امید قوی ہی کہ مریخ اسپر ظفرمند ہوگا یہان سب اہل لشکر مریخ
کی ظفر کی دعا کر رہے ہین اُدھر گرداب سے حباب شاہ نے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ زعفران نے کیا
کارنمایان کیا ہی کہ جو بڑے بڑے ساحر زبردست تھے انکو کیونکر گرفتار کر لیا اگر مریخ بھی گرفتار ہوگیا

تو پھر کوئی ساحر مقابلہ کو نہ آئے گا غیر ساحرون کا قتل یا اسیر کرنا کتنی بڑی بات ہے زعفران نے تو آج وہ سحر کیا ہے
جو کبھی کسی نے نہ کیا ہوگا بڑی کاملہ ہے ہم اسکو ایسا نہ جانتے تھے ہان اب معلوم ہوا میرے نزدیک
سمندر بہ شاہ اگر ہوتے تو بڑی تعریف کرتے یہ سحر جو کہ زعفران نے کیا ہے اگر سامری و جمشید ہوتے
تو ان سے بھی اسکا رد نہو سکتا وہ بھی عاجز ہوتے گرداب نے جواب دیا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین معلوم
ہوا کہ زعفران بھی اسی سحر کے بھروسے پر میدان مین گئی ہے حباب نے کہا کہ آپ درست فرماتے ہین یہ کہکر
گرداب وغیرہ نے احتیاط سے کہا کہ ہم جانتے ہین کہ آپ کے تکلیف فرمانے کی کوئی ضرورت نہوگی پس آپ یہ
صندوقچہ بھی لیجا کر بادشاہ کو دیدیجیے گا اور جو حال گذرا ہے سب بیان کیجیے گا اور فرمائیے گا کہ آپ کی
ایک کنیز نے یہ کارنمایان کیا ہے پس ہم سب لوگ ان سب کو لے کر حاضر خدمت ہونگے اُنھون نے جواب
دیا کہ ہم ابھی تو جاتے نہین ہین ہان جب لڑائی کا خاتمہ ہو جاے گا سب اہل اسلام گرفتار ہو لین گے
اُسوقت جائینگے گرداب نے جواب دیا کہ مین یہ کب کہتا ہون کہ آپ اسی وقت تشریف لیجائین ہان جب
لڑائی کا خاتمہ ہو لے اُسوقت جب آپ جائین تب عرض کرین احتیاط نے کہا کہ اسکا کوئی مضائقہ نہین ہے
یہ گفتگو باہم کر کے سب طرف میدان کے دیکھنے لگے تمام لشکر کفار خوش ہے کہ آج اہل اسلام کا خاتمہ ہے
یہان مہرنخ اپنے تخت کو اڑا کر مقابل زعفران کے پہونچا اور تخت کو روک کر کہا کہ کیا لاف زنی کر رہی ہے
لا جو حربہ رکھتی ہے مین تیری جان کا ملک الموت آیا ہون تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگی یہ کیا تماشا
کیا ہے زعفران نے جواب دیا کہ تم لوگ بہت مغرور ہو حالت دیکھ رہے ہو کہ جو کوئی آیا میرے ہاتھ سے گرفتار
ہوا اُسپر بھی تم لوگون کو خیال نہین آتا ہے اُسی طور سے کلام کرتے ہو تم سب کو کیا ہو گیا ہے کچھ بھی تو خیال کرو
کہ مین نے کن کن کو گرفتار کیا ہے جو دعوے کر کے آیا وہ ہی میرے ہاتھ سے گرفتار ہو گیا بس اس امر سے
کیا حاصل جو تمھارے پاس حربہ ہو وہ کرو کیونکہ تمھارے دل کی حسرت نکلجاے یہ نہ ہو جیسے کہ وہ لوگ اپنے
دل کی حسرت دل ہی مین لئے گرفتار ہوے اور کچھ نہ کر سکے مہرنخ نے جواب دیا کہ آپ کی بلا سے ہمارا یہ
طریقہ نہین ہے کہ ہم حریف پر پیشقدمی کرین ہان جب حریف کے حربہ سے خدا بچاے گا تو ہم بھی حربہ کرینگے
زعفران نے جواب دیا کہ اسی غرور نے تو سب کو پست کیا اور کوئی ارمان نہ نکلا مہرنخ نے کہا کہ اے زعفران
ہم لوگ غرور کے پاس نہین کھڑے ہوتے ہین بلکہ غرور و تکبر کو ناپسند کرتے ہین فروتنی اپنا طریقہ ہے اسی سبب سے
تو ہمارے خدا نے ہمکو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ہے کیونکہ غرور و تکبر خداوند کریم کو ناپسند ہے جو کہ عجز و انکسار
کرتا ہے خداوند کریم اسکو مرتبہ عالی مرحمت فرماتا ہے پس ہم لوگ سواے عجز کے دوسرے امر کو نہین پسند کرتے
ہین پس تو حربہ کر جو میرے خدا کو منظور ہوگا وہ کریگا کوئی خوف نہین ہے جو مقدر مین ہوگا وہ پیش آے گا
یہ جو تو نے کہا کہ ان سب نے غرور کیا اُسکا نتیجہ پایا یہ غرور کا نتیجہ نہ تھا بلکہ اُنھون نے بالکل غرور
نہین کیا اگر وہ غرور کرتے تو خدا انکو کبھی یہ سزا نہ دیتا کہ تیرے ہاتھ سے قتل کراتا یہ صرف انکے مقدر
مین زحمت تھی جو کہ پیش آئی کوئی مقام خوف و اندیشہ کا نہین ہے پس تو اپنا حربہ میرے اوپر کر
زعفران نے جواب دیا کہ معلوم ہوا تمھاری بھی قضا آئی ہے جب تک تم بھی سزا نہ پاؤ گے
اپنے کردار سے باز نہ آؤ گے یہ کہکر اُسی اژدر کی طرف اشارہ کیا وہ اُسکے تخت کے قریب
کھڑا ہوا شعلہ منھ سے چھوڑ رہا تھا اُسنے اشارہ کیا وہ مہرنخ کی طرف اپنا منھ مثل قہر الٰہی کے کھولکر
شعلہ چھوڑتا ہوا چلا زعفران نے کہا کہ اے مہرنخ خبردار ہو جاؤ مین نے اپنا حربہ کیا مہرنخ نے
یہ سُن کے جواب دیا کہ یہی اژدر تیرا حربہ ہے اُسنے کہا کہ ہان مین نے اسی حربہ سے ان سب کو

ان سب کو گرفتار کیا ہے مریخ نے کہا کہ خیر مین تیرے اس حربہ کو رد کرتا ہون تو کچھ کیا نہ کہیگی مین نے
ایسے ایسے شعبدے عالم طفلی مین بہت سے بنائے ہین اور ہم تو اُسکے پیر ہین جو کہ عالم طفلی مین کلمۂ
اژدر کو چیر کر پھینکدیتا تھا یہ کہکر اپنے تخت پر سے کودا اور اُسی اژدر کی طرف چلا جیسے ہی وہ اژدر
قریب آیا اور اُسنے اپنا منہ شعلے کے چھوڑنے کو کھولا مریخ نے جھپٹ کر اپنے دونون ہاتھ اُسکے
منہ مین ڈالدیے اور دونون طرف کے اُسکے جبڑے پکڑ کر یا علی ولی کہکر جو زور کیا اور کچھ الفاظ
اپنی زبان پر جاری کیے دونون لشکرون نے دیکھا کہ مثل کرباس کہنہ کے اسکو چیر کر پھینکدیا اہل لشکر
کو تو یہ معلوم ہوا یہان وہی بالون کی لٹ تھی جو کہ اُسنے اپنے سر سے توڑ کر سحر کے ذریعہ سے اژدر
بنایا تھا مریخ نے اُسکی طرف اُن بالون کو پھینکدیا اور کہا کہ اسی امر کا تجکو دعویٰ تھا کہ یہی میرا حربہ یہ ہے
دیکھ یہ وہ اژدر ہے کہ تیرے سر کے بال ہین ارے ہم ایسے بال کی باندھے بہت سے سحر کرتے ہین اور مثل
بال باریک کے بہت سے شعبدے بناتے ہین یہ کیا ہین اب تو تجکو اپنی جان وبال ہوگی مثل بال
کے تیری روح جسم مین پریشان ہوگی تیرا کچھ بھی سحر نہ چلا وہ اژدر آخر کو بال ہو کر رہ گیا کیا خوب
سحر کرتی ہے یہ جو مریخ نے کہا اور اُسنے دیکھا کہ مریخ نے میرے سحر کو برباد کیا کوئی میرا اژدر اُسکے
روبرو نہ چلا بہت خفیف ہوئی ادھر مریخ جست کر کے اپنے تخت پر سوار ہو گیا یہ جو کار نمایان مریخ
نے کیا صاحبقران نے بہت تعریف فرمائی اور لشکر اسلام سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی
ایک مرتبہ سب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور لشکر کے علمون کو جلوہ دیا اس حرکت سے اہل اسلام کی اُسکو
اور غصہ آیا اور برہم ہو کر اپنے تخت پر سے کودی یہ عالم تھا کہ چہرہ فرط غیظ سے لال ہو رہا تھا اور منہ مین
کف تھا زمین پر آتے ہی یہ کہا کہ اب میرے حربہ سے بچ دیکھون کہ تو کیسا ساحر ہے مین تیرے ساتھ
سب لشکر اسلام کو برباد کرتی ہون مین کہان تک ہر ایک سے فرداً فرداً مقابلہ کرونگی افسوس اس امر کا
ہے کہ تو نے اپنے ساتھ سب کی جان لی یہ کہکر اور کچھ پڑھنے لگی مریخ نے اسکی تقریر کا یہ جواب دیا کہ
کیون اپنی زبان کو خراب کرتی ہے کیا گر کھاتی ہے اگر ایسی ہوتی تو اب تک کیا تو طرح دیتی مریخ نے
تو یہ جواب دیا اُسنے پڑھنے کو موقوف کر کے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہے اب مجکو غصہ آگیا ہے میرا غصہ
قہر خداوندی ہے پس یہ کہکر ایک دو پتھر زمین پر مارا اور کہا کہ اے زمین تو الٹ جا یہ کہنا اور دو پتھر کا
مارنا تھا کہ ایک مرتبہ ایک صداے مہیب آئی کہ سب کے کلیجے ہل گئے کیا ساحر کیا غیر ساحر
دونون لشکر کے لشکری کانپ کر رہ گئے اور زمین مین اُس صدا آنے کے بعد ایک تزلزل
پڑ گیا اور مثل گہوارے کے ہلنے لگی اور جھولے کھانے لگی اور جا بجا سے شق ہو گئی اسمین سے
پانی نکلنے لگا پیادون کے پاؤن اور سوارون کے مرکب ڈگمگانے لگے یہ عالم تھا کہ گویا زلزلہ
آیا ہے یہ نوبت پہونچی کہ صفین درہم و برہم ہو گئین ایک تلاطم دونون لشکرون مین پڑ گیا ہر ایک کو جان
سے یاس ہوئی اہل اسلام تو دعا مانگنے لگے جب کفار نے یہ عالم دیکھا ایک مرتبہ پکارے کہ اے ملکہ یہ کیا
امر ہے ہم سب تباہ ہوتے ہین دشمن کے ہمراہ ہمکو بھی غرق زمین کرتی ہو براے خداوند لقا اس زلزلہ کو
برطرف کر ہمارے قدم اُٹھ گئے ہین اب زمین پر نہین قائم ہوتے ہین بڑی خرابی کی بات ہے ہم سب بھی
تباہ و غرق زمین ہوتے ہین یہ تو تم نے وہ حرکت کی جو کہ کسی قسم کے ہاتھی کی مثل ہے ہمکو غرق و تباہ ہونے سے
بچاؤ ہمارے تو پاؤن اب زمین پر نہین ٹکتے ہین تمام لشکر مین ایک ہلچل پڑی ہے یہ تو تم نے بڑا غضب
کیا اگر ہم سب تباہ ہو گئے تو بادشاہ کو کیا جواب دو گی یہ اہل لشکر نے پکار کر فریاد کی زعفران نے

جو غور کیا تو دراصل تمام زمین کو متلاطم پایا اُسکو بھی یقین ہو گیا کہ ضرور اہل اسلام کے ہمراہ میرا لشکر و دیگر
شاہون کا لشکر غرق زمین ہو جائے گا پس یہ خیال کر کے اُسنے ایک ہی مرتبہ کچھ پڑھکر زمین کی طرف اشارہ
کیا کہ ساکت ہو جا یہ زبان سے کہنا تھا کہ زمین ساکت ہو گئی وہ زلزلہ برطرف ہو گیا اہل اسلام و کفار کے
حواس درست ہوئے مگر طرفہ ماجرا یہ تھا کہ جہان پر یہ کھڑی تھی اُتنی زمین ساکت تھی اُسکو بالکل
حرکت نہ تھی ادھر تو اسنے زمین کو متزلزل کیا تھا اُدھر مریخ نے اسکے قائم کرنے کی تدبیر کر لی تھی بلکہ یہ
امر ہوا تھا کہ جہان پر مریخ کھڑا تھا وہ ہی زمین ساکت تھی ادھر تو مریخ تدبیر کر چکا تھا کہ کفار نے اس سے
فریاد کی اُسنے خود زمین کو قائم کر دیا مریخ یہ ماجرا دیکھکر خاموش ہو رہا اُدھر وہ بعد قائم کرنے زمین کے
ایک مرتبہ اور زیادہ برہم ہوئی اور کچھ اپنے لشکر کے لوگون سے بھی شرمندگی ہوئی اُدھر اہل اسلام نے
یہ صدا دی کہ لو ہمارا خدا ہمکو بچاتا ہے اُدھر صاحبقران نے بھی پانی طلب فرمایا تھا کہ پانی پر اسم اعظم
دم کر کے زمین پر چھینٹا دونگا کہ اسکے سبب سے حرکت زمین کی برطرف ہو جائے گی اسکا سحر رد ہو گا جبتک
پانی آئے کہ اُسنے خود اپنے لشکر کی فریاد سے زمین کو قائم کیا خواجہ نے پکار کر کہا تھا کہ یہ ہمارے
خدا کی قدرت ہے کہ خود تو نے اپنے سحر کو رد کیا اور کیسی بدحواس ہوئی تھی کہ اپنے لشکر کو خود برباد کرتی
تھی ہمارا کیا نقصان تھا وہ ہی لوگ تباہ ہوتے یہ کلام اسکو مثل نشتر کے معلوم ہوئے تھے اور قلب پر مثل
خدنگ کے پڑے تھے اور اُسکے قلب کو مجروح کیا تھا اسکو اور شرمندگی ہوئی تھی غصہ آیا تھا کہ ایک
مرتبہ برہم ہو کر اور غیظ مین آکر کچھ پڑھکر بالائے آسمان پر پرواز پیدا کر کے گئی اور وہان جاکر برق بنکر
طرف مریخ کے چلی گڑگڑاہٹ اور چمک جو ہوئی مریخ ایک مرتبہ خبردار ہوا اُدھر خواجہ نے بھی
پکار کر کہا کہ اے مریخ خبردار ہو کہ زعفران سحر سے برق بنکر تمھارے اوپر گرتی ہے یہ سنا تھا دوسرے
خود بھی ہوشیار ہو گیا تھا یہ بیخبر اس سبب سے تھا کہ اس طرف اسکا دھیان تھا کہ مین زمین کو قائم کر دون
یہ اس فکر مین تھا کہ وہ زمین کو قایم کر کے فوراً آسمان پر گئی تھی یہ اُسطرف متوجہ تھا گو یہ امر اسپر ثابت ہو چکا
تھا کہ زمین قایم ہو گئی ہے خود زعفران نے قائم کی ہے یہ خاموش اس فکر مین تھا کہ اب مین اپنا حربہ کر دون کہ
اُسنے آسمان پر جاکر اپنے کو برق بنایا تھا اور مریخ پر چلی تھی مریخ چمک اور گڑگڑاہٹ سے خبردار ہو گیا
تھا دوسرے خواجہ نے صدا دی تھی بس جیسے ہی مریخ نے دیکھا کہ وہ برق بنکر آتی ہے ایک مرتبہ کچھ پڑھکر
دستک دی کہ زمین مین تلاطم پیدا ہوا اُس مرتبہ سے زیادہ تزلزل ہوا تین مرتبہ زمین نے گردش کی پس
جب گردش زمین کی کم ہوئی اور وہ تزلزل برطرف ہوا تو پشت پر مریخ کی ایک مرتبہ زمین شق ہوئی اور ایک صدائے
ہولناک آئی کہ جسکے سبب سے سب کے دل ہل گئے بڑے بڑے پُرجگر دنگے جی چھوٹ گئے کیا عجب ہے جو رستم
بھی اپنی قبر مین کانپ اُٹھا ہو ایسا تلاطم ہوا تھا کہ دریا کا پانی تیز چلتا بلند ہو گیا ہزارون درخت جڑ سے
اُکھڑ گئے بہت سے مقام پر غار پڑ گئے خلاصہ یہ کہ جیسے زمین عقب مریخ شق ہوئی اُس سے ایک پتلا پیدا ہوا کہ اسکے
ہاتھون مین ایک سپر تھی جسنے آتے ہی اُس سپر کا سایہ سر پر مریخ کے کیا ابھی وہ سایہ نہ کر چکا تھا کہ ایک اور پتلا اس سے
قوی ہیکل و قد آور اُسی غار سے نکلا اُسکے ہاتھ مین بھی سپر تھی اُسنے بھی آکر سایہ سپر کا سر پر مریخ کے اُسی طور
سے کیا کہ اس سپر سے ایک ہاتھ بلند اپنی سپر قایم کی کہ تیسرا پتلا اور ان دونون سے قوی ہیکل اور قد آور نکلا وہ
بہت بڑی سپر اپنے ہاتھ مین لیے تھا اُسنے ان دونون سپرون کے اوپر ایک ہاتھ اپنی سپر قایم کی کہ چوتھا پتلا باہر اُس غار
کے آیا وہ ان سب سے قوی اور بلند قامت تھا اُسکے ہاتھ مین بھی ایک بہت بڑی سپر آہنی تھی اُسنے
بھی آتے ہی ان تینون سپرون کے اوپر اپنی سپر قائم کی یہ پتلے ایسی مہیب صورتین رکھتے تھے کہ دیکھنے والون کے کلیجے

آب ہوے جاتے تھے اور بید بید کانپ رہے تھے تھرتھری پڑی ہوئی تھی سب نے اپنی آنکھین بند کر لی
تھین دونون لشکرون کے لشکری کانپ رہے تھے یہ عالم تھا اور ایسی انکی مہیب صورتین تھین وہ تیلے سپرین
قائم کیے ہوے کھڑے تھے مریخ اُن سپرون کے سایہ مین بلاخوف و خطر کھڑا تھا ذرا تیور پر بل بھی نہ تھا
اسکو یہ بھی خوف نہ تھا کہ یہ کیا امر ہی بلکہ صاحبقران نے خود بنفس نفیس پکار کر فرمایا کہ ای مریخ اگر تم کہو
تو مین تمھارے قریب آؤن اور اسم اعظم پڑھکر تم پر سے یہ بلا دفع کرون مریخ نے اسکے جواب
مین یہ عرض کیا کہ غلام کو سواے فضل خداوندی اور کمک رب اکبر کے کوئی ضرورت نہین ہی آپ ملاحظہ
فرمائین کہ یہ بلا کیونکر دفع ہوتی ہی اور یون تو آپ کی کمک کی ہر وقت ضرورت ہی اور آپ اپنے غلامونکی
کمک فرماتے ہین اقبال صاحبقرانی سے مین اس لکاتہ کو قتل کرتا ہون یہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان
جاسکتی ہی اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین اسکو واصل جہنم کرتا ہون ورنہ آپ کے قدمون پر نثار ہونگا
یہ کہکر اور جھک کر سلام کیا مریخ نے سلام کرکے جو رُخ اُدھر سے پھیرا ویسے ہی زعفران برق تو بنی ہوئی تھی کڑک کر
جو گرمی اُن سپرون کو دفع کرتی ہوئی سر پر آئی مریخ نے اپنے کو ذرا سا کج دیا کہ سامنے جو آئی اف جو
کرتا ہی ایک شعلہ منہ سے نکلا کہ وہ اُس برق سے لپٹ گیا اُسکا لپٹنا تھا کہ وہ برق طرف زمین کے چلی
اور ربط سے آکر برابر تخت مریخ جادو کے زمین پر گری اب سب نے دیکھا کہ ملکہ زعفران اپنی
اصلی حالت پر بیہوش پڑی ہوئی ہی وہ صورت برق برطرف ہوگئی ہی مگر اُسکی وہ بیہوشی ایسی تھی کہ
زمین پر گرتے ہی وہ ایک لمحہ کے بعد کھڑی ہوگئی مگر سست تھی اور بدحواس منہ پر ہوائیان اُڑتی
ہوئین مریخ کو یہ یقین تھا کہ یہ جل بھن کر خاک ہوگئی ہوگی کیونکہ مریخ کا یہ سحر ہی کہ جسکے اوپر اُسنے
اُف کی وہ چیز جلکر خاک ہوگئی خواہ جانور ہو خواہ کوئی چیز ہو خواہ انسان ہو اور کیسا ہی ساحر زبردست
ہو وہ بھی جل جاتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ ہان وہ ساحر نہین جلتا ہی جو کہ سحر بند ہوتا ہی پس جب
اسنے اف کی تھی اسکو یہ یقین ہوا تھا کہ زعفران جل گئی ہوگی جب اسنے اسکو سلامت پایا تو یقین ہوا
کہ یہ سحر بند ہی ادھر وہ کچھ دور چلی تھی یا تو اپنے تخت کی طرف سست جاتی تھی یا ایک مرتبہ پھر چالاک
ہوگئی اور پلٹ پڑی مریخ سے آنکھ ملا کر کہا کہ خبردار ہو جائین اپنا حربہ پھر کرتی ہون تم تو یہ خیال کر رہے
ہوگے کہ یہ خناس سے عاجز ہوکر واپس جاتی ہی مین عاجز نہین ہوئی ہون تمھارے مقابلہ کو موجود ہون
مریخ نے جواب دیا کہ خیر مین نے اسوقت ایک امر مین دھوکا کھایا مین یہ نہ جانتا تھا کہ تو سحر بند ہی ورنہ
اسکی بھی تدبیر کرتا ابھی تیری زندگی باقی تھی جو تو بچ گئی ورنہ میرے سحر سے جو کہ مین نے کیا تھا اور میری
اُف کی گرمی سے جلتی تھی خیر کہان جاتی ہی یہ کہکر اُن تیلون کی طرف اشارہ کیا یا تو وہ سپرین لیے
ہوے کھڑے تھے یا تو انھون نے سپرین ہاتھ سے پھینکدین اور ایک مرتبہ تلوارین میان سے لے کر
اُسکے اوپر بموجب حکم مریخ چلے یہان مریخ باطمینان اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہی صاحبقران نے بصدائے
بلند فرمایا کہ واہ کیا کہنا تمھارا کیون نہو ساحر زبردست ہو طلسم فیروزیہ کے شاہزادے ہو خوب اس
بلا کو دفع کیا مریخ نے سلام کرکے عرض کیا کہ یہ سب حضور کا اقبال ہی مین نے تو قتل کرنے مین کوئی درجہ باقی
نرکھا تھا میری اُف مین یہ تاثیر ہی کہ جسپر اسکی گرمی پڑی اُسکو جلا دیا مگر یہ سحر بند ہی اس سبب سے سلامت رہی
ورنہ جلکر خاک ہوجاتی اب بھی حضور کے اقبال سے میرے ہاتھ سے سلامت نہ جاے گی مریخ تو یہ
کہہ رہا تھا اُدھر وہ تیلے قریب اسکے پہونچے چارون نے ایک مرتبہ وار کیا زعفران نے
جلد ہاتھ کو گردش دی چار سپرین اُسکے اوپر آکر قائم ہوئین چارون کے وار خالی گئے وار کا خالی جانا تھا

کہ اسنے اپنے نیمچہ سحر کے قبضہ پر ہاتھ ڈالا اور اُسکو نیام سے لیا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق چمکی اسنے چمک کر
آواز دی کہ خبردار ہو جاو اب جو وار کرتی ہو ایک برق سی سب کی نگاہوں مین کوند ہو گئی اُس برق کا کوندنا
تھا اب جو دیکھا تو چارون کے سر تن پر سے اُڑ گئے ہین اور دور پڑے ہوئے ہین اُنکی گردنون سے
بجاے خون کے شعلے نکل رہے ہین دفعتاً وہ شعلے بالاے آسمان گئے اور ایک چادر آتشین
بنکر زعفران پر چلے اسنے جو دیکھا کہ چادر آتشین میرے اوپر آتی ہو گو مجھکو جلا نہین سکتی ہو مگر ساحر پر دست
کا سحر ہو کچھ نہ کچھ ضرور زک پہونچاے گی فوراً سحر کیا کہ ایک نہر بنکر طیار ہو گئی یہ فوراً اُس نہر مین کود پڑی
اور غرق آب ہو گئی وہ شعلے اُس نہر مین آکر گرے اور بجھ گئے اور چار شعلے پھر اُنکے جسم سے نکلا انھون
نے اُنکو جلا کر خاک کر دیا مریخ نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اسنے میرے چارون تبلون کو بھی قتل کیا اور چادر
آتشین سے بھی نہر بناکر اپنے کو بچایا بس غصہ آگیا اور اپنے تبلون کو جلتا دیکھکر اور زیادہ طیش مین آیا فوراً
جھولی پر ہاتھ ڈالا جو کہ سامنے تخت پر رکھی ہوئی تھی اور اُسمین سے ایک ناریل نکالکر اُسپر خون کے ٹیکے
دیے کر جو اسم سحر دم کر کے اُس نہر پر مارا اور وہ ناریل قریب نہر جاکر شق ہوا اُس ناریل کا شق ہونا تھا
کہ اُس سے ایک چادر آگ نکلی اور پانی مین نہر کے گرے ایک منٹ بھر مین تمام پانی خشک ہو گیا زمین
صاف ہو گئی اُس نہر کے مقام پر دریاے آگ موجین مارنے لگا شعلے بلند ہو کر بالاے آسمان جانے
لگے اسقدر وہ زمین گرم ہوئی کہ زعفران کو تاب نرہی اسنے خیال کیا کہ یہ کیا آفت آئی زمین کیون اسقدر
تپنے لگی کیونکہ یہ تو اُسی مقام پر غرق زمین تھی اس آگ کی حدت نے تمام زمین کو گرما دیا تھا اسی آگ کی
گرمی نے اُسکے جسم پر اثر کیا اگر تھوڑے عرصہ تک اُسی مقام پر رہتی تو ضرور کچھ نہ کچھ زک اُٹھاتی جیسے
ہی گرمی محسوس ہوئی فوراً وہان سے چلی ایک مقام پر آکر اُسنے سحر سے طبقہ زمین کا شق کیا اور فوراً باہر نکلی سب نے
دیکھا کہ خاک مین آلودہ تھی یہ طبقہ شق کر کے نکلی کہان پر کہ قریب تخت مریخ مریخ نے جو دیکھا کہ زمین سے
سلامت نکلی کچھ پڑھکر جو دم کیا جہان یہ کھڑی تھی وہان پر کی زمین شق ہوئی یہ غرق ہونے لگی زعفران
نے جو دیکھا کہ مریخ نے سحر کیا ہو کہ مین زمین مین غرق ہوئی جاتی ہون فوراً سحر کیا کہ زمین پہلی حالت مین آگئی
یہ اُسی طرح قایم رہی اُدھر مریخ نے زعفران پر سحر کرکے اب جو سحر کیا وہ دریاے آگ جو موجین مار
رہا تھا ایکمرتبہ دھوان ہو کر غائب ہو گیا یہ تو اُس دریا کو نابود کرکے پھر اُٹھا گو اپنا سحر تھا مگر جس غرض سے
کیا تھا وہ مطلب حاصل ہو گیا مطلب یہ تھا کہ یہ نہر خشک ہو جاے اور زعفران زمین سے نکل آے وہ ہی ہوا کہ
نہر خشک ہو گئی زعفران زمین سے نکل آئی جب یہ دریا کو برطرف کر چکے ادھر اُسنے زمین کو قایم کیا اور اپنے
حواس درست کیے ایکمرتبہ نیمچہ سحر لیکر اور یہ کہکر کہ تو سحر سے نہ قتل ہوگا معلوم ہوا مین تجھکو نیمچہ سحر سے
قتل کرونگی چلی مریخ کی طرف مریخ نے جو اُسکو نیمچہ بکف آتے ہوے دیکھا خود بھی تخت پر سے
کود پڑے اور اپنے نیمچہ کو نیام سے لیا اور پینترا بدل کر کھڑے ہو گئے سحر کر کے ایک سپر اپنے سر پر
قایم کی راوی نے یہ بیان کیا ہو کہ جب مریخ کوئی سحر زعفران کا رد کرتے تھے تو اہل اسلام تعریف
کرتے تھے اور جب زعفران اپنے کو سحر مریخ سے بچاتی تھی تو کفار تعریف کرتے تھے اب راوی
نے اس طور سے اس جنگ کو بیان کیا ہو کہ باہم نیمچہ چلنے لگا پہلے وار زعفران نے نیمچہ کا کیا
مریخ نے اپنے کو اُس سے بچایا صفت یہ ہو کہ سپر خود بخود گردش کرتی ہو جدھر نیمچہ زعفران کا آتا
ہو اُس طرف سپر بھی آکر سپر ہوتی ہو بس مریخ زعفران کے وار رد کر رہا ہو زعفران
متواتر وار کر رہی ہو مریخ ہر ایک وار کو تحسین خوبی رد کرتا ہو سپر مثل پرکار کے پھر رہی ہو جب کئی وار

زعفران کے مرنج نے رو کیے اب تو یہ نوبت ہوئی کہ یہ بھی وار کرنے لگا وہ بھی رد کرنے لگی اور اپنے
تئین بچانے لگی جب مرنج وار کرتا ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ زعفران نہ بچے گی جو وہ وار کرتی ہی تو یہ
ثابت ہوتا ہی کہ مرنج نہ بچے گا نیچے کیا ہے گویا دو بجلیان برابر چمک رہی ہین یا دو برقین ہین کہ
گر رہی ہین میدان جنگ مین ایک چکا چوندھ سی مچی ہوئی ہی کسی کی نگاہ کام نہین کرتی ہی سب کی
آنکھین اُسیطرف لڑی ہوئی ہین سب ہمہ تن چشم بنے ہوئے دیکھ رہے ہین جس قدر اہل اسلام
ہین سب ہمہ تن اسی طرف مصروف ہین اسی طور سے کفار بھی ہین جب مرنج وار کرتا ہی اہل اسلام تعریف
کرتے ہین یا اسکے وار سے بچتا ہی جب وہ وار کرتی ہی تو کفار اُسکو خلعت تحسین و آفرین سے خوش کرتے
ہین یا جب وہ مرنج کے وار سے اپنے کو بچاتی ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ باہم جنگ
جلا اب وہ پسپا ہونے لگی اور اسکا ہاتھ سست پڑنے لگا بلکہ کئی مرتبہ جھوٹا بھی ہو گیا اب اسکا کوئی وار
قابل تعریف نہین ہوتا ہی مرنج نے جو دیکھا کہ یہ اب کمی کرنے لگی پس اُنھون نے زور ڈالنا شروع
کیا اور وار کرتے ہوئے اُسکی طرف چلے اور پچھلے قدم ہٹنے لگے اور یہ وار اُسکے رد کرتے ہوئے اور
اُسکو پسپا کرتے ہوئے چلے یہان تک کہ وہ میدان جنگ سے پسپا ہو کر ایک طرف کو چلی اور یہ اسکو
پست کرتے ہوئے چلے یہان تک کہ یہ دونون مقام جنگ سے دور نکل گئے زعفران نے جو خیال
کیا کہ اب تو یہ میرے اوپر غالب آیا اور مین مغلوب ہوئی اب کی جو یہ وار کرے گا تو عقبا گذاری مشکل
ہوگی بلکہ مین مجروح ہونگی خرابی کا سامنا ہی کیا کرون خیال کرتے کرتے اسکے ذہن مین ایک بات
آئی امر یہ تھا کہ یہ وار بھی کرتی جاتی تھی اور روکتی بھی جاتی تھی اور فکر بھی کرتی جاتی تھی کہ کیا
تدبیر کرون کہ مین اسپر غالب آؤن اور یہ مغلوب ہو اسی فکر اور خیال مین اُسکے ذہن مین ایک تدبیر
آئی تھی وہ تدبیر یہ تھی کہ تو اسکو لگا کر ایسے مقام پر لیجا کہ جہان سے دونون لشکرون کا سامنا نہ رہے
جب تو ایسے مقام پر پہونچے تو کسی تدبیر سے اسکو غافل کرکے خاک قبر جمشیدی چھڑک کر بیہوش کر دے
تاکہ یہ مغلوب ہو سوائے اس تدبیر کے یہ مغلوب نہو گا بس اسی فکر مین لگائے ہوئے لائی جبکہ ایسے مقام پر
پہونچی اسنے دیکھا کہ اب دونون لشکرون کا سامنا نہین ہی بلکہ دونون لشکر دور ہین بس یہ ایک مقام پر
ٹھہر گئی اور پیہم وار کرنے لگی مرنج نے کئی وار اُسکے رد کیے اور اپنے وار کیے پس جب اُسکو اس امر
سے اطمینان ہو گیا کہ کوئی میرے حال سے اور مکر سے واقف نہو گا اُسنے ایک مرتبہ ہاتھ روک کر
کہا کہ کیا خوب تم مقابلہ کرتے ہو مین تو تم سے مقابلہ مین مصروف تھی مین نے نہین دیکھا کہ مین بیان کرتی اب
معلوم ہوا کہ تم صاحبقران والاشان کی کمک پر مقابلہ کر رہے ہو مین یہی کہتی تھی کہ کیا سبب ہی
کہ یہ میرے اوپر غالب آ رہے ہین مین سحر کرکے وار کرتی ہون اور میرے ہر وار سے معلوم ہوتا ہے
کہ تم قتل ہوئے مگر پھر تم بچ جاتے ہو اسکا سبب میرے اوپر نہ ظاہر ہوتا تھا اب ظاہر ہوا کہ
تم مجھ سے مقابلہ کر رہے ہو صاحبقران والاشان تمھارے عقب مین چلے آتے ہین اسم اعظم
پڑھتے ہوئے اسی سبب سے میرا سحر رد ہو جاتا ہے اور وار بھی رد ہوتا ہی کیونکہ نتیجہ سحر ہی اُسکا وار
کیونکر اثر کرے جبکہ اسم اعظم کی تاثیر اُسپر اثر کرتی ہو اور تمھارا وار میرے اوپر کیونکر نہ اثر کرے
کیونکہ مین تو کوئی امر تمھارے اوپر رد سحر کا کرتی نہین ہون مین ایسے فریب کے مقابلہ سے باز آئی
یا تو صاحبقران والاشان کو منع کر دو یا میرے مقابلے سے تم چلے جاؤ یہ کیا امر ہی کہ فریب کے
ساتھ مقابلہ کرتے ہو اب ثابت ہو گیا کہ تم لوگ جو ظفرمند ہوتے ہو تو اسی تدبیر سے جب ساحر سے

مقابلہ ہوتا ہے تو صاحبقران کمک کرتے ہین اسم اعظم سے اُسکا سحر رد کرتے ہین وہ تو غافل ہوتا ہے بس
تم لوگ غالب آتے ہو اور جب پہلوان سے مقابلہ ہوتا ہوگا تو ایک مقابلہ کرتا ہوگا دوسرا عقب سے
آکر اسکو قتل کرتا ہوگا کیونکہ وہ تو اسکی طرف مصروف ہوتا ہے پشت کا حال کیا معلوم بس یہ فریب ہے یہ جو
زعفران سنے کہا مریخ کو خیال پیدا ہوا اور اپنے دل مین خیال کیا کہ شاید ایسا ہو کیونکہ صاحبقران
نے فرمایا تھا کہ مین آکر اسم اعظم پڑھکر یہ طلسم پر سے رد کر دون جبکہ یہ برق تکر میرے اوپر گری تھی شاید
صاحبقران سنے خیال فرمایا ہو کہ یہ ساحرہ زبردست ہے مین جاکر اسم اعظم پڑھکر زعفران کو مریخ
سے مغلوب کر دون مگر یہ امر کبھی صاحبقران نہ گوارا فرمائینگے کہ دو ملکر ایک کو قتل کرین یہ کیا کہتی ہے پہلے
دیکھ لون اگر وہ تشریف لاتے ہون تو منع کر دون اگر جھوٹ کہتی ہو تو جواب دون یہ اپنے دل مین خیال کرکے
پلٹ کر دیکھا کہ یہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ زعفران سنے جو فرصت پائی اور دیکھا کہ حریف سنے اپنا منھ
میری طرف سے پھیرا فوراً جھولی سے ڈبیہ خاک جمشید کی نکالی اور اسمین سے تھوڑی خاک لی اور
یہ قصد کر لیا کہ ادھر مریخ سنے منھ میری طرف کیا مین سنے خاک اُسپر ڈال دی وہ بیہوش ہوگا
اپنی مراد دلی بر آئیگی میرا غلبہ ہوگا یہ اسنے قصد کر لیا تھا اُدھر مریخ نے جو پشت کی طرف اپنی دیکھا
تو کسی کو نہ پایا سوائے اپنے اور اُسکے اُس مقام پر اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ امر تھا کہ اسنے
ایک لغویات بیان کی اس سے نہ معلوم اُسکا کیا مقصود ہے یہ خیال کرکے اسنے اس غرض سے منھ پھیرا کہ
شاید اسنے دھوکا دیا ہو کہ اُدھر پلٹنے مین غافل پاکر اپنا وار کرون پس ایسا نہو کہ اپنا وار کرے اس خیال
سے منھ پھیرا اور یہ خیال کیا کہ ذرا اُسکو شرمندہ تو کرون کہ مین دھوکے سے مقابلہ کرتا ہون یا تو تو نے مجکو
دھوکا دیا تا کہ مین غافل ہون دوسری طرف متوجہ ہون تو اپنا وار کرے پس جیسے ہی مریخ سنے منھ اُسکی
طرف کیا اور قصد کیا کہ کچھ کلام کرے کہ اُسنے پنجہ کا ہاتھ یہ دکھانے کو بلند کیا کہ مین وار کرتی ہون
اُسکا ہاتھ بلند کرنا تھا کہ مریخ سنے بھی اپنا ہاتھ بلند کیا وار رد کرنے کو بس اُسنے موقع پاکر خاک
قبر جمشیدی مریخ کے اوپر ماری کہ وہ تمام خاک مریخ پر پڑی اُس خاک کا اثر یہ ہے کہ جہان
ساحر پر پڑی ساحر سحر فراموش کر جاتا ہے اور بیخود ہو جاتا ہے ہوش نہین باقی رہتے ہین بیہوش
ہو کر گر پڑتا ہے بس جیسے ہی خاک قبر جمشیدی مریخ پر پڑی یہ ہی عالم مریخ کا ہوا کہ بالکل بدحواس
ہو گیا اور بیہوش ہو کر گرا پس مریخ کا گرنا تھا کہ اسنے پنجہ کو نیام مین رکھا اور خاک زمین سے
اُٹھا کر اُسپر اسم سحر دم کرکے اپنے شانون پر ملی کہ پر پیدا ہوے پس زبان مین مریخ کے سوزن
دی قید سحر اسکے جسم پر قائم کی اور کمر مین پنجہ دبا کر اُڑی اور بلند ہو کر اُس حباب کے
قریب آئی جس مین سب اہل اسلام قید تھے دونون لشکرون سنے دیکھا کہ زعفران مریخ کی مشکین
باندھے ہوے اور پنجہ کمر مین دبے ہوے حباب بلوری کے پاس آئی راوی نے بیان کیا ہے کہ
سب اُسی جانب دیکھ رہے تھے جدھر یہ دونون مقابلہ کرتے ہوئے گئے تھے کہ دیکھیے کون فتحمند
ہو کر آتا ہے جب سب نے یہ دیکھا کہ زعفران مریخ پر بھی غالب آئی اور اُسکو اسیر کرکے
لائی کفار سنے اپنے لشکر کے علمون کو جلوہ دیا اور خوشی کے باجے بجائے اور نعرے یا خداوند لقا و پیرو
سامری و جمشید کی سے کے بلند کیے اور ملکہ کی بہت تعریف کی اہل اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا اب تو بالکل سلو
زندگی سے یاس ہوئی سوائے اس امید کے کہ صاحبقران مالک اسم اعظم ہین شاید وہ جاکر اسکو قتل فرمائین اور
تو کوئی صورت مفر کی نظر نہین آتی ہے یہان تو اہل لشکر یہ خیال کر رہے تھے اُدھر صاحبقران نے خواجہ

فرمایا کہ ای خواجہ تمنے دیکھا زعفران مریخ کو بھی اسیر کر لائی بڑی ساحرہ زبردست ہی مگر یہ ثابت نہوا کہ مریخ مغلوب کیونکر ہوا کیونکہ یہان تو بظاہر مریخ غالب تھا وہ مغلوب تھی یہ کیا امر ہوا کہ وہ غالب آئی خواجہ نے عرض کیا کہ میرے نزدیک کوئی مکر ضرور اُسنے کیا اُس مکر سے مریخ کو اسیر کیا صاحبقران نے فرمایا شاید ایسا ہی ہو کیا معلوم صاحبقران خواجہ سے یہ فرما رہے ہین اُدھر حباب شاہ نے سلاب سے کہا کہ اب ضرور اہل اسلام کا ستارہ گردش مین آیا ہی اور اقبال ادبار سے بدل گیا ہی کیونکہ جو ساحر زبردست تھے لشکر اسلام مین وہ یون اسیر ہوے ہان ایک صاحبقران باقی ہین کیونکہ وہ مالک اسم اعظم ہین جو کچھ خوف ہی وہ صاحبقران سے ہی خیر وہ جب مقابلہ کو آئینگے اُسوقت دیکھا جاے گا ہم کو یقین ہی کہ زعفران صاحبقران کو بھی قتل یا اسیر کرے گی اور اُنکا اسم اعظم بند کر چکی ہو گی سیلاب شاہ نے جواب دیا کہ ضرور اب دیکھیے کون مقابلہ کو آتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر زعفران نے مریخ کو اُس حباب بلوری مین قید کر کے زمین پر آئی اور اپنے تخت پر سوار ہو کر آواز دی کہ ای اہل اسلام میرے مقابلے کو آؤ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرا مقابلہ کرے یہ سُننا تھا کہ گرگین اپنی صف سے اپنا مرکب جولان کر کے خدمت بادشاہ مین آیا اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان ملے تاکہ مین جا کر اُس لکاتہ کو ایک ضرب تیغ سے جو رنگ کردن یا نیزے پر اُٹھا لون بادشاہ نے فرمایا کہ تم تو غیر ساحر ہو جبکہ ساحر اُس سے سر بر نہوئے تو تم کیا کر سکتے ہو گرگین درشت چنگال نے جواب دیا کہ اب تو جو کچھ ہو سو ہو مین ضرور جا کر مقابلہ کرونگا پس بادشاہ نے اجازت میدان دی گرگین بادشاہ سے اجازت لیکر صاحبقران و بادشاہ کو سلام رخصت کر کے اپنے مرکب کا تنگ درست کر کے میدان مین آیا اور کہا کہ لا کیا سحر یہ رکھتی ہی بس اُسنے کچھ نہ کیا کچھ بڑبڑا کر جو گرگین پر دم کیا گرگین درشت چنگال کی بالکل قوت سلب ہو گئی اور مرکب پر سے گر پڑا پس زعفران نے ایک مرتبہ کچھ اسم پڑھ کر دستک دی کہ ایک اور حباب بلوری مثل اُس حباب کے آ کر قائم ہوا اُس سے پنجہ پیدا ہوا وہ گرگین کو اُٹھا کر لے گیا جب گرگین کو اسیر کر چکی پھر اُسنے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے اور ایک پہلوان مقابلہ کو آیا اسی طور سے زعفران نے اسے بھی اسیر کیا اتور سد بند ہو گئی اہل اسلام مقابلے کو آنے لگے راوی بیان کرتا ہی کہ یہان تو مقابلہ ہو رہا ہی اور اہل اسلام گرفتار ہو رہے ہین اب لشکر اسلام سے کوئی ساحر مقابلہ کے لیے نہین آتا ہی سب ساحر خاموش کھڑے دیکھ رہے ہین غیر ساحر آتے ہین اور اسیر ہوتے ہین ساحرون کو یہ خوف ہی جبکہ ایسے زبردست ساحر اسکا کچھ نہ کر سکے تو ہماری کیا اصل ہی پس اس خیال سے کوئی نہین آتا ہی خلاصہ یہ کہ پرے کے پرے غیر ساحرون کے خالی ہو گئے کئی سردار معزز اسیر ہوئے اب تو سب کو یہ حال دیکھکر جلال آیا اب ذرا ہر ایک تامل کرنے لگا میدان مین جانے سے نوبت یہ پہونچی کہ پرا بند ہو گیا اب جو اُسنے مبارز طلب کیا تو کوئی مقابلہ کو نہ آیا خاموش کھڑے ہوے ہین ایک دوسرے کا منھ دیکھ رہا ہی جب اُسنے دیکھا کہ کوئی میرے مقابلے کو نہین آتا ہی سب خاموش کھڑے ہوے دیکھ رہے ہین ایک دوسرے کا منھ تک رہا ہی جب زعفران نے دیکھا کہ کوئی میرے مقابلہ کو نہین آتا ہی تو اُسنے پکار کر کہا کہ ای اہل اسلام تمھاری وہ جرات کیا ہوئی اور غیرت کہ مین کتنی دیر سے مبارز طلب کر رہی ہون کوئی میرے مقابلہ کو نہین آتا ہی کیا مین خود آؤن اگر ایک ایک نہین آتا ہی تو دس دس پانچ پانچ ملکر آئین مین مقابلہ کرنے کو موجود ہون یہ جو اُسنے کہا شہنشاہ گوہر کلاہ نے اپنے مرکب کو پرے سے نکالا بادشاہ و صاحبقران سے اجازت لے کر میدان مین اُسکے مقابلہ مین آئے اُسنے اِنکو بھی سحر سے گرفتار کر لیا اِنکے بعد نور الزمان آئے وہ بھی اسیر ہوے عین الزمان آے وہ بھی گرفتار ہوئے سکندر رخ لقا نے

مقابلہ کیا وہ بھی گرفتار بلا ہوے سلیمان اعظم و دیگر عزیزان صاحبقران یکے بعد دیگرے مقابلہ کو آئے
سب اسیر ہوئے اور جو سردار مثل گرگین درشت چنگال قیصر نیک خصال بہزاد بن لندھور و ملوک
بن مالک اسد ثانی وغیرہ گئے وہ بھی سب گرفتار ہوگئے اب لشکر مین سواے صاحبقران و بادشاہ کے
کوئی باقی نہین رہا ہی سرداران معزز سے یا عزیزون سے سب اسیر پنجۂ سحر ہو چکے ہین کہ اُسنے پھر مبارز
طلب کیا اب کوئی اہل لشکر سے حرکت تک نہین کرتا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ سب خاموش مثل تصویر گلی کے
کھڑے ہوے ہین جواب تک نہین دیتے ہین اپنے اپنے دلمین کہہ رہے ہین کہ کون اسکے مقابلہ کو جاے اور
جاکر اپنی جان پر بنائے ہم باز آئے ایسے مقابلہ سے اور نام سے کوئی پہلوان ہوتا تو اس سے مقابلہ کرتے
دو چار ہاتھ تلوار کے نیزے کے چلتے کچھ ہمارے ہنر کھلتے کچھ اُسکے اگر قتل ہوتے تو شہید ہوتے اگر اُسکو قتل
کرتے تو نام ہوتا اس سے کیا فائدہ کہ یہان تو بڑی ارمان سے مقابلہ کو گئے وہان جاکر کچھ نہ کرسکے
اُسنے جو چھو کردیا ہمکو اچھو ہوگیا ہمارے ہاتھ پانون رہ گئے ہفتہ گوشت ہو گئے دل کے ارمان دلمین
رہ گئے کچھ نہو سکا اس سے کیا حاصل جبکہ اسی طور سے مرنا ہی تو وہ یہان آکر قتل کرے ہم موجود ہین نہ وہان
ہاتھ ہلا سکینگے نہ یہان پھر کیا ضرورت ہی کہ میدان مین جاکر اپنا نام بدنام کرین لشکر کے سپاہی تو یہ سن کے خاموش کھڑے
ہوے ہین وہ مبارز طلب کررہی ہی بلکہ سب اپنے دلمین اپنے خالق سے دعا مانگ رہے ہین کہ ای خالق اکبر
کسی اپنے ایسے بندے کو ہماری کمک کو روانہ کر کہ وہ آکر ہماری کمک کرے اور اس بلا کو رد کرے جو کوئی اُسکے
مقابلہ کو گیا ساحر یا غیر ساحر وہ اُسکے ہاتھ سے اسیر ہوا اگر اسی طور سے ہماری قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی مگر ہمکو
اس ذلت سے مرنا گوارا نہین ہی مگر تیرے حکم سے لاچار ہین کیا ہمارا زور ہی ای کریم یہ وقت مدد ہی بلا کے رد کرنے
کا ہنگام ہی مبتلاے بلا لشکر اسلام ہی اہل لشکر تو یہ دعا کررہے ہین کہ اُدھر بادشاہ نے یہ حکم فرمایا کہ ہماری
سواری کا مرکب لاؤ ہم اس سے جاکر مقابلہ کرینگے اُدھر صاحبقران بھی اپنے مقام پر سے مرکب کو مہمیز کر کے
قریب بادشاہ آئے ادھر خادم نے مرکب حاضر کیا کہ بادشاہ کے قریب صاحبقران پہونچگئے صاحبقران
نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب مجکو اجازت مرحمت ہو تاکہ مین جاکر اس سے مقابلہ کرون کیونکہ وہ مبارز طلب
ہی یہان سے کوئی اُسکے مقابلہ کو نہین گیا ہی بڑی ذلت کی بات ہی کبھی آج تک ایسا نہین ہوا کہ حریف
مرد مقابل طلب کرے اور ہمارے لشکر سے اُسکے مقابلہ کو کوئی نہ نکلے سواے آج کے بس اب مجھ سے صبر
نہین ہوسکتا ہی مین اجازت کا خواستگار ہون بادشاہ نے یہ کلام سنکے فرمایا کہ ای زینت لشکر اسلام و ای
گل گلشن صاحبقرانی یہ آپ کیا فرماتے ہین کہ مین خود اس امر کا آپ سے امیدوار ہون کہ آپ مجکو اجازت
مرحمت فرمایئے تاکہ مین جاکر اس سے مقابلہ کرون کیونکہ اب مجھ سے لشکر کی تباہی نہین دیکھی جاتی اسنے
تو جگر کو خون کردیا کوئی مقام ایسا دل مین نہین باقی ہی کہ جہان پر داغ نہون یہ مین کیونکر گوارا کرون کہ میری
موجودگی مین آپ اُسکے مقابلہ کو تشریف لیجائین یہ امر غیر ممکن ہی کیونکہ آپکے سبب سے یہ لشکر قائم ہی اور لشکر
کی زینت ہی آپ صاحب اسم اعظم ہین مین تو ایک مرد سپاہی ہون صرف آپکے فرمانے سے مین نے تخت
حکومت کو قبول کیا ورنہ مجکو اس امر سے انکار تھا جب آپ نہونگے تو پھر شاہی کس کی اور لشکر
کس کا خداوند کریم وہ دن آنکھ سے نہ دکھاوے کہ مین انکو خدا نخواستہ قتل یا اسیر ہوتے ہوے دیکھون
اور اپنی جان نہ فدا کرون پس اب آپ مجکو اجازت مرحمت فرمائین تاکہ مین جاکر مقابلہ کرون میرے
بعد آپکو اختیار ہی مین کبھی آپکو اجازت نہ دونگا یہ جو تقریر بادشاہ نے فرمائی صاحبقران نے
اُسکے جواب مین فرمایا کہ یہ کیا فرمارہے ہین مین اسکو کیونکر گوارا کرون کہ جو کہ بادشاہ لشکر ہو وہ خود مرنے کو

جو کہ زینت اورنگ شاہی ہو وہ سر کٹائے جسکے دم سے لشکر مین رونق ہو وہ سحر جاکر میدان مین دسے
اور مین موجود رہون یہ لشکر کی ساری رونق آپ کے دم سے ہے اسوقت تک جو لشکر قائم ہے اور تباہ نہین ہوا
ہے صرف آپ کے قدم کی برکت سے ورنہ ایسی حالت مین یہ کب امید تھی کہ لشکر قائم رہیگا لہذا اب آپ مجھکو
اجازت مرحمت فرمایئے مین جاکر مقابلہ کرون اسمین دو امر ہین اول تو یہ امر ہے کہ مین مالک اسم اعظم ہون
آپکی دعا سے میرے اوپر سحر اثر نہ کریگا اور ساحرہ سے مقابلہ ہے مین یقین کرتا ہون کہ آپ کے اقبال سے ضرور
وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگی اور مین اسپر غالب آؤنگا یہ سب اسیران بلا قید سے رہا ہونگے گو یہ تو باتی
مریخ کے معلوم ہوچکا ہے اور وہ علین مقابلہ مین جبکہ مین نے اس سے کہا تھا کہ مین اگر کمک کردون اسم اعظم
پڑھکر یہ بلا رد کرون اُسنے جواب دیا تھا کہ مجھکو آپ کے اقبال سے کوئی ضرورت نہین ہے مین تو اسکو
قتل کرچکا تھا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ یہ سحر بند ہے ورنہ اسکی بھی تدبیر کرتا بس یہ سبب ہوا اُسکے بچنے کا چونکہ یہ امر ثابت
ہوچکا ہے کہ یہ سحر بند ہے مگر اسم اعظم کے روبرو کچھ کام نہ آئے گا کسی قسم کا سحر اثر نہ کرے گا اگر سحر بند بھی
ہوگی تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگی جب مین نے اسم اعظم وردزبان کیا سب سحر دفع ہوگیا اگر وہ سحر بند
ہے تو میرے پاس بھی اسم دافع سحر ہے بس ایسی حالت مین امید قوی ہے کہ مین اُسپر غالب آؤنگا دوسرا امر
یہ ہے کہ اگر مین قتل یا اسیر ہوگیا تو اُس حالت مین یہ ہوگا کہ آپ کل لشکر کو لیکر اور ناموس کو خانہ کعبہ تشریف
لیجایئن گے ان سب کو تباہی سے بچایئن گے ورنہ یہ ضرور تباہ ہون گے اور کل قتل ہون گے کیونکہ یہ تو
مجھ سے ہوگا نہین کہ مین اسکے روبرو سے چلا جاؤن ان سب کو لیکر اور آپ جو ہونگے تو آپ کو اس امر کا ضرور
خیال ہوگا کہ ناموس پر تباہی نہ آئے آپ ضرور اس امر کا خیال کرین گے اور ان سب بیدست و پا کو
تباہی سے بچائینگے آپ کے دم سے یہ لشکر آباد رہے گا بس مین کبھی آپکو طرف میدان کے نجانے دونگا اس امر
کا بھی خیال رہے کہ جب آپ خدمت مین صاحبقران اول و ثانی کے پہونچین تو میری طرف سے آداب
عرض فرمایئے گا اور فرمایئے گا کہ اُسنے عرض کیا ہے کہ جہان تک ممکن ہو میرے خون کا عوض ان کافران غدار
دغا بکاران ناہنجار سے لیجیے گا کیونکہ مین بے گناہ قتل ہوا ہون اور آپ کو میرے خون کا عوض لینا فرض ہے
بادشاہ نے یہ سنکے فرمایا کہ ای صاحبقران یہ تو نہوگا کہ مین آپ کو جانے دون یہ جو آپنے فرمایا کہ آپ میرے
بعد ناموس و لشکر کو لیکر خانہ کعبہ چلے جایئے گا ایسا تو کبھی نہوگا کہ مین اُسکے روبرو سے چلا جاؤن جیسا کہ آپکو
خیال ہے کہ مین نجاؤنگا اسی طور سے میرا بھی خیال ہے بس اس سے تو یہ امر بہتر ہوگا کہ آپ مجھکو اجازت مرحمت فرمایئن
اور کسی کے ہمراہ ناموس کو کرکے خانہ کعبہ کو روانہ فرمایئن اور کسی کے سپرد فرمایئن جو کہ معتمد ہون صاحبقران
نے فرمایا کہ اب تو مین نے آپ کے سپرد کیا ہے آپ کو میرے بعد اختیار ہے کہ خواہ خود ان سب کو لیکر خانہ کعبہ
تشریف لیجایئے خواہ کسی کے سپرد فرمایئے گا بموجب مصرع ؎ بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد ٭ بس
آپ کو اختیار ہے اب مجھکو اجازت مرحمت فرمایئے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہوگا بلکہ آپ مجھکو اجازت مرحمت
فرمایئے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی نہوگا بلکہ میری تو یہ راے ہے کہ آپ مجھکو اجازت دین اور میری فتح و ظفر
کی خدا سے دعا فرمایئن کیونکہ آپ صاحب لشکر ہین خداوند کریم آپ کی دعا جلد قبول کرے گا بس یہ سُن کے
بادشاہ نے جواب دیا کہ مین تو اس امر کو کبھی نہ قبول کرونگا یہ جواب دے کر حکم فرمایا کہ سب اہل لشکر بدرگاہ
خداوند کریم اس امر کی بگریہ و زاری التجا کرین کہ خداوند کریم اس بلاے ناگہانی کو رد کرے یہ حکم فرمایا تھا
کہ سب اہل لشکر نے ایک مرتبہ ہاتھ اپنے اپنے بدرگاہ خداوند کریم بلند کیئے اور التجا کرنے لگے کہ ای کریم و
رحیم جلد ہم سب پر سے اس بلا کو رد کر کسی کو روانہ فرما کہ وہ آکر اس لکاتہ کو قتل کرے ہمارے سر پر

صاحبقران و بادشاہ کو سلامت رکھ ان دونون صاحبون کا سایہ ہمارے سر پر سے نہ اُٹھے کوئی اسطرح
سے دعا کر رہا تھا کہ تو نے حضرت ابراہیم کی کباب فرمائی اُنپر آگ کو گلزار کیا نمرود کے شر سے بچایا
اسی طور سے ہم سب کی بھی کمک فرما کوئی کہتا تھا کہ تو نے حضرت موسی کو شر فرعون سے محفوظ رکھا بلکہ اسکے
گھر مین اُسکے ہاتھون پرورش کرایا اسی طور سے ہماری بھی مدد کر کوئی کہتا تھا کہ تو نے سلمان کو صحراے
لق و دق سے نکالا کہ جہان سواے تنہائی اور حسرت و یاس کے کوئی نہ تھا نجات دی اُسی طریقہ سے
ہمکو بھی اس بلا سے نجات دے سلمان کو تو نے شیر سے نجات دی ہمکو اس لکاتہ کے شر سے نجات دے
اے کریم شکم حوت مین یونس کا کون کفیل تھا سواے تیرے تو ہی نے اصحاب فیل سے اپنے گھر کو بچایا واسطہ
اُسی خانہ مقبول کا ہمکو اس بلا سے محفوظ رکھ واسطہ تجکو تنہائی ماسلف و ماسبق کا کوئی یہ پکار اُٹھا

به گرداب بلا افتاده ام یا مصطفی دستی | به بحر غم گرفتارم علی مرتضی دستی
ز حالات شب معراج دانستم ید اللهی | چسان دستم نگیری یا علی بهر خدا دستی

غرض ایک اس طور سے ساتھ گریہ وزاری کے دعا کر رہا تھا اُدھر
صاحبقران سے اور بادشاہ سے اجازت پر تکرار ہو رہی ہے نہ بادشاہ صاحبقران کو اجازت دیتے
ہین نہ صاحبقران بادشاہ کو باہم رد و بدل ہو رہی ہے زعفران نے جوان سب کو دعا کرتے ہوئے
دیکھا حیران ہوئی کہ یہ کیا امر ہے خیال کیا کہ یہ سب اس امر پر روتے ہین کہ ہم قتل ہونگے شاید ہمکو روتا دیکھکر ملکہ کو
رحم آے یہ خیال کرکے اور ہنس کر پکار کر کہا کہ تم لوگ بیکار روتے ہو مین رحم نہین کرونگی کیونکہ مجکو
اب غصہ آگیا ہے پہلے کیون نہ اس امر کا خیال کر لیا کہ اگر ملکہ کو غصہ آگیا اور زعفران کی فتح ہوئی تو کیا
ہوگا اُسوقت تو اپنے غرور مین کسی امر کا خیال نہ رہا اب بادولت کو اس گریہ وزاری پر تمہاری رحم
نہ آے گا نہ مین امان دونگی بیکار ہی یہ گریہ وزاری ہے بس رو چکے آئے کوئی میرے مقابلہ کو ورنہ مین خود
آتی ہون کیا خوب مثل عورتون کے روتے ہو کیسے مرد ہو تمہاری جرأت و بہادری کہان گئی اور غرور
کی تقریر کیا ہوئی یہ جو اُسنے کہا کسی نے اُسکی اس تقریر کا جواب نہ دیا بلکہ صاحبقران نے بادشاہ
سے فرمایا کہ آپ اب ہمکو جلد اجازت مرحمت فرمائین کیونکہ اب مجھ سے یہ کلام طعن آمیز نہین سُنے
جاسکتے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ مجکو اجازت سے ممتاز کرین کہ مین ان کلامون کی نہین برداشت
کر سکتا ہون اب راوی بادشاہ و صاحبقران کو باہم اجازت کی بحث مین چھوڑتا ہے کہ نہ بادشاہ
صاحبقران کو اجازت دیتے ہین نہ صاحبقران بادشاہ کو اور اہل لشکر اسلام کو مصروف دعا
رکھتا ہے اور زعفران کو مبارز طلب چھوڑتا ہے اب کچھ حال سہراب کا تحریر کرتا ہے کہ اُسپر کیا گزری
کیونکہ اسکا حال بھی تحریر کرنا بہت ضرور ہے وہ بھی تو ایک بلا مین مبتلا ہے اُسپر کیا گزری

ازین قصہ یکدم فراموش کن | زجاے دگر داستان گوش کن

اب شمہ حال سہراب کا تحریر ہوتا ہے عین وقت پر اُسکا آنا و زعفران کو قتل کرنا سب اہل اسلام کو اس بلا سے نجات دینا و دیگر حالات داستان ہذا

راوی نے اس داستان کو یہان تک بیان کیا ہے کہ جب سہراب ملکہ نسیم جادو سے صندوقچہ لیکر طرف لشکر
اسلام کے چلا تھا اپنی صورت پر تخت سحر پر سوار چلا جاتا تھا کہ ایک دیو اُسکو اُٹھا کر لے گیا تھا سہراب نے
بھی سحر نہ کیا تھا اس امر سے کہ تا کہ مین اس کشاکش دنیوی سے نجات پاؤن کیونکہ اب یہ کشاکش سحر مجھسے
کچھ نہین سکتی ہے یہ ایسے ایسے خیال کر رہا تھا اور خاموش اُسکے پنجہ مین دبا ہوا چلا جاتا تھا دبا سکا بھی

اسکو خیال تھا کہ ملکہ نے صرف میری تسکین قلب کے لیے یہ صندوقچہ لا دیا ہی جو کہ ایسی نایاب چیز ہوگی وہ یون رکھی ہوگی کہ جسکا جی چاہے اُٹھا لاے یہ بھی ایک امر تھا ملکہ نے خیال کیا ہوگا کہ میرے عاشق کا دل نہ میلا ہو یہ صندوقچہ لاکر دیا کہ یہ وہی صندوقچہ ہی خیر مین اس امر سے تو ضرور بچا کہ میرے روبرو اہل اسلام کا لشکر نہ تباہ ہوا مگر یہ بدنامی میرے لیے ضرور ہوئی کہ سہراب اپنی جان بچا کر نکل گیا ہر ایک کو یہی خیال ہوگا یہان بھی جان گئی اور وہان بھی جان جاتی مگر سب کے ہمراہ جان جانا اچھا تھا اس جان جانے سے مگر کیا کیا جاے جو مقدر مین تحریر ہو خیر آخری دیدار سے تو اپنی معشوقہ کے مشرف ہو گئے ایسے ایسے خیال کرتا تھا اور خاموش تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ دیو سہراب کو لیے ہوے چلا گیا سہراب کی یہ حالت ہی کہ شدت ہوا سے کبھی بیہوش ہو جاتا ہی کبھی ہوشیار ہو جاتا ہی جب ہوشیار ہوتا ہی تو وہی خیال کرتا ہی جو کہ تحریر ہوئی ہے نوبت باینجا رسید کہ قریب ایک پہر دن کے اُس دیو کو عالم پرواز مین گذرا جب پہر بھر دن آگیا تو وہ دیو قریب ایک کوہ سربلند کے جو کہ پردۂ قاف سے قریب تھا پہونچا اُسنے خیال کیا کہ اگر تو اس آدم زاد کو لے کر قاف مین جائیگا تو خرابی ہوگی تو نے تو چار دن سے کچھ کھایا نہین ہی اور بہت گرسنہ ہی خداوند ابلیس نے اپنی قدرت سے یہ ایک لقمہ چرب عنایت فرمایا ہی پس اگر تو لیکر گیا تو وہان حصہ بانٹ ہو جاے گا تیرے حصہ مین بھی ایک پارچہ اسکے گوشت کا آے گا ایک کلہ بھی نہ گرم ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ جو کوہ سامنے ہی اسپر اسکو لیجا کر کھا لے تاکہ تیرا شکم تو سیر ہو جاے یہ حالت گرسنگی تو جاتی رہے پس یہ سوچکر یا تو اُڑا ہوا جاتا تھا یا ایک مرتبہ اُس کوہ کی طرف متوجہ ہوا جو جو زمین کی طرف مائل ہوتا تھا وہ وہ سہراب کے حواس درست ہوتے تھے یہان تک کہ وہ اُس کوہ پر اُترا سہراب کو زمین پر رکھا سہراب نے جو اپنے کو اُسکے پنجہ سے رہا پایا ایک مرتبہ اُٹھ بیٹھا دیو کو سامنے کھڑا پایا گو سہراب مین اس قسم کی قدرت تھی کہ وہ اُسکو سحر سے قتل کرتا مگر دنیا سے اسقدر بیزار تھا اور ایسا صدمہ ہجر سے ناچار تھا کہ اُسنے سحر سے نہ قتل کیا بلکہ آمادۂ مرگ ہوا اور اُس دیو سے کہا کہ تو کس لیے مجھکو یہان لایا ہی اور تیرا کیا منشاء ہی کیون تو نے مجھ ستم رسیدہ ظلم دیدہ کو پریشان کیا ہی اُس دیو نے جواب دیا کہ مین آج چار روز سے بہت بھوکا ہون اور کسی قسم کی چیز مجھکو ایسی نہ ملی کہ مین اپنا شکم پر کرتا اور اس صدمہ گرسنگی سے اپنی جان بچاتا جب کچھ نہ ممکن ہوا تو مین نے خیال کیا کہ پردۂ دنیا پر سے جاکر کسی آدم زاد کو اُٹھا لاؤن اُسے کھا کر اپنی اشتہا کو بجھاؤن پس اسی فکر مین پردۂ دنیا پر آیا یہان بھی میرا قابو کسی انسان پر نہ چلا آخر ناچار ہوکر قاف کو واپس جاتا تھا کہ راہ مین تجھ سے ملاقی ہوا مین نے دیکھا کہ تو تخت پر سوار چلا جاتا ہی پس مجکو تاب نہ رہی مین تجکو اُٹھا لایا قاف مین اس سبب سے نہین لے گیا کہ وہان جو لیجاؤنگا تو تیرے بہت سے حصہ ہو جائینگے سب بطور تبرک کے کھائین گے میری اشتہا نہ کم ہوگی مین اسی صدمہ مین مبتلا رہونگا پس اس سبب سے اس پہاڑ پر تجکو لایا کہ یہان کھا لون اپنی اشتہا کو بجھاؤن شکر کرون خداوند ابلیس کا کہ جنھون نے یہ نعمت عظمی مجکو عنایت فرمائی پس اب مین تجکو کھائے لیتا ہون سہراب نے جو یہ سنا اپنے دل مین کہا خیر خوب ہوا کا اس دنیوی صدمون سے تو نجات ملی ہمارے مقدر مین غسل و کفن نہ تھا نہ قبر تھی نہ یہ امر تھا کہ کوئی ہماری میت پر آوے ایسے مقام پر مرتے ہین کہ کسی کو خبر بھی نہو گی کہ ہم پر کیا گذری افسوس اس امر کا ہی کہ ہمارے حال سے نہ صاحبقران والاشان واقف ہونگے نہ ملکہ تسنیم اس امر سے بھی محروم رہے کہ ملکہ کو ہمارے حال کی خبر ہوتی ہاے کیا کرون کیا نہ کرون عجب عالم بے بسی مین مرنا ہوا ہی خیر جو مشیت ایزدی اُسکی مشیت مین کیا چارہ ہی ہر ایک بندہ مجبور ہی وہی مالک قضا و حیات ہی جس طور سے اُسنے جسکی قضا تحریر کی ہی اور جس قدر اُسنے زندگی تحریر کی ہی اُسی قدر زندہ رہ سکتا ہی اُس سے زیادہ

نہین بچ سکتا ہی اور جس طور سے قضا تحریر ہوئی ہی اُسی طور سے مرتا ہی اُسکے خلاف نہین مر سکتا ہی کیونکہ اسکا فعل
ایسا نہین ہی کہ ابھی وہ کچھ تحریر کرے اور بعد کو کچھ جو کچھ اُسنے تحریر کر دیا اُسکے حکم سے نبی وصی بھی مجبور رہے
اور دم نہ مار سکے میری کیا اصل آخر خیر قضیناً بالقضا اگر یون ہی آئی تو کیا اختیار ہی مگر ای سہراب اس صندوقچہ
کی تو آزمائش کر لے شائد قضا نہ آئی ہو تو اپنے کو سحر سے نہ بچا بلکہ اُس صندوقچہ کا امتحان کر اگر تیری قضا آئی ہی
تو یون ہی مریگا اور وہان بھی جا کر مرے گا یہ حسرت تو نہ رہے کہ ملکہ نے صندوقچہ دیا تھا نہ معلوم وہ کیسا تھا
اس امر کا بھی امتحان ہو جائے گا کہ ملکہ کو بھی تجھ سے الفت ہی یا نہین یا صرف منھ دیکھے کی محبت ہی صرف
بلا ٹالنے کو یہ صندوقچہ دیا ہی اسکے امتحان سے یہ امر ضرور ظاہر ہو گا شائد خدا نے اسی کے امتحان کے لیے
دیو کے پنجہ مین تجکو اسیر کرایا ہو کیونکہ مجکو تو اُسکی طرف سے خیال دوسرا ہی کہ یہ صندوقچہ وہ نہین ہے
پس خدا نے یہ صورت نکالی ہو اور اس دیو کی قضا تیرے ہاتھ سے ہو اگر یہ صندوقچہ اصلی ہی اور دیو تیرے
ہاتھ سے قتل ہوا تو ضرور تجکو ملکہ کا وصل بھی نصیب ہو گا اگر ملکہ نے صرف تالیف قلب کی ہی تو ایسی زندگی
بیکار ہی کہ تو جسپر جان دے وہ تیرا کچھ خیال نہ کرے پس ایسی زندگی سے تو موت بہتر ہی تو سحر نہ کرنا دیو کو
کھا جانے دینا یہ امر جو سہراب کے خیال مین آیا اور دل نے بھی اس امر کی گواہی دی یا تو سر جھکائے
ہوئے اپنی ایسی بے کسی کی موت پر افسوس کر رہا تھا کیونکہ اپنے دل مین قسم کھا چکا تھا کہ اسکو سحر سے نہ قتل
کرونگا یہ سبب تھا مجبوری کا پس سر اٹھایا اور اُس دیو سے کہا کہ تو بہت گرسنہ ہی اور مجکو کھانے کو لایا ہے
کہ مجکو کھا کر اپنی اشتہا کو کم کرے مین موجود ہون دیر کس بات کی ہی مگر ای دیو اگر تو مانے تو مین ایک بات تجھسے
کہون اُس بات مین تیرا نفع ہی میرا کوئی نفع نہین ہی بلکہ تیرا شکم خوب پُر ہو جائیگا پھر کبھی بھوک نہ لگے گی دیو نے
کہا کہ وہ کون بات ہی اور کیا تدبیر ہی پس سہراب نے کہا کہ اگر تو تجکو اسقدر مہلت دے کہ مین اُس چیز کو
نکال لون اور تجکو دون وہ چیز میرے پاس ہی مین نے ایک مرتبہ کھائی تھی جب سے تو آج تک مجکو کبھی بھوک
نہ لگی وہ ایسی خوشبودار اور باذائقہ تھی کہ مین کیا بیان کرون انسان کے لیے ایک تولہ بھر کافی ہی دیو زاد کے
لیے ایک سیر بھر مین نے وہ بہت مشکل سے حاصل کی ہی کیونکہ مجکو تو اپنی زندگی کی امید ہی نہین یہ تو مین
جانتا ہون کہ تو ضرور مجکو کھا جائے گا جب مین مر جاؤنگا تو وہ بیکار ہی پس ایسی حالت مین مین کیون اُسے
برباد کرون تو ہی کیون نہ کھا لے تاکہ اور آدم زاد کی جان تیرے ہاتھ سے بچے اور تو میرا احسان مند ہو
اگر کسی آدمزاد نے مرتے وقت یہ احسان میرے اوپر کیا گو مین اُسکا دشمن تھا مگر اُسنے دوستی کی مین تجکو
کبھی کبھی یاد آیا کرونگا اُس دیو نے کہا کہ وہ تیرے پاس کہان ہی اور کیا چیز ہی اُسکا نام تو بتا مین نام تو
سنون جو تو اسقدر اسکی تعریف کر رہا ہی کہ میرا دل بہت بیقرار ہوا جاتا ہی سہراب نے کہا کہ میرے
پاس ہی اسکا نام حلوائے بے انتہا ہی مجکو ایک حکیم نے طیار کر کے دیا ہی میرا بڑا روپیہ صرف ہوا ہی
وہ میرے پاس ہر وقت ایک صندوقچہ مین رہتا ہی اُس دیو نے کہا کہ وہ صندوقچہ کہان ہی سہراب نے
کہا کہ میری کمر مین دیو نے کہا کہ لا پھر مجکو دے کہ مین اُسکو کھا کر اپنی اشتہا رفع کرون سہراب نے کہا کہ
ابھی نہ کھانا مین تجکو وہ صندوقچہ کھول کر نکالے دیتا ہون تو اُسکو اپنے قبضہ مین کر لے پہلے مجکو کھا لے
پھر اُسکے بعد کھانا تاکہ مزا تیرے مُنھ کا بدل جائے دیو نے جواب دیا کہ جلدی کر میری حالت مارے
بھوک کے تباہ ہی تو مجھے باتون مین لگا رہا ہی سہراب نے اُس سے کہا کہ ذرا تو میرے پاس سے
چند قدم ہٹ جا یہ سُنکے وہ دیو سہراب کے قریب سے ہٹ گیا اُس حلوے کے اشتیاق مین یہ
نہ جانتا تھا کہ یہ آدم زاد خود میرا حلوہ بنائے گا اور اس اٹھلانے کی سزا دیگا جب دیو سہراب کے

چند قدم ہٹ گیا مگر سامنے کھڑا ہی اُسی طرف دیکھ رہا ہی پس سہراب نے اپنی کمر سے صندوقچہ نکالا پہلے
تو دیو کو شک ہوا تھا کہ شاید یہ آدمزاد مجھ سے کچھ فقرہ کرتا ہی چاہتا ہی کہ جتنی دیر جان بچے اُتنی دیر
بچالون اور یہ کھانے سے کیون باز رہا اسکا سبب یہ تھا کہ سہراب نے حلوے کی تعریف کی تھی بہت اسکو
اس امر کا گمان ہوا تھا کہ شاید ایسا ہو کیونکہ اکثر آدم زاد ایسی چیزین تیار کرتے ہین اس امر سے اطمینان تھا
کہ یہ میرے ہاتھ سے بھاگ کر جا نہین سکتا ہی مین دیو ہون یہ آدم زاد ہی صرف بھوک کی تکلیف ہے
خیر تھوڑی دیر اور برداشت کر لو جہان چار دن بھوک گوارا کی وہان اور گھڑی دو گھڑی مین اسکا جھوٹ
سچ معلوم ہو جاے گا تو ایسی نعمت ملتی ہی جو کہ عمر بھر کے لیے کافی ہی فکر معاش سے جان بچتی ہی اگر جھوٹا ہی
تو بھی اپنا لقمہ ہی پس ایسے خیالات دل مین کر کے ہٹ گیا تھا جب سہراب نے صندوقچہ کمر سے نکالا تو اُسکو
اب بالکل اس امر کا یقین واثق ہو گیا کہ یہ سچا ہی بہت خوش ہوا ناچا کودا تالیان بجائین خوش فعلیان
کرنے لگا یہان سہراب نے صندوقچہ کھولا دیکھا کہ ایک بٹری لگی ہوئی ہی اُسکے باہر قبضہ تلوار کا نمایان
ہی یہ حال دیکھکر سہراب کو کسی قدر یقین ہوا کہ صندوقچہ اصلی ہی کچھ خوشی ہوئی پس جلدی بٹری کو بائین
طرف ہٹایا کچھ بھی نہ ہوا اب تو یقین کامل ہو گیا کہ ملکہ نے دھوکا دیا معلوم ہوا کہ ملکہ کو مجھ سے الفت
نہین ہی صرف دنیا سازی کی باتین تھین جو میرا گمان تھا وہ سچ نکلا راوی نے بیان کیا ہی کہ سہراب
نے غلطی سے بٹری بائین طرف ہٹائی تھی اُسکو پہلے دہنی طرف ہٹانا تھی ملکہ نے یہی تعلیم بھی کیا تھا سہراب
بھول گیا دوسرے جلدی تھی ایسی آفت مین حواس خمسہ کا درست رہنا مقدم ہی اسی قدر سہراب نے بہت
جراُت کی کہ اپنے حواس بجا رکھے اور یہ فقرہ کیا ورنہ دوسرا ہوتا اور موت کو سر پر موجود پاتا تو کبھی
نہ اتنی جراُت کرتا نہ اسقدر حواس بجا ہوتے یہ سہراب ہی کا کام ہی اگر اتنی غلطی ہوئی تو کوئی امر عجب
نہین ہی پس فوراً خیال آیا کہ ای سہراب اسی بٹری کو دہنی طرف تو ہٹا دیکھ شاید اُدھر کے ہٹانے
سے تیرا مطلب حاصل ہو اُس دیو نے جو دیکھا کہ اسنے صندوقچہ کھولا مگر کوئی چیز نکال کر نہ دی
آواز دی کہ ای آدم زاد میرا تو مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی دینا ہو تو دے ورنہ مین تجھکو
کھاتا ہون مین ایسے حلوہ سے باز آیا جبکہ میرا خود حلوہ نکل گیا بھوک سے تو مین کیا اُسکو لے کر چاٹونگا
سہراب نے یہ سنکے کہا کہ لے مین تو نکال رہا ہون جہان اسقدر صبر کیا ہی دو منٹ اور صبر کر
مین تیرے نفع کے لیے کہتا ہون ورنہ مجھے کیا ضرورت ہی یہ کہکر اُس بٹری کو دہنی طرف ہٹایا
جیسے ہی وہ بٹری دہنی طرف ہٹی ایک برق ایسی کوندی اور ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ دیو کی آنکھین
جھپک گئین اور بند ہو گئین اور ایک صدا آئی گڑگڑاہٹ کی آسمان پر سے پس وہ تلوار جو کہ
اُس صندوقچہ مین تھی آسمان پر جا کر چمکی اور وہان سے کڑکڑا کر چلی سہراب نے صدا دی
کہ لینا اِس دیو نابکار کو بس یہ کہنا تھا کہ وہ برق ایک مرتبہ اُس دیو کی طرف چلی یہ غافل
کھڑا ہوا تھا اور حیران تھا کہ یہ چمک کیسی ہوئی یہ کیا بلا آئی یہ تو یہ خیال کر رہا تھا کہ وہ برق
آکر سر پر دیو کے گری وہان سے قلم کرتی ہوئی دونون پاؤن کے درمیان سے ہو کر زمین مین
آئی اور زمین مین پہونچکر ایک مرتبہ پھر چمک کو بند ہوئی دیو کے دو ٹکڑے ہوکے دیو مرکر زمین
پر گرا وہ برق بالاے آسمان جا کر چمکی پس سہراب نے جلدی سے بٹری کو بائین طرف ہٹایا
جیسے ہی بٹری ہٹائی وہ تلوار اپنے مقام پر آکر قایم ہو گئی سہراب نے جلدی سے صندوقچہ
بند کر لیا اور فوراً اُسی خاک پر سجدۂ شکر کیا جب سجدہ سے فراغت ہوئی سر اُٹھا کر دیکھا

تو اُس دیو کو کشتہ پایا بہت خوش ہوا اپنے دل مین کہا کہ ملکہ کو ضرور مجھ سے الفت ہی اگر الفت نہوتی تو ایسی نایاب
چیزیون لاکر نہ دیتی جبکہ یہ معلوم ہی کہ اسکی ضرب سے کوئی نہین بچ سکتا ہی اتنے بڑے دیو کو کیونکر اُس نے
دو حصہ کیا اور وہ اسکا کچھ نہ کرسکا پس یہ تو بخوبی ملکہ کو معلوم تھا نہ اُسنے مان کی محبت کی نہ باپ کی میری
الفت مین سب کو میرے ہاتھ سے قتل کرانے کی تدبیر کی کیا اب مین چھوڑتا ہون آج ہی تو جاکر طبل
جنگ بجواتا ہون اگر میدان مین صف آرائی نہوگی اور کل یہان کے کل لشکر کو قتل کرکے سیدھا شہر سمندریہ
پر جاؤنگا شہر کے اندر جاکر سمندر شاہ کو عین دربار مین ٹوک کر قتل کردونگا اب کیا میرے ہاتھ سے کفار
زندہ بھی رہتے ہین یہ تو خوب چیز میرے ہاتھ آئی اگر صف آرائی ہوگی تو آج ہی مین نے کل لشکر کفار کا خاتمہ
کیا اور صاحبقران سے اجازت لیکر سمندر شاہ کا مقابلہ شہر مین جاکر کرونگا اب ضرور میرے وصل سے
ملکہ شاد ہوگی مین اُسکے وصل سے خوش ہونگا اتنی میری زندگی تھی جو یون میری جان سلامت بچی
اور اہل اسلام کی بھی زندگی ہوئی اور ضرور میری آرزوے دلی برآےگی یہ کہکر سہراب نے اپنے دل سے
خوشی خوشی صندوقچہ کو کمر مین باحتیاط رکھا اور سحر کرکے تخت بنایا اُسپر سوار ہوکر طرف لشکر اسلام کے بہت
عجلت کے ساتھ چلا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سہراب نے اپنے دل مین یہ خیال کیا تھا کہ اس صندوقچہ
کا امتحان اس دیو پر کرون اُسی وقت خیال آیا کہ کس تدبیر سے فوراً فقرہ ذہن مین آگیا تھا جو کہ دیو سے
بیان کیا تھا پس اُسی فقرہ نے کام دیا اور جان بچی پس سہراب اُس دیو کو قتل کرکے صندوقچہ کو لیکر
چلا یہ تو یہان سے روانہ ہوا ہی اور راہ کو طے کرکے اُسوقت قریب لشکر پہونچا جب کہ صاحبقران بادشاہ
سے اجازت طلب کر رہے تھے اور بادشاہ صاحبقران سے اور تمام لشکر مین تلاطم مچا ہوا تھا سب
دعا مانگ رہے تھے اور زعفران مبارز طلب کر رہی تھی ایک حباب بلوری مین سرداران لشکر
اسلام جو کہ ساحر تھے وہ تڑپ رہے تھے اور ایک حباب مین جو کہ غیر ساحر تھے اور زعفران ہنس ہنس کر
اہل اسلام سے کہتی تھی کہ میرے مقابلہ کو کوئی نہ آسکے گا معلوم ہوا تم سب نامرد ہو سواے عورتون کے
طور سے رونے کے تمکو کچھ نہین آتا ہی خیر مین ہی تمھارے اوپر آتی ہون پس راوی نے بیان کیا ہی
جب یہ کلمہ صاحبقران والاشان نے سنا بادشاہ سے فرمایا کہ اگر اب آپ اجازت نہ دینگے تو مین اپنے
کو آپ کے روبرو ہلاک کرونگا ابھی ابھی اپنا سر تلوار سے قلم کرونگا یہ جو صاحبقران نے کہا بادشاہ
نے سر جھکا لیا اور خیال کیا کہ کیا تدبیر کرون کہ صاحبقران اسکے مقابلہ کو نجائین مجکو اجازت دین ہزار
ہزار فکر کی مگر کوئی تدبیر بن نہ آئی اب یہ فکر کی کہ خیر جو مرضی خدا اب یہ تدبیر کرون کہ کچھ دیر کے لیے
صاحبقران ٹھہر جائین شاید کوئی امر پردۂ غیب سے ہویدا ہو یہ خیال کرکے دل مین صاحبقران سے فرمایا
کہ مین مجبور ہون آپ بہت مجبور کرتے ہین مگر اے صاحبقران دخواجہ ہمکو سہراب سے یہ امید نہ تھی کہ وہ
ایسے وقت مین ہمارے ساتھ سے الگ ہو جاےگا اور یون ساتھ چھوڑ دےگا ملاحظہ کرو کہ وہ کیونکر
اپنی جان بچا کر نکل گیا اُسکو صندوقچہ کے خوف نے یہان سے نکالا کیونکہ اُس نے جب تم نے صندوقچہ
کا ذکر کیا تھا تو اُسنے کہا تھا کہ اسکا نہ ہونا محالات سے ہی نہ اُسپر کسی ساحر کا سحر اثر کریگا نہ اسم اعظم
پس اسی خوف سے جان بچا کر یہ فقرہ کرکے چلا گیا اگر وہ ہوتا شاید کوئی تدبیر وہ اسکے قتل کرنے کی
ضرور کرتا کیونکہ وہ یہان کا ایک مدت تک سپہ سالار رہا ہی وہ کل ساحرون کے حال سے واقف تھا مگر وہ
بھی چلا گیا سچ ہی کہ وقت بد مین کوئی کسی کا بھی شریک حال نہین ہوتا ہی باپ فرزند کی شرکت
نہین کرتا ہی نہ فرزند باپ کی پھر وہ تو غیر تھا پھر امید اس امر کی کرنا کہ وہ وقت بد مین شریک ہوگا یا اسکی شکایت

کرنا بالکل بیکار ہی ای خواجہ تم میرے اوپر اعتراض نہ کرنا جبکہ آپ یہ خیال فرماتے ہین کہ اسکی شکایت
کرنا بالکل بیکار ہی پھر کیون شکایت فرماتے ہین یہ کلمے صرف اسوقت عالم بدحواسی اور مایوسی مین نکل گئے
دوسرے جو کوئی ساتھ ہوتا ہی اسکا خیال ضرور آتا ہی اور جس کسی کے ساتھ کچھ سلوک کیا جاتا ہی اسی امید
پر کہ وہ ہمارے کام آئیگا جبکہ ہم پر وقت بد آے گا کیونکہ دنیا مین ایک کا کام دوسرے سے نکلتا ہی
اور امور دنیوی اسی طور سے بر آتے ہین اگر ایسا ہو کہ کوئی کسی کے کام نہ آئے اور وقت بد مین نہ ساتھ دے
تو کیونکر امور دنیوی اجرا ہون پس معلوم ہوا کہ جن کو ان امور کا خیال ہوتا ہی اور جو اس بات کا لحاظ رکھتے ہین
کہ فلان نے ہمارے ساتھ احسان کیا ہی ہم بھی اس امر کا لحاظ رکھین کہ جب اسکی کوئی غرض ہم سے لاحق ہو یا
اُسپر وقت بد آئے ہم اُسکی شرکت کرین وہ ایسا کرتے ہین جنکو اس امر کا خیال نہین ہی وہ کیا کرین گے
جو ایسا کرتے ہین وہ صاحبان ظرف اور اچھی نسل کے ہوتے ہین پس ای خواجہ اسوقت سہراب کا
خیال آگیا کہ صاحبقران نے اور تم نے اُسکے ساتھ کیا کیا سلوک کئے مگر جب وقت پڑا وہ صاف
نکل گیا خواجہ نے جواب مین عرض کیا کہ جی ہان کیا کسی کا اعتبار کیا جاے سہراب سے اس امر کی
بالکل امید نہ تھی کہ وہ ایسی حرکت کرے گا نہ اُسکی ذات سے اس امر کا گمان تھا خداوند بقول آپ کے
جو کہ عالی ظرف ہوتے ہین وہ ان باتون کا خیال رکھتے ہین صاحبقران نے یہ تقریر سماعت فرما کر بادشاہ
سے فرمایا کہ اب اجازت مرحمت ہو ہمکو کسی سے گلہ نہین ہی صرف اپنے مقدر سے گلہ ہی اور اسی طور سے
قضا آئی ہی سہراب کی موت ابھی نہ تھی پھر وہ کیونکر یہان ٹھہرتا دوسرے اُسکو اپنی معشوقہ کا اشتیاق
تھا اُسنے اگر اسقدر بھی ساتھ دیا تو بہت دیا ایسے وقت مین کسی کی شکایت کرنے سے کیا حاصل
اگر وہ بھی ہوتا مثل ان سب کے گرفتار ہوتا کیونکہ وہ کوکبہ سے زبردست نہ تھا نہ مرزیخ سے نہ آفاق سے
بلکہ آفاق و مرزیخ سے پایہ کمی کا رکھتا تھا ہان کوکبۂ آئینہ اندام کے ہم پلہ تھا جبکہ یہ لوگ زعفران کا
کچھ نہ کرسکے تو سہراب کیا کر لیتا اس تقریر سے کیا حاصل جو کہ پڑی ہے اُسکے دفع کرنے کی فکر کرنا لازم ہی
دیر نفرمائیے مجکو اجازت مرحمت فرمائیے یہ فرما کر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ میدان کو قرق
کرو تاکہ اب کوئی مقابلہ کو نہ جاے سب کو معلوم ہو جاے کہ مین مقابلہ کو جاتا ہون خواجہ نے عرض کیا کہ بہت خوب
ادھر بادشاہ نے صاحبقران کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ مین کس زبان سے اجازت دون راوی بیان کرتا ہی کہ
جو تلاطم اسوقت لشکر اسلام مین برپا ہوا تھا اگر تحریر کیا جاے تو ایک دفتر غم طیار ہو اور ناظرین کے دل بیقرار ہو جائین
چونکہ اسکے تحریر کرنے مین اصل مطلب فوت ہوا جاتا تھا داستان کو طول ہوتا تھا بدین خیال ترک کیا اصل
مطلب کی طرف عنان قلم کو پھیرا ایک کہرام مچا ہوا تھا ہر ادنے و اعلی رو رہا تھا بعض دعا کر رہے تھے ابھی خواجہ
نے میدان قرق نہین کیا تھا نہ صاحبقران کو بادشاہ نے اجازت دی تھی کہ یکایک ایک طرف سے ایک
ابر آبی رنگ کا نمودار ہوا اُس ابر کو دیکھکر چند اہل لشکر قریب خواجہ کے آے اور خواجہ سے کہا کہ ای خواجہ
ملاحظہ فرمائیے یہ ابر کیسا ہی آیا ابر اصلی ہی یا خداوند کریم نے کسی کو ہماری کمک کے لیے روانہ فرمایا ہی ہم سبکی
التجا کو قبول کر لیا خواجہ نے یہ تقریر اُن کی سنکے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور اُن سے کہا کہ یہ ابر تو اصلی نہین ہی
بلکہ کسی ساحر کی آمد کا ہی کیا عجب ہی کہ خداوند کریم نے کسی کو ہماری کمک کو روانہ فرمایا ہو ہم سب کے
استغاثہ کو قبول کرکے رحم فرمایا ہو پس یہ سن کے وہ لشکری اپنے مقام پر پہنچے اور اُس ابر کی طرف
دیکھنے لگے زعفران نے دیکھا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ سب اہل اسلام طرف آسمان کے دیکھ رہے ہین [illegible]
تو بھی دیکھو کہ یہ کیا سبب ہی پس اسنے بھی سر اُٹھا کر دیکھا اسکو بھی وہ ابر نظر آیا ادھر تمام لشکر کفار [illegible]

بھی اُس ابر کو دیکھکر اُسی طرف متوجہ ہوئے کہ یہ ابر کیسا ہی اور کسطرف سے اُٹھا ہی کیا کوئی ساحر
آتا ہی یہ تو سب اُسطرف متوجہ ہوئے کل اہل اسلام و کفار و خود زعفران تک مگر ادھر خواجہ نے بادشاہ
و صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ لوگ ذرا دیر صبر کریں ابھی ایک دوسرے کو رخصت نہ کریں
اور اس ابر کی طرف ملاحظہ فرمائیں کیونکہ یہ ابر جو اُٹھا ہی تو ضرور کسی ساحر کی آمد کا باعث ہی اتنا توقف
فرمائیے کہ جو کوئی ساحر آتا ہی یہ معلوم ہو جاوے کہ آیا ہماری کمک کو آتا ہی خداوند کریم نے کسی اپنے
بندہ کو روانہ فرمایا ہی یا کفار کی کمک کو آیا ہی اتنے عرصہ میں آپ کا کوئی نقصان نہو گا یہ سنکے بادشاہ
نے صاحبقران سے فرمایا کہ جو خواجہ عرض کرتے ہیں اُسکو بھی ملاحظہ فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ
کیا نقصان ہی بس یہ کہکر خواجہ و صاحبقران و بادشاہ بھی اس ابر کی طرف دیکھنے لگے وہ ابر اسقدر جلد
آرہا تھا کہ ابھی تو دور نظر آتا تھا کہ ایک چشم زدن میں قریب لشکر اسلام آگیا ایک مرتبہ شق ہوا اُس ابر میں سے
ایک تخت پیدا ہوا اُس تخت پر ایک ساحر بیٹھا ہوا نظر آیا اب تو اور سب بغور دونوں طرف کے لوگ دیکھنے لگے
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سہراب جادو ہی کہ دیو کو قتل کرکے چلا تھا اور یہاں عین وقت پر پہونچا تھا یہ
ابر اُسی کی آمد کا تھا سہراب جادو نے بالائے تخت پر سے دیکھا کہ ایک لشکر کفار صف آرا ہی اور بمحافظ
جادو و احتیاط جادو برابر تخت گرداب شاہ و حباب شاہ وغیرہ کے کھڑے ہوے ہیں اپنے تخت کو
روکے ہوے اُنکے روبرو ایک صندوقچہ رکھا ہوا ہی اور تمام لشکر کفار خوش ہی سہراب جادو نے اب
جو غور کرکے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ملکہ زعفران سفید پوش میدان میں تخت پر سوار کھڑی ہی اور طرف آسمان کے
دیکھ رہی ہی اور دو حباب وسط آسمان میں بلوری قائم ہیں اُنمیں ایک میں سرداران اسلام جو کہ ساحر ہیں وہ
قید ہیں اور تڑپ رہے ہیں اور دوسرے میں جو کہ غیر ساحر ہیں وہ مقید ہیں اور تڑپ رہے ہیں اب اُسنے دیکھا تو اُسکو نظر آیا
کہ لشکر اسلام میں تلاطم برپا ہی اور سب دنگ سر جھکائے ہوے بلند نالہ کر رہے ہیں اور سبکے چہرے زرد ہیں ایک عالم یاس طاری ہی بلکہ صفیں کی صفیں سرداروں
سے خالی ہیں نہ حمزہ نہ صاحبقران ہیں نہ سرداران لشکر ہیں ایک طرف ساحروں کا لشکر اُداس کھڑا ہوا
ہی عجب عالم یاس تمام لشکر میں طاری ہی اسکے دل پر چوٹ لگی اب اُسنے علم اژدہا پیکر کی طرف نگاہ دوڑائی
کہ دیکھوں اسکے سایہ میں صاحبقران تشریف فرما ہیں یا نہیں اُسنے اسکو بھی خالی پایا اور زیادہ اُسکو صدمہ ہوا
اُسنے خیال کیا کہ کیا صاحبقران بھی گرفتار ہو گئے اُسنے اُسی مقام پر سے قلب لشکر پر نگاہ کی کہ دیکھوں
بادشاہ بھی لشکر میں موجود ہیں یا نہیں پس اُسنے دیکھا کہ صاحبقران و بادشاہ و خواجہ ایک مقام پر موجود ہیں
اسکی جان میں جان آئی اسکو اندازہ سے یہ ثابت ہوا کیونکہ مرد عاقل ہی کہ صاحبقران جو اسوقت قلب
لشکر میں موجود ہیں اسکا یہ سبب ہی کہ یہ زعفران جو میدان میں کھڑی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسنے ان سب کو گرفتار
کیا ہی اب کوئی ایسا لشکر میں نہیں ہی کہ جو مقابلہ کو نکلے پس صاحبقران خود اُسکے مقابلہ کو تشریف لیے جاتے
ہیں بادشاہ سے اجازت لینے گئے ہیں یہ اسنے خیال کیا اور بہت افسوس کیا کہ اتنے عرصہ میں لشکر اسلام کا
یہ حال ہو گیا کہ کوئی مقابلہ کرنے والا نرہا کہ خود صاحبقران نے قصد فرمایا نہ معلوم مجکو لوگ اپنے دل میں کیا
کہتے ہونگے یقین ہی کہ یہی کہتے ہونگے کہ سہراب نمک حرام و احسان فراموش ہی کہ ایسے وقت میں شراکت سے دست بردار
ہوا اور اپنی جان بچا کر سب سے چلا گیا پس یہ خیال کرکے اپنے تخت کو زمین کی طرف مائل کرکے چلا جب قریب آیا سب سے
پہلے خواجہ نے پہچانا کہ یہ سہراب ہی صاحبقران سے عرض کیا کہ سہراب آگیا نہ معلوم کہاں تھا ہم سب کو یہ گمان
تھا کہ سہراب اپنی جان بچا کر چلا گیا اب یہ یقین ہوتا ہی کہ کسی نہ کسی بلا میں مبتلا ہو گیا تھا معشوقہ نے نہ آنے دیا ہو گا کیونکہ
ایک زمانہ کے بعد گیا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ آیا ہی تو معلوم ہو جاوے گا ابتو کل لشکر اسلام میں غل پڑ گیا کیونکہ سب نے

دیکھ لیا کہ یہ ساحر جو کہ آیا ہی سہراب ہی سبکی زبان پر یہ جاری ہوا کہ سہراب جادو آیا لشکر اسلام مین اک یہ غل ہوا اُدھر
سب کفارون نے مع زعفران کے بھی پہچان لیا کہ یہ تو سہراب ہی نہ معلوم کہان گیا تھا کہ جب تمام لشکر کا خاتمہ ہو لیا
تو آیا زعفران نے اسکو دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ اگر سہراب آیا ہی تو میرا کیا کر لیگا جبکہ مین نے مریخ ایسے
ساحر کو گرفتار کر لیا تو یہ سہراب کیا اصل رکھتا ہی یہ خیال کر کے زعفران نے لشکر اسلام کی طرف منھ کر کے کہا کہ
بڑی دیر سے مین مبارز طلب کر رہی ہون کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی نہ خود صاحبقران آتے ہین مین دیکھ رہی ہون
کہ بادشاہ کے پاس منھ چراے ہوے کھڑے ہین اب مین خود آتی ہون یہ جو زعفران نے کہا یہ صدا کان مین سہراب
کے پہونچی اُسنے اپنے تخت کو لشکر اسلام کی طرف سے پھیرا اور اسکی طرف چلا اور پکار کر کہا کہ او ریگانہ مین تیرا سر کوب
آ پہونچا تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی تو نے لشکر اسلام کو بہت پریشان کیا ہی اور بہت مغرور ہو گئی ہی میرے ہاتھ سے
بچکر کہان جاتی ہی مین تیری جان کا ملک الموت ہون اب تیری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہی کیون اسقدر بیقرار ہوتی
ہی جبکہ صاحبقران کے غلام و جان نثار مجھ ایسے موجود ہین تو انکی جوتی تیرے مقابلہ کیلیے آے
مین بڑی دور سے تیرے قتل کرنے کو آیا ہون یہ کہتا ہوا چلا صاحبقران نے جو دیکھا کہ یا تو سہراب ادھر
آتا تھا یا زعفران کی طرف تخت کو پھیر کر چلا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ تم خواجہ سہراب سے پکار کر کہدو
کہ پہلے ہمارے پاس ہو تا جاے پھر مقابلہ کو جاے ہمکو اُس سے کچھ کہنا ہی خواجہ نے پکار کر کہا کہ ای سہراب
جادو پہلے ادھر آ کیونکہ صاحبقران والاشان طلب فرماتے ہین اور فرماتے ہین کہ ہمکو تجسے کچھ کہنا ہی
یہ سنکے سہراب نے تخت کو روک کر پہلے صاحبقران و بادشاہ کو سلام کیا اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا
کہ مین حاضر ہوتا ہون پہلے اسکو اسکی تقریر فہل کی سزا دے لون مجھے اسکی تقریر نہین سُنی جاتی ہی یہ بہت لاف زنی
کر رہی ہی اسکا سر لے کر حاضر خدمت ہوتا ہون میری گستاخی کو معاف فرمائیے یہ جو سہراب جادو نے
عرض کیا صاحبقران نے سنکے خواجہ سے فرمایا کہ سہراب جادو سے کہدو کہ کیون اسکے مقابلہ کو جاتے ہو
یہ سحر بند ہی مریخ وغیرہ سب اسکے ہاتھ سے گرفتار ہو گئے ہین اس سے تمہارا مقابلہ کرنا بیکار ہی یہ میرے ہاتھ سے
قتل ہو گی کیونکہ یہ سحر بند ہی اور مین مالک اسم اعظم ہون ایسی حالت مین جبکہ مقابلہ نہین کر سکتے ہو جاکر خلاف
ہوتا بیکار ہی خواجہ نے یہ بھی پکار کر کہا کہ صاحبقران یہ فرماتے ہین سہراب نے جواب دیا کہ اب تو غلام فرور
اس سے مقابلہ کریگا اور اسکا سر لے کر حاضر ہوگا اسکی موت غلام کے ہاتھ سے ہی صاحبقران سے میری طرف
سے آپ عرض فرمائین کہ غلام کو نہ روکین نہ غلام اسوقت اسکے مقابلہ سے باز آئیگا یہ کہکر اور تخت بڑھا کر
چلا یہ تقریر جو صاحبقران نے سنی بادشاہ سے فرمایا کہ اسکو موت کہتے ہین کہ رات سے غائب تھا اور سب کو
یہ گمان تھا کہ جان بچا کر چلا گیا مگر جب وقت قریب آیا کیونکر قضا دامن پکڑ کر لے آئی اور شیر ژیان کے روبرو
کر دیا یہ اسکی قدرت ہی پس اسی امر سے اُسکی شان ثابت ہوتی ہی کہ جب تک جسکی قضا نہین آئی ہی وہ خود
حفاظت کرتا ہی اور موت خود محافظ ہوتی ہی جب قضا آ جاتی ہی پھر کسی کے ٹالے سے نہین ٹلتی ہی ابھی تک
سہراب کی قضا نہ تھی شب سے غائب تھا جب قضا آئی ہزارون کوس سے چلا آیا روکا بھی تو نہ رُکا ہمارے
پاس تک بھی نہ آیا بڑے افسوس کی بات ہی بادشاہ نے فرمایا کہ پھر کیا کیا جاے جو اسکی مشیت کوئی چارہ
ہی یہ فرما کر خاموش ہو رہے اور طرف میدان جنگ کے دیکھنے لگے صاحبقران والاشان بھی اُسی طرف
متوجہ ہوے خواجہ بھی اور سب لشکر بھی مگر سب اہل لشکر کا یہ حال ہی کہ دعا مانگ رہے ہین کہ ای کریم کارساز
سہراب جادو کو اس لکاتہ پر فتحیاب کر تیری ذات بڑی کریم ہی ہم سب کے حال زار پر رحم کر اور اُس
لکاتہ پر سہراب جادو کو ظفر دے لشکر اسلام کے لوگ سہراب جادو کی فتح و ظفر کے لیے دعا کر رہے ہین

ادھر سہراب اُسکے مقابلہ مین پہونچا ادھر گرداب شاہ نے مواج شاہ سے کہا کہ سہراب کی بھی قضا اسکو گھیر کر لائی ہی ملکہ سہراب کو بھی ایک آن مین اسیر کرتی ہی مواج شاہ نے کہا کہ ضرور گرداب شاہ نے کہا کہ اس امر کا تو خوف نہین ہی کہ ملکہ پر وہ غالب آئیگا گر اس امر کا خیال ہی کہ اور عرصہ ہوا مواج شاہ نے کہا کہ پھر کیا کیا جاے یہی ایک ساحر باقی ہی لشکر مین نہ تھا ورنہ اسکا بھی خاتمہ ہو چکا ہوتا یہ سنکے محافظ نے پوچھا کہ کیا یہ وہ سہراب ہی جو کہ بادشاہ کے یہان سپہ سالار رہتا گرداب نے کہا کہ ہان محافظ نے کہا ہم نے تو سنا تھا کہ وہ مر گیا گرداب نے کہا کہ آپ سے جس نے بیان کیا غلط بیان کیا برابر تو لڑتا چلا آتا ہی محافظ نے کہا کہ صبح سے کہان تھا گرداب نے کہا کہ نہ معلوم کہان تھا اب جھے وقت پر ہونچا جبکہ صاحبقران مقابلہ کو آنے تھے اپنے آکر اُنکو روکا خیر اسکی بھی جنگ کا تماشا دیکھو لین کہ یہ کیا کرتے ہین یہ تو ہمکو یقین کامل ہی کہ ملکہ زعفران غالب آئیگی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر سہراب قریب زعفران پہونچگیا اور کہا کہ کیا لاف زنی کر رہی ہی نہ معلوم کیا بجوگ پڑا جو ایسے ایسے زبردست ساحر تیرے ہاتھ سے گرفتار ہوے ورنہ تیری ابھی یہ لیاقت تھی کہ تو اُنکا مقابلہ کر سکتی خیر تیری قضا میرے ہاتھ سے تھی کیونکر اُنکے ہاتھ سے قتل ہوتی پس خبردار ہو جا جو حربہ کرنا ہو کر لے تاکہ تیرے دل کی حسرت تیرے دل مین نرہے وہ بھی نکل جاے دوسرے یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم حریف پر سبقت کرین زعفران نے جواب دیا کہ ای سہراب جادو کیون اپنی مٹی خراب کرتا ہی ارے نادان میرے ہمراہ چل مین تیری خطا بادشاہ سے معاف کرا دون بادشاہ پھر تجکو وہ مرتبہ دے گا کہ عمر بھر یاد کرے گا اس مذہب اسلام کو ترک کر اور شرکت اسلام سے باز آ دیکھو اُنکی شرکت کا یہ مزا ہی جو کہ تو دیکھ رہا ہی ذرا سر اُٹھا کر دیکھو کہ کیا حال ہی اور اس شرکت کی کیا سزا پائی ہی یہی تیرا بھی حال ہوگا مین تو لشکر اسلام کا خاتمہ کر چکی ہون اگر تو نہ آتا اب کی مین اور مبارز طلب کرتی اگر صاحبقران میرے مقابلہ کو آتے تو خیر مین اپنے مقابلہ کرکے گو وہ مالک اسم اعظم تھے اُنکا بھی خاتمہ کرتی پہلے اُنکا اسم اعظم بند کرتی اسکے بعد اُنکو بھی اسیر کرلیتی جب صاحبقران اسیر ہو جاتے ایک مرتبہ ایسا اسم سحر پڑھتی کہ تمام لشکر اسلام غرق زمین ہو جاتا اسکے بعد ان سب کو جلا دیتی مگر کچھ دیر اُنکی حیات مین اور باقی تھی جو تو آگیا اور میرا مقابلہ کرنے لگا خیر پہلے تجکو اسیر کرلون پھر اُسکے بعد اُنکا خاتمہ کرونگی سہراب نے کہا کہ کیا بیہودہ بکتی ہی کیون بار بار صاحبقران کے نام کو اپنی زبان پہ لاتی ہی اُنکی جتنی کو کیا غرض ہی جو تیرے مقابلہ کو آئین مین ہی اکیلا تیرے لیے کافی ہون تو کیا اہل اسلام کا خاتمہ کرے گی مین خیال کرتا ہون کہ تیرا ہی خاتمہ ہوا جاتا ہی بس اب نہ کچھ زبان سے نکالنا ورنہ گدی سے تیری زبان کھینچ لونگا تو کیا میری خطا بادشاہ سے معاف کرائے گی اور وہ کیا گیدی میری خطا معاف کرے گا بلکہ تو میرے ساتھ چل مین تیری خطا صاحبقران والاشان سے معاف کرا دون سمندر کو بھی سے آ اُسکی بھی خطا معاف ہو جاے گی اور اب ہم لوگ کیا اس امر سے باز آئینگے اور کیا شرکت اہل اسلام ترک کرین گے اگر ہزار مرتبہ ہم قتل کیے جائین اور ہمارا خمیر بنایا جاے اور ہم پھر زندہ کیے جائین اسیر بھی ہم مذہب اسلام سے نہ پھرینگے نہ شرکت اہل اسلام ترک کرین گے جب تک ہم زندہ ہونگے اہل اسلام کا دم بھرینگے اُنہیں کی محبت مین مرینگے وہ تصویر جادو جسکو تو اپنا خدا سمجھتی ہی جب تک ہم ان تمامی کو بھی کہتے ہین ایک شیطان ہی اُسنے سبکو گمراہ کر رکھا ہی اب اُسکا بھی حال کہا جاتا ہی کہ وہ قتل کرنے کی نوبت کے اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوگا تمام عالم مین پناہ کی جگہ تلاش کرتا پھرے گا کہین پناہ نہ ملے گی یہی حال سمندر شاہ کا بھی ہوگا بس

اسی مین خیریت ہی اگر زندگی کی طلبگار ہی تو رفاقت سمندر شاہ سے دست بردار ہو مذہب اسلام قبول کر
دین تصویر پرستی ترک کر تو جان بچیگی ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگی اگر یہ امر منظور نہین ہی تو جلد اپنا حربہ
کر کیونکہ مجکو تیری صورت دیکھکر غصہ آتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جب مین یہ خیال کرتا ہون کہ اسقدر اہل اسلام
تیرے سبب سے مبتلاے عذاب ہین اور تڑپ رہے ہین بس ایک شعلہ کلیجے سے اُٹھتا ہی کہ وہ تمام
قلب وجگر کو پھونک دیتا ہی یہ دل چاہتا ہی کہ تیری چھاتی پر چڑھکر تیرا خون پی لون بلکہ میری آنکھون کے
نیچے خون اُترا آتا ہی کہین تو جلد قتل ہو تا کہ وہ اس عذاب سے نجات پائین یہ جو سہراب نے کہا
زعفران نے جواب دیا کہ ای سہراب تم بہت چرب زبان ہوگئے ہان سچ کسی نے کہا ہی کہ جب قضا
آتی ہی آدمی کی تو اُسکی زبان دراز ہوتی ہی اور جب چینٹی کے مرنے کے دن قریب آتے ہین تو اُسکے پر
نکلتے ہین پس تیری وہی حالت ہی کہ قضا جو سر پہ آئی ہی تو زبان دراز ہوگئی ہی سہراب نے جواب
دیا کہ آپ تقریر کر چکین اپنا حربہ کیجیے مین اس تقریر کا جواب زبان تلوار سے دونگا مین کہہ چکا ہون
کہ تیری صورت دیکھکر میری آنکھون مین خون اُترا آتا ہی مگر اس امر سے مجبور ہون کہ سبقت میرے مذہب
مین جائز نہین ہی ورنہ اسقدر کلام بھی نہ کرتا آتے ہی خاتمہ کر دیتا یہ جو سہراب نے کہا اُسنے کہا
کہ تو میرے حربہ کا مشتاق ہی بس ایک مرتبہ اُسنے جھولی پر ہاتھ ڈالکر ایک نارنج نکالا اُس نارنج پر
اسم سحر پڑھکر دم کیا اور وہ طرف سہراب جادو کے پھینکا جب سہراب نے دیکھا کہ اُسنے
نارنج مارا فوراً کچھ اسم سحر پڑھکر اُسپر ہاتھ ڈال دیا وہ موم ہوکر سہراب کے ہاتھ مین آگیا دو سبب تھے
ایک تو سہراب کے پاس وہ صندوقچہ موجود تھا کہ جسپر کوئی سحر نہ اثر کرسکتا تھا نہ کوئی دعا دوسرے
خود بھی سہراب ساحر زبردست ہی اگر نارنج موم ہوگیا کیا عجب ہی پس سہراب نے اُس نارنج کو
زمین پر پھینکدیا اور کہا کہ یہ ہی حربہ تھا جو میرے قریب آکر موم ہوگیا اب خبردار ہو جا مین اپنا حربہ
کرتا ہون زعفران نے کہا کہ مین خبردار ہون پس جو اُسنے کہا سہراب تخت پر تو بیٹھا ہوا ہی اور تخت
زمین سے کچھ اُونچا ہی اور وہ بھی تخت پر سوار ہی دونون تخت برابر ہین پس سہراب نے اپنی کمر
سے صندوقچہ نکالا اُسنے کہا کہ واہ میان سہراب کیا تم بھان متی کے تماشہ کرنے والون کی طرح سے
صندوقچہ نکالتے ہو کیا اس صندوقچہ مین تمھارا سحر بند ہی اور وہ حربہ کیا اسی صندوقچہ مین ہی جو کہ میرے
اوپر کروگے سہراب نے کہا کہ ہان اِسی صندوقچہ مین ہی سب قدر و عافیت معلوم ہوئی جاتی ہی یہ کہکر
صندوقچہ کھولا اس تیزی سے کہ وہ دوسرا حربہ نہ کرنے پاے جیسے ہی پٹرا صندوقچہ کا بلند ہوا سہراب
نے کہا کہ پھر مین کہتا ہون کہ خبردار ہو جا مین بار بار خبردار کرتا ہون اب مین اپنا حربہ کرتا ہون اُسنے کہا کہ
تو ڈراتا کسکو ہی مین خبردار ہون ایسے ایسے مین نے بہت سے کرشمے دیکھے ہین یہ اُسکا کہنا تھا کہ سہراب
نے اُس پٹری کو دہنی طرف ہٹایا بس جیسی پٹری دہنی طرف ہٹی اُسی طور کی ایک برق چمکی اور
ویسی ہی روشنی ہوئی جیسی اُس پہاڑ پر ہوئی تھی جبکہ دیو کو سہراب نے قتل کیا تھا دونون لشکرون
کی آنکھین بند ہوگئین وہ چمک یا تو یہان ہوئی تھی یا بالاے آسمان ہوئی اور برق آسمان پر سے چلی
سہراب نے کہا کہ لینا ای برق بحق سامری اس زعفران لکاتہ کو یہ کلمہ جیسے ہی سہراب کی زبان
سے نکلا ویسے ہی ایک کڑاکا ہوا اور برق نے زعفران کی طرف کا رُخ کیا کہ تمام لشکر کفار پکار اُٹھا
کہ ای ملک زعفران اپنے کو بچا ورنہ یہ برق بڑے غضب کی ہی یہ جو پکار کر سب لشکر نے کہا اور اُسکو بھی
چمک ہونے سے آگاہی ہوئی اُس نے اسی حالت مین سحر کیا کہ کئی سپرین اُسکے سر پر قائم ہوئین

بلکہ ایک ابر آہنی طیار ہو گیا مگر وہ برق جو کڑکڑا کر چلی اس ابر آہنی کو قلم کرتی ہوئی اور اُن سپر دنکو قلم کرتی ہوئی
اُسکے سر پر آئی کئی ہاتھ خود بخود پیدا ہوئے اور زعفران کے سر پر اُن ہاتھون نے اپنا سایہ کیا مگر وہ
بھی مثل خیار تر کے قلم ہو گئے اور یہ سب سپرین و ابر آہنی مثل پنیر کے کٹ گیئن وہ برق کسی چیز پر نہ رُکی
اُن ہاتھون کو قلم کر کے سر پر آئی اُسنے اُف کی کہ میری اُف سے یہ برق خاموش ہو جاے مگر اسکی
اُف نے بھی کچھ اثر نہ کیا اُس برق نے اُسکے سر کو دو پارہ کیا صراحی گردن سے گذرتی ہوئی صندوق سینہ
مین آئی اُسکو ویران و برباد کرتی ہوئی شکم مین آئی شکم کا ستھراؤ کرتی ہوئی مقام شرمگاہ کی سیر کرتی ہوئی
دونون ٹانگون کے بیچ سے نکل گئی زمین کو بوسہ دیا اور پھر بلند ہوئی اور بالاے آسمان جا کر چمکی فوراً
سہراب نے پٹری کو بائین طرف ہٹایا ایک چمک سی ہوئی اور وہ برق اپنے مقام پر آکر قائم ہوئی
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ برق زعفران کو قلم کر چلی سہراب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا
کہ یون حریف کو قتل کرتے ہین مین تو جانتا ہی تھا کہ اسکی قضا میرے ہاتھ سے تھی اور مین ہی اسکا
ملک الموت ہون اسی سبب سے تو مین لشکر مین نہ تھا عین وقت پر پہونچا پس یہ تو سہراب نے کہا اُدھر
کا حال سُنیے جیسے ہی زعفران دو پارہ ہو کر زمین پر گری ایک شور و غل برپا ہوا تاریکی چھا گئی برقین
چمک کر گرنے لگین آندھی سیاہ اُٹھی شعلے بلند ہونے لگے سنگباری برف باری ہونے لگی بیر
غل مچانے لگے گفتی مرا نام من ملکہ زعفران بنفشہ پوش جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و
بمطلب خود نرسیدیم جب یہ صدا آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی راوی نے بیان کیا ہے کہ ادھر
زعفران مر کر گری اُدھر اسکا سحر برطرف ہوا دونون حباب بلوری ٹوٹے سرداران لشکر اسلام
قید سحر سے چھوٹے جیسے ہی زعفران مری سب کے جسم پر سے قید سحر برطرف ہوئی ساحرون نے
اُسکے سحر سے نجات پائی غیر ساحر بھی چھوٹے مگر ساحران لشکر اسلام نے یہ چالاکی کی کہ جیسے ہی قید سے
نجات پائی اُس حباب کی طرف جھپٹے کہ جس مین ساحر قید تھے کیونکہ یہ اپنے حباب سے دیکھ رہے تھے
قوت بصارت باقی تھی ہوش مین تھے مگر نہ سحر کر سکتے تھے نہ بات کر سکتے تھے نہ حرکت بے حس و حرکت
پڑے ہوے تھے پس اسکا مرنا تھا کہ اُنکے حواس درست ہوے حباب ٹوٹا یہ اُس حباب کے
قریب پہونچے وہ بھی ٹوٹا سرداران اسلام چھوٹ کر اُس سے طرف زمین کے چلے تھے کہ انھون نے روکا
ایک ایک نے چار چار کو روکا ایک کو بھی زمین پر نہ آنے دیا اگر خدانخواستہ یہ لوگ زمین پر گرتے تو استخوان
ریزہ ریزہ ہو جاتے نشان بھی نہ ملتا پس سب نے لاکر زمین پر اُنکو اُتارا اتنے عرصہ مین وہ تاریکی
بھی برطرف ہوئی صداے شور و غل موقوف ہوئی راوی نے بیان کیا ہے کہ لاش سے زعفران کی ایک
طایر سیاہ رنگ پیدا ہوا وہ اُڑ کر بالاے آسمان گیا اور اُسنے تین مرتبہ صداے ہیہات ہیہات بلند کی
اور کہا کہ اے ساحران غدار خبردار و آگاہ باشند کہ منم روح ملکہ زعفران مین تمکو خبر دیتی ہون کہ ملکہ قتل
نہوتی کیونکہ سحر بند تھی جبتک صاحبقران مقابلہ نہ کرتے مگر ملکہ کو سہراب نے اُس جبر سے قتل
کیا ہے کہ جو کہ بادشاہ نے اہل اسلام کے قتل کے لیے تجویز فرمائی تھی اب مین خدمت مین بادشاہ کی
جاتی ہون انکو اس حال سے خبردار کرتی ہون یہ صدا دے کر وہ طائر طرف سمندر ریہ کے روانہ ہوا
لشکر اسلام مین ایک نعرہ خوشی بلند ہوا کفار کے ہوش اُڑ گئے سب کے چہرے زرد ہو گئے حواس
جاتے رہے مردنی منھ پر چھا گئی حیران ہوے کہ یہ کیا ہوا ادھر سہراب جادو نے صدا دی کہ
اور جسکو تمنا ہے مرگ ہو میرے مقابلہ کو آئے میان محافظ جادو و تم جو صندوقچہ بادشاہ کے پاس سے

لیکر آے ہو وہ لیکر میرے مقابلہ کو آؤ دونون صندوقچون کا امتحان ہو جاے دیکھین کسکا صندوقچہ
کام دیتا ہی مین بھی اپنے بزرگون کا تحفہ لایا ہون جو کہ پشت در پشت سے میرے پاس چلا آتا ہی یہان غنیم
کے حواس باختہ تھے اور سب افسوس کر رہے تھے کہ کیسے لڑائی بگڑ گئی یہ کیا ہوا سب حیرت زدہ ہو ہو کر
دیکھ رہے تھے اور اپنے دل مین کہ رہے تھے کہ یہ کیا غضب کا حربہ ہی کہ کسی پر بند نہین ہوتا ہی زعفران
سحر بند تھی اور کئی سحر اُسنے اپنے بچنے کے لیے کیے مگر کچھ نہوا بہ آہنی کو اُسنے قلم کیا آخر کو انجام یہ ہوا
کہ خود ہی ماری گئی گرداب نے حباب شاہ سے کہا کہ ای حباب شاہ تمنے دیکھا کہ زعفران کو کیونکر
سہراب جادو نے آکر قتل کیا اب ثابت ہوا کہ یہ اسی تدبیر کے لیے گیا تھا اگر ہمکو یہ معلوم ہوتا تو ہم ملکہ
کو میدان سے واپس کر لیتے اور طبل بازگشت بجوا دیتے بہت بڑی ساحرہ زبردست قتل ہوئی اب
کون مقابلہ کرے گا حباب نے جواب دیا کہ محافظ جادو جاکر مقابلہ کرین گے یہ بادشاہ کے پاس سے
صندوقچہ جو لے کر آے ہین اُس سے یہ وہ چیز ہی کہ جو کسی امر سے نہین رُک سکتی ہی نہ سحر سے نہ اسم اعظم
سے اسکے رد بد کسی کا کچھ بس نہ چلے گا گرداب نے جواب دیا کہ یہ امر تم درست اور بجا کہتے ہو مگر
اب مجکو شک گذرتا ہی وہ طایر جو کہ زعفران کی لاش سے نکلا تھا اُسنے یہ خبر دی تھی کہ جو چیز بادشاہ
براے قتل اہل اسلام روانہ کرنے والا تھا وہ اسکے ہاتھ لگ گئی اُسی سے زعفران کو قتل کیا یہ تقریر
اُس طایر کی شک دلاتی ہی کہ محافظ کے پاس صندوقچہ وہ نہین ہی دوسرا ہی وہ سہراب کے ہاتھ کسی
طور سے آگیا حباب نے کہا کہ یہ صرف گمان ہی کیونکہ یہ کہان ممکن ہی کہ سہراب کے ہاتھ وہ صندوقچہ
آے نہ سہراب کی وہان تک رسائی ہی اور نہ اُسکا گذر ہو سکتا ہی دوسرے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایسی نادر
چیز بادشاہ نے اس لاپرواہی سے رکھی ہو کہ جسکا جی چاہے چرا کر لیجاے پس ایسی حالت مین یہ گمان
کرنا محض بیکار ہی گرداب نے جواب دیا کہ ابھی حال کھلا جاتا ہی یہان گرداب و حباب مین یہ گفتگو
ہو رہی ہی ادھر جب سب سردار رہا ہوے ساحر و غیر ساحر اور ساحرون نے سب کو زمین مین لاکر
پہونچایا بعد دفع ہونے تاریکی کے سب خدمت بادشاہ و صاحبقران مین آے مجرا بجا لائے عرض
کیا کہ حضور سہراب نے آکر ہماری جان بچائی امر عجب یہ ہی کہ ہمکو ہوش تھا اور ہم سب حال دیکھ رہے تھے
مگر نہ طاقت گویائی تھی نہ جسم مین حس و حرکت تھی ہم سب بیکار تھے یہی ساحرون نے بھی عرض کیا بادشاہ
و صاحبقران نے فرمایا کہ خدا نے بڑا فضل کیا اُنھون نے عرض کیا کہ اگر تھوڑے عرصہ تک ہماری یہی
حالت اور رہتی تو ہمارے جسم سے روح نکلجاتی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر سہراب جادو نہ آتا تو
مین خود نکلکر مقابلہ کرتا کیونکہ یہ امر مجکو مریخ کی تقریر سے جو کہ مریخ نے میرے سوال کے جواب مین
کی تھی ثابت ہو گیا تھا کہ یہ سحر بند ہی پس بدون اسم اعظم کے یہ قتل نہ ہوتی ای مریخ تم لوگ اُسپر
غالب آے تھے اور وہ مغلوب ہو کر پسپا ہونے لگی تھی پھر کیونکر تم گرفتار ہوئے مریخ نے عرض
کیا کہ جب آپ یہان سے دربار مین تشریف فرما ہون گے تو مین تمام واقعہ عرض کردونگا کیونکہ
میرا واقعہ طولانی ہی بس یہ سنکے صاحبقران نے سب کو گلے سے لگا لگا کر رخصت کیا ہر ایک
اپنی اپنی صف مین آکر اپنے مقام پر قایم ہوا پھر اُسی طور سے لشکر مین آبادی ہوئی سب صفین
درست ہو گئین اُسی طرح سے لشکر آباد ہو گیا ہر ایک سہراب کو دعا دے رہا ہی راوی نے بیان کیا کہ ادھر
سہراب نے کہا کہ ای محافظ جادو کیا تم میرے مقابلہ کو نہین آؤ گے اگر نہ آؤ تو جواب دو اور
کسی کو روانہ کرو یہ سننا تھا کہ محافظ نے احتیاط جادو سے کہا کہ تم یہان رہو مین سہراب کے مقابلہ کو

بھاتا ہون اور سحر بادشاہ سے اُسکو قتل کرتا ہون احتیاط سے جواب دیا کہ جاؤ بس محافظ نے سحر کیا
کہ ایک طاؤس سحر صحرا سے اُڑکر آیا یہ تخت پر سے اُس طاؤس پر سوار ہوا صندوقچہ اپنے ہاتھ مین لیا یہان
لشکر اسلام مین چرچا ہونے لگا کہ غضب کیا سہراب نے کہ محافظ کو طلب کیا جو کہ صندوقچہ سحر سامری
لیکر ہمارے قتل کے لیے آیا تھا غزالان نے اپنے ساحرون سے کہا کہ اب کوئی صورت مفر کی نظر
نہین آتی ہی کیونکہ اس سحر کا رد کوئی نہین جانتا ہی مریخ نے اپنے ساحرون سے یہی کلمہ کہا کوکبہ نے
اپنے ساحرون سے آفاق نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اب کوئی صورت نجات کی نظر نہین آتی ہی نہ معلوم
یہ کیا سہراب کو ہوا تھا کہ لڑائی بنی ہوئی کو بگاڑنے کی تدبیر کی اب محافظ وہ چیز لیکر آتا ہی کہ جس سے
ہر ایک عاجز ہی آئینہ اندام نے جواب دیا کہ آج یا کل وہ نکلکر مقابلہ کرتا اور کوئی تو ایسی بات ہوگی
جو سہراب نے خود اُسکو طلب کیا ہی کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور ہی کہ جسکے بھروسے پر یہ جرات اُسنے کی
ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ایسی چیز لایا ہی کہ جو اس سحر کو رد کرے گا آفاق نے کہا کہ خیر جو مشیت خدا ادھر
صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ اسوقت تو سہراب نے بڑی جرات کی کہ اپنے مقابلہ کو محافظ کو
طلب کیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسکے پاس کوئی ایسا تحفہ ہی کہ جو کہ اس سحر کو رد کرے گا یہ اُسی تحفہ کو لینے گیا تھا
ورنہ کوئی ایسی جرات نہین کر سکتا ہی کہ جبکہ یہ امر ثابت ہو کہ اس سے مفر نہین ہی پس ایسی حالت مین ایسی
جرأت کرنا خالی از علت نہین ہی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ آپ بجا ارشاد فرماتے ہین پس صاحبقران
یہ تقریر کرکے خواجہ کو لیکر اپنے مقام پر زیر علم تشریف لائے وہان محافظ اپنے طاؤس سحر کو اُڑا کر
مقابل سہراب آیا اور کہا کہ او سہراب ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم اور تم دونون ایک سرکار مین ملازم تھے
باہم صحبتین رہتی تھین اب کیا زمانہ کا رنگ دگرگون ہوگیا ہی کہ ہم اور تم باہم مقابلہ کرتے ہین پس اس
امر سے کیا حاصل آؤ میرے ہمراہ خدمت بادشاہ مین چلو وہ تمھاری خطا معاف کردیگا سہراب نے
جواب دیا کہ ای محافظ وہ زمانہ اور تھا اب اور زمانہ ہی اُسوقت مین ہم اور تم دونون ایک مذہب تھے
اب تو بہت بڑا فرق مذہبی ہوگیا ہی بھلا کافر سے اور مسلمان سے کیونکر باہم میل ہوسکتا ہی ہان اگر تم مذہب
اسلام قبول کرو تو کیا مضایقہ ہی ورنہ مقابلہ کرو مین تمھارا دشمن ہون تم میرے اور یہ جو تمنے کہا کہ بادشاہ
کے پاس چلو خطا معاف کراؤ تم ہی بتاؤ کہ کون ایسا امر بادشاہ نے میرے ساتھ کیا کہ مین آنکی خیرخواہی کرون اور
خطا معاف کراؤن نہین مینے کوئی خطا کی نہ قصور اُنھون نے سراسر میرے ساتھ برائی کی اور میری جان کے خواہان
ہوئے اور مجھکو بیکار یہان سے پاس ماہیان کے روانہ کرکے قید کرایا اور میری عزت لی مین ایسے کے پاس کیا جاؤنگا
اور کیا قصور معاف کراؤنگا وہ کیا کیدی ہی وہ بالکل ناقدردان ہی ایسے ناقدرون کی خدمت کرنا بالکل
نازیبا ہی پس یا تو مقابلہ کرو یا میرے ساتھ چلو خدمت صاحبقران مین محافظ نے جواب دیا کہ مین کیا کرون
جو کہ میرے اوپر تمھاری ملاقات کا حق تھا وہ ادا کیا اب ماننے نہ ماننے کا تمکو اختیار ہی کوئی یہ نہ کہیگا کہ محافظ
نے ملاقات کا پاس نہ کیا اور یہ تو غیر ممکن ہی کہ مین بادشاہ کی رفاقت ترک کرون اور اپنا مذہب آبائی
چھوڑون پس جو حربہ رکھتے ہو وہ کرو سہراب جادو نے کہا کہ یہ اپنا طریقہ نہین ہی پہلے تم حربہ کرو
پھر مین حربہ کرونگا محافظ جادو نے کہا کہ تم میرے حربے سے نہ بچوگے کیونکہ میرا حربہ غضب خداوندی ہی
سہراب نے کہا کہ مین تجھ سے کہتا ہون کہ تو اپنا حربہ کر یہ تیرا حربہ کیا ہی بلکہ سمندر نے تجکو اپنا سحر
دیکر روانہ کیا ہی یہ سحر جو کہ تیرے پاس صندوقچہ مین بند ہی یہ اُسکا بھی نہین ہی سامری کا ہی مگر مین یہ
کہتا ہون کہ میرے روبرو کچھ کام نہ دے گا میرے پاس وہ شی موجود ہی جو کہ اس سحر کو رد کردے گی

یہ جو سہراب نے کہا محافظ کو غصہ آگیا اور اُس نے صندوقچہ کو کھولا لشکر اسلام کے سب ساحر کانپ گئے سب کو امید
زندگی کی قطع ہوگئی اور سہراب کی طرف سے تو بالکل یاس ہوگئی یہان محافظ نے صندوقچہ کھول کر
پہلے پتلی کو دہنی طرف ہٹایا کچھ بھی نہوا خیال کیا کہ شاید مین بھول گیا ہون پھر بائین طرف ہٹایا کچھ بھی نہوا
اور اُسی طور سے رہا اب جو غور کر کے دیکھا سوائے پتلی کے کچھ نہ تھا سمندر نے اُس سے کہا تھا کہ اسکے
اندر ایک تلوار ہے اُسکا قبضہ نظر آتا ہے اور کچھ نہین نظر آتا ہے محافظ نے وہ قبضہ بھی نہ پایا اپنے قبضہ مین
نہ تھا وہ تو دوسرے کے قبضہ مین تھا اُسپر اور کا قبضہ تھا وہ پہلے ہی سے سمندر کے قبضہ سے نکل کر
سہراب کے قبضہ مین آگیا تھا وہان کیا تھا بھیرون ناچ رہا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب یہ واقعہ
محافظ نے دیکھا اُسکا چہرہ مارے خوف کے زرد ہوگیا منہ پر ہوائیان اڑنے لگین حواس جاتے
رہے موت کا یقین ہوگیا دم بخود ہو کر رہ گیا سکتہ کی نوبت ہوئی تمام جسم مین تھرتھری پڑگئی یہ حال
جو سہراب نے دیکھا کہا کہ کیون بھائی میان محافظ کیا حال ہے وہ سحر جو کہ تم سمندر سے لے کر
آئے تھے اور سمندر نے بڑے شد و مد سے روانہ کیا تھا کیا ہوا کچھ بھی اُسنے اپنا اثر نہ کیا تم تو
صندوقچہ کھول کر ایسے ششدر ہوئے کہ بیان سے باہر ہے اب مین اپنا حربہ کرتا ہون تم تو کہتے تھے کہ اس
حربہ سے تم نہ بچوگے دیکھو میرے خدا نے کیونکر مجکو بچایا خبردار ہو جاؤ اب مین حربہ کرتا ہون یہ کہکر سہراب نے
اپنا صندوقچہ کھولا محافظ جائے امن و امان تلاش کرنے لگے مگر قضا کب چھوڑتی ہے سر پر آ برابر
ہوئی تھی بس سہراب نے صندوقچہ کھول کر پتلی کو دہنی طرف ہٹایا ہٹانا تھا کہ برق چمکی اسما پر
تلوار گئی وہان سے چلی محافظ نے حفاظت کے لیے سپرین قائم کین وہ جو گری سب کو قلم کرتی ہوئی
محافظ کے دو پرکالے کیے اور پھر بالائے آسمان گئی سہراب نے پتلی کو بائین طرف ہٹایا پھر وہ
برق قضا اپنے مقام پر آکر قائم ہوگئی سہراب جادو نے صندوقچہ بند کر لیا محافظ کے مرنے کی علامت
بلند ہوئی تاریکی ہوئی برق چمکی سنگباری ہوئی آندھی سیاہ چلی برف گری ہیر غل مچانے لگے صدائین ہولناک
آئین جب تلاطم برطرف ہوا صدا آئی کہ مارا جوان کہ نام من محافظ جادو بود افسوس مردیم و جان
دادیم بہ مطلب خود نرسیدیم اس صدا کے آنے کے بعد وہ علامتین برطرف ہوگئین اب سب نے بخوبی
غور کر کے دیکھا کہ لاشہ محافظ جادو کا برابر لاشہ زعفران کے پڑا ہوا ہے اُس سے کچھ دور پر وہ صندوقچہ
پڑا ہوا ہے گرداب نے جو یہ واقعہ دیکھا طبل بازگشت بجوا دیا دوسرے دن بھی قلیل رہ گیا تھا گرداب
نے یہ خیال کیا کہ اب جو سہراب کے مقابلہ کو جائے گا وہ قتل ہوگا احتیاط جادو کو محافظ کے
مرنے کا بڑا صدمہ ہوا مگر اُس نے اُسی وقت ایک ہرکارے سے کہا کہ تو بہت جلد اپنے کو اُس مقام پر پہونچا
اور وہ صندوقچہ اُٹھا لا وہ ہرکارہ فوراً یہ سُن کے بصد تیزی اُس مقام پر آیا اور فوراً صندوقچہ اٹھا کر لے گیا
راوی کہتا ہے کہ اسقدر جلد گرداب جادو نے طبل بازگشت بجنے کا حکم دیا تھا کہ سہراب جادو
مبارز طلب نہ کرنے پایا تھا کہ طبل بازگشت پر چوب پڑی اُدھر لاش محافظ سے ایک جانور سفید
رنگ پیدا ہوا بالائے آسمان جا کر اُسنے صدائے ہیہات دی اور کہا کہ اے غافلو خبردار ہو صندوقچہ
سہراب جادو کے پاس وہی ہے جو کہ سمندر کے پاس تھا یہ ہی صندوقچہ سحر ساحری ہے اسی
کے بھروسے پر سمندر شاہ کو غرور تھا قبل صندوقچہ روانہ ہونے کے حریف نے اپنا کام کر لیا
سمندر کے ہاتھ پاؤن نے سمندر شاہ کے ساتھ دغا کی خود اُسکے اعضا اُسکے دشمن ہوگئے دوستون
نے خصومت پر کمر باندھی یہ آگ گھر سے لگی جن لوگون پر اُسکو بھروسا تھا وہ منحرف ہوگئے جنکی

ذات پر اعتبار تھا وہ انحراف کر گئے اب سہراب کے ہاتھ سے کوئی نہ بچیگا سہراب کو سمندر کے بڑے
عزیز قریب نے یہ صندوقچہ دیا ہو کہ سوائے اُسکے کوئی اس حال سے آگاہ نہ تھا اب سمندر کے
گھر کی تباہی ہی وہ بھی مارا جائے گا جو اس وقت سہراب کے مقابلہ کو جائے گا وہ قتل ہوگا یہ کہکر وہ طائر
طرف شہر سمندر یہ کے چلا اُسکے بدن سے ایک شعلہ آگ کا نکلا وہ آکر محافظ کی لاش پر گرا کہ لاش
محافظ کی جلنے لگی وہ طائر نگاہ سے پوشیدہ ہو گیا یہ صدا اُسکی سب نے سُنی اور اہل لشکر کفار کو ہراس
ہوا طبل بازگشت کے بجتے ہی فوراً صفین کی صفین طرف پڑاؤ کے روانہ ہوئین اس امر کا بھی انتظار
نہ کیا کہ بادشاہ واپس ہون تو ہم بھی چلین پس گرداب وغیرہ مع احتیاط کے باہم افسوس کرتے
ہوئے طرف فرودگاہ کے واپس چلے جب لشکر کفار مین طبل بازگشت برجوب پڑی تھی تو بحکم بادشاہ
لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت بجا تھا کفار تو مغموم محزون افسوس کنان طرف قیام گاہ کے واپس
گئے جب لشکر کفار میدان سے بعد قتل ہونے محافظ کے واپس چلا گیا سہراب خوشی خوشی شادان و
فرحان اپنے تخت سحر کو اُڑا کر پہلے خدمت صاحبقران والاشان مین حاضر ہوا آداب شاہی بجالایا اُسکے
بعد صاحبقران والاشان سے رخصت ہو کر خدمت بادشاہ مین آیا مجرا بجالایا بادشاہ نے خوش ہو کر گلے
سے لگایا بہت تعریف کی اُسکے بعد حکم فرمایا کہ لشکر طرف فرودگاہ کے واپس چلے یہ حکم فرما کر حکم دیا کہ چند
کشتیان زرسرخ کی حاضر کیجائین بموجب حکم بادشاہ داروغہ خزانہ نے کشتیان فوراً میدان جنگ مین
حاضر کین بادشاہ نے فرمایا کہ سر پر سے صاحبقران کے پانچ کشتیان نثار کرو اور تین کشتیان سر سہراب
پر سے یہ حکم دینا تھا کہ زرسرخ نثار ہونے لگا یا تو خواجہ رکاب صاحبقران پر ہاتھ رکھے ہوئے کھڑے
کھڑے تھے جیسے دیکھا کہ کشتیان زرسرخ کی سر صاحبقران پر نثار کیجاتی ہین فوراً رکاب کو چھوڑا اور جال
الیاسی زنبیل سے نکال کر طرف شہدون کے چلے جیسے کشتیان سر صاحبقران پر سے تصدق کر کے اور
پوری پوشش اُٹھا کر کے خادمون نے نثار کین اور شہدے چلے خواجہ نے بڑھ کر جال مارا کہ تمام
اشرفیان جال مین آگئین ایک سکّے بھی ہاتھ مین نہ آئین وہ باہم فساد کرنے لگے خواجہ لوٹ کر اور نذر زنبیل
کر کے اپنے مقام پر آ کھڑے ہوئے یہ بھی کسی کو ثبوت نہوا کہ خواجہ لے گئے وہان شہدے باہم لڑا کیئے
جب صاحبقران و سہراب کے سر پر سے زر نثار ہو چکا اور سب خواجہ نے لوٹ لیا اب لشکر دونون
طرف فرودگاہ کے فرحان و شادان چلا بادشاہ سب کو لیے ہوئے خوشی خوشی فرودگاہ پر تشریف لائے داخل
خیمہ خاص ہوئے یہان ناموسان نے کونڈے مانے تھے صحنک مانی تھی ہر ایک دعائے فتح و ظفر کر رہی تھے
سب بیبیان بال کھولے ہوئے صحن خیمہ مین کھڑی تھین اپنے وارثون کے بچنے کی دعا کر رہی تھین
جب یہ خبر اُنکو پہونچی تھی کہ بادشاہ کی ظفر ہوئی سب نے سجدۂ شکر ادا کیے اور جو منت مانی تھی اُسکے
سامان مین معروف ہوئین کسی نے پیڑا وایک دونا منگایا کسی نے بی بی کی پڑیا منگائی کوئی کونڈون کی
تدبیر کرنے لگی کوئی صحنک کے سامان مین مصروف ہوئی کسی نے کھڑے بیر کا دونا منگا کر نذر دی سبکو
کھلایا کہ بادشاہ پہونچے خادمان در دولت نے صدائے مبارکباد بلند کی بادشاہ کو مبارکی دی صدائے
بسم اللہ الرحمن الرحیم سنکر خبر ہوئے کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین سب مودب ہو گئے ظل اللہ تشریف
لائے خادمان محل نے لا کر مسند زرنگار پر بٹھایا نذرین فتح کی گذرنے لگین بادشاہ نے سبکو انعام
دے کر سرفراز فرمایا ہر ایک خواص و نمبرہ نے آکر مبارکباد دی بادشاہ نے سبھون کو انعام وافر سے
سرفراز کیا اُسکے بعد لباس رزم تبدیل فرمایا پوشاک بزم پہنکر تھوڑی دیر استراحت فرمائی اُسکے بعد

طرف دربار کے تشریف لے چلے ادھر صاحبقران بھی اپنے خیمہ خاص مین تشریف لے گئے تھے انکو بھی سب
خادمان محل نے مبارکباد دی تھی صاحبقران نے بھی سب کو انعام دیا لباس رزم اُتارا اور سادے کپڑے
زیب تن فرمائے دربار مین تشریف لائے اُدھر ہر ایک سردار بھی اپنے اپنے خیمے سے کپڑے بدل کر حاضر
دربار ہوا اپنے اپنے مقام پر صاحبقران کو مجرا کر کے بیٹھا کہ بادشاہ تشریف لائے سب برائے تعظیم کھڑے
ہوئے خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے سب عیار حاضر دربار ہوئے فتح کی نذرین گزرنے لگین ادھر لشکر نے
پڑاؤ پر پہونچکر کمرین کھولین سب آرام پذیر ہوئے مگر لشکر اسلام مین ہر طرف ایک خوشی کی دھوم مچی ہوئی ہر ایک دل
شادی کل ہی کا ذکر تھا کہ سب متفکر تھے ابھی تھوڑی دیر کا ذکر ہی کہ سب مثل مردہ صد سالہ کے تھے یا ایک
آن مین یہ خوشی کی نوبت ہوئی کہ کوئی پھولے نہین سماتا ہی ہر طرف نوبتین بج رہی ہین سب خوش ہین
دربار مین نذرین گزر رہی ہین انعام و خلعت تقسیم ہو رہے ہین جب نذرون سے فراغت حاصل ہوئی
بادشاہ نے مریخ جادو سے دریافت فرمایا کہ تم کو زعفران نے کیونکہ گرفتار کیا مریخ جادو
نے عرض کیا کہ جب مین اُسپر غالب آنے لگا اور وہ پسپا ہونے لگی آپکے سامنے وہ مجکو لگا کر ایک
طرف کو لے گئی جب دونون لشکرون سے دور نکل گئی اور سامنا نر ہا اُس نے یہ فقرہ کیا مریخ جادو
نے وہ ہی تقریر جو کہ زعفران نے کی تھی مریخ نے دھوکا کھایا تھا بیان کی اور عرض کیا کہ جب مینے
پلٹ کر اپنی پشت کی طرف دیکھا کیونکہ مین اُسکے دھوکہ مین آگیا تھا اتنے عرصہ مین اُس نے خاک
جمشیدی نکال کر رکھی تھی جیسے ہی مین پلٹا میرے اوپر پھینک دی مین بیہوش ہوکر زمین پر گرا ورنہ
مین نے اُسکو گرفتار کر لیا تھا اگر وہ یہ تدبیر نہ کرتی تو میرے اوپر غالب نہ آتی مین غالب آچکا تھا اس
تدبیر سے اُسنے مجکو اسیر کر لیا بادشاہ نے فرمایا کہ بڑی مکارہ تھی رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت خوب
خداوند کریم نے اپنا فضل کیا یہ جو تقریر آفاق نے سنی کہا کہ اے خداوند یہ ہی فقرہ اُسنے میرے ساتھ
بھی کیا پس جو کچھ آفاق جادو پر گزرا تھا سب آفاق نے بادشاہ سے بیان کیا بادشاہ نے فرمایا
کہ معلوم ہوا تم دونون صاحب اُس کے دام تزویر مین آکر اسیر ہوئے اُس نے عیارون کا کام کیا
بہت چالاک معلوم ہوتی تھی مگر سہراب جادو نے خوب ہی آکر اُسکا کام تمام کیا تم لوگ کیا کرو یہ نیکنامی
اور اُسکی قضا سہراب جادو کے ہاتھ سے تھی اور یہ جنگ فتح ہونی سہراب کے نام پر تھی کیونکر تم
لوگ اُسپر غالب آتے خیر خوب خداوند کریم نے اس آفت جانکاہ سے نجات دی یہ فرماکر سہراب جادو سے
فرمایا کہ اے سہراب جادو ہم تو یہ جانتے تھے کہ تم اپنی جان بچاکر چلے گئے ہو ہم پر کیا منحصر ہے سب کو
اسی امر کا یقین تھا مگر معلوم ہوا کہ تم دوست صادق ہو بلکہ جان بچاکر نہین گئے تھے اس امر کی تدبیر
مین گئے تھے تم نے ہمپر بڑا احسان کیا آج کی لڑائی تمہارے ہی سبب سے فتح ہوئی ورنہ سب کا
کام تمام ہو چکا تھا ہان اب تم اپنی کیفیت بیان کرو سہراب نے عرض کیا کہ یہ کیا آپ فرماتے
ہین یہ سب آپ کا حسن اخلاق ہے ورنہ غلام کسی قابل نہین ہی مین نے کون یہ لڑائی فتح کی آپکے
اقبال اور میرے خدا نے مدد کی کہ مین عین وقت پہ آپہونچا اور یہ صندوقچہ میرے ہاتھ لگا
خداوند کریم ملکہ نسیم کی عمر مین ترقی عطا فرمائے کہ یہ کام اُس نے کیا اُس آپ کی کنیز نے یہ
صندوقچہ مجکو لاکر دیا ورنہ کسی کو کیا طاقت تھی اور میری کیا لیاقت کہ مین یہ صندوقچہ پا سکتا
تھا مگر آج اُسنے حق ملاقات و مرتبہ دوستی ادا کیا بالکل اپنے مان باپ و اہل شہر کی جان کا خیال
نہ کیا نہ اپنی آبرو و نہ جان کا پاس کیا اس امر کا مجکو یقین ہی کہ جب سمندر کو یہ سب حال معلوم ہوگا

وہ اسکا دشمن جان ہو جاے گا مگر مین نے ملکہ کو سپرد خدا کیا ہی وہ ہی ملکہ کا محافظ ہی یہ جو آپ نے
فرمایا کہ تم نے سب پر احسان کیا یہ کوئی امر نہین ہی میری بھی یہ لیاقت ہی کہ مین کسی پر احسان کرونگا
یہ سب اُسکی بندہ پروری اور نوازش ہی کہ اُسنے مجھ ناچیز سے اتنا بڑا کام لیا اور وہ سب کا مالک
ہی ابھی سب کی قضا نہ تھی کیونکہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہوتے اُسکی قضا آگئی تھی وہ میرے ہاتھ سے قتل
ہوئی یہ اُسکی شان کبریائی ہی کہ اُسنے پردۂ غیب سے سامان فتح ظاہر فرمائے ورنہ کیا ہوتا جب تک
اُسکو منظور نہین ہوتا ہی اُسوقت تک کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی مین کہان اور یہ مرتبہ کہان یہ صرف اُسکی
عنایت ہی یہ کلام آپ فرما کر غلام کو شرمندہ فرماتے ہین یہ جو آپ نے فرمایا کہ مجکو یقین تھا کہ تم اپنی
جان بچا کر چلے گئے مین تو ایسا نہین خیال کر سکتا ہون آپ جو فرمائین بجا ہی یا اور جو صاحب خیال فرمائین
بخدا اے لایزال میرا اسوقت یہ خیال نہین ہی اور نہ تھا مین اپنی زندگی مین کبھی یہ قدم نہ چھوڑونگا اب
سوا آپ دو چار بزرگان دین کے کہ جنھون نے راہ ضلالت ترک کرائی میرا کون ہی یا آپ ہین
یا صاحبقران یا خواجہ مرتے دم تک بھی یہ قدم ہون گے اور میرا سر ہوگا آپ یہ خیال فرمائین کہ میرے
اوپر کوئی جبر نہین ہی یہ کسی قسم کا ظلم ہی کہ تم دین اسلام نہ ترک کر دیا ہماری اطاعت کرو نہ یہ امر مین نے کسی
کے جبر سے قبول کیا ہی بلکہ اپنی خوشی سے اور خواہش دلی سے نہ اب کوئی جبر کرتا ہی مین صاحب اختیار
ہون اور اپنے فعل کا مختار ہون پھر مین کیون اپنی جان بچا کر چلا جاتا پس یہ حرکت نا زیبا ہے
کبھی اس غلام سے نہ ہوگی بادشاہ نے یہ کلام سماعت فرما کر فرمایا کہ یہ سب تمھاری خوش اعتقادی
ہی یہ امر تمکو داخل بہشت کرے گا خدا تم سے خوش رہے گا ہان اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم پہ کیا
گزری اور کہان دیر لگی مہراب نے عرض کیا کہ میرا واقعہ یہ ہی یہ کہکر اپنا اجازت لیکر صاحبقران
سے اور طائر بنکر ملکہ کے باغ مین جانا اور شجر شمشاد پر بیٹھنا ملکہ کی خواصون کی تقریر اپنا اُن کی
تقریر کو سنکر اور بیقرار ہو کر اپنے کو اُنپر ظاہر کرنا انکا حیران ہونا آخر کو ظاہر ہونا اُنکا جا کر ملکہ کو
خبر دینا پہلے ملکہ کا نفرہ جاننا اپنی وزیر زادی کو بھیجکر دریافت کرنا پھر اپنا وزیر زادی کے ہمراہ
جانا ملکہ کی خدمت مین باہم ہم کلام ہونا جو جو باتین باہم ہوئی تھین سب بیان کین ملکہ کا کل حال
سنکر افسوس کرنا اور ملکہ کا سمندر کے پاس جانا اور نفرہ کر کے حال صندوقچہ کا دریافت کرنا
جس طور سے ملکہ صندوقچہ لائی تھی وہ سب حال بیان کیا اور عرض کیا کہ اس تدبیر سے یہ صندوقچہ
ہاتھ آیا مین نے جب صندوقچہ پایا تو گمان ہوا کہ ملکہ نے نفرہ کیا اور میری تسکین دل کے لیے
یہ صندوقچہ لائی ہی مگر مین نے یہ امر ملکہ پر بالکل ظاہر نہین کیا اور اپنا ملکہ کے ساتھ باہم بیٹھکر
شراب خواری کرنا صبح کا ہونا ملکہ سے رخصت ہو کر طرف لشکر کے روانہ ہونا راہ سے
دیو کا اُٹھا لیجانا اُسکو فریب سے قتل کرنا بیان کیا اور عرض کیا کہ مجکو امتحان صندوقچہ کا
بھی منظور تھا خداوند کریم نے اس طور سے میری خواہش دلی پوری کی دیو کو قتل کر کے یہان
کا آنا یہان آکر سب حال سے آگاہ ہونا عرض کیا اور عرض کیا کہ اس تدبیر سے یہ صندوقچہ
ہاتھ لگا مگر حضور ایک امر کا خیال ہی کہ جب یہ حال سمندر شاہ پر ظاہر ہوگا وہ ملکہ پر ضرور
ظلم و ستم کرے گا مجکو اُسکی جان کا خوف ہی کہ دیکھیے اُسپر کیا گزرتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ
تم ملکہ کو اپنے ہمراہ کیون نہ لے آئے جبکہ وہ مسلمان ہو چکی ہی اور عاقلہ بالغہ راشدہ ہے
تو کیا ضرورت تھی کہ تم اُسکو دشمنون مین چھوڑ آئے ہو اور پھر یہ خوف کرتے ہو تم کو

ایسی حالت مین اُسکو ہمراہ لانا زیبا تھا جبکہ یہ گمان تھا کہ یہان سب دشمن ہین ایسے دوست کو کوئی قانون
مین چھوڑتا ہی جہان سوائے دشمن کے کوئی دوست نہو سہراب جادو نے عرض کیا کہ مین نے بہت
تدبیر کی اور لاکھ لاکھ کہا مگر ملکہ نے انکار کیا اور کہا یہ امر کبھی مین گوارا نہ کرونگی کہ تمھارے ہمراہ بدون اطلاع
چلی چلون یہ امر بالکل خلاف شرافت اور عالی خاندانی کے ہی یہ ننگ مین نہ قبول کرونگی کہ ہر ایک کی زبان
پر یہ ہی امر جاری ہو کہ سمندر کی لڑکی شب کو کسی کے ساتھ نکل گئی یہ امر بالکل بدنامی کا سبب ہی یہ سوائے
نیچ قوم کے دوسری قوم مین نہین ہی مین مجبور ہو گیا بلکہ مین نے ملکہ سے کہا ہے کہ سب یہان تمھارے دشمن
ہین اور جب یہ امر ظاہر ہوگا تو سمندر تمپر ظلم کرے گا ایسی حالت مین جان کی حفاظت ضرور ہی ملکہ نے
جواب دیا کہ میری نظر خدائے نادیدہ پر ہی جو اُسے منظور ہوگا وہ کرے گا تم اسکا خوف نہ کرو اگر میری
زندگی ہی اور تم سے ملاقات مقدر مین ہی تو کوئی میرا کچھ نہین کر سکتا ہی تم جاؤ اپنا کام کرو جو یہان میرے
اوپر گذرے گی مین اُسکی برداشت کرلونگی مگر وہ امر نہ کرونگی جو کہ بدنامی کا سبب ہو حضور ایسی حالت مین
مین کیا کر سکتا تھا بادشاہ نے فرمایا خیر جو اُسکے حق مین خدا کو منظور ہوگا وہی ہوگا اس امر مین بھی کوئی
مصلحت ہوگی جو اُسنے یہ امر ملکہ کے دل مین نہ ڈالا کہ وہ تمھارے ساتھ چلی آتی بلکہ ایسے خیالات پیدا
کیے کہ وہ نہ آئی کیونکہ کوئی فعل خداوند کریم کا خالی از حکمت نہین ہوتا ہی جیساکہ اس قول سے ثابت ہی
فعل الحکیم لایخلو عن الحکمت پس ہم بھی ملکہ کو سپرد خداوند کریم کردہ ہی حافظ حقیقی ہی اس سے بڑھکر
کوئی حفاظت نہین کر سکتا ہی سہراب جادو نے عرض کیا اور کیا چارہ ہی کچھ زور ہمارا نہین ہی جو وہ
چاہے گا وہ ہوگا بندہ ہر امر مین مجبور ہی یہ عرض کرکے سہراب نے عرض کیا کہ یہ سبب ہوا جو غلام کو عرصہ
ہوا اور نہ غلام صبح کو آجاتا اُس دیو نے یہ حرکت کرکے عرصہ کیا مگر اسکی قضا میرے ہاتھ سے تھی دوسرے خدا کو
میرا شک بھی دفع کرنا تھا اور اس امر کی سزا بھی دینی تھی کہ ایک دوست نے تو نیکی کی اور مین نے اُسکے
فعل کو فقرہ خیال کیا اور خیالات بد دل مین لایا پس خدا نے اُس بدی کی سزا تجویز فرمائی کہ تھوڑے عرصہ تک
پریشان کیا تا کہ اب کسی کے فعل کو مین فقرہ اور فعل ناجائز نہ خیال کرون جو اپنے ساتھ نیکی کرے اُسکو نیکی
تصور کرون نہ یہ تصور کرون کہ اُسنے فقرہ کیا یہ تقریر سن کے سب اہل دربار نے مع بادشاہ و صاحبقران
کے سہراب کی بہت تعریف کی اور ملکہ کے لیے دعا کی کہ خدا اُسکو شر سے سمندر کے محفوظ رکھے سہراب نے
عرض کیا کہ اب خداوند طبل جنگ بجوائین اور مجھکو حکم دین مین یہان سے لڑتا ہوا سمندر پہ مین جاؤن
سمندر شاہ کو قتل کرون یہ کلام سن کے صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم طبل
جنگ بجوائین یا حریف پر سبقت کرین پس جب وہ پھر برائے مقابلہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آئینگے
ہم بھی مقابلہ کرینگے اے سہراب جادو اس امر کا خیال رہے کہ جب تک کوئی وقت سخت نہ پڑے
یا کسی دشمن زبردست یا ساحر زبردست سے نہ مقابلہ ہو اُسوقت تک اس صندوقچہ سے کام نہ لینا یہ نہ
کرنا کہ تم اسی صندوقچہ کے ذریعہ سے جو تمھارے روبرو آئے اُسکو قتل کرو دوسرے سوائے ساحر کے
غیر ساحر پر کبھی اسکا وار نہ کرنا سہراب جادو نے عرض کیا کہ جو آپ نے فرمایا ہی اسی کے بموجب عمل کرونگا
صاحبقران والاشان نے فرمایا اسکا سبب یہ ہی کہ میرے انصاف مین فرق آئے گا اور سب یہ کہینگے
کہ صاحبقران والاشان نے سحر سے یہ مقام فتح کیا اگر سحر سامری کا صندوقچہ نہ ہاتھ آتا یہ مقام ہرگز
ہرگز فتح نہ ہوتا مین تمھارے خیال کو پاگیا تمھارا یہ منشا ہی کہ طبل جنگ بجوا کر اسی صندوقچہ کے ذریعہ
سے سبکو قتل کرون تم کو حکم دون کہ تم برقین گراتے ہوئے لشکر کفار کو پامال کرتے ہوئے

سمندر ریہ مین جاؤ وہان جاکر سمندر سے مقابلہ کرو اُسکو بھی اس صندوقچہ کے ذریعہ سے قتل کرو اے
سہراب یہ تمہارا خیال بالکل خام ہی مین کیونکر ایسے امر کی اجازت دون کہ جسمین لاکھون بندگان خدا
کا خون ہو گو وہ کافر ہین مگر اُسکے بندے تو ہین بہت سے ابھی ایسے بھی ہون گے کہ ہدایت کرنے سے
راہ نیک قبول کرین گے جو کہ بالکل سیاہ قلب ہین وہ قتل ہون گے پس مین ایسی حالت مین کبھی ایسے
امر نازیبا کی اجازت نہ دونگا نہ تم مجھسے کبھی کہنا نہ بدون میری اجازت ایسی حرکت کرنا یہ تمنے اچھا کیا کہ
اسکو لے آئے کیونکہ اسمین ایک امر کا خوف تھا اگر سمندر کے پاس یہ صندوقچہ رہتا تو وہ ضرور اس سے
کام لیتا ضرورت و بلا ضرورت ناحق بندگان خدا کا خون ہوتا پس اسکے پاس سے چلا آنا اسکا بہت اچھا
ہوا تم اپنے پاس رکھو جب موقع ہوا کرے گا ہم خود تمکو اس امر کی اجازت دیا کرین گے کہ اے
سہراب اب تم اس صندوقچہ کو نکالو مین وہ امر نہین کر سکتا ہون جو کہ خلاف عدالت ہو تم بھی
خیال کرلو کہ جبکہ یہ امر صاحبقران اول کو ثابت ہو گیا کہ اہل اسلام سب پر فتحیاب ہونگے اور اُن کی
ضرب دست سے کوئی نہ بچیگا تو انھون نے خلاف انصاف یہ امر جانا کہ پہلے اہل اسلام حریف
پر ضرب لگائین بلکہ جب اُسکی ضرب سے بچ لین اُسوقت اپنا وار کرین یا یہ امر خلاف شجاعت تصور
فرمایا کہ جنگ مین اپنی طرف سے سبقت کرتا یا پہلے خود طبل جنگ بجوانا وہ طریقے مقرر فرمائے تا کہ کوئی
یہ الزام نہ دے کہ وہ لوگ قوی تھے اور ہم ضعیف یا انھون نے سبقت کی ہم کیا کرتے وہ طریقے ایجاد
فرمائے کہ جہان تک ہو حریف کے ارمان نکل جائین کوئی الزام نہ دے طریقہ نامہ و پیام جاری کیا پہلے
خوب حریف کو پند و نصیحت کر کے سمجھا لیا اُسکے بعد مقابلہ کیا جبکہ یہ طریقے ایجاد ہون تو ایسی حالت مین مین
کیونکر یہ گوارا کرونگا کہ اس حربہ کو مین اپنے لشکر مین ایجاد کرون اور اس حربہ سے حریف کو قتل کراؤن
جبکا کہ دفع ممکن نہین ہی نہ ساحر سے نہ غیر ساحر سے پس یہ بالکل خلاف ہی ہان جب ایسی ہی ضرورت ہوگی اسوقت
دیکھا جائیگا ابھی کیا ضرورت ہی نہ مین خود ابتدا کرونگا کہ طبل جنگ بجواؤن پھر جب انکا جی چاہے گا وہ
بجوائین گے مین اُنسے مقابلہ کرونگا مقابلہ سے نہ باز آؤنگا یہ جو تقریر صاحبقران نے فرمائی سب نے
صاحبقران والاشان کے عدل و انصاف کی تعریف کی اور کہا کہ ان امرون کا خیال سوائے اہل اسلام
کے دوسرون کو نہین ہی سچ ہی اگر یہ لوگ یہ طریقہ نہ جاری کرتے تو اب تک تمام عالم پر قبضہ کر لیتے
اور کوئی الجین کا قتل نہوتا جب قضا آتی مر جاتا مگر کسی کے ہاتھ سے نہ قتل ہوتا واہ کیا عدل و انصاف
ہی دشمن کے بھی قتل مین انصاف کا خیال ہی ایسے لوگ کہان ممکن ہوتے ہین اہل دربار یہ باتین باہم
کرنے لگے راوی نے بیان کیا ہی لشکر کفار کے ہرکارے بھی صورت بدلے ہوئے یہان موجود تھے
سب تقریر انھون نے سنی سہراب جادو کا جانا اور صندوقچہ لانا ہر ایک امر سے وہ خبردار ہوئے
جو تقریر سہراب نے کی یا اور سردارون نے اور جو تقریر صاحبقران والاشان نے کی سب سے
وہ آگاہ ہوئے اب اس خیال سے یہان ٹھہرے کہ دیکھین اور کیا رائے ہوتی ہی کہ بادشاہ نے
حکم دیا کہ اہلکارون کو حکم دیا جائے کہ وہ سامان جشن مہیا کرین ہم اس لڑائی کے فتح ہونے کا بہت
بڑا جشن خوشی بہ پا کرین گے یہ حکم دے کر دربار برخاست ہونے کا حکم فرمایا رات بھی کوئی قریب
ایک پاس کے آئی تھی بادشاہ تخت پر سے اُٹھکر محل سرا مین تشریف لے گئے صاحبقران اپنے
خیمہ خاص مین بس بادشاہ و صاحبقران کا اُٹھکر جانا تھا کہ سب سردار اُٹھ اُٹھ کر اپنے اپنے مقام
کی طرف روانہ ہوئے راہ مین باہم کلام کرتے جاتے تھے کہ سہراب نے خوب تدبیر کی اور خوب

صندوقچہ پر قبضہ کیا اگر صاحبقران کیا صاحب انصاف ہین کہ اُنکو یہ گوارا نہ ہوا کہ حریف کو اس تدبیر سے قتل کرون
بلکہ مقابلہ کر کے اسی طور سے کہ جس طور سے ہمیشہ جنگ ہوتی آئی ہی اُسی طور سے اب بھی مقابلہ ہو کوئی ضرورت
نہین ہی کہ اس صندوقچہ کے ذریعہ سے مقابلہ کیا جاے یہ بالکل خلاف انصاف ہی ایسی ایسی باتین
کرتے ہوے اپنے خیمون مین آے کپڑے اُتار اُتار کر طعام لذیذ کھا کر آرام پذیر ہوے سہراب جو اپنے
خیمہ مین آیا اُسنے خیال کیا کہ جبکہ صاحبقران کو یہ منظور نہین ہی کہ مین اُسکے ذریعہ سے مقابلہ کرون تو پھر
اسکا میرے قبضہ مین رہنا کیا ضرورت ہی جب کل دربار مین جاؤنگا یہ صندوقچہ نذر دونگا اور عرض کرونگا
کہ اسکو ایسے مقام پر بحفاظت رکھے جانے کا حکم فرمائیے کہ کوئی نہ پا سکے اگر یہ ایسی ویسی جگہ رکھا
جاے گا شاید حریف کسی تدبیر سے منگا لے تو پھر بڑی خرابی ہو سہراب نے یہ اپنے دل مین خیال
کیا اور کھانا کھا کر سو رہا صندوقچہ کو برابر پلنگ کے مسند پر رکھ دیا کیونکہ اسکو یہ خوف نہ تھا کہ کوئی میرے
خیمہ سے لیجاے گا نہ ابھی حریف کو اس امر سے آگاہی ہوگی جب تک یہان سے کوئی نہ جاے گا
یا اس واقعہ کی عرضی نہ جاے گی جب احتیاط جادو اس صندوقچہ مصنوعی کو لے کر جاے گا اُسوقت
سمندر کو معلوم ہوگا تب وہ تدبیر کرے گا مین کل نذر صاحبقران کی کر دونگا وہ اسکو خزانہ
مین ضرور داخل فرمائین گے یا خواجہ کے سپرد کرین گے بس یہ خیال کر کے سو رہا ان سب کو
تو یہان آرام پذیر رکھا جاتا ہی اب کچھ لشکر کفار کا حال تحریر کیا جاتا ہی جبکہ گرداب شاہ
وغیرہ طبل بازگشت بجوا کر اپنے کل لشکر کو لے کر ملکہ زعفران و محافظ جادو کا غم
کرتے ہوے فرودگاہ پر پہونچے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا خود مع سردارون کے داخل
بارگاہ ہوے دربار آراستہ ہوا احتیاط جادو کو کرسی برابر تخت کے ملی احتیاط جادو اُسپر
بیٹھا کہ گرداب شاہ نے زعفران کے تخت کی طرف دیکھکر ایک آہ کی اور کہا کہ افسوس
صد افسوس بہت بڑی ساحرہ زبردست قتل ہوئی رونق زعفران کوہ مٹ گئی کیا
بیان کیا جاے جو صدمہ ملکہ کے قتل ہونے کا دل پر گذر رہا ہی دل کا یہ حال ہی کہ دل ٹکڑے ٹکڑے
ہوا جاتا ہی جباب شاہ نے کہا کہ اے گرداب شاہ ملکہ نے تو خاتمہ ہی کر دیا تھا لشکر اسلام کا صرف
صاحبقران و بادشاہ باقی تھے اُنکا بھی خاتمہ ہو جاتا اہل لشکر کیا کرتے مگر سہراب نے آکر ہمکو ملکہ کے
غم مین مبتلا کیا اُس کے ساتھ اور ایک رنج تازہ دیا کہ جسکے سبب سے ہم بادشاہ کو منہ دکھانے کے
لائق نہ رہے محافظ جادو کو قتل کیا جو کہ خزانہ شاہی کے محافظ تھے بادشاہ انکو از حد دوست رکھتے
تھے گرداب شاہ نے جواب دیا کہ اے بھائی کیا بیان کرون جو دل کا حال ہی بس یاراے بیان نہین
ہی اب کیا تدبیر کیجاے جباب شاہ نے کہا کہ ایک عرضی اس کل حالات کی بادشاہ کی خدمت
مین تحریر کر دو اور یہ تحریر کرو کہ کوئی ایسی تدبیر کیجاے تاکہ لشکر اسلام تباہ ہو یہ بھی تحریر ہو کہ وہ صندوقچہ
آپ کا کسی تدبیر سے دشمن تک پہونچ گیا ہم کیا عرض کرین کیا غضب ہوا خلاصہ یہ تحریر ہو کہ ملکہ زعفران
نے کل لشکر اسلام کا خاتمہ کیا تھا صرف صاحبقران و بادشاہ باقی رہے تھے صاحبقران مقابلے کو
آنے والے تھے کہ سہراب جادو آکر پہونچا رات سے سہراب لشکر اسلام مین نہ تھا اس نے آکر
مقابلہ کیا وہ کسی تدبیر سے صندوقچہ لے آیا تھا آپ کے کسی عزیز قریب نے اُسکو دیا تھا پس
اُس نے اُسکے ذریعہ سے ملکہ کو قتل کیا اُسکے بعد محافظ جادو کو کہ جن کو آپ نے صندوقچہ لیکر
روانہ کیا تھا وہ آپ والے صندوقچہ کو لیکر براے مقابلہ گئے جو صندوقچہ ان کے پاس تھا

اس سے کام لینا چاہا اُسنے کچھ کام نہ دیا کیونکہ وہ اصلی نہ تھا بلکہ مصنوعی تھا کیا کام دیتا اصلی تو سہراب
جادو کے قبضہ مین تھا وہ بھی مارے گیے مین نے طبل بازگشت بجوا دیا ورنہ سہراب آج ہی خاتمہ
کر دیتا اور یہ عرضی مشتمل بر حالات گذشتہ تحریر کی اب جو امر فرمایئے وہ کیا جاے احتیاط جادو نے
عرض کیا کہ یہ بھی تحریر کر دو کہ احتیاط اُس صندوقچہ مصنوعی کو لے کر حاضر خدمت ہوتے ہین ملاحظہ فرمایئے
اور دریافت فرمایئے کہ یہ کسکی کارروائی ہے ہم نے یہ عرضی تحریر کر کے اُنھین کے ہاتھ روانہ کی گرداب
نے احتیاط جادو سے کہا کہ آپ آج نجایئن عرضی کا جواب آلے تو جایئن اُسنے جواب دیا کہ مین
ضرور جاؤنگا ایک لمحہ نہین رُک سکتا ہون گرداب جادو نے کہا کہ شام قریب ہے اُسنے کہا کہ مجھکو
اسکا خوف نہین ہے جب اُسنے کسی طور سے نہ مانا تو گرداب نے کہا کہ ہم یہ ہی تحریر کر دینگے ابھی
یہ ہی تقریر ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے جو کہ لشکر اسلام مین براے خبر موجود تھے مجرا
کر کے عرض کیا کہ ہم سب غلام جبکہ آپ ادھر کو واپس آئے اور لشکر اسلام اپنی فرودگاہ کی طرف
چلا تو ہم صورت بدل کر آپکے ہمراہ ہوئے لشکر نے پڑاو پر جا کر کمر کھولی دربار آراستہ ہوا سب سردار
حاضر دربار ہوئے نذرین گذرین خوشیان ہوئین ہر ایک بغل گیر ہوا بادشاہ نے انعام تقسیم کیا
اُسکے بعد ہر ایک سردار سے کیفیت دریافت کی ہر ایک نے اپنی حالت بیان کی سہراب جادو سے
حال دریافت کیا اُسنے یہ حال بیان کیا یہ کہکر جو حال کہ سہراب نے بادشاہ کے روبرو بیان کیا تھا
اور جو کہ اُسپر گذرا تھا اور اُن ہرکارون نے اسکی زبانی سنا تھا سب بیان کیا اور سہراب کی درخواست
تاکہ طبل جنگ بجوایئے صاحبقران کا جواب مذکور دینا بادشاہ کا حکم سامان جشن ارشاد فرمانا سب
بیان کیا اور عرض کیا کہ یہ حال ہے اور لیون صندوقچہ سہراب کے ہاتھ آیا اس طور سے دختر بادشاہ
نے بادشاہ سے دریافت کر کے لا کر دیا ورنہ کبھی نہ ہاتھ آتا یہ سننا تھا کہ گرداب کے اور دیگر اہل دربار کے
حواس جاتے رہے اور خیال کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ یہ امر اس طور سے ہوا کہ دختر بادشاہ شریک سہراب
ہو گئی اُسنے کچھ یہ نہ خیال کیا نہ آبرو کا نہ مان باپ کی جان کا احتیاط جادو نے گرداب شاہ سے کہا
کہ جو ہرکارون نے خبر دی ہے یہ بھی عرضی مین تحریر کرنا اور بہت جلد عرضی تحریر کرو کہ اب مین ٹھہر نہین سکتا
ہون مین جا کر اس حال سے بادشاہ کو خبردار کردون تاکہ وہ اپنی لڑکی سے ہوشیار ہو جایئن کہین ایسا نہو
کہ کوئی راز اور بیان کر دین یا سہراب اُسکے ذریعہ سے خوابگاہ شاہ مین جا کر بادشاہ کو قتل کرے
تو بڑی خرابی ہو اب کسکا اعتبار کیا جاے جب اولاد ہی دشمن ہو تو لازم کا توحق برطرف افسوس
جسکو یہ ورش کیا ہر قسم کا خیال رکھا اپنا خون جگر پرورش مین صرف کیا دن کو دن رات کو رات
نہ خیال کیا اُسنے یہ حرکت کی اگر نوکر کرتا تو نمک حرام کہلاتا اب اس کو کیا کہا جاے جبکہ اپنے ہاتھ
پانون اپنے ساتھ دشمنی کرین تو اورکسکا یقین ہو بس اب کسی سے کچھ امید نہ کھنا چاہیے اگر آفاق
د سہراب وغزالان دکوکیہ نے بادشاہ کی شرکت سے دست برداری کی تو کوئی مقام عجب نہ تھا
کیونکہ وہ ملازم تھے مگر ہم اُسپر عجب کرتے تھے اور ان سب کو نمک حرام کہتے تھے یہ تو اُس سے
زیادہ امر عجیب ہے کہ بادشاہ کی لڑکی ہو کر اور ایک سپہ سالار کی شریک ہو جو کہ اپنے باپ کا
ملازم رہا ہو اور باپ کے قتل کے درپے ہو اور اُسکے قتل کی تدبیر بتائے وہ راز ظاہر کر دے
جو کہ کسی کو نہ معلوم ہو مقام عجب ہے یا نہین پاؤن کے نیچے سے زمین نکل گئی گرداب جادو نے کہا
کہ اس امر کے افسوس کرنے سے کیا حاصل زیادہ نہ بیان کرو شاید بادشاہ کے خلاف نہو کہ اِن

سب سے تم کو تمام عالم میں بدنام کیا ایک راز ہمارا نہ پوشیدہ کیا گیا احتیاط جادو نے کہا کہ کیا یہ پوشیدہ
رہتا ہی تمام عالم میں مثل جھنڈے کے نمایان ہو گا ہر ایک کی زبان پر جاری ہو گا گرداب نے
کہا یہ تو سچ ہی مگر ہم کیون اپنی زبان سے نکالین احتیاط جادو نے کہا کہ اچھا تم عرضی تحریر کرو
اگر دیر کرو گے مین بدون عرضی لیے ہوئے چلا جاؤنگا یہ سنکے گرداب جادو نے دبیر کو عرضی
کے تحریر کرنے کا حکم دیا دبیر نے پہلے القاب و آداب سبکی طرف سے جو کہ شاہون کو تحریر کرتے
ہین تحریر کیا اُسکے بعد کل واقعہ جنگ کا آنا محافظ و احتیاط کا صندوقچہ لیکرا ور صندلہ کے جانا
ملکہ زعفران کا برائے مقابلہ اہل اسلام اہل اسلام کو گرفتار کرنا یہانتک کہ اُسکا قتل ہونا ہاتھ سے
سہراب کے محافظ جادو کا برائے مقابلہ جانا اور قتل ہونا گرداب شاہ کا طبل بازگشت
بجوا کر واپس آنا ہرکارون کا آکر خبر دینا اور کل حال بیان کرنا سب عرضی مین تحریر کیا جو کچھ گرداب
نے حکم دیا تھا وہ سب مضمون تحریر کیا اور جو احتیاط نے کہا تھا وہ بھی تحریر کیا پس لفافہ
کرکے مُہرائیں سب بادشاہون کی کرکے احتیاط کو دی احتیاط اسیوقت وہ عرضی اور صندوقچہ
مصنوعی لے کر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا بعد جانے احتیاط کے گرداب وغیرہ نے
دربار برخاست کیا کیونکہ ان سب کو زعفران کا بڑا صدمہ تھا ہر ایک اپنے مقام پر آیا اور خواب مرگ
مین مبتلا ہوا ان کو تو یہان خواب مرگ مین مبتلا رکھا جاتا ہی اور احتیاط کو طرف شہر کے روان اب
قلم کو طرف حال سمندر شاہ کے پھیرا جاتا ہی اُسکا حال تحریر ہوتا ہے کہ بعد روانہ کرنے صندوقچہ کے
اُسنے کیا کیا اور جب اُسکو ان واقعات کی خبر پہونچی تو کیا تدبیر کی پھر اسکے بعد حال لشکر اسلام کا تحریر ہوگا

اب شمہ حال سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی ناظرین ملاحظہ فرمائین و دیگر حالات داستان ہذا

راوی اس داستان کو یون حوالہ قلم عجلت رقم کرتا ہی کہ جب سمندر شاہ نے محافظ جادو و احتیاط
جادو کو صندوقچہ دے کر طرف لشکر کے روانہ کیا تھا اور تدبیر اسکی اُنکو تعلیم کر دی تھی اور کہدیا تھا
کہ کل لشکر اسلام کو قتل کرنا پہلے سب سے صاحبقران کو اور بہت جلد آج ہی خاتمہ کرکے میرے پاس
آنا جب وہ روانہ ہو چکے تھے تو اُسنے حکم دیا تھا کہ آج دربار آراستہ رہے جبتک خبر غارتگری
لشکر اسلام نہ آئے گی اور احتیاط جادو وغیرہ واپس نہ آئینگے مین اُسوقت تک دربار سے
نجاؤنگا پس اسکا دربار آراستہ ہی تخت پر بیٹھا ہوا ہی اہل دربار سے باتین لشکر اسلام کے غارت
ہونے کی کر رہا ہی کہ اب محافظ جادو پہونچ گئے ہونگے وہان دونون لشکر صف آرا ہونگے
یقین ہے کہ محافظ جادو نے احتیاط جادو کو تو لشکر مین چھوڑا ہو خود میدان مین صندوقچہ لیکر
گیا ہو کیونکہ وہ مرد جہاندیدہ ہی صاحبقران کو پکارا ہوگا وہ برائے مقابلہ نکلے ہونگے پہلے بہت
نصیحت کی ہوگی یقین ہی اُنھون نے نہ مانا ہوگا محافظ جادو نے قتل کیا ہوگا ایسی ایسی باتین
کر رہا ہی نوبت باینجا رسید کہ دوپہر دن اسی گفتگو مین آگیا نہ اُسنے خود کھانا زہرمار کیا نہ کسی اہل دربار
کو جانے دیا جب دوپہر اسی حالت مین گذری اُسوقت سمندر نے عشاق اپنے استاد کی طرف
دیکھکر کہا کہ نہ معلوم کیا واقعہ گذرا کہ ابھی تک کچھ خبر نہ آئی عشاق نے کہا کہ کیا وہ لشکر
چھوٹا سا ہی کہ ایک ہی دن مین قتل ہو جاسے گا اگر آج دن بھر مین قتل ہو تو جانون بہت
ہی جلد خاتمہ ہوا میرے خیال مین تو سات آٹھ دن سے کم مین نہ قتل ہوگا اگر سو سو پچاس پچاس کی

ایک مرتبہ مین قتل کرین تو خیر ورنہ برسون مین قتل ہوگا سمندر نے کہا کہ سب اس عرصہ مین فرار نکر جاینگے
عشاق نے کہا کہ جو کچھ ہو سمندر بولا مین بھول گیا کہدیتا کہ تم ایک ہی مرتبہ برق کو اشارہ کرنا کہ دس ہزار
کے سر اُڑا دے وہ ایک ہی مرتبہ مین ہزارون کو قتل کرتی عشاق نے کہا کہ اب کیا ہوتا ہے
یہ وہ مثل ہی کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد سمندر نے کہا کہ خیر کہان تک فرار کرینگے
زیادہ سے زیادہ فرار کرین گے تو لطف لطف کا تو خاتمہ ہو جائے گا اور جو سرغنا اور افسر اعلے
ہی جب اُسکا خاتمہ ہو گیا تو پھر کون لشکر کشی کرے گا اب کوئی مقام خوف نہین ہی راوی کہتا ہی
کہ تین پہر دن تک سمندر خوش رہا کچھ بھی اُسکو رنج و ملال نہ تھا جب تک یہان ملکہ زعفران لشکر
اسلام کے سردارون کو گرفتار کرتی رہی مگر بعد تین پہر دن کے خود بخود سمندر رنجیدہ ہو گیا دل
پریشان ہوا کچھ گھبرانے لگا آثار رنج و ملال اُسکے چہرے پر پائے جانے لگے بیٹھے بیٹھے گھبرانے
لگا دل کا یہ عالم ہوا کہ پریشان ہونے لگا عشاق سے کہا کہ اوستاد اسوقت میرا دل کچھ خود بخود گھبراتا
ہی اسکا کیا سبب ہی عشاق نے جواب دیا کہ صبح سے یہ وقت آیا ہی کہ نہ دربار برخاست کیا نہ کچھ کھایا
ایک مقام پر بیٹھے ہو دل پریشان نہ ہو تو کیا ہو اب کوئی دم مین عرضی آتی ہوگی کہ آج ہم نے اسقدر لشکر
اسلام کو تباہ کیا اور صاحبقران کو قتل کیا اس امر کا خیال کرنا کہ وہ خود آئین گے یہ خبر لیکر مگر یہان
کل حالات کی عرضی تحریر کرین گے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک پیر دن کے سناٹے کی صدا آئی جیسے
کوئی طائر اُڑ کر آتا ہی سمندر نے کہا اُستاد عرضی طائر سحر لیکر آیا سمندر یہ کہ رہا تھا کہ وہ طائر سیاہ رنگ
جو کہ ملکہ زعفران کی لاش سے پیدا ہوا تھا آکر سامنے سمندر کے ایک طاق پر بیٹھ گیا اور سمندر کی طرف
منہ کر کے اپنا سر بیجون سے پیٹنے لگا اور پھر نوحہ کرنے لگا وہ بزبان انسانی گویا ہوا کہ ای سمندر شاہ
کیا بیخبر بیٹھا ہوا ہی دن خاتمہ ہو گیا بڑا غضب ہوا ہماری ملکہ زعفران نفشہ پوش جو کہ اہل اسلام کے
مقابلہ مین فردکش تھی ہاتھ سے اہل اسلام کے قتل ہوئی مین اُسکی روح ہون تجکو خبر دینے آئی ہون
خبردار ہو جا ارے غافل تیرے ہاتھ پانون نے تجھ سے دغا کی ارے نادان تو یہان بیخبر ہی وہان
دشمن اپنا کام کر گئے وہ صندوقچہ کسی تیرے عزیز قریب نے سمندر کو دے دیا اُسکے عوض مین دوسرا
صندوقچہ مصنوعی اسی طریقہ کا بنا کر رکھدیا تو نے وہی مصنوعی صندوقچہ اپنے ملازمان کے ہاتھ روانہ کیا
ہی وہ کیا کر سکتا ہی ای سمندر شاہ تیری بربادی کے دن آئے ہین تو برباد و تباہ ہوگا ای سمندر شاہ
اس شہر مین بھی اہل اسلام کا سکہ جاری ہوگا اُنکا ڈنکا بجے گا اب تو ضرور بالضرور قتل ہوگا تجکو
جائے امن نہ ملیگی تیری قوم کے ساحر سب تباہ و برباد ہونگے یہ طلسم نہ طاق بھی برباد ہوگا یہ کہکر اُس
طائر نے ایک ہائے کا نعرہ مارا اُسکے منہ سے ایک شعلہ نکلا اُسنے اُسکو جلا دیا وہ جلکر خاک سیاہ
ہو گیا یہ جو خبر اُس طائر نے بیان کی سمندر شاہ حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی مین نے تو محافظ
جادو و احتیاط جادو کو برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ کیا تھا وہ نہین پہونچے جو ملکہ زعفران نے
مقابلہ کیا کیا وہ اہل اسلام سے مل گئے یہ امر کچھ میری سمجھ مین نہین آتا ہی سمندر شاہ نے عشاق
کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ای اُستاد آپ نے سنا کہ جو اُس طائر نے خبر دی یہ کیا امر ہی عشاق نے
جواب دیا کہ ہان مین نے سنا مگر میرے قیاس مین کچھ نہین آتا مین حیران ہون کہ ملکہ زعفران نے
کیون مقابلہ کیا محافظ جادو وغیرہ تو صندوقچہ سامری لیکر گئے تھے کیا کوئی آفت ناگہانی راہ مین پڑی
کیا تم سے منحرف ہو گئے سمندر شاہ نے کہا کہ مین یہی خیال کر رہا ہون سب اہل دربار بھی حیران تھے

کہ سمندر شاہ نے عشاق سے کہا کہ مین اوراق سامری مین دیکھ لیتا ہون سب حال ظاہر ہو جائیگا یہ کہکر اوراق
سامری اُٹھائے ابھی دیکھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ دوسرا سناٹا ہوا طائر سفید رنگ جو کہ محافظ جادو کی
لاش سے نکلا تھا پہونچا اور روبرو سمندر کے بالائے ہوا قائم ہو کر صدائے مہیب بلند کی اور بزبان بشری
کہا کہ اے سمندر آگاہ ہو مین روح ہون محافظ جادو کی مین نے آج قید سے نجات پائی مین خبر
دینے آئی ہون کہ محافظ جادو کو بھی سہراب نے قتل کیا وہ صندوقچہ جو کہ تیری مایہ اور بساط تھی وہ سہراب
کے پاس ہے تیرے عزیز قریب نے اُسکو دیا ہے بلکہ خود تیرے ہاتھ پالون نے یہ تیرے ساتھ عداوت کی
اور جو صندوقچہ تو نے روانہ کیا تھا وہ نقلی تھا اب تیرے ادبار کا زمانہ قریب آیا ہے اپنی فکر کر ہم
آگاہ کیے دیتے ہین یہ کہا اور ایک شعلہ اسکے دہن سے نکلا اُسنے اُسکو جلا دیا اب تو سمندر نے وہ اوراق
ہاتھ سے پھینک دیئے اور اپنے سر کو دونون ہاتھون سے پیٹ لیا اور کہا کہ غضب ہو گیا کہ تقدیر پلٹ گئی
صندوقچہ دشمن کے قبضہ مین گیا اُسی کے ذریعے سے سہراب جادو نے ملکہ زعفران و محافظ جادو
کو قتل کیا اب کیا کرون دشمن کو بڑی قوت بہم ہو گئی ایک دن مین وہ خاتمہ کر دیگا سہراب جادو
تو جانی دشمن ہے عشاق نے یہ سن کے کہا کہ اے بادشاہ تم تو فرماتے تھے کہ مین نے صندوقچہ کا حال
کسی سے نہین کہا اور نہ کسی کو معلوم ہے اور مین نے ایسی جگہ رکھا ہے کہ کوئی پا نہین سکتا ہے پھر کیونکر سہراب
تک پہونچ گیا اور کیونکہ سہراب جادو کو اس حال کی خبر ہوئی اور کیونکر اُس دینے والے کو جس نے
سہراب کو دیا معلوم ہوا سمندر نے جواب دیا کہ اوستاد کیا بیان کرون مجھ سے ایک بہت غلطی و نادانی
ہوئی میرے پاس رات کو میری لڑکی نسیم روتی ہوئی آئی تھی مین نے بہت دن سے اُسکو نہین دیکھا تھا
جب مین نے سبب گریہ دریافت کیا اور اسکی حالت دیکھی تو بہت خراب پائی یہ حالت تھی اُسکی کہ جیسے برس
دن کا بیمار ہوتا ہے سوکھ کے کانٹا ہو گئی تھی پہلے تو اُس نے بیان کرنے مین انکار کیا مگر روتی جاتی تھی جب
مین نے بہت اصرار کیا تو اُسنے یہ سبب بیان کیا کہ مین نے سنا ہے کہ لشکر اسلام نے یہان آکر لشکر کشی کی ہے
اور کئی ساحر آپ کی طرف کے مارے گئے اور کئی شریک اہل اسلام بھی ہو گئے پس مجکو اندیشہ ہے کہ وہ یہان
آکر آپ کو قتل کرینگے ہم سب تباہ ہونگے اسی صدمہ سے میری یہ حالت ہے اور اسی غم سے مین
زار زار روتی ہون پہلے تو مین نے بہت کچھ اسکو سمجھایا جب اُسکی رقت کسی طرح کم نہوئی تو مین نے
صندوقچہ کا اُس سے ذکر کیا بلکہ مین نے اُسکو اپنے ہمراہ لیجا کر دکھا بھی دیا تب اسکو اطمینان ہوا وہ
رخصت ہو کر اپنے باغ کو چلی گئی سوائے اُس کے مین نے آج تک یہ حال کسی سے نہ کہا تھا نہ کسی
پر ظاہر تھا نہ اُس سے شک یا امید تھی کہ وہ ایسا کرے گی نہ اب مین یہ امید کرتا ہون کہ اُس نے
ایسا کیا کہ وہ صندوقچہ اُسنے لیجا کر سہراب جادو کو دیا ہو اول تو سہراب جادو تک اُسکی
رسائی کہان وہ اپنے باغ مین سہراب بیرون شہر دوسرے سہراب کو وہ جانے کیا تیسرے وہ
میرے پاس اُسوقت آئی تھی کہ نصف شب گذر چکی تھی وہ یہ کیون کرنے لگی کہ سب کی جان کی دشمن
ہو جائے اور میرے دشمنون سے مل جائے مین ایسا اُسکی نسبت کبھی نہین خیال کر سکتا ہون یہ جو
سمندر شاہ نے کہا عشاق نے جواب دیا کہ یہ جو تم کہہ رہے ہو سب درست اور سچا ہے مگر یہ تو خیال
کرو کہ جب تم نے اُس سے یہ حال کہا ہے اُسوقت وہان کون کون موجود تھا ہم یہ نہین کہتے ہین کہ یہ فعل
اُسکا ہے کوئی اور سنتا ہو اُسی نے یہ حرکت کی ہو یہ گمان آپ کا درست ہے کہ وہ سہراب جادو کو کیا
جانے نہ سہراب تک اُسکی رسائی نہ سہراب کی اُس تک پھر آپ ہی خیال فرمائیے کہ یہ کام کسکا ہے

سمندر نے کہا کہ مین کیا بیان کرون کچھ قیاس مین نہین آتا ہی سوائے اسکے کہ اُس سے دریافت کیا جائے
شائد اُس نے کسی سے کہا ہو اُسنے یہ حرکت کی ہو عشاق نے کہا سوائے اِس امر کے کہ کسی سے اُسنے
بیان کیا ہو اور اُسنے ایسی حرکت کی ہو اور کیا کہا جائے اسی سبب سے عورتون کو اپنے راز سے نہین آگاہ
کرتے ہین اُنسے اپنا راز نہین کہتے ہین کیونکہ وہ ناقص العقل ہوتی ہین سوائے اِس امر کے اور کیا گمان
کیا جائے اِس امر کو آپ رقعہ ساحری سے دریافت فرمائین اُس سے بالکل ظاہر ہوجائے گا سمندر نے
جواب دیا کہ یہ تو آپ نے خوب بات فرمائی دیکھیے مین ابھی دریافت کرتا ہون راوی بیان کرتا ہے کہ
اسی تقریر و فکر مین کوئی ڈیڑھ پہر رات آگئی تھی سب صبح سے پریشان ہین جب سے یہ واقعہ زبانی اُن
طائرون کے سُنا ہی سب کے حواس باختہ ہین ہر ایک کو اپنی جان کا خوف ہی کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی جو
کہ اُنکے لیے تھا وہی تو ہمارے لیے ہی ہم بھی سامنے اُس صندوقچہ کے بالکل بیکار رہین نہ سحر کر سکتے
ہین نہ بھاگ سکتے ہین یہ کیا ہو گیا ہر ایک پریشان تھا ہر ایک بدحواس بیٹھا ہوا تھا سب کو عالم سکوت تھا
عجب اُسوقت دربار کا حال تھا سمندر اپنی طرف خاموش تخت پر بیٹھا ہوا تھا عشاق اپنی کرسی پر
باوجودیکہ عشاق نے کہا کہ رقعہ ساحری سے حال دریافت کرو مگر سمندر ایسا ازخود رفتہ و متحیر تھا
کہ عشاق سے کہا کہ یہ تو خوب بات آپ نے فرمائی پھر بھی نہ دیکھا سب ساکت بیٹھے ہوئے تھے راوی
نے بیان کیا ہے کہ احتیاط جو عرضی گرداب جادو وغیرہ کی لے کے لشکر سے چلا تھا بہت جلد راہ طے
کر کے سحر سے آکر پہونچا دیکھا کہ دربار آراستہ ہی سب دربار مین موجود ہین مگر کچھ عجیب حالت دربار
کی ہی کہ سب کو سکتہ کی نوبت ہی سب مثل آئینہ حیران ہین سب کے چہرے مکدر ہین رنگ رنج وملال
ہر ایک کے رُخ پر پایا جاتا ہی سمندر شاہ بھی حیران تخت پر بیٹھا ہی عشاق اپنے مقام پر سر
جھکائے ہوئے بیٹھا ہی اُسنے اپنا تخت صحن مین اُتارا سب اِس طور سے بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے بھی
اسکو نہ دیکھا چوبدار و دیگر ملازم بھی عالم حیرت مین تھے یہ صحن سے ایوان مین آیا اور اُسنے سمندر کو سلام
کیا اور عرض کیا کہ یہ آپکا غلام احتیاط حاضر ہی یہ صدا سُنکے سمندر نے سر اُٹھا کر دیکھا اُسکی صدا سُنکے سب
اہل دربار ہوشیار ہوئے اور اُسکی طرف دیکھا سمندر نے احتیاط کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیا خبر لائے
کچھ بیان کرو کیا سب اہل اسلام کا خاتمہ کر آئے محافظ جادو کہان ہین احتیاط نے عرضی نکال کر پیش
کی اور عرض کیا کہ اسکو ملاحظہ فرمائیے پھر مین حال بیان کرونگا محافظ تو آپ پر تصدق ہوئے پس یہ
جو سمندر نے سنا وہ عرضی لیکر خود لفافہ چاک کر کے پڑھی دبیر کو بھی نہ دی اور احتیاط کے لیے حکم دیا کہ
کرسی لاؤ کرسی حاضر کی گئی احتیاط مجرا کر کے بیٹھ گیا سمندر نے کل عرضی از اول تا آخر دیکھی کل مضمون سے
آگاہ ہوا باہم صف آرا ہونا اور احتیاط و محافظ جادو کا صندوقچہ لے کر پہونچنا یہ خبر معلوم ہونا کہ
سہراب رات سے لشکر مین نہین ہی زعفران کا اصرار کر کے برائے مقابلہ جانا اور مقابلہ کرنا اہل اسلام
کو گرفتار کرنا ساحرون وغیرہ ساحرون کو قریب شام خود صاحبقران والاشان کا قصد مقابلہ کرنا سہراب
کا آنا ملکہ زعفران کو برق سحر سے قتل کرنا محافظ جادو کا جانا اور صندوقچہ کھول کر مقابلہ کرنا صندوقچہ
کا کچھ اپنا فعل نہ دکھانا سہراب کا اسکو بھی قتل کرنا طبل بازگشت بجوا کر واپس آنا باہم صلاح کرنا ہرکارونکا
واقعات سہراب کی خبر دینا جو ہرکارون نے بیان کیا وہ سب تحریر تھا احتیاط کا عرضی لیکر آنا سب تحریر
تھا سب مضمون سمندر نے پڑھا تھا جو مضمون کہ ہرکارون نے بیان کیا تھا سمندر نے پڑھا اُسکا
فرط غیظ سے یہ حال ہوا کہ کانپنے لگا چہرہ مثل انگارے کے لال ہوگیا ایک زرد وغلغلہ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا

پھر سمندر نے کسی سے کلام نہ کیا بلکہ تلوار ٹیک کر تخت پر سے اُٹھا اُس حالت غیظ مین یہ کلمہ منہ سے نکلگیا کہ او
گیسو بریدہ تو میرے ہاتھ سے کب زندہ بچتی ہے معلوم ہوا یہ ساری فتنہ پردازی تیری ہی ہے تو ہی میری جان کی اور
سب اہل شہر کی دشمن نکلی دیکھ تو مین تجکو کیا سزا دیتا ہون یہ کہتا ہوا طرف محل کے چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ
سب سے پلٹ کر کہا کہ آپ لوگ اب جائین دربار برخاست ہوا احتیاط سے کہا کہ تم بھی جاؤ کیونکہ تم دن بھر
کے تھکے ماندے ہو اسوقت تم سے حالات نہ دریافت کرونگا کل صبح کو جب دربار مین آؤ گے تو دریافت
کرونگا مین اسوقت ایک ضرورت سے جاتا ہون اہل دربار مین سے کسی کی یہ جرات نہوئی کہ سمندر سے
پوچھتا کہ آپ کا اسوقت مزاج کیسا ہے اور اس غیظ و غضب کا کیا سبب ہے کچھ بیان فرمائیے باوجودیکہ بڑے
بڑے ساحر زبردست اور بڑے بڑے مغز سردار تھے مگر کسی کی جرأت نہوئی جبکہ عشاق استاد سمندر کی جرأت
نہوئی تو اور کسی کی کیا لیاقت تھی پس یہ حکم دے کر سمندر شمشیر بکف منہ مین کف آنکھین لال کانون سے شعلے نکلتے
ہوئے داخل محل ہوا یہان اہل دربار صبح سے پریشان تھے دربار مین بیٹھے ہوئے سبھون نے غنیمت جانا
اسی خیال سے اور بھی نہ دریافت کیا سب اٹھ اٹھ کر اپنے اپنے مکان کو راہی ہوئے احتیاط بھی اپنے مکانکو
گیا مگر سردار اپنے دل مین یہ خیال کرتے ہوئے جاتے تھے کہ نہ معلوم عرضی مین کیا تحریر تھا کہ جسکو دیکھکر بادشاہ
کو اسقدر غصہ آیا کہ جسکی حد نہین معلوم ہوتا ہے کہ کچھ خبر معلوم ہو گئی ہے کہ جس نے صندوقچہ سہراب جادو کو
دیا ہے خصوصاً عشاق جادو کو زیادہ فکر تھی اپنے گھر مین جا کر اسی فکر مین مبتلا ہو رہا احتیاط جادو چونکہ
دن بھر کا کسل مند تھا اسکو بھی غنیمت ہوا دربار سے اپنے مکان پر آیا یہ دل مین کہتا ہوا کہ خوب ہوا
جو بادشاہ نے اسوقت نہ دریافت کیا ورنہ مین بہت پریشان تھا نہ معلوم کیا بیان کرتا یہ بھی آکر اوندھا
سیدھا پڑ رہا یہان سمندر جو داخل محل اسصورت سے ہوا سب اہل محل دیکھکر ڈر گئے سب کی روحین
قفس جسم سے پرواز کر گئین کہ کیا سبب ہے جو بادشاہ اسصورت سے محل مین تشریف لائے ہین یہ کسکی
مجال تھی کہ دریافت کرتا سب کے دم سکھ گئے اپنی اپنی خدمت پر مستعد ہو کر کام کرنے لگے وہ عرضی بھی
سمندر کے ہاتھ مین تھی سمندر اسی صورت سے ایوان مین آیا اور اپنی زوجہ کو طلب کر کے کہا کہ نسیم گیسو بریدہ
ننگ خاندان کو تو لاؤ مین اُسے اُسکی حرکت ناشائستہ کی اسوقت سزا دونگا اف رے شوخ دیدہ یہ آفت کا دیدہ
اسکو کچھ آبرو کا نہ جان کا خیال ہوا سب کی دشمن ہو گئی ایسی مستانی ہوئی کہ یار کی محبت مین اُسنے ہم سبکو
قتل کرایا ذرا بھی میرا خوف نہ کیا نہ یہ خیال کیا کہ یہ جو حال کھلے گا تو کیا انجام ہوگا ایسی آگ لگی تھی ایسی
مستانی ہوئی تھی کہ اُس مستانہ پن مین کچھ نہ دکھائی دیا جلد طلب کرو میرا قلب و جگر جلا جاتا ہے سچ کہا ہے
لوگون نے کہ لاڈلی بیٹی چھنال لاڈلا بیٹا گانڈو مین ایسی الفت سے باز آیا جبکہ اُسکو آبرو کا خیال نہ رہا
اور ہماری جان کی دشمن ہوئی یہ جو سمندر نے کہا اُسکی زوجہ حیران ہوئی کہ یہ کیا کہہ رہے ہین نسیم نے
کیا ایسی حرکت کی کیا کسی سے آشنائی کر کے نکل گئی یا یار کو باغ مین طلب کیا کہ کسی نے بادشاہ کو خبر دی
اُس سبب سے بادشاہ برہم ہین کیا آفت آئی کچھ تامل کر کے کہا کہ مجھ سے تو فرمائیے کہ کیا اُسنے ایسی خطا کی
ہے جو یہ عتاب ہے اُسپر کسی دشمن نے نہ بہتان لیا ہو پہلے اپنے مقام پر دریافت تو فرمائیے پھر اُسکو طلب
کر کے سزا دیجیے گا صاحب مین بھی تو آگاہ ہون مگر اسکی زیادہ فکر ہے کہ ایک یہی اولاد ہے اگر اسوقت
حالت غصہ مین تم نے اُسے قتل کر ڈالا تو پچھتاؤ گے جو جانی مصیبت پر رہ جائیگا اور تمہارے دل کی لگی کو
بجھائیگا جو امر ہوا اُسکو دریافت کر کے عمل فرمائیے میری تو ایک وہی بیٹی ہے [illegible] آنکھون کا دیدہ ہے سوا
اُسکے نہ کوئی لڑکی رکھتی ہون نہ لڑکا نہ امید ہے کہ کوئی ہوگا اگر اُسکا بھی سہارا اُٹھ گیا تو مین کیسا [illegible]

کر دونگی صاحب اُسکے دشمن بہت ہین کسی نے تم سے اُسکی طرف سے جھوٹ سچ کہا ہوگا مین سن لون تو بولا دل
اسوقت تم کو غصہ ہی مجکو اُسے بلاتے ہوئے خوف آتا ہی کہ کہین ایسا نہو کہ تم اُسے مار بیٹھو جہان جہان ہے
کہین چلی جاے یا کچھ کھا لے غیرت مین آکر اپنی جان دیدے تو مین کسی طرف کی نرہون سمندر رشاہ نے
برہم ہو کر کہا کہ انھین باتون سے تو اُسکو اسقدر چالاک کردیا جہان مین نے تنبیہ کرنا چاہی تم نے سفارش
کی مین مجبور ہو گیا وہ یہ سمجھی کہ باپ مان محبت کرتے ہین پس اُسنے شوخی پر کمر کسی گربہ کشتن روز اول کا
لفتہ ہی اگر پہلے ہی اُسکے اوپر عتاب کیا جاتا تو وہ کبھی ایسی حرکت کی مرتکب نہ ہوتی ارے اُسنے تو سبکو
قتل کیا کچھ آبرو کا بھی خیال نہ کیا پس اسی مین خیر ہی کہ اسکو طلب کرلو ورنہ مین باغ مین جاکر اسکو مارتا ہوا
لاؤنگا کسی نے جھوٹ سچ کچھ نہین کہا ہی بہت پختہ خبر ہی بلکہ اُسکی خواصون کو بھی طلب کرنا آج سبکی ناک
چوٹی کاٹ کر نکالونگا اتنا بڑا امر کہ ہوا مجکو کسی نے آکر خبر ندی یہ سب امرائن حرامزادیون کی صحبت مین ہوے
ہین مین یہ خیال کرتا تھا کہ کیا سبب ہی کہ یہ ہمیشہ باغ مین رہتی ہی کبھی محل مین نہین آتی ہی اگر آتی ہی تو تھوڑے
عرصہ کے لیے گھبرا کر چلی جاتی ہی یہی سبب تھا جو کل رو رہی تھی سب مکر تھا ہمکو دھوکا دینے آئی تھی
فریب دے کر اپنا کام کر گئی خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتی ہی مین تم سے کیا کہون کہ کیا ہوا بس
اب اُس سے ہاتھ اُٹھاؤ مین ضرور قتل کرونگا اگر ایسی ننگ خاندان زندہ رہی تو کیا نرہی تو کیا کہ جسکو
مان باپ کی الفت ہو نہ آبرو کا پاس ہو یہ تقریر سمندر رنے اس طور سے کی کہ پھر زوجہ سمندر رکو سمندر ر
سے دریافت کرنے کی جرأت نہوئی خاموش ہو رہی یہ کلام سمندر رنے پکار پکار کر کیے تھے سب اہل محل
جمع ہو گئے تھے مگر دور کھڑے تھے کہ یہ کیا امر ہی بادشاہ کس پر عتاب فرما رہے ہین جب سمندر رنے دیکھا کہ بی بی
کسی طور سے نسیم کو نہین طلب کرتی ہی خود خواجہ سرا کی طرف متوجہ ہوا جو خواجہ سراؤن کا افسر تھا اُس سے کہا کہ
اے مسعود حبشی تو اسوقت باغ مین نسیم کے جا اُسکو مع اُسکے خواصون کے جس حالت مین ہووے آ
کہنا کہ بادشاہ نے تمکو اسوقت مع خواصون و وزیرزادی حسن آرا کے تمکو یاد فرمایا ہی کوئی اشد ضرورت
ہی میرے غصہ کا حال نہ کہنا ورنہ وہ نہ آئیگی اگر دریافت کرے کہ کیا ضرورت ہی اسوقت یاد فرمانے
کی تو کہنا کہ مجکو نہین معلوم بادشاہ ابھی باہر سے تشریف لاے ہین آپ کی والدہ کے محل مین تشریف فرما
ہین کچھ ضروری کہنا ہی اسلیے طلب کیا ہی کیونکہ وہ صبح کو براے مقابلہ جانے والے ہین جب تو یہ کہے گا
وہ چلی آے گی اگر اسکے سوا اور کچھ تو نے کہا تو وہ نہ آے گی تو تجکو بھی قتل کردونگا مسعود نے کہا کہ
میری کیا طاقت جو سواے اس امر کے اور کچھ کہون جو کہ آپ نے فرمایا ہی یہ کہکر مسعود طرف باغ
ملکہ کے روانہ ہوا سمندر ریہان بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی اور فرط غیظ سے کانپ رہا ہی مسعود طرف
باغ کے چلا ہی اب یہان کسی کی یہ جرأت نہین ہوتی کہ بادشاہ سے کلام کرے جسکو دیکھو کانپ
رہا ہی خوف سے اور خاموش کھڑا ہی سمندر ہر مرتبہ ران پر ہاتھ مارتا ہی اور کہتا ہی کہ افسوس یہ کیا
ہوا تمام شہر مین ناک کٹ گئی خاندان مین آبرو گئی سب مین انگشت نما ہوا سمندر رکا تو یہ حال ہی
اور خواجہ سرا براے طلب ملکہ گیا ہوا ہی اب راوی حال ملکہ تحریر کرتا ہی شمہ حال ملکہ سماعت
فرمائیے کہ ملکہ بعد جانے سہراب کے بستر غم پر پڑ رہی کچھ آنکھ لگ گئی تھی کہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھی سب
خواصین حاضر ہوئین وزیرزادی آئی ملکہ نے کہا کہ کیون بہن اب تو وہ لشکر مین پہونچ گئے ہونگے
اور مقابلہ بھی شروع ہو گیا ہوگا وزیرزادی نے عرض کیا جی ہان ضرور ایسا ہوا ہوگا مگر یہ تو فرمائیے
کہ یہ حرکت تو آپ نے کی جب بادشاہ کو اس حال کی خبر ہوگی تو انجام کیا ہوگا آپنے ہم سب کی جان لی

ملکہ نے جواب دیا کہ اب تو مین جوش الفت مین ایک حرکت کر چکی اب کیا ہوتا ہی بموجب مصرع عشق مین تیرے
کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو۔ **مثل** - جبکہ اوکھلی مین سر دیا تو دھمکون سے کیا خوف ہی اب جو کرنا تھا وہ کر گذری
جو پڑے گی اُسکو اُٹھا لونگی بلکہ مین خوش ہون اگر والد ماجد کو یہ حال معلوم ہو جاے اور وہ اس خطا کے
عوض مجکو قتل کرین تو اچھا ہی کیونکہ اب مجھ سے صدمات ہجر کی برداشت نہین ہو سکتی ہی اس کشاکش سے
نجات پاؤنگی وزیرزادی نے جواب دیا کہ ملکہ یہ کیا کلام کرتی ہو ہم سب کی زندگی آپ کے ہمراہ ہی اگر
خدانخواستہ آپ نہونگی تو ہمارا کون ہی آپ کو خداوند کریم ہم سب کے سر پر تا صد وسی سال سلامت رکھے
اور آپ کی مراد دلی پوری کرے پس اب تو ہم آپ کے ہمراہ ہین اگر فرمایئے تو ہم آپ کو یہان سے لے کر
نکل چلین لاکھ بادشاہ سر پٹکین مگر پتہ نہ چلے ملکہ نے جواب دیا کہ اگر یہی امر منظور ہوتا تو مین اُنکے ہمراہ
کیون نہ چلی جاتی وہ لاکھ لاکھ کہا کیے لشکر اسلام مین چلنے کو اگر سمندر کو بھی یہ حال معلوم ہوتا کہ مین لشکر
اسلام مین ہون وہ لاکھ لاکھ کوشش کرتا کچھ نہوتا مگر مین نے خود انکار کیا جب اُنکے ہمراہ نہ گئی اور کسی
کے ہمراہ کیا جاؤنگی اگر میرے مقدر مین اُنکا وصل مقدر ہی تو میرا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی اگر یہ امر نہین ہی تو ایک
حصول وزیرزادی نے کہا کہ ملکہ ہر ایک کو اپنی جان کی حفاظت پر ضرور ہی جہان تک ممکن ہی ملکہ نے جواب دیا
کہ اس کشاکش مین مبتلا رہنے سے جان کا جانا اچھا ہی اب مین بہت پریشان ہون کوئی حد بھی صدمات
اُٹھانے کی ہی وزیرزادی نے کہا کہ یہ تو آپ کا خیال خام ہی ملکہ نے جواب دیا کہ چاہے خیال خام ہو جائے
ہو مگر مین نے جو قصد کر لیا وہ کر لیا اب مجکو کسی امر کا خوف نہین ہی مین ہر بلا کے اُٹھانے کو اور برداشت
کرنے کو موجود ہون دیکھون یہ فلک ناہنجار و گردون غدار کہان تک مجکو مبتلاے آلام و صدمات کرتا ہے
کیونکہ یہ مسئلہ ہی اہل اسلام کا کہ جو کہ زیادہ تر صدمات مین مبتلا ہوتا ہی اور اسکی برداشت کرتا ہی اُسکا بڑا مرتبہ
ہوتا ہی اور جو ہر بلا پر صبر کرتا ہی وہ بندہ نیک ہی پس جب مین نے مذہب اسلام اختیار کر لیا جو صدمہ میرے
اوپر اور جو بلائین نازل ہونگی اُسکو مین برداشت کرونگی کیونکہ اکثر کتب اہل اسلام سے ثابت ہوتا ہی کہ
ہر ایک بندہ کا خداوند کریم اُسکی وسعت کے موافق امتحان لیتا ہی جو کہ نبی و وصی ہین اُنکا امتحان اُنکی لیاقت
کے موافق لیا گیا اور جو کم مرتبہ کے بندے ہین اُنکا امتحان اُنکے موافق لیا گیا پس جو بندہ اُس امتحان مین
پورا اُترا اسکو مرتبہ اُسکے لائق مرحمت ہوا پس اب میرا بھی امتحان ہی اگر مین نے اِن سب صدمات کی برداشت
کر لی تو خداوند کریم میری راحت سے بسر کرائیگا پھر کسی غم مین نہ مبتلا کرے گا لہذا مین کیون اس امر سے
پرہیز کرون جو ہونا ہو ہو جاے تاکہ بعد کو تو راحت ملے ملکہ نے جو یہ کہا وزیرزادی نے عرض کیا کہ
اے ملکہ اگر آپ خفا نہون تو مین ایک بات عرض کرون ملکہ نے کہا کہ کہو اُسنے کہا کہ آپ نے کب سے
مذہب اسلام قبول کیا ملکہ نے جواب دیا کہ جب سے لشکر اسلام کے قریب شہر آکر فرودکش ہونے کی خبر سُنی
اُسی دن سے وزیرزادی نے عرض کیا کہ بس اے ملکہ ہم لوگ بھی آپ کی اطاعت کرتے ہین کیونکہ یقین کلی
ہی کہ جب بادشاہ کو اِس امر کی خبر ہو گی تو وہ ضرور ہم سب پر بدعت کرے گا لہذا ہم آپ کی اطاعت سے
نہ پھرین گے جو امر وہ دریافت کرے گا چاہے جان رہے چاہے جان جاے ہم انکار ہی کرین گے
ہمارے قتل کے درپے ہوگا عدول حکمی ہین پھر ہم کیون دنیا پر سے بے ایمان و لامذہب جائین لہذا جو طریقہ
مذہب اسلام کے قبول کرنے کا ہو ہمکو تعلیم فرمایئے اے ملکہ آپ کو کس نے تعلیم کیا ملکہ نسیم نے جواب دیا
کہ وہ کوئی امر مشکل اور اہم تو نہین نہ کسی کے تعلیم کرنے کی ضرورت ہی کتب اہل اسلام مین سب امور تحریر
ہین نہ مین نے انکو دیکھکر اُن طریقون پر عمل کیا ہی ہین جو تمکو بتاؤن اُسی کے مطابق عمل کرو کوئی امر مشکل

اور دقیق نہین ہی نہ کسی امر کی تکلیف ہی ہان ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ جو کلمہ طیبہ ہی اُسکے پڑھنے سے سحر فراموش ہوجاتا
ہی بس جو تم مین ساحرہ ہین اُنکا سحر فراموش ہوگا وزیرزادی نے عرض کیا کہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی ملکہ نے کہا
کہ یہ بھی کوئی مشکل نہین ہی بلکہ اسکا بھی طریقہ ہی وہ یہ ہی کہ مطیع اسلام ہو جو امر کہ اہل اسلام مین منع ہین اُنپر عمل کرو
صرف کلمہ نہ پڑھو کوئی امر کی دقت اہل اسلام نے نہین رکھی یہ جو ملکہ نے کہا وزیرزادی نے عرض کیا کہ پھر
عرصہ کس بات کا ہی ہم سب موجود ہین بس اُسی وقت ملکہ نے کل امرا اور سب خواصون اور اُسکے روبرو اپنی زبان
سے بیان کیے جو کہ ساحرہ تھین وہ مطیع اسلام ہوئین اُسی طریقہ سے جو کہ کتابون مین تحریر تھا اور جو کہ ساحرہ
نہ تھین وہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئین راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ کے پاس سب کتابین موجود تھین اُسنے
جو اسلام قبول کیا تھا اُسی امر سے قبول کیا اُنھین کتابون کو دیکھکر بس جب یہ سب مسلمان ہوچکین ملکہ نے کہا
کہ تم سب ملکر دعا کرو کہ خدا اپنے فضل و کرم سے ہم سب کی آبرو بادشاہ کے ہاتھ سے بچالے سب نے بموجب
فرمانے ملکہ کے دعا کی اور یہ ہی درگاہ باری تعالے مین عرض کیا کہ ای کریم ہم تو مسلم ہین ہمارے استقامۃ کو حسن سے
اور ہماری ملکہ کی مراد دلی برلا اُسکے سب ارمان و آرزوئین پوری فرما جب یہ سب دعا کر چکین ملکہ نے فرمایا
کہ اب مین تم سب سے بہت خوش ہوئی اور مجھکو یقین ہوا کہ تم سب میرے سچے خیرخواہ ہو یہ فرماکر وزیرزادی
کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ نہ معلوم وہان میدان جنگ مین کیا پیش آیا اُسنے عرض کیا کہ کیا پیش آیا ہوگا
سہراب جادو نے تلاطم ڈال دیا ہوگا کل پرچہ اخبار سے ظاہر ہوگا ملکہ نے فرمایا کہ ہان اگر ہم آج شر سے
بادشاہ کے محفوظ رہے اُس نے عرض کیا کہ خداوند کریم ضرور محفوظ رکھیگا کیونکہ ہمنے اُسکا دین اختیار کیا
ہی آیندہ اُسکو اختیار ہی ہم سب کا بھروسا اُسی پر ہی اور سواے خدا کے کون ہمارا حافظ ہی راوی کہتا ہی
کہ وہ دن اسی فکر و تردد مین بسر ہوا رات آئی وہ رات بھی اُن بلاکشون کے لیے اور زیادہ بلا کی تھی وہ
اسکی تاریکی و سناٹا عجیب حال کر رہا تھا ملکہ کو دو فکرین تھین ایک تو میدان جنگ کی فکر کہ نہ معلوم کیا ہوا
دوسرے اس امر کی فکر کہ دیکھیے سمندر شاہ میرے ساتھ کیا برتاؤ کرتا ہی اور کس طور سے پیش آتا ہی
اسی فکر مین کوئی ڈیڑھ پہر رات گذری کہ ایک مرتبہ جو کہ محلدار دروازہ باغ پر مقرر تھی وہ گھبرائی ہوئی آئی
یہان ملکہ ساتھ اُن خواصون اور وزیرزادی کے باہم باتین کر رہی تھی کہ اُسنے آکر عرض کیا کہ ملکہ مسعود
خواجہ سرا جسنے حضور کو پرورش کیا ہی اور بادشاہ کا خاص خواجہ سرا ہی آپ کے باغ کی طرف آتا ہی ملکہ
نے جواب دیا کہ آتا ہی تو آنے دو کیا خوف ہی وہ یہ سنکے اور خبر دے کے اپنے مقام پر چلی آئی کہ اتنے عرصہ
مین خواجہ سرا آکر دروازہ باغ پر پہونچا محلدار سے دریافت کیا کہ ملکہ بیدار ہین یا آرام فرمارہی ہین اُس نے
جواب دیا کہ ابھی تو بیدار ہونگی کیونکہ یہ وقت اُنکے آرام فرمانے کا نہین ہی بس خواجہ سرا اُسیوقت طرف بارہ دری
کے چلا یہان تک کہ باغ کے صحن کو طے کرکے بارہ دری مین آیا دیکھا کہ ملکہ مع خواصون اور وزیرزادی
کے بیٹھی ہوئی ہین باتین ہو رہی ہین کہ مسعود خواجہ سرا نے جاکر سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا ملکہ نے
فرمایا کہ میان مسعود اسوقت کہان آنا ہوا اسقدر رات گئے اُس نے عرض کیا کہ مین ایک حکم شاہی
لے کر حاضر خدمت ہوا ہون اگر حکم ہو تو بیان کرون ملکہ نے جواب دیا کہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ
آپ کو بادشاہ نے اسوقت مع خواصون کے طلب فرمایا ہی کوئی امر ضروری ہی اُسکے فرمانے کے لیے
ملکہ نے جواب دیا کہ کیا ایسی ضرورت ہی کہ اسوقت بادشاہ نے طلب فرمایا ہی مین صبح کو آؤنگی میری
طرف سے بادشاہ سے عرض کرنا کہ یہ میرے سونے کا وقت ہی اگر مین جاگونگی تو میری طبیعت
بدمزہ ہو جاے گی آج ہی تو [illegible] کچھ اصلاح پر طبیعت آئی ہی [illegible] خراب ہوگا [illegible] نے عرض کیا کہ

اے ملکہ بادشاہ نے فرمایا ہی کہ مین صبح کو براے مقابلہ اہل اسلام مع لشکر کے جاؤنگا لہذا تم اسوقت میرے
پاس آؤ تاکہ مین تم کو دیکھ لون یہ جو خواجہ سرا نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ میری خواصون کے طلب کرنے
کی کیا ضرورت ہی اُسنے جواب مین عرض کیا کہ اس امر سے مین آگاہ نہین ہون یہ سُنکے ملکہ نے سب سے کہا
کہ چلو مگر ملکہ کا دل کھٹک گیا اشارہ سے وزیرزادی سے کہا کہ کچھ نہ کچھ دال مین کالا ضرور ہے خیر چلو
کیا خوف ہی جو مرضی باری یہ کہکر ملکہ اسی حالت سے اُٹھ کھڑی ہوئی مع وزیرزادی و خواصون کے ہمراہ
خواجہ سرا کے طرف محل کے چلی مگر یہ فکر کر رہی تھی کہ کیا فقرہ کرونگی اگر بادشاہ صندوقچہ کو دریافت کرے گا
اسی فکر و تردد مین محل مین پہونچی دیکھا کہ سب اہل محل ایک مقام پر جمع ہین مگر خاموش ہین چہرے زرد
ہین رنگ پریدہ ہین حواس باختہ ہین سب خوف زدہ معلوم ہوتے ہین ملکہ آگے بڑھی دیکھا کہ ایوان مین
ملکہ کی مان برابر بادشاہ کے خاموش بیٹھی ہی اور بادشاہ عالم غیظ و غضب مین بیٹھا ہوا ہی تلوار سامنے
رکھی ہوئی ہی منھ سے کف جاری آنکھین لال ہین چہرہ بسبب غیظ کے کبود ہو رہا ہی یہ دیکھکر وزیرزادی نے
اشارہ کیا کہ ملکہ خیر نہین ہی بادشاہ نے دھوکہ سے طلب کیا ہی صورت ملاحظہ فرمایئے ملکہ نے جواب دیا
کہ کیا خوف ہی شعر سرنی پیچم زشمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + دیگر بر سر اولاد آدم ہرچہ
آید بگذرد + دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + دیگر دشمن اگر قوی ست نگہبان
قوی تر ست + ملکہ یہ کہتی ہوئی اور اشارہ سے بتاتی ہوئی کہ وہ مالک ہی تو کیا خوف ہی ایوان مین آئی
جھک کر باپ کو پہلے تسلیم کی اُسکے بعد مان کے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑی ہوگئی نہ مان نے جواب سلام دیا
نہ باپ نے پھر ملکہ کی خواصون و وزیرزادی نے مجرا کیا سب مودب کھڑی رہین تھوڑے عرصہ تک ملکہ
نے انتظار کیا کہ بادشاہ کچھ حکم فرمائین کیونکہ ہمیشہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب ملکہ آتی تھی ادھر اسنے تسلیم کی سمندر
نے دعاے ترقی عمر دی اور حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ جب بیٹھی تب گلے سے لگا یا دست شفقت سر پر رکھا
آج ملکہ نے بالکل خلاف قاعدہ پایا جب دیکھا کہ نہ مان نے کچھ کہا نہ باپ نے مگر یہ حالت دیکھی کہ جب سے
مین آئی ہوئی ہون ہر ایک اہل محل کے جسم مین تھرتھری پڑی ہوئی ہی مان کی تو یہ نوبت تھی کہ میری طرف
دیکھتی ہی اور آنکھون مین آنسو بھر لاتی ہی بادشاہ کا یہ عالم ہی کہ ایکسان نگاہ قہر آلود میری طرف دیکھ رہے
ہین کچھ بولتے نہین ہین اسنے یہ حالت دیکھکر وزیرزادی کی طرف دیکھا اور اُدھر سے منھ پھیر کر بادشاہ
کی طرف دیکھا اور کہا کہ مجکو آپ نے کسلیے یاد فرمایا ہی مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہی یہ کہنا تھا کہ یہ معلوم ہوا
کہ تودہ بارود مین کسی نے آگ ڈال دی ایک مرتبہ بصداے قہر و غضب سمندر نے کہا کہ کیا مین اندھا
ہون دیکھتا نہین ہون جو تو مجکو آگاہ کرتی ہی تو بڑی شوخ دیدہ ہوگئی ہی تیری چالاکی و زبان درازی
کسی طرح نہین جاتی ہی ہم نے کسی امر کے لیے طلب کیا ہی جب ہمارا جی چاہے گا حکم دینگے بس
خاموش کھڑی رہ اب نہ کلام کرنا ورنہ سزا پاے گی یہ کلام سمندر نے اس طور سے کیا کہ جس قدر
عورتین و خواجہ سرا اُس مقام پر تھے سب کانپ کر رہ گئے بلکہ در و دیوار کو حرکت ہوئی تمام مکان
ہل گیا یہ سُن کے ملکہ خاموش ہو رہی پھر مطلق کلام نہ کیا تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ نے حکم
دیا کہ ناظر محل کو بلا لاؤ اور کہنا کہ کوڑا لیتا آوے یہ حکم دینا تھا کہ سب کے دم نکل گئے سب نے خیال کیا
کہ غضب ہوگیا یہ تن نازک اس قابل ہی کہ اسپر کوڑے پڑین مگر کون دم مار سکتا تھا سب اُسی طور سے
خاموش کھڑے رہے کہ خواجہ سرا نے ناظر محل کو حکم شاہی سے خبردار کیا وہ فوراً اسیوقت کوڑا بکف
حاضر ہوا جب وہ آگیا اُسوقت بادشاہ نے وزیرزادی کو ملکہ کی اسکا نام لیکر اپنے روبرو طلب کیا

جب وہ روبرو ڈرتی ہوئی کانپتی ہوئی آئی کہا کہ او حسن آرا صاف صاف کہنا جو مین تجھ سے دریافت
کرون جھوٹ نہ بولنا اگر صاف کہدے گی تو مین تجکو سزا نہ دونگا بلکہ خوش ہونگا یہ نہ خیال کرنا کہ مجکو
کچھ حال معلوم نہین ہے سب حال میرے روبرو روشن ہے اور مین بخوبی واقف ہون اگر تو جھوٹ بیان
کریگی تو معلوم ہو جائے گا کہ تو نے جھوٹ کہا کہ سچ اگر جھوٹ کہا تو یاد رکھ کہ ناظر محل کھڑا ہوا ہے
ابھی اُسکو حکم دونگا کہ مارے کوڑن کے تیری کھال کرا دیگا اس امر مین مین کسی کا پاس نہ کرونگا
حسن آرا نے دست بستہ عرض کیا کہ کیا مجال جو مین خلاف عرض کرون جو مجھکو معلوم ہوگا وہ حضور مین
عرض کرونگی ماننے نہ ماننے کا حضور کو اختیار ہے یہ سن کے بادشاہ نے کہا کہ پہلے یہ بیان کرو کہ ملکہ کے پاس
سہراب جادو ہمارا سپہ سالار آیا کرتا ہے یا کبھی آتا تھا یا کل رات کو آیا تھا ملکہ سے اُس سے باہم راز دینا نہ
ہوا تھا حسن آرا نے یہ سنکے اپنے حواس درست کرکے کہا کہ یہ امر جس نے آپ سے بیان کیا ہے بالکل غلط
ہے ہماری ملکہ سہراب کے نام سے تو واقف نہین صورت کیسی اور اُسکا آنا کیسا نہ وہ جب کبھی آیا جبکہ
یہان ملازم تھا نہ اسکا کبھی پیام آیا مین تو ہمہ وقت ملکہ کے پاس رہتی ہون نہ کل آیا اسکو تو سنا جاتا
ہے کہ وہ دریاے سبز رنگ مین قید تھا جب اہل اسلام نے دریا کو مٹایا وہ دب کر مر گیا کیا اسکی روح ملکہ
کے پاس آئی نہ میری ملکہ کا یہ چال چلن ہے نہ ہم مین سے کسی کا یہ طریقہ ہے ملکہ کو تو مرد کے نام سے نفرت ہے دوسرے
یہ امر ہے کہ ملکہ کی کیا شامت تھی کہ نہ وہ کسی شاہزادے نہ شہریار زادے سے آشنائی کرین کرین بھی تو
کس سے جو کہ اپنے یہان ملازم ہو یہ بالکل افترا اور تہمت ہے بادشاہ نے کہا کہ تو بالکل جھوٹ بولی ذرا
بھی تو نے سچ نہین کہا ملکہ تم ہی سب کی خراب کی ہوئی ہے تم ہی سب نے اُسکو ان امرون سے آگاہ کیا تم سبکی
سب چھنال اول درجہ کی ہو دیکھ حسن آرا سچ سچ بیان کر ورنہ مین حکم دیتا ہون ناظر کو وہ تیری خبر
کوڑے سے لیتا ہے او حرامزادی ابھی رات کا ذکر ہے کہ سہراب آیا تھا تمام رات باغ مین رہا ملکہ اسکو باغ
مین چھوڑ کر آئی مجھ سے حال دریافت کرکے صندوقچہ کا گئی اور صندوقچہ لے کے اُسکو دیا تو کہتی ہے کہ سہراب
مر گیا کیا خوب دروغ گویم بر روے تو اری کم بخت فاحشہ جب ملکہ محل مین آئی ہے تو اسکو اپنے پاس لیے بیٹھی
رہی فعل بد کرایا کی تو کیون بیان کرنے لگی تیرا بھی تو وہ یار ہے تو اپنے یار کی حالت کو کیون بیان کرنے لگی
سمندر رخ نے ہزارون گالیان دین حسن آرا نے جواب دیا کہ یون جو آپ کا جی چاہے فرمایئے مین اس حال
سے بالکل واقف نہین ہون نہ ملکہ نے کبھی میرے سامنے سہراب کا نام لیا نہ کسی خواص نے کبھی ملکہ کی شکایت
کی کل کی بابت جو آپ فرماتے ہین تو کل تو سہ پہر سے درد سر مین مبتلا تھی اور بخار بشدت تھا کل تو مین ملکہ کے
پاس بھی نہ آئی بلکہ ملکہ نے طلب بھی فرمایا کہ مین نہ آسکی مجکو تو نہ ملکہ کے محل مین آنے کی خبر تھی نہ اپنے تن
بدن کا ہوش تھا مین کیا جانون یہ صندوقچہ کیسا اور سہراب کا دینا کیسا بالکل افترا ہے جس نے
کہا ہے جھوٹ کہا ہے بادشاہ نے کہا اولکا تو پھر دہی کہے جاتی ہے سچ بتا کہ کیا واقعہ ہے حسن آرا
نے کہا کہ جو اصل امر تھا وہ مین نے عرض کر دیا سمندر رخ نے برہم ہو کے کہا کہ یہ تو بیان کر کہ پھر وہ صندوقچہ
کیونکر سہراب کے پاس پہنچ گیا اُس صندوقچہ کا حال سواے نسیم کے اور کسی کو نہ معلوم تھا
اس نے ہی مجھے کل بیان کیا تھا ہان اگر اور کسی کو بھی معلوم ہوتا تو مین گمان کرتا کہ اُس نے لیجا کر
دیا ہو یہ کام تم ہی سب کا ہے تم سب نے صلاح ملکہ کو دی ہوگی کہ تم جا کر بادشاہ سے دریافت کرو
وہ تم سے بیان کر دین گے اور تدبیر بتائی ہوگی چنانچہ اُس نے ویسا ہی کیا اور صندوقچہ
سہراب جادو کو دیا وہ یہ سب تمہاری بنائی باتین ہین اور تو مجھ سے جھوٹ بولتی ہے کیون اپنی شامت

بلاتی ہی دیکھ ابھی تک کچھ نہین کیا ہی ان ساتھ اُنھی کے دریافت کر رہا ہون جب مار پڑنے لگی اور تو قبول لی
تو کیا رہا کیونکہ مار کے آگے بھوت بھاگ جاتا ہی حسن آرا اُسنے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے بس مین ہین
جو چاہیے ہمکو سزا دیجیے مگر ہم کسی حال سے بالکل واقف نہین نہ معلوم صندوقچہ کیسا اور سہراب
کون اور کیسا آنا اور کیسا ملکہ کا دینا بالکل مخبر نے جھوٹ کہا ہی یہ کہنا تھا حسن آرا کا کہ سمندر کو غصہ آگیا
اور ناظر محل کی طرف دیکھکر کہا کہ اِن لکاتہ کو ستون سے باندھ دے اُسنے فوراً حسن آرا کو ستون سے باندھ دیا
اب سمندر نے ملکہ کے خواصون کو طلب کرنا شروع کیا اور دریافت کرنا شروع کیا سب نے انکار کیا
سواے اُس تقریر کے جو کہ حسن آرا نے کی تھی کسی نے اور نہ بیان کی ہان حسن آرا نے بیان کیا تھا کہ
کل مجکو بخار تھا مین ملکہ کے پاس نہ تھی اور کسی نے یہ نہین بیان کیا بلکہ یہ کہا کہ دراصل کل لکاتہ حسن آرا کو
بخار تھا جب سمندر نے سب کی تقریر یکسان پائی ہان بعض نے کہا کہ یہ ہمکو نہین معلوم ہی کہ سہراب پوشیدہ طور
سے آتا ہو ہمکو خبر نہوئی ہو کیونکہ وہ ساحر ہی ساحر سے ہمکو غافل کر دیتا ہو تو دوسری بات ہی ہم بالکل بے قصور ہین
اگر ہمکو ذرا بھی حال معلوم ہوتا تو ہم ضرور حضور مین آکر عرض کرتے کبھی نہ پوشیدہ کرتے کیونکہ ہمکو اپنی جان کا
خوف تھا کیا پوشیدہ کرکے اپنی آبرو دیتے بادشاہ نے کہا کہ سچ ہی ضرور ایسا تھا تم سب کی ملی ہوئی بھگت ہی
تم یون نہ بتاؤ گی پس سب کو سمندر نے ستون سے اپنے روبرو بندھوایا اور ناظر سے کہا کہ ان سب کو کوڑون
سے مارو سو سو کوڑے مارو یہ حکم دیتا تھا برابر سے کوڑے پڑنے لگے ہر ایک چلانے لگی تڑپنے لگی جسم سے
خون کے فوارے نکلنے لگے مگر اپنے قول سے کوئی نہ پھری جو پہلے کہا تھا وہی کہے گئی ناظر مارتے مارتے
تھک گیا مگر وہ اُسی طور سے کہے گئین یہ نوبت ہوئی کہ بیہوش ہو گئین راوی نے بیان کیا ہی کہ اسقدر شور و
غل محل مین ہوا کہ تمام محل کی عورتین یکجا ہو گئین مگر کوئی مارے خوف کے کچھ کہہ نہین سکتی ہی اب زوجۂ
سمندر کو معلوم ہوا کہ یہ سبب ہی بہی تلبیع کا یہ حرکت چھوکری نے کی ہی اب وہ بھی کچھ نہین کہہ سکتی ہی
گو ماہتاب سے بیتاب ہی اور یہ خیال ہی کہ یہی حال لنیسم کا بھی ہوگا مگر کیا کرے اپنے دل مین کہتی ہی کہ یہ اسکو
کیا ہو گیا یہ اسنے کون سی حرکت کی اس نے کچھ بھی آبرو کا خیال نہ کیا یہ حرکت کرنا یہ نہ جانتی تھی کہ باپ
ظالم ہی مگر کچھ نہ پاس عزت و آبرو کیا یہ سب انھین حرامزادیون کی حرکتین ہین اپنے ساتھ ملکہ کو بھی بدنام کیا
زوجہ سمندر یہ خیال کر رہی ہی اسی طور سے سب عورتین محل کی باہم آہستہ آہستہ کلام کر رہی ہین کوئی کہتی
ہی کہ بہن بہت بری حرکت کی ان بیچاریون کی کیا خطا جو ملکہ نے کہا ہوگا وہ اُنھون نے کیا اگر آکر خبر
دیتین تو اُسوقت بھی خرابی تھی ہر طرح سے ہم لوگ قصوردار ہین کوئی کہتی ہی کہ اری سُن یاری آشنائی سب
کرتے ہین نہ اسطور سے کہ جیسے ملکہ نے کی کچھ خوف نہ کیا اپنے یار کی محبت مین سب کی جان لی کوئی کہتی ہی کہ یہ
امر بالکل بیکار ہی جب کسی کی الفت ہوتی ہی تو یہی حال ہوتا ہی پھر کچھ نہین اچھا معلوم ہوتا ہی یہی خیال ہوتا
ہی کہ وہ کام کرو جو کہ اسکی خوشنودی کا سبب ہو ملکہ نے کوئی دنیا سے عجوبہ کام نہین کیا ایسے ایسے کلام باہم سب
کر رہی ہین کوئی بُرا کہتی ہی کوئی کہتی ہی اگر ہمکو پہلے سے معلوم ہوتا اور ہم اُس مقام پر ہوتے تو ضرور خبر
کر دیتے کبھی نہ پوشیدہ کرتے کیون اپنے کو مبتلاے غضب کرتے اہل محل تو یہ کلام کر رہے تھے وہان سب پر
مار پڑ رہی تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ سمندر کی ایک دایہ ہی بڑی لکاتہ ہی اُس نے سمندر کو پرورش
کیا ہی اُسکا سن کوئی ہزار برس سے کم نہین ہی جب سمندر نہ طاق مین تھا اور ایوان تاجدار نے
اُسکو پالا تھا تو اُسکو سمندر پر نوکر کیا تھا اُس نے جو لڑکا پالا سمندر کے یہان ہوا اُس نے
پرورش کیا ہی چنانچہ اُسی نے ملکہ لنیسم کو بھی گود لیا ان مین پالا ہی بہت محبت کرتی ہی دم بھر جدا نہین ہوش چاہتی ہی اُسکا نام

عجوزہ جادو ہی بڑی مکارہ اور لکاتہ ہی اُسکے کاٹے کا منتر نہین ہی بہت چالاک اور بیباک ہی ساحرہ بھی زبردست
ہی اُس لکاتہ نے کالے سر کا ایک نہین چھوڑا بڑی فاحشہ ہی اس پیرانہ سالی مین بھی نہین بند ہی اسوقت چار
یار جوان جوان جو کہ خوب صاحب قوت ہین موجود ہین رات بھر انکے ساتھ رہتی ہی خوب مزے اُڑاتی
ہی صبح کو گھر سے نکالدیتی ہی سمندر کے محل کے برابر اسکا مکان ہی اسوقت بھی اپنے یار کے ساتھ سو رہی
تھی اور وہ اُسکی خواہش دلی کو پورا کرکے لیٹا تھا کہ اسکی بونہی سی آنکھ لگ گئی کہ شور وغل کی جو صدا
آئی یہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھی اور کان لگا کر سننے لگی اسکو معلوم ہوا کہ محل کی طرف سے غل کی صدا آرہی ہی کسی پر
مار پڑ رہی ہی اسنے خیال کیا کہ یہ کون سا وقت مار پڑنے کا ہی اور محل مین کس پر مار پڑ رہی ہی دریافت
تو کرنا چاہیئے یہ سوچ کر اُس نے اپنی خادمہ کو صدا دی وہ بھی سو رہی تھی اسکے آواز دینے سے اُٹھی
آنکھین ملتی ہوئی اسکے خوابگاہ مین آئی دیکھا کہ بی بی تو پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہین مگر عجب حالت سے کہ موم
سر کی ہوئی دو مینگین لٹک رہے ہین سر پر ڈوپٹہ نہین ہی ٹانگین رانون تک کھلی ہوئی ہین میان پلنگ
پر پڑے ہوے بی بی کی ٹانگون مین ٹانگین پڑی ہین یہ حال دیکھکر یہ منہ پھیر کر ہٹ گئی کہ اُس نے
آواز دی کہ آتی کیون نہین یہان کیا ہی جو زمانہ کا دستور ہی وہ ہی کیا تو اپنے میان کے ساتھ نہین سوتی
ہی کوئی شرم کی بات ہی جو تیرے پاس ہی وہ میرے پاس جو تیرے میان کے پاس ہی وہ میرے
میان کے پاس جو وہ تیرے ساتھ کرتا ہی وہی یہان بھی ہو رہا تھا اب تو کچھ نہین ہی صرف مساس ہی آ دیکھ لے
مین بیٹھی ہون وہ لیٹے ہین بھلا اگر کچھ ہوتا تو مین بیٹھی ہوتی یہ جو اُس نے کہا اُس ماما نے اپنے دل
مین کہا کہ یہ بڑی بے غیرت ہی اسکو کسی امر کا لحاظ نہین ہی گو یہی امر ہی کہ باہم ہر عورت و مرد مین ہوتا ہی اور
یہ امر ضرور ہی کہ سب عورتین برابر ہین اور سب مرد مگر کچھ تو شرم و حیا دوسرے کی ہوتی ہی خود تو یار کے ساتھ سو رہی
ہی اور ہمکو بولاتی ہی مین جو واپس چلی تو پھر جان کر بولائی ہی مجکو کیا ہی یہ کہکر سامنے آئی مگر شرم سے سر جھکائے کھڑی
تھی ابھی اس نے کچھ کہا نہ تھا گو وہ مرد سو رہا تھا اُس لکاتہ کی باتون سے اسکی بھی آنکھ کھل گئی آلہ مردی نے
زور کیا یا تو وہ لیٹا ہوا تھا یا گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور لپٹ گیا وہ مینگین ہلتے لگا اُسکے دہن ناپاک کو چومنے لگا دوسرے
امر کی خواہش کرنے لگا اُس لکاتہ نے کہا کہ اتنی دیر تامل کرو کہ مین اس سے کچھ کہ لون پھر تمکو اختیار ہی
یہ سن کے وہ ٹھہرا اُسنے خادمہ سے کہا کہ تو محل مین جا کر ذرا دریافت تو کر آ کہ یہ کیسا غل و شور ہی کہ جسکے سبب
سے میری آنکھ کھل گئی ہی یہ مجکو محل کی طرف سے صدا آتی ہوئی معلوم ہوتی ہی اُسنے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر
وہ جلدی سے اُس مقام سے باہر آئی وہ دونون باہم منہ کالا کرنے مین مصروف ہوئے وہ خادمہ اُس
مکان سے نکل کر باہر آئی اور محل مین آکے محل کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ شور و غل کیسا ہی عجوزہ
جادو نے دریافت کیا ہی جس سے اُسنے دریافت کیا تھا اُنھون نے کل واقعہ بیان کیا اور کہا
کہ ملکہ نسیم کی خواصون پر مار پڑ رہی ہی وہ خادمہ یہ حال سُن کے محل سے واپس آئی اپنے مکان کی طرف
جب وہان سمندر نے دیکھا کہ یہ سب کی سب مار کھاتے کھاتے بیہوش ہوگئین اور جسم سے خون
بہنے لگا مگر اپنے قول سے نہ پھرین کہا کہ انکو لیجا کر قید کرو جب پھر ہم طلب کرینگے اسوقت ان
سب کو حاضر کرنا پس انکو خواجہ سرا لیکر ایک مکان مین آئے اور لا کر زمین پر ڈال دیا اور
دروازہ بند کر کے چلے گئے یہان جب انکی سزا دینے سے سمندر کو فراغت ہوئی اور اصل
واقعہ نہ معلوم ہوا برہم ہو کر نسیم کی طرف دیکھا اور کہا کہ او ننگ خاندان تو بڑی شوخ دیدہ
ہوئی ہی تجکو کچھ غیرت نہ ہوا نہ کچھ تو نے آبرو کا خیال کیا یار کی الفت مین تو نے سب کی جان

ای سچ بتا مجھے کہ صندوقچہ سہراب کو لیجا کر تو نے دیا ہی سہراب تیرے باغ مین کل شب کو آیا تھا تو نے مجھ سے فقرہ سے سب حال دریافت کیا تھا تو نے بڑی مکاری کی مجھ ایسے جہاندیدہ کو تجھ ایسی چھوکری نے فقرہ دیا اور مین فقرہ مین آگیا لکہ نے کہا کہ ای والد بزرگوار میری سمجھ مین یہ واقعہ اب تک نہ آیا اور پورے طور سے نہ معلوم ہوا کہ میری خواصون پر اور مجھپر کس امر کا عتاب ہی اور کیون میری خواصون پر مار پڑی ہی مین اُسوقت سے حیران ہون سمندر نے کہا کہ لو اور سُنو یہ ہمکو بتاتی ہی سارا واقعہ اسکے روبرو بیان کیا اور خواصون سے دریافت کیا مگر انکو نہ معلوم ہوا تیرے اس ناواقف بننے سے کیا ہوتا ہی پس خیریت اسی مین ہی کہ اول سے آخر تک کل حال بیان کر اور یہ بیان کر کہ کیا تو نے صندوقچہ لیجاکر سہراب جادو کو دیا ہی کیونکہ سوائے تیرے صندوقچہ کے حال سے کوئی دوسرا واقف نہین تھا یہ کام سوائے تیرے کسی دوسرے کا نہین ہی نسیم نے کہا اب معلوم ہوا کہ کسی نے میرے اوپر تہمت لگائی ہی مین تو نہ سہراب کی صورت سے واقف ہون نہ شکل سے آیا وہ کالا ہی یا گورا ہان نام تو سنتی ہون اور وہ کیون میرے پاس آنے لگا اُسکو مجھ سے کیا غرض اور مجکو اُس سے کیا مطلب ہی یہ بالکل افترا ہی نہ وہ قبل مین آیا تھا نہ کل آیا تھا نہ مین نے اُسکو صندوقچہ دیا ہان اسقدر تو گنہگار ہون کہ جب مین کل آپ کے پاس حاضر ہوئی آپ نے سبب پریشانی اور گریہ دریافت کیا مین نے جو اصل واقعہ تھا بیان کر دیا آپ نے اُسپر فرمایا کہ تو فہم نہ کھا مین نے تدبیر کر لی ہی مین نے پوچھا کہ کیا آپ نے صندوقچہ کا حال بیان کیا اور لیجا کر دکھا دیا ہان اُسوقت کے تو دیکھنے کی گنہگار ہون مگر مین نے اچھی طرح سے دیکھا بھی نہ تھا کہ کون صندوقچہ ہی کیونکہ وہان اور تو بہت سے صندوقچے رکھے ہوے تھے مین کیا جانون کیسا صندوقچہ اور کیسا دینا کوئی اسکا یہان دوست ہوگا وہ یہ حال سنتا ہوگا یا وہ خود سحر سے اپنے کو پوشیدہ کرکے آیا ہوگا اُسکو کسی نے خبر دی ہوگی کہ کل صندوقچہ کے ذریعے سے مقابلہ ہوگا یا اسنے سحر سے دریافت کیا ہوگا وہ ضرور آیا ہوگا لینے کو آپ نے مجھ سے حال بیان کیا اسنے بھی سن لیا اور وہ صندوقچہ لے لیا دوسرا مصنوعی بناکر رکھ گیا یا کوئی عیار آکر لے گیا ہوگا آپ میرے اوپر بیکار خفا ہوتے ہین کسی میرے دشمن نے یہ حال آپ سے بیان کیا ہی نسیم نے یہ تقریر ساتھ چرب زبانی کے کی اور کئی وجہین اپنے دل سے بناکر بیان کین سمندر کو غصہ تو تھا ہی اور زیادہ غصہ آگیا اُسکا ہاتھ پکڑکر کھینچ لیا اور ایک طمانچہ مارا کہ اُسکے اُن گل سے عارضون پر اُنگلیون کا نشان بن گیا خون جھلک آیا نسیم بلبلا گئی طمانچہ مار کر سمندر نے کہا کہ ایک تو اسنے بڑی حرکت ناشائستہ کی اُسپر ہم سے تقریر کرتی ہی جلد بتا ورنہ مین آج تجکو قتل کر ڈالون گا زندہ بھی نہ رکھونگا کہ تو زندہ رہ کر اپنے یار کے ساتھ مزے کرے اور ہمکو قتل کرائے اگر ایسی مستی سوار تھی تو ہم سے کہا ہوتا ہم کسی نہ کسی کے ساتھ تیرا عقد کر دیتے یہ بدنامی تو ہوتی نسیم انکار کیے گئی اب سمندر نے نسیم کو مارنا شروع کیا طمانچے مار رہا ہی مگر وہ یہی کہے جاتی ہی کہ مین نہین جانتی ہون کیسا صندوقچہ کیسا سہراب اچھا ہی کہ آپ مجکو قتل کر ڈالین مین خود اپنی زندگی سے عاجز ہون ایسی بےعزتی کی زندگی سے تو مرنا بہتر ہی کہ سب کے سامنے میری آبرو گئی گالیان پڑین اب مین کسی کے منہ دکھانے کے لائق نہ رہی زمین شق ہو جائے تو مین اُسمین سما جاؤن یا کوئی ایسی بلا نازل ہو کہ میرا دم نکل جائے مین سچ کہتی ہون اگر آپ زندہ چھوڑ دینگے اور قتل نہ کرینگے تو مین خود اپنی جان دیدونگی کیونکہ اب کسی کے قابل نہ رہی بلکہ اپنی نگاہون مین حقیر ہونگی یہی سب کہین گے کہ نسیم پر تہمت لگائی گئی تھی کہ اسنے سہراب جادو سے آشنائی کی بعض کا یہ قول ہوگا کہ تہمت کیسی اتنے لوگ اور کوئی بادشاہ کی بیٹی کو تہمت نہین لگا سکتا ہی ضرور ایسا امر تھا جبھی بادشاہ سے نے زدوکوب کی تھی

بلکہ اُسنے تو باپ کے قتل کرنے کی فکر کی تھی پس ایسی حالت مین زندہ رہنا بالکل عبث ہی اگر آپ نہ قتل کرین گے
قید کرین گے تو مین خود جان دونگی نسیم یہی کہے جاتی ہی مان اور سب خواصین سمجھا رہی ہین کہ جو واقعہ ہو وہ
صاف صاف بیان کردو جس نے تمکو ورغلایا ہو جس کے کہے سے تم نے یہ حرکت کی ہو مگر وہ یہی کہے
جاتی ہی کہ مین کیا جانون سیر سے اوپر بہت ہی جب سمندر مارنے سے عاجز ہوا اور اُسنے نہ قبولا اور زیادہ
غصہ آیا کہ بڑی نجبہ ہی مار پڑنے پر بھی نہین قبولتی ہی پس ایک دفعہ تلوار علم کی کہ مین تجکو قتل کرونگا کیونکہ مین
تو قتل ہوتا ہی ہون اب تو کیون زندہ رہے یہ کہکر تلوار نیام سے لی تلوار کا لینا تھا کہ مان نسیم کی نسیم پر گر پڑی
اور خواصین یون سمندر سے کہنے لگین کہ ای بادشاہ ملکہ کو قتل نہ کرو وہ قبول دینگی سب ہاتھ جوڑنے لگے
تڑپنے لگے بہت سی سمندر کے ہاتھون سے لپٹ گئین اپنی جان پر کھیل کر بہت سی قدمون پر سمندر کے
گر پڑین سمندر نے دیکھا کہ مین عجب بلا مین مبتلا ہوگیا کوئی بتاتا ہی نہین ہی ملکہ کی مان ملکہ سے لپٹی ہوئی ہی
کہتی ہی کہ ای بادشاہ اسکے ساتھ مجکو بھی قتل کرو مین زندہ رہ کر کیا کرونگی نسیم کے گالون پر اور تمام پشت پر نشان
مار کے پڑے ہوئے رخسار بھی ورم کر آئے تھے مگر وہ بھی ایک اپنے قول پر قائم تھی جو اول کہا تھا وہی
کہے جاتی تھی دوسری بات نہ کہتی تھی ایک تلاطم مچا ہوا تھا کہ سمندر نے سب کو ہٹا کر اور جب یہ دیکھا کہ تلوار سے
قتل کرنے سے اسکی مان کی بھی جان جائے گی دوسرے تو ظالم مشہور ہوگا اُدھر خواصون نے جان پر کھیل کر
تلوار چھین لی خود سمندر نے بھی ہاتھ کو ڈھیلا کردیا ورنہ انکی مجال تھی کہ تلوار لے سکتین پس سمندر نے
سب کو ہٹا کر نسیم کی چوٹی پکڑ کر کھینچتا ہوا ستون کے پاس لایا اپنے ہاتھ سے اسکو ستون سے جکڑ کر باندھا
اور کوڑا لے کر کھڑا ہوا کہ مارے کوڑون کے آج تجکو مار ڈالونگا اُسوقت تک ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا جب تک
تو قبول ندیگی یہان تو یہ حال ہی اُدھر اُس خادمہ نے جاکر کمرے کے باہر سے پکارا کہ مین آؤن کیونکہ اُسے
یہ گمان ہوا کہ شاید وہ دونون کسی امر مین مصروف ہون ایسا ہی تھا کہ وہان چار مین ایک سے فرصت ہوئی دوسرا
طلب کیا گیا اُسکو رات دن یہ ہی شغل ہی سوا اسکے اس شغل کے دوسرا کام نہین ہی اس پیرانہ سالی مین یہ حال
ہی کہ کسی طور سے آگ فرو ہوتی ہی نہین ہی پس جب خادمہ نے آواز دی وہان فرصت بھی ہو چکی وہ الگ ہوگیا
یہ اپنے اوپر چادر ڈال کر اُٹھ بیٹھی وہ لیٹ گیا اور دوسرا شغل کرنے لگا اسنے آواز دی کہ کیا خبر لائی ہی آکر بیان
کر اسنے کہا کہ مین آئی ہون اس نے جواب دیا کہ آتی کیون نہین پس وہ اندر آئی اور حالت پائی دیکھا کہ کمر تک
چادر پڑی ہوئی باقی تمام جسم برہنہ ہی یار اپنے دل کو بہلا رہا ہی کچھ مل رہا ہی یہ بیٹھی ہوئی ہی وہ لیٹا ہوا ہی
مگر دونون بیغیرت ہین کچھ حیا و شرم نہین ہی عجوزہ نے کہا کہ کیا خبر لائی اُس نے سب حال بیان
کیا اور کہا کہ ملکہ کی خواصون پر مار پڑ رہی ہی بادشاہ کو غصہ ہی یہ حرکت ملکہ نسیم نے کی ہی کہ سہراب جادو
سے آشنائی کی اُسکی الفت مین کوئی صندوقچہ بادشاہ کے پاس تبرکات سے تھا وہ لیجا کر ملکہ نسیم نے
سہراب جادو کو دیا کسی نے یہ خبر بادشاہ کو دی بادشاہ نے ملکہ نسیم کو مع اُسکی خواصون کے طلب کیا
پہلے آشتی سے دریافت کیا جب کسی نے نہ بتایا تو اب مار رہا ہی اُسی کا شور و غل ہی عجوزہ نے کہا کہ کیا ملکہ
نسیم بھی آئی ہی اُس نے کہا کہ ہان وہ بھی مثل گنہگارون کے بادشاہ کے روبرو کھڑی ہی یہ سنا تھا
کہ اُسکو اُسکے پالنے کی الفت آگئی یہ کہنے لگی کہ اگر اُس نے ایسی حرکت کی تو کیا بُرا کیا جوان جہان اسوقت
تک شادی نہ کی خود مزے کرے چار چار عورتین رات بھر مین بدلے جوان لڑکی کی شادی نہ کرے
آخر اُس نے بھی عاجز ہوکر کرلیا کہان تک اپنے دل کو مارتی اس امر کے واسطے امیر بدعت کرتا ہی کیا
ہی مین ابھی جاتی ہون اور سمجھاتی ہون یہ کہکر اپنی خادمہ سے کہا کہ تو اپنے مقام پر جا اُسکے بعد

اپنے یار سے کہا کہ مین ابھی آتی ہون چھوکری کی اُس ظالم کے ہاتھ سے جان بچا آؤن کہین ایسا نہو کہ وہ اسکو
قتل نہ کر ڈالے اُس نے کہا کہ جلدی آنا ورنہ مین بہت پریشان ہونگا عجوزہ نے کہا کہ مین ابھی آتی
ہون یہ کہکر اپنے کو درست کر کے پلنگ پر سے اُٹھی اور کمرے سے باہر آئی لکڑی ٹیکتے اپنے مکان
سے طرف محل کے چلی اُسوقت آکر پہونچی کہ جب سمندر کوڑا لیے ہوئے کھڑا تھا اور قصد کرتا تھا کہ
کوڑا مارون تب سب کے سب ہاتھ سے لپٹ جاتے تھے سمندر مجبور ہو جاتا تھا کہ عجوزہ پہونچی اُسنے جو یہ رنگ
دیکھا پکار اُٹھی کہ او چھوکرے کیا کرتا ہی کیا چھوکری کو مار ڈالیگا خداوند تقصیر تجکو غارت کرین کہ تو میری پالی
کو مار سے ڈالتا ہی ٹھہر جا مین آتی ہون مجھ سے تو بیان کر کہ کیا واقعہ ہی یہ کہتی ہوئی لپکتی ہوئی آئی اور
سمندر کے قریب پہونچکر ایک دو ہتھڑ اُسکی پشت پر مارا اور کہا کہ کیا غضب کر رہا ہی سمندر نے کہا کہ
دائی امان تم ہٹ جاؤ مین اسوقت اسکو مار ڈالونگا عجوزہ نے کہا کہ مین تو سنون کہ اسنے کیا کیا تب
سمندر نے کل حال اُس سے بیان کیا اور کہا کہ میرا صندوقچہ کیونکر سہراب کے پاس پہونچا اسکا حال
تو کسی کو بھی نہ معلوم تھا سوا ے نسیم کے وہ ضرور بالضرور آیا اس نے صندوقچہ لیجا کر اُسکو دیا اُسنے
کہا کہ تجھے کیونکر معلوم ہوا کیون اُسکی جان کے پیچھے پڑا ہی وہ مری جاتی ہی اُسکے تمام ہاتھ کٹے جاتے
ہین اس زور سے تو نے اُسکو کسکر باندھا ہی زوجہ سمندر نے کہا کہ ای دائی امان تم تو باندھنے
کو کہتی ہو بادشاہ نے تو اسکو خوب مارا ہی طمانچون سے دیکھو منھ لال ہو گیا ہی آناس کر آیا ہی اب کوڑا
لیکر کھڑے ہوے ہین جو میرے دل کا حال ہی مین کیا بیان کرون دایہ نے کہا کہ بیٹی سچ کہتی ہے
تیرا تو حق بجانب ہی کہ تو مان ہی میرا دل یہ حال سُن کے بیقرار ہو گیا یا تو مین سو رہی تھی یا یہان کے شور و
غل سے آنکھ کھلی دریافت جو کیا تو یہ حال سُنا بیقرار ہو کر چلی آئی یہ کہکر سمندر سے کہا کہ اسکو
چھوڑ دے سمندر نے کہا کہ مین بدون اس سے دریافت کیے نہ چھوڑونگا یہ بتا دے کہ اسنے صندوقچہ
سہراب کو دیا یا نہین مین چھوڑ دون دایہ نے کہا کہ وہ کیونکر کہدے جب اُسنے ایک فعل کیا ہی
نہ ہو بیکار تو نے اُسکو مارا اور پریشان کیا اب وہ اپنی سزا کو پہونچ گئی اگر اُسنے ایسا کیا بھی ہو گا تو
سزا پائی سمندر نے کہا کہ دائی امان تم اس امر مین مطلق دخل ندو ورنہ اسکو نہبت زور
ہو گا اور زیادہ چالاک ہو جاے گی دایہ نے کہا او سمندر تو نہین سنیگا وہ ضرور بے خطا ہے
اُس نے کبھی ایسی حرکت نہین کی وہ کیا جانے ابھی وہ دنیا کے امور سے تو واقف نہین ہوئی
ہی ابھی اُسکا سن ہی کیا ہی کوئی دس برس کی ہو گی وہ یاری آشنائی کو کیا جانے سمندر
نے کہا کہ ایک تم نہی ہو ایک نسیم اب تم یہ حال دیکھو گی کہ مجکو کیونکر معلوم ہوا کہ دائی امان یہ بالکل فقرہ نہین
ہی بالکل سچ ہی کسی دشمن نے نہین تہمت لگائی ہی دایہ نے کہا کہ اچھا بیان کرو کیونکر معلوم ہوا پس یہ
سن کے وہ عرضی سمندر نے دایہ کے ہاتھ مین دی اور کہا کہ اسکو پڑھو لو تمکو معلوم ہو جاے گا پس عجوزہ
نے وہ عرضی پڑھی اُسکے مضمون سے آگاہی ہوئی پڑھکر کہا کہ او سمندر تو بڑا نادان ہی یہ کسی نہ کسی
دشمن نے گرداب جادو وغیرہ سے بیان کیا ہی اُنھون نے تحریر کیا ہی خیر مین اسے بھی مانے لیتی
ہون کہ ضرور اس نے ایسا کیا پس اب یہ اپنی سزا کو پہونچی دوسرے یہ امر ہی کہ اگر تجکو زیادہ
ترا اس امر کا غصہ ہی کہ اس نے تیرا صندوقچہ سہراب جادو کو دیدیا پس تو اسکو چھوڑ دے مین تیرا
صندوقچہ سہراب جادو کے پاس سے لائے دیتی ہون اسکا رنج نہ کر ارے سب شاہزادیان
ایسا ہی کرتی ہین اگر اس نے ایسا کیا تو کوئی دنیا سے عجوبہ بات نہین کی اول تو اُسکے طریقہ سے

ایسا پایا ہی نہین جاتا ہی مین نے بہت سی عورتین دیکھی ہین ہر ایک رنگ کی صحبت مین رہتی ہون جو کہ
چھنال ہوتی ہی اُسکی چتون اور ہوتی ہی اسکے وہ طور نہین ہین فرض کردم ایسا کیا بھی تو ایسی سزا پائی ہی کہ اب
نہ کرے گی سمندر نے کہا کہ ای دائی امان تم کیا کہتی ہو دیکھو اسکو نچھوڑاؤ بچپاؤ گی عجوزہ نے کہا کہ جو مین کہتی
ہون وہ کر اب غصہ کو تھوک دے وہ مرجاے گی کیا کرتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ خود بھی سمندر لہ
اسکا منتظر تھا کہ کوئی تو ایسا کرے کہ سفارش کر کے چھوڑا لے جب عجوزہ نے اس طور سے کہا اور ہاتھ بڑھا کر
سمندر کے ہاتھ سے کوڑا لے لیا اور کہا کہ اب تو ہٹ جا پس سمندر یہ کہتا ہوا ہٹ گیا کہ دائی امان تمنے
بڑا غضب کیا کہ میرے دل کی بھڑاس نہ نکلنے دی دایہ نے کہا کہ تیری بھڑاس کو آگ لگے اور تیرے منھ کو جھلسا
تو نے مار میری بچی کو ہلکان کیا تمام اُسکے جسم پر نیل پڑ گئی سمندر نے کہا کہ دائی امان اگر تم نے صندوقچہ
نہ لا دیا تو مین ضرور اسکو قتل کرونگا عجوزہ نے کہا کہ مین صندوقچہ لائے دیتی ہون مگر یہ کہ گیا کہ اب یہ میرے
سامنے نہ آئے سمندر یہ کہکر چلا گیا اپنی خوابگاہ مین یہان عجوزہ نے اور نسیم کی مان نے نسیم کو کھولا دیکھا
کہ تمام ہاتھون مین نیل پڑ گئے ہین خوب کس کر سمندر نے باندھا تھا اُسکو کھولا جیسے ہی کھولا وہ بیہوش ہوکر
گر پڑی گلاب کیوڑا چھڑکا تو ہوش آیا تڑپنے لگی کہ کس نے مجکو ظالم کے ہاتھ سے بچایا مین اپنی جان دونگی
اچھا تھا جو وہ مجکو قتل کرتا میرے ساتھ دشمنی کی عجوزہ نے کہا کہ او چھوکری کیا دیوانی ہوئی ہی کسکے
مان باپ مارتے ہین اگر سمندر نے مارا تو کیا بُرا کیا ملکہ نے کہا کہ اسکا تو غم نہین ہی کہ مارا کیون صدمہ اسکا
ہی کہ بیکار کو مین بدنام ہوئی اب اپنے کو ہلاک کردونگی کسی کے سامنے جانے کے قابل نہ رہی دایہ نے کہا
کہ بس اب کچھ نہ کہنا ورنہ مین تجکو سزا دونگی ایک تو چوری اُسپر سینہ زوری سمندر سچ کہتا تھا عجوزہ نے جو یہ
کہا ملکہ خاموش ہو رہی تھوڑے عرصہ کے بعد ملکہ نے کہا کہ ای دائی امان جہان تم نے یہ کیا ہی وہان یہ بھی
کرو کہ اس ظالم سے اجازت لا دو کہ میری خواصون اور وزیر زادی کو رہا کر دے نہ معلوم اُنکا کیا حال ہوگا اُن پر
خوب مار پڑی ہی تمام بدن اُنکا خون سے شرابور ہو گیا تھا سب کو غش آ گیا تھا عجوزہ نے کہا کہ اچھا یہ کہکر سمندر
کے پاس گئی کہا کہ کیون چھوکرے تجکو بڑا غصہ ہو گیا ہی کوئی جوان بیٹی پر ایسا ظلم کرتا ہی اگر اُسنے حرکت
کی بھی تھی تو سمجھاتے ہین یا مارتے ہین اگر وہ مر جاتی تو پھر اُسوقت سواے افسوس کے اور کیا ہاتھ آتا
یا اب وہ کہتی ہی کہ اب مین اپنے کو ہلاک کر دونگی تو کیا ہوگا یا نکل جاے تو کیا ہو سمندر نے کہا کہ اے
دائی امان مین نے جو عرضی دیکھی پس مجکو غصہ آ گیا اس امر سے تو اُسنے یہ حرکت کی سہراب نے
بھرے دربار مین سبب حال بیان کیا لاکھون آدمیون پر یہ امر ظاہر ہوا کہ سمندر کی دختر نے
سہراب جادو سے آشنائی کی اُسپر طرہ یہ ہوا کہ ہر کارون نے گرداب جادو سے آکر بیان کیا
اُس نے مجکو تحریر کیا پس تاب نہ رہی یہ مضمون دیکھکر آنکھون مین خون اُتر آیا فوراً دربار سے محل
مین آیا اُسکو طلب کیا پہلے خواصون سے دریافت کیا انھون نے صاف انکار کیا اور غصہ آیا
مین نے اُنکو خوب مار کھلوائی کہ وہ بیہوش ہو گئین خون اُنکے جسمون سے جاری ہوا اُنکو قید کیا
پھر اس سے دریافت کیا اسنے بھی انکار کیا اور غصہ آیا خوب مارا اگر تم نہ آجاتین تو مین ضرور مار ڈالتا
زندہ نہ رکھتا تمھارے آنے کے سبب سے اُسکی جان بچی ای دائی امان اب تم اُسکو سمجھاؤ کہ وہ اپنے
کو ہلاک نہ کرے دایہ نے کہا کہ ای سمندر تو بڑا نادان ہی ارے جو کوئی جرم خطا کرتا ہی اگر اُس سے
دریافت کرو تو وہ کہدیتا ہی ضرور انکار کرتا ہی خیر اب توبہ کر کہ اُسکی خواصون وغیرہ کو رہا کر دے
اور اُسکی خطا کو معاف کر دے مین تیرا صندوقچہ لائے دیتی ہون غم نہ کھا سمندر نے تو اب ناظر کو اُسیوقت طلب کر کے

حکم دیا کہ نسیم کی خواصون کو رہا کرادو وہ یہ حکم پاکر اُس مکان مین آیا جہان وہ سب مصیبت زدہ آئین پڑی ہوئی
تھین اُنکو ہوش آئے تھے اپنی حالت دیکھکر روتی تھین اور سمندر کو کوس رہی تھین کہ اتنے مین
نواب ناظر پہونچا اُسکو دیکھکر سب کی سب سمجھین کہ پھر اُس ظالم نے طلب کیا ہی اکی دفعہ مار ڈالے گا
کہ نواب ناظر نے آکر کہا کہ چلو تم سب کو بادشاہ نے رہا کیا دعا دو دائی امان کو کہ جن کے صدقہ مین
تم رہا ہوئین اور ملکہ کی جان بچی نہ وہ آتی نہ تم رہا ہوتین نہ ملکہ کی جان بچتی یہ سنکے وہ کہنے لگین
کہ خیر اس ظلم کی بادشاہ کو سزا ملیگی دل مین کہا کہ ہمارے خدا نے ملکہ کو بھی بچایا اور ہم پر بھی رحم
کیا دوسری کی یہ طاقت نہین ہی یہ اُسی خدا کی قدرت ہی کہا کہ ہمکو کہان جانے کا حکم ہوا ہی کہا کہ اپنی ملکہ کے پاس
جاؤ نواب ناظر یہ کہکر چلا آیا بس وہ سب کی سب اپنی مار بھول گئین اپنے اپنے زخم باندھکر جس طور
سے ہوا وہان سے چلین کہ چل کر ذرا ملکہ کی حالت دیکھین کہ اُس ظالم نے ملکہ پر کیا ظلم کیا ہی یہان
دایہ نے آکر ملکہ سے کہا کہ لو تمھاری خواصین بھی چھوڑا لائی اب تو تم خوش ہوئین اب مین اپنے
مکان کو جاتی ہون اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا ملکہ نے کہا کہ دائی امان پھر تم نے وہی کہا جب مینے
کوئی حرکت کی بھی ہو دایہ نے کہا کہ مین سمجھاتی ہون یہ کہکر اپنے مکان کی طرف بڑبڑاتی ہوئی چلی کہ میری
راحت مین خلل آیا وہ موا میرا انتظار کر رہا ہوگا اُسکو جاکر راضی کرون اُسکے بعد جاکر صندوقچہ لاؤن دایہ
تو یہ کہکر چلی گئی اُسکا حال پھر معرض تحریر مین آئے گا یہان ملکہ کی مان نے ملکہ کی بلائین لین گلے سے
لگایا خواصین اُسی وقت دوڑکر ہلدی چونا لائین جہان جہان نیل پڑے تھے وہان وہان لگایا شب کمانی
اور شیر گرم کرکے پلایا کہ اتنے عرصہ مین سب خواصین ملکہ کی گرتی پڑتی آئین ملکہ کے قدم پر گر گر رونے
لگین اور یون عرض کرنے لگین کہ ہم نے پھر آپ کے قدم دیکھے ہمارے بعد آپ پر کیا گذری ملکہ نے
سب حال بیان کیا وہ سب دل مین سمندر کو کوسنے لگین اور برا بھلا کہنے لگین ملکہ کی مان نے کہا
کہ بیٹی اب تو جاکر سو رہو ابھی کچھ رات باقی ہی ملکہ نے جواب دیا کہ واہ مین اپنی خواصون کا علاج نکرون
بس اُسی وقت ہلدی چونا منگا کر سب کے لگایا پھاہے چڑھائے اُن سب کو لیکر ملکہ اپنی خوابگاہ مین
آئی کیونکہ کسل مند بہت تھی سو رہی رات تھوڑی باقی تھی اُدھر زوجہ سمندر بھی جاکر سو رہی اب
انکا حال پھر تحریر ہوگا کہ ملکہ پر کیا گذری دایہ کا حال سماعت فرمائیے کہ یہ جو گئی اسکو یقین تو ہو ہی گیا
تھا اُسی عرضی کے مضمون سے کہ اسکے اور سہراب جادو کے آشنائی ہی اور اسی نے صندوقچہ
دیا ہی مگر بسبب محبت کے اُسکو بچایا فساد رفع کرایا وہان سے اپنے مکان مین آئی اپنے یار سے سب
حال بیان کیا اسکو خوش کیا کہ اتنے مین صبح ہوگئی اُسکو رخصت کیا اب ملکہ وزیرزادی حسن آرا کی
صورت بنکر اور اپنے مکان سے نکلکر طرف لشکر اسلام کے چلی کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا یہان جب
صبح ہوئی ملکہ بیدار ہوئی دودھ وغیرہ جو کہ چوٹ کو دفع کرتا ہی مان نے طیار کر رکھا تھا اُسکو
پی کر اور مان سے رخصت ہوکر اپنے باغ کی طرف چلی گئی اب اسکا حال جلد سوم مین تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالے
راوی بیان کرتا ہی کہ جب صبح ہوئی گو رات کم تھی مگر سمندر جادو سو رہا تھا جب بیدار ہوا منہ ہاتھ دھوکر دربار
مین آیا سب سردار حاضر ہوئے سمندر کی حالت جو دیکھی تو متغیر پائی کسی نے کچھ کلام نہ کیا سمندر کا بھی
حال آئندہ تحریر ہوگا اب لشکر اسلام کی طرف مراجعت کیجاتی ہی کہ وہ رات لشکر اسلام کو براحت بسر ہوئی
صبح کو بادشاہ نے دربار کیا سب سردار حاضر ہونے لگے صاحبقران آکر ونگل پر متمکن ہوئے بادشاہ
تخت پر ہر ایک سردار آتا ہی اپنے اپنے مقام پر بیٹھا جاتا ہی کل اہل کار سامان جشن کر رہے ہین لشکرین

چہل پہل مچی ہوئی تھی ہر طرف سامان جشن کی خبر تھی ہر ایک سردار اپنے خیمہ سے نکلکر دربار کو جا رہا تھا
راوی نے بیان کیا ہے کہ وہان جو ملکہ لبنیم پر سمندر شاہ نے بدعت کی تھی یہان رات بھر سہراب
کو نیند نہ آئی تڑپا کیا رہ رہ کر آنکھ کھل جاتی تھی طبیعت گھبراتی تھی وہ رات سہراب نے بھی
عجیب حالت مین بسر کی صبح ہوتے اُسکی آنکھ لگ گئی تھی چونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا سو گیا دن
چڑھے آیا وقت دربار کا آیا کہ ایک مرتبہ گھبرا کے اُٹھا خادمون سے دریافت کیا کہ کسقدر
دن آیا ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ کوئی ایک پاس دن آیا ہوگا سہراب نے کہا کہ دربار تو آراستہ
ہو چکا ہوگا بادشاہ تشریف لا چکے ہون گے عرض کیا کہ جی ہان بہت عرصہ ہوا دربار کو آراستہ ہوئے
اس نے پانی طلب کیا تا کہ امور ضروریہ سے فراغت کر کے دربار مین جاؤن وہ صندوقچہ مسند
پر برابر گاؤتکیے کے رکھا ہوا ہے سہراب جادو کا یہ قصد ہے کہ اسی وقت صندوقچہ لیجا کر صاحبقران
کی خدمت مین حاضر کر دونگا کہ یہ حاضر ہے جو چاہیے اسکو کیجیے کیونکہ یہ میرے کام کا نہین ہے
یہ منہ ہاتھ دھو رہا تھا کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک مسماۃ آپ کے در خیمہ پر حاضر ہے اور کہتی ہے کہ مین
سہراب جادو سے کچھ عرض کرونگی ہم نے لاکھ لاکھ دریافت کیا مگر اُنھون نے ہمکو کچھ نہ بتایا بس ہمنے
آکر عرض کر دیا یہ سُنکے سہراب نے کہا کہ اسکو لے آؤ وہ خادم گیا اور کہا کہ چلیے آپکو ہمارے آقا
نے طلب کیا ہے بس وہ عورت ہمراہ اُس خادم کے خیمہ کے اندر آئی سہراب جادو کو سلام کیا مگر سر
سے پاؤن تک برقع مین پوشیدہ تھی سہراب جادو نے کہا کہ ای مائی صاحب آپ کون ہین اور کیا مجھسے
غرض ہے اُس عورت نے سہراب کی طرف منہ کر کے ذرا سا برقع منہ پر سے ہٹایا اب جو سہراب نے
دیکھا تو حسن آرا اپنی معشوقہ کی وزیرزادی کو پایا بس چہرہ پر ایک آثار خوشی نمایان ہوے جو کہ خادم
وغیرہ اُسوقت حاضر تھے اُنکی طرف دیکھکر کہا کہ تم ذرا دیر کے لیے باہر چلے جاؤ اور اب جو آنا تو پکار کے
آنا وہ سب کے سب باہر چلے آئے مگر حیران تھے کہ وہ کون عورت ہے کہ جسکے آنے سے ہمکو آقا نے
باہر کر دیا یہ امر کچھ خیال مین نہ آیا یہ اپنے دل مین خیال کر کے اپنے اپنے بستر پر آکر بیٹھ رہے پہرہ والے
پہرہ پر رہے وہان سہراب نے لب فرش آکر کہا کہ ای حسن آرا اچھی تو ہین اور یہ شعر پڑھا ؎
ای پیک راستان خبر یار ما بگو + احوال گل بہ بلبل بستان سرا بگو + اسوقت کدھر آنا ہوا ملکہ کا تو مزاج اچھا ہے
اور سب خیریت ہے تم نے مجکو سرفراز فرما کر بہت مسرور کیا غم دل دور کیا رات سے مین بہت بیقرار اور پریشان
تھا کیونکہ پرسون سے جب سے آیا ہون کچھ حال ملکہ کا نہ معلوم ہوا کہ اُن سے اور سمندر سے کیونکر گذر رہی
آیا سمندر کو صندوقچہ کی خبر ہوئی یا نہین یہ کہتا ہوا قریب حسن آرا کے آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر مسند کے
قریب لایا اور قصد کیا کہ مسند پر بٹھاؤن حسن آرا نے آہستہ سے کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہین میری بھی یہ
لیاقت کہ مین مسند پر بیٹھون یہ مرتبہ آپ کو زیبا ہے جیسے مین ملکہ کی ملازم ویسے آپکی سہراب نے
جواب دیا کہ تم پھر بھی مہمان ہو اور مہمان ناخواندہ عطیہ خدا ہوتا ہے مجکو تمھاری عزت کرنا زیبا ہے حسن آرا نے
کہا کہ یہ امر تو ضرور ہے مگر میری یہ لیاقت نہین ہے یہ کہکر گوشہ مسند پر بیٹھ گئی اور سہراب سے کہا کہ ذرا آپ بیٹھ جائیے
جو ملکہ نے فرمایا ہے مین عرض کرون سہراب نے جواب دیا کہ مین جاتا کہان ہون گو میرا دربار مین جانے کا وقت ہے دربار
آراستہ ہوگا صاحبقران و بادشاہ تشریف لا چکے ہونگے مگر اب نجاؤنگا عرضی لکھ بھیجونگا رخصت طلب کر لونگا اول تو آج
دیر ہو گئی تھی دوسرے جب تم آئی ہو حسن آرا نے کہا کہ جی نہین آپ مجھ سے کچھ کلام کیجیے مین جلد جاؤنگی ٹھہر
نہین سکتی ہون ملکہ نے فرمایا تھا کہ جلد آنا کہین ایسا غضب نفرمایئے گا کہ میرے آنے کا ذکر کسی سے کیجیے

یا عرضی مین تحریر فرمایئے کیونکہ مین پوشیدہ ہو کر آئی ہون کسی کو نہ معلوم ہو کیونکہ یہان کے سب حال کی خبر سمندر
کو پہونچتی ہی مین زیادہ ٹھہر نہین سکتی ہون اپنے لشکر کے لوگون اور آپ کے لشکر کے لوگون سے مین بچ کر آئی ہون
سہراب نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تمھاری دعوت بھی نہ کرون اور تمکو یون ہی رخصت کر دون اس امر
کے لیے جو تم نے کہا کہ کسی کو خبر نہو ہان یہ امر ممکن ہی کہ کسی کو خبر نہو گی مگر مین ابھی نہ جانے دونگا حسن آرا نے
کہا کہ اچھا جو مین عرض کرتی ہون پہلے اُسکو سماعت فرمایئے اُسکے بعد آپ کو اختیار ہی سہراب نے کہا کہ ہان
بیان کرو حسن آرا نے عرض کیا کہ ملکہ نے سلام شوق کہا ہی اور کہا ہی کہ ایکی تم مجکو آن کر قتل کر گئے جو کچھ حواس
باقی تھے وہ بھی لے گئے پرسون سے سوا تمھارے خیال کے دوسرا خیال نہین ہی کوئی تدبیر بہت جلد ایسی
نکالو تاکہ ملاقات ہو اور یہ صدمہ جدائی برطرف ہو ورنہ اب تم مجکو زندہ نہ پاؤ گے اگر عرصہ ہوا سہراب نے
کہا کہ میری طرف سے ملکہ کی خدمت مین عرض کرنا کہ مین کیا بیان کرون کہ جو میرا حال اُنکی مفارقت مین ہی
میرے خدا پر روشن ہی وہی سب کا حامی و مددگار ہی بندہ کیا کر سکتا ہی مین خود ہی اس امر کا خواستگار ہون کہ کسی صورت
سے یہ ایام جدائی ہمارے سر پر سے دفع ہون مگر جب تک خدا کو نہ منظور ہو گا اسوقت تک کچھ نہو گا مین
غافل نہین ہون اُنکے فرمانے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین نے تو بہت عمدہ تدبیر نکالی تھی اُسنے
عرض کیا تھا کہ تم میرے ساتھ لشکر اسلام مین چلی چلو اُنھون نے انکار کیا مین ناچار ہو گیا پس مین خود
اسی فکر مین ہون ای حسن آرا ملکہ نے بہت بڑا احسان میرے اوپر اور کل لشکر پر کیا کہ صندوقچہ دیکر سبکی
جان بچائی دیکھو یہ صندوقچہ رکھا ہوا ہی یہ کہکر کل واقعہ جو کہ گذرا تھا ابتدا سے انتہا تک سب کہہ سنایا
اور کہا کہ اگر مین نہ آتا تو بہت بڑا غضب ہو گیا تھا زعفران نے کل خاتمہ کر دیا تھا مین نے آکر زعفران کو
قتل کیا اُسکے بعد حجی قحط جادوگر ان دونون کے مرنے کا سمندر کو بڑا صدمہ ہو گا ای حسن آرا جس چیز پر
بیان سمندر کو بڑا گھمنڈ تھا وہ تو ملکہ نے ہمکو دیدی اب کیا ہو سکتا ہی ملکہ سے کہنا کہ ایک دن مین سمندر پر
فتح کر لونگا تم پریشان نہو حسن آرا نے کہا کہ ہان ملکہ نے مبارکباد فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ یہ ظفر تمکو مبارک
ہو ہم بھی بہت خوش ہوے کہ تمھارے خدا نے تمھاری کمک کی مگر اس امر کا خیال رہے کہ صندوقچہ کو بہت
احتیاط سے رکھنا کیونکہ دشمن اسکے لیجانے کی ضرور فکر کرینگے اور ہم تو اب دیکھیے کیونکر تمھارے فراق مین
زندہ رہتے ہین اور دیکھیے جب صندوقچہ کا حال ظاہر ہوتا ہی تو ہم پر کیا گذرتی ہی اگر مر جائین تو کبھی کبھی یاد کرنا
اور ہمارے احسان کو نہ فراموش کرنا اسکا ضرور خیال کرنا کہ ہم نے اپنی جان کھو کر تمھاری جان کی حفاظت کی اور
کچھ نہ خیال کیا کہ ہم پر کیا گذرے گی سہراب نے کہا کہ ای حسن آرا خدا نخواستہ ایسا ہو تو میری یہ دعا ہی کہ ملکہ
سلامت رہین مین مر جاؤن دراصل ملکہ نے بہت بڑا کام کیا میری الفت مین کچھ اُنھون نے اپنی جان کا خیال نہ کیا
خدا اُنکو اس امر خیر کی جزا دے گا اور انکی مراد دلی بر لائے گا کیونکہ اُنھون نے لاکھون بندگان خدا کی جان ایک
ظالم اظلم کے ظلم و ستم سے بچائی ہی ای حسن آرا میرے اوپر کیا منحصر ہی اس احسان ملکہ کے سب اہل اسلام
احسانمند ہین ای حسن آرا تو دیکھ لے ابھی تک صندوقچہ میرے پاس موجود ہی یہ جو ملکہ نے فرمایا ہی کہ بہت
حفاظت کرنا دشمن ضرور فکر کرینگے یہ امر مین بھی خوب جانتا ہون اور یہ تو میری جان در درج ہی اسکو مین
کہان چھوڑ سکتا ہون اپنی جان کے برابر رکھونگا دوا مرا ہین ایک یہ نایاب چیز ہی دوسرے معشوقہ کی دی
ہوئی اور معشوق نے بھی اپنی جان پر کھیل کر دی بھلا اسکی مین کیون نہ حفاظت کرون رات بھر مین نے
اپنے سینہ پر اسکو رکھا ابھی اپنے سینہ پر سے اُتار کر مسند پر رکھا ہی کیونکہ رفع ضرورت کے لیے گیا تھا
حسن آرا نے کہا کہ ہان یہی صندوقچہ ہی جو کہ برابر گاؤ تکیے کے رکھا ہی سہراب نے کہا کہ ہان ای حسن آرا کیا تم نے کل نہین دیکھا تھا

حسن آرا نے کہا کہ جی ہان دیکھا تو تھا مگر اچھی طرح سے نہین دیکھا تھا کیونکہ رات کا وقت تھا واقعی صندوقچہ
بہت خوبصورت ہی سہراب نے جواب دیا خوبصورتی درکنار جو صفت اسمین ہی اُس سے تم بخوبی ماہر ہو
ملکہ نے تم سے کہی ہوگی حسن آرا نے کہا کہ ہان اُس صفت سے مین بخوبی واقف ہون دراصل ایک نایاب
چیز تمھارے ہاتھ لگی ہی ایسی چیز کی تو لوگ خواہش رکھتے ہین اور نہین ملتی ہی تمھارا مقدر اچھا تھا کہ یون بدون
محنت و مشقت کے ہاتھ لگی سہراب نے کہا کہ جبکی ملکہ ایسی الفت کرنے والی ہوتی ہے تو ایسی چیز ہاتھ آتی
ہی حسن آرا نے کہا کہ اب مین جاتی ہون کہین ایسا نہو کہ میرے آنے کا حال کسی پر ظاہر ہو تو بڑی
خرابی ہو اول تو ملکہ کی رسوائی کا سبب ہو دوسرے سمندر شاہ کو بھی آگاہی ہو تو وہ اور زیادہ دشمن
ہو سہراب نے کہا کہ اے حسن آرا تھوڑے عرصہ تک ٹھہر جاؤ کہ مین تمھاری دعوت کرلون بدون دعوت
کیے ہوے مین نجانے دونگا اگرچہ تم کوشش کرو مین سچ کہتا ہون کہ کسی کو تمھارے آنے کی کانون کان خبر
تک نہوگی نہ کوئی واقف ہوگا کیونکہ حسن آرا ملکہ تو باغ مین ہونگی حسن آرا نے کہا کہ ہان سہراب جادو
نے جواب دیا کہ اگر موقع ملگیا تو مین بھی آج رات کو آؤنگا اُنکے احسان کا شکریہ ادا کرونگا حسن آرا نے
جواب دیا کہ ابھی دو ایک روز ملکہ سے باغ مین ملاقات نہوگی نہ تم آنے کا قصد کرنا جب تک اس صندوقچہ کا
فیصلہ نہو جائے کیونکہ جب سمندر کو حال معلوم ہوگا وہ ضرور فکر کرے گا سواے ملکہ کے اس حال
سے کوئی دوسرا واقف نہین ہی وہ ضرور اُنسے دریافت کرے گا یہ انکار کرینگی پس اسکو فکر ہوگی کہ حال
میرے اوپر ظاہر ہو وہ ہرکارے مخبر روانہ کرے گا اگر کسی نے تمکو دیکھ لیا اور سمندر کو خبر کردی تو
خرابی ہوگی اور سب سے زیادہ بدنامی ہوگی اس سے کیا ضرور ہی کہ تم آؤ ہان بعد دو ایک دن کے آنا
سہراب نے کہا کہ تم نے نیک بات کہی حسن آرا نے کہا کہ اب مجکو جانے دو سہراب نے جواب دیا
کہ یہ تو ہرگز ہرگز نہوگا یہ کہکر سہراب اپنے مقام پر سے اُٹھا کہ تم ٹھہرو مین ابھی آتا ہون داروغہ کو
بلاکر تمھاری دعوت کا سامان کرون یہان بُلا نہین سکتا ہون کیونکہ تم بیٹھی ہوئی ہو حسن آرا نے کہا
کہ میرے آنے سے آپ کو بڑی زحمت ہوئی مین نے تو ملکہ سے عرض کیا تھا کہ کسی خواص وغیرہ کو روانہ فرمائیے
میرا جانا اچھا نہین ہی مگر ملکہ نے فرمایا کہ تم عقلمند ہو تمھارا جانا خوب ہی مین پہلے ہی سمجھے ہوے تھی کہ میرے
جانے سے زحمت ہوگی مگر بعض وقت کی اُنکی ضد خراب کرتی ہی اول تو خود پریشان ہو رہی ہونگی کہ
عرصہ کا کیا سبب ہوا یہان مین عجیب مخمصہ مین مبتلا ہون اگر کہنا آپ کا نہین مانتی ہون تو آپ کو
صدمہ ہوتا ہی مانتی ہون تو اُنکی پریشانی کا خیال ہی مین حیران ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون سہراب
جادو نے کہا تم پریشان نہو بہت عرصہ نہوگا ایک گھنٹہ سے کم مین مین تمھین اجازت جانے کی
دیدونگا حسن آرا نے کہا کہ خیر مین اُنکی پریشانی کو گوارا کرونگی مگر آپ کی ناراضی کو نہ گوارا کرونگی
کیونکہ جب آپ اُن سے میری شکایت فرمائینگے تو وہ ضرور مجھ سے ناراض ہونگی فرمائینگی کہ تمنے
میرا کچھ بھی خیال نہ کیا اُنکو ناخوش کیون کیا اُسوقت بھی تو خرابی ہوگی خیر مین موجود ہون یہ کہکر
خاموش ہو رہی سہراب اُس خیمہ سے نکل کر دوسرے خیمہ مین آیا جو کہ اُسکے کھانا کھانے کا خیمہ تھا اُسمین
آکر اپنے داروغہ کو طلب کیا مگر بہت خوش ہی کہ آج محبوبہ کی وزیرزادی میری مہمان ہوئی ہی معلوم
ہوا کہ ملکہ کو مجھ سے الفت تبھی ہی جب تو خبر کے لیے اپنی وزیرزادی کو روانہ کیا یہ اپنے دلمین
خیال کرتا ہی اور خوش ہوتا ہی داروغہ حاضر ہوا اُس سے حکم کیا کہ بہت جلد اسقدر سامان دعوت
طیار کرو وہ بہت خوب کہکر چلا گیا سہراب نے قلمدان کھینچکر ایک عرضی اس مضمون کی بادشاہ کی خدمت مین تحریر کی

کہ جناب عالی بعد گذارش آداب کے عرض پرداز ہون کہ مین اسوقت دربار کی حاضری سے مجبور ہون ایک
ایسی ضرورت مین مبتلا ہون کہ مین اسوقت حاضر نہین ہو سکتا ہون لہذا معاف فرمایا جاؤن بعید از
غلام نوازی نہو گا جب سہ پہر کے دربار مین حاضر ہونگا تو عرض کر دونگا تحریر کرنا مناسب نہ تھا ورنہ مین اس
امر کو عرضی مین تحریر کرتا زیادہ حد ادب یہ مضمون تحریر کرکے اور عرضی لفافہ کرکے ایک چوبدار کو دی کہ تو یہ
عرضی میری دربار مین پہونچادے اور جو حکم ہو اُسکے حال سے بہت جلد مجکو آگاہ کر چوبدار وہ عرضی لیکر
طرف دربار کے روانہ ہوا یہان سہراب اُسی اپنے خیمہ مین اس انتظار مین بیٹھا ہوا ہو کہ جواب آلے تو مین حسن آرا
کے پاس جاؤن کہین ایسا نہو کہ چوبدار جواب لیکر آے اور وہ مجکو یہان نہ پاے اُسی خیمہ مین چلا آئے تو
خرابی ہو سہراب جادو تو یہان بیٹھا ہوا یہ خیال کر رہا ہو اُدھر کا حال سُنیے کہ چوبدار عرضی لے کر دربار مین
گیا صاحبقران نے سب اہل دربار کی طرف دیکھا سب کو حاضر دربار پایا مگر سہراب جادو کے دنگل کو
خالی پایا خواجہ کی طرف مخاطب ہوکے فرمایا کہ آج یہ کیا سبب ہو کہ سب دربار مین آئے سہراب جادو نہ
آیا خواجہ نے کہا کہ وہ کل کا تھکا ماندہ ہوگا رات کو سویا ابھی تک آنکھ نہ کھلی ہوگی ورنہ سہراب دربار مین
آتا ضرور یہ سنکے صاحبقران نے حکم فرمایا کہ کوئی جاکر خبر لائے ابھی کوئی چلا نہ تھا کہ سہراب کا چوبدار سہراب
کی عرضی لیے ہوے حاضر دربار ہوا بادشاہ صاحبقران و خواجہ و کل اہل دربار کو مجرا کیا اُسکے بعد عرض
کیا کہ غلام ایک عرضی لے کر اپنے آقا کی حاضر خدمت ہوا ہو صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ کسکی عرضی
لائے ہو اُسنے کہا کہ سہراب جادو کی صاحبقران نے خواجہ سے کہا کہ ابھی کوئی خبر کو تو نہین گیا اگر نہ
گیا ہو تو اب نجاے کیونکہ سہراب جادو کی عرضی آگئی ہو اُس سے حال معلوم ہو جاے گا یہان خواجہ نے
جیسے چوبدار کو آتے ہوئے دیکھا تھا اسیوقت منع کر دیا تھا کہ اب کوئی ضرورت جانے کی نہین ہو کیونکہ سہراب
کا چوبدار آتا ہو اُس سے حال معلوم ہو جاے گا پس صاحبقران نے خواجہ سے یہ فرماکر اُس چوبدار سے یہ فرمایا
کہ پہلے یہ بتا کہ میرے آقا کا مزاج تو اچھا ہو پھر عرضی دینا اُسنے عرض کیا کہ جی ہان آپ کے جان و مال کے
دعاگو ہین سب طرح سے اچھے ہین یہ سُنکے صاحبقران نے اُس سے عرضی طلب فرمائی اُسنے عرضی پیش کی
صاحبقران نے خود ملاحظہ فرمائی اُسکے بعد دبیر کو دی کہ اسکو بآواز بلند پڑھو اور اسکی پشت پر تحریر کردو
کہ اچھا آج کی حاضری تمھاری معاف فرمائی گئی دبیر نے وہ عرضی لے کر بآواز بلند پڑھی اُسکے بعد جو کچھ
صاحبقران والاشان نے فرمایا تھا پشت پر تحریر کر دیا اہل دربار مضمون عرضی سے واقف ہوے دبیر نے
وہ مضمون تحریر کرکے وہ عرضی چوبدار کو دی چوبدار سلام رخصت کرکے طرف خیمہ سہراب جادو کے روانہ
ہوا اسکو راہ مین رکھیے سہراب کو اسکے انتظار مین اب حسن آرا کا حال ملاحظہ فرمایئے راوی بیان کرتا
ہو کہ یہ حسن آرا وہی عجوزہ ساحرہ مکارہ دایہ ہو جو کہ سمندر شاہ سے وعدہ کر چکی تھی کہ مین تمھارا
صندوقچہ لا دونگی اور صبح کو ملکہ کی وزیرزادی کی صورت پر سحر سے طیار ہوکر چلی تھی تمام راہ سحر سے طے
کرکے آئی تھی اس فقرہ سے یہان آئی اور داخل خیمہ سہراب جادو ہوئی اسکو یہ دریافت کرنا تھا کہ
دراصل ملکہ نسیم سے اور سہراب جادو سے آشنائی ہو یا نہین اور یہ صندوقچہ سہراب کو اس نے
دیا ہو جیسا کہ گرداب شاہ سے ہرکارون نے بیان کیا اور اُسنے سمندر کو عرضی مین تحریر کیا ہو یا غلط ہے
یا اور کسی کی کارروائی ہو دوسرے صندوقچہ کو نہین پہچانتی تھی اسکی بھی شناخت کی ضرورت تھی ورنہ وہ اسطور
سے آتی کہ کسی کو اسکے آنے کی خبر بھی نہوتی اور صندوقچہ لیجاتی یہ بصورت مذکور آئی اور وہ جو تقریر
کہ بالا گذری ہو اُسنے سہراب جادو سے کی ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ اصلی حسن آرا نہین ہو مگر سہراب کو بھی

یقین ہی کہ یہ میری معشوقہ کی وزیر زادی ہی وہ اِس حال سے بالکل ناواقف ہی اُسنے کل حال کہدیا بلکہ
صندوقچہ بھی دکھادیا یہ تو اسی فکر مین آئی تھی دل مین خوش ہوئی کہ خوب تیر تدبیر نشانہ پر بیٹھا مطلب
بر آیا اب مین چھوڑتی بھی ہون کہ یہ صندوقچہ تیرے پاس رہے یہ لکا تہ اپنے دل سے یہ تقریر کر رہی تھی
اور اسی فکر مین تھی کہ سہراب جادو کسی طور سے یہان سے چلا جاے پس جو تقریر اُسنے کی تھی سب بناوٹ
کی تھی کیسی ملکہ اور کیسا پیام اسکا منشا یہ ہی تھا کہ سہراب مجکو روکے جب ہی تو بار بار کہتی تھی کہ مین جاتی
ہون پس اسکے سحر نے سہراب پر اثر نہ کیا تھا سہراب جادو اسکو بٹھا کر خوشی خوشی اسکی دعوت کے سامان
کی فکر مین دوسرے خیمہ مین آیا تھا جیسا کہ بالا مذکور ہوا ہی یہان جو اُسنے بالا خالی پایا فوراً اُٹھی صندوقچہ
پر قبضہ کیا اور بہت جلد پشت خیمہ چاک کرکے روانہ ہوئی سحر سے اپنے کو پوشیدہ کر لیا اسقدر تیز چلی کہ دس
منٹ کے عرصہ مین لشکر اسلام سے نکل گئی مقام عجب ہی کہ جو لشکر کئی کوس کے گردے مین اُترا ہو اس سے
اسقدر جلد آدمی نکلجاے اسکا سبب یہ تھا کہ یہ پشت خیمہ سہراب سے چلی تھی اور پشت پر لشکر نہ تھا
صرف ملازمان لشکر و دیگر اہلکاران کے خیمے تھے وہ سب اپنے اپنے کام مین مصروف تھے یہ اُسطرف
سے گئی دوسری اِسنے تدبیر یہ کی کہ جب سہراب آئیگا اور مجکو نپاےگا اور نہ صندوقچہ تو ضرور
تلاش مین خود بھی چلے گا اور کسی دوسرے کو بھی روانہ کریگا اس سے شاہراہ سے نہ چلو جنگل اور کوہ
کی راہ سے چلو یہ سیدھی جنگل کیطرف چلی گئی صندوقچہ لیے ہوے خوش خوش چلی جاتی ہی ایسی بدحواس
ہی کہ راہ فراموش کر گئی بسبب خوشی کے کچھ خیال نرہا جانا اور طرف تھا دوسری طرف چلی گئی خدا کے
کارخانہ مین کسی کو دخل نہین ہی خدا کو یہ منظور ہوا کہ یہ صندوقچہ نہ سمندر کے پاس جاے نہ سہراب کے پاس
رہے اُسنے دوسری تدبیر کی راوی بیان کرتا ہی کہ یہ راہ کو فراموش کیے ہوے چلی جاتی تھی اسکو کچھ بھی
خبر نہ تھی کہ کیا ہوگا یہ برابر راہ طے کیے ہوے جاتی تھی گردش فلکی کو ملاحظہ فرمائیے کہ کیا بازی اُس نے
کی راوی نے بیان کیا ہی کہ ملکہ اخضر ماہی پوش ایک ساحرہ ہی بہت زبردست اور وہ عاشق ہی آئینہ اندام
جادو پر جو کہ طلسم اشراق کا خداوند تھا اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب بدیع الملک نے طلسم اشراق فتح کیا
اور آئینہ اندام جادو وہان سے فرار کرکے تہ طاق مین آیا اُسکے آنے کی خبر ایوان تاجدار
کو ہوئی تھی اس نے حکم دیا تھا کہ امتحان لیا جاے جب امتحان لیا گیا تو آئینہ اندام امتحان مین پورا
نہین اُترا تب حکم ہوا تھا کہ وہ ساحر اسکی تعلیم مین کوشش کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا تھا کہ شبرنگ جادو
دودمان جادو کے یہ سپرد کیا گیا تھا ایکسال تعلیم دی گئی اب جو امتحان ہوا تھا تو پورا ہوا اسوقت حکم ہوا
تھا کہ ایک مرحلہ بیرون تہ طاق دشت ہولناک مین بنادیا جاے یہ اسمین رہے وہان کی حکومت کرے
چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اخضر ماہی پوش اُسی حالت مین جبکہ یہ آیا تھا اُسپر فریفتہ ہوئی تھی اور اُسکی محبت
اُسکے دل مین پیدا ہوئی تھی جبکہ اسکے لیے مرحلہ بنایا گیا اور آئینہ اندام وہان جاکر مقیم ہوا اِسنے آئینہ اندام
پر اپنا عشق ظاہر کیا وہ بھی اسپر عاشق ہوا دونون باہم رہنے لگے کچھ حال تو لعل نامہ کی جلد دوم مین تحریر
ہو چکا ہی باقی حال ابھی تک تحریر نہین ہوا ہی انشاء اللہ تعالے آیندہ بہ تفصیل تحریر ہوگا جب آئینہ اندام
کے مرحلہ کا ذکر آےگا یہان پر بطور اجمال کے تحریر کر دیا کہ ناظرین یہ خیال نہ کرین کہ یہ اخضر کون
ہی اور اسکو آئینہ اندام جادو سے کیا غرض ہیں جب سے یہ اُسپر عاشق اور یکجائی ہوئی تو
اُسکو یہ امر ناگوار ہوا تھا کہ ایوان تاجدار نے آئینہ اندام کی کچھ بھی قدر نہ کی باوجودیکہ
یہ بہت بڑا معزز ساحر تھا ایک مدت تک خدائی کی ایک اقلیم اسکو اپنا خدا جانتی تھی اُسپر

قدرنہ کی صرف ایک وہی مرحلہ بیرون نہ طاق بنوا دیا نہ طاق مین اسکا رہنا بھی گوارا نہ کیا اور کوئی تبرک بھی کسی قسم سے ایسا نہ دیا کہ جسکے سبب سے اسکی قدر ہوتی اور سمندر کو جو کہ غلام تھا اور ایوان مین پرورش کیا تھا اُسکو ایک اقلیم کا بادشاہ کیا کئی تبرکات دیے اور دریاے سبز رنگ بنوا دیا بڑے بڑے ساحر و جادوگر و ساحرہ جو کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے ہین اُسکے تابع کین اُنکو اطاعت کا سمندر کی حکم دیا بالکل خلاف انصاف کیا کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیئے کہ آئینہ اندام کی ایوان کے نزدیک قدر و منزلت ہو اور یہ بھی معزز خیال کیا جاے اسکو یہ حال بھی معلوم تھا کہ ایوان نے سمندر کو وہ صندوقچہ دیا ہی جو کہ تیغ سامری کے نام سے مشہور ہی جسکا کوئی رد نہین کر جانتا ہی نہ اُسپر کوئی سحر اثر کرسکتا ہی نہ کوئی دعا اُسکے آگے نہ ساحر کی اصل ہی نہ غیر ساحر کی اسکو کیونکر معلوم ہوا تھا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ یہ بھی ایک ارا کین نہ طاق سے ہی بہت بڑی معزز ساحرہ ہی کئی ملک اُسکے قبضہ مین ہین بہت سا لشکر ہی ساحر زیر دست اسکے ماتحت ہین اسکی طرف سے اسکے کارندے اسکے ملک کا کام کرتے ہین یہ ہمیشہ نہ طاق مین رہتی ہی سال بھر کے بعد جاکر حساب و کتاب ملک دیکھ آتی ہی اس سے اور اکوان تاجدار سے جو کہ بھائی ہی ایوان تاجدار کا بڑی ملاقات ہے وہ اسکو اپنا دوست دلی اور یہ اسکو جانتی ہی بلکہ اکوان کے سبب سے اُسکو یہ مرتبہ ملا اور ارا کین نہ طاق مین شامل ہوئی اکوان جادو اس سے کوئی راز پوشیدہ نہین کرتا ہی جب ایوان نے سمندر کو یہ مرتبہ دیا تھا تو اکوان کو بھی بہت ناگوار ہوا تھا اُسنے بطور شکایت کے اخضر سے ذکر کیا تھا اور کہا تھا کہ خداوند نے وہ چیز سمندر شاہ کو دی ہی کہ جس کے سبب سے وہ زمین پر پیر نہین رکھتا ہی اخضر نے کہا تھا کہ کیا دیا ہی تب اُسنے سب حال صندوقچہ کا بیان کیا تھا بدین سبب یہ آگاہ تھی مگر کیا کر سکتی ہی جب اکوان مجبور تھا تو اسکی کیا لیاقت تھی کہ یہ کچھ دخل دیتی مگر جب سے آئینہ اندام پر عاشق ہوتی تھی اسکو یہی فکر تھی کہ کوئی چیز ایسی جیسی سمندر کو ملی ہی آئینہ اندام میرے معشوق کو بھی ملجاے مگر کوئی فکر بن نہین پڑتی تھی کئی مرتبہ اسنے اکوان سے بھی اسکا ذکر کیا نہ اس طور سے کہ اُسپر ظاہر ہوتا کہ یہ اسکی سفارش کرتی ہی اور یہ اُسپر عاشق ہی مگر تذکرتاً اکوان نے جواب دیا تھا کہ تجکو امور خداوندی مین کیا دخل ہی جو اُنھون نے مناسب جانا وہ کیا یہ کس کی مجال ہی کہ کوئی اعتراض کرے اور عتاب خداوندی مین گرفتار ہو یہ خاموش ہو جاتی تھی مگر فکر مین تھی آج اتفاق سے اخضر ماہی پوش تنہا اسی فکر مین مبتلا دریا کے کنارے بیٹھی ہوئی شکار ماہی کر رہی تھی نہ کوئی خادمہ ہمراہ تھی نہ خادم شست ڈالے ہوے سایہ درخت مین بیٹھی تھی چونکہ وقت صبح کا تھا اسوقت اکثر شکار ہاتھ آتا ہی یہ تلاش شکار مین تھی کہ اسنے دیکھا کہ ایک طرف سے بگولہ گرد کا اُٹھا جس سے ثابت ہوتا تھا کہ کوئی مسافر چلا آتا ہی مگر تیز یہ اُسکے قدم سے جو گرد اُڑتی تھی وہ بلند ہوتی تھی اسنے اس بگولہ کو دیکھکر خیال کیا کہ اُدھر سے تو کوئی راہ کسی ملک کی نہین ہی سواے صحرا کے کیا کوئی مسافر راہ بھول کر ادھر چلا آیا یہ ہی خیال کر رہی تھی کہ وہ بگولہ قریب دریا کے آکر شق ہوا اُس سے عجوزہ ساحرہ پیدا ہوئی اس نے جو غور کرکے دیکھا تو دیکھا کہ ایک پیرزال لپکتی ہوئی چلی آتی ہی اُسکو اُسکے حال پر ترس آیا اور خیال کیا کہ نہ معلوم اسپر کیا آفت پڑی کہ یہ راہ بھول کر ادھر چلی آئی اور اس تیزی کے ساتھ چلی آتی ہی کہ جوان بھی راہ نہین چل سکتا ہے کیا کوئی بلا اسکے عقب مین آتی ہی اُسکو روک کر اُسکا حال دریافت کرنا چاہیئے اگر راہ بھول گئی ہو تو اسکو راہ پر لگانا چاہیئے ورنہ یہ اسی صحرا مین ٹکرا ٹکرا کر مر جاے گی راہ نہ ملیگی سخت پریشان ہوگی یہ اس امر کو خیال کرکے ڈور کو قصر دل پر لگا کر کھڑے ہوے اور اسکی طرف چلی اُدھر اُس

یکایک اسنے دیکھا کہ ایک شاہزادی تن تنہا دریا کے کنارے بیٹھی ہوئی شکار ماہی کر رہی تھی مجکو آتے ہوے
دیکھکر ڈور کو چھوڑ کر میری طرف آتی ہے اسنے تعجیل کے ساتھ راہ جو طے کی تھی بشدت پیاس لگ آئی
تھی بڑی دور سے تلاش آب مین چلی آتی تھی جب اسنے دریا کو دیکھا اسکی جان مین جان آئی ورنہ
شدت پیاس سے اسکے ہونٹ خشک ہو گئے تھے زبان مین کانٹے پڑے ہوے تھے کلام نہ کیا جاتا تھا
یہ اخضر ماہی پوش کو دیکھکر اسکی طرف اس خیال سے چلی تھی کہ اسکے ہمراہ ظرف پانی پینے کا ہوگا دوسرے
آب سرد ہوگا اگر مین دریا سے پانی پیونگی تو سوا اے چلو کے میرے پاس کوئی ظرف نہین ہے
دوسرے پانی بھی گرم ہوگا اس سے مناسب یہ ہے کہ تھوڑی دیر اور تکلیف اٹھا لون پھر راحت سے
پیاس بھر کر پانی پی لونگی پس یہ خیال کر کے قدم اٹھا کر چلی اُدھر سے یہ چلی اِدھر سے اخضر جب دونون
قریب پہونچے اینسے کہ شناخت ہو سکے اخضر نے پہچانا کہ یہ تو دایہ ہے سمندرہ کی اسکا نام عجوزہ
جادو ہے یہ ادھر کہان سے آئی اسپر کیا آفت پڑی جو یہ یون تن تنہا اس صحرا مین پہونچی اب تو فرض ہوا
کہ اس سے کچھ حال دریافت کرون سمندرہ کا اور اسکے ملک اور اسطرف آنے کا اس حالت سے اُدھر
اسنے بھی پہچانا کہ یہ تو ملکہ اخضر ماہی پوش حاکم شہر اخضر یہ ہے جو کہ ارکین نہ طاق سے ہے بہت
معزز ہے خوب ہوا اس سے ملاقات ہو گئی اب اگر کوئی میرے عقب مین بھی آئے گا تو مین اور یہ دونون
ملکر اس سے مقابلہ کر لین گے خوب خداوند تصویر نے کمک کی ورنہ مجکو بہت بڑا خوف تھا کہ اگر کوئی آ گیا
تو مین کیونکر مقابلہ کرونگی مگر اب بخوبی مقابلہ ہو جائے گا کیونکہ ہم بھی دو ہین اور راہ بھی اب خوب سے کٹے گی
ناظرین پر یہ امر بھی واضح رہے کہ یہ جو سحر کر کے اور تخت پر سوار ہو کے بذریعہ سحر کے نہ چلی اسکا سبب یہ تھا
کہ یہ جانتی تھی کہ سہراب جادو ساحر ہے وہ بھی سحر کے ذریعہ سے میرے عقب مین چلے گا ایسے وقت
مین اسی طور سے راہ چلنا مناسب ہے دوسرے بسبب جلدی کے یہ کچھ سحر نہ کر سکی اسکو تو اپنی جان بچانا
تھی اسی سبب سے راہ کو چھوڑ کر جو کہ سیدھی تھی صحرا کا راستہ لیا اگر یہ سیدھی راہ سے یا سحر کر کے جاتی
تو یہ اخضر ماہی پوش سے کیونکر ملتی خدا کو تو دوسرا امر مدنظر تھا خدا نے اسکی عقل کو بھی گم کر دیا تھا بس یہ
کیونکر وہ کام کرتی کہ جسکے سبب سے صندوقچہ سمندر شاہ تک پہونچ جاتا اسنے جو اخضر ماہی پوش
کو دیکھا اور زیادہ خوش ہوئی جلدی جلدی قدم اٹھانے لگی شدت پیاس سے کلام کرنے کی طاقت نہ تھی
کہ کلام کرے یا اخضر کو پکارے اخضر ماہی پوش نے جو اسکو دیکھا آواز دی کہ اہی دائی امان تم
یہان کہان کچھ بیان تو کرو کہ کس بلا مین مبتلا ہو اسقدر بدحواس چلی آتی ہو چہرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑی
دور سے چلی آتی ہو اُس سے کلام تو کیا نہ گیا مگر اشارہ سے کہا کہ مین تمہارے قریب آلون تو بیان
کرون اخضر اشارہ نہ سمجھی پھر پکار کر کہا اُسنے پھر اشارہ سے کہا کہ ٹھہر جاؤ مین آتی ہون بیان کرتی
ہون اشارہ کرتی ہوئی قدم اٹھا کر قریب اخضر ماہی پوش آئی اخضر نے جو دیکھا کہ زبان باہر نکلی ہوئی
مثل کتے کے ہانپ رہی ہے اخضر اپنے مقام سے چند قدم چلی تھی جب وہ قریب پہونچی اُسکا یہ حال دیکھکر
اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے مقام پر لائی اُس سے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے اُسنے اشارہ سے کہا کہ تھوڑا پانی
پہلے مجکو پلا دو تاکہ میرا دم ٹھہرے بہت پیاسی ہون مارے پیاس کے جان بلب ہون اخضر کے ہمراہ
ایک صراحی تھی اُس نے جو پانی طلب کیا بس اخضر ماہی پوش نے ایک گیلاس لبریز کر کے اُسکو
دیا اُس نے ڈگڈگا کر خوب سیر ہو کر پانی پیا حواس درست ہوے وہ ہچکی موقوف ہوئی زبان کے
کانٹے برطرف ہوے اب وہ اپنے آپ مین آئی جب اخضر نے دیکھا کہ اسکے حواس درست

ہوے کہا کہ اے دائی اماں تم ادھر کہاں سے آتی ہو کہاں جاتی تھین کہ ادھر چلی آئین کیونکہ ادھر سے تو
کسی طرف کا راستہ بھی نہین ہے اور کہاں سے گھبرائی ہوئی آتی ہو عجوزہ نے کہا کہ اے بیٹی کیا بیان
کروں اس محبت اور الفت کا برا ہو کہ جسکے سبب سے مین اسوقت مر گئی ہوتی تو اگر نہ ملتی تو مین
مر جاتی اُس چھوکرے اور اُسکی لڑکی کی الفت نے یہ حال کیا اب میرے حواس درست ہوئے
ہین بیان کرتی ہون مگر یہ تبلا کہ تو یہان کہان اُسنے جواب دیا کہ دائی امان مین شکار کو آئی تھی
عجوزہ نے کہا کہ اکیلی کوئی ہمراہ نہین ہے جواب دیا کہ مین جب شکار کو آتی ہون تو تنہا آتی ہون
آپ یہ فرمایے کہ سمندر شاہ تو خیریت سے ہین اور اُنکے بال بچے وہ تو جب سے نہ طاق سے گئے ایک مرتبہ
بھی نہ آے مجکو اسقدر کاروبار سے مہلت نہین ملتی ہے کہ مین خود آؤن مین نے سُنا ہے کہ اب تو بہت سے ملک
اُنکے قبضہ مین آگئے ہین بادشاہ بزرگ ہو گئے ہین عجوزہ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ ہان ایسا تو ہو گیا
تھا مگر اب چندے سے ایسی بلا مین مبتلا ہوا ہے کہ جو کہ دوست تھے وہ دشمن ہو گئے کئی بڑے بڑے
نامی ساحر جو کہ اُسکے قوت بازو تھے مارے گئے بہت سے منحرف ہو گئے اپنے عزیز اپنے دشمن ہوے
آجکل زمانہ سمندر سے برخلاف ہے دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہے خداوند اُسکی جان بچائین آبرو رکھین
اے بیٹی ہان پہلے تو بتا کہ نہ طاق مین تو سب امن و امان ہے سب اچھی طرح سے ہین کوئی انقلاب تو نہین
ہوا اکوان تاجدار کا مزاج تو اچھا ہے اور سب وزیر و امیر اچھی طرح سے ہین کسی پر عتاب خداوندی تو
آجکل نہین ہے تمہارے سب ملکون مین امن و امان ہے خراج برابر ملے جاتا ہے اخضر نے کہا دائی امان
نہ طاق مین سب طرح سے خیریت ہے سب خوش ہین اکوان تاجدار بھی خوش ہین اور سب امیر و وزیر بھی
کسی پر کسی طرح کا عتاب نہین ہے میرے ملکون سے بھی برابر خراج آتا ہے اب آپ سمندر کا حال بیان فرمایے
کیونکہ آپکے فرمانے سے مجکو بہت بڑی تشویش ہے کہ کس بلا مین مبتلا ہوے ہین ہمکو مطلق خبر بھی نہوئی تب
عجوزہ نے اُس سے حال بیان کرنا شروع کیا آنا لشکر اسلام کا کنارے دریاے سبز رنگ کے صنوبر شاہ
کا دعوت کرنا صاحبقران کی سہراب و حباب کو سحران کا روانہ کرنا حباب کا قتل ہونا سہراب کا اسیر ہونا
سہراب کا شریک اسلام ہونا سمندر کا صنوبر شاہ کو اسیر کرکے طلب کر لینا سحران کا صاحبقران سے مقابلہ
کرنا و دیگر حالات دریاے سبز رنگ کا برباد ہونا ماہیان و سحران و آفتاب جادو کا قتل ہونا لشکر اسلام
کا اُدھر کو آنا غزالان دختر آفتاب کا لشکر اسلام کے شریک ہونا یقین خود پرست و دیگر بادشاہون کا
شریک اسلام ہونا اور جو واقعات گزرے تھے اور لشکر کا قریب سمندر یہ فروکش ہونا سمندر شاہ کا برائے
مقابلہ لشکر روانہ کرنا شکست کھانا لشکر سمندر شاہ کا آفاق کا شریک اہل اسلام ہونا کوکبہ کا شریک
ہونا زمرد جادو کا قتل ہونا عشاق نہ طاقی کا مع شعلہ کے قتل ہونا سب بیان کیا اور جو کچھ گذرا تھا
اور مقابلے اور عیاریان ہوئی تھین سب کہہ سنایا کہا کہ بیٹی سمندر اس بلا مین آجکل مبتلا ہے اخضر ماہی پوش نے
کہا کہ پھر اسکا انجام کیا ہوا فیصلہ ہو گیا یا نہین عجوزہ جادو نے جواب دیا کہ ابھی مقابلہ ہو رہا ہے گرداب شاہ وغیرہ
لشکر لیے ہوے پڑے ہین ابھی کل کا ذکر ہے کہ سمندر شاہ نے سب اہل اسلام کا خاتمہ کر ڈالا تھا مگر اُن کی لڑکی
نے بڑا غضب کیا کہ لشکر اسلام سے مل گئین وہ بھی تو سہراب جادو پر عاشق ہین اسی محبت سہراب مین باپ کی
دشمن ہو گئین مگر قتل والدین کی ہمت کیونکر ہوگی مین نے بڑا کام کیا بس عجوزہ نے سمندر شاہ کا صفیہ
کا حال نسیم سے بیان کرنا اُسکا صندوقچہ چرا کر سہراب جادو کو دینا یہان لشکر مین زعفران کا مقابلہ سب
اہل اسلام کو اسیر کرنا عین وقت پر سہراب جادو کا پہونچنا زعفران کا قتل کرنا محافظ جادو کو

قتل کرنا اسکی خبر سمندر کے پاس آنا سمندر کا افسوس کرنا حال صندوقچہ کا عرضی سے گرداب شاہ کی معلوم ہونا اور
سمندر کا نسیم پر بدعت کرنا اپنا یہ خبر پاکر آنا نسیم کو دست سمندر سے نجات دلوانا اور اسکا اقرار کرنا کہ مین ضرور
صندوقچہ لا دونگی انیس اپنا روانہ ہونا سہراب جادو کے خیمہ مین جاکر سہراب سے ملکر اسکو دھوکا دے کر
موقع پاکر اپنا صندوقچہ لے کر جانا اس خیال سے کہ شاید کوئی تلاش مین آئے شاہراہ چھوڑکر صحرا کی
راہ سے سمندر یہ کو روانہ ہونا راہ بھول کر ادھر کو آنا سب بیان کیا اخضر ماہی پوش نے کہا کہ دائی امان
ہمکو اس امر سے آگاہی نہ تھی ورنہ ہم ضرور آکر سمندر شاہ کی کمک کرتے یا کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور خداوند
کرتے سمندر شاہ نے بالکل خبر نہ کی نہ کوئی عرضی روانہ کی نہ کوئی پیغام بھیجا عجوزہ نے کہا کہ سمندر نے
خیال کیا کہ مین اسکی کیا خبر کرون کیونکہ وہ لوگ غیر ساحر ہین اور انکے ہمراہ اگر ساحر بھی ہین تو کچھ میرے ملازم مجھسے
بگڑکر شریک ہو گئے ہین کچھ دوسرے اقلیم کے الکا گرفتار کرلینا یا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی کئی مرتبہ ایسا ہی
ہوا جو ساحر یہان سے گیا اسنے جاکر اسیر کرلیا یا عیار نے آکر قتل کیا یا کوئی اور سبب ہوا پس ایسی حالت
مین جبکہ انکی کوئی اصل نہین ہی کیا خبر کرتا خبر کرکے سب کے نزدیک اپنے تئین حقیر ٹھہراتا لوگ یہ کہتے کہ اتنا بڑا
بادشاہ ہوکر غیر ساحرون سے مقابلہ نہ کرسکا خداوند سے کمک طلب کی کل ہی کا ذکر ہی زعفران نے خاتمہ کردیا
تھا جیسا کہ مین نے بیان کیا تم سے نہ سہراب جادو کو صندوقچہ ملتا نہ وہ قتل ہوتی اب مین سہراب کے پاس
سے صندوقچہ لیے جاتی ہون کل پرسون مین سب کا خاتمہ ہو جائے گا ایسی حالت مین کوئی ضرورت نہ تھی جب
عجوزہ جادو نے کہا اخضر ماہی پوش نے خیال کیا کہ ای اخضر اگر یہ صندوقچہ کسی عنوان سے مل جائے تو بہت
عمدہ چیز ہی اور تو اسی فکر مین بھی تھی کہ کوئی چیز خداوند سے اپنے معشوق کو بھی دلوا دون جیسے کہ سمندر
کے پاس ہی بس اگر یہ صندوقچہ ملگیا تو اسکا سب پاس کرین گے اور پیش خداوند عزت ہوگی یہ خیال کرکے
اسنے عجوزہ سے کہا کہ دائی امان ہمنے وہ صندوقچہ جو کہ خداوند نے سمندر کو دیا تھا اور تم نے جس کا
ذکر کیا آج تک نہین دیکھا کہ کس قسم کا صندوقچہ ہی اسمین کیا صفت ہی اگر تمہاری مہربانی ہو تو مین بھی دیکھ لون
عجوزہ نے کہا کہ ای اخضر وہ کوئی نئے طور کا صندوقچہ نہین ہی بلکہ معمولی ہی اسکو کیا دیکھے گی اخضر نے کہا
کہ معلوم ہوا کہ تمکو کسی قسم کا مجھ سے خوف ہی جو تم مجھے نہین دکھاتی ہو مجکو اسدن سے اسکا اشتیاق ہی جب سے
مین نے اسکی حقیقت سنی ہی پہلے تو مجکو یہ خیال تھا کہ یہ سراسر جھوٹ ہی مگر جب سے تم نے اسکا حال بیان
کیا از حد دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا تم اپنے دل مین کوئی خوف نہ کرو مین صرف دیکھکر تم کو دے دونگی اخضر
نے ایسی چاپلوسی کی باتین کین کہ عجوزہ جادو ایسی مکارہ اسکے دام فریب مین آگئی کہا کہ ای اخضر مجھکو
تم سے مطلق خوف نہین ہی یہ گمان تیرا بالکل غلط ہی ہان خوف اس امر کا ہی کہ شاید کوئی میری تلاش مین آتا ہو
وہ صندوقچہ کو دیکھکر پہچان لے اگر صندوقچہ نہ دیکھے گا تو وہ یہ نہین جان سکتا ہی کہ مین ہی صندوقچہ لے کر
بھاگی ہون بلکہ یہ خیال کرے گا کہ کوئی ہوگا کیونکہ مین کوئی اصلی صورت سے تو لشکر اسلام مین گئی نہ تھی بلکہ تمسے
کہا بھی کہ نسیم وزیرزادی کی صورت بنکر گئی تھی ہان صندوقچہ کو سب پہچانتے ہین صرف خوف اسکا ہے
اخضر نے جواب دیا کہ مین ابھی تو دیکھکر دیے دیتی ہون کوئی نہین ہی نہ کوئی ادھر آسکتا ہی کیونکہ
سب جانتے ہین کہ یہ صحرا ہولناک ہی اسمین آبادی مطلق نہین ہی نہ ادھر سے راہ ہی جو کوئی تلاش
کو نکلے گا بھی تو سیدھا سمندر یہ جائے گا اس طرف کیون آنے لگا کیا کوئی دیوانہ ہی کہ راہ چھوڑکر ادھر
آئے اور اپنے کو آفت مین مبتلا کرے گا دوسرے اگر کوئی آبھی جائے گا تو ہم اور تم دونون باہم مل کر
مقابلہ کرلین گے ہم دو ہونگے وہ ایک ہوگا جب اخضر ماہی پوش نے یہ کہا عجوزہ نے بھی خیال کیا کہ کیا نقصان ہی

یہ اپنے دل مین خیال کر کے صندوقچہ نکال کر دیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اخضر ماہی پوش نے صندوقچہ ہاتھ سے لیکر اپنے
سامنے رکھا اور ایک مرتبہ حیرت آلودہ ہوکر دیکھنے لگی اور صندوقچہ پر اپنا ڈوپٹہ ڈال دیا عجوزہ نے کہا کہ کیون
اسپر ڈوپٹہ کیون ڈالا اخضر نے کہا کہ ای دائی اماں دیکھو کوئی آتا ہی مین نے اس خیال سے ڈوپٹہ ڈال دیا ہی کہ
وہ نہ دیکھے کوئی اُنمین سے نہ ہو کیونکہ مین پہچانتی نہین ہون ذرا تم بھی پلٹ کر دیکھو یہ جو اخضر ماہی پوش
نے کہا عجوزہ نے کہا کہ مین نہ کہتی تھی کہ ضرور کوئی نہ کوئی ادھر بھی آئے گا وہی ہوا یہ کہکر اپنی پشت کیطرف
پھر کر دیکھنے لگی اور کہا کہ کدھر اخضر نے کہا کہ وہ دریا کے کنارے یہ کہا اور بہت جلد نیمچہ سحر پر ہاتھ رکھا اور اسکو
نیام سے کھینچ کہا کہ ای دائی اماں ذرا غور سے دیکھو وہ تو اُدھر دیکھ ہی رہی تھی اسکی خبر ہی نہ تھی کہ پشت کیطرف
کیا ہو رہا ہی بس جب تک وہ پلٹے پلٹے اخضر ماہی پوش نے دو قدم ہٹ کر پیترا بدل کر جو ہاتھ لگایا بیاض
گردن پر پورا ہاتھ بھرپور بیٹھا کہ سر اُس لکاتہ کا قلعہ تن پر سے اُڑکر دور جا کر گرا بجاے خون کے شعلہ
اُس کی گردن سے نکلا ایک تلاطم برپا ہوا آثار حشر ونشر نمایان ہوئے زمین کانپنے لگی زلزلہ آگیا تاریکی
ہوگئی برف باری سنگباری ہونے لگی آندھی سیاہ اُٹھی پھر شور و غل مچانے لگی سب تدبیر بھول گئے تھوڑے
عرصہ تک یہی عالم رہا بعدہ وہ تاریکی دور ہوئی سب آثار حشر ونشر برطرف ہوے صدا آئی کشتی مرا کہ نام من
عجوزہ جادو بود افسوس مارا مجکو بے خطا اور کام تمام کیا میرا حیف صد حیف مردیم و جان دایم بمطلب
خود نرسیدیم بہ صد احیب آجکی اخضر ماہی پوش نے دیکھا کہ ایک شعلہ خودبخود زمین سے پیدا ہوا وہ لاش سے
اُس لکاتہ کی لپٹ گیا اور اُسکو جلاکر خاک سیاہ کر دیا اُس خاک سے ایک طائر پیدا ہوا وہ اڑکر آسمان
پر گیا اور کہا کہ مین جاکر سمندر شاہ کو اس حال پرملال سے آگاہ کرتا ہون کہ اخضر ماہی پوش نے
دایہ کو قتل کیا وہ صندوقچہ لیے ہوے آئی تھین یہ جو اخضر ماہی پوش نے سنا خیال کیا کہ اس طائر
کو سحر سے قتل کرنا لازم ہی پس اُسنے اپنی جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک گولہ سحر کا نکالا کہ اس سے اُس
طائر کو قتل کرون جب تک وہ گولہ نکالے اُتنے عرصہ مین وہ طائر یہ صدا دے کر چلا گیا یہ منھ دیکھکر
رہ گئی جب وہ طائر چلا گیا اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اب اس مقام پر قیام کرنا بیکار ہی یہان سے
اپنے معشوق کے پاس چلو خوب خداوند تصویر نے تجکو یہ چیز دی بدون مشقت اور زحمت کے
سمندر شاہ کو بڑا غرور تھا یہ صندوقچہ لائق آئینہ اندام کے تھا نہ کہ سمندر کے لائق وہ اسکی
خوب قدر کرے گا سمندر شاہ نے صندوقچہ کی کچھ بھی قدر نہ کی ایسی ناقدری کی کہ اہل اسلام تک
پہونچگیا اسوقت یہ حرامزادی خوب ادھر آئی اور میرے فقرے مین بھی خوب آئی دھوکا بھی کھایا ورنہ
ہاتھ آنا اسکا محال تھا یہ صندوقچہ میرے مقدر کا تھا اسی سبب سے یہ راہ فراموش کر کے ادھر آئی
اسکی سزا بھی یہی تھی بڑی ستارہ زبردست تھی اب کہان تک زندہ رہتی مرتی بھی یا نہین اسکے
مرنے سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک چیز عمدہ ہاتھ آئی عجوزہ نے اُسکے کام مین لانے کی تدبیر بھی بیان
کر دی تھی اس سے اخضر ماہی پوش اور بھی زیادہ خوش تھی کہ تدبیر بھی معلوم ہے اگر وہ تدبیر
نہ بتاتی تو بڑی خرابی تھی مگر ای اخضر جب سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوگا وہ ضرور کسی نہ کسی
کو میری تلاش مین ادھر کو روانہ کرے گا دوسرے خداوند کو تحریر کرے گا پس یہان سے اب چلا جانا
مناسب ہی کیا فائدہ کہ بیکار کا فساد ہو کیونکہ اب یہ تو ممکن نہین ہی کہ کوئی میرے پاس سے صندوقچہ
لے جاے سواے اس امر کے جو آئیگا وہ میرے ہاتھ سے مارا جاے گا ابھی فساد کو لون دفع
کرو اور جب سمندر خداوند کو میری شکایت تحریر کرے گا وہ مجھ سے دریافت کرین گے اُسوقت

جو امر مناسب ہوگا جواب دے دونگی یہ سنکر سمندر رخ کے خوف سے اسی وقت اخضر ماہی پوش
اُس صندوقچہ کو لے کر طرف مرحلہ آئینہ اندام کے جو کہ حکم ایوان تاجسدار بیرون طلسم بنا دیا
گیا ہی اور آئینہ اندام وہان حکومت کرتا ہی روانہ ہوئی اسکا حال آیندہ جلد سوم مین انشاء اللہ تعالی
تحریر ہوگا اگر حیات مستعار باقی ہی اب اسکو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ اسنے جب صندوقچہ جاکر آئینہ اندام
کو دیا اُسنے کیا کیا اور سمندر رخ نے اُسکے ساتھ آگاہ ہونے پر کیا کیا یہ داستان اس مقام پر ترک کی گئی جلد
سوم مین بیان ہوگی اب مین حال سمندر رخ و دیگر حالات جو کہ گذرے ہین تحریر کرتا ہون راوی نے اس
طور سے بیان کیا ہی کہ جب صبح ہوئی یہان سمندر رخ نے دربار کیا سب سردار یکے بعد دیگرے حاضر دربار
ہوئے عشاق بھی آکر پہونچا احتیاط جادو بھی آیا جبکہ دربار جمع ہوچکا سمندر رخ نے کیفیت مقابلہ اُسنے
دریافت کی احتیاط نے کل حال جو کہ عرضی مین تحریر تھا سب بیان کیا مگر صندوقچہ کا ملنا نہ بیان کیا
اس خیال سے کہ بادشاہ یہ نہ خیال کرین کہ اسنے میری حقارت چاہی اہل دربار کے روبرو سمندر رخ شاہ
نے بھی کچھ نہ دریافت کیا عشاق جادو نے سمندر رخ سے کہا کہ ای بادشاہ کچھ ثابت نہ ہوا کہ صندوقچہ
سہراب جادو کو کیونکر ملا سمندر رخ شاہ نے کہا کہ ایک خواص خاص میری اُسوقت کھڑی ہوئی تھی
جبکہ مین نے نسیم سے حال بیان کیا تھا وہ پوشیدہ طور سے سن رہی تھی اُسنے لیجاکر سہراب جادو کو دیا
سہراب سے اُس کے آشنائی تھی اسطور سے شہر تک پہونچا جب مین نے جاکر سب پر بدعت کی
اور مارنا شروع کیا تب میرے اوپر ظاہر ہوا وہ قبولی پس مین نے اُسے قید کیا ای اُستاد میری
دائی اماں سہراب جادو کے پاس گئی ہونگی اُنھون نے اقرار کیا ہی کہ مین ضرور بالضرور لاؤنگی تب
مین نے اُسے چھوڑا ورنہ مین قتل پر آمادہ تھا مگر قید کرلیا ہی عشاق جادو نے کہا کہ وہ کیونکر لاینگی
بھلا یہ بھی کوئی بات قیاس کرنے کی ہی سمندر رخ شاہ نے کہا کسی تدبیر سے تو لاینگی کوئی امر اُنھون نے خیال
کرلیا ہوگا عشاق نے کہا کہ میری عقل مین تو نہین آتا ہی کہ ایسی چیز جو کہ نایاب ہو وہ اب کسی تدبیر سے
سہراب جادو کے قبضہ سے نکل آسے بالکل خلاف عقل ہی سمندر رخ نے کہا ہمکو اس امر سے کیا غرض کہ ہم دریافت
کرنے کہ آپ کیونکر لاینگی ہم کو اپنے مطلب سے غرض ہی عشاق نے کہا کہ خداوندا ایسا کرین کہ وہ صندوقچہ
کسی طرح سے آپکے ہاتھ آجائے مگر میرے نزدیک اب اُسکا آنا غیر ممکن ہی سمندر رخ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا
اگر نہ آئیگا تو ضرور مین اُس لکاتہ کو قتل کردونگا عشاق نے جواب دیا کہ اب کیا ہوتا ہی جو ہوتا تھا وہ
ہوگیا اب آپ اپنی جان بچانے کی فکر فرمائیے سمندر رخ شاہ نے کہا کہ گرداب نے تحریر کیا ہی کہ جو آپ
حکم فرمائین وہ کیا جائے کل تو مین نے جواب اُسکی عرضی کا نہین تحریر کیا مگر آج تحریر کیے دیتا ہون
کہ تم ابھی مقابلہ مین اُترے رہو ہم کوئی تدبیر کرتے ہین جب ہم حکم دین اُسوقت طبل جنگ بجوانا اور
مقابلہ کرنا یا تو ہم خود آئینگے یا کسی ساحر زبردست کو روانہ کرینگے جو کہ پورے طور سے تمھاری کمک
کرے عشاق جادو نے کہا کہ اب سوائے اس تدبیر کے اور کیا تدبیر ہی کیونکہ ہم تو اب بالکل بیدست
وپا ہوگئے ہین اب جب تک اپنا کامل طور سے بندوبست نہ کرلین گے ہم مقابلہ نہین کرسکتے ہین بس یہی
مضمون سمندر رخ شاہ نے دبیر سے تحریر کراکے طائر سحر کے ذریعہ سے پاس گرداب شاہ کے روانہ
کیا بعد اسکے اور کاغذات دیکھنے لگا اسکو خیال ہی کہ دایہ ضرور سہراب جادو کے پاس گئی ہوگی
احتیاط جادو نے وہ نقلی صندوقچہ پیش کیا تھا وہ اسکے پاس رکھا ہوا ہی یہ بیٹھا ہوا اُسی کو
دیکھ رہا ہی اور ہر مرتبہ عشاق سے کہتا ہی کہ استاد بڑی عمدہ کارروائی کی تھی اس صندوقچہ مین اور

آئینہ میں سرمو فرق نہین ہی اگر یہ دو ایک مقام پر ہون تو کوئی نہین پہچان سکتا ہی کہ اصلی کون ہی اور نقلی کون ہی
مین تو اس عقل و دانش پر آفرین کرونگا یہ اُس خواص کی کارروائی نہین ہی بلکہ یہ فطرت خاص سہراب
جادو کی ہی اُسنے بنا کر دیا ہوگا مگر بڑی چالاکی اور دانائی کی سواے اس تدبیر کے کوئی تدبیر نہ تھی عشاق
نے کہا کہ اگر ایسی تدبیر نہ کرتا تو تم دھوکا کیونکر کھاتے مگر کیا سہراب کی بھی لیاقت ہی کہ اُسکو کوئی عورت
بھی نہ ملی اُس نے ایک کم قدر عورت خواص سے آشنائی کی سمندر نے کہا کہ یہ صرف اپنا مطلب نکالنے کے لیے
کیا گیا تھا کیا وہ اُسکو اپنے ساتھ رکھیگا اب خبر بھی نہ لیگا اُسنے متانے پن مین آکر اُسکے ساتھ نیکی کی اور احسان
کیا اُس نے صرف اس غرض سے اس فعل کو گوارا کیا تھا ورنہ اُسکو کیا ضرورت تھی عشاق نے کہا کہ یہ
آپکا گمان بہت ٹھیک ہی مگر احتیاط بیٹھا ہوا دلمین خیال کرتا ہی اور کہتا ہی کہ خوب بادشاہ نے فقرہ کیا اگر مین حال
بیان کرتا تو ضرور برہم ہوتا اسوقت میری عقل نے خوب میری آبرو بچائی ورنہ ضرور آبرو ریزی ہوتی کیا اس نے
اپنی لڑکی کا عیب پوشیدہ کیا اور خواص کے ذمہ الزام لگایا مجھکو کیا ضرور وہ ایک نہ ایک دن رنگ دیگی
اور ایسی رنگ کہ سمندر کو سواے مرجانے کے دوسری تدبیر بن نہ پڑیگی اگر صاحب غیرت ہی ورنہ زندہ
رہیگا اور سب مین منھ دکھائیگا یہی امر غیرت دار کے لیے مرجانے کو کافی تھا مگر ذرا بھی جو معلوم ہوتا ہی
یہ احتیاط جادو اپنے دل مین کہتا تھا اور خاموش بیٹھا ہوا تھا یہان سمندر محل مین یہ بند و بست کر گیا
تھا کہ یہ جو واقعہ شب کو گذرا ہی اگر اسکی خبر باہر ہوگی تو مین تمام اہل محل کو قتل کر دونگا اسوقت یہ نہ دریافت
کیجیو نگا کہ کس نے یہ خبر باہر بیان کی بیان ایک کریگا قتل سب کے سب ہونگے پس یہ جو حکم دیا تھا
تو اب اُسوقت سے کوئی چرچا بھی نہ کرتا تھا سب کو جان کا خوف تھا گویا منھ پر مہر لگ گئی تھی پس اسی
سبب سے یہ فقرہ سمندر نے دربار مین بیان کیا کیونکہ اسکو یقین تھا کہ اب کوئی محل والون سے تو بیان
نہ کریگا جو ظاہر ہوگا پس اسی طرح سے اُسکو پوشیدہ کر دیگا کیونکہ بڑی بدنامی کا سبب ہی یہان سمندر
نے یہ فقرہ کیا عشاق سے یہ تقریر ہوئی مگر سمندر کا دھیان اپنی دایہ کی طرف لگا ہوا ہی کہ وہ ضرور
صندوقچہ لیکر آتی ہوگی ایک پاس دن آیا ہوگا کہ یکایک ایک صداے مہیب آئی اور جو عمارت کہ
شہر سمندریہ مین عجوزہ کی بنائی ہوئی تھی اور جو اشیا کہ اُسنے سحر سے طیار کی تھین وہ سب ایک مرتبہ
جلنے لگین اور عمارتین گرنے لگین اور دھوان ہوکر اڑنے لگین ایک تلاطم مچ گیا کہ یہ کیا آفت آئی کہ
یکایک یہ عمارت گرنے لگی اور یہ کیسی صدا آئی کہ جسکے آنے سے تمام شہر ہل گیا زمین کانپنے لگی ایک
مکان عجوزہ کا سامنے دربار کے بھی تھا وہ بھی گر پڑا اُسکے منہدم ہونے کی جو صدا آئی اول تو اُس
صداے مہیب کے آنے سے سب اہل دربار حیران تھے اور متفکر تھے کہ یہ کیسی صدا آئی خود سمندر
حیران تھا جب یکایک عمارت کے گرنے کی صدا آئی تو اُس نے حکم دیا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کون سی
عمارت گری ہی ایک چوبدار باہر آیا اور دریافت کرکے پھر دربار مین گیا اور عرض کیا کہ اے خداوند
جو عمارت کہ آپ کے محل اور دربار کے سامنے آپکی دایہ عجوزہ ساحرہ کی تھی وہ سب گر پڑی ہی اور
جس قدر عمارت تھی سب منہدم ہوگئی اور دھوان ہوکر اڑ گئی اور جو اشیا اُن کی طیار کی ہوئی
تھین سب مین یکایک آگ لگ گئی یہ جب چوبدار نے کہا سمندر شاہ نے زانون پر ہاتھ مارا اور کہا کہ
افسوس صد افسوس دایہ بھی قتل ہوئی یہ اُسکے مرنے کی علامت ہی جو جو چیزین اُس نے سحر سے
طیار کی تھین سب برباد ہوگئین بڑا ہی غضب ہوگیا اب کوئی بزرگون مین سے نہ رہا عجوزہ نے
مجھکو گودیون مین پرورش کیا تھا ابھی اُسکا سن کیا تھا صرف ایک ہزار برس کی عمر تھی وہ میرے ادیم

مثل ماں کے شفقت کرتی تھی مین اُسکو اپنی مان جانتا تھا اور دائی امان کہتا تھا وہ مجکو اپنا فرزند تصور
کرتی تھی برسوں مین اور وہ ساتھ سویا ہون جب اور کسی امر کی ضرورت ہوئی اُسنے اُسکو بھی رفع
کردیا بلکہ مین اُس امر سے اُسی کے سبب سے واقف ہوا ہون بڑی میرے حال پر مہربان تھی آج میرے
سر پر سے مان کا سایہ اُٹھا اب تو میرے اوپر مصیبت پر مصیبت بلا پر بلا نازل ہوتی ہی افسوس کیونکر
دریافت کرون کہ کس نے میری دائی امان کو قتل کیا ہی ہاے اُس ظالم کو اُسکی جوانی پر رحم بھی نہ آیا
بعض اہل دربار سمندر کے ان کلمات سے مُنہ پھیر کر اور رومال منہ پر رکھکر ہنسنے لگے بعض نے اپنے
دل مین کہا کہ واہ ری دائی امان جو کہ اپنا فرزند خیال کرے اور شوہر بھی بناے بعض نے اپنے دل مین
کہا کہ آگ لگے اس جوانی پر کہ ہزار برس کی تو عمر تھی مگر جوان تھی اس کلمہ پر تو عشاق کو تاب نہ رہی یون
بول اٹھا کہ ای بادشاہ جسکی ہزار برس کی عمر تھی وہ کیا جوان ہوگی یہ تو آپ کا ارشاد کرنا میرے خیال
مین نہ آیا کہ ہاے اُس ظالم کو اُسکی جوانی پر رحم نہ آیا میری عمر گیارہ سو برس کی ہی مین بالکل پیر
ہوگیا ہون وہ بھی مثل میرے ہوگی بلکہ جب مین نے عجوزہ کو دیکھا تھا تب ہی وہ ضعیف ہوچکی تھی دانت
ٹوٹ چکے تھے اب تو زیادہ لٹ گئی ہوگی مگر ہان ساحرہ زبردست تھی فن ساحری مین کاملہ تھی اُسکا
مثل نہ تھا سمندر شاہ نے برہم ہوکر جواب دیا کہ اُستاد وہ آپ کے نزدیک پیرزالہ ہوگی میرے نزدیک
تو وہ ابھی جوان تھی مین کیا کہون کہ اُسنے مجکو کس کس قسم کی راحت دی تھی جب اُن راحتون کا خیال
آئے گا قلب و جگر سے شعلے نکلین گے عشاق نے کہا یہ امر ضرور ہی مگر کیا کیا جاے سمندر غم مین اپنی
دایہ کے صندوقچہ کا بھی حال بھول گیا اُسکا خیال بھی نہ آیا خاموش ہوکر عالم سکوت مین رہ گیا ابھی سمندر
کو عجوزہ کا خیال برطرف ہوا تھا کہ عشاق نے کہا کہ کیون سمندر آپ کی دایہ کی جان صندوقچہ نے
لی نہ وہ صندوقچہ لینے جاتین نہ قتل ہوتین معلوم ہوتا ہی سہراب جادو پر حال کھل گیا کہ جس تدبیر
سے وہ گئی ہون اُسنے قتل کیا سمندر نے کہا کہ اُستاد اس صندوقچہ نے معلوم کس کس کی جان لی اور
پھر ہاتھ نہ آیا اگر مین یہ جانتا تو دایہ کو کبھی نہ جانے دیتا صبر کر لیتا عشاق نے جواب دیا کہ ہم نے نہ
کہا تھا کہ اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا محال ہی آپنے فرمایا تھا کہ دائی امان کسی نہ کسی تدبیر سے لے آئینگی آپنے ملاحظہ
فرمایا کہ کیا ہوا اُنکی جان بھی گئی اور صندوقچہ بھی نہ ہاتھ آیا اور صدمہ تازہ ہوا سمندر نے جواب دیا کہ اُستاد
کیا عرض کرون اب تو مجکو صندوقچہ کا بھی صدمہ نہین ہی جو دائی امان کے مرنے کا صدمہ ہی سمندر یہ ہی
کہ رہا تھا کہ وہ طائر جو کہ خاک عجوزہ سے پیدا ہوا تھا آکر پہونچا سر پر سمندر کے قائم ہوکر پکارا کہ ای سمندر
خبردار ہو کہ تیری دائی امان عجوزہ ساحرہ کو مارا اخضر ماہی پوش نے صندوقچہ کے لیے قتل کیا وہ
صندوقچہ نقرہ کرکے سہراب کے خیمہ سے لیکر بھاگی تھین بسبب اس امر کے کہ شاید کوئی تلاش کو آئے
شاہراہ سے نہ آئین بلکہ صحرا اور کوہستان سے قصد آنے کا کیا جلدی مین راہ فراموش کر گئین دریاے
محیط کے کنارے جو صحرا ہی کہ حد پر سے کسی طرف کا راستہ نہین ہی سواے نہ طاق کے اور وہان اکثر مسافر
جا کر پھر واپس نہین آتے ہین نکل گئین وہان دریا کے کنارے اخضر ماہی پوش شکار ماہی مین مصروف
تھی یہ بہت سے پیاسی تھین اخضر ماہی پوش کو دیکھکر براے ملاقات ٹھہر گئین اور پانی طلب کیا اُسنے
پانی دیا اُنھون نے پانی پیا سب حال بیان کیا نہ طاق کا حال دریافت کیا اُس ذکر مین صندوقچہ کا بھی
حال بیان کیا اُسکے دل مین بدی آئی اُس نے دایہ سے صندوقچہ دیکھنے کی خواہش کی اُنھون نے
صندوقچہ دکھایا اُسینے نقرہ انکو دیا کہ کوئی تمھاری پشت کی طرف سے آتا ہی یہ پلٹین اُسنے پنجہ مار کر انکا سر تن سے

اُڑگیا اور مرگئین مین تو اخضر سے بہت خوش ہوا کہ اُسکے سبب سے مین نے قید سے رہائی پائی نہ وہ قتل
کرتی نہ یہ مرتی مین ہزارہ برس سے اُسکی قید مین تھا یہ کہکر وہ طائر فرّاٹا مار کر اُڑ گیا اب تو سمندر رہ حیران ہوا
کہ یہ تو نئی بات ہوئی بی اخضر نے میری دایہ کو قتل کیا اور صندوقچہ بھی لے لیا انھون نے کب کی عداوت ادا کی
میری انکی کب کی دشمنی تھی مین کب چھوڑتا ہون کہ وہ صندوقچہ لیجائین میرے ہاتھ سے وہ کب بچتی ہین معلوم
ہوا کہ اُنکو غرور ہو گیا ہی کہ مین رکن طلسم نہ طاق ہون میرا کوئی کچھ نہ کرسکے گا مین نہ طاق مین جاکر اُس سے
اپنا صندوقچہ لاؤنگا اور اپنی دایہ کے خون کا عوض لونگا یہ تو اخضر ماہی پوش نے بنا فساد کی ڈالی ایک تو
صندوقچہ لیا دوسرے خون کیا کیا خوب وہ اپنے دل مین سمجھی کیا ہی اپنے تیئن بہت بڑی کاملہ خیال کرتی ہی
میرے نزدیک ایک چھوکری ہی مین خداوند سے اسکی شکایت کرونگا مجکو صندوقچہ خداوند نے دیا تھا کوئی
مین نے اُس سے یا اُسکے بزرگ سے چھین نہ لیا تھا نہ اُسکی ملکیت کا تھا جو وہ لے گئین مین کسی کو
طرف دریا کے روانہ کرتا ہون کہ وہ جاکر اُسکو گرفتار کر لائے میرا ملک اب بھی اُسکے ملک سے بڑا ہی میرے
پاس اب بھی اُسکے پاس سے ساحر زیادہ ہین لشکر کثیر ہی ہزارون بادشاہ میرے باج گذار ہین گو آج کل میرا
لشکر تباہ ہو چکا ہی لوگ مجھسے پھر گئے ہین ملک میرے قبضہ سے نکل گئے ہین مگر مین اس حالت مین بھی اس سے
زیادہ ہون صاحب قوت ہون وہ بھولی کس بھروسے پہ ہی صرف اس امر پر کہ مین رکن طلسم ہون اگر وہ رکن
طلسم ہی تو مین بھی شہنشاہ جلیل القدر ہون اُسکے ایسے میرے ملازم ہین مین کچھ خیال نہ کرونگا اپنا صندوقچہ
لے لونگا عشاق نے کہا ای سمندر رہ انسان کو لازم ہی کہ جو امر کرے سمجھ بوجھکر کرے پہلے رقعہ جمشیدی سے
دریافت کر لو کہ وہ دریا کے کنارے ہی یا نہین یا وہ نہ طاق کو گئی ہی جہان وہ نکلے بیٹے اُسکو ایک نامہ بطور
شکایت کے تحریر کرو اور خداوند کو بھی اس حال سے آگاہ کردو دیکھو وہ کیا جواب تحریر کرتی ہی کیونکہ اگر تم اپنی
طرف سے بنا فساد کی ڈالوگے تو خداوند کو بھی ناگوار ہوگا وہ اُسکی شرکت کرین گے اور دوسرے
یہی تمکو الزام دین گے کہ پہلے تمنے کیون نہ باشتی پیام وسلام کیا جو لشکر لے کر مقابلہ کو آمادہ ہوے اُسکو بھی
یہی کلام ہوگا اگر مجھ سے باشتی طلب کرتے اور مین نہ دیتی تو اُسوقت آپ کو زیبا تھا مقابلہ کرنا اب تو مین
ندونگی کوئی مین پابند کسی کا نہین رکھتی ہون جو دب کر دے دون مقابلہ کرونگی اُسوقت سب تم کو نادان
بنائین گے اور کہین گے کہ اُسکا سوال معقول ہی سوائے خاموشی کے دوسرا جواب نہوگا اُسوقت مین
جبکہ تم باشتی طلب کروگے وہ ندے گی اور تم اُس سے مقابلہ کروگے تو کوئی تمکو الزام ندے گا بلکہ اُسی کو
الزام دین گے اور سب تمھارے شریک ہون گے اور تمھاری بات بالا ہوگی وہ کچھ جواب ندے سکے گی
دوسرے یہ امر ہی کہ ابھی تم سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی اگر اُدھر بھی جنگ ہونے لگے تو بڑی ہی
خرابی واقع ہوگی ایک لشکر دو طرف کس طرح سے مقابلہ کرے گا اگر اُدھر مقابلہ کو گئے انکو زور رہا یہ
چڑھ آئے اور شہر پر قبضہ کر لیا تو خرابی ہوئی کیونکہ تم سے آج کل بہت سے لوگ برخلاف ہین اگر ادھر
مصروف مقابلہ ہوے اُدھر کی لشکر کی ہوئی وہ چڑھ آئی تو بھی مشکل ہوئی ایسی حالت مین بگاڑنا خلاف
عقل ہی بس یہ تو معلوم ہو چکا ہی کہ وہ صندوقچہ اہل اسلام کے قبضہ مین نہین ہی اب اُن سے مقابلہ کرنے
مین کچھ خوف نہین اخضر ماہی پوش سے پیام وسلام کرو اہل اسلام سے مقابلہ کرکے فیصلہ کرو اگر وہ
اس عرصہ مین تمھاری خواہش کے موافق راضی ہو جاے اور صندوقچہ بخوشی خاطر دے دے تو
خیر ورنہ بعد مقابلہ اہل اسلام اُس سے مقابلہ کرکے وہ صندوقچہ لے لو دو طرف سے مقابلہ کرنا بالکل نادانی
اور خلاف عقل ہی آئندہ تم کو اختیار ہے جو امر میری راے مین آیا اور میرے نزدیک مناسب تھا کہہ

بیان کر دیا سمندر نے یہ تقریر سنکے جواب دیا کہ آپ کی راے بہت ٹھیک ہی مین اسی پر عمل کرتا ہون یہ کہکر
سمندر نے رقعہ جمشیدی اُٹھا کر پہلے حال اپنی دایہ کا دیکھا کہ کیونکر صندوقچہ حاصل کیا وہ صورت
مذکورالصدر تحریر فرمائی ہوئی تحریر ہو چکی ہی سمندر نے اپنے دل مین کہا کہ بڑا عمدہ فقرہ کیا اُسکے بعد
تحریر تھا کہ وہ صندوقچہ لیکر جو چلین توبسبب اس خیال کے کہ اگر شاہراہ سے جاؤنگی تو شاید کوئی میری
تلاش مین آسے مقابلہ ہو تو کیا فائدہ پس کوہستان کی راہ سے چلی راہ بھول گئی دریا کے کنارے پہونچی
اخضر ماہی پوش سے ملاقات ہوئی اُن سے سب حال بیان کیا اُس نے قتل کرکے صندوقچہ لے لیا
جب یہ حال سمندر دیکھ چکا تو دریافت کیا کہ اخضر کہان ہی اسمین نکلا کہ اخضر اُس مقام پر دریا کے
کنارے ہی نہ طاق کوئی ہی بلکہ وہ اور اقلیم کو مع اُس صندوقچہ کے گئی ہی اب اُسکا ہاتھ آنا مشکل ہی اور
اس امر مین کوشش بیکار ہی ہان ایک مدت تک صبر کیا جاے تو شاید کوئی صورت نکلے اسوقت مین
کوشش کرنا بالکل بیکار ہی یہ مضمون جو رقعہ جمشیدی مین نکلا سمندر کا چہرہ متغیر ہو گیا رقعہ کو ہاتھ سے پھینکدیا
اور خاموش ہو کر فکر کرنے لگا عشاق نے کہا کہ رقعہ سے کیا امر ظاہر ہوا سمندر نے پہلے تو سب حالت
عجوزہ کی پورے طور سے بیان کی کہ وہ اُس خواص کی صورت بن کر سہراب جادو کے خیمہ مین گئی اور بیمار کیا
دی پھر تقریر جو کہ عجوزہ نے کی تھی بیان کی مگر دوسرے دن اسکا مین جا لیکی نوبت آئی کہ سہراب اُسکو خیمہ مین چھوڑکر
چلا گیا جب وہ تن تنہا ہوئی صندوقچہ لے کر بھاگی اسی خیال سے شاہراہ سے نہ آئی بلکہ صحرا کی راہ سے
جیسا کہ ظاہر ہی بیان کیا تھا اخضر ماہی پوش سے ملاقات ہوئی اخضر سے سب حال بیان کیا اُسنے فقرہ دیکر
قتل کیا کیون اُستاد مین نہ کہتا تھا کہ دائی امان ضرور صندوقچہ لاینگی آپ فرماتے تھے کہ مشکل ہی دیکھیے کیسے
سے لاینگی مگر وہ کیا کرین کہ ہمارے مقدر مین نہ تھا دوسرے کی تقدیر مین تھا اُنکی جان گئی صندوقچہ بھی گیا
وہ تو اپنی سعی کر گذرین دشمن کے قبضہ سے لے آئین عشاق نے کہا کہ بہت بڑی چالاکی اور دانائی کی کیون نکرتین
جہاندیدہ تھین ہان اے سمندر کچھ اخضر کا بھی حال ظاہر ہوا کہ کہان ہی سمندر نے کہا تو مین یہ حکم لکھا ہی کہ نہ
اخضر دریا کے کنارے ہی جہان کہ اُسنے دائی امان کو قتل کیا نہ طاق کوئی ہی نہ اپنے مکان کو بلکہ اور اقلیم
کو گئی ہی صندوقچہ لے کر اُسکا تعاقب کرنا بالکل بیکار ہی اب اُسکا ہاتھ آنا دشوار ہی اس امر کی کوشش ناحاصل
ہی اپنے اُس کام مین مصروف ہو جو کہ درپیش ہی صبر کرو ایک مدت کے بعد ہاتھ آئیگا ابھی سراسر نادانی اور حماقت ہی
اس امر مین کوشش کرنا اگر کوشش کروگے تو پشیمان ہوگے سواے ندامت کے کچھ نہ حاصل ہوگا اس مقابلہ مین
کوشش کرو کہ اسمین جان کا خوف ہی اب مین کیا کرون کیونکہ رقعہ منع کرتا ہی عشاق نے جواب دیا کہ کیون میری
راے نے اسوقت کیا فائدہ دیا اور کتنا بڑا کام نکالا تم چند دن دیکھے ہمارے غصہ مین آکر انہیں اگر کرتے تو کیا ہوتا
سواے خفت کے سمندر نے کہا کہ ضرور اسوقت آپکی راے نے بڑا کام کیا اب مین اس معاملہ مین خاموشی اختیار کرتا
ہون اور اہل اسلام کے مقابلہ مین کوشش کرتا ہون بعد فیصلہ اہل اسلام کے دیکھا جاے گا مین خود جا کر خداوند سے
شکایت کرونگا وہ کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور کرین گے عشاق نے کہا کہ سواے اس امر کے کوئی دوسری
تدبیر نہین ہی جب یہ راے قرار پا چکی سمندر نے صندوقچہ کی طرف سے صبر کیا اب یہ راے ہوئی کہ آج تو نہین کل سے
اہل اسلام سے مقابلہ کرنے کی تدبیر کیجاے گی یہ کہکر سمندر شاہ نے دربار برخاست کیا داخل محل ہوا سب
اپنے اپنے مکان کو گئے مگر سمندر کو از حد صدمہ ہوا اول تو دائی امان کے مرنے کا دوسرے صندوقچہ کے
ہاتھ سے جانے کا سمندر نے اپنی زوجہ سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ ہماری دائی امان بھی مرگئین وہ بھی بہت
روئی اب ان سب کو تو رنج والم مین مبتلا رکھا جاتا ہی آیندہ انکا حال محرر ہوگا اب کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہی کہ

دہان کیا گذری جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ صندوقچہ کوئی سہراب کے پاس سے لیگیا اور سہراب کا اُس
غم مین کیا حال ہوا **اب تتمہ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیے**
راوی نے اس طور سے اس واقعہ کو بیان کیا ہی کہ سہراب دوسرے خیمہ مین بیٹھا ہوا انتظار جواب عرضی
کر رہا تھا اور سامان دعوت مین مصروف تھا کہ چوبدار جواب لیکر آیا اُسنے عرضی دی اور کہا کہ اسکی پشت
پر جواب تحریر ہی سہراب نے جو دیکھا تو تحریر تھا کہ تمھاری عدم حاضری معاف کی گئی پس یہ دیکھکر
سہراب اُس خیمہ سے اُٹھکر چلا مگر یہ حکم دیتا ہوا گیا کہ بہت جلد طعام حاضر کرو کہ عرصہ ہو پس داخل خیمہ
ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان حسن آرا نقلی کو بٹھا آیا تھا اب جو آکر دیکھا کہ وہ وہان حسن آرا کا پتہ بھی
نہین ہی خیمہ خالی پڑا ہی اسنے تلاش کرنا شروع کیا پکارنا تو مناسب نجانا مگر ہر طرف خیمہ مین تلاش کرنے لگا
اس خیال سے کہ مین اُسکو تنہا چھوڑکر چلا گیا تھا مجکو عرصہ ہوا شائد دم گھبرایا ہوا دھر اُدھر پھرنے لگی ہو یہانتک
کہ تلاش کرتا ہوا پشت خیمہ پر آیا یعنے اندر کی طرف یہ نہ تصور فرمائیے گا کہ باہر خیمہ کے اب جو دیکھا تو قنات
کو چاک پایا اور حسن آرا کا کہین پتہ نہ تھا تمام خیمہ چھان مارا اب تو اسکو خفقان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی کیا
حسن آرا قنات چاک کرکے بدون مجھسے ملے ہوئے چلی گئی کیا کچھ خفا ہو گئی مین جو جاکر بیٹھ رہا تھا اِس
امر پر اب یہ خیال کرتا ہوا اُس مقام پر پھر آیا کہ شائد میرے ستانے کو کسی طرف پوشیدہ ہوگئی ہو مگر یہ آج
نئی بات ہی کہ قنات خیمہ کیون چاک ہی یہ تو اس خیال مین غرق تھا وہان جو آیا تو نپایا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا
ابھی تک اُسکو صندوقچہ کا بالکل خیال نہین ہی نہ یہ خیال ہی کہ کوئی دوسرا تھا بلکہ یہ خیال ہی کہ حسن آرا تھی میرے
دیر مین آنے سے ناراض ہوکر چلی گئی اُس حالت مین اسکی نگاہ اُس مقام پر پڑی کہ جہان صندوقچہ
رکھا ہوا تھا اب جو نگاہ پڑی اُس نے دیکھا کہ صندوقچہ بھی ندارد ہی اب تو اسکا ماتھا ٹھنکا اسنے خیال کیا کہ
کچھ نہ کچھ دال مین کالا ہی یا تو یہ حسن آرا کو تلاش کر رہا تھا یا یہ واقعہ دیکھکر حسن آرا کا تو خیال دل سے
رفع ہوا اب صندوقچہ کا خیال ہوا اُس مقام پر آیا صندوقچہ نہ پایا خیال کیا کہ شائد صندوق مین رکھدیا ہو
سب مقام پر صندوق وغیرہ مین زیر مسہری تلاش کیا کہین نہ ملا اب تو یہ بہت پریشان ہوا ابھی تک اسکے
حواس درست ہین پس فوراً اسکو خیال آیا کہ وہ حسن آرا نہ تھی بلکہ کوئی دوسری ساحرہ یا عیار تھا جب
سمندر کو حال معلوم ہوا اُسنے روانہ کیا کہ کسی فقرہ سے صندوقچہ لے آوُ اُسنے یہ فقرہ کیا مین اُسکے فقرہ مین
آگیا مگر کیا عمدہ فقرہ کیا کہ جسمین مین آگیا سوائے اس فقرہ کے دوسرا فقرہ کارگر نہوتا دوست بنکر دشمنی
کی یہ خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ وہ ہی سراپچہ چاک کرکے پشت خیمہ سے صندوقچہ لیکر گیا ہی پس
سہراب جادو وہان سے اُٹھا کیونکہ اب تو اسکو یقین ہو گیا تھا کہ وہ حسن آرا نہ تھی بلکہ کوئی دوسرا
تھا صندوقچہ لینے آیا تھا اپنا کام کرکے چلا گیا اُس قنات کے پاس آیا نشان قدم پاے وہان کی مٹی اٹھائی
سونگھی وہ مٹی لے کر اپنے مقام پر آیا اُسکو خون خوک اور شراب سے گوندھا اُسکا ایک پتلا بنایا اُسپر سحر کیا
اُس سے دریافت کیا کہ تو کس کے قدم کی خاک ہی آواز آئی کہ مین عجوزہ ساحرہ کے قدم کی خاک ہون
جو کہ دایہ ہی سمندر کی سہراب نے کہا کہ بیان کر وہ کیون آئی تھی آواز آئی کہ جبکہ سمندر شاہ کو
یہ حال معلوم ہوا کہ صندوقچہ تیرے پاس ہی اُسکو بہت غصہ آیا یہ بھی اُسپر ظاہر ہوا کہ اُسکی دختر نے صندوقچہ
تجکو دیا ہی پس اُسنے دربار سے جاکر اسوقت اپنی دختر کو طلب کرکے اُسپر اور اُسکی خواصون پر خوب بدعت کی
اور مارا جب عجوزہ کو خبر ہوئی وہ آئی اُسنے رہا کرایا اور اس امر کا اقرار کیا کہ مین صبح کو جاکر صندوقچہ
لادونگی لہذا اُسنے اُس اقرار کے موافق حسن آرا کی صورت بنکر تجکو دھوکا دیا سب باتین دریافت

کر کے جب تم اُس خیمہ مین براے تیاری سامان دعوت گئے تھے وہ موقع پاکر صندوقچہ لے کر قنات چاک
کر کے راہی ہوئی اُسکا مطلب یہی تھا تم کسی طرح یہان سے ہٹ جاؤ ویسا ہی ہوا جو کہ اسکی غرض تھی
اب آگے مجکو حال نہین معلوم ہے بس یہ سنتا تھا کہ سہراب جادو نے ایک چیخ ماری کہ ہاے اور ایسا صدمہ
ہوا کہ بیہوش ہو کر گر پڑا یہ صدا جو باہر خیمہ کے آئی جو خادم وغیرہ موجود تھے وہ فوراً باردن اپنا رسے اندر
چلے آئے کہ نہ معلوم کیا ہوا جو آقا اس زور سے چلاے کچھ خوف نہ کیا کہ آقا نے منع کیا ہے بہا لین جو
آئے تو سہراب کو بیہوش پایا سب کے حواس جاتے رہے دیکھا کہ ایک تپلا کھڑا ہوا ہے بس انکو تو اور کچھ
بن نہ پڑا فوراً گلاب وغیرہ چھڑکا کہ سہراب کو ہوش آیا جب ہوش آیا سہراب نے کہا کہ افسوس سب محنت
رائیگان گئی مین لٹ گیا دشمن اپنا کام کر گیا مین ایسا غافل ہوا کہ کچھ خیال نہ کیا اب صاحبقران کو کیا جواب
دونگا میرا تو منہ دکھانے کے قابل نہ رہا ہاے سب یہ خیال کرین گے کہ چیز جو نندہ تھی تو سہراب
نے یہ فقرہ کیا ملکہ کے پاس بھیجدی ہوگی یا خود اُسکے پاس ہوگی اب مین کیا کرون خادمون نے پوچھا
کہ آقا کیا ہوا کچھ بیان تو فرمائیے ہم بھی تو آگاہ ہون سہراب نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون مقدر
الٹ گیا تقدیر برگشتہ ہوگئی سب سے شرمندہ ہوا جب اُنھون نے بہت اصرار کیا تو سمندر نے اول
سے آخر تک کل حال بیان کیا اور کہا کہ صندوقچہ ہاتھ سے نکل گیا یہ واقعہ ہوا یہ سنا تھا کہ اب تو سب کے
حواس جاتے رہے سب کے اندام پر رعشہ پڑ گیا کہ بڑا غضب ہوا اب ہاتھ نہ آئے گا اُدھر سمندر کے
پاس پہونچا وہ خود لشکر لے کر آئیگا اور سب کو قتل کرے گا اب کوئی صورت نجات کی نہین ہے یہ خبر باہر خیمہ
کے بھی ہوئی ایک سے دوسرے کو دوسرے سے تیسرے کو معلوم ہوئی لشکر مین پھیلنے لگی تھوڑے
عرصہ مین کل لشکر مین پھیل گئی ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ بڑا غضب ہوا اب کوئی صورت نجات
کی نہین اب سمندر کسی کو بھی زندہ نہ رکھے گا نہ صندوقچہ کسی تدبیر سے ہاتھ آئے گا جو نجات ہو سب سامان
جشن کی تدبیر بھول گئے اسکی خوشی فراموش ہوگئی ہر ایک کے چہرے پر گرد رنج وملال جم گئی رنگ زرد
متغیر ہوگیا زندگی سے یاس ہوگئی تصویر مرگ سامنے پھرنے لگی لشکر مین تلاطم پڑ گیا ہر ایک مایوس ہوگیا
کیا ساحر کیا غیر ساحر کہان جشن کی صبح سے ہر ایک کو خوشی تھی کہان یہ خبر رنج والم نے اپنا دخل کیا ہر طرف
لشکر مین یہی چرچے ہو رہے تھے کہ سمندر جلا ہوا ہے وہ زندہ نہ رکھے گا ضرور کل آکر قتل کرے گا
لشکر مین تو یہ تلاطم پڑا ہوا ہے وہان سہراب اپنے خیمہ مین تڑپ رہا ہے تمام ملازم گرد جمع ہین سمجھا
رہے ہین کہ اسمین آپ کا کیا قصور ہے مقدری امور کو آپ کیا کرین کوئی آپ نے جان کے تو دیا نہین
یہ بھی ایک ناگہانی ہونے والی تھی جو ہوئی اسکو کوئی کیا کرے کس امر کی ندامت جو اصلی واقعہ ہے
آپ صاحبقران سے بیان فرما دیجیے گا وہ یقین کر لین گے اگر آپ کو نہ لانا ہوتا یا یہ امر منظور ہوتا
کہ مین کسی کو نہ دون تو آپ کیون ظاہر کرتے سہراب کہتا ہے کہ نہ معلوم تم لوگ کیا خیال کرتے ہو اور کیا
بک رہے ہو اور میرے کیا خیالات ہین مین یہ خیال کرتا ہون کہ کل ہی سمندر آکر سب کو قتل کریگا
کیونکہ جلا ہوا ہے کل ہی سب کا خاتمہ ہے جس امر کے لیے مین نے اتنی بڑی کوشش کی اور اسکو حاصل
کر لیا پھر یون اپنی نادانی اور غفلت سے کھو دیا کاش مین کل ہی خواجہ کے پاس رکھ دیتا یا خود صندوق
مین رکھ دیتا نہ سامنے ہوتا نہ وہ لکا تہ لیجاتی کیا نادانی کی بڑی حقارت ہوئی مجکو صاحبقران سے بدرجہ
کی ندامت ہوئی جی چاہتا ہے کہ شکم مین خنجر مار لون کہ میرا کام تمام ہو جاے مین اپنی آنکھون سے لشکر
اسلام کا تباہ ہونا نہ دیکھون اُنھون نے عرض کیا کہ حرام موت مرنے سے کیا فائدہ گنہگار خدا اور رسول بھی

ہوے پھر کچھ نہ حاصل ہوا اگر ہلاک ہونے سے صندوقچہ مل بھی جاے تو خیر ورنہ کیا ضرورت ہی کل سب کے
ساتھ کیون نہ میدان مین جان دیجیے کہ جو مرتبہ شہادت پائیے نام سب جہان مین ہو کہ فلان شخص
نے کیا جرأت کے ساتھ جان دی اور اسطورسے مرنے مین سواے ناموسی کے اور کیا ہی جبکہ مرنا
آج بھی ہی اور کل بھی تو سب کے ساتھ کیون نہ مرین یہ جو سب نے کہا سہراب کو بھی پسند آیا سہراب
نے جواب دیا کہ تم سب گواہ رہنا پہلے جو کل میدان مین جلے گا جبکہ سمندر آکر مقابلہ مین صف آرا
ہوگا اور مبارز طلب کریگا اُسکے مقابلہ کو جو پہلے جائیگا وہ مین ہونگا سب سے پہلے اپنی جان دونگا
تاکہ مین بربادی لشکر اپنے آنکھون سے نہ دیکھون اُنھون نے عرض کیا کہ اسمین کوئی مضایقہ
نہین ہی ایک نے سہراب جادو سے عرض کیا کہ اگر مناسب ہو تو صاحبقران کو بھی اس حال سے
آگاہ فرمائیے کسی کو براے تلاش روانہ فرمائیے یہ سنکے سہراب نے چند ساحر جو کہ اسکے ملازم
تھے اور زبردست تھے انکو بلا کر کہا کہ تم ذرا تھوڑی تھوڑی دور جاکر تلاش لو کرو کہ اس
وضع اور قطع کی عورت کدھر جاتی ہی گو وہ مل بھی جاے گی مگر اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا غیر ممکن
ہی اگر ملجاے تو اس سے مقابلہ نہ کرنا سواے قتل ہونے کے کوئی دوسری صورت نہین ہی نہ وہ سحر کریگی
نہ کچھ اس صندوقچہ کے سحر سے مقابلہ کرے گی ہان پھر ہاتھ آے گی تو خواجہ کسی نہ کسی تدبیر سے اسکو اسیر کرینگے
مین جاتا ہون صاحبقران سے عرض کرتا ہون اور خواجہ سے کہتا ہون کہ آپ کوئی تدبیر کرین یہ کہکر
سہراب نے درباری کپڑے پہنے ملازمون سے کہا کہ یہ تیلا اُٹھالو اپنے خیمہ سے نکل کر طرف دربار کے
چلا یہان جو یہ خبر لشکر مین پھیلی اور لشکر مین تلاطم جو ہوا تو رفتہ رفتہ دربار مین پہونچی کہ سہراب جادو
کو کوئی نقرہ دے کر سمندر پرسے آکر صندوقچہ لے گیا سہراب اپنے کو ہلاک کرنے پر آمادہ ہی سب
مصاحب و ملازم اُسکو سمجھا رہے ہین یہ خبر دربار مین بیان ہوئی تھی کہ سب کے چہرے متغیر ہوگئے ہر ایک
کو موت کا یقین ہوگیا اس خیال سے کہ اب سمندر خود آکر مقابلہ کرے گا اور اب صندوقچہ کا ہاتھ آنا
محال ہی اس مرتبہ بمقدر سے مل گیا کیا ساحر کیا غیر ساحر سب مایوس ہوگئے خوشی جشن کی بھول گئے بادشاہ
کو بھی بڑا صدمہ ہوا صاحبقران والاشان کی پیشانی پر شکن تک نہ آئی نہ کچھ رنج ہوا فرمایا کہ خوب ہوا
مگر اس امر کا صدمہ ہوا کہ سہراب اپنے کو ہلاک کرتا ہی خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ ذرا تم سہراب کے
پاس چلے جاؤ اُس سے اس خبر کو بھی دریافت کرو اور اس امر نامشروع سے اسکو روکو کہ یہ کون حرکت
ہی بلکہ میری طرف سے کہنا کہ ای سہراب تو مرد عاقل ہو کر حرام موت کا مرتکب ہوتا ہی یہ کونسی حرکت ہی
کہنا کہ اگر صندوقچہ کوئی لے گیا تو لیجانے دو خداوند کریم پر نگاہ رکھو وہی حامی و مددگار ہی جس نے اب کی
مرتبہ بچایا ہی وہی پھر بچاے گا کیون اپنے کو ہلاک کرتے ہو اُسکی ذات پر تکیہ کرو کیا ہم کوئی صندوقچہ
کے بھروسہ پر تو مقابلہ کرنے نہ آے تھے اپنے خدا کی ذات پر ہمکو بھروسہ ہی کیون اسقدر متفکر ہوتے
ہو خواجہ کا خود مزاج پریشان تھا اور صدمہ تھا عرض کیا کہ بہت اچھا جاتا ہون سب اہل دربار بسبب
رنج و صدمہ کے خاموش بیٹھے ہین سواے صاحبقران کے کہ وہ تو خوش و خرم ہین کہ اتنے مین خبر
آئی کہ سہراب خود حاضر دربار ہوتا ہی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب کچھ جانے کی ضرورت
نہین ہی سہراب خود آتا ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر سہراب جو اپنے خیمہ سے نکلا تو سب لشکر
کے لوگ اُسکو دیکھکر اُسکے قریب آے اور دریافت کرنے لگے سہراب جادو نے یہ کہنا شروع
کیا کہ میری حماقت سے یہ امر ہوا اور کل حال بیان کیا اپنے خیمہ سے اور دربار تک اسکو اسقدر مہلت نہ ملی

کہ وہ خاموش چلتا سواے اس امر کے بیان کرنے کے ہزارون مرتبہ بیان کیا یہان تک کہ داخل دربار ہوا
جلوخانہ طے کرکے مجراگاہ پر آیا بادشاہ و صاحبقران کو سلام کیا اور سب اہل دربار سے صاحب سلامت
ہوئی خواجہ کو سلام کیا سب نے دیکھا کہ سہراب کی یہ صورت ہے کہ فرط صدمہ و رنج والم سے ایسے ہو گئے
جیسے برس دن کا بیمار بال پریشان چہرہ اُداس عالم یاس رنگ رخ مارے غم کے زرد ہو گیا ہے آنکھون مین
حلقہ پڑ گئے ہین آنسو نرگسی آنکھون مین بھرے ہوے یہ حالت دیکھکر سب کو حیرت ہوئی سہراب کو تین
صدمہ ہین اول تو خوف جان دوسرے رنج صندوقچہ کا کہ مفت قبضہ سے نکل گیا صرف میری نادانی سے
تیسرے یہ صدمہ کہ شب کو ملکہ پر سمندر بدعت کر چکا ہے اب جو یہ لکا تہ جاکر کہے گی تو اور سمندر کو غصہ آئے گا
نہ معلوم کس طور سے پیش آئے کیا گت کرے کیونکہ اب تو بالکل اسکو یقین کلی ہو جائے گا ابھی تک تو
شک ہو گا اب مرتبہ یقین کا ہو گا افسوس کیون زندہ چھوڑنے لگا اس فکر کے سبب سے دونون صدمہ
فراموش ہین سواے ملکہ کے خیال کے دوسرا خیال نہین ہے کلیجے کے ٹکڑے ہوے جاتے ہین گر کیا
کرے سلام کرکے خاموش اپنے مقام پر جاکر بیٹھ رہا ملازمون نے وہ تھیلا جو کہ اسکے ہمراہ لاے تھے وہ
اُسکے سامنے رکھدیا اور اپنے مقام پر جاکر مودب کھڑے ہو گئے مگر اُسوقت دربار کا یہ حال تھا کہ سب
عالم سکوت مین بیٹھے ہوے تھے کوئی کسی طرف سر اُٹھا کر نہ دیکھتا تھا سب کو صدمہ تھا کہ صاحبقران نے سہراب
کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیون سہراب کیا بات ہے یہ کیا تمھاری حالت ہے اور یہ کیا صورت ہے کیا صدمہ
اسوقت پہونچا ہے جو تمھاری یہ صورت ہے کہ جیسے برس دن کا بیمار ہو کچھ بیان تو کرو ہمکو بھی آگاہ کرو
سہراب جادو نے ایک آہ جگر سے کھینچکر جواب دیا اور عرض کیا کہ اے صاحبقران عالی قدر کیا عرض
کرون جو صدمہ پہونچا ہے احاطہ تقریر سے باہر ہے مین لٹ گیا جو محنت و مشقت مین نے کی تھی سب ضائع
اور برباد ہوئی میرے اوپر آسمان مصیبت ٹوٹ پڑا میری امید منقطع ہو گئی صاحبقران نے فرمایا کہ کچھ
تو بیان کرو سہراب نے کہا کہ کیا مین اپنی نادانی کو عرض کرون گر یہ بھی خلاف ادب ہے کہ آپ دریافت
فرمائین اور مین نہ عرض کرون خداوند مین جو کل دربار سے گیا رات بھر مجکو نیند نہ آئی جاگا کیا صبح ہوتے
آنکھ لگ گئی دن چڑھے جب ملازمون نے بیدار کیا تو اٹھا دربار مین آنے کا بندوبست کر رہا تھا کیونکہ
دربار آراستہ ہو چکا تھا کہ ایک چوبدار نے آکر بیان کیا کہ ایک مسماۃ آپ کے در خیمہ پر حاضر ہے وہ آپکی
خدمت مین حاضر ہوا چاہتی ہے مین نے کہا کہ بلا لو خداوند وہ صندوقچہ مسند پر برابر گاؤ کے رکھا ہوا تھا
اس سبب سے کہ مین نے خیال کیا تھا کہ جب حاضر دربار ہونگا تو خدمت مین نذر کرونگا کیونکہ آپ نے
فرمایا تھا کہ اُس سے کام نہ لینا مین نے خیال کیا کہ جب ممانعت ہے تو پھر اپنے پاس رکھنا کیا ضرور ہے کیونکہ ایک
چیز نایاب ہے اور اُسکے دشمن بھی بہت ہین ایسا نہو کسی طور سے ہاتھ سے نکلجاے پس اس سے بہتر ہوگا کہ
کہ آپ کے پاس حاضر کرون آپ اسکو کسی کے سپرد کر دینگے کہ وہ احتیاط سے رکھیگا مین نے باہر رہنے
دیا تھا وہ برابر پلنگ کے گاؤ کے قریب مسند پر رکھا تھا کہ وہ عورت بموجب میری طلب کے آئی اب جو
مین نے دیکھا تو پہچانا کہ ملکہ کی وزیر زادی حسن آرا ہے مین اُسکو دیکھکر خوش ہو گیا سب ملازمون کو رخصت کیا
اُسکو عزت سے بٹھایا اب میرے اُسکے باتین ہونے لگین پس سہراب نے سب تقریر اُسکی خدمت
صاحبقران مین عرض کی کہ یہ تقریر کی یہ تقریر کی مین نے بھی سب حال بیان کیا صندوقچہ بھی دکھا دیا
چونکہ یہ امر میرے اوپر بخوبی ظاہر تھا کہ یہ ملکہ کی وزیر زادی ہے مین نے اُسکو روکا اسنے لاکھ تدبیر کی کہ مین چلی جاؤن
مگر مین نے نہ جانے دیا آخر کو اُسنے قبول کیا گو اب معلوم ہوا کہ یہ سب اُسکے فقرے تھے وہ حسن آرا نہ تھی صرف فقرہ

کرکے صندوقچہ لینے آئی تھی وہ عجوزہ لکاتہ دایہ تھی سمندر کی مگر مین اس حال سے بالکل ناواقف تھا کہ یہ سب مکرو
فریب ہی جب وہ راضی ہوئی مین اُسکو اُسی خیمہ مین تنہا چھوڑکر دوسرے خیمہ مین آیا اور اپنے اہلکارونکو
طلب کرکے سامان دعوت کا حکم دیا اور عرضی آپ کی خدمت مین عدم حاضری کی تحریر کی اُسکے جواب کا منتظر
اُسی خیمہ مین بیٹھا رہا وہان جو اُسنے فرصت پائی اور تخلیہ پایا صندوقچہ لیکر قنات پشت خیمہ چاک کرکے
نکل گئی کیونکہ وہ اسی غرض سے آئی تھی اُسکا مطلب ہوگیا جب جواب عرضی مجکو ملا مین خیمہ مین گیا اُسکو نہ پایا
تمام خیمہ مین تلاش کیا کچھ نشان نہ ملا قنات خیمہ چاک پائی مسند پر آکر جو دیکھا صندوقچہ مدارد تھا پس یقین ہوگیا
کہ وہ صندوقچہ لیکر چلی گئی اُسکے قدم کی خاک اُٹھا کر پتلا بنایا اُس سے جو دریافت کیا تو سب حال معلوم
ہوا مین نے ایک چیخ ماری کہ تمام خیمہ ہل گیا بسبب صدمہ کے مجکو غش آگیا خادمون نے آکر ہوشیار کیا حال
دریافت کیا جو واقعہ گذرا تھا اول سے آخر تک سب بیان کیا مین نے قصد ہلاکت کیا اُنھون نے سمجھایا
میرے خیال مین آیا کہ یہ سچ کہتے ہین پس مین نے چند ساحر اُسکی تلاش مین روانہ کیے خود براے خبر
حاضر خدمت ہوا یہ پتلا بھی لیتا آیا یہ کہکر اُس پتلہ پر سحر کیا اور اُس سے حال دریافت کیا اُسنے وہ ہی
حال بیان کیا جو کہ سہراب سے کہا تھا یا صاحبقران والاشان یہ واقعہ میرے اوپر گذرا اور یہ صدمہ
مجکو پہونچا اس رنج سے میرا یہ حال ہوا ہی اب یہ خوف ہی کہ جب سمندر شاہ کو یہ حال معلوم ہوگا وہ ملکہ کو
ضرور قتل کرے گا اُس امر کا صدمہ ہی اُسکے بعد لشکر لیکر یہان آئیگا میری نادانی اور حماقت سے
یہ امر ہوا کہ اتنے بندگان خدا کی مفت جان برباد ہوئی یہ کلام سہراب کا سنکے صاحبقران نے فرمایا
کہ ای سہراب تجسا عقلمند یہ خیال کرے کوئی مقام خوف نہین ہی اگر سب کی قضا اسی طور سے آئی ہی تو کیا
پروا ہی تم ہی بتاؤ کہ جسیم و قسیم کے مقابلہ مین کب صندوقچہ تھا عریاک وغیرہ کے وقت مین کب تھا زہر دجادو
جب تم سب کو گرفتار کرکے لیگیا کس نے کمک کی یا عشاق کے مقابلہ مین کب امید تھی کیونکر وہ بلا رد ہوئی
پس جس نے ان سب بلاؤن سے رہائی دی اور کمک کی وہ ہی اس بلا سے بھی نجات دیگا وہ سبکا
مالک اور مختار ہی وہ ہر امر مین اپنے بندون کا حافظ ہی بموجب مصرع دشمن اگر قوی ست نگہبان
قوی ترست ؛ پس کچھ خوف کا مقام نہین ہی یہ فرماکر چند کلمے ایسے صاحبقران نے فرمائے کہ جسکے
سبب سے وہ جو ہر ایک کو اہل دربار سے سمندر کا خوف پیدا ہوا تھا بالکل برطرف ہوگیا اور ہر ایک
کو امید قوی ہوئی کہ سچ ہی خدا سب کا حافظ مطلق اور توانا ہی کوئی مقام خوف نہین ہی سہراب کا
بھی وہ صدمہ کم ہوا پس سہراب نے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای خواجہ سلامت اب آپ کے
کیے سے تدبیر ہوگی آپ کوئی تدبیر کرین تو شاید صندوقچہ ہاتھ آئے خواجہ نے کہا کہ ای سہراب اب
صندوقچہ کا ہاتھ آنا محال ہی نظر بخداے کریم رکھنا چاہیے مین تدبیر کرونگا یہ کہکر خواجہ نے کہا کہ کچھ
کفار کے لشکر کا حال نہ معلوم ہوا کہ وہان کیا فکر ہو رہی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کسی کو روانہ
کرو خواجہ نے کہا کہ ہرکارے تو گئے ہوے ہین وہ کچھ نہ کچھ خبر لیکر آئینگے یہ کہکر خواجہ نے
برق ثانی و ضرغام ثانی کو اپنے قریب طلب کیا اور کہا کہ ای برق و ضرغام تم اسی وقت
شہر سمندریہ مین جاؤ دربار سمندر شاہ کی حالت دریافت کرو کہ وہان کیا تدبیر ہو رہی ہی اور
سمندر کس فکر مین ہی اُنھون نے کہا کہ بہت اچھا پس اُسی وقت یہ دونون عیار دربار سے
نکل کر اپنی اپنی صورتین بدل کر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوے انکا حال پھر تحریر ہوگا یہان
دربار آراستہ ہی سب متفکر بیٹھے ہوے ہین دربار صاحبقران کو اُسی طور سے آراستہ رکھا ہی

اور کچھ حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہے کہ یہان بھی دربار آراستہ ہے سب کفار حاضر دربار ہین گرداب شاہ وغیرہ تخت پر بیٹھے ہوے ہین گرداب شاہ نے حباب شاہ سے کہا کہ ابھی تک ہماری عرضی کا کچھ جواب نہ آیا کہ کیا کرین حباب شاہ نے جواب دیا کہ بادشاہ فکر کرکے جواب تحریر کرین گے یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ طائر جو کہ جواب عرضی لیکر سحر سمندر کا چلا تھا آکر کفار کے دربار مین پہونچا گرداب شاہ کی گود مین بیٹھ گیا گرداب شاہ نے اُسکے گلے سے وہ کاغذ کھولا جو کہ بندھا ہوا تھا اُسکو پہلے خود پڑھا وہ سمندر کی طرف سے جواب تھا وہی مضمون تھا جو کہ سابق مین تحریر ہو چکا ہے کہ تم ابھی طبل جنگ نہ بجواؤ مقابلہ مین فروکش رہو مین خود لشکر لیکر آتا ہون یا کسی کو روانہ کرتا ہون جب ہم تحریر کرین اُسوقت مقابلہ کرنا یہ پڑھ کر گرداب نے دبیر کو دیا کہ اسکو پڑھ کر سب کو سنا دو دبیر نے پڑھ کر سنا دیا سب کو معلوم ہوا کہ یہ حکم ہوا ہرکارے لشکر اسلام کے جو وہان موجود تھے اُنھون نے بھی سُنا پس گرداب نے یہ تحریر کر دیا کہ بہت خوب آپ کے حکم پر عمل کیا جاے گا یہ لکھوا کر گلے مین اُس طائر کے باندھ دیا اور وہ طائر لے کر اُڑ گیا گرداب نے حباب سے کہا کہ اب اطمینان سے بیٹھو جیسا حکم آے گا ویسا کیا جاے گا حباب نے جواب دیا کہ اور کیا ہوگا پس دربار برخاست ہوا وہ ہرکارے لشکر اسلام کے یہ خبر لے کر دربار مین آے بادشاہ کو مُجرا کیا اور جو واقعہ کہ لشکر کفار مین گذرا تھا اور جو حکم کہ سمندر کا گرداب شاہ کے نام آیا تھا بیان کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون نے سنا کہ کیا حکم سمندر نے گرداب کو تحریر کرکے روانہ کیا ہے میرے نزدیک تو ابھی مقابلہ ہوگا جشن کرو کوئی مقام خوف نہین ہے یہان جو یہ حکم صاحبقران نے دیا بندوبست جشن پھر ہونے لگا انکو مصروف جشن رکھا جاتا ہے یہ خبر ابھی گرداب وغیرہ کو نہین معلوم ہوئی تھی کہ صندوقچہ لشکر اسلام سے کوئی لے گیا ہے گو ہرکارے کفار کے موجود تھے اُنکو سب حال معلوم تھا مگر اپنے لشکر مین نہ گئے تھے یہان دربار مین جب صاحبقران نے یہ حکم دیا اسی وقت سب سامان درست ہو گیا محفل عیش برپا ہوئی ناچ و رنگ ہونے لگا اگر سامان جشن تحریر کیا جاے تو طول بیجا ہوگا اس سے اسی پر اکتفا کیا کہ تمام لشکر مین روشنی ہونے کا بندوبست ہوا ہر ایک خیمہ مین ناچ ہونے لگا سب لشکر کی دعوت کی گئی اہل لشکر کو انعام تقسیم ہونے لگا یہان تو یہ سامان اور بندوبست ہے دربار برخاست ہوا سب محفل عیش مین آکر بیٹھے ناچ دیکھنے لگے پریزادان خوش گلو کا گانا سننے لگے وہ ہرکارے طرف اپنے لشکر کے یہ سب خبرین دریافت کرکے چلے اُسوقت ہو چکے کہ جب دربار برخاست ہو چکا تھا اپنے اپنے مقام پر چلے آے کہ کل دربار مین سب حال بیان کرینگے یہان محفل نشاط برپا ہے انکو تو اسی سامان مین مصروف رکھا جاتا ہے اب حال اُن عیارون کا تحریر ہوتا ہے جو کہ بموجب حکم خواجہ طرف سمندر کے روانہ ہوے ہین اب حال برق ثانی وضرغام ثانی مین خامہ فرسائی کیجاتی ہے

راوی نے بیان کیا ہے کہ برق ثانی وضرغام ثانی دونون راہ طے کرکے داخل سمندر پر ہوے کئی مرتبہ آ چکے ہین ہر ایک مقام سے آگاہ ہین صورتین ساحرون کی بنا کے شہر کی سیر کرتے ہوے طرف دربار کے چلے اُنھون نے کسی مقام پر کچھ ذکر صندوقچہ کا نہ سنا بلکہ یہ سنا کہ آج بادشاہ کی دائی ازان عجوزہ ساحرہ نے انتقال کیا کہ جو استھان اور عمارت اُنکے سحر کی بنی ہوئی تھین وہ سب منہدم ہو گئین یہ حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہے عجوزہ ساحرہ تو صندوقچہ لے کر سہراب جادو کے پاس آئی تھی یہان یہ خبر ہے ہر چند سوچے پر نہین کھلتا کہ کیا ہے کیا سہراب جادو نے فقرہ کیا برق ثانی

اپنے دل مین یہ خیال کرکے اور اہل شہر کی تقریرین سکے آہستہ سے ضرغام ثانی سے کہ بھائی تم نے اہل شہر
کی تقریر سنی کہ وہ کیا ذکر کر رہے ہین یہ امر میری سمجھ مین نہین آتا یہ اتنا بڑا فقرہ سہراب جادو نے کیون کیا جسکا
وہ نام لیتا ہی کہ وہ صندوقچہ مجکو فریب دے کر لے گئی یہان اُسکے مرنے کی خبر مشہور ہو جبکہ وہ مرگئی تو پھر کون
صندوقچے لے گیا ضرغام نے جواب دیا کہ اگر سہراب فقرہ کرتا تو اپنی ایسی حالت کیون بناتا اور اُسکو
اس فقرہ سے کیا فائدہ تھا کیونکہ کسی نے اُسپر جبر نہ کیا تھا کہ تم صندوقچہ ہم کو دیدو جو وہ اس خوف سے
فقرہ کرتا برق ثانی نے کہا کہ پھر کیا امر ہی یہ خبر غلط ہوگی ضرغام نے کہا کہ دربار مین چلتے ہین معلوم ہوجائیگی
اسطور کی باتین کرتے ہوے عمارات شاہی کے قریب آئے اُس مقام پر پہونچے جہان دربار ہوتا ہے
دربار کو برخاست پایا برق نے ضرغام سے کہا کہ دربار تو برخاست ہی اب کیا کرین ضرغام نے جواب دیا
کہ آج کے روز اسی شہر مین قیام کرو کل جب دربار آراستہ ہوگا اسوقت آکر حال دریافت کرینگے برق
نے کہا کہ اچھا پس دونون آکر سرا مین اُترے ایک کمرہ لیکر اسمین قیام کیا اُتنا دن وہ رات سرا مین بسر
کی جبکہ مسافر شب نے اپنی منزل تمام کی اور داخل سراے مغرب ہوا آمد آمد شاہ خاور کی اُفق مشرق سے شروع ہوئی
خسرو مشرق نے تخت زبرجدی فلکی پر رونق پائی نقاب شب کو اپنے چہرہ سے برطرف کیا اپنے نور جمال سے
جہان کو روشن و منور کیا یعنے آفتاب طالع ہوا سب بیدار ہوے اپنے اپنے کام مین مصروف ہوئے یہ دونون
عیار اُسطرف دربار کے روانہ ہوے یہان سمندر نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار شقاوت آثار
ہوے سمندر نے تخت نکبت پر قدم رکھا دربار کا ٹھاٹ لگا تھا یہ عیار بھی اپنی صورت چوبدارون کی بناکر دربار
مین آے کان لگاے ہوے کھڑے ہین کہ کیا ذکر ہوتا ہی ابھی کسی نے کچھ کلام نہ کیا تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر ایک
ابر نمودار ہوا ایک آندھی اُٹھی اُس ابر سے برق کی چمک رعد کی گرج پیدا اُٹھی وہ ابر شہ طاق کی طرف سے
اُٹھا اس ابر کو دیکھکر سب اہل دربار نے کہا کہ اے بادشاہ یا تو کسی پر قہر خداوند تصویر نازل ہوا ہی یا کوئی ساحر
یا ساحرہ آتی ہو گا اگر کوئی ساحر یا ساحرہ کی آمد ہی تو زبردست ساحر یا ساحرہ ہی سمندر نے کہا کہ یہ آثار
غضب خداوندی نہین ہین بلکہ کسی ساحر کی آمد ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ علامت آمد ملکہ ایوان شہ طاق ہمشیرہ
بزرگ عشاق شہ طاقی کی ہی اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب یہ خبر ملکہ ایوان شہ طاقی کو معلوم ہوئی کہ میرا بھائی
ثانی امان شعلہ جادو کو حالت علالت مین لیکر براے علاج شہر سمندریہ کو گیا تھا کہ ثانی امان کا علاج
حکیم بقراط الحکمۃ کا کرون شاید کوئی صورت صحت پیدا ہو جب وہان پہونچا سمندر شاہ سے ملاقات
کی سمندر بہت خلق سے پیش آیا حکیم صاحب کو طلب کیا خواجہ بختیار لشکر اسلام کا دربار
سمندر مین تھا کیونکہ سمندر سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہو رہا ہی کئی شکستین سمندر پیہم کھا چکا ہے
اس عیار نے جو یہ حال سنا اور یہ بھی سنا کہ عشاق نے اقرار کیا ہی کہ ثانی امان تندرست ہو جائین
تو مین ایک پل مین سب اہل اسلام کا خاتمہ کر دونگا اس نے حکیم صاحب کو جاکر بیہوش کیا اُنکی
صورت بدل کر خود آیا چاہا تھا کہ ثانی امان کو قتل کرے مگر ثانی امان کے سحر نے اُنکو خبردار کر دیا اُنکا
حال ظاہر ہوا سب نے قصد گرفتار کرنے کا کیا اگر وہ ہاتھ نہ آیا دو مرتبہ بھائی کو میرے ذلت دی اُسپر
اُنکو غصہ آیا وہ اپنا ارمچہ لیکر اہل اسلام کے مقابلہ کو گئے اُسی عیار نے سمندر کی صورت پر
اپنے کو آراستہ کرکے میرے بھائی کا سحر برباد کیا تین کرور ساحر سمندر شاہ کے برباد کر اسکے
بھائی کو قتل کیا ہوتا مگر سمندر نے آکر بچالیا پھر بھائی نے ایک لامکان ایک صحرا مین بنایا بہت سے
سردار لشکر اسلام کے گرفتار کیے اسمین خود بھی رہتے تھے اور ثانی امان کو بھی چھپا کر رکھا تھا اُس

حال سے بھی عیار آگاہ ہوئے عیارون نے ملکہ عیاری کی لامکان مین پہونچے بھائی کو اور نانی امان کو
مع الکیہ اور ساحرہ کے قتل کیا اُن عیارون مین ایک خواجہ تھے ایک برق ثانی تھا ایک قران ثالث
خواجہ تو گرفتار ہو گئے تھے برق نے بھائی کو قتل کیا قران نے نانی امان کو گھونسے مار مار کر دم
نکالا اُنکی جان بڑی مشکل سے نکلی سب استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے پھیلا بنا دیا اپنے سردارون کو رہا کر کے
لیگئے یہ جو واقعہ سنا اسکو بڑا صدمہ ہوا بھائی اور نانی کا غم کیا اُسی حالت رنج و غم مین خیال آیا کہ ان
دونون کے قاتلون سے چلکر اُن کے خون کا عوض لینا ہر ضرور ہی جبکہ مجھ ایسی بہن عشاق کی اور
مجھ ایسی نواسی شعلہ کی زندہ ہو اور خون کا عوض نہ لے دنیا کیا کہے گی بس یہ اپنے مقام سے
اسی فکر مین چلی تھی آج آکر سمندریہ مین پہونچی ہو بہت بڑی ساحرہ زبردست ہو جب مقابلہ
ہو گا تو اسکے سحر کا حال معلوم ہو گا ایسی ہشیار ہو کہ اسکے اوپر عیاری ہونا غیر ممکن ہو اب یہ آتی
ہو اسکا حال ظاہر ہو گا یہ واقعہ ہو پس آمدم برسر قصہ کہ وہ ابر قریب ایوان سمندر آکر شق ہوا ایک
ہواے گرم کا جھونکا آیا کہ سب کے جی چھوٹ گئے اُس ابر سے شعلے نکلے تھوڑے عرصہ کے بعد جو
دیکھا تو یہ دکھائی دیا کہ ایک ساحرہ ضعیفہ بہت خوبصورت ایک تخت پر بیٹھی ہوئی تخت کو چار
عقاب اُٹھائے ہوئے اُس ابر سے پیدا ہوئے وہ عقاب اُس تخت کو لیکر زمین کی طرف مائل
ہوئے اور صحن دربار مین لاکر تخت اُتارا ان سب نے دیکھا مگر کسی نے نہ پہچانا سوائے سمندر
کے کیونکہ سمندر دیکھ چکا تھا کہ یہ بہن ہو بڑی عشاق نہ طاقی کی بس دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا
ہوا تخت پر سے اسکا اُٹھنا تھا کہ سب حاضرین دربار مودب کھڑے ہو گئے یہ کہتا ہوا کہ ملکہ آئیے آئیے
تا لب فرش آیا اُدھر وہ اپنے تخت پر سے اُٹھکر اسکی طرف چلی اب سب نے دیکھا کہ ایک مینا
اسکے شانہ پر بیٹھی ہوئی ہو اُسکے پاؤن مین طلائی زنجیر پڑی ہو اور ایک طلائی اڈا بھی ہو اور ایک
چھوٹا سا صندوقچہ اُسکے ہاتھ مین ہو سب یہ سمجھے کہ شاید یہ وہی صندوقچہ ہو جو کہ خضر
ماہی پوش بادشاہ کی دایہ کو قتل کر کے لے گئی تھی اسی سے اُسنے حال بیان کیا یہ اُسکو قتل کر کے
اسی کے دینے کو لائی ہو اور خود بھی آئی ہو اور سبھون کو تو یہ گمان ہوا اُدھر سمندر کی اور اسکی
صاحب سلامت ہوئی بعد اسکے مزاج پرسی ہوئی سمندر اُسکا استقبال کر کے دربار مین لایا
اپنے تخت کے برابر کرسی اُسکے لیے بچھوائی خود تخت پر بیٹھا وہ کرسی پر بیٹھی اڈا مینا کا اپنی پشت
پر لگایا اُسپر مینا بیٹھی باتین کرنے لگی تر تر بولے جاتی ہو ایوان نہ طاقی نے کہا کہ خاموش
ہو جا کیون بٹ بٹ بولے جاتی ہو مینا خاموش ہو رہی اُسنے ایک کرسی اپنے آگے
بچھوا کر اُسپر صندوقچہ رکھا سب اہل دربار اپنے مقام پر بیٹھے عیار جو بیدار بنے ہوئے کھڑے
ہین مگر اِس ساحرہ کو دیکھکر اُن کے اندام مین رعشہ پڑ گیا تھا خیال جو کیا تو ساحرہ
کو بہت ہی زبردست پایا چہرہ سے اسکے آثار مکر و فریب ظاہر ہوتے تھے صورت
خونخوار تھی مگر خوبصورت تھی سن بھی کوئی آٹھ نو سو برس کا ہو گا منہ مین ایک دانت نہ تھا
مگر قوی بہت تھی اعضا بھی قوی تھے جب سب اہل دربار بیٹھ گئے ان عیارون نے جو اسکی صورت
دیکھی اور بسبب خوف کے یہ حال ہوا پناہ طرف خداوند کریم و رحیم کے لے گئے مگر خاموش کھڑے رہے
جب دربار آراستہ ہو چکا سمندر شاہ نے ایوان کی طرف دیکھکر کہا کہ ملکہ کدھر آنا ہوا سب
خیریت ہو ایوان نہ طاقی نے جواب دیا کہ خیریت کہان تمنے خوب بڑے بھائی اور نانی کو قتل کرایا اور اُسکے

خون کا خوب عوض لیا کیا خوب حکیم صاحب نے علاج کیا اب یہ بتاؤ کہ تمنے میرے بھائی اور نانی کے
قاتلون کو قتل بھی کیا یا وہ ابھی زندہ ہین سمندر نے جواب دیا کہ ملکہ کیا بیان کرون کہ مین کن آلام مین
مبتلا ہون اُنکے قتل کی جو فکر کرتا ہون وہ پوری نہین ہوتی ہر ایک نہ ایک زک مجکو حاصل ہوتی ہو
ابھی تک تو وہ سب زندہ ہین وہ لوگ بڑے غضب کے ہین تمھارے بھائی اور نانی کو تو عیارون
نے قتل کیا ہو انکو کون قتل کرسکتا ہو اُنھون نے تو وہ کام کیئے ہین کہ مین کیا بیان کرون میرا
ناک مین دم کردیا مین اُنکے ہاتھ سے بہت پریشان ہون لاکھ لاکھ تدبیر اُنکے پھانسنے کی کی گئی مگر نہ بچا
سکا ایسی صورت بنکر آتے ہین کہ کوئی نہین پہچان سکتا ہو مین کیا اُنکا حال بیان کرون ایوان نے
جواب دیا کہ سچ ہو کس کی بکری کون ڈالے گھانس اپنا کام اپنے سے خوب ہوتا ہو مجکو تو گمان تھا کہ تم نے
انکا خاتمہ کردیا ہوگا مگر ابھی تک وہ زندہ ہین ہان یہ بتاؤ کہ وہ کہان ہین مین اُنسے اپنے عزیزون کے خون
کا عوض لینے آئی ہون بھلا میرے روبرو وہ کیا عیاری کرین گے جس صورت پر بنکر آئینگے مین پہچان لونگی
مین نہ مثل بھائی کے اور نانی کے نادان ہون نہ تم لوگون کے مانند بے عقل ہون میرے آگے عیار کیا
چیز ہین مین اپنے سحر و ساحری کے نزدیک سامری و جمشید کو تو طفل مکتب خیال کرتی ہون اگر وہ ہوتے تو مین انکو
برسون سبق دیتی میرے برابر اسوقت روے زمین پر کوئی ساحرہ یا ساحر نہین ہو ایسا ہی دعوی تھا جو مین تنہا
آئی ہون لشکر وغیرہ نہین لائی ہون مین ایک جنبش لب مین جس قدر لوگ ہون گے سب کو قتل کردونگی عیارون
کی کیا اصل ہو اگر کرورون کا لشکر ہو تو مین ایک پل مین سب کا خاتمہ کردون سمندر نے کہا اے ملکہ وہ لوگ
یہان کہان اپنے لشکر مین ہین ملکہ نے کہا کہ انکا لشکر کہان ہو سمندر نے جواب دیا کہ وہ لشکر بیرون شہر اُترا
ہوا ہو اُسکے مقابلہ مین میرا لشکر بھی موجود ہو ہان جب تم وہان جاؤ تو مقابلہ کرو تو وہ لوگ سامنے آئین یا جب
اُنکو معلوم ہو کہ تم لڑنے مقابلہ کرنے آئی ہو تو وہ خود یہان آئین تم پر عیاری کرین اسوقت پہچان لو تو جانین
ایوان نے جواب دیا کہ اُنکی عیاری تمھارے روبرو کارگر ہوگی میرے روبرو کچھ نہ چلیگی سمندر شاہ
نے کہا کہ بہتر ارشاد ہوا جب سامنا پڑیگا اُسوقت حال کھلیگا ایوان نے کہا کہ ہان تمکو جو حال معلوم ہوا
تو اسیطرح سب کو جانتے ہو ایک تم ایسے نکلے کہ عیارون کا مطلق بند و بست نہ کرسکے اپنا سا سب کو خیال
کرتے ہو میرے نزدیک تمکو شاہی کا مرتبہ نہ ملنا تھا تم سے تو ہزار بدرجہ اور لوگ اور بھی جو کہ کم مرتبہ رکھتے ہین وہ
عیارون سے نہین ڈرتے ہین تم بادشاہ جلیل القدر ہوکر اسقدر خوف کرتے ہو اور کچھ بند و بست نہین کرسکتے
ہو یہ کلام سنکے سمندر نے کچھ جواب نہ دیا مگر شملاق وزیر بول اُٹھا کہ اب آپ تشریف لائی ہین بند و بست
فرمائینگی ایوان نہ طاقی نے کہا کہ ضرور دیکھ لینا کہ کیونکر عیارون کو گرفتار کرکے قتل کرتی ہون مین پہلے
عیارون کا خاتمہ کرونگی پھر اوس اہل لشکر سے مقابلہ کرونگی مین زیادہ تر عیارون کی دشمن ہون خصوصا
برق و قران و خواجہ کی انھین تینون عیارون نے یہ ظلم کیا مجکو سب حال معلوم ہو ان مین بھی جیسی مین
قران کی دشمن ہون ویسی مین خواجہ کی نہین ہون اور جیسی خواجہ کی ہون ویسی برق کی نہین
ہون قران نے تو میری نانی اماں کو جل جل کے جان سے مارا ہو کہ اُنکا دم گھٹ گھٹ کر نکلا ہے اگر
اُسکو کہین پا جاؤن تو بوٹیان بیسے پر رکھکر اُڑاؤن اور مجکو مطلق رحم نہ آئے جیسے اُسنے شعلہ
پر کچھ رحم نہ کیا اور تکلیف کے ساتھ قتل کیا مین اسی لیئے تو آئی ہون ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی کہ
مین دوسرون کے لیئے اتنی بڑی زحمت گوارا کرتی اور درد سر مول لیتی اپنی راحت مین خلل ڈالتی
یہ صرف خون عزیزی کا سبب ہو کہ وہ بیقرار کرکے لایا اور مین یہان آئی ہان اے سمندر سب واقعہ

تو بیان کرو سمندر نے شملاق سے کہا کہ تم بیان کرو ملکہ کے روبرو شملاق نے خوب اُسکو اپنی طرف سے
رنگ کر اور چند امر زائد کرکے بیان کیا اُسکے بعد کل حال عشاق اور لشکر اسلام کے آنے کا بیان کیا یہ
حال سُن کے اُسکو بڑا غصہ آیا شملاق نے کہا ملکہ تازہ واقعہ تو سنو شملاق نے سمندر کا صندوقچہ
روانہ کرنا اور وہان زعفران کا مقابلہ کرنا سہراب کی کل حالت کہہ سنائی یہ بھی کہہ دیا کہ بادشاہ کی
دائی امان صندوقچہ لینے گیئن صندوقچہ لے بھی آیئن مگر راہ مین دوسری افتاد پڑی خود بھی قتل ہوئین
اور صندوقچہ بھی ہاتھ سے گیا شملاق نے اخضر والا سب واقعہ سنایا اب اُسکو اور غصہ آیا برہم ہوکر
کہا کہ مین اہل اسلام کا بندوبست کرلون تو بی اخضر سے ضرور مقابلہ کرکے بادشاہ کا صندوقچہ لا دونگی
یہ بالکل حرکت بیجا ہے یہ کہکر سمندر شاہ سے کہا کہ دراصل تم آجکل عجب آفت مین مبتلا ہو اب مین آئی
ہون سب امرون کا فیصلہ ہوا جاتا ہے لشکر اسلام کی کیا اصل ہے اور اُن عیارون کی یا جو ساحر ہین اُنمین
سب میرے سامنے طفل مکتب ہین مین یہ کہتی ہون کہ آفاق کو کیا ہوا اور لوکیہ اور غزالان کو غیر سہراب
جادو سے تو ایک قسم کی عداوت تھی کہ جسکے عوض مین اُسنے یہ کیا ان سے تو کوئی امر نہ تھا یہ لوگ کیون
پھر گئے معلوم ہوا یہ سب فساد انھین سب کے ہین اور یہی لوگ جرأت دلاکر لائے ہین ورنہ لشکر اسلام کبھی ادھر
نہ آتا انکو ادھر کا راستہ نہ معلوم تھا تمام عمر کوشش کرتے اُسپر بھی نہ ملتا مگر یہ سب کارروائی سہراب
کی ہے اُسنے اُنکو راہ بتائی شملاق نے جواب دیا کہ بلکہ اُسنے کمک کی ہر ایک ساحر کے قتل مین شریک ہوا
ایلوان نے کہا کہ پہلے عیارون سے سمجھ لون تو پھر میان سہراب وغیرہ کے مزاج کا حال دریافت
کرونگی سمندر نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے ایلوان نے کہا کہ ایک امر ہے کہ پہلے سمندر تم یہ قسم کھاؤ کہ
مین نے ملکہ ایلوان نہ طاقی کو اختیار دیا سیاہ سفید کا مجکو مقدمہ اہل اسلام مین کوئی سروکار نہین ہے پھر مین بندوبست
کرون سمندر نے اُسی وقت قسم کھائی پس ایلوان نے سمندر سے کہا کہ مین آج وکل تو دم لے لون
پرسون عیارون کا بندوبست کرونگی سب کو اسیر کرکے اپنے قبضہ مین لاؤنگی اُسکے بعد لشکر کا خاتمہ کرونگی
تم غم نہ کھاؤ اب تو مین آئی ہون مین بھی تو دیکھ لون کہ ایسے عیار ہین اور کیونکر میرے اوپر عیاری
کرتے ہین اور کیسے صاحبقران اور اُنکے لشکر کے ساحر ہین کہ میرے سحر سے بچتے ہین اور کیونکر میرے
سحر کا جواب دیتے ہین سمندر نے کہا کہ وہ لوگ اس امر پر زیادہ تر بے خوف ہین کہ صاحبقران
والاشان مالک اسم اعظم ہین پس یہ خیال کرتے ہین کہ ہم پر سحر اثر نہ کرے گا ایلوان نے جواب دیا
کہ مین اُسکا بھی بندوبست کرلونگی اور دیکھ لونگی کہ اُنکا اسم اعظم میرا کیا کرتا ہے سب اسم اعظم میرے مقابلہ
مین پڑا رہ جاے گا سمندر نے کہا کہ آپ کو اختیار ہے جبکہ مین قسم کھا چکا ہون تو مجکو کیا یہ سنکے
سمندر خاموش ہو رہا ایلوان بھی خاموش ہوئی مگر فرط غیظ مین بیٹھی ہوئی جھوم رہی ہے یہ تقریر
جو ضرغام و برق نے سُنی انکے ہوش جاتے رہے اپنے دل مین کہا کہ اُسکو اپنی ساحری کا بڑا غرہ
ہے اور یہ عیارون کی زیادہ تر دشمن ہے خداوند کریم خیر کرے اور اسکے شر سے ہم سبھون کو بچاے
ضرغام نے جو یہ کہا برق نے جواب دیا کہ بھائی صاحب کچھ تم نے سنا بھی کہ یہ بہری اور اُستاد
کی اور قران ثالث کی زیادہ تر دشمن ہے تمام دنیا دشمن ہو مگر خداوند کریم نہ دشمن ہو کہ جس کے
قبضہ مین جان ہے یہ بھی نکاتہ مثل اپنے بھائی اور نانی امان کے میرے ہاتھ سے قتل ہوگی سارا
غرور نکل جاے گا جب سامنا ہوگا بھلا یہ کیا شناخت کرے گی اسکی ماں کبھی قبر سے اُٹھکر آئے تو
ہمکو ہیئت پہچان سکتی ہے اسکی کیا لیاقت ہے ضرغام نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا لے اب یہان سے چلیے

کیونکہ اپنا کام ہو گیا سمندر و قہچہ کا حال معلوم ہو گیا کہ سمت بہ تک نہ آیا بلکہ راہ سے کوئی دوسرا لے گیا
اس لکاتہ کو بھی قتل کیا کیا خدا کی قدرت ہی جس امر سے خوف تھا اُس سے تو اطمینان ہوا یہ آئی ہی تو
مقابلہ ہو گا اب کوئی خوف کا مقام نہین ہی ہان موجودگی سمندر و قہچہ مین ضرور خوف تھا کہ اُس سے کسی کا بس نہ چلتا اس سے
ہر ایک مقابلہ کرے گا جسکو خدا ظفر دے وہ لے برق نے جواب دیا کہ چلتے ہین مگر اے بھائی یہ کہتی ہی کہ مین
عیارون کو پہچان لونگی ہم نہ کتنی دیر سے یہان ہین پہچان نہ لیا یہ صرف اسکی باتین ہین ضرغام نے کہا کہ ہوگا
چلو اس حال سے بھی سب کو آگاہ کرین تاکہ کوئی بندوبست کیا جاے برق نے کہا کہ چلو یہ کہکر دونون
کے دونون اُسی صورت سے دربار کے باہر آئے اور طرف اپنے لشکر کے شہر سے چلے تھوڑی دور
چلے تھے کہ برق ثانی نے کہا اے بھائی ضرغام یہان سے بدون اسپر عیاری کیے ہوے جانا بالکل خلاف ہی
چلو اسپر دربار مین عیاری کرین یہ کہتی ہی کہ مین بہت ہوشیار ہون ذرا اسکی ہوشیاری دیکھین ضرغام نے کہا
کہ اچھا پس یا تو دونون لشکر کا قصد کرکے چلے تھے یا راہ سے واپس ہوے اور پھر طرف دربار کے
چلے ایک گوشہ مین جاکر ایک تدبیر کرکے اپنے سامان سے درست ہو کر چلے ہین کہ آیندہ حال معلوم ہوگا
یہان ابھی دربار آراستہ ہی سمندر نے حکم دیا کہ ملکہ کے آنے کا جشن کرین گے اور آج ملکہ کی دعوت
ہی اُسکا سامان کیا جاے ایوان سے کہا کہ ملکہ آج تمھاری دعوت ہی ایوان نے کہا کہ اے سمندر سادہ دل
تو مین کسی کے یہان دعوت مین جاتی نہین ہون دوسرے ابھی مین دعوت تمھارے یہان نہ کھاؤنگی
جب تک عیارون کا بندوبست نہ کرلونگی شاید کوئی فتور پڑے تو بڑی خرابی واقع ہو سمندر نے
جواب دیا کہ آپ اس امر سے اطمینان رکھین کوئی فتور نہوگا مین خوب بندوبست کرلونگا جب بہت
اصرار سمندر نے کیا تو ایوان نے کہا کہ اچھا مگر ایک امر ہی جو مین کھاؤن اُسکو کھانے دینا کسی چیز پر
اصرار نہ کرنا سمندر نے کہا کہ اچھا یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک دربارگاہ سے ایک مالن کم سن
کوئی برس پندرہ کی سینہ پہ جوبن کا ابھار یہ معلوم ہوتا ہی کہ چھوٹے چھوٹے دو انار سینہ پر رکھے ہوے
ہین آڑا ڈوپٹہ بڑا آرائش سے وہ نمایان مگر گلابی رنگا ہوا پاؤن مین اطلس سبز کا بڑا سا لہنگا اُسمین
لچکہ و بنت وغیرہ لگی ہوئی ڈوپٹہ مین لچکا و بنت لگی بناؤ کیے ہوے آنکھون مین سرمہ دیے ہوے
پیشانی پر قشقہ لگا ہوا ابرو مین محراب ابروے سیندور کا ٹیکا جسکو شاعر کہتا ہی ع نہین سیندور کا ٹیکا عیان محراب
ابرو مین + چراغ اُس شمع رو نے عین کعبہ مین جلایا ہے + بڑی بڑی آنکھین چتون کھبی ہوئی عارض
مثل گل کے پیشانی کشادہ لب مثل برگ گل نازک ہونٹون پر مسی لگی ہوئی اسپر پان کی سرخی جسکو کسی
شاعر نے نظم کیا ہے ع شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر بدخشان مین + لب لعلین پہ مسی
مل کے اُسنے پان کھایا ہی + سر سے پاؤن تک زیور مین غرق پور پور چھلے ہاتھون مین بیلے کے گجرے لیے
وہ مالن سراپا نور کی تصویر تھی مثل گوہر غلطان کے اُسکے دانت تھے یا ہیرے کی کنیان تھین ساعد
نور کے سانچہ مین ڈھلے ہوے تھے گردن صراحی دار تھی سینہ چوڑا تھا کمر پتلی تھی بانہین بلور کی
بنی ہوئی تھین لہنگا ہوا سے اڑتا جاتا تھا جب ساق پا پر سے ہٹ جاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک
نور پیدا ہوا زلفین تا بہ دوش پڑی ہوئی تھین برائے اسیری اہل دل آمین شانہ کیا ہوا ہاتھ مین
ایک برنجی تھال اُسمین بیلے کے پھولون کے بہت خوشنما گلدستے سجے ہوے رکھے ہین ناز و ادا سے
قدم اُٹھاتے ہوے جوانون کے دل کو پامال کرتی ہوئی خرامان خرامان چلی آتی ہی کبھی مسکراتی
ہی کبھی اپنا ڈوپٹہ درست کرتی ہی اُسکے عقب مین ایک مرد پیر اُسکے پاؤن مین گھیردار پائجامہ

اصلی جامدانی کا انگرکھا سر پر گوٹے دار پگڑی پانون مین نیجابی جوتا سفید داڑھی اُسکے بھی ہاتھ مین ایک ٹوکری کہ اسمین چند سیب چند ناشپاتیان چند نارنگیان کیلے اناس بطور ڈالی کے درست کیے ہوے چلا آتا ہی اُس مالن پر جسکی نظر پڑی اُسنے اُف کر کے اپنا کلیجہ پکڑ لیا سب اہل دربار اُسی طرف دیکھ رہے ہین کسی کو سمندر کا خوف تک نہین ہی یہان عشاق جو کہ بہت کبرسن تھے اُنکا بھی دل اِس مالن کو دیکھکر قابو سے نکل گیا عشاق بھی اُسی طرف دیکھنے لگا سمندر شاہ کا تو یہ حال ہوا کہ اسنے اپنے کلیجہ پہ ہاتھ رکھ لیا جو جو وہ ادھر کو آتی تھی یہ بیقرار ہوا جاتا تھا یہان تک کہ وہ مالن قریب دربار آئی پہلے اُسنے جھک کر سمندر شاہ کو مجرا کیا اُسکے بعد سب اہل دربار سے آنکھ ملائی جسکی طرف اُسنے دیکھا وہ عالم سکوت مین آگیا حیران و ششدر اُسکی طرف دیکھنے لگا وہ مالن سب اہل دربار کی طرف دیکھکر متوجہ ہوئی طرف ایوان نہ طاقی کے اُس مرد پیر نے بھی سمندر کو پہلے مجرا کیا سب اہل دربار کو سلام کیا سمندر شاہ اور کل اہل دربار حیران ہین کہ یہ مالن کس باغ کی ہی ہم نے آج تک اسکو کبھی نہین دیکھا کہ یہ دربار مین آئی ہو جس قدر مالنین ملازم ہین سب کو ہم پہچانتے ہین وہ اکثر ڈالیان لے کر آئی ہین نہ یہ باغبان کبھی آیا نہ یہ مالن خود سمندر شاہ حیران ہی اپنے دل مین کہتا ہی کہ مین ہر روز باغ مین جس قدر میرے ملازم ہین جاتا ہون مین نے اسے ہرگز نہین دیکھا کیا خوش قطع نازک اندام ہی معلوم ہوتا ہی کہ خداوند تصویر نے اپنے ہاتھ سے اسکو بنایا ہی اگر یہ قبول کرے تو مین اسکو اپنے محلات مین داخل کر دون سمندر تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اُس مالن نے قریب آ کر دعا دی اور کھڑی ہو گئی سمندر نے خود اُسکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے مالن تو کس باغ مین رہتی ہی مین نے آج تک تجکو کسی باغ مین نہین دیکھا اسکا کیا سبب ہی سوا سے آج کے اُسنے مسکرا کر جواب دیا کہ خداوند بجا ارشاد ہوا حضور اِس کنیز کو حضور نے کبھی نہ دیکھا ہوگا وہ جو فلان باغ سرکار کا جنوب کی طرف بیرون شہر واقع ہوا ہی جہان حضور پر نور کبھی تشریف نہین لے گئے ہین اُس باغ مین نوکر ہون اگر حضور کبھی تشریف لیجاتے تو کنیز کو پہچانتے یہ میرا باپ ہی مین اور یہ دونون حضور کی بدولت پرورش پائی ہون اُس باغ مین کبھی کوئی ثمر آج تک نہین پیدا ہوئی جو مین ڈالی لیکر خدمت والا مین حاضر ہوتی یا میرا باپ اب خداوند کی قدرت سے امسال خوب پھلا پھول بھی پیدا ہوے پھل بھی ہین آج لے کر حاضر خدمت ہوئی یہ تقریر مالن نے اس شیرین کلامی سے کی کہ سمندر شل مگس کے اُسکی شیرین گفتاری پر لوٹ ہو گیا اُسنے عرض کیا کہ آج میرے حاضر ہونے کا دوسرا باعث یہ ہوا کہ مین نے سنا ملکہ ایوان نہ طاقی بڑی دور سے تشریف لائی ہین اور بادشاہ اُنکی تشریف آوری سے بہت خوش ہین مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ آج سے بڑھکر کوئی دن مسرت کا نہوگا اگر مقدر نے رسائی کی تو آج مین مالا مال ہو گئی مین نے والد سے کہا کہ آج دربار مین ڈالی لے کر چلیے اُنھون نے بھی بخوشی خاطر قبول کیا پس ہم باپ بیٹی دونو حاضر خدمت ہوئین ہم دیکھتے ہین کہ آج ہمکو آپ سے اور ملکہ سے کیا انعام ملتا ہی سمندر نے کہا کہ ملکہ تو سامنے کرسی پر رونق افروز ہین ڈالی اُنھین کے روبرو رکھو ہمارے بھی جو ذہن مین آئیگا انعام دین گے یہ سنتا تھا کہ اُس مالن آفت جان نے قدم بڑھا کر قصد کیا کہ وہ تھال اُس کرسی پر رکھدے جو کہ روبرو ایوان نہ طاقی کے بچھی ہوئی تھی اور اُسپر مسند و تکیہ رکھا ہوا ہی رکھون کہ وہ جو مینا ایوان کی پشت پر اژدہے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک مرتبہ

جھٹ بول اُٹھی کہ ای ملکہ خبردار ہو یہ مالن نہین ہی بلکہ عیار برق ثانی ہی مالن کی صورت بنکر آیا ہی تمکو دھوکا
دینے ان گلدستون مین بیہوشی آمیز پھول لگے ہوے ہین وہ دوسرا جو مرد پیر ہی وہ ضرغام ثانی عیار لشکر
اسلام ہی ان سب پھولون مین بیہوشی ملی ہوئی ہی عیاری کرکے وہ تحفہ اری نذر مین آے ہین کیا موٹے
دیدے کے عیار ہین کہ دن دہاڑے بھرے دربار مین عیاری کرنے آتے ہین یہ مینا کا کہنا تھا کہ ایوان نے
گھبرا کر صدا ے گیر دی کہ برق اور ضرغام کے بالون زمین نے پکڑ لیے ان دونون نے قصد کیا تھا کہ
بھاگین مگر ایوان نے مہلت نہ دی ادھر زمین نے بالون پکڑ لیے اُدھر اُسنے سحر کیا کہ وہ روغن
عیاری چہرہ سے اُڑ گیا اور وہ پھول بھی شعلہ ہو کر اُڑ گئے اور وہ پھل بھی ان دونون کی اصلی صورتین
نکل آئین راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ تدبیر کرکے دونون چلے تھے برق ثانی عورت کی شکل خوب
بنتا ہی یہ مالن بنا اور ضرغام کو باغبان بنایا تھا اس تدبیر سے آے تھے اُس مینا حرامزادی نے ایوان
کو آگاہ کر دیا اور کسی کی کیا مجال تھی جو پہچانتا مینا نہوتی تو پہچانے جاتے یہ مینا سحر کی ہی اگر یہ معلوم ہوتا
تو کوئی اسکی بھی فکر کرتے دھوکا کھایا کیا کرین ناچار ہوے اب جو دیکھا سب کو خون کا پیاسا دیکھا
سب اہل دربار حیران ہوے کہ کیا چالاک اور بخوف ہین کہ اسی وقت عیاری کر گذرے جیسے موجود
ہی تھے سُن رہے تھے کہ ملکہ نے کہا ہی کہ مین ہوشیار ہون ضرور ملکہ ہوشیار تھی اپنی تدبیر کرکے آئی تھی
اگر مینا آگاہ نہ کرتی تو وہ اپنا کام کر چکے تھے سمندر بھی بہت حیران ہی کہ کیا کہنا ان عیارون نے
مجھکو سچا کر دیا مین بہت خوش ہوا سمندر شاہ یہ اپنے دل مین کہ رہا ہی کہ اُدھر ایوان نے برق
و ضرغام کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون عیاری کا مزا ملا خوب ہمپر عیاری کرنے آے ہمکو بھی مثل اور
ساحرون کے خیال کر لیا تھا ہر ایک پر عیاری کرکے بہت چالاک ہو گئے ہو میرے نزدیک وہ جو تمھارے
استاد ہین انکی عیاری کی بہت شہرت ہی وہ اگر آئین تو وہ بھی مثل تم دونون کے گرفتار ہون یہان انکا بھی
کچھ بس نہ چلے مین پہلے ہی سے بند و بست کر کے آئی ہون یہ جو اُس نے کہا برق نے تڑپ کر جواب دیا کہ
ملکہ کو خداوند سلامت رکھین ہم نے سنا تھا کہ ملکہ ایسی ہوشیار ہین کہ جو کوئی اُنکے سامنے عیاری کرکے جائیگا
وہ فوراً پہچان لینگی ہمارے قیاس مین نہ آیا ہم نے خیال کیا کہ یہ امر تو غیر ممکن ہی آج تک ہم نے ایسا ساحر
نہین دیکھا کہ جو ہمکو پہچان سکے ہم نے یہ اپنے دل مین عہد کیا کہ اگر ملکہ ہمکو پہچان لینگی تو ہم پھر اُن پر
اپنی مدت العمر مین عیاری نہ کرینگے اور امتحان بھی ہو جاے گا ہم اقرار کرتے ہین کہ اگر ہم کو آپ رہا
کر دین تو ہم پھر کبھی ادھر نہ آئین ملکہ خواجہ کو بھی منع کر دین ماننے نہ ماننے کا انکو اختیار ہی ہم تو
ضرور لشکر اسلام سے چلے جائین گے اور اب کبھی آپ پر قصد عیاری کرنے کا نہ کرین گے کیونکہ
آپ کے روبرو کوئی عیاری پیش نہ جاے گی ہر مرتبہ اسیر ہون گے دوسرے یہ امر ہے کہ اب
آپ کے ہاتھ سے لشکر اسلام کا بچنا محال ہی ضرور بالضرور تباہ و برباد ہوگا اتنی بڑی زبردست ساحرہ
آج تک ہم نے نہ دیکھی تھی نہ سنی تھی جیسی آپ ہین ہم تو اب اس امر کا اقرار کرتے ہین ای ملکہ ہم نے
تو اسوقت انعام کا کام کیا وہ عیاری کی کہ کسی نے نہ پہچانا بڑے بڑے ساحر موجود تھے خود سمندر
شاہ نے نہ پہچانا عیاری اسکا نام ہی بس جیسی ہم نے عیاری کی ویسا آپ نے بھی اپنا کمال دکھایا
پس آپ کی بڑی مہربانی ہوگی جو آپ ہمکو انعام دین کیونکہ قدر دان سے ہر طرح کا بس چلتا ہے
ہم دونون آپ کی قدر دانی اور سخاوت کی تعریف سنکے آے ہین ہم نے سنا تھا کہ ایک ملکہ نہ طاق
سے آئی ہین وہ عیارون کی بڑی قدر و منزلت فرماتی ہین بس ہمکو بھی اشتیاق ہوا کہ آپ کی خدمتین

حاضر ہو کر کچھ حاصل کر لیں پس ہم دونوں نے آپ کی طبیعت کو خوش کیا اپنا کمال دکھایا اور آپ کا
کمال دیکھا جیسا سنا تھا ویسا ہی آپ کو پایا آج تک ہماری نظر سے نہ کوئی ایسا ساحر گذرا نہ
کوئی ساحرہ ہم کئی مرتبہ سمندر شاہ کے بھی دربار میں آئے مگر ہمکو مطلق کسی نے نہ پہچانا نہ اسوقت
سوائے آپ کے کیا خوب سحر ہے پس اب ہم آپ کے سر مبارک کی قسم کھاتے ہیں کہ آپ ہمکو انعام
دے کر رہا کر دیں اب ہم لشکر میں کبھی نہ رہیں گے صرف خواجہ کو اس حال سے آگاہ کر کے جدھر منھ پڑیگا
سیدھے چلے جائیں گے کیونکہ اب ہمکو یقین ہو گیا ہے کہ کوئی آپ سے مقابلہ نہیں کر سکے گا اول تو کوئی عیار نہ عیاری
کر سکے گا جو آپ کے سامنے آئے گا آپ پہچان لیں گی دوسرے سحر میں آپ کا کوئی مقابلہ
نہیں کر سکتا ہے لشکر اسلام ضرور تباہ ہوگا میں جا کر صاحبقران کو بھی سمجھاؤنگا کہ اب آپ کا مقابلہ
کرنا بیکار ہے آپ یہاں سے تشریف لیجائیں تو اچھا ہے خواجہ کو بھی سب حال سے آگاہ کروں کہ ملکہ کے
اوپر آپ کی عیاری کارگر نہو گی بیکار رکو گرفتار ہوں گے اب قبول کرنے نہ کرنے کا اختیار انکو ہے
میں تو قسم کھاتا ہوں کہ میرے لوجی چھوٹ گئے میں تو ادھر کا رخ بھی نہ کرونگا عیاری کرنا تو شئے دیگر
ہے اب تو مجھکو آپ کا اگر سوتے میں بھی خیال آئے گا تو کانپ جاؤنگا وہ زک میں نے اٹھائی ہے
یہ کہکر سمندر شاہ کی طرف منھ کر کے کہا کہ اے بادشاہ آپ بھی کچھ سفارش ملکہ سے فرمائیے ہمارے
حق میں ہم نے آپ کو سچا کر دیا اور آپ کو وہ عیاری دکھائی کہ آپ نے اب تک نہ دیکھی ہوگی ہم تو آپکے
نمک خوار ہیں کچھ تو اسوقت حق نمک ادا فرمائیے سمندر شاہ یہ سنکے مسکرا دیا ایوان نے کہا کہ او برق
ثانی تو مجھکو فقرہ دیتا ہے میں تیرے فقرہ میں آنے والی نہیں ہوں ضرور جو تو نے کہا اُسپر عمل کرنے گا
ارے ادھر تو گرفتاری سے چھوٹا ادھر تو نے لوٹا اسوقت بیجا گرفتار ہوئے تو یہ باتیں کر رہے ہو تم
لوگوں کے قول فعل کا اعتبار نہیں تم لوگ ایسے بد معاش ہوتے ہو کہ اپنے باپ کے ساتھ دغا کرو جو تمہارے
کہنے پر عمل کرے وہ محض نادان ہے کیوں باتیں بناتا ہے اب میں تجکو رہا کر چکی کسی نے بھی اپنے دشمن کو
گرفتار کر کے رہا کیا ہے ارے اگر میں پہچان نہ لیتی تو تو اپنا کام کر چکا تھا جب گرفتار ہو گیا یہ باتیں بنانے
لگا یہ فقرہ اور کسی کو جا کر دے تو اور عیاری نہ کرے مکر و فریب تو تم لوگوں کے آب و گل میں ہے میں
تو تیری دشمن جانی ہوں تو نے اور قران و خواجہ نے مل کر میرے بھائی اور نانی کو قتل کیا ہے
اب میں تجھے کب چھوڑتی ہوں ملکہ نے جو یہ کہا برق ثانی نے جواب دیا کہ یہ تو بالکل آپ کے
عدل و انصاف کے خلاف ہے اے ملکہ جو آپ سے آئے اور امتحان کرے اسپر ظلم و ستم نہیں کرتے ہیں
میں یہ آپ سے قول کرتا ہوں کہ اب کی جو آپ پر عیاری کروں اور آپ مجھے گرفتار کر لیں تو پھر نہ رہا
کریں نہ میں پھر عرض کروں گا ایک مرتبہ رہا کر کے میرے قول کو آزما لیجئے اے ملکہ اگر میں یہ جانتا کہ میں
امتحان کرنے جاؤنگا اور ملکہ گرفتار کر کے مجھے قتل کرینگی تو میں کبھی نہ آتا بلکہ میں تو اس امید پر آیا تھا
کہ ملکہ خوش ہو کر انعام کثیر دینگی اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ تو نے اور قران نے اور خواجہ نے
میرے بھائی اور میری نانی کو قتل کیا ملکہ یہ تو مقابلہ تھا ہم نے اُن پر عیاری کی وہ ہمکو نہ پہچانے
ہم نے قتل کیا اور ہم اسی ارادہ سے گئے تھے اگر اُنھوں نے پہچان لیا تو وہ ہمکو قتل کرینگے
اُنھوں نے نہ پہچانا تو کیا کیا جاوے اور یہاں تو میں اس قصد سے نہ آیا بلکہ براے امتحان اور
انعام لینے آپ سے اور سمندر شاہ سے اور اپنا کمال دکھانے سو یہاں آکر گرفتار ہو گیا
اگر آپ نہ بھی پہچانتیں تو میں اپنے کو آپ پر ظاہر کرتا اور آپ سے انعام لیتا اے ملکہ اب تو میں

آپ کے بس مین ہون جو چاہے میرے حق مین فرمایئے مگر افسوس اس امر کا ہی کہ میری ابھی شادی ہوئی
تھی پورے طور سے دولہن سے بات بھی نہ کرنے پایا دل کے ارمان بھی نہ نکلے ابھی اسکا گھونگھٹ
بھی منھ سے نہین اُٹھا کہ وہ رانڈ ہوتی ہی ہائے وہ کمبخت اپنے دل مین کیا کہے گی اسکی جوانی کیونکر
بسر ہوگی کیونکہ نہ اُسکے مان ہی نہ باپ نہ بھائی صرف اسکو میرا بھروسا ہی ہان ایسی بدنصیب
عورت کم ہوتی ہی جیسی میری عروس ہی کوئی اسکا پرسان حال نہوگا سوا بھیک مانگنے کے اور کیا کریگی
یہ جو برق نے کہا ملکہ کے دل مین رحم آیا کہا کہ ای برق تو سچ کہتا ہی برق ثانی نے کہا اگر آپ کو یقین
نہو تو میرے ہاتھون پر سے سحر دفع فرمایئے مین آپ کو دکھا دون کہ وہ جو مہندی کے دن مین نے مہندی لگائی
تھی ابھی تک اسکی سرخی میرے ہاتھون مین موجود ہی میرے جھوٹ و سچ کا آپ کو باور ہوجائے ملکہ نے
مسکرا کر کہا کہ تیری دولہن کی صورت کیسی ہی برق ثانی نے کہا کہ اگر آپ ناراض نہون تو عرض کرون
ملکہ نے جواب دیا کہ ناراض ہونے کی کیا بات ہی تو بیان کر برق نے کہا کہ ملکہ بعینہ آپ ہی کی صورت
ہی کوئی بات اسمین ایسی نہین ہی جو آپکی صورت مین نہو مین نے جب سے آپ کو دیکھا ہی اسیوقت سے اُسکی تصویر
میری آنکھون کے نیچے پھر رہی ہی مین یہ یقین کرتا تھا کہ دم ہی بیٹھی ہوئی ہی صرف اسقدر فرق ہی کہ آپ
ضعیف ہین وہ ابھی جوان ہی اگر اُسکا آپ کا سامنا ہوتا تو مین کبھی نہ باور کرتا کہ آپ ملکہ ہین مین یہی
خیال کرتا کہ میری عروس ہی ملکہ ایوان نے قہقہہ لگایا کہا کیون موئے تو مجھے اپنی جورو بناتا ہی برق
ثانی نے جواب دیا کہ ملکہ مین نے آپ سے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ آپ ناراض ہونگی آپ نے
فرمایا تھا کہ نہین اسمین ناراض ہونے کی کیا بات ہی ای ملکہ عالم مجکو انعام دے کر رخصت فرمایئے
وہ کھانا لیے بیٹھی ہوگی میرا انتظار کر رہی ہوگی بغیر میرے کھانا نہ کھاے گی وہ مجھ سے محبت بدرجہ کمال
کرتی ہی جب تک مین گھر مین نہین جاتا ہون پریشان رہتی ہی ملکہ نے جواب دیا کہ ای برق یہ تو کہتا
کہ مین نے ملکہ کو فقرہ یاد ہو کا دیا مجکو تیرے اوپر رحم آگیا ورنہ مین کبھی نہ رہا کرتی مین تیرے فقرہ مین آ کر
تجھے نہین رہا کرتی ہون بلکہ تیرے اوپر رحم کھا کر مگر اس امر کا خیال ضرور رہے کہ اب میرے اوپر ہرگز ہرگز
عیاری نہ کرنا بلکہ اپنے اُستاد خواجہ کو بھی منع کر دینا اور سمجھا دینا کہ وہ بھی پھر عیاری کرنے کا قصد نہ کرین
اور اُس بڈھے کا یہ کہنا کہ وہ ہوشیار رہے مین اُسکو ضرور قتل کرونگی برق ثانی نے کہا ملکہ مین آپ کا پیام
سب کو دونگا مگر مین یہ عرض کرتا ہون کہ کوئی میرا کہنا نہ مانیگا بلکہ قران نے آپکی نانی کا برا حال کر کے
قتل کیا وہ ضرور لائق سزا ہی مین اُسکو آگاہ کر دونگا اور مین تو آپ سے اقرار کر چکا ہون اب کبھی عیاری
نہ کرونگا آپ پر بلکہ لشکر مین بھی نہ ہونگا ملکہ ایوان نے یہ سُن کے برق پر سے سحر اُتار لیا اور کہا کہ
اپنے قول پر قائم رہنا عہد شکنی نہ کرنا برق ثانی نے کہا کہ لایئے انعام لایئے ملکہ ایوان نے پانچ
اشرفیان برق کو دین برق نے کہا کہ ملکہ یاد کیجیے اپنی لیاقت کے موافق یا دوسرے کی میری تو
یہ لیاقت نہین ہی کہ پانچ اشرفیان لون اور اتنے بڑے کام کے صلہ مین پس آپ اپنی لیاقت کے موافق
عنایت فرمایئے ملکہ نے مسکرا کر بدرہ اشرفیان اور برق ثانی کو دین اور کہا کہ جاؤ ہم نے تمکو رہا کیا
برق ثانی نے اپنے کو سحر سے رہا پایا اشرفیان لے کر سلام کیا اور کہا کہ ملکہ میرے ساتھی کو تو رہا فرمایئے
اور اسکو بھی انعام عنایت فرمایئے ملکہ ایوان نے کہا کہ آپ کو اس سے کیا کام چاہے ہم اسکو رہا
کرین چاہے نہ رہا کرین وہ کوئی آپ کا قیدی تو نہین ہی برق ثانی نے کہا کہ ای ملکہ یہ تو ہو نہین سکتا
ہی کہ مین تو رہا ہو کر انعام پا کر چلا جاؤن اور اپنے ساتھی کو نہ لیجاؤن لوگ کیا کہین گے مفت بدنام

کریں گے اور کہیں گے کہ اپنی تو جان بچا کر چلا آیا دوسرے کو پھنسا آیا اس سے بہتر ہی کہ آپ مجکو بھی نہ
رہا کریں اگر آپ رہا فرماتی ہیں تو دونوں کو رہا فرمائیے برق نے اسطور سے اس امر کو کہا کہ ملکہ
مجبور ہوئی ضرغام کو بھی نبدرہ اشرفیاں دے کر رہا کیا جب برق ثانی و ضرغام ثانی دونوں
سحر ایوان سے رہا ہوے ایوان کو بہت دعا دی اور بہت ہی جھک کر اور مودب ہوکر سلام کیا اور
وہان سے سمندر شاہ کے سامنے آئے برق ثانی سمندر کی طرف دیکھکر بولا کہ ای بادشاہ ہم نے جیسا
ملکہ کو سنا تھا ویسا پایا ملکہ کے برابر نہ کوئی رحیم ہی نہ کوئی سخی نہ ساحر ہی یہ امر تو ضرور ہی مگر ہم نے آپ کی
بھی سخاوت کی تعریف سنی ہی اسوقت ہمنے وہ عیاری کی ہی کہ کبھی نہ کی ہوگی آپ کو ملکہ ایوان کے روبرو سچا
کر دیا اور اپنا فن دکھا دیا جیسی آپ نے ہم سب کی تعریف فرمائی تھی بس ہم امیدوار اس امر کے ہیں کہ آپ
بھی ہم دونوں کو انعام و اکرام عنایت فرمائیے تاکہ ہم آپ کی تعریف کریں اور آپ کے سبب سے ہماری بھی
دونوں زندگی بسر ہو سمندر نے مسکرا کر برق ثانی سے کہا کہ میں کس امر کا تمکو انعام دون تو نے میرے
ساتھ کیا سلوک کیا برق ثانی نے جواب دیا کہ جب ملازم کوئی کام کرتا ہی اور مالک خوش ہوتا ہی تو انعام
دیتا ہی میں نے ملکہ کے روبرو عیاری کی آپ بھی خوش ہوے اسپر انعام عنایت فرمائیے سمندر نے جواب دیا
تم میرے ملازم کب ہو برق نے جواب دیا کہ جب سے یہاں آکر اُترے ہیں لشکر میں اہل اسلام کے رہتے
ہیں مگر ملازم آپ کے ہیں ہم تو نمک آپ کا کھاتے ہیں برق نے وہ تقریر دلپذیر کی کہ سمندر نے بھی برق
و ضرغام کو پانچ پانچ اشرفیاں انعام کی دیں اس خیال سے کہ دونوں یہاں سے جلدی چلے جائیں
ایسا نہو کہ کوئی اور آفت برپا کریں ان لوگوں کے تو یہاں رہنے سے خوف ہی پس برق و ضرغام نے
وہ اشرفیاں لے کر سمندر شاہ کو سلام کیا اور دعا دی اُسکے بعد کہا کہ ہم رخصت ہوتے ہیں یہ کہکر پھر
سلام رخصت کیا ملکہ کو اور سمندر کو وہاں سے چلے کہ ملکہ نے پکار کر کہا کہ برق اپنے قول پر ثابت قدم
رہنا خواجہ کو بھی بہت سمجھانا اور صاحبقران کو بھی برق ثانی نے جواب دیا کہ ضرور یہ کہکر اور پاے شاطری
مار کر دونوں دربار کے باہر آئے اور باہم یہ کلام کرتے ہوے چلے کہ خوب خدا نے جان بچائی یہ فاحشہ
بڑی زبردست ساحرہ ہی جیسا اسکو سنا تھا ویسا ہی پایا مگر ای بھائی ضرغام جو کچھ ہی یہ مینا ہی اگر مینا نہ آگاہ
کرتی وہ کبھی نہ پہچان سکتی سارا دارومدار اسکا مینا پر ہی ضرغام نے کہا کہ بھائی مجکو تو یہ یقین نہ تھا کہ
رہا ہون گے خوب تم نے تقریر دلپذیر کی اور خوب فقرہ دیا کیا چالاکی اور دانائی کی ہی سواے اسکے
تدبیر کوئی اور تدبیر نہ تھی برق نے جواب دیا کہ نہ رہا کرتی تو کیا کرتی قتل ہی کر سکتی تھی ابھی زندگی باقی
تھی ضرغام نے جواب دیا کہ یہ امر تو ضرور تھا مگر اور کون سی صورت رہائی کی تھی برق نے کہا یہ تو درست
ہی مگر بھائی ضرغام ایک امر بھول گئے یہ نہ دریافت کیا کہ اس صندوقچہ میں کیا ہی اسوقت وہ ضرور بتا
دیتی کیونکہ میں نے وہ تقریر کی کہ خوش ہو گئی تھی ای ضرغام آج کسی اچھے کا منھ دیکھا تھا کہ مبلغ دس
اشرفیاں ملیں چلو اُستاد سے یہ سب حال کہیں اور کہیں کہ استاد ذرا سوچ سمجھکر عیاری آپ کیجیے گا
ورنہ خرابی ہوگی اور قمران کو بھی آگاہ کر دیں کہ وہ زیادہ تر تمھاری دشمن ہی میری بھی دشمن تھی مگر
میں نے اپنی فطرت سے اپنے کو بچایا تم بھی خوب ہوشیار رہنا ضرغام نے کہا کہ یہ ضرور ہی یہ باہم باتیں کرتے
ہوے شہر کے باہر آئے پاے شاطری مارتے ہوے قریب لشکر پہونچے دیکھا کہ جشن ہو رہا ہی ناچ
رنگ کی صحبت برپا ہی محفل عیش میں آئے یہاں خواجہ گا رہے تھے سماں بندھا ہوا تھا برق و ضرغام
بیٹھکر گانا سننے لگے جب خواجہ خوب گا چکے تھوڑے عرصہ تک وہ ہی حال رہا جب سب کو ہوش آیا

خواجہ کو ہر ایک نے انعام دیا خواجہ بہت خوش ہوئے کہ برق نے وضع قدیم سے بڑھ کر بادشاہ و صاحبقران کو
مجرا کیا خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو انھون نے عرض کیا کہ عرض کرتے ہین بادشاہ نے
برق ثانی سے فرمایا کہ اسوقت ہم سب کے سب رات بھر کے جاگے ہوئے ہین اسوقت نہ بیان کرو سہ پہر کے
دربار مین بیان کرنا انھون نے عرض کیا بہت خوب بس بادشاہ نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم دیا خود اٹھکر
محل مین تشریف لے گئے جا کر آرام کیا صاحبقران والاشان اپنے خیمہ مین گئے انھون نے بھی آرام کیا بعد
بادشاہ و صاحبقران کے سردار سب اپنے اپنے خیمہ کو گئے آرام پذیر ہوئے خواجہ اپنے مقام پر آئے کہ وہ
دن تمام ہوا بادشاہ نے دربار فرمایا سب آکر حاضر ہوئے بادشاہ تخت پر رونق افروز ہوئے صاحبقران
اپنے دلگل شوکت پر سب عیار بھی آکر حاضر ہوئے خواجہ اپنی کرسی پر آکر بیٹھے کہ برق نے اپنے مقام پر سے
آگے بڑھ کر پہلے بادشاہ کو دعا دی اسکے بعد عرض کیا کہ ہم دونون غلام حسب ارشاد خواجہ سمندریہ مین گئے
اُسدن دربار برخاست ہو چکا تھا دربار مین نہ جا سکے سرا مین بسر کی صبح کو دربار مین گئے دربار آراستہ
پایا پس برق ثانی نے ملکہ ایوان نہ طاقی کا آنا سمندریہ کا اُس سے سب حال بیان کرنا اور عیارون کی
شکایت اور صندوقچہ کا حال اور ظاہر کرنا کہ میری دایہ صندوقچہ سہراب جادو کے پاس سے لے آئی تھی راہ
مین اخضر ماہی پوش نے اسکو قتل کر کے لے لیا نہ معلوم کس طرف چلی گئی ہے مین بعد استیصال اہل اسلام
کے انبر لشکر کشی کرونگا ایوان نہ طاقی کا یہ کہنا کہ مجھکو نہ عیارون سے خوف ہے نہ صاحبقران سے
بلکہ مین زیادہ تر عیارون کی فکر مین آئی ہون سمندر کا کہنا کہ عیارون سے تم سر بر ہوگی اُسکا دعوی کرنا سمندریہ
سے قسم لینا بیان کیا اور عرض کیا کہ جب یہ سب حال منکشف ہو لیا تو ہم دربار سے باہر آئے پھر خیال آیا کہ
اسکا امتحان تو کر دو ہم نے جا کر عیاری کی برق ثانی نے اپنی کل عیاری اور اسکا پہچاننا اور اپنا تقریر
جاپلوسی کر کے اور انعام لے کر ایوان سے اور سمندر سے لشکر مین آنا بیان کیا اور کہا کہ دراصل ساحرہ
زبردست ہے اور بہت ہوشیار ہے غضب یہ ہے کہ وہ جو مینا اسکے پاس ہے وہ بڑے غضب کی ہے وہ سب حال
اس سے کہدیتی ہے وہ ہوشیار ہو جاتی ہے یہ جو تقریر برق ثانی نے بیان کی صاحبقران نے فرمایا کہ آئی ہے
تو کیا خوف ہے کچھ پروا نہین ہے وہ بھی قتل ہوگی یا شریک ہوگی اے سہراب جادو تم نے قدرت خدا
دیکھی کہ وہ صندوقچہ میان سمندر تک نہ پہنچا راہ سے دوسرا لے گیا تم کو بہت خوف تھا اب تو اطمینان
ہوا جب خداوند کریم حفاظت کرتا ہے تو یون بچاتا ہے اُسکی ذات پاک پر تکیہ رکھنا بہت اچھا ہے یہ حال سنکے
سب اہل دربار کو ایک تازہ خوشی پیدا ہوئی ہر ایک کے چہرہ کا رنگ بدل گیا بلکہ متفق اللفظ سب نے کہا
کہ اگر ایوان آئی ہے تو ہم ضرور بالضرور اُس سے مقابلہ کرینگے کوئی وہ دہری نہین بامزہ ہے اب
کوئی خوف نہین ہے ہان کسیقدر خوف تھا تو اُسی صندوقچہ سے تھا وہ تو گیا یہ کلام اہل دربار کا سنکے
برق نے کہا کہ وہ ساحرہ زبردست ہے اور بڑی کاملہ معلوم ہوتی ہے مین کیا اُسکی تعریف کرون اور سخی بھی
بہت ہے آفاق نے کہا کہ اے برق ثانی جو تم کہتے ہو بہت درست اور بجا کہتے ہو مگر ہم ضرور
اُس سے مقابلہ کرینگے برق نے کہا کہ مین یہ کب کہتا ہون کہ اُس سے کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے بلکہ میرا
قول یہ ہے کہ ساحرہ زبردست ہے یہ کہکر خواجہ سے کہا کہ اے استاد اُسنے پیام آپ کو دیا ہے کہ
خواجہ تم مجھپر عیاری کا قصد نہ کرنا ورنہ پچھتاؤگے بہت ذلت اُٹھاؤگے میرے روبرو ادھر آئے
اُدھر مین نے پہچان لیا اور مین تمھارے اور قران کے لیے فرض کر کے آئی ہون اے استاد دراصل
یہی واقعہ ہے کہ وہ زیادہ تر عیارون کو دریافت کرتی ہے اور قسم ان کی نسبت تو وہ بہت کہانت

اپنی زبان پر لاتی ہی آپ سے کہا ہی کہ کبھی بھولے سے بھی میرے اوپر عیاری کرنے نہ آنا ورنہ قتل ہوگے
اے اُستاد جیسا اُسنے کہا ہو ویسا ہی ہم نے اُسے پایا ہمارے نزدیک تو مناسب ہوگا کہ جب تک وہ یہان ہی
آپ لشکر سے نکلجائین تو بہتر ہوگا کیونکہ وہ ساحرہ زبردست ہی آپ کی دشمن جانی ہی کیا ضرور ہی کہ ایسی
حالت مین قیام فرمایئے یا جب وہ قتل ہوگی یا چلی جائے گی اُسوقت پھر تشریف لایئے گا ہم لوگ تو فطرت
سے جان بچاکر چلے آئے ہین اور اقرار کر آئے ہین کہ اب ہم عیاری تمھارے اوپر نہ کرین گے بلکہ
انعام بھی لائے ہین ہمکو یقین ہی کہ اُسپر کوئی عیاری نہین کرسکتا ہی آیندہ آپکو اختیار ہی خواجہ نے یہ
سنکے برق ثانی کو جواب دیا کہ او برق کیون تو مجھکو بناتا ہی وہ میرا کیا کرسکتی ہی اگر میری تلاش مین آئی ہے
تو آیا کرے یہ ہوسکتا ہی کہ مین ایک ساحرہ لکاتہ داحشہ کے خوف سے چلا جاؤن وہ کیا پہچانے گی تم لوگ
ناتجربہ کار تھے پہچان لیا تم اپنے قول پر ثابت قدم رہو حیف کی بات ہی کہ تم کل کے لونڈے ہوکر تو اُس سے
انعام لے آؤ اور مین اُستاد عیاران ہوکر اُسکے خوف سے بھاگ جاؤن پس مین نے جاکر اُس سے عیاری
نہ کی اور تم سے زائد نہ لایا تو مین استاد کس بات کا یہ بدنامی اپنے سر لون کہ برق وغیرہ تمام تو عیاری
کرکے لے آئے اور خواجہ فرار کر گئے قسم تھا اگر مین نے جاکر اُسے مسلمان نہ کیا تو اپنا نام خضران نرکھا
مین ضرور اُسکو مسلمان کرونگا اور جاتا ہون ابھی عیاری کرونگا اور تم سے دونا لاتا ہون یہ کہکر اپنی کرسی پر سے
اُٹھے کہ کیا خوف ہمکو دلایا جاتا ہے اگر وہ پہچان لیتی ہی تو میرا کیا کرے گی مجھکو سوائے خداوند کریم کے اور
کسی کا خوف نہین ہی وہ لکاتہ کیا ہی برق نے کہا کہ استاد غصہ نہ فرمایئے میری بات تو سماعت فرما لیجیے کہ
مین کیا عرض کرتا ہون خواجہ نے کہا کہ سن لیا پس اب مین ضرور جاؤنگا تم ایسے نالائق تو نہین ہین تم فیان
لے آؤ اور مین نہ لاؤن یہ تو کبھی نہوگا برق نے کہا کہ استاد آپ جیسی صورت پر تشریف لے جائیگا اُسکی مینا
ضرور بتادے گی خواجہ نے جواب دیا کہ آپکی بلا سے نہ مین مینا سے خوف کرتا ہون نہ طوطی سے ایسا دام
تدبیر پھیلاؤن کہ وہ مینا بھی پھڑک کر رہجائے دام مکر و فریب سے اُسکو بھی گرفتار کرون عیاری کی جھولی مین
نہ بند کرون تو تم خواجہ نہ کہنا برق نے جواب دیا کہ استاد پہلے بات کو اپنے مقام پر سوچ لیجیے پھر جایئے
خواجہ نے کہا کہ ممکن نہین ہے کہ نجاؤن برق نے دیکھا کہ خواجہ نہ مانین گے اچھے کو لفرین کی اور کہا کہ کیون
مین نے کہا مفت مین اُستاد گرفتار ہون گے اسوقت جہالت فرماتے ہین یہ دل مین خیال کرکے صاحبقران
سے اشارہ کیا کہ یا صاحبقران والاشان اُستاد کو منع فرمایئے روکیے اسوقت جاکر ضرور اسیر ہون گے
آپکا فرمانا قبول کرین گے یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خواجہ کیا قصد ہی خواجہ نے جواب دیا کہ
سمندر کے دربار مین جاتا ہون اور عیاری کرکے روپیہ لاتا ہون صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ
کیون خواجہ اپنے کو مفت مین قبالے بلا کرتے ہو اسکی حالت ابھی برق سے سن چکے ہو پھر بھی جاتے ہو
یہ کون سی عقلمندی ہے کہ دشمن کے پاس جانا دیدہ و دانستہ اپنے کو آفت مین پھنسانا ہے اگر روپیہ کی خواہش
ہو تو ایک ہزار روپیہ ہم سے لو دربار مین سمندر شاہ کے نہ جاؤ خواجہ نے جواب دیا کہ یا صاحبقران
اس امر مین آپ کچھ دخل نہ فرمائین مین ضرور بالضرور جاؤنگا جب سے مین نے یہ سنا ہی کہ میری نسبت
بہت سخت کلمات کہے ہین اور کہا ہی کہ میرے اوپر عیاری کا قصد نہ کرین ایک آگ سی بدن مین لگی ہوئی
ہی وہ بہت جب سے یہ معلوم ہوا ہی کہ یہ کل کے چھوکرے تو اسپر عیاری کرکے انعام لائے پھر مین
کیون نہ جاؤن یہ بدنامی لون کہ شاگرد تو عیاری کر گئے مگر استاد مارے خوف کے نہ آئے مین ضرور
جاؤنگا صاحبقران والاشان نے خواجہ کو بہت کچھ سمجھایا مگر خواجہ کب سنتے ہین بادشاہ نے بھی فرمایا

کہ تم مجھ سے اسقدر روپیہ لے لو گر بجاو ہر ایک سردار نے کہا کہ تم ہم سے سو لو کسی نے کہا کہ دو سو لو مگر نہ جاؤ
آفاق دلو کپہ نے کہا کہ خواجہ تمھارا جانا اچھا نہیں ہی ہم بھی آپ کو دو دو سو روپیہ دین گے کیونکہ وہ
ساحرہ زبردست ہی معمولی ساحرہ نہیں ہی ہم اسکے حال سے بخوبی واقف ہین جو کچھ برق ثانی کہتے ہین سب
سچ ہی جب خواجہ نے یہ سنا کہ سب سردار مع بادشاہ کے روپیہ دینے پر آمادہ ہین خواجہ نے جواب دیا کہ مین
جاؤنگا ضرور مگر عیاری نہ کرونگا صرف اسلی صورت دیکھکر چلا آؤنگا میرا روپیہ ہر ایک پر ہوگیا اس امر کو بھی
ہر ایک نے منع کیا خواجہ نے نہ سنا اور اسی وقت خواجہ دربار سے نکل کر اپنی صورت تبدیل کر کے باسامان
عیاری سے درست ہو کر طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوئے راہ مین تدبیر سوچ لی خواجہ تو ادہر
روانہ ہوئے صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ یہ طمع خواجہ کی ضرور جان لیگی صرف زر کی طمع مین
گئے ہین یہ خیال کر کے کہ برق و ضرغام تو اشرفیان لاتے ہین مین کیون نہ لاؤن سب اہل دربار نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا برق نے عرض کیا کہ خواجہ ضرور گرفتار ہون گے وہ اُنکے جان کی دشمن ہی اگر
خدانخواستہ پکڑے گئے تو پھر رہائی مشکل ہی بڑی جہالت فرمائی ہی استاد نے صاحبقران والا شان نے
فرمایا کہ ہم سب نے منع کیا لالچ بھی دیا مگر انھون نے نہ سنا کہا جاییے برق نے جواب دیا کہ حضور مجبور ہین
مین بھی جاتا ہون کہ دیکھون کیا گذری برق اور ضرغام دزا نچہ بن عمرو طرف شہر سمندریہ کے
صاحبقران والا شان سے اجازت لے کر روانہ ہوئے انکا بھی حال تحریر ہوگا یہان بادشاہ نے دربار
برخاست کیا محل مین تشریف لے گئے صاحبقران اپنے خیمہ مین سب سردار اپنے اپنے مقام پر گیا انکا حال
پھر قلمبند ہوگا خواجہ و برق ثانی وغیرہ بصورت مبدل طرف شہر سمندریہ کے راہی ہین انکو تو راہ مین
رکھا جاتا ہی کچھ حال دربار سمندر شاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ جب برق وغیرہ عیاری کر کے ایوان نطاق
اور سمندر شاہ سے انعام لیکر دربار سے باہر آئے اور لشکر کی طرف روانہ ہوئے ملکہ ایوان نے
سمندر شاہ سے کہا کہ بڑے غضب کے عیار ہین کچھ بھی خوف اپنے دل مین نہ کیا فوراً عیاری کر گئے
اور کیسے چرب زبان ہین جو غصہ مجھے تھا وہ شیرین کلامی کر کے برطرف کر دیا اور انعام لیکر چلے گئے سمندر
نے کہا کہ یہ کیا امر ہی ابھی آپ نے دیکھا کیا ہی ایسی ایسی بہت سی عیاریان ہونگی یہ تو کچھ بھی نہ تھی ایوان نے
کہا کہ اب کی مرتبہ اگر یہ دونون عیار آئے تو مین ضرور انھین قتل کرونگی یقین واثق ہی کہ اب وہ نہ آئین
کیونکہ اقرار کر گئے ہین سمندر شاہ نے کہا انکے قول و فعل کا کیا اعتبار خیر دیکھا جائے گا یہ جا کر بیان
کرین گے انکا استاد خواجہ ضرور آئے گا وہ بھی آکر عیاری ضرور کرے گا ملکہ نے کہا کہ آئے گا تو کیا پایا گا
گرفتار ہوگا اب تو یقین ہی کہ یہ حال سُن کے وہ بھی نہ آئے سمندر نے کہا کہ یہ ممکن نہین ہی کہ خواجہ
نہ آئین ملکہ نے کہا کہ کیا خوف ہی آئیگا تو آئے یہ سن کے سمندر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے
دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے سمندر شاہ داخل محل ہوا جو مقام ملکہ ایوان نطاق کے
رہنے کے لیے قرار دیا گیا تھا ایوان جادو اُسمین آئی گرد مکان سحر کر لیا وہ دن تمام ہوا سمندر
نے دعوت مین طلب کیا دعوت کھانے گئی جو اشیا کہ خشک تھین اور جن مین اس امر سے اطمینان
تھا کہ کوئی بیہوشی نہین ملا سکتا ہے وہ کھائین تھوڑی دیر ناچ دیکھکر پھر اپنے مقام پر چلی آئی حصار سحر
کر لیا یہ تو یہان سو رہی اور خواب مرگ مین مبتلا ہوئی سمندر اپنے محل مین آرام پذیر ہوا انکو تو مبتلا
خواب مرگ رکھا جاتا ہے اُدھر خواجہ راہ طے کر کے داخل شہر سمندریہ ہوئے ان کے بعد برق
وغیرہ بھی داخل ہوئے خواجہ شہر کی سیر کرتے ہوئے دربار کی عمارت کے قریب آئے دربار کو

برخاست پایا خیال کیا کہ وہ جس مقام پر اتری ہی وہان چلو بڑے عرصہ تک تلاش کیا نشان نہ ملا پس اپنے دل
سے کہا کہ یہ شب تو سرا مین بسر کرو صبح کو دربار مین چلنا یہ دل مین خیال کر کے چوک کی سیر کرتے
ہوئے آئے ایک جہاتین کے ہاتھ ایک مصری کا لعل فروخت کیا کہ اسی عرصہ مین شام ہو گئی سرا
مین آئے ایک درخت کے سایہ مین بستر لگایا بھٹیاری نے لاکھ کہا کہ کوٹھری خالی ہی پلنگ طیار
کر دون کہا کہ ہم لوگ فقیر ہین ہمکو کسی امر کی ضرورت نہین ہی ہم اسی درخت کے سایہ مین رات
بسر کرین گے وہ یہ سُن کے خاموش ہو رہی پھر نہ کہا ادھر برق وغیرہ بھی پہلے دربار کی تلاش
مین گئے اُنھون نے بھی دربار برخاست پایا سرا مین آکر اُترے مگر دوسری سرا مین کمرہ
کرایہ کا لیا بھٹیاری سے کھانا پکوایا راحت سے بسر کی یہان خواجہ نے جب دیکھا کہ سب
سو رہے کوئی نہین جاگتا ہو اپنے مقام پر سے اُٹھے چند مسافر سرا مین تھے سب کا مال و اسباب کر
ٹٹول ٹٹول کے نکال لیا ایک حبہ نہ چھوڑا اور پھر اپنے مقام پر آکر لیٹ رہے یہان تک کہ صبح ہوئی سرا
کا پھاٹک کھلا سب سے پہلے آپ سرا سے اپنا بستر اُٹھا کر نکل گئے باہر آکر دوسری صورت تبدیل کر کے
طرف دربار کے چلے دوسری سرا سے برق و ضرغام وغیرہ بھی چلے یہان سمندر محل سے برآمد ہوا دربار
آراستہ ہوا سب سردار اپنے مرتبے سے آکر بیٹھے ملکہ الوان کرسی پر برابر سمندر کے آکر بیٹھی پشت پر
اُڑا لگا ہوا ہی اسپر مینا بیٹھی ہوئی ہی پانون مین طلائی زنجیر پڑی ہوئی ہی صندوقچہ سامنے کرسی پر رکھا
ہوا ہی یہان دربار آراستہ ہی کہ برق و ضرغام وغیرہ تو خدمتگارون کی صورت بنکر الوان کے
سامنے علیحدہ ایک طرف کو کھڑے ہو رہے مگر ایک ایک کو دیکھ رہے ہین کہ نہین کون خواجہ ہین اور
خواجہ کسکی صورت پر داخل دربار ہوئے ہین کسی کو نہ پایا سوائے اصلی صورتون کے برق نے ضرغام
سے کہا کہ ابھی تک استاد نہین آئے ضرغام نے کہا کہ آتے ہون گے آئین گے ضرور گرداب نقب زن
عیار سمندر شاہ اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسکے برابر اُسکے چارون شاگرد جو کہ معزز ہین وہ بیٹھے ہوئے
ہین اور سب عیار کھڑے ہوئے ہین کہ الوان نے گرداب سے کہا کہ ہم تمھاری عیاری کی بڑی تعریف سنتے
تھے کہ بہت بڑے عیار ہو مگر آج تک تم نے کوئی عیاری لشکر اسلام مین جا کر نہ کی گرداب نے جواب دیا
کہ بادشاہ نے حکم نہین فرمایا ورنہ مین خواجہ کو لشکر سے جا کر اسیر کر لاتا خواجہ کی اصل کیا تھی ملکہ نے جواب
دیا کہ مین اجازت دلا دون راوی نے بیان کیا ہی کہ جب خواجہ قریب دربار ہو پہنچے تھے تو اُنھون نے زنبیل
سے گلیم نکال کر اوڑھ لی تھی داخل دربار ہوئے تھے سب دربار کو آراستہ پایا تھا یہ قریب کرسی گرداب
نقب زن کھڑے ہوئے گرداب کی اور الوان کی تقریر سن رہے تھے جبکہ یہ ملکہ نے کہا کہ مین اجازت
دلا دون تم گرفتار کر لاؤ گے گرداب نقب زن نے جواب دیا کہ ضرور اگر وہ عیار زیر زمین جا کر پوشیدہ ہوگا
تو مین جا کر اسیر کر لاؤنگا میرے روبرو اسکی ہستی کیا ہی برسون فن عیاری تعلیم کرون اس امر سے مجبور ہون
کہ اسکے پاس چند اشیا ایسی ہین جو کہ نایاب زمانہ ہین مگر اُسنے بھی مین نہین خوف کرتا ہون اس امر کا امیدوار
ہون کہ بادشاہ اجازت فرمائین اور یہ حکم فرما دین کہ وہ جو اشیا خواجہ کے پاس ہین سب تیری ہین تو مین
کوشش کرون یہ سنکے ملکہ نے سمندر سے کہا کہ آپ گرداب نقب زن کو کیون نہین اجازت دیتے
ہین جس طریقہ سے ہو سکتا ہی سمندر نے جواب دیا کہ اُسنے کب ذکر کیا اگر یہ اجازت چاہتا ہی تو کیا مضائقہ
ہی یہ جائے خواجہ کو اسیر کر لائے اسکو خواجہ کی ہر چیز کا اختیار ہی گرداب سے ملکہ نے کہا کہ اب تو
اجازت ملی گرداب نے جواب دیا کہ مین کل جا کر اسیر کر لاؤنگا آپ مجھ سے لین مین اسی امر کا تو امیدوار تھا

کہ حکم شاہی جو پاؤن تو مین اپنا کمال دکھاؤن اور اتنی مدت جو نمک شاہی کھایا ہی اُسکو ادا کرون اب آپ میرا
کمال ملاحظہ فرمایئے ملکہ نے کہا کہ اگر تو خواجہ کو گرفتار کرلائے گا تو مین تجکو مال دنیا سے نہال کر دونگی گو مین یہ
قوت رکھتی ہون کہ ابھی چاہون تو خواجہ کو اسی مقام پر بیٹھے بیٹھے طلب کرلون کسی کا کچھ بس نہ چلے ساحر و
غیر ساحر سب منھ دیکھکر رہجائین یہ جو تو صندوقچہ دیکھتا ہی کہ میرے روبرو رکھا ہی اس صندوقچہ مین چار کنیزان
ساحری ہین کہ وہ میرے طابع ہین مین جو حکم اُنکو دون وہ فوراً بجالائین اور اس صندوقچہ پر میرا سحر ہے کہ
کوئی اسکو بدون میری اجازت کے ہاتھ نہین لگا سکتا ہی اگر ہاتھ لگائے تو ہاتھ اسکا صندوقچہ مین جسم جائے
پھر جب تک نہ حکم دون صندوقچہ نہ چھوٹے پس اگر مین چاہون تو کنیزان ساحری کے ذریعے سے اسیر
کرالون مگر تیرا کمال دیکھنا ہی کہ مین نے تیری بہت شہرت سنی ہی گرداب نے کہا کہ کل ملاحظہ فرمایئے گا ملکہ نے
کہا کہ اچھا خواجہ گلیم اوڑھے ہوے سب تقریر سن رہے تھے دل مین کہا کہ یہ بڑی ساحرہ زبردست ہی
ایسی ایسی چیزین اُسکے پاس ہین پس قصد کیا تھا کہ صندوقچہ اُٹھالون جب یہ سنا کہ صندوقچہ ہاتھ پکڑ
لیتا ہی تو اس قصد سے باز رہے اُدھر میان گرداب نقب زن اب پھولے نہین سماتے کہ مین کل جا کر
خواجہ کو اسیر کرلاؤنگا کرسی پر بیٹھے ہوے اکڑ رہے ہین باربار مونچھون پر تاؤ دے رہے ہین یہان
خواجہ نے خیال کیا کہ تم کھڑے کیون ہو جس کام کے لیے آئے ہو وہ کام کرو پس یا تو عقب گرداب کھڑے
تھے یا ہاتھ بڑھا کر گرداب کے سر پر سے کلاہ مرداریدی جو کہ پہنے ہوے تھا اُتار لی کہ وہ برہنہ سر ہو گیا
خود وہان سے عقب سمندر آئے کہ برق کی نگاہ گرداب کے سر پر پڑی دیکھا کہ برہنہ سر بیٹھا ہوا ہی
ضرغام سے کہا کہ استاد آگئے پہلے ہاتھ گرداب نقب زن پر صاف کیا کہ کلاہ سر پر سے اُتار لی
اُسکو خبر تک نہ ہوئی اسی منھ پر استاد سے مقابلہ کرنے کو راضی ہین اور اقرار کیا ہے کہ اسیر کرلاؤنگا ضرغام نے
کہا کہ اسکی ابھی یہ لیاقت ہی کہ یہ اسیر کرلائے گا خود گرفتار ہوگا یہان ضرغام و برق مین یہ باتین اشارون
مین ہورہی تھین کہ ایک گرداب کے شاگرد کی نگاہ گرداب نقب زن کے سر پر پڑی اُس نے جو
برہنہ سر دیکھا تو آہستہ سے کہا کہ استاد کیا آپ کلاہ پہنکر دربار مین نہین آئے تھے کہ برہنہ سر ہین بڑی
خیریت ہوئی کہ بادشاہ کی نگاہ نہ پڑی ورنہ خرابی ہوتی کیونکہ بالکل خلاف تہذیب ہی گرداب نے کہا کہ
کیا بکتا ہے مین کلاہ پہنکر کیون نہین آیا اُسنے کہا کہ ذرا ہاتھ سے ملاحظہ فرمایئے کہ کلاہ سر پر ہے یا نہین
اُسنے جو سر پر ہاتھ رکھا کلاہ کو نہ پایا بہت حیران ہوا ادھر اُدھر دیکھا کہ کہین گر نہ پڑی ہو وہ گری ہو تو ملے
یہ حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی کلاہ کہا ہو گئی یہ حیران ہو رہا تھا ادھر خواجہ جو عقب پشت سمندر ہو پہنچے اُسکے
سر پر سے تاج لیا اصراق و شملاق کے سر پر سے مندیل وزارت لی عشاق کے بھی سر پر سے کلاہ اُتار
لی اور باقی اہل دربار مین سے کسی کی کلاہ نہ لی یہ سب کلاہ و تاج لے کر عقب پشت ایوان کے آئے اور
آہستہ سے مینا کی زنجیر پکڑ کے اپنی طرف کھینچا مینا جو کھنچنے لگی پکاری کہ ملکہ کوئی مجھے کھینچتا ہے
دیکھو مین جاتی ہون جیسے ہی مینا نے یہ صدا دی خواجہ نے ہاتھ روک لیا ایوان نہ طاقی نے پلٹ کر
دیکھا کسی کو نہ پایا پھر اپنے منھ کو پھیر لیا کہ خواجہ نے پھر کھینچا پھر مینا پکاری کہ ملکہ کوئی مجھے پھر کھینچتا
ہی ایوان نہ طاقی نے پھر پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا مینا کو اسی مقام پر بیٹھے دیکھا ایوان مینا پر خفا
ہوئی اور کہا کہ تو دیوانی ہوئی ہی نہ کوئی کھینچتا ہی نہ کچھ کرتا ہی نہ کوئی ہی بیکار پکار رہی ہی یہ کہکر پھر اپنی
طرف منھ کر لیا ایک مرتبہ خواجہ نے زور سے پکڑ کر جھٹکا دیا وہ چلائی کہ ملکہ خبردار ہو کوئی مجکو لیے
جاتا ہی مینا چلاتی رہی خواجہ نے مع زنجیر واڈے کے مینا کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا ایوان نے خیال کیا

کہ مینا دیوانی ہوگئی بیکار رکے لیے چلاتی ہی پلٹ کر نہ دیکھا بیٹھی رہی ادھر خواجہ اسکو نذر زنبیل کر کے سمندر
کی پشت پر سے ہوکر ایوان بارگاہ سے صحن میں آئے کہ برق نے دیکھا سمندر و عشاق و شملاق و اہراق
سب برہنہ سر ہیں اور میناندار دیر ضرغام سے کہا کہ خواجہ تشریف لائے مینا کا تو فیصلہ کیا ہوں کر کھا گئے
خوب دام مکر میں اسیر کیا بڑی ہوشیار تھی کچھ نہو سکا پھڑپھڑا کر رہ گئی اب نہ زنبیل میں ہوگی اور دیکھو کہ
سب کو خواجہ نے مع سمندر کے برہنہ سر کر دیا ضرغام نے جواب دیا کہ دیکھتے جاؤ ہوتا کیا ہے
ادھر عشاق کی نگاہ سمندر شاہ کے سر پر پڑی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ گستاخی معاف یہ کونسی حرکت
تھی کہ آج دربار میں سر برہنہ آئے دائی اماں تو برسوں مریں مگر آنکا غم آج کیا یہ جو عشاق نے
کہا سمندر نے سر اُٹھا کر عشاق کی طرف دیکھا برہنہ سر پایا سمندر نے کہا کہ واہ استاد اپنی
ہائی اور بھی گنوائی آپ خود تو برہنہ سر ہیں اور مجکو کہتے ہیں یہ جو اُستاد شاگرد میں تقریر
ہوئی اب سب اہل دربار نے سر اُٹھا کر دیکھا تو یہ ماجرا نظر پڑا کہ دونوں وزیر بادشاہ و
عشاق سر برہنہ بیٹھے ہوئے ہیں ہر ایک نے یہ واقعہ دیکھکر اپنے سر پر ہاتھ رکھا اپنی کلاہ کو سر پر پایا
اس خیال سے کہ شاید ہم بھی سر برہنہ ہوں جب کلاہ سر پر پائی تو اطمینان ہوا لگا اب جادو نے شملاق سے
کہا کہ آپ نے بھی بادشاہ کا ساتھ دیا آپ بھی آج کلاہ پہنکر نہیں آئے نہ اہراق اب تو ہر ایک کو حیرت ہوئی
گرداب نقب زن نے جو یہ سُنا تو فرط شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا یہ جو سنا کہ بادشاہ کے
سر پر تاج نہیں ہے اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا سر برہنہ پایا ایک مرتبہ روبرو سمندر شاہ کے آیا اور عرض کیا
کہ غلام بھی اسی بلا میں مبتلا ہے بڑے عرصہ سے اسی فکر میں تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا اب
سب نے گرداب نقب زن کو بھی برہنہ سر پایا سب کو بڑی حیرت ہوئی سمندر نے کہا کہ یہ امر ہماری سمجھ
میں نہیں آیا کہ یہ کیا بات ہے کون ایسا زبردست تھا کہ ہم سب کی کلاہ لے گیا اور ہمکو سر برہنہ کر گیا مگر یہ دوسری
عجب کی بات ہے کہ اور کسی سے نہ بولا سوائے ہم چند اشخاص کے بڑا ہوشیار تھا کہ جو قیمتی کلاہ تھیں وہ لے گیا
باقی کو ہاتھ نہ لگایا بس اُسوقت سمندر شاہ نے دوسرا تاج منگا کر سر پر رکھا اسی طور سے ہر ایک نے
کلاہ طلب کر کے سر پر پہنی گرداب نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ خوب آبرو بچی ورنہ ضرور آبرو جاتی
جب بادشاہ ایسی حالت سے دیکھتا سوال کرتا میں کیا جواب دیتا ہاں خود انکا تاج ندارد ہوگیا اب
وہ کیا عتاب کرتے بڑا انصاف تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ کسی نے ملکہ ایوان کی طرف نہ دیکھا سب یہ واقعہ
دیکھکر حیران ہوئے اور سر جھکائے سمندر خود شرمندہ ہوا کہ یہ کونسی حرکت ہے اور سر جھکا لیا دل میں کہا
کہ اہل دربار کیا کہتے ہوں گے یہی خیال کرتے ہوں گے کہ بادشاہ سڑی ہوگیا ہے اور استاد کو اور وزیروں کو
سب کو دیوانہ خیال کرتے ہوں گے اور سب تو سر برہنہ نہ آئے تھے ایسی کوئی بھی حرکت کرے گا
یہ نئی بات ہوئی کہ خود بخود یہ چند آدمی سر برہنہ ہوگئے کوئی نہ کوئی بات تو ضرور ہے سمندر سر جھکائے
ہوئے یہ اپنے دل میں خیال کر رہا تھا کہ یکایک در بارگاہ سے ایک شخص سر پر تاج رکھے ہوئے قبا
قلمکار پہنے ہوئے چلا آتا نظر پڑا سمندر شاہ نیچی نگاہ سے دیکھ رہا تھا مگر خاموش تھا راوی
بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ مینا کو لے کر صحن بارگاہ میں اپنی صورت تبدیل کی معقول آدمی کی صورت بنکر
گلیم اُتار کر طرف دربار کے چلے جب ایوان میں پہنچے اب سب نے دیکھا کہ یہ کون شخص آیا ہے خواجہ
نے مجرا گاہ پر سے سمندر کو بہت جھک کر مجرا کیا اُسکے بعد ملکہ ایوان نہ طاقی کو مجرا کیا کہ سمندر نے
جو بدا انکو اشارہ کیا کہ انکو کرسی دو خواجہ کو جو سب نے نہ دیکھا سوائے سمندر کے آتے ہوئے

اسکا سبب یہ تھا کہ سب سر جھکائے ہوئے اس حیرت مین بیٹھے ہوئے تھے کہ یہ کیا ماجرا تھا کہ سمندر
وغیرہ کی ٹوپیان سر سے ندارد ہوگیئن بدین سبب کسی نے نہ دیکھا اُدھر چوبدار نے کرسی لاکر حاضر کی خواجہ
سمندر شاہ کو سلام کرکے روبرو ملکہ الوان نہ طاقی کے کرسی پر بیٹھ گئے برق نے ضرغام سے کہا کہ بھائی
ضرغام یہ جو مرد بزرگ آئے ہین یہ استاد ہین میناکو غایب کرکے آئے ہین تاکہ حال نہ کھلے ضرغام
نے اشارہ سے کہا کہ سچ کہتے ہو اُدھر خواجہ نے ملکہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ملکہ آپ نے مجھے پہچانا
کہ مین کون ہون اور کس غرض سے آیا ہون ملکہ نے جواب دیا کہ مین نے آپ کو نہین پہچانا نہ مین نے آپ کو
کبھی دیکھا تھا جو پہچانون خواجہ نے سمندر سے کہا کہ آپ نے پہچانا سمندر شاہ نے بھی انکار کیا پھر تو خواجہ
نے سب اہل دربار سے پوچھا کہ آپ لوگون مین سے کسی نے مجکو پہچانا سب نے انکار کیا گرداب لقب ان
سے کہا کہ بتاؤ اُسنے کہا کہ مین نہین واقف ہون جب سب انکار کر چکے خواجہ نے سمندر اور الوان اور
عشاق سے مکرر وسہ کرر دریافت کیا جب سب انکار کر چکے اُسوقت خواجہ نے الوان سے کہا کہ ملکہ
تم اسی امر پر دعوے کرتی تھین کہ جب خواجہ میرے روبرو صورت بدل کر میرے اوپر عیاری کرنے
آئینگے تو مین پہچان لونگی مین تمھارے سامنے موجود ہون اور تم مین سے کسی نے نہ پہچانا میان گرداب
میرے مقابلہ کا دعوے رکھتے ہین وہ بھی مطلق نہ پہچان سکے کیا خوب اسی منھ پر یہ دعوے اُدھر برق نے
ضرغام سے کہا کہ لو اور سنو خواجہ نے اپنے کو ظاہر بھی کر دیا بڑا غضب کیا اب ضرور اسیر ہونگے کوئی
بھی دشمن کو آگاہ کرتا ہی جو کام کرنا تھا کیا ہوتا اور اپنی راہ لی ہوتی ضرغام نے جواب دیا کہ کوئی مصلحت
ہوگی برق یہ سن کے خاموش ہو رہا اُدھر خواجہ نے ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ واے سمندر واے گرداب
واے کل اہل دربار آگاہ ہو کہ منم خواجہ ثالث خضران بن عمرو ثانی افسوس کسی نے نہ پہچانا خصوصًا
ملکہ نے مین تو ملکہ کا امتحان کرنے آیا کہ مین نے سنا تھا ملکہ پہچان لیتی ہی مگر جس نے مجھ سے بیان کیا تھا
وہ سب بالکل جھوٹ تھا کیا کوئی مجھے پہچان سکتا ہی بس مین چاہتا تو سب کو بیہوشی سنگھا کر بیہوش کرتا اور سب کو
قتل کرکے چلا جاتا سمندر نے یہ سن کے کہا کہ ہمکو کیونکر یقین ہو کہ آپ خواجہ عمرو ہین آپ اپنی اصلی
صورت ہمکو دکھایئے یہی کلام ملکہ نے بھی کیا الوان نہ طاقی ایسی متحیر ہوئی تھی کہ میناکو بھی فراموش
کر گئی تھی کہ دیکھے کہ میری مینا نے کیون نہ آگاہ کیا مینا ہوتی تو آگاہ کرتی اسکے تو پہلے ہی پر کتر دئے گئے
نہ کسی اہل دربار نے ملکہ کو یاد دلایا نہ مینا کی طرف دیکھا سب کے سب چشم حیرت سے خواجہ کی طرف دیکھ
رہے ہین جب سمندر اور الوان نے یہ کلمہ کہا خواجہ نے کہا کہ تم اصلی صورت پر جو دیکھوگے تو یقین
لاؤگے بس مین براے امتحان تو آیا ہون یہ کہکر کرسی پر سے جست کی سقف ایوان تک گئے وہان
جاکر غلطک لگائی زمین تک آتے آتے اپنی اصلی صورت پر تھے وہ سب سامان غائب تھا وہی
تکا سی ڈاڑھی وہی کھمبے سے گال وہی زیرہ سی آنکھین وہی خوبانی ایسے کان وہی طباق السا
پیٹ تنکا ایسے ہاتھ پاؤن تین گز کا قد اوپر کا چھ گز کا دھڑ نیچے کا نو گز کا پیا وہ شطرنج کا جو کہ
بڑھ کر فیل سوار کو مارے ایک ٹاٹ کا کرتہ آپ کے گلے مین اور رنڈے کا پائجامہ سر پر کاغذ
کی ٹوپی اسمین لومڑی کی دم لگی ہوئی آکر کرسی پر بیٹھے راوی نے بیان کیا ہی کہ خضران بن عمرو
ثانی بالکل خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کی صورت مین سر مو فرق نہین ہی بلکہ عمرو ثانی اس قدر مشابہ
نہ تھے جیسے یہ ہین بس جب خواجہ آکر اپنی صورت اصلی سے کرسی پر بیٹھے سمندر شاہ اور ملکہ
الوان نہ طاقی اور کل اہل دربار کو حیرت ہوئی کہ کیا سحر اور امر عجیب ہی کہ بالاے سقف جاتے جاتے

صورت بدل گئی ہے مجھ مین بھی تو یہ طاقت نہین ہی گو کل اہل دربار تو خواجہ کو کئی مرتبہ اصلی حالت پر دیکھ چکے تھے
مگر اسوقت بجز دفعتاً دیکھا ڈر سے گئے ملکہ تو خوف زدہ ہو کر سہم گئی خواجہ نے کرسی پر بیٹھ کر فرمایا کہ اب تو سبنے
پہچانا اب بھی کوئی شک ہی سب نے مع سمندر اور ملکہ کے جواب دیا کہ ہم سب نے پہچانا خواجہ نے
اُٹھکر کرسی پر سے سمندر اور ملکہ کو پھر سلام کیا اور پھر کرسی پر بیٹھے سمندر نے خواجہ سے کہا کہ اسوقت آپکی
تشریف آوری کا کیا سبب ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے سنا تھا کہ ملکہ عیارون کو خوب پہچانتی ہین
دوسرے جو کوئی اُنکے روبرو عیاری کرے اُسکو انعام دیتی ہین تو مین نے کہا کہ مین بھی جاکر عیاری
کرون اور ملکہ کا امتحان کرون کہ مجکو بھی پہچانتی ہی یا نہین اور ملکہ سے انعام لون مگر مین نے یہان آکر
جس نے مجھ سے بیان کیا تھا اُسکے قول کے خلاف پایا ملکہ نے تو ذرا بھی نہ پہچانا الوان نے کہا کہ مین
تو ضرور پہچان لیتی مگر نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ جو اسوقت میری مینا نے مجکو نہ بتایا خواجہ نے کہا کہ ملکہ
مینا کیسی کیا کوئی مینا بھی تمھارے پاس تھی ملکہ نے کہا کہ تم سے جس نے بیان کیا ہوگا یہ بھی بیان کیا
ہوگا کہ ملکہ کی مینا جو کچھ حال ہوتا ہی مفصل بیان کر دیتی ہی خواجہ نے کہا کہ ہان بیان کیا تھا اب یاد آیا
ای ملکہ وہ تمھاری مینا کہان ہی اب الوان نے پلٹ کر دیکھا کہ کیا سبب ہوا جو میری مینا نے مجکو خبر
نہ دی دیکھا تو وہان مینا ندارد ہی کوئی صیاد مع اڈے اور زنجیر کے لے گیا یہ دیکھنا تھا کہ اسکو بڑا صدمہ
ہوا ہاے مینا کہکر اپنے زانو پر ہاتھ دے مارا سر پیٹ لیا اور کہا میری بڑی عمدہ مینا تھی مین نے اُسکو
بڑی مشقت سے پالا تھا خوب باتین کرتی تھی نہ معلوم کون کمبخت لے گیا افسوس اب ایسی مینا مجھے
نہ ملے گی مین اپنی مینا کو کہان سے لاؤن اُسنے دو مرتبہ مجھ سے کہا کہ ای ملکہ کوئی مجکو کھینچتا ہی مین نے
دونون مرتبہ پلٹ کر دیکھا کسی کو نہ پایا جب اُسنے تیسری مرتبہ کہا مین نے خیال کیا کہ دیوانی ہو گئی ہے
جو بیہودہ بکتی ہی مین نے کچھ سماعت نہ کی پلٹ کر بھی نہ دیکھا ہاے میری مینا وا ے میری مینا کہان سے تجکو
تلاش کر کے لاؤن میرا تو تجھ سے دل بہلتا تھا کس ظالم نے تجکو مجھ سے جدا کیا کون وہ کمبخت تھا ملکہ الوان نے
جو یہ کہکر رونا شروع کیا سب اہل دربار حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی این گل دیگر شگفت تاج اور کلاہ
تک غنیمت تھا مینا کو کون لے گیا وہ کون ایسا تھا کہ جو مینا کو لے گیا سب کو حیرت بالاے حیرت ہی ادھر
خواجہ نے کہا کہ ملکہ تم اسقدر زار زار کیون روتی ہو ایک مشت پر کے لیے اور مینا خرید کر کے پال لینا بیکار
دو پرون کے لیے جان کھوتی ہو اور اپنے کو ہلاک کرتی ہو ملکہ الوان نے جواب دیا کہ خواجہ وہ مینا
میری بہت عمدہ تھی خوب باتین کرتی تھی مین نے اسکو سحر بھی تعلیم کیا تھا میری مونس تنہائی تھی جب مین اکیلی
ہوتی تھی تو اُس سے باتین کرتی تھی ایسی پیاری پیاری باتین کرتی تھی کہ میرا دل بہلتا تھا مین اُس سے بہت
محبت کرتی تھی نہ معلوم کون دشمن تھا جو مجکو رُلا گیا میری مینا کو لے گیا مین اب کہان سے تلاش کر کے لاؤن یہ تو خواجہ
تم نے سچ کہا کہ ایک مشت پر کے لیے جان کھوتا بیکار ہی اور خرید لینا ای خواجہ پھر مین اتنے زمانہ تک محنت کرون
تب اس لائق ہو اور نہ معلوم بولے یا نہ بولے کوئی جانور پر تو ذرا سے نہین خواجہ نے کہا کہ ملکہ
گھبراؤ نہین تمھاری مینا تمکو مل جاے گی تم کیون اسقدر پریشان ہوتی ہو مین صرف آزماتا تھا ملکہ نے
کہا کہ کہان سے ملیگی اُسکو تو کوئی لے گیا ای خواجہ سچ بتاؤ کہ کیا تمھارے پاس ہی خواجہ نے
کہا کہ مین تو تمھارے پاس بیٹھا ہون میرے پاس ہوتی تو تمھارے سامنے ہوتی اچھا تم یہ بتاؤ کہ تم اپنی
مینا کو پہچان لوگی جو ملے ملکہ الوان نے کہا کہ ای خواجہ اب وہ کہان ہان اگر ملے تو ضرور بالضرور پہچان لون
یہان سب اہل دربار مع سمندر کے حیران ہین کہ یہ کیا امر ہی اور کس طور کی باتین ملکہ مین اور

اور خواجہ مین ہو رہی ہین کہ خواجہ نے ملکہ سے کہا کہ ای ملکہ تم اس مینا سے بہت محبت کرتی ہو ملکہ نے کہا کہ
ضرور مین اُسکو چاہتی ہون خواجہ نے کہا کہ ای ملکہ تمھاری مینا میرے پاس ہی مگر اصل امر یہ ہی کہ میرے پاس
اور بھی مینائین ہین شاید انہین مل گئی ہو مین اُنکو نکالتا ہون تم اپنی مینا کو پہچان لو ملکہ نے کہا کہ خواجہ مینا تمھارے
پاس کہان سے آئی خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ مینے صرف تمھارے امتحان کی خاطر مینا پہلے سے لیلی تھی مگر تمنے
مطلق نہ پہچانا یہ بیان کیا کہ میری مینا تمھارے پاس ہی ای ملکہ جیسی مین نے تمھاری صفت سنی تھی اُسکے خلاف پایا
ملکہ نے سر جھکا لیا تھوڑے عرصہ کے بعد سر اُٹھا کر کہا کہ ای خواجہ جو تعریف کہ مین نے تمھاری سنی تھی اُس سے
زیادہ تمکو پایا دراصل تم سب کے سب بڑے عیار کامل ہو مگر مین تم سے مقابلہ کرونگی اب تم میری مینا مجکو
دے دو کیونکہ مین اُسکے لیے بہت بیتاب ہون خواجہ نے کہا کہ ملکہ مین تم سے مذاق کرتا تھا بھلا یہ بتلاؤ کہ
مینا میرے پاس کیونکر آئی کیا خوب مین نے جو آپ سے مذاق کیا آپ کو بھی یقین ہو گیا مین کجا مینا کجا وہ پردار
جانور تھا معلوم ہوتا ہی کہ کہین اُڑ گیا ملکہ نے جواب دیا کہ مع اَڈے اور زنجیر کے خواجہ نے کہا کہ مین کیا جانون
تمھارا ہی قول ہی کہ مین نے اسکو بہ در سحر تعلیم کیا تھا وہ سحر کر کے اُڑ گئی ملکہ نے مسکرا کر کہا کہ خواجہ جانور بھی
کہین سحر کرتے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ مین کیا جانون ملکہ نے جواب دیا کہ خواجہ مذاق ہو چکا میری مینا مجکو
دو خواجہ نے کہا ملکہ ذرا ہوش مین آؤ واہ کیا خوب تم نے میری بات کو پکڑ لیا ملکہ نے جواب دیا کہ
خواجہ مینا تمھارے پاس ضرور ہی خواجہ نے کہا کہ ملکہ یہ صرف تمھارا خیال ہی ملکہ بولی کہ خواجہ جب تک تم مینا
نہ دوگے اُسوقت تک مین تمکو جانے نہ دونگی خواجہ نے کہا کہ یہ بھی کوئی زبردستی ہی اور کیا مین کوئی چڑیمار
ہون کہ میرے پاس مینا ہی یہ کسی چڑیمار سے فرمایئے کہ وہ آپ کو مینا لا دے ملکہ نے کہا کہ خواجہ بہت
باتین نہ بناؤ یہ تقریر ملکہ اور خواجہ کی سب اہل دربار دمبخود خاموش بیٹھے ہوے سُن رہے تھے جب بہت
ملکہ نے کہا تو خواجہ نے کہا کہ ملکہ ایک شرط سے مینا مل سکتی ہی وہ شرط یہ ہی کہ کچھ روپیہ صرف کرو تو مین چڑیمارون
سے تلاش کرا کے تمھاری مینا تمکو منگا دون ملکہ نے کہا کہ ای خواجہ مین روپیہ کیون صرف کرون میرا ہی تو
مال جاے اور مین ہی روپیہ صرف کرون خواجہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ ایوان پھر مینا کا ہاتھ آنا امر
محال ہی بغیر روپیہ صرف کیے ہوے مین چڑیمارون سے منگاتا اُنکو روپیہ کا لالچ دیتا شاید مینا ملجاتی ملکہ
جواب دیا کہ ای خواجہ خیر مین سو روپیہ تک دونگی خواجہ نے کہا کہ کیا خوب اتنا بڑا تو کام اور سو روپیہ
حاصل کلام ملکہ ایوان نہ طاقی نے ہزار روپیہ کا اقرار خواجہ سے کیا خواجہ نے کہا کہ لاؤ ملکہ نے کہا
کہ تم پہلے مینا لاؤ خواجہ نے کہا کہ ای ملکہ تم اس امر کا بخوبی اپنے دل مین اطمینان رکھو کہ مین تمھاری
مینا تمکو ضرور لا دونگا یہ خوف نہ کرو کہ روپیہ تو مین تم سے لے لون اور تمھاری مینا تمکو نہ ملے یہ جو
خواجہ نے کہا ملکہ نے روپیہ منگا کر خواجہ کو دیا خواجہ نے روپیہ لیکر کہا کہ ملکہ لو اپنی مینا یہ کہکر خواجہ نے
اپنی زنبیل مین ہاتھ ڈالا اور چند تلوریان نکال کر ملکہ ایوان نہ طاقی کے روبرو پیش کین اور کہا کہ لو
پہچان لو ملکہ نے کہا کہ خواجہ یہ مینائین نہین ہین بلکہ تلوریان ہین ای خواجہ مینائین منگا دو اور خواجہ
تم تو کہتے تھے کہ مین کوئی چڑیمار ہون کہ میرے پاس مینا ہوگی تم روپیہ صرف کرو تو مین
منگا دونگا یہ تو تم نے اپنی بغل سے نکالین کیا چٹکی تمھاری بغل مین ہی خواجہ نے جواب دیا کہ میرے
پاس سب قسم کے جانور ہین مینا طوطا ہُدہُد وغیرہ جس جانور کی ضرورت تمکو ہو مجھ سے مول لے لو
خیر اگر ان مین تمھاری مینا نہین ہی تو مین اور نکالتا ہون اہل دربار حیران تھے کہ خواجہ نے چڑیمارون
کے بھی کان کاٹے گویا خواجہ کے پاس چٹکی کی چٹکی ہی کچھ معلوم نہین ہوتا ہی اور کس قدر

تو یہان نکالی ہین ادھر خواجہ نے انکو زنبیل مین رکھا اور چند مینائین مثل ایوان کی مینا کے نکالین
اور کہا کہ لو ملکہ پہچان لو ملکہ ایوان نے انکو بغور دیکھا ایک مینا کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہی میری
مینا ہی خواجہ نے اُس مینا کو ملکہ کے ہاتھ مین دیا ایوان نے اُسے خواجہ کے ہاتھ سے لے کر اپنا مُنھ
مینا کے پاس لیجا کر پیار کیا اُس مینا سے ایسی خوشبو مشک کی آئی کہ ایوان کا دماغ معطر ہو گیا ادھر
خواجہ نے وہ سب مینائین داخل زنبیل کین ایوان نے اسکی خوشبو سونگھ کر خواجہ سے کہا کہ اے
خواجہ اسکا اڈا اور زنجیر بھی دو خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ اڈا اور زنجیر تو میرے پاس نہین ہی
اگر ہوتا تو مین ضرور تمھین دیدیتا ملکہ نے کہا کہ خواجہ یہ تو تمھاری باتین ہین تم یہ جو کہتے تھے کہ مینا
میرے پاس کب ہی آخر تمھارے پاس نکلی کہ نہین جب مینا تمھارے پاس سے نکلی تو اُسکی زنجیر وغیرہ
بھی ضرور ہو گی خواجہ نے کہا کہ مجھ سے جسکی چاہے قسم لو میرے پاس زنجیر نہین ہی اُدھر مینا سے خوشبو
مشک کی چلی آتی ہی اس خوشبو کے سبب سے ایوان کے دماغ کو جو فرحت ہوتی تھی تو بار بار اُسکو
پیار کرتی تھی نوبت باینجا رسید کہ اُس خوشبو نے ملکہ ایوان نہ طاقی کے دماغ مین اثر کیا ملکہ نے خواجہ
سے کہا ای خواجہ اس مینا سے مشک کی خوشبو کہان سے آتی ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ای ملکہ یہ مینائین
میری جہان رہتی ہین اُس مقام پر مین نے مشک بچھا رکھا ہی کیونکہ ان سب کو اس مشک مین رہنے کی
عادت پڑی ہی اسی سبب سے کہ اکثر مین شاہ و شہریار کے ہاتھ فروخت کرتا ہون چونکہ یہ مینا بھی
مین نے اُنھین کے ہمراہ چھوڑ دی تھی اسی سبب سے اسمین بھی مشک کی خوشبو ہو گئی ملکہ جانور کو
اس طریقہ سے رکھتے ہین ملکہ ایوان نے جواب دیا کہ اب معلوم ہوا پس ملکہ اُسکو پیار کرنے لگی کہ کیا
پیاری میری مینا ہی مگر مینا کچھ بولتی نہین ہی خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ اسکا سبب یہ ہی کہ تمھاری
مینا ڈر گئی ہی ادھر ملکہ کے دماغ مین اُس مشک کی خوشبو نے اپنا اثر کیا کہ ایک مرتبہ ملکہ ایوان کو
چھینک آئی اور بیہوش ہو کر کرسی پر سے گری ملکہ ایوان کا کرسی پر سے گرنا تھا کہ مینا اسکے ہاتھ سے
چھوٹ گئی پھڑا پھڑا کر اڑ گئی ادھر لوگ دوڑے کہ ملکہ کو اٹھائین پس خواجہ نے دوڑ کر ایک
جواب دافع بیہوشی مارا کہ ملکہ کو دوبارہ چھینک آئی اور اپنے ہوش مین آ گئی خواجہ نے ملکہ ایوان
کا بازو پکڑ کر کرسی پر بٹھایا اور اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے ملکہ ایوان نہ طاقی نے اپنے حواس
درست کیے اور کہا کہ میری مینا کیا ہوئی خواجہ و دیگر اہل دربار نے کہا کہ جب آپ گرین تو وہ
آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی اُڑ گئی ملکہ کو بڑا افسوس ہوا اور خواجہ سے کہا کہ خواجہ یہ کیا
حرکت تھی خواجہ نے جواب دیا کہ اے ملکہ مین نے اسوقت وہ کام کیا ہی کہ آج تک کسی
عیار نے بھی نہ کیا ہو گا ای ملکہ میرے شاگرد آئے اُنھون نے عیاری کی اور تم نے پہچان لیا
اُنکو انعام دیا اُنھون نے جا کر مجھ سے کل کیفیت بیان کی مین نے اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے
یہ خیال کیا کہ جب یہ لونڈے جا کر عیاری کر کے انعام لے آئے کہ جنکو تمیز تک نہ تھی ملکہ نے
گرفتار کر کے رہا بھی کر دیا تو میری کیا یہ لیاقت بھی نہین ہی کہ مین بھی جا کر عیاری کرون ملکہ
میری عیاری کو تو دیکھو کہ مین نے اپنے کو آپ پر ظاہر بھی کر دیا اور کوئی خوف اپنے دل مین
نہ لایا ملکہ یہ مجھکو بخوبی معلوم تھا کہ ملکہ میری دشمن ہین میری فکر مین تشریف لاتی ہین اسپر
بھی مین اس طور سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا مین نے ملکہ آپ کو بیہوش بھی کیا اور ہوشیار
بھی کر دیا وہ تو صرف صورت بدل کر آئے تھے مگر تم نے پہچان لیا ای ملکہ مین نے اسوقت

تین عیاریان کین اول تو یہ کہ سب کے سر پر سے کلاہ و تاج لیے کسی کو خبر نہوئی بہت بڑے عیار طرار و چالاک
میان گرداب نقب زن تھے اُنکو بھی نہ معلوم ہوا پھر مین نے تمھاری مینا لی بادہ و پیالہ مینا نے لی
مرتبہ کہا بھی کہ مجکو کوئی لیے جاتا ہی تم نے پلٹ کر دیکھا بھی مگر نہ پہچانا دوسری مرتبہ مین صورت بدل کر
آیا کسی نے نہ پہچانا اب مین نے اپنی اصلی صورت پہ ظاہر ہو کر عیاری کی اور پوری کیا اگر چاہتا
تمکو قتل کرتا تو میرا کوئی کیا کر سکتا مین نکلا ہوا چلا جاتا مجکو یہ امر خود منظور نہ تھا صرف مین اپنا کمال آپکو دکھانے
آیا تھا سو دکھا دیا مین نے اسوقت بہت بڑا کام کیا ہی مین نے سنا ہی کہ تم بہت بڑی عیار ہو لہذا
ملکہ نے کہا کہ کیا خوب ایک تو میرے اوپر عیاری کی دوسرے مجھ سے انعام کے طالب ہوا ای خواجہ مین نے
جیسا سنا تھا ویسا پایا واقعی امر یہ ہی کہ تم بہت بڑے عیار ہو ای خواجہ مین ضرور تمھارے قتل کی فکر مین آئی تھی
اور اسی فکر مین تھی پس اسوقت اس امر سے ناچار ہون کہ تم میرے پاس خود آئے ہو اور تم نے اپنا کمال
بھی دکھایا مگر دراصل تم بڑے بے خوف ہو گو مین نے تم سے برق ثانی کے ہاتھ کہلا بھی بھیجا تھا کہ میرے
اوپر عیاری کا قصد ہرگز نہ کرنا تم نے اُسپر جرأت یہ کی کہ یہ میرے روبرو آکر میرے اوپر عیاری کی پس ای خواجہ
اب تم جاؤ اور مجھ سے بہت ہوشیار رہنا کہ مین ضرور تم کو اسیر کرونگی اور قتل کرونگی مین اس امر سے ہرگز باز
نہ آؤنگی خواجہ نے کہا کہ ملکہ الوان تم بھی مجھ سے ہوشیار رہنا کہ مین ضرور تمپر عیاری کرونگا اور تمکو اسیر
کرونگا جہان تک ممکن ہوگا اس امر کی کوشش کرونگا کہ تم مذہب اسلام قبول کرو اگر مان لیا تو خیر ورنہ
قتل کرونگا ملکہ الوان نے جواب دیا کہ خواجہ کوئی میرا میرے پاس نہین ہی مگر مین کسی امر سے عاجز نہین
ہون مین ہوشیار ہون تم عیاری کرنا مین بچونگی اور تم بھی ہوشیار رہنا خواجہ نے جواب دیا کہ ملکہ مین ضرور
ہوشیار اور خبردار رہونگا اب ملکہ مجکو انعام دو تاکہ مین جاؤن بڑی دیر ہوئی اگر تم مجھے انعام ندوگی تو سب کو
یہ گمان ہوگا کہ خواجہ کی کچھ بھی وقعت ملکہ نے نہ سمجھی خواجہ کے شاگردون کو تو انعام دیا اور خواجہ کو جنہون
نے خواجہ نے بہت بڑی عیاری کی یہ جو خواجہ نے کہا اور یہ بھی کہا کہ ملکہ تمھارا نام بھی ہوگا کہ ملکہ الوان بڑی
قدردان ہی یون ناقدری کے ساتھ مشہور ہوگی جب یہ تقریر خواجہ نے کی ملکہ نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ خواجہ سچ کہتے ہین پس ملکہ نے اُسی وقت دو ہزار روپیہ منگا کر خواجہ کو دیئے خواجہ نے کہا کہ ملکہ مین نے
تمھارا بڑا نام سنا ہی اپنی لیاقت کے موافق دیجیے ملکہ نے اور ہزار روپیے دیئے جب ملکہ انعام دے چکی
خواجہ نے سلام کیا اور سمندر شاہ کی طرف منہ کر کے کہا کہ آپ تو بادشاہ ہین آپ کے روبرو
اور آپ کے سجا کرنے کو مین نے یہ عیاری کی پس آپ بھی کچھ انعام دین خواجہ نے سمندر کی بہت تعریف
کی سمندر نے کہا کہ خواجہ تم نے کیا اچھا سلوک میرے ساتھ کیا کہ مجکو سب کے روبرو ذلیل کیا میرا
تاج اُتار لیا اور پھر مجھ سے انعام کے طالب ہو خواجہ نے جواب دیا کہ ای بادشاہ غلام اسی طرح سے
بادشاہ سے ناز کرتے ہین اور اُس سے ناز کرتے ہین جو ناز اُٹھاتا ہی اُس سے نہین کرتے ہین جو نہین
اُٹھاتا ہی پس آپ میرے ناز اُٹھاتے ہین مین آپ سے ناز کرتا ہون ہیلے کیون آپ نے مجھکو
اسقدر گستاخ کیا یہ جو خواجہ نے کہا سمندر مسکرا دیا اُسی وقت حکم دیا کہ خواجہ کو پانچ ہزار روپیہ
لاکر دو خواجہ نے کہا کہ پھر یہ بھی اپنی زبان سے فرما دیجیے کہ مین نے تاج تم کو بخش دیا سمندر نے
کہا کہ خواجہ مین نے تاج بھی تم کو دیا اور سمندر نے شملاق اور امراق اور عشاق سے کہا کہ آپ بھی خواجہ
کو اپنی کلاہ معاف فرمایئے اور انعام دیجیے کیونکہ خواجہ نے بہت بڑا کام کیا اور ہمارے
دربار مین آئے ہین تو خالی ہاتھ نجائین چنانچہ سمندر نے سب اہل دربار سے کہا کہ خواجہ کو تم لوگ بھی دو

خواجہ نے کہا کہ یہ آپ کی صرف پرورش ہی ورنہ مین کوئی بھیک نہین مانگتا ہون سمندر نے کہا کہ یہ
کوئی امر نہین ہی ہمارا حکم ہی خواجہ نے کہا کہ اگر آپ کا حکم ہی تو خیر ورنہ اسپر بھی جن صاحب کا جی چاہے
دین جن صاحب کا جی چاہے نہ دین کوئی کسی پر جبر نہین ہی بس یہ جو حکم سمندر نے دیا شتلاق وغیرہ نے خواجہ
کو ابھی اپنی کلاہ معاف کی جو کہ گران قیمت تھی اور ایک ایک ہزار روپیہ انعام کا دیا خواجہ کی اس عیاری
سے ہر ایک بہت خوش ہوا تھا اہل دربار نے حسب لیاقت اپنی خواجہ کو روپیہ منگا کر دیا اب خواجہ کے
سامنے روپیہ کا ایک انبار ہو گیا سمندر نے گرداب نقب زن کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تو نے
اپنی کلاہ خواجہ کو نہ معاف کی اُس نے جواب دیا کہ مین تو نہ معاف کرونگا کیا خوب ایک تو زبردستی ٹوپی
لی پھر مین معاف کرون آپ لوگون کو اپنے فعل کا اختیار ہی مین تو انسے اپنی کلاہ لونگا کیونکہ میرا اسکی طیاری مین
بہت سا روپیہ صرف ہوا ہی خواجہ نے یہ سُنکے سمندر سے کہا کہ آپ کوشش نکرین انکو رہنے دیجیے یہ
مجھسے اپنی کلاہ لے لین گے یہ کہکر خواجہ نے گرداب نقب زن سے کہا کہ میرے اور تمہارے یہ شرط
ہی کہ اگر تم مجھسے اپنی کلاہ لے لو تو مین تمکو دس ہزار روپیہ اور دون ورنہ تم مجکو دو گرداب نے کہا کہ اچھا
خواجہ کی اور گرداب نقب زن کی باہم شرط روبرو سمندر اور کل اہل دربار کے ہوئی ہاتھ پر ہاتھ
پڑا پس جب شرط ہو چکی خواجہ نے وہ سب روپیہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور اپنی کرسی پر سے اُٹھکر
سمندر شاہ اور ملکہ ایوان نہ طاق سے کہا کہ مین جاتا ہون اے ملکہ مین پھر کہے جاتا ہون کہ ہوشیار
رہنا مجھسے ملکہ نے جواب دیا کہ تم بھی مجھسے خبردار رہنا خواجہ نے کہا کہ اچھا اور ملکہ کو سلام کیا اُسکے
بعد سمندر شاہ کو مجرا کیا صحن بارگاہ مین آ کے پکار کر کہا کہ اے گرداب مین جاتا ہون یہ نہ کہنا کہ خواجہ
مجکو خبردار کر کے نہین گئے منھ چھپا کر چلے گئے مین موجود ہون اگر تمکو کلاہ لینا ہو تو لے لو گرداب نے
جواب دیا کہ یہ کوئی طریقہ نہین ہی کہ تم میرے گھر پر آئے ہو مین تم پر زیادتی کرون ہان جب موقع ملیگا
مین اپنی کلاہ لیلونگا اب آپ شوق سے تشریف لیجائین یہ سُنکے خواجہ جست کر کے باہر آئے باہر آ کر اپنے
لشکر کا شہر سے راستہ لیا اُدھر برق ثانی وضر تمام وغیرہ بھی دربار سے نکلکر دوسرے راستہ سے بہت جلد
طرف لشکر کے چلے خواجہ ابھی خرامان خرامان چلے آتے تھے یہان دربار آراستہ تھا بادشاہ تخت پر اور
صاحبقران دنگل پر جلوہ فرما تھے اور سب سردار اپنے اپنے دنگل وکرسی پر متمکن تھے خواجہ کا ذکر ہو رہا
تھا کہ خواجہ کل سے گئے ہین کچھ حال نہ معلوم ہوا یہ طمع خواجہ کی جان لے گی کہو کیا ضرورت تھی کہ دشمن
کے روبرو ایسی حالت مین جائین جبکہ وہ جانی دشمن ہوا اور ابھی فکر مین آیا ہو ہم سب نے روپیہ بھی دینے
کو کہا مگر نہ سنا یہی ذکر ہو رہا تھا کہ برق ثانی وضر تمام وغیرہ بہت تیز ہانپتے ہوئے آ کر حاضر دربار ہوئے مگر
چہرہ فرط مسرت سے لال مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور بادشاہ وصاحبقران کو دعا دے کر عرض کیا کہ خداوند
خواجہ نے بہت بڑا کام کیا یہ کہکر سب عیاری اول سے آخر تک بیان کی اس حرکت پر کسیکی ڈوبیان لین
سب مع بادشاہ کے بہت ہنسے مینا کا غائب ہونا اپنا بھی حیرت کرنا خواجہ کا دوسری صورت پر آنا پھر
اپنے کو ظاہر کرنا اور مینا کو دے کر بیہوش کرنا اور پھر ہوش مین لانا انعام لیکر وہان سے چلنا سب بیان
کیا یہ حال سُنکے بادشاہ وصاحبقران بہت خوش ہوئے اور بہت تعریف فرمائی بلکہ خواجہ کی اسقدر
تعریف کی کہ فرمایا مثل خواجہ اول کے یہ بھی ہین اپنے باپ سے چالاک ہین کیا کام کیا ہی بہت بڑی عیاری
کی لیاقت کا کام کیا اہل دربار نے بھی بہت تعریف کی کہ اتنے عرصہ مین خواجہ آ کر ہو گئے سب کو
سلام کیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئے مگر منھ بنائے ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ کیا گذری کیا ملا

خواجہ نے کہا کہ کچھ نہین ملا ملتا کیا کیا مین کچھ لینے کو گیا تھا صرف ملکہ الوان کو دیکھنے گیا تھا دیکھ آیا دراصل بہت
بڑی ساحرہ زبردست ہی خدا اُسکے شر سے بچائے اور محفوظ رکھے مگر میرا نقصان بھی ہوا ایک نوٹ
ہزار روپیہ کا گر گیا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم کو قسم ہی میرے سر کی سچ سچ بیان کرو جب خواجہ
کو صاحبقران نے اپنے سر کی قسم دی خواجہ مجبور ہو گئے تب خواجہ نے کل حال بیان کیا مگر یہ نہ ظاہر کیا
کہ انعام بھی ملا بلکہ یہ کہا کہ روپیہ میرا بہت صرف ہوا لائیے وہ جو آپ سب نے اقرار کیا تھا اسی سبب سے
تو مین نے نہین لیا کہ آپ ندین گے صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ خواجہ یہ امر تو بالکل خلاف ہی کہ
تم نے کچھ لیا نہین سمندر سے لیا اہل دربار سے لیا ملکہ الوان نہ طاقی نے دیا جو ہم سب نے اقرار کیا ہی
وہ ہم سب ضرور دین گے پس یہ بیان کرو کہ کیا ملا جب خواجہ کو یقین ہو گیا تو کہا کہ ہان کچھ ملا پس یہ سنکے
بادشاہ اور صاحبقران و کل اہل دربار نے خواجہ کی بہت تعریف کی بادشاہ و صاحبقران نے
خواجہ کو ایک ایک خلعت مرحمت فرمایا اور جس قدر روپیہ کا اقرار خواجہ سے کیا تھا وہ عنایت کیا
سب سرداروں نے دیا خواجہ بہت خوش ہوئے راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ نے دربار برخاست
کیا سب اپنے اپنے مقام کو گئے خواجہ اپنے خیمہ مین آئے یہان تو سب خوش ہین وہان دربار سمندر کا
حال سماعت فرمائیے پہلے دربار کفار کا حال سُنئے کہ کل کی جو خبر ہرکارے لشکر اسلام سے دریافت کر کے
گئے تھے جب صبح کو گرداب وغیرہ نے دربار کیا تھا تو بیان کی تھی وہ سب کے سب خوش ہوے تھے کہ ملکہ آکر
مقابلہ کرے گی آج پھر ہرکارے لشکر اسلام مین موجود تھے یہ سب حال دریافت کر کے دربار مین آئے
گرداب وغیرہ سے سب حال بیان کیا اُنکو حیرت ہوئی خواجہ کی تعریف کی انکو تو یہان اسی مکو مین
رکھا جاتا ہی کہ دیکھیے کیا حکم آتا ہی سمندر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ جب خواجہ انعام لے کر دربار سے سمندر
کے چلے آئے بعد آنے خواجہ کے سمندر نے بہت تعریف خواجہ کی کی اور الوان سے کہا کہ ملکہ تمنے
دیکھا کہ کیا بلا کے عیار ہین اور خواجہ کا تو جواب نہین ہی ملکہ نے کہا کہ مین کیا بیان کرون میری تو عقل
گم ہی جرأت بھی ویسی اور چالاکی و فطرت بھی ویسی مجکو اپنی مینا کا بہت بڑا صدمہ ہی مین نے بڑی محنت
سے طیار کی تھی وہ تو اُسوقت آنکھون مین خاک ڈال کر لے گیا خیر میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی
مین اسکو ضرور گرفتار کر کے قتل کرونگی گو اسوقت بھی ممکن تھا مگر خلاف مروت تھا کہ جو اپنے گھر پہ
آوے اُسکے ساتھ دغا کیجیے اب مین اُسے اسیر کرونگی سمندر نے کہا ای ملکہ مین یہ نہین کہتا ہون
کہ تم اسیر نہین کر سکتی ہو بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ جو مین کہتا تھا وہ پیش آیا آپ کو یقین نہ تھا اب تو یقین
آیا ہوگا یہ سنکے الوان نے سمندر سے کہا کہ ای بادشاہ آپ گرداب شاہ کو آگاہ کرین کہ مین کل
جاؤنگی اور پرسون اہل اسلام سے مقابلہ کرونگی کل سب عیارون کا بندوبست کرونگی سمندر نے کہا کہ ای ملکہ
وہ ایک رنز اور ٹھہر جاؤ پھر جا کر مقابلہ کرنا الوان نہ طاقی نے کہا کہ ای سمندر اب یہ نہین ہو سکتا ہے
کہ ایک تو مجکو خود چند ٹھیر دیتین لاحق ہین دوسرے مین خواجہ سے اقرار کر چکی ہون اگر ٹھہر جاؤنگی تو خواجہ
یہ کہین گے کہ الوان ڈر گئی سمندر نے کہا کہ اچھا آپ کو اختیار ہی مین اُنکو آگاہ کرتا ہون پس
سمندر نے اُسی وقت دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام گرداب بہت جلد تحریر کرو اور اُسکا مضمون
یہ ہو کہ تم لوگ خبردار رہو کہ ملکہ الوان نہ طاقی مع اپنے لشکر کے تشریف لاتی ہین اُنکی اطاعت کرنا اُنکے
حکم سے سرتابی نہ کرنا جو وہ حکم دین اُس پر عمل کرنا اور اُنکے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرنا پس یہ ہی
سب مضمون دبیر نے تحریر کر دیا سمندر نے ایک طائر سحر کے ہاتھ وہ نامہ روانہ کیا اُسکے بعد دربار

برخاست کیا ملکہ اپنے مقام فرودگاہ پر آئی اور سب اپنے اپنے مقام پر گئے سمندر رسنے دعوت کا سامان
روانہ کیا ملکہ نے کھانا کھایا آرام کیا یہاں اُس طائر نے آکر نامہ گرداب شاہ کو دیا گرداب شاہ
نے دبیر کو نامہ پڑھنے کا حکم دیا اُسنے نامہ پڑھا مضمون نامہ سُن کے گرداب شاہ نے حکم دیا کہ طبل
بشارت پر چوب لگائی جاوے لشکر میں سب کو آگاہ کیا جاوے کہ کل ملکہ ایوان نہ طاقی برائے مقابلہ
اہل اسلام تشریف لائینگی یہ جو حکم گرداب شاہ نے دیا طبل بشارت پر چوب پڑی سب لشکر کو معلوم ہوا
ایک خوشی لشکر میں ہوئی سب خوش ہوے جاسوسان لشکر اسلام یہ خبر سُنکر اپنے لشکر میں آئے دربار کو
برخاست پایا خواجہ سے جا کر عرض کیا خواجہ نے جاسوسوں سے کہا کہ تم لشکر کفار میں جاؤ اور جو واقعہ
گذرے وہ دریافت کر کے خبر دینا ہر کارے پھر گئے گرداب شاہ نے بھی دربار برخاست کیا خلاصہ یہ کہ
وہ شب تمام ہوئی صبح ہوئی بادشاہ اسلام نے دربار کیا صاحبقران والاشان دربار میں تشریف لائے سب
سردار آئے خواجہ نے آکر بادشاہ کو مجرا کیا اور جو ہرکاروں سے سنا تھا وہ بیان کیا صاحبقران نے
فرمایا کہ آتی ہے تو آئے خدائے ما بزرگ است کچھ خوف نہیں ہے اپنا سر اپنی کنار میں پائیگی یہاں یہ ذکر
ہو وہاں گرداب شاہ نے حکم دیا کہ سب لشکر طیار ہو ہم ملکہ ایوان کا استقبال کرینگے اسیوقت لشکر میں
کمربندی ہونے لگی تھوڑے عرصہ میں لشکر طیار ہو گیا گرداب شاہ نے اپنے لشکر کو طریقہ سے صف بستہ کیا
خود تخت پر سوار ہو کر وسط لشکر میں قایم ہوا اسی طور سے گرداب شاہ وحباب شاہ وسیلاب شاہ وغیرہ
بھی وسط لشکر میں قیام پذیر ہوے ملکہ ایوان کا انتظار کرنے لگے ہرکاروں نے یہ خبر آکر بادشاہ اسلام
سے عرض کی بادشاہ نے فرمایا کہ ہم بھی حد لشکر سے ایوان نہ طاقی کی آمد کا تماشا دیکھینگے صاحبقران
والاشان نے فرمایا کہ کیا مضایقہ ہے پس اسیوقت سے انتظام ہونے لگا بادشاہ مع سرداروں کے حد لشکر
پر تشریف لائے تخت پر جلوہ فرما ہوئے سب سردار کرسیوں پر یہاں تو یہ بندوبست ہے وہاں سمندریہ
کا حال سماعت فرمائیے کہ جب صبح ہوئی سمندر شاہ نے دربار کیا سب جب آچکے ملکہ ایوان نے کہا
کہ اب میں رخصت ہوتی ہوں مجکو اجازت ملے سمندر نے کہا کہ اچھا جاؤ سپرد خدا وند تصویر کیا کل ہم بھی
تمہاری جنگ کا تماشا دیکھنے آئینگے ملکہ ایوان نے کہا کہ بہت خوب پس ملکہ نے کرسی پر سے اُٹھکر سمندر
کو سلام کیا سمندر تا لب فرش ملکہ کے پہونچانے کو آیا ملکہ نے صحن بارگاہ میں آکر تخت سحر طیار کیا اُسپر
بیٹھکر روانہ ہوئی جب شہر سے باہر آئی ایک مقام پر ٹھہری اور سحر کر کے دستک دی کہ ایک ابر پیدا ہوا وہ
ابر آکر سر پر ملکہ کے قائم ہوا اُس سے بارش مرواریدہوتی تھی اُسکے بعد ملکہ ایوان نہ طاقی نے کچھ
پڑھکر دستک دی کہ ایک طائر پیدا ہوا ملکہ ایوان نے اُس طائر سے کہا کہ میرے سپہ سالار اژدر جادو
سے کہو کہ بہت جلد لشکر اور خیمہ وغیرہ لے کر چلے وہ طائر یہ سُنکے فرا مار کے اُڑ گیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ
نہ طاق کی طرف سے ایک ابر اُٹھا آگے آگے اژدر جادو کرگدن مست پر سوار عقب میں اُسکے لشکر کفار اُس
ابر سے پیدا ہوا کوئی ساحر ہنس پر سوار تھا کوئی لکڑ پر کوئی شیر پر کوئی اژدر پر قشقہ پیشانیوں پر جھولیاں
شانوں پر ترسول ہاتھوں میں اس شان سے وہ لشکر آکر پہونچا اژدر نے ملکہ ایوان نہ طاقی کو
سلام کیا سب لشکر نے مجرا کیا پس ملکہ نے اس لشکر کو لے کر جو کہ قریب دس ہزار کے تھا طرف لشکر گرداب
کے روانہ ہوئی یہاں گرداب شاہ وغیرہ انتظار ملکہ ایوان میں لشکر کو صف بستہ کیے ہوے برائے
استقبال کھڑے تھے بادشاہ اسلام مع سرداروں کے اپنے لشکر کی حد پر تشریف فرما تھے لشکر کفار کیطرف
ملاحظہ فرما رہے تھے کہ یک مرتبہ سمندریہ کی جانب سے ایک ابر اُٹھا اُس ابر سے برق کی چمک رعد کی گرج

پیدا ہوئی وہ بہت تیز آیا اور قریب لشکر کفار آکر ایک طرف قائم ہوگیا اُس ابر کے بعد ایک اور ابر ظاہر ہوا
اُس سے چھوٹی چھوٹی بوندیاں پڑتی ہوئیں کہ جسکے سبب سے گرد و غبار بیٹھتا جاتا تھا گویا چھڑکاؤ
ہوتا تھا اُسی ابر کے برابر آکر قائم ہوا اب سامان سواری نمودار ہوا کالے کالے جن بہ صورت خداوند
تصویر کی بنی ہوئی وہ آکر ایک طرف جدھر وہ ابر تھے ہوئے تھے قائم ہوا اب تو غول کے غول
غٹ کے غٹ ساحروں کے طاؤس و ہنس و اژدر پر سوار نمودار ہوئے اور ایک طرف آکر قائم
ہوئے اُسکے بعد وسط لشکر میں ایک تخت پر ملکہ ایوان نہ طاقی سوار سر پر ابر سایہ فگن اُس سے بارش
مروارید ہوتی ہوئی پایۂ تخت پر اژدر جادو ہاتھ رکھے ہوئے کرگدن پر سوار نمودار ہوا اُسکے عقب میں
لشکر جب ملکہ آکر پہونچی خواجہ و برق وغیرہ نے بادشاہ و صاحبقران و کل سرداروں سے کہا کہ یہ ہی
ملکہ ہے بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا خاموش ہو رہے ادھر ملکہ نے دیکھا کہ ایک لشکر کشور دس بارہ کوس کے حلقہ میں
فرودکش ہے لاکھوں خیمے اور بارگاہیں برپا ہیں نشان کھلے ہوئے ہیں پھر پھرے اُنکے ہوا سے اڑ رہے ہیں
بازاریں آراستہ ہیں ملکہ نے دیکھا کہ ایک بادشاہ مع کئی ہزار سرداروں اور کئی سو بادشاہوں کے حد لشکر پر
زیر نمگیرہ زربفتی تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور سب سردار کرسیوں پر انمین ساحر بھی ہیں غیر ساحر بھی اور ایک لشکر
مختصر صف آرا ہے اُسمین کئی بادشاہ ہیں اب جو ملکہ نے غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ گرداب شاہ کا لشکر ہے
کیونکہ ملکہ نے گرداب شاہ وغیرہ کو پہچانا اور گرداب شاہ وغیرہ نے ملکہ کو دیکھا بڑھ کر سلام کیا ملکہ نے
جواب سلام دیا سب لشکر گرداب شاہ نے سلام کیا علم سلامی بیکھ گئے سلامی کے باجے بجے طبل بشارت
پر چوب پڑی تخت ملکہ قریب تخت گرداب شاہ آیا ملکہ نے دریافت کیا کہ یہ ہی لشکر اسلام ہے گرداب
شاہ نے جواب دیا کہ جی ہاں ملکہ ایوان نے کہا کہ نہیں ساحر بھی ہیں گرداب شاہ نے کہا کہ ہاں بہت ہیں
آفاق و کوکبہ وغیرہ تو تمہارے اقلیم کے ساحر ہیں باقی دوسرے مقامات کے ہیں مثل مریخ وغیرہ کے
ملاحظہ فرمایئے کہ بادشاہ اسلام آپکی آمد کی خبر سنکے برائے تماشا مع کل سرداروں کے حد لشکر پر موجود
ہیں پس گرداب شاہ نے ایوان کو بادشاہ سے لیکر کل سرداروں کو پہچنوا دیا ملکہ ایوان نے ہر ایک
کا نام پوچھا گرداب شاہ نے سب کے نام بتائے ملکہ نے کہا کہ خواجہ کہاں ہیں گرداب نے کہا کہ
وہ سامنے صاحبقران کے کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں ملکہ نے جو دیکھا تو خواجہ کو بڑے مرتبہ سے پایا اور
عیاروں کو بھی دیکھا برق و ضرغام کو تو پہچان لیا مگر اور کسی کو نہ پہچانا گرداب نے سبکے نام بتائے پس ملکہ نے
اپنے لشکر کو فرودکش ہونے کا حکم دیا اور کہا کہ لشکر گرداب سے الگ کچھ فاصلہ پر فرودکش ہو نا یہ حکم
دینا تھا کہ لشکر ملکہ کا اترنے لگا خیمہ و بارگاہیں برپا ہوگئیں سب لشکر اُترا ملکہ چند سرداروں کو اپنے ہمراہ
لے کر ہمراہ گرداب شاہ کے گرداب کی بارگاہ میں آئی گرداب شاہ وغیرہ نے بڑی
عزت سے ملکہ کو بٹھایا جب سب لوگ باطمینان بیٹھ چکے ملکہ ایوان نے کہا کہ نامہ تحریر کرنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے یا ہے گرداب نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے وہ لوگ ماننے والے نہیں ہیں
بیکار ہے پس ملکہ ایوان نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجواؤ پس یہ حکم دینا تھا کہ گرداب شاہ نے
طبل جنگ کے بجنے کا حکم دیا نقارہ پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا ملکہ ایوان کے
لشکر میں بھی طبل جنگ بجا پس ملکہ نے تھوڑی دیر بیٹھکر وہاں سے اٹھکر اپنے لشکر میں آئی بارگاہ میں
بیٹھی دربار کیا دونوں لشکروں میں سامان جنگ ہونے لگا ہرکارے لشکر اسلام کے خبر طبل جنگ
کے بجنے کی لے کر طرف لشکر کے روانہ ہوئے یہاں جب ملکہ ایوان نہ طاقی خیمہ گرداب میں

چلی گئی اُسکا لشکر آمد نے لگا بادشاہ اسلام بھی مع سرداروں کے بارگاہ میں تشریف لائے تخت پر جلوہ فرما ہوئے
اہل دربار سے کوئی ایسا نہ تھا جو حاضر دربار نہو قران بھی اُسوقت دربار میں موجود تھے کہ بادشاہ نے فرمایا
یہ ساحرہ معزز معلوم ہوتی ہے جب تو اس شان و شوکت سے آئی ہے خواجہ نے عرض کیا کہ اسکی بڑی عزت
سمندر شاہ کرتا ہے یہ خاندانی ساحرہ ہے آفاق نے کہا اے حضور اسکے بزرگ ہمیشہ متعلق نہ طاق رہے
بلکہ قرابت بعیدہ رکھتے تھے خداوند نہ طاق سے خود اسنے اور اسکے بھائی نے علیحدگی کر لی تھی ورنہ یہ
بھی ایک ارکین طلسم سے ہے اور اسی سبب سے سب اسکی عزت کرتے ہیں دوسرے ساحرہ زبردست ہے
صاحبقران والاشان نے فرمایا کہ کیا خوف ہے میں خیال کرتا ہوں کہ اگر یہ شریک ہو جائے تو کچھ حالات
نہ طاق اس سے ظاہر ہوں آفاق نے جواب دیا کہ یہ پہلے حالات سے واقف ہے اب تو نئے نئے بندوبست
ہوئے ہیں نئے نئے طریقے ایجاد ہوئے ہیں یہ اُن حالات سے نہیں واقف ہوگی صاحبقران والاشان
نے فرمایا کہ کچھ تو ضرور حالات سے ماہر ہوگی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ نقارہ کی صدا آئی بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا
کہ یہ نقارہ کیسا بجا صدائے طبل کی یہ صدا ہے خواجہ نے عرض کیا کہ میں خبر منگاتا ہوں ابھی خواجہ نے
کسی کو روانہ نہ کیا تھا کہ وہ ہرکارے آکر حاضر دربار ہوئے مجرا گاہ سے مجرا بجا لائے دعا و ثنائے
شاہی ادا کر کے عرض کرنے لگے کہ ہم دربار کفار میں موجود تھے کہ جب ایوان ساحرہ تخت پر بیٹھ چکی سب نے
بڑی عزت کی اُسکے بعد اُسنے کہا کہ ایک نامہ بنام بادشاہ لشکر اسلام تحریر کیا جائے کہ جس میں پند و نصیحت
ہو اگر وہ اسپر عمل کریں تو خیر ورنہ طبل جنگ بجوایا جائے گرداب وغیرہ نے جواب میں کہا کہ بیکار ہے
وہ اسپر عمل ہرگز نہ کریں گے بلکہ اسکے جواب میں جواب سخت دیں گے اس سے کیا حاصل بس یہ
سُن کے اُسنے نامہ روانہ کرنا موقوف کیا طبل جنگ بجوا دیا چنانچہ گرداب شاہ وغیرہ کے بھی لشکر
میں طبل جنگ بجا ہے اور ایوان نہ طاق کے بھی لشکر میں ہم یہ خبر لے کر وہاں سے فوراً روانہ ہوئے
کفار کا قصد ہے کہ ہم کل غلامان شاہی سے مقابلہ کریں باقی سب خیریت ہے بادشاہ نے یہ سماعت فرماکے
اُنکو انعام کثیر دے کر رخصت کیا حکم فرمایا کہ ہمارے لشکر میں بھی نقارہ رزمی بجایا جائے ہم بھی
کل میدان جنگ میں جاکر کفار سے مقابلہ کریں گے یہ حکم سُن کے خواجہ نے جاکر طبل سکندری پہ
چوب لگائی لشکر اسلام میں بھی کوس حربی بجا اہل اسلام کو بھی معلوم ہوا کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ
ضرور ہوگا یہاں بھی سامان جنگ درست ہونے لگا خواجہ دربار میں آئے اپنی کرسی پر بیٹھے خواجہ
نے آفاق و کولیہ و سہراب جادو و غزالان و مرتحج سے کہا کہ آپ سب لوگ میرے
خیمہ میں بوقت سہ پہر تشریف لائیے گا مجھکو آپ سے کچھ مشورہ کرنا ہے اور راے لینا ہے
اسی طور سے برق ثانی و ضرغام ثانی و قران ثالث و جانثور ثانی و چالاک ثانی
و زانجیہ بن عمر سے بھی کہا تم سب بھی آنا ایک امر ضروری میں راے لینا ہے ان سب نے کہا کہ
بہت اچھا بادشاہ نے تھوڑے عرصہ کے بعد دربار برخاست کیا وہاں گرداب وغیرہ نے
بھی دربار برخاست ہونے کا حکم دیا ملکہ ایوان نہ طاق نے بھی اپنی بارگاہ سے اُٹھ کر جاکر
خواب مرگ میں اپنے کو مبتلا کیا تھا کیونکہ سفر کی تھکی ماندی تھی تینوں لشکروں میں سامان جنگ
ہو رہا ہے صفیں آراستہ ہو رہی ہیں ہر ایک لشکری مصروف درستی سامان جنگ ہے کہ وہ دن
تمام ہوا سہ پہر کا وقت آیا بادشاہ اسلام نے دربار کیا چند خاص خاص سردار حاضر ہوئے اپنے اپنے
لشکر میں گرداب شاہ وغیرہ نے دربار خاص کیا کیونکہ یہ وقت دربار خاص کا تھا ایوان نے اپنی بارگاہ میں دربار

کیا اسکے پاس بھی اسکے سردار معزز آکر بیٹھے مثل اژدر جادو و زنار جادو و غلیواز جادو و دلسوز جادو وغیرہ کے یہان
بھی دربار آراستہ ہی لشکرون مین سامان جنگ ہو رہا ہی اور خیمہ خواجہ مین آفاق کو کبہ سہراب مریخ جلال
برق ضرغام وغیرہ موجود ہین خواجہ اپنی مسند پر بیٹھے ہوئے ہین اور سب سردار بھی برابر بیٹھے ہین قران
ثالث روبرو بیٹھے ہوئے ہین شمع رائے روشن ہو رہی ہی شور ہو رہے ہین خواجہ نے آفاق و مریخ
کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ کی کیا رائے ہی اسپر عیاری کی جائے یا نہین اُنھون نے کہا کہ ہماری رائے کیا ہی اور ہم
کیا ہین ہان ان سبکی رائے لیجیے خواجہ نے عیارون کی طرف دیکھکر کہا کہ تم سبکی کیا رائے ہی اُنھون نے جواب دیا
کہ جو حکم آپکا ہو ہم موجود ہین اگر آپ حکم دین کہ آگ مین کود پڑو تو ہم دریغ نہ کرینگے مگر عیاری کرنے مین اول مرتبہ
خوف ہی کہ وہ خبردار بہت ہی ایسا نہو کہ کوئی خرابی ہو اور دھوکا نہ کھا جائین دوسرے امر یہ ہی کہ وہ سب حالات
سے واقف ہی آیندہ جو مرضی آپکی ہو دو ایکدن دیکھکر پھر عیاری ضرور کرینگے ذرا اسکے مقابلہ کا بھی طریقہ دیکھ لین کہ
کیا طریقہ ہی آفاق وغیرہ نے بھی یہی کہا کہ یہ رائے بہت عمدہ ہی ہان ذرا ہم لوگون کی بھی ترجمان کا ہی ملاحظہ
کیجئے کو ایسا نہو کہ سب نامرد ہین عیارون کے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین جہان کوئی زبردست اپنے سے دیکھا اُسکو
عیارون کے ذریعہ سے گرفتار کرالیا خواجہ نے کہا کہ جیسی آپ سبکی رائے مگر میری ایک رائے ہی کہ کل
سب عیار لشکر سے متفرق ہو جائین کیونکہ یہ امر تو ظاہر ہو چکا ہی کہ وہ زیادہ تر عیارون کی دشمن ہی اور جو لشکر
مین موجود رہین وہ بصورت مبدل رہین اور قران سے کہا کہ تم کل لشکر مین نہ آنا کیونکہ وہ زیادہ تر تمھاری
دشمن ہی قران ثالث نے جواب دیا کہ مجکو اُس سے کوئی خوف نہین ہی میری امید ہی اگر ذات باری پر ہی
وہ جو چاہیگا وہ کریگا مین ایک زنانہ فاحشہ ساحرہ کے خوف سے لشکر مین نہ آؤن خواجہ نے کہا کہ ای قران
اسکا سبب یہ ہی اور میرا منشا یہ نہین ہی کہ تم اُسکے خوف سے لشکر مین نہ آنا بلکہ اس سبب سے کہ شاید کوئی بلا نازل ہو
ہم سب خدانخواستہ مبتلا ہون تو تم اگر کوئی صورت رہائی کی تو کروگے کوئی تو باقی رہے قران نے جواب دیا
کہ جو آپکی مرضی ہو اُسپر عمل کرونگا اور رائے ہونے لگی یہان تو یہ ہو رہی تھی وہان پیر الوان کو بیٹھے
بیٹھے اپنی نانی کا اور بھائی کا خیال آیا ایک کرہ عظیم بھا کہ دل پر کرا ایک آہ کی اور خیال کیا کہ اس حبشی نے
میری نانی کو بڑے ظلم سے قتل کیا اُسکا دم گھٹ گھٹ کر نکلا اس پیرانہ سالی مین یہ صدمہ پہونچا اس حبشی کو
ضرور گرفتار کر کے قتل کرنا چاہیے باقی کا تو کل خاتمہ کرونگی مگر اس حبشی کو ابھی گرفتار کرکے ہلاک کرون یہ خیال کرکے
غلیواز سے کہا کہ ای غلیواز مین تجکو یہ تصویر دیتی ہون اس صورت کا عیار جہان تجکو ملے ابھی اسیر کر لا تجکو
بہت کچھ انعام دونگی غلیواز نے عرض کیا کہ بہت خوب پس اپنے مقام پر سے اُٹھی وہ تصویر پیر الوان نے
قران ثالث کی تصویر سحر سے اُسکی صورت دریافت کرکے تیار کی تھی وہی تصویر اُس ساحرہ کو دیدیا اور
کہا غلیواز نے صحن بارگاہ مین آکر اپنے شانون پر اسم سحر دم کیا کہ پر پیدا ہوئے پس وہان سے مثل
غلیواز کے اُڑ کر طرف لشکر اسلام کے چلی اور لشکر مین پہونچکر تلاش کرنے لگی اتفاق سے قران ثالث
خیمہ خواجہ سے نکل کر اپنے مقام کو جاتے تھے چونکہ یہ رائے قرار ہو گئی تھی کہ سب عیار متفرق ہو جائین جب
یہ رائے قرار پا چکی تو وہ صحبت برخاست ہوئی سب اپنی اپنی طرف روانہ ہوئے خواجہ اپنے خیمے
مین آئے قران اپنے مقام کی طرف چلے غلیواز نے جو بلندی پر نگاہ کی اور اُس تصویر کو دیکھا
کیونکہ یہ تو اسی فکر مین تھی قران کو پہچانا پس ایک مرتبہ گندے جوڑ کر چلی قریب قران پہونچکر سحر کیا
کہ برق چمکی یہ اس برق کی چمک مین زمین پر آئی قران چمک دیکھکر جھجکے تھے کہ کسی نے کمر مین ہاتھ ڈالا اور
بالائے آسمان سے اُڑا چمک جو ہر طرف ہوئی سب نے دیکھا کہ کوئی قران کو لیے جاتا ہی لشکر مین

شور و غل پچ گیا کہ کوئی قران کو گرفتار کیے ہوئے سر دار بھی لیے جاتا ہی یہ جو غل مچا سب عیار اپنے اپنے خیمے سے
آئے خواجہ بھی اپنے خیمے سے باہر آئے یہ غل سنکر خیمون سے نکل آئے خواجہ نے پوچھا کہان لوگون
نے بتایا وہ لیے جاتا ہی اب جو خواجہ نے دیکھا کہ قران لٹکے ہوئے اڑے چلے جاتے ہین لیجانے والا
نظر نہین آتا ہی سب سردار ساحر و غیر ساحر اور عیار اُس مقام پر جمع ہو گئے اور اُسی طرف دیکھنے لگے
ساحرون نے قصد کیا کہ ہم جا کر رہا کرا لائین یہ کون ساحر ہی جو لیے جاتا ہی ایک مرتبہ یہ جو خبر بارگاہ مین پہونچی بادشاہ
و صاحبقران مع اُن سردارون کے بارگاہ سے تشریف لائے یہ بھی اُسی مقام پر آکر کھڑے ہوئے کہ بہزاد
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین جاتا ہون اور قران کو اُسکے پنجہ سے رہا کر کے لاتا ہون آفاق نے کہا
کہ مین جاتا ہون اتنے عرصہ مین وہ سبکی نگاہ سے غائب ہو گئے اب نہ قران کا بھی پتہ نہین ملتا ہی
کہ کدھر لیگیا کون تھا خواجہ نے کہا کہ اب بیکار ہی کیونکہ یہ معلوم نہین ہی کہ اُسکو کدھر لیگیا جب تک
معلوم ہوتا تھا اُسوقت تک جانا اچھا تھا اب کیا ہوتا ہی مین نے قران کو سپرد خداوند کریم کیا یہی ذکر
ہو رہا تھا کہ ایک مرتبہ قران نظر آئے کہ طرف زمین کے چلے آتے ہین جو لوگ کہ آسمان کی طرف دیکھ رہے
تھے اُنھون نے عرض کیا کہ یہ بنا واقعہ ہی کہ یا تو قران نگاہ سے غائب ہو گئے تھے اور معلوم ہوتے تھے
یا زمین کی طرف آتے ہوئے نظر آتے ہین پھر سب دیکھنے لگے کہ دفعۃً قران قریب زمین کے پہونچے
سبنے دیکھا کہ قران ایک ساحرہ کے سینے پر پیر رکھے ہوئے چلے آتے ہین سب حیرت زدہ ہو کر دیکھنے لگے کہ ایک
مرتبہ قران زمین پر پہونچے جیسے زمین پر پہونچے قران جست کر کے اُسکے سینہ پر سے کود پڑے اور
کودتے ہی پیچھے ہٹکر جو لغدہ مارا کہ اُسکا سر تن پر سے جدا ہو گیا اُسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی
چھا گئی برف باری ہوئی پیر غل مچانے لگے صدا آئی کہ کشتی نام من غلواز جادو بود مصاحب ملکہ الوان
نہ طاقی افسوس مردیم و جان زادیم بمطلب خود نرسیدیم بعد اس صدا آنے کے تاریکی ہر طرف ہوئی ایک
شعلہ آگ کا زمین سے پیدا ہوا اُسنے اُس لاش کو جلا دیا سب نے دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہوئی ہی
جب وہ لاش جل گئی اُس سے ایک طائر پیدا ہوا وہ صدائے افسوس ہوا اُڑ گیا قران کو
سبنے دوڑکر گلے سے لگایا خواجہ نے بہت تعریف کی صاحبقران و بادشاہ قران و سب عیار و
اور سردارون کو لیکر بارگاہ مین آئے جو کہ اُس مقام پر موجود تھے سب آکر بیٹھے ہر ایک کی زبان پر
یہ کلمہ تھا کہ خدا نے خوب قران کو بچایا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا وہ لگانہ ضرور قتل کر لی کیونکہ اُنکی دشمن
جانی ہی صاحبقران نے پوچھا کہ قران یہ کیا واقعہ ہوا اور تمنے کیا تدبیر کی کہ یا تو وہ تمکو لیگئی تھی
یا تم اُسپر سوار ہو کر زمین پر آئے اور تمنے قتل کیا قران نے عرض کیا کہ حضور یہ واقعہ یہ ہی کہ جب
مین خواجہ سلامت کے خیمے سے اس رائے کے قرار پانے کے بعد چلا کہ ہر ایک عیار لشکر سے
نکلجائے اور جو لشکر مین موجود ہے وہ بصورت مبدل لبس مین جو خیمے کے باہر آیا تو میرے دل نے مجھے
کہا اور یہ مشورہ دیا کہ ای قران تو سُن چکا ہی کہ الوان تیری دشمن جانی ہی گو خداوند کریم ہر ایک کا ہر بلا و
آفت مین محافظ ہی اُسکے بھروسہ پر تکیہ رکھنا ضرور ہی مگر انسان کو لازم ہی کہ وہ خود بھی اپنی حفاظت کرے
دشمن کو حقیر نہ خیال کرے پس مین نے عطر بیہوشی اپنے تمام جسم مین اور گردن مین مل لیا اپنی حفاظت
کے لیے پس مین جیسے وسط لشکر مین پہونچا کہ ایک برق چمکی مین اُس برق کی چمک سے جھجکا کہ فوراً میری
کمر مین پنجہ پڑا اور مجکو لیکر بالائے آسمان چلا جب بہت بلند ہو گیا تو مین نے دیکھا کہ ایک ساحرہ میری کمر
مین پنجہ ڈالے مجکو لیے جاتی ہی مجکو اپنی جان سے مایوسی ہوئی اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ جو مرضی خدا

اب تیری قضا آگئی خیر کیا زور ہے اور مین نے طرف خدا کے دل کو رجوع کیا اور آہستہ آہستہ دعا کرنے لگا چونکہ
میرے کپڑون مین عطر بیہوشی ملا ہوا تھا مین نے پہلے سے یہ تدبیر کرلی تھی کہ اپنی ناک مین روئی رکھ لی تھی تاکہ
میرے دماغ مین بیہوشی کی بو اثر نہ کرے مین تو اس سبب سے ہوشیار رہا اُسکے دماغ مین جو پہونچی بیہوشی
نے اپنا کام کیا وہ بیہوش ہوکر چلی طرف زمین کے مین اُسکے قبضہ سے چھوٹا بس مین نے دونون پانون اپنے
اُسکے سینے پر جما دیے اور یونہی اُسکو لیے ہوئے زمین پر آیا یہان آکر آپ سبکے روبرو اُسکو قتل کیا
یہ واقعہ پیش ہوا جو کہ مین نے عرض کیا سبنے یہ حال سنکے کہا کہ کیا خوب دانائی اور عقلمندی کی خوب تمنے عیاری
کی ہر ایک نے بڑی تعریف کی بہت خوشی حاصل ہوئی خواجہ نے کہا کہ اے قران اب تم نہ جاؤ لشکر مین تجر
قران نے جواب دیا کہ اب کوئی خوف نہین ہے سبنے قران کو انعام دیا بادشاہ و صاحبقران نے خلعت
دیا خواجہ نے قران سے کہا کہ اے قران یہ سب میرے پاس رکھ دو تمکو جب ضرورت ہوگی دیدونگا
قران نے جواب دیا یہ سب مال آپکا ہے بس خواجہ نے جو روپیہ ملا تھا وہ بھی اور خلعت بھی لیکر نذر زنبیل
کیا قران نے کہا کہ مین جاتا ہون بس قران وہان سے رخصت ہوکر لشکر کو طے کرکے اپنے مقام عبادت
پر آئے اسی قصہ مین رات ہوگئی تھی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے خیمون مین آگئے ساحر سحر
جگانے لگے غرض ساحر اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے نقارۂ حربی بج رہا ہے طلایہ لشکر اسلام پھرنے
لگا صدائے ہوشیار باش و خبردار باش کی بلند ہوئی اُدھر لشکر کفار مین بھی کوس حربی بج رہا ہے ساحر
اپنا سحر جگا رہے ہین یہان بھی طلایہ پھر رہا ہے اپنی بارگاہ مین الوان جادو بیٹھی ہوئی تھی اس انتظام
مین کہ غلیواز قران کو گرفتار کرنے گئی ہے اُسکو لیکر آتی ہوگی اُسکے لشکر مین بھی ساحر سحر جگا رہے ہین
طلایہ پھر رہا ہے گرداب نے دربار برخاست کیا ہے یہان یہ بیٹھی ہوئی تھی کہ وہ طائر جو کہ خاک غلیواز سے
پیدا ہوا تھا آکر پہونچا الوان کے گرد سر چرخ مارکر صدا دی کہ افسوس آپ کی مصاحب خاص غلیواز کو قران
حبش نے قتل کیا اور وہ ماری گئی مین اُسکی روح ہون اب مین اپنے مقام کو جاتی ہون یہ کہکر وہ طائر چلا گیا
یہ جو سنا الوان کو حیرت ہوئی اُس نے اُسی وقت اوراق سامری اُٹھا کر دیکھے اسمین یہی حال نکلا
جو کہ بابت قتل غلیواز کے تحریر ہوا ہے الوان کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ افسوس بہت بڑی ساحرہ تھی اور
میری مصاحب قتل ہوئی اُسکے خون کے عوض مین کل صبح کو اگر کل لشکر اسلام کو نہ قتل کرون تو اپنا الوان
نام نہ رکھون غلیواز کے مرنے سے میری بارگاہ سونی ہوگئی یہ کہکر غلیواز کے لیے خوب روئی بعد
تھوڑی دیر کے گریہ کو ضبط کرکے اور رومال سے آنسو پونچھ کر اپنا صندوقچہ کھولا اُس صندوقچہ مین راوی
نے بیان کیا ہے کہ چار خانہ تھے ہر خانہ مین ایک طلائی پتلی تھی بالشت بھر کی الوان نے اشارہ کیا ایک
پتلی اُس صندوقچے کے ایک خانہ سے جست کرکے باہر آئی الوان کو سلام کیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے
الوان نے کہا کہ اے کنیز سامری تو اسوقت جا اور میری وزیرزادی ملکہ عطارد آسمان سیر کو خبر دے
کہ ملکہ نے تمکو طلب کیا ہے اور کہا ہے کہ صبح کو ہم سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہے لہذا تم بھی آؤ کہ وہ
پتلی فوراً اُڑ گئی ایک برق چمک کر رہگئی یون غائب ہوئی کہ جیسے نگاہ عینک سے فوراً جاتی ہے یا کمان
سے تیر یا سنگ سے شرارہ بعد تھوڑے عرصہ کے واپس آئی ملکہ کے روبرو کھڑی ہوئی ملکہ نے کہا کہ
خبر دے آئی عرض کی کہ جی ہان ملکہ نے اشارہ کیا وہ پتلی اُسی خانہ مین چلی گئی ملکہ نے صندوقچہ بند کرکے
دربار برخاست کیا خود ایک خیمہ مین آئی بخوف عیاران لشکر اسلام اُسکے گرد حصار سحر قائم کیا اُسمین
تھوڑے عرصہ تک سحر جگایا کی اُسکے بعد پلنگ پر جاکر لیٹ رہی یہان ہر ایک ساحر اپنا سحر جگانے لگا

تینون لشکرون مین رات بھر تیاری جنگ رہی سامان جنگ ہوا کیا طلایہ پھرا کیا صداے ہوشیار باش و
خبردار باش بلند رہی یہان تک کہ ستارۂ سحری آسمان پر چمکا انجم فلک غروب ہونے لگے ظلمت شب
برطرف ہوئی نور سحر نے اپنا جلوہ دکھایا شہباز روز نے اپنے پر نورانی کو پھیلایا اپنے نور جمال سے عالم کو روشن
کیا سلطان شب نے اپنی صحبت برخاست کی مع اپنے مصاحبون یعنے گروہ انجم کے طرف مغرب کے
کوچ کیا الغرض خسرو خاور کی نمود ہوئی یعنے آفتاب نکل آیا تمام عالم روشن ہوا شاہد روز نے نقاب شب کو اپنے
منھ پر سے اُٹھایا تمام باغون مین گل کھلے طائر آشیانون سے نکلکر شاخہاے درخت پر بیٹھکر حمد باری
کرنے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے لشکر اسلام مین صداے اذان بلند ہوئی سب نے وضو
کیا نماز سحر سے فراغت کی آلات حرب وضرب سے آراستہ ہوکر طرف در دولت کے روانہ ہوئے
لشکر آراستہ ہوکر میدان جنگ کی طرف راہی ہوا ادھر لشکر کفار مین بھی کفار بیدار ہوئے پوجا پاٹ
سے فراغت کی گرداب شاہ وغیرہ اپنے خیمہ سے نکلے لشکر کو لیکر طرف میدان جنگ کے چلے ادھر
اپنے خیمہ سے ملکہ الوان بھی نکلی سب سردار حاضر ہوے اپنے لشکر کو لیکر طرف میدان کے چلی یہان
صاحبقران عبادت خدا سے فراغت کر کے تشریف لائے کہ بادشاہ محل سے برامد ہوئے سبکا
مجرا ہوا غرض کہ بادشاہ سبکو لیکر ہواے سحری کے جھونکے کھاتے ہوئے طرف میدان کے تشریف
لے چلے عیار جو بیدار ہوئے کچھ تو طرف صحرا کے چلے گئے کچھ طرف لشکر کفار کے اپنی صورت مبدل کر کے
جو کہ لشکر مین باقی رہے تھے انھون نے بھی صورت بدل لی تواجہ بھی صورت بدلکر چلے گئے قران بھی اپنے مقام کو چھوڑ کے
ہو بلا ایک طرف کو راہی ہوئے ان سبکا حال تحریر ہوگا برق باقی لشکر مین موجود رہی مگر بصورت
مبدل راوی نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ آکر میدان مین پہونچے صف آرائی ہونے لگی ایک طرف
لشکر ساحران جو کہ مطیع اسلام تھے آکر صف آرا ہوئے ایک طرف کل لشکر اسلام صف آرا ہوا
تخت شاہی قلب سپاہ مین قائم ہوا صاحبقران زیر سایہ علم اژدہا پیکر کھڑے ہوئے ابھی لشکر
اسلام صف آرا نہ ہو چکا تھا کہ یکایک لشکر کفار کی آمد شروع ہوئی کالے کالے علم لہراتے
ہوئے ساحران غدار طائران سحر واژدران وشیران سحر پر سوار تخت پر سب بادشاہ سوار
کفار بڑی شان وشکوہ سے غول کے غول غٹ کے غٹ نمایان ہوئے ساحران ناہنجار وکافران غدار
سیہ کار جھولیان جھولیان شانو پر ڈالے آفت کے پرکالے آکر ایک طرف قائم ہوئے
تخت گرداب شاہ وغیرہ وسط لشکر مین قائم ہوا صف بندی ہونے لگی کہ ملکہ الوان بھی
اپنے لشکر کے پرے جماکے اپنا لشکر خوب اچھی طرح سے آراستہ کیا اپنا تخت قلب لشکر
مین قائم کیا مگر بار بار طرف آسمان کے دیکھتی ہے اور کہتی ہے اپنے دل مین کہ عطارد آسمان سیر
نہ آئی بڑا عرصہ ہوا کہ ایک مرتبہ نہ طاق کی طرف سے ایک ابر نیلوفری رنگ اٹھا اور وہ آکر تمام
لشکر اسلام ولشکر الوان پر محیط ہو گیا گویا ایک مثل دخان کے تھا جب وہ ابر قائم ہو چکا
الوان نے دیکھا کہ اگر یہ ملکہ آگئی ہے جسکو اسی کا انتظار تھا الوان نے قصد کیا تھا کہ سبکو
براے مقابلہ روانہ کرون کہ ایک مرتبہ سمندریہ کی طرف سے گھنٹہ ناقوس کی صدا آنے لگی
یا خدا عزتہ و سمیری کی جے پکاری جانے لگی کہ ایک ابر پھر ظاہر ہوا وہ ابر آکر ایک طرف قائم ہوا
لشکر اسلام ولشکر کفار اُس ابر کی طرف دیکھنے لگا کہ تینون لشکر والون نے دیکھا کہ اس ابر سے
چرخ کاو ہوتا ہوا چلا آتا ہے اُسکے بعد اور سامان سواری بعد سب سامان سواری کے تخت پر

سمندر شاہ سوار ہوا اور گرد و پیش سرداران نامی و گرامی سواری ہائے سحر پر سوار عشاق حجرہ نشین بھی ہمراہ و شعلائق و امراق وزیر بایہ تخت پر ہاتھ رکھے ہوئے ابر سے بارش مروارید ہوتی ہوئی لعل و یاقوت برستے ہوئے گھنٹہ و ناقوس بجتے ہوئے آکر پہونچا کل لشکر کفار نے سمندر شاہ کو دیکھکر سلام کیا سمندر شاہ نے سب کا سلام وجا لایا اور ایک سمت دونون لشکرون سے علیحدہ مع کل سرداروں کے کھڑا ہو گیا راوی نے بیان کیا ہے کہ سمندر شاہ نے الوان سے کہا تھا کہ مین بھی کل تمھارے مقابلہ کا تماشا دیکھنے آؤنگا جب سمندر صبح کو بیدار ہوا دربار مین آیا سب سردار حاضر ہوئے انکو ہمراہ لیکر طرف لشکر کفار کے آیا جب سمندر بھی آ چکا اُسوقت لشکر کفار و لشکر اسلام سے نقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی جوانون کو جوش جنگ دلایا نے نتائج دنیا کو ثابت کیا کرگیت نکلے اُنھون نے کڑکا کہا جب نقیب نقابت کر کے اور کرگیت کڑکا کہہ کے لشکر مین چلے آئے ہر ایک صف پر دونون لشکرون کے سناٹا سا چھا گیا ابھی کوئی نہ نکلا تھا کہ شہر آفاقیہ کی طرف سے ایک برق چمکتی ہوئی نظر آئی آفاق نے اپنی زوجہ سے کہا کہ ای ملکہ برق میرے ملک کی طرف سے کیسی چمکتی ہوئی آتی ہے ملکہ آئینہ اندام نے کہا کہ کوئی آتا ہوگا کہ وہ برق آکر ایک مرتبہ شق ہوئی اُس سے منور جادو بھانجی ملکہ آئینہ اندام کی اسکو آئینہ اندام نے پرورش کیا ہے مثل اپنی اولاد کے خوب سحر تعلیم کیا تھا اس سن و سال مین بڑی زبردست ساحرہ ہے جب اُسکی مان نے قضا کی تھی اُسکا سن برس دن کا تھا جب آئینہ اندام نے پرورش کیا اب اسکا سن کوئی دس برس کا ہے مگر بڑی چالاک اور ہوشیار ہے اور خوبصورت بہت ہے چھرتی و چالاکی اُسکے عضو عضو سے ظاہر ہوتی ہے بوٹی بوٹی پھڑکتی ہے غرضکہ بہت حسین تھی اسکو جو برق نے دیکھا چونکہ برق لشکر مین صورت بدلے ہوئے تھا ملکہ منور کو جو دیکھا اُسکے دل مین ایک محبت سی پیدا ہوئی یہان منور جادو نے آکر آئینہ اندام کو جھک کر سلام کیا اُنھون نے دعا دی کہ بیٹی سلامت رہو اُسنے پھر آفاق کو سلام کیا آفاق نے کہا کہ برخوردار من سلامت رہو منور جادو جست کر کے آئینہ اندام کے برابر آئی طاؤس سحر پر سے کچھ چھوٹی چھوٹی گڑیان اور منھ کے کھلونے لا کے سامنے رکھدیے اور کہا کہ اس سے اپنا جی بہلاؤ منور نے کہا کہ کیون خالہ امان آپ ہمکو بھول گئین جب سے آپ ادھر آئین ہمکو یاد بھی نہ کیا کوئی ایسی حرکت کرتا ہے اور یون دل سے فراموش کرتا ہے آپکو یہ زیبا نہ تھا آئینہ اندام نے کہا کہ ای فرزند مین بھولی نہین بلکہ ہر وقت میرے دل مین تیری یاد تھی مین تیرے لیے از حد بیقرار تھی مگر جب سے یہان آئی ہون ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے کون دن مقابلے سے نجات ہوتی ہے مین نے خیال کیا کہ ایسی حالت مین کیا تمکو طلب کرون کیا بیان کرون کہ جو آلام ہمپر گذر گئے ہین تیرے سننے کے قابل نہین ہین تو ابھی بچہ ہے تجکو بھی بلاکر عذاب مین مبتلا کرتی اس سبب سے نہین بلایا منور نے کہا کہ ای خالہ امان آپنے تو امید نہ تھی اگر کوئی واقعہ ہوتا تو مین کسکے بھروسہ پر اپنی زندگی بسر کرتی میرا سوائے آپ کے کون ہے آج میرا دل بہت پریشان ہوا مین خود چلی آئی ملکہ نے کہا کہ اچھا کیا منور نے پوچھا کہ یہ سامنے لشکر کسکا پڑا ہے آئینہ اندام نے کہا کہ سمندر کا منور نے کہا کہ کیا آپ سے اور سمندر سے بگاڑ ہو گیا آئینہ اندام نے کہا کہ سمندر نے تیرے خالو پر بڑے ظلم و ستم کیے ہین اس سبب سے انھون نے سمندر کی اطاعت سے منھ پھیرا اور شریک اہل اسلام ہوئے اہل اسلام سے اور سمندر سے مقابلہ ہے وہ سامنے داہنی طرف دیکھو سمندر خود موجود ہے یہ لشکر گرداب شاہ کا ہے اور تاج لشکر اسلام سے اور ملکہ ایوان طاق سے

مقابلہ ہی وہ سمندر کی طرف سے مقابلہ کرنے آئی ہی ابھی تک خود سمندر نے مقابلہ نہین کیا ہی یہ لشکر
اسلام ہی جس طرف تو کھڑی ہی یہ ساحران اسلام کا لشکر ہی وہ غیر ساحرون کا لشکر ہی وہ زیر سایۂ علم
صاحبقران تشریف فرما ہین منور نے سبکو دیکھا اور بہت خوش ہوئی کہا کہ مین خوب وقت پر
آئی کہ مقابلہ دیکھنے مین آیا ای خالہ امان یہ تو خالو جان نے خوب کیا کہ سمندر کی اطاعت ترک کی وہ
وہ موا موندی کا ٹاٹ بڑا نا قدرہ ہی یہان تو خوب قدر ہوگی کیون خالہ امان یہ جو ساحر ہین لشکر اہل اسلام
کی طرف ہی یہ سب اسی مقام کے ساحر ہین ملکہ نے جواب دیا کہ نہین بیٹا اور اور مقام کے بھی ساحر
ہین بڑے زبردست ساحر ہین مریخ وغیرہ یہ بڑے نامی ساحر ہین کہ انکا مثل نہین ہی اور کچھ یہان کے
بھی ساحر ہین یہ سنکے منور خاموش ہو رہی اتنے مین اسے پیاس لگی اسنے پانی مانگا ملکہ نے
چاہا کہ مین اپنے ملازم کو حکم دون کہ وہ پانی لائے کہ ملکہ نے دیکھا کہ ایک مرد پر صراحی لیے ہوئے گلاس
مین پانی بھر رہا ہی بس اسنے چاہا کہ اس سے طلب کرون کہ اسنے خود وہ گلاس منور کو دیا آئینہ اندام
نے اسکی طرف بغور دیکھا اسنے آہستہ سے کہا کہ تم خوف نہ کرو مین ہون برق ثانی جب سے
مین فلاس تمھاری بھانجی کو دیکھا ہی محبت ہو گئی ہی مین اسوقت سے اسی تخت کے پاس موجود ہون
کہ یہ لڑکی ہی اسکو کسی امر کی تکلیف نہو تم بیخوف رہو آئینہ اندام خاموش ہو رہی راوی نے
بیان کیا ہی کہ دراصل برق ثانی اسیوقت سے صورت تبدیل کیے ہوئے آئینہ اندام کے تخت کے
برابر تھا ایک لمحہ کے لیے بھی نہ ہٹا تھا جب منور پانی پی چکی بس نقیب تو نقابت کر کے جا چکے
تھے الوان نے اپنے سپہ سالار اژدر جادو کو حکم دیا کہ تم جا کر لشکر اسلام کا خاتمہ کرو بس اژدر نے
اپنے کر گدن مست کو صف سے نکالا اسکے بال بڑے بڑے تھے بہت جوان قوی تھا سیاہ رنگ
دہنے ہاتھ مین اسکے ایک کڑا تھا آہنی جو کہ پڑا ہوا تھا اور اسی ہاتھ مین ایک رول فولادی کوئی ایک
گز کا لمبا تھا یہ اسکا سحر تھا راوی نے یہ بیان کیا ہی کہ وہ رول کو کر گدن کے سر پر زور سے مارتا ہی جب
اسکے مقابلہ مین کوئی آتا ہی یا جسپر اسکو اپنا سحر روانہ کرنا ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ جا فلان کو پکڑ لا اس کرگدن
کے سر سے ایک شعلہ آگ کا نکلتا ہی وہ جا کر اسکے لپٹ جاتا ہی جسکا وہ نام لیتا ہی پھر وہ لاکھ کوشش کرتا ہی
کسی طرح سے بچ نہین سکتا ہی وہ شعلہ اسکو پکڑ لاتا ہی یا اسکو جلا دیتا ہی یہ سحر اسکا ہی بس جب اژدر جادو صف سے
چلا منور نے اپنی خالہ سے پوچھا کہ ای خالہ امان یہ کون آتا ہی آئینہ اندام نے کہا کہ یہ اژدر جادو سپہ سالار
الوان جادو کا ہی اسنے کہا کہ یہ کیا کریگا یہان آکر ملکہ نے کہا ای منور اسکا یہ رول جو تو دیکھتی ہی کہ اسکے
ہاتھ مین ہی یہ اس کرگدن کے سر پر ماریگا اس سے ایک شعلہ پیدا ہوگا یہ جسکی طرف اس کو اشارہ
کریگا وہ شعلہ اسکو جا کر جلا دیگا یا پکڑ لائیگا پھر کسی کے بنائے کچھ بھی نہوگا منور جادو نے کہا کہ ای خالہ امان مین
اس سے مقابلہ کرونگی آئینہ اندام نے کہا کہ چھوکری ہوش مین آ بڑے بڑے ساحر تو اسکا مقابلہ کر نہین
سکتے ہین تو کیا مقابلہ کریگی کبھی ایسا قصد نہ کرنا منور جادو یہ سنکے خاموش ہو رہی جب اژدر جادو میدان
مقابل لشکر اسلام آیا اپنا کر گدن مست کو روک کر کھڑا ہوا اور بنظر تند و تیز طرف لشکر اسلام کے دیکھا جب
منور جادو آئی تھی تو سمندر اور گرداب اور الوان نے اسکو پہچان لیا تھا کہ یہ بھانجی ہی ملکہ آئینہ اندام
کی اور اپنی خالہ کے پاس آئی ہی سب اسکو پہچانتے ہین بس عرصہ تک اژدر جادو طرف لشکر اسلام کے
دیکھا کیا اسنے دیکھا کہ ایک لڑکی جو کہ آئی ہی اور آئینہ اندام کے پہلو مین بیٹھی ہوئی ہی وہ میری طرف بار بار
دیکھ رہی ہی مگر بنگاہ تند اسنے قصد کیا کہ مین اژدر کے سر پر رول مارون اور اس لڑکی کو گرفتار کرون اسنے

رول اٹھایا اُدھر منور جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر آہستہ سے کہا کہ ای کرگدن فولاد کا ہوجا یہ جو منور جادو
نے کہا کرگدن فوراً فولاد کا ہوگیا اُدھر اژدر نے رول کرگدن کے سر پر مارا اور کہا کہ اِس لڑکی کو
پکڑ لا رول اُسکے سر پر پڑا تڑاقے صدا آئی شعلہ نہ نکلا نہ کچھ ہوا اُسوقت یہ حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی میرا تو سحر
کبھی خطا نہیں کرتا ہی آج کیون نہین کام دیتا ہی اسنے پھر اسم پڑھکر اُسکے سر پر رول مارا پھر اسیطرح سے صدا آئی
اور شعلہ نہ نکلا اژدر اور حیران ہوا اسکو غصہ آیا اسنے کرگدن پر سے مارے غصہ کے کود پڑا اور ایک
چٹکی خاک کی اُٹھا کر اُسپر کچھ دم کرکے کرگدن پر ماری یہ معلوم ہوا کہ کسینے تودہ باروت مین آگ لگادی
وہ کرگدن جلکر خاک ہوگیا یہ واقعہ دیکھکر منور جادو مسکرائی اور اہل اسلام مین اُسکی اِس حرکت پر
قہقہہ پڑا مگر ساحران لشکر اسلام جو اُسکے سحر سے واقف تھے مثل آفاق وکوکبہ و آئینہ اندام کے
وہ حیران تھے کہ یہ کیا امر ہی اسکے سحر نے کمی کیون کی آفاق وغیرہ نے خیال کیا کہ شاید فرخ نے سحر
کرکے اسکے کرگدن کو فولادی کردیا اور اُسنے اِس غصہ مین آکر اُسکو جلادیا مگر فرخ وغیرہ یہ سمجھے کہ یہی
اِسکا سحر تھا کہ جب رول کرگدن کے سر پر مارتا تھا یا وہ پکڑ لاتا تھا یا جلا دیتا تھا اب سحر بر بار خطا کرتا ہی
اب غصہ مین آکر کرگدن اپنے ہاتھ سے اسنے جلادیا اِس حرکت سے سبکو ہنسی آئی اُسکو اور غصہ آگیا
تب اسنے خیال کیا کہ کسی ساحر نے لشکر اسلام کے میرے کرگدن پر سحر کیا ہی اُس سبب سے اُسنے
شعلہ نہ دیا مین نے غصہ مین آکر جلادیا تو سب اِس امر سے ہنسے کہ ایک سحر دفع نہوسکا تب اسنے خیال کیا کہ
دریافت کرو کہ یہ سحر کسکا تھا پہلے اُسکو سزا دون جیسے اُسنے مجکو دھوکا دیا اسی طرح سے مین اُسکو
دھوکا دون یہ خیال کرکے اُسنے خاک جو کہ اُس کرگدن کی پڑی ہوئی تھی اُٹھائی اُسپر اُسنے سحر کیا
اور کہا کہ بتا تیرے اوپر کسنے سحر کیا تھا اُس خاک سے صدا آئی کہ منور جادو نے جو کہ بھانجی ہی ملکہ
آئینہ اندام کی اُسنے سحر کیا تھا یہ سنکے بڑا غصہ آیا اور خیال کیا کہ ایک چھوکری نے مجکو زک دی اور میرا
سحر خود میرے ہاتھ سے مٹوایا پہلے اسے قتل کرون پھر اور کسیکو برائے مقابلہ طلب کرون یہ خیال
کرکے اسنے جھولی پر ہاتھ ڈالا اُدھر ملکہ نے منورہ سے پوچھا کہ چھوکری تونے تو کچھ سحر نہین کیا کیونکہ وہ
تیری طرف بار بار دیکھ رہا منور نے کہا کہ آپنے منع کیا تھا ورنہ مین اُسکو ابتک قتل بھی کرچکی ہوتی ملکہ
نے کہا کہ خبردار کوئی حرکت ایسی ویسی نکرنا اُدھر اُسنے جھولی سے ایک نارنج سحر نکال کر اُسپر
کچھ پڑھکر اور اپنی زبان مین نشتر دیکر زبان کا خون لیکر نارنج پر لگایا اور اُسکو طرف آسمان کے پھینکا
وہ نارنج آسمان پر جاکر شق ہوا اُس سے ایک چادر آتش نکلی وہ طرف تخت آئینہ اندام کے چلی
پھر اُسنے اُسیوقت وہ کڑا فولادی جو ہاتھ مین تھا اُسکو ہاتھ سے اُتارا اور اُسپر سحر کرکے کہا کہ تو جاکر گلے
مین اُس لڑکی کے پڑجا جو کہ آئینہ اندام کے پہلو مین بیٹھی ہی بس وہ کڑا ابھی اُسکے ہاتھ پر سے چلا ہی
جیسے اُسکے قریب آیا ابھی چادر آتش نہین آئی تھی منور جادو نے کچھ پڑھکر کہا کہ ای کڑے تو کڑا پھر ہوجا
اور میرے ہاتھ مین آجا یہ جو اُسنے کہا وہ کڑا حالت اصلی پر ہوگیا اور منور کے ہاتھ مین آگیا یہ حرکت جو
آئینہ اندام نے دیکھی کہا کہ کیون چھوکری تو نے کہنا نہ سنا میرے کہنے کے خلاف کیا تو بڑی چالاک
ہوگئی ہی لے اب اُسکی چادر سے بچ منور نے کہا کہ آپ خفا نہ ہون مین تدبیر کرلونگی یہ کہکر اُس
کڑے کو ہاتھ سے اُتارا اور اُسپر اپنا سحر کرکے کہا کہ ای کڑے تو برق بنکر اژدر پر گر اور اُسکو قتل کر یہ
کہکر اُس کڑے کو طرف اژدر کے پھینکا وہ کڑا برق بنکر چلا اُدھر وہ چادر آتش اُسکے قریب پہونچی یہ
یہ بہ چالاکی تخت پر سے زمین پر آئی وہ چادر اِسکی طرف چلی آئینہ اندام نے تو کلیجہ پر ہاتھ رکھ لیا اور

اور آفاق سے کہا کہ صاحب اس چھوکری نے مفت اپنی جان دی کیا کرون اُدھر منور نے زمین پر
آتے ہی کچھ پڑھکر زمین پر دو ہتڑ مارا کہ فوراً ایک نہر پیدا ہوئی یہ اُسمین کود پڑی اور پانی مین غرق
ہوگئی وہ چادر آگ اُس پانی مین گری کہ مین منورہ کو جلا دون جیسے وہ چادر سے نیچے شعلہ آگ
پانی پر گرا پانی نے اُسکو ٹھنڈا کر دیا سحر اژدر بر طرف ہوگیا یہ جو واقعہ اژدر نے دیکھا کہ اُسنے
نہر پیدا کر کے میرے سحر کو دفع کیا ایک مرتبہ زمین پر گرا اور خود اژدر بنا کہ اتنے مین وہ کڑا
جو کہ منور نے اُسکی طرف سحر کر کے پھینکا تھا اور برق بنکر چلا تھا اُسکے قریب آیا اژدر جادو نے
گو اژدر بنا ہوا تھا اُف جو کی ایک شعلہ مونہہ سے نکلا اور اُس برق پر پڑا وہ اُس شعلہ سے جلنے لگی
اور خاک پر گری تو وہ بھی گرا اتنی دیر مین اژدر نے قریب آکر جو دم کشی کی تمام پانی نہر کا پی گیا منور نے جو دیکھا
کہ یہ اژدر بنا ہوا پانی کو پی رہا ہے پانون زمین مین مار کر غرق زمین ہوگئی یہ پانی پی کر پلٹا اور اُسنے اپنی
اصلی صورت پیدا کی اور لشکر اسلام کیطرف مونہہ کر کے کہا کہ ای آئینہ اندام تو نے مفت مین اپنی بھانجی کی
جان لی تو نے منع بھی نہ کیا اُسنے بہت بیجا حرکت کی آخر کو اپنی حرکت کی سزا پائی مین اُسکو اژدر بنکے
نگل گیا گو وہ نہر بنا کے غرق ہوئی تھی مگر نہ بچی آئینہ اندام نے کہا کہ مین کیا کرون اُسکی قضا اُسکو لائی تھی
یہ کہکر آئینہ اندام نے قصد کیا کہ مین مقابلہ کو جاؤن آفاق نے کہا کہ مین جا کر اسکا مقابلہ کرونگا منور
کے خون کا عوض لونگا آفاق یہ اپنی زوجہ سے کہہ رہا تھا اُدھر اژدر اپنے مقام پر پہونچا ہی تھا کہ لینے قصد
کیا تھا کہ مین دوسرا اگر دن سحر سے تیار کر کے اُسپر سوار ہو کر اہل اسلام سے کسیکو مقابلے کے لیے طلب
کرون ابھی اُسنے سحر نہین کیا تھا کہ برابر سے زمین شق ہوئی اور صدا آئی کہ او اژدر خبردار رہنا مین
آ پہونچی تو میرا اتبدِ مقابل ہے میرے تیرے مقابلہ ہوا ہی یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا یہ جو صدا آئی اژدر نے
پلٹ کر دیکھا دونون لشکر کفار و سمندر و لشکر اسلام نے دیکھا کہ منور جادو زمین سے پنجہ بکف نکلی
جیسے اژدر نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کدھر سے آئی اُسنے جھپٹ کر اور نعرہ کر کے کہا کہ منم منور جادو
اب پنجہ فولاد کمر پر مارا او راہ پنجہ بیٹھا کمر گاہ سے مثل خیار تر کے دو ٹکڑے اژدر جادو کے ہوئے
اسکا مرنا تھا کہ تاریکی ہوگئی آگ برسنے لگی پیرون کی صدا آنے لگی صدا آئی مارا جوان کہ نام من اژدر
جادو سپہ سالار بلکہ ایوان نہ طاقی بود یہ جو صدا آئی پہلے تو اُس تاریکی سے یقین ہوا تھا کہ اژدر
نے منور کو قتل کیا مگر جب یہ صدا آئی تو سب حیران ہوئے سمندر نے حیران ہو کر عشاق اپنے اُستاد
سے کہا کہ اس چھوکری نے کیا چالاکی ہے واہ کیا خوب قتل کیا اژدر کو گو اب نے سبب سے منور
تعریف کی ایوان کو بڑا غصہ آیا اپنے سپہ سالار کے مرنے کا بڑا صدمہ ہوا جہان اسکی آنکھون مین سیاہ و تاریک ہوگیا
ادھر منور اُسکو قتل کر کے اُسی حالت تاریکی مین اپنی خالہ کے پاس تخت پر آکر بیٹھ رہی گئی تھی برق کا
تو یہ عالم تھا جب سے منور غرق نہر ہوئی تھی اور اژدر پانی پی گیا تھا کہ جیسے کوئی دیوانہ ہوتا ہے مگر ادھر
یہ صدا آئی کہ منم منور جادو اُدھر اُسکے حواس بجا ہوئے جان مین جان آئی اپنے مقام پر آیا ورنہ دیوانہ
وار میدان مین ڈھونڈ رہا تھا جب منور تخت پر آئی وہ تاریکی برطرف ہوئی برق فتانی منور کو دیکھکر پھر قریب
تخت آکر کھڑا ہوا آئینہ اندام نے کہا کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ اژدر جادو کو قتل کیا اب
خود ایوان مقابلہ کو آئیگی اور تجھکو طلب کریگی کیونکہ وہ تیری دشمن جانی ہے تو نے اُسکے سپہ سالار کو قتل کیا
منور نے جواب دیا کہ آئیگی تو کیا کریگی مین اُسکو بھی اسی طور سے قتل کرونگی لشکر اسلام مین ساحر و غیر
ساحر و بادشاہ و صاحبقران منور کی بہت تعریف کر رہے ہین کہ یہ لڑکی بڑی چالاک ہے کس تیزی سے

اسنے اژدر کو قتل کیا ہی کہ وہ پورا لپیٹا نہ تھا کہ بھبھ جل گیا یہان تو سب تعریف کر رہے ہین کہ ایوان
اپنا تخت قلب لشکر سے نکالکر بیرون لشکر آئی سمندر کو سلام کیا اور میدان مین آئی کہ اُس ابر
تنک سے صدا آئی کہ ملکہ کیا قصد ہی ابھی تم مقابلہ نہ کرنا مین مقابلہ کرون پھر تمکو اختیار ہی پہلے میرے
مقابلہ کا تماشا دیکھ لو یہ صدا جو ایوان نے سنی اُسی مقام پر تخت کو روک کر کھڑی ہو گئی اور اُدھر
اُس ابر سے قہقہہ کی صدا آئی وہ ابر شق ہوا پھر قہقہہ کی صدا آئی تو وہ صدا کل لشکر اسلام کے ساحرون
نے سُنی اور کسی نے نہ سنی ایک مرتبہ سر اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی دیکھا کہ
وہ جو ابر محیط تھا یہ صدا اُسی ابر سے آتی ہی یکایک وہ ابر شق ہوا سبنے دیکھا کہ ایک چہرہ عورت کا
بہت خوبصورت اُس ابر سے پیدا ہوا پس سب نے جو اُس صورت کو دیکھا ایک خیرگی تھی ہر ایک
کی نگاہ مین پیدا ہوئی اُدھر سب لشکرون نے دیکھا کہ اُس ابر سے ایک ستارہ ٹوٹا وہ ستارہ قریب
منور جادو کے آیا اور اُسکے گلے مین مثل طوق کے پڑا اور اُسکو کھینچکر طرف آسمان کے لیگیا آتیغہ اندام
نے قصد کیا کہ مین سحر کرون کہ دوسرا ستارہ ابر سے ٹوٹا وہ گلے مین ملکہ آتیغہ اندام کے پڑا اُسکو کھینچکر
لیچلا اسی طور سے آفاق نے قصد کیا پھر ایک ستارہ ٹوٹا وہ آفاق کو لیچلا اتو تار بندھگیا برابر
ستارے اُس ابر سے گرنے لگے ساحرون کو لیجانے لگے راوی نے بیان کیا ہی کہ سہراب و غزالان
و کوکبہ اور چند سردارون کو اُسی طور سے ستارے اُٹھا لیگئے جو کہ سمندریہ کے رہنے والے اور
سمندر شاہ کے ملازم تھے عطارد نے قریب پچاس ساحرون کے ستارون سے اسیر کیے کہ
پھر قہقہہ کی صدا آئی ایوان نے کہا کہ ای بہن اب تم ٹھہر جاو تم مقابلہ کر چکین اب میرے مقابلہ کا بھی تماشا
دیکھ لو اُس ابر سے صدا آئی کہ اچھا یہ صدا آئی تھی کہ وہ صورت اُس ابر مین پوشیدہ ہو گئی راوی نے
بیان کیا ہی کہ دوسرے قہقہہ کی صدا سب نے سُنی یعنے لشکر کفار نے بھی اور سب لشکر اسلام نے
بھی سُنی صرف ستارے گرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے اس قہقہہ کے بعد وہ چہرہ بھی سبکو نظر آیا
جب ایوان نے یہ کلمہ کہا وہ چہرہ اُس ابر مین پنہان ہو گیا اب سبنے دیکھا تھا جب وہ چہرہ اُس
ابر مین پوشیدہ ہو گیا اسوقت ایوان نے اپنا تخت بڑھایا اور میدان مین آکر کہا کہ ای اہل اسلام
تمنے میرا مقابلہ دیکھا پس اسی مین خیریت ہی کہ تم سبکے سب آکر سمندر کی اطاعت کرو اور دین تصویر
پرستی قبول کرو ورنہ مین تم سبکو ایک پل مین قتل کرونگی اب میرے سحر کی نوبت آتی ہی اور خواجہ و برق
ثانی و قران کو میرے حوالہ کر دو تاکہ مین اُنکو قتل کر کے اپنے بھائی اور نانی اور اپنی مصاحب غلیوار کے
خون کا عوض لون آیندہ تمکو اختیار ہی اہل اسلام نے اس تقریر کے جواب مین اُسکو ہزارون گالیان دین
اور کہا کہ جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر ہم ترک اسلام نہ کرینگے نہ سمندر کی اطاعت کرینگے نہ خواجہ
اور نہ برق نہ قران کو تیرے حوالہ کرینگے یہ جو جواب ایوان نے سنا بہت برہم ہوئی اور اپنے
تخت پر سے اُسی حالت غیض مین کودی اور زمین پر آکر ایک دوہتڑ مارا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا
اور زمین شق ہوئی پس اُس مقام پر سے پانی نکلنا شروع ہوا دفعتہً ایک دریاے ذخار درمیان
لشکر اسلام و لشکر کفار کے جاری ہو گیا کہ جسکا کنارا کنارۂ عدم سے ملا ہوا تھا آسمان ایک حباب
معلوم ہوتا تھا موجین ساحل سے ٹکرا رہین تھین چادر آب ہر بار پڑتی تھی طوفان آ رہا تھا ہزارون مقام پر
گرداب پڑ رہے تھے مردمان آبی بالاے آب بسبب تلاطم کے آگئے تھے وہ دریا نہ تھا دریاے
فتنہ تھا معلوم ہوتا تھا کہ پانی آنکھین نکالے ہوئے ہی عجب طرح کا دریا تھا لشکر اسلام و لشکر کفار اُس

دریا کو دیکھکر خوف زدہ ہوا ہر ایک کا بند بند کانپ گیا کہ ادھر الوان نے کنارے دریا کے آکے کچھ سحر کیا
کہ ایک حباب بڑا برابر سفینہ مرغابی کے دریا مین پیدا ہوا اور شناوری کرتا ہوا اُس مقام پر آیا کہ جہان صاحبقران
زیر سایہ علم کھڑے تھے صاحبقران سے اور دریا سے برابر ایک تیر کے فاصلہ تھا کہ وہ حباب پانی پر
قائم ہوا اور روبرو صاحبقران کے آکر ٹھہرا صاحبقران نے دیکھا کہ اُس حباب مین ایک شمع مومی
روشن ہے یہ شمع سوائے صاحبقران کے اور کسیکو نہ دکھائی دیتی تھی ہان سبکو حباب نظر آتا تھا جب
وہ حباب مقابل روے صاحبقران کے ہوا اور اُسکا عکس یعنے روشنی شمع صاحبقران کے
مونھہ پڑی جون جون عکس اُسکا صاحبقران کے مونھہ پر پڑتا تھا وہ صاحبقران کا چہرہ متغیر ہونے لگا
یہانتک کہ صاحبقران کے بالکل حواس جاتے رہے چہرہ زرد ہو گیا ہاتھ پانون مین درد ہونے لگا
آنکھون مین حلقے پڑ گئے اور ایک حالت بخار کی سی پیدا ہوئی جب یہ نوبت صاحبقران کی پہونچی
اُدھر وہ حباب خود بخود ایک مرتبہ گردش مین آیا اور غرق ہو گیا ادھر وہ حباب غرق ہوا اُدھر
صاحبقران نے ایک چیخ ماری اور مرکب پر سے گر پڑے یہ جو حال بادشاہ نے دیکھا فوراً حکم دیا کہ دیکھو
صاحبقران کو کیا ہو گیا لوگ دوڑے صاحبقران کو اُٹھا کر بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ نے اُس
مقام پر گلاب وکیوڑا طلب کر کے صاحبقران کے مونھہ پر چھڑکا گیا تب صاحبقران کو ہوش آیا
بادشاہ نے فرمایا کہ اسم اعظم پڑھیے تاکہ یہ حالت برطرف ہو صاحبقران نے اشارے سے فرمایا کہ اسم اعظم
فراموش ہے اُسی سبب سے تو یہ حال ہوا راوی نے بیان کیا ہے کہ الوان نے اُس حباب مین بذریعہ
روشنی کے اسم اعظم بند کیا تھا جب تک وہ حباب پانی پر قائم رہا وہ کنارے دریا کے بیٹھی ہوئی سحر
کیے گئی جب بالکل اسم اعظم صاحبقران کا بند کر لیا اور صاحبقران کو فراموش ہو گیا اسنے سحر
کیا کہ وہ حباب غرق ہو گیا اسنے سحر کیا کہ صاحبقران کی یہ حالت ہوئی یہ اُس کے تدارک مین رہی کہ جو
صاحبقران کو اُٹھا لیگئے صرف صاحبقران کو ہوش آیا ہے مگر کلام نہ کرتے ہین نہ حس و حرکت تھی خاموش
پڑے ہین بادشاہ نے خیال کیا کہ اگر لشکر لیکر پلٹا جاتا ہون تو خلاف ہے نہین پلٹتا ہون تو دیکھیے کیا ہوتا ہے
یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ الوان نے صاحبقران کا اسم اعظم بند کر لیا بس اب تو لشکر مین تلاطم پڑ گیا
ہر ایک کو جان سے مایوسی ہوئی سب کو زندگی سے ناامیدی ہوئی مریخ نے قصد کیا کہ مین جاکر مقابلہ
کرون پھر خیال کیا کہ اُسنے کسیکو براے مقابلہ طلب نہین کیا مین کیون جاؤن خلاف طریقہ صاحبقرانی
ہو گا یہ اپنے مقام پر کھڑا ہوا صاحبقران کے صحت کی دعا کر رہا ہے اہل لشکر کو سمجھا رہا ہے کہ تم پریشان
نہو چند ساعت کے لیے صاحبقران پر مصیبت ہے اور چند ستارے ناقص ہین وہ جب دفع ہو جائینگے
یہ سب حالت برطرف ہو جائیگی مقام خوف نہین ہے مریخ اسی سبب سے صاحبقران کے پاس نہین گیا
کہ مین اُدھر کو جاؤن ادھر لشکر مین تلاطم تو مچا ہوا ہے کہین ایسا نہو کہ لشکر بھاگ جاے یہ لشکر کو روکے
ہوئے ہے اُدھر سب غیر ساحرون کو شہنشاہ گوہر کلاہ وغیرہ سمجھا رہے تھے اور لشکر کو بھی روکے ہوئے
تھے لشکر اسلام مین تلاطم تھا عیار جو کہ باقی تھے وہ بھی سب نکل گئے تھے لشکر سے یہان تو یہ تلاطم برپا تھا
اُدھر اُسنے سحر کیا کہ ایک مرتبہ دریا مین طلاطم پیدا ہوا اور ایک کشتی دریا کے اندر سے نکلی وہ کشتی بالاے
آب آکر قائم ہوئی اور ایک مرتبہ شق ہوئی اُس کشتی سے ایک چھوٹی سی کشتی پیدا ہوئی اُسپر ایک نازنین
بیٹھی ہوئی تھی اُسکے ہاتھ مین ایک شمع تھی اُسنے الوان کو سلام کیا اور کہا کہ کیا حکم ہوتا ہے الوان نے
کہا کہ اے نورق جادو تو جاکر درمیان لشکر اسلام اور سمندر شاہ کے صلح کا پیام دے اگر وہ لوگ ان لعین کو

تیز ورنہ اسیر کرلا مین تجکو براے اسیری غیر ساحران حکم دیتی ہون یہ سننا تھا کہ وہ کشتی تیر کر کنارے پر آئی اور کہا
کہ اے اہل اسلام مین تمکو آگاہ کرتی ہون جو کہ غیر ساحر ہین کہ سمندر شاہ کی اطاعت کرو اور ہماری ملکہ کی
خدمت مین حاضر ہو تا کہ وہ درمیان تمھارے اور سمندر کے صلح کرا دین اگر اسکے خلاف کروگے تو مین
اسیر کرکے لیجاؤنگی اور قید سخت مین رکھونگی لشکر اسلام سے کسی نے جواب نہ دیا وہ تھوڑی دیر تک خاموش
رہی پھر اسنے کہا کسی نے جواب نہ دیا وہ پھر خاموش رہی بعد تھوڑی دیر کے اسنے پھر کہا کچھ جواب نہ ملا اسی طور
سے اسنے جب تین مرتبہ کہا کسی نے کچھ جواب نہ دیا تب اسنے پلٹکر کہا کہ ملکہ کوئی جواب نہین دیتا ہے اب کیا حکم
ہوتا ہے ملکہ نے کہا کہ اب تو اپنا کام کر بس اسنے فورًا لشکر اسلام کی طرف موہنہ کرکے اس شمع پر اُف کیا
کہ ایک شعلہ موہنہ سے نکلا وہ شمع روشن ہوگئی اسنے اس شمع کو گردش دی پھر جسپر اس شمع کا عکس پڑا وہ
مانند دیوانون کے اپنے مقام پر سے چلا اور دریا کے قریب آکر دریا مین کود پڑا اور غرق دریا ہوگیا اتھو
رسد بندھ گئی پرے کے پرے خالی ہوگئے قریب اکثر اہل اسلام کے اور دو سو سردارون کے جو کہ
غیر ساحر تھے غرق دریا ہوئے جب اسقدر لوگ غرق دریا ہوچکے تو ایوان نے آواز دی کہ اے زورق جا
اب تم اپنے مقام پر جاؤ اب کل پھر تمکو جب مین طلب کرون تم آنا یہ سننا تھا کہ وہ مع اس روشن شمع کے
کنارے سے واپس آئی جیسے کشتی دریا کے وسط مین پہونچی ویسے ایک تلاطم ہوا کہ وہ کشتی غرق ہوگئی لشکر
مین ایک تلاطم پڑگیا اب ہر ایک مایوس ہوگیا ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہا ہے مریخ کا یہ عالم تھا کہ بالکل
سحر فراموش ہے چند ساحر لشکر مین ہین سبکو سحر فراموش ہے جبکہ مریخ ایسے ساحر کو سحر فراموش ہے تو اور
کسی کی کیا اصل اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب اسنے دریا پیدا کیا تھا اور حباب ظاہر ہوا تھا صاحبقران کا
اسم اعظم بند کیا اور ساحرونکا سحر فراموش کیا تھا یہ سبب تھا راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ کشتی غرق دریا
ہوئی تب اسنے پھر کنارے دریا کے آکر سحر کیا کہ ایک گنبد اس دریا سے پیدا ہوا اسمین ایک دروازہ
تھا کہ وہ دروازہ کھلا اس در مین ایک کرسی پر ایک نازنین بیٹھی ہوئی تھی اور اسکے ہاتھ مین ایک آئینہ
تھا اسپر غلاف تھا اسنے ایوان کو سلام کیا اور کہا کیا حکم آپکا ہے ملکہ نے کہا کہ تو جا کر جو کہ لشکر اسلام مین ساحر
ہین انسے کہدے کہ وہ سمندر شاہ سے صلح کرلین یہ سننا تھا کہ اس گنبد کو حرکت ہوئی وہ گنبد کنارے پر آیا
اور اسطرف جدھر ساحرونکا لشکر تھا ٹھیر گیا پھر اس نازنین نے بھی وہی کلام کہا جو کہ نازنین اول نے کہا تھا
تین مرتبہ مگر کسی نے جواب نہ دیا تب اس نازنین نے ایوان سے کہا کہ اب کیا حکم ہوتا ہے کیونکہ کوئی جواب
نہین دیتا ہے ایوان نے کہا کہ اے مشاطہ جادو ان سبکو اسیر کرلے یہ سننا تھا کہ اسنے اس آئینہ پر سے
غلاف اتارا کہ ایک برق چمکی جسپر اس آئینہ کا عکس پڑا وہ مثل غیر ساحرون کے آکر غرق دریا ہونے لگا نوبت باینجا
رسید کہ مریخ بھی غرق دریا ہوا جب بہت سے ساحر غرق دریا ہوگئے اور دن کم رہا اسوقت ایوان نے
کہا کہ اے مشاطہ جادو اب تم اپنے مقام پر جاؤ کل ہم جب پھر تمکو طلب کرین تب تم آنا ہم انکو ایک شب
کی مہلت دیتے ہین تا کہ یہ باہم صلاح کرلین شاید راہ پر آجائین تو خیر ورنہ کل سبکو غرق کردینا یہ کہنا تھا
کہ اسنے آئینہ پر غلاف چڑھا دیا اور وہ گنبد وسط دریا مین آیا اور غرق ہوگیا جب وہ گنبد غرق ہوا ایس
اسنے ایک مرتبہ لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے اہل اسلام مین تمکو ایک شب کی مہلت دیتی
ہون کہ تم باہم صلاح کرلو کہ مقابلہ ملکہ سے بہتر ہے یا صلح بس جو راے قرار پاے کل اسپر عمل کرنا
اگر صلح کی راے قرار پائیگی تو صلح کرلینا اگر مقابلہ کرنا منظور ہو تو مقابلہ کرنا یہ کہکر اپنے تخت سحر پر
سوار ہوکر اپنے لشکر مین آئی حکم دیا کہ طبل باز بجے پھر طبل باز پر چوب پڑی صداے طبل باز جو بلند

ہوئی گرداب نے بھی اپنے لشکر میں طبل باز بجوایا دونوں لشکر طرف اپنے پڑاؤ کے چلے سمندر نے
قصد کیا کہ میں شہر کو واپس جاؤں کہ گرداب شاہ نے پھر عرض کیا کہ آج شب کو یہاں قیام فرمایئے
صبح کو مقابلہ کا تماشا دیکھ کر تشریف لیجائیگا سب سرداروں و عشاق نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے جب سب کی
رای یہ قرار پائی سمندر شاہ ہمراہ گرداب مع سرداروں کے اسکی بارگاہ میں آیا اور تخت پر بیٹھا
سب سردار گرد تخت کرسیوں اور ڈنگلوں پر بیٹھے اور گرداب بھی تخت پر بیٹھا دربار آراستہ ہوا لشکر
کفار نے کمریں اپنی کھولیں اُدھر ایوان اپنے پڑاو پر پہونچی لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا اور خود بارگاہ میں
آئی تخت پر بیٹھی اور سب سردار حاضر ہوئے انکو تو یہاں مصروف خوشی چھوڑ رہیے اُدھر دربار گرداب
میں سمندر بہت خوش بیٹھا ہوا تھا کہ گرداب نے طایفے طلب کیے تا کہ صحبت ناچ و رنگ ہو سمندر
سب سے ملکہ ایوان کی تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تمنے دیکھا کہ کسقدر سراں نے اٹھایا تھا کہ
اور بڑا زور باندھا تھا کیا ہوا ایک پہر بھر میں سبکا خاتمہ ہوگیا اسم اعظم کام آیا نہ ساحروں کا سحر نہ
عیاروں کی عیاری میں نے خیال کرکے جو دیکھا تو ایک عیار لشکر اسلام میں نہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ سب
ملکہ کے خوف سے بھاگ گئے گرداب نے کہا کہ کل شام تک آتے تھے مگر آج میں نے صبح سے نہیں
دیکھا در اصل ملکہ ایوان نے بڑا کام کیا یہاں تو یہ ذکر ہو رہا ہے اُدھر جب لشکر کفار طبل باز بجوا کر
واپس گیا بادشاہ نے حکم دیا کہ یہاں بھی طبل باز بجے جب طبل باز پر چوب پڑی بادشاہ اُس لشکر تباہ
اور پراگندہ کو لیکر اور صاحبقران کو اُس حالت میں اپنے تخت پر ڈالے ہوئے طرف فرودگاہ کے
چلے مگر مایوس و دست از جان شستہ چہرے سب کے زرد اُس عالم یاس افسوس کناں فرودگاہ پر پہونچے
بادشاہ نے لشکر کو کمر کھولنے کا حکم دیا لشکر نے کمر کھولی بہت سے خیمہ ویران ہوگئے اُنکے ملازم اپنے
اپنے آقاؤں کے لیے رو رہے ہیں بہت سے خیموں سے صدائے گریہ ناموس آ رہی ہے ایک لشکر
میں تلاطم مچا ہوا ہے بازاریں بند ہیں عیار صورتیں بدلے ہوئے پھر رہے ہیں اور رو رہے ہیں بادشاہ
داخل بارگاہ ہوئے صاحبقران کو تخت پر ڈالدیا آپ بالین پر بیٹھ گئے ناموس میں خبر ہوئی کہرام
مچ گیا ہر ادنے و اعلے صاحبقران کے لیے رو رہا ہے ایک تلاطم مچا ہوا ہے جو سردار ساحر و غیر ساحر
باقی رہگیے تھے وہ بھی بارگاہ میں آکے گرد صاحبقران بیٹھے ہزاروں ڈنگل خالی پڑے تھے اور
صاحبقران بے حس و حرکت تخت پر پڑے تھے ذرا بھی حس و حرکت بدن میں نہیں تھی عیار آتے ہیں
صاحبقران کی حالت دیکھتے ہیں اور روتے ہوئے چلے جاتے ہیں ناموس میں کہرام مچا ہوا ہے ہر ایک
بسمل کی طرح خاک پر پچھاڑیں کھا رہی ہے کوئی تڑپ رہی ہے کوئی خیمے سے سر ٹکرا رہی ہیں کوئی
مونھ پر خاک ملے ہے کوئی گریبان چاک کیے ہے دمبدم کی کہاریوں سے خبریں منگا رہی ہیں وہ آکر
کہتی ہیں کہ وہی حالت ہے بادشاہ رو رہے ہیں سردار سب گریاں ہیں یہاں تو یہ تلاطم مچا ہوا ہے اس
حال کی تحریر میں چشم قلم سے اشک سیاہ گرتے ہیں دل میں قوت نہیں ہے ہاتھ میں طاقت ہے کہ حال
لشکر اسلام تحریر کیا جائے لہذا اسی حال پر ختم کیا جاتا ہے کہ کسیکو اپنے تن بدن کا ہوش نہیں ہے
کہرام پڑا ہوا ہے کوئی خیمہ نہیں ہے کہ جس سے صدائے گریہ نہ آتی ہو ہر طرف ایک تلاطم ہے لشکری
آپ کو رو رہے ہیں سردار اپنا جی کھو رہے ہیں نہ پانی کی فکر ہے نہ دانہ کا ہوش یہاں تو یہ نوبت
ہے کہ جو احاطہ تحریر سے باہر ہے اُدھر بارگاہ گرداب میں سمندر تخت پر بیٹھا ہے جام لالہ فام گردش میں ہے ایک
مطربہ نہایت شکیل اور خوش گلو نے یہ غزل گائی اور سب کو خوش کیا لوگوں نے انعام دیا غزل

تجھی کو جو یہان جلوہ فرما نہ دیکھا
کہ جس کو کسو نے کبھو وان نہ دیکھا
اذیت مصیبت ملامت بلائین
کبھو تو نے آکر تماشا نہ دیکھا
حجاب رخ یار ہو اب بھی تم
کسو نے جسے یان نہ سمجھا نہ دیکھا

برابر ہی دنیا کو دیکھا نہ دیکھا
بیگانہ ہو تو آہ بیگانگی مین +
ترے عشق مین ہمنے کیا کیا نہ دیکھا
تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائے
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا

مرا غنچۂ دل وہ دل ہے گرفتہ
کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا
کیا مجکو داغون نے سرو چراغان
ادھر تو نے ہرگز نہ دیکھا نہ دیکھا
شب و روز ای درد ہون اُسیلے

یہ غزل وہ مطربہ گا رہی تھی سب خاموش بیٹھے ہوئے سن رہے ہین ایک عالم حیرت ہے دربار سمندر کا تو یہ عالم ہو اُدھر جب ایوان نے دربار کیا یہ تخت پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک مرتبہ اس ابر کو جنبش ہوئی اور وہ شق ہوا اُس سے ملکہ عطارد تخت پر سوار اور سب اسیران لشکر اسلام تخت پر بیہوش پڑے ہوئے بارگاہ مین آئے ایوان نے جو اُسکو دیکھا یہ کہکر کھڑی ہو گئی کہ آؤ بہن آؤ تمنے تو آج بڑا کام کیا خوب اپنا نام کیا عطارد مُسکراتی ہوئی قریب ایوان کے آئی ایوان نے کُرسی دی عطارد نے سلام کیا اور کرسی پر بیٹھ گئی اور کہا کہ ملکہ میرا وہان بیٹھے بیٹھے دم گھبرایا مین نے خیال کیا کہ ملکہ کے پاس چلون ان قیدیون کو بھی ملکہ کو دون جہان ملکہ نے اُنکو قید فرمایا ہو وہان انکو بھی قید کرین بس مین سبکو لیکر حاضر ہوئی ملکہ نے کہا کہ ای عطارد تمنے اچھا کیا مین خود تمکو طلب کرنے والی تھی کہ ان قیدیون مین وہ چھوکری بھی ہو جسنے میرے سپہ سالار کو قتل کیا ہین اُسکو اسوقت قتل کرونگی عطارد نے ان سبکو لاکر فرش پر ڈالدیا ہو سب بیہوش پڑے ہین ملکہ نے کہا کہ پہلے انکو ہوش مین لاؤ تاکہ مین اُنسے کلام کرون عطارد نے سحر کیا کہ وہ سب کے سب ہوش مین آئے سب نے دیکھا کہ ہم سب قید سحر مین اسیر ہین زبان مین سوزن دی ہوئی ہو کلام کرنے کی طاقت نہین ہو سامنے ملکہ ایوان تخت پر بیٹھی ہوئی ہو اور بہت سے ساحر ہین اور وہ عورت بھی ہو جسنے ہم سبکو اپنے پاس بذریعہ ستارون کے طلب کرکے قید کیا تھا گو اسیر تھی مگر منور بگڑ گئی ایوان نے کہا کہ کیون تم سبکو کیا اسدن کی خبر نہ تھی کیا تم میرے حال سے آگاہ نہ تھے جو تمنے سمندر سے سرکشی پر کمر کسی تھی وہ اس خیال سے کچھ تدارک کرتا تھا اور طرح دیتا تھا کہ تم سب اُسکے ملازم تھے تم یہ جانتے تھے کہ ہم سب ملک سمندر کو قتل کر ڈالینگے کوئی ہمارا کیا کریگا تم سب کو اس امر پر بھروسا تھا کہ ہم اُس شخص کے شریک ہین جو کہ مالک اسم اعظم کا ہو اسم اعظم کا بھی بند کرنا کوئی امر اہم تھا ایک ذرا سے تو سحر مین اسم اعظم بند ہوتا ہو تمکو کچھ خبر بھی ہو مین نے اسم اعظم بند کر لیا ہو صاحبقران کی عجیب حالت ہو اب کوئی دم کے مہمان ہین ان سبنے کہا کہ تیرے مونہہ مین خاک اپنے دلون مین ان سبنے کہا کیونکہ ہم کلام کر نہین سکتے ہین ایوان نے کہا کہ مین نے ہزارون سرداران اسلام اور ساحر و غیر ساحر کو غرق دریا کر دیا ہو ایک شب کی مہلت دیتی ہو کہ تم سب باہم صلاح کر لو اگر مرضی ہو کہ بادشاہ سے صلح کرین تو خیر ورنہ مین کل تم سبکو تباہ کر دونگی یہ تو اُنکا حال ہوا جو کہ ایسے کم بساط ہون تمنے جو اُنکی شراکت کی اور نمک حرامی پر کمر باندھی تو کیا سمجھکر یہ دن بھول گئے تھے اسکی خبر نہ تھی اب بھی کچھ نہین گیا ہو اگر تم اسکا اقرار کرو کہ ہم سمندر شاہ کی اطاعت جس طور سے کرتے تھے اُسی طور سے کرینگے تو مین بادشاہ سے کہکر تمھارے قصور معاف کرا دون اور اُسی مرتبے پر پھر سبکو قائم کرا دون ورنہ مین سبکو قتل کرونگی یہ جو اُسنے کہا ہر ایک نے سر ہلا کر انکار کیا کہ ہمکو قتل ہونا گوارا ہو مگر سمندر کی اطاعت کرنا گوارا نہین ہو اُسکو غصہ آیا اور کہا کہ جلاد کو بلاؤ منور کیطرف دیکھکر کہا کہ او چھوکری تو نے بہت سر اُٹھایا تھا اور میرے سپہ سالا کو قتل کیا مین تو تیرے خون کی پیاسی ہون ابھی تجکو قتل کرتی ہون یہی سزا

ہو ابس سر اُٹھانے کی اور نمک حرامی کرنے کی زبان مین سوزن دیے تھے کوئی کیا جواب دیتا دل
ہی دل مین پیچ و تاب کھا کر رہگیٔ راوی نے بیان کیا ہو کہ جب لشکر صف آرا ہوا تھا تو بہت سے عیار
لشکر سے نکل گئے تھے بہت سے تو اُسی طرف صحرا مین رہتے تھے اپنے لشکر کی پشت پر بہت سے
لشکر مین تھے بہت سے اس کفار کے لشکر مین چلے آئے تھے صورت بدلے ہوئے لشکر مین پھر رہے تھے وہ عیار جو کہ لشکر کفار
مین تھے اُنھون نے قصد کیا کہ ہم اپنے لشکر مین جائین وہانکا حال دیکھین مگر بسبب دریاے سحر کے
راہ نہ پائی ہزار ہزار طرح سے تدبیر کی کوئی صورت نہ نکلی جہان تک گئے سواے دریا کے دوسری چیز
نظر نہ آئی قصد کیا کہ شناوری کر کے چلے جائین وہ بھی ممکن نہوا کیونکہ شعلہاے آتش پانی سے نکل رہے
تھے مایوس ہو کر واپس آئے خواجہ سلامت بھی اسی طرف کے صحرا مین اس خیال سے آئے تھے
کہ جو کوئی ساحر تلاش کو جائیگا تو لشکر مین جائیگا اور اُسطرف تلاش کریگا تم اسطرف نکل چلو چنانچہ تین
دن کر رہا تو صحرا سے واپس آئے لشکر کفار مین دیکھا کہ لشکر میدان جنگ سے واپس آ چکے ہین سب
اپنے مقام پر بیٹھے ہوئے ہین یہ چلے کہ اپنے لشکر مین جا کر سب حال دیکھین انکو بھی ویسا ہی ملا ایسا دریا
کبھی نہ دیکھا نہ سنا تھا نہ کوئی کشتی تھی نہ کوئی ڈونگی سواے کشتی فلک کے موجین مثل تلوار کے آ رہین
تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ تلوار چل رہی ہو آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا تھا ہزارون جیلے
آنکھین نکال نکال کر ڈرا رہے تھے کئی مرتبہ خواجہ نے قصد کیا کہ پیر کر چلا جاؤن مگر ممکن نہوا شعلہ نکل
رہے تھے بس لاچار ہو کر پھر لشکر مین واپس آئے دیکھا کہ بارگاہ مین گرداب شاہ کے سب جمع ہین یہ بھی
اُس بارگاہ مین آئے دیکھا کہ سمندر شاہ تخت پر بیٹھا ہو اور سب سردار حاضر ہین جام شراب گردش
مین ہو ایک مطربہ گا رہی ہو خواجہ نے خیال کیا کہ آج ان لوگون مین بڑی خوشی ہو خواجہ تھوڑے عرصہ
تک اُس بارگاہ مین صورت بدلے ہوئے موجود رہے بعد تھوڑے عرصہ کے اُس بارگاہ سے نکل کر طرف
بارگاہ ایوان کے آئے جب بارگاہ مین پہونچے دیکھا کہ پچاس ساٹھ ساحران لشکر اسلام اسیر روبرو فرش پر
پڑے ہوئے ہین تخت پر ایوان بیٹھی ہوئی ہو اور کرسی پر ایک اور ساحرہ بیٹھی ہوئی ہو ایوان اُن سرداروں
سے وہی تقریر کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ کل صاحبقران کا خاتمہ ہو اور لشکر اسلام کے اسقدر سردار
ساحر و غیر ساحر مین غرق دریا کر چکی ہون اگر اُن لوگون نے کل صلاح کر کے باہم آشتی کر لی تو خیر ورنہ مثل ان
سب کے انکو بھی غرق دریاے فنا کرونگی اور صاحبقران تو تڑپ تڑپ کر رات بھر مین تمام ہونگے یہ جو صاحبقران
کی حالت خواجہ نے سنی خواجہ کا دل بیقرار ہو گیا تاب نرہی بیقرار ہو کر بارگاہ سے باہر آئے اور پھر دریا
کی طرف چلے لاکھ لاکھ تدبیر کی نہ جا سکے مایوس ہو کر پھر چلے مگر اب لشکر مین آئے بارگاہ مین نہ گئے یہان
ایوان نے جلادون کو طلب کیا تھا جلاد حاضر ہوئے ایوان نے حکم دیا کہ ان سبکو میرے روبرو قتل کرو
جلاد چلے اُسوقت عطارد نے کہا کہ اے ملکہ میرے نزدیک تو یہ امر مناسب ہو کہ ان سبکو ذات بحر قید
رہنے دو کل اُن سب کے ہمراہ انکو بھی قتل کیجیے گا جب اُن سبکو بھی اسیر کر لیجیگا انکو بھی اسی دریا مین قید فرمایئے
ایوان نے کہا کہ اگر تمھاری یہ راے ہو تو کیا مضایقہ ہو صبح کو اُنھین سب کے ہمراہ سہی یہ جو تمنے
کہا کہ دریا مین انکو بھی قید فرمایئے کوئی ضرورت نہین ہو یہان سے کوئی رہا کر لیجائیگا کیا ممکن ہو ان سبکو
اسیر رکھینگے عطارد نے کہا کہ جو آپکی مرضی ہو ایوان نے کہا کہ مین منور کو تو اسیوقت قتل کرونگی کیونکہ
اسنے میرے دل کو بڑا صدمہ دیا ہو اسکی صورت دیکھکر میری آنکھون مین خون اُترتا ہو جس طور سے اسنے
میرے قلب و جگر کو جلا کر کباب کیا ہو اُسی طور سے مین اسکی خالہ کے قلب و جگر کو جلا کر کباب کرون گی

عطارد نے کہا کہ جو آپ کی مرضی مجکو کیا دخل ہی مرضی مولا از ہمہ اولیٰ یہ کہکر وہ خاموش ہو رہی ملکہ نے
جلاد کو حکم دیا کہ اِس چھوکری کو روبرو میرے قتل کرو ابھی جلاد چلا نہ تھا اُسکے قتل کرنے کو کہ یکایک دربارگاہ
کی طرف سے رونے کی صدا آئی سب نے سر اُٹھا کر بارگاہ کی طرف دیکھا کہ ایک ضعیفہ کوزہ پشت مارکین کا پاجامہ
از حد کثیف چند پیوند لگے ہوئے پہنے ہوئے سر پر چادر وہ بھی میلا اوڑھے تھی اور از حد ضعیف کہ سر کے بال
بالکل سفید مثل پنبہ کے تھے اور پلکین تک سفید تھین اونچا جوڑا بندھا ہوا ایک لکڑی ہاتھ مین پکڑے ہوے
روتی ہوئی چلی آتی ہی ایسی ضعیف ہی کہ بسبب پیرانہ سالی کے ہر قدم پر آہ کرکے بیٹھ جاتی ہی سانس پھولی ہوئی
ہی پیٹ مین نہین سماتی ہی اور یہ کلمہ زبان پر ہی کہ بیٹی منور مین تجکو زندہ پاؤن اپنی آنکھون سے تجکو زندہ دیکھون
ارے کمبخت تو نے میرا کہنا نہ سُنا خالا کی محبت مین اپنے کو عذاب مین مبتلا کیا مین کہتی تھی کہ تو نہ جا وہان ملکہ ایران
سے مقابلہ ہونے والا ہی مگر اُسنے اپنی ضد مین ایک نہ سنی مجھ کمبخت کو اِس بڑھاپے مین دوڑایا اور اپنا داغ
دکھایا مین کن آنکھون سے تیرا یہ حال دیکھون اری منور تیری جدائی نے میری آنکھون کی بصارت بھی کم کردی
مین نے تو تجکو مثل اولاد کے پرورش کیا ہی یا خداوند تصدق مین اپنی منور کو زندہ پاؤن مجکو تو کچھ دکھائی نہین دیتا
ہی نہ معلوم دربار کدھر ہی ملکہ ایران کس مقام پر تشریف فرما ہین مین جا کر اُنسے کچھ سفارش کرون یہ جو ملکہ نے
سُنا ملکہ کو اُسکے حال پر رحم آیا خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی اسکی عزیز ہی یا کھلائی ہی جلاد سے کہا کہ ٹھہر جا ایک
چوبدار کو حکم دیا کہ اِس عورت کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس لے آ تاکہ مین اِس سے کچھ حال دریافت کرون ملکہ نے یہ
جو حکم دیا چوبدار اُس ضعیفہ کے پاس آیا وہ مارے ضعف کے بیٹھ گئی تھی دم چڑھ رہا تھا کہ چوبدار نے آکر ہاتھ پکڑا
اُسنے کہا کہ کیون مجھ آفت رسیدہ بلا کشیدہ کو پریشان کرتے ہین آپ ہی خود بلا مین مبتلا ہون مجکو نہ ستاؤ نہ بددعا لو اُس
چوبدار نے کہا کہ مین ملکہ کا چوبدار ہون تیرے حال پر ملکہ کو رحم آیا مجکو حکم دیا ہی کہ اُسکو میرے پاس لے آ تو مین
تجکو ملکہ کے پاس لیے چلتا ہون اُسنے جو یہ سُنا ایک آہ کی اور کہا کہ خداوند ملکہ کو تا صد و شصت سال سلامت با کرامت
رکھے کہ اُنکو رحم آیا مگر کیا سخت قلب کے اہل اسلام ہین کہ اُنکو بالکل میرے حال پر رحم نہ آیا یہ کہکر کھڑی ہوئی
لڑکھڑا کر گرنے لگی چوبدار نے سنبھالا بازو پکڑ کر طرف دربار کے لے چلا راہ مین کئی مرتبہ یہ حالت ہوئی کہ وہ گرتے
گرتے بچی چوبدار نہ ہوتا تو گر پڑتی یہانتک کہ اُس چوبدار نے مجرا گاہ پر لا کر کھڑا کیا کہا کہ ملکہ کو سلام کر اُسنے
کہا کہ ملکہ کدھر ہین مجکو تو صدمے کے سبب سے کچھ دکھائی نہین دیتا ہی تم بتاؤ چوبدار نے کہا کہ سامنے بیٹھی ہین
ضعیفہ نے جھککر سلام کیا چوبدار نے کہا کہ پھر سلام کر ملکہ کی وزیرزادی عطارد جادو کو وہ بھی ملکہ کے پہلو مین
کرسی پر بیٹھی ہین اِس ضعیفہ نے پھر سلام کیا اور دعا دی کہ ملکہ کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج اقبال
ہو دوست شاد دشمن پریشان اور پامال ہون ہمیشہ ملکہ کے سر پر سایہ خداوند رہے خداوند کی نظر عنایت
ملکہ پر رہے بعد اِسکے کہا کہ بی وزیرزادی کی بھی حیات مین ترقی ہو ملکہ کا پیار رہے یہ جو دعا دی
ملکہ نے فرمایا کہ اِس ضعیفہ کو قریب لاؤ اُسکے بڑھاپے کا یہ حال ہی کہ بسبب نقاہت کے آواز کانپی جاتی
ہی ہاتھون مین رعشہ ہی سر برابر ہل رہا ہی اِس طور سے کہ جیسے کھلونے والے مٹی کی بڑھیا بناتے
ہین اسکا سر برابر ہلے جاتا ہی اُس طریقے سے چوبدار اُسکا ہاتھ پکڑے ہوئے روبرو تخت کے لایا
اور کہا اب قدم آگے نہ اُٹھانا کیونکہ اب تو قریب تخت آگئی ہے جو کچھ عرض کرنا ہو کرلے ملکہ روبرو
تخت پر بیٹھی ہین یہ سُننا تھا کہ وہ ضعیفہ چیخین مار کر رونے لگی آنکھون سے آنسو کا دریا رواں ہوا اسقدر
روئی کہ اُسکے حال پر سب اہل دربار کو ترحم آیا ملکہ نے باہستہ فرمایا کہ اے ضعیفہ گریہ کم کر اور
ضبط کرکے کچھ حال تو بیان کر کہ تیرے اوپر کس نے ستم کیا کس نے تجکو لوٹ لیا کیا تیرے اوپر بلا

نازل ہوئی کس نے تجکو اس حالت کبرسنی مین ستایا کہ تو یہان دوڑی ہوئی آئی کیا بلا تیرے اوپر آئی
ہی کون ایسا کمبخت تھا کہ رحم نہ آیا کچھ بیان تو کر کیا کچھ مال تیرا لوٹ لیا یا تجکو ضعیفہ جان کرکے مارا
یہ جو ملکہ نے بشفقت بیان کیا اور استفسار حال کیا اُس ضعیفہ نے گریہ کو ضبط کرکے ایک آہ سرد
کھینچی اور کہا کہ ای ملکہ مجھسے کھڑا ہوا نہین جاتا ہی اگر حکم ہو تو بیٹھ جاؤن ملکہ نے فرمایا کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ گئی
ملکہ نے کہا کہ اپنا حال بیان کر تاکہ مین اُس ظالم کو اس ظلم کی سزا دون یہ جو ملکہ نے کہا اُسنے عرض
کیا کہ ملکہ مجکو کسی نے نہین ستایا نہ میرا کچھ مال دنیا سے کسی نے لوٹ لیا نہ مجکو کسی نے مارا نہ میرے
اوپر کسی نے ظلم کیا میرے مقدر نے مجکو ستایا ہی اور اس حال مین دردر پھرایا ہی مین اُسکے
ہاتھون سے پریشان ہون کیا عرض کرون کہ جو میرے قلب کی حالت ہی اس حال سے میرا ہی قلب آگاہ
ہی یا یہ صدمہ جسپر پڑا ہوگا وہ اس فرے سے واقف ہوگا ملکہ نے کہا کہ کیا کوئی تیرا مر گیا ہی اُسنے کہا کہ جی نہین
نہ کوئی ابھی تک مرا ہی وہ جو مرنے والے تھے وہ مر گئے یہ نیا صدمہ ہی اگر حکم ہو تو عرض کرون میری گستاخی
معاف ہو ملکہ نے کہا کہ مینے تیری گستاخی معاف کی تو شوق سے بیان کر اُس ضعیفہ نے دست بستہ عرض کیا
کہ جو کچھ بلا آئی ہی آپکے سبب سے آئی ہی آپنے مجکو بیقرار کیا آپنے مجھپر ستم کیا اور آپ نے مجکو اس بلا مین
مبتلا کیا آپ نے اس حالت ضعیفی مین گھر سے نکالا ایسا صدمہ دیا کہ آنکھون سے دکھائی نہین دیتا ہی یہ کہکر
ادھر اُدھر دیکھنے لگی پھر اُس ضعیفہ نے دیکھا کہ بہت سے سردار سحر مین مبتلا خاک پر پڑے لوٹ رہے ہین
اُنہین منوہر بھی ہی اُسطرف دیکھکر آہ کی ملکہ نے جو یہ نظر پھینکی اُدھر اُسنے کہا کہ ای بچی مین اسلیے زندہ رہی
کہ تیرا حال یہ ان آنکھون سے دیکھون تیرے دشمن اسیر ہون اور مین دیکھا کرون زمین شق ہو جائے اور
مین اُسمین سما جاؤن افسوس تو نے میرا کہنا نہ مانا اور اپنے کو قید مین پھنسایا اور یہ حالت اپنی کی کیا کرون
زمین سخت آسمان دور پہر کوئی بس نہین ہی مین وہ سخت جان ہون کہ مجکو موت نہین آتی یہ کہکر زار زار
رونے لگی ادھر ملکہ نے کہا کہ ای ضعیفہ یہ جو تو نے کہا کہ آپ نے میرے اوپر ظلم کیا آپ کے ہاتھون سے بلا مین
مبتلا ہوئی مین نے تو تجکو آجکے سوا کبھی نہین دیکھا ہی مین تیری صورت سے واقف بھی نہین ہون پھر مین
کب تیرے پاس گئی اور مین نے کب تجھپر ستم کیا کیا عالم خواب مین ہی اور تو دیوانی ہو گئی ہی کہ بیکار میرے
اوپر تہمت لگاتی ہی کوئی مرے پر طوفان لیتا ہی تو زندہ پر لیتی ہی اوس پیرزال نے کہا کہ ملکہ مین طوفان نہین
لیتی ہون بالکل مین سچ عرض کرتی ہون ای ملکہ اب مین صاف صاف کہتی ہون کہ تمنے میرے اوپر یہ ظلم
ستم کیا ہی کہ میری بچی کو اسیر کر لیا ہی اور اُسپر ظلم کر رہی ہو جسکو مین نے ناز و نعم سے پرورش کیا ہی جسپر مین نے
کبھی پھول کی چھڑی نہ لگائی تھی اور کبھی اکیلا نہ چھوڑا اُسے اسیر کیا ہے یہ ستم کہ وہ قید مین مبتلا ہوئی ہی بلکہ تمکو اُسکے
بچپنے پر بھی رحم نہ آیا وہ بھولی بھولی صورت اُسکی ایسی ہی کہ ہر ایک کو اُسپر رحم آتا ہی تمنے یہ ستم کیا کہ اُسکو
قید کیا اے ملکہ میرے حال پر رحم کر اور منوہر کو میرے حوالے کرو کیونکہ سوائے اُسکے کوئی میرا سہارا
نہین ہی مین نے منوہر کو بڑی محنت سے پالا ہی دن کو دن رات کو رات نہ خیال کیا جب یہ برس دن
کی تھی اُسکی ماں مر گئی مین نے اُسے پرورش کیا اُسپر کیا منحصر ہی مین نے اسکی ماں کو پالا تھا یہ میری بیوی
ہی کی نشانی ہی مین اُسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہون ای ملکہ اگر تمنے اُسے قید کیا ہی اور قتل
کرنے کا قصد ہی تو مجکو بھی اُسکے ساتھ قید کرو اور اُس سے پہلے قتل مجکو کرنا مین نہ مانونگی یہ کہکر
لگا کر او جلاد تو پہلے مجکو قتل کر پھر اور طرف جانا کہ مین اپنی بچی کا قتل اپنی آنکھ سے نہ دیکھون یہ کہکر رونے
لگی اور اس بیقراری سے روئی کہ حاضرین بارگاہ کے آنسو نکل آئے ملکہ نے کہا کہ ای ضعیفہ تو نے کچھ سنا ہی

کہ منور نے کیا کیا میرے سپہ سالار کو قتل کیا دوسرے وہ اپنے مذہب سے پھر گئی مجکو بڑا صدمہ دیا مین ضرور
اُسے قتل کرونگی وہ بہت چالاک ہی مین نے ابھی اُسکو سمجھایا اُسنے میرا کہنا بھی نہ سنا دیکھو وہ سامنے پڑی ہی
یہ جو ملکہ نے کہا ضعیفہ نے اُس طرف دیکھا دوڑ کے بلائین لینے لگی اور کہنے لگی کہ یہ کھلائی تیرے اوپر سے
قربان ہوجائے تیری الائین بلائین لیکر مرجائے اری کمبخت تو ملکہ کے کہنے کو کیون نہین قبول کرتی ہی
کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہی میرے کہنے کو دیکھکر اِس بلا مین مبتلا ہوئی بڑی خالہ جان کی محبت تھی
اِسوقت خالہ جان نے بچا نہ لیا جو میرے دل کو لگی ہی وہ کسی کے دل کو نہ لگی تو نے خانہ کا ساتھ دیا اری
کمبخت تجکو یہ کیا ہوا تھا کہ تو نے اپنا دین بھی ترک کیا اور ملکہ کے سپہ سالار کو بھی قتل کیا پھر کیون نہ ملکہ کو غصہ آئے
آ ملکہ کے قدمون پر گر اپنی خطا معاف کرا منور بیچاری نے کچھ جواب نہ دیا اول تو سوزن زبان مین دی
ہوئی تھی دوسرے قید سحر مین مبتلا تھی صرف سر ہلا دیا کہ کبھی ایسا نہوگا اُس ضعیفہ نے کہا کہ معلوم ہوا تو اپنی جان
کے پیچھے پڑی ہی یہ کہکر ملکہ سے کہا کہ اے ملکہ تم حکم دو کہ لوگ مجکو بھی اسیر کرین اور اِسکے ساتھ قتل کرین ملکہ نے
کہا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین تجکو بھی اسیر کراؤن اور قتل کا حکم دون اُسنے جواب دیا کہ اے ملکہ بعد اِسکے مین
زندہ نہ رہونگی تڑپ تڑپ کر مرجاؤنگی دوسرے مجھسے یہ نہ دیکھا جائیگا کہ یہ میرے روبرو قتل ہو اِس
لڑکی کو نہ معلوم کیا اِس آئینہ اندام لکاتہ نے سکھا دیا ہی اور کیا تعلیم کیا ہی کہ وہ کسی طور سے اُسکی الفت
سے دست بردار نہین ہوتی ہی یہ ممکن نہین ہی مفت مین اپنی جان ضائع کرتی ہی ایوان نے کہا کہ اے ضعیفہ
یہ چھوکری بہت چالاک ہی میرے سپہ سالار نے جا کر میدان مین مبارز بھی نہ طلب کیا تھا کہ اِسنے اُسکے
گردن کو پتھر کا کر دیا اُسکو غصہ آگیا اُسنے اِسپر سحر کیا یہ اُسکے سحر سے بچی اور زمین مین غرق ہوگئی وہ یہ سمجھا کہ
بھاگ گئی پر اُسکے عقب مین آکر نکلی جبتک وہ خبردار ہو ہو اِسنے اُسکو تیغ سحر سے قتل کیا اور آئینہ اندام
کے پاس چلی گئی تب مجکو غصہ آیا مین خود برائے مقابلہ نکلی میری بہن غدار نے منع کیا کہ تم مقابلہ نہ
کرو مین مقابلہ کرونگی اِنھون نے گرفتار کرنا شروع کیا ایک کا بھی تو بس نہ چلا آئینہ اندام کو اپنے
سحر پر اور اپنے شوہر کے سحر پر بڑا زور تھا کیا کرلیا مین ضرور اِس سے اپنے سپہ سالار کے خون کا عوض لونگی
کیونکہ مجکو اُسکے مرنے کا بڑا صدمہ ہی یہ کہکر حکم دیا کہ او جلاد کیا کھڑا ہوا ہی جلد قتل کر اِس لڑکی کو اُس ضعیفہ
نے جو سنا ایک مرتبہ تڑپ کر پکاری کہ اے ملکہ مین تمھارے قربان ہوتی ایک بات میری سُن لو پھر حکم
دو ملکہ نے کہا کہ بیان کر اُس ضعیفہ نے کہا کہ اے ملکہ میرے اوپر یہ ستم نہ کرو میرے سامنے حکم قتل نہ دو
پہلے مجکو قتل کرا لو پھر حکم دینا اے ملکہ یہ جو اور اسیر ہین اِنکے بابت حکم دو ملکہ نے کہا کہ اِن سب کو تو مین کل
بعد گرفتار ہونے کل اہل اسلام کے ایک مرتبہ قتل کرونگی روبرو شہنشاہ کے کیونکہ یہ ہین بہت سے
بادشاہ کے ملازم ہین شاید اِنکو بادشاہ کی صورت دیکھکر نمک کا خیال آجائے اور یہ سب گنہگار رہین
بادشاہ کے کوئی اُنکے گناہ سے بری نہین ہی مین کیونکر بدون اُنکے حکم کے قتل کرسکتی ہون اور یہ تو میری
گنہگار ہے مجکو اختیار ہی کہ جب چاہون قتل کرون گو بادشاہ نے مجکو اِن سب کا بھی اختیار دے رکھا ہی مین
مگر اُس پر بھی مجکو اُنکا خیال ہی دوسرے ابھی جمشید و افسر اعلے اِن سب کا ہی وہ اسیر نہین ہوا ہی اور
نہ ابھی عیار گرفتار ہوئے ہین اِسوقت مین عیارون کی تدبیر کرونگی کل صبح کو وہ سب خود بخود میری
خدمت مین حاضر ہونگے اور جو لشکر کہ باقی ہی وہ بھی کل اسیر ہو جائیگا رات بھر مین صاحبقران بھی
مرجائینگے کیونکہ مین نے اُنکا اسم اعظم چھین لیا ہی اور اپنے سحر مین مبتلا کردیا ہی وہ رات بھر تڑپ
تڑپ کر تمام ہونگے اُنکی حالت یہ ہی کہ ہوشیار تو ہوئے مگر نہ حرکت کرسکتے ہونگے نہ کلام لشکر اسلام مین

کہرام مچا ہوا ہو بس جو یون سر اُٹھائیگا وہ یہی سزا پائیگا تو بیکار اُسکی سفارش کرتی ہو یہ امر غیر ممکن ہو کہ یہ
اب تیرے کہنے پر عمل کرے اور اِس امر سے باز آئے جب مین اِسکی صورت دیکھتی ہون میرے تن
بدن مین آگ لگ جاتی ہو آنکھون مین خون اُتر آتا ہو مجکو اِسکا دم بھر کا زندہ رکھنا ناگوار ہو افسوس کہ میرا
سپہ سالار تو نہو اور اُسکا قاتل میرے روبرو موجود ہو مجکو نہ اِسقدر نانی کے مرنے کا صدمہ ہوا نہ بھائی کے
مارے جانے کا رنج ہوا اگر اُنکے قاتل آکر مجھ سے عجز کرین اور کہین کہ ملکہ ہمسے قصور ہوا ہمارا قصور معاف
فرمائیے ہم آپکی اطاعت کرتے ہین تو مین ضرور اُنکا قصور معاف کرون مگر ہان اپنے سپہ سالار کے قاتل
کو زندہ نہ رکھونگی اگر خود خداوند بھی آکر اِسکی سفارش کرین تو مین اُنکے کہنے کو نہ مانونگی اُس ضعیفہ نے منور
کی طرف منھ کر کے کہا کہ افسوس صد افسوس تو نے میری بات پر عمل نہ کیا اور جوان بھی نہ ہونے پائی
کہ تیری قضا آگئی سارے میرے ارمان خاک مین مل گئے مین تیرا سہرا بھی نہ دیکھنے پائی مین یہ خیال
کرتی تھی کہ تیری شادی کرونگی چھوٹا سا دولھا آئیگا کہ تیری اجل آگئی افسوس کسی کی نظر لگ گئی اری
کمبخت ابھی تیرا کیا سن ہو اپنی ضد سے باز آ اور ملکہ کے کہنے پر عمل کر خالہ کی الفت سے باز آ اری وہ
تیری جان کی دشمن ہو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو ابھی کچھ نہین گیا ہو گو ملکہ یہ فرماتی ہین کہ مین کسی کی
سفارش اِس امر مین نہ مانونگی مگر مین جہانتک ممکن ہوگا تیرے لیے کوشش کرونگی ای منور میرے حال
پر ترس کھا یہ کہکر بلک بلک کر رونے لگی اپنا جی کھونے لگی مگر منور نے کچھ جواب نہ دیا سب قیدی خیال
کر رہے ہین کہ یہ کون ہو آئینہ اندام خیال کرتی ہو کہ اِسکی دایہ تو مر گئی ہو یہ کہان سے پیدا ہوئی ہو کہ جو یہ
اپنی جان دیے دیتی ہو مگر اس خیال سے کچھ کہتی بھی نہین ہو کہ شاید اِسکی سفارش سے منور جاد و بچ
جائے میری بہن کی نشانی تو رہے دوسرے طاقت گویائی نہین ہو کہ کچھ کہے اپنے دل مین یہ خیال کرتی ہو
اور خاموش ہو بلکہ منورہ کو اشارہ کرتی ہو کہ بیٹا مان لے کیون اپنی جان دیتی ہو وہ جواب دیتی ہو کہ مین بھی
نہ مانونگی آپ کا ساتھ دونگی یہ ضعیفہ جو اِشارے بازی دیکھتی ہو تو کہتی ہو کہ او آئینہ اندام تو میرے بچی کو
بیکار بہکا رہی ہو تیری شرارت نہین جاتی ہو اپنے ساتھ اُسکا بھی قتل ہونا چاہتی ہو آئینہ اندام پیچ و تاؤ
کھا کر رہجاتی ہو یہ حال ہو جب اُسنے دیکھا کہ یہ کسی صورت سے نہین مانتی تو کہا کہ ای ملکہ اگر آپکی اجازت ہو
تو مین ایک بات اور عرض کردون ملکہ نے کہا کہ بیان کر اُسنے کہا کہ ای ملکہ میری یہ خواہش ہو کہ اِس شب کو
اِسکو نہ قتل کیجیے کل اِن سب کے ہمراہ قتل کرنا تاکہ مین اِسے رات بھر اور سمجھا لون شاید مان جائے
ملکہ نے کہا کہ ای ضعیفہ یہ تو نہوگا دوسرے اگر یہ قید بھی کی جائیگی تو تو وہان کہان ہوگی جو سمجھائیگی یہ قیدخانہ
مین ہوگی دوسرے مین اِس امر کو گوارا نہ کرونگی کہ یہ زندہ رہے یہ کہکر حکم دیا کہ ہان اِسکو قتل کرو یہ سنکر
جلاد اُدھر چلا اِدھر یہ ضعیفہ دوڑ کر ملکہ کے قدمون پر گر پڑی اور رونے لگی تڑپنے لگی اپنی حالت خراب
کرنے لگی سر کو اُٹھا اُٹھا کر زمین پر دے دے مارنے لگی اور کہنے لگی کہ ملکہ میرے اوپر رحم کرو ایک رات
کی مہلت دو تاکہ مین اِسکو کچھ نصیحت کر لون ایسی روئی اور ایسی اپنی حالت خراب کی کہ عمار و دیگر
اہل دربار کو رحم آگیا ملکہ سے کہا کہ ای ملکہ آپ کا کیا نقصان ہو اِسکے کہنے پر عمل فرمائیے اِسکو اِسوقت قید
فرمائیے کل اِسکو قتل فرمائیے گا ملکہ نے کہا کہ اِسکی حفاظت کون کریگا ایک ساحر ہو کہ وہ بہت زبردست ہو
نام اُسکا محفوظ جادو ہو ملکہ کا بہت مقرب ہو وہ اپنے مقام پر سے اُٹھا اور عرض کیا کہ مین اُسکی حفاظت
کرونگا رات بھر کے لیے آپ اِسکو میرے سپرد فرمائیے ملکہ نے کہا ایک شرط سے کہ تم اِن سب قیدیون
کی حفاظت کا اقرار کرو اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب مین اِن سب کی حفاظت کرونگا جب اُسنے یہ کہا

تو ملکہ نے اُس ضعیفہ سے کہا کہ ای ضعیفہ تو اپنا حال خراب نہ کر مین نے تیرے کہنے پر عمل کیا ایک رات
کی اسکو مہلت دی مین تو کبھی نہ مانتی مگر تیرے رونے اور تیرے پیٹنے نے میرے دل پر اثر کیا مگر یہ تو
بتا کہ تیرا اور اُسکا ساتھ کب ہوگا کہ تو اُسے سمجھا سکے یہ جو ملکہ نے کہا اُسنے گریہ کو ضبط کرکے اور اپنے حواس
درست کرکے ملکہ کی بلائین لین اور کہا کہ خداوند تصویر مرتبہ بلند کرین اُنکا صدا پیار رہے اور مرتبہ مین ترقی
ہو آپ نے بڑا میرے حال پر رحم کیا ای ملکہ بھر آپ لوگون کے دل مین رحم ہو یہ خدا پرست موے مونڈی کاٹے
غارت گئے خداوند اُنکو کہین جلدی غارت کرین ان پر اپنا عذاب جلد نازل کرین یہ خاک کا پیوند ہون اگر
میرے ہاتھ یہ لوگ آجائین تو اِنکی بوٹیان کاٹ کاٹ کر اور اُسپر نمک مرچ چھڑک کر زخمون پر چیلون اور
کوون کو دون اور اِس عذاب سے قتل کرون کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا اِنکے حال پر رحم کھائین اور
مجکو ترس نہ آئے کیا عرض کرون کہ ایک مدت ہوئی ترک سحر کیے ہوئے سب فراموش ہو گیا دوسرے
یہ کہ زمانہ پیرانہ سالی کا ہی ورنہ مین اِنکو مزا چکھاتی اور اُنکے مزاج پوچھتی کیا کہون مجبور ہون کیونکہ اب محنت نہو سکیگی
ورنہ محنت کرکے اِنکو قتل کرتی خصوصًا اِس آئینہ اندام کی تو ایسی حالت کرتی کہ لوگ دیکھکر ترس کھاتے
اور مین بالکل رحم نہ کرتی جیسے اِسنے میری بچی کو بہکایا ہی اور اُسکی جان لی ہی ای ملکہ یہ مسلمان ایسے سخت قلب
کے ہین کہ اِنکے دل مین ذرا بھی رحم نہین ہی مین پہلے اِن کمبختون کے لشکر مین گئی تھی کیونکہ مین نے جب یہ سُنا
کہ منور جادو اپنی خالہ کے پاس گئی ہی کیونکہ جب یہ چھوکری آئی ہی تو مین سو رہی تھی یہ مجکو سوتا چھوڑ کر چلی
آئی اِسکا سبب یہ تھا کہ یہ مجھ سے جو پوشیدہ ہو کر آئی مین سُن چکی تھی کہ آفاق نے نمک حرامی کی اور بادشاہ
کی شرکت سے ہاتھ اُٹھایا شریک اہل اسلام ہوا مع اپنے لشکر کے مین نے یہ امر اِس سے پوشیدہ کیا تھا
مگر جب یہ کہتی تھی کہ مین خالہ کے پاس جاؤنگی مین منع کرتی تھی اور کہتی تھی کہ اُنکو بادشاہ نے کسی لڑائی
پر روانہ کیا ہی نہ معلوم وہ کہان ہین تو کسکے پاس جائیگی یہ کہتی تھی کہ واہ وہ تو لڑائی پر جائین اور مین اُنکے
پاس نہ جاؤن مین فقرے دے دے کر رکھتی تھی کہ آج آئیگی کل آئیگی یا اُنکا کوئی خط آ لے تو تو جانا یہ نہ
مانتی تھی مگر مین نے اِسکو روکا یہی کہتی تھی کہ کیا سبب ہی کہ ابھی تک کچھ خبر نہ آئی مین یہ کہتی تھی کہ جب تیری
الفت خالہ کو نہین ہی تو تو کیون اپنی جان دیے دیتی ہی کیون اپنے کو تباہ کرتی ہی ارے جو اپنے اوپر مرتا
ہو اُسپر مرتے ہین تو تو یہان خالہ کے لیے بیقرار ہی اُنکو اِسکی خبر بھی نہین ہی یہ سُنکے خاموش ہو جاتی تھی مگر یہ
رات دن اِسی فکر مین مبتلا رہتی تھی اِسکو کسی سے خبر ملگئی کہ خالہ میری لشکر اسلام مین ہی اور خالو بھی اب
سمندر شاہ سے اور خالو سے بگاڑ ہو گیا اِسنے مجھ سے کہا مین نے جواب دیا کہ جو کہتا ہی وہ جھوٹ کہتا
ہی ایسا نہو گا کیونکہ سمندر شاہ آفاق کو اپنا بزرگ اور خیر خواہ خیال کرتا ہی اور تیرا خالو سمندر شاہ کو
اپنا ولی نعمت اور آقا تصور کرتا ہی بھلا کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ تیرے خالو کو جدا کرین اور خالو تیرے اُنکی
اطاعت سے مُنھ پھیرین یہ جو مین نے کہا اِسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہی گو مین سب کچھ جان اور
سن چکی تھی مگر اُسکے سمجھانے کو مین نے یہ کہا وہ اُسوقت تو خاموش ہو رہی مگر فکر مین رہی آج صبح کو
موقع پاکر مجکو سوتا چھوڑ کر چلی آئی جب مین اُٹھی مین نے دریافت کیا کیونکہ جب مین سو کے اُٹھی تھی
اِسکا مُنھ دیکھتی تھی جب مُنھ دیکھنے کو بلایا پہلے تو اُسکی خواصون نے پوشیدہ کیا کہ رفع حاجت کو گئی ہین
یا کسی طرف کھیل رہی ہین جب مین خفا ہوئی تو سب نے کہا کہ وہ اپنی خالہ کے پاس گئی ہین یہ سننا تھا
کہ میرا دم نکل گیا جان تن مین نہ رہی گھبرا کر اُٹھی اُس گھبراہٹ مین گر ہی پڑی دیکھیے یہ سر مین چوٹ
آئی خون نکل آیا رانان چھل گئی پسلیان سب بسبب گرنے کے درد کرنے لگین شانہ پر نیل پڑ گیا کیا عرض

کرون اور جو عورتین وہان تھین اُنھون نے اُٹھایا ای ملکہ مین نے مُنھ دھویا نہ ہاتھ مین وہان سے
چلی صرف مین نے اسقدر سحر اپنی ضرورت بھر کا یاد کر رکھا ہی کہ جہان جانا ہوتا ہی بذریعہ سحر کے راہ طی کرتی
ہون بس سحر کرکے وہانسے چلی ای ملکہ مین نے رات کو اِس چھچوکری کے نسبت ایک خواب پریشان بھی
دیکھا تھا اُسکا بھی خیال تھا ایوان اِسکی باتون کی طرف ایسی مخاطب ہوئی کہ کسی بات کا خیال نہ رہا جلاد
حکم کا منتظر کھڑا ہی ملکہ نے کہا کہ وہ کیا خواب دیکھا تھا اُسنے کہا کہ ملکہ مین نے یہ خواب دیکھا کہ جیسے منور
جادو ایک صحرا مین ہی دو شیر ایک اُسکے دہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے نکلا اِسنے اُسکو دیکھکر کچھ
خوف نہ کیا اِسنے اُنپر سحر کیا اُنپر اِسکے سحر نے اثر نہ کیا وہ اِسکی طرف چلے اور مین ایک پہاڑی پر ہون اب
مین نے اُن شیرون کو دیکھکر اِسکو پکارا کہ ای بیٹی منور جادو تو میرے پاس چلی آ مین بھی یہ کہکر اُس پہاڑی
پرسے اِس خیال سے چلی کہ یہ ابھی کم سن ہی کہین ایسا نہو کہ یہ ڈر جائے اور شیر اِسکو ہلاک کرین جبتک مین
اِسکے قریب پہونچون پہونچون کہ ایک شیر اِسکے عقب کی طرف سے پیدا ہوا وہ اُسکی طرف چلا جب اِسنے
دیکھا کہ میرے سحر نے شیرون پر اثر نہ کیا اور ایک شیر پیدا ہوا اب یہ بھاگی مین نے آواز دی کہ گھبرا نہین
مین آتی ہون مگر ایسی وہ خوف زدہ ہوئی تھی کہ میری طرف خیال نہ کیا بھاگی چلی گئی اب آگے جو گئی تو ایک
خون کا دریا ملا اُسمین مارے خوف کے کود پڑی ایک نہنگ اُسکو نگل گیا مین اُسکے پیچھے پیچھے چلاتی چلی
آتی تھی یہ واقعہ دیکھکر مین نے قصد کیا کہ مین بھی اپنے کو گرا دون جیسے مین اپنے کو گرانے لگی میری آنکھ
کھل گئی اب جو آنکھ کھولی تو صبح تھی مین نے جو دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا بس مین وہانسے لشکر اسلام مین
آکر پہونچی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اسلام ہی مگر ای ملکہ مین نے اُسکی حالت بہت خراب پائی کیا
عرض کرون ہر طرف رونے کی صدا بلند تھی ہر خیمے سے صدائے گریہ آرہی تھی کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ
جہان لوگ رو نہ رہے ہون مین نے جو دریافت کیا کہ آئینہ اندام کا خیمہ کونسا ہی کسی نے نہ بتایا بلکہ
ہر ایک نے ترش ہوکر جواب دیا کہ کیسی آئینہ اندام مین نے دریافت کیا کہ میری بچی منور جادو کہان
ہی اُنھون نے کہا کہ ہم کیا جانین منور کو لو اور سنو ہمتو اپنی آفت مین مبتلا ہین یہ منور کو دریافت کرتی ہوئی
آئی ہی ہوگی کوئی منور یہ سنکر مین بھی رونے لگی ایک شخص سے معلوم ہوا کہ سب ساحرون کو ایوان
جادو پکڑ لیگئی ہی اُنھین مین منور بھی ہوگی تب تو میرے ہوش جاتے رہے مین نے اُس سے کہا
کہ مجکو لشکر ایوان کا نشان دو پھر کسی نے میری طرف خیال تک نہ کیا مین روئی کسی نے خبر تک نہ
لی میری نگاہ اُن علمون پر پڑی مین نے خیال کیا کہ چلکر وہان دریافت کرون کہ یہ لشکر کسکا ہی ای ملکہ
مین وہانسے اِدھر کو چلی چونکہ مین ساحرہ تھی اور کسی قدر سحر سے واقف بھی ہون مگر وہی کہ راہ طی کرلون
ایک دریا درمیان مین اُس لشکر اور لشکر اسلام کے حائل تھا مین نے خیال کیا کہ کوئی کشتی وغیرہ ملجائے تو
اُسپار جاؤن بہت تلاش کیا نہ ملی آخر لاچار ہوکر سحر کے ذریعہ سے پر پیدا کرکے اِدھر آئی یہان آکر
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ آپ کا لشکر ہی ملکہ آپ کے لشکر کے سب لوگ رحمدل ہین سب نے ترس
میرے حال پر کھایا مین نے دریافت کیا ملکہ کہان تشریف فرما ہین اُنھون نے کہا ملکہ بارگاہ مین تشریف
رکھتی ہین اور قیدیون کو طلب کیا ہی اُنکے قتل کی فکر مین ہین مین بیتاب ہوکر چلی راہ مین ایک مقام پر
گر پڑی بڑی چوٹ آئی ایک تو وہان چوٹ لگی تھی اُسپر اور چوٹ لگی خون نکل آیا یہ کہکر سر اور ران
و بازو سب دکھایا سب نے دیکھا کہ سر سے خون جاری ہی بازو پر نیل پڑے ہوئے ہین ران زخمی
ہی غرض مین یہان اُسوقت پہونچی کہ مین نے اُسکو زندہ پایا اب آپ نے ترس کھاکر میری عرض کو قبول

کیا دراصل آپ بہت رحم دل ہین اہل اسلام تو بڑے سخت قلب کے لوگ ہین بالکل میرے حال پر
ترس نہ آیا خیر اب اُسے سمجھا لونگی ملکہ نے کہا کہ تمتو کہتی تھین کہ مجکو سحر نہین آتا ہو بھول گئی ہون پھر کیونکر سحر
یاد آیا اُسنے جواب دیا کہ ای ملکہ مجکو سحر اسیقدر آتا ہو کہ مین اُسکے سبب سے راہ دور کوطی کرلون یا دریا کوہ
کوطی کرکے چلی جاؤن باقی مین کسی سے مقابلہ نہین کرسکتی ہون نہ کوئی شئے طیار کرسکتی ہون ملکہ نے کہا کہ
اب معلوم ہوا خیر اب تم جاکر کسی مقام پر بیٹھو مین صبح کو سب کے ساتھ اس چھوکری کو بھی قتل کرونگی
یہ صرف تیرے سبب سے ہو ورنہ مین نہ مانتی یہ کہکر حکم دیا کہ چند قفس لاؤ تاکہ مین قیدیون کو اُنمین قید کرون
ملازمون نے قفس لاکر حاضر کیے ملکہ نے محفوظ جادو سے کہا کہ تم ان سب کو ان قفسون مین قید کردو اور
انپر اپنا سحر قائم کرو عطارد سے کہا تم اپنا سحر اُتار لو بس محفوظ نے اپنا سحر اُنپر قائم کیا اور عطارد نے
سحر اپنا اُتار لیا یہ ضعیفہ خاموش بیٹھی ہوئی دیکھ رہی ہو کہ محفوظ نے ایک ایک قفس مین سب کو قید کرنا
شروع کیا اور ہر قفس پر اپنا سحر کیا جب سب کو قید کرکے فراغت پائی اب منور جادو کے بھی قید کرنیکو
قفس کی طرف آیا کہ اسکو بھی قفس مین قید کرون بس یہ دیکھکر وہ ضعیفہ تڑپنے لگی اور کہنے لگی کہ ای ملکہ اپنے
ملازم کو منع فرمادو کہ وہ میری بچی کو قفس مین نہ قید کرے اس سے قفس کی تکلیف نہ اُٹھے گی یہ تڑپ تڑپ
کر مر جائیگی اسنے کبھی ایسی تکلیف نہین اُٹھائی ہو یہ ایسی رحم دل اور رقیق القلب ہو کہ جہان اسنے کوئی
جانور قفس مین دیکھا اسنے مول لے کر اُسے آزاد کیا یا جہان کوئی قیدی دیکھا اسکو غش آگیا یہ کیونکر
قفس کی زحمت اُٹھائیگی بلکہ یہ مر جائیگی ملکہ نے کہا کہ او ضعیفہ تو نے تو پاؤن پھیلائے یہ تو کبھی نہوگا بس
اب نہ کہنا یہ کہکر حکم دیا کہ اسے رونے دو اور منور کو قید کرکے لیجاؤ بس یہ سُنکر محفوظ جادو نے منور
کو بھی ایک قفس مین قید کیا اور قفس سب کے لیکر چلا بس یہ دیکھنا تھا کہ وہ ضعیفہ تڑپنے لگی اور زار زار
رونے لگی اپنی حالت تباہ کرنے لگی اور کہنے لگی کہ جلد کسی کو حکم دو کہ وہ مجکو قتل کرے مین اب زندہ نہ
رہونگی یا یہ حکم دو کہ جہان یہ قید کی جائے اسکے قفس کے نیچے مین رات بھر بیٹھی رہون کیونکہ یہ کبھی اکیلی
نہین سوئی ہو اسکو نیند نہ آئیگی تنہائی مین گھٹ گھٹ کر مر جائیگی اگر مین ہونگی تو کچھ تو اسکو سہارا ہوگا ای
ملکہ جہان تمنے اسقدر رحم کیا ہو وہان یہ بھی رحم فرمائیے ای ملکہ یہ ہمیشہ نرم بستر پر سوتی تھی جہان ذرا سا
بھی کوڑا ہوا یہ بیقرار ہوگئی جبتک بستر صاف نہ کرلیا جائے اُسوقت تک یہ بیقرار رہتی تھی نیند نہ آتی تھی
اسکے جسم پر نشان پڑجاتے تھے شکن بستر اسکو ناگوار ہوتی تھی یا یہ سخت قید اور قفس فولادی کیونکر اسکی
زندگی ہوگی ہائے کیا اپنے کو بلا مین ڈالا ہو خالہ کی الفت مین خیر اب تو جو کچھ گذریگی اُسکی برداشت کریگی
ملکہ مجکو اتنا حکم دے مین تیرے قربان ہون صدقہ ہو جاؤن میری ملکہ میرے اوپر رحم کر تاکہ مین رات بھر
اور اُسکی صورت دیکھ لون یہ میری زندگی کا سہارا ہو یہی میری زندگی کا بھروسا ہو مین نے ایک جوگ
گنواکر اسکو پالا ہو اس طریقے سے بلک کر کہا کہ ملکہ کو ترس آگیا کہنے لگی کہ اچھا یہ تو ممکن نہین ہو کہ جہان
یہ قید ہو اُسکے اندر زیر قفس تجکو جگہ دی جائے ہان اُس قید خانے کے در پر تو بیٹھ جانا تیرے روبرو
اُسکا قفس ہوگا تو رات بھر دیکھنا یہ جو ملکہ نے کہا اسنے مایوس ہوکر کہا کہ بہت خوب یہی سہی مگر ای ملکہ
یہ حکم دو کہ قفس میرے سامنے ہو تاکہ مین دیکھتی جاؤن ملکہ نے کہا کہ ای محفوظ اسکو بھی لیے جاؤ اور
منور کا قفس ایسے مقام پر لٹکانا کہ اسکا سامنا رہے محفوظ نے کہا کہ بہت خوب یہ کہکر سب قفس لیکر
چلا اس سے کہا کہ آؤ یہ ملکہ کو سلام کرکے اُٹھی مگر اس طور سے کہ پھر گر پڑی اور کہا کہ ہائے منور تیری
الفت نے مجکو مار ڈالا اور کسی طرف کا نہ رکھا یہ جو ملکہ نے دیکھا ایک چوبدار سے کہا کہ اسکو وہان پہونچادے

کہ جہان محفوظ ان سب کو قید کریگا اور جس مقام پر محفوظ کے اِسکو بٹھا دینا وہ چوبدار بموجب حکم ملکہ
اُس ضعیفہ کو لیکر ہمراہ محفوظ کے چلا محفوظ بارگاہ سے باہر آیا سب قفس سحر کے ذریعہ سے اپنے ہمراہ
لایا تھا ایک تخت پر رکھے ہوئے تھا یہانتک کہ اپنے خیمے کے قریب آیا اور اُسی خیمے کی سقف مین
سب قفس آویزان کیے منور کا قفس سامنے در خیمے کے اور بائیس ساحر نامی و نامآور اُسکے گرد
مقرر کیے اور خود ایک چھوٹا سا خرگہ استادہ کرائے اور کرسی بچھا کر اُسپر بیٹھا چوبدار سے کہا کہ اِسکو در خیمہ
مین بٹھا دو چوبدار نے لاکر اُسکو در خیمہ مین بٹھا دیا اور کہا دیکھو وہ قفس لٹکا ہوا ہے اُسمین منور جادو قید
ہے اِسنے جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو سب قفس آویزان پائے منور کا قفس سامنے پایا یہ دیکھکر اِسنے ایک آہ
کی اور رونے لگی قاعدہ یہ مقرر کیا تھا محفوظ نے ایک ایک پہر تک ایک ایک ساحر جو کہ اُسنے پہرہ کے
لیے مقرر کیے تھے اُٹھتا تھا اور چارون طرف اُس خیمہ کے گشت لگاتا تھا اور پھر آکر محفوظ کے پاس
بیٹھ جاتا تھا چونکہ رات ہو گئی تھی وہ رات ایسی تاریک تھی کہ کبھی ایسی نہوگی گویا لیلی شب نے رنج مجنون
مین اپنا خیمہ سیاہ استادہ کیا وہ تاریک شب تھی کہ کبھی چشم فلک نے بھی یہ تاریکی اپنی چشم ماہتاب و آفتاب
سے نہ دیکھی ہوگی تمام ستارے سیاہ معلوم ہوتے تھے جدھر آنکھ اُٹھ جاتی تھی سوا تاریکی کے کوئی شے
نظر نہ آتی تھی ہزارون پنجشاخے اور مشعلے لشکر مین روشن تھے مگر اُسپر بھی تاریکی برطرف نہوتی تھی یہ
عالم تھا کہ نہ منھ دکھائی دیتا تھا ڈیرا ایک پر دوسرے کا پڑا ہوا تھا طلایہ لشکر مین پھر رہا تھا صدائے
ناظر باش و حاضر باش بلند تھی ایسی تاریک شب تھی کہ لوگون کے اُسکی ظلمت کے سبب سے دم گھٹے
جاتے تھے اپنے ہاتھ کو کوئی نہ دیکھ سکتا تھا یہ شب بسبب اہل اسلام کے تاریک تھی اُنکے غم مین اِسنے
لباس سیاہ پہنا تھا باوجودیکہ لشکر اُترے ہوئے تھے مگر اِسقدر سناٹا تھا کہ دل گھبراتے تھے ہوش
اُڑے جاتے تھے ہوا سائین سائین چل رہی تھی جنگل کے رونے کی ہوا دلون کو پریشان کیے دیتی
تھی گو کل کفار خوش تھے مگر اُس خوشی اور اُس تاریکی و سناٹے اور ہوا کے سبب سے مبدل برنج ہو رہے
تھے کسی کے دل کو چین نہ تھا خیمے شدت ہوا سے اُکھڑے جاتے تھے چراغ گل ہوئے جاتے تھے ان
چراغون کی کیا اصل ہے چراغ عقل و دانش گل ہو رہے تھے اِس سبب سے اور تاریکی تھی اُس شب
کو یہ عالم ظلمت تھا کہ اُسکے روبرو ظلمت آب حیات کم تھی کوئی اصل نہ رکھتی تھی لوگ باہم ٹکرا جاتے تھے
کفار بہت پریشان تھے رہ رہ کے طرف آسمان کے دیکھتے تھے کہ شاید شہنشاہ شب نے ظہور کیا ہو
خسرو شب بھی صدمۂ اہل اسلام مین گوشہ گیر ہوا تھا کیون نہو جو کہ برائے رواج دین اسلام کوشش
کرین اُنپر یہ صدمہ پہونچے ہر ایک شے کو صدمہ تھا تمام اشجار صحرا سیہ پوش تھے درند بھی اور چرند بھی و پرند
بھی اپنے اپنے آشیانون مین مارے خوف کے پنہان تھے شیر کچھارون مین بیٹھے ہوئے صدائین
نکال رہے تھے جب صدائے شیر آتی تھی لوگ ڈر جاتے تھے کہ شیر آگیا یہ عالم تھا کہ سب مارے خوف
کے گوشون مین خیمون کے پنہان ہو رہے تھے بند بند کانپے جاتے تھے کلیجے منھ کو آتے تھے راوی
نے بیان کیا ہے یہ عالم تھا کفار کا مگر یہان خیمے مین محفوظ بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا تھا وہ ضعیفہ
در خیمے مین بیٹھی ہوئی تھی اُسکے روبرو قفس منور جادو کا لٹکا ہوا تھا وہ اُسکی طرف خطاب کرکے
کہتی تھی کہ کیون ای بیٹی اب وہ فرش نرم کہان ہے تجکو راحت نہ آتی تھی افسوس تیرے مقدر مین
اِس سن مین یہ قفس فولادی تھا ارے کمبخت یہ قفس بدن مین گڑتا ہوگا میرا بس ہوتا تو مین فرش
بچھا دیتی ہائے کل یہ چاند سی صورت آنکھون کے سامنے سے پنہان ہو جائیگی ہائے قبر کی تاریکی سے

تیرا کیا حال ہوگا جب کبھی رات کو شمعین گل ہو جاتین اور تیری آنکھ کھل جاتی تھی تو تو پریشان ہوتی تھی اور
کہتی تھی کہ اے ددا میری میرا دم نکلا جاتا ہی یا یہ تاریکی زندان اور کل تاریکی قبر مین تیرا بستر ہوگا وہان کون
ہوگا جو تیری خبر لیگا اری کمبخت اب بھی اپنی خالہ کی الفت سے ہاتھ اُٹھا دیکھ مین کہتی ہون کیا پائےگی
سوائے قتل ہونے کے کیون اپنی جان شیرین کو برباد کرتی ہی متور اُسکی طرف چشم حیرت سے دیکھتی رہے
اور دل مین کہتی ہی کہ کون اسقدر محبت کرنے والی میری پیدا ہوئی ہی میری تو کھلائی بھی مرگئی ہی جب یہ
اُسکی طرف دیکھتی تھی وہ یہ کہتی تھی کہ میرا کیا بس ہی کیون میری طرف چشم حیرت سے دیکھتی ہی تو نے تو
خود اپنے ہاتھ سے یہ بلا اپنے سر لی اری کمبخت محبت کا یہی مزا ہی اب بھی باز آ مین سفارش کر دونگی جب
وہ یہ کہتی تھی وہ منھ پھیر لیتی تھی اور پھر دیکھتی تھی وہ جو لوگ پاسبانی کو بیٹھے ہوئے تھے باہم یہ کہہ رہے تھے
کہ کیا اِس بڑھیا کو اِس سے الفت ہی کہ دیکھو رو رہی ہی وہ کچھ پروا بھی نہین کرتی ہی محفوظا نے کہا کہ بھائیو
پالے کی ایسی ہی الفت ہوتی ہی بعضون نے کہا کہ بعد اِسکے یہ ضرور مر جائیگی اُنھون نے کہا کہ اِسکو تو اِسکا
کچھ خیال نہین ہی یہ اپنی جان دیے دیتی ہی محفوظا نے کہا کہ جو کچھ ہو وہ اِسکو گوارا ہی یہان یہ باتین ہو رہی
ہین وہ ضعیفہ رو رو کر اُسکو سمجھا رہی ہی اِس قصہ کو یہان موقوف رکھا جاتا ہی اور اب حال ایوان کا
تحریر ہوتا ہی کہ ایوان نے جب اِن سب کو سپرد محفوظا کے کیا اور وہ لیکر چلا گیا اور وہ ضعیفہ بھی گئی
تب ایوان نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اِس عورت نے آکر اور رو رو کر میرے حواس باختہ کر دیے
ہین پریشان ہو گئی سوائے اِس امر کے کہ مین اسوقت نہ قتل کرون کوئی تدبیر بن نہ پڑی خبر صبح کو دیکھا
جائیگا یہ کہہ رہی تھی کہ اِسکے کان مین طبلہ کی صدا آئی یہ طبلہ کی صدا سُنکے بیقرار ہو گئی چوبدار سے کہا کہ خبر تو
لا کہ یہ طبلہ کہان بج رہا ہی کون گانا سن رہا ہی کیا اچھا طبلہ کوئی بجا رہا ہی کہ دل بیقرار ہو گیا جب سے نانی
و بھائی نے انتقال کیا مین نے گانا نہین سُنا اسوقت دل قابو سے نکل گیا چوبدار یہ حکم پاکر بارگاہ سے
باہر آیا اور کان لگا کر سُنا کہ یہ صدا کدھر سے آ رہی ہی معلوم ہوا کہ یہ لشکر گرداب شاہ کا ہی یہ دیکھتے لشکر مین
گرداب شاہ کے آیا معلوم ہوا کہ بارگاہ مین گانا ہو رہا ہی یہ بارگاہ مین آیا دیکھا کہ سمندر شاہ تخت پر
بیٹھا ہوا ہی سب سردار اُسکے اور جو بادشاہ یہان تھے حاضر ہین اُسکے روبرو گانا ہو رہا ہی جام شراب
گردش مین ہی کہ سمندر شاہ کی نگاہ اِسپر پڑی گرداب شاہ سے کہا کہ شناخت تو کرو کہ یہ چوبدار کہان کا
ہی گرداب نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا اور پہچانا کہ یہ چوبدار ملکہ ایوان کا ہی کیونکہ یہ پہچان چکا تھا جبکہ
ایوان اپنا لشکر لیکر آئی تھی اور جب اِسکے ہمراہ بارگاہ مین آئی تھی تو یہی چوبدار اِسکے ہمراہ تھا یہ سبب
تھا کہ اِسنے پہچان لیا اور سمندر شاہ نے جو نہ پہچانا اِسکا سبب یہ تھا کہ جب ایوان بارگاہ سمندر مین سمندر کی
مین آئی تھی تو اکیلی آئی تھی وہاں سے آکر اِسنے لشکر طلب کیا تھا بدین سبب سمندر نے نہ پہچانا گرداب
سے کہا گرداب نے اُسے دیکھکر عرض کیا کہ یہ چوبدار ایوان کا ہی سمندر نے کہا کہ اِسکو سامنے بلاؤ
گرداب نے ایک چوبدار کو حکم دیا کہ یہ جو چوبدار کھڑا ہوا دیکھ رہا ہی اِسکو بلا تو لاؤ وہ چوبدار گیا اور
اُس سے کہا کہ چلو تمکو بادشاہ نے طلب فرمایا ہی وہ اُسکے ہمراہ آیا سمندر شاہ کو سلام کیا بعد اُسکے اور
سب کو سمندر شاہ نے کہا کہ کیا تو ملکہ کے چوبدارون مین سے ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان سمندر شاہ
نے کہا کہ یہان کس غرض سے آیا ہی اُسنے کہا کہ ملکہ نے براے دریافت اِس امر کے مجکو حکم دیا تھا کہ اُنکے
کان مین طبلہ کی صدا آئی تھی ملکہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ دریافت کر یہ طبلہ کہان بج رہا ہی مین جو باہر
آیا تو مجکو صدا ادھر سے آتی ہوئی معلوم ہوئی مین یہان براے دریافت حال آیا یہان تک تشریف فرما

دیکھا اب ملکہ سے جاکر عرض کرونگا کہ یہ واقعہ ہی سمندر رشاہ نے کہا کہ کیا تیری ملکہ بیدار ہین اُسنے کہا
کہ جی ہان دربار مین تشریف فرما ہین اور سب واقعہ بیان کیا سمندر رنے یہ سُنکے کہا کہ اپنی ملکہ سے ہماری
طرف سے کہنا کہ ہمکو تمسے کچھ ضروری باتین کہنا ہین اگر جی چاہے تو تھوڑی دیر کے لیے ہمارے پاس
آؤ اگر زحمت نہو اور ناچ بھی دیکھو اُسنے کہا کہ بہت خوب سلام کرکے باہر آیا اور اپنے لشکر مین آکر پہونچا
بارگاہ مین اہالیان ایوان سب سے کہہ رہے تھے کہ وہ چوبدار ابتک نہ آیا نہین معلوم کدھر چلا گیا
سب عرض کر رہے تھے کہ آپ نے خبر دریافت کرنے کو فرمایا تھا کہ یہ طبلہ کہان بج رہا ہی وہ دریافت
کرنے گیا ہی آتا ہوگا کہ مابین اِسی تقریر کے یہ بھی پہونچا ملکہ نے کہا کہ دریافت کر آئے دیر کس امر مین
ہوئی اُسنے سب حال بیان کیا اور سمندر رشاہ کا بھی پیام دیا ملکہ نے وزیرزادی عطارد سے کہا کہ
آج بڑا رنگ سمندر ر پر سوار ہوا ہی شہر کو بھی نہ گئے یہین رہے اور صحبت عیش بر پا کی اور بہت خوش ہین
ہمکو خبر بھی نہ کی جب ہمارا چوبدار گیا تو ہمکو طلب کیا آج بہت شاد ہین خیر مین تھوڑی دیر کے لیے جاتی
ہون تم بیٹھے رہو جب مین آلون تو سونے جانا اُسنے عرض کیا کہ مین اکیلی بیٹھکر کیا کرون ملکہ نے کہا کہ
مین ابھی تو آتی ہون سمندر رشاہ سے مل آؤن دیکھون کیا کہتا ہی عطارد نے کہا کہ وہان ناچ ہو رہا ہی
آپ اُسکے دیکھنے مین مصروف ہو جائین گی مین یہان پریشان ہونگی دوسرے میری اب ضرورت کیا ہی
کہ مین بیٹھی رہون دن بھر کی تھکی ہوئی ہون جاکر سو رہون ملکہ نے جواب دیا کہ نہین مین آتی ہون صرف
سمندر رشاہ سے دو دو باتین کرونگی ایک غزل سنونگی چلی آؤنگی کیونکہ مین بھی تو تھکی ہوئی ہون یہ کہکر
اُٹھی اُسکے ساتھ سب سردار بھی اُٹھے ملکہ نے چند سردار ہمراہ لیے اور سب سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو
کیونکہ عطارد تنہا پریشان ہوگی یہ سُنکے وہ خاموش ہو رہے بس ملکہ چند سردارون کو لیکر تخت سحر پر
سوار ہوکر چلی یہان عطارد کرسی پر بیٹھی ہوئی ہی اور سب سردار بیٹھے ہوئے ہین عطارد اُنسے
باتین کر رہی ہی کہ ملکہ مجکو بیکار بٹھا گئی ہین اب اُنکا آنا محال ہی سمندر رکھیگا کہ جب ناچ برخاست ہولیگا
تو جانا اُنکو انکار کرتے ہوئے بن نہ پڑیگا مجبور ہوجائین گی مجکو یہان زحمت ہوگی مین تھوڑی دیر
انتظار کرکے جاکر سو رہونگی کیونکہ اِسقدر پریشان ہوئی ہون کہ درد سر ہو رہا ہی راوی نے کہا ہی کہ
جب یہ عطارد نے کہا تو اُن سب نے جواب دیا کہ ملکہ ضرور آئینگی کیونکہ وہ بھی تو دن بھر کی تھکی
ماندی ہین اگر رات بھر جاگین گی تو کل مقابلہ کون کریگا عطارد نے کہا کہ مقابلہ کیسا میرے نزدیک
تو کل جو لوگ باقی ہین وہ مع بادشاہ کے آکر صلح کر لین گے کیونکہ رات بھر مین صاحبقران تمام
ہو جائین گے جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا اگر صلح بھی نہ کی تو اب ملکہ کے میدان مین جانے کی کیا ضرورت
ہی ملکہ کا سحر تیار ہی جسکو حکم دینگی وہ جاکر ایک پہر بھر مین سب کو اسیر کر لیگا اب کیا ضرورت ہی اُنھون نے
کہا کہ یہ بجا ارشاد ہوا پھر بھی ملکہ ضرور میدان مین تشریف لیجائین گی یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی اُدھر
ایوان راہ طی کرکے قریب بارگاہ پہونچی راوی نے بیان کیا ہی کہ ایک صندوقچہ ملکہ کے پاس ہی ایک پل کے لیے بھی صندوقچہ
ملکہ کے پاس سے نہین جدا ہوتا ہی برابر اپنی جان کے رکھتی ہی بہت عزیز ہی کیونکہ تبرکات مین سے
ہی بس جب ایوان قریب بارگاہ پہونچی تو خبر سمندر رشاہ کو ہوئی کہ ملکہ ایوان نہ طاقی تشریف
لاتی ہین اِسنے گرداب شاہ وغیرہ سے حکم کیا کہ براے استقبال جاؤ سب بموجب حکم بیرون
بارگاہ آئے ایوان سے ملے ایوان نے کہا کہ کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ آپ کے تشریف لانیکی
خبر سُنکے بادشاہ نے ہمسے فرمایا کہ ملکہ کا استقبال کرو ہمارے پاس لاؤ ہم براے استقبال آئے ہین

یہ سنکے ایوان اُنکے ہمراہ بارگاہ مین آئی سمندر رخ خود تا لب فرش اُسکو لینے آیا بڑے اعزاز سے لاکر کرسی پر بٹھایا برابر تخت کے جب سب بیٹھ چکے سمندر رخ نے ساقی کو حکم دیا کہ ملکہ کو جام شراب دو اُسنے جام دیا ملکہ نے لیکر پیا بعد شراب پینے کے ایوان نے کہا کہ کیا حکم ہوتا ہی کسلیے طلب فرمایا ہی سمندر شاہ نے کہا کہ بیٹھو تو مین کہونگا جلدی کس امر کی ہی ناچ دیکھو جب جانے لگوگی تو کہدونگا ایوان نے کہا کہ مین ٹھہر نہین سکتی ہون اول تو دن بھر کی تھکی ہلائی ہون دوسرے میری وزیر زادی تنہا ہی وہ پریشان ہوگی مین جاتی ہون صرف بوجب آپ کی طلب کے حاضر ہوئی بلکہ مجکو تو آپ سے شکایت ہی اگر یہ نہ فرماتے کہ ضرورت کی باتین کہنا ہین تو مین نہ آتی کس سبب سے جبکہ ہم مخل صحبت ہوئے تو کیا ضرورت تھی آپ نے جلسہ آراستہ کیا سارا کام ہمارا کیا ہوا ہی ہمارے سبب سے یہ خوشی ہوئی اور ہمین کو فراموش کیا سمندر رخ نے یہ سنکے کہا کہ ملکہ تمھارے سر کی قسم مین نے جلسہ نہین آراستہ کیا بلکہ گرداب شاہ نے آراستہ کیا ہی مین تو اپنے شہر سمندریہ کو جاتا تھا جب تم لشکر لیکر واپس چلی ہو تو گرداب شاہ وغیرہ نے منت سے کہا کہ آج شبکو یہان قیام فرمائیے صبح کو مقابلہ ملاحظہ فرماکر تشریف لیجائیے گا مین نے بھی خیال کیا کہ سچ کہتے ہین کیونکہ صبح کو پھر آنا ہوگا کوئی نقصان کا امر نہین ہی مین ٹھہر گیا اور انھون نے یہان آکر یہ جلسہ آراستہ کیا مین ناچ دیکھنے لگا گرداب شاہ سے دریافت کرو کہ مین نے کہا تھا ملکہ کو بھی خبر کردو میرے نہ جانے کی اور جلسہ آراستہ ہونے کی انھون نے کہا کہ ملکہ دن بھر کی تھکی ہوئی ہین وہ جاکر آرام کرینگی دوسرے اُنکو کل پھر مقابلہ کرنا ہی مین نے بھی خیال کیا سچ کہتے ہین اس سبب سے نہ خبر کی ورنہ مین بدون تمھارے ناچ دیکھتا اور جب مین بزم عشرت آراستہ کرونگا بدون تمھارے کیا ممکن ہی جو آراستہ کرون یہ صرف تمھارا گمان ہی اے ملکہ ابھی کیا کوئی بہت دیر ہوئی ہی ایک غزل اِسنے گائی تھی کہ تمھارا چوبدار آیا اُس چوبدار سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ تم بیدار ہو بلکہ دربار مین بیٹھی ہو مین نے خود اُس سے کہا کہ ملکہ کو بھیجدینا اور کہنا کہ ایک امر ضرور کہنا ہی یہ سبب تھا تمھارے نہ بلانے اور نہ تمکو خبر کرنیکا اب بیٹھو جلدی کس امر کی ہو تمنے سمندریہ کی گانے والیان کہان سنی ہونگی اِنکو بھی سن لو کہ اِنکا بھی گانا یادگار ہی گو تمھارے پسند نہ آئیگا کیونکہ تم اُن لوگون کو سُن چکی ہو جو خداوند کے روبرو گاتے ہین کہ جنکے ڈنکے بج رہے ہین خیر یہ گانا بھی لائق دید اور قابل تعریف ہی ہم ایسا نہ اِن لوگون کو خیال کرتے تھے مگر خوب گاتے ہین جب سے ہم نہ طاق سے آئے ہین اُن لوگون کے گانے کو ترس گئے مگر انھون نے ہمارے دل کو محظوظ کردیا ہمکو تو پسند آیا اب نہ معلوم کہ تمکو پسند آئیگا یا نہین سُنو تو معلوم ہو اور یہ جو تمنے کہا کہ میری وزیر زادی تنہا ہی پریشان ہوگی اُنکو کیون نہ ہمراہ لائین کیا وہ ہماری صحبت سے پرہیز رکھتی ہین اگر ہمراہ نہین لائی ہو تو اب طلب کرلو وہ بھی یہان آکر کچھ دیر گانا سن لین ملکہ نے کہا کہ یہ تو سب آپکی باتین ہین کہ مین نے یہ خیال کیا اور وہ خیال کیا یہ کیون نہین فرماتے کہ یاد نہ رہا یہ خیال کیا کہ کیا ضرورت ہی بیکار صحبت مین خلل ہوگا تو مین ایسی بدتمیز نہ تھی خیر اِس سے تو کوئی مآل کار نہین ہی آپ وہ امر فرمائین سمندر رخ نے کہا مین ابھی تو نہ جانے دونگا اور نہ ابھی وہ امر بیان کرونگا جبتک تم کچھ دیر بیٹھ نہ لوگی تمکو زیادہ تر وزیر زادی کا خیال ہی مین اُنکو بھی طلب کرتا ہون ملکہ نے کہا کہ آپ اُنکو نہ طلب فرمائیے وہ نہ آئینگی بڑی نازک مزاج ہی آپ اُسکے مزاج سے واقف نہین ہین مین خوب واقف ہون مین نے خود اُنسے جان کر نہ کہا اِس خیال سے اول تو آپ نے اُسے طلب نہ فرمایا تھا اگر مین کہتی تو وہ یہ جواب دیتی کہ اگر اُنکو طلب کرنا ہوتا تو وہ خود طلب فرماتے

مین بدون بلائے نہ جاؤنگی میری بات رائیگان ہوتی دوسرے اُسے منہ آجاتی تو پھر وہ نہ آتی تیسرے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کیا امر آپکو فرمانا ہی جو طلب کیا ہی نہ معلوم سب کے روبرو کہنے کا ہی یا نہین لبس وہ آتی اور آپ تخلیہ چاہتے تو اُسکو ناگوار ہوتا اُسکو رنج ہوتا اِس سبب سے مین نہ ہمراہ لائی اور نہ اب طلب کرنا مناسب جانتی ہون اِسکا سبب یہ ہی کہ وہ خیال کریگی کہ ملکہ نے جاکر کہا ہوگا اِس سبب سے طلب کیا ہی اگر اُنکو طلب کرنا ہوتا تو پہلے نہ طلب کرتے میری طرف سے اُسکو صدمہ ہوگا دوسرے اب وہ نہ آئیگی تو پھر اُسوقت آپکو صدمہ ہوگا کہ ہمنے اِنکی وزیر زادی کو طلب کیا وہ نہ آئی بڑی مغرور ہی وہ ایسی بدمزاج اور بد خو اور نازک طبع ہی کہ بات بات پر بگڑ جاتی ہی مین ہی ایسی ہون کہ اُسکے ناز اُٹھاتی ہون اُسکی کسی بات کا برا نہین مانتی ہون وہ برابر سے مجکو جواب دیتی ہی مین خاموش سُنا کرتی ہون سبب اِسکا یہ ہی کہ وہ بہت بڑی کاملہ ہی اُسکا اسوقت مثل و نظیر نہین ہی اُسکے کمال کے سبب سے مین قدر کرتی ہون لبس اِس امر کو تو آپ معاف کرین نہ مین یہ چاہتی ہون کہ اُسکو صدمہ ہو نہ یہ امر مجکو گوارا ہی کہ آپکو رنج ہو مین آپکی خاطر سے ایک یا دو غزلین سُنکے اور اُس امر سے آگاہ ہوکے کہ جسکے لیے مجکو طلب فرمایا ہی چلی جاؤنگی سمندر نے کہا کہ اچھا بیٹھو تو پھر دیکھا جائیگا سمندر نے کہا کہ جب یہ جانے لگے گی تو اُسوقت پھر روک لین گے اور اِسکی وزیر زادی کو طلب کرکے ضرور دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیسی عورت ہی اور کیا سبب ہی اُسکے اِسقدر مغرور ہونے کا یہ اپنے دل مین سمندر نے خیال کیا اور ملکہ سے کہا کہ اب مین حکم دیتا ہون کہ ناچ شروع ہو ملکہ نے جواب دیا کہ مین نے منع کب کیا تھا آپ مجھ سے باتین کرنے لگے یہ سُنکے سمندر شاہ نے ساقی کو حکم دیا کہ پھر سب کو ایک مرتبہ شراب پلادے ساقی نے پھر سب کو ایک مرتبہ شراب پلائی بعد شرابخواری کے سمندر نے اُس مطربہ کو حکم دیا کہ گاؤ اپنا کمال ملکہ کو دکھاؤ اِنھون نے بڑے بڑے گانے والون کو سُنا ہی ایسا اِسوقت گاؤ کہ ملکہ خوش ہو جائین اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ جو کچھ مجکو آتا ہی مین گاؤنگی اپنے امکان بھر اِسکی کوشش کرونگی پسند فرمانے نہ فرمانے کا ملکہ کو اختیار ہی سمندر نے جواب دیا کہ ملکہ بھی ایسی نامنصف نہین ہین کہ پسند آئے اور تعریف نہ کرین یہ سُنکے اُسنے پہلے گت ناچی خوب خوب اپنا کمال دکھایا ایوان نے بہت تعریف کی ہر مرتبہ اُسکے توڑا لینے پر ایوان کے مُنھ سے واہ نکل جاتی تھی اُسکے بعد اُسی حالت مین وہ یہ غزل درد کی اِسطرح سے بہ لحن داؤدی گانے لگی

غزل

مٹجائے ایک آن مین کثرت بلا یہان
دامن نچوڑ دین تو فرشتے وضو کرین
ہرچند آئینہ ہون پر اتنا ہون ناقبول
کس بات پر چمن ہوس رنگ و بو کرین

ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کرین
ہم آئینے کے سامنے جب آکے ہو کرین
سرتا قدم زبان ہین جون شمع گو کہ ہم
مُنھ پھیر لے وہ جسکے تجھے روبرو کرین
ہی اپنی یہ صلاح کہ سب زاہدان شہر

دل ہی نہین رہا ہی جو کچھ آرزو کرین
تردامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
پر یہ کہان مجال جو کچھ گفتگو کرین
نے گل کو ہی ثبات نہ ہمکو ہی اعتبار
ای درد آکے بیعت دست سبو کرین

یہ غزل جو اُس نازنین نے گائی ایوان نے بہت تعریف کی اب وہ بیٹھ گئی اور یہ غزل گانے لگی

غزل

پیتے پیتے مئ جو وہ بیہوش ہوکر گر پڑا
جھٹکے ٹاٹری سے کہان اپنا کبوتر گر پڑا
شب کو روتا تھا کھڑا مین دیکھ وہ ابر لعب
آسمان سے کیا مرے طالع کا اختر گر پڑا
مقتضائے حسن سے وہ کر سکا مجکو نہ قتل

ہاتھ کانپے ایسے ساقی کے کہ ساغر گر پڑا
ہوگئی مدت پھر اتبک نہ لیکر کچھ جواب
کان کی بجلی جو ہین جھمکی تڑپ کر گر پڑا
جنبش باد صبا نے کر دیا بے آبرو
دست نازک ایسے تھرائے کہ خنجر گر پڑا

جسم کے اعضا مین مرغ دل نظر آتا نہین
ہاتھ سے قاصد کے میرا خط مقرر گر پڑا
گھات پر چڑھتا نہین ہر کر کوئی شناور
دامن گل سے ہر اک شبنم کا گوہر گر پڑا
شب جو وہ لیکر تپنچہ قتل کو میرے چلے

دیکھو قسمت کی بدی رستے مین پتھر گر پڑا
عالم بالا سے بسم اللہ کی آئی صدا
اونگھ کر شب کو جو محفل مین وہ مچھر گر پڑا
ہین خرابی سے پڑے اہل صفا زیر زمین
آکے اپنے پاؤن پر ایک ہاتھ مین ہر گر پڑا
ذرے اُنشان کے قریب ابروے جانان کے نہین
پانی پانی ہوکے دریا مین سمندر گر پڑا

یار کے آتے ہی میخانے مین ہلچل پڑ گئی
دوڑتے مین جب وہ طفل ماہ پیکر گر پڑا
مین وہ بلبل ہون یکایک پھنس گیا جب جال مین
شدت باران سے کب آئینے کا گھر گر پڑا
ناتوان وہ ہون کہ مین اکثر دم سیر چمن
ماہ نو پر اختر تابان کا لشکر گر پڑا
لاغری مین بھی امانت تو نہ بہولا اپنی چال

مین گرا ساقی پہ ساقی محتسب پر گر پڑا
خفتگان خاک لوٹے جا لگے عاشق کے نصیب
مُنہ کے بل گلدام پر صیاد آکر گر پڑا
بوسہ مانگا تیغ ابرو کا جو اُس خونریز سے
دام موج نکہت گل مین اُلجھ کر گر پڑا
میری باتون سے لگی تم آتشکدہ مین ایسی آگ
کوے جانان مین غم پہونچا اُڑکر گر پڑا

یہ جو غزل گائی اور خوب خوش آوازی کے ساتھ گائی ملکہ نے بہت تعریف کی ایوان بہت خوش ہوئی پھر اُس سے اِسی غزل گانے کی دوبارا فرمائش کی اُسنے پھر شروع کی یہان تو ایوان بیٹھی ہوئی ناچ دیکھ رہی ہو اور گانا سُن رہی ہو اِسکو تو یہان مصروف ناچ ورنگ رکھا جاتا ہو اور اب اِسکی بارگاہ کا حال تحریر ہوتا ہو کہ وہان عطارد وزیرزادی اِسکی اِسکے انتظار مین بیٹھی ہوئی ہو جب کچھ عرصہ ہوا تو عطارد نے اُن سب لوگون سے کہا کہ مین نہ کہتی تھی کہ ملکہ کا وہان جاکر جی لگ جائیگا وہ اب نہ آئینگی مجکو بیکار بٹھا گئی ہین بیکار مجکو زحمت دی ملکہ کی بعض وقت ایسی نادانی کی بات ہوتی ہو کہ جسکے سبب سے خواہ مخواہ طبیعت پریشان ہوجاتی ہو اب مین جاتی ہون اُنھون نے جواب دیا کہ تھوڑی دیر اور انتظار فرمایئے پھر آپ کو اختیار ہو اگر ایسا ہی تھا تو آپ کیون نہ ملکہ کے ہمراہ تشریف لے گئین اب چلی جائیے عطارد نے تیوری بدل کر جواب دیا کہ کیا خوب مان نہ مان مین تیرا مہمان مین تو کبھی نہ جاتی اور نہ تو اُنھون نے طلب نہ کچھ مین چلی جاتی وہ لوگ خیال کرتے بڑی بدتمیز اور نالائق ہین نہ ہمنے طلب کیا نہ کچھ چلی آئین مین ایسی بدتمیز اور نالائق نہین ہون راوی نے بیان کیا ہو کہ دراصل یہ بڑی بدمزاج اور بدخو اور نازک طبع ہو اپنے روبرو یہ خداوند کی کچھ اصل نہین سمجھتی ہو سوائے اپنے اور ایوان کے ایوان اِسکے بڑے ناز اُٹھاتی ہو اور کوئی نہین اُٹھا سکتا ہو جب اِسنے یہ امر تیوری بدل کر کہا سب خاموش ہو رہے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک دربارگاہ پر غل ہوا کہ ہم بدون اجازت کے نہ جانے دینگے عطارد نے طرف چوبدار کے یہ غل سُنکے دیکھا اور کہا کہ خبر تو لاؤ یہ در بارگاہ پر کیا شور رہی ایک تو میرے سر مین یون ہی درد ہو رہا ہو دوسرے اِن سب کے غل وشور نے اور پریشان کر دیا ہو منع کرتا آنا کہ کیون غل کرتے ہو میرا نام لینا کہ اُنکی طبیعت نہین اچھی ہو یہ سُنکر چوبدار چلا تھا کہ ایک مرتبہ پردہ اُٹھا اور درگہ سالار دوڑا ہوا آیا عطارد کو سلام کیا عطارد نے جو اُسکی صورت دیکھی تو اُسکو بدحواس وپریشان پایا اُس سے پوچھا کہ کیون تو اِسقدر بدحواس کیون ہو اُسنے کہا کہ اے ملکہ کیا عرض کرون ایک ساحر آیا ہو لشکر گرداب شاہ سے وہ اندر آنے لگا مین نے اُسکو روکا اُسکی صورت کچھ ایسی مہیب اور خوفناک تھی مین اُسکو دیکھکر ڈر گیا مگر جرأت کر کے مین نے روکا کہ کہان جاتے ہو بدون اجازت ملکہ عطارد کے اور کہانسے آئے ہو اُسنے کہا کہ ہم ملکہ کے پاس آئے ہین اور ہمکو اجازت کی کوئی ضرورت نہین ہو ہم سب مقام پر بدون اجازت کے جاتے ہین اور ہم بھیجے ہوئے خداوند تصویر کے آئے ہین ملکہ کے لینے کو ہمنے کہا کہ خداوند تو شرطاق مین ہین وہ یہان کہانسے آئے ہم نہ جانے دینگے اُسنے برہم ہو کر جواب دیا کہ میرا دم نکل گیا پھر مین نے کچھ نہ کہا وہ تو یہ کہتا ہو کہ ہم بڑے بڑے شاہون کے دربار مین بدون اجازت کے جاتے ہین بلکہ اُنکے گھرون مین تمھاری ملکہ کیا چیز ہو یہ جو اُسنے

کہا مین وہانسے بھاگا کہ آپ کو خبر کرون کیا اجازت ہوتی ہو آنے دون یا نہین عطارد نے کہا کہ آنے
دو مین بھی تو دیکھون کہ کون ہو اور کیون خداوند نے طلب کیا ہو آجتک تو کبھی خداوند نے نہ طلب کیا پھر آج
کیون طلب فرمایا یہ نئی بات ہو خداوند کہان ملکہ یہ کہہ رہی تھی مگر نگاہ ملکہ کی دربار گاہ کیطرف
تھی کہ ایک مرتبہ پردہ پھر بلند ہوا اور ایک سر پیدا ہوا بعد اُسکے سب نے دیکھا کہ ایک ساحر بہت بڑا
اُسکا قد اور بیچ مین بہت بڑا سر اور گرد اُس سر کے چار اور سر ہر سر کی چار چار آنکھین اور بیچ کے سر مین چھ
آنکھین مگر آتش کے شعلے نکلتے ہوئے مُنھ سے ہر سر کے شعلے نکلتے ہوئے آٹھ ہاتھ چار چار پیر ہر طرف سینہ بہت
چوڑا کالے کوڑیالے لپٹے ہوئے شانون پہ پر یاقوت کے لگے ہوئے ہر ہاتھ مین گرز فولادی قد کوئی
پانچ گز کا سیاہ کپڑے پہنے ہوئے مگر تھوری پر بل آنکھین فرط غیظ سے لال چلا آتا ہو جھولی شانے پر پڑی
ہوئی گرداب کمر سے لگی ہوئی اُسپر بخط جلی یہ لکھا ہوا کہ این ملازم خاص خداوند قصور و سمندر شاہ بس
اُسکی صورت مہیب اور شکل عجیب عطارد اور اہل دربار دیکھکر خائف ہوئے ہر ایک شخص کے اندام
مین رعشہ پڑ گیا ایک مرتبہ سب کانپنے لگے دم بخود ہو گیا بعض کی تو یہ نوبت ہوئی کہ اُنھون نے اپنی
آنکھین بند کر لین ایسے خائف ہوئے کیونکہ نہ عطارد نے نہ اُن سب نے اپنی عمر بھر ایسی صورت
دیکھی تھی جو نہ خوف کرتے باوجودیکہ ساحر تھے مگر ڈر گئے وہ ساحر اُسی طور سے برابر چلا آیا عطارد
دم بخود بیٹھی رہی کچھ نہ کہا کہ اُسنے آکر اُس درگہ سالار سے کہا کہ ہر شرط مین تجکو اس امر کی سزا دون
کہ تو نے مجکو روکا تھا ہم کہین رکنے والے ہین یہ سُنکر وہ کانپ گیا اور سہم کر اتنا تو کہا کہ خطا ہوئی معاف
فرمائیے اب ایسی خطا نہو گی اُس ساحر نے اِس آواز سے اُسکو ڈانٹا تھا کہ تمام بارگاہ ہل گئی تھی
یہ معلوم ہوا تھا کہ اسرافیل نے صور قیامت پھونک دیا یا پہاڑ پھٹ کر گر پڑا اُسکو وہ ساحر ڈانٹ کر
اُسکے عجز کرنے سے اُسکی طرف سے پلٹا اور اب عطارد کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ عطارد تیرا نام ہی
بی عطارد تم بہت مغرور تھین اور بد مزاج مشہور تھین کسی کی حقیقت نہ جانتی تھین مگر اسوقت سب
بد مزاجی اور بد خلیقی اور غصہ بھول گئین اُسکے رعب سے کچھ نہ چلا آہستہ سے کہا کہ جی ہان عطارد میرا ہی
نام ہو اِس ساحر نے کہا کہ چل تجکو خداوند اور سمندر شاہ نے بارگاہ گرداب شاہ مین طلب
کیا ہو اور مجھ سے فرمایا ہو کہ اپنے ہمراہ لے آؤ اُسنے یہ سُنکے کہا کہ بہت خوب مین چلتی ہون ذرا آپ
بیٹھ جائین ایک امر آپ سے دریافت کرونگی یہ کہکر ایک خادم سے اِشارہ کیا کہ کرسی لاؤ خادم
نے جلدی سے کرسی حاضر کی اُنھون نے کہا کہ ہم بیٹھ نہین سکتے ہین ہمکو بہت جلدی ہی ورنہ ہمکو جواب
دے اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ آپ تشریف رکھین مین چلتی ہون ایک امر مین مین حیران ہون
اُسکو آپ ذرا بیان فرما دین وہ شبہہ میرے دل سے دفع کر دین مین چلنے کو موجود ہون مجکو
چلنے مین انکار نہین ہو یہ سُنکے آپ کرسی پر بیٹھ گئے اور کہا کہ جو دریافت کرنا ہو وہ دریافت کر دیر
نہ کر ورنہ خداوند خفا ہونگے اُسنے کہا کہ پہلے تو آپ یہ فرمائین کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہو تا کہ مین بھی
تو آگاہ ہون جواب دیا کہ تجکو ہمارے نام سے کیا کام ہو ہو گا کچھ نام اگر تو نام سنے گی تو ڈر جائیگی
اِس سے کیا حاصل ہو بس اسیقدر کافی ہو کہ مین سب ساحرون کے نام سے واقف ہون اور
ہر ایک کی روح میرے قبضہ مین ہو جسکی روح کا حکم ہوتا ہو مین جسم سے نکال لیتا ہون مین وہ
ہون کہ فرزند کو بن باپ کا کرتا ہون مان کو بیٹے سے جدا کرتا ہون بیٹے کو باپ سے بھائی کو
بھائی سے بہن کو بہن سے زوجہ کو شوہر سے شوہر کو زوجہ سے مان کو فرزند سے دوست کو دوست

سے میرا جہان قدم جاتا ہی وہ گھر کے گھر تباہ ہو جاتے ہین بس خیال کر لے مجکو جسکی روح قبض کرنیکا حکم ہوتا ہی مین فوراً روح قبض کرتا ہون کسی کی آہ وزاری کو نہین سنتا ہون ایک پل مین لشکرون کو خاک سیاہ کر دیتا ہون شہر کے شہر تباہ ہوتے ہین میرے سبب سے میرے نام کے دریافت کی کیا ضرورت ہی یہ جو اُنھون نے کہا تو ملکہ نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ یہ تو مین سمجھی مگر ذرا براے مہربانی اور کنیز نوازی نام نامی سے آگاہ فرمائیے کہا کہ میرا نام ملک الموت جادو ہی اب سُنا ملکہ یہ نام سنکے کانپ گئی اور عرض کیا کہ آپ کیا میری روح قبض کرنے تشریف لائے ہین مین نے تو ابھی کچھ دنیا کا مزا دیکھا بھی نہین اور نہ مین نے کوئی ایسی خداوند کی خطا کی جو اُنھون نے آپ کو روانہ کیا کہ آپ میری روح قبض فرمائین آپ اہل اسلام کی روح کو قبض فرمائین کیونکہ وہ لوگ بہت مغرور اور گنہگار ہین ملک الموت نے جواب دیا کہ مین تیری روح قبض کرنے نہین آیا ہون بلکہ تجکو اسی طور سے لیجاؤنگا دربار مین سمندر شاہ کے کہ اُنھون نے طلب کیا ہی اگر روح قبض کرنے آتا تو اس طور سے نہ آتا اُسکا اور سامان تھا مین تجکو نظر نہ آتا اور اسقدر بھی فرصت نہ دیتا کہ تو کلام کرتی ابتک تو تیرا خاتمہ بھی ہو چکا ہوتا ملکہ نے کہا کہ اچھا یہ فرمائیے کہ آپ کیون تشریف لائے آجتک کسی نے خداوند کو نہین دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہی اسکا کیا سبب ہی جواب دیا کہ سُن اسکا یہ سبب ہی کہ خداوند نہ طاق مین تشریف فرما تھے کہ اُنکو معلوم ہوا کہ ملکہ ایوان نہ طاقی نے جا کر سب اہل اسلام کا خاتمہ کیا سب کو اسیر کر لیا ہی اب کل صبح کو اُنکو قتل کریگی اور سمندر اپنے لشکر مین بیٹھا ہوا خوشی کر رہا ہی اور ملکہ ایوان بھی ہی بس خداوند نے مجھ سے فرمایا کہ ای ملک الموت طیار ہو آجتک ہمنے اپنے بندون کو اپنا جلوہ نہ دکھایا تھا آج دکھائین گے کیونکہ آج دن خوشی کا ہی اور کل اپنے روبرو تمسے اہل اسلام کی روح قبض کرائین گے مین نے عرض کیا بہت خوب پھر مین نے عرض کیا کہ کوئی اور بھی ہمراہ چلیگا فرمایا کہ ہم اور تم اور کوئی نہین مین اُن بندون کو جلوہ دکھاؤنگا وہ بندے اس لائق ہوئے ہین کہ اُنھون نے خدا پرستون کو گرفتار کیا ہی اور کوئی اِس لائق نہین ہی بس خداوند وہاںسے تشریف لائے یہ سبب ہی خداوند کے آنے کا مجکو اسلیے ہمراہ لائے جو کہ مین نے بیان کیا اور مین جو تیرے لینے کو آیا اِسکا سبب یہ ہی کہ جب خداوند یہان آکر پہونچے تو ایوان سے اور سمندر سے یہ تقریر ہو رہی تھی کہ تم ٹھہرو وہ کہتی تھی کہ مین ٹھہر نہین سکتی ہون میری وزیرزادی پریشان ہو گی کیونکہ مین تنہا اُسے چھوڑ آئی ہون خداوند جو آکر پہونچے سمندر بھی خاموش ہو رہا ایوان بھی چپ ہو رہی سب نے تعظیم کی خداوند تخت پر جلوہ فرما ہوے سب نے سجدہ کیا جب سب سجدہ کر چکے اُسوقت خداوند نے ملکہ سے کہا کہ تمنے سب اہل اسلام کو اسیر کیونکر کیا ملکہ نے سب حال بیان کیا تمھارا بھی نام لیا اور یہ بھی کہا کہ آپ پر تو سب حال ظاہر ہو گیا مین کیا عرض کرون ملکہ نے جو یہ کہا تو خداوند نے فرمایا کہ یہ امر تو ضرور ہی مین تمھاری زبان سے سننے کا مشتاق تھا سُن لیا جب ملکہ نے تمھارا نام لیا خداوند نے فرمایا کہ وہ کہان ہی تمھارے ساتھ دربار مین نہ آئی کہ ہم بھی اُس سے ملاقات کرتے ملکہ نے کہا کہ وہ نہ آئی چونکہ بادشاہ نے اُسکو طلب نہ کیا تھا صرف مجکو طلب کیا تھا مین آئی وہ نہ آئی بلکہ میرے اور بادشاہ سے اِسی امر پر تکرار ہو رہی تھی یہ فرماتے تھے کہ تم نہ جاؤ اپنی وزیرزادی کو طلب کر لو مین کہتی تھی وہ نہ آئیگی بلکہ تنہا گھبراتی ہو گی تب خداوند نے کہا کہ نہ آنے کا کیا سبب ہی بس اُس ساحر نے وہی تقریر جو کہ درمیان سمندر اور ایوان کے ہوئی تھی بیان کی جو کہ بالا تحریر ہو چکی دوبارا تحریر کرنے کی ضرورت نہین ہی

ملک الموت نے کہا کہ جب یہ ملکہ نے خداوند سے کہا خداوند نے مجکو حکم دیا کہ تم اُنکی بارگاہ مین جاؤ
اور اُنکی وزیرزادی کو بہت جلد لاؤ اُنکا نام لینا اور سمندرخ کا اور میرا اگر وہ آنے مین انکار کرے تو کوئی
حکم لینے کی ضرورت نہین ہو اُسکی عدول حکمی کے جرم مین اُسکی روح قبض کر لینا مین تمکو اجازت دیتا ہون
بس اگر تم انکار کروگی تو مین روح قبض کرلونگا یہ سُنکے عطارد کانپ گئی کہ آپ روح قبض نہ کرین مین
چلتی ہون مجکو کوئی عذر نہین ہو ملکہ نے کہا یہ بیان فرمائیے کہ آپ روح قبض کرکے کہان رہتے ہین یہ
سُنکر ملک الموت نے کہا کہ کیا دیکھے گی عطارد نے کہا کہ جی ہان بس یہ سُنکے ملک الموت نے بغل مین
اپنے ہاتھ کو بڑھایا اور ایک شیشہ نکالا کہ اُنمین بہت سی روحین بند تھین سرخ زرد سبز سفید پھڑک رہی تھین
کہا کہ اسی شیشے مین بند کر لیتا ہون یہ اُن لوگون کی روحین ہین جو کہ حکم سے خداوند کے راہ مین قبض
کرلین مین نہ طاق سے یہانتک آتے آتے اسی مین تیری بھی روح بند کر لیتا یہ جو ملک الموت
نے کہا یہ ڈر گئی اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ تخت سحر تیار کرین تاکہ مین اُسپر بیٹھکر آپ کے ہمراہ چلون تاکہ
بہت جلد پہونچین ایسا نہو کہ خداوند کو غصہ آجائے تو خرابی ہو ملک الموت نے کہا کہ کیا تجکو سحر نہین
آتا ہی جو تو مجھ سے کہتی ہو کہ آپ تخت سحر تیار کرین اُسنے کہا کہ آتا کیون نہین ہو مگر مین آپ کے سامنے
سحر کر سکتی ہون میری بھی یہ مجال ہی ملک الموت نے کہا کہ نہین تو ہی سحر کر اور تخت سحر تیار کر اول
تو مجکو دنیا پر سحر کرنے کا خداوند کا حکم نہین ہو دوسرے مین تیرے سحر کا بہت مشتاق ہون مین اجازت
دیتا ہون یہ جو ملک الموت نے کہا عطارد نے کہا کہ گو میری طاقت نہ تھی کہ مین آپکی موجودگی
مین سحر کرون مگر جب آپ اجازت دیتے ہین تو مین مجبور ہون یہ کہکر اُن سب سے کہا کہ تم اپنے
اپنے مقام پر جاؤ مین پاس ملکہ کے جاتی ہون یہان بیکار بیٹھکر کیا کروگے اُن سب نے کہا کہ بہت
خوب ملکہ سے فرما دیجیے گا عطارد نے کہا کہ ہان بس عطارد یہ کہکر ہمراہ ملک الموت جادو
کے باہر بارگاہ کے آئی اُسنے سحر کیا تخت تیار ہوا اُسپر سوار ہوئی ملک الموت سے کہا کہ آپ بھی تشریف
لائیے اُنھون نے کہا کہ مین سوار نہونگا بلکہ اسکا پایا پکڑکے چلونگا جسطور سے مجکو حکم ملا ہی عطارد نے
کہا کہ یہ بے ادبی ہی ملک الموت نے کہا کہ ہم جو کہتے ہین اُسپر عمل کرو زیادہ تقریر نہ کرو دیر ہوتی ہی
ملکہ کا دم نکل گیا خاموش ہو رہی تخت قد آدم بلند ہوتا چلا ملک الموت نے تخت کے پائے پکڑ لیے
وہ تخت طرف دربار گرداب شاہ کے چلا انکو تو ادھر جانے دیجیے پھر انکا حال تحریر ہوگا جب
عطارد چلی گئی سب سردار آکے اپنے خیمون مین خواب مرگ مین مبتلا ہوئے کیونکہ دربار مین بیٹھے
ہوئے اونگھ رہے تھے کیا کرتے تابعداری سے ناچار تھے یہ تو سب سو رہے انکو تو خواب مرگ مین
مبتلا چھوڑیے اب حال محفوظ جادو اور اس ضعیفہ کا سماعت فرمائیے کہ اُسنے کیا کیا اور کیا
گذری راوی نے اس طور سے بیان کیا ہی کہ وہ ضعیفہ بیٹھی ہوئی اُسی طور سے رو رہی تھی اور اپنا
جی کھو رہی تھی اور سمجھا رہی تھی جب کوئی ڈیڑھ پہر رات کے قریب پہونچی تو ایک مرتبہ کہنے لگی کہ ہاے امی
بچی تم ابتک نہین سوئین ہان اس تکلیف مین نیند کہان آتی ہی تمکو تو عادت تھی نرم بستر ہو روشنی
ہو مین پہلو مین ہون تمسے قصہ کہتی ہون خواصین پانون دباتی ہون یا یہ تکلیف بجاے بستر نرم کے
فولادی قفس بجاے روشنی کے تاریکی بجاے قصہ و کہانی کے اپنی جان کا خوف بجاے خواصون
کے تنہائی پانون دبانے کی جگہ پر پانون مین بیڑیان ایسی حالت مین نیند کجا بڑی زحمت ہوگی ارے
اب بھی میری سُن لے اور اس خیال سے در گذر ابھی بہت رات باقی ہی اس طور سے بین کر رہی

تھی کہ محفوظ کا کلیجہ نکلا آتا تھا بعض بعض تو رو رہے تھے اور بعض سرد آہ جگر سے بھر رہے تھے جو کہ
صاحب اولاد تھے وہ زیادہ تر بیقرار تھے اِسی عالم مین کوئی دوپہر رات کے قریب آئی کہ ایک مرتبہ
وہ ضعیفہ وہانسے ہائے کرکے اُٹھی گرتی پڑتی روتی قریب محفوظ جادو کے آئی اور اُسکے قریب
بیٹھکر اور ہاتھ جوڑکر رو رو کر کہنے لگی کہ اے محفوظ جادو آپکی مین نے بہت تعریف سنی ہے اور سُنا ہے کہ
آپ بہت صاحب خلق اور رحیم ہین میری ایک عرض ہے اگر آپ فرمائین تو مین بیان کرون یہ سُنکر
محفوظ نے کہا کہ اے ضعیفہ بیان کر اُسنے کہا کہ آپ کے صدقے جاؤن مجکو اتنی اجازت دیجیے کہ
مین اگر کی بتی روشن کرون شاید اُسکے سبب سے یہ غم زدہ آفت مین مبتلا ستم رسیدہ سو جائے
اُتنی دیر راحت پائے جتنی دیر سو رہے محفوظ جادو نے کہا کہ یہ امر میری سمجھ مین نہین آیا کہ تو نے
کیا کہا کیسی اگر کی بتی اور کیسا روشن کرنا اور کیسا سونا کچھ صاف طور سے بیان کر اُسنے یہ تقریر محفوظ
کی سماعت کرکے کہا کہ اے محفوظ جادو اِسکا واقعہ اِس طور سے ہے کہ یہ ناشاد و نامراد منور جادو
بہت نازک دماغ اور بد مزاج ہے مین نے اِسے جب یہ برس دن کی تھی جب سے پرورش کیا
ہے جب سے اِسکی ماں نے اِسکو چھوڑکر انتقال کیا باپ اِسکا بہت بڑا صاحب مال تھا اُسنے اِسے
اور مجھ دونون کو اِسکی خالہ آئینہ اندام کے مکان پر پہونچا دیا اور خود اُس عورت کو گھر مین لے آیا
کہ جس سے اِسکی ماں کی زندگی سے ملاقات تھی آپ چین سے بسر کرنے لگا پھر اُسدن سے اُسکی
خبر نہ لی یہ لڑکی جو آئینہ اندام کے پاس پہونچی اور مین نے اِسکے ماں کے مرنے کی خبر سُنائی تو یہ
سُنکر آئینہ اندام کی یاد مین بہت روئی آئینہ اندام اِسکی ماں جسکا نام گل اندام تھا سگی بہنین تھین
ایک ماں اور ایک باپ سے مگر ایک عرصہ سے کچھ باپ ماں کے ترکہ پر تکرار ہوگئی تھی اِس سبب سے
آمد و رفت موقوف تھی اِسکی ماں چھوٹی تھی مگر بہن سے الفت بہت رکھتی تھی بس جب آئینہ اندام
نے یہ سُنا کہ بہن مرگئی اور اُسکے شوہر نے دوسرا عقد کرلیا لڑکی کو مع اُسکی کھلائی کے میرے پاس
بھیجدیا اُسنے اِس سے بہت الفت کی گلے سے لگایا پیار کیا اور کہا تو میری موئی مٹی کی نشانی ہے نہ
میرے ماں باپ ہونگے نہ گل اندام پیدا ہوگی نہ تو ہوگی میرا بازو ٹوٹ گیا میری قوت کم ہوگئی
گو میرے اُسکے نزاع تھی مگر مین نہ اِس امر کی خواستگار تھی کہ وہ مرجائے میری آس ٹوٹ گئی مین خیال
کرتی تھی کہ وہ مجکو روئیگی یہ نہ جانتی تھی کہ مین روؤنگی خلاصہ یہ کہ بہت کچھ روئی اور الفت ظاہر کی اور
اُسی وقت انا طلب کرکے اِسپر نوکر رکھی اور سب سامان درست کردیا کیونکہ خداوند نے سب کچھ اُنکو
دیا تھا آفاق بر سر حکومت تھا یہ پرورش پانے لگی جب اِسکا سن کوئی ڈیڑھ برس کا ہوا تو یہ از حد بیمار
ہوئی چونکہ آفاق کے کوئی اولاد نہ تھی وہ اِسکو بہت پیار کرتا تھا اپنی اولاد کے برابر جانتا تھا
ذرا سی اِسکی طبیعت سُست ہوئی وہ بیقرار ہوگیا اور آئینہ اندام بھی اب جو یہ بیمار ہوئی تو کوئی امید
زندگی کی نہ رہی تمام حکماے شہر کا علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہوا اور مرض زیادہ ہوتا گیا نوبت باینجا رسید
کہ آفاق نے اطراف و جوانب کے حکیم و بید طلب کیے مگر کوئی صورت صحت کی نظر نہ آئی اور دور
دور سے حکیم بُلالے کسی کے علاج نے فائدہ نہ کیا درحقیقت آفاق نے ہزارہا روپیہ صرف کیا
اگر اِسکی ماں زندہ ہوتی اور یہ اپنے گھر مین ہوتی تو نہ اِسکے ماں باپ اِسقدر روپیہ صرف کرتے
کیونکہ وہ لاتے کہانسے اور ایسے حکیم اُنکو کہان ممکن ہوتے نہ وہ ایسے مالدار تھے جو صرف کرتے
جیسا کہ آفاق نے صرف کیا جب سب طرف کے حکیم آچکے سمندریہ سے بھی آفاق نے حکیم طلب

کرنا شروع کیے تمام شہر سمندر یہ کے حکیم آئے کچھ نہوا حاصل کلام یہ کہ آفاق نے ایک عرضی بنام
سمندر شاہ تحریر کی اور اُسمین تحریر کیا کہ مین امیدوار ہون کہ جو حکیم خاص آپ کا علاج کرتے ہین اور
ملازم سرکار ہین اُنکو ایک تھوڑے عرصہ کے لیے یہان کے آنے کی اجازت فرمائیے کہ میری دختر
بہت علیل ہی مین سب حکیمون کا علاج کر کے تھک گیا کچھ فائدہ نہوا اور یہی میری ایک لڑکی ہی نہایت
آپکی مہربانی اور غلام نوازی ہوگی یہ عرضی سمندر شاہ کے پاس پہونچی اُنھون نے اُسی وقت حکیم
بقراط الحکمت جو کہ ملازم خاص اور اپنے وقت کے مسیح زمانہ تھے اُنکو اپنے سامنے طلب کر کے
روانہ کیا چونکہ سمندر شاہ آفاق شاہ کی بڑی خاطر کرتے تھے اور قدر کرتے تھے کچھ ایسی اُس زمانہ
مین اُنکی قدر تھی کہ جو آفاق نے کہا سمندر نے اُسے قبول کر لیا بس حکیم صاحب آفاقیہ مین پہونچے
بڑی قدر و منزلت سے آفاق نے دعوت کی بس حکیم صاحب نے اِسکو دیکھا اور فرمایا کہ یہ علیل کیا
ہی پرسون اچھی ہو جائیگی ایک نسخہ حکیم صاحب نے پینے کے لیے تحریر کیا ایک مالش کے لیے اور
ایک نسخہ اور تحریر کیا اور فرمایا کہ اِسکی بتیان بنائی جائین صرف حکم کی دیر تھی سب بندوبست ہو گیا
حکیم صاحب نے اپنے روبرو نسخہ طلب کر کے سب دوائیان درست کین لڑکی کو اور انا کو پلوایا
مالش کرائی جب بتیان اُسدن طیار ہو گئین حکم دیا کہ جب رات کو سب سونے لگین خواہ بیدار رہین
ایک بتی دامنین سے روشن کر دی جائے اِسطور سے کہ اِسکی خوشبو اِسکے دماغ مین جائے اصل علاج
اِسکا یہی ہی اور فرمایا کہ یہ بتیان ہمیشہ طیار کی جائین اور روشن کیجائین اِسکے برابر خواہ یہ جس مقام پر
سوتی ہو اُس کمرے مین یہی اِسکی صحت کا سبب ہی اب یہ کبھی نہ علیل ہوگی اگر اِسکا بندوبست رہیگا
چنانچہ جب سے وہی بندوبست کیا گیا اِسکو اب عادت ہو گئی ہی کہ جبتک بتی روشن نہ کی جائے
اور اُسکی خوشبو اُسکے دماغ مین نہ پہونچے اُسوقت تک اِسکو نیند نہین آتی ہی اور بچین رہتی ہی محفوظ
نے کہا کہ پھر حکیم صاحب کیا آفاقیہ مین رہے اُسنے جواب دیا کہ جیسا کہ حکیم صاحب نے فرمایا تھا
کہ یہ پرسون اچھی ہو جائیگی بس ویسا ہی ہوا جسدن کا اقرار کیا تھا اُسی دن صحت ہو گئی مرض کا نام
نہ رہا حکیم صاحب نے دوا موقوف فرمائی مگر اِسکے روشن کرنے کی تاکید فرمائی رخصت ہو کر چلے گئے
بہت کچھ آفاق نے دیا مین خیال کرتی ہون کہ اِسیقدر بادشاہ سمندر شاہ بھی دیتا ہوگا بس ای
بھائی محفوظ مین نے تمسے اُسی بتی کے روشن کرنے کی اجازت مانگی ہی محفوظ نے کہا اُسمین کیا کیا
اجزا ہین اُسنے جواب دیا کہ اُسمین اگر ہی کافور ہی عود ہی عنبر ہی مشک و زعفران ہی گلاب و کیوڑہ ہی
اور دونون الائچیان ہین جوز و جوتری ہی اور بہت سے اجزا ہین جو کہ مجکو یاد نہین ہین اگر سب سے
زیادہ ہی ہان صندل بھی ہی اِسی طور سے کہ جسقدر خوشبویات ہین سب مین ترکیب نسخہ ہی محفوظ نے
کہا وہ کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ میرے پاس ہی محفوظ نے کہا پھر کیا غرض ہی اُسنے کہا کہ میری
غرض یہ ہی کہ اگر تم اجازت دو تو مین روشن کرون تاکہ اُسکی خوشبو اُسکے دماغ مین پہونچے نیند آئے
تاکہ یہ زحمت قید دفع ہو کچھ دیر تو راحت پائے صبح کو تکلیف قفل اُٹھائیگی مجھسے اُسکی تکلیف نہین
دیکھی جاتی ہی آپکی بڑی مہربانی ہوگی مین آپکی بہت ممنون ہونگی محفوظ نے یہ سُنکے کہا کہ تو نے ملکہ سے
کیون نہ اجازت لی بھلا ہم بدون اُنکے حکم کے کیونکر اجازت دین اگر وہ ناراض ہون تو ہم کیا
جواب دینگے ہم اجازت نہین دے سکتے ہین اُسنے ہاتھ جوڑ کر اور رو کر کہا کہ میرے اُسوقت حواس
درست نہ تھے اور نہ مجکو یاد آیا ورنہ مین ضرور عرض کرتی وہ اجازت ضرور دیتین مگر میرے

قیاس مین نہ آیا اگر آپ بھی اجازت دینگے تو ملکہ خفا نہونگی کیونکہ اُنھون نے آپ کو اختیار دیا ہی اِس
شب بھر آپ کو اِن سب کا اختیار رہی کیونکہ یہ آپ کے قبضہ مین ہین یہ کہکر قدمون پہ سر رکھدیا محفوظ
نے اپنے ہمراہیون کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم سب کی کیا راے ہی بعض نے تو کہا کہ ہماری راے نہین
ہی کیونکہ نہ معلوم کیا ہو گیا ہو کوئی فقرہ ہو تو بڑی خرابی ہو ملکہ سے آپ کو خفت ہو ملکہ یہ ارشاد کرین کہ
تمنے بدون ہماری اجازت کے کیون اجازت دی جیسا کہ آپ کا خیال ہی گو یہ امر ضرور ہی کہ آپ کا اختیار
ہی کہ اُنکی خبر گیری فرمائیے آب و طعام سے یہ اختیار نہین ہی کہ رہا کر دیجیے یا قتل فرمائیے قیدی تو ملکہ کے
ہین ہماری تو کسی صورت سے راے نہین ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی محفوظ نے اُنکا کلام سُنکے کہا کہ میری
بھی یہی راے ہی مگر اِسنے بہت پریشان کیا ہی جو کہ رحم دل اور صاحب اولاد تھے اُنھون نے جواب
دیا کہ ای آقا اِس امر مین کوئی نقصان نہین ہی اور فقرہ کیا ہو گا ہمارے سامنے تو وہ روشن کریگی یہ تو وہ
کہتی نہین ہی کہ مین اندر جا کر روشن کرون بلکہ یہ کہتی ہی کہ جہان پر مین بیٹھی ہون اُسی مقام پر روشن
کرونگی اگر ملکہ کو معلوم بھی ہو گا تو وہ خفا نہونگی اگر اُنکو کچھ خیال ہوتا تو وہ اجازت کیون فرماتین بس ہم
لوگون کے نزدیک تو کوئی نقصان نہین معلوم ہوتا ہی یہ جو اُنھون نے کہا محفوظ کو اُنکی راے پسند آئی اپنی
راے کو اور اُنکی راے کو جو کہ خلاف تھے اِنکی راے سے ناپسند کیا اُس ضعیفہ سے کہا کہ ہم بھی دیکھین کہ
وہ بتیان کیسی ہین اپنا سر تو قدم پر سے اُٹھا اُسنے سر اُٹھایا اور کہا کہ آپ ملاحظہ فرمالین یہ کہکر ایک پوٹلی
نکالی اُسمین سے ایک چھوٹی سی صندوقچی نکالی اُسکو کھولا اُسمین پانچ بتیان تھین اُنمین سے ایک بتی نکال کر
محفوظ کے ہاتھ مین دی اور کہا کہ ملاحظہ فرمائیے محفوظ نے وہ بتی ہاتھ مین لیکر دیکھی اور سونگھی ایسی خوشبو
آئی کہ دماغ معطر ہو گیا کہا کہ ای ضعیفہ اِسمین تو بڑی خوشبو ہی اُسنے کہا کہ جی ہان ابھی کیا ہی جب روشن
ہو گی اُسوقت ملاحظہ فرمائیے گا محفوظ نے کہا کہ اچھا جاؤ روشن کرو مگر ملکہ سے نہ کہنا اُسنے کہا کہ مجھکو کیا
ضرورت ہی جو مین ملکہ سے کہنے بیٹھونگی ایک تو تم میرے اوپر مہربانی کرو دوسرے مین ملکہ سے کہنے
بیٹھون مین ایسی محسن کش نہین ہون یہ کہکر دعائین دیتی ہوئی اُسی مقام پر آئی اور کہا کہ ذرا سی آگ
منگا دیجیے محفوظ نے اپنے خادم کے ہاتھ آگ منگائی وہ ایک مٹی کے پیالے مین آگ لایا اُسکو
دی اِسنے وہ پیالہ لیکر زمین پر رکھدیا اور ایک بتی لیکر اُس آگ پر توڑ کر بھر بھرا دی اُسکا آگ پر
پڑنا تھا کہ ایک دود غلیظ اُس سے بلند ہوا اور ایک خوشبو ایسی پھیلی کہ جو کہ کبھی آجتک اِن لوگون
نے سونگھی نہ تھی وہ دھوان تمام خیمے مین بھر گیا اِنکے دماغ خوشبو سے معطر ہونے لگے اِنکو جو اچھی
معلوم ہوئی اور ناک پھلا پھلا کر سونگھنے لگے اِدھر اُس ضعیفہ نے اور اُس آگ پر ڈالی اور کہا کہ لو
فرزندو خوشبو سونگھو اور آرام کرو مین نے تمھاری راحت کے لیے سب کی منت کی تا کہ تم سب کو آرام
ملے کچھ دیر تو یہ تکلیف قید برطرف ہو گو نیند نہ آئیگی اور تکلیف کیا برطرف ہو گی کہین قید کی بھی تکلیف
جاتی ہی مگر اُتنی دیر تو راحت قدرے ملیگی یہ کہکر اُسنے اُس آگ پر ڈالنی شروع کی اِن لوگون کو جو
اچھی زیادہ معلوم ہوئی اور دماغ نے اُنکے خواہش کی خوب ناک چڑھا چڑھا کر سونگھنے لگے اُسنے
جا کر اُنکے دماغ مین اپنا اثر کیا ایک مرتبہ سب کو گرمی معلوم ہوئی محفوظ نے گھبرا کر کہا کہ کسقدر گرمی
ہی اور لوگ بولے کہ جی ہان کیا عرض کرین یہ سُنکے محفوظ اپنی کرسی پر سے اُٹھا کرسی سے اُٹھنا تھا
اور چند قدم چلا تھا کہ ایک مرتبہ سر نے گردش کھائی چکر آیا یہ سنبھل نہ سکا بس دھم سے زمین پر
گرا اُسکا گرنا تھا کہ ہائین ہائین کنکر وہ لوگ اُٹھے جو کہ خیمے مین بیٹھے ہوئے تھے اُسکے اُٹھانیکو

بس جو کرسی پر سے اُٹھا وہ جہان سے اُٹھا دھما دھم گرنے لگا گرے اور بیہوش ہوئے سب قیدی یہ واقعہ
دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا امر نیا واقع ہی کہ یہ لوگ کیونکر بیہوش ہو کر گرے ناظرین کو خیال رہے کہ اُس ضعیفہ
نے یہ تدبیر کی تھی کہ اُس طرف کو دھوئین کو نہ جانے دیا تھا اسی طرف تدبیر سے پھیلایا تھا ورنہ وہ لوگ
بھی بیہوش ہوتے گو بیہوش تو تھے اُنکے حواس کب بجا تھے مثل مضغۂ گوشت کے قفس مین پڑے ہوئے
تھے نہ ہاتھ پاؤن مین حرکت تھی نہ زبان مین طاقت گویائی تھی اُنپر یہ خوشبو کہان اثر کرتی جیسے یہ
لوگ بیہوش ہو کر گرے چند ساحر جو کہ بیرون خیمہ تھے وہ دھما کے کی صدا سنکے اندر آئے یہان آکر
عجب تماشا دیکھا حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ اُس خوشبو نے اِنکے بھی دماغ مین اثر کیا یہ
بھی بیخود ہو کر گرے کہ یکایک ابتو وہ ضعیفہ ایک مرتبہ چادر وغیرہ سر سے پھینک کر اُٹھی یا تو
کوزہ پشت تھی یا جوان ہو گئی چلا نہ جاتا تھا یا دوڑنے لگی ہر ایک کے پاس جاتی تھی اور حباب مارتی
تھی ایک تو وہ بیہوش پڑے تھے اور بیہوش کرتی تھی مرے پہ سو درے یہانتک کہ سب کو بیہوش کیا
ابتو یہ لوگ اور پریشان ہوئے کہ یہ کیا امر ہی یا تو یہ ضعیفہ تھی یا جوان ہو گئی ہر ایک خیال کرنے لگا کہ
ضرور یہ کوئی عیار ہی یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ اِسنے جھک کر کمر سے نیمچہ لیا اور نعرہ کیا منم مہتر برق ثانی
یہ نعرہ کر کے ایک نیمچہ بیاحن گردن پر محفوظ کے مارا کہ سر اُسکا قلعۂ تن پر سے اُڑ گیا لاشہ تڑپنے لگا اُسکا
مرنا تھا کہ وہ قفس خود بخود ٹوٹ گئے اور سب قیدی زمین پر گرنے لگے چونکہ یہ سب سحر محفوظ مین مبتلا تھے
عطارد نے اپنا سحر اُنپر سے اُتار لیا تھا محفوظ کا مرنا تھا کہ قفس ٹوٹے اِنکے ہاتھ پاؤن قابو مین آئے
ہر ایک سنبھلا سنبھلتے سنبھلتے جو سحر کیا ایک برق چمک کر گری جسنے خیمہ کو جلا دیا اِدھر برق نے چمک
چمک کر نیمچے مارنا شروع کیے جس ساحر کی گردن پر ہاتھ مارا اُسکا سر اُڑ گیا اُدھر ساحرون نے
چھوٹ کر آفت برپا کر دی خیمون مین آگ لگا دی لشکر اِیوان کو قتل کرنا شروع کیا چونکہ وہ لوگ
بیخبر سو رہے تھے کسی کو خبر نہ تھی کہ بند و بست کرتے خیمون مین بھی یہ جا پڑے سحر کر کے خیمے جلانے شروع
کر دیے اِدھر برق نے سب کو قتل کیا ساحرون کے مرنے کی علامتین برپا ہوئین تاریکی ہو گئی برفباری
سنگباری ہونے لگی ہیر غل مچانے لگے شعلے آگ کے بلند ہونے لگے اِدھر ساحرون نے جو سحر کیا اور اِنکے
خیمون مین آگ لگائی اُسکے شعلے الگ بلند ہوئے قیامت کے آثار برپا ہوئے سب ساحر لشکر کفار کے
خیمون مین سو رہے تھے جلنے لگے آنکھین جو کھولین تو خیمون کو جلتا ہوا پایا گھبرا کر اُٹھے راہ نکلنے کی نہ پائی
جلکر خاک ہو گئے خصوصاً منور جادو نے تو آفت برپا کر دی جدھر جا پڑی ہزارون کو قتل کیا اب اِسکی
چالاکی کیا بیان کی جائے آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا کہ نام من فلان جادو بود فلان جادو بود ہر طرف
سے یہی صدا آ رہی تھی تمام لشکر کو جلا دیا کسی کو بھاگنے کی مہلت نہ دی آواز آئی کہ مارا مجکو کہ نام میر المحفوظ
جادو تھا اِدھر ساحران لشکر اسلام نعرے کر رہے تھے کہ منم آفاق جادو و آئینہ اندام جادو و کوکبہ
جادو و سہراب جادو و غزالان جادو ایک طرف سے صدا آ رہی تھی منم برق ثانی عیاری اِسکا
نام ہی مین نے وہ کام کیا ہی کہ جو کہ کوئی نہ کریگا یہ سو سو اسو ساحر جدھر جا پڑتے ہین ایک آفت برپا کر دیتے
ہین کسی کو مہلت دم زدن کی نہ دی دوسرے وہ لوگ سو رہے تھے اِنھون نے حالت غفلت مین
خیمون مین آگ لگا دی وہ جو گھبرا گھبرا کے اُٹھے راہ نہ ملی اُسی مین ٹکرا ٹکرا کر رہگئے جو کہ باہر تھے وہ یون
جلے کہ جدھر گئے آگ نے پیچھا لیا کسی طرف سے بھاگ جانے کی راہ نہ ملی وہ بھی جلے ان ناریون کو آتش
دنیا نے پہلے جلایا بعد کو آتش دوزخ نے جلانا شروع کیا چونکہ اِنکے مقدر مین جلنا تھا تو جیتے جی

بھی جلے بعد مرنے کے بھی جلے اُنکے گوشت کے جلنے کی چرہاند اُس صحرا مین پھیلی ہوئی تھی شاید کوئی جان
بچا کر نکلا ساحران لشکر اسلام کنارے کنارے کھڑے ہوئے تھے کافرون کے مرنے کا تماشا دیکھ
رہے تھے اُنھون نے جو اُسکو جاتے ہوئے دیکھا برق گرا کر قتل کیا اُسکو اِس بلاے آسمانی کی خبر تک
نہوئی یہ عالم تھا ایک غدر مچا ہوا تھا ساحرون کے مرنے کی صدا بلند تھی اُسی ہنگام مین برق ثانی
نے صدا دی کہ ای ساحران لشکر اسلام مین نے تم سب کو رہا کیا اب تمکو اختیار ہی جدھر چاہو چلے جاؤ
مین تو جاتا ہون اپنی جان بچاؤ کیونکہ ایوان اور عطارد کے مرنے کی صدا نہین بلند ہوئی ہی بس
معلوم ہوتا ہی کہ وہ دونون کسی نہ کسی تدبیر سے نکل گئی ہین وہ ساحرہ زبردست ہین ورنہ اُنکا بھی یہی
حال ہوتا وہ ضرور اپنے حواس درست کر کے آئینگی اور مقابلہ کرینگی تم لوگ تکلیف قید سے پریشان ہو
لہذا ایسا نہو کہ میری محنت بیکار ہو دوسرے لشکر کفار قریب ہی وہ یہ خبر پا کر نہ آ پڑے یہ صدا دیکر
برق تو ایک طرف کو گریزان ہوا اُسی صحرا کی اُسی تاریکی مین یہ اِسکو خبر نہ تھی کہ ایوان بارگاہ سمندر
مین ہی اور عطارد کو ملک الموت جادو لیگئے ہین ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ تو دوسرے خیمہ مین تھا
اپنے کام کی تدبیر مین یہ جو صدا برق ثانی کی اِن سب کے کان مین آئی سب نے خیال کیا کہ برق
سچ کہتا ہی بس ایک مرتبہ سحر کر کے ہر ایک اپنا وار کرتا ہوا راہی ہوا اُس طلاطم مین جدھر جسکا مُنھ اُٹھ گیا
اُسی طرف چل دیا کچھ خیال نہ کیا اول تو وہ تلاطم دوسرے تاریکی شب تیسرے یہ لوگ بھی تو بدحواس
ہین حریف کا خوف ہی چوتھے ساحرون کے مرنے سے تاریکی چھائی ہوئی ہی اِس حملہ مین جو ساحر
کہ لشکر کے باقی رہے تھے وہ بھی فی النار ہوئے بیس ہزار کا لشکر تھا اُنھون نے اِس تدبیر سے
قتل کیا کہ ایک بھی نہ بچ سکا تدبیر یہ کی تھی کہ رہا ہوتے ہی متفرق ہو گئے تھے چارون طرف سے
آگ لگا دی تھی وہ لوگ کدھر جاتے ایک آفت برپا کر دی تھی طلایہ جو پھر رہے تھے وہ بھی گھبرا کر
لشکر مین چلے آئے تھے جب اُنھون نے شور و غل سُنا تھا اِس خیال سے کہ کیا آفت لشکر پہ نازل ہوئی
وہ بھی قتل ہوئے ملک الموت نے خوب روحین قبض کین خوب بازار مرگ گرم ہوا قابض ارواح پریشان
ہوگئے روحین قبض کرنا بھول گئے دس کی روحین قبض کین اتنے عرصہ مین ہزار جلکر تڑپنے لگے یہ اُنکی
طرف مصروف ہوئے اور جلنے لگے تمام ہاویہ کو لاشون سے بھر دیا مالک فرشتہ جو کہ مختار دوزخ ہی وہ
کھڑا ہوا کہہ رہا تھا کہ لاؤ میرے حوالے کرو مین اِنکو اِنکی گمراہی کی سزا دون فرشتگان عذاب لیجا کر
اُسکے سپرد کرتے تھے وہ داخل جہنم کرتا تھا یہ اِسطرح سے اُس صحرا مین پریشان پھر رہے تھے کہ جیسے
طائر ستائے ہوئے پریشان ہوتے ہین یا ٹڈی آتی ہی اپنے اپنے مالکون کے مرنے سے پریشان
تھے اور دوسرے قید سے چھوٹے تھے ہر طرف سے رونے کی صدا آ رہی تھی وہ صحرا اُس دن سے
مسکن ہو گیا ہی غول و شیاطین کا جہان ایک مرتبہ بیس ہزار کافران غدار مرین پھر وہ صحرا کیونکر نہ بلایات
کا مسکن ہو خلاصہ یہ کہ سب کے سب ایک طرف کو روتے ہوئے روانہ ہوئے یہان تو یہ طلاطم برپا ہی اُدھر کا
حال سُنیے کہ سمندر اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا مع ایوان کے ناچ دیکھ رہا ہی کہ ایک مرتبہ ایوان نے سمندر
کی طرف مُنھ کر کے کہا کہ اب مین جاتی ہون بڑی دیر ہوئی میری وزیرزادی پریشان ہو رہی ہو گی
مین اُس سے ابھی کا وعدہ کر کے آئی تھی سمندر نے کہا کہ مین نے اُس مرتبہ بھی کہا کہ بلا لو مگر تمنے
نہ بلایا اب مین پھر کہتا ہون کہ بلا لو ایوان نے پھر وہی جواب دیا سمندر نے کہا کہ اچھا مین اپنے دل
کی ہوس نکال لون ایوان نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی بس سمندر نے ایک چوبدار سے کہا کہ تو جا ملکہ

کے خیمے مین اُنکی وزیرزادی وہان بارگاہ مین ہین اُنسے کہنا کہ آپ کو بادشاہ نے طلب کیا ہی اور آپکی
ملکہ بھی وہان ہین آپ بھی چلیے اُسنے کہا کہ بہت خوب ایوان نے کہا کہ میری طرف سے کہنا کہ مین نے
بہت چاہا کہ مین آؤن مگر بادشاہ نے میری عرض کو نہ سُنا لہذا مین مجبور ہون تم ہی یہان چلی آؤ ہم تم
ساتھ یہانسے بعد تھوڑی دیر کے رخصت ہو کر چلین گے بادشاہ کی بھی خوشی لازم ہی وہ چوبدار یہ
کلام سُنکے بارگاہ سے باہر آیا اور طرف لشکر ایوان کے چلا تھوڑی دور چلا تھا کہ اُسنے دیکھا کہ عطارد
جادو اِس طرف کو چلی آتی ہی اور ایک ساحر تخت پہ ہاتھ رکھے ہوئے مگر اُسکی کچھ عجب صورت ہی
لشکر مین آچکی ہی اُسنے خیال کیا کہ یہ بارگاہ مین بادشاہ کے جاتی ہی ورنہ اِسکا اِس لشکر مین کیا کام
ہی وہان پریشان ہوئی خود چلی آئی اب کیا ضرورت ہی کہ مین پیام دون جو مطلب تھا وہ ہوگیا بلکہ اُنکی
بادشاہ اور ملکہ سے خبر دون اِسکے آنے کی مگر اُس ساحر کو دیکھکر اِسکا دم نکل گیا اِس سبب سے اور
بھی پاس نہ گیا یہان لشکر مین طلایہ پھر رہا ہی اور سب سو رہے ہین سوا اُن لوگون کے کہ جیسے سردار
دربار مین ہین وہ تو جاگ رہے ہین باقی کل اہل لشکر خواب مرگ مین مبتلا ہین کسی کسی مقام پر جاگ
ہو رہی ہی مگر اندر خیمے کے باہر کا حال کسی کو کیا معلوم کہ کون جاتا ہی اور کون آتا ہی طلایہ کنارے کنارے
لشکر کے پھر رہا ہی بس وہ چوبدار یہ دیکھکر حواس پریشان فوراً واپس ہوا اور بارگاہ مین آیا ایوان
نے کہا کہ کیا جواب لایا اُسنے عرض کیا کہ مین جو بارگاہ سے نکلکر آپ کے لشکر کی طرف چلا مین نے
تھوڑی راہ طی کی تھی کہ مین نے دیکھا کہ خود ملکہ عطارد اِدھر کو تشریف لاتی ہین اور اُنکے ہمراہ ایک
ساحر ہی اُنکے تخت پہ ہاتھ رکھے ہوئے کہ ہمنے آجتک اِس صورت و شکل کا ساحر نہین دیکھا مین تو
اُسکی صورت دیکھکر ڈر گیا قریب نہ گیا وہانسے اُلٹے پاؤن واپس ہوا کہ آپ کو خبر کرون ایوان نے
کہا کہ تو نے بادشاہ کا پیام دیا تھا اُسنے کہا کہ جی نہین مین نے خیال کیا کہ اب پیام دینے کی کیا ضرورت
ہی جب وہ خود آتی ہین ای ملکہ میری آنکھون مین اُسکی صورت پھر رہی ہی ملکہ نے کہا کہ بیان کر کہ کس
صورت کا وہ ساحر ہی بس اُس چوبدار نے وہی صورت بیان کی جو کہ مین ملک الموت جادو کی
عرض کر چکا ہون بخیال طول کے یہان تحریر کرنے کی ضرورت نہ دیکھی جب اُس چوبدار نے یہ
صورت بیان کی ملکہ نے کہا کہ اِس صورت کا تو کوئی ساحر میری وزیرزادی کا ملازم نہین ہی نہ معلوم
تو کیا بیان کرتا ہی شاید تو سوتے مین سے اُٹھ گیا تھا خیر ایوان نے اپنے اُن سردارون سے کہا
کہ جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے کہ تم جاؤ عطارد کا استقبال کر کے لے آؤ کہین ایسا نہو کہ وہ خفا ہو جائے
دوسرے مجکو یہ بھی خوف ہی کہ مین تو وہان تھی نہین ایسا نہو کہ کوئی عیار اُسکے پاس نہ آیا ہو گو کہ عیار
میرے خوف سے بھاگ گئے ہین مگر پھر بھی اُنکا خیال پر ضرور ہی گو یہ امر ہی کہ عطارد مجھ سے زیادہ
ہوشیار ہی مگر وہ اِن عیارون کی چال سے واقف نہین ہی یہ تو دیدہ و دانستہ آنکھ مین خاک ڈالتے
ہین آج ہی کی ہوشیاری لازم ہی اِسنے جو صورت اُس ساحر کی بیان کی میرے دل مین شک گزرتا
ہی کہ یہ کون ساحر ہی اور دوسرے یہ امر شک کا ہی کہ عطارد ایسی بدمزاج اور بے بلائے چلی
آئے میرے پاس تو وہ یون آتی نہین یہ کیا بات ہی اُنھون نے کہا کہ ہم تو جاتے ہین مگر آپ دریافت
تو کر لین کہ وہی ہین یا کوئی عیار اُنکی صورت بنکر آیا ہی تاکہ شک مٹ جائے یہ جو اُنھون نے کہا ایوان
نے اُس مطربہ سے کہا کہ ذرا ٹھہر جا میری وزیرزادی آلے تو پھر گانا وہ خاموش ہو رہی اِسنے اب
اوراق جمشیدی جھولی سے نکالے اُنھین دیکھا تحریر پایا کہ عطارد تو اصلی ہی مگر وہ ساحر عیار ہی بس

یہ دیکھنا تھا کہ اسکے حواس جاتے رہے اپنے پھر یہ نہ دیکھا کہ کون عیار ہے اور کیا نام ہے اسنے سرداروں سے کہا
کہ جلد جاؤ عطارد کے ساتھ عیار آئے ہیں تم خاموشی عطارد کے پاس چلے جانا اور اسکو اس حال
سے خبردار کرنا تاکہ وہ اسیر کرلے کی ایوان نے مارے جلدی کے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ کس صورت پر ہے
صرف اس قدر دیکھا تھا کہ یہ عطارد اصلی ہے یا عیار اور یہ جو ساحر ہمراہ عطارد کے ہے اصلی ہے یا یہی عیار
ہے بس یہ نکلا تھا کہ عطارد اصلی ہے مگر ساحر عیار ہے اسنے اوراق نہ دیکھے تھے اور سرداروں کو وہ بات جو
کہ بالا تحریر ہوئی ہے تعلیم کرکے روانہ کیا تھا ادھر سے سردار چلے ادھر اتفاق سے عطارد قریب بارگاہ
پہونچی جب ملک الموت نے دیکھا کہ اب یہ قریب بارگاہ آگئی یہ موقع دیکھتے چلے آتے تھے کہ موقع
پاؤں تو اپنا وار کروں کسی مقام پر موقع نہ ملا کیونکہ لشکر میں ساتھ تھا اور عطارد بہت ہوشیار تھی اس
سبب سے انکا بس نہ چلا قریب بارگاہ پہونچکر انھوں نے خیال کیا کہ اگر یہ بارگاہ میں چلی گئی تو ساری
محنت بیکار ہوئی اب انھوں نے اپنے کو درست کیا اور قصد کیا تھا کہ میں وار کروں کہ بارگاہ کے
اندر سے وہ سردار نکلے جنکو ایوان نے روانہ کیا تھا انکی نگاہ عطارد پر پڑی عطارد کی نگاہ ان پر
پڑی جیسے ہی باہم چار نگاہ ہوئیں انھوں نے اشارہ کیا کہ ملکہ ہوشیار ہو یہ اشارہ انکا ملک الموت
نے دیکھ لیا بس قیافہ سے معلوم کرلیا کہ انھوں نے میری بابت اشارہ کیا ہے یہ آمادہ تو ہو چکے تھے
بس کہا جو کچھ ہوا کی دل یہ کہکر اور یا حیدر کرار مدد کہکر جو ایک مرتبہ تخت کو پکڑ کر زور کرتے ہیں اسنے
سحر کرنا موقوف کیا تھا تاکہ تخت زمین پر اترے کچھ ناکہ لینے کو ساحر آئے ہیں یہ تو انکی طرف
متوجہ تھی سحر بھی موقوف ہوا تھا انھوں نے نعرہ یا حیدر کرار کرکے جو زور کیا تخت کو اٹھا لیا اور دے
مارا کہ نیچے عطارد ہوئی اوپر تخت ہوا اس زور سے پٹکا کہ اسکے استخوان چور چور ہو گئے اوپر
سے تخت جو پڑا اور ریزہ ریزہ ہوگئی وہ ساحر قریب پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ انھوں نے خاتمہ کردیا
وہ تخت اصلی تھا سحر کا نہ تھا ہاں وہ سحر سے اسکو لیکر چلی تھی بس اسکا مرنا تھا کہ ساحرہ زبردست
تھی اسکے مرنے کی علامت بلند ہوئی تاریکی ہوگئی آندھی سیاہ چلی ہوا زور سے آئی برف باری سنگ
باری ہونے لگی بڑی بڑی سلیں برف کی گرنے لگیں شعلہ آسمان سے آگ کے گرنے لگے پر غل
مچانے لگے ایک تلاطم برپا ہوگیا اسی عالم تلاطم میں ایک صدا آئی کہ منم قران ثالث یوں کام تمام
کرتے ہیں خوب اسنے اہل اسلام کو تکلیف دی یوں عوض لیتے ہیں یہ کہکر قران ثالث وہ تخت
لیکر طرف صحرا کے راہی ہوئے یہ تلاطم جو برپا ہوا ان سرداروں نے دیکھا کہ عطارد کو اس ساحر
نے اٹھاکر مع تخت زمین پر دے مارا اسکا کام تمام ہوگیا اپنا گریبان چاک کرکے فوراً طرف دربار
کے چلے وہاں سمندر و ایوان بیٹھے ہوئے باتیں کررہے تھے ایوان سمندر سے کہہ رہی تھی کہ اے
بادشاہ عیار بڑے غضب کے ہیں باوجودیکہ میں نے یہ آفت برپا کردی ہے کہ سب اہل اسلام
کو گرفتار کرلیا ہے صاحبقران کی عجب حالت ہے کوئی دم کے مہمان ہیں اس پر یہ جرأت کی
کہ میری بارگاہ میں جاکر ایک ساحر کی صورت بنکر عطارد کو فقرہ دے کر یہاں لاتے تھے
کہ جب چوبدار نے آکر خبر دی کہ ملکہ وہ خود آتی ہیں تو مجکو شک ہوا میں نے اوراق جمشیدی
میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ عیار ہمراہ ہے میں نے اپنے سرداروں کو روانہ کیا کہ تم جاکر عطارد
کو اس حال سے خبردار کرو چنانچہ وہ گئے ہیں سمندر نے کہا کہ ملکہ میں کیا کہوں کہ کس بلا
کے یہ لوگ ہیں میرا بھی خوب دل جانتا ہے ایوان نے کہا کہ صبح کو انکا بھی تدارک کردونگی

ایک تو اسی وقت گرفتار ہو کر آتے ہین اپنے کیے کی سزا پاتے ہین یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ایک مرتبہ ایک شور و غل
کی صدا آئی اور تاریکی ہوگئی باوجودیکہ بارگاہ مین اسقدر روشنی تھی کہ دن معلوم ہوتا تھا مگر تاریکی ایسی ہوئی
کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ معلوم ہوتا تھا آندھی سیاہ اُٹھی تھی ہر طرف سے ہاے ہاے کی صدا آرہی تھی زمین ہلنے
لگی زلزلہ سا ہوگیا ایک قیامت برپا ہوئی بیرون کی غل نے آفت برپا کردی ایک ایسی صداے مہیب
آئی کہ سب کانپ گئے سب اہل دربار مع سمندر اور ایوان کے یہ حالت دیکھ کر حیران ہوے کلیجے سینہ مین
اُچھلنے لگے ایوان اور سمندر ادھر اُدھر حیرت مین آکر دیکھنے لگے کہ دفعتاً یہ کیا آفت آئی کونسی بلا نازل
ہوئی یہ سُنکے سب حیران تھے کہ وہ تاریکی برطرف ہوئی اب معلوم ہوتے لگا سمندر اور ایوان نے
و دیگر اہل دربار نے دیکھا کہ بیرون بارگاہ تاریکی ہے شعلہ آگ کے بلند ہین برق چمک رہی ہے برف باری
ہو رہی ہے غل و شور کی صدا آرہی ہے سمندر نے حیران ہو کر حکم دیا کہ کوئی جا کر خبر تو لائے کہ یہ بیرون بارگاہ
کیا سانحہ ہے یہ تو کسی ساحر کے مرنے کی علامت معلوم ہوتی ہے سمندر یہ کہہ رہا تھا کہ صدا آئی کشتی مرا کہ نام
من ملکہ عطارد جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم بہ مطلب خود نرسیدیم یہ صدا جو آئی تو ایوان
کے کان کھڑے ہوگئے اور سمندر سے کہا کہ خداوندا میری وزیرزادی کی خیر کرین میرے کان مین یہ
صدا آئی میرا کلیجہ منھ کو آتا ہے جلد کوئی خبر لائے اتنے عرصہ مین وہ تلاطم تو برطرف ہوا پھر وہی صدا آئی اب تو
یہ گھبرا کر کرسی پر سے اٹھ کھڑی ہوئی چلنے کا قصد کیا تھا کہ وہ سردار پردہ اُٹھا کر اندر بارگاہ کے آئے
مگر کس حالت سے کہ چاک گریبان خاک بر سر منھ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین اُسی مقام پر سے پکار کر
کہا کہ ملکہ غضب ہوگیا کہ آپ کی وزیرزادی کو کسی عیار نے قریب بارگاہ پہونچکر قتل کیا یہ اُسی
کے مرنے کی علامت بلند تھی یہ سننا تھا کہ ایوان ہاے عطارد کہکر گر پڑی لوگون نے اٹھاکر اُس کو
سنبھالا بے ہوش ہوگئی تھی گلاب کیوڑہ چھڑک کر ہوش مین لائے جب ایوان کو ہوش آیا پکاری
کہ اے عطارد تم کدھر چلین گئین ہم کو چھوڑ گئین ہماری کمر توڑ گئین ہم کو تم سے بڑی امید تھی مین اسی
سبب سے یہان ٹھہرنے سے انکار کرتی تھی کہ وہان کوئی آفت نہ آئے وہی ہوا کہ تم مجھ سے چھوٹ
گئین یہ باتین کرکے رونے لگی سب نے سمجھایا سمندر کے خود حواس جاتے رہے تھے حیران حیران
ایک ایک کا منھ دیکھ رہا تھا کہ یہ کیا سانحہ ہوا اسکو بھی عطارد کا بڑا صدمہ ہوا مگر کیا کرے
لوگون نے ایوان کو سمجھایا اسکی رقت کم ہوئی اُسنے اپنے حواس درست کئے ہاے کرکے کرسی
پر بیٹھی سمندر کی طرف منھ کرکے کہا کہ مین اسی سبب سے جاتی تھی آپ نے نہ جانے دیا آخر کو جو
میرا گمان تھا وہی ہوا سمندر نے جواب دیا کہ مین کیا یہ جانتا تھا کہ یہ سانحہ ہوگا مجھکو تو عیارون کا
گمان بھی نہ تھا کسی کو روانہ کرکے خبر تو منگاؤ کہ یہ کس فقرے سے وہان سے آئے ہین ایوان نے کہا
کہ مین خود جاتی ہون سمندر نے کہا کہ اب تو مین تم کو نہ جانے دونگا عیار لشکر مین ضرور ہونگے
اب تم یہان رہو رات بھی تھوڑی باقی ہے ایوان نے کہا کہ یہ بات تو آپ نے بہت درست
ارشاد فرمائی اچھا پھر کسی کو براے خبر روانہ فرمائیے کہ وہ اُن سردارون سے دریافت کر آئے
بس سمندر نے ایک اپنے چوبدار خاص سے کہا کہ تم ملکہ کے لشکر مین جاؤ اور بارگاہ مین جاکر
سردارون سے دریافت کرنا کہ عطارد کو کون لے گیا بس یہ دریافت کر آؤ وہ چوبدار بارگاہ
سے نکل کر طرف لشکر کے چلا یہان ایوان نے اُن سردارون سے کہا کہ تم نے بھی ملکہ کو نہ آگاہ کیا
مین نے تم کو کس لیے روانہ کیا تھا اسی لیے روانہ کیا تھا کہ ملکہ کو خبر کرو نہ اس لیے کہ تم جاکر ملکہ

کا اُنکو دیکھنا انھون نے کہا کہ ملکہ جب ہم اُنکے قریب بھی پہونچے ہون تو آگاہ کرتے ہم جو بارگاہ سے نکلے
ہم نے دیکھا کہ ملکہ مع اُن ساحر کے قریب بارگاہ آچلی ہین ہم یہ دیکھکر قدم اُٹھا کر چلے ہماری اور عطارد
کی چار نگاہ ہوئی ہم نے اشارہ کیا اُسنے ہم کو ملکہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا بس نہ معلوم کیا کیا کہ ایک
مرتبہ تخت ملکہ کا اُٹھا لیا گو ملکہ تخت کو سحر سے لا رہین تھین مگر نہ معلوم کیا اُسکو اسم اعظم یاد تھا کہ جسکے
سبب سے سحر دفع ہو گیا بس ملکہ اُسنے تخت کو اُٹھا کر اس زور سے زمین پر مارا کہ ملکہ کے استخوان تک
چورہ ہو گئے یہ نوبت ہوئی کہ ملکہ نیچے اور تخت اوپر ہم چلے تھے کہ جا کر اُسکو اسیر کر لین کہ ملکہ کے مرنے
کی علامت بلند ہوئی ملکہ نے کہا کہ تم نے کیون نہ سحر کر کے اسیر کر لیا جیسے اُسنے تخت اُٹھایا تھا ویسے
تم نے سحر کیا ہوتا اسکی کیون مہلت دی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ اُسکی حرکت سے کچھ ایسے حیران
ہوئے کہ حواس جاتے رہے سحر فراموش ہو گیا ہم کو کچھ نہ یاد رہا یہ حسرت ہوئی کہ یہ کیا امر ہوا اُس کے
مرنے کی علامت بلند ہوئی اور زیادہ بدحواس ہوئے ملکہ نے کہا کہ مجھ سے خود غلطی ہوئی کہ مین تم سے
کہتی کہ تم جیسے اسکو دیکھنا ویسے ہی سحر کرنا اور اسیر کر لینا بلکہ تم کو یہی لازم تھا مگر اتنی عقل کہان انھون نے
کہا کہ ہم کو یہ خیال نہ ہوا نہ آپ نے ہم سے فرمایا تھا ورنہ ہم ایسا ہی کرتے ملکہ نے کہا کہ پھر کیا ہوا وہ یہ حرکت
کر کے کدھر گیا انھون نے کہا کہ پھر ہم نے اُسکو نہ دیکھا ہان اتنی صدا تو ہمارے کان مین اس شور و
غل مین یہ آئی کہ سنو قران ثانی سنو یون اہل اسلام دشمن کو پامال کرتے ہین یون عوض لیتے ہین ہمارے
ہاتھ سے بھلا یہ بچ بھی سکتی تھی یہ صدا تو ہم نے سُنی مگر پھر اُسکو نہ دیکھا یہ جو اُنھون نے کہا ایوان
نے کہا کہ اس قران نے بہت سر اُٹھایا ہے بڑے صدمے دیے ہین پہلے نانی کو مارا پھر میری مصاحب
علیواز کو قتل کیا اب کی تو میری کمر توڑ دی میرا کلیجہ شق ہو گیا اب مین صبح کو پہلے اسکی تدبیر کر لونگی پھر
اور کسی کی طرف متوجہ ہونگی ملکہ یہ کہہ رہی تھی سب سن رہے تھے کہ سمندر نے مظہر سے کہا کہ اب
تم جاؤ کہ اب موقع نہین ہے نہ ہم گانا سنین گے نہ ناچ دیکھین گے کیونکہ ایوان کے صدمہ سے ہم کو
صدمہ ہے وہ یہ سُنکے اپنے سازندون کو لے کر اپنے مقام کی طرف بارگاہ سے نکل کر سب کو سلام کر کے
روانہ ہوئی جب وہ چلی گئی سمندر نے کہا کہ ملکہ تم نے یہ نہ اُسوقت اوراق مین دریافت کیا کہ کون
عیار ہے تا کہ معلوم ہو جاتا ملکہ نے کہا کہ اب دریافت کیے لیتی ہون یہ کہکر ملکہ نے اوراق اُٹھائے تھے کہ
پھر شور و غل کی صدا آئی اب کی اُس مرتبہ سے زیادہ تھی سب اہل دربار نے سر اُٹھا کر دیکھا چونکہ لشکر ایوان
کا سامنے بارگاہ کے لشکر گرداب سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر تھا اُس طرف سب کو آگ کے شعلے
اُٹھتے ہوئے نظر آئے برقین چمکتی ہوئی دکھائی دین اُسی طرف سے غل و شور کی صدا آتی ہوئی معلوم
ہوئی اُن لوگون نے گھبرا کر سمندر اور ملکہ سے کہا کہ دیکھیے یہ کیا واقعہ ہے آپ کے لشکر کی طرف ملکہ نے جو آنکھ
اُٹھا کر دیکھا گھبرا کر کہا کہ میرے لشکر مین آگ لگ گئی ہے یہ شعلہ میرے لشکر مین بلند ہین ابھی تک
جو بیدار خبر لے کر نہ آیا نہ معلوم لشکر پر کیا آفت آئی کوئی جا کر جلد خبر لائے یہ سننا تھا کہ ایک سردار
ملکہ کا اپنے مقام پر سے اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا اور سحر کر کے طرف لشکر کے پر پیدا کر کے چلا فوراً
قریب لشکر آیا یہان آ کر عجب آفت دیکھی کہ تمام لشکر کے خیمہ جل رہے ہین ایک تلاطم برپا ہے سنگ
باری برف باری ہو رہی ہے ہر غل مچا رہے ہین صدائین ساحرون کے مرنے کی بلند ہین یہ تو حال
دیکھ کر فوراً واپس ہوا طرف بارگاہ سمندر کے یہان ایوان کی بھی بارگاہ جل گئی کیا یہ ساحر اُس
وقت آیا تھا کہ جب سب ساحر لشکر اسلام کے یہ آفت برپا کر کے جا چکے تھے اور برق بھی

پہ تو یہ خبر دریافت کرکے چلا تھا وہ جو چوبدار پہلے آیا تھا وہ یہ سب حالت دیکھکر واپس گیا تھا اس ساحر کے
پہونچنے سے قبل بارگاہ مین آیا اور یون عرض کرنے لگا کہ ملکہ مین کہان سے خبر لاؤن وہان تو قیامت
برپا ہی ملکہ نے خود اُس سے کہا کہ تو میرے لشکر مین ہو آیا کیا خبر ہی اُس نے جب یہ اُس کے جواب
مین کہا ملکہ نے کہا کہ کیا آفت برپا ہی اُسنے کہا کہ مین جو بموجب حکم بادشاہ کے آپ کے لشکر کے
قریب پہونچا تو مین نے یہ دیکھا کہ ہر خیمہ سے آگ کے شعلہ نکل رہے ہین لشکر مین آگ لگی ہوئی ہی کوئی
گوشہ سوائے گوشہ موت کے پناہ کا آپ کے لشکر کو نہین ملتا ہی ہر طرف سے آگ شعلہ ور ہی دریائے
آتش ہی کہ موج زن ہی آپ کے لشکر کے ساحرون کے مرنے کی صدا بلند ہی مین یہ واقعہ دیکھکر حیران
ہوا کہ یہ کیا آفت آئی کون لشکر پر آکر گرا کیا کسی نے شبخون مارا یا اہل اسلام کی کمک آگئی مین اُس
آگ سے اپنے کو بچائے ہوئے دور کھڑا تھا کہ میرے کان مین صدا آئی کہ منم برق ثانی عیار دوسرے
مرتبہ صدا آئی کہ منم آئینہ اندام و آفاق و سہراب و کوکبہ و غزالان و منور جادو یہ صدا آئی اور
ایک مرتبہ ایسے شعلے بھڑکے کہ جو خیمہ باقی تھے وہ بھی جلنے لگے مین یہ حالت دیکھکر وہان سے گریزان
ہوا ای ملکہ یہ صدا آئی کہ کشتی مرا نام من محفوظ جادو بود یہ جو اُس چوبدار نے بیان کیا ایوان نے
کہا کہ ای سمندر مین تباہ ہو گئی میرا لشکر لٹ گیا میرے یہان آپ نے سنے یہ آفت برپا ہوئی معلوم
ہوتا ہی کہ برق ثانی عیار نے آکر سب سردارون کو محفوظ جادو کو قتل کرکے رہا کر لیا چونکہ اہل لشکر دن
بھر کے تھکے ماندے تھے سو رہے ہونگے انکو خبر بھی نہ ہوگی ساحر جو رہا ہوئے ہونگے انھون نے
سحر کرکے سب کو قتل کرنا شروع کیا ہوگا خیمون مین آگ لگا دی ہوگی اہل لشکر نکلنے نہ پائے ہونگے
افسوس سب جل گئے ہونگے میرے آنے ہی یہ آفت آئی مین جانتی تو نہ آتی مجکو کیا خبر تھی سمندر
نے کہا کہ تم نے سردارون کو قتل کیون نہ کیا ایوان نے کہا کہ اول تو آپ کا خیال ہوا کہ آپ کے
ملازم ہین اگر آپ یہ فرمائین کہ ہم سے بھی نہ دریافت کیا تو کیا جواب دونگی دوسرے اُس مرنے
والی نے سفارش کی تھی اس سبب سے نہ قتل کیا بلکہ مین نے جلاد تک طلب کر لیے تھے
سمندر نے کہا کہ خوب ہوا تم وہان نہ تھین ورنہ تم بھی آرام مین ہوتین تمھارے بھی دشمن قتل
ہوتے ایوان نے کہا کہ یہ تو آپ نے بجا فرمایا کیونکر معلوم ہو کہ یہ کیا ہوا کیا عیاری برق نے کی
کیونکر لشکر مین آیا سمندر نے کہا کہ اوراق سے دریافت کر لو ایوان نے کہا کہ بہت خوب یہی
سمندر سے ایوان کہہ رہی تھی کہ وہ سردار آکر پہونچا جو برائے خبر گیا تھا مگر باحال پریشان ایوان
نے اُس سے پوچھا کہ کیا خبر لائے اُسنے بھی وہی حال بیان کیا کہ جو اُس چوبدار نے بیان کیا تھا
ایوان نے کہا کہ ہم کو پہلے ہی خبر ہو گئی تھی ہم تو یہان آکر تباہ ہوئے لشکر الگ تباہ ہوا ہم جلا
تباہ ہوئے نہ معلوم کونسی منحوس ساعت تھی جب مین وہان سے چلی تھی خیر اب تو مین اہل
اسلام کا خاتمہ کرکے جاؤنگی ان سب کے خون کا عوض لونگی یہ لوگ میرے ہاتھ سے جاکے کہان
ہین بس یہ کہکر ایوان نے اوراق اُٹھا کر دیکھا اور دریافت کیا کہ عطارد کے ساتھ کون عیار
تھا اور کس تدبیر سے اُسکو یہان لایا تھا کیا فقرہ دیا تھا اُس عیار کا کیا نام تھا گو معلوم ہو چکا
تھا کہ قران ثالث تھے یہ نکلا کہ قران ثالث تھے ملک الموت بنکر اُسکے پاس گئے تھے
اور یہ کہکر اُسکو لائے تھے کہ تم کو ایوان اور سمندر نے طلب کیا ہی بلکہ خداوند کا بھی نام لیا تھا
جو عیاری اور جو تقریر قران ثالث نے کی تھی وہ سب اُس اوراق سے ظاہر ہوئی اور

یہ بھی ظاہر ہوا کہ اگر تم بھی لشکر مین ہوتین تو گرفتار ہو جاتین بڑی خیر ہوئی اور طریقہ قتل بھی تحریر تھا کہ اس طور
سے قتل کیا کہ تخت اٹھا کر دے مارا گو عطارد سحر کر رہی تھی مگر نام قران نے ایک بزرگ کا لیا کہ جسکے نام سے
سحر دفع ہو جاتا ہی وہ سحر جو کم زور ہوتا ہی عطارد نے اپنے سحر کو کم کیا تھا اس لیے کہ تخت زمین پر اتارون
جب یہ دیکھ چکی سمندر نے سب حال کہا کہ اس فقرہ مین آکر عطارد قتل ہوئی بڑے بلا کے عیار ہین کیا
خوب تدبیر کی وہی سب تقریر بیان کی کہ جو میرے آپ کے بابت عطارد سے ہوئی تھی مین جانتی ہون
کہ وہ یہان دربار مین موجود تھا یہان سے سنکے گیا اور اس فقرے سے اسکو لایا کیا خوب ملک الموت
کی عیاری کی یہ کام انھین عیارونکا ہی سمندر نے کہا کہ مین نہ آپ سے کہتا تھا کہ بڑے خراب اور
چالاک عیار ہین آپ فرماتین تھین کہ میرے روبرو کیا انکی عیاری چل سکتی ہی دیکھا آپ نے کہ
آپ جب سے یہان یعنی سمندر یہ مین تشریف لائی ہین کئی عیاریان ہو چکی ہین ایوان نے کہا کہ
یہ قران تو کچھ خواجہ سے بھی زیادہ تیز ہی سمندر نے کہا کہ جب مین نے اسکی عیاری سنی ایسے ہی غضب
کی سنی واقعی یہ خواجہ سے چالاک ہی سمندر نے کہا کہ لشکر کا حال تو دیکھو کیونکہ میرے خیال مین تو برق ثانی
نے غضب کی عیاری کی ہی مین خود دیکھتا مگر میری طبیعت اسوقت پریشان ہی ایوان نے اوراق
اٹھا کر دیکھا کہ میرے لشکر پر کیا آفت آئی ہی کیونکر قتل ہوا اس مین تحریر تھا کہ وہ ضعیفہ جو کہ تیرے
پاس بارگاہ مین آئی تھی اصلی نہ تھی وہ برق ثانی بنکر آیا تھا اور منور کی سفارش کرکے اسکو قتل
سے بچا لیا اور محفوظ کے ہمراہ تیرے حکم سے جاکر بے ہوشی کی بتی روشن کرکے سب کو بے ہوش
کیا محفوظ کو قتل کیا محفوظ کے مرنے سے سب سردار رہا ہوئے انھون نے رہا ہوتے ہی قیامت
برپا کر دی تمام لشکر کے خیمون مین آگ لگا دی برق ثانی نے بھی حقہ آتش بازی مار کر تمام لشکر
کے خیمے جلا دیے ساحران اسلام نے سب ساحرون کو غافل پاکر قتل کرنا شروع کیا یہ آفت آئی
سمندر نے یہ حال دیکھکر ایوان نے سب واقعہ ابتدا سے آخر تک بیان کیا جو کہ اسکے روبرو گذرا تھا
اور بعد گذرا اوراق سے معلوم ہوا سمندر نے کہا کہ کیا غضب کے عیار ہین جو عیاری کرتا ہی بلا کی
کرتا ہی دیکھا تم نے کس غضب کی عیاری کی ایوان نے کہا کہ مین نے بڑا دھوکا کھایا اب ایوان
کو غصہ آیا اس نے کہا کہ مین اسوقت عیارون کی فکر کرتی ہون انھون نے بہت سر اٹھایا ہی
بہت مجھکو پریشان کیا ہی میرے اور بہت اودھم مچایا ہی سارہ ہی عداوت مجھ ہی سے تھی میری
جان کے پیچھے پڑے ہین میرے لشکر کو قتل کیا میری وزیرزادی کو قتل کیا مین انکا خاتمہ کرتی ہون
یہان یہ تو ایوان نے کہا سمندر نے جواب دیا کہ ای ملکہ میری بھی راے یہی ہی کہ پہلے عیارونکا
بندوبست کر لو پھر لشکر اسلام کا خاتمہ کرنا کیونکہ لشکر کا تو خاتمہ ہو چکا ہی کچھ تھوڑا ہی سا لشکر باقی
ہی عیار ایسی عداوت مین ضرور عیاریان کرینگے اور جہان تک ممکن ہوگا سب کے قتل کی فکر کرینگے
راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ جو سمندر نے کہا ایوان نے کہا کہ مین ابھی فکر کرتی ہون یہ کہکر ایوان
نے سمندر کو رخصت کیا راوی بیان کرتا ہی کہ جب صبح کو لشکر اسلام صف آرا ہوا تھا اور شب کو خواجہ
نے راے دی تھی کہ سب عیار متفرق ہو جائین چنانچہ وہی واقعہ ہوا تھا سب عیار متفرق
تھے چالاک ثانی یہان بارگاہ مین چوبدار بنے ہوئے کھڑے تھے یہ سب واقعے اسکے روبرو
ہوئے اپنے دل مین بہت خوش ہوئے کہ قران نے عیاری کرکے عطارد کو قتل کیا برق
نے اس سے بڑھکر کام کیا کہ تمام لشکر کا خاتمہ کیا ہم یون ہی رہے کوئی تدبیر کرنا چاہیے لاؤ مین

عیاری کرکے سمندر وغیرہ کو قتل کرون یہ تو اس فکر مین تھے اور عیار رات بھر تباہ پھر رہے تھے کوئی صحرا
مین کوئی لشکر کفار مین کوئی کسی دوکان خالی مین صورت بدلے ہوئے کوئی درخت کے نیچے بصورت مبدل
کوئی درہ کوہ مین کوئی لشکر کفار مین مگر بصورت مبدل پھر رہا ہی کوئی کہین پڑا ہی کوئی کہین یہ حالت
ہی کہ جیسے جانور تباہ ہوتے ہین یہ تو عیارونکا حال ہی بس راوی نے بیان کیا ہی کہ اسنے صندوقچہ طعول کر
اشارہ کیا کہ ایک پتلی اُس صندوقچہ کے خانہ سے طلائی نکلی یہ وہی صندوقچہ ہی جو اسکے ساتھ ہر وقت
رہتا ہی اسنے اُس پتلی کو اشارہ کیا کہ ای کنیز با دولت وساحری جاؤ جانسوز ثانی کو تو پکڑ لاؤ جہان ملے
یہ کہنا تھا کہ وہ پتلی وہان سے مثل شرارۂ آتش کے چلی چشم زدن مین غائب ہوگئی یا تو
چالاک ثانی فکر عیاری مین تھے یا یہ جو دیکھا تو متفکر ہوئے خیال کرنے لگے کہ دیکھیے یہ حرامزادی
کیا آفت برپا کرتی ہی اور کسکو لاتی ہی یہ تو بڑا غضب ہوا یہ تو یہ خیال کر رہے تھے ادھر ایوان
کرسی پر بیٹھی ہوئی جھوم رہی تھی وہ پتلی جو یہان سے چلی تو تلاش مین جانسوز کے چلی جانسوز ثانی
ایک درخت کے سایہ مین صورت بدلے ہوئے پڑے تھے مگر جاگ رہے تھے یہ فکر کر رہے تھے
کہ کیا عیاری کرون کہ سرداران اسلام رہا ہون اب رات کوئی سوا پہر باقی ہی کہ ایک مرتبہ برق
چمکی برق جو کوندی یہ گھبرا کر اُٹھے کہ ایک پنجہ انکی کمر مین پڑا اور رسن سے لے کر انکو اُڑ گیا وہ پتلی تو
اس طرح پہونچی کہ گویا اسکو معلوم تھا اور صورت کو بدلے ہوئے تھے مگر اس پر بھی اسنے پہچان لیا
اور لے گئی ایک آن کی آن مین لا کر ایوان کے روبرو ڈالدیا اور کہا کہ ملکہ جانسوز حاضر ہی چالاک
نے دیکھا کہ یہ تو جانسوز نہین ہی یہ اپنے دل مین خوش ہوئے کہ گو یہ پتلی سحر ہی مگر اسنے جانسوز
کے دھوکے مین کسی اور کو گرفتار کر لیا اور لے آئی ادھر ملکہ نے کہا کہ مین نے جانسوز کو طلب
کیا ہی نہ کہ کسی اور کو اُسنے عرض کیا کہ یہ جانسوز ہی صورت بدلے ہوئے ہی جانسوز بہ سبب
تمازت وشدت ہوا کے کہ جب اسے لے کر بلند ہوئی تھی تو یہ گرہ ہوا مین پہونچکر بے ہوش ہوگئے
تھے یہ تو بے ہوش تھے زمین پر پڑے ہوئے تھے اُس پتلی نے کہا کہ آپ سحر کرکے اسکے اوپر
سے روغن دفع فرمائیے بس یہ جو پتلی نے کہا ایوان نے جو سحر کیا سب روغن عیاری دفع ہوگیا
اصلی صورت نکل آئی اب سب نے پہچانا کہ یہ تو جانسوز ہی ملکہ نے سمندر سے کہا کہ آپ نے
پہچان لیا کہ یہ جانسوز ہی سمندر نے کہا کہ ہان تب اُسنے سحر کیا کہ تمام جسم مین جانسوز کے تنا
لپٹ گئے اور قید سحر مین مبتلا ہوا سمندر نے کہا کہ ملکہ انکو ہوشیار کرو تاکہ کچھ کلام کرین ایوان نے
کہا کہ مین اب انکو ہوشیار نہ کرونگی کیونکہ یہ لوگ حد کے شیرین کلام ہین کہین ایسا نہ ہو کہ مین پھر
انکے فریب مین آجاؤن سمندر خاموش ہو رہا اُسکے پاس عیارون کے نام لکھے ہوئے رکھے ہین
چالاک نے جو دیکھا تو پہچانا دل مین کہا کہ غضب ہوا یہ اسی طور سے سب کو اسیر کرائیگی اور
یہ قحبہ جا کر اسیر کرائے گی چالاک یہ خیال کر رہے تھے کہ اُسنے پتلی کو حکم دیا کہ جا کر برق کو پکڑ لا
وہ پتلی فوراً وہان سے چلی یہان برق ثانی سب کو رہا کرکے اور لشکر مین آگ لگا کر اور لشکر کو ساحران
اسلام کے ہاتھ سے قتل کرا کے اور سب سے کہکر کہ اب نکل جاؤ خود بھی ایک طرف چلے تھے
چلتے چلتے تھک گئے تھے اپنی صورت بدل کر ایک کوہ کے اوپر بیٹھ رہے تھے کہ صبح ہولے
تو لشکر کو جاؤن یہ بیٹھے ہوئے تھے کہ برق چمکی انھون نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ یہ برق کیسی چمکی
سر اٹھانا تھا کہ ایک پنجہ انکی کمر مین پڑا اور رسن سے لے کر اُڑ گیا یہ بھی گرہ ہوا مین پہونچکر بیہوش

ہو گئے پتلی نے لاکر برق کو بھی سامنے رکھدیا اور کہا کہ برق حاضر ہی ملکہ نے برق پر بھی سحر کیا کہ رنگ و
روغن اُتر گیا اصلی صورت نکل آئی اسنے برق کو بھی قید سحر مین اسیر کیا اور سحر کیا کہ برق بے ہوش تو تھا
اور بے ہوش ہو گیا جب اسنے حکم دیا کہ زاغچہ بن عمر کو پکڑ لا زاغچہ بن عمر اپنے لشکر مین شامل رہتے تھے صاحبقران
کے صدمہ مین اور اُنکی حالت پر رو رہے تھے صورت بدلے ہوئے کہ یہ پتلی آگرا اور تختہ کمر مین دے کر انکو بھی
لے اُڑی یہ بھی ہوا کے کرہ مین جاکر بے ہوش ہو گئے تھے پتلی نے انکو بھی لاکر اس کے روبرو فرش
پر ڈالدیا اب تو چالاک حیران ہوئے کہ یہ تو اس طور سے جاتی ہی اور لے آتی ہی کہ جیسے مقام
معلوم ہی اب بڑا غضب ہوا کوئی اسکے ہاتھ سے نہ بچے گا یہ سب کو اسیر کرلائیگی ادھر اُسنے اسی طور
سے سحر کیا کہ رنگ و روغن اُتر گیا اصلی صورت نکل آئی انکو بھی سحر کرکے قید کیا اور بے ہوش کردیا
راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی طور سے دہ اور دس عیار اسیر کر لائی کہ اسی اثنا مین وہ رات تمام
ہوئی نور سحر افق مشرق سے ظاہر ہوا تاریکی شب برطرف ہونے لگی ظلمت شب نے نور روز سے
شکست کھائی عیار شب بخوف عیار روز کے پاسے شاطری مار کر طرف مغرب کے روانہ ہوا اور بآمد آمد
شاطر روز کی دریچہ مشرق سے شروع ہوئی عیار فلک بانہاے نور سے آراستہ ہو کر میدان فلک پر پرہ گیر
ہوا مسجدون مین اذان ہوئی دیرون مین ناقوس بجے طائر اپنے آشیانون سے نکل کر درختون پر
آکر بیٹھے حمد الہی کرنے لگے گلہاے چمن کھلے سبزہ لہلہانے لگا اوس کے قطرون نے اپنا جوبن الگ
دکھایا ہنگام سحر عجب سما تھا یہان بارگاہ مین ایوان بیٹھی ہوئی پتلی کو بھیج بھیج کر عیارون کو پکڑ پکڑ بلاتی
ہی کہ جب صبح ہو گئی ایوان نے سمندر سے کہا کہ آج اسی تدارک مین رات بھی بسر ہوئی کل دن
بھر مقابلہ مین گذرا رات اس پریشانی سے بسر ہوئی اب مین قسم کھاتی ہون کہ جب تک سب
عیارون کو نہ اسیر کرلونگی اور لشکر اسلام کا خاتمہ کرلونگی اسوقت تک نہ خود آرام کرونگی نہ کسی کو آرام
کرنے دونگی سمندر نے کہا کہ اے ملکہ ہم تو تمہارے ہمراہ ہین ہم کو تمہاری خوشی منظور ہی جو تم کہوگی
ہم اُس سے انکار نہ کرینگے بس یہ جو سمندر نے کہا ایوان نے جواب دیا کہ یہ آپ کی صرف کنیز نوازی
ہی ورنہ میری بھی یہ لیاقت ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ضرغام کو پکڑ لا پتلی گئی یہان بیان ضرغام ثانی اسی
لشکر مین تھے ایک دوکان مین سو رہے تھے یہان اسقدر شور و غل ہوا تمام لشکر مین اہل لشکر
اُٹھے مگر یہ سویا کیے جب صبح ہوئی آنکھ کھولی انھون نے قصد کیا تھا کہ چلون کہ پنجہ گرا انکو بھی اُٹھا
لے گئی یہ بھی بے ہوش ہوئے لاکر پہونچا دیا ملکہ نے ضرغام ثانی کو بھی اسیر کیا اور چند عیار پکڑوا منگائے
یہ جو حال چالاک نے دیکھا انھون نے خیال کیا کہ اب سواے میرے اور استاد کے اور قران
کے نامی عیارون مین سے کوئی نہین باقی رہا ہی ضرور یہ انمین سے کبھی نہ کسی کے لیے حکم دے گی
اب یہان سے چلو اگر استاد مل جائین تو انکو اس حال سے آگاہ کرو اگر استاد گرفتار ہو گئے تو
بڑا غضب ہوا یہ دل مین خیال کرکے سب کی آنکھ بچا کر بارگاہ سے نکلا اور بہ پاے شاطری مارتا
ہوا چلا چونکہ دن بخوبی نکل آیا تھا بازار مین کھل گئین تھین خرید فروخت جاری تھی ہر ایک
کی زبان پر عطارد کے مرنے اور لشکر ایوان کے قتل ہونے کا ذکر تھا کیونکہ جب یہ آفت لشکر مین
برپا ہوئی تھی اور عطارد کے مرنے کے آثار بلند ہوئے تھے تو سب لشکر کے لوگ بیدار ہوئے
تھے اور حال دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ واقعہ ہی اسی سبب سے ہر ایک کی زبان
پر یہی چرچا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ خواجہ جو لشکر سے نکلے تھے تو صحرا مین چلے گئے تھے جب

لشکر واپس فرودگاہ پر آئے تھے تو یہ لشکر کفار مین آئے تھے وہان سے اپنے لشکر مین جانے کی تدبیر کی تھی بہ
سبب دریا کے نہ جاسکتے تھے ایوان کی بارگاہ مین آئے تھے وہان سے صاحبقران کے حال کی خبر
سنکے بیقرار ہوکر پھر دریا پر آئے تھے جب راہ نہ ملی تو اسی پریشانی مین طرف صحرا کے چلے گئے تھے نہ کل صبح کو کچھ
کھایا نہ رات کو اسوقت بہت شدت سے بھوک لگی تھی تو اس تدبیر مین لشکر مین آئے تھے کہ کچھ تدبیر سے
کچھ پیدا کرین یا نان پز سے دھوکا دیکر کچھ لون اپنے پاس سے تو صرف کرنا بالکل حماقت ہی بس یہ ایک نان پز
کی دوکان پر کھڑے ہوئے اُس سے روٹی خرید رہے تھے اور نہاری پر تکرار ہو رہی تھی اور اہل شہر کی
بھی تقریر سُن رہے تھے اور کہ رہے تھے کہ یہ کیا کہ رہے ہین کیسا لشکر تباہ ہونا اور کیسا عطارد کا مارا جانا
چالاک جو بارگاہ سے نکل کر چلا تھا اُسکا گذر ادھر سے ہوا اسنے جو دیکھا کہ ایک شخص نان پز سے
تکرار کر رہا ہی کچھ طرز تقریر سے اسکو شک ہوا اسنے قریب آکر اس خیال سے دیکھا کہ یہ تو تقریر خواجہ کی سی
ہی کہین ایسا نہ ہو کہ وہی ہون تو بڑی خرابی ہو گویا دہان اژدر مین اپنے پاؤن سے آپ کود پڑے
بس یہ قریب آیا اتفاق سے خواجہ جو لون کرتے ہین منھ کو یعنی منھ دوسری طرف پھیرتے ہین تو آنکھ کا تل
چمک گیا چالاک کی نگاہ پڑ گئی اسنے پہچان لیا اپنے دل مین کہا کہ اسوقت تیرے قیاس نے خطا نہ
کی بس ایک مرتبہ خواجہ کے قریب آکر ایک دھکا دے کر چلا خواجہ نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ کون
نابینا تھا کہ راہ دیکھکر نہ چلا دھکا دیتا ہوا چلتا ہی جیسے ہی خواجہ نے چالاک کی طرف دیکھا چالاک
نے اشارہ کیا اور کہا کہ بھاگو اشارے مین خواجہ نے کہا کہ یہ کیا کہ گیا اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ
اس سے دریافت کرنا ضرور ہی کچھ انکو اسوقت ایسا خفقان ہوا اور دل پریشان ہوا کہ یہ سب کچھ
بھول گئے روٹی لینا اور دام دینا یا فقرہ دینا جو کچھ روٹی لی تھی وہ اُسکی دوکان پر پھینک کر چالاک
کے عقب مین چلے چالاک انکو لگائے ہوئے کنارے لشکر کے آیا اور صحرا کی طرف روانہ ہوا تھا اُس
وقت کچھ ایسے بےخود تھے کہ انھون نے یہ کچھ خیال نہ کیا کہ مین کس کے عقب مین جاتا ہون آیا
یہ دشمن ہی یا دوست اسی طور سے بیتاب چلے آئے جب چالاک نے دیکھا کہ بالکل تنہائی ہی
تھم گیا اور خواجہ کی طرف منھ کر کے اشارہ کیا کہ جلد میرے پاس آؤ چونکہ خواجہ دور تھے بس خواجہ
لپک کر اُسکے قریب آئے خواجہ جب قریب آئے چالاک نے کہا کہ استاد آپ نے مجکو پہچانا
مین نے تو آپ کو نان پز کی دوکان پر پہچان لیا تھا کہ مین کون ہون خواجہ نے کہا کہ کیسے خواجہ
اور کیسا پہچاننا مین ایک مسافر ہون یہ جو خواجہ نے کہا چالاک نے کہا کہ استاد اپنے کو پوشیدہ
نہ کرو جلد ظاہر کرو چالاک کو تو یقین ہی کہ استاد ہین خواجہ کو یہ خوف ہوا کہ کوئی ساحر نہ ہو یا
کوئی اب نقب زن نہ ہو دھوکا دے کر گرفتار کرلے ای خواجہ تم نے بڑی نادانی کی کہ تم اسکے
عقب مین چلے آئے بد ذات سمجھے اور بوجھے ایسی بھی کوئی حرکت کرتا ہی خیر اب تو جو کچھ کیا وہ کیا
اسکو جواب دو خواجہ نے کہا کہ تو کون ہی سچ بتا چالاک نے کہا کہ افسوس آپ سا عقلمند
ہوکر نہ شناخت کرے مین آپ کا غلام چالاک ہون مین نے تو پہچان لیا خواجہ نے کہا کہ
کیون دھوکا دیتا ہی چالاک نے کہا کہ آپ میری بھی جان کے پیچھے پڑے ہین اور اپنی بھی
جان کے جلد بیان فرمائیے مین آپ کو پہچان چکا ہون صرف اپنا شک مٹانا چاہتا ہون چالاک
نے جو یہ کہا خواجہ نے خیال کیا کہ اب جو ہونا [illegible] سے مبتلا یہ عذاب تو ہوئے ہو اس سے
بیان کر دو کہ ہان مین خواجہ ہون یہ دل مین تصور کر کے کہا کہ جو تیرا گمان ہی وہ درست ہی مین خواجہ

ہون چالاک نے کہا کہ گو مجکو آپ کے کہنے کا یقین آیا مگر اصلی صورت دکھائیے تو اور زیادہ یقین آئے خواجہ
نے جواب دیا کہ تم اصلی صورت دکھاؤ تب چالاک نے اپنی اصلی صورت دکھائی رنگ و روغن دور
کیا خواجہ نے چالاک کو پہچانا خواجہ نے اپنی صورت بدلی اصلی صورت پر آئے تب چالاک نے
خواجہ سے کہا کہ استاد غضب ہوگیا خواجہ نے کہا کہ کیا ہوا چالاک نے سب کیفیت بیان کی اور
کہا کہ مین شام سے دربار مین تھا ایوان اور سمندر کے قران نے عیاری کر کے عطارد آسمان سیر کو
قتل کیا برق نے تمام لشکر کو تباہ کیا یہ واقعہ جو گذرا تو ایوان کو غصہ آیا اور اُسنے برہم ہو کر یہ تدبیر کی کہ
سب عیارون کو پتلی سحر سے گرفتار کرنا شروع کیا پتلی کو نام بتا کر روانہ کیا کہ فلان کو پکڑ لا فلان کو پکڑ لا
استاد میرے سامنے ابھی ضرغام ثانی اسیر ہو کر آئے تھے یہ حال دیکھکر مین وہان سے بھاگا کہ
آپ کو اگر آپ مل جائین تو خبر کرون اتفاق سے آپ نان بز کی دوکان پر کھڑے ہوئے تھے اُس سے
تکرار کر رہے تھے مین نے اُسی عالم مین آپ کی آنکھ کا تل دیکھ لیا آپ کا مجکو یقین ہوا مین وہان سے
آپ کو دھکا دے کر چلا مین نے آپ کو اشارہ بھی کیا تھا خواجہ نے جواب دیا کہ مین اُسی اشارے
کے سبب سے ادھر تمھارے عقب مین آیا مگر گو اسوقت مین نے نادانی کی تھی اگر کوئی دشمن ہوتا
تو خرابی ہوتی مگر دل ایسا پریشان ہوا کہ تاب نہ رہی ادھر چلا آیا یہ جو خواجہ نے کہا چالاک نے
کہا کہ استاد وہ پتلی اس طرح جا کے لے آتی ہی کہ جنسے اُسکو مقام معلوم ہی کسی شکل مین ہو وہ لے
آئیگی لہذا جلد یہان سے بھاگیے خواجہ نے یہ سنکے کہا کہ صورت کا تبدیل کرنا بیکار ہی کیونکہ جب
جس صورت مین ہوگا وہ گرفتار کر کے لے جائیگی چالاک نے کہا کہ جی ہان پھر خواجہ نے کہا کہ مین
صورت بدل کر کیا کرون یہ کہکر خواجہ ایک طرف پاے شاطری مار کر راہی ہوئے چالاک ایک
طرف کو چلا خواجہ اپنے دل مین یہ دعا کرتے جاتے تھے کہ اے کریم تو ہی بچانے والا ہی تو ہی سب کا
محافظ ہی تیری ہی حمائت کافی ہی تو ہی مالک ہی مین ایک تیرا حقیر و ناچیز بندہ ہون تو میری حمائت
کر اور شر سے اس لکانہ کے بچا یہ تو کہتے ہوئے چلے جاتے ہین چالاک ایک طرف کو راہی ہوئے
تھے چالاک بھی پاے شاطری مارتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ وہان ایوان نے ایک مرتبہ
اُس پتلی سے کہا کہ جا چالاک کو پکڑ لا وہ یہ سنتے ہی فوراً اڑی اور بلند ہوئی اور سن سن کر کے چلی
گئی چالاک چلے جاتے تھے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ چالاک نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ برق کیسی چمکی
کہ تراقہ ہوا تراق سے ایک پنجہ کمر مین چالاک کے پڑا اور لے اُڑا اور بلند ہوگیا کہکشان فلک کے
قریب پہونچ گیا کہ چالاک شدت ہوا سے بیہوش ہوگیا جب پنجہ لے کر اُڑا تھا چالاک نے
خیال کیا تھا کہ اب قید ہوئے یہ پنجہ مجکو بھی لے جا کر ایوان کے پاس پہونچا دیگا وہ سحر کر کے
بیہوش کر دیگی اور قید سحر مین مبتلا کر یگی چالاک یہ خیال دل مین کر رہا تھا کہ بیہوش ہوگیا
اُس پتلی نے لا کر چالاک کو بھی اُسکے روبرو ڈالدیا اُسنے اس پر بھی سحر کیا اور قید سحر مین مبتلا کیا
پتلی سے پوچھا کہ یہ کہان ملا اُسنے بیان کیا کہ فلان جنگل مین یہ چلا جاتا تھا اسی طور سے اس نے
سب کا حال بیان کیا تھا کہ یہ فلان درخت کے سایہ مین بیٹھا ہوا تھا یہ پہاڑ پر تھا یہ لشکر مین
اپنے تھا جو جہان سے اسیر کیا تھا اُس مقام کا پتہ دیدیا تھا جب چالاک اسیر ہو کر آ چکے اُس
وقت ایوان نے کہا کہ اے سمندر ابھی تک وہ دونون نہ آئے یعنی خواجہ اور قران سمندر نے
کہا کہ تم نے پتلی کو اُنکا نام کب بتایا کہ وہ لائی ایوان نے کہا کہ اب اسکو روانہ کرتی ہون یہ کہکر

پتلی سے کہا کہ جا جہان تجکو خواجہ یا قران ملین پکڑ لا یہ سنکے پتلی روانہ ہوئی مثل تیر شہاب کے نظرون سے غائب
ہوگئی یہ تو تلاش خواجہ اور قران مین جاتی ہی وہان خواجہ دعائین کرتے ہوئے چلے جاتے ہین تیزا
تیز یہ تو جاتے ہین قران کا حال سماعت فرمائیے کہ یہ جو عطارد آسمان سپر کو قتل کرکے اور اُسکا
تخت لے کر بھاگے تھے لشکر کو طے کرکے ایک درہ کوہ مین تخت کو رکھا اور آپ بالاے کوہ
آکر بیٹھے انتظار سحر کرنے لگے عبادت خدا مین مصروف ہوئے انھون نے وہ رات اُسی پہاڑ پر
بسر کی انکی حالت یہ ہی کہ جب یہ عبادت خدا کرتے ہین تو اپنی اصلی صورت پر بس اصلی صورت
پر تھے اور عبادت کر رہے تھے کہ صبح ہوگئی انھون نے نماز سحر سے فراغت کی اور وظیفہ شروع
کیا اس مین دن بخوبی آگیا جب وظیفہ تمام ہوا اب قران نے قصد کیا کہ لشکر کو چلیے کچھ حال
دریافت کیجیے کہ کیا گذری ایوان کس فکر و تردد مین ہی یہ یہ قصد کر رہے تھے کہ صحرا سے بگولہ اٹھا
انھون نے خیال کیا کہ یہ بگولہ کیسا اُٹھا ہی کون آتا ہی یہ ایک درخت کی آڑ پکڑ کر کھڑے ہوگئے
اور دیکھنے لگے کہ وہ بگولہ قریب آکر شق ہوا دامن گرد سے ایک پیادہ پیدا ہوا اور وہ پہاڑ کیطرف
چلا جب بالکل قریب آیا تو قران نے پہچانا کہ یہ تو خواجہ ہین یا تو قران درخت کی آڑ مین تھے
یا انھون نے سامنے آکر صدا دی اور یہ خیال کر لیا کہ اگر کوئی خواجہ کی صورت بھی بنکر آیا ہی
ادھر کو تو اسکا خاتمہ کرنا چاہیے یہ خیال کرکے صدا دی کہ اے استاد اس پہاڑ پر آئیے مین آپ کا
منتظر ہون خواجہ نے یہ صدا سنی اور سر اٹھا کر دیکھا تو قران کو پہاڑ پر پایا حیران ہوئے کہ قران
یہان کہان خواجہ نے خیال کیا کہ ضرور یہ کوئی نکوئی مکار ہی کہ قران کی صورت پر بنکر مجکو دھوکا
دیتا ہی کچھ جواب نہ دیا سبب یہ تھا کہ قران اپنی صورت پر تھے خواجہ اپنی اصلی شکل پر تھے
اس سبب سے خواجہ نے قران کو قران نے خواجہ کو پہچانا مگر دونون کو گمان ہوا کہ یہ کوئی مکار
ہی خواجہ نے قران کو قران نے خواجہ کو مکار خیال کیا بس خواجہ نے سر اٹھا کر اور دیکھکر
قران کو کچھ جواب نہ دیا اور چلے قران نے دیکھا کہ یہ جو خواجہ کی صورت پر ہی میرے ہاتھ
سے مفت نکلا جاتا ہی کیا تدبیر کرون کہ یہ میرے ہاتھ آئے اُدھر خواجہ نے کہا کہ اے خواجہ یہ
تو بڑے نامردی کی بات ہی کہ تم اسکے روبرو سے بھاگے جاتے ہو وہ اپنے لوگون سے کہیگا
کہ مین نے خواجہ کو فلان مقام پر ٹوکا تھا خواجہ نے میری طرف خیال نہ کیا اور میرے خوف سے
فرار کر گئے خاک بھی جرات نہین ہی نہ کچھ عیاری یاد ہی یہ خیال کرکے پلٹے اُدھر قران نے جو دیکھا
کہ یہ میرے ہاتھ سے نکلا جاتا ہی ایک مرتبہ سپر پاؤن کے پیچھے رکھکر پہاڑ پر سے کود پڑا زمین پر آکر
صدا دی کہ او مکار تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا بھلا مین نے خوب پہچانا کہ تو خواجہ کی صورت
بنکر کسی کو ڈھونڈھنے جاتا ہی مین کب جانے دیتا ہون یہ کہکر اور تیغچہ لے کر اُسکے قریب پہونچے
خواجہ نے جو یہ سنا کہ قران نقلی نے کہا کہ او مکار تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی مین کب
جانے دیتا ہون کہ تو جا کر کسی پر عیاری کرے اور تیغچہ لے کر میرے قریب آگیا خواجہ بھی پینترا
بدلکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ او مکار تو مجکو دھوکا دیتا ہی قران کی صورت بنکر مین کب چھوڑتا
ہون کہ تو کسی کو اہل اسلام سے اس لباس مکاری سے اسیر کرے اور تیغچہ لیا اور لپک کر
ہاتھ مارا اُس جھپٹنے مین جو نگاہ گردش کھائی تھی قران کی نظر خواجہ کے تل پر پڑی بس قران
نے سپر پر خواجہ کے تیغچہ کو روک کر کہا کہ استاد معاف فرمائیے مین نے آپ کو نہچانا نہ تھا گو

آپ اصلی صورت پر ہین مگر مین نے یہ خیال کیا اپنے دل مین کہ زمانہ تو پر آشوب ہو رہا ہی خواجہ کو کیا ضرورت
ہی کہ ایسے وقت مین وہ اپنی اصلی صورت پر آئین گے یہ کوئی مکار ہی کہ کسی کی تلاش مین خواجہ کی صورت
پر چلا ہی یہ امر خواجہ کی عقل مندی سے بعید ہی یہ جو قران نے کہا خواجہ نے کہا کہ او مکار مین تیرے مکر
مین آنے والا نہین ہون تو مجکو دھوکا دیتا ہی جب دیکھا کہ اب جان نہ بچے گی تو یہ مکر کیا قران نے کہا
کہ اے استاد قسم بخدا مین آپ کا غلام قران ہون مین کیونکر اب پرواز کرون جب قران نے قسم کھائی
تو خواجہ کو کچھ یقین آیا خواجہ نے کہا کہ اے قران تم نے کیونکر جانا کہ مین خواجہ اصلی ہون خواجہ نے
کہا کہ جب آپ نے وار ہیچھ کا کیا آپ کے آنکھ کو گردش ہوئی آپ کے آنکھ کے تل پر میری نگاہ پڑی
بس اُس سے پہچان لیا خواجہ نے کہا کہ اے قران مین نے بھی یہی خیال کیا تھا کہ یہ کوئی مکار ہی اہل
اسلام کے فریب مین لانے کو قران کی صورت بنا ہی قران نے کہا کہ جی نہین قران نے کہا کہ استاد
کہان جاتے ہو خواجہ نے کہا کہ اے قران تم یہان کہان ارے جلدی پوشیدہ ہو بڑا غضب ہو گیا
یہ کہکر ساری حالت جو کہ چالاک سے سُنی تھی بیان کی اور کہا کہ مین اُسی کے خوف سے بھاگ کر
ادھر آیا ہون قران نے کہا کہ اُستاد آپ کی عقل سے نہایت درجہ بعید ہی کہ آپ سا عقیل بھاگے
جب کہ یہ خیال ہوا اور سُن چکا ہو کہ جہان ہوگا وہ پتلی گرفتار کرلائے گی پھر کیا ضرورت ہی کہ بھاگے
بلکہ میری صلاح تو یہ ہی کہ خود اُس کے سامنے چلیے اور اُس پر اپنا وار کیجیے اگر وار چل گیا تو خیر ورنہ
گرفتار تو ضرور ہون گے دل کی ہوس تو نکل جائے اس سے تو بہتر ہوگا کہ پتلی پکڑ لے گی خواجہ نے
کہا کہ آپ کی عقل کے قربان واہ کیا خوب اپنے پاؤن سے دہان اژدر مین گرنا آپ ہی کا کام ہی مجھ سے
تو نہ ہوگا جہان تک بچا جائے گا وہان تک بچونگا قران ثالث نے کہا کہ مین تو آج تک ساحر
کے خوف سے بھاگا نہین ہون جو آج بھاگون میرے مولا میری حفاظت کرینگے یہ کہکر قران
نے کہا کہ اے استاد میرے ساتھ اس درے مین آیئے خواجہ نے خوب اپنا اطمینان کر لیا ہی جب
قران سے اس طور کے کلام کیے ہین خواجہ قران کے ہمراہ درے مین آئے قران نے خواجہ کو
تخت دیا اور کہا کہ اسی تخت پر عطارد سوار تھی مین اُسکو قتل کر کے یہ تخت لے آیا کہ آپ کے کام
کا ہی بس خواجہ نے قران کی بڑی تعریف کی اور تخت کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور قران سے کہا کہ
اے فرزند آؤ ہم اور تم دونون کسی طرف نکل چلین قران نے کہا کہ استاد یہ تو ہرگز نہ ہوگا چاہے
گرفتار ہو جاؤن یہ جو قران نے کہا خواجہ نے کہا کہ بڑی مشکل ہوئی یہ جاتا نہین ہی اگر مین اُسکو
چھوڑ کر جاتا ہون تو خلاف مروت ہی بڑی خرابی ہوئی او رایوان اسکی جانی دشمن ہی اگر یہ جائیگی
تو ذرا بھی دیر نہ کریگی فوراً قتل کریگی کیا تدبیر کرون لاکھ لاکھ قران کو سمجھایا مگر قران نے نہ سنا وہ
کلام کیے گیا اُسوقت خواجہ نے ہاتھ دیکھا اور ہاتھ کی پشت دیکھی ایک مکر تازہ دم اپنے اور
قران کے بچنے کا ذہن مین آیا قران سے کہا کہ اچھا تم بھاگو نہ مین بس جہان مین تم کو بٹھا دون
بیٹھ جاؤ وہان سے نہ حرکت کرنا اگر اسکو نہ مانو گے تو مین ناراض ہونگا قران نے کہا کہ فرمایئے
تو کیا تدبیر کیجیے گا خواجہ نے کہا کہ مین بندغی کھڑی کرتا ہون اُسمین مین بھی بیٹھون گا تم بھی بیٹھو
قران نے کہا کہ اُستاد مین آجتک ساحر کے خوف سے نہ فرار ہوا نہ پوشیدہ ہو کر بیٹھا یہ ننگ
مین کیونکر گوارا کرون خواجہ نے برہم ہو کر کہا کہ اب تم بہت خود سر ہو گئے ہو کہ میرے کہنے کو
نہین سنتے ہو جب مین نے کہا کہ اگر نہ مانو گے تو مین ناخوش ہونگا اُس پر تکرار کرتے ہو تم نے

تو کبھی ایسا نہین کیا آج کیا ہوا ہی قران نے جو خواجہ کو برہم پایا کہا کہ آپ کو اختیار ہی مین موجود ہون جو آپ فرمائین مین قبول کرون بس یہ سنکے خواجہ نے زنبیل سے منڈھی نکالی اُس کو برپا کیا آپ قران کو لے کر منڈھی مین آئے قران کو ایک طرف بٹھا دیا اور خود سامنے بیٹھے یہ تو چالاک سے سُن چکے تھے کہ پتلی پکڑ کے لے جاتی ہی جال ایسا سی نکال کر در پر منڈھی کے لگا یا آپ ایک کرسی نکال کر بیٹھے قران سے کہا کہ اے قران اسوقت بہت شدت سے بھوک لگی ہی بات نہین کی جاتی ہی جب تک خواجہ منڈھی مین نہ بیٹھے تھے اُسوقت تک بھوک نہ تھی اب جو اطمینان سے بیٹھے بھوک لگی قران نے کہا کہ استاد یہی میرا بھی حال ہی اگر حکم ہو تو جاکر بازار سے کچھ خرید لاؤن خواجہ نے کہا کہ کیا خوب مین تو مال ملا ہوا چھوڑ آیا تم کو لانے کی اجازت دونگا اے قران تم تو دام صرف کر کے لاؤ گے مین نے تو مفت کا مال چھوڑ دیا مین نے روٹی کباب خریدے تھے صرف دام دینے کی کسر تھی مین دھوکا دے کر لے آتا کہ چالاک نے یہ حرکت کی مین اُسکے عقب مین وہ سب اشیا پھینک کر چلا آیا مفت کا نقصان بھی ہوا اور بھوکا بھی رہا قران نے کہا کہ مین ابھی لاتا ہون خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت نہین ہی وہ دشمن ہو رہی ہی کہین ایسا نہ ہو کہ تم بھی گرفتار ہو جاؤ تو خرابی ہو خواجہ نے جو یہ کہا قران نے کہا کہ پھر کیا شدت بھوک سے مر جاؤن دوسرے آپ کی حالت مجھ سے دیکھی نہین جاتی ہی خواجہ نے کہا کہ تم اطمینان رکھو مین تدبیر کیے لیتا ہون یہ کہکر خواجہ نے زنبیل سے ایک سفالی کا پیالہ نکالا جو کہ جا بجا سے ٹوٹا ہوا تھا اور شیرہ گڑ کا نکالا جو کہ تمبا کو والے مول لیتے ہین اُسمین چند مکھیان بھی پڑی ہوئین تھین اُنکو نکال کر پھینکدیا اور روٹی کے سوکھے ٹکڑے نکالے اُس شیرے مین توڑ کر ڈالدیے اور پانی نکال کر ڈالا اُس شربت مین وہ ٹکڑے تر کیے جب کچھ دیر وہ تر ہولئے خواجہ نے قران سے کہا کہ آؤ کھاؤ قران نے پہلے ہی جب اُسکی حالت دیکھی تھی تو اُسکو مالش ہونے لگی تھی اپنا منھ پھیر لیا تھا اب تو اور حالت خراب ہو گئی تھی اسکو کب رغبت ہوتی ہی خواجہ نے کہا کہ آؤ کھاؤ قران نے جواب دیا کہ اے استاد اسکو پھینکدیجیے اسکو تو دیکھ کر طبیعت مالش کرتی ہی آپ کو گھن نہین آتی ہی کہ آپ نے خود اپنے ہاتھ سے اُس مین سے مکھیان نکال کر پھینکین اور پھر اُسی کے کھانے پر آمادہ ہوئے مجھ سے تو یہ نہ کھایا جائے گا میری تو حلق سے نہ اترے گا چاہے مین بھوک کے مارے مر جاؤن مر جانا مجکو گوارا ہی مگر اسکا کھانا گوارا نہین ہی خواجہ نے کہا کہ جی ہان آپ کا بڑا مزاج نفیس ہی خیر نہ کھائیے اور مین پلاؤ کہان سے لاؤن قران نے جواب دیا کہ خداوند کریم ہم کو پلاؤ کھلاتا ہے ہم کیون اُسکی ناشکری کرین جب وہ پلاؤ کھلا ئیگا ہم اُسوقت کھائینگے خواجہ نے کہا کہ اسی سبب سے تو تم لوگ پیسہ پیسہ کو تباہ پھرتے ہو اسی زبان کے مزے نے تو یہ حال کیا ہی قران نے کہا کہ جو کچھ ہوا اب تو مزا پڑ گیا ہی خواجہ نے کہا کہ انسان کو لازم ہی کہ ہر ایک بات کی عادت ڈالے جہان جو ممکن ہو وہ کھالے کبھی کسی امر کا محتاج نہو کہ وہی ہو تو ہم کھائین کوئی مقام ایسا ہو کہ جہان عمدہ کھانا ممکن نہ ہو تو کیا ہو جیسے اسوقت قران نے کہا کہ ہم کو ہر مقام پر ممکن ہی اگر آپ ابھی اجازت دین تو مین لے آؤن خواجہ نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا ضرور خیر نہ کھاؤ بھوکے رہو مین تو اجازت نہ دونگا دیکھو قران اب بھی کھالو قران نے کہا کہ آپ کھائین یہ کھانا آپ کو مبارک ہو یہ سُنکے خواجہ نے برہم ہو کر قران کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم بڑے نازک دماغ ہو یہ کہکر کھانے

لگے مکھیان بھن بھن کر رہی ہین خواجہ کھا رہے ہین قران کہتے ہین کہ استاد مکھیان تو ہنکائیے کوئی مکھی نہ رہجائے
یہ سنکے خواجہ سر ہلا دیتے ہین خواجہ بیٹھے ہوئے وہ ٹکڑے کھا رہے ہین قران ایک گوشہ مین سر جھکائے
ہوئے بیٹھے ہین کہ ایک دھماکا ہوا کہ خواجہ نے دیکھا قران نے بھی سر اُٹھا کر دیکھا خواجہ و قران نے
دیکھا کہ ایک ڈھیلا آ کر گرد سے زمین پر گرا یہ اُسکا دھماکا ہوا تھا کہ خواجہ نے دیکھا وہ ڈھیلا نہ تھا بلکہ
ایک سونے کی پتلی تھی جب زمین پر گری تھی یا تو بالشت بھر کی تھی یا قد پیدا کرنے لگی برابر نو
دس برس کی لڑکی کے قد کے برابر اُس نے قد پیدا کیا خواجہ اور قران نے اُسکو دیکھکر سر جھکا لیا
بلکہ خواجہ نے قران کو اشارہ بھی کیا کہ خاموش رہو کچھ نہ کہنا خواجہ سر جھکا کر کھانے مین
مصروف ہوئے کہ اُس پتلی نے کہا کہ ای خواجہ چلو تم کو ملکہ ابوان نے طلب کیا ہی گو مجکو حکم تھا کہ
جہان خواجہ اور قران مل جائین اُنکو گرفتار کر لاؤ مگر مین یہ تمھاری عزت کرتی ہون کہ زبردستی
گرفتار کرکے نہین لیے جاتی ہون بلکہ تم سے یہ کہتی ہون کہ تم خود میرے ہمراہ چلو مین ملکہ سے تمھاری
سفارش بھی کر دونگی اپنے ہمراہ قران کو بھی لے چلو اُنکی بھی سفارش کر دونگی اس طور سے تمھارے
جانے سے ملکہ بہت خوش ہوگی خواجہ نے کچھ جواب بھی نہ دیا کہ یہ کیا بک رہی ہی وہ کہکر
خاموش ہوئی کہ خواجہ کچھ جواب دینگے جب خواجہ نے جواب نہ دیا اُسنے پھر کہا مگر ابکی یہ بھی
کہا کہ ای خواجہ مین تم سے کہتی ہون تم نے کچھ جواب نہ دیا کیا سُنا نہین خواجہ نے پھر جواب نہ دیا
وہ پھر تھوڑی دیر خاموش رہی جب خواجہ نے جواب دیا تو اُسنے برہم ہو کر کہا کہ کیا او خواجہ تو
بہرہ ہی کہ مین تجھ سے بات کرتی ہون تو کچھ جواب نہین دیتا ہی یہ بھی نہین خیال کرتا ہی کہ کون
بک رہا ہی تو بڑا مغرور ہی اگر اب کی جواب نہ دیگا تو مین اندر آ کر تیری گردن پکڑ کر اور قران کی
لے جاؤنگی مین نے جو تیرے حال پر رحم کیا تو تو بہت سرکش ہوا اور اپنے آپ سے گذر گیا یہ تو
سرکشی دیکھو کہ ہم تو کلام کر رہے ہین وہ سر جھکائے ہوئے کچھ زہر مار کر رہے ہین جواب تک
نہین دیتے ہین یہ جو اُسنے کہا خواجہ نے سر اُٹھا کر اور برہم ہو کر ڈانٹ کر کہا کہ او لکانہ دور
ہو میرے روبرو سے بک بک کر کے دماغ خالی کر دیا سر مین درد ہونے لگا اب جو کچھ کہا تو
تجکو وہ سزا دونگا کہ تو یاد کریگی جا دور ہو میرے روبرو سے مین نہ تیرا نوکر ہون نہ تیری ملکہ فاحشہ
کے باپ کا نوکر ہون کہ تیرے ساتھ چلون بہت سی ایسی لکانہ این میری خدمت مین آیا کرتی
ہین مین ایک کی بھی نہین سنتا ہون کہ کیا بکتی ہین تو کیا ہی جو جواب دون اب کچھ نہ کہنا اگر
اپنی زندگی چاہتی ہی تو سیدھی چلی جا کیون قضا آئی ہی یہ جو خواجہ نے برہم ہو کر کہا اُس نے
ہنسکر کہا کہ کیا خوب اب تو بڑے خوش ہوئے یہ نخرے اور تیور بدکسی کو دکھائیے گا مین
آپ کے اس نخروان مین آنے والی نہین ہون ابھی تک تو مین تم سے بآشتی کہتی ہون کہ چلو
پھر زبردستی لے جاؤنگی اُسوقت کچھ بس نہ چلیگا خواجہ نے کہا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو
مجکو لے جائے خواجہ نے جو یہ کہا اُسکو غصہ آیا اور کہا کہ دیکھو مین لیے جاتی ہون یہ کہکر اور کہا
کہ تو یون نہ مانے گا بس تڑپ کر چلی جیسے تڑپ کر قریب در آئی اور قصد کیا کہ جست کر کے اندر
جاؤن جیسے جست کر کے اندر جانے لگی خواجہ نے جال تو قبل سے لگا رکھا تھا اُسکا گلا
جال مین پھنس گیا وہ لٹکنے لگی اُسی طور سے کہ جیسے پھانسی دیجاتی ہی پھڑکنے لگی چلانے لگی
کہ ملکہ مجکو بچاؤ خواجہ نے پکڑ لیا میرا دم نکلا جاتا ہی خواجہ نے کہا کہ آؤ مجکو پکڑ لے جاؤ زبردستی

کی سزا پائی خوب مجکو پکڑنے آئین تھین خود اسیر ہوگئین بس یہ کہکر خواجہ کرسی پر سے اُٹھے اور دونون پاؤن
پکڑ کر جال سے کہا کہ چھوڑ دو جیسے جال نے چھوڑا خواجہ نے دم زدن کی مہلت نہ دی فوراً داخل زنبیل کیا
اور پھر کرسی پر آکر بیٹھ گئے قران سے کہا کہ کیون تم نے دیکھا بھلا اگر تم سودا لینے جاتے گرفتار ہوجاتے
یا نہ قران نے بہت تعریف کی اور کہا کہ اُستاد اب تو جاؤن خواجہ نے کہا کہ کیا خوب کیا ابھی
جان بچے کی یہان اُسکے پاس چار ایسی پتلیان ہین ابھی تو ایک گرفتار ہوئی ہی دوسری آتی ہوگی تم
بیٹھے ہوئے تماشہ دیکھے جاؤ تمھارا کیا نقصان ہی مین اسی طور سے سب کو پکڑ لونگا دو ایک پیسہ کا
سہارا ہوگا قران خاموش ہو رہا یہان تو خواجہ قران سے یہ کلام کر رہے ہین اور وہ ٹکڑے اور
شربت کھا رہے ہین اُس پتلی کو گرفتار کرکے بہت خوش ہین وہان ایوان بارگاہ مین بیٹھی ہوئی
پتلی کا انتظار کر رہی ہی جب بہت عرصہ ہوا سمندر سے کہا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی کہ ابھی تک
میری پتلی نہین آئی اتنی دیر تو کبھی نہوئی تھی اسکا طریقہ تھا کہ فوراً گئی اور فوراً چلی آئی اب کی مرتبہ
کیا ہوا سمندر نے کہا کہ آتی ہوگی تھوڑی دیر اس نے اور انتظار کیا جب وہ نہ آئی تو پریشان
ہوئی بس اسنے فوراً صندوقچہ کی طرف اشارہ کیا دوسری پتلی نکلی اسنے اُس سے کہا کہ جا اور دیکھ کہ یہ
قحبہ کہان بیٹھ رہی کہ ابھی تک نہ آئی کیا کسی مقام پر کھیلنے لگی یہ سننا تھا کہ وہ پتلی بہت خوب کہکر
مانند شعلۂ آتش کے لپک کر طرف آسمان کے روانہ ہوئی جب وہ چلی گئی تو ایوان نے سمندر سے
کہا کہ مین نے دوسری پتلی کو اُسکی تلاش مین روانہ کیا ہی سمندر نے کہا کہ خوب کیا یہان تو ایوان
سمندر سے یہ تقریر کر رہی ہی کہ اُدھر وہ پتلی اُسوقت جاکر پہونچی کہ جب خواجہ کھا چکے تھے اور پانی
پی رہے تھے کہ وہ پتلی گدے سے آکر زمین پر گری خواجہ نے قران سے اشارہ کرکے کہا کہ دوسری آئی
اُدھر اُسنے قد پیدا کرکے خواجہ کی طرف دیکھا کہ خواجہ ایک چھوٹے سے خیمہ مین بیٹھے ہین اور
قران بھی ہین مگر وہ پتلی نہین ہی اُسنے خواجہ کی طرف دیکھکر کہا کہ ای خواجہ اسی مین خیریت ہی کہ
میرے ہمراہ چلو تم کو ملکہ نے طلب کیا ہی اور قران کو اور یہ بتاؤ کہ ملکہ کی کنیز کو تم نے کیا کیا
کیونکہ وہ تم کو لینے آئی تھی اسی مین خیریت ہی اس نے بھی اُسی طور کی تقریر کی جیسے پہلی پتلی نے
کی تھی خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا تین مرتبہ اسنے بھی کہا خواجہ نے جواب نہ دیا تب اُس نے
کہا کہ ای خواجہ تو بہت مغرور ہوگیا ہی مین نے یہ جو تیرے اوپر رحم کیا کہ آگاہ کر دیا اور زبردستی
آکر نہ لے گئی اُس پر تو بہت مغرور ہوا جلد بتا کہ ملکہ کی کنیز آئی تھی یا نہین اگر آئی تھی تو کہان گئی
اور تو نے اُس سے کیا کہا ملکہ نے پریشان ہوکر مجکو روانہ کیا کہ تو جاکر خواجہ کو بھی لے آ جس حالت
مین ہون اور اُس لکاتہ کو بھی معلوم ہوتا ہی کہ وہ خواجہ سے مل گئی ای خواجہ جلد بتا دو اور
میرے ساتھ چلو ورنہ مین اندر آکر زبردستی کرکے ساتھ ذلت کے لے جاؤنگی یہ جو اُسنے کہا تو
خواجہ نے کہا کہ تیری قضا آئی ہی جا میرے روبرو سے کیا بک رہی ہی کیسی ملکہ اور کیسی ملکہ
کی کنیز ہوگی کوئی فاحشہ تیری ملکہ مین کیا جانون مین کیا تیری ملکہ کے باپ کا نوکر ہون جو چلون
چلی جا اسی مین خیریت ہی ورنہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر یاد کرے گی یہ کہکر ہزارون گالیان دین اُسنے
کہا کہ اپنی زبان بند کر دیکھ مین وہان آکر تجکو سزا دیتی ہون خواجہ نے کہا کہ جبھی جانون کہ
تو یہان آکر مجکو سزا دے یہ کہنا تھا خواجہ کا کہ اُسکو غصہ آگیا اور وہان سے جست کرکے
چلی جیسے قریب پہونچی اور چاہا کہ اندر جاؤن مثل اُسکے یہ بھی لٹک کر چلانے لگی اور پھڑکنے لگی

خواجہ نے کہا دیکھا بدون میری اجازت کے آنے کا مزا یہ کہکر اُسکو بھی پکڑکر نذر زنبیل کیا وہ چلاتی رہی اُسکی
کون سنتا ہی جب خواجہ اسکو بھی نذر زنبیل کر چکے قران سے کہا کہ دو کا تو خاتمہ کیا اب دو اور باقی
ہین قران نے کہا کہ اُستاد آپنے خوب تدبیر کی ہی خواجہ نے کہا کہ دیکھے جاؤ اسی طور سے سب کو
نذر زنبیل کرونگا یہان تو خواجہ خوشی خوشی اُنسے اسیر کرکے کرسی پر بیٹھے ہوئے ہین قران سے
باتین کر رہے ہین وہان ایوان انتظار کر رہی ہو کہ ابھی تک یہ تحجبہ بخی نہ آئی سمندر سے کہا کہ یہ ماجرا
کیا ہی کہ یہ حرامزادی بھی جاکر بیٹھ رہی سنین اُسکے سمندر نے کہا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی بس ایوان
کو غصہ آیا صندوقچہ کی طرف اشارہ کیا تیسری پتلی نکلی اُس سے کہا کہ جا تو دیکھ یہ دونون حرامزادیان
کہان بیٹھ رہین کیا اپنے باپ خواجہ سے مل گئین یا کوئی یار کرلیا اُنکو مع خواجہ و قران کے پکڑلا
مگر جوتیان مارتی ہوئی لانا یہ جو ایوان نے کہا وہ پتلی بھی فوراً روانہ ہوئی ایوان نے سمندر سے
کہا کہ یہ جاکر ضرور لائیگی معلوم ہوتا ہی کہ اُنکو خواجہ ملے نہین وہ تلاش کر رہی ہین سمندر نے کہا
کہ یہی امر ہی بس ایوان یہ سُنکے خاموش ہو رہی اور انتظار کرنے لگی یہان خواجہ بیٹھے ہوئے
تھے کہ اُسی طور سے یہ بھی آکر گری اور وہی تقریر کی خواجہ نے بعد تھوڑی دیر کے جب اُسکو
بہت غصہ آلیا تو جواب دیا کہ جا کیون قضا آئی ہی مین تو نہین جاؤنگا یہان سے کوئی مجکو نہین
لے جاسکتا ہی اور مین کیا جانون کہ کیسی ملکہ اور کیسی کنیزین اگر تجھ مین کچھ طاقت ہو تو مجکو پکڑ
لے جا یہ جو خواجہ نے کہا اسکو بھی غصہ آیا اور فوراً جست کرکے چلی اور اُسی طور سے یہ بھی تھک
کر رہگئی چلانے لگی خواجہ نے اُٹھکر اسکو بھی نذر زنبیل کیا اور کرسی پر بیٹھ گئے قران سے کہا
کہ مین نے تین کا تو خاتمہ کیا اب کی اُس کا بھی خاتمہ ہی کیون قران اور کوئی صورت مفر کی نہ تھی
یہ پتلیان بڑے غضب کی ہین انسے بچنا محال تھا تم نے دیکھا کہ وہ اس طور سے آئی ہین کہ جیسے
اُنکو معلوم ہی کہ مین اور تم ہون یا کوئی اُنکو پہونچاتا ہی یا پتہ دے دیتا ہی قران ثالث نے
کہا کہ آپنے بجا ارشاد کیا خواجہ نے کہا کہ وہ بھی آئے تو پھر ہم اُسکے پاس چلینگے قران نے
کہا کہ بہت خوب بس یہان تو خواجہ قران سے یہ تقریر کر رہے ہین وہان ایوان انتظار کر رہی
ہی جب اسکو بھی عرصہ ہوا تو اور غصہ آیا اور فوراً صندوقچہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ چوتھی
پتلی نکلی اُس سے کہا کہ تو جا اور دیکھ کہ ان حرامزادیون پر کیا بلا نازل ہوئی کہ ابھی تک نہ آئین
جو گئی وہ بیٹھ رہی کیا خواجہ نے پکڑ لیا یا کسی کے ساتھ چلی گئین ایسی تو حرکت کبھی نہ کی تھی
آج تک سوائے ایک کے دوسری کی نوبت ہی نہ آتی تھی جہان ملین اُنکو گرفتار کرکے لانا اور خواجہ
اور قران کو بھی جسقدر ہین چاہتی ہون کہ جلدی یہ کام سرانجام پائے مین جاکر اہل اسلام کا
خاتمہ کرون وہان تک عرصہ ہوتا ہی یہ کہکر اُسے بھی روانہ کیا وہ بموجب حکم ایوان روانہ ہوئی
اب صندوقچہ خالی ہو گیا ایک پتلی بھی نہ رہی سمندر سے کہا کہ کچھ میرے خیال مین نہین آتا
کہ یہ امر کیا ہی کہ وہ جاکر کہان بیٹھ رہین اب مین نے اسکو روانہ کیا ہی یہ جاکر ضرور سب کو لائیگی
سمندر نے کہا کہ ملکہ مین کیا بیان کرون خود میری عقل حیران ہی ایوان نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا
ہی آج اُنکو خوب سزا دونگی ایوان تو یہان بیٹھی ہوئی یہ گفتگو سمندر سے کر رہی ہی مگر خیال
اُسی طرف ہی اور فکرمند ہی یہان خواجہ اسی صحرا مین بیٹھے ہوئے ہین منڈھی مین اُس پتلی
نے بلند ہوکر خیال کیا کہ خواجہ کہان ہین وہ پتلیان کہان ہین بس ایک مرتبہ اُسکو معلوم

ہو گیا کہ فلان مقام پر ہین یہ وہان سے چلی اسکو یہ ثابت ہوا تھا کہ جہان خواجہ ہین وہان پر ملکہ کی کنیزین
بھی ہین بس یہ وہان آکر چھپی اسنے اوپر سے دیکھا کہ خواجہ ایک چھوٹے سے خیمہ مین بیٹھے ہوئے
ہین قران بھی ہین اسنے خیال کیا کہ پہلے خواجہ کو اسیر کرلون اور قران کو پھر انکو تلاش کرونگی
یہ رہین پر نہ آئی غرض اسنے خواجہ سے کچھ تقریر کی آسمان پر سے سیدھا ند ھکر چلی کہ اندر جا کر خواجہ و
قران کو پکڑلون جیسے قریب منڈھی پہونچی اور قصد کیا کہ اندر جاؤن یہ بھی مثل گرگٹ کے لٹک
رہی جیسے اطفال پھندہ لگا کر گرگٹ کو پکڑتے ہین اُسی طور سے تڑپنے لگی پھڑکنے لگی چلانے لگی
خواجہ نے مسکرا کر کہا کہ جو بدون اجازت ہماری آئیگا اُسکا یہی حال ہوگا یہ کہکر اور اٹھا کر اسکو
بھی نذر زنبیل کیا اور قران سے خوش ہو کر کہا کہ لو خاتمہ ہوا ہم سے یہ سحر و ساحری کی کیا بس
چلا سب کو مین نے پکڑ لیا قران نے کہا کہ خوب آپنے تدبیر کی اُستاد کیا کہنا خواجہ نے
کہا کہ اسوقت دادا جان ہوتے تو بڑی اس عیاری کی داد دیتے مین لے یہ عیاری بڑے لوگو
کی کی ہماری بیٹا قران اب جو مین تم سے کہون وہ کرو کیونکہ اُسکی پتلیون کا تو خاتمہ ہو چکا وہ پتلیو نکا
تو ناپید کر چلی بس انکا خوف تھا کہ جو کوئی جس صورت پر جاتا یہ بتا دیتین اگر وہ انسے دریافت
کرتی مینا کو مین نے اُس طور سے غائب کیا انکا یون سر تا پھر تا کیا اب وہ بالکل بیکار ہو گئی ہے
قران نے کہا کہ یہ کام آپ ہی کا تھا خواجہ نے کہا دیکھو اب مین کیا کرتا ہون ای قران تم
ایک فرشتہ عذاب کی صورت تو بنو قران بموجب حکم خواجہ ایک صورت پر طیار ہوئے
خواجہ نے بہت پسند کیا اُسکے بعد خواجہ نے زنبیل سے تصویر سامری کی نکالی اسی تصویر
کے موافق اپنی صورت بنائی دیو جامہ نکال کر پہنا تاج سر پر رکھا کرسی جواہر نگار نکالی
اُس پر خود بیٹھے چار مورچھلیان طلائی نکال کر قران کو دین کہ تم انکو ہاتھ مین لیے رہو اور میری
پشت پر کھڑے ہو ایک مصنوعی پتلی نکالی اُسکو بہت آراستہ کیا اپنے ایک پہلو مین کھڑا
کیا اُسکی پیشانی پر تحریر تھا بخط جلی کہ این حور بہشتی اُسکا لباس سرخ تھا دوسری پتلی نکالی
وہ اُس سے زیادہ آراستہ تھی اُسکی پیشانی پر تحریر تھا کہ این حور جنت قران کو ایک
طلائی پتھر نکال کر دیا کہ تم اسکو پیشانی پر لگاؤ اُس پر بخط جلی زمرد کے حرفون سے لکھا
تھا کہ این فرشتہ عذاب ایک پتلا نکالا اُسکے ہاتھ مین ایک بال ہما کی مرچھل تھی اُسکے
ڈنڈے طلائی تھے اُس پر سب جڑاؤ کام کیا ہوا تھا اُسکی پیشانی پر تحریر تھا کہ این غلمان
بہشت اسکا لباس زرد تھا وہ پشت پر کھڑا ہوا مگس رانی کر رہا تھا اپنی تمام منڈھی کو
تصاویر سے آراستہ کیا ہر ایک کی تصویر تھی جمشید و لقا و نمرود و فرعون کی وہ منڈھی
شیشہ آلات سے خوب آراستہ تھی کارچوبی مخمل کا فرش کیا ہوا تھا اُس پر کرسی بچھی ہوئی
تھی ایک طلائی حوض تھا اس مین فوارہ لگا تھا اس فوارے سے گلاب و کیوڑہ گر رہا
تھا ظروف کے لوٹے رکھے ہوئے تھے اُن سے خوشبو آ رہی تھی مجمرہاے طلائی مین عود و
عنبر روشن تھا اُسکی خوشبو سے دماغ معطر تھا بس خواجہ نے دو پتلے نکالے ایک کو بصورت
خواجہ بنایا اور ایک کو بصورت قران اور اپنے پاؤن کے برابر انکو رکھا یہ معلوم ہوتا
تھا کہ خواجہ اور قران بے ہوش پڑے ہوئے ہین جب یہ سب سامان کر چکے تو خواجہ
نے منڈھی سے کہا کہ مجکو دربار سمندر مین پہونچا دے یہ خواجہ کا کہنا تھا کہ وہ منڈھی شل

عیارے کے ایک مرتبہ زمین سے طرف آسمان کے بلند ہوکر چلی یہ تو ادھر سے جاتے ہین وہان ایوان بیٹھی ہوئی
سمندر سے کہہ رہی ہے کہ یہ حرامزادی بھی شل اُنکے جاکر بیٹھ رہی یہ ماجرا کیا ہے میری عقل حیران ہے کچھ
کام نہین دیتی ہے کہ یہ سبب کیا ہے کیا راہ مین کوئی مقام ایسا ہے کہ وہان جاکر یہ اسیر ہوجاتی ہین یا
خواجہ ساحر زبردست ہے اُسنے کوئی حصار کرلیا ہے اُسکے اندر بیٹھا ہوا ہے کہ انکا وہان تک گذر نہین
ہوسکتا ہے خداوند خیر کرین یہ معاملہ مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہے کچھ نہ کچھ ضرور ہے سمندر نے کہا کہ
ملکہ مین کیا بیان کرون اور عیارزن کو وہ یون پکڑ لائی کہ جیسے اُسکے پاس تھے خواجہ قران کے
لانے مین اتنا عرصہ کیا میری عقل گم ہے حواس پریشان ہین کہ یہ کیا امر ہے تمنے غصہ مین آکے یکے
بعد دیگرے سب کو روانہ کردیا اور جو گئی وہ واپس نہ آئی یہ تو نیا واقعہ ہے ایوان نے کہا کہ مین کیا
عرض کرون ایسا تو سانحہ کبھی نہ ہوا ایک زمانہ ہوا کہ یہ میرے پاس ہین اور مین انکی خدمت کر
رہی ہون انھون نے بھی میرے کام مین کبھی کمی نہ کی سوا آج کے نہ معلوم کیا سبب ہے اپنے
میری طبیعت پریشان ہوتی ہے اور خفقان ہوتا ہے کلیجہ منھ کو آتا ہے کیا تدبیر کرون کہ ایک سردار
نے کہا کہ ملکہ اوراق مین دیکھو اُس سے حال معلوم ہوجائیگا ایوان نے اُسکی طرف دیکھکر کہا
کہ تم نے خوب تدبیر بتائی یہ کہکر اُس نے اوراق کرسی پر سے اُٹھا کے قصد کیا کہ کھول کر حال
پتلیون کا دیکھون کہ ایک ہوائے سرد کا جھونکا آیا اور ایسی خوشبو آئی کہ سب اہل دربار کے
دماغ معطر ہوگئے اور سب ادھر اُدھر دیکھنے لگے ملکہ بھی حیران ہوکر دیکھنے لگی اوراق کا دیکھنا
بھول گئی کہ سب نے دیکھا کہ ایک نور خود بخود صحن بارگاہ مین آسمان پر سے پیدا ہوا سب
اُس طرف دیکھنے لگے کہ یہ نور کہان سے پیدا ہوا اور کیسا ہے سب اُس طرف متوجہ ہوئے
کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک گنبد آسمان کی طرف سے صحن مین اُترا یہ نور اُس سے پیدا ہوا ہے
سب اُس گنبد کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہ گنبد کہان سے آیا کہ اس اثنا مین وہ گنبد زمین پر آیا اور
ایک گز بلند زمین پر قائم ہوا کہ یعنی زمین سے گز بھر بلند تھا اب جو سمندر اور ایوان نے غور
کرکے دیکھا کہ یہ کیا واقعہ ہے دیکھا کہ خداوند سامری کرسی پر جلوہ فرما ہین کیونکہ یہ لوگ سامری کی
صورت کو ہزار مرتبہ دیکھ چکے تھے دیکھتے ہی پہچان لیا یا تو وہ گنبد صحن مین تھا یا خود بخود ایوان
مین آیا جیسے ہی سب نے دیکھا کہ خداوند سامری تشریف فرما ہین اور تشریف لائے ہین فوراً سمندر
اور ایوان اپنے مقام پر سے اُٹھے اور اُنکے ہمراہ سب اہل دربار اُدھر اُس فرشتہ نے صدا دی
کہ کیا دیکھ رہے ہو سجدہ کرو کہ خداوند سامری بہشت سے تشریف لائے ہین یہ کلمہ خواجہ نے
قران کو تعلیم کردیا تھا یہ صدا آئی تھی کہ سب نے سب ایک مرتبہ سجدے کو جھک گئے راوی
نے بیان کیا ہے کہ سب عیار اُسی طور سے فرش پر پڑے ہوئے ہین پھر صدا آئی کہ اب سجدے
سے سر اُٹھاؤ جب سب نے سجدے سے سر اُٹھایا دیکھا کہ خداوند کرسی پر جلوہ فرما ہین پشت
پر ایک غلمان زرد پوش مگس رانی کر رہا ہے اور ایک فرشتہ عجیب الخلقت پس پشت کھڑا
ہے کہ جس کے دس سر ہین ہزار ہاتھ ہین ہر ہاتھ مین گرز ہے مگر چار ہاتھون مین چار موگر ہان
ہین طلائی اور دو حورین دونون طرف کرسی پر ایک سبز پوش اور ایک سرخ پوش کھڑی
ہین فرش مخمل کا کیا ہوا ہے عود سوز اگر سوز روشن ہین لخلخہ کے لوٹے رکھے ہوئے ہین وہ
گنبد خوب آراستہ ہے بہشت کے پھولون کی خوشبو آرہی ہے اُس گنبد مین سب خداوندی

تصویرین لگی ہوئی ہین ایک مرتبہ خود خداوند نے سمندر کی طرف منھ کر کے کہا کہ تو نے ہم کو پہچانا کہ ہم
کون ہین سمندر نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ جی ہان مین نے آپ کو پہچانا کہ آپ خداوند سامری ہین آپ
ہمارے خداوند ہین سامری نے کہا کہ تو نے تو ہماری بندگی ترک کی اور نیا خدا پیدا کیا تو وہ
بھی ہمارا نائب ہی ہمین نے اُسکو اپنا نائب کر کے جنت سے یہان بھیجا ہی اُسنے اپنے کو خدا ظاہر
کیا خیر سمندر نے کہا کہ مین آج سے آپ کی بندگی کیا کرونگا کہا نہین تم جسکی بندگی کرتے ہو
اُسی کی کرو سمندر نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ یا خداوندان خدا پرستون نے مجکو بہت پریشان کیا
ہی مین ان کے ہاتھ سے بہت عاجز ہون خداوند نے جواب دیا کہ تو پریشان کیون ہوتا ہی تیرے
پاس اتنی بڑی ساحرہ ہی کہ جس نے تمام لشکر اسلام کا خاتمہ کر دیا ہی مین اسی سبب سے تو بہشت
سے آیا ہون کہ تم کو آگاہ کرون کہ ملکہ کا میرے نزدیک بڑا مرتبہ ہی اُسنے بہت عمدہ کام کیا ہی
سمندر نے کہا کہ بجا ارشاد ہوا لیس سامری طرف ایوان کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ ای ایوان
تیرا بڑا مرتبہ ہی میرے نزدیک مین تجھ سے بہت خوش ہون میرے علاوہ سب خداوند خوش
ہین ہم نے تیرے لیے بہت عمدہ مکان بہشت مین آراستہ کیا ہی یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تھا جو کہ تیرا
ہی ہم نے ازل سے ان خداپرستون کی موت تیرے ہاتھ سے مقرر کی تھی تو ہی انکی قاتل ہی یہ
ثواب تیرے حق کا تھا کسی اور کو کیونکر ملتا تو پریشان نہ ہونا آج تیرے ہاتھ سے انکا خاتمہ
ہی ایوان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ مین آپ کی ادنی کنیز ہون یہ سب مرتبہ آپ کا دیا ہوا
ہی بھلا میری بھی یہ لیاقت تھی کہ مین اس مرتبہ کو پہونچتی اور یہ ثواب عظیم حاصل کرتی کہ
جس کے بڑے بڑے لوگ امیدوار ہین آپ نے مجکو مرحمت کیا مگر ای خداوند مین ان عیارون
کے ہاتھ سے بہت پریشان ہون اول تو خواجہ نے اور قران نے میری نانی اور بھائی کو قتل
کیا اُنکا مجکو بڑا صدمہ ہوا خداوند نے کہا کہ تو صدمہ نہ کر ہم نے خود اُنکو طلب کر لیا ہی اب
بعد اس فیصلہ کے اُنکو پھر زندہ کر دینگے وہ ہمارے پاس بہت آرام سے ہین اور بہت خوش
ہین تو اُنکا خیال نہ کر وہ مرے نہین ہین ہم نے اُنکو زندہ طلب کر لیا ہی اُنکی صورت کی اور پتلے
ڈالدیے تاکہ سب کو معلوم ہو کہ وہ مر گئے اس مین ایک راز خداوندی ہی تو اس سے نہین واقف
ہی یہ سُنکے ایوان خوش ہوئی اور کہا کہ کیا پھر وہ زمین پر آئینگے خداوند نے کہا کہ ضرور
اگر اُنکا جی چاہیگا ایوان نے کہا کہ اگر خلاف نہ ہو تو میری طرف سے نانی کو سلام فرما دیجیگا
خداوند نے کہا کہ اچھا اکثر تیرا ذکر تیری نانی کرتی ہی اور تیرے مرتبہ کو دیکھکر خوش ہوتی ہی ایوان
نے کہا کہ خداوند دوسرا ظلم میرے اوپر ان عیارون نے کیا کہ میری مصاحب غلیواز کو قتل
کیا اُسکو خداوند نے کہا مجکو بڑا صدمہ ہوا اُسکا کہ وہ بھی بہشت مین بہت اچھی طرح ہی اور خوش ہی ایوان نے
کہا کہ خداوند مین نے مقابلہ کیا میرا سپہ سالار مارا گیا میری وزیرزادی نے بہت ساحر
لشکر اسلام کے اسیر کیے مین نے بھی سحر کر کے بہت سے ساحر و غیر ساحر اسیر کیے مگر میری
وزیرزادی کو قران نے عیاری کر کے قتل کیا آپکو تو بزور خداوندی سب حال معلوم ہوگا
بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی اور برق نے میرے لشکر کو تباہ کر دیا ہی یہ آفت میرے اوپر
نازل ہوئی مین نے بھی غصہ مین آکر سب عیارون کو بذریعہ پتلی سحر کے گرفتار کر لیا اب مین
نے پتلیان براے گرفتاری خواجہ و قران روانہ کی ہین وہ ابھی تک نہین آئین وہ بھی

گرفتار ہوکر آجائین تو مین جاکر اہل اسلام کو میدان مین طلب کرکے جو کہ باقی ہین اُنکو بھی اسیر کرلون اُسکے بعد
قتل کرون یہ جو ایوان نے کہا خداوند نے کہا کہ ایوان آگاہ ہو کہ ہم کو سب حالات تیرے اور اہل
اسلام کے معلوم ہین جو جو ظلم تیرے اوپر ہوئے وہ سب ہم پر ظاہر ہین ہم سب امر زن سے ماہر
ہین تو غم نہ کھا ہم تیرے سب لشکر کو پھر زندہ کر دینگے اور تیری وزیر زادی کو مگر تجھ سے اسوقت
ایک سخت گستاخی ہماری خدمت مین ہوئی ہی ہم تجھکو اُس سے آگاہ کرتے ہین مین اسوقت
بہشت مین بیٹھا ہوا تھا تیری نانی بھی اور تیرا بھائی ہماری خدمت مین تھا کہ تیرے بھائی نے کہا کہ
خداوند کچھ حال میری بہن کا فرمائیے کہ وہ اسوقت دنیا پر کیا کر رہی ہی مین نے سب واقعہ بیان کیا
جو جو کام تو نے کئے تھے وہ سب کہے وہ بہت خوش ہوئے اُسی حالت مین مجھکو بسبب علم خداوندی
کے ظاہر ہوا کہ تو نے سب عیارون کو اسیر کر لیا ہی اب خواجہ کی اور قران کی فکر ہی مین نے جو خیال
کیا تو خواجہ اور قران کو ایک مقام غیر پر پایا کہ جہان سے تیرا سحر بہت عرصہ مین لاتا اپنے دو فرشتہ روانہ
کرکے دونون کو اُٹھوا لیا اور گرفتار کرا لیا اور یہ قصد کیا کہ انکو دوزخ مین ڈالدون مین بیٹھا ہوا
تھا اسی ارادے سے کہ تیری پتلی بہشت مین پہونچی اور قصد کیا کہ خواجہ اور قران کو اُٹھا لائے
مین نے منع کیا اُسنے نہ سُنا اور کہا کہ ہم کو ملکہ کا حکم ہی کہ خواجہ کو پکڑ لاؤ ہم ضرور لے جائینگی مین
نے کہا کہ ملکہ سے کہنا کہ خواجہ اور قران خداوند کے پاس ہین انھون نے انکو دوزخ مین ڈالدیا
اُس نے کہا کہ اب تو مین ضرور لے جاؤنگی تب مجھکو غصہ آیا مین نے بچشم قہر اُسکی طرف دیکھا وہ
طلائی موگری ہوکر رہگئی ہمین سحر و ساحری کے موجد اور ہمین پر وار کرے یہ کہان ممکن ہمارے
روبرو سحر کی کیا اصل ہی اور ساحر کی کیا ہستی ہی تو نے نہ خیال کیا کہ کیا سبب ہی جو پتلی واپس
نہ آئی دوسری روانہ کی اُسنے بھی جاکر یہی سرکشی کی آخر وہ بھی اپنی سزا کو پہونچی تیسری آئی
وہ سرکشی پر آمادہ ہوئی وہ اپنی سزا سے فیضیاب ہوئی تو نے تو تار باندھ دیا چوتھی روانہ کی وہ بھی
جاکر سرکشی کرنے لگی آخر اُسکا بھی وہی انجام ہوا دیکھ لے یہ چار دن موگریان وہی تیری پتلیان ہین اری
ایوان ہم پر کسی کا سحر اثر کر سکتا ہی ہمارا ایجاد اور ہم ہی پر اثر کرے تیرا دھیان کدھر تھا بہت
نادانی کی اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا تیرا زور کم ہو گیا اگر ہزار پتلیان روانہ کرتی سب کا یہی حال
ہوتا کیا آسان تھا میرے پاس سے خواجہ کا لانا اب تو خود ہم کو منظور ہوا کہ ہم اہل اسلام کا خاتمہ
کرین اسی سبب سے تجھکو اُن پر غالب کیا سب عیارون کو اسیر کرا دیا تو نے جو یہ دیکھا تو مغرور ہوگئی
اور یہ خیال کیا کہ مین بھی کچھ ہون ہم سے مقابلہ پر آمادہ ہوئی تم نے سحر کی پتلیان روانہ کین اپنا سحر غفلت
مین بھیجا خیر اب ایسی خطا کبھی نہ کرنا جب یہ مجکو معلوم ہوا کہ اب تیرے پاس کوئی پتلی نہ رہی تو
مین نے خیال کیا کہ دنیا پر چل کر تجکو اس حال سے آگاہ کرون تیری پتلیان جو کہ موگری بن گئی ہین
تجھکو دکھا دون اور خواجہ و قران کو بھی تجھکو دکھا دون تاکہ تجھکو اطمینان ہو جائے اور تو پھر کبھی ایسی
حرکت نہ کرے بس مین بہشت سے دنیا پر آیا دیکھ یہ خواجہ پڑا ہوا ہی اور یہ قران سب نے مع
ایوان اور سمندر کے دیکھا کہ در اصل خواجہ و قران بے ہوش پڑے ہوئے ہین سب اہل
دربار مع سمندر و ایوان کے کانپ گئے ایوان نے ہاتھ جوڑ کر اور کانپ کر عرض کیا کہ خداوند
میری خطا کو معاف فرمائین مجکو اس امر کا علم نہ تھا کہ قران اور خواجہ خداوند کے پاس ہین ورنہ
مین کبھی نہ اپنی پتلیان روانہ کرتی بھلا میری بھی یہ مجال تھی کہ مین خداوند سے مقابلہ کرتی مین نے

خیال کیا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی جو میری پتلی نہ آئی اس خیال سے دوسری روانہ کی جب وہ نہ آئی اس کی
تلاش مین تیسری روانہ کی جب وہ بھی نہ آئی چوتھی روانہ کی مین نہ جانتی تھی کہ وہ آپ کے پاس جاتین ہین
اور سرکشی کرتی ہین اُسکی سزا پائی ہین خوب ہوا آپ کی مہربانی سے اور طیار کرلونگی ایسی حرکت نہ ہوگی
یہ سُنکے خداوند نے کہا کہ تو نے خواجہ اور قیران کو پہچان لیا ایوان نے کہا کہ جی ہان خداوند سمندر کی
طرف مخاطب ہوئے اور کہا کہ تم بھی پہچان لو اُسنے کہا کہ مین نے بھی پہچان لیا خداوند نے کہا کہ مین اِن کو
تم سب کے سامنے دوزخ مین ڈالے دیتا ہون یہ کہکر فرشتہ عذاب سے کہا کہ لو دوزخ مین ڈالدے
فرشتہ عذاب نے ایک ہاتھ سے دونون کو اُٹھاکر دوزخ مین ڈالدیا یعنی خواجہ نے نذر زنبیل کرلیا
یہ جو معجزہ دیکھا پھر سب ایک مرتبہ سجدے کو جھک گئے جب سے خداوند آئے ہین سب کھڑے
ہین کوئی نہ بیٹھا ہی کئی مرتبہ سجدے کر چکے ہین جب سر سجدے سے اُٹھائے تو ایوان نے کہا
کہ اگر خلاف طبع نہ ہو تو مین ایک امر اور عرض کرون خداوند نے کہا کہ بیان کر ایوان نے کہا کہ میری
مرضی ہی کہ مین جلاد کو طلب کرون اور ان سب عیارون کو آپ کے روبرو قتل کرادون خداوند نے کہا
کہ یہ کیون کر اگر تیرا جی چاہے میرے حوالہ کر مین انکو تیرے سامنے دوزخ مین ڈالدون تو کیون
انکے خون مین مبتلا ہو ایوان نے کہا کہ یہ آپ نے خوب امر ارشاد فرمایا پس مین موجود ہون خداوند نے
کہا کہ تو ان سب پر سے اپنا سحر اُتارلے مین ایک مرتبہ اُٹھاکر سب کو ڈالے دیتا ہون پس ایوان
نے اپنا سحر اُن پر سے اُتار لیا اور کہا کہ مین نے سحر اُتار لیا پس خداوند نے ایک مرتبہ جال مارکر
سب کو نذر زنبیل کیا اُسی مقام پر سے بیٹھے بیٹھے اور کہا کہ دیکھا تو نے سب کو حیرت ہوئی
سب نے سجدہ کیا سجدے سے سر اُٹھاکر ایوان نے کہا کہ اب وہ جل رہے ہونگے خداوند
نے کہا کہ ہان جل رہے ہین دوہائی دے رہے ہین یہ کیا صدا آرہی ہی کہا تو تماشہ اُنکے جلنے کا دیکھے
گی اور سیر بہشت کریگی مجھکو تیری خاطر اسقدر منظور ہی کہ مین تجھے جیتے جی سیر بہشت کراتا ہون
اور اپنے خدائی کا تماشہ دکھاتا ہون ایوان نے کہا کہ اگر آپ کی مہربانی ہو تو مین اپنے دشمنون
کو جلتے ہوئے دیکھ لون کہا کہ اچھا سمندر سے کہا کہ تم بھی دیکھوگے سمندر نے کہا کہ جی ہان
اسی طور سے سب اہل دربار سے کہا سب نے اپنی خواہش ظاہر کی خواجہ نے خیال کیا تھا
کہ آج سب کا فاتحہ کرو جب سب نے خواہش ظاہر کی خداوند نے کہا کہ آؤ مین سیر کرادون
عیارون کے جلنے کا تماشہ دکھادون یہ کہنا تھا کہ ایوان سب سے پہلے چلی اُسکے ساتھ اُسکے
سردار اُنکے عقب مین سمندر اور اُسکے سردار اُنکے عقب مین گرداب شاہ وغیرہ اور ان کے
کل سردار باشتیاق سیر بہشت طرف خداوند کے چلے ہر ایک یہ چاہتا ہی کہ ہم پہلے پہونچ جائین
تاکہ ہم پہلے دیکھین بھلا یہ کب ممکن تھا کہ زندگی مین بہشت کی سیر ہو ایک کے اوپر ایک
گرا پڑتا ہی ایک تلاطم مچا ہوا ہی دربار پر ادنی و اعلی کو اشتیاق ہی اسوقت یہ کسی کو تمیز نہین
ہی کہ ہم نوکر ہین یہ آقا ہین نوکر اپنے مالک کو گرائے دیتے ہین یہ شوق ہی سب بدحواس ہین فرط
خوشی سے نوبت بایجا رسید قصہ مختصر ایوان سب سے پہلے قریب اُس گنبد کے پہونچی خداوند
نے اپنی بغل کشادہ کی اور کہا کہ اسکے اندر دیکھ ایوان نے دونون ہاتھ ٹیکے بر خداوند کے
ٹیک کر جیسے تخت پر کرسی بچھی ہوئی تھی جھانکا یون ہی ذرا سہارا دیتی ہین
ایوان نذر زنبیل ہوگئی اسوقت ایسا اژدحام تھا اور تلاطم تھا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی

که کیا ہوا یہ بھی کسی نے نہ دیکھا کہ ایوان کدھر گیا اب تو خواجہ نے جسقدر
سے سب کو نذر زنبیل کر لیا جو جاتا تھا یہ خیال کرتا تھا کہ وہ سیر کرنے کو
نے ہم کو طلب کیا یہ نہ خیال کرتا تھا کہ کدھر گیا خداوند نے بلا لیا کیا کچھ
جو تھوڑے رہ گئے تھے گذرا جو سہارا دیا وہ زنبیل میں تھا اس پھرتی اور چالاکی
اسکو محسوس ہوتا تھا نہ دوسرون کو نہ اسکا داخل زنبیل ہونا معلوم ہوتا تھا دوسرے کی
کی خبر بھی نہ تھی اپنی اپنی سب کو پڑی تھی خواجہ نے یعنی خداوند نقلی نے جب سردارا
ایوان نذر زنبیل کیے ایک مرتبہ سمندر سے کہا کہ تم بھی آؤ تم کو بھی سیر کرادون ایوان تو مع
سردارون نے سیر کرنے گئی یہ سنکے سمندر بڑھا اُسکا اُٹھنا تھا کہ اُسکے سردار بھی چلے جیسے ہی سمندر
قریب بنڈھی کے پہونچا اور قصد کیا کہ مین بھی جھک کر بہشت کی سیر کرون کہ ایک صدا آئی کہ او
سمندر کیا غضب کرتا ہے ٹھہر جا ہمین ایسا غضب نہ کرنا کہ تخت پر ہاتھ پکڑ کر بیٹھا رہ ورنہ زندہ
درگور ہو جائے گا ارے او نادان تو کیسا عقل مند ہے کہ تو یہ خیال نہین کرتا ہے کہان بہشت
اور کہان دنیا بھلا خداوند کیونکر آئے اُنکو کیا غرض ہے کہ وہ اپنی راحت ترک کرکے دنیا پر آئین
اپنے سے کام کو اُنکو کیا غرض ہے کہ وہ عیارون کو سیر کرین ارے کم بخت یہ خواجہ نہین
خضران بن عمر ثانی خبردار ہو ایوان اور اُسکے سردارون سے ہاتھ دھو اُن سب کو خواجہ
نے نذر زنبیل کر لیا تم سب ایسے اندھے ہوئے کہ ایک نے بھی نہ دیکھا اسی طور سے تم سبکو
نذر زنبیل کرنے لیں یہ صدا آئی سمندر یہ تھا کہ ایک ستارہ آسمان پر سے ٹوٹ کر گرا وہ زمین
پر آکر شق ہوا ایک چمک پیدا ہوئی اور اُس ستارے سے ایک ساحر پیدا ہوا اُسنے آکر سمندر کا ہاتھ پکڑ کر
اپنی طرف کھینچا اور کہا کہ او سمندر خبردار ہو بڑا غضب ہوا تھا اگر مین نہ آتا تو خواجہ نے سب کا
خاتمہ کر دیا تھا یہ کہکر اُسنے کہا کہ یہ خواجہ ہین او بنڈھی ہے اور وہ بہشت بزرگان ہین خواجہ
نے عیاری کرکے سب [illegible] کو رہا کیا اور ایوان کو نذر زنبیل کر لیا تم لوگ ایسے نادان
تھے کہ تم سب فریب مین آگئے کچھ خیال نہ کیا ایک نے نہ پہچانا یہ کہکر سحر کیا کہ تمام بنڈھی
پر آگ برسنے لگی خواجہ اسی طور سے بیٹھے رہے قران سے کہا کہ مین نے تو خاتمہ کر دیا تھا
لیکن نہ معلوم یہ کہان سے آگیا ابھی سمندر کی زندگی باقی ہے خیر اب کی بچ گیا اب کی خاتمہ
کرونگا جب اس ساحر نے سحر کیا اور سمندر سے یہ کہا سمندر کا بھی نشہ اترا اُسکو ہوش آیا سبب
یہ تھا کہ اس بوے مشک و عنبر نے سب کو بیخود کر رکھا تھا کسی امر کا خیال نہ تھا جب اس ساحر نے
آکر سحر کیا اور سمندر کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو سب کو ہوش آیا اُسکے آتے ہی یہ سحر کیا کہ جس
قدر بوے مشک و عنبر ان سب کے دماغ مین تھی اور بارگاہ مین پھیلی ہوئی تھی سب اُس سحر
کے ابر سے برطرف ہوگئی سب کے حواس درست ہوئے اب سمندر نے اُسکو دیکھا کہا
کہ تم کون ہو اُسنے کہا کہ اے سمندر تم تخت پر چل کر بیٹھو تو مین بیان کرون اتنے عرصہ مین وہ آگ
سب برطرف ہوگئی جو اُسنے سحر سے برسائی تھی بنڈھی پر یہ سب برکت بنڈھی کے سبب سے
یہ خیال کیا تھا کہ خواجہ جل گئے ہونگے کیونکہ اُسنے سب کو اس امر سے خوب اچھی طرح سے
واقف کر دیا تھا کہ یہ خواجہ ہین خداوند نہین ہین سب کو معلوم ہو گیا تھا جب وہ آگ
برطرف ہوئی سمندر اپنے تخت پر آکر بیٹھا ساحرون نے سحر کرنا شروع کیا کسی نے آگ

[illegible] نارنج باری کسی نے ترنج مگر اُس پر کچھ اثر نہ ہوا وہ سنڈھی اسی
[illegible] یقین کرنے کے دو سبب ہوئے اوّل تو وہ صدا آئی کہ جس کے سبب
[illegible] ال کیا تھا کہ یہ کیا واقعہ ہی دوسرے ستارہ گرا اُس سے زحل ستارہ
[illegible] بردار کیا تھا اب سمندر کو یقین ہو گیا تھا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھا سب
[illegible] ہی پر عاجز ہوئے کسی کے سحر نے اثر نہ کیا تب سحر نے اثر نہ کیا تب سمندر
[illegible] سے کہا کہ تم لوگوں کا سحر اثر نہ کریگا اب مین سحر کرتا ہوں کہ خیمہ جلا جاتا ہی یہ کہکر سمندر
نے ایک نارنج اُٹھاکر اور اسم سحر اُس پر دم کرکے مارا کہ تمام سنڈھی آگ مین پنہان ہو گئی شعلے
بلند ہونے لگے نارنج مار کر سمندر نے کہا کہ مین نے خاتمہ کر دیا سب تعریف کرنے لگے ادھر سمندر
زحل کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ بھائی تم نے بڑی مہربانی کی خوب وقت پر پہونچے بڑا کام کیا
مین تمھارا ممنون ہوا راوی نے بیان کیا ہی کہ زحل ایک ساحر زبردست ہی اور سر حد طاق مین
تا ہی اس سے اور سمندر سے بڑی دوستی ہی بھائی چارا ہی پگڑی بدل بھائی ہین اسکو بھی ایوان تاجرا
[illegible] ورش کیا ہی یہ بھی اسکا پرورش کردہ ہی جس طور سے سمندر کو اس نے اس سرزمین کا حاکم کیا
[illegible] سے جنوب کی طرف کی حکومت زحل ستارہ چشم کو ایوان نے دی تھی اسنے قبول نہ کی
بلکہ [illegible] درویشی کرونگا لہذا اسنے ترک دنیا کی اور ایک صحرا مین اسنے ایک باغ طیار کیا ہی
اُس مین اپنے [illegible] رہائش مقرر کی ہی بس یہ کسی سے نہین ملتا ہی جس کو اس سے ملاقات کی
ضرورت ہوتی ہی وہ اسے [illegible] آتا ہی ہان سال بھر مین ایک مرتبہ یہ طاق مین جاتا ہی جبکہ جشن
نوروزی ہوتا ہی اُس مین اسکی [illegible] اسکی ملاقات کو چھ ماہ کے بعد جایا کرتا
[illegible] سال مین دو مرتبہ یہ سمندر کے پاس دو بر [illegible] ہی جب سمندر ایک جشن کرتا ہی اپنی تخت
نشینی کا دو برس کے بعد اُس دن جس دن یہ تخت پر [illegible] کہ القصہ یہ ہی جو کہ تحریر ہوا ورنہ یہ
اور کسی [illegible] کے مقام پر نہین جاتا ہی بڑے بڑے بادشاہ اور [illegible]
سحر حاصل کرتے ہین بہت بڑا ساحر ہی جوگی ہو گیا ہی بالکل دنیا سے غرض نہین ہی سب اسکا
کارخانہ سحر کا ہی نہ کوئی خادم ہی نہ خدمتگار ہی جس چیز کی ضرورت ہوتی ہی خود بخود سحر سے موجود
ہو جاتی ہی اسنے یہ تدبیر کی ہی کہ جن جن بادشاہون کو اور ساحرون کو اسنے سحر تعلیم کیا ہی اور اسکو محبت بھی
انکی ہو گئی ہی ان سے تصویر اسکی اپنے ایوان مین لگائی ہی اور اُن پر سحر کیا ہی کہ جب ان پر کوئی بلا یا مصیبت
نازل ہوگی اس تصویر مین تغیر ہو جائیگا بس اسکو معلوم ہو جاتا ہی کہ فلان پر یہ آفت آئی ہی
یہ جاکر اُسکی مدد کرتا ہی چنانچہ یہ اسوقت اپنے اُسی ایوان مین بیٹھا ہوا تھا کہ سمندر کی تصویر
پر کچھ تغیر ہوا اسکی نگاہ پڑی اسکو سمندر سے زیادہ الفت ہی یہ بیقرار ہو گیا بس وہان سے اوراق
مین دیکھکر روانہ ہوا اسکا طریقہ یہ ہی کہ ہمہ وقت اُسی ایوان مین رہتا ہی ہر ایک کی تصویر دیکھا کرتا
ہی اور اسکو فکر بھی تھی کہ سمندر اسکے پاس ڈیڑھ برس سے نہ گیا تھا اسکو یہ فکر تھی کہ کیا سبب
ہی جو سمندر اتنے عرصہ سے نہ آیا ہر روز یہ قصد کیا کرتا تھا کہ نامہ روانہ کرکے دریافت کرون مگر اسکو
مہلت نہ ہوئی تھی دوسری اُس نے یہ بھی خیال کیا تھا کہ مین چھ ماہ کے بعد تو سمندر کے پاس
جاؤنگا سبب دریافت کر لونگا اسکا طریقہ یہ تھا کہ یہ خلاف قاعدہ نہ کرتا تھا جو دن جس کی
ملاقات کا مقرر کیا تھا اُسی دن اُس سے ملاقات کرتا تھا جو دن اور ماہ سمندر کے یہان جانے کا

تھا دو برس کے بعد اُسی دن جاتا تھا یا نقش بین اُسی دن جو کہ مقرر تھا اُسکے خلاف نہ جاتا تھا ہان
جب کوئی مصیبت ہوتی تھی تو پوشیدہ جا کر کمک کر کے چلا آتا تھا اسکا سحر یہ ہی کہ ستارہ بنکر جاتا ہی
اور کمک کر کے چلا آتا ہی کسی کو نشان ظاہر نہین ہوتا ہی چنانچہ سمندر کی کمک کو بھی اُسی طور سے آیا
تھا اور صدا دی تھی جب اسنے دیکھا کہ سمندر نے اس صدا پر کچھ خیال نہ کیا تو ناچار ہو کر اسنے اپنے
کو ظاہر کیا سمندر اسکو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسکو ہمراہ لے کر دربار مین آیا اور اپنے تخت
کے برابر کرسی پر بٹھایا سب نے جب یہ ظاہر ہوا تھا تو دیکھا تھا کہ ایک شخص شنگرفی رنگ کی
باندھے تھا اور ایک کرتہ پہنے تھا سر پہ کلاہ نہ تھی بال بڑے بڑے تھے جس طور سے اور ساحرو
کے منہ سے آگ نکلتی کان سے شعلے نکلتے ہین اسکے منہ سے نہین نکلتے ہین نہ سانپ زنجیرہ لپٹے
تھے سمندر کا دیکھا ہوا آدمی خوبصورت ہی جوگی وضع سب دیکھ کر حیران ہوئے
لوگون نے کبھی اسکو نہ دیکھا تھا سوائے سمندر کے یہ سمندر کی ملاقات کو بھی آتا
ہے مقام اسلیے سمندر نے مقرر کیا تھا کہ وہان آتا تھا وہان سوائے سمندر
کوئی اور نہ ہوتا تھا اسوقت اسنے ناچار ہو کر الفت سمندر مین اپنے کو ظاہر کیا جو سب
دیکھا بس یہ برابر سمندر کے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ سمندر نے وہ تقریب کی اور کہا کیونکر
اپکو خبر ہوئی خوب وقت پر کمک کی مزاج تو اچھا ہی کیونکر آنا ہوا اُسنے کہا کہ مزاج تو اچھا ہی
تمھاری الفت کھینچ لائی اور اس طور سے خبر ہوئی تم ڈیڑھ برس سے ملاقات کو نہ گئے
تھے ہر وقت تمھارا خیال رہتا تھا کئی مرتبہ قصد کیا کہ بذریعہ نامہ کے دریافت کرون مگر
پھر یہ خیال ہوا کہ شائد تم شہر مین نہ ہو کسی اور مقام پر کسی ضرورت سے گئے ہو اس سبب
سے نہ آئے ہو تو خرابی ہو میرا نامہ بر تباہ پھرے لہذا تھوڑا زمانہ تمھارے جانے مین خود
باقی ہی جب تم جاؤ گے سب معلوم ہو جائیگا اس سے نامہ وغیرہ نہ تحریر کیا مگر ہر وقت
فکر رہتی تھی چنانچہ آج مین ابھی اُسی ایوان مین بیٹھا تھا کہ جہان تصویرین تم سب دوستون کی
لگی ہوئی ہین میری نگاہ تمھاری تصویر پر تھی کہ یکایک اُس مین تغیر ظاہر ہوا مین پریشان
ہوا کہ یہ کیا سبب ہی بس مین اوراق سامری جو اُٹھا کر تمھارا حال دیکھا تو یہ ظاہر ہوا کہ تم
کو خواجہ لشکر اسلام کا عیار قتل کیا چاہتا ہی کوئی ایوان نہ طاقی ہی اسکو اسیر کر لیا ہی خداوند
سامری کی صورت بنکر عیاری کی ہی اب سمندر کو اسیر کرنے کی فکر مین ہی اور سمندر اُسکے
فقرے مین آگیا ہی بس مین یہ حال دیکھ کر اوراق کو اُسی مقام پر رکھ کر چلا کہ تم کو چلکر خبردار
کرون مین اپنے طریقہ سے آیا یہان آکر دیکھا کہ دراصل خواجہ خداوند بنے ہوئے ہین اور
تم طرف اُنکے جاتے ہو مین نے صدا دی تم نے کچھ خیال کیا مگر پورے طور سے نہ خیال کیا
جب مین نے دیکھا کہ تم نے کچھ اچھی طرح نہ خیال کیا تب مین نے ناچار ہو کر اپنے کو
ظاہر کیا یہ بھی اُس مین تحریر تھا کہ خواجہ نے مشک و عنبر کے ساتھ بے ہوشی ملاکر
سب کو کسی قدر بدحواس کر دیا ہی کہ اُنکی عقل مین فتور آگیا ہی مین نے سحر کر کے اُس
بے ہوشی کو تم سب کے دماغ سے دور کیا خواجہ یہ کر گیا کہ تم سب کے ہوش اس
درست ہوئے تم نے مجھکو پہچانا آئے سمندر یہ امر اوراق سے ظاہر ہوا تھا کہ خواجہ
نے یہ تدبیر کی تھی کہ پہلی پتلیان ایوان کی اس طور سے پکڑ لین یہ لکھ کر زحل نے سب

تدبیر تیلیون کے گرفتار کرنے کی بیان کی سب اہل دربار حیران ہوئے سمندر نے کہا کہ بڑی چالاکی کی
زحل نے کہا کہ اُسکے بعد خداوند بنکر آیا تم سب کو یقین ہوا خصوصاً ایوان کو اُنکا تو خاتمہ کیا
اس طور سے کہ خواجہ نے زنبیل کا منھ اسطرف کیا اور کہا کہ اس مین جھانک کر دیکھو سیر بہشت
نظر آئے گی بس جو جھکا خواجہ نے جو تڑدن مین چالاکی سے ہاتھ دے کر اُسکو اُٹھا کر نذر
زنبیل کیا اُسکو بات کرنے کی بھی مہلت نہ دی کسی کو ثابت نہ ہوا کیونکہ تم لوگ تو بیہوشی
کے اثر سے مدہوش اور بدحواس تھے تم کو اپنی خبر نہ تھی دوسرے کا کیا خیال ہوتا دیر کو
طلب کیا اُس سے بھی یہی کہا اور کہا کہ وہ سیر کر کے اُدھر چلا گیا اُسکے ساتھ بھی یہی جسکی
اسی طور سے تم سب کو گرفتار کر لیتا خداوند نے بڑی خیر اور اپنا بڑا فضل کیا کہ مین وقت پر
پہونچ گیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی سمندر نے یہ سنکے زحل سے کہا کہ بھائی مین ڈر کے مارے
سے ایسی بلا مین مبتلا ہون اسی سبب سے پھرا آنا نہ ہوا نہ تم آئے میرے ساتھ
تو مین تم سے سب حال بیان کرون اور رائے لون کہ کیا تدبیر کرون زحل نے کہا
جاتا ہون جب اپنے وعدے کے موافق بروز مقررہ آؤنگا تو سنونگا کچھ مجملاً بیان کر
ابتدا سے سب حال مجملاً بیان کیا اور ایوان کی بھی سب کیفیت مختصر طور سے بیان
کہا کہ مین تو نہ جانے دونگا بدون شہر مین لے جائے زحل نے بہت انکار کیا مگر سمندر
نے نہ مانا آخر کو وہ راضی ہوا اور کہا کہ پھر چلو اب دیر نہ کرو سمندر نے گرداب نقش
وغیرہ سے کہا کہ اب تو ہم جاتے ہین لہذا جب تک ہم کوئی حکم نہ روانہ کرین اسوقت
تک تم طبل جنگ نہ بجوانا یہ تو ہم کو یقین ہی کہ جب خواجہ چلین گے اور سب انکی
اشیا جو جو اُنکے پاس ہین چلین گی تو زنبیل بھی چلے گی جب زنبیل چلی تو ایوان بھی
زحل بس سب اہل اسلام جو کہ مقید ہین وہ رہا ہونگے مجکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ مین
اُنکا تدارک کرون دوسرے اُنکے رہا ہونے مین عرصہ بھی نہین ہی جب تک مین تدارک
کرونگا اُسوقت تک وہ رہا ہو جاوین گے اس سے کیا حاصل ہی تم فرد کش رہو جب
مین تدبیر کر لونگا اور تم کو تحریر کرونگا اُسوقت مقابلہ کرنا یا جو امر مین تحریر کرون اُس پر
عمل کرنا گرداب نے کہا کہ بہت خوب یہ سُنکے سمندر نے قصد اُٹھنے کا کیا تھا کہ ایک
سردار نے کہا کہ دیکھیے خواجہ تو اُسی طور سے موجود ہین اب خواجہ نے یہ تدبیر کی تھی
کہ جب آگ بندھی پر گرمی اُنھون نے سب اشیا جو کہ اُنھون نے زنبیل سے نکالین
تھین اور آراستہ کین تھین نذر زنبیل کر لین اور اپنی اصلی صورت بنائی یہ جو سردار نے
کہا سمندر نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ در اصل خواجہ موجود ہین سمندر نے کہا کہ خواجہ تم
یہان سے تشریف لے جاؤ تم ہار رہے تم جیسے خواجہ نے کہا کہ ہم تو نہ جاوین گے جب
ہمارا جی چاہیے گا اُسوقت جاوینگے کوئی تیرے نوکر تھین ہین جو تیرے حکم سے چلے جاوین
کیا کہون کہ میرا باپ آگیا اُسنے بچا لیا ورنہ تیرا خاتمہ تو مین نے کیا تھا جیسے ایوان کا خاتمہ
کیا خیر اگر زندہ ہون اور تجکو قتل نہ کیا تو اپنا نام خواجہ نہ رکھا بموجب مصرعہ زندہ ہی اگر بار
تو صحبت باقی ہی تیرے باپ نے تجکو بچا لیا اور بہت سے کلمات سخت سمندر کو لیے
کہ جسکے باعث سے شملاق کو غصہ آیا اور اپنے مقام پر سے اُٹھکر چلا اور کہا کہ خواجہ مین

تم کو اس تقریر کی سزا دیتا ہون ادہر خواجہ نے اُسکے تیور دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ اس قصد سے آتا ہی کہ میرے اوپر
حملہ کرے خواجہ نے ایک حبشی زنبیل سے نکال کر گوشہ مین کھڑا کر دیا اُس سے کہا کہ جب یہ ہاتھ بڑہاوے تو
اسکو پکڑ کر اندر کھینچ لینا اور دس جوتے مار کر باہر پھینکدینا اُسنے کہا بہت خوب خواجہ پاؤن پھیلا کر بیٹھے
شملاق نے کہا کہ خواجہ چلے آؤ اسی مین خیر ہی خواجہ نے جواب دیا کہ اگر کچھ طاقت ہو تو ہم کو نکال
لے جاؤ یہ جو خواجہ نے کہا شملاق کو غصہ آیا سمندر اور اہل دربار منع کرتے رہے اُسنے ایک کی
نہ سُنی اُسنے اس قصد سے ہاتھ بڑھایا کہ پاؤن پکڑ کر کھینچ لون کہ اُس حبشی نے گوشہ سے نکل کر اُسکا ہاتھ
پکڑ کر جھٹکا دیا کہ وہ منہ کے بھل آرہا اُسنے دس جوتے خوب زور زور مارے اور پھر باہر پھینکدیا یہ
خاک کو جھاڑ کر اُٹھا اور قصد کیا کہ مین سحر کرون خواجہ نے منڈھی سے کہا کہ اب یہان سے مجکو لے چلو
منڈھی سے کہکر سمندر سے کہا کہ لو ہم جاتے ہین سمندر نے کہا کہ تشریف لے جایئے بس منڈھی
اُڑ کر چلی خواجہ تو اُدہر جاتے ہین دیکھیے اب آن کی داستان کب تحریر ہوتی ہی انشاء اللہ جلد
سوم مین تحریر ہوگی شملاق منہ دیکھ کر رہگیا خفیف ہو کر ذلت اُٹھا کر واپس آیا سمندر نے کہا
کہ تم نے کہنا نہ سُنکے یہ ذلت اُٹھائی وہ اور خفیف ہوا کچھ جواب نہ دیا بس سمندر نے گرداب کو
بہت کچھ تعلیم کیا اور کہا کہ جو ہم تحریر کرین اُس پر عمل کرنا یہ کہکر اور بیرون بارگاہ آکر مع اپنے سردارون
اور زحل کے طرف سمندریہ کے روانہ ہوا اب دیکھیے اسکا حال کہان پر جلد سوم مین تحریر ہوتا ہی
خواجہ منڈھی پر سوار جاتے ہین سمندر مع سردارون کے طرف سمندریہ کے جاتا ہی یہ جلد دوم اس
مقام پر تمام ہوئی اب باقی حالات جلد سوم اور چہارم مین انشاء اللہ تعالی تحریر ہون گے فقط

خاتمۃ الکتاب

ہزار ہزار سپاس اس کریم مطلق کا کہ جس نے مجھ ایسی ناچیز کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا اور مین نے اُسکی قدرت
کاملہ سے یہ مرتبہ پایا کہ میرا کلام بھی پسند اہل ہنر اور صاحبان قدر ہوا شکر ہی اُس خالق مطلق کا کہ
جس نے ایک لفظ کن سے نہ طاق فلکی و زمین زمان پیدا کیا احسان ہی خدا کریم کا کہ اُسکی عنایت سے
جلد دوم دفتر آفتاب شجاعت بحسن و خوبی تمام ہوئی اب یہ امید اُسکی ذات سے ہی کہ پسند ناظرین
ہوا اور ناظرین میری عرق ریزی پر خیال فرمائین اور خلعت تحسین و آفرین سے سرفراز فرمائین ناظرین
کی خدمت مین یہ ناچیز عرض کرتا ہی کہ انشاء اللہ تعالی جو جو مقامات جلد دوم مین باقی رہے ہین تحریر
ہونے سے اگر جناب معلی القاب کرم گستر شریف پرور معدن لطف و کرم مخزن جود و سخا جناب منشی
پراگ نراین صاحب دام اقبالہ حکم فرمائین گے تو یہ حقیر ناچیز اُنکو جلد سوم مین تحریر کریگا جب ناظرین
اُنکو ملاحظہ فرمائین گے تو لطف مزید پائینگے اور میری عرق ریزی کی داد عنایت فرمائین گے وہ ایسے
مقامات اور عجائبات ہین کہ ملاحظہ فرمانے سے تعلق رکھتے ہین اب یہ ناظرین کی خدمت مین میری گذارش
ہی کہ اگر کوئی عیب اس جلد مین ہو اُسکو اپنے پردۂ دل مین مثل عروس کے پوشیدہ فرمائین کیونکہ
انسان مرکب ہی خطا اور نسیان سے شاید کوئی مقام پر نقص نظر آئیگا تو ناظرین کی عنایت سے امید ہی
کہ وہ عیب پوشی فرمائینگے اور خلعت تعریف سے مجکو سرفراز فرمائینگے زیادہ والسلام خیر ختام

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ جلد دوم دفتر آفتاب شجاعت جسمین حالات ملکہ بدر سیمتن معشوقہ آفتاب جادو اور پیدا ہونا برجیس کا اور اسپنے تئین نائب آفتاب کہنا اور اپنی پرستش کا حکم دینا اور پیدا ہونا ملکہ ثریاے سیمتن کا اور برجیس کی خدائی کو ترقی ہونا۔ حالات خواجہ خلیل بازرگان وحاکم شہر خونریز یہ ومرد شیر افگن وکیفیت ورود خواجہ حسین تاجر شہر آفتاب نما مین اور دربار برجیس مین پہونچنا کیفیت سیرگاہ ملکہ ثریاے سیمتن اور وہان کی فضا وبہار کا بیان اور خواجہ حسین کا تقاو ملکہ ثریاے سیمتن طیار کرنا اور خاور مین پہونچکر ارژنگ کے حضور مین پیش کرنا اور اُسکا تصویر دیکھکر عاشق ہونا اور نامہ روانہ کرنا وحالات لشکر کشی ارژنگ بر سر برجیس بعد سننے جواب کے وجنگ وپیکار آخر کار برجیس کا مطیع ہونا بصلاح سخنگان وزیر حال قلعہ سیہ تاب وبادشاہان حامی ارژنگ واجتماع در اقلیم خورشیدیہ بر سر برجیس آفتاب پرست ودیگر داستان متعلقہ کے نہایت رنگینی مضامین وعمدگی مطالب کے ساتھ بکمال خوش بیانی مرقوم ہین ان ایام فرخی انجام مین حسب الحکم جناب مستطاب معلے القاب سر آمد تاجران زبان قدر شناس علم وہنر عزت افزاے اہل جوہر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور صاحب مرحوم بہ تالیف شیخ تصدق حسین صاحب داستان گوے شیوا زبان وحید عصر یکتاے زمان وباعانت ترتیب وتصحیح کار پرداز قدیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب متخلص بہ اثر نہایت عمدگی مضامین ورنگینی عبارت سے بکمال خوش اسلوبی اختتام کو پہونچی اور ماہ مئی سنہ ۱۹۰۳ع مین زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر مکمل ومرتب ہوئی شائقین جب اس جلد کو دیکھین گے اور اسکے مضامین نزہت آگین کو ملاحظہ فرماوینگے تو نہایت محظوظ ہونگے۔ جسقدر حالات متعلق اس دفتر کے باقی ہین وہ اب جلد سوم مین مندرج ہونگے جو کہ زیر طبع ہی اور چند عرصہ مین طیار ہوکر سرمہ چشم نظارگیان ہوگی امید ہی کہ اہل نظر اُس کو پسند کرینگے اور نہایت اشتیاق سے اس جلد کی خریداری فرماوینگے

تمت

نام کتاب	قیمت
سوانح عمری عمرو عیار۔ مطبوعہ غیر	عہ/ ۸ پ
سیرت محمدیہ۔ "	ے/ پ
راج کامیابی۔ "	۱/ پ
سوانح عمری شیطان۔ "	عہ/ ۸ پ
الف کیلہ و نیا زادہ بطرز ناول "	عہ/ ۱۲ پ
الف لیلہ نثر بطور ناول معروف بہ شبستان حیرت	عہ/ ۴ پ
پھول والون کی سیر "	۶/ پ
اخوان الصفا۔ اُردو چھاپہ ٹیپ مطبوعہ غیر	عہ/ ۴ پ
ترجمہ اُردو رامائن سن کرو سو۔ چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول قابل دید ہے مطبوعہ غیر	۱۱/ پ
ترجمہ داستان امیر حمزہ باتصویر۔ ہر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمہ مولوی عبد اللہ و نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین۔	عہ/ ۹/ ۱
بوستان خیال۔ مصنفہ محمد تقی خان انکو میر تقی خیال بھی کہتے ہین باشندۂ گجرات۔ یہ باکمال عہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوئے اُنکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا اُنکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی تھی یہ بھی سُننے جاتے تھے۔ آخر اُنھون نے چند اجزا ایک قصۂ تازہ کے تصنیف کرکے اُس محفل مین سُنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصۂ دلاویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوئے اور یہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصۂ عجیب کے واسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردوے معلے کے اسکا رواج جاتا رہا۔ اس زمانہ مین کہ فارسی کا رواج کالعدم ہو گیا تو اتنی بڑی کتاب کا اُردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے	

نام کتاب	قیمت
اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے پہلے دہلی مین خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑ کر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے اُنکا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا اصل کتاب کی بزبان فارسی ۱۸ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین بتفصیل ذیل ہین۔	
۱۔ جلد مہدی نامہ۔	للعہ/ پ
۲۔ جلد روحۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ۔	للعہ/ پ
۳۔ جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ۔	ے/ ۱۲ پ
۴۔ جلد شمس النہار ترجمہ خورشید نامہ۔	سہ/ پ
۵۔ جلد مطلع الانوار۔	ے/ پ
۶۔ جلد خزینۃ الاسرار۔	صہ/ پ
۷۔ جلد نور الانوار ترجمہ خورشید نامہ۔	صہ/ پ
۸۔ جلد مشرق الآثار ترجمہ خورشید نامہ۔	صہ/ پ
۹۔ جلد تفریح الاحرار ترجمہ معز الدین نامہ۔	ے/ ۱۲ پ
الف لیلہ باتصویر۔ دو کالم مین مشہور افسانہ ہزار ایک رات کا عربی مین ہے اُسکا ترجمہ اُردو مین منجانب مطبع منشی طوطا رام شایان مرحوم نے کیا تھا۔ بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد حامد علیخان متخلص بہ حامد۔ کاغذ سفید و حنائی۔	عہ/ پ
فسانۂ عجائب جلی قلم۔ باتصویر۔ بعبارت رنگین و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور کاغذ سفید گندہ۔	۹/ پ
ایضاً۔ کاغذ حنائی گندہ۔	۷/ پ
الف لیلہ باتصویر کامل ہر چہار جلد یکجائی ترجمہ مولانا محمد حامد علیخان صاحب مطبوعہ ۱۸۹۴ع۔	
۱۔ کاغذ سفید چکنا۔	۱۵/ پ
۲۔ کاغذ رسمی سفید۔	۱۲/ پ

نام کتاب	قیمت
قصۂ سند باد جہازی۔ ماخوذ از قصۂ الف لیلہ	۱ر
کامروپ کا جادو۔ اردو کاغذ سفید۔	۲ر
فسانۂ عجائب متوسط قلم۔ از مرزا رجب علی بیگ سرور مرحوم۔	۶ر
ایضاً۔ بلا تصویر خفی قلم حسب مراتب بالا۔	۳ر
سرور سخن باتصویر بجواب فسانۂ عجائب از سید فخر الدین حسین مودودی۔	۵ر۳
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۴ر۳
طلسم حیرت۔ افسانۂ دلچسپ از منشی جعفر علی تخلص شیون۔	۵ر
باغ و بہار معروف بہ قصۂ چہار درویش باتصویر	۳ر
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۲ر۳
لطائف الظرفا۔ مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب جسمیں ڈیڑھ سوسے زیادہ عمدہ عمدہ مذاق و پراق لطیفے ہیں۔	۳ر
تفریح الطلبا۔ مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب جسمیں ادنتیجہ خیز حکایات مع نتائج و فوائد ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی حکایت فرضی اور خیالی نہیں ہے۔	۲ر
طلسم فصاحت۔ قصۂ عجیب و غریب از سید محمد حسین جاہ مرحوم۔	۹ر
آرائش محفل۔ قصۂ حاتم طائی باتصویر از سید حیدر بخش۔	۶ر۹
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	۵ر
مقتول جفا معروف بہ فسانۂ غم آمود از حافظ امیر الدین۔	۱ر۹
نوطرز مرصع۔ از محمد عوض۔	۱ر۲
بستان حکمت۔ اردو ترجمہ انوار سہیلی مترجمہ فقیر محمد خان۔	۱۰ر
سیراب باغ۔ از میر محمد علی قلق مرحوم مغفور۔	۳ر

نام کتاب	قیمت
فسانۂ دلپذیر۔ مصنفہ منشی احمد علیخان تائب جو بہ فصیح بلیغ نوطرز مرصع رزم بزم دونوں عمدہ۔	۸ر
فسانۂ جمیل۔ مترجمہ منشی حامد حسین۔	۴ر
قصۂ سیاہ پوش۔ از عنایت الله متخلص قیس۔	۶ پائی
فسانۂ معقول۔ از سید غلام حیدر خان بہادر۔	۸ر۱
فسانۂ دلفریب۔ از منشی فدا علی عرف اچھے صاحب	۵ر
قصۂ نماز شمسی۔ مصنفہ شیخ برہان الدین احمد۔	۱ر۶
سنگاسن بتیسی۔ قصۂ مشہور۔	۳ر
ناٹک نل دمنتی۔ مولفہ منشی بنایک پرشاد۔	۳ر
قصۂ موتی و بنولہ۔ ذخیرہ پند خردمند آنہ۔	۹ پائی
بیتال پچیسی باتصویر قصۂ مشہور۔	۳ر
گل بکاولی۔ از منشی نہال چند۔	۲ر
طوطا کہانی باتصویر از سید حیدر بخش متخلص حیدر	۲ر
پریم کہانی۔ مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ صاحب وکیل مرحوم مطبوعہ ...	[illegible]
افسانۂ پُر فضا۔ منشی ٹھاکر پرشاد صاحب۔	۳ر
قصۂ گل و صنوبر۔ از منشی بیم چند۔	۱ر۶
ایک روسی زمیندار کا قصہ مترجمہ مسٹر منہری صاحب کاغذ سفید چکنا۔	۵ر
نورتن قصۂ مشہور از محمد بخش صاحب مہجور۔	۵ر۹
قصۂ اگر گل۔ قصۂ مشہور۔	۲ر
سیر معقول فسانۂ نادر از سید غلام حیدر خان بہادر	۹ر۶
قصۂ گوپی چند بھرتھری۔	۹ پائی
لطائف ہندی چٹکلے اور لطیفے از لالہ دیبی پرشاد۔	۲ر
قصۂ سورج پور حصۂ اول از منشی جیرونجی لال۔	۶ پائی
قصۂ چہار گلزار۔ از منشی ہرگوپال۔	۴ر
ریاض تحقیق نادر اردو شرح سکندر نامہ بری مصنفہ مولوی عبد المجید صاحب متوطن پیلی بھیت۔	۱ر۴





